مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

رسول اللہ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

جلد اوّل

مؤلف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم

یگانۂ زماں علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماں برادرِ علامہ وحید الزماں

تسہیل و تخریج آیات

حافظ خالد سلفی فاضل جامعہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن، لاہور

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ ○ چوک اردو بازار ○ لاہور

Ph:7223506-7230718

نام کتاب ——— جامع ترمذی جلد اول

مصنف ——— امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ——— یگانۂ زماں علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماں برادرِ علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

تسہیل و تخریجِ آیات — حافظ خالد سلفی
فاضل جامعہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن، لاہور

طابع ——— ممتاز احمد

پرنٹر ——— لٹل سٹار پرنٹرز

ناشر ——— اسلامی کُتب خانہ

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔ شکریہ!

(ادارہ)

عرضِ ناشر و تمہید

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

اللہ تعالیٰ کا صد ہا شکر و احسان کہ مجھ ناچیز سراپا پر تقصیر کو اس چیز کی سعادت میسر آئی کہ جامع ترمذی مترجم (بدیع الزمان رحمۃ اللہ علیہ) پہ تسہیل اور تخریج آیات کا کام کر سکوں۔ اگرچہ بندہ اپنے تئیں اس کا اہل بھی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے کیا بعید کہ کبھی کبھی ذرہ میں آفتاب کی سی چمک پیدا کر دے۔

اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ مجھ ناچیز کے کام سے اس مترجم نسخے میں کوئی چار چاند بھی نہیں لگ گئے اور ویسے بھی حامی بھرتے وقت دِل میں ایک تسلی یہ بھی تھی کہ اب بیروت سے عربی نسخے اتنے اچھے طور پر طبع ہو کر بازار میں دستیاب ہیں کہ تخریج کے کام کی بابت کافی سہولت میسر آ جائے گی۔ لیکن ''نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن'' کے مصداق اگر احادیث میں تخریج کی کچھ سہولت میسر آئی ہی تو مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے حواشی میں تقریباً ہر ہر تشریح کے موقع پر قرآنی آیات سے استنباط کیا ہوا تھا اور کرتے بھی کیوں نہ کہ یہی تو مولانا کا طرۂ امتیاز رہا ہے اور شاید اسی وجہ سے الحمد آج بھی مولانا کے ترجمہ کو ہی دیگر تراجم پہ اولیت حاصل ہے۔

تخریج کے سلسلہ میں متشابہات کی بابت جو بھی مشکلات آڑے آئیں وہ محترم سلیم بیگ صاحب کے تعاون سے کافی حد تک سہل انداز میں حل ہو گئیں اور بھی اس بابت بندہ کو جن حضرات کا دامے درمے سخنے تعاون میسر آیا اللہ عزوجل انہیں اجر عظیم فرمائے اور میرے والدین اور جامعہ رحمانیہ کے اساتذہ کو بلندئی درجات سے نوازے جنہوں نے اس ناکارہ کو اس قابل بنایا کہ آج حدیث کی خدمت کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

بندۂ ناچیز

حافظ خالد سلفی

فاضل جامعہ رحمانیہ' گارڈن ٹاؤن'

لاہور

اسلامی کتب خانہ کی جانب سے صحاح کا ایڈیشن بہتر سے بہتر انداز میں شائع کرنے کے جس عزم کا اظہار کیا گیا تھا الحمد للہ اب وہ پورا ہوتا دکھائی دے رہا ہے اور دینی حلقے میں اس کو جو پذیرائی حاصل ہوئی اس کے لئے بھی بندہ اللہ عزوجل کے ہاں سرتاپا شکر و احسان ہے جس نے قرآن و حدیث اور دینی کتب کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائی۔

ممتاز احمد

مدیر اسلامی کتب خانہ' اردو بازار لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

نام اور سکونت ۞ آپ کا اسم گرامی ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سلمی بوغی ترمذی ہے۔قبیلہ بنوسلیم سے تعلق رکھنے کی وجہ سے سلمی کہلائے۔ آپ کی سکونت بوغ نامی مقام (جو ترمذ سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے) میں تھی اور بقول بعض تذکرہ نگار آپ کی وفات بھی یہیں واقع ہوئی۔اس لیے آپ اس بستی کی طرف بھی منسوب ہوئے۔

پیدائش اور تحصیلِ علم ۞ آپ ۲۰۹ء میں مقام ترمذ میں پیدا ہوئے۔آپ کو بچپن میں ہی طلب علم کا بے حد شوق عطا کیا گیا تھا۔جب ذرا ہوش سنبھالا تو تحصیلِ علم کے مختلف مقامات کے سفر اختیار کیے۔کوفہ‘ بصرہ‘ واسط‘ رے‘ خراسان اور حجاز میں کافی عرصہ تک حصولِ علم کے لئے قیام فرمایا۔

آپ کے زمانہ میں علم حدیث کو بہت اہمیت حاصل تھی اس لئے آپ نے علم حدیث کی تحصیل کے لئے بہت سے شیوخ کے پاس زانوئے تلمذ طے کیا۔امام بخاری‘ امام مسلم اور امام ابوداؤد وغیرہ محدثین آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔اپنی کتاب جامع ترمذی میں جن اساتذہ سے آپ احادیث لائے ہیں ان کی تعداد ۲۰۶ کے قریب ہے۔

علم وحفظ اور زہد وورع ۞ قدرت نے امام ممدوح کو بلا کا حافظہ عنایت فرمایا تھا جو چیز اپنے استاذ گرامی سے سنتے وہ نوکِ زبان ہو جاتی۔موسیٰ بن مالک فرماتے ہیں: **مات البخاری فلم یخلف بخراسان مثل ابی عیسٰی فی العلم والحفظ والورع والزھد**۔یعنی جب امام بخاریؒ فوت ہوئے تو خراسان میں امام ترمذی کا ہمسر علم وحفظ اور زہد وورع میں کوئی نہیں تھا۔

خشیت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ خوفِ الٰہی سے رو رو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔

وفات ۞ آپ کی تاریخ وفات ۲۷۹ھ ہے۔۱۳ رجب پیر کی شب کو انتقال فرما گئے۔اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ستر سال تھی۔

جامع ترمذی

کتب احادیث بلحاظِ مضامین چند اقسام ہیں:

الجامع ۞ جو آٹھ مضامین پر مشتمل ہے سیر‘ آداب‘ تفسیر‘ عقائد‘ فتن‘ احکام‘ اشراط اور مناقب۔بخاری اور ترمذی کو مذکورہ مضامین پر مشتمل ہونے کی بناء پر جامع کہا جاتا ہے اور صحیح مسلم میں چونکہ تفسیر کم ہے اس لیے اس کو جامع نہیں کہا جاتا۔

السنن ۞ آپ جن میں صرف احکام کا بیان ہو۔سنن کا اطلاق ابوداؤد‘ نسائی اور ابن ماجہ پر کیا جاتا ہے۔کبھی کبھی ترمذی کو بھی تغلیباً سنن کہہ دیا جاتا ہے کیونکہ بخاری‘ مسلم کو صحیحین کہا جاتا ہے اور ابوداؤد‘ نسائی اور ابن ماجہ کو سنن کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے تو باقی صرف ترمذی رہ جاتی ہے اس لیے اسے بھی سنن میں شامل کر دیا جاتا ہے۔

المسند ۞ جس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی ترتیب سے احادیث جمع کی جائیں اس میں مضامین کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔مثلاً حضرت ابوبکر

رضی اللہ عنہ سے مروی تمام احادیث ذکر کی جائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی تمام احادیث علیٰ ہذا القیاس۔ ان میں مسند امام احمد بن حنبل وغیرہ شامل ہیں۔

المعجم ۞ آپ جس میں اساتذہ کی ترتیب سے احادیث درج ہوں یعنی مؤلف اپنے ایک استاد سے مروی تمام احادیث یکجا جمع کر دے پھر دوسرے استاد پھر تیسرے سے علیٰ ہذا القیاس۔

الجزء ۞ جس میں کسی ایک معین مسئلہ سے متعلق تمام احادیث کو جمع کیا جائے جیسے امام بخاری رحمہ اللہ کی جزء القراءۃ جزء رفع الیدین۔

المفرد ۞ جس میں صرف ایک شخص سے مروی احادیث جمع کی جائیں۔

الغریبۃ ۞ آپ جس میں کسی ایک شاگرد کی تفردات جمع کی جائیں جن میں دوسرا شاگرد شامل نہ ہو جس طرح المستخرج یا المستدرک۔

مقام جامع الترمذی

مراتب صحاح میں سب سے پہلا مقام امام بخاری اور دوسرا مقام امام مسلم کا ہے اور تیسرے نمبر پر امام ابوداؤد ہیں اور چوتھے درجے پر امام نسائی ہیں اور امام ترمذی پانچواں درجہ رکھتے ہیں۔ رحمہم اللہ

بخاری اور مسلم کے علاوہ سنن کو بھی صحاح ہی کہا جاتا ہے کیونکہ ان میں اکثر احادیث صحیح درج ہیں اور بعض ضعیف بھی موجود ہیں۔ اس لیے بلحاظِ کل نہیں بلکہ اکثر ان کو صحاح کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

جامع ترمذی کئی دیگر محاسن کی بناء پر انفرادیت کی حامل ہے۔ جرح وتعدیل کا بیان معمول بہا اور متروکہ روایات کی وضاحت اور قبول وتاویل میں اختلافِ علماء کی تشریحات ایسی خصوصیات ہیں جو صرف جامع ترمذی سے مخصوص ہیں۔ ابن صلاح فرماتے ہیں۔

بعلوم الحدیث کتاب ابی عیسٰی الترمذی اصل فی معرفة الحسن فهو الذی نوه باسمه واکثر من ذکره فی جامعه۔

یعنی حدیث حسن کی معرفت میں جامع ترمذی اصل ہے کیونکہ امام ترمذی رحمہ اللہ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسے اہمیت دی اور اپنی جامع میں اس کا ذکر کیا۔

امام ترمذی کتاب العلل میں فرماتے ہیں کہ میری اس کتاب میں سوائے دو احادیث کے تمام احادیث معمول بہا ہیں وہ دو حدیثیں یہ ہیں۔

1. **جمع رسول الله ﷺ بین الظهر والعصر بالمدینة والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا مطر ولا سفر۔**
2. **قال رسول الله ﷺ من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فی الرابعة فاقتلوه۔**

امام ترمذی رحمہ اللہ کا مذہب ۞ دیگر ائمہ حدیث کی طرح امام ترمذی رحمہ اللہ بھی کسی امام کے مقلد نہیں تھے۔ بعض لوگوں نے آپ کو امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا مگر یہ غلط ہے۔ آپ کسی بھی امام کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ مجتہد تھے اور مسائل واحکام میں صرف کتاب وسنت کے تابع فرمان تھے۔

کتب شروح ترمذی ۞ آپ جامع ترمذی کی اہمیت کی بناء پر علماء متقدمین اور متاخرین نے اس کی بہت سی شروح لکھیں:

❶ جس میں مولانا عبدالرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۃ الاحوذی کے نام سے اس کی شرح لکھ کر اس کا حق ادا کر دیا یہ شرح نہ بہت طول طویل ہے اور نہ بہت مختصر۔

❷ اس کے علاوہ معارف السنن مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی چھ جلدوں پر مشتمل شرح ہے۔

❸ العرف الشذی از مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

❹ الکوکب الدری از مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ۔

❺ قوت المغتذی از علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔

❻ عارضہ الاحوذی از حافظ ابوبکر بن العربی المالکی رحمۃ اللہ علیہ۔

❼ شرح ترمذی از حافظ ابوالفتح محمد بن سید الناس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ۔

اسی طرح ابو الطیب مدنی شیخ سراج احمد سرہندی، علامہ ومنتی، شیخ زین الدین عبدالرحمٰن بن احمد بن رجب حنبلی شیخ سراج الدین عمر بن ارسلان البلغینی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے جامع ترمذی کی شروح تحریر کیں۔

اُردو ترجمہ ۞ سب سے پہلے برصغیر پاک و ہند میں انتہائی ضرورت کے پیش نظر علامہ نواب وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ[1] نے کتب احادیث کے تراجم مع تشریحات ضرور یہ شائع کرائے جو بہت ہی مفید ہیں اور جامع ترمذی کا ترجمہ انہیں کے بھائی علامہ بدیع الزمان نے کیا، اس میں بعض مقامات پر تشریحی نوٹ لکھ کر اس کی افادی حیثیت کو بلند کر دیا۔ ان تراجم سے زیادہ مفید اور بہتر تراجم بلکہ ان جیسے بھی ان کے بعد کسی نے نہیں کئے۔ احقر العباد عبدالصمد ریالوی

مترجم کتاب کا ایک کارنامہ مولانا وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ کو مسلک اہلحدیث کی طرف مائل کرنا بھی تھا ☆ مولانا وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ شروع میں بڑے پکے حنفی تھے۔ کتاب ''نور الہدایہ ترجمہ وتشریح شرح وقایہ'' اسی دور کی تالیف ہے۔ اس کے دیباچے میں نہ صرف یہ کہ وجوب تقلید شخصی پر تفصیلی دلائل دیتے ہیں بلکہ دوسرے مقدمات پر بھی اہلحدیث کے مسائل پر تنقید و جرح کی ہے لیکن اس کے بعد اپنے بڑے بھائی مولانا بدیع الزمان سے (جو واقعۃً بڑے پختہ اہلحدیث تھے اور اس کتاب کے مترجم بھی ہیں) تبادلۂ افکار و خیالات کے نتیجے میں آپ نے تقلید شخصی ترک کر دی تھی اور اپنے علم و تحقیق کے مطابق دلیل صحیح کی پیروی کرتے تھے۔

یگانہ زماں علامہ دوراں مولانا بدیع الزمان رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مرتبہ پر مہر تصدیق: وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس بھائی سے بہت متاثر تھے۔ چنانچہ ان کے بارے میں خود لکھا ہے: ''مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم و مغفور جنہوں نے ۱۳۱۲ھ میں بمقام حیدر آباد بعمر شصت سال تخمیناً انتقال کیا اور اسی شہر میں مدفون ہوئے۔ واعظ بے نظیر تھے۔ ان کی شیریں کلامی کی تعریف مدراس، بنگلور، حیدر آباد، بنگالہ، پنجاب، رنگون، کلکتہ، دہلی اور لکھنو ہر ایک شہر میں زبان زد خلائق ہے۔ ان کی تصنیفات و تالیفات یہ ہیں: فہرست قرآن سبیکۃ الذہب الابریز، ترجمہ ترمذی (مذکورہ بالا کتاب) سیف الموحدین، ترجمہ انتہائی الاستواء بزبان اردو۔

نوٹ ☆ اگر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مزید تفصیل درکار ہو تو ڈاکٹر حبیب اللہ مختار کراچی کے عربی میں مطبوعہ مقالہ برائے ڈاکٹریٹ ''الامام الترمذیؒ'' ''تخریج کتاب الطہارت من جامعہ'' کا مطالعہ فرمائیں جنہوں نے ۷۰ صفحات میں مقالہ کے شروع میں امام ترمذیؒ اور ان کی کتاب کے متعلق بہت بسط سے بحث کی ہے اور کافی جگہوں پر ان کی مسلکی مجبوریوں سے صرف نظر کیا جائے تو بندے کو مقالہ کافی بہتر لگا۔ (محشی)

حاصل کلام بندہ کو اپنی اس محنت پر اللہ عزوجل کی ذات سے اُخروی نفع کی امید واثق ہے اور اس دنیا میں بھی امید ہے کہ اگر کسی صاحب نظر نے ترمذی کے تراجم و حواشی پہ مقالہ تحریر کیا تو یقیناً بندے کے کام کو سراہے گا وگرنہ بندہ نے محنت تو فقط اخروی ثواب کے حصول کی خاطر ہی کی ہے۔ (حافظ)

فہرست جلد اوّل ابواب جامع الترمذی مترجم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں طہارت کے بیان میں جو مروی ہوئے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱: بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَیْرِ طُهُوْرٍ

باب: اس بیان میں کہ قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے

۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَیْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ قَالَ هَنَّادٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ اِلَّا بِطُهُوْرٍ۔

۱: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے اور نہ کوئی صدقہ چوری کے مال سے اور کہا ہناد نے اپنی روایت میں بغیر طُهُوْرٍ کی جگہ اِلَّا بِطُهُوْرٍ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن ہے اور اس باب میں ابی الملیح سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور ابی الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور بعضے ان کو زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی کہتے ہیں۔

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

باب: وضو کی فضیلت کا بیان

۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ کُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیْهَا بِعَیْنَیْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ اَوْ نَحْوَ هٰذَا وَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ

۲: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا فرمایا بندہ مومن اور دھوتا ہے اپنا منہ نکل جاتی ہے سب خطائیں اس کے منہ سے کہ دیکھتا تھا ان کی طرف اپنی دونوں آنکھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخری قطرے پانی سے یا فرمایا مانند اسکے اور جب دھوتا ہے دونوں ہاتھ نکل جاتی ہیں سب خطائیں اس

خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔

کے ہاتھ سے کہ پکڑا تھا ان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخری قطرے پانی کے یہاں تک کہ نکلتا ہے پاک صاف ہو کر گناہوں سے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے مالک سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو صالح سے جو راوی حدیث ہیں والد ہیں سہیل کے اور وہ ابو صالح سمان ہیں اور نام ان کا ذکوان ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ عبد شمس ہے اور بعضوں نے کہا عبداللہ بن عمرو ہے اور ایسا ہی کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلیمان اور عبداللہ بن عمرو سے اور صنابحی وہ ہیں کہ روایت کرتے ہیں ابی بکر صدیق سے اور ان کو سماع نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نام ان کا عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے اور کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے اور سفر کیا تھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور وہ راستے ہی میں تھے اور روایت کی ہیں انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں یعنی بواسطہ صحابہ کے اور صنابح جو بیٹے ہیں اعسر احمسی کے وہ صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو بھی صنابحی کہتے ہیں اور ان کی ایک ہی حدیث ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ میں تمہاری کثرت پر فخر کرنے والا ہوں اور امتوں پر قیامت کے دن سو نہ لڑو تم آپس میں میرے بعد یعنی آپس میں لڑائی سے امت کم ہو جائے گی تو اس فخر میں نقصان ہوگا[②]۔

۳: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

باب: اس بیان میں کہ طہارت کنجی ہے نماز کی

۳۔۴: عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ۔

۳۔۴: روایت ہے علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اسکی تکبیر اور تحلیل اسکی سلام یعنی تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور منافیاتِ نماز حرام اور سلام پھیرنے سے وہ سب حلال ہو جاتی ہیں۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن اور عبداللہ بن محمد بن عقیل بہت سچے ہیں اور کلام کیا ہے بعض علمائے محدثین نے انکے حافظہ میں اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے فرماتے تھے کہ احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی حجت پکڑتے تھے عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے کہا محمد نے وہ مقارب الحدیث ہیں اور اس باب میں جابر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

٤: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

باب: پاخانے جاتے وقت کی دُعا

۵ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَعُوْذُ

۵: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پاخانہ میں فرماتے یا اللہ! میں پناہ میں آتا ہوں تیرے۔ کہا شعبہ نے اور کہا دوسری بار عبدالعزیز نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ

---

① گھی بیچنے والے۔ ② حدیث مذکور کی اسناد میں ابو صالح کا نام آگیا تھا۔ اس لئے مؤلف رحمہ اللہ نے ان کی ولدیت وغیرہ بیان کی اور وہ نام اسناد کے ساتھ مترجم نے اوپر سے اختصاراً حذف کر دیا ہے اکثر جگہ ایسا ہی ہوا ہے۔

بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِیْثِ اَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ کے ناپاک سے یا کہا ناپاک جنوں سے اور ناپاک عورتوں سے جنوں کی۔ ❶

ف : مترجم کہتا ہے کہ شعبہ نے کہا عبدالعزیز نے کبھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اور کبھی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور یہ بھی شک راوی ہے کہ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِیْثِ اَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کہا اس باب میں علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن اور زید بن ارقم کی اسناد میں اضطراب ہے کہ روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور کہا سعید نے کہ روایت ہے قاسم بن عوف شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور کہا ہشام نے روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور رویت کی یہ حدیث شعبہ اور معمر نے قتادہ سے بروایت نضر بن انس اور کہا شعبہ نے روایت ہے زید بن ارقم سے اور کہا معمر نے روایت ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے' مترجم کہتا ہے یعنی شعبہ نے بعد قتادہ کے زید بن ارقم کا نام لیا اور معمر نے نضر بن انس کا کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس اضطراب کا سو فرمایا انہوں نے کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے روایت کی دونوں سے یعنی قاسم اور نضر بن انس سے۔

۶ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

۶ : روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبیؐ جب پاخانے جانے لگتے' کہتے اَللّٰھُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساتھ ناپاکی کے اور برے کاموں سے۔ ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵ : بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

باب : پاخانے سے نکلنے کے بعد کی دعا

۷ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔

۷ : روایت ہے عائشہؓ سے' کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاخانے سے فرماتے: غُفْرَانَكَ یعنی اللہ بخشش مانگتا ہوں میں تیری۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے اسرائیل کے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن ابی بردہ سے اور ابو بردہ بیٹے ہیں ابوموسیٰ کے نام ان کا عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے اور کوئی حدیث معلوم نہیں ہوئی۔

٦ : بَابُ فِی النَّهْیِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ

باب : نہی میں استقبالِ قبلہ کے پاخانے یا پیشاب کے وقت

۸ : عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا

۸ : روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب جاؤ تم پاخانہ میں تو مُنہ نہ کرو' قبلہ کی طرف نہ پاخانے کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ پیٹھ کرو اس طرف لیکن مشرق کی طرف مُنہ کرو یا مغرب کی

❶ خبث بضم یا جمع ہے خبیث کی مراد اس سے مردانِ جن اور خبائث جمع خبیثہ عورتیں جنوں کی اور خبث بسکون باضد ہے طیب کی اور مراد اس سے فسق و فجور ہے اور خبائث افعالِ مذمومہ اور خصائلِ ذمیمہ ہیں۔ ۱۲ مجمع البحار [1]

[1] مترجم کہتا ہے کہ شعبہ نے کہا عبدالعزیز نے کبھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ کہا اور کبھی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور یہ بھی شک راوی ہے کہ: مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِیْثِ کہا یا: اَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ کہا۔ اس باب میں علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَا حِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

طرف [1]۔ کہا ابوایوب نے سو گئے ہم شام میں تو دیکھا ہم نے پاخانے کو بنے ہوئے تھے قبلہ کی طرف تو منہ پھیر لیتے ہم اس سے یعنی اس میں نہ جاتے اور مغفرت مانگتے ہم اللہ تعالیٰ سے یعنی اسکے بنانے سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن حارث اور معقل بن ابی ہیثم سے کہ جن کو معقل بن ابی معقل کہتے ہیں روایت ہے ابی امامہ سے اور ابو ہریرہ اور سہل بن حنیف سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ایوب کی اس باب میں احسن اور صحیح تر ہے اور ابوایوب کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد ہے اور وہ بیٹے ہیں مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری کے اور کنیت ان کی ابوبکر ہے کہا ابوالولید مکی نے کہ کہا ابوعبداللہ شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پاخانہ یا پیشاب میں اور نہ بیٹھا کرو اس طرف سو مراد اس سے جنگل ہے مگر بنے ہوئے پاخانوں میں منہ کرنا قبلہ کی طرف جائز ہے اور ایسا ہی کہا اسحٰق نے اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اجازت ہے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ کرنے میں پاخانہ ہو یا پیشاب مگر منہ کرنا کسی طرح جائز نہیں جنگل میں نہ مکان میں۔

۷: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخصةِ فِی ذٰلِكَ

باب: جواز استقبال و استدبار میں

۹۔ ۱۰۔ ۱۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا۔

۹ تا ۱۱: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے منہ کرنے کو قبلے کی طرف پیشاب کے وقت' پھر دیکھا میں نے آپ ﷺ کی وفات سے ایک برس پیشتر منہ کرتے ہوئے ان کو۔

ف: اس باب میں ابی قتادہ اور عائشہ اور عمار سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی اس باب میں حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے ابی زبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے وہ ابی قتادہ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی ﷺ کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اور خبر دی ہم کو اس روایت سے قتیبہ نے کہا خبر دی ہم کو ابن لہیعہ [2] نے اور حدیث جابر کی رسول اللہ ﷺ سے اصح ہے ابن لہیعہ کی حدیث سے اور ابن لہیعہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان [3] وغیرہ نے اور روایت کی ہم سے ہناد نے نقل کی انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے عم واسع بن حبان سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا ابن عمرؓ نے ایک بار چڑھا میں حفصہؓ کے گھر پر سو دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پاخانہ پھرتے ہوئے منہ کئے ہوئے شام کو اور پیٹھ کئے ہوئے کعبہ کی طرف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸: بَابُ النَّهيِ عَنِ البَولِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہوئے کر پیشاب کرنے کی نہی میں

۱۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا

۱۲: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جو کہے تم سے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے سچا نہ جانو اس کو نہ

---

[1] یہ حکم مدینہ طیبہ کا ہے کہ وہاں مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے سے قبلہ ایک باز و رہتا ہے۔

[2] لہیعہ میں لام مفتوح اور ہائے مکسور پھر یائے ساکن پھر عین مفتوح ہے۔ ۱۲ منہ

[3] قطان کے معنی روئی دھننے والے۔ اللہ اللہ حدیث کی کیا فضیلت ہے کہ اس سے ایسے لوگوں نے یہ بلند درجے پائے۔

تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا۔ تھے پیشاب کرتے مگر بیٹھ کر۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے عمر اور بریدہ سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس باب میں احسن ہے اور اصح اور حدیث عمر کی مروی ہے عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ حضرت عمرؓ سے کہا فرمایا حضرت عمرؓ نے دیکھا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے پیشاب کرتے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عمرؓ! نہ پیشاب کرو کھڑے ہو کر پھر نہ پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہو کر بعد اس کے اور مرفوع کیا اس حدیث کو عبدالکریم ابن ابی المخارق نے اور وہ ضعیف ہیں اہلحدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو ایوب سختیانی نے اور کلام کیا ان میں اور روایت کیا عبداللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا حضرت عمرؓ نے نہیں پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہو کر جب سے مسلمان ہوا اور یہ حدیث بہت صحیح ہے عبدالکریم کی حدیث بریدہ سے اس باب میں غیر محفوظ ہے یعنی اس میں کچھ سہو کا احتمال ہے اور مراد نہیں سے اس باب میں نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور مروی ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ ظلم ہے (یعنی کراہت سے خالی نہیں) پیشاب کرنا کھڑے ہو کر۔

۹: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت میں

۱۳: عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَذَهَبْتُ لِاَتَاَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِيْ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

۱۳: روایت ہے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں حذیفہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک قوم کے کوڑے پر سو پیشاب کیا اس پر کھڑے ہو کر پھر لایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی وضو کا اور پیچھے ہٹنے لگا میں پس بلایا مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ پہنچا میں ان کے پیچھے یعنی نزدیک ان کے پھر وضو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا موزوں پر۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے اور ایسا ہی روایت کیا منصور نے اور عبیدہ ضبی نے ابی وائل سے انہوں نے حذیفہ سے مثل اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی حذیفہ سے بہت صحیح ہے اور رخصت دی ایک قوم اہل علم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی۔

۱۰: بَابُ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

باب: پردہ کرنا (نظر خلق سے) وقت قضائے حاجت کے

۱۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ[1] مِنَ الْاَرْضِ۔

۱۴: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو کپڑے نہ اٹھاتے جب کہ نزدیک نہ ہو جاتے زمین سے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا محمد بن ربیعہ نے اعمش سے انہوں نے انسؓ سے اس حدیث کو اور روایت کیا وکیع اور حماد نے اعمش سے کہا اعمش نے کہا ابن عمرؓ نے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا نہ اٹھاتے اپنا کپڑا جب تک کہ نہ نزدیک ہو

[1] يَدْنُوَ: مصدر اس کا دنو ہے۔

جاتے زمین کے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمش کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں [1] اور نہ کسی اور صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکھا ہے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو نماز پڑھتے اور حکایت کی ان کی نماز کی اور نام اعمش کا سلیمان بن مہران ہے اور کنیت ان کی ابو محمد کاہلی ہے اور وہ مولیٰ [2] ہیں بنی کاہل کے۔ کہا اعمش نے باپ میرے چھٹپن (بچپن) میں لائے گئے تھے ملک اسلام میں پھر وارث کیا ان کو مسروق نے۔

١١: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

باب: داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی کراہت کے بیان میں

١٥ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔

١٥: روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ چھوئے مرد ذکر اپنا سیدھے ہاتھ سے۔

ف : اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور سلیمان رضی اللہ عنہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور نام ابو قتادہ کا حارث بن ربیع ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں استنجاء کرنا سیدھے ہاتھ سے [3]۔

١٢: بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

باب: ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کے بیان میں

١٦ : عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ يَسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔

١٦: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہ کہا گیا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحقیق [4] سکھائی تم کو نبی تمہارے نے ہر چیز یہاں تک کہ طور پاخانے یا پیشاب کے کہا سلمان نے ہاں منع کیا ہم کو اس سے کہ قبلے کی طرف منہ کریں ہم پاخانے یا پیشاب کے وقت یا استنجاء کریں ہم داہنے ہاتھ سے یا استنجاء کرے کوئی ہم میں کا تین ڈھیلوں سے کم یا استنجاء کریں ہم گوبر یا لید یا ہڈی سے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور خزیمہ بن ثابت اور جابر رضی اللہ عنہ اور خلاد بن سائب سے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ اور جو بعد ان کے تھے۔ تجویز کرتے ہیں کہ استنجاء پتھروں سے کافی ہے اگر چہ پانی نہ لے جب کہ جاتا رہے اثر پاخانہ یا پیشاب کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

١٣: بَابُ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

باب: دو پتھروں سے استنجاء کرنے کے

---

[1] یعنی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ١٢ منہ

[2] مولیٰ کے دو معنی ہیں ایک غلام آزاد ہوا دوسرے جو کسی قوم سے عہد کرے ان کی مدد کرنے کا وہ اس قوم کا مولیٰ ہے اور یہاں معنی اوّل مراد ہیں۔ ١٢ منہ

[3] کہ اس میں چھونا پڑتا ہے ذکر کو۔ ١٢

[4] یہ یہود نے ان سے بطور طعن کہا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسا ہی تعلیم کیا۔

بِالْحَجَرَيْنِ

بیان میں

۱۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ الْتَمِسْ لِیْ ثَلٰثَةَ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ۔

۱۷: روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کو سو فرمایا آپ ﷺ نے ڈھونڈ و میرے لئے تین ڈھیلے' کہا عبداللہ نے لایا میں دو پتھر اور ایک ٹکڑا گوبر کا۔ سو لے لئے آپ ﷺ نے پتھر اور پھینک دیا گوبر کو اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے اور ایسا ہی روایت کیا قیس بن ربیع نے اس حدیث کو ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا معمر اور عمار بن زریق نے ابی اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ سے اور روایت کیا زہیر نے ابی اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے' انہوں نے اپنے باپ اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور روایت کیا زکریا بن ابی زائدہ نے ابی اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور اس روایت میں اضطراب ہے کہا ابو عیسیٰ نے پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ کونسی روایت ان میں ابی اسحٰق سے زیادہ صحیح ہے تو کچھ جواب نہ دیا انہوں نے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے تو انہوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا مگر تجویز کی انہوں نے حدیث زہیر کی جو مروی ہے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ عبداللہ سے زیادہ صحیح ہے اور لکھا اسی کو اپنی کتاب جامع میں یعنی بخاری میں اور صحیح تر ہے میرے نزدیک حدیث اسرائیل قیس کی جو مروی ہے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے وہ عبداللہ سے اس لئے کہ اسرائیل بہت اثبت ہیں اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابی اسحٰق کی حدیث کو بہ نسبت اور لوگوں کے اور متابعت[1] کی ہے ان کی روایت کی قیس بن ربیع نے بھی اور سنا میں نے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ سے کہتے تھے میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے جو فوت ہو گئی ہیں مجھ کو حدیثیں سفیان کی کہ مروی ہیں ابی اسحٰق سے تو اسی سبب سے کہ تکیہ کیا میں نے اسرائیل پر کہ وہ بیان کرتے تھے ان کو پورا پورا کہا ابو عیسیٰ نے اور زہیر کی روایتیں ابی اسحٰق سے کچھ ایسی قوی نہیں اس لئے کہ سماع زہیر کا ان سے اخیر وقت میں ہے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے جب سنے تو حدیث زائدہ اور زہیر کی تو نہ پروا رکھ اس کی کہ نہ سنے تو غیر سے مگر حدیث ابی اسحٰق[2] کی اور نام ان کا عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے نہیں سنا اپنے باپ سے اور نہیں معلوم نام ان کا۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا عمرو نے پوچھا میں نے ابا عبیدہ بن عبداللہ سے کچھ یاد رکھتے ہو تم عبداللہ کی باتیں؟ کہا انہوں نے نہیں۔

۱۴: بَابُ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجٰى بِهٖ

باب: اُن چیزوں کا بیان جن سے استنجاء کرنا مکروہ ہے

۱۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ

۱۸: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے' کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے استنجاء نہ کرو گوبر اور ہڈی سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں

---

[1] ایک راوی دوسرے کی مثل بیان کرے اس کو اصطلاح محدثین رحمہم اللہ میں متابعت کہتے ہیں۔

[2] یعنی ابی اسحٰق کی حدیث اگر زہیر بیان کریں تو اس کو اور بھی کسی سے دریافت کرے۔

وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهٗ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ ۔ میں سے۔

ف: اور اس باب میں ابی ہریرہ اور سلمان اور جابر اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے مروی ہے یہ حدیث اسماعیل بن ابراہیم وغیرہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے کہ تھے عبداللہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیلۃ الجن میں آخر حدیث تک کہ طویل ہے سو کہا شعبی نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے استنجاء نہ کرو گوبر سے اور نہ ہڈیوں سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں سے اور روایت کی اسماعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

۱۵ : بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

باب : پانی سے استنجاء کرنے کے بیان میں

۱۹ : عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهٗ ۔

۱۹: روایت ہے بی بی معاذہ سے کہ فرمایا حضرت عائشہ ؓ نے حکم کرو تم اپنے شوہروں کو استنجا کیا کریں پانی سے کہ میں شرماتی ہوں ان سے اس لئے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

ف: اور اس باب میں جریر بن عبداللہ بجلی اور انس اور ابوہریرہ ؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں استنجاء کرنا پانی سے اگرچہ استنجاء کرنا پتھروں سے بھی کافی ہے ان کے نزدیک اور منتخب اور افضل جانتے ہیں پانی سے استنجاء کرنا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق۔

۱۶ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

باب : اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو دُور جاتے

۲۰ : عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَتَى النَّبِيُّ ﷺ حَاجَتَهٗ فَاَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ ۔

۲۰. روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قضائے حاجت کو بہت دُور گئے۔[1]

ف: اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن ابی قراد اور ابی قتادہ اور جابر اور یحییٰ بن عبید سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابی موسیٰ اور ابن عباسؓ اور بلال بن حارث سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے نبی ﷺ سے کہ وہ جگہ ڈھونڈتے تھے پیشاب کیلئے جیسے مسافر جگہ ڈھونڈتا ہے اترنے کو اور نام ابوسلمہ کا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہے۔

۱۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

باب : اس بیان میں کہ پیشاب کرنا غسل خانہ میں مکروہ ہے

۲۱ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ وَقَالَ اِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ ۔

۲۱ : روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا پیشاب کرنے سے غسل خانہ میں اور کہا کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے۔

[1] یعنی اتنی دور گئے کہ نظر سے غائب ہو گئے اور موجب حیاء یہی ہے۔ ۱۲ منہ

ف: اور اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر اشعث بن عبداللہ کی روایت سے اور کہتے ہیں ان کو اشعث اعمی اور مکروہ کہا ہے بعض عالموں نے پیشاب کرنا غسل خانہ میں اور کہا اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے ان میں ہیں ابن سیرین اور کہا ان سے لوگوں نے اسی سے وسواس ہوتا ہے جواب دیا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہی ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں یعنی اس کے سوا کوئی وسواس پیدا نہیں کرسکتا اور کہا ابن مبارک نے جائز ہے پیشاب کرنا غسل خانہ میں جب بہا دے اس پر پانی کہا ابوعیسیٰ نے بیان کی ہم سے یہ حدیث احمد بن عبدہ آملی نے اس نے حبان سے اس نے عبداللہ بن مبارک سے۔

۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ

باب: مسواک کے بیان میں

۲۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۲: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ خیال ہوتا مجھے مشقت کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا ان کو مسواک کرنے کا ہر نماز کے وقت۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث روایت کی محمد بن اسحٰق نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سلمہ کی ابوہریرہؓ سے اور زید بن خالد کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں صحیح ہیں میرے نزدیک اس واسطے کہ مروی ہے بہت سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ولیکن محمد نے کہا ہے کہ حدیث ابی سلمہ کی زید بن خالد سے صحیح تر ہے اور اس باب میں ابوبکر صدیق اور علی اور عائشہ اور ابن عباس اور حذیفہ اور زید بن خالد اور انس اور عبداللہ بن عمر اور ام حبیبہ اور ابن عمر اور ابی امامہ اور ابو ایوب اور تمام بن عباس اور عبداللہ بن حنظلہ اور ام سلمہ اور واثلہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۲۳: عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ قَالَ فَكَانَ زَیْدُ ابْنُ خَالِدٍ یَشْهَدُ الصَّلَوٰتِ فِی الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰی اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰی مَوْضِعِهٖ۔

۲۳: روایت ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد جہنیؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہؐ سے فرماتے تھے کہ اگر خیال نہ ہوتا مشقت ڈالنے کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں ان کو مسواک کا نزدیک ہر نماز کے اور حکم کرتا تاخیر عشاء کا تہائی رات تک' کہا ابوسلمہ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آتے تھے نماز کو مسجد میں اور مسواک ہوتی ان کے کان کے اوپر جیسے قلم ہوتا ہے کاتب کے کان پر جب کھڑے ہوئے نماز کو مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اسی جگہ میں۔ ف کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹: بَابُ مَا جَاءَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلَا یَغْمِسَنَّ یَدَهٗ فِی الْاِنَآءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا

باب: اس بیان میں کہ جب جاگے آدمی اپنی نیند سے تو نہ ڈالے ہاتھ اپنا برتن میں جب تک نہ دھو لے اس کو

۲۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا

۲۴: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلَا یُدْخِلْ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یُفْرِغَ عَلَیْھَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ ۔

جاگے کوئی تم میں کا رات ❶ کو تو نہ ڈال دے اپنا ہاتھ برتن میں جب تک نہ ڈال لے اس پر پانی دو بار یا تین بار اس لئے کہ نہیں جانتا رات کو کہاں رہا ❷ ہاتھ اس کا۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے' کہا شافعیؒ نے دوست رکھتا ہوں میں کہ اس سونے والا دو پہر ہو یا کوئی وقت نہ ڈالے اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں جب تک نہ دھو لے اسے پھر اگر ڈال دیا اس نے دھونے سے پہلے تو مکروہ ہے مگر نہیں نجس ہوگا وہ پانی جب تک کہ نہ ہو اس کے ہاتھ پر نجاست اور کہا احمد بن حنبل نے جب جاگے کوئی رات کو اور ڈال دے ہاتھ پانی میں دھونے سے پہلے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ بہا دے پانی اور کہا اسحٰق نے جب جاگے کوئی رات کو یا دن کو تو نہ ڈالے ہاتھ اپنا پانی میں۔

۲۰: بَابُ فِی التَّسْمِیَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

باب : بسم اللہ کہنا وضو کے شروع میں

۲۵ : عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ حُوَیْطِبٍ عَنْ جَدَّتِہٖ عَنْ اَبِیْھَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ ۔

۲۵ : روایت ہے رباح بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے وہ اپنے باپ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اس کا وضو ہی نہیں ہوتا جو نام نہ لے اللہ کا وضو کے شروع میں۔

ف : اور اس باب میں عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعید خدریؓ اور سہل بن سعدؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہا احمد نے اس باب میں کوئی حدیث ایسی نہیں پاتا کہ جس کی اسناد عمدہ ہوں اور کہا اسحٰق نے اگر چھوڑ دیا بسم اللہ کو قصداً تو پھر وضو کرے اور بھولے سے چھوڑا یا اس حدیث کی تاویل کرتا ہے تو مضائقہ نہیں۔ کہا محمد بن اسماعیل نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث رباح بن عبدالرحمٰن کی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور رباح بن عبدالرحمٰن جو روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے وہ اپنے باپ سے تو باپ ان کے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں اور ابو ثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین اور رباح بن عبدالرحمٰن وہ ابوبکر بیٹے حویطب کے ہیں بعضے راویوں نے روایت کیا اس حدیث کو سو کہا روایت ہے ابوبکر حویطب سے پس منسوب کیا ان کو ان کے دادا کی طرف۔

۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

باب : کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے بیان میں

۲۶۔ ۲۷ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَیْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ ۔

۲۶۔ ۲۷ : روایت ہے سلمہ بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو ناک صاف کرے اور جب کلوخ ⟨۱⟩ لے تو طاق ❸ لے۔ اس باب میں روایت ہے عثمان اور لقیط اور ابن عباس اور مقدام بن

---

❶ مصدر اس کا ہے بیتوتہ یعنی شب کو رہنا' ۱۲

❷ یہ قید اتفاقی ہے کہ دن کے جاگنے کا بھی یہی حکم ہے اس لئے کہ غفلت کی حالت میں خواب میں برابر ہے رات ہو یا دن' ۱۲ منہ۔

❸ یعنی تین یا پانچ یا سات ۱۲ منہ۔

⟨۱⟩ کلوخ (کَ ۔ لُوخ) [ف ۔ ا ۔ مذکر] مٹی کا ڈھیلا' کچی یا پکی اینٹ کا روڑا۔ محاورہ ہے کلوخ انداز را پاداش سنگ است ۔ اینٹ کا جواب پتھر۔ (حافظ)

معد یکرب اور وائل بن حجر اور ابو ہریرہؓ سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اور کہا ایک جماعت نے اس شخص میں کہ چھوڑ دے مضمضہ اور استنشاق' تو کہا بعضوں نے اگر چھوڑ دے وضو میں اور پڑھ لے نماز تو پھر دہرا دے نماز کو اور تجویز کیا یہ حکم وضو اور غسل جنابت میں برابر اور یہی کہتے ہیں ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحٰق اور کہا احمد نے استنشاق① زیادہ مؤکد ہے کلی سے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور کہا ایک جماعت نے اہل علم سے کہا اعادہ کرے جنابت میں اور نہ اعادہ کرے وضو میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض● اہل کوفہ کا اور کہا ایک گروہ نے نہ وضو میں اعادہ کرے نہ غسل جنابت میں بلکہ وہ دونوں② سنت ہیں نبی ﷺ کی' سو واجب نہیں اعادہ جو چھوڑ دے اس کو وضو میں یا غسل میں اور یہی قول ہے مالکؒ اور شافعیؒ کا۔

۲۲: بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ

باب: اس بیان میں کہ کلی اور ناک میں پانی دینا دونوں ایک چلو سے بھی درست ہے

۲۸ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَ اسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا۔

۲۸: روایت ہے عبداللہ بن زیدؓ سے' کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا آپؐ نے ایک ہی چلو سے ایسا ہی تین بار کیا یعنی ایک چلو لے کر آدھا منہ میں اور آدھا ناک میں ڈالا۔

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے' غریب ہے اور روایت کی ہے مالک اور ابن عیینہ اور اکثر لوگوں نے یہ حدیث عمرو بن یحییٰ سے اور نہیں ذکر کیا اس بات کو کہ نبی ﷺ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور اس کو ذکر کیا فقط خالد نے اور خالد ثقہ حافظ ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور کہا بعض علماء نے مضمضہ اور استنشاق میں ایک چلو کافی ہے اور کہا بعضوں نے ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ الگ الگ پانی لے دونوں کے لئے اور کہا شافعی نے اگر دونوں ایک چلو سے کرے جائز ہے اور اگر الگ الگ کرے تو بہتر ہے ہمارے نزدیک۔

۲۳: بَابُ فِيْ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ

باب: داڑھی کے خلال کے بیان میں

۲۹ ۔ ۳۰ : عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّاَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِيْ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ۔

۲۹و۳۰: روایت ہے حسان بن بلال سے کہا کہ دیکھا میں نے عمار بن یاسر کو وضو کیا اور خلال کیا داڑھی میں پس کہا گیا ان سے کہا حسان نے کہ میں نے کہا ان سے کیا خلال کرتے ہو اپنی داڑھی کا۔ کہا عمار نے کون روکتا ہے مجھ کو خلال سے اور دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلال کرتے اپنی داڑھی کا۔

ف: روایت کی ہم سے ابن عمرو نے ان سے سفیان نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے ان سے حسان بن بلال نے ان سے عمار نے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور انس رضی اللہ عنہم اور ابن ابی اوفیٰ اور ابی ایوب سے یہی روایت ہے کہا ابی عیسیٰ نے سنا میں نے اسحٰق بن منصور سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہا احمد نے کہا ابن عیینہ

① ناک میں پانی دینا ② مراد ان سے امام اعظم رحمہ اللہ ہیں۔

● یعنی مضمضہ و استنشاق ۱۲

نے نہیں سنی عبدالکریم نے حدیث خلال کی حسان بن بلال سے روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے ان سے عبدالرحمٰن نے ان سے اسرائیل نے ان سے عامر بن شقیق نے ان سے ابی وائل نے ان سے عثمان بن عفان نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلال کرتے تھے اپنی داڑھی میں' کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا سب سے زیادہ صحیح اس باب میں حدیث عامر بن شقیق کی ہے۔ ابی وائل سے جو مروی ہے عثمانؓ سے اور قائل ہیں اس کے کہ اکثر اہل علم صحابہؓ سے اور جو بعد ان کے تھے تجویز کرتے داڑھی کے خلال کو اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور کہا احمدؒ نے اگر بھول سے چھوٹ جائے تو وضو جائز ہے اور کہا اسحٰق نے اگر چھوڑ دے بھول سے یا تاویل کی راہ سے تو کافی ہے اس کو اور جو چھوڑ دے قصداً تو پھر وضو کرے۔

٢٤: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ اِنَّهٗ يُبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ

باب: بیان میں مسح سر کے کہ شروع کرے آگے سے اور تمام کرے پیچھے تک

۳۱ ـ ۳۲ :عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

۳۱ ـ ۳۲: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا ہاتھ سے سو آگے سے لے گئے پیچھے تک اور پیچھے سے لائے آگے کو یعنی شروع کیا مقدم سر سے پیچھے لے گئے اپنی گدی تک پھر پلٹایا ہاتھوں کو یہاں تک کہ لوٹائے جہاں سے شروع کیا تھا' پھر دونوں پیر دھوئے۔

ف :اور اس باب میں معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور بہت اچھی اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

٢٥: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

باب: بیان مسح کرنے کے سر کے پیچھے سے

۳۳ : عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّتَيْنِ بَدَاَ بِمُؤَخَّرِ رَاْسِهٖ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهٖ وَبِاُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُوْرِهِمَا وَ بُطُوْنِهِمَا ۔

۳۳ : روایت ہے ربیع بن معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا دو مرتبہ شروع کیا پیچھے سے سر کی پہلی بار پھر آگے سے اور مسح کیا دونوں کانوں کا باہر اور اندر ان کے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور حدیث عبداللہ بن زید کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور بہت عمدہ اور اختیار کیا ہے بعض اہل کوفہ نے اس حدیث کو انہیں میں سے ہیں وکیع بن جراح۔

٢٦: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

باب: سر کا مسح ایک بار کرنے کے بیان میں

۳۴ : عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

۳۴ : روایت ہے ربیع بن معوذ بن عفراء کہ انہوں نے دیکھا وضو کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا مسح کیا حضرت صلی اللہ علیہ

قَالَتْ مَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ۔

وسلم نے سر کا آگے بھی اور پیچھے بھی اور دونوں کنپٹی کا اور کانوں کا ایک بار۔

ف : اور اس باب میں علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ربیع کی حسن ہے صحیح ہے بہت سندوں سے کہ مسح کیا آپ ﷺ نے سر کا ایک بار اور اسی پر عمل تھا اکثر صحابیوں کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں جعفر بن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ ایک بار کرے مسح سر کا۔ روایت کیا ہم سے محمد بن منصور نے کہا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہتے تھے کہ پوچھا میں نے جعفر بن محمد سے کہا سر کا مسح کافی ہوتا ہے ایک بار تو کہا انہوں نے بے شک کافی ہوتا ہے قسم ہے اللہ کی۔

۲۷: بَابُ مَاجَاءَ أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيْدًا

باب: اس بیان میں کہ مسح سر کے لئے پانی تازہ لے

۳۵ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَبَرَ مِنْ فَضْلِ يَدَيْهِ۔

۳۵: روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ دیکھا انہوں نے آنحضرت ﷺ کو کہ وضو کیا آپ ﷺ نے اور مسح کیا آپ ﷺ نے سر کا سوائے اس پانی کے جو بچا تھا دونوں ہاتھوں سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابن لہیعہ نے اس کو حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے تحقیق نبی ﷺ نے وضو کیا اور مسح کیا سر کا اس پانی سے جو بچا ہاتھوں سے اور روایت عمرو بن حارث کی صحیح تر ہے حبان سے اس لئے کہ یہی مروی ہے بہت سندوں سے عبداللہ بن زید وغیرہ سے کہ لیا نبی ﷺ نے پانی تازہ اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے تازہ پانی سے۔

۲۸: بَابُ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

باب: کانوں کے اوپر اور اندر مسح کرنے کے بیان میں

۳۶ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا۔

۳۶: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا مسح کیا رسول اللہ ﷺ نے سر کا اور کانوں کے اوپر کا اور اندر کا۔

ف : اور اس باب میں ربیع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے دونوں کانوں کے اوپر اور اندر۔

۲۹ :بَابُ مَاجَاءَ أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

باب: اس بیان میں کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں[1]

۳۷ :عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ فَغَسَلَ

۳۷: روایت ہے ابی امامہ سے کہا وضو کیا نبی ﷺ نے سو دھویا منہ اپنا تین

[1] یعنی اس کے مسح کو تازہ پانی لینا کچھ ضرور نہیں۔

وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ ۔

بار اور دونوں ہاتھ تین بار اور مسح کیا اپنے سر کا اور فرمایا کان داخل ہیں سر میں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نے نہیں جانتا میں یہ قول نبی ﷺ کا ہے یا ابی امامہ کا، یعنی کان سر میں داخل ہیں اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی مضبوط نہیں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب اور تابعین سے کہ کان داخل ہیں سر میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا کہا بعض اہل علم نے جو سامنے ہے کانوں سے منہ میں داخل ہے اور جو پیچھے ہے وہ سر میں اور کہا اسحٰق نے بہتر ہے کہ مسح کرے آگے کا منہ کے ساتھ اور پیچھے کا سر کے ساتھ۔

٣٠: بَابُ فِي تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

باب : اُنگلیوں کے خلال کے بیان میں

٣٨ : عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ ۔

٣٨ : روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے کہا فرمایا نبی کریم ﷺ نے جب وضو کرے تو خلال کر انگلیوں کا۔

ف : اور اس باب میں ابن عباسؓ اور مستورد اور ابوتراب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ خلال کیا پیروں کی انگلیوں کا وضو میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور کہا اسحٰق نے خلال کرے ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا اور ابو ہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

٣٩ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ۔

٣٩ : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جب وضو کرے تو خلال کر ہاتھ، پیر کی انگلیوں کا۔ ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

٤٠ : عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ دَلَكَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ ۔

٤٠ : روایت ہے مستور بن شداد فہری سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے ملتے اپنے پیر کی اُنگلیاں ہاتھ کے چھنگلیا سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

٣١: بَابُ مَاجَاءَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

باب : اِس بیان میں کہ خرابی ہے ایڑیوں کی دوزخ سے

(یعنی وضو میں احتیاط کرنی چاہیے کہ سوکھی نہ رہیں)

٤١ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ۔

٤١ : روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول ﷺ نے خرابی ہے واسطے ایڑیوں کے دوزخ سے۔

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور عائشہؓ اور جابر بن عبداللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد بن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص اور یزید بن ابی سفیان سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا انہوں نے خرابی ہے ایڑیوں کی اور تلووں کی دوزخ سے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مسح جائز نہیں پیروں پر جب تک نہ ہو موزہ یا جراب۔

٣٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً
باب: ایک ایک بار اعضاء دھونے کے بیان میں

۴٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

۴٢: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عمر اور جابرؓ اور بریدہ اور ابی رافع اور ابن الفا کہہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی بہت اچھی ہے اس باب میں اور بہت صحیح ہے اور روایت کیا رشد بن سعد وغیرہ نے اس حدیث کو ضحاک بن شرحبیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ وضو کیا نبی ﷺ نے ایک ایک بار اور یہ روایت کچھ خوب نہیں اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

٣٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ
باب: دو دو بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

۴٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔

۴٣: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار دھویا اعضاء کو وضو میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں پہچانتے اس کو مگر روایت سے ابن ثوبان کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مفضل سے اور اسناد حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تین تین بار۔

٣٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا
باب: تین تین بار وضو کرنے کے بیان میں

۴۴: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

۴۴: روایت ہے علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار۔

ف: اور اس باب میں عثمان اور ربیع اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ اور ابی امامہ اور ابی رافع اور عبداللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابی ہریرہؓ اور جابرؓ اور عبداللہ بن زیدؓ اور ابی ذر سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی بہت اچھی ہے اور اصح ہے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ وضو کافی ہے ایک ایک بار اور دو بار بہتر ہے اور تین تین بار بہت افضل ہے اور اس سے بڑھ کر نہیں اور کہا ابن مبارک نے مجھے خوف ہے کہ گناہ میں پڑے گا وہ جو تین بار سے زیادہ دھوئے اور کہا احمد اور اسحٰق نے تین سے زیادہ وہی دھوئے گا جو مبتلا ہے یعنی وسواس میں۔

٣٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا
باب: ایک بار اور دو بار اور تین بار وضو کرنے کے بیان میں

۴۵: عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۵: روایت ہے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی جعفر سے کہ کیا حدیث بیان کی ہے تم سے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ

وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار کہا جابر نے ہاں۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ سے کہا پوچھا میں نے ابی جعفر سے کیا تم سے بیان کیا ہے جابر نے کہ وضو کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک بار؟ کہا ہاں! بیان کیا ہم سے اس کو ہناد اور قتیبہ نے دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے وکیع نے انہوں نے ثابت سے اور یہ زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے اس لئے کہ مروی ہے بہت سی سندوں سے ثابت ہے مثل وکیع کی روایت کے اور شریک سے بہت غلطیاں ہوتی ہیں اور ثابت بن ابی صفیہ اور ابو حمزہ ثمالی ہیں۔

٣٦: بَابُ فِيمَنْ تَوَضَّأَ بَعْضَ وَضُوئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلٰثًا

باب : اس بیان میں کہ وضو میں بعض اعضاء دو بار دھوئے اور بعض تین بار

۴٦۔ ۴۷ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

۴٦۔ ۴۷ : روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا سو دھویا اپنا منہ تین بار اور دھوئے دونوں ہاتھ دو بار اور مسح کیا سر کا اور دھوئے دونوں پیر۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی حدیثوں میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے دھوئے بعض اعضاء وضو کے ایک بار اور بعض تین بار اور اجازت دی ہے بعض اہل علم نے اس کی کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ دھوئے آدمی بعض اعضاء تین بار اور بعض دو بار اور بعض ایک بار۔

٣٧: بَابُ فِيْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ

باب : بیان میں وضو نبی ﷺ کے کہ کیسا تھا؟

۴۸ : عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۴۸ : روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علیؓ کو کہ وضو کیا انہوں نے منہ دھوئے دونوں ہاتھ انہوں نے خوب صاف کر کے پھر تین کلیاں کی اور تین بار ناک میں پانی دیا اور تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے تین بار اور مسح کیا سر کا ایک بار پھر دھوئے دونوں پیر ٹخنوں تک پھر کھڑے ہوئے اور لیا بچا ہوا پانی وضو کا پھر پیا کھڑے ہو کر پھر فرمایا چاہا میں نے کہ دکھاؤں تم کو وضو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کیسا تھا۔

ف : اور اس باب میں عثمان اور عبداللہ بن زید اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور ربیع اور عبداللہ بن انیس سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے قتیبہ اور ہناد نے ان دونوں نے ابو الاحوص سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عبد خیر سے ذکر کیا حضرت علیؓ کا مثل روایت ابی حیہ کے لیکن عبد خیر نے کہا جب فارغ ہوئے وضو سے لیا تھوڑا پانی بچا ہوا وضو کا چلو میں اور پی لیا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی روایت کی ہے ابو اسحٰق ہمدانی نے ابو حیہ سے اور عبد خیر اور حارث سے ان سب نے علیؓ سے اور روایت کی زائدہ بن قدامہ اور کئی لوگوں

نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے انہوں نے علی سے حدیث وضو کی بہت بڑی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے سوخطا کی ان کے اور ان کے باپ کے نام میں سو کہا مالک بن عرفطہ نے اور روایت کی گئی ہے ابوعوانہ سے انہوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے انہوں نے حضرت علیؓ سے اور روایت کی گئی ابوعوانہ سے وہ روایت کرتے ہیں مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کی اور صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

۳۸: بَابُ فِي النَّضحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب: اِس بیان میں کہ بعد وضو کے میانی (ازار) پر پانی چھڑکنا چاہیے

۴۹۔ ۵۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَآءَ نِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ۔

۴۹۔ ۵۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام اور کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب وضو کرو تم تو پانی چھڑک لو۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہیں اور اس باب میں ابی الحکم بن سفیان اور ابن عباسؓ اور زید بن حارثہؓ اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے اور کہا بعضوں نے سفیان بن الحکم یا حکم بن سفیان اور اضطراب کیا ہے اس حدیث میں۔

۳۹: بَابُ فِي اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

باب: وضو پورا کرنے کے بیان میں

۵۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

۵۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اس کی جس سے مٹاتا ہے اللہ گناہوں کو اور بلند کرتا ہے درجوں کو؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا پورا کرنا وضو کا تکلیفوں میں اور بار بار جانا مسجدوں کی طرف اور انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری کے سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے کہا روایت کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے ان سے علاء نے مانند اس حدیث کے اور کہا قتیبہ نے اپنی روایت میں لفظ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ تین بار اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور عبیدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور ان کو عبیدہ بن عمر کہتے ہیں اور عائشہؓ اور عبدالرحمٰن بن عائش اور انسؓ سے یہی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور علاء بن عبدالرحمٰن بیٹے یعقوب جہنی کے ہیں اور ثقہ ہیں اہلحدیث کے نزدیک۔

۴۰: بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب: رومال سے بدن پونچھنے کے بیان میں بعد وضو کے

۵۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۵۲: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تھا رسول

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا کہ پونچھتے تھے اس سے بدن بعد وضو کے۔ **ف** : اور اس باب میں معاذ بن جبلؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۳۔۵۴: عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ۔

۵۳۔۵۴: معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے تو پونچھتے منہ اپنا کپڑے کے کنارے سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الفریقی دونوں ضعیف ہیں حدیث میں' کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی بھی کچھ ایسی قوی نہیں اور اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ صحیح نہیں ہوا اور ابو معاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہیں وہ ضعیف ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور اجازت دی ہے بعض علماء صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے رومال رکھنے میں بعد وضو کے یعنی پونچھنے میں رومال سے اور جس نے مکروہ رکھا پونچھنا تو اس لئے کہ کہا جاتا ہے کہ وضو تولا جاتا ہے اور مروی ہے یہ بات سعید بن مسیّب اور زہری سے روایت کی ہے محمد بن حمید نے کہا روایت کی ہم سے جریر نے انہوں نے علی بن مجاہد سے اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے زہری سے کہا زہری نے مکروہ کہتا ہوں میں رومال سے پونچھنے کو وضو کے بعد اس لئے کہ وضو تولا جاتا ہے۔

٤١: بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب: اِن دُعاؤں کا جو پڑھی جاتی ہیں بعد وضو کے

۵۵: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ۔

۵۵: روایت ہے عمر بن خطاب سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اَشْهَدُ سے مُطَهِّرِيْن تک تو کھولے جاتے ہیں اس کے لئے آٹھوں دروازے جنت کے جس میں چاہے جائے اور اس دعا کہ معنی یہ ہیں گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ، کوئی شریک نہیں اس کا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندے اس کے اور رسول (ﷺ) اس کے ہیں، یا اللہ کر مجھ کو توبہ کرنے والوں میں اور کر مجھ کو طہارت کرنے والوں میں۔

ف : اور اس باب میں عقبہ بن عامرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف کیا گیا حدیث میں عمر کے جو زید بن حباب سے مروی ہے روایت کیا عبداللہ بن صالح وغیرہ نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابی ادریس سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے عمرو سے اور مروی ہے ابی عثمان سے روایت کی انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمر سے اور اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور اس باب میں نبیؐ سے بہت صحیح روایتیں مروی نہیں کہا محمد نے ابوادریس کو سماع نہیں عمر سے بالکل۔

مترجم کہتا ہے یعنی کسی روایت میں ابوادریس کے بعد عقبہ بن عامر راوی ہیں اور کسی روایت میں ابی ادریس اور ابی عثمان کے بعد جبیر بن نفیر راوی ہیں کہ وہ عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور کسی روایت میں ابوادریس اور عمرؓ کے درمیان میں کوئی راوی نہیں ہے۔ ترمذی کے اس قول میں کہ اس باب میں حضرتؐ سے بہت روایتیں صحیح نہیں اشارہ ہے اس اَمر کی طرف کہ بعض روایات اس باب میں صحیح ہیں اور وہ روایت صحیح مسلم کی ہے اس میں یہ لفظ نہیں: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے تلخیص میں اسکی تصریح کی ہے اور قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں اسکو بیان کیا ہے اور باقی تحقیق اسکی مسک الختام شرح بلوغ المرام میں موجود ہے۔ من شاء فلیرجع الیہ۔

٤٢: بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

باب: ایک مد پانی سے وضوکرنے کے بیان میں

٥٦: عَنْ سَفِيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ۔

۵۶: روایت ہے سفینہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضوکرتے تھے ایک مد[1] سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع[2] سے۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور جابرؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سفینہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے اور شافعی اور احمد اور اسحٰق نے کہا کہ مراد حدیث کی یہ نہیں کہ اس سے کم وبیش جائز نہیں مراد یہ ہے کہ اس قدر کفایت کرتا ہے۔

٤٣: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ

باب: اِس بیان میں کہ اسراف وضو میں مکروہ ہے

٥٧: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ ۔

۵۷: روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے ایک شیطان ہیں اس کو ولہان ۔سو بچو تم پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بسبب وسواس کے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی بن کعب کی غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اہلحدیث کے نزدیک اس لئے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے مسند کیا ہو اس کے سوائے خارجہ کے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن بصری سے قول انہی کا اور نہیں صحیح اس باب میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خارجہ ہمارے لوگوں کے نزدیک کچھ قوی نہیں اور ضعیف کہا اس کو ابن مبارک نے۔

٤٤: بَابُ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

باب: ہر نماز کے لئے وضوکرنے کے بیان میں

٥٨: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْغَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءً وَاحِدًا ۔

۵۸: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ وضو کرتے تھے ہر نماز کے واسطے باوضو ہوں یا بے وضو کہا حمید نے سو پوچھا میں نے انسؓ سے اور تم؟ کہا انس نے ہم ایک ہی وضو کیا کرتا تھے یعنی ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے غریب ہے اور مشہور ہے اہلحدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن حارث کی حضرت انسؓ سے ہے اور بعض اہل علم وضو ہر نماز کے لیے مستحب جانتے تھے نہ واجب۔

٥٩ – ٦٠: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ فَاَنْتُمْ مَاكُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ ۔

۵۹ ـ ۶۰: روایت ہے عمرو بن عامر سے کہا سنا میں نے انس بن مالکؓ سے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے لئے سو کہا میں نے اور تم کیا کرتے تھے؟ فرمایا ہم کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے ایک وضو سے جب تک ہم کو حدث نہ ہوتا۔

---

[1] ایک رطل پانچ سو گرام کے برابر ہے اور دو رطل کے برابر ایک مد ہوتا ہے یعنی ایک مُد کا وزن ایک ہزار گرام ہوا۔ (حافظ)

[2] ایک صاع چار مُد کے برابر ہوتا ہے اور چار مد کا وزن چار کلوگرام ہوتا ہے۔ (حافظ)

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ایک حدیث میں ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں، روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابی غطیف سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہم سے اس کو حسین بن حریث مروزی نے ان سے محمد بن یزید واسطی نے ان سے افریقی نے اور یہ اسناد ضعیف ہے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے ذکر کیا ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا تو کہا یہ اسناد مشرقی [1] ہے۔

٤٥: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ

باب: اِس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ ایک وضو سے کئی نمازیں بھی پڑھتے تھے

٦١: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهٗ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهٗ۔

٦١: روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے تھے ہر نماز کے لئے پھر جب ہوا سال فتح مکہ کا کئی نمازیں پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وضو سے اور مسح کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر پھر کہا عمرؓ نے وہ کام کیا کہ کبھی نہیں کرتے تھے فرمایا حضرت نے قصداً کیا میں نے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو علی بن قادم نے انہوں نے سفیان ثوری سے اور زیادہ کیا اس میں یہ کہ وضو کیا آپ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے بھی محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ہر نماز کے لئے اور روایت کیا اس کو وکیع نے سفیان سے انہوں نے محارب سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے سفیان سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے وکیع کی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کئی نمازیں پڑھیں ایک وضو سے جب تک حدث نہ ہو اور بعضے وضو کرتے تھے ہر نماز کے لئے مستحب جان کر بہ نیت فضیلت کے اور مروی ہے افریقی سے وہ روایت کرتے ہیں ابی غطیف سے اور وہ ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے، کہا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ اس کے لئے دس نیکیاں اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ یعنی افریقی اس میں ضعیف ہے اور اس باب میں جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھی ظہر اور عصر ایک وضو سے۔

٤٦: بَابُ فِيْ وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب: مرد اور عورت کے ایک برتن سے وضو کرنے کے بیان میں

٦٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

٦٢: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا بیان کیا مجھ سے میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہاتی تھی میں اور صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جنابت میں۔

---

[1] مترجم کہتا ہے یعنی اس کو مدینہ کے لوگوں نے نہیں بیان کیا۔ مشرقی لوگ یعنی اہل کوفہ نے بیان کیا ہے اور ان کا اعتبار نہیں، جیسا اہل مدینہ کا اعتبار ہے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر مرد اور عورت ایک برتن سے نہائیں اور اس باب میں علی اور عائشہ اور انس اور ام ہانی اور ام حبیبہ اور ام عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور ابوالشعثاء کہ نام ان کا جابر بن زید ہے ان سب سے روایت ہے۔

٤٧: بَابُ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ

باب: کراہت میں اس پانی کے جو بچا ہو عورت کی طہارت سے

۶۳: عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِىْ غِفَارٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ۔

۶۳: روایت ہے ایک مرد سے قبیلہ بنی غفار سے کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی عورت کی طہارت سے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے کہا ابوعیسیٰ نے اور مکروہ کہا بعض فقہاء نے وضو کرنا بچے ہوئے پانی سے عورت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا کہ جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہو اس سے وضو مکروہ ہے اور اس کے جوٹھے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

۶۴: عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ اَوْ قَالَ بِسُوْرِهَا۔

۶۴: روایت ہے حکم بن عمرو غفاری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے کہ وضو کرے مرد اس پانی سے کہ بچا ہو عورت کی طہارت سے یا فرمایا اس کے جوٹھے سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابوحاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ وضو کرے مرد بچے ہوئے پانی سے طہارت عورت کے اور نہیں شک کیا اس میں محمد بن بشار نے جیسے شک کیا تھا محمود بن غیلان نے اوپر کی روایت میں۔

٤٨: بَابُ الرُّخْصَةِ فِىْ ذٰلِكَ

باب: اس کے جائز ہونے کے بیان میں

۶۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِىْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ۔

۶۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نہائی کوئی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑے برتن سے سو ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کا تو کہا انہوں نے یا رسول اللہؐ! میں جنب تھی۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی تو جنب نہیں ہوتا یعنی نجس نہیں ہوتا۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا۔

٤٩: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

باب: اِس بیان میں کہ پانی کو نجس نہیں کرتی کوئی چیز

۶۶: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهَا الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۶۶: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا پوچھا گیا یا رسول اللہؐ! کیا وضو کریں ہم کنوئیں سے بضاعہ کے اور وہ ایسا کنواں کہ پڑتے تھے اس میں لتے حیض کے اور گوشت کتے کے اور چیزیں بدبودار اور سو فرمایا رسول صلی

ﷺ اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ۔

اللہ علیہ وسلم نے پانی تو پاک ہے نہیں نجس کرتی اس کو کوئی چیز۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بہت اچھی طرح روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اس حدیث کو نہیں روایت کیا کسی نے ابو سعید خدری سے جیسا اچھا روایت کیا ابو اسامہ نے اور روایت کی گئی ہے ابوسعید خدری سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور اس باب میں ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۰: بَابُ مِنْهُ اٰخِرُ

باب : دوسرا اسی بیان میں

۶۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ ۔

۶۷: روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان سے پوچھتے تھے حکم اس پانی کا جو ہوتا ہے جنگلوں میں آتے ہیں اس پر درندے اور چارپائے تو فرمایا جب ہو دے پانی دو مٹکے تو نہیں نجس ہوتا۔

ف : کہا محمد بن اسحٰق نے یہ قلہ کہتے ہیں مٹکے کو اور قلہ وہ بھی ہے جس میں پانی بھرے جاتے ہیں۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور اسحٰق کا کہ جب ہو پانی دو مٹکے تو نجس نہیں کرتی اس کو کوئی چیز جب تک کہ نہ بدل جائے بو اور مزہ اس کا اور کہا ہے کہ دو قلہ ہوتے ہیں پانچ مشکوں کے برابر۔

۵۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

باب : اس بیان میں کہ پیشاب کرنا رُکے ہوئے پانی میں مکروہ ہے

۶۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ ۔

۶۸: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں کا ٹھہرے ہوئے پانی میں پھر وضو کرے اسی سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔

۵۲: بَابُ فِي مَآءِ الْبَحْرِ اَنَّهٗ طَهُوْرٌ

باب : بیان میں دریا کے پانی کے کہ وہ پاک ہے

۶۹: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اٰلِ بْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ نَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الطَّهُوْرُ مَآؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ ۔

۶۹: روایت ہے صفوان بن سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن سلمہ سے جو اولاد میں ہیں ابن ارزق کے، تحقیق مغیرہ بن ابی بردہ نے، کہ اولاد سے عبد الدار کی ہیں، خبر دی ان کو کہ سنا انہوں نے ابا ہریرہؓ سے فرماتے تھے پوچھا ایک مرد نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہیں دریائے شور میں اور اٹھاتے ہیں اپنے ساتھ تھوڑا سے پانی سو اگر وضو کریں اس سے تو پیاسے رہیں کیا وضو کریں ہم دریا سے سو فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی تو ہے کہ اس کا پانی پاک ہے اور مردہ حلال۔

ف :اوراس باب میں روایت ہے جابر اور فراسی سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا اصحاب نبی ﷺ سے انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کہ نہیں جانتے ہیں کچھ مضائقہ دریا کے پانی میں اور مکروہ کہا ہے بعض صحابہؓ نے وضو کرنا دریا کے پانی سے جیسے ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ تو آگ ہے یعنی ضرر پہنچانے والا ہے پیدا کرنے والا ہے برص کا۔

۵۳: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ

باب: پیشاب سے بہت احتیاط کرنے کے بیان میں

۷۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّعَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ۔

۷۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے دو قبروں پر سو فرمایا ان دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور نہیں عذاب ہوتا کسی بڑے گناہ سے مگر یہ سو نہیں کرتا تھا (احتیاط) پیشاب کے وقت اور دوسرا پھرتا تھا ساتھ چغل خوری کے۔

ف :اوراس باب میں زید بن ثابت اور ابوبکرہ اور ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ اور عبدالرحمٰن بن حسنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا منصور نے اس کو مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اور نہیں ذکر کیا اس میں طاؤس کا اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور سنا میں نے ابا بکر محمد بن ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش خوب یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی اسناد منصور سے۔

۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ يُّطْعَمَ

باب: اس بیان میں کہ لڑکا جب تک کھانا نہ کھائے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

۷۱: عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَرَشَّهٗ عَلَيْهِ۔

۷۱: روایت ہے ام قیس سے جو بیٹی ہے محصن کی کہا گئی میں اپنے لڑکے کو لے کر نبیؐ کے پاس اور وہ کھانا نہیں کھاتا تھا یعنی دودھ پیتا تھا پھر موت (پیشاب کر) دیا اس نے آپؐ پر پھر منگوایا آپؐ نے پانی اور چھڑک دیا اس پر یعنی بہا دیا۔

ف :اوراس باب میں علی اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور زینب اور لبابہ بنت حارث سے کہ وہ ماں ہے فضل بن عباس بن عبدالمطلب کی اور ابوالسمع اور عبداللہ بن عمر اور ابولیلیٰ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور یہی قول ہے اکثر لوگوں کا اصحاب اور تابعین سے اور جوان کے بعد تھے مثل احمد اور اسحٰق کے کہتے ہیں پانی بہا دے لڑکے کے پیشاب پر اور خوب دھویا جائے لڑکی کا پیشاب جب تک دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں اور جب کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے۔

۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

باب: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب کے بیان میں

۷۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ

۷۲: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ چند لوگ آئے قبیلہ عرینہ ...

فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوْا رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَاُتِیَ بِهِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اُرٰی اَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰی مَاتُوْا وَرُبَمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدُمُ الْاَرْضَ بِفِيْهِ حَتّٰی مَاتُوْا۔

مدینہ میں سو پانی لگا ان کو مدینہ میں سو بھیج دیا ان کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں اور فرمایا پیو ان کا دودھ اور پیشاب، سو مار ڈالا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو اور ہانک لے گئے اونٹوں کو اور مرتد ہو گئے اسلام سے پس پکڑے آئے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کاٹ ڈالے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ ان کے اور پیر ان کے خلاف سے یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ اور داہنا پیر اور سلائیاں پھیر دیں ان کی آنکھوں میں اور ڈال دیا ان کو جلتی زمین میں کہا انسؓ نے میں نے دیکھا ایک ایک کو کھودتے ہوئے زمین اپنے منہ سے یہاں تک کہ مر گئے اور کبھی کہا حماد نے اس روایت میں يَكْدُمُ الْاَرْضَ بجائے يَكُدُّ الْاَرْضَ کے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انسؓ سے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کچھ نجاست نہیں حلال جانور کے پیشاب میں۔

۷۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَهُمْ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرُّعَاةِ۔

۷۳: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا انہوں نے کہ حضرت ﷺ نے سلائیاں ان کی آنکھوں میں پھروائیں کہ انہوں نے بھی حضرت ﷺ کے چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھی۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو سوا اس شیخ یعنی یحییٰ بن غیلان کے کہ روایت کی ہو اس نے یزید بن زریع سے اور یہ فعل حضرت ﷺ کا والجروح قصاص کے موافق تھا اور مروی ہے محمد بن سیرین سے کہا انہوں نے یہ فعل حضرت کا حدود اترنے سے قبل تھا۔

۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ

باب : بیان میں وضو کے ریح نکلنے سے

۷۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْرِيْحٍ۔

۷۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہؐ نے وضو نہیں فرض جب تک آواز نہ ہو یا ریح نہ نکلے۔ **ف** : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُ كُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ اَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰی يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

۷۵: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو کوئی تم میں کا مسجد میں اور پائے کچھ ہوا کا شبہ اپنے سرین میں تو نہ نکلے جب تک نہ سنے آواز یا پائے بو جب تک یقین نہ ہو۔ تو شبہ سے وضو نہیں جاتا۔

۷۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

۷۶: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ

لَا یَقْبَلُ صَلٰوۃَ اَحَدِ کُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ۔ قبول نہیں کرتا کسی کی نماز کو جب حدث کرے یہاں تک کہ وضو کرے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن زید اور علی بن طلق اور عائشہ اور ابن عباس اور ابوسعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء کا کہ وضو واجب نہیں ہوتا ہے شبہ حدث سے جب تک آواز نہ ہو یا بو اور کہا ابن مبارک نے جب شک کرے حدث میں تو واجب نہیں اس پر وضو جب تک یقین نہ ہوا ایسا کہ قسم کھا سکے اس پر اور کہا ہے کہ جب نکلے عورت کے قبل سے ریح واجب ہوتا ہے اس پر وضو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا۔

۵۷: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب: وضو فرض ہونے کا نیند سے

۷۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَامَ وَھُوَ سَاجِدٌ حَتّٰی غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّی فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قَدْ نِمْتُ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا یَجِبُ اِلَّا عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّہٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُہٗ۔

۷۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتے ہوئے سجدے میں یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے راوی کو شک ہے کہ غَطَّ کہا یا نَفَخَ' پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے سو کہا میں نے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سو گئے تھے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو واجب ہوتا ہے اسی پر جو سوئے لیٹا ہوا اسی لئے کہ لیٹ کر سونے میں ڈھیلے ہو جاتے ہیں جوڑ اس کے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اور ابوخالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے اور اس باب میں عائشہ اور ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

۷۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنَامُوْنَ ثُمَّ یَقُوْمُوْنَ فَیُصَلُّوْنَ وَلَا یَتَوَضَّئُوْنَ۔

۷۸: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سو جاتے بیٹھے بیٹھے پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے اور وضو نہ کرتے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے' سنا میں نے صالح بن عبداللہ سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابن مبارک سے جو سو جائے بیٹھے بیٹھے تکیہ لگائے ہوئے تو کہا انہوں نے اس کا وضو نہیں جاتا کہا اور روایت کی حدیث ابن عباسؓ کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے قول انہیں کا اور نہیں ذکر کیا ابوالعالیہ کا اور نہ مرفوع کیا اس کو اور اختلاف ہے علماء کا وضو جانے میں نیند سے سو کہا اکثر نے وضو واجب نہیں ہوتا اگر سوئے بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے جب تک لیٹ کر نہ سوئے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک کا اور احمد کا اور کہا بعض نے جب غالب ہو اس کی عقل پر نیند واجب ہے اس پر وضو اور یہی کہا اسحٰق نے اور کہا شافعیؒ نے جب سوئے پھر دیکھے خواب یا ہٹ جائے اپنی جگہ سے نیند کے غلبہ سے تو اس پر وضو واجب ہے۔

۵۸: بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ

باب: وضو واجب ہونے میں اس چیز سے کہ پکی ہو آگ میں

۷۹: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَ لَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ قَالَ

۷۹: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس چیز کے کھانے سے جو آگ میں پکی ہو اور اگرچہ ایک

فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا۔

ٹکڑا اقط[1] کا ہو، سو کہا ان سے ابن عباسؓ نے کیا وضو کریں ہم گھی کھانے اور گرم پانی پینے کے بعد؟ سو کہا ابو ہریرہؓ نے اے بھتیجے میرے جب سنے تو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تو باتیں نہ بنا۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابی طلحہ اور ابو ایوب اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ تجویز کیا ہے بعض علماء نے وضو کرنا اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں یعنی اس کے استعمال سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء اور صحابہ اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اسی پر ہیں کہ وضو نہیں ٹوٹتا پکی ہوئی چیز سے آگ کے۔

۵۹: بَابُ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب: بیان میں وضو نہ ٹوٹنے کے اُس سے جو آگ میں پکی ہو

۸۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَاَكَلَ وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّاَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۸۰: روایت ہے جابرؓ سے کہا نکلے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ان کے ساتھ تھا سو آئی ایک عورت انصار کے پاس، پس ذبح کی اس نے ایک بکری حضرتؐ کے لئے سو کھایا آپؐ نے اور لائی ایک طباق تر کھجوروں کا سو کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وضو کیا ظہر کا اور نماز پڑھی پھر پھرے سو لائے وہ کچھ بچا ہوا گوشت اس بکری کا سو کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر نماز پڑھی عصر کی اور وضو نہیں کیا۔

ف: اور اس باب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں حدیث ابوبکرؓ کی بسبب اسناد کے، روایت کیا ہے اس کو حسام بن مسک سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابوبکر صدیقؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح یہی ہے کہ یہ روایت ہے ابن عباسؓ سے، وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے حافظانِ حدیث نے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابن سیرین سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اس کو عطاء بن یسار اور عکرمہ اور محمد بن عمرو بن عطاء اور علی بن عبداللہ بن عباس اور اکثر لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابن عباسؓ کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور ابو رافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن النعمان اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد تھے مثل سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کے، کہتے ہیں وضو نہیں جاتا آگ کی پکی ہوئی چیز سے اور یہی اخیر فعل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ حدیث ناسخ ہے پہلی حدیث کی جس میں وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے آگ کی پکی ہوئی چیز سے۔

۶۰: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ

باب: اس بیان میں کہ وضو جاتا رہتا ہے اونٹ کا

---

[1] اقط بالکسر و بکسر تین فارسی پنیر خشک کیا ہوا دہی ہے کہ ترکی میں اسے کشف اور قرت کہتے ہیں اور اسے نان خورش کہتے ہیں اور پنیر اس کے سوا ہے اور عربی میں اسے جبن کہتے ہیں۔

الْاِبِلِ

گوشت کھانے سے

٨١: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ لَا تَوَضَّؤُوْا مِنْهَا۔

٨١: روایت ہے ابن عازب سے کہا پوچھا گیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اونٹ کے گوشت کا سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرو اس سے اور پوچھا گیا وضو کرنے کو بکری کے گوشت سے سو فرمایا نہ وضو کرو اس سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی حجاج بن ارطاۃ نے یہ حدیث عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اسید بن حضیر سے اور صحیح حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی ہے براء بن عازب سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور روایت کی عبیدہ ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ذی الغرۃ سے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حجاج بن ارطاہ سے سو خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ عن اسید بن حضیر اور صحیح یہ ہے کہ روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا اسحٰق نے سب سے زیادہ صحیح اس باب میں دو حدیثیں ہیں رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث براء کی' دوسری جابر بن سمرہ کی۔

٦١: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب: اِس بیان میں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے ذکر کے چھونے سے

٨٢ - ٨٣: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ۔

٨٢۔٨٣: روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چھوئے اپنے ذکر کو تو نماز پڑھے جب تک وضو نہ کرے۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ابوایوب اور ابوہریرہؓ اور اروی انیس کی بیٹی اور عائشہؓ اور جابر اور زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے مانند اس کے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے بشر سے اور روایت کیا ابو اسامہؓ اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحٰق ابن منصور نے انہوں نے ابو اسامہ سے اور روایت کی یہ حدیث ابوالزناد نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے' اور روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے اور یہی قول ہے کئی اصحاب اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہا محمد بخاری نے بہت صحیح اس باب میں حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابوزرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی بہت صحیح ہے اور وہ روایت کی ہے علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے اور کہا محمد نے مکحول کو سماع نہیں عنبسہ بن ابی سفیان سے اور روایت کی ہے مکحول نے ایک مرد سے اس نے عنبسہ سے سوا اس حدیث کے اور گویا کہ محمد نے صحیح نہ سمجھا اس روایت کو۔

٦٢: بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ

باب: ذکر کے چھونے سے وضو ٹوٹنے کے

الذَّكَرِ — بیان میں

٨٤ ـ ٨٥ : عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ اَوْ بُضْعَةٌ مِنْهُ ـ

٨٤و ٨٥: روایت ہے قیس بن طلق بن علی حنفی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے وہ تو ایک ٹکڑا ہے اسکے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ مضغہ فرمایا یا بضعہ اور معنی دونوں کے ایک ہیں یعنی ذکر کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ تو بدن کا ٹکڑا ہے۔

ف : اور اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے روایت ہے کئی صحابیوں سے اور بعض تابعین سے کہ وضو نہیں ٹوٹتا ہے ذکر کے چھونے سے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور ابن مبارک کا اور یہ حدیث بہت اچھی ہے اس باب میں روایت کیا اس کو ایوب بن عقبہ اور محمد بن جبار نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کلام کیا ہے بعض محدثوں نے محمد بن جابر اور ایوب بن عقبہ میں اور حدیث ملازم بن عمر کی عبداللہ بن بدر سے بہت صحیح اور اچھی ہے۔

٦٣: بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ — باب: بوسے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

٨٦: عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِكَتْ ـ

٨٦: روایت ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں کہ بوسہ لے لیا رسول ﷺ نے کسی بیوی کا پھر نکلے نماز کو اور وضو نہ کیا کہا عروہ نے میں نے کہا عائشہؓ سے کون وہ تھیں مگر تم، تو ہنسیں۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے کہ مروی ہے اس کے مانند بہت صحابہؓ اور تابعینؒ سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہیں ٹوٹتا بوسہ لینے سے اور کہا مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحٰق نے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہی قول ہے کئی صحابیوں اور تابعین کا اور عمل نہیں کیا ہم لوگوں نے حضرت عائشہؓ کی حدیث پر اس لئے کہ صحیح نہیں ہوتی بسبب ضعف اسناد کے اور سنا میں نے ابا بکر عطا بصری سے ذکر کرتے تھے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ ضعیف کہا یحییٰ بن قطان نے اس حدیث کو اور کہا کہ و لا شیء کے مشابہ ہے یعنی ضعیف ہے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع نہیں عروہ سے اور مروی ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے بوسہ لیا ان کا اور وضو نہ کیا اور یہ بھی صحیح نہیں ہے اور نہیں جانتے ہم ابراہیم تیمی کو کہ سنا ہے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور بروایت صحیح ثابت نہیں اس باب میں کچھ رسول اللہ ﷺ سے۔

٦٤: بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ — باب: بیان میں وضو ٹوٹنے کے قے اور نکسیر سے

٨٧: عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ ـ

٨٧: روایت ہے ابو الدرداء سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر ملاقات [1] کی میں نے ثوبان سے مسجد دمشق میں سو ذکر کیا میں نے اس سے سو فرمایا انہوں نے سچ کہا ابو الدرداء نے میں نے ڈالا رسول ﷺ پر پانی۔

---

[1] یہ قول ہے معدان کا جو ابی درداء سے روایت کرتے ہیں۔ ١٢

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے اکثر صحابہؓ اور تابعینؒ سے وضو کرنا قے اور نکسیر سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعضوں نے قے اور رعاف سے وضو نہیں جاتا اور یہی قول ہے مالک و شافعی کا اور بہت اچھا کہا حسین بن معلم نے اس حدیث کو اور حدیث حسن کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور روایت کی معمر نے یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے سو خطاء کی ہے اس میں اور کہا عن یعیش بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اوزاعی اور کہا روایت ہے خالد بن معدان سے اور حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں۔

٦٥ : بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

باب: نبیذ سے وضو کرنے کے بیان میں

٨٨۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ اِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِيْذٌ فَقَالَ تَمَرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ۔

٨٨: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا ﷺ پوچھا مجھ سے رسول ﷺ نے کیا ہے تمہاری چھاگل (توشہ دان) میں؟ سو عرض کیا میں نے نبیذ ہے فرمایا آپ ﷺ نے کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے کہا راوی نے پھر وضو کیا اس سے حضرت ﷺ نے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث مروی ہے ابوزید سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے اور ابوزید مرد مجہول ہے اہلحدیث کے نزدیک ہم ان کی کوئی روایت نہیں جانتے سوا اس روایت کے اور جائز کہا بعض علماء نے وضو کرنا نبیذ سے جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علماء نے وضو نہ کرے نبیذ سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا اسحٰق نے اور کوئی نہ پائے تو نبیذ سے وضو کر کے تیمم بھی کر لے یہ بہتر ہے میرے نزدیک کہا ابوعیسیٰ نے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ[1] سے وضو جائز نہیں ان کا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اس لئے کہ فرمایا ہے قرآن میں فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا[2]۔ یعنی جب تم کو پانی نہ ملے تو تیمم کرو اور نبیذ تو پانی نہیں ہے پس جب نبیذ ہو تو تیمم جائز ہے اور وضو اس سے جائز نہیں۔

٦٦: بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

باب: دودھ پی کر کلی کرنے کے بیان میں

٨٩ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهُ دَسَمًا ۔

٨٩: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے دودھ پیا پھر منگوایا پانی اور کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد اور ام سلمہ سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ دودھ پی کر کلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب نہیں۔

٦٧: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضِّيءٍ

باب: اِس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

٩٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

٩٠: روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول ﷺ کو اور

---

[1] نبیذ سے وضو جائز نہیں یہاں تک کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو تیمم متعین ہے اس واسطے تیمم ہی پہ کفایت کرنا چاہیے زیادہ باریکیاں نکالنا اور مین میخ نکالنا کہ نہیں یہ بھی تو پانی ہی کی ایک صورت ہے اور پانی کی سائنسی حالت یا کیمیائی حالت ایسی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ یاد رکھئے یہ فقط موشگافیاں ہیں۔ ہم تو جہاں فرمانِ نبی آیا وہیں سر جھکا یا والے لوگ ہیں۔ ہمیں پانی کی عدم دستیابی میں تیمم کفایت کرتا ہے۔ فافہم فتدبر۔ (حافظ)

[2] [النساء: ٤٣]

وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ۔

آپ ﷺ پیشاب کرتے تھے سو جواب نہ دیا آپ ﷺ نے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا جب ہی مکروہ ہے جب آدمی پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو اور بعضے عالموں نے یہی معنی کہے ہیں اس حدیث کے اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں مہاجر بن قنفذ اور عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن الشقواء اور جابر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

٦٨: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُؤرِ الْكَلْبِ

باب: کتے کے جوٹھے کے بیان میں

۹۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ اَوْ اُخْرٰهُنَّ بِالتُّرَابِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً۔

۹۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے دھویا جائے برتن جب منہ ڈال دے اس میں کتا سات مرتبہ اول مرتبہ یا آخر مرتبہ مٹی سے مل کر اور جب بلّی منہ ڈال دے تو ایک بار۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مروی ہے کئی سندوں سے یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس میں ذکر نہیں بلی کے منہ ڈالنے کا اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے۔

٦٩: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُؤرِ الْهِرَّةِ

باب: بلّی کے جوٹھے کے بیان میں

۹۲: عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ۔

۹۲: روایت ہے کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے اور وہ تھیں نکاح میں ان ابی بن قتادہ کے' سوا ابا قتادہ ان کے پاس آئے، پھر کہا کبشہ نے بھرا میں نے ان کے واسطے پانی وضو کا پس آئی ایک بلی اور پینے لگی پس جھکا دیا اس کے آگے برتن کے خوب پی لیا۔ کہا کبشہ نے دیکھا مجھے ابا قتادہ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے تو کہا کیا تعجب کرتی ہے تو اے بیٹی میرے بھائی کی! کہا میں نے ہاں! تو کہا فرمایا یا رسول ﷺ نے بلی تو نجس نہیں ہے وہ تو تمہارے گرد پھرنے والی ہے۔ طوافین فرمایا یا طوافات، راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف : اور اس باب میں عائشہ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی قول اکثر علماء کا ہے صحابہؓ اور تابعینؒ سے اور جو بعد ان کے تھے مثل شافعی اور احمد اور اسحٰق کے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بلی کے جوٹھے میں اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور بہت اچھی روایت کیا مالکؒ نے اس حدیث کو کہ مروی ہے اسحٰق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے اور مالک سے اچھا کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

٧٠: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں

۹۳ ۔ ۹۴: عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِيْ قَدْ رَاَيْتُ

۹۳ ۔ ۹۴: روایت ہے امام ابن حارث سے کہا پیشاب کیا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پھر وضو کیا اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا کیا کرتے ہو تم یہ جواب دیا انہوں نے کیا مانع ہے مجھے اس کام سے اور میں نے دیکھا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ لِاَنَّ اِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ۔

رسول ﷺ کو ایسا کرتے کہا راوی نے اور بہت اچھی معلوم ہوتی تھی صحابہ وغیرہ کو روایت جریر کی اس لئے کہ اسلام ان کا بعد نزول مائدہ کے تھا۔

ف :اور اس باب میں عمر اور علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور ابوایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمر بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلیٰ بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابوامامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جریر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے دیکھا جریر بن عبداللہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا شہر بن حوشب نے ان سے کچھ اس باب میں سو جواب دیا انہوں نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور مسح کرتے سو کہا کیا سورۂ مائدہ کے قبل یا بعد؟ تو کہا انہوں نے میں اسلام لایا سورۂ مائدہ کے بعد روایت کی ہم سے یہ بات قتیبہ نے ان سے خالد بن زیاد ترمذی نے ان سے مقاتل بن حیان نے ان سے شہر بن حوشب نے ان سے جریر نے اور روایت کیا بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے اور یہ حدیث مفسر ہے قرآن کی۔ اس لئے کہ بعض لوگوں نے جو انکار کیا ہے موزوں کے مسح کا تو یہی کہا ہے اور تاویل کی ہے کہ مسح کرنا رسول اللہ ﷺ کا موزوں پر سورۂ مائدہ کے پیشتر تھا اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت میں کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو مسح کرتے ہوئے بعد[1] نزولِ مائدہ کے۔

۷۱: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ

باب: مسافر اور مقیم کی مدت مسح کے بیان میں

۹۵: عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ۔

۹۵: روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ سے کہ پوچھی گئی آپ ﷺ سے مدت مسح موزے کی، سو فرمایا آپ ﷺ نے مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن۔

ف :اور عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی اور ابوبکرہ اور ابوہریرہ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمرؓ اور جریرؓ سے بھی روایت ہے۔

۹۶: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔

۹۶: روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ رسول ﷺ ہم کو حکم کرتے تھے جب ہوتے ہم سفر میں کہ نہ اتاریں موزے اپنے تین دن اور تین رات تک مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اتاریں ہم پیشاب یا پائخانہ یا نیند کے سبب۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابوعبداللہ جلدی سے انہوں نے خزیمہ بنت ثابت سے اور صحیح نہیں ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے نہیں سنا ابراہیم نخعی نے ابوعبداللہ جدلی سے

[1] مترجم کہتا ہے کہ آیت فرضیت وضو سورۂ مائدہ میں اتری ہے تو بعضوں نے سمجھا کہ شاید حضرت ﷺ نے قبل نزول مائدہ کے مسح کیا ہوگا تو حدیث جریر سے ان کا مفہوم اور مذہب باطل ہو گیا کہ اس سے تو ثابت ہوتا ہے مسح حضرت ﷺ کے موزوں کا بعد نزول بھی تھا تو اب یہ حدیث گویا آیہ وضو کی مفسر ہے۔

حدیث مسح کی اور کہا زائدہ نے منصور سے ہم حجرہ میں تھے ابراہیم تیمی کے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے' سو روایت کی ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے ابوعبداللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بنت ثابت سے انہوں نے نبی ﷺ سے مسح خفین کے باب میں کہا محمد نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث صفوان بن عسال کی ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور یہی قول ہے صحابہؓ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے۔ فقہاء سے جیسے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہتے ہیں مسح کرتا رہے مقیم ایک دن اور ایک رات اور مسافر تین دن اور تین رات تک اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہوں نے کچھ معیاد مقرر نہیں کی مسح موزوں کی اور یہی قول ہے مالک کا اور مقرر کرنا وقت کا صحیح ہے۔

٧٢: بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلَهُ

باب: موزے کے نیچے اور اُوپر مسح کرنے کے بیان میں

٩٧: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ۔

٩٧: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی ﷺ نے مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے بھی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہؓ اور تابعینؒ سے اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور اسحٰق اور یہ حدیث معلول ہے' نہیں روایت کیا اس کو کسی نے ثور بن یزید سے سوا ولید کے اور وہ بیٹے مسلم کے ہیں اور پوچھا میں نے ابوزرعہ اور محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا دونوں نے یہ صحیح نہیں اس لئے کہ ابن مبارک نے روایت کیا اس کو ثور سے انہوں نے رجاء سے کہا انہوں نے پہنچی مجھے یہ حدیث کاتب مغیرہ سے مرسلاً نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں مغیرہ کا۔

٧٣: بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

باب: بیان میں مسح کرنے کے موزوں کے اُوپر

٩٨: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا۔

٩٨: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا دیکھا میں نے رسول ﷺ کو مسح کرتے ہوئے موزوں کے اُوپر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مغیرہ کی حسن ہے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عروہ سے اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سے موزوں پر مسح کرنے کے باب میں سوا عبدالرحمٰن کے اور یہی قول ہے کئی اہل علم کا اور سفیان ثوری کا اور احمد کا کہا محمد نے کہ تھے مالک اشارہ کرتے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی طرف یعنی ان کو ضعیف کہتے ہیں۔

٧٤: بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

باب: جوربین اور نعلین پر مسح کرنے کے بیان میں

٩٩: عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

٩٩: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ وضو کیا نبی ﷺ نے اور مسح کیا جوربین[1] اور نعلین پر۔

---

[1] جورب ایک چیز ہے کہ موزہ پر اسی لئے پہنا جاتا ہے کہ موزہ کیچڑ پانی سے محفوظ رہے اور اکثر ٹخنوں تک ہوتا ہے یا سردی سے بچنے کیلئے پہنا جاتا ہے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بہت لوگوں کا اہل علم سے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ مسح کرے جوربین پر اور اگر نعلین نہ ہوں جب جوربین ایسے سخت ہوں کہ بے باندھے ٹھہرے رہیں اور اس باب میں ابوموسیٰ سے بھی روایت ہے۔

٧٥: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالْعِمَامَةِ

باب: جوربین اور عمامہ کے مسح کے بیان میں

١٠٠۔١٠١: عَنِ ابْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِیُّ ا وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْعِمَامَةِ۔

١٠٠۔١٠١: روایت ہے ابن مغیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا وضو کیا رسول ﷺ نے اور مسح کیا موزوں اور عمامے پر۔

ف : کہا بکر نے سنا میں نے ابن مغیرہ سے اور ذکر کیا محمد بن بشار نے اس حدیث میں دوسری جگہ مسح کیا رسول اللہ ﷺ نے پیشانی اور عمامے پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہیں ذکر کیا بعض نے ناصیہ کا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے' سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل یحییٰ بن سعید قطان کے اپنی آنکھوں سے اور اس باب میں عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابوامامہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ سے جیسے ابوبکر اور عمر اور انس ہیں اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور اسحٰق اور احمد کہ مسح کرے عمامہ پر اور کہا سنا میں نے جارود بن معاذ سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع بن جراح سے کہتے تھے مسح عمامے کا کافی ہے اس حدیث کی رو سے روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان سے بشر بن مفضل نے ان سے عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان سے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ سے حکم موزے کا تو فرمایا وہ تو سنت ہے اے میرے بھتیجے! اور پوچھا میں نے مسح عمامہ کا تو فرمایا چھولے بالوں کو یعنی کچھ سر کے بالوں پر مسح کرلے باقی عمامہ پر اور کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ مسح نہ کرے عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کرے سر کا بھی اس کے ساتھ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انسؒ اور ابن مبارک اور شافعی رحمہم اللہ کا۔

١٠٢ : عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔

١٠٢: روایت ہے حضرت بلالؓ سے کہ مسح کیا رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر۔

٧٦: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت کے بیان میں

١٠٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهٖ مَیْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِیِّ غُسْلاً فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاَکْفَأَ الْاِنَآءَ بِشِمَالِهٖ عَلٰی یَمِیْنِهٖ فَغَسَلَ کَفَّیْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فِی الْاِنَآءِ فَاَفَاضَ عَلٰی فَرْجِهٖ ثُمَّ دَلَکَ بِیَدِهِ الْحَائِطَ اَوِ الْاَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَ ذِرَاعَیْهِ فَاَفَاضَ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلٰثاً ثُمَّ اَفَاضَ

١٠٣: روایت ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ میمونہ سے کہا رکھا میں نے رسول ﷺ کے واسطے پانی غسل کا سو نہائے آکر ﷺ جنابت سے سو جھکایا آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے برتن داہنے ہاتھ پر پھر دھوئے دونوں ہاتھ پھر ہاتھ ڈالا برتن میں اور پانی بہایا اپنے ستر پر پھر ملا اپنا ہاتھ دیوار یا زمین سے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور کلائیاں دھوئیں اور بہایا سر پر پانی تین بار پھر بہایا سارے بدن

عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

پر، پھر جدا ہو کر اس جگہ سے پیر دھوئے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام سلمہ اور جابر اور ابوسعید اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

۱۰۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ بِغُسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْ خِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَآءَ ثُمَّ يَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ۔

۱۰۴: روایت ہے عائشہؓ سے کہ تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے اس کا کہ غسل کریں جنابت سے شروع کرتے اپنے دونوں ہاتھوں سے قبل اس کے کہ ڈالے برتن میں پھر دھوتے ستر اپنا اور وضو کرتے مثل وضو اپنے کے نماز کے لئے، پھر پلاتے بالوں کو پانی پھر ڈالتے اپنے سر پر تین چلو۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے غسل جنابت میں کہ وضو کرے پہلے نماز کا سا پھر پانی بہائے اپنے سر پر تین بار پھر سارے بدن پر پھر پیر دھوئے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور کہتے ہیں کہ اگر غوطہ مارے جب پانی میں اور وضو نہ کرے تو بھی کافی ہوتا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا۔

۷۷: بَابُ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْاَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ؟

باب: اس بیان میں کہ عورت نہاتے چوٹی کھولے یا نہیں؟

۱۰۵: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَآءٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَآءَ فَتَطْهُرِيْنَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ۔

۱۰۵: روایت ہے ام سلمہ سے کہا عرض کیا میں نے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں چوٹی اپنے سر کی کیا کھولا کروں اس سے غسل جنابت کے لئے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کافی ہے تجھے تین چلو ڈالنا سر پر پانی کے پھر بہادے تو سارے بدن پر پانی پس پاک ہوگئی تو یا فرمایا: فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت جب نہائے جنابت سے تو نہ کھولے اپنی چوٹی کافی ہے اس کو سر پر پانی بہانا۔

۷۸: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

باب: اس بیان میں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے

۱۰۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَ اَنْقُوا الْبَشَرَةَ۔

۱۰۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے نیچے جنابت ہے سو دھوؤ بالوں کو اور صاف کرو بدن کو۔

ف : اور اس باب میں علی اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ان کی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہے ان سے کئی ایک اماموں نے اور انہوں ہی نے یہ حدیث روایت کی ہے

مالک بن دینار سے اور کہتے ہیں ان کو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجیہ فقط۔

۷۹: بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: بعد غسل وضو کے بیان میں

۱۰۷: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَایَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

۱۰۷: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ وضو نہیں کرتے تھے غسل کے بعد اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ قول ہے بہت لوگوں کا صحابہؓ اور تابعینؒ سے کہ وضو نہ کرے بعد غسل کے۔

۸۰: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا الْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ

باب: اس بیان میں جب مل جائے عورت اور مرد کے ختنے کے مقام تو واجب ہوتا ہے غسل اور وہ جب ملتے ہیں کہ حشفہ قبل عورت میں داخل ہو

۱۰۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا۔

۱۰۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب بڑھ جائے ختنے کا مقام ختنے سے تو واجب ہو چکا غسل کیا میں نے اور حضرت محمد ﷺ نے پھر نہائے ہم دونوں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور رافع بن خدیج ؓ سے۔

۱۰۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

۱۰۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے جب بڑھ جائے ختنہ کی جگہ ختنہ سے تو واجب ہو چکا غسل۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے کہ جب بڑھ جائے اور مل جائے مرد کی ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ سے تو واجب ہو جاتا ہے غسل اور یہی قول ہے اکثر علمائے صحابہ ؓ کا جیسے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عائشہ ؓ اور یہی قول ہے فقہاء کا تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ جب مل جائے ختنہ کا مقام ختنے کے مقام سے تو واجب ہوتا ہے غسل۔

۸۱: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ

باب: اس بیان میں کہ غسل جب فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے

۱۱۰ – ۱۱۱ – ۱۱۲: عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِیَ عَنْهَا۔

۱۱۰ تا ۱۱۲: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا غسل جب بھی فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور یہ حکم نہانا جب ہی فرض ہوتا ہے کہ جب منی نکلے اور اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوتا یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور ایسا ہی مروی ہے کئی ایک صحابیوں سے جیسے ابی بن کعب اور رافع بن

خدیج اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ جب آدمی جماع کرے اپنی عورت سے فرج میں واجب ہو چکا ان پر غسل اگر چہ انزال نہ ہو روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابی الحجاف سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ کہا ابن عباسؓ نے نہانا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے یہ حکم احتلام کا ہے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے نہیں ملی ہم کو یہ حدیث مگر شریک کے پاس سے اور اس باب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابو ایوب اور ابوسعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الماء من الماء یعنی غسل کرنا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے اور ابوالحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہا انہوں نے خبر دی ہم کو ابوالحجاف نے اور تھے وہ مرد پسندیدہ۔

٨٢: بَابُ فِيمَنْ يَسْتَيْقِظُ وَيَرٰى بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ اِحْتِلَامًا

باب: اس بیان میں جو نیند سے اٹھ کر اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو

١١٣: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى امْرَاَةٍ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَآءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔

١١٣: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ پوچھا گیا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص پائے تری یعنی سونے کے بعد اور یاد نہ رکھتا ہو خواب فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نہائے اور پوچھا جو شخص گمان رکھتا ہے مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی ہے اور پھر نہ پائے اپنے کپڑوں میں تری یعنی نشان منی کا فرمایا اس کو نہانا کچھ ضرور نہیں اور کہا ام سلمہ نے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر عورت ایسا دیکھے کیا وہ بھی نہائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں عورتیں تو مانند مردوں کے ہیں یعنی شرع میں سب برابر ہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن عمر اور عبیداللہ بن عمر سے یعنی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ جب پائے آدمی تری اور یاد نہ رکھتا ہو احتلام اور عبداللہ کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے ان کے حافظہ کے سبب سے اور یہ قول ہے کتنے ایک علماء کا صحابہ اور تابعین سے کہ جب جاگے اور دیکھے تری تو غسل کرے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور احمد اور کہا بعض علماء نے تابعین سے کہ غسل جب واجب ہوتا ہے کہ جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا کہ جب دیکھے خواب اور نہ دیکھے تری تو غسل نہیں ضرور اس کو تمامی علماء کے نزدیک [1]۔

٨٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ

باب: بیان میں منی اور مذی کے

١١٤: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَ مِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ۔

١١٤: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ پوچھا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حال تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مذی سے وضو واجب ہو جاتا ہے اور منی سے غسل۔

ف: اور اس باب میں مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وضو مروی ہے

---

[1] مترجم کہتا ہے یعنی اگر بالکل تری نہ دیکھے اور خواب ہی دیکھا ہو تو کسی کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے اور جب تری دیکھے تو بعضوں نے کہا ضرور نہانا چاہیے خواہ وہ تری منی کی ہو یا نہ ہو اور بعضوں نے کہا جب یقین ہو کہ تری منی کی نہیں تو نہانا ضروری نہیں۔

بواسطہ حضرت علیؓ کے رسول اللہ ﷺ سے کئی سندوں سے کہ مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور یہی قول ہے تمامی اہل علم کا اصحاب نبی ﷺ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق ۔

۸۴: بَابُ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوبَ

باب: بیان میں مذی کے جب کپڑے میں لگ جائے

۱۱۵: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الْمَذْىِ شِدَّةً وَعَنَاءً فَكُنْتُ اُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ سَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِىْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِّنْ مَآءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَ مِنْهُ ۔

۱۱۵: روایت ہے سعید بن ابی عبید سے کہ وہ بیٹے سباق کے ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سہل بن حنیف سے کہا کہ پہنچتی تھی مجھ کو سختی اور تکلیف مذی سے کہ میں نہاتا تھا اس سے بار بار سو ذکر کیا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھا سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھ کو وضو کرنا یعنی مذی سے وضو ٹوٹتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا' عرض کیا میں نے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا کروں اگر لگ جائے کپڑے میں؟ کہا کافی ہے تجھ کو ایک چلو پانی لے کر اس پر چھڑک دے جہاں لگی دیکھے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو روایت کیا ہو ایسا مضمون مذی میں سوائے محمد بن اسحٰق کے اور اختلاف ہے علماء کا مذی میں جب لگے کپڑے پر' بعضے کہتے ہیں غسل (دھونا) ضرور ہے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا اور بعضوں کے نزدیک کافی ہے پانی چھڑکنا اور کہا احمد نے امید ہے مجھ کو کافی ہو پانی چھڑکنا۔

۸۵: بَابُ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: بیان میں منی کے جب کپڑے میں لگ جائے

۱۱۶ – ۱۱۷: عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَآئِشَةَ ضَيْفٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَآءَ فَنَامَ فِيْهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيٰى اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا وَبِهَا اَثَرُ الْاِحْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِى الْمَآءِ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ لِمَ اَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَفْرُكَهٗ بِاَصَابِعِهٖ وَرُبَّمَا فَرَكْتُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاَصَابِعِىْ۔

۱۱۶' ۱۱۷: روایت ہے ہمام بن حارث سے کہ کہا ایک مہمان آیا حضرت عائشہؓ کے پاس سو حکم کیا آپ ﷺ نے اس کو زرد چادر دینے کا سو یا وہ اور احتلام ہوا اس کو سو شرمایا کہ بھیجے چادر حضرت عائشہؓ کے پاس اور اس میں منی بھری ہوئی ہو سو ڈبو دیا چادر کو پانی میں پھر بھیج دیا تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کیوں خراب کر دی ہماری چادر کافی تھا اس کو کھرچنا انگلیوں سے اور میں نے اکثر کھرچی ہے منی رسول ﷺ کے کپڑے سے اپنی انگلیوں سے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے فقہاء کا جیسے سفیان اور احمد اور اسحٰق کہتے ہیں منی جب لگے کپڑے میں تو کافی ہے کھرچ ڈالنا' دھونا ضرور نہیں اور ایسا ہی روایت کیا ہے منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے مثل روایت اعمش کی جو ابھی مذکور ہوئی اور مروی ہے ابو معشر سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور حدیث اعمش کی بہت صحیح ہے۔ [1]

حاشیہ اگلے صفحہ پر......

۱۱۸: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۱۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے دھوئی منی کپڑے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی منی دھونے کی جامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مخالف نہیں ہے اس حدیث کے جس میں کھرچنا ہے اور کھرچنا بھی کافی ہے اور اچھا لگتا ہے مرد کو نہ دکھائی دے اثر منی کا اپنے کپڑے پر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا منی بمنزلہ تھوک[1] کے ہے پھینک دے اس کو اور دور کر دے اگرچہ لکڑی سے ہو سکے۔

۸٦: بَابُ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ

باب: جنب کے بیان میں کہ بے نہائے سور ہے

۱۱۹: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَآءً ۔

۱۱۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو جایا کرتے تھے جنابت میں اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔

ف : روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحٰق سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے یہی قول ہے ابن مسیب وغیرہ کا اور مروی ہے اکثر لوگوں سے وہ روایت کرتے ہیں اسود سے بواسطہ حضرت عائشہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر لیا کرتے تھے سونے سے پہلے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابی اسحٰق کی حدیث سے جو مروی ہے اسود سے اور روایت کی ابی اسحٰق سے یہ حدیث شعبہ نے اور ثوری اور کتنے لوگوں نے اور گمان کیا ہے اس میں غلطی ہوئی ہے ابی اسحٰق سے۔

۸۷: بَابُ فِي الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ

باب: اس بیان میں کہ جنب جب سونے لگے تو وضو کر لے

۱۲۰: عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ ۔

۱۲۰: روایت ہے حضرت عمرؓ سے پوچھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سو رہے کوئی ہم میں کا جنابت میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مگر جب وضو کرے۔

ف : اور اس باب میں عمار اور عائشہؓ اور جابر اور ابی سعید اور ام سلمہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی اس باب میں بہت اچھی اور صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں اور تابعین اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے جنب سونے کا تو وضو کرے۔

.....حاشیہ بر صفحہ گزشتہ

❶ گزشتہ زمانے میں چونکہ لوگوں کی خوراکیں ملاوٹ سے پاک ہوتی تھیں اور صحت کا یہ عالم نہیں تھا جو آج ہے کہ چند قدم چلنے کے لئے گھنٹوں سوچ بچار کرنی پڑے۔ اس زمانہ میں منی گاڑھی ہوتی تھی اس لئے اس کو کسی بھی چیز سے کھرچا جا سکتا تھا جب کہ اب صورت ایسی نہیں اس لئے دھونے میں بہتری دکھتی ہے چاہے فقط اتنے ہی حصے کو دھوئے۔ ویسے حدیث میں ترمنی اور خشک منی میں فرق روا رکھا گیا ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی احادیث اس پر شاہد ہیں اور یہ تمام باتیں ہماری ہی سہولت و آسانی کے لئے ہیں۔ (حافظ)

[1] مخاط بقول قاموس رینٹ کو کہتے ہیں اور بقول صاحب نہایہ تھوک کو۔۱۲

۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

باب: جنب سے مصافحہ کرنے کے بیان میں

۱۲۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ اَوْ اَيْنَ ذَهَبْتَ قُلْتُ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ـ

۱۲۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ملاقات کی ان سے رسول ﷺ نے اور وہ جنب تھے کہا ابو ہریرہؓ نے میں آنکھ بچا کر نکل گیا حضرت محمد ﷺ کے پاس سے اور نہایا پھر آیا سو فرمایا آپ ﷺ نے کہاں چل دیئے تھے تم یا کہاں تھے عرض کیا میں نے جنب تھا فرمایا آپ ﷺ نے مؤمن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے حذیفہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اہل علم سے مصافحہ کرنے کی جنت سے اور کہا کچھ مضائقہ نہیں جنب اور حائض کے پسینے میں۔

۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

باب: اس عورت کے بیان میں جو خواب میں دیکھے ایسی چیز کو جو دیکھتا ہے مرد یعنی صحبت کرنا

۱۲۲: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَآءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَعْنِي غُسْلًا اِذَا هِيَ رَاَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَايَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ اِذَا هِيَ رَاَتِ الْمَآءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحْتِ النِّسَآءَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ ـ

۱۲۲: روایت ہے ام سلمہ سے آئیں ام سلیم بیٹی ملحان کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہؐ! اللہ (عزوجل) تو شرماتا نہیں حق سے سو کیا عورت پر بھی غسل ہے جب دیکھے خواب میں جیسا دیکھتا ہے مرد تو فرمایا ہاں اس پر بھی غسل ہے جب دیکھے وہ منی کو نہالے کہا ام سلمہ نے کہا میں نے تو نے فضیحت (رسوا) کیا عورتوں کو اے ام سلیمؓ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ عورت جب دیکھے خواب میں جو دیکھتا ہے مرد اور انزال بھی ہو تو بے شک اس پر نہانا فرض ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور اس باب میں روایت ہے ام سلیم و خولہ، عائشہؓ و انسؓ سے۔

۹۰: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب اس بیان میں کہ مرد نہانے کے اپنا بدن عورت کے بدن سے لگائے گرمی لینے کو

۱۲۳: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَآءَ فَاسْتَدْفَأَ بِيْ فَضَمَمْتُهُ اِلَيَّ وَلَمْ اَغْتَسِلْ۔

۱۲۳: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اکثر نہاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے پھر آتے اور گرمی لیتے میرے بدن سے سو میں چمٹا لیتی ان کو اپنے ساتھ اور میں نہائی نہیں ہوتی تھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہؓ اور تابعینؒ سے کہ مرد جب نہا چکے تو گرمی لے اپنی بیوی کے بدن سے اور سو رہے اسکے ساتھ اسکے نہانے سے پیشتر اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

٩١: بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَآءَ

باب: جنب کے تیمّم میں جب نہ پائے پانی

١٢٤: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ طَهُوْرُ الْمُسْلِمِ وَ اِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِی حَدِيْثِهٖ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ ۔

١٢٤: روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی طہور (پاک کرنے والی) ہے مسلمان کی اگر پانی نہ پائے دس برس تک پھر جب ملے پانی تو لگائے اپنے بدن پر یہ بہتر ہے اس کو اور کہا محمود نے اپنی روایت میں : اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ اور مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین سے کہا ابو عیسیٰ نے ایسے ہی روایت کیا کتنے راویوں نے خالد حذا سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے عمرو بن بجدان سے انہوں نے ذی ذر سے اور روایت کی ہے یہ حدیث ایوب نے ابی قلابہ سے انہوں نے ایک مرد سے جو بنی عامر سے ہیں انہوں نے ابی ذر سے اور نام نہیں لیا اس مرد کا اور یہ حدیث حسن ہے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا کہ جنب اور حائض جب تک نہ پائیں پانی تیمّم کرتے رہیں اور نماز پڑھتے رہیں اور مروی ہے ابن مسعودؓ سے کہ وہ تیمّم جائز نہیں جانتے جنب کے لئے اگرچہ نہ پائیں پانی اور مروی ہے کہ انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو اور کہنے لگے جب پانی نہ پائے تو تیمّم کرے جنب اور حائض بھی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔ رحمہم اللہ

٩٢: بَابُ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ

باب: مستحاضہ کے بیان میں

١٢٥: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ اَبِیْ حُبَيْشٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّیْ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ فِیْ حَدِيْثِهٖ وَقَالَ تَوَضَّئِیْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰی يَجِیْءَ الْوَقْتُ ۔

١٢٥: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ آئیں فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی نبی ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون موقوف نہیں ہوتا کیا چھوڑ دوں نماز فرمایا آپ ﷺ نے نہیں وہ تو ایک رگ ہے اور کچھ حیض نہیں جب آئیں حیض کے دن تو نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں حیض کے دن تو غسل کر اور نماز پڑھ اور کہا ابو معاویہ نے اپنی روایت میں وقال سے آخر تک اور مطلب اس کا یہ ہے کہ فرمایا حضرت ﷺ نے جب جا چکیں حیض کے دن تو وضو کر ہر نماز کے لیے یہاں تک کہ پھر آئے وہی وقت یعنی دن حیض کے جب تک نہ آئیں ہر نماز کے لیے وضو تازہ کر لیا کر۔

ف : اور اس باب میں امّ سلمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے علماء صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا کہ مستحاضہ کے جب ایام حیض گزر جائیں تو غسل کرے اور وضو کر لیا کرے۔

٩٣: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ

باب اس بیان میں کہ مستحاضہ وضو کیا کرے ہر نماز

تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ — کے لیے

١٢٦ – ١٢٧: عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ ۔

١٢٦۔١٢٧: روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عدی کے دادا سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مستحاضہ کے حق میں کہ چھوڑ دے نماز جن دنوں میں اسے حیض آتا تھا پھر غسل کرے یعنی بعد گزرنے ایام حیض کے اور وضو کرتی رہے ہر نماز کے لئے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں' کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث فقط شریک نے بیان کی ہے ابی الیقظان سے اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا میں نے عدی بن ثابت روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے یعنی عدی کے دادا سے سو کیا نام ہے ان کے دادا کا تو نہ پہچانا محمد نے نام ان کا اور ذکر کیا میں نے قول یحییٰ بن معین کا ان سے کہ نام ان کے دادا کا دینار ہے تو اعتبار نہ کیا اس کا بخاری نے اور احمد اور اسحٰق نے کہا اگر مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرے تو بہت اچھا ہے اور احتیاط کی بات ہے اور اگر وضو کر لے ہر نماز کے لئے تو بھی کافی ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے تو بھی کافی ہے یعنی ایک غسل میں ظہر اور عصر اور ایک میں مغرب اور عشاء اور ایک میں صبح۔

٩٤: بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

باب: اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل کر کے پڑھ لیا کرے

١٢٨: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِيْ فِيْهَا فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِيْ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ

١٢٨: روایت ہے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی ماں حمنہ جحش کی بیٹی سے کہا حمنہ نے میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ آتا تھا بہت شدت اور زور سے' سو آئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس فتویٰ پوچھنے اور خبر دینے کو سو پایا میں نے ان کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں سو عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ آتا ہے مجھ کو زور اور شدت سے سو کیا حکم ہے مجھ کو اور باز رہی ہوں میں روزہ اور نماز سے فرمایا آپ ﷺ نے بیان کرتا ہوں تجھ سے روئی رکھنے کو کہ اس سے بند ہو جاتا ہے خون، عرض کیا انہوں نے وہ بہت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ باندھ، عرض کیا انہوں نے کہ بہت زیادہ ہے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ ایک کپڑا لنگوٹ کے اندر عرض کی وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو خون بہاتی ہوں زور سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بیان کرتا ہوں تجھ کو دو حکم جس پر چلے تو کافی ہو تجھ کو پس اگر قابو پائے تو دونوں پر تو خوب جانتی ہے، تو پھر

الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَاِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي اَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً اَوْثَلٰثَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَ اَيَّامَهَا وَصُوْمِي وَصَلِّي فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِ هِنَّ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ حَتّٰى تَطْهُرِيْنَ وَتُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَآءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَ تَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيْنَ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِي وَصُوْمِي اِنْ قَوِيْتِ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ۔

فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک لات مارنا ہے شیطان کا یعنی شیطان کی لات سے استحاضہ جاری ہوتا ہے، سوحیض کے دن مقرر کر تو چھ دن یا سات دن جو اللہ کو معلوم ہوں یعنی قبل استحاضہ کے جو مدت حیض تیری مقرر ہوا ان دنوں کو حیض قرار دے پھر جب گزر جائے وہ دن تو نہا پھر جب دیکھے تو کہ پاک ہو چکی اور صاف ہو تو نماز پڑھتی رہ چوبیس رات اور دن تک، یعنی اگر سات دن حیض کے ہوں اور روزے بھی رکھ اور نماز بھی پڑھ تو یہ کافی ہے تجھ کو اور ایسا ہی کرتی رہ جیسا حائضہ ہوتی ہے عورتیں اور پاک ہوتی ہیں مدت حیض اور طہر پر اور یہ ایک امر ہوا اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ تاخیر کرے تو ظہر کی اور جلدی کرے عصر میں پھر نہائے جب پاک ہو تو حیض سے اور نماز پڑھے ظہر اور عصر کی پھر دیر کرے مغرب میں اور جلدی کرے عشاء میں اور نہا کر اکٹھا پڑھ لے دونوں نمازیں اور ایک غسل کرے تو صبح کو اور ایسا ہی کرتی رہ اور روزے رکھتی رہ پھر فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں باتوں میں یہ بہت پسند ہے مجھ کو۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کیا اس کو عبیداللہ بن عمرو رقی اور ابن جریج اور شریک نے عبداللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے انہوں نے اپنی ماں حمنہ سے مگر ابن جریج کہتے ہیں عمر بن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے حال اس حدیث کا سو فرمایا حسن ہے اور ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ وہ حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد اور اسحٰق نے مستحاضہ اگر پہچانے اپنے حیض کا شروع ہونا اور تمام ہونا اور وہ اس طرح کہ خونِ حیض سیاہ ہوتا ہے اور بعد اس کے زرد تو حکم اس کا فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث کے موافق ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور اگر مستحاضہ کے ایام حیض مقرر اور معلوم ہوں تو وہ نماز چھوڑ دے ان دنوں میں پھر غسل کرے اور وضو کرتی رہے ہر نماز پر اور نماز پڑھے اور جب استحاضہ ہمیشہ آنے لگے اور پہلے سے اس کے دن مقرر نہ ہوں اور حیض کے شروع کے خون کی سیاہی سے اور تمام ہونا زردی سے بھی نہ پہچان سکے تو اس کا حکم حمنہ بنت جحش کی حدیث کے موافق ہے اور کہا شافعیؒ نے مستحاضہ کو جب ہمیشہ خون آنے لگے تو قبل اس کے کہ حیض نہ آیا ہو تو نماز چھوڑ دے پندرہ دن تک اگر پاک ہوگئی پندرہ دن میں یا اس سے پہلے تو وہی اس کے ایام حیض ہیں اور اگر خون آتا رہا پندرہ دن سے زیادہ تو قضاء کرے چودہ دن کی نماز اور چھوڑ دے ایک دن اور ایک رات کی نماز کہ کم سے کم مدت حیض کی ایک رات دن ہے اور اکثر دس دن رات اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور اس پر فتویٰ ہے ابن مبارک کا اور مروی ہے ان سے اس کے خلاف بھی اور بعضوں نے کہا اقل مدت ایک دن اور رات ہے اور اکثر پندرہ دن اور رات ہے اور یہی قول ہے عطاء بن ابی رباح کا اوزاعی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور ابی عبیدہ کا۔

٩٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

باب: اس بیان میں کہ مستحاضہ نہاتی رہے ہر نماز

اَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

کے وقت

۱۲۹: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

۱۲۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ پوچھا ام حبیبہ بنت جحش نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھ کو حیض آتا ہے اور پاک نہیں ہوتی میں کیا چھوڑ دیا کروں میں نماز؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم نہاؤ اور نماز پڑھو تو وہ نہایا کرتی تھیں ہر نماز کے لئے۔

ف : کہا قتیبہ نے کہا لیث نے ابن شہاب نے یہ نہیں ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا غسل کرنے کا ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت مگر یہ کام انہوں نے اپنے اجتہاد سے کیا' کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ ام حبیبہؓ نے پوچھا آخر حدیث تک اور کہا ہے بعض علماء نے مستحاضہ غسل کر لیا کرے ہر نماز کے وقت اور روایت کی اوزاعی نے زہری سے انہوں نے عمرہ اور عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے۔

۹۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَائِضِ اَنَّهَا لَاتَقْضِي الصَّلٰوةَ

باب: اس بیان میں کہ حائضہ نماز کی قضا نہ پڑھے

۱۳۰: عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَتَقْضِي اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا اَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَآءٍ۔

۱۳۰: روایت ہے معاذہ سے کہ ایک عورت نے پوچھا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کیا قضا پڑھے حیض کے دنوں کی نماز؟ تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کیا تو حروریہ ہے؟ ہم میں سے ایک کو حیض آتا تھا اور حکم نہ ہوتا تھا قضاء کا۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے کہ حائضہ نہ قضا کرے نماز کی اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا اس میں اختلاف نہیں کسی کا کہ حائض قضاء نہ کرے نماز ایام حیض کی اور قضا کرے روزہ کی۔

۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ اَنَّهُمَا لَايَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ

باب: اس بیان میں کہ جنب اور حائضہ قرآن نہ پڑھے

۱۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

۱۳۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نہ پڑھے حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمرؓ کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسماعیل بن عیاش کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نہ پڑھے قرآن حائض اور جنبت اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہؓ اور تابعینؒ سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کے کہ کہتے ہیں نہ پڑھیں حائض اور جنب قرآن سے مگر ٹکڑا ایک آیت کا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی ہے جنب اور حائض کو سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کی۔ کہا ترمذی نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل کو [illegible]

منکر گویا کہ انہوں نے ضعیف جانا اسماعیل کی ایسی روایت کو کہ اہل عراق وغیرہ سے اکیلے انہوں نے ہی روایت کی ہو اور کہا اسماعیل بن عیاش کی وہی حدیث معتبر ہے جو اہل شام سے روایت کریں اور کہا احمد بن حنبل نے اسماعیل بن عیاش اچھے ہے بقیہ (راوی) سے اور بقیہ (راوی) بہت حدیثیں منکر ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن حسن نے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے یہی بات۔

۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: بوس و کنار میں حائض کے ساتھ

۱۳۲: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاحِضْتُ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ۔

۱۳۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو حکم کرتے مجھ کو رسولؐ تہمت باندھنے کا پھر بوس کنار کرتے میرے ساتھ۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور میمونہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہؓ اور تابعینؒ سے اور یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحٰق نے۔

۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي مُوَاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُؤْرِهِمَا

باب: جنب اور حائض کے ساتھ کھانے اور جوٹھے کے بیان میں

۱۳۳: عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاكِلْهَا۔

۱۳۳: روایت ہے حرام بن معاویہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے کہا پوچھا میں نے رسول ﷺ سے کھانا کھانے کو حائض کے ساتھ فرمایا آپ ﷺ نے کھانا کھایا کر اس کے ساتھ۔

ف: اور اس باب میں حضرت عائشہ اور انس ؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن سعد کی حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے تمامی علماء کا کہ حائض کے ساتھ کھانا کھانا کچھ مضائقہ نہیں اور اختلاف کیا ہے اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور بعضوں نے رخصت دی ہے۔

۱۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: اس بیان میں کہ حائض کوئی چیز مسجد میں سے لے لے

۱۳۴: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ قَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ۔

۱۳۴: روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا انہوں نے کہا عائشہؓ نے فرمایا مجھ سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لے بوریا مسجد سے کہا عائشہؓ نے عرض کیا میں نے کہ حائضہ ہوں، فرمایا حیض تیرا نہیں کچھ تیرے ہاتھ میں۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ ؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ ؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر لے لے حائضہ کچھ مسجد میں سے باہر رہ کر۔

۱۰۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اِتْیَانِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ سے صحبت حرام ہونے کے بیان میں

۱۳۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِامْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ کَاهِنًا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

۱۳۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے جو صحبت کرے حائضہ سے یا کسی عورت سے اس کے پیچھے سے یا آئے کاہن کے پاس یعنی غیب کی خبر پوچھے تو بے شک منکر ہوا اس کا جو اترا محمد ﷺ پر یعنی قرآن کا۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے حکیم اثرم کی وہ روایت کرتے ہیں ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور یہ فرمانا حضرت ﷺ کا علماء کے نزدیک بطور سختی اور ڈرانے کے ہے اور روایت ہے حضرت ﷺ سے کہ یہ فرمایا جو شخص صحبت کرے حائض سے تو ایک دینار صدقہ دے پھر اگر جماع کرنا حائض سے کفر ہوتا تو حضرت ﷺ یہ کفارہ کیوں فرماتے اور ضعیف کہا محمد نے اس حدیث کو از روئے اسناد کے اور ابی تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجاہد ہے۔

۱۰۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الْکَفَّارَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب: اس کے کفارہ کے بیان میں

۳۶-۳۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یَقَعُ عَلَی امْرَاَتِهٖ وَهُوَ حَائِضٌ قَالَ یَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِیْنَارٍ۔

۱۳۶۔۱۳۷: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے کہ جو آدمی جماع کرلے اپنی عورت سے حیض کے دنوں میں تو فرمایا صدقہ دے آدھا دینار۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی کفارہ کے باب میں مروی ہے' موقوف ہے یعنی انہیں کا کلام اور مرفوع بھی یعنی حضرتؐ کا کلام اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور ابن مبارک نے کہا اللہ سے مغفرت مانگے اور کفارہ نہیں ہے اس پر اور مروی ہے بعض تابعینؒ سے مثل قول ابن مبارک کے انہیں میں ہیں سعید بن جبیر اور ابراہیم۔

۱۰۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ غُسْلِ دَمِ الْحَیْضِ مِنَ الثَّوْبِ

باب: کپڑے سے خونِ حیض دھونے کے بیان میں

۱۳۸: عَنْ اَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ یُصِیْبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُتِّیْهِ ثُمَّ اقْرُصِیْهِ بِالْمَآءِ ثُمَّ رُشِّیْهِ وَصَلِّیْ۔

۱۳۸: روایت ہے اسماء ابی بکر صدیقؓ کی بیٹی سے کہ ایک عورت نے پوچھا نبی ﷺ سے حکم اس کپڑے کا جس میں خون حیض لگ جائے سو فرمایا حضرت ﷺ نے کھرچ اس کو پھر مل پانی ڈال کر انگلیوں سے، پھر پانی بہا دے اس پر پھر نماز پڑھ اس کپڑے سے۔

ف : اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ام قیس بن محصن سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث اسماء کی خونِ حیض کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جس نے نماز پڑھی لی اس کپڑے سے سو کہا بعض علماء نے اگر مقدار درہم سے کم ہے دھونے کی ضرورت نہیں

اور اگر مقدار درہم ہے اور نماز پڑھے بغیر دھوئے تو اعادہ کرے اور بعضوں نے کہا جب قدر درہم سے زیادہ ہو اعادہ ضرور ہے یعنی قدر درہم میں اعادہ واجب نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض علماء تابعینؒ وغیرہم نے کہا دوبارہ نماز پڑھنا واجب نہیں اگر چہ مقدار درہم سے زیادہ بھی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہا شافعی نے واجب ہے دھونا اس کا اگر چہ درہم سے کم ہو اور تشدّد کیا اس باب میں۔

۱۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَمْ تَمْکُثُ النُّفَسَآءُ

باب: اس بیان میں کہ عورتیں نفاس میں کب تک رہیں

۱۳۹: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَکُنَّا نَطْلِیْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْکَلَفِ۔

۱۳۹: روایت ہے ام سلمہ سے کہا عورتیں بیٹھی رہتی تھیں آپؐ کے زمانے میں چالیس روز تک اور ہم ملتے تھے اپنے منہ پر بٹنا (کریم نما مسالہ بمعنی اُبٹن) جھائیوں کے سبب سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے ابوسہل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مسۃ الازدیہ سے وہ ام سلمہ سے اور ابی سہل کا نام کثیر بن زیاد ہے کہا محمد بن اسماعیل نے علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں اور ابوسہل بھی ثقہ ہیں اور نہیں پہچانا محمد نے اس حدیث کو مگر ابی سہل کی روایت سے اور اجماع ہے علماء اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نفساء نماز چھوڑ دے چالیس دن تک مگر یہ کہ خون بند ہو جائے اس سے پیشتر تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون جاری رہے چالیس دن کے بعد تو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ نماز نہ چھوڑے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا حسن بصری نے پچاس دن تک نماز نہ پڑھے اگر خون بند نہ ہو اور مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے اور شعبی سے کہ ساٹھ دن تک اگر خون بند نہ ہو۔

۱۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

باب اس بیان میں کہ مرد کئی بیبیوں سے صحبت کر کے اخیر میں ایک غسل کرے

۱۴۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِهٖ فِیْ غُسْلٍ وَاحِدٍ۔

۱۴۰: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول ﷺ صحبت کرتے تھے اپنی سب عورتوں سے اور اخیر میں ایک غسل کرتے۔

ف: اور اس باب میں ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے علماء کا انہیں میں ہیں حسن بصری کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دوبارہ صحبت کرے قبل وضو کرنے کے اور مروی ہے یہ حدیث محمد بن یوسف سے بھی اور وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ ابی عروہ سے وہ ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابوعروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابوالخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے۔

۱۰۶: بَابُ مَا جَاءَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَعُوْدَ تَوَضَّأَ

باب: اس بیان میں کہ جب ارادہ کرے دوبارہ صحبت کرنے کا وضو کر لے

۱۴۱: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ

۱۴۱: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے جب کوئی

إِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءً ا۔

صحبت کرے اپنی بیوی سے اور پھر ارادہ کرے دوبارہ صحبت کا تو وضو کرے ان دونوں کے بیچ میں۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے عمرؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے عمر بن خطابؓ کا اور بہت علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا تو وضو کر لے اس سے پہلے ابوالمتوکل کا نام علی بن داؤد ہے اور ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

۱۰۷: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَآءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

باب: اس بیان میں کہ جب اقامت ہو نماز کی اور حاجت ہو پائخانہ کی تو پہلے پائخانہ جالے

۱۴۲: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهٗ وَكَانَ اِمَامَ قَوْمِهٖ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَآءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَآءِ۔

۱۴۲: روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن ارقم سے کہا عروہ نے تکبیر ہوئی نماز کی، سو پکڑ لیا عبداللہ بن ارقم نے ہاتھ ایک مرد کا اور آگے بڑھا دیا اس کو اور عبداللہ امام تھے قوم کے اور کہا عبداللہ نے سنا میں نے رسول ﷺ سے فرماتے تھے جب تکبیر ہو نماز کی اور کسی کو حاجت ہو پائخانہ کی تو پہلے پائخانہ جائے۔

ف : اور اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ اور ثوبان اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حافظانِ حدیث نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن ارقم سے اور روایت کیا وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے اور یہی قول ہے کتنے صحابہ اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق کہ کھڑا نہ ہو نماز میں جب حاجت ہو پاخانے، پیشاب کی اور کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اگر شروع کر چکا نماز اور پھر معلوم ہوئی حاجت تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حاجت شدید نہ ہو اور کہا بعض اہل علم نے کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں پیشاب اور پاخانے کی حاجت ہوتی ہو جب تک تقاضائے شدید نہ ہو۔

۱۰۸: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَوْطِئِ

باب: گردِ راہ دھونے کے بیان میں

۱۴۳: عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ لِاُمِّ سَلَمَةَ اِنِّيْ اِمْرَاَةٌ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ۔

۱۴۳: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے کہا انہوں نے کہا میں نے ام سلمہ سے میں ایسی عورت ہوں کہ لٹکاتی ہوں دامن اور چلتی ہوں ناپاک راہوں میں سو فرمایا ام سلمہ نے کہ ارشاد کیا رسول ﷺ نے پاک کر دیتا ہے اس کو اس کے بعد کا رستہ۔

ف : اور روایت کیا عبداللہ بن مبارک نے اس حدیث کو مالک بن انسؒ سے انہوں نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے

انہوں نے ہود بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے انہوں نے ام سلمہ سے اور وہ ایک وہم ہے حقیقت میں روایت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ام سلمہ سے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور نہ دھوتے تھے راہ کی گرد کو' کہا ابوعیسیٰ نے اور یہی قول ہے کتنے عالموں کا کہ جب چلے آدمی ناپاک جگہ میں تو نہیں واجب اس پر پیر دھونا مگر نجاست گیلی ہو تو دھوڈالے۔

۱۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّيَمُّمِ — باب: تیمّم کے بیان میں

۱۴۴ ـ ۱۴۵: عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ ـ

۱۴۴، ۱۴۵: روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا ان کو تیمّم کہ منہ اور ہتھیلیوں پر۔

ف: اور اس باب میں عائشہ اور ابن عباس ؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہی قول ہے کتنے علماء وصحابہ کا مثل علی اور عمار اور ابن عباس کے اور کتنے لوگوں کا تابعین سے جیسے شعبی اور عطا اور مکحول کہتے ہیں کہ تیمّم ایک ہی دفعہ ہاتھ مارنا ہے منہ اور ہتھیلیوں کے لئے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض اہل علم نے انہیں میں ہیں ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن کہ تیمّم میں دو بار ہاتھ مارنا ہے ایک بار منہ کے لئے اور دوسری بار دونوں ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مروی ہے یہی بات عمار سے تیمّم میں کہ کہا انہوں نے تیمّم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے عمار سے کہ کہا انہوں نے تیمّم کیا ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک اور ضعیف کہا ہے بعض علماء نے حدیث عمار کو نبی ﷺ سے جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے تیمّم کے باب میں اس واسطے کہ روایت کی انہی نے حدیث شانوں اور بغلوں کی کہا اسحٰق بن ابراہیم نے حدیث عمار کی تیمّم کے باب میں جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے صحیح ہے اور حدیث عمار کی جس میں مذکور ہے کہ تیمّم کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک کچھ مخالف نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے اس لئے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا بغلوں اور شانوں تک تیمّم کرنے کا بلکہ یہ ان کا فعل تھا پھر جب پوچھا رسول اللہ ﷺ سے تو آپ ﷺ نے حکم کیا منہ اور ہتھیلیوں کا اور دلیل اس بات کی یہ ہے کہ فتویٰ دیا عمار نے نبی ﷺ کے بعد منہ اور ہتھیلیوں پر تیمّم کرنے کا تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ پہلے انہوں نے شانوں تک تیمّم کیا ہوگا بعد اس کے جب حضرت نے ان کو حکم فرمایا تو ہتھیلیوں تک کرنے لگے اور اپنے فعل کو چھوڑ دیا۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے سعید بن سلیمان سے اس نے ہشیم سے اس نے محمد بن خالد قرشی سے اس نے داؤد بن حصین سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباسؓ سے کہ سوال کیا گیا ابن عباسؓ سے تیمّم کا تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے وضو کے ذکر میں: فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ [المائدۃ : ٦] یعنی دھوؤ تم اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیمّم کے باب میں فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ یعنی مسح کرو منہ پر اور ہاتھوں پر اور یہاں مسح کی حد مذکور نہیں جیسے وضو میں کہنیاں مذکور ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چور کے باب میں: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا [المائدۃ : ۳۸] یعنی چور مرد ہو یا عورت ہاتھ کاٹو اس کے گٹوں تک اور ثابت ہوا سنت سے یعنی حدیث سے ہاتھ کا ٹنا گٹوں تک تو معلوم ہوا کہ ید کا اطلاق گٹوں تک بھی آتا ہے تو تیمّم بھی منہ اور گٹوں تک ہاتھ پر کرنا چاہیے۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۱۰: بَابُ [مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ — باب اگر کوئی شخص جنبی نہ ہو تو ہر حالت میں تلاوتِ

عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا لَمْ یَکُنْ جُنُبًا] ①

قرآن کر سکتا ہے

۱۴۶: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَالَمْ یَکُنْ جُنُبًا۔

۱۴۶: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ہر وقت قرآن پڑھاتے رہتے ہر حال میں سوائے جنابت کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں اور تابعین کا کہتے ہیں بے وضو آدمی قرآن پڑھے مگر مصحف نہ چھوئے بے طہارت کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور شافعی اور اسحٰق کا۔

۱۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْبَوْلِ یُصِیْبُ الْاَرْضَ

باب: بیان میں زمین کے جس پر پیشاب ہو

۱۴۷ – ۱۴۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِیٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ ﷺ جَالِسٌ فَصَلّٰی فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَ مُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ بَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَسْرَعَ اِلَیْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَهْرِیْقُوْا عَلَیْهِ سَجْلًا مِنْ مَآءٍ اَوْدَلْوًا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ۔

۱۴۷ و ۱۴۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا ایک اعرابی آیا مسجد میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پھر جب نماز پڑھ چکا تو کہا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور نہ رحم کر ہمارے ساتھ کسی پر پس پھر کر دیکھا اس کی طرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تو نے تو تنگ کر دیا بڑی چوڑی چیز کو یعنی رحمت کو سو تھوڑی دیر بھی نہ ٹھہرا کہ پیشاب کر دیا اس نے مسجد میں اور دوڑے اس کی طرف لوگ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہا دو اس پر ایک ڈول پانی کا اور راوی کو شک ہے کہ سجلا فرمایا یا دلوا اور معنی دونوں کے ایک ہیں پھر فرمایا آپؐ نے صحابیوں سے تم بھیجے گئے ہو آسانی کے لئے نہ سختی کے واسطے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے کہ بیان کیا سفیان نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بھی انس بن مالک سے اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابن عباسؓ او واثلہ بن اسقع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور روایت کی یہ حدیث یونس نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

---

① [مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا لَمْ یَکُنْ جُنُبًا]

مترجم کہتا ہے اصل کتاب میں اس باب کا ترجمہ (یعنی فقط لفظ باب ہے) مذکور نہیں مگر قرینہ حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ باب محدث کے قرآن پڑھنے کے باب میں ہوگا مذکور نہیں مگر قرینہ حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ باب محدث کے قرآن پڑھنے کے باب میں ہوگا۔ چنانچہ مطبوعہ مصر میں ترجمہ باب یہی ہے۔ ①

① بندہ نے مطبوعہ عربی نسخہ سے عربی عبارت بھی تحریر کر دی اور اس کا ترجمہ بھی محشی ہی کی جانب سے ہے۔ (حافظ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الصَّلٰوۃِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں نماز کے جو آئے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

باب: بیان میں نماز کے وقتوں کے جو روایت کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۴۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِیْ جِبْرَئِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلَّی الظُّھْرَ فِی الْاُوْلٰی مِنْھُمَا حِیْنَ کَانَ الْفَیْءُ مِثْلَ الشِّرَاکِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ کُلُّ شَیْءٍ مِثْلَ ظِلِّہٖ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَآءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّی الْفَجْرَ حِیْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَی الصَّائِمِ وَصَلَّی الْمَرَّۃَ الثَّانِیَۃَ الظُّھْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَیْہِ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ لِوَقْتِہِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَآءَ الْاٰخِرَۃَ

۱۴۹: روایت کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے کعبہ کے نزدیک دو بار سو نماز پڑھی ظہر کی پہلی بار جب تھا سایہ ہر چیز کا مثل جوتی کے تسمہ کے، پھر پڑھی عصر جب تھا سایہ ہر چیز کا مانند اس کے، پھر پڑھی مغرب جب ڈوبا آفتاب اور افطار کیا روزہ دار نے، پھر پڑھی عشاء جب غائب ہوگئی شفق پھر فجر پڑھی جب ظاہر ہوئی صبح صادق اور حرام ہوا کھانا روزہ دار پر اور دوسری بار ظہر پڑھی جب ہوا سایہ ہر چیز کا اس کے برابر جس وقت عصر پڑھی تھی کل کے روز پھر عصر پڑھی جب ہر چیز کا سایہ دونا ہوا، پھر مغرب پڑھی غروب کے وقت پھر عشاء پڑھی جب گزر گئی تہائی رات پھر صبح پڑھی جب روشن ہوگئی زمین۔ پھر پھرے میری طرف جبرئیل علیہ السلام اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہی وقت ہے انبیاؤں کا جو تم سے پہلے تھے اور ان دونوں کے بیچ میں

حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ وقت ہے۔
اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيْمَابَيْنَ هٰذَيْنَ الْوَقْتَيْنِ ۔

ف : اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابی موسیٰ اور ابی مسعود اور ابی سعید اور جابر اور عمرو بن حزم اور براء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۵۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ۔

۱۵۰: یعنی روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اور نہیں ذکر کیا اس نے وقت عصر کا دوسرے دن۔

ف : اور حدیث جابر کی وقتوں کے باب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابوالزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو مروی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور کہا محمد نے سب سے زیادہ صحیح وقتوں کے باب میں حدیث جابر کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۳: بَابُ مِنْهُ

یہ باب بھی اسی بیان میں ہے

۱۵۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ ۔

۱۵۱: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے وقت کا ایک اوّل ہے اور ایک آخر اور اوّل ظہر کے وقت کا جب ہے کہ ڈھلے آفتاب اور آخر اس کا جب کہ آ جائے عصر کا وقت اور وقت عصر کا شروع جب ہی ہے کہ اس کا وقت آئے اور آخر وقت اس کا جب آفتاب زرد ہو اور شروع وقت مغرب کا جب ڈوبے آفتاب اور آخر اس کا جب ڈوبے شفق اور اوّل وقت عشاء کا جب ڈوبے شفق اور آخر اس کا جب آدھی رات ہو اور شروع صبح کے وقت کا جب کہ طلوع صبح صادق اور آخر اس کا جب سورج نکلے۔

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہ فرماتے تھے حدیث ابوعمش کی مجاہد سے تو بہت صحیح ہے وقتوں کے باب میں محمد بن فضیل کی حدیث سے جو مروی ہے اعمش سے اور اس میں ایک خطا ہوئی ہے محمد بن فضیل سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابواُسامہ نے ان سے ابی اسحٰق فزاری نے ان سے اعمش نے ان سے مجاہد نے کہا جاتا ہے کہ نماز کے وقت کا ایک اوّل ہے اور ایک آخر ہے اور ذکر کیا مثل حدیث محمد بن فضیل کے جو مروی ہے اعمش سے ہم معنی اسکے۔

١٥٢: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهٗ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ وَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعَصْرِ فَاَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ اِلٰى قُبَيْلِ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا فَقَالَ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

١٥٢: روایت ہے سلمان بن بریدہ سے کہا ان کے باپ نے کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت نمازوں کا' سوفرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رہو ہمارے ساتھ اگر اللہ چاہے' پھر حکم کیا بلال رضی اللہ عنہ کو سوتکبیر کہی جب پو پھٹے یعنی صبح کی پھر حکم کیا سوتکبیر کہی جب سورج ڈھلا سو پڑھی ظہر پھر حکم کیا سوتکبیر کہہ کر پڑھی عصر اور سورج چمکتا تھا بلندی پر' پھر حکم دیا مغرب کا جب ڈوبا کنارہ آفتاب کا پھر عشاء کا حکم کیا سوتکبیر کہی جب ڈوبا شفق پھر حکم کیا دوسرے دن سوخوب روشنی میں پڑھی صبح پھر حکم کیا ظہر کا سو بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈا کیا پھر حکم کیا عصر کا سوتکبیر کہی اور آخر وقت آفتاب کا زیادہ ہو گیا تھا پہلے دن سے یعنی دوسرے روز عصر میں تاخیر ہوئی پھر حکم کیا مغرب میں دیر کرنے کا یہاں تک کہ تھوڑی دیر رہی شفق ڈوبنے میں پھر حکم کیا عشاء کا سوتکبیر کہی جب تہائی رات گزری پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں ہے وہ پوچھنے والا نماز کے وقت کا سو کہا اس نے میں حاضر ہوں۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت نمازوں کے ان دونوں کے درمیان میں ہیں۔

ف : مترجم کہتا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے اوّل روز میں سب نمازیں اوّل وقت پڑھیں اور دوسرے دن آخر وقت مستحب پر اور فرمایا کہ وقت ان دونوں کے بیچ میں ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی۔

١١٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّغْلِيْسِ بِالْفَجْرِ

یہ باب ہے اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں

١٥٣: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فَتَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٌ بِمُرُوْطِهِنَّ مَايُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٌ۔

١٥٣: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی تو پھرتی عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی کہ نہ پہچانی پڑتی تھیں اندھیرے میں اور کہا ہے انصاری نے فَتَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٌ اور کہا قتیبہ نے مُتَلَفِّعَاتٌ یعنی لپٹی ہوئی اور مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور انس اور قیلہ رضی اللہ عنہم بنت مخرمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے صحابیوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحق رحمہم اللہ کہ مستحب کہتے ہیں اندھیرے میں نماز پڑھنا صبح کو۔

١١٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْفَارِ بِالْفَجْرِ

باب: روشنی میں صبح کی نماز کا

١٥٤ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

١٥٤: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے روشنی میں پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔

ف: اور اس باب میں ابی برزہ اور جابر اور بلال رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور روایت کیا شعبہ نے اور ثوری نے اس حدیث کو محمد بن اسحق سے اور روایت کیا محمد بن عجلان نے یہی عاصم ابن عمرو بن قتادہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے صحیح ہے اور تجویز کیا ہے اکثر عالموں نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین سے روشنی میں پڑھنا نماز صبح کی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور کہا شافعی اور احمد اور اسحق رحمہم اللہ نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ یقین ہو جائے صبح صادق کا اور شک نہ رہے اس میں اور معنی اسفار کے یہ نہیں ہیں کہ اخیر وقت پڑھے نماز۔

١١٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ

باب: ظہر کے جلد شروع کرنے کے

١٥٥ ـ ١٥٦ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيْلاً لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ۔

١٥٥ و ١٥٦: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی کرنے والا ظہر کی نماز شروع کرنے میں اور نہ ابوبکرؓ و عمرؓ سے۔

ف: اور اس باب میں جابر بن عبداللہ اور خباب اور ابی برزہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو بعد ان کے تھے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں بسبب روایت اس حدیث کے جو بیان کی ہے انہوں نے ابن مسعود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لفظ اس کے یہ ہیں: من سال الناس وله ما يغنيه ...... یعنی جو مانگے آدمیوں سے اور اس کے پاس اتنا ہو کہ کفایت کرتا ہو اس کو آخر حدیث تک کہا یحییٰ نے اور روایت کی ہے ان سے سفیان اور زائدہ نے اور نہ دیکھا یحییٰ نے ان کی روایت میں کچھ مضائقہ' کہا محمد نے روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی شروع کرنا ظہر کا۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے کہا خبر دی ہم کو عبدالرزاق نے ان کو خبر دی معمر نے ان کو زہری نے کہا خبر دی ہم کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب ڈھلا آفتاب' یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَأْخِیْرِ الظُّهْرِ فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ

باب: اس کا کہ ظہر کی نماز دیر سے شروع کی جائے جب گرمی زیادہ ہو

۱۵۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ۔

۱۵۷: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈی کر دو اس کو نماز سے کہ جلن گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے۔

ف : اور اس باب میں ابو سعید اور ابو ذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو موسیٰ اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں اور وہ صحیح نہیں۔ مترجم کہتا ہے یعنی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے بلکہ موقوف ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختیار کی ہے ایک قوم نے اہل علم سے تاخیر ظہر کی نماز کی گرمی کے دنوں میں اور یہی قول ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا ہے اور کہا شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دیر کرنا نمازِ ظہر میں جب ہے کہ لوگ دُور سے آتے ہوں اور جو نماز پڑھتا ہی اکیلا ہو یا نماز پڑھتا ہے اپنی قوم کے ساتھ اور وہ قوم قریب ہے تو مستحب ہے اس کو تاخیر نہ کرے گرمی کے دنوں میں بھی' کہا ابو عیسیٰ نے اور مذہب ان لوگوں کا جو گئے ہیں تاخیر ظہر کی طرف شدتِ گرمی میں تابعداری کے لئے بہتر ہے اور یہ فرمانا شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کہ رخصت اس شخص کو ہے جو دور سے آتا ہو مسجد میں اس لئے ہے کہ مشقت نہ ہو آدمیوں پر حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ کی خلاف ہے کہا ابو ذر نے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو اذان دی ظہر کی بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال! ٹھنڈا ہونے دے اور ٹھنڈا ہونے دو۔ پس اگر مطلب وہی ہوتا جو مذہب ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں فرماتے کہ سفر میں تو سب لوگ جمع تھے اور کہیں دُور سے نہ آتے تھے۔ مترجم کہتا ہے یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو فرماتے ہیں کہ دور سے آنے والوں کو تاخیر ظہر کی رخصت ہے تو ابو ذر کی حدیث کے مخالف ہے اس لئے کہ ابو ذر نے تو روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کا حکم دیا سفر میں بھی حالانکہ وہاں کوئی دُور سے آنے والا نہ تھا سب ایک ہی جگہ جمع تھے۔

۱۵۸: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِیْ سَفَرٍ وَ مَعَهٗ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ فِی الظُّهْرِ قَالَ حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ اَقَامَ فَیُصَلِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ۔

۱۵۸: روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اور بلال رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے سو ارادہ کیا بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر ظہر کا تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈا ہونے دو پھر ارادہ کیا تکبیر کا یعنی تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈا ہونے دو ظہر کی نماز کے لئے۔ کہا راوی نے یہاں تک کہ دیکھا ہم نے سایہ ٹیلوں کا پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدت گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے سو ٹھنڈے وقت پر پڑھو نماز ظہر کی۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الْعَصْرِ

باب: عصر جلدی شروع کرنے کا

۱۵۹: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلَّی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِهَا۔

۱۵۹: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور آفتاب ان کے آنگن میں تھا نہیں چڑھا تھا سایہ ان کے آنگن کے اوپر۔

ف: اور اس باب میں انس اور ابی اروی اور جابر اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور مروی ہے رافع سے بھی تاخیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر میں اور وہ صحیح نہیں، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے، اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں میں ہیں عمر اور عبداللہ بن مسعود اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور اکثر لوگ تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے کہ اختیار کیا انہوں نے جلدی پڑھنا نمازِ عصر کا اور مکروہ رکھا اس کی تاخیر کو اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم۔

۱۶۰: عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِیْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّیْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا كَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا یَذْكُرُ اللّٰهَ فِیْهَا اِلَّا قَلِیْلًا۔

۱۶۰: روایت ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے کہ وہ گئے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر بصرہ میں جب پڑھ چکے نماز ظہر کی اور گھر ان کا مسجد کے بازو پر تھا سو فرمایا انس بن مالک نے کھڑے ہو اور عصر پڑھو کہا راوی نے کھڑے ہوئے ہم اور نماز پڑھی ہم نے جب پڑھ چکے تو فرمایا انس نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے یہ تو نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا دیکھتا رہے سورج کو جب ہو جائے شیطان کے دو سینگوں میں کے بیچ میں تو اٹھے اور چار چونچیں مارے نہ یاد کرے اللہ کو اس میں مگر تھوڑا۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَاْخِیْرِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کی تاخیر میں

۱۶۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِیْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ۔

۱۶۱: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ جلدی کرتے تھے ظہر میں اور تم ان سے زیادہ جلدی کرتے ہو عصر میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ ام سلمہ سے مانند اس کے۔

۱۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کے وقت کا

۱۶۲ ۔ ۱۶۳ ۔ ۱۶۴: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ اِذَا

۱۶۲ ۔ ۱۶۳ ۔ ۱۶۴: روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا مغرب پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ڈوبتا تھا آفتاب اور

غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۔ چھپ جاتا تھا پردہ میں ۔

ف : اور اس باب میں جابر اور زید بن الخالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابی ایوب اور ام حبیبہ اور عباس رضی اللہ عنہم بن عبد المطلب سے روایت ہے اور حدیث عباس کی موقوفاً بھی ان سے مروی ہے اور صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے کہ اختیار کیا ہے انہوں نے تعجیل کو نمازِ مغرب میں اور مکروہ کہا ہے اس کی تاخیر کو یہاں تک کہ بعض اہل علم نے نمازِ مغرب کا تو ایک ہی وقت ہے یعنی تاخیر سے وقت جاتا رہنا ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس میں مذکور ہے امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور یہی قول ہے ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ۔

۱۲۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِي وَقْتِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

باب : عشاء کے وقت کا

۱۶۵ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ ۔

۱۶۵ : روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا میں سب سے اچھا جانتا ہوں وقت عشاء کا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عشاء اتنی رات گئے کہ غروب ہو جاتا تھا چاند تیسری شب کا جس وقت میں ۔

ف : روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے اس نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے اس نے ابی عوانہ سے اسی اسناد کے ساتھ مانند اس کے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور نہیں ذکر کیا اس روایت کو ہشیم نے نام بشیر بن ثابت کا اور حدیث ابی عوانہ کی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اس لئے کہ یزید ابن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے بروایت ابی بشر مثل روایت ابی عوانہ کے ۔

۱۲۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِي تَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

باب : بیان میں تاخیر عشاء کی

۱۶۶ ۔ ۱۶۷ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ ۔

۱۶۶ - ۱۶۷ : روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتا مجھے یہ خیال کہ گراں گزرے گا میری امت پر ، تو حکم کرتا میں تاخیر کرنے کا عشاء میں تہائی یا آدھی رات تک ۔

ف : اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور زید بن خالد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے ، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اکثر اہل علم نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین سے تجویز کیا ہے تاخیر کو نماز عشاء میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق ۔

۱۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَ هَا

باب: اس بیان میں کہ نمازِ عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے اور باتیں کرنا بعد اس کے

۱۶۸: عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِیْثَ بَعْدَ هَا ۔

۱۶۸: روایت ہے ابی برزہ سے کہا کہ برا جانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے قبل سونا اور باتیں کرنا بعد اس کے۔

ف: اور اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن مسعود اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو برزہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ جانا ہے اکثر اہل علم نے سونا عشاء کے پہلے اور جائز رکھا بعضوں نے اور کہا عبداللہ بن مبارک نے کراہت بہت حدیثوں سے ثابت ہے اور رخصت دی بعضوں نے سونے کی قبل عشاء کے رمضان میں۔

۱۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

باب: رخصت میں باتیں کرنے کی عشاء کے بعد

۱۶۹: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْمُرُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فِی الْاَمْرِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنَا مَعَهُمَا ۔

۱۶۹: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے تھے ابوبکرؓ کے ساتھ کسی کام میں کاموں سے مسلمانوں کے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کیا اس حدیث کو حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ایک مرد سے یعنی وہ شخص قبیلہ بنی جعف سے تھا کہ نام اس کا قیس ہے یا ابن قیس انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے ایک قصہ دراز میں اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اصحاب و تابعین رحمہم اللہ سے اور جو بعد ان کے تھے باتیں کرنے میں عشاء کے بعد سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے علم کی باتوں میں یا ضروری حاجتوں میں اور اکثر احادیث میں رخصت ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے باتیں نہ کرنا چاہیے مگر جو منتظر[1] ہو نماز کا یا مسافر ہو۔

۱۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

باب: اوّل وقت کی فضیلت میں

۱۷۰: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ فَرْوَةَ کَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَ وَّلِ وَقْتِهَا۔

۱۷۰: روایت ہے قاسم بن غنام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی ام فروہ سے اور انہوں نے بیعت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ام فروہ نے پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل افضل ہے؟ کہا نماز اوّل وقت پڑھنا۔

[1] یعنی جس نے ابھی عشاء نہ پڑھی ہو۔

۱۷۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰہِ۔

۱۷۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے اوّل وقت نماز پڑھنے میں خوشی ہے اللہ کی اور آخر وقت بخشش ہے اللہ کی **ف** اور اس باب میں علی' ابن عمر' عائشہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۷۲: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَہٗ یَاعَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْھَا الصَّلٰوۃُ اِذَا آنَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَھَا کُفُوًا۔

۱۷۲: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ! تین چیزوں میں تاخیر نہیں جائز ہے: نماز میں جب وقت آ جائے اور جنازہ میں جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب اس کی ذات والا ملے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ام فروہ کی نہیں مروی ہے مگر روایت سے عبداللہ بن عمر عمری کے اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اضطراب کیا انہوں نے اس حدیث میں۔

۱۷۳: عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی مَوَاقِیْتِھَا وَمَا ذَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ وَمَا ذَا قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

۱۷۳: روایت ہے ابی عمرو شیبانی سے کہ ایک مرد نے کہا ابن مسعودؓ سے کونسا عمل افضل ہے؟ کہا انہوں نے پوچھا میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے نماز پڑھنا مستحب وقتوں میں پھر کہا میں نے اور کیا یا رسول اللہ! کہا خدمت کرنا والدین کی۔ کہا میں نے اور کیا؟ فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اور اکثر لوگوں نے ولید ابن عیزار سے اس حدیث کو۔

۱۷۴: عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً لِوَقْتِھَا الْاٰخِرِ مَرَّتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ۔

۱۷۴: روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ کبھی نہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت میں مگر دو بار یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں اور کہا شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اوّل وقت افضل ہے نماز کا اور ان چیزوں میں سے کہ دلالت کرتی ہیں اس کی فضیلت پر عادت کرنا ہے رسول اللہ ﷺ کا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا اوّل وقت پڑھنے پر اور نہیں اختیار کرتے تھے وہ لوگ مگر افضل چیز کو اور کبھی نہ چھوڑتے تھے اور ہمیشہ نماز پڑھتے تھے اوّل وقت میں بیان کی ہم سے یہ حدیث ابوالولید مکی نے اس نے شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے۔

۱۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّھْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ

باب: بیان میں بھول جانے کے نمازِ عصر کو

۱۷۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۱۷۵: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا نبی صلی

وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ ۔

اللہ علیہ وسلم نے جس کی قضا ہو جائے نماز عصر کی تو گویا لٹ گیا گھر اس کا اور مال اس کا ۔

ف : اس باب میں بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو زہری نے بھی سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

۱۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الصَّلٰوةِ اِذَا اَخَّرَهَا الْاِمَامُ

باب : بیان میں جلد نماز پڑھ لینے کے جب تاخیر کرتا ہو امام

۱۷۶: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اُمَرَآءُ یَكُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ صُلِّیَتْ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَاِلَّا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ ۔

۱۷۶: روایت ہے ابی ذر سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امیر ہوں گے بعد میرے کہ مار ڈالیں گے نماز کو یعنی اخیر وقت میں پڑھیں گے تو پڑھ لے تو اپنی نماز وقت مستحب پر۔ پس اگر پڑھ لی تو نے اپنے وقت پر تو امام کے ساتھ کی نماز ہو جائے گی نفل اگر دوبارہ پڑھی تو نے امام کے ساتھ اور نہیں تو حفاظت کر چکا تو اپنی نماز کی ۔

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ مستحب جانتے ہیں کہ نماز پڑھ لے آدمی وقت مستحب پر جب تاخیر کرے امام پھر نماز پڑھ لے امام کے ساتھ اور پہلے فرض ہو جائے گی اکثر اہل علم کے نزدیک ابوعمران جونی نام ان کا عبدالملک بن حبیب ہے۔

۱۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ

باب : سو جانے میں نماز کو چھوڑ کر

۱۷۷: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَةِ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُ كُمْ صَلٰوةً اَوْنَامَ عَنْهَا فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ۔

۱۷۷: روایت ہے ابی قتادہ سے کہ شکایت کی صحابہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے سو جانے کی نماز سے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے والے پر قصور نہیں ہے قصور تو جاگنے میں ہے سو جب بھول جائے کوئی تم میں کا اپنی نماز کو یا سو جائے اس سے تو پڑھ لے اس کو جب یاد کرے ۔

ف : اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی مریم اور عمران بن حصین اور جبیر بن مطعم اور جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذی مجر سے بھی روایت ہے کہ وہ بھتیجے ہیں نجاشی کے' کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے کہ جو سو جائے نماز سے یا بھول جائے اور جاگے یا یاد کرے ایسے وقت میں کہ نماز اس وقت مکروہ ہے مثلاً نزدیک طلوع ہونے آفتاب کے یا نزدیک غروب کے تو کہا بعضوں نے پڑھ لے جب جاگے یا یاد کرے اگرچہ ہو وقت مکروہ اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق اور شافعی و مالک رحمہم اللہ کا اور بعضوں نے کہا نہ پڑھے جب تک آفتاب بلند نہ ہو یا ڈوب نہ جائے۔

۱۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ

باب: اس کے بیان میں جو بھول جائے نماز

۱۷۸: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ۔

۱۷۸: روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے۔

ف: اور اس باب میں سمرہ اور قتادہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا جو بھول جائے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہے ابی بکرہ سے کہ وہ سو گئے عصر کے وقت پھر جاگے آفتاب ڈوبتے وقت سو نہ نماز پڑھی یہاں تک کہ ڈوب چکا آفتاب اور یہی مذہب ہے بعض اہل کوفہ کا لیکن اصحاب ہمارے نے اختیار کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو کہ پڑھ لے وقت ہو یا نہ ہو یعنی وقت مکروہ میں بھی پڑھ لے۔

۱۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوْتُهُ الصَّلَوَاتُ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ

باب: اس بیان میں کہ جس کی بہت نمازیں فوت ہوگئی ہوں تو کس نماز سے شروع کرے؟

۱۷۹: عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَآءَ۔

۱۷۹: روایت ہے ابی عبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا' کہا عبداللہ نے مشرکین نے روک دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے خندق کے دن یہاں تک گزر گئی رات جتنی چاہی اللہ نے سو حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو تو اذان دی پھر تکبیر کہی اور پھر پڑھی ظہر پھر تکبیر کہی پھر پڑھی عصر پھر تکبیر کہی اور پڑھی مغرب پھر تکبیر کہی اور پڑھی عشاء۔

ف: اور اس باب میں ابی سعید اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے فرمایا ابوعیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں مگر ابوعبیدہ نے نہیں سنا کچھ عبداللہ سے اور یہی مختار ہے بعض اہل علم کا قضا نمازوں کا کہ تکبیر کہتا جائے ہر نماز کے لئے جب قضا پڑھے اور اگر نہ کہے تو کافی ہے یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۱۸۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاكِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّاْنَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ

۱۸۰: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا عمر بن خطابؓ نے خندق کے دن گالیاں دیتے ہوئے قریش کو یا رسول اللہ! نہ پڑھ سکا میں عصر یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی کہا راوی نے پھر اترے ہم بطحان میں کہ وہ ایک میدان ہے مدینہ میں پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی وضو کیا پھر پڑھی

اللّٰہِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَھَا الْمَغْرِبَ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر بعد ڈوبنے آفتاب کے پھر پڑھی بعد اس کے مغرب ۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی اَنَّھَا الْعَصْرُ

باب : بیان میں نمازِ وسطی کے کہ وہ عصر ہے

۱۸۱ ۔ ۱۸۲: عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الْعَصْرِ۔

۱۸۱-۱۸۲: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نمازِ وسطی عصر کی نماز ہے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں علی' عائشہ' حفصہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم اور ابی ہاشم بن عتبہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہا محمد نے کہا علی بن عبداللہ نے حدیث حسن کی سمرہ سے حدیث حسن ہے اور سنا انہوں نے سمرہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی صلوٰۃِ وسطیٰ کے باب میں حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابیوں وغیرہ سے اور کہا زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے نمازِ وسطیٰ ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے نمازِ وسطیٰ صبح کی نماز ہے۔ روایت کیا ہم سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے اس نے قریش بن انس سے اس نے حبیب بن شہید سے کہا حبیب نے کہا مجھ سے محمد ابن سیرین نے پوچھو حسن سے کہ کس نے سنی حدیث عقیقہ کی تو پوچھا میں نے کہا حسن سے سنی میں نے سمرہ بن جندب سے کہا ابوعیسیٰ نے اور خبر دی مجھ کو محمد بن اسمٰعیل بخاری نے انہوں نے روایت کی علی بن عبداللہ سے انہوں نے قریش بن انس سے یہ بات کہا محمد نے کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور حجت پکڑی ساتھ اس حدیث کے۔ مترجم کہتا ہے ان سب اقوال سے غرض مصنف کی ثابت کرنا ہے سماع حسن کا سمرہ بن جندب سے۔

۱۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

اس باب میں بیان ہے کہ نماز پڑھنا بعد عصر کے غروبِ آفتاب تک اور بعد فجر کے طلوعِ آفتاب تک مکروہ ہے

۱۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَیْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ کَانَ مِنْ اَحَبِّھِمْ اِلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ ۔

۱۸۳: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا سنا میں نے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں سے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں اور وہ بڑے دوست میرے ہیں' ان سب نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد فجر کے جب تک آفتاب نہ نکلے اور نماز سے بعد عصر جب تک آفتاب نہ ڈوبے۔

ف : اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہم اور صنابحی سے بھی روایت ہے اور صنابحی نے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور کعب بن مرہ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلی بن امیہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہاء کا صحابیوں سے اور جو بعد ان کے تھے مکروہ کہا ہے نماز کو بعد نماز صبح کے آفتاب نکلنے تک اور عصر کے بعد آفتاب ڈوبنے تک مگر قضاء نماز میں کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھے بعد عصر اور صبح کے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے قتادہ نے ابوالعالیہ سے کچھ نہیں سنا مگر تین حدیثیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک اور بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو لائق نہیں کہ کہے میں بہتر ہوں یونس بن متیٰ سے اور حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم ہیں۔

١٣٣: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: بیان میں نماز پڑھنے کے عصر کے بعد

١٨٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِاَنَّهٗ اَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهٗ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا۔

١٨٤: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں بعد عصر کے اس لئے کہ آ گیا ان کے پاس کچھ مال تو فرصت نہ ملی بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھنے کی سو قضاء پڑھی اس کے بعد عصر کے اور پھر دوبارہ نہ کیا ایسا۔

ف: اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور روایت کیا کئی لوگوں نے کہ پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے دو رکعتیں اور یہ خلاف اس روایت کے ہے کہ منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے عصر کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ ڈوبے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بہت صحیح ہے کہ کہا انہوں نے **لَمْ يَعُدْ لَهُمَا** یعنی پھر دوبارہ نہ پڑھیں اور مروی ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی مثل روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس باب میں کئی روایتیں ہیں۔ ایک میں ہے کہ کبھی داخل نہ ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس عصر کے بعد مگر پڑھیں دو رکعتیں اور مروی ہے ان سے بواسطہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور صبح کے بعد جب تک نہ نکلے اور اسی پر اجماع ہے اکثر علماء کا کہ مکروہ ہے نماز عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور صبح کے بعد طلوع تک مگر جو مستثنیٰ ہے اس سے مثل مکہ کی کہ نماز کے غروبِ آفتاب تک عصر کے بعد اور طلوعِ آفتاب تک صبح کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے بعد طواف کے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت اس کی اور قائل ہیں اس کے علماء وصحابہ رضی اللہ عنہم اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے۔ مکہ کی نماز کو بھی عصر اور صبح کے بعد اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ۔ رحمہم اللہ

١٣٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمُغْرِبِ

باب: بیان میں نماز پڑھنے کے قبل مغرب کے

١٨٥: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

١٨٥: روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ لِمَنْ شَآءَ ۔ ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں ایک نماز ہے جو چاہے پڑھے۔

ف :اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی قبل کی نماز میں سو نہیں تجویز کیا بعضے لوگوں نے اس روایت کو اور روایت بھی ہے اکثر صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ پڑھتے تھے نماز مغرب سے پہلے دو رکعت [1] اذان اور تکبیر کے درمیان میں اور کہا احمد اور اسحٰق نے اگر پڑھے تو بہتر ہے اور یہ ان کے نزدیک مستحب ہے۔

۱۸۶: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الصُّبْحِ رَکْعَۃً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَکَ مِنَ الْعَصْرِ رَکْعَۃً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ ۔

۱۸۶: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھ لی ایک رکعت صبح کی آفتاب نکلنے سے پہلے سو پا لی اس نے نماز صبح کی اور جس نے پڑھ لی عصر کی ایک رکعت آفتاب ڈوبنے سے پہلے سو ادا ہو گئی نماز عصر کی۔

ف :اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے مذہب ہم لوگوں کا یعنی شافعی کا اور احمد اور اسحٰق رحمہ اللہ کا اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ مراد اس سے صاحب عذر ہے مثلاً جو سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور جاگے یا یاد کرے آفتاب نکلنے کے وقت یا ڈوبتے تو پڑھ لے اسی وقت۔

۱۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ

باب: بیان میں دو نماز ایک وقت پڑھنے کے

۱۸۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ

۱۸۷: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا انہوں نے ملا کر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء مدینہ

[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانِ مبارک سے جتنی عدم توجہی اور بے التفاتی آج کے دور میں برتی جا رہی ہے میرے مطالعے کی حد تک تو اس سے قبل اسلام کی تاریخ اس سے مبرا ہے۔ آج اگر کوئی حنفی بھائی اہلحدیث حضرات کی مساجد میں مغرب کی نماز ادا کرنے آ جائے اور اذان کے فوراً بعد کچھ حضرات کو اس دوگانہ نماز کو ادا کرتے تھے تو وہ ہکا بکا ہو جاتا ہے۔ ایک دن تو ایک تبلیغی بھائی جن سے کچھ شناسائی تھی مجھ سے آتے ہی پوچھنے لگے کہ حضرت آپ نے اتنی جلدی جماعت کروا بھی دی کہ لوگ سنتیں ادا کرنے لگے ہیں۔ جب میں نے انہیں سمجھایا تو پہلے تو وہ کسمسائے' جب میرے اس حدیث کا حوالہ دینے سے کچھ بات نہ بنی تو کہنے لگے میں نے تو آپ ہی سے پہلی دفعہ یہ بات سنی اور دیکھی ہے۔ ارے بھائیو! دین ''سنی'' سنائی باتوں پہ عمل کرنے کا نام نہیں' دین تو نام ہے قرآن و حدیث پہ عمل پیرا ہونے کا۔ آپ خود ہی دو قدم آگے بڑھئے اور اگر آپ کے مدرسوں میں حدیث سے بے التفاتی برتی جاتی ہے تو کل کو اللہ عزوجل کے دربار میں آپ کو تو بھی اپنے اعمال کا جوابدہ ہونا ہے سو خود ہی احادیث کی کتب خرید کر ان کا مطالعہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ اجر دے ان مترجمین و ناشرین کو جنہوں نے احادیث کو اتنے اچھے طریقے سے کام کروا کر شائع کروانے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے اور اسی سلسلے کی ایک یہ بھی کاوش ہے جو مجھ ناچیز کے قلم سے حاشیہ آرائی کی جا رہی ہے۔ اللہ عزوجل ہم سب کو قرآن و حدیث کی محبت نصیب فرمائے۔ (حافظ)

وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ قَالَ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا اَرَادَ بِذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ ۔

میں بے خوف کے اور مینہ کے سو کہا گیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیوں ایسا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ فرمایا چاہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تکلیف نہ ہو اُمت پر۔

ف: اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے' کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مروی ہے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو جابر بن یزید نے اور سعید بن جبیر نے اور عبداللہ بن شقیق عقیلی نے اور مروی ہے ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی۔

۱۸۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰى بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ ۔

۱۸۸: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک وقت میں بے عذر سو داخل ہوا دروازہ میں دروازوں سے کبائر کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور حنش یہ وہی ابو علی رجبی ہیں اور وہ بیٹے قیس کے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اہلحدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو احمد وغیرہ نے اور اسی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا کہ ملا کر نہ پڑھے دو نمازیں ایک وقت مگر سفر میں یا عرفات میں اور جائز رکھا بعضے اہل علم نے تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے ملا کر پڑھنا دو نمازیں بیمار کے لئے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور کہا بعض اہل علم نے ملا کر پڑھے دو نمازیں بارش کے وقت اور یہی کہتے ہیں شافعی' احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم اور نہیں جائز رکھا شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیمار کو ملا کر پڑھنا دو نمازیں۔

۱۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَدْأِ الْاَذَانِ

باب: بیان میں اذان شروع ہونے کے

۱۸۹: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ لَرُؤْيَا حَقٌّ وَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى وَاَمَدُّ صَوْتًا مِنْكَ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيْلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَآءَ بِلَالٍ بِالصَّلٰوةِ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَجُرُّ اِزَارَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذٰلِكَ اَثْبَتُ ۔

۱۸۹: روایت ہے محمد بن عبداللہ بن زیدؓ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا صبح کو آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر خبر دی ان کو اس خواب کی سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب تو سچ ہے تم ساتھ کھڑے ہو بلالؓ کے کہ وہ بڑے بلند آواز کے ہیں تم سے سو سکھاؤ ان کو جو کہا گیا تم سے اور پکار کر بولیں وہ' کہا راوی نے جب سنی عمر بن خطابؓ نے آواز بلالؓ سے کی نماز کے لئے نکل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی چادر کھینچتے ہوئے اور کہتے تھے اے رسول! اللہ کی قسم ہے اس کی جس نے بھیجا تم کو سچا دین دے کر میں نے بھی ایسا خواب دیکھا ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب تعریف ہے اللہ کو یہی بات پکی ہے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحٰق سے اور وہ پوری ہے اس روایت سے اور بڑی اور بیان کیا قصہ اذان کا دو دو بار اور تکبیر کا ایک بار بولنے کا اور عبداللہ بن زید بیٹے ہیں عبد ربہ کے اور کہا جاتا ہے ان کو بیٹے عبد رب کے اور نہیں پہچانتے

ہم کوئی روایت صحیح ان کی رسول اللہ ﷺ سے مگر یہ ایک حدیث اذان کی اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ان کی بہت حدیثیں ہیں نبی ﷺ سے اور چچا ہیں عباد بن تمیم کے۔

۱۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا نَا قُوْسًا مِثْلَ نَا قُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ ۔

۱۹۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ مسلمان جب آئے مدینہ میں تو جمع ہوتے تھے اور اندازہ کرتے تھے نماز کے وقتوں کا اور کوئی پکارتا نہ تھا نماز کے لئے سو تجویز کی ایک دن اس باب میں تو کہا بعضوں نے بناؤ ایک ناقوس مثل ناقوس نصاریٰ کے اور کہا بعضوں نے بناؤ ایک قرن یہود کے مانند سو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیوں نہیں بھیجتے تم کسی آدمی کو کہ پکارے نماز کے لئے' سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال! کھڑے ہو اور پکار نماز کے لئے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے' صحیح ہے' غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

۱۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْاَذَانِ

باب : بیان میں ترجیع کے اذان میں

اور ترجیع کہتے ہیں شہادتیں کے دوبار کہنے کو ایک بار بلند آواز سے اور دوسری بار آہستہ سے

۱۹۱: عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْعَدَهٗ وَاَلْقٰى عَلَيْهِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مِثْلَ اَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَهٗ اَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْاَذَانَ بِالتَّرْجِيْعِ ۔

۱۹۱: روایت ہے ابی محذورہ سے کہ بٹھلایا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سکھلائی ان کو اذان ایک ایک حرف' کہا ابراہیم نے جیسے ہم اذان دیتے ہیں کہا بشر نے کہا میں نے ابراہیم سے دوبارہ سکھاؤ تو بیان کی انہوں نے اذان ترجیع کے ساتھ۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی محذورہ کی اذان میں صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے مکہ میں اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۱۹۲: عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً وَالْاِ قَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً ۔

۱۹۲: روایت ہے ابی محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سکھائے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں انیس کلمے اور تکبیر میں سترہ کلمے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابی محذورہ کا نام سمرہ بن مغیرہ ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا اذان میں اور مروی ہے کہ ایک ایک بار بولتے تھے تکبیر۔

١٣٨: بَابُ مَاجَاءَ فِی اِفْرَادِ الْاِ قَامَةِ

باب: تکبیر کے ایک ایک بار کہنے کے بیان میں

١٩٣: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَ يُوْتِرَ الْاِقَامَةَ ۔

١٩٣: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا کہ حکم ہوا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہ دو بار کہے اذان کو اور ایک ایک بار کہے تکبیر کو۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حسن کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور تابعین رحمہم اللہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک، شافعی، احمد اور اسحٰق۔ رحمہم اللہ

١٣٩: بَابُ مَاجَاءَ فِی اَنَّ الْاِقَامَةَ مَثْنٰی مَثْنٰی

باب: اس بیان میں کہ اقامت دو دو بار کہنا چاہیے

١٩٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ ۔

١٩٤: روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حکم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ دو دو بار کہی جائے اذان بھی اور اقامت بھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی مروی ہے وکیع سے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبداللہ بن زید نے دیکھا اذان کو خواب میں اور کہا شعبہ نے روایت ہے عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا بیان کیا ہم سے اصحابِ رسول نے کہ عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا اذان کو اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع نہیں کہا بعض علماء نے اذان اور تکبیر دونوں دو دو بار ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور ابن مبارک کا اور اہل کوفہ کا۔

١٤٠: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّرَسُّلِ فِی الْاَذَانِ

باب: اس بیان میں کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کے کہے

١٩٥: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ يَابِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِیْ اَذَانِكَ وَ اِذَا اَقَمْتَ فَاحْدِرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَآءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ ۔

١٩٥: روایت کرتے ہیں جابر کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو اے بلال! جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو کلمے اذان کے اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ فارغ ہو جائے کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور پاخانہ والا پھرنے والا جب داخل ہو قضائے حاجت سے اور نہ کھڑے ہو جب تک مجھے نہ دیکھو۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے یونس بن موسیٰ نے ان سے عبدالمنعم نے مانند روایت مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم جابر کی حدیث کو مگر اسی سند سے یعنی روایت سے عبدالمنعم کی اور یہ اسناد مجہول ہے۔

۱۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِدْخَالِ الْاِصْبَعِ الْاُذُنَ عِنْدَا لْاَذَانِ

۱۹۶ ۔ ۱۹۷: عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ بِلَالاً یُؤَذِّنُ وَیَدُوْرُ وَیُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِیْ اُذُنَیْهِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ لَهٗ حَمْرَ آءَ اُرَاهُ قَالَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَیْنَ یَدَیْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبُطْحَآءِ صَلّٰی اِلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمُرُّبَیْنَ یَدَیْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ سَاقَیْهِ قَالَ سُفْیَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً ۔

باب: اس بیان میں کہ کان میں اُنگلی ڈالنا چاہیے اذان کے وقت

۱۹۶ - ۱۹۷: روایت ہے عون بن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے بلال کواذان دیتے تھے اور پھیرتے تھے منہ اپنا اِدھر اور اُدھر اور دو انگلیاں ان کی دونوں کانوں میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ خیمہ میں تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ کہا راوی نے وہ خیمہ چمڑے کا تھا سو نکلے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے نیزہ لے کر اور گاڑ دیا اس کو میدان میں پھر نماز پڑھی اس طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلتے پھرتے تھے آگے اس نیزے کے کتے اور گدھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر حلہ سرخ تھا گویا میں دیکھ رہا ہوں چمک انکی پنڈلیوں کی کہا سفیان نے میں گمان کرتا ہوں کہ ہوگا وہ چادر یمنی کا۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوجحیفہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مستحب کہتے ہیں انگلیاں رکھنا کانوں میں اذان میں اور کہا بعض علماء نے تکبیر میں بھی انگلیاں رکھیں کانوں میں اور اوزاعی کا یہی قول ہے ابوجحیفہ کا نام وہب سوآئی ہے۔

۱۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّثْوِیْبِ فِی الْفَجْرِ

۱۹۸: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُثَوِّبَنَّ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ۔

باب تثویب کا فجر کی اذان میں اور تثویب کا بیان آگے آتا ہے

۱۹۸: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کرو کسی نماز میں مگر صبح کی نماز میں۔

ف : اور اس باب میں ابی محذورہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابی اسرائیل ملائی کی اور ابواسرائیل نے نہیں سنی یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے اور کہتے ہیں روایت کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو حسن بن عمارہ سے وہ روایت کرتے ہیں حکم بن عتیبہ سے اور نام ابواسرائیل کا اسمٰعیل بن ابی اسحٰق ہے اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں ہے اہلحدیث کے نزدیک اور اختلاف کیا ہے علماء نے تفسیر میں تثویب کے سو کہا بعضوں نے وہ الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور احمد کا اور کہا اسحٰق نے تثویب کے معنی اور ہیں کہ نیا نکالا ہے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے اور وہ یہ ہے کہ جب اذان دے مؤذن اور دیر لگائیں لوگ آنے میں تو کہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں قد قامت الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح اور یہی ہے کہ اسحٰق نے تثویب مکروہ ہے اور نکالا ہے اس کو بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابن مبارک اور احمد نے کہا ہے کہ تثویب وہی الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول صحیح ہے اور اسی کو تثویب بھی کہتے ہیں اور اسی کو اختیار کیا

ہے علماء نے اور مروی ہے عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ایک مسجد میں اور اذان ہو چکی تھی اس میں اور ہم نماز پڑھنا چاہتے تھے اس میں سو تثویب کی مؤذن نے سو نکلے عبداللہ بن عمرو مسجد سے اور کہا مجھ سے نکلو اس بدعتی کے پاس سے اور مکروہ کہا عبداللہ بن عمر نے اس تثویب کو جو نکالی ہے لوگوں نے بعد رسول اللہ ﷺ کے یعنی غیر صبح میں۔

١٤٣: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

باب: اس بیان میں کہ جو اذان کہے وہی تکبیر بولے

١٩٩: عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاصُدَآءٍ قَدْ اَذَّنَ فَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ۔

١٩٩: روایت ہے زیادہ بن الحارث صدائی سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذان دوں میں صبح کی نماز کی پھر اذان دی میں نے سو ارادہ کیا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کی صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زیادہ کی نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے افریقی کے اور افریقی ضعیف ہے اہلحدیث کے نزدیک' ضعیف کہا اس کو یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی میں تو نہیں لکھتا کہا اور دیکھا میں نے محمد بن اسمٰعیل کو کہ ان کو قوی کرتے ہیں اور کہتے تھے وہ مقارب الحدیث ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

١٤٤: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ

باب: اس بیان میں کہ اذان دینا بے وضو مکروہ[1] ہے

٢٠٠ - ٢٠١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ۔

٢٠٠ - ٢٠١: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ اذان دے مگر جس کا وضو ہو۔

ف: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے عبداللہ بن وہب سے اس نے یونس سے اس نے ابن شہاب سے کہا کہ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نہ اذان دے مگر جس کا وضو ہو کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے اور نہیں مرفوع کیا ابن وہب نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اور یہی صحیح تر ہے روایت سے ولید بن مسلم کی اور زہری کو سماع نہیں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اختلاف کیا اہل علم نے بے وضو اذان دینے میں سو مکروہ کہا بعض نے اور یہی قول ہے شافعی کا اور اسحٰق کا اور جائز کہا سفیان اور ابن مبارک اور احمد نے۔

---

[1] اذان باوضو ہی کہنی چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((لَا يُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ)) اذان والا وضو کرے۔ [بلوغ]
(حافظ)

١٤٥: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ اَحَقُّ بِالْاِقَامَةِ

باب: اس بیان میں کہ تکبیر امام کے اختیار میں ہے یعنی جب وہ حاضر ہوتب کہی جائے

٢٠٢: جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيْمُ حَتّٰى اِذَا رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ۔

٢٠٢: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیر کرتا اور تکبیر نہ کہتا جب دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلے' تکبیر کہتا نماز کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے اور حدیث سماک کی نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ مؤذن کو اختیار ہے اذان کا اور امام کو اختیار ہے تکبیر کا۔

١٤٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَذَانِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے اذان دینے کے بیان میں

٢٠٣: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

٢٠٣: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال تو رات سے اذان دیتے ہیں سو تم کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سنو اذان ام مکتوم کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور انیسہ اور انس اور ابی ذر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے رات سے اذان دینے میں سو کہا بعضوں نے اگر رات سے دے دے تو کافی ہے اور دوبارہ دینا ضرور نہیں اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعضوں نے جب اذان دے رات سے تو دوبارہ کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی رات سے تو حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکار دیں کہ بندہ سو گیا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلال رضی اللہ عنہ تو اذان دیتے ہیں رات سے سو کھاتے پیتے رہو جب تک اذان دیں ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبدالعزیز بن ابی رداد نے نافع سے کہ اذان دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے رات سے تو حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اذان دینے کا اور یہ صحیح نہیں اس لئے کہ نافع کو عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور سماع نہیں اور نافع کی روایت ان سے منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا اسی حدیث کا اور صحیح روایت عبیداللہ بن عمر کی ہے اور اکثر راویوں نے ذکر کیا ہے نافع سے بواسطہ ابن عمر کے اور زہری نے بواسطہ سالم کے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں رات سے آخر حدیث تک کہا ابوعیسیٰ نے اور اگر ہو حدیث حماد کی صحیح تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ ہوں گے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں رات سے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث میں حکم دیتے ہیں زمانہ آئندہ کے لئے کہ فرمایا بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں رات سے اور اگر حکم دیتے دوبارہ اذان کہنے کا جب اذان دی تھی انہوں نے رات سے تو یہ کیوں فرماتے کہ بلال اذان دیا کرتے ہیں رات سے کہا علی ابن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی ایوب سے بواسطہ نافع کے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر محفوظ ہے اور خطا کی اس میں حماد بن سلمہ نے۔

۱۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ

باب: اس بیان میں کہ بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

۲۰۴: عَنْ اَبِی الشَّعْثَآءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ۔

۲۰۴: روایت ہے ابی الشعثاء سے کہا نکلا ایک مرد مسجد سے عصر کی اذان کے بعد سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص سے تو نے بے شک نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں عثمان سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نہ نکلے کوئی مسجد سے بعد اذان کے بغیر عذر کے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی امر ضروری ہو اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہا انہوں نے کہ نکلنا جائز ہے جب تک تکبیر شروع نہ ہو کہا ابو عیسیٰ نے نکلنا ہمارے نزدیک اسی کو ہے جسے عذر ہو اور نام ابو الشعثاء کا سلیم بن اسود ہے اور وہ باپ ہیں اشعث ابن ابی الشعثاء کے اور روایت کی ہے اشعث نے یہ حدیث اپنے باپ سے۔

۱۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کی اذان کے بیان میں

۲۰۵: عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ فَقَالَ لَنَا اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُ كُمَا۔

۲۰۵: روایت ہے مالک بن حویرث سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ سو فرمایا مجھ سے جب سفر کرو تم دونوں تو اذان کہو اور تکبیر کہو اور امامت کرے تم میں کا بڑا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مختار ہے اذان سفر میں اور کہا بعضوں نے کافی ہے تکبیر بھی اذان کو اس کے لئے ہے جو جمع کرے آدمیوں کو اور قولِ اوّل زیادہ صحیح ہے یعنی بہر حال سفر میں اذان دینی چاہیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۱۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْاَذَانِ

باب: اذان کی فضیلت کے بیان میں

۲۰۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهٗ بَرَآءَةٌ مِنَ النَّارِ۔

۲۰۶: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اذان دے سات برس ثواب کی نیت سے یعنی دنیا میں اُجرت نہ لے لکھی جائے گی اس کے لئے نجات دوزخ سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود سے اور ثوبان اور معاویہ اور انس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابی سعید سے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابو تمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح ہے اور ابو حمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے اور جابر بن یزید جعفی کو ضعیف کہا ہے چھوڑ دی ان سے روایت لینا یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ابو عیسیٰ نے سنا ہے میں نے

جارود سے کہ کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے اگر نہ ہوتے جابر جعفی تو بغیر حدیث کے رہ جاتے اہل کوفہ اور اگر نہ ہوتے حماد تو بغیر فقہ کے رہ جاتے اہل کوفہ۔

۱۵۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

باب: اس بیان میں کہ امام ضامن اور متکفل ہے مقتدیوں کی نماز کا کہ اٹھاتا ہے قراءت وغیرہ کو اور مؤذن امانت دار ہے کہ محافظت کرتا ہے اوقاتِ صلوۃ اور صیام کی

۲۰۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ۔

۲۰۷: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت رکھنے والا ہے یا اللہ! ہدایت پر رکھ اماموں کو اور بخش دے مؤذنوں کو۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا اور سہل اور عقبہ بن عامر سے اور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے سفیان ثوری اور حفص بن غیاث اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور انہوں نے صالح سے انہوں نے بواسطہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہ کہا حدیث پہنچی مجھے ابی صالح سے ان کو ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا نافع بن سلیمان نے محمد بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کو کہا ابوعیسیٰ نے اور سنا میں نے ابا زرعہ سے کہ فرماتے تھے حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ صحیح ہے حدیث سے ابی صالح کی جو مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے' کہا ابوعیسیٰ نے کہ سنا میں نے محمد سے حدیث ابی صالح کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ صحیح ہے اور مذکور ہے علی بن مدینی سے کہ ان کے نزدیک ثابت نہیں حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نہ حدیث ابی صالح کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس باب میں۔

۱۵۱: بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

باب: بیان میں اس چیز کے کہ کیا کہے جب اذان دیوے مؤذن

۲۰۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

۲۰۸: روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان تو کہو مانند اس کے جیسا کہتا ہے مؤذن۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابی رافع اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمرو اور عبیداللہ بن ربیعہ اور عائشہ اور معاذ بن انس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے کہا' ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا معمر نے اور کئی لوگوں نے مثل حدیث مالک کے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن ابی اسحٰق نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن المسیّب سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے۔

١٥٢: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّاْخُذَالْمُؤَذِّنُ عَلَى الْاَذَانِ اَجْرًا

اس باب میں یہ بیان ہے کہ اذان پر مؤذن کو مزدوری لینا حرام ہے

۲۰۹ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اِنَّ مِنْ اٰخِرِمَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَايَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا۔

۲۰۹ : روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہا انہوں نے اخیر وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ کو یہی تھی کہ مقرر کروں ایک مؤذن کو جو مزدوری نہ لیتا ہوا پنی اذان پر۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ برا جانتے ہیں مزدوری لینا اذان پر مستحب ہے مؤذن کو کہ ثواب آخرت کے لئے اذان دی۔

١٥٣: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: ان دُعاؤں کا جو پڑھی جاتی ہیں جب اذان دیوے مؤذن

۲۱۰: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ۔

۲۱۰: روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے جو کہے جب سنے اذان کو مؤذن سے جب اذان دیتا ہوا نا اشہد سے آخر تک یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اور محمدؐ بندے اسکے ہیں اور بھیجے ہوئے اسکے راضی ہوا میں اللہ کی ربوبیت سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمدؐ کی رسالت سے تو بخش دیتا ہے خدائے تعالیٰ گناہ اسکے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث بن سعد کی حکیم بن عبداللہ بن قیس سے۔

١٥٤: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

۲۱۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدِ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۱۱: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہے جب سنے اذان اللھم سے وعدتہ تک تو واجب ہو جاتی ہے اس کے لئے شفاعت قیامت کے دن اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ! پروردگار اس پوری پکار کے اور مضبوط نماز کے دے محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا کھڑا کر اس کو مقام محمود میں جس کا وعدہ کیا تو نے ان سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے روایت ہے محمد بن منکدر کے نہیں جانتے ہم کہ روایت کیا ہو کسی نے اس کو منکدر سے مگر شعیب بن ابی حمزہ نے۔

١٥٥:بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَنَّ الدُّعَاءَ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

اس بیان میں کہ دعا کبھی نہیں پھیری جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں

۲۱۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔

۲۱۲: روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا کبھی پھیری نہیں جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان یعنی ضرور قبول ہو جاتی ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور روایت کیا اس کو ابواسحٰق ہمدانی نے یزید بن ابی مریم سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے مثل روایت مذکور کے۔

١٥٦:بَابُ مَاجَاءَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ

باب: اس بیان میں کہ کتنی نمازیں فرض کی ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر

۲۱۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِيَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهٗ لَايُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ۔

۲۱۳: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرض ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں پھر گھٹتی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی کہ اے محمد! نہیں بدلتی میرے نزدیک بات اور تم کو ان پانچ کا ثواب پچاس کے برابر ہے۔

ف: اور اس باب میں عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبیداللہ اور ابی قتادہ اور ابی ذر اور مالک بن صعصعہ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

١٥٧:بَابٌ فِيْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب: فضیلت میں نماز پنجگانہ کے

۲۱۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ۔

۲۱۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ کفارہ ہیں بیچ کے گناہوں کا جب تک نہ مرتکب ہو کبیرہ گناہوں کا یعنی ایک نماز سے دوسری نماز کفارہ ہے صغیر گناہوں کا اور جمعہ بھی جمعہ تک۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور حنظلہ اُسیدی سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

١٥٨:بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب: فضیلت جماعت کے

۲۱۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۲۱۵: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰی صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَةً۔

علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلے مرد کی نماز سے ستائیس درجے۔

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابوسعید اور ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے، صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت رکھتی ہے نماز جماعت کی مرد کے اکیلی نماز پر ستائیس درجے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہی کہا ہے کہ پچیس درجے مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے روایت کیا ستائیس درجے۔

۲۱۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الصَّلٰوةَ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِیْنَ جُزْءًا۔

۲۱۶: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی جماعت سے زیادہ ہوتی ہے یعنی فضیلت میں اوپر اکیلے نماز اس کے پچیس درجے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْمَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَا یُجِیْبُ

باب: اس برائی میں جواذان سنے اور حاضر نہ ہو جماعت میں

۲۱۷ ۔ ۲۱۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْیَتِیْ اَنْ یَجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی اَقْوَامٍ لَا یَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ۔

۲۱۷ ۔ ۲۱۸: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں اپنے جوانوں کو کہ جمع کریں بوجھے لکڑیوں کے پھر حکم کروں میں نماز کی تکبیر کہی جائے پھر جلا دوں گھر ان کے جو حاضر نہیں ہوئے نماز میں۔

ف : اور اس باب میں ابن مسعود سے اور ابی الدرداء سے اور ابن عباس اور معاذ بن انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ جواذان سنے اور جماعت میں نہ آئے اس کی نماز ہی درست نہیں اور کہا ہے بعض نے یہ بر سبیل تغلیظ اور ڈرانے کے ہے اور کسی کو رخصت نہیں ترکِ جماعت کی مگر جب عذر ہو کہا مجاہد نے سوال کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جو شخص دن کو روزے رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہے تو جواب دیا کہ وہ دوزخی ہے۔ روایت کی ہم سے یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہناد نے ان سے محاربی نے ان سے لیث نے ان سے مجاہد نے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نہ حاضر ہو جماعت اور جمعہ میں براہِ انکار اور تکبّر یا جماعت کو حقیر سمجھ کر اور سستی کر کے، اس کے لئے یہ وعید ہے۔

۱۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَحْدَهٗ ثُمَّ یُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

باب: اس شخص کے بیان میں جو اکیلا نماز پڑھ چکا اور پھر پائے جماعت

۲۱۹: جَابِرُ بْنُ یَزِیْدَ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

۲۱۹: روایت ہے جابر بن یزید بن اسود سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے

شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ انْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْئَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَآئِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔

باپ سے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں سو پڑھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پھر جب ہوگئی نماز پھرے ہماری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو وہیں دیکھا دو آدمیوں کو قوم کے پیچھے کہ نماز نہ پڑھی تھی انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میرے پاس لاؤ سو لائے انہیں حضرت ﷺ کے پاس اور پھڑکتی تھیں ان کی گردن کی رگیں خوف سے۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے کس نے روکا تم کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے؟ سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہؐ! ہم نماز پڑھ چکے تھے اپنی منزلوں میں آپ ﷺ نے فرمایا ایسا مت کرو جب پڑھ بھی چکے ہو تم اپنی منزلوں میں اور پھر آؤ مسجد جماعت میں سو پڑھ لیا کرو جماعت کے ساتھ کہ وہ نفل ہو جائے گی تمہارے لئے۔

ف :اور اس باب میں روایت ہے مِحجن[1] اور یزید بن عامر سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث یزید بن اسود کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء میں اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ سب کہتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھ چکا ہوا کیلا اور پھر پائے جماعت دوبارہ پڑھ لے اور کہتے ہیں مغرب کی نماز اگر پڑھ چکا ہے اور پھر ملا جماعت سے تو ملا لے اس میں ایک رکعت کہ جفت ہو جائے اور جو نماز اس نے اکیلے پڑھی وہی فرض ہے ان کے نزدیک۔

۱۶۱ :بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِيْ مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ مَرَّةً

باب : دوسری جماعت کا جس مسجد میں ایک جماعت ہو چکی ہو

۲۲۰: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰى مَعَهٗ۔

۲۲۰: روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ آیا ایک شخص اور نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کون تجارت کرتا ہے اس شخص کے ساتھ یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جائے تو جماعت کا ثواب دونوں پائیں سو کھڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑھ لی اس کے ساتھ۔

ف :اور اس باب میں ابی امامہ اور ابی موسیٰ اور حکم بن عمیر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دوبارہ جماعت کرنے میں اس مسجد میں جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء کہتے ہیں جب ایک جماعت ہو چکی تو پھر جدا جدا پڑھ لیں اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی کا کہ مختار ہے ان کے نزدیک کہ پھر جماعت نہ کریں اور الگ الگ پڑھ لیں۔

---

[1] مِحجن بکسر میم اور بعد اس کے جیم منبر کے وزن پر نام ہے راوی کا۔۱۲

١٦٢ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْعِشَآءِ وَالْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ

باب : بیان میں فضیلت عشاء اور فجر کی جماعت کے ساتھ

٢٢١ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَالْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ۔

٢٢١ : روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا عشاء کی جماعت میں اس کو ثواب ہے آدھی رات جاگنے کا اور جس نے نماز پڑھی عشاء اور فجر کی جماعت میں اس کو ثواب ہے مانند ساری رات جاگنے کے اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور انس اور عمارہ بن ابی رویبہ اور جندب اور ابی بن کعب اور ابو موسیٰ اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

٢٢٢ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔

٢٢٢ : روایت ہے جندب بن سفیان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی صبح کی نماز پس وہ اللہ کی پناہ[1] میں ہے تو نہ توڑو پناہ اللہ کی۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے، روایت کیا اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عثمان سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ عثمان مرفوعاً بھی۔

٢٢٣ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِى الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّآمِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

٢٢٣ : روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دو چلنے والوں کو اندھیروں میں مسجدوں کی طرف پورے نور کی قیامت کے دن میں۔ ف : یہ حدیث غریب ہے۔

١٦٣ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

باب : پہلی صف کی فضیلت کے بیان میں

٢٢٤ ۔ ٢٢٥ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا۔

٢٢٤ - ٢٢٥ : روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بہتر مردوں کی صفوں میں پہلی صف ہے اور سب سے بدتر آخر صف اور سب سے بہتر عورتوں کی صفوں میں اخیر صف ہے اور سب سے بدتر پہلی صف ہے۔

ف : اور اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی اور عائشہ اور عرباض بن ساریہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ مغفرت مانگتے تھے صف اوّل کے لئے تین بار اور دوسری صف کے لئے ایک بار اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر آدمی جانتے جو ثواب ہے اذان میں اور صف اوّل میں پھر نہ پا سکتے

---

[1] یعنی ایذاء نہ دو اس کو۔١٢

بغیر اس کے کہ قرعہ ڈالیں' تو بے شک قرعہ ڈالتے' روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحٰق بن موسیٰ الانصاری نے ان سے معن نے ان سے مالک نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُوپر کی حدیث کے۔

١٦٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ

باب: صفوں کے سیدھا کرنے کے بیان میں

٢٢٦ ـ ٢٢٧: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَاٰى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهٗ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

٢٢٦ ـ ٢٢٧: روایت ہے نعمان بن بشیر سے فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے ہماری صفوں کو سو نکلے ایک دن تو دیکھا ایک مرد کو آگے بڑھا ہوا ہے سینہ اس کا قوم سے سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو تم صفوں اپنی کو اور نہیں تو پھوٹ ڈال دے گا اللہ تمہارے دِلوں میں۔

ف: اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبداللہ اور انس اور ابی ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے پورا کرنے میں داخل ہے سیدھا کرنا صفوں کا اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ مقرر کرتے تھے ایک آدمی صفوں کے سیدھا کرنے کے لئے اور تکبیر اولیٰ نہ کہتے جب تک خبر نہ ہوتی کہ صفیں سیدھی ہو گئیں اور روایت ہے علی اور عثمان سے کہ وہ دونوں بھی یہی کام کرتے اور کہتے برابر ہو جاؤ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے آگے بڑھ اے فلانے پیچھے ہٹ اے فلانے۔

١٦٥: بَابُ مَاجَاءَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُوْلُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

باب: اس بیان کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کریں مجھ سے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے

٢٢٨: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُوْلُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔

٢٢٨: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کریں مجھ سے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے پھر جو ان کے قریب ہوں سمجھ میں پھر جو ان کے قریب ہوں سمجھ میں اور نہ آگے پیچھے ہو کہ پھوٹ پڑ جائے گی تمہارے دِلوں میں اور بچو تم بک بک سے بازاروں کی۔

ف: مترجم کہتا ہے یعنی عقلمند لوگ صف اوّل میں رہا کریں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو یاد رکھیں اور وقت ضرورت کے نماز میں خلیفہ ہو سکیں اور آگے پیچھے نہ ہو یعنی صفوں کو برابر رکھو نہیں تو بدن کا اختلاف دِلوں کو مختلف کر دیتا ہے اور بازار کی بک بک یہ کہ زائد باتیں مسجد میں نہ کرو اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابی مسعود اور ابی سعید اور براء اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دوست رکھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریب رہنا مہاجرین اور انصار کا تا کہ مسائل یاد رکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالد حذاء[1] وہ خالد بن مہران ہیں کنیت ان کی ابوالمنازل ہے' سنا میں نے بخاری سے

---

[1] حذّا: مترجم نسخہ میں سہو کتابت کی وجہ سے یہاں پر خداء لکھا ہوا تھا لیکن حقیقت میں حذا ہے یعنی جوتی بنانے والا۔ (حافظ)

فرماتے تھے کہ خالد حذا نے کبھی نہیں بنائی کوئی جوتی مگر وہ بیٹھا کرتے تھے جوتی بنانے والے کے پاس سو منسوب ہو گئے ان کی طرف اور حذا کہتے ہیں جوتی بنانے والے کو اور ابو معشر کا نام زیاد ابن کلیب ہے۔

١٦٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِيْ

باب: اس بیان میں کہ صف باندھنا دروں میں مکروہ ہے

٢٢٩: عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ اَمِيْرٍ مِنَ الْاُمَرَآءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۲۹: روایت ہے عبدالحمید بن محمود سے کہا نماز پڑھی ہم نے پیچھے ایک حاکم کے حاکموں سے سو مجبور کیا ہم کو لوگوں نے تو نماز پڑھی ہم نے دو ستونوں کے بیچ میں پھر جب پڑھ چکے فرمایا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم پرہیز کیا کرتے تھے دروں[1] میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے قرہ بن ایاس مزنی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے اور مکروہ رکھا ہے ایک قوم علماء نے صف باندھنا دروں میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور جائز رکھا ہے ایک قوم علماء نے۔

١٦٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ

باب: صف کے پیچھے اکیلا کھڑے ہونے کے بیان میں

٢٣٠: عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ اَخَذَ زِيَادُ ابْنُ اَبِي الْجَعْدِ بِيَدِيْ وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِيْ عَلٰى شَيْخٍ يُقَالُ لَهٗ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِيْ هٰذَا الشَّيْخُ اَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔

۲۳۰: روایت ہے بلال بن یساف سے کہا پکڑا زیادہ بن ابی الجعد نے ہاتھ میرا اور میں رقہ میں تھا کہ نام ایک مقام کا ہے لے گئے مجھ کو ایک شیخ کے پاس کہ کہتے تھے ان کو وابصہ بن معبد اور تھے قبیلہ بنی اسد سے پس کہا زیاد نے روایت کی مجھ سے اس شخص نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے اور شیخ سنتے تھے، سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر پڑھے نماز۔

ف: اور اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث وابصہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اکیلے نماز پڑھنا پیچھے صف کے اور بولے دوبارہ پڑھے جس نے پڑھی ہو صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہا ایک قوم نے اہل علم سے کافی ہے اس کو اگر پڑھ لی اس نے اکیلے صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی رحمہ اللہ کا اور مذہب ہے ایک قوم کا اہل کوفہ سے اوپر حدیث وابصہ بن معبد کے کہ کہتے ہیں جس نے اکیلے نماز پڑھی صف کے پیچھے تو اعادہ کرے انہیں میں ہے حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلیٰ اور وکیع اور روایت کی ہے حدیث حصین کی بلال بن یساف سے کئی لوگوں نے مثل روایت ابی الاحوص کے زیادہ بن ابی الجعد سے مروی ہے وابصہ سے اور حدیث حصین سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے پایا ہے وابصہ کو پس اختلاف کیا ہے اہلحدیث نے سو بعضوں نے کہا حدیث عمرو بن مرہ کی

[1] درّوں......: دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ یا بمعنی گھاٹی۔ (حافظ)

ہلال بن یوسف سے جو مروی ہے عمرو بن راشد سے وہ روایت کرتے ہیں وابصہ سے صحیح تر ہے اور کہا بعضوں نے حدیث حصین کی ہلال بن یساف سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد بن ابی الجعد سے وہ وابسہ بن معبد سے صحیح تر ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ نزدیک میرے زیادہ صحیح ہے روایت سے عمرو بن مرہ کی اس واسطے کہ مروی ہیں بہت حدیثیں ہلال بن یساف سے وہ زیاد بن ابی الجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے زیاد بن ابی الجعد نے ان سے وابصہ نے کہا وابصہ نے بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہلال بن یساف نے ان سے عمرو بن راشد نے ان سے وابصہ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے سو حکم کیا آنحضرت ﷺ نے اس کو دوبارہ پڑھنے کا۔ کہا عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جب کوئی نماز پڑھے صف کے پیچھے اکیلا تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

۱٦٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ وَمَعَهُ رَجُلٌ

باب: اس بیان میں جو نماز پڑھے اور ایک آدمی اس کے ساتھ ہو

۲۳۱۔۲۳۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِيْ مِنْ وَرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

۲۳۱۔۲۳۲: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات سو کھڑا ہوا میں ان کی بائیں طرف سو پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میرا اور کھینچ لیا مجھ کو داھنی طرف۔

ف: اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ سے جو ان کے بعد تھے کہتے ہیں جب مقتدی اکیلا ہو تو داھنی طرف امام کے کھڑا ہو۔

۱٦٩: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ مَعَ الرَّجُلَيْنِ

باب: اس شخص کے بیان میں جو دو شخصوں کی امامت کرے

۲۳۳: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا۔

۲۳۳: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوں ہم تین اشخاص تو آگے بڑھ جائے ایک ہم میں کا۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب ہوں تین آدمی تو دو پیچھے کھڑے ہوں امام کے، روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے امامت کی علقمہ اور اسود کی سو کھڑا کیا ایک کو داہنے اور دوسرے کو بائیں اور روایت کیا اس بات کو نبی ﷺ سے اور کلام کیا بعض لوگوں نے اسمٰعیل بن مسلم میں کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں۔

۱۷۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رِجَالٌ وَنِسَآءٌ

باب: بیان میں اس کے کہ جو امامت کرے بہت مردوں اور عورتوں کی

۲۳۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِالْمَآءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَيْهِ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

۲۳۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ان کی دادی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کھانے کی کہ پکایا تھا سو کھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کھڑے ہو نماز پڑھیں ہم تمہارے ساتھ کہا انسؓ نے لے کر کھڑا ہوا میں ایک بوریا اپنا کہ کالا ہو گیا تھا بہت رہنے سے دھویا میں نے اس کو پانی سے سو کھڑے ہوئے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صف باندھی اس پر میں نے اور یتیم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور بڑی بی نے ہمارے پیچھے تو نماز پڑھی دو رکعت پھر پھرے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا' کہتے ہیں جب امام کے ساتھ ایک مرد ایک عورت کھڑے ہوں تو مرد امام کی داھنی طرف اور عورت دونوں کے پیچھے اور حجت پکڑی ہے بعضے لوگوں نے اس حدیث سے کہ جب ہو اکیلا صف کے پیچھے تو نماز اس کی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکا جو انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس کی نماز کچھ حساب میں نہیں تو انس رضی اللہ عنہ گویا اکیلے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور یہ بات نہیں اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا کیا یتیم کو انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو معتبر سمجھا یتیم کی نماز کو اور اگر معتبر نہ جانتے تو انس رضی اللہ عنہ کو داھنی طرف کھڑا کرتے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں پڑھی نفل تھے کہ برکت کے لئے پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے[1]۔

۱۷۱: بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

باب: اس بیان میں کہ امامت کا مستحق کون شخص ہے اور امامت کس کی بہتر ہے؟

۲۳۵: عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَآءً

۲۳۵: روایت ہے اوس بن ضمعج سے کہا سنا میں نے ابا مسعود انصاری سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہؐ نے امامت کرے قوم کی جو سب سے زیادہ پڑھتا ہوں کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور اگر قراءت میں برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ جانتا ہوں سنت یعنی حدیث پھر اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو پھر اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جس کا سن بڑا ہو اور مقتدی نہ بنایا جائے مرد اپنی حکومت کی جگہ میں یعنی جو شخص کہیں حکومت

[1] مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جماعت نفل میں بھی جائز ہے اور خصوصیت رمضان کی بھی نہیں کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہے اور چلپی نے شرح وقایہ کے حاشیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

اَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

رکھتا ہو یا اپنے گھر میں ہو تو دوسرا شخص اس کی امامت نہ کرے اور نہ بیٹھے کوئی کسی کی مسند اور عزت کی جگہ میں اس کے گھر میں مگر اسکے حکم سے۔

ف: اور محمود نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابن نمیر نے اکبرہم کے عوض اقدمہم سنا کہا اور مطلب دونوں کا ایک ہے اور اس باب میں ابی سعید اور انس بن مالک اور مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں مستحق امامت کا وہی ہے جو قرآن خوب جانتا ہو اور حدیث سے خوب واقف ہو اور کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا اور کہا بعضوں نے جب اجازت دے صاحب خانہ امامت کرے اور فرمایا احمد بن حنبل نے کہ یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقتدی نہ بنایا جائے کوئی آدمی اپنے گھر میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص اس کی مسند پر مگر اس کی اجازت سے تو یقین رکھتا ہوں میں کہ جب اجازت دی اس نے تو جائز ہوگئی دونوں باتیں یعنی امامت اور بیٹھنا کسی میں مضائقہ نہیں۔

۱۷۲: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

باب: اس بیان میں کہ جب امامت کرے کوئی تم میں کا تو تخفیف کرے قراءت میں

۲۳۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرُ وَالضَّعِيْفُ وَالْمَرِيْضُ فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ۔

۲۳۶: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امامت کرے تم میں کا آدمیوں کی تو تخفیف کرے قراءت میں کہ اس میں چھوٹا بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور ضعیف اور بیمار بھی اور جب پڑھے اکیلا تو جیسے چاہے پڑھے۔

ف: اور اس باب میں عدی بن حاتم اور انس اور جابر بن سمرہ اور مالک بن عبداللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ دراز نہ کرے امام نماز کو خوف مشقت سے بنظر ضعیف اور بوڑھے اور مریض کے اور ابو الزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے اور اعرج عبدالرحمٰن بن ہرمز مدنی ہیں کنیت ان کی ابوداؤد ہے۔

۲۳۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِيْ تَمَامٍ۔

۲۳۷: روایت ہے انس سے کہا رسول اللہ سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھنے والے تھے اور بہت پوری یعنی حالت امامت میں نبی قراءت تھوڑی کرتے مگر رکوع وسجدہ بخوبی تمام ہوتا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَحْرِيْمِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِيْلِهَا

باب: بیان میں تحریم نماز اور تحلیل اس کی کے

۲۳۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ

۲۳۸: روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر اور تحلیل اس کی سلام پھیرنا

وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَلَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُوْرَةٍ فِيْ فَرِيْضَةٍ اَوْ غَيْرِهَا۔

ہے اور اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے الحمد اور سورۃ فرض نماز ہو یا سوا اس کے۔

ف : اس باب میں علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور حدیث علی بن ابی طالب کی بہت عمدہ ہے اسناد کی رُو سے اور زیادہ صحیح ہے۔ ابی سعید کی حدیث سے اور لکھ چکے ہم اس حدیث کو کتاب الوضو میں اور اسی پر عمل ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور جو ان کے بعد تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا کہ تحریم نماز کی تکبیر ہے اور آدمی داخل نہیں ہوتا نماز میں مگر تکبیر سے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے ابوبکر محمد بن ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے فرماتے تھے اگر شروع کرے آدمی نوّے ناموں سے اللہ کے نماز کو اور تکبیر نہ کہے تو جائز نہ ہوگی اور اگر حدث کرے سلام سے پہلے تو حکم کرتا ہوں میں کہ وضو کرے پھر پھرے اپنے مکان کی طرف اور سلام پھیرے اور نماز اس کی اپنے حال پر ہے یعنی اس میں کچھ خلل نہیں آیا اور نام ابونضرہ کا منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ [1]

۱۷۴: بَابُ فِيْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ

باب: بیان میں اُنگلیاں کھلی رکھنے کے تکبیر اولیٰ کے وقت

۲۳۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ۔

۲۳۹: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر اولیٰ کہتے نماز کی خوب کھلی رکھتے انگلیاں اپنی۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے کتنے لوگوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمعان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے لگتے بلند کرتے دونوں ہاتھ خوب کھینچ کر اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی روایت کے اور خطا کی ابن یمان نے اس روایت میں۔

۲۴۰: عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

۲۴۰: روایت ہے سعید بن سمعان سے کہا سنا میں نے ابا ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو اٹھاتے دونوں ہاتھ خوب کھول کر۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے کہا عبداللہ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اور یحییٰ بن یمان کی حدیث میں خطاء ہے۔

۱۷۵: بَابُ فِيْ فَضْلِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى

باب: تکبیر اولیٰ کی فضیلت میں

---

[1] **مترجم** : کہتا ہے تکبیر اولیٰ کو نماز کی تحریم فرمایا یعنی اس سے کھانا پینا اور سب مفسدات نماز حرام ہو جاتے ہیں اور تحریم کے معنی ہیں حرام کرنا کسی چیز کا، سلام کو تحلیل فرمایا کہ اس سے وہ سب کام حلال ہو جاتے ہیں اور تحلیل کے معنی حلال کرنا ہے۔

۲۴۱ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَآءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ ۔

۲۴۱: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نماز پڑھی چالیس دن جماعت سے خالص اللہ کے واسطے کہ پاتا رہا تکبیر اولیٰ لکھی جائیں اس کے لئے دو نجاتیں ایک نجات دوزخ سے دوسری نفاق سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے مروی ہے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی اور ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر جو کہ روایت کیا سلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے اور مروی ہے یہ حبیب بن ابی حبیب بجلی سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہیں کا قول روایت کیا ہم سے ہناد نے وکیع سے انہوں نے خالد طہمان سے انہوں نے حبیب بن ابی حبیب بجلی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قول انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا اور نہیں مرفوع کیا اس کو اور روایت کیا اسمٰعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور مرسل ہے یعنی بیچ میں ایک راوی چھوٹ گیا ہے کہ عمارہ بن غزیہ نے نہیں پایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو۔

۱۷۶ :بَابُ مَايَقُوْلُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ

باب: افتتاحِ نماز کی دُعاؤں کا

۲۴۲ :عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوۃِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ۔

۲۴۲: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو تکبیر کہتے پھر کہتے سبحانک سے غیرک تک اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے تو اللہ سب تعریف تجھی کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے پھر کہتے اللہ اکبر کبیراً یعنی اللہ بہت بڑا ہے نہایت بڑائی والا' پھر کہتے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والے جاننے والے کے ساتھ شیطان راندہ ہوئے سے اس کے وسواس اور تکبر اور سحر سے۔

ف :اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی زیادہ مشہور ہے اس باب میں اور تمسک کیا ہے ایک قوم نے اہل علم سے اس حدیث سے اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ))اور معنی ان کلمات کے ابھی اوپر گزرے اور ایسا ہی مروی ہے عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا تابعین وغیرہ سے اور کلام کیا ہے اسناد میں حدیث ابی سعید کے اور یحییٰ بن سعید کلام کرتے تھے علی بن علی میں اور احمد کہتے تھے یہ حدیث صحیح نہیں۔

۲۴۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا

۲۴۳: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا انہوں نے

افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتے نماز تو پڑھتے سبحانک سے آخر تک یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھ کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں مانتے مگر اسی سند اور اور کلام کیا گیا ہے حارثہ کے حافظہ میں اور ابوالرجال کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

۱۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْکِ الْجَھْرِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ترکِ جہر میں

۲۴۴: عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ اَقُوْلُ ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ فَقَالَ لِیْ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ اِیَّاکَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْغَضَ اِلَیْہِ الْحَدَثُ فِی الْاِسْلَامِ یَعْنِیْ مِنْہُ وَقَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْھُمْ یَقُوْلُھَا فَلَا تَقُلْھَا اِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ فَقُلِ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾۔

۲۴۴: روایت ہے عبداللہ بن مغفل کے بیٹے سے کہا سنا میرے باپ نے مجھ کو نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتے سو فرمایا اے بیٹے یہ تو نئی بات نکلی ہے اور بہت بچ تو نئی بات سے اور کہا ابن عبداللہ نے میں نے کسی کو نہیں دیکھا دشمن نئی بات نکالنے کا اسلام میں ان سے زیادہ اصحابِ رسولؐ میں اور کہا ان کے باپ نے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ کے ساتھ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ سو نہیں سنا میں نے ان میں سے کسی کو کہ پڑھتے ہوں بسم اللہ آواز سے تو بھی نہ پڑھ بلکہ جب نماز پڑھے تو شروع کر قراءت کو الحمد للہ رب العالمین سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا' انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم وغیرہ اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کہ تجویز نہیں کرتے زور سے پڑھنا بسم اللہ کا اور کہتے ہیں چپکے سے پڑھ لے اپنے دِل میں۔

۱۷۸: بَابُ مَنْ رَاَی الْجَھْرَ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب: بسم اللہ کے جہر میں

۲۴۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَہٗ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

۲۴۵: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو یعنی قراءت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے نہیں اسناد اس کی خوب قوی اور قائل ہوئے ہیں اس کے کئی علماء صحابہ سے ان میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے تجویز کرتے ہیں پکار کر بسم اللہ پڑھنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور اسمٰعیل بن حماد اور وہ سلیمان کے بیٹے ہیں اور ابوخالد والبی کا نام ہرمز ہے اور وہ کوفی ہیں۔

۱۷۹: بَابُ فِيْ اِفْتِتَاحِ الْقِرَاْءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

باب: قراءت شروع کرنے کا الحمد للہ رب العالمین سے

۲۴۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاْءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

۲۴۶: روایت ہے انس سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب شروع کرتے قراءت الحمد للہ رب العالمین سے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور اسی پر عمل تھا علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد تھے سب شروع کرتے تھے قراءت الحمد للہ رب العالمین سے اس طرح پر ہے کہ قراءت سورۃ فاتحہ اور سورتوں سے پہلے ہوتی ہے نہ یہ کہ وہ لوگ زور سے نہ پڑھتے ہوں اور شافعی ہمیشہ شروع کرتے تھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ پکار کر پڑھے بسم اللہ جب پکار کر کرے قراءت۔

۱۸۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بیان میں کہ نماز نہیں ہوتی بغیر فاتحہ الکتاب کے

۲۴۷: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۲۴۷: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا جیسے عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین وغیرہ ہیں کہتے ہیں کہ نہیں درست ہوتی نماز بغیر فاتحۃ الکتاب کے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۸۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّاْمِيْنِ

باب: آمین کے بیان میں

۲۴۸: عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَاَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ وَقَالَ اٰمِيْنَ وَمَدَّبِهَا صَوْتَهٗ۔

۲۴۸: روایت ہے وائل بن حجر سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا انہوں نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پھر کہی آمین خوب لمبی کر کے آواز اپنی۔

ف : اور اس باب میں علی اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے اور یہی قول ہے

کتنے لوگوں کا علماء صحابہ اور تابعین سے اور جو ان کے بعد تھے تجویز کرتے ہیں کہ بلند کرے آدمی اپنی آواز کو آمین کے ساتھ اور چپکے سے نہ کہے اسے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر ابی العنبس سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنے باپ وائل سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا **غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ** پھر کہا آمین اور چپکے سے کہا آمین کو کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے اس باب میں اور خطا کی شعبہ نے کئی مقام میں اس حدیث کے ایک تو کہا حجر ابی العنبس اور وہ حجر بن العنبس ہے اور کنیت ان کی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اس میں علقمہ بن وائل اور نہیں ہے اس میں عن علقمہ اور وہ تو حجر بن العنبس عن وائل بن حجر ہے اور کہا: وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ اور وہاں مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ ہے کہا ہے ابوعیسیٰ نے اور پوچھا میں نے ابا زرعہ سے حال اس حدیث کا سو کہا حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے اور روایت کیا علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مانند روایت سفیان کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے انہوں نے نبی ﷺ سے جیسی حدیث سفیان کی ہے سلمہ بن کہیل سے۔

١٨٢ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّامِيْنَ

باب : آمین کی فضیلت کے بیان میں

٢٤٩ ـ ٢٥٠ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

٢٤٩ ـ ٢٥٠: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کہ جس کی آمین برابر ہو جائے ملائکہ کی آمین سے بخشے جائینگے اگلے گناہ اسکے۔ **ف** : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے، صحیح ہے۔

١٨٣ :بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّكْتَتَيْنِ

باب : بیان میں دو سکتوں کے یعنی دو بار چپ رہنے کے

٢٥١: عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَتَبَ اُبَيٌّ اَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَاهَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَ ةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِذَا قَرَاَ ﴿وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ قَالَ

٢٥١: روایت ہے سعید سے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ سے کہا سمرہ نے دو سکتے یاد کئے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اعتراض کیا اس پر عمران بن حصین نے اور کہا ہم نے تو یاد کیا ہے ایک ہی سکتہ سو لکھا ہم نے ابن ابی کعب کو مدینہ میں سو جواب لکھا ابی نے کہ یاد رکھا ہے سمرہ نے کہا سعید نے کہا ہم نے قتادہ سے کب ہوتے تھے وہ سکتے ؟ کہا جب داخل ہوتے نماز میں یعنی تکبیر اولیٰ کے بعد اور جب وہ فارغ ہوتے قراءت سے پھر کہا بعد اس کے اور جب کہتے ولا الضالین یعنی جب بھی ایک سکتہ ہوتا کہا راوی نے اور پسند آتا تھا ان کو

وَكَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ اَنْ يَسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ اِلَيْهِ نَفَسُهُ ۔ جب فارغ ہوتے قراءت سے چپ رہنا یہاں تک کہ ٹھہر جائے سانس۔

ف : اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا اہل علم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کے لئے سکتہ کرنا بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فراغِ قراءت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق اور ہمارے اصحاب کا۔

۱۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں

۲۵۲: عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهٖ ۔

۲۵۲: روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے اپنا بایاں ہاتھ داہنے سے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر سے اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سہل سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے کہتے تھے کہ رکھے ہاتھ داہنا اپنا بائیں پر نماز میں اور کہا بعضوں نے کہ رکھے ان دونوں کو ناف کے اوپر اور کہا بعضوں نے رکھے ناف کے نیچے اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہلب کا نام زید بن قنافہ طائی ہے۔

۱۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: اللہ اکبر کہنے کے بیان میں رکوع اور سجدے کے وقت

۲۵۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ ۔

۲۵۳: روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے ہر جھکنے کے وقت یعنی رکوع یا سجدے میں جاتے وقت یا اٹھنے کے وقت اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابی مالک اشعری اور ابی موسیٰ اور عمران بن حصین اور وائل بن حجر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مسعود کی حسن ہے اور صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم وغیرہ ہیں اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور عامہ فقہاء اور علماء سے۔ رحمۃ اللہ علیہم

۲۵۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ

۲۵۴: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ

يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِیْ۔

علیہ وسلم تکبیر کہتے جھکتے وقت یعنی رکوع وسجدے کی طرف۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے۔ کہتے ہیں تکبیر کہے آدمی جھکتے وقت رکوع اور سجدے میں۔

۱۸٦: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

باب: دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت

۲۵۵: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَزَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۲۵۵: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب شروع کرتے نماز اٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ برابر ہو جاتے دونوں شانوں کے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور زیادہ کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں کہ نہیں اٹھاتے تھے درمیان دونوں سجدوں کے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے فضل بن صباح بغدادی نے ان سے سفیان بن عیینہ نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے مانند حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل ابن حجر اور مالک بن حویرث اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی موسیٰ اور جابر اور عمیر لیثی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں بعض علماء صحابہ جیسے ابن عمر اور جابر بن عبداللہ اور ابوہریرہ اور انس اور ابن عباس اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم وغیرہ اور تابعین سے حسن بصری اور عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبداللہ اور سعید بن جبیر وغیرہم اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ اور کہا عبداللہ بن مبارک نے ثابت ہوئی ہے حدیث اس شخص کی جو رفع الیدین کرتا ہے اور ذکر کیا حدیث زہری کو سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابن مسعود کی کہ نبی ﷺ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے مگر پہلی بار یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت۔ روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن عبدہ آملی نے ان سے وہب بن زمعہ نے ان سے سفیان بن عبدالملک نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے۔

۲۵٦ ـ ۲۵۷: عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ۔

۲۵٦ ـ ۲۵۷: روایت ہے علقمہ سے کہا علقمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا نہ پڑھوں میں تمہارے واسطے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ مگر پہلی بار میں یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے براء بن عازب سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا۔

۱۸۷:بَابُ مَا جَاءَ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ فِی الرُّکُوْعِ

باب: دو ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے بیان میں وقت رکوع کے

۲۵۸: عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الرُّکَبَ سُنَّتْ لَکُمْ فَخُذُوْا بِالرُّکَبِ۔

۲۵۸: روایت ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے کہا انہوں نے کہا ہم کو عمر بن خطابؓ نے کہ زانو پکڑنا سنت ہے واسطے تمہارے پس پکڑو زانو یعنی رکوع میں۔

ف: اوراس باب میں روایت ہے سعداورانس اورابی حمیداورابی اسیداورسہل بن سعداورمحمد بن مسلمہ اورابی مسعود سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اوراسی پر عمل ہے علمائے صحابہ اورتابعین کا اور جو بعد ان کے تھے۔نہیں اس میں اختلاف مگر جو مروی ہے ابن مسعود سے اوربعض ان کے اصحاب سے کہ وہ تطبیق کرتے تھے اوروہ منسوخ ہے اہل علم کے نزدیک کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم ایسا کرتے تھے پھر منع ہوا ہم کو اورحکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر، روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابویعفور سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے اس بات کو[1]۔

۱۸۸:بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَنَّهٗ یُجَافِیْ یَدَیْهِ عَنْ جَنْبَیْهِ فِی الرُّکُوْعِ

دونوں ہاتھ پسلیوں سے دُور رکھنے کے بیان میں رکوع کے وقت

۲۵۹ ـ ۲۶۰: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْحُمَیْدٍ وَاَبُوْ اُسَیْدٍ وَسَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَکَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْحُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ کَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَیْهِمَا وَوَ تَّرَیَدَ یْهِ فَنَحَّا هُمَا عَنْ جَنْبَیْهِ۔

۲۵۹ ـ ۲۶۰: روایت ہے عباس بن سہل سے کہا جمع ہوئے ابوحمید اورابو اسید اورسہل بن سعد اورمحمد بن مسلمہ سو ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پس کہا ابوحمید نے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سو رکھا دونوں ہاتھوں کو دونوں زانوؤں پر گویا وہ پکڑے ہوئے تھے ان کو اور کمان کی زرہ بنایا دونوں ہاتھوں کو اپنے اور دور رکھا دونوں پسلیوں سے۔

ف: اوراس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اوراسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے کہ دور رکھے آدمی دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے رکوع اور سجود میں۔

۱۸۹:بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّسْبِیْحِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: بیان میں رکوع وسجود کی تسبیح کے

---

[1] مترجم کہتا ہے تطبیق کہتے ہیں دونوں ہاتھ جوڑ کر زانوؤں کے اندر دبا لینے کو اور یہ اول اسلام میں تھی اس کے بعد منسوخ ہوئی۔ اب رکوع میں حکم ہے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔

۲۶۱: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُکُوْعُہٗ ذٰلِکَ اَدْنَاہُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُہٗ وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ۔

۲۶۱: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رکوع کرے کوئی تم میں کا تو کہے رکوع میں سبحان ربی العظیم تین بار سو تمام ہو گیا رکوع اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور کہا سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ تو تمام ہو گیا سجدہ اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔

ف: اور اس باب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لئے کہ عوف بن عبداللہ بن عتبہ نے نہیں ملاقات کی ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا دوست رکھتے ہیں کہ کم نہ کرے کوئی آدمی رکوع اور سجدے میں تین تسبیح سے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ مستحب ہے امام کو پانچ تسبیحیں کہنا کہ پائیں مقتدی لوگ تین تسبیحیں اور ایسا ہی کہا اسحٰق بن ابراہیم نے۔

۲۶۲: عَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَکَانَ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَۃِ رَحْمَۃٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَۃِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ۔

۲۶۲: روایت ہے حذیفہ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو کہتے تھے حضرت ﷺ اپنے رکوع میں سبحان اللہ ربی العظیم اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ اور جب آتے آیت رحمت پر تو ٹھہرتے اور سوال کرتے اور جب آتے آیت عذاب پر تو ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے شعبہ نے۔

۱۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْقِرَاءَۃِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: بیان میں قراءت منع ہونے کے رکوع اور سجدے میں

۲۶۳ - ۲۶۴: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّھَبِ وَعَنْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّکُوْعِ۔

۲۶۳ - ۲۶۴: روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے مکروہ کہا ہے قرآن پڑھنا رکوع اور سجدے میں۔

۱۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ لَا یُقِیْمُ

باب: بیان میں اس شخص کے جو پیٹھ سیدھی نہ کرے

صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجدے میں یعنی بخوبی نہ ٹھہرے

۲۶۵: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا يَعْنِيْ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَفِي السُّجُوْدِ۔

۲۶۵: روایت ہے ابی مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کام نہیں آتی نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے اس میں یعنی پیٹھ کو سجدے اور رکوع میں۔

ف: اس باب میں علی بن شیبان اور انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اور رفاعہ زرقی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور جو ان کے بعد تھے ضرور جانتے ہیں کہ سیدھا کرے آدمی پشت کو رکوع و سجود میں اور کہا شافعی، احمد اور اسحق نے جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں تو نماز اس کی فاسد ہے اس حدیث کی رو سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں درست ہے نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور ابو مسعود انصاری بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

۱۹۲: بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: اس بیان میں کہ جب سر اٹھائے رکوع سے تو کیا پڑھے؟

۲۶۶: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

۲۶۶: روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سر اٹھاتے رکوع سے تو سمع اللہ سے بعد تک پڑھتے اور معنی اس کے یہ ہیں: سنی اللہ نے اس کی بات جس نے تعریف کی اس کی اے رب ہمارے تجھی کو تعریف ہے آسمان زمین بھر کی اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے اور جتنی چاہے تو بعد اس کے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جحیفہ اور ابی سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی کہ اسی دعا کو پڑھے فرض اور نفل میں اور کہا بعض اہل کوفہ نے یہ نفل میں پڑھے فرض میں نہیں۔

۱۹۳: بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

دوسرا باب اِسی بیان میں

۲۶۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۲۶۷: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو کہو ربنا ولک الحمد۔ سو جس کا کہنا برابر ہو گیا فرشتوں کے کہنے سے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

ف ۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے کہ کہے سمع الله لمن حمده اور کہے جو پیچھے اس کے ہے ربنا ولك الحمد اور یہی کہتے ہیں احمد کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہے جو امام کے پیچھے ہے۔ سمع الله لمن حمده و ربنا لك الحمد جیسا کہتا ہے امام اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا۔

۱۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب: بیان میں زانو رکھنے کے ہاتھوں سے پہلے سجدہ میں

۲۶۸: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

۲۶۸: روایت ہے وائل بن حجر سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سجدہ کرتے تو رکھتے دونوں زانو اپنے ہاتھوں سے پہلے یعنی زمین پر اور جب اٹھتے تو اٹھاتے ہاتھ زانو سے پہلے۔

ف: اور زیادہ کیا حسن بن علی نے اپنی روایت میں کہا یزید بن ہارون نے اور نہیں روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث کہا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی یہ حدیث اس نے سوا شریک کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ رکھے آدمی زانو اپنے پہلے پر ہاتھ رکھنے سے اور جب اٹھے تو اٹھائے ہاتھ اپنے پیشتر زانوؤں سے اور روایت کیا ہمام نے عاصم سے اس حدیث کو مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں وائل بن حجر کا۔

۱۹۵: بَابُ اٰخَرُ مِنْهُ

دوسرا باب اِسی بیان میں

۲۶۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَرْكَ الْجَمَلِ۔

۲۶۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے کیا قصد کرتا ہے ایک تم میں کا سو بیٹھ جاتا ہے اپنی نماز میں جیسے بیٹھتا ہے اونٹ یعنی ہاتھ زمین پر پہلے رکھ دینا سجدے کے وقت میں اس کو بہت مشابہت دی اونٹ کے بیٹھنے سے کہ وہ بھی پہلے آگے کے پیروں کو بیٹھنے کے لئے جھکاتا ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو روایت سے ابی الزناد کی مگر اسی سند سے اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے۔

۱۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ

باب: پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنے کے بیان میں

۲۷۰: عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ

۲۷۰: روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے خوب جماتے اپنی ناک اور پیشانی کو زمین میں اور دُور رکھتے ہاتھوں کو پسلیوں سے اور رکھتے ہتھیلیاں زمین پر دونوں شانوں کے

كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔ مقابل۔

ف : اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور وائل بن حجر اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی حمید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سجدہ کرے آدمی پیشانی اور ناک پر سو اگر سجدہ کیا فقط پیشانی پر اور ناک نہ لگائے تو کہا ایک قوم نے علماء سے کافی ہے اس کو اور کہا اور لوگوں نے کہ کافی نہیں ہوتا جب تک سجدہ نہ کرے پیشانی اور ناک دونوں پر۔

۱۹۷: بَابُ مَاجَاءَ اَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِذَا سَجَدَ

باب: اس بیان میں جب سجدہ کرے آدمی تو منہ کہاں رکھے؟

۲۷۱: عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهٗ اِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔

۲۷۱: روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا پوچھا میں نے براء بن عازب سے کہاں رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ جب سجدہ کرتے تو جواب دیا انہوں نے کہ دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر اور ابی حمید سے اور روایت براء کی حسن ہے غریب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے ہاتھ کانوں کے پاس رہیں۔

۱۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي السُّجُوْدِ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ

باب: اس بیان میں کہ سجدہ سات عضو پر ہوتا ہے

۲۷۲: عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

۲۷۲: روایت ہے عباس بن عبدالمطلب سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب سجدہ کرتا ہے بندہ سجدہ کرتے ہیں اس کے ساتھ سات جوڑ یعنی سات عضو منہ اس کا اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدم اس کے۔

ف : اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ان کا۔

۲۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَآءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهٗ وَلَا ثِيَابَهٗ۔

۲۷۳: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا حکم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا سات عضو پر اور حکم ہوا کہ بال اور کپڑے نہ اٹھائیں یعنی سجدے کے وقت۔ **ف** : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدے میں اعضاء الگ الگ رکھنے کے بیان میں

۲۷۴: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ

۲۷۴: روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم الخزاعی سے وہ روایت

قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِیْ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكَبَةٌ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّیْ فَصَلّٰی قَالَ فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عُفْرَتَیْ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ وَرَئٰی بَيَاضَهٗ ـ

کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا میں تھا اپنے باپ کے ساتھ قاع میں کہ (کہ پٹپڑ زمین کو بولتے ہیں) بمقام نمرہ میں پس گزرے کچھ سوار یکا یک رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھتے تھے اور میں نظر کرتا تھا ان کی بغلوں کی سفیدی کو جب سجدہ کرتے تھے اور دیکھتا تھا چمک اس کی۔

ف : اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن بحینہ اور جابر اور احمد بن جزء اور میمونہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور ابی مسعود اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور براء بن عازب اور عدی بن عمیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن اقرم کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر داؤد بن قیس کی روایت سے اور نہیں جانتے عبداللہ بن اقرم سے کوئی روایت نبی ﷺ سے سوائے اس حدیث کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور احمر بن جزء ایک مرد ہیں صحابہ سے کہ ان کی ایک ہی حدیث ہے عبداللہ بن ارقم زہری کا تب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور عبداللہ بن اقرم خزاعی کی نہیں معلوم ہوتی مگر یہی روایت ہے نبی ﷺ سے۔

٢٠٠:بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِعْتِدَالِ فِی السُّجُوْدِ

باب:سجدے میں اعتدال کے بیان میں

٢٧٥عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَاَ حَدُ كُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ۔

٢٧٥: روایت ہے جابر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کرے تم میں کا کوئی تو اعتدال کرے اور نہ بچھائے اپنی بانہیں کتے کی طرح۔

ف : اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل اور براء اور انس اور ابی حمید اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اختیار کرتے ہیں اعتدال سجدے میں اور مکروہ کہتے ہیں بدن بچھا دینے کو کتے یا درندے کی مانند۔

٢٧٦: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِی الصَّلٰوةِ بَسْطَ الْكَلْبِ ـ

٢٧٦: روایت ہے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتدال کرو سجدے میں اور نہ بچھائے کوئی تم میں کا اپنی بانہیں نماز میں کتے کی طرح۔ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے۔

٢٠١:بَابُ مَاجَاءَ فِی وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِی السُّجُوْدِ

باب:اس بیان میں کہ سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور قدم کھڑے رہنا چاہیے

٢٧٧: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ

٢٧٧: روایت ہے عامر بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر

وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ ۔ رکھنے کا اور دونوں پیر کھڑے رکھنے کا۔

ف : کہا عبداللہ نے کہا معلیٰ نے روایت کی ہم سے حماد بن مسعدہ نے ان سے محمد بن عجلان نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد نے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا مانند اوپر کی حدیث کے اور نہیں ذکر کیا اس میں عامر بن سعد کے باپ کا کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور یہ روایت مرسل ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے وہیب کی حدیث سے اور ان پر اجماع ہے اہل علم کا اور مختار ہے سب کے نزدیک۔

۲۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِقَامَةِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَالرُّكُوْعِ

باب: بیان میں پیٹھ سیدھا کرنے کے جب سر اُٹھائے سجدے اور رکوع سے

۲۷۸ ۔ ۲۷۹ : عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَآءِ ۔

۲۷۸ ۔ ۲۷۹ : روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی کہ جب رکوع کرتے اور جب اٹھاتے سر کو رکوع سے اور جب سجدہ کرتے اور جب اٹھاتے سر سجدے سے تو ان سب میں دیر برابر ہوتی یعنی رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسے سب میں حضرت ﷺ برابر ٹھہرتے تھے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُبَادِرَ الْاِمَامُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: اس بیان میں کہ رکوع و سجود امام سے پہلے کرنا حرام ہے

۲۸۰ ۔ ۲۸۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا الْبَرَآءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَسْجُدَ ۔

۲۸۰ ۔ ۲۸۱ : روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہا روایت کی ہم سے براء نے اور وہ کچھ جھوٹے نہیں کہا براء نے جب نماز پڑھتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور اٹھاتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر رکوع سے تو نہ جھکاتا کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ جب تک سجدے میں نہ جا چکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سجدہ کرتے ہم۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب جیوش اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ مقتدی امام کی تابعداری کرے ہر کام میں اور نہ رکوع کرے مگر جب امام رکوع میں جا چکے اور نہ اٹھائے سر مگر جب امام اٹھا چکے اور ہم کو معلوم نہیں کہ اس میں کسی کا اختلاف ہو۔

۲۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاِقْعَاءِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ

باب: کراہیت اقعاء کی دونوں سجدوں کے بیچ میں

(اور اقعاء کے معنی آگے آتے ہیں)

۲۸۲: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاعَلِیُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِیْ لَا تُقْعِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ۔

۲۸۲: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ! میں دوست رکھتا ہوں تمہارے لئے جو دوست رکھتا ہوں اپنے لئے اور برا جانتا ہوں تمہارے لئے جو برا جانتا ہوں اپنے لئے اقعاء نہ کر دونوں سجدوں کے بیچ میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اس کو کہ روایت کی ہو علی رضی اللہ عنہ سے مگر ابی اسحٰق نے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اور ضعف کہا ہے بعض اہل علم نے حارث اعور کو اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں اقعاء کو اور اس باب میں روایت ہے انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے [1]۔

۲۰۵: بَابُ فِی الرُّخْصَةِ فِی الْاِقْعَاءِ

باب: رخصتِ اقعاء کے بیان میں

۲۸۳: عَنْ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاؤُسًا یَقُوْلُ قُلْتَ نَالِا بْنِ عَبَّاسٍ فِی الْاِقْعَاءِ عَلَی الْقَدَمَیْنِ قَالَ هِیَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِیَ سُنَّةُ نَبِیِّكُمْ۔

۲۸۳: روایت ہے ابن جریج سے کہا خبر دی مجھ کو ابوالزبیر نے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہتے تھے کہ ہم نے ابن عباسؓ سے کیا فرماتے ہیں آپ اقعاء کرنے میں دونوں قدموں پر؟ کہا یہ سنت ہے کہا ہم نے اسے ظلم جانتے ہیں ساتھ آدمی کے فرمایا ابن عباسؓ نے بلکہ وہ سنت ہے تمہارے نبی کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور گئے ہیں بعض علماء اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی طرف کہ نہیں جانتے ہیں اقعاء میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے بعض علماء اور فقہاء اہل مکہ کا اور اکثر اہل علم مکروہ جانتے ہیں اقعاء کو درمیان دونوں سجدوں کے [2]۔

۲۰۶: بَابُ مَایَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ

باب: دونوں سجدوں کے بیچ کی دُعا کا

۲۸۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

۲۸۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ کہتے تھے دونوں سجدوں کے بیچ میں اللھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ! بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور پورا کر میرے نقصان کو اور ہدایت کر مجھ کو اور رزق دے مجھ کو۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن خلال نے ان سے یزید بن ہارون نے ان سے زید بن حباب نے ان سے کامل ابوالعلاء نے اوپر کی حدیث کی مانند کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ایسے ہی مروی ہے علی سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور یہ جائز ہے فرض اور نفل میں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث کامل ابی العلاء سے مرسلاً۔

---

[1] اقعاء اسے کہتے ہیں کہ دونوں سرین زمین پر رکھے اور دونوں پیر کھڑے کرے اور ہاتھ زمین پر رکھے۔

[2] اقعاء سے مراد پیر کے دونوں پنجوں کو کھڑے رکھ کر اس پر بیٹھنا ہے جلسے میں۔

۲۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِعْتِمَادِ فِی السُّجُوْدِ

باب: ٹیکا کرنے کا سجدہ میں

۲۸۵ ۔ ۲۸۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اشْتَکٰی اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَیْهِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِیْنُوْا بِالرُّکَبِ۔

۲۸۵ ۔ ۲۸۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا بیان کی صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف سجدہ کی جب جدا رکھے اعضاء یعنی کہنیاں گھٹنوں سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد لو گھٹنوں سے یعنی کہنیاں گھٹنوں پر رکھ لو کہ تکلیف کم ہو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس کو ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے کہ لیث نے روایت کی ابوالعجلان سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان بن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے سمی سے انہوں نے نعمان سے جو بیٹے ہیں ابی عیاش کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت ان کی زیادہ صحیح ہے لیث کی روایت سے۔

۲۰۸: بَابُ کَیْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ

یہ باب ہے اس بیان میں کہ سجدہ سے کیونکر اٹھنا چاہیے؟

۲۸۷: عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اللَّیْثِیِّ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَکَانَ اِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا۔

۲۸۷: روایت ہے مالک بن حویرث سے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے تو جب ہوتے طاق رکعت میں یعنی پہلی یا تیسری میں تو نہ اٹھتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ لیتے یہ جلسہ استراحت ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں اصحاب ہمارے۔

۲۰۹: بَابُ مِنْهُ اَیْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

۲۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَضُ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ۔

۲۸۸: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے نماز میں دونوں قدموں کے سروں پر یعنی پیروں کی انگلیوں پر زور دے کر اٹھ کھڑے ہوتے اور بعد سجدہ کے بیٹھتے نہ تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی اٹھ کھڑا ہو انگلیوں پر زور دے کر یعنی بغیر بیٹھنے کے اور خالد بن عباس ضعیف ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور ان کو خالد بن الیاس بھی کہتے ہیں اور صالح مولیٰ التومہ وہ صالح بیٹے ابوصالح کے ہیں اور ابوصالح کا نام نبہان[1] مدنی ہے۔

---

[1] پہلے ن پھر ب ہے

۲۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے بیان میں

۲۸۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَنْ نَقُوْلَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

۲۸۹: روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا سکھلایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیٹھیں ہم دو رکعت کے بعد کہ کہیں التحیات سے آخر دعا تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب عبادتیں زبان کی اللہ کے واسطے اور عبادتیں بدن کی اور مال کی بھی' سلام ہے تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی اور سلام ہے ہم پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور ابوموسیٰ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے جو مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے باب میں اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا۔

۲۱۱: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

۲۹۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

۲۹۰: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھاتے تھے تشہد جیسا سکھاتے تھے ہم کو قرآن اور فرماتے تھے یہ دعا آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب عبادتیں زبان کی برکت والیاں سب عبادتیں بدن کی پاکیزہ اللہ کے لئے ہیں۔ سلام ہے تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی سلام ہے ہم پر اور سب نیک بندوں پر اللہ کے گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں خدا کے سوا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن حمید رداسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے مانند لیث کے اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ گئے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرف۔

۲۱۲: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُخْفِي التَّشَهُّدَ

باب چپکے سے تشہد پڑھنے کے بیان میں

۲۹۱: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفِيَ التَّشَهُّدَ ۔

۲۹۱: روایت ہے عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنت ہے چپکے سے تشہد پڑھنا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

۲۱۳: بَابُ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے بیٹھنے کی ترغیب میں

۲۹۲: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰی وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰی يَعْنِيْ عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرٰی وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰی ۔

۲۹۲: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آیا میں مدینے میں کہ دیکھوں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جب بیٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تشہد میں بچھایا بایاں پیر اور رکھا بایاں ہاتھ یعنی بائیں ران پر اور کھڑا رکھا داہنا پیر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

۲۱۴: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

۲۹۳: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰی وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰی عَلٰی قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰی عَلٰی رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰی وَكَفَّهُ الْيُسْرٰی عَلٰی رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰی وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ ۔

۲۹۳: روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوئے ابو حمید اور ابواُسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا، سو ابوحمید بولے میں خوب جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب بیٹھتے یعنی تشہد میں بچھاتے بایاں پیر اور رکھتے سیدھے پیر کی انگلیاں قبلے کی طرف اور سیدھی ہتھیلی سیدھے زانو پر اور بائیں ہتھیلی بائیں زانو پر اور اشارہ کرتے اپنی سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہتے ہیں بیٹھے اخیر تشہد میں سرین پر اور سند لائے ابی حمید کی حدیث کو اور کہتے ہیں بیٹھے پہلے تشہد میں بائیں پیر پر کھڑا رکھے داہنا۔

۲۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِشَارَةِ [فِي التَّشَهُّدِ][1]

باب: تشہد میں اشارہ کرنے کے بیان میں

۲۹۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ اُصْبُعَهُ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْبِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰی عَلٰی رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ ۔

۲۹۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے نماز میں رکھتے سیدھا ہاتھ سیدھے زانو پر اور اٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہے دعا کرتے اس سے اور بایاں ہاتھ بائیں زانو پر کھولے ہوئے انگلیاں اس کی زانو پر۔

[1] مترجم نسخے میں اس جگہ فقط باب ماجاء فی الاشارۃ ہی تحریر ہے لیکن بمطابق عربی نسخہ بریکٹ میں فی التشہد کا اضافہ نقل کیا گیا۔ (حافظ)

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابو ہریرہ اور ابی حمید اور وائل بن حجر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ مروی ہو عبیداللہ بن عمر سے مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے کہ اختیار کرتے ہیں اشارہ کرنا تشہد میں اور یہی قول ہے ہمارے اصحاب کا۔

۲۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلٰوةِ

باب : نماز میں سلام پھیرنے کے بیان میں

۲۹۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔

۲۹۵: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے سیدھے طرف اور بائیں طرف السلام علیکم و رحمۃ اللہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ سے' کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا۔

۲۱۷: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

۲۹۶: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا ۔

۲۹۶: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے نماز میں مُنہ کے سامنے پھر پھیرتے داھنی طرف تھوڑا سا۔

ف : اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اہل شام زہیر بن محمد سے منا کر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی ان سے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شائد کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہے جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ ان کا نام بدل دیا ہے اور قائل ہوئے ہیں اس کے بعض اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کے اور زیادہ صحیح روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اور بعضے لوگوں نے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا چاہے ایک سلام پھیرے چاہے دو۔

۲۱۸: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

باب : اس بیان میں کہ حذفِ سلام سنت ہے

۲۹۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ

۲۹۷ : روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حذفِ

قَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ یَعْنِیْ اَنْ لَّا یَمُدَّهٗ مَدًّا۔

سلام سنت ہے کہا علی بن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی[1] مدنہ کرتو اس میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علماء اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا کہ تکبیر جزم ہے یعنی دونوں کے اخیر میں مدنہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور ہِقل کاتب تھے اوزاعی کے۔

۲۱۹: بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوۃِ

باب: اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے؟

۲۹۸ - ۲۹۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَا یَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

۲۹۸ - ۲۹۹: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہ کہتے اللھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: یا اللہ! تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اس میں کہا: تَبَارَكْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم اور مغیرہؓ بن شعبہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا ملک اسی کا ہے تعریف اسی کی ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے یا اللہ! کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنے والے کی اور یہ بھی پڑھتے: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے رب تیرا عزت والا اس شرک سے جو وہ بتاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کی جو پروردگار ہے عالموں کا۔

۳۰۰: ثَوْبَانُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَنْتَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

۳۰۰: روایت ہے ثوبان سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنے کا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے: اَنْتَ السَّلَامُ ... سے آخر تک اور معنی اس کے اسی باب میں گزرے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

---

[1] ورحمۃ اللہ کہتے وقت ''ورہ'' پر وقف کیا جائے یعنی اس کی حرکت کو ظاہر نہ کیا جائے یا یہ کہ اس حروف مدہ کو زیادہ کھینچا جائے۔

٢٢٠: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ

باب: نماز سے پھرنے کے بیان میں داہنی طرف خواہ بائیں طرف

٣٠١: عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعاً عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ۔

٣٠١: روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھتے دونوں طرف کبھی دائیں طرف کبھی بائیں طرف۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داھنی طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ سے اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی تو داھنی طرف تو داھنی طرف پھر بیٹھتے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف۔

٢٢١: بَابُ مَاجَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ

باب: پوری نماز کی ترکیب میں

٣٠٢: عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذَا جَآءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهِ عليه وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَكُوْنَ مَنْ اَخَفَّ صَلٰوتَهٗ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ فَاَرِنِيْ وَعَلِّمْنِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُصِيْبُ وَاُخْطِئُ

٣٠٢: روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں ایک دن کہا رفاعہ نے اور ہم بھی ان کے پاس تھے اتنے میں آیا ایک مرد دیہاتی سا سو نماز پڑھی بہت ہلکی نماز پھر پھرا اور سلام کیا نبی ﷺ پر سو فرمایا نبی ﷺ نے اور تجھ پر بھی یعنی تجھ پر بھی سلام ہے پھر جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو پھرا وہ مرد اور پھر نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا پھر جواب دیا آپ ﷺ نے ویسا ہی اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی دو بار ایسا ہوا یا تین بار کہ ہر بار وہ آتا تھا اور سلام کرتا تھا نبی ﷺ پر اور آپ ﷺ جواب دے کر فرماتے تھے پھر اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو گھبرا گئے لوگ اور بہت مشکل معلوم ہوئی ان کو یہ بات کہ جس نے ہلکی نماز پڑھی اس نے پڑھی ہی نہیں۔ سو عرض کیا اس مرد نے آخر میں بتایئے اور سکھایئے مجھ کو میں تو آدمی ہوں بات سمجھتا بھی ہوں اور چوک بھی جاتا ہوں سو فرمایا آپ ﷺ نے اچھا جب کھڑا ہو تو نماز کو تو وضو کر جیسا بتلایا اللہ نے پھر شہادتین پڑھ یعنی اذان دے پھر تکبیر کہہ سو اگر تجھے کچھ قرآن یاد ہو تو پڑھ اور نہیں تو اللہ کی تعریف کر اور بزرگی بیان کر اور لا الٰہ الا

فَقَالَ اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ اَيْضًا فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِاللّٰهِ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ قَالَ وَكَانَ هٰذَا اَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاُوْلٰى اَنَّهٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا۔

اللہ کہہ پھر رکوع کر اور خوب ٹھہر رکوع میں پھر خوب سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور خوب برابر سجدہ کر پھر بیٹھ اور خوب ٹھہر بیٹھنے میں پھر کھڑا ہو جا تو جب ایسا کر چکا تو پوری ہوگئی تیری نماز اور اگر کچھ گھٹایا اس میں سے تو اتنا ہی گھٹایا تو نے اپنی نماز میں سے اور اس بات میں بڑی آسانی ہوتی ہے ان پر یعنی صحابہ پر بہ نسبت پہلی بات کے کہ جس نے کچھ گھٹایا نماز میں سے تو اتنا ہی نقصان ہوا جتنا گھٹایا یہ نہیں کہ ساری نماز جاتی رہی۔ یعنی پہلی بات سے صحابہ بہت گھبرائے دوسری بات سے تسکین ہوگئی۔ **ف** : اور اس باب میں ابوہریرہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ کئی سندوں سے انہیں سے۔

۳۰۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

۳۰۳: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے اور ایک مرد بھی آیا سو اس نے نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو جواب دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سلام کا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی پھر گیا وہ مرد اور پڑھی نماز جیسے پہلے پڑھی تھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار کیا سو عرض کیا اس مرد نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ اس سے اچھی نہیں پڑھ سکتا میں سو مجھے سکھایئے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہو تو نماز کو تکبیر کہہ پھر پھر قرآن جو ہو سکے پھر رکوع کر اور ٹھہر رکوع میں پھر اٹھ کھڑا ہو یہاں تک کہ خوب بیٹھے اطمینان سے اور ایسا ہی کر اپنی ساری نماز میں یعنی ایک رکعت کی ترکیب ہوئی اب سب رکعتیں اسی طرح ادا کر۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن نمیر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید مقبری کے باپ کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت یحییٰ بن سعید کی عبیداللہ بن عمر سے زیادہ صحیح ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور نام سعید مقبری کا کیسان ہے اور کنیت ان کی ابوسعید ہے۔

۳۰۴: عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو وبْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیّ قَالَ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ فِیْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْقَتَادَةَ بْنُ رِبْعِیٍّ یَقُوْلُ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مَاکُنْتَ اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً وَلَا اَكْثَرَ نَالَهٗ اِتْیَانًا قَالَ بَلٰی قَالُوْا فَاَعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ یُصَوِّبْ رَاْسَهٗ وَلَمْ یُقْنِعْ وَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَاعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوٰی اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ جَافٰی عَضُدَیْهِ عَنْ اِبْطَیْهِ وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ ثُمَّ ثَنٰی رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ عَلَیْهَا ثُمَّ اِعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعٍ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوٰی سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ثَنٰی رِجْلَهٗ وَقَعَدَ وَ اعْتَدَلَ حَتّٰی یَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی اِذَا اَقَامَ مِنْ سَجْدَتَیْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ كَمَا صَنَعَ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتّٰی كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِیْ تَنْقَضِیْ فِیْهَا صَلٰوتُهٗ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی شِقِّهٖ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ۔

۳۰۴: بروایت ہے محمد بن عمرو بن عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابی حمید ساعدی سے کہا محمد بن عمرو نے سنا میں نے ابی حمید کو اور وہ دس صحابیوں میں بیٹھے تھے کہ ان میں ابی قتادہ ربعی بھی تھے کہتے تھے ابوحمید میں تم سب سے بہتر جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بولے تم کچھ ہم سے پہلے نہیں آئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اور نہ ہم سے زیادہ آمدورفت رکھتے تھے بولے ابوحمید یہ تو سچ ہے سو کہا سب صحابہؓ نے بیان کرو تو کہا ابوحمید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز کو تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع میں چلے جاتے پھر خوب برابر رہتے اور نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی سر اور پیٹھ برابر رکھتے دونوں پنجے زانوؤں پر رکھتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سنا اللہ نے اس کی بات کو جس نے اس کی تعریف کی اور بلند کرتے دونوں ہاتھ یعنی جیسا رکوع میں جاتے وقت کیا تھا پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی پھر جھکتے زمین کی طرف سجدہ کو پھر کہتے اللہ اکبر اور جدا رکھتے اپنی بانہیں بغلوں سے اور کھلے رکھتے انگلیاں اپنے پیروں کی پھر بایاں پیر موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے پھر برابر بیٹھ جاتے کہ ہو جاتی ہر ہڈی اپنی جگہ میں پھر جھکتے سجدے کو اور کہتے اللہ اکبر پھر موڑتے پیر اور سیدھے بیٹھنے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں پہنچ جاتی پھر اٹھتے اور ایسا ہی دوسری رکعت میں بھی کرتے یہاں تک کہ دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک یعنی تیسری رکعت کو جب اٹھتے جب بھی رفع الیدین کرتے جیسا کیا تھا نماز شروع کے وقت پھر ایسا ہی کرتے رہتے یہاں تک کہ جب دو رکعت ہوتی کہ جس میں پوری ہوتی نماز ان کی یعنی آخری رکعت میں پیچھے کر دیتے بایاں پیر یعنی داھنی طرف نکال دیتے اور بیٹھ جاتے سرین پر اور سلام پھیر دیتے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اِذَا اَقَامَ مِنْ سَجْدَتَیْنِ سے مراد یہ ہے کہ جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر تو رفع الیدین کرتے روایت کی ہم سے محمد بن بشار اور حسن بن علی حلوانی اور کئی لوگوں نے عاصم سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے کہا محمد نے سنا میں نے ابا حمید ساعدی سے کہ بیٹھے تھے دس صحابیوں میں رسول اللہ ﷺ کے اس میں ابوقتادہ ربعی بھی تھے سو ذکر کیا یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند معنی میں اور زیادہ کیا ابو عاصم نے اس روایت میں بواسطہ عبدالحمید بن جعفر کے کہ کہا سب صحابیوں نے ابوحمید کو سچ کہا تم نے اسی طرح نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے۔

۲۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَ ةِ فِی الصُّبْحِ

باب: نماز صبح کی قراءت کے بیان میں

۳۰۵ ـ ۳۰۶: عَنْ زِیَادِ ابْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقٰتٍ﴾ [ق : ١٠] فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی۔

۳۰۵ ـ ۳۰۶: روایت ہے زیادہ بن علاقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا قطبہ بن مالک سے کہا قطبہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے تھے صبح کی نماز میں وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ یعنی سورۂ قاف کی پہلی رکعت میں۔

ف : اور اس باب میں عمرو بن حریث اور جابر بن سمرہ اور عبداللہ بن سائب اور ابی برزہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہ ابوعیسیٰ نے حدیث قطبہ بن مالک کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۂ واقعہ اور مروی ہے کہ پڑھتے تھے صبح میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اور مروی ہے اذا الشمس کوّرت بھی پڑھی اور مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ابوموسیٰ کو کہ صبح میں طوالِ مفصل[1] پڑھو۔ کہا ابوعیسیٰ نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی۔ رحمۃ اللہ علیہم

۲۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَ ةِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب: ظہر اور عصر کی قراءت کے بیان میں

۳۰۷: عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا۔

۳۰۷: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر اور عصر میں وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ اور وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور مانند اس کے۔

ف : اس باب میں خباب اور ابی سعید اور ابی قتادہ اور زید بن ثابت اور براء سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ پڑھی آپ ﷺ نے ظہر میں الم تنزیل سجدہ اور مروی ہے ظہر میں پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ پڑھو ظہر میں اوساطِ مفصل اور مروی ہے بعض اہل علم سے قراءت نماز عصر کی برابر ہے نماز مغرب کی قراءت کے اور

[1] سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل ہے اور حجرات سے بروج تک طوال اور بروج سے لم یکن تک اوساط اور وہاں سے اخیر تک قصار مفصل ہے۔

اور پڑھے عصر میں قصارِ مفصل اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ نمازِ مغرب اور عصر میں قراءت برابر پڑھتے اور کہا ابراہیم نے ظہر کی قراءت عصر کی قراءت سے چوگنی ہے۔

٢٢٤: بَابُ فِي الْقِرَأَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کی قراءت کے بیان میں

۳۰۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۰۸: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں ام فضل اپنی ماں سے کہا ماں ان کی نے نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے بیماری میں سو پڑھی مغرب کی نماز اور پڑھی والمرسلات پھر نہ پڑھا اس کو یہاں تک کہ ملاقات کی پروردگار شانہ سے۔

ف: اور اس باب میں جبیر بن مطعم اور ابن عمر اور ابی ایوب اور زید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا حدیث ام فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اعراف مغرب کی دونوں رکعتوں میں اور سورۂ طور بھی حضرت سے مغرب میں مروی ہے اور مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ پڑھو مغرب میں قصارِ مفصل اور مروی ہے ابی بکر سے کہ انہوں نے پڑھی مغرب میں قصارِ مفصل کہا ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق اور کہا شافعی نے اور مذکور ہے امام مالک سے کہ وہ مکروہ کہتے ہیں لمبی سورتیں پڑھنا مغرب میں جیسے والطور والمرسلات ہے اور کہا شافعی نے میں اسے مکروہ نہیں جانتا ہوں بلکہ ان کا پڑھنا مغرب میں مستحب کہتا ہوں۔

٢٢٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ

باب: عشاء کی قراءت کے بیان میں

۳۰۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَ نَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ۔

۳۰۹: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں والشمس وضحٰہا اور مانند اس کی اور سورتیں پڑھتے تھے۔

ف: اور اس باب میں براء بن عازب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عشاء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والتین پڑھی اور مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے نمازِ عشاء میں اوساطِ مفصل پڑھی تھی مثل سورۂ منافقین وغیرہ کے اور مروی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے اس سے کم بھی پڑھنا اور زیادہ بھی گویا ان کے نزدیک اس میں اختیار ہے پڑھنے والے کا اور سب سے اچھی باب میں یہ روایت ہے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس وضحٰہا والتین والزیتون نمازِ عشاء میں۔

۳۱۰: عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

۳۱۰: روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں والتین والزیتون پڑھی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٢٦: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِرَاءَ ۃِ خَلْفَ الْاِ مَامِ

باب: امام کے پیچھے قراءت پڑھنے کے بیان میں

٣١١: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاْءَۃُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ اَرَاكُمْ تَقْرَؤُنَ وَرَآءَ اِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِیْ وَاللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْبِهَا ۔

٣١١: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز تو مشکل ہوا ان کو قرآن پڑھنا پھر جب پڑھ چکے تو فرمایا شائد تم قراءت کرتے ہو امام کے پیچھے؟ کہا راوی نے ہاں یا رسول اللہؐ! قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کرو مگر پڑھو سورۂ فاتحہ جو نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہ ہوئی۔

ف: اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ اور یہ روایت بہت صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے باب میں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ کہتے ہیں پڑھ لے امام کے پیچھے۔

٢٢٧: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْكِ الْقِرَاءَ ۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَ ۃِ

باب: قراءت نہ کرنے کے بیان میں جب امام جہر کرتا ہو

٣١٢ ـ ٣١٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَفِيْهَا بِالْقِرَاءَ ۃِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِیَ اَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَ ۃِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَاءَ ۃِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

٣١٢ ـ ٣١٣: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے ایسی نماز کے بعد کہ جس میں قراءت زور سے پڑھی جاتی تھی اور فرمایا کیا کسی نے تم میں سے میرے ساتھ قراءت کی ابھی؟ تو عرض کیا ایک مرد نے ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بھی کہتا تھا کیا ہوا مجھ کو چھنا جاتا ہے مجھ سے قرآن۔ کہا راوی نے پھر باز آ گئے لوگ قراءت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان نمازوں میں جن نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور سے پڑھتے تھے جب یہ بات سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور عمرو بن اکیمہ کہتے ہیں اور روایت کیا بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اور

روایت کیا اس میں قال قال الزهري فانتهى الناس عن القراء ة حين سمعوا ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ یعنی کہا زہری نے پھر باز رہے لوگ قراءت سے جب سنی حضرت ﷺ سے یہ بات اور اس حدیث سے کچھ اعتراض نہیں ہوسکتا اس پر جو کہتا ہے کہ قراءت درست ہے امام کے پیچھے اس لئے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہی روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ جو پڑھے کوئی سی نماز اور نہ پڑھے اس میں سورۂ فاتحہ تو وہ نماز ناقص ہے کامل نہیں سو کہا اس نے جو حدیث لیتا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے میں کبھی ہوتا ہوں امام کے پیچھے تو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے دِل میں پڑھ لے سورۂ فاتحہ اور روایت کی ابو عثمان نہدی نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حکم دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب پکاروں میں کہ نماز نہیں ہوتی بے سورۂ فاتحہ کے اور اصحابِ حدیث نے اختیار کیا ہے کہ نہ پڑھے امام کے ساتھ جب امام زور سے پڑھتا ہو مگر پیچھے لگا رہے سکتوں کے یعنی امام جب ایک کلمہ پڑھ کے سکتہ کرے جب تک مقتدی بھی وہ کلمہ پڑھ لے اور اختلاف ہے علماء کا امام کے پیچھے پڑھنے میں سو دیکھا ہے اور تجویز کیا ہے اکثر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ نے جو اُن کے بعد تھے امام کے پیچھے پڑھنے کے اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ کہا انہوں نے میں پڑھتا ہوں امام کے پیچھے اور آدمی بھی پڑھتے ہیں مگر ایک گروہ اہل کوفہ سے اور جانتا ہوں میں کہ جو نہ پڑھے اس کو بھی نماز جائز ہو جاتی ہے اور تشدد کیا ہے بعض لوگوں نے فاتحہ کے نہ پڑھنے پر اور کہا ہے کہ کبھی نماز جائز ہی نہیں ہوتی جو فاتحہ نہ پڑھے امام کے پیچھے ہو یا اکیلا ہو اور ان کا مذہب حدیث عبادہ بن صامت کے موافق ہے کہ جو مروی ہے نبی ﷺ سے اور وہ اس باب کے آگے کے باب میں گزری اور عبادہ بن صامت ہمیشہ پڑھتے رہے سورۂ فاتحہ بعد نبی ﷺ کے امام کے پیچھے بھی اور عمل کیا قول نبی ﷺ پر کہ نماز ہوتی ہی نہیں بغیر سورۂ فاتحہ کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا اور جو ان کے سوا ہیں اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ جو حضرت نے فرمایا: لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ اس سے مراد یہ ہے کہ جب اکیلا پڑھتا ہو اور حجت لائے جابر بن عبداللہ کی حدیث کو کہ کہا جس نے نہ پڑھی اس میں فاتحہ تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر جب ہو امام کے پیچھے کہا احمد بن حنبل نے جابر صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور یہ تاویل کرتے ہیں حضرت ﷺ کی اس حدیث کو لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ یعنی جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور کہتے ہیں جابر مراد اس سے وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو اور اختیار کیا احمد بن حنبل نے باوجود اس کے بھی فاتحہ پیچھے امام کے پڑھنے کو روایت کی ہم سے اسحٰق بن منصور انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی نعیم وہب بن کیسان سے کہ سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ کو کہ کہتے تھے کہ جس نے پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھے اس میں سورۂ فاتحہ تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر یہ کہ ہو پیچھے امام کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۸: بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ

باب: دخولِ مسجد کی دُعا کا

۳۱۴: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۴: روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے جو فاطمہ بنت حسین ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو فاطمہ کبریٰ ہیں کہا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ

إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

علیہ وسلم جب مسجد میں جاتے تو درود بھیجتے او پر محمد ﷺ کے اور سلام یعنی اپنے اوپر اور کہتے یا رب! بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لئے دروازے رحمت کے اور جب باہر نکلتے تو رحمت مانگتے اپنے لئے اور سلامتی اور کہتے اے رب! بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لئے دروازے اپنے فضل کے۔

ف : کہا علی بن حجر نے کہا اسمٰعیل بن ابراہیم نے پھر ملاقات کی میں نے عبداللہ بن حسن سے مکہ میں اور پوچھا میں نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتے حضرت مسجد میں تو کہتے :رَبِّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلتے تو کہتے :رَبِّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ اور اس باب میں ابی حمیدؓ اور ابی اسیدؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث فاطمہ کی حسن ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں اور فاطمہ بنت حسین نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کو کہ وہ تو بعد حضرت ﷺ کے تھوڑے مہینے زندہ رہیں۔

۲۲۹: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

باب :اس بیان میں کہ جب کوئی مسجد میں جائے تو دو رکعت نماز پڑھے

۳۱۵ ـ ۳۱۶ :عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاجَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ ۔

۳۱۵ـ۳۱۶ :روایت ہے ابوقتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آئے کوئی آدمی تم میں کا مسجد میں تو دو رکعت پڑھے بیٹھنے سے پہلے۔

ف :اس باب میں جابر اور ابی امامہ اور ابو ہریرہ اور ابی ذر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث محمد بن عجلان اور کئی لوگوں نے عامر بن عبداللہ زبیر سے مالک بن انس کی روایت کی مانند اور روایت کی سہیل ابن صالح نے یہ حدیث عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث محفوظ ہے اور صحیح ابوقتادہ کی حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا‘ مستحب کہتے ہیں کہ جب داخل ہو مسجد میں تو نہ بیٹھے جب تک پڑھ نہ لے دو رکعت مگر یہ کہ اسے عذر ہو۔ کہا علی بن مدینی نے حدیث سہیل بن ابی صالح کی خطا ہے‘ خبر دی ہم کو اس بات کی اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو علی بن مدینی نے۔

۲۳۰ :بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

باب :اس بیان میں کہ زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام

۳۱۷ :عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ ۔

۳۱۷ : روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام۔

ف: اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابی امامہ اور ابی ذر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا سب نے فرمایا نبی ﷺ نے کی گئی میرے لئے زمین ساری مسجد اور پاک کرنے والی یعنی ہر جگہ نماز درست ہے اور تیمم ہوسکتا ہے اگر نجاست نہ ہو کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی مروی ہے عبدالعزیز بن محمد سے دو طرح پر بعضوں نے ذکر کیا ابی سعید کا اور بعضوں نے ان کا ذکر نہیں کیا اور اس حدیث میں اضطراب ہے روایت کی سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کہا اکثر روایتیں یحییٰ کی نبی ﷺ سے بواسطہ ابی سعید کے ہیں اور نہیں مذکور ہے اس روایت میں نام ابی سعید کا اور روایت ثوری کی عمرو بن یحییٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے ثابت تر اور صحیح تر ہے۔

۲۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد بنانے کی فضیلت میں

۳۱۸ ۔ ۳۱۹: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ ۔

۳۱۸ ۔ ۳۱۹: روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جس نے بنائی اللہ کے واسطے ایک مسجد بنا چکا اللہ اس کے لئے برابر اس کے مکان جنت میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمر اور علی اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور ابن عباس اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ذر اور عمرو بن عبسہ اور واثلہ بن الاسقع اور ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے بنائی اللہ کے واسطے کوئی مسجد چھوٹی ہو یا بڑی، بنائے گا اللہ اس کے لئے ایک گھر جنت میں روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ بن سعید نے اس سے نواح ابن قیس نے ان سے عبدالرحمٰن قیس کے مولیٰ نے ان سے زیاد نمیری نے ان سے انس نے ان سے نبی ﷺ نے اور محمود لبید نے پایا ہے نبی ﷺ کو اور محمود ربیع نے دیکھا ہے نبی ﷺ کو در آنحالیکہ وہ دونوں چھوٹے تھے اور دونوں مدنی ہیں۔

۲۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يَتَّخَذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

باب: اس بیان میں کہ مسجد بنانا قبروں کے پاس حرام ہے

۳۲۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ ۔

۳۲۰: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو اور اس پر چراغ جلانے والوں کو اور اس پر مسجد بنانے والوں کو۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے۔

۲۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں سونے کے بیان میں

۳۲۱ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ ۔

۳۲۱ : روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ہم سوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کے اندر اور ہم جوان تھے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے ایک قوم علماء نے سونے کی مسجد میں کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہ بنائیں مسجد کو سونے کی اور قیلولے کی جگہ اور ایک قوم کا مذہب یہی ہے۔

۲۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: اس بیان میں کہ مکروہ ہے خرید و فروخت اور ڈھونڈنا کھوئی چیز کا اور شعر پڑھنا مسجد میں

۳۲۲ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ فِيْهِ وَاَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ ۔

۳۲۲ : روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعریں (اشعار) پڑھنے سے اور خرید و فروخت کرنے سے اور حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور جابر اور انس سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے دیکھا میں نے احمد اور اسحٰق وغیرہ کو سند پکڑتے تھے حدیث عمرو بن شعیب سے کہا میں نے اور سنا ہے شعیب بن محمد نے عبداللہ بن عمر سے کہا ابوعیسیٰ نے اور جس نے کلام کیا ہے عمرو بن شعیب کی حدیث میں تو اس لئے ضعیف کہا ہے ان کو کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے دادا سے کتاب سے گویا انہوں نے سنا نہ تھا ان حدیثوں کو اپنے دادا سے کہا علی بن عبداللہ نے اور ذکر کیا یحییٰ بن سعد سے کہ کہا یحییٰ نے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے اور مکروہ رکھا ہے ایک قوم نے علماء سے خرید و فروخت مسجد میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور مروی ہے بعض علماء تابعین سے اجازت بیع وشراء کی مسجد میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثوں میں اجازت شعر[1] پڑھنے کی مسجد میں۔

۲۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

باب: اس مسجد کے بیان میں جو تقویٰ پر بنائی گئی

[1] مراد اشعار پڑھنے سے اشعار دینیہ ہیں نہ ابیاتِ عشقیہ کہ جس میں خال وخد کی تعریف ہو۔ یعنی حسن وعشق کے قصے ہی بیان کئے جائیں۔ (حافظ)

٣٢٣ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ امْتَرٰی رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ خُدْرَۃَ وَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی عَمْرِ وبْنِ عَوْفٍ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی فَقَالَ الْخُدْرِیُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا یَعْنِیْ مَسْجِدَهٗ وَفِیْ ذٰلِكَ خَیْرٌ كَثِیْرٌ۔

٣٢٣ : روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تکرار کی ایک مرد نے بنی خدرہ سے دوسرے مرد سے جو بنی عمرو بن عوف کا تھا اس میں کہ وہ مسجد کونسی ہے جو بنی ہے تقویٰ پر سو کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہے پس دونوں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ یہی مسجد ہے یعنی مسجد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس میں بڑی خیر ہے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوبکر نے ان سے علی ابن عبداللہ نے کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن ابی یحییٰ کا سو کہا ان میں کچھ مضائقہ نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

٢٣٦: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ

باب: مسجدِ قباء میں نماز پڑھنے کے بیان میں

٣٢٤ : عَنْ اَبِی الْاَبْرَدِ مَوْلٰی بَنِیْ خَطْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَیْدَ بْنَ ظُهَیْرٍ الْاَنْصَارِیَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوۃُ فِیْ مَسْجِدِ قُبَآءٍ كَعُمْرَۃٍ۔

٣٢٤: روایت ہے ابوالابرد سے جو مولیٰ بنی خطمہ کے سنا انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری کو اور وہ ہیں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اُسید کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنا مسجد قبا میں ایسا ثواب رکھتا ہے جیسا عمرہ بجالانا۔

ف : اور اس باب میں سہیل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث اسید کی حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم کہ اسید بن ظہیر سے کچھ صحیح ہوا ہو سوائے اس حدیث کے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے ابواسامہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبدالحمید بن جعفر سے اور ابوالابرد کا نام زیادہ مدنی ہے۔

٢٣٧: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَیِّ الْمَسَاجِدِ اَفْضَلُ

باب: اس بیان میں کہ کونسی مسجد افضل ہے؟

٣٢٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

٣٢٥: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے اور مسجدوں میں سوا مسجد حرام کے یعنی بیت اللہ کے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اور نہیں ذکر کیا قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبیداللہ کا اور ذکر کیا کہ روایت ہے زید بن رباح سے وہ روایت کرتے ہیں ابوعبداللہ الاغر سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور اس باب میں علی اور میمونہ اور ابوسعید اور جبیر بن مطعم اور عبداللہ

بن زبیر اور ابن عمر اور ابی ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

٣٢٦ :عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ۔

٣٢٦: روایت ہے ابوسعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے اور زین باندھے نہ جائیں یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کے واسطے ایک مسجد حرام اور ایک میری مسجد اور ایک مسجد بیت المقدس۔ ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٣٨ :بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ

باب :مسجد کی طرف جانے کے بیان میں

٣٢٧ :عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰکِنِ ائْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا ۔

٣٢٧ : روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو جائے نماز کی تو نہ آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اور تم پر تسکین ہو سو جو ملے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے پوری کر لو۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی بن کعب اور ابی سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف ہے علماء کا مسجد کی طرف جانے میں بعضے کہتے ہیں دوڑے جب خوف ہو تکبیر اولیٰ کے جانے کا یہاں تک کہ بعضوں سے مذکور ہے کہ وہ دوڑتے جاتے تھے نماز کو اور بعضوں نے اختیار کیا کہ مکروہ ہے دوڑنا اور چاہیے کہ آہستہ جائے آرام اور وقار سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہتے ہیں کہ عمل ہے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر اور اسحٰق نے کہا اگر ڈرے تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے سے تو مضائقہ نہیں دوڑنے میں، روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے جو روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے یعنی ہم معنی اس کے اور ایسا ہی کہا عبدالرزاق نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور یہ قول زیادہ صحیح ہے یزید بن زریع کی حدیث سے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

٢٣٩ :بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقُعُوْدِ فِی الْمَسْجِدِ لِاِنْتِظَارِ الصَّلٰوۃِ مِنَ الْفَضْلِ

باب :مسجد میں بیٹھنے اور انتظار نماز کی فضیلت میں

٣٢٨ ـ ٣٢٩ ـ ٣٣٠ :عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَادَامَ یَنْتَظِرُھَا وَلَا تَزَالُ

٣٢٨ تا ٣٣٠ : روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک تم میں کا نماز میں ہے جب تک انتظار کرتا ہے اس کا اور ہمیشہ فرشتے رحمت مانگتے

الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ فَقَالَ فُسَآءٌ اَوْضُرَاطٌ۔

ہیں اس کے لئے جب تک بیٹھا رہے مسجد میں اور کہتے ہیں یا اللہ! بخش اس کو یا اللہ! رحم کر اس پر جب تک وہ حدث نہ کرے پھر کہا ایک مرد حضر موتی نے حدث کیا ہے اے ابا ہریرہؓ!؟ کہا پھسکی ہے یا زور سے پادنا۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابو سعید اور انس اور عبداللہ بن مسعود اور سہیل بن سعد سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

باب: چھوٹے بوریئے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

۳۳۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ ۔

۳۳۱: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے بوریئے پر۔

ف : اس باب میں ام حبیبہ اور ابن عمر اور ام سلمہ اور عائشہ اور میمونہ اور ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبدالاسد سے روایت ہے اور بنت ابی سلمہ کا حضرت سے سماع نہیں، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور کہا احمد اور اسحٰق نے ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا بوریئے پر۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور خمرہ چھوٹے بوریئے کو کہتے ہیں۔

۲۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

باب: بڑے بوریئے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

۳۳۲: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ ۔

۳۳۲: روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بوریئے پر۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے انس اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا مگر بعض علماء نے اختیار کیا ہے زمین پر نماز پڑھنا مستحب جان کر۔

۲۴۲ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْبُسُطِ

باب: بچھونوں پر نماز پڑھنے کے بیان میں

۳۳۳: اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى كَانَ يَقُوْلُ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

۳۳۳: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی کرتے ہم سے یہاں تک کہ فرماتے میرے بھائی سے اے ابا عمیر! کیا کیا نغیر[1] نے؟ کہا اور دھویا گیا بچھونا

[1] نغیر: نغر کی تصغیر ہے یہ چڑیا کی مانند ایک چھوٹا سا پرندہ ہوتا ہے اس کی چونچ سرخی مائل ہوتی ہے۔ (حافظ)

قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَّنَا فَصَلّٰی عَلَیْهِ ۔

ہمارا پھر نماز پڑھی اس پر۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں بچھونے اور قالین پر اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور نام ابوالتیاح کا یزید بن حمید ہے۔

۲۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی الْحِیْطَانِ

باب: باغوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں

۳۳۴ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْتَحِبُّ الصَّلٰوۃَ فِی الْحِیْطَانِ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ یَعْنِی الْبَسَاتِیْنَ ۔

۳۳۴ : روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے نماز پڑھنے کو حطان میں ۔ کہا ابوداؤد نے یعنی باغوں میں ۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حسن بن ابی جعفر کے اور حسن بن ابی جعفر کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابوالطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

۲۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سُتْرَۃِ الْمُصَلِّیْ

باب: سترہ مصلّی کے بیان میں

۳۳۵ : عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْهِ مِثْلَ مُؤْخَرَۃِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِیْ مَنْ مَرَّ مِنْ وَرَآءِ ذٰلِكَ ۔

۳۳۵ : روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکھ لے ایک تم میں کا اپنے آگے کوئی چیز کجاوے کے پیچھے کی لکڑی کے برابر تو نماز پڑھتا رہے اور پرواہ نہیں جو گزر جائے اس کے آگے سے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابن عمر اور سبرہ بن معبد اور ابی جحیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طلحہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں کہ سترہ امام کا کفایت کرتا ہے مقتدیوں کو بھی۔

۲۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ

باب: مصلّی کے سامنے سے گزرنے کی کراہت میں

۳۳۶ : عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِیَّ اَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ جُهَیْمٍ یَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْیَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا

۳۳۶ : روایت ہے بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد جہنی نے پوچھ بھیجا ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے حق میں جو چلا جائے نماز کے آگے سے سو کہا ابوجہیم نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جائے چلا جانے والا نمازی کے آگے سے کہ کیا ہے اس پر یعنی گناہ یا عذاب

عَلَیْهِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً۔

تو کھڑا رہنا اس کو چالیس سال تک بہتر ہو جانے سے کہا ابو النضر نے نہیں جانتا میں کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

ف : اور اس باب میں ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی جہیم کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر اگر کھڑا رہے سو برس تک تو بہتر ہے آگے چلے جانے سے اپنے بھائی سے کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں نمازی کے آگے سے چلے جانے کو اور نہیں کہتے کہ اس کی نماز جاتی رہتی ہے۔

۲۴۶: بَابُ مَاجَاءَ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ

باب: اس بیان میں کہ کسی چیز کے آگے جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی

۳۳۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ رَدِیْفَ الْفَضْلِ عَلٰی اَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ بِمِنًی قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلٰوتَهُمْ۔

۳۳۷: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ میں ایک گدھے پر فضلؓ کے پیچھے بیٹھا تھا پھر آئے ہم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اپنے اصحاب کے ساتھ منیٰ میں سو اترے ہم اور مل گئے صف میں۔ سو پھرنے لگی گدھی ان کے آگے اور نہ توڑی اس نے نماز ان کی۔

ف : اور اس باب میں عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تابعین تھے کہتے ہیں نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور یہی کہتے ہیں سفیان اور شافعی بھی۔

۲۴۷: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْکَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ

باب: اس بیان میں کہ نماز نہیں ٹوٹتی مگر کتے اور گدھے کے آگے چلے جانے سے

۳۳۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الرَّجُلُ وَلَیْسَ بَیْنَ یَدَیْهِ کَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ کَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰتَهٗ الْکَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَمِنَ الْاَبْیَضِ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ سَاَلْتَنِیْ کَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ

۳۳۸: روایت ہے عبداللہ بن صامت سے کہا سنا میں نے ابوذر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھے آدمی اور نہ ہو اس کے آگے کجاوے کے پیچھے لکڑی کے برابر کوئی چیز یا فرمایا کَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ تو توڑ دیتا ہے اس کی نماز کالا کتا اور عورت اور گدھا کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے ابی ذرؓ سے کالے اور سفید کی کیا قید ہے؟ سو کہا ابوذرؓ نے پوچھا نے مجھ سے جو پوچھا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کالا

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ ۔ کتا شیطان ہے۔

ف : اوراس باب میں ابی سعیداور حکیم غفاری اور ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے گدھے اور عورت اور کالے کتے سے کہا احمد نے اس میں شک نہیں کہ کالا کتا توڑ دیتا ہے نماز کو اور گدھے اور عورتوں میں مجھے کچھ کلام ہے کہا اسحق نے نہیں ٹوٹتی مگر کالے کتے سے۔

٢٤٨: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب : ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں

٣٣٩ ۔ ٣٤٠: عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَبَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْسَبْعَةَ عَشَرَشَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قَدْنَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [البقرة : ١٤٤] فَوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّعَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ ۔

٣٣٩ ۔ ٣٤٠: روایت ہے براء بن عازب سے کہا جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے منہ کرنا کعبہ کی طرف سو اترا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیکھتے ہیں ہم تیرا منہ پھیرنا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلے کی طرف جسے تو چاہتا ہے سو پھیرا اپنا منہ مسجد حرام کی طرف اور یہی چاہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو نماز پڑھی ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی پھر گزرا انصار کی ایک قوم پر کہ رکوع میں تھے عصر کی نماز کے وقت بیت المقدس کی طرف سو کہا اس نے وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کیا کعبہ کی طرف کہا راوی نے تبھی پھرے وہ رکوع ہی میں۔

ف : اوراس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور امارہ بن اوس اور عمرو بن عوف مزنی اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں اسحق سے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھے لوگ رکوع میں نماز صبح میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٤٩: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

باب : اس بیان میں کہ مشرق اور مغرب کے بیچ میں سب قبلہ ہے اور یہ ان ملکوں میں ہے جو واقع ہیں

قِبْلَةٌ

قبلے کی اتر① یا دکن② کی جانب

۳۴۱ ـ ۳۴۲ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ ۔

۳۴۱ ـ ۳۴۲ : روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے' کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں سب قبلہ ہے ۔

ف : روایت کی ہم سے یحیٰی بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابی معشر سے مثل اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابی معشر میں ان کے حافظہ کی طرف سے اور نام ان کا نجیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے کہا محمد نے نہیں روایت کرتا میں ان سے کچھ اور روایت کرتے ہیں ان سے اور لوگ کہا محمد نے اور روایت عبداللہ بن جعفر مخرمی کی عثمان بن محمد اخنسی سے جو روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے قوی تر ہے اور زیادہ صحیح ہے ابی معشر کی حدیث سے روایت کی ہم سے حسن بن بکر المروزی نے انہوں نے معلّٰی بن منصور سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر المخرمی سے انہوں نے عثمان بن محمد اخنسی سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں قبلہ ہے اور کہا گیا ہے عبداللہ بن جعفر المخرمی اس لئے کہ وہ اولاد میں ہیں مسور بن مخرمہ کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ مابین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب تو کرے مغرب کو داہنے طرف اور مشرق کو بائیں طرف تو اس کے بیچ میں سب قبلہ ہے جب قبلہ کی طرف منہ کرنا چاہے اور کہا ابن مبارک نے کہ مابین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہونا اہل مشرق کے لئے ہے اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نے بائیں طرف جھکنا اہل مرو کے لئے کہ وہ ایک شہر ہے ۔

۲۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

باب : اس بیان میں کہ جو اندھیرے میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ لے

۳۴۳ ـ ۳۴۴ ـ ۳۴۵ :عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حَالِهِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ: ﴿فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ [البقرة : ١١٥]

۳۴۳ تا ۳۴۵ : روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک اندھیری رات میں اور نہیں جانتے تھے ہم کدھر ہے قبلہ سو پڑھی ہر ایک نے نماز اپنے منہ کے سامنے پھر جب صبح ہوئی تو ذکر کیا ہم نے اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اتری یہ آیت جدھر منہ کرو تم ادھر منہ ہے اللہ کا ۔

---

① اُتر: مشرق ② دکن: مغرب بمعنی مابین مشرق و مغرب ۔ (حافظ)

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ خوب نہیں اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے اشعث السمّان کی اور اشعث بن سعید ابوربیع السمّان ضعیف ہیں حدیث میں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا کہ جب پڑھی کسی نے نماز غیر قبلہ کی طرف اندھیرے میں اور بعد میں معلوم ہوا کہ مُنہ قبلہ کی طرف نہ تھا تو نماز اس کی جائز ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق۔

۲۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ مَا يُصَلِّی اِلَيْهِ وَفِيْهِ

باب: بیان میں اس چیز کے کہ جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۴۶ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يُصَلّٰی فِیْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِی الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِی الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ۔

۳۴۶ : روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے سات مقاموں میں : (۱) پیخانے میں' (۲) جہاں اونٹ ذبح ہوتے ہوں' (۳) قبرستان میں' (۴) راستے کے بیچ میں' (۵) غسل خانے میں' (۶) اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور (۷) چھت پر بیت اللہ کی۔

ف : روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داوٗد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کے ہم معنی اور مانند اس کے اور اس باب میں ابی مرثد اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی از روئے اسناد کے قوی نہیں اور کلام کیا گیا ہے زید بن جبیرہ میں ان کے حافظہ کے سبب سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو لیث بن سعد نے عبداللہ بن عمر العمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے اور یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اشبہ اور صحیح تر ہے لیث بن سعد کی حدیث سے اور عبداللہ بن عمر العمری کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے از روئے حافظہ کے ان میں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان۔

۲۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَعْطَانِ الْاِبِلِ

باب: بیان میں نماز پڑھنے کے بکریوں اور اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں

۳۴۷ ـ ۳۴۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔

۳۴۷ ـ ۳۴۸: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں اور نہ پڑھو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں۔

ف : روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابی بکر بن عیاش سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے اور مانند اس کے اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور سبرہ بن معبد جہنی اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمرؓ اور انسؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے اور

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور حدیث ابی حصین کی ابیصالح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غریب ہے اور روایت کیا اس کو اسرائیل نے ابی حصین سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نام ابن حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہے روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح ضبعی سے انہوں نے انسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَاتَوَجَّهَتْ بِهِ

باب: چوپایہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں جدھر پھرتا رہے

۳۴۹ ۔ ۳۵۰ ۔ ۳۵۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ نَحْوَالْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

۳۴۹ تا ۳۵۱: روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کام کو تو لوٹ کر آیا میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اپنی سواری پر مشرق کی طرف اور سجدہ میں زیادہ جھکنا تھا رکوع سے۔

ف: اس باب میں روایت ہے انس اور ابی عمرؓ اور ابی سعید اور عامر بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابرؓ سے اور اسی پر عمل ہے سب اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف ان کے درمیان میں کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی نماز پڑھے نفل جانور پر اور وہ پھرتا رہے قبلے یا غیر قبلے کی طرف۔

۲۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ

باب: سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں

۳۵۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرِهٖ اَوْرَاحِلَتِهٖ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ۔

۳۵۲: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنے اونٹ کی طرف یا کہا راحلۃ اور معنی اسکے اپنی سواری کی طرف اور نماز پڑھتے تھے اپنی سواری کے اوپر بھی جدھر منہ پھیرتی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اونٹ کی طرف نماز پڑھنے میں اس کو سترہ بنا کر۔

۲۵۵: بَابُ مَاجَآءَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْابِالْعَشَآءِ

باب: اس بیان میں کہ جب حاضر ہو کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانے سے فارغ ہولے

۳۵۳ ۔ ۳۵۴: عَنْ اَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيِّ صَلَّى

۳۵۳ ۔ ۳۵۴: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ۔

پہنچاتے ہیں اس حدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آ گے آ جائے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو۔

ف: اور اس باب میں عائشہ اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی ﷺ سے جیسے ابو بکر اور عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق بھی۔ دونوں کہتے ہیں کہ پہلے کھانا کھالے اگر چہ فوت ہو جائے جماعت سے۔ سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ جب ڈرتا ہو اس کے سڑنے سے تو پہلے کھا لے اور جس طرف گئے ہیں بعض صحابہ وغیرہ اس کی پیروی خوب ہے اور مقصود ان کا یہی ہے کہ نماز میں قلب مصلی کا کسی طرف مشغول نہ ہو اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ کہتے تھے ہم کھڑے نہ ہوتے تھے نماز کو جب تک دِل ہمارا لگا ہوتا تھا کسی چیز میں اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب آ گے آ ئے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو کہا راوی نے کہ کھانا کھایا ابن عمرؓ نے شام کا اور وہ سنتے تھے آواز امام کی قرآن پڑھنے کی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

۲۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوۃِ عِنْدَ النُّعَاسِ

باب: اونگھتے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

۳۵۵: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ يَنْعَسُ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهٗ۔

۳۵۵: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں کا اور وہ نماز پڑھتا ہو تو سو رہے یہاں تک کہ جاتی رہے نیند اس لئے کہ ایک تم میں کا نماز پڑھنے لگے درآنحالیکہ وہ اونگھتا ہے پس گمان ہے کہ وہ قصد کرے استغفار کا اور گالیاں دینے لگے اپنی جان کو۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۵۷: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ

باب: اس بیان میں کہ جو ملاقات کو جائے کسی قوم کی تو ان کی امامت نہ کرے

۳۵۶: عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِيْنَا فِيْ مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا اَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۳۵۶: روایت ہے بدیل بن میسرہ عقیلی سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ عقیلی سے کہا انہوں نے کہ تھے مالک بن حویرث آتے ہماری نماز کی جگہ میں حدیث بولنے کو پس آ گیا وقت نماز کا ایک دن سو کہا ہم نے ان کو امامت کرو کہا چاہیے کہ امامت کرے کوئی تم میں کا تا کہ بیان کروں میں کیوں نہیں امامت کرتا' سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ ۔

فرماتے تھے جو ملاقات کو جائے کسی قوم کی تو امامت نہ کرے ان کی بلکہ امامت کرے اس قوم کا کوئی آدمی۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہؓ وغیرہم سے کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا بہ نسبت ملاقاتیوں کے اور کہا بعض علماء نے جب اجازت دے صاحب خانہ تو مضائقہ نہیں امامت میں اور کہا اسحٰق نے عمل مالک بن حویرث کی حدیث پر ہے اور تشدد کیا کہ ہرگز امامت نہ کرے صاحب خانہ کی کوئی دوسرا اگرچہ اجازت بھی دے اور ایسا ہی حکم ہے مسجد کا کہ نہ امامت کرے مسجد میں کسی قوم کی جب ان سے ملنے جائے بلکہ مسجد والوں میں سے کوئی امامت کرے۔

۲۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يَخُصَّ الْاِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَآءِ

باب: اس بیان میں کہ مکروہ ہے امام کو نری (فقط) اپنے ہی لئے دُعا کرنا

۳۵۷: عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ فَاِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ ۔

۳۵۷: روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے حلال نہیں کسی کو کہ جھانکے کسی گھر میں جب تک اذن نہ لے لے پس اگر نظر کی اس نے تو داخل ہو چکا یعنی داخل ہونا بے اذن حرام ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی قوم کی پھر خاص کرے اپنے ہی لئے دعا کو انہیں چھوڑ کر جس نے ایسا کیا اس نے خیانت کی ان لوگوں کی اور نہ کھڑا ہوا نماز میں پاخانے پیشاب کو روک کر۔

ف : اور اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے وہ روایت کرتے ہیں سفر بن یسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابی امامہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث یزید بن شریح سے۔ وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے اور حدیث یزید بن شریح کی جو مروی ہے ثوبان کے واسطے سے ابی حی موذن سے اس کی اسناد بہت اچھی ہے اور بہت مشہور۔

۲۵۹: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ

باب: اس امام کے بیان میں جس سے مقتدی بیزار ہوں

۳۵۸: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ۔

۳۵۸: روایت ہے حسن سے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں پر ایک اس مرد پر کہ امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اس سے بیزار ہوں دوسری اس عورت پر کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصہ ہو۔ تیسرے اس مرد پر جو سنے حی علی الفلاح اور جماعت میں حاضر نہ ہو۔

ف : اور اس باب میں ابن عباس اور طلحہ اور عبداللہ بن عمر اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ

کی صحیح نہیں اس واسطے کہ مروی ہے یہ حسن سے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ کہا ابوعیسیٰ نے محمد بن قاسم میں کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے اور ضعیف کہا ان کو اور نہیں ہیں وہ حافظ اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ امامت کرے کوئی آدمی اور مقتدی اس سے بیزار ہوں سوا گر امام ظالم نہیں تو گناہ اس پر ہے جو بیزار ہو اور کہا احمد اور اسحٰق نے اس باب میں کہ جب برا مانے ایک یا دو یا تین تو مضائقہ نہیں امامت میں جب تک بیزار نہ ہوا کثر قوم روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے زیادہ بن ابی الجعد سے انہوں نے عمرو بن حارث بن المصطلق سے کہا عمرو نے کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں پر ہے ایک وہ عورت کہ نافرمانی کرے اپنے زوج کی دوسرا امام کہ لوگ اس سے بیزار ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے سو پوچھا ہم نے امام کا حال تو کہا گیا ہمارے لئے کہ مراد اس سے ظالم امام ہے اور جو قائم کرے سنت کو تو گناہ اسی پر ہے جو اس سے بیزار ہو۔

٣٥٩ ۔ ٣٦٠ : عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ آذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ۔

٣٥٩ ۔ ٣٦٠: روایت ہے ابوغالب سے کہا سنا میں نے ابا امامہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں کے اوپر نہیں جاتی۔ یعنی مقبول نہیں ہوتی ایک غلام بھاگا ہوا جب تک نہ لوٹے اور دوسری عورت کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصے ہو تیسرے امام کہ مقتدی اس سے بیزار ہوں۔

٢٦٠: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا

باب: اس بیان میں کہ جب امام بیٹھ کر پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھے

٣٦١: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ۔

٣٦١: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سے پس چوٹ آئی سو نماز پڑھائی ہم کو بیٹھ کر سو پڑھی ہم نے ساتھ ان کے بیٹھ کر پھر جب فراغت ہوئی تو فرمایا امام اسی لئے ہے یا فرمایا: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ یعنی امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ پیروی کریں اس کی سو جب اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب اٹھے تم بھی اٹھو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ تم کہو ربنا ولک الحمد اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

ف: اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور جابرؓ اور ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ گرے گھوڑے سے اور چوٹ آئی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اصحاب النبی ﷺ کا۔ انہی میں ہیں جابر بن عبداللہ اور اسید بن حضیر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہم اور اسی حدیث کے قائل ہیں احمد اور اسحٰق کہا بعض علماء نے جب نماز پڑھے امام بیٹھ کر نہ پڑھیں اس کے پیچھے لوگ مگر کھڑے ہو کر اور اگر بیٹھ کر پڑھیں گے تو درست نہ ہوگی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن

انس اور ابن مبارک اور شافعی کا۔

٢٦١: بَابُ مِنْهُ اَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

٣٦٢: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا۔

٣٦٢: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹھ کر اس مرض میں کہ وفات ہوئی اس میں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے امام بیٹھ کر تو تم بھی پڑھو بیٹھ کر اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنی مرض میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ امامت کرتے تھے آدمیوں کی پس نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں اور آدمی اقتداء کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اقتداء کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے انہیں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پیچھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹھ کر اور مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر روایت کی ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن ابی زیاد نے ان سے شبانہ بن سوء نے ان سے محمد بن طلحہ نے ان سے حمید نے ان سے ثابت نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں ابی بکر کے پیچھے بیٹھ کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ثابت کا اور جس نے ذکر کیا سند میں ثابت کا وہ زیادہ صحیح ہے۔

٢٦٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِمَامِ يَنْهَضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا

باب: دو رکعت کے بعد امام کے سہواً کھڑا ہو جانے کے بیان میں

٣٦٣ ـ ٣٦٤: عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِيْ فَعَلَ۔

٣٦٣ ـ ٣٦٤: روایت ہے شعبی سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے سو اٹھ کھڑے ہوئے دو رکعت کے بعد یعنی قبل تشہد کے سو تسبیح کہی لوگوں نے ان سے اور انہوں نے تسبیح کہی ان سے پھر جب پوری کر چکے نماز سلام پھیرا اور دو سجدے کئے سہو کے بیٹھے ہوئے پھر بیان کیا ان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا جیسا انہوں نے کیا۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن عامر اور سعد اور عبداللہ بن بحینہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہؓ کی مروی ہے کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابن ابی لیلیٰ میں ان کے حافظہ کی طرف سے کہا احمد نے حجت کے قابل نہیں حدیث ابن ابی لیلیٰ کی اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے ابن ابی لیلیٰ تو صدوق یعنی سچے ہیں اور میں روایت نہیں کرتا ہوں ان سے اس لئے کہ ان کی صحیح حدیث سقیم سے پہچان نہیں پڑتی اور جو ایسا ہو اس سے میں روایت نہیں لیتا ہوں اور مروی ہے یہ

حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور جابر جعفی کو ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے اور چھوڑ دیا اس سے روایت لینا یحییٰ بن سعید نے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب بھول سے اٹھ کھڑا ہوا کوئی دو رکعت میں تو اپنی نماز پوری کر لے اور بعد نماز دو سجدہ سہو کرے سو بعضوں نے کہا ہے کہ بعد سلام کے کرے اور بعضوں نے کہا قبل سلام کے اور جس نے کہا ہے قبل سلام کے اس کی حدیث زیادہ صحیح ہے کہ روایت کی ہے زہری نے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے زیادہ بن علاقہ سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے پھر جب پڑھ چکے دو رکعت کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے سو سبحان اللہ کہا مقتدیوں نے سو اشارہ کیا ان کی طرف کہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب فارغ ہوئے نماز سے سلام پھیرا اور دو سجدے کئے سہو کے اور کہا اسی طرح کیا رسول اللہ ﷺ نے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

٢٦٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ

باب: مقدار میں قعدۂ اولیٰ کی

٣٦٥ ـ ٣٦٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَاَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ۔

٣٦٥ ـ ٣٦٦: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے دو رکعتوں کے بعد تو گویا وہ بیٹھے ہوں گرم پتھروں پر یعنی بہت جلد اٹھتے کہا شعبہ نے پھر بلائے سعد نے اپنے ہونٹ کچھ کہہ کر یعنی حضرت کچھ پڑھتے تھے کہا شعبہ نے میں کہا جب تک کہ اٹھتے تو سعد کہتے جب تک کہ اٹھتے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے لیکن ابا عبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی دیر تک نہ بیٹھے قعدۂ اولیٰ میں اور قعدۂ اولیٰ میں تشہد سے زیادہ کچھ نہ پڑھے اور کہتے ہیں اگر زیادہ کیا اس نے تشہد سے کچھ بھی تو اس پر سجدہ سہو ہے ایسا ہی مروی ہے شعبی وغیرہ سے۔

٢٦٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں اشارہ کرنے کے بیان میں

٣٦٧: عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ اِلَيَّ اِشَارَةً وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ۔

٣٦٧: روایت ہے صہیب سے کہا گزرا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ نماز پڑھتے تھے سو سلام کیا میں نے ان کو اور جواب دیا مجھ کو اشارے سے کہا راوی نے نہیں جانتا میں مگر شاید صہیب نے یہ بھی کہا کہ جواب دیا انگلی سے اشارہ کر کے۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے حضرت بلال اور حضرت ابی ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے۔

۳۶۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ۔

۳۶۸: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ پوچھا میں نے بلالؓ سے کیونکہ جواب دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تھے اصحاب ان کو اور وہ نماز میں ہوتے تھے کہا بلالؓ نے اشارہ کرتے تھے اپنے ہاتھ سے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث کی کہ وہ روایت کرتے ہیں بکیر سے اور روایت کی زید بن اسلم نے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ کہا میں نے بلالؓ سے کیونکر جواب دیتے تھے رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تھے ان پر مسجد بنی عمرو بن عوف میں کہا بلالؓ نے اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اس لئے کہ قصہ حدیث صہیب کا اور ہے اور قصہ حدیث بلال رضی اللہ عنہ کا اور۔ اور اگر ابن عمرؓ نے ان دونوں سے روایت کیا تو احتمال ہے کہ دونوں سے سنا ہو۔

۲۶۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ التَّسْبِيْحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقَ لِلنِّسَآءِ

باب: اس بیان میں کہ جب امام بھولے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کو تصفیق[1]

۳۶۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ۔

۳۶۹: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح مردوں کو ہے تصفیق عورتوں کو۔

ف : اور اس باب میں علیؓ اور حضرت سہیل بن سعد اور جابر اور ابی سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور کہا حضرت علیؓ نے کہ جب میں اِذن مانگتا حضرت ﷺ سے اندر آنے کا اور آپ ﷺ نماز پڑھتے ہوتے تو سبحان اللہ کہتے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق۔

۲۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ جمائی لینا نماز میں مکروہ ہے

۳۷۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

۳۷۰: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے سو جب کسی کو جمائی آئے تو روکے منہ بند کرے جہاں تک ہو سکے۔

ف : اور اس باب میں ابی سعید خدریؓ اور جد عدی بن ثابت سے بھی روایت ہے کہ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے جمائی لینا نماز میں۔ ابراہیم نے کہا میں تو جمائی کو پھیر دیتا ہوں کھنگار سے۔

---

[1] تصفیق: سیدھے ہاتھ کی پشت بائیں ہتھیلی پر مارنے کو کہتے ہیں۔ (حافظ)

٢٦٧: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ صَلٰوۃَ القَاعِدِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ صَلٰوۃِ القَآئِمِ

باب: اس بیان میں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ہے کھڑے ہوکر پڑھنے سے

۳۷۱: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَھُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَھُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّاھَا قَاعِدًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّاھَا نَائِمًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔

۳۷۱: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرد کی نماز کا حال تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھڑے ہوکر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اس کو کھڑے ہوکر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اس کو بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور انس اور سائب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی اسناد سے مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کو سو فرمایا کھڑے ہوکر پھر اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پھر اگر نہ ہو سکے تو لیٹ کر۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حسین معلم سے اسی اسناد سے کہا ابو موسیٰ نے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے حسین معلم سے مثل روایت عیسیٰ بن یونس کے اور مراد اس حدیث سے بعض علماء کے نزدیک نفل نماز ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے اشعث بن عبدالملک سے انہوں نے حسن سے کہا حسن نے کہ آدمی نماز نفل چاہے کھڑے ہوکر پڑھے چاہے بیٹھ کر چاہے لیٹ کر اور اختلاف ہے علماء کا اس بیمار کی نماز میں جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے سو کہا بعض نے پڑھے داہنے کروٹ پر اور بعض نے کہا چت لیٹ کر اور پیر قبلہ کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو بیٹھ کر پڑھے اس کو آدھا اجر ہے یہ ہے تندرست کے لئے اور جس کو کچھ عذر نہ ہو اور جسے کچھ عذر ہو اور وہ بیٹھ کر پڑھے تو اس کو پورا ثواب ہے مثل کھڑے ہوکر پڑھنے والے کے اور بعض حدیث میں یہ مضمون آیا ہے مثل قول سفیان ثوری کے۔

٢٦٨: بَابُ فِیْ مَنْ یَتَطَوَّعُ جَالِسًا

باب: اس کے بیان میں جو بیٹھ کر نماز نفل پڑھے

۳۷۲ ۔ ۳۷۳: عَنْ حَفْصَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ مَارَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلّٰی فِیْ سُبْحَتِہٖ قَاعِدًا حَتّٰی کَانَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَاِنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِہٖ قَاعِدًا وَیَقْرَءُ بِالسُّوْرَۃِ وَیُرَتِّلُھَا حَتّٰی تَکُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلِ مِنْھَا۔

۳۷۲ ۔ ۳۷۳: روایت ہے ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نفل پڑھتے بیٹھ کر یہاں تک کہ جب رہ گیا آپ ﷺ کی وفات میں ایک سال پڑھنے لگے آپ ﷺ نفل بیٹھ کر اور پڑھتے تھے کوئی سورت تو اس قدر ترتیل کرتے یعنی ٹھہر ٹھہر کر مزا لے لے کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

ف :اس باب میں ام سلمہؓ اورانس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدث حفصہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ رات کو بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتے پھر جب باقی رہتی قراءت تیس یا چالیس آیتوں کے موافق تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے اور مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھتے بیٹھ کر پھر جب قراءت کرتے کھڑے کھڑے رکوع وسجدہ بھی کرتے کھڑے کھڑے اور جب قراءت کرتے بیٹھے بیٹھے تو رکوع وسجدہ بھی کرتے بیٹھے بیٹھے کہا احمد اوراسحٰق نے عمل دونوں حدیثوں پر ہے گویا ان کے نزدیک دونوں حدیثیں معمول بہا اور صحیح ہیں۔

۳۷۴: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَ تِهٖ قَدْرُمَايَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَ سَجَدَثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۳۷۴: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو قراءت بھی بیٹھ کر پڑھتے' پھر جب باقی رہتیں تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۳۷۵: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نفل نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے نماز پڑھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک کھڑے کھڑے اور بڑی رات تک بیٹھے بیٹھے پھر جب قراءت کرتے کھڑے ہو کر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتے اسی حالت میں اور جب قراءت کرتے بیٹھ کر تو رکوع اور سجدہ کرتے بیٹھ کر۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۶۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنِّيْ لَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ

باب :اس بیان میں کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنتا ہوں لڑکے کے رونے کی آواز تو ہلکی کرتا ہوں نماز

۳۷۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَتَنَ اُمُّهٗ۔

۳۷۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں جب سنتا ہوں رونا لڑکے کا نماز میں تو ہلکی کرتا ہوں نماز اس خیال سے کہ گھبرا نہ جائے اس کی ماں۔

ف :اس باب میں ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۰: بَابُ مَاجَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ

باب :اس بیان میں کہ جوان عورت کی

الْحَائِضِ اِلَّابِخِمَارٍ

نماز قبول نہیں ہوتی بغیر چادر کے

۳۷۷: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَآئِضِ اِلَّابِخِمَارٍ۔

۳۷۷: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں ہوتی نماز جوان عورت کی مگر اوڑھنی اوڑھ کر۔

ف: اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت بالغہ کی نماز بغیر ڈھانپے بالوں کے درست نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا کہ نماز عورت کی درست نہیں اگر ذرا بھی بدن اس کا کھلا ہو اور کہا شافعی نے کہ کہا گیا ہے اگر پشت پا کھلی ہو عورت کی تو نماز درست ہے۔

۲۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ سدل مکروہ ہے نماز میں

۳۷۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوةِ۔

۳۷۸: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدل [1] سے نماز میں۔

ف: اس باب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانتے ہم روایت سے عطاء کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مگر اسناد سے عسل بن سفیان کے اور اختلاف ہے اہل علم کا سدل میں نماز کے اندر سو کہا بعضوں نے مکروہ ہے اور کہا یہ فعل ہے یہود کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے سدل نماز میں جب ایک ہی کپڑا ہو لیکن جب سدل کیا کرے پر تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد کا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے سدل کو نماز میں۔

۲۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصٰى فِی الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ کنکریاں ہٹانا نماز میں مکروہ ہے

۳۷۹: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ۔

۳۷۹: روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہو کوئی تم میں کا نماز کو تو نہ چھوئے کنکریاں نماز میں اس لئے کہ رحمت اُس کے سامنے ہے۔

۳۸۰: عَنْ مُعَيْقِيْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلاً فَمَرَّةً وَّاحِدَةً۔

۳۸۰: روایت ہے معیقیب سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنکریاں ہٹانے کو تو فرمایا اگر ضرورت ہو تجھ کو تو ایک بار ہٹا لو۔

---

[1] سدل کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ کرتہ یا جبہ کندھے پر ڈال لینا اور بانہیں اس کی نہ پہننا اور ایسا لپیٹ لینا کہ دونوں ہاتھ رک جائیں اور اسی طرح رکوع وسجدہ کرنا اور یہ عادت یہود کی تھی اور دوسرے یہ کہ چادر سر پر ڈال کر دونوں کنارے اس کے داہنے بائیں لٹکا دینا اور ان کو کندھوں پر نہ ڈالنا یہ بھی مکروہ ہے اور اسی کو بعض نے کہا ہے کہ کرتے پر کرے تو مضائقہ نہیں۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبداللہ اور معیقیب سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ مکروہ کہا آپ ﷺ نے کنکریاں ہٹانے کو نماز میں اور کہا اگر ضرورت ہو تو ایک بار ہٹالے گویا ایک مرتبہ کی اجازت دی حضرت ﷺ نے اور اسی پر عمل ہے علماء ہے۔

۲۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ النَّفْخِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب: اس بیان میں کہ نماز میں زمین کا (پر) پھونکنا مکروہ ہے

۳۸۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا یُقَالُ لَهٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ۔

۳۸۱: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو کہ ہم اس کو افلح کہتے تھے جب سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا سو فرمایا آپؐ نے خاک آلودہ ہونے دے اپنے چہرے کو۔

ف : کہا احمد بن منیع نے مکروہ کا ہے عباد نے پھونکنا نماز میں اور کہا پھونکنے سے نماز نہیں جاتی کہا احمد بن منیع نے اور یہی ہمارا بھی مختار ہے کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث ابی حمزہ سے اور کہا کہ وہ لڑکا مولیٰ تھا ہمارا رباح اس کا نام تھا۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون ابی حمزہ سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس میں کہا ایک لڑکا ہمارا جس کو رباح کہتے تھے کہا ابوعیسیٰ نے اسناد حدیث ام سلمہ کی کچھ ایسی قوی نہیں اور میمون ابوحمزہ کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں پھونکنے سے سو بعضوں نے کہا اگر پھونکا کسی نے نماز میں تو پھر پڑھے نماز میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے پھونکنا نماز میں اگر پھونکا کسی نے تو ٹوٹی نہیں نماز اس کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۲۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب: اس بیان میں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کے کھڑا ہونا منع ہے

۳۸۲ ـ ۳۸۳: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی اِنْ یُصَلِّی الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

۳۸۲ـ۳۸۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ نماز پڑھے آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر۔

ف : اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اختصار کرنا نماز میں اور اختصار یہ کہ آدمی اپنے ہاتھ کوکھ پر رکھے اور مکروہ کہا ہے بعضوں نے چلنا بھی کوکھ پر ہاتھ رکھ کے اور مروی ہے کہ شیطان جب چلتا ہے تو کوکھ پر ہاتھ رکھ کے چلتا ہے۔

۲۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ کَفِّ الشَّعْرِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب: اس بیان میں کہ بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۸۴: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ

۳۸۴: روایت ہے سعید بن ابی سعید المقبری سے وہ روایت کرتے ہیں

اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّهٗ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَهُوَ یُصَلِّیْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَتَهٗ فِیْ قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ اَقْبِلْ عَلٰی صَلٰوتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّیْطَانِ ۔

اپنے باپ سے وہ ابی رافع سے کہ وہ گزرے حسن بن علی پر اور وہ نماز پڑھتے تھے اور باندھا انہوں نے جوڑا اپنا گدی پر سو کھول دیا اس کو ابی رافع نے تو دیکھا حضرت حسن نے ان کی طرف غصے سے سو کہا انہوں نے اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ وہ حصہ ہے شیطان کا۔

ف : اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو رافع کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا اور عمران بن موسیٰ وہ قریشی مکی ہیں اور وہ بھائی ہیں ایوب بن موسیٰ کے۔

۲۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّخَشُّعِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں عاجزی کرنے کے بیان میں

۳۸۵: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَهُّدٌ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ وَتُقْنِعُ یَدَیْكَ یَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰی رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَ كَذَا ۔

۳۸۵: روایت ہے فضل بن عباسؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز دو دو رکعت ہے اور التحیات ہے ہر دوگانہ کے بعد اور ڈرنا ہے اور عاجزی کرنا اور مسکینی یعنی درگاہِ الٰہی میں اور اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ کہتا ہے راوی کہ بلند کرے تو دونوں ہاتھوں کو پروردگار کے سامنے کہ ہتھیلیاں ہوں تیرے مُنہ کی طرف اور کہے یارب! یارب! اور جو ایسا نہ کرے وہ ایسا ایسا ہے یعنی ناقص ہے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے اور ابن مبارک کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں یہ کہا ہے مَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ یعنی جو ایسا نہ کرے وہ برا ہے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ بن سعید سے اور خطا کی کئی مقام میں ایک تو کہا روایت ہے انس بن انیس سے اور وہ عمران بن ابی انس سے دوسرے کہا روایت ہے عبداللہ بن حارث سے اور وہ حقیقت میں عبداللہ بن نافع بن العمیا ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی ﷺ سے اور حقیقت میں روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباسؓ سے وہ نبی ﷺ سے کہا محمد بخاری نے کہ حدیث لیث بن سعد کی بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے۔

۲۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ التَّشْبِیْكِ بَیْنَ الْاَصَابِعِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ پنجہ میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے نماز میں

۳۸۶: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ

۳۸۶: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کیا کسی نے اچھی طرح سے پھر نکلا مسجد کی

خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِيْ صَلٰوةٍ۔

طرف تو تشبیک[1] نہ کرے اپنی انگلیوں میں اس لئے کہ وہ تو نماز میں ہے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے کعب بن عجرہ کی حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ابن عجلان سے لیث کی روایت کی مانند اور روایت کی شریک نے محمد بن عجلان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس حدیث کے اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

۲۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي طُوْلِ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں دیر تک قیام کرنے کے بیان میں

۳۸۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

۳۸۷: روایت ہے جابر سے کہا پوچھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا جس میں قیام دراز ہو۔

ف : اس باب میں عبداللہ حبشی اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے۔

۲۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: رکوع اور سجدے زیادہ کرنے کے بیان میں

۳۸۸: عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْدَانُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهٖ وَيُدْخِلُنِي اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّيْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

۳۸۸: روایت ہے اوزاعی سے کہا روایت کی مجھ سے ولید بن ہشام معیطی نے کہا روایت کی مجھ سے معدان بن طلحہ یعمری نے کہا ملاقات کی میں نے ثوبان سے جو مولیٰ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھا میں نے ان سے خبر دو مجھے ایسے کام کی کہ نفع دے اللہ مجھ کو اس سے اور داخل کرے جنت میں پس چپ رہے وہ دیر تک پھر التفات کیا میری طرف اور کہا تو اختیار کرے سجدے کو یعنی سجدے بہت کیا کر یا نماز بہت پڑھا کر اس لئے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا

---

[1] تشبیک: اس سے مطلب یہ ہے کہ اپنی ہاتھوں کی چار انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی چاروں انگلیوں میں ڈالنا۔ مقصد نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا یہ ہے کہ یونہی لغو و بے معنی طور پر اپنی انگلیوں ہی سے نہ کھیلتا رہے جیسا کہ کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ دورانِ نماز یا خطبہ کے اپنی انگلیوں کو ہی چٹخاتے رہتے ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ایسی حرکات سے نہ تو دوسروں کا دھیان بٹائے اور نہ ہی اپنا اور ویسے بھی یہ طبی طور پر سخت نقصان دہ فعل ہے۔
(حافظ)

قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَسَاَلْتُهٗ عَمَّاسَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُلِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً ۔

ہے ایک گناہ کہا معدان نے پھر ملا میں ابوالدرداء سے سو پوچھا میں نے ان سے جو پوچھا تھا ثوبان سے تو انہوں نے بھی کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے ایک گناہ۔

ف : اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی فاطمہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ثوبان کی اور ابوالدرداء کی کثرت رکوع اور سجود کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ بعضے کہتے ہیں طولِ قیام نماز میں افضل ہے بہت رکوع اور سجدے کرنے سے اور بعضوں نے کہا کثرتِ رکوع اور سجود کی افضل ہے قیام کے دراز کرنے سے اور کہا احمد بن حنبل نے مروی ہے نبی ﷺ سے اس باب میں دو حدیثیں اور نہ ترجیح دی اس میں کسی کو اور کہا اسحٰق نے دن کو کثرتِ رکوع اور سجود کی بہت بہتر ہے کہ قرآن تو اپنے وظیفے کے موافق خواہ مخواہ پڑھے گا اور رکوع اور سجدے کا نفع الگ ملے گا کہا ابوعیسیٰ نے کہ اسحٰق اس لئے قائل ہوئے اس بات کے کہ ایسا ہی مروی ہے نماز میں رسول اللہ ﷺ سے کہ طولِ قیام مروی ہے رات میں اور دن میں مروی نہیں کہ آپ ﷺ نے قیام دراز کیا ہو۔

۲۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ سانپ اور بچھو کا مارنا نماز میں درست ہے

۳۸۹ ۔ ۳۹۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ ۔

۳۸۹ ۔ ۳۹۰ : روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالی چیزوں کے مارنے کا نماز میں ایک سانپ دوسرے بچھو کا۔

ف : اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابورافع سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے سانپ بچھو کا مارنا نماز میں کہا ابراہیم نے نماز تو عین مشغولی ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۳۹۱ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَجَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَ هُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَانَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ ۔

۳۹۱ : روایت ہے عبداللہ بن بحینہ اسدی سے جو ہم قسم ہیں بنی عبدالمطلب کے کہ نبی کھڑے ہو گئے نماز ظہر میں اور ان کو بیٹھنا تھا یعنی قعدۂ اولیٰ میں پھر جب پوری کر چکے نماز دو سجدے کئے بیٹھے ہوئے تکبیر کہتے ہر سجدے میں قبل سلام کے لوگوں نے بھی سجدے کئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدلے میں قعدۂ اولیٰ کے جو بھول گئے تھے۔

ف : اور اسی باب میں روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے بھی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبدالاعلیٰ اور ابوداؤد نے کہا دونوں نے خبر دی ہم کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن ابراہیم سے کہ ابا ہریرہؓ اور سائب قاری دونوں سجدے کرتے تھے سہو کے قبل سلام کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعی کا کہ سجدہ سہو کرے بہرصورت قبل سلام کے اور کہتے ہیں یہ ناسخ ہے اور حدیثوں کی اور مذکور ہے کہ اخیر فعل نبی ﷺ کا یہی تھا اور کہا احمد اور اسحٰق نے جب کھڑا ہو جائے آدمی دو رکعت کے بعد تو سجدہ سہو کا کرے قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور عبداللہ بن بحینہ وہ بیٹے مالک کے ہیں اور بحینہ ان کی ماں ہیں۔ ایسا ہی خبر دی مجھ کو اسحٰق بن منصور نے علی بن مدینی سے اور کہتے ہیں ان کو عبداللہ بن مالک بن بحینہ کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف ہے علماء کا سجدۂ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد؟ تو بعضوں کے نزدیک بعد سلام کے ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعضوں نے کہا قبل سلام کے اور یہی قول ہے اکثر فقہائے مدینہ کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہما اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا بعضوں نے جب بھولے سے کچھ زیادتی ہو جائے نماز میں تو سجدۂ سہو بعد سلام کے کرے اور جب نقصان ہو تو قبل سلام کے اور یہی قول ہے مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا اور کہا احمد نے جس صورت میں جس طرح پر سجدۂ سہو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے اس صورت میں اس طرح سجدہ کرنا چاہیے۔ یعنی جہاں قبل سلام مروی ہے وہاں قبل کرنا چاہیے اور جہاں بعد سلام مروی ہے وہاں سلام کے بعد اور کہتے ہیں جب کھڑا ہو جائے دو رکعتوں کے بعد تو سجدہ کرے قبل سلام کے۔ ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور اگر پڑھی ظہر میں پانچ رکعت تو سجدہ کرے سلام کے بعد اور اگر سلام پھیر دیا ہو تو دو رکعتوں میں ظہر اور عصر کی تو سجدہ کرے بعد سلام کے اسی طرح جس جس صورت میں جو جو فعل رسول اللہ ﷺ کا مروی ہے اسی طرح عمل کرے اور جس میں کوئی فعل رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں تو اس میں سجدہ کرے قبل سلام کے اور اسحٰق بھی احمد کے موافق کہتے ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ وہ کہتے ہیں جس صورت میں کوئی فعل مذکور نہیں رسول اللہ ﷺ سے تو اس میں اگر زیادتی ہو نماز میں تو سجدہ کرے بعد سلام کے اور اگر نقصان ہو تو قبل سلام کے۔

۲۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

باب: سلام اور کلام کے بعد سجدۂ سہو کرنے کے بیان میں

۳۹۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ اَمْ نَسِيْتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

۳۹۲: روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی پانچ رکعتیں سو عرض کیا گیا بڑھائی گئی نماز یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے۔ پس دو سجدے کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد سلام کے۔ ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

۳۹۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ۔

۳۹۳: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کیے بعد کلام کے۔ ف : اس باب میں روایت ہے معاویہ عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے۔

۳۹۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ۔

۳۹۴: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے دو سجدے کیے سہو کے سلام کے بعد۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو ایوب نے اور کئی لوگوں نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جب کوئی شخص پڑھ لے ظہر کی نماز پانچ رکعت تو نماز اس کی جائز ہے اور دو سجدے کر

لے سہو کے اگر چہ بیٹھا نہ ہو قعدۂ اخیرہ میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض لوگوں نے کہا جب ظہر میں پانچ رکعت پڑھے اور قعدۂ اخیرہ میں بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز اس کی درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض کوفیوں کا۔

۲۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: سجدۂ سہو میں تشہد پڑھنے کے بیان میں

۳۹۵: عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۳۹۵: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سہو کیا اور دو سجدے کئے اور پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن سیرین نے ابی المہلب سے اور وہ چچا ہیں ابی قلابہ کے سوا اس حدیث کے اور روایت کی یہ حدیث محمد نے خالد حذاء سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی المہلب سے اور ابو المہلب کا نام عبد الرحمٰن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی اور ہشیم اور کئی لوگوں نے یہ حدیث خالد حذاء[1] سے انہوں نے ابی قلابہ سے بہت لمبی حدیث اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی ﷺ نے سلام پھیر دیا تیسری رکعت میں عصر کے پھر کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اس کو خرباق کہتے تھے اور ذوالیدین بھی انہی کو کہتے ہیں...... (اور یہ روایت پوری آگے آتی ہے) اور اختلاف ہے علماء کو سجدہ سہو کے تشہد میں سو کہا بعضوں نے تشہد پڑھے اس میں اور سلام پھیرے اور کہا بعضوں نے نہ سجدہ سہو میں تشہد ہے نہ سلام اور جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق کہ جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے۔

۲۸۳: بَابُ فِيمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

باب: زیادت ونقصان نماز میں شبہ کرنے کے بیان میں

۳۹۶: عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي سَعِيدٍ اَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَيْفَ صَلّٰى فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاصَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۳۹۶: روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں عیاض بن ہلال سے کہا عیاض نے کہا میں نے ابی سعید سے کہ ہم میں کوئی نماز پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کتنی پڑھی تو کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا نماز اور نہ جانے کہ کتنی پڑھی تو دو سجدے کرے بیٹھ کر۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ ؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سعید سے کئی سندوں سے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ جب شبہ پڑے کسی کو ایک رکعت میں اور دو میں تو ٹھہرائے اس کو ایک رکعت اور جب شبہ پڑے دو اور تین میں تو ٹھہرائے اس کو دو اور سجدے کرے

[1] یہ لفظ حذا (ح۔ذ۔ا) ہے جیسا کہ پیچھے میں حواشی میں بیان کر آیا ہوں' مراجعت کریں حدیث ۲۲۸۔ (حافظ)

قبل سلام پھیرنے کے یعنی سہو کے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض علماء نے جب شک کرے نماز میں تو پھر دوبارہ پڑھے۔

۳۹۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَاْتِیْ اَحَدَكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِیْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۳۹۷: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک شیطان آتا ہے تم میں سے ایک کے پاس نماز میں اور شبہ ڈالتا ہے اس پر یہاں تک کہ وہ جانتا نہیں کہ کتنی پڑھی سو جب پائے تم میں سے تو چاہیے دو سجدے کرے بیٹھے ہوئے۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۸: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى اَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى اَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلٰثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ۔

۳۹۸: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب بھول جائے کوئی شخص نماز میں اور نہ جانے کہ دو پڑھیں یا ایک یعنی رکعتیں تو ایک قرار دے اور اگر نہ جانے کہ دو پڑھیں یا تین تو دو قرار دے اور اگر نہ جانے کہ تین پڑھیں یا چار تو تین قرار دے اور جو باقی ہو سو پڑھ کر آخر میں دو سجدے کرے قبل سلام کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عوف سے سوا اس سند کے بھی روایت کیا اس کو زہری نے عبیداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب: اس بیان میں جو سلام پھیر دے دو رکعت پر ظہر یا عصر میں

۳۹۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ۔

۳۹۹: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھے دو رکعت پڑھ کر سو کہا ان سے ذوالیدین نے کیا کم کی گئی نماز یعنی بحکم خدا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے یا رسول اللہ! سو پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ کہا ہے ذوالیدین نے؟ سو عرض کیا لوگوں نے ہاں! یعنی نماز کم ہوئی سو کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھیں دو رکعتیں پچھلی اور پھر سلام پھیرا، تکبیر کہی اور پھر سجدہ کیا مانند پہلے سجدوں کے یا اس سے لمبا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر سجدہ کیا پہلے سجدوں کے برابر یا اس سے لمبا۔

ف: اس باب میں عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذوالیدین سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں بعضے کوفی کہتے ہیں کہ جب کلام کرے نماز میں بھول کر یا انجان ہو کر کسی طرح ہو نماز دوبارہ پڑھ اور تاویل کرتے ہیں کہ یہ واقعہ قبل اس کے تھا کہ نماز میں کلام حرام ہو اور شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا اور اس کے قائل ہوئے اور کہا یہ زیادہ

صحیح ہے اس سے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے حق میں قضاء نہ کرے اگر بھولے سے کھالے اور وہ تو رزق ہے اللہ کا کہ رزق دیا اس کو کہا شافعی نے کہ فرق کیا ہے فقہاء نے قصداً کھانے میں اور بھول جانے میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی رو سے روزہ دار کے حق میں اور کہا احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اگر کچھ کلام کیا امام نے نماز میں اور اس کو گمان تھا کہ میں نماز پوری کر چکا ہوں اور بعد اس کے معلوم ہوا کہ کچھ باقی ہے تو پوری کرے اور نماز اس کی فاسد نہیں اور جس نے کلام کیا مقتدیوں سے اور اس کو معلوم ہے کہ نماز کچھ باقی ہے تو وہ پھر سے پڑھے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ فرائض گھٹتے بڑھتے رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو کلام کیا ذوالیدین نے اس خیال سے کہ نماز کامل ہوگئی اور آج کے دن یہ بات کسی کے لئے جائز نہیں ہوسکتی جیسے ذوالیدین کو ہوگئی کہ آج کل فرض کم وبیش نہیں ہوتے احمد کا قول کچھ اسی کے مشابہ ہے اور اسحٰق اس باب میں موافق ہیں احمد کے۔

۲۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ

باب: جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں

۴۰۰: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

۴۰۰: روایت ہے سعید بن یزید سے کہ کنیت ان کی ابی سلمہ ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک سے کیا نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہن کر؟ تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہاں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن ابی حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور عمرو بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عطاء سے کہ ایک مرد ہیں بنی شبہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

۲۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ

باب: نماز صبح میں قنوت پڑھنے کے بیان میں

۴۰۱: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

۴۰۱: روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے صبح میں اور مغرب میں۔

ف: اس باب میں روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضۃ الغفاری سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا نماز فجر کی قنوت میں سو بعضوں نے صحابہ وغیرہم سے تجویز کیا ہے قنوت پڑھنا فجر کی نماز میں اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد اور اسحٰق نے قنوت نہ پڑھے مگر جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت اترے پھر جب مصیبت آئے تو امام کو لازم ہے کہ لشکر اسلام کے واسطے دعا کرے۔

۲۸۷: بَابُ فِيْ تَرْكِ الْقُنُوْتِ

باب: ترکِ قنوت کے بیان میں

۴۰۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَاَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ

۴۰۲: روایت ہے احمد بن منیع سے کہا خبر دی ہم کو یزید بن ہارون نے کہ مالک اشجعی نے کہا اپنے باپ سے اے میرے باپ! تم نے تو نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے اور

بَکْرٍ وَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ كَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تو یہیں کوفہ میں قریب پانچ برس کے۔کیا یہ لوگ قنوت پڑھتے تھے؟ کہا ان کے باپ نے اے میرے بیٹے یہ نئی بات نکلی ہوئی ہے۔

ف: روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابی مالک اشجعی سے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور کہا سفیان ثوری نے اگر قنوت پڑھا فجر میں تو بھی اچھا ہے اور نہ پڑھا تو بھی اچھا ہے اور اختیار کیا ہے نہ پڑھنا اور ابن مبارک بھی نہیں تجویز کرتے قنوت فجر میں کہا ابوعیسیٰ نے ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

۲۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلٰوةِ

باب: اس کے بیان میں جو چھینکے نماز میں

۴۰۳ ـ ۴۰۴: عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنُ عَفْرَاءَ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا۔

۴۰۳۔۴۰۴: روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو چھینک آئی مجھ کو سو کہا میں نے الحمد للہ یرضیٰ تک اور معنی اس کے یہ ہیں: سب تعریف اللہ کے لئے ہے بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اس کے اندر اور اوپر جیسے دوست رکھتا ہے ہمارا رب اور پسند کرتا ہے پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور پوچھا کون بات کرنے والا تھا نماز میں؟ پھر کوئی بھی نہ بولا پھر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنے والا تھا نماز میں؟ پھر بھی کوئی نہ بولا پھر فرمایا سہ بار کون بات کرنے والا تھا نماز میں؟ تو کہا رفاعہ بن رافع بن عفراء نے میں تھا یا رسول اللہ! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر کہا تھا تم نے؟ میں نے کہا الحمد للہ سے آخر تک۔سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کود پڑے اس پر تیس اوپر کئی فرشتے کہ کون چڑھ جاتا ہے اس اس کلمہ کو لے کر یعنی آسمان کی طرف۔

ف: اس باب میں روایت ہے انس اور وائل بن حجر سے اور عامر بن ربیعہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک یہ واقعہ نماز نفل میں تھا اس لئے کہ کتنے تابعین کہتے ہیں کہ جب چھینکے آدمی نفل نماز میں تو حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اپنے دل میں اس سے زیادہ اجازت نہ دی۔

۲۸۹: بَابُ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں کلام منسوخ ہونے کے بیان میں

۴۰۵: عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ [البقرة : ۲۳۸] فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ۔

۴۰۵: روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے باتیں کرتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں بولتا تھا آدمی اپنے ساتھی سے جو بازو پر ہوتا تھا یہاں تک کہ اتری یہ آیت: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ [البقرة : ۲۳۸] سو حکم ہوا ہم کو چپ رہنے کا اور منع ہوا بات کرنا۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ ابن الحکم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جب آدمی کلام کرے نماز میں عمداً یا سہواً تو دوبارہ پڑھے نماز اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا ہے اگر کلام کرے قصداً تو دوبارہ پڑھے نماز اور اگر کلام کرے بھولے سے یہ مسئلہ نہ جانتا ہو کافی ہے اسکو وہی نماز اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۲۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

باب: توبہ کی نماز کے بیان میں

۴۰۶: عَنْ اَسْمَآءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَآءَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهٖ. وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهٗ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ وَاَنَّهٗ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔ [آل عمران : ۱۳۵]

۴۰۶: روایت ہے اسماء بن الحکم فزاری سے کہا سنا میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرماتے تھے جب سنتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع دیتی تھی اللہ کے حکم سے مجھ کو جتنا وہ چاہتا تھا اور جب سنتا تھا میں کوئی حدیث کسی مرد صحابی سے تو قسم لیتا تھا میں اس سے پھر جب قسم کھاتا تھا وہ سچا جانتا تھا میں اس کو اور بیان کیا مجھ سے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور سچ کہا ابوبکرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کوئی آدمی نہیں کہ کچھ گناہ کرے پھر کھڑا ہوا اور طہارت کرے پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ سے مگر بخش دیتا ہے اللہ اسکے گناہ کو پھر پڑھی حضرت ﷺ نے اپنے قول کی تائید کیلئے یہ آیت: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً ......﴾ [آل عمران : ۱۳۵] یعنی متقی وہ لوگ ہیں کہ جب ہو جاتی ہے ان سے کچھ بے حیائی یا ظلم کرتے ہیں اپنی جان پر تو یاد کرتے ہیں اللہ کو آخر آیت تک۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی الیسر سے اور نام ابی الیسر کا کعب بن عمرو ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سند سے عثمان بن مغیرہ کے اور روایت کی ان سے شعبہ اور کئی

لوگوں نے سومرفوع کیا انہوں نے مثل ابی عوانہ کی حدیث کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نے یہ حدیث موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو نبی ﷺ کی طرف اور مروی ہے مسعر سے مرفوعاً بھی۔

۲۹۱: بَابُ مَاجَاءَ مَتٰى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ لڑکے کو کب سے حکم کریں نماز کا

۴۰۷: عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمُوْا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرَةَ۔

۴۰۷: روایت ہے سبرہ جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھلاؤ لڑکوں کو جب سات برس کے ہوں اور مارو ان کو نماز کے لئے جب دس برس کے ہوں۔

ف: اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحٰق اور کہتے ہیں جو نماز چھوڑ دے لڑکا بعد دس برس کے اس کی قضا پڑھے کہا ابوعیسیٰ نے سبرہ بیٹے ہیں معبد جہنی کے اور ان کو ابن عوسجہ بھی کہتے ہیں۔

۲۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

باب: اس کے بیان میں جو حدث کرے بعد تشہد کے

۴۰۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ يَعْنِي الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهُ۔

۴۰۸: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدث کیا کسی نے قبل سلام کے اور بیٹھ چکا اپنی نماز کے آخر میں یعنی قعدہ اخیرہ میں تو جائز ہوگئی نماز اس کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث از روئے اسناد کے قوی نہیں اور اضطراب ہے اس کی اسناد میں اور بعضے لوگ قائل ہیں اس کے کہ جب بیٹھ چکا مقدار تشہد کے یعنی آخر نماز میں اور حدث کیا قبل سلام کے تو نماز اس کی پوری ہوگئی اور بعضوں نے کہا جب حدث کرے قبل تشہد کے یا قبل سلام کے تو اعادہ کرے نماز کا اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور کہا احمد نے جب تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے تو نماز اس کی جائز ہے کہ فرمایا حضرت نے وتحلیلہا التسلیم یعنی تمام ہونا نماز کا سلام ہے اور تشہد کچھ ایسا فرض نہیں کہ اس کے ترک سے نماز درست نہ ہو اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے اور تشہد نہ پڑھا اور کہا اسحٰق بن ابراہیم نے جبکہ تشہد پڑھ لیا اگر سلام نہ پھیرے تو بھی نماز جائز ہے اور سند پکڑی اس حدیث سے کہ سکھایا ہے رسول اللہ ﷺ نے تشہد ابن مسعود کو اور اس کے اخیر میں فرمایا: فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَاعَلَيْكَ یعنی جب فارغ ہو چکا تو تشہد سے تو ادا کر دیا جو تجھ پر لازم تھا کہا ابوعیسیٰ نے عبدالرحمٰن بن زیاد وہ افریقی ہیں بعض اہلحدیث نے ان کو ضعیف کہا ہے انہی میں سے یحیٰی بن سعید قطان اور احمد بن حنبل ہیں۔

۲۹۳: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا كَانَ الْمَطَرُ

باب: اس بیان میں کہ جب مینہ برستا ہو تو نماز اپنی

فَالصَّلٰوةُ فِی الرِّحَالِ

اپنی منزلوں میں پڑھ لینا درست ہے

۴۰۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ شَآءَ فَلْیُصَلِّ فِیْ رَحْلِهٖ۔

۴۰۹: روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں اور برسا مینہ سوفرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے نماز پڑھ لے اپنے فرودگاہ میں۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سمرہ اور ابی الملیح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے اہل علم نے جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہونے کی جب کیچڑ پانی ہو اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق کہا سنا میں نے ابازرعہ سے کہتے تھے روایت کی عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے ایک حدیث اور کہا ابا زرعہ سے نہیں دیکھا میں نے بصرہ میں کوئی ان تین شخصوں سے بڑھ کر علی بن مدینی اور ابن الشاہ کوفی اور عمرو بن علی اور ابوالملیح کا نام عامر ہے اور وہ ابن اسامہ ہیں اور کہتے ہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی۔

۲۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّسْبِیْحِ وَاِدْبَارِ الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے بعد تسبیحوں کے بیان میں

۴۱۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاَغْنِیَآءَ یُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ یُعْتِقُوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ مَرَّةً وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ مَرَّةً وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشَرَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا یَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ۔

۴۱۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا حاضر ہوئے فقراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! امیر لوگ نماز پڑھتے ہیں جیسا ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور سوا اس کے ان کے پاس مال ہے کہ اس سے غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں تو فرمایا حضرت ﷺ نے جب تم نماز پڑھ چکا کرو تو کہو سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور لا الٰہ الا اللہ دس بار سو تم پالو گے اس کی برکت سے درجے ان کے جو تم سے آگے بڑھ گئے ہوں گے اور نہ آگے بڑھ سکے گا کوئی تم میں سے جو پیچھے تمہارے ہے۔

ف: اس باب میں روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور زید بن ثابت سے اور ابی الدرداء اور ابن عمرؓ اور ابی ذر سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے دو خصلتیں ہیں کہ نہیں بجالاتا کوئی مرد مسلمان مگر داخل ہوتا ہے جنت میں اوّل یہ کہ تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے چونتیس بار دوسرے یہ کہ سبحان اللہ کہے سوتے وقت دس بار الحمد اللہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار۔

۲۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلٰی

باب: سواری پر نماز پڑھنے کے بیان میں

الدَّآبَّةِ فِی الطِّیْنِ وَالْمَطَرِ

کیچڑ اور پانی کے وقت

۴۱۱: عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُمْ کَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَانْتَهَوْا اِلٰی مَضِیْقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوْا السَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَاَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ فَصَلّٰی بِهِمْ یُوْمِیْ اِیْمَآءً یَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّکُوْعِ۔

۴۱۱: روایت ہے عمرو بن عثان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ وہ تھے نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو پہنچے ایک تنگ جگہ میں اور وقت آیا نماز کا اور اوپر سے مینہ برسا اور نیچے کیچڑ ہوئی پس اذان دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اور تکبیر کہی پھر آگے بڑھے اپنی سواری سے اور امامت کی ان کی اشارہ کرتے تھے اور جھکتے تھے سجدہ میں رکوع سے زیادہ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے فقط عمرو بن رباح بلخی نے اس کو روایت کیا ہے اور کسی کی روایت سے معلوم نہیں ہوتی اور روایت کی ہے ان سے کئی عالموں نے اور ایسا ہی مروی ہے انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی کیچڑ پانی میں سواری پر اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق۔

۲۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِجْتِهَادِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں بہت کوشش اور محنت اُٹھانے میں

۴۱۲: عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِیْلَ لَهٗ اَتَتَکَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔

۴۱۲: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ پائے مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھول گئے سو عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ بخش دیئے گئے آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا نہ ہوں میں بندہ شکر گزار۔

ف: اور اس باب میں حضرت ابی ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۷: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الصَّلٰوةُ

باب: اس بیان میں کہ قیامت کے دن بندہ سے پہلے جس کی پرسش ہوگی وہ نماز ہے

۴۱۳: عَنْ حُرَیْثِ بْنِ قَبِیْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ یَسِّرْلِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ یَرْزُقَنِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِیْ بِحَدِیْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ

۴۱۳: روایت ہے حریث بن قبیصہ سے کہا آیا میں مدینے میں تو دعا کی میں نے یا اللہ! نصیب ہو مجھ کو ہمنشین نیک کہا پھر بیٹھا میں ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور کہا دعا کی تھی میں نے کہ نصیب ہو مجھ کو نیک ہمنشین سو بیان کرو مجھ سے کوئی حدیث کہ سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شاید اللہ فائدہ دے مجھ کو اس سے۔ سو کہا انہوں نے سنا میں

يَنْفَعَنِى بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَفَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَةٍ شَىْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى انْظُرُ وْاهَلْ لِعَبْدِى مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكْمِلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ۔

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پہلے جس کا حساب ہوگا بندے سے قیامت کے دن اس کے عملوں سے نماز ہے پس اگر درست ہوئی تو نجات پائی اور مراد کو پہنچا اور اگر خراب ہوئی خراب ہوا نقصان پایا پس اگر گھٹے کچھ فرض تو فرمادے گا پروردگار تعالیٰ نظر کرو کچھ نفل میں میرے بندے کے تو پورے ہوں گے اس سے نقصان فرضوں کے پھر تمام عملوں کا یہی طریقہ ہوگا یعنی نفلوں سے فرض پورے کئے جائیں گے۔

ف: اس باب میں روایت ہے تمیم داری سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے دوسری سند سے بھی ابی ہریرہؓ سے اور روایت کیا ہے بعض اصحاب حسن نے حسن سے انہوں نے قبیصہ بن حریث سے سوائے اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حریث ہیں اور مروی ہے انس بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۲۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ مَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ مَالَهٗ مِنَ الْفَضْلِ

باب: اس بیان میں کہ جو پڑھے بارہ رکعت سنت رات دن میں اس کو کیا ثواب ملے گا

۴۱۴: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۴۱۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھے بارہ رکعت سنت بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک مکان جنت میں اور چار رکعت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشاء کے اور دو رکعت قبل فجر کے۔

ف: اس باب میں روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی غریب ہے اس سند سے اور بعض علماء نے کلام کیا ہے حافظے میں مغیرہ بن زیاد کے۔

۴۱۵: عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ۔

۴۱۵: روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی رات دن میں بارہ رکعت بنایا گیا اس کے لئے ایک گھر جنت میں، چار قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے اور دو قبل فجر کے جو نماز ہے اوّل روز کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

۲۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

باب: صبح کی سنتوں کی فضیلت کے بیان میں

۴۱۶ : عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ۔

۴۱۶: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت سنت صبح کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو اس میں ہے۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی احمد بن حنبل نے صالح بن عبداللہ ترمذی سے یہی ایک حدیث۔

۳۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَخْفِيْفِ رَكْعَتِي الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا

باب: تخفیف سنت فجر اور قراءت میں

۴۱۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِ﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ۔

۴۱۷: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا دیکھتا رہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہینے بھر تک پڑھتے تھے دو رکعت سنت میں فجر کی: ﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم روایت سے ثوری کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے مگر سند سے ابی احمد کی اور مشہور لوگوں کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے ابی اسحق سے اور یہی حدیث مروی ہے اسرائیل سے بواسطہ ابی احمد کے بھی اور ابو احمد زبیری ثقہ ہیں حافظ ہیں' کہا سنا میں نے بندار سے کہتے تھے کسی کا حافظہ میں نے ایسا نہیں دیکھا جیسا ابی احمد زبیری کا تھا اور نام ان کا محمد بن عبداللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے۔

۳۰۱ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: باتیں کرنے کے بیان میں صبح کی سنت کے بعد

۴۱۸ : عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ اِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِيْ وَاِلَّا خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

۴۱۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتیں پڑھ چکتے فجر کی تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو باتیں کرتے اور نہیں تو تشریف لے جاتے نماز کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کلام بعد طلوع فجر کے جب تک نماز نہ پڑھ لے مگر جو ذکر الٰہی یا ضروری بات ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا۔

۳۰۲ :بَابُ مَاجَاءَ لَاصَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ

باب: اس بیان میں کہ بعد طلوع فجر کے سوا دو سنتوں کے اور نماز نہ پڑھنا چاہیے

۴۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

۴۱۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی

لَاصَلٰوۃَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ۔ نماز نہیں ہے بعد طلوعِ فجر کے سوائے دو رکعت سنتوں کے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور حفصہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر قدامہ بن موسیٰ کی روایت سے اور روایت کی ہے ان سے کئی لوگوں نے اور اس پر اجماع ہے علماء کا کہ مکروہ ہے نماز پڑھنے بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنت کے اور معنی اس حدیث کے یہی ہیں کہ نماز نہ پڑھنا چاہیے بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعت فجر کی۔

۳۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: صبح کی سنت کے بعد لیٹنے کے بیان میں

۴۲۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ۔

۴۲۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پڑھ چکے ایک تم میں کا سنت فجر کی تو لیٹ جائے سیدھے کروٹ پر۔

ف: اس باب میں روایت ہے عائشہؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عائشہؓ سے کہ نبیؐ جب پڑھ چکتے سنت فجر کی اپنے گھر میں لیٹ جاتے سیدھے کروٹ پر اور کہا ہے بعض علماء نے کہ ایسا کرتا رہے مستحب جان کر۔

۳۰۴: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

باب: اس بیان میں کہ جب تکبیر ہو جائے فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا چاہیے سوائے فرض کے

۴۲۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

۴۲۱: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو جائے نماز فرض کی تو اور نماز نہ پڑھے سوائے اسی فرض کے۔

ف: اس باب میں ابن بحینہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ایوب اور ورقاء بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسماعیل بن مسلم اور محمد بن حجادہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کیا حماد بن زید نے اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ جب تکبیر ہو جائے نماز کی تو سوائے فرض کے اور کچھ نہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا۔

۳۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ تَفُوْتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

باب: اس بیان میں کہ جب فوت ہو جائے سنت صبح کی تو بعد فرض پڑھ لے

۴۲۲: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ جَدِّہٖ قَیْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلَّیْتُ مَعَہُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِی اُصَلِّیْ فَقَالَ مَھْلًا یَاقَیْسُ اَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی لَمْ اَکُنْ رَکَعْتُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا اِذَنْ۔

۴۲۲: روایت ہے محمد بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تکبیر ہوئی نماز کی اور پڑھی میں نے صبح کی نماز ان کے ساتھ پھر پھرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پایا مجھ کو نماز پڑھتے سوفرمایا ٹھہر جا اے قیس! کیا دو نمازیں ایک ساتھ پڑھتا ہے؟ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! نہیں پڑھی تھیں میں نے دو سنتیں فجر کی۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں کچھ مضائقہ نہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے محمد بن ابراہیم کی حدیث نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر روایت سے سعد بن سعید کے اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ سنا ہے عطا بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث مرسلاً اور کہا ہے ایک قوم نے اہل مکہ سے موافق اس حدیث کے کہ کچھ مضائقہ نہیں مگر پڑھ لے دو سنتیں بعد فرض کے قبل طلوع آفتاب کے کہا ابوعیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور قیس دادا ہیں یحییٰ بن سعید کے اور کہتے ہیں ان کو قیس بن عمرو اور قیس بن فہد بھی اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں کہ محمد بن ابراہیم تیمی کو سماع نہیں قیس سے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سعد بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نکلے اور دیکھا قیس کو یعنی نماز پڑھتے آخر حدیث تک۔

۳۰۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِعَادَتِھِمَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب: اس بیان میں کہ سنت فجر اگر فوت ہو جائے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے

۴۲۳: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّھِمَا بَعْدَ مَاتَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

۴۲۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو پڑھ لے بعد طلوع آفتاب کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے یہی فعل ان کا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق اور ابن مبارک۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث ہمام سے اس اسناد سے مانند اس حدیث کے مگر عمرو بن عاصم کلابی نے اور مشہور حدیث قتادہ کی ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے بیر بن نہیک سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے پالی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے تو پالی اس نے نماز صبح کی۔

۳۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّھْرِ

باب: ظہر کے قبل چار رکعت سنت کے بیان میں

۴۲۴: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ۔

۴۲۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے قبل چار رکعت اور بعد دو رکعتیں۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے کہا انہوں نے کہا علی بن عبداللہ نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان سے کہا سفیان نے ہم کو پہچانتے ہیں عاصم بن زمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے اختیار کرتے ہیں کہ پڑھے قبل ظہر کے چار رکعت اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے کہ نماز نفل رات اور دن میں دو دو رکعت ہے کہتے ہیں جدا جدا پڑھے ایک ایک دوگانہ یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

۳۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب: ظہر کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں

۴۲۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ۔

۴۲۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو رکعت سنت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے۔

ف: اس باب میں علی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۹: بَابٌ اٰخَرُ

دوسرا باب

۴۲۶: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا ۔

۴۲۶: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نہ پڑھتے چار رکعت قبل ظہر کے تو پڑھ لیتے ان کو بعد ظہر کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن مبارک کی اسی سند سے اور روایت کیا اس کو قیس بن ربیع نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے مانند اس کے اور نہیں جانتے ہم اس کو روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ سے سوائے قیس بن ربیع کے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۴۲۷: عَنْ اُمِّ حُبَيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ ۔

۴۲۷: روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہا فرمایا نبیؐ نے جس نے پڑھی قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اسکے چار رکعت حرام کرے گا اسکو اللہ دوزخ پر۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی۔

۴۲۸: عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُخْتِيْ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ۔

۴۲۸: روایت ہے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہؓ سے جو بیوی ہیں رسول اللہؐ کی فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو حفاظت کرے چار رکعت پر قبل ظہر کے اور چار پر بعد ظہر کے حرام کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر دوزخ کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور قاسم جو بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ ثقہ ہیں شامی ہیں اور صاحب ہیں ابی امامہ کے۔

۳۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ

باب: عصر کے قبل چار سنتوں کے

الْعَصْرِ

بیان میں

۴۲۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ ۔

۴۲۹: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عصر سے پہلے چار رکعت فرق کر دیتے تھے یعنی دو گانوں میں سلام سے مقرب فرشتوں پر اور جو تابعدار ان کے تھے مسلمانوں اور مؤمنوں سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے اور اختیار کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم نے کہ فصل نہ کرے چار رکعت سنت میں عصر میں یعنی ایک سلام سے پڑھے اور سند پکڑی اس حدیث سے اور کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تشہد پڑھتے تھے دو رکعت کے بعد اور کہتے ہیں شافعی اور احمد صلوٰۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ یعنی نماز رات دن کی دو دو رکعت ہے اور کہتے ہیں کہ فصل کرے ان میں یعنی دو سلام میں پڑھے۔

۴۳۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا ۔

۴۳۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے رحمت کرے اللہ اس آدمی پر جو پڑھے عصر کے قبل چار رکعت۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاۤءَةِ فِيْهِمَا

باب: مغرب کے بعد دو رکعتوں اور اس کی قراءت کے بیان میں

۴۳۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِ ﴿قُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾

۴۳۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ میں شمار نہیں کر سکتا کتنی بار سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے دو سنتوں میں بعد مغرب کے اور قبل صبح کے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو ان سے مگر عبدالملک بن معدان نے کہ وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے۔

۳۱۲: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا فِي الْبَيْتِ

باب: مغرب کی دو سنتیں گھر پڑھنے کے بیان میں

۴۳۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ ۔

۴۳۲: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے دو رکعت بعد مغرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں۔

ف: اس باب میں رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۴۳۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ

۴۳۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے یاد کی میں نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ رَكْعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں کہ پڑھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات دن میں دو قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے' کہا ابن عمرؓ نے اور روایت کی مجھ سے حفصہؓ نے کہ پڑھتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت قبل فجر کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علیؒ نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمرؓ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣١٣: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کے بعد چھ رکعت کے ثواب کے بیان میں

۴۳۴ ۔ ۴۳۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً۔

۴۳۴ ۔ ۴۳۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت بری بات نہ کرے ان کے بیچ میں برابر ہوگا اس کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے مغرب کے بعد بیس رکعتیں بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر روایت سے زید بن خباب کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ابی خثعم سے کہا اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے عمرو بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر حدیثیں روایت کرنے والے تھے اور بہت ضعیف کہا ان کو۔

٣١٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

باب: عشاء کے بعد دو رکعت سنت کے بیان میں

۴۳۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ۔

۴۳۶: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے قبل ظہر کے دو رکعت اور بعد اس کے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشاء کے دو اور قبل فجر کے دو۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن شقیق کی عائشہؓ سے حسن ہے صحیح ہے۔

٣١٥: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ

باب: اس بیان میں کہ رات کی نماز دو

مَثْنٰی مَثْنٰی

رکعت ہے

۴۳۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا ۔

۴۳۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیے پھر جب خوف ہو تجھے صبح کا تو اس کو ایک رکعت وتر پڑھ اور کر آخر کر نماز اپنی وتر۔

ف: اس باب میں عمرو بن عنبسہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کا۔

۳۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

باب: نمازِ شب کے ثواب کے بیان میں

۴۳۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ ۔

۴۳۸: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزے بعد رمضان کے روزے محرم کے ہیں جو مہینہ ہے اور سب سے افضل نماز بعد فرض کے نماز رات کی ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور بلال اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے اور ابو بشیر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور کنیت ایاس کی ابی وحشیہ ہے۔

۳۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی کیفیت میں

۴۳۹: عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَيْرِهٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّیْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ عَيْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ ۔

۴۳۹: روایت ہے ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی سعید بن ابی سعید مقبری کو کہ پوچھا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کیسی تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں؟ سو فرمایا حضرت عائشہؓ نے نہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے ہوں رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ' پڑھتے تھے چار رکعت ایسی کہ نہ پوچھ تو ان کے حسن اور طول کو پھر پڑھتے تھے چار رکعت کہ نہ پوچھ ان کے حسن اور طول سے پھر پڑھتے تھے تین رکعت وتر کی سو کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے ہیں قبل وتر کے سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۴۰: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۴۰: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول

وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے گیارہ رکعت رات کو وتر کرتے ایک رکعت کے ساتھ پھر جب فارغ ہو جاتے اس سے لیٹ رہتے سیدھے کروٹ پر۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ۔نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند پہلی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۸: بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

۴۴۱۔ ۴۴۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

۴۴۱۔۴۴۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں۔ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۹: بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

۴۴۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ۔

۴۴۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نو رکعت رات کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اعمش سے اوپر کی حدیث کے مانند روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہا ابوعیسیٰ نے اکثر روایتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ رکعت مروی ہیں مع وتر کے اور کم سے کم جو مروی ہے وہ نو رکعت ہیں۔

۴۴۴۔ ۴۴۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

۴۴۴۔۴۴۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور روکتا ان کو اس سے خواب یا لگ جاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ تو دن کو پڑھتے بارہ رکعتیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عباسؓ نے جو بیٹے ہیں عبدالعظیم عنبری کے کہا بیان کیا ہم سے عتاب بن مثنیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زرارہ بن اوفی قاضی تھے بصرہ کے اور امامت کرتے تھے قبیلہ بنی قشیر کی سو ایک دن نماز صبح میں پڑھی یہ آیت: فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ یعنی جب پھونکا جائے صور تو وہ دن سخت ہے پس گر پڑے بیہوش ہو کر اور وفات پائی سو کہا بہز بن حکیم نے میں بھی تھا ان کے اٹھانے والوں میں ان کے گھر تک کہا ابوعیسیٰ نے اور سعد بن ہشام بیٹے ہیں عامر انصاری کے اور ہشام بن عامر صحابیوں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

۳۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

باب: اس بیان میں کہ پروردگار تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر اترتا ہے

۴۴۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا کُلَّ لَیْلَةٍ حَیْنَ یَمْضِیْ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبُ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ ذَاالَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فَلَا یَزَالُ کَذٰلِكَ حَتّٰی یُضِیْٓئُ الْفَجْرُ۔

۴۴۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے فرمایا نبیؐ نے اترتا ہے اللہ برتر اور بڑی عظمت اور شان والا آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب گزر جاتی ہے تہائی رات پہلی اور فرماتا میں ہوں بادشاہ کون ہے ایسا کہ پکارے مجھ کو کہ میں جواب دوں اور قبول کروں اسکے پکارنے کو کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے کہ میں دوں اسکو جو مانگے کون ہے کہ جو مغفرت مانگے مجھ سے کہ بخش دوں گناہ اسکے پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ روشن ہو جاتی ہے فجر۔

ف: اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور ابی سعید اور ابی رفاعۃ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی بہت سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اترتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ بڑی عظمت اور شان والا جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور یہ صحیح تر ہے سب روایتوں سے یعنی جس میں آخر شب مذکور ہے۔

۳۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ قِرَاءَةِ اللَّیْلِ

باب: رات کو قرآن پڑھنے کے بیان میں

۴۴۷: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ اِنِّیْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِیْلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ اِنِّیْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ فَقَالَ اخْفِضْ قَلِیْلًا۔

۴۴۷: روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبیؐ نے فرمایا ابی بکر سے میں گزرا تم پر سے۔ یعنی رات کو تم پڑھتے تھے بہت چپکے سے سو عرض کیا ابو بکرؓ نے میں سناتا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا یعنی خدا کو فرمایا آپؐ نے بلند کرو تھوڑی آواز اور فرمایا حضرت عمرؓ سے میں گزرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت بلند آواز سے سو عرض کیا انہوں نے میں جگاتا ہوں سوتوں کو اور بھگاتا ہوں شیطان کو۔ آپؐ نے فرمایا ذرا چپکے سے پڑھو۔

ف: اس باب میں عائشہ، ام ہانی، انس، سلمہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔

۴۴۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ کَیْفَ کَانَ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ کُلُّ ذٰلِكَ قَدْ کَانَ یَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً۔

۴۴۸: روایت ہے عبداللہ بن ابی قیس سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیسی تھی قراءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو؟ تو فرمایا ہر طرح سے قراءت کرتے تھے کبھی چپکے سے پڑھتے تھے اور کبھی زور سے۔ کہا میں نے سب تعریف ہے اس اللہ کو جس نے دین کے کام میں وسعت رکھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی غریب ہے اور اسناد کیا ہے اس کا یحییٰ بن اسحٰق نے حماد بن سلمہ سے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے اس کو ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن رباح سے مرسلاً۔

۴۴۹: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاٰیَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَیْلَةً۔

۴۴۹: روایت ہے عائشہؓ سے کہ ساری رات پڑھتے رہے نماز میں نبیؐ ایک آیت قرآن کی۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس سند سے۔

۳۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ فِی الْبَیْتِ

باب: نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

۴۵۰: عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ صَلَاتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةَ۔

۴۵۰: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل تمہاری نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھی جائے مگر فرض یعنی اس کا جماعت سے اور مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے۔

ف: اس باب میں عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عائشہ اور عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے اور اختلاف کیے ہیں روایت میں اس حدیث کے سو روایت کیا اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابوالنضر سے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابی النضر سے اور مرفوع نہیں کیا اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے۔

۴۵۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا[1]۔

۴۵۱: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اپنے گھروں میں اور نہ بناؤ ان کو قبریں یعنی قبرستان کی طرح گھروں کو (نماز سے خالی نہ رکھو)۔

ف: کہا ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] یعنی ان کو نماز اور دعا اور تلاوت سے خالی نہ رکھو کہ قبروں کی طرح ہو جائیں تو نفل کے ادا کا گھروں میں حکم فرمایا اور قبروں کے پاس بجا آوری عبادت سے منع فرمایا اور ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین ساری مسجد ہے سوا مقبرہ اور حمام کے اس کو امام احمد اور سنن والوں نے روایت کیا ہے اور ابوحاتم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس مرض میں فرمایا جس سے نہ اٹھے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاریٰ کو کہ انہوں نے اپنے انبیاءؑ کی قبروں کو مسجد بنایا اور اگر یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف بھی کھلی رہتی مگر اس کا ڈر ہوا کہ کہیں مسجد نہ ہو جائے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اکثر لوگ قبر کے پاس کی نماز و دعا میں ایسی برکت کی توقع کرتے ہیں جو مسجدوں میں نہیں کرتے تو اسی خرابی کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سرے سے جڑ ہی کاٹ دی ہے کہ قبرستان میں نماز پڑھنے کو مطلق منع فرما دیا گو نمازی کا قصد اپنی نماز میں اس جگہ کی برکت حاصل کرنے کا نہ ہو جیسے کہ نماز پڑھنی آفتاب نکلنے اور ڈوبنے کے وقت منع فرمائی اس لیے کہ یہ ایسے اوقات ہیں کہ مشرکین آفتاب کے واسطے نماز کا قصد کیا کرتے ہیں اسی نظر سے اس وقت نماز سے منع فرمایا گو نمازی کا قصد وہ نہ ہو جو مشرکوں کا ہوتا ہے مگر یہ واسطہ دور کرنے کا منع فرمایا اور اگر نماز سے قصد اس جگہ کی برکت لینے کا ہو تو یہ صریح دھوکا دینا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مخالف ہے اس کے دین کی اور ایجاد کرنا ایسے دین کا جس کی اجازت اس نے نہیں دی غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متین سے یہ بات یقیناً جانی گئی کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنے کی ممانعت ہے اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو قبروں کو مسجدیں کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

یہ سب ابواب وتر کے بیان میں ہیں

۳۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْوِتْرِ

باب: بیان میں فضیلت وتر کے

۴۵۲: عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِیَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَآءِ اِلٰی اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ۔

۴۵۲: روایت ہے خارجہ بن حذافہ سے کہا نکلے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا اللہ نے تمہاری مدد کی ہے ایک نماز سے کہ بہتر ہے تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے وہ وتر ہے مقرر کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نمازِ عشاء کے بعد سے طلوعِ فجر تک یعنی یہ اس کا وقت ہے۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور بریدہ اور ابی بصرہ صحابی سے نبی ﷺ کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یزید بن ابی حبیب کے اور وہم کیا ہے بعض محدثین نے اس حدیث میں اور کہا عبداللہ بن راشد زرقی اور وہ وہم ہے۔

۳۲۴: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

باب: اس بیان میں کہ وتر فرض نہیں ہے

۴۵۳: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَآ اَهْلَ الْقُرْاٰنِ۔

۴۵۳: روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وتر کچھ فرض نہیں جیسے نماز پنجگانہ فرض ہے لیکن سنت ٹھہرایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ وتر ہے یعنی طاق ہے دوست رکھتا ہے وتر کو سو پڑھا کرو وتر اے قرآن والو۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے ابی اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے فرمایا حضرت علیؓ نے وتر ایسا ضروری نہیں جیسا نماز فرض ہو لیکن سنت ہے کہ مقرر کیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے یہ حدیث اور یہ صحیح ہے ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اور روایت کی منصور بن معتمر نے ابی اسحٰق سے مانند روایت ابی بکر بن عیاش کے۔

۳۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ

باب: اس بیان میں کہ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے

۴۵۴ ـ ۴۵۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ ـ

۴۵۴ ـ ۴۵۵: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ وتر پڑھ لیا کروں میں سونے سے پہلے۔

ف: کہا عیسیٰ بن ابی غرہ نے کہ تھے شعبی وتر پڑھ لیا کرتے تھے اوّل شب میں پھر سوتے تھے اور اس باب میں ابوذرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوثور ازدی کا نام حبیب بن ابی ملیکہ ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے یہ کہ نہ سوئے آدمی جب تک وتر پڑھ لے اوّل مروی ہے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے جو ڈرے تم میں سے کہ نہ اٹھ سکے گا آخر شب میں تو وتر پڑھ لے اوّل شب میں اور جو طمع کرے رات کے اٹھنے کا تو وتر پڑھے آخر شب میں اس لیے کہ اخیر رات میں جو قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے کہا روایت کی ہم سے ابومعاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے۔

۳۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوِتْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاٰخِرِهٖ

باب: اس بیان میں کہ وتر اوّل شب اور آخر شب دونوں میں پڑھنا درست ہے

۴۵۶: عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ عَنْ وِتْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ اَوَّلَهٗ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَانْتَهٰی وِتْرُهٗ حِیْنَ مَاتَ فِیْ وَجْهِ السَّحَرِ۔

۴۵۶: روایت ہے مسروق سے انہوں نے پوچھا عائشہؓ سے حال نبیؐ کے وتر کا سو فرمایا عائشہؓ نے ساری رات میں جب چاہے وتر پڑھ لیتے اوّل شب بھی اور اوسط شب اور آخر شب میں یہاں تک کہ مقرر ہو گیا حضرتؐ کے وتر کا وقت جب وفات ہوئی چھٹے حصے میں آخر شب کے۔

ف: ابوعیسیٰ نے کہا ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اور اس باب میں علی اور جابر اور ابی مسعود انصاری اور ابی قتادہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے وتر پڑھنا آخر شب میں۔

۳۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوِتْرِ بِسَبْعٍ

باب: وتر کی سات رکعتوں کے بیان میں

۴۵۷: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ فَلَمَّا کَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ۔

۴۵۷: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا نبی ﷺ وتر پڑھتے تھے تیرہ رکعت پھر جب بوڑھے ہوئے اور ضعف آیا تو پڑھنے لگے وتر سات رکعت۔

ف: اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ام سلمہؓ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے وتر کی تیرہ اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک رکعت بھی کہا اسحٰق بن ابراہیم نے معنی اس حدیث کے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعت وتر کی یہ ہیں کہ پڑھتے تھے شب کو تیرہ رکعتیں وتر سمیت سو منسوب کی گئی نماز شب یعنی تہجد وتر کی طرف اور وتر کو، اوی نے وتر کہا ہے اور روایت کی اس باب میں ایک حدیث بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند لائے اس کو جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: اَوْتِرُوْا یَااَهْلَ الْقُرْاٰنِ تہجد پڑھو اے اہل قرآن تو معلوم ہوا اس سے کہ تہجد کو بھی وتر کہتے ہیں اس لیے آپ ﷺ نے اہل قرآن کو حکم فرمایا تہجد کا۔

۳۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ

باب: پانچ وتر کے بیان میں

۴۵۸: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

۴۵۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ رکعت وتر میں وتر پڑھتے اس میں سے پانچ رکعت کر نہ بیٹھتے اس میں مگر اخیر میں پھر جب اذان دیتا مؤذن کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھتے بہت ہلکی یعنی قراءت اس میں کم ہوتی۔

ف: اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے کہ وتر پانچ ہی رکعت ہے اور کہتے ہیں نہ بیٹھے اس میں مگر اخیر میں۔

۳۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلٰثٍ

باب: وتر کی تین رکعتوں کے بیان میں

۴۵۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَاُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ اٰخِرِهِنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۴۵۹: روایت ہے حضرت علیؓ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر کی تین رکعت اور پڑھتے تھے اس میں سے نو سورتیں مفصل سے پڑھتے ہر رکعت میں تین سورتیں کہ اخیر میں ان کی قل ہو اللہ احد ہوتی۔

ف: اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور عائشہ اور ابن عباس اور ابوایوب اور عبدالرحمٰن بن ابزی سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نہیں ذکر کیا بعضوں نے ابن ابی کعب کا اور بعضوں نے کہا عبدالرحمٰن بن ابزیٰ روایت کرتے ہیں ابی سے کہا ابوعیسیٰ نے گئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس طرف کہ وتر پڑھے آدمی تین رکعت کہا سفیان نے تیرا جی چاہے وتر پڑھ پانچ رکعت چاہے تین رکعت چاہے ایک رکعت اور کہا سفیان نے میرے نزدیک بہتر ہے تین رکعت اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اہل کوفہ کا روایت کی ہم سے سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا محمد بن سیرین نے وتر پڑھتے ہیں پانچ رکعت بھی اور تین رکعت بھی اور جانتے ہیں ان سب کو بہتر۔

۳۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ

باب: وتر کی ایک رکعت کے بیان میں

۴۶۰۔۴۶۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اُطِيْلُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْاَذَانُ فِيْ اُذُنِهٖ۔

۴۶۰۔۴۶۱: روایت ہے انس بن سیرین سے کہا پوچھا میں نے ابن عمرؓ سے کیا دراز کروں میں قراءت کو فجر کی سنتوں میں؟ سو فرمایا انہوں نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے رات کو دو دو رکعت اور وتر پڑھتے ایک رکعت اور دو رکعت پڑھتے اس وقت کہ اذان کی آواز ان کے کان میں آتی یعنی قراءت نہایت کم ہوتی۔

ف: اس باب میں عائشہ اور جابر اور فضل بن عباس اور ابی ایوب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کرتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہؓ اور تابعین سے کہ کہتے ہیں کہ جدا کر دے آدمی تیسری رکعت کو پہلی دو رکعتوں

سے اور وتر پڑھے ایک رکعت کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق رحمہم اللہ کا۔

۳۳۱: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ

باب: قراءت کا وتر میں

۴۶۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِي رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ۔

۴۶۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک ایک سو ایک ایک رکعت میں۔

ف: اس باب میں علی اور عائشہ اور عبدالرحمٰن بن ابزی سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوعیسیٰ نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت میں معوذتین اور قل ھواللہ احد اور اختیار کیا ہے اکثر علمائے صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے پڑھنا سبح اسم ربک الاعلیٰ کا پہلی رکعت میں اور قل یا ایہا الکافرون دوسری میں قل ھواللہ احد تیسری میں۔

۴۶۳: عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ عَاۤئِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَتْ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

۴۶۳: روایت ہے عبدالعزیز بن جریج سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں؟ فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ھواللہ احد اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالعزیز یہ بیٹے ہیں ابن جریج کے اور دوست ہیں عطاء کے اور ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں قنوت پڑھنے کے بیان میں

۴۶۴: عَنْ اَبِي الْحَوْرَاۤءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ مَا اَعْطَيْتَ وَ قِنِيْ شَرَّمَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

۴۶۴: روایت ہے ابی الحوراء سے کہا انہوں نے کہا حسن بن علیؓ نے سکھائے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلمات کہ کہا کروں میں ان کو وتر میں اللھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: یا اللہ! ہدایت کر مجھ کو ان میں جن کی ہدایت کی تو نے اور عافیت دے مجھے ان میں جن کو عافیت دی تو نے اور ضامن ہو جا میرا ان میں جن کی ضمانت کی تو نے اور برکت دے مجھ کو اس میں جو دیا ہے تو نے مجھ کو اور بچا اس کے شر سے جو تقدیر میں لکھا ہے تو نے اس لئے کہ تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر کوئی حکم نہیں کر سکتا اور نہیں ذلیل ہوتا جس کا تو متکفل ہو بڑی برکت والا ہے تو رب ہمارا اور بلندی والا۔

ف: اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر روایت سے ابی

الحوراء کی اور نام ان کا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت رسول اللہ ﷺ سے قنوت کے باب میں اس سے اچھی اور اختلاف ہے علماء کا قنوت وتر میں سو عبداللہ بن مسعود نے تو کہا ہے قنوت وتر میں پڑھے تمامی سال اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق اور اہل کوفہ اور مروی ہے حضرت علیؓ سے کہ وہ نہ پڑھتے تھے قنوت مگر نصف آخر میں رمضان کے بعد رکوع کے اور بعضے اہل علم بھی اسی طرف گئے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

۳۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ وَيَنْسٰى

باب: اس بیان میں جو سو جائے بے وتر پڑھے یا بھول جائے

۴۶۵: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ۔

۴۶۵: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو جائے اور وتر نہ پڑھے ہوں یا بھول جائے تو پڑھ لے جب یاد آئے یا نیند سے بیدار ہو۔

۴۶۶: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ۔

۴۶۶: روایت ہے زید بن اسلم سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو سو جائے بے وتر پڑھے اور وقت جاتا رہے تو پڑھ لے جب صبح کو اٹھے۔

ف: اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے سنا ہے میں نے ابوداؤد سنجری سے یعنی سلیمان بن اشعث سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے حال عبدالرحمٰن بن زید کا جو بیٹے ہیں اسلم کے سو کہا احمد نے بھائی ان کے عبداللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور سنا میں نے محمد کو ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ کا کہ وہ ضعیف کہتے تھے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو اور کہا عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور بعض لوگ گئے ہیں اہل کوفہ سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں وتر پڑھ لے آدمی جب یاد کرے اگر چہ بعد طلوع آفتاب کے ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔

۳۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مُبَادَرَةِ الْوِتْرِ بِالصُّبْحِ

باب: اس بیان میں کہ صبح سے پہلے وتر پڑھ لینا چاہیے

۴۶۷-۴۶۸: عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا۔

۴۶۷-۴۶۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو وتر۔

۴۶۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔

۴۶۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طلوع ہو چکی فجر تو جاتا رہا سب رات کی نمازوں کا وقت اور وتر کا بھی سو وتر پڑھ لیا کرو طلوع فجر سے پہلے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور سلیمان بن موسیٰ اکیلے ہیں اس لفظ کے بیان کرنے میں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ یعنی وتر نہیں ہیں نماز صبح کے بعد اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اہل علم سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ وتر پڑھنا ضرور نہیں صبح کی نماز کے بعد۔

۳۳۵: بَابُ مَاجَاءَ لَا وِتْرَانِ

باب: اس بیان میں کہ دو وتر نہیں ہیں ایک

فِیْ لَیْلَةٍ — رات میں

٤٧٠: عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاوِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ۔

٤٧٠: روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے یہ اور اختلاف ہے علماء کا کہ جو شخص پڑھ چکا ہو وتر اوّل شب میں اور پھر اٹھے آخر شب میں تو کہا بعض علماء نے اور جو ان کے بعد تھے کہ توڑ ڈالے اور ایک رکعت اس میں ملا دے پھر پڑھتا رہے جو چاہے پھر وتر پڑھ لے آخر میں نماز کے اس لیے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے اور اسی طرف گئے ہیں اسحٰق اور کہا بعض علماء صحابہ وغیرہ نے جو وتر پڑھ چکا ہو اوّل شب میں پھر سو گیا اور اٹھا آخر شب میں تو نماز پڑھے جتنی چاہے اور چھوڑ دے وتر کو اپنے حال پر یعنی پھر دوبارہ وتر کی اور ایک رکعت ملانے کی حاجت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور ابن مبارک رحمہم اللہ کا اور یہی صحیح ہے کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی حدیثوں میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے بعد وتر کے بھی تو پھر اعادہ وتر کیا ضروری ہے۔

٤٧١: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ۔

٤٧١: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبیؐ پڑھا کرتے تھے بعد وتر کے دو رکعت۔

ف: اور مروی ہے اسکی مانند ابی امامہ عائشہ اور کتنے لوگوں سے نبیؐ کا پڑھنا۔

٣٣٦: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوِتْرِ عَلَی الرَّاحِلَةِ

باب: سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں

٤٧٢: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَیْنَ کُنْتُ فَقُلْتُ اَوْتَرْتُ فَقَالَ اَلَیْسَ لَکَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ۔

٤٧٢: روایت ہے سعید بن یسار سے کہا تھا میں سفر میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ جو پیچھے رہ گیا میں ان سے پوچھا کہاں تھا تو؟ تو کہا میں نے وتر پڑھتا تھا تو کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کیا نہیں ہے تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ریس اچھی (عمل پیرا ہونا) میں نے دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وتر پڑھتے ہوئے اپنی سواری پر۔

ف: اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اس طرف اور کہتے ہیں کہ وتر پڑھ لے سواری پر اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور بعضے کہتے ہیں وتر پڑھے سواری پر اور جب وتر کا ارادہ ہو تو اترے اور زمین پر پڑھے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا۔

٣٣٧: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلٰوةِ الضُّحٰی

باب: نمازِ چاشت کے بیان میں

٤٧٣: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً بَنَی اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ۔

٤٧٣: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے دن چڑھے بارہ رکعت بنا دے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک محل جنت میں سونے سے۔

ف: اس باب میں ام ہانی اور ابوہریرہ اور نعیم بن ہمار اور ابی ذر اور عائشہ اور ابی امامہ اور عتبہ بن عبد اسلمی اور ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور زید

بن ارقم اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے۔

٤٧٤: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ مَا اَخْبَرَنِیْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی اِلَّآ اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَیْتَهَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ مَا رَاَیْتُهٗ صَلّٰی صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَیْرَ اَنَّهٗ کَانَ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔

٤٧٤: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا کسی نے خبر نہیں دی مجھ کو کہ اس نے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے مگر ام ہانی نے کہ بیان کیا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن اور غسل کیا اور پڑھیں آٹھ رکعتیں میں نے نہیں دیکھا کبھی پڑھی ہو نماز اس سے ہلکی فقط اتنا تھا کہ پورا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ یعنی ہلکا پن فقط قراءت کی کمی سے تھا نہ یہ کہ رکوع وسجدہ برابر نہ ہو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گویا احمد نے یقین کیا ہے اس باب میں کہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ام ہانی کی ہے اور اختلاف کیا ہے نعیم میں سو بعضوں نے کہا نعیم بن خمار ہیں اور بعضوں نے کہا ابن ہمار اور ابن ہبار بھی کہا جاتا ہے اور ابن ہمام بھی اور صحیح ابن ہمار ہے اور ابونعیم کو وہم ہو گیا اس میں سو کہا ابن خمار اور خطا کی اس میں پھر چھوڑ دیا یہ کہنا اور کہا نعیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے ابی نعیم سے۔

٤٧٥: وَ اَبِیْ ذَرٍّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّهٗ قَالَ ابْنَ اٰدَمَ ارْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَکْفِكَ اٰخِرَهٗ۔

٤٧٥: روایت ہے ابی ذر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ سے وہ اللہ تعالیٰ سے کہ ارشاد کیا پروردگار نے اے بیٹے آدم کے! پڑھ میرے لئے چار رکعت دن کے شروع میں کفایت کرونگا تیرے کاموں کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع اور نضر بن شمیل اور کتنے لوگوں نے حدیث کے اماموں نے نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم نہاس کو مگر اسی روایت سے۔

٤٧٦: عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادٍ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَلَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

٤٧٦: روایت ہے نہاس بن قہم سے وہ روایت کرتے ہیں شداد بن ابی عمار سے وہ ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھا کرتے دو رکعت ضحیٰ کہ بخشے جائیں گے گناہ اس کے اگرچہ ہوں دریا کی جھاگ اور چھیں برابر۔

٤٧٧: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَدَعُ وَیَدَعُهَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُصَلِّیْ۔

٤٧٧: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ضحیٰ کی یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ چھوڑیں گے اور چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ پڑھیں گے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

٣٣٨: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

باب: زوال کے وقت کی نماز کے بیان میں

۴۷۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَلِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ۔

۴۷۸: روایت ہے عبداللہ بن سائب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے چار رکعت آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ظہر کے پہلے اور فرماتے یہ ایسی گھڑی ہے کہ کھلتے ہیں اس وقت دروازے آسمان کے سو چاہتا ہوں میں کہ چڑھیں میرے نیک عمل۔ (یعنی اعمالِ صالح)

ف: اس باب میں علی اور ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن سائب کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت بعد زوال کے سلام نہ پھیرتے اس میں مگر اخیر میں۔

۳۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلٰوةِ الْحَاجَةِ

باب: نمازِ حاجت کے بیان میں

۴۷۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَاهَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَاحَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

۴۷۹: روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جس کو حاجت ہو طرف اللہ کی یا کام ہو کسی بن آدم سے تو چاہیے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اور درود پڑھے نبیؐ پر پھر کہے لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے بردبار ہے بزرگی والا پاک ہے اللہ پروردگار بڑے عرش کا سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا مانگتا ہوں میں سبب تیری رحمتوں کے اور جس سے ضرور ہو تیری بخشش اور لوٹ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لئے کوئی گناہ مگر بخش دے اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کھول دے اس کو یعنی دور کر دے اس کو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو پسند ہو تجھ کو مگر پورا کر دے اس کو اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعیف ہے فائد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں حدیث میں اور فائد ابو الورقاء ہیں۔

۳۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ

باب: نمازِ استخارہ کے بیان میں

۴۸۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَاهَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ

۴۸۰: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا رسول اللہؐ استخارہ سکھاتے ہم کو ہر کام میں جیسے سکھاتے تھے سورت قرآن کی فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم میں سے کسی کام کو تو چاہیے پڑھے دو رکعت سوائے فرض کے پھر کہے اَللّٰهُمَّ سے اَرْضِنِیْ بِهٖ تک اور معنی اس کے یہ ہیں: یا اللہ! میں خیر طلب کرتا ہوں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور طلب کرتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بڑے فضل

فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ الْعَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّلِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ۔

سے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو خوب جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے غیبوں کا یا اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا عاجل امری وآجلہ اور معنی اس کے بھی یہی ہیں پس آسان کر مجھ پر یہ کام پھر برکت دے مجھ کو اس میں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے دین میں اور دنیا میں یا انجام کار میں یا فرمایا فی عاجل امری وآجلہ اور معنی اسکے بھی وہی ہیں تو دور کر دے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھ کو اس سے اور قدرت دے مجھ کو خیر پر جہاں ہو پھر راضی کر مجھ کو اسکے ساتھ اور کہا نام لے اپنی حاجت کا یعنی ہذا الامر کی جگہ پر جیسے نکاح، سفر وغیرہ جو کام ہو۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابوایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی کے اور وہ ایک شیخ مدنی اور ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان نے بھی ایک حدیث اور عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے بہت اماموں نے حدیث کے۔

۳۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ

باب: صلوٰۃ التسبیح کے بیان میں

۴۸۱: عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَاعَمِّ أَلَا أَصِلُكَ أَلَا أَحْبُوْكَ أَلَا أَنْفَعُكَ قَالَ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَاعَمِّ صَلِّ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ تَقْرَأُفِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَهِيَ ثَلٰثُ مِائَةٍ فِيْ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ وَلَوْكَانَتْ ذُنُوْبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ لَغَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ جُمُعَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُوْلَهَا فِيْ يَوْمٍ فَقُلْهَا فِيْ شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لَهٗ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِيْ سَنَةٍ۔

۴۸۱: روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے عباسؓ سے اے چچا میرے کیا نہ کروں سلوک میں تمہارے ساتھ، کیا نہ دوں میں تم کو کیا نفع نہ پہنچاؤں میں تم کو کہا عباسؓ نے کیوں نہیں یا رسول اللہؐ! فرمایا آپؐ نے اے چچا میرے پڑھو چار رکعت اور پڑھو ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت پھر جب پوری ہو جائے قراءت تو کہو اللہ اکبر والحمدللہ و سبحان اللہ پندرہ بار قبل رکوع کے پھر رکوع کر اور کہہ دو وہی کلمہ دس بار پھر اٹھاؤ سر اپنا کہو دس بار پھر سجدہ کر اور کہہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہہ دس بار پھر سجدہ کر دوسرا اور کہہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہہ دس بار قبل کھڑے ہونے کے یعنی جلسہ استراحت میں سو یہ پچھتّر بار ہوئی ہر رکعت میں اور تین سو ہوئے چار رکعت میں، اگر ہونگے گناہ تیرے مثل ریگ درہم برہم کے تو بھی بخشے گا اسکو اللہ تعالیٰ۔ کہا عباسؓ نے یا رسول اللہؐ! کون کہہ سکتا ہے اسکو ہر روز؟ فرمایا اگر نہیں کہہ سکتے تم ہر روز تو کہو ہر جمعہ میں اور اگر نہیں ہو سکتا کہو تم ہر جمعہ میں تو کہو ہر مہینے میں پھر یونہی فرماتے رہے رسول اللہؐ یہاں تک کہ فرمایا ہر سال میں ایک بار۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابی رافع کی روایت سے۔

۴۸۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِيْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ كَبِّرِى اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِى اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيْ مَاشِئْتِ يَقُوْلُ نَعَمْ نَعَمْ۔

۴۸۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا ام سلیم حاضر ہوئیں نبیؐ کے پاس صبح کو اور عرض کیا سکھلایئے مجھ کو ایسے کلمات کہ کہوں میں انکو نماز میں۔ سو فرمایا آپؐ نے اللہ اکبر کہہ دس بار اور سبحان اللہ دس بار اور الحمدللہ دس بار پھر مانگ جو مانگنا ہو کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہاں ہاں یعنی قبول کرتا ہوں تیری دعا کو۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور فضل بن عباس اور ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے اور حسن ہے اور مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے کئی روایتیں صلوٰۃ التسبیح کے باب میں لیکن کچھ زیادہ صحیح نہیں اور روایت کیا ہے ابن مبارک اور کئی عالموں نے صلوٰۃ التسبیح کو اور ذکر کیا فضیلت کو اس کی روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا بیان کیا ہم سے ابووہب نے کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کو کہ تسبیح کی جاتی ہے اس میں تو کہا انہوں نے تکبیر اولیٰ کہے پھر پڑھے سبحانک اللھم سے غیرک تک پھر کہے پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور کوئی سورت پھر پڑھے دس بار سبحان اللہ سے آخر تک پھر رکوع کرے اور پڑھے وہی کلمہ دس بار پھر سر اٹھائے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے اور کہے دس بار پھر سر اٹھائے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے دوسرا اور کہے دس بار پھر پڑھے اسی طرح چار رکعت سو یہ پچھتر تسبیحیں ہیں ہر رکعت میں۔ شروع میں پڑھی جائیں پندرہ بار پھر قراءت کرے پھر تسبیح پڑھے دس بار' سو اگر پڑھے یہ نماز رات کو تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ سلام پھیر دے دو دو رکعت پر اور اگر دن کو پڑھے تو اختیار ہے کہ دو سلام میں پڑھے یا ایک سلام میں کہا ابووہب نے اور خبر دی مجھ کو عبدالعزیز ابن ابی زرقہ نے کہ کہا عبداللہ نے رکوع میں پہلے سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں پہلے سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار کہہ لے بعد اس کے کہ تسبیحات پڑھے کہا احمد بن عبدہ نے بیان کیا مجھ سے وہب بن زمعہ نے کہا خبر دی مجھ کو عبدالعزیز نے اور وہ بیٹے ابی زرقہ کے ہیں کہا انہوں نے پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اگر سہو کرے کوئی اس نماز میں کیا تسبیحیں پڑھے سجدۂ سہو میں بھی دس دس بار؟ کہا نہیں وہ تو فقط تین سو ہیں۔

۳۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ

باب: درود بھیجنے میں نبی ﷺ پر

۴۸۳: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ مُحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَزَادَنِيْ زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ۔

۴۸۳: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ! سلام بھیجنا آپؐ پر تو ہم جان چکے اب درود کیونکر بھیجنا ہے آپؐ پر؟ فرمایا آپؐ نے کہو تم اللھم سے حمید مجید تک (ترجمہ): یا اللہ! رحمت بھیج محمد پر اور آل محمدؐ پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا تعریف والا اور بزرگی والا ہے اور برکت بھیج اوپر محمد کے اور آل محمد کے جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے کہا محمود نے کہا ابواسامہ نے اور زیادہ بتایا مجھ کو زائدہ نے ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا عبدالرحمٰن نے اور کہتے تھے ہم درود میں وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ یعنی رحمت اور برکت بھیج ہمارے اوپر بھی ان سب کے ساتھ۔

ف: اس باب میں علی اور ابی حمید اور ابی مسعود اور طلحہ اور ابی سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور زید بن خارجہ کو ابن حارثہ بھی کہتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔

۳۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ

باب: محمد ﷺ پر درود کی فضیلت میں

۴۸۴: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً ۔

۴۸۴: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ دوست آدمیوں سے میرے نزدیک قیامت کے دن وہ ہے جس نے بہت درود بھیجا مجھ پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ جس نے پڑھا ایک بار درود مجھ پر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود اور لکھی جاتی ہیں اس کے لیے دس نیکیاں۔

۴۸۵: عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا ۔

۴۸۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ عزوجل اس پر دس بار۔

ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابی طلحہ اور انس اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے اور کئی عالموں سے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور صلوٰۃ ملائکہ کی استغفار۔

۴۸۶: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَایَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰى تُصَلِّیَ عَلٰى نَبِیِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

۴۸۶: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا دعا لٹکی ہوئی ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں ذرا نہیں چڑھتی جب تک درود نہ بھیجے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے علاء بن عبدالرحمٰن وہ بیٹے ہیں یعقوب کے وہ مولیٰ ہیں حرقہ کے اور علاء تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں انس بن مالکؓ وغیرہ سے اور عبدالرحمٰن بن یعقوب والد ہیں علاء کے وہ تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں ابوہریرہؓ اور ابی سعید خدری سے اور یعقوب کبار تابعین سے ہیں کہ ملاقات کی ہے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے اور روایت بھی کی ان سے۔

۴۸۷: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِیْمِ وَالْعَنْبَرِیُّ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْقُوْبَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا یَبِعْ فِیْ سُوْقِنَا اِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِی الدِّیْنِ ۔

۴۸۷: روایت کی ہم سے عباس بن عبدالعظیم عنبری نے انہوں نے مالک بن انسؓ سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب سے انہوں نے اپنے باپ عبدالرحمٰن سے انہوں نے علاء کے دادا یعقوب سے کہا یعقوب نے فرمایا حضرت عمر بن خطابؓ نے نہ خرید وفروخت کرے کوئی ہمارے بازار میں جب تک خوب سمجھ نہ پیدا کرے دین میں یعنی مسائل ومعاملات سے خوب آگاہ نہ ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث کو کچھ اس باب سے تعلق نہیں فقط یہ حدیث ہمارے شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی واسطے لکھی کہ اس سے یعقوب کی سماعت حضرت عمر بن خطابؓ سے اور ملاقات ان کی ثابت ہو جیسا اوپر مذکور ہوا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

یہ سب ابواب جمعہ کے بیان میں ہیں

۳۴۴: بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: روزِ جمعہ کی فضیلت کے بیان میں

۴۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ـ

۴۸۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی نے سب دونوں سے بہتر کہ جس میں آفتاب نکلتا ہے دن جمعہ کا ہے اسی میں پیدا ہوئے آدم علیہ السلام اسی میں داخل ہوئے جنت میں اسی دن نکلے جنت سے اور قائم نہ ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔

ف: اس باب میں ابی لبابہ اور سلیمان اور ابی ذر اور سعید بن عبادہ اور اوس بن اوس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۵: بَابُ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: اس گھڑی (ساعت) کے بیان میں جو ہر جمعہ میں ہوتی ہے اور اس میں امید ہے اجابت دعا کی

۴۸۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ۔

۴۸۹: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھونڈو وہ گھڑی جس کی اُمید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس سند کے اور محمد بن ابی حمید ضعیف ہیں ضعیف کہا ہے ان کو بعض اہل علم نے ان کی کمی حافظہ کے سبب سے اور ان کو حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ وہی ابوابراہیم انصاری ہیں جو منکر الحدیث ہیں اور تجویز کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ وہ گھڑی جس کی امید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے ہے غروبِ آفتاب تک اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور کہا احمد بن حنبل نے اکثر حدیثوں میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں امید ہے دعا قبول ہونے کے بعد وہ بعد نماز عصر کے ہے اور امید ہے بعد زوال آفتاب کے بھی۔

۴۹۰: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَايَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَى انْصِرَافٍ مِنْهَا ـ

۴۹۰: روایت کی ہم سے زیادہ بن ایوب بغدادی نے انہوں نے ابو عامر عقدی سے انہوں نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ نہیں مانگتا ہے اللہ سے کوئی بندہ کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ وہ چیز پوچھا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! وہ کونسی گھڑی (ساعت) ہے؟ فرمایا جس وقت سے تکبیر ہوتی ہے نماز کی یعنی نمازِ جمعہ وغیرہ کی اس وقت سے لوگوں کے پھرنے تک۔

ف: اس باب میں ابوموسیٰ اور ابی ذر اور سلمان اور عبداللہ بن سلام اور ابی لبابہ اور سعد بن عبادہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمرو بن عوف کی حسن ہے غریب ہے۔

۴۹۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيْهِ اُهْبِطَ مِنْهَا وَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّيْ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَكَيْفَ تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلّٰى فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ وَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ ـ

۴۹۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر سب دنوں میں کہ نکلتا ہے اس میں آفتاب جمعہ کا دن ہے کہ اس میں پیدا ہوئے آدمؑ اور اس میں گئے جنت میں اور اسی دن اتارے گئے جنت سے اور اس دن میں ایک گھڑی (ساعت) ہے کہ نہیں پاتا اس کو کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہو پھر مانگے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کہا ابو ہریرہؓ نے پھر ملا میں عبداللہ بن سلام سے اور بیان کی یہ حدیث سو کہا انہوں نے میں خوب جانتا ہوں اس گھڑی کو سو کہا میں نے خبر دو مجھ کو اور بخیلی نہ کرو فرمایا انہوں نے وہ بعد عصر کے ہے غروبِ آفتاب تک کہا میں نے کیونکر ہو سکتی ہے بعد عصر کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہیں پاتا کوئی بندہ مسلم حالت نماز میں اور بعد عصر کے تو کوئی نماز نہیں پڑھتا کہا عبداللہ بن سلام نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو بیٹھے کہیں انتظار میں نماز کے تو وہ گویا نماز ہی میں ہے؟ کہا میں نے ہاں یہ تو فرمایا ہے کہا عبداللہ نے یہی مراد ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بعد عصر کے جو منتظر بیٹھا رہے مغرب کا وہ بھی نماز میں ہے اور وہ گھڑی بھی اسی وقت میں ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ دراز ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے کہا معنی اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ کے یہ ہیں کہ بخیلی نہ کرو اور ضنین بخیل کو کہتے ہیں اور ظنین جس سے بدظن ہوں اور لوگ تہمت کریں۔

٣٤٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے روز غسل کرنے کے بیان میں

۴۹۲: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ۔

۴۹۲: روایت کی سالم نے اپنے باپ سے کہ سنا انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے تھے کہ جو آئے جمعہ کی نماز کو تو چاہیے کہ نہالے۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور عمر اور جابر اور براء اور عائشہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث اور روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اُوپر کی حدیث کے اور کہا محمد نے حدیث زہری کی سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور حدیث عبداللہ بن عبداللہ کی اپنے باپ سے دونوں صحیح ہیں اور کہا بعض اصحاب زہری نے روایت کی مجھ سے آل نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے روزِ جمعہ میں کہ اتنے میں داخل ہوئے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کے تو پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کونسی گھڑی ہے یعنی اتنی دیر کیوں لگائی؟ تو کہا انہوں نے کچھ دیر نہ کی میں نے مگر اتنی کہ سنی میں نے اذان اور وضو کیا اور حاضر ہوا۔ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کفایت نہ کی تم نے وقت کی تاخیر پر اور اوّل وقت کے فوت ہونے پر یہاں تک کہ وضو کیا بجائے غسل کے اور معلوم ہے تم کو حضرت ﷺ نے حکم فرمایا ہے غسل کا روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے اور روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بھی انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور روایت کی مالک نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سالم سے کہا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن آخر حدیث تک کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے حال ان روایتوں کا تو کہا صحیح حدیث زہری کی ہے سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور کہا محمد نے مروی ہوئی یہ حدیث مالک سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے یہی حدیث۔

٣٤٧: بَابُ فِيْ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: غسل جمعہ کی فضیلت کے بیان میں

۴۹۳ تا ۴۹۶: عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَ اسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اَجْرُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا قَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ وَكِيْعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَّلَ

۴۹۳ تا ۴۹۶: روایت ہے اوس بن اوس سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے غسل کیا جمعہ کے دن اور غسل کروایا اور سویرے چلا مسجد کو اور پایا ابتدائی خطبہ اور نزدیک ہوا امام سے اور سنا خطبہ کو اور چپ[1] رہا ہوگا اس کو ہر ہر قدم پر کہ رکھے اس نے راہ میں ثواب ایک برس کی عبادت کا کہ دن کو روزہ رکھتا ہو اس میں اور رات بھر نماز پڑھی ہو کہا محمود نے اس حدیث کے معنی میں وکیع نے کہا کہ اغتسل یعنی

[1] آج کل الحمدللہ مساجد میں نمازیوں کی تعداد میں تو پہلے کی نسبت کافی اضافہ ہو گیا ہے لیکن جمعہ کے دوران دیکھا گیا ہے کہ اکثر اس بابت لاپرواہی برتی جاتی ہے ایک اور حدیث مبارکہ ہے کہ دورانِ جمعہ کنکریوں کو اِدھر اُدھر کرنے جیسے معمولی کام سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ فافہم فتدبر (حافظ)

امْرَاَتَهٗ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَعْنِيْ غَسَلَ رَاْسَهٗ وَاغْتَسَلَ۔

خود نہایا اور غسل یعنی اپنی بیوی کو نہلایا اور مروی ہے کہ ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں وَاغْتَسَلَ یعنی آپ نہایا اور غسل یعنی سر دھویا۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمران بن حصین اور ابوذر اور سلمان اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابوایوب سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث اوس بن اوس کی حسن ہے اور ابوالاشعث صنعانی کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

۳۴۸: بَابُ فِي الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: وضو میں دن جمعہ کے

۴۹۷: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ۔

۴۹۷: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا جمعے کے دن تو خیر اور خیر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہ اور انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور روایت کی بعض اصحاب قتادہ نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے اور روایت کیا بعضوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے افضل جانتے ہیں غسل کو اگرچہ وضو بھی ان کے نزدیک کفایت کرتا ہے جمعہ کے دن اور کہا شافعی نے جو روایتیں آئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے فضیلت غسل ثابت ہوتی ہے نہ واجب ہونا غسل کا اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی کہ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا وضو بھی کفایت کرتا ہے اور تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے غسل کا جمعہ کے دن میں اور اگر یہ دونوں جانتے ہوتے کہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بطریق وجوب کے ہے تو نہ چھوڑتے حضرت عمر بن خطاب' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بے نہلائے اور نہ چھپی رہتی اس کے واجب ہونے کی حقیقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر باوصف ان کے علم کے لیکن صاف دلالت ہے اس حدیث میں کہ غسل جمعہ کا افضل ہے واجب نہیں۔

۴۹۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَلَهٗ مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا۔

۴۹۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر آیا جمعہ کی نماز کے واسطے اور نزدیک ہوا امام سے اور خوب سنا خطبہ اور چپ رہا خطبہ ہوتے وقت بخشے جائیں گے اس کے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ اور جو کھیلتا ہٹاتا رہا کنکریوں کو تو اس نے بے فائدہ کام کیا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ اِلَى الْجُمُعَةِ

باب: اوّل وقت جانے کی فضیلت میں جمعہ کی نماز کو

۴۹۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ

۴۹۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جو غسل کرے جمعہ کے دن جیسا نہاتے ہیں جنابت سے یعنی بخوبی احتیاط سے نہائے

الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

اور اوّل گھڑی مسجد کو جائے گویا قربانی کی اونٹ کی یعنی ایسا ثواب پائے اور جو جائے دوسری گھڑی تو گویا قربانی کی ایک گائے کی اور جو جائے تیسری گھڑی میں تو گویا قربانی کی ایک سینگ دار مینڈھے کی اور جو آیا چوتھی گھڑی [illegible] یا ذبح کی ایک مرغی اور جو آیا پانچویں گھڑی میں تو گویا خدا کی راہ میں دیا ایک بیضہ پھر جب نکلے امام خطبہ پڑھنے کو تو آ جاتے ہیں فرشتے خطبہ سننے کو یعنی پھر فرشتے اس آنے والے کا نام نہیں رکھتے اور خود خطبہ سننے میں مشغول رہتے ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب: بغیر عذر نمازِ جمعہ ترک کرنے کے بیان میں

۵۰۰: عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيْمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ۔

۵۰۰: روایت ہے عبیدہ بن سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الجعد سے کہ مراد لیتے ہیں ان سے ضمری کو اور محمد بن عمر کے قول میں ان کو صحبت بھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابی الجعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے چھوڑ دیا جمعہ کی نماز کو تین بار سستی سے یا اس کو حقیر جان کر تو مُہر کر دیتا ہے اللہ اس کے دِل پر۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور سمرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی الجعد کی حسن ہے اور کہا پوچھا میں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے نام ابی الجعد ضمری کا سو نہ پہچانا اور نہ بتایا انہوں نے نام ان کا اور کہا میں نہیں جانتا ان کی کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے محمد بن عمرو کے۔

۳۵۱: بَابُ مَاجَاءَ مِنْ كَمْ يُؤْتَى اِلَى الْجُمُعَةِ

باب: اس بیان میں کہ کتنی دُور سے جمعہ میں حاضر ہو

۵۰۱: عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ قُبَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءَ۔

۵۰۱: روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل قباء کہ وہ اپنے باپ سے کہ تھے صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ان کے باپ نے حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوا کریں ہم جمعے کے واسطے قباء سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور نہیں ثابت ہوا اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں حاضر ہونا اس کو ضرور ہے جو رات کو پہنچ جائے اپنے گھر میں یعنی بعد نماز جمعہ کے اپنے مکان تک لوٹ سکے اور اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں کہ مروی ہیں معارک بن عباد سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سعید مقبری سے

اور ضعیف کہا یحییٰ بن سعید قطان نے عبداللہ بن سعید مقبری کی حدیث میں اور اختلاف ہے علماء کا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ سو بعضوں نے کہا جو رات کو پہنچ سکے اپنے مکان کو اس پر واجب ہے حاضر ہونا اور بعضوں نے کہا جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اس پر جو سنے اذان کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ فرماتے تھے میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سو ذکر آیا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ۔ سو احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں کوئی روایت نہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا احمد بن حسن نے کہا میں نے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے؟ کہا میں نے ہاں۔

۵۰۲ : حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

۵۰۲: روایت کی ہم سے حجاج بن نصیر نے کہا روایت کی ہم سے معارک بن عباد نے انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ واجب ہوتا ہے اس پر جو رات کو پہنچ سکے اپنے گھر تک۔

ف : کہا احمد بن حسن نے جب سنا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے غصہ ہو گئے مجھ پر اور کہا مغفرت مانگ تو اپنے رب سے اور وہ اس لئے غصہ ہوئے کہا انہوں نے اس حدیث کو حدیث نہ سمجھا بلکہ ضعیف جانا اس کو بسبب ضعف اسناد کے۔

۳۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب : وقت جمعہ کے بیان میں

۵۰۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ۔

۵۰۳: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز جمعہ کی جب ڈھلتا تھا آفتاب۔

ف : روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی سے انہوں نے انس سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں سلمہ بن اکوع اور جابر اور زبیر بن عوام سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر اجماع ہے اکثر اہل علم کا کہ وقت جمعے کا جب ہے کہ آفتاب ڈھل جائے مانند وقت ظہر کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا اور تجویز کیا بعضوں نے اگر نماز جمعہ قبل زوال کے پڑھے تو جائز ہے اور کہا احمد بن حنبل نے جس نے پڑھی قبل زوال کے اس پر اعادہ کچھ ضرور نہیں۔

۳۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب : منبر پر خطبہ پڑھنے کے بیان میں

۵۰۴ ۔ ۵۰۵ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى اَتَاهُ فَالْتَزَمَهٗ فَسَكَنَ ۔

۵۰۴۔۵۰۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبیؐ خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کے ڈنڈا کے پاس پھر جب بنایا منبر رونے لگا وہ ڈھونڈا کھجور کا یہاں تک کہ آئے حضرتؐ اس کے پاس اور لپٹ گئے اس سے پس چپ ہو رہا۔

ف : اس باب میں روایت ہے انس اور جابر اور سہل بن سعد اور ابی بن کعب اور ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور غریب ہے اور معاذ بن علاء بصری ہیں بھائی ہیں ابن عمرو بن علاء کے۔

٣٥٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

باب: دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنے کے بیان میں

٥٠٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَايَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ۔

٥٠٦: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن پھر بیٹھ جاتے تھے یعنی ایک خطبے کے بعد پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے یعنی دوسرا۔ کہا راوی نے جیسا آج کے دن لوگ کرتے ہیں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے علماء کے نزدیک کہ فرق کردے دونوں خطبوں میں ایک جلسہ کے ساتھ۔

٣٥٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ چھوٹا پڑھنے کے بیان میں

٥٠٧: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا۔

٥٠٧: روایت ہے جابر بن سمرہ سے' فرمایا تھا میں نماز پڑھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو ہو جاتی تھی نماز آپ ﷺ کی متوسط اور خطبہ آپ ﷺ کا متوسط یعنی نہ بہت دراز اور نہ بہت کم۔

ف: اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٣٥٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: منبر پر قرآن پڑھنے کے بیان میں

٥٠٨: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ﴾ [الزخرف: ٧٧]

٥٠٨: روایت ہے صفوان بن یعلی بن امیہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ ....۔

ف: اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث یعلی بن امیہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور یہ حدیث ابن عیینہ کی اور اختیار کیا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ امام پڑھے خطبے میں کچھ آیتیں قرآن کی' کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے جب خطبہ پڑھے امام اور نہ پڑھے خطبہ میں کچھ تو دوبارہ پڑھے خطبہ کو[1]۔

٣٥٧: بَابُ فِي اسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ اِذَا

باب: امام کی طرف مُنہ کر لینے میں جب

---

[1] مترجم کہتا ہے کہ پوری آیت جو حدیث میں مذکور ہوئی یہ ہے: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ یعنی اور پکارا اہل دوزخ نے اے مالک حکم کردے ہمارے اوپر رب تیرا کہا مالک نے تم ہمیشہ رہنے والے ہو اور یہ حال اہل دوزخ کا ہے کہ ہزار برس تک مالک کو کہ نام ہے خازن دوزخ کا پکاریں گے اور فریاد کریں گے اور مالک ان کو ہزار برس کے بعد جواب دے گا اور یہ کہے گا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو کبھی دوزخ سے تم کو نکلنا اور عذاب سے نجات نہیں۔

خَطَبَ

خطبہ پڑھے

۵۰۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰی عَلَی الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاہُ بِوُجُوْھِنَا۔

۵۰۹: روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چڑھتے منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو تو ہم سامنے کر لیتے آپ ﷺ کے اپنے منہ۔

ف: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور منصور کی حدیث ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے محمد بن فضل بن عطیہ کے اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث ہیں ہمارے اصحاب کے نزدیک یعنی حدیثوں کو یاد نہیں رکھتے بھلا دیتے ہیں ایسے شخص کو ذاہب الحدیث کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کی طرف منہ کر لینے کو جب خطبہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا کہا ابو عیسیٰ نے اور صحیح روایت اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی ثابت نہیں ہے۔

۳۵۸: بَابُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَ الْاِمَامُ یَخْطُبُ

باب: اس بیان میں جب آدمی آئے مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بھی دو رکعت پڑھ لے

۵۱۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَلَّیْتَ قَالَ لَا قَالَ فَقُمْ فَارْکَعْ۔

۵۱۰: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کہ آیا ایک آدمی سو فرمایا نبی ﷺ نے کیا نماز پڑھی تو نے تحیۃ المسجد یا سنت جمعہ۔ عرض کیا اس نے نہیں۔ فرمایا: آپؐ نے کھڑا ہو اور پڑھ لے۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۱۱: عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ دَخَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمَرْوَانُ یَخْطُبُ فَقَامَ یُصَلِّیْ فَجَآءَ الْحَرَسُ لِیُجْلِسُوْہُ فَاَبٰی حَتّٰی صَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَیْنَاہُ فَقُلْنَا رَحِمَکَ اللّٰہُ کَادُوْا لَیَقَعُوْا بِکَ فَقَالَ مَا کُنْتُ لِاَ تْرُکَھُمَا بَعْدَ شَیْءٍ رَاَیْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْ ھَیْئَۃٍ بَذَّۃٍ وَالنَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاَمَرَہٗ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ۔

۵۱۱: روایت ہے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سے کہ ابو سعید خدری آئے جمعہ میں اور مروان خطبہ پڑھتا تھا سو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ پس آئے چوکیدار کہ بٹھا دیں ان کو پس نہ مانا انہوں نے یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر جب فارغ ہوئے نمازِ جمعہ سے آئے ہم ان کے پاس اور کہا ہم نے اللہ رحم کرے تم پر یہ تو گرے پڑتے تھے تمہارے اوپر سو فرمایا انہوں نے میں کبھی نہ چھوڑوں گا اس چیز کو جس کو دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا کہ ایک مرد آیا جمعے کے دن میلی کچیلی صورت میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا پھر حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو پڑھی اس نے دو رکعتیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے۔

ف: کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ پڑھ لیتے تھے دو رکعت جب آتے تھے اور امام خطبہ پڑھتا ہوتا تھا اور حکم بھی کرتے تھے اس کا اور تھے ابو عبدالرحمٰن مقری جائز سمجھتے اسے کہا ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہتے تھے کہا ابن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ ہیں مامون ہیں [illegible] اور اس باب میں جابر اور ابو ہریرہؓ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید خدری کی حسن ہے صحیح

ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحق اور کہا بعضوں نے جب آئے مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور قول اوّل صحیح ہے' روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے علاء بن خالد قرشی سے کہا دیکھا میں نے حسن بصری کو کہ آئے مسجد میں جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا تھا سو پڑھی دو رکعتیں پھر بیٹھ گئے بنظر تابعداری حدیث کے اور نہی نے روایت کی جابرؓ سے نبی ﷺ کی یہ حدیث۔

۳۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: اس بیان میں کہ کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ پڑھتا ہو

۵۱۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا۔

۵۱۲: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو چپ رہ تو اس نے بھی لغو بات کی یعنی کسی کو چپکا بھی کرے تو اشارہ سے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا بہت مکروہ ہے آدمی کو کلام کرنا خطبے کے وقت اور کہتے ہیں جب دوسرا شخص کلام کرے تو اس کو اشارے سے چپ کرائے اور اختلاف کیا ہے سلام اور چھینک کے جواب دینے میں۔ سو بعض علماء نے دونوں کی رخصت دی ہے خطبے کے وقت میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء تابعین سے وغیرہم نے ان دونوں کو اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

۳۶۰: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّيِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: اس بیان میں کہ جمعہ کے دن لوگوں کے اوپر سے پھاند کر صفیں چیر کر جانا مکروہ ہے

۵۱۳: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ۔

۵۱۳: روایت ہے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھاندے گردنیں لوگوں کی جمعے کے دن بنایا جائے گا پل جہنم کا یعنی اس پر سے چڑھ کر لوگ جہنم کو عبور کریں گے۔

ف: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رشدین بن سعد کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں گردنیں پھاند کر جانے کو جمعے کے دن اور بہت برا کہا ہے اس کو لوگوں نے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں اور ضعیف کہا ہے ان کو بسبب کمی حافظہ کے۔

۳۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: کراہیت احتباء خطبے کے وقت

۵۱۴: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۴: روایت ہے سہل بن معاذ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے حبوہ سے جمعے کے دن جب

وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ ۔

امام خطبہ پڑھتا ہو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابومرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے حبوہ[1] کو جمع کے دن میں جب امام خطبہ پڑھتا ہو اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان میں سے عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ نے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق کہ خطبے کے وقت اگر کسی نے احتباء کیا تو مضائقہ نہیں۔

٣٦٢: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: اس بیان میں کہ منبر پر دُعا میں ہاتھ اُٹھانا مکروہ ہے

۵۱۵: عَنْ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ ۔

۵۱۵: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے حصین سے کہا سنا میں نے عمارہ بن رویبہ کو اس وقت میں کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھتا تھا اور اٹھاتے تھے اپنے ہاتھوں کو دعا میں تو کہا عمارہ نے خراب کرے اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں نکموں چھوٹوں کو بے شک دیکھا ہے میں نے رسول اللہؐ کو نہیں زیادہ کرتے تھے اتنے پر اور اشارہ کیا ہشیم نے کلمے کی انگلی سے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣٦٣: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَذَانِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی اذان کے بیان میں

۵۱۶: عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ ۔[2]

۵۱۶: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا اذان تھی رسول اللہؐ اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے وقت میں جب نکلتا امام اور تکبیر ہوتی نماز کی پھر جب ہوا زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا تو زیادہ ہوئی تیسری اذان منارہ پر یعنی مع تکبیر۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣٦٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

باب: کلام کرنے کے بیان میں بعد اُترنے امام کے منبر پر سے

۵۱۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ ۔

۵۱۷: روایت ہے حضرت انس ؓ سے کہ باتیں کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت کی جب اترتے منبر پر سے (لیکن فقط بوقت ضرورت)۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر جریر بن حازم کی روایت سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے وہم کیا جریر بن حازم نے اس حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں انس ؓ سے کہا تکبیر کہی گئی نماز کی پھر پکڑ لیا ایک مرد نے ہاتھ

---

[1] حبوہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر دو زانو کھڑے ہو کر ہاتھوں سے اوپر حلقہ کرے یا کسی کپڑے کو پیچھے ڈال کر زانو اور کمر ملا کر حلقہ کرے اور اس میں اکثر نیند آ جاتی ہے اس لئے مکروہ ہے اسی کو احتباء بھی کہتے ہیں۔

[2] زوراء ایک جگہ کا نام ہے مدینہ کے بازار میں۔۱۲

رسول اللہ ﷺ کا پھر باتیں کرتے رہے آپ ﷺ اس سے یہاں تک کہ بعضے لوگ اونگھنے لگے کہا محمد ﷺ نے حدیث تو یہ ہے اور جریر بن حازم وہم کر جاتے ہیں کتنی چیزوں میں اور وہ سچے ہیں کہا محمد نے اور وہم کیا جریر نے ثابت کی حدیث میں اور کہا روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو یعنی نکلتے ہوئے کہا محمد ﷺ نے مروی ہے حماد بن زید سے کہا تھے ہم ثابت بنانی کے پاس سو روایت کی حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو سو وہم کیا جریر نے اور گمان کیا کہ یہ حدیث بیان کی ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۵۱۸: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

۵۱۸: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بعد تکبیر نماز کے باتیں کرتے ہوئے ایک آدمی سے کہ کھڑا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلے کے مابین پھر باتیں کرتا رہا وہ حضرت ﷺ سے یہاں تک کہ دیکھا میں نے بعضوں کو اونگھتے ہوئے بہت دیر تک کھڑے رہنے سے رسول اللہ ﷺ کے۔

۳۶۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

باب: نمازِ جمعہ کی قراءت کے بیان میں

۵۱۹: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَاهُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ تَقْرَاُ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَاُ بِهِمَا ـ

۵۱۹: روایت ہے عبیداللہ بن ابی رافع سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے خلیفہ کیا مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اور آپ گیا مکے کو سو نماز پڑھائی ہم کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی سو پڑھی سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون کہا عبداللہ نے پھر میں ملا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور کہا میں نے پڑھی تم نے دو سورتیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے کوفہ میں۔ سو فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور نعمان بن بشیر اور ابی عنبسہ خولانی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ پڑھتے تھے جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ۔

۳۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَا يُقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: اس بیان میں کہ جمعہ کے دن نماز صبح میں کیا پڑھنا چاہیے؟

۵۲۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ تَنْزِيْلُ

۵۲۰: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعہ کے دن نماز صبح (فجر) میں تنزیل السجدۃ اور ھل اتی

السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ۔ الانسان۔

ف: اوراس باب میں سعد اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو سفیان ثوری اور کتنے لوگوں نے مخول سے۔

۳۶۷: بَابُ فِی الصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْجُمُعَۃِ وَبَعْدَ هَا

باب: جمعہ کے دن قبل اور بعد کی نماز کے بیان میں

۵۲۱: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ۔

۵۲۱: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعہ کے بعد دو رکعتیں۔

ف: اس باب میں روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بواسطہ نافع کے بھی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

۵۲۲: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا صَلَّی الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰی سَجْدَتَیْنِ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

۵۲۲: روایت ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما جب پڑھ چکتے جمعہ اور پھرتے تو دو رکعت پڑھتے اپنے گھر میں پھر کہتے کہ اسی طرح کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۲۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا ۔

۵۲۳: روایت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے تم میں سے نماز پڑھنا بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علیؒ نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان ابن عیینہ سے کہا جانتے تھے ہم سہیل بن ابی صالح کو ثابت تر حدیث میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت قبل جمعے کے اور چار بعد جمعے کے اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے حکم کیا بعد جمعے کے دو رکعت کا پھر اس کے بعد چار رکعت کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک و ابن مسعودؓ کے قول کی طرف گئے ہیں کہا اسحٰق نے اگر پڑھے مسجد میں جمعے کے دن تو پڑھے چار رکعت اور اگر پڑھے گھر میں تو پڑھے دو رکعت اور دلیل لائے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھنے والا ہو تم میں سے بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت کہا ابوعیسیٰ نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی نے روایت کی ہے نبیؐ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور پھر انہی نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھیں مسجد میں بعد جمعے کے دو رکعت اور دو رکعت کے بعد چار رکعت روایت کی ہم سے یہ بات ابن عمرؓ نے ان سے سفیان نے ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے کہا دیکھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو پڑھتے ہوئے بعد جمعے کے دو رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعت روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے سفیان بن عیینہؒ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے میں نے نہ دیکھا کسی کو اچھا بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے اور نہ دیکھا کسی کو روپے پیسے سے ذلیل ہوں اس کے سامنے جیسا دیکھا زہری کو بے شک اس کے سامنے روپیہ ایسا ذلیل تھا جیسے اونٹ کی مینگی کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے ابن ابی عمر کو کہتے سنا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے تھے عمرو بن دینار بڑے تھے زہری سے۔

۳۶۸: بَابُ فِيمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

باب: اس بیان میں جو جمعہ کی ایک رکعت پائے

۵۲۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ عَنِ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

۵۲۴: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پائی ایک رکعت نماز سے اس نے پائی وہ نماز۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہؓ وغیرہم کا کہتے ہیں جس نے پائی ایک رکعت جمعہ کی پڑھے دوسری اور جو ملے امام سے قعدہ میں وہ چار رکعت ظہر کی پڑھ لے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق رحمۃ اللہ علیہم

۳۶۹: بَابُ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: قیلولہ کے بیان میں جمعہ کے دن

۵۲۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَتَغَدّٰى فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

۵۲۵: روایت ہے سہل بن سعد سے کہا نہ ہم صبح کا کھانا کھاتے تھے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ قیلولہ کرتے تھے مگر بعد جمعہ کے۔

ف: اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۰: بَابُ فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ

باب: اس بیان میں کہ جو اونگھے جمعہ میں وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے

۵۲۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

۵۲۶: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے دن جمعہ کے تو ہٹ بیٹھے اپنی جگہ سے۔ (یعنی ذرا سا دائیں بائیں ہو کر بیٹھ جائے)۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن سفر کرنے کے بیان میں

۵۲۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهٗ فَقَالَ اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

۵۲۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر کے ساتھ اور اتفاق سے وہ دن جمعہ کا تھا۔ پس صبح کو روانہ ہو گئے رفیق عبداللہ کے اور کہا عبداللہ نے پیچھے رہتا ہوں میں اور نماز پڑھتا ہوں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر مل جاتا ہوں رفقیوں سے پھر جب پڑھ چکے نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا آپ ﷺ نے ان

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُ وَمَعَ اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ ۔

کو اور فرمایا کس نے باز رکھا تجھ کو صبح سے جانے کے رفقیوں کے ساتھ؟ عرض کیا انہوں نے چاہا میں نے کہ نماز پڑھ لوں آپ کے ساتھ پھر مل جاؤں گا ان سے۔ سو فرمایا آپ نے اگر خرچ (صدقہ) کرے تو ساری چیزیں زمین کی نہ پائے گا تو انکے سویرے چلنے کے ثواب کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے نہیں سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنا ان کو شعبہ نے اور نہیں ہے یہ حدیث ان پانچوں سے اور ہے یہ حدیث ایسی کہ نہیں سنی حکم نے مقسم سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے جمعے کے دن سفر کرنے میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں ہے روانگی میں جمعے کے دن جب تک وقت نہ آیا ہو نماز کا اور کہا بعضوں نے کہ جب صبح ہو جائے جمعے کی تو بے نماز پڑھے نہ نکلے۔

۳۷۲: بَابُ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

یہ باب ہے جمعہ کے دن مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کے بیان میں[1]

۵۲۸: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَآءُ لَهٗ طِيْبٌ ۔

۵۲۸: روایت ہے براء بن عازب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے مسلمانوں کو کہ نہائیں جمعے کے دن اور لگائے ہر ایک تم میں سے خوشبو اپنے گھر کی پھر اگر نہ پائے تو پانی اس کے لئے خوشبو ہے۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور ایک شیخ انصاری سے روایت ہے کہا روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے یزید بن ابی زیاد نے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے اور روایت ہشیم کی اچھی ہے اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے اور اسماعیل بن ابراہیم تیمی ضعیف ہیں حدیث میں۔

---

[1] مندرجہ بالا باب مترجم نسخے میں موجود نہیں اس کو عربی نسخے سے نقل کیا ہے۔ (حافظ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْعِيْدَيْنِ

یہ سب باب عیدین کے بیان میں ہیں

۳۷۳: بَابُ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيْدَ

باب: عیدوں میں جانے کے بیان میں

۵۲۹ - ۵۳۰: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَا شِيًا وَاَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ۔

۵۲۹ - ۵۳۰: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا سنت ہے پیدل نکلنا عید کو اور کچھ کھا لینا قبل نکلنے کے یعنی عید فطر میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ مستحب ہے پیدل نکلنا عید کو اور سوار نہ ہو بے عذر کے۔

۳۷۴: بَابُ فِي صَلٰوةِ الْعِيْدِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

باب: اس بیان میں کہ نماز عیدین قبل خطبے کے پڑھنا چاہیے

۵۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُوْنَ۔

۵۳۱: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز پڑھتے، عیدوں کی قبل خطبے کے۔ پھر خطبہ پڑھتے۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہ نماز عیدوں کی قبل خطبے کے پڑھنا چاہیے اور کہتے ہیں پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر وہ مروان بن حکم ہے۔

۳۷۵: بَابُ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ

باب: اس بیان میں کہ نماز عیدین بغیر اذان اور تکبیر کے ہے

۵۳۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ۔

۵۳۲: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں عیدوں کی نہ ایک مرتبہ نہ دو مرتبہ یعنی بہت بار بغیر اذان اور اقامت کے۔

ف: اس باب میں جابر بن عبداللہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اس پر عمل ہے علماء صحابہؓ وغیرہم کا اذان نہ دی جائے نماز عیدین کے لئے اور نہ کسی نفل نماز کے واسطے۔

۳۷۶ : بَابُ الْقِرَاءَةِ فِی الْعِیْدَیْنِ

باب: نمازِ عیدین کی قراءت کے بیان میں

۵۳۳ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْعِیْدَیْنِ وَفِی الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَ هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِیْ یَوْمٍ وَاحِدٍ فَیَقْرَأُ بِهِمَا۔

۵۳۳: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عیدوں اور جمعے میں سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ اور کبھی ایک ہی دن ہوتے جمعہ اور عید تو پڑھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی دو سورتیں۔

ف: اس باب میں ابی واقد اور سمرہ بن جندب اور بن عباسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل حدیث ابوعوانہ کی اور اختلاف کیا ہے ابن عینیہ کے شاگردوں نے کہ کسی نے روایت کی ابن عینیہ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حبیب ابن سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور حبیب بن سالم کی کوئی روایت اپنے باپ سے معلوم نہیں ہوتی اور حبیب ابن سالم مولی ہیں نعمان بن بشیر کے اور روایت کی ہیں انہوں نے نعمان سے بہت حدیثیں اور مروی ہے ابن عینیہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مانند روایت ان لوگوں کے اور مروی ہے نبیؐ سے کہ وہ پڑھتے تھے نماز عیدین میں سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ اور یہی کہتے ہیں شافعی۔

۵۳۴: عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَاوَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ مَاکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَأُ بِهٖ فِی الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی قَالَ کَانَ یَقْرَأُ بِقَافِ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ۔

۵۳۴ : روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں تو کہا ابو واقد نے پڑھتے تھے : قَافِ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابن عینیہ نے ان سے ضمرہ بن سعید نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

۳۷۷: بَابُ فِی التَّکْبِیْرِ فِی الْعِیْدَیْنِ

باب: تکبیراتِ عیدین کے بیان میں

۵۳۵ ۔ ۵۳۶ :عَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعِیْدَیْنِ فِی الْاُوْلٰی سَبْعًاقَبْلَ الْقِرَاَةِ وَ فِی الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ۔

۵۳۵ : ۵۳۶ : روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کثیر کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیریں کہیں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں سات قراءت سے پہلی اور دوسری میں پانچ قراءت سے پہلے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کثیر کے دادا کی حسن ہے اور اس باب میں سب روایتوں سے اچھی ہے اور نام کثیر کے دادا کا عمرو بن عوف مزنی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے اور ایسا ہی

مروی ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے امامت کی مدینے میں اسی طرح اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک ابن انس اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے عیدین میں نو تکبیریں کہیں پہلی رکعت میں پانچ قبل قرأت کے اور دوسری چار بعد قرأت کے مع تکبیر رکوع کے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے ایسا ہی اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری۔

۳۷۸: بَابُ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَلَا بَعْدَ هُمَا

باب: اس بیان میں کہ عیدین کے قبل اور بعد کوئی نماز نہیں ہے

۵۳۷ ـ ۵۳۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ـ

۵۳۷: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عید الفطر میں اور پڑھیں دو رکعتیں یعنی عید کی اور پہلے اس کے اور بعد اس کے کوئی نماز نہیں پڑھی۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابی سعیدؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور کہا ہے ایک گروہ نے صحابہ وغیرہم سے نماز پڑھنے کو بعد صلوۃ العیدین کے اور قبل اس کے اور قول اول زیادہ صحیح ہے۔

۵۳۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهٗ

۵۳۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ نکلے عید میں اور نماز نہ پڑھی عید کے قبل اور نہ بعد اور ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۹: بَابُ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِي الْعِيْدَيْنِ

باب: عیدین میں عورتوں کے نکلنے کے بیان میں

۵۳۹: عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتَ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيْبِهَا۔

۵۳۹: روایت ہے ام عطیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کرتے تھے کنواری لڑکیوں کو اور نو جوان (بچیوں) کو اور پردہ نشینوں کو اور حیض والیوں کو عیدین کی نماز میں اگر حیض والی عورتیں کنارے رہتی تھیں نماز سے اور حاضر رہتی تھیں دعا میں مسلمانوں کے عرض کیا ایک نے ان میں سے یا رسول اللہ! اگر نہ ہو کسی کے پاس چادر؟ فرمایا آپ ﷺ نے مانگ دے (یعنی ادھار دے) اس کو بہن اس کی اپنی چادر۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے مانند اس کے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباسؓ اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام عطیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور رخصت دی ہے عورتوں کو عیدین میں نکلنے کی اور مکروہ کہا ہے اس کو بعضوں نے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے مکروہ جانتا ہوں میں آج کے دن نکلنا عورتوں کا عیدین میں پھر اگر نہ مانے عورت تو اذن دے خاوند اس کا میلے

کپڑوں میں نکلنے کا اور زینت نہ کرے اور اگر زینت کرے تو شوہر کو جائز ہے کہ منع کرے اس کو نکلنے سے اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے اگر دیکھتے رسول اللہ ﷺ ان چیزوں کو جو نئی نکالی ہیں عورتوں نے تو منع کرتے ان کو مسجد میں آنے سے جیسے منع کی گئیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے بھی برا کہا آج کے دن عورتوں کے نکلنے کو عید میں۔

۳۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ وَرُجُوْعِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ

باب: اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک رستے سے جاتے اور دوسرے سے آتے

۵۴۰ - ۵۴۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ۔

۵۴۰ - ۵۴۱: روایت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے عید کو تو جاتے ایک راستے سے اور لوٹتے دوسرے سے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابو تمیلہ اور یونس بن محمد نے یہ حدیث فلیح بن سلیمان سے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے امام کو کہ جب نکلے ایک راہ سے تو لوٹے دوسرے راہ سے بنظر اس حدیث کے اور یہی قول ہے شافعی کا اور حدیث جابر کی گویا زیادہ صحیح ہے۔

۳۸۱: بَابُ فِي الْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

باب: اس بیان میں کہ عید الفطر میں کچھ کھا کر جانا چاہیے

۵۴۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ۔

۵۴۲ : روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے تھے عید فطر میں جب تک کچھ کھا نہ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے عید الاضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔

ف: اس باب میں علی اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے اور کہا محمد نے نہیں پہچانتا میں ثواب بن عتبہ کی کوئی حدیث سوا اس کے اور مستحب کہا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ نہ نکلے عید فطر میں بے کچھ کھائے اور مستحب کہا ہے کہ افطار کرے کھجور پر اور عید الاضحیٰ میں کچھ نہ کھائے جب تک نہ پڑھے نماز۔

۵۴۳: عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلٰى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الْمُصَلّٰى۔

۵۴۳ : روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار (بمعنی تناول) کرتے تھے دن فطر کے کئی کھجوروں سے قبل عیدگاہ جانے کے۔

۳۸۲: بَابُ التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

باب: نماز کی قصر میں سفر کے درمیان

۵۴۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا لَاَ تْمَمْتُهَا۔

۵۴۴: روایت ہے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سفر کیا میں نے نبی ﷺ کے ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ سو یہ سب ظہر اور عصر کی دو دو رکعت پڑھتے تھے اور کچھ نہیں پڑھتے تھے قبل اس کے اور نہ بعد اس کے یعنی نوافل اور سنن وغیرہ اور کہا عبداللہ بن عمرؓ نے اگر مجھے پڑھنا ہوتی یعنی نماز قبل ان کے اور بعد اس کے تو فرض ہی کو تمام کرتا۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور علیؓ اور ابن عباسؓ اور انسؓ اور عمران بن حصین اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے سوا روایت یحییٰ بن سلیم کے مانند اس مضمون کے اور کہا محمد بن اسماعیل نے اور مروی ہے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے جو اولاد میں سراقہ کی وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے عطیہ عوفی سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نفل پڑھتے تھے سفر میں نماز سے قبل اور بعد اور صحیح طرح پر ثابت ہوا ہے کہ نبی ﷺ قصر کرتے تھے نماز میں سفر کے اندر اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ بھی اپنے شروع خلافت میں اور عمل اسی پر ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ وہ تمام اور پوری نماز پڑھتی تھیں سفر میں اور عمل اسی پر ہے جو مروی ہوا نبی ﷺ سے اور وہی قول ہے شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کا مگر شافعیؒ کہتے ہیں قصر کی رخصت ہے اور اگر پوری پڑھے تو بھی کافی ہے۔

۵۴۵: عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ

۵۴۵: روایت ہے ابی نضرہ سے کہ سوال کیا گیا عمران بن حصین سے مسافر کی نماز کا تو کہا انہوں نے حج کیا میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ تو پڑھی حضرتؐ نے دو رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھیں اور حج کیا میں نے ابوبکرؓ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور حج کیا میں نے عمرؓ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور عثمانؓ کے ساتھ چھ برس تک انکی خلافت میں یا آٹھ برس تک

خِلَافَتِهٖ اَوْ ثَمَانِ سِنِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ـ

تو پڑھیں دو رکعتیں۔ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۴۶:اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ـ

۵۴۶: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار رکعت ظہر کی مدینہ میں اور عصر کی دو رکعت ذوالحلیفہ میں۔ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۴۷:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

۵۴۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نکلے مدینہ سے مکہ کی طرف یعنی حجۃ الوداع میں کسی سے ڈرتے نہ تھے مگر پروردگار سے عالموں کے سو پڑھیں دو رکعتیں۔ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ

باب: اس بیان میں کہ کتنی مدت تک قصر کی جائے نماز میں

۵۴۸:عَنْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا ـ

۵۴۸: روایت ہے ابن بن مالکؓ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے سے مکے کو تو پڑھیں دو رکعتیں کہا راوی نے پوچھا میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنے دن ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں؟ کہا دس دن۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مراد ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ ٹھہرے رہے بعضے سفروں میں انیس دن تک پڑھتے رہے دو رکعتیں کہا ابن عباسؓ نے سو ہم جب ٹھہرتے ہیں انیس دن تک یا اس کے اندر پڑھتے ہیں دو رکعتیں اور اگر اس سے زیادہ رہیں تو پوری کرتے ہیں نماز کو اور مروی ہے حضرت علیؓ سے کہ انہوں نے کہا جو اقامت کرے دس دن تو پوری نماز پڑھے اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ جو ٹھہرے پندرہ دن وہ پوری کرے نماز اور مروی ہے ان سے بارہ دن بھی اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ انہوں نے کہا جب چار دن ٹھہرے تو چار پڑھے اور روایت کیا اس بات کو اس سے قتادہ اور عطاء خراسانی نے اور روایت کیا ان سے داؤد بن ابی ہند نے اس کے خلاف اور اختلاف کیا علماء نے بعد اس کے اس امر میں تو سفیان ثوری اور اہل کوفہ نے وقت مقرر کیا پندرہ دن کا اور کہا جب نیت کر چکے پندرہ دن کی اقامت کی تو پوری نماز پڑھے اور کہا اوزاعی نے جب نیت کرے بارہ دن کی اقامت کی تو پوری پڑھے اور کہا شافعی اور مالک اور احمد نے جب نیت کرے چار دن کی تو پوری پڑھے اور کہا اسحاق نے اس باب میں سب سے زیادہ قوی حدیث ابن عباسؓ کی ہے کہ ایک تو انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے اور دوسرے عمل کیا اس پر بعد نبی ﷺ کے کہ جب اقامت کرے انیس دن تو پوری نماز پڑھے اور اس پر اجماع ہے تمام علماء کا کہ پوری پڑھنا جب ہے کہ نیت اقامت ہو اور اگر نیت اقامت نہ ہو تو پوری نہ پڑھے اگرچہ برسوں گزر جائیں۔

۵۴۹:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَفَرًا فَصَلّٰى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا

۵۴۹ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پڑھی انیس دن تک دو دو رکعت۔ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم بھی پڑھتے ہیں انیس دن تک دو دو رکعت پھر جب اس سے زیادہ ٹھہریں تو چار پڑھیں

اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا ۔

گے ۔ **ف** : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ۔

۳۸٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

باب : سفر میں نفل پڑھنے کے بیان میں

۵۵۰: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

۵۵۰: روایت ہے براء بن عازب سے کہا ساتھ رہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھارہ سفروں میں سو کبھی نہ دیکھا میں نے کہ چھوڑی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں جب ڈھلتا ہے آفتاب قبل ظہر کے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی غریب ہے اور کہا پوچھا میں نے اس حدیث کو محمد بخاریؒ سے سو نہ جانا اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کے اور نہ جانا نام ابوبصرہ غفاری کا اور گمان کیا ان کو اچھا اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل نہ پڑھتے تھے سفر میں قبل فرض کے بھی اور بعد فرض کے بھی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نفل پڑھتے تھے سفر میں سو مختلف ہوئے علماء بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو کہا بعض اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نفل پڑھے آدمی سفر میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعضوں نے کہا نفل نہ پڑھے نہ بعد فرض کے اور نہ قبل اس کے اور جس نے نہیں پڑھے اس نے قبول کیا رخصت کو اور عمل کیا اس پر اور جس نے پڑھے اس کو بڑی فضیلت ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ مختار اور موجب فضیلت ہے ان کے نزدیک پڑھنا نفلوں کا۔

۵۵۱ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

۵۵۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض ظہر کے سفر میں دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت یعنی سنت ۔

۵۵۲: عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطِيَّةَ وَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَّ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ۔

۵۵۲: روایت ہے ابن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ اور نافع سے وہ ابن عمرؓ سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضر میں اور سفر میں تو پڑھی حضر میں ظہر کی چار رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور پڑھیں سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے کچھ نہ پڑھی نماز اور مغرب حضر میں اور سفر میں برابر تین رکعت ہے کچھ کم نہیں ہوتی نہ سفر میں نہ حضر میں اور یہ وتر ہیں دن کے اور بعد اسکے پڑھیں دو رکعتیں ۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے سنا میں نے محمد بخاری کو کہتے تھے نہیں روایت کی ابن ابی لیلیٰ نے کوئی حدیث پسندیدہ تر اس حدیث سے ۔

۳۸۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

باب : دو نمازوں کے جمع کرنے کے بیان میں

۵۵۳ :عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى اَنْ يَّجْمَعَهَا اِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ

۵۵۳ : روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جب کوچ کرتے قبل ڈھلنے کے تو تاخیر کرتے ظہر میں یہاں تک کہ ملا کر پڑھتے عصر کے ساتھ اور جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے کے بعد تو جلدی کرتے عصر میں ظہر کی طرف اور ملا

زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ اِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَاِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔

کر پڑھتے ظہر اور عصر دونوں پھر چلتے اور جب کوچ کرتے مغرب کے قبل تو تاخیر کرتے مغرب میں یہاں تک کہ پڑھتے عشاء کے ساتھ اور جب کوچ کرتے بعد مغرب کے تو جلدی کرتے عشاء میں اور پڑھتے مغرب کے ساتھ۔

ف: اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور اسامہ بن زیدؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث علی بن مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں احمد بن حنبل سے وہ قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے فقط قتیبہ نے بیان کی ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو لیث سے سوا ان کے اور حدیث لیث کی یزید بن ابی حبیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے حدیث غریب ہے اور معروف اہل علم کے نزدیک حدیث معاذ کی ہے کہ مروی ہے ابی الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جمع کیا غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو روایت کیا اس کو قرہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر مکی سے اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت جمع کرنے میں سفر میں۔

۵۵۴ - ۵۵۵ : عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتُغِيْثَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ فَجَدَّبِهِ السَّيْرُ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا جَدَّبِهِ السَّيْرُ۔

۵۵۴-۵۵۵: روایت ہے نافع سے کہ خبر دی گئی ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بعض اہل کے سکرات کی سو منظور ہوا ان کو جلدی چلنا اور تاخیر کی مغرب میں یہاں تک کہ ڈوب گئی شفق پھر اترے اور اکٹھا پڑھا مغرب اور عشاء کو پھر خبر دی ان کو یعنی رفیقوں کو کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے جب منظور ہوتا تھا ان کو جلدی چلنا۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: نمازِ استسقاء کے بیان میں

۵۵۶: عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا وَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۵۵۶: روایت ہے عباد بن تمیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آدمیوں کے ساتھ پانی مانگنے تو پڑھیں ان کے ساتھ دو رکعتیں اور پکار کر پڑھی اس میں قراءت اور پھر کر اوڑھا اپنی چادر کر اور بلند کیا دونوں ہاتھوں کو اور پانی مانگا اور منہ کیا قبلے کی طرف۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ اور انسؓ اور ابی اللحم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحٰق اور نام عباد بن تمیم کے چچا کا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

۵۵۷: عَنْ اَبِي اللَّحْمِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ

۵۵۷: روایت ہے ابی اللحم سے کہ دیکھا انہوں نے نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِيْ وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت (مدینہ کا ایک مقام) کے نزدیک کہ پانی (بارش) مانگتے تھے اور وہ اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کرتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی کہا ہے قتیبہ نے اس حدیث میں ابی اللحم کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم ابی اللحم کی کوئی روایت نبیؐ سے مگر یہی ایک حدیث اور عمیر جو مولیٰ ابی اللحم کے ہیں انہوں نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں رسول اللہؐ سے اور ان کو صحبت بھی ہے آنحضرتؐ کی۔

۵۵۸: عَنْ قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَنِي الْوَلِيْدُبْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهٗ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَذِّلاً مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ۔

۵۵۸: روایت ہے قتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں حاتم بن اسماعیل سے وہ ہشام بن اسحٰق سے وہ عبداللہ بن کنانہ سے وہ اپنے باپ سے کہا بھیجا مجھ کو ولید بن عقبہ نے کہ امیر تھے مدینہ کے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس کہ پوچھوں میں کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استسقاء کی ان سے پھر آیا میں ان کے پاس اور فرمایا انہوں نے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے زینت کے عاجزی سے اور گڑگڑاتے ہوئے یہاں تک کہ آئے نماز کی جگہ میں سو نہیں خطبہ پڑھا تمہارے خطبوں میں سے لیکن دعا اور عاجزی ہی کرتے رہے اور تکبیر بولتے اور پڑھی دو رکعت جیسے پڑھتے عید میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے سو ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور زیادہ کیا اس میں لفظ متخشعا کا یعنی ڈرتے ہوئے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی کا کہتے ہیں، پڑھے نماز استسقاء کی عید کی نماز کے مانند اور تکبیر کہے پہلی رکعت میں سات بار اور دوسری میں پانچ بار اور سند پکڑا ابن عباسؓ کی حدیث کو کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے مالک بن انسؓ سے کہ کہا انہوں نے تکبیر نہ کہی صلوٰۃ استسقاء میں جیسے تکبیر کہتے ہیں عید میں۔

۳۸۷: بَابُ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

باب: سورج گہن کی نماز کا بیان

۵۵۹ - ۵۶۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْاُخْرٰى مِثْلَهَا۔

۵۵۹-۵۶۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی سو قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کئے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھی۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور نعمان بن بشیرؓ اور مغیرہ بن شعبہ اور ابی مسعود اور ابی بکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمرؓ اور قبیصۃ الہلالی اور جابر بن عبداللہ اور ابی موسیٰ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے بروایت ابن عباسؓ کے نماز کسوف میں چار رکوع دو رکعتوں میں اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحٰقؒ اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے قرأت میں نماز کسوف کے سو بعضوں نے کہا کہ چپکے سے پڑھے قرأت دن

کواور کہا بعضوں نے جہر کرے جیسا جہر کرتے ہیں عیدین میں یا جمعہ میں اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحق کہ جہر کرے اس میں اور کہا شافعی نے جہر نہ کرے اور صحیح ہوئی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں حدیثیں ایک یہ کہ کئے آپؐ نے چار رکوع اور چار سجدے دوسرے یہ کہ کئے آپؐ نے چھ رکوع اور چار سجدے اور یہ جائز ہے علماء کے نزدیک کہ بقدر کسوف کے پڑھے اگر کسوف دیر تک رہا تو کرے چھ رکوع اور چار سجدہ یا کرے چار رکوع چار سجدہ اور طول کرے قرأت میں یہ بھی جائز ہے اور ہمارے لوگوں کے نزدیک چاند گہن اور سورج گہن دونوں میں نماز جماعت سے پڑھے۔

۵۶۱ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاْءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاْءَةَ وَهِيَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ۔

۵۶۱ : روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے خسوف ہوا آفتاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ اور لمبا کیا رکوع کو پھر اٹھایا سر اپنا پھر دراز کیا قراءت کو اور یہ قراءت کم تھی پہلی قراءت سے پھر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا اور سجدہ کیا پھر کیا دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کہتے ہیں چار رکوع اور چار سجدہ یعنی دو رکعت میں چار رکوع کرے اور دو رکعت کے چار ہی سجدہ ہوتے ہیں کہتے ہیں شافعیؒ کہ پڑھے پہلی بار سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کے برابر قرأت کرے چپکے چپکے اگر دن کو پڑھتا ہے یعنی سورج گہن میں پھر رکوع کرے بہت دراز قرأت کے برابر پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو اور پھر سورہ فاتحہ پڑھ کر آل عمران کے برابر قرأت کرے پھر رکوع کرے اسی قرأت کے برابر پھر اٹھائے سر اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کرے اچھی طرح اور ٹھہرے ایک سجدے میں جتنا ٹھہرا تھا رکوع میں پھر کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ نساء کے برابر قرأت کرے پھر اسی قدر رکوع میں ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہہ کے سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو کر پھر قرأت کرے سورہ مائدہ کے برابر یعنی بعد فاتحہ کے پھر رکوع کرے اسی قدر پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سر اٹھائے اور سجدہ کرے پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیرے۔

۳۸۸: بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الْكُسُوْفِ

باب: صلوٰۃ کسوف کی قراءت کے بیان میں

۵۶۲: عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا.

۵۶۲: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کسوف کی اور ہم نہیں سنتے تھے ان کی کچھ آواز۔

ف: اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ بن جندبؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور بعضے لوگوں نے اہل علم سے اسی کو اختیار کیا ہے یعنی قرأت سری کو اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۵۶۳: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا۔

۵۶۳: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز کسوف کی اور جہر کیا قراءت میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابواسحاق فزاری نے سفیان بن حسین سے اسی کی مانند اور اسی حدیث کے قائل ہیں مالک اور احمد اور اسحٰق۔

۳۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ

باب: خوف کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

۵۶۴: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اُولٰئِكَ وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِم فَقَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ قَامَ هٰؤُلَآءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ۔

۵۶۴: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبیؐ نے پڑھی نماز خوف کی ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ اور دوسرا گروہ سامنے رہا دشمن کے پھر گیا یہ گروہ یعنی جس نے ایک رکعت پڑھی تھی اور کھڑا ہوا ان کی جگہ یعنی دشمن کے مقابلہ میں اور آیا وہ گروہ اور پڑھی آپؐ نے انکے ساتھ ایک رکعت پھر سلام پھیر دیا حضرتؐ نے اور کھڑے ہوئے یہ لوگ اور پڑھ لی اپنی ایک رکعت اور کھڑا ہوا وہ دوسرا گروہ اور پڑھ لی انہوں نے بھی ایک رکعت یعنی ایک رکعت ہر گروہ کی حضرتؐ کے ساتھ ہوئی اور ایک جدا۔

ف: کہا اس باب میں جابرؓ اور حذیفہؓ اور زید بن ثابت اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ اور ابی بکرہؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ اور ابی عیاش زرقی سے بھی روایت ہے اور نام ابوعیاش کا زید بن صامت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور گئے ہیں مالک بن انسؒ صلوٰۃ خوف میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کی طرف اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے مروی ہے نبی ﷺ سے صلوٰۃ خوف کئی طرح پر اور نہیں جانتا میں اس باب میں صحیح مگر ایک حدیث اور کہا وہ حدیث سہل بن ابی حثمہ کی ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نماز خوف میں بہت روایتیں ثابت ہیں رسول اللہ ﷺ سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ جو مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے سب طرح جائز ہے اور یہ خوف کے موافق ہے یعنی جیسا موقعہ ہو ویسا بجالائے اور کہا اسحاق نے ہم فضیلت نہیں دیتے سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اور حدیثوں پر اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

۵۶۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الْعُدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى مَقَامِ اُولٰئِكَ وَيَجِيْئُ اُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ هُمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهٗ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ شُعْبَةَ

۵۶۵۔۵۶۶: روایت ہے کہا سہل بن ابی حثمہ نے کہ کھڑا ہو امام سامنے قبلے کے نمازِ خوف میں اور ایک جماعت کھڑی ہو اس کے ساتھ اور دوسری جماعت دشمن کی طرف رہے کہ منہ ان کے دشمن کی طرف ہوں اور پڑھے امام ایک رکعت جماعت کے ساتھ اور دوسری رکعت وہ جماعت اپنی آپ پڑھ لے اور دو سجدے بھی کر لیں اسی جگہ میں پھر جائیں اس جماعت کی جگہ اور آئیں وہ لوگ اور پڑھے امام ان کے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کرے تو امام کو یہ دوسری رکعت ہے اور اس جماعت کی پہلی رکعت پھر پڑھ لیں یہ ایک رکعت اور دو سجدے کر لیں اور کہا محمد بن بشار نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کو تو روایت کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے سہل بن

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاَنْصَارِيِّ ۔

ابی حثمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی مانند اور کہا مجھے یحییٰ بن سعید نے لکھ دو اس حدیث کو اس کے بازو میں اور میں بخوبی یاد نہیں رکھتا ہوں اس حدیث کو لیکن وہ مثل یحییٰ بن سعید انصاری کے ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں مرفوع کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری کے اصحاب نے موقوفاً اور مرفوع کیا اس کو شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد کی روایت سے اور روایت کی مالک بن انس نے یزید بن رومان سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے ایک شخص سے کہ نماز خوف پڑھا چکا تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پس ذکر کی اوپر کی حدیث کے مانند کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی ایک ایک رکعت ایک ایک گروہ کے ساتھ تو ہوئیں نبی ﷺ کی دو رکعتیں اور ان کی ایک ایک رکعت۔

۳۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب: قرآن کے سجدوں کے بیان میں

۵۶۷ ـ ۵۶۸: عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِىْ فِى النَّجْمِ ۔

۵۶۷ ـ ۵۶۸: روایت ہے ابی الدرداء سے کہا گیارہ سجدے کئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ سورۂ نجم کا سجدہ بھی اس میں تھا۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ اور ابی ہریرہؓ اور زید بن ثابتؓ اور عمرو بن العاصؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے سعید بن ابی بلال کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو دمشقی سے روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے عبداللہ بن صالح نے ان سے لیث بن سعد نے ان سے خالد بن یزید نے ان سے سعید بن ابی بلال نے ان سے عمر نے ان سے ابن حیان دمشقی نے کہا سنا میں نے ایک خبر دینے والے سے کہ خبر دی اس نے مجھ کو ام درداء سے کہ کہا ابودرداء نے گیارہ سجدے کئے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی میں تھا وہ جو سورہ نجم میں ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے سفیان بن وکیع کی روایت ہے جو مروی ہے عبداللہ بن وہب سے۔

۳۹۱: بَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

باب: عورتوں کے مسجدوں میں جانے کے بیان میں

۵۶۹ ـ ۵۷۰: عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهٗ وَاللّٰهِ لَا نَاْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهٗ دَغَلًا فَقَالَ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۵۶۹ ـ ۵۷۰: روایت ہے مجاہد سے کہا ہم تھے ابن عمرؓ کے پاس کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہؐ نے اجازت دو عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی سو کہا عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹے نے قسم ہے اللہ کی ہم اجازت نہ دیں گے ان کو حیلہ بنائیں گی وہ فساد کا یعنی مسجدوں میں جانے کو فساد کا بہانہ ٹھہرائیں گے تو کہا عبداللہ بن عمرؓ نے ایسا کرے اللہ تجھ کو اور ویسا یعنی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا نَاْذَنُ ۔ بددعا کہتا ہوں میں کہ فرمایا نبیؐ نے اور تو کہتا ہے میں اجازت نہ دونگا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد اور زینب سے روایت ہے جو بیوی ہے عبداللہ بن مسعود کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۲: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں تھوکنے کی برائی کے بیان میں

۵۷۱: عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَلٰكِنْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَآءَ شِمَالِكَ اَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى ۔

۵۷۱: روایت ہے طارق بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب ہو تو نماز میں تو نہ تھوک اپنی سیدھی طرف مگر پیچھے یا بائیں طرف یا نیچے بائیں طرف پیر کے۔ (اب تو کارپٹ یا پکے فرش کی وجہ سے یہ ممکن نہیں اسلئے ٹشو یارومال وغیرہ ہی کو بوقت ضرورت استعمال کیا جائے۔ محشیٰ ۱۲)۔

ف: اس باب میں ابی سعیدؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث طارق کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جھوٹ نہیں بولا ربعی بن خراش نے اسلام میں کبھی اور کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے سب سے زیادہ ثابت کوفے میں منصور بن معتمر تھے۔

۵۷۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَ كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ۔

۵۷۲: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اس کا دفن کرنا ہے یعنی تھوک کو دبادینا۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۳: بَابُ فِي السَّجْدَةِ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

باب: اذا السماء انشقت اور سورۂ اقراء کے سجدوں کے بیان میں

۵۷۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاِذَا السَّمَآءَ انْشَقَّتْ۔

۵۷۳: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا سجدہ کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ اقراء اور اذا السماء انشقت میں۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے مانند اور اس حدیث میں چار تابعین ہیں کہ روایت کرتے ہیں ایک دوسرے سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کہ سجدہ ہے اذا السماء انشقت اور اقرأ میں۔

۳۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي

باب: والنجم کے سجدہ کے بیان

النَّجْمِ

میں

۵۷۴۔۵۷۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا يَعْنِي النَّجْمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ۔

۵۷۴۔۵۷۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں یعنی سورۂ نجم میں اور سجدہ کیا مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں (انسانوں) نے۔

ف: اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ سجدہ کرنا چاہئے سورہ النجم میں اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مفصل میں کوئی سجدہ ہی نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انسؒ کا اور قول اول صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

۳۹۵: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيْهِ

باب: اس کے بیان میں جو سورۂ والنجم میں سجدہ نہ کرے

۵۷۶: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا۔

۵۷۶: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سورۂ والنجم سو سجدہ نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور تاویل کی بعضوں نے اہل علم سے اس حدیث میں کہ سجدہ نہ کیا اس واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب زید بن ثابت نے پڑھی سورہ النجم تو انہوں نے بھی سجدہ نہ کیا اس لئے کہ جب قاری سجدہ نہ کرے تو سامع پر بھی واجب نہیں اور بعضوں نے کہا سجدہ واجب ہے اس پر جو سنے اور کبھی رخصت نہیں دی ہے اس کے ترک کی اور کہا ہے کہ جب سنا آدمی نے اور اس کو وضو نہیں تو جب وضو کرے تب سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق اور کہا بعضوں نے سجدہ اس کے لئے ہے کہ جو ثواب کا ارادہ کرے یعنی ترک سجدہ کا بھی جائز ہے اور سجدہ کرنا مستحب ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے اس حدیث کو کہ زید بن ثابت نے کہا پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سورہ والنجم اور سجدہ نہ کیا پس کہتے ہیں وہ لوگ کہ اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑتے زید کو بے سجدہ کروائے اور سند لائے ہیں اس حدیث کو بھی کہ پڑھی حضرت عمرؓ نے سجدہ کی آیت پھر اترے منبر سے اور سجدہ کیا پھر پڑھی دوسرے جمعے میں وہی آیت سو مستعد ہوئے لوگ سجدہ کو سو فرمایا حضرت عمرؓ نے یہ سجدہ فرض نہیں ہم پر مگر ہم جب چاہیں تو کرلیں تو سجدہ نہ کیا اور بعض اسی طرف گئے ہیں یعنی یہ واجب نہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

۳۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِيْ صٓ

باب: سورۂ صٓ کے سجدہ کے بیان میں

۵۷۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْ صٓ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ۔

۵۷۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے سورۂ ص پڑھ کر کہا ابن عباسؓ نے اور یہ کچھ واجب سجدوں میں نہیں ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس میں سو کہا بعضوں نے سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے وہ توبہ ہے نبی کی یعنی داؤد علیہ السلام کی اور نہیں واجب وہاں سجدہ۔

۳۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّجْدَةِ فِی الْحَجِّ

باب: سورۂ حج کے سجدہ کے بیان میں

۵۷۸: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ هُمَا فَلَا يَقْرَأْ هُمَا۔

۵۷۸: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہؐ سے فضیلت دی گئی سورۂ حج اور سورتوں پر اسلئے کہ اس میں دو سجدے ہیں۔ فرمایا آپؐ نے ہاں اور جس کو سجدہ نہ کرنا ہو وہ اسکو نہ پڑھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور اختلاف ہے علماء کا اس میں اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے سے کہ کہا فضیلت دی گئی ہے سورہ حج اس لئے کہ اس میں دو سجدے ہیں اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور بعضوں نے اس میں ایک ہی سجدہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفہ کا۔

۳۹۸: بَابُ مَاجَاءَ مَا يَقُوْلُ فِی سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب: ان دعاؤں کے بیان میں جو سجدۂ قرآن میں پڑھی جائیں

۵۷۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَاَيْتُنِی اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّیْ اُصَلِّیْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُّ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِیْ فَسَمِعْتُهَا وَهِیَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا عِنْدَكَ ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِیْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِیْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ۔

۵۷۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آیا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو کہا اس نے یا رسول اللہؐ! میں نے اپنے تئیں خواب میں دیکھا اور میں سوتا تھا گویا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں ایک درخت کے پیچھے سو میں نے سجدہ کیا اور درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا اور سنا میں نے اس سے اللھم سے عبدک داؤد تک اور معنی اس دعا کے یہ ہیں: یا اللہ! لکھ میرے لئے اس سجدے کا ثواب اور گھٹا اس کے سبب سے میرے گناہ اور لکھ اس سجدے کو میرے لئے ذخیرہ اور قبول کر مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اپنے غلام داؤدؑ سے کہا حسن نے کہا ابن جریج نے کہ کہا مجھ سے تمہارے دادا نے کہ کہا ابن عباسؓ نے پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدے کی پھر سجدہ کیا اور سنا میں نے کہ کہتے تھے اس کی مثل جو خبر دی تھی اس شخص نے درخت کی دعا کی یعنی وہی دعا پڑھتے تھے جو اوپر مذکور ہوئی۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابن عباسؓ کی روایت سے اور ان کی روایت سے ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔

۵۸۰: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ ۔

۵۸۰: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے قرآن کے سجدے میں رات کو یہ دعا سَجَدَ وَجْهِيْ سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے پیدا کیا میرے منہ کو اور چیرا کان اس کا اور آنکھ اس کی سجدہ کیا اس کی قوت اور توفیق سے ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۹: بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ مَنْ فَاتَهٗ حِزْبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

باب: اس بیان میں کہ جس کا وظیفہ رات کا قضاء ہو جائے تو دن کو پڑھ لے

۵۸۱: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْعَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهٗ بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ ۔

۵۸۱: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطابؓ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو گیا اور وظیفہ نہ پڑھا رات کا یا کچھ اس میں سے باقی رہ گیا پھر پڑھ لیا اس کو صبح اور ظہر کے بیچ میں تو لکھا جائے گا اس کے لئے کہ گویا رات ہی کو پڑھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوصفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے اور روایت کی ان سے حمید نے اور بڑے لوگوں نے۔

۴۰۰: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ

باب: اس برائی میں جو امام سے پہلے سر اُٹھائے یعنی رکوع یا سجدے میں

۵۸۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَايَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ اِنَّمَا قَالَ اَمَا يَخْشٰى ۔

۵۸۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ڈرتا نہیں وہ شخص جو اٹھا لیتا ہے سر اپنا امام کے پہلے یعنی رکوع میں یا سجدے میں اس بات سے کہ کر دے اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر۔ کہا قتیبہ نے کہا حماد نے کہا مجھ سے محمد بن زیاد نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا لفظ: اَمَا يَخْشٰى ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن زیاد بصری ہیں اور ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابوالحارث ہے۔

۴۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الَّذِيْ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ

باب: اس کے بیان میں جو فرض پڑھ چکا ہو اور پھر امامت کرے لوگوں کی بعد اس کے

۵۸۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيَؤُمُّهُمْ ۔

۵۸۳: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر جاتے اور امامت کرتے اپنی قوم کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہتے ہیں جب امامت کرے آدمی کسی قوم کی اور فرض پڑھ چکا ہو وہ اس سے پہلے تو جو اس کے پیچھے پڑھے اس کی نماز جائز ہے اور سند لائے ہیں اسی حدیث کو جابرؓ کی جس میں قصہ مذکور ہوا معاذ کا اور وہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انہیں جابرؓ سے اور مروی ہے ابی الدرداء سے کہ پوچھا ان سے کسی نے کہ ایک شخص آیا مسجد میں اور لوگ عصر پڑھتے تھے اور اس نے جانا ظہر ہے اور مل گیا وہ جماعت میں تو کہا ابی الدرداء نے نماز اس کی جائز ہے مترجم کہتا ہے یہ قول یہاں اس واسطے لائے ہیں کہ جب اس صورت میں جو ابی الدرداء سے مذکور ہوئی نماز جائز ہے حالانکہ اس میں امام اور مقتدی کی نماز میں اختلاف ہے کہ مقتدی ظہر پڑھتا ہے اور امام عصر تو پہلی صورت میں بدرجہ اولیٰ جائز ہوگی کہ اس میں مقتدی اور امام کی نماز ایک تو ہے اگرچہ امام ایک بار پڑھ چکا ہے تو کیا ہوا انتہیٰ اور کہا ہے ایک قوم نے اہل کوفہ سے جب اقتداء کرے قوم ایسے امام کی جو عصر پڑھتا ہو اور قوم گمان کرے ظہر پڑھتا ہے تو نماز ان کی جائز نہیں اس لئے کہ اختلاف ہے امام اور مقتدی کی نماز میں۔

۴۰۲: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

باب: اس بیان میں کہ گرمی اور جاڑے کے سبب سے کپڑے پر سجدہ جائز ہے

۵۸۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اِتِّقَاءَ الْحَرِّ۔

۵۸۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے جب ہم نماز پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوپہر کے وقت یعنی ظہر کی تو سجدہ کرتے تھے اپنے کپڑوں پر گرمی سے بچنے کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے بھی خالد بن عبدالرحمٰن سے۔

۴۰۳: بَابُ مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

باب: اس بیان میں کہ بعد نمازِ صبح کے مسجد میں طلوعِ آفتاب تک بیٹھنا مستحب ہے

۵۸۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۵۸۵: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ تھے صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح (فجر) کی تو بیٹھے رہتے اپنی نماز کی جگہ میں طلوعِ آفتاب تک۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۸۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۵۸۶: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھے صبح (فجر) کی جماعت سے پھر بیٹھا ذکر کرتا رہے اللہ تعالیٰ کا یہاں تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑھے دو رکعت ہوگا اس کو ثواب مانند ایک حج اور عمرے کے کہا ابوہریرہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ ۔ پورا پورا یعنی ثواب۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال ابی ظلال کا تو کہا وہ مقارب الحدیث ہیں یعنی ان کی حدیثیں صحت کے قریب ہیں کہا محمد نے اور نام ان کا ہلال ہے۔

٤٠٤: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں کنکھیوں سے دیکھنے کے بیان میں

٥٨٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ ۔

۵۸۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں داہنے اور بائیں اور نہیں پھیرتے تھے گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور خلاف کیا ہے وکیع نے فضل بن موسیٰ کا اس روایت میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے ان سے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے ان سے بعض اصحاب عکرمہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں پھر ذکر کی حدیث اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں انسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

٥٨٨ ـ ٥٨٩: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِيْ فَرِيْضَةٍ ۔

۵۸۸ ـ ۵۸۹: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اے میرے بیٹے بچ تو گوشۂ چشم سے دیکھنے سے نماز میں اس واسطے کہ گوشۂ چشم سے دیکھنا نماز میں ہلاکت ہے پھر اگر ضرور ہو تو نفل میں نہ فرض میں۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

٥٩٠: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ ۔

۵۹۰: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِدھر اُدھر دیکھنے کو نماز میں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو ایک اُچک لینا ہے کہ اُچک لیتا ہے شیطان آدمی کی نماز سے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

٤٠٥: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْاِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

باب: اس بیان میں کہ جو شخص امام کو دیکھے سجدے میں تو کیا کرے؟

٥٩١: عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ۔

۵۹۱: روایت ہے علی اور عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے وہ معاذ بن جبل سے کہا علی اور معاذ نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جب آئے آدمی کوئی تم سے نماز کو اور امام ہو کسی حال میں تو کرے جو کرتا ہے امام یعنی امام جس رکن میں ہو اسی رکن میں شامل ہو جائے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر اسی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب آئے آدمی اور امام سجدے میں ہو تو سجدہ کرے اور نہیں ملی اس کو یہ رکعت اگر فوت ہو گیا رکوع امام کے ساتھ اور اختیار کیا عبداللہ بن

مبارک نے کہ سجدہ کرے امام کے ساتھ اور مروی ہے بعضوں سے کہ کہا انہوں نے امید ہے کہ بخش دیا جائے آدمی اس سے پہلے کہ سر اٹھائے اس سجدے سے۔

٤٠٦: بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ مکروہ ہے کھڑے کھڑے انتظار کرنا لوگوں کا امام کے لئے نماز کے شروع میں

۵۹۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ۔

۵۹۲: روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو تم لوگ جب تک دیکھ لو مجھ کو کہ میں نکلا۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے اور روایت انسؓ کی غیر محفوظ ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کھڑے کھڑے انتظار کرنا آدمیوں کا امام کے لئے اور کہا ہے بعضوں نے جب تکبیر ہو امام مسجد میں اور تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے ہوں لوگ جب کہے مؤذن قد قامت الصلوٰۃ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔

٤٠٧: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الدُّعَاءِ

باب: اس بیان میں کہ تعریف اللہ کی اور درود نبی ﷺ پر بھیجنا چاہیے قبل دعا کے

۵۹۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ۔

۵۹۳: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے میں نماز پڑھتا تھا اور نبی ﷺ کے ساتھ تھے ابوبکر اور عمرؓ پھر جب بیٹھا میں یعنی قعدہ اخیرہ میں پہلے تعریف کی اللہ کی پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے اپنے لئے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کر دیا جائے گا یعنی قبول ہوگی تیری دعا۔

ف: اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے احمد بن حنبل سے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن آدم سے یہی حدیث اختصار کے ساتھ۔

٤٠٨: بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجدوں میں خوشبو کرنے کے بیان میں

۵۹۴ تا ۵۹۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ

۵۹۴ تا ۵۹۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے حکم دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدیں بنانے کا محلوں میں اور یہ کہ صاف کی جائیں اور

تُنَظَّفَ وَ تُطَيَّبَ۔ خوشبو دی جائیں۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدہ اور وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا پھر ذکر کی حدیث مانند اوپر کی حدیث کے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند اور کہا سفیان نے حکم کیا مسجدیں بنانے کا دور میں یعنی قبیلوں میں اور وہ جمع ہے دار کی۔

٤٠٩: بَابُ مَاجَاءَ فِي اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب: اس بیان میں کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے یعنی نفل

۵۹۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

۵۹۷: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی اور دن کی دو دو رکعت ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اختلاف کیا ہے اصحاب شعبہ نے اس حدیث میں تو بعضوں نے مرفوع کیا اس کو یعنی یہ کہا کہ قول ہے رسول اللہ ﷺ کا اور بعضوں نے موقوف کہا یعنی قول ابن عمر کا روایت کیا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور وہی صحیح ہے جو مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور روایت کیا اکثر ثقہ لوگوں نے عبداللہ بن عمر سے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس نے دن کی نماز کا اور مروی ہے عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے کہ ابن عمرؓ پڑھتے تھے رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعضوں کے نزدیک رات اور دن میں دو دو پڑھنا چاہئے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے رات کو دو دو رکعت ہے نماز نفل میں اور چار چار رکعت دن میں مثل پہلی سنت ظہر وغیرہ کے یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق کا۔

٤١٠: بَابُ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

باب: اس بیان میں کہ کیونکر نفل پڑھتے تھے نبی ﷺ دن میں

۵۹۸: عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا مَنْ اَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ

۵۹۸: روایت ہے عاصم بن ضمرہ سے کہا پوچھا میں نے حضرت علیؓ سے نماز کو رسول اللہؐ کی دن میں تو فرمایا آپ نے تم طاقت نہیں رکھ سکتے اسکی کہا میں نے بھلا اگر کوئی طاقت رکھے ہم میں سے تو فرمایا تھے رسول اللہ نے جب ہوتا سورج اس طرف یعنی مشرق میں جیسا ہوتا ہے اس طرف یعنی مغرب میں عصر کے وقت پڑھتے دو رکعت یعنی اشراق کی اور جب ہوتا سورج اس جگہ یعنی مشرق کی طرف جیسا ہوتا ہے اس جگہ یعنی مغرب کی طرف ظہر کے وقت تو پڑھتے چار رکعت یعنی جس وقت آخر روز میں عصر ہوتی ہے اسی وقت اول روز میں اشراق پڑھتے اور جیسا آخر روز میں ظہر ہوتی ویسی اوّل روز میں چاشت پڑھتے اور پڑھتے قبل ظہر کے

اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔

چار رکعت اور بعد اسکے دو رکعت اور قبل عصر کے چار رکعت جدا کر دیتے ہر دو رکعت کو ساتھ سلام کے ملائکہ مقربین پر اور انبیاء اور مرسلین پر اور جو تابعدار تھے انکو مومنین اور مسلمین کے۔ (یعنی دو دو رکعت کر کے ادا فرماتے)۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا اسحٰق بن ابراہیم نے یہ سب روایتوں سے اچھی ہے جو آئی ہے دن کے نفلوں میں رسول اللہ ﷺ کی اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ وہ ضعیف کہتے ہیں اس روایت کو اور ضعف اس کا میرے نزدیک اسی سبب سے ہوگا کہ ایسی مروی نہیں ہے رسول اللہ ﷺ سے مگر اسی سند سے واللہ اعلم یعنی روایت سے عاصم بن ضمرہ کی علی سے اور عاصم بن ضمرہ ثقہ ہیں بعض اہل حدیث کے نزدیک کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا سفیان نے ہم افضل جانتے ہیں عاصم بن ضمرہ کی روایت کو حارث کی روایت سے۔

٤١١: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي لُحُفِ النِّسَاءِ

باب: اس بیان میں کہ عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۵۹۹ ۔ ٦٠٠: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهٖ۔

۵۹۹ ۔ ٦٠٠: روایت ہے حضرت عائشہ ؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے تھے اپنی بیبیوں ؓ کی چادروں میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے آنحضرت ﷺ سے اس کی اجازت۔

٤١٢: بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

باب: اس عمل اور چلنے کے بیان میں جو نفل نماز میں جائز ہے

٦٠١: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبُيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰى حَتّٰى فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ۔

٦٠١: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ آئی میں اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے گھر میں اور دروازہ بند تھا اندر سے سو چلے رسول اللہؐ یہاں تک کہ کھول دیا آپؐ نے دروازہ میرے لئے پھر چلے گئے اپنی جگہ میں جہاں نماز پڑھتے تھے اور بیان کیا عائشہؓ نے کہ دروازہ قبلے کی طرف تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

٤١٣: بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ

باب: ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کے بیان میں

٦٠٢: عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ ﴿غَيْرِ اٰسِنٍ﴾ [محمد : ١٥] اَوْيَاسِنٍ قَالَ كُلَّ

٦٠٢: روایت ہے اعمش سے کہا سنا میں نے ابو وائل سے کہتے تھے پوچھا ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود سے یہ لفظ کہ غیر اٰسن ہے یا غیر یاسن ہے تو کہا عبداللہ بن مسعود نے کیا سارا قرآن پڑھ چکا تو اس کے سوا؟ کہا

الْقُرْاٰنِ قِرَاءٰتَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَهٗ يَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَ الدَّقَلِ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ اِنِّىْ لَاَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِىْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَاَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔

اس نے ہاں! کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک قوم پڑھتی ہے قرآن کو جھاڑتی ہے جیسا کوئی جھاڑتا ہو خراب کھجور کو نہیں آگے بڑھتا ان کے گلے سے میں نہیں جانتا ہوں دو دو سورتوں مشابہ کو کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے ان کو کہا راوی نے حکم کیا ہم نے علقمہ کو کہ پوچھے عبداللہ سے تو کہا عبداللہ نے وہ بیس سورتیں ہیں مفصل سے یعنی آخر قرآن سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے دو سورتیں ایک ایک رکعت میں۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤١٤: بَابُ مَا ذُكِرَ فِىْ فَضْلِ الْمَشْىِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ فِىْ خُطَاهُ

باب: مسجد میں جانے کے ثواب میں اور جو لکھا جاتا ہے ثواب اس کے قدموں میں

۶۰۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَايُخْرِجُهٗ اَوْقَالَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا اِيَّاهَالَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔

۶۰۳: روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے کوئی آدمی تو اچھی طرح وضو کرے پھر نکلے نماز کو نہ نکالے ہو اس کو یا فرمایا نہ اٹھائے ہو اس کو مگر نماز تو نہ رکھے گا کوئی قدم مگر بلند کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ اور گھٹائے گا ایک گناہ۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤١٥: بَابُ مَا ذُكِرَ فِى الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّهٗ فِى الْبَيْتِ اَفْضَلُ

باب: اس بیان میں کہ مغرب کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے

۶۰۴: عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ صَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَسْجِدِ بَنِىْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِى الْبُيُوْتِ۔

۶۰۴: روایت ہے سعد بن اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبیلہ بنی عبدالاشہل کے مغرب کی سو کھڑے ہوئے کچھ لوگ نفل پڑھنے کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم جانو اس نماز کو گھر میں پڑھنے کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ دو رکعت بعد مغرب کے اپنے گھر میں اور مروی ہے حذیفہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی مغرب پھر نماز پڑھتے رہے عشاء تک سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ نے پڑھیں دو رکعت بعد مغرب کے بھی مسجد میں۔

٤١٦: بَابُ فِى الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا

باب: نہانے کا جب

يُسْلِمُ الرَّجُلُ

آدمی مسلمان ہو

۶۰۵: عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

۶۰۵: روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ وہ جب اسلام لائے تو حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانے کا' پانی اور بیری کے پتوں سے۔

ف: اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مستحب کہتے ہیں کہ جب آدمی اسلام لائے تو نہائے اور کپڑے دھوئے اپنے۔

۴۱۷: بَابُ مَاذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِيْ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

باب: اس بیان میں کہ پائخانے جاتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیے

۶۰۶: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سِتْرُمَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءِ اَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ۔

۶۰۶: روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ آنکھوں پر جنوں کے بنی آدم کی شرمگاہوں سے یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب داخل ہو پائخانے میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں یعنی خوب قوی نہیں اور مروی ہے انسؓ سے نبی ﷺ سے بھی کچھ اس باب میں۔

۴۱۸: بَابُ مَاذُكِرَ مِنْ سِيْمَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: اس امت کی نشانی کے بیان میں جو اثر سجدہ اور وضو سے ہوگی قیامت کے روز

۶۰۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ۔

۶۰۷: روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت قیامت کے دن ہوں گے چمکتے منہ سجدہ سے اور چمکتے ہاتھ وضو سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے عبدالرحمٰن بن بسر سے۔

۴۱۹: بَابُ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

باب: اس بیان میں کہ مستحب ہے داہنی طرف سے شروع کرنا وضو کو

۶۰۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ۔

۶۰۸: روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہؐ دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنے کو طہارت میں جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے اور جوتی پہننے میں جب پہنتے اسے۔

ف: ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤٢٠: بَابُ ذِكْرُ قَدْرِ مَايُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوْءِ

باب: اس بیان میں کہ کتنا پانی وضو میں کفایت کرتا ہے

۶۰۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رِطْلَانِ مِنْ مَاءٍ۔

۶۰۹: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو میں دو رطل پانی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ان لفظوں سے مگر روایت سے شریک کے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبر سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ بن مالک سے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ایک مکوک یعنی مد سے اور غسل کرتے تھے پانچ مد سے۔

٤٢١: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ

باب: اس بیان میں کہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی ڈالنا کافی ہے

۶۱۰: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ هٰذَا مَالَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا۔

۶۱۰: روایت ہے علی بن ابی طالب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے لڑکے کے پیشاب میں کہ چھڑکا جائے پانی لڑکے کے پیشاب میں اور دھویا جائے پیشاب لڑکی کا۔ کہا قتادہؓ نے اور یہ حکم جب تک ہے کہ کھانا کھاتے ہوں پھر جب کھانا کھانے لگیں تو دھویا جائے پیشاب دونوں کا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے مرفوع بیان کیا اس کو ہشام دستوائی نے قتادہؓ کی روایت سے اور موقوف روایت کیا سعید ابن عروبہ نے قتادہؓ سے اور مرفوع نہ کیا۔

٤٢٢: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْاَكْلِ وَالنَّوْمِ اِذَا تَوَضَّأَ

باب: اس بیان میں کہ جنب کو کھانا اور سونا جائز ہے جب وضو کرے

۶۱۱ ۔ ۶۱۲ ۔ ۶۱۳: عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْكُلَ اَوْيَشْرَبَ اَوْيَنَامَ اَنْ يَتَوَضَّأَ وَضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

۶۱۱ تا ۶۱۳: روایت ہے عمار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کھانے اور پینے اور سونے کی جب چاہے اگر وضو کرے وضو نماز کا سا۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤٢٣: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ

باب: نماز کی فضیلت کے بیان میں

۶۱۴: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَاكَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنَ

۶۱۴: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ میں دیتا ہوں میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی اے

اُمَرَآءَ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُعَلَيَّ الْحَوْضِ وَمَنْ غَشِيَ اَبْوَ ابَهُمْ اَوْلَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّ قْهُمْ فِيْ كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ يَاكَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَنَّهٗ لَا يَرْ بُوْا لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اِلَّا كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ۔

کعب بن عجرہ ان امیروں سے کہ ہوں گے بعد میرے سو جو گیا ان کے دروازے پر اور سچا کہا ان کے جھوٹ کو اور مدد کی ان کے ظلم کی سو وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں اور کبھی نہ آ سکے گا میرے حوض پر اور جو آیا ان کے دروازے پر یا نہ آیا اور سچا نہ کیا ان کے جھوٹ کو اور مدد نہ کی ان کے ظلم میں پس وہ میرا ہے اور میں اس کا اور قریب ہے کہ آئے گا میرے حوض پر۔ اے کعب بن عجرہ نماز دلیل ہے یعنی امام کی اور روزہ سپر (ڈھال) مضبوط ہے اور صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا ہے کوئی گوشت کو پیدا ہو حرام سے مگر آگ اس کے حق میں لائق تر ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ جانا انہوں نے مگر روایت سے عبیداللہ بن موسیٰ کے اور بہت غریب کہا انہوں نے اس کو اور کہا محمد نے روایت کی یہ حدیث ہم سے ابن نمیر نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالبؔ سے۔

٤٢٤ : بَابُ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

۶۱۵ ـ ۶۱۶ :عَنْ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ مُنْذُكُمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ سَمِعْتُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً۔

۶۱۵ـ۶۱۶: روایت ہے ابی امامہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع کا فرماتے تھے ڈرو تم اللہ سے جو پروردگار ہے تمہارا اور پڑھو نماز پنجگانہ اور روزے رکھو اپنے مہینے کے اور ادا کرو زکوٰۃ اپنے مالوں کی اور اطاعت کرو اپنے صاحب حکومت کی یعنی جو شرع کے موافق حکم کرے داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے پروردگار کے کہا راوی نے کہا میں نے ابی امامہ سے کب سے سنی ہے تم نے یہ حدیث کہا انہوں نے سنی میں نے اور تھا میں تیس برس کا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الزَّكٰوةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں زکوٰۃ کے جو وارد ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

٤٢٥: بَابُ مَاجَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَنْعِ الزَّكٰوةِ مِنَ التَّشْدِيْدِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ نہ دینے کی جو برائیاں وارد ہوئی ہیں اس کے بیان میں

۶۱۷: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَرَاٰنِيْ مُقْبِلًا فَقَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَالِيْ لَعَلَّهٗ اُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ ۔

۶۱۷: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا آیا میں رسول اللہؐ کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں کہا انہوں نے پھر دیکھا آپؐ نے مجھ کو سامنے آئے سو فرمایا آپؐ نے وہ ٹوٹا (خسارہ) پانے والے ہیں قسم ہے ربّ کعبہ کی قیامت کے دن۔ کہا راوی نے کہا میں نے کیا ہے مجھ کو شاید کچھ اترا ہے میرے حق میں کہا راوی نے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپؐ پر سو فرمایا رسول اللہؐ نے وہ بہت مال والے ہیں مگر جس نے دیا اِدھر اُدھر اور دونوں ہاتھ سے لپ بھر کر اشارہ کیا آپؐ نے سامنے اور داہنے طرف اور بائیں طرف پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے نہیں مرتا ہے کوئی آدمی کہ چھوڑ جاتا ہے اونٹ یا گائے کہ ادا نہ کی ہو زکوٰۃ اس کی مگر وہ جانور آئے گا قیامت کے دن بڑے سے بڑا اور موٹے سے موٹا ہو کر روندتا ہوگا اس کو اپنے کھروں سے اور مارتا ہوگا اپنے سینگوں سے جب گزر جائے اس پر سے پچھلا جانور لوٹے گا پہلا جانور اوپر اسکے یہی عذاب ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ نہ ہو لوگوں میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے روایت ہے اس کی مانند اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے لعنت کیا گیا ہے مانع زکوٰۃ اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے صحیح ہے اور نام ابی ذر کا جندب بن سکن ہے اور ابن جنادہ بھی کہتے ہیں روایت کی ہم سے عبداللہ بن منیر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن دیلم سے وہ ضحاک بن مزاحم سے کہا انہوں نے اکثرون جو حدیث میں آیا ہے اس سے دس ہزار والے مراد ہیں یعنی درہم یاد نا نیز۔

٤٢٦: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَدَّيْتَ الزَّكٰوةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

باب: اس بیان میں کہ جب زکوٰۃ دے چکا تو ادا کر چکا جو تجھ پر ضرور تھا

۶۱۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ ـ

۶۱۸: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دے چکا تو زکوٰۃ اپنے مال کی تو ادا کر چکا جو تجھ پر لازم تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ آپؐ نے ذکر کیا زکوٰۃ کا تو کہا ایک شخص نے کچھ اور فرض ہے میرے اوپر؟ تو فرمایا آپؐ نے نہیں مگر جو خوشی سے دے تو ابن حجیرہ وہ عبدالرحمٰن بیٹے حجیرہ بصری کے ہیں۔

۶۱۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَنّٰى اَنْ يَّبْتَدِئَ الْاَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلَ النَّبِیَّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَثٰى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْاَرْضَ وَ نَصَبَ الْجِبَالَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنْ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا فِیْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةَ فَقَالَ

۶۱۹: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا ہم آرزو کرتے تھے کہ آجائے کوئی اعرابی عاقل اور پوچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم بھی حضرتؐ کے پاس ہوں۔ پس ہم اسی خیال میں تھے کہ آیا ایک اعرابی اور دوزانو بیٹھا آگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا محمد! آپؐ کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپؐ کہتے ہیں کہ اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس خدا کی جس نے بلند کیا آسمان اور بچھائی زمین اور گاڑے پہاڑ کہا اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبیؐ نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں فرض ہیں رات دن میں؟ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں! کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا اللہ نے حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں! اعرابی نے کہا اور تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم پر فرض ہیں روزے ایک مہینے کے ہر سال میں؟ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اس نے۔ کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو؟ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں! کہا اعرابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم پر ہمارے مالوں کی زکوٰۃ فرض ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ۔ کہا اس

النَّبِیُّ ﷺ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَیْنَا الْحَجَّ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلاً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَیْئًا وَلَا اُجَاوِزُ هُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِیُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ ﷺ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا؟ فرمایا نبی ﷺ نے ہاں! کہا اعرابی نے تمہارے رسول نے کہا ہم سے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ حج فرض ہے بیت اللہ کا جس کو طاقت ہو راہ کی ہم میں سے۔ فرمایا نبی ﷺ نے ہاں! کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ ﷺ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا آپ ﷺ کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے ہاں! پھر کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ ﷺ کو حق کے ساتھ نہ چھوڑوں گا میں اس سے کچھ اور نہ زیادہ کروں گا پھر چل دیا اور فرمایا نبیؐ نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو داخل ہوا جنت میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اس سند سے اور مروی ہے سعد سے اس سند کے ساتھ انسؓ کے واسطے سے نبی ﷺ سے سنا میں محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے فرماتے تھے کہا ہے بعض محدثوں نے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شاگرد کا پڑھنا اور استاد کا سننا مثل سماع کے جائز ہے اور حجت رائے ہیں کہ اس حدیث میں اعرابی نے سامنے پڑھا رسول اللہ ﷺ کے اور آپؐ نے اقرار کیا مترجم کہتا ہے یہاں ہمارے شیخ ترمذیؒ کی غرض یہ ہے کہ حدیث کا پڑھنا دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ استاد پڑھتا جائے اور شاگرد چپ سنتے جائیں اور سلف میں اکثر یہی طریقہ جاری تھا چنانچہ مولانا بالفضل اولنا فضل المحدثین بخاریؒ کا اکثر یہی طرز تھا کہ صحیح بخاری ان کی مبارک زبان سے قریب لاکھ آدمیوں کے سن چکے ہیں اور دوسرا طرز یہ تھا کہ شاگرد اپنی معلومات یا لکھی ہوئی حدیثیں استاد کو سنائے اور استاد کہے کہ برابر ہے تیرا پڑھنا یا لکھنا یہ دوسرا طریقہ بھی اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا کہ اعرابی اس میں بمنزلہ شاگرد ہے اور آنحضرت ﷺ استاد ہیں اور حدیث میں جو لفظ نعم جابجا وارد ہے یہ برابر کہنا ہے۔

۴۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ زَكٰوةَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

باب: سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

۶۲۰: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَیْنِ فَفِیْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ۔

۶۲۰: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معاف کی میں نے زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی سوا وُ زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم سے ایک درہم اور نہیں زکوٰۃ لینا مجھ کو ایک سو نوّے درہم میں کچھ بھی پھر جب ہو جائیں دو سو تو اس میں پانچ درہم ہیں۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی بکر الصدیقؓ اور عمر بن حزمؓ سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ حدیث اعمش اور ابوعوانہ وغیرہما نے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علیؓ سے اور روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ علیؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا تو فرمایا انہوں نے دونوں میرے نزدیک صحیح ہیں اور جو مروی ہے ابی اسحٰق سے احتمال ہے کہ ابی اسحٰق دونوں سے روایت کرتے ہوں یعنی حارث اور عاصم سے۔

۴۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی زَکٰوةِ الْاَ بِلِ وَالْغَنَمِ

باب: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

۶۲۱: عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ یُخْرِجْهُ اِلٰی عُمَّا لِه حَتّٰی قُبِضَ فَقَرَنَهٗ بِسَیْفِهٖ فَلَمَّا قُبِضَ عَمَلَ بِهٖ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰی قُبِضَ وَ عُمَرُ حَتّٰی قُبِضَ وَكَانَ فِیْهِ فِیْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَ فِیْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلٰثُ شِیَاهٍ وَفِیْ عِشْرِیْنَ اَرْبَعُ شِیَاهٍ وَفِیْ خَمْسٍ وَ عِشْرِیْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰی خَمْسٍ وَ ثَلٰثِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَ اَرْبَعِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا حِقَّةٌ اِلٰی سِتِّیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا جَذَعَةٌ اِلٰی خَمْسٍ وَسَبْعِیْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِیْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَاِذَازَادَتْ فَفِیْهَا حِقَّتَانِ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَفِیْ كُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ وَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ اَبْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِی الشَّاءِ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ شَاةٌ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَازَادَتْ فَشَاتَانِ اِلٰی مِائَتَیْنِ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ شِیَاهٍ اِلٰی ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِیْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ حَتّٰی تَبْلُغَ اَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَاكَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّهُمَا یَتَرَاجَعَانِ با لسَّوِیَّةِ وَلَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَیْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ اِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قَسَّمَ الشَّاءَ اَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِیَارٌ ثُلُثٌ اَوْسَاطٌ وَثُلُثٌ شِرَارٌ وَاَخَذَ

۶۲۱: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی کتاب زکوٰۃ کی اور روانہ نہ کیا تھا اسے اپنے عاملوں کے پاس کہ وفات پائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لکھنے کے رکھ دیا تھا اسے تلوار کے پاس پھر جب وفات پائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے پھر عمل کیا عمر بن خطاب نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے بھی اور اس میں تھا کہ پانچ اونٹ میں ایک بکری دینا چاہیے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں اور پچیس اونٹوں میں ایک سال کی اونٹنی پینتیس اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں پینتیس سے سو اس میں دو برس کی اونٹنی پینتالیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں ایک حقہ ہے یعنی تین سال کی اونٹنی ساٹھ اونٹوں پر پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں چار سال کی اونٹنی پچھتّر اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں دو سال کی دو اونٹنیاں نوے اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں تین تین سال کی دو اونٹنیاں ایک سو بیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں اس سے تو ہر پچاس اونٹ میں ایک اونٹنی تین سال کی اور ہر چالیس میں دو سال کی اور بکریوں میں چالیس بکری میں سے ایک بکری ایک سو بیس بکری تک پھر جب زیادہ ہوں یعنی ایک سو بیس سے تو دو بکریاں دو سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو تین بکریاں تین سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تین سو سے تو ہر سینکڑے میں ایک بکری پھر اس میں کچھ واجب نہیں ہوتا جب تک پورا سینکڑا نہ ہو اور جمع نہ کی جائیں متفرق یعنی دو یا تین اشخاص کی بکریاں یا اونٹ اور جدا جدا نہ کی جائیں ملی ہوئی بکریاں یا اونٹ زکوٰۃ کے خوف سے اور جو ہوں دو شریکوں کی یعنی بکریاں یا اونٹ تو وہ آپس میں سمجھ لیں برابر اور زکوٰۃ میں نہ کی جائے بوڑھی اور عیب دار اور کہا زہری نے جب آئے زکوٰۃ لینے والا تو تین قسم کرے بکریاں ایک میں عمدہ عمدہ اور ایک میں متوسط یعنی بیچ کی اور ایک میں ناقص اور زکوٰۃ تحصیل کرنے والا بیچ

الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسْطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ۔

کے مال سے لے اور زہری نے گائے بیل کا ذکر نہیں کیا۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیقؓ اور ابی ذرؓ اور انسؓ اور بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا اور روایت کی یہ حدیث یونس بن یزید نے اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع کیا اس کو سفیان بن حصین نے۔ مترجم کہتا ہے جمع نہ کی جائیں متفرق مثلاً ایک شخص کے دو اونٹ اور ایک کے تین اونٹ ہیں دونوں کو جمع کر کے پانچ اونٹ میں ایک بکری لے لے یہ زکوٰۃ تحصیلنے والے کو جائز نہیں اور جدا نہ کی جائیں ملی ہوئی یعنی ایک شخص کی مثلاً ۸۰ بکریاں ہیں تو اس میں ایک بکری ہوتی ہے اس لئے کہ چالیس سے ایک سوبیس تک ایک بکری واجب ہے تو زکوٰۃ تحصیلنے والے کو یہ جائز نہیں کہ اس کے دو حصے کر کے دو بکریاں لے لے۔

۴۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

باب: گائے بیل کی زکوٰۃ کے بیان میں

۶۲۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ وَ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ۔

۶۲۲: روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے تیس گایوں میں سے ایک سال کی ایک گائے ہے یا بیل اور ہر چالیس میں دو برس کی ایک گائے۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے اور عبدالسلام ثقہ ہیں اور حافظ ہیں اور روایت کی شریک نے یہ حدیث خصیف سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے اور ابوعبداللہ بن عبداللہ نے کوئی حدیث نہیں سنی اپنے باپ سے۔

۶۲۳: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْعِدْلَهٗ مُعَافِرَ۔

۶۲۳: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو اور حکم دیا کہ لوں میں ہر تیس گایوں میں سے ایک گائے ایک سال کی یا ایک بیل اور اور چالیس میں سے ایک گائے دو برس کی اور ہر جوان سے ایک دینار یا برابر اس کے کپڑے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے سمروق سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور حکم کیا کہ لے آخر حدیث تک اور یہ زیادہ صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا پوچھا میں نے ابا عبیدہ سے تم کچھ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتوں سے تو کہا انہوں نے نہیں یعنی ابوعبیدہ کو عبداللہ سے سماع نہیں۔

۴۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: اس بیان میں کہ زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا برا ہے

۶۲۴ - ۶۲۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى

۶۲۴ - ۶۲۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف اور فرمایا تو گزرے گا ایک قوم پر اہل کتاب سے پس بلا ان کو اس پر کہ گواہی دیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ

شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةَ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَ تُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ ۔

کے اور میں رسول ہوں اللہ کا پس اگر قبول کریں اس کو تو خبر دے ان کو فرض کیا ہے اللہ نے پانچ نمازوں کو دن اور رات میں پھر اگر قبول کر لیں وہ اس کو تو خبر دے ان کو اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے ان پر زکوٰۃ ان کے مالوں کی کہ لی جائے ان کے امیروں سے اور دی جائے ان کے فقیروں کو پھر اگر وہ قبول کریں اس کو تو پرہیز کر ان کے عمدہ مالوں سے یعنی زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے اور بچ بددعا سے مظلوم کی اس لئے کہ اس میں اور اللہ میں کچھ پردہ نہیں یعنی (مظلوم کی دعا بہت) جلد قبول ہوتی ہے۔

ف: اس باب میں صنابحی سے بھی روایت ہے کہ ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے ابومعبد مولیٰ ہیں ابن عباسؓ کے اور نام ان کا نافذ ہے۔

٤٣١: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَدَقَةِ وَالزَّرْعِ وَالثَّمَرِ وَالْحُبُوْبِ

باب: بیان میں کھیت اور پھلوں اور غلوں کی زکوٰۃ کے

٦٢٦: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ۔

٦٢٦: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ گنے یا ٹوکرے سے کم میں زکوٰۃ یعنی غلے یا تمر میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہ اور مالک بن انسؒ سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبیؐ سے مثل اوپر کی حدیث کے جو روایت کی عبدالعزیز نے عمرو بن یحییٰ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ پانچ گنے یعنی وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ وسق سے تین سو صاع ہوتے ہیں اور صاع نبیؐ کا پانچ رطل اور تیسرا حصہ ایک رطل کا ہے اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل کا ہے اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی میں زکوٰۃ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیوں کے دو سو درہم[1] ہوتے ہیں اور نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ پھر جب ہوئیں پچیس درہم تو اس میں ایک سال کی اونٹنی اور اگر پچیس اونٹ سے کم ہوں تو ہر پانچ میں ایک بکری۔

٤٣٢: بَابُ مَاجَاءَ لَيْسَ فِی الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ صَدَقَةٌ

باب: اس بیان میں کہ گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں

٦٢٧: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

٦٢٧: روایت ہے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[1] اور دو سو درہم تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا۔۱۲

لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ وَلَا عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ ۔ وسلم نے نہیں ہے مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور علیؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ملے ہوئے گھوڑوں پر یعنی جن کو دانہ گھاس باندھ کر کھلاتے ہیں اس میں زکوٰۃ نہیں اور جو غلام خدمت کے لئے ہوں ان میں بھی زکوٰۃ نہیں اور اگر تجارت کے لئے ہوں تو دونوں کی قیمتوں سے زکوٰۃ لی جائے جب کہ ایک سال گزر چکے۔

۴۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْعَسَلِ

باب: شہد کی زکوٰۃ کے بیان میں

۶۲۸ ۔ ۶۲۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَسَلِ فِيْ كُلِّ عَشْرَةِ اَزُقٍ زِقٌّ ۔

۶۲۸ ۔ ۶۲۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد میں ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابی سیارہ المتعی وعبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعف ہے اور نہیں صحیح ہے نبی ﷺ سے اس باب میں بہت کچھ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر علماء کے یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض علماء نے شہد میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔

۴۳۴: بَابُ مَاجَاءَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

باب: اس بیان میں کہ زکوٰۃ نہیں مالِ مستفاد میں جب تک نہ گزرے اس پر سال

۶۳۰ ۔ ۶۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔

۶۳۰ ۔ ۶۳۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مالِ مستفاد پایا تو اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزرے۔

ف: اس باب میں سری بنت نبہان سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا ابن عمرؓ نے جس سے پایا مال مستفاد اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گزرے اس کے مالک کے نزدیک اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے حدیث سے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کیا اس کو ایوب اور عبیداللہ اور کئی لوگوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے موقوفاً یعنی انہی کا قول اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہما نے اہل حدیث سے اور وہ کثیر الغلط ہیں اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہؐ کے کہ مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک سال نہ گزرے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحٰق کہا بعض علماء نے اگر اسکے پاس پہلے سے ایسا مال ہے کہ واجب ہوتی ہے اس پر زکوٰۃ تو اس مال میں بھی زکوٰۃ ہے یعنی مستفاد میں اور اگر اس پاس سوائے مال مستفاد کے کوئی ایسا نہیں کہ جس میں واجب ہو زکوٰۃ تو مستفاد میں زکوٰۃ واجب نہیں جب تک سال نہ گزرے سو اس نے پایا اگر مال مستفاد قبل گزرنے سال کے تو اس کو چاہئے کہ مال مستفاد کی بھی زکوٰۃ دے جب زکوٰۃ دے پہلے مال کی جس کی زکوٰۃ ہمیشہ دیتا تھا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مترجم کہتا ہے مال مستفاد اس مال کو کہتے ہیں جو سال کے اندر خودبخود ہاتھ آئے جیسے ہبہ یا میراث کے طور سے اور اپنے مال سابق سے کمایا ہوا نہ ہو تو بعضے کہتے ہیں کہ جس دن وہ مال ہاتھ لگا ہے اس دن سے جب پورا سال ہو تو اسکی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظمؒ کہتے ہیں کہ پہلے مال کے ساتھ اسکی بھی زکوٰۃ دے کچھ سال کا گزرنا اس پر شرط نہیں۔

٤٣٥: بَابُ مَاجَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

باب: اس بیان میں کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں

۶۳۲ ـ ۶۳۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ۔

۶۳۲ ـ ۶۳۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے دو قبیلے و لوں کا رہنا ایک زمین میں یعنی اہل کتاب اور مسلمانوں کا دونوں کا رہنا جزیرۂ عرب میں لائق نہیں اور نہیں مسلمانوں پر جزیہ۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے جریر سے انہوں نے قابوس سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس باب میں سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے تمامی علماء کا کہ نصرانی جب اسلام لائے تو معاف کر دیا جائے جزیہ اس کی ذات کا اور قول نبی ﷺ کا کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

اس سے جزیہ عشری مراد ہے جو کافروں سے تحصیلاً لیا جاتا ہے اور ہر ہر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں اس کی تفسیر آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عشور یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر عشور نہیں۔

٤٣٦: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

باب: زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں

۶۳۴ ـ ۶۳۵: عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۶۳۴: ۶۳۵: روایت ہے زینب سے جو بیوی ہے عبد اللہ کی کہا انہوں نے کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگرچہ ہو تمہارے زیوروں میں سے اس لئے کہ تم میں سے اکثر اہل جہنم ہیں قیامت کے دن۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہا اعمش نے سنا میں نے ابو وائل سے کہ روایت کرتے تھے عمرو بن حارث سے جو بھتیجے ہیں زینب کے اور زینب بیوی ہیں عبد اللہ کی وہ روایت کرتے ہیں زینب سے وہ نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مانند اور یہ ابو معاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابو معاویہ نے وہم کیا ہے اپنی حدیث میں سو کہا عمرو بن الحارث عن ابن اخی زینب اور صحیح یوں ہے عمرو بن الحارث بن اخی زینب یعنی حارث کے بعد عن کا لفظ غلط ہے اور یہ حدیث مروی ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی ﷺ سے کہ تجویز کی آپؐ نے زیور میں زکوٰۃ دینا اور اس کی اسناد میں کچھ گفتگو ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ زیور میں زکوٰۃ ہے جو سونے اور چاندی کا ہو اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور کہا بعض صحابہ نے جیسے ابن عمر و اور عائشہؓ اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہا تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

۶۳۶ ـ ۶۳۷: عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۶۳۶ ـ ۶۳۷: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ دو عورتیں آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ وَفِیْ اَیْدِیْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اَتُؤَدِّیَانِ زَكٰوتَهٗ فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ یُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَیْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّیَا زَكٰوتَهٗ۔

کے پاس اور ان کے ہاتھوں میں دو کنگن تھے سونے کے سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا ادا کرتی ہو تم زکوٰۃ اس کی؟ تو کہا انھوں نے نہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کیا چاہتی ہو تم کہ اللہ پہنائے تم کو دو کنگن دوزخ کی آگ کے کہا انھوں نے نہیں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ادا کرتی رہو زکوٰۃ اس کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اس حدیث میں اور اس باب میں کوئی روایت صحیح رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

٤٣٧: بَابُ مَاجَاءَ فِی زَكٰوةِ الْخَضْرَوَاتِ

باب: سبزی اور ترکاری کی زکوٰۃ کے بیان میں

۶۳۸: عَنْ مُعَاذٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَضْرَاوَاتِ وَهِیَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ۔

۶۳۸: روایت ہے معاذ سے کہ انھوں نے لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پوچھا حال خضروات کا یعنی ساگ پات (ترکاریوں) کی زکوٰۃ کا سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی صحیح نہیں اور اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ صحیح ثابت نہیں اور یہ روایت مروی ہے موسیٰ بن طلحہ سے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ساگ پات میں کچھ صدقہ نہیں کہا ابو عیسیٰ نے حسن بیٹے ہیں عمارہ کے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو شعبہ وغیرہ نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا عبداللہ بن مبارک نے۔

٤٣٨: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّدَقَةِ فِیْمَا یُسْقٰی بِالْاَنْهَارِ وَغَیْرِهٖ

باب: اس کی زکوٰۃ کے بیان میں جس میں پانی دیں نہر وغیرہ سے

۶۳۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ الْعُشْرُ وَفِیْمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۶۳۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو پانی دے آسمان یعنی مینہ کے پانی سے پیدا ہو (یعنی بارانی زمین) یا پانی دیں نہریں۔ اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جس میں پانی دیا جائے کھینچ کر یعنی اونٹ سے یا بیل سے تو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

ف: اس باب میں انس بن مالکؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعد سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ حدیث صحیح تر ہے اور صحیح ہوئی ہے حدیث ابن عمرؓ کی نبی ﷺ سے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا۔

۶۴۰: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَنَّ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ كَانَ عُثْرِیًّا الْعُشْرُ وَفِیْمَا سُقِیَ

۶۴۰: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ مقرر کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں کہ پانی دے اسے آسمان یا نہریں یا وہ زمین عثری دسواں حصہ اور جس میں پانی

بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ دیا جائے کھینچ کر یا ڈول وغیرہ سے اس میں آدھا عشر یعنی بیسواں حصہ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے زمین عشری وہ ہے جس میں عاثور سے پانی دیا جائے جائے اور عاثور چھوٹی نہر ہے کہ جس سے بقول اور کھجور وغیرہ سینچی جاتی ہے یا عثری وہ کھجور وغیرہ ہے جس میں پانی دینے کی ضرورت نہ ہو۔

۴۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی زَکٰوۃِ مَالِ الْیَتِیْمِ

باب: مالِ یتیم کی زکوٰۃ کا بیان

۶۴۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِیَ یَتِیْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ فِیْهِ وَلَا یَتْرُکْهُ حَتّٰی تَاْکُلَهُ الصَّدَقَةُ۔

۶۴۱: روایت ہے عمر بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عمرو کے دادا سے کہ نبیؐ نے خطبہ پڑھا آدمیوں پر سو فرمایا آگاہ ہو جو متولی ہو کسی یتیم کا کہ اس کا مال بھی ہو تو تجارت کرتا رہے یتیم کے مال میں اور یوں ہی چھوڑ نہ دے کہ کھالے اسکو زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ دیتے دیتے کچھ باقی نہ رہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اس لئے کہ مثنیٰ بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے کہ عمر بن خطابؓ نے خطبہ پڑھا پھر ذکر کی یہ حدیث اور اس میں اختلاف ہے سو بعضوں نے کہا مال یتیم میں زکوٰۃ دے انہیں میں ہیں عمرؓ اور علیؓ اور عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحاق اور کہا ایک گروہ علماء نے مال یتیم میں زکوٰۃ نہیں اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور عمر بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے اور شعیب نے حدیثیں سنی ہیں اپنے دادا سے جو عبداللہ بن عمرو ہیں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں اور کہا وہ ہمارے نزدیک واہی یعنی ضعیف ہیں اور جس نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے تو اس لئے ضعیف کہا ہے کہ عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں اپنے دادا کی کتاب دیکھ کر یعنی عبداللہ بن عمرو کی کتاب اور اکثر لوگ حجت لیتے ہیں ان کی حدیث سے اور ثابت کرتے ہیں اس کو جیسے احمد اور اسحاق وغیرہما۔

۴۴۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْعَجْمَاءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ

باب: بیان میں کہ جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانہ میں پانچواں حصہ ہے

۶۴۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

۶۴۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں ہے اور کنواں کھودنے میں کوئی مر جائے تو اس کا بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانوں میں پانچواں حصہ ہے۔

ف: اس باب میں انس بن مالکؓ اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْخَرْصِ

باب: غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنے کے بیان میں

۶۴۳: اَخْبَرَنِیْ خُبَیْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ

۶۴۳: روایت ہے خبیب بن عبداللہ سے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن

سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ يَقُوْلُ جَآءَ سَهْلُ بْنُ اَبِىْ حَثْمَةَ اِلٰى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ ـ

مسعود کو کہتے تھے آئے سہل بی ابی حثمہ ہماری مجلس میں سو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کاٹو تم پھلوں اور میووں کوتو لو یعنی عشر وغیرہ جو حق زکوٰۃ ہے اور چھوڑ دو ثلث حصہ یعنی ثلث حصہ کی عشر وغیرہ نہ لو پھر اگر ثلث (تیسرا حصہ) نہ چھوڑو تو چوتھائی چھوڑ دو یعنی کہ مسافر محتاج آنے جانے والا کھائے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور عتاب بن اسید اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور عمل اکثر علماء کا سہل بن ابی حثمہ کی حدیث پر ہے یعنی جو مذکور ہوئی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور خرص اسے کہتے ہیں کہ جب پھل قریب تیاری کے ہوتا ہے جیسے کھجور یا انگور جس کی زکوٰۃ لینا ہو تب بادشاہ ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ وہ درخت کو دیکھ کر اندازہ کر دیتا ہے کہ اس میں اتنے انگور ہوں گے یا اتنی رطب اور اس کا عشر مقرر کر کے ان مالکوں پر باندھ دیتا ہے کہ اتنا بروقت پھل ٹوٹنے کے دینا اس کو خرص کہتے ہیں اور اس شخص کو خارص پھر بعد خرص کے ان مالکوں کو اختیار دیتا ہے کہ جو چاہیں کریں پھر جب وقت اس کے ٹوٹنے کا آتا ہے تو ان سے وہی عشر لے لیتا ہے یہی تفسیر ہے خرص کی بعض عالموں کے نزدیک اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

۶۴۴: عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُوْمَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا ـ

۶۴۴: روایت ہے عتاب بن اسید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے کسی کو کہ اندازہ کر آئے اور کوت (اندازہ) آئے لوگوں کے انگوروں کو اور پھلوں کو اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگوروں کی زکوٰۃ کے بیان میں کہ وہ بھی کوتا جائے جیسا کوتا (اندازہ کیا) جاتا ہے کھجور۔ پھر زکوٰۃ میں دیا جائے انگور خشک جیسا زکوٰۃ میں تر کھجور کی جگہ دی جاتی ہے سوکھی کھجور۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور پوچھا میں نے حال اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری سے تو کہا انہوں نے حدیث ابن جریج کی غیر محفوظ ہے اور حدیث سعید بن مسیب کی جو مروی ہے عتاب بن اسید سے زیادہ صحیح ہے۔

٤٤٢: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

باب: حق کے ساتھ زکوٰۃ تحصیلنے والے کے ثواب کے بیان میں

۶۴۵: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِىْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ ـ

۶۴۵: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے زکوٰۃ کا تحصیلنے (لینے) والا انصاف سے یعنی جو زیادتی نہ کرے اور زکوٰۃ میں عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے تو وہ ایسا ہے جیسے لڑنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جب تک نہ لوٹے اپنے گھر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے اور یزید بن عیاض ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور حدیث محمد بن اسحٰق کی زیادہ صحیح ہے۔

٤٤٣: بَابُ فِي الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ

باب: اس کے بیان میں جو زیادتی کرے زکوٰۃ تحصیلنے میں

٦٤٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔

٦٤٦: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والے زکوٰۃ تحصیلنے (لینے) میں ایسا ہے جیسا زکوٰۃ نہ دینے والا۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ام سلمہ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے سعد بن سنان سے اور ایسی ہی روایت ہے لیث بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک سے ابوعیسیٰ نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے صحیح سنان بن سعد ہے اور حضرت نے جو فرمایا کہ زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے میں ایسا ہے جیسے زکوٰۃ نہ دینے والا تو مطلب اس کا یہ ہے کہ گناہ میں دونوں برابر ہیں۔

٤٤٤: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رِضَى الْمُصَدِّقِ

باب: مصدق (عامل زکوٰۃ) کے راضی کر دینے کے بیان میں

٦٤٧: عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ اِلَّا عَنْ رِضًى۔

٦٤٧: روایت ہے جریر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آئے تمہارے پاس زکوٰۃ تحصیلنے (لینے) والا تو اس کو جدا نہ کروا پنے سے جب تک وہ تم سے خوش دِل نہ ہو۔

ف: روایت ہے ہم سے ابو عمار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث داؤد کی شعبی سے زیادہ صحیح ہے مجاہد کی حدیث سے اور ضعیف کہا ہے مجالد کو بعض اہل علم نے اور وہ غلطیاں بہت کرتے ہیں۔

٤٤٥: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ عَلَى الْفُقَرَاءِ

باب: اس بیان میں کہ زکوٰۃ لی جائے امیروں سے اور دی جائے فقیروں کو

٦٤٨ ـ ٦٤٩: عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَآئِنَا فَجَعَلَهَا فِيْ فُقَرَائِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيْمًا فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا قَلُوْصًا۔

٦٤٨ ـ ٦٤٩: روایت ہے عون بن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ آیا ہمارے پاس زکوٰۃ تحصیلنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو تحصیلا زکوٰۃ کو ہمارے امیروں سے اور دیا ہمارے فقیروں کو اور میں ایک یتیم لڑکا تھا سو مجھ کو بھی ایک اونٹنی دی اس میں سے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن جحیفہ کی حسن ہے غریب ہے۔

٤٤٦: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكٰوةُ

باب: اس بیان میں کہ زکوٰۃ لینا کس کو جائز ہے؟

٦٥٠: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْئَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْخُدُوْشٌ اَوْكُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْقِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

۶۵۰: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جو سوال کرے آدمیوں سے اور اسکے پاس اتنا مال ہو کہ کفایت کرتا ہو تو قیامت کے دن آئے گا اور اسکے سوال کے سبب سے اس کا منہ چھلا ہو گا راوی کو شک ہے کہ حضرت نے خموش فرمایا یا خدوش یا کدوح اور معنی تینوں کے قریب قریب ہیں پھر عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! کتنا مال کفایت کرتا ہے یعنی اسکے ہوتے ہوئے سوال جائز نہیں تو فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعودؓ کی حسن ہے اور کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیرؓ میں اس حدیث کے سبب سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے یہی حدیث سو کہا سفیان سے عبداللہ بن عثمانؓ نے جو ہمنشین ہیں شعبہ کے کاش کہ حکیم کے سوا کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی سو کہا سفیان نے کیا ہے حکیم کو نہیں روایت کرتے اس سے شعبہ کہا عبداللہ نے ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے اس بات کو زبید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے اور اسی پر عمل ہے بعضوں کا ہم لوگوں سے یعنی شافعیوں سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحٰق کہتے ہیں جب آدمی کے پاس پچاس درہم یا زیادہ ہوں اور پھر حاجت ہو اس کو تو زکوٰۃ لے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ کا جو اہل فقہ اور اہل علم ہیں۔

٤٤٧: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

باب: اس کے بیان میں جس کو زکوٰۃ لینا درست نہیں

٦٥١۔ ٦٥٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔

۶۵۱۔ ۶۵۲: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمروؓ کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اسی اسناد سے مرفوع نہیں اور مروی ہے اس حدیث کے سوا بھی نبی ﷺ سے کہ صدقہ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب آدمی قوی ہو مگر محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو اور کوئی اس کو زکوٰۃ دے دے اس کی زکوٰۃ ادا ہو گئی اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہی ہے کہ اس کو سوال جائز نہیں۔

٦٥٣: عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ

۶۵۳: روایت ہے حبشی بن جنادہ سلولی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے عرفات میں اور آیا ایک اعرابی پکڑ لیا آپ صلی اللہ

فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهٖ فَسَاَلَهٗ اِيَّاهُ فَاَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَرُمَتِ الْمَسْاَلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَالَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَالِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَاكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُكْثِرْ۔

علیہ وسلم کی چادر کا کونہ پھر سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلا گیا وہ اسی وقت سوال حرام ہوا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک سوال جائز نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو مگر فقیر خاکسار کو یا سخت حاجت والے کو اور جو سوال کرے آدمیوں سے اس لئے کہ بڑھائے اپنا مال ہوگا منہ اس کا چھلا ہوا قیامت کے دن اور وہ گوشت ہے بھنا ہوا جہنم سے کہ کھاتا ہے اس کو پھر چاہے کم لے اور چاہے زیادہ لے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے عبدالرحیم بن سلیمان سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

٤٤٨: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِيْنَ وَغَيْرِهِمْ

باب: اس کے بیان میں جس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے قرضداروں وغیرہ سے

٦٥٤ ـ ٦٥٥: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَآءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

٦٥٤ ـ ٦٥٥: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نقصان آیا (کاروبار میں) ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھلوں میں جو خریدے تھے اور بہت قرضدار ہو گیا وہ۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو اس کو پھر صدقہ دیا لوگوں نے سو نہ پورا ہوا اس کا قرض فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے لے لے جو پاؤ تم اور تمہارا حق نہیں اس کے سوا۔

ف: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور جویریہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے۔

٤٤٩: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَمَوَالِيْهِ

باب: اس بیان میں کہ زکوٰۃ کا مال نبی ﷺ کو اور آپ ﷺ کے اہل بیت اور غلاموں کو لینا درست نہیں

٦٥٦: عَنْ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ سَاَلَ اَصَدَقَةٌ هِيَ اَمْ هَدِيَّةٌ فَاِنْ قَالُوْا

٦٥٦: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ بہز کے دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب آتی کوئی چیز پوچھتے آپ ﷺ کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے؟ پھر اگر کہتے

صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَاِنْ قَالُوْا هَدِيَّةٌ اَكَلَ ۔

کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نہ کھاتے اور اگر کہتے یہ ہدیہ ہے تو کھا لیتے ۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور سلمانؓ اور انسؓ اور حسن بن علیؓ اور ابی عمیرہ معرف بن واصل کے دادا سے روایت ہے اور ان کا نام رشید بن مالک ہے اور میمون اور مہران اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور ابی رافع اور عبدالرحمٰن بن علقمہؓ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی عقیلؓ سے وہ نبی ﷺ سے اور بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے کہا ابو عیسیٰ نے بہز بن حکیم کی حدیث حسن ہے غریب ہے ۔

٦٥٧: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اَصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبُ مِنْهَا فَقَالَ اَلَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلُهُ وَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۔

٦٥٧: روایت ہے ابی رافع سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک مرد کو بنی مخزوم سے زکوٰۃ تحصیلنے کے لئے تو اس نے کہا ابو رافع سے تم ساتھ چلو میرے کہ حصہ دوں میں تم کو بھی اس میں سے سو کہا ابو رافع نے نہیں جب تک نہ جاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھ لوں ان سے اور گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ نہیں حلال ہے ہم کو اور موالی یعنی غلام قوم کے انہیں میں داخل ہیں ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رافع جو غلام آزاد ہیں رسول اللہ ﷺ کے ان کا نام اسلام ہے اور ابن رافع عبیداللہ بن ابی رافع ہیں اور وہ کاتب ہیں علی بن ابی طالب کے ۔

٤٥٠: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِي الْقَرَابَةِ

باب: اقرباؤں کو زکوٰۃ دینے کے بیان میں

٦٥٨: عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ۔

٦٥٨: روایت ہے سلمان بن عامر سے سلمان پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ تک کہ فرمایا آپؐ نے جب کوئی روزہ کھولے تو کھولے کھجور پر اسلئے کہ اس میں برکت ہے پھر اگر کھجور نہ پائے تو پانی پر کہ وہ پاک کرنے والا ہے اور فرمایا آپؐ نے صدقہ مسکین کو دینا فقط صدقہ ہے یعنی ایک ہی ثواب ہے اور صدقہ ناطے والوں کو دینا دو ثواب رکھتا ہے ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحم کا ۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابو ہریرہؓ اور زینب سے روایت ہے اور وہ بیوی ہیں عبداللہ بن مسعودؓ کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہے اور رباب ماں ہیں رائح کی اور بیٹی ہیں صلیع کی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث مذکور کی مانند اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ذکر نہ کیا اس میں رباب کا اور حدیث سفیان اور ابن عیینہ کی زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ابن عون اور ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے ۔

٤٥١: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ مال سوائے زکوٰۃ کے اور بھی کچھ دینا چاہیے

٦٥٩: عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ قَالَتْ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَی الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَةِ: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ [١٧٧] اَلْاٰيَةَ۔

٦٥٩: روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہا میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کو سو فرمایا آپ نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے زکوٰۃ کے یعنی زکوٰۃ سے کچھ زیادہ بھی دینا چاہیے پھر پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت سورۂ بقرہ کی لَيْسَ الْبِرَّ سے آخر تک۔

٦٦٠: عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّكٰوةِ۔

٦٦٠: روایت ہے عامر سے وہ روایت کرتے ہیں فاطمہ بنت قیس سے کہ فرمایا نبیؐ نے مال میں اور بھی حق ہے سوائے زکوٰۃ کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی کچھ ایسی اچھی نہیں اور ابوحمزہ میمون اعور ضعیف ہیں اور روایت کی بیان اور اسماعیل بن سالم نے شعبی سے اس حدیث کو انہی کا قول کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

٤٥٢: بَابُ مَاجَاءَ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

باب: زکوٰۃ کے ثواب کے بیان میں

٦٦١: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُوْا فِیْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْفَصِيْلَهٗ۔

٦٦١: روایت ہے سعید بن یسار سے کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہؐ نے نہیں صدقہ دیا کسی نے کسی طرح کا صدقہ حلال مال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ مگر حلال کو مگر لیتا ہے رحمٰن اس صدقے کو اپنے سیدھے ہاتھ میں اگرچہ ایک کھجور بھی ہو پھر بڑھتا ہے وہ ہتھیلی میں رحمٰن کے یہاں تک کہ ہو جاتا ہے پہاڑ سے بھی بڑا جیسا کوئی پرورش کرتا ہے اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کی۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور عدی بن حاتم اور انسؓ اور عبداللہ بن ابی اوفی اور حارثہ بن وہب اور عبدالرحمٰن بن عوف اور بریدہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦٦٢: عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ قَالَ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّدَقَةُ فِیْ رَمَضَانَ۔

٦٦٢: روایت ہے انسؓ سے کہا پوچھا گیا نبیؐ سے کونسا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے؟ فرمایا روزے شعبان کے رمضان کی تعظیم کیلئے پھر پوچھا کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا صدقہ دینا رمضان میں۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ کچھ قوی نہیں اہلحدیث کے نزدیک۔

٦٦٣: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔

٦٦٣: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے بیشک صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کے غضب کو اور دور کر دیتا ہے بری حالت میں مرنے کو۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

٦٦٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ

٦٦٤: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَاْخُذُهَا بِيَمِيْنِهٖ فَيُرَبِّيْهَا لِاَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ مُهْرَهٗ حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيْرُ مِثْلَ اَحَدٍ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ۔

شک اللہ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر بڑھاتا ہے اور پالتا ہے اس کو اس صدقہ دینے والے کے لئے جیسا پالتا ہے کوئی تم میں کا اپنے گھوڑے کے بچے کو یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھ کر ہو جاتا ہے کوہ احد کے برابر اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ اور معنی اسکے یہ ہیں: بے شک اللہ ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنے غلاموں سے اور لیتا ہے صدقات کو اور مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہؓ کے نبی ﷺ سے اس کی مانند اور کہا ہے کتنے علماء نے اس حدیث میں اور جو مشابہ ہیں اس کی روایتوں سے کہ مذکور ہیں اس میں ایسی صفتیں جیسے اترنا پروردگار تعالیٰ شانہ کا ہے رات میں آسمان دنیا کی طرف کہ ہم ثابت کرتے ہیں ان روایتوں کو اور ایمان لاتے ہیں ان پر اور وہم نہیں دوڑاتے اس میں اور نہیں کہتے ہم کہ کیفیت اس کی ایسی ہے اور مروی ہے انس بن مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا کہ ایسی حدیثوں کو جاری کرو بلا کیفیت یعنی اس پر ایمان رکھو اور کیفیت میں اس کے گفتگو نہ کرو اور یہی قول ہے علمائے اہل سنت والجماعت کا پر جہمیہ انکار کرتے ہیں ان روایتوں کا اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اپنی کتاب میں اکثر مقام پر ید اور سمع اور بصر کا اور تاویل کی جہمیہ نے ان آیتوں کی اور تفسیر کرتے ہیں اسکی علماء کے خلاف اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے ہیں جہمیہ مراد ہاتھ سے قوت ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ قائل ہونا اس کا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی تشبیہ جب لازم آئے کہ یہ کہے کہ ید کید اور مثل ید یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس ہاتھ کے مثل ہے یا اس ہاتھ کا سا ہے یا اسکی سماعت اس سماعت کی مانند ہے یا اس سماعت کی سی ہے پھر جب کہا کہ اللہ کی سماعت مثل اس سماعت کے ہے یا ایسی ہے یا ایسی ہے تو البتہ تشبیہ ہوئی اور جب کہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اور سمع اور بصر اور یہ نہ کہے کہ کیسے ہیں اور کیا کیفیت ہے ان کی اور یہ بھی نہ کہے اللہ کی سمع مثل اس سمع کے ہے یا اس کی سی ہے تو یہ تشبیہ نہ ہوگی اور وہ پروردگار خود فرماتا ہے اپنی کتاب مقدس میں یعنی نہیں ہے مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سنتا بھی ہے دیکھتا بھی ہے مترجم کہتا ہے اس تقریر کا مآل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سمع و بصر اور ید و وجہ اور اترنا اس کا آسمان اول کی طرف اس پر ایمان لانا اور یقین کرنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کے سپرد کرنا اور کیفیت میں بالکل سکوت کرنا یہی مذہب ٹھہرا اہل سنت و جماعت کا اور اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی اسلئے کہ جب کہا اللہ تعالیٰ کی سمع اور بصر بے مثل و بے مانند ہیں اور اسکے مشابہ کوئی چیز نہیں تو اس میں تشبیہ کیوں لازم آئے گی تو اس اعتقاد میں انکار بھی ان صفات الٰہی کا نہیں ہوتا اور تشبیہ بھی لازم نہیں آتی اور یہ مذہب متوسط ٹھہرا اور افراط و تفریط سے دور اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے ان صفات کا انکار کرنا مذہب جہمیہ کا ہے اسی طرح استواء علی العرش کو بھی سمجھنا چاہئے کہ وہ بھی ایک صفت باری تعالیٰ کی ہے اور آیات متواترات سے ثابت ہے اس پر بھی ایمان رکھنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کو سونپنا اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے اس صفت کا انکار نہ کرنا مذہب اہلسنّت و جماعت ہے اور بخوف تشبیہ اس کا انکار کرنا جہمیہ کا مذہب ہے۔ اللّٰهم اهدنا الصراط المستقيم

٤٥٣: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حَقِّ السَّائِلِ

باب: سائل کے حق کے بیان میں

٦٦٥: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ

٦٦٥: روایت ہے عبدالرحمٰن بن بجید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی

بُجَیْدٍ وَکَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَتِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَتْ لِرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ لَیَقُوْمُ عَلٰی بَابِیْ فَمَا اَجِدُلَہٗ شَیْئًا اُعْطِیْہِ اِیَّاہُ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنْ لَّمْ تَجِدِیْ لَہٗ شَیْئًا تُعْطِیْہِ اِیَّاہُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْ فَعِیْہِ۔

دادی سے جو ماں ہیں بجید کی اور وہ ان میں تھیں جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فقیر آن کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر اور میں کچھ نہیں پاتی کہ اس کو دوں۔سوفرمایا ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کچھ نہ پاؤ تم اس کے دینے کو مگر ایک کھر جلا ہوا' سو وہی رکھ دو اس کے ہاتھ میں۔

ف:اس باب میں علیؓ اور حسینؓ بن علیؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ام بجید کی حسن ہے صحیح ہے۔

٤٥٤: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

باب: جن کا دِل رجھانا منظور ہے ان کے دینے کے بیان میں

٦٦٦: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَیَّ۔

٦٦٦: روایت ہے صفوان بن امیہ سے کہا دیا مجھ کو رسول اللہؐ نے حنین کے دن یعنی مالِ زکوٰۃ میں سے کچھ اور وہ ساری خلق سے برے تھے میرے نزدیک پھر ہمیشہ مجھ دیتے رہے یہاں تک کہ ہو گئے وہ ساری خلق سے زیادہ محبوب میرے پاس۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے حسن بن علیؓ نے اسی طرح یا مشابہ اس کے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث صفوان کی روایت کی ہے معمر وغیرہ نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اور گویا کہ یہ حدیث زیادہ صحیح اور اشبہ ہے اور وہ مروی ہے سعید بن مسیّب سے کہ صفوان بن امیہ نے ایسا کہا الحدیث اور اختلاف ہے ان لوگوں کے دینے میں جن کا دل رجھنے کی توقع ہو سو کہا اکثر اہل علم نے کچھ ضرور نہیں ان کا دینا اور کہا یہ قوم تھی خاص رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہ حضرت تالیف قلوب کرتے تھے ان کے مسلمان ہونے کے لئے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گئے اور اب جائز نہیں اس طور پر دینا کسی کو زکوٰۃ کا مال کہ اس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور کہا ہے بعضوں نے کہ اب بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں اور امام ان کی تالیف قلوب مسلمان ہونے کے لئے مناسب دیکھے تو دینا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

٤٥٥: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُتَصَدِّقِ یَرِثُ صَدَقَتَهٗ

باب: اس کے بیان میں جس کو وراثتاً پہنچے وہ مال جو زکوٰۃ میں دیا تھا

٦٦٧: عَنْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْاَتَتْہُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَةٍ وَاِنَّھَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُكَ وَرَدَّھَا عَلَیْكِ الْمِیْرَاثُ قَالَتْ یَا

٦٦٧: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ میں بیٹھا تھا رسول اللہؐ کے پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا اس نے یا رسول اللہؐ! میں نے زکوٰۃ میں دی تھی ایک لونڈی اپنی ماں کو اور ماں مرگئی فرمایا آپؐ نے ثابت ہو چکا تیرا ثواب اور پھیر دیا میراث نے اس کو تیری طرف یعنی اب تو اس کی مالک ہے پھر کہا

رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَ صُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَ حُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا۔

اس عورت نے یارسول اللہؐ! میری ماں پر روزے تھے ایک مہینے کے کیا میں رکھوں اس کی طرف سے؟ فرمایا آپؐ نے روزے رکھ اس کی طرف سے پھر عرض کیا اس نے یارسول اللہؐ! اس نے کبھی حج نہیں کیا تھا کیا میں حج کروں اسکی طرف سے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں تو حج کر اسکی طرف سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانی جاتی بریدہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عطاء ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ آدمی جب کوئی چیز خیرات دے اور پھر میراث میں آئے اس تو حلال ہے اس کو اور کہا بعضوں نے صدقہ ایسی شے ہے کہ خاص کر دیا ہے اس کو اللہ کے واسطے پھر جب وارث ہوا اس کا تو واجب ہے کہ دوبارہ خرچ کر دے اسے راہ خدا میں اور روایت کی سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے۔

٤٥٦: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: خیرات دے کر پھیر لینے کی برائی کے بیان میں

٦٦٨: عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْفِيْ صَدَقَتِكَ۔

٦٦٨: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے کسی کو دیا تھا ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پھر دیکھا اس کو بکتا ہوا پس اس کو خریدنا چاہا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پھیر اپنے صدقے کی چیز کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا۔

٤٥٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: مردے کی طرف سے صدقہ دینے کے بیان میں

٦٦٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِيْ مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا۔

٦٦٩: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہؐ! میری ماں مرگئی ہے کیا فائدہ دے گا اگر اس کو میں صدقہ دوں اس کی طرف سے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں سو عرض کیا اس نے میرا ایک باغ ہے سو میں گواہ کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ میں نے صدقہ کر دیا اسکی طرف سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ کوئی چیز میت کو نہیں پہنچتی مگر صدقہ اور دعا اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور معنی مخرف کے باغ ہے۔

٤٥٨: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نَفَقَةِ الْمَرْاَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا؟

باب: اس بیان میں کہ بیوی کو خرچ کرنا خاوند کے گھر سے جائز ہے یا نہیں؟

٦٧٠: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ

٦٧٠: روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنے خطبوں میں حجۃ الوداع کے سال کو نہ خرچ

خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا ۔

کرے کوئی عورت کسی چیز کو بغیر اجازت اپنے شوہر کے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اور کھانا بھی کسی کو نہ دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو ہمارے سب مالوں سے بہتر ہے۔

ف: اس باب میں سعد بن وقاصؓ اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے۔

۶۷۱: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهٖ اَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ اَجْرِ صَاحِبِهٖ شَيْئًا لَهٗ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ ۔

۶۷۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب خیرات کرے عورت اپنے شوہر کے گھر سے تو ہوتا ہے اس کو بھی اجر اور اس کے خاوند کو بھی اس کے برابر اجر اور ایک کے اجر سے دوسرے کا اجر گھٹتا نہیں' شوہر کو کمائی کا اجر ہے اور عورت کو خرچ کرنے کا اجر۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۶۷۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيْبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَاِنَّ لَهَا مِثْلُ اَجْرِهٖ لَهَا مَانَوَتْ حَسَنًا وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۶۷۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیرات دیتی ہے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے دل کی خوشی سے نہ فساد کی نیت سے تو ثواب ہے مرد کے ثواب کے برابر اس کو اپنی نیک نیتی کا اور خازن (خزانچی) کو مانند اس کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے عمرو بن مرہ کی حدیث سے کہ مروی ہے ابووائل سے اور عمرو بن مرہ نہیں ذکر کرتے اپنی روایت میں مسروق کا۔

۴۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب: صدقۂ فطر کے بیان میں

۶۷۳: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ اَوْصَاعًا مِنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اِنِّيْ لَاَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَآءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهٗ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهٗ۔

۶۷۳: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا ہم صدقۂ فطر دیا کرتے تھے جب ہم میں تھے رسول اللہؐ ایک صاع غلّے سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع انگور خشک سے یا ایک صاع اقط[1] سے پھر ہم ایسے ہی صدقہ فطر دیتے تھے یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ آئے مدینے میں اور وعظ بیان کیا پس تھا اس میں جو بیان کیا تھا آدمیوں سے کہ کہا انہوں نے میں گمان کرتا ہوں کہ دو مد گیہوں شام کے برابر ہیں قیمت میں ایک صاع تمر کے۔ کہا راوی نے پھر لوگوں نے اسی کو اختیار کیا یعنی دو مد گیہوں دینے لگے۔ کہا ابوسعید نے میں ہمیشہ وہی دیتا ہوں جو پہلے دیتا تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا تجویز کرتے ہیں ہر چیز سے ایک صاع اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ ہر چیز سے ایک صاع دینا چاہئے مگر گیہوں سے کہ اس میں نصف صاع کافی

[1] اور اقط کی تفصیل باب الوضوء مما غیرات النار میں مذکور ہو چکی۔ ۱۲ منہ

ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا کہ آدھا صاع دینا چاہئے گیہوں سے۔

٦٧٤: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ۔

٦٧٤: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبیؐ نے بھیجا ایک منادی کو مکے کی راہوں میں کہ پکار دے آگاہ ہو صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت' آزاد ہو یا غلام' چھوٹا ہو یا بڑا دو مد میں گیہوں سے یا سوائے اس کے ایک صاع ہر قسم کے غلّہ سے۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

٦٧٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

٦٧٥: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مرد عورت اور آزاد و غلام پر ایک صاع جو سے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے پھر کر دیا لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعید اور ابن عباسؓ اور حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب کے دادا سے اور ثعلبہ بن ابی صغیر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

٦٧٦: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

٦٧٦: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کو رمضان کے ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد پر یا غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اس کو مالک نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اوپر کی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں لفظ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کا اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے نافع سے اور نہیں ذکر کیا اس میں مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعضوں نے جب ہوں آدمی کے غلام کافر تو نہ ادا کرے ان کی طرف سے صدقہ فطر اور یہی قول ہے مالک' شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے صدقہ فطر دے غلاموں کی طرف سے اگرچہ مسلمان نہ ہوں اور یہی قول ہے ثوری' ابن مبارک اور اسحاق کا۔

٤٦٠: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَقْدِيْمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

باب: صدقہ فطر نمازِ عید کے قبل دینے کے بیان میں

٦٧٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ۔

٦٧٧: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے صدقہ فطر دینے کا نماز کو چلنے سے پہلے عید فطر کے دن۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ دے صدقہ فطر نماز کو جانے سے پیشتر۔

٤٦١: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ

باب: قبل وقت کے زکوٰۃ ادا کرنے کے بیان میں

٦٧٨: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ۔

٦٧٨: روایت ہے علیؓ سے کہ پوچھا حضرت عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ دے دینے کو قبل وقت آنے کے پس اجازت دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی۔

٦٧٩: عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ اَنَّا قَدْ اَخَذْنَا زَكٰوةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْاَوَّلِ لِلْعَامِ۔

٦٧٩: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لے چکے ہیں زکوٰۃ عباسؓ سے اس سال کی سال گزشتہ میں۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے نہیں پہچانتے ہم حدیث تعجیل زکوٰۃ کی روایت سے اسرائیل کے کہ مروی ہو حجاج سے مگر اسی سند سے اور حدیث اسماعیل بن زکریا کی حجاج سے میرے نزدیک صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے حجاج بن دینار سے اور مروی ہے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اختلاف ہے علماء کا زکوٰۃ پیشگی دینے میں قبل وقت کے سو ایک گروہ نے علماء کے کہا ہے کہ پیشگی نہ دے یہی کہتے ہیں سفیان ثوری کہا انہوں نے میں دوست رکھتا ہوں کہ پیشگی نہ دے اور کہا اکثر علماء نے اگر پیشگی دے قبل وقت کے تو جائز ہے یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے۔

٤٦٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْاَلَةِ

باب: اس بیان میں کہ سوال منع ہے

٦٨٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَنْ يَغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبُ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيَسْتَغْنِيْ بِهٖ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

٦٨٠: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہؐ سے فرماتے تھے اگر سویرے جائے کوئی اور لکڑیوں کا گٹھا لے آئے اپنی پیٹھ پر یعنی جنگل سے اور صدقہ دے اسکی قیمت سے اور بے پرواہ رہے لوگوں سے یعنی اس میں کھائے پئے کسی سے سوال نہ کرے تو بہتر ہے اس کو کہ سوال کرے کسی سے اور وہ شخص دے اسے یا نہ دے اسلئے کہ اونچا ہاتھ یعنی دینے والے کا بہتر ہے نیچے ہاتھ یعنی مانگنے والے کے اور پہلے خرچ کر اُن پر جن کو تو روٹی کپڑا دیتا ہے۔

ف: اس باب میں حکیم بن حزام اور ابی سعید خدری اور زبیر بن عوام اور عطیہ سعدی اور عبداللہ بن مسعود اور مسعود بن عمروؓ اور ابن عباسؓ اور ثوبان اور زیاد بن حارث صدائی اور انسؓ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے کہی جاتی ہے روایت سے بیان کے کہ وہ روایت کرتے ہیں قیس سے۔

٦٨١: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِلَّا اَنْ يَسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ۔

٦٨١: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا نبیؐ نے تحقیق سوال کرنا ایک خرابی ہے کہ خراب کرتا ہے اس سے آدمی اپنی آبرو کو یا ایک زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے اس سے آدمی اپنے مُنہ کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی کسی حاکم سے یا کسی اَمر ضروری میں۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں روزوں کے بیان میں جو ثابت ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

٤٦٣: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی فضیلت کے بیان میں

٦٨٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيٰطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ يُنَادِىْ مُنَادِيًا بَاغِىَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَابَاغِىَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔

٦٨٢: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کے مہینے کی جکڑے جاتے ہیں شیاطین اور سرکش جن یعنی زنجیروں میں اور بند کئے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور کھلا نہیں رہتا ان میں سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے سو بند نہیں رہتا کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والے اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ کے آزاد کئے ہوئے بندے ہیں یعنی جو آزاد ہوتے ہیں آگ سے اور یہ معاملہ ہر رات میں ہے۔

ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان سے بھی روایت ہے۔

٦٨٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

٦٨٣: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے روزے رکھے رمضان کے اور راتوں کو نماز پڑھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کیلئے بخشے جائیں گے اگلے گناہ اور جس نے نماز پڑھی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کیلئے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی جو روایت کی ابوبکر بن عیاش نے وہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابی بکر بن عیاش کے کہ وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابی صالح سے وہ حضرت ابی ہریرہؓ سے مگر اسناد سے ابی بکر کے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کو سو فرمایا خبر دی ہم کو حسن بن ربیع نے ان کو ابوالاحوص نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے

مجاہد سے قول انہی مجاہد کا کہا مجاہد نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کی پھر ذکر کی ساری حدیث کہا محمد نے یہ زیادہ صحیح ہے میرے نزدیک ابی بکر بن عیاش کی روایت ہے۔

٤٦٤: بَابُ مَاجَآءَ لَا تَتَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

باب: اس بیان میں کہ رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے

۶۸۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُو الشَّهْرَ بِیَوْمٍ وَلَا بِیَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ یَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَافْطِرُوا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِیْنَ ثُمَّ اَفْطِرُوْا۔

۶۸۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے نہ رکھو روزہ ایک دن یا دو دن پیشتر رمضان سے بہ نیت استقبال مگر یہ کہ موافق ہو جائیں وہ دن یعنی آخر شعبان کے کسی روزے کے کہ ہمیشہ رکھتا تھا یعنی مثلاً پنج شنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور آخر شعبان میں وہی دن واقع ہوا تو کچھ مضائقہ نہیں اور روزہ رکھو چاند رمضان کا دیکھ کر اور افطار کرو شوال کا چاند دیکھ کر سو اگر بدلی ہو جائے تو پورے تیس گن لو پھر روزہ موقوف کرو۔

ف: اس باب میں بعض اصحاب نبی ﷺ سے بھی روایت ہے خبر دی ہم کو منصور بن معتمر نے ان کو ربیع بن خراش نے بعض اصحاب نبی ﷺ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا مکروہ کہتے ہیں ایک دو دن رمضان سے پہلے رمضان کی تعظیم اور اقبال کی نیت سے روزے رکھنے کو اور اگر کوئی دن ایسا آ جائے کہ اس میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو مضائقہ نہیں ان کے نزدیک۔

۶۸۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِیَامٍ قَبْلَهٗ بِیَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ رَجُلًا كَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْهُ۔

۶۸۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استقبال کرو رمضان کا ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر مگر یہ کہ ہووے (پہلے سے) کوئی شخص کہ روزہ رکھتا ہے ایک دن مقرر میں اور وہ دن ہوا آخر شعبان تو روزہ رکھ لے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤٦٥: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ صَوْمِ یَوْمِ الشَّكِّ

باب: اِس بیان میں کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۸۶: عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ فَاُتِیَ بِشَاةٍ مَصْلِیَّةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰی بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّیْ صَآئِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ وَمَنْ صَامَ الْیَوْمَ الَّذِیْ یَشُكُّ فِیْهِ فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۸۶: روایت ہے صلة بن زفر سے کہا ہم تھے عمار بن یاسر کے پاس تو لائے گئے ایک بکری بھنی ہوئی سو کہا عمار نے کھاؤ سو کنارے ہو گئے بعضے لوگ اور کہا کہ ہم روزہ دار ہیں تو کہا عمار نے جس نے روزہ رکھا شک کے دن میں یعنی انتیسویں تاریخ شعبان کی اگر چاند بسبب بدلی کے نہ دکھائی دیا تو بعد اسکے یوم الشک ہے تو جس نے روزہ رکھا اس دن بیشک نافرمانی کی اس نے ابوالقاسم کی اور ابوالقاسم آنحضرتؐ کی کنیت ہے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جوان کے بعد تابعین تھے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا شک کے دن میں اور بعضوں نے کہا اگر رکھا بھی کسی نے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو پھر قضا کرے اور وہ روزہ کفایت نہیں کرتا۔

٤٦٦: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِحْصَآءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

باب: اس بیان میں کہ رمضان کے لئے ہلال شعبان کا خیال رکھنا چاہیے

٦٨٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔

٦٨٧: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال رکھو اور گنتے رہو غرہ شعبان کو رمضان کے واسطے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے ابو معاویہ کے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے محمد بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آگے رمضان کے ایک یا دو دن روزے نہ رکھو اور ایسا ہی مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہؓ سے محمد بن عمرو لیثی کی مانند۔

٤٦٧: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْاِفْطَارَ لَهٗ

باب: اس بیان میں کہ روزہ رکھے بھی چاند دیکھ کر اور موقوف بھی کرے چاند دیکھ کر

٦٨٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَابَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا۔

٦٨٨: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو رمضان کے پہلے بلکہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر پھر اگر حائل ہو جائے چاند پر بدلی تو پورے کرو تیس دن یعنی شعبان کے یا رمضان کے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور ابی بکرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

٤٦٨: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

باب: اِس بیان میں کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے

٦٨٩: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلٰثِيْنَ۔

٦٨٩: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا انہوں نے روزے رکھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس (کم) اکثر تیس رکھے یعنی انتیس کا اتفاق کم ہوا۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور جابرؓ اور ام سلمہؓ اور ابی بکرہؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

۶۹۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نِسَآئِهٖ شَهْرًا فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

۶۹۰: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ رسول اللہؐ نے قسم کھائی اپنی بیبیوں سے نہ ملنے کی ایک مہینے تک سو بیٹھ رہے ایک جھروکے میں انتیس دن تک اور بعد انتیس دن کے نکلے تو عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ نے تو قسم کھائی ہے ایک مہینہ کی تو آپؐ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۶۹: بَاب مَاجَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

باب: چاند کی گواہی پر روزے رکھنے کے بیان میں

۶۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا۔

۶۹۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا آیا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا تو گواہی دیتا ہے اس کی کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور کیا گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ پیغام لانے والے ہیں اللہ کے؟ کہا اس اعرابی نے ہاں! فرمایا آپ ﷺ نے اے بلالؓ! پکار آدمیوں میں کہ کل روزہ رکھیں۔

ف: روایت کی ہم سے ابوکریب نے ان سے حسین جعفی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث میں اختلاف ہے روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کافی اور قبول ہے گواہی ایک مرد کی روزے کے واسطے اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا روزہ نہ رکھنا چاہئے مگر دو شخصوں کی گواہی سے اور اختلاف علماء کا اس میں نہیں ہے کہ قبول نہ کی جائے عید میں مگر گواہی دو مردوں کی۔

۴۷۰: بَابُ مَاجَآءَ شَهْرَا عِيْدٍ لَّايَنْقُصَانِ

باب: اِس بیان میں کہ دونوں مہینے عید کے گھٹتے نہیں

۶۹۲: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

۶۹۲: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں مہینے عید کے کبھی نہیں گھٹتے رمضان اور ذوالحجہ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی بکرہؓ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مرسلاً کہا احمد نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ دونوں مہینے عید کے نہیں گھٹتے یعنی ایک سال میں رمضان اور ذی الحجہ دونوں انتیس انتیس کے نہیں ہوتے بلکہ اگر ایک انتیس کا ہوتا ہے تو دوسرا تیس کا اور اسحاق نے کہا کہ دونوں مہینے نہیں گھٹتے یعنی اگر انتیس کے بھی ہوتے ہیں تو بھی پورے ہیں غیر نقصان کے یعنی ثواب میں کچھ کم نہیں اور اس قول کی رو سے ہوسکتا ہے کہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس کے ہوں۔

٤٧١: بَابُ مَاجَآءَ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

۶۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ قَالَ فَرَاَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسْاَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنْ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا اَوْنَرَاهُ فَقُلْتُ اَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهٖ قَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب: اِس بیان میں کہ ہر شہر والوں کے لئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے

۶۹۳: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسماعیل بن جعفر نے ان سے محمد بن ابی حرملہ نے کہا محمد نے کہا خبر دی ہم کو کریب نے کہ ام فضل نے جو بیٹی ہے حارث کی انہوں نے بھیجا کریب کو معاویہ کی طرف شام میں کہا کریب نے پھر پہنچا میں شام کو اور پورا کر دیا میں نے کام ان کا یعنی جس کیلئے بھیجا تھا اور آ گیا میرے اوپر چاند رمضان کا اور میں شام میں تھا سو دیکھا ہم نے چاند جمعے کی شب کو پھر آیا میں مدینے میں آخر رمضان میں اور پوچھا مجھ سے ابن عباسؓ نے حال وہاں کا پھر ذکر کیا چاند کا اور کہا کب دیکھا تم نے چاند کو؟ کہا میں نے دیکھا جمعے کی شب کو تو فرمایا ابن عباسؓ نے کیا تمہی نے دیکھا تھا جمعے کی شب کو؟ تو میں نے کہا سب لوگوں نے دیکھا اور روزے رکھے اور معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا تو کہا ابن عباسؓ نے ہم نے تو چاند دیکھا ہفتے کی شب کو پھر ہم روزہ رکھے جائیں گے جب تک پورے ہوں تیس روزے یا چاند دکھائی دے سو کہا میں نے کیا تم کفایت نہیں کرتے معاویہؓ کے دیکھنے کو اور انکے روزہ رکھنے کو؟ کہا ابن عباسؓ نے نہیں ایسا ہی حکم کیا ہم کو رسول اللہؐ نے ان کا دیکھنا کو ہم کو کفایت نہیں کرتا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن صحیح غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ہر شہر والوں کا چاند دیکھنا ان ہی کے حق میں معتبر ہے۔

٤٧٢: بَابُ مَاجَآءَ مَايَسْتَحِبُّ عَلَيْهِ الْاِفْطَارُ

۶۹۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ ۔

باب: اِس بیان میں کہ کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے

۶۹۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھجور پائے تو اسی سے روزہ کھولے اور نہیں تو پانی سے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

ف: اس باب میں سلمان بن عمار سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے انسؓ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو شعبہ سے اس طرح سوا سعید بن عامر کی کے اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالعزیز بن صہیب کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ سے اور روایت کی یہ حدیث اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے سعید بن عامر کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبہ نے انہوں نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور

ابن عون کہتے ہیں روایت کی ہم سے ام رائح بنت صلیع نے سلمان بن عامر سے اور رباب ام رائح کا نام ہے۔

٦٩٥: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَآءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ۔

٦٩٥: روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب روزہ کھولے کوئی تو کھولے کھجور سے اگر نہ پائے تو پانی سے کہ وہ بھی پاک کرنے والا ہے۔ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٩٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَّآءٍ۔

٦٩٦: روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے تھے نماز کے پہلے کئی تر کھجوروں پر، پھر اگر نہ ہوتی تر کھجوریں تو خشک کھجوریں پھر اگر نہ ہوتیں وہ بھی تو پیتے کئی چلّو پانی کے۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

٤٧٣: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

باب: اس بیان میں کہ عید فطر اور اضحیٰ جب ہی ہے کہ سب مل کر عید کریں

٦٩٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ۔

٦٩٧: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے روزہ رمضان کا اسی دن ہے کہ جس دن تم سب روزہ رکھو اور عید فطر اسی دن ہے جس دن تم سب عید کرو اور عید اضحیٰ اسی دن ہے کہ جس دن تم سب عید الاضحیٰ کرو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور تفسیر اس کی بعض علماء کے نزدیک یوں ہے کہ روزوں میں اور عیدوں میں جماعت شرط ہے اور سب لوگوں کا اہتمام اس میں ضروری ہے۔

٤٧٤: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

باب: اس بیان میں کہ جب رات سامنے آئے اور دن گزرے تو افطار کرنا چاہیے

٦٩٨: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرْتَ۔

٦٩٨: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سامنے آئے سیاہی رات کی مشرق سے اور پیٹھ موڑے دن اور غروب ہو جائے آفتاب تو تجھ کو روزہ کھولنا چاہیے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی اور ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٤٧٥: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْاِفْطَارِ

باب: جلد روزہ کھولنے کے بیان میں

٦٩٩: عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

٦٩٩: روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ لوگ خیر سے رہیں گے جب تک جلد روزہ کھولا کریں گے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابن سعد کی حسن ہے صحیح

ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مستحب کہتے ہیں جلد روزہ کھولنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

۷۰۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔

۷۰۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے میرے سب بندوں میں پیارا میرا وہی بندہ ہے جو بہت جلد روزہ کھولتا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے ابوعاصم اور ابوالمغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے مانند حدیث مذکور کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۷۰۱ ۔ ۷۰۲: عَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ مَسْرُوْقٌ عَلٰی عَآئِشَةَ فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَحَدُ هُمَا وَیُعَجِّلُ الْاِ فْطَارَ وَ یُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ اِلْاَ فْطَارَ الصَّلٰوةَ قَا لَتْ اَیُّهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰکَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰی۔

۷۰۱۔۷۰۲: روایت ہے ابن عطیہ سے کہا آئے میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کے پاس سو کہا ہم نے اے مؤمنوں کی ماں دو مرد ہیں محمد ﷺ کے یاروں سے ایک تو جلدی روزہ کھولتا ہے اور نماز بھی اوّل وقت پڑھتا ہے اور دوسرا تاخیر کرتا ہے افطار اور نماز میں۔ پوچھا حضرت عائشہؓ نے کون روزہ جلدی کھولتا ہے اور اوّل وقت نماز پڑھتا ہے؟ کہا ہم نے عبداللہ بن مسعودؓ۔ فرمایا حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے اور دوسرے جو تاخیر کرتے ہیں وہ ابوموسیٰ ہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعطیہ کا نام مالک بن ابی عامر ہمدانی ہے اور مالک بن عامر ہمدانی بھی کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

٤٧٦: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَاْخِیْرِ السُّحُوْرِ

باب: اِس بیان میں کہ سحری بہت آخر وقت کھانا مستحب ہے

۷۰۳: عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ کَمْ کَانَ قَدْرُ ذٰلِکَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِیْنَ اٰیَةً۔

۷۰۳: روایت ہے زید بن ثابت سے کہا سحری کھائی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر کھڑے ہو گئے صبح کی نماز پر۔ پوچھا راوی نے کہ کتنی دیر گزری کھانے اور نماز کے بیچ میں؟ کہا پچاس آیتوں کے برابر۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے ہشام سے مانند حدیث مذکور کے مگر اس میں کہا راوی نے قَدْرُ قِرَأَتِهٖ خَمْسِیْنَ اٰیَةً یعنی قرأت کا لفظ زیادہ ہے اور مطلب وہی ہے اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور شافعی اور احمد اور اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں کہ تاخیر کرنا سحری میں مستحب ہے۔

٤٧٧: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ بَیَانِ الْفَجْرِ

باب: صبح صادق کی تحقیق کے بیان میں

۷۰۴ ۔ ۷۰۵: عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ طَلْقُ بْنُ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

۷۰۴ ۔ ۷۰۵: روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ۔

فرمایا کھاتے پیتے رہو شب رمضان میں اور نہ اٹھائے تم کو کھانے پر سے چمکتی اور چڑھتی ہوئی صبح یعنی جو مثل نیزے کے سیدھی سفیدی زمین مشرق سے اوپر چڑھتی ہے وہ صبح کاذب ہے اس کو دیکھ کر کھانا نہ چھوڑو اور کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ سامنے آئے تمہارے چوڑی روشنی صبح کی جس میں سرخی ہوتی ہے۔

ف: اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی ذرؓ اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے طلق بن علی کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام نہیں روزہ دار پر کھانا پینا جب تک ظاہر نہ ہو چوڑی روشنی صبح کی یعنی جو کناروں میں مشرق کے پھیلتی ہوئی ہے اور سرخی مائل کی اور یہی کہتے ہیں تمام علماء (اکثر)۔

۷۰۶: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَمْنَعَكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ۔

۷۰۶: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا نبیؐ نے سحری کھانے سے نہ روکے تم کو بلال کی اذان اور نہ لمبی فجر یعنی صبح کاذب لیکن باز رکھے تم کو کھانے سے کناروں میں پھیلتی ہوئی فجر۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۴۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْغِيْبَةِ لِلصَّآئِمِ

باب: جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی کے بیان میں

۷۰۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

۷۰۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے میں ہو اور جھوٹی واہی تباہی باتیں اور اس پر عمل نہ چھوڑے تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ السُّحُوْرِ

باب: سحر کھانے کی فضیلت کے بیان میں

۷۰۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

۷۰۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحر کھاؤ اس لئے کہ سحر کھانے میں برکت ہے۔

ف: اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور جابر بن عبداللہؓ اور ابن عباسؓ اور عمرو بن عاص اور عرباض بن ساریہ اور عتبہ بن عبداللہ اور ابی الدرداء سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے انسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فقط سحر کھانے کا فرق ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے ان سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں نے عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مصر کے لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والے کہتے ہیں موسیٰ بن علیؒ اور موسیٰ بیٹے ہیں علی بن رباح لخمی کے۔

۴۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

باب: اس بیان میں کہ سفر میں

الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ

روزہ رکھنا خوب نہیں

۷۰۹ ـ ۷۱۰ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اَنَّ النَّاسَ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ ۔

۷۰۹ـ۷۱۰: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبیؐ چلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا پھر آپؐ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے کراع غمیم میں (کہ ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں) اور روزے رکھے لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سو عرض کیا گیا نبیؐ سے روزہ گراں ہے لوگوں پر اور سب دیکھتے ہیں آپؐ کے کام کو یعنی آپؐ اگر افطار کریں تو وہ افطار کریں۔ سو آپؐ نے منگایا ایک پیالہ پانی کا عصر کے بعد اور پی لیا اور لوگ دیکھتے تھے آپؐ کی طرف سو بعضوں نے روزہ کھول ڈالا اور بعضوں نے رکھا اور خبر پہنچی آنحضرتؐ کو کہ بعضے لوگ روزے سے ہیں تو فرمایا آپؐ نے وہ نافرمان ہیں۔

ف: اس باب میں عکب بن عاصم اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے لیس من البر الصیام فی السفر یعنی روزہ رکھنا سفر میں کچھ خوب نہیں اور اختلاف ہے علماء کا سفر میں روزہ رکھنے میں سو بعض صحابہ وغیرہم نے کہا سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعضوں نے کہا اگر رکھے تو پھر دوبارہ رکھنا چاہئے اور احمد اور اسحاق نے اختیار کیا روزہ نہ رکھنا سفر میں اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہ بہت خوب اور افضل ہے اور اگر افطار کرے تو بھی خوب ہے اور سفیان ثوری اور مالک بن انسؓ اور عبداللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے اور شافعی نے کہا یہ جو فرمایا حضرت نے کہ روزہ رکھنا سفر میں خوب نہیں یا جب خبر پہنچی آپ کو سفر میں لوگوں کے روزہ رکھنے کی تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ نافرمان ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا تو یہ برائی اس کے حق میں ہے جس کا دل اللہ رخصت اور اجازت کو قبول نہ کرے اور وہ شخص جو روزہ رکھنے کو بھی مباح سمجھے اور روقت رکھتا ہو روزے کی تو روزہ رکھنا اس کا مجھے بہت پسند ہے۔

۴۸۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ

باب: اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے

۷۱۱: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ ۔

۷۱۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ رکھنے کو سفر میں اور حمزہ پے در پے روزے رکھا کرتے تھے۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہو تم روزے رکھو اور چاہو افطار کرو۔

ف: اس باب میں انس بن مالکؓ اور ابی سعیدؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابی الدرداءؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث کہ حمزہ بن اسلمی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے حسن ہے صحیح ہے۔

۷۱۲: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ

۷۱۲: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ سفر کرتے ہم رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهِ ﷺ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا یُعَابُ عَلَی الصَّآئِمِ صَوْمُهٗ وَلَا عَلَی الْمُفْطِرِ فِطْرُهٗ۔

علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سو برا نہ کہا تھا کوئی روزہ رکھنے والے کے روزے کو اور افطار کرنے والے کے افطار کو۔

۷۱۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا یَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّآئِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَكَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّهٗ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَحَسَنٌ۔

۷۱۳: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہؐ کے ساتھ سو ہم میں روزہ دار بھی تھے اور بے روز بھی سو غصہ نہ ہوتا بے روزہ روزہ دار پر اور نہ روزہ دار بے روز پر اور سب جانتے تھے کہ جس کو طاقت ہو وہ رکھے تو خوب ہے اور جس کو ضعف ہو اور روزہ نہ رکھے وہ بھی خوب ہے۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۴۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ الْمُحَارِبِ فِی الْاِفْطَارِ

باب: اس بیان میں کہ لڑنے والے کو بھی روزہ نہ رکھنا چاہیے

۷۱۴: عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِیْ حُیَیَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ فَحَدَّثَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ غَزْوَتَیْنِ یَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَاَفْطَرْنَا فِیْهِمَا۔

۷۱۴: روایت ہے معمر بن ابی حییہ سے کہ انہوں نے پوچھا ابن مسیّب سے روزہ رکھنے کو سفر میں سو بیان کیا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں دو بار ایک بار جنگ بدر میں دوسرے فتح مکہ میں پھر روزہ نہیں رکھا ہم نے ان دونوں لڑائیوں میں۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰؒ نے عمرؓ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے افطار کا ایک لڑائی میں کہ لڑے تھے اور مروی ہے حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی کہ انہوں نے بھی رخصت دی افطار کی دشمن کے مقابلے کے وقت اور بعض علماء بھی یہی کہتے ہیں۔

۴۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الْاِفْطَارِ لِلْحُبْلٰی وَالْمُرْضِعِ

باب: اِس بیان میں کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی کو افطار جائز ہے

۷۱۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَغَارَتْ عَلَیْنَا خَیْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهٗ یَتَغَدّٰی فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ اُدْنُ اُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِ الصِّیَامِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحَامِلِ

۷۱۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے جو ایک صحابی ہیں بنی عبداللہ بن کعب کے قبیلہ سے اور یہ وہ انسؓ نہیں ہیں جو خادم ہیں رسول اللہؐ کے اور معروف و مشہور ہیں کہا انہوں نے ہماری قوم کو لوٹا رسول اللہؐ سے سواروں نے پھر حاضر ہوا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سو پایا میں نے ان کو صبح کا کھانا کھاتے ہوئے سو فرمایا آپؐ نے نزدیک آؤ میں روزے کا حال بیان کروں۔ راوی کو شبہ ہے کہ حضرت نے صوم فرمایا یا صیام معنی دونوں کے ایک ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے

اَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِالصِّيَامَ وَلَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْهِمَا اَوْ اِحْدٰهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِي اَنْ لَّا اَكُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

آدمی نماز کو مسافر سے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزے کو یہاں بھی راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام فرمایا اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہؐ نے دونوں کا ذکر کیا یعنی حاملہ اور مرضعہ کا یا ایک کا افسوس ہے میری جان پر میں نے کیوں نہ کھایا کھانا رسول اللہ ﷺ کا۔

ف: اس باب میں ابی امیہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس بن مالک کعبی کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ان انس کعبی کے سوا اس ایک حدیث کے اور اس پر عمل ہے بعض علماء کا اور بعضوں نے کہا حاملہ اور دودھ پلانے والی افطار کریں اور پھر قضا کریں اور ہر ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر کھانا بھی کسی فقیر کو کھلائیں اور سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد بھی یہی کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ افطار کریں اور کھانا کھائیں پھر قضا ان پر واجب نہیں اور اگر چاہیں تو قضا رکھ لیں پھر کھانا کھلانا ضروری نہیں اور اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں۔

٤٨٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: مردے کی طرف سے روزے رکھنے کے بیان میں

۷١٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ۔

۷١٦: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے ایک عورت حاضر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کیا کہ میری بہن مرگئی ہے اور اس پر دو مہینے کے پے در پے روزے ہیں یعنی کفارہ کے۔ فرمایا آپ نے بھلا دیکھ تو اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی؟ عرض کیا اس نے ہاں! فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا حق پہلے ادا کرنا چاہیے۔

ف: اس باب میں بریدہ اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو کریب نے ان سے ابو خالد احمر نے انہوں نے روایت کی اعمش سے اسی اسناد سے حدیث مذکور کی مانند اور کہا محمد نے اور لوگوں نے بھی ابی اعمش سے مثل روایت ابو خالد کی روایت کے ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سلمہ بن کہیل اور نہ عطاء اور نہ مجاہد سے روایت ہونے کا۔

٤٨٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ

باب: کفارۂ صوم کے بیان میں

۷١۷۔۷١٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا ۔

۷١۷۔۷١٨: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مر جائے اور اس پر روزے ہوں رمضان کے مہینے کے تو کھلائے ہر روزے کے عوض میں ایک مسکین کو یعنی اس کا وارث کھلائے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور صحیح ابن عمرؓ سے اس کا موقوف ہونا ہے یعنی ان ہی کا قول ہے نہ آنحضرت ﷺ کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں تو بعضوں نے کہا میت کی طرف سے روزے رکھے اور احمد اور اسحاق بھی یہی

کہتے ہیں اگر اس میت پر نذر کے روزے ہیں تو اس کی طرف سے روزے رکھیں اور اگر رمضان کے ہیں تو کھانا کھلائیں اور مالک اور شافعی اور سفیان نے کہا کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے اور اشعث سوار کے بیٹے ہیں اور محمد بیٹے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے۔

٤٨٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصِّيَامِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

باب: اس صائم کے بیان میں جس کو قے آجائے

۷۱۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ۪الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا یُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَ الْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ۔

۷۱۹: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں سے روزہ نہیں جاتا روزہ دار کا۔ ایک حجامت' دوسرے قے' تیسرے احتلام۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ابی سعید خدری کی حدیث غیر محفوظ ہے اور روایت کی ہے عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد اور کئی لوگوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں ابی سعید کا اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں سنا میں نے ابوداؤد سجزی سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمٰن بن اسلم کو تو کہا انہوں نے ان کے بھائی عبداللہ بن زید میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی وہ ان سے غنیمت میں اور سنا میں نے محمد بخاری سے ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ سے کہ کہا علی نے عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں کہا محمد نے میں عبدالرحمٰن سے کچھ روایت نہیں کرتا۔

٦٨٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنِ اسْتَقَاءَ عَمَدًا

باب: اس کے بیان میں جو روزہ میں قصداً قے کرے

۷۲۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ فَلَیْسَ عَلَیْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمَدًا فَلْیَقْضِ۔

۷۲۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو خود بخود قے آجائے روزے میں تو اس کے اوپر قضاء واجب نہیں اور جس نے قصداً قے کی تو وہ روزہ کی قضا کرے۔

ف: اس باب میں ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے کہ مروی ہو ہشام سے انہوں نے روایت کی ہو ابن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت کرنے سے اور محمد نے کہا میں اس روایت کو محفوظ نہیں جانتا کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور مروی ہے ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی ﷺ نے قے کی اور روزہ کھول ڈالا اور معنی اس کے یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو روزہ نفل تھا سو قے کے سبب سے ضعف لاحق ہوا اور افطار کیا نہ یہ کہ قے آنے سے ٹوٹ گیا ایسا ہی ہے بعضے روایتوں میں اسی تفسیر سے اور علماء کے نزدیک حضرت ابی ہریرہؓ کی حدیث پر عمل ہے کہ روزہ دار کو جب خود قے آجائے تو اس پر قضا نہیں اور جو قصداً کرے تو قضا ہے یہی کہتے ہیں شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم۔

٤٨٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّائِمِ یَاْکُلُ

باب: اس روزہ دار کے بیان میں

وَيَشْرَبُ نَاسِيًا

جو بھولے سے کچھ کھا پی لے

۷۲۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ اَوْشَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ۔

۷۲۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھالے یا پی لے بھولے سے روزے میں تو نہ توڑے اس لئے کہ جو کھایا پیا وہ رزق تھا اللہ کا دیا۔

ف: روایت کی ہم سے ابوسعید نے ان سے ابواسامہ نے انہوں نے عوف سے انہوں نے سیرین اور خلاص سے ان دونوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کی یا مانند اس کے اس باب میں ابی سعید اور ام اسحٰق غنویہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مالک بن انس نے کہا جب رمضان کے روزے میں کچھ بھولے سے کھالے تو قضا کرے اور صحیح وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا۔

٤٨٩: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

باب: اس کے بیان میں جو رمضان کا روزہ توڑ ڈالے

۷۲۲ ۔ ۷۲۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَامَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ۔

۷۲۲ ۔ ۷۲۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ توڑ ڈالے یا نہ رکھے ایک دن بھی رمضان سے بغیر عذر اور سوا بیماری کے تو اس کے برابر کبھی ثواب نہ ہوگا اگرچہ ساری عمر روزہ رکھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے ابوالمطوس کا نام یزید بن المطوس ہے اور ان کی کوئی روایت ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے۔

٤٩٠: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِیْ رَمَضَانَ

باب: رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارہ میں

۷۲۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اِجْلِسْ فَجَلَسَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ

۷۲۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا آیا ایک مرد اور عرض کیا اس نے یا رسول اللہؐ! میں ہلاک ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھ کو عرض کیا اس نے صحبت کر بیٹھا میں اپنی عورت سے رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کرسکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا دو مہینے کے روزے پے در پے رکھ سکتا ہے۔ کہا نہیں۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ کہا نہیں آپؐ نے فرمایا بیٹھ پھر بیٹھا وہ اور آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑا ٹوکرہ کھجوروں کا کہ اس کو عربی میں عرق کہتے ہیں سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دے اس کو تو اس نے

الضَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا اَحَدٌ اَفْقَرَ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ قَالَ فَخُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

عرض کیا کہ مدینے کے دونوں کالے پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں۔ کہا راوی نے پھر ہنس پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہ کھل گئی کچلیاں مبارک آپ ﷺ کی اور فرمایا آپ ﷺ نے لے جا ان کھجوروں کو اور کھلا اپنے گھر والوں کو۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اس شخص کے حق میں جو روزہ توڑ ڈالے جماع سے اور جو روزہ توڑے کھانے اور پینے سے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس پر قضا بھی ہے اور کفارہ بھی اور ان کے نزدیک کھانا پینا اور جماع کا ایک ہی حکم ہے اور یہی قول ہے اسحٰق اور سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے کہا اس پر قضا ہے کفارہ نہیں اس واسطے کہ کفارہ رسول اللہ ﷺ سے فقط جماع میں مروی ہے اور کھانے پینے میں کفارہ آنحضرت ﷺ سے مروی نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ کھانا پینا اور جماع کو کچھ مشابہت نہیں اور ان دونوں کا ایک حکم نہیں ہو سکتا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور کہا شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد سے جس نے روزہ کھول ڈالا تھا ان کھجوروں کو لے جا اور کھلا اپنے گھر والوں کو اس میں کئی احتمال ہیں ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جو مقدرت رکھتا ہو اور وہ آدمی ایسا تھا کہ قدرت کفارہ کی نہ رکھتا تھا پھر جب وہ ٹوکرا حضرت ﷺ نے اس کو دیا اور نے عرض کیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں تو حضرت ﷺ نے یہی فرمایا کہ لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا اس لئے کہ کفارہ جب ہی واجب ہوتا ہے کہ حاجت ضروری سے زیادہ مقدرت رکھتا ہو اور یہی مختار ہے شافعی کا کہ جو مفلس ہو کفارہ اس پر بمنزلہ دین کے واجب ہے جب قدرت ہو ادا کرے۔

۴۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

باب: روزے میں مسواک کرنے کے بیان میں

۷۲۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

۷۲۵: روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے بے گنت دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے میں مسواک کرتے ہوئے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مسواک کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں جب روزہ ہو لیکن بعض علماء نے روزہ دار کو ہر لکڑی کی مسواک کرنا مکروہ کہا ہے کہ اس میں لکڑی کا مزہ چھوٹتا ہے اور دوپہر کے بعد بھی مکروہ کہا ہے اور شافعی کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں نہ اول روز میں نہ آخر روز میں اور احمد اور اسحٰق کے نزدیک آخر روز میں مکروہ ہے۔

۴۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

باب: روزے میں سرمہ لگانے کے بیان میں

۷۲۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَتْ

۷۲۶: روایت ہے انس بن مالک سے کہا آیا ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں

عَيْنِيْ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ ۔ میں روزے میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

ف: اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے انسؓ کی حدیث کی اسناد کچھ نہیں اور اس باب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی روایت صحیح نہیں اور ابو عاتکہ ضعیف ہیں اور اختلاف ہے علماء کا روزے میں سرمہ لگانے میں سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور جائز کہا بعضوں نے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

٤٩٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزے میں بوسے لینے کے بیان میں

٧٢٧: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ ۔

٧٢٧: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ بوسہ لیتے تھے رمضان کے مہینے میں۔

ف: اس باب میں عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابن عباسؓ اور انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کو بوسہ لینے میں روزے کی حالت میں تو رخصت دی ہے بعض صحابہ نے بوڑھے کو بوسہ لینے کی اور جوان کو نہیں اس خیال سے کہ کہیں بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے اور مباشرت یعنی ساتھ لیٹنا اور بوس و کنار تو ان کے نزدیک بہت بڑا ہے اور بعض علماء نے کہا ہو کہ بوسہ لینے سے ثواب روزے کا گھٹ جاتا ہے اور روزہ جاتا نہیں اور ان کے نزدیک اگر مرد کو اپنے نفس سے اطمینان ہے کہ بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے گا تو بوسہ لینا جائز ہے اور جب اطمینان نہ ہو تو نہ لینا چاہئے تا بخوبی حفاظت ہو روزے کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

٤٩٤: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

باب: روزے میں بوس و کنار کے بیان میں

٧٢٨: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ۔

٧٢٨: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ بوس و کنار کرتے تھے اور تم سب سے زیادہ اپنی شہوت کو قابو میں رکھنے والے تھے۔

٧٢٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ۔

٧٢٩: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور بیبیوں کے ساتھ لیٹتے تھے روزوں میں اور تم سے بہت قابو میں رکھنے والے تھے اپنی شہوت کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے اور معنی لِاِرْبِهٖ کے یہ ہیں کہ بہت روکنے والے تھے اپنے نفس کو۔

٤٩٥: بَابُ مَاجَاءَ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ

باب: اِس بیان میں کہ اس کا روزہ درست نہیں جو نیت نہ کرے رات سے

٧٣٠: عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ

٧٣٠: روایت ہے حفصہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیت نہ

الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

کرے روزے کی صبح صادق سے پہلے سے تو اس کا روزہ ہی نہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے بواسطہ نافع کے ابن عمرؓ سے انہیں کا قول اور وہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جوفرمایا کہ جو نیت نہ کرے روزے کی رات سے اس کا روزہ ہی نہیں تو بعضوں کے نزدیک مراد اس سے رمضان کے یا قضائے رمضان کے یا نذر معین کے روزے ہیں کہ اس میں اگر رات سے نیت نہ کرے تو روزہ درست ہی نہیں ہوتا اور نفل روزے میں تو بعد صبح کے بھی نیت کرنا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

٤٩٦: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

باب: نفل روزہ توڑ ڈالنے کے بیان میں

۷۳۱: عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْلِيْ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَاَفْطَرْتُ فَقَالَ اَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهُ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ۔

۷۳۱: روایت ہے ام ہانی سے کہا کہ میں بیٹھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور لائے کوئی چیز پینے کی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دی مجھ کو اور پی لی میں نے سوعرض کیا میں نے کہ میں نے گناہ کیا پس مغفرت مانگئے میرے لئے سوفرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گناہ کیا تم نے؟ تو کہا میں نے میں روزے سے تھی اور روزہ توڑ ڈالا میں نے تو پوچھا آپؐ نے کیا روزہ قضا کا تھا؟ کہا میں نے نہیں۔ فرمایا آپؐ نے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور ام ہانی کی حدیث میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں نفل روزہ رکھنے والا اگر توڑ ڈالے تو اس پر قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے رکھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق اور شافعی کا۔

۷۳۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُوْلُ اَحَدُ بَنِيْ اُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِيْ فَلَقِيْتُ اَنَا اَفْضَلَهُمْ وَكَانَ اسْمُهُ جَعْدَةَ وَكَانَتْ اُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهُ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ جَدَّتِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ اِنْ شَآءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا اَخْبَرَنِيْ

۷۳۲: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے ابوداوَد نے ان سے شعبہ نے کہا شعبہ نے سنا میں نے سماک بن حرب سے کہتے تھے روایت کی تھی مجھ سے ام ہانی کی اولاد میں سے ایک شخص نے پھر ملا میں اس سے جو سب سے بہتر تھا ان کی اولاد میں اور نام ان کا جعدہ تھا اور ام ہانی ان کی دادی تھی۔ سو روایت کی انہوں نے اپنی دادی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور کچھ پینے کو مانگا پھر پیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دیا ان کو سو پی لیا ام ہانیؓ نے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں روزے سے تھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل روزہ رکھنے والا امانتدار ہے اپنی ذات کا چاہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے یعنی جیسا موقع دیکھے کہا شعبہ نے کہا میں نے

أَبُوْ صَالِحٍ وَاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ بِنْتِ اُمِّ هَانِئٍ۔

سماک بن حرب سے کیا تم نے سنا ہے ام ہانی سے؟ کہا انہوں نے نہیں بلکہ خبر دی مجھ کو ابو صالح نے اور ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے۔

ف: اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے سو کہا انہوں نے روایت ہے ہارون سے جو نواسے ہیں ام ہانی کے انہوں نے روایت کی ام ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اس سے اور ایسے ہی روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ابوداؤد سے اور کہا امین نفسہ یعنی راوی کو شک ہے کہ حضرت ﷺ نے کیا فرمایا اور ایسا ہی مروی ہے کئی سندوں سے شعبہ سے کہ حضرت ﷺ نے امیر نفسہ فرمایا یا امین نفسہ فرمایا راوی کو شک ہے۔

۷۳۳: عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَ كُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ۔

۷۳۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے جو ماں ہیں سب مسلمانوں کی کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اور فرمایا کچھ کھانا ہے تمہارے پاس؟ کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا میں نے نہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے میں روزے سے ہوں۔

۷۳۴: عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانِيْ يَوْمًا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَاهِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ اَمَّا اِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ۔

۷۳۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے جو ماں ہیں مسلمانوں کی فرمایا انہوں نے نبیؐ جب آتے میرے پاس دن کو اور فرماتے کہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے اور کہتی میں کہ نہیں تو آپؐ فرماتے کہ میں روزے سے ہوں کہا عائشہؓ نے سو ایک دن آئے حضرتؐ میرے پاس اور پوچھا اسی طرح سو عرض کیا میں نے یارسول اللہؐ! آیا ہے ہمارے پاس ہدیہ کھانے کا سو فرمایا آپؐ نے کیا چیز ہے؟ عرض کیا میں نے حیس ہے۔ فرمایا آپؐ نے صبح سے تو میں نے نیت کی تھی روزے کی۔ کہا عائشہؓ نے پھر کھایا آپؐ نے اس کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے مترجم کہتا ہے کہ حیس عرب میں ایک کھانا ہوتا ہے کہ کھجور اور اقط اور گھی ملا کر پکاتے ہیں۔

٤٩٧: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِيْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

باب: اِس بیان میں کہ جو نفل روزہ توڑ ڈالے اسے قضاء واجب ہے

۷۳۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَدَرَتْنِيْ اِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتْ اِبْنَةَ اَبِيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهٗ۔

۷۳۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے میں اور حفصہؓ دونوں روزے سے تھیں اور آیا ہمارے یہاں کچھ کھانا کہ جی چاہا ہمارا اور کھا لیا ہم نے اس میں سے پھر آئے رسول اللہ ﷺ اور مجھ سے پہلے کہہ بیٹھیں حفصہ کو وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں یعنی جیسے ان کے باپ حضرت عمرؓ بن خطاب ہوشیار اور تیز تھے ویسے ہی یہ بھی ہوشیار تھیں کہ مجھ سے پہلے حضرتؐ سے پوچھنے لگیں اور کہا یارسول اللہؐ! ہم دونوں روزے سے تھیں

اور سامنے آ گیا ہمارے کھانا کہ جی چاہنے لگا اسکو پس کھالیا ہم نے اس میں سے سوفر مایا آپؐ نے روزہ رکھوا سکے عوض میں ایک دن۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی صالح بن ابی الاخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی کے مثل اور روایت کی مالک بن انس اور معمر اور عبیداللہ بن عمر اور زید بن سعد اور کئی حافظان حدیث سے زہری سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے مرسلاً اور ذکر کیا اس میں عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ مروی ہے ابن جریج سے کہا پوچھا میں نے زہری سے کیا روایت کی ہے تم سے عروہ نے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے نہیں سنا میں نے عروہ سے اس باب میں کچھ لیکن سنی ہے میں نے سلیمان بن عبدالملک کے عہد خلافت میں کئی لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ایسوں سے جنہوں نے پوچھی تھی یہ بات حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن عیسیٰ بن یزید نے جو بغدادی ہیں ان سے روح بن عبادہ نے ان سے ابن جریج نے اور گئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں روزہ نفل جو توڑ ڈالے اس پر قضا ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔

٤٩٨: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

باب: شعبان میں اتنے روزے رکھنے کے بیان میں کہ رمضان سے مل جائے

٧٣٦: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔

٧٣٦: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھتے ہوں مگر شعبان اور رمضان میں یعنی شعبان میں بہت روزے رکھتے تھے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ام سلمہ کی حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے بھی وہ روایت کرتے ہیں عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہمیشہ روزے رکھتے شعبان مگر تھوڑے سے دن بلکہ پورے مہینے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے نقل کی عبدہ سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے وہی حدیث اور روایت کی سالم ابوالنضر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے محمد بن عمرو کی ہی روایت اور مروی ہے ابن مبارک سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ قاعدہ عرب کا ہے کہ جب کوئی اکثر دنوں میں مہینے کے روزے رکھتا ہے تو بولتے ہیں سارے مہینے کے روزے رکھے اور کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ساری رات نماز پڑھی حالانکہ اس نے کھانا بھی کھایا اور کام بھی کئے ہوں مگر اکثر شب پر ساری شب کا اطلاق کرتے ہیں ابن مبارک کہتے ہیں یہ دونوں حدیثیں ایک ہی ہیں اور مطلب اس کا یہی ہے کہ شعبان کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے نہ یہ کہ کامل مہینہ روزے رکھیں۔

٤٩٩: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

باب: اِس بیان میں کہ نصف آخر شعبان میں رمضان کی تعظیم کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہے

٧٣٧-٧٣٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شُعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا۔

٧٣٧-٧٣٨: روایت ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب باقی رہ جائے آدھا مہینہ شعبان کا تو روزہ نہ رکھو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اس کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور اسی لفظ سے اور معنی اس حدیث کے بعض علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آدمی روزہ نہ رکھتا ہو پھر جب باقی ہے آدھا مہینہ تو روزے رکھنا شروع کرے رمضان کی تعظیم کی نیت سے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے بھی قول رسول اللہ ﷺ کا جو مشابہ ہے ان کے قول کے اور وہ جو فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے یعنی نہ استقبال کرے کوئی رمضان کا آگے سے روزہ رکھ کر مگر یہ کہ اتفاق ہوا اس روزے کا کہ ہمیشہ رکھتا تھا کوئی تم میں کا اس سے بھی معلوم ہوا کہ روزہ مکروہ وہ ہی ہے جو استقبال کی نیت سے رکھا جائے۔

۵۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

باب: شعبان کی پندرہویں شب کے بیان میں

۷۳۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً فَخَرَجْتُ فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِیْعِ فَقَالَ اَکُنْتِ تَخَافِیْنَ اَنْ یَحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَیْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَ کْثَرَمِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ۔

۷۳۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ایک شب گم پایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر نکلی میں یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں سو وہ بقیع میں تھے۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے تو ڈرتی تھی کہ ظلم کرے اللہ اور رسولؐ اس کا تجھ پر۔ کہا میں نے یا رسول اللہؐ! میں نے جانا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ہیں کسی بیوی کے پاس۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ اترتا ہے پندرہویں شب میں شعبان کی دنیا کے آسمان کی طرف سو بخشتا ہے اپنے بندوں کو قبیلہ بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے عدد سے زیادہ۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے حجاج کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاریؒ سے ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہتے تھے یحییٰ بن کثیر کو سماع نہیں عروہ سے اور کہا محمد بخاریؒ نے حجاج کو بھی سماع نہیں ہے یحییٰ بن کثیر سے۔

۵۰۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

باب: محرم میں روزے رکھنے کے بیان میں

۷۴۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ۔

۷۴۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے سب روزوں سے افضل رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے مہینے کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے۔

۷۴۱: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَیُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهٗ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَسْاَلُ عَنْ هٰذَا اِلاَّ رَجُلاً سَمِعْتُهٗ یَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ

۷۴۱: روایت ہے نعمان بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں علیؓ سے کہا راوی نے پوچھا حضرت علیؓ سے ایک مرد نے اور کہا بعد رمضان کے کس مہینے کے روزوں کا حکم ہے؟ تو فرمایا حضرت علیؓ نے میں نے نہیں دیکھا کسی کو یہ پوچھتے ہوئے مگر ایک مرد کو کہ پوچھتا تھا رسول اللہؐ سے اور میں ان کے پاس بیٹھا تھا سو کہا اس نے یا رسول اللہؐ! کس مہینے کے روزے کا حکم کرتے ہیں

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِىْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهٗ شَهْرُ اللّٰهِ فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ وَ يَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ۔

مجھے آپؐ بعد رمضان کے؟ یعنی بعد رمضان کے کس مہینے کے روزے افضل ہیں؟ فرمایا آپؐ نے اگر تجھ کو بعد رمضان کے روزے رکھنا ہے تو روزہ رکھ محرم میں اسلئے کہ وہ مہینہ اللہ کا ہے اس میں ایک دن ہے کہ اللہ نے رحمت کی ایک قوم پر یعنی بنی اسرائیل پر کہ اسی مہینے میں نجات دی انہیں فرعون سے اور رجوع ہوگا دوسری قوم پر شاید یہ اشارہ ہو شہادتِ حسینؓ پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۵۰۲: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۴۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۷۴۲: روایت ہے عبداللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے ہر مہینے کی پہلی تین تاریخوں میں اور ایسا کم ہوتا تھا کہ جمعے کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے نہ ہوں۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے علماء سے جمعے کے دن روزہ رکھنا اور مکروہ ہے فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا کہ نہ اس کے ایک دن پیشتر اور نہ ایک دن بعد روزہ رکھے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے اور مرفوع نہیں کی۔

۵۰۳: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ كِرَاهِيَةِ صَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهٗ

باب: اس بیان میں کہ فقط جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۴۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ۔

۷۴۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے فقط جمعہ کے دن بلکہ ملا لے ایک دن پہلے یا ایک دن پیچھے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور جابرؓ اور جنادہ ازدی اور جویریہ اور انسؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں فقط جمعے کے دن روزہ رکھنے کو جب تک کہ ایک دن پہلا یا پچھلا اس کے ساتھ نہ ملائے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق۔

۵۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

باب: ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۴۴: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ

۷۴۴: روایت ہے عبداللہ بن بسر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی بہن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہ رکھو فقط ہفتے کے دن

السَّبْتِ اِلَّافِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْعُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ۔

مگر جوفرض ہوتم پر پھر اگر نہ پائے کوئی شخص کچھ کھانے کو مگر چھال انگور کی یا لکڑی کسی درخت کی تو اسی کو چبالے۔ یعنی ادنیٰ چیز بھی ہو تو کھالے اور روزہ نہ رکھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مراد کراہت سے یہ ہے کہ خاص مقرر کرلے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کو اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ یہود تعظیم کرتے ہیں ہفتے کے دن کی۔

۵۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

باب دوشنبے (پیر) اور پنج شنبے (جمعرات) کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۴۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

۷۴۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاص کر روزہ رکھتے تھے دوشنبے اور پنج شنبے کو۔ (یعنی پیر و جمعرات کو)۔

ف: اس باب میں حفصہ اور ابی قتادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن ہے اور اسی سند سے غریب ہے۔

۷۴۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَ مِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءِ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ۔

۷۴۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے میں روزے رکھتے ہفتے اور ایک شنبے اور دوشنبے کو اور دوسرے مہینہ میں سہ شنبہ اور چہارم شنبہ اور پنج شنبہ کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے اور مرفوع نہیں کی۔

۷۴۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَ اَنَا صَائِمٌ۔

۷۴۷: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ پیش ہوتے ہیں اعمال بندوں کے درگاہِ الٰہی میں دوشنبے اور پنجشنبے کے دن سو دوست رکھتا ہوں میں کہ جب میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہؓ کی حدیث اس باب میں حسن ہے غریب ہے۔

۵۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي صَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ

باب: چار شنبے اور پنج شنبے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۴۸: عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَوْسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّاثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَ كُلَّ اَرْبِعَاءَ وَ خَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرْتَ۔

۷۴۸: روایت ہے عبیداللہ مسلم قرشی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی ﷺ سے صوم دہر یعنی تمام سال روزے رکھنے کو سو فرمایا آپ ﷺ نے تیرے گھر کے لوگوں کا بھی حق ہے تجھ پر یعنی ہمیشہ روزے رکھنے سے بسبب ضعیف کے ان کا حق ادا نہ ہو سکے گا پھر فرمایا روزہ رکھ رمضان کا اور جو اس کے

نزدیک ہے یعنی سہ شوال یا شعبان اور روزہ رکھ ہر چہار شنبہ اور پنجشنبہ کو تو گویا تو نے روزہ رکھا تمام سال اور افطار بھی کیا یعنی ثواب پورے سال کے روزوں کا ملا اور افطار بھی ہوا۔

ف: اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہارون بن سلیمان سے انہوں نے مسلم بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔

۵۰۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ

باب: عرفے کے دن روزہ رکھنے کے ثواب کے بیان میں

۷۴۹: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ۔

۷۴۹: روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عرفے کے دن روزہ رکھے تو مجھے امید ہے اللہ سے کہ بخش دے گناہ اس کے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابی قتادہ کی حدیث حسن ہے اور مستحب کہا ہے علماء نے عرفے کا روزہ مگر جب عرفات میں ہو تو مستحب نہیں اور عرفہ نویں تاریخ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔

۵۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

باب: اس بیان میں کہ عرفے کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے جب عرفات میں ہو

۷۵۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِ اُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ۔

۷۵۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ نے روزہ نہیں رکھا عرفات میں کہ عرفے کا دن تھا اور بھیجا ان کے پاس ام فضل نے دودھ تو پی لیا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور ام فضل سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے حج کیا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ تو روزہ نہ رکھا آپؐ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابوبکرؓ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور عمرؓ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ مستحب کہتے ہیں روزہ نہ رکھنے کو عرفات میں تاکہ طاقت رہے دعا کی اور بعض علماء نے روزہ رکھا بھی ہے عرفات میں۔

۷۵۱: عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَصُمْهُ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فَلَمْ یَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ یَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهٗ وَلَا اٰمُرُ بِهٖ وَلَا اَنْهٰی عَنْهُ۔

۷۵۱: روایت ہے ابن نجیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پوچھا ابن عمرؓ نے عرفے کے دن روزہ رکھنے کو عرفات میں فرمایا انہوں نے حج کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا آپ ﷺ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابوبکرؓ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عمرؓ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور میں روزہ رکھتا ہوں اور حکم کرتا ہوں روزے کا نہ منع کرتا ہوں اس سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو نجیح کا نام یسار ہے اور سنا ہے انہوں نے ابن عمرؓ سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث ابن ابی نجیح سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ایک مرد سے وہ ابن عمرؓ سے۔

۵۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحِثِّ عَلٰى صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی رغبت دلانے کا

۷۵۲: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ۔

۷۵۲: روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھنا عاشورہ کے دن ایسا گمان رکھتا ہوں میں اللہ سے کہ کفارہ کر دے اگلے سال کے گناہوں کا۔

ف: اس باب میں علی اور محمد بن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسماء اور ابن عباسؓ اور ربیع بنت معوذ بن عفراء اور عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے اور مذکور ہے نبی ﷺ سے آپؐ نے رغبت دلائی روزے پر عاشورے کی کہا ابوعیسیٰ نے ہم نہیں جانتے کسی روایت میں کہ فرمایا ہو رسول اللہ ﷺ نے کہ روزہ عاشورہ کا کفارہ ہے ایک سال کے گناہوں کا مگر روایت میں ابی قتادہؓ کے اور اسی روایت کے قائل ہیں احمد اور اسحٰق۔

۵۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

باب: اِس بیان میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے

۷۵۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ۔

۷۵۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور آنحضرت ﷺ بھی روزہ رکھتے تھے پھر جب آئے مدینہ میں تو بھی روزہ رکھا اور حکم کیا لوگوں کو اس روزے کا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہی فرض رہے اور عاشورہ کی فرضیت جاتی رہی سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور قیس بن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اسی حدیث حضرت عائشہؓ پر عمل ہے علماء کا اور یہی حدیث صحیح ہے کہتے ہیں کہ روزہ عاشورے کا واجب نہیں جس جی چاہے رکھے اس لئے کہ فضیلت اس کی مذکور ہو چکی ہے۔

۵۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ هُوَ

باب: اس بیان کہ عاشورہ کب ہے؟

۷۵۴: عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ

۷۵۴: روایت ہے حکم بن اعرج سے کہا گئے ہم ابن جریج کے پاس اور وہ تکیہ لگائے تھے اپنی چادر سے زمزم کے پاس کہا میں نے خبر دو مجھ کو

اَخْبِرْنِیْ عَنْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَیُّ یَوْمٍ اَصُوْمُ فَقَالَ اِذَا رَاَیْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنْ یَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ یَصُوْمُهُ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

عاشورے کے دن کی کہ روزہ رکھوں میں اس دن سو فرمایا انہوں نے جب تو چاند دیکھے محرم کا تو تاریخیں گن تارہ پھر نویں تاریخ کی صبح سے روزہ رکھ کہا میں نے ایسے ہی روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا انہوں نے ہاں۔

۷۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ یَوْمِ الْعَاشِرِ۔

۷۵۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا حکم کیا رسول اللہؐ نے عاشورے کے دن دسویں تاریخ کے روزہ رکھنے کا یعنی عاشورہ دسویں تاریخ ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا عاشورے کے دن میں بعضوں نے کہا نویں تاریخ ہے اور بعضوں نے کہا دسویں اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے کہا روزہ رکھو نویں اور دسویں کو اور مخالفت کرو یہود کی اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

۵۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صِیَامِ الْعَشْرِ

باب: ذی الحجہ کے عشرۂ اوّل میں روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۵۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِی الْعَشْرِ قَطُّ۔

۷۵۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ رکھتے ہوئے پہلے دہے میں ذی الحجہ کے کبھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہؓ سے اور روایت کی ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے انہوں نے ابراہیم سے کہ نبی ﷺ کو کسی نے نہ دیکھا روزہ رکھتے ہوئے ذی الحجہ کے پہلے دہے میں اور روایت کی ابوالاحوص نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسود کا اور اختلاف کیا ہے منصور کی روایت میں اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور متصل الاسناد کہا یعنی ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابا بکر محمد بن ابان سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش منصور سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی روایت کو۔

۵۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعَمَلِ فِیْ اَیَّامِ الْعَشْرِ

باب: نیک عملوں کے بیان میں جو عشرۂ ذی الحجہ میں ہوں

۷۵۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ اَیَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ۔

۷۵۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دنوں میں نیک عمل اللہ کو ایسے پیارے نہیں جیسے ذی الحجہ کے عشرہ اوّل میں پیارے ہیں۔ سو عرض کیا یا رسول اللہ! اور جہاد بھی اللہ کی راہ میں یعنی اگر جہاد بھی ان دنوں کرے تو ایسا پیارا نہ ہوگا جیسے عشرہ ذی الحجہ کے عمل پیارے ہیں؟ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد بھی نہیں مگر ایسا جہاد کہ نکلے آدمی اپنی جان و مال سے اور کچھ لے کر نہ پھرے یعنی سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن غریب صحیح ہے۔

۷۵۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ اَنْ یَتَعَبَّدَ لَهٗ فِیْهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحَجَّةِ یَعْدِلُ صِیَامُ كُلِّ یَوْمٍ مِنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ وَ قِیَامُ كُلِّ لَیْلَةٍ مِنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

۷۵۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ کوئی دن دنوں میں سے پیارا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف کہ عبادت کی جائے اس کی اس میں عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ برابر ہوتا ہے روزہ ہر دن کا اس کے دنوں سے ساتھ ایک سال کے اور قیام ہر رات کا برابر قیام لیلۃ القدر کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو [illegible] ایت سے ابن مسعود واصل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں نہاس سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث سے تو نہ پہنچانا اس کو اس طرح مگر اسی سند سے اور کہا مروی ہے یہ قتادہؒ سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسیّب سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً کچھ اس میں کا مضمون۔

۵۱٤: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صِیَامِ سِتَّةِ اَیَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

باب: شوال کے چھ روزوں کے بیان میں

۷۵۹: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِیَامُ الدَّهْرِ۔

۷۵۹: روایت ہے ابوایوب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے روزے رکھے رمضان کے پھر بعد اس کے چھ روزے شوال کے تو یہ پورے سال کے ہیں یعنی باعتبار ثواب کے۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابوہریرہؓ اور ثوبان سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوایوب کی حسن ہے صحیح ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے ان چھ روزوں کو شوال کے اس حدیث کے سبب سے اور ابن مبارک نے کہا وہ حسن ہے جیسے ہر مہینے میں تین روزے اور ابن مبارک نے کہا کہ مروی ہے بعضی روایتوں میں کہ ان روزوں کو رمضان کے ساتھ ملا کر رکھے یعنی عید کے بعد پے در پے رکھ لے اور اختیار کیا ہے ابن مبارک نے کہ چھ روزے سے مہینے کے سرے پر ہوں اور یہ بھی مروی ہے ان سے کہ اگر اس مہینے میں متفرق رکھ لے تو بھی جائز ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث عبدالعزیز بن محمد نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اور سعد بن سعید سے انہوں نے عمر بن ثابت سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے نبیؐ سے اور روایت کی شعبہ نے ورقاء بن عمر سے انہوں نے سعد بن سعید سے یہی حدیث اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید میں گفتگو کی ہے ان کے قلت حافظہ کے سبب۔

۵۱۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ ثَلٰثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب: ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کے بیان میں

۷۶۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةً اَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰی وِتْرٍ وَصَوْمَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَاَنْ اُصَلِّیَ الضُّحٰی۔

۷۶۰: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے اقرار کیا مجھ سے رسول اللہؐ نے تین باتوں کا ایک یہ کہ نہ سوؤں میں بغیر وتر (پڑھے) دُوسرے روزہ رکھوں ہر مہینے میں تین دن' تیسرے یہ کہ نماز پڑھا کروں چاشت کی۔

۷۶۱: عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا اَبَاذَرٍّ اِذَا صُمْتَ

۷۶۱: روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے ابا ذر سے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب

مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

روزے رکھے تو مہینے میں تین دن تو روزہ رکھ تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ میں۔

ف: اس باب میں ابوقتادہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور قرہ بن ایاس مزنی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی عقرب اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور قتادہؓ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور بعضی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جس نے تین روزے رکھے ہر مہینے میں تو اس نے سال بھر روزے رکھے۔

۷۶۲: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ : ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ [الأنعام : ١٦٠] اَلْيَوْمُ بِعَشْرَةِ اَيَّامٍ۔

۷۶۲: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزے رکھے ہر مہینے میں تین دن تو یہی سال بھر کے روزے ہیں، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی مبارک کتاب میں مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ یعنی جو ایک نیکی کرے تو دس نیکیوں کا ثواب پائے تو ہر دن برابر ہے دس دن کے یعنی تین دن برابر ہوئے ایک مہینے کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابی شمر اور ابی التیاح سے ان دونوں نے عثمان سے اور کہا روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔

۷۶۳: عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ۔

۷۶۳: روایت ہے یزید رشک سے کہا سنا میں نے معاذہ سے کہا معاذہ نے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روزے رکھا کرتے تھے ہر مہینے میں؟ فرمایا انہوں نے ہاں! کہا میں نے کونسی تاریخوں میں؟ فرمایا انہوں نے کچھ پرواہ نہ رکھتے تھے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یزید رشک● وہ یزید ضبعی ہیں اور وہ یزید قاسم اور قسام ہیں اور رشک قسام کو کہتے ہیں بصری زبان میں۔

۵۱۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّوْمِ

باب: روزہ کی فضیلت کا بیان●

۷۶۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

۷۶۴: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک تمہارا ربّ فرماتا ہے کہ ہر نیکی دس گنا ہے یعنی ثواب میں سات سو درجوں تک اور روزہ میرے ہی واسطے ہیں اور میں خود اس کا بدلہ دوں

● یزید کا لقب رشک ہے ابوحاتم رازی نے کہا کہ وہ بڑے عنو اور صاحب رشک تھے اس لیے ان کا لقب یہی ہو گیا اور قسام اور رشک کے معنی ایک ہی ہیں یعنی تقسیم کرنے والا اور کہتے ہیں قیمت اراضی میں ان کو بڑا دخل تھا اس لیے انہیں قسام کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ رشک وہ ہے جس کی ڈاڑھی بہت بڑی ہو چنانچہ ریش مبارک ان کی بڑی تھی کہ ایک دفعہ ایک گھر میں گھس گیا اور تین دن تک رہا اور ان کو خبر نہ ہوئی۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ

● یہ مترجم نسخے میں موجود نہیں تھی بندہ نے عربی نسخے سے اس باب کا اضافہ کیا۔

وَالصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ وَاِنْ جَهِلَ عَلٰی اَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ ۔

گا اور روزہ سپر (ڈھال) ہے دوزخ سے یعنی دوزخ کی آگ سے بچنے کو اور خوشبو روزہ دار کے مُنہ کی مشک سے زیادہ اچھی ہے اللہ کے نزدیک اور اگر کوئی تم میں سے جہالت سے جھگڑا نکالے اور یہ روزے سے ہو تو کہہ دے (میں) روزے سے ہوں۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے اور نام ان کا بشیر زحم ہے بیٹے میں معبد کے اور خصاصیہ ان کی ماں ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۷۶۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْجَنَّةِ بَابٌ یُدْعَی الرَّیَّانُ یُدْعٰی لَهُ الصَّائِمُوْنَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِیْنَ دَخَلَهٗ وَمَنْ دَخَلَهٗ لَمْ یَظْمَأْ اَبَدًا ۔

۷۶۵: روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا نبیؐ نے جنت کا ایک دروازہ ہے اسکو ریان کہتے ہیں بلائے جائینگے اس میں سے روزہ دار سو جو روزہ دار ہوگا وہ اس سے داخل ہوگا جنت میں اور جو اس دروازہ کے اندر گیا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۷۶۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِیْنَ یُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِیْنَ یَلْقٰی رَبَّهٗ۔

۷۶۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جب افطار کرتا ہے دوسرے جب اپنے پروردگار سے ملے گا۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۱۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ الدَّهْرِ

باب: ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۶۷: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ لَمْ یَصُمْ وَلَمْ یُفْطِرْ ۔

۷۶۷: روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہا پوچھا کسی نے یا رسول اللہؐ! کیسا ہے اگر کوئی ہمیشہ روزہ رکھے تو فرمایا آپؐ نے نہ روزہ رکھا اس نے اور نہ افطار کیا یعنی روزہ کا ثواب نہ پایا اور افطار کا مزہ نہ اُٹھایا۔ راوی کو شک ہے کہ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ فرمایا یا لَمْ یَصُمْ وَلَمْ یُفْطِرْ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن الشخیر اور عمران بن حصین اور ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہؓ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے اہل علم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کو اور کہا صوم دہر وہی ہے کہ یوم فطر اور یوم اضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے اور اگر ان دنوں میں افطار کرے اور روزہ نہ رکھے تو مکروہ نہیں اور اس کو صوم دہر نہ کہیں گے ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس سے اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحٰق بھی ایسا ہی کچھ کہتے ہیں سوا ان پانچ دنوں کے جو مذکور ہوئے افطار کرنا واجب نہیں کہ ان میں رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے کو منع فرمایا ہے۔

۵۱۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ سَرْدِ الصَّوْمِ

باب: پے در پے روزہ رکھنے کے بیان میں

۷۶۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَ یُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۷۶۸: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے عائشہؓ سے رسول اللہؐ کے روزے کو سو فرمایا انہوں نے آپؐ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے خوب روزے رکھے رسول اللہؐ نے پھر روزہ موقوف کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے بہت دنوں سے روزے نہ رکھے رسول اللہؐ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلاً اِلاَّ رَمَضَانَ۔

نے اور کبھی آپؐ نے کسی پورے مہینے کے روزے نہ رکھے مگر رمضان کے۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٧٦٩: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ يُفْطِرَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا فَكُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ نَائِمًا۔

٧٦٩: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ پوچھا ان سے کسی نے روزے کو رسول اللہؐ کے تو کہا انہوں نے روزے رکھتے تھے حضرتؐ مہینے میں ایسے کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپؐ کبھی روزہ نہ رکھیں گے اس مہینے میں اور تو جب چاہتا ان کو کہ دیکھے رات کو نماز پڑھتے تو دیکھ لیتا نماز پڑھتے اور جب چاہتا کہ دیکھے انکو سوتے ہوئے تو دیکھ لیتا سوتے ہوئے یعنی ہر مہینے میں روزہ بھی رکھتے' افطار بھی کرتے ہر رات میں نماز بھی پڑھتے آرام بھی کرتے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٧٧٠: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ اَخِيْ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى۔

٧٧٠: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے ہیں کہ روزہ رکھتے تھے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن اور کبھی منہ نہ موڑتے جب دشمن سے مقابل ہوتے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعباس شاعر اعمی ہیں اور نام ان کا سائب بن فروغ ہے اور کہا بعض علماء نے کہ افضل روزہ یہی ہے کہ ایک دن روزہ رہے اور ایک دن افطار کرے اور کہتے ہیں یہ سب روزوں سے مشکل بھی ہے۔

٥١٩: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: اس بیان میں کہ عید فطر اور عید اضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے

٧٧١: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَ يَوْمِ الْفِطْرِ۔

٧٧١: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے ایک عید الاضحیٰ اور دوسرے عید فطر کے دن۔

ف۔ اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ اور علیؓ اور ابوہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید خدریؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک علماء کے کہا ابوعیسیٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ بیٹے ہیں عمارہ بن ابی الحسن مازنی مدینی کے اور وہ ثقہ ہیں ان سے روایت کی سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے۔

٧٧٢: عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ

٧٧٢: روایت ہے ابی عبید سے جو مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے کہا حاضر ہوا میں عمر بن خطاب کے پاس عید الاضحیٰ کے دن تو شروع کی نماز خطبے سے پہلے پھر فرمانے لگے یعنی بعد نماز کے سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے اس دو دن کے روزوں کو روزِ فطر کو

صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيْدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ۔

اس لئے منع کرتے تھے کہ وہ تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور عید ہے مسلمانوں کی اور عیدالاضحیٰ میں اس لئے کہ اس دن تم کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعبید جو مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن عوف کے ان کا نام سعد ہے اور ان کو مولیٰ عبدالرحمٰن بن ازہر بھی کہتے ہیں اور عبدالرحمٰن بن ازہر وہ عبدالرحمٰن بن عوف کے چچا کے بیٹے ہیں۔

۵۲۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب: اِس بیان میں کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

۷۷۳: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَ يَوْمُ النَّحْرِ وَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ۔

۷۷۳: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن یعنی شہر ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخ عید ہے ہم اہل اسلام کی اور دن ہیں کھانے پینے کے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور سعدؓ اور ابوہریرہؓ اور جابرؓ اور نبیشہ اور بشیر بن سحیم اور عبداللہ بن حذافہ اور انسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی اور کعب بن مالکؓ اور عائشہؓ اور عمرو بن عاصؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں ایام تشریق کے روزوں کو اور ایک قوم نے صحابہ سے اور سوا اس کے رخصت دی ہے ممتع کے لئے کہ جب قربانی نہ پائے اور ذی الحجہ کے عشرۂ اول میں بھی روزے نہ رکھے ہوں روزے رکھ لے ایام تشریق میں اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہا ابوعیسیٰ نے اس روایت میں جو موسیٰ مذکور ہیں ان کو اہل عراق موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں اور کہا یعنی مؤلفؒ نے سنا میں نے قتیبہ سے کہتے تھے سنا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے کہ موسیٰ بن علی نے کہا میں کبھی معاف نہ کروں گا اس کو جو تصغیر سے کہے میرے باپ کے نام کو یعنی موسیٰ بن علی بضم عین وبفتح لام کہے۔

۵۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

باب: اِس بیان میں کہ روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے

۷۷۴: عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔

۷۷۴: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کھل گیا پچھنے لگانے والے کا اور جس نے پچھنے لگوائے۔

ف: اس باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زیدؓ سے اور عائشہؓ اور معقل بن یسار کہ جن کو معقل بن سنان بھی کہتے ہیں اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی موسیٰ اور بلالؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے رافع بن خدیج کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مذکور ہے کہ احمد بن حنبل نے کہا زیادہ صحیح اس باب میں رافع بن خدیج کی حدیث ہے اور مذکور ہے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ صحیح اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس کی حدیث ہے اس لئے کہ یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہیں دونوں حدیثیں ابی قلابہ سے ایک حدیث ثوبان کی اور دوسری شداد بن اوس کی اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے پچھنے لگانے روزہ دار کو یہاں تک کہ بعض

صحابیوں نے ایام صیام میں رات کو پچھنے لگائے ہیں انہی میں ہیں ابوموسیٰ اشعری اور ابن عمرؓ اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے اسحٰق بن منصور سے کہتے تھے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے جس نے پچھنے لگائے روزے میں اس پر قضا واجب ہے کہا اسحٰق بن منصور نے ایسا ہی کہا احمد حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا ابوعیسیٰ نے خبر دی مجھ کو حسن بن محمد زعفرانی نے کہا شافعی نے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے پچھنے لگائے روزے میں اور مروی ہے نبی ﷺ سے یہ بھی کہ آپؐ نے فرمایا افطر الحاجم والمحجوم یعنی روزہ کھول ڈالا پچھنے لگانے والے نے اور جس نے لگوائے انتہیٰ۔ سو میں نہیں جانتا ان دونوں حدیثوں میں سے کون ثابت ہے اگر پرہیز کرے آدمی پچھنے لگانے سے روزے میں تو بہت بہتر ہے میرے نزدیک اور اگر کسی نے پچھنے لگائے تو اس کا روزہ بھی نہیں جاتا کہا ابوعیسیٰ نے یہی تھا قول شافعی کا بغداد میں مگر مصر میں رجوع کیا انہوں نے پچھنوں کے جواز کی طرف کہا اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور سند لائے اس کو کہ نبی ﷺ نے پچھنے لگائے حجۃ الوداع میں روزے میں اور حالت احرام میں۔

۵۲۲ : بَابُ مَاجَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب: روزے میں پچھنے لگانے کی اجازت میں

۷۷۵ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ۔

۷۷۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پچھنے لگائے نبیؐ نے اور وہ روزے سے تھے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اسی سند سے۔

۷۷۶ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

۷۷۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پچھنے لگائے نبی ﷺ نے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور وہ احرام باندھے ہوئے روزے سے تھے۔

ف: اس باب میں ابی سعیدؓ اور جابرؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علمائے صحابہ وغیرہم اس حدیث کی طرف کہ پچھنے لگانے میں روزہ دار کے کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری' مالک بن انس اور شافعی کا۔

۵۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْوِصَالِ فِی الصِّیَامِ

باب: کراہت وصالِ صوم کے بیان میں

۷۷۷ ۔ ۷۷۸ :عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنَّ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِیْ۔

۷۷۷۔۷۷۸: روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے روزہ پر روزہ اس طرح نہ رکھو کہ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ عرض کیا انہوں نے آپ ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہیں اے رسول اللہ کے۔ فرمایا آپ ﷺ نے میں تمہاری مانند نہیں میرے ربّ تو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور ابوہریرۃؓ اور عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ اور ابی سعیدؓ اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کہ مکروہ ہے وصال روزے میں اور مروی ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ وہ وصال کرتے تھے اور بیچ میں افطار نہیں کرتے تھے۔

۵۲٤: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْجُنُبِ

باب: اِس بیان میں کہ جنب کو صبح

يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ

ہو جائے اور وہ روزہ سے ہو

۷۷۹: عَنْ عَائِشَةَ وَ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَ هُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ۔

۷۷۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ اور امّ سلمہؓ سے جو بیبیاں ہیں رسول اللہؐ کی کہ رسول اللہؐ کو صبح ہو جایا کرتی تھی اور آپؐ کو حاجت غسل کی ہوتی تھی اپنی بیبیوں سے صحبت کرنے سے پھر نہاتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہؓ اور ام سلمہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے لوگ تابعین سے کہتے ہیں اگر حالت جنابت میں صبح ہو جائے تو روزہ قضا کرے اور پہلا قول صحیح ہے۔

۵۲۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي اِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ

باب: روزہ دار کو دعوت قبول کرنے کے بیان میں

۷۸۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِي الدُّعَاءَ۔

۷۸۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی کھانے کے لئے تو قبول کرے پھر اگر روزہ سے ہو تو دعا کرے۔ حضرت ﷺ نے فَلْيُصَلِّ کہا معنی اس کے دعا کرے۔

۷۸۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ۔

۷۸۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جب دعوت ہو کسی کی اور وہ روزے سے ہو تو بول دے کہ میں روزے سے ہوں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے دونوں حدیثیں اس باب میں جو ابی ہریرہؓ سے مروی ہیں حسن ہیں صحیح ہیں۔

۵۲۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

باب: اِس بیان میں کہ عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر کے رکھنا مکروہ ہے

۷۸۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهِ۔

۷۸۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے کوئی عورت کہ خاوند اس کا حاضر ہو یعنی گھر میں ہو کسی دن میں سوائے رمضان کے مگر خاوند کی اجازت سے یعنی سوائے رمضان کے اور روزوں میں اجازت شوہر کی ضروری ہے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی الزناد سے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن ابی عثمان سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے۔

۵۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي تَاخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

باب: اس بیان میں کہ قضاء رمضان میں تاخیر درست ہے

۷۸۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاكُنْتُ اَقْضِيْ مَا

۷۸۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے میں ہمیشہ قضا کیا

يَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلاَّ فِيْ شَعْبَانَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

کرتی تھی روزے رمضان کے جو مجھ پر ہوتے تھے شعبان میں یہاں تک کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے یعنی حضرت ﷺ کی خدمت سے قضاء رمضان کی مہلت نہ ملتی مگر شعبان میں کہ حضرتؐ بھی اس میں بہت روزے رکھتے تو عائشہؓ بھی اپنی قضاء رمضان ادا کر لیتیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی حدیث کی مانند۔

۵۲۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ

باب: روزے دار کے ثواب کے بیان میں جب لوگ اس کے سامنے کھائیں

۷۸۴: عَنْ لَيْلٰى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ اِذَا اَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيْرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ۔

۷۸۴: روایت ہے ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی مولاۃ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو روزے سے ہو اور اسکے پاس افطار کی چیزیں یعنی کھانا وغیرہ کھایا جائے تو مغفرت مانگتے ہیں اس کے لئے فرشتے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو ام عمارہ ہیں نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔

۷۸۵: عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَفْرُغُوْا وَرُبَّمَا قَالَ حَتّٰى يَشْبَعُوْا۔

۷۸۵: روایت ہے ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب انصاریہ کے کہ نبیؐ ان کے گھر میں داخل ہوئے اور وہ کھانا لائیں آپؐ کے آگے سو فرمایا آپؐ نے کھاؤ عرض کیا انہوں نے کہ میں روزے سے ہوں۔ فرمایا رسول اللہؐ نے صائم کیلئے مغفرت مانگتے ہیں فرشتے جب لوگ کھائیں اسکے پاس یہاں تک کہ فراغت ہوں اور کبھی کہا راوی نے یہاں تک کہ سیر ہو جائیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن زید سے انہوں نے اپنی مولاۃ سے جن کو لیلیٰ کہتے تھے وہ روایت کرتی ہیں ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب کی انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند مگر ذکر نہ کیا اس میں لفظ حَتّٰى يَفْرُغُوْا اَوْ يَشْبَعُوْا کہا ابوعیسیٰ نے ام عمارہ دادی ہیں حبیب بن زید انصاری کی۔

۵۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي قَضَآءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُوْنَ الصَّلٰوةِ

باب: اس بیان میں کہ حائض کو روزے کی قضا چاہیے نہ نماز کی

۷۸۶ ۔ ۷۸۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔

۷۸۶ ۔ ۷۸۷: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے ہم حائضہ ہوتی تھیں رسول اللہؐ کے وقت میں پھر پاک ہوتی تھیں تو حضرت ﷺ حکم کرتے تھے ہم کو روزے کی قضا کا، حکم نہ کرتے نماز کی قضاء کا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے معاویہ سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا نہیں پاتے ہم اس میں ان کا اختلاف کہ حائضہ قضا کرے روزے کی نہ نماز کی کہا ابوعیسیٰ نے اور عبیدہ بیٹے معتب ضبی کوفے کے ہیں اور کنیت ان کی ابوعبدالکریم ہے۔

۵۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

باب: اِس بیان میں کہ صائم کو مبالغہ استنشاق مکروہ ہے

۷۸۸: عَنْ عَاصِمَ بْنَ لَقِیطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ وَ بَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا۔

۷۸۸: روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! خبر دو مجھ کو وضو کی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا وضو کرو یعنی فرائض وسنن اچھی طرح ادا کرو اور خلال کرو انگلیوں میں ہاتھ پیروں کے اور مبالغہ کرو ناک میں پانی دینے سے مگر جب تو روزے سے ہو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے ناک میں دوا ڈالنے کو روزے دار کو اور کہا ہے کہ اس سے روزہ کھل جاتا ہے اور یہ حدیث اس قول کی تقویت کرتی ہے۔

۵۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا یَصُوْمُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

باب: اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم میں اُترے تو بے پوچھے ان کے روزہ نہ رکھے

۷۸۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَزَلَ عَلٰی قَوْمٍ فَلَا یَصُوْمَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ۔

۷۸۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہمان ہو کسی قوم کے ہاں تو ہرگز روزہ نہ رکھے نفل کا بے (بغیر) اُن کی اجازت کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو کسی ثقہ کی روایت سے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اور روایت کی ہے موسیٰ بن داؤد نے ابی بکر مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اس کی مانند اور یہ بھی روایت ضعیف ہے کہ ابوبکر مدینی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ابوبکر مدینی وہ جو روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہؓ سے ان کا نام فضل بن مبشر ہے وہ ان سے زیادہ ثقہ اور ان سے پہلے ہیں۔

۵۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِعْتِکَافِ

باب: اعتکاف کے بیان میں

۷۹۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ۔

۷۹۰: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں یہاں تک کہ قبض کر لیا ان کو اللہ تعالیٰ نے۔

ف: اس باب میں ابی بن کعبؓ ابی لیلیٰ ابی سعیدؓ انسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی اور عائشہؓ کی حسن صحیح ہے۔

۷۹۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَاَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّىَ الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ۔

۷۹۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے تھے اعتکاف کا نماز پڑھ کر صبح کی داخل ہو جاتے اپنے اعتکاف گاہ میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی مالک نے اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے مرسلاً اور روایت کی اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے آدمی اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر داخل ہوا اعتکاف گاہ میں اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا اور بعضوں نے کہا کہ قبل غروب آفتاب کے داخل ہو اور آفتاب ڈوبے اس کو حالت اعتکاف میں ان دن کی شب کا کہ جس دن نیت اعتکاف کی کی ہے مثلاً جمعہ کے دن سے اعتکاف منظور ہے تو جمعرات کو بعد عصر کے معتکف میں داخل ہو جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انسؒ کا۔

۵۳۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب: شبِ قدر کے بیان میں

۷۹۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

۷۹۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے عشرۂ اخیر میں اور فرماتے ڈھونڈو شبِ قدر کو رمضان کے عشرۂ اخیر میں۔

ف: اس باب میں عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابی سعید اور عبداللہ بن انیس اور ابی بکرہ اور ابن عباسؓ اور بلالؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہنا ان کا یُجَاوِرُ یعنی اعتکاف کرتے تھے اور اکثر روایتوں میں یہی آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرے میں ڈھونڈو ہر رات طاق میں اور مروی ہے ان سے کہ فرمایا آپؐ نے شب قدر کے باب میں کہ وہ اکیس رات اور تیئیسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور آخر شب میں رمضان کے ہے کہا شافعی نے اللہ بہتر جاننے والا ہے مگر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ نبی ﷺ سے جو جیسا پوچھتا تھا آپؐ ویسا ہی اسے جواب دیتے تھے جس نے کہا ہم اس رات میں ڈھونڈتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا اچھا اس رات میں ڈھونڈو اور جس نے کہا اس رات میں تو آپؐ نے فرمایا اسی رات میں ڈھونڈو کہا امام شافعی نے اور قوی سب سے میرے نزدیک روایت اکیسویں شب کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ مروی ہے ابی بن کعب سے کہ قسم کھاتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور کہتے تھے کہ بتا دی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے نشانی اس کی سو گن رکھا ہم نے اور یاد رکھا اس کو اور مروی ہے ابی قلابہ سے کہا لیلۃ القدر بدلتی رہتی ہے اخیرہ ہے میں رمضان کے خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے روایت کی عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے وہ ہی قول ابو قلابہ کا ہے۔

۷۹۳: عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنّٰى عَلِمْتَ اَبَا لْمُنْذِرِ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ بَلٰى اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا

۷۹۳: روایت ہے زر سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی بن کعب سے کیونکر جانا تم نے ابوالمنذر کو شب قدستائیسویں شب ہے؟ تو کہا انہوں نے بے شک خبر دی ہم کو نبیؐ نے کہ وہ شب ایسی ہے کہ اس کی صبح کو جب آفتاب نکلتا ہے تو اس میں شعاع اور چمک نہیں ہوتی سو ہم نے

شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَ حَفِظْنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَلٰكِنْ كَرِهَ اَنْ يُّخْبِرَ كُمْ فَتَتَّكِلُوْا۔

گنا اور یاد رکھا یعنی ہم نے ستائیسوں شب کی صبح کو آفتاب ویسا ہی دیکھا تو جان لیا کہ شب قدر اسی شب میں ہے اور قسم ہے اللہ کی ابن مسعودؓ جانتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسوں شب ہے مگر خوب نہ جانا انہوں نے تم کو بتلانا کہ تم تکیہ کرلو گے یعنی اسی شب فقط جاگو گے اور راتوں میں عبادت کم کرو گے **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۴: عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ذَكَرْتُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرَةَ فَقَالَ مَا اَنَا بِمُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْهَا فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْسَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْاٰخِرِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرَةَ يُصَلِّيْ فِي الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلٰوتِهٖ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اِجْتَهَدَ۔

۷۹۴: روایت ہے ابن عیینہ بن عبدالرحمٰن سے کہا ذکر کیا مجھ سے میرے باپ نے کہ بیان آیا شب قدر کا ابی بکرہ کے پاس تو کہا انہوں نے میں کچھ اس کی تلاش میں نہیں جب سے سنی ہے ایک چیز میں نے رسول اللہؐ سے مگر اخیر عشرے میں یعنی رمضان کے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ کو فرماتے تھے ڈھونڈو اسے جب نو راتیں باقی رہ جائیں یعنی اکیسویں شب میں یا جب سات راتیں باقی رہ جائیں یعنی تئیسویں شب میں یا جب پانچ باقی رہ جائیں یعنی پچیسویں شب میں یا جب تین رہ جائیں یعنی ستائیسویں یا اخیر رات یعنی انتیسویں کہا راوی نے اور ابوبکرہ نماز پڑھتے تھے بیس دن میں رمضان کے جیسے تمام سال پڑھتے تھے یعنی کچھ بڑھاتے نہ تھے پھر جب آخر دہا (عشرہ) آجاتا تو خوب کوشش کرتے عبادت میں۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۴: بَابُ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

۷۹۵: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْقِظُ اَهْلَهٗ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

۷۹۵: روایت ہے علیؓ سے کہ نبیؐ جگاتے تھے اپنے گھر والوں کو اخیر دہے (عشرے) میں رمضان کے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهَا۔

۷۹۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہؐ جیسی کوشش کرتے تھے عبادت میں عشرۂ اخیر میں یعنی رمضان کے ایسی کہ نہ کوشش کرتے تھے اور دنوں اسکے سوا۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن صحیح ہے۔

۵۳۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ

باب: جاڑے کے روزے کے بیان میں

۷۹۷: عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ۔

۷۹۷: روایت ہے عامر بن مسعودؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے مفت کی لوٹ جو ٹھنڈی ٹھنڈی ہاتھ آئے جاڑے کا روزہ ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی ﷺ کو اور وہ والد ہیں ابراہیم بن قرشی کے جن سے روایت کی شعبہ اور ثوری نے۔

۵۳۶: بَابُ مَاجَآءَ ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيقُوْنَهٗ﴾

باب: ان لوگوں کے روزے کے بیان میں جو طاقت رکھتے ہیں روزے کی

۷۹۸: سَلْمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ كَانَ مَنْ اَرَادَمِنَّا اَنْ يُفْطِرَ وَ يَفْتَدِىَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِىْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

۷۹۸: روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت: وَ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ یعنی جس کو طاقت نہ ہو روزے کی تو وہ کھانا کھلائے ایک مسکین کو پس جو ارادہ کرتا ہم میں سے افطار کا فدیہ دے دیتا یعنی ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیتا ہر روزے کے عوض میں یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت اتری اور یہ منسوخ ہوگئی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور صحیح ہے اور یزید بیٹے ہیں ابو عبید کے اور مولیٰ ہیں سلمہ بن اکوع کے۔

۵۳۷: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ مَنْ اَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ سَفَرًا

باب: اس کے بیان میں جو رمضان میں کھانا کھا کر سفر کو نکلے

۷۹۹: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِىْ رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهٗ رَاحِلَتُهٗ وَ لَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَكَلَ فَقُلْتُ لَهٗ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ۔

۷۹۹: روایت ہے محمد بن کعب سے کہ کہا انہوں نے آیا میں انس بن مالکؓ کے پاس اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور سواری ان کی کسی گئی تھی اور پہن چکے تھے کپڑے سفر کے سو منگایا انہوں نے کھانا اور کھایا تو کہا میں نے کیا یہ سنت ہے یعنی نکلنے کے بعد افطار کرنا کہا انسؓ نے ہاں سنت ہے پھر سوار ہوگئے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سعید بن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہا روایت کی مجھ سے زید بن اسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالکؓ کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر پوتے ہیں ابی کثیر مدینی کے اور ثقہ ہیں اور بھائی ہیں اسماعیل بن جعفر کے اور عبداللہ بن جعفر پوتے ہیں ابن نجیح کے جو والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحییٰ بن معین ان کو ضعیف کہتے ہیں اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور کہا ہے کہ مسافر کو جائز ہے افطار کرنا قبل اس کے کہ روانہ ہو گھر سے مگر نماز کا قصر جائز نہیں جب تک گاؤں یا شہر کی دیواروں سے باہر نہ نکلے اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا۔

۵۳۸: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ تُحْفَةِ الصَّائِمِ

باب: روزے دار کے تحفہ کے بیان میں

۸۰۰ ۔ ۸۰۱: عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ۔

۸۰۰۔۸۰۱: روایت ہے امام حسن بن علیؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو تحفہ دے تو تیل دے یا خوشبو یعنی عود وغیرہ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعد بن ظریف کی روایت سے اور سعد ضعیف ہیں اور ان کو عمیر بن ماموں بھی کہتے ہیں۔

٥٣٩: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْفِطْرِ وَ الْاَضْحٰى مَتٰى يَكُوْنُ

باب: اس بیان میں کہ عید فطر اور اضحیٰ کب ہوں؟

۸۰۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ۔

۸۰۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اسی دن ہے جس دن روزے رمضان کے قائم کریں سب لوگ اور عید الاضحیٰ اس دن ہے کہ جس دن سب لوگ قربانی وغیرہ کریں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے کہ محمد بن المنکدر کو سماع ہے حضرت عائشہؓ سے یا نہیں تو کہا انہوں نے سماع ہے اس لئے کہ وہ کہتے ہیں اپنی روایت میں سنا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

٥٤٠: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ

باب: ایام اعتکاف گزر جانے کے بیان میں

۸۰۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ عَامًا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔

۸۰۳: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے اخیر عشرے میں رمضان کے سوا ایک سال اتفاق اعتکاف کا نہ ہوا سو دوسرے سال میں بیس دن کا اعتکاف کیا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے انسؓ کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ کوئی اعتکاف توڑ دے قبل پورا کرنے کے جس کی نیت اس نے کی تھی سو کہا ہے بعضوں نے واجب ہے اس پر قضا جتنے دن باقی ہے اس کی نیت سے اور حجت لائے ہیں اس حدیث کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے اعتکاف سے رمضان میں تو پھر اعتکاف کیا عشرہ شوال میں اور یہی قول ہے مالک کا اور بعضوں نے کہا اگر اعتکاف نذر نہ ہو یا اپنے اوپر واجب کر لیا ہو ایسا بھی نہ ہو اور فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نکل آیا تو اس پر کچھ قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے چاہے تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا شافعی کہتے ہیں جو عمل کرنا تجھ پر واجب نہیں کہ بجالائے اور تو نے اس کو شروع کیا اور پھر پورا نہ کیا تو واجب نہیں تجھ پر قضا اسکی مگر حج اور عمرہ اور اس باب میں حضرت ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

٥٤١: بَابُ الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهٖ اَمْ لَا

باب: اس بیان میں کہ معتکف اپنی حاجتِ ضروری کو نکلے یا نہیں؟

۸۰۴: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهٗ فَاُرَجِّلُهٗ وَ كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ۔

۸۰۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے (تو مسجد میں بیٹھے ہوئے) جھکا دیتے میری طرف اپنا سر مبارک تو میں کنگھی کر دیتی اور گھر میں نہ آتے مگر حاجت انسانی یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے مالک بن انس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ دونوں روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی روایت کی لیث بن سعد نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے ان دونوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب اعتکاف کرے آدمی تو نہ نکلے اعتکاف کی جگہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہے اس پر کہ نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانے کو مگر اختلاف ہے علماء کا عیادت مریض اور جمعہ اور جنازہ کے لئے نکلنے میں تو بعض علماء نے کہا صحابہ وغیرہم سے کہ عیادت کرے مریض کی اور جنازہ کے ساتھ جائے اور جمعے میں حاضر ہوا گر اعتکاف کی نیت کے وقت ان باتوں کی شرط کر لی ہو اور یہی قول سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے کہا کہ اس سے کچھ جائز نہیں معتکف کو اور کہا ہے جب اعتکاف کرے ایسے شہر میں جہاں جمعہ ہوتا ہے تو جامع مسجد میں جہاں جمعہ ہوتا ہے وہیں اعتکاف کرے اس لئے کہ مکروہ ہے اس کو جمعہ کے لئے جانا اور جمعہ کا ترک بھی نہ کرنا چاہئے اس لئے ایسی جگہ اعتکاف کرے کہ ضرورت نکلنے کے سوا حاجت بشری کی نہ ہو اس لئے کہ ان علماء کے نزدیک سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور کہا احمد نے عیادت مریض کی نہ کرے اور جنازہ کے ساتھ نہ جائے حضرت عائشہؓ کی حدیث کی رو سے جو ابھی گزری اور کہا اسحٰق نے اگر شرط کر لی ہو یعنی نیت کے وقت تو جائز ہے عیادت مریض اور جنازے کے ساتھ جانا بھی۔

۵۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قِیَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کی نمازِ شب کے بیان میں

۸۰۵ ـ ۸۰۶: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِیَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَافِی السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِی الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُاللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِیَ ثَلٰثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلّٰى بِنَا فِی الثَّالِثَةِ وَدَعٰى اَهْلَهٗ وَ نِسَاءَهٗ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهٗ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ۔

۸۰۵ـ۸۰۶: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ روزہ رکھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو نماز شب نہ پڑھی ہمارے ساتھ یعنی سوائے عشاء کے یہاں تک کہ باقی رہیں سات تاریخیں مہینے میں یعنی تیسویں شب کو لے کر کھڑے ہوئے ہم کو یعنی نمازِ تراویح پر یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر نہ پڑھی جب چھ راتیں باقی رہیں یعنی چوبیسویں شب کو پھر کھڑے ہوئے ہم کو لے کر نماز میں پچیسویں شب کو یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اور عرض کیا ہم نے یا رسول اللہؐ! آرزو ہے کہ آپؐ اور نفل پڑھتے ہمارے ساتھ باقی رات میں سو فرمایا آپ ﷺ نے جو نماز پڑھ چکا امام کے ساتھ یہاں تک کہ امام فارغ ہو تو لکھا جاتا ہے اس کے لئے ساری رات نماز پڑھنے کا ثواب پھر نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ باقی رہیں تین راتیں مہینے سے پھر نماز پڑھی ستائیسویں کو ہمارے ساتھ اور بلایا اپنے گھر والوں اور عورتوں کو اور کھڑے رہے ہم کو لے کر نماز میں یہاں تک کہ خوف ہوا ہم کو فلاح فوت ہونے کا اور کہا راوی نے پوچھا میں نے ابوذرؓ سے فلاح کیا ہے؟ انہوں نے کہا سحر کا کھانا یعنی خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا قیام رمضان میں سو بعضوں نے کہا چالیس رکعتیں پڑھے وتر سمیت

اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور اسی پر عمل ہے مدینے والوں کا اور اکثر اہل علم اس پر ہیں جو مروی ہے علی اور عمر و غیرہما صحابہؓ سے کہ بیس رکعتیں پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی پایا ہم نے اپنے شہر مکے میں کہ پڑھتے ہیں بیس رکعت اور کہا احمد نے مروی ہے اس میں کئی قسم کی روایتیں اور کچھ حکم نہ کیا اس میں اور کہا اسحٰق نے ہم اختیار کرتے ہیں اکتالیس رکعتیں جیسا مروی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے پڑھنا جماعت سے رمضان کے مہینے میں اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو اکیلا پڑھے۔

۵۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

۸۰۷: عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْئًا۔

باب: اِس کے بیان میں جو کسی کا روزہ کھلوائے

۸۰۷: روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جو کھلائے کسی کا روزہ ہوگا اس کو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اس کے گھٹے ثواب اس روزہ رکھنے والے کا کچھ یعنی دونوں کو ثواب ملے گا۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۴۴: بَابُ التَّرْغِیْبِ فِیْ قِیَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا جَآءَ فِیْهِ مِنَ الْفَضْلِ

۸۰۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ بِعَزِیْمَةٍ وَ یَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

باب: بیان میں رغبت دلانے کے رمضان کی نماز شب پر اور اس کے ثواب میں

۸۰۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان میں رات کو نماز پڑھنے کی بغیر اس کے کہ حکم کریں اس کا فرض واجب ٹھہرا کر اور فرماتے تھے جو رات کو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کی درستی کو اور ثواب ملنے کے لئے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔ پھر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور طریقہ ایسا تھا یعنی جو چاہتا تھا جتنی دیر تک پڑھ لیتا پھر ایسا ہی رہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے بھی وہ روایت کرتے ہیں عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْحَجِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں حج کی حدیثوں میں مروی ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

۵۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُرْمَةِ مَكَّةَ

۸۰۹: حَدَّثَنَا عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَ هُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلاً قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَ وَعَاهُ قَلْبِیْ وَ اَبْصَرَتْهُ عَيْنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَ لَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِیءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا اَوْ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكَ وَ اِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَ قَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَالْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِیْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُوْ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ۔

باب: مکّے کے حرم ہونے کے بیان میں

۸۰۹: روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہ کہا انہوں نے عمرو بن سعید کو جب وہ بھیجتا تھا لشکر مکّے کو یعنی عبداللہ بن زبیرؓ کے قتال کو اجازت دے مجھ کو اے امیر کہ بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ کھڑے فرمائی رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی صبح کو کہ سنا میرے کانوں نے اور یاد رکھا اس کو میرے دل نے اور دیکھا ان کو میری آنکھوں نے جب فرمائی حضرت ﷺ نے وہ حدیث پہلے حمد کی آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی اور تعریف کی اس کی پھر فرمایا کہ مکے کو حرمت کی جگہ اللہ تعالیٰ نے ٹھہرایا ہے آدمیوں نے نہیں سو جائز نہیں کسی آدمی کو کہ ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ مکے میں خون بہائے یعنی قتل ناحق کرے یا وہاں کا درخت کاٹے اور اگر خون کرنے کو کوئی درست جانے اس دلیل سے کہ رسول اللہ ﷺ بھی تو لڑے ہیں مکّے میں تو اس سے کہو بے شک اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا لڑائی کا اور تجھ کو حکم نہیں دیا اور مجھ کو دن کی فقط ایک گھڑی بھر اجازت ہوئی پھر اس کی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی اور چاہیے کہ حاضر لوگ غائبوں کو یہ حکم سنا دیں سو پوچھا ابی شریح سے لوگوں نے کہ کیا جواب دیا تم کو عمرو بن سعید نے کہا جواب دیا کہ میں تم سے بہتر جانتا ہوں اس حدیث کو اے ابا شریح! حرم مکہ نافرمان کو پناہ نہیں دیتا یعنی باغی کو اور نہ اس کو جو خون کر کے بھاگا ہو یا چوری[1] کر کے۔

حاشیہ اگلے صفحہ پر

ف : کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے لفظ نجریعنی بجائے بخربہ ❶ کے اور معنی اس کے ذلت کے ہیں اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی شریح کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے اور خربہ کے معنی جنایت یعنی قصور ہے علماء کہتے ہیں کہ جس نے قصور کیا یعنی چوری کی یا شراب پیا یا خون بہایا پھر آیا حرم میں تو اس کو حد ماریں گے مترجم کہتا ہے عمرو بن سعید یزید کی طرف سے مدینہ منورہ میں حاکم تھا ۱۶۱ ؁ ہجری میں یزید نے اس کو لکھا کہ عبداللہ بن زبیرؓ جو صحابہ رسول ﷺ تھے ان پر لشکر بھیجے اس لئے کہ انہوں نے اس کی بیعت سے کنارہ کر کے مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی تھی اور عمرو بن سعید نے جوان کو خونی اور چور قرار دیا تھا یہ اس کی زیادتی ہے ایسے پاک نزاد لوگوں سے ایسی جنایات کہاں ہوتے ہیں بلکہ استحقاق خلافت میں وہ یزید سے بہتر تھے اور بیعت خلافت ان کی یزید سے پیشتر ہو چکی تھی آخر ظلماً اس کو شہید کیا۔

٥٤٦: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةَ

باب: ثواب میں حج وعمرہ کے

۸۱۰ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ وَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ ـ

۸۱۰ : روایت ہے عبداللہ نے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے بجا لاؤ حج اور عمرہ اس لئے کہ وہ دونوں مٹاتے ہیں فقر اور گناہوں کو جیسے مٹاتی ہے بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو اور حج مقبول کا بدلہ کچھ نہیں سوا جنت کے۔

ف : اس باب میں روایت ہے عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن حبشی اور ام سلمہؓ اور جابرؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے۔

۸۱۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَ لَمْ يَفْسُقْ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ـ

۸۱۱ : روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے حج کیا اور نہ شہوت کی باتیں کیں عورتوں سے اور نہ فسق کیا تو بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ سب یعنی گزرے ہوئے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور ابو عاصم کوفی وہ اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

٥٤٧: بَابُ مَاجَآءَ مِنَ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَرْكِ الْحَجِّ

باب: ترکِ حج کی مذمت میں

۸۱۲ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَلَكَ زَادًا اَوْرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا وَ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ : ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ

۸۱۲ : روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مالک ہو توشہ اور سواری کا کہ پہنچا دے اس کو بیت اللہ تک اور پھر حج نہ کیا تو کچھ فرق نہیں اس پر کہ مرے یہودی ہو یا نصرانی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی کتاب میں کہ اللہ جل جلالہ کے واسطے ان لوگوں پر حج فرض ہے

......= ❶ یہ ظالم نے جھوٹ کہا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر تہمت باندھی۔ ❶ بالزاء المنقوطہ والتحتیہ ۱۲

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ [ال عمران : ۹۷] بیت اللہ کا جو طاقت رکھتے ہوں سامانِ راہ کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہیں یعنی ان کا حال اور ثقاہت معلوم نہیں اور حارث ضعیف ہیں حدیث میں۔

۵۴۸: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِيْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَ الرَّاحِلَةِ

باب: اس بیان میں کہ جب زاد اور راحلہ ہو تو حج فرض ہے

مترجم: فقہاء کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہیں: اسلام' آزاد ہونا' عقل' بلوغ' صحت' قدرت' زاد و راحلہ' امن راہ' عورت کیلئے محرم ہونا اور فرائض اسکے احرام اور وقوف مزدلفہ اور طواف الزیارۃ ہے جس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور واجبات اس کے وقوف مزدلفہ اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار اور طواف الوداع ہے کہ جس کو طواف الصدور بھی کہتے ہیں اور یہ آفاقی کیلئے ہے یعنی جو مکی نہ ہو اور حلق یا بال کتروانے اور جس چیز کے ترک سے جانور ذبح کرنا واجب ہو اور سوا اسکے سب سنتیں ہیں۔

۸۱۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔

۸۱۳: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا توشے اور سواری کے مقدور ہونے سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ آدمی جب مالک ہو زاد و راحلے کا تو فرض ہے اس پر حج اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی مکی ہیں اور بعضوں نے ان میں گفتگو کی ہے یعنی ضعیف کہا ہے ان کے حافظے کی طرف سے۔

۵۴۹: بَابُ مَاجَآءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

باب: اس بیان میں کہ کتنے حج فرض ہیں؟

۸۱۴: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ [آل عمران: ۹۷] قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُوْءْكُمْ﴾ [المائده : ۱۰۱]

۸۱۴: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ جب اتری یہ آیت: وللہ...... یعنی آدمیوں میں جس کو راہ کی طاقت ہو اس پر حج فرض ہے تو پوچھا لوگوں[1] نے کیا ہر سال میں حج کرنا چاہیے یا رسول اللہ! تو حضرت ﷺ چپ ہو رہے پھر کہا کیا ہر سال میں یا رسول اللہؐ! تو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ...... یعنی اے ایمان والو! نہ پوچھو بہت سی چیزوں کو کہ اگر ظاہر ہوں تم پر تو بری لگیں تم کو یعنی شاق گزریں تم پر۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں۔

۵۵۰: بَابُ مَاجَآءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ

باب: اس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ نے کتنے حج کیے

۸۱۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ وَ حَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ

۸۱۵: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبی ﷺ نے تین حج کیے دو قبل از ہجرت اور ایک بعد ہجرت کے کہ اس کے ساتھ عمرہ بھی تھا اور ساتھ لائے تریسٹھ اونٹ قربانی کے اور باقی اونٹ اس میں کے حضرت علیؓ یمن

[1] پوچھنے والے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ صحابی تھے۔

فَسَاقَ ثَلٰثَةً وَ سِتِّيْنَ بَدَنَةً وَ جَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيْهَا جَمَلٌ لِأَبِيْ جَهْلٍ فِيْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا ۔

سے لائے یعنی سب پورے سو ہو گئے اس میں ابوجہل کا بھی اونٹ تھا کہ اس کے ناک میں حلقہ تھا چاندی کا سو ذبح کیا ان کو پھر حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور سب کو پکایا پھر آپ ﷺ نے اس کا شوربا پی لیا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے سفیان کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر زید بن حباب کی روایت سے اور دیکھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو روایت کی انہوں نے یہ حدیث اپنی کتاب میں عبداللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کو تو انہوں نے نہ پہچانا اسکو ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہوں جعفر سے وہ اپنے باپ سے وہ جابرؓ سے وہ نبیؐ سے اور دیکھا میں نے انکو کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نہ جانتے تھے اور کہا مروی ہے یہ حدیث ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحاق سے وہ مجاہد سے مرسلاً۔

۸۱۵ (ل) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ وَاعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةٌ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ وَ عُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهٖ وَ عُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ اِذَا قَسَمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ ۔

۸۱۵ (ل): روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالکؓ سے کتنے حج کیے نبی ﷺ نے یعنی بعد فرض ہونے کے تو کہا انہوں نے ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذیقعد میں اور ایک صلح حدیبیہ کے سال میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب تقسیم کی غنیمت حنین کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حبان بن ہلال کی کنیت ابوحبیب بصری ہے اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں ثقہ کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے۔

۵۵۱: بَابُ مَاجَاءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

باب: اس بیان میں کہ کتنے عمرے کیے نبی ﷺ نے

۸۱۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَ عُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَ الرَّابِعَةَ الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهٖ۔

۸۱۶: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ[1] دوسرا آئندہ سال اسی عمرہ کی قضاء ذیقعد میں اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ۔

ف: اس باب میں انسؓ اور عبداللہ بن عمرؓو اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسی نے حدیث ابن عباسؓ کی غریب ہے اور ابن عیینہ نے روایت کی یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کئے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا روایت کی ہم سے یہ حدیث سعید بن عبدالرحمٰن نے جو مخزومی ہیں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے بھی ذکر کی یہ حدیث پہلی حدیث کی مانند۔

---

[1] عمرہ حدیبیہ کی حقیقت یہ ہے کہ چھٹے سال آنحضرت ﷺ چودہ سو آدمی کے ساتھ بقصد عمرہ حدیبیہ تک آئے تھے کفار مکہ مانع ہوئے اور بعد صلح مراجعت ہوئی اتفاق عمرہ نہ ہوا مگر بوجہ ثواب ملنے کے اس کو بھی عمرہ کہتے ہیں پھر سال آئندہ دوسرا عمرہ قضاء ہوا۔۱۲

۵۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ اَحْرَمَ النَّبِیُّ ﷺ

باب: اِس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ نے کہاں سے احرام باندھا؟

۸۱۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَی الْبَیْدَاءَ اَحْرَمَ۔

۸۱۷: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا نبیؐ نے حج کو آگاہ کر دیا لوگوں کو سو جمع ہو گئے پھر جب پہنچے حضرتؐ بیداء میں (ایک مقام ہے مکے مدینے کے بیچ میں) احرام باندھا حضرتؐ نے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے جابرؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۸۱۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَیْدَاءُ الَّتِیْ تَكْذِبُوْنَ فِیْهَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ۔

۸۱۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ یہ بیداء ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے ہو نبیؐ پر قسم ہے اللہ کی لبیک نہیں پکاری رسول اللہؐ نے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے۔ **ف:** کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۳: بَابُ مَاجَآءَ مَتٰی اَحْرَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب: اِس بیان میں کہ نبی ﷺ نے کب احرام باندھا

۸۱۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

۸۱۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے لبیک پکاری نماز کے بعد۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو عبدالسلام بن حرب کے سوا اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ احرام باندھے آدمی یعنی لبیک پکارے نماز کے بعد۔

۵۵٤: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِفْرَادِ الْحَجِّ

باب: افراد حج کے بیان میں

۸۲۰: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ۔

۸۲۰: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں یعنی فقط حج کا احرام باندھا۔

ف: مترجم کہتا ہے کہ حاجی تین قسم کے ہیں ایک مفرد کہ نرے حج کا احرام باندھے دوسرا قارن کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تیسرا متمتع کہ اول عمرے کا احرام باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجالائے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہو تو احرام باندھے رہے نہیں تو احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے جب حج کے دن آئیں تو احرام حرم سے باندھے اور حج کرے اس باب میں جابرؓ اور ابن عمر سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے افراد کیا حج میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمان نے بھی افراد کیا روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن نافع صائغ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے یہی حدیث کہا ابوعیسیٰ نے کہا ثوری نے اگر افراد کرے حج میں تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو بھی بہتر ہے اور تمتع کرے تو بھی بہتر ہے اور شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور کہا ہے کہ سب سے بہتر ہمارے نزدیک افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔

۵۵۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ

باب: ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ بجالانے کے بیان میں

۸۲۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ۔

۸۲۱: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ﷺ نے لبیک پکاری حج اور عمرے دونوں کے ساتھ۔

ف: اس باب میں عمر اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علماء اس کی طرف اور اختیار کیا ہے اہل کوفہ وغیرہم نے یعنی قران افضل ہے اور یہ صورت جو حدیث میں مذکور ہوئی قران کی ہے۔

۵۵٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّمَتُّعِ

باب: تمتع کے بیان میں

۸۲۲: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَاللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ۔

۸۲۲: روایت ہے محمد بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ضحاک بن قیس کو کہ وہ دونوں ذکر کرتے تھے عمرہ ملانے کا حج کے ساتھ کہ جس کو تمتع کہتے ہیں سو کہا ضحاک بن قیس نے یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کا حکم نہ جانے سو سعد نے کہا برا کہا تم نے اے بھتیجے میرے ضحاک نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا تمتع سے تو سعد نے کہا البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۲۳: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ اِنَّ اَبَاكَ قَدْ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَبِيْ نَهٰى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ءَاَمْرُ اَبِيْ يُتَّبَعُ اَمْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۲۳: روایت ہے ابن شہاب سے کہ سالم بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے کہ سنا سالم نے ایک شامی کو کہ پوچھتا تھا عبداللہ بن عمرؓ سے عمرہ حج میں ملانے کو یعنی تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمرؓ نے وہ جائز ہے پھر کہا شامی نے تمہارے باپ تو منع کرتے تھے تمتع کو۔ سو فرمایا عبداللہ بن عمرؓ نے بھلا دیکھ تو سہی اگر میرے باپ منع کریں اور رسول اللہؐ وہی کام کریں تو میرے باپ کی تابعداری کی جائے گی یا رسول اللہؐ کے کام کی۔ تو کہا شامی نے بلکہ تابعداری کی جائے گی رسول اللہؐ کے کام کی۔ تو کہا عبداللہؓ نے البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہؐ نے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۸۲۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ اَوَّلُ مَنْ نَهٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ۔

۸۲۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے اور پہلے جس نے منع کیا تمتع سے معاویہؓ ہیں۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عثمانؓ اور جابرؓ اور سعدؓ اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہؓ وغیرہم سے تمتع کو ساتھ عمرے کے اور تمتع یہی ہے کہ آدمی حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھ کر حرم میں داخل ہو پھر بعد عمرے کے احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے پھر حج کرے اور اس شخص کو متمتع کہتے ہیں اور اس کو ذبح کرنا قربانی کا جو میسر ہو واجب ہے اور جو قربانی نہ پائے تو تین روزے رکھ لے حج میں تو روزے رکھ لے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں اور آخر اس کا عرفے کا دن ہو پھر اگر نہ رکھے عشرے میں تو بعض علماء صحابہ کے نزدیک ایام تشریق میں رکھ لے انہی بعض میں ہے ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعضوں نے روزہ نہ رکھے ایام تشریق میں اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا کہا ابو عیسیٰ نے اور اہلحدیث اختیار کرتے ہیں تمتع کو یعنی عمرہ حج میں ملانے کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

٥٥٧: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّلْبِيَةِ

باب: لبیک کے بیان میں

٨٢٥ ـ ٨٢٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔

٨٢٥ ـ ٨٢٦: روایت ہے ابن عمرؓ نے کہا تھا لبیک پکارنا نبی کا اس طرح یعنی لبیک سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں: حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں البتہ سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت میں بھی کوئی شریک نہیں تیرا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ نے اس باب میں ابن مسعودؓ اور حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا شافعی نے اگر کچھ اللہ کی تعظیم کے کلمات زیادہ کرے لبیک میں تو انشاء اللہ کچھ مضائقہ نہیں اور بہتر میرے نزدیک تو یہی ہے کہ اختصار کرے رسول اللہ ﷺ کی لبیک پر یعنی جو اوپر مذکور ہوا مراد یہ ہے کہ اس سے کچھ بڑھائے نہیں کہا شافعی نے اور یہ جو ہم نے کہا کہ اللہ کی تعظیم کے کلمات بڑھانا کچھ مضائقہ نہیں تو یہ اس دلیل سے کہ مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ یاد کر چکے تھے رسول اللہ ﷺ کی لبیک کو اور پھر بڑھایا اس میں اپنی طرف سے لبیک و الرغبی الیك و العمل جیسا اوپر مذکور ہوا۔

٥٥٨: بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَ النَّحْرِ

باب: لبیک اور قربانی کی فضیلت میں

٨٢٧: عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔

٨٢٧: روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ سے کونسا حج افضل ہے؟ تو فرمایا جس میں لبیک پکارنا بہت ہو اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا۔

٨٢٨: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيْ اِلَّالَبّٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْمَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا

٨٢٨: روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ لبیک پکارے مگر پکارتے ہیں اس کے داہنے ہاتھ پتھر اور درخت اور کنکریاں یہاں تک کہ تمام ہو جاتی ہے زمین اس طرف کی طرف اور اس طرف یعنی مغرب سے مشرق تک جہاں تک زمین ہے

وَھٰھُنَا۔ وہاں تک سب لبیک پکارتے ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن زعفرانی اور عبدالرحمٰن بن اسود ابوعمرو بصری نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسماعیل بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابوبکرؓ کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ابی فدیک کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر کو سماع نہیں عبدالرحمٰن بن یربوع سے اور روایت کی ہے محمد بن منکدر نے سعید بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے اور حدیثیں سوا اس حدیث کے اور روایت کی ابونعیم طحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث ابن ابی فدیک سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بکر صدیقؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اور خطا کی اس میں ضرار نے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے جس نے کہا اس حدیث میں کہ روایت ہے محمد بن منکدر سے انہوں نے روایت کی ابن عبدالرحمٰن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے تو خطا کی اس نے اور ترمذی فرماتے ہیں سنا میں نے محمد سے جب ذکر کی میں نے حدیث ضرار بن صرد کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی فدیک سے تو کہا محمد نے وہ خطا ہے پس کہا میں نے اوروں نے بھی روایت کی ابن ابی فدیک سے ضرار کی روایت کی مانند سو کہا محمد نے کچھ نہیں ہے اور وہ روایت کی ہے اور لوگوں نے ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید بن عبدالرحمٰن کا اور دیکھا میں نے محمد کو ضعیف کہتے تھے ضرار بن صرد کو اور عج کہتے ہیں زور سے تلبیہ یعنی لبیک پکارنے کو اور ثج کہتے ہیں اونٹ ذبح کرنے کو۔

۵۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِیَةِ

باب: بلند آواز سے لبیک پکارنے کے بیان میں

۸۲۹: عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِیْ اَنْ یَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِیَةِ۔

۸۲۹: روایت ہے خلاف بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے آئے میرے پاس جبرئیل اور حکم کیا مجھ کو کہ حکم کروں میں اپنے صحابیوں کو کہ بلند کریں اپنی آوازیں لبیک پکارنے کے ساتھ۔ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث خلاد کی جو روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے حسن ہے صحیح ہے اور بعضوں نے روایت کی یہ حدیث خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے وہ نبی ﷺ سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح وہی ہے کہ خلاد بن سائب روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خلاد بیٹے سائب کے اور وہ بیٹے خلاد کے اور وہ بیٹے سوید انصاری کے ہیں اس باب میں زید بن خالد اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۶۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: احرام کے وقت نہانے کے بیان میں

۸۳۰: عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ

۸۳۰: روایت ہے خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ دیکھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ کپڑے اتارے

وَاغْتَسَلَ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے احرام باندھنے کو یعنی سیئے ہوئے اور نہائے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے نہانا احرام باندھنے کے وقت اور یہی قول ہے شافعی کا۔

٥٦١: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَوَاقِیْتِ الْاِحْرَامِ لِاَهْلِ الْاٰفَاقِ

باب: آفاقی کے احرام کے مقاموں کے بیان میں

٨٣١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ اَیْنَ نُهِلُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مَنْ قَرْنٍ قَالَ وَ اَهْلُ الْیَمْنِ مِنْ یَلَمْلَمَ۔

٨٣١: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ پوچھا ایک مرد نے کہاں سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام باندھیں مدینے والے ذی الحلیفہ سے کہ چھ کوس ہے مدینہ سے اور دس منزل ہے مکہ سے اور شام والے جحفہ سے کہ ذی الحلیفہ کے برابر مکے مدینے کے بیچ میں شام کی جانب میں اور نجد کے لوگ قرن سے کہ قریب طائف کے ہے اور اس کو قرن منازل بھی کہتے ہیں اور وہ ایک پہاڑ ہے گول چکنا اور یمن کے لوگ احرام باندھیں یلملم سے کہ ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

٨٣٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِیْقَ۔

٨٣٢: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ نے مقرر فرمایا پورب (مشرق) کے لوگوں کے لئے عقیق کو۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

٥٦٢: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَالَا یَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهٗ

باب: اِس کے بیان میں جو محرم کو پہننا درست نہیں

٨٣٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّیَابِ فِی الْحَرَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَلْبَسَ الْقَمِیْصَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَ لَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ اَحَدٌ لَیْسَتْ لَهٗ نَعْلَانِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَیْئًا مِنَ الثِّیَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَیْنِ۔

٨٣٣: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے یا رسول اللہ! کونسے کپڑوں کے پہننے کا حکم کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حالت احرام میں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو احرام باندھے تو کرتا اور پائجامہ اور باران کوٹ نہ پہن اور عمامہ نہ باندھ اور موزے نہ پہن مگر جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو پہنے موزے اور کاٹ دیں کعبین کے نیچے تک اور جس کپڑے میں زعفران یا ورس ہو یعنی ان میں رنگا ہو وہ بھی نہ پہنے اور مُنہ نہ ڈھانپے یعنی گھونگٹ نہ لٹکائے عورت جو احرام باندھے اور دستانے ہاتھوں میں نہ پہنے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

٥٦٣: بَابُ مَاجَآءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ

باب: محرم کے پائجامہ اور موزے پہننے کے بیان میں جب تہ بند اور جوتے نہ ہوں

۸۳۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْمُحْرِمُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ۔

۸۳۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب کہ محرم تہ بند نہ پائے تو پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی مانند اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ محرم کو جب تہ بند نہ ملے تو پائجامہ پہن لے اور جب جوتی نہ ملے تو موزہ اور یہی قول ہے احمد اور بعضوں کا عمل ابن عمر کی روایت پر ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر نہ پائے جوتے تو پہن لے موزہ اور کاٹ ڈالے ٹخنوں سے نیچے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

٥٦٤: بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ اَوْ جُبَّةٌ

باب: اس کے بیان میں جو کرتہ یا جبّہ پہنے ہوئے احرام باندھے

۸۳۵ ـ ۸۳۶: عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْرَابِيًّا قَدْ اَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَنْزِعَهَا۔

۸۳۵ ـ ۸۳۶: روایت ہے عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں یعلیٰ بن امیہ سے کہا دیکھا رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو احرام باندھے ہوئے اور اس کے بدن پر جبہ تھا تو فرمایا اتار ڈال اس کو۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؒ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے ہم معنی حدیث کہا ابوعیسیٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے اور ایسی ہی روایت کی قتادہؒ اور حجاج بن ارطاۃ نے اور کتنے لوگوں نے عطاء سے انہوں نے یعلیٰ بن امیہ سے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی عمرو بن دینار نے اور ابن جریج نے عطاء سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے اپنے باپ یعلیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

٥٦٥: بَابُ مَا جَآءَ مَايَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَّابِ

باب: ان جانوروں کے بیان میں جن کا مارنا محرم کو درست ہے

۸۳۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ الْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

۸۳۷: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ فاسق مارے جاتے ہیں احرام میں: ایک چوہا' دوسرا بچھو' تیسرا کوا' چوتھا چیل' پانچویں کٹکھنا (کاٹنے والا) کتا۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۳۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِیَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْفَارَةَ وَ الْعَقْرَبَ وَالْحِدَاَةَ وَ الْغُرَابَ۔

۸۳۸: روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو درست ہے (مارنا) ہر درندے کاٹنے والے کو مارنا اور کٹکھنے (کاٹنے والے) کتے کو اور چوہے اور بچھو اور چیل اور کوے کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کہتے ہیں کہ محرم کو درست ہے کاٹنے والے درندے کو اور کتے کو مارے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور کہا شافعی نے جو درندہ کہ حملہ کرتا ہے آدمیوں یا جانوروں پر تو محرم کو اس کا مارنا جائز ہے۔

۵۶۶: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کے پچھنے لگانے کے بیان میں

۸۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۸۳۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام میں۔

ف: اس باب میں انسؓ اور عبداللہ بن بحینہ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے تھوڑے علماء نے پچھنے لگانے کی محرم کو اور کہتے ہیں کہ بال نہ مونڈے اور مالک نے کہا ہے کہ پچھنے نہ لگائے مگر ضرورت کے وقت اور کہا سفیان ثوری اور شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں پچھنے لگانے میں مگر بال نہ اکھاڑے۔

۵۶۷: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ

باب: اس بیان میں کہ احرام میں نکاح کرنا مکروہ ہے

۸۴۰: عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرَادَا بْنُ مَعْمَرٍ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهٗ فَبَعَثَنِیْ اِلٰی اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَ هُوَ اَمِيْرُ الْمَوْسِمِ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ يُرِيْدُ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهٗ فَاَحَبَّ اَنْ يُشْهِدَكَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا اَرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِيًّا جَافِيًا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ اَوْكَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ مِثْلَهٗ يَرْفَعُهٗ۔

۸۴۰: روایت ہے نبیہ ابن وہب سے کہا ارادہ کیا ابن معمر نے کہ نکاح کریں اپنے بیٹے کا سو بھیجا مجھ کو ابان بن عثمان کے پاس کہ امیر یعنی سردار تھے حاجیوں کے سو گیا میں ان کے پاس اور کہا میں نے ان سے کہ بھائی تمہارے نکاح کیا (کرنا) چاہتے ہیں اپنے بیٹے کا اور چاہتے ہیں کہ گواہ کریں تم کو اس بات پر تو فرمایا انہوں نے میں اس کو ایک گنوار بے عقل جانتا ہوں اس لئے کہ البتہ محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے یعنی وکالۃ یا دلالۃ یا ایسا ہی کچھ کہا۔ پھر حدیث بیان کی عثمانؓ سے اسی کے مثل اور مرفوع کیا اس کو۔

ف: اس باب میں ابی رافع اور میمونہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمانؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا انہیں میں ہیں عمر بن خطابؓ اور علیؓ بن ابی طالب اور ابن عمرؓ اور یہی قول ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق جائز نہیں کہتے نکاح کرنا محرم کو اور کہتے ہیں اگر کرے تو نکاح اس کا باطل ہے۔

۸۴۱: عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا

۸۴۱: روایت ہے ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی میمونہ سے اور وہ بے احرام کے تھے اور صحبت کی اور وہ بے

وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلُ فِيْمَا بَيْنَهُمَا۔ احرام کے تھے اور میں پیغام لانے والا تھا ان دونوں کے بیچ میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو ان سے مرفوعاً سوائے حماد بن زید کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مطر وراق سے وہ ربیعہ سے اور روایت کی مالک بن انس نے ربیعہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا اور روایت کیا اس کو مالک نے مرسلاً اور سلیمان بن بلالؒ نے بھی ربیعہ سے مرسلاً کہا ابوعیسیٰ نے مروی ہے یزید بن عاصم سے کہ کہا میمونہ نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کو احرام نہ تھا اور روایت کی بعضوں نے یزید بن عاصم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا کہا ابوعیسیٰ نے یزید بن عاصم میمونہ کے بھانجے ہیں۔

٥٦٨: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: محرم کو نکاح جائز ہونے کے بیان میں

۸۴۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۸۴۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ۔

۸۴۳ ۔ ۸۴۴: عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۸۴۳۔۸۴۴: روایت کی ایوب نے عکرمہ سے فرمایا ابن عباسؓ نے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے داؤد بن عبدالرحمٰن عطار نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے سنا میں نے ابا الشعثاء سے روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور وہ محرم تھے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالشعثاء کا نام جابر بن زید ہے اور اختلاف ہے میمونہ کے نکاح میں اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ان سے مکے کے راہ میں سو بعضوں نے کہا نکاح کیا ان سے قبل احرام کے اور مشہور ہوا نکاح ان کا بعد احرام کے اور پھر صحبت کی ان سے اور احرام کھول چکے تھے سرف میں کہ ایک مقام ہے مکے سے دس میل اور وفات پائی میمونہؓ نے سرف میں جہاں صحبت ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مدفن بھی ان کا وہیں ہے۔

۸۴۵: عَنْ مَيْمُوْنَةَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا۔

۸۴۵: روایت ہے میمونہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا جب احرام نہ تھا اور صحبت بھی کی جب محرم نہ تھے اور کہا راوی نے وفات پائی میمونہ نے سرف میں اور دفن کیا ہم نے ان کو اسی لان (رہائش) میں کہ جہاں صحبت کی تھی ان سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یزید بن عاصم سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے جب وہ احرام میں نہ تھے۔

٥٦٩: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الصَّيْدِ

باب: محرم کو شکار کا گوشت کھانے

لِلْمُحْرِمِ — کے بیان میں

۸۴۶: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَالَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَدْ لَكُمْ۔

۸۴۶: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنگل کے شکار کا گوشت تم کو حلال ہے حالت احرام میں جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے حکم سے شکار نہ کیا گیا ہو یعنی اگر تم خود شکار کرو یا تمہارے حکم سے ہو تو اس کا کھانا حلال نہیں۔

ف: اس باب میں ابی قتادۃؓ اور طلحہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی مفسر ہے اور ہم نہیں جانتے کہ مطلب کو سماع ہو جابرؓ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں شکار کے گوشت کھانے میں اگر خود شکار نہ کیا ہو یا اس کے کھانے کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو کہا شافعی نے اس باب میں یہ حدیث سب سے بہتر ہے اور موافق قیاس کے اور اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

۸۴۷: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ فَشَدَّهٗ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ ﷺ وَ اَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ۔

۸۴۷: روایت ہے ابی قتادۃؓ سے کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہیں راہ میں مکے کے پھر پیچھے رہ گئے اپنے کچھ یاروں کے ساتھ اور وہ یار احرام باندھے ہوئے تھے اور ان کو احرام نہ تھا سو دیکھا قتادۃؓ نے ایک وحشی گدھا سو چڑھے اپنے گھوڑے پر اور سوال کیا اپنے لوگوں سے کہ کوڑا دیں سو انکار کیا ان لوگوں نے پھر نیزہ مانگا ان سے تو بھی انکار کیا انہوں نے تو آپ ہی لے لیا انہوں نے یعنی کوڑا اور نیزہ پھر دوڑے اس گدھے پر اور اس کو مارا اور کھایا اس میں سے بعض صحابیوں نے یعنی محرموں نے اور بعض نے انکار کیا پھر ملے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایک کھانا تھا کہ اللہ نے تم کو کھلا دیا یعنی وہ تم کو حلال تھا اگرچہ تم احرام میں ہو۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابی قتادۃؓ سے حمار وحشی کے باب میں ابی النضر کی حدیث کی مانند مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **هل معكم من لحمه شيء** یعنی تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اس کا یعنی اگر ہوتا تو حضرت بھی کھاتے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب: اس بیان میں کہ شکار کا گوشت محرم کو کھانا درست نہیں

۸۴۸ ـ ۸۴۹: عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهٖ بِالْاَبْوَاءِ اَوْبِوَدَّانَ فَاَهْدٰى لَهٗ حِمَارًا وَحْشِيًّا

۸۴۸ ـ ۸۴۹: روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ سے کہ ابن عباسؓ نے خبر دی ان کو کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی ان کو کہ رسول اللہ ﷺ صعب کو لے گئے اپنے ساتھ ابواء میں یا ودان کہ وہ دونوں مقام مکے کے بیچ میں ہیں۔ سو ہدیہ لائے صعب ایک حمار (گدھا) وحشی حضرت ﷺ کے پاس

فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔

سو حضرت ﷺ نے اس کو پھیر دیا پھر جب دیکھا ملال ان کے چہرے میں تو کہا یہ ہم نے اس لئے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں یعنی مجبوری ہے۔

ف:.. کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایک قوم کا مذہب علماء صحابہ وغیرہم سے اسی حدیث پر ہے کہ مکروہ ہے شکار کا گوشت کھانا محرم کو اور کہا شافعی نے ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس گدھے کا پھیر دینا اس لئے تھا کہ گمان ہوا حضرت ﷺ کو کہ صعب نے انہی کے لئے شکار کیا ہے اور چھوڑ دینا آپ ﷺ کا تنزیہی ہے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اس میں یہ اَهْدٰى لَهٗ حِمَارًا وَحْشِيًا یعنی ہدیہ لائے آپ ﷺ کے سامنے وحشی گدھے کا گوشت اور یہ روایت غیر محفوظ ہے اس باب میں علی اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے۔

۵۷۱: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

باب: اِس بیان میں کہ دریا کا شکار محرم کو حلال ہے

۸۵۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رَجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهٗ بِاَسْيَاطِنَا وَ عِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُوْهُ فَاِنَّهٗ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔

۸۵۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کو یا عمرے کو تو ہمارے سامنے آ گئی ایک ٹکڑی مکڑی یعنی ملخ کی سو ہم مارنے لگے اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے اور فرمایا نبی ﷺ نے کھاؤ اسے یہ تو دریا کا شکار ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابی المہزم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء سے محرم کو مکڑی کھانے کا اور اس کے شکار کرنے کی اور بعضوں نے کہا اس پر صدقہ واجب ہے اگر شکار کرے یا کھائے مکڑی کو۔

۵۷۲: بَابُ مَا جَآءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيْبُهَا الْمُحْرِمُ

باب: گوہ یعنی گھوڑ پھوڑ کے بیان میں محرم کے لئے

۸۵۱: عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ۔

۸۵۱: روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ سے کہا ضبع یعنی گوہ شکار میں داخل ہے؟ کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا کھاؤں میں اس کو؟ یعنی جب احرام نہ ہو تو کہا انہوں نے ہاں! پھر پوچھا میں نے کیا فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ نے؟ جابرؓ نے کہا ہاں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا علی نے اور کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث تو کہا اس میں روایت ہے جابرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کہ محرم اگر کھائے یا شکار کرے گوہ تو اس پر جزاء ہے۔

۵۷۳: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِغْتِسَالِ لِدَخُوْلِ مَکَّۃَ

باب: مکّے میں جانے کے لئے غسل کرنے کے بیان میں

۸۵۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِدُخُوْلِ مَکَّۃَ بِفَخٍّ ۔

۸۵۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا غسل کیا نبی ﷺ نے مکّے میں جانے کے لئے فخ میں کہ ایک موضع ہے قریب مکے کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر نہایا کرتے تھے مکے میں جانے کے لئے اور یہی قول ہے شافعی کا کہ مستحب ہے غسل کرنا مکے کے جانے کے لئے اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل نے اور علی بن مدینی وغیرہ نے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مرفوع مگر انہی کی روایت سے۔

۵۷٤: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دُخُوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ مِنْ اَعْلَاھَا وَ خُرُوْجِہٖ مِنْ اَسْفَلِھَا

باب: اِس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ بلندی کی طرف سے مکے میں آئے اور پستی کی طرف سے باہر گئے

۸۵۳: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَکَّۃَ دَخَلَھَا مِنْ اَعْلَا ھَا وَ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِھَا ۔

۸۵۳: روایت ہے عائشہؓ سے کہ جب پہنچے نبیؐ مکّے کو تو اندر گئے مکے کے اونچی جانب سے اور باہر نکلے نیچے کی جانب سے۔ ف: اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن صحیح ہے۔

۵۷۵: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دُخُوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ نَھَارًا

باب: اِس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ مکّے میں دن کو گئے

۸۵۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ نَھَارًا۔

۸۵۴: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن کو مکّے میں داخل ہوئے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۷٦: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ رَفْعِ الْیَدِ عِنْدَ رُوْیَۃِ الْبَیْتِ

باب: اِس بیان میں کہ بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اُٹھانا مکروہ ہے

۸۵۵: عَنِ الْمُھَاجِرِ الْمَکِّیِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ اَیَرْفَعُ الرَّجُلُ یَدَیْہِ اِذَا رَاَی الْبَیْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَکُنَّا نَفْعَلُہٗ ۔

۸۵۵: روایت ہے مہاجر مکی سے کہ پوچھا جابر بن عبداللہؓ سے کیا ہاتھ اٹھائے آدمی جب دیکھے بیت اللہ کو؟ تو فرمایا انہوں نے ہم نے حج کیا رسول اللہؐ کے ساتھ تو کیا ہم کہیں ہاتھ اٹھاتے تھے یعنی نہیں اٹھاتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ہاتھ اٹھانا بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت یعنی کراہت اس کی نہیں پہچانتے مگر شعبہ کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی قزعہ سے اور نام ابی قزعہ کا سوید بن حجر ہے۔

۵۷۷: بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

باب: طواف کی کیفیت کے بیان میں

۸۵۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمُقَامَ فَقَالَ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ۱۲۵] فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَ الْمُقَامُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ اَظُنُّهٗ قَالَ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ [البقرة: ۱۸۵]

۸۵۶: روایت ہے جابرؓ سے کہا جب آئے نبیؐ مکّے میں داخل ہوئے مسجد حرام میں اور ہاتھ لگایا حجر اسود کو یا بوسہ دیا پھر چلے اس کی داھنی طرف یعنی طواف شروع کیا سو کود کود کر چلے شانے اچھالتے ہوئے تین بار یعنی کعبے کے گرد اور اپنی میٹھی چال پر چلے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم کے پاس اور فرمایا: وَاتَّخِذُوْا ...... یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر پڑھیں دو رکعتیں اور مقام ابراہیم آپؐ کے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر آئے حجر اسود کے پاس بعد دو رکعتوں کے اور چوما اس کو پھر نکلے صفا کی طرف کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ پڑھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے یہ آیت: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ...... یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

۵۷۸: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

باب: حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر تمام کرنے کے بیان میں

۸۵۷: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا۔

۸۵۷: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبیؐ کود کر شانے اچھال کر چلے حجر اسود سے حجر اسود تک یعنی طواف کئے تین بار اور میٹھی چال چلے چار بار۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہا شافعی نے اگر ترک کرے رمل کو تو بڑا کیا اور اس پر واجب نہیں اور جب تین شوط یعنی تین پھیرے میں رمل نہ کیا تو پھر اس کے بعد نہ کرے اور بعضوں نے کہا اہل مکہ پر رمل واجب نہیں اور نہ اس پر کہ جس نے مکے سے احرام باندھا ہو۔

۵۷۹: بَابُ مَا جَآءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيْ دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا

باب: اس بیان میں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دے اور کسی کو نہیں

۸۵۸: عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ مُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهٗ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا۔

۸۵۸: روایت ہے ابی الطفیل سے کہا انہوں نے ہم تھے ابن عباسؓ کے ساتھ حج میں اور معاویہ طواف میں نہیں گزرتے تھے کسی رکن پر مگر اس کو چوم لیتے تھے تو کہا ان سے ابن عباسؓ نے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو فقط حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو بوسہ دیتے تھے تو معاویہؓ نے کہا بیت اللہ میں سے کوئی چیز چھوڑنا نہ چاہیے۔

ف: اس باب میں عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ بوسہ نہ دے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو۔

٥٨٠: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَجِعًا

باب: اس بیان میں کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کیا مضطبعاً

٨٥٩: عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَجِعًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ۔

٨٥٩: روایت ہے ابن ابی یعلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حالت اضطباع میں اور آپ ﷺ کے بدنِ مبارک پر ایک چادر تھی۔

ف: مترجم کہتا ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کو داھنی بغل کے نیچے کر کے دونوں کنارے اس کے سینے اور پیٹھ کی طرف سے بائیں کندھے پر ڈال دے اور یہ بانکپنے کے واسطے آپؐ نے کیا کہ کفار پر رعب ظاہر ہو کہ اس میں کمال جرأت اور لاوت پر دلالت ہوتی ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ثوری کی جو مروی ہے ابن جریج سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبدالمجید بیٹے ہیں جبیر بن شیبہ کے اور یعلیٰ بیٹے ہیں امیہ کے۔

٥٨١: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ

باب: حجر اسود کے بوسہ دینے کے بیان میں

٨٦٠: عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَ يَقُوْلُ اِنِّیْ اُقَبِّلُكَ وَ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ۔

٨٦٠: روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہ دیکھا میں نے عمرؓ بن خطاب کو بوسہ لیتے ہوئے حجر اسود کا اور فرماتے تھے کہ میں تجھ کو بوسہ لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے یعنی کچھ نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں نہ دیکھتا رسول اللہ ﷺ کو بوسہ لیتے تھے تجھ کو تو کبھی بوسہ نہ لیتا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مستحب ہے حجر اسود کا بوسہ لینا پھر اگر ممکن نہ ہو اس تک پہنچنا تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکے تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

٥٨٢: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

باب: اِس بیان میں کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے [1]

٨٦١ ۔ ٨٦٢: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ اَتَى الْمَقَامَ فَقَرَاَ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ١٢٥] فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا وَ قَرَاَ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ [البقرة: ١٥٨]

٨٦١۔٨٦٢: روایت ہے جابرؓ سے کہ جب نبیؐ مکے میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور ہر بار کو ایک شوط کہتے ہیں اور آئے مقام ابراہیم میں اور پڑھی یہ آیت: وَاتَّخِذُوْا سے مُصَلًّى تک۔ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر نماز پڑھی پیچھے مقام کے یعنی مقام حضرت کے اور قبلے کے بیچ میں تھا پھر حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا اور فرمایا ہم بھی شروع کرتے ہیں اس چیز سے جہاں سے شروع کیا اللہ نے تو سعی کو شروع کیا صفا سے اور پڑھی یہ آیت: اِنَّ الصَّفَا سے آخر تک یعنی صفا اور مروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے۔

---

[1] جاننا چاہیے کہ سعی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروہ کے سات بار واجب ہے حنفیہ کے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اور بطن سیل یعنی بیچوں بیچ نالی کا وہ ایک جگہ ہے صفا اور مروہ کے درمیان میں اس میں نشان سب پہچاننے کیلئے اس میں بالاتفاق جلدی چلنا سنت ہے سعی کے وقت۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سعی شروع کرے صفا سے نہ مروہ سے اور اگر مروہ سے شروع کرے تو جائز نہیں اور پھر صفاء سے شروع کرنا چاہئے اور اختلاف ہے علماء کا اس کے حق میں جو طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی نہ کرے صفا اور مروہ کی یہاں تک کہ لوٹے تو بعضوں نے کہا اگر مکے کے قریب ہے اور یاد آیا کہ سعی نہیں کی ہے تو لوٹ آئے اور سعی کرے اور اگر اس کو یاد نہ آیا یہاں تک کہ اپنے وطن کو پہنچ گیا تو کافی ہے اس کو فقط ایک قربانی کر دینا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا بعضوں نے اگر سعی نہ کی اور اپنے وطن چلا گیا تو اس کا حج درست نہ ہوا اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ سعی ایسی واجب ہے کہ بے اس کے حج درست نہیں۔

۵۸۳: بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے بیان میں

۸۶۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ۔

۸۶۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ سعی کی رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کی یعنی طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اس لئے کہ دکھلائیں مشرکوں کو اپنا زور اور غلبہ۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابن عمر اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ سعی کرے یعنی دوڑ کر چلے صفا اور مروہ میں پھر اگر دوڑ کر نہ چلا اور اپنی میٹھی چال چلا تو بھی جائز ہے۔

۸۶۴: عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى فَقُلْتُ لَهٗ اَتَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى وَلَئِنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ۔

۸۶۴: روایت ہے کثیر بن جمہان سے کہا دیکھا میں نے ابن عمر کو میٹھی چال چلتے صفا اور مروہ کے بیچ میں تو کہا میں نے ان سے تم رساں رساں (دھیمی چال سے) چلتے ہو یہاں پر تو جواب دیا انہوں نے اگر میں دوڑ کر چلوں تو بھی ہو سکتا ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوڑتے ہوئے اور اگر رساں رساں (دھیمی چال) چلوں تو بھی جائز ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو رساں رساں چلتے اور میں بہت بوڑھا ہوں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سعید بن جبیر نے عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی۔

۵۸۴: بَابُ مَا جَآءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

باب: سوار ہو کر طواف بیت اللہ کرنے کے بیان میں

۸۶۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ۔

۸۶۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ طواف کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر جب آتے حجر اسود پر تو اشارہ کرتے طرف اس کی۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابی الطفیل اور ام سلمہ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے مکروہ کہا ہے طواف بیت اللہ کا اور سعی صفا مروہ کی سوار ہو کر مگر کچھ عذر سے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۵۸۵: بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ

باب: طواف کی فضیلت

۸۶۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۸۶۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار وہ صاف ہو کے نکلا اپنے گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جنا اسے اس کی ماں نے۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے پوچھا میں نے محمد سے تو کہا انہوں نے مروی ہے ابن عباسؓ سے انہی کا قول روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ایوب سے کہا ایوب نے محدثین عبداللہ بن سعید بن جبیر کو اپنے باپ سے اچھا جانتے تھے اور ان کے ایک بھائی بھی ہیں ان کو عبدالملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور ان سے بھی روایت ہے۔

۵۸٦: بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَّطُوْفُ

باب: صبح اور عصر کے بعد دو رکعتیں طواف کی پڑھنے کے بیان میں

۸٦۷ ـ ۸٦۸ :عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِمُنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ۔

۸٦۷ـ۸٦۸: روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ نبیؐ نے فرمایا مت منع کرو اے اولاد عبد مناف کی کسی شخص کو جو طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے جس گھڑی میں چاہے رات ہو یا دن یعنی اوقات مکروہہ میں بھی منع نہ کرو۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جبیر بن مطعم کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن ابی نجیح نے عبداللہ بن باباہ سے بھی اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں بعد عصر اور صبح کے مکے میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور صبح کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور حجت لائے ہیں اسی حدیث کو نبی ﷺ کے اور بعضوں نے کہا اگر طواف کرے عصر کے بعد تو نماز نہ پڑھے جب تک آفتاب نہ ڈوب لے اور ایسا ہی اگر طواف بعد صبح کے کیا ہے تو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو نماز نہ پڑھے اور سند لائے حضرت عمرؓ کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو رکعتیں طواف کی نہ پڑھیں اور نکلے مکے سے یہاں تک کہ ذی طویٰ میں اترے اور بعد طلوع میں اترے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انسؒ کا۔

۵۸۷: بَابُ مَا جَآءَ مَا يُقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

باب: اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیے؟

۸٦۹ ـ ۸۷۰ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۸٦۹ ـ۸۷۰: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں دو سورتیں اخلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ احد۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ بھی

مستحب کہتے انہی دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف دو رکعتوں میں کہا ابوعیسیٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو یہی روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ جابرؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبدالعزیز بن عمران ضعیف ہیں حدیث میں۔

۵۸۸: بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا

باب: اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے

۸۷۱: عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِاَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهٗ اِلٰى مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهٗ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ۔

۸۷۱: روایت ہے زید بن اثیع سے کہ پوچھا میں نے علیؓ سے کیا حکم دے کر تم بھیجے گئے تھے نبیؐ کے پاس سے تو کہا بھیجا گیا تھا میں چار حکم دے کر ایک تو یہ کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر مسلمان شخص اور دوسرے یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بندہ بیت اللہ کا ننگے ہو کر اور تیسرے یہ کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک جمع نہ ہوں اس سال کے بعد اور یہ کہ نبیؐ اور جسکے بیچ میں صلح ہے ایک مدت مقرر تک تو اسکی صلح اسی مدت تک رہیگی اور جس کی صلح میں کچھ مدت مقرر نہیں اس کو چار مہینے تک مہلت ہے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابی اسحٰق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن ثیع سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے یعنی ثیع یائے مضموم کے ساتھ کہ بعد اس کے ثائے مثلثہ اور بعد اس کے یائے ساکن ہے صحیح زیادہ ہے واثیع سے کہ جس کے سرے پر ہمزہ ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور شعبہ نے وہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن اثیل۔

۵۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ کے اندر جانے کے بیان میں

۸۷۲ ۔ ۸۷۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِيْنٌ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ۔

۸۷۲۔۸۷۳: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نکلے نبیؐ میرے پاس سے اور انکی آنکھیں ٹھنڈی تھیں مزاج خوش تھا پھر جب لوٹ کر آئے تو وہ غمگین تھے سو پوچھا میں نے سبب غم کا تو فرمایا آپؐ نے میں اندر گیا کعبہ کے اور دوست رکھتا میں کہ نہ گیا ہوتا میں اور مجھے خوف ہے کہ تکلیف میں ڈالا میں نے اپنی امت کو بعد اپنے یعنی نبیؐ جب اندر تشریف لے گئے تو ساری امت کو ادائے سنت کیلئے جانا ضرور ہوا اور نبی شفیق کو اتنی بھی تکلیف امت کی گوارا نہیں۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۹۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي

باب: کعبے کے اندر نماز پڑھنے

الْكَعْبَةِ — کے بیان میں

۸۷۴: عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهٗ كَبَّرَ۔

۸۷۴: روایت ہے حضرت بلالؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر تو کہا ابن عباسؓ نے حضرت ﷺ نے نماز نہیں پڑھی لیکن تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا۔

ف: اس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس اور عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث بلال کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں جانتے کعبے کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کعبے کے اندر اور مکروہ ہے فرض پڑھنا کعبے کے اندر اور شافعی نے کہا فرض ونفل کسی میں کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں۔

۵۹۱: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَسْرِ الْكَعْبَةِ — باب: کعبہ توڑ کر بنانے کے بیان میں

۸۷۵: عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهٗ حَدِّثْنِيْ بِمَا كَانَتْ تُفْضِيْ اِلَيْكَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَعْنِيْ عَائِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْ لَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ بْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا وَ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ۔

۸۷۵: روایت ہے اسود بن یزید سے کہ ابن زبیرؓ نے کہا ان سے کہ بیان کرو مجھ سے جو کہتی تھیں تم کو حضرت عائشہ ؓ تو کہا اسود نے بیان کیا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے اگر تیری قوم کے لوگ ابھی جاہلیت چھوڑ کر نئے مسلمان نہ ہوتے تو میں کعبے کو توڑتا اور پھر بناتا اس میں دو دروازے پھر جب اختیار ہوا ابن زبیر کا یعنی حاکم ہوئے مکے کے تو کھود کر کعبے شریف کو کو پھر بنایا اور اس میں دو دروازے کر دیئے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۹۲: بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِجْرِ — باب: حجر میں نماز پڑھنے کے بیان میں①

۸۷۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِي الْحِجْرَ وَ قَالَ صَلِّيْ فِي الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِّ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْهُ حِيْنَ بَنَوا الْكَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ۔

۸۷۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ کے اندر جاؤں اور اس میں نماز پڑھوں سو پکڑ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اور داخل کیا مجھ کو حجر میں اور فرمایا نماز پڑھ تو حجر میں اگر جانا چاہے تو بیت اللہ کے اندر اس لیے کہ وہ بھی ٹکڑا ہے بیت اللہ کا لیکن تمہاری قوم نے چھوٹا کر دیا ہے کعبے کو بناتے وقت اور باہر رہنے دیا اس کو یعنی حجر کو بیت اللہ سے یعنی خرچ کم ہونے کے سبب سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ وہ بیٹے ہیں بلال کے۔

---

① جاننا چاہیے حجر بکسر حاحطی کچھ جگہ گھیرے ہوتے ہیں کعبے کی سمت مغرب کی طرف اور وہ بیت اللہ میں داخل ہے چھ ہاتھ یا سات ہاتھ اور اسی کو حطیم بھی کہتے ہیں۔

۵۹۳: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّکْنِ وَ الْمَقَامِ

باب: حجراسود اور رکن اور مقام کی فضیلت میں

۸۷۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ۔

۸۷۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اترا تھا حجراسود جنت سے تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر کالا کر دیا اس کو بنی آدم کے گناہوں نے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۷۸: عَنْ قُتَيْبَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِیْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَ الْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ تَامَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

۸۷۸: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے رجاء سے جن کی کنیت ابی یحییٰ ہے سنا میں نے مسافع حاجب سے کہتے تھے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے رکن اور مقام ابراہیم دونوں یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں سے کہ مٹا دیا اللہ نے ان کا نور اور اگر نہ مٹاتا نور ان کا تو روشن کر دیتے مشرق سے مغرب تک۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً انہی کا قول اور اس باب میں ایک روایت انسؓ سے بھی ہے اور وہ غریب ہے۔

۵۹۴: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْخُرُوْجِ اِلٰی مِنٰی وَالْمَقَامِ بِهَا

باب: منیٰ میں جانے اور وہاں ٹھہرنے کے بیان میں

۸۷۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلَى عَرَفَاتٍ۔

۸۷۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ امامت کی ہماری رسول اللہؐ نے منیٰ میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز کی پھر سویرے چلے عرفات کو۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور اسمٰعیل بن مسلم میں کلام ہے۔

۸۸۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلَى عَرَفَاتٍ۔

۸۸۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی نماز ظہر کی اور فجر کی منیٰ میں پھر عرفات کو چلے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مقسم کی ابن عباسؓ سے ایسی ہے علی ابن مدینی نے کہا کہ یحییٰ نے کہا شعبہ نے کہا نہیں سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنا ان کو شعبہ نے اور یہ حدیث ان پانچ میں نہیں ہے۔

۵۹۵: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

باب: اس بیان میں کہ منیٰ اسی کے اترنے کی جگہ ہے جو پہلے آئے

۸۸۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بَيْتاً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔

۸۸۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم لوگوں نے یا رسول اللہؐ! کیا بنالیں ہم ایک مکان آپؐ کے اترنے کے لیے منیٰ میں؟ تو فرمایا آپؐ نے کچھ ضرور نہیں منیٰ اسی کا مکان ہے جو پہلے آئے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۵۹۶: بَابُ مَا جَآءَ فِي تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

باب: منیٰ میں نماز قصر پڑھنے کے بیان میں

۸۸۲: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

۸۸۲: روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا پڑھی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ بمعیت بہت لوگوں کے بےخوف وخطر دو رکعتیں یعنی چار رکعت کی دو رکعتیں جیسے سفر میں پڑھتے تھے۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حارثہ بن وہب کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعودؓ نے کہ پڑھیں انہوں نے حضرت کے ساتھ دو رکعتیں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ دو رکعتیں اور شروع خلافت میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ دو رکعتیں اور اختلاف ہے علماء کا منیٰ میں قصر کرنے میں مکے والوں کے لئے سو بعضوں نے کہا کہ مکے والوں کے لئے منا میں قصر نہ کرنا چاہئے مگر جو مسافر ہو یعنی مکی نہ ہو اور یہی قول ہے ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مکے والے قصر کریں منیٰ میں اور یہی قول ہے اوزاعی اور سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی کا۔

۵۹۷: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَاءِ فِيهَا

باب: عرفات میں کھڑے ہونے اور دعا کرنے کے بیان میں

۸۸۳: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَ نَحْنُ وُقُوْفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ۔

۸۸۳: روایت ہے یزید بن شیبان سے کہا آئے ہمارے پاس بیٹے مربع انصاری کے اور ہم کھڑے تھے کھڑے ہونے کی جگہ میں یعنی عرفات میں ایسی جگہ میں کہ دور کھتے تھے اس کو عمرو یعنی امام کی جگہ سے بہت دور تھے تو کہا ابن مربع نے میں پیغام لانے والا ہوں رسول اللہ کا تمہارے پاس کہ فرماتے تھے حضرتؐ کھڑے رہو تم اپنی اپنی جگہ میں کہ تم پانے والے ہو ورثہ ابراہیمؑ کا۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مربع کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عیینہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے اور ابن مربع کا نام یزید ہے اور ان کی بھی ایک حدیث ہم پہچانتے ہیں۔

۸۸۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَ مَنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِهَا وَهُمُ الْحُمْسُ يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۸۸۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے قریش اور جو لوگ تابع تھے ان کے دین کے کہ ان کو حمس کہتے تھے یعنی شجاع اور مضبوط

يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ [البقرة : ١٩٩]

سب کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں کہ حرم میں ہے اور عرفات کو نہ جاتے اور کہتے کہ ہم خادم اور رہنے والے بیت اللہ کے ہیں یعنی براہِ تکبر اور فخر عرفات کو نہ جاتے مزدلفے سے پھر آتے اور سوا ان کے جو لوگ کھڑے ہوتے تھے عرفات میں تو اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت ثُمَّ اَفِيْضُوْا سے آخر تک یعنی پھر وتم اے قریش جہاں سے پھرتے ہیں سب لوگ یعنی تم بھی عرفات تک جاؤ اور لوگوں کے ساتھ لوٹو۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ مکہ کے لوگ باہر نہ جاتے حرم سے اور عرفات حرم سے باہر ہے اور قیام کرتے مزدلفے میں اور کہتے ہم اللہ کے گھر والے ہیں یعنی رہنے والے اللہ کے نزدیک اور جو لوگ ان کے سوا تھے وہ وقوف کرتے عرفات میں پھر اتاری اللہ عزوجل جلالہ نے آیت ثُمَّ اَفِيْضُوْا سے آخر تک اور حمس حرم والوں کو کہتے ہیں۔

٥٩٨: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

باب: اِس بیان میں کہ عرفہ سارا کھڑا ہونے کی جگہ ہے

٨٨٥: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذِهٖ عَرَفَةُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ اَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ جَعَلَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ عَلٰى هَيْاَتِهٖ وَالنَّاسُ يَضْرِبُوْنَ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا يَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ وَ يَقُوْلُ يَاَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ ثُمَّ اَتٰى جَمْعًا فَصَلّٰى بِهِمُ الصَّلٰوتَيْنِ جَمِيْعًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰى قُزَحَ وَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَ قَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى وَادِيْ مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهٗ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيْ فَوَقَفَ وَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَ اسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَدْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ اَفَيُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّيْ عَنْ اَبِيْكِ قَالَ وَلَوّٰى عُنُقَ

٨٨٥: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہا کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں اور فرمایا یہ عرفات ہے اور یہ کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور عرفہ سب کی سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر لوٹے جب آفتاب ڈوبا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو یعنی اونٹنی مبارک پر اور اشارہ کرنے لگے ہاتھ سے اور وہ اپنے حال پر تھے اور آدمی اونٹوں کو مارتے چلے آتے تھے داہنے اور بائیں اور حضرت پھر پھر کر دیکھتے تھے ان کی طرف اور فرماتے تھے اے آدمیو! آہستہ آہستہ چلو پھر پہنچے جمع میں جس کو مزدلفہ کہتے ہیں تو پڑھیں وہاں پر دونمازیں ملا کر یعنی مغرب اور عشاء پھر جب صبح ہوئی تو تشریف لائے قزح میں اور قزح ایک مقام ہے جہاں امام کھڑا ہوتا ہے مزدلفے میں اور کھڑے رہے وہاں اور فرمایا یہ قزح ہے اور کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور مزدلفہ سب کا سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر ٹھہرے یہاں تک کہ پہنچے وادی محسر کو کہ وہ ایک نالہ ہے منیٰ اور مزدلفہ کے بیچ میں جہاں اصحابِ الفیل ہلاک ہوئے پھر مارا اپنی اونٹنی کو کوڑا سو دوڑی یہاں تک کہ نکل گئے اس نالے سے پھر ٹھہرے اور پیچھے بٹھایا آپ ﷺ نے فضل بن عباسؓ کو یعنی اسامہ کے بدلے پھر آئے جمرے پر اور پتھر مارے اس کو پھر آئے منحر میں یعنی قربانی کی جگہ میں اور فرمایا آپ ﷺ نے یہ منحر ہے اور منیٰ سب کا سب ذبح

الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَاَيْتُ شَابًّا وَ شَابَّةً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهٖ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ۔

کرنے کی جگہ ہے پھر مسئلہ پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جوان لڑکی نے جو قبیلہ بن خثعم سے تھی سو کہا میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور پایا اللہ کے فریضہ حج نے اس کو یعنی اس پر حج فرض ہوا کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اس کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا آپؐ نے حج کرا اپنے باپ کی طرف سے کہا راوی نے اور پھیر دی حضرت نے گردن فضل بن عباسؓ کی یعنی لڑکی کی طرف سے سو عرض کیا عباسؓ نے یا رسول اللہؐ! کیوں پھیر دی آپؐ نے گردن اپنے چچا کے بیٹے کی؟ فرمایا دیکھا میں نے جوان لڑکا اور جوان لڑکی سو نہ مامون ہوا میں شیطان سے ان پر پھر ایک مرد آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نے طوافِ افاضہ کر لیا سر منڈانے سے پہلے فرمایا آپؐ نے اب منڈا لو کچھ حرج نہیں یا ہاں کتر والو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے پھر آیا دوسرا اور پوچھا یا رسول اللہؐ! میں نے ذبح کیا قبل کنکریاں پھینکنے کے فرمایا آپؐ نے اب کنکریاں مار لو کچھ حرج نہیں۔ کہا راوی نے پھر آئے بیت اللہ میں اور طواف کیا یعنی طوافِ افاضہ اور افاضہ کہتے ہیں لوٹنے کو پھر آئے زمزم پر اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تم کو بھرنے نہ دینگے تو میں بھی زمزم کے ڈول نکالتا یعنی اگر میں نکالوں گا تو تب لوگ سنت سمجھ کر بھرنے لگیں گے اور پھر تم کو نہ بھرنے دینگے۔

ف: اور اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حضرت علیؓ کی روایت سے اور اسی سند سے یعنی عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش کی روایت سے اور کئی لوگوں نے روایت کی ہے اس کی مثل ثوری سے اور اسی پر عمل ہے علم والوں کا کہتے ہیں ظہر عصر ملا کر پڑھے عرفات میں ظہر کے وقت اور بعض علم والوں نے کہا اگر آدمی نماز پڑھے اپنے اترنے کی جگہ میں اور حاضر نہ ہوا امام کے ساتھ جماعت میں تو بھی چاہئے دو نمازیں ملا کر پڑھ لے جیسے امام پڑھتا ہے اور زید بن علی پوتے ہیں حسین بن علیؓ بن ابی طالب کے۔

۵۹۹: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

باب: عرفات سے لوٹنے کے بیان میں

۸۸۶: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَ زَادَ فِيْهِ بِشْرٌ وَ اَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَ عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَ اَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَ زَادَفِيْهِ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَا الْخَذْفِ وَ قَالَ لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا۔

۸۸۶: روایت ہے جابرؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے وادی محسر میں اور اس کی تحقیق اوپر کی حدیث میں گزری اور زیادہ کیا اس روایت میں بشر نے کہ لوٹے آنحضرتؐ مزدلفے سے تسکین کے ساتھ اور حکم کیا لوگوں کو آہستہ چلنے کا اور زیادہ کیا ابو نعیم نے کہ حکم کیا آپؐ نے ایسی کنکریاں مارنے کا جو دو انگلیوں میں پکڑی جائیں یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر اور فرمایا آپؐ نے شاید نہ دیکھوں میں تم کو اس سال کے بعد یعنی یہ اشارہ ہے اپنی ذات کی طرف اور اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

ف: اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦٠٠: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: مزدلفے میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھنے کے بیان میں

٨٨٧: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

٨٨٧: روایت ہے عبداللہ بن مالکؒ سے کہ البتہ ابن عمرؓ نے نماز پڑھی مزدلفے میں اور ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے اور فرمایا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے اس مکان میں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے اسماعیل بن خالد سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث مذکور کے کہا محمد بن بشار نے کہا یحییٰ نے کہ اچھی حدیث سفیان کی ہے اسی باب میں علی اور ابی ایوب اور عبداللہ بن مسعودؓ اور جابرؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی جو سفیان نے روایت کی زیادہ صحیح ہے اسماعیل بن ابی خالد کی حدیث سے اور سفیان کی حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا یعنی مؤلفؒ نے روایت کی ہے اسرائیل نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے اور خالد سے کہ دونوں بیٹے ہیں مالک کے انہوں نے ابن عمر سے اور اسی پر عمل کیا ہے علماء کا کہ نماز مغرب نہ پڑھے جب تک مزدلفہ میں نہ پہنچے پھر جب مزدلفہ میں پہنچے تو دونوں نمازیں ایک تکبیر سے پڑھے اور ان کے بیچ میں کوئی نفل بھی نہ پڑھے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض علماء نے اور یہی مذہب ہے ان کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کپڑے اتارے کھانا کھائے پھر تکبیر کہہ کر عشاء پڑھ لے اور بعض علماء نے کہا ملا کر پڑھے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دو تکبیروں اور ایک اذان سے پہلے اذان دے لے مغرب کے پہلے پھر تکبیر کہہ کے مغرب پڑھے پھر تکبیر کہہ کر عشاء پڑھ لے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

٦٠١: بَابُ مَا جَآءَ مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ

باب: اس بیان میں کہ جس نے پالیا امام کو مزدلفے میں شب کو اور وقوف عرفہ میں کر چکا اس سے پہلے اس کو حج مل گیا

٨٨٨ ـ ٨٨٩: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَاَلُوْهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ

٨٨٨ ـ ٨٨٩: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے کہ کچھ لوگ نجد سے آئے رسول اللہؐ کے پاس اور آپؐ عرفات میں تھے سو سوال کیا آپؐ سے یعنی حج کے وقت کا اور فوت ہونے کا تو حکم کیا آپؐ نے ایک پکارنے والے کو پکار دے حج عرفات میں کھڑے ہونے کا نام ہے یعنی جو نویں تاریخ ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے دسویں تاریخ کے طلوع فجر تک عرفات میں کھڑا ہو جائے اس نے حج پالیا اور دن منیٰ میں ٹھہرنے

زَادَ يَحْيٰى وَ اَرْدَفَ رَجُلاً فَنَادٰى بِهٖ۔ کے تین ہیں سو جو جلدی چلا گیا وہ دن میں تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو دیر کر کے گیا تیسرے دن میں اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحییٰ نے اس روایت میں کہ حضرتؐ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیا تھا وہ یہی پکارتا تھا۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؒ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے بکر بن عطار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی روایت کی مثل اور ہم معنی کہا یعنی مؤلف نے کہا ابن ابی عمرؒ نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ سب حدیثوں سے عمدہ ہے جو سفیان ثوری نے روایت کیں کہا ابو عیسیٰ نے عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا جو نہ کھڑا ہوا عرفات میں قبل طلوعِ فجر کے یعنی دسویں تاریخ کی فجر تک تو اس کا حج فوت ہو گیا اور پھر کچھ کام نہیں آتا اگر بعد طلوعِ فجر کے وقوفِ عرفات ہو بلکہ اس کو ضروری ہے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ اس پر قضا ضروری ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی ہے شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے حدیث ثوری کی کہا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے بعد روایت اس حدیث کے یہ حدیث ام المناسک ہے یعنی جڑ ہے سب افعال حج کی۔

۸۹۰ ـ ۸۹۱ : عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَ اَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَاللّٰهِ مَاتَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّاوَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلٰوتَنَا هٰذِهٖ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى يَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلاً اَوْنَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَ قَضٰى تَفَثَهٗ۔

۸۹۰ ـ ۸۹۱ : روایت ہے عروہ بن مضرس اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا آیا میں رسول اللہؐ کے پاس مزدلفہ میں جب نکلے حضرتؐ نماز کو تو عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! میں آیا ہوں پہاڑوں سے طے کے جو ایک قبیلہ ہے اور میں نے خوب تھکایا اپنی اونٹنی کو یعنی دوڑانے سے اور تکلیف میں ڈالا اپنی جان کو یعنی جلد آنے میں اور کوئی پہاڑ یا ٹیلہ ریت کا نہ چھوڑا میں نے قسم ہے اللہ کی مگر کھڑا رہا میں وہاں یعنی عرفات کے خیال سے تو میرا حج ہوا یا نہیں؟ تو فرمایا رسول اللہؐ نے جو آ ملے ہماری اس نماز میں مزدلفہ میں اور وقوف کرے ہمارے ساتھ اور عرفات میں کھڑا ہو چکا اس سے پہلے رات کو یا دن کو سو پورا ہو چکا حج اسکا اور اتار ڈالے وہ اپنا میل کچیل یعنی احرام کھولے۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٠٢: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْدِيْمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

باب: عورتوں اور لڑکوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو پہلے روانہ کر دینے کے بیان میں

۸۹۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

۸۹۲ : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ بھیجا مجھ کو محمد رسول اللہ ﷺ نے اسباب کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی کو۔

ف: اس باب میں عائشہ اور امّ حبیبہ اور اسماء اور فضل سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اسباب اور بار برداری کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو فصیح ہے مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث مشاش سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے فضل بن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر کے ضعیفوں کو مزدلفے سے روانہ کر دیا رات ہی کو اور اس حدیث میں خطاء کی ہے کہ خطاء کی ہے مشاش نے اور زیادہ کیا اس میں عن الفضل ابن عباس اور روایت کی ابن جریر وغیرہ نے یہ حدیث عطا سے انہوں نے ابن عباس سے اور ذکر نہیں کیا اس میں فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا۔

۸۹۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۸۹۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے آگے روانہ کیا اپنے گھر کوضعیفوں یعنی لڑکے بالوں کو یعنی مزدلفہ سے منیٰ کو اور فرمایا کنکریاں نہ مارنا جب تک آفتاب نہ نکلے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے سے روانہ کر دے لڑکے بالوں کو مزدلفہ سے منیٰ کو شب میں اور یہی کہتے ہیں اکثر علماء اس حدیث کی رو سے کہ وہ لوگ جا کر کنکریاں نہ ماریں جب تک آفتاب نہ نکلے اور رخصت دی بعض علماء نے کہ کنکریاں مار لیں رات سے اور عمل نبی ﷺ کی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعیؒ کا۔

۶۰۳: بَابُ [ما جاء فی رمی یوم النحر ضحی]

باب: [نحر کے دن رمی کا بیان][1]

۸۹۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِیْ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّابَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ ۔

۸۹۴: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے نبی ﷺ کنکریاں پھینکتے تھے نحر کے روز یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کو چاشت کے وقت یعنی دن چڑھے اور بعد اس کے اور دنوں میں زوالِ آفتاب کے بعد۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کنکریاں نہ مارے بعد یوم نحر کے مگر بعد زوال کے۔

۶۰۴: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسُ

باب: اس بیان میں کہ مزدلفے سے آفتاب نکلنے سے پہلے لوٹنا چاہیے

۸۹۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

۸۹۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے یعنی مزدلفے سے آفتاب نکلنے سے پہلے۔

ف: اس باب میں عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اہل جاہلیت یعنی رسول اللہ ﷺ سے قبل کے لوگ انتظار کرتے تھے طلوع آفتاب کا جب آفتاب نکلتا تو لوٹتے۔

۸۹۶: عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَوابْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ كُنَّا وَقُوْفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

۸۹۶: روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتے تھے ہم کھڑے تھے مزدلفہ میں سو کہا عمر بن خطابؓ نے کہ مشرکین نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ نکلے اور کہتے تھے چمک جاتے ثبیر اور ثبیر ایک پہاڑ ہے کہ جب دھوپ اس پر چمکتی تب روانہ ہوتے تھے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف کیا پھر لوٹے حضرت عمرؓ آفتاب نکلنے سے پہلے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] اس جگہ پہ مترجم رحمہ اللہ نے لکھا تھا کہ مؤلف رحمہ اللہ نے ترجمہ نہیں لکھا ظاہراً یہ بات رمی کے بیان میں ہے۔ انتہی قول المترجم۔ یہ اضافہ بندہ نے عربی نسخہ بیروت والے سے کیا ہے۔ (حافظ)

٦٠٥: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِيْ تُرْمٰى مِثْلَ حَصَى الْخَذَفِ

باب: چھوٹی کنکریاں مارنے کے بیان میں

۸۹۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

۸۹۷: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کنکریاں مارتے تھے جمروں کو مثل خذف کے اور خذف انگلیوں میں کنکریاں رکھ کر مارنے کو کہتے ہیں۔ مراد اس سے چھوٹی کنکری ہے۔

ف: اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں ام جندب ازدیہ سے روایت کرتی ہیں اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمٰن بن معاذ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار ہے علماء نے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مثل خذف کے بارے۔

٦٠٦: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

باب: بعد زوالِ شمس رمی کرنے کے بیان میں

۸۹۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔

۸۹۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارتے جمروں کو بعد زوالِ شمس کے۔ **ف:** کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٠٧: بَابُ مَا جَآءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا

باب: سوار ہو کر رمی کرنے کے بیان میں

۸۹۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا۔

۸۹۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے کنکریاں ماریں جمرے پر نحر کے دن سوار ہو کر۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اختیار کیا بعضوں نے کہ پیدل چلے جمار کی طرف اور تاویل اس حدیث کی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی کسی دنوں میں آپ نے سوار ہو کر رمی کی ہوگی تاکہ لوگ آپ کو دیکھ کر سیکھ لیں اور دونوں حدیثوں پر عمل ہے علماء کا یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اور جواب آتی ہے۔

۹۰۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشٰى اِلَيْهِ ذَاهِبًا وَّ رَاجِعًا۔

۹۰۰: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ جب کنکریاں مارتے تھے جمروں کو تو پیدل جاتے تھے اور پیدل ہی آتے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے عبید اللہ سے اور مرفوع نہیں کی یہ حدیث اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور بعضوں نے کہا سوار ہو کر جائے نحر کے روز اور پیدل جائے بعد اس کے کہا ابوعیسیٰ نے اور شاید جس نے ایسا کہا ہے منظور ہے اسے فرمانبرداری رسول اللہؐ کے فعل کی اس لئے کہ مروی ہے آپ سے کہ سوار ہو کر نحر کے روز رمی کی اور اس دن فقط جمرہ عقبہ کی رمی ہوتی ہے۔

٦٠٨: بَابُ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

باب: کیفیت میں رمی کے

٩٠١: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ لَمَّا اَتٰى عَبْدُاللّٰهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِىَ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَ جَعَلَ يَرْمِى الْجَمْرَةَ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ رَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مِنْ هٰهُنَا رَمَى الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

٩٠١: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہ جب آئے عبداللہ جمرہ عقبہ کے پاس بیچ میں کھڑے ہوئے میدان کے اور منہ کیا کعبے کی طرف اور کنکریاں مارنے لگے داہنے ابرو کے مقابل پھر ماریں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ہر کنکری پر پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ عزوجل کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ سے کنکریاں ماری تھیں انہوں نے جن پر سورہ بقرہ اتری تھی یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تخصیص سورہ بقرہ کی شاید اس واسطے فرمائی کہ اس میں احکام حج بہت مذکور ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے اس باب میں فضل بن عباس اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابن مسعودؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور اختیار کیا ہے انہوں نے کہ کنکریاں مارے آدمی میدان کے بیچ میں کھڑا ہو کر سات کنکریاں اور تکبیر کہے ہر کنکری کے ساتھ اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ اگر ممکن نہ ہو میدان کے بیچ میں کھڑا ہونا تو جہاں سے ہو سکے مارلے اگرچہ میدان کا بیچ نہ ہو۔

٩٠٢: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْىُ الْجِمَارِ وَالسَّعْىُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

٩٠٢: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ کنکریاں مارنا جمروں پر اور دوڑنا صفا اور مروہ کے بیچ میں اللہ کی یاد کرنے کیلئے مقرر ہوا ہے یعنی تا کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کا ہجرت کرنا اور اللہ کی راہ میں جان فدا کرنا یاد آئے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٠٩: بَابُ مَا جَآءَ كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمِى الْجِمَارِ

باب: رمی کے وقت لوگوں کے دھکیلنے کی کراہت میں

٩٠٣: عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِى الْجِمَارَ عَلٰى نَاقَةٍ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔

٩٠٣: روایت ہے قدامہ بن عبداللہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کنکریاں مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے (اور) نہ مارنا تھا نہ ہانکنا تھا دھکیلنا تھا لوگوں کو اور نہ ہٹو بچو تھا۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث قدامہ بن عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ اسی روایت سے معلوم ہوتی ہے اور یہ سند حسن ہے صحیح ہے اور امین بن نابل ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

٦١٠: بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِشْتِرَاكِ فِى الْبُدْنَةِ وَالْبَقَرَةِ

باب: اُونٹ گائے میں شراکت کے بیان میں

٩٠٤: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

٩٠٤: روایت ہے جابرؓ سے کہا ذبح کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ الْبَقَرَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ وَ الْبَدَنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ۔

کے ساتھ حدیبیہ کے سال سات آدمیوں میں ایک گائے اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ یعنی ایک گائے میں سات آدمی شریک ہوئے۔

ف:اس باب میں ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ قربانی میں ایک اونٹ یا ایک گائے سات آدمیوں کو کفایت کرتی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور مروی ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قربانی میں ایک گائے کافی ہے سات آدمیوں کو اور اونٹ کافی ہے دس آدمیوں کو اور یہی قول ہے اسحٰق کا اور دلیل ان کی یہی حدیث ہے اور ابن عباسؓ کی حدیث ہم اسی سند سے پہچانتے ہیں یعنی جو سند آگے مذکور ہوتی ہے۔

۹۰۵: عَنِ الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ وَ غَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ حُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْیَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰی فَاشْتَرَ کْنَا فِی الْبَقَرَۃِ سَبْعَۃً وَ فِی الْجَزُوْرِ عَشْرَۃً۔

۹۰۵: روایت کی ہم سے حسین بن حریث اور کئی لوگوں نے کہا سب نے روایت کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے علیا بن احمر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا تھے ہم نبیؐ کے ساتھ سفر میں سو آ گئی عیداضحیٰ اور شریک ہو گئے ہم ایک گائے میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے یہی مروی ہے حسین بن واقد سے۔

۶۱۱: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِشْعَارِ الْبُدْنِ — باب: قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بیان میں

مترجم کہتا ہے اشعار اسے کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کو داہنے کنارے سے زخمی کر دیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی قربانی کے اونٹوں کو اشعار کیا ہے اور عرب میں اس واسطے قربانی کے اونٹوں کو اشعار کیا کرتے تھے تا کہ کوئی قزاق وغیرہ اس کو نہ لوٹے اور اگر وہ راہ بھول جائیں تو پہنچا دیں۔

۹۰۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَیْنِ وَ اَشْعَرَ الْھَدْیَ فِی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ وَ اَمَاطَ عَنْہُ الدَّمَ۔

۹۰۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اونٹنیوں کے گلوں میں ہار ڈالا دو جوتیوں کا اور زخمی کر دیا اونٹنیوں کی کوہان کو داہنی طرف سے ذوالحلیفہ میں پونچھ دیا خون اس کا۔

ف:اس باب میں مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نام ابوحسان اعرج کا مسلم ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ اشعار کرنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہا سنا میں نے یوسف بن عیسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ روایت کی انہوں نے یہی حدیث' پھر فرمایا کبھی نہ دیکھو اپنی عقل پر چلنے والوں کی بات اس لیے کہ اشعار سنت ہے اور کہنا ان کا بدعت ہے کہا سنا میں نے ابوسائب سے کہتے تھے ہم بیٹھے تھے وکیع کے پاس کہا وکیع نے ایک آدمی سے جو چلتا تھا رائے پر کہ اشعار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ مثلہ ہے یعنی ہاتھ پیر کاٹنے میں داخل ہے اور مثلہ منع ہے تو کہا اس مرد نے کہ مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا انہوں نے اشعار مثلہ میں داخل ہے کہا راوی نے سو دیکھا وکیع کو کہ بہت غصے میں آ گئے اور لال پیلے ہو گئے اور کہا میں کہتا ہوں تجھ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے کہا ابراہیم نخعی نے تو اس لائق ہے کہ قید کیا جائے اور پھر نہ چھوٹے جب تک باز نہ آئے اپنے قول سے۔ مترجم: کہتا ہے کہ یہ تو وکیع تھے کہ غصہ ہو کر فقط قید کے بیان پر

کفایت کیا اگر حضرت عمرؓ ہوتے تو اس بات پر اس کو قتل کرتے اور حقیقت میں معصوم کے قول کے آگے غیر معصوم کی سند لانی سفاہت کی نشانی ہے اور نبی معصوم ہے اور سوا ان کے غیر معصوم' حقیقت میں جو لوگ امام کے قول کو مخالف حدیث کے پا کر پھر اس کو قبول کرتے ہیں اور حدیث سے اکڑتے ہیں اور مذہب کی سند پکڑتے ہیں انہی کے حق میں یہ آیت اتری ہے: وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا اور امام اس بات سے کیوں راضی ہوں گے وہ تو باعلی صوت پکار گئے کہ ہمارا قول اگر حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو اور خود حضرت ﷺ نے فرمایا: اَلْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ وَ يُصِيْبُ کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے کبھی صواب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

٦١٢: بَابُ [اشتراء الهدى][1]

باب: ہدی خریدنے کا بیان

٩٠٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى هَدْيَهٗ مِنْ قُدَيْدٍ۔

٩٠٧: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے خریدی ہدی اپنی قدید سے کہ وہ ایک موضع ہے مکے اور مدینے کے بیچ میں۔

مترجم: کہتا ہے کہ ہدی ساتھ زبر ہاء کے اور سکون دال کے ان چار پایوں کو کہتے ہیں جو ثواب کے لیے حرم میں ذبح کیے جائیں خواہ بکری ہو یا دنبہ یا بیل گائے بھینس اونٹ ہو اور عمر وغیرہ جو قربانی میں شرط ہے سو اس میں بھی ضرور ہے اور ہدی دو قسم واجب ہے اور تطوع یعنی نفل ہدی' واجب کی کئی قسمیں ہیں ہدی قران' ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور ہدی اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ہدیہ ہے بندے کا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے یحییٰ بن یمان کی سند سے اور مروی ہے نافع سے کہ ابن عمرؓ نے خریدی ہدی اپنی قدید سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ زیادہ صحیح ہے۔

٦١٣: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيْمِ

باب: مقیم کی تقلید ہدی کے بیان میں

٩٠٨: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ۔

٩٠٨: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے بٹے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے گلے کے ہار پھر نہ احرام باندھا آپؐ نے یا نہ حرام کیا آپؐ نے اپنے اوپر کسی چیز کو اور نہ چھوڑا کسی کپڑے کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں جب آدمی نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اس کا ارادہ حج کا ہے تو اس پر کوئی کپڑا یا خوشبو یا کوئی چیز ہو حرام نہیں جب تک احرام نہ باندھے اور بعض عالموں نے کہا جب ہار ڈالے آدمی قربانی کے گلے میں تو واجب ہو گئی اس پر جو چیز واجب ہوتی ہے محرم پر۔

٦١٤: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ

باب: بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں

٩٠٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ۔

٩٠٩: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا میں بٹا کرتی تھی ہار رسول اللہؐ کی قربانی کی بکریوں کے پھر آپ ﷺ محرم نہیں ہوتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے کہ بکریوں کے ہار ڈالنا چاہیے۔

[1] اس باب کا اضافہ بھی عربی نسخے سے کیا گیا ہے مترجم نسخے میں موجود نہیں تھا۔ (حافظ)

٦١٥: بَابُ مَا جَآءَ اِذَا عَطِبَ الْهَدْیُ مَا يُصْنَعُ بِهٖ

باب: اِس بیان میں کہ ہدی کا جانور اگر راہ میں مرنے لگے تو کیا کرے؟

٩١٠: عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَ بَيْنَهَا فَيَاْ كُلُوْهَا۔

٩١٠: روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا پوچھا میں نے یا رسول اللہؐ! کیا کروں میں اس قربانی کے جانور کو جو مرنے لگے؟ فرمایا آپ ﷺ نے ذبح کر دے اس کو اور ڈبو دے اس کی جوتی یعنی جو گلے میں تھی اس کے خون میں پھر چھوڑ دے کہ لوگ کھائیں اس کو۔

ف: اس باب میں ذویب ابی قبیصہ خزاعی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ناجیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کہتے ہیں جب ہدی تطوع یعنی نفل کی قربانی کا جانور مرنے لگے تو مالک اس کا اور رفیق اس کے کوئی نہ کھائیں اس میں سے اور چھوڑ دے اور آدمیوں کے لیے کہ کھالیں اور یہی کفایت ہے اس کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ کہتے ہیں اگر کھالے اس میں سے کچھ تاوان دے جتنا کھایا ہو اور کہا بعض علماء نے جس نے کھائی نفل کی ہدی تو ضامن ہوا یعنی اتنی قیمت کا۔

٦١٦: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ

باب: قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بیان میں

٩١١: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلاً يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بُدْنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَ يْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ۔

٩١١: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک مرد کو قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے فرمایا آپؐ نے سوار ہولے اس پر کہا اس نے یا رسول اللہؐ! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ فرمایا آپؐ نے تیسری بار یا چوتھی بار یعنی راوی کو شک ہے کہ تین بار سوار ہونے کو فرمایا چار بار اور اخیر میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہے تیری۔ راوی کو شک ہے وَ یْحَكَ یا وَیْلَكَ۔

ف: اور اس باب میں علی اور ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی صحیح ہے حسن ہے اور رخصت دی ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کی اگر ضرورت ہو اس پر چڑھنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا نہ چڑھے جب تک ایسا ہی بے قرار نہ ہو۔

٦١٧: بَابُ مَا جَآءَ بِاَیِّ جَانِبِ الرَّاْسِ يُبْدَأُ فِي الْحَلْقِ

باب: اِس بیان میں کہ سر منڈانا کدھر سے شروع کرے

٩١٢: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَاوَلَهٗ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهٗ فَقَالَ اَقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔

٩١٢: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے جب کنکریاں مار چکے رسول اللہ ﷺ جمرے کو اور ذبح کیا قربانی کو پھر دی حجام کو داہنی جانب سر کی۔ سر مونڈی اس نے سو دیئے آپ ﷺ نے وہ بال ابا طلحہ کو پھر کی حجام کی طرف بائیں جانب سر کی سو مونڈی (کترے) اس نے سو فرمایا آپ ﷺ نے تقسیم کروا ن بالوں کو سب آدمیوں میں۔

مترجم: یہاں سے کوئی موپرست موپرستی کی دلیل نہ نکالے کہ حضرت نے تو وہ بال عنایت کیے یہ نہیں فرمایا کہ اس کو سجدہ کرو یا طواف کرو یا ہاتھ باندھ کر اس کے روبرو کھڑے رہو یا رکوع بجالاؤ کس لیے کہ یہ باتیں تو حضرت کے حیاتِ دنیا میں بھی خود حضرت کے ساتھ درست نہ تھیں کوئی آپ کا سجدہ یا رکوع یا قیام بجا نہ لاتا تھا اب موئے مبارک کیونکر جائز ہوں گے جب کوئی شی کل کو جائز نہ ہو تو جزو کو کیونکر جائز ہو سکتی ہے اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ موئے مبارک کو تبرک سمجھ کے رکھنا یہ خاصا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ مبارک کا تھا کسی دوسرے میں یہ فضیلت نہیں کہ اس کے بال تبرک سمجھے جائیں اور بھید اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دارِ فانی سے انتقال فرمانے کے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں نماز پڑھتے ہیں گویا موئے مبارک میں بھی ایک نوع کی حیات ہے اگرچہ جسم مبارک سے جدا ہوئے اور یہ بات دوسرے کسی شخص کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی اس لیے کہ فقہ کا کلیہ ہے: ما تطع عن الحی فهو میت یعنی جو چیز جدا ہو یا کاٹی جائے زندہ سے وہ مردہ ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام سے اسی حدیث کی مانند یہ حدیث حسن ہے۔

۶۱۸: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

باب: سر منڈانے اور بال کتروانے کے بیان میں

۹۱۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً وَ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَ الْمُقَصِّرِيْنَ۔

۹۱۳: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے سر منڈایا رسول اللہؐ نے اور منڈایا ایک گروہ نے صحابہ کرامؓ سے اور بال کتروائے بعضوں نے کہا ابن عمرؓ نے کہ رسول اللہؐ نے دعا کی کہ اللہ رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایک بار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور ام حصین کے بیٹے اور مارب اور ابوسعید اور ابومریم اور حبشی بن جنادہ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مختار یہی ہے کہ سر منڈائے مرد اور اگر بال کترا لے تو بھی جائز ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق کا۔

۶۱۹: بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

باب: اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے

۹۱۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا۔

۹۱۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورت کو سر منڈانے سے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے خلاف سے مانند اسی روایت کے اور نہیں ذکر کیا حضرت علیؓ کا کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت علیؓ کی اس میں اضطراب ہے۔ روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ واجب نہیں عورت پر سر منڈانا بلکہ اس کو بال کتروانا واجب ہے۔

٦٢٠: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ اَوْ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَرْمِيَ

باب: اس کے بیان میں جو سر منڈوائے قبل ذبح کے یا ذبح کرے قبل کنکر مارنے کے

٩١٥ ـ ٩١٦: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ وَ سَاَلَهُ اٰخَرُ فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلاَ حَرَجَ۔

٩١٥ ـ ٩١٦: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے سر منڈایا قبل قربانی ذبح کرنے کے تو آپؐ نے فرمایا اب ذبح کرلو کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے پوچھا کہ میں نے ذبح کیا قبل کنکر مارنے کے فرمایا آپ نے اب کنکر مارلو کچھ مضائقہ نہیں۔

ف: اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور ابن عمر اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے کہ جب کسی نسک کو یعنی رمی یا ذبح وغیرہ میں کسی کو کسی پر مقدم کردے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ **مترجم**: کہتا ہے نحر کے دن چار چیزیں اس ترتیب سے کرنا چاہیے پہلے منا میں پہنچ کر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ بیان اس کا اوپر گزرا ذبح کرے پھر سر منڈائے یا بال کتروائے پھر مکہ میں جاکر طواف خانہ کعبہ کرے اور یہ ترتیب بعض کے نزدیک سنت ہے امام شافعی اور احمد بھی انہیں میں ہیں یعنی اگر ان میں کچھ آگے پیچھے ہو جائے تو دم لازم نہیں ہوتا۔ چنانچہ ظاہر حدیث کا یہی مطلب ہے اور بعض کے نزدیک یہ ترتیب واجب ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مراد حرج نہ ہونے سے یہ ہے کہ گناہ نہیں ہوتا، بھول چوک معاف ہو جاتی ہے کہ واجب نہیں کہ قربانی واجب نہ ہو۔ چنانچہ امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کا یہی مذہب ہے اگر ترتیب میں کچھ فرق ہو تو دم یعنی قربانی لازم آتی ہے اور چاہیے کہ ایک بکری یا مانند اس کے ذبح کرے اور طیبی نے ابن عباس سے یہی مضمون روایت کیا۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی۔

٦٢١: بَابُ مَا جَآءَ فِي الطِّيْبِ عِنْدَالْاِحْلاَلِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

باب: اس بیان میں کہ احرام کھولنے کے وقت قبل طواف زیارت کے خوشبو لگانا جائز ہے

٩١٧: عَنْ عَائِشَةَ قَالَ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ وَ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔

٩١٧: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام باندھنے کے اور نحر کے دن یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ قبل طوافِ افاضہ کے ایسی خوشبو کہ اس میں مشک بھی تھا۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب رمی کر چکے جمرہ عقبہ کی نحر کے دن اور ذبح کر چکا قربانی اور سر منڈایا یا بال کتروائے تو حلال ہوگئیں اس کو سب چیزیں مگر عورت سے صحبت کرنا اور خوشبو اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

٦٢٢: بَابُ مَا جَآءَ مَتٰى يُقْطَعُ

باب: اس بیان میں کہ لبیک پکارنا

التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

حج میں کب موقوف کرے

٩١٨: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

٩١٨: روایت ہے فضل بن عباسؓ سے کہا پیچھے بٹھا لیا مجھ کو سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ تک پھر برابر آپ لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو۔

ف: اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ وغیرہم کا کہ حاجی لبیک نہ چھوڑے جب تک رمی جمرہ نہ کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

٦٢٣: بَابُ مَا جَآءَ مَتٰى يُقْطَعُ التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ

باب: اِس بیان میں کہ عمرہ میں لبیک کب موقوف کرے؟

٩١٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اَنَّهٗ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ۔

٩١٩: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا راوی نے وہ مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو یعنی کہتے تھے کہ موقوف کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارنے کو عمرہ میں جب بوسہ دیتے حجر اسود کو۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ معتمر لبیک پکارنا موقوف نہ کرے جب تک حجر اسود کو بوسہ نہ دے اور بعضوں نے کہا جب مکے کے مکانوں کے متصل پہنچ جائے تو لبیک موقوف کر دے اور عمل ہے حدیث پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا۔

٦٢٤: بَابُ مَا جَآءَ فِي طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کو طوافِ زیارت کرنے کے بیان میں

٩٢٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ ۔

٩٢٠: روایت ہے ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف زیارت میں رات تک۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور رخصت دی بعض علماء نے تاخیر کرنے میں طواف زیارت میں رات تک اور مستحب کہا ہے بعض لوگوں نے کہ طوافِ زیارت کر لے نحر کے دن یعنی رات نہ ہونے دے اور بعضوں نے رخصت دی ہے تاخیر کی اگرچہ آخر ایام منیٰ تک تاخیر کرے۔

٦٢٥: بَابُ مَا جَآءَ فِي نُزُوْلِ الْاَبْطَحِ

باب: ابطح میں اُترنے کے بیان میں

٩٢١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ ۔

٩٢١: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب اترتے ابطح میں اور ابطح ایک مقام ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان میں (محصب بھی اسی کو کہتے ہیں)۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابورافع رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

ہم نہیں جانتے اس کو مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبیداللہ بن عمرؓ سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے اترنا ابطح میں مگر واجب نہیں جو چاہے اترے۔ کہا شافعی نے اترنا ابطح کا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں ہے وہ ایک منزل ہے کہ رسول اللہ ﷺ وہاں اترے ہیں۔

٩٢٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ـ

٩٢٢: روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا ابطح میں اترنا کچھ واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے تحصیب کے معنی محصب میں اترنا ہے اور محصب ابطح کو کہتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٢٦: بَابٌ

باب:

٩٢٣: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَبْطَحَ لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ ـ

٩٢٣: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں کہ وہاں سے روانہ ہونا مدینے کو آسان تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؒ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام سے جو بیٹے ہیں عروہ کے حدیث مذکور کے مانند۔

٦٢٧: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حَجِّ الصَّبِيِّ

باب: لڑکے کے حج کے بیان میں

٩٢٤: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَفَعَتْ اِمْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ ـ

٩٢٤: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے اٹھایا ایک عورت نے اپنے لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج صحیح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! اور ثواب تجھ کو ملے گا۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث جابرؓ کی غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے قزعہ بن سوید باہلی سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور مروی ہے محمد بن منکدر سے نبیؐ سے مرسلاً بھی۔

٩٢٥: عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَجَّ اَبِيْ اَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ ـ

٩٢٥: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا انہوں نے مجھ کو لے کر حج کیا میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور میں سات برس کا لڑکا تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اجماع ہے علماء کا لڑکا اگر صغرسنی میں حج کر چکا ہو تو اس کا حج فرض ادا نہیں ہوتا جب تک جوانی میں حج نہ کرے اور ایسا ہی غلام کا حال ہے اگر اس نے حج کیا حالت غلامی میں تو وہ کفایت نہیں کرتا جب تک کہ دوسرا حج نہ کرے حالت آزادی میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

٩٢٦ ـ ٩٢٧: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّيْ عَنِ النِّسَاءِ وَنَرْمِيْ عَنِ الصِّبْيَانِ ـ

٩٢٦ ـ ٩٢٧: روایت ہے جابرؓ سے کہا جب ہم نے حج کیا نبی ﷺ کے ساتھ تو لبیک پکارتے تھے عورتوں کی طرف سے اور کنکر پھینک دیتے تھے لڑکوں کی طرف سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور اجماع ہے علماء کا کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا لبیک نہ پکارے مگر مکروہ ہے اس کو آواز بلند کرنا لبیک میں۔

۶۲۸: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الْمَيِّتِ

باب: میت اور بوڑھے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں

۹۲۸: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَايَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيْرِ قَالَ حُجِّيْ عَنْهُ۔

۹۲۸: روایت ہے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت نے قبیلہ خثعم سے کہا یا رسول اللہ! البتہ میرے باپ کو پالیا ہے اللہ کے فرض حج نے اور وہ بہت بوڑھا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حج کر اس کی طرف سے۔

ف: اس باب میں علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابی رزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اور مروی ہے سنان بن عبداللہ جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، سو پوچھی میں نے حقیقت ان روایتوں کی محمد بخاری سے، تو فرمایا انہوں نے سب روایتوں میں صحیح تر وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا محمد نے شاید یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے سنی ہو اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوں اور سوا فضل کے اور کسی سے بھی سنی ہو پھر مرسل بیان کیا اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور نہ ذکر کیا اس کا جس سے سنی تھی۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور صحیح ہوئی ہیں اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ آدمی حج کرے میت کی طرف سے اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا اگر وصیت کر گیا ہے میت تو البتہ حج کرے اس کی طرف سے اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ حج کرے زندہ کی طرف سے جبکہ ایسا ضعیف ہے کہ قدرت حج کی نہیں رکھتا اور یہی قول ہے ابن مبارک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا۔

۶۲۹: بَابٌ مِنْهُ

باب: دوسرا اسی بیان میں

۹۲۹: عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ۔

۹۲۹: روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ! میرا باپ بہت بوڑھا ہے طاقت نہیں رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری کی تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ بجا لا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمرہ مذکور ہوا ہے اسی حدیث میں کہ آدمی عمرہ کرے غیر کے واسطے اور ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

۹۳۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَاَ حُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ

۹۳۰: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میری ماں مر گئی ہے اور حج نہیں کیا کیا میں حج کروں اس کی طرف سے فرمایا ہاں حج کر اس کی

عَنْهَا۔

طرف سے۔ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٣٠: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ اَمْ لَا

باب: اِس بیان میں کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں؟

٩٣١: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرُوْا هُوَ اَفْضَلُ۔

۹۳۱: روایت ہے جابرؓ سے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ کیا عمرہ واجب ہے فرمایا نہیں اور اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا کہ عمرہ واجب نہیں اور کہتے ہیں کہ حج دو ہیں ایک بڑا کہ نحر کے دن ہوتا ہے دوسرا وہ جسے عمرہ کہتے ہیں وہ چھوٹا حج ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ وجوب عمرہ سنت سے ثابت ہے ہم کسی کو نہیں جانتے کہ رخصت دی ہو اس نے عمرہ کے ترک کرنے والے کو اور کوئی روایت ثابت نہیں کہ وہ نفل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرہ نفل ہے مگر وہ روایت ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں اور ہم کو پہنچا ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہ وہ اس کو واجب کہتے ہیں۔

٦٣١: بَابٌ مِنْهُ

باب: دوسرا اِسی بیان میں

٩٣٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۹۳۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک۔

ف: اس باب میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اور ایسا ہی کا شافعی اور احمد اور اسحٰق نے اور مراد یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے حج کے مہینوں میں عمرے کی اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور مہینے حج کے شوال اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں کہ لائق نہیں لبیک پکارنی حج کے ساتھ مگر انہی مہینوں میں اور مہینے حرام کے رجب اور ذوی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اسی طرح روایت کی اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے۔

٦٣٢: بَابُ مَا جَآءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

باب: عمرے کی فضیلت میں

٩٣٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُهَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔

۹۳۳: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کفارہ ہے گناہوں کا اور حج مقبول کا کچھ بدلہ نہیں سوا جنت کے۔ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٣٣: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ

باب: تنعیم سے عمرہ لانے کے بیان میں

٩٣٤: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ

۹۳۴: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يُّعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ۔

عبدالرحمٰن کو کہ عمرہ کا احرام بندھوالائیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تنعیم سے۔ **ف**: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٣٤: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

باب: جعرانہ سے عمرہ لانے کے بیان میں

٩٣٥: عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلاً مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلاً فَقَضٰى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَاَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰى جَاءَ مَعَ الطَّرِيْقِ طَرِيْقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ۔

٩٣٥: روایت ہے محرش کعبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جعرانہ سے رات کو عمرے کا احرام باندھے ہوئے اور داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو پورا کیا اپنا عمرہ پھر رات ہی کو نکل گئے مکہ سے اور صبح کی جعرانہ میں جیسے کوئی رات کا رہنے والا ہو یعنی دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہو کہ حضرت رات کو یہیں رہے پھر جب آفتاب ڈھل گیا دوسرے دن تو نکلے سرف کے میدان میں یہاں تک کہ آئے اس راہ میں جہاں دو راستے جمع ہوئے ہیں بطن سرف میں اسی سبب سے پوشیدہ رہا ان کا عمرہ لوگوں پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم محرش کعبی کی کوئی روایت نبی ﷺ سے نہیں پاتے سوا اس حدیث کے۔

٦٣٥: بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ

باب: رجب میں عمرہ کرنے کے بیان میں

٩٣٦: عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ اَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْ رَجَبٍ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ۔

٩٣٦: روایت ہے عروہ سے کہا پوچھا ابن عمرؓ سے کس مہینے میں عمرہ کیا رسول اللہ ﷺ نے؟ تو کہا انہوں نے عمرہ کیا حضرتؐ نے رجب میں تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کوئی عمرہ نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر ابن عمرؓ ان کے ساتھ تھے اور کبھی عمرہ نہ کیا حضرت ﷺ نے رجب میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بخاری سے رحمت کرے اللہ ان پر کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا عروہ بن زبیر سے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ نبیؐ نے چار عمرے کیے ایک ان میں سے رجب میں تھا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

٦٣٦: بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ

باب: ذی قعد میں عمرہ کرنے کے بیان میں

٩٣٧ - ٩٣٨: عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ۔

٩٣٧ - ٩٣٨: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ نبی ﷺ نے عمرہ کیا ذی قعد کے مہینے میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

٦٣٧: بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ

باب: رمضان میں عمرہ کرنے کے بیان میں

۹۳۹: عَنْ اُمِّ مَعْقَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

۹۳۹: روایت ہے ام معقل سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ایک عمرہ رمضان میں برابر ہے ایک حج کے۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے اور وہب بن خنبش سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اوران کو ہرم بن خنبش بھی کہتے ہیں کہا بیان (نام ہے راوی کا) اور جابر نے روایت کی ہے شعبی سے وہ روایت کرتے ہیں وہب بن خنبش سے اور کہا داؤد نے روایت ہے اودی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبہ سے وہ ہرم بن خنبش سے اور وہب بن خنبش زیادہ صحیح ہے اور حدیث ام معقل کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور کہا احمد اور اسحق نے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرہ رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے یعنی ثواب میں کہا اسحق نے معنی اس حدیث کے ایسے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قل ہو اللہ احد پڑھے ایک بار اس نے ثلث قرآن پڑھا یعنی ثواب میں دونوں برابر ہیں۔

٦٣٨: بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِي يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ اَوْ يَعْرَجُ

باب: اس کے بیان میں کہ لبیک پکارے حج کی پھر زخمی یا لنگڑا ہو جائے

۹۴۰: عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ۔

۹۴۰: روایت ہے عکرمہ سے کہا روایت کی مجھ سے حجاج بن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا اور وہ احرام حج کا باندھ چکا تھا تو اس کا احرام کھل گیا تو اس پر دوسرے سال حج واجب ہے سو ذکر کی میں نے یہ حدیث ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے تو کہا ان دونوں نے کہ سچ ہے۔

ف: روایت کی ہم سے اسحق بن منصور نے انہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے حجاج سے مثل اس کے کہا اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج صواف سے اسی حدیث کی مانند اور روایت کی معمر اور معاویہ نے جو بیٹے ہیں سلام کے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث اور حجاج بن صواف نے نہیں ذکر کیا اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ ہیں حافظ ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی زیادہ صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند۔

٦٣٩: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

باب: حج میں شرط کرنے کے بیان میں

۹۴۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ اَتَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ

۹۴۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ضباعہ زبیر کی بیٹی آئیں نبی ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ارادہ رکھتی ہوں حج کا کیا شرط لگاؤں

اللّٰهِ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ اَفَاَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ کَیْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِیْ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ مَحِلِّیْ مِنَ الْاَرْضِ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ۔

اپنی نیت میں یعنی کسی عذر سے شاید رکھنا ہو تو اس کی شرط اوّل ہی سے لگاؤں تو فرمایا آپ ﷺ نے ہاں! شرط لگاؤ کہا انہوں نے کیونکر (کیسے) کہوں میں؟ فرمایا آپ ﷺ نے کہہ تو لبیک سے تحبسنی تک یعنی حاضر ہوں میں اے اللہ! حاضر ہوں جگہ میرے احرام کھولنے کی وہی ہے زمین سے جہاں سے تو مجھے روک دے۔

ف: اس باب میں جابر اور عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جائز رکھتے ہیں شرط لگانا حج میں اور کہتے ہیں اگر شرط لگا دے اور پھر بیمار ہو جائے یا معذور ہو تو جائز ہے اس کو احرام کھول ڈالنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضے لوگ شرط لگانا حج میں جائز نہیں کہتے اور کہتے ہیں کہ اگر شرط بھی لگائے تو بھی اس کو احرام کھولنا نہیں پہنچتا اور ان کے نزدیک شرط لگانا نہ لگانا دونوں برابر ہیں۔

٦٤٠: بَابٌ مِنْهُ

باب: دوسرا اسی بیان میں

۹۴۲: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ یُنْکِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِی الْحَجِّ وَ یَقُوْلُ اَلَیْسَ حَسْبُکُمْ سُنَّةُ نَبِیِّکُمْ۔

۹۴۲: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ انکار کرتے تھے شرط لگانے سے حج میں اور فرماتے تھے کافی نہیں تم کو سنت اپنے نبی ﷺ کی۔

ف: یعنی آپ نے شرط نہیں لگائی اور حدیبیہ میں جب روکے گئے احرام کھول ڈالا پھر سال آئندہ قضا کیا عمرہ کو۔

٦٤١: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمَرْأَةِ تَحِیْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

باب: اس عورت کے بیان میں جسے بعد طوافِ افاضہ کے حیض آ جائے

۹۴۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِیَّةَ بِنْتَ حُیَیٍّ حَاضَتْ فِیْ اَیَّامِ مِنٰی فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِیَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَا اِذًا۔

۹۴۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ صفیہ بیٹی حیی کی حائضہ ہو گئی ہیں۔ ایامِ منیٰ میں سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہم کو روکنے والی ہے سو عرض کیا لوگوں نے کہ وہ طوافِ افاضہ کر چکی ہیں۔ تب فرمایا آپ ﷺ نے اب رکنے کی ضرورت نہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب طوافِ افاضہ کر چکی ہو اور پھر حائضہ ہو جائے تو اس پر واجب نہیں کہ طوافِ وداع کے لیے ٹھہرے اور طہر کا انتظار کرے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۹۴۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ فَلْیَکُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَیْتِ اِلَّا الْحُیَّضَ وَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۹۴۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ جو حج کرے بیت اللہ کا تو آخر میں بیت اللہ سے ہو کر جائے یعنی طوافِ وداع کرے مگر حائضہ عورت کو رخصت دی ہے رسول اللہ ﷺ نے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

٦٤٢ : بَابُ مَا جَآءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

باب : اِس بیان میں کہ حائضہ کون کونسے مناسک حج ادا کرے؟

۹۴۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلاَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

۹۴۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا میں حائضہ ہوئی جب میں مکے کو پہنچی تو حکم کیا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کہ ادا کروں میں تمام مناسک حج کے سوا طواف خانہ کعبہ کے۔

ف : کہا ابوعیسیٰ نے اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حائضہ ادا کرے تمام مناسک کو سوا طواف خانہ کعبہ کے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سند سے بھی۔

۹۴۵ (ل) : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النُّفَسَاءَ وَ الْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَ تُحْرِمُ وَ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنْ لاَ تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرَ۔

۹۴۵ (ل) : روایت ہے ابن عباسؓ سے وہ مرفوع کرتے ہیں اس حدیث کو نبی تک کہ فرمایا آپؐ نے کہ نفاس اور حیض والی عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور ادا کرے تمام مناسک حج کے یعنی موقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ سوا اسکے کہ طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا جب تک پاک نہ ہو۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

٦٤٣ : بَابُ مَا جَآءَ مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ

باب : اِس بیان میں کہ حاجی اور معتمر اخیر میں خانہ کعبہ سے ہوکر روانہ ہو

۹۴۶: عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُخْبِرْنَا بِهٖ۔

۹۴۶: روایت ہے حارث بن عبداللہ سے کہ سنا میں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے کہ فرماتے تھے جو حج کرے اس گھر کا یا عمرہ لائے تو اخیر میں اس گھر سے ہو کر جائے یعنی آخر میں طوافِ وداع کر لے تو فرمایا ان سے حضرت عمرؓ نے زمین پر گرا تو اپنے ہاتھوں سے یعنی تو نے برا کیا سنی تو نے یہ حدیث رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے اور خبر نہ کی تو نے ہم کو اس کی۔

ف : اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حارث کی غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مثل اور خلاف حجاج کے بھی بیان کیا بعضوں نے اسی سند سے۔

٦٤٤ : بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافًا وَاحِدًا

باب : طوافِ قارن کے بیان میں

۹۴۷: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا۔

۹۴۷: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ملایا حج وعمرہ کو یعنی قران کیا۔ پس ایک ہی طواف کیا دونوں کے لئے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہؓ وغیرہم کا کہتے ہیں قارن ایک ہی طواف کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔

۹۴۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةَ اَجْزَأَهٗ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَسَعْيٌ وَّاحِدٌ مِنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔

۹۴۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو احرام باندھے حج اور عمرہ دونوں کا یعنی قران کرے کافی ہے اس کو ایک طواف اور ایک سعی دونوں سے یہاں تک کہ حلال ہو ان دونوں سے یعنی بعد طواف و سعی کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے فقط دراوردی نے اس کو روایت کیا ان لفظوں سے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے عبیداللہ بن عمرؓ سے اور مرفوع نہیں کہا اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

٦٤٥: بَابُ مَا جَآءَ اِنْ يَمْكُثَ لِمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلٰثًا

باب: اس بیان میں کہ مہاجر مدینہ منیٰ سے لوٹنے کے بعد مکے میں تین دن ٹھہرے

۹۴۹: عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِيْ مَرْفُوْعًا قَالَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ بِمَكَّةَ ثَلٰثًا۔

۹۴۹: روایت ہے علاء بن حضرمی سے یعنی مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ٹھہرے مہاجر بعد ادا کرنے نسک حج کے مکے میں تین دن۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اور طرح سے اس سند سے مرفوعاً۔

٦٤٦: بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْقُفُوْلِ مِنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ

باب: ان دعاؤں کے بیان میں جو حج وعمرہ سے لوٹتے وقت پڑھی جاتی ہیں

۹۵۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدْفَدًا مِنَ الْاَرْضِ اَوْ شَرَفًا كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

۹۵۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ جب پھرتے جہاد سے یا حج اور عمرہ سے پھر چڑھتے کسی بلند زمین پر یا کسی اور اونچی چیز پر تو کہتے اللہ اکبر تین بار پھر کہتے لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی اس کا شریک نہیں اسی کو ہے سلطنت اور تعریف اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں رجوع کرنے والے عبادت کرنے والے سیر کرنے والے اپنے ہی رب کی تعریف کرنے والے پورا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دے دی لشکروں کو اکیلے۔

ف: اس باب میں براء اور عازب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦٤٧: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ

باب: محرم کے بیان میں جو احرام

يَمُوتُ فِيْ اِحْرَامِهٖ
میں مر جائے

۹۵۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلاً سَقَطَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَ كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُهِلُّ اَوْ يُلَبِّيْ۔

۹۵۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے سفر میں سو دیکھا ایک مرد کو کہ گر پڑا اپنے اونٹ پر سے سو ٹوٹ گئی اسکی گردن اور مر گیا وہ محرم تھا سو فرمایا رسول اللہؐ نے نہلاؤ اس کو پانی اور بیر کے پتوں سے اور کفن دو اسی کے دونوں کپڑوں میں یعنی جو احرام میں پہنے تھا اور نہ چھپاؤ اسکا سر اسلئے کہ وہ تو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا لبیک پکارتا ہوا۔ راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے یُہِلُّ فرمایا: ایُلَبِّیْ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضے علماء نے کہا جب محرم مر گیا تو اس کا احرام ٹوٹ گیا اور اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہیے جیسا غیر محرم کے ساتھ کرتے ہیں۔

٦٤٨: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَكِي عَيْنَهٗ فَيَضْمِدُ هَا بِالصَّبِرِ
باب: اِس بیان میں کہ محرم کی اگر آنکھ دُکھے تو ایلوے کا ضماد (لیپ) کرے

۹۵۲: عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَاَلَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْ هُمَا بِالصَّبْرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَضْمِدْ هُمَا بِالصَّبْرِ۔

۹۵۲: روایت ہے نبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دُکھتی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے سو پوچھا انہوں نے ابان بن عثمان سے تو فرمایا انہوں نے لیپ کر دو اس پر ایلوے کا کہ میں نے سنا ہے عثمان بن عفانؓ سے وہ ذکر کرتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لیپ کر دو دُکھتی آنکھوں پر ایلوے کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر محرم کچھ دوا لگائے مگر اس میں خوشبو نہ ہو۔

٦٤٩: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَاْسَهٗ فِيْ اِحْرَامِهٖ مَا عَلَيْهِ
باب: اِس بیان میں کہ محرم احرام میں سر منڈوائے تو اس پر کیا چیز واجب ہے

۹۵۳: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ هٰذِهٖ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِانْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ اَوِ اذْبَحْ شَاةً۔

۹۵۳: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ نبی ﷺ ان پر سے گزرے حدیبیہ میں مکے میں داخل ہونے سے پہلے اور کعب احرام باندھے ہوئے تھے اور آگ سلگاتے تھے ہنڈیا کے نیچے اور جوئیں ان کے مُنہ پر چلی آتی تھیں۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا اذیت دیتی ہیں تجھ کو یہ جوئیں تیری عرض کیا ہاں سو فرمایا آپ نے سر منڈا ڈال اور کھانا کھلا ایک فرق میں چھ مسکینوں کو اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزہ رکھ تین دن یا ایک قربانی کر کہا ابن ابی نجیح نے اپنی روایت میں اَنْسُكْ نَسِيْكَةً کے عوض

اذْبَحْ شَاةً یعنی ذبح کر ایک بکری۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب بال مونڈے یا کپڑے پہنے جو اس کو جائز نہیں احرام میں پہننا یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ واجب ہے جیسا اوپر مروی ہو چکا ہے نبی ﷺ سے۔

٦٥٠: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَآءِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَّيَدَعُوْا يَوْمًا

باب: اِس بیان میں کہ چرواہوں کو رخصت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں

٩٥٤: عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمًا وَّ يَدَعُوْا يَوْمًا ۔

٩٥٤: روایت ہے ابی البداح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عدی سے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی چرواہوں کو کہ کنکریاں ماریں ایک دن اور چھوڑ دیں ایک دن۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے ابن عیینہ نے اور روایت کیا مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے چرواہوں کو کہ رمی کریں ایک دن اور چھوڑ دیں ایک دن اور یہی قول ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

٩٥٥: عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُعَاةِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهُ فِيْ اَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ اَنَّهُ قَالَ فِي الْاَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ ۔

٩٥٥: روایت ہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کے چرانے والوں کو رات کو نہ رہنے کی یعنی منیٰ میں اس طرح کی رمی کرلیں نحر کے دن پھر اکٹھا کرلیں دو دن کی رمی یوم نحر کے بعد پس رمی کرلیں ایک دن میں ان دونوں کی کہا مالک نے گمان کیا میں نے کہ کہا راوی نے کہ پہلے دن رمی کرے پھر رمی کرے دن کوکوچ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے جو مروی ہے عبداللہ بن ابی بکر سے۔ مترجم کہتا ہے کہ اجازت دی آنحضرت ﷺ نے کہ رات کو نہ رہیں منیٰ میں چرانے والے منیٰ میں تشریق کی راتوں میں اور اجازت دی کہ کنکریاں ماریں عید کے دن جمرۂ عقبہ پر فقط پھر اس کے بعد دو دن کی رمی ایک دن میں کرلیں یعنی گیارہویں بارہویں کی رمی گیارہویں کو کرلیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا گمان یہی ہے کہ راوی نے ایسا ہی کہا یا گیارہویں بارہویں کی رمی بارہویں کو کرلیں باقی رہی چھوٹی رمی وہ بھی چاہیں تو یوم النفر میں کرلیں یا چھوڑ دیں کہ اس کا چھوڑنا بھی جائز ہے۔

٦٥١: بَابٌ

باب:

٩٥٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ

٩٥٦: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ علیؓ آئے رسول اللہؐ کے پاس یعنی حجۃ الوداع میں تو فرمایا آپؐ نے نے تم نے کیونکر لبیک پکاری یعنی قران یا افراد یا تمتع کی کہا علیؓ نے لبیک پکاری میں نے ویسے ہی جیسے لبیک رسول اللہؐ کی۔ فرمایا آپ نے اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں احرام

مَعِيَ هَدْيًا لَاَحْلَلْتُ۔

کھول ڈالتا۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

٦٥٢: بَابٌ

باب:

٩٥٧: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

٩٥٧: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دن حج کا کون ہے آپ نے فرمایا دن نحر کا۔

ف: مترجم: یہاں سے بیوقوفی ان عوام کالانعام کی ظاہر ہوگئی جو کہتے ہیں کہ حج اکبر وہ ہے کہ جس کا عرفہ بروز جمعہ واقع ہو۔

٩٥٨: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

٩٥٨: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا انہوں نے حج اکبر کا دن روز نحر ہے اور راوی نے اس مرکو مرفوع نہیں کیا۔

ف: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور روایت ابن عیینہ کی جو موقوف ہے وہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحٰق کی روایت سے جو مرفوع ہے کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا کئی حافظانِ حدیث نے ابی اسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علیؓ سے موقوفاً۔

٦٥٣: بَابٌ

باب:

٩٥٩: عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَّا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ۔

٩٥٩: روایت ہے ابن عبید بن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ابن عمر ٹھہرتے تھے دو رکنوں پر یعنی حجر اسود اور رکن یمانی پر سو کہا میں نے ان سے اے ابا عبدالرحمٰن تم ٹھہرے ہو دو رکنوں پر ایسا ٹھہرنا کہ میں نے نہیں دیکھا کسی صحابی کو نبی ﷺ کے کہ ایسا ٹھہرتا ہو دو رکنوں پر سو فرمایا انہوں نے کیوں نہ کروں میں ایسا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کہ چھونا ان دونوں کا کفارہ ہے گناہوں کا اور سنا میں نے حضرت ﷺ کو فرماتے تھے جس نے طواف کیا اس گھر کا سات مرتبہ اور گنا اس کو برابر ہے ایک غلام آزاد کرنے کے اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا آدمی کوئی قدم یعنی طواف میں اور نہ اٹھاتا ہے دوسرا قدم مگر مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے ایک گناہ اور لکھتا ہے ایک نیکی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابن عبید کے باپ سے اور یہ حدیث حسن ہے۔

٦٥٤: بَابٌ

باب:

٩٦٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِخَيْرٍ۔

٩٦٠: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ طواف خانہ کعبہ کے گرد مثل نماز کے ہے مگر یہ کہ اس میں کلام کرتے ہو تم سو جو کوئی کلام کرے تو نہ بولے مگر اچھی بات۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے ابن طاؤس وغیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں طاؤس سے وہ ابن عباس سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے اور ہم مرفوع نہیں جانتے اس کو مگر عطا ابن سائب کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کہتے ہیں مستحب ہے کلام نہ کرے آدمی طواف میں مگر بضرورت یا ذکر خدائے تعالیٰ ہو یا علم کی بات۔

٦٥٥: بَابٌ

باب:

۹٦١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ۔

۹٦١: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کی فضیلت میں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا قیامت کے دن اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھے گا ان سے ایک زبان ہو گی کہ بولے گا اس سے گواہی دے گا اس کے ایمان کی جس نے بوسہ دیا ہے اس کو اللہ کے واسطے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۹٦٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ۔

۹٦٢: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ تیل لگاتے تھے احرام میں اور وہ غیر مقتت (یعنی بغیر خوشبو والا زیتون کا تیل) تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے مقتت خوشبودار کو کہتے ہیں تو غیر مقتت بے خوشبو کا تیل ہوا اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فرقد سنجی کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے فرقد سنجی میں اور روایت کی ہے ان سے لوگوں نے۔

٦٥٦: بَابٌ

باب:

۹٦٣: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَآءِ زَمْزَمَ وَ تُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ۔

۹٦٣: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ وہ اٹھاتی تھیں آب زمزم کو یعنی اپنے ساتھ لے جاتی تھیں تبرکاً اور خبر دیتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی اٹھاتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

٦٥٧: بَابٌ

باب:

۹٦٤: عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ۔

۹٦٤: روایت ہے عبدالعزیز بن رفیع سے کہا انہوں نے کہا میں نے انسؓ سے بیان کرو مجھ سے جو یاد کیا ہو تم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کو ظہر کہاں پڑھی حضرت ﷺ نے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہا انس نے منیٰ میں، پھر کہا میں نے عصر کہاں پڑھی آپ نے جس دن کوچ کیا مکے سے کہا انس نے ابطح میں اور تحقیق اوپر گزری۔ پھر کہا انس نے تم وہاں نماز پڑھو جہاں پڑھیں تمہارے امیر الحاج یعنی یہ دونوں نمازیں دونوں مقاموں میں پڑھنا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب معلوم ہوتی ہے اسحٰق ارزق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ثوری سے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب جنازہ کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۶۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ثَوَابِ الْمَرِیْضِ

باب: بیماری کے ثواب کے بیان میں

۹۶۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْکَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً۔

۹۶۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہنچتی ہے مؤمن کو کوئی تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑھ کر مگر بلند کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے اس سے ایک گناہ۔

ف: اس باب میں سعد بن ابی وقاص اور ابوعبیدہ بن جراح اور ابوہریرہ اور ابوامامہ اور ابی سعید اور انس اور عبداللہ بن عمر اور اسد بن کرز اور جابر اور عبدالرحمن بن ازہر اور ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

۹۶۶: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ شَیْءٍ یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَاحَزَنٍ وَلَاوَصَبٍ حَتَّی الْهَمُّ یَهُمُّهُ اِلَّایُکَفِّرُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ۔

۹۶۶: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں پہنچتا مؤمن کو درد یا غم یا دُکھ یہاں تک کہ فکر بھی کہ اس کو پریشان کرے مگر اتار (مٹا) دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے گناہ کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں کہا اور سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے میں نے نہیں سنا کسی روایت میں کہ فکر سے گناہ اترتے ہوں مگر اسی روایت میں اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ

باب: بیمار پرسی کے بیان میں

۹۶۷ ـ ۹۶۸: عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ

۹۶۷-۹۶۸: روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مسلمان جب تک عیادت کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی برابر چنتا رہا ہے کھجوریں

الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ۔ جنت کی۔

ف: اس باب میں علیؓ اور ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ اور انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی ابوغفار اور عاصم احول نے یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور سنا میں نے محمد سے کہ کہتے تھے جس نے روایت کی یہ حدیث ابی الاشعث سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسماء سے روایت کی ہم سے محمد بن وزیر واسطی نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ قِيْلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا یعنی پوچھا صحابیوں نے کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا آپ نے اس کا میوہ چننا ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدۃ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے خالد کی حدیث کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابی الاشعث کا اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کی۔

۹۶۹: عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِيْ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْحُسَيْنِ نَعُوْدُهٗ فَوَجَدْنَا عِنْدَهٗ اَبَامُوْسٰى فَقَالَ عَلِيٌّ اَعَائِدًا جِئْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَمْ زَائِرًا فَقَالَ لَابَلْ عَائِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۹۶۹: روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پکڑا علیؓ نے میرا ہاتھ اور کہا چلو ہمارے ساتھ حسینؓ کی عیادت کریں سو پایا ہم نے ان کے پاس ابوموسیٰ کو اور کہا علیؓ نے کیا تم عیادت کو آئے ہو اے ابو موسیٰ یا زیارت کو؟ کہا انہوں نے میں عیادت کو آیا ہوں تو کہا علیؓ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مسلمان کی دن کے شروع میں مگر مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لئے ستّر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اوّل شب میں تو مغفرت مانگتے رہے ہیں اس کے لئے ستّر ہزار فرشتے صبح تک اور ہوگا اس کے لئے ایک باغ جنت میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور مروی ہے علیؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور بعضوں نے اس کو موقوف روایت کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا اور نام ابی فاختہ کا سعید بن علاقہ ہے۔

٦٦٠: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّيْ لِلْمَوْتِ

باب: اس بیان میں کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے

۹۷۰: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِاكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَالَقِيْتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا اَجِدُ

۹۷۰: روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا گیا میں خباب کے پاس اور انہوں نے داغ دیئے تھے اپنے پیٹ میں یعنی کسی بیماری کے سبب سے سو فرمایا خباب نے میں کسی کو نہیں جانتا نبی ﷺ کے صحابیوںؓ میں سے کہ اس پر آئی ہوں بلائیں جیسی مجھ پر آئیں اور میں تھا زمانے میں رسول

دِرْهَمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ نَاحِيَةِ بَيْتِيْ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا وَلَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْ نَهٰى اَنْ يَتَمَنَّى الْمَوْتُ لَتَمَنَّيْتُ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں پاتا تھا ایک درہم اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر منع نہ کیا ہوتا ہم کو رسول اللہؐ نے موت کی آرزو کرنے سے تو البتہ میں آرزو کرتا یعنی روپے پیسے کے بہت ہونے کے ڈر سے آرزو موت کی کرتا اور یہ ان کا کمالِ زہد تھا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ انس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث خباب کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی کسی نقصان کے سبب سے جو اس پر آیا ہو بلکہ چاہیے ایسا کہے: اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ یعنی یا اللہ! جیتا رکھ مجھ کو جب تک جینا میرا بہتر ہے اور وفات دے مجھ کو جب میری وفات بہتر ہو۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٦١: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيْضِ

باب: مریض کے لئے تعوذ کے بیان میں

۹۷۱ ـ ۹۷۲ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ۔

۹۷۱ـ۹۷۲: روایت ہے ابی سعید سے کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا محمدؐ! کیا تم بیمار ہو گئے؟ تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں تو پڑھی جبرئیل نے یہ دعا بسم اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھ سے وہ چیز جو تجھے تکلیف دے اور جھاڑتا ہوں فساد ہر ناپاک ذات کا اور حاسد کی نظر یعنی ٹوک کا اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھ کو اور اللہ شفا دے تجھ کو۔

۹۷۳: عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَفَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاْسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشَافِيْ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

۹۷۳: روایت ہے عبدالعزیز بن صہیب سے کہا داخل ہوا میں اور ثابت بنانی انس بن مالکؓ کے پاس تو کہا ثابت نے اے اباحمزہ! میں بیمار ہوا سو کہا انس نے کیا نہ پھونکوں میں تم پر دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے ضرور پھونکئے تو پڑھا انس نے اللھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ اے اللہ! آدمیوں کے پالنے والے بیماریوں کے دور کرنے والے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے کوئی شفا دینے والا نہیں مگر تو ایسی شفا دے کہ باقی نہ چھوڑے کوئی بیماری۔

ف: اس باب میں انسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابوسعید کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور پوچھی میں نے ابوزرعہ سے یہ حدیث اور کہا میں نے ان سے روایت عبدالعزیز کی جو مروی ہے ابی نضرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حدیث عبدالعزیز کی جو انسؓ سے مروی ہے ابی نضرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سعید سے زیادہ صحیح ہے یہ حدیث عبدالعزیز کی جو انس سے مروی ہے تو کہا ابوزرعہ نے دونوں صحیح ہیں، کہ خبر دی ہم کو عبدالصمد بن عبدالوارث انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عبدالعزیز بن

صہیب سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے۔

٦٦٢: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

باب: وصیت کی ترغیب میں

۹۷۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَاحَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ۔

۹۷۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ضرور ہے ہر مسلمان کو کہ نہ گزریں اس پر دو راتیں اور اس کو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنی قرض یا امانت وغیرہ کی مگر وصیت اسکی لکھی رہے اسکے پاس۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦٦٣: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ

باب: تہائی یا چوتھائی مال میں وصیت کرنے کے بیان میں

۹۷۵: عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَا لِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ قَالَ فَمَازِلْتُ اُنَاقِصُهٗ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ اَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

۹۷۵: روایت ہے سعد بن مالکؓ سے کہ بیمار پرسی کو آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میں بیمار تھا سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم نے وصیت کی؟ میں نے کہا ہاں! پوچھا آپ ﷺ نے کتنے مال کی وصیت کی؟ کہا میں نے سب مال کی کہ خرچ کیا جائے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پوچھا آپ ﷺ نے کیا چھوڑا تم نے اپنی اولاد کے لئے؟ میں نے کہا وہ امیر ہیں مال والے تو فرمایا وصیت کرو مال کے دسویں حصہ کی یعنی نو حصے اولاد کے لئے چھوڑ دو کہا انہوں نے میں حضرت ﷺ کے فرمانے کو تھوڑا سمجھتا رہا یعنی کہتا رہا اللہ کی راہ میں اور مال بھی دینا چاہئے اتنے میں کیا ہوگا؟ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا وصیت کر تو تہائی مال کی یعنی دو حصے اپنی اولاد کے لئے چھوڑ جا اور تہائی بہت ہے۔ ابو عبدالرحمٰن نے کہا ہم مستحب جانتے ہیں کہ تہائی مال میں سے بھی کچھ کم میں وصیت کرے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تہائی بہت ہے یعنی ثلث سے کچھ کم ہی وصیت میں دینا چاہیے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے لفظ کبیرؓ کا اور روایت میں کثیرؓ کا بھی آیا ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں وصیت نہ کرے آدمی ثلث سے زیادہ مال میں بلکہ مستحب ہے کہ ثلث بھی پورا نہ کرے کہا سفیان ثوری نے کہ مستحب کہتے ہیں وصیت میں پانچواں حصہ کو یا چوتھے حصہ کو تہائی سے اور جس نے تہائی حصے کی وصیت کی اس نے کچھ نہ چھوڑا اور اس کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ۔

٦٦٤: بَابُ مَاجَآءَ فِي تَلْقِيْنِ

باب: جو حالت نزع میں ہو اس کی تلقین اور اس

الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهٗ — کے لئے دعا کرنے کے بیان میں

٩٧٦: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

٩٧٦: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبیؐ نے فرمایا سکھاؤ اپنے لوگوں کو جو نزع میں ہوں لا الٰہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ام سلمہ اور عائشہؓ اور جابرؓ اور سعدی المریہ سے روایت ہے اور سعدی المریہ بیوی ہیں طلحہ بن عبید اللہ کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

٩٧٧: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِالْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاسَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُوْلِیْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِی اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٩٧٧: روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہؐ نے جب آؤ تم مریض یا مردے کے پاس تو اچھی دعا کرو اس لئے کہ فرشتے اس وقت آمین کہتے ہیں تمہاری دعا پر کہا ام سلمہؓ نے پھر جب وفات پائی ابوسلمہؓ نے یعنی ان کے شوہر نے تو آئی میں رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہؐ! ابا سلمہ نے انتقال فرمایا، تو فرمایا آپؐ نے یہ دعا پڑھ: اللھم سے حسنہ تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور اسکو یعنی شوہر کو اور اسکے بدلے میں مجھے اس سے بہتر عنایت کر کہا ام سلمہؓ نے پھر جب میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر شوہر دیا یعنی رسول اللہؐ سا شوہر ملا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے شقیق وہ بیٹے ہیں سلمہ کے ابو وائل ان کی کنیت ہے قبیلہ بنی اسد سے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب ہے کہ حالت نزع میں لا الٰہ الا اللہ سکھائیں اور بعضوں نے کہا جب ایک مرتبہ اس نے یہ کلمہ پڑھا پھر بار بار اس کے سامنے نہ پڑھیں جب تک کہ وہ کچھ کلام نہ کرے کہ شاید کہیں تنگ ہو کر انکار نہ کر بیٹھے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ جب ان کی وفات پہنچی تو ایک شخص ان کو تلقین کرنے لگا تو کہا اس سے ابن مبارک نے جب میں نے ایک بار یہ کلمہ پڑھا تو بعد اس کے کچھ نہ کیا تو میں اس کلمہ پر ہوں یعنی غرض یہ ہے کہ جب بیمار ایک بار کلمہ پڑھ لے پھر اس کو تلقین ضرور نہیں ہاں اگر کچھ دنیا کی بات چیت کرے تو پھر تلقین ضرور ہے غرضیکہ کلمہ آخر کلام ہو میت کا اور عبداللہ بن مبارک کا کہنا ایسا ہے جیسے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جس کا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا وہ داخل ہوا جنت میں۔

٦٦٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ — باب: سکراتِ موت کے بیان میں

٩٧٨: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰى

٩٧٨: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو قریب وفات کے کہ ان کے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا اور آپؐ ہاتھ ڈالتے تھے اس پیالہ میں اور ملتے تھے اپنے منہ پر پانی پھر فرماتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ! مدد کر میری سختیوں پر موت کی

غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

اور تکلیفوں پر موت کی۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے۔

۹۷۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۹۷۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا میں کسی کی آسانی سے جان نکلنے کو دیکھ کر آرزو نہیں کرتی جیسی دیکھی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی شدت۔

ف: کہا یعنی ابوعیسیٰ نے پوچھی میں نے ابازرعہ سے یہ حدیث کہ عبدالرحمٰن بن علاء کون ہیں؟ کہا انہوں نے کہ وہ بیٹے ہیں علاء بن لجلاج کے اور میں نہیں جانتے اس حدیث کو مگر اسی سند سے۔

٦٦٦: بَابٌ

باب:

۹۸۰ ۔ ۹۸۱ ۔ ۹۸۲ :عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ الْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ۔

۹۸۰ تا ۹۸۲: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مؤمن مرتا ہے پیشانی کے پسینے کے ساتھ۔ یعنی جب مرتا ہے تو شدتِ سکرات سے پسینہ آ جاتا ہے اور یہ کنایہ ہے فقط شدت سے خواہ پسینہ آئے یا نہ آئے۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہلحدیث نے کہا ہم نہیں جانتے کہ قتادہ نے عبداللہ بن بریدہ سے کچھ سنا ہو۔

٦٦٧: بَابٌ

باب:

۹۸۳: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی شَابٍّ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَیْفَ تَجِدُكَ وَ اللّٰهِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَرْجُو اللّٰهَ وَاِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا یَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا یَخَافُ۔

۹۸۳: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ داخل ہوئے ایک جوان کے پاس اور وہ سکراتِ موت میں تھا' تو فرمایا آپؐ نے کیا حال ہے تیرا؟ اس نے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہؐ! میں اُمید رکھتا ہوں اللہ سے یعنی رحمت اور مغفرت کی اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے سو رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں جمع ہوتیں کسی بندے کے دِل میں یہ دونوں چیزیں یعنی اُمید اور خوف ایسے وقت میں یعنی وقت موت میں مگر اللہ دیتا ہے اسکو جس کی امید رکھتا ہے یعنی رحمت اور مغفرت اور بچاتا ہے اس سے جس سے ڈرتا ہے یعنی عذاب سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ثابت سے انہوں نے نبیؐ سے مرسلاً یعنی انسؓ کا ذکر نہیں کیا۔

٦٦٨: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ النَّعْیِ

باب: اِس بیان میں کہ کسی کی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے

۹۸۴: عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوْبِیْ اَحَدًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَكُوْنَ نَعْیًا وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنِ

۹۸۴: روایت ہے حذیفہ سے کہا انہوں نے جب مروں میں تو نہ خبر کرنا کسی کو اسلئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بھی نعی میں داخل ہو اور میں نے سنا ہے نبیؐ سے کہ منع فرماتے تھے نعی سے اور نعی کہتے ہیں کسی کی موت کے پکارنے

النَّعْيِ۔ کو کہ اس میں بے صبری وغیرہ پائی جاتی ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۹۸۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَاِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ ۔

۹۸۵: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بچو تم نعی سے اس لئے کہ نعی کفر کے کاموں میں سے ہے کہا عبداللہ نے نعی پکارنا ہے میت کی موت کا یعنی فلاں شخص مرگیا اس کو بآوازِ بلند پکارنا۔

ف: اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے انہوں نے عبداللہ ابن ولید عدنی سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے اسی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نہیں ذکر کیا اس میں یہ لفظ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ اور یہ زیادہ صحیح ہے عنبسہ کی حدیث سے جو مروی ہے ابی حمزہ سے اور ابی حمزہ کنیت ہے میمون اعور کی اور وہ اہلحدیث کے نزدیک کچھ قوی نہیں ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ کی غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے نعی کو اور نعی ان کے نزدیک یہی ہے کہ پکارے آدمیوں میں کہ فلانا مرگیا تا کہ لوگ اس کے جنازے پر حاضر ہوں اور کہا بعض علماء نے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کردے اپنے قرابت والوں اور بھائیوں کو اور مروی ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کرے اپنے قرابت والوں کو۔

٦٦٩: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الصَّبْرَفِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

باب: اِس بیان میں کہ صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو

۹۸۶ ـ ۹۸۷: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

۹۸۶ ـ ۹۸۷: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔ آخر تو (بعد میں) سب کو صبر (آ ہی) جاتا ہے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۹۸۸: عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

۹۸۸: ثابت بنانی نے انسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٧٠: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو بوسہ دینے کے بیان میں

۹۸۹: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

۹۸۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے بوسہ لیا عثمان بن مظعون کا اور وہ وفات پا چکے تھے اور حضرت روتے تھے یا کہا راوی نے کہ آنکھیں حضرت کی آنسو بہاتی تھیں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے ان سب نے کہا کہ ابوبکرؓ نے بوسہ لیا نبی ﷺ کا جب حضرت ﷺ وفات پا چکے تھے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

٦٧١: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کے غسل کے بیان میں

۹۹۰: عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا بِهٖ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِيْ حَدِيْثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ وَلَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ۔

۹۹۰: روایت ہے امّ عطیہ سے کہا انہوں نے وفات پائی نبیؐ کی ایک صاحبزادی نے یعنی زینب نے۔سوفرمایا آپؐ نے غسل دوان کوطاق مرتبہ تین یا پانچ بار یااس سے زیادہ اگر مناسب دیکھواور غسل دوان کو پانی اور بیر کے پتوں سے اورڈالو اخیر کے پانی میں کافور یا کچھ تھوڑا سا کافور۔راوی کو شک ہے کہ کافوراً فرمایا: یَا شَیْئًا مِنْ کَافُوْرٍ فرمایا مطلب دونوں کا ایک ہےپھر جب فارغ ہو جاؤتم یعنی غسل سےتو مجھ کوخبر دو کہاام عطیہ نے جب نہلا چکے ہم خبر دی ہم نے ان کوسوڈال دیا انہوں نے ہماری طرف اپنے تہمت (تہبند) کواور فرمایا اُسکے بدن سے لگادواسکو کہا ہشیم نے اور روایت میں اورلوگوں کی اور شاید مجھے معلوم نہیں ہشام بھی انہی میں ہوں' یہ بھی ہے کہ کہاام عطیہ نے اور گوندھ دیا ہم نے ان کے بالوں کو تین چوٹیاں کر کے کہا ہشیم نے گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی کہاراوی نے کہ ڈال دیا ہم نے انکے بالوں کوانکے پیچھے کہا ہشیم نے پھرروایت کی ہم سے خالد نے لوگوں کے سامنے حفصہ اور محمد نے ام عطیہ سے کہ کہاام عطیہ نے رسول اللہؐ نے فرمایا ہم سے پہلے انکے داہنے عضواور وضو کے اعضاء دھوؤ۔

ف: اس باب میں ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ام عطیہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا غسل میت ایسا ہے جیسا غسل جنابت اور مالک بن انسؓ نے کہا غسل میت کی ہماری نزدیک کچھ گنتی نہیں اور کوئی کیفیت معین نہیں لیکن میت کو پاک کر دیں کہا شافعی نے البتہ قول مالک کا محمل ہے کہ میت نہلایا جائے اور صاف کیا جائے پھر جب پاک صاف ہو جائے میت نرے پانی سے یا کسی اور چیز سے پانی سے یعنی جس میں بیری کے پتے وغیرہ پڑے ہوں تو کافی ہے اس کو لیکن میرے نزدیک مستحب ہے کہ تین بار یا اس سے زیادہ نہلائیں اور تین بار سے کم نہ کریں اس لیے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہلاؤ اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر پاک صاف کر دیں میت کو تو تین بار سے کم میں کافی ہے اور نہیں گمان کیا شافعی نے کہ فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین بار نہلاؤ یا پانچ بار مراد اس سے پاک کرنا ہے نہ عدد مقرر کرنا اور ایسا ہی کہا ہے فقہاء نے اور وہ خوب جانتے ہیں معانی حدیث کے اور کہا احمد اور اسحٰق نے کہ نہلائے جائے میت پانی اور بیری کے پتے سے اور اخیر میں کافور ہے۔

٦٧٢: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

باب: میت کے مشک لگانے کے بیان میں

۹۹۱ - ۹۹۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ اَطْيَبُ طِيْبِكُمْ۔

۹۹۱-۹۹۲: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشک لگانے کو اور اس کے استعمال کوفرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمہاری سب خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود ابن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد اور شبابہ سے دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خلید بن جعفر سے اسی حدیث کی مانند کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے میت کے مشک لگانا اور روایت کی یہ حدیث مستمر بن ریان نے بھی انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے مستمر بن ریان ثقہ ہیں اور خلید بن جعفر ثقہ ہیں۔

٦٧٣: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو نہلانے والے کے نہانے کے بیان میں

۹۹۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ يَعْنِي الْمَيِّتَ۔

۹۹۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا نہانا چاہیے اس کو جو غسل دے اور وضو کرنا چاہیے جو اٹھائے اس کو یعنی میت کو۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے اور مروی ہے ابوہریرہ سے موقوفاً انہی کا قول اور اختلاف ہے عالموں کا اس میں جو میت کو نہلائے تو کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے جو نہلائے میت کو اس کو بھی نہانا چاہیے اور بعضوں نے کہا وضو کرنا چاہیے اور مالک بن انسؓ نے کہا مستحب ہے نہانا غسل میت کے بعد مگر واجب نہیں اور یہی کہا شافعی نے اور احمد نے کہا جس نے میت کو نہلایا امید ہے اس پر غسل واجب نہ ہو لیکن وضو میں کم روایتیں آئی ہیں اور کہا اسحٰق نے وضو ضرور ہے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا نہ غسل نہ وضو کرے میت کے نہلانے کے بعد۔

٦٧٤: بَابُ مَاجَآءَ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَكْفَانِ

باب: اس بیان میں کہ کفن کس رنگ کا دینا مستحب ہے؟

۹۹۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

۹۹۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو اپنے کپڑوں میں سے جو سفید رنگ ہوں اس لئے کہ وہ سب کپڑوں سے بہتر ہیں اور کفن دو اسی میں اپنے مردوں کو۔

ف: اس باب میں سمرہ اور ابن مبارک اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب کہا ہے علماء نے اور کہا ابن مبارک نے میرے نزدیک مستحب ہے ان کپڑوں کا کفن دینا جس میں وہ نماز پڑھتا ہے اور کہا احمد اور اسحٰق نے میرے نزدیک سب سے بہتر وہ کپڑے ہیں جو سفید رنگ ہوں اور مستحب ہے اچھا کفن دینا۔

٦٧٥: بَابٌ

باب:

۹۹۵: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهٗ۔

۹۹۵: روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ولی ہو کوئی تم میں سے اپنے بھائی میت کا تو اچھی طرح کفن دے اس کو۔

ف: اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور کہا ابن مبارک نے کہا سلام بن مطیع نے حضرت کے اس قول میں وَلْيُحْسِنْ اَحَدُكُمْ كَفَنَ اَخِيْهِ یعنی مراد اس سے صفائی اور سفیدی کپڑے کی ہے یہ نہیں کہ کپڑا قیمتی ہو۔

٦٧٦: بَابُ مَاجَآءَ فِی کَمْ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب: اِس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے

۹۹۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ یَمَانِیَّةٍ لَیْسَ فِیْھَا قَمِیْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ قَالَ فَذَکَرُوْا لِلْعَائِشَةَ قَوْلَھُمْ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَبُرْدٍ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِیَ بِالْبُرْدِ وَلٰکِنَّھُمْ رَدُّوْہُ وَلَمْ یُکَفِّنُوْہُ فِیْہِ۔

۹۹۶: روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے کفن دیا گیا نبیؐ کو تین کپڑوں میں کہ سفید تھے یمن کے نہ اس میں کرتا تھا نہ عمامہ کہا راوی نے پھر ذکر کیا عائشہؓ سے کہ لوگ کہتے ہیں کہ کفن حضرتؐ کا دو کپڑے تھے اور ایک چادر کہ جس میں خط کھنچے ہوئے تھے تو فرمایا عائشہؓ نے چادر لائے تھے لیکن پھیر دی اور کفن نہ دیا حضرتؐ کو اس میں۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۷: عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فِیْ نَمِرَةٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۹۹۷: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفن دیا حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے کو ان کی چادر میں ایک کپڑے میں۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عباس سے اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن صحیح ہے اور کفن میں نبی ﷺ کی روایتیں مختلف ہیں اور حضرت عائشہؓ کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا اور سفیان ثوری نے کہا مرد کو چاہیے تین کپڑوں میں کفن دے ایک قمیص اور دو لفافے اور چاہے تین لفافوں میں کفن دے اور کافی ہے ایک کپڑا بھی اگر دو نہ ملیں اور دو بھی اگر تین نہ ملیں اور تین بھی ہیں اگر میسر ہوں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہتے ہیں کفن دے عورتوں کو پانچ کپڑوں میں۔

٦٧٧: بَابُ مَاجَآءَ فِی الطَّعَامِ یُصْنَعُ لِاَھْلِ الْمَیِّتِ

اہلِ میت کے گھر میں کھانا بھیجنے کے بیان میں

۹۹۸: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِاَھْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّہٗ قَدْ جَاءَ ھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ۔

۹۹۸: روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ جب آئی خبر جعفر کی شہادت کی تو فرمایا نبی ﷺ نے پکاؤ جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا اس لئے کہ ان پر ایسی چیز آئی ہے کہ جس میں وہ مشغول ہیں یعنی رنج و ملال۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا بعض علماء نے مستحب ہے اہل میت کے پاس ایسی چیز بھیجنا کہ ان کی مصیبت کٹ جائے یہی قول ہے شافعی کا اور جعفر بن خالد پوتے ہیں سارہ کے اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے ابن جریج نے۔ مترجم: کہتا ہے جو ہمارے شہروں میں رواج ہے اہل بیت کے ہاں کسی شہر میں کھچڑی اور چنی اور کہیں بازار کی روٹی اور کباب مولی اور پنیر بھیجتے ہیں اور اس کا حاضری نام رکھتے ہیں اس میں تعین طعام بدعت ہے اگر کھانا مقرر نہ کریں جو میسر ہو سو بھیج دیں تو سنت ہے۔

٦٧٨: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّھْیِ عَنْ

باب: اِس بیان میں کہ مُنہ پیٹنا اور

ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَشَقِّ الْجُيُوْبِ عِنْدَالْمُصِيْبَةِ

گریبان پھاڑنا مصیبت کے وقت حرام ہے

۹۹۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ۔

۹۹۹: روایت ہے حضرت عبداللہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہماری امت میں نہیں وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے گال اور پکارے کافروں کی طرح پکارنا یعنی ناشکری کی باتیں کرے مصیبت کے وقت۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۶۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ

باب: اِس بیان میں کہ نوحہ کرنا حرام ہے

۱۰۰۰: عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيْحَ عَلَيْهِ فَجَآءَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَابَالُ النَّوْحِ فِي الْاِسْلَامِ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ۔

۱۰۰۰: روایت ہے علی بن ربیعہ اسدی سے کہا مر گیا ایک شخص انصارؓ سے کہ انصار اس کو قرظہ بن کعب کہتے تھے سو لوگ نوحہ کرنے لگے اس پر سو آئے مغیرہ بن شعبہ اور چڑھ گئے منبر پر اور حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اس کی اور کہا کیا کام ہے نوحے کا اسلام میں آگاہ رہو بے شک میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے جس پر نوحہ ہو اس پر عذاب رہتا ہے جب تک نوحہ ہوتا رہتا ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور علی اور ابی موسیٰ اور قیس بن عاصم اور ابی ہریرہ اور جنادہ بن مالک اور انس اور ام عطیہ اور سمرہ اور ابی مالک اشعری سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۱۰۰۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى اَجْرَبَ بَعِيْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيْرٍ مَنْ اَجْرَبَ الْبَعِيْرَ الْاَوَّلَ وَالْاَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا۔

۱۰۰۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں میری امت میں کفار کی رسموں میں سے ہیں، نہ چھوڑیں گے اس کو عوام آدمی ایک تو رونا پیٹنا چلاّنا ہے موت کے وقت اور دوسرے طعن کرنا حسب اور نسب میں اور تیسرے عدوی یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اور یہ بولنا کہ کھجلی ہوئی ایک اونٹ کو سو لگ گئی سو اونٹوں کو بھلا پہلے اونٹ کو کس کی لگی تھی۔ یہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کھجلی کھجلی والے اونٹ کے ملنے سے ہوتی ہے تو پہلے جس کو کھجلی ہوئی وہ کس سے ملا، چوتھے اور عقیدہ رکھنا پچھتروں (ستاروں کی گردش) کا کہ کہتے رہیں گے ہم پر مینہ برسا فلانے پچھتر سے یعنی فلانا ستارا فلانی جگہ آیا جب مینہ برسا۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۶۸۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: موتیٰ (میت) پر آواز سے رونے کے بیان میں

۱۰۰۲: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ

۱۰۰۲: روایت ہے سالم بن عبداللہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

سے کہ کہا عمرؓ بن خطاب نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اور ساتھیوں کے رونے سے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے ایک قوم نے علماء سے رونا میت پر اور کہا ہے کہ جب اس کے گھر والے روتے ہیں تو ان کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے اور اسی حدیث پر ان کا مذہب ہے اور ابن مبارک نے کہا ہے مجھے امید ہے کہ اگر اس نے منع کیا ہو اور روکتا رہا ہو رونے سے اپنی حیات میں تو شاید اس پر کچھ عذاب نہ ہو۔

۱۰۰۳: عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعُرِيِّ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهٖ اَهٰكَذَا كُنْتَ۔

۱۰۰۳: روایت ہے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے کہ خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی میت نہیں کہ مرے اور کھڑا ہو رونے والا اور کہے ہائے میرے پہاڑ! ہائے میرے سردار! یا مانند اس کے جیسے ہاتھی کا پاٹھایا میرا المباسکھ مرگیا اور ایسی کفریات واہیات بکے مگر یہ کہ دو فرشتے گھونسے مارتے ہیں اس کے سینے میں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ **ف:** کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٦٨١: بَابُ مَاجَآءَ فِى الرُّخْصَةِ فِى الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: اِس بیان میں کہ میّت پر بے چیخ چلّانے کے رونا جائز ہے

۱۰۰۳ (ل) :عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَاللّٰهُ لِاَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِىَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهَا۔

۱۰۰۳ (ل) روایت ہے عمرہ سے کہ انہوں نے خبر دی کہ سنا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ان کے آگے ذکر کیا کسی نے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے اللہ بخشے ابی عبدالرحمٰن کو اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی بے شک انہوں نے کچھ جھوٹ اپنی طرف سے نہیں بنایا لیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے حقیقت اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک یہود پر کہ اس پر رونا ہو رہا تھا تو فرمایا آپؐ نے یہ لوگ تو رو رہے ہیں اور اس پر عذاب قبر ہو رہا ہے۔ **ف:** کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم ☆ یعنی یہ فرمانا حضرت ﷺ کا اسی کیلئے تھا نہ یہ کہ جو زندہ روئے اس کی میت پر عذاب ہو۔ ہاں! اگر میت وصیت کر گیا ہے کہ میرے اوپر خوب رونا اور رونے والیاں بلانا اور چیخنا چلّانا تو اس پر بالاتفاق عذاب ہوگا۔

۱۰۰۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ

۱۰۰۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے' کہا راوی نے سو فرمایا حضرت عائشہؓ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ عبداللہ پر انہوں نے جھوٹ

وَهِمَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُوْدِيًّا اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَاِنَّ اَهْلَهٗ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ۔

نہیں بنائی یہ بات لیکن وہم ہو گیا ان کو یہ بات تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے لئے فرمائی تھی کہ وہ مر گیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر تو عذاب ہو رہا ہے اور گھر والے اس کو رو رہے ہیں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں بھی یہی فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ [الإسراء : ۱۵] یعنی کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا یعنی زندہ کے رونے سے مردے پر عذاب کیوں ہونے لگا اس کا کیا قصور ہے اور یہی مذہب ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۱۰۰۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَوَجَدَهٗ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَكٰى فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَتَبْكِيْ اَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ وَ فِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

۱۰۰۵: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ پکڑ لیا نبیؐ نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ سو لے گئے ان کو اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس سو پایا ان کو کہ وہ اپنی جان دے رہے ہیں یعنی نزع روح میں ہیں سو لے لیا ان کو نبیؐ نے اور رکھ لیا اپنی گود میں اور رونے لگے سو عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ آپؐ روتے ہیں اور آپؐ ہی منع کرتے تھے رونے سے۔ فرمایا آپؐ نے نہیں میں رونے سے منع کرتا تھا لیکن (بلکہ) دو احمق فاجر کی آوازوں سے منع کرتا تھا ایک آواز رونے کی کسی مصیبت کے وقت اور نوچنا پیٹنا منہ کا اور پھاڑنا چیرنا گریبان کا دوسرے نوحہ کرنا چیخنا شیطان کا سا اور اس حدیث میں اور باتیں بھی ہیں۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

۶۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازے کے آگے چلنے کے بیان میں

۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عمرو بن عاصم سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے منصور سے اور بکر کوفی اور زیاد سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کو آگے چلتے تھے جنازے کے روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر چلتے تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی ہم کو سالم نے کہ ان کے باپ چلتے تھے آگے جنازہ کے اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمرؓ کی حدیث کی مانند روایت کی ابن جریج اور زیاد بن سعد اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی مانند اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہلحدیث کہتے ہیں کہ حدیث

مرسل اس میں زیادہ صحیح ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے عبدالرزاق سے کہتے تھے کہ ابن مبارک نے حدیث زہری کی جو مرسل ہے اس میں زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے' کہا ابن مبارک نے کہ گمان ہے مجھ کو کہ ابن جریج نے لی ہو یہ روایت بن عیینہ سے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد سے جو بیٹے ہیں سعد کے اور منصور اور ابوبکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ سفیان بن عیینہ ہیں کہ روایت کی ان سے ہمام نے جنازے کے آگے چلنے میں سو بعضوں نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کہا آگے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

۱۰۰۸ ۔ ۱۰۰۹ ۔ ۱۰۱۰ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُثْمَانُ ۔

۱۰۰۸ تا ۱۰۱۰: روایت ہے انس بن مالک ؓ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ چلتے تھے آگے جنازے کے اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی۔

ف: پوچھی میں نے یعنی مؤلف (ؒ) نے یہ حدیث محمد سے سو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا کی ہے محمد بن بکر نے اور مروی ہے یہ حدیث یونس سے انہوں نے روایت کی زہری سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکر اور عمر سب چلتے تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو سالم نے کہ باپ ان کے بھی آگے چلتے تھے جنازے کے کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے۔

٦٨٣: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازے کے پیچھے چلنے کے بیان میں

۱۰۱۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوْهُ وَاِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مِنْعَا مَنْ تَقَدَّمَهَا۔

۱۰۱۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے پوچھا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جنازے کے پیچھے چلنے کو تو فرمایا آپ ﷺ نے دوڑنے سے ذرا کم چلنا چاہیے سو اگر نیک ہے جلدی پہنچاؤ گے تم اس کو یعنی قبر میں اور اگر وہ بد ہے تو نہیں دور کیا جاتا مگر آتش دوزخ والا اور جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے نہ اس کو پیچھے ہونا چاہیے اور نہیں ہے اس کے ساتھ والوں میں جو اس سے آگے چلے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم ابن مسعود کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ ضعیف کہتے ہیں ابی ماجد کی اس حدیث کو اور کہا احمد نے اور کہا حمیدی نے کہا ابن عیینہ نے پوچھا یحییٰ سے ابو ماجد کون ہے؟ کہا انہوں نے ایک اڑتی چڑیا ہے کہ ہم سے روایت کی اس نے یعنی ایک مرد ہے مجہول الحال اس کا حال معلوم نہیں اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی کہتے ثوری اور اسحٰق اور ابو ماجد کا حال معلوم نہیں اور ان کی دو حدیثیں ہیں ابن مسعود سے اور یحییٰ امام بنی تمیم اللہ کے ثقہ ہیں کنیت ان کی ابوالحارث ہے اور ان کو یحییٰ الجابر بھی کہتے ہیں اور یہی یحییٰ المجبر بھی اور وہ کوفی ہیں روایت کی ان سے شعبہ نے اور سفیان ثوری اور ابوالاحوص اور سفیان بن عیینہ نے۔

٦٨٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

باب: اِس بیان میں کہ جنازے کے

الرُّکُوبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

۱۰۱۲: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ۔

۱۰۱۲: روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں سو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو سوار تو فرمایا تم کو شرم نہیں آتی کہ فرشتے اللہ کے پیروں پر چلتے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو۔

ف: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی مروی ہے ان سے موقوفاً بھی۔

۶۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اِس بیان میں کہ جنازے کے ساتھ سواری پر چلنا بھی جائز ہے

۱۰۱۳: عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَهٗ يَسْعٰى وَنَحْنُ حَوْلَهٗ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهٖ۔

۱۰۱۳: روایت ہے سماک بن حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن سمرہؓ سے کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہمراہ جنازہ ابن دحداح کے اور حضرت ایک گھوڑے پر سوار تھے۔ وہ کودتا تھا اور ہم حضرتؐ کے گرد تھے اور آپؐ اس کو چھوٹے چھوٹے قدموں سے لیے جاتے تھے۔

۱۰۱۴: عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ۔

۱۰۱۴: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدل گئے ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ اور پھرے گھوڑے پر سوار ہو کر۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۶۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ جلدی چلنے کے بیان میں

۱۰۱۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُوْهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

۱۰۱۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپؐ نے فرمایا جلدی لے چلو جنازے کو یعنی معمولی چال سے ذرا بڑھ کر چلو اس لئے کہ وہ جنازہ اگر نیک شخص کا ہے تو جلدی پہنچاؤ اس کو نیکی کی طرف اگر برے شخص کا ہے تو اتارو اس کو اپنی گردنوں سے۔

ف: اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۶۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قَتْلٰى اُحُدٍ وَذِكْرِ حَمْزَةَ

باب: شہدائے اُحد اور حمزہ (رضی اللہ عنہم) کے ذکر میں

۱۰۱۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۰۱۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے سیدنا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَاٰهُ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِيْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهٗ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتّٰى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ بُطُوْنِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهٗ فِيْهَا فَكَانَتْ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ قَالَ فَكَثُرَ الْقَتْلٰى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ قَالَ فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلٰثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُوْنَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْاَلُ عَنْهُمْ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ قُرْاٰنًا فَيُقَدِّمُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ۔

حمزہؓ کے پاس جنگ احد کے دن یعنی ان کی شہادت کے بعد اور کھڑے ہوئے ان کے پاس سو دیکھا انہیں کہ ان کے ہاتھ پیر کاٹے گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر نہ خفا ہوتیں صفیہ یعنی حمزہ کی بہن اپنے دل میں تو میں ان کو چھوڑ دیتا کہ کھا جاتے ان کو جانور پھر قیامت کے دن اٹھائے جاتے ہیں جانوروں کے پیٹوں سے کہا راوی نے پھر منگائی آپ ﷺ نے ایک چادر اور کفن دیا اس کو سو وہ چادر ایسی تھی کہ جب کھینچتے تھے سر پر کھل جاتا ان کا سر کہا راوی نے پھر شہید زیادہ ہوئے اور کپڑا کم۔ کہا راوی نے پھر کفن دیا ایک کپڑے میں ایک ایک مرد کو اور دو دو اور تین تین کو پھر دفن کیا ایک قبر میں سو پوچھنے لگے رسول اللہ ﷺ ان شہیدوں میں کون قرآن زیادہ پڑھتا (یعنی یاد) تھا سو جو قرآن زیادہ پڑھا تھا اس کو آگے رکھتے قبلے کی طرف یعنی قبر میں۔ کہا راوی نے پھر دفن کر دیا ان سب کو رسول اللہ ﷺ نے اور ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو کہ انسؓ سے مروی ہو مگر اسی سند سے۔

٦٨٨ : بَابُ اٰخَرُ

دوسرا باب

۱۰۱۷ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَ يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافُ لِيْفٍ۔

۱۰۱۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا رسول اللہ ﷺ عیادت کرتے تھے مریض کی اور حاضر ہوتے تھے جنازے میں اور سوار ہوتے تھے گدھے پر اور قبول کرتے تھے غلام کی دعوت اور بنی قریظہ کو ایک قبیلہ ہے یہود کا اس کی لڑائی کے دن آپ ﷺ سوار تھے گدھے پر کہ اس کی لگام کھجور کی چھال کی رسّی سے بنی تھی اور اس پر زین بھی اس چھال کا تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مسلم کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور مسلم اعور ضعیف ہیں اور یہ مسلم بیٹے ہیں کیسان ملائی کے۔

٦٨٩: بَابٌ

باب:

۱۰۱۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَاقَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ فَدَفَنُوْهُ

۱۰۱۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھگڑے لوگ ان کے دفن میں سو کہا ابوبکرؓ نے میں نے سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات کہ کبھی نہ بھولا میں اس کو فرمایا حضرتؐ نے نہیں قبض کرتا ہے اللہ تعالیٰ روح کسی نبی کی مگر اس جگہ کہ جہاں دفن ہونا وہ چاہتا ہے پھر دفن کر دیا رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے بستر مبارک

فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ۔ کی جگہ میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہیں حافظے کی طرف سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے روایت کی ابن عباسؓ نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٦٩٠: بَابُ اٰخَرُ

باب: دوسرا

۱۰۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ۔

۱۰۱۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ذکر کرو اپنے مردوں کی بھلائیاں اور باز رہو ان کی برائیوں سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے عمران بن انس کی منکر الحدیث ہیں اور روایت کی بعضوں نے عطاء سے انہوں نے عائشہؓ سے عمران بن ابی انس مصری ثابت زیادہ اور مقام ہیں عمران بن انس مکی سے۔

٦٩١: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ

باب: کندھوں سے جنازہ اتارنے سے پہلے بیٹھنے کے بیان میں

۱۰۲۰: عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَامُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ۔

۱۰۲۰: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا کہ رسول اللہؐ جب ساتھ جاتے کسی جنازے کے تو نہ بیٹھتے جب تک جنازہ قبر میں نہ رکھا جاتا سو سامنے آ گیا ایک عالم یہود کا اور کہا اس نے ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں اے محمدؐ! سو بیٹھ گئے رسول اللہؐ اور فرمایا انکی مخالفت کرو یعنی یہود کی۔ ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کچھ قوی نہیں حدیث میں۔

٦٩٢: بَابُ فَضْلِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا احْتُسِبَ

باب: مصیبت کے ثواب میں جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے

۱۰۲۱: عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِيْ سِنَانًا وَاَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اَخَذَ بِيَدِيْ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَاسِنَانٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَا ئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَا ذَا

۱۰۲۱: روایت ہے ابی سنان سے کہا دفن کیا میں نے اپنے بیٹے سنان کو اور ابو طلحہ خولانی بیٹھے تھے قبر کے کنارے پر پھر جب چاہا میں نے قبر سے نکلنا پکڑ لیا انہوں نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت نہ دوں میں تجھ کو اے ابا سنان! کہا میں نے کیوں نہیں کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے ضحاک بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب مرتا ہے کسی بندے کا لڑکا (اولاد) تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے لے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے (اولاد) کو سو وہ کہتے ہیں ہاں! پھر فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہ لے لیا تم نے پھل اسکے دل کا سو کہتے ہیں فرشتے ہاں! پھر فرماتا ہے کیا کہا میرے بندے نے سو فرشتے کہتے ہیں

قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ۔

تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ بناؤ میرے بندے کیلئے ایک گھر جنت میں اور اسکا نام رکھو بیت الحمد یعنی تعریف کا گھر۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٦٩٣: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّكْبِیرِ عَلَی الْجَنَازَةِ

باب: نمازِ جنازہ میں تکبیر کہنے کا بیان

۱۰۲۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَی النَّجَاشِیِّ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

۱۰۲۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہِ حبش کی نمازِ جنازہ پڑھی اور اس میں اللہ اکبر کہا چار بار۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جابر اور انس اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور یزید بن ثابت زید بن ثابت کے بھائی ہیں اور وہ بڑے ہیں ثابت سے حاضر ہوئے جنگ بدر میں اور زید نہیں حاضر ہوئے بدر میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۰۲۳: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ كَانَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ یُكَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰی جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُكَبِّرُهَا۔

۱۰۲۳: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا زید بن ارقم تکبیر کہا کرتے تھے ہمارے جنازوں کی نماز میں چار بار اور ایک بار تکبیر کہی انہوں نے ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھی ہم نے اس کی وجہ تو کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کہتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا یہی مذہب ہے کہ نمازِ جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے اور کہا احمد اور اسحٰق نے جب پانچ تکبیریں کہے امام جنازے پر تو مقتدی بھی امام کی تابعداری کرے۔

٦٩٤: بَابُ مَایَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْمَیِّتِ

باب: نمازِ جنازہ کی دعاؤں کے بیان میں

۱۰۲۴: عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَشْهَلِیُّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا قَالَ یَحْیٰی وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۲۴: روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا روایت کی مجھ سے ابوابراہیم اشہلی نے انہوں نے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ سے اُنْثَانَا تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ! بخش ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد وعورت کو کہا یحییٰ نے اور روایت کی مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل اور زیادہ کیا اس میں یعنی بعد اُنْثَانَا کے ان لفظوں کو اَللّٰهُمَّ مَنْ

مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّافَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِ سْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

اَحْيَيْتَهٗ سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: یا اللہ! جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے تو زندہ رکھ اسلام کے کاموں میں یعنی نیک عملوں پر اور جس کو مارے تو ہم میں سے تو مار اس کو ایمان یعنی توحید پر۔

ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور عائشہؓ اور ابی قتادہ اور جابر اور عوف بن ابی مالک سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ابراہیم کے باپ کی صحیح ہے اور روایت کی ہشام اور علی بن مبارک نے حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی غیر محفوظ ہے اور عکرمہ اکثر وہم کرتے ہیں یحییٰ کی حدیث میں اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے یعنی یہی حدیث وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد کو کہتے تھے ان سب روایتوں میں صحیح زیادہ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے جو مروی ہے ابی ابراہیم اشہلی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے پوچھا میں نے نام ابی ابراہیم اشہلی کا تو نہ جانا محمد نے۔

۱۰۲۵: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلٰوتِهٖ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ۔

۱۰۲۵: روایت ہے عوف بن مالک سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور وہ نماز پڑھتے تھے جنازے کی سو یاد کر لیا میں نے ان کی نماز میں سے ان کلمات کو اللھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: یا اللہ! بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور دھو دے اس کے گناہوں کو رحمت کے اولوں سے جیسا کپڑا دھویا جاتا ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن اسماعیل نے کہا سب روایتوں سے زیادہ صحیح اس باب میں یہی حدیث ہے۔

٦٩٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ کے پڑھنے کا بیان

۱۰۲۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۱۰۲۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے سورۂ فاتحہ پڑھی نماز میں جنازے کی۔

ف: اس باب میں ام شریک سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور ابراہیم بن عثمان کی کنیت ابو شیبہ واسطی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور صحیح ابن عباسؓ سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا سنت ہے نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

۱۰۲۷: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ اَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ۔

۱۰۲۷: روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے کہ ابن عباسؓ نے جنازے کی نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی سو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ تو سنت ہے راوی کو شک ہے کہ مِنَ السُّنَّةِ کہا یا تَمَامِ السُّنَّةِ مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اختیار کرتے ہیں سورۂ فاتحہ پڑھنا بعد تکبیر اولیٰ

کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے نہ پڑھے سورۂ فاتحہ نماز جنازہ میں نماز جنازہ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا اور دعا کرنا میت کے لیے یہ ہے اور یہی قول ہے ثوری وغیرہ کا اہل کوفہ سے۔

٦٩٦: بَابُ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهٗ

باب: نمازِ جنازہ کی کیفیت اور میّت کے لئے شفاعت کرنے کے بیان میں

١٠٢٨: عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَّأَ هُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْ جَبَ۔

١٠٢٨: روایت ہے مرثد بن عبداللہ یزنی سے کہا مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز جنازہ کی پڑھتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو ان کی تین صفیں کر دیتے پھر کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی جنت اس کے لئے واجب ہوگئی۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور میمونہؓ سے روایت ہے جو بی بی ہیں رسول اللہ ﷺ کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مالک بن ہبیرہ کی حسن ہے ایسی روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن اسحٰق سے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحٰق سے یہی حدیث اور داخل کر دیا انہوں نے مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے بیچ میں ایک شخص کو اور روایت ان کی یعنی جو اس سے پہلے مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک۔

١٠٢٩: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْا اَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ وَقَالَ عَلِيٌّ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِائَةٍ فَمَا فَوْقَهَا۔

١٠٢٩: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا مسلمانوں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ مرے اور اس پر نمازِ جنازہ پڑھے ایک گروہ مسلمانوں کا کہ سو کو پہنچا ہو پھر شفاعت کریں اس کیلئے مگر شفاعت قبول کی جاتی ہے ان مسلمانوں کی اس میّت کے لئے اور علی بن حجر نے اپنی روایت میں کہا مِائَةٍ فَمَا فَوْقَهَا یعنی نماز جنازہ پڑھنے والے سو ہوں اس سے زیادہ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور موقوف روایت کیا اس کو بعضوں نے اور مرفوع نہ کیا۔

٦٩٧: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

باب: اِس بیان میں کہ طلوع و غروبِ آفتاب کے وقت نمازِ جنازہ مکروہ ہے

١٠٣٠: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْنَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

١٠٣٠: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا انہوں نے تین گھڑیوں میں منع کرتے تھے ہم کو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے اور موتیٰ (میت) کو دفن کرنے سے ایک تو جب آفتاب نکلے چمکتا ہوا جب تک بلند نہ ہو جائے دوسرے جبکہ قائم ہوتی دوپہر جب تک کہ زوال نہ ہو تیسرے جب آفتاب جھکے ڈوبنے کو جب تک غروب نہ ہو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے مکروہ کہتے ہیں نمازِ جنازہ کو ان گھڑیوں میں اور کہا ابن مبارک نے یہ جو حضرت کی حدیث میں وارد ہوا: اَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مراد اس سے نمازِ جنازہ ہے کہ نماز کے بغیر میت دفن نہیں ہوتا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے نمازِ جنازہ وقت طلوع آفتاب کے اور غروب کے اور ٹھیک دوپہر کو جب تک آفتاب ڈھل نہ جائے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور شافعی نے کہا ان اوقاتِ مکروہہ میں جو مذکور ہوئے نمازِ جنازہ پڑھنا کچھ مکروہ نہیں۔

٦٩٨: بَابُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ

باب: لڑکوں پر نمازِ جنازہ پڑھنے کے بیان میں

١٠٣١: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ يَشَاءُ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

١٠٣١: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو سوار ہو وہ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جدھر چاہے اور لڑکے پر بھی نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل اور کئی لوگوں نے سعید بن عبید اللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں نمازِ جنازہ پڑھی جائے لڑکے پر اگر چہ وہ بعد پیدا ہونے کے رویا بھی نہ ہو فقط اس کی صورت بن گئی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

٦٩٩: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

باب: اِس بیان میں کہ لڑکا جب تک پیدا ہونے کے بعد رویا نہ ہو اس کی نماز نہ پڑھیں

١٠٣٢: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ۔

١٠٣٢: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لڑکے کی نمازِ جنازہ نہ پڑھیں اور نہ لڑکا کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ اُس کا کوئی وارث ہوتا ہے جب تک وہ بعد پیدا ہونے کے روئے یا چلائے نہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث میں اضطراب ہے سو بعضوں نے تو روایت کی ہے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے مرفوعاً اور روایت کی اشعث بن سوار اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے جب تک وہ روئے نہیں اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا۔

٧٠٠: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھنے کے بیان میں

١٠٣٣: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ۔

١٠٣٣: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھی سہیل بن بیضاء پر مسجد میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہا شافعی نے کہا امام مالکؒ نے نہ نمازِ جنازہ پڑھے مسجد میں اور شافعی نے کہا پڑھے اور حجت پکڑا اس حدیث کو۔

۷۰۱: بَابُ مَاجَاءَ اَيْنَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

باب: اِس بیان میں کہ نمازِ جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو؟

۱۰۳۴: عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهٖ ثُمَّ جَاؤُوا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا۔

۱۰۳۴: روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے انس بن مالکؓ کے ساتھ جنازے کی ایک مرد کے سو کھڑے ہوئے انس بن مالکؓ اس جنازہ کے سر کے برابر پھر ایک عورت کا جنازہ لائے اور وہ قریش میں سے تھی اور کہا لوگوں نے ابا حمزہؓ اس کی بھی نماز پڑھو سو کھڑے ہوئے انسؓ اس جنازے کے بیچ میں یعنی عورت کی میت کے کمر کے مقابل سو کہا علاء بن زیاد نے ایسا ہی دیکھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے عورت کے جنازے پر جہاں تم کھڑے ہوئے اور مرد کے جنازہ پر بھی جہاں تم کھڑے ہوئے؟ تو انس نے کہا ہاں! پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا اس بات کو یاد رکھو۔

ف: اس باب میں سمرہ سے بھی روایت کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے ہمام سے اسی کی مثل اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے تو اس میں وہم کیا سو کہا روایت ہے غالب سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ابی غالب سے ہے اور روایت کی یہی حدیث عبدالوارث بن سعد اور کئی لوگوں نے ابی غالب سے روایت ہمام کی مثل اور اختلاف ہے ابی غالب کے نام میں سو بعضوں نے کہا نافع ہے اور رافع بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث کے موافق مذہب ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۱۰۳۵: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسْطَهَا۔

۱۰۳۵: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبیؐ نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے جنازہ کے بیچ میں یعنی کمر کے مقابل۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے بھی حسین معلم سے۔

۷۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ

باب: شہید پر نمازِ جنازہ نہ پڑھنے کے بیان میں

۱۰۳۶: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ

۱۰۳۶: روایت ہے عبدالرحمٰن بن کعب سے کہ جابر بن عبداللہ نے خبر دی ان کو کہ نبی ﷺ اکٹھا کر دیتے تھے دو دو آدمیوں کو جو شہید ہوتے تھے احد میں ایک ایک کپڑے میں یعنی کفن کے بعد پھر فرماتے تھے کون ان میں سے زیادہ قرآن یاد رکھتا تھا پھر جب اشارہ سے بتاتے کہ اس کو قرآن زیادہ یاد تھا تو اس کو آپ ﷺ قبر میں آگے رکھتے یعنی قبلے کی طرف اور فرماتے کہ میں گواہ ہوں ان کا قیامت کے دن یعنی ان کے ایمان اور

الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَبِدَ فْنِهِمْ فِیْ دِمَائِهِمْ وَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلُوْا۔

وفاداری کا اور حکم کیا آپ ﷺ نے ان کے خون سمیت دفن کر دینے کا اور نماز بھی نہیں پڑھی ان پر اور نہ غسل دیا۔

ف: اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی زہری نے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صغیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور کسی نے روایت کی ہے جابر سے اور اختلاف ہے علماء کا شہید کے نمازِ جنازہ میں سو بعضوں نے کہا اس کی نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور احمد اور کہا بعضوں نے کہ نماز نہ پڑھی جائے شہیدوں پر اور دلیل لائے ہیں اس حدیث کو کہ حمزہ پر نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحٰق۔

۷۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنے کے بیان میں

۱۰۳۷: عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰی قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ اَصْحَابُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ مَنْ اَخْبَرَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

۱۰۳۷: روایت ہے شعبی سے کہا خبر دی مجھ کو اس نے جس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ﷺ نے دیکھا ایک قبر کو دور تو صف باندھی آپ ﷺ کے اصحاب نے اور نماز پڑھی حضرت ﷺ نے اس قبر پر جنازہ کی سو کہا گیا شعبی سے کس نے خبر دی تم کو کہا ابن عباسؓ نے۔

ف: اس باب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور اسحٰق اور کہا بعض علماء نے قبر پر نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور کہا ابن مبارک نے جو میت بے نماز پڑھے دفن ہو گئی ہو اس کی قبر پر نماز پڑھیں لیں اور جائز کہا ابن مبارک نے نماز پڑھنا قبر پر اور کہا احمد اور اسحٰق نے ایک مہینے کے اندر تک نمازِ جنازہ قبر پر جائز ہے اور ان دونوں نے کہا کہ اکثر ہم نے سنا ہے ابن مسیّب سے کہ نبی ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھی ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک مہینے کے بعد۔

۱۰۳۸: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضٰى لِذٰلِكَ شَهْرٌ۔

۱۰۳۸: روایت ہے سعید بن مسیّب سے کہ امّ سعد وفات پا چکی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کہیں تشریف لے گئے تھے پھر جب آئے تو ان پر نماز (غائبانہ) پڑھی ان کے مرنے کو مہینہ بھر ہو چکا تھا۔

۷۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلٰوةِ النَّبِیِّ ﷺ عَلَى النَّجَاشِیِّ

باب: آنحضرت ﷺ کے نجاشی پر نماز پڑھنے کے بیان میں

۱۰۳۹: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِیَّ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا وَصَفَفْنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ۔

۱۰۳۹: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بھائی نجاشی مر گئے سو کھڑے ہو گئے ہم اور صف باندھی ہم نے جیسے صف باندھتے ہیں میت کے پاس اور نماز پڑھی ہم نے ان کی جیسے نماز پڑھتے ہیں جنازے کی۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابی سعید اور حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث ابوقلابہ نے اپنے چچا ابی المہلب سے انہوں نے عمران بن حصین سے اور ابی المہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔

۷۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ

باب: نمازِ جنازہ کی فضیلت کے بیان میں

۱۰۴۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰی یُقْضٰی دَفْنُهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا اَوْ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْنِ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلٰی عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ کَثِیْرَةٍ۔

۱۰۴۰: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نمازِ جنازہ پڑھے اس کیلئے ایک قیراط ثواب ہے اور قیراط تول میں پانچ جو کا ہوتا ہے اور جو جنازہ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ اس کے دفن سے فراغت ہو جائے تو اس کیلئے دو قیراط بھر ثواب ہے ایک ان قیراط کا مثل کوہِ احد کے ہے یا چھوٹا ان میں۔ راوی کو شک ہے کہ احدہما فرمایا یا اصغرہما۔ پھر راوی کہتا ہے کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث ابن عمرؓ سے تو انہوں نے پچھوا بھیجا حضرت عائشہؓ سے تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ ابوہریرہؓ سچ کہتے ہیں تو کہا ابن عمرؓ نے ہم نے تو بہت سی قیراطوں کا نقصان کیا۔

ف: اس باب میں براء اور عبداللہ بن مغفل اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور عثمانؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

۷۰۶: بَابُ اٰخَرُ

دوسرا باب

۱۰۴۱: اَبَا الْمُهَزَّمِ یَقُوْلُ صَحِبْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَشَرَ سِنِیْنَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْهِ مِنْ حَقِّهَا۔

۱۰۴۱: روایت ہے ابوالمہزم سے کہتے تھے ابوہرہؓ کے ساتھ میں رہا دس برس تک تو سنا میں نے ان سے کہ فرماتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو پیچھے چلا جنازے کے اور پر اٹھائے اس کو تین بار یعنی تین بار کندھا دے تو پورا کر چکا اس کا حق جو اس پر تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کی اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے ان کو شعبہ نے۔

۷۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقِیَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: جنازہ دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہونے کے بیان میں

۱۰۴۲: عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَارَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْالَهَا حَتّٰی تُخَلِّفَکُمْ

۱۰۴۲: روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو جنازہ تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ پیچھے چھوڑ جائے وہ تم کو یا اتارا

تُوضَعَ۔ جائے کندھوں سے۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور جابر بن سہیل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۴۳: عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدَنَّ حَتّٰی تُوْضَعَ۔

۱۰۴۳: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب جنازہ دیکھو تم تو کھڑے ہو جاؤ اور نہ بیٹھے جو جنازے کے ساتھ ہو جب تک جنازہ نہ اتارا جائے کندھوں سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا کہ جو شخص ساتھ ہو جنازے کے وہ نہ بیٹھے جب تک نہ اتارا جائے لوگوں کی گردنوں سے اور مروی ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم سے کہ وہ آگے چلے جاتے تھے جنازے سے اور بیٹھے رہتے تھے جب تک جنازہ ان کے پاس پہنچے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۷۰۸: بَابُ فِی الرُّخْصَةِ فِی تَرْكِ الْقِیَامِ

باب: جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونے کے بیان میں

۱۰۴۴: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ اَنَّهٗ ذُكِرَ الْقِیَامُ فِی الْجَنَائِزِ حَتّٰی تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِیٌّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ۔

۱۰۴۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ انہوں نے یا کسی اور نے ذکر کیا جنازہ دیکھ کر کھڑے رہنے کا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے تو فرمایا حضرت علیؓ نے پہلے کھڑے ہوتے تھے رسول اللہؐ پھر بیٹھنے لگے۔

ف: اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں چار روایتیں ہیں تابعین سے کہ بعض ان کے بعض سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہا شافعی نے یہ بہت صحیح ہے اس باب میں اور یہ حدیث ناسخ ہے حدیث اول کی کہ جس کے الفاظ یہ ہیں: اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا یعنی حضرت نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور احمد نے کہا چاہے کھڑے ہو چاہے نہ ہو اور سند لائے اس حدیث کو کہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اور ایسا ہی کہا اسحٰق بن ابراہیم نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول جو اوپر مروی ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اس کا یہی مطلب ہے کہ اوّل اوّل آنحضرت ﷺ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے مگر پھر کھڑا ہونا چھوڑ دیا اور جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے۔

۷۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا

باب: اس بیان میں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا لحد ہمارے لئے ہے اور شق اوروں کیلئے

۱۰۴۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا۔

۱۰۴۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے سوا اوروں کے لئے۔

یعنی ظاہر یہ ہے کہ لحد انبیاء علیہم السلام کے لیے اور شق اوروں کے لیے۔ ف: اس باب میں جریر بن عبداللہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اس سند سے۔

۷۱۰: بَابُ مَاجَاءَ مَايَقُوْلُ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ قَبْرَهٗ

باب: اس دُعا کے بیان میں جو دفن میت کے وقت پڑھی جاتی ہے

۱۰۴۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ وَ قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ اِذَا وُضِعَ الْمَیِّتُ فِیْ لَحْدِهٖ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۴۶: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ جب رکھتے میت کو قبر میں تو یہ دعا پڑھتے اور ابو خالد راوی نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد میں تو یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یعنی قبر میں رکھتا ہوں اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مغفرت اور مدد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت یعنی طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یہ دعا روایت کی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اور مطلب دونوں دعاؤں کا ایک ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ اور سندوں سے بھی ابن عمرؓ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے روایت کی یہ ابو الصدیق ناجی نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے بواسطہ ابو بکر الصدیقؓ کے ابن عمرؓ سے موقوفاً بھی۔

۷۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ یُلْقٰی تَحْتَ الْمَیِّتِ فِی الْقَبْرِ

باب: میت کے نیچے قبر میں کپڑا بچھانے کے بیان میں

۱۰۴۷: عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ الَّذِیْ اَلْحَدَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَالَّذِیْ اَلْقَی الْقَطِیْفَةَ تَحْتَهٗ شُقْرَانُ مَوْلٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَاَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ یَقُوْلُ اَنَا وَاللّٰهِ طَرَحْتُ الْقَطِیْفَةَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَبْرِ۔

۱۰۴۷: روایت ہے محمدؒ سے کہا جس نے لحد کھودی رسول اللہ ﷺ کے لئے وہ ابو طلحہ تھے اور جس نے بچھا دی چادر مبارک آپؐ کی قبر میں حضرت کے نیچے وہ شقران تھے غلام آزاد رسول اللہ ﷺ کے کہا جعفر نے اور خبر دی مجھ کو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے قسم ہے اللہ کی میں نے ہی بچھا دی چادر مبارک نیچے رسول اللہ ﷺ کی قبر میں اور یہ شاید اس لئے بچھا دی ہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نہ بچھائے کہ آپ ﷺ کا بستر خاص تھا۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث شقران کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث۔

۱۰۴۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطِیْفَةٌ حَمْرَاءُ۔

۱۰۴۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بچھا دی رسول اللہ ﷺ کی قبر میں چادر سرخ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن حمزہ قصاب سے جن کا نام عمران ابن عطاء ہے اور مروی ہے ابن جمرہ ضبعی سے کہ نام ان کا نصر بن عمران ہے اور دونوں ابن عباسؓ کے یاروں میں سے ہیں اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ مکروہ ہے میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور مقام میں محمد بن بشار کہتے ہیں کہ روایت کی ہم سے محمد

ابن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۷۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی تَسْوِیَةِ الْقَبْرِ

باب: قبروں کو زمین کے برابر کردینے کے بیان میں

۱۰۴۹: عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ لِاَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ اَبْعَثُكَ عَلٰی مَابَعَثَنِیْ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَاتَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهُ وَلَا تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهُ۔

۱۰۴۹: روایت ہے ابی وائل سے کہ حضرت علیؓ نے ابی الهیاج اسدی سے فرمایا میں تم کو بھیجتا ہوں اس کام کے لئے جس کے واسطے نبی ﷺ نے مجھ کو بھیجا تھا کہ نہ چھوڑے تو کوئی قبر بلند مگر اس کو برابر کردے یعنی زمین کے اور نہ چھوڑے کسی تصویر کو بے مٹائے۔

ف: اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ حرام کہتے ہیں قبر کے بلند کرنے کو زمین سے شافعی نے کہا میں حرم کہتا ہوں قبر کے بلد کرنے کو مگر زمین سے ایسی رہی کہ پہچانی جائے تا کہ اس پر کوئی چلے اور بیٹھے نہیں۔

۷۱۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ الْوَطِیِٔ عَلَی الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوْسِ عَلَیْهَا

باب: اِس بیان میں کہ قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے

۱۰۵۰: عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْهَا۔

۱۰۵۰: روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے قبروں پر نہ بیٹھو اور ان کی طرف نماز نہ پڑھو۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے اسی اسناد کی مانند حدیث مذکور کے روایت کی ہم سے علی بن حجر اور ابوعمار نے ان دونوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے انہوں نے ابی مرثد سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کی مانند اور اس میں ابی ادریس کا نام نہیں اور یہی صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہا محمد نے ابن مبارک کی حدیث میں خطاء کی ہے ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اس میں ابی ادریس خولانی کا نام اور حقیقت میں روایت بسر بن عبداللہ سے ہے وہ روایت کرتے ہیں واثلہ بن اسقع سے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے کہ ابی ادریس خولانی کا نام اس میں نہیں اور بسر بن عبیداللہ نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے۔

۷۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ وَالْکِتَابَةِ عَلَیْهَا

باب: اِس بیان میں کہ قبروں کو پختہ کرنا اور انکے آس پاس اور انکے اوپر لکھنا حرام ہے

۱۰۵۱ ـ ۱۰۵۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْهَا وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ۔

۱۰۵۱ـ۱۰۵۲: روایت ہے جابرؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے پختہ بنانے سے اور اس کے اوپر یا اس کے پاس لکھنے سے اور اس کے اوپر مکان یا گنبد بنانے سے اور اس پر چلنے سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور بعض علماء نے کہ انہیں میں حسن بصری بھی ہیں قبر پر مٹی لیپنے کو جائز کہا ہے اور شافعی نے کہا اگر لیپیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

٧١٥: بَابُ مَایَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

باب: مقبرے میں جانے کی دُعاؤں کے بیان میں

١٠٥٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِیْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَااَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُاللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔

١٠٥٣: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے گزرے رسول اللہ ﷺ مدینہ کی قبروں پر سو ان کے سامنے کیا اپنا مُنہ اور کہا السلام سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: سلام ہے تم پر اے قبر والو! اللہ بخشے ہم کو اور تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھے ہیں۔

ف: اس باب میں بریدہ اور عائشہؓ سے روایت ہے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غریب ہے اور ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

٧١٦: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب: زیارتِ قبور کے جائز ہونے کے بیان میں

١٠٥٤: عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةِ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَیْتُكُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔

١٠٥٤: روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تم کو منع کر چکا تھا قبروں کی زیارت سے تو اب اجازت ہوئی محمد ﷺ کو اس کی ماں کی قبر کی زیارت کی سو تم بھی قبروں کی زیارت کرو کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

ف: مترجمؒ: یہاں کئی باتیں سمجھنا اور بخوبی یاد رکھنا چاہیے اوّل یہ کہ ابتدائے اسلام میں زیارتِ قبور حرام تھی اور وجہ اس کی یہ تھی کہ لوگ شرک میں گرفتار تھے یہود و نصاریٰ تو قبروں کو مسجدیں بنا بنا کر نماز میں پڑھتے تھے سجدہ کرتے تھے دعائیں مانگتے تھے ناک رگڑتے تھے اوندھے پڑے رہتے تھے جھاڑیں دیتے تھے اعتکاف بیٹھتے تھے ان کی شان میں حضرت ﷺ نے فرمایا: لعن اللہ الیہود و نصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔ یعنی لعنت اور پھٹکار کرے اور اپنی رحمت سے مہجور کرے اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کو کہ جنہوں نے سچے معبود کو چھوڑ کر انبیاؤں کی قبروں کو مسجود بنایا اور مسجدیں قرار دیا تو جب کتاب والوں کا یہ حال تھا تو اور اُمّی لوگ مشرکین مکہ وغیرہ کا کیا حال پوچھتے ہو تو اس وقت میں حضرت ﷺ نے نئے نئے مسلمانوں کو بالکل قبرستان میں جانا حرام کر دیا تھا کہ اپنی عادتِ معہود کے موافق بعضے لوگ زیارت کے بہانے کھلے خزانے گور پرستی نہ کرنے لگیں یہ وجہ حرمت ہوئی تو جس زمانے میں یہ حالت ہو پیدا ہوا اور ایسی قوم ظاہر اور پیدا ہو کہ عوام گور پرستی کرنے لگیں تو اس وقت میں خواص پر بھی زیارتِ قبر حرام ہو جاتی ہے چنانچہ اب ویسا ہی زمانہ ہے کہ ہر ہر قبر پر ہزاروں ساجد جمع ہیں کہ مساجد میں بھی اتنے نہیں تو حکم حرمت کا اس علت کے ساتھ ہے جیسے شراب کی حرمت بعلت نشہ ہے پھر جس میں نشہ پایا جائے گا وہ حرام ہے اگرچہ نام اس کا شربت روح افزا یا لذت دلربا ء رکھیں۔ اسی طرح گور پرستی حرام ہے اگرچہ اس کا نام زیارتِ قبور رکھیں۔ دوسری بات یہ کہ علت حلال ہونے کی زیارتِ قبور کی خود حضرت نے اسی حدیث میں ارشاد فرما دی کہ زیارتِ قبور آخرت کو یاد دلاتی ہے تو ٹوٹی قبریں' شکستہ بے مرمت ویرانہ میں جو واقع ہیں وہ البتہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں حسرت و ندامت کا سبب ہوتی ہیں اور جن قبروں پر عمدہ عمدہ غلاف' ہزاروں روپے کے پڑے ہیں لاکھوں روپے کے جواہرات جڑے ہیں گنبد فیروزی بنا ہے لباس زردوزی پڑا

ہے جب ایسا سامانِ شاہانہ ہے وہاں دنیا سے کسی کو بیزاری ہو تو عجب دیوانہ ہے اس کے دیکھنے سے تو اور ہوا س بڑھتی ہے حرص دنیا دو چند ہوتی ہے تو وہاں علت حلت مفقود ہے بلکہ سامانِ حرمت سب موجود ہے کہ کوئی سجدہ کر رہا ہے کوئی لڑکا مانگتا ہے کوئی کہتا ہے پیر جی میرے بیٹے کو جلد بلاؤ کوئی کہتی ہے میرے خصم کو بیل بناؤ' کوئی صبح کو بے غسلی ٹانگ پھسلی چلی آتی ہے ہاتھ میں ملیدہ ہے سر پر صندل کہ حضرت کے پاس جاؤں تو دروازہ رزق کھلے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایسی زیارت کہ آنحضرتؐ ملاحظہ فرماتے تو کفر کا حکم دیتے حلال و حرام کدھر کا اللهم اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لاالضالين آمین انتہی۔ اس باب میں ابی اسید اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور امّ سلمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ زیارتِ قبور میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی اگر وجہ مضائقہ نہ پائی جائے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق ؒ کا۔

۷۱۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ

باب: عورت کو زیارتِ قبور حرام ہونے کے بیان میں

۱۰۵۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔

۱۰۵۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی عورتوں کو جو قبروں کی زیارت کو جائیں۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور حسان بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم قبل رخصت دینے کے تھا جب حضرت ﷺ نے رخصت دی تو عورتوں کو بھی رخصت ہوگئی مردوں کے ساتھ اور بعضوں نے کہا نہیں بلکہ عورتوں کو زیارت قبور مطلق حرام ہے کہ ان کو صبر کم ہوتا ہے اور رونا پیٹنا چیخنا چلانا بہت۔

۷۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ

باب: عورتوں کے زیارتِ قبور کے بیان میں

۱۰۵۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ قَالَ تُوُفِّیَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِیِّ قَالَ فَحُمِلَ اِلٰی مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيْهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَتْ وَكُنَّا كَنَدْ مَانَیْ جَزِيْمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰی قِيْلَ لَنْ نَتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّیْ وَمَا لِكًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَازُرْتُكَ۔

۱۰۵۶: روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا انہوں نے جب وفات پائی عبدالرحمٰن نے جو بیٹے ہیں ابوبکرؓ کے بھائی ہیں حضرت عائشہؓ کے موضع حبشی میں کہ مکے کے قریب ہے کہا راوی نے پھر اٹھا لائے ان کو مکے میں اور دفن کیا اسی میں پھر جب آئیں حضرت عائشہؓ تو گئیں عبدالرحمٰن کی قبر پر اور پڑھیں یہ دو بیتیں (اشعار) اور معنی اسکے یہ ہیں کہ ہم دونوں ایسے تھے جیسے دو ہم نشین بادشاہ جزیمہ کے کہ ایک ساتھ رہے برسوں زمانے میں یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کبھی جدا نہ ہوں گے پھر جب ہم جدا جدا ہوگئے تو گویا کہ میں اور مالک باوصف مدتوں ساتھ رہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بھی ساتھ نہیں رہے پھر فرمایا عائشہؓ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر میں ہوتی تو تم کو وہیں دفن کرواتی جہاں تم مرے تھے اور اگر وقت موت میں تمہیں دیکھ لیتی تو کبھی قبر پر نہ آتی۔

۷۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کو دفن کرنے کے بیان میں

۱۰۵۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْقَبْرَ لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ سِرَاجٌ فَاَخَذَهٗ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا۔

۱۰۵۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ اترے ایک قبر میں رات کو اور چراغ جلایا گیا آپ کے لئے سو اس میت کو قبلے کی طرف سے اور کہا رحمت کرے اللہ تجھ پر تو بہت نرم دِل رونے والا تھا اور بہت قرآن کی تلاوت کرنے والا اور چار تکبیریں کہہ کر نمازِ جنازہ پڑھی۔

ف: اس باب میں جابر اور یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ بڑے بھائی ہیں زید بن ثابت کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور کہا کہ میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں رکھیں اور بعضوں نے کہا کہ سرہانے کی طرف سے رکھ کر قبر میں کھینچ لیں اور رخصت دی بعض عالموں نے رات کو دفن کرنے کی۔

۷۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: موتیٰ کو اچھی طرح یاد کرنے کے بیان میں

۱۰۵۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّعَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔

۱۰۵۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا گزرا رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ سو صحابہؓ نے اس کی بھلائی بیان کی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی یعنی میت کے لئے پھر فرمایا صحابیوں سے تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں یعنی جسے تم سب مل کر اچھا کہو وہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک جسے برا کہو وہ برا ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۵۹: عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ۔

۱۰۵۹: روایت ہے ابی اسود دیلی سے کہا انہوں نے آیا میں مدینے میں سو میں بیٹھا تھا عمر بن خطابؓ کے پاس سو گزرے لوگ ایک جنازہ لے کر سو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی سو فرمایا حضرت عمرؓ نے واجب ہوگئی جنت سو کہا میں نے حضرت عمرؓ سے کیا چیز واجب ہوگئی کہا انہوں نے میں بھی وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کے لئے نیک گواہی دیں تین آدمی مگر واجب ہو جاتی ہے اس کے لئے جنت پھر کہا ہم نے یا رسول اللہؐ! اگر دو آدمی گواہی دیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا دو بھی خیر اور ایک آدمی کی گواہی ہم نے نہیں پوچھی رسول اللہ ﷺ سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

۷۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

باب: اِس کے ثواب کے بیان میں جس کا ایک لڑکا مر چکا ہو

۱۰۶۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَایَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

۱۰۶۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین لڑکے مر گئے ہوں اور پھر اس کو دوزخ کی آگ لگے مگر اتنی کہ جس میں قسم اتر جائے۔

ف: اس باب میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابی ذر اور ابن مسعود اور ابی ثعلبہ اشجعی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور قرہ بن ایاس مزنی اور ابو ثعلبہ سے روایت ہے اور ابو ثعلبہ کی رسول اللہ ﷺ سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور وہ ابو ثعلبہ خشنی نہیں ہے یعنی اور شخص ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۶۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ کَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِیْنًا قَالَ اَبُوْذَرٍّ قَدَّمْتُ اِثْنَیْنِ قَالَ وَاثْنَیْنِ فَقَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ سَیِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلٰکِنْ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی۔

۱۰۶۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے آگے مر گئے تین لڑکے یا لڑکیاں ایسے کہ جوانی کو نہ پہنچے تھے تو ہوں گے وہ اس کے لئے ایک مضبوط قلعہ دوزخ سے بچانے کو۔ سو ابوذر نے کہا میں دو لڑکے آگے بھیج چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا دو بھی کافی ہیں قلعہ ہونے کو پھر کہا ابی بن کعب نے جو سردار ہیں سب قاریوں کے کہ میں نے بھی ایک لڑکا آگے بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک بھی قلعہ ہو سکتا ہے مگر یہ قلعہ جب ہوں گے کہ پہلے مرنے کے ساتھ ہی صبر کرے اور نہ چیخے چلائے نہ کپڑے پھاڑے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ابو عبیدہ نے نہیں سنا اپنے باپ سے کچھ بھی۔

۱۰۶۲: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ یُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ عَآئِشَةُ فَمَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ کَانَ لَهٗ فَرَطٌ یَامُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ یَکُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَمْ یُصَابُوْا بِمِثْلِیْ۔

۱۰۶۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس کے دو لڑکے آگے مرے ہوں اور اس کے میر منزل ہوں میری امت سے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سبب ان کے بہشت میں سو عرض کیا حضرت عائشہؓ نے اور جس کا ایک میر منزل ہو آپ ﷺ کی امت سے یعنی ایک لڑکا مرا ہو تو فرمایا آپ نے ایک بھی کافی ہے اسے نیک توفیق دی گئی عورت پھر عرض کیا انہوں نے اور جس کا کوئی میر منزل نہ ہو آپ کی امت سے تو فرمایا آپ نے میں میر منزل ہوں اپنی امت کا کسی کی جدائی کی تکلیف ان کو ایسی نہیں جیسی میری جدائی کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدربہ بارق کی روایت سے اور روایت کی ان سے کئی اماموں نے حدیث کے روایت کی ہم سے احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے عبدربہ بن بارق سے۔ سو ذکر کی حدیث اسی کی مانند اور سماک بن ولید حنفی کی کنیت ابوزمیل حنفی ہے۔

۷۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

باب: اِس بیان میں کہ شہید کون لوگ ہیں؟

۱۰۶۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۰۶۳: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہید پانچ ہیں ایک طاعون جو (وبا) سے مرے دوسرے جو پیٹ چل کر دستوں سے مرے تیسرے جو ڈوب کر مرے چوتھے جو دب کر یا دیوار یا مکان کے نیچے مرے۔

ف: اس باب میں انس اور صفوان بن امیہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلمان بن صرف اور ابی موسیٰ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۶۴: عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِيِّ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ ابْنِ عُرْفُطَةَ اَوْ خَالِدٍ لِسُلَيْمَانَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهٖ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ نَعَمْ۔

۱۰۶۴: روایت ہے ابی اسحٰق سبیعی سے کہا انہوں نے کہا سلیمان بن صرف نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے کہا سلیمان سے کیا سنا نہیں تم نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جس کو مارا پیٹ نے یعنی ہیضہ یا بدہضمی یا کسی عارضہ سے پیٹ کے مرگیا تو اس پر عذاب نہ ہوگا قبر میں سو کہا کسی نے ان دونوں میں سے یعنی سلیمان یا خالد نے ہاں! بے شک سنا ہے میں نے حضرت ﷺ سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور مروی ہے اور سند سے بھی۔

۷۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

باب: اِس بیان میں کہ وباء سے بھاگنا منع ہے

۱۰۶۵: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رِجْزٍ اَوْ عَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا۔

۱۰۶۵: روایت ہے اُسامہ بن زید سے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا طاعون کا اور فرمایا وہ ایک ٹکڑا بچا ہوا ہے اس عذاب سے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر سو جب کسی زمین میں طاعون ہو اور تم بھی اس میں ہو تو اس میں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں ہو اور تم اس میں نہ ہو تو اس زمین میں داخل نہ ہو اور راوی کو شک ہے کہ حضرت ﷺ نے رجز فرمایا یا عذاب معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: اس حدیث میں سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبدالرحمٰن بن عوف اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۷۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ

باب: اِس بیان میں جو اللہ کو ملنا چاہے

اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَ ہٗ

تو اللہ بھی اس کو ملنا چاہتا ہے

۱۰۶۶:عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَ ہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَ ہٗ۔

۱۰۶۶: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبیؐ نے فرمایا جو اللہ کو ملنا چاہیے اللہ بھی اسکو ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ کا ملنا برا جانے اللہ بھی اسکے ملنے کو برا جانے۔

ف: اس باب میں ابوموسیٰ اور ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۶۷:عَنْ عَائِشَةَ اَنَّھَا ذَکَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَ ہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَ ہٗ قَالَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کُلُّنَا یَکْرَہُ الْمَوْتَ قَالَ لَیْسَ کَذٰلِكَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰہِ وَرِضْوَانِہٖ وَجَنَّتِہٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَ ہٗ۔

۱۰۶۷: روایت ہے عائشہؓ سے انہوں نے ذکر کیا کہ نبیؐ نے فرمایا جو اللہ کو ملنا چاہے اللہ بھی اسے ملنا چاہے اور جو اللہ کے ملنے سے ناخوش ہو اللہ بھی اسکے ملنے سے ناخوش ہو کہا عائشہؓ نے میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ! ہم سب برا جانتے ہیں موت کو یعنی کسی کا دل موت (کی طرف) راغب نہیں آپؐ نے فرمایا اسکا یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب مؤمن کو بشارت ہوتی ہے اللہ کی رحمت اور خوشی اور جنت کی چاہتا ہے اللہ کا ملنا اور اللہ بھی مشتاق ہوتا ہے اسکے ملنے کا اور کافر کو جب بشارت ہوتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو برا جانتا ہے اللہ کے ملنے کو اور اللہ بھی دوست نہیں رکھتا اسکے ملنے کو۔ ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ یَقْتُلُ نَفْسَہٗ لَمْ یُصَلَّ عَلَیْہِ

باب: اِس بیان میں جو اپنے آپ کو مار ڈالے (خودکشی کرے) اس پر نماز جنازہ نہ پڑھنا چاہیے

۱۰۶۸:عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رُجُلاً قَتَلَ نَفْسَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ النَّبِیُّ ﷺ۔

۱۰۶۸: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ ایک شخص نے مار ڈالا تھا اپنے آپ کو (خودکشی کی) تو اس پر نماز نہ پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعضوں نے کہا نماز پڑھی جائے ہر شخص پر کہ جس نے نماز پڑھی ہو قبلے کی طرف اگرچہ اس نے اپنے آپ کو بھی مارا ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحٰق کا اور احمد نے کہا نماز نہ پڑھے اس کی جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑھ لیں۔

۷۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمَدْیُوْنِ

باب: قرضدار کی نمازِ جنازہ کے بیان میں

۱۰۶۹:عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْھَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ اَبِیْ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَاِنَّ عَلَیْہِ دَیْنًا قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ ھُوَ عَلَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰی عَلَیْہِ۔

۱۰۶۹: روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ سنا میں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے کہ بیان کرتے تھے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کا جنازہ لائے کہ نماز پڑھیں اس پر۔ سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں سے فرمایا تم نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر اس لئے کہ وہ قرضدار ہے یعنی میں نہ پڑھوں گا۔ کہا ابوقتادہ نے وہ قرض میرے اوپر ہے میں ادا کروں گا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا قرض لیا ہے تم نے اپنے ذمہ پر؟ عرض کیا کہ پورا۔ پھر نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر۔

ف: اس باب میں جابر اور سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۷۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُوْلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَآؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔

۱۰۷۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی ایسے مرد کا جنازہ لاتے کہ اس پر قرض ہوتو آپؐ فرماتے تھے کیا چھوڑ گیا ہے یہ اپنے قرض کے برابر کچھ مال متاع؟ پھر اگر لوگ بولتے کہ ہاں یہ چھوڑ گیا ہے اتنا مال کہ قرض ادا ہو جائے گا تو اس پر نماز پڑھتے اور نہیں تو فرماتے مسلمانوں کو کہ تم نماز پڑھ لو اپنے یار پر پھر جب اللہ نے بہت فتوحات عنایت کی اور مال غنیمت کا آیا تو کھڑے ہوئے آپ ﷺ منبر پر اور فرمایا کہ میں بہتر ہوں مؤمنوں کے حق میں ان کی ذات سے بھی زیادہ سو جو مؤمن مر جائے اور قرض چھوڑ جائے تو میرے ذمے پر ہے اس کا ادا کرنا اور جو چھوڑ جائے مال و متاع تو اس کے وارث لے لیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن بکیر اور کئی لوگوں نے لیث بن سعد سے۔

۷۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: عذابِ قبر کے بیان میں

۱۰۷۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ اَوْقَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْاٰخَرُ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَآ اَدْرِیْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ

۱۰۷۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب قبر میں رکھی جاتی ہے میت یا فرمایا ایک تم میں کا آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ، نیلی آنکھوں والے کہتے ہیں ایک کو ان میں سے منکر اور دوسرے کو نکیر سو دونوں اس میت سے کہتے ہیں کیا کہتا تھا تو اس شخص کے باب میں یعنی پیغمبر ﷺ کو پھر کہتا ہے وہ جو کہتا تھا کہ وہ بندے ہیں اللہ کے اور رسول اس کے ہیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ایسا ہی کہے گا پھر کشادہ کی جاتی ہے اس کی قبر ستّر گز طول میں اور ستّر گز چوڑان میں پھر نور بھر دیا جاتا ہے اس میں اور کہا جاتا ہے سو تا رہ سو وہ بندہ کہتا ہے اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور ان کو بھی خبر دوں یعنی ایسے عملوں کی جو میں نے کئے تھے تا کہ وہ بھی اس نعمت کو پائیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں سوتا رہ جیسے دلہن سوتی ہے کہ کوئی نہیں جگاتا ہے اس کو مگر جو سب گھر والوں سے پیارا ہو یعنی خاوند اس کا یہاں تک کہ اٹھائے تجھے اللہ تیری اس خوابگاہ سے یہ حال مؤمن کا ہے اور اگر وہ میت منافق ہوتا ہے تو فرشتوں سے کہتا ہے سنتا تھا میں آدمیوں سے جو وہ کہتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ معلوم نہیں وہ فرشتے کہتے ہیں ہم کو معلوم تھا تو ایسا ہی کہے گا پھر حکم ہوتا ہے زمین کو کہ دبوچ لے اس کو اور وہ دبوچ لیتی ہے اس کو سو اِدھر کی پسلیاں اُدھر ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ عذاب میں

ذٰلِكَ۔

رہتا ہے جب تک اٹھائے اس کو اللہ اس کے پڑے رہنے کی جگہ سے۔

ف: اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور براء بن عازب اور ابو ایوب اور انس اور جابر اور عائشہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ یہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے قبر کے عذاب کو۔ کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۰۷۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَامَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِفَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۱۰۷۲ روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب مرتا ہے کوئی میت دکھائی جاتی ہے اس کو رہنے کی جگہ اگر وہ جنت والوں سے ہے تو جنت کی جگہ دیکھ لیتا ہے اور اگر دوزخ والوں سے ہے تو دوزخ کی جگہ دیکھ لیتا ہے پھر اس سے کہتے ہیں یہ تیری جگہ ہے جب اٹھائے گا تجھ کو اللہ قیامت کے دن۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا

باب: مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے بیان میں

۱۰۷۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ۔

۱۰۷۳: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تسلی اور تسکین اور دلاسا دے کسی مصیبت زدہ کو یا جس کا کوئی مر گیا ہو تو اس کو بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسا اس مصیبت زدہ کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع مگر علی بن عاصم کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے محمد بن سوقہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو اور کہتے ہیں بہت جو طعن ہوا لوگوں کا علی بن عاصم پر تو اسی حدیث کے سبب لوگ غصے ہوئے ان پر۔

۷۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: اِس شخص کی فضیلت جو جمعہ کے دن مرے

۱۰۷۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ ۔

۱۰۷۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جو مسلمان مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو تو بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے اور جانچ اور امتحان سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں ربیعہ بن سیف کے ساتھ مگر مروی ہے ابی عبدالرحمٰن حبلی سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے اور ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے کچھ سنا ہو عبداللہ بن عمرو سے۔

۷۳۰ : بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْجَنَازَةِ

باب: میت کی جلد تجہیز و تکفین کرنے کے بارے میں

۱۰۷۵: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۰۷۵: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَاعَلِيُّ ثَلَاثٌ لَاتُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا۔

سے اے علیؓ تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا ایک تو نماز میں جب وقت آ جائے' دوسرے جنازہ میں جب حاضر ہو جائے' تیسرا بیوہ عورت کے نکاح میں جب کوئی اس کی (کفو) ذات پات والا ملے تجھ کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں متصل نہیں جانتا۔

۷۳۱: بَابُ اٰخَرُفِیْ فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

باب: ماتم پرسی کی فضیلت میں

۱۰۷۶: عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهَا اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ۔

۱۰۷۶: روایت ہے ابی برزہ سے کہا فرمایا نبیؐ نے جو ماتم پرسی (تعزیت وغمخواری) کرے اس عورت کی جس کا لڑکا مر گیا ہو اوڑھائی جائیگی اسکو چادر جنت کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد کچھ قوی نہیں۔

۷۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ پر دونوں ہاتھ اُٹھانے کے بیان میں

۱۰۷۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرِهٖ وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى۔

۱۰۷۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا ایک جنازے پر اور اٹھایا دونوں ہاتھوں کو پہلی بار اور پھر رکھ لیا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں' کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کہ آدمی ہر تکبیر کے وقت نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھائے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ہاتھ نہ اٹھائے مگر پہلی اللہ اکبر کہنے میں اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مذکور ہے ابن مبارک سے کہا انہوں نے نماز جنازہ میں داہنے ہاتھ سے دایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی ہاتھ باندھنے کی کچھ ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا ہاتھ باندھے جیسا اور نماز میں باندھتے ہیں' کہا ابوعیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک اچھا ہے۔

۷۳۳: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَلَيْهِ

باب: اس بیان میں کہ مؤمن کا جی لگا رہتا ہے قرض کی طرف جب تک کوئی اسکی طرف سے ادا نہ کرے

۱۰۷۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ۔

۱۰۷۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دل و جان مؤمن کا لگا رہتا ہے اپنے قرض میں کہ جو اس پر ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم سے جو بیٹے سعد کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ النِّكَاحِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب نکاح کے ہیں جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۰۷۹ ـ ۱۰۸۰ : عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلْحَیَآءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ۔

۱۰۷۹ـ۱۰۸۰: روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں سب پیغمبروں کی سنت ہیں: شرم اور عطر لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

ف: اس باب میں عثمان اور ثوبان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور جابر اور اعکاف سے روایت ہے حدیث ابی ایوب کی حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمود بن خداش سے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے ابی الشمال سے انہوں نے ابی ایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حفص کی حدیث کی مانند اور روایت کی یہی حدیث ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابی ایوب سے اور ذکر نہ کیا اس میں ابی الشمال کا اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۸۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَقَالَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَیْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرَجِ فَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَاءٌ۔

۱۰۸۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور جوان جوان تھے قدرت اور مقدور نکاح کا نہ رکھتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے تم ضرور نکاح کرو اس لئے کہ وہ آنکھوں کو نیچا رکھتا ہے یعنی جھانک تاک سے بچاتا ہے اور بہت حفاظت کرتا ہے فرج کی یعنی زنا سے بچاتا ہے سو جو شخص تم میں سے طاقت نہ رکھتا ہو نکاح کی تو وہ روزے رکھنا اختیار کرے کہ روزہ اس کے حق میں گویا خصی کرنا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے مانند اس کے اور روایت کی ہے کئی شخصوں نے اعمش سے اسی حدیث کی مثل اور روایت کی ابو معاویہ اور محاربی نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند۔

۷۳٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

باب: عورتوں سے انکار رکھنے کے بیان میں

۱۰۸۲: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا۔

۱۰۸۲: روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ قبول نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے جدا اور بے تعلق رہنے کو جو عثمان بن مظعون چاہتے تھے اور اگر رسول اللہ ﷺ ان کو اجازت دیتے عورتوں سے ہمیشہ جدا رہنے کو تو ہم خصی ہو جاتے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۸۳: عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ۔

۱۰۸۳: روایت ہے سمرہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا عورتوں سے ترکِ صحبت اور ترکِ علاقہ کرنے کو۔

ف: اس باب میں سعد اور مالک بن مالک سے اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے انہوں نے سعد ابن ہشام سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور کہتے ہیں کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۷۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ

باب: اس بیان میں کہ جس کی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کرو

۱۰۸۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ۔

۱۰۸۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جب پیغام بھیجے تمہارے پاس ایسا شخص کہ جس کی دینداری تم پسند کرتے ہو اور خلق بھی اسکے تو نکاح کر دو اس کو اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ زمین میں ہوگا اور بہت بڑا فساد پڑے گا یعنی دینداری کم ہو جائے گی اور بے دینی پھیلے گی۔

ف: اس باب میں ابو حاتم مزنی اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہؓ کی حدیث عبدالحمید بن سلیمان کے خلاف بھی مروی ہوئی ہے سو لیث بن سعد نے روایت کی ابن عجلان سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً کہا محمد نے حدیث لیث کی اشبہ ہے عبدالحمید کی حدیث کو محفوظ نہ گنا۔

۱۰۸۵: عَنْ اَبِيْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاجَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَانْكِحُوْهُ اِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ قَالَ اِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَانْكِحُوْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

۱۰۸۵: روایت ہے ابو حاتم مزنی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آئے تمہارے پاس ایسا شخص کہ تم پسند کرو اس کے دین کو اور خلق اور عادات کو تو نکاح کر دو اس سے اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ ہوگا زمین میں اور بہت فساد۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ! اگر اس میں کچھ ہو یعنی مفلسی یا تنگدستی کہ بیوی کو اپنی روٹی نہ دے سکے تو فرمایا آپ نے جب آئے تمہارے پاس ایسا شخص کہ پسند کرو تم اس کا دین اور عادات تو نکاح کر دو اس سے تین بار یہی فرمایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوحاتم مزنی کو صحبت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر سوا اس حدیث کے کوئی حدیث ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو انہوں نے۔

۷۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ يَنْكِحُ عَلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ

باب: اِس بیان میں کہ لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں

۱۰۸۶: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

۱۰۸۶: روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح کرتے ہیں دین اور مال اور جمال کے لئے سو دین کے لئے نکاح کر یعنی ایسی عورت کہ دیندار ہو خواہ مال و جمال ہو یا نہ ہو پھر فرمایا خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ۔

ف: اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبیداللہ بن عمر اور ابی سعید سے روایت ہے۔ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

۷۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّظَرِ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ

باب: جس عورت سے پیغام نکاح کرے اسکو دیکھ لینے کے بیان میں

۱۰۸۷: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا۔

۱۰۸۷: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ انہوں نے پیغام دیا ایک عورت کو نکاح کا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لے اس کو کہ دیکھنے میں اُمید ہے بہت اُلفت ہو تم دونوں میں۔

ف: اس باب میں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابی حمید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اسی حدیث کے موافق اور کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دیکھ لے آدمی جس عورت کو پیغام دیا ہے نکاح کا مگر اس کا کوئی عضو نہ دیکھے جس کا دیکھنا حرام ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرٰی ان یؤدم بینکما اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بیچ میں محبت ہمیشہ رکھے گا۔

۷۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِعْلَانِ النِّكَاحِ

باب: نکاح کے مشہور کرنے کے بیان میں

۱۰۸۸: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ الْجُمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصْلُ مَابَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ۔

۱۰۸۸: روایت ہے محمد بن حاطب جمحی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال اور حرام میں فرق فقط دَف بجانے اور آوازوں کا ہے یعنی حرام چوری سے ہوتا ہے اور حلال شہرت سے۔

ف: اس باب میں روایت ہے عائشہ اور جابر اور ربیع بن معوذ بن عفرا سے اور حدیث محمد بن حاطب کی حسن ہے اور ابوبلج کا نام یحیٰی بن ابی سلیم ہے اور ان کو ابن سلیم بھی کہتے ہیں اور محمد بن حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اپنے لڑکپن میں۔

۱۰۸۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي

۱۰۸۹: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہور کرو اس نکاح کو اور عقد نکاح باندھو مسجدوں میں اور دَف بجاؤ

الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ۔

یعنی بعد نکاح ہو جانے کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہیں حدیث میں اور عیسیٰ بن میمون جو ابن نجیح سے تفسیر کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔

۱۰۹۰: عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوْفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ لَهَا اسْكُتِيْ عَنْ هٰذِهٖ وَقُوْلِي الَّتِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا۔

۱۰۹۰: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہا آئے رسول اللہؐ میرے گھر میں صبح کو اس شب کی کہ زفاف کیا گیا میرے ساتھ اور بیٹھ گئے میرے بچھونے پر جہاں تو بیٹھتا ہے میرے نزدیک اور ہماری لونڈیاں دَف بجاتی تھیں اور مرثیہ گاتی تھیں ان لوگوں کا جو شہید ہوئے تھے ہمارے باپ دادوں میں سے جنگ بدر کے دن یہاں تک کہ ایک ان میں سے یہ مصرع گانے لگی: وَفِيْنَا سے غَدٍ تک یعنی ہمارے درمیان ایک نبی ہے کہ کل کی بات جانتا ہے سو حضرتؐ نے فرمایا خبردار! چپ رہ اس بات کو نہ بول اور وہی کہہ جو پہلے کہتی تھی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۳۹: بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب: اِس بیان میں کہ جس نے نکاح کیا ہو اس کو کیا دعا دینا چاہیے؟

۱۰۹۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔

۱۰۹۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ جب کسی کو مبارکباد دیتے اور اس نے نکاح کیا ہوتا تو فرماتے بارک سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں برکت دے اللہ تجھ کو اور برکت دے تیرے تئیں اور جمع کرے تم دونوں کو خیر وخوبی کے ساتھ۔

ف: اس باب میں عقیل بن ابی طالب سے بھی روایت ہے حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۷۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ

باب: جب صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دُعا پڑھے

۱۰۹۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ۔

۱۰۹۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے کوئی تم میں سے جب ارادہ کرے اپنی بیوی سے صحبت کا اور کہے بسم اللہ سے رزقتنا تک تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان میں کوئی اولاد مقرر کی ہوگی تو اس کو شیطان کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ

باب: ان وقتوں کے بیان میں کہ نکاح

يَسْتَحِبُّ فِيهَا النِّكَاحُ
ان میں مستحب ہے

۱۰۹۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنٰى بِي فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ اَنْ يُبْنٰى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ۔

۱۰۹۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے شوال میں اور صحبت کی مجھ سے شوال میں اور حضرت عائشہؓ دوست رکھتی تھیں کہ زفاف کیا جائے ان کی قرابت کی عورتوں میں سے شوال میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے کہ وہ اسماعیل سے روایت کرتے ہیں۔

۷۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوَلِيمَةِ
باب: ولیمہ کے بیان میں

۱۰۹۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۰۹۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر اثر زردی کا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ تو کہا انہوں نے میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے چھوہارے کی ایک گٹھلی سونے کے مہر پر۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے اللہ برکت دے تجھ کو ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زبیر بن عثمان سے روایت ہے حدیث انس ؓ کی صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے ایک گٹھلی بھر سونا تین درہم اور ثلث یعنی ایک درم کی تہائی کے برابر ہوتا ہے اور اسحٰق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا۔

۱۰۹۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ۔

۱۰۹۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ نے ولیمہ کیا صفیہ کا جو بیٹی ہیں حی کی اور ستو اور کھجور پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے سفیان سے اسی کے مانند اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن عینیہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے بیٹے نوف سے اور سفیان بن عینیہ تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں کہ کبھی ذکر کرتے وائل اور نوف کا اور کبھی نہ کرتے۔

۱۰۹۶: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ۔

۱۰۹۶: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام روزِ اول واجب ہے اور طعام روز ثانی سنت ہے اور طعام روز ثالث سمعہ ہے اور جو لوگوں کو سنانے کے لئے کوئی کام کرے اللہ اس کے کام سنا وے گا یعنی آخرت میں کچھ ثواب نہ ہوگا۔

ف: ابن مسعودؓ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر زیاد بن عبداللہ کی سند سے اور زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر روایتیں کرنے والے ہیں، سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے ذکر کرتے تھے کہ محمد بن عقبی کہتے تھے کہ کہا وکیع نے زیاد بن عبداللہ باوجود بزرگی کے جھوٹ کہہ دیتے تھے اپنی حدیث میں۔

۷۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِجَابَةِ الدَّاعِيْ

باب: دعوت قبول کرنے کے بیان میں

۱۰۹۷ ـ ۱۰۹۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ ـ

۱۰۹۷ـ ۱۰۹۸: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعوت میں جاؤ جب بلائے جاؤ۔

ف: اس باب میں علی اور ابی ہریرۃؓ اور براء اور انس اور ابوایوب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

۷۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ يَجِيءُ اِلَى الْوَلِيْمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

باب: ولیمہ میں جو بلائے بغیر آئے اس کے بیان میں

۱۰۹۹: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ شُعَيْبٍ اِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا مَايَكْفِيْ خَمْسَةً فَاِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِيْنَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِيْنَ دُعُوْا فَلَمَّا انْتَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ اِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِيْنَ دَعَوْتَنَا فَاِنْ اَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ اَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ ـ

۱۰۹۹: روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہا انہوں نے آئے ایک شخص کہ ان کو ابوشعیب کہتے تھے اپنے غلام کے پاس کہ اسے لحام کہتے تھے اور کہا اس سے پکاؤ ہمارے لئے اتنا کھانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیوں کو اسلئے کہ میں نے دیکھا رسول اللہؐ کے چہرے میں اثر بھوک کا سو پکایا اس غلام نے کھانا پھر بلا بھیجا رسول اللہؐ کو ہم نشینوں سمیت جو اُنکے ساتھ تھے سو جب کھڑے ہوئے رسول اللہؐ جانے کو تو ساتھ ہولیا ایک مرد کہ وہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا پھر جب حضرتؐ دروازے پر پہنچے صاحب خانہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے کہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا سو اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آئے صاحب خانہ نے کہا ہم نے اجازت دی وہ بھی آئے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۷۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَزْوِيْجِ الْاَبْكَارِ

باب: باکرہ سے نکاح کرنے کے بیان میں

۱۱۰۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ اَوْتِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَدَعَالِيْ ـ

۱۱۰۰: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے اور آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکاح کیا تم نے اے جابر! سو کہا میں نے ہاں فرمایا آپ ﷺ نے کنواری عورت سے یا بیوہ سے؟ کہا میں نے بیوہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کسی کنواری عورت سے کیوں نہ نکاح کیا کہ وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے سو عرض کیا میں نے یارسول اللہ! تحقیق کہ عبداللہ نے وفات پائی یعنی جابرؓ کے والد نے اور چھوڑ گئے سات لڑکیاں یا نو۔ راوی کو شک ہے تو میں ایسی عورت کو بیاہ لایا کہ جو خدمت کرے ان کی اور پرورش کرے اور لڑکیوں کا پالنا جیسا بیوہ سے ہوتا ہے باکرہ سے کہاں ہوتا ہے تو حضرت ﷺ نے دُعا کی میرے لئے۔

ف: اس باب میں ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٧٤٦: بَابُ مَاجَاءَ لَانِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

باب: اِس بیان میں کہ نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ۔

۱۱۰۱: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک بن عبداللہ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے اور کہا مؤلف نے کہ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحٰق سے پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے یونس بن ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۱۰۲: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَا حُهَابَاطِلٌ فَنِكَا حُهَابَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَافَلَهَا الْمَهْرُبِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَاوَلِيَّ لَهٗ۔

۱۱۰۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عورت نکاح کرے اپنے ولی کی بغیر اجازت کے تو نکاح اس کا باطل ہے نکاح اس کا باطل ہے نکاح اس کا باطل ہے پھر اگر خاوند نے اس سے صحبت کی یا خلوتِ صحیحہ تو اس پر کامل مہر ہے' عوض میں اس کے جو حلال کیا اس نے اس کی فرج کو یعنی اس کی صحبت کے عوض پھر اگر تنازع ہوا اور اختلاف پڑے تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحییٰ بن سعید انصاری نے اور یحییٰ بن ایوب اور سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے جو حافظ ہیں حدیث کے ابن جریج سے اسی کی مانند اور ابی موسیٰ کی حدیث یعنی جو اس حدیث کے اوپر گزری اس میں اختلاف ہے۔ روایت کیا اس کو اسرائیل اور شریک بن عبداللہ اور ابوعوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن الربیع نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی ابوعبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابی اسحٰق کا اور مروی ہے یونس بن ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی بردہ سے وہ نبی ﷺ سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری اور ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَانِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ۔ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے اور ذکر کیا بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے روایت کی انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے اور یہ صحیح نہیں یعنی ذکر کرنا ابی بردہ کا اس سند میں اور روایت ان لوگوں کی کہ روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق سے وہ ابی بردہ سے وہ ابی موسیٰ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اس لیے کہ سننا ان لوگوں کا ابی اسحٰق سے اوقاتِ مختلفہ میں ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری بڑے یاد رکھنے والے اور بہت ثابت ہیں حدیث میں ان لوگوں سے زیادہ جو روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق سے اس حدیث کو تو روایت انہی لوگوں کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے یعنی شعبہ اور ثوری کی روایت

سے اور لوگوں کی روایت جو ابو اسحٰق سے روایت کرتے ہیں بہتر ہے اس لیے کہ شعبہ اور ثوری نے سنا اس حدیث کو ابی اسحٰق سے ایک مجلس میں اور ان لوگوں نے سنا ہے ابی اسحٰق سے کئی مجلسوں میں اور اس کی دلیل کہ شعبہ اور ثوری نے ایک ہی مجلس میں سنا ہے یہ کہ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے پوچھتے تھے ابو اسحٰق سے کیا سنی ہے تم نے ابو بردہ سے یہ حدیث کہ فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ لا نکاح الا بولی سو کہا ابو اسحٰق نے ہاں! پس معلوم ہوا اس حدیث سے کہ سننا شعبہ اور ثوری کا اس حدیث کو ایک ہی وقت میں ہے اور اسرائیل بہت ثابت ہیں یعنی خوب روایت کرنے والے ہیں ابی اسحٰق کی روایتوں سے سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے مجھ سے جو فوت ہو گئیں ثوری کی حدیثیں جو مروی تھیں ابی اسحٰق سے تو یہی سبب تھا کہ میں نے تکیہ کیا اسرائیل پر کہ وہ ابی اسحٰق کی روایتوں کو خوب بیان کرتے تھے اور عائشہ کی حدیث اس باب میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا نکاح درست نہیں بغیر ولی کے حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی حجاج بن ارطاۃ سے اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل اور کلام کیا ہے بعض اہلحدیث نے زہری کی حدیث میں جو مروی ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہؓ سے وہ نبی ﷺ سے ابن جریج نے کہا ملاقات کی میں نے زہری سے اور پوچھا میں نے کہ تم نے یہ حدیث روایت کی ہے یعنی سلمان سے بیان کی ہے تو انہوں نے انکار کیا پس اسی سبب سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ انہوں نے کہا کہ یہ انکار کرنا ابن جریج کا کسی نے نہیں بیان کیا سوائے اسماعیل بن ابراہیم کے۔ کہا یحییٰ بن معین نے اور سننا اسماعیل بن ابراہیم ابن جریج سے کچھ ایسا قوی نہیں اس لیے کہ صحیح کی انہوں نے اپنی کتاب عبدالمجید بن عبدالعزیز ان ابی رواد کی کتابوں سے مقابلہ کر کے جو سنی تھی ابن جریج سے اور ضعیف کہا یحییٰ نے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت کو ابن جریج سے اور اسی حدیث پر عمل ہے جو فرمائی ہے نبی ﷺ نے کہ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے انہیں میں ہیں سعید بن مسیّب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہم اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

۷۴۷: بَابُ مَاجَاءَ لَانِكَاحَ اِلَّا بِبَيِّنَةٍ

باب: اِس بیان میں کہ نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے

۱۱۰۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِيْ يُنْكِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْاَعْلٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي التَّفْسِيْرِ وَاَوْقَفَهُ فِيْ كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۱۱۰۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا زنا کرنے والی وہی عورتیں ہیں جو اپنے نکاح کرتی ہیں بغیر گواہوں کے کہا یوسف بن حماد نے یعنی جو راوی اس حدیث کے ہیں مرفوع کیا عبدالاعلیٰ نے اس حدیث کو تفسیر میں اور موقوف روایت کیا کتاب الطلاق میں اور مرفوع نہ کیا۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے غندر سے انہوں نے سعید سے مانند اسی کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہی صحیح ہے۔ یہ حدیث

غیر محفوظ ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ اس نے مرفوع کیا ہو مگر وہی جو روایت کی عبدالاعلیٰ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے مرفوعاً اور مروی ہے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے روایت کی سعید سے یہی حدیث موقوفاً اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عباسؓ سے انہی کا قول لا نکاح الا ببنیة یعنی نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروہ سے اسی کی مانند موقوفاً۔ اس باب میں عمران بن حصین اور انس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور بعد ان کے تھے تابعین وغیرہم سے کہتے تھے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اس میں اختلاف نہیں سلف کا مگر ایک قوم نے متاخرین علماء سے اس میں اختلاف کیا ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ جب گواہی دے ایک شخص بعد ایک شخص کے یعنی دونوں کی گواہی وقت واحد میں نہ ہو اور دونوں ایک وقت میں نکاح میں حاضر نہ ہوں اور بعض اہل مدینہ نے کہا جب حاضر ہوا ایک گواہ دوسرے کے بعد تو نکاح جائز ہے مگر اعلان ضرور ہے یعنی اگر اعلان کیا تو نکاح درست ہو گیا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور ایسا ہی کہا اسحق بن ابراہیم نے اہل مدینہ سے اور کہا بعض علماء نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی جائز ہے نکاح میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا۔

۷۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

۱۱۰۴ ۔ ۱۱۰۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ قَالَ عَبْثَرٌ فَفَسَّرَ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران:۱۰۲] ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ [النساء : ۱] ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا﴾ [الأحزاب : ۷۰] اَلْاٰيَةَ۔

باب: خطبہ نکاح میں

۱۱۰۴۔۱۱۰۵: روایت ہے عبداللہ سے کہا سکھایا ہم کو رسول اللہؐ نے تشہد نماز کا اور تشہد حاجت کا یعنی حاجت نکاح وغیرہ کی اور کہا انہوں نے تشہد نماز کا یہ ہے التحیات سے ورسولہ تک اور تشہد حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا یہ ہے الحمد للہ سے ورسولہ تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے مدد مانگتے ہیں اس سے اور مغفرت چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کی شرارت سے اور برے عملوں سے جس کو راہ بتا دے اللہ اس کا بہکانے والا کوئی نہیں اور جس کو وہ بہکائے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ بندے ہیں اس کے اور بھیجے ہوئے ہیں اسکے اور تشہد اوّل کے معنی کتاب الصلوٰۃ میں گزرے کہا راوی نے اور پڑھیں تین آیتیں یعنی اس تشہد نکاح کے بعد کہا عبثر نے تفسیر کی اسکی سفیان ثوری نے کہ وہ آیتیں یہ ہیں: اِتَّقُوا اللّٰهَ سے تیسری آیت کے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈرو تم اللہ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرنا مگر مسلمان اور ڈرو اللہ سے کہ جس کا نام لے کر تم سوال کرتے ہو اور اسی کے نام سے ناتے جوڑتے ہو بے شک اللہ تمہارا نگہبان ہے ڈرو اللہ سے کہو بات پکی آخر آیت تک۔

اور تیسری آیت کا ٹکڑا سدیداً کے بعد یہ ہے: یصلح لکم اعمالکم و یغفرلکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزًا عظیمًا یعنی کہو تم بات پکی بنائے اللہ تمہارے کام اور بخش دے تمہارے گناہ اور جو طاعت کرے اللہ اور رسول کی وہ پہنچا بڑی مراد کو۔

ف: اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے حدیث عبداللہ کی حسن ہے روایت کی ہے یہ حدیث اعمش نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبیؐ سے اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے نبیؐ سے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اسلئے کہ اسرائیل نے جمع کر دیا ان دونوں کو اور یوں کہا کہ روایت ہے ابی اسحٰق سے انہوں نے روایت کی ابی الاحوص اور ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اور کہا بعض علماء نے کہ جائز ہے نکاح بغیر خطبہ کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ عالموں کا۔

۷۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي اسْتِيمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

باب: کنواری اور بیوہ عورت سے اذن لینے کے بیان میں

۱۱۰۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَآءِ۔

۱۱۰۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس خطبے میں تشہد نہ ہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ۔

۱۱۰۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَاِذْنُهَا الصُّمُوْتُ۔

۱۱۰۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا نبیؐ نے نکاح نہ کیا جائے بیوہ عورت کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ کیا جائے جب تک اسکا اذن نہ لیا جائے اور اذن دینا باکرہ کا یہی ہے کہ جب اس سے پوچھیں تو وہ چپ رہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عائشہ اور عرس بن عمیرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا کہ بیوہ عورت کا بھی نکاح نہ کریں جب تک اس سے حکم نہ لیں اگر چہ اس کا باپ بھی نکاح کرتا ہو اور اگر باپ نے بغیر اس کے حکم کے نکاح کر دیا اور اس نے پسند نہ رکھا تو نکاح درست نہ ہوا تمام علماء کے نزدیک اور یہ حکم بیوہ کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا کنواری لڑکی میں کہ اس کا باپ نکاح کرے تو اکثر علماء کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اگر باکرہ کا نکاح کر دیا اس کے باپ نے اور وہ بالغہ ہے بغیر اس کے حکم کے اور وہ راضی نہیں اس نکاح سے تو نکاح درست نہیں اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ نکاح کر دینا باپ کو کنواری لڑکی کا صحیح وہ جائز ہے اگر چہ لڑکی اس سے راضی نہ ہو اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

۱۱۰۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

۱۱۰۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ بیوہ خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے یعنی ولی اس کا اس پر جبر نہیں کر سکتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور چپ رہنا اسکی یہی اجازت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ اور سفیان ثوری سے یہ حدیث وہ روایت کرتے ہیں مالک بن انس سے اور بعضے لوگوں نے اس حدیث کی دلیل سے کہا ہے کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہے اور اس حدیث سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا اس لیے کہ مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباس کے نبیؐ نے فرمایا نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور اسی پر فتویٰ دیا ابن عباسؓ نے بعد نبیؐ کے نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور یہ جو حضرتؐ نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے اسکے معنی اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ ولی بغیر اسکے حکم اور خوشی کے نکاح نہ کرے اور اگر ایسا بھی کیا یہ بھی تو باطل ہے نہ یہ کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہو اور یہی ثابت ہوتا ہے خنساء بنت خدام کی حدیث سے کہ جب نکاح کیا تھا انکا انکے باپ نے اور وہ بیوہ تھیں اور ناخوش تھیں اس نکاح سے تو نبی نے انکا نکاح توڑ دیا۔

۷۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِكْرَاهِ الْيَتِيْمَةِ

باب: اِس بیان میں کہ یتیم لڑکی پر

عَلَى التَّزْوِيجِ — نکاح کے لئے جبر درست نہیں

١١٠٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْيَتِيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔

١١٠٩: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یتیم لڑکی سے اس کے نکاح کے لئے حکم لیا جائے پھر اگر وہ چپ ہو رہے تو یہی اس کا حکم ہے اور اگر انکار کیا اس نے تو اس پر زبردستی نہیں پہنچتی۔

ف: اس باب میں ابی موسیٰ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے یتیم لڑکی کے نکاح میں سو بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اسکا نکاح کر دیا بے اسکی اجازت کے تو نکاح موقوف ہے جب تک وہ بالغہ نہ ہو اور جب وہ بالغہ ہوئی تو اسے اختیار ہے چاہے نکاح کو قبول رکھے اور چاہے باطل کر دے اور یہی قول ہے بعض تابعین وغیرہم کا اور بعضوں نے کہا نکاح جائز نہیں یتیمہ کا جب تک بالغ نہ ہو اور خیار نکاح میں جائز نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی وغیرہما عالموں کا اور احمد اور اسحٰق نے کہا جب ہو گئی لڑکی یتیمہ نو برس کی اور پھر نکاح کیا اس کا اور راضی ہو گئی وہ تو نکاح جائز ہے اور اسکو اختیار نہیں بعد جوانی کے اور دلیل لائے اس پر عائشہؓ کی حدیث کو کہ نبیؐ نے زفاف کیا ان سے جب وہ نو برس کی تھیں اور عائشہؓ نے فرمایا کہ جب لڑکی نو برس کی ہو گئی تو وہ پوری عورت یعنی جوان ہے۔

٧٥١: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ — باب: اِس لڑکی کے بیان میں جس کے دو ولیوں نے دو شخصوں سے نکاح کر دیا ہو

١١١٠: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا۔

١١١٠: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبیؐ نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا یعنی دو شخصوں کے ساتھ تو وہ اوّل شخص کی بیوی ہو گی اور جس نے بیچی کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ تو وہ چیز اسی کیلئے ہے جس نے پہلے خریدی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا نہیں دیکھتے ہم اس میں کسی کا اختلاف کہ جب ایک عورت کے دو ولی ہوں ایک نے اس کا نکاح کر دیا پھر دوسرے کو اس کی خبر نہ تھی اس نے بھی اس عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیا تو وہ پہلے کی بیوی ہو چکی اور یہ دوسرا نکاح باطل ہو گیا اور جب دونوں ولی ایک ہی وقت میں نکاح کر دیں تو دونوں کا نکاح باطل ہے اور یہی قول ہے ثوری اور احمد کا اور اسحٰق کا۔

٧٥٢: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ — باب: اِس بیان میں کہ غلام کا نکاح بغیر اذن مولیٰ کے درست نہیں

١١١١: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ۔

١١١١: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابرؓ کی حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن محمد سے جو پوتے ہیں عقیل کے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح یہی ہے کہ روایت کی عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے اور اسی پر عمل ہے تمام علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن سیّد کے درست نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق وغیرہم کا۔

١١١٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ

١١١٢: روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے کہ روایت کی جابر بن عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو

بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ۔

وہ زانی ہے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۷۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مُهُوْرِ النِّسَآءِ

باب: عورتوں کے مہر کے بیان میں

۱۱۱۳: عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰی نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ ۔

۱۱۱۳: روایت ہے عاصم بن عبداللہ سے کہا سنا میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے جو قبیلہ بنی فزارہ سے تھی نکاح کیا اپنا اور مہر مقرر کیا دو جوتیاں سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا راضی ہے تو اپنے جان و مال سے دو جوتیوں پر اس نے کہا ہاں تو آپ ﷺ نے اس کے نکاح کو جائز رکھا۔

ف: اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد اور ابی سعید اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابی حدرد الاسلمی سے روایت ہے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا مہر میں سو بعضوں نے کہا مہر وہی ہے جس پر دونوں راضی ہو جائیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مالک بن انس نے کہا کہ مہر چوتھائی دینار سے کم نہیں ہوتا اور بعض اہل کوفہ نے کہا مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

۱۱۱۴: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ ؍السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ وَهَبْتُ نَفْسِیْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَیْءٍ تُصْدِقُهَا فَقَالَ مَا عِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِزَارَكَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا اَجِدُ قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةٌ كَذَا وَ سُوْرَةٌ كَذَا السُّوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

۱۱۱۴: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آئی ایک عورت رسول اللہؐ کے پاس اور کہا اس نے میں نے اپنے تئیں بخش دیا آپ کو سو کھڑی رہی بڑی دیر تک سو عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ! مجھ سے نکاح کر دیجئے اس کا اگر آپؐ کو اس کی حاجت نہیں سو آپؐ نے فرمایا کچھ تیرے پاس ہے مہر دینے کو سو کہا اس نے میرے پاس تو کچھ نہیں مگر میرا تہ بند سو فرمایا آپؐ نے اگر تو اپنا تہ بند اسے دے گا تو تو بے تہبند بیٹھا رہے گا سو فرمایا آپؐ نے ڈھونڈ کوئی چیز کہا اس نے مجھے کچھ نہیں ملتا فرمایا آپؐ نے کچھ تو ڈھونڈ اگرچہ ایک انگوٹھی ہو لوہے کی کہا راوی نے پھر ڈھونڈ آیا اور کچھ نہ پایا پھر فرمایا آپؐ نے تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا ہاں فلانی فلانی سورۃ کئی سورتوں کے نام لیے سو فرمایا آپؐ نے میں نے تیرا نکاح کر دیا اسی قرآن کے عوض جو تجھے یاد ہے یعنی وہ قرآن اس عورت کو پڑھا دیجئے یہی اس کا مہر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شافعی کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ کہتے ہیں اگر کسی نے نکاح کر لیا اسی پر کہ کچھ قرآن تعلیم کر دے اور کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو تو نکاح جائز ہے اور اس کو کچھ سورتیں قرآن کی سکھا دے اور بعضوں نے کہا نکاح تو جائز ہے مگر مہر مثل دینا واجب ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور احمد اور اسحاق کا۔

۱۱۱۴ (ل): عَنْ اَبِی الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا

۱۱۱۴ (ل) روایت ہے ابی العجفاء سے کہا فرمایا عمر بن خطابؓ نے بہت نہ بڑھاؤ مہر عورتوں کا اس لئے کہ اگر مہر بڑھانا کچھ عزت کی چیز ہوتی دنیا

لَوْكَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَانَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مَاعَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهٖ وَلَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهٖ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اَوْقِيَةً۔

میں یا تقویٰ کا موجب ہوتا آخرت میں اللہ کے نزدیک تو سب سے زیادہ اولیٰ اور بہتر اس کے لئے رسول اللہ ﷺ ہوتے اور میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا ہو کسی اپنی بی بی سے یا نکاح کیا ہو کسی اپنی صاحبزادی کا اور مہر باندھا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعجفاء سلمی کا نام ہرم ہے اور اوقیہ علماء کے نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیوں کے چار سو اسی درہم ہوتے ہیں۔

۷۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْاَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

باب: اس شخص کے بیان میں جو لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے

۱۱۱۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَاصَدَاقَهَا۔

۱۱۱۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد کا صفیہ کو اور آزاد کرنا ان کا مہر ٹھہرایا۔

ف: اور اس باب میں صفیہ سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ جانا بعض اہل علم نے اس کو کہ عتق کو مہر ٹھہرا دے بلکہ ضرور ہے کہ مہر اس کا سوائے عتق کے مقرر کرے اور قول اول زیادہ صحیح ہے۔

۷۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ

باب: اس کی فضیلت میں

۱۱۱۶: عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيْئَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَاثُمَّ اَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتٰبُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ۔

۱۱۱۶: روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین اشخاص ہیں کہ ان کی نیکیوں کا ثواب دگنا ملے گا ایک وہ بندہ کہ جس نے حق ادا کیا اللہ کا اور اپنے آقاؤں کا تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دگنا ملے گا دوسرے وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو خوبصورت اور اس کو دینداری سکھائے پھر آزاد کر کے نکاح کرے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے کرے یعنی دکھانے سنانے نیک نامی کے خیال سے نہ کرے تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دوگنا ملے گا اور ایک وہ مرد جو ایمان لایا پہلی کتاب یعنی تورات و انجیل پر یا ایک پر ان دونوں سے پھر آئی۔ دوسری کتاب یعنی قرآن یا تورات کے بعد انجیل تو اس پر بھی ایمان لایا تو اس کو بھی ہر نیک کا ثواب دگنا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ بیٹے حیی کے ہیں، روایت کی انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس حدیث کے معنی میں، حدیث ابی موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے اور روایت کی ہے شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن حی سے۔

۷۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا اَمْ لَا

باب: اس شخص کے بیان میں جو ایک عورت سے نکاح کر کے قبل صحبت کے طلاق دے تو اس کی بیٹی سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں

۱۱۱۷: عَنْ عُمَرَ ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ يَدْخُلْ فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ اُمِّهَا۔

۱۱۱۷: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ نے فرمایا جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے تو اسکو حلال نہیں اسکی بیٹی سے نکاح کرنا اور اگر اس سے صحبت نہیں کی اور طلاق دے دیا اس کو تو جائز ہے اسکی لڑکی سے نکاح کرنا اور جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے یا نہ کی درست نہیں اسکو اس عورت کی ماں سے نکاح کرنا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی یہ ابن لہیعہ نے اور مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں حدیث میں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جب نکاح کیا کسی عورت سے اور طلاق دے دی اس کو قبل صحبت کے حلال ہے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اور جب نکاح کرے کسی عورت کی لڑکی سے اور طلاق دے دے اس کو قبل صحبت کے بھی تو اس کی ماں سے نکاح درست نہیں یعنی بعد صحبت کے بدرجہ اولیٰ درست نہ ہوگا اس آیت کی دلیل سے کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے: ﴿وَاُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ﴾ [النساء: ۲۳] یعنی حرام ہیں تم پر تمہاری بیبیوں کی مائیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

۷۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا اٰخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا

باب: اس کے بیان میں جو اپنی عورت کو تین طلاق دے اور وہ دوسرے شخص سے نکاح کرے اور یہ شخص اس کو صحبت سے پہلے طلاق دیدے

۱۱۱۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلَ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ

۱۱۱۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا آئیں رفاعہ کی بی بی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میں نکاح میں تھی رفاعہ کے سو طلاق دی انہوں نے مجھ کو اور تین طلاق دیتے سو نکاح کر لیا میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے اور ان کے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کونا یا کنارہ ہوتا ہے کپڑے کا یعنی رجولیت کامل نہیں نامرد ہیں فرمایا آپ نے کیا تو چاہتی ہے تو پھر رفاعہ سے نکاح کرنے کو یہ کبھی نہیں ہوسکتا جب تک تو اس کی یعنی عبدالرحمٰن کی

وَيَذُوْقُ عُسَيْلَتَكِ۔ لذتِ جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت نہ چکھے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور انس اور میصاء یا غمیصاء اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ جب عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دیں اور اس نے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا اور اس نے طلاق دے دی قبل جماع کے تو پہلے خاوند کو حلال نہیں جب تک دوسرا شوہر صحبت نہ کر چکا ہو۔

۷۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

باب: محل اور محلل لہ (حلالہ کرنے' کرانے والے) کے بیان میں

۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔

۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰: روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ان دونوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی محلل اور محلل لہ کو۔

ف: مترجم: جس نے اپنی عورت کو تین طلاق دی ہوں اور ایک مرد سے اس نیت سے نکاح کرے کہ میں بعد صحبت کے اس کو طلاق دے دوں گا تا کہ یہ اپنے شوہر اوّل کے پاس پھر چلی جائے تو اس مرد کو محل اور محلل بھی کہتے ہیں یعنی حلال کرنے والا عورت کا شوہر اول پر اور شوہر اول کو جس نے طلاق دی تھی اس کو محلل لہ کہتے ہیں یعنی حلال کی گئی اس کے لئے عورت مگر یہ بولنا باعتبار ان کی نیت کے ہے اس لیے کہ عورت کے حلال ہونے میں خاوند اول پر اختلاف ہے کہ آگے مولانا ترمذیؒ کے کلام مبارک میں آتا ہے اور یہ حدیث دو طرح سے مروی ہے ایک میں محلل والمحلل لہ اور ایک میں محل والمحل لہ اور لعنت کا باعث یہ ہے کہ اس میں بے مروتی اور بے حمیتی اور خست نفس ہے اور یہ شوہر اول میں ظاہر ہے باقی شوہر ثانی میں موجب لعن یہ ہے کہ گویا اس نے اپنے جماع میں وجہ معاش اور سبب اجرت لینے کا ٹھہرایا گویا کرایہ کا بکرا (سانڈ) ہے کہ جماع کے لیے مقرر کیا گیا ہے اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی اور جابر کی معلول ہے اور ایسا ہی روایت کیا اشعث بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی اور انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں اس لیے کہ مجاہد بن سعید کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے انہیں میں سے احمد بن حنبل بھی ہیں اور روایت کی عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے علی اور اس روایت میں وہم کیا ہے ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے اور روایت کی مغیرہ نے اور ابن ابی خالد اور کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علیؓ سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی قیس سے انہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محل اور محلل لہ کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو القیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثردن ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ سے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر اور سوائے ان کے اور یہی قول ہے فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور سنا میں نے جارود سے ذکر کرتے تھے کہ وکیع بھی اسی کے قائل تھے اور کہتے تھے کہ پھینک دینا چاہیے بات ان لوگوں کی جو اپنی عقل پر چلتے ہیں اس باب میں کہا وکیع نے اور کہا سفیان نے جب نکاح کرے کوئی آدمی کسی عورت سے اسی نیت سے کہ اسے حلال کر دے شوہر اول کے لیے اور پھر اس کا جی چاہے کہ اس عورت کو اپنے ہی پاس رکھے اور جدا نہ کرے تو پھر دوسرا نکاح کرے وہ پہلا نکاح درست نہیں۔

۷۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ نِکَاحِ الْمُتْعَةِ

باب: متعہ کے نکاح کے بیان میں

۱۱۲۱: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ زَمَنَ خَیْبَرَ۔

۱۱۲۱: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ اور منع فرمایا شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے جس سال خیبر فتح ہوا۔

ف: اس باب میں سبرہ جہنی اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی قدر رخصت متعہ کی اور پھر انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو جب خبر کی ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اور امر کیا ہے اکثر علماء نے متعہ کے حرام ہونے کا اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے سفیان بن عقبہ سے کہ جو بھائی ہیں قبیصہ بن عقبہ کے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباسؓ نے کہ اول سلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی سو کسی عورت سے جتنے دن اسے وہاں رہنا ہوتا اتنی مدت مقرر کر کے نکاح کر لیتا تو وہ عورت اس کی خدمت کرتی اوّل مال واسباب کی حفاظت کرتی اور اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ یہ آیت اتری: اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ یعنی مؤمن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اپنی فرجوں کی اور نہیں کھولتے ستر اپنے مگر اپنی بیویوں پر یا جن کے مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ ان کے یعنی لونڈیوں پر تو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو ہو سوا ان دونوں کے وہ حرام ہے۔

۷۶۰: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ النَّهْیِ عَنْ نِکَاحِ الشِّغَارِ

باب: اِس بیان میں کہ نکاحِ شغار حرام ہے

۱۱۲۲۔۱۱۲۳: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَیْسَ مِنَّا۔

۱۱۲۲۔۱۱۲۳: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ جلب[1] نہ جنب[2] اور نہ شغار[3] کرنا چاہیے مسلمانوں کو اور جو اُچک لے کسی کے مال کو ظلم سے وہ ہماری امت سے نہیں۔

مترجم: کہتا ہے جلب زکوٰۃ میں یہ ہے کہ زکوٰۃ تحصیلنے والا اونٹ بکری والے لوگوں سے بہت دُور اُترے اور حکم کرے کہ سب اپنے اپنے

---

[1] جلب۔ کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کا عامل (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والا) کسی ایک جگہ پر جائے اور جانور رکھنے والے لوگوں سے کہے کہ وہ خود اپنے اپنے جانور اس کے پاس لائیں۔ (اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا خود جہاں چراگاہیں ہوں زکوٰۃ کا مال وصول کرے) یہی لفظ جلب گھوڑ دوڑ میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں اس کا معنیٰ یہ ہے کہ ایک آدمی ایک گھوڑے پر سوار ہو اور ساتھ دوسرا گھوڑا بھی ہوتا کہ ایک گھوڑا تھک جائے تو دوسرے گھوڑے پر سوار ہو جائے۔ (حافظ)

[2] جنب۔ کے بھی معنی وہی ہیں جو جلب کے تھے۔ مگر بعض نے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے جانور دور لے کر چلے جائیں تاکہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ان کو ڈھونڈتا اور تلاش کرتا پھرے۔ (حافظ)

[3] شغار۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ بھی اس سے اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کرے اور ان میں مہر مقرر نہ کیا جائے۔ اس کی ایک قبیح شکل کو ہمارے ہاں وٹہ سٹہ بھی کہا جاتا ہے جس کئی دفعہ مہر ہی مقرر نہیں کیا جاتا۔ (حافظ)

جانور اس کے پاس لائیں تاکہ اس میں سے زکوٰۃ لے لے اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس میں مال مویشی کو تکلیف ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ لینے والا خود جا کر جہاں جہاں ان کی چراگاہ اور پانی پلانے کے مقامات ہیں وہیں زکوٰۃ لے لے اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ ہے کہ ایک گھوڑے پر دو آدمی سوار ہو جائیں اور دوسرا گھوڑا خالی اپنے ساتھ رکھے جب یہ تھک جائے تو اس کوتل پر سوار ہو کر اپنے ساتھ والے سے مقابلہ کرے یہ بھی منع فرمایا اس لیے کہ اس میں ناانصافی ہے کہ ایک شخص ایک گھوڑے پر رہے اور دوسرا دو گھوڑے بدلے اور پھر اس سے مقابلہ کرے اور جنب کے بھی یہی معنی ہیں مگر بعضوں نے جنب کے معنی یہ بھی رکھے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے مواشی اور جانور لے کر نہایت دور چلے جائیں کہ مصدق یعنی زکوٰۃ تحصیلنے والا غریب ان کے ساتھ دوڑتا پھرے اور شغار کے معنی خود مؤلف کے قول مبارک میں آتے ہیں۔ **ف**: اس باب میں انس اور ابو ہریرہ اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

۱۱۲۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ۔

۱۱۲۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شغار سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ جائز نہیں ہے نکاحِ شغار اور شغار اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی دوسرے کو بیاہ دے اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اس کو بیاہ دے اور مہر درمیان میں کچھ نہ ٹھہرے یعنی گویا یہ عورتوں کی ادلا بدلی یہی مہر ہو اور بعض علماء نے کہا کہ نکاح شغار فسخ ہے اور حلال نہیں اگر چہ اس میں مہر بھی مقرر کریں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہے عطا بن ابی رباح سے کہ انہوں نے کہا نکاح ان کا برقرار رکھا جائے مگر مہر مثل لازم ہوتا ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

۷۶۱: بَابُ مَاجَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا

باب: اس بیان میں کہ بھانجی اور خالہ اور بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں

۱۱۲۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تَزَوَّجَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْعَلٰى خَالَتِهَا۔

۱۱۲۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ نکاح کی جائے عورت اپنی پھوپھی پر یا اپنی خالہ پر یعنی جب پھوپھی یا خالہ کسی کے نکاح میں ہوں تو اس کو اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح درست نہیں۔

ف: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔ اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابی سعید اور ابی امامہ اور جابر اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

۱۱۲۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِالْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا اَوِالْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِالْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى۔

۱۱۲۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے منع فرمایا کہ نکاح کی جائے عورت اپنی پھوپھی پر یعنی پھوپھی جس کے نکاح میں ہو وہ بھتیجی سے نکاح نہ کرے اور منع کیا کہ نکاح کی جائے پھوپھی اپنی بھتیجی پر یا نکاح کی جائے عورت اپنی خالہ پر یا نکاح کی جائے خالہ اپنی بھانجی پر اور اسی طرح نکاح نہ کیا جائے چھوٹی سے یعنی بھتیجی سے جب بڑی موجود ہو یعنی خالہ یا پھوپھی نکاح میں ہو اور اسی طرح بڑی سے نکاح نہ کرے جب چھوٹی ہو یہ جملہ حضرتؐ نے اسی تاکید کے واسطے فرمایا جو مضمون اوپر ارشاد ہوا۔

ف: حدیث ابن عباس اور ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا ہم نہیں جانتے کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف ہو کہتے ہیں کہ جائز نہیں کہ آدمی اپنے نکاح میں جمع کرے بھتیجی اور پھوپھی اور بھانجی اور خالہ کو پھر اگر نکاح کیا کسی عورت سے اور اس کی پھوپھی اپنے پاس یعنی نکاح میں ہے تو یہ نکاح باطل ہو گیا جو اخیر میں کیا تھا یا خالہ اس کے پاس ہے تو بھی یہ نکاح باطل ہوا اور اگر پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا اور اس کی بھتیجی یا بھانجی اپنے پاس ہے تو یہی نکاح جو بعد میں ہوا باطل ہے اور یہی کہتے ہیں تمام علماء کہا ابوعیسیٰ نے ملاقات کی ہے شعبی نے ابو ہریرہؓ سے اور روایت بھی کی ہے ان سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ بات تو انہوں نے بھی کہا صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی ہے شعبی نے بواسطہ ایک مرد کے بھی۔

۷۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

باب: عقدِ نکاح کے وقت شرط کرنے کے بیان میں

۱۱۲۷: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُوَفّٰى بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهَا الْفُرُوْجَ۔

۱۱۲۷: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب شرطوں سے زیادہ اس شرط کی وفا ضرور ہے کہ جس سے تم نے حلال کیا ہو فرجوں کو۔

ف: روایت کی ہم سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے اسی کی مانند یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ انہیں میں ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا انہوں نے جب نکاح کرے آدمی کسی عورت سے اور یہ شرط کرے کہ نہ لے جائے گا اس کو اس کے شہر سے تو اس کو جائز نہیں وہاں سے لے جانا اور یہی قول ہے بعض علماء کے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مروی ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا اللہ کی شرط یعنی حکم مقدم ہے عورت کی شرط پر گویا ان کے نزدیک مرد کو درست ہے کہ لے جائے اپنی بیوی کو جہاں چاہے اگرچہ عورت نے شرط کی ہو اپنے شہر سے نہ جانے کی اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا۔

۷۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ

باب: اِس کے بیان میں جو مسلمان ہو اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں

۱۱۲۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا۔

۱۱۲۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے غیلان بن سلمہ ثقفی جب اسلام لائے تو ان کے پاس دس بیبیاں تھیں ایام کفر کی وہ سب مسلمان ہوئیں ان کے ساتھ تبھی حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ ان میں سے چار چن لو یعنی جو چاہو اور باقی چھوڑ دو۔

ف: ایسا ہی روایت کیا معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے کہا زہری نے روایت پہنچی مجھ کو محمد بن سوید ثقفی سے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے اور ان کے پاس دس عورتیں تھیں کہا محمد نے اور حدیث زہری کی صحیح ہے کہ مروی ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے بنی ثقیف سے طلاق دیا تھا اپنی عورتوں کو تو فرمایا اس سے عمرؓ نے تو رجعت کر ان سے نہیں تو میں

پتھر ماروں گا تیری قبر کو جیسا کہ پتھر مارے گئے ابی رغال کی قبر کو اور غیلان کی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا انہیں میں سے ہیں شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ۔

٧٦٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهٗ اُخْتَانِ

باب: اِس کے بیان میں جو مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں

١١٢٩: عَنْ اَبِيْ وَهَبِ الْجَيْشَانِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ اُخْتَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ۔

١١٢٩: روایت ہے ابی وہب جیشانی سے کہ انہوں نے سنا فیروز دیلمی سے کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کر لے تو ایک کو ان میں سے جس کو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام ویلم بن ہوشع ہے۔

٧٦٥: بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

باب: اِس کے بیان میں جو حاملہ لونڈی خریدے

١١٣٠ - ١١٣١: عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْقِ مَآءَهٗ وَلَدَ غَيْرِهٖ۔

١١٣٠ - ١١٣١: روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو آبِ منی نہ پہنچائے غیر کے لڑکے کو یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو اور اس کو اس نے خریدا تو اس سے صحبت نہ کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے مروی ہے کئی سندوں سے رویفع بن ثابت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کہتے ہیں جب خریدا کسی آدمی نے کسی لونڈی کو اور وہ حاملہ ہے تو اس سے جماع نہ کرے جب تک وضع حمل نہ ہو اور اس باب میں ابن عباس اور ابی الدرداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید سے روایت ہے۔

٧٦٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْاَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهٗ وَطْيُهَا

باب: اِس کے بیان میں جو جہاد میں قید کرے کسی عورت کو اور اس کا شوہر بھی ہو تو قید کرنے والے کو اس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

١١٣٢: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِيْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١١٣٢: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پکڑیں ہم نے کچھ عورتیں قید میں اوطاس کے دن اور اوطاس ایک میدان ہے دیارِ ہوازن میں کہ وہاں پر تقسیم کی ہیں نبیؐ نے غنائم جنگ حنین کی اور ان عورتوں کے خاوند بھی تھے انکی قوم

فَنَزَلَتْ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء: ٢٤] میں سوذکر کیا صحابیوں نے اس کا رسول اللہؐ سے اسی وقت اتری یہ آیت: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی حرام ہے تم پر نکاح اور صحبت کرنا خاوندوالی عورت سے مگر جن کے مالک ہوجائیں تمہارے ہاتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید سے اور ابی الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح ابی خلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے ہمام سے۔

٧٦٧: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كِرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

باب: زنا کی اُجرت حرام ہونے کے بیان میں

۱۱۳۳: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۱۱۳۳: روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور زنا کی اُجرت سے اور کاہن کی شیرینی سے۔

ف: اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس ؓ سے روایت ہے اور ابی مسعود کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٧٦٨: بَابُ مَاجَاءَ اَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

باب: اِس بیان میں کہ ایک شخص کی پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام نہ دے

۱۱۳۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهٖ وَقَالَ اَحْمَدُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ۔

۱۱۳۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے قتیبہ نے کہا ابو ہریرہؓ اس حدیث کو پہنچاتے تھے حضرت تک اور احمد نے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے نہ بیچے کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر یعنی مثلاً ایک شخص دس روپے کو کوئی چیز بیچ گیا ہے کسی کے ہاتھ تو دوسرا ویسی ہی چیز آٹھ روپے کو اسکے ہاتھ بیچ کر پہلے شخص کی چیز کو پھروا نہ دے اور پیغام دے ایسی عورت کو نکاح کا کہ جس کو پہلے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ اس سے راضی ہو چکی ہے۔

ف: اس باب میں سمرہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے کہا مالک بن انسؒ نے پیغام نکاح دینا دوسرے بھائی کے پیغام پر جبھی منع ہے کہ ایک شخص پیغام دے گیا ہو اور وہ عورت اس سے راضی ہو چکی ہو تو بعد اس کے کسی کو جائز نہیں کہ اس کو پیغام دے اور کہا شافعیؒ نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ پیغام نہ دے کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر یعنی ہمارے نزدیک یہ مراد ہے کہ جب ایک آدمی پیغام دے چکا کسی عورت کو اور وہ راضی اور راغب ہوگئی اس سے پھر کسی کو نہیں پہنچتا حق کہ اس کو پیغام دے ہاں البتہ اس کی رضامندی اور رغبت معلوم ہونے سے پہلے دوسرے شخص کا پیغام دینا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا اور دلیل اس کی فاطمہ بنت قیس کی حدیث ہے کہ آئیں وہ نبی ﷺ کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے کہ ابوجہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان دونوں نے مجھے پیغام نکاح دیا ہے تو فرمایا آپ نے ابوجہم تو ایسا مرد ہے کہ کبھی اپنی لاٹھی عورتوں سے اٹھاتا نہیں یعنی مار پیٹ کرتا ہے مگر معاویہ وہ فقیر ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں سو نکاح کر لے اسامہ سے۔ سو معنی اس حدیث کے ہمارے نزدیک یہی ہے کہ جب تک فاطمہ نے خبر نہ دی تھی اپنی رضامندی

سے تو حضرت ﷺ کبھی دوسری طرف اشارہ نہ کرتے اور اللہ خوب جاننے والا ہے اپنے رسول ﷺ کی مراد کو۔

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا مُحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَا نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِبْنُ جَهْمٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِیْ عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ خَمْسَةً شَعِيْرًا وَخَمْسَةَ بُرٍّ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَعْتَدَّ فِیْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْتَ اُمِّ شَرِيْكٍ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَلٰكِنِ اعْتَدِّیْ فِیْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَعَسٰى اَنْ تُلْقِیْ ثِيَابَكِ وَلَا يَرَاكِ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَاءَ اَحَدٌ يَخْطُبُكِ فَاٰتِيْنِیْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِیْ خَطَبَنِیْ اَبُوْجَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيْدٌ عَلَى النِّسَاءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِیْ اُسَامَةُ۔

۱۱۳۵: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداوٗد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا خبر دی مجھ کو ابوبکر بن ابی الجہم نے کہا ابوبکر نے میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن دونوں گئے فاطمہ بنت قیس کے پاس سو بیان کیا انہوں نے کہ تین طلاق دیئے ان کو ان کے شوہر نے اور ان کیلئے نفقہ اور مکان بھی ایام عدت کیلئے مقرر نہ کیا اور رکھ دیئے میرے لئے دس قفیز غلے کے اپنے ایک چچیرے بھائی کے پاس پانچ قفیز جو کے اور پانچ قفیز گیہوں کے کہا فاطمہ نے پھر آئی میں رسول اللہؐ کے پاس اور ذکر کیا میں نے یہ سب آپ کے آگے سو فرمایا آپ نے سچا کام کیا انہوں نے یعنی تیرے شوہر نے جو نفقہ اور مکان مقرر نہ کیا سو موافق شرع کے ہے پھر حکم دیا مجھ کو کہ میں عدت بیٹھوں امّ شریک کے گھر میں بعد اس کے فرمایا کہ امّ شریک کے گھر میں تو مہاجرین جمع ہوتے ہیں تو عدت بیٹھ ابن مکتوم کے گھر سو وہاں اگر تو کچھ اپنے کپڑے (چادر) اتارے تو تجھ کو کوئی نہ دیکھے گا پھر جب تیری عدت پوری ہو جائے اور تیرے پاس کوئی پیغام نکاح لائے تو میرے پاس آنا یعنی مشورے کو پھر جب میری عدت تمام ہوگئی تو نکاح کا پیغام دیا مجھ کو ابوجہم اور معاویہ نے کہتی ہیں فاطمہ کہ پھر آئی میں حضرت ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا سو فرمایا آپ ﷺ نے معاویہ تو مالدار نہیں اور ابوجہم سختی کرنے والے ہیں عورتوں پر کہا فاطمہ نے پھر مجھے پیغام دیا اُسامہ نے جو بیٹے زید کے ہیں سو نکاح کر لیا انہوں نے مجھ سے سو برکت دی مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے نکاح کرنے میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری نے ابی بکر بن ابی جہم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں یہ قول: فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكِحِیْ اُسَامَةَ۔ یعنی فاطمہ نے یہ بھی کہا مجھ سے حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا کہ نکاح کر لے تو اسامہ سے روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی جہم سے یہی بات۔

۷۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْعَزْلِ

باب: عزل کے بیان میں

۱۱۳۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ اَنَّهُ الْمَوْءُوْدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ كَذَبَتِ

۱۱۳۶: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہؐ! ہم عزل کرتے ہیں (عزل کہتے ہیں کہ آدمی صحبت کرے عورت سے پھر جب

الْيَهُوْدُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَاَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ۔ انزال قریب ہوتو ذکر کو باہر نکال کے باہر ہی انزال کرے تا کہ عورت حاملہ نہ ہو) اور یہود کہتے ہیں کہ عزل کرنا چھوٹا موء دودہ ہے (یعنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دینا جیسے کفار کا دستور تھا تو یہود سمجھتے تھے کہ عزل بھی اس میں داخل ہے) تو فرمایا حضرتؐ نے غلط کہا یہود نے بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کیا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔

ف: اس باب میں عمر اور براء اور ابو ہریرہؓ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

۱۱۳۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ۔

۱۱۳۷: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ ہم عزل کرتے رہتے تھے اور وہ قرآن اترتا تھا یعنی اگر عزل میں کچھ برائی ہوتی تو قرآن میں نازل ہو جاتی۔

ف: حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء صحابہ وغیرہم سے عزل میں مالک بن انسؒ نے کہا حرہ سے اجازت لے عزل کی اور لونڈی سے کچھ ضرور نہیں۔

۷۷۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

باب: عزل کی کراہت کے بیان میں

۱۱۳۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذُكِرَالْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ زَادَبْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذَاكَ اَحَدُكُمْ قَالَا فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَاِنَّمَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا۔

۱۱۳۸: روایت ہے ابی سعید سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا تو فرمایا کوئی تم میں سے جو عزل کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے زیادہ کیا ابن عمرؓ نے اپنی حدیث میں کہ یہ نہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عزل نہ کرو پھر دونوں راویوں نے کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جان اللہ کو پیدا نہ کرنی ہوگی مگر اللہ اس کو پیدا کر ہی دے گا یعنی عزل سے کیا فائدہ اگر اللہ کو اولاد منظور ہوگی ہزار عزل کرو کچھ نہ ہوگا۔

ف: اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے عزل کو۔

۷۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

باب: بیوہ اور باکرہ کی شب باشی کی تقسیم میں

۱۱۳۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَوْشِئْتُ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلٰى اِمْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا۔

۱۱۳۹: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ کہا انہوں نے اگر تو چاہے تو میں یہ بھی کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیکن انسؓ نے یہی کہا کہ سنت یہ ہے کہ جب نکاح کرے آدمی باکرہ عورت کو اپنی بیوی پر تو رہے نئی عورت کے پاس سات روز تک اور جب نکاح کرے اپنی بیوی پر کسی بیوہ عورت سے تو رہے اسکے پاس تین دن یا تین دن کی باری مقرر کرے۔

ف: اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے' حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور مرفوع روایت کیا اس کو محمد بن اسحٰق نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے انس سے اور بعضوں نے اس کو مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں جب کسی کے پاس کوئی بیوی ہو اور وہ دوسری باکرہ عورت سے نکاح کرے تو سات دن اس باکرہ کے پاس رہے پھر برابر ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہنا شروع کرے۔

۷۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

باب: سوتوں (سوکنوں) کو برابر رکھنے کے بیان میں

۱۱۴۰: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَآئِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هٰذِهٖ قِسْمَتِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ۔

۱۱۴۰: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبیؐ ہمیشہ شب باشی میں تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں کے درمیان میں اور عدل کرتے تھے اور پھر کہتے یا اللہ! یہ میری تقسیم ہے اس چیز میں جس کا میں اختیار رکھتا ہوں سو تو ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا میں اختیار نہیں رکھتا بلکہ تو اختیار رکھتا ہے یعنی محبت وغیرہ میں۔

ف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس طرح روایت کی گئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں میں آخر حدیث تک اور روایت کی ہے حماد بن زید اور کئی لوگوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے اور یہ حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا تو اختیار رکھتا ہے اور میں اختیار نہیں رکھتا اس سے محبت قلبی اور مودتِ دلی مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی بعض علماء نے۔

۱۱۴۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ۔

۱۱۴۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہوں کسی کے پاس دو عورتیں اور عدل نہ کرے ان میں یعنی شب باشی وغیرہ میں جس میں آدمی اختیار رکھتا ہو سو وہ قیامت کے دن آئے گا یعنی میدانِ حشر میں کہ ایک طرف کا آدھا بدن اس کا جھولا مارا ہوا ہوگا۔

ف: مرفوع کیا اس حدیث کو ہمام بن یحییٰ نے روایت کی ہے انہوں نے قتادہ سے اور روایت کی ہشام دستوائی نے قتادہ سے کہ لوگ ایسا کہتے تھے یعنی یہ بات لوگوں میں مشہور تھی معلوم نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی تھی یا کچھ اور ہم اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے مگر ہمام کی روایت سے۔

۷۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا

باب: زوجین مشرکین میں سے ایک کے مسلمان ہونے کے بیان میں

۱۱۴۲: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَدَّ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ

۱۱۴۲: روایت کی ابی شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا زینب اپنی صاحبزادی صاحب کو ابی

بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ۔

العاص بن ربیع پر نیا مہر باندھ کر اور نیا نکاح کر کے۔

ف: یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب اسلام لائے اپنے شوہر کے قبل اور بعد اس کے پھر شوہر بھی مسلمان ہوا اور عورت اس کی عدت میں ہو تو وہی شوہر اپنی عورت کا زیادہ مستحق ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۱۴۳ ۔ ۱۱۴۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً جَآءَ مُسْلِمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَتْ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِيْ فَرَدَّهَا۔

۱۱۴۳۔۱۱۴۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس مسلمان ہو کر حضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں پھر آئی اس کی عورت مسلمان ہو کر پھر کہا اس نے یا رسول اللہ! وہ میرے ہی ساتھ ایمان لا چکی تھی سو پھیر دیا آپ ﷺ نے اس کو اس کے شوہر پر۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہ روایت کرتے تھے محمد بن اسحٰق سے اس حدیث کو اور حدیث حجاج کی جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ نبیؐ نے پھیر دیا اپنی صاحبزادی کو ابی العاص بن ربیع پر ساتھ نئے مہر کے اور نئے نکاح کے سو کہا یزید بن ہارون نے کہ حدیث ابن عباسؓ کی بہتر ہے ازروئے اسناد اور عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔

۷۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوْتُ عَنْهَا قَبْلَ اَنْ يَفْرِضَ لَهَا

باب: اس ناکح کے بیان میں جو قبل تقرر مہر مر جائے

۱۱۴۵: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَاوَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٌ مِّنَّا مِثْلَ مَاقَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔

۱۱۴۵: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ پوچھا گیا ان سے حکم اس شخص کا کہ نکاح کیا اس نے ایک عورت سے اور مقرر نہ کیا تھا اسکے لیے کچھ مہر اور نہ داخل ہوا تھا وہ اس پر کہ مر گیا سو جواب دیا ابن مسعودؓ نے کہ اس عورت کا مہر ہے اسکے مثل کی عورتوں کے برابر ہے نہ کمی ہے نہ اس میں نہ زیادتی اور اس پر عدّت ہے یعنی چار مہینے دس دن اور اس کو اپنے خاوند کے مال سے میراث بھی ہے سو کھڑے ہو گئے معقل بن سنان اشجعی اور کہنے لگے حکم کیا تھا نبیؐ نے بروح بنت واشق کو یہی جو ایک عورت تھی ہم میں کی ایسا ہی جیسا تم نے حکم دیا اس سائل کو سو خوش ہو گئے اسکے سننے سے عبداللہ بن مسعودؓ۔

ف: اس باب میں جراح سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور احمد اور اسحٰق اور بعض علماء نے کہا اصحاب نبی ﷺ سے کہ جب کسی عورت سے کسی نے نکاح کیا اور اس سے خلوت کرنے کے اور تقرر مہر کے قبل پر مر گیا تو اس کو میراث ہے مہر نہیں اور اسی پر عدت واجب ہے اور یہی قول ہے علیؓ بن ابی طالب کا اور زید بن ثابتؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور شافعی نے کہا اگر ثابت ہو حدیث بروع کی تو بے شک حجت ہے نبی ﷺ کی طرف سے اور مروی ہے امام شافعی سے کہ وہ مصر میں رجوع ہو گئے اس قول سے اور قائل ہو گئے اس قول سے اور قائل ہوئے بروع بنت واشق کی حدیث کے۔

اَبْوَابُ الرَّضَاعِ

یہ ابواب ہیں دودھ پلانے کے بیان میں

۷۷۵: بَابُ مَا جَاءَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

باب: اِس بیان میں کہ جو ناتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ سب دودھ سے بھی حرام ہوتے ہیں

۱۱۴۶: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَاحَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ۔

۱۱۴۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا دودھ سے جو حرام کیا ہے نسب سے۔

ف: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۴۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاحَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

۱۱۴۷: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے دودھ پینے سے جو حرام کیا ہے جننے سے یعنی نسب سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم کہ کسی کا اس میں اختلاف ہو۔ مترجم: کہتا ہے جیسے نسب سے سات ناتے حرام ہوتے ہیں ویسے ہی دودھ سے بھی اور وہ یہ ہیں مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں کہ ان سے نکاح بھی حرام ہے صحبت بھی اور مقدمہ صحبت یعنی مساس وغیرہ اور ماں میں دادی نانی داخل ہے اور بیٹیوں میں پوتی پڑوتی نواسی اور بہنیں تین طرح میں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسی طرح بھتیجی اور بھانجی اگرچہ نیچے کی درجے کی ہو اور پھوپھیاں سگی ہوں خواہ سوتیلی خواہ اخیافی اور اسی طرح باپ دادا اور ماں اور نانی کی پھوپھیاں سب حرام ہیں اور خالائیں علیٰ ہذا القیاس۔

۷۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لَبَنِ الْفَحْلِ

باب: اِس بیان میں کہ دودھ مرد کی طرف منسوب ہے

۱۱۴۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ

۱۱۴۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے آئے میرے پاس چچا

يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَأْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ قَالَتْ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

میرے دودھ کے اور اجازت چاہی انہوں نے میرے پاس آنے کی سو میں نے انکار کیا کہ میں اذن نہ دوں گی جب تک پوچھ نہ لوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ داخل ہوں تیرے پاس وہ تو چچا ہے تیرا سو کہا حضرت عائشہؓ نے مجھ کو دودھ پلایا ہے عورت نے اور نہیں دودھ پلایا ہے مرد نے پھر فرمایا آپ نے وہ چچا ہے تیرا چاہے کہ آئے تیرے پاس۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم کہا ہے انہوں نے لبن فحل یعنی مرد کے دودھ کو اور اصل اس باب میں حدیث ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور رخصت دی ہے بعض علماء نے مرد کے دودھ کی اور پہلا قول صحیح تر ہے۔

١١٤٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ جَارِيَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدٰهُمَا جَارِيَةً وَالْاُخْرٰى غُلَامًا اَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ يَتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ۔

١١٤٩: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ان سے پوچھا گیا مسئلہ ایک شخص کا کہ اس کے دو لونڈیاں ہیں یعنی دونوں اس کی موطوءہ ہیں اور دودھ پلایا ایک نے ایک لڑکے کو اور دوسری نے ایک لڑکی کو کیا درست ہے لڑکے کو کہ نکاح کرے اس لڑکی سے کہا ابن عباسؓ نے نہیں درست ہے اسلئے کہ دونوں کے دودھ ایک ہی شخص کے جماع اور منی سے پیدا ہوئے۔

ف: اور یہی تفسیر ہے لبن الفحل کی اور یہ روایت اصل ہے اس باب میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

٧٧٧: بَابُ مَاجَاءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

باب: اِس بیان میں کہ ایک دو بار اگر لڑکا مُنہ میں دودھ لے تو اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی

١١٥٠: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ۔

١١٥٠: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی حرمت رضاعت کی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔

مترجم: اس باب میں ام فضل اور ابی ہریرہؓ سے زبیر اور ابن الزبیر سے روایت ہے اور ابن الزبیر روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے اور روایت کی محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے زبیر کے ہیں انہوں نے زبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور زیادہ کیا اس میں محمد بن دینار نے یہ لفظ کہ روایت کی زبیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح اہل حدیث کے نزدیک روایت ابن ابی ملیکہ کی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زبیرؓ سے وہ عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہا حضرت عائشہؓ نے اتری قرآن میں آیت: عشر رضعات معلومات یعنی دس بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت کی ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہو گئی اس میں پانچ بار اور رہ گئی پانچ بار یعنی پانچ بار چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے پھر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی حکم رہا۔ روایت کیا ہم سے یہ قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اسحق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور حضرت عائشہؓ بھی یہی فتویٰ دیتی تھیں اور بعض

بیبیاں اور بھی اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا اور احمد قائل ہیں اس حدیث کے جو مروی ہے نبی ﷺ سے کہ حرمت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار چوسنے سے اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حضرت عائشہؓ کے قول کی طرف جائے تو وہ مذہب قوی ہے یعنی وہی کہ پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور خوف کیا انہوں نے اس میں حکم دینے سے اور بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہا ہے کہ قلیل و کثیر دونوں سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جبکہ وہ پیٹ میں جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا۔

۷۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

باب: اِس بیان میں کہ ثبوتِ رضاعت کو ایک عورت کی گواہی کافی ہے

۱۱۵۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّيْ لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ اَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَجَآءَ تْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَآءَ تْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ قَالَ فَاَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا دَعْهَا عَنْكَ۔

۱۱۵۱: روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا روایت کی مجھ سے عبید بن ابی مریم نے انہوں نے عتبہ بن حارث سے کہا عبداللہ نے اور سنی میں نے یہ روایت عقبہ سے بھی لیکن روایت عبید کی مجھے خوب یاد ہے کہا عقبہ نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے سو آیا میں نبیؐ کے پاس اور کہا کہ نکاح کیا میں نے فلانی عورت کی بیٹی سے' سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے کہا راوی نے سو منہ پھیر لیا مجھ سے حضرت ﷺ نے کہا پھر آیا میں ان کے آگے سے سو کہا میں نے وہ جھوٹی ہے فرمایا آپ نے کیا ہوا؟ جبکہ اس نے کہا میں نے دودھ پلایا تم دونوں کو چھوڑ دے تو اس عورت کو۔

ف: حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ سے جو بیٹے ہیں حارث کے اور اس میں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کیا اور یہ لفظ بھی نہیں ذکر کیا دَعْهَا عَنْكَ اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کافی کہا ہے ایک عورت کی گواہی کو ثبوتِ رضاعت کے لیے اور ابن عباسؓ نے بھی کہا ہے کہ گواہی ایک عورت کی کافی ہے رضاعت میں مگر اس سے قسم لی جائے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور بعضوں نے کہا ایک عورت کی گواہی رضاعت میں ثابت نہیں جب تک کہ زیادہ نہ ہوں اور یہی قول ہے شافعی کا اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وہ عبداللہ بیٹے ہیں عبیداللہ بن ابی ملیکہ کے اور کنیت ان کی ابو محمد ہے اور عبداللہ بن زبیر نے ان کو قاضی مقرر کیا تھا طائف میں اور کہا ابن جریج نے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے پایا ہے میں نے تیس صحابیوں کو رسول اللہ ﷺ کے سنا میں نے جارود سے جو بیٹے ہیں معاذ کے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جائز نہیں گواہی ایک عورت کی دودھ پلانے میں مگر ایک عورت کی گواہی سے اگر اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو عین پرہیز گاری ہے۔

۷۷۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَاتُحَرِّمُ اِلَّا فِي الصِّغَرِ دُوْنَ

باب: اِس بیان میں کہ حرمتِ رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ

الْحَوْلَيْنِ

دو برس کے اندر دودھ پیئے

۱۱۵۲: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلاَّ مَافَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ۔

۱۱۵۲: روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ وہ دودھ انتڑیوں میں پہنچ کر بجائے غذا قائم نہ ہو اور قبل دودھ چھڑانے کے پیئے یعنی جو مدت شرع میں دودھ چھڑانے کی ہے اس کے اندر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پئے اور جو دو برس کامل کے بعد پئے تو اس کا اعتبار نہیں اور فاطمہ بیٹی ہیں منذر کی وہ بیٹے ہیں زبیر کے اور وہ بیٹے ہیں عوام کے اور وہ بیوی ہے ہشام بن عروہ کی۔

۷۸۰: بَابُ مَايُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ

باب: شیردہ کے ادائے حق کے بیان میں

۱۱۵۳: عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ۔

۱۱۵۳: روایت ہے حجاج بن حجاج اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے پوچھا نبیؐ سے اور کہا یا رسول اللہؐ! کیونکر ادا ہو مجھ سے یعنی میرے ذمہ سے حق دودھ پینے کا سو فرمایا آپ نے ایک بردہ میں غلام ہو یا لونڈی یعنی ایک بردہ دودھ پلانے والی کو دے دیا تو اسکا حق ادا ہو گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے اور حاتم بن اسماعیل اور کئی لوگوں نے ہشام سے جو عروہ کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن ابی حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ان لوگوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابوالمنذر رہے اور انہوں نے ملاقات کی ہے جابر بن عبداللہ سے اور کہا انہوں نے یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ اس کے معنی یہی ہیں کہ کونسی چیز ادا کر دیتی ہے تجھ سے ذمہ یعنی دودھ پلانے کے حق کو تو آپ نے فرمایا جب دے دیا تو نے دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اس کا اور مروی ہے ابی الطفیل سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئی ایک عورت اور بچھا دی آپ نے ان کے لیے اپنی چادر مبارک کہ بیٹھیں اس پر پھر چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے انہیں نے دودھ پلایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

۷۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

باب: اس لونڈی کے بیان میں جو آزاد ہو اور اس کا شوہر بھی ہو

۱۱۵۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا۔

۱۱۵۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے بریدہ کا شوہر غلام تھا سو مختار کیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو جدا کر لیا اس نے اپنے نفس کو یعنی خاوند سے اور اگر خاندان کا مرد آزاد ہوتا تو حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ بریرہ کا خاوند مرد آزاد تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے۔ حدیث عائشہ ؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہؓ سے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے بریرہ کا خاوند غلام تھا اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباسؓ سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے بریرہ کے شوہر کو کہ وہ غلام تھا اور اس کو مغیث کہتے تھے اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمرؓ سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے کہتے ہیں کہ اگر ہووے لونڈی نکاح میں آزاد کے اور پھر لونڈی آزاد ہو تو اس کو اختیار نہیں اختیار جبھی ہے کہ وہ جب غلام کے نکاح میں ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہؓ سے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے شوہر بریرہ کا حر تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور روایت کی ابوعوانہ نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہؓ سے بریرہ کے قصے میں کہا اسود نے اور زوج اس کا حر تھا اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

١١۵۵ - ١١۵٦ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِى الْمُغِيْرَةِ يَوْمَ اُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّىْ بِهٖ فِىْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيْهَا وَاِنَّ دُمُوْعَهٗ لَتَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهٗ فَلَمْ تَفْعَلْ۔

١١۵۵-١١۵٦: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ بریرہ کا خاوند غلام حبشی تھا۔ بنی مغیرہ کا جس دن کہ آزاد ہوئیں بریرہ قسم ہے اللہ کی گویا وہ میرے سامنے ہے کہ مدینے کے راستوں اور کناروں میں پڑا پھرتا تھا اور آنسو اس کے بہتے تھے اس کی داڑھی پر مناتا تھا بریرہ کو کہ پسند کرے اس کو سو نہ مانا بریرہ نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن ابی عروہ پوتے ہیں مہران کے اور کنیت ان کی ابوالنضر ہے۔ مترجم: کہتا ہے کہ بریرہ اوّل ایک یہود کی لونڈی تھی ان کو حضرت عائشہؓ نے خریدا اور آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا حضرت نے آزاد ہونے کے بعد بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہے اس کے نکاح میں رہے یا نکاح فسخ کرے اسے خیارِ عتق کہتے ہیں کہ لونڈی کسی کے نکاح میں ہو تو جب آزاد ہوا سے اختیار ہے کہ خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے اور اس میں امام ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ہے کہ اسے اختیار ہے خواہ خاوند اس کا حر ہو یا غلام اور تین اماموں کے نزدیک اس کو اختیار ہے جب ہی ہے کہ خاوند اس کا غلام ہو اور اگر دونوں ایک ساتھ آزاد ہوں تو کسی کے نزدیک اختیار نہیں اگر خاوند آزاد کیا جائے تو بیوی کو اختیار نہیں خواہ حرہ ہو خواہ لونڈی کذا فی شرح مشکوٰۃ مختصراً۔

٧٨٢: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

باب: اِس بیان میں کہ اولاد عورت کی مالک یا شوہر کی ہے

١١۵٧: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

١١۵٧: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے لڑکا عورت کے ہم بستر کا یعنی شوہر یا مالک (صاحب فراش) اسکے کا اور زانی کو پتھر ہیں۔

ف: اس باب میں عمر اور عثمان اور عائشہ اور ابی امامہ اور عمرو بن خارجہ اور عبداللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ زہری نے سعید بن مسیّب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور اسی پر عمل ہے۔

٧٨٣: بَابُ مَاجَآءَ فِى الرَّجُلِ يَرٰى

باب: اِس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو

الْمَرْأَةَ فَتَعْجِبُهُ

دیکھے اور اس کو خوش (پسند) آئے

۱۱۵۸: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی امْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰی زَیْنَبَ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ وَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِیْ صُوْرَةِ شَیْطَانٍ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْیَاْتِ اَهْلَهٗ فَاِنَّ مَعَهَا۔

۱۱۵۸: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنی بی بی زینب کے پاس اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اور باہر نکل کر فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی عورت کو اور اس کو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے کہ اس کی بی بی پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے یعنی فرج۔

ف: اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ہشام بن ابی عبداللہ رفیق ہیں دستوائی کے اور بیٹے ہیں سنبر کے۔

۷۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَی الْمَرْأَةِ

باب: شوہر کے حق کے بیان میں جو عورت پر ہے

۱۱۵۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

۱۱۵۹: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں حکم کرتا کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا تو حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبل اور سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہ اور ابن عباس اور عبداللہ بن ابی اوفی اور طلق بن علی اور ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اس سند سے یعنی محمد بن عمرو کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے۔ رضی اللہ عنہ

۱۱۶۰: عَنْ اَبِیْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ۔

۱۱۶۰: روایت ہے طلق ابن علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جس وقت بلائے کوئی آدمی اپنی بیوی کو جماع کے واسطے تو فوراً حاضر ہو اور اگرچہ وہ تنور پر ہو یعنی روٹی پکاتی ہو۔ ف: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۶۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۱۱۶۱: روایت ہے امّ سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس عورت کا خصم رات کو راضی رہے اور اسی طرح وہ رات کاٹے تو داخل ہوگی جنت میں۔ ف: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۸۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَرْاَةِ عَلٰی زَوْجِهَا

باب: عورت کے حق کے بیان میں جو مرد پر ہے

۱۱۶۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

۱۱۶۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ۔

مؤمنوں میں کامل تر ایمان میں وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں اور سب میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیبیوں کے حق میں بہتر ہوں۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۶۳: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ فَذَكَرَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَاءِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَاءِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَاءِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَايَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ۔

۱۱۶۳: روایت ہے سلیمان بن عمر بن الاحوص سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ وہ حاضر تھے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پس تعریف کی اللہ کی آپ نے اور ثناء کی اس پر اور نصیحت کی اور سمجھایا لوگوں کو سو ذکر کیا راوی نے اس حدیث میں ایک قصہ اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا حضرت ﷺ نے خردار ہوا چھی طرح خیر خواہی کرو عورتوں کی اس لئے کہ وہ قید ہیں تمہارے نزدیک تم ان پر کچھ اختیار نہیں رکھتے سوائے اس کے یعنی صحبت وغیرہ کے مگر یہ کہ وہ کچھ بے حیائی کریں کھلی ہوئی یعنی شرارت سو اگر ایسا کریں تو دور کر دو ان کا بستر اور ایسا مارو ان کو کہ ہڈی نہ ٹوٹے یعنی بہت مار نہ مارو سو اگر کہنا مانیں تمہارا تو نہ ڈھونڈو ان پر تکلیف دینے کی راہ آ گاہ ہو تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونوں پر بات چیت کرنے کو نہ بٹھائیں ایسوں کو کہ تم راضی نہیں ان سے اور گھر میں نہ آنے دیں ان کو جن سے تم راضی نہیں آ گاہ ہو اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ بخوبی پہنچاؤ ان کو روٹی کپڑا ان کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا عوان عندکم یعنی وہ قید ہیں تمہارے ہاتھوں میں۔

۷۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

باب: اِس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

۱۱۶۴: عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ اَتٰى اَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُوْنُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّا وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ لَايَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ۔

۱۱۶۴: روایت ہے علی بن طلق سے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ! بعض آدمی ہم میں کا جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے ایک پھسکی (ہوا) نکل جاتی ہے اور پانی کی قلت بھی ہوتی ہے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پائے تم میں سے کوئی تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں صحبت نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کچھ سچی بات سے شرماتا نہیں۔

ف: اس باب میں عمر اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی بن طلق کی حسن ہے سنا میں نے

محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتا میں علی بن طلق کی نبیؐ سے کوئی حدیث سوائے اس کے اور نہیں جانتا میں کہ یہ حدیث طلق بن علی سحیمی کی ہو گویا انہوں نے تجویز کیا کہ طلق بن علی کوئی اور صحابی ہیں حضرت کے ان کے سوا اور روایت کی ہے وکیع نے بھی یہ حدیث۔

۱۱۶۵: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ۔

۱۱۶۵: روایت ہے علی بن طلق سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہؐ نے جب پائے کوئی تم میں سے پھسکی تو وضو کرے اور صحبت نہ کرو عورتوں کے پیچھے سے۔ **ف**: یہ علی جو اس حدیث کے راوی ہیں طلق ہی کے بیٹے ہیں۔

۱۱۶۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِي الدُّبُرِ۔

۱۱۶۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہؐ نے نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ سے اس مرد کو جو جماع کرے کسی عورت سے یا مرد سے پیچھے سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِي الزِّيْنَةِ

باب: اس بیان میں کہ عورتوں کو سنگھار کر کے نکلنا منع ہے

۱۱۶۷: عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّيْنَةِ فِيْ غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا نُوْرَ لَهَا۔

۱۱۶۷: روایت ہے میمونہؓ سے جو بیٹی ہیں سعد کی اور وہ خدمت کرنے والی تھی نبی ﷺ کی کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مثال اترانے والی کی سنگار کر کے اپنے شوہر کے سوا اور لوگوں کے لئے ایسی ہے جیسے اندھیرا قیامت کے دن کہ اس میں روشنی بالکل نہیں۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ از روئے حافظہ کے ضعیف ہیں اور وہ سچے ہیں اور روایت کی ان سے شعبہ اور ثوری نے اور روایت کی یہی حدیث بعضوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۷۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْغَيْرَةِ

باب: غیرت کے بیان میں

۱۱۶۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ۔

۱۱۶۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ بہت غیرت رکھتا ہے اور اللہ کو غیرت آتی ہے کہ مؤمن وہ کام کرے جو حرام ہے اُس پر۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حجاج صواف کے بیٹے ہیں ابی عثمان کے اور ابی عثمان کا نام میسرہ ہے اور حجاج کی کنیت ابو صلت ہے ثقہ کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے روایت کی ہم سے ابو عیسیٰ نے انہوں نے ابو بکر عشاء سے انہوں نے علی بن عبداللہ مدنی سے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال حجاج صواف کا سو کہا یحییٰ نے وہ بہت دانا اور ہوشیار ہیں۔

۷۸۹: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا

باب: اس بیان میں کہ عورت کو اکیلے سفر کرنا درست نہیں

۱۱۶۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَحِلُّ لِاِمْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ سَفَرًا یَکُوْنُ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَھَا اَبُوْھَا اَوْ اَخُوْھَا اَوْ زَوْجُھَا اَوِابْنُھَا اَوْذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْھَا۔

۱۱۶۹: روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ کسی ایسے سفر میں جائے جو تین دن کا ہو یا زیادہ مگر جب حلال ہے کہ اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی اور محرم۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی عورت ایک رات اور دن کا مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں عورت کے سفر کرنے کو مگر محرم کے ساتھ اور اختلاف ہے علماء کا اس عورت میں جو طاقت رکھتی ہو حج کی اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو آیا وہ حج کرے یا نہیں تو کہا ہے بعض علماء نے اس پر حج واجب نہیں اس لیے کہ محرم بھی راستے کی ضروری چیزوں میں داخل ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ حج اسی پر واجب ہے کہ جس کو راہ کی طاقت ہو مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا [آل عمران : ۹۷] کا مضمون یہی ہے سو علماء کہتے ہیں جب عورت کے ساتھ محرم نہ ہو تو اس کی طاقت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض علماء نے اگر راہ میں امن ہو تو وہ نکلے حج کے قافلے کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا۔

۷۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الدُّخُوْلِ عَلَی الْمُغِیْبَاتِ

باب: اِس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے

۱۱۷۰: عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَقَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

۱۱۷۰: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے سو کہا ایک شخص نے انصار سے یا رسول اللہ! کیا تجویز کرتے ہیں آپ حمو (بمعنی دیور وغیرہ کے بارے) میں فرمایا حمو تو موت ہے۔

ف: مترجم کہتا ہے حمو شوہر کے عزیزوں کو بولتے ہیں اور مراد اس جگہ میں شوہر کے باپ اور بیٹوں کے سوا عزیز و اقارب اس کے ہیں کہ ان سے پردہ ضرور ہے اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ حمو موت ہے یہ تشبیہ ہے یعنی جیسے موت سے پرہیز کرنا چاہیے ویسے ہی عورت کو شوہر کے بھائیوں اور عزیزوں سے پردہ اور پرہیز کرنا ضرور ہے اس باب میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے روایت ہے حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے وہ ایسی بات ہے کہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا خلوت میں نہیں رہتا ہے کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر تیسرا اس میں شیطان ہوتا ہے یعنی جب عورت اور مرد تنہا ایک مکان میں ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ شیطان شہوت انگیزی کرنے کو موجود رہتا ہے اور حمو زوج کے بھائیوں کو بولتے ہیں گویا آپ نے حرام کی اس کو کہ زوج کے بھائی عورت کے ساتھ تنہا ایک مکان میں ہوں غرضیکہ ان سے پردہ ضرور ہے۔

۷۹۱: بَابٌ

باب:

۱۱۷۱۔۱۱۷۲: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ

۱۱۷۱۔۱۱۷۲: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ داخل ہو ان عورتوں کے گھروں میں جن کے شوہر نہیں ہیں گھر میں اس لئے کہ

الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّىْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِىْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ۔

شیطان رواں ہوتا ہے تمہارے ایک ایک کے بدنوں میں جیسا خون رواں ہوتا ہے کہا ہم نے اور آپ ﷺ کے بدن میں بھی؟ فرمایا مجھ میں بھی لیکن اللہ نے میری مدد کی اس پر کہ وہ اسلام لایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعضوں نے مجاہد بن سعید میں ان کے ضعف حافظہ کے سبب سے اور سنا میں نے علی بن خشرم سے کہتے تھے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا: وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِىْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ یعنی اللہ نے میری مدد کی اس پر کہ میں اس کے شر سے بچا رہتا ہوں کہا سفیان نے اس لیے کہ شیطان تو اسلام نہیں لاتا ہے یعنی غرض یہ ہے کہ جس نے فَاَسْلَمَ بفتح میم روایت کیا ہے اس نے تو یہ معنی لیے ہیں کہ وہ شیطان اسلام لایا یعنی تابعدار ہو گیا شرع کا نافرمان نہ رہا مگر سفیان نے فَاَسْلَمُ کا لفظ بضم میم روایت کیا ہے اس کے معنی یہی ہیں کہ شیطان کے شر سے بچتا رہتا ہوں اور یہ جو حضرت نے فرمایا لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ تو مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند غائب ہو یعنی کہیں سفر کو گیا ہو اور مغیبات اس کی جمع ہے۔

۷۹۲: بَابٌ

باب:

۱۱۷۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔

۱۱۷۳: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت کو پردہ ضرور ہے پھر جب نکلتی ہے تو تاکتا ہے اس کو شیطان یعنی تاکہ فتنے میں ڈالے اس کے سبب سے لوگوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۷۹۳: بَابٌ

باب:

۱۱۷۴: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَاتُؤْذِىْ اِمْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِى الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَاتُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُفَارِقَكِ اِلَيْنَا۔

۱۱۷۴: روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں تکلیف دیتی ہے کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اس کی حوروں بڑی آنکھوں والیوں میں سے یعنی جو جنت میں ملتی ہے نہ تکلیف دے تو اس کو تجھ پر اللہ کی مار ہو اس لئے کہ وہ تو تیرے نزدیک غریب مسافر ہے تھوڑے دن میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آئے گا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور روایت اسماعیل بن عیاش کی شام کے لوگوں سے اچھی ہے یعنی جو حدیثیں اسماعیل شامیوں سے روایت کرتے ہیں وہ بہتر ہیں اور جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کرتے ہیں وہ منکر ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں طلاق اور لعان کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

٧٩٤: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ طَلَاقِ السُّنَّةِ

باب: طلاق سُنّی کے بیان میں

١١٧٥: عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ فَمَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

١١٧٥: روایت ہے یونس بن جبیر سے کہا پوچھا میں نے ابن عمرؓ سے مسئلہ اس شخص کا کہ طلاق دیا اس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو کہا عبداللہ نے تو نہیں جانتا عبداللہ بن عمر کو کہا اس نے طلاق دی تھی اپنی بیوی کو کہ جب وہ حیض میں تھی سو پوچھا حضرت عمرؓ نے نبی ﷺ سے سو حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے کہ رجعت کرے اس سے کہا حضرت عمرؓ نے پوچھا میں نے حضرتؐ سے گنے اس طلاق کو بھی ایک طلاق فرمایا حضرتؐ نے چپ رہو بھلا دیکھ تو اگر وہ عاجز ہو یا دیوانہ ہو جائے وہ طلاق کیوں نہ گنا جائے اگر یہ دیوانہ ہو جائے تو اس طلاق سے بھی جدائی ہو جائے گی۔

ف: مترجم کہتا ہے طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن کہ جس کو سنی بھی کہتے ہیں اور بدعی۔ احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دے اس طہر میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور چھوڑ دے اس کو کہ عدت گزر جائے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہروں میں کہ جماع نہ کیا ہو اس میں اگر وہ عورت مدخول بہا یعنی اس سے صحبت کر چکا ہو اور غیر مدخول بہا میں ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور صغیرہ یعنی نابالغ لڑکی اور حاملہ جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دی جائے اور جائز ہے ان کو طلاق دینی بعد جماع کے بھی۔ بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں یا دو طلاقیں ایک دفعہ یا ایک طہر میں دے کہ رجعت نہ ہو اس کے بیچ میں اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اس طہر میں کہ جماع کیا ہو اس میں اور اسی طرح طلاق دینی اس کو حیض میں یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے اس سے رجعت کرنا جیسا اس حدیث ابن عمرؓ میں مذکور ہے کذا فی شرح مشکوٰۃ اور یہ جو حضرت ﷺ نے عمرؓ سے فرمایا کہ چپ رہو یعنی اس بات کے پوچھنے کی کیا حاجت ہے وہ طلاق بھی خواہی نخواہی گنا جائے گا۔

١١٧٦: سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ فِيْ

١١٧٦: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبداللہ بن

الْحَيْضِ فَسَالَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَا جِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلاً۔

عمرؓ سے کہ طلاق دی انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا حضرت عمرؓ نے نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے حکم کر اس کو کہ رجعت کرے اس سے پھر طلاق دے اس کو جب پاک ہو حیض سے یا حاملہ ہو۔

ف: حدیث یونس بن جبیر کی یعنی جو اوپر مذکور ہوئی ہے ابن عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی حدیث سالم کی ابن عمرؓ سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق سنت یہی ہے کہ طلاق دے آدمی طہر میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب ایک طلاق دے ایک طہر میں تو وہ بھی سنت ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعضوں نے کہا سنت جبھی ہوگا کہ جب ایک طلاق دے اور یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کہ جب چاہے طلاق دے اور یہی قول ہے شافعی، احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا حاملہ کو ہر مہینے میں ایک طلاق دے۔

۷۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ

باب : طلاق میں لفظ البتہ کہنے کے بیان میں

۱۱۷۷: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَاَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا اَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا اَرَدْتَ۔

۱۱۷۷: روایت ہے عبداللہ بن یزید بن رُکانہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا آیا میں نبیؐ کے پاس اور کہا میں نے طلاق دی اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر یعنی یوں کہا: طَلَاقَ الْبَتَّةَ یعنی تجھ پر طلاق ہے یا تو مطلقہ ہے البتہ سو فرمایا رسول اللہؐ نے کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے؟ میں نے کہا ارادہ کیا میں نے ایک طلاق کا فرمایا قسم ہے اللہ کی کہا قسم ہے اللہ کی فرمایا آپؐ نے تو وہ ہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی (طلاق) پڑی۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اس سند سے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں جس میں لفظ البتہ کہے اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور مروی ہے علیؓ سے کہ انہوں نے اسکو تین طلاق قرار دیا اور بعض علماء نے کہا یہ نیت پر مرد کے موقوف ہے اگر ایک طلاق کی تو ایک ہے اور تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی دو طلاق کی تو بھی ایک ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مالک بن انسؒ نے کہا کہ طَلَاقَ الْبَتَّةَ میں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے صحبت ہو چکی ہے تو تین ہیں اور شافعی نے کہا اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایک ہی ہے اور اسکو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی تو دو کی تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں۔

۷۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي اَمْرُكِ بِيَدِكِ

باب : اپنی عورت سے امرک بیدک (تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں) کہنے کے بیان میں

۱۱۷۸: عَلِيُّ بْنُ نَصْرِبْنِ عَلِيٍّ نَاسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَيُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ اَحَدًا قَالَ فِيْ اَمْرُكِ بِيَدِكِ اَنَّهَا ثَلَاثٌ

۱۱۷۸: روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی نے انہوں نے سلیمان ابن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے کہا حماد نے پوچھا اس نے ایوب سے تم کس کو جانتے ہو کہ اس نے کچھ کہا ہو امرک بیدک کے باب میں

اِلاَّ الْحَسَنَ قَالَ لَا اِلاَّ الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا اِلاَّ مَا حَدَّثَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ کَثِیْرٍ مَوْلٰی بَنِیْ سَمُرَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ اَیُّوْبُ فَلَقِیْتُ کَثِیْرًا مَوْلٰی بَنِیْ سَمُرَةَ فَسَاَلْتُهٗ فَلَمْ یَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ اِلٰی قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ نَسِیَ۔

کہ اس سے تین طلاقیں پڑی ہیں سوائے حسن کے ایوب نے کہا میں نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا اے اللہ! تیری بخشش ہے یہ روایت پہنچی مجھ کو قتادہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن کثیر سے جو مولیٰ ہیں بنی سمرہ کے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبیؐ سے کہ فرمایا آپ نے تین طلاقیں نہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر سے جو مولی ہیں ابن سمرہ کے سو پوچھی میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی ان کو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے تھے پہلے انہوں نے یہ روایت مجھ سے بیان کی تھی اب ان کو یاد نہ رہی۔

ف: اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد بن زید سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سلیمان بن حرب نے انہوں نے حماد بن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابی ہریرہؓ پر اور ابو ہریرہؓ کی حدیث کو مرفوع نہ جانا انہوں نے یعنی یہ حضرت کا قول نہیں ابو ہریرہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے امرک بیدک میں سو کہا ہے بعض علمائے صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطابؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ ہیں کہ اس میں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علمائے تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید بن ثابتؓ نے کہ اس میں اختیار عورت کا ہے جو چاہے عورت حکم کرے یعنی جب شوہر نے اس سے کہا کہ تجھے اپنے کام میں اختیار ہے تو عورت اگر اس کے جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لیے پسند کی تو ایک ہی پڑے گی اور اگر دو کہے تو دو اور تین کہے تو تین اور کہا ابن عمرؓ نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھے اختیار ہے اپنے کام کا اور اس نے تین طلاق دے لیے اپنے کو اور انکار کیا زوج نے اور کہا کہ میں نے تجھے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو قسم لی جائے گی زوج سے اسی کا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتھ اور اہل کوفہ کا مذہب حضرت عمرؓ اور عبداللہؓ کے قول کے موافق ہے یعنی اس میں ایک طلاق کا عورت کو اختیار ہے اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحٰق ابن عمر کے قول کی طرف گئے یعنی جو اوپر مذکور ہوا۔

۷۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْخِیَارِ

باب: بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں

۱۱۷۹: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَیَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ اَفَکَانَ طَلَاقًا۔

۱۱۷۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے یعنی طلاق کا (اور حضرت ﷺ کے پاس رہنے کا تو اختیار کیا ہم نے حضرت ﷺ کے پاس رہنے کا تو کیا یہ طلاق تھوڑا ہی ہوا یعنی حضرت ﷺ نے جو اختیار دیا اور ہم نے حضرت ﷺ کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑی)۔

ف: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی کے مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا خیار میں سو یہ آیت ہے کہ عمر اور عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے اپنے نفس کا تو وہ ایک طلاق بائن اپنے تئیں دے سکتی ہے اور مروی ہے یہ بھی ان سے کہ وہ ایک طلاقِ رجعی دے سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ

مجھے پسند کرتی ہے یا اپنے نفس کو اور اختیار دیا اس کو دونوں باتوں کا اور اس نے اختیار کیا اپنے زوج کو تو بھی ایک طلاق پڑی اور اگر اس نے اختیار کیا اپنے نفس کو تو تین طلاق پڑیں اور اکثر علماء اور فقہاء صحابہ اور جو ان کے بعد تھے عمر اور عبداللہ کے قول کی طرف گئے ہیں جو بھی عنقریب مروی ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مگر احمد بن حنبل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف گئے ہیں۔

۷۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَاسُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

باب: اس بیان میں کہ جس کو تین طلاق دیویں اس کا روٹی' کپڑا اور مکان شوہر پر واجب نہیں

۱۱۸۰: عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسُكْنٰى لَكِ وَلَانَفَقَةَ قَالَ مُغِيْرَةُ فَذَكَرْتُهٗ لِاِ بْرَاهِيْمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِيْ اَحَفِظَتْ اَمْ نَسِيَتْ فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ۔

۱۱۸۰: روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دی مجھ کو میرے شوہر نے نبی ﷺ کے زمانے میں' سو فرمایا نبی ﷺ نے نہ تیرے لئے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر کہا مغیرہ نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابراہیم سے تو کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عمرؓ نے نہیں چھوڑتے ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ اس نے یاد رکھا حضرت کے فرمودہ سے یا بھول گئی۔ سو عمرؓ نے تو دلواتے تھے تین طلاق والی کو روٹی' کپڑا اور مکان رہنے کو یعنی عدت تک۔

ف: مترجم کہتا ہے کتاب اللہ سے حضرت عمرؓ کے قول میں یہ آیت مراد ہے: اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مکان دو اُن کو جہاں سے تم رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق۔

۱۱۸۰ (م): عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ وَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ دَاوُدَ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

۱۱۸۰ (م): روایت ہے شعبی سے کہا داخل ہوا میں فاطمہ بنت قیس کے پاس اور پوچھا کیا حکم کیا تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ ﷺ نے سو کہا انہوں نے طلاق دی مجھ کو میرے زوج نے طلاق بات یعنی تین طلاق سو وہ جھگڑی مکان اور روٹی کپڑے کے لئے سو نہ دلوایا نبی ﷺ نے ان کو مکان اور نہ نفقہ اور داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فاطمہ نے کہا حکم کیا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدت بیٹھوں میں ابن مکتوم کے گھر میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا انہیں میں ہیں حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح اور شعبی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق کہ جب خاوند اس کا اختیار رجعت کا نہ رکھتا ہو تو نفقہ اور سکنیٰ بھی اس پر واجب نہیں اور کہا بعض علمائے صحابہ نے کہ مطلقہ ثلث کو سکنیٰ بھی دیا جائے اور نفقہ بھی انہی میں ہیں عمر بن خطاب اور عبداللہ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض علماء نے کہا کہ اس کو سکنیٰ چاہیے مگر نفقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور لیث بن سعد کا اور شافعی کا اور شافعی نے کہا ہم اس کو سکنیٰ یعنی مکان دلواتے ہیں قرآن کی دلیل سے کہ فرماتا ہے اللہ عزوجل لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ یعنی نہ نکالو اپنے

گھروں سے یعنی عورتوں کو اور وہ آپ بھی نہ نکلیں گے مگر جب کریں کھلی بے حیائی یعنی سخت کلامی اور بدگوئی کہ سختی کرے اپنے گھر والوں سے اور شافعی نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس کو گھر نہ دلوایا اس لیے کہ وہ سخت کلامی کرتی تھیں اپنے گھر والوں سے اور امام شافعی نے کہا مطلقہ ثلاث کو نفقہ بھی نہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی دلیل سے جس میں قصہ فاطمہ بنت قیس کا مذکور ہے۔

۷۹۹: بَابُ مَاجَاءَ لَاطَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب: اِس بیان میں کہ طلاق قبل نکاح کے واقع نہیں ہوتی یعنی عورت اجنبیہ پر

۱۱۸۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ۔

۱۱۸۱: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نذر نہیں ابن آدم کی اس میں جس کا وہ مالک نہیں اور عتق نہیں اس میں کہ جس کا وہ مالک نہیں اور طلاق نہیں اس میں جس کا وہ مالک نہیں۔

ف: اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ سے روایت ہے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ سب سے اچھی ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس و جابر بن عبداللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح اور جابر بن زید سے اور کتنے فقہا تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کی طرف نسبت کر کے کہے تو طلاق واقع ہو جاتا ہے مثلاً اگر کہے کہ فلانے قبیلے یا فلانے شہر کی فلانی عورت سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے تو اس پر طلاق واقع ہوتا ہے یعنی بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے کہ انہوں نے کہا جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوتا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ انہوں نے کہا اگر نام لے کسی عورت کا مقرر کر کے مثلاً کہے ہندہ سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہے کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اس پر طلاق ہے یا یوں کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانے قبیلہ کی عورت سے یا فلانے شہر کی عورت سے تو جب وہ نکاح کرے گا ان عورتوں سے اس پر طلاق پڑ جائے گی اور ابن مبارک نے اس میں تشدد کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو میں یہ بھی نہیں کہتا کہ وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور مروی ہے کہ کسی نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا حکم اس شخص کا کہ قسم کھائی اس نے طلاق کے ساتھ یعنی کہا کہ میں جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق ہے پھر خواہش ہوئی اس کو نکاح کی تو آیا اس کو نکاح کرنا جائز ہے یعنی نکاح جس عورت سے کرے گا اس پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں اور جائز ہے اس کو عمل کرنا ان فقہاء کے قول پر جنہوں نے اجازت دی ہے اس نکاح کی تو ابن مبارک نے جواب دیا کہ اگر وہ شخص قبل اس بلا کے ان کے قول کو حق جانتا تھا جنہوں نے رخصت دی ہے اس کو نکاح کی تو جائز ہے اب بھی اس کو عمل کرنا ان کے قول پر اور جو شخص پہلے سے ان کے قول کو پسند نہ کرتا تھا تو اس کو اس بلا میں مبتلا ہونے کے بعد بھی اس پر عمل کرنا جائز نہیں اور احمد نے کہا اس نے نکاح کر لیا تو میں حکم نہیں کرتا کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور اسحٰق نے کہا کہ میں رخصت دیتا ہوں عورت منسوبہ سے نکاح کرنے کی بدلیل حدیث ابن مسعودؓ کے اور عورت منسوب کا بیان اوپر گزرا اور نہیں کہتا میں کہ حرام ہے اس پر اس کی عورت اور وسعت دی اسحٰق نے غیر منسوبہ عورت میں۔

۸۰۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ طَلَاقَ الْاَمَةِ

باب: اِس بیان میں کہ لونڈی کو طلاق

تَطْلِیْقَتَانِ

دو ہی ہیں

۱۱۸۲: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِیْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا مُظَاهِرٌ بِهٰذَا۔

۱۱۸۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لونڈی کے دو ہی طلاق ہیں اور عدت اس کی دو ہی حیض ہیں یعنی دو طلاق میں وہ بائنہ ہو جاتی ہے جیسے حرہ تین طلاق میں کہا محمد بن یحییٰ نے اور خبر دی ہم کو اس حدیث کی ابو عاصم نے روایت کی انہوں نے مظاہر سے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ ؓ کی غریب ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر مظاہر بن اسلم کی روایت سے اور مظاہر کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوائے اس کے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث کی رو سے امام اعظمؒ کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا اعتبار عورت سے ہے اگر عورت حرہ ہے تو تین طلاقیں ہیں اور تین حیض میں اس کی عدت پوری ہوتی ہے اور اگر لونڈی ہے تو دو طلاقیں ہیں بائن ہو جاتی ہے اور عدت اس کی دو حیض میں پوری ہو جاتی ہے اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت دونوں میں اعتبار شوہر کا ہے۔

۸۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهٖ

باب: دِل میں طلاق کا خیال کرنے کے بیان میں

۱۱۸۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِاُمَّتِیْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَالَمْ تَكَلَّمْ بِهٖ اَوْتَعْمَلْ بِهٖ۔

۱۱۸۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درگزر کیا اللہ نے میری امت سے جو دِلوں میں خیال آئے جب تک مُنہ سے نہ نکالے اس کو یا عمل نہ کرے اس پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب آدمی اپنے دِل میں خیال کرے طلاق کا تو کچھ نہیں پڑتا جب تک مُنہ سے نہ کہے۔

۸۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِی الطَّلَاقِ

اِس بیان میں کہ طلاق خوش طبعی سے بھی پڑ جاتی ہے

۱۱۸۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔

۱۱۸۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ اس میں سچ مچ کہنا اور خوش طبعی سے کہنا دونوں برابر ہے ایک نکاح' دوسرے طلاق' تیسرے رجعت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور عبدالرحمٰن بیٹے ہیں حبیب کے وہ بیٹے ہیں اورک کے وہ بیٹے ہیں ما لک کے اور وہ میرے نزدیک یوسف بن ماہک ہیں۔

۸۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْخُلْعِ

باب: خُلع کے بیان میں

۱۱۸۵: عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّهَا

۱۱۸۵: روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے خلع کیا

اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَوْ اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ۔

اپنے شوہر سے نبی ﷺ کے زمانے میں سو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے یا حکم کی گئیں وہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع بنت معوذ کی صحیح یہی ہے کہ ان کو حکم کیا گیا ایک حیض تک بیٹھنے کا۔

۱۱۸۵ (ل) : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ۔

۱۱۸۵ (ل) روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ثابت بن قیس کی بی بی نے خلع کیا (لی) اپنے شوہر سے نبی ﷺ کے زمانے میں سو حکم کیا ان کو نبی ﷺ نے کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا خلع والی عورت کی عدت میں تو اکثر اہل علم صحابہ وغیرہم نے کہا ہے کہ عدت خلع والی عورت کی مطلقہ کے برابر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عدت خلع والی عورت کی ایک حیض ہے اور کہا اسحٰق نے اگر کوئی اختیار کرے اس مذہب کو یعنی ایک حیض کی عدت ہونے کے تو یہ مذہب قوی ہے۔

۸۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْمُخْتَلِعَاتِ

باب: خلع کرنے والے کے بیان میں

۱۱۸۶: عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔

۱۱۸۶: روایت ہے ثوبان سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خلع کرنے والی عورتیں تو منافق ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی اسناد کچھ قوی نہیں اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو عورت کہ خلع کرے اپنے شوہر سے بغیر عذر کے تو بو نہ سونگھے گی جنت کی' روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عورت کہ مانگے اپنے زوج سے طلاق بغیر عذر اور ضرورت کے سو حرام ہے اس پر (خوش) بو جنت کی۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ سے وہ ابی اسماء سے وہ ثوبان سے اور روایت کیا اس کو بعضوں نے ایوب سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا۔

۸۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِى مُدَارَاةِ النِّسَآءِ

باب: عورتوں کی خاطر داری کے بیان میں

۱۱۸۷ ۔ ۱۱۸۸ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَرْاَةَ كَالضِّلَعِ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلٰى عِوَجٍ۔

۱۱۸۷ ۔ ۱۱۸۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت پسلی کی ہڈی کی سی ہے اگر تو سیدھا کرنے چلے تو اس کو توڑ دے گا اور اگر رہنے دے اس کو ویسے تو فائدہ اٹھائے اس کے ٹیڑھے پن پر یعنی اس کی بدمزاجی پر صبر کرے تو نباہ ہو اور نہیں تو جدائی کی نوبت آئے۔

ف: اس باب میں ابی ذر اور سمرہ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۸۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِى الرَّجُلِ يَسْاَلُهُ اَبُوْهُ اَنْ يُّطَلِّقَ امْرَاَتَهُ

باب: اس شخص کے بیان میں جس کو باپ کہے کہ بیوی کو طلاق دے

۱۱۸۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ اَبِيْ يَكْرَهُهَا فَاَمَرَنِيْ اَنْ اُطَلِّقَهَا فَاَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَاَتَكَ۔

۱۱۸۹: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ انہوں نے کہا تھی میرے پاس ایک بی بی کہ میں اسے چاہتا تھا اور میرے باپ اسے برا جانتے تھے سو حکم کیا مجھ کو کہ طلاق دوں اسے سو نہ مانا میں نے پھر ذکر کیا میں نے اسکا نبیؐ سے سو فرمایا آپؐ نے اے عبداللہ بیٹے عمر کے طلاق دے اپنی بی بی کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ابن ابی ذیب کی روایت سے۔

۸۰۷: بَابُ مَاجَاءَ لَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا

باب: اِس بیان میں کہ عورت اپنی سوت (سوکن) کی طلاق نہ چاہے

۱۱۹۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَسْاَ لُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَافِيْ اِنَائِهَا۔

۱۱۹۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ طلب کرے عورت طلاق اپنی سوت (سوکن) کی تا کہ انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے۔

ف: اس باب میں امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ طَلَاقِ الْمَعْتُوْهِ

باب: مسلوب العقل کے طلاق کے بیان میں

۱۱۹۱. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ۔

۱۱۹۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب طلاق پڑ جاتی ہیں مگر طلاق معتوہ کا یعنی جس کی عقل جاتی رہے۔ (اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی)۔

ف: اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر عطاء بن عجلان کی روایت سے اور وہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث یعنی حدیثوں کو بھول جایا کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق معتوہ یعنی دیوانے کا کہ جس کی عقل نہ رہی ہو نہیں پڑتا ہے مگر ایسا دیوانہ ہو کبھی کبھی ہوش میں آتا ہو اور وہ طلاق دے ہوش کی حالت میں تو البتہ پڑتا ہے۔

۸۰۹: بَابٌ

باب:

۱۱۹۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ مَاشَاءَ اَنْ يُطَلِّقَهَا وَ هِيَ امْرَاَتُهٗ اِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَاِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ اَوْ اَكْثَرَ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَاَتِهٖ وَاللّٰهِ لَا اُطَلِّقُكِ فَتَبِيْنِيْنَ مِنِّيْ وَلَا آوِيْكِ اَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ اُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ اَنْ تَنْقَضِيَ

۱۱۹۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسے تھے کہ شوہر طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی چاہتا تھا اور پھر وہ اسی کے پاس رہتی تھی جب رجعت کر لیتا تھا عدت میں سو اگر طلاق دے چکا ہو اس کو ایک یا زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا قسم ہے اللہ کی نہ تو میں ایسی طلاق دونگا تجھ کو کہ تو جدا ہو جائے مجھ سے اور نہ ملوں گا تجھ سے کبھی اس نے کہا یہ کیونکر ہوگا شوہر نے کہا میں طلاق دونگا

رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى عَآئِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَآئِشَةُ حَتّٰى جَآءَ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ﴾ [البقرة : ٢٢٩] قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاسْتَاْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ۔

تجھ کو پھر جب تمامی پر ہوگی عدت تیری تو رجعت کرونگا تجھ سے یعنی اس طرح بعد رجعت کے پھر طلاق دونگا۔ پھر عدت تمام ہونے کے قریب رجعت کروں گا اسی طرح ہمیشہ کرتا رہونگا سوگئی وہ عورت یہاں تک کہ داخل ہوئی حضرت عائشہؓ کے پاس اور خبر دی ان کو اس بات کی سو چپ رہیں حضرت عائشہؓ یہاں تک کہ آئے نبیؐ سو خبر دی آپ ﷺ کو پس چپ رہے رسول اللہؐ یہاں تک کہ اتری یہ آیت قران مجید کی: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ...... یعنی طلاق دو مرتبہ ہے اور بعد اس کے رکھ لینا ہے عورت کو دستور کے موافق یا رخصت کر دینا ہے اس کو یعنی تیسری طلاق دے کر یا اس طرح کہ رجعت نہ کرے یہاں تک کہ عدت تمام ہو جائے کہا عائشہؓ نے پھر سرے سے حساب رکھا لوگوں نے طلاق کا آئندہ کے لئے جس نے طلاق دی تھی اس نے بھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب محمد بن علاء نے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی حدیث کے معنوں کے مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور یہ زیادہ صحیح ہے یعلی بن شبیب کی روایت سے۔

۸۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

باب: اس حاملہ کے بیان میں جس کا خاوند مر گیا ہو اور وہ جنے

۱۱۹۳: عَنْ اَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِثَلٰثَةٍ وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا اَوْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّقَتْ لِلنِّكَاحِ فَاُنْكِرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا۔

۱۱۹۳: روایت ہے ابی السنابل بن بعکک سے کہا وضع حمل کیا سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے کے تئیس دن یا پچیس دن بعد پھر جب نفاس سے پاک ہو چکیں تو زینت کی نکاح کے لئے' سو اعتراض کیا ان پر لوگوں نے سو ذکر کیا گیا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نکاح کرے وہ تو کیا ہوا اس کی عدت تو پوری ہو چکی۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے' حدیث ابی السنابل کی مشہور ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسود کی کوئی روایت ابی السنابل سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتے ہم کہ ابو السنابل زندہ رہے ہوں بعد نبی ﷺ کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مر گیا ہو تو وہ جب وضع حمل کرے تبھی اس کو نکاح کرنا جائز ہے اور اگرچہ عدت اس کی یعنی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہ پوری کرے دونوں مدتوں کے اخیر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گزر جائیں اور وضع حمل نہ ہو تو وضع حمل تک نکاح نہ کرے اور عدت ہی سمجھے اور اگر چار مہینے دس دن کے قبل وضع حمل ہو جائے تو چار مہینے دس دن تک پورے مگر پہلا قول صحیح ہے یعنی زن حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے۔

۱۱۹۴: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلَ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ۔

۱۱۹۴: روایت ہے سلیمان ابن یسار سے کہ ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن ان سب نے ذکر کیا اس عورت کا جو حاملہ ہو اور اس کا خاوند مر گیا ہو اور وضع حمل کرے سو فرمایا ابن عباسؓ نے کہ وہ پوری کرے دونوں مدتوں میں سے اخیر کی مدت کو اور اس کی تفصیل ابھی گزری اور کہا ابو سلمہ نے بلکہ حلال ہو جاتا ہے اس کو نکاح کرنا اسی وقت جب کہ وضع حمل کرے اور کہا ابو ہریرہؓ نے میں اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں پس کہلا بھیجا امّ سلمہ کے پاس جو بی بی ہیں نبی ﷺ کی سو فرمایا انہوں نے وضع حمل کیا سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے مرنے کے تھوڑے دنوں بعد سو مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح کرنے کا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٨١١: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب: جس عورت کا خاوند مر گیا ہو اس کی عدت کے بیان میں

۱۱۹۵ ۔ ۱۱۹۶ ۔ ۱۱۹۷: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلٰثَةِ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَدَهَنَتْ بِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ فِي الطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

۱۱۹۵ تا ۱۱۹۷: روایت ہے حمید بن نافع سے وہ روایت کرتے ہیں زینب بنت ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی ان کو ان تینوں حدیثوں کی کہا حمید نے کہا زینب نے داخل ہوئی میں ام حبیبہؓ کے پاس جو بی بی ہیں نبی ﷺ کی جب وفات پائی ان کے باپ ابوسفیان بن حرب نے سو منگائی امّ حبیبہ نے خوشبو کہ اس میں زردی تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبو ہے عرب کی کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زردی سے کسی اور چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالوں پر پھر فرمایا ام حبیبہؓ نے قسم ہے اللہ کی مجھے کچھ خوشبو کی حاجت نہیں مگر اتنا ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حلال نہیں اس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے پھر داخل ہوئی میں زینب بنت جحش کے پاس جبکہ وفات پائی ان کے بھائی نے سو منگائی انہوں نے بھی خوشبو اور لگائی پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھے حاجت نہیں خوشبو کی مگر میں نے سنا ہے رسول

الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّيْ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَآءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا اَفَنَكْحَلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ۔

اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے اور سنا میں نے ماں ام سلمہ سے کہتی تھیں آئی ایک عورت رسول اللہؐ کے پاس اور کہا اس نے یا رسول اللہؐ! میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں سو کیا سرمہ لگاؤں میں اس کے؟ فرمایا رسول اللہؐ نے نہیں دو مرتبہ یا تین مرتبہ۔ وہ حضرت سے پوچھتی تھی اور حضرت منع کرتے تھے پھر فرمایا اب تو عدت چار مہینے دس دن ہیں اور اس سے پہلے تو ایک عورت تم میں تھی جاہلیت میں کہ پھینکتی تھی اونٹ کی مینگنی سال بھر کے بعد۔

ف: اس باب میں فریعہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت ہے جو بہن ہے ابی سعید خدری کی اور حفصہ بنت عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ وغیرہم کا کہ جس کا شوہر مرجائے وہ خوشبو اور زینت سے بھی پرہیز کرے اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد کا اور اسحٰق کا۔ مترجم کہتا ہے عدت وفات شوہر کی ایام جاہلیت میں اس طرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا وہ ایک مکان تیرہ و تاریک میں اکیلی رہتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تھی جب ایک سال اسی حال سے گزر جاتا تھا وہ اس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گدھا یا بکری یا کوئی طائر (پرندہ) اس کے پاس لاتے تھے اور وہ اس سے اپنی فرج رگڑتی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اونٹ کی مینگنی اس کو دیتے تھے کہ وہ اسے پھینکتی تھی۔ انتہیٰ

۸۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ

باب: اس مظاہر کے بیان میں جو قبل ادائے کفارے کے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے

۱۱۹۸: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ۔

۱۱۹۸: روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کہ جو ظہار کرنے والا کہ صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ دینے کے تو فرمایا آپ ﷺ نے اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ کے تو اس پر دو کفارے ہیں اور یہی قول ہے عبدالرحمٰن ابن مہدی کا۔

۱۱۹۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِيْ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا

۱۱۹۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد آیا نبیؐ کے پاس کہ اس نے ظہار کیا تھا اپنی عورت سے اور پھر صحبت کر بیٹھا اس سے سو کہا یا رسول اللہؐ! میں نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کر بیٹھا میں اس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپؐ نے کس نے مستعد کیا تجھ کو اس پر رحمت کرے

حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ۔

اللہ تجھ پر عرض کیا اس نے دیکھی میں نے پازیب اسکی چاند کی روشنی میں فرمایا اب اسکے نزدیک نہ جا' جب تک تو نہ کرے جو حکم دیا تجھ کو اللہ نے یعنی جب تک کفارہ نہ دے لے۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۸۱۳ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

باب: کفارۂ ظہار کے بیان میں

۱۲۰۰ :عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَحَدَ بَنِيْ بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَاَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْسِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔

۱۲۰۰: روایت ہے ابی سلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن سے کہا سلمان ابن صخر انصاری نے جو اولاد ہیں بیاضہ کے انہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ رمضان گزارنے تک پھر جب گزر گیا آدھا رمضان صحبت کر بیٹھے اس سے ایک رات' سو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو ذکر کیا اس کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہیں ملتا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھ دو مہینے تک پے در پے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا فرمایا کھانا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کہا اس نے میں نہیں پاتا کہ کھلاؤں ان کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے کہ دو اس کو یہ ٹوکرا جسے عرب میں عرق کہتے ہیں اور اس میں پندرہ صاع یا سولہ پیمانے ہیں کہ ساٹھ آدمیوں کا کھانا ہوتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کفارۂ ظہار کے باب میں اور اس باب میں خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی ہیں اوس بن صامت کی۔

۸۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِيْلَاءِ

باب: ایلاء کے بیان میں

۱۲۰۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً۔

۱۲۰۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے ایلاء کیا رسول اللہؐ نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کر لی اپنے اوپر صحبت وغیرہ ان کی پھر حلال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو حرام کر لیا تھا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا۔

ف: اس باب میں ابی موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث مسلمہ بن علقمہ کی جو مروی ہے داؤد سے روایت کیا ہے اس کو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے انہوں نے شعبی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلاء کیا آخر حدیث تک مرسلاً اور اس میں یہ نہیں ہے کہ مسروق عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث سے مسلمہ کے اور ایلاء اسے کہتے ہیں کہ آدمی قسم کھائے کہ صحبت نہ کرے گا اور ہاتھ نہ لگائے گا اپنی بیوی کو چار مہینے تک یا زیادہ اور اختلاف ہے اہل علم کا جب گزر جائیں چار مہینے سو بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا ہے جب گزر جائیں چار مہینے تو وہ قاضی کے پاس کھڑا کیا جائے کہ رجوع کرے اپنی بیوی سے اور یا طلاق دے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا جب چار مہینے گزر جائیں تو ایک طلاق بائن خود بخود پڑ جاتی ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مترجم کہتا ہے ایلاء لغت میں مطلق قسم ہے اور معنی شرعی اوپر گزر رہے اور ایلاء کرنے والے کو مولی کہتے ہیں اور مدت ایلاء حرہ کے

لیے چار مہینے اور لونڈی کے واسطے دو مہینے ہیں۔ پھر اگر اس کے بیچ میں صحبت کی کفارہ قسم کا ادا کرے اور نہیں تو بعد چار مہینے کے حنفیہ کے نزدیک اس عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتی ہے اور معنی لفظ ایلاء کے یہ ہیں قسم ہے اللہ کی میں تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا جماع نہ کروں گا تجھ سے مل کر غسل جنابت نہ کروں گا سو ان سب سے بعد صحبت کے کفارہ ہے قسم کا اور اگر یوں کہا کہ میں اگر تجھ سے صحبت کروں تو مجھ پر ایک حج ہے یا میرا غلام آزاد ہے یا میری لونڈی حرہ ہے اور پھر صحبت کی تو وفائے قسم اس پر لازم ہے یعنی حج کرے اور لونڈی غلام آزاد ہو گیا۔ کذا فی الدر المختار۔

۸۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي اللِّعَانِ

باب: لعان کے بیان میں

۱۲۰۲: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنَ فِيْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مَكَانِيْ اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِيْ فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ اُدْخُلْ مَاجَآءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَ خَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَّهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَ نَارَاٰى امْرَاَتَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَ اِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهٖ لْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ فَدَعَى الرَّجُلَ فَتَلَا الْاٰيَاتَ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ الْعَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ

۱۲۰۲: روایت ہے سعید بن جبیر سے کہا انہوں نے پوچھا مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنے والی عورت کا اور مرد کا جب مصعب بن زبیر کی سلطنت تھی اور پوچھا کیا جدائی کر دی جائے لعان کرنے والی جورو خصم (زوجین) میں سو مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیا کہوں میں سو میں اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا عبداللہ بن عمرؓ کے گھر تک اور اجازت چاہی میں نے اندر آنے کی سو لوگوں نے کہا وہ تو قیلولہ کرتے ہیں سو سنی عبداللہ بن عمرؓ سے میری بات اور کہا اے ابن جبیر! آؤ تم کسی کام ہی کو آئے ہو گے پھر داخل ہوا میں اور وہ لیٹے تھے ایک موٹی چادر بچھائی ہوئی پر جو اونٹ پر ڈالی جاتی ہے سو کہا میں نے اے ابا عبدالرحمٰن! کیا لعان والی جورو خصم (میاں بیوی) جدا کر دیئے جائیں۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ! ہاں جدا کر دیئے جائیں اور پہلے جس نے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں تھا فلانے شخص کا بیٹا کہ وہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہؐ! بھلا دیکھیے تو اگر کوئی ہم میں سے دیکھے اپنی عورت کو زنا میں تو کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات ہے اور چپ رہے تو بڑی مشکل ہے کہا راوی نے پھر چپ ہو رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جواب نہ دیا اس کو پھر جب تھوڑے دن ہو گئے اس کے بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے پوچھا تھا اسی میں مبتلا ہوں سو اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں: وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ سے آخر آیات تک اور پڑھی آپؐ نے یہاں تک کہ ختم کیا سب آیتوں کو سو بلایا اس آدمی کو اور اس کے سامنے پڑھیں وہ آیتیں اور سمجھایا اس کو اور عذاب آخرت یاد دلایا اس کو اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اس نے قسم ہے اس کی جس نے آپؐ کو بھیجا حق کے ساتھ میں نے جھوٹ نہیں باندھا اس عورت پر یعنی اپنی بیوی پر

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَ وَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَاوَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

پھر دہرائی وہ آیتیں عورت کے سامنے اور اس کو بھی سمجھایا اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اس عورت نے نہیں قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ کو ساتھ حق کے سچ نہیں ذکر کیا اس نے یعنی اس کے شوہر نے کہا راوی نے پھر شروع کیا رسول اللہؐ نے مرد سے اور گواہی دی اس نے چار مرتبہ اللہ کے ساتھ کہ وہ سچا ہے یعنی اس باب میں کہ اس عورت نے زنا کیا ہے اور پانچویں دفعہ یہ گواہی دی کہ لعنت ہے اللہ کے اوپر اس کے اگر ہوں وہ جھوٹوں میں پھر دوبارہ شروع کیا عورت سے سو گواہی دی اس نے چار گواہیاں کہ خصم (شوہر) اسکا جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ گواہی دی کہ غضب ہے اللہ کا اس پر یعنی مجھ پر اگر ہو وہ سچوں میں پھر جدا کر دیا حضرتؐ نے ان دونوں کو۔

ف: اس باب میں سہل بن سعد اور ابن عباس اور حذیفہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

۱۲۰۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا عَنَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ وَفَرَّقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ۔

۱۲۰۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے لعان کیا ایک خصم (شوہر) نے جورو (بیوی) اپنی سے اور جدائی کر دی نبی ﷺ نے ان دونوں میں اور ملا دیا لڑکے کو ماں کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔ مترجم کہتا ہے محمد نے مؤطا میں کہا ہے کہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم کہ جب نفی کرے مرد لڑکے کی یعنی یہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں اور لعان کرے تو تفریق کر دی جائے ان میں سے اور دے دیا جائے لڑکا ماں کو اور یہی قول ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور ہمارے تمام فقہاء رحمہم اللہ کا۔

٨١٦: بَابُ مَاجَاءَ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب: اس بیان میں کہ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ عدت کہاں کرے؟

۱۲۰۴: عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْعُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِیَ اُخْتُ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِیْ بَنِیْ خُدْرَةَ وَاَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِیْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهٗ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ

۱۲۰۴: روایت ہے سعد بن اسحق بن کعب بن عجرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے جس کا نام زینب ہے وہ بیٹی ہیں کعب بن عجرہ کی کہا زینب نے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان نے ... ہیں ابی سعید خدری کی انہوں نے خبر دی زینب کو کہ وہ آئیں رسول اللہ ﷺ کے پاس پوچھتی تھیں کہ چلے جائیں اپنے اقرباء کے پاس جو قبیلہ بنی خدرہ میں تھے کہ خاوند اُن کے نکلے تھے اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کو پھر جب پہنچے کنارہ قدوم میں کہ وہ ایک مقام ہے مدینے سے چھ میل پر وہ غلام ان کو ملے اور

بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَالْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْ لِيْ مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْفِي الْمَسْجِدِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَبِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهٗ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهٗ مِنْ شَانِ زَوْجِيْ قَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَالَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاتَّبَعَهٗ وَقَضٰى بِهٖ۔

انہیں مارڈالا یعنی ان کے شوہر کو سو پوچھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ میں پھر چلی جاؤں اپنے اقرباء میں اس لئے کہ میرے شوہر نے نہیں چھوڑا کوئی مکان کہ ان کا مملوک ہو اور نہ کچھ خرچ چھوڑ گئے کہا فریعہ نے پھر فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ہاں چلی جا اپنے اقرباء میں کہا انہوں نے پھر پلٹی میں یہاں تک کہ جب پہنچی میں حجرے میں یا مسجد میں پکارا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یا حکم کیا میرے پکارنے کا کہ میں پکاری گئی پھر فرمایا کیا کہا تھا تم نے دوبارہ عرض کیا ان پر قصہ جو ذکر کیا تھا اپنے خاوند کا فرمایا آپ ﷺ نے تو رہ اپنے گھر میں جب تک پوری ہو مدت یعنی عدت کی کہا فریعہ نے پھر عدت کی میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن کہا انہوں نے پھر جب خلیفہ ہوئے حضرت عثمانؓ تو پیغام بھیجا میری طرف اور پوچھا مجھ سے اسی گھر میں عدت کرنے کا حال سو خبر دی میں نے ان کو اور تابعداری کی انہوں نے اسی کی اور فتویٰ دیا اسی پر جس عورت کا خاوند مر جائے وہ جس گھر میں ہو اسی میں عدت پوری کرے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے سو ذکر کی حدیث اسی کے ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں عدت بیٹھنے والی نہ نکلے اپنے خاوند کے گھر سے جب تک پوری نہ ہو عدت اس کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عورت جہاں عدت کرے اگر چہ اس کے خاوند کا گھر نہ ہو مگر پہلا قول صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْبُيُوْعِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں خرید وفروخت کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

٨١٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب: شبہات کے ترک کرنے کے بیان میں

١٢٠٥: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ لَايَدْرِيْ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَاءً لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا اَنَّهٗ مَنْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ۔

١٢٠٥: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے یعنی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے بیچ میں شبہے کی چیزیں ہیں کہ نہیں جانتے ان کو اکثر لوگ کہ وہ حلال ہیں یا حرام ہیں سو جس نے چھوڑ دیا شبہے کی چیزوں کو اپنے دین کے پاک کرنے اور آبرو بچانے کو تو وہ سلامت رہا اور جو پڑا شبہے کی چیزوں میں تو قریب ہے کہ گر پڑے حرام میں جیسا کہ وہ چرواہا جو چراتا ہے سرکاری رمنہ (باڑ، سرحد) کے گرد تو خوف ہوتا ہے یہ کہ چرنے لگیں اس کی بکریاں رمنے (باڑ) میں آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہے آگاہ ہو کہ ہر رمنہ اللہ کا اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے معنوں کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے۔

٨١٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي اَكْلِ الرِّبٰو

باب: سود کھانے کی برائی کے بیان میں

١٢٠٦: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ۔

١٢٠٦: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والے اور دینے والے کو اور گواہوں کو اور لکھنے والے کو یعنی جو تمسک یا کوئی کاغذ سود کے لکھے۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور علیؓ اور جابرؓ سے روایت ہے حدیث عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّغْلِيْظِ فِي الْكِذْبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوَهٗ

باب: جھوٹ اور جھوٹی گواہی کی برائی کے بیان میں

۱۲۰۷: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔

۱۲۰۷: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے باب میں فرمایا کہ وہ شریک کرنا ہے اللہ کے ساتھ یعنی صفات خاصہ کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا ماں باپ کا اور مار ڈالنا کسی جان کا ناحق اور جھوٹی بات۔

ف: اس باب میں ابی بکرہ اور ایمن بن حریم اور ابن عمرؓ سے روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۸۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ اِيَّاهُمْ

باب: تاجروں کے بیان میں اور جو نام رکھا ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۲۰۸: عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَا سِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْاِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

۱۲۰۸: روایت ہے قیس بن ابی غرزہ سے کہا نکلے ہمارے سامنے رسول اللہ اور ہم کو لوگ سماسرہ کہتے تھے اور سماسرہ جمع ہے سمسار کی اور سمسار دلال کو کہتے ہیں جو بائع اور مشتری کے بیچ میں گفتگو کرتا ہے پھر فرمایا حضرتؐ نے اے گروہ تاجروں کے البتہ شیطان اور گناہ دونوں پیش آتے ہیں خرید و فروخت میں یعنی اس میں جھوٹ بولنا اچھی چیز کو برا کہنا اکثر ایسی خلاف باتوں کا اتفاق ہوتا ہے سوتم ملا دیا کرو اپنی خرید و فروخت کو صدقہ کے ساتھ یعنی تا کہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

ف: اس باب میں براء بن عازب اور رفاعہ سے روایت ہے حدیث قیس بن ابی غرزہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی یہ حدیث منصور نے اور اعمش اور حبیب بن ابی ثابت نے اور کئی لوگوں نے ابی وائل سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے اور ہم کوئی روایت قیس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتے سوا اس کے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۰۹: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ۔

۱۲۰۹: روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر سچا امانتدار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہے یعنی قیامت کے دن میں۔

ف: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حمزہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے یعنی ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوحمزہ سے اور ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے اور وہ شیخ ہیں بصرہ کے رہنے والے۔

۱۲۱۰: عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ

۱۲۱۰: روایت ہے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے

اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَرَاَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ۔

باپ سے وہ اسماعیل کے دادا سے کہ وہ نکلے نبیؐ کے ساتھ عیدگاہ کو سو دیکھا لوگوں کو کہ خرید وفروخت کرتے ہیں سو فرمایا آپؐ نے اے گروہ تاجروں کے سو سننے لگے وہ نبی کی بات کو اور بلند کیں اپنی گردنیں اور آنکھیں حضرت کی طرف تو فرمایا آپؐ نے تاجر لوگ اٹھائے جائیں گے قیامت کے دن گنہگار مگر جو ڈرا اللہ سے یعنی اللہ کے خوف سے مال میں خیانت نہ کی اور نیکی کی اور خوش معاملگی کی لوگوں سے خرید وفروخت میں اور سچ بولا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یونہی کہتے ہیں اسماعیل بن عبیداللہ بن رفاعہ بھی۔

٨٢١: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ كَاذِبًا

باب: اِس کے بیان میں جو بیچنے کی چیز میں جھوٹی قسم کھائے

١٢١١: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔

١٢١١: روایت ہے ابی ذر سے کہ نبیؐ نے فرمایا تین اشخاص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف بچشم رحمت نظر نہیں کرے گا قیامت کے دن اور نہ ان کو پاک کرے گا یعنی گناہوں سے اور ان کو دکھ کی مار ہے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہؐ! کہ وہ تو محروم ہو گئے اور نقصان میں پڑ گئے فرمایا آپؐ نے ایک تو احسان جتانے والا دوسرے تکبر کی راہ سے اپنی ازار ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا اور اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچ ڈالنے والا۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین اور معقل بن یسار سے روایت ہے۔ حدیث ابی ذر کی حسن ہے صحیح ہے۔

٨٢٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّبْكِيْرِ بِالتِّجَارَةِ

باب: سویرے تجارت کے لئے جانے کے بیان میں

١٢١٢: عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا قَالَ وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْجَيْشًا بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ اِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهٗ۔

١٢١٢: روایت ہے صخر غامدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ! برکت دے میری امت کو سویرے سویرے جانے میں کہا راوی نے اور رسول اللہ ﷺ جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو یا بڑے لشکر کو تو روانہ کرتے اس کو اول دن میں اور صخر جو راوی اس حدیث کے ہیں وہ مرد تاجر تھے تو جب بھیجتے تھے اپنے گماشتوں (کارکنوں) کو تو روانہ کرتے ان کو اول دن میں سو امیر ہو گئے اور بہت ہو گیا ان کا مال۔

ف: اس باب میں علی، بریدہ، ابن مسعود، انس، ابن عمر، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث صخر غامدی کی حسن ہے اور ہم نہیں [illegible] صخر غامدی کی کوئی اور حدیث سوا اس کے کہ مروی ہو نبیؐ سے اور روایت [illegible]

٨٢٣: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الشِّرَآءِ اِلٰی اَجَلٍ

باب: کسی چیز کو مدت کے وعدے پر خریدنے کے بیان میں

١٢١٣: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِیَّانِ غَلِیْظَانِ فَکَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلاً عَلَیْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْیَهُوْدِیِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَیْهِ فَاشْتَرَیْتَ مِنْهُ ثَوْبَیْنِ اِلَی الْمَیْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا یُرِیْدُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِمَالِیْ اَوْ بِدَرَاهِمِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّیْ مِنْ اَتْقَاهُمْ وَاَدَّاهُمْ لِلْاَمَانَةِ۔

١٢١٣: روایت ہے عائشہؓ سے کہ رسول اللہؐ کے بدن مبارک پر دو کپڑے تھے قطر کے بنے ہوئے قطر ایک قریہ ہے وہ گاڑھے تھے پھر جب بیٹھتے تھے حضرتؐ اور پسینہ آتا تھا تو گراں ہو جاتے وہ آپ پر سو آیا کچھ کپڑا شام کی طرف سے فلانے یہودی کے پاس سو کہا کاش کہ آپ کسی کو اس کے پاس بھیجیں اور اس سے دو کپڑے خریدیں اس وعدے پر کہ جب ہم کو میسر ہوگا تو قیمت دیں گے سو حضرت نے کہلا بھیجا اس کے یہاں سو اس نے کہا میں سمجھ گیا جو وہ ارادہ رکھتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ دبا رکھیں میرے کپڑے بھی اور روپیہ بھی سو فرمایا رسول اللہؐ نے جھوٹ بولا وہ خوب جانتا ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور ادا کرنے والا ہوں امانت کا۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور انس اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراص بصری سے کہتے تھے سنا میں نے ابو داؤد طیالسی سے پوچھی شعبہ سے کسی نے یہ حدیث سو کہا انہوں نے نہ بیان کروں گا یہ حدیث جب تک کہ تم کھڑے ہو کہ حرمی بن عمارہ کے سر میں بوسہ نہ لو کہا راوی نے حرمی اس وقت وہاں قوم میں موجود تھے اس سے فقط حرمی کی تعظیم منظور تھی کہ وہ راوی تھے اس حدیث کے۔

١٢١٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ بِعِشْرِیْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَخَذَهٗ لِاَهْلِهٖ۔

١٢١٤: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا وفات پائی نبی ﷺ نے اور زرہ آپ ﷺ کی گروی تھی بیس صاع غلے پر کہ قرض لیا تھا آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں کے لئے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٢١٥: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَشَیْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِیْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رُهِنَ لَهٗ دِرْعٌ مَعَ یَهُوْدِیٍّ بِعِشْرِیْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَخَذَهٗ لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ ذَاتَ یَوْمٍ یَقُوْلُ مَا اَمْسٰی عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهٗ یَوْمَئِذٍ لِتِسْعَ نِسْوَةٍ۔

١٢١٥: روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا لے گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی جو کی اور چربی سڑی ہوئی اور البتہ گرو تھی ان کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے پر کہ لیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں کے لئے اور بے شک میں نے سنا ایک دن انسؓ سے کہ فرماتے تھے شام تک نہ رہا آلِ محمدؐ کے پاس ایک صاع کھجور اور نہ ایک صاع کسی غلے کا اور البتہ ان کے نزدیک اس دن نو بیبیاں تھیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٨٢٤: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کِتَابَةِ الشُّرُوْطِ

باب: بیع کی شرطیں لکھنے کے بیان میں

١٢١٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَیْثٍ

١٢١٦: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عباد بن لیث کپڑے بیچنے

صَاحِبُ الْکَرَابِیْسِیْ ثَنَا عَبْدُالْمَجِیْدِ بْنُ وَھْبٍ قَالَ قَالَ لِی الْعَدَّآءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ ھَوْذَۃَ اَلَا اُقْرِئُکَ کِتَابًا کَتَبَہٗ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی فَاَخْرَجَ لِیْ کِتَابًا ھٰذَا مَا اشْتَرَی الْعَدَّآءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ ھَوْذَۃَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی مِنْہُ عَبْدًا اَوْاَمَۃً لَادَآءَ وَلَا غَائِلَۃَ وَلَا خِبْثَۃَ بَیْعَ الْمُسْلِمِ۔

والے یعنی بزاز نے انہوں نے روایت کی عبدالمجید بن وہب سے کہا عبدالمجید نے کہا مجھ سے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کیا پڑھوں تم پر ایک کتاب کہ لکھ دی تھی مجھ کو رسول اللہ نے کہا عبدالمجید نے میں نے کہا ہاں سو نکالی عداء نے ایک کتاب کہ اس میں لکھا تھا ہذا سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یہ بیع نامہ ہے اس چیز کا کہ خریدی عداء بن خالد ہوذہ نے محمد رسول اللہ سے' خریدا حضرت سے غلام یا لونڈی یعنی راوی کو شک ہے کہ غلام کہا یا لونڈی اس شرط پر کہ وہ بیمار بھی نہ ہو اور چوری کی نہ ہو اور احرام کی نہ ہو بیچنا ہے مسلمان کا مسلمان کے ہاتھ یعنی بائع اور مشتری دونوں مسلمان ہیں۔

ف: مترجم کہتا ہے کہ بیمار سے مراد وہ بیماری ہے جس سے لونڈی غلام کی قیمت گھٹ جائے اور مشتری کو اختیار ہو اس کے پھیر دینے کا اور غائلہ سے مراد چوری ہے یعنی وہ غلام یا لونڈی چوری کی نہ ہو کہ جب چوری ظاہر ہو گی تو مالک اس کو لے جائے گا اور خریدنے والے کا روپیہ قیمت کا ضائع ہوگا اور خبثہ حرام کو بولتے ہیں جیسے طیب حلال کو بولتے ہیں یعنی وہ غلام ایسے لوگوں میں کا نہ ہو جن کا غلام بنانا درست نہیں جیسے ذمی یا مستامن کہ دارالحرب سے پناہ لے کر دارالسلام میں آیا ہو اور صحیح بخاری میں ہے کہ قتادہ نے کہا غائلہ سے مراد زنا ہے یا چوری یا بھاگنا یعنی وہ غلام زانی اور چور اور بھگوڑا نہ ہو یا خود چوری کا نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عباد بن لیث کی روایت سے اور روایت کی ان سے یہ حدیث کئی اہلحدیث نے۔

۸۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمِکْیَالِ وَالْمِیْزَانِ

باب: ماپنے اور تولنے کے بیان میں

۱۲۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ ھَلَکَتْ فِیْہِ الْاُمَمُ السَّابِقَۃُ قَبْلَکُمْ۔

۱۲۱۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ماپنے اور تولنے والوں کو کہ تم ایسے کام کے متولی ہوئے ہو کہ ہلاک ہوئی ہیں اس میں اگلی امتیں یعنی ماپنے اور تولنے میں جب کمی بیشی کی تو اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔

ف: اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حسین بن قیس کی روایت سے اور حسین بن قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہی حدیث سند صحیح سے موقوفاً ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

۸۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ بَیْعِ مَنْ یَزِیْدُ

باب: نیلام اور ہراج کے بیان میں

۱۲۱۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَ قَدَحًا وَ قَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْ ھٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُھُمَا بِدِرْھَمٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۲۱۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیچی ایک چادر اور ایک پیالہ اس طرح کہ فرمانے لگے کون خریدتا ہے اس چادر اور پیالے کو سو کہا ایک شخص نے میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم میں سو فرمایا نبی ﷺ نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے

مَنْ یَزِیْدُ عَلٰی دِرْھَمٍ مَنْ یَزِیْدُ عَلٰی دِرْھَمٍ فَاَعْطَاہُ رَجُلٌ دِرْھَمَیْنِ فَبَاعَھُمَا مِنْہُ۔

ایک درہم سے سو دیئے ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو حضرت ﷺ نے اس کے ہاتھ۔

ف: مترجم کہتا ہے حلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈال دی جاتی ہے کہ اس کو عرق گیر کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبداللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا انس سے وہ ابوبکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید یعنی نیلام کرنے میں غنیمت کے مال یا موتی کے مال کو اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہلحدیث سے اخضر بن عجلان سے۔

۸۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ بَیْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر کی بیع کے بیان میں

۱۲۱۹: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَہٗ فَمَاتَ وَلَمْ یَتْرُکْ مَالاً غَیْرَہٗ فَبَاعَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَا شْتَرَاہُ نُعَیْمُ ابْنِ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِیًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِیْ اِمَارَۃِ بْنِ الزُّبَیْرِ۔

۱۲۱۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ ایک مرد نے انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنی اس سے کہا کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے سو وہ مالک مرگیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اس کو نبی ﷺ نے اور خریدا اس کو نعیم بن انحام نے جابر سے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنی فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام مرا پہلے سال میں ابن زبیر کی سلطنت کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور منع کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا۔

۸۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ تَلَقِّی الْبُیُوْعِ

باب: بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں

۱۲۲۰: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنْ تَلَقِّی الْبُیُوْعِ۔

۱۲۲۰: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نبیؐ نے منع کیا شہر کے باہر جا کر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لائے ان سے خریدنے کو جب تلک وہ خود شہر میں لا کر نہ بیچیں۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔ رضی اللہ عنہم

۱۲۲۱: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّتَلَقَّی الْجَلَبُ فَاِنْ تَلَقَّاہُ اِنْسَانٌ فَابْتَاعَہٗ فَصَاحِبُ السِّلْعَۃِ فِیْھَا بِالْخِیَارِ اِذَا وَرَدَ السُّوْقَ۔

۱۲۲۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے منع فرمایا اس سے کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جا کر شہر سے باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خریدا کچھ تو صاحب مال مختار ہے جب وہ بازار میں شہر کے وارد ہو۔ چاہے اپنی چیز رکھے اور چاہے مشتری سے پھیرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور صحیح ہے اور حرام کہا ہے اہل علم نے شہر کے باہر جا کر قافلہ جو بیچنے کی چیزیں لایا ہوں اس سے ملنے کو اور اس میں ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہم سے ہمارے لوگوں کا۔ مترجم کہتا ہے جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعضے لوگ ایک دو منزل آگے جا کر اس سے مل کر شہر کا بھاؤ غلط بتا

کر کچھ سستا خرید لیتے ہیں پھر وہ شہر میں آ کر پچھتاتا ہے کہ اگر میں یہاں لاتا تو زیادہ نفع کماتا اس کو حضرتؐ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آئے تو دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اس کو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیرے چاہے چھوڑ دے اور بعضے لوگ قافلہ والوں سے شہر کے باہر جا کر پہلے سے خرید لیتے تھے اور وہی چیز پھر شہر لا کر بہت گراں کر کے بیچتے ہیں اگر وہ قافلہ خود آ کر بیچتا تو اس سے ارزاں بیچتا اس سے اس لئے منع فرمایا کہ اس میں شہر والوں کا نقصان ہے اور نفع عام میں خلل ڈالتا ہے اور اسی طرح سے منع فرمایا ہے گاؤں کے لوگ جو شہر میں لا کر کچھ سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص ان سے یہ نہ کہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور مناسب خوب گراں کرا کے چند روز میں بیچ رکھوں گا کہ اس میں شہریوں کا نقصان ہے جیسے آگے حدیث میں آتا ہے۔

٨٢٩ : بَابُ مَاجَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

باب: اِس بیان میں کہ شہر والا گاؤں والے کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچ لے

١٢٢٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

١٢٢٢: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہؐ نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابوہریرہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبیؐ تک کہ فرمایا آپؐ نے نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کو کوئی چیز اور وجہ اس کی اوپر ابھی گزری۔

ف: اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں ابن کثیر عبداللہ کے اور ایک اور صحابی سے روایت ہے۔

١٢٢٣: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوْا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

١٢٢٣: روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچ دے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچ لے۔ چھوڑ دو آدمیوں کو اللہ رزق دے بعض کو بعض سے۔

ف: حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر کی اس باب میں بھی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اس کی کہ خرید لے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور شافعی نے کہا اچھا نہیں کہ بیچے شہر والا والے کی چیز کو اور اگر بیچا تو بیع جائز ہے۔

٨٣٠ : بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

باب: محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونے کے بیان میں

١٢٢٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

١٢٢٤: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور محاقلہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کھیت کو گیہوں کے عوض میں بیچے یعنی ایک شخص ہے کہے کہ سو من گیہوں یا کم وبیش مجھ سے لے لو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ وہ نہیں جانتے کہ کھیت میں کتنا غلہ نکلے گا تو اس میں دھوکا ہے اور دھوکے کی بیع درست نہیں اور اسی طرح سے بیع ان کھجوروں کی جو درخت میں لگی ہیں اس کے عوض میں جو زمین پر ہیں جائز نہیں کہ اس میں بھی دھوکا ہوگا اور اس کو مزابنہ کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں مزابنہ اور محاقلہ کو۔

۱۲۲۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ۔

۱۲۲۵: روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ زید ابا عیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہوں کے خریدنے کا جو کے عوض میں سو پوچھا انہوں نے کوئی اس میں سے افضل ہے؟ تو کہا زید نے بیضاء یعنی گندم افضل ہے یعنی قیمت میں زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ ان سے پوچھتا تھا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہؐ نے اپنے گرد والے لوگوں سے کیا رطب جب سوکھے تو وزن میں کم ہو جاتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! سو منع کیا رسول اللہؐ نے اس بیع سے۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے یزید کے ہیں انہوں نے زید ابی عیاش سے کہا پوچھا ہم نے سعد سے پھر ذکر کی حدیث مانند اسی حدیث کے سو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگوں کا۔

۸۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمْرَةِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب: اِس بیان میں کہ پھلوں کا بیچنا درست نہیں جب تک گدر (پختہ) نہ ہو جائیں

۱۲۲۶ ـ ۱۲۲۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

۱۲۲۶ ـ ۱۲۲۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک کہ خوش رنگ نہ ہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتے ہیں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا بالوں کے بیچنے سے یعنی گیہوں کے ہوں یا جو وغیرہ کی۔ جب تک وہ سفید نہ ہو جائیں اور سفید جب ہوتے ہیں کہ دانہ ان کے اندر پک جاتا ہے اور منع فرمایا بیچنے سے جب تک کہ آفت سے یعنی اولے پالے سے بچنے کا یقین نہ ہو اور یقین بھی بیچنے کا پکنے کے قریب ہوتا ہے منع کیا بائع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے۔

ف: اور اس باب میں انس، عائشہ، ابی ہریرہ، ابن عباس، جابرؓ، ابی سعید اور زید بن ثابت ؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہیں پھلوں کے بیچنے کو قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

۱۲۲۸: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَ عَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ۔

۱۲۲۸: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانے کے اور وہ قریب پکنے کے سیاہ ہوتا ہے اور منع فرمایا تمام دانوں اور غلوں کے بیچنے سے جب تک سخت نہ ہو جائیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

۸۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ

باب: بیان میں اس وعدہ پر کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ

بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ — بچہ پھر جنے کوئی چیز بیچنا منع ہے

۱۲۲۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

۱۲۲۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اونٹنی کے بچے کے حمل پیدا ہونے کی مدت پر کوئی چیز بیچنے سے۔

ف: مترجم کہتا ہے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ بیع کرتے تھے اور قیمت دینے کی مدت یہ ٹھہراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر دوبارہ بچہ جنے جب قیمت دیں گے اور یہی معنی کہے ہیں امام مالک اور شافعی نے اور جو ان کے تابع ہیں اور ابن عمرؓ جو راوی ہیں اس حدیث کے انہوں نے بھی یہی معنی بیان کیے اور بعضوں نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہیں ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تھی تو عرب کہتے تھے یہ اونٹنی جو بچہ جنے گی وہ بچہ جو جنے گا اس کو ہم نے ابھی بیچا' یہ بھی منع ہے۔ اس لیے کہ یہ بیع ہے شے معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحٰق نے اور یہ قریب ہے از روئے لغت کے بھی۔ اس باب میں عبداللہ بن عباسؓ اور ابی سعید خدری سے روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حبل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے کہ اس کا بیچنا منسوخ ہے اہل علم کے نزدیک کہ وہ بیع غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۸۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الْغُرَرِ — باب: جس بیع میں دھوکہ ہو اس کے حرام ہونے کے بیان میں

۱۲۳۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْغُرَرِ وَبَیْعِ الْحَصَاةِ۔

۱۲۳۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بیع سے کہ جس میں دھوکہ ہو یعنی ثمن میں دھوکا ہو یا مبیع میں کہ ان دونوں میں کوئی بھی مبہم وغیر معین ہو اور منع کیا کنکری مارنے کی بیع سے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابی سعید اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں بیع غرر کو یعنی جس بیع میں کسی طرح کا دھوکا ہو اور امام شافعیؒ نے فرمایا بیع غرر میں داخل ہے مچھلی جو دریا کے اندر ہو اس کا بیچنا قبل پکڑنے اور بھاگے ہوئے غلام کا بیچنا اور پرند جانوروں کا کہ ہوا میں اڑ رہے ہوں۔ ان کا بیچنا اور اسی طرح اور بیوع کہ جس میں بائع قادر نہ ہو۔ مبیع کے سونپنے پر اور کنکری کی بیع کے معنی یہ ہیں کہ بائع مشتری سے بوئے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو بیع واجب ہوگئی میرے اور تیرے درمیان میں اور یہ مشابہ ہے بیع منابذہ کے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع تھان پھینک دے مشتری کے پاس اور بیع واجب ہو جائے اور نبذ اور منابذہ پھینکنے کو کہتے ہیں اور یہ سب بیوع ایام جاہلیت کی تھیں مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بیع غرر سے یہ ایک بڑا کلیہ ہے اور اصل اصول ہے فقہ کا اور معجزہ ہے آنحضرت ﷺ کا اور اوتیت جوامع الکلم میں اشارہ اسی کی طرف ہے اور سینکڑوں مسئلہ اس حدیث سے نکلتے ہیں کہ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ ایک ہزار مسئلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور تفصیل اس کی فقہ میں مذکور ہے۔

۸۳٤: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّهْیِ عَنْ — باب: اِس بیان میں کہ ایک بیع میں دو

بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ — بیعیں کرنا منع ہے

۱۲۳۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ۔

۱۲۳۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے اور تفصیل اس کے آگے ہے۔

ف: اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمر سے ابن مسعود اور ابن عمر سے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور تفسیر کی ہے اس کی بعض علماء نے اس طرح کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا میں تیرے ہاتھ نقد دس روپے کو اور قرض بیس روپیہ کو بیچتا ہوں اور ایک بات پر توڑ نہ کرلے اور اگر ایک بات پر اس نے توڑ کر لیا اور دوسری بات کو چھوڑ دیا تو کچھ مضائقہ نہیں بیع جائز ہے جبکہ ایک ہی بات پر فیصلہ ہو جائے اور شافعیؒ نے فرمایا کہ ایک بیع میں دو بیع کرنے کو جو نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں اپنا گھر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں اتنے روپیہ کے عوض میں اس اقرار پر کہ تو اپنا غلام اتنے روپیہ کو میرے ہاتھ فروخت کر دے پھر جب تو نے غلام کا بیچنا قبول کر لیا تو میں نے بھی گھر کا بیچنا اپنے اوپر لازم کر لیا اور یہ بیع اس لیے ناجائز ہے کہ واقع ہوئی ہے بیع بغیر ثمن معلوم کے اور نہیں جانتا بیع اور مشتری کہ کس پر واقع ہوئی اس کی بیع یعنی دونوں کی اس شرط میں یہ ایک منفعت مجہول ہے اس کو غلام میں اور اس کو مکان میں اور یہ جہالت مخل جوازِ بیع ہوئی اگرچہ ظاہر میں قیمت دونوں کی متعین معلوم ہوتی ہے۔

۸۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَهٗ — باب: اِس بیان میں کہ اس چیز کا بیچنا منع ہے جو اپنے پاس نہ ہو

۱۲۳۲: عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَاْتِیْنِی الرَّجُلُ فَیَسْاَلُنِیْ مِنَ الْبَیْعِ مَالَیْسَ عِنْدِیْ اَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ اَبِیْعُهٗ قَالَ لَا تَبِعْ مَالَیْسَ عِنْدَكَ۔

۱۲۳۲: روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا آتے ہیں میرے پاس بعضے مرد اور کہتے ہیں بیچو وہ چیز جو میرے پاس نہیں کیا میں خرید لاؤں ان کے لئے اور پھر بیچوں ان کے ہاتھ آپ نے فرمایا کبھی نہ بیچ وہ چیز جو تیرے پاس نہیں۔

۱۲۳۳ ـ ۱۲۳۴ ـ ۱۲۳۵: عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِیْعَ مَا لَیْسَ عِنْدِیْ۔

۱۲۳۳ تا ۱۲۳۵: روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ میں بیچوں وہ چیز جو میرے پاس نہیں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے اپنے باپ سے یہاں تک کہ ذکر کیا عبداللہ بن عمرو کا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَایَحِلُّ سَلَفٌ وَبَیْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَلَا رِبْحُ مَالَمْ یَضْمَنْ وَلَابَیْعُ مَالَیْسَ عِنْدَكَ یعنی حلال نہیں سلف اور نہ بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور حلال نہیں نفع اس کا جس کا یہ ضامن نہیں اور نہ بیچنا اس چیز کا جو تیرے پاس نہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا اسحٰق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے کیا معنے ہیں سلف کے اور بیع کے اور اس سے منع کرنے کے تو انہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ آدمی کسی کو کوئی چیز قرض دے یعنی کوئی چیز اس کے ہاتھ روپیہ کی دو روپیہ کی بیچ ڈالے اور وہ اس طمع سے لے کہ مجھ کو روپیہ قرض ملتا ہے اور احتمال ہے کہ معنی ہوں کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے کسی چیز کی قیمت میں اور کہے اگر یہ روپیہ تجھ سے ادا نہ ہو سکے

گا تو یہ چیز تیری میں لے لوں گا کہ میرے ہاتھ بک گئی اسحق نے کہا ایسا ہی کہا میں نے احمد سے کہ درست نہیں بیچنا اس چیز کا جس کا آپ ضامن نہیں احمد نے کہا یہ حکم میرے نزدیک اور کسی چیز کا نہیں سوا غلے کے یعنی اس کی بیع جائز نہیں جب تک قبضہ نہ ہو یعنی ضمان سے قبضہ مراد ہے کہا اسحق نے ایسا ہی کچھ یہ حکم شامل ہے ہر چیز کو جو تولی جاتی ہے یا ماپ کر بیچی جاتی ہے یعنی اس کی بیع قبل قبض کے جائز نہیں اور کہا احمد نے جب کہا کسی نے یہ کپڑا میں نے تیرے ہاتھ بیچا اور میرے ذمہ پر ہے اس کا سلوا دینا اور دھلا دینا یہ ایک بیع میں دو شرطیں ہوئیں یہ بھی جائز نہیں اور اگر کہے میں بیچتا ہوں یہ کپڑا تیرے ہاتھ اور میں خود اس کو سی دوں گا تو کچھ مضائقہ نہیں یہ جائز ہے یا کہے میں یہ کپڑا بیچتا ہوں اور میں خود اس کو دھو دوں گا تو یہ بھی جائز ہے کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ یہ ایک شرط ہے ایسا ہی کچھ کہا ہے اسحق نے یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کو اسحق کے ان اقوال میں شک ہے حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور روایت کی ہے ایوب سختیانی اور ابو البشر نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور روایت کی یہ حدیث عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث مرسل ہے۔ روایت کی ہے ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اور عبدہ بن عبداللہ اور کئی لوگوں نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ بیچوں میں جو چیز میرے پاس نہ ہو اور روایت کی وکیع نے یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور اس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں اور روایت عبدالصمد کی زیادہ صحیح ہے اور روایت کی ہے یحیٰی بن ابی کثیر نے یہی حدیث یعلیٰ بن حکیم سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبداللہ بن عصمہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ اس کے پاس نہیں۔

٨٣٦: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْوَلَآءِ وَهِبَتِهٖ

باب: اِس بیان میں کہ ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہیں

تشریح ولاء اس حق کو بولتے ہیں جو مالک کو بسبب آزاد کرنے غلام کے ثابت ہوتا ہے اور اس آزاد کرنے والے کو مولیٰ بولتے ہیں جب غلام مر جائے اور اس کا کوئی عصبہ از روئے نسب کے نہ ہو تو اس کا ترکہ اسے آزاد کرنے والے کو پہنچتا ہے اور وہی حالت حیات میں اس کا ولی نکاح اور بعد وفات کے جنازے کی نماز کا ولی قرار دیا جاتا ہے۔ انتہی المترجم

١٢٣٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَآءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔

١٢٣٦: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبداللہ بن دینار کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور روایت کی یحیٰی بن سلیم نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے کہ منع فرمایا آپؐ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے اور اس حدیث میں وہم ہے وہم کیا ہے اس میں یحیٰی بن سلیم نے اور روایت کی ہے عبدالوہاب ثقفی نے اور عبداللہ بن نمیر نے اور کئی لوگوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحیٰی بن سلیم کی روایت سے۔

۸۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً

باب: اِس بیان میں کہ جانور کے عوض جانور قرض بیچنا درست نہیں

۱۲۳۷: عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً۔

۱۲۳۷: روایت ہے سمرہ سے کہ نبی ﷺ نے جانور کو جانور کے بدلے قرض بیچنے سے منع فرمایا۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سننا حسن کا بھی سمرہ سے صحیح ہے یعنی ثابت ہے محدثین کے نزدیک ایسا ہی کہا ہے علی بن مدینی نے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے جانور کے عوض قرض بیچنے میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور رخصت دی ہے بعض اہل علم صحابہ وغیرہم نے جانور کے تئیں جانور کے عوض قرض بیچنے کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحٰق کا۔

۱۲۳۸: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَوَانُ اِثْنَیْنِ بِوَاحِدَةٍ لَایَصْلَحُ نَسِیْئًا وَلَا بَاْسَ بِهٖ یَدًا بِیَدٍ۔

۱۲۳۸: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو جانوروں کا ایک جانور کے بدلے بیچنا قرض درست نہیں ہاں! اگر اسی وقت ہاتھوں ہاتھ لے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۸۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَیْنِ

باب: دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے کے بیان میں

۱۲۳۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَا یَشْعُرُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَآءَ سَیِّدُهٗ یُرِیْدُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ ثُمَّ لَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰی یَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ۔

۱۲۳۹: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے آیا ایک غلام اور بیعت کی اس نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کی اور خبر نہ تھی حضرت کو کہ وہ غلام ہے پھر آیا مالک اس کا چاہتا ہوا کہ اس کو لے جائے سو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اس کو میرے ہاتھ سو خرید لیا اس کو حضرت ﷺ نے دو غلام سیاہ دے کر پھر نہ بیعت کرتے تھے کسی سے جب تک کہ پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے میں اگر ہاتھوں ہاتھ لے اور اختلاف ہے قرض لینے میں۔

۸۳۹: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْحِنْطَةِ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَکَرَاهِیَةِ التَّفَاضُلِ

باب: اِس بیان میں کہ گیہوں کے گیہوں برابر لینے چاہئیں کمی وبیشی جائز نہیں

۱۲۴۰: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا

۱۲۴۰: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبیؐ نے فرمایا بیچو یا خریدو سونا سونے کے عوض میں برابر برابر یعنی وزن اور چاندی چاندی کے برابر

بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَ الشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى بِيْعُوْ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ۔

برابر یعنی وزن میں اور کھجور عوض میں کھجور کے برابر یعنی کیل میں اور اسی طرح گیہوں عوض میں گیہوں کے برابر برابر اور نمک عوض میں نمک کے برابر برابر اور جو عوض میں جو کے برابر برابر سو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا معاملہ کیا بیچو سونے کو چاندی کے عوض میں جتنا چاہو یعنی سونے کے عوض میں چاندی اگر لی جائے یا چاندی کے عوض میں جتنا چاہو سونا تو وزن برابر ہونا کچھ ضرور نہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو یعنی قرض درست نہیں اور اسی طرح بیچو گیہوں کھجور کے عوض میں جتنی چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں مگر کیل میں کم و بیش ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور بیچو جو کو کھجور کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار نہ ہو۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ اور بلال رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث خالد سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بِيْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ ۔ یعنی بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی قرض درست نہیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث خالد سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے عبادہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور زیادہ کیا اس میں یہ کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہوں کو جو کے عوض میں جس طرح چاہو سو ذکر کیا آخر حدیث تک اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں درست نہیں بیچنا گیہوں کا گیہوں کے عوض میں مگر برابر برابر اور جو کا جو کے عوض میں مگر برابر برابر پھر جب مختلف ہوں قسمیں تو مضائقہ نہیں کمی اور زیادتی میں یعنی مثلاً سوا سیر گیہوں دو سیر جو کے عوض میں لے یا تین سیر گیہوں ایک سیر تمر کے عوض سے تو درست ہے مگر ہاتھوں ہاتھ لینا چاہیے ادھار درست نہیں دونوں چیزیں ادھار ہوں یا ایک چیز درست نہیں اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا شافعی نے دلیل اس بات کی کہ قرض لینا اس میں درست نہیں یہ قول ہے حضرت کا کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچو جو کے عوض میں گیہوں کو جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں کہ ایک قوم نے علماء سے کہا ہے کہ گیہوں جو کے عوض میں بیچنا درست نہیں مگر جب برابر ہو یعنی ماپ میں دونوں برابر ہوں گویا کہ ان کے نزدیک گیہوں اور جو ایک ہی جنس ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور پہلا قول صحیح ہے یعنی درست ہونا اس بیع کا۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث میں چھ چیزوں کے ربا کا ذکر ہے۔ سونا' چاندی' گیہوں' جو' کھجور اور نمک اور باقی اور چیزوں کو جیسے لوہا' چونا اور اقسام دانوں کے ان کے علماء نے اس پر قیاس کیا ہے مگر اختلاف اس میں ہے کہ ربا کی علت یا ہے۔ امام مالک نے کہا علت ربا کی ان چھ چیزوں میں ثمنیت ہے سونے چاندی میں اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزوں میں سود جس میں قوت مدخر ہوگا یا ثمنیت ہوگی اس میں ربا حرام ہے یعنی کمی بیشی اسکے لینے میں جائز نہیں پس ان کے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانے کی چیزیں کہ ذخیرہ نہیں ہوتیں ان میں ربا یعنی کم و زیادہ لینا دو کے بدلے ایک لینا درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربا کی علت ثمنیت ہے۔ سونے چاندی میں اور صرف قوت ہونا ہے باقی چار چیزوں میں اذخار شرط نہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ وہ چیز جمع بھی کی جاتی ہو اور برسوں رکھی جاتی ہو صرف قوت ہونے سے ربا لازم آتا ہے تو ان کے نزدیک ترکاری اور میوے اور ادویات میں کم و بیش لینا ربا ہے برابر لینا درست ہے اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور اثر دہات اور چونا اور ان کے مانند اور چیزوں میں ان کے نزدیک ربا نہیں مثلاً ایک پیمانہ چونے کا دو پیمانے چونے کے بدلے لینا دینا درست ہے اسی طرح سے لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ربا کی علت قدر مع الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے یعنی ماپنا اور تولنا پھر ربا کی

علت سونے چاندی میں وزن ہے سو ربا جاری ہوگا ہر وزنی چیز میں مانند تانبے اور لوہے وغیرہما کے یعنی اس میں کم و بیش لینا ایک جنس کا درست نہیں مثلاً یہ جائز نہیں کہ دو سیر تانبا ایک سیر تانبے کے عوض میں لے یا دے اور باقی چار چیزوں میں ربا کی علت کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز میں مانند چونے اور اشنان وغیرہما کے یعنی جو چیز کہ ماپ کر بیچی جاتی ہے اور کیلی اور وزنی ہونا جس کا حدیث میں آیا ہے وہ تو بدل نہیں سکتا مثلاً سونا چاندی شرع میں وزنی ہے۔ سو اس کو حکم وزن کا ہے اگر چہ عرف میں خلاف اس کے جاری ہو اور گیہوں جو کھجور نمک یہ شرع میں کیلی ہیں اگر چہ عرف میں کیلی نہ ہوں سو جب یہ چیزیں لین دین میں ہم جنس ہوں تو اعتبار وزن اور کیل کا ہے مثلاً سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے میں وزن برابر چاہیے اور اسی طرح چاندی کو چاندی کے ساتھ وزن برابر چاہیے کمتی بڑھتی وزن میں درست نہیں اور باقی چار چیزوں میں کیل کا اعتبار ہے۔ اگر چہ عرف میں یہ رواج ان چیزوں میں کیل کا نہ ہو اور جس میں کیلی اور وزنی ہونا حدیث میں نہیں آیا اس میں اعتبار عرف کا ہے اگر عرف میں وہ وزنی ہے تو وزن میں برابر چاہیے اور اگر کیلی ہے تو کیل میں مثلاً چونا عرف میں کیلی ہے جب چونے سے چونا بدلے تو زیادتی کمی کیل میں درست نہیں اور لوہا تانبا کہ عرف میں وزنی ہے جب لوہا لوہے سے یا تانبا تانبے سے بدلیں تو کمی بیشی وزن میں نہ چاہیے نہیں تو ربا ہوگا۔ ہکذا فی شرح مشکوۃ باختلاف لفظی۔

٨٤٠: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّرْفِ

باب: صرافے کے بیان میں

١٢٤١: عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا يُشَفُّ بَعْضُهٗ عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

١٢٤١: روایت ہے نافع سے کہا انہوں نے گئے میں اور ابن عمرؓ ابی سعید کی طرف سو روایت کی انہوں نے ہم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا کہ سنا ہے میرے ان کانوں نے فرماتے تھے نہ بیچو سونے کو سونے کے بدلے مگر برابر یعنی وزن میں اور نہ بیچو چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر نہ بڑھایا جائے کوئی اس میں کا دوسرے پر اور نہ بیچو اس میں سے کچھ قرض عوض میں نقد کی یعنی لین دین دونوں ایک ہی وقت میں ہو جائے یہ نہ ہو کہ ایک چاندی دے دے دوسرا چاندی دینے کا وعدہ کل پر رکھے یا دونوں طرف سے قرض ہو یعنی قول و قرار ہو جائے لین دین کی کچھ مدت ٹھہرے یہ بھی درست نہیں۔

ف: اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عثمان اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور ابی الدرداء اور بلال سے روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے مگر جو مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ وہ کہتے تھے کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ بیچا جائے سونا بدلے سونے کے۔ کمتی بڑھتی اور چاندی بدلے چاندی کے کمتی بڑھتی جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور کہا ابن عباسؓ نے کہ ربوا تو جب ہے کہ جب یہ معاملہ قرض ہو ہو اور ایسا ہی کچھ مروی ہے ان کے بعض اصحاب سے بھی اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ وہ پھر بھی گئے اپنی اس بات سے جب سنی انہوں نے حدیث نبی ﷺ کی ابی سعید خدری سے اور پہلا قول صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ صرافی میں کسی کا اختلاف نہیں ہے یعنی سب کا مذہب وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

١٢٤٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيْعِ فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَاَبِيْعُ بِالْوَرِقِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ

١٢٤٢: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے میں اونٹ بیچتا تھا بقیع کے بازار میں سو بیچتا تھا اونٹ کو عوض میں دیناروں یعنی اشرفیوں کے یعنی قیمت اس سے ٹھہراتا تھا اور لیتا تھا دیناروں کے عوض میں چاندی اور

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهٗ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ بِالْقِيْمَةِ۔

کبھی بیچتا تھا اونٹ چاندی کے بدلے اور لیتا تھا میں اس کے عوض میں دینار سو آیا میں رسول اللہؐ کے پاس اور ان کو نکلتے پایا میں نے حفصہ کے گھر سے سو پوچھا میں نے آپؐ سے اس کا حکم سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مضائقہ نہیں قیمت ٹھہرانے میں یعنی قیمت دینار سے ٹھہرا کر اسکے بدلے درہم لینا یا درہم ٹھہرا کر دینار لینا اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

ف: اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر سماک بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ ابن عمرؓ سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر لے سونا چاندی دے کر اور چاندی سونا دے کر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے اس کو نادرست بھی کہا ہے۔

۱۲۴۳: عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَ هُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا اِذَا جَآءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهٗ وَرِقَهٗ اَوْلَتَرُدَّنَّ اِلَيْهِ ذَهَبَهٗ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًوا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًوا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

۱۲۴۳: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے کہا آیا میں یعنی بازار میں اور کہا میں نے کون صراف ہے کہ دراہم دیتا ہے یعنی میں اسے دینار دوں وہ مجھے درہم دے سو کہا طلحہ بن عبید اللہ نے اور وہ عمر بن خطابؓ کے پاس تھے دکھاؤ ہم کو اپنا سونا یعنی دینار وغیرہ پھر لوٹ کر ہمارے پاس آؤ جب تک ہمارا نوکر آ جائے تو ہم تم کو تمہاری چاندی یعنی درہم دیں سو فرمایا عمر بن خطابؓ نے کبھی ایسا نہ ہوگا قسم ہے اللہ کی یا تو تم دے دو اس کی چاندی یعنی درہم ابھی یا نہیں تو پھیر دو اس کا سونا اس لئے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے چاندی سونے کے بدلے لینا بیاج ہے مگر ادھر لے ادھر دے یعنی ادھار درست نہیں اور گیہوں گیہوں کے بدلے ربوا ہے مگر ادھر لے ادھر دے اور جو بدلے جو کے بیاج ہے مگر ادھر لے ادھر دے اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر جو ادھر دے ادھر لے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا هَاءَ وَهَاءَ اس کے معنی ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں سودا نقد ضرور ہے۔ مترجم: ایک چیز بیچنا اسی کے عوض میں مثلاً چاندی چاندی کے عوض میں تین طرح ہوتا ہے دونوں وزنی ہوں یا دونوں کیلی اور دونوں موجود ہوں یعنی نقد دوسرے یہ کہ دونوں موجود نہ ہوں طرفین سے معاملہ قرض پر ہو۔ تیسرے یہ کہ ایک طرف نقد ہو ایک طرف قرض سو پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ دونوں کیل میں برابر ہوں اگر کیلی ہوں اور وزن میں اگر وزنی ہیں اور دو صورتیں اخیر کی جائز نہیں اگرچہ برابر ہوں دونوں جنس کذا فی شرح مشکوۃ۔

۸۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّاْبِيْرِ وَالْعَبْدِ وَلَهٗ مَالٌ

باب: نخل اور غلام مالدار کے بیع میں

۱۲۴۴: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

۱۲۴۴: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاً بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِىْ بَاعَهَا اِلاَّ اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلَّذِىْ بَاعَهٗ اِلاَّ اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ۔

باپ نے سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے جس نے خرید کئے کھجور کے درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا پھل کی بھی شرط کرے درخت کے ساتھ خرید کے وقت اور جس نے خریدا غلام کو اور اس کے پاس مال بھی ہے تو وہ مال اسی کا ہے جس نے غلام بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا اس مال کی بھی شرط کر بیع کے وقت۔

ف: اس باب میں جابرؓ سے روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی مروی ہے کئی سندوں سے زہری سے وہ روایت کرتے ہیں سالم سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے خریدا کھجور کا درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے وہ درخت بیچا مگر جبکہ خریدار پھل کی بھی شرط کرے اور جس نے بیچا کوئی غلام تو مال اس غلام کا بائع کا ہے مگر جب خریدنے والا مال کی بھی شرط کرے اور مروی ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے بیچا کوئی غلام اور اس کے پاس مال ہے تو مال بائع کا ہے مگر جب شرط کرے مشتری ایسی ہی روایت کی عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث نافع سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اور روایت کی ہے عکرمہ بن خالد نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سالم کی حدیث کی مانند اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا محمد نے کہا حدیث زہری کی سالم سے جو مروی ہے ان کے باپ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ زیادہ صحیح ہے۔

٨٤٢: بَابُ مَاجَاءَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا

باب: خیار میں عاقدین کے قبل تفریق کے

١٢٤٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهٗ۔

١٢٤٥: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا اختیار کی شرط کر لیں یعنی اس صورت میں بعد تفریق بھی اختیار رہے گا راوی نے کہا عبداللہ بن عمرؓ خریدتے تو کوئی چیز تو کھڑے ہو جاتے کہ بیع واجب ہو جائے اور خیار باقی نہ رہے۔

١٢٤٦: عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِىْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

١٢٤٦: روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر دونوں سچ بولے یعنی نرخ میں غلط اظہار نہ کیا اور کھول دیا بائع نے عیب و صواب بیع کا اور مشتری نے حال ثمن وغیرہ کا برکت دی جائے گی انکی بیع میں اور اگر جھوٹ بولے اور چھپایا مٹائی جائے گی برکت ان کی بیع کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں ابی برزہ اور عبداللہ بن عمرو اور سمرہ اور ابوہریرہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور سوا ان کے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہا ہے کہ جدا ہونا بدنوں سے مراد ہے نہ کلام سے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جدائی کلام کی مراد ہے یعنی بیع وشراء کے الفاظ جب تک تمام نہ

ہوں جب تک خیار ہے بعد اس کے نہیں اور حضرت کی حدیث میں یہی مراد ہے اور پہلا قول صحیح ہے اس لیے کہ ابن عمرؓ جو راوی حدیث ہیں وہ خود بھی چاہتے ہیں کہ بیع لازم ہو جائے اور خیار نہ رہے تو چلنے لگتے تاکہ خیار جاتا رہے اور راوی خوب جانتا ہے اپنی روایت کو اور ایسا ہی مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ ان کے پاس فیصلہ چاہا دو شخصوں نے بیچ حق گھوڑے کے کہ اس کی بیع کی تھی انہوں نے ایک کشتی میں تو فرمایا ابی برزہ نے تم کو اختیار ہے اس لیے کہ بائع اور مشتری کشتی میں ہوں تو جدا نہیں ہو سکے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بائع اور مشتری کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اور ظاہر ہے کہ کشتی میں افتراق بالابدان نہیں ہو سکتا اور افتراق بالکلام ممکن ہے اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے کہ افتراق بالکلام مراد ہے یعنی اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے ثوری کا اور ایسا ہی مروی ہے مالک بن انسؓ سے اور ابن مبارک سے کہ انہوں نے فرمایا کیونکر رد کروں میں اس مذہب کو اور حدیث رسول اللہ ﷺ کی اس باب میں صحیح ہے سو قوی کہا انہوں نے اس مذہب کو یعنی تفرق سے تفرق بالابدان مراد ہے اور یہ جو حضرت سے استثنا فرمایا اور ارشاد کیا الا بیع الخیار مطلب اس کا یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہے مگر بیع خیار میں یعنی جب بائع نے مشتری کو اختیار دیا اور مشتری نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر مشتری کو اختیار نہیں کہ اس بیع کو فسخ و رد کر دے اگرچہ جدا بھی نہ ہوئے ہوں ایسی تفسیر کی ہے اس کی شافعی نے اور لوگوں نے اور حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی مقوی ہے تفریق بالابدان کو جو مروی ہے آنحضرت ﷺ سے۔

۱۲۴۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَّسْتَقِيْلَهُ۔

۱۲۴۷: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر یہ کہ ہو بیع خیار کی اور حلال نہیں ہے ان دونوں کو کہ جلدی چھوڑ دے اپنے ساتھی کو اس خوف سے کہ وہ بیع کو فسخ کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور معنی اس کے یہی ہیں کہ جدا نہ ہوں اس خوف سے کہ بیع فسخ ہو اور اگر فرقت کلام کی مراد ہوتی تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ بنتے کہ اس میں یہ بات کہی نہیں جا سکتی کہ جدا نہ ہونا چاہیے اس خوف سے کہ بیع کا اقالہ[1] نہ ہو۔

۸۴۳: بَابٌ

باب:

۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ۔

۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیع کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۸۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيمَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

باب: اس کے بیان میں جو دھوکا کھا جائے بیع میں

۱۲۵۰: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ وَكَانَ يُبَايِعُ وَأَنَّ أَهْلَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْجُرْ

۱۲۵۰: روایت ہے انسؓ سے کہ ایک مرد کی خرید و فروخت میں ضعف تھا یعنی اکثر خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا تھا اور ہمیشہ چیزیں خریدتا تھا تو گھر والے اس کے آئے نبیؐ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ! اس کو روک دیجئے

[1] اقالہ کہتے ہیں بیع توڑ دینے کو اور لی ہوئی چیز پھیر دینے کو۔

عَلَيْهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ۔

یعنی منع کر دیجئے بیع سے پس بلایا اس کو رسول اللہؐ نے اور منع کیا بیع سے تو عرض کیا اس نے کہ یا رسول اللہ! مجھ کو صبر نہیں آتا بغیر خرید و فروخت کے تو فرمایا آپ ﷺ نے جب تو خریدے یا بیچے تو کہہ دے لین دین ہے اور فریب نہیں معلوم ہوا کہ خسارے کے سودے میں خیار نہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث انسؓ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ روک دینا اور منع کرنا چاہیے مرد حُر کو خرید و فروخت سے جبکہ ضعیف العقل ہو کہ دھوکا کھا جاتا ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا حر بائع کو بیع سے روکنا درست نہیں۔ مترجم کہتا ہے یہ شخص جن سے حضرت نے فرمایا حبان بن منقذ ابن عمرو انصاری ہیں اور دو بیٹے ان کے یحییٰ اور واسع حاضر ہوئے ہیں جنگ احد میں اور عمر اُن کی ایک سو تیس برس کی تھی اور کسی قلعہ کی لڑائی میں وہ حضرت کے ساتھ تھے سو ان کے سر میں ایک پتھر لگا اور اس سے ان کی زبان اور عقل میں فتور آ گیا مگر بالکل عقل نہیں گئی اور دارقطنی نے کہا ہے کہ وہ نابینا تھے اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا خلابۃ سو خاء کو زیر ہے اور لام میں تشدید نہیں اور اس کے بعد الف ہے الف کے بعد بائے مفتوح ہے مگر جب کچھ خرید و فروخت کرتے تھے تو لاخیابۃ کہتے تھے اور اس میں بعد خاء کے بجائے لام کے یائے مفتوح ہے اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ الثغ تھے اور اشغ عرب میں اس کو کہتے ہیں جو لازم کی جگہ یے بولتا ہے اور خلابہ کے معنی خدیعت کے ہیں تقدیراً خلابۃ کی یہ ہے مانحل لک خدیعتی تجھ کو میرے ساتھ مکر کرنا جائز نہیں کہ میں ناواقف ہوں یا سمجھ نہیں رکھتا یا یہ تقدیر ہے لا یلز من **خدیعتك** یعنی تیری خدیعت مجھ پر لازم نہیں ہوگی یعنی مجھے اختیار ہے کہ اس بیع میں کسی طرح کا نقصان دیکھوں گا تو پھیر دوں گا گویا اس لفظ سے خیار خیار عیب ثابت کرنا منظور ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں تو بعضوں نے کہا یہ حکم اس کے لئے خاص تھا اب کوئی ایسا نہیں کر سکتا کہ جو شخص اب دھوکا کھائے اور غبن میں پڑ جائے تو اس کو خیار نہیں کہ مبیع کو پھیر دے غبن یعنی نقصان تھوڑا ہو یا بہت اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابوحنیفہ کا اور بھی لوگوں کا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور بعد کو معلوم ہو کہ وہ دس روپے کی تھی اور اس نے بیس کو خریدی تو مشتری کو اختیار نہیں کہ پھیر دے اور امام مالکؒ سے بھی صحیح تر روایت تو یہی ہے اور بغدادی مالکی لوگوں نے کہا ہے کہ جو شخص ایسا دھوکا کھا جائے کہ تین روپیہ کی چیز چار روپیہ کو خرید لے تو اسے اختیار ہے پھیر دینے کا اسی حدیث کی دلیل سے جبکہ مقدار نقصان کا ثلث قیمت کے برابر ہو یعنی مثلاً تین روپیہ کی چیز چار کو خریدے اور اگر مقدار نقصان ثلث سے کم ہے تو اختیار نہیں تو صحیح وہی پہلا مذہب ہے یعنی مغبون کو اختیار نہیں اس لیے کہ حضرت نے بھی ان صحابی کے لیے کچھ خیار ثابت نہیں کیا یعنی یہ نہیں فرمایا کہ جب تو ایسا کہے گا تو تجھے اختیار ہے کہ چاہے مبیع کو رکھے یا پھیر دے اور اگر اس حدیث سے خیار ثابت بھی ہو تو خاص انہی صحابی کے لیے ہوگا ہر مغبون کو کیونکر حاصل ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو مقتضی عموم ہو یہ سب مضمون نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے۔

۸۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُصَرَّاةِ

باب: دودھ چڑھی گائے اور بکری خریدنے کے بیان میں

۱۲۵۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا حَلَبَهَا اِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّمَعَهَا صَاعًامِنْ تَمْرٍ۔

۱۲۵۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے خریدی ایسی گائے یا بکری کہ جس کا دودھ بیچنے والے نے کئی دن سے نہیں دوہا تھا کہ اس کے تھن خوب بڑے بڑے ہو گئے تھے

کہ خریدار جانے کہ بہت دودھ دیتی ہے سو لینے والے کو اختیار ہے جب دودھ دوہے اس کے پھیر دینے کا اور جب پھیرے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دیدے یعنی اس دودھ کے عوض میں جو اس نے دوہا تھا۔

ف: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔

۱۲۵۲: عَنِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّمَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَآءَ مَعْنٰی لَا سَمْرَآءَ لَا بُرَّ۔

۱۲۵۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے جو خریدے دودھ رُکی ہوئی گائے یا بکری اس کو اختیار ہے تین دن تک سو اگر پھیرے تو پھیر دے اسکے ساتھ ایک صاع غلے کا کہ سمرا نہ ہو یعنی گیہوں نہ ہو یعنی کوئی اور غلے سے دیدے گیہوں کچھ ضرور نہیں کہ عرب میں گراں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی اہلحدیث کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق۔ مترجم کہتا ہے اسی مضمون کی حدیث ابن مسعود سے بھی مروی ہے چنانچہ صحیحین میں ہے مگر اس میں مصراۃ کی جگہ محفلۃ آیا ہے اس کے بھی معنی وہی ہیں جو صاع لکھنؤ کے سیر سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے اور امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے جو اوپر مذکور ہوا کذا فی شرح مشارق۔

۸۴۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَیْعِ

باب: جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنے کے بیان میں

۱۲۵۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ بَاعَ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ بَعِیْرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهٗ اِلٰی اَهْلِهٖ۔

۱۲۵۳: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ انہوں نے راستے میں ایک اونٹ بیچا نبیؐ کے ہاتھ اور شرط کرلی کہ وہ سوار ہوگا اس پر اپنے گھر تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کہ ایک شرط جائز ہے بیع میں یعنی دو شرطیں جائز نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ایک شرط بھی جائز نہیں اور بیع صحیح نہیں ہوتی اگر اس میں شرط ہو۔

۸۴۷: بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

باب: اِس رہن کے بیان میں کہ جس کے پاس کوئی چیز رہن ہو وہ اس سے نفع اٹھائے

۱۲۵۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ یُرْکَبُ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَی الَّذِیْ یَرْکَبُ وَیَشْرَبُ نَفَقَتُهٗ۔

۱۲۵۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر چڑھے جب وہ سواری رہن ہو اور دودھ والی گائے بکری کا دودھ پیا جائے جب وہ رہن ہوں اور جس پر سواری کرنے یا اس کا دودھ پیے اس کے ذمہ پر اس کا دانہ گھاس ہے یعنی راہن ہو یا مرتہن۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر عامر شعبی کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے موقوفاً یعنی انہی کا قول اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے کہ جائز نہیں نفع اٹھانا شئی مرہونہ سے بالکل۔

۸۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ شِرَآءِ الْقِلاَ دَةِ وَفِیْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

باب: ہار وغیرہ خریدنے کے بیان میں کہ جس میں سونا بھی ہو اور جواہرات جڑے ہوں

۱۲۵۵: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِیْهَا اَکْثَرَ مِنَ اثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفَصَّلَ ۔

۱۲۵۵: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا انہوں نے خریدا میں نے خیبر کی فتح کے دن ایک ہار بارہ دینار کو کہ اس میں سونا بھی تھا اور کچھ جواہر بھی جڑے تھے سو اس کو توڑ کر جدا جدا کیا میں نے اور پایا اس میں سونا بارہ دینار سے زیادہ سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا ایسی جڑاؤ چیزیں سونے چاندی کی نہ بیچی جائیں بغیر توڑے اور جدا کئے۔

ف: روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابی شجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سے اس حدیث کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جائز نہیں کسی تلوار یا کمر بند کا بیچنا کہ جس میں چاندی جڑی ہو روپیوں کے عوض میں جب تک جدا نہ کر لی جائے اور الگ کر کے اس کو جدا نہ تولیں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے اس کی اجازت بھی دی ہے صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے۔

۸۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی اشْتِرَاطِ الْوَلَآءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

باب: لونڈی یا غلام بیچتے وقت ولاء کی شرط کرنے اور اس میں جو جھڑک وارد ہے اس کے بیان میں

۱۲۵۶: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَةَ فَاشْتَرَطُوا لَوْلَآءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِیْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْطَی الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَلِیَ النِّعْمَةَ ۔

۱۲۵۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنے کا اور بریرہ کے مالکوں نے شرط کی کہ حق ولاء ہمارے ساتھ رہے سو فرمایا نبی ﷺ نے خرید لو اس کو بے شک ولاء تو اسی کو پہنچے گی جو قیمت دے یعنی خریدنے والے کی ہے بیچنے والے کو نہیں مل سکتی اگرچہ وہ شرط بھی کرے یا یہ فرمایا کہ جو مالک ہو نعمت کا یعنی ولاء اسی کی ہے جو مالک ہو آزاد کرنے کا۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہا یعنی مؤلف نے منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے روایت کی ہم سے ابوبکر عطاء نے جو بصرے کے ہیں انہوں نے علی بن مدینی سے کہا علی نے سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے جب تجھے حدیث پہنچے منصور سے تو دونوں ہاتھ تیرے خیر سے بھر گئے پھر نہ ارادہ کر تو کسی غیر کا پھر فرمایا یحییٰ نے میں کسی کو اثبت نہیں پاتا ان لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی اور مجاہد سے منصور سے زیادہ اور خبر دی مجھ کو محمد نے عبداللہ بن ابی الاسود سے کہا انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی نے منصور کوفہ کے سب راویوں سے زیادہ اثبت ہیں۔

۸۵۰: بَابٌ

باب:

۱۲۵۷: عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ

۱۲۵۷: روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ رسول اللہؐ نے انہیں بھیجا کہ ایک قربانی کا جانور خرید لائیں ساتھ ایک دینار کے تو انہوں نے ایک جانور

يَشْتَرِىْ لَهٗ اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَّةً فَاُرْبِحَ فِيْهَا دِيْنَارًا فَاشْتَرٰى اُخْرٰى مَكَانَهَا فَجَآءَ بِالْاُضْحِيَّةِ وَالدِّيْنَارِ۔

خریدا اور فائدہ اٹھایا اس میں ایک دینار کا یعنی ایک دینار کا ایک جانور خرید کر دو دینار میں بیچا حضرتؐ کے پاس ایک جانور اور ایک دینار لے کر حاضر ہوئے سو فرمایا آپؐ نے جانور کو ذبح کر اور دینار کو صدقہ دیدے۔

ف: حکیم بن حزام کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور میرے نزدیک حکیم بن حزام سے کچھ سنا نہیں حبیب بن ابی ثابت نے۔

۱۲۵۸: عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ دَفَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا لِاَشْتَرِيَ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهٗ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا بِدِيْنَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّيْنَارِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَلَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ صَفْقَةِ يَمِيْنِكَ فَكَانَ يَخْرُجُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى كُنَاسَةِ الْكُوْفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحُ الْعَظِيْمَ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَالاً۔

۱۲۵۸: روایت ہے عروہ بارقی سے کہا انہوں نے دیا مجھے رسول اللہؐ نے ایک دینار کہ خرید لاؤں میں ایک بکری سو خریدیں میں نے اس سے دو بکریاں اور بیچی اس میں سے ایک بکری ایک دینار کو اور لایا حضرتؐ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار اور مذکور ہوا حضرتؐ کے آگے حال اس بکری کا جو گزرا تھا سو فرمایا آپؐ نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے داہنے ہاتھ کو خرید و فروخت میں پھر بعد اس کے وہ جاتے تھے کناسہ کو کوفے کی طرف کہ ایک موضع ہے کوفے کے قریب اور نفع کما لاتے تھے وہاں سے بہت سا سو کوفے میں سب لوگوں سے زیادہ مال والے تھے۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن سعید نے انہوں نے حبان سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے زبیر بن خریت سے انہوں نے ابی لبید سے سو ذکر کی حدیث اسی کے مانند اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحٰق اور بعض نے اس حدیث سے تمسک نہیں کیا انہیں میں ہیں شافعی اور سعید بن زید بھائی ہیں حماد بن زید کے اور ابولبید کا نام لمازہ ہے۔

۸۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُكَاتَبِ اِذَا كَانَ عِنْدَهٗ مَا يُؤَدِّىْ

باب: اس مکاتب کے بیان میں کہ جس کے پاس اتنا روپیہ ہو کہ زرِ کتابت ادا کر سکے

۱۲۵۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ۔

۱۲۵۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوگا اس حساب سے کہ جتنا آزاد ہو چکا ہے اور فرمایا نبی ﷺ نے کہ دیت دیا جائے مکاتب دیت آزاد کے موافق اس حصے کی کہ ادا کر چکا ہے یعنی اپنی زرِ کتابت سے اور دیت غلام کی موافق اس کے کہ باقی ہے اس پر یعنی زرِ کتابت سے۔

ف: مترجم کہتا ہے کہ دیت دیا جائے مکاتب دیت آزاد کی یعنی مثلاً آدھا بدل کتابت کسی مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اس کو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اس غلام کے وارثوں کو اور اس کے مالک کو آدھی قیمت غلام کی مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اس کی سو درہم تھی پس ادا کیے اس نے پانچ سو درہم بعد ازاں وہ مارا گیا تو غلام کے وارثوں کے لیے وہی پانچ سو درہم آدھی دیت آزاد کی ہے اور اس کے مالک کو پچاس درہم دے کہ آدھی قیمت اس کی ہے اور اسی طرح اگر ادا کر چکا تھا آدھا روپیہ کتابت کا پھر اس غلام کا باپ مر گیا اور وہ باپ آزاد تھا اور اس کا کوئی اور وارث بھی نہ تھا سوا اس مکاتب بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اس کے آدھا مال کا اور

مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ جس سے مالک اس کا کہے کہ تو اتنا مال ادا کر دے تو آزاد ہے۔ اس باب میں امّ سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی خالد حذاء نے عکرمہ سے انہوں نے علی سے انہیں کا قول اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور کہا اکثر علمائے صحابہ وغیرہم نے مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی رہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۲۶۰: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَةَ اَوَاقٍ اَوْقَالَ عَشْرَةُ دَرَاهِمَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ۔

۱۲۶۰: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ سے کہ خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جو اپنے غلام سے کہے کہ تو سو اوقیہ ادا کر دے تو آزاد ہے اور اس نے ادا کئے سب مگر دس اوقیہ یا فرمایا حضرت ﷺ نے کہ باقی رہے اوپر دس درہم پھر عاجز ہو گیا یعنی نہ دے سکا وہ زر باقی تو پھر وہ غلام ہی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا اور جو سوا ان کے ہیں کہ مکاتب کا حکم غلام ہی کا ہے اور وہ غلام ہے جب تک اس پر کچھ رقم کتابت باقی ہے اور روایت کی ہے حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند۔

۱۲۶۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدٰ كُنَّ مَايُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ۔

۱۲۶۱: روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تمہارے مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ ادا کر دے تو آزاد ہو جائے تو اس سے چھپنا چاہیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ چھپنا اس غلام مکاتب سے کہ جس کے پاس رقم کتابت موجود ہو از راہ تورع اور پرہیزگاری کے ہے اور کہا انہوں نے کہ آزاد نہیں ہوتا ہے غلام جب تک ادا نہ کرے رقم کتابت کی اگرچہ اس کے پاس رقم کتابت موجود ہو۔

۸۵۲: بَابُ مَا جَاءَ اِذَا اَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيْمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهٗ مَتَاعَهٗ

باب: اس بیان میں کہ جب آپ کا قرضدار مفلس ہو جائے اور وہ اپنی چیز اس کے پاس بعینہٖ پائے

۱۲۶۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا امْرِءٌ اَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ عِنْدَهٗ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰى بِهَا مِنْ غَيْرِهٖ۔

۱۲۶۲: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مفلس ہو گیا اور پائے کوئی چیز بعینہٖ اس کے پاس تو وہ مالک زیادہ مستحق ہے اس کا بہ نسبت اور لوگوں کے۔

ف: اس باب میں سمرہ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے وہ شخص بھی شریک ہے اور سب قرض خواہوں کے ساتھ یعنی اپنی چیز سالم نہیں لے سکتا سب قرضداروں کے برابر اس کا بھی حصہ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

۸۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ

باب: اس بیان میں کہ مسلمانوں کو منع

اَنْ یَدْفَعَ اِلَی الذِّمِّیِ الْخَمْرَ یَبِیْعُهَالَهٗ

ہے کہ ذمی کو شراب بیچنے کو دیں

۱۲۶۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ اِنَّهٗ لِیَتِیْمٌ قَالَ اَهْرِیْقُوْهُ۔

۱۲۶۳: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے ہمارے پاس شراب تھی ایک یتیم کی پھر جب اتری سورۂ مائدہ اور اس میں شراب کی حرمت مذکور ہے تو پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا میں نے وہ ایک یتیم کی ہے۔فرمایا آپ ﷺ نے (پھر بھی) بہادو اس کو۔

ف: اس باب میں انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم کہ کہتے ہیں حرام ہے کہ شراب کا سرکہ بنائیں اور برا سمجھا ہے اس واسطے کہ مسلمان کے گھر میں شراب رہے اور سرکہ بنا کرے یعنی سرکہ بنانے کی اجازت دی جائے تو لوگ گھر میں شراب رکھا کریں گے اور رخصت دی ہے بعض نے شراب کی سرکہ میں جو خود بخود سرکہ ہو جائے۔

۱۲۶۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدِّالْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ۔

۱۲۶۴: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ادا کر اس کی امانت کو جس نے تجھے امین ٹھہرایا اور نہ خیانت کر اس کی جس نے تجھ سے خیانت کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعضے اہل علم کا مذہب اس حدیث کے موافق ہے کہ جب کسی پر کسی کا قرض ہو اور قرضدار چلا گیا تو قرض خواہ کو جائز نہیں کہ اس کا روپیہ دبا رکھے اور جائز کہا ہے اس کو بعض علماء نے تابعین سے اور یہی قول ہے ثوری کا اور کہا ثوری نے اگر اس کے روپیہ کسی پر ہیں اور اس شخص کی اشرفیاں اس کے ہاتھ میں آئیں تو لینا درست نہیں۔ہاں! اگر اس کے روپیہ ہاتھ آئے تو موافق اپنے قرض کے رکھ لینا درست ہے۔

۸۵۴: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْعَارِیَةَ مُؤَدَّاةٌ

باب: اِس بیان میں کہ مانگے کی چیز پھرنی ہے

۱۲۶۵: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ۔

۱۲۶۵: روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حجۃ الوداع کے خطبہ میں مانگے کی چیز آخر پھیر دینی ہے یعنی اس کے مالک کو اور ضامن کو ڈانڈ دینا ضرور ہے اور قرض واجب الادا ہے۔

ف: اس باب میں صفوان بن امیہ اور سمرہ اور انس سے روایت ہے۔حدیث ابی امامہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے بواسطہ ابی امامہ کے اور سند سے بھی سوا اس سند کے۔

۱۲۶۶: عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ عَلَی الْیَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰی تُؤَدِّیَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِیَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ اَمِیْنُکَ لَاضَمَانَ عَلَیْهِ یَعْنِی الْعَارِیَةَ۔

۱۲۶۶: روایت ہے سمرہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہاتھ پر لازم ہے اس کا ادا کرنا جو لیا ہے اس نے یعنی قرض ہو یا عاریت کہا قتادہ نے پھر بھول گئے حسن اس روایت کو اور یوں کہنے لگے وہ امین ہے تیرا یعنی جس کو عاریت دی ہے اور نہیں ہے ڈانڈ اس پر یعنی جس کو عاریت دی ہو کوئی چیز اور تلف ہو جائے تو عاریت لینے والا ضامن نہیں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کے یہی مذہب ہے اور کہتے ہیں کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن نہیں اور اگر عاریت ضائع ہو جائے تو اس پر ڈانڈ (جرمانہ) نہیں ہاں اگر خلاف کرے صاحب امانت کا یعنی مالک جس طرح کہہ دے اس طرح نہ رکھے اور ضائع ہو تو اس پر البتہ ڈانڈ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحٰق۔

۸۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِحْتِكَارِ

باب: غلّہ روکنے کے بیان میں

۱۲۶۷: عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ يَاَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَ مَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ وَاِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْحِنْطَةَ وَنَحْوَ هٰذَا۔

۱۲۶۷: روایت ہے معمر بن عبداللہ سے جو بیٹے ہیں نضلہ کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے غلّہ بند کر کے زیادہ گرانی کا انتظار وہی کرتا ہے جو گنہگار ہے تو کہا محمد بن ابراہیم نے جب سنی میں نے یہ حدیث سعید سے تو کہا میں نے ان سے اے ابومحمد تم تو احتکار کرتے ہو کہا سعید نے معمر بھی احتکار کرتے تھے اور مروی ہے سعید بن مسیّب سے کہ معمر احتکار کرتے تیل اور چارہ کا یعنی غلے کا احتکار نہیں کرتے تھے کہ ممنوع ہے۔

ف: مترجم کہتا ہے کہ شرح مشارق میں مرقوم ہے کہ ابن ماجہ میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ جو گرانی میں غلہ بند کرے گا اللہ اس کو کوڑھی اور محتاج کر ڈالے گا اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جس نے چالیس دن قحط میں غلہ بند کیا وہ اللہ سے جدا ہوا اور اللہ اس سے جدا ہوا قحط میں اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاروں مذہب میں نہایت حرام ہے اس واسطے کہ خلائق کی خواہی ہے اور جس نے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے جمع کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہ ہو تو درست ہے اناج کی سوداگری منع نہیں جیسا عوام میں مشہور ہے بلکہ قحط اور گرانی میں بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہے سوائے اناج اور قوت کے اور شے میں احتکار درست ہے تمام ہوا مضمون مشارق کی شرح کا اور تیل اور چارہ اور جو چیز کہ قوت انسان کی نہیں اس میں احتکار درست ہے اور راوی نے یہ گمان کیا کہ مطلق احتکار ہر چیز میں منع ہے اس لیے اعراض کیا۔ اس باب میں عمرؓ اور علی اور ابی امامہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حدیث معمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے احتکار غلے میں اور رخصت دی ہے بعضوں نے غلے میں اور چیزوں میں احتکار کرنے کی اور ابن مبارک نے کہا کچھ مضائقہ نہیں روٹی اور چمڑے کے احتکار میں اور جو ایسی چیز ہو۔

۸۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

باب: محفلات[1] کے بیچنے کے بیان میں

۱۲۶۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوْقَ وَلَا تُحَفِّلُوْا وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ۔

۱۲۶۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا سبقت نہ کرو بازاروں پر یعنی قافلہ وغیرہ جو غلہ بیچنے کو لاتا ہو۔ اس سے بازار میں آنے سے پیشتر کچھ نہ خرید و جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جانور دودھ والے کا دودھ نہ روکو کہ اس کے سبب سے خریدار دھوکا کھائے اور جھوٹے خریدار بن کر کسی چیز کو زیادہ داموں کو نہ بکوادو کہ جس کو لاڑ ہیاپن کہتے ہیں۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں دودھ روکے ہوئے گائے بکری کے بیچنے کو اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں یہ ایک مکر اور فریب ہے۔

[1] محفلات جمع ہے محفلہ کی اور محفلہ اس گائے بکری کو کہتے ہیں جس کے مالک نے کئی دن سے اس کا دودھ نہ دوہا ہو اور تھن اس کے پھول گئے ہوں کہ خریدار اس کو بہت دودھ والی سمجھ کر جلد لے لے اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا۔۱۲

۸۵۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ الْمُسْلِمِ

باب: ایسی جھوٹی قسم کھانے کے بیان میں جس سے کسی کا مال مارے

۱۲۶۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَ شْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَا لِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْاٰيَةِ اِلٰى اٰخِرِهَا۔

۱۲۶۹: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے قسم کھائی کسی چیز پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لئے کہ مارے اس قسم سے مال کسی مسلمان شخص کا جب وہ ملے گا اللہ سے تو اللہ اس پر غصے ہوگا سو کہا اشعث نے یہ حدیث حضرتؐ نے میرے مقدمہ میں فرمائی تھی قسم ہے اللہ کی! میرے اور ایک یہودی کی شرکت میں ایک زمین تھی سو وہ مکر گیا میری زمین کے حصہ سے سو لے گیا میں اسے نبیؐ کے پاس اور فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں سو فرمایا آپؐ نے یہودی سے قسم کھا سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! اب تو قسم کھالے گا اور داب (غصب) کرلے گا میرا مال۔ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے :اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ آیت سے آخر تک۔

ف: مترجم کہتا ہے پوری آیت یوں ہے :اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنی جو لوگ خرید کرتے ہیں اللہ کے قرار پر اور اپنی قسموں پر تھوڑا مول ان کو کچھ حصہ نہیں آخرت میں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ اور نہ نگاہ کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ سنوارے گا ان کو اور ان کو دکھ کی مار ہے۔ اس باب میں وائل بن حجر اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین سے روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۵۸: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ

باب: بائع اور مشتری کے اختلاف میں

۱۲۷۰: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ۔

۱۲۷۰: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اختلاف ہو بائع اور مشتری کے بیچ میں تو قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے اور خریدار کو اختیار ہے یعنی چاہے لے اور چاہے پھیر دے۔

ف: یہ حدیث مرسل ہے کہ عون بن عبداللہ نے نہیں پایا ابن مسعود کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور مروی ہے یہ حدیث قاسم بن عبدالرحمٰن سے وہ روایت کرتے ہیں ابن مسود سے وہ نبیؐ سے اسی حدیث کو اور یہ بھی مرسل ہے کہا ابن منصور نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے کیا کرے جب اختلاف ہو بائع اور مشتری میں اور گواہ نہ ہوں کسی کے پاس کہا احمد نے اعتبار اسی کا ہے جو چیز مالک کہے یعنی بائع کا قول معتبر ہے اگر مشتری اس پر راضی ہو تو چیز لے لے نہیں تو پھیر دے اور اسحٰق نے ایسا ہی کچھ کہا ہے کہ قول بائع کا معتبر ہے لیکن اس پر قسم ضرور ہے یعنی جس

نے کہا کہ بائع کا قول معتبر ہے تو اسی صورت میں ہے کہ جب وہ قسم کھائے اور اسی طرح مشتری بھی اور مروی ہے ایسا ہی بعض تابعین سے انہیں میں ہیں شریح۔ مترجم کہتا ہے جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو یعنی قیمت میں یا شروط میں یا ادائے قیمت کی مدت میں یا سوا ان کے اور کسی چیز میں تو معتبر قول بیچنے والے کا ہے یعنی قسم کے ساتھ پھر اگر اس نے قسم کھائی تو مشتری کو اختیار ہے کہ چاہے اس کی قسم کے موافق اس کو خرید کرے یا قسم کھائے کہ میں نے اتنے کو نہیں خریدی اس سے کم بولی ہے پس اگر راضی ہوا ایک ان میں سے دوسرے کے کہنے پر تو بہتر نہیں تو قاضی عقد کو فسخ کردے مبیع قائم ہو یا نہ ہو یہ مذہب شافعی کا ہے اور مالکؒ اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں قسم نہ کھائیں مبیع کے ہلاک اور ضائع ہونے کے وقت بلکہ جب مبیع ضائع ہوگئی ہو تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے یعنی جب مبیع قائم ہو تو بیچنے والے کو قسم دی جائے جب بیچنے والا قسم کھالے تو لینے والے کو اختیار ہوگا جیسا اوپر گزرا تو دونوں رد کریں بیع کو اور اگر مبیع قائم نہ ہو وقت نزاع کے تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قسم نہ دی جائے بیچنے والے کو یہ مذہب ابوحنیفہؒ اور مالکؒ کا ہے ایسا ہی لکھا ہے شرح مشکوٰۃ میں مظہر سے۔

۸۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

باب: جو پانی حاجت سے زیادہ ہو اس کے بیچنے کے بیان میں

۱۲۷۱: عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَآءِ۔

۱۲۷۱: روایت ہے ایاس بن عبدالمزنی سے کہا منع کیا نبی ﷺ نے پانی کے بیچنے سے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور بہیسہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ حدیث ایاس کی حسن صحیح ہے اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں پانی بیچنے کو اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے پانی بیچنے کی انہیں میں ہیں حسن بصری۔

۱۲۷۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَآءُ۔

۱۲۷۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے نبی ﷺ نے فرمایا نہ روکا جائے وہ پانی جو حاجت سے زیادہ ہو اس لئے کہ روکی جائے اس کے سبب سے گھاس۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کا کنواں ہو کسی زمین میں کہ اس کے گرد گھاس نہ ہو تو وہ اپنے کنوئیں پر جانور کو پانی پلانے سے نہ روکے جب ان کو پانی نہ پینے دے گا تو وہ اپنے جانوروں کو وہاں چرا نہ سکیں گے تو پانی روکنے سے گھاس کا روکنا لازم آیا اور یہ منع ہے۔

۸۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب: اس بیان میں کہ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اُجرت لینا منع ہے

۱۲۷۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

۱۲۷۳: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ منع کیا نبی ﷺ نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اُجرت لینے میں۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہ اور انس اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابن عمرؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور

رخصت دی ہے ایک قوم نے کہ اگر کوئی اس شخص کو جو گائے بکری پر نر کو چھوڑتا ہے بطریق انعام کے کچھ دے تو لینا درست ہے۔

۱۲۷۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلاً مِّنْ كِلَابٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ۔

۱۲۷۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ایک مرد بنی کلاب قبیلہ کے نے پوچھا نبیؐ سے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی مزدوری لینے سے۔ سو منع کیا انکو حضرتؐ نے۔ سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہؐ! ہم نر کو چھوڑتے ہیں مادہ پر تو انعام دیتے ہیں لوگ ہم کو سو اجازت دی آپؐ نے انعام لینے کی۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن حمید کے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے۔

۸۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب: کتے کی قیمت کے بیان میں

۱۲۷۵: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۱۲۷۵: روایت ہے ابی مسعود انصاریؓ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۷۶: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ۔

۱۲۷۶: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مزدوری پچھنے لگانے والے کی ناپاک ہے اور مہر زنا کا یعنی خرچی (زنا کی اجرت) ناپاک ہے یعنی حرام ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور ابن مسعود اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے حدیث رافع کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک کہ حرام کہتے ہیں کتے کی قیمت کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور رخصت دی ہے بعضوں نے شکاری کتے کی قیمت کی۔

۸۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب: پچھنے لگانے کی مزدوری کے بیان میں

۱۲۷۷: عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ اَخِيْ بَنِيْ حَارِثَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا وَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهٗ وَيَسْتَاْذِنُهٗ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ۔

۱۲۷۷: روایت ہے ابی محیصہ سے جو بھائی ہیں بنی حارثہ کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے اجازت چاہی نبی ﷺ سے پچھنے لگانے کی مزدوری کے لئے سو منع کیا آپ ﷺ نے پھر وہ بار بار پوچھتے رہے اور اجازت چاہتے رہے یہاں تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے اسکی مزدوری اپنے اونٹ کے چارے میں خرچ کر یا کھلا دا اپنے غلام کو۔

ف: اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب سے روایت ہے۔ حدیث محیصہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور کہا احمد نے اگر مانگے مجھ سے کوئی پچھنے لگانے والا یعنی مزدوری اپنی تو نہ دوں میں اس کو اور دلیل لاؤں میں ان حدیثوں کو۔

۸۶۳: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ

باب: پچھنے لگانے والے کی مزدوری

كَسْبِ الْحَجَّامِ — جائز ہونے کے بیان میں

۱۲۷۸: عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ اَهْلَهُ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خِرَاجِهٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحَجَامَةُ۔

۱۲۷۸: روایت ہے حمید سے کہا انہوں نے پوچھا انسؓ سے مسئلہ پچھنے لگانے والے کی مزدوری کا تو فرمایا انسؓ نے پچھنے لگائے رسول اللہؐ نے اور پچھنے لگائے آپؐ کے ابوطیبہ نے پھر حکم کیا رسول اللہؐ نے ان کو دو صاع غلہ دینے کا اور کہا انکے مالکوں سے سو کم کر دیا انہوں نے انکے خراج میں سے اور فرمایا حضرتؐ نے سب سے بہتر دوا جو تم کرتے ہو پچھنے لگانا ہے یا فرمایا: اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحَجَامَةُ مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور اجازت دی ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے حجامت کی مزدوری کی اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۸٦٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ — باب: کتے اور بلّی کی قیمت حرام ہونے کے بیان میں

۱۲۷۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔

۱۲۷۹: روایت ہے جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلّی کی قیمت سے۔

ف: اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بوساطت بعض اصحاب انکے کہ حضرت جابرؓ سے اور اضطراب کیا اعمش کے اوپر اس حدیث کے روایت کرنے میں اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے بلّی کی قیمت کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

۱۲۸۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهٖ۔

۱۲۸۰: روایت ہے جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلّی کے کھانے سے اور اس کی قیمت سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن زید کو کچھ بڑا شخص نہیں جانتے ہم روایت کی ان سے عبدالرزاق کے سوا اور لوگوں نے بھی۔

۱۲۸۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ۔

۱۲۸۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے منع کیا یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت کو یعنی اس کو منع نہیں کیا۔

ف: یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ان میں شعبہ بن حجاج نے اور روایت کی گئی جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں ہے۔

٨٦٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ

باب: اِس بیان میں کہ گانے والی لونڈیوں کا بیچنا حرام ہے

١٢٨٢: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوْا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰ يَةِ۔

١٢٨٢: روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچوتم گانے والی عورتوں کو یعنی لونڈیوں کو اور نہ خرید و اُن کو اور نہ گانا سکھاؤ اور کچھ بھلائی نہیں انکی تجارت میں اور ان کی قیمت حرام ہے' اس باب میں اتری یہ آیت: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے آخر تک۔

ف: اس باب میں عمر بن خطابؓ سے بھی روایت ہے۔ابی امامہ کی حدیث کو اس طرح ہم نہیں جانتے ہیں اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے علی بن یزید میں اور ضعیف کہا ہے اِن کو اور وہ شامی ہیں مترجم کہتا ہے اگر چہ اس حدیث کے لفظوں میں کسی طرح کا ضعف ہو مگر یہ مضمون متواتر المعنی ہے صدہا احادیث و آیات حرمت غنا پر دلالت کرتی ہیں خصوصاً عورتوں کے گانے میں تو بڑا فتنہ ہے اور پوری آیت جو اس حدیث میں وارد ہوئی ہے یوں ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُوْلٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔یعنی فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ بعض آدمی ایسا ہے کہ کھیل کود کی بات خرید کرتا ہے تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے بغیر جانے بوجھے اور ٹھہرائے اس کو یعنی اللہ کی راہ کو ٹھٹھا مسخر سے وہی لوگ ہیں کہ ان کو عذاب ہے ذلیل کر دینے والا یعنی دنیا اور آخرت میں بغوی میں ہے کہ کہا مجاہد نے مراد اس سے خرید نا لونڈیوں کا ہے جو گاتی ہوں اور تاویل اس کی یہ ہے کہ یشتری لہوالحدیث یعنی خریدتا ہے کھیل کود والوں کو روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں لونڈیوں کو گانا سکھانا اور نہ بیچنا ان کا اور قیمت کی ان کی حرام ہے اور اسی باب میں اتری ہے یہ آیت: وَمِنَ النَّاسِ ......یعنی جو آیت ابھی مذکور ہوئی اور کوئی آدمی ایسا نہیں کہ بلند کرے اپنی آواز کو گانے کے ساتھ مگر بھیجتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ دو شیطان ایک اس شانے پر اور ایک اس شانے پر سو وہ برابر اس کو مارتے رہتے ہیں اپنے پیروں سے جب تک چپ نہ ہو رہیں۔مؤلف کہتا ہے یہاں سے بے شک واضح ہو گیا ہم کو سبب حال آنے کا ملحدانِ بے دین کے ساتھ کہ جب وہ اپنی آوازیں ترانہ ہائے مستانہ کے ساتھ بلند کرتے ہیں تو شیاطین اس محفل میں جمع ہو کر سب کو اچھال دیتے ہیں کوئی ناچنے لگتا ہے کوئی کودنے لگتا ہے فی الحقیقت یہ عذاب ذلت کا ہے اس سے بڑھ کر کیا ذلت ہو گی کہ کفار بھی اس پر ہنستے ہیں اور آخرت میں اس سے بڑھ کر رسوائی دیکھیں گے اور یہی حدیث جس میں مذکور ہے شیطانوں کے مسلط ہونے کا گانے والی پر درمختار میں بھی لائے ہیں اور استدلال کیا ہے اس سے کہ جس محفل میں آلات غنا ہوں وہاں جانا حرام ہے حالانکہ یہ مقام اس تحریر کا نہ تھا مگر اظہار حق کیلئے لکھا گیا۔

٨٦٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّفَرَّقَ بَيْنَ الْاَخَوَيْنِ اَوْبَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ

باب: اِس بیان میں کہ ماں اور لڑکی کو اور بھائیوں کو جدا جدا بیچنا منع ہے

١٢٨٣: عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ

١٢٨٣: روایت ہے ابو ایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس نے جدا کر دیا ماں کو اس کے لڑکا لڑکی

وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سے جدا کر دے گا اللہ تعالیٰ اُس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن۔ **ف**: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۸۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رُدَّهٗ رُدَّهٗ۔

۱۲۸۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے بخشے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے دو غلام کہ دو بھائی تھے سو بیچ ڈالا میں نے ایک کو ان میں سے سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اے علیؓ! کیا ہوا تمہارا غلام سو خبر دی میں نے ان کو سو فرمایا پھیر لو اس کو پھیر لو اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے اس طرح غلاموں اور قیدیوں کے بیچنے کو کہ جدا جدا ہو جائیں یعنی قرابت والے قرابت والوں سے اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان لڑکوں کے جدا کرنے میں جو دارالاسلام میں پیدا ہوئے ہیں مگر قول اوّل اصح ہے یعنی جدائی کسی طرح درست نہیں اور روایت ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے جدا کیا والدہ کو ولد سے تو لوگوں نے اعتراض کیا ان پر کہا انہوں نے میں نے اس کی ماں سے اجازت لی اور وہ جدائی پر راضی ہوگئی تھی۔ مترجم کہتا ہے کچھ بھی ہو مگر حضرت نے مطلق جدا کرنے سے منع فرمایا ہے بہر طور جدا کرنا حدیث کی رو سے اچھا نہیں اور تاویلات کا دروازہ تو بہت بڑا ہے۔

۸۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهٗ ثُمَّ يَجِدُ بِهٖ عَيْبًا

باب: اِس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خریدے اور اس کے پیشہ کی مزدوری بھی لے چکا ہو اور پھر اس میں کچھ عیب پائے

۱۲۸۵: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ۔

۱۲۸۵: روایت ہے عائشہؓ سے تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ منفعت شئے کا اس کے لئے ہے جو شخص اس شئے کا ضامن ہے یعنی غلام کا خریدنے والا اس کا ضامن ہوا تو منفعت بھی اس کی اسے حلال ہوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور جو مروی ہے اور سندوں سے بھی سوائے اس سند کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا روایت کی ہم سے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف نے انہوں نے عمر بن علی سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور غریب سمجھا اس کو محمد بن اسماعیل نے عمر بن علی کی روایت سے اور روایت کی مسلم بن خالد زنجی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اور روایت کی یہ جریر نے بھی ہشام سے اور حدیث جریر میں کہا گیا ہے کہ تدلیس ہے اور تدلیس کی اس میں جریر نے نہیں سنی جریر نے یہ حدیث ہشام سے اور کہہ دیا انہوں نے کہ سنی میں نے یہ حدیث ہشام سے اور تدلیس یہی ہے اور تفسیر اس کی کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اس سے کچھ پیسہ کموایا پھر اس میں کچھ عیب دیکھا اور اس کو پھیر دیا بائع کو تو وہ پیسہ کمایا ہوا اسی مشتری کا ہے اس لیے کہ وہ غلام مر جاتا تو نقصان مشتری کا تھا اسی طرح جتنے مسائل اس صورت کے ہوں اس کا یہی حکم ہے کہ نفع اس کو پہنچے گا جو اس کا ضامن ہو۔

۸[illegible]: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ

باب: اِس بیان میں کہ راستے والے کو راہ کے

اَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّبِهَا

درختوں کے پھل کھانا درست ہے

۱۲۸۶ ۔ ۱۲۸۷ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً ۔

۱۲۸۶۔۱۲۸۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو جائے کسی باغ کے اندر تو کھائے یعنی اس کے پھلوں کو کھانا اسے جائز ہے مگر جمع نہ کرے اپنے کپڑے کے کونے میں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع بن عمرو اور عمیر مولی ابی اللحم اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت کرنے سے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس کے پھل کھانے کو اور مکروہ سمجھا ہے بعض نے مگر یہ کہ قیمت دیدے۔

۱۲۸۸: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرُ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَاشَيْءَ عَلَيْهِ۔

۱۲۸۸: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ نبیؐ سے مسئلہ پوچھا لٹکے ہوئے پھلوں کے کھانے کا یعنی جو درخت میں ہوں یا خشک کرنے کیلئے لٹکائے ہوں تو فرمایا آپؐ نے جو لے اس میں سے صاحب حاجت یعنی بھوکا جمع نہ کرتا ہوا اپنے کپڑے میں یعنی موافق ضرورت کے کھالے تو اس پر الزام نہیں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۸۹: عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَرْمِيْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاَخَذُوْنِيْ فَذَهَبُوْ اِبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَافِعُ لِمَ تَرْمِيْ نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْجُوْعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَاوَقَعَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَاَرْوَاكَ ۔

۱۲۸۹: روایت ہے رافع بن عمرو سے کہا میں ڈھیلے مارتا تھا انصار کے کھجوروں کے درختوں پر سو پکڑ لے گئے مجھ کو رسول اللہؐ کے پاس سو فرمایا آپؐ نے اے رافع کیوں ڈھیلے مارتا ہے تو ان کھجوروں کے درختوں پر؟ کہا رافع نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! بھوک کے سبب سے فرمایا آپؐ نے ڈھیلے نہ مارو اور جو گرے یعنی آپ سے اسے کھالو سیر کرے تجھ کو اللہ اور آسودہ کرے۔ **ف**: یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے۔

۸۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَا

باب: بیع میں استثناء کرنے کے بیان میں

۱۲۹۰: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ۔

۱۲۹۰: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور ثنیا سے مگر جب کہ اندازہ اور مقدار اس کا معلوم ہو اور تفصیل اس کی آگے آتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے کہ یونس بن عبید عطاء سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہیں مترجم کہتا ہے محاقلہ حقل سے ہے اور حقل وہ کھیتی ہے کہ نرم نرم درخت اس کے نکلے ہوں اور جڑیں ان کی سخت نہ ہوئی ہوں اور بعضوں نے کہا حقل وہ زمین ہے کہ جس میں کھیتی ہو اور اس کو قراح بھی کہتے ہیں اور اصطلاح حدیث میں محاقلہ زمین کو کھیتی کے لیے غلہ کے عوض میں کرایہ پر دینا ہے ایک حصہ معین پر مثلاً یوں کہے کہ یہ زمین تم کو زراعت کے واسطے دی۔ اس شرط پر کہ جو اس میں پیدا ہو اس میں ثلث یا ربع مجھے دینا اور اس

کومخابرہ بھی کہتے ہیں اور سبب نہی کا اس میں یہ ہے کہ اس صورت میں اجرت معین نہیں، معلوم نہیں کہ اس زمین میں کتنا پیدا ہو شائد زیادہ ہو اور دینے والے کو ناگوار گزرے اور کم ہو تو زمین والے کو دشوار ہو اور بعضوں نے کہا محاقلہ یہ ہے کہ جو غلہ پھلوں اور بالیوں سے جدا نہ ہو اس کو اسی جنس کے عوض میں جو بالیوں سے جدا ہے فروخت کرنا اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور اس میں ممکن نہیں کہ ایک میں بالی ہے اور دوسرا خالی اور بعضوں نے کہا محاقلہ کھیتی کا بیچنا ہے قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا اعتبار نہیں کہ رہے یا پالا مار جائے اور مزابنہ زبن سے ہے زبن دفع کرنے کو کہتے ہیں اور اسی سے ہے یہ حدیث: لا یقبل صلوۃ الزبین۔ یعنی قبول نہیں نماز اس کی جو دفع کرنے والا ہو پاخانے اور پیشاب کا اور اسی سے ہے: ناقۃ زبون یعنی وہ اونٹنی کہ دودھ دوہنے والے کو دفع کرے اور اپنے پاس آنے نہ دے اور مزابنت اصطلاحِ حدیث میں اسے کہتے ہیں کہ انگور کو انگور کے عوض یا کھجور کو کھجور کے بدلے بیچے اور ایک زمین پر ہے اور دوسری درخت پر مثلاً عمر زید سے کہے کہ یہ سو من کھجور جو زمین پر ہے اس کے عوض میں تیرے درخت کی کھجوریں مول لیتا ہوں پس یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ اس میں درخت کے پھل مجہول ہیں اور حالانکہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور مخابرہ کی اصل خیبر سے ہے کہ خیبر کے پھلوں اور کھیتوں کو رسول اللہ ﷺ نے یہود کو نصف پھلوں کے اقرار پر دیا اور پھر جب اس میں نزاع واقع ہونے لگا تو منع کیا یہ سب مضمون ہے بحار الانوار کا اور ثنیا بروزن دنیا ایک چیز بیچنا اور اس میں سے تھوڑی غیر معین شئے کو کہنا کہ یہ بیع میں داخل نہیں ہاں اس کا کیل و وزن بخوبی معلوم ہو تو البتہ جائز ہے مثلاً کہے کہ سو من گیہوں تولے ہوئے ہیں میں نے تیرے ہاتھ بیچے مگر اس میں سے پانچواں حصہ نہیں بیچا تو جائز ہے اور اگر کہے اس سو من میں سے تھوڑے میں لے لوں گا وہ بیع میں داخل نہیں یہ درست نہیں۔

٨٧٠: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

باب: عدم جواز میں بیع طعام کے قبل استیفاء (ملکیت) کے

١٢٩١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ.

١٢٩١: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو خریدے غلہ تو نہ بیچے اس کو دوسرے کے ہاتھ جب تک قبضہ نہ کر لے اس پر کہا ابن عباسؓ نے اور میں سب چیزوں کو ایسا ہی جانتا ہوں یعنی ہر چیز قبل قبضے کے نہ بیچی جائے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جائز نہیں غلہ کا بیچنا مشتری کو جب تک قبضہ نہ کر لے اس پر اور بعضوں نے کہا جائز ہے بیچنا اس چیز کا جو کیلی و وزنی نہیں اور کھانے پینے میں خرچ نہیں ہوتا کہ قبل قبضہ کے بیچے اور اس باب میں نہی سخت فقط علماء کے نزدیک غلہ میں ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

٨٧١: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ

باب: بیع پر کسی کے بیع کرنے کی نہی میں

١٢٩٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ

١٢٩٢: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا نہ بیع کرے کوئی تم میں کا دوسرے کی بیع پر یعنی جب بیع منعقد ہو چکے تو اب دوسرا شخص اپنی چیز اس سے کم قیمت پر بیچ کر پہلے بائع کی چیز نہ پھروا دے اور پیغام نکاح نہ دے کوئی

بَعْضٍ۔ تم میں کا اس عورت کو جسے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ راضی ہوگئی ہے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور سمرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے قیمت نہ لگائے کوئی شخص بھائی کی قیمت پر یعنی جب ایک نے کچھ قیمت کہی اور بائع راضی ہے اور قریب ہے کہ بیع منعقد ہو جائے اس پر کوئی دوسرا اگر قیمت نہ بڑھائے اور بعضوں نے حدیث باب میں یہی کہا ہے کہ مراد بیع سے قیمت لگانا ہے۔

٨٧٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ

باب: بیع خمر (شراب بیچنے) کی نہی میں

١٢٩٣: عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ فِيْ حِجْرِيْ قَالَ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ۔

١٢٩٣: روایت ہے ابی طلحہ سے کہا انہوں نے اے نبی اللہ! میں نے خریدی تھی شراب ان یتیموں کے لئے جو میری گود میں ہیں یعنی قبل حرمت کے فرمایا آپ ﷺ نے بہا دے شراب کو اور توڑ دے مٹھور کو اہل دکن اسے گولی کہتے ہیں اور فارسی میں خُم۔

ف: اس باب میں جابر اور عائشہ اور ابی سعید اور ابن مسعود اور ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ثوریؒ نے سدی سے انہوں نے یحییٰ بن عباد سے انہوں نے انسؓ سے کہ تحقیق ابوطلحہ ان کے نزدیک تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے لیث کی حدیث سے۔

١٢٩٤: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا۔

١٢٩٤: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بنایا جائے شراب کا سرکہ؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٩٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهٗ۔

١٢٩٥: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے شراب میں دس شخصوں پر اس کے نکالنے والے پر اور جو نکلوائے اور پینے والے پر اور لے جانے والے پر اور جس کے پاس لے جائیں اس پر اور پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور جس کے لئے وہ خریدی جائے اس پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے انسؓ کی روایت سے اور مروی ہے اسی کی مانند عباس اور ابن مسعود اور ابن عمرؓ سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ مترجم کہتا ہے حضرتؐ نے ابتدائے اسلام میں جب پہلے پہل شراب حرام ہوئی تو اس سے سرکہ بنانے کو بھی بلکہ جن برتنوں میں شراب رکھی جاتی تھی یعنی جو برتن خاص شراب ہی کے لیے بنائے جاتے تھے ان سب سے منع فرمایا تاکہ اس سے نفرتِ کاملہ مسلمانوں کو حاصل ہو جائے اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر سرکہ بنانے کا حکم کریں تو لوگ سرکہ کے بہانے سے کھلے خزانے شراب کی خرید و فروخت کرتے رہیں گے اور بعضے چھپ چھپا کر شراب پئیں گے پھر جب ان لوگوں نے دیکھا کہ شراب سے مطلق بیزار ہو گئے ہیں تو اس وقت سرکہ بنانے کی اجازت دی تو وہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی بہرحال اجازت کی حدیثیں ناسخ ہوگئیں نہی کی حدیثوں کی اور اجازت کی روایتوں سے یہ بھی روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نعم الادام الخل یعنی سب سے عمدہ سالن سرکہ ہے روایت کیا اس کو مسلم نے اور فرمایا: خیر خلکم خل خمر کم۔ یعنی تمہارے سب سرکوں میں بہتر شراب کا سرکہ ہے روایت کیا اس کو بیہقی نے جابر سے مرفوعاً اور شراب کا سرکہ بنانا

امام شافعی اور احمد اور عنبری کے نزدیک درست نہیں اور اگر بنائیں تو پاک نہیں ہوتا اور امام مالک سے بھی صحیح روایت یہی ہے اور ایک روایت میں مالک سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور لیث اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا مگر جبکہ خود بخود کسی چیز کے ملائے وہ سرکہ ہو جائے تو سب کے نزدیک پاک ہے مگر سحنون مالکی کے نزدیک وہ کہتے ہیں پاک نہیں ہوتا یہی مضمون ہے نووی کا۔

۸۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِيْ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ

باب: بے اجازت مالکوں کے دودھ دوہنے کے بیان میں

۱۲۹۶: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاذِنْهُ فَاِنْ اَذِنَ لَهٗ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا اَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ فَاِنْ لَّمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلَا يَحْمِلْ۔

۱۲۹۶: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبیؐ نے فرمایا جب کہ آئے کوئی تم میں کا جانوروں یعنی بکری گایوں میں پس اگر ہو اس میں مالک اسکا تو اجازت چاہے اس سے پھر اگر اجازت دے تو دودھ دوہے اور پئے اور اگر کوئی نہ ہو اس میں تو تین آوازیں دے پس اگر کوئی جواب دے اسکو تو اس سے اجازت چاہے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو شوق سے دوہے اور پئے مگر ساتھ اٹھا نہ لے جائے یعنی پیاس اور بھوک سے زیادہ استعمال جائز نہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے حدیث سمرہ کی حسن غریب ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور علی بن مدینی نے کہا سننا حسن کا سمرہ سے صحیح یعنی ثابت ہے اور کلام کیا ہے بعض اہلحدیث نے حسن کی روایت میں جو سمرہ سے مروی ہو اور کہا ہے کہ روایت کرتے تھے سمرہ کے صحیفہ یعنی کتاب سے۔ مترجم کہتا ہے مسافر راستہ چلنے والے کو اس قدر تصرف جیسے دودھ پی لینا یا راستے کے پھلوں کا کھا لینا جائز ہے اور جس کو اللہ نے باغ و بکریاں وغیرہ عنایت فرمائی ہوں اس کو بھی براہ شکرانے ایسے تصرفات سے روکنا خلاف حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیکی نیتی سے اس کو برکت عنایت کرے گا۔

۸۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ وَ الْاَصْنَامِ

باب: مردار جانوروں کی کھالیں اور بتوں کے بیچنے کے بیان میں

۱۲۹۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهِ السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَحَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ فَاَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ

۱۲۹۷: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ ہی میں تھے فرماتے تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا شراب اور مردہ جانور اور سور اور بتوں کے بیچنے کو سو عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! بھلا کیا فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردار جانوروں کی چربی میں کہ اس سے کشتیوں کو طلا کیا جاتا ہے اور چمڑے چکنے کیے جاتے ہیں اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ کچھ درست نہیں وہ چربی حرام ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات میں اللہ کی مار ہو یہود پر کہ جب اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پر چربیوں کو تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر اس کو بیچا اور

فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔ اس کی قیمت کھائی۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک۔ مترجم کہتا ہے یہود نے چربی کو پگھلا کر بیچنا شروع کیا اور گویا ایک حیلہ نکالا اس کے حلال ہونے کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر شحم کو حرام کیا ہے اور یہ پگھلی ہوئی تو شحم نہیں ہے اس لیے کہ عرب میں پگھلی ہوئی چربی کو ودک بولتے ہیں ایسا حیلہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا ہے۔ ومکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ سو! اس حدیث سے سب حیلوں کی جڑ کٹ گئی جیسے لوگ مکان رہن لے کر چراغی کا حیلہ کر کے اس میں رہتے ہیں ایسے حیلوں کا انجام اللہ و رسول کی لعنت ہے۔

۸۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ مِنَ الْهِبَةِ

باب: ہبہ کو پھیر لینے کی برائی کے بیان میں

۱۲۹۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوْءِ الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِیْ قَيْئِهٖ۔

۱۲۹۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہمارے لئے بری کہاوت نہیں ہے یعنی ہم کو ایسا کام نہ کرنا چاہیے کہ جس میں بری کہاوت ہو لوٹا لینے والا چیز دے کر ایسا ہے جیسا کتا کھا جائے اپنی قے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا حلال نہیں کسی کو کہ دے کسی کو کچھ اور پھر لے لے اس سے مگر باپ کو درست ہے کہ جو چیز دے اپنے بیٹے کو تو چاہے پھر لے اس سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہ روایت کرتے تھے ابن عمرؓ سے اور ابن عباسؓ سے دونوں پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی ﷺ تک اور یہ حدیث جو ابن عباسؓ سے مروی ہوئی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اصحاب نبی ﷺ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جس نے کوئی چیز ہبہ کردی اپنے کسی ذی رحم محرم کو تو اس کو درست نہیں پھر اس سے پھیر لینا اور جس نے کوئی چیز غیر ذی رحم محرم کو دی ہے تو اس کو جائز ہے اس کا پھیر لینا مگر جب ہبہ بالعوض ہو یعنی اس کے بدلے کچھ لے چکا ہو تو اس کا پھیرنا جائز نہیں اور یہی قول ہے ثوری کا اور شافعی کہتے ہیں حلال نہیں کسی کو چیز دے کر پھیر لینا گویا باپ کو اور استدلال کیا انہوں نے اس حدیث سے جو ابن عمرؓ سے نبی ﷺ سے مروی ہوئی کہ جائز نہیں کسی کو کوئی چیز دے کر پھیر لینا مگر والد کو ولد سے۔

۸۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب: بیع عرایا اور جو اس میں جائز ہے اس کے بیان میں

۱۲۹۹ - ۱۳۰۰: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لِاَهْلِ الْعَرَايَا اَنْ يَبِيْعُوْهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا۔

۱۲۹۹ - ۱۳۰۰: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور تفصیل ان سب کی مترجم کے کلام میں آ گئی باب میں اس سے پہلے گزری مگر رخصت دی آپ ﷺ نے اہل عرایا کو کہ وہ بیچ لے اپنے پھلوں کو اسکے برابر کے عوض میں کوت کر یعنی اندازہ سے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہے زید بن ثابت کی حدیث کو ایسا ہی روایت کیا ہے محمد بن اسحٰق نے اور روایت کی ایوب اور عبداللہ بن عمر اور مالک بن انسؓ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور اسی اسناد سے

مروی ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ثابتؓ سے وہ نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے رخصت دی عرایا میں پانچ وسق سے کم اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحٰق کی حدیث سے۔

۱۳۰۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ كَذَا۔

۱۳۰۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں یا ایسا ہی فرمایا یعنی راوی کو شک ہے کہ یہی لفظ ہیں حدیث کے یا کچھ فرق ہے۔

۱۳۰۲: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

۱۳۰۲: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عرایا کے بیچنے میں کوت کر یعنی اندازے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنیٰ ہیں اس سے جو منع فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے اور دلیل لائے ہیں اس پر حدیث حضرت زید بن ثابت اور ابی ہریرہؓ کی یعنی جو مذکور ہوئیں اور کہتے ہیں یعنی شافعی احمد اور اسحٰق کہ صاحب عرایا کو جائز ہے کہ بیچ لے اپنے پھلوں کو جو پانچ وسق سے کم ہوں اور وجہ اس کے جائز ہونے کی بعض علماء کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے آسانی اور راحت چاہی اس لیے کہ اصحاب عرایا نے شکایت کی کہ ہم کو اتنا میسر نہیں کہ ہم تازہ پھل کھجور وغیرہ کو خرید سکیں مگر پرانی کھجوروں سے تو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی پانچ وسق سے کم میں کہ خرید لیا کریں وہ پرانی کھجوروں سے تازہ پھلوں کو اور کھایا کریں تازہ پھل۔

۱۳۰۳: عَنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ كَثِيْرٍ ثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَسَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَ صْحَابِ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا۔

۱۳۰۳: روایت ہے ولید بن کثیر سے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے بشیر بن یسار نے جو مولیٰ ہیں بنی حارثہ کے کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ دونوں نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے منع فرمایا بیع مزابنہ سے یعنی تمروں کے عوض میں جو زمین پر ہیں درختوں کا ثمر بیچنے سے مگر صاحب عرایا کے واسطے تو ان کیلئے اجازت دی حضرتؐ نے اور منع فرمایا انگور تر کو انگور خشک کے عوض بیچنے سے اور ہر پھل کو بیچنے سے کوت کر یعنی ایک جنس کے پھلوں کو کوت کر بیچنے سے منع فرمایا کہ اگر کیل اور وزن کر کے بیچے تو درست ہے۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس سند سے۔ مترجم کہتا ہے عریۃ بروزن فعیلۃ عریٰ یعرو سے ہے جس کے معنی ہیں الگ کرنا اور یہ بمعنی مفعولۃ کے ہے یا فاعلۃ کے یا اور عری یعری سے اور مصدر اس کا عریان ہے بمعنی کپڑے اتارنے اور ننگا ہونے کے گویا یہ بیع نکل گئی ہے دائرۂ حرمت سے جیسا آدمی نکل جاتا ہے کپڑوں سے اور جمع اس کی عرایا ہے اور اصطلاحِ شرع میں بیع عرایا اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک دو درخت کسی محتاج کو دے اور اس سے کہے کہ اس فصل کے میوے جو اس میں لگیں وہ تیرے ہیں پھر اس شخص کا بار بار آنا صاحب باغ کو ناگوار ہو تو اس سے کہے تو اپنے درخت کے میوے تین وسق یا چار وسق کو بیچ ڈال جب یہ میوہ تیار ہوگا تو تجھے اتنے پھل دے دوں گا اور یہ پانچ وسق تک درست ہے اس سے زیادہ میں ایسی بیع درست نہیں۔ اس لیے کہ یہ بیع ایک جنس کی ہے اسی جنس کے ساتھ مثلاً تمر کی تمر کے ساتھ انگور کی انگور کے ساتھ تو ایسی بیع میں کیل اور وزن دونوں طرف سے برابر ہونا چاہیے حالانکہ اس بیع میں وہ پھل جو صاحب باغ دیتا ہے متعین ہیں وزن کر کے دے یا کیل سے دے اور وہ پھل جو درختوں پر ہیں یعنی اس محتاج کو وہ کوتے ہوئے ہیں اندازہ کئے ہوئے نہ ناپے نہ تولے اور یہ بیع مزابنہ ہے اور مزابنہ درست نہیں مگر انہی درختوں میں جو عاریۃً کسی محتاج کو پھل کھانے کو دیئے

ہیں یعنی بیع عرایا میں اور امام مالکؒ سے مروی ہے کہ اس کو عرایا اس لیے کہتے ہیں کہ وہ صاحب باغ درختوں کو مجرد اور ننگا کر دیتا ہے دوسروں کے واسطے یعنی اس کے پھل دوسروں کو دیتا ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع میں قریب چار سیر غلہ کے سماتا ہے۔

۸۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ

باب: نجش کے حرام ہونے کے بیان میں

مترجم کہتا ہے نجش کے معنی لغت میں جانور وحشی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگانا اور شرعی معنی اس کے ''مصنف'' کے کلام میں ہیں اور مروی ہے کہ نجش کرنے والا سود خوار ہے۔

۱۳۰۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا۔

۱۳۰۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا ابوہریرہؓ پہنچاتے ہیں نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے نجش نہ کرو۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نجش حرام ہے اور نجش اسے کہتے ہیں کہ ایسا شخص جو بصارت رکھتا ہے کسی چیز کو خوب اچھا برا پہچاننے کی اور وہ اس چیز کے بیچنے والے کے پاس آن کر اس سے بھاؤ تاؤ کرنے لگے اور اس چیز کی قیمت اس کی اصل قیمت سے بڑھا کر دینے لگے اور یہ معاملہ مشتری کے سامنے کرے اس ارادہ سے کہ مشتری دھوکا کھا کر اس چیز کی قیمت اصلی سے اور بازار کے بھاؤ سے زیادہ قیمت دے کر خریدے کہ یہ معاملہ اکثر دلال کیا کرتے ہیں اور اسی طرح پانچ روپیہ کی چیز دس روپیہ کو بکوا دیتے ہیں اور یہ ایک قسم کا فریب ہے۔ شافعی نے کہا اگر کوئی شخص نجش کرے تو وہی گنہگار ہے اور بیع جائز ہے اس لیے کہ بائع نجش کرنے والا نہیں۔

۸۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

باب: جھکتی ڈنڈی تولنے کے بیان میں

۱۳۰۵: عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرٍ فَجَاءَ نَاالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ وَعِنْدِيْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَاَرْجِحْ۔

۱۳۰۵: روایت ہے سوید بن قیس سے کہا انہوں نے کہ بیچنے کو لایا میں اور مخرمہ عبدی کپڑا ہجر (نامی جگہ) سے تو تشریف لائے ہمارے پاس نبی ﷺ اور مول کیا ہم سے ایک پائجامے کا اور میرے پاس تولنے والا تھا کہ مزدوری پر تولتا تھا سو فرمایا نبی ﷺ نے اس تولنے والے سے تول اور جھکتی ڈنڈی تول۔

ف: اس باب میں جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث سوید کی حسن صحیح ہے اور علماء نے مستحب کہا ہے ذرہ جھکتی ڈنڈی تولنے کو یعنی دیتے وقت اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث سماک سے انہوں نے ابوصفوان سے اور ذکر کیا اسی حدیث کو۔

۸۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهٖ

باب: تنگ دست قرضدار کو مہلت دینے اور تقاضا میں نرمی کرنے کے بیان میں

١٣٠٦: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ۔

١٣٠٦: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مہلت دے تنگدست قرضدار کو یا اس کے قرض میں کچھ چھوڑ دے جگہ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عرش کے سائے نیچے جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا سوا اس کے۔

ف: اس باب میں ابی الیسر اور ابی قتادہ اور حذیفہ اور مسعود اور عبادہ سے روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

١٣٠٧: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَلَمْ یُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَیْرِ شَیْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ رَجُلًا مُوْسِرًا فَکَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ فَکَانَ یَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ یَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ۔

١٣٠٧: روایت ہے ابو مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے حساب کیا گیا ایک شخص کا یعنی عالم برزخ میں ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے سو نہ پائی اسکی کوئی نیکی مگر اتنی کہ وہ آدمی امیر تھا اور لین دین کرتا لوگوں سے تو حکم دیتا اپنے غلاموں کو کہ معاف کرتے رہو تنگدست قرضدار سے سو فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہم کو پہلے سے معاف کرنا چاہیے معاف کردو اسکو یعنی فرشتوں سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٨٠: بَابُ مَاجَاءَ فِی مَطْلِ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ

باب: اس بیان میں کہ ادائے قرض میں غنی کا دیر لگانا ظلم ہے

١٣٠٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ۔

١٣٠٨: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا دیر لگانا غنی کا ادائے قرض میں یعنی ہوتے ہوئے نہ دینا حیلہ وحوالہ کرنا ظلم ہے اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کردیا جائے تو چاہیے اسکے پیچھے لگے یعنی جب کوئی قرضدار کسی قرض خواہ سے کہے میرے اوپر جو روپیہ تمہارا ہے وہ فلانے شخص سے لے لو تو قرض خواہ کو اس کا قبول کر لینا چاہیے اور اسکا پیچھا کرنا چاہیے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور شرید سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور مطلب اس کا یہی ہے کہ جب کسی کو حوالہ دیا جائے کسی غنی کا تو چاہیے اس کے پیچھے لگ جائے اور بعض لوگوں نے کہا جب کسی قرضدار نے کسی غنی پر حوالہ کر دیا اور اس نے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں دوں گا تو وہ قرضدار بری ہو گیا اور پھر اس قرض خواہ کو حق نہیں پہنچتا کہ اس سے طلب کرے۔ مترجم کہتا ہے مثلاً زید کا قرض عمر پر آتا تھا اور عمر نے کہا جاؤ بکر سے تم لے لو اور بکر غنی بھی ہے اور اس نے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں تجھے دوں گا اب زید کو حق نہیں پہنچتا کہ پھر عمر سے تقاضا کرے اگرچہ بکر سے روپیہ وصول[1] نہ ہو انتہیٰ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جب ہلاک ہو جائے اس کا مال محال علیہ کے مفلس ہو جانے کے سبب سے تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ پہلے قرضدار سے تقاضا کرے حضرت عثمانؓ وغیرہ کے قول کی دلیل سے کہ انہوں نے فرمایا ہے مسلمان کا ہلاکت یعنی ضائع ہونے کے لائق نہیں اور اسحٰق نے کہا اس قول کا جو حضرت عثمانؓ وغیرہ سے منقول ہے مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا یعنی جب حوالہ کر دے کوئی شخص کسی کو اور وہ ظاہر میں غنی معلوم ہو یعنی محال علیہ اور پھر بعد دریافت ہو کہ وہ مفلس ہے تو اس قرض خواہ کو پہنچتا ہے کہ اپنے پہلے قرض دار سے تقاضا کر کے اپنا روپیہ اس سے بھرے

[1] اس صورت میں جو مذکور ہوئی زید کو محیل کہیں گے یعنی حوالہ کرنے والا اور عمر محال لہ اور بکر کو محال علیہ۔١٢

اور حوالہ کو مفلس شخص کے قبول نہ کرے اس لیے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے دیر لگانا غنی کا یعنی جس کو مقدور ہوا ایک چیز کی قیمت دینے کا اور پھر وہ نہ دے اور یا قرضدار کو مقدور ہے قرض ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرتا ہے یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ فسق ہے رد کی جاتی ہے اس کے سبب سے گواہی اس کی اگرچہ ایک بار ہوا اور بعضوں نے کہا اگر مکرر کرے اور عادت کرے اس کی اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کرے یعنی ایک شخص پر قرض ہے کسی کا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جھٹ قبول کرے تا کہ اس کا مال ضائع نہ ہو۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ لمولانا قطب الدین۔

۸۸۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

باب: بیع منابذہ اور ملامسہ کے بیان میں

۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ الْمُلَامَسَةِ۔

۱۳۰۹۔۱۳۱۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو بیع لازم ہوگئی میرے اور تیرے بیچ میں اور بیع ملامسہ یہ تھی کہ کوئی کہے کہ جب میں کوئی چیز چھولوں تو بیع واجب ہوگئی اور اگرچہ مبیع کو اس نے دیکھا بھی نہ ہو مثلاً مبیع تھیلے وغیرہ میں ہو اور یہ بیعین جاہلیت کے زمانہ کی تھیں تو حضرت نے اس سے منع کر دیا مترجم کہتا ہے منابذہ نبذ سے ہے نبذ پھینکنے کو کہتے ہیں ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ایک نے ایک چیز کسی کے پاس پھینک دی اور اس نے بھی اپنی چیز اُس کے پاس پھینک دی تو یہ بیع ہوگئی اس میں کچھ ایجاب وقبول نہ ہوتا تھا کہ بائع کہے میں نے بیچا مشتری کہے میں نے خریدا ایک بچوں کا کھیل تھا حضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور ملامسہ لمس سے ہے۔ لمس چھونے کو کہتے ہیں یہ بھی ایام جاہلیت میں تھا کہ جہاں ایک نے دوسرے کی چیز چھو دی رات ہو یا دن پھر نہ اس کو دیکھنا نہ بھالنا نہ کھولنا موندنا آنکھ بند کر کے اس کو لے لینا پڑتا تھا یہ بھی ایک لڑکوں کا آنکھ مچولی کرنا ٹھہرا' اس کو بھی منع فرمایا۔

۸۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ

باب: غلّہ وغیرہ خریدنے کو پیشگی روپیہ دینے کے بیان میں

۱۳۱۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ۔

۱۳۱۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا جب تشریف لائے نبیؐ مدینے میں لوگ وہاں کے پیشگی روپیہ دیتے تھے پھلوں کے خریدنے کو سو فرمایا نبیؐ نے جو پیشگی روپیہ لے کسی پھل کیلئے تو چاہیے کہ ان پھلوں کا وزن اور کیل مقرر کرے اور مدت مقرر کرے کہ اتنے سیر گیہوں مثلاً یا اتنے کیل چار یا پانچ مہینے میں لونگا۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور عبدالرحمٰن بن ابزی سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباسؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جائز کہتے ہیں پیشگی روپیہ دینے کو غلہ یا کپڑا وغیرہ لینے کو ان چیزوں میں جس کی حد اور صفت معلوم کر سکیں اور اختلاف ہے پیشگی دینے میں جانور خریدنے کو سو بعضوں نے جائز کہا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا پیشگی حیوان کے لیے درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

۸۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي اَرْضِ الْمُشْتَرَكِ يُرِيْدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيْبِهٖ

باب: زمین مشترک کے بیان میں جس کا کوئی شریک اپنا حصہ بیچنا چاہے

۱۳۱۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ حَائِطٍ فَلَا يَبِعْ نَصِيْبَهٗ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَعْرِضَهٗ عَلٰى شَرِيْكِهٖ۔

۱۳۱۲: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جو کوئی شریک ہو کسی احاطہ میں یا باغ میں سو نہ بیچے اپنا حصہ اس میں سے جب تک اس شریک کو بتا نہ لے یعنی شاید وہ ہی خرید لے تو غیر کے ہاتھ کیوں بیچے۔

ف: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں سنا میں نے محمد بخاری سے کہ کہتے تھے سلیمان یشکری نے وفات پائی جابر بن عبداللہ کی حیات میں اور ان سے کچھ سنا نہیں قتادہ نے اور نہ ابوالبشر نے کہا محمد نے ہم نہیں جانتے کہ کسی کو سماع ہوا ان میں سے سلیمان یشکری سے ماسوا عمرو بن دینار کے کہ اس نے شائد سنا ہو ان سے جابر بن عبداللہ کی زندگی میں اور کہا محمد نے قتادہ اور روایت کرتے ہیں سلیمان یشکری کی کتاب سے اور سلیمان کی ایک کتاب تھی کہ اس میں وہ حدیثیں لکھی تھیں جو مروی تھیں جابر بن عبداللہ سے سو کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا سلیمان تیمی نے لے گئے صحیفہ جابر بن عبداللہ کا حسن بصری کے پاس سو لے لیا انہوں نے اس کو کہا پس رد نہ کیا اس کو سو لے گئے لوگ اس کو قتادہ کے پاس سو روایت کی اس سے پھر لائے وہ صحیفہ میرے پاس سو میں نے نہیں روایت کی اس سے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے انہوں نے علی بن یدی سے۔

۸۸٤: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

باب: بیع مخابرہ اور معاومہ کے بیان میں

۱۳۱۳: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

۱۳۱۳: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ کی بیع سے اور رخصت دی عرایا میں ایسی بیع کی۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے مترجم کہتا ہے محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کا ذکر اوپر بہ تفصیل ہو چکا ہے اور معاوضہ عام سے ہے عام سال کو کہتے ہیں اور بیع معاومہ یہ ہے کہ ایک سال یا دو سال کا میوہ ایک درخت کا بیچنا قبل پیدا ہونے کے اور اس میں دھوکا ہے کہ شاید میوہ پیدا ہو یا نہ ہو یا زیادہ ہو کہ بائع کو اس قیمت پر جو ٹھہری ہو دینا ناگوار ہو یا کم ہو کہ مشتری کو دشوار ہو اسلئے اس کو منع فرمایا گویا یہ بھی بیع غرر میں داخل ہے۔

۱۳۱۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْلَنَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ فِيْ دَمٍ وَلَامَالٍ۔

۱۳۱۴: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ مہنگا ہوا ایک دفعہ بھاؤ غلّہ وغیرہ کا زمانے میں رسول اللہؐ کے سو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! بھاؤ مقرر کر دیجئے ہمارے واسطے فرمایا آپؐ نے بھاؤ مقرر کرنے والا وہی اللہ ہے جو کہ روکنے والا ہے یعنی رزق کا مراد اس سے مہنگا ہونا ہے اور وہی کشادہ کرنے والا ہے رزق کا اور رزق دینے والا ہے یعنی اسکے حکم سے کمی بیشی رزق کی اور تنگی

کشادگی ہوتی ہے تو بھاؤ مقرر کرنے والا وہی ہے پھر فرمایا حضرتؐ نے میں چاہتا ہوں ملوں اپنے ربّ سے ایسے حال میں کہ نہ ہو مجھ پر مطالبہ اور مظلمہ کسی کا کہ وہ طلب کرتا ہو مجھ سے مظلمہ خون کا اور نہ مال کا۔ **ف:** یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٨٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْغَشِّ فِي الْبُيُوْعِ

باب: بیع میں دغابازی کرنے کے بیان میں

١٣١٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلاً فَقَالَ يَاصَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا۔

١٣١٥: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ایک غلّے کے ڈھیر پر اور اس میں آپ ﷺ نے ہاتھ ڈالا سو پہنچی آپؐ کی اُنگلیوں میں تری سو پوچھا آپؐ نے اے غلّہ بیچنے والے یہ تری کیا ہے؟ اس نے کہا مینہ پڑا ہے اس پر یارسول اللہؐ! فرمایا آپؐ نے اس کو تو نے اوپر کیوں نہ کر دیا یعنی بھیگا ہوا غلہ سب کے اوپر رکھ دیا ہوتا کہ دیکھتے اس کو سب لوگ پھر فرمایا آپؐ نے جو خیانت اور دغابازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی الحمراء اور ابن عباس اور بریدہ اور ابو بردہ بن نیار اور حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے دغا کرنا یعنی بیچتے وقت مبیع کا عیب چھپانا حرام ہے۔

٨٨٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيْرِ اَوِالشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

باب: اونٹ یا اور کوئی جانور قرض لینے کے بیان میں

١٣١٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِنًّا فَاَعْطٰى سِنًّا خَيْرًا مِنْ سِنِّهٖ وَقَالَ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ قَضَآءً۔

١٣١٦: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا قرض لیا رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ سو ادا کیا ایک اونٹ بہتر اس اونٹ سے اور فرمایا تم سے جو بہتر ہیں وہ قرض خوب اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

ف: اس باب میں ابو رافع سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور روایت کی شعبہ اور سفیان نے سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دیکھتے ہیں اونٹ کے قرض لینے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ رکھا ہے اسے بعض لوگوں نے۔

١٣١٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً فَقَالَ اشْتَرُوْا لَهُ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَطَلَبُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ اشْتَرُوْهُ

١٣١٧: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک مرد نے تقاضا کیا رسول اللہ ﷺ سے اور سختی کی آپؐ کے اوپر سو قصد کیا اس کا اصحابؓ نے یعنی اس کے دفع کر دینے کا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دو اس کو جس کا حق کسی پر ہوتا ہے تو وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے اور فرمایا آپؐ نے خرید دو اس کو ایک اونٹ اور دے دو اس کو وہ۔ سو ڈھونڈا اور نہ پایا مگر اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ سو فرمایا آپؐ نے خرید دو اس کو وہی اونٹ اور دے دو اس کو اسلئے

فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔ کہ تم میں جو لوگ نیک ہیں وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے اسی حدیث کی مانند یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۸: عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا فَجَآءَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ فِی الْاِبِلِ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَآءً۔

۱۳۱۸: روایت ہے ابو رافع سے جو مولیٰ ہیں نبیؐ کے کہا قرض لیا نبیؐ نے ایک جوان اونٹ پھر آئے آپؐ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ کہا ابو رافع نے سو حکم کیا مجھ کو نبیؐ نے ادا کروں میں اس آدمی کے اونٹ کو سو عرض کیا میں نے کہ نہیں پاتا مگر جوان اونٹ اس سے عمدہ چار اونٹ والا سو فرمایا رسول اللہؐ نے دے دو اس کو وہی اونٹ۔ اسلئے کہ جو نیک لوگ ہیں تم میں کہ وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَآءِ سَمْحَ الْقَضَآءِ۔

۱۳۱۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نرمی اور خوبی سے بیچنے کو اور نرمی سے خریدنے کو اور نرمی سے قرض ادا کرنے کو۔

ف: اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث یونس سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۳۲۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا اِذَا بَاعَ سَهْلًا اِذَا اشْتَرٰى سَهْلًا اِذَا اقْتَضٰى۔

۱۳۲۰: روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ نے بخش دیا ایک مرد کہ تم سے پہلے تھا اسلئے کہ وہ آسانی اور نرمی کرتا تھا جب بیچتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب خریدتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب تقاضا کرتا تھا۔ ف: یہ حدیث غریب صحیح ہے حسن ہے اس سند سے۔

۸۸۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِی الْمَسْجِدِ

باب: اِس بیان میں کہ مسجد میں خرید و فروخت کرنا منع ہے

۱۳۲۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

۱۳۲۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا جب دیکھو تم کسی کو بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد میں تو کہو اس کو کہ نہ نفع دے اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں اور جب دیکھو تم کسی کو کہ ڈھونڈتا ہے مسجد میں کوئی چیز اور پکارتا ہے تو کہو نہ پھیرے اللہ تعالیٰ تیری طرف چیز کو۔

ف: حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ حرام سمجھتے ہیں خرید و فروخت کو مسجد میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور رخصت دی ہے خرید و فروخت کی مسجد کے اندر بعض اہل علم نے اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَبْوَابُ الْأَحْكَامِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں حکومت اور قضاء وغیرہ کے بیان میں جو ثابت ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۸۸۸: بَابُ مَاجَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِيْ

۱۳۲۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوْ تُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا اَرْجُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

باب: ان حدیثوں کے بیان میں جو قاضی کے باب میں آئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۳۲۲: روایت ہے عبداللہ بن موہب سے کہ عثمانؓ نے کہا عبداللہ بن عمرؓ سے جاؤ اور فیصلہ کرو آدمیوں کے بیچ میں یعنی قاضی ہو کر عبداللہ نے کہا کیا مجھ پر رحم کرتے ہو اور معاف رکھتے ہو مجھے اے امیر المؤمنین! یعنی معاف رکھو قاضی بننے سے کہا عثمان نے تم اسکو کیوں برا جانتے ہو۔ تمہارے باپ[1] تو قضا کرتے تھے کہا عبداللہ نے میں نے سنا ہے نبیؐ سے کہ فرماتے تھے جو قاضی ہو اور فیصلے کئے اس نے عدل کے ساتھ یعنی موافق حکم خدا اور رسولؐ کے تو گمان ہے اسکا کہ شاید وہ برابر سرابر[2] چھوٹے سو کیا اُمید رکھوں میں بھلائی کی اسکے بعد اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

ف: مترجم کہتا ہے پوری روایت رزین کی نافع سے یہ ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا عثمانؓ سے اے امیر المؤمنین میں حکم نہ کروں گا دو شخصوں کے بیچ میں یعنی چہ جائے زیادہ میں حضرت عثمانؓ نے فرمایا تحقیق تمہارے باپ یعنی عمر خطابؓ تو قضا کرتے تھے ابن عمرؓ نے کہا تحقیق میرے باپ کو اگر مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے تھے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل ہوتی کسی چیز میں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام

---

[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مبارک میں مدینے میں عہدۂ قضاء پر مامور تھے۔

[2] یعنی ثواب تو کجا اگر عذاب سے بچا تو غنیمت ہے۔

سے پوچھ لیتے تھے اور میں کسی کو نہیں پاتا کہ اس سے پوچھوں اور سنا ہے میں نے پیغمبر ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ تو بے شک اس نے بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور سنا میں نے حضرت ﷺ سے فرماتے تھے جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ اس کو پناہ دو اور تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ اس سے کہ مجھے معاف کرو پس معاف کیا حضرت عثمانؓ نے ان کو اور کہا کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا یعنی قضا قبول نہ کرنے کی تاکہ اور لوگ بھی شائد قبول نہ کریں اور یہ کارخانہ معطل رہے۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی غریب ہے اور میرے نزدیک اسکی اسناد متصل نہیں اور عبدالملک جن سے معتمر روایت کرتے ہیں وہ بیٹے جمیلہ کے ہیں۔

۱۳۲۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ الْقَضَآءَ وُكِّلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَعَنْ اُجْبِرَ عَلَيْهِ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَيُسَدِّدُهٗ۔

۱۳۲۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے طلب کی قضا سونپ دیا جاتا ہے وہ اسکے نفس کی طرف یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی بنایا جاتا ہے اترتا ہے اس پر ایک فرشتہ اچھی باتیں سکھاتا ہے اور راہِ راست بتاتا ہے اسکو۔

۱۳۲۴: عَنْ خَيْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَآءَ وَسَاَلَ فِيْهِ شُفَعَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ۔

۱۳۲۴: روایت ہے خیثمہ سے اور وہ بصرہ کے رہنے والے ہیں وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو ڈھونڈے عہدہ قضا کا اور اٹھاتا پھرے اس میں سفارشیں وہ چھوڑ دیا جاتا ہے اس کے نفس پر یعنی مدد غیبی نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی کیا جائے اتارتا ہے اللہ اس پر ایک فرشتہ کہ وہ اسے انصاف کے امور سکھاتا ہے اور راہِ حق بتاتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے عبدالاعلیٰ سے۔

۱۳۲۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَلِيَ الْقَضَآءَ اَوْجُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ۔

۱۳۲۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو عہدہ دار ہو قضا کا یا مقرر کیا گیا قاضی لوگوں کا یعنی راوی کو شک ہے یہ فرمایا وہ پس ذبح کیا گیا بغیر چھری کے یعنی مظالم عباد میں داخل ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۸۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقَاضِيْ يُصِيْبُ وَيُخْطِيْ

باب: قاضی کے صواب وخطا کے بیان میں

۱۳۲۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ۔

۱۳۲۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جب حاکم حکم کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے اصابت حق میں اور ٹھیک پڑتا ہے حکم اسکی رائے کا تو اسکو دو ثواب ہیں یعنی ایک حقدار کے حق پہنچانے کا دوسرا اجتہاد کا اور جب حکم کرتا ہے اور چوک جاتا ہے تو اس کو ایک ثواب ہے یعنی فقط اجتہاد کا۔

ف: مجتہد اپنے اجتہاد میں بہر صورت ثواب پاتے ہیں کہ متاخرین کو ان کے اجتہاد پر پھولنا نہ چاہیے بلکہ خود طلبِ حق میں کوشش کرنی چاہیے تاکہ ان کو بھی ثواب حاصل ہو مگر مجتہدین اولین کے حق میں نیک عقیدہ رکھنا لازم ہے اور زبانِ طعن کی ان سے باز رکھنی چاہیے۔

مترجم: اجتہاد جہد سے مشتق ہے جہد کے معنی لغت میں کوشش کے ہیں اصطلاحِ شرع میں کوشش کا خرچ کرنا ہے قیاس کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اور جو حال قاضی کا یہاں مذکور ہوا وہی حال ہے تمام مجتہدین شریعت کا مسائل اجتہادیہ ہیں کہ اگر قیاس صائب ہوا تو ان کو دوگنا ثواب ہے اور نہیں تو ایک ثواب مگر جن مسائل میں ان سے خطا ہوئی اور ان کے اتباع اس پر مطلع ہوئے ان کو ضرور ہے کہ اس میں تقلید ان کی نہ کریں بلکہ خود سعی دل جوامر موافق کتاب وسنت ہو اس کو قبول فرمائیں مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی پر ضروری ہے کہ ان مقتدیانِ دین و پیشوایانِ شرع متین سے عقیدۂ نیک رکھیں اور کسی طرح ان کی خطا کو موردِ طعن نہ ٹھہرائیں واللہ اعلم وعلمہ احکم۔ اس باب میں عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرۂ کی حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے نہیں جانتے ہم اسکو سفیان ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے مگر عبدالرزاق کی سند سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہیں وہ سفیان ثوری سے۔

۸۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقَاضِيْ كَيْفَ يَقْضِيْ

باب: کیفیت قضاء میں

۱۳۲۷: عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِيْ فَقَالَ اَقْضِيْ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَجْتَهِدُ رَاْيِيْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

۱۳۲۷: روایت ہے معاذ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی قاضی بنا کر سو فرمایا کیونکہ فیصلہ کرے گا تو عرض کیا انہوں نے فیصلہ کروں گا میں اللہ کی کتاب کے موافق فرمایا اگر نہ ہو اللہ کی کتاب میں کہا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے موافق فرمایا اگر نہ ہو سنت رسول اللہ میں تو کہا اجتہاد کروں گا میں اپنی رائے سے فرمایا سب تعریف ہے اللہ کو کہ توفیق خیر دی اس نے اللہ کے رسول کو۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی سے دونوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی عون سے انہوں نے حارث سے اس نے کئی مردوں سے اہل حمص کے انہوں نے معاذ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اس حدیث کی اسناد میرے نزدیک متصل نہیں اور ابو عوان ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔

۸۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِمَامِ الْعَادِلِ

باب: امام عادل کے بیان میں

۱۳۲۸ ـ ۱۳۲۹: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ وَاَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ۔

۱۳۲۸ ـ ۱۳۲۹: روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق سب لوگوں میں زیادہ پیارا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اور بہت نزدیک بیٹھنے والا اللہ کے پاس حاکم عادل ہے اور سب لوگوں سے زیادہ دشمن اللہ تعالیٰ کا اور اس سے دو۔ بیٹھنے والا حاکم ظالم ہے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی سعید کی حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۱۳۳۰: عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَالَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ۔

۱۳۳۰: روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی تائید اور مدد قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے مگر جب اس نے ظلم کیا اللہ کی مدد الگ ہوگئی اور ساتھ ہو گیا اس کے شیطان۔

فـ: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عمران بن قطان کی روایت سے۔

۸۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقَاضِيْ لَا يَقْضِيْ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

باب: کیفیت انفصال مقدمات میں

۱۳۳۱: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَقَاضَا اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخِرِ فَسَوْفَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَقْضِيْ قَالَ عَلِيٌّ زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ۔

۱۳۳۱: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے جب نالش کریں تمہارے پاس دو اشخاص تو حکم نہ کر پہلے والے کے لئے کچھ جب تک سن نہ لے اظہار دوسرے کا تو آپ ہی معلوم کرے گا کہ کیا حکم کرنا چاہیے کہا علیؓ نے پھر اس کے بعد میں ہمیشہ فیصلے کرتا رہا لوگوں میں۔ فـ: یہ حدیث حسن ہے۔

۸۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِمَامِ الرَّعِيَّةِ

باب: امام رعیت کے بیان میں

۱۳۳۲ : عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ لِمُعَاوِيَةَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ اِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهٗ دُوْنَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ۔

۱۳۳۲: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا انہوں نے حضرت معاویہؓ سے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جو بادشاہ اپنا دروازہ بند کرے حاجت مند اور محتاجوں اور مسکینوں پر یعنی ان کو نہ آنے دے کہ وہ اپنی حاجات عرض کریں بند کرے گا اللہ تعالیٰ دروازے آسمان کے اس کی ضرورت اور حاجت اور مسکنت سے یعنی قیامت میں یا دنیا میں سو مقرر کیا اسی وقت ایک آدمی حضرت معاویہؓ نے یہ حدیث سن کر کہ وہ خبر دیتا رہے لوگوں کی حاجتوں کی یا روا کرتا ہے حاجات ان کی۔

فـ: اس باب میں ابن عمرؓ سے روایت ہے حدیث عمرو بن مرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے اور عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابومریم ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے انہوں نے یزید بن ابی مریم سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ابی مریم سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اسی حدیث کی مانند معنوں میں۔

۸۹۴ : بَابُ مَاجَاءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِيْ وَهُوَ غَضْبَانُ

باب: اِس بیان میں کہ قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

۱۳۳۳۔۱۳۳۴: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِيْ اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ اَنْ تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ

۱۳۳۳۔۱۳۳۴: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے کہا لکھا میرے باپ نے عبیداللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے فیصلہ نہ کرنا تم دو آدمیوں کے بیچ میں جب کہ تم غصے میں ہو اس لئے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ ہرگز فیصلہ نہ کرے اور نہ حکم دے حاکم دو اشخاص کے بیچ میں یعنی مدعی اور مدعا علیہ میں جب وہ غصے میں ہو۔

غَضْبَانُ ۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو بکر کا نام نفیع ہے۔

٨٩٥ :بَابُ مَاجَاءَ فِي هَدَايَا الْاُمَرَاءِ

باب: حاکموں کے تحفوں کے بیان میں

١٣٣٥: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِي اَثَرِيْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِيْ فَاِنَّهُ غُلُوْلٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ وَامْضِ لِعَمَلِكَ ۔

١٣٣٥: روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف قاضی اور تحصیلدار بنا کر پھر جب چلا میں تو بھیجا کسی کو میرے پیچھے کہ میں پھیرا کر حضرت کی خدمت میں لایا گیا پھر فرمایا آپؐ نے تجھے معلوم ہے کہ کیوں بھیجا میں نے تیرے بلانے کو پھر فرمایا نہ لینا تم کوئی چیز یعنی تحفہ وہدایا سے رعایا و برایا کے بغیر میرے حکم کے اس لئے کہ وہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا آئے گا خیانت کی چیز لے کر قیامت کے دن اسی لئے بلایا تھا میں نے تم کو اب جاؤ اپنے کام کو۔

ف: اس باب میں عدی بن عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث معاذ کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابو اسامہ کی روایت سے کہ وہ داؤد داودی سے روایت کرتے ہیں۔

٨٩٦ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ

باب: رشوت دینے والے اور لینے والے کی مذمت میں

١٣٣٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ الْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ ۔

١٣٣٦: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو مقدمات میں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ بن ابی جدیدہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ اور او روہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مگر وہ روایت صحیح نہیں ہے اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے حدیث ابی سلمہ کی جو مروی ہے بواسطہ عبداللہ بن عمرو کے کہا عبداللہ نے لعنت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٩٧ :بَابُ مَاجَاءَ فِي قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

باب: دعوت اور ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں

١٣٣٧ ۔ ١٣٣٨ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ ۔

١٣٣٧ ۔ ١٣٣٨: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر ہدیہ دیا جائے مجھے ایک کھر بکری کا تو بے شک قبول کرلوں میں اور اگر دعوت دی جائے مجھے اس پر تو حاضر ہوں میں۔

ف: اس باب میں علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلیمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبدالرحمٰن بن عیسیٰ سے روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے۔

۸۹۸ :بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عَلٰى مَنْ يُقْضٰى لَهٗ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَاْخُذَهٗ

باب : عدم جواز میں اخذ مال غیر کے اگر چہ بحکم حاکم ہو

۱۳۳۹: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنْ قَضَيْتُ لِاَ حَدٍمِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

۱۳۳۹: روایت ہے ام سلمہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میرے پاس اپنے مقدمے لاتے ہو یعنی انفصال کے لئے اور میں ایک آدمی ہوں یعنی علم غیب نہیں رکھتا اور شاید کہ بعض تم میں سے تیز زبان ہو اپنا دعویٰ بیان کرنے میں دوسرے سے سو اگر میں دلوا دوں تم میں سے اس کے بھائی کا کچھ حق تو گویا میں دیتا ہوں اس کو ایک ٹکڑا دوزخ کی آگ کا سو نہ لے اس میں سے کچھ۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے مد ایت ہے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی صحیح ہے۔ مترجم قولہ سو اگر میں دلواؤں ..... یعنی سبب تیز لسانی اور خوش بیانی کسی کے مجھے معلوم ہو کہ حق اسی کا ہے اور حقیقت میں اس کا حق نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ نہ لے اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ آنحضرت ﷺ غیب نہیں جانتے تھے اور قضائے قاضی ظاہراً و باطناً نافذ نہیں ہوتی۔

۸۹۹ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

باب : اس بیان میں کہ مدعی پر گواہ ضرور ہیں اور مدعا علیہ پر قسم

۱۳۴۰: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَ مَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَاحَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِكَ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ۔

۱۳۴۰: روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آیا ایک مرد حضر موت سے اور ایک مرد کندہ سے نبی ﷺ کے پاس سو کہا حضرمی نے یا رسول اللہؐ! اس نے چھین لی ہے میری زمین سو کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس کا کچھ حصہ اس میں نہیں سو فرمایا نبی ﷺ نے حضرمی سے کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ اس نے کہا نہیں فرمایا آپؐ نے پھر تجھ کو اس سے قسم لینا پہنچتا ہے یعنی مدعیٰ علیہ سے اس نے کہا یا رسول اللہؐ! وہ مرد فاجر ہے پروا نہیں رکھتا کسی چیز کی قسم کھانے میں اور پرہیزگار نہیں فرمایا تجھ کو کچھ نہیں پہنچتا اس سے سوا قسم کے کہا راوی نے پھر چلا وہ شخص کہ قسم کھائے اس کے لئے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پیٹھ موڑی اس نے اگر قسم کھائی اس نے اس کے مال پر کہ کھا لے اس کو ظلم سے تو ملے گا وہ اللہ تعالیٰ سے یعنی قیامت کے دن اور وہ اس سے منہ پھیرنے والا ہوگا۔

ف: اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے حدیث وائل بن حجر کی حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِىْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ـ

۱۳۴۱: بسند مذکور مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے خطبہ میں کہ گواہ لانا مدعی کو ضرور ہے اور قسم کھانا مدعیٰ علیہ کو۔

ف: اس حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے اور محمد بن عبیداللہ عرزمی ضعیف ہیں حدیث میں بسبب ضعف حافظہ کے ضعیف کہا ان کو ابن مبارک وغیرہ نے۔

۱۳۴۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى ـ

۱۳۴۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے گواہ مدعی کو لانا ضرور ہے اور نہیں تو قسم ہے مدعیٰ علیہ پر۔

۹۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

باب: مدعی کی قسم میں جب اس کے پاس ایک گواہ ہو

۱۳۴۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ ـ

۱۳۴۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فیصلہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اور ثابت کر دیا دعویٰ مدعی کا اس کی قسم سے ایک گواہ کے ساتھ اور خبر دی مجھ کو سعد کے ایک بیٹے نے کہ ہم نے سعد کی کتاب میں پایا کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر۔

ف: اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سرق سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر حسن غریب ہے۔

۱۳۴۴: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ ـ

۱۳۴۴: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ۔

۱۳۴۵: عَنْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ فِيْكُمْ ـ

۱۳۴۵: روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی ﷺ نے فیصلہ کر دیا قسم کے ساتھ ایک گواہ سمیت کہا راوی نے اور فیصلہ کیا اس کے ساتھ علی نے بھی تمہارے درمیان۔

ف: یہ حدیث صحیح تر ہے اور ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے یہی حدیث جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اگر مدعی کے پاس ایک گواہ ہو تو ایک گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جائے یہ جائز ہے حقوق اور اموال میں اور قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا انہوں نے جائز نہیں کہ مدعی سے ایک گواہ کے بدلے قسم لے کر اس کا دعویٰ اثبات کیا جائے۔ مترجم: طیبی نے کہا ہے کہ یہ اختلاف اموال میں ہے اگر اموال کے سوا دعویٰ کسی اور چیز میں ہو تو بالاتفاق فیصلہ یمین و گواہ واحد پر جائز نہیں اور صورت اس کی یہ ہے کہ زید نے عمر پر سو روپیہ کا دعویٰ کیا اور زید کا گواہ ایک ہی ہے تو حاکم اس سے کہے کہ تو نصابِ شہادت پورا نہیں لایا پس ایک گواہ جو کم ہے اگر اس کے بدلے تو قسم کھائے کہ میں نے سو روپیہ مدعیٰ علیہ کو دیئے ہیں تو تیرا دعویٰ ثابت ہو جائے پس اگر مدعی قسم کھا لے تو روپیہ عمر سے دلایا جائے اور امام اعظمؒ کے نزدیک ایک گواہ کے بدلے قسم کھا لینا

درست نہیں بلکہ ثبوت دعویٰ کے لیے دو گواہ ضرور ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہ لاؤ دو اپنے مردوں سے سو اگر نہ ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا گواہ لاؤ دو مرد عادل اپنے میں سے اور خبر واحد سے نسخ کتاب اللہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ شائد اس حدیث کی مراد یہ ہو کہ فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر یعنی مدعی جب نصاب شہادت پوری نہ کر سکا تو ایک گواہ کا عدم و جود آپ نے برابر جان کر مدعیٰ علیہ سے قسم لے کر فیصلہ کر دیا مگر ظاہر حدیث کی رو سے پہلا مذہب صحیح معلوم ہوتا ہے اور ائمہ ثلاثہ بھی اسی طرف ہیں۔ واللہ اعلم

۹۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُ هُمَا نَصِيْبَهٗ

باب: غلام مشترک کے عتق کے بیان میں

۱۳۴۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اَعْتَقَ نَصِيْبًا اَوْقَالَ شَقِيْصًا اَوْ قَالَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ وَاِلاَّ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ ۔

۱۳۴۶: روایت کی ابن عمرؓ نے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے آزاد کیا اپنے حصے کو کسی غلام مشترک سے راوی کو شک ہے نَصِیْبًا فرمایا یا شَقِیْصًا یاشِرْکًا اور معنی سب کے ایک ہیں اور اس آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی قیمت کے برابر پہنچتا ہے بازار کے نرخ سے سو وہ غلام آزاد ہو گیا اور نہیں تو اس غلام میں سے جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے یعنی باقی غلام ہے کہا ایوب نے اور کبھی کہا نافع نے اس حدیث میں یعنی وہ آزاد ہوا جتنا وہ آزاد ہوا یعنی نافع نے کبھی یعنی کا لفظ بڑھا دیا۔

ف: مترجم اس حدیث کے ظاہر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی نے ساجھی کے غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر مالک معتق مالدار ہے تو اور شریکوں کو قیمت اس کی ان کے حصول کے موافق دے کر اسے پورا آزاد کروا دے اور اگر معتق تنگدست ہے تو اور شریک اس غلام سے اپنے حصے کے موافق روپیہ نہیں کما سکتا بلکہ وہ غلام جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے باقی غلام ہے پس اس صورت میں ایک دن اپنے اس شریک کی خدمت کرے جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا اور ایک دن بیٹھا رہے اگر شراکت بالمناصفہ تھی۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور روایت کی ہے حدیث سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۳۴۷: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَايَبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَهُوَ عَتِيْقٌ مِنْ مَالِهٖ ۔

۱۳۴۷: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں بواسطہ اپنے باپ کے نبیؐ سے فرمایا آپؐ نے جس نے آزاد کیا اپنا حصہ غلام مشترک میں سے اور اسکے پاس اتنا مال ہے کہ پہنچتا ہے غلام کی قیمت کو سو وہ غلام آزاد ہے یعنی اسکو چاہیے کہ سب شریکوں کو قیمت ادا کر کے پورا غلام آزاد کر دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۴۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا اَوْ قَالَ شَقِيْصًا فِيْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهٗ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ قُوِّمَ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

۱۳۴۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے آزاد کیا ایک حصہ کسی غلام یا لونڈی کا پس ضرور ہے خلاص اس کا مال سے اگر وہ مالدار ہے اور اگر نہیں ہے اس کے پاس مال تو قیمت کی جائے غلام کی انصاف سے پھر سعی کرالی جائے اس حصہ کے موافق جو آزاد نہیں ہوا بغیر مشقت کے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عروہ سے اسی کے مانند اور اس میں یہ ہے کہ حضرت نے شَقِیصًا فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی ابان بن یزید نے انہوں نے قتادہ سے سعید بن ابی عروبہ کی روایت کی مانند اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعی کرانے کا غلام سے اور اختلاف ہے علماء کا سعایت میں سو تجویز کی ہے بعض علماء نے سعایت اس غلام سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحٰق اور کہا ہے بعض علماء نے ایک غلام ساجھے کا ہو دو مردوں میں اور آزاد کر دیا ایک نے ان میں سے اپنا حصہ پس اگر وہ مالدار ہے تو ضامن ہوگا اپنے شریک کے حصے کا اور نہیں تو اس غلام سے جتنا آزاد ہوا اس سے سعی کرانا نہیں پہنچتا اور کہتے ہیں ایسا ہی مروی ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد۔

۹۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعُمْرٰى — باب: عمریٰ کے بیان میں

مترجم: عمریٰ عمر سے مشتق ہے اور اصطلاحِ شرح میں عمریٰ اسے کہتے ہیں کہ آدمی کسی کو کوئی گھر دے کہ تم اس میں ساری عمر رہو۔

۱۳۴۹: عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا اَوْ مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا۔

۱۳۴۹: روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ نافذ ہے اور وہ گھر اسی کا ہے جس کو دیا ہے یا فرمایا کہ میراث اس کے ناطے والوں کو یعنی بعد اس کے مرنے کے پھر وہ گھر مالک اوّل نہیں لے سکتا بلکہ اس کے وارث لیں گے جس کو دیا گیا ہے۔

ف: اس باب میں زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۳۵۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَآءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

۱۳۵۰: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ جس شخص کو کوئی گھر ساری عمر کو دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر تیرے رہنے کو ہے اور تیرے وارثوں کے لئے سو وہ گھر اسی کے لئے ہے جس کو دیا گیا نہیں پلٹتا اس کی طرف جس نے دیا تھا اس لئے کہ اس نے ایسا دیا گھر کہ اس میں حق وارثوں کا ہوگا۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی ہے معمر نے اور کئی لوگوں نے زہری سے مالک کی روایت کی مثل اور بعضوں نے زہری سے روایت کی ہے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ وَلِعَقِبِهٖ کا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ جب مالک نے گھر سے کہہ دیا کہ یہ گھر تیرے لیے ہے تیری زندگی تک اور تیرے وارثوں کے لیے تو وہ اسی کے لیے ہوگا کہ جس کو دیا گیا اور نہیں پھرتا دینے والوں کی طرف اور اگر یہ نہ کہا گیا کہ تیرے وارثوں کے لیے تو وہ پھر آتا ہے دینے والوں کی طرف جب وہ شخص مرجائے جس کو دیا تھا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ عمریٰ ہو جاتا ہے اسی کا جس کو دیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں جب کسی نے گھر کسی کو دیا اور جس کو دیا ہے تو اس کے وارثوں کو وہ گھر ملے گا جس کو دیا گیا تھا اگرچہ دینے والے نے وارثوں کا ذکر نہ کیا ہو یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق کا۔ مترجم: عمریٰ اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان اپنا کسی کو دے دے اور کہے کہ یہ مکان میں نے تجھ کو تیری عمر تک دیا ہے اور یہ کہنا تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ یہ مکان تیرا ہے جب تک تو زندہ رہے اور جب تو مرے تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہے اس میں علماء کا اتفاق ہے کہ وہ مکان واہب کی مِلک سے نکل جاتا ہے اور موہوب لہ کی مِلک ہو جاتا ہے اور بعد موہوب لہ کے وارثوں کو پہنچتا ہے نہ واہب کے وارثوں کو اور اس کے یعنی موہوب لہ کے وارث نہ ہوں تو داخل بیت المال ہوتا ہے دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت تک جمہور کہتے ہیں کہ حکم اس کا حکم اوّل ہے اور مذہب حنیفہ کا بھی یہی ہے اور ایک

قول شافعی کا بھی اسی کے موافق ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس صورت میں وارثوں کو موہوب لہ کے نہیں ملتا بلکہ واہب کی طرف رجوع کرتا ہے تیسرے یہ کہے یہ تیرے لیے ہے تیری عمر تک اور اگر تو مرے تو میرے مِلک ہے اور میرے مالکوں کے صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اوّل کا رکھتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک یہ شرط یعنی رجوع کی فاسد ہے اور یہ ساتھ شرطِ فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا بھی یہی ہے اور امام احمد کے نزدیک اس طرح کا عمریٰ فاسد ہے بسبب شرطِ فاسد کے اور امام مالکؒ نے کہا کہ عمریٰ سب صورتوں میں مالک کرنا منافع کا ہے یعنی اصل شئے موہوب کے مِلک سے نکلتی ہی نہیں شرح مشکوٰۃ۔

٩٠٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّقْبٰى

باب: رقبیٰ کے بیان میں

١٣٥١: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَ هْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا۔

١٣٥١: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عمریٰ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور رقبیٰ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور تفصیل رقبیٰ کی آگے آتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ رقبیٰ جائز ہے مثل عمرے کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا فرق کیا ہے بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے رقبیٰ میں سو جائز کہا ہے عمریٰ کو اور ناجائز کہا رقبیٰ کو اور تفسیر رقبیٰ کی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ چیز تیری ہے جب تک تو جئے پھر اگر تو مرے مجھ سے پہلے تو یہ چیز پھر میری ہو جائیگی اور احمد اور اسحٰق نے کہا رقبیٰ مثل عمریٰ کے ہے اور وہ اسکا ہو جاتا ہے جس کو دیا اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا۔

٩٠٤: بَابُ مَاذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب: صلح کے بیان میں

١٣٥٢: عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا۔

١٣٥٢: بسند مذکور روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صلح جاری ہے اور درست ہے مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جائز نہیں کہ کسی حرام کو حلال کر دے یعنی اس کے ارتکاب کا موجب ہو یا کسی حلال کو حرام کر دے یعنی اس کے اجتناب کے واجب کرنے والی ہو اور مسلمانوں کی شرطوں پر رہنا چاہیے مگر وہ شرط کہ حرام کر دے کسی حلال کو یا حلال کر دے کسی حرام کو۔ ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٩٠٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلٰى حَائِطِ جَارِهٖ خَشَبًا

باب: دیوارِ ہمسایہ لکڑی (شہتیر) رکھنے کے بیان میں

١٣٥٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدَكُمْ جَارُهٗ اَنْ يَغْرِزَ

١٣٥٣: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اجازت چاہے تم سے ہمسایہ اس کا کہ ایک لکڑی گاڑے اس کی دیوار میں یعنی میخ وغیرہ یا چھت کی کڑی شہتیر تو منع نہ کرے اس کو پھر جب بیان کی

خَشَبَةً فِي جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعُهٗ فَلَمَّا حَدَّثَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ طَأْطَئُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ۔

کہ ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث جھکائے لوگوں نے سر اپنے یعنی خجالت (شرمساری) سے کہا ابو ہریرہؓ نے کیا ہے مجھ کو دیکھتا ہوں تم کو اعراض کرنے والے اس سے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں ماروں گا اس حدیث کو تمہارے شانوں میں یعنی تم اسے اس پر عمل کروا کے چھوڑوں گا۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہیں میں ہیں مالک بن انسؒ کہتے ہیں کہ گھر والے کو درست ہے منع کرنا اس سے کہ گاڑے اس کا ہمسایہ لکڑی اس کی دیوار میں مگر پہلا قول صحیح ہے باعتبار حدیث مذکور ہے۔

۹۰۶: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى مَايُصَدِّقُهٗ صَاحِبُهٗ

باب: قسم کھلانے والے کی نیت پر قسم واقع ہونے کے بیان میں

۱۳۵۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى مَايُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ۔

۱۳۵۴: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم اسی پر واقع ہوتی ہے جس کی تصدیق کرے تیرا صاحب یعنی قسم لینے والا۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ہشیم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی صالح سے اور عبداللہ بھائی ہیں سہل بن ابی صالح کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا جب قسم لینے والا ظالم ہو تو نیت قسم کھانے والے کی معتبر ہے اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت معتبر ہے مترجم قولہ قسم اسی پر ہوتی ہے الخ یعنی معتبر قسم میں نیت اسی کی ہے کہ تجھ کو قسم دی اور قسم کھانے والے کی نیت معتبر نہیں اور توریہ اور تاویل کا اس کے متعلق اعتبار نہیں اور یہ اس صورت میں ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اس کا سبب توریہ اور تاویل کے یا قسم دینے والا قاضی اور نائب ہو کہ قسم دیتا ہو مدعیٰ علیہ کو اور اگر ایسا نہ ہو تو مضائقہ نہیں توریہ میں خصوصاً جب ضرورت شرعی ہو جیسے خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے سارہ کے لیے کہ یہ میری بہن ہے اس تاویل سے کہ سب مسلمان آپس میں بہن بھائی ہیں۔

۹۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الطَّرِيْقِ اِذَا اخْتُلِفَ فِيْهِ كَمْ يُجْعَلُ

باب: اِس بیان میں کہ جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی مقرر کریں

۱۳۵۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلُوا الطَّرِيْقَ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔

۱۳۵۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مقرر کرو راہیں سات گز کی یعنی سات ہاتھ کی۔

۱۳۵۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاجْعَلُوْا سَبْعَةَ اَذْرُعٍ۔

۱۳۵۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اختلاف کرو تم راہوں میں تو مقرر کر دو اس کو سات ہاتھ۔

ف: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے وکیع کی روایت سے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث بشیر بن کعب کی ابو ہریرہؓ سے حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے بعض محدثین نے قتادہ سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور وہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

۹۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی تَخْیِیْرِ الْغُلَامِ بَیْنَ اَبَوَیْهِ اِذَا افْتَرَقَا

باب: تخیر ولد میں جبکہ والدین جدا ہوں

۱۳۵۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ غُلَامًا بَیْنَ اَبِیْهِ وَاُمِّهِ۔

۱۳۵۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے اختیار دیا ایک لڑکے کو چاہے باپ کے پاس رہے چاہے ماں کے پاس۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور ابومیمونہ کا نام سلیم ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں اختیار دیا جائے لڑکے کو چاہے ماں کے پاس رہے یا باپ کے پاس جب ماں باپ میں لڑائی ہو اس لڑکے کے واسطے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور کہتے ہیں کہ جب تک لڑکا چھوٹا ہے تو ماں اس کی زیادہ مستحق ہے پھر جب سات برس کا ہو جائے تو اس کو اختیار دیا جائے کہ جس کے پاس چاہے رہے ماں کے پاس خواہ باپ کے پاس اور بلال بن ابی میمونہ وہ بیٹے ہیں علی بن اسامہ کے اور وہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے۔

۹۰۹: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْوَالِدَ یَاخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ

باب: اس بیان میں کہ باپ لڑکے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے

۱۳۵۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ۔

۱۳۵۸: روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا نبیؐ نے کہ سب سے پاکیزہ مال وہ ہے جو کھاتے ہو تم اپنے ہاتھوں کی مزدوری سے اور اولاد تمہاری بھی تمہاری مزدوری میں داخل ہے یعنی ان کا مال بھی تمہارا ہی ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عمارہ بن عمیر سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور اکثروں نے کہا روایت ہے ان کی پھوپھی سے انہوں نے روایت کی حضرت عائشہؓ سے اور اسی پر عمل ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہنا ہے کہ باپ کو بیٹے کے مال پر اختیار ہے لے جتنا چاہے اور بعضوں نے کہا نہ لے مگر جب حاجت ہو۔

۹۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی مَنْ یُکْسَرُلَهُ الشَّیْءُ مَایُحْکَمُ لَهٗ مِنْ مَالِ الْکَاسِرِ

باب: کسی چیز کے توڑنے اور اس کے بدلا دینے کے بیان میں

۱۳۵۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَهْدَتْ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِیْ قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَائِشَةُ الْقَصْعَةَ بِیَدِهَا فَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَاِنَآءٌ بِاِنَآءٍ۔

۱۳۵۹: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہا انہوں نے بھیجا کسی بیوی نے نبی ﷺ کے پاس کچھ کھانا ایک پیالے میں تو مارا حضرت عائشہؓ نے اپنا ہاتھ پیالے پر سو گر گیا جو اس میں تھا سو فرمایا نبیؐ نے کھانے کے بدلے کھانا دینا چاہیے اور پیالے کے بدلے پیالہ۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۶۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ۔

۱۳۶۰: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ نبیؐ نے مستعار منگوایا ایک پیالہ پس وہ ٹوٹ گیا سو آپؐ ضامن ہوئے اس کے یعنی دیا عوض اس پیالہ کا۔

ف: یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور میرے نزدیک یہ ہے کہ سوید نے اس حدیث سے وہی حدیثیں مراد لیں جو سفیان ثوری نے روایت کی تھیں جو اوپر گزریں اور ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۹۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

باب: اِس بیان میں کہ مرد، عورت کب بالغ ہوتے ہیں؟

۱۳۶۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَاابْنُ اَرْبَعَ عَشَرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِيْ فَعُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشَرَةَ فَقَبِلَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّمَابَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشَرَةَ۔

۱۳۶۱: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا انہوں نے پیش کیا گیا رسول اللہ ﷺ پر ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھے آپ ﷺ نے یعنی بسبب نابالغ ہونے کے پھر پیش کیا گیا میں آپ ﷺ پر سال آئندہ ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھ کو کہا نافع نے بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے تو انہوں نے کہا یہی حد[1] ہے بالغ اور نابالغ کی اور پھر لکھ بھیجا انہوں نے اپنے عاملوں کو کہ غنیمت[2] سے حصہ دو اس کو جو پندرہ برس کا ہو۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؒ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اس کا کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا ہے اپنے عاملوں کو یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی اور ذکر کیا ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ کہ بیان کیا میں نے اس روایت کو عمر بن عبدالعزیزؒ سے تو کہا انہوں نے یہ حد ہے اولاد وغیرہ اور لڑنے والوں کے درمیان میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ لڑکا پندرہ برس کا ہو جائے تو اس کا حکم جوانمردوں کا سا ہے اور اگر محتلم ہونے لگا پندرہ برس کے آگے تو اس کا بھی حکم جوانمردوں کا سا ہے اور کہا احمد اور اسحٰق نے بلوغ کی تین علامتیں ہیں یا تو احتلام ہو یا پندرہ برس کا ہو جائے اور اگر سن ان کا معلوم نہ ہو تو جب اس کے زیر ناف بال نکل آئیں تو وہ بالغ ہے۔

۹۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ تَزَوَّجَ اُمْرَأَةَ اَبِيْهِ

باب: اِس کے بیان میں جو اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے

۱۳۶۲: عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَرَّبِيْ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهٗ لِوَآءٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ اٰتِيَهٗ بِرَاْسِهٖ۔

۱۳۶۲: روایت ہے براء سے کہا انہوں نے گزرے مجھ پر میرے ماموں اور ان کے پاس ایک نیزہ تھا سو میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو تم؟ سو انہوں نے کہا بھیجا ہے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کی طرف کہ اس نے نکاح کیا ہے اپنے باپ کی بیوی یعنی موطوءہ سے اس لئے کہ میں

---

[1] یعنی لوگ مجھے حضرت ﷺ کے پاس لائے کہ آپ ﷺ جہاد میں لے جائیں۔۱۲

[2] یعنی جو پندرہ برس کے ہوں لڑنے والے ہیں ان کو غنیمت کا حصہ ملے اور جو اس سے کم ہوں وہ بچے ہیں ان کا حصہ نہیں۔۱۲

اس کا سر لاؤں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔

ف: اس باب میں قرہ سے بھی روایت ہے حدیث براء کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے اور مروی ہے یہ حدیث اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے باپ سے اور مروی ہے اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے ماموں سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۹۱۳: بَاب مَاجَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْاٰخَرِ فِي الْمَآءِ

باب: ان دو شخصوں کے بیان میں کہ ایک کا کھیت ان میں پانی سے دُور ہو اور ایک کا نزدیک

۱۳۶۳: عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَ نْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَآءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَازُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ اَحْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [النساء: ٦٥] الْاٰيَةُ۔

۱۳۶۳: روایت ہے عروہ سے انہوں نے حدیث بیان کی ابن شہاب سے کہ عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے کہ ایک مرد انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سنگستان (پتھریلی زمین) کے پانی کی نالیوں میں کہ جس سے سینچتے تھے کھجور کے درختوں کو سو انصاری نے کہا چھوڑ دو پانی کو کہ بہتا چلا جائے سو نہ مانا زبیر نے سو فرمایا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے پانی دے۔ اے زبیر[1] اپنے کھیت میں پھر چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کے لئے سو غصہ ہوا انصاری اور کہا یہ حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے دیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی کے بیٹے ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی رعایت کی سو متغیر ہو گیا چہرۂ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر فرمایا اے زبیر پانی دے تو اپنے کھیت میں پھر روک رکھ پانی کو یہاں تک کہ منڈیر تک پھر جائے سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت اس مقدمہ میں اتری ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ سے تَسْلِيْمًا﴾ تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پائیں اپنے جی میں خفگی تیرے چکوتے (فیصلے حکم) سے اور قبول رکھیں مان کر۔

ف: مترجم کہتا ہے عروہ بن زبیر بن عوام کبار تابعین سے ہیں اور سات فقیہہ جو مدینے میں سے تھے ان میں یہ بھی تھے اور ماں ان کی اسماء بنت ابی بکر تھیں اور باپ ان کے زبیر حضرت کی پھوپھی کے بیٹے تھے جن کا نام صفیہ بنت عبدالمطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس

[1] یہ حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے دیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت بلند تھا انصاری کے کھیت سے اور پانی کی طرف بھی قریب تھا۔۱۲

کے تھے کہ ان کے چچا نے ان کو دھویں کا عذاب دیا تا کہ اسلام چھوڑ دیں مگر وہ کب چھوڑتے تھے بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے سب لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں ہیں سوایک وہ انصاری ایک نالے میں پانی دیا کرتے تھے اپنے کھیتوں کو اور زبیر کا کھیت پانی کے قریب تھا یہ دونوں حضرت کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا اے زبیر! تو اپنے کھیت میں پانی دے پھر ہمسایہ کے کھیت پر چھوڑ دے کہ اس کی زمین زبیر کی زمین سے نیچی تھی اس انصاری نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہوئے اور زبیر سے فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے کھیت میں بھر لے جہاں تک تیرا حق ہے اور بعضوں نے اس کا اندازہ کیا ہے ٹخنوں تک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر متوسط ایسا فرمایا کہ دونوں کو آسان تھا پھر جب انصاری نے گستاخی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے فرمایا کہ تو حق اپنا پورا لے لے اور حضرت کا یہ حکم بھی انصاف سے معاذ اللہ کچھ دُور نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غصے پر بہت اختیار رکھنے والے تھے دوسرے کو منع ہے کہ جب غصہ ہو تو کچھ حکم نہ دے کہ اس وقت عقل مغلوب ہوتی ہے اور وہ انصاری یقین ہے کہ مؤمن ہوگا مگر از راہِ غصہ کے ایسی بے ادبی صادر ہوئی اور اس آیت کا شانِ نزول اگر چہ خاص ہے مگر حکم ساری امت کے تمام قضیوں میں عام ہے کہ جو اختلاف ہو اس میں حضرت کے حکم مبارک کو پنچ (حتمی فیصلہ) بنا دیں اور اس پر بدل راضی ہوں نہیں تو ایمان سے ہاتھ اٹھائیں دعوے مسلمانی سے باز آ جائیں یہ مضمون شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے اور روایت کی ہے عبداللہ بن وہیب نے انہوں نے لیث سے اور یونس نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے پہلی حدیث کی مانند۔

۹۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَه مَالٌ غَيْرُهُمْ

باب: اِس کے بیان میں جو اپنی لونڈی غلام اپنی موت کے قریب آزاد کرے اور اس کا کچھ اور مال نہ ہو سوا اس کے

۱۳۶۴: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَوْلاً شَدِيْدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً۔

۱۳۶۴: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے انصار سے آزاد کیا چھ غلاموں کو اپنی موت کے نزدیک اور اس کا کچھ اور مال نہ تھا سوا ان غلاموں کے پھر یہ خبر پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کچھ سخت وسست کہا پھر بلایا ان غلاموں کو اور ان کے تین حصے کیے یعنی دو غلام الگ الگ کر کے پھر قرعہ ڈالا ان میں اور آزاد کیا ان میں سے دو کو یعنی جن کے نام قرعہ نکلا اور غلام رہنے دیا چار کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث عمران بن حصین کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عمران بن حصین سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ تجویز کرتے ہیں قرعہ ڈالنا ایسے کاموں میں لیکن بعض علماء کے نزدیک اہل کوفہ وغیرہم سے قرعہ ڈالنا کچھ ضرور نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ آزاد ہو جاتا ہے ہر غلام سے تہائی حصہ اور سعی کرلے ہر غلام اپنی اپنی قیمت کی دو تہائی میں اور ابو المہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے یعنی جب آدمی بیمار ہو وصیت اس کی ثلث مال سے زیادہ میں نہیں ہو سکتی پھر اگر اس نے غلاموں کو آزاد کر دیا اور کوئی مال اسکے سوائے اور نہ تھا تو وہ غلام اس حدیث کی رو سے تین حصے کیے جائیں اور قرعہ ڈالا جائے جس حصے میں قرعہ نکلے وہ آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک وغیرہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس کو سخت وست اس لیے فرمایا کہ اس نے تلف کیا قصداً حق وارثوں کا اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لو شهدنه قبل ان ندفن لم يدفن في مقابر المسلمين۔ یعنی اگر میں موجود ہوتا وقت دفن ہونے کے تو یہ دفن نہ ہوتا مسلمانوں کے قبرستان میں یعنی بسبب حق تلفی ورثہ کے معلوم ہوا کہ مردوں کو کچھ بقدرِ ضرورت امر نامشروع پر برا کہنا درست ہوگا تا کہ لوگ اس راہ کو اختیار نہ کریں۔

۹۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ مَلَكَ ذَامَحْرَمٍ

باب: اِس روایت میں جو مالک ہو اپنے ناتے دار (ذی رحم، رشتہ دار) کا

۱۳۶۵: عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

۱۳۶۵: روایت ہے سمرہ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو مالک ہو ذی رحم یعنی ناتے دار کا خریدنے کے سبب سے یا ارث کی جہت سے تو وہ مملوک آزاد ہے۔

ف: اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمر سے اسی حدیث کا مضمون روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی البصری اور کئی لوگوں نے سوائے ان کے کہا سب نے روایت کی ہم سے محمد بن ابی بکر برسانی نے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے قتادہ اور عاصم احول سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبیؐ سے کہ فرمایا جو مالک ہو ناتے دار محرم کا وہ مملوک آزاد ہے اور کسی کو نہیں جانتے ہم کہ ذکر کیا ہو احدیث میں عاصم احول کی روایت کرنے کا حماد ابن سلمہ سے سوائے محمد بن بکر کے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا نبیؐ نے فرمایا جو مالک ہوا ناتے دار محرم کا وہ حر ہے روایت کیا اس کو ضمرہ بن ربیع نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے اور نہیں متابعت کرتا کوئی ضمرہ بن ربیع کی اس روایت میں کوئی دوسرا راوی ضمرہ کی روایت کے موافق بیان نہیں کرتا اور اس حدیث میں اہلحدیث کے نزدیک خطا ہے۔ مترجم کہتا ہے صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا کسی اس کے مالک سے یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو تو بمجرد لینے کے وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ ولادت کے سبب سے قرابت کرتا ہو اسلئے کہ ولادت رحم سے ہوتی ہے اور یہ شامل ہے بیٹے اور باپ اور بھائی اور چچا اور بھتیجے کو اور جوانکے سوا ہوں اور محرم وہ ہے کہ اس سے نکاح درست نہ ہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اسکے ایسے ناتے دار کو جن سے نکاح درست ہے وہ قید سے نکل گئے اور ثوری نے کہا کہ اختلاف ہے علماء کا اقرباء کے آزاد ہونے میں جبکہ ملک میں آئیں تو اہل ظاہر نے کہا ہے کہ آزاد نہیں ہوتا کوئی ان میں سے بمجرد ملک میں آنے کے بلکہ آزاد کرنا ضرور ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ابی ہریرہؓ کی روایت سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ نہیں بدلا اتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اس طرح کہ پائے اس کو غلام پس خرید کرے اس کو اور آزاد کر دے اس کو یعنی وہ آزاد نہیں ہوتا جب تک بیٹا آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ حاصل ہوتی ہے آزادی اصول میں اگر چہ اوپر کے درجے کے ہوں اور فروع میں اگر چہ نیچے درجے کے ہوں بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہے ان کے سوا میں سو شافعی اور ان کے علماء نے کہا کہ آزاد نہیں ہوتا سوا ان کے یعنی فروع اور اصول کے سوا ملک کے ساتھ اور مالک نے کہا کہ آزاد ہو جاتے ہیں بھائی بھی اور ایک روایت مالک سے ہے کہ آزاد ہونے میں سب ذوی الارحام محرم ہے اور تیسری روایت ان سے امام شافعی کے مذہب کے مانند ہے اور ابوحنیفہ نے کہا آزاد ہو جاتے ہیں سب ذوی الارحام کذا فی شرح مشکوٰۃ مع تقدیم وتاخیر لفظی۔

۹۱۶: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

باب: اِس کے بیان میں جو غیر کی زمین میں بے اجازت کچھ بو دے

۱۳۶۶: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۱۳۶۶: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو بوئے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِي اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ۔

کسی قوم کی زمین میں بغیر اجازت کے تو اس کا کچھ نہیں اس کھیتی میں بلکہ وہ سب زمین والے کا ہے اور جو اس میں سے پیدا ہوا اور بونے والا اپنا خرچ یعنی بیج وغیرہ کی قیمت لے لے۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابی اسحٰق کی روایت سے مگر اسی سند سے شریک بن عبداللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا سو کہا یہ حدیث حسن ہے اور انہوں نے کہا میں اس کو ابواسحٰق کی روایت سے نہیں جانتا مگر شریک کے روایت کرنے سے کہا محمد نے روایت کی ہم سے معقل بن مالک بصری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عقبہ بن اصم نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔ مترجم کہتا ہے اس بونے والے کو کچھ نہ ملے گا مگر قیمت تخم وغیرہ کی اور جو پیداوار ہو وہ سب زمین والے کی ہوگی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور اوروں نے کہا کہ کھیتی تخم والے کی ہوگی اور اس کو خرچہ زمین کا دینا ہے بعض علماء حنفیہ نے اور ابن ملک نے کہا کہ اس پر اجرت زمین کی ہے اور کرایہ اس دن کا جس دن سے کہ اس کے قبضہ میں تھی اس دن تک کہ وہ زمین خالی ہوا اور کھیتی سے جو حاصل ہو وہ کھیت والے کا ہے کذا فی شرح مشکوٰۃ۔ فقیر کہتا ہے ان سب اقوال سے حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اس میں بے اجازت تصرف کرنے والے کی معقول سزا ہے اور سد باب ہے کسی کے ملک میں اس کے مالک کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کی۔

۹۱۷: مَاجَآءَ فِي النَّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

باب: ہبہ کے اور سب لڑکوں کو برابر دینے کے بیان میں

۱۳۶۷: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهُ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ قَدْ نَحَلْتَهُ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۱۳۶۷: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ ان کے باپ نے اپنے کسی بیٹے کو ایک غلام دیا سو آئے نبی ﷺ کے پاس گواہ کریں آپ ﷺ کو اس پر سو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب بیٹوں کو تم نے ایسا ہی غلام دیا جیسا اس کو دیا ہے انہوں نے کہا نہیں فرمایا آپ ﷺ نے پھیر لو اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نعمان بن بشیر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ دوست رکھتے ہیں برابر رکھنا اولاد کو یہاں تک کہ بعضوں نے کہا کہ ایسا برابر رکھنا چاہیے کہ بوسوں میں بھی برابر رکھے اور بعضوں نے کہا ہبہ اور عطیہ میں اولاد ذکور و اناث برابر ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور بعضوں نے کہا برابری اولاد میں یہی ہے کہ دوگونا دے لڑکوں کو مثل قیمت میراث کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

۹۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

باب: شفعہ کے بیان میں

۱۳۶۸: عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ۔

۱۳۶۸: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمسایہ گھر کا زیادہ حقدار ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس باب میں شرید اور ابی رافع اور انس سے روایت ہے۔ حدیث سمرہ کی حسن صحیح ہے اور روایت کی عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس روایت کے اور روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے

نبی ﷺ سے مثل اس روایت کے اور روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح علماء کے نزدیک حدیث حسن کی ہے سمرہ سے اور نہیں جانتے ہم قتادہ کی حدیث انس سے مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے اور حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی کی عمرو بن شرید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے اس باب میں حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں۔ مترجم کہتا ہے شفعہ بضم شین مشتق ہے شفعہ سے کہ لغت میں بمعنی ملانے اور جفت کرنے کے ہے کہ ضد ہے وتر کی اور اسی سے ہے شفاعت رسول مختار ﷺ کی گنہگاروں کے واسطے اس لیے کہ حضرت کی شفاعت سے مذنبین فائزین کے ساتھ ملیں گے اور یہاں شفیع ماخوذ بالشفع کو اپنے مالک کے ساتھ ملاتا ہے لہٰذا اس کا نام شفعہ ٹھہرا اور شرع میں شفعہ عبارت ہے مالک ہو جانے سے زمین کے مشتری پر زبردستی کر کے بعوض اس مال کے جو مشتری پر خریدنے میں پڑا ہے اور مشتری کی قید سے ملک بلاعوض سے احتراز ہوا جیسا کہ ہبہ بلاعوض یا میراث یا صدقہ ہے اس کہ میں شفعہ نہیں اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہیں اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور صحیح روایت میں امام احمد کے نزدیک ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے اور حدیثیں شفعہ ہمسایہ کے باب میں وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہنچی ہیں کذا فی غایۃ الاوطار و شرح مشکوٰۃ ملتقطاً۔

۹۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

باب: غائب کے شفعہ کے بیان میں

۱۳۶۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ بِهٖ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا۔

۱۳۶۹: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہمسایہ مستحق ہے اپنے قریب کے گھر کا جس میں شفعہ پہنچتا ہے انتظار کیا جائے اسکا یعنی بیچتے وقت بسبب شفعہ کے اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ہو راستہ ان دونوں کا ایک۔

ف: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوائے عبدالملک بن ابی سلیمان کے کہ روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے اور کلام کیا ہے شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان میں اس حدیث کے سبب سے اور عبدالملک ثقہ ہیں مامون ہیں اہلحدیث کے نزدیک نہیں جانتے ہم کسی کو کلام کیا ہو ان میں سوائے شعبہ کے اس حدیث کے سبب سے اور روایت کی وکیع نے شعبہ سے انہوں نے عبدالملک سے یہی حدیث اور مروی ہے ابن مبارک سے وہ روایت کرتے ہیں سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا عبدالملک بن ابی سلیمان ترازو ہیں یعنی علم کے حق و باطل کو خوب پہچانتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک کہ آدمی مستحق ہے اپنے شفعہ کا اگر غائب ہو پھر جب وہ آئے تو شفعہ کا دعویٰ کرے اگرچہ جس میں وہ دعویٰ کرتا ہے اس کی بیع میں مدت دراز گزری ہو۔

۹۲۰: بَابُ اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ

باب: اس بیان میں کہ جب پڑ جائیں حدیں اور الگ ہو جائیں حصے تو پھر شفعہ نہیں

۱۳۷۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۱۳۷۰: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑ جائیں حدیں اور پھر جائیں راستے تو پھر شفعہ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو بعضوں نے مرسلاً ابی سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم صحابہ سے نبی ﷺ کے انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور یہی کہتے ہیں بعض فقہاء تابعین کے مثل عمر بن عبدالعزیز کے اور یہی قول ہے اہل مدینہ

کا انہیں میں ہیں یحییٰ بن سعید انصاری اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور مالک بن انس یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور نہیں تجویز کرتے ہیں شفعہ مگر شریک کے لیے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کو شفعہ نہیں جب تک کہ وہ شریک نہ ہو اور بعض علمائے صحابہ نے کہا کہ شفعہ ہمسایہ کو بھی ہے اور دلیل لائے وہ اس پر حدیث مرفوع کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ یعنی ہمسایہ گھر کا زیادہ مستحق ہے اور فرمایا: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ یعنی ہمسایہ بہت مستحق ہے بسبب نزدیک ہونے کے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

۹۲۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الشَّرِيْكَ شَفِيْعٌ — باب: شفع کا حق تمام شرکاء کو حاصل ہے ❶

۱۳۷۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ۔

۱۳۷۱: روایت ہے ابن عباس ؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شریک کو حق شفعہ پہنچتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔

ف: اس حدیث کی مثل ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو سوائے ابی حمزہ سکری کے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی اور مانند نہیں ہے اس میں ذکر ابن عباس کا اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے مثل اس کے اور اس میں بھی ابن عباس ؓ کا ذکر نہیں اور یہ ابی حمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابو حمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کہ ابو حمزہ کے سوا کسی اور سے خطا اس روایت میں ہوئی ہو روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے عبدالعزیز سے جو بیٹے رفیع کے ہیں انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبیؐ سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اکثر علماء نے کہا شفعہ فقط مکانوں اور زمینوں میں ہے یعنی غیر منقولات میں اور تجویز نہیں کیا انہوں نے شفعہ ہر چیز میں اور بعض علماء نے کہا ہے شفعہ ہر چیز میں ہے اور پہلا قول صحیح ہے۔

۹۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ — باب: لقطہ اور کھوئے ہوئے اونٹ اور بکری کے بیان میں

مترجم: کہتا ہے لفظ بضم لام وسکون قاف ہے اور محدثین کے نزدیک بفتح قاف مشہور ہے لغت میں پڑے ہوئے مال کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں وہ پڑا مال ہے کہ پائے اس کو کوئی شخص اور معلوم نہ ہو مالک اس کا اور اٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اس کی تعریف کرنے کا یعنی پہنچوانے کا ورنہ ترک اس کا اولیٰ ہے اور واجب ہے اٹھانا اس کا اگر خوف ہو اس کے ضائع ہونے کا سوا گر چھوڑ دے گا اس کو اور وہ ضائع ہوگا تو وہ گنہگار ہوگا۔

۱۳۷۱ (ل): عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنَ رَبِيْعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهٗ قَالَا دَعْهُ فَقُلْتُ لَا اَدَعُهٗ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ لَاٰخُذَنَّهٗ فَلَاَسْتَمْتِعَنَّ مِنْهُ

۱۳۷۱ (ل): روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا نکلا میں یعنی سفر حج میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سو پایا میں نے ایک کوڑا اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا: فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا یعنی پڑا پایا میں نے ایک کوڑا سو لے لیا میں نے اس کو اور دونوں رفیقوں نے کہا میرے چھوڑ دو اس کو میں نے کہا میں کبھی نہ چھوڑوں گا کہ درندے کھالیں میں اس کو

❶ یہ باب مترجم نسخے میں موجود نہیں تھا اس کا اضافہ عربی نسخے سے کیا گیا۔ حافظ

فَقَدِمْتُ عَلٰی اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ وَجَدْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلاً فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً فَمَا اَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلاً اٰخَرَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلاً اٰخَرَ فَقَالَ اَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَ هَا وَوِكَاءَ هَا فَاِنْ جَآءَ طَالِبُهَا فَاَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَاءِ هَا وَوِكَاءِ هَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِلاَّ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

لے لوں گا اور اپنا کام نکالوں گا اس سے پھر آیا ابی بن کعب کے پاس اور پوچھا میں نے مسئلہ اس کا اور بیان کیا میں نے اس کا سارا قصہ سو انہوں نے فرمایا خوب کیا تم نے۔ میں نے پائی تھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک تھیلی کہ اس میں سو دینار سرخ تھے۔ کہا ابی نے سو لایا میں اس کو حضرت ﷺ کے پاس سو فرمایا حضرت ﷺ نے پہچان کرواؤ (تشہیر کراؤ) اسکو ایک سال پھر پہچان کرواؤ میں نے اس کو ایک سال سو نہ پایا میں نے کسی کو پہچانتا ہوا اس کو پھر لایا میں اس کو حضرت ﷺ کے پاس پھر فرمایا آپ ﷺ نے پہچان کرواؤ اس کو ایک سال پھر پہچان کروائی میں نے اس کو ایک سال اور پھر لایا میں اس کو آپ ﷺ کے پاس پھر فرمایا آپ ﷺ نے تیسری بار پہچان کرواؤ اس کو ایک سال اور فرمایا بعد ایک سال کے یاد رکھ اس کی گنتی اور اس کی تھیلی کی صورت اور اس کی بندھن کی شکل پھر جب اس کو طالب یعنی مالک آئے اور خبر دے تجھ کو اس کی گنتی کی اور اس کی تھیلی کی صورت کی اور اس کے بندھن کے رنگ و روپ کی تو دے دے اس کو اور نہیں تو تو اپنے خرچ میں لا۔ **ف**: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۲: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَ هَاوَوِعَاءَ هَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَافَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِاحْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاءُ هَا وَسِقَاءُ هَا حَتّٰى تَلْقٰى رَبَّهَا۔

۱۳۷۲: روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہؐ سے حکم لقطہ کا سو فرمایا آپؐ نے پہچوا (تشہیر کرا) اس کو ایک سال تک پھر پہچان رکھ سر بند اس کا اور ظرف اور تھیلی اس کی پھر خرچ کر ڈال اس کو پھر آ گے آئے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو سو عرض کیا اس نے یا رسول اللہؐ! گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے؟ فرمایا آپؐ نے لے لے اس کو وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی یعنی اس کو اٹھانا ضرور ہے۔ نہیں تو بھیڑیا کھا جائے گا پھر پوچھا اس نے یا رسول اللہؐ! کیا حکم ہے کھوئے ہوئے اونٹ کا؟ کہا راوی نے سو غضبناک ہو گئے رسول اللہؐ یہاں تک کہ سرخ ہو گئے دونوں رخسار آپ ﷺ کے یا سرخ ہو گیا چہرۂ مبارک آپؐ کا یعنی راوی کو شک ہے کہ ان کے شیخ نے کیا کہا پھر فرمایا حضرتؐ نے تجھے کیا کام اس سے حالانکہ اس کے ساتھ ہیں موزے (پاؤں) اس کے اور مشک اس کی جب تک ملاقات کرے اپنے مالک سے۔

ف: اس باب میں ابی بن کعب اور عبداللہ بن عمر اور جارود بن معلیٰ اور عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے حدیث زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور حدیث یزید کی جو مولیٰ ہیں منبعث کے اور روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ سے نبی ﷺ کے اور سوا ان کے اوروں کا کہ رخصت دی ہے انہوں نے لقطہ کے خرچ کرنے کی جب پہنچوائے اس کو ایک سال اور نہ پائے کسی کو کہ اس کو پہچانے اور یہی قول ہے

شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا ہے کہ پہنچوا دے اس کو ایک سال پھر اگر اس مدت میں اس کا مالک آ گیا تو اس کو دے دے نہیں تو صدقہ کر دے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا وہ کہتے ہیں کہ جو پڑی چیز اٹھائے اس کو نفع لینا اس سے جائز نہیں جبکہ غنی ہو اور امام شافعیؒ نے کہا اس سے نفع لے اگر چہ غنی ہو اس لیے کہ ابی بن کعب نے پائی تھی ایک تھیلی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں کہ اس میں سو دینار سرخ تھے سو حکم فرمایا ان کو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کہ پہنچوائے اس کو تو انہوں نے نہ پایا جو پہچانتا تو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کو حکم دیا کہ کھائیں اس روپیہ کو سو اگر لقطہ حلال نہ ہوتا مگر اسی کو کہ جس کو صدقہ حلال ہے نہ درست ہوتا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس لیے کہ علیؓ بن ابی طالب نے ایک دینار پایا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے میں سو پہنچوایا اس کو اور نہ پایا کوئی شخص ایسا کہ پہچانے اور کہے کہ میرا ہے سو حکم کیا نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کو اس کے کھانے کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصدقہ درست نہیں کہ بنی ہاشم میں اور بعض علماء نے رخصت دی ہے کہ جب لقطہ ادنیٰ چیز ہو تو اس سے نفع لینا جائز ہے اور کچھ پہنچوانے کی ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا ایک ایک دینار سے کم ہو تو ایک جمعہ تک پہچان کروائے اور یہی قول ہے اسحٰق بن ابراہیم کا۔

۱۳۷۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنِ اعْتُرِفَتْ فَاَدِّهَا وَاِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَاَدِّهَا۔

۱۳۷۳: روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پوچھا گیا پڑی ہوئی چیز سے تو فرمایا پہنچواؤ (تشہیر کراؤ) اس کو ایک سال تک پھر اگر پہچانی گئی وہ تو دے دو اس کو اور نہیں تو پہچان رکھ اس کے ظرف (تھیلی کی) اور سر بند (رسی کی) اور اس کی گنتی کو پھر کھا لے اس کو پھر اگر آئے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو یعنی وہ تجھ پر قرض ہے۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور احمد بن حنبل نے کہا سب سے زیادہ صحیح روایت اس باب میں یہی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابی وغیرہم سے کہ رخصت دی ہے انہوں نے کہ جب ایک سال تک خوب پہنچوا دے اور نہ ملے کوئی آدمی اس کو پہچاننے تو درست ہے اس سے نفع اٹھانا اور یہی قول ہے شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا۔

۹۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوَقْفِ

باب: وقف کے بیان میں

۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهَا لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَ الضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ

۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ملی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کچھ زمین خیبر میں سو کہا انہوں نے یا رسول اللہ! مجھ کو ملا ہے ایسا مال خیبر میں کہ نہیں ملا مجھ کو کوئی مال اس سے نفیس زیادہ میرے نزدیک سو کیا حکم کرتے ہیں مجھ کو اس مال کے لئے؟ فرمایا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اگر چاہو تم روک رکھو اس کی اصل کو تم اور صدقہ کر دو اس کو یعنی اس کے منافع کو سو صدقہ کر دیا حضرت عمرؓ نے اس کے منافع کو اس طرح کہ نہ بیچی جائے اس کی اصل اور نہ ہبہ کی جائے اور نہ ورثہ میں دی جائے اور صدقہ دیا جائے جو اس میں سے نکلے فقیروں کو اور اقرباؤں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور مہمانوں یعنی مسافروں کے خرچ میں اور کچھ حرج نہیں جو متولی ہو اس زمین کہ کہ کھائے اس میں سے

ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاثِّلٍ مَالاً قَالَ ابْنُ عَوْفٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّهُ قَرَأَهَا فِيْ قِطْعَةِ اَدِيْمٍ اَحْمَرَ غَيْرَ مُتَاثِّلٍ مَالاً ۔

موافق دستور کے یا کھلائے کسی دوست کو کہ مال جمع کرنے والا نہ ہو اس میں کہا راوی نے یعنی ابن عون نے پھر ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین سے تو انہوں نے غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ کی جگہ غَيْرَ مُتَاثِّلٍ مَالاً کہا یعنی جمع نہ کرنے والا ہو مال کا ابن عوف نے کہا پھر بیان کی مجھ سے یہ حدیث ایک دوسرے مرد نے کہ اس نے پڑھا تھا اس وقف نامے کو کہ لکھا تھا ایک سرخ چمڑے پر اور اس میں بھی یہی لفظ تھا: غَيْرَ مُتَاثِّلٍ مَالاً ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا اسماعیل نے اور میں نے پڑھا ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس اسی وقف نامے کو تو اس میں بھی یہی لفظ تھا غَيْرَ مُتَاثِّلٍ مَالاً اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم اس میں اگلوں کا کچھ اختلاف کہ وقف کرنا زمین وغیرہ کا جائز ہے۔

١٣٧٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلاَّ مِنْ ثَلٰثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْا لَهٗ ۔

١٣٧٦: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو منقطع ہو جاتے ہیں اس کے سب عمل مگر تین: ایک تو صدقہ جو جاری رہے اور دوسرے علم کہ اس سے نفع دین کا حاصل ہوتا رہے اور تیسرے نیک لڑکا (اولاد) جو دعا کرتا رہے اپنے باپ کے لئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے وقف لغت میں حبس یعنی بند کرنے اور روکنے کو کہتے ہیں اور اسی لیے مؤقف الحساب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں حساب کے لیے لوگ روکے جائیں گے قیامت کے دن اور قرآن کے وقف کو وقف کہتے ہیں کہ قاری وہاں روکا جاتا ہے قرآن سے اور وقف مصدر ہے بمعنی وقوف کے اس لیے کہ اس کی جمع اوقاف آتی ہے اور اصطلاحِ شرع میں وقف کہتے ہیں کسی مالِ مکتوم کے روکنے کو وقف کرنے والے کے ملک پر اور خیرات کرنا اس کی منفعت کا اگرچہ خیرات فی الجملہ ہو یہ تعریف وقف کی امام اعظمؒ کے نزدیک ہے کہ قول صحیح ان سے یہی ہے کہ ان کے نزدیک وقف جائز ہے لازم نہیں اور وقف کرنے سے وہ چیز واقف کے ملک سے خارج نہیں ہوتی یعنی اس کو اختیار ہے کہ وقف کو باطل کر دے یا جاری رکھے جب تک چاہے اور صاحبین کے نزدیک وقف عبارت ہے عین کے روکنے سے اللہ تعالیٰ کی ملک پر اور اس کی منفعت کے صرف کرنے سے جس پر چاہے اگرچہ وہ شخص غنی ہو جس پر خرچ کرتا ہے پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہوا تو وقف لازم ہو گیا یعنی واقف کو اختیار اس کے باطل کرنے کا نہیں اور اس کے وارث بھی اس کے ورثہ میں نہ پائیں گے اور اسی قول پر فتویٰ ہے اور حقیقت میں یہ قول اس حدیث کے موافق ہے جو حضرت عمرؓ کے وقف کے باب میں مذکور ہوئی اور محل وقف کا مال متقوم ہے اور رکن اس کا لفظ خاص ہے جیسے کہے یہ زمین میری صدقہ موقوفہ دائمی ہے مساکین پر یا اور کچھ اس کے مانند کہے اور فضائل اس کے بے شمار ہیں۔ چنانچہ اسی میں ہے وہ حدیث جو بروایت ابو ہریرہؓ کے مذکور ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے سات باغ مدینہ میں وقفِ فرمائے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اوقاف اب تک باقی ہیں اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوقاف مشہور ہیں کذا فی ترجمہ درالمختار مع تقدیم وتاخیر وزیادۃ یسیرۃ۔

٩٢٤: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْعَجْمَآءِ اَنَّ جُرْحَهَا جُبَارٌ

باب: اِس بیان میں کہ جانور اگر کسی کو زخمی کرے یا مارے تو اس کا قصاص نہیں

١٣٧٧: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

١٣٧٧: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانور یعنی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

گائے' بیل وغیرہ کے مارنے کا کچھ بدلہ نہیں اور کنواں کھودنے میں مر جائے یا دب جائے تو کھودوانے والے پر کچھ بدلہ نہیں اور کان کھودوانے والے پر بھی کچھ بدلا نہیں یعنی اگر کوئی کان کھودنے میں چھوٹ کھا جائے یا مر جائے تو کھودنے والے پر الزام نہیں اور دفینہ میں سے اہل جاہلیت کے پانچواں حصہ خیرات دینا ضرور ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے اور ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے کہا انہوں نے کہ کہا مالک بن انسؓ نے کہ نبی ﷺ نے جو فرمایا اَلْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ اس کے معنی یہ ہیں کہ جانور اگر کسی کو مارے یا زخمی کرے تو وہ ہدر ہے یعنی اس میں کچھ قصاص نہیں دیت واجب نہیں ہوتی ہے اور بعض علماء نے اس کی تفسیر کی ہے کہ عجماء وہ جانور ہے کہ بھاگا ہوا اپنے صاحب کے پاس سے اور اس کے بھاگنے کی حالت میں جو چوٹ چپیٹ لگ جائے اس کے حاجب پر کچھ تاوان نہیں اور المعدن جبار کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کھان کھدوائے اور کوئی آدمی اس پر گر پڑے تو اس کھدوانے پر اسے کوئی تاوان نہیں اور ایسا ہی کنواں ہے کہ جب اس کو کوئی شخص مسافروں وغیرہ کے واسطے کھدوائے اور کوئی اس میں گر پڑے تو اس پر بھی تاوان نہیں اور یہ جو فرمایا کہ رکاز میں پانچواں حصہ ہے رکاز وہ دفینہ ہے جو ایّام جاہلیت کا ہو پس جو شخص کہ پائے اس کو پانچواں حصہ سلطان کو ادا کرے یعنی بیت المال میں دے اور جو باقی رہے وہ پانے والے کا ہے۔

۹۲۵: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي اِحْيَاءِ اَرْضِ الْمَوَاتِ

باب: زمین خراب کے آباد کرنے کے بیان میں

۱۳۷۸: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَّيِّتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔

۱۳۷۸: روایت ہے سعید بن زید سے کہ نبیؐ نے فرمایا جس نے آباد کیا کسی خراب زمین کو جو کسی کی مِلک نہ ہو وہ زمین اسی کی ہے اور ظالم کے درخت بونے سے کچھ ظالم[1] کا حق ثابت نہیں ہوتا۔ ف: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۷۹: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَّيِّتَةً فَهِيَ لَهٗ۔

۱۳۷۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے آباد کیا زمین خراب کو جو کسی کی مِلک میں نہ تھی پس وہ زمین اسی کی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اس کو بعضوں نے ہشام سے جو بیٹے عروہ کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور یہ سب کہتے ہیں کہ آباد کرنا زمین خراب کا بغیر حکم سلطان کے جائز ہے یعنی سلطان کی اجازت کچھ ضرور نہیں اور بعضوں نے کہا کہ سلطان کی اجازت کے بغیر جائز نہیں کسی زمین غیر مملوک ویران کا آباد کرنا اور اوّل قول اصح ہے اور اس باب میں جابر اور عمر بن عوف مزنی سے جو دادا ہیں کثیر کے اور سمرہ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے کہا پوچھا میں نے ابوالولید طیالسی سے مطلب اس حدیث لَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ کا سو فرمایا انہوں

[1] ظالم وہی ہے جو غیر کی مملوک زمین میں بے اجازت مالک کے کچھ بودے تو اس کا کچھ حق نہیں ہے بلکہ وہ جو بویا زمین کا مالک لے لے گا۔۱۲

نے کہا عرق ظالم سے مراد غاصب ہے کہ زبردستی جو چیز اس کی نہیں ہے وہ لے لیوے ابوموسیٰ نے کہا میں نے کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو غیر کے مملوک زمین میں درخت بودے تو انہوں نے کہا وہی تو ہے مترجم کہتا ہے موات وہ زمین ہے جس میں نہ زراعت ہو نہ مکان اور نہ کسی کے ملک پر اور آباد کرنا موات کا مکان بنانے سے ہے مترجم کہتا ہے موات وہ زمین ہے جس میں نہ زراعت ہو نہ مکان اور نہ کسی کے ملک پر اور آباد کرنا موات کا مکان بنانے سے ہے یا زراعت سے یا درخت باغات لگانے سے یا پن چکی وغیرہ بنانے سے امام اعظمؒ کے نزدیک اس کے آباد کرنے کو اذن لینا امام سے شرط ہے اور امام شافعیؒ اور صاحبینؒ کے نزدیک اذن کچھ ضرور نہیں دونوں کی دلیل یہی حدیث ہے جو گزری امام کہتے ہیں حضرت نے فرمایا جو زمین موات کو آباد کرے وہ اس کی ہے یہی اذن ہے صاحبین کہتے ہیں حضرت نے کچھ اذن کی قید نہیں لگائی اس لیے اذن کچھ ضرور نہیں۔

٩٢٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

باب: مقطع دینے کے بیان میں

١٣٨٠: عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهٗ وَفَدَاِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهٗ فَلَمَّاَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ اَتَدْرِيْ مَاقَطَعْتَ لَهٗ اِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَآءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهٗ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهٗ عَنْ مَّايُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَالَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْاِبِلِ فَاَقَرَّبِهٖ قُتَيْبَةُ وَقَالَ نَعَمْ۔

١٣٨٠: روایت ہے ابیض بن حمال سے کہ انہوں نے پیام بھیجا رسول اللہ ﷺ کی طرف کہ مقطع دیں ان کو نمک کی کان سو آپ ﷺ نے دیا ان کو پھر جب اس نے پیٹھ پھیری یعنی جو پیغام لایا تھا تو ایک شخص نے عرض کیا کیسی چیز آپ ﷺ نے دے دی منقطع میں بے شک آپ ﷺ نے مقطع میں دیا ایسا پانی جو کبھی موقوف اور بند نہیں ہوتا یعنی اس سے بے حد نمک نکلتا ہے۔ کہا راوی نے پھر پھیر لیا اس کو آنحضرت ﷺ نے اس شخص سے اور سوال کیا رسول ابیض نے آنحضرت ﷺ سے کہ کونسی زمین گھیری جائے پیلوں کے درختوں کی یعنی بطریق رمنہ کے فرمایا آپ ﷺ نے وہ کہ نہ پہنچے اس کو پاؤں اونٹوں کے کہا ترمذی نے جب سنائی میں یہ حدیث قتیبہ کو تو انہوں نے اقرار کیا اس کا اور کہا ہاں روایت کی ہے مجھ سے محمد بن یحییٰ نے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے جو بیٹے ہیں ابی عمر کے انہوں نے محمد بن یحییٰ ابن قیس الربی سے اسی کی مانند اور اس باب میں وائل اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے حدیث ابیض کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ جائز جانتے ہیں مقطع یعنی جاگیر کا دینا امام کو یعنی امام جس کو مناسب جانے جاگیر دے۔ مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو جب ایک حکم میں کچھ نقصان نظر آئے تو اس سے رجوع کرنا درست ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہ پہنچے پیر اونٹوں کے یعنی عمارات سے اور چراگاہ سے دور ہو۔

١٣٨١: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ۔

١٣٨١: روایت ہے وائل سے کہ نبی ﷺ نے جاگیر دی ان کو ایک زمین حضر موت میں۔

ف: کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے نضر نے انہوں نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اس میں ان لفظوں کو وَبَعَثَ مَعَهٗ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا یعنی اور بھیجا آنحضرت ﷺ نے وائل کے ساتھ معاویہ کو تا کہ دے آئیں وہ زمین یعنی ماپ دیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٩٢٧: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْغَرْسِ

باب: درخت لگانے کی فضیلت میں

١٣٨٢: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًااَوْيَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ

١٣٨٢: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ درخت لگائے یا کھیت بوئے اور کھا جائے اس میں سے کوئی آدمی یا

أَوْطَيْرٌ بِهِيمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ۔

پرندہ چرندہ مگر ہوتا ہے اس بونے والے کو ثواب صدقہ کا۔

ف: اس باب میں ابی ایوب اور امّ مبشر اور جابر اور زید بن خالد سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۹۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب: مزارعت کے بیان میں

۱۳۸۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ۔

۱۳۸۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا اہل خیبر کو یعنی زمین دی ان کو اس اقرار پر کہ جو اس میں سے پیدا ہو پھل ہو یا غلّہ اس میں سے آدھا تم لو یعنی حق السعی میں اور آدھا ہم کو دو۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ اور زید بن ثابتؓ اور جابرؓ سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کچھ مضائقہ نہیں جانتے اس اقرار پر کہ آدھا زمین والے کا ہے اور آدھا بونے جوتنے والے کا یا ثلث یا ربع پر دے اور اختیار کیا ہے بعضوں نے کہ تخم صاحب زمین دے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ کہا بعض علماء نے اس مزارعت کو اور کہا پانی دینے میں کھجور کے ثلث یا ربع پر کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا جو زمین سے پیدا ہوا اس میں سے حصہ ٹھہرا کر زمین دینا درست نہیں جب تک کہ کرایہ زمین کا نقد یعنی روپیہ پیسہ سے نہ ٹھہرا لے یعنی یہ کہے کہ زمین میں نے اتنے روپیہ میں کرایہ پر تجھ کو دی پھر خواہ اس میں کچھ پیدا ہو یا نہ ہو۔

۹۲۹: بَابُ [مِنَ الْمُزَارَعَةِ]

باب: مزارعت کا بیان[1]

۱۳۸۴: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِنَا اَرْضٌ اَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا اَوْبِدَارِ هِمَ وَقَالَ اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِكُمْ اَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ وَلِيَزْرَعْهَا۔

۱۳۸۴: روایت ہے رافع بن خدیجؓ سے کہ کہا انہوں نے منع کیا ہم کو رسول اللہؐ نے ایسے اَمر سے کہ ہم کو اس میں نفع تھا وہ یہ ہے کہ جب ہوتی ہم میں سے کسی کی زمین دیتا اس کو بعوض بعض خراج اس کے یا بدلے روپوں کے تو فرمایا آپؐ نے جب ہو تم میں سے کسی کی زمین تو مفت دے اپنے بھائی کو یا آپ زراعت کرے یعنی کرایہ وغیرہ پر نہ دے۔

۱۳۸۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ اَمَرَ اَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ۔

۱۳۸۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام نہیں کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے لیکن حکم کیا کہ نرمی کرے ایک دوسرے پر یعنی کرایہ میں تخفیف کرے یا بالکل نہ دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں زید بن ثابت سے بھی روایت ہے رافع کی حدیث میں اضطراب ہے کہ مروی ہے یہ رافع بن خدیج سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچاؤں سے اور مروی ہے ان سے وہ روایت کرتے ہیں ظہر بن رافع سے اور وہ بھی ان کے ایک چچاؤں میں ہیں اور مروی ہے یہ حدیث ان سے اسانید مختلف سے۔

---

[1] یہ بات بھی مترجم نسخے میں موجود نہیں۔ محشی نے عربی نسخے سے اضافہ کیا ہے۔ (حافظ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں دیتوں کے جو وارد ہیں کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم کہتا ہے دیت وہ مال ہے کہ دیا جاتا ہے بدلے نفس کے قتل کرنے کے یا کسی عضو کے ضائع کرنے میں اور دیات اس کی جمع ہے اور دیت یا مغلظہ ہوتی ہے یا مخففہ' مغلظہ سو اونٹنیاں ہیں چار طرح کی پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دیت مغلظہ پچیس حقہ تیس جذعہ چالیس ثیبہ کے سب حاملہ ہوں اور دیت مغلظہ قتل شبہ عمد میں دینا پڑتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جو قائم مقام خطا کے ہو اور قتل سبب میں۔ کذا فی شرح مشکوۃ

۹۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ

باب: اِس بیان میں کہ دیت میں جب اونٹ دے تو کتنے دے؟

۱۳۸۶: عَنْ خَشَفِ ابْنُ مِالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ دِيَةِ الْخَطَا عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً۔

۱۳۸۶: روایت ہے خشف بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطا کی دیت میں بیس بنت مخاض اور بیس اونٹ نر بنی مخاض اور بیت بنت لبون اور بیس جذعہ اور بیس حقہ۔

ف: روایت کی ہم سے ابو ہشام رفاعی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے اور ابو خالد احمد نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مانند اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے ابن مسعود کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے عبداللہ سے موقوفاً بھی اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور اجماع ہے تمام علماء کا کہ دیت تحصیل کی جائے تین برس میں ہر سال میں ثلث دیت اور تجویز کیا ہے کہ دیت قتل خطا کی عاقلہ یعنی عصبات قاتل پر ہے سو بعضوں نے کہا عاقلہ کہتے ہیں جو مرد کے عزیز و قریب ہوں باپ کی طرف سے یعنی دودھیال کے لوگ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا دیت مردوں پر ہے عورتوں اور لڑکوں پر نہیں اگر چہ عصبات ہوں اور ہر شخص اٹھائے یعنی متکفل ہو اس میں سے ربع دینار کا اور بعضوں نے نصف دینار تک کہا

ہے سو اگر اس میں دیت پوری ہو گئی تو خیر نہیں تو نظر کی جائے اس قبیلہ اور خاندان سے قریب تر ہوں اور لازم کی جائے ان پر۔

۱۳۸۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَآءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَآءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَآءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَ هِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ۔

۱۳۸۷: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ نبیؐ نے فرمایا جس نے قتل کیا کسی کو قصداً تو وہ سپرد کر دیا جائے مقتول کے وارثوں کو چاہیں وہ اسکو قتل کریں اور چاہیں اس سے دیت لیں اور دیت کے تیس حقہ ہیں اور تیس جذعہ اور چالیس اونٹنیاں حاملہ اور جس پر وارث صلح کر لیں وہ انکو دینا پڑے گا اور یہ دیت سخت ہے۔

ف: حدیث عبداللہ بن عمرو کی یعنی جو مذکور ہوئی حسن ہے غریب ہے۔

۹۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

باب: اِس بیان میں کہ دیت میں کتنے درہم دیئے جائیں

۱۳۸۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا۔

۱۳۸۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے مقرر کی دیت بارہ ہزار درہم۔

ف: روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے جو بنی مخزوم کے قبیلے سے ہیں انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے اور ابن عیینہ کی حدیث میں کلام ہے اس سے اور کچھ زیادہ یعنی اس میں کچھ الفاظ ابن عباسؓ کی روایت سے بڑھ کر ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کیا ہے اس نے اس حدیث کو ابن عباسؓ سے مگر محمد بن مسلم نے اور اس حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے دیت تجویز کی ہے دس ہزار درہم اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور شافعی نے کہا میں دیت نہیں جانتا مگر اونٹوں سے اور وہ سو اونٹ ہیں۔

۹۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُوْضِحَةِ

باب: ان زخموں کی دیت کے بیان میں جن سے ہڈی کھل جائے

۱۳۸۹ ۔ ۱۳۹۰: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ ۔

۱۳۸۹۔۱۳۹۰: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو زخم ایسے ہوں کہ اس میں ہڈیاں کھل گئی ہوں تو اس میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ جو زخم ایسا ہو کہ اس میں ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اونٹ دیت ہیں۔

۹۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي دِيَةِ الْاَصَابِعِ

باب: اُنگلیوں کی دیت کے بیان میں

۱۳۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۱۳۹۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَآءٌ عَشَرَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ لِكُلِّ اَصْبُعٍ۔

نے دیت ہاتھ پیر کی انگلیوں کی برابر ہے دس اونٹ دیت میں ہر انگلی کے۔

ف: اس باب میں ابوموسیٰ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

۱۳۹۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔

۱۳۹۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ اور یہ دیت میں برابر ہے یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا دونوں کی دیت یکساں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے جاننا چاہیے کہ تمام انگلیوں میں دونوں ہاتھ کی یا دونوں پیر کی پوری دیت لازم آتی ہے یعنی سو اونٹ اور ہر انگلی میں اس کا دسواں حصہ ہے یعنی دس اونٹ اور چھنگلیا انگوٹھے کے برابر ہے اگرچہ انگوٹھے دو ہی پورے ہیں اور چھنگلیا میں تین اور جبکہ ہر انگلی کے دس اونٹ ہوئے تو ہر پور میں انگلیوں کے دس اونٹ کی تہائی ہے اور انگوٹھے کے ہر پور میں پانچ اونٹ ہیں یعنی نصف دس کا کہ اس میں دو ہی پورے ہیں۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ

۹۳٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَفْوِ

باب: دیت وغیرہ کے عفو کے بیان میں

۱۳۹۳: عَنْ اَبُوْ السَّفَرِ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّيْ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ وَاَلَحَّ الْاٰخَرُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَبْرَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ شَاْنُكَ بِصَاحِبِكَ وَاَبُو الدَّرْدَآءِ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ قَالَ فَاِنِّيْ اَذَرُهَالَهٗ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَاجَرَمَ لَا اُخَيِّبُكَ فَاَمَرَ لَهٗ بِمَالٍ۔

۱۳۹۳: روایت ہے ابوالسفر سے کہا انہوں نے اکھاڑ ڈالا ایک مرد قریش نے دانت ایک مرد انصاری کا پس فریاد کی اس نے معاویہ سے یا امیر المؤمنین اس نے اکھاڑ ڈالا دانت میرا سو معاویہؓ نے فرمایا ہم تجھ کو راضی کر دیں گے یعنی تیری داد دیں گے اور دوسرے شخص نے یعنی قریش نے منت سماجت کرنا شروع کی کہ تنگ کر دیا حضرت معاویہ کو سو کہا معاویہ نے تیرا اختیار ہے تیرے صاحب کو یعنی وہ بخش دے چاہے انتقام لے اور ابوالدرداء انکے پاس بیٹھے تھے سو فرمایا ابوالدرداء نے میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کہ کوئی مرد ایسا نہیں کہ جس کو زخم لگے بدن میں سو صدقہ دے دے اس کو یعنی معاف کر دے اور انتقام اس کا نہ چاہے مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اسکے اس کا ایک درجہ اور اتارتا ہے اس سے ایک گناہ سو انصاری نے کہا تم نے سنا ہے رسول اللہؐ سے؟ ابو الدرداء نے کہا ہاں سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے سو انصاری نے کہا میں معاف کر دیتا ہوں۔ معاویہ نے فرمایا مضائقہ نہیں مگر میں محروم نہ کروں گا تجھ کو پھر حکم دیا اس کو کچھ مال دینے کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابی السفر کو ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کچھ سنا ہو ابوالدرداء سے اور ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے اور ان کو ابن یحمد ثوری کہتے ہیں۔

۹۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ رُضِخَ رَاْسُهٗ بِصَخْرَةٍ

باب: جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو

۱۳۹۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ اَفُلَانٌ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا لَا قَالَ فَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَقَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ قَالَ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۱۳۹۴: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے نکلی ایک لڑکی یعنی کہیں جانے کو اور اس کے بدن پر زیور تھے چاندی کے سو پکڑ لیا اس کو ایک یہودی نے اور کچل دیا اس کا سر یعنی پتھر سے اور لے لیا جو زیور تھا اس کے بدن پر کہا انسؓ نے سو لوگ اس تک پہنچ گئے کہ اس میں کچھ جان تھی سو لے آئے اس کو نبی ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ نے پوچھا کس نے مارا تم کو؟ کیا فلاں شخص نے مارا؟ اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر فرمایا آپ ﷺ نے فلاں نے مارا؟ اس نے کہا نہیں یہاں تک کہ نام لیا آپ ﷺ نے یہودی کا تو اس نے کہا ہاں! اسی نے مارا کہا انسؓ نے پھر وہ پکڑا گیا اور اقرار کیا اس نے اس کے مارنے کا سو حکم کیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور کچلا گیا اس کا سر دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے کہا قصاص نہیں ہے مگر جب تلوار سے مارے۔ مترجم کہتا ہے قتل کی پانچ قسمیں ہیں عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجرا اور قتل سبب۔ قتل عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ عضو جدا ہو جائے خواہ وہ ہتھیار کی قسم سے ہو یا تیز چیز مثل پتھر یا لکڑی یا کھپاچ (بانس کا ٹکڑا وغیرہ) یا شعلہ آگ کا ہو اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ غالباً اس سے قتل کیا جاتا ہو اور اس قتل سے آدمی گنہگار رہتا ہے اور قصاص لازم آتا ہے فقط مگر یہ کہ معاف کر دیں یا وارث راضی ہو جائیں دیت پر اور اس پر کفارہ نہیں اور اوپر کی حدیث میں جو قصاص مذکور ہوا تو اس قسم کا تھا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق کہ یقین ہے کہ اس نے بڑے پتھر سے سر کچلا ہوگا اور شبہ عمد یہ ہے کہ قصداً مارے سوا ان چیزوں کے جو ذکر ہوئیں اور چیزوں سے اور اس قتل سے بھی گنہگار رہتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے جس کا بیان ابتدائے باب میں گزرا نہ قصاص مگر اس میں بھی جان مارنے سے کم ہے یعنی زخمی کرنے میں قصاص آتا ہے اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں ایک خطا قصد میں ہوتی ہے جیسے ایک شخص کو تیر مارا شکار سمجھ کر یا حربی کافر گمان کر کے اور حقیقت میں وہ مسلمان تھا اور دوسرے خطا فعل میں ہوتی ہے اور وہ یہ کہ تیر مارتا تھا نشانہ پر مگر لگ گیا ایک آدمی کے اور جاری مجری خطا کی یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا کود پڑا کسی پر اور اس کو مار ڈالا ان دونوں میں یعنی قتل خطا اور جاری مجرا خطا میں کفارہ بھی لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور گناہ بھی ہوتا ہے بسبب ترکِ احتیاط کے اور قتل کے سبب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنواں کھدوایا یا کوئی پتھر رکھا غیر کے ملک میں بغیر اس کے اذن کے اور اسی سے کوئی آدمی ہلاک ہو گیا یعنی کنویں میں گر کر مر گیا ٹھوکر لگی اس پتھر کی اور مر گیا سو اس سے دیت آتی ہے عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمیں جو کہ قتل کی پہلے مذکور ہوئیں اس سے محروم ہوتا ہے قاتل میراث سے مقتول کے اور پانچویں قسم سے قتل کے محروم نہیں ہوتا۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ

۹۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَشْدِيْدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

باب: مؤمن کے قتل کی سخت عذاب کے بیان میں

۱۳۹۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

۱۳۹۵: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ساری دنیا کا مٹ جانا کمتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مرد مؤمن کے قتل سے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن شعبہ نے انہوں نے یعلی بن عطار سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اسی کے مانند اور مرفوع نہیں کیا اس حدیث کو اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن ابی عدم کی روایت سے اور اس باب میں سعد اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ سے بھی روایت ہے اور حدیث عبداللہ بن عمر بن عاص کی اسی طرح روایت کی سفیان ثوری نے یعلی بن عطا سے موقوفاً اور یہ زیادہ صحیح ہے مرفوع روایت سے۔

۹۳۷: بَابُ الْحُکْمِ فِی الدِّمَاءِ

باب: آخرت میں خون کے فیصلے کے بیان میں

۱۳۹۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ مَایُحْکَمُ بَیْنَ الْعِبَادِ فِی الدِّمَآءِ۔

۱۳۹۶: روایت ہے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے جو فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں بندوں کے خون کا ہوگا۔

ف: عبداللہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے مرفوعاً اور بعضوں نے اعمش سے روایت کی مگر مرفوع نہیں کیا اس کو روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے پہل جو حکم کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں تو بندوں کے خون کا روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ سے پہلے پل جو حکم اور فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں تو بندوں کے خون کا ہوگا۔

۱۳۹۷ - ۱۳۹۸: عَنْ یَزِیْدَ الرَّقَاشِیِّ ثَنَا اَبُوالْحَکَمِ الْبَجَلِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ اَبَا هُرَیْرَةَ یَذْکُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْاَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَ اَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَکُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَکَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ۔

۱۳۹۷ - ۱۳۹۸: روایت ہے یزید رقاشی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالحکم بجلی نے کہا سنا میں نے سعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے دونوں ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمام لوگ آسمان زمین کے شریک ہو جائیں گے ایک مؤمن کے خون میں تو سب کو اوندھا ڈال دے اللہ تعالیٰ دوزخ میں۔

۹۳۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یَقْتُلُ ابْنَهٗ یُقَادُ مِنْهُ اَمْ لَا

باب: اس بیان میں جو اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو وہ قصاص میں مارا جائے یا نہیں

۱۳۹۹: عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقِیْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْهِ۔

۱۳۹۹: روایت ہے سراقہ بن مالک سے کہا انہوں نے میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس تو وہ قصاص دلواتے تھے باپ کو بیٹے سے اور انہیں قصاص دلواتے تھے بیٹے کو باپ سے۔

ف: اس حدیث کونہیں پہچانتے ہم سراقہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی ہے اسماعیل بن عیاش نے مثنیٰ بن صباح سے اور مثنیٰ بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ حدیث ابو خالد احمر سے انہوں نے روایت کی حجاج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلاً بھی اور اس روایت میں اضطراب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب مار ڈالے باپ اپنے بیٹے کو تو وہ اس کے عوض میں قتل نہ کیا جائے اور جو زنا کی تہمت لگائے اپنے بیٹے کو تو باپ پر حد قذف بھی ماری نہ جائے۔

١۴٠٠: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَايُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ۔

١۴٠٠: روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ قصاص میں نہ مارا جائے باپ بیٹے کے۔

١۴٠١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ۔

١۴٠١: روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ ماری جائیں حدیں مسجدوں میں اور نہ مارا جائے کوئی باپ بدلے میں بیٹے کے۔

ف: اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے اس اسناد سے مگر اسماعیل بن مسلم کی روایت سے اور اسماعیل بن مسلم مکی میں کلام کیا ہے بعض علماء نے ان میں بسبب قلت حافظہ کے۔

٩٣٩: بَابُ مَاجَآءَ لَايَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلٰثٍ

باب: حرمت میں خونِ مسلم کے

١۴٠٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔

١۴٠٢: روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول اللہ نے حلال نہیں خون کرنا کسی کا جو گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور میں پیغامبر ہوں اس کا مگر تین سببوں سے ایک تو زنا کرنے والے کا اسے رجم ضرور ہے اور دوسرے قاتل کا بعوض مقتول کے تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین اسلام کو اور جدا ہونے والا جماعت سے اہل اسلام کے۔

ف: اس باب میں عثمان اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

٩۴٠: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهَدًا

باب: قاتل ذمی کے بیان میں

١۴٠٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

١۴٠٣: روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگاہ رہو کہ جس نے مار ڈالا ذمی کو کہ اس کو پناہ تھی اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی تو اس نے توڑ ڈالا اللہ کی پناہ کو اور نہ سونگھے گا وہ خوشبو جنت کی کہ آتی ہے میدانِ قیامت میں ستر برس کی راہ پر سے۔

ف: اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۱۴۰۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۰۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوائی بنی عامر کے دو شخصوں کی جو مقتول ہوئے تھے مسلمانوں کی دیت کے برابر اور وہ دونوں ذمی تھے یعنی ان سے اقرار تھا صلح کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور ابوسعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

۹۴۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

باب: ولی مقتول کے حکم میں

۱۴۰۵: عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ يَقْتُلَ۔

۱۴۰۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکے پر تو کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ثناء کی اس پر پھر فرمایا جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس مقتول کے ولی کو دو باتوں کا اختیار ہے یا عفو کر دے یا قاتل کو قتل کرے یعنی قصاص میں۔

ف: اس باب میں وائل بن حجر اور انس اور ابی شریح خویلد بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

۱۴۰۶: عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاِنِّيْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِمَّا اَنْ يَقْتُلُوْا اَوْ يَاْخُذُوا الْعَقْلَ۔

۱۴۰۶: روایت ہے ابی شریح کعبی سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بے شک اللہ نے حرمت اور تعظیم و تکریم کی جگہ ٹھہرایا ہے مکہ کو اور نہیں ٹھہرایا اسکو حرمت کی جگہ لوگوں نے سو جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو اللہ شانہ پر اور پچھلے دن یعنی قیامت پر تو نہ بہائے اس میں خون یعنی کسی کو قتل نہ کرے اور نہ اکھاڑے اس میں کوئی درخت سو کسی نے اگر اپنے لئے رخصت نکالی یعنی قتل وغیرہ کی اس دلیل سے کہ کہا اس نے رخصت دی تھی رسول اللہؐ کو بھی یعنی پس مجھے بھی ویسی ہی رخصت ہے پھر فرمایا آپؐ نے بے شک مجھے رخصت دی اللہ تعالیٰ نے اور کسی آدمی کو رخصت نہیں دی اور مجھ کو بھی رخصت دی اور حلال کیا قتل و قمع وہاں پر ایک گھڑی میں دن کی پھر مکہ ایسا ہی حرام ہے قیامت کے دن پھر تم نے اے گروہ بنی خزاعہ کے قتل کیا اس مرد کو بنی ہذیل سے اور میں اسکی دیت دلواتا ہوں سو جس کا کوئی مارا جائے آج کے بعد اسکے لوگ اختیار رکھتے ہیں دو امروں کا یا قتل کریں قاتل کو قصاص میں یا دیت لیں۔

ف: حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے شیبان نے بھی یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی کے مثل اور مروی ہے ابی شریح خزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَلَهٗ اَنْ يَقْتُلَ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ یعنی

جس کا کوئی شخص مارا جائے تو اس کو اختیار ہے کہ قاتل کو قتل کرے یا معاف کر دے یا دیت لے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا یعنی کہتے ہیں کہ ولی مقتول کو اختیار ہے چاہے قصاص لے یا دیت لے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۱۴۰۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ اِلٰى وَلِیِّهٖ فَقَالَ الْقَاتِلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ قَتْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اِنَّهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّا عَنْهُ الرَّجُلُ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ فَخَرَجَ یَجُرُّ نِسْعَتَهٗ فَكَانَ یُسَمّٰى ذَا النِّسْعَةِ۔

۱۴۰۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ مار ڈالا ایک شخص نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور سونپا گیا قاتل مقتول کے ولی کو سو کہا قاتل نے یا رسول اللہ! قسم ہے اللہ کی میں نے قصداً انہیں مارا اس کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہوا کہ اگر یہ سچا ہے اور پھر تو نے اس کو قصاص میں مارا تو داخل ہوگا تو دوزخ میں پس چھوڑ دیا اس مرد نے یعنی ولی نے مقتول کے اس قاتل کو اور وہ بندھا ہوا تھا ایک تسمے میں کہا راوی نے پھر نکلا وہ قاتل کھینچتا ہوا اپنے تسمے کو اور نام ہو گیا اس کا ذوالنسعہ یعنی صاحب تسمے کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۹۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْمُثْلَةِ

باب: ہاتھ، پیر، ناک، کان کاٹنے کی مناہی میں

۱۴۰۸: عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَمِیْرًا عَلٰى جَیْشٍ اَوْصَاهُ فِیْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا فَقَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثِلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ۔

۱۴۰۸: روایت ہے سلیمان بن ابی بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھیجتے کسی کو سردار کر کے کسی لشکر پر تو وصیت کرتے خاص اس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہوں ان سے نیکی کرنے کی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اس سے جو انکار کرے اللہ کا۔ جہاد کرو اور غنیمت کے مال سے کچھ نہ چراؤ اور عہد شکنی نہ کرو اور کسی کے ہاتھ، پیر، ناک، کان نہ کاٹو اور کسی لڑکے نابالغ کو نہ مارو اور اس حدیث میں ایک قصہ اور ہے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب سے روایت ہے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے علماء نے ہاتھ پیر ناک کاٹنے کو۔

۱۴۰۹: عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَهٗ۔

۱۴۰۹: روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے احسان کرنا ہر چیز پر پھر جب قتل کرو تو آسانی سے قتل کرو کہ جلد جان نکل جائے اور جب ذبح کرو تو خوبی سے ذبح کرو اور تیز کر لے ہر کوئی تم میں کا اپنی چھری یعنی ذبح کرتے وقت اور راحت دے اپنے ذبیحہ کو یعنی جلد تیز چھری سے ذبح کرے کہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاشعث کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

۹۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دِیَةِ الْجَنِیْنِ

باب: حمل گرا دینے کی دیت کے بیان میں

۱۴۱۰: عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ کَانَتَا ضَرَّتَیْنِ فَرَمَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِیْنَھَا فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنِیْنِ غُرَّةً عَبْدٌ اَوْاَمَةٌ وَجَعَلَہٗ عَلٰی عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ۔

۱۴۱۰: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتیں آپس میں سوتیں (سوکن) تھیں سو مارا ایک نے دوسرے کو ایک پتھر یا ایک میخ خیمہ کی پس گر گیا اس کے پیٹ کا بچہ سو حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کے عوض میں ایک بردہ یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی اور دلوایا وہ عورت کے عصبات سے۔

ف: حسن نے کہا اور روایت کی ہم سے زید بن حباب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے یہی حدیث۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۱۱: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنِیْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْاَمَةٍ فَقَالَ الَّذِیْ قَضٰی عَلَیْہِ اَنُعْطِیْ مَنْ لَاشَرِبَ وَلَااَکَلَ وَلَاصَاحَ فَاسْتَھَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِکَ یُطَلُّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا لَیَقُوْلُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلٰی فِیْہِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْاَمَةٌ۔

۱۴۱۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل گرانے والی کو ایک بردہ دینے کا اس عورت کو جس کا حمل گرا ہے بردہ غلام ہو یا لونڈی سو کہا اس نے جس پر حکم کیا حضرت نے بردہ دینے کا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیت دلواتے ہیں اس کی جس نے پیا نہ کھایا اور نہ آواز دی نہ پکارا پیدا ہوتے وقت سو ایسے کا خون تو ضائع ہے یعنی اس کا بدلا کچھ نہ دینا چاہیے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو باتیں کرتا ہے شاعروں کی ضرور جنین کی دیت میں ایک بردہ دینا چاہیے غلام ہو یا لونڈی۔

ف: اِس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک اور بعضوں نے کہا غرہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے یا مراد پانچ سو درہم ہیں اور بعضوں نے کہا مراد گھوڑا ہے یا خچر۔

۹۴۴: بَابُ مَاجَآءَ لَایُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ

باب: اِس بیان میں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض میں مارا نہیں جاتا

۱۴۱۲: عَنِ الشَّعْبِیِّ ثَنَا اَبُوْ جُحَیْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِیٍّ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ھَلْ عِنْدَکُمْ سَوْدَآءُ فِیْ بَیْضَآءَ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُہٗ اِلَّا فَھْمًا یُعْطِیْہِ اللّٰہُ رَجُلًا فِی الْقُرْاٰنِ وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ قَالَ فِیْھَا الْعَقْلُ وَفِکَاکُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَّایُقْتَلَ مُؤْمِنٌ

۱۴۱۲: روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے ابو جحیفہ نے کہا میں نے علیؓ سے اے امیر المؤمنین! کوئی چیز تمہارے پاس سیاہی سی لکھی ہوئی ہے سفید کاغذ وغیرہ پر سوا کتاب اللہ یعنی قرآن کے انہوں نے فرمایا قسم ہے اس اللہ کی جس نے چیر نکالا دانے کو اور پیدا کیا روحوں کو۔ میں نہیں جانتا کچھ مگر جو سمجھ اللہ تعالیٰ نصیب کرے کسی مرد مسلمان کو قرآن کے سمجھنے کی اور جو اس صحیفے میں ہے میں نے کہا کیا ہے اس صحیفے میں؟ کہا علیؓ نے اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر

بِكَافِرٍ۔ ہےاور یہ کہ نہ مارا جائے کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا کہ کہتے ہیں نہ قتل کیا جائے کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں اور بعض علماء نے کہا مسلمان قتل کیا جائے قصاص میں ذمی کے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۴۱۳: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

۱۴۱۳: روایت ہے عمر بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ قتل کیا جائے کوئی مسلمان قصاص میں کسی کافر کے اور اسی سند سے یہ بھی حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دیت کافر کی برابر ہے آدھی دیت مسلمان کے۔

ف: اور اختلاف ہے علماء کا کہ یہود اور نصاریٰ کی دیت میں سو بعض علماء کا مذہب اس حدیث کے موافق ہے جو مروی ہوئی ہے نبی ﷺ سے اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی آدھی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا اور مروی ہے عمر بن خطابؓ سے انہوں نے کہا دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم ہے اور اسی کے قائل ہیں امام مالک اور امام شافعی اور اسحٰق رحمہم اللہ اور کہا بعض علماء نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

۹۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهٗ

باب: اُس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو مار ڈالے

۱۴۱۴: عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔

۱۴۱۴: روایت ہے سمرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا اپنے غلام کو ہم بھی اس کو قتل کریں گے اور جس نے ناک، کان کاٹی اپنے غلام کی ہم بھی اس کی ناک، کان کاٹیں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض علمائے تابعین کا یہی مذہب ہے انہیں میں ہیں ابراہیم نخعی اور بعضوں نے کہا حر اور عبد میں قصاص نہیں جان کے مارنے میں نہ زخمی کرنے میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق اور حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح کا اور بعضوں نے کہا جب قتل کرے کوئی اپنے غلام کو تو اس کے عوض میں نہ مارا جائے اور جب کسی غیر کے غلام کو قتل کرے تو اس کے عوض میں مارا جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔

۹۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

باب: اِس بیان میں کہ عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے ورثہ پائے

۱۴۱۵: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ

۱۴۱۵: روایت ہے سعید بن مسیّب سے کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور وارث نہیں ہوتی عورت اپنے ورثہ کی دیت

دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتّٰى اَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكُلَابِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ اَشْيَمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔

سے کسی شئے کی یہاں تک کہ خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خط لکھا کہ ورثہ دو اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

۹۴۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقِصَاصِ

باب: قصاص کے بیان میں

۱۴۱۶: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَرَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَادِيَةَ لَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ۔

۱۴۱۶: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے کاٹ کھایا ہاتھ ایک مرد کا تو کھینچا اس نے اپنا ہاتھ پس گر گئے اگلے دو دانت کاٹنے والے کے سو جھگڑتے ہوئے وہ نبیؐ کے پاس آئے سو فرمایا آپؐ نے کاٹ کھاتا ہے ایک تم میں سے اپنے بھائی کو جیسا کاٹتا ہے اونٹ نہیں ہے دیت تیرے لئے یعنی گرے ہوئے دانتوں کی۔ سو اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت یعنی وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ زخموں کا بدلہ دینا چاہیے۔

ف: اس باب میں یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں۔ حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے۔

۹۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

باب: اِس بیان میں کہ جس پر خون وغیرہ کی تہمت ہو اس کو قید کرنا چاہیے

۱۴۱۷: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلاً فِيْ تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ۔

۱۴۱۷: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ قید کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کسی تہمت کے سبب سے پھر چھوڑ دیا اس کو ثبوتِ براءت کے بعد۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث بہز کی جو مروی ہے ان کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے دادا سے حسن ہے اور مروی ہے اسماعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے یہی حدیث اور یہ بہت پوری روایت ہے اور اس سے دراز تر ہے۔

۹۴۹: بَابُ مَاجَآءَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

باب: اس بیان میں کہ جو اپنے مال کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے

۱۴۱۸ - ۱۴۱۹: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۱۴۱۸۔۱۴۱۹: روایت ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے وہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو مارا جائے اپنے مال کے لئے وہ شہید ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا روایت

کی ہم سے عبدالعزیز بن عبدالمطلب نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو قتل کیا جائے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

اس باب میں علی اور سعید بن زید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر ؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس کی کہ آدمی لڑے اپنی جان و مال بچانے کے لئے ابن مبارک نے کہا اپنا مال بچانے کو لڑے اگر چہ دو درہم ہوں۔ یہی مذہب ہے جمہور اہل علم کا۔

۱۴۲۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اُرِيْدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۱۴۲۰: روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے کہا سفیان نے اور تعریف کی انکی بہت سی عبداللہ نے کہا ابراہیم نے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبیؐ نے جسکے مال کا کوئی ناحق چھیننے کا ارادہ کرے اور وہ لڑے اور مارا جائے تو شہید ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبیؐ سے مانند اسی روایت کے۔

۱۴۲۱. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۱۴۲۱: روایت ہے سعید بن زید سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو مارا جائے اپنے مال کیلئے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنی جان بچانے کیلئے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنے دین کیلئے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنے گھر والوں کو بچانے کیلئے وہ شہید ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ابراہیم بن سعد سے اسی کے مانند اور یعقوب ابراہیم کے بیٹے ہیں وہ سعد کے بیٹے وہ عبدالرحمٰن کے بیٹے وہ عوف زہری کے بیٹے۔

۹۵۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقَسَامَةِ
باب: قسامت کے بیان میں

مترجم کہتا ہے کہ قسامت بالفتح لغت میں مصدر ہے قسم کی مانند یعنی قسم کھانا خواہ ایک آدمی قسم کھائے یا زیادہ اور اصطلاح شرع میں قسم ہے اللہ کے نام کی سبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص شخص پر بنا بر وجہ مخصوص کے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب کوئی مقتول کسی محلّہ یا قریہ میں یا اس کے متصل ایسا پایا جائے کہ قاتل اس کا معلوم نہ ہو تو پچاس آدمیوں سے اس محلّہ کی قسم لی جائے کہ ہر ایک اس میں یوں کہے کہ واللہ! میں نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ اس کا قاتل مجھے معلوم ہے اور شرط قسامت یہ ہے کہ وہ قسم کھانے والے مرد عاقل یا بالغ آزاد ہوں تو عورت اور مجنون اور صغیر اور غلام پر قسم لازم نہیں آتی اور یہ بھی شرط ہے کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو اور حکم قسامت کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برس کے اندر اور مشروع ہونا قسامت کا ثابت ہے احادیث صحیح اور اجماع سے کذا فی الطحطاوی مختصراً۔

۱۴۲۲: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهُمَا قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِيْ بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ اِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ

۱۴۲۲: روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے دونوں نے کہا کہ عبداللہ اور محیصہ دونوں نکلے سفر میں پھر جب پہنچے خیبر کو جدا ہو گئے وہ دونوں بعض راہوں میں وہاں کے پھر محیصہ نے پایا عبداللہ بن سہل کو ایک جگہ مقتول قتل کیا تھا ان کو کسی نے سو آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ بھی

قَتِيْلاً قَدْ قُتِلَ فَاَقْبَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطٰى عَقْلَهٗ۔

اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بھی اور عبدالرحمٰن بن سہل سب قوم میں چھوٹے تھے سو ارادہ کیا انہوں نے کلام کرنے کا یعنی اپنا حال اور دعویٰ بیان کرنے کا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی رکھو بڑے کی پس وہ چپ ہو رہے اور کلام کیا ان کے دونوں ساتھیوں نے یعنی حویصہ بن مسعود اور محیصہ نے پھر بولے عبدالرحمٰن بھی ان دونوں کے ساتھ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کھاتے ہو تم پچاس قسمیں یعنی اس مضمون کی کہ فلاں نے قتل کیا ہے تا کہ مستحق ہو جاؤ تم صاحب اپنے کے یا فرمایا قتل اپنے کے کہا انہوں نے کہ ہم کیونکر قسمیں کھائیں کہ وہاں حاضر نہ تھے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بری ہو جائیں گے تم سے یہود پچاس قسمیں کھا کر یعنی تمہاری تہمت سے پاک ہو جائیں گے کہا انہوں نے کیونکر قبول کریں ہم قسمیں قوم کفار کی پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا یہ معاملہ دیدی دیت اس کی یعنی بیت المال سے (اور ایک روایت میں ہے اپنے پاس سے)۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن حثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند معنوں میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا قسامت میں اور تجویز کیا ہے بعض فقہائے مدینہ نے قصاص کو قسامت سے اور بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا اور واجب ہوتی ہے دیت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْحُدُوْدِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں حدوں کے بیان میں جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۹۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ لَايَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

باب: ان کے بیان میں جن پر حد واجب نہیں ہوتی

۱۴۲۳: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّآئِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ۔

۱۴۲۳: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اٹھا لیا گیا قلم تین شخصوں سے یعنی تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں ایک سونے والا یہاں تک کہ جاگے اور لڑکا یہاں تک کہ بالغ ہو اور مجنون یہاں تک کہ اس کو عقل آئے۔

ف: اِس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے حدیث علی کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور بعضے لوگوں نے اس میں یہ کلمہ بھی ذکر کیا ہے: وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ یعنی تکلیف شرعی نہیں لڑکے پر جب تک جوان نہ ہو اور ہم نہیں جانتے کہ حسن نے کچھ سنا ہو علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے اور مروی ہے یہ حدیث عطاء بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ظبیان سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ نبی ﷺ سے اسی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے اس کو اعمش سے انہوں نے ابی ظبیان سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

۹۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ

باب: حدود کے دفع کرنے کے بیان میں

۱۴۲۴: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ۔

۱۴۲۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دفع کرو[1] اور ٹالو حدوں کو مسلمانوں سے جہاں تک کہ تم سے ہو سکے پھر اگر ہو سکے مجرم کی کوئی شکل رہائی کی تو چھوڑ دو اس کو اس لئے امام خطا کار کو اگر بخش دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ خطا کار کو عذاب کرے۔

[1] یعنی تعلیم و تلقین کرو کہ شاید تو دیوانہ ہو گیا ہے یا نشہ میں ہے یا زنا سے بوسہ وغیرہ مراد لیتا ہے۔۱۲

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی محمد بن ربیع کی روایت سے کہ وہ یزید بن زیاد دمشقی سے روایت کرتے ہیں اور وہ زہری سے اور وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے یزید بن زیاد سے اسی کے مانند اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت وکیع کی صحیح تر ہے اور مروی ہے اسی کی مانند کئی صحابیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہوں نے بھی اسی کی مانند کہا اور یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں حدیث میں اور یزید بن ابی زیاد کوفی ان سے ثابت تر اور مقدم زیادہ ہیں۔

۹۵۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی السِّتْرِ عَلَی الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان کا عیب چھپانے کے بیان میں

۱۴۲۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ مِنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْاٰخِرَةِ وَ مَنْ سَتَرَ عَلٰی مُسْلِمٍ سَتَرَاللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ۔

۱۴۲۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھول دی کوئی مصیبت دنیا کی کسی مسلمان سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایک مصیبت آخرت کی مصیبتوں سے اور جو عیب چھپائے مسلمان کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

ف: اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے ابو ہریرہؓ کی حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عوانہ کی روایت کی مانند اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے روایت پہنچی مجھ کو ابو صالح سے ان کو ابو ہریرہؓ سے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عوانہ کی مانند روایت کی ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے اعمش سے یہی حدیث۔

۱۴۲۶: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ كَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

۱۴۲۶: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا تو چاہیے کہ ظلم نہ کرے اور ہلاکت میں نہ ڈالے اس کو اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہے اور جس نے کھول دی کسی مسلمان سے کوئی سختی کھول دے گا اللہ تعالیٰ اسکی ایک سختی قیامت کے دن کی سختیوں میں سے اور جس نے پردہ ڈھانپا یعنی عیب چھپایا کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ پردہ ڈھانپ دے گا اس کا قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

۹۵۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّلْقِيْنِ فِي الْحَدِّ

باب: حدوں میں تلقین ① کرنے کے بیان میں

۱۴۲۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ اَحَقٌّ مَابَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ مَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي اَنَّكَ وَقَعْتَ عَلٰى جَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ۔

۱۴۲۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ماعز سے جو بیٹے مالک کے تھے کیا سچ ہے جو خبر تمہاری پہنچی ہے مجھ کو پوچھا انہوں نے کیا خبر میری پہنچی ہے آپ ﷺ کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم نے زنا کیا فلانے قبیلے کی لونڈی سے انہوں نے کہا ہاں! پھر اقرار کیا چار بار سو حکم دیا حضرت ﷺ نے اور سنگسار کیے گئے وہ۔

ف: اِس باب میں سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس ؓ کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس ؓ کا۔

۹۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ اِذَا رَجَعَ

باب: اِس بیان میں کہ جب کوئی مجرم اپنے اقرار سے پھر جائے تو اس سے حد دفع ہو جاتی ہے

۱۴۲۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مَاعِزُ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْزَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْزَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْزَنٰى فَاَمَرَبِهٖ فِي الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهٗ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهٗ بِهٖ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَرَّحِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ۔

۱۴۲۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے آئے ماعز اسلمیؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا انہوں نے زنا کیا ہے پس مُنہ پھیر لیا ان کی طرف سے حضرت ﷺ نے ﷺ پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ زنا کیا ہے اس نے مُنہ پھیر لیا ان کی طرف سے حضرت ﷺ نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا یا رسول اللہؐ! بے شک اس نے زنا کیا ہے پھر حکم کیا آپ ﷺ نے چوتھی ② بار پھر لے گئے ان کو پتھریلی زمین کی طرف پھر مارے گئے وہ پتھروں سے پھر جب ان کو پتھر لگے تو بھاگے دوڑتے ہوئے یہاں تک کہ پہنچے ایک شخص کے نزدیک کہ اس کے پاس اونٹ کی ڈاڑھ کی ہڈی تھی سو مارا ان کو اس سے اور مارا اور لوگوں نے بھی یہاں تک کہ وفات پائی سو ذکر کیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے کہ وہ بھاگے تھے جب چوٹ کھائی انہوں نے پتھر کی اور مزہ چکھا موت کا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیوں نہ چھوڑ دیا ③ تم نے اس کو یعنی جب وہ بھاگا تھا تو اس کو چھوڑ دینا لازم تھا۔

---

① یعنی جو اقرار زنا وغیرہ کرتا ہو اس کو ایسی باتیں سکھانا کہ حد اس پر واجب نہ ہو۔

② اسی سے حنفیہ کہتے ہیں کہ چار بار اقرار چار مجلسوں میں ضرور ہے اور ان کے ہر بار پھر کر آنے سے چار مجلسیں بدل گئیں ۱۲ منہ

③ اس سے معلوم ہوا کہ جو اقرار زنا کرے وہ جب بھاگے تو چھوڑ دینا لازم ہے اس لیے کہ بھاگنا اس کے حق میں اپنے اقرار سے رجوع کرنا......=

۱۴۲۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَآءَ النَّبِيَّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلّٰى فَلَمَّا اِذْ لَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

۱۴۲۹: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ ایک مرد قبیلہ بنی اسلم کا آیا نبی ﷺ کے پاس اور اقرار کیا زنا کا اور منہ پھیر لیا حضرت ﷺ نے اس سے پھر اقرار کیا اس نے پھر منہ پھیر لیا حضرت ﷺ نے اس سے یہاں تک کہ گواہی دی اس نے اپنے اوپر چار بار سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تجھ کو جنون[1] ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے[2] کیا تو محصن[3] ہو چکا ہے اس نے کہا ہاں! سو حکم کیا اس کو پھر پتھر مارے گئے اسے عیدگاہ[4] میں پھر جب لگے اس کو پتھر بھاگا[5] وہ پھر پکڑ لیا گیا اور پتھروں سے مارا گیا یہاں تک کہ مر گیا سو فرمایا اس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے کلمہ خیر اور نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اس پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ اقرار کرنے والا زنا کا جب اقرار کرے اپنی ذات پر زنا کرنے کا چار بار تو ماری جائے اس پر حد اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعض علماء نے کہا جب ایک بار اقرار کرے تو اس پر حد ماری جائے اور یہی قول ہے مالک بن انسؒ اور شافعی کا اور دلیل ان کی ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو مرد جھگڑا لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے بیٹے نے زنا کیا ہے اس کی عورت سے اور یہ حدیث بہت دراز ہے اور فرمایا یعنی اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے صبح کو جا اے انیس اس عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے تو پتھر مار اس کو اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار بار اقرار کرے تو پتھر مارنا یعنی اگر چار بار اقرار ضرور ہوتا تو حضرت ﷺ یہی فرماتے۔

مترجم کہتا ہے جو شخص رجم سے مارا جائے اس پر نمازِ جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے اور بعض روایتوں میں آنحضرت ﷺ کا نماز پڑھنا بھی آیا ہے اور بعضوں میں نہ پڑھنا بھی مروی ہے اور یہی وجہ اختلاف ہے اور مکروہ جانا ہے امام مالک نے اور امام احمد نے کہا کہ نماز نہ پڑھے اس پر امام اور اہل فضیلت اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جائے اس پر اور ان پر جو اہل لا الٰہ الا اللہ اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہوں اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی اسی طرح آیا ہے۔ کذا فی مشکوٰۃ شریف

۹۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُشْفَعَ فِي الْحُدُوْدِ

باب: اِس بیان میں کہ حدود میں شفاعت کرنا مکروہ ہے

......= ہے اور جس پر گواہی سے زنا ثابت ہو اور وہ بھاگے تو اس کو نہ چھوڑنا چاہیے۔ ۱۲ منہ

[1] کہ افشائے گناہ کرتا ہے اور اپنے قتل پر باعث ہوتا ہے توبہ کرنی چاہیے۔ اس میں اشارہ ہے کہ اقرار مجنون کا باطل ہے۔ ۱۲ منہ

[2] اس میں اشارہ ہے کہ امام پوچھ لے شرطیں رجم کی۔ ۱۲ منہ

[3] محصن وہ عاقل بالغ مسلمان ہے کہ وطی کر چکا ہو ساتھ نکاح صحیح کے۔ ۱۲ منہ

[4] یا جہاں نمازِ جنازہ پڑھتے ہوں۔ ۱۲ منہ

[5] نووی ﷫ نے کہا مرد کو کھڑا کر کے حد ماریں اور عورت کو بٹھا کر اور گڑھا کھودنا عورت کے لیے اور اس میں بٹھا کر حد مارنا جائز ہے کہ اس میں ستر (عورت) زیادہ ہے۔ ۱۲

۱۴۳۰: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُم شَانُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْامَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۱۴۳۰: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ قریش کو فکر ہوئی ایک عورت مخزومیہ کی جس نے چوری کی تھی سو کہنے لگے کون بات کرے رسول اللہؐ سے اس کی سفارش کے لئے؟ سو کہا ان لوگوں نے کوئی جرأت رکھتا ہے اس امر کی مگر اسامہ بیٹے زید کے جو دوست ہے رسول اللہؐ کے پھر شفاعت کی اُسامہ نے حضرتؐ سے سو فرمایا رسول اللہؐ نے کیا شفاعت کرتا ہے تو حد میں اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے؟ پھر کھڑے ہوئے آنحضرتؐ اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بے شک ہلاک ہوئے وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی شریف (بمعنی امیر) اس کو چھوڑ دیتے تھے اور جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی غریب قائم کرتے تھے اس پر حد اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر فاطمہ محمدؐ کی بیٹی چوری کرے تو بے شک کاٹوں میں اسکا ہاتھ۔

ف: اِس باب میں مسعود بن عجماء سے روایت ہے اور ان کو ابن اعجم بھی کہتے ہیں اور ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

۹۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی تَحْقِيقِ الرَّجْمِ

باب: رجم کے ثبوت میں

۱۴۳۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَاِنِّیْ خَآئِفٌ اَنْ يَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُوْلُ قَآئِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ اَلَا وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْكَانَ حَمْلٌ اَوِالْاِعْتِرَافُ۔

۱۴۳۱: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا انہوں نے تحقیق اللہ نے بھیجا محمدؐ کو حق کے ساتھ اور اتاری ان پر کتاب اور اس میں جو اتاران پر آیت رجم بھی تھی اور رجم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہے ہم نے ان کے بعد اور میں ڈرتا ہوں کہ جب زمانہ دراز لوگوں پر گزر جائے تو کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ ہم تو آیت رجم کو نہیں پاتے کتاب میں اللہ تعالیٰ کے اور گمراہ ہو جائیں ایسے فرض چھوڑ دینے کے سبب سے کہ اس کو اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے آگاہ ہو کے بے شک رجم ضرور ہے اس پر جو زنا کرے جب وہ محصن ہو اور جو کھڑے ہو جائیں اس پر گواہ یا ہو حمل اس عورت کو کہ جس کا شوہر نہ ہو یا خود وہ اقرار کرے۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۳۲: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا اَنِّیْ اَكْرَهُ اَنْ اَزِيْدَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهٗ فِی الْمُصْحَفِ فَاِنِّیْ قَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّجِئَ اَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُوْنَهٗ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُوْنَ بِهٖ۔

۱۴۳۲: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ابوبکرؓ نے اور رجم کیا میں نے یعنی زانی محصن کو اور اگر میں مکروہ نہ جانتا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ زیادہ کرنے کو تو لکھ دیتا رجم کی آیت میں اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ آئیں کچھ قومیں اور نہ پائیں رجم کو کتاب اللہ میں پس منکر ہو جائیں اس سے۔

ف :اس باب میں علی سے بھی روایت ہے حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عمرؓ سے۔

۹۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

باب :اِس بیان میں کہ رجم محصن پر ہے

۱۴۳۳: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِيْ فَاَتَكَلَّمَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيْتُ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَ قْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا۔

۱۴۳۳: روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ سے کہ سنا انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور زید بن خالد اور شبل سے کہ وہ سب تھے نبیؐ کے پاس کہ آئے دو مرد لڑتے ہوئے اور کھڑا ہوا ایک حضرتؐ کے پاس ان میں کا اور عرض کیا کہ قسم دیتا ہوں میں آپؐ کو یا رسول اللہؐ! اس بات پر کہ فیصلہ کر دو آپؐ ہمارے بیچ میں کتاب اللہ کے موافق اور بول اٹھا مدعی اس کا اور وہ تھا اس سے زیادہ سمجھدار ہاں! یا رسول اللہؐ! فیصلہ کیجئے ہمارے بیچ میں موافق کتاب اللہ کے اجازت دیجئے مجھ کو کہ میں بیان کروں بے شک میرا بیٹا مزدوری کرتا تھا اس کے یہاں تو زنا کیا اس کی بیوی کے ساتھ سو خبر دی مجھ کو لوگوں نے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو بدلہ دیا میں نے اس کا سو بکریاں اور غلام پھر ملا میں کئی لوگوں سے جو اہل علم تھے سو کہا انہوں نے کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے باہر نکال دینا اور رجم تو اس کی بیوی پر ہے سو فرمایا نبیؐ نے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بے شک حکم کروں گا تمہارے درمیان موافق کتاب اللہ کے سو بکریاں اور غلام تو اپنا پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے نکال دینا اور صبح کو جا تو اے انیس اسکی بیوی کے پاس اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو رجم کر اسکو پھر صبح کو لے گئے وہ اس عورت کے پاس اور اقرار کیا اس نے زنا کا اور پتھر مارے اسکو۔

ف : روایت کی ہم سے اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے معنوں کی مانند روایت کی ہے سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی سناد سے مالک کی حدیث کے ہم معنی۔

اس باب میں ابی بکر اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ اور جابر بن سمرہ اور ہزال اور بریدہ اور سلمہ بن محبق اور ابی برزہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے اسی اسناد سے نبیؐ سے کہ آپؐ نے فرمایا:اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا فَاِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ

یعنی جب زنا کرے لونڈی تو کوڑے مارو اس کو پھر اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگر چہ وہ ایک ضفیر کے عوض میں بکے اور ضفیر بالوں کی رسّی کو کہتے ہیں اور روایت کی سفیان بن عینیہ نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد اور شبل سے کہ انہوں نے کہا ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی۔ روایت کی ابن عینیہ نے دونوں حدیثیں ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد اور شبل سے اور ابن عینیہ کی حدیث میں وہم ہے وہم کیا ہے اس میں سفیان بن عینیہ نے شریک کر دیا ایک حدیث کے لفظوں کو دوسری حدیث میں صحیح وہی ہے جو روایت کی زبیدی نے یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زنا کیا لونڈی نے آخر حدیث تک اور زہری نے جو روایت کی ہے عبیداللہ سے انہوں نے شبل بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن مالک سے جو بنی اوس کے قبیلے سے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور یہ صحیح ہے اہلحدیث کے نزدیک اور شبل بن خالد نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کی ہی شبل نے عبداللہ بن مالک اوسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے اور حدیث ابن عینیہ کی غیر محفوظ ہے اور مروی ہے ان سے کہ انہوں نے کہا روایت ہے شبل بن حامد سے اور وہ خطا ہے حقیقت میں ان کا نام شبل بن خالد ہے اور ان کو شبل بن خلید بھی کہتے ہیں۔

١٤٣٤: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوْا عَنِّیْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلاً الثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْیُ سَنَةٍ۔

١٤٣٤: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لو مجھ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کی یہ سبیل کر دی ہے کہ جب زنا کرے ثیب ثیب سے تو سو کوڑے مارنا ہے پھر پتھروں سے مار ڈالنا اور جو بکر سے زنا کرے تو سو سو کوڑے اور ایک سال وطن سے نکال دینا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض علمائے صحابہؓ کے نزدیک انہیں میں ہیں علی بن ابی طالب اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود وغیرہم کہ کہتے ہیں ثیب یعنی محصن پہلے کوڑے کھائے بعد رجم کیا جائے اور اسی طرف گئے ہیں بعض علماء اور یہی قول ہے اسحٰق کا اور بعض علمائے صحابہ سے کہا انہیں میں ہیں ابو بکرؓ اور عمرؓ وغیر ہما کہ محصن زانی پر فقط رجم ہے کوڑے مارنا کچھ ضرور نہیں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند کئی حدیثوں میں ماعز رضی اللہ عنہ کے قصہ وغیرہ میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا فقط رجم کا اور نہیں حکم کیا کوڑے مارنے کا رجم سے پیشتر اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا۔

٩٥٩: بَابُ مِنْهُ

دوسرا باب اِسی بیان میں

١٤٣٥: عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَیْنَةَ اعْتَرَفَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا وَقَالَتْ اَنَا حُبْلٰی فَدَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِیَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَیْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاَخْبِرْنِیْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَیْهَا ثِیَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّیْ عَلَیْهَا فَقَالَ

١٤٣٥: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زنا کا اور عرض کیا کہ میں حاملہ ہوں سو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ پھر جب یہ جن لے اپنا بچہ تب خبر دینا مجھ کو اس نے ایسا ہی کیا پس حکم دیا حضرت نے کہ باندھے گئے اس پر کپڑے اس کے پھر حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پتھر مارنے کا سو پتھروں سے ماری گئی پھر نمازِ جنازہ پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کہا ان سے عمر بن خطابؓ نے یارسول اللہؐ پتھروں سے مارا اس کو پھر نماز پڑھتے ہیں آپؐ اس پر؟ تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی قبول

لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ۔

ہوئی اس کی توبہ اگر تقسیم کی جائے ستر شخصوں پر اہل مدینہ کے تو سب کو پہنچ جائے یعنی سب اس کے سبب سے بخش دیئے جائیں اور اس سے بہتر تو کوئی چیز پاتا ہے کہ اس نے اپنی جان دے دی اللہ کی راہ میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ رجم کے گنہگار پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔

۹۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ رَجْمِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: اہل کتاب کے رجم کے بیان میں

۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً۔

۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو۔

ف: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شریک سے انہوں نے سماک سے جو بیٹے عرب کے ہیں انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ نبی ﷺ نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو۔ اس باب میں عمر اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفیٰ اور عبداللہ بن حارث بن جزیر اور ابن عباس ؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر بن سمرہؓ کی حسن ہے غریب ہے جابر بن سمرہ کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ جب مقدمہ اپنا پیش کریں یہود و نصاریٰ مسلمان حاکموں کے پاس تو ان حاکموں کو لازم ہے کہ فیصلہ کر دیں ان کا کتاب و سنت اور حکام مسلمین کے موافق اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا ان پر حد نہ ماری جائے زنا میں اور پہلا قول صحیح ہے یعنی حد مارنا چاہیے کتاب و سنت کے موافق۔

۹۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّفْیِ

باب: زانی کے جلاوطن کرنے کے بیان میں

۱۴۳۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَابَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ۔

۱۴۳۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے زانی محصن کو سو کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا یعنی وطن سے نکال دیا اور ابوبکرؓ نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا اور عمرؓ نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت ؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر ؓ کی غریب ہے اور روایت کیا اس کو کوئی لوگوں نے عبداللہ بن ادریس سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی بعضوں نے عبداللہ بن ادریس سے یہ حدیث انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر نے زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا روایت کی ہم سے یہ حدیث ابوسعید اشج نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے اور ایسی ہی مروی ہے یہ حدیث ابن ادریس کی روایت کے سوا جو عبیداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی کی مانند اور ایسی ہی روایت کی یہ محمد بن اسحٰق نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکرؓ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمرؓ نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرتؐ کے کوڑے مارنے کا اور جلائے وطن کرنے کا اور صحیح روایت میں آیا ہے جلائے وطن کرنا رسول اللہ ﷺ کا زانی غیر محصن کو روایت کیا ہے اس کو ابوہریرہؓ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہم نے نبی ﷺ سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ سے نبی ﷺ کے انہیں میں ہیں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرہم اور ایسا ہی مروی ہے کئی لوگوں سے فقہائے تابعین وغیرہ سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۹۶۲: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَفَّارَةٌ لِاَ هْلِهَا

باب: اِس بیان میں کہ حدود جس پر پڑیں اس کے گناہ[1] کے کفارہ میں

۱۴۳۹: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَ لَاتَزْنُوْا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفّٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ۔

۱۴۳۹: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا انہوں نے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کا کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو پھر پڑھی ہم پر آیت فمن وفی سے آخر تک پھر فرمایا جس نے پورا کیا اپنے اس اقرار کو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے کیا اس میں سے کوئی گناہ پس بدلا دیا گیا یعنی دنیا میں حد ماری گئی وہ اس کا کفارہ ہے اور جس نے کیا اس میں سے کوئی گناہ اور ڈھانپ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے سو وہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے چاہے عذاب کرے اس کو چاہے بخش دے[2]۔

ف: اس باب میں علی اور جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے اور امام شافعیؒ نے فرمایا نہیں سنی میں نے اس باب میں کہ حدود کفارہ ہو جاتی ہیں اپنے لوگوں کے لیے کوئی حدیث اس حدیث سے اچھی اور امام شافعی نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں جو شخص کوئی گناہ کرے اور اللہ اس کو چھپا دے تو چاہیے کہ وہ بھی پردہ پوشی کرے اور توبہ کرلے ایسی کہ سوائے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہ ہو اور ایسا ہی مروی ہے ابی بکر اور عمر سے کہ ان دونوں نے حکم کیا اپنے عیب چھپانے کا۔

۹۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْاِمَاءِ

باب: لونڈیوں کو حد مارنے کے بیان میں

۱۴۴۰ ۔ ۱۴۴۱ : عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَ مَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْ قَالَ تَمُوْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ

۱۴۴۰ ۔ ۱۴۴۱: روایت ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے کہا خطبہ پڑھا علیؓ نے اور کہا اے آدمیو! حدیں جاری کرو اپنی لونڈی غلاموں پر جو محصن ہو ان میں یا نہ ہوں اور ایک لونڈی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زنا کیا تو حکم کیا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوڑے ماروں میں اس کو سو آیا میں اس کے پاس اور اس کو نیا نفاس آیا تھا یعنی وضع حمل کے بعد سو ڈرا میں کہ اگر کوڑے ماروں میں اس کو تو قتل کروں میں اس کو یا یہ مر جائے یعنی راوی کو شک ہے کہ اَقْتُلَهَا کہا یا تَمُوْتُ سو میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اس کا ان سے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب[3] کیا تو نے یعنی

---

[1] یعنی آخرت میں پھر اس کا مواخذہ نہیں ۔۱۲

[2] یعنی سوائے شرک کے کہ اس کی کچھ حد بھی شرع میں مقرر نہیں اور وہ بخشا بھی نہیں جاتا۔

[3] اس سے معلوم ہوا کہ نفساء اور بیمار اور حاملہ کو بعد صحت اور وضع حمل کے حد مارنا چاہیے

اَحْسَنْتَ ۔

نفاس میں حد نہ ماری۔ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۴۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ ۔

۱۴۴۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب زنا کرے کسی کی لونڈی تم میں سے تو کوڑے مارے اس کو تین[1] بار اللہ کی کتاب کے موافق سو اگر پھر زنا کرے یعنی چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگرچہ ایک بالوں کی رسّی کے عوض بکے۔

ف: اس باب میں زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن مالک اوسی سے روایت کرتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مارے آدمی اپنے مملوک یعنی لونڈی غلام کو اور بادشاہ کی اس میں کچھ حاجت نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا کہ اس کو بادشاہ کے سپرد کرے اور آپ حد نہ مارے اور پہلا قول صحیح ہے۔

۹٦٤: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حَدِّ السَّكْرَانِ

باب: مست کو حد مارنے کے بیان میں

۱۴۴۲ (ل): عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ اَرْبَعِيْنَ قَالَ مِسْعَرٌ اَظُنُّهٗ فِی الْخَمْرِ۔

۱۴۴۲ (ل): روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حد ماری جوتیوں سے چالیس جوتیاں کہا معسر نے جو راوی اس حدیث کے ہیں گمان کرتا ہوں میں کہ یہ حد شراب کی ہے۔

ف: اس باب میں علی اور عبدالرحمٰن بن ازہر اور ابی ہریرہؓ اور سائب بن عباس اور عقبہ بن حارث سے روایت ہے۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر ابن عمرو ہے۔

۱۴۴۳: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهٗ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ الْاَرْبَعِيْنَ وَفَعَلَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ۔

۱۴۴۳: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ کے پاس لائے ایک مرد کو کہ اس نے شراب پی تھی تو مارا اس کو دو چھڑیوں سے کھجور کی جس کے پتے توڑ ڈالے تھے چالیس چھڑیوں کے قریب ماریں اور ایسا ہی کیا ابوبکر نے پھر جب حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا لوگوں سے تو کہا عبدالرحمٰن بن عوف نے سب حدوں سے ہلکی حد اسّی کوڑے ہیں۔ سو اس کا حکم دیا حضرت عمرؓ نے۔

ف: حدیث انس کی صحیح ہے حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مست کی اسّی کوڑے ہیں۔

۹٦٥: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

باب: اس بیان میں کہ جب کوئی شراب پیئے تو اسے کوڑے ماریں اور چوتھی بار اس کو قتل کریں

۱۴۴۴: عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ

۱۴۴۴: روایت ہے حضرت معاویہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس

[1] یعنی ایک بار زنا کرے تو کوڑے مارنا پھر زنا کرے پھر مارے اس طرح چوتھی بار بیچ ڈالے۔

شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ۔ نے شراب پی تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر پی چوتھی بار تو اس کو قتل کرو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور شرید اور شرحبیل بن اوس اور جریر اور ابی رمد بلوی اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے معاویہ کی حدیث ایسے ہی روایت کی ثوری نے بھی انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہے ابن جریج اور معمر سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی ﷺ سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ابی صالح کی جو مروی ہے بواسطہ حضرت معاویہ کے نبی ﷺ سے اس باب میں زیادہ صحیح ہے ابی صالح کی حدیث سے جو بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی ﷺ سے مروی ہے اور یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اس کے بعد ایسا ہی مروی ہے محمد بن اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں ابن منکدر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شراب پیے اس کو کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پیے تو اس کو قتل کرو کہا جابرؓ نے پھر لائے نبی ﷺ کے پاس اس کے بعد ایک آدمی کو جس نے شراب پی تھی چوتھی بار تو اس کو مارا یعنی کوڑوں سے اور قتل نہیں کیا اور ایسے ہی روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذائب سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند اور مرفوع ہو گیا قتل اور پہلے رخصت تھی اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا نہیں جانتے ہم اختلاف کسی کا نہ اگلوں میں نہ پچھلوں میں اور ان روایتوں میں سے کہ قوی کرتی ہیں اس مذہب کو یعنی قتل نہ کرنے کو یہ بھی روایت ہے کہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَایَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیُ وَالتَّارِكُ لِدِیْنِهٖ۔ یعنی حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور تحقیق کہ میں رسول اللہ کا ہوں مگر تین باتوں میں ایک تو جان بدلے جان کے دوسرے محصن زانی تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین حق کو۔

۹۶۶: بَاب مَاجَآءَ فِیْ کَمْ تُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ

باب: اس بیان میں کہ کتنی قیمت کی چیز میں چور کے ہاتھ کاٹے جائیں

۱۴۴۵: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْطَعُ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۱۴۴۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ ہاتھ کاٹتے تھے چوتھائی دینار کے عوض میں یا اس سے زیادہ۔

ف: حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عمرہ سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہؓ سے مرفوعاً اور روایت کیا اس کو بعضوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے موقوفاً۔

۱۴۴۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِجَنٍّ قِیْمَتُهٗ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔

۱۴۴۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ کاٹا رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ ایک شخص کا ایک ڈھال چرانے کے سبب سے کہ اس کی قیمت تین درہم تھی۔

ف: اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ام ایمن سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ کا انہیں میں ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ ہاتھ کاٹا انہوں نے پانچ درہم کے عوض میں اور مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابی سعید سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ کاٹے جائیں پانچ درہم کے عوض میں اور اسی پر عمل ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ کہتے ہیں ہاتھ کاٹنا چاہیے چوتھائی دینار میں اور جو اس سے زیادہ ہو اور مروی ہے ابن مسعودؓ سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ نہ کاٹنا چاہیے مگر ایک دینار یا دس درہم کے عوض میں اور وہ حدیث مرسل ہے کہ روایت کیا اس کو قاسم بن عبدالرحمٰن

نے انہوں نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہتے ہیں کہ قطع یعنی ہاتھ کا کاٹنا لازم نہیں ہوتا دس درہم سے کم میں۔

۹٦٧: بَابُ مَاجَآءَ فِی تَعْلِیقِ یَدِالسَّارِقِ

باب: چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکانے کے بیان میں

۱۴۴۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ سَالْتُ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ تَعْلِیقِ الْیَدِ فِیْ عُنُقِ السَّارِقِ اَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ یَدُهٗ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَعُلِّقَتْ فِیْ عُنُقِهٖ۔

۱۴۴۷: روایت ہے عبدالرحمٰن بن محیریز سے کہ پوچھا میں نے فضالہ بن عبید سے کہ ہاتھ لٹکانے گلے میں چور کے سنت ہے یا نہیں یعنی بعد کاٹنے کے تو انہوں نے کہا کہ لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو اور کاٹا گیا ہاتھ اس کا پھر حکم کیا اس کو حضرت ﷺ نے کہ لٹکا دیا جائے وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عمر بن علی مقدمی کے کہ وہ روایت کرتے ہیں حجاج ابن ارطاۃ سے اور عبدالرحمٰن محیریز بھائی ہیں عبداللہ بن محیریز شامی کے۔

۹٦٨: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

باب: اِس بیان میں خیانت کرنے والے اور اُچکے اور ڈاکو کے

۱۴۴۸: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَیْسَ عَلٰی خَائِنٍ وَلَامُنْتَهِبٍ وَلَامُخْتَلِسٍ قَطْعٌ۔

۱۴۴۸: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا نہیں ہے خیانت کرنے والے پر اور ڈاکو اور اُچکے پر ہاتھ کاٹنا یعنی انکی اور سزائیں ہیں ہاتھ کاٹنا انکی سزا نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے مغیرہ بن مسلم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر سے وہ جابر سے وہ نبی ﷺ سے ابن جریج کی حدیث کی مانند اور مغیرہ بن مسلم وہ بصری ہیں بھائی ہیں عبدالعزیز قسملی کے ایسا ہی کہا علی بن مدینی نے مترجم کہتا ہے خیانت یہ ہے کہ جو مال اپنے پاس امانت ہو اس میں سے چرا لے اور اس میں قطع لازم نہیں اس لئے کہ وہ مال محروز نہیں اور اختلاف کہتے ہیں ظاہر میں ایکبارگی کوئی چیز لے بھاگنے کو فارسی میں اسے ربودن کہتے ہیں ہندی میں اچک لے جانا اس میں بھی قطع ید نہیں بسب مال محروز نہ ہونے کے اور نہب اور انتہاب زبردستی لوٹ لینے کو کہتے بولتے ہیں اور اس میں چوری کے معنی کہ چھپا کر لیے پائے نہیں جاتے اس لئے اس میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اس واسطے کہ اصل ہاتھ کاٹنے کے باب میں یہ آیت ہے: اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا یعنی چوٹا اور چوٹی کے ہاتھ کاٹو اور سرقہ یعنی چوری اسی کو کہتے ہیں کہ مال محروز میں سے چھپ کر لے لے۔

۹٦٩: بَابُ مَاجَآءَ لَا قَطْعَ فِی ثَمَرٍ وَلَاکَثَرٍ

باب: اِس بیان میں کہ درختوں کے پھلوں اور کھجور کے گابھوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے

۱۴۴۹: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ

۱۴۴۹: روایت ہے محمد بن یحییٰ بن حبان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے رسول اللہؐ سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاقَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

فرماتے تھے ہاتھ کاٹنا نہیں ہے جو پھل درختوں پر ہوا سکے چرانے میں اور اسی طرح کھجور کے گابھوں میں یعنی بسبب نہ ہونے مال محروز کے۔

ف: ایسا ہی روایت کیا بعضوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے رافع سے انہوں نے نبی ﷺ سے لیث بن سعد کی روایت کی مانند اور روایت کی مالک بن انس اور کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ سے جو بیٹے ہیں حبان کے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں واسع بن حبان کا۔

۹۷۰: بَابُ مَاجَآءَ اَنْ لَا يُقْطَعَ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ

باب: اِس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹیں

۱۴۵۰: عَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ۔

۱۴۵۰: روایت ہے بسر بن ارطاۃ سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبیؐ سے کہ فرماتے تھے کہ ہاتھ نہ کاٹے جائیں جہاد میں (یعنی چوروں کے)۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی ہے ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے اسی اسناد سے اسی کی مانند اور بعضوں نے بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہا ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک انہی میں ہیں اوزاعی کہ کہتے ہیں قائم نہ کی جائیں حدیں جہاد میں جب دشمن کا مقابلہ ہو اس لحاظ سے کہ شاید نہ مل جائے وہ شخص جس کو حد ماری جائے دشمنوں کے ساتھ پھر جب نکل آئے امام دار الحرب سے اور داخل ہو دار الاسلام میں تو جس پر حد واجب ہوئی ہو اس پر حد جاری کرے ایسا ہی کہا ہے اوزاعی نے۔

۹۷۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ

باب: اِس کے بیان میں جو زنا کرے اپنی بی بی کی لونڈی سے

۱۴۵۱: عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَجُلٌ وَّقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ لَاَجْلِدَنَّهٗ مِائَةً وَّاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ۔

۱۴۵۱: روایت ہے حبیب ابن سالم سے کہا لایا گیا نعمان بن بشیر کے پاس ایک مرد کہ زنا کیا تھا اس نے اپنی بی بی کی لونڈی سے پس فرمایا انہوں نے میں فیصلہ کروں گا اس کا رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے موافق اگر اس عورت نے بخش دی ہو یہ لونڈی اس مرد کو تو کوڑے ماروں گا میں اس کو سوا گر نہ بخشی ہو وہ عورت اس کو تو پتھر ماروں گا میں اس کو۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے کہا روایت کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابی بشیر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اسی کی مانند اور اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے اسی کے مانند نعمان کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں سنی قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی ہے انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور ابی بشر نے بھی نہیں سنی حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور اختلاف کیا علماء نے اس مرد کے باب میں جو صحبت کرے اپنی بیوی کی لونڈی سے سو مروی ہے کئی صحابہ کرامؓ سے نبیؐ کے کہ انہیں میں ہیں علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کہ اس شخص پر رجم ہے اور ابن مسعودؓ نے کہا کہ اس پر حد نہیں لیکن تعزیر ہے اور احمد اور اسحٰق کا مذہب نعمان بن بشیر کی روایت کے موافق ہے جو نبیؐ سے مروی ہے۔

۹۷۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَرْاَةِ اِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

باب: اِس عورت کے بیان میں کہ جس سے زبردستی زنا کیا جائے

۱۴۵۲ - ۱۴۵۳ : عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِىْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا۔

۱۴۵۲ - ۱۴۵۳: روایت ہے عبدالجبار بن وائل بن حجر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا زبردستی زنا کی گئی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پس دُور کر دی رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے حد اور حد قائم کی اس پر جس نے اس سے زنا کیا تھا اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ مقرر کیا ہو حضرت نے اس عورت کے لئے کچھ مہر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عبدالجبار بن وائل بن حجر نے نہیں سنا کچھ اپنے باپ سے اور نہ ملاقات کی ان سے بلکہ کہتے ہیں بعضے لوگ کہ وہ پیدا ہوئے اپنے باپ کے مرنے کے کئی مہینے بعد اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جس پر زبردستی کی جائے اس پر حد نہیں آتی۔

۱۴۵۴: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِىْ كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِىْ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوْا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِىْ ظَنَّتْ اَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَاَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَهٰذَا فَاَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِىْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا الَّذِىْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِىْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِىْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْتَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ۔

۱۴۵۴: روایت ہے علقمہ بن وائل کندی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ایک عورت نکلی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نماز کا ارادہ رکھتی تھی سو ملا اس سے ایک مرد اور ڈھانپ لیا اس کو اور پوری کی حاجت اپنی اس سے اور وہ چیخی اور وہ شخص چلا گیا اور گزرا اس کے پاس سے ایک مرد سو اس عورت نے کہا کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا اور گزری اس پر سے ایک جماعت مہاجرین کی تو کہا اس عورت نے کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا یعنی زنا کیا پس دوڑے وہ لوگ اور پکڑ لیا اس مرد کو کہ گمان کیا تھا اس عورت نے کہ زنا کیا اس سے سو لائے اس کو اس عورت کے پاس اور کہا اس نے یہی وہی ہے یعنی اس شخص مظنون کو کہ وہ حقیقت میں زانی نہ تھا۔ سو پکڑ لائے اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس سو جب حکم فرمایا آپ ﷺ نے کہ رجم کیا جائے کھڑا ہوا اس عورت کا زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس سے اور کہا یا رسول اللہ! میں ہوں زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس عورت سے سو فرمایا آپ ﷺ نے اس عورت سے جا تو اللہ نے بخش دیا تجھ کو یعنی اس لئے کہ تو مجبور تھی اور فرمایا اس مرد سے کہ جس پر گمان کیا تھا کچھ بہتر قول یعنی اس کی تسلی کی اور فرمایا اس مرد کو جس نے زنا کیا تھا اس سے پتھر مارو اس کو اور فرمایا آپ ﷺ نے بے شک توبہ کی اس نے ایسی کہ اگر ویسی توبہ کریں تمام شہر والے تو قبول کی جائے ان سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سنا ہے اپنے باپ سے اور وہ بڑے ہیں عبدالجبار بن وائل سے اور عبدالجبار بن وائل نے نہیں سنا اپنے باپ سے۔

۹۷۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيمَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ

باب: اِس بیان میں کہ جو جانور سے وطی کرے

۱۴۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ فَقِيْلَ لِا بْنِ عَبَّاسٍ مَاشَانُ الْبَهِيْمَةِ فَقَالَ مَاسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ اَنْ يُّوْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا اَوْيُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ۔

۱۴۵۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو پاؤ تم لوگ وطی کی اس نے چار پائے سے تو قتل کرو اس کو اور اس جانور کو اور پوچھا ابن عباسؓ سے کیا وجہ ہے چار پائے کے قتل کی؟ یعنی وہ تو بے قصور ہے اور غیر مکلّف سو کہا انہوں نے نہیں سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی کوئی وجہ لیکن گمان کرتا ہوں میں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکروہ رکھا کہ گوشت کھائیں اس سے یا اس سے کچھ فائدہ لیں اور اس کے ساتھ ایسا برا فعل کیا گیا ہو۔

ف: اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے کہ وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس سے وہ نبی ﷺ سے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے وہ ابی رزین سے وہ ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا جو وطی کرے چار پائے سے اس پر حد نہیں روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۹۷۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي حَدِّ اللُّوْطِيِّ

باب: لواطت کرنے والے کی سزا کے بیان میں

۱۴۵۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَّجَدْ تُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ۔

۱۴۵۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو پاؤ تم عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا عمل یعنی لواطت کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول کو۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کو ہم اسی طرح جانتے ہیں کہ مروی ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اسی سند سے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے سو اس میں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا آپ ﷺ نے ملعون ہے جو عمل کرے قوم لوط کا اور نہیں ذکر کیا اس میں قتل کا اور ذکر کیا اسی میں کہ ملعون ہے جو جماع کرے چار پائے سے یعنی گائے بکری سے اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے جو بیٹے ہیں ابی صالح کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ مگر اس روایت میں کچھ گفتگو ہے اور ہم نہیں جانتے کسی کو جو روایت کرتا ہو سہیل بن ابی صالح سے سوائے عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر و ضعیف ہیں روایت میں از روئے حافظہ کے اور اختلاف ہے علماء کا لوطی کی سزا میں۔ سو بعضوں نے اس پر رجم تجویز کیا ہے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی قول ہے امام مالک اور امام

شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا علمائے تابعین اور فقہاء میں سے انہیں میں ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح وغیرہم کے حد لوطی کی ایسی ہے جیسے زانی کی اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔

۱۴۵۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ۔

۱۴۵۷: روایت ہے عبداللہ بن محمد عقیل سے کہ انہوں نے سنا جابرؓ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر عمل ہے لوط علیہ السلام کی قوم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس کو ہم اسی ایک سند سے جانتے ہیں یعنی مروی ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے۔

۹۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُرْتَدِ

باب: مرتد کے بیان میں

۱۴۵۸: عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ اَكُنْ لِاُحَرِّقَهُمْ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ بْنُ عَبَّاسٍ۔

۱۴۵۸: روایت ہے عکرمہ سے کہ علیؓ نے جلا دیا ایک قوم کو کہ مرتد ہوگئی تھی اسلام سے سو یہ خبر پہنچی ابن عباسؓ کو تو کہا انہوں نے اگر میں ہوتا تو قتل کرتا ان کو رسول اللہ ﷺ کے قول کے موافق کو فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے جو بدل ڈالے اپنا دین اسلام تو اس کو قتل کرو اور میں ان کو ہرگز نہ جلاتا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے نہ عذاب کرو تم اللہ کے عذابِ خاص سے سو یہ خبر پہنچی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور کہا انہوں نے سچ کہا ابن عباسؓ نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مرتد کے باب میں یعنی اس کو قتل کرنا چاہیے اور اختلاف ہے عورت میں جو مرتد ہو جائے اسلام میں سو ایک گروہ نے علماء سے کہا ہے کہ وہ بھی قتل کی جائے اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحٰق کا اور ایک گروہ نے کہا ہے انہیں میں سے کہ قید کی جائے اور قتل نہ کی جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ کا اور اہل کوفہ کا۔

۹۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ شَهَّرَ السِّلَاحَ

باب: اِس کے بیان میں جو مسلمانوں پر ہتھیار نکالے

۱۴۵۹: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحِ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۴۵۹: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابن الزبیر اور ابی ہریرہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۹۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حَدِّ السَّاحِرِ

باب: جادوگر کی حدود کے بیان میں

۱۴۶۰: عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ۔

۱۴۶۰: روایت ہے جندب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حد جادوگر کی مار ڈالنا ہے تلوار سے۔

ف: اِس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مرفوع مگر اسی سند سے اور اسماعیل بن مکی ضعیف ہیں حدیث میں از روی حفظ کے اور اسماعیل بن مسلم

عبد بصری کو وکیع نے ثقہ کہا ہے اور مروی ہے یہ روایت حسن سے بھی اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے جندب اور موقوفاً اور عمل اس حدیث پر بعض علماء کا ہے صحابہ نبی ﷺ کے اور ان کے سوا اوروں کا یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی نے کہا جادوگر قتل کیا جائے اگر ایسا جادو کرے کہ اس سے حد کفر کو پہنچے ورنہ ضرر نہیں۔

۹۷۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْغَالِّ مَایُصْنَعُ بِهٖ

باب: اِس کے بیان میں جو غنیمت کا مال چرائے

۱۴۶۱: عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْ تُّمُوْهُ غَلَّ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَسْلَمَةَ وَمَعَهٗ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُحْرِقَ مَتَاعُهٗ فَوُجِدَ فِیْ مَتَاعِهٖ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هٰذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهٖ۔

۱۴۶۱: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس کو پاؤ تم کو چوری کی اس نے جہاد کے مال میں یعنی غنیمت میں تو جلا دو اسکا اسباب صالح نے کا جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ داخل ہوا میں مسلمہ کے پاس اور انکے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی تھے سو پایا ایک شخص کو کہ اس نے چوری کی تھی غنیمت کے مال میں۔ سو بیان کی سالم نے یہی حدیث تو حکم کیا مسلمہ نے تو جلایا گیا اسباب اسکا اور پایا اسکے سامان میں ایک قرآن تو کہا سالم نے اس کو ہدیہ کر ڈالو اور خیرات کر دی اسکی قیمت۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحٰق کا اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا کہا انہوں نے روایت کی ہے یہ حدیث صالح نے جو بیٹے ہیں محمد بن زبیر کے اور کنیت ان کی ابو واقد لیثی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور کہا محمد نے اور مروی ہے کئی روایتوں میں رسول اللہ ﷺ سے مالِ غنیمت کے چرانے والے کا مگر اس میں حکم نہیں اس کے مال و اسباب جلا دینے کا اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۹۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَقُوْلُ لِلْاٰخِرِ يَا مُخَنَّثُ

باب: اِس بیان میں جو کسی کو مخنث کہے

۱۴۶۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِیُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ۔

۱۴۶۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی آدمی کسی مسلمان کو کہے اے یہودی! تو مارو اس کو بیس (یعنی کوڑے) اور جب کہے کسی کو اے مخنث! تو مارو اس کو بیس کوڑے اور جو صحبت کرے ناتے والی محرم عورت سے یعنی جس سے نکاح حرام ہے تو اس کو قتل کرو۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن اسماعیل ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ نبی ﷺ سے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو براء بن عازب نے قرہ بن ایاس مزنی سے کہ ایک مرد نے نکاح کیا اپنے باپ کی جورو (بیوی) سے تو حکم کیا نبیؐ نے اس کے قتل کا اور اس حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا یعنی شافعیہ کا کہ کہتے ہیں جو صحبت کرے ناتے والی محرم سے تو اس کو قتل کرنا چاہیے اور امام احمد نے کہا جس نے نکاح کیا اپنی ماں سے وہ قتل کیا جائے اور اسحٰق نے کہا جو صحبت کرے اپنی ناتے والی محرم سے وہ قتل کیا جائے۔

۹۸۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّعْزِیْرِ

باب: تعزیر کے بیان میں

۱۴۶۳: عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ نِیَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَایُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔

۱۴۶۳: روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ مارے جائیں دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں حدود اللہ سے۔

ف: روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے سوخطا کی اس میں اور کہا روایت ہے عبدالرحمٰن بن جابر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے اور یہ روایت خطا ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی لیث بن سعد نے اس میں یوں ہے کہ روایت کی عبدالرحمٰن بن جابر نے جو بیٹے ہیں عبداللہ کے ابی بردہ بن نیار سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ روایت غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر بکیر بن اشج کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا تعزیر میں اور سب سے بہتر جو مروی ہے تعزیر کے باب میں یہ حدیث ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الصَّيْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں صید کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

۹۸۱: بَابُ مَاجَآءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

باب: اِس بیان میں کہ کتے کا کونسا شکار کھایا جائے اور کونسا نہ کھایا جائے

۱۴۶۴: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا نُرْسِلُ كِلَا بًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَالَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَاخَزَقَ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

۱۴۶۴: روایت ہے عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم چھوڑتے ہیں اپنے شکاری کتے سکھائے ہوئے کو تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھا تو اس شکار کو کہ جس کو روک رکھا ہے اس نے تیرے لیے کہا میں نے یا رسول اللہؐ! اگر وہ کتا اس شکار کو مار ڈالے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ مار ڈالے یعنی جب بھی کھانا درست ہے جب تک کہ نہ شریک ہو اس شکار کے قتل میں دوسرا کتا بے سکھایا ہوا کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تیر مارتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپؐ نے جو تیر کی نوک سے شکار پھٹ جائے وہ کھالے اور جو تیر کی چوڑان لگ کر مرے اُسے نہ کھا۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے اسی روایت کی مانند مگر اس میں یہ لفظ ہے وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ اور سوال کیا گیا حضرت ﷺ سے معراض کے مارے ہوئے شکار کا اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۶۵: عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا

۱۴۶۵: روایت ہے عائذ بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا ابو ثعلبہ خشنی

ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمْيٍ قَالَ مَارَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَ هَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا۔

سے کہ کہا انہوں نے کہا میں نے یا رسول اللہ! ہم شکار والے لوگ ہیں سو فرمایا جب تو چھوڑے اپنا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ کا اور وہ کتا روک رکھے شکار کو تیرے لیے یعنی آپ نہ کھانے لگے تو اس کو کھا میں نے کہا اگر چہ وہ کتا مار ڈالے شکار کو؟ کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مار ڈالے۔ کہا راوی نے کہا ہم تیر مارنے والے لوگ ہیں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھیر لائے تجھ پر کمان وہ کھالے یعنی جو تیرے تیر (کی نوک لگنے) سے مرے کہا راوی نے کہا میں نے ہم سفر والے لوگ ہیں گزر کرتے ہیں یہود و نصاریٰ پر اور مجوس پر اور نہیں پاتے ان کے برتنوں کے سوا فرمایا اگر نہ پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو اس کو دھو لو پانی سے اور پھر اس میں کھاؤ پیو۔

ف: اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ ابو ادریس خولانی ہیں۔

۹۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ

باب: کلبِ مجوسی کے شکار میں

۱۴۶۶: عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ۔

۱۴۶۶: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے منع کیے گئے ہم کلب مجوسی کے شکار سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ رخصت نہیں دیتے ہیں کلب مجوسی کے شکار میں اور قاسم بن ابی بزہ وہ قاسم بن نافع مکی ہیں۔

۹۸۳: بَابُ فِيْ صَيْدِ الْبُزَاةِ

باب: باز کے شکار کے بیان میں

۱۴۶۷: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِيْ فَقَالَ مَااَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ۔

۱۴۶۷: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کو تو فرمایا جو روک لے تیرے لیے وہ کھا۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مجالد کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ نہیں دیکھتے ہم باز کے اور صقور کے شکار میں کچھ مضائقہ اور مجاہد نے کہا بزاۃ وہ پرندہ ہے کہ شکار کرتے ہیں اس سے اور وہ داخل ہے جوارح میں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ ۔ تو انہوں نے کہا مراد جوارح سے کتے اور پرندہ ہیں کہ جن سے شکار کیا جائے اور رخصت دی ہے علماء نے باز کے شکار کی اور اس میں سے اگر وہ کھا بھی جائے تو درست ہے اور کہا ہے کہ اس کی تعلیم فقط یہی ہے کہ وہ حکم قبول کرے یعنی جب چھوڑیں شکار پر تو جائے اور مکروہ کہا ہے اس کو بعضوں نے اور اکثر فقہاء نے کہا ہے اس کا شکار کھانا درست ہے اگر چہ وہ اس میں سے کچھ کھا بھی جائے۔

٩٨٤: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

باب: اِس بیان میں کہ آدمی شکار کو تیر مارے اور وہ گم ہو جائے

١٤٦٨: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهٗ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ۔

١٤٦٨: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! میں تیر مارتا ہوں شکار کو اور پاتا ہوں میں اس میں دوسرے دن اپنا تیر فرمایا آپ ﷺ نے جب جانے تو کہ تیرے ہی تیر نے مارا ہے اس کو اور نہ دیکھے تو اس میں اثر کسی درندے کا تو اسے کھالے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبہ نے ابی بشیر اور عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عدی بن حاتم سے اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور اس باب میں ابوثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے۔

٩٨٥: بَابُ فِي مَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهٗ مَيِّتًا فِي الْمَآءِ

باب: اِس کے بیان میں جو تیر مارے شکار کو اور پھر پائے اس کو مرا ہوا پانی میں

١٤٦٩: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَآءٍ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَآءُ قَتَلَهٗ اَوْ سَهْمُكَ۔

١٤٦٩: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ ﷺ نے جب تو مارے شکار کو تو یاد کر اس پر نام اللہ کا سو اگر پائے تو اس کو مرا ہوا تو کھالے مگر یہ کہ جب پائے تو اسے پانی میں گرا ہوا سو نہ کھا اس کو تو نہیں جانتا کہ پانی نے اسے قتل کیا یا تیرے تیر نے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٤٧٠: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ اُخْرٰى قَالَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ قَالَ سُفْيَانُ كَرِهَ لَهٗ اَكْلَهٗ۔

١٤٧٠: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہؐ سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپؐ نے جب چھوڑے تو اپنا سکھایا ہوا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ تعالیٰ کا تو کھا جو روک رکھے وہ تیرے لئے۔ سو اگر اس کتے نے اس شکار سے کچھ نہ لیا تو نہ کھا اس لیے کہ اس نے اپنے واسطے شکار پکڑا عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! بھلا دیکھئے تو اگر مل جائے ہمارے کتوں میں دوسرا کتا یعنی شکار مارنے میں دوسرا کتا بھی کسی کا ایسا شریک ہو جائے کہ اس پر نام نہ لیا ہو اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے اپنے کتے کو چھوڑتے وقت اور نہیں ذکر کیا تو نے نام اللہ تعالیٰ کا دوسرے کتے پر یعنی اس شکار کا کھانا درست نہیں۔ کہا سفیان ثوری نے جو راوی حدیث کے ہیں اس کا کھانا درست نہیں۔

ف: اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ نبی ﷺ وغیرہم کا شکار اور ذبیحہ کے بیان میں کہ جب گر جائے پانی میں تو نہ کھائے اور بعضوں نے کہا ذبح کا حلقوم جب کٹ جائے اور پانی میں گر پڑے اور مرے تو اس کا کھانا درست ہے اور یہی قول ابن مبارک کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا

کا کتے کے شکار میں کہ جب وہ شکار کو کھا جائے سو اکثر اہل علم نے کہا ہے جب کتا شکار میں سے کچھ کھا لے تو اس کا کھانا درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان اور عبداللہ بن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور علماء نے اس کے کھانے کی اگرچہ کتا اس میں سے کھا لے۔

۹۸۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب: معراض کے شکار کے بیان میں

۱۴۷۱: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ۔

۱۴۷۱: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبیؐ سے معراض کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپؐ نے جو مارے تو اس کی نوک سے تو کھا اس کو اور جو مارے تو اس کو چوڑان سے تو وہ وقیذ (مردار) ہے۔

ف: روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مترجم کہتا ہے معراض کے معنی کو بعضوں نے کہا وہ بھاری لاٹھی ہے کہ اس کے کنارے میں نوکدار لوہا لگا ہوتا ہے اس کو پھینک کر شکار مارتے ہیں تو جو نوک سے مرے اس کو مذبوح اور حلال فرمایا اور جو لاٹھی کے زور سے مرے لودہے کی تیزی سے نہ کٹے تو اس کو وقیذ فرمایا اور یہی معنی معراض کے صحیح ہیں اور ہروی نے کہا ہے وہ ایسا تیر ہے کہ اس میں گانسے بھی نہیں اور پر بھی نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے کہ دونوں گوشے اسکے پتلے ہوتے ہیں اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے جب اس کو پھینکو تو سیدھی جاتی ہے غرض بہرنوع جو شکار کہ اس کی تیزی سے مذبوح ہو جائے اور خون بہہ جائے وہ حلال ہے اور جو چوٹ سے مرے وہ حرام ہے۔

۹۸۷: بَابُ فِي الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

باب: پتھر سے ذبح کرنے کے بیان میں

۱۴۷۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهٖ صَادَ اَرْنَبًا اَوِ اثْنَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهِمَا۔

۱۴۷۲: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ ایک مرد نے ان کی قوم سے شکار کیا ایک یا دو خرگوشوں کو اور ذبح کیا ان کو پتھر سے اور لٹکا لیا ان دونوں کو یہاں تک کہ ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کا۔

ف: اس باب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اہل علم سے پتھر سے ذبح کرنے کی اور تجویز کیا خرگوش کھانے میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور مکروہ کہا بعضوں نے خرگوش کو اور اختلاف ہے اصحاب شعبی کا اس حدیث کی روایت میں سو روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے محمد بن صفوان سے اور روایت کی عاصم احول نے شعبی سے انہوں نے صفوان بن محمد سے یا محمد بن صفوان سے اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے اور روایت کی جابر جعفی نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے جیسے روایت قتادہ کی ہے شعبی سے اور احتمال ہے کہ شعبی نے روایت کی ہو ان دونوں سے کہا محمد بخاری رحمۃ اللہ نے حدیث شعبی کی جو جابرؓ سے مروی ہے وہ غیر محفوظ ہے۔

۹۸۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْمَصْبُوْرَةِ

باب: اس بیان میں کہ مصبورہ (تختۂ مشق بنائے گئے جانور) کا کھانا مکروہ ہے

۱۴۷۳: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ۔

۱۴۷۳: روایت ہے ابی درداء سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مجثمہ کے کھانے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اس کو باندھ کر تیر ماریں یہاں تک کہ مر جائے یعنی اس کو نشانہ بنائیں۔

ف: اس باب میں عرباض بن ساریہ اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے۔

۱۴۷۴: عَنْ وَهْبِ ابْنِ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰی حَتّٰی يَضَعْنَ مَافِیْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی هُوَ الْقُطَعِیُّ سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّیْءُ فَيُرْمٰی وسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِیْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهَا۔

۱۴۷۴: روایت ہے وہب بن ابی خالد سے کہا روایت کی مجھ سے ام حبیبہ بن عرباض بن ساریہ نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا خیبر فتح ہونے کے دن ہر جانور دانت والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندے سے اور پالے ہوئے گدھوں کے گوشت سے اور منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور خلیسہ کے کھانے سے اور منع فرمایا اس سے کہ وطی کی جائے حاملہ عورتوں سے جب تک کہ وہ جن نہ لے جو ان کے پیٹوں میں ہے کہا محمد بن یحییٰ نے اور وہ قطعی ہیں اور سوال کیا گیا ابو عاصم سے کہ مجثمہ کیا ہے تو کہا وہ جانور پرندہ ہے یا کوئی اور چیز کہ سامنے رکھی جائے اور اس کو تیر یا پتھر ماریں یعنی اس کو نشانہ (باندھ کر تختہ مشق) بنائیں اور پوچھا ان سے کہ خلیسہ[1] کیا ہے تو فرمایا کہ خلیسہ وہ جانور ہے کہ جس کو بھیڑیئے یا کسی اور درندے نے پکڑا ہو اور کوئی آدمی اس کو دیکھ کر اس سے چھین لے اور وہ جانور قبل ذبح کے مر جائے۔

۱۴۷۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَّخَذَ شَیْءٌ فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

۱۴۷۵: روایت ہے ابن عباس سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ مقرر کی جائے وہ چیز کہ جس میں جان ہو نشانہ یعنی جاندار چیز کو (پکڑ کر) نشانہ نہ بنایا جائے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۹۸۹: بَابُ فِیْ زَكٰوةِ الْجَنِيْنِ

باب: جنین کے حلال کرنے کے بیان میں

۱۴۷۶: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ۔

۱۴۷۶: روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حلال کرنا بچہ شکم کا یہی ہے کہ اس کی ماں حلال کی جائے یعنی جب کوئی جانور حلال کیا جائے اور اس کے پیٹ سے بچہ نکلا تو اس کو دوبارہ حلال کرنا کچھ ضرور نہیں۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی امہ اور ابی الدرداء اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان، ابن مبارک، شافعی، احمد کا، اسحٰق کا اور ابوالودود کا نام جبیر بن نوف ہے۔

[1] خلیسہ یعنی مخلوسہ اختلاس سے اور اختلاس کہتے ہیں چھیننے کو یعنی وہ جانور کہ درندے سے چھینا گیا ہو۔

۹۹۰: بَابُ فِی کَرَاهِیَةِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ وَذِیْ مِخْلَبٍ

باب: حرمت میں ہر ذی ناب وذی مخلب کے

۱۴۷۷: عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

۱۴۷۷: روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا انہوں نے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے۔

ف: روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی لوگوں نے کہا ان سب نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو ادریس خولانی کا نام عائذ بن عبداللہ ہے۔

۱۴۷۸: عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِیَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَکُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَذِیْ مِخْلَبٍ عَنِ الطَّیْرِ۔

۱۴۷۸: روایت ہے جابرؓ سے کہا حرام کیا رسول اللہ ﷺ نے یعنی جس سن خیبر فتح ہوا پلے ہوئے گدھوں کا گوشت اور گوشت خچروں کا اور ہر کچلی والا جانور درندہ اور چنگل سے پکڑنے والا پرندوں میں کا۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہ اور عرباض بن ساریہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے۔

۱۴۷۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ کُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

۱۴۷۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے حرام فرمایا ہر کچلی والا جانور درندوں میں کا مثل شیر اور کتے کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۹۹۱: بَابُ مَا جَآءَ مَاقُطِعَ مِنَ الْحَیِّ فَهُوَ مَیِّتٌ

باب: اس بیان میں کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے

۱۴۸۰: عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَایُقْطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ۔

۱۴۸۰: روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہا انہوں نے آئے رسول اللہ ﷺ مدینہ میں اور وہاں کے لوگ کاٹ لیتے تھے اونٹوں کی کوہانوں کو اور کاٹ لیتے تھے سرین بکریوں کے یعنی بغیر ذبح ان جانوروں کے سو فرمایا حضرتؐ نے جو کاٹا جائے جانور سے اور وہ جانور زندہ ہے تو وہ کاٹا ہوا ٹکڑا مردار ہے۔

ف: روایت کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو النصر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے اسی کے مانند۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن اسلم کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

۹۹۲: بَابُ فِی الذَّکٰوةِ فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

باب: اس بیان میں کہ ذبح کرنا حلق اور لبہ میں چاہیے

۱۴۸۱ : عَنْ اَبِی الْعُشَرَآءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكٰوةُ اِلَّا فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِیْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا فِی الضَّرُوْرَةِ ـ

۱۴۸۱: روایت ہے ابی العشراء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ! کیا حلال نہیں ہوتا جانور جب تک حلق اور لبّہ میں ذبح نہ کرے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے اگر نیزہ مار دے تو اس کی ران میں تو بھی کفایت کرتا ہے تجھ کو کہا احمد بن منیع نے کہا یزید بن ہارون نے یہ حکم ضرورت کے وقت کا ہے۔

ف: اِس باب میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ابی العشراء سے ان کے باپ سے اس حدیث کے سوا اور اختلاف ہے نام میں ابی العشراء کے سو بعضوں نے کہا ہے ان کا نام اسامہ بن قحطم ہے اور کہتے ہیں کہ یسار بن بزر ہے اور بعضے کہتے ہیں ابن بلز اور بعضے کہتے ہیں عطارد۔

۹۹۳: بَابُ فِیْ قَتْلِ الْوَزَغِ

باب: چھپکلی کے مارنے کے بیان میں

۱۴۸۲ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْاُوْلٰى كَانَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَاِنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً ـ

۱۴۸۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو قتل کرے چھپکلی کو پہلی چوٹ میں ہوگا اس کو اتنا ثواب پھر اگر مارا اس کو دوسری چوٹ میں تو ہوگا اس کو اتنا اتنا ثواب یعنی پہلے سے کم پھر اگر مارا تیسری چوٹ میں تو ہوگا اس کو ثواب اتنا اتنا یعنی دوسری چوٹ سے بھی کم۔

ف: اِس باب میں ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۹۹٤: بَابُ فِیْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ

باب: سانپوں کے مارنے کے بیان میں

۱۴۸۳ : عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَ بْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ ـ

۱۴۸۳: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جس کی پشت پر دو نقطے سیاہ ہوں اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ جس کی دُم چھوٹی ہوتی ہے گویا وہ دُم کترا ہے اس لئے کہ یہ دونوں اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو اور گرا دیتے ہیں حمل کو یعنی ان کے دیکھتے ہی آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور حاملہ کا حمل گر جاتا ہے بسبب زہر کے جو ان میں اللہ عزّ وجل نے رکھا ہے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی لبابہ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا بعد اس فرمانے کے پتلے سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں اور ان کو عوامر کہتے ہیں یعنی بستیوں میں رہنے والے اور مروی ہے یہ ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خطاب سے بھی اور عبداللہ بن مبارک نے کہا سانپوں میں سے اس سانپ کا مارنا بھی مکروہ ہے کہ وہ پتلا اور سفید رنگ کا ہوتا ہے جیسے چاندی اور چلنے میں سیدھا چلتا ہے مڑتا نہیں۔

۱۴۸۴ :عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۱۴۸۴: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ

اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِبُيُوْتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَالَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ شَیْءٌ فَاقْتُلُوْهُ ۔

تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ ہیں سوان کو آگاہ کر دو تین بار سو اگر پھران میں کا کوئی نکلے تو اس کو قتل کرو۔

ف: ایسی ہی روایت کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے یہی حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سعید سے روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سائب سے جو مولیٰ ہیں ہشام بن زہرہ کے ابی سعید سے اور اس روایت میں ایک قصہ بھی ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے مالک نے اور یہ روایت عبیداللہ بن عمرو کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صیفی سے مالک کی روایت کی مانند۔

۱۴۸۵: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِی الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَّا تُؤْذِيَنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا۔

۱۴۸۵: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا انہوں نے کہ کہا ابولیلیٰ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب نکلے سانپ گھر میں تو اس سے کہو ہم تجھ سے چاہتے ہیں اس اقرار کی رو سے جو نوح علیہ السلام سے تھا اور اس اقرار کی رو سے جو سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے تھا کہ تو ہم کو نہ ستا پھر اگر وہ دوبارہ نکلا تو اس کو قتل کرو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ثابت بنانی مگر اسی سند سے ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے۔

۹۹۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قَتْلِ الْكِلَابِ

باب: کتوں کے مارنے کے بیان میں

۱۴۸۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَآ اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ ۔

۱۴۸۶: روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے اللہ کے پیدا کئے ہوئے دو گروہوں میں تو حکم کرتا میں ان کے سب کے مار ڈالنے کا سو مارو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو۔

ف: اس باب میں جابر اور ابن عمر اور ابی رافع اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور بعضی روایتوں میں ہے کہ کلب اسود بہیم شیطان ہے اور کلب اسود بہیم وہی کالا کتا ہے کہ جس میں کہیں سفیدی نہ ہو اور بعضے علماء نے مکروہ کہا ہے کلب اسود بہیم کے شکار کو۔

۹۹۶: بَابُ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ

باب: اِس کے بیان میں کہ جو کتا پالے اس کے لئے نیک عمل گھٹتے ہیں

۱۴۸۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ ۔

۱۴۸۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پالا کتا یا رکھا راوی کو شک ہے کہ اقتنٰی فرمایا اتخذ کہ نہیں ہے وہ دوڑنے والا یعنی شکار پر اور نہ جانوروں کی حفاظت کرنے والا گھٹایا جائے گا اس کی نیکیوں کا ثواب ہر ایک دن میں دو دو قیراط۔

ف: اِس باب میں عبداللہ بن مغفل اور ابی ہریرہؓ اور سفیان بن ابی الزبیر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ یعنی یا کتا کھیت کی حفاظت کرنے والا ہے یعنی اس کا پالنا بھی جائز ہے۔

۱۴۸۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ قِيْلَ لَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زَرْعٌ۔

۱۴۸۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کتوں کے مارنے کا مگر شکار کا کتا اور جانوروں کی حفاظت کا کتا۔ کہا راوی نے کہا گیا ابن عمرؓ سے کہ ابوہریرہؓ کہتے تھے اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ کی بجائے اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ یعنی کتا کھیت کا کہ اس کا مارنا بھی ضرور نہیں تو فرمایا ابن عمرؓ نے کہ ابا ہریرہؓ کے کھیت تھے یعنی اس لئے انہوں نے کھیت کا کتا روایت کیا۔

۱۴۸۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَا شِيَةٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

۱۴۸۹: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پالے کتا مگر کتا چرائی کا یا کتا شکار کا یا کھیت کا یعنی اس کے سوا جو کتا پالے گھٹتے جاتے ہیں اس کے ثواب حسنات ہر دن میں ایک قیراط۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے عطاء بن رباح سے کہ انہوں نے رخصت دی کتا پالنے کی اگرچہ آدمی کے پاس ایک بکری بھی ہو روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحٰق بن منصور نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے۔

۱۴۹۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اِنِّيْ لَمِمَّنْ يَرْفَعُ اَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ۔

۱۴۹۰: روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے میں ان لوگوں میں تھا جو شاخیں اٹھا رہے تھے درخت کی رسول اللہ ﷺ کے منہ سے اور آپ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے سو فرمایا آپ ﷺ نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے تو سب گروہوں میں سے یعنی جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں تو البتہ میں حکم کرتا ان کے قتل کا سو قتل کرو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو اور کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ باندھیں کتے کو مگر گھٹتے جائیں گے ان کے عملوں میں سے ہر دن میں ایک قیراط مگر کتا شکار کا یا کھیت یا بکریوں کی حفاظت کا یعنی تین کتے پالنا جائز ہے باقی سب حرام ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن معقل سے وہ نبی ﷺ سے۔

۹۹۷: بَابُ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهٖ

باب: بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کے بیان میں

۱۴۹۱: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا مَالَمْ يَكُنْ سِنٌّ اَوْ

۱۴۹۱: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم مقابلہ کریں گے دشمن سے کل کے روز اور نہیں ہے ہمارے پاس چھری یعنی ذبح کرنے کی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خون بہائے اور نام لیا جائے اللہ تعالیٰ کا اس پر اسے کھاؤ جب تک کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو یعنی دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو میں اب بیان کرتا ہوں

ظُفُرٌ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

تم سے اس کا حلال سو دانت وہ تو ہڈی ہے اور ناخن وہ تو چھری ہے حبشیوں کی۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا سفیان نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے سنا رافع سے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک نہیں تجویز کرتے ہیں یہ کہ ذبح کیا جائے کوئی ذبیحہ دانت سے اور نہ کسی ہڈی سے۔

۱۴۹۲: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِنْ اِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَآئِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

۱۴۹۲: روایت ہے رافع سے کہا ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور ان لوگوں کے پاس گھوڑے بھی نہ تھے کہ اس پر سوار ہو کر پکڑ لیں۔ سو مارا اس کو ایک مرد نے تیر سو روک دیا اللہ تعالیٰ نے اس اونٹ کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار پایوں میں بعض بھگوڑے ہوتے ہیں مثل وحشی جانوروں کے سو جو ایسا کام کرے ان میں سے یعنی بھاگے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو یعنی اسے تیر مار لو یا جس طرح قادر ہو۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا سے جو رافع بن خدیج ہیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عبایہ نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک اور ایسے ہی روایت کی یہ حدیث شعبہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَبْوَابُ الْاَضَاحِي عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں قربانیوں کے جو وارد ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ سے

۹۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْاُضْحِيَةِ

باب: قربانی کی فضیلت کے بیان میں

۱۴۹۳: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاعَمِلَ اٰدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ اِنَّهٗ لَيَاتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔

۱۴۹۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں کیا آدمی نے کوئی عمل نحر کے دن زیادہ دوست اللہ کے نزدیک خون بہانے سے یعنی قربانی ذبح کرنے سے اور جانور قربانی کا آئے گا قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت اور خون گرتا ہے اللہ تعالیٰ کے آگے مکان قبولیت میں اس سے پہلے کہ زمین پر گرے سو خوش دل ہو تم اس بشارت سے۔

ف: اِس باب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ہشام بن عروہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابوالمثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے اور روایت کی ہے ان سے ابن ابی فدیک نے اور مروی ہے نبیؐ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اضحیہ کی فضیلت میں کہ اس کے کرنے والے کو ہر بال میں ایک نیکی ہے اور بعضی روایت میں بقرونہا ہے۔

۹۹۹: بَابُ فِي الْاُضْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ

باب: دو مینڈھوں کی قربانی کے بیان میں

۱۴۹۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

۱۴۹۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈوں سینگ والوں ابلق کی، ذبح کیا ان کو اپنے ہاتھ سے اور نام لیا اللہ تعالیٰ کا یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور پیر رکھا اس کے پہلو یا گلے پر وقت ذبح کے۔

ف: اِس باب میں حضرت علی اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی ایوب رضی اللہ عنہم اور ابی الدرداء اور ابی رافع ابن ابن عمر اور ابی بکرہ رضی اللہ عنہم سے

بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٤٩٥: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اَمَرَنِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدَعُهٗ اَبَدًا۔

١٤٩٥: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ وہ ہمیشہ قربانی کرتے تھے دو مینڈوں کی ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے سو لوگوں نے اُن سے کہا کہ کیوں ایسا کرتے ہیں آپ تو جواب دیا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو یعنی نبی ﷺ نے اس اَمر کا پس نہ چھوڑوں گا میں اسے کبھی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور رخصت دی ہے بعضے اہل علم نے میت کی طرف سے قربانی کرنے کی اور نہیں کہا بعضوں نے قربانی کرنا میت کی طرف سے اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا میرے نزدیک یہ بہت خوب ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دے اور قربانی نہ کرے اور اگر اس کی طرف سے قربانی کی تو آپ اس میں سے نہ کھائے کچھ بھی اور صدقہ دے دے اس کا سب گوشت وغیرہ۔

١٠٠٠: بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَضَاحِيْ

باب: قربانی جس جانور کی مستحب ہے اُس کا بیان

١٤٩٦: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ۔

١٤٩٦: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے ایک مینڈے نر کی کہ کھاتا تھا وہ سیاہی میں یعنی اس کا منہ سیاہ تھا اور چلتا تھا وہ سیاہی میں یعنی چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا وہ سیاہی میں یعنی آنکھوں کے کنارے سیاہ تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے۔

١٠٠١: بَابُ مَالَا يَجُوْزُ مِنَ الْاَضَاحِيْ

باب: اس جانور کے بیان میں جس کی قربانی درست نہیں

١٤٩٧: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهٗ قَالَ لَا يُضَحّٰى بِالْعَرْجَآءِ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَ بِالْمَرِيْضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَآءِ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ۔

١٤٩٧: روایت ہے براء بن عازب سے مرفوع کرتے ہیں وہ اس روایت کو کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہ قربانی کی جائے لنگڑے جانور کی کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اس کا اور نہ کانی کی کہ ظاہر ہو کانا پن اُس کا اور نہ بیمار کی ظاہر ہو بیماری اس کی اور نہ اس قدر دبلی کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی زائدہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمان بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے عبید بن فیروز سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند اور ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے انہوں نے روایت کی براء سے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک۔

١٠٠٢: بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ

باب: اس جانور کے بیان میں

الْاَضَاحِیْ

جس کی قربانی مکروہ ہے

۱۴۹۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔

۱۴۹۸: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خوب دیکھ لیں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنی تاکہ اس میں کچھ نقص نہ ہو اور حکم دیا اس کا کہ قربانی نہ کریں ہم اس کی جس کا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقاء اور نہ خرقاء۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مثل اسی روایت کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ بھی قَالَ الْمُقَابَلَةُ مَاقُطِعَ طَرْفُ اُذُنِهَا وَ الْمُدَابَرَةُ مَاقُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوْقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوْبَةُ ۔یعنی کہا راوی نے کہ مقابلہ وہ جانور ہے کہ جس کا ایک کنارہ کان کا کٹا ہوا ہو اور مدابرہ وہ ہے کہ کان کی جانب سے کچھ کٹا ہو اور شرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چرا ہو اور خرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چھدا ہو۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شریح بن نعمان صائدی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور شریح بن حارث کندی یعنی قبیلہ بنی کندہ کے کوفہ کے رہنے والے ہیں کہ کنیت ان کی شریح بن امیہ ہے اور شریح بیٹے ہانی کے وہ بھی کوفی ہیں اور ہانی کو صحبت بھی ہے یعنی رسول مطہر شافع روزِ محشر ﷺ کی اور تینوں شریح جن کی تفصیل اوپر مذکور ہوئی اصحاب ہیں حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کے۔

۱۰۰۳: بَابُ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّانِ فِي الْاَضَاحِيْ

باب: اِس بیان میں کہ جذع بھیڑ میں سے قربانی درست ہے

۱۴۹۹: عَنْ اَبِيْ كِبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَ اَوْنِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ۔

۱۴۹۹: روایت ہے ابی کباش سے کہا سوداگری کو لایا دنبے میں چھ چھ مہینے کے سو کھوٹے ہو گئے وہ یعنی نہ بکے سو ملاقات کی میں نے ابو ہریرہؓ سے اور پوچھا میں نے تو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کیا خوب ہے قربانی جذع کی بھیڑوں میں سے کہا راوی نے پھر جلدی جلدی خرید لے گئے انکو لوگ راوی کو شک ہے کہ نِعْمَ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ فرمایا یا نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

ف: اِس باب میں ابن عباسؓ اور ام بلال بنت ہلال سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور جابرؓ اور عقبہ بن عامر اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی ہریرہؓ سے موقوفاً بھی اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جذع بھیڑ سے درست ہے قربانی میں۔

۱۵۰۰: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يُقَسِّمُهَا فِيْ اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ اَوْجَدْيٌ فَذَكَرْتُ

۱۵۰۰: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیں ان کو بکریاں کہ بانٹ دیں اس کو حضرت ﷺ کے صحابہ میں قربانی کے لئے سو باقی رہ گئی اس میں سے ایک عتود یا ایک جدی (یعنی سال یا سال سے کم)

ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ۔

سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے اس کی تم قربانی کردو۔

ف: مترجم کہتا ہے عتود اس بکری کو کہتے ہیں کہ قوی ہو جائے اور ایک سال اس پر گزر جائے اور جمع اس کی اعتدہ ہے اور جدی جو بکری کا بچا ہو نر ہو یا مادہ اور چھ مہینے کا ہو۔ وکیع نے کہا جذعہ چھ مہینے کا بچہ ہے یا سات مہینے کا یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کے سوا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا تقسیم کی نبی ﷺ نے قربانیاں اور باقی رہ گیا جذع سو میں نے سو میں نے پوچھا نبی ﷺ نے تو فرمایا آپ ﷺ نے اس کی تم قربانیاں کرو روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے اور ابی داؤد دونوں نے کہا روایت کی ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحیٰی ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ سے جو بیٹے ہیں بدر کے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث۔

١٠٠٤: بَابُ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْاُضْحِيَةِ

باب: قربانی میں شریک ہونے کے بیان میں

١٥٠١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشْرَةً۔

١٥٠١: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے ہم تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں اور آ گئی عید قربان تو شریک ہو گئے گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی۔

ف: اس باب میں ابی ایوب اور ابی الاشد اسلمی سے بھی روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے۔

١٥٠٢: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

١٥٠٢: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے ذبح کیا ہم نے قربانی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور اسحٰق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند پکڑی انہوں نے ابن عباسؓ کی حدیث سے۔

١٥٠٣: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَاِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اُمِرْنَا اَوْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْاُذُنَيْنِ۔

١٥٠٣: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا آپؐ نے گائے کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا حجیہ نے کہا میں نے اگر وہ بچہ جنے بعد اسکے قربانی کیلئے اسکو خریدا یا مقرر کیا تو فرمایا ذبح کر اس بچے کو بھی ساتھ اسکے کہا میں نے اور عرجاء یعنی لنگڑی فرمایا درست ہے اگر پہنچ سکے قربانی کی جگہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئے؟ کہا آپؐ نے کچھ مضائقہ نہیں اس میں حکم کیے گئے ہم یا حکم کیا ہم کو رسول اللہؐ نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو یعنی کانی اور اندھی نہ ہو اور خوب دیکھ لیں کانوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے۔

۱۵۰۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُضَحّٰى بَاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَابَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ۔

۱۵۰۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا انہوں نے منع کیا رسول اللہؐ نے اس سے کہ قربانی کرے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے کی قتادہ نے ذکر کیا میں نے اسکا سعید بن مسیّب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹا وہی مانع ہے جو آدھے سینگ تک پہنچے یا اس سے زیادہ ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۰۵: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ

باب: اِس بیان میں کہ ایک بکری کافی ہے ایک گھر والوں کو

۱۵۰۵: عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَاْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى۔

۱۵۰۵: روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہتے تھے پوچھا میں نے ابو ایوب سے کیونکر ہوتی تھیں قربانیاں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے سو آپ بھی کھاتے تھے اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے یہاں تک کہ فخر کرنے لگے سو ہوگئی جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت جانور قربانی کرنے لگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمارہ بن عبداللہ مدینی ہیں اور روایت کی ہے ان سے مالک بن انسؓ نے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور دلیل ان کی وہی حدیث ہے کہ قربانی کی نبی ﷺ نے ایک بھیڑ کی اور فرمایا یہ اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی میری امت سے اور بعض علماء نے کہا کہ نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک کا اور سوا ان کے اور علماء کا۔

۱۵۰۶: عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاُضْحِيَةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ۔

۱۵۰۶: روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہ ایک مرد نے پوچھا ابن عمرؓ سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں؟ تو کہا انہوں نے قربانی کی رسول اللہؐ نے اور مسلمانوں نے' پھر پوچھا اس نے دوبارہ تو کہا ابن عمرؓ نے تو سمجھتا نہیں قربانی کی رسول اللہ ﷺ نے اور قربانی کی مسلمانوں نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی واجب نہیں ہے لیکن سنت ہے رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے مستحب ہے کہ آدمی اسے ادا کرے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔

۱۵۰۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ۔

۱۵۰۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے رہے رسول اللہ ﷺ مدینہ میں دس سال قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال۔

۱۰۰۶: بَابُ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ

باب: اِس بیان میں کہ قربانی بعد

الصَّلٰوةِ

نمازِ عید کے ذبح کرنا چاہیے

۱۵۰۸: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَايَذْ بَحَنَّ اَحَدُ كُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِاُ طْعِمَ اَهْلِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ اَوْجِيْرَ انِيْ قَالَ فَاَعِدْ ذَ بْحَكَ بِآخَرَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْ بَحُهَا فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ خَيْرُ نَسِيْكَتِكَ وَلَاتُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ ۔

۱۵۰۸: روایت ہے براء بن عازب سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے نحر کے دن سوفرمایا ہرگز نہ کرے ذبح کوئی تم میں سے جب تک عید کی نماز نہ پڑھ لے کہا براء نے کھڑے ہوگئے ماموں میرے اورعرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ ایسا دن ہے کہ گوشت سے اس دن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو اسی لیے جلدی ذبح کی میں نے قربانی اپنی کہ کھلاؤں اپنے گھر والوں کو اور اپنے محلّہ کے لوگوں کو یا اپنے ہمسائے کے لوگوں کو سوفرمایا حضرت ﷺ نے پھر دوبارہ ذبح کرو دوسری قربانی سو کہا میرے ماموں نے یا رسول اللہؐ! میرے پاس ایک بکری ہے ایک سال سے کم کی دودھ دیتی ہوئی کہ بہتر ہے میرے نزدیک گوشت کھانے کی دو بکریوں سے کیا اس کو ذبح کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ تو تمہاری قربانیوں سے بہتر ہے اور نہیں درست ہے جذعہ قربانی میں کسی کو بعد تیرے۔

ف: اس باب میں جابر اور جندب اور عویمر بن اشقر اور ابن عمر اور ابی زید انصاری سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی نہ کرے شہر کے اندر جب تک نمازعید کی نہ پڑھ لے امام اس مقام کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے گاؤں والوں کو ذبح کرنے کی جب فجر طلوع ہوجائے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اجماع ہے علماء کا کہ جائز نہیں جزعہ یعنی چھ مہینے سے زیادہ کا بکری کا بچہ قربانی میں اور جائز ہے جذعا اگر دنبہ کا ہو۔

۱۰۰۷: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْاُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

باب: اس بیان میں کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھائے

۱۵۰۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايَاْكُلْ اَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ اُضْحِيَةٍ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۔

۱۵۰۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ کھائے کوئی تم میں سے گوشت اپنی قربانی کا تین دن سے زیادہ۔

ف: اس باب میں عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے اور یہ حکم یعنی منع اس کا نبی ﷺ کی طرف سے ابتداء میں تھا بعد اس کے اجازت ہوئی اب جب تک چاہے گوشت رکھے۔

۱۰۰۸: بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

باب: تین دن سے زیادہ گوشت رکھ کر کھانے کی رخصت میں

۱۵۱۰: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ

۱۵۱۰: روایت ہے سلیمان بن بیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تم کو منع کرتا تھا قربانیوں کے

نَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِیَتَّسِعَ ذُوْ الطَّوْلِ عَلٰی مَنْ لَاطَوْلَ لَهٗ فَکُلُوْا مَا بَدَالَکُمْ وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا۔

گوشت سے کہ تین دن سے زیادہ گوشت نہ رکھو اس لئے کہ کشادگی کریں طاقت والے لوگ بے طاقت والوں پر۔ سو اب کھاؤ تم جس طرح چاہو تم اور کھلاؤ اور جمع کرو۔

ف: اِس باب میں ابن مسعود اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور نبیشہ اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور انس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا۔

۱۵۱۱: عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ قَالَتْ لَاوَلٰکِنْ قَلَّ مَنْ کَانَ یُضَحِّیْ مِنَ النَّاسِ فَاَحَبَّ اَنْ یُّطْعِمَ مَنْ لَمْ یَکُنْ یُضَحِّیْ فَلَقَدْ کُنَّا نَرْفَعُ الْکُرَاعَ فَنَاْکُلُهٗ بَعْدَ عَشْرَةِ اَیَّامٍ۔

۱۵۱۱: روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے امّ المؤمنین سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قربانیوں کے گوشت کھانے سے؟ تو فرمایا انہوں نے نہیں مگر اتنا تھا کہ قربانی کرنے والے لوگ کم تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ان کو بھی کھلائیں جنہوں نے قربانی نہیں کی اور ہم اٹھا رکھتے تھے ایک وسعت کو سو کھاتے تھے اس کو دس دن کے بعد۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور امّ المؤمنین وہ حضرت عائشہؓ ہیں بیوی رسول اللہؐ کی اور یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۱۰۰۹: بَابُ فِی الْفَرَعِ وَالْعَتِیْرَةِ

باب: فرع اور عتیرہ کے بیان میں

۱۵۱۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَاعَتِیْرَةَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ کَانَ یُنْتَجُ لَهُمْ فَیَذْبَحُوْنَهٗ۔

۱۵۱۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے نہ فرع ہے نہ عتیرہ ہے یعنی اسلام میں اور فرع وہ پہلا بچہ ہے جانور کا کہ پیدا ہوتا تھا کافروں کے یہاں اور وہ اپنے بتوں کیلئے اس کو ذبح کرتے تھے۔

ف: اِس باب میں نبیشہ اور مخنف بن سلیم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھے اس کو رجب میں اس مہینے کی تعظیم کے واسطے اس لیے کہ وہ پہلا مہینہ ہے حرام کے مہینوں میں سے اور حرام کے مہینے رجب ہے اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور مہینہ حج کے شوال ہے اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ایسا ہی مروی ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعَقِیْقَةِ

باب: عقیقہ کے بیان میں

۱۵۱۳: عَنْ یُوْسُفَ ابْنِ مَاهَكَ اَنَّهُمْ دَخَلُوْا عَلٰی حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلُوْهَا عَنِ الْعَقِیْقَةِ فَاَخْبَرَتْهُمْ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ۔

۱۵۱۳: روایت ہے یوسف بن ماہک سے کہ وہ آئے حفصہ بنت عبدالرحمٰن کی بیٹی کے پاس اور پوچھا ان سے مسئلہ عقیقہ کا تو خبر دی انہوں نے کہ خبر دی ان کو حضرت عائشہؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لڑکے کو عقیقہ میں دو بکریوں کا کہ سن میں برابر ہوں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری کا۔

ف: اِس باب میں علی اور امّ کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور سلیمان بن عامر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور حفصہ یہ بیٹی ہیں عبدالرحمٰن کی اور وہ بیٹے ہیں ابوبکر کے۔

۱۵۱۴: عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّ كُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا۔

۱۵۱۴: روایت ہے ام کرز سے کہ پوچھا انہوں نے رسول اللہؐ سے حکم عقیقہ کا تو فرمایا آپؐ نے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کچھ نقصان نہیں ہے تم کو نر ہو یا مادہ۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۱۵: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى۔

۱۵۱۵: روایت ہے سلیمان بن عامر ضبی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ ہر لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو بہاؤ اسکی طرف سے خون یعنی جانور ذبح کرو اور دور کرو اس سے تکلیف کی چیزوں کو یعنی بال مونڈو ناخن کترو۔

ف: روایت کی ہم سے حسن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن عیینہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ارباب سے انہوں نے سلیمان بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۱۱: بَابُ الْاَذَانِ فِي اُذُنِ الْمَوْلُوْدِ

باب: بچہ کے کان میں اذان کہنے کے بیان میں

۱۵۱۶: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ۔

۱۵۱۶: روایت ہے عبیداللہ بن ابی رافع سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہؐ کو کہ اذان دی آپؐ نے حسن بن علی کے کان میں جب جنیں انکو فاطمہؓ جیسے اذان ہوتی ہے نماز کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے عقیقہ کے باب میں کئی سندوں سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور مروی ہے نبی ﷺ سے یہ بھی کہ آپ ﷺ نے عقیقہ کیا حسن بن علی سے ایک بکری کا اور بعضے علماء کا یہی مذہب ہے۔

۱۵۱۷: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ۔

۱۵۱۷: روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر قربانی کے جانوروں میں مینڈھا ہے اور بہتر سب کفنوں میں حلہ ہے یعنی ایک ازار اور ایک چادر قمیص کے سوا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور عفیر بن معدان ضعیف ہیں حدیث میں۔

۱۵۱۸: عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَةٌ وَعَتِيْرَةٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ۔

۱۵۱۸: روایت ہے مخنف بن سلیم سے کہا ہم کھڑے تھے نبی کریم ﷺ کے ساتھ عرفات میں اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیوں ہر گھر والے پر سال میں قربانی ہے اور عتیرہ ہے۔ تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ عتیرہ وہ ہے جس کا نام تم رجبیہ رکھتے ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابن عوف کی روایت سے۔ مترجم رجبیہ وہ جانور ہے کہ رجب میں ذبح کرتے تھے کفار بتوں کی تعظیم کے لیے اور اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے لیے اور وہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا۔

۱۵۱۹: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَحْلِقِيْ رَاْسَهٗ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهٗ دِرْهَمًا اَوْبَعْضَ دِرْهَمٍ۔

۱۵۱۹: روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا انہوں نے کہ عقیقہ کیا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے امام حسنؓ کا ایک بکری کا فرمایا اے فاطمہ! مونڈ واؤ اس کا سر اور صدقہ دو اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر سو تولا انہوں نے بالوں کو سو اس کا وزن ہوا ایک درہم کے برابر یا کچھ اس سے کم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ متصل نہیں کہ ابوجعفر محمد بن علی نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو۔

۱۵۲۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

۱۵۲۰: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خطبہ پڑھا پھر اترے اور منگائے دو مینڈھے پھر ذبح کیا ان کو یعنی عید قربان میں۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۲۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهٗ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهٖ فَاُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ۔

۱۵۲۱: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے حاضر ہوا میں نبیؐ کے ساتھ عید قربان کے دن عید گاہ میں پھر جب پورا کر چکے شعبہ اترے اپنے منبر سے اور لایا گیا ایک دُنبہ تو ذبح کیا اس کو رسول اللہؐ نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ ذبح کرتا ہوں میں اسکو ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑائی والا ہے یہ قربانی ہے میری طرف سے اور اسکی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی میری امت سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمل اسی پر ہے علمائے صحابہ کا نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سوا ان کے اور لوگوں کا کہ آدمی جب ذبح کرے تو یہی کہے بسم اللہ اللہ اکبر اور یہی قول ہے ابن مبارک اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو کہتے ہیں کہ سماع نہیں ہے جابر سے۔

۱۵۲۲: عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَةٍ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ۔

۱۵۲۲: روایت ہے سمرہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے لڑکا رہن ہے اپنے عقیقہ کے ساتھ چاہیے کہ ذبح کیا جائے جانور عقیقہ کا اس کی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جائے اور سر اُس کا مونڈا جائے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا روایت کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے جو بیٹے ہیں جندب کے انہوں نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اسی کے مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہتے ہیں مستحب ہے کہ ذبح کیا جائے جانور عقیقہ کا لڑکے کی طرف سے ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن اور کہتے ہیں کہ درست نہیں جانور عقیقہ میں مگر وہی جانور جو قربانی میں درست ہے یعنی جیسے قربانی کے جانور میں شرطیں ہیں ویسی ہی اس میں بھی ہوں۔

۱۵۲۳: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ۔

۱۵۲۳: روایت ہے امّ سلمہ سے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جس نے دیکھا چاند ذی الحجہ کا اور ارادہ رکھتا ہے قربانی کرنے کا تو نہ مونڈے اپنے بال اور نہ کاٹے اپنے ناخن یعنی جب تک قربانی نہ کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ سند میں اس حدیث کے عمرو بن مسلم ہے کہ روایت کی ہے ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی لوگوں نے اور مروی ہے یہ حدیث سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ام سلمہ سے وہ نبیؐ سے اس کے سوا اور سند سے اسی کی مانند اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل تھے سعید بن مسیب اور اسی حدیث کی طرف گئے ہیں احمد اور اسحٰق اور رخصت دی ہے بعض علماء نے بال مونڈنے اور ناخن تراشنے کی اور کہا ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور حجت پکڑی ہے انہوں نے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے کہ نبیؐ بھیجتے تھے قربانی مدینہ سے اور پرہیز نہیں کرتے تھے کسی چیز سے کہ جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ النُّذُوْرِ وَالْاِیْمَانِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں نذروں اور قسموں کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۰۱۲: بَاب مَاجَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنْ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ

باب: اِس بیان میں کہ نذر درست نہیں معصیتِ الٰہی میں

۱۵۲۴: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔

۱۵۲۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے نذر منعقد نہیں ہوتی گناہ کے امور میں اور کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے۔

ف: اِس باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس لیے کہ زہری نے نہیں سنی یہ حدیث ابی سلمہ سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے کہ روایت کی انہوں نے کئی لوگوں سے انہیں میں ہیں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابی سلمہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی ﷺ سے کہا محمد نے حدیث تو یہی ہے یعنی یہ حدیث صحیح تر ہے روایت کی ہم سے ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل بن یوسف ترمذی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ایوب بن سلیمان نے جو بیٹے ہیں بلال کے انہوں نے کہا روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلمان بن بلال سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اور عبداللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔ یعنی نذر درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات میں اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے ابی صفوان کی حدیث سے جو یونس سے مروی ہے اور ابوصفوان مکی ہیں نام ان کا عبداللہ بن سعید ہے اور روایت کی ہے ان سے حمید نے اور کئی لوگوں نے جو حدیث کے بڑے عالموں میں سے ہیں اور کہا بعض علماء نے صحابہ سے نبی ﷺ کے اور سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام کی جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کفارہ اس کا کفارۂ یمین کا ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور انہوں نے حجت پکڑی ہے زہری کی حدیث سے جو مروی ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے اور کہا بعض علماء نے صحابہ سے نبی ﷺ کے اور سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام میں کہ جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کچھ کفارہ بھی نہیں اس کا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا

۱۵۲۵ ـ ۱۵۲۶ :عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهِ فَلَا يَعْصِهٖ۔

۱۵۲۵ـ۱۵۲۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی تو چاہیے کہ فرمانبرداری کر لے اس کی یعنی پورا کرے اپنی نذر کو اور جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو نافرمانی نہ کرے اس کی یعنی نذر پوری نہ کرے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے طلحہ بن عبدالملک ایلی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند۔
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث یحیٰی بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے اور یہی قول ہے بعض علمائے صحابہ کا نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور لوگوں کا یہی قول ہے مالک اور شافعی کا کہتے ہیں کہ نافرمانی نہ کرے اللہ تعالیٰ کی اور کہتے ہیں کہ کفارہ یمین کا نہیں اگر اس شخص نے نذر مانی ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

۱۰۱۳: بَابُ لَا نَذْرَ فِيْ مَالَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ

باب: اِس بیان میں کہ نذر صحیح نہیں ہوتی اس میں جو شئے آدمی کے اختیار میں نہیں

۱۵۲۷: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ۔

۱۵۲۷: روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بندے پر وہ نذر واجب نہیں ہوتی جو اس کے اختیار میں نہیں۔

ف: اِس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۱۴: بَابُ فِيْ كَفَّارَةِ النَّذْرِ اِذَا لَمْ يُسَمَّ

باب: نذر غیر معین کے کفارہ کے بیان میں

۱۵۲۸: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفَّارَةُ النَّذْرِ اِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۱۵۲۸: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کفارہ اس نذر کا کہ جس کا نام نہ لیا ہو کفارہ قسم کا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے نام نہ لیا یعنی اتنا ہی کہا کہ اگر یہ مراد میری برآئے تو مجھ پر نذر ہے۔

۱۰۱۵: بَابُ فِيْمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

باب: کسی اَمر پر قسم کھا کر اس سے بہتر اَمر تجویز کرنے کے بیان میں

۱۵۲۹: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اَتَتْكَ عَنْ مَسْئَلَةٍ وُّكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنَّكَ اِنْ اَتَتْكَ مِنْ

۱۵۲۹: روایت ہے عبداللہ بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبدالرحمٰن مت مانگ حکومت کو اس لئے کہ اگر آئے تیرے پاس حکومت تیرے مانگنے سے تو سونپ دیا گیا تو اسی کی طرف یعنی تائید غیبی نہ ہوگی اور اگر آئے تیرے پاس بغیر مانگے تو مدد کیا جائے گا تو اس

غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ۔

کے اوپر یعنی اللہ کی طرف سے اور جب قسم کھائے تو کسی کام پر پھر دیکھے تو اس سے بہتر دوسرا کام تو کر اس کام کو یعنی جو بہتر ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا۔

ف : اِس باب میں عدی بن حاتم اور ابی الدرداء اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم اور عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبدالرحمٰن بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۱۶: بَابُ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

باب: بیان میں ادائے کفارہ کے قبل حنث کے

۱۵۳۰: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ۔

۱۵۳۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے قسم کھائی کسی کام پر پھر دیکھا اس سے بہتر دوسرا کام تو چاہیے کہ کفارہ دے دے اپنی قسم کا پھر کرے وہ کام یعنی جو بہتر نظر آیا۔

ف: اِس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی ﷺ وغیرہم سے کہتے ہیں کہ کفارہ قبل حنث کے ادا کر دینا بھی کافی ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ادائے کفارہ قبل حنث جائز نہیں اور سفیان ثوری نے فرمایا اگر کفارہ دے بعد حنث کے تو مستحب ہے میرے نزدیک اگر قبل حنث دے تو بھی جائز ہے۔

۱۵۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ۔

۱۵۳۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قسم کھائے کسی کام پر اور کہے ان شاء اللہ پس اس پر حنث نہیں آتا یعنی ان شاء اللہ کہنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی کہ اسکے خلاف معصیت ہو یا کفارہ آئے۔

ف: اِس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے اور ایسی ہی روایت کی سالم نے ابن عمر سے موقوفاً اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ مرفوع کی ہو یہ روایت سوا ابوایوب سختیانی کے اور کہا اسماعیل بن ابراہیم نے کہ ایوب کبھی اس روایت کو مرفوع کرتے تھے اور کبھی مرفوع نہ کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی وغیرہم کے کہتے ہیں کہ ان شاء اللہ جب ملایا جائے قسم کے ساتھ تو حنث نہیں آتا اس پر اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اوزاعی کا اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۵۳۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ۔

۱۵۳۲: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے قسم کھائی اور کہا ان شاء اللہ وہ حانث نہ ہوگا۔

ف: پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا ہے خطا کی اس میں عبدالرزاق نے مختصر کیا اس کو معمر کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن طاؤس سے وہ اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ سے وہ نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا طواف کروں گا میں آج کی رات ستر بیویوں پر یعنی جماع کروں گا ان سے پھر جنے گی ہر ایک عورت

ایک لڑکا پھر طواف کیا انہوں نے ان پر اور نہ جنی ان میں سے کوئی عورت مگر ایک کہ وہ جنی نصف لڑکا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر فرماتے سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ تو ویسا ہی ہوتا جیسا کہ انہوں نے کہا تھا۔ اسی طرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت اپنی طول کے ساتھ اور ذکر کیا اس میں ستر عورتوں کا اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجھوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کہا سلیمان بن داؤد نے میں طواف کروں گا آج کی رات سو عورتوں پر آخر حدیث تک۔

١٠١٧: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ

باب: اس بیان میں کہ غیر خدا کی قسم کھانا حرام ہے

١٥٣٣: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَيَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اَلَااِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَاحَلَفْتُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا۔

١٥٣٣: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ کہتے تھے کہ قسم ہے میرے باپ کی فرمایا آپؐ نے بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپ دادوں کی کہا عمر نے قسم ہے اللہ کی پھر قسم نہ کھائی میں نے باپ کی بعد اس کے نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے۔

ف: اور اس باب میں ثابت بن ضحاکؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور قتیلہ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابوعبیدہ نے مطلب ان کے قول وَلَا اٰثِرًا کا یہ ہے کہ نہیں نقل کی میں نے قسم باپ کی کسی اپنے غیر سے اس لیے کہ عرب میں کہتے ہیں أَثَرَهٗ عَنْ غَيْرِیْ۔ یعنی نقل کرتا ہوں میں اس بات کو اپنے غیر سے۔

١٥٣٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَوَهُوَ فِيْ رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بَاَبِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْابِاٰبَآئِكُمْ لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَسْكُتْ۔

١٥٣٤: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ ایک قافلہ میں تھے اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی سو فرمایا رسول اللہؐ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی چاہیے کہ کھائے قسم اللہ تعالیٰ کی یا چپ رہے یعنی سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٥٣٥: عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ۔

١٥٣٥: روایت ہے سعد بن عبیدہ سے کہ ابن عمرؓ نے سنا ایک مرد کو قسم کھائے ہوئے کعبہ کی تو کہا ابن عمرؓ نے قسم نہ کھانی چاہیے سوا اللہ کے اس لئے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کو کہ فرماتے تھے جو کھائے قسم غیر اللہ کی بے شک اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور تفسیر اس حدیث کی بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ فرمانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فَقَدْ كَفَرَ وَاَشْرَكَ عَلَى التَّغْلِيْظِ تغليظاً ہے اور حجت اس باب میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھاتے اپنے باپ کی اور فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو باپ دادوں کی قسم کھانے سے یعنی اس روایت میں باپ کی قسم کو شرک نہ فرمایا پس حدیث مذکور میں شرک کا اطلاق تنبیہاً کیا گیا اور اسی طرح حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہہ بیٹھے اپنی قسم میں کہ قسم ہے لات

وعزیٰ کی تو اس کو چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ یعنی اس سے بھی ثابت ہوا کہ اطلاق شرک کا غیر خدا کی قسم پر تنبیہاً ہے اور اسی طرح جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریا شرک ہے اور تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیت مبارکہ کی: مَنْ كَانَ يَرْجُوْلِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا ...... اور کہا ہے کہ مراد شرک سے ریا ہے یعنی یہ بھی فرمایا تنبیہاً ہے۔

١٠١٨: بَابُ فِیْ مَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَايَسْتَطِيْعُ

باب: اس کے بیان میں جو قسم کھائے چلنے کی اور نہ چل سکے

١٥٣٦: عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَذَرَتِ امْرَأَةٌ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ۔

١٥٣٦: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ نذر کی ایک عورت نے کہ چل کر جائے بیت اللہ تک سو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے چلنے سے حکم کرو اس کو کہ سوار ہو کر جائے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

١٥٣٧: عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيْرٍ يَتَهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَابَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَرْكَبَ۔

١٥٣٧: روایت ہے انسؓ سے کہا کہ گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑے بوڑھے پر کہ چلا جاتا تھا اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے اس کا کہا لوگوں نے نذر کی ہے اس نے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلنے کی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے عذاب کرنے سے اپنے نفس کو کہا راوی نے پھر حکم کیا اس کو کہ سوار ہو جائے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے مثل اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو آخر حدیث تک یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کہ جب نذر کرے عورت کہ پیادہ جائے تو چاہیے کہ سوار ہولے اور ایک بکری کی قربانی کرے۔

١٠١٩: بَابُ فِیْ كَرَاهِيَةِ النُّذُوْرِ

باب: کراہت نذر میں

١٥٣٨: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَايُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

١٥٣٨: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نذر مت کرو اس لئے کہ نذر کام نہیں آتی ہے آگے تقدیر کے کچھ یعنی بنظر تبدیل تقدیر نذر کرنا بے سود ہے بلکہ نکالا جاتا ہے بحیلہ نذر بخیل سے کچھ مال۔

ف: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مکروہ کہا انہوں نے نذر کو اور فرمایا عبداللہ بن مبارک نے کہ معنی کراہت نذر کے یہ ہیں کہ جب نذر کی آدمی اپنے ساتھ طاقت الٰہی کے اور وفا کی وہ نذر تو اسے اجر ہے وفا کا مگر نذر کرنا مکروہ تھا اور اگر نذر کی معصیت کی تو اس میں تو وفا درست ہی نہیں۔

۱۰۲۰: بَاب فِیْ وَفَاءِ النَّذْرِ

باب: نذر کے پورا کرنے کے بیان میں

۱۵۳۹: عَنْ عُمَرَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ نَذَرْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ لَیْلَةً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِی الْجَاهِلِیَّةِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

۱۵۳۹: روایت ہے عمرؓ سے کہا انہوں نے یارسول اللہؐ میں نے نذر مانی تھی کہ اعتکاف کروں گا میں ایک رات مسجد الحرام میں ایام جاہلیت میں تو فرمایا آپ ﷺ نے پوری کرواپنی نذر۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے، حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف بعض اہل علم کہا ہے انہوں نے کہ جب آدمی مشرف بالاسلام ہوا اور اس پر نذر طاعت ہے یعنی ایسے کام کی نذر ہے کہ اس میں اطاعت الٰہی ہو تو ضرور ہے کہ اسے پورا کرے اور کہا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبیؐ سے اور سوا انکے اور علماء نے کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر ساتھ روزے کے اور بعضوں نے کہا اہل علم سے کہ نہیں واجب معتکف پر روزہ مگر جب وہ اپنے اوپر واجب کرے یعنی اگر نذر میں روزہ کا بھی ذکر کیا ہے تو ضرور ہے ورنہ کچھ ضرور نہیں اور حجت پکڑی انہوں نے حدیث عمرؓ سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی کہ انہوں نے نذر کی تھی رات کے اعتکاف کی جاہلیت میں اور حکم کیا ان کو نبیؐ نے پورا کرنے کا یعنی حکم روزہ کا نہ دیا آپ ﷺ نے فقط اعتکاف کو فرمایا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۱۰۲۱: بَابُ كَیْفَ كَانَ یَمِیْنُ النَّبِیِّ ﷺ

باب: اِس بیان میں کہ کیسی تھی قسم رسول اللہ ﷺ کی

۱۵۴۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَثِیْرًا مَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْلِفُ بِهٰذَا الْیَمِیْنِ لَا مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

۱۵۴۰: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ اکثر تھے رسول اللہ ﷺ کہ کھاتے تھے ساتھ اس قسم کے لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ یعنی قسم کے دِلوں کے بدلنے والے کی یعنی اللہ تعالیٰ کی۔ **ف**: حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۲۲: بَابُ فِیْ ثَوَابِ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً

باب: غلام آزاد کرانے کے ثواب کے بیان میں

۱۵۴۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى یُعْتِقَ فَرْجَهٗ بِفَرْجِه۔

۱۵۴۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جس نے آزاد کی ایک گردن مؤمنہ آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کو اس کے ایک ایک عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے یہاں تک کہ آزاد کرے گا فرج اس کا عوض میں اس کے فرج کے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور عمرو بن عبداللہ اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع اور ابی امامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے اور وہ مدنی ہے اور ثقہ ہے اور روایت کی ان سے مالک بن انس اور بہت سے لوگوں نے اہل علم سے۔

۱۰۲۳: بَابُ فِی الرَّجُلِ یَلْطِمُ

باب: اِس کے بیان میں جو طمانچہ

خَادِمَهٗ — مارے اپنے خادم کو

۱۵۴۲: عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مَقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَ اِخْوَةٍ مَالَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ اَنْ نُعْتِقَهَا ۔

۱۵۴۲: روایت ہے سوید بن مقرن مزنی سے کہا دیکھا ہم نے اپنے کو کہ ہم سات بھائی تھے اور کوئی خادم ہمارا نہ تھا مگر ایک پھر طمانچہ مارا ہم سے ایک نے اس کو سو حکم فرمایا ہم کو نبی ﷺ نے کہ آزاد کر دیں ہم اس کو۔

ف: اِس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس حدیث میں کہ طمانچہ مارا اس باندی کے منہ پر۔

۱۵۴۳: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ۔

۱۵۴۳: روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے جھوٹی مثلاً کہا کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں نصرانی ہوں پس وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اس نے کہا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس مسئلہ میں کہ جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے مثلاً اس نے کہا کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی تو پھر کیا اس نے یہ کام تو کہا بعضوں نے کہ اس نے بہت بڑی خطا کی مگر اس پر کفارہ نہیں اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور مالک بن انس کا اور اسی طرف گئے ہیں ابوعبیدہ اور کہا بعضوں نے اصحاب نبی ﷺ سے اور تابعین وغیرہم سے کہ اس پر کفارہ ہے اور یہی قول ہے سفیان اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۵۴۴: عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَايَصْنَعُ بِشَقَآءِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ۔

۱۵۴۴: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! میری بہن نے نذر کی ہے کہ جائے بیت اللہ تک ننگے پاؤں بغیر چادر کے تو فرمایا نبی ﷺ نے البتہ اللہ تعالیٰ کچھ نہ کرے گا تیری بہن کی بدبختی کے ساتھ یعنی اللہ کو کیا پرواہ ہے۔ پس چاہیے کہ سوار ہو جائے اور چادر اوڑھے اور تین روزے رکھے یعنی بعوض اس نذر کے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعضے اہل علم کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۱۵۴۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ۔

۱۵۴۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص قسم کھائے اور اپنی قسم میں کہے قسم ہے لات وعزیٰ کی پس چاہیے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ اور جو کہے کسی شخص سے آ جوا کھیلیں ہم تجھ سے تو چاہیے کہ صدقہ دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالمغیرہ وہ خولانی حمصے ہیں اور نام ان کا عبدالقدوس ہے اور بیٹے ہیں حجاج کے۔

۱۰۲۴: بَابُ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ — باب: میت کی طرف سے قضائے نذر کا بیان

۱۵۴۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى

۱۵۴۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس نذر کا کہ تھی ان کی ماں پر اور وہ وفات کر گئی تھی قبل ادا کرنے کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم ادا کرو ان کی طرف سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٠٢٥: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ اَعْتَقَ

باب: غلام ولونڈی آزاد کرنے کے ثواب کے بیان میں

١٥٤٧: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَاَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِّنْهُ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْهَا۔

١٥٤٧: روایت ہے ابی امامہ وغیرہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آزاد کرے ایک مرد مسلمان کو ہوگا چھوڑ اس کا دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا ہر عضو اس غلام کا اس کے عضو کے بدلے میں اور جو شخص مرد مسلمان آزاد کرے دو عورتیں مسلمان، ہوں گی وہ دونوں چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا ہر عضو ان کے بدلے میں اس کے ہر عضو کے اور جو عورت مسلمان آزاد کرے ایک عورت مسلمان کو ہو جائے گی وہ چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جائے گا ایک ایک عضو اس کا بدلے میں اس کے ایک ایک عضو کے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ السِّيَرِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں جہاد کے بیان میں جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

١٠٢٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۵۴۸: عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ اَنَّ جَيْشًا مِنْ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ كَانَ اَمِيْرُهُمْ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَاصَرُوْا قَصْرًا مِنْ قُصُوْرِ فَارِسَ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِم قَالَ دَعُوْنِيْ اَدْعُوْهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُمْ فَاَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيْعُوْنِيْ فَاِنْ اَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْنَا وَاِنْ اَبَيْتُمْ اِلَّا دِيْنَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَاَعْطُوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ وقَالَ وَرَطَنَ اِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَاَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُوْدِيْنَ وَاِنْ اَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ قَالُوْا مَانَحْنُ بِالَّذِيْ نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُكُمْ فَقَالُوْا يَاَبَا عَبْدِاللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ

باب: بیان میں دعوت کے قبل قتال کے

۱۵۴۸: روایت ہے ابی البختری سے کہ ایک لشکر نے مسلمانوں کے لشکروں کے سے کہ امیر اسکے سلمان فارسی تھے محاصرہ کیا ایک قلعہ کا فارس کے قلعوں میں سے پس کہا لوگوں نے اے ابا عبداللہ! یہ کنیت ہے سلمان کی کیا نہ دھاوا (حملہ) کریں ہم ان پر؟ فرمایا انہوں نے چھوڑ دو مجھ کو کہ میں دعوت کروں ان کو جیسا کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ دعوت کرتے تھے انکی یعنی کافروں کی پس آئے انکے پاس سلمان اور کہا ان سے تحقیق میں ایک آدمی ہوں تم میں سے رہنے والا فارس کا دیکھتے ہو تم عرب کو کہ اطاعت کرتے ہیں میری پس اگر اسلام لائے تم پس تمہارے لئے مثل ہے اس چیز کے کہ ہمارے لئے ہے یعنی حصہ غنائم اور فیئے سے اور تم پر ہے مثل اس کے کہ ہم پر ہے اور اگر انکار کیا تم نے اور نہ قبول کیا تم نے مگر دین اپنا چھوڑ دیں گے ہم تم کو اسی دین پر اور دو ہم کو جزیہ ہاتھ سے اور تم ذلیل ہو کہا راوی نے بیان کیا سلمان نے یہ مضمون ان سے فارسی میں اور یہ بھی کہا کہ تم اچھے نہیں یعنی بصورت عدم قبول ایمان کے اور اگر نہ مانوں گے تم تو لڑیں گے ہم تم سے تم کو آگاہ کر کے جواب دیا انہوں نے کہ نہیں ہیں ہم ایسے کہ جزیہ دیں ولیکن لڑتے ہیں تم سے پھر کہا مسلمانوں نے اے ابا عبداللہ! کیا نہ دھاوا

فَدَعَاهُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلٰى مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوْا اِلَيْهِمْ قَالَ فَنَهَدْنَا اِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِكَ الْقَصْرَ۔

(لڑائی) کریں ہم ان پر؟ کہا انہوں نے نہیں کہا راوی نے پھر بلایا ان کو سلیمان نے اسلام کی طرف تین دن مثل اسی کے پھر حکم دیا کہ دھاوا (حملہ) کرو ان پر کہا راوی نے پھر دھاوا (حملہ) کیا ہم نے ان پر اور فتح کیا اس قلعہ کو۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور نعمان بن مقرن اور ابن عمر اور ابن عباس سے اور حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عطاء بن سائب کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے ابوالبختری نے نہیں پایا سلمان کو اس لئے کہ نہیں پایا انہوں نے علی کو اور سلمان انتقال کر چکے تھے قبل علی کے اور گئے ہیں بعض اہل علم صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف اور تجویز کیا انہوں نے کہ دعوت کی جائے قبل قتال کے اور یہی قول ہے اسحٰق بن ابراہیم کا کہا انہوں نے اگر پیشتر سے کر دی جائے ان کو دعوت تو بہتر ہے اور سبب ہے ان کے ڈرنے کا اور کہا بعض علماء نے کہ اس زمانے میں دعوت کی حاجت نہیں اور کہا احمد نے نہیں جانتا میں آج کے دن کسی کو ضرور ہو اس کو دعوت یعنی سب لوگ جان گئے ہیں کہ اہل اسلام اس لئے لڑتے ہیں لہٰذا دعوت ضرور نہیں اور کہا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ لڑائی شروع نہ کی جائے دشمن سے جب تک کہ دعوت نہ کر لیں مگر یہ کہ وہ خود آ پڑیں مسلمان پر قبل دعوت کے اس صورت میں اگر دعوت نہ کی تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ پہلے پہنچ چکی ہے ان کو دعوت۔

١٥٤٩: عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ ﷺ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا اَوْسَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ اِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا۔

١٥٤٩: روایت ہے عصام مزنی سے اور ان کو صحبت تھی رسول اللہؐ کی' کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہؐ جب بھیجتے کسی لشکر کو فرماتے ان سے کہ جب دیکھو تم مسجد یا سنو تم آواز مؤذن کی یعنی کسی قریہ میں پس نہ قتل کرو وہاں کسی کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مروی ہے ابن عینیہ سے۔

١٠٢٧: بَابُ فِى الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

باب: شب خون اور لوٹ کے بیان میں

١٥٥٠: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ اَتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ اَلْخَمِيْسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

١٥٥٠: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت نکلے خیبر کی طرف پہنچے وہاں رات کو اور تھے آپ جب پہنچتے کسی قوم پر رات کو نہ لوٹتے ان کو یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر جب صبح ہوئی نکلے یہود پھاوڑہ اور ٹوکرہ اپنے لے کر (کھیتی باڑی کیلئے) پھر جب دیکھا انہوں نے آپ ﷺ کو کہا برابر آ گئے محمدؐ! قسم ہے اللہ کی برابر آ گئے محمدؐ! ساتھ لشکر لے کر سو کہا رسول اللہ ﷺ نے اللہ اکبر خیبر تک یعنی اللہ بڑی بزرگی والا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق کہ جب ہم اترے ہیں آنگن میں کسی قوم کے پس بری ہے صباح (صبح) ڈرائے گیوں کی۔

١٥٥١: عَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا۔

١٥٥١: روایت ہے ابی طلحہ سے کہ نبی ﷺ تھے جب غالب آتے کسی قوم پر ٹھہرتے ان کے میدان میں تین دن تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حمید کی جو مروی ہے انس سے یعنی جو اس کے اوپر مروی ہوئی حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق رخصت دی ایک قوم نے اہل علم سے لوٹ کی رات کو اور شب خون کی اور مکروہ کہا اسکو بعضوں نے اور کہا احمد اور اسحٰق نے کچھ مضائقہ نہیں شب خون

میں دشمن پر رات کے وقت اور مراد خمیس سے جو حدیث میں وارد ہوا ہے لشکر ہے یعنی چونکہ لشکر کے پانچ حصے ہوتے ہیں مقدمہ جو آگے چلے اور میمنہ جو داہنی طرف ہو اور میسرہ جو بائیں طرف ہو اور ساقہ جو پیچھے آئے اور قلب جو درمیان میں ہو جہاں سردار رہتا ہے اس لئے عرب بڑے لشکر کو خمیس کہتے تھے۔

۱۰۲۸: بَابُ فِي التَّحْرِيقِ وَالتَّخْرِيبِ

باب: کافروں کے گھر جلانے اور ویران کرنے کے بیان میں

۱۵۵۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْتَرَكْتُمُوْهَا عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ۔

۱۵۵۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا دیئے کھجور کے درخت بنی نضیر کے اور کٹوا ڈالے اور یہ معاملہ بویرا میں گزرا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: مَا قَطَعْتُمْ سے آخر تک یعنی جو کاٹ ڈالا تم نے کوئی درخت کھجور کا یا چھوڑ دیا اس کو قائم اور پر جڑوں ان کی کے پس حکم سے اللہ تعالیٰ کے اور اس لئے کہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئی ہے ایک قوم اہل علم سے اس طرف اور کہا کچھ مضائقہ نہیں درختوں کے کاٹنے میں اور قلعوں کے خراب کرنے میں یعنی بوقت جہاد اور مکروہ کہا بعضوں نے اس کو اور یہی قول ہے اوزاعی کا اور کہا اوزاعی نے اور منع کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھل والے درخت کے کاٹنے سے اور مکانوں کے ویران کرنے سے اور عمل کیا اس پر مسلمانوں نے بعد ان کے اور کہا شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں آگ لگانے میں اور درخت اور پھل کاٹنے میں دشمن کے ملک میں اور احمد نے کہا کہ بعضے جگہ اس کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بے ضرورت آگ نہ لگائی جائے اور کہا اسحٰق نے آگ لگانا سنت ہے جب کافر اس سے ذلیل ہوں۔

۱۰۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغَنِيْمَةِ

باب: غنیمت کے بیان میں

۱۵۵۳: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْقَالَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ۔

۱۵۵۳: روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ نے فضیلت دی مجھ کو پیغمبروں پر یا فرمایا میری امت کو امتوں پر حلال کیں کیں ہمارے لیے غنائم۔

ف: اس باب میں علی اور ابوذر اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سیار کو سیار مولیٰ بنی معاویہ کہتے ہیں روایت لیتے ہیں ان سے سلیمان تیمی اور عبداللہ بن بجیر اور کئی لوگ۔

۱۵۵۳ (ل): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا اَوْطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً

۱۵۵۳ (ل): روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دی گئیں مجھے پیغمبروں پر چھ فضیلتیں پہلی یہ کہ دیا گیا میں جوامع الکلم' دوسرے یہ کہ مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے یعنی کافروں کے دل میں میرا رعب ڈالا گیا' تیسرے حلال کی گئیں میرے لیے غنائم' چوتھے بنائی گئی میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی یعنی بوقت تیمّم کے' پانچویں بھیجا

وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔
گیا میں تمام خلق کی طرف، چھٹی ختم کیے گئے میرے ساتھ انبیاء۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مراد جوامع الکلم سے وہ حدیثیں ہیں کہ جن کے لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں۔

۱۰۳۰: بَابُ فِیْ سَهْمِ الْخَیْلِ

باب: گھوڑے کے حصے کے بیان میں

۱۵۵۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ فِی النَّفْلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَیْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ۔

۱۵۵۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کیا غنیمت کو اور دو حصے دیئے گھوڑے کے اور ایک حصہ دیا مرد کو۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخضر سے مانند اسی کے اس باب میں مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن ابی عمرہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور اسحٰق کہ سوار کو تین حصے ملیں دو گھوڑے کے اور ایک سوار کا اور واسطے پیدل کے ایک حصہ۔

۱۰۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی السَّرَایَا

باب: لشکروں کے بیان میں

۱۵۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَ خَیْرُ السَّرَایَا اَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَیْرُ الْجُیُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَلَایُغْلَبُ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ۔

۱۵۵۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہترین صحابہؓ چار ہیں یعنی خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم۔ اور بہترین لشکر جو چار سو ہیں اور بہترین فوج بڑی چار ہزار ہیں اور مغلوب نہ ہوں گے بارہ ہزار بسبب قلت کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں مرفوع کیا اس کو کسی بڑے محدث نے سوا جریر بن حازم کے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی یہ حبان بن عتری نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۰۳۲: بَابُ مَنْ یُعْطَی الْفَیْءُ

باب: اس بیان میں کہ مالِ غنیمت کن پر تقسیم ہوتا ہے

۱۵۵۶: عَنْ یَزِیْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِیَّ کَتَبَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْئَلُهٗ هَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَهَلْ کَانَ یَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَکَتَبَ اِلَیْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ کَتَبْتَ اِلَیَّ تَسْاَلُنِیْ هَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَکَانَ یَغْزُوْ بِهِنَّ فَیُدَاوِیْنَ الْمَرْضٰی وَیُحْذَیْنَ مِنَ الْغَنِیْمَةِ وَاَمَّا یُسْهِمُ فَلَمْ

۱۵۵۶: روایت ہے یزید بن ہرمز سے کہ نجدہ حروری نے لکھا ابن عباس کو اور پوچھا کہ آیا تھے رسول اللہ ﷺ جہاد کرتے عورتوں کو ساتھ لے کر اور حصہ لگاتے ان کے لئے بھی؟ سو جواب لکھا ان کی طرف ابن عباسؓ نے کہ تم نے جو لکھا طرف میری اور پوچھا مجھ سے کہ آیا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ان کو ساتھ لے کر تو تھے رسول اللہ ﷺ کہ جہاد کرتے ان کو ساتھ لے کر پس وہ خدمت اور علاج کرتیں بیماروں کا اور کچھ ملتا تھا ان کو غنیمت سے بطریق انعام کے لیکن مقرر نہیں کیا ان کے

يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ۔ لئے کوئی حصہ۔

ف: اِس باب میں انس اورام عطیہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا ہے عورت اور لڑکی کو بھی حصہ دینا چاہیے اور یہی قول ہے اوزاعی کا کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی ﷺ نے لڑکوں کا خیبر میں اور حصہ مقرر کیا اماموں نے مسلمانوں کے ہر مولود کے لیے جو پیدا ہوا ارضِ حرب میں اور کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی ﷺ نے عورتوں کا خیبر میں اور تمسک کیا اس کے ساتھ مسلمانوں نے بعد آپ ﷺ کے روایت کیا ہم سے یہ قول اوزاعی کا علی بن خشرم نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے اور یہ جو انہوں نے کہا: وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ مراد اس سے یہ ہے کہ بطریق انعام عورتوں کو کچھ ملتا تھا۔

۱۰۳۳: بَابُ هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ

باب: غلام کے حصے کے بیان میں

۱۵۵۷: عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى آبِى اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِىْ فَكَلَّمُوْفِىَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّىْ مَمْلُوْكٌ قَالَ فَاَمَرَ نِىْ بِشَىْءٍ مِنْ خُرْثِىِ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِىْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِىْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا۔

۱۵۵۷: روایت ہے عمیر مولیٰ ابی اللحم سے کہا حاضر ہوا میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ انہوں نے شفاعت کی میری رسول اللہؐ کے پاس اور کہا انہوں نے کہ میں غلام ہوں کہا عمیر نے پھر حکم کیا آپؐ نے کہ لٹکائی گئی میری تلوار اور میں اسے کھینچتا تھا یعنی بسبب دراز ہونے پر تلے کے اور کوتاہی قامت کے پھر حکم کیا حضرتؐ نے میرے لیے کچھ اسباب خانگی کا یعنی مالِ غنیمت سے اور عرض کیا میں نے آپؐ کے سامنے ایک منتر کہ میں جھاڑتا تھا اس سے دیوانوں کو سو حکم کیا مجھ کو اس میں سے کچھ چھوڑ دینے کا اور کچھ یاد رکھنے کا۔

ف: اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ حصہ نہ لگائیں غلام کا لیکن کچھ دیں اس کو بطریق انعام کے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۰۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِى اَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

باب: ذمی اگر شریکِ جہاد ہوں تو ان کے حصہ کے بیان میں

۱۵۵۸: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ اِلٰى بَدْرٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبْرِ لَحِقَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْاَةٌ وَنَجْدَةٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ وَفِى الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

۱۵۵۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے بدر کی طرف اور جب پہنچے حرۃ الوبر میں کہ نام ہے ایک مقام کا ملا آپؐ سے ایک مرد مشرکوں میں سے کہ مشہور تھی اس کی دلیری اور شجاعت تو فرمایا اس سے نبی ﷺ نے ایمان لاتا ہے تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر؟ اس نے کہا نہیں! فرمایا آپؐ نے پھر جا میں مدد نہیں لیتا مشرک سے اور اس حدیث میں اور بھی بیان ہے اس سے زیادہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ کہتے ہیں کہ حصہ نہ دیا جائے مشرک کو مالِ غنیمت سے اگرچہ وہ لڑائی میں شریک ہو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں دشمن سے اور بعض اہل علم نے کہا حصہ دیا جائے اگر وہ حاضر ہو قتال میں مسلمانوں کے

ساتھ اور مروی ہے زہری سے کہ نبی ﷺ نے حصہ دیا ایک قوم کو یہود سے کہ لڑے تھے وہ آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زہری سے۔

۱۵۵۹: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَفَرٍ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا مِنَ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوْهَا۔

۱۵۵۹: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جماعت میں اشعریوں کے خیبر میں پس حصہ لگایا ہمارے لیے بھی آپ ﷺ نے ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے فتح کیا تھا اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہا ہے اوزاعی نے جو کہ ملے مسلمانوں سے قبل تقسیم غنیمت کے اس کا بھی حصہ لگایا جائے۔

۱۰۳۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِاٰنِيَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب: ظروفِ مشرکین کے استعمال میں

۱۵۶۰: عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ وَذِيْ نَابٍ۔

۱۵۶۰: روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ ﷺ مجوس کی ہانڈیوں سے یعنی اسے استعمال کریں یا نہ کریں؟ فرمایا آپ ﷺ نے صاف کر و اس کو دھو کر پھر پکاؤ اس میں اور منع فرمایا ہر درندے ذی ناب (کچلی والا جو دانتوں سے پھاڑ کر کھائے) کے کھانے سے۔

ف: اور مروی ہے یہ حدیث اور کئی سندوں سے بھی ابی ثعلبہ سے روایت کی یہ ابوادریس خولانی نے ابی ثعلبہ سے اور ابوقلابہ کو سماع نہیں ابو ثعلبہ سے سوا اس کے کہ روایت کی یہ حدیث بواسطہ ابی السماء کے ابی ثعلبہ سے۔

۱۵۶۰ (ل): عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ نَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ اِنْ وَجَدْتُّمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا۔

۱۵۶۰ (ل): روایت ہے ابوادریس خولانی سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابوثعلبہ خشنی سے کہتے تھے آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میں نے یارسول اللہ! ہم لوگ ایسی قوم کی زمین میں ہیں اہل کتاب سے کہ کھاتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں فرمایا آپ ﷺ نے اگر پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں اور اگر نہ پاؤ اور برتن تو دھولو اس کو اور کھاؤ اسی میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۳۶: بَابُ فِي النَّفْلِ

باب: نفل کے بیان میں

۱۵۶۱: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْاَةِ الرُّبُعَ وَفِي الْقُفُوْلِ الثُّلُثَ۔

۱۵۶۱: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی ﷺ نفل دیتے تھے چوتھائی حصہ غنیمت کے مال سے ابتدائے جہاد میں اور تہائی حصہ لوٹنے کے وقت میں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع سے روایت ہے اور حدیث عبادہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی السلام سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اصحاب نبی ﷺ کے۔

۱۵۶۱ (ل) : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَیْفَهٗ ذَاالْفِقَارِ یَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِیْ رَاٰی فِیْهِ الرُّؤْ وِیَا یَوْمَ اُحُدٍ۔

۱۵۶۱ (ل) : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے نفل میں لے لی تلوار اپنی ذوالفقار دن بدر کے اور اسی کا حال دیکھا خواب میں دن احد کے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اسی سند سے جانتے ہیں مروی ہونا اس کا ابی الزناد سے اور اختلاف ہے اہل علم کا نفل میں خمس غنیمت سے سو کہا مالک بن انسؓ نے نہیں پہنچا ہم کو کہ رسول اللہ ﷺ نے نفل دیا ہو ہر جہاد میں مگر نفل دیا ہے آپ ﷺ نے بعض میں اور یہ مفوض ہے رائے پر امام کے کہ اوّل و آخر میں جہاد کے جیسا مناسب جانے نفل دے کہا ابن منصور نے پوچھا میں نے احمد سے کہ نبی ﷺ نے نفل دیا جب نکلے جہاد کو چوتھائی بعد خمس کے اور جب لوٹے تب دی تہائی بعد خمس کے تو فرمایا انہوں نے کہ نکالتے تھے غنیمت میں سے پانچواں حصہ پھر دیتے تھے نفل باقی سے اور نہیں تجاوز کرتے تھے اس سے یعنی ثلث سے اور ابن مسیّب نے کہا نفل خمس میں سے ہے اور اسحٰق نے بھی ایسا ہی کہا مترجم کہتا ہے نفل مالِ غنیمت ہے اور تنفیل مالِ غنیمت میں سی کسی کو سہام سے کچھ زیادہ دینا ہے امام کو جائز ہے اگر مصلحت دیکھے تو کسی کو غنیمت سے زیادہ دے اور آنحضرت ﷺ بھی بعض غازیوں کو نفل سے سرفراز فرماتے تھے مگر اس میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ تنفیل اصل غنیمت سے دی جائے یا خمس الخمس سے۔ خطابی نے کہا اصل روایات دال ہیں اس پر کہ اصل غنیمت سے ہے انتہی اور اصح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ خمس الخمس سے دی جائے اور مالک نے کہا نفل نہیں مگر خمس سے اور اوزاعی اور احمد اور ابوثور نے کہا اصل غنیمت سے دی جائے کذافی مسلک الختام اور عبادہ کی روایت میں جہاں ابتدائے جہاد اور لوٹنا مذکور ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جب ایک ٹکڑا لشکر کا ابتدائے جنگ میں دشمنوں پر جا گرتا ہے اور دادِ شجاعت دیتا ہے ان سے آپ ﷺ ربع غنیمت کا وعدہ فرماتے بطورِ نفل کے اور تین ربع سب لشکر پر تقسیم فرماتے اور جب لشکر مقابلہ عدد سے لوٹتا اس وقت میں جو گروہ دوبارہ دشمن پر جا کر مار دھاڑ کرتا اس کو ثلث غنیمت عنایت فرماتے اور باقی میں انہیں شریک کرتے اس لیے کہ مقابلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ دشوار ہے اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے کہ وہ لوٹ چکا ہے۔

۱۰۳۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ

باب : اس بیان میں کہ جو قتل کرے کسی کافر کو اُس کا سامان اس کیلئے ہے

۱۵۶۲ : عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَهٗ عَلَیْهِ بَیِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ۔

۱۵۶۲ : روایت ہے ابی قتادہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے قتل کیا کسی مقتول یعنی کافر اور اس کیلئے اس پر کوئی گواہ بھی ہے پس اسی کیلئے ہے سامان اس مقتول کا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف : روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس باب میں عوف بن مالک اور خالد بن ولید سے اور انس اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو محمد کا نام نافع ہے اور وہ مولیٰ ہیں ابو قتادہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علماء نے کہ امام نکالے سلب میں سے خمس کو یعنی قاتل کو سلب کامل نہ دے اور ثوری نے کہا نفل یہی ہے کہ امام لڑائی میں کہہ دے کہ جو چھین لائے کافروں سے وہ اس کا ہے یا جو مارے کافروں کو اس کے لیے ہے سامان اس کا اور امام کا یہ حکم دینا جائز ہے اور اس میں خمس نہیں اور اسحٰق نے کہا سلب قاتل کا ہے مگر جبکہ بہت سی چیز ہو اور امام تجویز کرے کہ اس میں سے خمس لے جیسا کیا عمر بن خطاب نے۔ مترجم کہتا ہے مراد سلب سے

سواری ہے کپڑے ہتھیار اور جو کچھ کا فر مقتول کے پاس ہو اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ سب کا مستحق کون ہے امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ مستحق اس کا قاتل ہے خواہ امام کہے یا نہ کہے اور یہ حکم سب لڑائیوں میں ہے اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ نے کہا مستحق نہیں قاتل سلب کا بمجرد قتل کے بلکہ وہ سب مجاہدوں کا حق ہے بمنزلہ غنیمت کے مگر یہ کہ حاکم جیش حکم دے کہ جو مارے کافر کو وہ اس کا سلب لے لے مگر یہ مذہب ضعیف ہے۔ سبل میں کہا ہے کہ یہ قول موافق ادلہ نہیں ہے اور اختلاف ہے کہ سلب سے خمس لیا جائے شافعی کے اس میں دو اقوال ہیں صحیح قول ان کے اصحاب کے نزدیک یہی ہے کہ خمس نہ لیا جائے اور یہی ظاہر احادیث ہے اور یہی قول ہے احمد کا اور ابن منذر وغیرہ کا اور مکحول اور مالک اور اوزاعی نے کہا خمس لیا جائے اور شافعی کا بھی ایک قول ضعیف ہے خلاصہ مافی النووی ومسک الختام۔

۱۰۳۸: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

باب: کراہیت بیع مغانم (مال غنیمت) میں قبل تقسیم کے

۱۵٦۳: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ۔

۱۵٦۳: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے یہاں تک کہ تقسیم ہو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

۱۰۳۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ وَطْيِ الْحَبَالٰى مِنَ السَّبَايَا

باب: کراہت میں وطی کے حاملہ عورتوں سے جو قید میں آئیں

۱۵٦۴: عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ اَبَاهَا اَخْبَرَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُوْطَاَ السَّبَايَا حَتّٰى يَضَعْنَ مَافِيْ بُطُوْنِهِنَّ۔

۱۵٦۴: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ جماع کیا جائے قیدی عورتوں سے یہاں تک کہ جنیں وہ جو ان کے پیٹوں میں ہے۔

ف: اس باب میں رویفع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور حدیث عرباض کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور اوزاعی نے کہا کہ جب کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ وطی نہ کی جائے حاملہ سے جب تک وہ نہ جنے اور کہا اوزاعی نے کہ آزاد عورتوں کے لیے تو جاری ہے سنت کہ ان کو حکم ہے عدت کا اور کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ علی بن خشرم نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے مترجم کہتا ہے یہ حکم تو حاملہ کا ہے اور غیر حاملہ اگر قید میں آئے تو بہتر ہے اور ایک حیض سے ضرور ہے بعد ایک حیض کے جماع کرے چنانچہ سنن میں مرفوعاً مروی ہے کہ حلال نہیں کسی مرد کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ جماع کرے کسی عورت قیدی میں سے جب تک کہ اس کو پاک نہ کرے یعنی ساتھ ایک حیض کے روایت کیا اس کو احمد نے۔

۱۰۴۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ طَعَامِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب: طعام مشرکین کے حکم میں

۱۵٦۵: عَنْ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ

۱۵٦۵: روایت ہے ہلب سے کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم کیا طعام نصاریٰ کا تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شک نہ ڈالے تیرے سینے

طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔ میں وہ کھانا جس میں مشابہت کی تو نے نصرانیت کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا محمود نے اور عبیداللہ بن موسیٰ نے روایت کی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قبیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے اور روایت کی محمود اور سب نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے مری بن قطری سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ رخصت ہے طعام اہل کتاب کی۔ مترجم کہتا ہے اجماع ہے جوازِ طعام میں حربیوں کے جب تک اہل اسلام دارالحرب میں ہوں کہ بقدرِ ضرورت کھالیں اور اس میں اذن امام بھی ضرور نہیں اور حلال میں ذبائح اہل کتاب کے اور اجماع ہے اس پر نہیں خلاف کیا اس پر ہمارا مگر شیعوں نے اور مذہب ہمارا اور جمہور کا اباحت اس کی ہے خواہ وہ نام لیں اللہ کا یا نہ لیں اور ایک قوم نے کہا حلال نہیں مگر یہ کہ نام لیں اللہ کا مگر جو ذبح کریں نام پر مسیح کے یا او پر کنیت ان کے کہ پس وہ حرام ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جماہیر علماء کا انتہی ما فی النووی۔ فقیر کہتا ہے جب ذبائح اہل کتاب کے حلال ہیں تو عجب ہے ان پر جو مسلمانوں کے ذبائح سے جو بنام خدا ذبح ہوتے ہیں محترز رہیں ہاں! البتہ جو بنام اولیاء بہ نیت نذر ان کی کے ذبح ہوں وہ البتہ حرام ہے۔

١٠٤١: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ السَّبْيِ

باب: کراہت میں تفریق کے درمیان قیدیوں کے

١٥٦٦: عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

١٥٦٦: روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو جدائی ڈالے درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن۔

ف: اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے مکروہ رکھتے تھے جدائی ڈالنے کو درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے قیدیوں میں اور درمیان لڑکے اور اس کے باپ کے اور درمیان بھائیوں کے یعنی تقسیم اور بیع وغیرہ میں۔

١٠٤٢: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قَتْلِ الْاُسَارٰى وَالْفِدَاءِ

باب: قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے بیان میں

١٥٦٧: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ خَيِّرْ هُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اَسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَآءَ عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِّثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا۔

١٥٦٧: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک جبرئیل اترے مجھ پر اور کہا اختیار دو تم اپنے اصحاب کو اساریٰ بدر کے قتل اور فدیہ میں اور اگر اختیار کریں فدیہ کو تو قتل کیے جائیں گے سال آئندہ مثل ان اساری کے کہا انہوں نے اختیار کیا ہم نے فدیہ لے کر چھوڑ دینا کافروں کا اور قتل کیے جائیں ہم میں سے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابی برزہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت ہے ثوری کے نہیں جانتے ہم مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے ابواسامہ نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی ابن عون نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور ابوداؤد حضرمی کا نام عمر بن سعد ہے۔

۱۵٦۸: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

۱۵٦۸: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے فدیہ دیا دو مردوں کا مسلمانوں سے ساتھ ایک مرد سے مشرکوں کے یعنی ایک مشرک دے کر دو مسلمان چھڑا لئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عم ابوقلابہ کی کنیت ابوالمہلب ہے اور نام ان کا عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید الجرمی ہے اور عمل اس روایت پر ہے نزدیک اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور جس کو چاہے قتل کرے اور جس کو چاہے کچھ مال لے کر چھوڑ دے اور بعض علماء نے قتل ہی کو اختیار کیا ہے فدا پر اور اوزاعی نے کہا کہ خبر پہنچی مجھ کو کہ یہ آیت منسوخ ہے: ﴿فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً﴾ [محمد: ٤] اور ناسخ اس کی آیت قتال ہے: ﴿فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ﴾ [البقرة: ١٩١] روایت کی ہم سے یہ بات اوزاعی کی ہناد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے اوزاعی سے کہا اسحٰق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے جب قید ہوں قیدی قتل کیے جائیں یا فدیہ دیئے جائیں فرمایا انہوں نے اگر قدرت پائیں کفار فدیہ دینے پر تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور اگر قتل کیے جائیں تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ کہا اسحٰق نے خون بہانا میرے نزدیک اولیٰ ہے مگر یہ کہ ہو معروف اور طمع کریں اس میں اکثر لوگ۔

۱۰۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَ الصِّبْيَانِ

باب: قتل نساء (عورتوں) اور صبیان (بچوں) کی نہی (ممانعت) میں

۱۵٦۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

۱۵٦۹: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ ایک عورت ملی بعض لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل ہوئی پس برا جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو اور منع فرمایا عورتوں اور لڑکوں کے قتل سے۔

ف: اس باب میں بریدہ اور رباح سے بھی روایت ہے اور ان کو رباح بن ربیعہ کہتے ہیں اور روایت ہے اسود بن سریع اور ابن عباسؓ اور صعب بن جثامہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض صحابہ وغیرہم کے کہ حرام کہتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے قتل کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے شب خون کی اور عورتوں اور لڑکوں کو شب خون میں قتل کرنے کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا کہ رخصت دی ہے ان دونوں نے شب خون میں۔

۱۵۷۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ خَيْلَنَا

۱۵۷۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے خبر دی مجھ کو صعب بن جثامہ نے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! بے شک گھوڑوں

اَوْطَئَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادِ هِمْ قَالَ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ ۔

ہمارے نے روندڈالا بہت سی عورتوں اور لڑکوں کو مشرکوں سے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اپنے باپ دادوں کی قسم سے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے خلاصہ باب یہ ہے کہ قصداً عورت اور بچوں کو نہ مارے اور اگر شبخون یا دہاوے میں بغیر قصد کے قتل ہو جائیں تو مضائقہ نہیں آخر وہ بھی مشرکوں میں سے ہیں۔

١۵٧١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَیْنِ مِنْ قُرَیْشٍ فَاحْرِ قُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ اِنِّیْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تَحْرِقُوْا فُلَا نًا وَفُلَا نًا بِالنَّارِ وَ اِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْ تُمُوْهَا فَاقْتُلُوْهُمَا۔

١۵٧١: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں سو فرمایا انہوں نے اگر پاؤ تم فلانے فلانے مردوں کو قریش سے تو جلا دو ان کو آگ سے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم نے ارادہ کیا نکلنے کا میں نے حکم کیا تھا تم کو کہ جلا نا تم نے فلانے فلانے کو آگ میں اور آگ ایسی ہے کہ نہیں عذاب کرتا ساتھ اس کے مگر اللہ تعالیٰ پس اگر تم پاؤ ان دونوں کو تو قتل کرو ان کو۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور ذکر کیا محمد بن اسحٰق نے درمیان سلمان بن یسار اور ابی ہریرہؓ کے ایک مرد کا اسی اسناد میں اور روایت کی کئی شخصوں نے مثل روایت لیث کے اور حدیث لیث بن سعد کی اشبہ اور اصح ہے۔

١٠٤٤: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْغُلُوْلِ

باب: غلول کے بیان میں

١۵٧٢: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

١۵٧٢: روایت ہے ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرا اور وہ پاک ہے تکبّر اور غلول (خیانت) اور قرض سے داخل ہوا جنت میں۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے۔

١۵٧٣: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِنْ ثَلٰثٍ الْكَنْزِ وَ الْغُلُوْلِ وَالدَّیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰكَذَا قَالَ سَعِیْدٌ الْكَنْزِ وَقَالَ اَبُوْعَوَانَةَ فِیْ حَدِیْثِهِ الْكِبْرِ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَایَةُ سَعِیْدٍ اَصَحُّ ۔

١۵٧٣: روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی روح جدا ہوئی بدن سے اور وہ پاک ہے تین چیزوں سے کنز اور غلول (تکبر اور خیانت) سے اور قرض سے داخل ہوا جنت میں ایسا ہی کہا سعید نے لفظ کنز کا اور ابوعوانہ نے اپنی حدیث میں لفظ کبر کا اور نہیں ذکر کیا معدان کا اور روایت سعید کی اصح ہے۔

١۵٧٤: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُلَا نًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَاَیْتُهٗ فِی النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ قُمْ یَا عُمَرُ فَنَادِ اِنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا

١۵٧٤: روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! تحقیق کہ فلانا شخص شہید ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے دیکھا اس کو آگ میں یعنی دوزخ کے بسبب ایک عبا کی کہ چرایا اس کو مال غنیمت سے پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے عمر اور پکارا تین بار کہ نہیں

الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا۔ داخل ہوں گے جنت میں مگر مومن لوگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے غلول غنیمت کے مال میں سے کچھ چرانا ہے اور کنزوہ مال ہے کہ باوصف کامل ہونے نصاب کے اس کی زکوٰۃ نہ دی جائے۔

۱۰۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِی الْحَرْبِ

باب: عورتوں کے جہاد میں جانے کے بیان میں

۱۵۷۵: عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَیْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ یَسْقِیْنَ الْمَاءَ وَیُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی۔

۱۵۷۵: روایت ہے انسؓ سے کہا تھے رسول اللہ ﷺ جہاد میں ساتھ رکھتے امّ سلیم اور چند عورتوں کو ان کے ہمراہ انصار سے کہ پلاتی تھیں پانی اور علاج کرتی تھیں زخمیوں کا۔

ف: اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قَبُوْلِ هَدَایَا الْمُشْرِکِیْنَ

باب: مشرک کے ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں

۱۵۷۶: عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ کِسْرٰی اَهْدٰی لَهٗ فَقَبِلَ وَاَنَّ الْمُلُوْکَ اَهْدَوْا اِلَیْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ۔

۱۵۷۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی ﷺ کے پاس ہدیہ بھیجا کسریٰ نے پس قبول کیا آپ ﷺ نے اور بادشاہ ہدیہ بھیجتے تھے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ قبول کرتے۔

ف: اس باب میں جابر سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ثویر بیٹے ہیں ابی فاختہ کے نام ان کا سعید بن علاقہ ہے اور کنیت ان کی ابوجہم ہے۔

۱۵۷۷: عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّهٗ اَهْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَدِیَّةً لَهٗ اَوْنَاقَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ فَقَالَ لَاقَالَ فَاِنِّیْ نُهِیْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِکِیْنَ۔

۱۵۷۷: روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ انہوں نے ہدیہ بھیجا نبی ﷺ کو کچھ ہدیہ یا کوئی اونٹ راوی کو شک ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے کیا اسلام لایا تو؟ کہا عیاض نے نہیں۔ فرمایا آپ ؐ نے میں منع کیا گیا ہوں مشرکین کے ہدیوں سے یعنی ان کے قبول سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اِنِّیْ نُهِیْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِکِیْنَ کے یہ ہیں کہ منع کیا گیا ہوں میں مشرکوں کے ہدایا قبول کرنے سے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ وہ قبول کرتے تھے ہدایا مشرکین کے اور مذکور ہے حدیث میں کراہت اس کی اور احتمال ہے کہ شاید پہلے قبول کرتے ہوں پھر منع فرمایا اس سے مترجم کہتا ہے عیاض بکسر اوّل و تخفیف تحتانیہ تمیمی مجاشی صحابی ہیں کہ بعد اس قصہ کے جو مذکور ہوا مشرف باسلام ہوئے اور بصرہ میں رہے اور سنہ پچاس تک زندہ رہے خطابی نے کہا ہے شاید یہ حدیث منسوخ ہو اس لیے کہ قبول کرنا ہدایائے مشرکین کا بہت احادیث میں وارد ہوا ہے اور شاید ہدیہ عیاض کا اس لیے واپس کیا کہ ان کو رغبت ہو اسلام کی اور نفرت ہو شرک اور اکیدر رودومہ اور مقوقس کے ہدایہ آپ ﷺ نے قبول فرمائے ہیں اور بیہقی نے کہا اخبار قبولِ ہدایہ میں اصح اور اکثر ہیں انتہی ما قال فی المرقاۃ مختصراً۔

فِي بِلَادِهِمْ حَتّٰى اِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَيْهِمْ فَاِذَا رَجُلٌ عَلٰى دَابَّةٍ اَوْعَلٰى فَرَسٍ وَ هُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَاغَدْرٌ وَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهُ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ۔

جس وقت تمام ہو مدت صلح کی لوٹیں ان کو پس ناگہاں ایک مرد آیا دابہ یا فرس یعنی راوی کو شک ہے کہ دابہ کہا یا فرس اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر تم کو وفا ضرور ہے نہ عہد شکنی پھر دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پوچھا ان سے حضرت معاویہ نے سبب اس کا فرمایا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس کا اور کسی قوم کے درمیان عہد ہو تو نہ توڑے عہد کو اور نہ شدت کرے اس میں یعنی کچھ تغیر نہ کرے یہاں تک کہ گزر جائے مدت اس کی یا پھینک دے وہ عہد ان کی طرف برابر یعنی ان کو آگاہ کر دے کہ ہمارے تمہارے درمیان اب صلح نہیں تا کہ علم و صلح میں دونوں برابر ہو جائیں پھر لوٹے حضرت معاویہ لوگوں کو لے کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت معاویہ قبل انقضائے مدت صلح کے چلے تھے اس لیے کہ فوراً بوقت اتمام مدت ان کو لوٹیں حضرت عمرو بن عبسہ کو یہ امر بھی ناپسند ہوا۔

۱۰۵۰: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

باب: اس بیان میں کہ ہر عہد شکن کے لئے ایک نیزہ ہے قیامت کے دن

۱۵۸۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۱۵۸۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہر عہد شکن کے لئے گاڑا جائے گا ایک نیزہ قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری اور انس سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي النُّزُوْلِ عَلَى الْحُكْمِ

باب: کسی کے حکم پر پورے اترنے کے بیان میں

۱۵۸۲: عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوْا اَكْحَلَهٗ اَوْاَبْجَلَهٗ فَحَسَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهٗ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِيْ حَتّٰى تُقِرَّ عَيْنِيْ مِنْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهٗ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ

۱۵۸۲: روایت ہے جابرؓ سے کہا کہ تیر لگا جنگ احزاب میں سعد بن معاذ کے اور کٹ گئی رگ اکحل ان کی یا ابجل پس داغ دیا اس کو رسول اللہؐ نے آگ سے سوسوج گیا ان کا ہاتھ پھر چھوڑ دیا سو بہنے لگا خون پھر دوبارہ داغا اسکو پھر سوج گیا انکا ہاتھ پھر جب دیکھا انہوں نے یہ حال یعنی یقین ہوا موت کا کہا یا اللہ! نہ نکال جان میری یہاں تک کہ ٹھنڈی کر آنکھیں میری بنی قریظہ سے یعنی انکا ہلاک دیکھ لوں پس رک گئی انکی رگ اور نہ ٹپکا اس میں سے ایک قطرہ یہاں تک کہ اترے وہ حکم پر سعد بن معاذ کے پس پیغام بھیجا حضرت نے انکی

فِی بِلَادِهِمْ حَتّٰی اِذَا انْقَضَی الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَیْهِمْ فَاِذَا رَجُلٌ عَلٰی دَابَّةٍ اَوْعَلٰی فَرَسٍ وَ هُوَ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَفَاءٌ لَاغَدْرٌ وَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهُ مُعَاوِیَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا یَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا یَشُدَّنَّهٗ حَتّٰی یَمْضِیَ اَمَدُهٗ اَوْ یَنْبِذَ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِیَةُ بِالنَّاسِ۔

جس وقت تمام ہو مدت صلح کی لوٹیں ان کو پس ناگہاں ایک مرد آیا دابہ یا فرس یعنی راوی کو شک ہے کہ دابہ کہا یا فرس اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر تم کو وفا ضرور ہے نہ عہد شکنی پھر دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پوچھا ان سے حضرت معاویہ نے سبب اس کا فرمایا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس کا اور کسی قوم کے درمیان عہد ہو تو نہ توڑے عہد کو اور نہ شدت کرے اس میں یعنی کچھ تغیر نہ کرے یہاں تک کہ گزر جائے مدت اس کی یا پھینک دے وہ عہد ان کی طرف برابر یعنی ان کو آگاہ کر دے کہ ہمارے تمہارے درمیان اب صلح نہیں تا کہ علم و صلح میں دونوں برابر ہو جائیں پھر لوٹے حضرت معاویہ لوگوں کو لے کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت معاویہ قبل انقضائے مدت صلح کے چلے تھے اس لیے کہ فوراً بوقت اتمام مدت ان کو لوٹیں حضرت عمرو بن عبسہ کو یہ امر بھی ناپسند ہوا۔

۱۰۵۰: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

باب: اس بیان میں کہ ہر عہد شکن کے لئے ایک نیزہ ہے قیامت کے دن

۱۵۸۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْغَادِرَ یُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

۱۵۸۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہر عہد شکن کے لئے گاڑا جائے گا ایک نیزہ قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری اور انس سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی النُّزُوْلِ عَلَی الْحُکْمِ

باب: کسی کے حکم پر پورے اترنے کے بیان میں

۱۵۸۲: عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ رُمِیَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوْا اَکْحَلَهٗ اَوْاَبْجَلَهٗ فَحَسَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ یَدُهٗ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِیْ حَتّٰی تُقِرَّ عَیْنِیْ مِنْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهٗ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰی نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ

۱۵۸۲: روایت ہے جابرؓ سے کہا کہ تیر لگا جنگ احزاب میں سعد بن معاذ کے اور کٹ گئی رگ اکحل ان کی یا ابجل پس داغ دیا اس کو رسول اللہؐ نے آگ سے سوسوج گیا ان کا ہاتھ پھر چھوڑ دیا سو بہنے لگا خون پھر دوبارہ داغا اسکو پھر سوج گیا انکا ہاتھ پھر جب دیکھا انہوں نے یہ حال یعنی یقین ہوا موت کا کہا یا اللہ! نہ نکال جان میری یہاں تک کہ ٹھنڈی کر آنکھیں میری بنی قریظہ سے یعنی انکا ہلاک دیکھ لوں پس رک گئی انکی رگ اور نہ ٹپکا اس میں سے ایک قطرہ یہاں تک کہ اترے وہ حکم پر سعد بن معاذ کے پس پیغام بھیجا حضرت نے انکی

فَحَكَمَ اَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيٰى نِسَاءُ هُمْ يَسْتَعِيْنُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ وَكَانُوْا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْقُهٗ فَمَاتَ۔

طرف یعنی بلایا اور حکم کیا سعد نے کہ قتل کئے جائیں مرد انکے اور زندہ رکھی جائیں عورتیں انکی مدد ہو مسلمانوں کو فرمایا رسول اللہؐ نے پایا تم نے حکم اللہ کا انکے باب میں یعنی جو حکم اللہ تھا وہی تم نے حکم دیا اور چوتھے بنی قریظہ چار سو پھر جب فارغ ہوئے حضرت انکے قتل سے کھل گئی سعد کی رگ اور مر گئے وہ۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۸۳: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِيْنَ لَمْ يُنْبِتُوْا۔

۱۵۸۳: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قتل کرو شیوخِ مشرکین کو اور زندہ چھوڑ دو ان کے لڑکوں کو مراد اس سے وہ ہیں کہ جن کے زیر ناف کے بال نہ نکلے ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے مانند اس کے۔

۱۵۸۴: عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيْلُهٗ فَكُنْتُ فِيْمَنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيْلِي۔

۱۵۸۴: روایت ہے عطیہ قرظی سے کہا کہ سامنے لائے گئے ہم رسول اللہؐ کے دن قریظہ کے اور حکم یہ تھا کہ جس کے موئے زہار (زیر ناف) نکلے ہوں قتل کیے جائیں اور جس کے نہ نکلے ہوں وہ چھوڑ دیا جائے پھر میں ان میں تھا کہ جن کے زہار (زیر ناف بال) نہ نکلے تھے پس چھوڑ دیا مجھ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے ان کے نزدیک نکلنا موئے زہار کا علامت بلوغ ہے اگرچہ معلوم نہ ہو احتلام اور سن اس کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

۱۰۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحِلْفِ

باب: حلف کے بیان میں

۱۵۸۵: عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ۔

۱۵۸۵: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ پورا کرو حلف ایام جاہلیت کی اس لئے کہ وہ نہ بڑھائے گی یعنی اسلام میں مگر مضبوطی اور نئی حلف اب نہ کرو اسلام میں۔

ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور قیس بن عاصم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے عرب میں دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے اسبات پر حلف کرتی کہ ہم تمہاری مدد کریں گے لڑائی میں اور تم ہماری اور ایک دوسرے کا حلیف کہتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس کی قسم سابق کی ہو وہ اس کا حق ادا کرے کہ اس میں اسلام کی مضبوطی اور نیک نامی ہے کہ اہل اسلام وفائے عہد کے ساتھ مشہور ہوں گے اور اب بعد اسلام کے تازہ حلف کسی سے نہ کرے۔

۱۰۵۳: بَابُ فِيْ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوْسِيِّ

باب: مجوسی سے جزیہ لینے کے بیان میں

۱۵۸۶: عَنْ بُجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا

۱۵۸۶: روایت ہے بجالہ سے کہا انہوں نے تھا میں کاتب جزء بن

لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مُنَاذِرَ فَجَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ انْظُرْ مَجُوْسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَخْبَرَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ۔

معاویہ کا مناذر میں کہ نام ہے ایک مقام کا پھر آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر کا لکھا انہوں نے نظر کرو مجوس کو جو تمہاری طرف ہیں پس لو ان سے جزیہ اسلئے کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی مجھ کو رسول اللہؐ نے جزیہ لیا مجوس سحر سے کہ نام ہے ایک مقام کا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۸۷: عَنْ بُجَالَةَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَاْخُذُا الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى اَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ وَفِى الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا۔

۱۵۸۷: روایت ہے بجالہ سے کہ حضرت عمرؓ نہیں لیتے تھے مجوس سے جزیہ یہاں تک کہ خبر دی ان کو عبدالرحمٰن بن عوف نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے اور حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۵۴: بَابُ مَاجَآءَ مَايَحِلُّ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ

باب: ذمیوں کے مال میں سے جو حلال ہے اس کے بیان میں

۱۵۸۸ ۔ ۱۵۸۹ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَاهُمْ يُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَانَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا۔

۱۵۸۸ ۔ ۱۵۸۹: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! ہم گزرتے ہیں ایک قوم پر کہ وہ نہیں ضیافت کرتی ہماری اور نہ ادا کرتی ہے جو کچھ ہمارا حق ہے ان پر یعنی مہمانداری کا اور نہ ہم ان سے لیتے ہیں۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر نہ مانیں وہ مگر یہ کہ لو تم ان سے زبردستی پس لے لو جب بھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی یہ حدیث اور مراد اس حدیث کی یہ ہے کہ صحابہؓ نکلتے تھے جہاد کو پس گزرتے تھے ایک قوم پر اور نہ پاتے تھے ایسا کھانا کہ خرید لیں اس کو قیمت دے کر سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر وہ انکار کریں کھانے کے بھیجنے سے بھی اور نہ دیں تم کو مگر زبردستی تو لے لو زبردستی ایسا ہی مروی ہے بعض حدیث میں اسی تفسیر سے اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وہ حکم کرتے تھے مانند اس کے یعنی جب نہ بھیجے کوئی قوم کھانا تو زبردستی لے لیں ان سے مجاہد۔

۱۰۵۵: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت کے بیان میں

۱۵۹۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

۱۵۹۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن نہیں ہجرت بعد اس فتح کے لیکن جہاد ہے اور نیت اور جب طلب کیے جاؤ تم جہاد کے لئے تو کوچ کرو۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اسی کے مانند۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث میں خطاب ہے اہل مکہ کو کہ بعد فتح کے دارالحرب نہ رہا بلکہ دارالاسلام ہو گیا اب ہجرت فرض نہیں جیسے پہلے تھی اور ہجرت واجب ہے دارالحرب سے اگر آدمی مامون نہ ہو اپنے دین پر ورنہ مستحب ہے اور باقی ہے استحباب اس کا قیامت تک واسطے دور رہنے کے کفار سے اور واسطے جہاد اور حصول صحبت نیک اور تحصیل علم کے اور بھی

برسبیل کفایہ فرض ہوتی ہے ایک گروہ مسلمانوں کے واسطے حصول تفقہ فی الدین کے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے :فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ ......۔

۱۰۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب : بیعت نبی ﷺ کے بیان میں

۱۵۹۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْيُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ۔

۱۵۹۱: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے تفسیر میں آیت مذکورہ کے یعنی اللہ تعالیٰ راضی ہوا مؤمنوں سے جبکہ بیعت کرتے تھے وہ تجھ سے نیچے درخت کے کہا جابرؓ نے بیعت کی ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اوپر نہ بھاگنے کے نہیں بیعت کی ہم نے اوپر موت کے۔

ف: اس باب میں سلمہ بن اکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عیسیٰ بن یونس سے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہا جابر بن عبداللہ نے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوسلمہ کا یعنی جیسا پہلی سند میں ہے نام ابوسلمہ کا بعد یحییٰ کے۔

۱۵۹۲: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

۱۵۹۲: روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے سلمہ بن اکوع سے کس پر بیعت کی تم نے رسول اللہ ﷺ سے دن حدیبیہ کے کہا انہوں نے اوپر موت کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۹۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَيَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۱۵۹۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے ہم بیعت کرتے رسول اللہؐ سے حکم سننے اور فرمانبرداری پر پس فرماتے تھے آپؐ ہم سے جہاں تک ہو سکے تم سے یعنی اطاعت بقدر استطاعت کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۵۷: بَابُ فِيْ نَكْثِ الْبَيْعَةِ

باب : بیعت توڑنے کے بیان میں

۱۵۹۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ۔

۱۵۹۴: روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا نہیں بیعت کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بلکہ بیعت کی ہم نے ان سے نہ بھاگنے پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں اور ایک قوم نے بیعت کی آپ ﷺ سے موت پر اور کہا تھا کہ ہم لڑیں گے آپ ﷺ کے سامنے یہاں تک کہ قتل کیے جائیں اور ایک قوم نے بیعت کی اور کہا ہم نہ بھاگیں گے۔

۱۵۹۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا فَاِنْ اَعْطَاهُ وَفٰى لَهٗ وَاِنْ لَّمْ يُعْطِهٖ لَمْ يَفِ لَهٗ۔

۱۵۹۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں کہ نہ کلام کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لئے دکھ کی مار ہے۔ ایک وہ مرد کہ بیعت کی اس نے کسی امام سے پھر اگر دیا امام نے اس کو تو پوری کی بیعت اور نہ دیا تو پوری نہ کی یعنی غرض اس کی بیعت سے دُنیا تھی اگر ملی اطاعت کی ورنہ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے مصنف نے دو اشخاص کا ذکر نہ کیا اختصاراً ایک ان میں کا وہ ہے کہ اس کے پاس پانی ہے حاجت سے زیادہ اور نہ دیا اس نے مسافر کو دوسرا وہ کہ بیچ ڈالے کسی کے ہاتھ کوئی چیز جھوٹی قسم کھا کر۔

۱۰۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ بَيْعَةِ الْعَبْدِ

باب: غلام کی بیعت کے بیان میں

۱۵۹۶: عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدَ حَتّٰى يَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ۔

۱۵۹۶: روایت ہے جابر سے کہا کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اور نہ جانتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ غلام ہے سو آیا مالک اس کا۔ تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچو اس کو پھر خریدا اس کو دو غلام کالے دے کر اور پھر کسی سے بیعت نہ لی جب تک نہ پوچھا اس سے کیا وہ غلام ہے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن زبیر کی۔ مترجم خریدنا آپ ﷺ کا اس غلام کو بطریق تبرع تھا کہ اس کی ہجرت میں خلل نہ آئے۔

۱۰۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَآءِ

باب: عورتوں کی بیعت کے بیان میں

۱۵۹۷: عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُوْلُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايِعْنَا قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِيْ صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِاْئَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ۔

۱۵۹۷: روایت ہے امیمہ بنت رقیقہ سے کہا بیعت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کی ساتھ کئی عورتوں کے سو فرمایا ہم سے اطاعت اس میں ضرور ہے جو تم سے ہو سکے اور جس کی تمہیں طاقت ہو کہا میں نے اللہ و رسول ہم پر زیادہ مہربان ہے ہم سے ہماری جانوں پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ! بیعت لیجئے ہم سے کہا سفیان نے یعنی مصافحہ کیجئے ہم سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قول میرا سو عورتوں کو برابر ہے قول میرے کے ایک عورت کو یعنی قول ہی سے بیعت لینا عورتوں سے کافی ہے مصافحہ کی ضرورت نہیں۔

ف: اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے محمد بن منکدر کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے مانند اس کے۔

۱۰۶۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ

باب: بدر والوں کی تعداد میں

۱۵۹۸: عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ اَصْحٰبِ طَالُوْتَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ۔

۱۵۹۸: روایت ہے براء سے کہا انہوں نے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ بدری لوگ جنگ بدر میں برابر گنتی طالوت والوں کے تھے یعنی جنہوں نے نہر سے عبور کیا تھا تین سو تیرہ آدمی۔

ف: اِس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق روایت کی ثوری وغیرہ نے ابواسحٰق سے۔

۱۰۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْخُمُسِ

باب: خمس کے بیان میں

۱۵۹۹: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اٰمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ۔

۱۵۹۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالقیس کے قاصدوں کو حکم کرتا ہوں میں تم کو کہ ادا کرو پانچواں حصہ غنیمت سے۔

ف: اِس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے مانند اس کے۔ مترجم کہتا ہے پانچواں حصہ غنیمت کے مال سے جو نکالا جائے وہ یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر اور آنحضرت ﷺ کی قرابت والوں پر تقسیم ہوا اور قرابت والے سب پر مقدم کیے جائیں اور جو لوگ کہ ان میں سے غنی ہوں ان کا حق اس خمس میں نہیں ہے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا آیت: وَاَعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ میں تبرکاً ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک حصہ آنحضرت ﷺ کا بعد وفات کے جاتا رہا اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک مالِ غنیمت کے پانچ حصے کریں ایک حصہ پیغمبر خدا ﷺ کا وہ خلیفہ کو ملے گا اور ایک حصہ خاص ذوی القربیٰ کا یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا غنی ہوں یا فقیر اور چار حصہ جو بعد خمس کے باقی رہیں وہ غازیوں پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو حنیفہ کے نزدیک دو حصہ اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک تین حصہ اور ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور شافعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور اسحٰق اور ابوعبیدہ اور ابن جریر کا مذہب شافعی کے موافق ہے اور پوری روایت عبدقیس کے وفد کی بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ کی کتاب الایمان کے فصل اوّل میں بھی مذکور ہے۔

۱۰۶۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ

باب: نہبہ[۱] کی حرمت میں

۱۶۰۰: عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطَّبَخُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُخْرَى النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُوْرِ فَاَمَرَبِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَّمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيْرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ۔

۱۶۰۰: روایت ہے رافع سے کہا تھے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ سفر میں پس آگے بڑھ گئے جلد باز لوگ اور جلدی لیا انہوں نے غنیمت سے اور پکانے لگے یعنی قبل تقسیم کے اور رسول اللہؐ آدمیوں کے پیچھے تھے سو گزرے آپؐ ہانڈیوں پر اور حکم کیا کہ اوندھا ڈالی گئیں پھر تقسیم کی ان میں سو برابر کیا ایک اونٹ دس بکریوں کے اور روایت کی سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اپنے باپ کا روایت کی ہم سے یہ حدیث محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے اور یہ اصح ہے اور عبایہ بن رفاع کو سماع ہے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اس باب میں ثعلبہ بن حکم اور انس اور ابی ریحانہ اور ابی الدرداء اور عبدالرحمٰن سمرہ اور زید بن خالد اور ابی ہریرہؓ اور ابی ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔

---

[۱] قبل از تقسیم مالِ غنیمت میں سے کچھ لینے کو نہبہ کہتے ہیں۔

۱۶۰۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۱۶۰۱: روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جونتہب (مالِ غنیمت سے خیانت) کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے انس کے مترجم کہتا ہے نتہب کے معنی لغت میں اُچک جانا ہے اور یہاں اخذ مال مشترک غنیمت سے قبل تقسیم کے مراد ہے۔

۱۰۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلٰى اَهْلِ الْكِتٰبِ

باب: اہلِ کتاب پر سلام کے بیان میں

۱۶۰۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاتَبْدَاُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ۔

۱۶۰۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابتداء نہ کرو یہود و نصاریٰ سے ساتھ سلام کے اور جب ملاقات کرو کسی ایک کی ان میں سے راہ میں تو بے قرار کرو اس کو تنگ راہ میں۔

ف: اِس باب میں ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری صحابی نبی ﷺ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو جیسا آگے آتا ہے کہا بعض اہل علم نے سبب اس کا یہ ہے کہ سلام میں ابتداء کرنا تعظیم ہے اور مامور ہیں اہل اسلام ساتھ ذلیل کرنے ان کے سے اور اسی طرح جب ملے کوئی ان میں کا راہ میں تو راستہ نہ خالی کرے ان کے واسطے اس لیے کہ اس میں تعظیم ہے۔

۱۶۰۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدُهُمْ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ۔

۱۶۰۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یہود و نصاریٰ سے جب سلام کرتا ہے تم میں سے کسی پر تو کہتا ہے السام وعلیک پس جواب میں کہے علیک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم السام علیک کے معنی موت ہو تجھ پر یہود عداوت سے مسلمانوں کو ایسا کہتے تھے حضرت ﷺ نے فرمایا تم بھی وعلیک کہہ دیا کرو یعنی تجھی پر۔

۱۰۶۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب: مشرکوں میں رہنے کی کراہت میں

۱۶۰۴: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا

۱۶۰۴: روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک لشکر طرف خثعم کی پس پناہ چاہی بعضے لوگوں نے ساتھ سجدے کے پس جلدی کی مسلمانوں نے ان کے قتل میں پھر پہنچی یہ خبر نبی ﷺ کو اور حکم کیا آپ ﷺ نے ان کے لئے نصف دیت کا اور کہا آپ ﷺ نے میں بیزار ہوں اس مسلمان سے کہ رہے مشرکوں کے درمیان میں کہا یا رسول اللہ! کیوں فرمایا آپ ﷺ نے ضرور ہے کہ مسلمان مشرک سے اتنی دُور

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَا ءَ ى نَارَاهُمَا۔ رہے کہ دکھائی نہ دے ایک کو آگ دوسرے کی۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے مثل حدیث ابی معاویہ کے اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور یہ صحیح تر ہے اور اس باب میں روایت ہے سمرہ سے اور اسماعیل کے اکثر اصحاب نے کہا ہے کہ روایت ہے اسماعیل سے انہوں نے روایت کی قیس بن ابی حازم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ایک لشکر اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور روایت کی حماد نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے ابی معاویہ کی حدیث کی مانند اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے حدیث صحیح قیس کی ہے نبی ﷺ سے مرسلاً اور روایت کی سمرہ بن جندب نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے مت ساتھ رہو مشرکوں کے اور مت اکٹھا ہو ساتھ ان کے اس لیے کہ جو رہا ان کے ساتھ اور اکٹھا ہوا ان کے ساتھ وہ مثل ان کے ہے۔ مترجم کہتا ہے ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں کہا ہے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ لازم ہے مسلمانوں کو کہ دور رکھے منزل اپنی منزل مشرکین سے یعنی حربیوں سے اور ایسی جگہ نہ اترے کہ ایک کو دوسرے کی آگ نظر آئے اس لیے کہ اس صورت میں وہ بھی ان کے ساتھ معدود ہوگا اور مقرر ہو چکا ہے کہ ہجرت دارالحرب سے واجب ہے اور جب مسلمان ان میں مقیم ہو تو ان کی تکثیر سواد کی اور اگر کوئی لشکر غازیوں کا ان کا قصد کرے اور ان کے فرودگاہ میں پر پہنچ جائے اور دیکھنا آگ کا اس کو مانع جہاد ہو اس لیے کہ عرب مقدار لشکر کا آگ سے معلوم کرتے تھے پس اس محذور عظیم کے سبب سے اقامت اور مسکنت کفار کے ساتھ منع ہوئی انتہیٰ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ۔ یعنی نہ بیٹھو ساتھ ان کے یہاں تک کہ وہ مشغول ہوں اور باتوں میں اس لیے کہ تحقیق تم اس وقت انہی کے مثل اور نسائی میں ہے: لا يقبل اللّٰه من مشرك عملاً بعد ما اسلم او يفارق المشركين۔ مسک الختام مختصراً۔

١٠٦٥: بَابُ مَا جَآءَ فِىْ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

باب: جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کے نکالنے کے بیان میں

١٦٠٥ ـ ١٦٠٦: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُكُ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا۔

١٦٠٥ـ١٦٠٦: روایت ہے جابرؓ سے کہتے تھے خبر دی مجھ کو عمر بن خطاب نے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے البتہ میں نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے اور نہ چھوڑوں گا میں اس میں مگر مسلمان۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٠٧: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ۔

١٦٠٧: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر میں زندہ رہا ان شاء اللہ تعالیٰ نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے پھر بعد وفات حضرت ﷺ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نکال دیا۔

١٠٦٦: بَابُ مَا جَآءَ فِىْ تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: ترکہ نبی ﷺ کے بیان میں

١٦٠٨: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰى

١٠٦٨: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ آئیں حضرت فاطمہ

اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ مَنْ یَرِثُكَ قَالَ اَهْلِیْ وَوَلَدِیْ قَالَتْ فَمَالِیْ لَا اَرِثُ اَبِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰکِنْ اَعُوْلُ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلٰی مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنْفِقُ عَلَیْهِ۔

زہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور فرمایا کون وارث ہوگا تمہارا؟ کہا ابوبکر نے میرے گھر والے اور اولاد میری فرمایا حضرت فاطمہ زہرا نے پھر کیا ہے کہ میں وارث نہ ہوں اپنے باپ کی سو کہا ابوبکرؓ نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے نہیں وارث ہوتا ہمارا کوئی لیکن روٹی کپڑا دوں گا میں جس کو رسول اللہ ﷺ دیتے تھے اور خرچ دوں گا میں جس کو رسول اللہ ﷺ دیتے تھے۔

ف: اس باب میں عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا ہے اس کو صرف حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطاء نے دونوں روایت کرتے ہیں محمد بن عمر سے انہوں نے روایت کی ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی آنحضرت ﷺ سے۔

۱۶۰۹۔ ۱۶۱۰: عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ دَخَلَ عَلَیْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ ثُمَّ جَآءَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتَ اَنْتَ وَهٰذَا اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَطْلُبُ اَنْتَ مِیْرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِیْكَ وَیَطْلُبُ هٰذَا مِیْرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِیْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَکْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّهٗ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ۔

۱۶۰۹۔۱۶۱۰: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا داخل ہوا میں پاس عمرو بن خطاب کے اور داخل ہوئے ان کے پاس عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما تکرار کرتے ہوئے سو فرمایا حضرت عمرؓ نے قسم دیتا ہوں میں اس اللہ کی جس کے حکم سے ٹھہرا ہے آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چھوڑا ہم نے صدقہ ہے؟ کہا سب حاضرین نے ہاں! فرمایا حضرت عمرؓ نے پھر جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابوبکرؓ نے میں خلیفہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر آئے تم اور یہ ابوبکرؓ کے پاس طلب کرنے لگے تم میراث اپنے بھتیجے کی اور طلب کرنے لگے یہ میراث اپنی بی بی کی ان کے باپ سے کہا ابوبکرؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا ہے صدقہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ سچے تھے اور سیدھی راہ پر حق کے تابع تھے اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مالک بن انسؓ کی روایت سے۔ مترجم کہتا ہے باقی قصہ بروایت بخاری ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے اور عباسؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس مال سے یعنی فدک وغیرہ سے نفقہ اپنی ازواج کا موافق ایک سال کے لے لیتے تھے اور باقی صلاح اور مصالح مؤمنین میں خرچ کرتے تھے پھر ابوبکر بھی بعد وفات آنحضرت کے اسی طرح خرچ کرتے رہے اور میں اسی طرح کرتا ہوں اگر تم دونوں موافق رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر کے خرچ کرنے کا وعدہ کرو اور تصرف مالکانہ اس پر نہ سمجھو تو اس کا متولی تم کو

کروں جب یہ دونوں راضی ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ان کو سونپ دیا پھر انہوں نے چاہا کہ وہ آپس میں ان دونوں کے تقسیم ہو جائے تا کہ ہر ایک حصے پر بخوبی متصرف ہو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: لا اقضی فیھا قضاءً غیر ذلک یعنی اس حکم سابق کے سوا میں دوسرا حکم نہ دوں گا اگر تم دونوں اس کے تکفل سے عاجز ہو تو پھر مجھے پھیر دو یہ خلاصہ مضمون ہے بخاری کا اور اس میں ایک اشکال ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما جانتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا نورث ما ترکناہ صدقۃ تو پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس طلب میراث کو کیوں حاضر ہوئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ حدیث سنی تھی تو پھر حضرت عمرؓ کے پاس کیوں حاضر ہوئے۔ خلاصہ جواب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ اور علی اور عباس رضی اللہ عنہم سے ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ لا نورث ما ترکناہ صدقۃ کا حکم بعض افراد کے ساتھ خاص ہے جمیع افراد ترکہ کو شامل نہیں۔ خطابی نے کہا کہ ایک اور اشکال یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے اس شرط پر کہ مصارف صدقات میں اسے صرف کریں وہ مال حضرت علیؓ اور عباسؓ کو تفویض کر دیا اور انہوں نے حدیث ما ترکناہ صدقہ کو بخوبی سن لی اور مہاجرین کی گواہی اس حدیث پر پہنچ گئی پھر دوبارہ حضرت عمرؓ کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ مقصود ان کا اس بار آنے سے تصرفِ مالکانہ نہ تھا بلکہ یہ چاہتے تھے کہ اگر یہ تقسیم ہو جائے تو ہر ایک اپنے حصہ کی تدبیر اور حفاظت باسانی کرے اور حضرت عمرؓ نے اس تقسیم کو بھی گوارا نہ کیا اور نہ چاہا کہ کسی طرح اس پر تقسیم کا لفظ آئے کہ ایسا نہ ہو بعد چند مدت کے اس تقسیم کے سبب سے لوگ اسے میراث اور ترکہ سمجھ لیں چنانچہ ابو داؤد میں مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنی خلافت میں بھی اسے حالت اولیٰ پر باقی رکھا اور کچھ تغیر نہ کیا۔ یہ صریح دلیل ہے ان کی رضا کی حضرت عمرؓ کے زمانے میں پر اور مندفع ہو گئے اس ہماری تقریر سے کچھ اعتراضاتِ باطلہ فرقہ شعیہ شنیعہ کے الحمد للہ علی ذالک۔

۱۰۶۷: بَابُ مَاجَآءَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَنَّ هٰذِهٖ لَاتُغْزٰى بَعْدَ الْيَوْمِ

باب: اِس بیان میں کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ میں کہ اب جہاد نہ کیا جائے گا اس پر آج کے بعد

۱۶۱۱: عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَرْصَآءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ لَا تُغْزٰى هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۱۶۱۱: روایت ہے حارث بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے دن فرماتے تھے نہ جہاد کیا جائے گا اس پر آج کے دن کے بعد قیامت کے دن تک یعنی کبھی ایسا نہ ہوگا کہ یہ مسکن کفار اور دارالحرب ہو۔

ف: اِس باب میں ابن عباسؓ اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی یہ حدیث زکریا بن ابی زائدہ کی شعبی سے جو بھی مذکور ہوئی نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے۔

۱۰۶۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ

باب: قتال کے مستحب وقت میں

۱۶۱۲: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ

۱۶۱۲: روایت ہے نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے جہاد کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نکلتی صبح ٹھہر جاتے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوتا پھر جب نکل

النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُوالْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔

آ تا آفتاب لڑتے پھر جب دو پہر ہوتی ٹھہر جاتے یہاں تک کہ ڈھلتا آفتاب پھرلڑتے عصر تک پھرٹھہر جاتے یہاں تک کہ پڑھ لیتے عصر پھرلڑتے اور فرماتے تھے اس وقت یعنی بعد عصر کے چلتی ہے ہوا مددِالٰہی کی اور دعا کرتے مؤمن اپنے لشکروں کے لئے نمازوں میں۔

ف: اور مروی ہے یہ حدیث نعمان بن مقرن سے اور اسناد سے کہ وہ اس سے زیادہ اوصل ہے اور قتادہ نے نہیں پایا نعمان بن مقرن کو وفات پائی نعمان نے خلافت میں عمر بن خطابؓ کے روایت کی ہم سے حسن بن خلال نے انہوں نے عفان اور حجاج سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے ابوعمران جونی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے معقل بن یسار سے کہ عمر بن خطاب نے بھیجا نعمان بن مقرن کو ہرمزکی طرف پھر ذکر کی حدیث طویل سو کہا نعمان نے حاضر ہوا میں ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پس جب اوّل نہار میں نہ لڑتے انتظار کرتے زوالِ شمس کا اور ہوائے مدد اور نزولِ نصر کا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن عبداللہ بھائی ہیں بکر بن عبداللہ مزنی کے۔

۱۰۶۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الطِّيَرَةِ

باب: طیرہ کے بیان میں

۱۶۱۳۔ ۱۶۱۴: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

۱۶۱۳۔۱۶۱۴: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بدفالی پر عمل کرنا شرک ہے اور نہیں کوئی ہم میں سے جس کو خیال نہ آئے بدفالی کا مگر اللہ دور کر دیتا ہے اس کو ساتھ توکل کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے کہ سلیمان بن حرب کہتے تھے کہ میرے نزدیک وَمَا مِنَّا سے اخیر تک قول عبداللہ بن مسعود کا ہے اور اس باب میں سعد اور ابی ہریرہ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر ؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن کہیل کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے بھی سلمہ سے یہ حدیث۔

۱۶۱۵: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَاْلَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْفَاْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ۔

۱۶۱۵: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نہ عدوی (متعدی بیماری) ہے نہ بدفالی اور دوست رکھتا ہوں میں نیک فال کو کہا گیا یا رسول اللہؐ! کیا ہے فالِ نیک؟ فرمایا کوئی اچھی بات۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۱۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ اَنْ يَّسْمَعَ يَارَاشِدُ يَا نَجِيْحُ۔

۱۶۱۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا نبی ﷺ دوست رکھتے تھے جب نکلتے تھے کسی اپنے کام کو کہ سنیں: یَا رَاشِدُ یَا نَجِیْحُ [1]۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: عدوی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا عرب کا عقیدہ باطل تھا کہ جب کھجلی والا اونٹ اچھے اونٹوں میں آجاتا ہے تو سب کو کھجلی ہو جاتی ہے اور آدمیوں میں بھی ایسا ہی تھا ہند کے حمقاء چیچک، کھجلی، ہیضہ میں ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں اور بہ تبلیغ نصاریٰ طرح طرح کے ظلم اس عقیدۂ باطلہ کے سبب سے جاری ہوتے ہیں اور راشد راہ یافتہ اور نجیح مراد کو پہنچا ہوا حضرت ان ناموں سے نیک فال لیتے تھے اور بدفالی کو شرک فرماتے تھے جیسے ہند کے حمقاء میں عقیدہ ہے کہ جب گھر سے نکلے اور سامنے آگئی یا خالی مشک یا کسی نے چھینکا تو لوٹ آئے اور سمجھے کہ اگر اس وقت گھر سے گئے تو بے انجاح مرام گھر آئیں گے۔

[1] یعنی اے سیدھا راستہ پانے والے اے کامیاب۔ (حافظ)

۱۰۷۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ وَصِیَّةِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْقِتَالِ

باب: وصیت میں آنحضرت ﷺ کے قتال میں

۱۶۱۷: عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ اَوْصَاهُ فِیْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا وَقَالَ اغْزُوْابِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدُرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِیْدًا فَاِذَا لَقِیْتَ عَدُوَّکَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰی اِحْدٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْخِلَالٍ اَیَّتُهَا اَجَابُوْکَ فَاَقْبَلْ مِنْهُمْ وَکُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰی دَارِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَاَخْبِرْ هُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِکَ وَاِنْ اَبَوْا اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا فَاَخْبِرْ هُمْ اَنَّهُمْ یَکُوْنُوْنَ کَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِیْنَ یَجرِیْ عَلَیْهِمْ مَا یَجْرِیْ عَلَی الْاَ عْرَابِ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْغَنِیْمَةِ وَالْفَیْءِ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یُجَاهِدُوْا فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَیْهِمْ وَ قَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَاَرَادُوْکَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِیِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِیِّهٖ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَکَ وَذِمَمَ اَصْحَابِکَ فَاِنَّکُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَکُمْ وَ ذِمَمَ اَصْحَابِکُمْ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْکَ اَنْ تُنْزِلُوْهُمْ عَلٰی حُکْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلُوْهُمْ وَلٰکِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰی حُکْمِکَ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِیْبُ حُکْمَ اللّٰهِ فِیْهِمْ اَمْ لَا اَوْنَحْوَ ذٰلِکَ۔

۱۶۱۷: روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ بھیجتے کسی امیر کو کسی لشکر پر وصیت کرتے خاص اس کے نفس کو اللہ سے ڈرنے کی اور ہمراہ کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے لڑو اللہ کی راہ میں مارو اس کو جو منکر ہو اللہ کا اور غنیمت میں چوری نہ کرو اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو اور قتل نہ کرو بچوں کو پھر جب مقابل ہو تم اپنے دشمن کے مشرکوں سے تو بلاؤ ان کو تین خصلتوں کی طرف راوی کو شک ہے کہ خلال فرمایا یا خصال اگر وہ ایک کو بھی مان لیں ان تینوں میں سے تو قبول کر ان سے اور باز رہ ان کے قتل اور قمع سے بلا ان کو اسلام کی طرف اور اٹھ آنے کی اپنے گھروں سے اور مہاجروں کے گھروں کی طرف اور خبر دے ان کو کہ اگر وہ یہ کریں کہا راوی نے تو ہے واسطے ان کے جو ہے واسطے مہاجروں کے یعنی حصہ مالِ غنیمت اور فے سے اور ہے ان پر جو ہے مہاجروں پر یعنی تائید دین سے اور اگر وہ تحول سے انکار کریں بعد اسلام کے تو خبر دے ان کو کہ ہوں گے وہ مانند گنوار مسلمانوں کے جاری ہوگا ان پر جو جاری ہوگا گنواروں پر نہ ہوگا حصہ ان کا غنیمت اور فیئے میں مگر یہ کہ وہ جہاد کریں پھر اگر اسلام سے بھی انکار کریں تو مدد مانگ اللہ سے ان کے ہلاک پر اور لڑ ان سے اور جب گھیرے تو کسی قلعہ کو اور وہ ارادہ کریں کہ تو دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی تو مت دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور دے ان کو پناہ اپنی اور اپنے ساتھ والوں کی اس لئے کہ اگر تم توڑو پناہ اپنی اور اپنے ہمراہ والوں کی یعنی نقض عہد کرو بہتر ہے اس سے کہ توڑو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اسی طرح جب گھیرے تو کسی قلعہ والوں کو اور ارادہ کریں وہ کہ اتریں او پر حکم اللہ کے تو نہ اتار ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر لیکن اتار ان کو اپنے حکم پر اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ پہنچے تو اللہ کے حکم کو ان کے باب میں یا نہیں اور اسی کے مانند اور کچھ فرمایا۔

ف: اس باب میں نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو

احمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ سے مانند روایت مذکور کے اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ یعنی وسط حدیث میں فَاِنْ اَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ یعنی اگر وہ انکار کریں اسلام سے تو لو ان سے جزیہ اور اگر وہ انکار کریں جزیہ سے بھی تو مدد مانگو اللہ سے ان پر یعنی اور لڑو۔ مترجم : یہ تیسری خصلت ہے جو روایت سابقہ میں مذکور نہیں ہوئی تھی انتہی اس طرح روایت کی وکیع وغیرہ اور لوگوں نے سفیان سے اور روایت کی محمد بن بشار کے سوا اور لوگوں نے سفیان سے اور روایت کی محمد بن بشار کے سوا اور لوگوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور ذکر کیا اس میں امر جزیہ کا۔

۱۶۱۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيْرُ اِلَّا عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ۔

۱۶۱۸: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لوٹتے تھے مگر نمازِ صبح کے وقت پھر اگر سن لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان ٹھہر جاتے تھے ورنہ لوٹ لیتے تھے اور کان لگایا ایک دن تو سنا کہ ایک مرد کہتا تھا اللہ اکبر! اللہ اکبر! سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہے تو فطرتِ اسلام پر پھر کہا اس نے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلا تو دوزخ کی آگ سے۔

ف: کہا حسن نے روایت کی ہم سے ولید نے انہوں نے حماد سے اسی سند سے مثل اسی روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں فضائل جہاد کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۰۷۱: بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

باب: فضیلت جہاد میں

۱۶۱۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۶۱۹: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا چیز برابر ہے جہاد کے یعنی ثواب واجر میں؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم طاقت نہیں رکھتے اس کی پھر دوبارہ پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا سہ بارہ ہر بار آپؐ فرماتے تھے تم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر فرمایا تیسری بار میں مثال مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند اس روزہ دار اور نمازی کی ہے کہ نہیں قصور کرتا نماز میں اور نہ روزہ میں یہاں تک کہ پھرے مجاہد فی سبیل اللہ۔

ف: اِس باب میں شفا اور عبداللہ بن حبشی اور ابوموسیٰ اور ابوسعید اور ام مالک بہزیہ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے کئی سندوں سے۔

۱۶۲۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِیْ يَقُوْلُ اللّٰهُ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِيْلِیْ هُوَ عَلَیَّ ضَمَانٌ اِنْ قَبَضْتُهُ اَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِاَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

۱۶۲۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ مجاہد میرے راہ میں ہے اس کی ضمانت مجھ پر ہے اگر قبض کروں میں اس کی روح وارث کروں اس کو جنت کا اور اگر پھیرے جاؤں اس کو یعنی اس کے گھر کی طرف پھیرے جاؤں ساتھ اجر اور غنیمت کے۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

۱۰۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

باب: مرابط کی موت کی فضیلت کے بیان میں

۱۶۲۱: عَنْ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ

۱۶۲۱: روایت ہے فضالہ بن عبید سے وہ روایت کرتے تھے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ۔

اللہ ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا مہر کر دی جاتی ہے ہر میت کے عمل پر یعنی تمام ہو جاتے ہیں اور بڑھتے نہیں مگر جو مرے مرابطا اللہ کی راہ میں پس بڑھائے جاتے ہیں اس کے لئے عمل اس کے قیامت کے دن تک اور امن میں رہتا ہے وہ فتنہ قبر سے اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے مجاہد وہ ہے جو مجاہدہ کرے اپنے نفس سے یعنی طاعت الٰہی میں صبر اور نفس کی پیروی نہ کرے اور یہ جہادِ اکبر ہے۔

ف: اس باب میں عقبہ بن عامر اور جابرؓ سے بھی روایت ہے حدیث فضالہ بن عبید کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّوْمِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

۱۶۲۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا اَحَدُ هُمَا يَقُوْلُ سَبْعِيْنَ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ اَرْبَعِيْنَ۔

۱۶۲۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں دور کر دے گا اللہ تعالیٰ اسکو آگ سے دوزخ کی ستر برس کی مسافت تک۔ ایک راوی کہتا ہے ستر برس دوسرا چالیس برس یعنی عروہ اور سلیمان بن یسار دونوں نے گنتی میں اختلاف کیا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ابوالاسود کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی ہے اور وہ مدنی ہیں اس باب میں ابی سعید اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۲۳: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصُوْمُ عَبْدٌ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۱۶۲۳: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نہیں روزہ رکھتا ہے کوئی بندہ ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں مگر دُور کرتا ہے وہ دن دوزخ کی آگ اس کے منہ سے ستر برس کی مسافت تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۲۴: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

۱۶۲۴: روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن کا اللہ کی راہ میں بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے اور دوزخ کے درمیان میں خندق ایسے جیسے آسمان و زمین۔ ف: یہ حدیث غریب ہے ابی امامہ کی روایت سے۔

۱۰۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت میں

۱۶۲۵: عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۶۲۵: روایت ہے خریم بن فاتک سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهٗ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ ۔

نے خرچ کیا کچھ نقد وجنس اللہ کی راہ میں لکھا جاتا ہے اس کے لئے اس کا سات گنا۔

ف: اِس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رکین بن ربیع کی۔

١٠٧٥: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب : عطیہ کی فضیلت میں جہاد میں

١٦٢٦: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمِ الطَّائِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

١٦٢٦: روایت ہے عدیؓ بن حاتم طائی سے کہ انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا دینا غلام کا اللہ کی راہ میں یا سایہ خیمہ کا یا اونٹنی جوان اللہ کی راہ میں۔

ف: اور مروی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسلاً اور خلاف کیا گیا زید پر بعض اسناد میں اس حدیث کے اور روایت کی ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے امامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ حدیث زیاد بن ایوب نے انہوں نے یزید بن ہارون نے انہوں نے ولید بن جمیل سے انہوں نے قاسم ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل صدقوں میں کا سایہ خیمہ کا ہے اللہ کی راہ میں دینا خادم کا ہے اللہ کی راہ میں یا دینا اونٹنی کا ہے اللہ کی راہ میں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور وہ صحیح تر ہے میرے نزدیک معاویہ بن صالح کی روایت سے۔

١٠٧٦: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

باب : غازی کا سامان تیار کرنے کی فضیلت میں

١٦٢٧ ۔ ١٦٢٨ ۔ ١٦٢٩ : عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزٰى ۔

١٦٢٧ تا ١٦٢٩: روایت ہے زید بن خالد جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے جو تیاری کر دے غازی کی یعنی ہتھیار وغیرہ دے اللہ کی راہ میں سو اس نے بھی جہاد کیا اور جو خلیفہ رہے غازی کا اس کے گھر والوں میں یعنی خبر گیری ان کی کرے اس نے بھی جہاد کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے سوا اس کے روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تیاری کر دے غازی کی اللہ کی راہ میں یا خلیفہ ہو اس کا اس کے گھر والوں میں پس اس نے جہاد کیا۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں اس نے جہاد کیا یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

١٠٧٧: بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جس کے قدم گرد آلود ہوں جہاد میں اس کی فضیلت کے بیان میں

١۶٣٠ تا ١۶٣٢: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِيْ عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَاَنَا مَاشٍ اِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ خُطَاكَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَاعَبْسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ۔

١۶٣٠ تا ١۶٣٢: روایت ہے یزید بن ابی مریم سے کہا مجھ کو عبایہ بن رفاعہ ملے اور میں جاتا تھا جمعہ کی نماز کو سو کہا بے شک تمہارے یہ قدم ہیں اللہ کی راہ میں سنا میں نے اباعبس سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے گرد آلود ہوں دونوں قدم اللہ کی راہ میں پس وہ حرام ہیں آگ پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابوعبس کا نام عبدالرحمٰن بن جبیر ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر سے اور ایک مرد صحابی سے نبی ﷺ کے اور یزید بن ابی مریم ایک مرد ہیں شامی روایت کی ان سے ولید بن مسلم اور یحییٰ بن حمزہ اور کوئی لوگوں نے شام کے اور یزید بن ابی مریم کوفی ہیں ان کے باپ اصحاب نبی ﷺ ہیں اور نام ان کے باپ کا مالک بن ربیعہ ہے۔

١٠٧٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد کے غبار کی فضیلت کے بیان میں

١۶٣٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ۔

١۶٣٣: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف سے اللہ (عزوجل) کے یہاں تک کہ لوٹ جائے دودھ تھن میں اور نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جہنم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ہیں آل طلحہ مدنی کے۔

١٠٧٩: بَابُ مَاجَاءَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: اس کے بیان میں جو بوڑھا ہوا اللہ (عزوجل) کی راہ میں

١۶٣۴: عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ اَنَّ شُرَحْبِيْلَ بْنَ السِّمْطِ قَالَ يَا كَعْبُ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

١۶٣۴: روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمیط نے اے کعب بن مرہ روایت کرو ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ سے اور زیادت ونقصان سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرما تے کہ جو بوڑھا ہوا اسلام میں اس کے لئے ایک نور ہوگا قیامت کے پھر جو جہاد میں بوڑھا ہو تو اس کا کیا کہنا۔

ف: اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث کعب بن مرہ کی حسن ہے اسی طرح روایت کی اعمش نے بن مرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث منصور سے بروایت سالم بن ابی الجعد اور داخل کیا گیا درمیان سالم اور کعب کے ایک مرد اس

میں اور کبھی کعب بن مرہ کو مرہ بن کعب بہزی بھی کہتے ہیں اور مشہور صحابی رسول اللہ ﷺ کے مرہ بن کعب بہزی ہیں اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں۔

۱۶۳۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۱۶۳۵[1]: عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا بوڑھا ہو گیا روزِ قیامت اس کیلئے نور ہوگا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور حیوۃ بن شریح بیٹے ہیں یزید بن حمصی کے۔

۱۰۸۰: بَابُ مَاجَآءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: گھوڑا رکھنے کی فضیلت میں بہ نیت جہاد کے

۱۶۳۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُعِدُّ هَالَهٗ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ لَا يُغِيْبُ فِيْ بُطُوْنِهَا شَيْءٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرًا۔

۱۶۳۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی پیشانی میں بندھی ہے خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک آدمی کے لئے اجر ہیں اور دوسرے پردہ پوشی اور تیسرے وزر یعنی عذاب و گناہ پس جو گھوڑا کہ اجر ہے وہ وُہ ہے کہ لیا اس کو اللہ کی راہ میں اور تیار کیا اس کو اسی واسطے سو وہ اس کے لئے اجر ہے نہیں ڈالتا وہ اپنے پیٹ میں کوئی چیز یعنی دانہ، چارہ وغیرہ مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُس کے اجر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ کے مانند اس کے۔
مترجم کہتا ہے اور دو گھوڑوں کا ذکر مصنف نے یہاں نہیں فرمایا بنظر اختصار کے پہلا اس میں کا جو سبب ہے پر پردہ پوشی یعنی اس کے عیب ڈھانپنے کا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو اللہ کی راہ میں اور نہ بھولا حق اللہ کا اس کی سواری میں یعنی دوست آشنا سے مواسات بھی کی پس وہ سبب ہے مالک کے ستر کا اور وہ جو وزر ہے عذاب ہے وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو فخر اور ریا کے واسطے پس وہ اس پر بار ہے۔

۱۰۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الرَّمْيِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: تیر پھینکنے کی فضیلت میں واسطے جہاد کے

۱۶۳۷: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَالْمُمِدَّبِهٖ قَالَ

۱۶۳۷: روایت ہے عبداللہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ داخل کرتا ہے ایک تیر میں تین شخصوں کو جنت میں بنانے والا اس کا کہ ثواب چاہتا ہے اس کے بنانے میں اور خیر اور تیر پھینکنے والا اور اٹھانے والا پھر فرمایا تیر پھینکو اور سواری سیکھو اور

[1] یہ ترجمہ مترجم کی طرف سے نہیں بلکہ محشی کی جانب سے کیا گیا ہے یہاں پر اصل نسخے میں فقط یہ تحریر تھا کہ ترجمہ او پر گزر رہا۔ (حافظ)

ارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ مَايَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسٍ وَتَاْدِيْبَهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتَهٗ اَهْلَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

اگر تیر پھینکو گے تو پیارا ہے میرے نزدیک سواری سے ہر چیز کہ جس سے کھیلتا ہے مرد مسلمان باطل ہے مگر تیر پھینکنا اس کا کمان سے اور ادب سکھانا اس کا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اس کا اپنی بیوی سے پس یہ تینوں حق میں داخل ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلام سے انہوں نے عبداللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے اور اس باب میں کعب بن مر اور عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۳۸: عَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عَدْلُ مُحَرَّرٍ۔

۱۶۳۸: روایت ہے ابی نجیح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے مارا ایک تیر اللہ کی راہ میں پس اس کو ثواب ہے برابر ایک غلام آزاد کرنے کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو نجیح کا نام عمرو بن عبسہ اسلمی ہے اور عبداللہ بن ازرق وہ عبداللہ بن زید ہے۔

۱۰۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْحَرْسِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت میں

۱۶۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۶۳۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے دو آنکھیں کبھی نہ لگے گی ان کو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی ہے اللہ کے خوف سے دوسری وہ کہ رات کاٹی اس نے پہرہ دیتے ہوئے اللہ کی راہ میں۔

ف: اس باب میں عثمان اور ابی ریحانہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے شعیب بن زریق کے۔

۱۰۸۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ ثَوَابِ الشَّهِيْدِ

باب: شہید کے ثواب میں

۱۶۴۰ ـ ۱۶۴۱: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ اَوْشَجَرِ الْجَنَّةِ۔

۱۶۴۰ ـ ۱۶۴۱: روایت ہے کعب بن مالک سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ارواح شہداء کی سبز چڑیوں کے اندر ہے جو لٹکائی جاتی ہیں پھلوں میں جنت کے یا درختوں میں راوی کو شک ہے کہ پھل کہا یا درخت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۴۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۶۴۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے عرض کیے گئے میرے اوپر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٌ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ ۔

تین اشخاص جو جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں ایک شہید دوسرا پرہیز کرنے والا حرام سے بچنے والا شبہات سے تیسرا وہ بندہ جو اچھی عبادت بجالائے اللہ کی اور خدمت اپنے آقاؤں کی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

١٦٤٢ (ل) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اِلاَّ الدَّيْنَ ۔

١٦٤٢ (ل) : روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل ہونا اللہ کی راہ میں کفارہ ہو جاتا ہے ہر گناہ کا کہا جبرئیل نے مگر قرض کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر قرض کا۔

ف: اس باب میں کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ اور ابی قتادہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم ابوبکر کی روایت سے مگر اسی شیخ کی روایت سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس حدیث کا سو نہ پہچانا انہوں نے اس کو اور کہا یعنی ابوعیسیٰ نے گمان کرتا ہوں کہ محمد بن اسماعیل نے ارادہ کیا ہو اس حدیث کا جو مروی ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی اہل جنت سے کہ دوست رکھتا ہو لوٹنا طرف دنیا کے مگر شہید یعنی بسبب اس کرامت کے دیکھتا ہے وہ شہادت میں۔

١٦٤٣: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلاَّ الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى ۔

١٦٤٣: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ مرے اور اللہ کے نزدیک اس کیلئے خیر ہو پھر دوست رکھے لوٹنا دنیا کی طرف اگرچہ ہو اسکی ساری دنیا اور جو کچھ ہے اس میں مگر شہید کو دوست رکھتا ہے لوٹنا دنیا میں بسبب اس بزرگی شہادت کے کہ دیکھتا ہے پس وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے دنیا میں اور مارا جائے دوبارہ۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٠٨٤: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ

باب: شہداء کی بزرگی جو اللہ کے نزدیک ہے' اس کے بیان میں

١٦٤٤: عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَلَا اَدْرِيْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِّنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِي

١٦٤٤: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے شہداء چار ہیں: پہلا وہ مردِ مؤمن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یعنی یقین کیا ثواب کا یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ ایسا بلند رتبہ ہے کہ اٹھائیں گے لوگ اس کی طرف آنکھیں اپنی قیامت کے دن اس طرح اور بلند کیا آپ نے سر اپنا یہاں تک کہ گر گئی ٹوپی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راوی کہتا ہے نہیں جانتا میں کہ ٹوپی عمر کی گری یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرا وہ مردِ مومن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے گویا کہ ماری گئی جلد اس کی ساتھ کانٹے طلح کے جبن سے آیا اس پر تیر از غیب سو مار ڈالا اس کو پس وہ دوسرے درجہ میں ہے اور تیسرا وہ

الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلاً صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ۔

مؤمن کے ملائے اس نے نیک عمل اور بد ملاقات کی دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ تیسرے درجہ میں ہے اور چوتھا مردِ مؤمن کہ اسراف کیا اس نے اپنی جان پر یعنی بہت گنہگار تھا دشمن سے پھر تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا اور وہ چوتھے درجہ میں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عطاء بن دینار کی روایت سے اور سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ روایت کی سعید بن ابی ایوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے انہوں نے اشیاخ خولان سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابی یزید کا اور کہا عطاء بن دینار میں کچھ مضائقہ نہیں۔ مترجم: طلح[1] ایک درخت ہے کانٹے دار اور مارے جلد اس کی ساتھ کانٹے طلح کے یعنی پھڑک رہی ہے کھال اس کی اور کھڑے ہو رہے ہیں روئیں اس کے مارے خوف کے اور تیر غیبی یعنی اس کا مارنے والا معلوم نہیں اور حاصل تقسیم یہ ہے کہ مجاہد یا تو متقی شجاع ہے اور وہ درجہ اوّل میں ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور وہ دوسرے درجہ میں ہے یا شجاع غیر متقی پھر اگر نیکی اور بدی دونوں اس میں ہیں تو درجہ ثالث ہے اور اگر فاسق مسرف ہے تو وہ چوتھے درجہ میں ہے۔

۱۰۸۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي غَزْوِالْبَحْرِ

باب: دریا کے جہاد کے بیان میں

۱۶۴۵: عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَ كَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَ حَبَسَتْهُ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكٌ عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَالَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا قَالَ فِي الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا

۱۶۴۵: روایت ہے اسحٰق بن عبداللہ سے کہ انس بن مالکؓ سے سنا انہوں نے کہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ داخل ہوتے تھے ام حرام بنت ملحان کے گھر میں اور وہ کھلاتی تھی ان کو کھانا اور وہ نکاح میں تھیں عبادہ بن صامت کے پس داخل ہوئے آنحضرت ﷺ ایک روز پس انہوں نے کھانا کھلایا اور روک رکھا آپ ﷺ کو اور جوئیں دیکھنے لگیں آپ ﷺ کے سر مبارک کی پس سو گئے آنحضرت ﷺ اور پھر جاگے اور ہنسنے لگے کہا حرام نے پوچھا میں نے کس چیز نے ہنسایا آپ ﷺ کو اے رسول اللہؐ! فرمایا آپ ﷺ نے چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے یعنی خواب میں کہ جہاد کرنے والے ہیں اللہ کی راہ میں سوار ہیں بیچ دریا کے یعنی جہازوں پر بادشاہ ہیں اور پر تختوں کے یا فرمایا مثل بادشاہوں کے ہیں تختوں پر کہا میں نے یا رسول اللہؐ! دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سے کہ کر دے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں پس دعا کی آپؐ نے ان کے لئے پھر رکھا سر مبارک اور سو گئے پھر جاگے اور ہنسے پھر کہا میں نے کس نے ہنسایا آپ ﷺ کو اے رسول اللہ کے؟ کہا چند لوگ میری امت کے عرض کیے گئے میرے اوپر کہ جہاد کر رہے ہیں وہ اللہ کی راہ میں پھر فرمایا ویسا ہی جیسا فرمایا تھا پہلی بار یعنی تشبیہ دی ان کو ساتھ بادشاہوں کے پھر عرض کی میں

[1] ہمارے ہاں پاکستان میں اس پودے کو کیکٹس (Cactus) پکارا جاتا ہے۔ (حافظ)

رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ۔

نے یارسول اللہؐ! دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں کر دے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پہلے گروہ میں ہو پھر سوار ہوئیں ام حرام دریا میں معاویہؓ کے زمانے میں پس گر گئیں اپنے جانور پر سے جبکہ نکلیں دریا سے اور شہید ہو گئیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ام حرام بنت ملحان بہن ہیں ام سلیم کی اور خالہ ہیں انس بن مالک کی۔

۱۰۸۶: بَابُ مَا جَآءَ مَنْ يُّقَاتِلُ رِيَآءً اَوْ لِلدُّنْيَا

باب: اس کے بیان میں جو ریاء اور دُنیا کے لیے لڑے

۱۶۴۶: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَآءً فَاَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۶۴۶: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد سے کہ لڑتا ہے واسطے اظہارِ شجاعت کے یا واسطے حمیت کے یا واسطے ریا کے سو کون ان میں کا اللہ کی راہ میں ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لڑے خاص اس لئے کہ ہو جائے کلمہ اللہ کا بلند پس وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

ف: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۴۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

۱۶۴۷: روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب عملوں کا موقوف ہے نیت پر اور آدمی کو وہی ملتا ہے جو نیت کی پھر جس کی ہجرت ہو واسطے اللہ کے اور اس کے رسول کی پس ہجرت اس کی ہے طرف اللہ کے اور طرف رسول اسکے کے اور جس کی ہجرت ہو واسطے دنیا کے کہ لے اس کو یا واسطے کسی عورت کے کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت اس کی اسی کے لئے ہے جس کے لیے ہجرت کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحییٰ بن سعید کے۔

۱۰۸۷: بَابُ فِيْ فَضْلِ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد میں صبح اور شام چلنے کی فضیلت میں

۱۶۴۸: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ يَدِهٖ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَآءِ

۱۶۴۸: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں یا شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور موافق ایک کمان تمہاری کے یا موافق ایک ہاتھ کے جگہ جنت سے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور اگر ایک عورت جنت کی عورتوں

اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَ ضَآءَ تْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

سے نکل آئے طرف زمین کے تو چمک جائے جو کچھ ہے آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور بھر جائے خوشبو سے اوڑھنی جو اسکے سر پر ہے، بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اسکے اندر ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۴۹: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۱۶۴۹: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور جگہ ایک کوڑا رکھنے کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابی ایوب اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۵۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۱۶۵۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں اور ایک شام کو چلنا بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو اس کے اندر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حازم جنہوں نے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے کوفی ہیں اور نام ان کا سلیمان ہے اور مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

۱۶۵۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ ﷺ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَّآءٍ عَذْبَةٌ فَاَعْجَبَتْهُ لِطِيْبِهَا فَقَالَ لَوِاعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مُقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

۱۶۵۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا گزرے ایک مرد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گھاٹی میں پہاڑ کی اس میں ایک چھوٹا سا چشمہ تھا میٹھے پانی کا سو بہت پسند آیا ان کو بسبب لطافت کے سو کہا انہوں نے کاش کہ میں جدا ہو کر آدمیوں سے رہا کرتا اس گھاٹی میں اور نہ کروں گا ایسا جب تک نہ پوچھ لوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت کر یعنی اعتزال و خلوت خلق سے اس لئے کہ ایک بار کھڑے ہونا تمہارے ایک کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اس کی نماز پڑھنے سے اپنے گھر میں ستر برس تک کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ بخش دے تم کو اللہ تعالیٰ اور داخل کرے جنت میں جہاد کرو اللہ کی راہ میں جو لڑا اللہ کی راہ میں فواق فاقہ کے برابر واجب ہوگئی اسکے لیے جنت۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۸۸: بَابُ مَاجَاءَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ

باب: اس بیان میں کہ کون لوگ بہتر ہیں

۱۶۵۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا

۱۶۵۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو بہترین مردم کے بہتر سب سے وہ مرد ہے کہ پکڑی ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں کیا نہ خبر دوں میں اس کی جو درجہ میں مرد

أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ یَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ لَهُ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِیْهَا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ یُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا یُعْطِیْ بِهٖ۔

اوّل کے قریب ہے کہ جدا ہو گیا خلق سے اپنی بکریاں لے کر ادا کرتا ہے حق اللہ تعالیٰ کے بیچ اس کے کیا نہ میں خبر دوں میں تم کو بدترین مردم کی بدترین مردم وہ ہے کہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ کے نام سے اور نہیں دیا جاتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۱۰۸۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْمَنْ سَاَلَ الشَّهَادَةَ

باب: اس کے بیان میں جو شہادت مانگے

۱۶۵۳: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَادِقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ الشَّهِیْدِ۔

۱۶۵۳: روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو مانگے اللہ سے قتل ہونا اس کی راہ میں سچے دل سے دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب شہید کا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۵۴: عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهٖ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ۔

۱۶۵۴: روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مانگے اللہ سے شہادت اپنے سچے دِل سے پہنچا دے گا اسے اللہ تعالیٰ مرتبوں پر شہید کے اگرچہ مرے بچھونے پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سہل بن حنیف کی روایت سے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے اور روایت کی یہ عبداللہ بن صالح نے عبدالرحمٰن بن شریح سے اور عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابا شریح ہے اور وہ اسکندرانی ہیں اور اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے۔

۱۰۹۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمُجَاهِدِ وَالْمُکَاتَبِ وَالنَّاکِحَ وَعَوْنِ اللّٰهِ اِیَّاهُمْ

باب: مجاہد اور مکاتب اور ناکح (نکاح کرنے والے پر) پر مددِ الٰہی کے بیان میں

۱۶۵۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمُکَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَآءَ وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ۔

۱۶۵۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے براہ فضل کے حق ہے ان کی مدد کرنا مجاہد اللہ کی راہ میں اور مکاتب کہ ارادہ رکھتا ہے ادائے زر کتابت کا اور نکاح کرنے والا کہ چاہتا ہے پرہیزگاری۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۵۶: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ نُکِبَ

۱۶۵۶: روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو مرد مسلمان لڑے اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہوا سکے لیے جنت اور جسکو ایک زخم لگا اللہ کی راہ میں یا کوئی چوٹ کھائی پس وہ آئے گا قیامت

نَكْبَةٌ فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ۔

کے دن بڑے سے بڑا زخم لے کر جیسا دنیا میں تھا رنگ اسکا زعفران کا سا اور خوشبو اسکی مشک کی سی ہوگی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۰۹۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ يُكْلَمُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: زخمی فی سبیل اللہ کی فضیلت میں

۱۶۵۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِیْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔

۱۶۵۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی ہوتا اللہ کی راہ میں کوئی اور اللہ خوب جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر آئے قیامت کے دن رنگ اس کا ہوگا خون کا سا اور خوشبو مشک کی سی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۱۰۹۲: بَابُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ

باب: اِس بیان میں کہ کونسا عمل افضل ہے؟

۱۶۵۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ وَاَیُّ الْاَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيْلَ ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

۱۶۵۸: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لانا اللہ اور اس کے رسول پر پھر پوچھا پھر کونسا؟ فرمایا جہاد کو ہان ہے نیکیوں کا پوچھا پھر کونسا؟ یا رسول اللہؐ! فرمایا حج مقبول۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔

۱۶۵۹: عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ آاَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ۔

۱۶۵۹: روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں سو کہا ایک مرد نے قوم میں سے کہ میلا کچیلا تھا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ ﷺ سے کہ ذکر کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں کہا راوی نے پھر گیا وہ اپنے لوگوں میں اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں اور توڑ ڈالا میان اپنی تلوار کا پھر مارا اس سے کافروں کو یہاں تک کہ قتل ہوا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور ابو عمران جونی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے اور ابی بکر بن موسیٰ کا نام احمد بن حنبل نے عمر یا عامر کہا۔

۱۰۹۳: بَابُ مَاجَآءَ اَیُّ النَّاسِ

باب: اِس بیان میں کہ کونسا

اَفْضَلُ

آدمی افضل ہے؟

۱۶۶۰: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَتَّقِیْ رَبَّهٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ۔

۱۶۶۰: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہؐ سے کونسا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا وہ شخص کہ جہاد کرے اللہ کی راہ میں۔ پوچھا پھر کون؟ کہا مؤمن کہ جو کسی گھاٹی میں ہو گھاٹیوں سے کہ ڈرتا ہوا اپنے ربّ سے اور بچاتا ہو لوگوں کو اپنے شر سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۶۱ ـ ۱۶۶۲: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلشَّهِیْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ یُغْفَرُلَهٗ فِیْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَیَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَیُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ یَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَ کْبَرِ وَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْیَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَیُزَوَّجُ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ وَیُشَفَّعُ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنْ اَقَارِبِهٖ۔

۱۶۶۱ ـ ۱۶۶۲: روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے شہید کیلئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھ باتیں ہیں: بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ پہلے ہی خون (کا قطرہ) گرنے میں یعنی اسکے بدن سے اور دکھائی جاتی ہے بیٹھک اسکی جنت سے اور بچایا جاتا ہے قبر کے عذاب سے اور بے خوف رہتا ہے فزعِ اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اسکے سر پر وقار کا تاج کہ ایک یاقوت اسکا بہتر ہے ساری دنیا سے جو کچھ اس میں ہے اور بیاہ دیا جاتا ہے بہتر بیبیوں، بڑی آنکھ والیوں، گوریوں سے اور شفاعت قبول کی جاتی ہے اسکی ستر قرابت والوں میں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔

۱۶۶۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ یَسُرُّهٗ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا غَیْرُ الشَّهِیْدِ فَاِنَّهٗ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا یَقُوْلُ حَتّٰی اُقْتَلَ عَشْرَمَرَّاتٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مِمَّا یَرٰی مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ بِالْکَرَامَةِ۔

۱۶۶۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی نہیں ہے اہل جنت سے کہ چاہتا ہو لوٹنا دنیا میں سوا شہید کے اور وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے طرف دنیا کی اور کہتا ہے یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں میں دس بار اللہ تعالیٰ کی راہ بسبب اس کے کہ دیکھتا ہے وہ اس بزرگی کو کہ دی اسے اللہ تعالیٰ نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے معنی میں۔

۱۶۶۴: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَالرَّوْحَةُ یَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوِالْغَدْوَةُ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا۔

۱۶۶۴: روایت ہے سہل بن سعد سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ثغور اسلام پر گھوڑے باندھنا اور حدود کی حفاظت کرنا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس پر ہے اور ایک شام کو چلنا کہ چلتا ہے بندہ اللہ کی راہ میں یا صبح کو چلنا ساری دنیا سے بہتر ہے اور اس سے جو زمین پر ہے اور ایک کوڑے کی جگہ تمہارے ایک کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو زمین پر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۶۵: عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ وَ قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ بِشُرَحْبِیْلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِیْ مُرَابَطٍ لَهٗ وَقَدْ شَقَّ عَلَیْهِ وَعَلٰی اَصْحَابِهٖ

۱۶۶۵: روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا گزرے سلمان فارسی شرحبیل پر اور وہ اپنے مرابط میں تھے اور بار گزرا تھا ان پر اور ان کے ساتھ والوں پر یعنی مرابط میں رہنا سو کہا سلمان فارسی نے کیا نہ بیان کروں میں تم۔ ـــ

فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ وَرُبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ فِيْهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَنُمِيَ لَهُ عَمَلُهُ اِلٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ایک حدیث سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا شرحبیل نے ہاں کہا سلمان نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پہرہ ایک دن کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اور کبھی کہا بہتر ہے سارے مہینے روزے رکھنے سے اور رات کو نماز پڑھنے سے اور جو مر گیا اسی حالت میں بچایا جائے گا قبر کے فتنہ سے اور بڑھائے جائیں گے اس کے عمل قیامت کے دن۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۶۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ۔

۱۶۶۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا نبیؐ نے جو ملے اللہ سے بغیر جہاد کے اثر کے ملے گا وہ اس سے اور اس میں ایک سوراخ ہوگا یعنی نقصان دین میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے مسلم کی روایت سے کہ وہ اسماعیل بن رافع سے روایت کرتے ہیں اور اسماعیل کو ضعیف کہا ہے بعض اہلحدیث نے سنا میں نے محمد بخاری سے وہ کہتے تھے اسماعیل ثقہ ہیں مقارب الحدیث اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور سلمان فارسی کی حدیث کی اسناد متصل نہیں محمد بن منکدر نے نہیں پایا سلمان کو اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں مکحول سے وہ شرحبیل بن سمط سے وہ سلمان سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۶۶۷: عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنِّیْ كَتَمْتُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّیْ ثُمَّ بَدَالِیْ اَنْ اُحَدِّثَكُمُوْهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهٖ مَابَدَا لَهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْ مَاسِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔

۱۶۶۷: روایت ہے صالح سے جو مولیٰ ہیں عثمان بن عفان کے کہا سنا میں نے عثمان سے اور وہ منبر پر تھے یعنی خطبہ پڑھتے تھے فرماتے تھے میں چھپاتا تھا تم سے ایک حدیث کہ سنی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس لیے چھپاتا تھا کہ تم جدا ہو جاؤ گے مجھ سے پھر پیچھے سوچا میں نے کہ میں بیان کر دوں وہ تم سے اور آدمی کر لے اپنے واسطے وہی جو اس کی سمجھ میں آئے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے پہرا دینا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ہزار دن سے اور منزلوں میں یعنی مکانوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے کہا محمد نے ابو صالح مولیٰ عثمان کا نام ترکان ہے۔

۱۶۶۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ۔

۱۶۶۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں پاتا ہے شہید صدمہ قتل کا مگر اتنا جتنا پاتا ہو ایک تم میں سے صدمہ چیونٹی کے کاٹنے کا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۶۶۹: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِیْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ۔

۱۶۶۹: روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے سب سے پیارے اللہ کے نزدیک دو قطرے اور دو اثر ہیں پہلا قطرہ آنسو کا جو اللہ کے خوف سے نکلے دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ کی راہ میں بہے اور پہلا اثر وہ اثر ہے کہ پہنچے اللہ کی راہ میں یعنی چوٹ چپٹ وغیرہ اور دوسرا اثر جو پہنچے اللہ کے کسی فرض ادا کرنے میں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْجِهَادِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں جہاد کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۶۷۰: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِالْكَتِفِ اَوِاللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هَلْ لِیْ رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ اُوْلِى الضَّرَرِ۔

۱۶۷۰: روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس شانہ شتر یا تختی لاؤ پس لکھوایا: لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ ...... اور عمرو بن ام مکتوم پیچھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سو پوچھا کیا میرے لیے رخصت ہے پس اترا یہ لفظ: غَيْرُ اُوْلِى الضَّرَرِ۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے سلیمان تیمی کے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق سے اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابی اسحٰق سے یہ حدیث۔ مترجم: پوری آیت یہ ہے: لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُوْلِى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً۔ یعنی برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جن کو بدن کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے اللہ نے بڑائی دی ہے لڑنے والے کو اپنے مال اور جان سے ان پر جو بیٹھتے ہیں درجہ میں۔ جب یہ آیت اتری غَيْرُ اُوْلِى الضَّرَرِ کا لفظ نہ تھا عمرو بن ام مکتوم نے جب پوچھا کہ میں نابینا ہوں مجھے ترکِ جہاد کی رخصت ہے یا نہیں؟ تب یہ لفظ بھی اترا اور اس میں رخصت مذکور ہوئی۔

۱۰۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ خَرَجَ اِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ اَبَوَيْهِ

باب: اس کے بیان میں جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے

۱۶۷۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ يَسْتَاْذِنُهٗ فِى الْجِهَادِ فَقَالَ اَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔

۱۶۷۱: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اجازت مانگتا تھا جہاد کی پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تیرے ماں باپ ہیں؟ کہا ہاں! فرمایا پس انہیں کی خدمت میں کوشش کر۔

ف : اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعباس شاعر اعمی مکی ہیں اور نام ان کا سائب بن فروخ ہے۔

۱۰۹۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ يُبْعَثُ مِنْ سَرِيَّةٍ وَّحْدَهٗ

باب: ایک مرد کو بطور سریا بھیجنے کے بیان میں

۱۶۷۲: عَنِ الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهٖ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔

۱۶۷۲: روایت ہے حجاج بن محمد سے کہا انہوں نے کہ کہا ابن جریج نے تفسیر میں آیت مذکورہ کی کہ کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ بھیجا ان کو رسول اللہؐ نے اکیلا بطور سریا کے خبر دی اسکی ان کو یعلیٰ بن مسلم نے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے ۔ (سریہ وہ چھوٹی ٹکڑی ہے جو بڑے لشکر سے جدا کر کے بھیجی جائے)۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن جریج کی۔

۱۰۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ

باب: اکیلے سفر کرنے کی کراہت میں

۱۶۷۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارَى رَاكِبٌ بِلَيْلٍ يَعْنِيْ وَحْدَهٗ۔

۱۶۷۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو میں جانتا ہوں تنہائی کے نقصان سے تو نہ چلتا کوئی سوار اکیلا رات کو۔

۱۶۷۴: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ۔

۱۶۷۴: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار یعنی رات کا چلنے والا ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار لشکر ہیں۔

ف : حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی عاصم کی روایت سے اور وہ بیٹے ہیں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرو کے اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے۔

۱۰۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الْكَذِبِ وَ الْخَدِيْعَةِ فِی الْحَرْبِ

باب: لڑائی میں جھوٹ اور مکر کی رخصت میں

۱۶۷۵: عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ ۔

۱۶۷۵: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لڑائی میں فریب جائز ہے۔

ف: اِس باب میں علی اور زید بن ثابت اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم اور اسماء بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٠٩٩: بَابُ مَاجَآءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَمْ غَزٰى

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدد غزوات میں

١٦٧٦: عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ اِلٰى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهُ كَمْ غَزَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ وَاَيَّتُهُنَّ كَانَ اَوَّلُ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرِ اَوِ الْعُسَيْرِ۔

١٦٧٦: روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا تھا میں بازو میں زید بن ارقم کے سو کسی نے ان سے پوچھا کتنے جہاد کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ فرمایا اُنیس میں نے پوچھا تم نے کتنوں میں رفاقت کی؟ کہا سترہ میں کہا پہلا ان میں کون غزوہ تھا؟ فرمایا انہوں نے ذات العشیر ا یا ذات العسیر ا راوی کو شک ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١١٠٠: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب: صف بندی اور ترتیب لشکر کے بیان میں

١٦٧٧: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلاً۔

١٦٧٧: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کھڑا کر دیا ہم کو اپنے اپنے مقامات مناسبہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں رات سے۔

ف: اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس حدیث کا تو نہ پہچانا انہوں نے اس کو اور کہا محمد بن اسحٰق کو سماع ہے عکرمہ سے اور جب کہ دیکھا میں نے ان کو تو وہ اچھا جانتے تھے محمد بن حمید رازی کو پھر ضعیف کہنے لگے ان کو۔

١١٠١: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدُّعَآءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب: لڑائی کے وقت دعا کے بیان میں

١٦٧٨: عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ۔

١٦٧٨: روایت ہے ابن ابی اوفیٰ سے کہا انہوں نے سنا میں نے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اور بددعا کرتے تھے کفار کے لشکروں پر ان لفظوں سے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ! اتارنے والے کتاب کے جلد کرنے والے حساب کے شکست دے ان لشکروں کو اور پیر پھسلا دے ان کے۔

ف: اِس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١١٠٢: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَلْوِيَةِ

باب: لشکر کے نیزوں کے بیان میں

١٦٧٩: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

١٦٧٩: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں اور

وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُ هٗ اَبْيَضُ۔

نیزہ آپ ﷺ کا سفید تھا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحییٰ بن آدم کی وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث سو نہ جانی انہوں نے مگر روایت سے یحییٰ بن آدم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے شریک سے وہ روایت کرتے ہیں عمار سے وہ ابی زبیر سے وہ جابر سے وہ نبی ﷺ سے کہ داخل ہوئے آپ ﷺ مکہ میں اور آپ ﷺ پر عمامہ سیاہ تھا کہا محمد نے وہ یہی حدیث ہے اور دھن ایک بطن ہے بجیلہ کے قبیلہ سے اور عمار دھنی بیٹے ہیں معاویہ دھنی کے اور کنیت ان کی ابو معاویہ ہے اور وہ کوفی ہیں ثقہ ہیں نزدیک اہلحدیث کے۔

۱۱۰۳: بَابُ فِي الرَّايَاتِ

باب: لشکر کے نیزوں کے بیان میں

۱۶۸۰ : عَنْ يُوْنُسَ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْاَلُهٗ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ۔

۱۶۸۰: روایت ہے یونس بن عبید سے جو مولیٰ ہیں محمد بن القاسم کے کہا بھیجا مجھ کو محمد بن القاسم نے براء بن عازب کی طرف تاکہ پوچھوں میں کیسا تھا جھنڈا رسول اللہ ﷺ کا فرمایا براء نے سیاہ تھا پھریرا اس کا چوکور ایک چادر خطوں والی ہے۔

ف: اِس باب میں علی اور حارث بن حسان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابی زائدہ کے اور ابوایوب ثقفی کا نام اسحٰق بن ابراہیم ہے اور روایت کی ہے عبید اللہ بن موسیٰ نے بھی۔

۱۶۸۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ ﷺ سَوْدَاءُ وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضُ۔

۱۶۸۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے تھا رایت نبی ﷺ کا سیاہ اور لوا آپ ﷺ کا سفید۔

ف: مترجم رایت نشان ہے لشکر کا اور اسے ام الحرب کہتے ہیں کہ افواج اسی کے نیچے لڑتی ہیں اور وہ لوا سے بڑا ہوتا ہے۔ **ف:** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی ابن عباسؓ کی روایت ہے۔

۱۱۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي الشِّعَارِ

باب: پرول کے بیان میں

۱۶۸۲ : عَنِ الْمُهَلَّبِ ابْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ عَنْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ بَيَّتَكُمُ العَدُوُّ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ۔

۱۶۸۲: روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی کسی ایسے شخص سے کہ سنا اس نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے اگر آ جائے رات کو تمہارے اوپر دشمن تو پرول[1] تمہارا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ ہے۔

ف: اِس باب میں سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور ایسی ہی روایت کی بعضوں نے ابی اسحٰق سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہے ان سے اس طرح بھی کہ روایت ہے مہلت بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۱۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کی شمشیر کے بیان میں

---

[1] پرول: جنگ کے دوران استعمال ہونے والے ''کوڈ ورڈز'' (خفیہ الفاظ) کو کہا جاتا ہے۔ (حافظ)

۱۶۸۳ : عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِيْ عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَيْفَهٗ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ حَنَفِيًّا۔

۱۶۸۳: روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے بنائی میں نے اپنی تلوار سمرہ کی تلوار پر اور بنائی سمرہ نے اپنی تلوار رسول اللہ ﷺ کی تلوار پر اور تھی تلوار آپ ﷺ کی بنی حنیف کی جو ایک قبیلہ ہے عرب میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب میں اور ضعیف کہا حافظہ کی طرف سے۔

۱۱۰۶: بَابُ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب: لڑائی میں افطار کے بیان میں

۱۶۸۴ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانَ فَاٰذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَاَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَاَفْطَرْنَا اَجْمَعِيْنَ۔

۱۶۸۴: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پہنچے نبی مرالظہران میں جس سال مکہ فتح ہوا اور خبر دی ہم کو آپ ﷺ نے دشمن کے مقابلہ کی تو حکم کیا افطار کا پس افطار کیا ہم سب نے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخُرُوْجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

باب: گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کے بیان میں

۱۶۸۵ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

۱۶۸۵: روایت ہے انس بن مالک سے کہا سوار ہو گئے نبی ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے پر کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا کہ نہ تھی کچھ گھبراہٹ اور پایا ہم نے اس کو سبک رو مانند دریا کے۔

ف: اس باب میں عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۸۶ ـ ۱۶۸۷ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَارَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

۱۶۸۶۔۱۶۸۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا تھی مدینہ میں کچھ گھبراہٹ سو مانگ لیا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ہمارا گھوڑا کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا نہ دیکھی ہم نے کچھ گھبراہٹ اور پایا اس گھوڑے کو تیز رو مانند دریا کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب: لڑائی کے وقت ثابت قدمی کے بیان میں

۱۶۸۸ : عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَاوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهٖ وَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ

۱۶۸۸: روایت ہے براء بن عازب سے کہا اس شخص نے کیا بھاگ گئے تھے تم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اے ابا عمارہ! کہا انہوں نے نہیں قسم ہے اللہ کی پیٹھ نہیں موڑی رسول اللہ ﷺ نے لیکن پیٹھ موڑی بعضے جلد باز لوگوں نے کہ مقابلہ کیا ان سے کفار ہوازن نے ساتھ تیروں کے اور رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر تھے اور ابوسفیان اس کی لگام پکڑے ہوئے

بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

تھے اور رسول اللہ ﷺ یہ کہہ کر فرماتے تھے: اَنَا النَّبِيُّ سے آخر تک یعنی میں نبی ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں اور میں پوتا ہوں عبدالمطلب کا۔

ف: اِس باب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: خلاصہ جواب براء کا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو سردار تھے لشکر کے انہوں نے جب پیٹھ نہ موڑی تو اصحاب کے بھاگنے کا اعتبار نہ رہا اور وہ ذرا ہٹ کر پھر حضرت ﷺ سے ملے اور قرآن عظیم الشان میں صاف اللہ تعالیٰ نے ان کے اس پیچھے ہٹنے کو بھی معاف فرمایا پھر کیا جائے اعتراض ہے۔

۱۶۸۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ۔

۱۶۸۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا دیکھا ہم نے اپنے تا ئیں یعنی اصحاب کو کہ دونوں گروہ پیٹھ موڑنے والے تھے اور نہ تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو آدمی بھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبیداللہ کی روایت سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۱۶۸۹ (ل): عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَدْتُّهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ۔

۱۶۸۹ (ل): روایت ہے انسؓ سے کہا کہ تھے نبی ﷺ بہترین مردم اور سخی زیادہ لوگوں سے اور بہادر زیادہ سب لوگوں سے کہا اور ایک رات گھبرائے اہل مدینہ کسی دشمن کی خبر سن کر اور سنی لوگوں نے ایک آواز پھر ملے ان کو رسول اللہ ﷺ سوار تھے ایک گھوڑے پر ابوطلحہ کے ننگی پیٹھ اور لٹکائے تھے آپ ﷺ اپنی تلوار کو اور فرماتے تھے لوگوں سے مت ڈرو مت ڈرو پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے پایا اس کو چال میں مانند دریا کے یعنی گھوڑے کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم: یہ کمال شجاعت تھی آپ ﷺ کی کہ اکیلے آپ ﷺ جس طرف دشمن کا خوف تھا ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے اوّل چلے گئے اور لوگ مدینہ کے جب ہوشیار ہو کر ادھر کا قصد کر رہے تھے تو آپ ﷺ لوٹ آئے اور ان کو تسکین فرمائی اور وہ گھوڑا نہایت اڑیل تھا آپ ﷺ کی برکت سے بحر رواں ہو گیا۔ سبحان اللہ! یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔

۱۱۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي السُّيُوْفِ وَحِلْيَتِهَا

باب: تلوار کی زینت کے بیان میں

۱۶۹۰: عَنْ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً۔

۱۶۹۰: روایت ہے مزیدہ سے کہا داخل ہوئے رسول اللہؐ فتح مکہ کے دن یعنی مکہ میں اور انکی تلوار پر سونا چاندی لگا ہوا تھا کہا طالب نے پوچھا میں نے مزیدہ سے چاندی کو کہا انہوں نے قبیعہ آپؐ کی تلوار میں چاندی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی ہمام نے قتادہؓ سے انہوں نے انسؓ سے اور روایت کی بعضوں نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن ابی الحسن سے کہا تھی قبیعہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی چاندی سے۔ مترجم: قَبِیْعَه: ٹوپی ہے قبضہ تلوار کی اور اس حدیث سے زینت ہتھیار کی چاندی سے جائز ہے۔

۱۱۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدِّرْعِ

باب: زرہ کے بیان میں

۱۶۹۱ - ۱۶۹۲: عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ اُحُدٍنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةً تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ۔

۱۶۹۱-۱۶۹۲: روایت ہے زبیر بن عوام سے کہا تھے نبی ﷺ پر دو زرہیں احد کے دن سو چڑھنے لگے پتھر پر پس نہ چڑھ سکے پھر بیٹھ گئے طلحہ آپ ﷺ کے نیچے اور چڑھے نبی ﷺ یہاں تک کہ سیدھے ہو گئے آپ ﷺ پتھر پر پھر سنا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے تھے کہ واجب ہوئی طلحہ کے لیے یعنی جنت یا شفاعت۔

ف: اس باب میں صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحٰق کی روایت سے۔

۱۱۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِغْفَرِ

باب: خود کے بیان میں

۱۶۹۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ لَهٗ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوْهُ۔

۱۶۹۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا داخل ہوئے نبی ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود تھا کسی نے آپ ﷺ سے کا کہ ابن خطل لپٹا ہوا ہے کعبہ شریف کے پردوں میں فرمایا آپ ﷺ نے قتل کرو اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی بڑے شخص کو کہ روایت کی اس نے یہ حدیث سوا مالک کے کہ انہوں نے روایت کی زہری سے۔

۱۱۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کی فضیلت میں

۱۶۹۴: عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

۱۶۹۴: روایت ہے عروہ بارقی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت کے دن تک یعنی اجر اور غنیمت۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید اور جریر اور ابی ہریرہ اور اسماء بنت یزید اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عروہ بیٹے ہیں ابی الجعد بارقی کے اور ان کو عروہ بن الجعد کہتے ہیں کہا احمد بن حنبل نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جہاد ہر ایک کے ساتھ قیامت تک باقی ہے۔ مترجم: گھوڑوں سے بڑی تائید ہے مجاہدوں کو۔ اللہ تعالیٰ وَالْعَادِيَاتِ میں ان کی قسم کھاتا ہے اور ثواب جہاد اور مالِ غنیمت گویا ان کے موئے پیشانی میں معلق ہے۔

۱۱۱۳: بَابُ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

باب: بہتر گھوڑوں کے بیان میں

۱۶۹۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ۔

۱۶۹۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے برکت گھوڑوں کی سرخ رنگ گھوڑوں میں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شیبان کی روایت سے۔ مترجم: اشقر وہ گھوڑا ہے کہ جس میں سرخی صاف ہو اور اس کے ایال اور دُم بھی سرخ ہوں اور اگر ایال اور دُم سیاہ ہوئے تو وہ کمیت ہے۔

۱۶۹۶: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَ قْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْیَمِیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اَدْهَمَ فَکُمَیْتٌ عَلٰی هٰذِهِ الشِّیْبَةِ۔

۱۶۹۶: روایت ہے ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر گھوڑوں میں سیاہ رنگ ہیں جن کی پیشانی اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو پھر پنچ کلیاں یعنی جن کے چاروں پیر اور پیشانی سفید ہو پھر اگر سیاہ رنگ نہ ہوں تو کمیت اسی صورت کا یعنی سیاہی سرخی ملی ہوں یا دُم اور ایال اس کے سیاہ ہوں اور باقی سرخ ہوں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے وہب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے مانند اس روایت کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۱۱۱۴: بَابُ مَایُکْرَهُ مِنَ الْخَیْلِ

باب: بری قسم کے گھوڑوں میں

۱۶۹۷ - ۱۶۹۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَرِهَ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ۔

۱۶۹۷ ـ ۱۶۹۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ کہتے تھے شکار کو گھوڑوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے عبداللہ سے انہوں نے ابی زرعہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کے اور ابو زرعہ بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے نام ان کا ہرم ہے روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے جب بیان کرے تو مجھ سے حدیث تو بیان کر ابوزرعہ سے اس لیے کہ انہوں نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث پھر پوچھی میں نے ان سے کئی برسوں بعد وہی حدیث تو نہ چھوڑا انہوں نے ایک حرف یعنی ایسے قوی الحافظہ تھے۔

۱۱۱۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرِّهَانِ

باب: گھوڑوں کی شرط کے بیان میں

۱۶۹۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْرَی الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَیْلِ مِنَ الْحَفْیَاءِ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ وَبَیْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْیَالٍ وَمَالَمْ یُضَمَّرْمِنَ الْخَیْلِ مِنْ ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَبَیْنَهُمَا مِیْلٌ وَکُنْتُ فِیْمَنْ اَجْرٰی فَوَثَبَ بِیْ فَرَسِیْ جِدَارًا۔

۱۶۹۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر گھوڑے دوڑائے حفیہ سے ثنیۃ الوداع تک اور دونوں میں چھ میل کا فاصلہ ہے اور جو غیر مضمر گھوڑے تھے ان کو دوڑایا ثنیۃ الوداع سے بنی زُریق کی مسجد تک اور دونوں میں ایک میل کا فاصلہ تھا اور ابن عمرؓ کہتے ہیں میں بھی ان میں تھا جنہوں نے گھوڑے دوڑائے تھے سو کود گیا میرا گھوڑا ایک دیوار مجھے لے کر۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور جابر اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے۔

۱۷۰۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ ۔

۱۷۰۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبق نہیں ہے مگر تیر میں یا اونٹ میں یا گھوڑے میں۔

ف: مترجم: مضمر وہ گھوڑے ہیں جن کو ضمار سے تیار کیا ہو اور ضمار یہ ہے کہ پہلے گھوڑے کو خوب دانہ چارہ دے کر فربہ کرنا پھر بتدریج

دانہ چارہ کم کرنا کہ لاغر ہو جائے اور قوت غذائی سابق باقی رہے اور وہ نہایت تیز رو ہوتا ہے اور سبق وہ مال ہے کہ سابق کو یعنی وہ سوار کہ شرط میں آگے بڑھ جائے اس کو ملے اور شرط مال کی انہیں تین میں درست ہے۔

١١١٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ تُنْزِى الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ

باب: گھوڑی پر گدھے چھوڑنے کی کراہت میں

١٧٠١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُوْرًا مَا اخْتَصَّنَادُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِىَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ ۔

١٧٠١: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ بندہ مامور کسی چیز میں خاص نہ کیا ہم کو اور لوگوں سے مگر تین چیزوں میں حکم کیا ہم کو کہ وضو پورا کریں اور زکوٰۃ مال کی نہ کھائیں اور گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔

ف: اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے جہضم سے یہی حدیث سو کہا انہوں نے روایت ہے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے روایت کی ابن عباسؓ سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ثوری کی غیر محفوظ ہے اور وہم کیا ہے اس میں ثوری نے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی اسماعیل بن علیا نے اور عبدالوارث بن سعید نے ابی جہضم سے انہوں نے عبداللہ بن عبید اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعویٰ شیعہ کا باطل ہے اور رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز امت سے چھپا کر اہل بیت کو نہیں بتائی ورنہ ابن عباسؓ ایسا نہ فرماتے اور وضو پورا کرنا اگرچہ سب کو ضرور ہے مگر اہل بیت کو پرضرور اور گھوڑی پر اگر گدھے بہت چھوڑے جائیں گے تو گھوڑوں کی قلت ہوگی اور جہاد میں تکلیف ہوگی۔

١١١٧: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيْكِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب: فقرائے مؤمنین سے دعائے خیر چاہنے کا بیان

١٧٠٢: عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغُوْنِىْ فِىْ ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ ۔

١٧٠٢: روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے تھے ڈھونڈو مجھ کو اپنے ضعیفوں میں اسلئے کہ تم کو رزق ملتا ہے اور مدد ملتی ہے بسبب ضعیفوں کے تمہارے یعنی ان پر رحم کرنے کے سبب سے تم کو برکت اور فتح ہوتی ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١١١٨: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں میں گھنٹے لٹکانے کے بیان میں

١٧٠٣: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ ۔

١٧٠٣: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ساتھ نہیں ہوتے فرشتے ان رفیقوں کے جن میں کتا ہو اور گھنٹی ہو۔

ف: اس باب میں عمر اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: بعض اوقات منظور ہوتا ہے کہ لشکر دشمن پر اچانک جا پڑے اور ان کو خبر نہ ہو اس وقت گھنٹی یا گھنگر و خلل مقصود ہوتے ہیں یہ بھی ایک وجہ کراہت کی ہے اور سوا اس

کے اور بھی کچھ حکمت ہوگی۔ واللہ اعلم

۱۱۱۹: بَابُ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

باب: جنگ کا امیر مقرر کرنے میں

۱۷۰۴: عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اَحَدِ هِمَا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخِرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِیٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِیٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِیَ خَالِدٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِیْ بِهٖ فَقَدِ مْتُ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَاتَرٰى فِیْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ۔

۱۷۰۴: روایت ہے براء سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا دو لشکروں کو اور امیر کیا ایک پر علی بن ابی طالب کو اور دوسرے پر خالد بن ولید کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو علیؓ امیر ہے کہا راوی نے فتح کیا علیؓ نے ایک قلعہ اور لی اس میں سے ایک لونڈی' سو خط بھیجا میرے ساتھ خالد نے نبی ﷺ کی طرف چغلی کھائی اس میں حضرت علیؓ کی سو آیا میں آنحضرت ﷺ کے پاس اور پڑھا آپ ﷺ نے خط سو بدل گیا آپ ﷺ کا رنگ مبارک یعنی سبب غصے کے پھر فرمایا کیا دیکھتا ہے تو اس شخص میں کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول اس کو عرض کیا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے غصے سے اور اس کے رسولؐ کے غصے سے اور میں تو فقط پیغام لانے والا ہوں پس چپ رہے آپ ﷺ۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حوص بن جوائب کی روایت سے اور معنی یشی کے چغل خوری ہے۔

۱۱۲۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِمَامِ

باب: امام کے مسئول ہونے کے بیان میں

۱۷۰۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِیْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِیْ بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔

۱۷۰۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے پس وہ امیر جو لوگوں پر حاکم ہے چرواہا ہے اور اس سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے اور مرد چرواہا ہے اوپر گھر والوں اپنے کے اور اس سے پوچھ ہونے والی ہے ان کی اور عورت چرانے والی ہے اپنے شوہر کے گھر میں اور وہ اس سے پوچھی جائے گی اور غلام چرانے والا ہے اپنے آقا کے مال کو اور وہ اس سے پوچھا جائے گا آگاہ ہو تحقیق ہر ایک تم میں سے چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور انسؓ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابی موسیٰ کی غیر محفوظ ہے اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کی غیر محفوظ ہے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن بشار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے بریدہ سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے خبر دی مجھ کو اس روایت کی محمد بن ابراہیم بن بشار نے کہا محمد نے اور روایت کی کتنے لوگوں

نے سفیان سے انہوں نے برید ہ بن ابی بردہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور صحیح تر ہے کہا محمد نے اور روایت کی اسحٰق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ پوچھنے والا ہے ہر چرواہے سے حال اس کا کہ جس کو چرایا اس نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ غیر محفوظ ہے کہ صحیح یہ ہے کہ روایت ہے معاذ بن ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ قتادہ سے وہ حسنؒ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۱۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي طَاعَةِ الْاِمَامِ

باب: اطاعتِ امام کے بیان میں

۱۷۰۶: عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ قَالَتْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى عَضَلَةِ عَضُدِهِ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا مَا اَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ۔

۱۷۰۶: روایت ہے ام حصین سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع میں اور آپؐ پر ایک چادر تھی کہ اسے لپیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ اپنی بغل کے نیچے سے کہا ام حصین نے اور میں نظر کرتی تھی آپ ﷺ کے بازو کی بوٹی پر کہ وہ پھڑکتی تھی سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیوں ڈرو اللہ سے اور اگر حاکم کیا جائے تم پر ایک غلام حبشی چھوٹے کان والا یا کن کٹا تو سنو اس کی بات اور مانو اس کا حکم جب تک قائم کرے تمہارے لیے کتاب اللہ کے یعنی موافق قرآن کے حکم دے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہے کئی وجہوں سے ام حصین سے۔

۱۱۲۲: بَابُ مَاجَآءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

باب: اِس بیان میں کہ معصیت خالق میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں

۱۷۰۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ۔

۱۷۰۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بات سننا اور حکم ماننا مرد مسلمان پر واجب ہے خواہ دوست رکھے یا مکروہ جانے جب تک کہ حکم نہ کیا جائے ساتھ معصیت کے پھر اگر حکم کیا گیا ساتھ معصیت کے تو پھر بات سننا اور اطاعت ضرور ہے۔

ف: اس باب میں علی اور عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

باب: جانوروں کے لڑانے اور منہ پر داغ دینے کے بیان میں

۱۷۰۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔

۱۷۰۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کے لڑانے سے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی یحییٰ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ منع فرمایا آپ ﷺ نے جانوروں کے لڑانے سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباسؓ کا

اور کہا جاتا ہے یہ صحیح تر ہے قطبہ کی روایت سے اور روایت کی یہ حدیث شریک نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور اس باب میں طلحہ اور جابر اور ابی سعید اور عکراش بن زویب سے بھی روایت ہے۔

۱۷۰۹: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ۔

۱۷۰۹: روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا منہ پر داغ دینے اور مارنے سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۲۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَمَتٰى يُفْرَضُ لَهٗ

باب: حصہ غنیمت کے وقت اور حد بلوغ کے بیان میں

۱۷۱۰ - ۱۷۱۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَابَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ يُّفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ۔

۱۷۱۰ - ۱۷۱۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ سامنے لائے مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھ کو پھر سامنے لائے مجھے سال آئندہ میں ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھ کو جہاد کے لئے اور مال غنیمت دینے کو کہا نافع نے پھر بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے سو کہا انہوں نے یہ حد ہے چھوٹے بڑے کی پھر لکھ بھیجا انہوں نے کہ حصہ دو غنیمت سے اس کو جو پہنچا ہو پندرہ برس کو۔

ف: روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند اسی روایت کے معنی میں مگر اس میں اتنا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: هٰذَا حَدُّ مَابَيْنَ الذُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتَلَةِ یعنی یہ حد ہے چھوٹوں اور لڑنے والوں کے درمیان اور نہیں ذکر کیا اس میں کتابت حصہ غنیمت کا حدیث اسحٰق بن یوسف کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سفیان ثوری کی روایت سے۔

۱۱۲۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يُّسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

باب: شہید کے قرض کے بیان میں

۱۷۱۲: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَامَ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ

۱۷۱۲: روایت ہے ابو قتادہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ان کے درمیان یعنی خطبہ پڑھنے پھر نصیحت کی ان کو اور فرمایا کہ جہاد اللہ کی راہ میں اور ایمان سب عملوں سے افضل ہے سو کھڑا ہوا ایک شخص اور عرض کیا اس نے یا رسول اللہؐ! خبر دو مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے گناہوں کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں! اگر قتل ہو تو اللہ کی راہ میں تو صابر ہو طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا تم نے؟ کہا اس نے خبر دیجئے مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے سب گناہوں کا؟ فرمایا رسول

اللّٰهِ اَيُكَفِّرُ عَنِّیْ خَطَايَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِكَ۔

اللہ ﷺ نے ہاں! جب تو صابر ہو اور طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا بخشے جائیں گے تیرے سب گناہ مگر قرض۔ خبر دی مجھے جبرئیل نے۔

ف: اس باب میں انسؓ اور محمد بن جحش اور بی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند اور روایت کی یحییٰ بن سعید اور کئی لوگوں نے مانند اس کے سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے اور یہ صحیح تر ہے سعید مقبری کی حدیث سے جو مروی ہے ابو ہریرہؓ سے۔

۱۱۲۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دَفْنِ الشُّهَدَآءِ

باب: شہیدوں کے دفن کے بیان میں

۱۷۱۳: عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شُكِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجِرَاحَاتُ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ اَحْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوْا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَمَاتَ اَبِیْ فَقَدَّمَهٗ بَيْنَ يَدَیْ رَجُلَيْنِ۔

۱۷۱۳: روایت ہے ہشام بن عامر سے کہا شکایت کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے زخموں سے اُحد کے دن اور فرمایا آپ ﷺ نے کھودو یعنی قبر اور وسیع کرو یعنی اچھی بناؤ اور دفن کر دو دو یا تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو یعنی قبلہ کی طرف جسے قرآن زیادہ (یاد) ہو پھر وفات پائی میرے والد نے بھی پس آگے کیا ان کو دو شخصوں کے۔

ف: اِس باب میں خباب اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور رویات کی سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ہشام بن عامر سے انہوں نے ابوالدرہما سے کہ نام ان کا قرفہ بن بہیس ہے۔

۱۱۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَشُوْرَةِ

باب: مشورہ کے بیان میں

۱۷۱۴: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِیْئَ بِالْاُسَارٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰی وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً۔

۱۷۱۴: روایت ہے عبداللہ سے کہا جب ہوا بدر کا دن اور لائے قیدیوں کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے باب میں اور ذکر کیا قصہ طویل۔

ف: اِس باب میں عمر بن ابی ایوب اور انس اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ مشورہ لیتے ہوئے اپنے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر۔ مترجم: خلاصہ قصہ عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کے دن جب قیدی آئے اور حضرت ﷺ نے اصحاب سے مشورہ لیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ قوم آپ ﷺ کی ہے ان کو باقی رکھو اور نرم دِلی کرو ان پر اور ان سے فدیہ لو کہ ہم کو اور قوت ہو کفار پر اور عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انہوں نے جھٹلایا آپ ﷺ کو اور نکالا آپ ﷺ کو آگے کیجئے ان کو گردنیں ماریں ہم ان کی اور حکم دیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ گردن مارے عقیل کی اور اسی طرح مجھے حکم دیجئے کہ میں اپنے فلانے عزیز کی گردن ماروں اس لیے کہ یہ سردار ہیں کافروں کے عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ایک جنگل سوکھی لکڑیوں کا دیکھئے اس میں انہیں ڈال کر آگ لگا دیجئے۔ عباسؓ نے ان

سے کہا قطع رحم کیا تو نے غرض حضرت ﷺ چپ ہو رہے اور لوگ آپس میں کہنے لگے دیکھئے حضرت ﷺ کس کی عرض قبول کریں؟ فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نرم کرتا ہے بعضے دِلوں کو یہاں تک کہ وہ مثل دودھ کے ہو جاتے ہیں اور سخت کرتا ہے بعضے دِلوں کو یہاں تک کہ وہ مثل پتھروں کے ہو جاتے ہیں۔ اے ابوبکر! مثال تیری ابراہیم سی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی: فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور مثل عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انہوں نے عرض کی: اَنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور مثال تیری اے عمر! مانند نوح کے ہے کہا انہوں نے: رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا اور مانند موسیٰ علیہ السلام کے کہ کہا انہوں نے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ...... پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آج کل تم تنگدست ہو پس نہ چھوڑو ان میں کسی کو مگر فدیہ لے کر یا مار کر گردنیں ان کی۔ عرض کیا عبداللہ بن مسعود نے مگر سہیل بن بیضاء کی یا رسول اللہؐ! اس لیے کہ میں نے سنا کہ اس کو کہ ذکر کرتا تھا اسلام کا سو چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ پھر مجھے ایسا ڈر معلوم ہوا کہ اگر آسمان سے پتھر برستے تو بھی اتنا خوف نہ ہوتا یہاں تک کہ حضرت ﷺ نے فرمایا مگر سہیل بن بیضاء یعنی اس کے مستثنیٰ ہونے کو قبول فرمایا کہا ابن عباسؓ نے کہا عمر بن خطابؓ نے کہ پسند کی رسول اللہ ﷺ نے رائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور نہ پسند کی رائے میری پھر جب دوسرا دن ہوا تو میں آیا' دیکھا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ بیٹھے رو رہے ہیں عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ! خبر دیجئے مجھ کو اپنے رونے کی اور اپنے صاحب یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رونے کی کہ کس نے رلایا آپ کو پھر مجھے اگر رونا آئے تو روؤں ورنہ رونے کی صورت بناؤں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں روتا ہوں اس عذاب کو دیکھ کر جو بسبب فدیہ لینے کے تیرے لوگوں پر آیا اور قریب ہو گیا تھا وہ عذاب اس درخت سے اشارہ کیا آپؐ نے ایک درخت کا جو بہت قریب تھا پس اتاری اللہ صاحب نے یہ آیت کریمہ: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ...... (بغوی)

۱۱۲۸: بَابُ مَاجَآءَ لَا تُفَادٰى جِيْفَةُ الْاَسِيْرِ

باب: جیفہ[1] کافر کے عدم فدیہ میں

۱۷۱۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّشْتَرُوْا جَسَدَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَهُمْ۔

۱۷۱۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ مشرکین نے چاہا خرید لیں لاش ایک شخص کی مشرکوں میں سے سو انکار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیچنے سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حکم کے اور روایت کی یہ حجاج بن ارطاۃ نے بھی حکم سے اور کہا احمد بن حسن نے سنا میں نے احمد بن حنبل سے فرماتے تھے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث قابل احتجاج نہیں کہا محمد بن اسماعیل نے ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں لیکن نہیں معلوم ہوتیں صحیح حدیثیں ان کی سقیم سے اور میں ان سے کچھ روایت نہیں کرتا اور ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں فقیہ ہیں اور اکثر وہم کر جاتے ہیں اسناد میں روایت کی ہم سے نضر بن علی نے انہوں نے عبداللہ بن داؤد سے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے فقہاء ہمارے ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن شبرمہ ہیں۔

۱۱۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ

باب: جہاد سے بھاگنے کے بیان میں

[1] معاوضہ لے کر کافر قیدی کی لاش مشرکین کے حوالے کرنا اس کی حدیث مبارکہ میں ممانعت وارد ہوئی۔ (حافظ)

۱۷۱۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَرِیَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَکْنَا ثُمَّ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُکُمْ۔

۱۷۱۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا بھیجا مجھے رسول اللہؐ نے ایک چھوٹے لشکر میں پس شکست کھا کر آ گئے ہم مدینہ میں اور چھپ رہے ہم یعنی سبب شرم کے اور کہا ہم نے ہلاک ہوئے ہم پھر آئے ہم رسول اللہؐ کے پاس اور کہا ہم نے یارسول اللہؐ! ہم بھگوڑے ہیں پس فرمایا آپؐ نے نہیں بلکہ تم پیچھے ہٹ کر مارنے والے ہو اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن ابی زیاد کی روایت سے اور معنی: فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَةً کے یہ ہیں کہ بھاگے لوگ لڑائی سے اور حضرت ﷺ نے فرمایا: بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ تو عکارون جمع ہے عکار کی اور عکار اسے کہتے ہیں کہ جو لوٹ کر اپنے امیر کے پاس آ جائے تا کہ اس سے مدد لے کر پھر لڑے اور ارادہ بھاگنے کا نہ رکھتا ہو۔ مترجم: وَاَنَا فِئَتُکُمْ جو حضرت ﷺ نے فرمایا تو فئۃ اس جماعت کو کہتے ہیں کہ لشکر کے پیچھے مستعد رہے کہ جب لشکر پر ہزیمت ہو تو اس کی مدد کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ﴾ (الانفال:۱۶) حضرت نے اس قول سے ان کی تسکین فرمادی اور تسلی کی سبحان اللہ! یہ آپ ﷺ کی خوش خلقی تھی۔

۱۷۱۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَهُ فِیْ مَقَابِرِ نَافَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ۔

۱۷۱۷: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا جبکہ ہوا دن احد کا آئی میری پھوپھی میرے باپ کو لے کر تا کہ دفن کریں ہماری بڑ داڑ میں۔ سو پکارا پکارنے والے نے رسول اللہ ﷺ کے کہ پھیر لے جاؤ مقتولوں کو انکی قتل گاہوں میں یعنی ان کو وہیں دفن کر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی تَلَقِّی الْغَائِبِ اِذَا قَدِمَ

باب: آنے والے کے استقبال میں

۱۷۱۸: عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْکَ خَرَجَ النَّاسُ یَتَلَقَّوْنَهُ اِلٰی ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَاَنَا غُلَامٌ۔

۱۷۱۸: روایت ہے سائب بن یزید سے کہا کہ جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے نکلے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے کو ثنیۃ الوداع تک کہا سائب نے اور میں بھی نکلا ساتھ لوگوں کے اور میں لڑکا تھا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْفَیْءِ

باب: فیئے[۱] کے بیان میں

۱۷۱۹: عَنْ مَالِکِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ یُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَیْهِ بِخَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ فَکَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَالِصًا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْزِلُ نَفَقَةَ اَهْلِهٖ سَنَةً ثُمَّ یَجْعَلُ مَابَقِیَ فِی الْکُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

۱۷۱۹: روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے فرماتے تھے کہ اموال بنی نضیر کے ان میں سے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بطور فیئے کے دیا تھا اپنے رسول کو اور نہیں دوڑائے تھے اس پر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور نہ اپنے اونٹ سو وہ سب خالصاً تھا رسول اللہ ﷺ کا اور تھے حضرت ﷺ کہ نکالتے تھے اس میں سے خرچہ اپنے گھر والوں کا ایک سال کا اور باقی خرچ کرتے تھے گھوڑوں میں اور جو سامان تھا اللہ کی راہ کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[۱] مترجم: فیئے وہ مال ہے جو حاصل ہو مسلمانوں کو اموال کفار سے بغیر حرب و جہاد کے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں لباس کے بیان میں جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۱۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحَرِیْرِ وَالذَّھَبِ لِلرِّجَالِ

باب: ریشم اور سونے کے حرام ہونے میں مردوں پر

۱۷۲۰: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِیْرِ وَالذَّھَبِ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِھِمْ۔

۱۷۲۰: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرام کیا گیا پہننا ریشمی کپڑوں کا اور سونے کا اوپر مردوں امت میری کے اور حلال کیا گیا ان کی عورتوں پر۔

ف: اِس باب میں عمر اور علی اور عقبہ بن عامر اور ام ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین اور عبداللہ بن زبیر اور جابر اور ابوریحانہ اور ابن عمر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۲۱: عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ خَطَبَ بِالْجَابِیَۃِ فَقَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اُصْبُعَیْنِ اَوْثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۲۱: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا جابیہ میں کہ نام ہے مقام کا اور کہا منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے یعنی مردوں کو مگر بقدر دو انگشت کے یا تین یا چار کے۔

۱۱۳۳: بَابُ مَاجَآءَ الرُّخْصَۃِ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ فِی الْحَرْبِ

باب: ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کے بیان میں

۱۷۲۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَکَیَا الْقَمْلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ لَھُمَا فَرَخَّصَ لَھُمَا

۱۷۲۲: روایت ہے انسؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام دونوں نے شکایت کی جوؤں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جہاد میں پس اجازت دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کرتوں کی کہا راوی نے اور دیکھا میں

فِیْ قُمُصِ الْحَرِیْرِ قَالَ وَرَ اٰیْتُهٗ عَلَیْهِمَا۔

نے کرتوں کو ان کے بدنوں پر۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۳۴: بَابٌ

باب : اِسی بیان میں

۱۷۲۳: عَنْ وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍ وقَالَ فَبَکٰی وَقَالَ اِنَّکَ لَشَبِیْهٌ بِسَعْدٍ وَاَنَّ سَعْدًا کَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلَ وَاِنَّهٗ بُعِثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِّنْ دِیْبَاجٍ مَنْسُوْجٍ فِیْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ اَوْقَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ یَلْمِسُوْنَهَا فَقَالُوْا مَا رَاَیْنَا کَالْیَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهٖ لَمَنَادِیْلُ سَعْدٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّمَّا تَرَوْنَ۔

۱۷۲۳: روایت ہے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے کہ آئے انس بن مالکؓ پس گیا میں ان کے پاس سو پوچھا انہوں نے کہ تو کون ہے؟ کہا میں نے میں واقد بن عمرو ہوں کہا واقد نے پھر روئے انس اور کہا تمہاری صورت ملتی ہے سعد سے اور سعد بہت بڑے آدمیوں میں تھے اور دراز قد اور انہوں نے بھیجا نبیؐ کی طرف ایک جبہ ریشمی کہ اس میں سونا بنا ہوا تھا سو پہنا اسکو رسول اللہؐ نے اور چڑھے منبر پر پھر بیٹھے یا کھڑے ہوئے یعنی راوی کو شک ہے سو لوگ اسکو چھونے لگے اور کہنے لگے ہم نے نہیں دیکھا آج کی مانند کوئی کپڑا کبھی سو فرمایا آپؐ نے کیا تعجب کرتے ہو اس میں بے شک رومال سعد کے جنت میں اس سے بہترین ہیں جیسے تم دیکھتے ہو۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : وہ جبہ بالکل ریشم کا نہ تھا بلکہ ریشم کے تار اور اسی طرح کچھ دُور دُور سونے کے تار بنے تھے۔

۱۱۳۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ

باب : سرخ کپڑے کے جواز میں مردوں کے لئے

۱۷۲۴: عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَارَاَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّةٍ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهٗ شَعْرٌ یَضْرِبُ مَنْکِبَیْهِ بَعِیْدٌ مَابَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ لَمْ یَکُنْ بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالطَّوِیْلِ۔

۱۷۲۴: روایت ہے براء سے کہ انہوں نے نہ دیکھا میں نے کسی لمبے بالوں والوں کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے بال تھے کہ لگتے تھے شانوں میں' دور تھے دونوں شانے ان کے نہ تھے آپ ﷺ کوتاہ قد اور نہ لمبے۔

ف: اس میں جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : دور تھے دونوں شانے ان کے یعنی سینہ چوڑا تھا اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر وسعت صدر اور فراخ حوصلگی کے' جرأت اور بہادری کے اور لمہ وہ بال ہیں جو شانوں سے لگیں اس سے زیادہ آپؐ کے بال دراز نہ ہوتے اور سرخ جوڑے سے مراد یہ ہے کہ دو چادریں تھیں یعنی کہ اس میں خطوط سرخ اور سیاہ ہوتے ہیں نہ یہ کہ بالکل سرخ تھا اور قد آپ ﷺ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے تو سب سے بلند نظر آتے آنحضرت ﷺ۔

۱۱۳۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

باب : مردوں کے لئے کسم کا رنگ مکروہ ہونے کے بیان میں

۱۷۲۵: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۱۷۲۵: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ریشمی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ ۔ کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے یعنی مردوں کے لئے۔

ف: اس باب میں انس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۳۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لُبْسِ الْفِرَآءِ

باب: پوستین پہننے کے بیان میں

۱۷۲۶: عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفٰى عَنْهُ۔

۱۷۲۶: روایت ہے سلمان سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی اور پنیر اور پوستین کو سوفرمایا حلال وہی ہے جو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور حرام وہی ہے جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور جس سے وہ چپ ہو رہا وہ معاف ہے۔

ف: اس باب میں مغیرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے سلمان سے انہیں کا قول اور گویا کہ حدیث موقوف اصح ہے۔

۱۱۳۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

باب: مردار جانوروں کی کھالوں میں جب دباغت ہو

۱۷۲۷: عَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِهَا اَلَّا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ۔

۱۷۲۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے فرماتے تھے کہ مرگئی ایک بکری سوفرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کے لوگوں سے کیوں نہ نکال لی تم نے کھال اس کی کہ بعد دباغت کے کام میں لاتے تم اس کو۔

ف: اس باب میں سلمہ بن محبق اور میمونہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق کی مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبیؐ سے مانند اس کے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں میمونہؓ سے بواسطہ ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے اور سنا میں نے محمد سے کہ صحیح کہتے تھے حدیث ابن عباسؓ کو جو نبیؐ سے مروی ہے اور حدیث ابن عباسؓ کی میمونہ سے وہ کہتے تھے کہ شاید ابن عباسؓ نے میمونہ سے بھی روایت کی ہو اور انہوں نے نبیؐ سے اور مروی ہوئی ہے ابن عباسؓ سے بغیر واسطہ میمونہؓ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

۱۷۲۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ ۔

۱۷۲۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پاک ہوگیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور کہا ہے کہ کھالیں مردہ جانوروں کی جب دباغت کی جائیں پاک ہو جاتی ہیں اور کہا امام شافعیؒ نے جو کھال دباغت دی جائے پاک ہو جاتی ہے مگر کھال کتے اور سور کی اور مکروہ رکھا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبیؐ سے اور سوا انکے اور علماء نے درندوں کی کھالوں کو بہت برا کہا ہے اسکے پہننے کو اور اس میں نماز پڑھنے کو اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا حضرت نے جو فرمایا کہ اہاب مدبوغ پاک ہے مراد اس سے حلال جانور کی کھال ہے یہی تفسیر کی ہے نضر بن شمیل نے بھی اور کہا مراد اس سے وہی جانور ہے جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اور مکروہ کہا ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق اور حمیدی نے نماز پڑھنا درندوں کی کھالوں میں۔

١٧٢٩: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

١٧٢٩: روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ خط آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس کہ نفع نہ لو مردہ کی کھالوں سے اور نہ پٹھوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے عبداللہ بن عکیم سے بواسطہ ان کے شیوخ کے اور اس پر عمل نہیں اکثر اہل علم کا اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن عکیم سے اس طرح بھی کہ آئی میرے پاس کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کی وفات کے دو ماہ پیشتر یعنی باقی وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہ احمد بن حنبل اسی حدیث کی طرف جاتے تھے یعنی جلود میتہ کے استعمال کو منع فرماتے تھے اس لئے کہ اس روایت میں مذکور ہے کہ دو ماہ قبل وفات حضرت نے یہ حکم دیا اور فرماتے تھے یہ اخیر حکم ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اور حکم منسوخ ہیں یہ ناسخ ہے پھر چھوڑ دی احمد نے حدیث بسبب اس اضطراب کے جو اس کی اسناد میں ہے کہ روایت کی بعضوں نے اور کہا روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اشیاخ جہنیہ سے۔

١١٣٩: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ جَرِّالْاِزَارِ

باب: تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی برائی میں

١٧٣٠: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ۔

١٧٣٠: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر نہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف جو لٹکائے ازار اپنی تکبر کی راہ سے۔

ف: اس باب میں حذیفہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور سمرہ اور ابی ذر اور عائشہ اور وہیب بن معقل رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

١١٤٠: بَابُ مَاجَآءَ فِي ذُيُوْلِ النِّسَآءِ

باب: عورتوں کے دامنوں کے بیان میں

١٧٣١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَهٗ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

١٧٣١: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے لٹکایا اپنا کپڑا تکبر سے نہ نظر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن۔ سو عرض کی امّ سلمہ نے عورتیں کیا کریں اپنے دامنوں کو؟ کہا لٹکائیں ایک بالشت انہوں نے عرض کی کہ کھل جائیں گے قدم کے ان کے فرمایا لٹکائیں ایک ہاتھ نہ بڑھائیں اس سے زیادہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث میں رخصت ہے عورتوں کو ازار لٹکانے کی اس میں ان کا ستر بخوبی ہے۔

١٧٣٢: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا۔

١٧٣٢: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کر دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے نطاق کا ایک بالشت۔

ف: اور روایت کی بعضوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے امّ سلمہ سے۔

١١٤١: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لُبْسِ الصُّوْفِ

باب: صوف پہننے کے بیان میں

۱۷۳۳: عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذَيْنِ۔

۱۷۳۳: روایت ہے ابی بردہ سے کہا کہ نکال ہماری طرف حضرت عائشہؓ نے ایک چادر موٹی صوف کی اور ایک تہبند موٹی اور کہا کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے انہی دو کپڑوں میں۔

ف: اس باب میں علی اور ابن مسعود ؓ سے بھی روایت ہے حدیث حضرت عائشہ ؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۳۴: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ عَلٰى مُوْسٰى يَوْمَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ كِسَاءُ صُوْفٍ وَجُبَّةُ صُوْفٍ وَكُمَّةُ صُوْفٍ وَسَرَاوِيْلُ صُوْفٍ وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ۔

۱۷۳۴: روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس دن کلام کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ان پر تھی ایک چادر صوف کی اور ایک جبہ اور ایک ٹوپی اور ایک سراویل صوف کی اور جوتیاں ان کی مردہ گدھے کی کھال سے تھیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حمید اعرج کی روایت سے اور حمید بیٹے ہیں علی اعرج کے اور منکر الحدیث ہیں اور حمید بن قیس اعرج مکی رفیق مجاہد کے ثقہ ہیں اور کمہ ٹوپی ہے چھوٹی۔

١١٤٢: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَآءِ

باب: عمامہ سیاہ کے بیان میں

۱۷۳۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

۱۷۳۵: روایت ہے جابر سے کہا داخل ہوئے نبی ﷺ مکہ میں فتح کے دن اور آپ ﷺ پر عمامہ سیاہ تھا۔

ف: اس باب میں عمرو بن حریث اور ابن عباس ؓ اور رکانہ سے روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۳۶: عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

۱۷۳۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تھے نبی ﷺ جب عمامہ باندھتے لٹکاتے شملہ اپنے عمامہ کا اور دونوں شانوں کے درمیان کہا نافع نے اور تھے ابن عمرؓ لٹکاتے شملہ اپنا دونوں شانوں کے درمیان کہا عبید اللہ نے اور دیکھا میں نے قاسم کو اور سالم کو دونوں ہی ایسا کرتے تھے۔

ف: اس باب میں علیؓ سے بھی روایت ہے اور نہیں صحیح روایت علی کی من قبیل اسناد۔ مترجم: عمامہ باندھنا سنت ہے احادیث متعددہ اس کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں مروی ہے کہ دو رکعت عمامہ سے بہتر ہے ستر رکعت بلا عمامہ سے اور چھوڑنا شملہ کا افضل ہے رسول اللہؐ کبھی چھوڑتے اور کبھی بغیر شملہ کے باندھتے اور کبھی شملہ کو گردن میں لپیٹ لیتے کہ تحنیک کی صورت یہی ہے اور کبھی ایک شملہ کو کھونس لیتے اور ایک کو لٹکا دیتے اور اکثر شملہ آپؐ کا پس پشت لٹکتا اور کبھی آپؐ دو شملہ بھی لٹکاتے درمیان دونوں شانوں کے اور کبھی جانب راس لٹکاتے اور جانب چپ لٹکانا بدعت ہے اور اقل مقدار شملہ کی چار انگل ہے اور اکثر ایک دست اور تطویل اس کی نصف پشت سے زیادہ بدعت ہے اور داخل اسبال اور شامل اسراف ممنوع ہے اور اگر بطریق تکبر اور خیلاء کے ہو تو حرام ہے و الا مکروہ خلاف سنت هذا قال الشيخ في شرح مشكوة اقول اور تحنیک یہ ہے

کہ ایک پیچ کا عمامہ کا گردن کے نیچے سے لے کہ یہ بھی سنت ہے اور امام مالکؒ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ایک جماعت کو مسجد میں کہ اگر پانی مانگتے وہ اللہ سے تو پانی دیئے جاتے وہ سب کے سب تحنیک کئے ہوئے تھے اور اکثر تابعانِ سنت بھی اس زمانہ میں اس سے غافل ہیں۔

۱۱۴۳ بَابُ مَاجَآءَ فِی کَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب: سونے کی انگوٹھی کی کراہت میں

۱۷۳۷: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ۔

۱۷۳۷: روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے کہ منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۳۸: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ ثَنَا اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔

۱۷۳۸: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

ف: اِس باب میں علی اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث عمران کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔ مترجم: قسی منسوب ہے طرف قس کے کہ نام ہے ایک قریہ کا ساحل بحر پر وہ کپڑا وہیں بنتا تھا یہاں مطلق ریشمی کپڑا امراد ہے اور نہی اس کی مخصوص بر جال ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ منسوب ہے طرف قز کے کہ ایک قسم ہے ابریشم کی اور زے اس کی سین سے بدل ہوگئی۔

۱۱۴۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی خَاتَمِ الْفِضَّةِ

باب: چاندی کی انگوٹھی کے بیان میں

۱۷۳۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا۔

۱۷۳۹: روایت ہے انسؓ سے کہ تھی انگوٹھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی کی اور نگینہ اس کا حبشی تھا۔

ف: اِس باب میں ابن عمر اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱۱۴۵: بَابُ مَاجَآءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتَمِ

باب: چاندی کے نگینہ کے بیان میں

۱۷۴۰: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهٗ مِنْهُ۔

۱۷۴۰: روایت ہے انسؓ سے کہ تھی انگوٹھی آپؐ کی چاندی کی اور نگینہ اس کا چاندی سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱۱۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی لُبْسِ الْخَاتَمِ فِی الْيَمِيْنِ

باب: داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں

۱۷۴۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ

۱۷۴۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی انگوٹھی سونے کی اور

ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهٖ فِیْ یَمِیْنِهٖ ثُمَّ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِیْ یَمِیْنِیْ ثُمَّ نَبَذَهٗ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ۔

پہنا اس کو داہنے ہاتھ میں پھر بیٹھے اوپر منبر کے اور فرمایا میں نے پہنی تھی اپنے داہنے ہاتھ میں پھر پھینک دی آپ ﷺ نے وہ اور پھینک دی لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں یعنی جو سونے کی تھیں۔

ف: اس باب میں علی اور جابر اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی ابن عمرؓ سے مانند اسی کے اسی سند سے اور نہیں ذکر کیا اس میں داہنے ہاتھ میں پہننے کا۔

۱۷۴۲: عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَخَتَّمَ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَلَا اِخَالُهٗ اِلَّا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ۔

۱۷۴۲: روایت ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے ابن عباسؓ کو کہ انگوٹھی پہنتے اپنے داہنے ہاتھ میں اور مجھے یہی خیال ہے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کو انگوٹھی پہنے ہوئے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

ف: کہا محمد بن اسماعیل نے حدیث محمد بن اسحٰق کی جو مروی ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۴۳: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِهِمَا۔

۱۷۴۳: روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ تھے حسنؓ و حسینؓ انگوٹھی پہنتے بائیں ہاتھ میں۔ **ف:** یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۴: عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ اَبِیْ رَافِعٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَیْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِهٖ۔

۱۷۴۴: روایت ہے حماد بن سلمہ سے کہا دیکھا میں نے ابن ابی رافع کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں پھر پوچھا میں نے ان سے تو انہوں نے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن جعفر کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں اور کہا آنحضرتؐ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

ف: کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے ان سب سے جو مروی ہیں نبی ﷺ سے اس باب میں۔

۱۱۴۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ نَقْشِ الْخَاتَمِ

باب: نقش خاتم کے بیان میں

۱۷۴۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ وَلَمْ یَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی فِیْ حَدِیْثِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ۔

۱۷۴۵: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا نقش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کا تین سطر محمد ایک سطر میں اور رسول ایک اور اللہ ایک سطر میں اور محمد بن یحییٰ نے اپنی حدیث میں تین سطر نہیں کہا۔

ف: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۷۴۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِیْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَنْقُشُوْا عَلَیْهِ۔

۱۷۴۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ نے بنوائی ایک انگوٹھی چاندی کی اور نقش کروایا اس میں محمد رسول اللہ پھر فرمایا کہ اور کوئی یہ نقش نہ کروائے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد آپؐ کی اس فرمانے سے کہ نقش نہ کراؤ یہ ہے کہ منع کیا آپؐ نے کہ کوئی محمد رسول اللہ اپنی مہر پر نہ کھدوائے۔

۱۷۴۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ۔

۱۷۴۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ جب جاتے پائخانے میں اپنی انگوٹھی اتارتے جاتے اس لئے کہ اس میں اللہ کا نام تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۱۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الصُّوْرَةِ

باب: تصویروں کے بیان میں

۱۷۴۸۔ ۱۷۴۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوْرَةِ فِی الْبَيْتِ وَنَهٰى اَنْ يُّصْنَعَ ذٰلِكَ۔

۱۷۴۸۔۱۷۴۹: روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر رکھنے سے گھروں میں اور منع کیا اس کے بنانے سے۔

ف: اس باب میں علی اور ابن طلحہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۵۰: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعٰى اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهٗ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ وَقَالَ فِيْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ اَوَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَاكَانَ رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ نَفْسِیْ۔

۱۷۵۰: روایت ہے عبید اللہ سے کہ داخل ہوئے وہ ابوطلحہ انصاری کے پاس عیادت کو سو پایا ان کے نزدیک سہل بن حنیف کو کہا عبید اللہ نے پھر لایا ابوطلحہ نے ایک آدمی کو کہ نکال لے وہ چادر جو ان کے نیچے بچھی تھی سو کہا سہل نے کیوں نکالتے ہو کہا طلحہ نے اس میں تصویریں ہیں اور نبیؐ نے تصویروں کے باب میں جو فرمایا ہے وہ تمہیں معلوم ہے کہا سہل نے حضرتؐ نے یہ بھی تو کہا ہے مگر جو رقم ہو کپڑے کی کہا انہوں نے کہ ہاں یعنی حضرت نے اس کی اجازت دی ہے مگر میرے دل کو بھی بھاتا ہے یعنی میں چاہتا ہوں کہ عزیمت پر عمل کروں کہ رخصت سے بہتر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۴۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمُصَوِّرِيْنَ

باب: مصوروں کے بیان میں

۱۷۵۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا يَعْنِی الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِیْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۱۷۵۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ عذاب کرے گا اسکو قیامت کے دن یہاں تک کہ پھونکے وہ اس میں یعنی روح اور کبھی پھونکنے والا نہیں یعنی اس طرح کبھی عذاب سے چھوٹنے والا نہیں اور جس نے کان لگائے کسی قوم کی بات پر اور وہ اس سے بھاگتے ہوں ڈالا جائے گا اسکے کان میں سیسہ پگھلا ہوا قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی جحیفہ اور عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۵۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْخِضَابِ

باب: خضاب کے بیان میں

۱۷۵۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔

۱۷۵۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صورت بدل دو بڑھاپے کی اور مشابہت مت کرو یہود کی یعنی وہ کبھی خضاب نہیں کرتے تم کرو۔

ف: اِس باب میں زبیر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ذر اور انس اور ابی رمثہ اور جہدمہ اور ابی الطفیل اور جابر بن سمرہ اور ابی جحیفہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے۔

۱۷۵۳: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۱۷۵۳: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بہتر شے کی کہ بدلتے ہو اس سے صورت بڑھاپے کی مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

۱۱۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

باب: بال رکھنے کے بیان میں

۱۷۵۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ اَسْمَرَ اللَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ۔

۱۷۵۴: روایت ہے انسؓ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ میانہ قد نہ بہت لانبے اور نہ بہت کوتاہ سڈول بدن گندم گوں بال ان کے نہ بالکل گھونگریالے نہ سیدھے یعنی متوسط جب چلتے پیر اٹھا کر چلتے جیسا کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور براء اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور وائل بن حجر اور جابر اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اِس سند سے یعنی حمید کی روایت سے۔

۱۷۵۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ۔

۱۷۵۵: روایت ہے حضرت امّ المؤمنین عائشہؓ سے کہ کہا تھی میں غسل کرتی اور آنحضرت ﷺ ایک برتن سے اور آپ ﷺ کے بال جمہ سے اوپر اور وفرہ سے کم تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا نہاتی تھی میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے اور نہیں ذکر کیا اس میں بالوں کا کہ جمہ سے اوپر تھے اور فقط ذکر کیا ہے اس کا عبدالرحمٰن ابوالزناد نے اور وہ ثقہ ہیں حافظ ہیں۔ مترجم: جمہ وہ بال ہیں سر کے جو کندھوں میں لگتے ہوں اور وفرہ وہ ہیں جو کانوں کی لو سے لگیں اور لمہ جمہ سے ذرا کم ہیں اور مراد حدیث یہ ہے کہ بال آپ ؐ کے وفرہ سے لانبے اور جمہ سے چھوٹے تھے اور یہ اکثر حال ہے کبھی اس سے کم وبیش بھی ہوتے۔

۱۱۵۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

باب: ہر روز کنگھی کرنے کے بیان میں

۱۷۵۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

۱۷۵۶: روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روز کنگھی کرنے سے مگر ایک دن بیچ (وقفہ) کر کے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

۱۱۵۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِكْتِحَالِ

باب: سرمہ لگانے کے بیان میں

۱۷۵۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ یَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَیْلَةٍ ثَلَاثَةً فِیْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِیْ هٰذِهٖ۔

۱۷۵۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ اثمد اس لئے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اُگاتا ہے پلکوں کو اور کہا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سرمہ دانی تھی کہ اس سے سرمہ لگاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات میں تین تین سلائی اس (دائیں) آنکھ میں اور تین سلائی اس (بائیں) آنکھ میں۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے عباد بن منصور سے اور اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس لفظ سے مگر عباد بن منصور کی روایت سے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو تم لگانا اثمد کا۔ اس لئے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اُگاتا ہے پلکوں کو۔ مترجم: اثمد بکسر ہمزہ و سکون ثاء مثلثہ و کسر میم نام ہے سرمہ سنگ کا اور کحل بضم کاف بھی اسی کو کہتے ہیں (قاموس) ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اثمد مروح کے لگانے کا سونے کے وقت اور مروح وہ اثمد ہے کہ خوشبو کیا ہو ساتھ مشک کے اور مروی ہے کہ چشم راست میں تین بار اور چپ میں دو بار لگاتے اور ابتداء اور ختم دونوں چشم راست پر فرماتے اس طرح کہ پہلے دو میل چشم راست میں لگاتے اور پھر دو میل چشم چپ میں لگاتے اور پھر ایک میل چشم راست میں اور اس میں رعایت فضیلت یمین بھی ہے ان دونوں طریقوں میں ایتار حاصل ہے جیسا کہ فرمایا ہے: من النحل فلیو تر یعنی طریق اوّل میں جو مؤلف نے ذکر کیا اس طرح پر کہ ہر آنکھ میں تین بار اور طریق ثانی اس طرح پر پانچ بار ہوا کذا نقل الشیخ من سفر السعادۃ۔

۱۱۵۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَآءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب: اشتمال صما اور ایک کپڑے میں احتباء کی نہی میں

۱۷۵۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ لِبْسَتَیْنِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ یَحْتَبِیَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ۔

۱۷۵۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پہناووں میں سے ایک صماء اور دوسرے یہ کہ احتباء کرے آدمی ساتھ ایک کپڑے کے کہ اس کے فرج پر اس میں سے کچھ نہ ہو۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے یہ کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے۔ مترجم: صما یہ ہے کہ بڑی چادر کو لے کر آدمی اپنے کندھوں پر

سے دونوں کونے لٹکا دے پھر داہنی طرف کا کونا بائیں شانے پر اور بائیں طرف کا داہنے شانے پر ڈال کر اپنے ہاتھ وغیرہ اعضاء اس طور پر لپیٹے گویا صخرہ صما ہو گیا اور صخرہ صما اس پتھر کو کہتے ہیں جس میں خرق وصدع نہ ہو اور یہ تفسیر صماء کی باعتبار اہل لغت کے ہے اور فقہاء کے نزدیک صما یہ ہے کہ لپیٹ لے آدمی ایک کپڑا اپنے اوپر اور ایک طرف سے اٹھا کر اس کے دونوں کنارے ایک شانہ پر رکھ لے اور بعض عورت اس کے کھل جائے اور صورتِ اوّل مکروہ ہے اس لئے کہ بعض ضرورت کے واسطے ہاتھ نکالنا چاہے تو نہیں نکال سکتا اور صورتِ ثانی میں اگر کشف عورت ہے تو حرام ہے ورنہ مکروہ ہے اور احتباء یہ ہے کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر چوتڑ (سرین) زمین پر رکھے اور کسی کپڑے کو گھٹنوں اور کمر پر لپیٹ لے۔ یہ اس صورت میں مکروہ ہے کہ سوا ایک کپڑے کے اور کوئی کپڑا اس کے ستر پر نہ ہو تو سامنے سے اسے عورت نظر آئے گی اور اگر دوسرا کپڑا اس کے ستر پر ہے تو مکروہ نہیں۔

۱۱۵۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ

باب: بالوں کے جوڑ لگانے کے بیان میں

۱۷۵۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِی اللِّثَةِ۔

۱۷۵۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ لعنت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ کو کہا نافع نے اور وشم لثہ میں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور اسماء بنت ابی بکر اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ مترجم: باستقرار روایات معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی لعنت سات عورتوں کے واسطے آئی ہے چار جو حدیث بالا میں مذکور ہوئی ہیں تین یہ ہیں نامصات، متنمصات متفلجات للحسن واصلہ وہ عورت ہے جو بالوں میں جوڑ لگائے اور مستوصلہ جو جوڑ لگوائے اور واشمہ وہ جو گدنا گوندے اور مستوشمہ جو گدوائے اور نامصہ وہ جو پیشانی کے بال چنے تاکہ ماتھا چوڑا نظر آئے اور متنمصہ جو اپنے بال چنوائے اور متفلجہ جو اپنے دانتوں میں ریت کر سوراخ بڑھائے کہ یہ فعل عورتیں خوبصورتی کیلئے کرتی ہیں کہ کم سن نظر آئیں اور حسن کی قید متفلجات میں جو ہے اشارہ ہے اس طرف کہ حرام ہے یہ فعل واسطے حصولِ حسن کے اور واسطے کسی ضرورت یا بیماری کے ہو تو مضائقہ نہیں۔

۱۱۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ رُکُوْبِ الْمَیَاثِرِ

باب: ریشمی زین پوش کی نہی میں

۱۷۶۰: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رُکُوْبِ الْمَیَاثِرِ۔

۱۷۶۰: روایت ہے براء بن عازب سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زین پوشوں پر سوار ہونے سے۔

ف: اِس باب میں علی اور معاویہ سے بھی روایت ہے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے اشعث بن ابی اشعثاء سے مانند اس کے اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ مترجم: میاثر جمع ہے میثر کی بکسر میم وسکون یائے تحتانی وفتح ثانی مثلثہ اور رائے مہملہ ایک فرش ہے چھوٹا سا مثل مابش وسادہ کے روئی یا پشم سے بھرا ہوا کہ واسطے نرمی کے اس کو زین یا پیٹ پالان شتر پر ڈالتے ہیں اور بعضے حریر سرخ سے بناتے ہیں اور بعضے جلد سباع سے اور مراد نہی ہے اس حدیث میں نہی ریشمی کی ہے یا سرخ کی جیسے دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے لا ارکب الارجوان یعنی حضرتؐ نے فرمایا میں سوار نہیں ہوتا ہوں ارجوان پر اور ارجوان سے مراد بھی میثرہ ہے اکثر علماء کے نزدیک

کہ اصل اس کی ارغوان ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ شگوفہ اس کا سرخ رنگ ہے مراد اس سے مطلق سرخ رنگ ہے یا نہی وارد ہوئی بسبب جلد ہونے کے جیسے دوسری روایت میں ہے نہی عن رکوب النمور یعنی منع فرمایا چیتوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے یا بیٹھنے سے۔

۱۱۵۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کے بچھونے کے بیان میں

۱۷۶۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمَ حَشْوُهُ لِيْفٌ۔

۱۷۶۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ تھا بچھونا رسول اللہ ﷺ کا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے چمڑے کا بھرتی اس میں تھی پوست خرما کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں حفصہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۱۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقُمِيْصِ

باب: کرتوں کے بیان میں

۱۷۶۲۔ ۱۷۶۳: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصُ۔

۱۷۶۲۔۱۷۶۳ روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ بہت پیارا کپڑوں میں آنحضرت ﷺ کو کرتا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم جانتے ہیں اس کو فقط روایت سے عبدالمؤمن بن خالد کے وہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ اور وہ مروزی ہیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابی تمیلہ سے انہوں نے ابی مؤمن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے فرماتے تھے حدیث ابن بریدہ کی ام سلمہ سے اصح ہے اور مذکور ہے اس میں ابوتمیلہ کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب نے انہوں نے ابوتمیلہ سے انہوں نے عبدالمؤمن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے کہا سب کپڑوں سے پیارا تھا آنحضرت ﷺ کو کرتا روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالمؤمن بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ سب کپڑوں سے زیادہ پیارا آپ ﷺ کو کرتا تھا۔ روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی الجہضمی نے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب پہنتے کرتا شروع کرتے اپنی داہنی طرف سے اور روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث شعبہ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع کیا فقط عبدالصمد نے۔

۱۷۶۴۔ ۱۷۶۵: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ ابْنِ السَّكَنِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ كَانَ كُمُّ يَدِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ۔

۱۷۶۴۔۱۷۶۵: روایت ہے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت یزید سے کہا انہوں نے کہ تھیں بانہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گٹوں تک۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۵۹: بَابُ مَايَقُوْلُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

باب: نیا کپڑا پہننے کے بیان میں

۱۷۶۶ - ۱۷۶۷: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عَمَامَةً اَوْ قَمِیْصًا اَوْرِدَآءً ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُكَ خَیْرَہٗ وَ خَیْرَ مَاصُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّمَا صُنِعَ لَہٗ۔

۱۷۶۶ - ۱۷۶۷: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے اس کا نام لیتے جیسے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر فرماتے اللہ تیرے ہی لیے ہے تعریف تو نے پہنایا مجھے یہ مانگتا ہوں میں تجھ سے خیر اس کی اور خیر اس کام کی جس کے لیے یہ بنا اور پناہ مانگتا ہوں میں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لئے یہ بنا۔

ف: اِس باب میں ابن عمر اور عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے ہشام نے انہوں نے قاسم بن مالک مزنی سے انہوں نے جریر سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۶۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لُبْسِ الْجُبَّةِ

باب: جبہ کے بیان میں

۱۷۶۸: عَنِ الْمُغِیْرَۃِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِیَّةً ضَیِّقَةَ الْکُمَّیْنِ۔

۱۷۶۸: روایت ہے مغیرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومیہ تنگ بانہوں کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۶۹: عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَةَ اَھْدٰی دِحْیَةُ الْکَلْبِیّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ فَلَبِسَھُمَا وَقَالَ اِسْرَائِیْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَھُمَا حَتّٰی تَخَرَّقَا لَایَدْرِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَکِیٌّ ھُمَا اَمْ لَا۔

۱۷۶۹: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ ہدیہ بھیجا دحیہ کلبی نے رسول اللہؐ کے پاس ایک جوڑا موزے کا پھر پہنا آپؐ نے اور کہا اسرائیل نے اپنی روایت میں جابرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں عامر سے کہ بھیجا انہوں نے ایک کرتہ بھی پھر پہنا آپؐ نے یہاں تک کہ پھٹ گئے وہ دونوں اور آپؐ نہ جانتے تھے کہ وہ جانور مذبوح کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابواسحٰق جو روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبی سے وہ ابواسحٰق شیبانی ہیں اور نام ان کا سلیمان ہے اور حسن بن عیاش بھائی ہیں ابی بکر بن عیاش کے۔ مترجم: سخت حمقاء ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں سبحان اللہ! عقائد صحابہ کس قدر پاکیزہ تھے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرتؐ کو اپنے موزوں کا بھی حال معلوم نہ تھا کہ جلد مذبوح کے ہیں یا غیر مذبوح کے۔

۱۱۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شَدِّ الْاَسْنَانِ بِالذَّھَبِ

باب: سونے سے دانت باندھنے کے بیان میں

۱۷۷۰: عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ قَالَ اُصِیْبَ اَنْفِیْ یَوْمَ الْکُلَابِ فِی الْجَاھِلِیَّةِ فَاتَّخَذْتُ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَیَّ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ اَنْفًا مِّنْ ذَھَبٍ۔

۱۷۷۰: روایت ہے عرفجہ بن سعد سے کہا کٹ گئی میری ناک دن کلاب کے ایام جاہلیت میں سو بنائی میں نے ایک ناک چاندی کی اور وہ بدبودار ہوگئی اور حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنالوں میں ایک ناک سونے سے کہ اس میں بدبو نہیں آتی۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بن بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبدالرحمٰن بن طرفہ کے اور روایت کی سلم بن زریر نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے مانند حدیث ابی الاشہب کے جیسے روایت کی انہوں نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے اور کہا ابن مہدی نے سلم بن رزین سے اور وہ وہم ہے اور

زریر براء مہتملتیں اصح ہے اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ باندھے انہوں نے دانت اپنے سونے سے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔
مترجم: کلاب ایک پانی کا نام ہے درمیان کوفہ اور بصرہ کے ایام جاہلیت میں وہاں لڑائی ہوئی تھی اس میں عرفجہ کی ناک کٹ گئی تھی۔

۱۱۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کی کھال کی نہی میں

۱۷۷۱: عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ۔

۱۷۷۱: روایت ہے ابی الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درندوں کی کھال بچھانے سے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درندوں کی کھالوں سے اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے کہا ہو روایت ہے ابو الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے سوائے سعید بن ابی عروبہ کے اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید رشک سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے اور یہ صحیح تر ہے۔

۱۱۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نعل مبارک کے بیان میں

۱۷۷۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

۱۷۷۲: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلوں میں دو تسمے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: جزری نے کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک میں کہ جسے اہل ہند تلے یا چپل کہتے ہیں اس میں دو تسمے تھے ایک تسمہ انگوٹھے اور اس کے پاس کی انگلی کے بیچ میں رہتا اور دوسرا بیچ کی اور اس کے پاس کی انگلی میں رہتا اسی طرح دونوں نعل میں اور اسے شراک اور زمام نعل بھی کہتے ہیں۔

۱۱۶۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب: ایک نعل کے ساتھ چلنے کی کراہت

۱۷۷۳۔ ۱۷۷۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا۔

۱۷۷۳۔ ۱۷۷۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا نہ چلے کوئی تم میں سے ایک نعل (جوتی) پہن کر بلکہ چاہیے دونوں نعل پہن کر چلے یا ننگے پاؤں چلے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔

۱۷۷۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۱۷۷۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے

اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ۔ ہوئے نعل پہننے سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی عبیداللہ بن عمرو رقی نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے اور دونوں حدیثیں صحیح نہیں ہیں نزدیک اہلحدیث کے اور حارث بن نبہان ان کے نزدیک حافظ نہیں اور قتادہ کی حدیث انس سے تو ہم ہرگز نہیں جانتے روایت کی ہم سے ابو جعفر سمنانی نے انہوں نے سلیمان بن عبیداللہ ورقی سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کھڑے کھڑے نعل پہننے کو۔ یہ حدیث غریب ہے کہا محمد بن اسماعیل نے نہیں صحیح یہ حدیث اور نہ حدیث معمر کی جو مروی ہے عمار سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۱۶۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب: ایک نعل سے چلنے کی اجازت میں

۱۷۷۶۔ ۱۷۷۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ۔

۱۷۷۶۔ ۱۷۷۷: روایت ہے عائشہؓ سے کہا کبھی چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نعل پہن کر۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آپ چلے ایک نعل پہن کر اور یہ صحیح تر ہے ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے۔

۱۱۶۶: بَابُ مَاجَاءَ بِأَيِّ رِجْلٍ يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ

باب: جوتی پہلے کس پیر میں پہنے اس بیان میں

۱۷۷۸۔ ۱۷۷۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيَمِيْنُ اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

۱۷۷۸۔ ۱۷۷۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی نعل پہنے تم میں کا تو شروع کرے داہنے پیر سے اور جب اتارے تو شروع کرے بائیں پیر سے کہ داہنا پیر پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پیچھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۱۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْقِيْعِ الثَّوْبِ

باب: کپڑوں میں پیوند لگانے کے بیان میں

۱۷۸۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِيْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَ مُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَآءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِيْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ۔

۱۷۸۰: روایت ہے عائشہؓ سے کہا فرمایا مجھ سے آنحضرت ﷺ نے اگر چاہے تو مجھ سے ملنا تو کفایت کر تو دنیا سے سوار کے توشہ کے برابر اور بچ تو امیروں کے ساتھ بیٹھنے سے اور پرانا نہ جان کسی کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگا لے تو اس میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صالح بن حسان کی روایت سے سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے صالح بن حسن جو منکر الحدیث ہے اور صالح بن ابی الحسان کہ روایت کی ان سے ابن ابی ذئب نے ثقہ ہیں اور مراد اِيَّاكِ وَ مُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ سے یہ ہے کہ جیسا کہ مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو دیکھے ایسے شخص کو کہ فضیلت رکھتا ہے اس سے صورت میں اور رزق میں تو چاہیے

کہ دیکھ لے اپنے سے کم کو تو یقین ہے کہ حقیر نہ ہو اس کی نظر میں نعمت اللہ کی اور مروی ہے عون بن عبداللہ سے کہا انہوں نے صحبت میں رہا میں اغنیاء کے پاس نہ دیکھا میں نے کسی کو زیادہ غمگین اور فکرمند اپنے سے دیکھتا تھا میں اوروں کی سواری بہتر اپنی سواری سے اور اوروں کے کپڑے بہتر اپنے کپڑوں سے پھر صحبت میں رہا فقراء کے تو راحت پائی میں نے۔

۱۷۸۱: عَنْ اُمِّ هَانِيءٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ اَرْبَعُ غَدَآئِرَ (اَوْ ضَفَائِرُ)۔

۱۷۸۱: روایت ہے ام ہانی سے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ میں اور آپ ﷺ کی چار چوٹیاں تھیں۔ (ایک اور حدیث میں ضفائر آیا ہے اس کے معنی بھی چوٹی ہی کے ہیں)۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۸۲: عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا كَبْشَةَ الْاَ نْمَارِيَّ يَقُوْلُ كَا نَتْ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحًا۔

۱۷۸۲: روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا سنا میں نے ابو کبشہ انماری سے کہ تھیں ٹوپیاں رسول اللہ ﷺ کی اصحاب کی چوڑی ملی ہوئیں سروں سے نہ اونچی تھیں یا نہیں ان کی چوڑی ڈھیلی۔

ف: یہ حدیث منکر ہے اور عبداللہ بن بسر بصری ضعیف ہیں نزدیک اہلحدیث کے ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اور مراد بطح سے وسیع ہے۔ مترجم: کمام جمع ہے کمہ کی جیسے قباب جمع ہے قبہ کی تو مراد اس سے ٹوپیاں مدور ہیں اور اگر جمع ہے کم کی تو مراد اس سے بانہیں ہیں۔

۱۷۸۳: عَنْ حُذَ يْفَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ اَوْسَاقِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِ زَارِفَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِ زَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ۔

۱۷۸۳: روایت ہے حذیفہ سے کہ پکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوٹی میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کی اور فرمایا یہ موضع ازار کا ہے پھر اگر تیرا جی نہ مانے یعنی زیادہ لٹکائے تو اس سے نیچے پھر اگر تیرا جی نہ مانے تو ملا تہبند کو ٹخنوں تک یعنی اس سے نیچے نہ کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے ابو اسحٰق سے۔

۱۷۸۴: عَنْ اَبِيْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ فَرْقَ مَابَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

۱۷۸۴: روایت ہے ابی جعفر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رکانہ نے کشتی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو پٹخ ڈالا اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فرق ہمارے اور مشرکوں میں عماموں کا ہے ٹوپیوں پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ قائم نہیں اور نہیں جانتے ہم ابالحسن العسقلانی کو اور نہ ابن رکانہ کو مطلب یہ ہے کہ مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر کذا فی شرح مشکوٰۃ وغیرہ۔

۱۱۶۸: بَابٌ فِي خَاتَمِ الْحَدِيْدِ

باب: لوہے کی انگوٹھی کے بیان میں

۱۷۸۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ عَنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ

۱۷۸۵: روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا آیا ایک مرد آنحضرت ﷺ کے پاس اور اس پر انگوٹھی تھی لوہے کی فرمایا آپ ﷺ نے کیا ہے میں دیکھتا ہوں تجھ پر زیور دوزخیوں

اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَآءَهٗ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَ صْنَامِ ثُمَّ اَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالاً ۔

کا پھر آیا وہ اس پر تھی انگوٹھی پیتل کی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے میں پاتا ہوں تجھ سے بو بتوں کی۔ پھر آیا وہ اور اس پر انگوٹھی تھی سونے کی پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے مجھے پاتا ہوں تجھ پر زیور جنت کا زیور دنیا میں پہننا کیا ضرور ہے پوچھا اس نے کس کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی اور مثقال پوری نہ کر یعنی اس سے کم ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور وہ مروزی ہیں۔

۱۷۸۶: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَآءِ وَاَنَّ اَلْبَسَ خَاتَمِيْ فِيْ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

۱۷۸۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ منع کیا نہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے اور سرخ زین پوش سے اور اس میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا طرف سبابہ اور بیچ کی انگلی کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی موسیٰ ابو بردہ بن ابی موسیٰ ہیں نام ان کا عامر ہے۔

۱۱۶۹: بَابٌ

باب: (حبرہ کے بیان میں)

۱۷۸۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةَ ۔

۱۷۸۷: روایت ہے انسؓ سے کہا بہت پیارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے حبرہ تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: حبرہ چادر خط دار ہے کہ رنگ برنگ کے خطوط اس میں ہوتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَبْوَابُ الْاَطْعِمَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں کھانوں کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

١١٧٠: بَابُ مَا جَآءَ عَلٰی مَا کَانَ یَاْکُلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب: اِس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس پر کھانا کھاتے تھے

١٧٨٨: عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِیْ سُکُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَلَهٗ مُرَقَّقٌ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰی مَا کَانُوْا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلٰی هٰذِهِ السُّفَرِ۔

١٧٨٨: روایت ہے انسؓ سے کہا نہیں کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ چھوٹی تشتریوں میں اور نہ پکائی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چپاتی پتلی پھر کہا میں نے قتادہ سے کس پر کھاتے تھے فرمایا انہوں نے انہیں دسترخوانوں پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد بن بشار نے یونس جو مذکور ہیں یونس اسکاف ہیں اور روایت کی ہے عبدالوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے مانند اس کے۔

١١٧١: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الْاَرْنَبِ

باب: خرگوش کے کھانے میں

١٧٨٩: عَنْ هِشَامِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَ انَ فَسَعٰی اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهَا فَاَدْرَکْتُهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَیْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِیَ بِفَخِذِهَا اَوْبِوَرِکِهَا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَکَلَهٗ قَالَ فَقُلْتُ اَکَلَهٗ قَالَ قَبِلَهٗ۔

١٧٨٩: روایت ہے ہشام بن زید سے کہا سنا میں نے انس سے کہتے تھے کہ پیچھا کیا ہم نے ایک خرگوش کا مرالظہران میں کہ نام ایک مقام کا ہے قریب مکہ کے سو دوڑے اصحاب آنحضرتؐ کے اسکے پیچھے اور میں نے پا لیا اسکو اور پکڑ لیا پھر اسکو ابوطلحہ کے پاس لایا سو ذبح کیا اس کو پتھر سے اور بھیجا میرے ساتھ سرین اس کا یا ران اسکی نبیؐ کی طرف سو کھایا آپؐ نے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا اپنے شیخ سے کیا کھا اسکو کہا قبول کیا اسکو۔

ف: اس باب میں جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ اِکل خرگوش میں کچھ مضائقہ نہیں اور بعضوں نے مکروہ کہا ہے خرگوش کو اس لیے کہ اس کو خون آتا ہے یعنی حیض کا۔ مترجم: کہتا ہے مگر عمل حدیث پر اولیٰ ہے اور حلت اس کی بحدیث ثابت ہے۔

۱۱۷۲: بَابٌ فِي اَكْلِ الضَّبِّ

باب: ضب (گوہ) کھانے کے بیان میں

۱۷۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهُ وَ لَا اُحَرِّمُهُ۔

۱۷۹۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرتؐ سے کسی نے پوچھا گوہ کے کھانے کو فرمایا آپؐ نے میں اسے نہیں کھاتا اور اسے حرام بھی نہیں کہتا۔

ف: اِس باب میں عمر اور ابی سعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبدالرحمٰن بن حسنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے گوہ کے کھانے میں سو رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اصحاب وغیرہم سے اور مکروہ کہا بعضوں نے اور مروی ہوا ابن عباسؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کھائی گئی گوہ دسترخوان پر آنحضرت ﷺ کے اور چھوڑ دی آپ ﷺ نے سبب نفرت طبعی کے یعنی نہ بسبب حرمت شرعی کے۔ مترجم: غرض اس کی حلت میں کسی طرح شک نہیں اور حضرت ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اس لیے ہم کو اچھی نہیں معلوم ہوتی باقی اصحاب نے آپ ﷺ کے دسترخوان پر کھائی ہے۔

۱۱۷۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَكْلِ الضَّبُعِ

باب: کفتار[1] کے بیان میں

۱۷۹۱: عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ آكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَقَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

۱۷۹۱: روایت ہے ابی عمار سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے جابرؓ سے کہ چرغ شکار ہے؟ کہا ہاں! یعنی اس کے مارنے سے محرم پر جنایت آتی ہے کہا میں نے کیا کھاؤں میں؟ کہا انہوں نے ہاں! پوچھا میں نے کیا فرمایا ہے آنحضرت ﷺ نے؟ کہا ہاں!۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم اسی طرف اور کہا انہوں نے چرغ کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہے آنحضرت ﷺ سے ایک حدیث کراہت میں چرغ کے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور بعضوں نے اہل علم سے مکروہ کہا اس کو اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔ کہا یحییٰ بن سعید قطان نے اور روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن ابی عمار سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمرؓ سے قول ان کا حدیث ابن جریج کی اصح ہے یعنی جو ابتداء باب میں مذکور ہوئی۔ مترجم: ضبع ایک مشہور جانور ہے فارسی میں اسے کفتار اور ہندی میں ہنڈار اور چرغ کہتے ہیں۔

۱۷۹۲: عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ اَوَيَاْكُلُ الضَّبُعَ

۱۷۹۲: روایت ہے خزیمہ بن جزء سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے چرغ کے کھانے کو فرمایا آپ ﷺ نے چرغ بھی کوئی کھاتا ہے پھر

---

[1] ایک جنگلی جانور ہے جس کے منہ میں دانتوں کی بجائے ایک ہی ہڈی ہوتی ہے جس کی شکل وشباہت کفتار جیسی ہے۔ منہ [۱]

[۱] ضبع، کفتار، ہنڈار اور چرغ یہ جو اوپر عربی متن میں اور اسکے بعد اردو میں مختلف نام مذکور ہوئے یہ ایک ہی جانور کے ہیں۔ ہمارے ہاں پاکستان میں اسکو بھیڑیا (یا لگڑ بھگا بمطابق فیروز اللغات) کہا جاتا ہے۔ اگرچہ تیندوا leapord کے متعلق بھی یہی الفاظ مستعمل ہیں لیکن زیادہ قرین قیاس ترجمہ بھیڑیا ہی ہے اور اسکے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں یہ جو حدیث ۱۷۹۲ میں اسکی ممانعت وارد ہے تو اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں، واللہ اعلم۔ (حافظ)

اَحَدٌ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ اَوَيَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ۔

پوچھا میں نے بھیڑیئے کے کھانے کوفرمایا آپ ﷺ نے بھیڑیا بھی کوئی نیک آدمی کھاتا ہے۔

ف: اِس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں، نہیں جانتے ہم اسے مگر اسماعیل بن مسلم کی روایت سے کہ وہ عبدالکریم ابی امیہ سے روایت کرتے ہیں اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے اسماعیل اور عبدالکریم میں اور عبدالکریم بیٹے ہیں قیس کے وہ بیٹے ہیں ابی المخارق کے اور عبدالکریم بن جزری ثقہ ہیں۔

۱۱۷۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کے کھانے کے بیان میں

۱۷۹۳: عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ۔

۱۷۹۳: روایت ہے جابر سے کہا کھلایا ہم کو آنحضرت ﷺ نے گھوڑوں کا گوشت اور منع کیا گدھوں کے گوشت سے۔

ف: اِس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی مروی ہے کئی شخصوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ جابر سے اور روایت کی حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جابرؓ سے اور روایت ابن عینیہ کی اصح ہے یعنی جو ابتدائے باب میں ہے اور سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ سفیان بن عینیہ احفظ ہیں حماد بن زید سے۔

۱۱۷۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

باب: اہلی گدھوں کے بیان میں

۱۷۹۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۱۷۹۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے عورتوں کے متعہ سے جب خیبر فتح ہوا تھا اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

ف: روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور حسن سے کہ دونوں بیٹے ہیں محمد بن علی کے کہا زہری نے پسندیدہ تران دونوں میں حسن بن محمد ہیں اور کہا غیر سعید بن عبدالرحمٰن نے روایت ہے ابن عینیہ سے اور تھے پسندیدہ تران دونوں میں عبداللہ بن محمدؒ۔

۱۷۹۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الْاِنْسِیَّ۔

۱۷۹۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا خیبر کی فتح کے دن ہر کچلی والے تیز دندان درندے سے اور ہر مجثمہ سے اور پلے ہوئے گدھوں سے۔

ف: کچلی والے جانور سے وہ جانور مراد ہے کہ جو دانت شکار رکھتا ہو اور اس کے تیز دانت مانند نشتر کے ہوں اور اس سے چیر پھاڑ کر کھائے مثل شیر، گرگ، چیتا، بلی کے اور مجثمہ وہ جانور ہے جس کو باندھ کر ہدف بنائیں اور تیر لگائیں یعنی ذبح نہ کریں۔ انتہی قول المترجم: اس باب میں علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔ حدیث

حسن ہے اور روایت کی عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث اور ذکر کیا اس میں فقط اتنا کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہر ذی ناب سے درندوں میں سے۔

۱۱۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَکْلِ فِیْ اٰنِیَةِ الْکُفَّارِ

باب: کفار کے برتنوں کے حکم میں

۱۷۹۶: عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلاً وَ اطْبُخُوْا فِیْهَا وَنَهٰی عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِیْ نَابٍ۔

۱۷۹۶: روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہا کسی نے پوچھا آنحضرت ﷺ سے مجوس کی ہانڈیوں کو فرمایا آپ ﷺ نے صاف کر وان کو دھو کر اور پکاؤ ان میں اور منع فرمایا ہر جانور درندہ کچلی والے سے۔

ف: یہ حدیث مشہور ہے ابو ثعلبہ کی روایت سے اور روایت کی گئی ان سے کئی سندوں سے سوا اس سند کے اور ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور ان کو جرہم بھی کہتے ہیں اور ناشب بھی اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے روایت کی ابی اسماء الرجبی سے انہوں نے ابی ثعلبہ سے۔

۱۷۹۷: عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَآءَ الرَّحَبِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّهٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِیْ قُدُوْرِهِمْ وَ نَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَ هَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَیْدٍ فَكَیْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ كَانَ غَیْرَ مُكَلَّبٍ فَذُكِّیَ فَكُلْ وَاِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ۔

۱۷۹۷: روایت ہے ابو قلابہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسماء سے وہ ابی ثعلبہ سے کہا انہوں نے یارسول اللہ! ہم ایک ملک میں ہیں یہود اور نصاریٰ کے کہ پکارتے ہیں ان کی ہانڈیوں میں اور پیتے ہیں ان کے برتنوں میں فرمایا آپ ﷺ نے اگر نہ پاؤ تم سوا اس کے تو دھولو اس کو پانی سے پھر کہا یارسول اللہ ﷺ ہم ایک ملک میں ہیں کہ وہاں شکار بہت ملتا ہے پھر کیا کریں ہم؟ فرمایا آپ ﷺ نے جب چھوڑے تو اپنا کتا سدھایا ہوا اور لے تو نام اللہ کا پھر مارے وہ تو کھا اُسے یعنی ذبح کی صورت نہیں اور اگر سدھایا ہوا نہ ہو تو ذبح کرے جس کو ہو پکڑے پھر کھا اور جب مارے تو اپنے تیر سے اور نام لے تو اسی پر اللہ کا پھر قتل ہو وہ جانور تو کھا یعنی ضرورت ذبح کی نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: مروی ہے عدی سے کہ انہوں نے عرض کیا ہم شکار کرتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپ نے جو پھٹ جائے اس کے لگنے سے اسے کھاؤ اور جو اس کے چوڑان کے لگنے سے مرے اسے مت کھا کہ وہ وقیذ ہے متفق علیہ اور معراض ایک تیر ہوتا ہے چھوٹا کہ اس کے بال و پر نہیں ہوتے اور وقیذ وہ جانور ہے جو غیر محدد چیز سے مثل لاٹھی وغیرہ کے مرے اور اس میں اتفاق ہے کہ جب شکار کرے معراض سے اور شکار اس کی تیزی کی طرف سے قتل ہو تو پاک ہے اور اگر اس کے عوض کی طرف سے مرے تو ناپاک ہے اور کہا ہے فقہاء نے حلال نہیں جو مارا جائے گولی سے مطلقاً بنظر حدیث مذکور کے اور مکحول اور اوزاعی وغیرہما فقہائے شام نے کہا ہے کہ حلال ہے جو مرے معراض سے اور گولی سے۔ (مرقاۃ)

۱۱۷۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْفَارَةِ تَمُوْتُ

باب: چوہے کے بیان میں جو گھی

فِي السَّمَنِ — میں مر جائے

١٧٩٨: عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوْهُ۔

١٧٩٨: روایت ہے میمونہ سے کہ ایک چوہا گر گیا گھی میں پھر پوچھا کسی نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے پھینک دو اس کو جو گرد اس کے ہے یعنی گھی سے پھر کھاؤ باقی کو۔

ف: اِس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی عبیداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ سوال کیا آپ ﷺ نے کسی نے اور ذکر نہیں کیا اس میں میمونہ کا اور روایت ابن عباسؓ کی میمونہ سے صحیح تر ہے اور مروی ہے معمر سے روایت کی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور یہ روایت غیر محفوظ ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے حدیث معمر کی زہری سے جو مروی ہے سعید بن مسیّب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے اس میں خطا ہے اور صحیح روایت زہری کی ہے اور عبیداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے وہ میمونہ سے۔

١١٧٨: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاَ كْلِ وَ الشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

باب: بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی نہی میں

١٧٩٩ - ١٨٠٠: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَاْكُلُ اَحَدُ كُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ۔

١٧٩٩-١٧٨٠: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نہ کھائے کوئی تم میں کا اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پئے بائیں ہاتھ سے اس لئے کہ شیطان کھاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے۔

ف: اِس باب میں جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن اکوع اور انس بن مالک اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور اسی طرح روایت کی مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابی بکر بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور روایت کی معمر نے اور عقیل نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے۔

١١٧٩: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ لَعْقِ الْاَ صَابِعِ بَعْدَ الْاَ كْلِ

باب: اُنگلیاں چاٹنے کے بیان میں

١٨٠١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ۔

١٨٠١: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب کھائے تم میں کا کوئی تو چاہئے کہ چاٹ لے انگلیاں اپنی اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کس میں برکت ہے۔

ف: اِس باب میں جابر اور کعب بن مالک اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سہیل کی روایت سے۔

۱۱۸۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ

باب: گرے ہوئے لقمہ کے بیان میں

۱۸۰۲: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُ كُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيُمِطْ مَارَابَهٗ مِنْهَا ثُمَّ لِيُطْعَمْهَا وَلَا يَدَ عْهَا لِلشَّيْطَانِ ۔

۱۸۰۲: روایت ہے جابرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کھائے کوئی کھانا اور گر پڑے اس کا ایک نوالہ تو چاہیے کہ دور کر دے جس میں اس کو شک ہے پھر کھالے اسے اور نہ چھوڑ دے اسے شیطان کے لئے۔

ف: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۸۰۳: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِ كُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ ۔

۱۸۰۳: روایت ہے انس سے کہ نبی ﷺ جب کھانا کھاتے چاٹتے اپنی تینوں انگلیوں کو اور فرماتے جب گر پڑے کسی کا لقمہ تو دور کرے اس سے جو بھر گیا ہو اور کھالے اس کو اور نہ چھوڑے اس کو شیطان کے لئے اور حکم کیا ہم کو کہ پونچھ لیں ہم رکابی کو اور فرماتے تم نہیں جانتے کس کھانے میں تمہارے لیے برکت ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۸۰۴: عَنْ اُمِّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرُ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِيْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ ۔

۱۸۰۴: روایت ہے ام عاصم سے کہ ام ولد ہیں وہ سنان کی کہا آئے ہمارے پاس نبیشہ الخیر اور ہم کھانا کھاتے تھے ایک پیالہ میں سو حدیث بیان کی ہم سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کھائے کسی برتن میں پھر پونچھ لے یعنی چاٹ لے مغفرت مانگتا ہے اس کے لئے وہ برتن۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر معلیٰ بن راشد کی روایت سے اور روایت کی یزید بن ہارون اور کئی اماموں نے معلیٰ بن راشد سے یہ حدیث۔

۱۱۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ

باب: کھانے کے بیچ سے کھانے کی کراہت میں

۱۸۰۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهٖ ۔

۱۸۰۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت نازل ہوتی ہے کھانے کے بیچ سے سو کھاؤ کناروں سے اور نہ کھاؤ بیچ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے معروف ہے فقط روایت سے عطاء بن السائب کے اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن السائب سے اور اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۱۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ

باب: لہسن اور پیاز کھانے کے بیان میں

۱۸۰۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهٖ قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمِ وَالْبَصَلُ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا۔

۱۸۰۶: روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھائے راوی نے پہلے لہسن کہا پھر کہا لہسن اور پیاز اور گندنا سو نزدیک نہ آئے ہماری مسجدوں کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب اور ابی سعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر ﷺ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۸۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةَ فِي اَكْلِ الثُّوْمِ مَطْبُوْخًا

باب: لہسن کی اباحت میں جب پکا ہوا ہو

۱۸۰۷: عَنْ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ وَكَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ اِلَيْهِ بِفَضْلِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَاكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا اَتٰى اَبُوْ اَيُّوْبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ الثُّوْمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ۔

۱۸۰۷: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہتے تھے کہ اترے رسول اللہؐ ابی ایوب کے مکان پر اور جب کھانا کھاتے تو آپؐ بھیجتے تھے بقیہ اس کا ابو ایوب کے پاس سو بھیجا ایک دن آپؐ نے ایک کھانا اور نہیں کھایا تھا اس میں سے آنحضرتؐ نے پھر جب آئے ابو ایوب آنحضرت ﷺ کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے اس کا تو فرمایا نبیؐ نے اس میں لہسن ہے۔ سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہؐ! کیا حرام ہے وہ؟ فرمایا نہیں لیکن میں اسے مکروہ کہتا ہوں بسبب بو اسکی کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۸۰۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نُهِيَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا۔

۱۸۰۸: روایت ہے علی ؓ سے کہا منع ہے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔

ف: اور مروی ہوا یہ علی سے کہ کہا انہوں نے منع ہے کھانا لہسن کا مگر پکا ہوا ہو' قول انہی کا یعنی موقوفاً روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے شریک بن حنبل سے انہوں نے علیؓ سے کہ مکروہ کہا انہوں نے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور مروی ہوئی شریک بن حنبل سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۸۰۹۔ ۱۸۱۰: عَنْ اُمِّ اَيُّوْبَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوْا لَهٗ طَعَامًا فِيْهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ فَكَرِهَ اَكْلَهٗ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْهُ فَاِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدِ كُمْ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِيَ صَاحِبِيْ۔

۱۸۰۹۔۱۸۱۰: روایت ہے ام ایوب سے خبر دی انہوں نے کہ آنحضرت ﷺ اترے ان کے مکان پر یعنی جب ہجرت کر کے مدینہ میں داخل ہوئے تھے پھر تیار کیا لوگوں نے آپ کے لئے کھانا کہ اس میں بعضی سبز سبز چیزیں تھیں مثل گندنا وغیرہ کے پس مکروہ جانا آپ ﷺ نے اس کا کھانا اور فرمایا اپنے اصحاب سے تم کھاؤ اس لئے کہ میں تمہارے کسی کے برابر نہیں ہوں میں ڈرتا ہوں کہ تکلیف دوں اپنے رفیق کو یعنی فرشتے کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور امّ ایوب بی بی ہیں ابو ایوب انصاری کی روایت کی ہم سے محمد بن حمید نے انہوں نے یزید بن حباب سے انہوں نے ابی خلدہ سے انہوں نے ابی العالیہ سے کہا ابو العالیہ نے اَلثُّوْمُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ یعنی لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے یعنی حلال ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں نزدیک اہلحدیث کے اور ملاقات کی انہوں نے انس بن مالک سے اور سنی

ہیں ان سے حدیثیں اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہیں کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابوخلدہ نیک مسلمان تھے۔

١١٨٤: بَابُ مَاجَآءَ فِي تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَاِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب: برتنوں کے ڈھانپنے اور چراغ اور آگ بجھانے میں سوتے وقت

۱۸۱۱۔۱۸۱۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَوْكِئُوا السِّقَآءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ وَ خَمِّرُ والْاِ نَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اٰنِيَةً فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ۔

۱۸۱۱۔۱۸۱۲: روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا نبی ﷺ نے بند کر دو دروازہ اور باندھ دو مشک اور اوندھا کر دو برتن یا ڈھانپ دو یعنی راوی کو شک ہے کہ اکفؤا کہا یا خمرا کہا اور بجھا دو چراغ اس لئے کہ شیطان نہیں کھولتا بند دروازہ کو اور نہیں کھولتا کسی برتن کو اور چراغ بجھانا اس لئے کہ چھوٹا فاسق یعنی چوہا جلا دیتا ہے گھر لوگوں کے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس ؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے۔

۱۸۱۳: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ۔

۱۸۱۳: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مت چھوڑو آگ اپنے گھروں میں جب سوؤ یعنی بجھا دو۔

١١٨٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

باب: دو کھجور کا ایک لقمہ کرنے کے بیان میں

۱۸۱۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْرِنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهٗ۔

۱۸۱۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا منع کیا آنحضرت ﷺ نے دو کھجور ملا کر کھانے سے یہاں تک کہ اجازت لے اپنے ساتھی سے جو اس کے ساتھ کھجور کھاتا ہے۔

ف: اس باب میں سعد مولیٰ ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں تعلیم ادب ہے کہ کھانے میں اپنے رفیقوں سے زیادہ کھانے کا قصد نہ کرے سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات نہ چھوڑی جو اپنی امت کو تعلیم نہ کی اور اللہ آپ کے تابع کو کسی معلم کی قیامت تک حاجت نہیں جزاء الله عنا خير الجزاء اللّٰهم ارزقنا اتباعه۔

١١٨٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

باب: فضیلت میں تمر کے

۱۸۱۵: عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ۔

۱۸۱۵: روایت ہے عائشہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس گھر میں تمر (کھجور) نہیں بھوکے ہیں اس کے لوگ۔

ف: اور اس باب میں سلمیٰ بن ابی رافع کی بیوی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ہشام بن عروہ مگر اسی سند سے۔

۱۱۸۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحَمْدِ عَلَی الطَّعَامِ اِذَا فُرِغَ مِنْهُ

باب: کھانے کے بعد حمد الٰہی کے بیان میں

۱۸۱۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَاْكُلَ الْاَكْلَةَ [1] اَوْیَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَیَحْمَدَهٗ عَلَیْهَا۔

۱۸۱۶: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا نبی نے بے شک اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے کہ کھائے ایک لقمہ یا پئے ایک گھونٹ پھر تعریف کرے اللہ کی اس کے اوپر۔

ف: اِس باب میں عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور عائشہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے، روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے زکریا ابن ابی زائدہ سے مانند اس کے اور ہم نہیں جانتے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے۔

۱۱۸۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَكْلِ مَعَ الْمَجْذُوْمِ

باب: جذامی کے ساتھ کھانا کھانے کے بیان میں

۱۸۱۷: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهٗ مَعَهٗ فِی الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَكُّلًا عَلَیْهِ۔

۱۸۱۷: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ کوڑھی کا اور داخل کیا اپنے ساتھ پیالے میں پھر فرمایا کھا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ پر بھروسہ اور توکل کر کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت یونس بن محمد کے وہ روایت کرتے ہیں مفضل بن فضالہ سے اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہیں اور مفضل بن فضالہ مصری دوسرے شخص ہیں ان سے اوثق اور مشہور زیادہ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن بریدہ سے کہ عمر نے ہاتھ پکڑا مجذوم کا اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے۔ مترجم: مجذوم کے باب میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں اور بادی النظر میں اختلاف معلوم ہوتا ہے مگر محققین نے اس میں کئی طرح پر تطبیق دی ہے۔ اس کا خلاصہ ہم اس مقام پر ذکر کرتے ہیں۔ جابر بن عبداللہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مرد مجذوم تھا کہ نبیؐ نے اسے کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ سے بیعت لی تو لوٹ جا اور اپنے پاس نہ بلایا اور بخاری نے تعلیقاً روایت کی ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: فرمن المجذوم کما یفرمن الاسد۔ یعنی بھاگ مجذوم سے جیسا بھاگتا ہے آدمی شیر سے اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: لا تدیموا النظر الی المجذومین۔ یعنی بہت نظر نہ کرو طرف مجذومین کے اور صحیحین میں ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: لا یوردون ممرض علی مصح یعنی کوئی مریض اونٹوں والا کسی تندرست اونٹوں والے کے گھر نہ اترے اور مذکور ہے: کلم المجذوم بینك و بینه قدر رمح او رمحیں۔ یعنی کلام کر مجذوم سے اور درمیان تیرے اور اسکے ایک یا دو نیزے کا فرق ہو اور اس مرض کو اطباء کی اصطلاح میں داءالاسد کہتے ہیں اسلئے کہ یہ مرض اکثر شیر کو ہوا کرتا ہے یا مریض اس کا شیر کی طرح بافتراش یدین بیٹھتا ہے اور یہ مرض اطباء کے نزدیک علل متعدیہ سے ہے اور نبیؐ نے بسبب کمالِ

[1] اکلہ یکبار خوردن تا سیری اکلہ بضم لقمہ۔ ۱۲ صراح یہ پہلا ترجمہ موافق ہے باب سے بھی کہ حمد کرے بعد فارغ ہونے کھانے سے شربہ یک خوردنے آب و جز آں و یکبار خوردن۔ ۱۲ صراح

شفقت کے اپنے امت پر اسباب وصول عیب سے منع فرمایا اور سد باب فساد کے ارادہ یہ احادیث ارشاد فرمائی کہ ابدان کے علل اور امراض سے محفوظ رہیں اور بے شک آنحضرت طبیب الابدان ہیں جیسے طبیب الارواح ہیں اور کبھی رائحہ علیل کا صحیح کو پہنچتا ہے اور اس کو بیمار کر دیتا ہے چنانچہ اکثر امراض میں اس کا معائنہ ہوتا ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ حدیث باب میں اور ان روایات میں کسی طرح کا تعارض نہیں بحمد اللہ اور احادیث صحیحہ میں رسول اللہؐ کے کبھی تعارض نہیں ہوتا اور معاذ اللہ کلام صادق و مصدوق میں تعارض کیونکر واقع ہو کہ جس کی زبان فیض ترجمان سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ۔جس کی شان ہے پھر جہاں تعارض معلوم ہو تین حال سے خالی نہیں یا یہ کہ احدالحدیثین کلام نبی نہیں اور سستی کی اس میں بعض رواۃ نے اور ایسا ہوتا ہے کہ کبھی راوی ثقہ سے بھی غلطی واقع ہو جاتی ہے یا ایک ناسخ ہے دوسری منسوخ اگر وہ قابل نسخ ہے یا تعارض فہم سامع میں ہوتا ہے فی الواقع تعارض نہیں۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عدویٰ دو قسم ہے ایک عدویٰ جذام کا کہ طویل مجالست اور کثرتِ اختلاط سے تاثیر کرتا ہے اور سل و دق بھی اسی کے مانند ہے اور جرب رطب جو اونٹوں میں ہوتی ہے وہ بھی اسی جنس سے ہوتی ہے اور اسی معنی سے آپ نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا تندرست اونٹوں والوں کے پاس نہ اترے اور دوسرا طاعون کہ ایک شہر میں واقع ہو تو آپؐ نے فرمایا کہ جب کہیں ہو تو وہاں سے مت نکلو اور جب کسی شہر میں سنو تو وہاں مت جاؤ اس لیے کہ تم خیال کرو گے کہ فرار تقدیر الٰہی سے نجات دیتا ہے اللہ کے حکم سے اور نہ جاؤ طاعون کے شہر میں یعنی اقامت تمہاری جہاں طاعون نہیں ہے تمہارے اطمینانِ دلی اور خاطر جمعی کا سبب ہے۔ پس یہ وہ عدویٰ ہے کہ جس کے واسطے آپ نے فرمایا: لا عدویٰ اور بعضوں نے کہا امر اجتناب مجذوم کا استحباباً ہے اور کھانا اس کے ساتھ بیانِ جواز کے لیے اور دوسرا قول ہے اس کی تطبیق میں اور بعضوں نے کہا یہ دونوں حکم باعتبار بعض افراد کے ہے کہ بعضے لوگ قوی الایمان اور قوی التوکل ہوتے ہیں ان کے واسطے ساتھ کھانے کی اجازت دی اور بعضے ضعیف الایمان ضعیف التوکل ان کو اجتناب کا حکم فرمایا کے بے فائدہ خلجان میں نہ پڑیں اور یہ تیسرا قول ہے اور ابن قیمؒ نے اسی تطبیق کو پسند فرمایا اور بعضوں نے کہا تاثیر جذام کی کثرت مخالطت اور دفور مجالست پر موقوف ہے اور یہ احادیث نہی اسی پر محمول ہیں اور ایک دو بار اس کے ساتھ کھانا پینا مضر نہیں جیسا کہ روایت باب میں واقع ہوا ہے اور یہ چوتھا قول ہے اور بعضوں نے کہا ہر مجذوم کا مرض متعدی نہیں شاید جس کے ساتھ آپؐ نے کھایا اس کی ابتدائی مرض ہوگی اور جس سے منع فرمایا اس سے قدیم المرض لوگ مراد ہیں کہ تعدی ان کے مرض کی یقین ہو اور یہ پانچواں قول ہے اور بعضوں نے کہا کہ اہل جاہلیت کے اعتقاد میں تھا کہ امراض خود بخود متعدی ہوتے ہیں بغیر اس کے کہ اس تعدی کو مضاف کریں قادر مطلق کی طرف پس آنحضرتؐ نے باطل کیا اس عدویٰ کو اور کھالیا مجذوم کے ساتھ تاکہ یقین ہو جائے کہ مؤثر وہی اللہ ہے لاغیر اور نہی کی اس کے قرب سے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ اسباب مفضیہ سے ہے کہ افضاء اسی کا بامر الٰہی ہوتا ہے اور ترتب مسببات کا انہیں اسباب پر موقوف ہے مگر اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ چاہے تاثیر اس کی سلب کرے اور چاہے باقی رکھے اور یہ چھٹا قول ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ روایات ناسخ و منسوخ ہیں پھر اگر تاریخ سے تقدم احدھما کا علیٰ غیرھما معلوم ہو جائے تو ہم قائل ہوں گے ساتھ نسخ کے ورنہ توقف کریں گے ہم اس میں اور بعضوں نے کہا کہ ان روایات میں بعض غیر محفوظ ہیں اور کلام کیا حدیث لا عدویٰ میں اور کہا انہوں نے کہ ابو ہریرہ پہلے روایت کرتے تھے پھر رجوع کیا اس کی روایت سے۔ ابو سلمہ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ابو ہریرہؓ بھول گئے یا احدالحدیثین منسوخ ہوگئی اور حدیث جابر کی جو باب میں مذکور ہے پس وہ ثابت نہیں۔ ہے نہ صحیح غایت مافی الباب یہ ہے کہ ترمذی نے اس کو غریب کہا ہے نہ حسن نہ صحیح اور شعبہ نے کہا بچو ان غرائب سے اور کہا ترمذی نے کہ مروی ہوا یہ فعل حضرت عمرؓ سے اور وہ اثبت ہے سو یہ حال ہے ان دو حدیثوں کا جو معارض ہوئیں احادیث نہی کے کہ ایک سے تو رجوع کیا ابو ہریرہؓ نے اور دوسری ثابت نہیں آنحضرت ﷺ سے پس احادیث نہی اختلاط کی ساتھ مجذوم کے اولیٰ بالاتباع اور یہ آٹھواں قول ہے۔ (ہذا خلاصہ مافی زاد المعاد لابن القیمؒ)

۱۱۸۹: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ   باب: اس بیان میں کہ مؤمن ایک

يَاْكُلُ فِيْ مِعًا وَّاحِدٍ

آنت میں کھاتا ہے

١٨١٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ۔

١٨١٨: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں اور مؤمن کھاتا ہے ایک آنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابی نضرہ اور ابی موسیٰ اور جہجاہ انصاری اور میمونہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

١٨١٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ اُخْرٰى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

١٨١٩: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ کے یہاں ایک مہمان آیا کافر پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا اس کے لئے ایک بکری کا کہ وہ دوہی گئی سو پی لیا اس نے پھر دوسری دوہی اور پی لیا پھر تیسری دوہی اور پی لیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن اسلام لایا تو حکم کیا آپ ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دوہی گئی سو پی لیا اس نے اس کا دودھ پر حکم کیا آپ ﷺ نے دوسری کا تو تمام نہ کر سکا اس کے دودھ کو پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ مؤمن پیتا ہے ایک آنت میں اور کافر پیتا ہے سات آنتوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث میں کئی وجہوں کا احتمال ہے: (١) یہ کہ یہ فرمانا آپ کا اسی شخص خاص کی نسبت تھا جس کا قصہ اوپر مذکور ہوا۔ (٢) یہ کہ مؤمن بسم اللہ کہتا ہے اور شیطان اس کا شریک نہیں ہوتا کھانے پینے میں بخلاف کافر کے۔ (٣) یہ کہ مؤمن قدر کفایت پر قناعت کرتا ہے اور کافر وفور حرص وشرہ سے تھوڑے پر قانع نہیں ہوتا۔ (۴) یہ کہ یہ ارشاد آپ کا بعض مؤمنین اور بعض کفار کے واسطے ہے نہ ہر ایک کے لیے۔ (۵) یہ کہ مراد سات آنتوں سے سات خصلتیں ہیں یعنی حرص، شرہ، طول امل، طمع، سوء طبع، حسد، سمن کہ کافر کو طعام وشراب سے یہ ساتوں مقصود ہیں بخلاف مؤمن کے کہ اس کو فقط ایک دفع حاجت مطلوب ہے۔ (٦) یہ کہ مؤمن سے کامل الایمان معرض عن الشہوت نافر عن اللذات مقتصر علیٰ قدر الضرورت مراد ہے۔ (٧) یہ کہ بعض مؤمن معاء واحد میں کھاتے ہیں اور اکثر کفاء سبعہ امعاد میں، نہ یہ کہ یہ حکم ہر مؤمن وکافر سے اور اصل مقصود حدیث سے یہ ہے کہ مؤمن کو دنیا میں زہد اور بے رغبتی اس کی لذتوں سے ہے اور کافر کو انہماک اور استغراق اسی میں ہے۔ (طیبی)

١١٩٠: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

باب: اس بیان میں کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے

١٨٢٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ۔

١٨٢٠: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کھانا دو شخصوں کا تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی جابر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہ فرمایا آپ

نے کھانا ایک کا کافی ہے دو کو اور چار کا آٹھ کو اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے یہی حدیث۔

۱۱۹۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی اَکْلِ الْجَرَادِ

باب: ملخ کھانے کے بیان میں

۱۸۲۱ ـ ۱۸۲۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَا کُلُ الْجَرَادَ۔

۱۸۲۱ـ۱۸۲۲: روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کسی نے پوچھا ان سے ٹڈی کھانے کو کہا انہوں نے چھ جہاد کیے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھاتے رہے ٹڈی۔

ف: ایسی ہی روایت کی سفیان بن عیینہ نے ابو یعفور سے یہ حدیث اور ذکر کیا چھ جہادوں کا اور روایت کی سفیان ثوری نے ابو یعفور سے یہ حدیث اور کہے اس میں سات غزوات اس باب میں ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو یعفور کا نام واقد ہے اور وقدان بھی کہتے ہیں اور دوسرے ابو یعفور کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد اور مؤمل سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے ابو یعفور سے انہوں نے ابن ابی اوفی سے کہا سات جہاد کیے ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ کھاتے تھے ٹڈی اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابو یعفور سے انہوں نے ابن ابی اوفی سے کہا کئی جہاد کیے ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ کھاتے تھے ہم ٹڈی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے۔

۱۱۹۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی اَکْلِ لُحُوْمِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِھَا

باب: جلالہ کے گوشت اور دودھ کے بیان میں

۱۸۲۳ ـ ۱۸۲۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ اَکْلِ الْجَلاَّ لَةِ وَاَلْبَا نِھَا۔

۱۸۲۳ـ۱۸۲۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کھانے سے اور اس کے دودھ سے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن ابی نجیح نے مجاہد سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۸۲۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلاَّلَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِمَّا فِی السِّقَاءِ۔

۱۸۲۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور جلالہ کے دودھ سے اور مشک کے منہ سے پانی پینے کو۔

ف: کہا محمد بن بشار نے روایت کی ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ مترجم: جلالہ جلہ سے مشتق ہے جلہ مینگنی کو کہتے ہیں جلالہ وہ جانور ہے جو نجاست خوار ہوا کثر اوقات اس کی خوراک نجاست ہو مثلاً گوہ وغیرہ کے یہاں تک کہ اس کے دودھ اور پسینے میں اس کا اثر و بو ظاہر کرے پس حرام ہے اس کا کھانا اس حال میں جب تک چند روز نجاست خواری سے روکا نہ جائے کہ اثر اس کا دور ہو جائے۔ (مجمع البحار) اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اسے باندھ کر تیروں سے یا اور کسی ہتھیار سے نشانہ ٹھہرا کر ہلاک کریں اور ذبح شرعی اس میں نہ ہو اس کا بھی کھانا حرام ہے اس لیے کہ باوصف قدرت کے ذبح نہیں کیا گیا۔

۱۱۹۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الدَّجَاجِ

باب: مرغی کے کھانے کے بیان میں

۱۸۲۶: عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَيَاْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُهُ۔

۱۸۲۶: روایت ہے زہدم جرمی سے کہا داخل ہوا میں ابی موسیٰ کے پاس اور وہ مرغی کھا رہے تھے کہا انہوں نے نزدیک ہو اور کھاؤ اس لئے کہ میں نے دیکھا ہے آنحضرت ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے زہدم سے اور ہم نہیں جانتے اس روایت کو مگر زہدم سے اور ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے۔

۱۸۲۷: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ۔

۱۸۲۷: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو کہ کھاتے تھے گوشت مرغی کا۔

ف: اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ' یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ایوب سختیانی نے یہ حدیث قاسم سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے زہدم جرمی سے۔

۱۱۹۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الْحُبَارٰى[1]

باب: حباریٰ کے کھانے کے بیان میں

۱۸۲۸: عَنْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْحُبَارٰى۔

۱۸۲۸: روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہا کھایا میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ گوشت حباریٰ کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ نے روایت کی عمر بن ابی فدیک سے اور کہتے ہیں ان کو جریہ[2] بن عمر بن سفینہ۔

۱۱۹۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَكْلِ الشِّوَاءِ

باب: بھنا ہوا گوشت کھانے کے بیان میں

۱۸۲۹: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّاَ۔

۱۸۲۹: روایت ہے امّ سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی راوی کو کہ لائیں آنحضرت ﷺ کے پاس گوشت بھنا ہوا بازو کا سو کھایا آپ ﷺ نے پھر کھڑے ہوئے نماز کی طرف اور وضو نہ کیا۔

ف: اِس باب میں عبداللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابی رافع سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

---

[1] حباری بضم اوّل وبعدہ رائے مہملہ والف مقصورہ بصورت نام الطائریست برابر مرغابی و رنگ اور زرد سیاہ باشد بفارسی آں را چرز گویند۔۱۲ غیاث

[2] تصغیر ابراہیم ہے۔

مترجم : بخاری میں خالد بن ولید سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ کے پاس ایک ضب مشوی لائے اور آپ ﷺ نے قصد کیا کھانے کا پھر خبر دی آپ کو کہ وہ ضب ہے تو آپ باز رہے اور خالد نے پوچھا کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اس لیے مجھے پسند نہیں آتی پھر خالد کھاتے تھے اور آنحضرت ﷺ دیکھتے تھے ابن شہاب کی روایت میں ضب محنوذ کا لفظ ہے اور مسلم میں بھی یہی ہے اور محنوذ کہتے ہیں اس گوشت کو عرب گرم پتھروں پر رکھ کر بھونتا ہے اور حنیذ بھی اسی کو کہتے ہیں اور اسی قبیل سے ہے فجاء بعجل حنیذٍ۔

۱۱۹۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی کَرَاھِیَۃِ الْاَکْلِ مُتَّکِئاً

باب: تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت میں

۱۸۳۰: عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا۔

۱۸۳۰: روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو کہ میں نہیں کھاتا ہوں تکیہ لگا کر۔

ف: اِس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن اقمر کی روایت سے اور روایت کی زکریا بن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی لوگوں نے علی بن اقمر سے یہ حدیث اور روایت کی شعبہ نے سفیان ثوری سے یہ حدیث انہوں نے علی بن اقمر سے۔ مترجم : یہ حدیث بخاری میں بھی علی بن اقمر سے مروی ہے۔

۱۱۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی حُبِّ النَّبِیِّ ﷺ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

باب: آنحضرت ﷺ کے حلوا اور عسل دوست رکھنے کے بیان میں

۱۸۳۱: عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ۔

۱۸۳۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ دوست رکھتے تھے میٹھی چیز اور شہد کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ۔

۱۱۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی اِکْثَارِ الْمَرَقَۃِ

باب: شوربا زیادہ کرنے کے بیان میں

۱۸۳۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرٰی اَحَدُکُمْ لَحْمًا فَلْیُکْثِرْ مَرَقَتَہٗ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَۃً وَھُوَ اَحَدُ اللَّحْمَیْنِ۔

۱۸۳۲: روایت ہے عبداللہ المزنی سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جب خریدے کوئی تم میں کا گوشت تو زیادہ کرے اس میں شوربا اس کا اس لئے کہ اگر نہ پائے گوشت تو ملے اس کو شوربا اس کا کہ وہ بھی دو گوشتوں میں کا ایک ہے۔

ف: اس باب میں ابی ذر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے محمد بن فضاء کی روایت سے اور محمد بن فضاء معبر (خواب کی تعبیر کہنے والا) ہے اور کلام کیا ہے اس میں سلیمان بن حرب نے اور علقمہ بھائی ہیں بکر بن عبداللہ مزنی کے۔

۱۸۳۳: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَحْقِرَنَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَلْقَ اَخَاہُ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ وَاِذَا اشْتَرَیْتَ

۱۸۳۳: روایت ہے ابوذرؓ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے نہ حقیر سمجھے کوئی کسی نیک کام کو اور اگر نہ پائے کچھ تو ملاقات کرے اپنے بھائی سے بکشادہ روئی اور جب خریدے تو گوشت یا پکائے تو ہانڈی تو زیادہ کر اس میں شوربا اسکا

لَحْمًا اَوْطَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهٗ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ۔

اور ایک چلو دے اس میں سے اپنے ہمسایہ کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی عمران جونی سے یہ روایت حسن ہے۔

۱۱۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الثَّرِیْدِ

باب: ثرید کی فضیلت میں

۱۸۳۴: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِیْرٌ وَلَمْ یَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةُ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

۱۸۳۴: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کامل ہوئے مردوں میں بہت لوگ اور نہیں کامل ہوئیں عورتوں سے مگر مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی اور فضیلت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سب عورتوں پر ایسی ہے جیسے روٹی گوشت کو فضیلت ہے سب کھانوں پر۔ ف: اس باب میں عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۰۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا

باب: گوشت دانت سے نوچ کر کھانے کے بیان میں

۱۸۳۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِیْ اَبِیْ فَدَعَانَا سَافِیْهِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نْهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَاِنَّهٗ اَهْنَأُ وَاَمْرَءُ۔

۱۸۳۵: روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہا نکاح کیا میرا میرے باپ نے سو دعوت کی گئی لوگوں کی کہ ان میں صفوان بن امیہ بھی تھے سو کہا انہوں نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دانت سے گوشت نوچ کر کھاؤ کہ یہ بہت رچتا پچتا ہے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبدالکریم کی روایت سے اور عبدالکریم میں بعض علماء نے کلام کیا ہے بسبب حافظہ کے کہ انہیں میں ہیں ایوب سختیانی۔ مترجم نہس بسین مہملہ کناروں سے دانت کے نوچنا اور بشین معجمہ ڈاڑھیوں سے نوچنا اور دونوں طرح مروی ہے اور بخاری میں کہا ہے باب النہش وانتشال اللحم اور انتشال کے معنی نکالنا اور لپیٹنا اور کاٹنا ہے۔

۱۲۰۱ بَابُ مَاجَآءَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِنَ الرُّخْصَةِ فِی اللَّحْمِ بِالسِّكِّیْنِ

باب: چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی رخصت میں

۱۸۳۶: عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضٰی اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

۱۸۳۶: روایت ہے عمرو سے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری سے کچھ گوشت بکری کے شانے سے پھر کھایا اس میں سے پھر چلے گئے نماز کو اور وضو نہ کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اگرچہ حز بھی چھری سے کاٹنے کو کہتے ہیں مگر بخاری میں تصریحاً سکین کا لفظ وارد ہوا ہے چنانچہ عبارت بخاری یہ ہے: من كتف شاة في يده فدعى الى الصلوة فالقها والسكين التي يحتز بها۔ یعنی آپ کاٹ رہے تھے گوشت بکری کے شانے کا جوان کے ہاتھ میں تھا پھر بلائے گئے نماز کی طرف اور

رکھ دیا شانہ اور چھری کو کہ جس سے کاٹ رہے تھے اور بعض روایتوں میں جو چھری سے کاٹنا منع آیا ہے وہ محمول ہے اس پر کہ بے ضرورت نہ کاٹے اور ضرورت کے وقت منع نہیں اور بعضوں نے حدیث: لا تقطعوا اللحم بالسكين فانه من صنيع الاعاجم کو منکر کہا ہے چنانچہ ابی داؤد نے کہا وہ حدیث کچھ قوی نہیں اور ابی معشر جو اس کا راوی ہے بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اس کی مناکیر میں سے یہ حدیث بھی ہے۔

۱۲۰۲: بَابُ مَاجَآءَ اَیُّ اللَّحْمِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: اِس بیان میں کہ کونسا گوشت آپ ﷺ کو پسند تھا؟

۱۸۳۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَدُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَ یُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا۔

۱۸۳۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ پاس لائے گوشت اور دیا آپ ﷺ کو ہاتھ اور وہ بہت پسند آتا تھا آپ ﷺ کو پھر نوچ کر دانتوں سے کھایا آپ ﷺ نے۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابوعبیدہ ؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

۱۸۳۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا فَكَانَ یَعْجَلُ اِلَیْهِ لِاَنَّهٗ اَعْجَلُهَا نُضْجًا۔

۱۸۳۸: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نہ تھا دست سب گوشتوں میں دوست زیادہ آنحضرت ﷺ کی طرف مگر اس واسطے کہ نہ پاتے تھے آپ گوشت لیکن ایک دن بیچ دے کر اور جلدی کرتے تھے آپ اس کے کھانے کی طرف اور وہ سارے گوشت سے جلدی گلتا ہے۔

ف: اِس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اس روایت سے۔ مترجم: ابن ماجہ میں ہے: يقول اطيب اللحم لحم الضهر۔ یعنی آپ فرماتے تھے کہ پاکیزہ تر گوشتوں سے پیٹھ کا گوشت ہے اور دست کا گوشت آپ اس لیے دوست رکھتے تھے کہ وہ نجاست سے دور ہوتا ہے اور پشت بھی ایسے ہی۔

۱۲۰۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْخَلِّ

باب: سرکہ کے بیان میں

۱۸۳۹: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔

۱۸۳۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب سالن ہے سرکہ۔

ف: روایت کی ہم سے عبیدہ بن عبداللہ خزاعی بصری نے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے محارب بن وثار سے انہوں نے جابرؓ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کیا خوب سالن ہے سرکہ اور اس باب میں عائشہؓ اور ام ہانیؓ سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے مبارک بن سعید کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن سہل نے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا خوب سالن ہے سرکہ۔ روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سلیمان سے اسی سند سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا: نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاُدُمُ الْخَلُّ۔ یعنی ادام اور ادم میں راوی کو شک ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں معروف ہے ہشام بن عروہ کی سند مگر سلیمان بن بلال کی روایت سے۔

۱۸۴۰ ۔ ۱۸۴۱ : عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا كِسَرٌ یَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَرِّبِیْهِ فَمَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِیْهِ خَلٌّ۔

۱۸۴۰ ۔ ۱۸۴۱ : روایت ہے امّ ہانی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور پوچھا کچھ ہے تمہارے پاس؟ عرض کیا انہوں نے کہ نہیں مگر چند ٹکڑے ہیں روٹی کے اور سرکہ فرمایا نبی ﷺ نے میرے پاس لاؤ اسلئے کہ نہیں محتاج ہوا سالن کا وہ گھر جس میں سرکہ ہو۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو ام ہانی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ام ہانی کا انتقال بعد علی بن ابی طالب کے ہے۔ مترجم : ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ داخل ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا کچھ ناشتہ ہے؟ انہوں نے عرض کی ہمارے پاس روٹی اور تمر اور خل ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نعم الادام الخل اللهم بارك فی الخل فانه كان ادام الانبیاء قبلی۔ یعنی کیا خوب سالن ہے سرکہ یا اللہ! برکت دے سرکہ میں اس لیے کہ وہ سالن تھا ان پیغمبروں کا جو مجھ سے پہلے تھے۔ (الحدیث) اور ابن ماجہ میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: سید ادامكم الملح یعنی نمک سردار ہے تمہارے سالنوں کا۔

۱۲۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ الْبِطِّیْخِ بِالرُّطَبِ

باب : خربوزہ تر کھجور کے ساتھ کھانے کا بیان

۱۸۴۲ ۔ ۱۸۴۳: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْكُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ ۔

۱۸۴۲ ۔ ۱۸۴۳: روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ کھاتے تھے خربوزہ کھجور کے ساتھ۔

ف : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور روایت کی یزید بن ہارون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث۔

۱۲۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

باب : ککڑی کھجور کے ساتھ کھانے کے بیان میں

۱۸۴۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَاْكُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ۔

۱۸۴۴: روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے ککڑی ساتھ کھجور کے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن سعد کے۔ مترجم : سبحان اللہ! اس ترکیب میں بڑی منفعت طبی ہے کہ کھجور کی گرمی اور ککڑی کی سردی مل کر اعتدالِ مزاج ہوتا ہے۔

۱۲۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

باب : اونٹوں کا پیشاب پینے کے بیان میں

۱۸۴۵: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا۔

۱۸۴۵: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کچھ لوگ عرینین آئے مدینہ میں اور پانی لگا ان کو مدینہ کا سو بھیجا ان کو رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کے اونٹوں میں اور فرمایا کہ پیو دودھ اور پیشاب اونٹوں کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ثابت کی روایت سے اور جو مروی ہوئی ہے۔ یہ حدیث انس سے کئی سندوں سے روایت کی ابو قلابہ نے انس سے اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ مترجم: اس قصہ میں دلیل ہے پاک وحلال ہونے پر بول مایوکل لحمہ کے اور جائز ہونے پر تداوی کے ساتھ اس کے اس لئے کہ دوا کرنا محرمات کے ساتھ جائز نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم نہیں کیا کہ اپنا منہ دھوڈالنا بعد پینے کے یا کپڑے اپنے جہاں وہ بول لگ جائے حالانکہ وہ لوگ نومسلم تھے اور شرائع اسلام سے اور احکام اس کے سے ناواقف تھے اور تاخیر بیان سے وقت حاجت کے جائز نہیں یہ کلمہ اصول کا ہے کذا فی زاد المعاد لابن القیم اور ابن رسلان نے فی شرح سنن میں کہا ہے کہ صحیح مذہب سے شافعیہ کے جواز تداوی ہے ساتھ جمیع نجاسات کے مسکر وغیرہ اس حکم میں برابر ہے بنا بر حدیث عرینین کے جو صحیحین میں مروی ہے کہ امر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابوال ابل پینے کے واسطے تداوی کے اور کہا کہ وہ احادیث جن میں نہی وارد ہے حرام سے دوا کرنے کی وہ محمول ہیں اوپر عدم حاجت کے یعنی جب تک دوائے طاہر موجود ہو علاج حرام سے درست نہیں اور اگر موجود نہ ہو تو درست ہے بیہقی نے کہا احادیث نہی از تداوی بحرام محمول ہیں ضرورت نہ ہونے پر اور جب ضرورت ہو تو جائز ہے تاکہ جمع ہو جائے احادیث نہی اور حدیث عرینین میں۔ یہ خلاصہ ہے مسک الختام کا اور کرمانی میں ہے کہ اختلاف ہے بول مایوکل لحمہ میں سو بعضوں نے کہا کہ وہ طاہر ہے اسی حدیث سے استدلال کر کے اور ابوحنیفہ اور شافعی نے کہا کہ ابوال سب نجس ہیں اور اباحت ہوئی ان کے لیے فقط واسطے مرض کے۔ انتہی اور استدلال کیا ہے اصحاب مالک اور احمد نے ساتھ اسی حدیث کے اوپر پاک ہونے بول اور روث مایوکل لحمہ کے۔ (نووی)

۱۲۰۷: بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهٗ

باب: وضو کا قبل طعام اور بعد اس کے

۱۸۴۶: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَرَاْتُ فِي التَّوْرٰةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ۔

۱۸۴۶: روایت ہے سلیمان سے کہا پڑھا میں نے توراۃ میں کہ برکت طعام کی ہے وضو بعد اس کے اور ذکر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پڑھا تھا میں نے توراۃ میں سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کھانے کی ہے وضو قبل اس کے اور بعد اس کے۔

ف: اس باب میں انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر قیس بن ربیع کی روایت سے اور قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور ابو ہاشم رومانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

۱۲۰۸: بَابُ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

باب: قبل طعام ترکِ وضو کے بیان میں

۱۸۴۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَآءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

۱۸۴۷: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت نکلے پائخانے سے اور لائے ان کے پاس کھانا سو لوگوں نے عرض کی کہ وضو کا پانی لائیں۔ فرمایا آپ نے مجھے حکم وضو کا جب سے ہوا ہے کہ کھڑا ہوں میں نماز کے لئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عمرو بن دینار سے سعید بن حویرث سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے تھے سفیان ثوری مکروہ جانتے ہاتھ دھونا قبل طعام کے اور مکروہ جانتے روٹی رکھنا نیچے پیالی کے۔

۱۲۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الدُّبَّاءِ

باب: کدو کھانے کے بیان میں

۱۸۴۸ ـ ۱۸۴۹: عَنْ اَبِیْ طَالُوْتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَهُوَ یَاکُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ یَقُوْلُ یَالَکِ شَجَرَةً مَا اَحَبُّکِ اِلَّا لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِیَّاکِ۔

۱۸۴۸ ـ ۱۸۴۹: روایت ہے ابو طالوت سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالکؓ کے پاس اور وہ کدو کھاتے تھے اور کہتے اے درخت، کس قدر ہے مجھے محبت تیری بسبب دوست رکھنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھ کو۔

ف: اس باب میں حکیم بن جابر سے بھی روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۱۸۵۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ فِی الصَّحْفَةِ یَعْنِی الدُّبَّاءَ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهٗ۔

۱۸۵۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو ڈھونڈتے تھے رکابی میں یعنی کدو کو جب سے میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں کدو کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس بن مالکؓ سے۔ مترجم: ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: هذا القرع وهو الدباء نكثر به طعامنا۔ یعنی کدو ہے کہ بڑھاتے ہیں ہم اس سے اپنا کھانا اور صحیحین میں انسؓ سے مروی ہے کہ ایک درزی نے آپ کی دعوت کی اور جو کی روٹی اور خشک گوشت آپ کے سامنے حاضر کیا اور آپ حوالی قصعہ سے تتبع دبا فرماتے تھے۔

۱۲۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَکْلِ الزَّیْتِ

باب: زینت کے بیان میں

۱۸۵۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کُلُوا الزَّیْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَکَةٍ۔

۱۸۵۱: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ تم روغن زیتون اور تیل لگاؤ اس کا وہ درخت مبارک سے ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ معمر سے روایت کرتے ہیں اور عبدالرزاق اضطراب کرتے ہیں اس روایت میں پھر کبھی ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے آنحضرت ﷺ سے بواسطہ عمر کے اور کبھی بصیغہ شک کہتے تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ روایت ہے آنحضرت ﷺ سے بواسطہ عمرؓ کے اور کبھی کہتے روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس میں عمر رضی اللہ عنہ کا۔

۱۸۵۲: عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ کُلُوْا مِنَ الزَّیْتِ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَکَةٍ۔

۱۸۵۲: روایت ہے ابی اُسید سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کھاؤ روغن زیتون اور تیل لگا اس کا کہ وہ درخت مبارک سے ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبیداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے۔ مترجم: شجرۂ مبارکہ میں اسم اشارہ ہے طرف سورۂ نور کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَکَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ۔

۱۲۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ

باب: لونڈی غلام جب کھانا پکا کر لائے اس کے بیان میں

۱۸۵۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یُخْبِرُهُمْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا كَفٰی اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ حَرَّهٗ وَ دُخَانَهٗ فَلْیَاْخُذْ بِیَدِهٖ فَلْیُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَاِنْ اَبٰی فَلْیَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْیُطْعِمْهُ اِیَّاهُ۔

۱۸۵۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے وہ خبر دیتے تھے لوگوں کو کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اٹھائے تم میں سے کسی کا خادم گرمی اور دھواں اس کے کھانے کا یعنی پکائے تو چاہیے کہ ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ بٹھالے پھر اگر اس کا دِل نہ مانے تو لے ایک لقمہ اور اسے کھلا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو خالد والد ہیں اسماعیل کے‘ نام ان کا سعد ہے۔

۱۲۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ اِطْعَامِ الطَّعَامِ

باب: کھانا کھلانے کی فضیلت میں

۱۸۵۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُو الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ۔

۱۸۵۴: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظاہر کرو سلام کو اور کھلاؤ طعام کو اور مارو ہام کو وارث ہو جنان کے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور عبداللہ بن سلامؓ اور عبدالرحمٰن بن عائش اور شریح بن ہانیؓ سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی۔ **مترجم**: ظاہر کرو سلام کو یعنی ہر مسلمان سے سلام کرو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو اور ہام یعنی کھوپری یعنی مارو کھوپری کافروں کی اور جہاد کرو کہ جنت کے وارث ہو جاؤ گے کہ وطن اصلی تمہارے دادا کا وہی تھا۔

۱۸۵۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

۱۸۵۵: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کرو رحمٰن کی اور کھانا کھلاؤ اور جاری کرو سلام کو کہ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: ابن ماجہ کی روایت میں: انشوا السلام و اطعموا الطعام وصلوا الارحام و صلوا باللیل والناس نیام وارد ہے یعنی اور سلوکِ نیک کرو ناتے داروں سے اور نماز پڑھو رات کو جب لوگ سوتے ہوں۔ (الحدیث)

۱۲۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْعَشَاءِ

باب: طعامِ شب کی فضیلت میں

۱۸۵۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَآءِ مَهْرَمَةٌ۔

۱۸۵۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے طعامِ شب کی عادت رکھو اگر چہ ایک مٹھی کھجور ناقص ہو اس لئے کہ طعامِ شب کا چھوڑنا موجب ہے بڑھاپے کا۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور عنبسہ ضعیف ہیں حدیث میں اور عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

مترجم: یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی ایراد کی ہے اور رواۃ اس کے معلون ہیں مگر ابراہیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن بابا کہ وہ ضعیف ہیں۔

۱۲۱۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

باب: کھانے پر بسم اللہ کہنے کا بیان

۱۸۵۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ قَالَ ادْنُ يَابُنَيَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

۱۸۵۷: روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ داخل ہوئے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے آگے کھانا تھا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے چھوٹے بیٹے میرے نزدیک ہو اور نام لے اللہ کا اور کھا اپنے داہنے ہاتھ سے اور کھا اپنے نزدیک سے۔

ف: اختلاف کیا اصحاب ہشام ابن عروہ نے اس حدیث کی روایت میں اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

۱۸۵۸: عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِيْ بَنُوْمُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُّهٗ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِي الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَاعِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ اَوِالرُّطَبِ شَكَّ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ قَالَ يَاعِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَ رَاْسَهٗ وَقَالَ يَاعِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

۱۸۵۸: روایت ہے عکراش بن وزیب سے کہا کہ بھیجا مجھ کو بنی مرہ نے اپنی زکوٰۃ کے مالوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سو میں آیا مدینہ میں اور ان کو بیٹھا پایا مہاجرین اور انصار میں پھر پکڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اور لے گئے مجھ کو ام سلمہ کے گھر کی طرف اور پوچھا آپ نے کچھ کھانا ہے سو لائے ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ کہ اس میں بہت ثرید تھا اور گوشت کی بوٹیاں پھر متوجہ ہوئے اور ہم کھانے لگے اس میں سے پھر مارنے لگا میں اپنے ہاتھ سے کناروں میں پیالہ کے اور کھانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آگے سے پھر پکڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا سیدھا ہاتھ پھر فرمایا اے عکراش! کھاؤ تم اس جگہ سے کہ یہ ایک قسم کا کھانا ہے پھر لائے ہمارے پاس ایک طباق کہ اس میں کھجور تھے کئی قسم کے یا رطب! شک کیا عبیداللہ راوی نے پھر کہا عکراش نے کہ میں کھانے لگا اپنے آگے سے اور گھومنے لگا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طباق میں پھر فرمایا آپ نے اے عکراش کھاؤ تم جہاں سے چاہو یہ کھانا ایک طرح کا نہیں پھر لائے ہمارے پاس پانی اور دھوئے دونوں ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پونچھ لی تری ہتھیلیوں کی اپنے منہ پر اور دونوں بانہوں پر اور سر پر اور فرمایا اے عکراش! یہ وضو ہے اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں اور اس حدیث میں اور قصہ بھی ہے۔

۱۸۵۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا

۱۸۵۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِيَ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ طَعَامًا فِيْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ۔

کھائے کوئی تم میں کا کچھ کھانا تو چاہیے کہ بسم اللہ کہہ لے پھر اگر بھول جائے تو کہے: بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ ۔ یعنی شروع ہے اللہ کے نام سے اوّل و آخر اس کھانے کا اور اسی اسناد سے مروی ہے عائشہؓ سے کہ تھے آنحضرت ﷺ کھا رہے تھے کھانا چھ آدمیوں میں اپنے اصحاب سے پھر آ گیا ایک گنوار اور کھا لیا اس نے سب کھانا دو لقمے میں سو فرمایا آنحضرتؐ نے اگر یہ نام لیتا اللہ کا تو یہ کھانا تم سب کو کفایت کرتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: بسم اللہ ابتدائے طعام میں مستحب ہے باجماعِ امت اور ایسے ہی حمد بھی آخر میں اور ایسے ہی پہننے کی ابتداء میں بلکہ ہر امر ذی بال کی ابتداء میں اور علماء نے کہا ہے مستحب ہے بجہر کہنا بسم اللہ کا اوروں کو تنبیہ ہو جائے اور کافی ہے لفظ بسم اللہ کا اگرچہ پوری پڑھنا مستحسن ہے اور جنب اور حائض وغیرہما اس میں سب برابر ہیں اور چاہیے کہ ہر ایک شخص جماع سے بسم اللہ کہے مگر ایک شخص نے بھی کہہ لی تو سنت ادا ہو گئی نص کیا ہے اس پر شافعی نے اور استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے خبر دی کہ شیطان قابو پا لیتا ہے کھانے سے جبکہ اس پر نام اللہ کا نہ لیا جائے اور اس لیے کہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ایک کے نام لینے سے۔ (نووی) فقیر کہتا ہے: اذا اکل احدکم طعامًا فلیقل بسم الله کا عموم مقتضی ہے کہ ہر آدمی کو بسم اللہ کہنا سنت ہے۔

۱۲۱۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوْتَةِ وَفِيْ يَدِهٖ غَمَرٌ

باب: چکنے ہاتھ سو جانے کی کراہت میں

۱۸۶۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

۱۸۶۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ شیطان بڑا پانے والا اور تاڑنے والا ہے سو بچاؤ اس سے اپنی جانوں کو جو سویا اور ہاتھ میں اس کے چکنائی کی بو ہے پھر پہنچی اس کو کچھ بلا برا نہ کہے مگر اپنی جان کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اس سند سے اور مروی ہے سہیل بن ابی صالح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے محمد بن اسحٰق نے انہوں نے ابوبکر بغدادی سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے مصور بن ابی الاسود سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو رات کو سوئے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو پھر اسے کچھ بلا پہنچے تو ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو یہ حدیث ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اعمش کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ مترجم: یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتھ میں چکنائی ہو گی تو ہوام اور حشرات الارض قصد کریں گے اور اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ چوہوں نے لوگوں کی انگلیاں کتر لی ہیں اور سوا اس کے جن اور شیاطین کی بھی کچھ ایذا ہوتی ہو گی بہر حال اطاعت آپ کی ضرور ہے اور احتراز آپ کی مناہی سے لازم۔ اخر ابواب الاطعمة

حاصل کلام چند سنن و مستحباتِ طعام باختصار لکھے جاتے ہیں اور اس پر ابوابِ مذکورہ کا ختم کیا جاتا ہے۔ (۱) اللھم ارزقنا اتباع نبیك الكريم۔ شروع کرنا غسل ید اور اکل کا شخص فاضل و کبیر سے مستحب ہے۔ (۲) تین انگلیوں سے کھانا سنت ہے۔ (۳) غیر مدعو شخص اگر مدعوین کے ساتھ آ جائے تو اجازت صاحب خانہ ضرور ہے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے اجازت دینا۔ (۴) آنحضرت ﷺ

کی عادتِ مبارک تھی کہ کھانے کا نام دریافت فرماتے جب کھاتے۔ (۵) کلی کرنا بعد طعام کے مسنون ہے اور رومالوں کے بدلے ہتھیلیاں اپنی سواعد اور اقدام میں پونچھ لینا مسنون ہے۔ (۶) رفع مائدہ کے وقت یہ دعا مسنون ہے: الحمد لله الذی کفان واروانا غیر مکفی ولا مکفور۔ (۷) جب سفر سے گھر آئے تو اطعام طعام مسنون ہے۔ (۸) دعوت کے گھر میں کوئی اَمرِ منکر دیکھے تو لوٹ جانا مسنون ہے۔ حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک پردہ دیکھ کر حضرت فاطمہؓ کے گھر سے لوٹ گئے۔ (۹) جب داعی آدمی کے کئی ایک ہوں تو جس کا دروازہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرے یا جس کی دعوت پہلے پہنچے۔ (۱۰) الگ الگ کھانا پیٹ نہ بھرنے کا سبب ہے اور مل کر کھانا موجب برکت ہے۔ (۱۱) جب مکھی کھانے میں گرے تو اسے ڈبو کر نکالنا مسنون ہے۔ (۱۲) مہمان میزبان کے لیے یہ دعا کرے: افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ۔ (۱۳) پہلا پھل دیکھے تو یہ دعا مسنون ہے: اللھم بارك لنا فی مدینتنا وفی ثمارنا وفی مدنا وفی صاعنا برکۃً مع برکۃٍ۔ (۱۴) آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے جب گھی، گوشت دونوں سامنے ہوتے تو ایک کھاتے ایک صدقہ کر دیتے۔ (۱۵) مسکہ اور کھجور ملا کر کھانا مسنون ہے اور اسی طرح رطب وقثاء اور رطب وبطیخ۔ (۱۶) سات کھجوریں عجوہ ہر روز کھانا دافع سم وسحر ہے۔ (۱۷) طاعم شاکر ثواب میں مثل صائم صابر کے ہے۔ (۱۸) مہمان کو دیکھ کر خوشی ظاہر کرنا اور شکر الٰہی بجالانا اور مرحبا وسہلاً کہنا مستحب ہے۔ (۱۹) تقدیم فواکہ کی خبز ولحم پر مستحب ہے۔ (۲۰) طعمہ مسنونہ جن کا ذکر احادیث میں وارد ہوا ہے وہ کئی کھانے ہیں: ۱۔ حیس گھی اور کھجور ملا ہوا، ۲۔ قط چھاچھ سکھا کر بناتے ہیں، ۳۔ سویق، ستو، ۴۔ خزیرہ چھوٹی بوٹیاں گوشت کی روا ملا کر پکاتے ہیں اگر اس میں گوشت نہ ہو تو وہ عصیدہ ہے اور اگر میٹھا اور آٹا ہو تو حریرہ، ۵۔ تلبینہ آش جو اور حریرہ، ۶۔ ثرید روٹی سالن میں چوری ہوئے، ۷۔ دبا کدو ہے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو محبوب تھا، ۸۔ قدید گوشت جو نمک لگا کر سکھایا ہو، ۹۔ ساق چقندر ۱۳ اور جو ملا کر ایک صحابیہ پکاتی تھیں اور بروزِ جمعہ اصحابؓ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو کھلاتی تھیں، ۱۰۔ ذاك و کتف و حیت و ظهرك۔ یعنی دست و شانہ و پسلی اور پیٹھ کا گوشت بکری کا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو پسند تھا، ۱۱۔ حسف ای ردی تمر یعنی ادنیٰ قسم کی کھجور، جھار کھجور کا گابھا نبات پیلو کا پھل کہ اس میں اچھا ہوتا ہے یہ سب پھل آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کھائے ہیں، جبن پنیر چھری سے کاٹ کر کھانا بھی ثابت ہے۔ (۲۱) پیٹ بھر کر کھانا احیاناً روا ہے دواماً مکروہ ہے اور خبز مرقق یعنی پتلی چپاتی کھانا بدعت ہے۔ حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کبھی نہیں کھائی۔ (۲۲) خوان پر کھانا مکروہ ہے دسترخوان پر سنت۔ (۲۳) تکیہ لگا کر کھانا پینا مکروہ ہے۔ (۲۴) عیب کرنا طعام کو مکروہ ہے۔ (۲۵) آٹا چھاننا بدعت ہے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں جو پیس کر پھونک لیا کرتے تھے۔ (۲۶) مناحل یعنی چھلنیاں گھر میں رکھنا خلافِ سنت ہے۔ (۲۷) چھوٹی چھوٹی تشتریوں اور پیالیوں میں کھانا خلافِ سنت ہے۔ (۲۸) کھجور میں اقران یعنی دودھ ملا کر کھانا مکروہ ہے مگر ساتھ کھانے والوں کی اجازت ہو تو جائز ہے۔ (۲۹) اوندھے لیٹ کر کھانا مکروہ ہے۔ (۳۰) جس دسترخوان پر شراب ہو اس پر کھانا حرام ہے۔ (۳۱) مسجد میں کھانا روا ہے۔ (۳۲) کھانا پھینکنا منع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں پینے کی چیزوں اور اس کے آداب کے بیان میں

۱۲۱۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب: شاربِ خمر کے بیان میں

۱۸۶۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

۱۸۶۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہر نشہ کرنے والی چیز خمر ہے اور نشہ کرنے والی چیز حرام ہے اور جس نے پی شراب دنیا میں اور مرا اور وہ اس کی عادت رکھتا ہے نہ پئے گا وہ شراب آخرت میں یعنی جنت میں۔

ف: اِس باب میں ابی ہریرۂؓ اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبادہ اور ابی مالک اشعری اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی طرح سے اس سند سے عن نافع عن ابن عمر عن النبی ﷺ اور روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۱۸۶۲: عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ

۱۸۶۲: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پی شراب نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پھر اگر اس نے دوبارہ پی نہیں قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی قبول کرے گا اللہ اس کی پھر اگر اس نے سہ بار پی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر توبہ کرے تو توبہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی پھر اگر اس نے چوتھی بار پی لی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ توبہ اس کی یعنی ایسی قبول نہ ہوگی کہ کچھ سزا نہ ہو بلکہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيْلَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَانَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ۔

سزا اس کی یہ (کنارہ پہاڑ کا) ہوگی کہ پلائے گا اس کو اللہ تعالیٰ نہر سے کیچڑ کے پوچھا لوگوں نے اے ابا عبدالرحمٰن! اور یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمرؓ کی کیا ہے نہر کیچڑ کی فرمایا نہر پیپ ہے دوزخیوں کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوا ہے مثل اس کے عبداللہ بن عمرؓ سے اور ابن عباسؓ سے کہ وہ دونوں روایت کرتے ہیں آنحضرت ﷺ سے۔ **مترجم:** خمر اور اس کے شارب کی برائی میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں بخاری میں ہے جس نے شراب پی اور توبہ نہ کی حرام ہے اس پر شراب آخرت کی اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ شب معراج میں آنحضرت ﷺ پر شراب اور دودھ عرض (پیش) کیے گئے آپ ﷺ نے دودھ اختیار کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اگر آپ ﷺ شراب پی لیتے تو گمراہ ہو جاتی امت آپ ﷺ کی اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حرام ہوئی شراب تو نہیں پاتے تھے ہم خمر انگور کا بلکہ اکثر خمر ہمارا بسر اور تمر سے تھا اور ابی مالک یا ابی عامر اشعری سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت سے ایک قوم حلال کرے گی فرجیں عورتوں کی یعنی بہ زنا اور ریشمی کپڑے اور شراب اس طرح استعمال کریں گے جیسے حلال کو اور اتریں گی ان میں سے کچھ تو میں نزدیک ایک علم (کنارہ پہاڑ کا) کے شام کو آئے گا ان کے پاس کوئی آنے والا کسی حاجت کو وہ کہیں گے آج لوٹ جا کل ہمارے پاس آنا پھر مسخ کر دے گا اللہ تعالیٰ ان میں سے کچھ لوگوں کو سوٗر اور بندر اور خمر با جماع امت حرام ہے۔ تحریم اللہ وتحریم رسولہ وبسوال الصحابہ اختلاف نہیں ہے اس میں کسی کا مگر اختلاف کیا ہے اس میں کہ حرمت خمر کی لذاتہا ہے یعنی بغیر کسی علت کے یا بسبب کسی علت کے پاس حنیفہ اس طرف گئے ہیں کہ حرمت اس کی لذاتہا ہے اور سائر علماء کا مذہب ہے کہ حرمت اس کی بعلت سکر ہے اور یہی مذہب صحیح اور موافق احادیث اور روایات کے ہے اور بیان کی ہے اللہ تعالیٰ نے یہی علت اس کی۔ چنانچہ فرمایا: اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔ پس فرمائیں اس میں دو خرابیاں ایک وقوع عداوت فیما بینما دوسرے روکنا ذکر الٰہی سے اور نماز سے اور یہ دونوں ہوتی ہیں حالت سکر میں اور قصہ حمزہ کا مشہور ہے کہ بسبب سکر کے انہوں نے حضرت علیؓ کی دو اونٹنیاں ماریں اور آنحضرت ﷺ اور صحابہ کو کہا: هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عُبَيْدٌ لِّيْ اَوْ لِاٰبَآئِيْ یعنی نہیں ہو تم مگر غلام میرے یا میرے ماں باپ دادوں کے اور علیٰ ہذا القیاس قصہ سعد کا اور یہ جو فرمایا کہ نہ پئے گا شارب خمر شراب آخرت کو تو شارب دو حال سے خالی نہیں یا تو توبہ کرے گا یا نہیں پھر اگر توبہ کی تو شارب نہ رہا بلکہ بمصطوق التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ تائب ہو گیا۔ پھر اگر توبہ نہ کی تو مذہب اہلسنّت یہی ہے کہ اللہ مختار ہے خواہ اسے بخشے خواہ عذاب کرے پھر اگر عذاب کیا مخلد فی النار نہ ہوگا اور خواہ مخواہ بہ برکت توحید بفضل اللہ نار سے نکلے گا اور جنت میں جائے گا۔ پھر جب جنت میں پہنچا تو مذہب ایک گروہ صحابہ کا ہے کہ وہ جنت میں بھی شراب نہ پئے گا اور ظاہر حدیث یہی ہے اس لیے کہ جلدی کی اس نے اس میں کہ تاخیر درکار تھی جیسے کہ قاتل وارث حصولِ میراث کے لیے جلدی کرتا ہے پھر اس کی سزا یہ ہوتی ہے کہ مطلقاً میراث سے محروم ہو جاتا ہے اور مراد قدم قبول توبہ سے چوتھی بار میں شاید یہ ہو کہ اس نے جو بار بار توبہ توڑی اور گویا حکم شرعی سے استہزاء کی تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں قساوت قلبی ایسی دیتا ہے کہ توفیق توبہ مقبولہ نہیں پاتا اور انوار و برکاتِ توبہ سے محروم رہتا ہے اور حنفیہ قائل ہیں کہ حرمت خمر انگوری کی قطعی ہے اور باقی مسکرات کی حرمت ظنی حالانکہ یہ مذہب بغایت ضعیف ہے اور خلاف احادیث معتبرہ اس لیے کہ روایات معتبرہ میں وارد ہے کل مسکر خمر و کل مسکر حرام۔ جیسا کہ آگے آتا ہے اور مذہب جمہور کا انہی احادیث کے موافق ہے یعنی حرمت ہر مسکر کی قطعی ہے۔ (احوذی)

۱۲۱۷: بَابُ مَاجَآءَ كُلُّ

باب: ہر مسکر کی حرمت قطعی کے

مُسْكِرٍ حَرَامٌ — بیان میں

۱۸۶۳: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

۱۸۶۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کسی نے حکم بتع کا فرمایا آپ ﷺ نے جو پینے کی چیز میں نشہ کرے وہ حرام ہے۔

مترجم۔ بتع بکسر موحدہ وسکون فوقانیہ شراب ہے کہ شہد سے بنائی جاتی ہے اور شراب ہے اہل یمن کی۔

۱۸۶۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۱۸۶۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسیٰ اور اشج عصری سے اور دیلم اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبداللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ابی سلمہ نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اس حدیث میں صاف دلالت ہے کہ حرمت جمیع اشیاء مسکرہ کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب حنفیہ ہے اور اس حدیث کے مضمون کو اتنے صحابہ نے روایت کیا۔ ودون ہذا خرط القتاد۔

۱۲۱۸: بَابُ مَاجَاءَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ

باب: اس بیان میں کہ جس کے بہت سے نشہ ہو اُس کا تھوڑا بھی حرام ہے

۱۸۶۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ۔

۱۸۶۵: روایت ہے جابرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کے بہت سے نشہ ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے۔

ف: اس باب میں سعد اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر اور خوات بن جبیر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے جابرؓ کی روایت سے۔

۱۸۶۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْأُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔

۱۸۶۶: روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنینؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہر نشہ کی چیز حرام ہے جس کی ایک فرق بھر سے نشہ ہو اس کا ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔

ف: عبداللہ یا محمد بن بشار ان دونوں میں سے کسی نے اپنی روایت میں کہا الحسوۃ منہ حرام یعنی ایک گھونٹ بھی اس میں سے حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی یہ لیث بن ابی سلیم و ربیع بن صبیح نے ابی عثمان انصاری سے روایت مہدی کی مانند اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے اور کبھی ان کو عمر بن سالم بھی کہتے ہیں۔ مترجم: فرق بفاء وسکون راء ایک برتن ہے کہ تین صاع اس میں آتے ہیں اور ابن قتیبہ نے کہا اٹھائیس رطل سماتے ہیں۔

۱۲۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نَبِيْذِ الْجَرِّ

باب: مٹکوں میں نبیذ بنانے کے بیان میں

۱۸۶۷: عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ

۱۸۶۷: روایت ہے طاؤس سے کہ آیا ایک مرد ابن عمرؓ کے پاس اور کہا اس نے کہ منع کیا ہے آنحضرت ﷺ نے مٹکوں کی نبیذ سے؟ کہا انہوں

فَقَالَ طَاوٗسٌ وَاللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ۔ نے ہاں! سو کہا طاؤس نے کہ قسم ہے اللہ کی میں نے بھی سنا ان سے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی اور سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس جگہ مٹکے سے لاکھی برتن مراد ہیں کہ ان میں نبیذ جلدی نشہ لاتی ہے اور نبیذ یہ ہے کہ کھجور تر یا خشک رات کو پانی میں بھگو دے دن کو پی لے وہ جب تک نشہ نہ لائے حلال ہے نشہ لائے تو حرام ہے پھینک دینا چاہیے۔

١٢٢٠: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اَنْ یُنْبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْحَنْتَمِ

باب: دُباء اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت میں

١٨٦٨: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِیَةِ وَاَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِکُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِیَ الْجَرَّةُ وَنَهٰی عَنِ الدُّبَّآءِ وَهِیَ الْقَرْعَةُ وَنَهٰی عَنِ النَّقِیْرِ وَهِیَ اَصْلُ النَّخْلِ یُنْقَرُ نَقْرًا اَوْ یُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهٰی عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَیَّرُ وَاَمَرَ اَنْ یُنْتَبَذَ فِی الْاَسْقِیَةِ۔

١٨٦٨: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے زازان کو کہتے تھے پوچھا میں نے ابن عمرؓ سے حال ان برتنوں کا کہ منع کیا ہے آنحضرت نے اس کے استعمال سے اور کہا ابن عمرؓ سے کہ خبر دو ہم کو ان کی اپنی زبان میں پھر تفسیر کرو ان کی ہماری زبان میں کہا ابن عمرؓ نے منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے حنتمہ سے اور وہ مٹکا ہے اور منع فرمایا دُبا سے اور وہ کدو کی تونبی ہے اور منع فرمایا نقیر سے اور وہ جڑ ہے کھجور کی کہ اس کو اندر سے خراد لیتے ہیں یا یوں کہا کہ اتار لیتے ہیں چھلکا اس کا اور صاف کر لیتے ہیں اور منع فرمایا مزفت سے اور وہ برتن ہے کہ جس پر روغن قیر ملا ہوا ہو یعنی لاکھی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نبیذ بنائی جائے مشکوں میں۔

ف: اس باب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عبدالرحمٰن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے اس لیے منع فرمایا کہ جلد سڑ جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال ان کا مخصوص تھا شراب کے لیے اس لیے بھی منع فرمایا تھا کہ ان کی مشابہت نہ ہو اب استعمال جائز ہے۔ مسلم میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ولکن اشرب فی سقائك واوکه۔ یعنی نبیذ بنا تو اپنی مشک میں اور باندھ دے اس کو اور حکمت اس میں یہ ہے کہ مشک میں جب جوش آ جائے اور سکر پیدا ہو گا تو پھٹ جائے گی اور مالک کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ مسکر ہو گئی بخلاف ظروف مذکورہ کے کہ اس میں سکر کا علم نہیں ہوتا۔ یُنْسَجُ نَسْجًا جو روایت میں وارد ہوا ہے صحیح حائے مہملہ سے ہے اور معنی نسح کے چھلکا اتارنا اور بجیم مہملہ غلط ہے کہ معظم نسخ مسلم وغیرہ میں بحاء ومہملہ واقع ہوا ہے اور یہ نبیذ بنانا ان برتنوں میں بھی جو حدیث میں منہی عنہ ہے اس کی نہی منسوخ ہے۔ چنانچہ مسلم میں مروی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا اس میں نبیذ بنانے سے اب بناؤ مگر مسکر نہ پیو۔ یعنی اختیار رکھو۔ (نووی)

١٢٢١: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ اَنْ یُنْتَبَذَ فِی الظُّرُوْفِ

باب: ظروف مذکورہ وغیرہا میں نبیذ بنانے کی اجازت میں

١٨٦٩: عَنْ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

١٨٦٩: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے منع کرتا تھا میں تم کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

برتنوں میں نبیذ بنانے سے اور بے شک ظرف کسی چیز کو حلال نہیں کرتا اور نہ حرام کرتا ہے اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے یعنی حرمت بسبب نشہ کے ہے نہ بسبب ظرف کے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۸۷۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوْفِ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ فَلَا اِذًا۔

۱۸۷۰: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے برتنوں سے پھر شکوہ کیا انصار نے اور کہا ہمارے پاس اور برتن نہیں فرمایا آپ ﷺ نے ایسا ہے تو میں منع نہیں کرتا۔

ف: اِس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نہی انتباذ جو باب مقدم میں مذکور ہوئی منسوخ ہے اور بخاری میں ایک عورت سے مروی ہے کہ اس نے کہا: انقعت له تمرات من الليل فی تورٍ۔ یعنی بھگور کھے تھے میں نے آنحضرت ﷺ کے لیے چند کھجوریں لوٹے میں اور تور لوٹے کو کہتے ہیں خواہ پتھر کا ہو خواہ تانبے کا یا لکڑی کا ہو پھر پلایا آنحضرت ﷺ کو۔

۱۲۲۲: مَاجَآءَ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ

باب: مشک میں نبیذ بنانے کے بیان میں

۱۸۷۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوْكَاءُ اَعْلَاهُ لَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَنَنْبِذُهٗ عِشَاءً وَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً۔

۱۸۷۱: روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے کہ ہم نبیذ بنایا کرتے تھے آنحضرتؐ کیلئے مشک میں کہ باندھ دیا جاتا تھا اس کے اوپر کا منہ اور اس کے نیچے ایک چھوٹا سا منہ تھا بھگوتے تھے ہم صبح کو تو پیتے تھے آپ شام کو اور بھگوتے تھے ہم شام کو تو پیتے تھے آپؐ صبح کو۔

ف: اِس باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے یونس بن عبید کی روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث عائشہؓ سے اور سند سے بھی۔ مترجم: عزلاء توشہ دان چرمی کے نیچے کے منہ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس مشک کے اوپر کا منہ تو باندھ دیتے تھے اور نیچے جو چھوٹا سوراخ بمنزلہ عزلاء کے تھا اس سے پیتے تھے۔

۱۲۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحُبُوْبِ الَّتِيْ يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

باب: ان دانوں کے بیان میں جن سے شراب بنتی تھی

۱۸۷۲: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا۔

۱۸۷۲: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ دانے گیہوں سے شراب ہوتی ہے اور جو سے شراب ہوتی ہے اور کھجور سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سے شراب ہوتی ہے یعنی ان سب میں جو چیز بنے اس میں نشہ ہو جائے سب خمر ہے۔

ف: اِس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے اسرائیل سے مانند اس کی اور روایت کی ابی حیان تیمی نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمرؓ سے کہا حضرت عمرؓ نے اور بے شک گیہوں سے خمر ہے پھر ذکر کی یہ حدیث خبر دی ہم کو اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبداللہ

بن ادریس سے انہوں نے ابی حیان تیمی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ خمر گیہوں سے بھی ہوتی ہے اور یہ صحیح تر ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے نہ تھے ابراہیم بن مہاجر کچھ قوی یعنی علم حدیث میں از روئے روایت کے۔

۱۸۷۳ ـ ۱۸۷۴ ـ ۱۸۷۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ۔

۱۸۷۳ تا ۱۸۷۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہتے تھے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خمر ان دو درختوں سے ہے کھجور اور انگور سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو کثیر سحیمی غبری ہیں نام ان کا عبدالرحمٰن بن فضلہ ہے۔

۱۲۲۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ خَلِیْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب: بسر و تمر (تر و خشک) کو ملا کر نبیذ بنانے کے بیان میں

۱۸۷۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ یُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِیْعًا۔

۱۸۷۶: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا گدر کھجور اور تر دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۷۷: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُّخْلَطَ بَیْنَهُمَا وَنَهٰی عَنِ الْجِرَارِ اَنْ یُّنْتَبَذَ فِیْهَا۔

۱۸۷۷: روایت ہے ابی سعید سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا گدر اور سوکھی کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا انگور خشک اور سوکھی کھجور دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع کیا مٹکوں میں نبیذ بنانے سے۔

ف: اور اس باب میں انس اور جابر اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ام سلمہ اور معبد بن کعب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: مٹکوں اور ظرفوں کی تحقیق اوپر گزری غرض یہ بھی منسوخ ہے یا محمول ہے احتیاط پر کہ احتمال ہے ان میں جلد نشہ ہو جانے کا۔

۱۲۲۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَّةِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہونے کے بیان میں

۱۸۷۸: عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی یُحَدِّثُ اَنَّ حُذَیْفَةَ اسْتَسْقٰی فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَآءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ قَدْ نَهَیْتُهٗ فَاَبٰی اَنْ یَّنْتَهِیَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَقَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ۔

۱۸۷۸: روایت ہے حکم سے کہا سنا میں نے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کرتے تھے کہ حذیفہ نے پانی مانگا پھر ایک آدمی پانی لایا ایک برتن میں چاندی کے سو پھینک دیا اس کو حذیفہ نے اور کہا میں منع کر چکا تھا اس کو مگر نہ مانا اس نے کہ باز رہے بے شک آنحضرتؐ نے منع فرمایا ہے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور حریر و دیباج کے پہننے سے اور فرمایا کافروں کیلئے ہے دنیا میں اور تمہارے لیے ہے آخرت میں۔ **ف**: اس باب میں ام سلمہ اور براء اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

۱۲۲۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ

باب: کھڑا ہو کر پینے کی

الشُّرْبِ قَائِمًا — نہی میں

١٨٧٩: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيْلَ الْاَكْلُ قَالَ ذَاكَ اَشَدُّ۔

١٨٧٩: روایت ہے انسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ پیئے آدمی کھڑے ہو کر پھر پوچھا آپ ﷺ سے اور کھانا' فرمایا وہ تو اور زیادہ برا ہے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٨٨٠: عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْعَلَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

١٨٨٠: روایت ہے جارود سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا کھڑے ہو کر پینے سے۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی مسلم سے انہوں نے جارود سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ۔ یعنی گری ہوئی چیز مسلمان کی اٹھالینا سبب ہے دوزخ میں جلنے کا یعنی جب ہضم کرنے کی نیت سے اٹھائے اور بتانے کا قصد نہ ہو اور جارود بن المعلی کو ابن العلاء بھی کہتے ہیں اور صحیح ابن معلیٰ ہے۔

١٢٢٧: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا — باب: کھڑے ہو کر پینے کی رخصت میں

١٨٨١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ۔

١٨٨١: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کھاتے پیتے تھے ہم زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چلتے اور کھڑے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبید اللہ بن عمرؓ کی روایت سے وہ نافع سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عمرؓ سے اور روایت کی عمران بن حدیر نے یہ حدیث ابی البزری سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور ابوالبزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

١٨٨٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

١٨٨٢: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے زمزم پیا کھڑے ہو کر۔

ف: اس باب میں علی اور سعد اور عبد اللہ بن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٨٨٣: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا۔

١٨٨٣: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا دیکھا میں نے آنحضرت ﷺ کو پیتے تھے کھڑے اور بیٹھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: تطبیق احادیث مابین میں اس طرح ہے کہ نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کریں اور فعل کو بیانِ جواز پر یا احدہما کو ناسخ ٹھہرائیں اگر تقدم و تاخر احدہما کا زمانہ معلوم ہو جائے۔

١٢٢٨: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي — باب: برتن میں دم لینے کے بیان

الْاِ نَاءِ

میں

١٨٨۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَیَقُوْلُ هُوَ اَمْرَأُ وَاَرْوٰی۔

١٨٨۴: روایت ہے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دَم لیتے تھے برتن میں پانی پیتے وقت تین بار اور فرماتے تھے یہ گوارا ہے زیادہ سیر کرنے والا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ ہشام دستوائی نے ابی عصام سے انہوں نے انسؓ سے روایت کی عزرہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ تھے آپ ﷺ دَم لیتے برتن میں تین بار اور روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عزرہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس بن مالک سے کہ آنحضرت ﷺ دَم لیتے تھے برتن میں تین بار یہ حدیث صحیح ہے۔

١٨٨۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِیْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ۔

١٨٨۵: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے مت پیو یا ایک دم میں جیسا اونٹ پیتا ہے لیکن پیوتم دو دَم میں یا تین میں اور نام لو اللہ کا جب پینے لگو اور تعریف کرو اس کی جب کھانا اٹھاؤ۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن سنان جزری کی کنیت ابوفردہ ہادی ہے۔

١٢٢٩: بَابُ مَا ذُكِرَ فِی الشُّرْبِ بِنَفَسَیْنِ

باب: دو دَم میں پینے کے بیان میں

١٨٨۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا شَرِبَ یَتَنَفَّسُ مَرَّتَیْنِ۔

١٨٨۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ جب پیتے دو دَم لیتے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین بن کریب کی روایت سے کہا یعنی مؤلف نے اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے رشدین بن کریب کا حال کہ وہ قوی ہیں یا محمد بن کریب؟ کہا بہت قریب ہیں وہ دونوں مرتبہ میں اور رشدین بن کریب ارجح سے اور پسندیدہ قول میرے نزدیک ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا ہے کہ رشدین بن کریب ارجح ہیں اور بڑے ہیں پایا ہے انہوں نے ابن عباسؓ کو اور دیکھا ہے اور وہ بھائی ہیں اور دونوں کے نزدیک مناکیر روایتیں ہیں۔

١٢٣٠: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ

باب: پینے کی چیز میں دَم لینے کی کراہت میں

١٨٨٧: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةَ اَرَاهَا فِی الْاِنَاءِ فَقَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ

١٨٨٧: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا پینے کی چیز میں پھونکنے سے عرض کیا ایک شخص نے کچھ کوڑا دیکھتا ہوں میں برتن میں یعنی پھر اسے کیونکر نکالوں فرمایا آپؐ نے بہا دے پھر عرض کی میں سیر نہیں ہوتا ہوں ایک دَم میں۔ آپؐ نے فرمایا تو دُور کر دے

الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِيْكَ۔

پیالہ اپنے مُنہ سے یعنی دَم لیتے وقت۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٨٨٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِى الْاِنَآءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ۔

١٨٨٨: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا دَم سے برتن میں اور اس میں پھونکنے سے یعنی اگر دَم لینا ہو تو برتن مُنہ سے جدا کر کے دَم لے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٢٣١: بَابُ مَاجَاءَ فِى كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِى الْاِنَاءِ

باب: برتن میں دَم لینے کی کراہت میں

١٨٨٩: عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِى الْاِنَآءِ۔

١٨٨٩: روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب پیئے کوئی تم میں کا تو دَم (سانس) نہ لے برتن میں۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٢٣٢: بَابُ مَاجَآءَ فِى اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

باب: مشک کے مُنہ میں پانی پینے کی کراہت میں

١٨٩٠: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رِوَايَةً اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ۔

١٨٩٠: روایت ہے ابوسعید خدری سے کہا انہوں نے بطریق روایت کے کہ منع کیا آپ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو۔

ف: اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٢٣٣: بَابُ مَاجَآءَ فِى الرُّخْصَةِ فِى ذٰلِكَ

باب: اس کی رخصت میں

١٨٩١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُنَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيْهَا۔

١٨٩١: روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کھڑے ہوئے ایک مشک کی طرف جو لٹکی ہوئی تھی پھر جھکایا اس کو اور پی لیا اس کے منہ سے۔

ف: اس باب میں ام سلیم سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور عبداللہ بن عمر ضعیف ہیں از روئے حافظہ کے اور معلوم نہیں مجھ کو کہ ان کو عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

١٨٩٢: عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِىْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ۔

١٨٩٢: روایت ہے کبشہ سے کہا داخل ہوئے میرے پاس نبیؐ سو پیا آپؐ نے ایک لٹکی ہوئی مشک کے مُنہ سے کھڑے کھڑے پھر میں کھڑی ہوئی اور کاٹ لیا میں نے اس مشک کا منہ یعنی تا کہ تبرکاً اسے اپنے پاس رکھوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور یزید بن یزید بھائی ہیں عبدالرحمٰن بن یزید کے اور وہ بیٹے ہیں جابر کے اور وہ عبدالرحمٰن سے مقدم ہے موت میں۔

۱۲۳۴: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاَيْمَنِيْنَ اَحَقُّ بِالشُّرْبِ

باب: اِس بیان میں کہ داہنے والے زیادہ مستحق ہیں پینے کے

۱۸۹۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَآءٍ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ۔

۱۸۹۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبیؐ کے پاس لائے دودھ کہ ملایا گیا تھا پانی اسکے ساتھ اور ان کی داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر پھر دیا آپؐ نے اعرابی کو اور فرمایا داہنے والا مستحق ہے چنانچہ نبیؐ نے اعرابی کو ابوبکرؓ پر مقدم کیا اور یہی مسنون ہے جمیع تقسیمات میں۔

۱۲۳۵: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

باب: اِس بیان میں کہ ساقیِ قوم سب کے آخر میں پیئے

۱۸۹۴: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا۔

۱۸۹۴: روایت ہے ابی قتادہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ساقی قوم (قوم کو پانی پلانے والے) کو سب سے آخر میں پینا چاہیے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۳۶: بَابُ مَاجَاءَ اَيُّ الشَّرَابِ كَانَ اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: اِس بیان میں کہ مشروبات میں آنحضرت ﷺ کو محبوب کیا تھا

۱۸۹۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحُلْوُ الْبَارِدُ۔

۱۵۹۵: روایت ہے حضرت عائشہ امّ المؤمنینؓ سے کہ بہت پیاری پینے کی چیزوں میں آنحضرت ﷺ کو میٹھی اور ٹھنڈی تھی۔

ف: ایسی ہی روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے ابن عیینہ سے مثل اس کے یعنی کہا روایت ہے معمر سے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے اور صحیح وہی ہے کہ روایت کی زہری نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۱۸۹۶: عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ۔

۱۸۹۶: روایت ہے زہری سے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا کسی نے کونسی چیز پینے کی سب سے عمدہ ہے؟ فرمایا جو میٹھی اور ٹھنڈی ہو۔

ف: اسی طرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی روایت سے۔ مترجم: مشروبات میں جب چیز سرد ہو محبوب ہوتی ہے حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ! مجھے اپنی محبت دے ٹھنڈے پانی سے زیادہ اور جب حلاوت اور شیرینی بھی اسکے ساتھ ہو تو دو سبب پسندیدگی کے اس میں جمع ہو گئے اسلئے کہ حدیث میں آیا ہے: یحب الحلوا۔ یعنی آپ ﷺ دوست رکھتے تھے شیرینی کو۔ اب چند مسائل متعلقہ کتاب بیان کیے جاتے ہیں۔

مسئلہ: صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا خمر کا خل بنالیں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اور طارق سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے سوال ہوا اس کا پھر مکروہ جانا آپ ﷺ نے اس کو اور یہ دلیل ہے شافعی اور جمہور کی کہ جائز نہیں ان کے نزدیک سرکہ بنانا خمر کا اور پاک نہیں ہوتا وہ سرکہ خمر سے بنا ہوا جب اس میں کوئی چیز ڈال کر بنایا ہو مثل پیاز وغیرہ کے اور وہ ہمیشہ نجس رہتا ہے اور اگر

فقط نقل سے سایہ کی طرف یا آفتاب کی طرف سرکہ ہو جائے تو اس میں شافعیہ کے دو اقوال ہیں اصح یہ ہے کہ پاک ہے غرض بغیر کسی چیز ڈالنے کے اگر بنے تو پاک ہے یہی مذہب ہے شافعی کا اور کسی چیز کے ڈالنے سے بنے تو ان کے نزدیک ناپاک ہے اور احمد اور جمہور اور اوزاعی اور لیث اور ابوحنیفہ کہتے ہیں وہ بھی پاک ہے اور مالک سے اس میں تین اقوال مروی ہیں۔ اصح یہ ہے کہ خود سرکہ بنانا حرام ہے۔

پھر اگر کسی نے بنایا تو وہ گنہگار ہوا مگر سرکہ پاک ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ حرام ہے سرکہ بنانا اور جو بنایا وہ ناپاک ہے تیسرا قول یہ ہے کہ حلال ہے سرکہ پاک ہے غرض اس پر اجماع ہے کہ اگر خود بخود سرکہ ہو جائے ظاہر ہے اور مروی ہے سحنون مالکی سے کہ انہوں نے اسے بھی ناپاک کہا ہے اگر یہ روایت صحیح ہے تو قابل حجت نہیں بسبب مخالفت اجماع کے۔ (نووی)

مسئلہ: تداوی بالخمر حرام ہے اور مذہب شافعیہ کا یہی ہے۔ مسلم میں طارق بن سوید سے مروی ہے کہ انہوں نے اجازت چاہی دوا کے لیے شراب کہ سرکہ بنانے کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند نہ کیا اور فرمایا: انه ليس بدواء ولكنه داءٌ اور اسی طرح پینا خمر کا دوا کے لئے حرام ہے مگر نوالہ اٹک جائے اور کوئی چیز سوائے خمر کے نہ ہو تو اتارنے کو پینا جائز ہے اسی قدر کہ اس میں نوالہ اتر جائے کہ اس میں اس کا فائدہ یقینی ہے اور نوبت اضطرار کی ہے بخلاف دوا کے کہ فائدہ اس میں یقینی نہیں۔ (نووی)

مسئلہ: تفطية الاواني ليلا (ڈھانپ دینا برتنوں کو رات کے وقت) سنت ہے اور اسی طرح باندھ دینا مشکوں کا اور بند کرنا دروازوں کا اور بجھا دینا چراغوں کا سوتے وقت اور آگ کا اور کف صبیان اور مواشی بعد مغرب کے اس میں احادیث بہت مروی ہیں کہ ذکر کرنا ان کا موجب طول ہے۔

مسئلہ: اشیائے ملعونہ میں شراب کے برابر کوئی چیز نہیں اس لیے کہ کسی پر لعنت ایک وجہ سے کسی پر دو وجہ سے جائز ہوتی ہے کہ بخلاف شراب کے کہ اس پر دس وجوہ سے لعنت ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی گئی ہے شراب پر دس وجہوں سے اس کی (۱) ذات پر لعنت ہے اور اس کے (۲) عاصر اور (۳) معتصر پر اور (۴) بائع پر اور (۵) مشتری پر اور (۶) حامل پر اور (۷) محمول الیہ پر اور اس کے (۸) آکل ثمن پر اور (۹) شارب پر اور (۱۰) ساقی پر فكيف بشاربها و مد منها نعوذ بالله منها۔

نوٹ ☆ یعنی: نچوڑنے والا، جس کے لیے نچوڑی جائے اٹھانے والا جس کی طرف لے جائیں قیمت کھانے والا۔ غرضیکہ شراب کے قبیح دھندے میں کسی طور پہ بھی بلا واسطہ یا بلواسطہ شامل ہونے والے پر اللہ عزوجل نے لعنت فرمائی ہے۔

مسئلہ: شیشے کے برتنوں سے پینا جائز ثابت السنۃ ہے چنانچہ ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قدح تھا قواریر کا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں پیتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں بر والدین اور صلہ رحم کے بیان میں جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

۱۲۳۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

باب: بر والدین (والدین سے حسن سلوک) کا بیان

۱۸۹۷: عَنْ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبَرُّ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ۔

۱۸۹۷: روایت ہے حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ! کس سے نیکی کروں میں؟ فرمایا اپنی ماں سے عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا اپنی ماں سے عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا اپنی ماں سے عرض کی میں نے پھر کس سے؟ فرمایا اپنے باپ سے پھر اور قریبیوں سے پھر اور قریبوں سے درجہ بدرجہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شیبانی اور شعبہ اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے روایت کی ابن مسعود سے اور ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔ مترجم: اس روایتؐ میں صلوٰۃ کو مقدم فرمایا اور اعمالِ فاضلہ میں اور ابی ذر کی روایت میں ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل اعمال فرمایا اور ابی سعید کی روایت میں رجل یجاہد فی سبیل اللہ فرمایا۔ وجہ توفیق ان احادیث میں کئی طور ہے اوّلاً یہ کہ فرمانا آپ ﷺ کا باعتبار سائلین مختلف ہوتا تھا کہ جس میں لیاقت جس عمل کی ملاحظہ فرماتے اس کے لیے اسی عمل کو افضل اور اعلیٰ ٹھہراتے جسے بہادر اور شجیع پاتے اُسے جہاد کی فضیلت سناتے، جسے مالدار دیکھتے اسے انفاق فی سبیل اللہ، جس کے والدین محتاج خدمت اولاد ہوتے اسے برّ والدین کی تعلیم فرماتے۔ ثانیاً یہ کہ اس فرمانے میں فضیلت اور تقدم ایک عمل کا دوسرے پر مقصود نہیں بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے۔ یہ امر بھی امورِ خیر میں داخل ہے۔ چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کرتا ہے اس کو سب سے افضل فرماتا ہے جیسے کبھی فرماتا ہے سکوت وخاموشی سب سے عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کلام حق وصدق سب سے افضل ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ تیسرے یہ فرمانا آپ کا مختلف ہوتا تھا باختلاف احوال کہ جس وقت میں تائید اسلام میں جس کی ضرورت ہوتی صحابہ میں اس کی فضیلت بیان فرماتے۔

۱۲۳۸: بَابُ مَاجَآءَ مِنَ الْفَضْلِ فِیْ رِضَا الْوَالِدَیْنِ

باب: رضائے والدین کی فضیلت میں

۱۸۹۸: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ اِنَّ رَجُلاً اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ لِیْ اِمْرَاَۃً وَ اِنَّ اُمِّیْ تَاْمُرُنِیْ بِطَلاَقِھَا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْہُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْیَانُ اِنَّ اُمِّیْ وَرُبَّمَا قَالَ اَبِیْ۔

۱۸۹۸: روایت ہے ابودرداء سے کہ آیا اُن کے پاس ایک مرد اور کہا اس نے میری ایک عورت ہے اور میری ماں حکم کرتی ہے اس کو طلاق دینے کا۔ سو کہا ابوالدرداء نے سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے باپ بیچ کا دروازہ ہے جنت کا پس تو ضائع کر اس کو یا حفاظت کر اور سفیان نے اس روایت میں کبھی ماں کا ذکر کیا اور کبھی باپ کا۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے اور عبدالرحمٰن اسلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

۱۸۹۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ۔

۱۸۹۹: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشی رب کی والد کی خوشی میں ہے اور غصہ رب کا والد کے غصہ میں ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے مانند اس کے اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے اور ایسے ہی روایت کی اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطا سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے موقوفاً اور نہیں جانتے ہم کسی کو مرفوع کی ہو اس نے یہ روایت سوائے خالد بن حارث کے وہ شعبہ سے راوی ہیں اور خالد بن حارث ثقہ ہیں مامون ہیں سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے فرماتے تھے کہ نہ دیکھا میں نے بصرہ میں کسی کو خالد کے برابر اور نہ کوفہ میں عبداللہ بن ادریس کے برابر اور اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: پوری ہوتی ہے برّوالدین کئی امور کے ان کے کھانے کپڑے کی خبرگیری سے اور خدمت سے اگر محتاج ہوں اور جب بلائیں جواب دے اور حاضر ہو اور جب حکم فرمائیں بجالائے جب تک کہ حکم ان کا معصیت نہ ہو اور بہت کرے زیارت ان کی اور کلام کرے ان کے ساتھ بہ نرمی اور کشادہ پیشانی اور ملے ان سے جھک کر اور اُف نہ کہے اور ان کا نام لے کر نہ پکارے اور راہ میں پیچھے چلے مگر جہاں ضرورت ہو آگے چلنے کی اور برأت کرے ان کی جب کوئی غیبت کرے اور مدد کرے ان کی جب کوئی انہیں اذیت دے اور توقیر کرے ان کی مجلس میں اور آداب نشست و برخاست بجالائے اور دعا کرے ان کی مغفرت کی۔ (حجۃ اللہ)

۱۲۳۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ عُقُوْقِ الْوَالِدَیْنِ

باب: عقوق والدین کی مذمت میں

۱۹۰۰ - ۱۹۰۱: عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلاَ اُحَدِّثُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَکَانَ

۱۹۰۰-۱۹۰۱: روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا نہ بیان کروں میں تم سے بڑے بڑے گناہ کا عرض کیا لوگوں نے کہ ہاں اے رسول اللہ کے فرمایا شریک کرنا یعنی اللہ کی ذات وصفات میں اور ناراض کرنا ماں باپ کا' کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ ﷺ اور تھے تکیہ

مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْقَوْلَ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔

لگائے ہوئے اور فرمایا گواہی جھوٹی یا فرمایا بات جھوٹی یعنی راوی کو شک ہے پھر یہی فرماتے رہے آنحضرت ﷺ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ چپ ہوتے اور یہ فرمانا تاکیداً تھا۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکرہ کا نام نقیع ہے۔

۱۹۰۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبَّ اَبَاهُ وَيَشْتُمُ اُمَّهٗ فَيَشْتُمُ اُمَّهٗ۔

۱۹۰۲: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کبیرہ گناہوں سے میں ہے گالی دینا مرد کا اپنے ماں باپ کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ بھلا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے گا۔ فرمایا ہاں! گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اس کے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اس کی ماں کو یعنی جب یہ گالی کا سبب ہوا تو گویا خود اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٢٤٠: بَابُ فِيْ اِكْرَامِ صَدِيْقِ الْوَالِدِ

باب: اکرام دوستِ پدر (والد کے دوست) کے بیان میں

۱۹۰۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّالْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ۔

۱۹۰۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا سنا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے تھے کہ سب سے بہتر سلوک یہ ہے کہ سلوک کرے آدمی اپنے باپ کے دوست سے۔

ف: اس باب میں ابی اسید سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے۔

١٢٤١: بَابُ فِيْ بِرِّ الْخَالَةِ

باب: خالہ کے ساتھ حسن سلوک کے بیان میں

۱۹۰۴: عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ۔

۱۹۰۴: روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبیؐ نے فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے۔ **ف**: اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۰۴ (ل): عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِيْ تَوْبَةٌ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا۔

۱۹۰۴ (ل): روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ایک مرد آیا آنحضرت ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہؐ! میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے پس آیا میرے لئے توبہ ہے؟ پوچھا آپ ﷺ نے تیری ماں ہے؟ کہا نہیں پوچھا آپؐ نے تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا ہاں فرمایا آپ ﷺ نے اس سے نیکی کر۔

ف: اس باب میں علیؓ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے ابی بکر بن حفص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند اور نہیں ذکر اس میں ابن عمرؓ کا اور یہ صحیح تر ہے ابی معاویہ کی حدیث سے اور ابوبکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

۱۹۰۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَاشَكَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ۔

۱۹۰۵: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں بددعا مظلوم کی دعا مسافر کی بددعا باپ کی بیٹے پر۔

ف: اور روایت کی حجاج صواف نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام کی روایت کے مانند اور ابو جعفر جو راوی ہیں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو ابو جعفر مؤذن کہتے ہیں اور ہم نام ان کا نہیں جانتے اور روایت کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی حدیثیں۔پ

۱۲۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حَقِّ الْوَالِدَیْنِ

باب باب قطع رحم کی مذمت میں

۱۹۰۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّآ اَنْ یَجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ۔

۱۹۰۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کوئی لڑکا باپ کے حق سے ادا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے اور خرید کر کے آزاد کر دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت سے اور روایت کی سفیان اور کئی لوگوں نے سہیل سے یہی حدیث۔

۱۲۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صِلَةِ الرَّحِمِ

باب: صلہ رحم کی فضیلت میں

۱۹۰۷: عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَامِنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ۔

۱۹۰۷: روایت ہے عبدالرحمٰن سے کہا سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں پیدا کیا میں نے رحم کو اور چیرا میں نے اس کو اپنے نام سے پھر جس نے ملایا اس کو ملاؤں گا میں اور جس نے کاٹا کاٹوں گا میں اس کو۔

ف: اور اس باب میں ابی سعید اور ابی اوفی اور عامر بن ابی ربیعہ اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے حدیث سفیان کی جو زہری سے مروی ہے، صحیح ہے اور روایت کی معمر نے زہری سے یہ حدیث انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے رداد لیثی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے اور معمر نے ایسا ہی کہا کہ محمد نے اور حدیث معمر کی خطا ہے۔مترجم: بخاری کی روایت میں الرحم شجنة من الرحمٰن یعنی لفظ رحم کا اشتقاق کیا ہوا ہے اور لیا ہوا ہے لفظ رحمٰن سے' غرض کہ رحم و رحمٰن کا مادہ ایک ہے اور اشتقاق ایک کا دوسرے سے ظاہر ہے اور محتمل ہے کہ مراد دونوں لفظوں سے معنی ہوں یعنی قرابت رحم کہ جس کی رعایت واجب ہے ایک شاخ اور شعبہ ہے رحمٰن کی رحمت سے اور ملانا رحم کا یہ ہے کہ رعایت کرے اور احسان کرے ناطے واروں سے اور کاٹنا اس کا بدسلوکی کرنا ہے اہل قرابت سے اور قطع رحم کی مذمت میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں بیہقی میں عبداللہ بن ادفی سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے رحمت نہیں اترتی اس قوم پر کہ جس میں ایک قاطع رحم ہو اور نسائی اور دارمی میں عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں منان اور نہ عاق اور نہ مدمن خمر اور بیہقی میں ابی بکرہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ میں سے اللہ جو چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر عقوق والدین کی جلدی سزا دیتا ہے اس کے مرتکب کو

زندگی میں قبل موت کے اور اکثر مفسرین نے اس آیت میں رحم ہی مرادلیا ہے جو فرمایا ہے باری تعالیٰ نے۔ وَ یَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ کہ خسران اور ضلال ہے ان لوگوں کو کہ قطع کرتے ہیں جس کے ملانے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے۔

۱۹۰۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلُ الَّذِیْ اِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا۔

۱۹۰۸: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا صلہ رحم کرنے والا وہ نہیں کہ بدلہ دے نیکی کا بدلہ وہ ہے کہ جب کاٹا جائے ناتا اُسکا وہ جوڑے اس کو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سلمان اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: یعنی صلہ رحم یہ نہیں کہ جو ناتے دار تم سے احسان اور بھلائی کرے تم بھی اس کا بدلہ کرو بلکہ صلہ رحم یہ ہے کہ جو ناتے دار تم سے بدسلوکی کرے اور قرابت کا حق نہ سمجھے اس سے بھی تم حق قرابت ادا کرو۔

۱۹۰۹: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِیْ قَاطِعَ رَحِمٍ۔

۱۹۰۹: روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے داخل نہ ہوگا جنت میں کوئی کاٹنے والا کہا ابن ابی عمرؓ نے کہا سفیان نے یعنی کاٹنے والا قرابت کا یعنی اسکا حق نہ ادا کرنے والا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۴۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُبِّ الْوَلَدِ

باب: لڑکوں کی محبت کے بیان میں

۱۹۱۰: عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَابْنَیِ ابْنَتِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَ تُجَهِّلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ۔

۱۹۱۰: روایت ہے خولہ بنت حکیم سے کہ نکلے آنحضرت ﷺ ایک دن اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو یعنی حسن یا حسین ؓ کو گود میں لیے ہوئے اور وہ فرماتے تھے کہ تم بخیل کر دیتے ہو اور تم بودا کر دیتے ہو اور تم جاہل کر دیتے ہو اور بے شک تم اللہ کے پیدا کئے ہوئے پھلوں سے ہو۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی سند سے اور عمر بن عبدالعزیز کو ہم نہیں جانتے کہ سماع ہو خولہ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہوگا۔ **مترجم**: یعنی بسبب اولاد کی محبت کے آدمی خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے کہ مال رہے گا تو میری اولاد کے کام آئے گا اور جرأت اور شجاعت کے مقام میں بخوف ضرر اولاد نامردی اور جبن کر جاتا ہے اور ان کی پرورش اور بہبودی کے خیال میں ہزاروں نادانیوں اور جہالت میں گرفتار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔ یہ کہ تحقیق مال اور اولاد تمہارے آزمانے کو دی گئی ہے۔ پھر دیندار متقی اس فتنہ سے بچتا ہے اور ضعیف الایمان اس میں پھنس جاتا ہے اور بے ایمان تو اس کے پیچھے اپنا جنم گنواتا ہے۔

۱۲۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ رَحْمَةِ الْوَلَدِ

باب: بچوں کے پیار کرنے کے بیان میں

۱۹۱۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبْصَرَالْاَ قْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْحَسَنَ اَوِالْحُسَيْنَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَاقَبَّلْتُ اَحَدًامِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ

۱۹۱۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ دیکھا اقرع بن حابس نے آنحضرت ﷺ کو اور بوسہ لیتے تھے حسن کو اور کہا ابن ابی عمر نے کہ حسن کو یا حسین ؓ کو سو کہا اقرع نے میرے دس بیٹے ہیں کہ نہیں بوسہ لیا میں نے ان میں سے ایک کو بھی سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو رحم نہیں کرتا ہے اس پر

اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔ رحم نہیں کیا جاتا۔

ف: اِس باب میں انس اور عائشہؓ سے روایت ہے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: لڑکوں کو پیار کرنا' گود میں لینا' کندھے پر بٹھانا' ان کو گود میں لے کر نماز پڑھنا' سجدہ میں گردن پر سوار ہوں تو سجدہ کا طول کرنا سنت ہے اور یہ امور منافی دین اور خلاف محبت الٰہی نہیں جیسا کچھ صوفی خیال کرتے ہیں بلکہ اللہ کی رحمت کا اثر ہے کہ مؤمنوں کے دِل میں ظہور فرماتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے: من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا۔ یعنی جو شخص شفقت اور پیار نہ کرے ہمارے چھوٹوں پر اور عزت اور وقار نہ کرے ہمارے بوڑھے بڑوں کا وہ ہمارے سے نہیں۔

١٢٤٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ

باب: لڑکیوں اور بہنوں کی پرورش کی فضیلت میں

١٩١١ (ا): عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْثَلَاثُ اَخَوَاتٍ اَوْبِنْتَانِ اَوْاُخْتَانِ فَاَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

١٩١١: (ا): روایت ہے ابی سعید خدری سے فرمایا آنحضرت ﷺ نے جن کی ہوں تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں پھر اچھی طرح ان کا ساتھ دیا اور ڈرا اللہ سے ان کی پرورش کرنے میں سو اس کے لئے جنت ہے۔

ف: اللہ سے ڈرا ان کی پرورش میں موافق شرع کا پالا یہ نہیں کہ چھٹی چلّہ کیا ہو یا سالگرہ میں روپیہ دیا ہو یا پیر کی چوٹی بیڑی ان کے بدن میں رکھے۔

١٩١٢: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَكُوْنُ لِاَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ اِلَيْهِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

١٩١٢: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں پھر احسان کرے ان پر مگر داخل ہوگا جنت میں۔

ف: اِس باب میں عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے اور سعید بن ابی وقاص وہ سعید بن مالک بن وہب ہیں اور زیادہ کیا ہے بعض راویوں نے اس اسناد میں ایک مرد کو۔

١٩١٣: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ۔

١٩١٣: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو گرفتار ہو ان لڑکیوں کے بلا میں پھر صبر کرے ان کی پرورش کی مصیبتوں پر ہوں گی وہ اس کا پردہ دوزخ کی آگ سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

١٩١٤: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ اِمْرَاَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ

١٩١٤: روایت ہے امّ المؤمنین حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں پھر سوال کیا اس نے سو نہ پایا اس نے میرے پاس سے کچھ سوا ایک کھجور کے پھر دے دی میں نے اس کو [illegible] اس نے بانٹ دی اپنی دونوں لڑکیوں کو اور آپ نہ کھائی پھر اٹھ کر چلی گئی اور تشریف لائے میرے پاس نبی ﷺ اور خبر دی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔

میں نے آپ کو سو فرمایا نبی ﷺ نے جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں میں ہوں گی یہ اُس کے لیے پردہ دوزخ میں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۱۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَ اَشَارَ بِاَصْبَعَيْهِ۔

۱۹۱۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پالے دولڑکیوں کو داخل ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند ان کی اور اشارہ کیا آپ نے اپنی دو انگلیوں سے یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے کئی حدیثیں اسی سند سے اور کہا ان میں روایت ہے ابی بکر بن عبیداللہ بن انس سے اور صحیح عبیداللہ بن ابی بکر بن انس ہے۔ **مترجم**: ابن ماجہ میں حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی دولڑکیوں کو لے کر تو آپؐ نے اس کو تین کھجوریں عنایت کیں اور اس نے پہلے ایک ایک دونوں کو دی پھر ایک کو چیر کر دونوں پر تقسیم کر دیا، پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کیا اچھا کام کیا اس نے داخل ہوگئی وہ بسبب اس حسنہ کے جنت میں اور عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے سنا آنحضرت ﷺ کو فرماتے تھے جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی پرورش پر صبر کرے اور ان کو کھلائے، پلائے اور پہنائے اپنے مقدور کے موافق اس کے لیے پردہ ہوں گی وہ دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس کی دولڑکیاں ہوں پس اچھی طرح اس نے ان کا ساتھ دیا داخل کریں گی وہ اس کو جنت میں، غرض فضائل بیٹیوں کی پرورش کے اس لیے زیادہ آئے ہیں کہ اس میں ماں، باپ کو صبر کرنا پڑتا ہے اوّل پرورش میں بعد جوانی کے سوداماددوں کے غم و زیادتی پر اور بہرحال سوائے صبر و ثبات کے کچھ چارہ نہیں ہوتا اور سوائے بار کے کسی طرح کی امید اعانت کی ان سے نہیں ہوتی۔

۱۲۴۷: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ رَحْمَةِ الْيَتِيْمِ

باب: یتیم پر مہربانی کے بیان میں

۱۹۱۶ ـ ۱۹۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ يَتِيْمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ۔

۱۹۱۶ ـ ۱۹۱۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو لے جائے یتیم کو مسلمانوں میں سے اپنے کھانے اور پینے کی طرف داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں بلاشک و شبہ مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے کہ بخشا نہ جائے یعنی شرک۔

ف: اور اس باب میں مرۃ الفہری اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور سہیل بن سعد سے بھی روایت ہے اور حنش کا نام حسین بن قیس اور کنیت ان کی ابوعلی رجبی ہے اور سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ حنش ضعیف ہیں حدیث میں نزدیک اہلحدیث کے۔

۱۹۱۸: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِى الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى۔

۱۹۱۸: روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے میں اور کفالت کرنے والا یتیم کی مانند ان دو انگلیوں کے ہیں جنت میں اور اشارہ کیا آپ نے دو انگلیوں سے یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: یہ ایک تشبیہ ہے اس کے رفع درجہ کی نہ یہ کہ وہ شخص درجاتِ انبیاء پر یا درجہ سید الانبیاء علیہم والتحیۃ والثناء پر فائز ہو جائے گا اور آخر دونوں انگلیوں میں کچھ فرق بھی ہے انتہی اور ابوداؤد اور بخاری میں بھی روایت آئی ہے اور ابن ماجہ میں ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یا اللہ میں حرام کرتا ہوں حق دو ضعیفوں کا ایک یتیم کا دوسرے عورت کا یعنی ان کا حق کسی طرف تلف نہ کرنا چاہیے اور ان ہی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بہتر گھر مسلمانوں کا وہ ہے جس میں یتیم ہو اور وہ اس پر احسان کرتے

ہوں اور بدتر گھر وہ ہے کہ اس میں یتیم ہو اور اس پر ظلم کرتے ہوں اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو پرورش کرے تین یتیموں کو اس کو ثواب ہوگا مانند قائم اللیل و صائم النہار کے اور مانند اس شخص کے کہ صبح و شام چلا تلوار نکالے ہوئے اللہ کی راہ میں اور ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند دو بھائیوں کے اور مانند ان دونوں بہنوں کے اور ملائیں آپ ﷺ نے دونوں انگلیاں سبابہ اور وسطی۔

۱۲۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ رَحْمَةِ الصِّبْیَانِ

باب: لڑکوں پر مہربانی کرنے کے بیان میں

۱۹۱۹ - ۱۹۲۰: عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَآءَ شَيْخٌ يُرِيْدُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَبْطَاَ الْقَوْمُ عَنْهُ اَنْ يُوَسِّعُوْا لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا۔

۱۹۱۹ - ۱۹۲۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ وہ فرماتے تھے آیا ایک بوڑھا کہ ارادہ رکھتا تھا آنحضرت ﷺ سے ملنے اور دیر لگائی لوگوں نے اسے رستہ دینے میں سو فرمایا نبی ﷺ نے ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوڑے پر اور توقیر نہ کرے ہمارے بڑے کی۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور زرابی جو راوی ہیں ان کی منکر حدیثیں بہت ہیں انس بن مالکؓ وغیرہ سے، روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے شرف ہمارے بڑے کا۔ روایت کی ہم سے ابوبکر بن محمد بن ابان نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے شریک سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور توقیر نہ کرے ہمارے بڑے کی اور امر معروف اور نہی منکر نہ کرے۔ یہ حدیث غریب ہے اور حدیث محمد بن اسحٰق کی جو عمرو بن شعیب سے مروی ہے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن عمرو سے اور سندوں سے بھی سوا اس سند کے اور فرمایا بعض اہل علم نے کہ حضرت ﷺ نے جو فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور ادب کے موافق نہیں اور علی بن مدینی نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ لَيْسَ مِنَّا سے مراد لَيْسَ مِثْلَنَا ہے یعنی وہ ہماری مثل نہیں۔ مترجم بخاری میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے اور رکھے اپنے پاس ننانوے حصے اور اتارا ایک حصہ زمین پر کہ اسی کے سبب سے مہربانی کرتی ہے خلق ایک دوسرے پر یہاں تک کہ گھوڑی اپنا کھر اٹھا لیتی ہے کہ اس کے بچے کو چوٹ نہ لگے اور تراجم ابواب بخاری میں تقبیل (بوسہ لینا) اور معانقہ (گلے لگانا) اور شم (سونگھنا) اور وضع صبی فی الحجر (گود میں لینا لڑکے کو) و علی الفخذ (بٹھانا ران پر لڑکے کو) مذکور ہے۔ یہ سب حقوق صغار ہیں کبار پر اور آنحضرت ﷺ نے امامہ بنت ابی العاص کو کندھے پر بٹھا کر امامت کی ہے کہ جب رکوع کرتے ان کو زمین پر رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے اٹھا لیتے۔

۱۹۲۱ - ۱۹۲۲: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ۔

۱۹۲۱ - ۱۹۲۲: روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے رحم نہ کیا آدمیوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۹۲۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ یَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ۔

۱۹۲۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے ابوالقاسم ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں نکال لی جاتی کسی کے دِل سے مگر جو شقی ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعثمان جس نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ان کا نام ہم نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ والد ہیں موسیٰ بن ابی عثمان کے جن سے ابوالزناد نے روایت کی ہے اور روایت کی ابوالزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے بہت سی حدیثیں۔

۱۹۲۴ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمُكُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ ۔

۱۹۲۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے رحمٰن، رحم کروزمین والوں پر رحم کرے گا تم پر آسمان والا یعنی اللہ تعالیٰ نے جو اوپر ہے رحم شاخ ہے رحمٰن کی جس نے اس کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملادے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ اسے کاٹے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم** :شجنہ بہ تثلیث معجمہ وسکون جیم و بنون عروق شجر جو آپس میں گھنی ہوئی ہوں۔ مراد یہ ہے کہ لفظ رحم رحمٰن سے مشتق ہے جس نے ملایا یعنی رعایت ومدارات کی عزیزوں کی اور کاٹا یعنی ان کے حقوق ادا نہ کیے۔

۱۲۴۹ :بَابُ فِی النَّصِیْحَةِ

باب :نصیحت کے بیان میں

۱۹۲۵:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِهِمْ۔

۱۹۲۵: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے دین نصیحت ہے فرمایا آپ ﷺ نے تین بار عرض کیا یا رسول اللہ! کس کے لئے فرمایا اللہ کے لیے اور اس کی کتاب کے لئے اور مسلمانوں کے حاکموں کے لیے اور عوام الناس کے لیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اس باب میں ثوبان اور ابن عمر اور تمیم اور جریر اور حکیم بن ابی یزید سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ **مترجم** :نصیحت ایک کلمہ ہے کہ بارادۂ خیر کہا جائے منصوح لہ کے لیے اور اصل میں خلوص اور خیر خواہی ہے پس نصیحت اللہ کے لیے صحت اعتقاد سے ساتھ وحدانیت اس کے ہر فعل وحال وقال میں اور نصیحت ائمہ کی اطاعت ان کی امر حق میں اور خروج وبغی نہ کرنا ان پر عندالظلم اور نصیحت عام مسلمان کی سیدھی راہ بتلانا اور اچھی صلاح دینا اور عمدہ مشورہ سکھلانا۔

۱۹۲۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۱۹۲۶: روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا بیعت کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۵۰ :بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ

باب :مسلمان کی شفقت مسلمان پر

عَلَى الْمُسْلِمِ ... کے بیان میں

١٩٢٧: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَخُوْنُهٗ وَلَا یَكْذِبُهٗ وَلَا یَخْذُلُهٗ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهٗ وَمَالُهٗ وَدَمُهٗ التَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔

١٩٢٧: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ مسلمان دینی بھائی ہے مسلمان کا نہ خیانت کرے اس کی اور نہ جھوٹ بولے اس سے اور نہ محروم کرے اس کو اپنی تائید اور مدد سے مسلمان کی مسلمان پر سب چیز حرام ہے عزت اس کی اور مال اس کا اور خون اس کا تقویٰ یہاں ہے یعنی اشارہ کیا آپؐ نے دل کی طرف' کافی ہے آدمی کو شر سے یہ کہ حقیر سمجھے اپنے مسلمان ❶ بھائی کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٩٢٨: عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔

١٩٢٨: روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے مؤمن مؤمن کیلئے مانند مکان کے ہے کہ مضبوط کرتا ہے بعض اس کا بعض کو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں علی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے۔

١٩٢٩: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْیُمِطْهُ عَنْهُ۔

١٩٢٩: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ ہر ایک تم میں کا آئینہ ہے اپنے بھائی کا پھر اگر دیکھے اس میں کچھ عیب تو دُور کر دے اس کو یعنی اطلاع کر دے اس کے عیب پر جیسے آئینہ اطلاع کر دیتا ہے۔

ف: اور یحییٰ بن عبید نے ضعیف کہا ہے شعبہ کو اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

١٢٥١: بَابُ مَاجَآءَ فِی السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِیْنَ

باب: مسلمانوں کے عیب ڈھانپنے کے بیان میں

١٩٣٠: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِی الدُّنْیَا یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ۔

١٩٣٠: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس نے کھول دی کسی مسلمان سے ایک تکلیف دنیا کی تکلیفوں سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک تکلیف کو تکلیفوں سے قیامت کے دن کے اور جس نے آسانی کی کسی تنگدست پر دنیا میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا میں اور آخرت میں اور جس نے ڈھانپا عیب مسلمان کا دنیا میں ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے ❷۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے مانند اسکے اور نہیں ذکر کیا اس میں اعمش کے اس قول کا کہا انہوں نے کہ روایت کیا ابی صالح سے۔

---

❶ یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ سب قسم کی ایذا مسلمان کی آپ نے حرام فرما دی تھوڑے سے لفظوں میں ۔١٢

❷ یعنی مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ آپس میں تقویت اور تائید ایک دوسرے کی کرتے رہیں ۔١٢

١٢٥٢: بَابُ مَاجَآءَ فِي الذَّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان سے عیب دُور کرنے کے بیان میں

١٩٣١: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّعَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّاللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

١٩٣١: روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص رد کرے اپنے بھائی کی عزت سے وہ چیز کہ خلل ڈالتی ہے اس کی عزت میں رد کر دے گا اللہ تعالیٰ اُس کے مُنہ سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

١٢٥٣: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهِجْرِ

باب: ترکِ ملاقات کی برائی میں

١٩٣٢: عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَايَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَ يَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُ هُمَا الَّذِیْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

١٩٣٢: روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑ دے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ ملیں وہ دونوں راہ میں پس وہ رکے اس سے اور یہ رکے اس سے اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابی ہند الداری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: صد کے معنی کنارہ اور اعراض کرنے کے بھی ہیں یعنی وہ اپنی جانب چلا جائے اور یہ اپنی جانب اور صد بضم صاد بمعنی جانب بھی آیا ہے۔

١٢٥٤: بَابُ مَاجَآءَ فِي مُوَاسَاةِ الْاَخِ

باب: بھائی کے ساتھ مروت و مدارات کرنے کے بیان میں

١٩٣٣: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ لَهٗ هَلُمَّ اُقَاسِمْكَ مَالِیْ نِصْفَيْنِ وَلِیَ امْرَاَتَانِ فَاُطَلِّقُ اِحْدَاهُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّوْنِیْ عَلَی السُّوْقِ فَدَلُّوْهُ عَلَی السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَهٗ شَیْءٌ مِنْ اَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدِ

١٩٣٣: روایت ہے انسؓ سے کہا جب آئے عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ میں تو بھائی چارہ کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور سعد بن ربیع میں پھر کہا ان سے سعد نے آؤ بانٹ دوں میں تم کو اپنا مال آدھا اور میری دو بیبیاں ہیں سو طلاق دے دیتا ہوں ان میں سے ایک کو پھر جب گزر جائے اس کی عدت تو نکاح کر لینا تم اس سے سو جواب دیا عبدالرحمٰن نے برکت دے اللہ تعالیٰ تمہارے اہل وعیال میں۔ بتلا دو مجھے بازار سو بتلا دیا ان کو بازار سو نہ پھرے وہ اس دن مگر ساتھ ان کے تھوڑا سا قط (پنیر) تھا اور تھوڑا گھی اور وہ نفع میں لائے تھے یہ سب پھر دیکھا ان کو رسول اللہ

اسْتَفْضَلَهٗ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا اَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ اَوْقَالَ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کے بعد اور ان پرنشان تھا زردی کا سو پوچھا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کیا ہے یہ؟ عرض کیا انہوں نے میں نے نکاح کیا انصار کی ایک عورت سے فرمایا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کا مہر باندھا؟ عرض کیا انہوں نے ایک گٹھلی کہا حمید نے یا یہ کہا راوی نے کہ کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا فرمایا آپ نے ولیمہ کروا گرچہ ایک بکری کا ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے گٹھلی بھر سونا تین درہم ہوتا ہے وزن میں اور ثلث درہم کا اور اسحٰق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا مجھے خبر دی اس کی اسحٰق بن منصور نے انہوں نے نقل کیا یہ قول احمد بن حنبل اور اسحٰق سے۔ **مترجم**: جب اصحاب مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے آئے تھے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک ایک انصار کے ساتھ ان کا بھائی چارہ کروا دیتے تھے۔ اللهم اغفر لهم وارحمهم وارض عنهم۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف آئے اور سعد کے بھائی ہوئے انہوں نے اپنی بی بی اور مال تقسیم کرنا چاہا انہوں نے قبول نہ کیا اور تجارت شروع کی۔ اقط ایک چیز ہوتی ہے کہ دہی سکھا کر بناتے ہیں اور اثر زردی سے مراد خوشبو کا دھبہ ہے کہ عروسی کی حالت میں لگاتے تھے اور مہیم کلمہ یمانیہ ہے بمعنی ماشانك و ما امرك کے یعنی کیا حال ہے تیرا اور نواۃ ایک وزن کا نام ہے جیسے ہمارے ہاں تولہ ماشہ چنانچہ وزن اس کا مؤلف کے قول میں گزرا اور بعضوں نے کہا ہے مراد اس سے گٹھلی ہے کھجور کی اور یہ جو فرمایا کہ ولیمہ کروا گرچہ ایک بکری کا ہو ظاہر ہے کہ ایک بکری کا ولیمہ اس وقت میں بہت کچھ تھا۔

۱۲۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْغِيْبَةِ

باب: غیبت کے بیان میں

۱۹۳۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما الْغِيْبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَايَكْرَهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَاتَقُوْلُ فَقَدِا غْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ ۔

۱۹۳۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ پوچھا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے یا رسول اللہ! کیا ہے غیبت؟ فرمایا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایسا یاد کرنا تیرا اپنے بھائی کو کہ وہ برا جانے' کہا بھلا فرمایئے اگر اس میں وہ عیب ہو جو میں کہتا ہوں فرمایا اگر اس میں وہ عیب ہے جو تو کہتا ہے جب ہی تو غیبت کی تو نے اس کی اور اگر وہ عیب نہ ہو تو جو کہتا ہے تو بہتان کیا ہے تو نے اس پر یعنی موافق واقع کسی کا عیب بیان کرنا غیبت ہے اور مخالف واقع بہتان۔

ف: اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی برزہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: مسلم میں بھی یہی روایت ہے اور غیبت گناہِ کبیرہ ہے چنانچہ ابی سعید اور جابر سے مروی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: الغيبة اشدّ من الزنا۔ یعنی غیبت سخت تر ہے زنا سے اور آفاتِ لسان کئی چیز ہیں کہ اگر آدمی اس سے محفوظ رہے تو بڑی بشارت ہے۔ چنانچہ سہل سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو ضامن ہو میرے لیے مابین لحییه اور مابین رجلیه میں اس کے لیے ضامن ہوں گا جنت کا۔ اوّل گالی دینا حدیث میں آیا ہے: سباب المسلم فسوق (متفق علیہ) دوسرے کافر کہنا کسی کو کہ ایک ان میں سے ضرور کافر ہوتا ہے۔ (متفق علیہ) اور یہی حال ہے فاسق کہنے کا یا عدوّ اللہ کہنے کا۔ مسلم میں انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: المستبان ما قالا فعلى البادى مالم يعتد المظلوم۔ یعنی دو گالیاں دینے والے جو کچھ انہوں نے کہا اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔ تیسرے لعنت کرنا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا صدیق کو لائق نہیں کہ لعان ہووے۔ (مسلم) اور فرمایا تعانین شہداء اور

شفعاء نہ ہوں گے قیامت کے دن۔ (مسلم) چوتھے هلك الناس کہنا کہ مسلم میں مروی ہے جو ایسا کہے وہ ہلاک تر ہے سب لوگوں کا' پانچویں سخن چینی فرمایا آپ ﷺ نے لا یدخل الجنة قتات چھٹے مدح۔ فرمایا آپ نے احثوا التراب في وجوه المداحين یعنی خاک ڈالو مداحوں کے منہ میں' ساتویں ثنائے رجل اس کے منہ پر' آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص سے جس نے اپنے بھائی کی تعریف سامنے کی تھی و يلك قطعت عنق اخيك یعنی خرابی ہے تیری کاٹی ہے تو نے گردن اپنے بھائی کی' آٹھویں مراء یعنی جھگڑنا۔ حضرت ﷺ نے فرمایا: من ترك المراء وهو محق بني له في وسط الجنة۔ یعنی جو چھوڑ دے جھگڑا اور وہ حق پر ہو بنایا جائے گا اس کے لیے ایک مکان اوسط جنت میں۔ نویں تضحیک باقوالِ کاذبہ حدیث میں آیا ہے: ويل لمن يحدث و يكذب ليضحك به القوم ويل له ويل له۔ یعنی خرابی ہے اس کی جو جھوٹی باتیں بنائے تاکہ ہنسے قوم سے خرابی ہے اس کی خرابی ہے اس کی۔ دسویں کلمات غیر ضروری حدیث میں ہے: من حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه ۔ یعنی خوبی اسلام کی ہے مالایعنی کا چھوڑنا۔ گیارہویں کذب۔ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے فرشتہ اس کے منہ کی بدبو سے ایک کوس بھاگتا ہے۔ بارہویں ذی وجہین ہونا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لئے ایک زبان ہوگی دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن۔ تیرہویں طعن و فحش و بدی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ليس المؤمن بالطعان و لاالفاحش و لا البذی۔ چودہویں کسی تائب کو اس کے منہ پر عار دلانا۔ من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله۔ یعنی جس نے عار دلائی اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک اس میں گرفتار نہ ہو۔ پندرہویں شماتت یعنی خوشی ظاہر کرنا کسی بلا پر کہ حدیث میں آیا ہے: لا تظهر الشماتت لاخيك فيرحم الله و يبتليك۔ یعنی شماتت ظاہر نہ کر اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ اس پر رحم کرے گا اور تجھے بلا میں گرفتار کرے گا معاذ اللہ من ذلک اور ان سب کی دوا ہے سکوت و خاموشی کہ اس کے فضائل بے شمار ہیں۔ ایک حدیث میں ہے آپ نے فرمایا مقام مرد کا خاموشی میں افضل ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اور آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! دو خصلتیں ہیں کہ پشت پر ہلکی میزان میں گراں ایک طولِ صمت دوسرے حسن خلق اور آنحضرت ﷺ نے ابوذر کو وصیت کی: عليك بطول الصمت فانه مطردة للشيطان و عون لك اعلى امر دينك۔ یعنی لازم پکڑ تو طولِ صمت کہ اس میں بھاگتا ہے شیطان کا اور مدد ہے تجھے تیرے دین پر اور فرمایا آپ ﷺ نے من صمت نجا جس نے خاموشی اختیار کی نجات پائی بلّیاتِ لسانی اور آفاتِ دو جہانی سے۔

۱۲۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَسَدِ

باب: حسد کے بیان میں

۱۹۳۵: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

۱۹۳۵: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے ملاقاتیں نہ توڑو اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور آپس میں بغض مت رکھو اور آپس میں حسد مت کرو اور ہو جاؤ خالص غلام اللہ کے۔ بھائی ایک دوسرے کے اور حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑے ملاقات اپنے بھائی کی تین دن سے زائد۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی بکر الصدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر' ابن مسعود اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۹۳۶: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَاٰنَآ

۱۹۳۶: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے رشک نہ کرنا چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک وہ مرد کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور وہ خرچ کرتا ہے اس میں سے رات کے وقتوں

النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ۔

میں اور دن کے وقتوں میں اور دوسرا مرد کہ دیا اللہ نے اس کو قرآن اور وہ ادا کرتا ہے اس کے حق کو رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔ مترجم: ایک حسد ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر جلے اور یہ چاہے کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جائے یہ معیوب ہے اور حدیث اوّل اسی سے نہی میں واقع ہوئی ہے اور ایک رشک ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر اس کا زوال نہ چاہے بلکہ یہ ارادہ کرے کہ یہ نعمت اس پر قائم رہے اور مجھے بھی عنایت ہو اور یہ اُمور اخروی میں محمود ہے اور انبیاء اور صلحاء میں جو لفظ حسد کا مروی ہوا ہے اس سے یہی مراد ہے اور اسی کو غبطہ بھی کہتے ہیں اس حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے کہ مال حلال اور توفیق انفاق دونوں کا جمع ہونا بڑی نعمت ہے۔ قولہ اور دیا اللہ نے اسے قرآن یعنی علم قرآن عنایت فرمایا اور توفیق عمل اور قراءت بخشی اور رات کا حق یہ ہے کہ تہجد میں پڑھے اور دن کو اس پر عمل کرے یا رات کو تفکر اور دن کو مجاہدہ یا رات کو اشتغال بخلوت اور دن کو قراءت اور تبلیغ اس کی بجلوت۔

١٢٥٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

باب: آپس میں بغض رکھنے کی برائی میں

١٩٣٧: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔

١٩٣٧: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شیطان مایوس ہو گیا اس سے کہ پوجیں اسے نمازی لوگ لیکن لڑائی جھگڑا ڈالے گا ان میں۔

ف: اس باب میں انس اور سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ابو سفیان کا نام حسن بن نافع ہے اور روایت میں یہ لفظ وارد ہوئے ہیں: ان الشيطان قد ايس ان يعبد في جزيرة العرب ولكن في التحريش بينهم۔ یعنی مایوس ہو گیا شیطان اس سے کہ پوجیں اسے جزیرۂ عرب میں لیکن لڑائی جھگڑا ڈالے گا ان کے درمیان اور شیطان کے پوجنے سے مراد غیر اللہ کی عبادت ہے اور اس روایت میں خاص کیا آپ ﷺ نے جزیرۂ عرب کو اس لیے کہ ایمان اس وقت اسی جزیرہ میں پھیلا تھا ایسا ہی کہا طیبی نے اور جدال وقتال امت میں قیامت تک ظاہر ہے حاجت بیان نہیں۔

١٢٥٨: بَابُ مَاجَآءَ فِي اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

باب: آپس میں صلح کے بیان میں

١٩٣٨: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ۔

١٩٣٨: روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے حلال نہیں ہے جھوٹ مگر تین مقاموں میں ایک تو بات کرے آدمی اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اس کو اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی میں اور تیسرے جھوٹ بولنا تاکہ صلح کرے آدمیوں میں اور محمود نے اپنی روایت میں کہا درست نہیں جھوٹ مگر تین جگہ میں۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم اسماء کی روایت سے مگر ابن خثیم کی سند سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔ خبر دی ہم کو اس کی ابوکریب نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے

انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور اس باب میں ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔

١٩٣٩: عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمَا خَيْرًا۔

١٩٣٩: روایت ہے امّ کلثوم بنت عقبہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے تھے جھوٹا نہیں ہے وہ جو صلح کرائے آدمیوں میں اور کہے نیک بات یا بڑھایا خیر کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: نمی الحدیث عرب جب کہتا ہے کہ کوئی بات کر اصلاح کے واسطے اور طلب خیر اور اگر میم کو تشدید دیں تو چغل خوری اس کے معنی ہوں گے اور بات کہنا واسطے فساد کے اس سے مراد ہوگا۔

١٢٥٩: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ

باب: خیانت اور دغا کے بیان میں

١٩٤٠: عَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

١٩٤٠: روایت ہے ابی صرمہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو ضرر پہنچائے کسی کو ضرر پہنچائے اسے اللہ تعالیٰ اور جو تکلیف دے کسی کو تکلیف دے اسے اللہ تعالیٰ۔

ف: اور اس باب میں ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

١٩٤١: عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ۔

١٩٤١: روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے فرمایا آنحضرتؐ نے ملعون ہے جو ضرر پہنچائے کسی مؤمن کو یا مکر کرے اسکے ساتھ۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے۔

١٢٦٠: بَابُ مَاجَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

باب: حق ہمسایہ کے بیان میں

١٩٤٢: عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهٗ شَاةٌ فِيْ اَهْلِهٖ فَمَاجَاءَ قَالَ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

١٩٤٢: روایت ہے مجاہد سے کہ عبداللہ بن عمرو کے لئے ان کے گھر میں ایک بکری ذبح کی گئی پھر جب وہ آئے تو کہا ہدیہ بھیجا تم نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو کیا ہدیہ بھیجا تم نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو سنا میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے تھے ہمیشہ رہے جبرئیل مجھے وصیت کرتے احسان کی ساتھ ہمسایہ کے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث کر دیں گے اس کو۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابی شریح اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے روایت کی عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے دونوں نے نبی ﷺ سے۔

١٩٤٣: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَازَالَ جِبْرَئِيْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ

١٩٤٣: روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنینؓ سے کہ بے شک فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ رہے جبریل اللہ کی رحمتیں ہوں ان پر وصیت

عَلَيْهَا يُوْصِيْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

کرتے مجھے ہمسایہ کے ساتھ احسان کی یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث ٹھہرائیں گے اس کو[1]۔

۱۹۴۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ۔

۱۹۴۴: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہترین ساتھ والے اللہ کے نزدیک بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے اور بہترین ہمسایوں کے نزدیک اللہ کے بہتر ہیں اپنے ہمسایہ کے لئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

۱۲۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِحْسَانِ اِلَی الْخَادِمِ

باب: خادم پر احسان کرنے کے بیان میں

۱۹۴۵: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهٖ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهٖ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ۔

۱۹۴۵: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے بھائی تمہارے ہیں کہ کر دیا ہے اللہ نے جوان کو جوان تمہارے ہاتھوں کے نیچے پھر جس کا بھائی اسکے ہاتھ کے نیچے ہو سو چاہیے کہ کھلائے اسکو اپنے کھانے میں سے اور پہنائے اسکو اپنے پہناوے سے اور تکلیف نہ دے اسکو ایسے کام کی جو غالب آ جائے اس پر پھر اگر تکلیف دی اسکو ایسے کام کی جو غالب آئے اس پر تو مدد کرے اس کی یعنی آپ بھی ہاتھ لگائے۔

ف: اس باب میں علی اور امّ سلمہ اور ابن عمر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۴۶: عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ۔

۱۹۴۶: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں بدخلق یعنی سابقین کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے ابوایوب سختیانی اور کئی لوگوں نے فرقد سنجی میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

۱۲۶۲: بَابُ النَّهْیِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

باب: خادموں کے مارنے اور برا کہنے کی نہی میں

۱۹۴۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِیُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بَرِيْئًا مِمَّا قَالَ لَهٗ اَقَامَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ۔

۱۹۴۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو نبی ہیں توبہ کے جس نے زنا کی تہمت لگائی اپنے لونڈی غلام کو جو پاک ہے اس بات سے جو اس نے کہی قائم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر حد قذف کی قیامت کے دن مگر یہ کہ وہ مملوک ویسا ہے جیسا اس کے آقا نے کہا۔

[1] اگر فرضاً توریث آنحضرت ﷺ سے مراد رکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ حدیث اس کے قبل کی ہیں کہ آپ ﷺ پر وحی ہوئی کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہے۔۱۲

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم البجلی ہے اور کنیت ان کی ابوالحکم ہے۔ مترجم: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ سید اگر اپنی لونڈی غلام کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف نہیں بلکہ جو کہ عبد کو زنا کی تہمت لگائے اس پر حد نہیں اس لیے کہ عبد اہل احصان سے نہیں۔

۱۹۴۸: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ مَمْلُوْكًا لِیْ فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِیْ یَقُوْلُ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَیْكَ مِنْكَ عَلَیْهِ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوْكًا لِیْ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

۱۹۴۸: روایت ہے ابی مسعود سے کہ کہا مارتا تھا میں اپنے ایک غلام کو کہ سنا میں نے ایک کہنے والے کو میرے پیچھے سے کہتا تھا جان لے اے ابومسعود! جان لے اے ابومسعود! سو پھر کر دیکھا میں نے تو اچانک میرے پاس تھے رسول اللہ پھر فرمایا آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قادر ہے اس سے کہ تو اس غلام پر ہے، کہا ابومسعودؓ نے پھر نہ مارا میں نے کسی لونڈی غلام کو اس کے بعد۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابراہیم تیمی بیٹے ہیں یزید بن شریک کے۔

۱۲۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَدَبِ الْخَادِمِ

باب: خادم کے سکھانے کے بیان میں

۱۹۴۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَكُمْ۔

۱۹۴۹: روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب مارے کوئی اپنے خادم کو پھر یاد کرے وہ اللہ کو تو چاہیے فوراً اپنا ہاتھ اٹھالے یعنی پھر نہ مارے۔

ف: اور ابوہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے اور کہا یحییٰ بن سعید نے ضعیف کہا شعبہ نے ابوہارون عبدی کو کہا یحییٰ نے اور ہمیشہ رہے ابن عون روایت کرتے ابوہارون سے یہاں تک کہ انتقال فرمایا انہوں نے۔ مترجم: لوگ اس وقت میں اپنی لونڈی غلاموں پر بہت ظلم کرتے ہیں حالانکہ احادیث میں بہت ان کے ادائے حقوق کی تاکید آئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے قریب وفات کے فرمایا: الصلوٰة وما ملکت ایمانکم۔ یعنی خیال رکھو نماز کا اور جس کے مالک ہوئے ہیں تمہارے ہاتھ اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو بدترین لوگوں کی جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنے مال کو مستحقوں سے روکتا ہے علی الخصوص جو لونڈی غلام کہ مقید صوم وصلوٰۃ ہو اسے ایذا دینا اور زیادہ ممنوع ہے۔ چنانچہ ابی امامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام عنایت فرمایا اور تاکید کی کہ اس کو مارنا نہیں اس لیے کہ منع کیا گیا ہوں نمازیوں کے مارنے سے اور میں نے دیکھا اس کو نماز پڑھتے اور غلاموں کے بیع میں ضرور ہے کہ ایک قریب کو دوسرے سے جدا کر کے نہ بیچے کہ ابوایوب سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس نے جدا کیا والدہ کو اس کے ولد سے جدا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن روایت کیا اس کو ترمذی نے اور دارمی نے۔

۱۹۵۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۹۵۰: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم سے سو چپ ہو رہے نبی ﷺ پھر عرض کی اس نے یا رسول اللہ! کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے

كَمْ اَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ خادم کا؟ کہا ہر دن میں ستر بار۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ عبداللہ بن وہب نے ام ہانی سے اسی اسناد سے مانند اس کی روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام ہانی خولانی سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن وہب سے اسی اسناد سے اور کہا اس میں کہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے۔

١٢٦٤: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَدَبِ الْوَلَدِ

باب: اولاد کے ادب دینے کے بیان میں

١٩٥١: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ۔

١٩٥١: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ادب دے آدمی اپنے لڑکے کو بہتر ہے ایک صاع صدقہ دینے سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ناصح بن علاء کوفی اہلحدیث کے نزدیک قوی نہیں اور یہ حدیث نہیں معلوم ہوتی مگر اسی سند سے اور ناصح بصری ایک دوسرے شیخ ہیں کہ روایت کرتے ہیں عمار بن ابی عمار وغیرہ سے اور وہ اثبت ہیں ان سے۔

١٩٥٢: عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔

١٩٥٢: روایت ہے ایوب بن موسیٰ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ایوب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ انعام دیا کسی باپ نے کسی بیٹے کو بہتر حسن ادب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عامر بن ابی عامر خزاز کی روایت سے اور ایوب بن موسیٰ وہ ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں اور یہ روایت میرے نزدیک مرسل ہے۔

١٢٦٥: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا

باب: ہدیہ قبول کرنے اور اس کا بدلہ دینے کے بیان میں

١٩٥٣: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔

١٩٥٣: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ قبول فرماتے تھے ہدیہ کو اور بدلہ دیتے تھے اس کا۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے۔

١٢٦٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ اَحْسَنَ اِلَيْكَ

باب: محسن کے ادائے شکر کے بیان میں

١٩٥٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللّٰهَ۔

١٩٥٤: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمیوں کا شکر ادا نہ کرے وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہ کرے گا۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۵۵: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ۔

۱۹۵۵: روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا۔

فـ: اس باب میں ابی ہریرہ اور اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۶۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ

باب: امور احسان کے بیان میں

۱۹۵۶: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

۱۹۵۶: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا اپنے بھائی کے آگے تیرے لیے صدقہ ہے اور حکم کرنا تیرا اچھی بات کا اور منع کرنا تیری بری بات سے صدقہ ہے اور راہ بتلا دینا کسی مرد کو بھولی ہوئی جگہ میں تیرے لئے صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس مرد کے کہ جس کی آنکھ نہ ہو صدقہ ہے اور دور کر دینا پتھر اور کانٹے اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور پانی ڈال دینا اپنے بھائی کے ڈول میں تیرے لیے صدقہ ہے۔

مترجم: یعنی یہ سب نیکیاں صدق ایمان اور تصدیق رحمٰن پر دلالت کرتی ہیں اس لیے ہر امر اس میں سے گویا صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس کے جس کی آنکھ نہ ہو یعنی اس کی دستگیری کر کے راہ میں لے چلنا یہ بھی صدقہ ہے دوسری روایت میں اماطۃ الاذی عن الطریق کو شعبۂ ایمان فرمایا ہے۔

فـ: اس باب میں ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زمیل کا نام سماک بن الولید حنفی ہے اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہیں۔

۱۲۶۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمِنِیْحَةِ

باب: منیحہ کی فضیلت میں

۱۹۵۷: عَنْ الْبَرَآءَ بْنِ عَازِبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰی زُقَاقًا کَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ۔

۱۹۵۷: روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہتے تھے سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس شخص نے دیا ایک مَنِیْحَة دودھ کا یا مَنِیْحَة چاندی کا یا بتائی کسی کو راہ ہوگا اس کو ثواب مثل آزاد کرنے لونڈی یا غلام کے۔

مترجم: مَنِیْحَة ...... دودھ کا یہ کہ اونٹنی یا بکری دودھ والی کسی کو دینا اس شرط پر کہ جب تک وہ چاہے اس کے دودھ سے منتفع ہو اور پھر مالک کو پھیر دے اور منیحہ چاندی کا روپیہ پیسہ قرض دینا اور بتانا راہ کا یہ کہ کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتا دیا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے غریب ہے ابی اسحٰق کی روایت سے کہ وہ طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور منصور بن معتمر اور شعبہ نے بھی طلحہ بن مصرف سے یہ روایت کی ہے اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہے اور مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَۃَ وَرِقٍ کا معنی قرض دینا درا ہم کا اور اَوْ ھَدٰی زُقَاقًا سے مراد ہے ہدایت طریق یعنی راستہ بتانا۔

۱۲۶۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی اِمَاطَةِ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ

باب: راہ سے تکلیف کی چیز دُور کرنے کے بیان میں

۱۹۵۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ فِی الطَّرِیْقِ اِذْوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَلَهٗ۔

۱۹۵۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس درمیان میں کہ ایک شخص چلا جاتا تھا راہ میں پائی اس نے ایک شاخ کانٹے دار سو اسے ہٹا دیا پس جزا دی اس کی اللہ تعالیٰ نے اور بخش دیا اس کو۔

ف: اس باب میں ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۷۰: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْاَمَانَةِ

باب: اِس بیان میں کہ مجالس میں امانت ضرور ہے

۱۹۵۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِیْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِیَ اَمَانَةٌ۔

۱۹۵۹: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب بات کہے تجھ سے کوئی آدمی اور پھر اور طرف التفات کرے پس وہ بات تیرے پاس امانت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔

۱۲۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّخَاءِ

باب: سخاوت کی فضیلت میں

۱۹۶۰: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَیَّ الزُّبَیْرُ اَفَاُعْطِیَ قَالَ نَعَمْ لَاتُوْكِیْ فَیُوْكٰی عَلَیْكِ۔

۱۹۶۰: روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ! نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز مگر لائے ہیں میرے پاس زبیر یعنی جو کچھ ہے انہیں کی کمائی ہے کیا دوں میں اس میں سے یعنی صدقات وخیرات میں فرمایا آپ ﷺ نے ہاں! مت گرہ لگا تو ورنہ گرہ لگائی جائے گی تجھ پر یعنی تو خلق کو نہ دے گی تو خدا تجھے نہ دے گا۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ایوب سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عباد بن عبداللہ بن الزبیر کا۔

۱۹۶۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ السَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ

۱۹۶۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے آدمیوں سے بعید (دُور) ہے دوزخ

بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ۔

سے اور بخیل بعید ہے اللہ سے بعید ہے جنت سے بعید ہے آدمیوں سے قریب ہے دوزخ سے اور جاہل سخی پیارا ہے اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سعید کی روایت سے کہ وہ اعرج سے روایت کرتے ہیں وہ ابی ہریرہؓ سے اور نہیں مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے مگر سعید بن محمد کی روایت سے اور خلاف کیا گیا سعید بن محمد کا اس حدیث کی روایت میں یحییٰ بن سعید کی سند سے بہ تحقیق مروی ہوئی ہے حضرت عائشہؓ سے بواسطہ یحییٰ بن سعید کے کچھ چیز مرسلاً۔

۱۲۷۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبُخْلِ

باب: بخل کی برائی میں

۱۹۶۲: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَاتَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ۔

۱۹۶۲: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں مؤمن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں ایک بخل دوسرے بدخلقی۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے۔

۱۹۶۳: عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ۔

۱۹۶۳: روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں یعنی سابقین کے ساتھ فریب کرنے والا اور نہ بخیل اور نہ احسان رکھنے والا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۹۶۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ[1] كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ۔

۱۹۶۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے مؤمن بھولا عزت والا ہے اور فاجر یعنی بخیل ہے۔ ف: نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر اسی سند سے۔

۱۲۷۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ

باب: نفقۂ اہل کی فضیلت میں

۱۹۶۵: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ۔

۱۹۶۵: روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچہ آدمی کا اپنے گھر والوں پر صدقہ ہے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عمرو بن امیہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۶۶: عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بَدَاَ

۱۹۶۶: روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے لڑکے بالوں پر اور وہ دینار کہ خرچ کرتا ہے آدمی اس کو اپنے جانور پر اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے رفیقوں پر اللہ کی راہ میں۔ ابوقلابہ نے کہا ذکر کیا لڑکے بالوں کا پھر کہا اور کس آدمی کو ثواب

[1] ف: یعنی بسبب بھولے پن کے فریب میں آ جاتا ہے اور بسبب کرم و حسن ظن کے ہے کہ یہ لوگوں سے بدگمان نہیں ہے۔۱۲

بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ فَاَیُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰی عِيَالٍ لَهٗ صِغَارٍ يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَ يُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ۔

زیادہ ہوگا اس شخص سے کہ جو خرچ کرتا ہے اپنے چھوٹے لڑکوں پر کہ محنت سے بچاتا ہے ان کو اللہ بسبب اس کے اور بے پرواہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بسبب اس کے۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٢٧٤ :بَابُ مَاجَآءَ فِی الضِّيَافَةِ

باب : ضیافت کے بیان میں

١٩٦٧: عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ اَبْصَرَتْ عَيْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالُوْا وَمَاجَائِزَتُهٗ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَمَاكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَسْكُتْ۔

١٩٦٧ : روایت ہے شریح عدوی سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اور سنا میرے کانوں نے جب آپ ﷺ نے یہ کلام فرمایا' فرمایا آپ ﷺ نے جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر چاہیے کہ خاطر کرے اپنے مہمان کی اور بتکلف بنا دے جائزہ اس کا کہا صحابہؓ نے کیا ہے جائزہ کہا ایک دن اور ایک رات اور فرمایا کہ ضیافت تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہو صدقہ ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو بات نیک کہے یا چپ رہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم :قولہ بتکلف بنائے جائزہ اس کا یعنی ایک دن اور رات عمدہ مکلّف کھانا اسے کھلائے عادت سے کچھ بڑھ کر اور تین دن ضیافت واجب ہے اور زیادہ مستحب ہے اور اگر صاحب خانہ پر بار ہو تو تین دن کے بعد اسے تکلیف دینا جائز نہیں۔ شاید یہ مثل یہیں سے ہو۔ایک دن مہمان تین دن مہمان چوتھے دن کا وبالِ جان۔

١٩٦٨: عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا اَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰی يُحْرِجَهٗ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ لَايَثْوِیْ عِنْدَهٗ يَعْنِی الضَّيْفُ لَايُقِيْمُ عِنْدَهٗ حَتّٰی يَشْتَدَّ عَلٰی صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ وَهُوَ الضِّيْقُ اِنَّمَا قَوْلُهٗ يُحْرِجَهٗ يَقُوْلُ حَتّٰی يُضَيِّقَ عَلَيْهِ۔

١٩٦٨: روایت ہے ابوشریح کعبی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضیافت تین دن ہے اور جائزہ ایک دن اور ایک رات اور جو اس کے بعد کھرچ کرے صاحب خانہ وہ صدقہ ہے اور حلال نہیں مہمان کو کہ ٹھہرا رہے اس کے پاس یہاں تک کہ حرج میں ڈال دے اس کو اور معنی اس کے یہی ہیں کہ قیام نہ کرے میزبان کے نزدیک یہاں تک کہ شاق گزرے اس پر اور حرج میں نہ ڈالے یعنی تنگ نہ کرے اس کو اور حرج کے معنی یہی ہیں کہ تنگی میں نہ ڈالے اس کو۔

ف : اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث مالک بن انس اور لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے نیہ حدیث حسن ہے اور ابوشریح خزاعی وہ کعبی ہیں اور وہ عدوی ہیں اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔

١٢٧٥ :بَابُ مَاجَآءَ فِی السَّعْیِ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ

باب : یتیموں اور رانڈوں کے حوائج میں سعی کرنے کے بیان میں

١٩٦٩ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِیْ عَلَی

١٩٦٩: روایت ہے صفوان سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو آنحضرت ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے سعی کرنے والا رانڈوں اور مسکینوں کی

الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ۔

حاجتوں میں مانند جہاد کرنے والے کے ہے اللہ کی راہ میں یا مانند اس کی کہ روزہ رکھے دن کو اور نماز پڑھے رات کو۔

ف: روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے ابی الغیث سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابوالغیث کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن یزید شامی ہیں اور ثور بن زید مدنی۔

۱۲۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي طَلَاقِهِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ[1]

باب: کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنے کا بیان

۱۹۷۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي اِنَاءِ اَخِيْكَ۔

۱۹۷۰: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک کام صدقہ ہے اور نیک کاموں سے یہ بھی ہے کہ ملے تو اپنے بھائی سے بکشادہ پیشانی اور ڈال دے تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں۔

ف: اس باب میں ابی ذرؓ سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۷۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

باب: صدق اور کذب کے بیان میں

۱۹۷۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّ الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

۱۹۷۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم صدق کو اس لئے کہ صدق راہ بتاتا ہے نیکی کی اور نیکی راہ بتاتی ہے جنت کی اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ڈھونڈتا ہے سچ کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک صدیق اور بچو تم جھوٹ سے اس لئے کہ جھوٹ راہ بتاتا ہے بدی کی اور بدی راہ بتاتی ہے دوزخ کی اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ڈھونڈتا ہے جھوٹ کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک کذاب یعنی بہت جھوٹ بولنے والا۔

ف: اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عبداللہ بن شخیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۷۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَعَنْهُ الْمَلَكُ

۱۹۷۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جھوٹ بولتا ہے بندہ دُور ہو جاتا ہے اس سے فرشتہ ایک میل تک اس بد بو

[1] بِشْر: بالکسر روئے مردم حسن البشر طلق الوجہ ۱۲ صراح

مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَاجَآءَ بِهٖ ۔

کے سبب سے جو اس کے پاس سے آتی ہے۔

ف: کہا یحییٰ نے جب بیان کی میں نے یہ حدیث عبدالرحیم بن ہارون سے تو کہا انہوں نے ہاں یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور منفرد ہوئے ہیں اس کی روایت کے ساتھ عبدالرحیم بن ہارون۔

۱۲۷۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْفُحْشِ

باب: بدگوئی کی برائی میں

۱۹۷۳ ۔ ۱۹۷۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاكَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَاكَانَ الْحَيَآءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ ۔

۱۹۷۳۔۱۹۷۴: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ ہوئی بدگوئی کسی چیز میں مگر خراب کر دیا اس کو اور نہ ہوئی حیاء کسی چیز میں مگر زینت دے دی اس کو۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرزاق کی روایت سے۔

۱۹۷۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا۔

۱۹۷۵: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اچھے خلق والے ہیں اور نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدگوئی کی عادت رکھنے والے اور نہ احیاناً بدگوئی کرنے والے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي اللَّعْنَةِ

باب: لعنت کے بیان میں

۱۹۷۶: عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ ۔

۱۹۷۶: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کو مت کہو کہ تجھ پر لعنت ہو اللہ کی اور نہ یہ کہ تجھ پر غضب ہو اللہ کا اور نہ یہ کہ تو دوزخ میں جائے۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۷۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيْءِ۔

۱۹۷۷: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مؤمن طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بیہودہ گو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ سے اس سند کے سوا اور سندوں سے بھی۔

۱۹۷۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ ۔

۱۹۷۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد نے لعنت کی ہوا کو نبی ﷺ کے آگے تو فرمایا آپ ﷺ نے مت لعنت کر ہوا کو اس لئے کہ وہ تو فرمانبردار ہے اور بے شک جس نے لعنت کی ایسی چیز کو جو لعنت کے لائق نہیں تو لوٹ آتی ہے لعنت اوپر اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر بشر بن عمر نے۔

۱۲۸۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَعْلِیْمِ النَّسَبِ

باب: تعلیم نسب کے بیان میں

۱۹۷۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوْامِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِی الْاَثَرِ۔

۱۹۷۹: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو تم ناتوں سے اس قدر کہ حسن سلوک کرسکو اپنے ناتے داروں سے اس لئے کہ حسن سلوک کرنا ناتے داروں سے موجب ہے محبت کا گھر والوں میں اور سبب ہے زیادتی مال کا اور سبب ہے تاخیر موت کا۔

۱۲۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دَعْوَةِ الْاَخِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ

باب: پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لئے دُعا کرنے کے بیان میں

۱۹۸۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَادَعْوَةٌ اَسْرَعَ اِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔

۱۹۸۰: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا ایسی جلد قبول ہونے والی نہیں جیسی دعا غائب کی غائب کے لئے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور افریقی جو راوی حدیث ہیں وہ ضعیف ہیں اور نام ان کا عبدالرحمٰن بن زیادہ بن انعم افریقی ہے۔

۱۲۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الشَّتْمِ [1]

باب: سخت گوئی کے بیان میں

۱۹۸۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانُ مَاقَالَا فَعَلَى الْبَادِیْ مِنْهُمَامَالَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ۔

۱۹۸۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو گالی گلوچ کرنے والوں نے جو کچھ کہا وبال اس کا شروع کرنے والے پر ہے ان دونوں میں سے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی بڑھ کر نہ بولے۔

ف: اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۸۲: عَنِ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْیَآءَ۔

۱۹۸۲: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت گالی دو مردوں کو کہ ایذا دو گے تم بسبب اس کے زندوں کو۔

ف: اختلاف کیا ہے اصحاب سفیان نے اس حدیث میں سو روایت کی بعضوں نے حفری کی مانند اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا زیاد نے کہ سنا میں نے ایک مرد سے کہ روایت کرتا تھا نزدیک مغیرہ بن شعبہ کے نبیؐ سے مانند اس کے۔

۱۹۸۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ قَالَ زُبَیْدٌ قُلْتُ لِاَبِیْ وَائِلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ۔

۱۹۸۳: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گالی دینا مسلمانوں کو فسق ہے اور قتل اس کا کفر ہے کہا زبید نے کہا میں نے ابی وائل سے تم نے سنا ہے عبداللہ سے انہوں نے کہا ہاں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] وصف الرجل بما فیہ ازراء ونقص سیما فیما یتعلق بالنسب ۱۲۔

۱۲۸۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قَوْلِ الْمَعْرُوْفِ

باب: شیریں زبانی کے بیان میں

۱۹۸۴: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰی ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ اَدَامَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ۔

۱۹۸۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں جھروکے ہیں کہ دکھائی دیتی ہیں پشتیں ان کی ان کے اندر سے اور باطن ان کے باہر سے سوکھڑا ہوا ایک اعرابی اور عرض کی اس نے کہ کس کے لئے ہیں وہ یا رسول اللہ! فرمایا جو اچھی طرح کرے بات یعنی نرمی سے اور کھلائے کھانا اور اکثر رکھے روزہ اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن اسحٰق کی روایت سے۔

۱۲۸۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ

باب: مملوک نیک کی فضیلت میں

۱۹۸۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ یُطِیْعَ رَبَّهٗ وَیُؤَدِّیَ حَقَّ سَیِّدِهٖ یَعْنِی الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ کَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۹۸۵: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب ہے ایک ان میں کے لئے کہ اطاعت کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنے آقا کا' مراد رکھتے تھے آپ ﷺ اس قول سے لونڈی غلام کو اور کہا کعب نے سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول (ﷺ) نے۔

ف: اس باب میں ابی موسیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۹۸۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْكِ اَرَاهُ قَالَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُوْنَ وَ رَجُلٌ یُنَادِیْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَ لَیْلَةٍ۔

۱۹۸۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین اشخاص ہیں مشک کے ٹیلوں پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قیامت کے دن ایک وہ بندہ کہ ادا کیا اس نے حق اللہ کا اور حق اپنے موالی کا اور دوسرا وہ مرد کہ امامت کی اس نے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہیں اور تیسرا وہ مرد کہ اذان دیتا ہے پانچویں نماز کی رات اور دن میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

۱۲۸۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

باب: معاشرتِ مردم (اچھے برتاؤ) کے بیان میں

۱۹۸۷: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۱۹۸۷: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ڈرو اللہ سے

اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَاكُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔ جہاں کہیں ہوتو اور پیچھے کر ہر برائی کے ایک بھلائی کہ مٹا دے اس کو اور مل ساتھ لوگوں کے نیک خلقی سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابواحمد اور ابو نعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے اسی اسناد سے کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابی ذر کی ہے۔

١٢٨٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي ظَنِّ السُّوْءِ — باب: بدگمانی کے بیان میں

١٩٨٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ۔

١٩٨٨: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان سے کہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے ذکر کرتے تھے بعض اصحاب سفیان سے کہ کہا سفیان نے کہ گمان دو قسم ہے ایک گناہ ہے ایک گناہ نہیں، سوگناہ وہ ہے کہ گمان کرے اور زبان پر لائے اور فقط دِل میں گمان کرنا اور زبان سے ذکر نہ کرنا یہ کچھ گناہ نہیں۔

١٢٨٧: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِزَاحِ — باب: خوش طبعی کے بیان میں

١٩٨٩: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى اَنْ كَانَ لَيَقُوْلُ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

١٩٨٩: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ ہم سے اختلاط (محبت سے ہنسی مذاق، چھیڑ چھاڑ) کرتے تھے یہاں تک کہ فرماتے میرے چھوٹے بھائی سے اے اباعمر! کیا کیا نغیر نے؟

ف: اباعمیر! براہِ ظرافت آپ ﷺ انسؓ کے بھائی کو فرماتے تھے اور نغیر ایک چڑیا ہے لال چونچ کی کہ ہندی میں اسے لال کہتے ہیں اس حدیث سے گاہ گاہ مزاح مسنون ہوا اور دوام اس کا موجب قساوتِ قلب اور زوالِ ہیبت ہے اور وہ چڑیا ان صحابی نے پالی تھی پھر وہ مرگئی اور وہ رنجیدہ تھے حضرت ﷺ نے اس طرح ان کا دِل بہلایا اور اس حدیث سے پکڑنا جانور مدینہ کا لڑکوں کے لیے جائز ہوا جب کہ وہ ایذا نہ دیں اس کو اور استمالت صغیر کی اور دِلجوئی اس کی مسنون ہوئی۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح سے انہوں نے انس سے مانند اس کے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

١٩٩٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا۔

١٩٩٠: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا عرض کیا ہم نے یارسول اللہ! آپؐ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں؟ فرمایا آپؐ نے میں نہیں کہتا ہوں مگر سچ بات۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مراد تداعبنا سے تمازحنا ہے یعنی مزاح کرتے ہیں آپ ﷺ ہم سے۔

١٩٩١: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ يَاذَا الْاُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهٖ اَنَّهٗ يُمَازِحُهٗ۔

١٩٩١: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اے دو کان والے کہا محمود نے کہا اُسامہ نے مراد اس سے مزاح تھا۔

١٩٩٢: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى

١٩٩٢: روایت ہے انسؓ سے کہ ایک مرد نے سواری مانگی رسول اللہ ﷺ سے فرمایا آپؐ نے میں تجھے سوار کروں گا اونٹنی کے بچہ پر اس نے عرض

وَلَدِ نَاقَةٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔

کیا یا رسول اللہؐ! میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا اونوں کو کوئی اور بھی جنتا ہے سوا اونٹنیوں کے یعنی جتنے اونٹ ہیں سب اونٹنیوں ہی کے بچے ہیں۔ **ف:** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

۱۲۸۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِرَاءِ

باب: تکرار کرنے کے بیان میں

۱۹۹۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهٗ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهٗ فِيْ وَسَطِهَاوَ مَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِيَ لَهٗ فِيْ اَعْلَاهَا۔

۱۹۹۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے چھوڑ دیا جھگڑا اور تکرار کرنا اور وہ باطل تھا بنایا جائے گا اس کے لئے ایک مکان کنارۂ جنت میں اور جس نے چوڑا جھگڑا اور وہ حق پر تھا بنایا جائے گا اس کے لئے ایک گھر جنت کے بیچ میں اور جس نے اپنے خلق اچھے کئے بنایا جائے گا اس کے لئے ایک گھر اعلیٰ جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن وردان کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۹۹۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰى بِكَ اِثْمًا لَا تَزَالُ مُخَاصِمًا۔

۱۹۹۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھ کو یہ گناہ کہ ہمیشہ رہے تو جھگڑتا ہوا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے مثل اس کی۔

۱۹۹۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ۔

۱۹۹۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور مت دِل لگی کر اس سے اور نہ وعدہ کر تو اس کے ساتھ ایسا کہ خلاف کرے تو اس کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

۱۲۸۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُدَارَاةِ

باب: مداراتِ احباب کے بیان میں

۱۹۹۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْاَخُوا الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهٗ فَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْوَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ۔

۱۹۹۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ اجازت مانگی ایک مرد نے رسول اللہؐ کے پاس آنے کی اور میں آپؐ کے پاس تھی۔ سو فرمایا آپؐ نے برا ہے بیٹا قوم کا یا فرمایا بھائی قوم کا پھر اجازت دی اسے اور نرم کیں اس سے باتیں پھر جبکہ نکلا وہ عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہؐ! پہلے تو آپؐ نے فرمایا اس کو جو کچھ فرمایا یعنی برا کہا اسے پھر نرم کی اس سے بات فرمایا آپؐ نے اے عائشہؓ بدترین آدمیوں کا وہ ہے جس کو چھوڑ دیا لوگوں نے یا فرمایا جس کو رخصت کر دیا ہو لوگوں نے اسکی بک بک کے خوف سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٢٩٠: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

باب: محبت اور بغض میں میانہ روی کے بیان میں

١٩٩٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَ اَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّاعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَا۔

١٩٩٧: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے گمان کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے دوست رکھ تو اپنے دوست کو آسانی اور توسط سے کہ شاید ہو جائے وہ تیرا دشمن کسی دن اور دشمنی کر دشمن سے آسانی توسط کے ساتھ کہ شاید ہو جائے تیرا دوست کسی دن یعنی دوست کی دوستی اور دشمن کی دشمنی پر اعتمادِ کلی نہ کر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے اور روایت کی گئی یہ حدیث ایوب سے اور اسناد سے روایت کیا اس کو حسن بن ابی جعفر نے اور وہ بھی روایت ضعیف ہے اور حسن نے روایت کی اپنے استاد سے جو پہنچتی ہے علی تک انہوں نے نبی ﷺ سے اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے یہ حضرت علیؓ سے موقوفاً۔

١٢٩١: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْكِبْرِ

باب: تکبّر کی مذمت میں

١٩٩٨: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ۔

١٩٩٨: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں جس کے دِل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبّر ہے اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں جس کے دِل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہے۔

ف: اِس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٩٩٩: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَايَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهٗ يُعْجِبُنِيْ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَنَعْلِيْ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ۔

١٩٩٩: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں جس کے دِل میں ایک ذرّہ ہے کبر سے اور داخل نہ ہوگا دوزخ میں جس کے دِل میں ایک ذرّہ ہے ایمان سے کہا راوی نے عرض کیا ایک مرد نے کہ پسند آتا ہے مجھے کہ ہو کپڑا میرا اچھا اور جوتا میرا اچھا فرمایا آپ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جمال کو لیکن کبر اس میں ہے جس نے رَد کر دیا حق کو اور حقیر سمجھا لوگوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: یعنی حلال چیزوں کے ساتھ زینت کرنا مثلاً نئے کپڑے نیا خوبصورت جوتا پہننا یہ تکبر نہیں تکبر یہی ہے کہ آدمی احکام الٰہی کو کسی طرح قبول نہ کرے بلکہ قبول کرنے والوں پر الٹا نظر حقارت سے دیکھے البتہ ایسا شخص جب تک اس حال پر ہے لائق جنت نہیں۔

٢٠٠٠: عَنْ سَلَمَةَ بِنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ

٢٠٠٠: روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ لیے جاتا ہے آدمی اپنے نفس کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے جبارین میں پھر

حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ۔ پہنچتا ہے اس کو وہ عذاب جو انہیں پہنچا تھا۔

ف: ہمیشہ لیے جاتا ہے اپنے نفس کو یعنی اپنے درجے سے بلندی ڈھونڈتا ہے اور بڑائی چاہتا ہے تکبر کی راہ سے لکھا جاتا ہے جبارین میں شاید جبارین سے مراد وہ قوم کفار ہیں جو ملک شام پر مسلط تھے قوم عمالقہ سے جب جہاد کیا تھا بنی اسرائیل نے ان پر اور گرفتار ہوئے عذاب الٰہی میں اور یہ عذاب ان کو دنیا میں پہنچتا ہے یا آخرت میں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۰۰۱: عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ یَقُوْلُوْنَ لِیْ فِیَّ التِّیْهُ وَقَدْ رَکِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَیْسَ فِیْهِ عَنِ الْکِبْرِ شَیْءٌ۔

۲۰۰۱: روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا انہوں نے لوگ کہتے ہیں مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں چڑھتا ہوں گدھے پر اور پہنتا ہوں چادر موٹی اور دوہتا ہوں دودھ بکری کا اور فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے جس نے یہ کام کیے اس میں تکبر کچھ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: کچھ عوام نے ان پر بسبب زینت حلال کے تکبر کا خیال کیا ہوگا اس پر انہوں نے یہ جواب دیا۔ غرض حلال سے زینت کرنا داخل تکبر نہیں اور یہ کام جو حدیث میں مذکور ہوئے مسنون ہیں اور جو تابع سنت ہے تکبر سے بدرجہا دور ہے تکبر یہی ہے کہ افعال نبوی ﷺ کو اور اس کے عالموں کو بنظر حقارت دیکھے۔

۱۲۹۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ حُسْنِ الْخُلُقِ

باب: حسن خلق کے بیان میں

۲۰۰۲: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاشَیْءٌ اَثْقَلَ فِی الْمِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ۔

۲۰۰۲: روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز بھاری نہیں مؤمن کے ترازو میں یعنی کفہ حسنات میں قیامت کے دن خلق حسن سے زیادہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بے حیاء بدگو کو۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ اور انس اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۰۳: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَیَبْلُغُ بِهٖ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ۔

۲۰۰۳: روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ کوئی شئے نہیں کہ جو رکھی جائے میزان میں بھاری زیادہ حسن خلق سے اور تحقیق صاحب خلق پہنچتا ہے صاحب صوم و صلوٰۃ کے درجہ کو بسبب خلق حسن کے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۲۰۰۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَی اللّٰهِ وَ حُسْنِ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ۔

۲۰۰۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو جنت میں۔ فرمایا اللہ عزوجل سے ڈرنا اور حسن خلق اور پوچھا اس چیز کو جو بہت داخل کرتی ہے دوزخ میں فرمایا مُنہ اور فرج۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور عبداللہ بن ادریس پوتے ہیں یزید بن عبدالرحمن اودی کے۔ **مترجم:** یعنی مُنہ سے کلماتِ کفر نکلتے ہیں اور غیبت اور بہتان اور سبّ وشتم اور کذب وافتراء اور حرم خوری حرام نوشی واقع ہوتی ہے اور فرج سے زنا لواطت سحاق زلق ہوتا ہے اور یہ سب دوزخ میں جانے کا سبب ہے اور اس کا روکنا بھی بہ نسبت اور اعضاء کے مشکل ہوتا ہے جب زبان پر چسکا حرام کا لگ جاتا ہے چھوڑنا اس کا دشوار ہوتا ہے علیٰ ہذا القیاس فرج میں معاذ اللہ من ذلک کلھا۔

۲۰۰۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْاَذٰى۔

۲۰۰۵: روایت ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا حسن خلق یہ ہے کشادہ پیشانی سے ملنا لوگوں سے خرچ کرنا اس چیز کا کہ مسلمانوں کو نفع دے مال سے یا اور چیز سے اور دُور کرنا تکلیف آدمیوں کا۔

۱۲۹۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

باب: احسان اور عفو کے بیان میں

۲۰۰۶: عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ اَمُرُّ بِهٖ فَلَا يَقْرِيْنِیْ وَلَا يُضَيِّفُنِیْ فَيَمُرُّبِیْ اَفَاَجْزِيْهِ قَالَ لَا اَقْرِهٖ قَالَ وَرَاٰنِیْ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ۔

۲۰۰۶: روایت ہے ابوالاحوص سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ! بعض شخص ایسا ہے کہ میں گزرتا ہوں اس پر یعنی سفر میں اور ضیافت نہیں کرتا میری اور میزبانی پھر کبھی وہ گزرتا ہے مجھ پر کیا میں بدلہ لوں اس سے یعنی میں بھی اس کی میزبانی نہ کروں فرمایا آپؐ نے نہیں میزبانی کر تو اس کی کہا راوی نے اور دیکھا مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میلے کپڑوں میں تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے؟ عرض کی میں نے ہر قسم کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے اونٹ بکریاں فرمایا آپؐ نے پھر چاہیے کہ دیکھا جائے تجھ پر یعنی اثر مال کا کپڑوں کی سفیدی اور زینت سے۔

ف: اِس باب میں عائشہ اور جابر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور مراد اقرہ سے اضفہ ہے۔ کیا ضیافت کروں میں اس کی اور قری بمعنی ضیافت سے۔

۲۰۰۷: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُ وا فَلَا تَظْلِمُوْا۔

۲۰۰۷: روایت ہے حذیفہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ہو تم امعہ یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے لوگ احسان کریں گے ہم بھی اور اگر ظلم کریں گے لوگ ظلم کریں گے ہم بھی لیکن خوگر کرو اپنے نفسوں کو اس امر کا کہ اگر احسان کریں تم پر تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی کریں لوگ تمہارے ساتھ تو ظلم نہ کرو تم۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ **مترجم:** اِمَّعَةً بکسر ہمزہ وتشدید وفتحہ عین مہملہ وآخرہ باء وہ شخص ہے کہ ہر پکارنے والے کے پیچھے دوڑنے اور برا بھلا نہ سمجھے گویا ہر پکارنے والے سے وہ کہتا ہے۔ انا معک یعنی میں تیرے ساتھ ہوں اور یہ لفظ عورتوں کے لیے مستعمل نہیں ہوتا انہیں کہتے ہیں امراۃ امعۃ اور ترجمہ میں یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے...... اس کی تفسیر ہے۔

۱۲۹٤: بَابُ مَاجَآءَ فِي زِيَارَةِ الْاِخْوَانِ

باب: بھائیوں کی ملاقات میں

۲۰۰۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْزَارَ اَخًالَهٗ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔

۲۰۰۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی بھائی کی اللہ کے لیے پکارتا ہے اسے ایک پکارنے والا یعنی فرشتوں میں سے کہ مبارکباد دی ہو تجھے اور مبارک ہو تیز چلنا اور جگہ بنائی تو نے جنت میں اترنے کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ابوسنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس میں سے کچھ تھوڑا سا مضمون۔

۱۲۹۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَيَاءِ

باب: حیاء کے بیان میں

۲۰۰۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَآءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَآءُ فِي النَّارِ۔

۲۰۰۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حیاء ایک ٹکڑا ہے ایمان کا اور ایمان کا انجام جنت ہے اور بے حیائی ظلم ہے اور ظلم کا انجام دوزخ ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابوامامہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۹٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّأَنِّيْ وَالْعَجَلَةِ

باب: تامل اور جلدی کے بیان میں

۲۰۱۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۲۰۱۰: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خصلت اچھی اور تامل اور آہستگی سے ہر کام کرنا اور میانہ روی ایک ٹکڑا ہے نبوت کے چوبیس ٹکڑوں میں کا۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابوعمامہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے نوح بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن عمران سے انہوں نے عبداللہ بن سرجس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عاصم کا اور صحیح حدیث نصر بن علی کی ہے یعنی جس کا متن اوپر گزرا۔

۲۰۱۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ۔

۲۰۱۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اشج قاصد عبدالقیس سے تم میں دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ ایک بردباری ور دوسرے تامل۔

ف: اس باب میں اشج عصری سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اشج عبدالقیس باضافت مروی ہے اور بعضے نسخوں میں بالفتح آیا ہے غیر منصرف ہونے کے سبب سے سولفظ عبدالقیس بدل ہے اس سے اور مضاف محذوف ہے یعنی وافد عبدالقیس کے اے قاصد اس کے اور نام

ان کا منذر ہے یہ قائد اور رئیس تھے قبیلہ عبدالقیس کے قاصدوں کے۔ مروی ہے کہ جب قاصد اس قبیلہ کے مدینہ میں حاضر ہوئے اپنے کو سواریوں پر سے گرایا اور زمین پر کود کر باظہار شوق و وجد دوڑ کر حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اشج اترے اور غسل کیا اور کپڑے پہنے اور مسجد میں آ کر دو رکعت نماز ادا کی پھر حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تب حضرت ﷺ نے یہ حدیث سنائی۔ (لمعات) مروی ہے کہ جب حضرت ﷺ نے ان دو صفتوں کی ان کو خبر دی انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ صفتیں دونوں میری کسب و محنت سے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی خلق سے اور میری جبلت سے فرمایا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے خلق سے وہ خوش ہوئے اور کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھ میں وہ صفتیں پیدا کیں جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

۲۰۱۲: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

۲۰۱۲: روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تامّل و تاخیر اور آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی اور شتابی شیطان کی طرف سے ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے عبدالمہیمن بن عباس سے اور ضعیف کہا ان کو بسبب قلت حافظہ کے۔

۱۲۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرِّفْقِ

باب: نرم دلی کے بیان میں

۲۰۱۳: عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الْخَيْرِ۔

۲۰۱۳: روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس کو ملا حصہ اس کا نرمی سے بے شک ملا اس کو حصہ خیر سے اور جو محروم رہا نرمی کے حصہ سے وہ محروم رہا خیر کے حصہ سے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور جریر بن عبداللہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۲۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

باب: مظلوم کی دُعا کے بیان میں

۲۰۱۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

۲۰۱۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور فرمایا ڈرتو اور بچ بددعا سے مظلوم کی اس لیے کہ نہیں ہے اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو معبد کا نام نافذ ہے اور اس باب میں انس اور ابی ہریرہ اور اللہ بن عمر اور ابی سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۲۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: خلق نبی ﷺ کے بیان میں

۲۰۱۵: عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ قَطُّ وَمَاقَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ صَنَعْتَهٗ وَلَالِشَيْءٍ تَرَكْتُهٗ لِمَ تَرَكْتَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا

۲۰۱۵: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے خدمت کی میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس برس سو کبھی نہ کہا مجھے اُف اور نہ کہا کسی کام کو کہ کیا میں نے کیوں تو نے اور نہ کسی چیز کو کہ چھوڑ دیا میں نے کیوں چھوڑا تو نے اور تھے رسول اللہ ﷺ سب آدمیوں سے بہتر خلق میں اور نہ چھوا میں نے کوئی

وَمَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

ریشم کبھی اور نہ حریر اور نہ کوئی چیز کہ نرم ہو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے اور نہ سونگھا میں نے مشک کبھی اور نہ کوئی عطر جس کی خوشبو زیادہ ہو رسول اللہ ﷺ کے پسینہ سے۔ **ف**: اس باب میں عائشہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۱۶: عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ يَقُوْلُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ۔

۲۰۱۶: روایت ہے ابی عبداللہ جدلی سے کہتے تھے کہ وہ پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے خلق رسول اللہ ﷺ کا سو فرمایا انہوں نے کہ نہ تھے فحش کی عادت رکھنے والے اور نہ احیاناً فحش کہنے والے اور نہ بازاروں میں چیخنے والے اور بدلہ نہ دیتے تھے برائی کا برائی سے لیکن عفو کرتے‘ درگزر فرماتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے اور ان کو عبدالرحمن بن عبد بھی کہتے ہیں۔

۱۳۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حُسْنِ الْعَهْدِ

باب: خوبی سے نباہ کرنے کے بیان میں

۲۰۱۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاغِرْتُ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا بِيْ أَنْ أَكُوْنَ أَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ۔

۲۰۱۷: روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے نہیں رشک آیا مجھے کسی بی بی پر رسول اللہؐ کی بیبیوں میں سے اتنا جتنا کہ رشک آیا مجھے خدیجہؓ پر اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں انکے زمانہ کو پاتی اور کوئی سبب نہ تھا اس رشک کا مگر بہت یاد کرنا رسول اللہؐ کا ان کو اور بے شک تھے آنحضرتؐ کہ ذبح کرتے بکری پھر ڈھونڈتے خدیجہ کی کسی سہیلی کو عورتوں میں سے اور ہدیہ دیتے ان کو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے‘ غریب ہے۔

۱۳۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَعَالِي الْأَخْلَاقِ

باب: عمدہ اخلاق کے بیان میں

۲۰۱۸: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ❶ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارِيْنَ❷ وَالْمُتَشَدِّقِيْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ❸ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ۔

۲۰۱۸: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہت پیارے میرے نزدیک اور بہت قریب بیٹھنے میں میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور بہ تحقیق کہ تم میں سے دشمن زیادہ میرے اور دور تر مجھ سے قیامت کے دن بڑے باتونی بڑ مارنے والے دہن دراز ہیں۔ عرض کی لوگوں نے کہ یا رسول اللہؐ! معلوم کیا ہم نے ثرثارین اور متشدقین کیا ہیں متفیہقون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تکبر سے باتیں کرنے والے۔

حاشیہ اگلے صفحہ پر =

ف: اِس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ترثار کے معنی کثیر الکلام اور متشدق جو لوگوں میں بڑھ بڑھ کر باتیں کرے یعنی لاف زنی اور بیہودہ گوئی کرے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث مبارک بن فضالہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ذکر نہ کیا اس سند میں عبدربہ کا جو بیٹے ہیں سعید کے اور یہ حدیث صحیح تر ہے۔

۱۳۰۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

باب: لعن اور طعن کے بیان میں

۲۰۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا۔

۲۰۱۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مؤمن نہیں ہوتا لعنت کرنے والا۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اس اسناد سے اور کہا اس میں کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے لا ینبغی للمؤمن ان یکون لعانا یعنی لائق نہیں ہے مؤمن کو کہ لعنت کرنے والا ہو۔

۱۳۰۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی كَثْرَةِ الْغَضَبِ

باب: کثرتِ غضب کے بیان میں

۲۰۲۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَیَّ لَعَلِّیْ اَعِيَهٗ قَالَ لَاتَغْضَبْ۔

۲۰۲۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ آیا ایک مرد نبیؐ کے پاس اور عرض کی کہ کچھ سکھایئے مجھ کو اور بہت نہ فرمایئے شاید کہ میں یاد کرلوں فرمایا آپؐ نے غصہ مت کر وہ کئی بار یہی پوچھتا تھا آپؐ یہی فرماتے تھے غصہ مت کر۔

ف: اِس باب میں ابی سعید اور سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۲۰۲۱: عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنَفِّذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی يُخَيِّرَهٗ فِیْ اَیِّ الْحُوْرِ شَآءَ۔

۲۰۲۱: روایت ہے معاذ بن انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ضبط کر جائے غصہ کو اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کے جاری کرنے کی بلائے گا اسے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے سامنے تاکہ پسند کرلے وہ جس حور کو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۳۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی اِجْلَالِ الْكَبِيْرِ

باب: بڑوں کی تعظیم میں

۲۰۲۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۲۰۲۲: روایت ہے مالک بن انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں

حواشی بر صفحہ گزشتہ ...=

① المتوسعون فی الکلام بالا احتیاط۔ ۱۲ مجمع ② ھم الذین یکثرون الکلام تکلفا و خروجاً عن الحق و کثرۃ خثرۃ الکلام و تردید ③ ھم الذین یتوسعون فی الکلام و یفتحون بافواھھم من الفقھن و ھو ان مبتلاء و لا تسامح من افھقت الاناء ففھق۔ ۱۲

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ۔

تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب سن وسال اس کے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کرے گا اس کے لئے ایک ایسا شخص کہ تعظیم کرے اس کی وقت بڑھاپے کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یزید بن بیان اور ابوالرجال انصاری کی روایت سے۔

۱۳۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُتَهَاجِرِيْنِ

باب: تارکانِ ملاقات کے بیان میں

۲۰۲۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيْهِمَا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ رُدُّوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔

۲۰۲۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اور بخش دیئے جاتے ہیں وہ لوگ کہ شرک نہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مگر وہ دونوں اشخاص جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو فرماتا ہے اللہ پھیر دو ان دونوں کو یہاں تک کہ صلح کریں آپس میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بعضے روایتوں میں لفظ ذروا کا بجائے ردوا کے اور مراد متہاجرین سے متصارمین ہیں اور یہ روایت مثل اس روایت کے ہے کہ مروی ہے آنحضرت ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔ یعنی حلال نہیں مسلمان کو کہ ترک ملاقات اور قطع محبت کرے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ۔ مترجم متصارمین صرم سے ہے بمعنی قطع کے یعنی متہاجرین سے وہ دو اشخاص مراد ہیں کہ جنہوں نے قطع ملاقات کی ہو اور صاحب سلامت چھوڑ دی ہو نہ یہ کہ بسبب کسی ضروریات کے مثل سفر وغیرہ کے ملاقات نہ ہوئی ہو کہ وہ مورد طعن نہیں اور قطع ملاقات سے وہ قطع مراد ہے کہ بغیر عذر شرعی ہو یعنی بغیر اس کے کہ اپنے بھائی سے کوئی امر خلاف شرع فسق و فجور و بدعت ظہور میں آئے ترک ملاقات کی ہو اور بصورت وقوع ان امور کے مہاجرت جائز ہے قابل ملامت نہیں اور سلف سے ثابت ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان تین شخصوں سے جنہوں نے غزوۂ تبوک میں تخلف کیا تھا پچاس روز تک صحابہ کو ترکِ ملاقات کا حکم فرمایا اور آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں سے ایک ماہ تک کامل ترکِ ملاقات کی اور حضرت عائشہؓ نے ابن زبیرؓ سے ایک مدت تک بات نہ کی اور امام احمد بن حنبلؒ نے حارث محاسبی سے ترکِ صحبت کی بسبب اس کے کہ اس نے ایک کتاب تصنیف کی تھی علم کلام میں مگر ان سب میں نیت بخیر چاہیے جیسے کہ ان بزرگوں کی تھی۔ (کذا ذکرالشیخ فی شرح المشکوٰۃ)

۱۳۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصَّبْرِ

باب: صبر کے بیان میں

۲۰۲۴: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْا فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَايَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اَعْطٰى اَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ

۲۰۲۴: روایت ہے ابی سعید سے کہ چند لوگوں نے انصار کے کچھ مانگا رسول اللہ ﷺ سے پھر آپ ﷺ نے ان کو دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا جو ہوتا ہے میرے پاس کچھ مال تو جمع نہیں رکھتا میں اس کو تم سے چھپا کر اور جو غنا ظاہر کرے یعنی قناعت کرے غنی کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور جو ترکِ سوال کرے لوگوں سے اس کو سوال سے بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اور جو صبر کی عادت ڈالے اس کو صبر کی توفیق دیتا ہے اللہ تعالیٰ اور کسی کو کوئی چیز

الصَّبْرِ۔ نہ ملی بہتر اور کشادہ زیادہ صبر سے۔

ف: اِس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث مالک سے اور دونوں لفظ مروی ہیں فلن ادخرہ او فلم ادخرہ معنی دونوں کے ایک ہیں غرض یہی ہے کہ تم سے روکتا نہیں مال کو جو آتا ہے تمہیں کو دیتا ہوں۔

۱۳۰۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ذِی الْوَجْهَیْنِ

باب: مُنہ دیکھے بات کہنے والے کے بیان میں

۲۰۲۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ذَاالْوَجْهَیْنِ[1]۔

۲۰۲۵: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین آدمیوں کا قیامت کے دن ذاالوجہین ہے۔

ف: اس باب میں عمار اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّمَّامِ

باب: چغل خور کے بیان میں

۲۰۲۶: عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّ هٰذَا یُبَلِّغُ الْاُمَرَآءَ الْحَدِیْثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ قَالَ سُفْیَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ۔

۲۰۲۶: روایت ہے ہمام بن الحارث سے کہا گزرا ایک مرد حذیفہ بن یمان کے پاس سے سو کہا ان سے کسی نے یہ لوگوں کی باتیں لگاتا ہے امیروں کے پاس سو کہا حذیفہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے داخل نہ ہوگا جنت میں قتات' کہا سفیان نے قتات چغل خور ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعِیِّ

باب: تامل سے کلام کرنے کے بیان میں

۲۰۲۷: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَیَآءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَآءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔

۲۰۲۷: روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حیا اور تامل کرنا کلام میں دو شاخیں ہیں ایمان کی اور بیہودہ گوئی اور بہت کلام کرنا دو شاخیں ہیں نفاق کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی غسان محمد بن مطرف کی روایت سے' کہا ابو عیسیٰ نے اور عی کے معنی قلت کلام کے ہیں اور بذاء فحش گوئی اور بیان کثرتِ کلام جیسے کہ خطباء خطبہ پڑھتے ہیں اور بہت باتیں بناتے ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں یعنی فساق کی مدح وثناء کرتے ہیں۔

۱۳۱۰: بَابُ مَاجَآءَ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

باب: اِس بیان میں کہ بعض بیان جادو ہے

۲۰۲۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلَیْنِ قَدِ مَافِیْ زَمَانِ

۲۰۲۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ دو مرد آئے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ

[1] ذی الوجہین وہ ہے کہ دو دشمنوں میں ہر ایک سے ظاہر کرے کہ میں تیرا دوست ہوں اور معاون ہوں۔۱۲

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ۔

کے اور خطبہ پڑھا ان دونوں نے سو تعجب کیا لوگوں نے ان کے کلام پر سو مخاطب ہوئے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا بعض بیان جادو ہے یعنی مؤثر ہے مثل جادو کے۔ راوی کو شک ہے کہ بعض البیان فرمایا یا من البیان۔

ف: اس باب میں عمار اور ابن مسعود اور عبداللہ بن الشخیر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّوَاضُعِ

باب: تواضع کے بیان میں

۲۰۲۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

۲۰۲۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ گھٹایا صدقہ کسی نے مال کو اور نہ بڑھی معاف کرنے والے مرد کی مگر عزت اور تواضع نہ کی کسی نے اللہ تعالیٰ کے واسطے مگر بلند کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے۔

ف: اِس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابی کبشہ الانماری سے بھی روایت ہے اور ابو کبشہ کا نام عمر بن سعد ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الظُّلْمِ

باب: ظلم کے بیان میں

۲۰۳۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۰۳۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تاریکیوں کا سبب ہے قیامت کے دن۔

ف: اِس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

۱۳۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

باب: نعمت کے عیب نہ کرنے کے بیان میں

۲۰۳۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَاعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِلَّا تَرَكَهُ۔

۲۰۳۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ عیب نہیں کیا رسول اللہؐ نے کسی کھانے کو عادت مبارک یہ تھی کہ اگر پسند ہوتا تو کھاتے نہیں تو چھوڑ دیتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحازم اشجعی کا نام سلیمان ہے اور مولیٰ ہیں عزۃ اشجعیہ کے۔

۱۳۱۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَعْظِيْمِ الْمُؤْمِنِ

باب: تعظیم مؤمن کے بیان میں

۲۰۳۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۲۰۳۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا چڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور پکارا

الْمِنبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰی قَلْبِهٖ لَاتُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْ هُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِهٖ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا اِلَی الْبَيْتِ اَوْ اِلَی الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ۔

آواز بلند سے اور فرمایا اے گروہ ان لوگوں کے کہ اسلام لائے ہو اپنی زبان سے اور نہیں پہنچتا ایمان ان کے دل تک مت ایذا دو مسلمانوں کو اور مت عار دلاؤ ان کو اور مت ڈھونڈو عیب ان کے اس لئے کہ جو ڈھونڈے اپنے بھائی مسلمان کا عیب ڈھونڈ ے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے اور جس کے عیب اللہ ڈھونڈے گا ذلیل کر دے گا اس کو اگر چہ وہ اپنے مکان میں ہو کہا راوی نے اور نظر کی ابن عمرؓ نے ایک دن طرف بیت اللہ کے یا کہا طرف کعبہ اور کہا بڑی ہے شان اور کیا بڑی ہے عزت تیری اور مؤمن تجھ سے اللہ کے نزدیک بڑھ کر ہے بزرگی میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے اور روایت کی اسحٰق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اس کے اور مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۳۱۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّجَارِبِ

باب: تجربہ کے بیان میں

۲۰۳۳: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاحَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْتَجْرِبَةٍ۔

۲۰۳۳: روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حلیم نہیں مگر صاحب ذلت اور حکیم نہیں مگر صاحب تجربہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم: حلیم نہیں مگر صاحب زلت یعنی حلیم کامل نہیں ہوتا جب تک خطاء خلل اس سے واقع نہ ہو اور وہ خجالت کھینچ کر لوگوں سے امیدوار مغفرت نہ ہو پھر جب وہ خجل ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی خطا بخشیں تب وہ اوروں کی خطا بھی بخشتا ہے اور حکیم کامل نہیں ہوتا ہے اور حکیم حکمت سے ہے حکمت کے معنی محکم کرنا کسی چیز کا اصلاح کرنا اس کا خلل سے اور یہ حاصل نہیں ہوتا کسی کو جب تک معرفت اشیاء کی اور نفع اس کا اور مصالح و مفاسد کاموں کے بخوبی نہ جانے اور بغیر تجربہ امور کے محال ہے پس حکیم وہی ہے کہ جس کو ان امور کا تجربہ کامل ہے۔

۱۳۱٦: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهٗ

باب: اپنے پاس جو چیز نہ ہو اُس پر اترانے کے بیان میں

۲۰۳۴: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِیَ عَطَآءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِبِهٖ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰی فَقَدْ شَكَرَوَ مَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَوَمَنْ تَحَلّٰی بِمَالَمْ يُعْطَهٗ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ۔

۲۰۳۴: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جس کو دی گئی کوئی چیز پھر پائی اس نے قدرت تو چاہیے کہ تعریف کرے یعنی اس کا بدلہ دے اور اگر نہ پائی قدرت بدلے کی تو چاہیے کہ تعریف کرے یعنی دینے والے کی اسلئے کہ جس نے تعریف کی وہ شکر بجالایا اور جس نے نعمت کو چھپایا تو اس نے کفرانِ نعمت کیا اور جس نے اپنے کو آراستہ کیا اس کے ساتھ جو اسے نہیں ملی وہ گویا مکر کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد قول: مَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ

کی یہ ہے کہ ناشکری کی اس نے اس نعمت کی۔ مترجم: قولہ پائی اس نے قدرت یعنی طاقت بدلہ دینے کی قولہ جس نے اپنے کو آراستہ کیا اس کے ساتھ...... یعنی مثلاً علم وفضل وتفقہ اس کو نہ تھا اور علماء کے کپڑے پہن کر قصد کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعظیم وتوقیر مثل علماء کے کریں اور بسبب ظاہرداری کے زمرۂ علماء میں معدود ہو پس جو شخص اپنے پاس ایک چیز نہ رکھتا ہو اور لوگوں میں اس کا ہونا ظاہر کرے اس کی مثال بھی ویسی ہی ہے۔

۱۳۱۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوْفِ

باب: احسان کے عوض میں ثنا کرنے کا بیان

۲۰۳۵: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَآءِ۔

۲۰۳۵: روایت ہے اُسامہ بن زیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ساتھ کسی نے احسان کیا اور اس نے محسن سے کہا جزاک اللہ خیرا۔ یعنی بدلہ دے اللہ تعالیٰ تجھ کو نیک تو اس نے پوری پوری کردی تعریف اس کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو بروایت اسامہ بن زید کے مگر اسی سند سے مروی ہوئی ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی۔ مترجم: بعون اللہ وقدرتہ چند مسائل متعلقہ کتاب بطریق سوال وجواب تحریر ہوتے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے مزید بصیرت حاصل ہو۔

سوال: ماں باپ اگر مشرک ہوں تو صلہ رحم ان سے کرے یا نہیں؟

جواب: صلہ رحم کرے اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ راغبہ ہے یعنی میرے صلہ اور بر کی طرف راغبہ ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے کیا میں احسان کروں اس کے ساتھ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان کر۔ (رواہ البخاری)

سوال: برادر مشرک کے صلہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے بھی صلہ رحم جائز ہے۔ حضرت عمرؓ نے ایک حلہ سیرا خریدا اور اسے ایک بھائی مشرک کے پاس ہدیۃً بھیج دیا کہ جو مکے میں تھا۔ (رواہ البخاری)

سوال: غیبت اہل فساد کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیبت اہل فساد کی اور فاسق معلن کی جائز ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کی اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: بئس اَخو العشیرۃ او ابن العشیرۃ ..... (بخاری)

سوال: غصہ میں کونسے الفاظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ ان کا بولنا سنت ہے؟

جواب: کئی الفاظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں انہیں استعمال فرماتے تھے اور متبع سنت کو ضرور ہے کہ اپنے تئیں اور فحش باتوں سے بہت بچائے اور ان کا خوگر بنائے کہ سنت نبویؐ اس وقت بھی ہاتھ سے جانے نہ پائے چنانچہ وہ الفاظ یہ ہیں: تربت یمینك و تربت یداك۔ یعنی تیرے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے یا دونوں ہاتھوں میں۔ عورتوں کو فرماتے عقری حلقی۔ یعنی بن جوئی مرمنڈی۔ ویلك: خرابی ہے تیری۔ ویحك۔ ابن صائد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اخسا: یعنی پھٹکار ہے تجھ پر۔ رغم انفك۔ یعنی تیری ناک

میں خاک بھرے۔

سوال: حق ہمسایہ جو قرآن وحدیث میں مذکور ہے اس کی حد کہاں تک ہے؟

جواب: حدِ جوار میں کئی اقوال ہیں علماء کے حضرت علیؓ سے مروی ہے: من سمع النداء فھو جارٌ۔ یعنی جہاں تک آواز جائے وہاں تک ہمسایہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے: من صلی معك صلوة الصبح فی المسجد فھو جارٌ۔ یعنی جس نے تیرے ساتھ صبح کی نماز پڑھی مسجد میں وہ تیرا جار (ہمسایہ) ہے اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے حق جار چالیس گھر تک ہے ہر جانب سے اور اوزاعی سے ایسا ہی مروی ہے اور بخاری نے ادب المفرد میں حسن سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور طبرانی نے بسند ضعیف کعب بن مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: الا ان اربعین دارًا جارٌ۔ یعنی چالیس گھر تک حق جوار ہے اور روایت کیا ہے ابن وہب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ چالیس گھر تک داہنے اور بائیں اور آگے اور پیچھے حق جوار ہے اور اس میں دونوں احتمال ہیں یعنی یہ بھی مراد ہوسکتا ہے کہ ہر طرف چالیس چالیس گھر تک حق جوار ہے یا توزیع وتقسیم مراد ہے کہ ہر طرف دس دس گھر تک حق جوار ہے کہ مجموعہ ان کا چالیس گھر ہوئے۔ (فتح الباری)

سوال: جوازِ غیبت کے اسباب کون کونسے ہیں؟

جواب: چھ سبب ہیں: (۱) اوّل تظلم۔ یعنی مظلوم کو غیبت ظالم کی جائز ہے اور روا ہے کہ سلطان اور قاضی کے پاس اپنا حال ظاہر کرے اور کہے کہ فلانے شخص نے مجھ پر یہ ظلم کیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے: لا یحب الله الجھر بالسوء من القول الا من ظلم ... (۲) دوم استغاثہ یعنی تشہیر منکر کے لیے اسکے پاس کہ جو اس کی قدرت رکھتا ہے کہ یہ کہنا اس سے کہ فلاں شخص فلانی معصیت کرتا ہے اسے منع کردو۔ (۳) سوم استفتا یعنی فتویٰ طلب کرنا کہ مستفتی مفتی سے کہہ سکتا ہے کہ میرے باپ نے یا بھائی نے مجھ پر یہ ظلم کیا ہے اس پر کیا فتویٰ ہے اور اگر تعیین نہ کرے اور یوں پوچھے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو کیا حکم ہے تو یہ اولیٰ اور احسن ہے مگر تعیین بھی جائز ہے بدلیل حدیث ہندہ کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ ابوسفیان رجل بخیل ہیں۔ الحدیث۔ (۴) چہارم تحذیر مسلمین عن الشر: یعنی بچانا مسلمانوں کا شر وفساد سے اور یہ کئی طرح ہوتا ہے اوّل یہ کہ جرح کرنا راویوں پر حدیث کے یا گواہوں پر یا مصنفوں پر کہ باجماعِ مسلمین جائز ہے کہ واجب ہے صونا للشریعۃ۔ دوسرے یہ کہ خبر کردینا کسی کے عیب سے جب کوئی مشورہ لے اس سے نکاح کرنے کا۔ تیسرے یہ کہ جب کوئی شخص کوئی شے کو خریدتا ہو اور اس کے عیب سے آگاہ نہ ہو تو خریدار کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔ مثلاً کسی غلام میں چوری کی عادت ہے یا شراب خوری کی یا زنا کی تو اس کے خریدار کو آگاہ کردے بہ نیت اصلاح نہ بعزم فساد۔ (۴) چوتھے یہ کہ جب کسی طالب علم وفقیہ کو دیکھے کہ کسی بدعقیدہ اہل بدعت کے پاس تحصیل علم کو جاتا ہے اور خوف ہے کہ اس کے عقائد باطلہ اس میں اثر کریں تو ضرور ہے کہ اسے اطلاع کردے۔ بنظر خیر خواہی پانچویں یہ کہ کسی حاکم نے کسی شخص کو کوئی عہدہ یا خدمت عنایت کی ہے اور اس کے عیب پر آگاہ نہیں رکھتا اور خوف ہے اس کہ اس سے ضرر پائے تو اسے آگاہ کرنا بھی ضرور ہے۔ پنجم مجاہرت فسق وبدعت یعنی ظاہر کرنا اپنے فسق وبدعت کا اور فخر کرنا شراب خوری اور زنا کاری پر، پس جس گناہ میں کہ وہ پردہ پوشی اور ستر نہیں چاہتا اس میں غیبت اس کی درست ہے۔ ششم: تعریف یعنی مشہور ہونا کسی شخص کا ساتھ کسی لقب کے جیسے اعمش ہے یا اعرج یا ازرق یا قصیر یا اعمیٰ یا اقطع وغیر ذالک مگر اس کا جواز جب ہی تک ہے کہ صاحب لقب اس سے برا نہ مانے اور جب برا جانے اور ناراض ہو تو جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ... (نووی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں طبّ کے جو وارد ہیں محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

شرح الالفاظ ۞ **مترجم**: طبّ بحرکاتِ ثلاثہ علاج کرنا اور فارسی میں پزشکی اور طبیب کو فارسی میں پزشک کہتے ہیں اور طب بفتح طاء طبیب اور ہر حاذق اپنے کام میں اور مطبب علم طب خوانندہ کہ ابھی حاذق نہ ہوا ہو اور طب بکسر بمعنی سحر بھی آیا ہے اور مطبوب بمعنی مسحور اور طب جسمانی بھی ہے اور نفسانی بھی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت کے اور دفع مرض کے اور نفسانی تخلیہ اخلاق ردیہ سے اور تحلیہ عادات حمیدہ کے ساتھ ادویہ بھی دو قسم ہیں حسیہ طبیعہ' مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور اذکار الٰہی مثل تسبیح وتہلیل وتکبیر وتحمید وتمجید وغیرہ کے اور آنحضرت ﷺ علاج کرتے تھے اپنی امت مرحومہ کا دونوں قسم کی دواؤں سے اور نصیب نہیں ہوئی یہ بات کسی طبیب کو اور کبھی مرکب کرتے تھے کسی کے علاج کو دونوں قسم کی ادویہ سے اور کبھی منضم فرماتے تھے اس کے ساتھ پرہیز کو بھی اور کبھی اصلاح فرماتے تھے ستہ ضروریہ کی اور تفصیل ان سب کی ابواب کے ضمن میں مذکور ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۳۱۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحِمْیَةِ [1]

۲۰۳۶ ۔ ۲۰۳۷: عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وَلَنَا دَوَالٍ [2] مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ یَاْکُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَہْ مَہْ یَاعَلِیُّ فَاِنَّکَ نَاقِہٌ [3] قَالَ فَجَلَسَ عَلِیٌّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ قَالَتْ

باب: پرہیز کے بیان میں

۲۰۳۶ ۔ ۲۰۳۷: روایت ہے ام منذر سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت ﷺ اور ان کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ہماری ایک شاخ کھجور ٹنگی ہوئی تھی کہا ام منذر نے پھر کھانے لگے رسول اللہ ﷺ اور ساتھ ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے ٹھہر جا ٹھہر جا اے علی! اس لیے کہ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور ضعیف ہو رہے ہو۔ کہا ام منذر نے پھر بیٹھ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور کھانے لگے رسول اللہ ﷺ۔ کہا راویہ نے پھر تیار کیا ہم نے

[1] الحمیۃ والحموۃ بالکسر پرہیز کردن یقال حمیت المریض الطعام یعنی باز داشتم مریض۔ از طعام ۱۲۔

[2] جمع دالیۃ وہی العذق من البسر یعلق فاذا رطب اکل ۱۲۔

[3] ناقہ بکسر قاف مریضے کہ قریب العہد از مرض بود و بکمال قوت وطاقت خود نرسیدہ باشد یقال نقہ المریض ینقہ فھو ناقہ ۱۲۔

فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَّ شَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَاعَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ۔

ان کے واسطے چقندر اور جو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے علی! اس میں سے لو کہ یہ تمہارے مزاج کے موافق ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فلیح بن سلیمان کی روایت سے اور مروی ہے یہ فلیح بن سلیمان سے وہ روایت کرتے ہیں ایوب بن عبدالرحمٰن سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو مسنون ہے اور بعد بیماری کے بھی چند رعایت پرہیز کی اور خیال رکھنا مزاج کا ضرور ہے کہ پھر بیماری عود نہ کرے اور یقین ہے کہ بیماری حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بسبب حرارت کے تھی کہ کھجور کا مزاج گرم ہے وہ ان کو نقصان کرتی اور چقندر اور جوان کو مفید تھے اور مہمان بغیر اجازت کے بھی اگر کھانے لگے جو چیز کہ کھانے کے لیے تیار ہے اس صورت میں کہ کسی کا انتظار نہ ہو اور قرینہ سے رضا بھی میزبان کی معلوم ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جیسے آپ شاخ سے کھجور کھانے لگے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ حضرت ﷺ کھڑے کھڑے کھا رہے تھے چنانچہ شاخ کا لٹکنا اور حضرت علیؓ کا بیٹھ جانا منع کے بعد اس پر دلالت واضح رکھتا ہے اور سلق و شعیر دونوں ملا کر پکاتے ہوں گے یا جو کی روٹی اور سلق کا سالن اور ابوداؤد کی روایت میں اوفق لک کی جگہ انفع لک ہے اور ام منذر کا نام سلمٰی ہے۔ انتہی قول مترجم۔ ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عامر سے اور ابوداؤد سے دونوں نے روایت کی فلیح سے انہوں نے ایوب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یعقوب بن ابی یعقوب سے انہوں نے ام المنذر سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت ﷺ سو ذکر کی حدیث مانند حدیث یونس بن محمد کے جو مروی ہے فلیح سے مگر اس میں یہ کہا: انفع لك اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں روایت کی مجھ سے ایوب بن عبدالرحمٰن نے یہ حدیث جید ہے غریب ہے۔

۲۰۳۸: عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَآءَ۔

۲۰۳۸: روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو اللہ تعالیٰ تو روکتا ہے اس کو دنیا سے جیسے روکتا ہے ایک تم میں کا اپنے بیمار کو پانی سے یعنی مرض استسقاء وغیرہ میں۔

ف: اس باب میں صہیب سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث محمود بن لبید سے انہوں نے روایت کی آنحضرت ﷺ سے مرسلاً، روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے مانند اس کی اور ذکر نہ کیا اس میں قتادہ بن نعمان کا اور قتادہ بن نعمان ظفری اخیافی بھائی ابی سعید خدری کے ہیں اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی ﷺ کو اپنے لڑکپن میں اور دیکھا ہے ان کو۔ مترجم: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے سلق و شعیر کھانے کا حکم فرمایا، سلق کا مزاج حار ہے یابس ہے اوّل درجہ میں اور بعضوں نے کہا ہے رطب ہے اوّل درجہ میں اور بعضوں نے کہا مرکب ہے دونوں سے اور وہ محلل و مفتح ہے اور اسود اس کا قابض ہے اور نفع دیتا ہے داء الثعلب کو اور کلف اور خوار اور ثالیل کو جب طلا کیا جائے اور اس کا پانی قتل کرتا ہے قمل کو اور کھولتا ہے سدہ کبد کا اور طحال کا اور سیاہ قسم اس کی قابض بطن ہے خصوصاً عدس کے ساتھ اگر مستعمل ہو اور وہ قلیل الغذا ردی الکیموس ہے اور محرق دم ہے اور مصلح اس کا سرکہ اور رائی اور اکثار اس کا مولد قبض و نفخ ہے اور جو نافع سعال ہے اور نافع خشونت حلق دافع حدت فضول مدر بول جلا کرنے والا معدہ کا، قاطع عطش ملطف حرارت اور اس میں ایک قوت ہے کہ تلطیف و تحلیل کرتا ہے اور تلبینہ یعنی آشِ جو کہ اکثر احادیث میں ذکر اس کا آیا ہے اس طرح بناتے ہیں کہ جو عمدہ قسم کے جو کوب ایک حصہ اور پانی شیریں پانچ حصہ ڈال کر آتش نرم میں پکائیں جب دو خمس باقی رہ جائے اتاریں اور صاف کر کے بقدرِ حاجت استعمال کریں۔

۱۳۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

باب: دوا کرنے اور اس کی فضیلت میں

۲۰۳۸ (ا): عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَتِ الْاَعْرَابُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَدَاوٰى قَالَ نَعَمْ يَاعِبَادَ اللّٰهِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَآءً اَوْقَالَ دَوَاءً اِلَّا دَاءً وَّاحِدًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ۔

۲۰۳۸ (ا): روایت ہے اُسامہ بن شریک سے کہ اعراب نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا دوا نہ کریں ہم فرمایا ہاں! اے بندو اللہ کے دوا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھا کوئی مرض یعنی دنیا میں مگر رکھی ہے اس کے لیے شفا یا دوا مگر ایک مرض' عرض کیا یا رسول اللہؐ! وہ کونسا مرض ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے بڑھاپا۔

ف: اِس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ اور ابی خزاعہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حقیقت میں بڑھاپے کی کچھ دوا نہیں پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند شاہ اکبر آبادی نے بڑھاپے کی حالت لکھی ہے اور احادیث میں آنحضرت ﷺ نے بڑھاپے سے پناہ مانگی ہے۔

۱۳۲۰: بَابُ مَاجَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيْضُ

باب: طعام مریض کے بیان میں

۲۰۳۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعَكُ اَمَرَ بِالْحَسَآءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسُوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَيَرْتُوْا فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْا اِحْدَ اكُنَّ الْوَسْخَ بِالْمَآءِ عَنْ وَجْهِهَا۔

۲۰۳۹: روایت ہے حضرت عائشہ امّ المؤمنینؓ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ جب آتا آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو تپ (بخار) حکم کرتے اس کے لئے ہریرہ کا سو بنایا جاتا اس کے لئے پھر ایک چلو لیتے اس میں سے اور فرماتے کہ وہ تسکین دیتا ہے غمگین کے دِل کو اور زائل کر دیتا ہے اس کے دِل سے اَلم بیماری کا جیسے دُور کرتا ہے ایک تم میں سے میل اپنے مَنہ پر سے ساتھ پانی کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں سے روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین جریری نے انہوں نے ابواسحٰق طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے معنی اس حدیث کے روایت کیا ہم سے یہ ابواسحٰق نے۔ مترجم: حساء بالفتح والمد حریرہ ہے آٹے اور پانی اور گھی سے بناتے ہیں اور کبھی اس کو میٹھا بھی کر دیتے ہیں اور پتلا ہوتا ہے اور تلبینہ[1] بھی اسے کہتے ہیں اور ابن ماجہ میں حدیث حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اس کی دیگ حضرت ﷺ کے گھر میں چڑھی رہتی تھی جب کوئی بیمار ہوتا تھا یہاں تک کہ وہ مر جائے یا اچھا ہو جائے اور سیدنا ابن قیم رحمۃ اللہ زاد المعاد میں فرماتے ہیں کہ وہ آش جو ہے چنانچہ ابن ماجہ میں تصریح بھی آئی ہے کہ حساء شعیر سے ہے اور تاثیر اس کی عنقریب اوپر مذکور ہوئی ہے۔

---

[1] تلبینہ ہے لبن سے چونکہ وہ سفیدی میں مشابہ لبن کے ہوتا ہے اس لیے اسے تلبینہ کہتے ہیں۔۱۲

۱۳۲۱: بَابُ مَاجَآءَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

باب: مریض پر کھانے اور پینے کے لیے جبر نہ کرنے کے بیان میں

۲۰۴۰: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ۔

۲۰۴۰: روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبردستی مت کرو اپنے بیماروں پر کھانے کے لیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ مترجم: یعنی جیسے بعضے نادان کہتے ہیں آدمی اناج کا کیڑا ہے اور یہ سمجھ کر بیماروں کو زبردستی کچھ کھلاتے ہیں اور منت وساجت کر کے ان کو دق کرتے ہیں حضرت ﷺ نے ان کے مفہوم باطل کو رد کر دیا واقع میں جس نے کھانے اور پینے سے قوت عنایت کی ہے وہ بے کھائے پئے بھی قوت دے سکتا ہے۔

۱۳۲۲: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب: کلونجی کے بیان میں

۲۰۴۱: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ فَاِنَّ فِيْهَا شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَّ وَالسَّامُّ الْمَوْتُ۔

۲۰۴۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لازم پکڑو تم اس کالے دانہ یعنی کلونجی کو اس لیے کہ اس میں شفاء ہے ہر مرض کی مگر سام کی اور سام موت ہے۔

ف: اِس باب میں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حبۃ السوداء کو فارسی میں شونیز کہتے ہیں۔ ہندی میں کلونجی اور کمون اسود اور کمون ہندی بھی اسے کہتے ہیں اور حسن سے مروی ہے کہ وہ خردل ہے اور ہروی سے منقول ہے کہ وہ حبہ خضراء ہے مگر یہ دونوں قول غلط ہیں صحیح وہی ہے کہ وہ شونیز ہے اور وہ کثیر المنافع ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا: شفاء من کل داءٍ۔ یہ کلیہ ایسا ہے جیسا کلیہ اس آیہ مبارک کا: تدمر کل شی بامر ربھا۔ کہ مراد اس سے وہی اشیاء ہیں جو قابل تدمیر تھیں اور نافع ہے جمیع امراضِ باردہ کو اور کبھی داخل ہوتی ہے بالعرض امراضِ حارہ یالبسہ کے نسخوں میں پس پہنچا دیتی ہے ادویہ باردہ رطبہ کی قوتوں کو طرف اعضاء کی بسرعت تنفیذ اپنے کے جیسے کہ صاحب قانون نے تصریح کی ہے کہ زعفران قرص کافور میں اسے لیے ڈالتی جاتی ہے کہ بسبب سرعت نفوذ اپنی کے تاثیرات ادویہ کو جلد اعضاء میں پہنچا دے اور نظائر اس کے بہت ہیں کہ اطباء حذاق اسے خوب جانتے ہیں اور منفعت اس کی امراضِ حارہ میں محل تعجب نہیں اس لیے کہ بعض ادویات بعض امراض کو بالخاصہ نفع بخش ہوتی ہیں جیسے کہ انزروت اور مرکب ہوتی ہیں اس کے ساتھ ادویہ رمد سے مثل سکر وغیرہ کے مفردات حارہ سے حالانکہ رمد ورم حار ہے باتفاق اطباء اور اسی طرح نفع دیتی ہے گندھک کھجلی میں اور مزاج شونیز کا حار یابس ہے تیسرے درجہ میں اور وہ دافع نفخ ہے کدو دانہ کو پیٹ سے نکال دیتی ہے نافع برص ہے اور چوہاری بخار اور بلغمی بخاروں کو نفع بخشتی ہے اور سدون کو کھولتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے اور اگر کوٹ کر شہد میں گوندھ کر گرم پانی میں ملا کر پئیں تو ان کنکریوں کو گلاتی ہے جو گردہ اور مثانہ میں ہوں اور مدرِ بول وحیض ہے اور اگر چند روز اس پر التزام کریں اور اگر باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر نیم گرم پیٹ پر طلاء کریں کدو دانہ کی قاتل ہے پھر اگر آب حنظل تازہ یا مطبوخ حنظل میں تر کریں تو عمل اس کا اخراج کدو دانہ اور کرم بطن میں قوی ہو جاتا ہے اور اگر ایک مثقال پانی کے ساتھ لیں بہر اور ضیق النفس کو نافع ہے اور ضماد اس کا پیشانی اور نافع صداع بارد ہے اور اگر سات دانہ اس کے عورت کے دودھ میں بھگو کر پیس کر ناس لیں تو صاحب یرقان کو نفع بلیغ ہو اور اگر سرکہ میں پکا کر نیم گرم سے کلی کریں دردِ دندان کو مفید ہے اور اگر پیس کر ناس لیں تو اس پانی کو نفع دیتا ہے جو آنکھ میں ابتداءً اترا ہو

اور اگر پیس کر سرمہ کے ساتھ پھوڑے پر ضماد کریں تو اسے بخوبی توڑے اور جرب متقرح کو نافع ہو اور اورام مزمنہ بلغمیہ کو تحلیل کرے اور ام صلبہ کو نرم کر دے اور اس کا تیل اگر ناک میں ڈالیں تو لقوہ کو نافع ہو اور اگر باریک کوٹیں اور حبہ خضراء کے تیل میں سحق کر کے تین چار قطرے کام میں ٹپکا دیں تو سردی کے درد کو اور ریح اور سدہ کو دور کرے اور اگر کوٹ کر روغن زیت میں بھگو کر تین چار قطرے ناک میں ٹپکائیں تو اس زکام میں نفع دے کہ جس میں کثرت سے چھینکیں آتی ہیں اور اگر جلا کر موم کو گلا کر دہن سوس یا دہن حنا میں ملا کر مرہم بنائیں اور ان پھوڑوں میں لگائیں جو رانوں میں نکلتے ہیں بخوبی نافع ہے مگر پہلے ان پھوڑوں کو سرکہ سے دھولیں اور اگر باریک پیس کر سرکہ میں اور طلا کریں تو برص اور بہق اسود کو نافع ہے اور اگر باریک پیسیں اور دو درہم ہر روز ٹھنڈے پانی سے اس شخص کو پھکا دیں جسے کتے نے کاٹا ہو تو نفع بلیغ ہو اور ہلاک سے محفوظ رہے اور اگر اس کے تیل کی ناس لیں تو فالج اور کزاز کو نافع ہے اور ان کا مواد کاٹ دیتا ہے اور اگر اس کی دھونی دی جائے تو ہوام بھاگ جائیں اور اگر انزورت کو نیم گرم کر کے اوپر اس کے شونیز چھڑکیں تو صاحب بواسیر کو بغایت نافع ہے اور منافع اس کے اس سے دو نے چوگنے ہیں ہم نے کچھ تھوڑا سا بیان کیا اور شربت اس کا دو درہم سے اور زیادہ کا استعمال بعضوں نے کہا قاتل ہے۔ (زادالمعاد)

۱۳۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ شُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ

باب: اونٹوں کے پیشاب پینے کے بیان میں

۲۰۴۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا۔

۲۰۴۲: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ کچھ لوگ آئے عرینہ کے کہ نام ہے ایک قبیلہ کا مدینہ میں پھر پانی لگا ان کو مدینہ کا سو بھیج دیا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں میں زکوٰۃ کے اور فرمایا پیو ان کے دودھ اور پیشاب۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: تحقیق اونٹوں کے پیشاب کے شرب ابوال الابل کے باب میں گزری۔ فتح الباری میں ہے کہ وہ سب آٹھ آدمی تھے چار قبیلہ عکل سے تین عرینہ سے ایک ان کے اتباع میں پس سب کو عرنیین (عرینہ بضم عین و فتح رائے مہملہ و سکون یائے تحتانیہ و آخر ہا ہاء ایک قبیلہ ہے معروف) رکھنا باعتبار بعض افراد کے ہے۔ اور یہ جو کچھ احادیث میں آیا ہے کہ ان کو اپنے اونٹوں میں بھیج دیا اور کچھ احادیث میں آیا ہے کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا تطبیق اس طرح ہے کہ اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی اونٹ تھے اور زکوٰۃ کے بھی۔

۱۳۲۴: بَابُ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِسَمٍّ اَوْغَیْرِہٖ

باب: زہر وغیرہ سے اپنے کو مار ڈالنے کے بیان میں

۲۰۴۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهٗ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا بَطْنَهٗ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِسَمٍّ فَسَمُّهٗ فِیْ

۲۰۴۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے خیال کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس روایت کو یعنی یہ کہا کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ جس نے ماری اپنی جان لوہے سے یعنی چھری یا تلوار وغیرہ سے آئے گا قیامت کے دن اور وہ چھری یا تلوار اس کے ہاتھ میں ہوگی بھونکتا رہے گا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ

يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا۔

کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے وہ زہر کا پیالہ اسکے ہاتھ میں ہے کہ پی رہا ہے اسکو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

۲۰۴۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِي يَدِهٖ يَتَوَجَّأُبِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِجَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسَمُّهُ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِجَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِي نَارِجَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔

۲۰۴۴: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جس نے ماری اپنی جان لوہے سے پس وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ بھونک رہا ہوگا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے پس وہ زہر کا ظرف اس کے ہاتھ میں ہے اور پی رہا ہے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے گرادیا اپنے تئیں پہاڑ سے اور مارڈالا اپنے کو پس وہ گر رہا ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن علاد نے انہوں نے وکیع سے اور ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل حدیث شعبہ کے جو مروی ہے اعمش سے یہ حدیث صحیح ہے اور اصح ہے حدیث اوّل سے‘ اسی طرح مروی ہوئی ہے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جس نے ماری اپنی جان زہر سے عذاب کیا جائے گا وہ نارِ جہنم میں اور اس میں خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا مذکور نہیں اور اسی طرح روایت کی یہ ابوالزناد نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح تر ہے یعنی جس میں خلود کا ذکر نہیں اس لیے کہ روایات متعددہ آئی ہیں اس مضمون میں کہ اہل توحید معذب ہوں گے دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اور یہ مذکور نہیں کہ ہمیشہ رہیں گے اس میں غرض یہ ہے کہ ذکر خلود کا ضعف سے خالی نہیں‘ فقیر کہتا ہے یا خلود سے مدتِ مدیدہ مراد ہے اور عرصہ طویلہ نہ وہ زمانہ کہ جو کبھی منقطع نہ ہو‘ یا قاتل سے وہ قاتل مراد ہے کہ جو قتل کو حلال جان کر مرتکب ہوا کہ محلل حرام کا کافر ہے اور کافر مخلد فی النار۔ انتہی قول المترجم۔

۲۰۴۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِيْثِ يَعْنِي السُّمَّ۔

۲۰۴۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے دواء خبیث سے یعنی جس میں سمیّت ہو۔ (دواء خبیث میں داخل ہے نجس اور حرام اور جس سے طبیعت کو تنفر ہو)۔

۱۳۲۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّدَاوِيْ بِالْمُسْكِرِ

باب: نشہ کی چیز سے دوا کرنے کے بیان میں

۲۰۴۶: عَنْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ وَسَاَلَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ اَوْ طَارِقُ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّا لَنَتَدَاوٰى بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَآءٍ وَّلٰكِنَّهَادَآءٌ۔

۲۰۴۶: روایت ہے وائل سے کہ وہ حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ کے پاس اور پوچھا آپ سے سوید بن طارق نے یا طارق بن سوید نے حکم شراب کا سو منع فرمایا آپ نے اس سے کہا انہوں نے کہ ہم دوا کرتے ہیں اس سے فرمایا آپ نے وہ دوا نہیں ہے بلکہ داء ہے یعنی مرض ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود نے انہوں نے نضر اور شبابہ سے انہوں نے شعبہ سے اسی روایت کے مثل کہا محمود نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۲۶: مَاجَآءَ فِي السَّعُوْطِ

باب: سعوط کے بیان میں

۲۰۴۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَ الْمَشِيُّ فَلَمَّا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ اَصْحَابُهُ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ لُدُّوْهُمْ قَالَ فَلُدُّوْا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ۔

۲۰۴۷: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تمہارے دواؤں میں سعوط اور لدود اور حجامت اور مشی سے پھر جب بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منہ میں ڈالی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اصحاب نے پھر جب فارغ ہوئے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا ڈالوان کے منہ میں پھر سب حاضرین کے منہ میں دوا ڈالی گئی سوا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

مترجم: سعوط بالفتح وہ دوا ہے جو ناک میں ڈالی جائے جسے اہل ہند ناس کہتے ہیں اور لدود بالفتح وہ دوا ہے جو مریض کو ایک جانب سے منہ کے پلائی جائے اور حجامت پچھنے لگانا اور مشی سے ادویہ مسہلہ مراد ہیں اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک میں دوا ڈالنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا لوگوں نے خیال کیا کہ بسبب مرض کے دوا سے کراہت فرماتے ہیں جیسے اکثر مریضوں کو نفرت ہوتی ہے پھر جب دوا ڈال چکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم نے منع کیا تھا اب تم نے جو دوا ڈالی اس کے قصاص میں جتنے حاضر ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور چونکہ حضرت عباسؓ اس وقت حاضر نہ تھے وہ بچ گئے اور یہ حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال شفقت کی راہ سے تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور نہ ہوا کہ صحابہ پر اس نافرمانی کا مواخذہ رہے۔ (مجمع البحار)

۲۰۴۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَ السَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُم بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَهُ مُكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ۔

۲۰۴۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دوا تمہاری دواؤں کی لدود ہے اور سعوط ہے اور حجامت اور مشی اور تفصیل ہر ایک کی اوپر گزری اور بہتر جس کا سرمہ لگاؤ تم اثمد ہے اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بصر کو اور اگاتا ہے پلکوں کو کہا راوی نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی تھی کہ سرمہ لگاتے تھے آپ ہر روز اس سے سوتے وقت تین سلائیاں ہر آنکھ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے یعنی حدیث عباد بن منصور کی جو ابن عباس سے مروی ہے۔ **مترجم**: اثمد بکسر ہمزہ پتھر ہے سرمہ کا سیاہ رنگ کہ اصفہان سے لاتے ہیں اور وہ عمدہ ہے اور کبھی مغرب سے بھی لاتے ہیں اور عمدہ تر اس میں وہ ہے کہ جلدی ٹوٹے اور املس ہو اور میل کم ہو بلکہ بالکل نہ ہو اور مزاج اس کا بارد یابس ہے نافع ہے آنکھ کو اور مقوی بصر ہے اور حافظ صحت چشم ہے اور کاٹ دیتا ہے لحم زائد کو کہ آنکھ میں متولد ہو اور مدمل قروح چشم ہے اور مجلی بصر ہے اور دافع صداع ہے اگر ساتھ عسل رقیق کے آنکھ میں کھینچے اور اگر باریک پیس کر چربی میں ملا کر بدن پر لگائیں تو بہت نافع ہے اور بوڑھوں اور ضعیف البصر لوگوں کی عادت اس سے اکتحال کی بہت مفید ہے اس میں کچھ مسک بھی ملائیں۔ (زاد المعاد)

۱۳۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ

باب: داغ دینے کی کراہت میں

۲۰۴۹: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا۔

۲۰۴۹: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول اللہؐ نے منع فرمایا داغ دینے سے کہا راوی نے پھر گرفتار ہوئے ہم یعنی مرض میں پھر داغ دلوایا سو نہ چھٹکارا پایا ہم نے اور نہ مراد کو پہنچے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۴۹ (ل) :عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ۔

۲۰۴۹ (ل) : روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے منع کیے گئے ہم داغ دینے سے۔

ف: اِس باب میں ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۲۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی ذٰلِكَ

داغ دینے کی رخصت میں

۲۰۵۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰی اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ۔

۲۰۵۰: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے داغ دیا سعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ **مترجم**: کی یعنی داغ دینا آگ سے ایک علاج معروف ہے اکثر امراض میں اور روایت اس میں بہت ہیں چنانچہ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بھیجا ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب پس اس نے ایک رگ کاٹی اور اسے داغ دیا اور جب تیر لگا سعد بن معاذ کی رگِ اکحل میں داغ دیا ان کو نبی ﷺ نے پھر وہ ورم کر گئی پھر داغ دیئے آپ ﷺ نے اور کہا ابو عبید نے ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بیان کیا اس نے داغ کا تو فرمایا آپ ﷺ نے داغ دو اور گرم پتھروں سے سینک دو اور مروی ہے ابی زبیر سے کہ آنحضرت ﷺ نے داغ دیا ان کی اکحل میں اور صحیح بخاری میں انسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے داغ دیا ذات الجنب میں اور آنحضرت ﷺ زندہ تھے اور احادیث نہی کی بھی کئی ہیں۔ چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار اشخاص داخل ہوں گے آپ ﷺ کی امت سے جنت میں بغیر حساب کے کہ وہ جھاڑ پھونک نہ کرتے ہوں گے اور نہ داغ دیتے ہوں اور بدفال نہ لیتے ہوں اور اپنے ربّ پر توکل کرتے ہوں گے۔ غرض یہ کہ جمیع روایات اس باب میں چار طرح پر ہیں اول میں فعل اس کا دوسری میں عدم محبت اس کی تیسری میں ثناء اس کی تاریک پر' چوتھے میں نہی اس سے اور کچھ تعارض نہیں ان سب روایتوں میں بحمد اللہ والمنہ اس لیے کہ فعل اس کا دلالت کرتا ہے جواز پر اور عدم محبت اس کی منع پر دال نہیں اور ثناء اس کی تارک پر دلالت کرتی ہے کہ ترک اس کا اولیٰ اور افضل ہے اور نہی اس سے علی سبیل الاختیار ہے یا نہی محمول ہے اس داغ پر کہ جو بغیر حاجت کے قبل حدوث مرض کے احتیاطاً عمل میں آئے۔ (زاد المعاد) اور نہ پائے گا تو اس سے بہتر تفصیل اور تطبیق کہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۳۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحِجَامَةِ

باب: حجامت کے بیان میں

۲۰۵۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْتَجِمُ فِی

۲۰۵۱: روایت ہے انسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے لگاتے تھے

الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔

اخدعین میں اور کاہل ہیں اور پچھنے لگاتے تھے سترہویں، انیسویں، اکیسویں میں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: اخدعین تثنیہ ہے اور اخدع کا اور وہ دونوں رگیں ہیں جانبین میں گردن کے اور کاہل دونوں شانوں کے بیچ میں اور حجامت اخدعین پر نفع دیتی ہے امراض سر اور جمیع اجزاء کو اس کی مثل منہ اور دانتوں اور کانوں اور آنکھوں کے اور ناک اور حلق کے جبکہ حدوث ان کا کثرتِ دم کے سبب سے یا فسادِ خون سے یا دونوں سے ہو اور حجامت کاہل پر نفع دیتی ہے شانوں کے درد کو اور حلق کو اور صحیحین میں ہے کہ حضرت تین جگہ پچھنے لگاتے تھے ایک شانوں کے بیچ میں اور دو اخدعین پر اور تاریخا ہائے مذکورہ میں لگانا مسنون ہے اور خون ان دنوں میں جوش اور تزاید پر ہوتا ہے بخلاف اول ماہ اور آخر اس کے اور حجامت سطح بدن کو زیادہ مفید ہے بہ نسبت فصد کے اور فصد مفید ہے داخل بدن کو اور بلادِ حارہ میں کہ خون رقیق ہوتا ہے مثل خطہ عرب کے حجامت زیادہ تر مفید ہے اس لیے فرمایا آپ نے ان خير ما تداويتم به الحجامة و الفصد۔ (زادالمعاد)

۲۰۵۲: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوْهُ أَنْ مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ۔

۲۰۵۲: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے حال اس شب کا کہ سیر کرائی گئی ان کو یعنی معراج کا کہ نہ گزرے وہ کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر حکم کیا انہوں نے کہ آپ حکم کر دیجئے اپنی امت کو حجامت کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن مسعود کی روایت سے۔

۲۰۵۳: عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ أَهْلِهِ وَوَاحِدٌ يَحْجِمُهُ وَيَحْجِمُ أَهْلَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْا عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِيْثُ عُرِجَ بِهِ مَامَرَّ عَلٰى مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَاتَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ

۲۰۵۳: روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباسؓ کے تین غلام تھے، پچھنے لگانے والے سو دو اس میں سے مزدوری کرتے تھے اور اجرت پر پچھنے لگاتے تھے اور ایک ابن عباسؓ اور ان کے گھر والوں کے پچھنے لگاتا تھا، کہا راوی نے اور کہا ابن عباسؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خوب ہے غلام پچھنے لگانے والا لے جاتا ہے خون کو اور ہلکا کر دیتا ہے پیٹھ کو اور صاف کرتا ہے بصر کو اور کہا کہ آنحضرت ﷺ جب معراج کو تشریف لے گئے نہ گزرے کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر کہا انہوں نے لازم پکڑو حجامت کو اور فرمایا حضرت نے بہتر تاریخ جس میں حجامت کرو تم سترہویں، انیسویں، اکیسویں تاریخ ہے اور بہترین دوا سعوط ہے لدود ہے اور حجامت اور مشی اور تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ کے لدود کیا عباس اور اصحاب ان کے نے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کس نے مجھے لدود کیا ہے پس سب خاموش ہو گئے پھر فرمایا نہ رہے کوئی گھر میں مگر لدود کیا جائے سوا عم (چچا) آنحضرتؐ کے جو عباس ہیں کہا نضر نے لدود بمعنی وجور ہے اور وجور بھی وہی دواء ہے جو منہ میں ڈالی جائے۔ ف: اس باب میں عائشہؓ

اَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِّمَّنْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّغَيْرُ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوُجُوْرُ۔

سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عباد بن منصور کی روایت سے۔

۱۳۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ

باب: مہندی سے دوا کرنے کے بیان میں

۲۰۵۴: عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدَّتِهٖ وَكَانَتْ تَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ مَاكَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّآءَ۔

۲۰۵۴: روایت ہے علی بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تھیں رسول اللہ ﷺ کی کہا ان کی دادی نے کہ نہ ہوتا تھا رسول اللہ ﷺ کے کوئی زخم یا پتھر یا کانٹے کی جراحت مگر یہ کہ حکم فرماتے تھے مجھے آنحضرت ﷺ مہندی رکھنے کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر فائد کی روایت سے اور بعضوں نے فائد سے یوں روایت کی ہے کہ روایت ہے فائد سے کہ کہا فائد نے روایت ہے عبداللہ بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سلمٰی سے اور عبیداللہ بن علی اصح ہے یعنی بہ نسبت علی بن عبیداللہ کے روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے فائد سے جو مولیٰ ہیں عبیداللہ بن علی کے انہوں نے اپنے مولیٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں۔ مترجم: حنا بارد ہے درجہ اولیٰ میں یابس ہے ثانیہ میں اور شجر حنا اور اغصان اس کے مرکب ہیں قوۃ محللہ سے کہ جو آئی ہے اس میں بسبب جوہر مائی کے کہ حار ہے باعتدال اور قوت قابضہ سے کہ جو آئی ہے اس میں جوہر ارضی سے کہ بارد ہے اور منافع اس کے بہت ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ وہ محلل ہے نافع ہے آگ جلے ہوئے کو اور مقوی اعصاب ہے ضماداً اور نافع قروح فم کو مضغاً اور نافع ہے اورام حارہ کو ضماداً اور جراحات میں دم الاخوین کی تاثیر رکھتی ہے اور سفوف اس کا اگر موم میں ملا کر باختلاط روغن گل ضماد کریں تو اوجاع جنب کو مفید ہے اور اس کے خواص مجربہ سے ہے کہ اگر کسی لڑکی کو چیچک نکلتی ہو اور اس کے تلووں میں خوب مہندی لگائیں اس کی آنکھیں ضرر سے محفوظ رہیں اور اگر پتے اس کے پانی میں بھگو کر صاف کر کے بیس درہم اور شکر دس درہ ملا کر پئیں اور چالیس دن تک ایسا ہی کریں اور غذا ضان صغیر کا گوشت رکھیں تو ابتدائے جذام میں فائدہ عجیبہ ظاہر ہو اور حکایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کے ناخن بگڑ گئے تھے اور اس نے بہت کچھ مال خرچا مگر صحت حاصل نہ ہوئی آخر بتائی اس کو ایک عورت نے حنا کہ دس دن تک پئے اسے پانی میں بھگو کر پس پی اس نے اور اچھے ہو گئے ناخن اس کے اور نفع بخشتی ہے ضماداً چھالوں اور پھوڑوں کو جو ساقین اور جلبن میں نکلیں اور یہ مجرب ہے مترجم کا۔

۱۳۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ

باب: رقیہ کی کراہت میں

مترجم: رقیہ وہ دعا ہے کہ جس کو بیمار پر پھونکیں اور صاحب آفت کو اس سے جھاڑیں جیسے صرع وغیرہ انتہی قول المترجم

۲۰۵۵: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى اَوِاسْتَرْقٰى فَهُوَبَرِيْءٌ مِنَ التَّوَكُّلِ۔

۲۰۵۵: روایت ہے ابن مغیرہؓ سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے داغ دلوایا یا جھاڑ پھونک کی وہ نکل گیا اہل توکل سے۔ ف: اس باب میں ابن مسعودؓ ابن عباس اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب: اس کی رخصت میں

۲۰۵۶: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَیْنِ وَالنَّمْلَةِ۔

۲۰۵۶: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نظر بد اور نملہ میں۔

ف: مترجم کہتا ہے نملہ کچھ دانے ہیں نکلتے ہیں پسلی میں اور تحقیق رقیہ کی اور تطبیق احادیث آگے آتی ہے۔

۲۰۵۶ (ل) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَ النَّمْلَةِ۔

۲۰۵۶ (ل): روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نملہ میں۔

ف: اور یہ میرے (امام ترمذی رحمہ اللہ کے) نزدیک صحیح تر ہے معاویہ بن ہشام کی روایت سے جو مروی ہے سفیان سے یعنی جو اوپر گزری اس باب میں بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم اور ابی حزامہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۰۵۷: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا رُقْیَةَ اِلاَّ مِنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَةٍ۔

۲۰۵۷: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا حضرت ﷺ نے رقیہ نہیں ہے مگر نظر بد اور بچھو سے۔

ف: روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے بریدہ سے۔ مترجم: رقیہ کے باب میں احادیث کئی طور پر وارد ہوئی ہیں بعضی دلالت کرتی ہیں جواز پر، چنانچہ احادیث باب اور اسی طرح مسلم میں مروی ہے کہ بیمار ہوئے حضرت ﷺ اور رقیہ کیا جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر اور بہت سی روایتیں وارد ہوئیں اس کے جواز میں اور بعضی احادیث دال ہیں اس پر کہ ترک اس کا اولیٰ ہے چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار آدمی داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے کہ رقیہ نہ کرتے ہوں گے اور اسی طرح روایت باب سابق کی اور کچھ مخالفت نہیں ہے ان حدیثوں میں بلکہ جس میں اس کے ترک کی روایت اور تارک کی تعریف اور ثنا وارد ہوئی ہے مراد اس سے وہ رقیہ ہیں جن کے معنی معلوم نہیں یا کلام کفار سے ہیں یا غیر عربی میں ہیں یا کسی اور زبان غیر معلومہ میں کہ احتمال ہے اس میں شرک کا اور استعانت بلا غیر کا سوائے باری تعالیٰ شانہٗ کے اور جس میں جواز مذکور ہے مراد اس سے وہ رقی ہیں جو ماخوذ ہیں الفاظِ قرآن اور اسمائے الٰہی سے کہ وہ منع نہیں ہیں بلکہ مسنون ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہی محمول ہے افضلیت پر اور بیان توکل کے لیے اور اذن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیانِ جواز کے لیے اور ابن عبدالبر بھی اسی کے قائل ہیں مگر مختار مذہب اوّل ہے یعنی مسنون ہونا رقی قرآنیہ وغیرہ کا اور نقل کیا ہے بعضوں نے اجماع جواز رقی قرآنیہ پر اور اسی طرح جو ماخوذ ہوں اذکارِ الٰہی سے اور مازری نے کہا جمیع رقی جائز ہیں جب کتاب اللہ سے ہوں اور منع وہ ہیں جو لغت عجمی میں ہوں یا معنی اس کے معلوم نہ ہوں اس واسطے کہ احتمال ہے اس میں کفر کا اور کہا ہے رقیہ اہل کتاب میں اختلاف ہے پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے جائز رکھا اور مکروہ کہا اس کو مالک نے اس خوف سے کہ انہوں نے بدل ڈالا ہو جیسے بدل ڈالا اللہ کی کتابوں کو اور جنہوں نے ان کو جائز رکھا انہوں نے کہا ظاہر یہی ہے کہ نہ بدلا ہوا انہوں نے رقی کو اس لیے کہ غرض ان کی اس کے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سائر احکام شرع کے اور مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اعرضوا علی رقاکم لاباس بالرقی مالم یکن فیھا شیٔ انتھٰی مافی النوی۔ فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس قول نے جو فیصلہ کر دیا رقی کے باب میں وہ سب سے بہتر ہے۔

۱۳۳۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّقْیَةِ بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ

باب: رقیہ معوذتین کے بیان میں

۲۰۵۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَیْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰی نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَبِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا۔

۲۰۵۸: روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے تھے جنوں سے اور آدمیوں کی نظر بد سے یہاں تک کہ اتریں معوذتین پھر جب یہ اتریں لے لیا آپ نے اس کو اور چھوڑ دیا اس کے سوا اور دعاؤں کو استعاذہ کی۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: معوذتین نام ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا اور فضائل ان دو سورتوں کے بہت ہیں چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم جاتے تھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے بیچ میں کہ سخت آندھی اور ظلمت نے ہم کو گھیر لیا سو رسول اللہ ﷺ پڑھنے لگے معوذتین اور فرمایا اے عقبہ پناہ مانگو یہ دو سورتیں پڑھ کر کہ کسی پناہ مانگنے والے نے مثل اس کے پناہ نہ مانگی۔ (ابوداؤد) اور عبداللہ بن خبیب سے روایت ہے کہ ہم ایک اندھیری رات میں رسول اللہ کو ڈھونڈنے نکلے اور ہم نے پایا ان کو تب فرمایا ہم سے آنحضرت ﷺ کے کہہ دیں میں نے کہا کیا فرمایا کہ قل ھو اللہ احد اور معوذتین جب صبح کرے تو اور جب شام کرے تو تین تین بار کہ کافی ہوگا تجھے ہر شے سے یعنی پناہ ہوگی تجھے ہر بلا سے۔

(النسائی وابوداؤد)

۱۳۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْعَیْنِ

باب: نظر بد کے رقیہ (دم جھاڑ) میں

۲۰۵۹: عَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِیِّ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَیْهِمُ الْعَیْنُ اَفَاَسْتَرْقِیْ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهٗ لَوْکَانَ شَیْءٌ سَابِقُ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ۔

۲۰۵۹: روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ اسماء نے کہا یا رسول اللہؐ! جعفر کے لڑکوں کو نظر جلدی لگ جاتی ہے کیا دم جھاڑ کیا کروں ان کے لیے؟ فرمایا آپ ﷺ نے ہاں! اس لیے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہو جاتی یعنی چونکہ کوئی چیز تقدیر پر غالب نہیں ہو سکتی ورنہ قوت اس میں ایسی ہے کہ تقدیر پر غالب ہو جا سکتی ہے۔

ف: اس باب میں عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب سے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اسماء بنت عمیس سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے۔

۲۰۶۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ یَقُوْلُ اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ کُلِّ

۲۰۶۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ پناہ کی دعا کرتے امام حسنؓ اور امام حسین کیلئے ان کلمات سے اُعِیْذُکُمَا سے لَامَّةٍ تک اور معنی اسکے یہ ہیں پناہ مانگتا ہوں میں واسطے تمہارے بوسیلہ کلماتِ خدا کے

شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يُعَوِّذُ اِسْحَاقَ وَاِسْمَاعِيْلَ۔

پورے ہیں یعنی صدق و بلاغت میں ہر شیطان یعنی سرکش سے اور ہر فکر میں ڈالنے والی چیز سے اور ہر آنکھ جنون میں ڈالنے والی سے اور فرماتے تھے کہ ابراہیمؑ بھی انہی الفاظ سے تعوذ فرماتے تھے اسحٰق اور اسماعیلؑ کو۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے ہم معنی اس کے' یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: ہامہ کل ذات ہم یعنی وہ چیز کہ فکر وغم میں ڈالے مثل مرض و آفات و بلیات کے اور لامۃ ای ذات لمم یعنی لمم والی چیز اور لمم ایک قسم ہے جنون کی یلم بالانسان ای تقرب منہ اور مراد عین لامہ سے نظر بد ہے اور مزید تفصیل اور تحقیق اس کی آگے آتی ہے۔

۱۳۳۵: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ

باب: اثباتِ نظر میں

۲۰۶۱: عَنْ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ لَاشَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ۔

۲۰۶۱: روایت ہے حابس تمیمی سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے نہیں معتبر ہے وہ حقیقت ہام کی جو عرب میں مشہور ہے اور نظر بد کا اثر سچ ہے۔

۲۰۶۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا۔

۲۰۶۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کوئی چیز غالب ہوتی تقدیر پر تو نظر بد غالب ہوتی ہے اور جب حکم کریں تم کو لوگ غسل کرنے کا تو غسل کرو۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حیہ بن حابس کی یعنی حدیث اوّل غریب ہے اور روایت کی شعبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے حیہ بن حابس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد نہیں ذکر کرتے ہیں اس سند میں ابی ہریرہؓ کا۔ **مترجم**: اثر نظر بد کا حق ہے اور بہت روایات سے اس کا ثبوت ہے اور اجماع امت سے ثابت ہے کسی نے انکار نہ کیا اس کا مگر ایک فرقہ مبتدعہ نے اور کوئی محذور عقلی اس کے ثبوت میں لازم نہیں آتا اور شارع نے اس کی خبر دی ہے پھر وجہ کیا عدم قبول کی مگر جہالت اور غباوت اور اثر اس کا کئی احتمال رکھتا ہے اول یہ کہ عائن کی آنکھ سے ایک قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے کہ اس سے دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے اور یہ ممتنع نہیں جیسا کہ انبعاث قوت سمیہ کا سانپ کی آنکھ سے ممتنع نہیں بلکہ بعضے سانپوں میں واجب الوجود نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ اس کے نگاہ کرنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے یا حمل گر جاتا ہے چنانچہ ابتر اور ذی الطفتین کے یہ خاصیت حدیث صحیح میں آنحضرت ﷺ سے مروی ہے اور اسی طرح حاسد کی آنکھ سے محسود کو ضرر پہنچتا ہے ظاہر ہے دوئم یہ کہ منبعث ہوتے ہیں جواہر غیر مرئیہ اللطیفہ عائن کی آنکھ سے اور نفوذ کر جاتے ہیں مسامات میں اور معین کے اور باعث ہوتے ہوں اس کے فساد و ہلاک کا۔ سوم یہ کہ پیدا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ ایک قوت سمیہ معین کے جسم میں جبکہ مقابل ہو وہ عائن کے اور نہ ہو کسی قسم کی تاثیر عائن کی آنکھ میں اور یہ قول منکرانِ تاثیراتِ اشیاء کا ہے اور اس گروہ نے بند کر لیا اپنے او پر دروازہ اسباب وعلل کا ایسا ہی کہا صاحب زاد المعاد نے اور تضعیف کی اس کی اور کہا کہ عاقل کبھی انکار نہ کرے گا تاثیراتِ ارواح کا اجسام میں اور ارواح قوی ہیں اور طبائع مختلفہ رکھتے ہیں اور ہر ایک میں تاثیر جداگانہ ہے پس مثل تاثیر ارواح کی تاثیر عین کی بھی متعذر نہیں اور صحیح تر قول اوّل ہے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عائن پر جبر کیا جائے کہ معین کے لیے وضو کرے یا نہیں پس احتجاج کیا ہے جن لوگوں نے واجب کہا ہے

ساتھ قول آنحضرت ﷺ کے جو مروی ہوا ہے: اذا استغسلتم فاغسلوا اور بروایت موطا وضو کا امر بھی آیا ہے اور امر ہوتا ہے وجوب کے لیے اور مازری نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک وجوب ہے اور بعید ہے اختلاف کرنا اس کے وجوب میں جبکہ معین کے ہلاک ہونے کا خوف ہو اور عادۃً وضوء عائن کا موجب صحت ہووے اور کیفیت وضو کی جس نے نظر بد لگائی ہو ایک کیفیت خاصہ ہے کہ مسوی میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہ کہا زہری نے لائیں ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا عائن کے آگے اور وہ اس میں اپنی ہتھیلیاں ڈال کر دھوئے اور اسی میں کلی کرے پھر دھوئے اپنا منہ اسی پیالہ میں یعنی غسالہ باہر نہ گرائے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر پانی لے اور داہنی ہتھیلی پر ڈالے اس طرح کہ پیالہ ہی میں گرے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر پانی لے اور بائیں ہاتھ پر ڈالے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر کہنی پر پانی بہائے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں کہنی پر پانی بہائے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے پر پانی بہادے۔ پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں ہاتھ پر پانی بہائے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے گھٹنے پر پانی ڈالے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں گھٹنے پر پھر دھوئے اسی میں داخل ازار اپنا یکبارگی اور وہ پانی معین کے سر پر ڈال دیا جائے اور داخل ازار سے یہاں بعضوں نے کہا ہے تہمت مراد ہے یعنی ایک کونا تہمت کا جو اندر کی طرف ہو اور بدن لگا ہو اسے بھی دھوئے اور بعضوں نے کہا مراد اس سے وہ بدن ہے جو ازار میں ڈھنا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا مراد مذاکیر یعنی خصیہ اور ذکر ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے ورک ہے کہ ازار وہیں باندھی جاتی ہے۔ (ہذا خلاصۃ مافی النووی، زادالمعاد و مسوی) اور حجۃ اللہ میں ہے کہ العین حق اور حقیقت تاثیر ہے المام نفس عائن اور وہ ایک صدمہ ہے کہ حاصل ہوتا ہے اس کی المام سے متعین کو اور ایسے ہی نظر جن کی انتہیٰ۔

١٣٣٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَخْذِ الْاَجْرِ عَلَى التَّعْوِيْذِ

باب: تعویذ پر اُجرت لینے کے بیان میں

٢٠٦٣: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَاَلْنَاهُمُ الْقِرٰى فَلَمْ يَقْرُوْنَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ فِيْكُمْ مَنْ يَّرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا وَلٰكِنْ لَا اَرْقِيْهِ حَتّٰى تُعْطُوْنَا غَنَمًا قَالُوْا فَاِنَّا نُعْطِيْكُمْ ثَلَاثِيْنَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَاَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِيْ اَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَاتَعْجَلُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

٢٠٦٣: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا بھیجا ہم کو رسول اللہؐ نے ایک چھوٹے لشکر میں پھر اترے ہم ایک قوم کے پاس اور مانگی ہم نے ان سے مہمانی پھر مہمانی نہ کی ہماری انہوں نے سو کاٹ کھایا کسی بچھو نے ان کے سردار کو سو آئے وہ ہمارے پاس اور کہا کوئی ہے تم میں کہ جھاڑتا ہو بچھو کو کہا ابی سعید نے کہ میں نے کہا ہاں میں جھاڑتا ہوں لیکن نہ جھاڑوں گا میں جب تک نہ دو تم ہم کو کچھ بکریاں کہا انہوں نے ہم تم کو دینگے تیس بکریاں سو قبول کیں ہم نے اور پڑھی میں نے اس پر الحمد سات بار سو اچھا ہو گیا وہ اور لے لیں ہم نے بکریاں کہا راوی نے کہ پھر ہمارے دل میں خیال آیا سو دکہا ہم نے اپنے یاروں سے مت جلدی کرو یہاں تک کہ آؤ تم رسول اللہؐ کے پاس کہا جب آئے ہم آنحضرتؐ کے پاس ذکر کیا میں نے اپنے کام کا فرمایا آپؐ نے کیونکر معلوم ہوا تم کو کہ سورۂ فاتحہ رقیہ ہے پھر فرمایا آپؐ نے لو بکریوں کو اور لگاؤ میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابونضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے اور رخصت دی شافعی نے معلم کو کہ تعلیم قرآن پر اجرت لے اور کہا جائز ہے کہ چکا لے اور شرط کر لے وہ اپنی اجرت کو اور احتجاج کیا ہے اسی حدیث سے اور روایت کی شعبہ نے اور ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے ابی المتوکل سے انہوں نے ابی سعید سے یہ حدیث۔

۲۰۶۴: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِحَیٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَلَمْ یَقْرُوْهُمْ وَلَمْ یُضَیِّفُوْهُمْ فَاشْتَکٰی سَیِّدُ هُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا هَلْ عِنْدَکُمْ دَوَآءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰکِنَّکُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَمْ تُضَیِّفُوْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰی تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْا عَلٰی ذٰلِكَ قَطِیْعًا مِنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَّا یَقْرَأُ عَلَیْهِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ وَمَا یُدْرِیْكَ اَنَّهَا رُقْیَةٌ وَلَمْ یَذْکُرْنَهْیًا مِنْهُ وَقَالَ کُلُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ بِسَهْمٍ۔

۲۰۶۴: روایت ہے ابوسعید سے کہ کچھ لوگ اصحاب آنحضرت ﷺ سے گزرے ایک قبیلہ پر عرب کے پھر نہ مہمانی کی انہوں نے اور نہ ضیافت کی ان کی پھر کچھ شکایت ہوگئی ان کے سردار کو یعنی بیماری وغیرہ کی سو آئے وہ ہمارے پاس اور پوچھا کہ کوئی دوا تمہارے پاس ہے؟ ہم نے کہا ہاں لیکن تم نے نہ مہمانی کی ہماری اور نہ ضیافت کی سو ہم دوا نہ کریں گے جب تک تم ہمارے لیے کچھ مزدوری نہ ٹھہرالو سو مقرر کیا انہوں نے ایک گلہ بکریوں کا۔ سو لگا ایک مرد ہم میں کا اس پر سورۂ فاتحہ پڑھنے سو اچھا ہوگیا وہ سردار پھر جب حاضر ہوئے ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا ہم نے اس کا اور فرمایا آپ ﷺ نے کس نے بتایا تجھ کو کہ وہ سورۂ رقیہ ہے اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ حضرت ﷺ نے ان بکریوں کے لینے سے کچھ منع کیا ہو یا اس سورت کو رقیہ بنانے سے منع فرمایا ہو اور فرمایا آپ ﷺ نے کھاؤ وہ بکریاں اور میرا بھی ایک حصہ اس میں لگاؤ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور یہ روایت صحیح تر ہے اعمش کی روایت سے جو جعفر بن ایاس سے مروی ہے اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی البشر سے کہ نام جن کا جعفر بن ابی وحشیہ ہے وہ روایت کرتے ہیں ابی المتوکل سے وہ ابی سعید سے اور جعفر بن ایاس وہی جعفر بن ابی وحشیہ ہیں۔ **مترجم**: اس حدیث میں تصریح ہے رقیہ کی اجرت کے جواز پر اور اس پر کہ اجرت اس کی حلال وطیب ہے کراہت تک بھی اس میں نہیں اور اسی پر قیاس کیا ہے بعضوں نے تعلیم قرآن کی اجرت کو اور جائز کہا ہے اس کو اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحٰق اور ابی ثور اور دوسرے لوگوں کا سلف سے اور جو ان کے بعد تھے اور منع کیا ہے اجرت تعلیم کو ابوحنیفہؒ نے اور جائز کہا ہے رقیہ کی اجرت کو بمنطوق حدیث مذکور کے اور تقسیم کرنا ان بکریوں کا اپنے یاروں پر تبرعاً اور باعتبار مروت کے تھا اور نہ وہ سب حق تھا انہیں صحابی کا جنہوں نے رقیہ کیا تھا اور حضرت ﷺ نے جو فرمایا کہ میرا بھی حصہ لگاؤ اس میں مقصود تھا دل خوش کرنا اصحاب کا اور مبالغہ تھا اس کی حلت میں کہ صحابہ کو معلوم ہو جائے کہ اس میں کوئی شائبہ کراہت بھی نہیں حرمت کا کیا ذکر ہے اور آنحضرت ﷺ کی عادتِ مبارک اپنے اصحاب کے ساتھ ایسی ہی تھی۔ چنانچہ عنبر سے جو ایک بڑی مچھلی تھی اور اصحاب نے اس میں سے کھایا تھا اور حمار وحشی جو ابوقتادہ نے شکار کیا تھا اس میں سے بھی آپ نے حصہ مقرر کر دیا اور قطیعاً من الغنم جو حدیث میں وارد ہے اہل لغت نے کہا ہے کہ قطعیہ غالباً مستعمل ہے دس سے چالیس تک بکریوں کے لیے اور بعضوں نے کہا ہے پندرہ سے پچیس تک کے لیے اور جمع اس کی اقطاع اور اقطع اور اقطعان اور قطاع اور اقاطیع آتی ہے مثل حدیث و احادیث کے اور مستحب ہے اس حدیث کی رو سے پڑھنا فاتحہ کا لدیغ اور مریض اور آفت رسیدہ پر اور صاحب اسقام پر اور مسلم کی روایت میں ہے سید الحی سلیم یعنی لوگوں نے آن کر کہا سردار ہمارے قبیلہ کا سلیم ہے یعنی لدیغ ہے اور لدیغ یعنی کاٹے ہوئے کو سلیم کہنا باعتبار تفاول کے ہے جیسے دار المرضیٰ والمرض کو شفا خانہ کہتے ہیں۔ (کذا ذکرہ النووی فی شرح مسلم)

۱۳۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی الرُّقٰی وَالْاَدْوِیَةِ

باب: رقی اور ادویہ تقدیر میں داخل ہے اس بیان میں

۲۰۶۵: عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْهَا وَدَوَآءً نَتَدَاوٰی بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِیْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ شَیْئًا قَالَ هِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ۔

۲۰۶۵: روایت ہے ابی خزامہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پوچھا میں نے یا رسول اللہؐ! بھلا خبر دیجئے مجھ کو یہ رقیہ جس سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوا کہ جس سے علاج کرتے ہیں ہم اور بچاؤ کی چیزیں کہ جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں یعنی مانند سپر اور قلعہ وغیرہ آیا پھیر دیتے ہیں اللہ کی تقدیر میں سے کچھ فرمایا آپ ﷺ نے یہ خود تقدیر میں داخل ہے یعنی ان کا ہونا بھی تقدیر میں لکھا ہے مثلاً فلانی بیماری فلانی دوا سے جائے گی اور فلانی بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی سے مانند اس کے اور ابن عینیہ سے دونوں روایتیں مروی ہوئی ہیں سو بعضوں نے کہا عن ابی خزامہ عن ابیہ اور بعضوں نے کہا عن ابی خزامہ عن ابیہ اور روایت کی ابن عینیہ کی سوا اور لوگوں نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور ہم نہیں جانتے ابی خزامہ کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے۔ مترجم: اس حدیث سے اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ تاثیر ادویات وغیرہ بھی تقدیر الٰہی سے ہے اور دوا کرنا اور اسی طرح اور اسباب کے ساتھ متوسل ہونا خلافِ توکل نہیں جیسا کہ بعض نادان کہتے جو تقدیر میں ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ ہے کہ دوا سے جو بھی ہوگا وہ بھی تقدیر کے موافق ہے۔

۱۳۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْکَمْأَةِ وَالْعَجْوَةِ

باب: کماۃ اور عجوہ کے بیان میں

۲۰۶۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِیْهَا شِفَآءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْکَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَآءٌ لِلْعَیْنِ۔

۲۰۶۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے کہ عجوہ جنت کے میووں میں سے ہے اور اس میں شفا ہے زہر سے اور کماۃ ایک قسم کی من ہے جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اور پانی یعنی عرق اس کا شفا ہے آنکھ کے درد کی۔

ف: اس باب میں سعید بن ابی سعید اور جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے محمد بن عمر کی روایت سے مگر سعد بن عامر کی سند سے۔

۲۰۶۷: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا ؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَیْنِ۔

۲۰۶۷: سعید بن زیدؓ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا کماۃ ایک قسم ہے من کی اور پانی یعنی عرق اسکا شفاء ہے آنکھ کے درد کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰۶۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالُوْا لْکَمْاَةُ جُدَرِیُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْکَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَآءٌ لِلْعَیْنِ

۲۰۶۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ چند لوگوں نے اصحاب میں سے کہا کہ کماۃ چیچک ہے زمین کی اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ کماۃ من سے ہے اور عرق اس کا شفا ہے آنکھ کی اور عجوہ جنت کے میووں سے ہے اور

وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَآءٌ مِنَ السُّمِّ ۔

شفا ہے اس میں زہر سے۔

۲۰۶۹: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلَاثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْخَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَ هُنَّ فِيْ قَارُوْرَةٍ فَكَحَلْتُ بِهٖ جَارِيَةً لِّيْ فَبَرَأَتْ ۔

۲۰۶۹: روایت ہے قتادہ سے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لیے میں نے تین کماۃ (کھمبیاں) یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے ان کا عرق اور رکھ دیا اس کو ایک شیشہ میں پھر آنکھوں میں لگایا ایک لڑکی کے تو اچھی ہوگئی ہو۔

ف: کماۃ بفتح کاف وسکون میم وفتح ہمزہ ایک نبات خوردہ ہے کہ زمین میں خود بخود بغیر جوتے بوئے اُگتی ہے ہندی میں اسے کھنبی کہتے ہیں۔ حضرت ﷺ نے جوفرمایا کہ وہ من میں سے ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ حقیقتاً وہ من ہے اس لیے کہ من تو مثل ترنجبین کے ایک شے آسمان سے برستی تھی بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر جوتے بوئے جیسے ان کو من عنایت فرمایا ویسے ہی تم کو یہ عنایت کی اور بعضوں نے کہا من المن سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امتنان اور احسان فرمایا اس کے ساتھ اپنے بندوں پر اور یہ جوفرمایا کہ پانی اس کا شفا ہے آنکھ کے لیے اس میں تین اقوال ہیں: اوّل یہ کہ عرق اس کا ملائیں ادویہ چشم میں نہ یہ اکیلا اسے استعمال کریں۔ یہ ذکر کیا ابوعبید نے۔ دوسرے یہ کہ اسے گرم کر کے عرق نچوڑ لیں اور اکیلا ہی استعمال کریں کہ آگ اس سے اخلاط فاسدہ کو دور کر دیتی ہے اور باقی رہ جاتے ہیں منافع اس کے گرم کرنے سے۔ تیسرے یہ کہ آب کماۃ سے مراد وہ پانی ہے بارش کا کہ جس سے کماۃ پیدا ہوتا ہے اور وہ پہلا پانی ہے کہ ایام بارش میں برستا ہے اور اس قول میں اضافت ماء کی اضافت اقترانی ہے نہ اضافت جزئی بخلاف قولین سابقین کے مگر یہ قول نہایت بعید اور ضعیف ہے اور ذکر کیا اس قول کو ابن الجوزی نے اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر فقط تبرید آنکھ کی منظور ہو تو صرف اس کا پانی کافی ہے بغیر اختلاط کسی اور دوا کے اور اس کے سوا کچھ مقصود ہو تو مرکب کیا جائے اور ادویات سے۔ (زاد المعاد) اور عجوہ ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے مدینہ کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حضرت ﷺ کی بوئی ہوئی ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جو ہر صبح کو سات عجوہ کھجور کھائے اس کو سحر وسم اثر نہ کرے (الحدیث) اور دفع سحر وسم کی خاصیت اسی نوع میں ہے یا یہ دعا ہے آنحضرت ﷺ کی اور صبح سے مراد نہار منہ کھانا اور اس کے درخت کو عین کہتے ہیں۔ (کرمانی) اور بعضوں نے کہا کہ یہ فقط دعا ہے آنحضرت ﷺ کی' اس کھجور میں خاصیت دفع سم کی نہیں اور عدد سات کے توقیفی ہیں جیسے عدد رکعاتِ نماز کے یعنی مہر اس کا اللہ ہی کو معلوم ہے یا اس کے رسول ﷺ کو (نہایہ)

۲۰۷۰: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّوْنِيْزُ دَوَآءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَاْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى عِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِيْ خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهٗ فَيَسْتَعِطُ بِهٖ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ مَنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِيْ فِي الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِي الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْاَيْسَرِ قَطْرَةً ۔

۲۰۷۰: روایت ہے قتادہ سے کہا حدیث پہنچی ہے مجھ کو کہ ابا ہریرہؓ نے کہا شونیز (کلونجی) دوا ہے ہر مرض کی مگر موت۔ کہا قتادہ نے یعنی ہر روز اکیس دانے کلونجی کے ایک کپڑے میں پوٹلی باندھ کر بھگو دیتے پانی میں پس ناک میں ڈالے ہر روز داہنے نتھنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک اور دوسرے دن بائیں میں دو بوندیں اور داہنے میں ایک اور تیسرے دن داہنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک۔

۱۳۳۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اَجْرِ الْكَاهِنِ

باب: ثمن کلب اور اجر کاہن کی حرمت میں

۲۰۷۱: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۰۷۱: روایت ہے ابی مسعود سے کہ منع فرمایا آنحضرت ﷺ نے کتے کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔ قیمت لینے سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے یعنی اس کی مزدوری سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہانت کاف کی زیر اور زبر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے از باب نصر ینصر و کرم یکرم جب کہا جائے کہ فلاں شخص کاہن ہو گیا تو اس وقت باب کرم سے کہن کہا جاتا ہے اور کہانت عرب میں تین قسم تھی ایک یہ کہ جنوں میں سے کوئی دوست ہوتا تھا کسی آدمی کا اور وہ خبر دیتا امورِ غیب سے باستراق سمع اور یہ فنا ہو گئی بعث سے رسول اللہ ﷺ کے دوسرے یہ کہ اقطارِ ارض اور اکناف عالم میں جو وقائع اور حوادث ہوں ان سے خبر دے اور ان دونوں قسموں کا معتزلہ اور بعض متکلمین نے انکار کیا حالانکہ اس میں کسی طرح کا استحالہ نہیں بلکہ ممکن ہے عقلاً اور بعید نہیں وجود اس کا لیکن وہ جن جھوٹ سے کہتے ہیں اور سچ سے اور نہی وارد ہوئی ہے ان کی تصدیق سے اور اعتبار کرنے سے ان کے قول کا اور تیسرے قسم علم نجوم ہے کہ یہ بھی داخل کہانت ہے مگر اس میں کذب بہت واقع ہوتا ہے اور عرافت بھی ایک شعبہ ہے اس کا اور وہ یہ ہے کہ استدلال کرے امور پر ساتھ اسباب و مقدمات کے کہ دعویٰ کرے اس کے پہچاننے کا اور کبھی مدد ہوتی ہے ان تینوں علوم کو ایک دوسرے سے کہ زجر اور طرق نجوم اور اسباب معتادہ ہیں اور یہ سب موسوم ہے کہانت کے ساتھ اور تکذیب کی ان سب کی شرع نے اور منع فرمایا اس کی تصدیق سے۔ (نووی) فقیر کہتا ہے اور داخل ہے اس نہی میں رمال، جفار، پنڈت، اہل فال، بدمال جوتشی، اشتی اور باطل ہے قول ان سبھوں کا نہیں لائق تصدیق کے ان میں سے کوئی مصدق ان کا منکر ہے قرآن و حدیث کا معاذ اللہ من ذالک اور یہ بلا پھیلی اکثر بلادِ اسلام اور خواص و عام میں، اعاذنا اللہ من ذلک کلہا اور ضرور ہے اہل علم کو انکار ان کے معتقدین بے دین پر اور جملہ اہل بدع وملحدین ہداہم اللہ رب العالمین ووفقہم باصالح الاعمال والعقائد الی یوم الدین۔

۱۳۴۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيقِ

باب: گلے میں گنڈہ یا تعویذ لٹکانے کے بیان میں

۲۰۷۲: عَنْ عِيسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِيْ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ اَعُوْدُهٗ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ۔

۲۰۷۲: روایت ہے عیسیٰ بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے گیا میں عبداللہ بن عکیم کے پاس عیادت کو اور ان کے بدن پر سرخی تھی یعنی مرض کی سو کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے آپ کچھ تعویذ فرمایا انہوں نے موت اس سے زیادہ قریب ہے اور فرمایا نبی ﷺ نے جس نے لٹکائی کوئی چیز وہ سونپ دیا جائے گا اسی کو یعنی پھر تائید غیبی نہ ہو گی۔

ف: حدیث عبداللہ بن عکیم کی جانتے ہیں ہم اسے فقط ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے ہم معنی اس کی اور اس باب میں عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے۔ مترجم: ابوداؤد میں عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا: الرقا و التمائم و التور شرك، یعنی رقا اور تولہ اور تمائم سب شرک ہے۔ رقا جمع ہے رقیہ کی مراد اس سے وہ رقیہ ہے کہ اس میں نام ہوں اصنام کے جیسے اہل ہند لونا چماری اور کلوا بیر وغیرہ کی دوہائی دیتے ہیں مگر جو اللہ عزوجل کے اسماء حسنیٰ یا قرآن کے الفاظ سے ہو وہ یہاں مراد نہیں اور تمائم جمع تمیمہ کی اور تمیمہ کچھ کنکر، پتھر اور شیر کے ناخن وغیرہ اسی قسم کی چیزیں ہیں کہ عورتیں مشرکات اس کو گلے میں لڑکوں کے ڈال دیتی ہیں اور خیال کرتی ہیں کہ یہ لغویات دافع بلیات اور رافع آفات ہیں اور تولہ ایک قسم ہے سحر کی کہ عورت اس لیے کرواتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبوب ہو جائے اسے ہندی میں ٹوٹکہ کہتے ہیں اور اکثر مالنیں وغیرہ کیا کرتی ہیں،

ہیں آنحضرت ﷺ نے ان سب کو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اس سے روکا آدمیوں کو ان سب سے دور رہنا ضرور ہے ورنہ کمال درجہ کا بے شعور ہے کہ ایک ادنیٰ تو ہم منفعت سے رب غفور کو ناراض کر کے عذاب ابدی مول لے اور ثواب سرمدی چھوڑ دے وماہذاالاحمق خفی اوجہل جلی اور ابن ماجہ میں یہی عبداللہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ایک ڈوران کے بدن پر پایا پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے رقیہ کیا ہے حمرہ سے سوانہوں نے اسے توڑ کر پھینک دیا اور کہا آل عبداللہ غنی ہیں شرک سے پھر یہی حدیث پڑھی جو ہم نے ابوداؤد سے نقل کی اور عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے گلے میں پیتل کا حلقہ دیکھا پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ واہنہ سے ہے فرمایا آپ نے اتار ڈال اس کو کہ نہ بڑھائے گا تیرے لیے مگر وہن اور واہنہ ایک رگ ہے شانہ اور ہاتھ میں کہ اس کے جھاڑنے کو کچھ لٹکاتے ہیں اس کو حرز الواہنہ کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ میں' غرض حضرت ﷺ نے بڑی فصاحت اور خوش طبعی سے جواب دیا کہ یہ لٹکانا موجب تیرے وہن کا ہے یعنی سستی اور ضعف کا دین میں۔ (ابن ماجہ) اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ جس حدیث میں رقی' تمائم اور تولہ سے نہی وارد ہوئی ہے محمول ہے اوپر ان چیزوں کے جن میں شرک ہو اور انہماک اور استغراق ہو آدمی کو اسباب میں اور غفلت اور اعراض ہو مسبب الاسباب سے جل جلالہ وشانہ' غرض یہ کہ لٹکا کسی چیز کا (تعویذ) جو اسمائے الٰہی سے ہو شرک نہیں۔ چنانچہ بسند عمرو بن شعیب مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو تعلیم کرتے تھے اپنے بالغ لڑکوں کو اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبه و عقابه و شر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون اور جو نابالغ ہوتے تھے ان کے گلے میں لکھ کر لٹکا دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۳۴۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَبْرِیْدِ الْحُمّٰی بِالْمَآءِ

باب: پانی سے بخار کو ٹھنڈا کرنے کے بیان میں

۲۰۷۳: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْحُمّٰی فَوْرٌ مِنَ النَّارِ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ۔

۲۰۷۳: روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بخار جوش سے ہے جہنم کے سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بی بی اور عائشہ ؓ سے روایت ہے۔

۲۰۷۴: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ۔

۲۰۷۴: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار جوش سے ہے جہنم کے سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔

ف: روایت کی ہم سے ہارون بن اسحٰق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ سے جو بیٹی ہیں منذر کی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور اسماء کی حدیث میں کچھ اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۲۰۷۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰی وَمِنَ الْاَوْجَاعِ کُلِّهَا اَنْ یَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ

۲۰۷۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ سکھاتے تھے صحابہ کو بخار اور سب دردوں میں اس دعا کے پڑھنے کو بسم اللہ سے آخر تک معنی اس کے یہ ہیں شروع کرتا ہوں میں جھاڑنا اس مرض کا ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ بزرگ کے ہر بھڑکتی رگ سے اور آگ کی

النَّارِ۔ گرمی سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے اور ابراہیم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور مروی ہے اس حدیث میں عرق نعار یعنی رگ آواز کرتی ہوئی۔ **مترجم**: اس حدیث کو باب سے کچھ ایسا تعلق نہ تھا مگر مؤلف ؒ نے اس لیے ذکر کر دیا کہ اس میں مذکور ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں آگ کی گرمی سے اور یہ دعا آپ ﷺ نے بخار کے لیے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار میں اثر ہے نار کا' انتہی اور جس بخار کی تبرید آپ ﷺ نے پانی سے فرمائی ہے شاید اس سے مراد بخار صفراوی ہو کہ اطباء اس میں ٹھنڈا پانی پلاتے ہیں اور برف میں ادویات کو سرد کرتے ہیں اور اطراف مریض آب سرد سے دھوتے ہیں پھر بعید نہیں کہ حضرت ﷺ نے یہی نوع مراد لی ہو۔ (نووی)

فقیر کہتا ہے اگر سب بخار آپ ﷺ نے مراد لیے ہوں تو بھی کچھ اشکال نہیں اس لیے کہ آپ ﷺ نے اس کی حرارت کو حرارت جہنم فرمایا اور کیا تعجب ہے کہ جہنم کی حقیقت سے اطباء غافل ہوں اور اسے نہ سمجھیں کہ وہ بغیر نور نبوت کے سمجھ میں نہیں آ سکتی اور ہم نے کلمہ پڑھا ہے آنحضرت ﷺ کا نہ کہ حکیموں کا' اگر تمام جہان کے حکیم خلاف حضرت ﷺ کے کہیں سب جھوٹے ہیں اور فرمانا آپ ﷺ ہی کا قابل تسلیم اور لائق تعلیم ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

۱۳۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغِيْلَةِ

باب: زنِ مرضعہ (دودھ پلاتی) سے صحبت کرنے کے بیان میں

۲۰۷۶ . ۲۰۷۷: عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ وَهِيَ جُدَامَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَدْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ يَفْعَلُوْنَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ۔

۲۰۷۶۔۲۰۷۷: روایت ہے بنت وہب سے اور نام ان کا جدامہ ہے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے ارادہ کیا میں نے کہ منع کروں میں اپنی امت کو غیلہ سے پھر دیکھا میں نے کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور نہیں ضرر پہنچاتے اپنی اولاد کو یعنی بسبب غیلہ کے ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

ف: اس باب میں اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی مالک نے ابی الاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے جدامہ بنت وہب سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے کہا مالک نے اور غیال اور غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے اس زمانہ میں کہ دودھ پلاتی ہو لڑکے کو۔

فقیر کہتا ہے اور اس میں احتمال ہوتا ہے کہ حمل رہ جائے اور دودھ فاسد ہو اور بسبب فساد دودھ کے رضیع کو ضرر پہنچے' روایت کی ہم سے عیسیٰ بن احمد نے انہوں نے وہب سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی الاسود سے اور محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے جدامہ سے جو بیٹی ہیں وہب اسدیہ کی کہ سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے تھے کہ قصد کیا میں نے کہ منع کروں غیلہ سے یہاں تک کہ یاد کیا میں نے فارس و روم کو کہ وہ کرتے ہیں غیلہ اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا کہا مالک نے اور غیلہ یہی ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت رضاع میں جیسا اوپر گزرا کہا ابوعیسیٰ بن احمد نے اور روایت کی ہم سے اسحٰق بن عیسیٰ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی الاسود سے مانند اس کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۳۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

باب: ذات الجنب کے علاج میں

۲۰۷۸: عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَنْعَتُ الزَّیْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَۃُ وَیَلُدُّ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِیْ یَشْتَکِیْهِ۔

۲۰۷۸: روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بتلاتے تھے زیت اور ورس ذات الجنب میں قتادہ نے کہا اور منہ میں ڈالی جائے یہ دوا اسی جانب سے کہ جس طرف درد ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبداللہ کا نام میمون ہے وہ شیخ بصری ہیں۔

۲۰۷۹: عَنْ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰی مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ وَالزَّیْتِ۔

۲۰۷۹: روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا کریں ہم ذات الجنب کی قسط بحری اور زیت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر میمون کی روایت سے کہ وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی میمونؒ سے کئی اہل علم نے یہ حدیث اور ذات الجنب سے مراد سل کا مرض ہے۔مترجم: ذات الجنب اطباء کے نزدیک دو قسم ہے حقیقی اور غیر حقیقی سو حقیقی ایک ورم حار ہے کہ عارض ہوتا ہے نواحی جنب میں اس جھلی میں کہ باطل اصلاح میں ہے اور غیر حقیقی ایک درد ہے کہ مشابہ ہوتا ہے حقیقی کے اور عارض ہوتا ہے وہ نواحی جنب میں ریاح غلیظہ سے کہ بند ہو جاتے ہیں صفاقات میں سو پیدا ہوتا ہے اس سے ایک درد مشابہ ذات الجنب حقیقی کے اور صاحب قانون نے کہا ہے کہ جو درد جنب میں ظاہر ہو مسمی بذات الجنب ہے تسمیۃ للشئی باسم مکانہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے ہر درد ہے خواہ جنب میں ہو یا ریہ میں سوء مزاج سے یا اخلاط غلیظہ سے یا اخلاط لذاعہ سے اگرچہ ورم اور بخار سے ہو اور ذات الجنب حقیقی کو پانچ چیزیں عارض ہوتی ہیں حمی یعنی بخار اسعال یعنی کھانسی، وجع ناخس، ضیق نفس یعنی تنگی دم اور نبض منشاری یعنی وہ نبض جو آرہ کی طرح چلے اور علاج مذکور فی الحدیث اس قسم کا علاج نہیں لیکن قسم ثانی جو ریح غلیظ سے پیدا ہوا اس کو قسط بحری یعنی عود ہندی مفید ہے جیسا کہ دوسری روایات میں وراد ہوا ہے کہ وہ ایک قسم ہے قسط کی جب اسے باریک پیسیں اور روغن زیت میں ملا کر نیم گرم مقام ریح پر ضماد کریں یا لعوق فرمائیں نہایت نافع ہے اور تحلیل کرتا ہے مادہ کو اور دور کرتا ہے ریح کو قوی کرتا ہے اعضائے باطنی کو تنقیح کرتا ہے سدوں کو مسیحی نے کہا کہ عود حار یابس قابض ہے قبض کرتا ہے بطن کو مقوی ہے اعضائے باطنہ کا دور کرتا ہے، ریاح کو کھولتا ہے سدوں کو نافع ہے ذات الجنب کو اور لے جاتا ہے فضل رطوبت کو اور عود مذکور جید ہے اور نافع ہے دماغ کو اور کہا مسیحی نے جائز ہے کہ قسط ذات الجنب کو بھی مفید ہو جبکہ حدوث اس کا مادۂ بلغمیہ سے ہو خصوصاً وقت انحطاط علت کے۔ (زاد المعاد)

۲۰۸۰: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِیْ وَجَعٌ قَدْ کَادَ یُهْلِکُنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِیَمِیْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّمَا

۲۰۸۰: روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت ﷺ اور مجھے ایسا درد تھا کہ مارے ڈالتا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا چھو درد کی جگہ سات بار اپنے داہنے ہاتھ سے اور کہو اعوذ سے اجد تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت اور حکومت کے ساتھ اس چیز کے شر سے جسے میں پاتا ہوں کہا راوی نے ویسا ہی کہا میں

اَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَاكَانَ بِیْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُبِهٖ اَهْلِیْ وَغَیْرَهُمْ ۔

نے پس دُور کی اللہ تعالیٰ نے جو بلا میرے ساتھ تھی پھر ہمیشہ بتا تا رہا میں یہ دعا اپنے اہل وغیرہ کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۰۸۱: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِیْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌ[1] قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَیْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْاَنَّ شَیْئًا كَانَ فِیْهِ شِفَآءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِی السَّنَا۔

۲۰۸۱: روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم کس چیز کا مسہل لیتے ہو تو عرض کی انہوں نے شبر کا فرمایا آپ نے گرم ہے ظالم ہے کہا اسماء نے پھر مسہل لیا میں نے سنا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی چیز میں ہوتی موت سے تو سنا میں ہوتی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: شبرم ایک شجر صغیر ہے قد آدم یا اس سے کچھ بڑا اس کی شاخیں سرخ ہیں سفیدی ملی ہوئی اور سر ہانے شاخوں پر گچھا ہے پتوں کا اور اس میں پھول آتا ہے کچھ زردی سفیدی ملا ہوا پھر جب پھول گر جاتا ہے کچھ پھل آتے ہیں چھوٹے چھوٹے کہ اس میں دانے صغیر ہوتے ہیں مثل بطم کے مقدار میں سرخ رنگ اور اس کی شاخوں پر سرخ چھال ہے اور مستعمل اس میں سے چھال ہے یا دودھ اس کی شاخوں کا اور وہ حار یابس ہے چوتھے درجہ میں مسہل ہے سودا کا اور نکالتا ہے کیموسات غلیظ کو اور ماء اصفر اور بلغم کو اور آکل کو اس سے کرب پیدا ہوتی ہے غشیان ہوتا ہے اور اکثار اس کا قاتل ہے اور چاہیے کہ جب اسے استعمال کریں تو خالص دودھ میں بھگو دیں ایک رات اور دن میں دو بار اس کا دودھ بدل دیں یا تین بار پھر نکال کر سایہ میں سکھائیں اور اس میں درد یا کتیر املا کر استعمال کریں یا ماء عسل کے ساتھ پئیں یا عصارہ انگور کے ساتھ اور شربت اس کا دو دانگ سے چار دانگ تک ہے قوت مریض کے موافق اور بعضے حکما نے کہا ہے کہ لبن شبرم یعنی عرق اس کا اس میں خیر نہیں اگر اسے نہ پئے تو بہتر ہے کہ نا تجربہ کار لوگ اسے پلا کر مار ڈالتے ہیں خلاصہ یہ کہ مسہل قوی ہے اور چوتھا درجہ سمیات کا درجہ ہے اور اشیائے سمیہ کے استعمال میں احتیاط ضرور ہے ورنہ موت کا سامنا ہے اور سنا دوائے معروف ہے عمدہ ترین مسہلات سے۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اس کی تعریف فرمائی۔ ولخالقہ الحمد و الثناء

۱۳۴۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعَسَلِ

باب: شہد کے بیان میں

۲۰۸۲: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَخِی اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَقَیْتُ عَسَلًا فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْقِهٖ عَسَلًا فَقَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْسَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَ اللّٰهُ وَ كَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَأَ۔

۲۰۸۲: روایت ہے ابی سعید سے کہا حاضر ہوا ایک مرد حضرت کے پاس اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آتے ہیں فرمایا پلاؤ اسے شہد پھر آیا وہ عرض کی یا رسول اللہ! پلایا اس کو شہد اور دست اور بڑھ گئے فرمایا آپ نے پلاؤ اس کو شہد کہا راوی نے پھر پلایا اسے پھر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! پلایا میں نے مگر اس سے اور بڑھ گئے دست فرمایا آپ نے سچا ہے اللہ تعالیٰ اور جھوٹا ہے پیٹ تیرے بھائی کا پلا اس کو شہد پھر پلا اس کو تیسری بار اور اچھا ہو گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: بخاری میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا شفا تین چیزوں میں ہے شہد پینے

[1] حارٌّ جارٌّ اور بعضی روایتوں میں آیا ہے اور ابو عبید نے کہا اکثر کلام ان کا حار یار ہے اور جار بجیم بمعنی سدید الاسہال یعنی گرم ہے بہت دست لانے والا اور حار جار میں تاکید لفظی ہے جیسے کہتے ہیں حسن بسن اور شیطان لیطان۔۱۲ (زاد المعاد)

میں یا پچھنے لگانے میں یا داغ دینے میں آگ سے اور منع کرتا ہوں میں اپنی امت کو داغ سے ابو عبداللہ مازری نے کہا امراض تین قسم کے ہیں اول یہ کہ امتلاء دم سے ہوں اس کی دوا حجامت ہے اور فصد بھی اس میں داخل ہے دوسرے یہ کہ امتلاء صفراء یا بلغم وسوداء سے ہو اس کی دوا اسہال مناسبہ ہے کہ ہر خلط سے نسبت رکھتی ہو سو حضرت نے اشارہ کیا عسل سے گویا مسہلات پر جیسے اشارہ کیا حجامت سے اخراج دم پر اور جب عاجز ہو جائیں ان دواؤں سے تو آخر دوا کی کی ہے یعنی داغ دینا اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ اصل امراض مزاجیہ میں جو تابع ہیں کیفیات اخلاط کے حرارت ہے یا برودت پس یہ کلام نبوت وارد ہوا ہے۔ معالجہ میں باردہ و حارہ علیٰ طریق التمثیل سو اگر مرض حار ہے اخراج دم سے اس کی دوا ہوگی مثل فصد و حجامت کے اس لیے کہ اس میں استفراغ مادہ کا ہے اور تبرید مزاج کی اور اگر مرض بارد ہے علاج ہوگا تسخین موجود ہے عسل میں پس اگر حاجت ہوگی استفراغ مادہ بارہ کی تو عسل قوت اسہال بھی رکھتا ہے اور نرمی سے مادہ کو نکالتا ہے اور مادۂ غلیظہ مزمنہ ہے تو کی یعنی داغ سے بہتر علاج نہیں اس لیے کہ جز ناری اس کا مشتعل کر دیتا ہے عضو کو اور رقیق کرتا ہے مادۂ غلیظ کو۔

(زاد المعاد بتغییر یسیر)

۲۰۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًالَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عُوْفِيَ۔

۲۰۸۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ مسلم ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مریض کی کہ ابھی اس کی موت آئی نہ ہو اور سات بار کہے اسالک سے یشفیک تک مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے تندرست کر دے گا اور معنی اس دعا کے یہ ہیں مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ مالک سے بڑے تخت کے شفا دے تجھ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر منہال بن عمر کی روایت سے۔

۲۰۸۴: عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِهَا عَنْهُ بِالْمَآءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَلْيَغْمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَمْ يَبْرَاْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَمْ يَبْرَاْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَمْ يَبْرَاْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَاتَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔

۲۰۸۴: روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جب آئے کسی کو تم میں سے بخار اور بخار ایک ٹکڑا ہے نار کا تو چاہیے کہ اسے بجھا دے پانی سے یعنی جیسے آگ بجھائی جاتی ہے سو چاہیے کہ اسے بجھا دے پانی سے یعنی جیسے آگ بجھائی جاتی ہے سو چاہیے کہ اترے بہتری نہر میں اور منہ کرے جدھر سے پانی آتا ہے اور کہے بسم اللہ سے رسولک تک یعنی شروع اللہ کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بندے کو اور سچا کر اپنے رسول کو اور نہر میں اترے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب کے قبل اور چاہیے کہ اس میں تین غوطے لگائے تین دن تک ایسا ہی کرے پھر اگر اچھا نہ ہوا تین دن میں تو پانچ دن پھر اگر اچھا نہ ہوا پانچ دن میں تو سات دن پھر اگر اچھا نہ ہوا تو نو دن سکتا ہے کہ نو دن سے اس کا مرض متجاوز نہ ہو اللہ کے حکم سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: کسی قسم کا بخار ہو فقیر کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت دے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی تصدیق ضرور کرتا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں بار اپنی عادت مبارک اس کی تصدیق کے لیے خرق فرماتا ہے اس طرح اگر بطور معتاد نہ ہو تو بطور خرق عادت تو صحت ہوگی الحمدللہ علیٰ ذالک۔

۲۰۸۵: عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ بِاَیِّ شَیْءٍ دُوْوِیَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَقِیَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ كَانَ عَلِیٌّ یَاْتِیْ بِالْمَآءِ فِیْ تُرْسِهٖ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ وَاُحْرِقَ لَهٗ حَصِیْرٌ فَحُشِیَ بِهٖ جُرْحُهٗ۔

۲۰۸۵: روایت ہے ابی حازم سے کہ پوچھا کسی نے سہل بن سعد کو اور میں سنتا تھا یہ پوچھا کہ کیا دوا ہوئی زخم کی رسول اللہ ﷺ کے تو فرمایا سہل نے نہیں باقی رہا کوئی اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ اور یہ بیان واقعی تھا نہ تعریف اپنی پھر یہ کیفیت گزری کہ حضرت علیؓ پانی لاتے تھے اپنی سپر (ڈھال) میں اور حضرت فاطمہؓ زخم مبارک دھوتی تھیں اور میں بوریا جلاتا تھا پھر چھڑکی راکھ بوریئے کی آپ کے زخم مبارک پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔**مترجم**: کیا عالم بے تکلفی تھا کہ جس کو سلاطین ہدیئے بھیجیں اس کے سر میں بوریئے کی راکھ لگائی جائے۔اللّٰھم صل علی محمد والہ وبارك وسلم۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی وقت میں بیان واقعی اپنے علم کا جائز ہے اگر خوف عجب کا نہ ہو جیسا کہ سہل نے کہا مگر عجب سے بچنا سہل نہیں اور پانی سے خون بند بھی ہو جاتا ہے اس لیے دھونا مفید ہے۔

۲۰۸۶ تا ۲۰۸۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِیْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَایَرُدُّ شَیْئًا وَیُطَیِّبُ نَفْسَهٗ۔

۲۰۸۶ تا ۲۰۸۹: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تم مریض پر تو دعا کرو اس کی درازئ عمر کی اس لیے کہ یہ کچھ تقدیر کو نہیں بدلتی اور اس کا دِل خوش کر دیتی ہے۔**ف**: یہ حدیث غریب ہے۔

مسائل ملحقہ: (مترجم)

①**مسئلہ**: مریض کو تبدیل آب و ہوا کے لیے نقل مکانی مسنون ہے۔چنانچہ بخاری نے اس پر استدلال کیا ہے حدیث عرینین سے کہ ان کو آپ نے حکم دیا مدینہ سے باہر جانے کا۔

②**مسئلہ**: محرم کو پچھنے لگانا جائز ہے۔چنانچہ آنحضرت ﷺ نے لحی جمل (مکہ و مدینہ کے بیچ میں ایک مقام کا نام ہے) میں پچھنے لگائے ہیں اپنے سر مبارک میں اور آپ ﷺ محرم تھے۔(رواہ البخاری)

③**مسئلہ**: بخاری میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب سنو تم طاعون کو کسی زمین میں تو داخل نہ ہو اس میں اور جب کسی زمین پر پڑے تو وہاں سے نکلو بھی نہیں' انتہی اور طاعون بروزن مفعول طعن سے ہے اس لفظ میں عرب نے عدل کیا ہے یعنی صیغہ اصلیہ سے نکال لیا ہے اور دال ہے یہ لفظ موت عام پر مانند وبا کے اور تہذیب النووی میں ہے کہ طاعون ثبور ہے کہ ورم مولم کے ساتھ نکلتے ہیں اور اس کا گرداگرد سرخ ہو جاتا ہے یا سبز ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی خفقان و قے شروع ہوتا ہے اور وہ پھوڑے اکثر بغلوں میں نکلتے ہیں بلکہ سارے بدن میں' خلیل نے کہا طاعون وباء ہے اور وباء ہر مرض عام ہے کہ جو موجب ہلاک انسان ہوا اور ابوبکر بن عربی ابوالولید کا بھی قول اسی کے قریب ہے اور حضرت عمرؓ کے وقت میں جو وبا کہ شام میں واقع ہوئی تھی وہ بھی طاعون تھا پھر آپ بمشورہ مشائخانِ قریش کے راہ سے لوٹ آئے۔(بخاری)

④**مسئلہ**: البان اتن یعنی گدھی کا دودھ ابن شہاب سے مروی ہے کہ پوچھا انہوں نے حکم اس کا ابوادریس سے سو کہا انہوں نے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے گوشت سے منع فرمایا اور خاص اس کے لبن میں کوئی حکم ہمیں نہیں پہنچا۔(رواہ البخاری) کرمانی نے کہا ہے کہ حرمت لبن بسبب حرمت لحم کے ہے اس لیے کہ متولد ہوتا ہے دودھ گوشت سے۔

⑤**مسئلہ**: حقیقت سحر کی اور تاثیر اس کی ثابت ہے اور گئے ہیں اس کے اثبات کی طرف اہلسنت اور جمہور علمائے اُمت اور نہیں منکر اس

کے مگر اہل بدعت اور ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ مقدس میں اور فرمایا ہے کہ وہ مفرق ہے بین المرء وزوجہ اور اشارہ کیا ہے اس کے مرتکب کی طرف کفر کا اور احادیث متفق علیہ وارد ہوئی ہیں اس کے اثبات تاثیر میں اور جس نے سحر کیا تھا آنحضرتؐ پر نام اس کا لبید بن الاعصم تھا اور ایک مدت تک تھی تاثیر اسکی آپ پر اور بعض مبتدعین معترض ہیں کہ یہ امر منصب نبوت کے خلاف ہے اور تجویز کرنا اس کا منافی ثقابت انبیاء ہے مگر یہ اعتراض ان کا باطل ہے اس لیے کہ دلائل قطعیہ قائم ہوئے ہیں صدق وصحت وعصمت پر آنحضرت ﷺ کے اس چیز میں کہ متعلق ہے تبلیغ احکام الٰہی کے اور خطا کرنا امورِ دنیا میں یا مؤثر ہو جانا کسی سم سے یا متضرر ہو جانا کسی اور ضرر پہنچانے والی چیز سے ہرگز منافی منصب نبوت نہیں بلکہ یہ کمال منصب نبوت ہے اس لیے کہ یہ لازم بشری ہیں اور بشر افضل ہے تمامی مخلوق سے اور تاثیر سحر میں اختلاف ہے۔ مازری نے کہا ہے کہ بعضوں کا قول ہے کہ تاثیر سحر تفرقہ بین الزوجین سے زیادہ نہیں ہوتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اثر نہیں اور مذہب اشاعرہ کا یہ ہے کہ اور تاثیر بھی سوا اس کے بلکہ اس سے بڑھ کر ہو سکتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر کوئی معترض ہو کہ خرقِ عادت جب ساحر اور نبی وولی سب کے واسطے ہوئے تو پھر ان میں فرق کیا ہے؟ تو جواب اس کا یہ ہے کہ اگرچہ خرق عادت سب کو شامل ہے مگر نبی تحدی کرتا ہے ساتھ خلق کے اور عاجز کرتا ہے اور خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ خرق عادت کے کہ واقع ہوئی ہے وہ اس کی تصدیق کے واسطے پھر اگر وہ جھوٹا ہو تو واقع نہ ہوگا اس کے لیے خرقِ عادت اور اگر خرقِ عادت مکذبانِ رسل کے لیے واقع ہوتے تو جتنے معارضین تھے انبیاء کے سب سے وقت معارضہ کے ظاہر ہوتے ہیں حالانکہ یہ باطل ہے اور ولی وساحر اپنے خرق عادت سے استدلال نبوت پر نہیں کرتے اور اگر دعویٰ نبوت کرتے ہیں تو خرقِ عادت واقع نہیں ہوتے اور فرق ولی اور ساحر میں دو وجہوں سے ہے اوّل یہ کہ مشہور ہے اجماع مسلمین کا کہ سحر ظاہر نہیں ہوتا مگر فاسق پر اور کرامت ظاہر نہیں ہوتی فاسق پر اور ظاہر ہوتی ہے ولی اور متقی پر۔ دوسرے یہ کہ سحر اکثر ظاہر ہوتا ہے بفعل ساحر اور مشقت ومحنت بخلاف کرامت کے اور سحر میں اگر کوئی قول وفعل کا نہیں تو گناہِ کبیرہ ہے ورنہ کفر ہے۔ پھر جس میں کفر نہیں اس کی توبہ قبول ہے شافعیہ کے نزدیک اور قتل نہ کیا جائے اگر توبہ کرے اور امام مالکؒ نے فرمایا کہ ساحر قتل کیا جائے اور توبہ نہ لی جائے اس سے اور اگر توبہ کرے تو بھی مقبول نہیں بلکہ متحتم ہے قتل اس کا اور احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ جب قتل کرے ساحر کسی انسان کو اور اقرار کرے کہ اسکے سحر سے مرا ہے اور اکثر اسکے سحر سے لوگ مر جاتے ہیں تو قصاص واجب ہے اور اگر وہ کہے کہ مر گیا بسبب سحر کے مگر لوگ کبھی مرتے ہیں اس سحر سے اور کبھی نہیں مرتے تو قصاص نہیں اس پر بلکہ دیت اور کفارہ اس پر واجب ہے اور اصحابِ شافعیہ نے کہا ہے کہ ثبوتِ قتل ساحر بہ بینہ ممکن نہیں جب تک وہ اقرار نہ کرے۔ (نووی)

⑥ **مسئلہ**: ادعیات رقیہ پڑھ کر پھونکنا بھی مسنون ہے چنانچہ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ تھے آنحضرتؐ جب کوئی بیمار ہوتا تو آپؐ کے گھر والوں میں تو پھونکتے معوذات اور وہ کئی قسم ہے ایک نفث ہے دوسرے نفخ ہے تیسرے تفل ہے اور اجماع ہے جوازِ نفث پر اور مستحب کہا ہے اسے جمہور صحابہ اور تابعین نے کہا قاضی نے کہ انکار کیا ہے ایک جماعت نے نفث اور تفل پر رقیوں میں اور جائز رکھا ہے نفخ کو اور نفخ وہ ہے جس پھونکنے میں تھوک نہ نکلے بخلاف نفث اور تفل کے وہ بغیر تھوک کے نہیں ہوتے۔ ابو عبید نے کہا کہ تفل کے معنوں میں تھوک کا نکلنا شرط ہے اور نفث میں شرط نہیں اور بعضوں نے اس کے برعکس کہا ہے اور سوال کیا گیا حضرت عائشہؓ سے نفث نبی ﷺ کا فرمایا انہوں نے کہ ایسا پھونکتے تھے آپؐ جیسا کوئی پھونکتا ہے انگور خشک کھاتے وقت کہ اس میں تھوک نہیں نکلتا اور جو بے اختیار کچھ نکلے اس کا اعتبار نہیں اور جس حدیث میں فاتحہ الکتاب کا رقیہ مذکور ہے اس میں یہ وارد ہوا ہے کہ وہ جمع کرتے تھے اپنے تھوک کو اور پھینکتے تھے اس بیمار پر۔ قاضی نے کہا اور فائدہ تھوکنے کا برکت لینا ہے ساتھ اس رطوبت اور ہوا اور دم کے کہ جو ملا ہے اس رقیہ اور ذکر کے ساتھ اور امام مالک پھونکتے تھے اپنے رقیہ میں اور مکروہ جانتے تھے رقیہ لوہے اور نمک سے اور وہ رقیہ کہ جس میں گرہ لگائی ہو جیسے گنڈہ وغیرہ اور جس میں لکھے جاتے ہیں خاتم سلیمان کے اور گرہ لگانا ان کے نزدیک نہایت مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں مشابہت ہے سحر کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: النفاثات فی العقد۔ واللہ اعلم۔ (نووی باختصار)

⑦ **مسئلہ**: مسلم میں مروی ہے آنحضرت ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا لا عدوی ولا طیرۃ ولا صفر ولا ہامۃ اور مروی ہے ولا نوء ولا غول اور عدوی اوپر مذکور ہوا ہے اور طیرہ مشہور ہے بدفالی اور صفر میں دو اقوال ہیں اوّل یہ کہ مقدم کرنا صفر کا محرم پر جیسے کفار عرب کیا کرتے تھے اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے نسی فرمایا ہے۔ دوسرے یہ کہ عرب کا عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ میں ایک کیڑا ہے کہ صفر اس کا نام ہے اور وہ ہیجان کرتا ہے بھوک کے وقت اور اکثر مار ڈالتا ہے اس جانور کو اور کھجلی سے زیادہ اس میں عدوی کا خیال رکھتے تھے اور یہی تفسیر صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں مطرف اور ابن وہب اور ابن حبیب اور ابو عبید اور اکثر علمائے حدیث اور ہامہ ایک جانور معروف ہے کہ جسے الو کہتے ہیں عرب اس سے بدفالی لیتے تھے اور بعضوں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر الو بن جاتی ہیں اور یہ تفسیر اکثر علماء کی ہے اور نوء یعنی نچھتر مشہور ہے مراد اس کی نفی سے یہ ہے کہ یہ عقیدہ مت رکھو کہ فلانے نچھتر نے پانی برسایا اور غول کو عرب جانتا تھا کہ وہ بھی ایک قسم شیاطین کی ہیں کہ راہ میں ملتے ہیں اور راہ رو کو بھلاتے ہیں اور متلون بالوان عجیب ہو کر ان کو ہلاک کرتے ہیں حضرت ﷺ نے ان سب اوہامِ باطلہ کا ابطال کیا اور اپنی امت کو اس مرض سے نکالا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْفَرَائِضِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب تقسیم ترکہ کے ہیں جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

شرح الالفاظ ۞ مترجم: فرائض جمع ہے فریضہ کی اور مشتق ہے فرض سے اور فرض لغت میں تقدیر اور قطع اور بیان کے ہے اور اصطلاحِ شرع میں فرض وہ ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یقینی سے اس قسم کے مسائل فقہیہ کو فرائض اس واسطے نام رکھا کہ سہام مقدر مقطوع مبین ہیں جو دلیل قطعی سے ثابت ہیں تو اس میں لغوی معنی اور شرعی دونوں یکجا ہو گئے۔ کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن العالم۔

اور موضوع علم فرائض کا ترکات ہیں، غرض اس علم کی ایصالِ حقوق ہے اہل استحقاق کو اور ارکان اس کے تین ہیں وارث اور مورث اور موروث اور شرط اس کی تین ہیں، مورث کی موت اور وارث کی حیاتِ حقیقی ہو یا تقدیری چنانچہ حمل اور علم وجہ ارث کا اور اسباب اور موانع ضمن کتاب میں مذکور ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور اس علم کے استخراج کے تین اصول ہیں کتاب اللہ اور حدیث رسول چنانچہ نانی کی ارث مغیرہ اور ابن سلمہ کی شہادت سے ثابت ہے اور اصل ثالث اجماعِ امت ہے چنانچہ دادی کے ارث عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے اصحابِ کرام کا اور قیاس کو فرائض میں کچھ دخل نہیں۔ کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن الطحاوی مختصراً۔

١٣٤٥: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

باب: اس بیان میں کہ ترکہ کے مستحق وارث ہیں

٢٠٩٠: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَ مَنْ تَرَكَ ضِیَاعًا فَاِلَیَّ۔

٢٠٩٠: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے چھوڑا مال تو وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو چھوڑے ضیاع تو ان کی پرورش میرے ذمہ ہے۔

ف: حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے یہ حدیث اور اس میں طول ہے اور وہ پوری ہے بہ نسبت اسکے اس باب میں جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے اور مراد مَنْ تَرَكَ ضِیَاعًا سے وہ ضیاع ہیں کہ جس کی پرورش کے لیے میت نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو تو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کی پرورش کروں گا اور خرچ اٹھاؤں گا۔ **مترجم**: ضیاع مصدر ہے ضاع یضیع کا بروزن سحاب بمعنی زن و فرزند اور جو آدمی کے نفقہ اور مؤنت میں ہوں اور ہر ضعیف و نیاز مند کہ امور و حوائج میں محتاج ہو کسی کا اور بمعنی ہلاک اور ایک قسم خوشبو کی بھی ہے اور یہاں زن و فرزند مراد ہیں، نووی نے کہا ہے جو چھوڑ جائے دین اور

ضیاع اس کا ادا اور پرورش حضرت ﷺ کے خصائص میں تھا اور حکام پر واجب نہیں گویا ان کے نزدیک یہ فرمانا حضرت ﷺ کا تبرعاً تھا۔

۱۳۴۶ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَعْلِيْمِ الْفَرَائِضِ

باب: تعلیم فرائض کی فضیلت میں

۲۰۹۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّيْ مَقْبُوْضٌ۔

۲۰۹۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور سکھاؤ اسے لوگوں کو اس لیے کہ میں وفات پانے والا ہوں۔

ف: اس حدیث میں اضطراب ہے اور روایت کی اسامہ نے یہ حدیث عوف سے انہوں نے سلمان بن جابر انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین نے انہوں نے ابو اسامہ سے اس کے معنوں میں **مترجم**: دار قطنی اور ابن ماجہ میں ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سیکھو فرائض کو کہ وہ نصف علم ہے اور بھلایا جاتا ہے اور پہلے وہی چھینا جائے گا میری امت سے اور ابوداؤد میں ہے کہ علم تین ہیں اور سوا اس کے حاجت سے زیادہ ہے۔ اوّل آیت محکمہ دوم سنت قائمہ سوم فریضہ عادلہ اور مراد فریضہ سے سہم ہے اصحاب فرائض کا اور فرمایا آپ نے اعلم تر امت میں علم فرائض میں زید بن ثابت ہیں رواہ احمد و ابن ماجہ والترمذی والنسائی' اقول مراد نصف علم سے یہ ہے کہ علم دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی اس پر حیات دنیوی پر عمل کرے اور دوسرے یہ کہ وہ اس کے وارث بعد اس کے موت کے اس پر عامل ہوں اور علم میراث ایسا ہے ہی' پس نصف علم ہوا۔

۱۳۴۷ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْبَنَاتِ

باب: لڑکیوں کے میراث میں

۲۰۹۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَّاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ۔

۲۰۹۲: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا کہ آئیں بی بی سعد بن ربیع کی اپنی دو لڑکیوں کو لے کر جو بیٹیاں تھیں سعد کی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہؐ! یہ دونوں بیٹیاں ہیں سعد بن ربیع کی شہید ہوئے ان کے باپ آپ کی رفاقت میں احد کے دن اور ان کے چچا نے لے لیا سب مال ان لڑکیوں کا اور نہ چھوڑا ان کے لیے کچھ مال اور ان کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک ان کا کچھ مال نہ ہو فرمایا آپ ﷺ نے اللہ حکم کر دے گا اس باب میں سو اتری آیت میراث کی اور حکم بھیجا رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کو کہ دے دیں سعد کی بیٹیوں کو دو ثلث اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور باقی تیرا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے اور روایت کی یہ شریک نے بھی عبداللہ بن محمد بن عقیل سے۔ **مترجم**: اولاد کی میراث میں اصل یہ آیت ہے جس کا شانِ نزول اس روایت میں مذکور ہوا: قَالَ اللّٰهُ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ……

یعنی اللہ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ ہے برابر دو عورتوں کے پھر اگر نری عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں ہیں جو چھوڑ مرا اور ایک ہے تو اس کو آدھا...... مترجم کہتا ہے اگر دو لڑکیاں ہوں تو یہ مسئلہ منصوص قرآنِ عظیم میں نہیں اور اجماع سلف منعقد ہے کہ جب مر جائے باپ یا ماں اور چھوڑ جائے لڑکا اور لڑکی یعنی اولاد ذکور و اناث دونوں قسم پس مرد کو اس میں سے حصہ ہے برابر دو عورتوں کے یعنی مرد کو دو راس اعتبار کریں اور عورت کو ایک راس اور اگر فقط لڑکیاں ہوں اور لڑکا ان کے ساتھ نہ ہو تو دو لڑکیاں یا ان سے زیادہ کو دو ثلث ہیں ترکہ سے اور اگر ایک لڑکی ہے تو اسے نصف ہے کل مال کا پھر اگر شریک ہو جائے اولاد کے ساتھ کوئی اور اصحابِ فرائض اور اولاد میں کوئی نر بھی ہو تو پہلے اسے حصہ دے لیں مثلاً وہ شریک زوجہ ہے یا زوج یا ماں باپ میت کے۔ واللہ اعلم اور اس کے بعد جو باقی رہے وہ اولاد پر اس طرح تقسیم ہو کہ مرد کو دو حصہ اور عورتوں کو ایک حصہ۔ **حاصل کلام** یہ ہے کہ بنات ابناء کے ساتھ مل کر عصبہ بالغیر ہو جاتے ہیں‘ واللہ اعلم اور اولاد نر کا مرتبہ جبکہ خاص میت کی اولاد نہ ہو مانند حالت اولاد بالواسطہ کے ہے یعنی جیسا بیٹا بیٹی میت کے نہ ہو تو پوتا پوتی ورثہ لینے میں ان کے قائم مقام ہیں کہ مردان کے مثل مردان اولاد بیواسطہ کے ہیں اور عورتیں ان کی مثل زنان بے واسطہ او روارث ہوتے ہیں یہ جیسے کہ وارث ہوتے ہیں اولاد بے واسطہ اور محجوب کرتے ہیں جیسا کہ محجوب کرتی ہیں اولاد بواسطہ پس اگر جمع ہو جائیں اولاد بے واسطہ اولاد پسر کے ساتھ اور اولاد بے واسطہ میں کوئی مرد بھی ہو تو حکم یہ ہے کہ اولاد پسر کو میراث نہیں اولاد بے واسطہ کے ہوتے ہوئے اور اگر اولاد بے واسطہ میں کوئی مرد نہ ہو اور ہو ویں اولاد بے واسطہ دو لڑکیاں یا زیادہ تو میراث نہیں ہے دختران پسر کو ان کے ہوتے ہوئے مگر جب کہ ہووے اولاد پسر میں کوئی مرد کہ برابر ہو دخترانِ پسر کے درجہ نسب میں یا نیچے ہو ان سے تو باز رکھے گا یا مرد مال زیادہ کو دختران بے واسطہ سے اور تقسیم ہوگا یہ مال زیادہ دخترانِ پسر اور اس مرد پر للذکر مثل حظ الانثیین اور مال زیادہ سے مراد وہ مال ہے جو دختران بے واسطہ سے بچے پھر اگر کچھ نہ بچے تو دخترانِ پسر کو کچھ نہیں اور اگر اولاد بے واسطہ ایک ہے لڑکی ہو تو اسے نصف ہے اور دختر پسر ایک ہو یا زیادہ لڑکوں کی دختر سے یعنی جو بہ نسبت میت کے ایک مرتبہ میں ہیں تو ان کا کچھ مقرر نہیں اس صورت میں جیسا کہ اوپر کی صورت میں چھٹا حصہ تھا لیکن اہل فرائض سے اگر کچھ باقی رہے گا تو وہ بقیہ اس مرد پر اور جو اس کے مرتبہ میں ہو یا اس سے اوپر ہو دختران پسر سے تقسیم ہو جائے گا مرد کو دو حصہ‘ عورت کو ایک اور جو اس مرد سے نیچے کے درجے کے ہیں اس کو کچھ نہ ملے گا اور اگر اہل فرائض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا۔ (مصفّٰی شرح موطأ)

۱۳۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ بِنْتِ الْاِبْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

باب: پوتیوں کی میراث میں بیٹیوں کے ساتھ

۲۰۹۳: عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَسَاَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ فَقَالَا لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَ لِلْاُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ مَا بَقِيَ وَقَالَا لَهٗ انْطَلِقْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ سَيُتَابِعُنَا فَاَتٰى عَبْدَاللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ وَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰكِنِّىْ اَقْضِىْ فِيْهَا كَمَا

۲۰۹۳: روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہ آیا ایک مرد ابی موسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس اور پوچھی ان دونوں نے میراث بیٹی اور پوتی اور حقیقی بہن کی سو انہوں نے کہا بیٹی کو نصف ہے اور بہن کو باقی اور کہا دونوں نے کہ تو جا عبداللہ کے پاس اور پوچھ ان سے سو وہ بھی جواب میں ہمارا ساتھ دیں گے سو آیا وہ عبداللہ کے پاس اور ذکر کیا اس کا اور خبر دی ابی موسیٰ اور سلیمان کے قول کی عبداللہ نے کہا میں اگر یہی حکم دوں گا تو گمراہ ہو گیا میں اور نہ ہوا راہ پانے والوں میں لیکن فتویٰ دیتا ہوں تجھ کو

قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِا بْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْاُخْتِ مَابَقِيَ۔

جیسا فتویٰ دیا رسول اللہ ﷺ نے بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ کہ کامل ہو جائیں یہ دونوں حصہ مل کر دو ثلث اور ماقی بہن کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو قیس اودی کا نام عبد الرحمٰن بن ثروان ہے اور وہ کوفی ہیں اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی ابی قیس سے۔ **مترجم**: لڑکے اور پوتے کے حصوں کی تحقیق ہمارے قول میں اوپر مذکور ہو چکی اور بہن حقیقی قائم مقام بیٹی کے ہے یعنی نہ ہو تو حقیقی بہن کا حال بیٹی کا سا ہے کہ ایک کو نصف ملتا ہے اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہو جاتے ہیں اور بھائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین حصہ ہوتا ہے اور علاتی بہن بجائے پوتی کے ہے یعنی جو حکم پوتی کے میراث کا ساتھ بیٹے کے ہے وہی حکم علاتی بہن کا ساتھ حقیقی کے ہے جیسے پوتی بوقت نہ ہونے بیٹی کے بجائے بیٹی کے ہو جاتی ہے اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتھ اپنے بھائی کے میراث بعصوبت پاتی ہیں' یہی حال بعینہٖ علاتی بہنوں کا ہے بروقت نہ ہونے حقیقی بہن کے اور جس طرح ایک بیٹی کے ساتھ پوتے کو سدس ملتا ہے ایسے ہی ایک علاتی بہن کو ساتھ حقیقی بہن کے اور جس طرح دو بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں بالکل محروم ہو جاتی ہیں ایسے ہی دو حقیقی بہنوں کے ساتھ علاتی بہن بالکل محروم ہو جاتی ہے اسی طرح باوصف ہونے دو بہنوں حقیقی کے اگر ساتھ علاتی بہنوں کے بھائی علاتی پایا جائے تو یہ بہنیں بھی عصبہ ہو جائیں گی۔

۱۳۴۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي مِيْرَاثِ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ

باب: حقیقی بھائیوں کی میراث میں

۲۰۹۴: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذَا الْاٰيَةَ: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ﴾ [النساء: ۱۲] وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَرِثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ۔

۲۰۹۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا انہوں نے پڑھتے ہو تم یہ آیت: مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ ...... اور تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ادائے دین کا قبل وصیت کے اور حکم کیا اعیان بنی الام کے کہ بھائی ہیں حقیقی ایک ماں باپ سے وہ وارث ہوتے ہیں نہ برادرانِ اخیافی کہ بھائی ہیں ایک باپ سے یعنی مرد وارث ہوتا ہے اپنے حقیقی بھائی کا کہ ایک ماں باپ سے ہو نہ علاتی بھائی کا کہ ایک باپ سے ہو۔

ف: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے کہ حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بھائی ہیں وارث ہوتے ہیں' نہ بنی العلات کہ برادرانِ اخیافی ہیں' اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ابی اسحٰق کی سند سے کہ وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں اور کلام کیا بعض اہل علم نے حارث میں اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک۔ **مترجم**: یعنی حضرت علیؓ نے فرمایا کہ شاید تمہیں اس آیت میں شبہ وارد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور دین اس کے بعد مذکور ہے تو اجرائے وصیت قبل ادائے دین ضرور ہے اور حضرت نے ادائے دین مقدم کیا وصیت پر' سو جان لو کہ دین مقدم ہے حکماً اگرچہ مؤخر ہے ذکراً اور تقدیم وصیت کا ذکراً فقط مزید اعتنا کے واسطے ہے کہ وہ حق میت ہے اور نفوس ورثہ پر شاق ہے اور برادرانِ حقیقی کو ایک ماں باپ سے' اگر برادرانِ علاتی کے ساتھ جمع ہوں تو میراث برادرانِ حقیقی کو ہے سو تمہیں وہم نہ ہو کہ قرآن میں تو اللہ تعالیٰ نے سب بھائیوں کو برابر ذکر کیا ہے اور

برادرانِ اخیافی کہ ایک ماں سے ہیں اصحاب فرائض سے ہیں یہاں کلام ہے عصبات میں اور الرجل یرث اخاہ سے آخر تک تفسیر و تاکید کلام سابق سے۔ (شرح مشکوٰۃ) تفصیل آگے آتی ہے۔

۲۰۹۵ - ۲۰۹۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ نِبِیُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَنَا مَرِیْضٌ فِیْ بَنِیْ سَلَمَةَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ کَیْفَ اَقْسِمُ مَالِیْ بَیْنَ وَلَدِیْ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ شَیْئًا فَنَزَلَتْ: ﴿یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ﴾ [النساء: ۱۱] اَلْاٰیَةَ۔

۲۰۹۵ - ۲۰۹۶: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو میری اور میں بیمار تھا بنی سلمہ کے محلہ میں سو عرض کی میں نے اے نبی اللہ کے کیونکر تقسیم کروں میں اپنا مال اپنی اولاد میں سو جواب نہ دیا آپ نے کچھ اور اتری یہ آیت: یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ......۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ابن عیینہ وغیرہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے۔

۲۰۹۷: عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعُوْدُنِیْ فَوَجَدَنِیْ قَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَاَتَانِیْ وَمَعَهٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا مَاشِیَانِ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَضُوْءِهٖ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ اَوْ کَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ یُجِبْنِیْ شَیْئًا وَکَانَ لَهٗ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ: ﴿یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ﴾ [النساء: ۱۷۶] اَلْاٰیَةَ قَالَ جَابِرٌ فِیَّ نَزَلَتْ۔

۲۰۹۷: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ بیمار ہوا میں اور آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو اور پایا مجھے کہ بیہوشی آگئی تھی مجھ پر سو آئے آپ اور ابوبکر دونوں پیدل تھے سو وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ڈال دیا وضو کا بچا ہوا پانی یا غسالہ وضو کا مجھ پر سو ہوش میں آیا میں اور عرض کی میں نے یارسول اللہ! کیا حکم کروں میں اپنے مال میں یا یہ کہا کیا کروں میں اپنا مال؟ یعنی یہ شک راوی ہے پھر حضرت نے کچھ جواب نہ دیا مجھ کو اور ان کی یعنی جابر کی نو بہنیں تھیں یہ قول ہے محمد بن منکدر کا یہاں تک کہ نازل ہوئیں آیت میراث کی یَسْتَفْتُوْنَكَ سے آخر تک کہا جابر نے یہ آیت میرے باب میں اتری۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: ان دونوں باب میں مصنفؒ نے بھائی بہنوں کا ذکر کیا ہے پہلے ہم ان کا خلاصہ احکام کرتے ہیں بعد اسکے آیت مبارکہ یَسْتَفْتُوْنَكَ کی شرح کریں گے فاقول بعون اللہ وقوتہ۔ بھائی اگر ایک ماں باپ سے ہیں تو حقیقی ہیں اور اگر باپ ایک ہیں تو علاتی ہیں اور اگر ماں ایک ہے تو اخیافی ہیں پس حقیقی اگر میت کا فرزند نرینہ موجود ہے یا فرزند فرزند کہ نر ہو تو اس صورت میں انکو کچھ نہیں ملتا اور اسی طرح جب کہ میت کا باپ موجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہیں میت کی لڑکیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ مگر جبکہ میت کا دادا نہ ہو اس طرح کہ وہ اس صورت میں عصبہ ہیں کہ پہلے ذوی الفروض پر انکے حصوں کے موافق ترکہ تقسیم کیا جائے اور بعد جو باقی رہے وہ ان کو ملے اس طرح سے کہ مرد کو دو حصہ اور عورت کو ایک حصہ اور اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا اور اگر میت نے باپ (یعنی بھائی کو) اور دادا اور فرزند اور اولاد (یعنی بہن کو) فرزند خواہ مرد ہو یا عورت کچھ نہ چھوڑا تو اس صورت میں حقیقی بہن اگر ایک ہے تو اسے آدھا ہے کل مال کا اور اگر دو ہیں یا دو سے زیادہ تو انہیں دو ثلث ہیں اور اگر انکے ساتھ کوئی بھائی حقیقی ہے میت کا تو پھر یہ بہنیں ذوی الفروض نہیں بلکہ عصبہ ہیں اب جو ذوی الفروض سے بچے گا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے بٹے گا اس صورت میں ان کا یہی

حکم ہے مگر ایک مسئلہ میں کہ برادرانِ عینی کو کچھ نہیں بچتا اس لیے کہ ان کو شریک کر دیے ہیں برادرانِ اخیافی میں تا کہ بالکل بے نصیب نہ رہیں اور صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً ہندہ نے وفات پائی اور چھوڑا اپنے شوہر اور ماں اور برادرانِ اخیافی اور عینی کو تو پہنچا شوہر ہندہ کو نصف اور مادر کو سدس اور برادرانِ اخیافی کو ثلث اور باقی نہ رہا برادرانِ عینی کو کچھ تو اس صورت میں برادرانِ عینی کو برادرانِ اخیافی کے شریک کر دیں گے اسی ثلث میں اور مردوں کو دو حصہ اور عورتوں کو ایک ایک حصہ تقسیم کر دیں گے اس لیے کہ یہ سب بھائی ہیں متوفی یعنی ہندہ کی ماں کی طرف سے یہ حکم ہے حقیقی بھائیوں کا۔ اب علاتی کا حکم سنئے کہ حال ان کا مثل برادرانِ حقیقی کے ہے جبکہ میت کا کوئی برادرانِ حقیقی میں سے نہ ہوان کے مرد برابر ہیں ان کے مردوں کے اور ان کی عورتیں برابر ہیں ان کی عورتوں کے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ شریک نہیں ہوتے برادرانِ اخیافی کے پاس اگر جمع ہو جائیں برادرانِ علاتی اور عینی اور عینی میں کوئی نر ہو تو میراث نہیں ہے علاتیوں میں سے کسی کو اور اگر نہ ہو ان میں سے کوئی نر اور ہو عینی ایک بہن تو دیا جائے اسے ایک نصف اور خواہر علاتی کو ایک سدس کہ تمام ہو جائیں دو ثلث کہ انتہا ہے بہنوں کے حصوں کی اور اگر خواہرانِ علاتی کے ساتھ کوئی مرد ہے تو اس صورت میں وہ اصحابِ فرائض میں سے بلکہ عصبہ کچھ نہ ملے گا اور اگر خواہرانِ عینی دو ہیں یا زیادہ ان کے لیے دو ثلث اور میراث نہیں ان کے ہوتے ہوئے علاتی بہنوں کو مگر جبکہ ہو ان کے ساتھ کوئی بھائی علاتی، پھر اگر ہے انکے ساتھ علاتی بھائی تو یہ عصبہ ہیں اوّل اصحاب فرائض پر تر کہ تقسیم ہو پھر جو بچے ان پر تقسیم ہو للذکر مثل حظ الانثیین کے حساب سے اور برادرانِ اخیافی کو حصہ پہنچتا ہے برادرانِ علاتی کے ساتھ اس طرح کہ ایک کو ایک سدس اور دو یا دو سے زیادہ کو ثلث اور اس میں مرد کو ایک عورت کے برابر حصہ ہے نہ دو، مرد اور عورت اس میں سب برابر ہیں بخلاف اور مقامات کے یہ حال ہے برادرانِ علاتی کا۔

اب برادرانِ اخیافی کا حال سنو کہ برادرانِ اخیافی جو ایک ماں سے ہوں وارث نہیں ہوتے ساتھ فرزند میت کے نہ ساتھ پوتا پوتی کے اور اسی طرح وارث نہیں ہوتے باپ اور دادا کے ہوتے ہوئے اور ان کے سوا اور صورتوں میں وارث ہوتے ہیں بطریق فرضیت نہ بطریق عصوبت ایک کو ان میں سے سدس ہے بہن ہو یا بھائی اور اگر دو ہوں تو ہر ایک کو ایک سدا اور اگر دو سے زیادہ ہیں تو وہ سب شریک ہیں ثلث میں مرد کو حصہ ہے برابر ایک عورت کے اور آیہ مبارک: اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً سے یہی مراد ہے اور کلالہ کے باب میں دو آیتیں نازل ہوئیں ایک اوّل سورۂ نساء میں ایک آخر میں۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ وجل شانہٗ نے اگر جس مرد کی میراث ہے وہ کلالہ ہے یا عورت ہو اور اس کا ایک بھائی ہے یا بہن تو دونوں میں ہر ایک کو چھٹا حصہ پھر اگر زیادہ ہو اس سے تو سب شریک ہیں ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو یہ کہہ رکھا ہے اللہ نے اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا۔ انتہیٰ۔

لغوی تشریح ۞ کلالہ مشتق ہے کل سے اور کل لغت میں پشت کا رد اور پشت شمشیر اور وکیل اور ستم اور سختی کو کہتے ہیں اور کلامہ بروزن صحابہ وہ مرد ہے کہ نہ ولد رکھتا ہو نہ والد قولہ اس کا ایک بھائی ہے یا بہن اور مراد اس جگہ برادر یا خواہر اخیافی ہے باجماع امت قولہ جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو یعنی حصہ زیادہ ثلث سے نہ ہو۔

۱۳۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي مِيْرَاثِ الْعَصَبَةِ

باب: عصبات کی میراث میں

۲۰۹۸: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۹۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو

مترجم: عصبات جمع ہے عصبہ کی اور عصبہ مطلقاً لغت میں عبارت ہے محیط باشئ سے اور معنی احاطہ عصبہ شرعی میں موجود ہے کیونکہ عصبات کو ہر طرف سے گھیرے ہیں اور تفصیل عصبات کی آخر باب میں مذکور ہوگی۔

وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لَاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ۔ حصے اہل فرائض کو پھر جو باقی رہے وہ اس کا حق ہے جو مرد قریب تر ہو میت سے۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ **مترجم:** عصبہ نسبی ہے یا سببی ہے نسبی میں قسم ہے عصبہ بنفسہٖ یا عصبہ لطغیرہ یا عصبہ مع غیرہ اور وجہ انحصار عصبات نسبی کے تین قسم میں ہے کہ ثبوت عصبیت میں غیر کے ملنے کی حاجت نہیں تو وہ عصبہ بنفسہٖ ہے یعنی بذات خود بلا انضمام شخص آخر عصبہ ہے اور ثبوتِ عصبیت میں اگر غیر کا محتاج ہے اور یہ غیر بھی اس عصوبت میں شریک ہیں تو عصبہ مع غیرہ ہے اور اگر غیر اس کے ساتھ شریک نہیں تو عصبہ لغیرہ ہے اور عصبہ بنفسہٖ لیتا ہے جمیع مال میت کا عند الانفراد یعنی بصورت نہ ہونے ذوالفروض کے اور عصبہ بنفسہٖ وہ مرد ہے کہ نہ داخل ہو اس کے نسب میں میت تک کوئی انثیٰ اور وہ چار قسم ہے اول جزءمیت پھر اصل میت پھر جزء اصل میت پھر جزء جد میت الاقرب فالاقرب اسی ترتیب سے کہ مذکور ہوئی اور جزءمیت جیسے فرزند میت پھر پوتا اگرچہ سافل ہو یعنی پردتا اور پوتے کا پرپوتا مقدم ہے اصل میت پر اس کے بعد مستحق ہے اصل میت جیسے باپ اور وہ ہوتا ہے ایک بیٹی یا اس سے زیادہ کے ساتھ عصبہ اور صاحب فرض پھر اس کے بعد ہے اور جو اس سے اوپر ہو یعنی پردادا الیٰ غیرذالک اور نانا جد فاسد ہے اور ذوی الارحام میں ہے' پھر ان کے بعد میت کا جزءاب ہے جیسے سگا بھائی پھر علاتی پھر علاتی بھائی کے بعد سگے بھائی کا بیٹا پھر اس کے بعد سوتیلے بھائی کا بیٹا اگرچہ ابن الاخ سافل ہو یعنی بھتیجے کا بیٹا یا پوتا اور مؤخر کرنا بھائیوں کو دادا سے اگرچہ دادا عالی ہو۔ امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے اور یہی قول مختار ہے' مفتی بہ برخلاف صاحبین اور شافعی کے بعضوں نے کہا کہ صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے یعنی بھائی مقدم ہیں دادا پر۔ طحاوی نے کہا قول امام کا معتمد ہے پھر ان کے بعد میت کا جزءجد یعنی سگا چچا مقدم ہے پھر سوتیلا چچا پھر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے پھر اس کے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگرچہ چچیرے بھائی سافل ہوں اعمام پدری سے مقدم ہیں پھر سوتیلے چچا کا بیٹا جد کے اعمام پر مقدم ہے پھر بنی اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کے بعد سوتیلا چچا دادا کا پھر جد کے اعمام کے بعد ان کا بیٹا اسی طرح مقدم ہے یعنی سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عم پدری کے فرزند اور عم جدی کے فرزند سافل ہوں پس معلوم ہوا کہ عصوبت کے چار سبب ہیں بنوت پھر ابوت پھر اخوت پھر عمومت پھر قرب درجہ کے بعد عصبات میں جب تفاوت ہو سگے کو سوتیلے پر ترجیح دی جاتی ہے قرابت کے قوی ہونے کی وجہ سے سو عصبات میں سے جو عصبہ میت کا سگا ہوگا وہ سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عصبہ قوی القرابت عورت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلے بھائی پر اور خلاصہ یہ ہے کہ درجہ برابر ہونے کے وقت دو قرابت والے کی تقدیم ہوتی ہے اور درجہ میں تفاوت ہونے سے اعلیٰ یعنی اقرب مقدم ہوتا ہے۔ برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی ایک سگا اور دوسرا سوتیلا تو سگا مقدم ہوگا کہ دو طرح سے قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے بھی اور ماں کی طرف سے بھی اور سوتیلا فقط ایک قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے نہ ماں کی طرف سے اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلا بھائی اور اسی کے بھائی کا بیٹا تو سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے قریب تر ہونے سے اور عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں بیٹیاں بیٹوں کے ہونے سے اور پوتیاں پوتوں کے ہونے سے اگرچہ درجات میں سوفل ہوں' چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد میں وصیت کرتا ہے مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصہ کے برابر یعنی اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو تین سہم سے قسمت ہوگی دو سہم بیٹا لے گا اور ایک سہم بیٹی اور اگر دو بیٹیاں ہیں تو چار سہم سے قسمت ہوگی ایک ایک سہم ہر ایک بیٹی لے گی اور دو سہم بیٹا لے گا اسی طرح بنین اور بنات ابن کو سمجھنا چاہیے اور سگی سوتیلی بہنیں عصبہ لغیرہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائی کے

ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِنْ كَانُوْا رِجَالاً وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ تو عصبہ لغیرہ چار عورتیں ہیں نصف اور ثلثین کے حصہ والیاں وہ عصبہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائیوں کے ہونے سے اگرچہ ان کا بھائی حکمی نہ ہو نہ حقیقی چنانچہ میت کے ابن الابن کا بیٹا یعنی پروتہ عصبہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اس بہن کو جو اس سے اونچے درجہ والی ہو اور عصبہ مع غیرہ بہنیں ہیں بیٹیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ حسب قول اہل فرائض کے بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ قرار دو اور ولد الزنا اور ولد الملاعنہ (یعنی جس عورت نے لعان کیا ہو اپنے شوہر سے اور جدا ہو گئے ہوں) کا عصبہ ان کی ماں کا مولیٰ ہے اور مولیٰ سے مراد اس مقام میں وہ ہے کہ عصبہ اور آزاد کرنے والے دونوں کو شامل ہو اور عصبہ سببی مولیٰ ہے غلام کا آزاد کرنے والا پھر مولی العتاقہ کے بعد اس کا عصبہ بنفسہٖ مقدم ہے اس کے عصبہ سببی پر اور بموجب ترتیب مقدم کے یہاں بھی لحاظ ضرور ہے چنانچہ ابن معتق مقدم ہے پھر ابن الابن علیٰ ہذا القیاس اور جبکہ غلام آزاد مر گیا اپنے مولیٰ کا یعنی آزاد کرنے والے کا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولیٰ کے فرزند کا ہے اور ابو یوسف نے کہا باپ کے واسطے چھٹا حصہ ہے یا غلام آزاد نے اپنے مولیٰ کا دادا اور اس کا بھائی چھوڑا تو تمام مال دادا کا ہے بنا بر اس ترتیب کے جو عصبہ بنفسہٖ میں مذکور ہے اور صاحبین نے کہا ہے کہ دونوں کے مابین مال مقسوم ہوگا میراث کی مانند اور ولاء عتاقت میں عصبہ بغیرہ نہیں نہ عصبہ مع غیرہ بدلیل قول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ عورتوں کو ولاء میں سے کچھ حصہ نہیں مگر اس غلام کا ولاء ہے جس کو خود عورتوں نے آزاد کیا ہو۔ (الی آخر الحدیث) انتہی۔ (غایۃ الاوطار)

۱۳۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي مِيْرَاثِ الْجَدِّ
باب: دادا کی میراث کے بیان میں

۲۰۹۹: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اِبْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ مِيْرَاثُهٗ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ لَكَ عُصْبَةٌ۔

۲۰۹۹: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ آیا ایک مرد نبیؐ کے پاس اور کہا اس نے میرے بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا مر گیا ہے سو میرا حصہ کیا ہے اسکے مال سے؟ فرمایا آپؐ نے تجھے چھٹا حصہ ہے یعنی باعتبار فرضیت کے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا اس کو اور کہا تجھے چھٹا حصہ اور ہے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا آپؐ نے اسکو اور فرمایا یہ دوسرا سدس تمہاری خوراک ہے یعنی حصہ مفروضہ سے زائد ہے اور یہ سبیل عصبیت تم کو ملا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے اور اس باب میں معقل بن یسار سے بھی روایت ہے۔ **مترجم**: صورتِ مسئلہ لمعات میں یوں مرقوم ہے کہ ایک مرد مرا اور اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور یہ دادا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دو ثلث بیٹیوں کو پہنچے اور ایک ثلث بچا جس میں سے ایک ثلث دادا کو علیٰ سبیل الفرضیت پھر دوسرا سدس بھی اسی کو دیا علیٰ سبیل العصبیت اور دونوں سدس ایک مرتبہ نہ دیئے کہ کسی کو یہ شبہ نہ پڑے کہ حصہ دادا کا ثلث ہے اور اس واسطے سدس ثانی کو طعمہ فرمایا کہ وہ اصل فرض ہر زائد تھا اور باپ اور دادا کے تین حال ہیں، اول فرض مطلق یعنی خالی تعصیب سے اور وہ چھٹا حصہ ہے ولد کے ساتھ یا ولد لابن کے ساتھ، دوسری تعصیب مطلق یعنی خالی فرض سے دونوں کے نہ ہونے کے وقت یعنی جبکہ ولد اور ولد الابن نہ ہو تو بعد ذوی الفروض کے باقی مال کو باپ دادا لے گا۔ بطریق عصوبت، تیسرے یہ کہ فرض اور تعصیب دونوں وہ بیٹی یا پوتے کے ساتھ اور اس صورت میں باپ یا دادا پہلے اپنا حصہ فرض یعنی سدس لے گا اور بیٹی یا پوتی اپنا حصہ فرض یعنی نصف لے گی اور جو باقی رہا اس کو باپ یا دادا بطریق عصوبت کے لے گا۔ انتہی۔ (غایۃ الاوطار)

۱۳۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي
باب: دادی اور نانی کی

مِيْرَاثُ الْجَدَّةِ

۲۱۰۰: عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ اَوْاُمُّ الْاَبِ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ اَوْاِنَّ ابْنَ ابْنَتِىْ مَاتَ وَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّ لِىْ فِى الْكِتَابِ حَقًّا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اَجِدُلَكِ فِى الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى لَكِ بِشَىْءٍ وَسَاَسْئَلُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرَى الَّتِىْ تُخَالِفُهَا اِلٰى عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَنِىْ فِيْهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ اَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلٰكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ اِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا اِنْفَرَدَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا۔

میراث میں

۲۱۰۰: روایت ہے قبیصہ بن ذویب سے کہ آئی ایک جدہ یعنی ماں کی ماں یا باپ کی ماں ابوبکر کے پاس اور کہا کہ پوتا میرا یا نواسہ میرا مر گیا اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا حق ہے کچھ کتاب اللہ میں سو کہا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں نہیں پاتا اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حق اور نہیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم دیا ہو انہوں نے تمہارے واسطے کچھ اور میں پوچھتا ہوں لوگوں سے کہا راوی نے پھر پوچھا انہوں نے لوگوں سے پھر گواہی دی مغیرہ بن شعبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اس کو سدس فرمایا ابوبکرؓ نے کس نے سنی یہ حدیث تمہارے ساتھ؟ کہا محمد بن مسلمہ نے کہا راوی نے پھر دے دیا اس کو سدس پھر آئی دوسری جدہ کہ مخالفت رکھتی تھی حضرت عمرؓ کے پاس کہا سفیان نے اور زیادہ روایت کی معمر نے زہری سے مگر مجھے یاد نہیں رہا جو کچھ انہوں نے کہا زہری سے لیکن یاد رکھتا ہوں میں معمر سے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو وہی سدس تم دونوں کو ہے اور جو منفرد ہو تم دونوں سے وہ سدس اسی کا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عثمان بن اسحٰق بن خزیمہ سے انہوں نے قبیصہ بن ذویب سے کہا آئی ایک جدہ ابی بکرؓ کے پاس اور پوچھی اس نے میراث اپنی فرمایا انہوں نے نہیں تیرا کتاب اللہ میں کچھ حصہ اور نہ سنت رسول میں کچھ حصہ پھر تو جا یہاں تک کہ میں دریافت کروں لوگوں سے پھر دریافت کیا لوگوں سے تو کہا مغیرہ بن شعبہ نے میں حاضر تھا رسول اللہؐ کے پاس کہ دیا آپؐ نے جدہ کو سدس فرمایا ابوبکرؓ نے کوئی تمہارے ساتھ اور بھی ہے تو کھڑے ہوئے محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تھا مغیرہ نے پھر جاری کر دیا سدس جدہ کو ابوبکرؓ نے کہا راوی نے پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمرؓ کے پاس اور پوچھا اس نے اپنی میراث کو سو فرمایا حضرت عمرؓ نے نہیں ہے تیرا اللہ کی کتاب میں کچھ حصہ لیکن وہی سدس ہے پھر تم دونوں اگر جمع ہو یعنی نانی دادی دونوں وارث ہوں تو وہی تقسیم ہو تم دونوں پر اور جوان دونوں میں سے اکیلی ہو تو اس کا وہی سدس ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہ اصح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے اور اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے۔ **مترجم**: جدہ کی دو قسم ہے صحیحہ اور فاسدہ۔ جدہ صحیح وہ ہے جس کی نسبت الی المیت میں ایک باپ دو ماؤں میں داخل نہ ہو اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ دو ماؤں کے مابین میں باپ داخل ہو اس واسطے کہ جو باپ کہ میت کے ساتھ ناتا رکھتا ہے بواسطہ عورت کے وہ جد فاسد ہے اب اس کی ماں خواہ نخواہ جدہ فاسدہ ہوگی۔ چنانچہ نانا یعنی ماں کا باپ تو نانا کی ماں جدہ فاسدہ ہے اس واسطے کہ دو ماؤں میں یعنی میت کی ماں اور نانا کی ماں میں نانا واسطہ واقع ہوا اور جدہ خواہ دادی ہو یا نانی اس کا چھٹا حصہ ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا اور دو جدہ یا زیادہ اگر ہوں گی تو شریک ہوں گی اس سدس میں بشرطیکہ جدات صحیحہ ہوں اور جدہ فاسدہ ذوی الارحام میں ہے نہ ذوی الفروض میں دوسری شرط جدات میں یہ ہے کہ جمیع جدات درجہ میں مساوی ہوں اس واسطے کہ جدہ قریبہ جدۂ بعیدہ کی حاجب ہوتی ہے مطلقاً خواہ جدہ حاجبہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں اسی طرح جدۂ بعیدہ محجوبہ خواہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں انتہی۔ (غایۃ الاوطار)

۱۳۵۳: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

باب جدہ کی میراث اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے

۲۱۰۱ ـ ۲۱۰۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِی الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَیٌّ ـ

۲۱۰۱: ۲۱۰۲: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ انہوں نے کہا جدہ کی میراث میں اس کے بیٹے ہوتے ہوئے کہ وہ پہلی جدہ تھی کہ اس کو کھلایا یعنی دلوایا رسول اللہ ﷺ نے ایک سدس اس کے بیٹا ہوتے ہوئے اس وقت میں کہ بیٹا اس کا زندہ تھا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مرفوع مگر اسی سند سے اور وارث کیا ہے بعض اصحاب نبی ﷺ نے جدہ کو اس کا بیٹا ہوتے ہوئے اور نہیں وارث کیا اس کو بعضوں نے ۔ مترجم : مراد یہاں جدہ سے دادی ہے اور بیٹا اس کا یعنی باپ میت کا زندہ تھا' جان تو کہ جدات ابویات ہوں یا امیات محروم و محجوب ہو جاتی ہیں ماں کے ہوتے ہوئے امیات اس لیے کہ ماں قریب ہے میت سے اور سبب کا بھی اتحاد ہے یعنی سبب ارث کا ماں ہونا ہے کہ مشترک ہے نانی اور ماں میں قرب بھی میت کا ہے نہ نانی میں' پس نانی اس لیے محروم ہوگی اور ابویات اس لیے کہ اتحادِ سبب بھی ہے اور زیادتِ قرب بھی یعنی دادی باپ کی ماں ہے اور میت کی خود ماں موجود ہے پس دادی خود محجوب ہو جائے گی اور باپ کے ہوتے ہوئے ابویات محروم ہوتی ہیں اس لیے کہ باپ قریب ہے میت سے نہ امیات اور یہ مذہب ہے عثمان و علی اور زید بن ثابت وغیرہم کا اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابی موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ دادی وارث ہوتی ہے باپ کے ہوتے ہوئے اور شریح اور ابن سیرین اور حسن بصری نے بھی یہی مذہب اختیار کیا ہے' حدیث باب کو نظر کرتے ہوئے اور بعضوں کا قول ہے کہ یہ جو حضرتؐ نے اس جدہ کو دلوایا بطور اطعام و انعام کے تھا اور نہ جدہ کے لیے کچھ میراث نہیں اور اقرب و ابعد تقدیم میراث میں برابر ہیں' مگر یہ قول ضعیف ہے ۔ (لمعات) اور امام مالکؒ نے موطا میں فرمایا ہے کہ ماں کے ہوتے ہوئے نانی محروم اور اگر ماں نہیں ہے تو نانی کو سدس ہے بطریق فرضیت کے اور دادی ماں کے ہوتے ہوئے محروم ہے اور باپ کے ہوتے ہوئے بھی اور اگر ماں باپ دونوں نہیں ہیں تو دادی کو سدس ہے بطریق فرضیت اور اگر جمع ہو جائیں دادی اور نانی اور میت کا قریب تر کوئی ان سے نہ ماں ہے نہ باپ تو اگر نانی قریب تر ہے میت سے بہ نسبت دادی کے تو اسے سدس ہے اور دادی محروم اور اگر دادی نزدیک تر ہے تو میت سے یا دونوں برابر ہیں قرب میں میت سے تو سدس منقسم ہے دونوں پر اور میراث نہیں اور جدات کو سوائے دو جدہ کے' اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے وارث کیا ایک جدہ کو بعد ازاں ابو بکرؓ نے اصحابؓ سے سوال کیا حکم جدہ کا پھر پہنچی ان کو خبر آنحضرت ﷺ کی پس دلوایا اسے ایک سدس پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمرؓ کے پاس تو آپ نے فرمایا میں بڑھانے والا نہیں فرائض میں خدا تعالیٰ کے کچھ اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو سدس منقسم ہوگا تم پر ورنہ جو تنہا ہو سدس اسی کا ہے اور کہا مالک نے میں نے نہ جانا کہ کسی نے وارث کیا ہو سوائے دو جدہ کے ابتدائے اسلام سے آج تک ۔ (انتہی مافی الموطا)

۱۳۵۴: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْخَالِ

باب: ماموں کی میراث میں

۲۱۰۳: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَتَبَ مَعِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبِیْ عُبَيْدَةَ اَنَّ

۲۱۰۳: روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا انہوں نے کہ لکھ کر بھیجا میرے ساتھ عمر بن خطابؓ نے ابو عبیدہ کو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ۔

رسول رفیق ہے اس کا جس کا کوئی رفیق نہیں اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

ف: اِس باب میں عائشہ اور مقدام بن معدی کرب سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۰۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْخَالُ وَارِثُ مَّنْ لَا وَارِثَ لَهٗ۔

۲۱۰۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مرسل روایت کی یہ بعضوں نے اور یہ نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور اختلاف ہے اس میں اصحاب رسول اللہ کا کہ بعضوں نے وارث کیا ہے خالہ اور ماموں کو اور پھوپھی کو اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث کرنے کے باب میں لیکن زید بن ثابت نے روایت نہیں کیا ذوی الارحام کو اور میراث کو بیت المال میں بھیجنے کا حکم کیا۔

مترجم: معرب میں ہے کہ رحم اصل میں منبت ہے ولد کا اور اس کا ظرف پھر قرابت اور وصلت من جہۃ الاولاء و مسمیٰ برحم ہوگئی اس واسطے کہ رحم قرابت کا سبب ہے طحطاوی نے کہا ذورحم عبارت ہے لغت میں صاحب قرابت سے مطلقاً خواہ قرابت من جہۃ الولاد ہو یا نہ ہو مصنف رحمہ اللہ نے چونکہ خال کا ذکر اس مقام میں کیا ہے اس لیے تفصیل ذوی الارحام کی کہ خال انہیں میں معدود ہے ضرور چاہیے اور معنی لغوی ذوی الارحام کے مذکور ہوئے اور معنی شرعی یہ ہیں کہ ذورحم وہ قرابت والا ہے جو صاحب فرض اور عصبہ نہ ہو تو ذورحم وارثوں کی تیسری قسم ٹھہری اس وقت میں اصطلاح شرعی یہی ہے اور اکثر صحابہ کرام مانند حضرت فاروق اور مرتضیٰ اور ابن مسعود اور ابوعبیدہ اور معاذ اور ابو الدرداء اور ابن عباسؓ بروایت مشہورہ رضی اللہ عنہم توریث ذوی الارحام کے قائل ہیں اور یہی قول ہے امام اعظم اور صاحبین کا اور جوان کے اتباع ہیں اور زید بن ثابتؓ اور ابن عباسؓ ایک روایت شاذہ میں میراث ذوی الارحام کے قائل نہیں' ان کے نزدیک جب اصحاب فرائض اور عصبات نہ ہوں تو متروکہ بیت المال میں رکھا جائے گا اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی کا اور ذورحم وارث نہیں ہوتا صاحب فرض اور نہ عصبہ کے ساتھ سوائے زوجین کے یعنی زوجین اگرچہ صاحب فرض ہیں مگر ذورحم انکے ساتھ وارث ہوتا ہے اس واسطے کہ ان پر رد کرنا فرض کا نہیں' پس اکیلا ذورحم تمام مال کو لے گا قرابت کی وجہ سے اور تمام مال لینے سے مراد یہ ہے کہ ارث ذوی الارحام کی عصبات کی مانند ہے اس میں اقرب فالاقرب کا اعتبار ہے اور ذوی الارحام کا اقرب بعد کا حاجب ہوتا ہے' عصبات کی ترتیب کی مانند اور کل ذوی الارحام چار قسم ہیں جزء میت پھر اصل میت پھر جزء ابوین پھر جزء جدین یا جدتین اور مراد جزء میت سے بیٹوں اور پوتیوں کی اولاد ہے خواہ مرد ہوں خواہ عورت اگرچہ درجہ سافل کے ہوں یہ مقدم ہیں اصل میت پر پھر انکے بعد اصل میت ہیں یعنی جد فاسد[1] اور جدات فاسدات[2] اگرچہ بچند درجہ عالی ہوں' پھر ان کے بعد والدین میت کا جز مقدم ہیں یعنی سگی بہنوں یا سوتیلی بہنوں کی اولاد اور اخیافی بھائیوں اور بہنوں کی اولاد اور سگے بھائیوں یا سوتیلے بھائیوں کی بیٹیاں اگرچہ سافل اور نافل ہوں اور مقدم ہے نانا ان پر یعنی اخوات کی اولاد پر اور بنات اخوہ پر برخلاف صاحبین کے پھر جدین یا جدتین کی اولاد مقدم ہے اور مراد جدین سے باپ کا باپ یعنی دادا ہے یا ماں کا باپ یعنی نانا اور جدتین سے باپ کی ماں یعنی دادی اور ماں کی ماں یعنی نانی مراد ہے اور اولاد انکی ماموں اور خالہ ہیں اور اخیافی چچا ہیں یعنی میت کے باپ کے مادری بھائی اور اخیافی کی قید اسلئے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلا عصبات میں داخل ہیں نہ ذوی الارحام اور پھوپھیوں میں ذوی الارحام سے مطلقاً سگی ہوں یا سوتیلی یا مادری' خلاصہ یہ کہ اخوال و خالات اور عمات اور اعمام مادری درجے میں برابر ہیں یہاں کوئی اقرب اور ابعد نہیں اور ان میں حکم یہ ہے کہ ان میں سے جو منفرد ہوگا جمیع مال کا مستحق ہوگا اور اگر چند لوگ ہیں تو دیکھنا چاہیے کہ قرابت انکی متحد ہے یا نہیں'

① جد فاسد وہ ہے جو قرابت رکھے میت کی بواسطہ عورت کے چنانچہ نانا اور نانا کا باپ۔۱۲

② جدہ فاسدہ وہ ہے جس کی نسبت میں میت کی طرف جد فاسد داخل ہو چنانچہ میت کے نانا کی ماں یا نانی کی نانی۔

اگر متحد ہے اس طرح کہ سب کی قرابت جہت پدری سے ہے یا جہت مادری سے تو اقرب اولیٰ ہے باجماع یعنی سگا اولیٰ ہے، سوتیلے پر اور سوتیلا اولیٰ ہے اخیافی سے خواہ اقویٰ عورت ہو یا مرد اور اگر اقوای میں بھی تعدد ہو یعنی مع اتحاد القرابت فللذ کر مثل حظ الانثیین اور اگر قرابت مختلف ہے اس طرح کہ بعض کی قرابت باپ کی جہت سے اور بعض کی ماں کی جہت سے تو قرابت پدری کے واسطے متروکہ کی دو تہائیاں ہیں اور قرابت مادری کے واسطے ایک تہائی ہے اور منجملہ قسم رابع چچاؤں کی بیٹیاں ہیں اور ان اولادان اشخاص مذکورین کی یعنی اخوال اور خالات اور اعمام اخافی اور عمات اور بنات اعمام کی اولاد بھی ذوی الارحام کی قسم رابع میں داخل ہے پھر اشخاص مذکورین اگر موجود نہ ہوں تو مستحق ہونگے میت کے باپوں اور ماؤں کی پھوپھیاں اور انکے ماموں اور خالائیں اور باپوں کے اخیافی چچا اور ماؤں کے چچا بالکل خواہ سگے ہوں یا سوتیلے یا اخیافی اور اولادان اشخاص مذکورین کی اگرچہ بعید ہوں بالعلو والسفول اور مقدم ہوگا میت کا اقرب تر اقسام اربعہ کے ہر قسم میں اور جبکہ ذوی الارحام درجہ میں برابر ہوں اور قرابت کی جہت متحد ہو تو وارث کی اولاد مقدم[1] ہوگی غیر وارث کی اولاد پر اور اگر قرابت کی جہت مختلف ہو تو باپ کے قرابت والوں کے واسطے دو تہائیاں ہیں اور ماں کی قرابت والوں کے واسطے ایک تہائی۔ (انتہیٰ، یہ مضمون ہے غایۃ الاوطار کا)

۱۳۵۵: بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يَمُوْتُ وَلَيْسَ لَهٗ وَارِثٌ

باب: لاوارث کی موت میں

۲۱۰۵: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ انْظُرُوا هَلْ لَهٗ مِنْ وَارِثٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَادْفَعُوْهُ اِلٰى بَعْضِ اَهْلِ الْقَرْيَةِ۔

۲۱۰۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ایک غلام آزاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گر پڑا کھجور کے درخت پر سے اور مر گیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو کوئی اس کا وارث ہو؟ عرض کی صحابہؓ نے کوئی اس کا وارث نہیں کیا دے دو اس کا مال اس کے گاؤں والوں کو۔

ف: اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ **مترجم**: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس کا مال گاؤں والوں کو دلوانا بطور صدقہ اور تبرعاً تھا یا اس نظر سے کہ وہ مال بیت المال کا تھا اور مصرف اس کا مصالح مؤمنین ہیں پھر آپ نے اس کے گاؤں والوں میں خرچ کر دیا کہ وہ قریب تر ہے اس میت سے یا اور کوئی مصلحت آپؐ کی نظر مبارک میں ہوگی اور حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے کہ قاضی نے کہا انبیاء کا جیسے کوئی وارث نہیں ہوتا اسی طرح وہ بھی کسی کے وارث نہیں ہوتے اس سبب سے آپ نے وہ مال اوروں پر تقسیم کر دیا اور آپ نہ لیا۔

۲۱۰۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَّاتَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ مِيْرَاثَهٗ۔

۲۱۰۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد مر گیا زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے اور نہ چھوڑا اس نے کوئی وارث مگر ایک غلام کہ اس نے آزاد کیا تھا پھر دیا اس کو اس کو نبی ﷺ نے ترکہ اس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور عمل اس پر ہے نزدیک اہل علم کے اس باب میں کہ جب مر جائے کوئی شخص اور نہ چھوڑے کوئی عصبہ بھی تو میراث اس کی بیت المال میں مسلمانوں کے داخل ہے۔ **مترجم**: مصنف نے بھی اس قول میں اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ یہ غلام آزاد کو ترکہ دلوانا تبرعاً اور صدقۃً تھا گویا بیت المال میں اسے دلوایا نہ یہ کہ وہ غلام وارث تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

---

[1] اولاد وارث سے مراد صنف اول میں صاحب فرض کی اولاد ہے اور صنف ثالث میں عصبہ کی اولاد مراد ہے اور صنف ثانی اور رابع میں یہ نہیں ہوتا ہاں ان کی اولاد میں تقدیم اقرب کی ہوتی ہے پھر قوی تر کی پھر ولد عصبہ کی اتحاد قرابت کے وقت۔

۱۳۵۶: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِبْطَالِ الْمِیْرَاثِ بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْکَافِرِ

باب: کافر اور مسلمان میں میراث نہ ہونے کے بیان میں

۲۱۰۷: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

۲۱۰۷: روایت ہے اُسامہ بن زیدؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث نہیں ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؒ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے مانند اس کے اور اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے' یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی معمر وغیرہ نے زہری سے مانند اس کے اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اُسامہ بن زید سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور حدیث مالک کے وہم ہے وہم کیا اس میں مالک نے اور روایت کی بعضوں نے مالک سے سو کہا اس سند میں عن عمرو بن عثمان اور اکثر اصحاب مالک نے کہا عن مالک عن عمرو بن عثمان اور عمرو بن عثمان بن عثمان بن عفان مشہور ہیں اولادِ عثمان سے اور نہیں جانتے ہم عمرو بن عثمان کو اور عمل اس حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک اور اختلاف کیا بعضوں نے مرتد کی میراث میں سو بعض اہل علم وصحابہ وغیرہم نے داخل کر دیا اس کے مال کو بیت المال میں مسلمانوں کے اور کہا بعضوں نے وارث نہ ہو گا اس کے مال کا کوئی شخص مسلمانوں میں سے اور استدلال کیا انہوں نے اسی حدیث مذکورہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ وارث ہو کوئی مسلمان کافر کا اور یہی قول ہے شافعی کا۔

۲۱۰۸: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَیْنِ۔

۲۱۰۸: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث نہیں ہوتے دو ملت والے آپس میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جابر کی روایت سے کہ روایت کی ان سے ابن ابی لیلیٰ نے۔ **مترجم**: مواقع ارث چار ہیں ایک اختلاف ملتین جو اس حدیث میں مذکور ہوا دوسرے رق یعنی ملک ہونا اگرچہ ملک ناقص ہو جیسے مکاتب اور اسی طرح جس غلام کا نصف یا ربع آزاد ہو چکا ہو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک میراث سے محروم ہے تیسرے قتل جو قصاص اور کفارہ کا موجب ہے اگرچہ قصاص اور کفارہ بسبب حرمت پدری کے ساقط ہو جائے مگر مانع میراث ہے' چوتھے اختلاف دارین حنفیہ کے نزدیک خلافاً للشافعی حقیقتاً ہو جیسے حربی اور ذمی میں یا حکماً چنانچہ مستامن اور ذمی دارالاسلام میں یا چنانچہ دو حربی دو ملکوں مختلف کے چنانچہ ترکی اور ہندی میں کہ ان میں توارث نہیں بسبب عصمت منقطع ہونے کے درمیان کے انتہی۔ (غایۃ الاوطار)

۱۳۵۷: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِبْطَالِ مِیْرَاثِ الْقَاتِلِ

باب: قاتل کو میراث نہ ہونے کے بیان میں

۲۱۰۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَا یَرِثُ۔

۲۱۰۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا۔

ف: یہ حدیث صحیح نہیں پہچانی نہیں جاتی مگر اسی سند سے اور اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو چھوڑ دیا ہے بعض اہل علم نے یعنی ان سے حدیث لینا اور روایت کرنا ترک کر دیا انہیں میں ہیں احمد بن حنبل اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ قاتل نہیں ہوتا' قتل خطا ہو یا عمداً اور بعضوں نے کہا قتل خطا میں وارث ہوتا ہے اور یہی قول ہے مالک رحمۃ اللہ علیہ کا۔ **مترجم**: باقی مواقع ارث بھی اس باب کے اوپر گزرے۔

۱۳۵۸: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْمَرْاَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

باب: شوہر کی دیت سے بیوی کو میراث ملنے کے بیان میں

۲۱۱۰: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْاَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا فَاَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيٰنَ الْكِلَابِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنْ وَرِّثِ امْرَءَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔

۲۱۱۰: روایت ہے سعید بن مسیّب سے کہ کہا انہوں نے عمرؓ نے دیت ہے عاقلہ پر اور نہیں وارث نہیں ہوتی ہے عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے کسی چیز کی خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ بھیجا ان کو کہ وارث کر و اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۵۹: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمِيْرَاثَ لِلْوَرَثَةِ وَ الْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ

باب: اِس بیان میں کہ میراث وارثوں کی ہے اور دیت عصبہ پر

۲۱۱۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قُضِيَ عَلَيْهَا بِغُرَّةٍ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ عَقْلَهَا عَلٰى عَصَبَتِهَا۔

۲۱۱۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ نے حکم دیا ایک عورت کے جنین کے لیے بنی لحیان میں سے کہ گر گیا تھا اس کے پیٹ سے مردہ ہو کر ایک غرہ کا یعنی ایک لونڈی یا غلام پھر وہ عورت کہ جس کے باب میں حکم کیا تھا آپؐ نے غرہ کا مر گئی سو فرمایا رسول اللہؐ نے کہ میراث اسکی اسکے لڑکوں کیلئے اور اس کے شوہر کے لئے ہے اور دیت اس کی عصبہ پر ہے۔

ف: روایت کی یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **مترجم**: قولہ پھر وہ عورت جس کے باب میں حکم کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غرہ[1] کا مر گئی اس عبارت کی شرح میں کلام ہے اس طرح کہ عورت سے مراد یہاں وہ عورت ہو کہ جس نے جنین کو ضائع کیا تھا اور اس کی عاقلہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا تو اس صورت میں علیہا سے علٰی ماقلتہا مراد ہے یعنی مضاف یہاں محذوف ہے پس ضمائر بنیہا اور زوجہا میں اسی جانیہ[2] کی طرف راجع ہوں گی اور تخصیص توریث کی اس کے لڑکوں نے اور زوج کے لیے اس واسطے فرمائی کہ اس کا اور کوئی وارث نہ ہوگا مگر اس میں ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ وفاتِ جانیہ کے ذکر سے یہاں چنداں فائدہ نہیں بلکہ مراد ظاہر امر نا جنین کا ہے اور اس کی ماں کا چنانچہ ایک روایت میں یہ لفظ وارد ہوا ہے فَقَتَلَهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا یعنی مار ڈالا اس عورت کو اور اس کے پیٹ کے بچے کو سو طیبی نے اس کی توجیہ یوں کی ہے کہ مراد قضٰی علیہا سے قضٰی لہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لام کے مقام میں علٰی فرمایا جیسے اس آیت کریمہ میں: لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ کہ علٰی بمعنی لازم ہے غرضیکہ اس صورت میں مراد وہ عورت ہے کہ جس پر جنایت واقع ہوئی اور موت اس کی بیان ہوئی جس کا حمل گرایا گیا تھا اور سب ضمائر اسی کی طرف راجع ہیں مگر علٰی عصبہا میں ضمیر جانیہ کی طرف ہے مگر یہ توجیہ صحیح جب ہوگی کہ دونوں روایتوں میں قضیہ ایک ہی ہو اور طیبی نے کہا یہ توجیہ ظاہر ہے خلاصہ یہ کہ عبارت حدیث میں

[1] غرہ ایک لفظ ہے کہ لونڈی غلام دونوں کو شامل ہے جیسے مملوک ۱۲

[2] جانیہ جنایت سے ہے جانیہ وہ عورت ہے کہ جس نے حمل گرا دیا تھا اور جس کا حمل گرا وہ مجنیۃ علیہا ہے۔ ۱۲

حتمال ہے کہ حمل گرانے والی عورت مرے یا جس کا حمل گرا تھا' غرض جو مری ہو آنحضرت ﷺ نے میراث اس کی اس کے وارثوں کو دلوائی اور دیت عاقلہ پر واجب کی۔

۱۳۶۰: بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یُسْلِمُ عَلٰی یَدِ الرَّجُلِ

باب: اس شخص کے بیان میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

۲۱۱۲: عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا السُّنَّۃُ فِی الرَّجُلِ مِنْ اَھْلِ الشِّرْکِ یُسْلِمُ عَلٰی یَدِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھُوَ اَوْلَی النَّاسِ بِمَحْیَاہُ وَمَمَاتِہٖ۔

۲۱۱۲: روایت ہے تمیم داری سے کہ کیا حکم ہے سنت کا اس اہل شرک کے حق میں جو مسلمان ہو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں میں سے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ سب لوگوں سے زیادہ مستحق ہے اس کی موت اور زندگی کا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم عبداللہ بن وہب کی روایت سے اور بعضوں نے ابن موہب کہا ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں تمیم داری سے اور بعضوں نے عبداللہ بن موہب اور تمیم داری کے بیچ میں قبیصہ بن ذویب کو ذکر کیا ہے اور روایت کی یحییٰ بن حمزہ نے عبدالعزیز بن عمر سے اور زیادہ کیا اس میں قبیصہ بن ذوہب کو اور میرے نزدیک سند متصل نہیں اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور بعضوں نے کہا اسکی میراث بیت المال میں رکھی جائے اور یہی قول ہے شافعی کا اور استدلال کیا انہوں نے اس حدیث سے کہ فرمایا نبیؐ نے ان الولاء لمن اعتق۔

۲۱۱۳: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ عَاھَرَ بِحُرَّۃٍ اَوْ اَمَۃٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ۔

۲۱۱۳: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مرد نے زنا کیا کسی حرہ یا لونڈی سے تو لڑکا لڑکا ہے زنا کا نہ وہ وارث ہوتا ہے کسی کا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔

ف: اور روایت کی یہ حدیث ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے بھی عمرو بن شعیب سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولد الزنا وارث نہیں ہوتا اپنے باپ کا۔ مترجم: یعنی وارث نہیں ہوتا وہ باپ سے مگر وارث ہوتا ہے اپنی ماں سے اور اسی طرح وارث ہوتی ہیں اس کی ماں اس سے۔ (کذا ذکرا الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

۱۳۶۱: بَابُ مَنْ یَرِثُ الْوَلَاءَ

باب: ولاء کی میراث میں

۲۱۱۴: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ یَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ یَرِثُ الْمَالَ۔

۲۱۱۴: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولاء کا جو شخص کہ وارث ہوتا ہے مال کا۔ ف: اس حدیث کی سند کچھ قوی نہیں۔

۲۱۱۵: عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَۃُ تَحُوْزُ ثَلَاثَۃَ مَوَارِیْثَ عَتِیْقَھَا وَلَقِیْطَھَا وَوَلَدَھَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْہُ۔

۲۱۱۵: روایت ہے واثلہ بن اسقع سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اکٹھا کرتی ہے تین ترکوں کو اپنے آزاد کئے ہوئے غلام کا اور جس لڑکے کو راہ میں سے اٹھا کر پال لیا اور اس لڑکے کا جس کو لے کر اپنے شوہر سے لعان کیا اور جدا ہوگئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْوَصَایَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں وصیتوں کے جو وارد ہیں

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم: وصایا جمع ہے وصیۃ کی جیسے خطایا جمع ہے خطیئۃ کی اور وصیت اصل میں عہد وقرار اور نصیحت کو کہتے ہیں لغت اور اصطلاح میں وہ عہد وقرار و نصیحت ہے کہ جو قریب موت کے واقع ہو اور شرعاً تملیک بعد الموت کا نام ہے اور وصیت اسم ہے بمعنی مصدر کے اور موصیٰ بہ کو یعنی جس کی وصیت کی جائے اس کو بھی وصیت کہتے ہیں اور ایصاء عبارت ہے غیر کو وصی کرنے سے تاکہ غیر اس کی غیبت میں کام کرے خواہ موصی زندہ ہو یا مردہ مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ خالد کو یہ مکان دینا تو زید موصی ہے اور بکر وصی ہے اور مکان موصیٰ بہ اور خالد موصیٰ لہ اور باقی مسائل وصیت کے ابواب میں مذکور ہوں گے یہاں اتنا جاننا ضروری ہے کہ وصیت مستحب ہے اور اہل ظواہر اس کے وجوب کی طرف گئے ہیں اور پیش از نزول میراث واجب تھی بعد نزول میراث وجوب منسوخ ہو گیا اس لیے وصیت وارث کو درست نہیں اور فقہاء نے کہا ہے کہ جس پر دَین ہو یا ودیعت کسی کی اس کے پاس ہے تو لازم ہے اس کو وصیت کر کے گواہ کرنا اس پر۔ (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

١٣٦٢: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب: وصیت بالثلث (یعنی تہائی مال کی وصیت) میں

٢١١٦: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ فَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ

٢١١٦: سعد نے کہا میں بیمار ہوا جس سال مکہ فتح ہوا ایسا کہ قریب ہو گیا میں موت کے سوا آئے آنحضرتؐ میری عیادت کو سو میں نے کہا یا رسول اللہؐ! میرا مال بہت ہے اور وارث کوئی نہیں مگر بیٹی میری یعنی عصبات وغیرہ بہت ہیں تو وصیت کر جاؤں میں اپنے سارے مال کی یعنی اللہ کی راہ میں؟ فرمایا آپؐ نے نہیں' کہا میں نے پھر دو ثلث مال کی وصیت کروں فرمایا آپؐ نے نہیں میں نے کہا پھر نصف مال کی فرمایا آپؐ نے نہیں میں نے

فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِيْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ اِنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدُّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ۔

کہا پھر نصف تہائی مال کی فرمایا آپؐ نے کہ خیر تہائی کافی ہے اور تہائی بھی بہت ہے البتہ اگر تو چھوڑ جائے اپنے وارثوں کو غنی بہتر ہے کہ چھوڑ جائے تو ان کو تنگ دست کہ ہاتھ پھیلاتے پھریں لوگوں کے سامنے تو خرچ نہ کرے گا کسی اہل حقوق پر کوئی خرچ کرنے کی چیز مگر بدلہ دیا جائے تجھ کو اس کا یہاں تک کہ ایک لقمہ کہ اٹھائے گا اس کو اپنی بی بی کے منہ کی طرف کہا راوی نے عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ! کیا میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے فرمایا آپؐ نے نہ زندہ رہے گا تو بعد میرے کہ عمل کرے تو کچھ کہ ارادہ کرے ساتھ اس کے رضائے الٰہی کا مگر بڑھائی جائے گی تیرے لئے بلندی اور درجہ اور شاید کہ تو جئے میرے بعد میرے یہاں تک کہ منتفع ہوں گی تجھ سے کچھ قومیں اور نقصان اٹھائیں گے تجھ سے دوسرے لوگ پھر آپؐ دعا کرنے لگے اور فرمانے لگے یا اللہ! رواں کر دے میرے اصحاب کی ہجرت کو اور مت لوٹا ان کی ایڑیوں پر لیکن بیچارہ سعد بن خولہ کہ افسوس کرتے تھے ان کیلئے رسول اللہؐ اس پر کہ وہ انتقال کر گئے ہیں وہ مکہ میں۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے سعد بن ابی وقاص سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ آدمی کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ میں وصیت کرنا اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے ثلث سے کم وصیت کرنے کو اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے ثلث کو بہت فرمایا۔ مترجم: قولہ وارث کوئی نہیں یعنی ایسا وارث نہیں کہ جس کی پرورش مجھ کو ضرور ہو ورنہ اور وارث اور عصبات ان کے بہت تھے قولہ یتکففون کف سے مشتق ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں یعنی سوال کریں دوسرے یہ کہ کف کف طعام مانگتے پھریں قولہ میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے یہ مہاجرین میں سے تھے مکہ سے ہجرت کی تھی اپنی بیماری میں ان کو یہ خوف ہوا کہ اگر میں مکہ میں مر جاؤں تو ہجرت میری قبول نہ ہو حضرت ﷺ نے ان کو طول حیات کی بشارت دی ارباب سیر نے لکھا ہے کہ وہ فتح عراق تک زندہ رہے اور کفار کی ہزیمت اور مسلمانوں کی نصرت ان کے ہاتھ پر ہوئی قولہ لیکن بیچارہ سعد بن خولہ...... اس قول میں حضرت ان پر افسوس فرماتے تھے کہ وہ ہجرت کر کے پھر حجۃ الوداع میں مکہ میں آ کر انتقال فرما گئے اور ترحماً یہ کلمات ارشاد کرتے تھے اکثر کا قول یہی ہے اور بعضوں نے کہا حضرت ﷺ کی مراد اس قول سے مذمت ان کی تھی کہ انہوں نے ہجرت نہ کی یہاں تک کہ وہیں انتقال فرمایا۔

۲۱۱۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمُ الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصٰى بِهَا اَوْدَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ

۲۱۱۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا شہر بن حوشب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد یا عورت عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے موافق ساٹھ برس تک پھر آتی ہے ان کو موت پس وہ نقصان پہنچاتے ہیں وصیت میں یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں کہ وارثوں کا نقصان ہو پس واجب ہو جاتی ہے ان دونوں کے لیے دوزخ پھر پڑھی

اِلٰی قَوْلِهٖ : ﴿ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [النساء : ۱۲، ۱۳] ابو ہریرہؓ نے یہ آیت :مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهٖ سے اَلْفَوْزُ الْعَظِيْمُ تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نصر بن علی جو اشعث بن جابر سے راوی ہیں دادا ہیں نصر جہضمی کے۔ مترجم : غیر مضار یعنی وصیت ایسی ہو کہ ضرر نہ دیا ہو بسبب اس کے کہ کسی کو بیضاوی نے کہا ضرر سے مراد یہ ہے کہ وارثوں کو نقصان نہ ہو مثلاً یہ کہ ثلث سے زیادہ وصیت کی کہ وارثوں کو کم مال پہنچا یا کسی کے قرض کا جھوٹ اقرار کر لیا کہ وہ اس کے مال سے ادا کرنا پڑا اس میں بھی وارثوں کا نقصان ہوا اور ابو ہریرہؓ نے اس حدیث کی تائید کے لیے یہ آیت قراءت کی۔

۱۳۶۳ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

باب : وصیت کی ترغیب میں

۲۱۱۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهٗ مَا يُوْصِيْ فِيْهِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ۔

۲۱۱۸ : روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہیے مرد مسلمان کو دو رات رہے اور اس کو وصیت کرنا ہو کسی چیز میں مگر یہ کہ وصیت اس کی لکھی ہوئی ہو اس کے پاس۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۳۶۴ : بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُوْصِ

باب : اس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ نے وصیت نہ کی

۲۱۱۹: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ اَمَرَ النَّاسَ قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

۲۱۱۹ : روایت ہے طلحہ سے کہا انہوں نے ابن ابی اوفی سے کیا وصیت کی تھی رسول اللہؐ نے فرمایا انہوں نے نہیں پھر پوچھا انہوں نے کیونکر لکھی گئی وصیت اور کیا حکم کیا آپؐ نے آدمیوں کو فرمایا انہوں نے وصیت کی آنحضرتؐ نے کتاب اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی۔ ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مالک بن مغول کی روایت سے۔

۱۳۶۵ : بَابُ مَاجَآءَ لَاوَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

باب : وارث کے لیے وصیت نہ ہونے کے بیان میں

۲۱۲۰: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى

۲۱۲۰ : روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں کہ اللہ بزرگ اور برتر نے مقرر کر دیا ہر ایک کا حصہ یعنی وارثوں میں سے سو اب وصیت نہیں جائز وارث کے لئے اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش کی طرف اور زانی مستحق ہے پتھر کا اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے اپنے تئیں مشہور کیا ولد کسی اور کا اپنے باپ کے سوا یا منسوب کیا اپنے تئیں اپنے

غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِانْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ مِنْ بَیْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَاوَقَالَ الْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ۔

موالی کے سوااور کی طرف اس پر لعنت ہے اللہ کی پے در پے قیامت کے دن تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کچھ مگر شوہر کی اجازت سے عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! کھانا بھی‘ فرمایا آپ نے کھانا ہمارے سب مالوں سے افضل ہے یعنی اس کی حفاظت اور زیادہ ضرور ہے اور فرمایا مانگی کی چیز مالک کو پھیر دینی ہے اور منحہ پھیر دینا ہے اور قرض ادا کرنا ہے اور ضامن ذمہ دار ہے یعنی اس چیز کا جس کی ضمانت کی ہے۔

ف: اس باب میں عمرو بن خارجہ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی امامہ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی اور روایت اسماعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے کچھ قوی نہیں وہ روایت کہ جس میں وہ متفرد ہوں اس لیے کہ انہوں نے اہل عراق وحجاز سے مناکیر روایتیں کی ہیں اور روایت ان کی اہل شام سے صحیح تر ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے کہا اسماعیل بن عیاش صحیح تر ہیں بدن میں یعنی ہوش وحواس میں بقیہ سے اور بقیہ کی بہت احادیث منکر ہیں ثقات سے اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہتے تھے کہا ابواسحٰق فزاری نے لو تم بقیہ سے وہ حدیثیں جو روایت کی ہیں انہوں نے ثقات سے اور نہ لو وہ جو روایت کی ہیں انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے خواہ وہ ثقات سے ہوں یا غیر ثقات سے ہوں۔

۲۱۲۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِهٖ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِیَ تَقْصَعُ[1] بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا یَسِیْلُ بَیْنَ كَتِفَیَّ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَعْطٰی كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

۲۱۲۱: روایت ہے عمرو بن خارجہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اپنی اونٹنی پر اور میں اس کی گردن کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا تھوک میرے دونوں شانوں کے بیچ میں بہہ رہا تھا اس وقت سنا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اللہ عزوجل نے مقرر کر دیا ہر حق والے کا حصہ سو اب وصیت نہیں ہے وارث کے لئے اور ولد صاحب فراش کی طرف منسوب ہے اور زانی کو پتھر ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: قولہ اب وصیت نہیں جائز وارث کیلئے یعنی قبل نزول آیت میراث تو وارثوں کیلئے وصیت واجب تھی اب بعد نزول وجوب نہ رہا اور درصورت کہ ایک وارث کا نقصان ہو دوسرے کیلئے وصیت کرتے ہیں تو یہ وصیت ناجائز ہوگی بمنطوق قرآن کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غیر مضار اور اگر کوئی وارث نہ ہو سوا ایک کے تو وصیت اسے جائز ہوگی اسلئے کہ اس میں کسی کا نقصان نہیں جیسے مثلاً وصیت کی زوجہ نے اپنے زوج کو یا زوج نے اپنی زوجہ کو اور وہاں اور کوئی وارث نہیں تو وصیت صحیح ہوگی کذا ذکرہ ابن الکمال اور مجیبہ میں کہا ہے کہ اگر زوجہ نے اپنے زوج کے واسطے نصف مال کی وصیت کی تو تمام مال اسکا ہوگا یعنی جبکہ زوجہ کا کوئی وارث نہ ہو (غایۃ الاوطار) قولہ اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش الخ یعنی جب کسی نے کسی کی زوجہ منکوحہ سے یا امہ موطوءہ سے زنا کیا اور لڑکا ہوا تو نسب اسکا اس عورت کے زوج اور سید سے لگے گا نہ اس زانی سے بلکہ زانی کو پتھر ہیں اور اسکے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ فرمانا زجراً ہے جیسے کہتے ہیں فلانے پر خاک ہے دوسرے یہ کہ یہ بیان واقعی ہے یعنی وہ مستحق ہے رجم کا‘ قولہ اور جس نے اپنے کو ولد ٹھہرایا مراد یہ ہے کہ خود انکار کیا اپنے باپ سے کہ یہ میرا باپ نہیں

[1] قصع فلان قصعا فرو برد فلاں جرعہ آب را وقصعت الناقۃ بجرتہا فرو برد ناقہ نشخوار خود را یا خایید آں را یا برآورد نشخوار را از شکم و هنوز نخوانید یا پر کرد دہن را از آں میانکیو و نرم خوائید و فی الحدیث انہ خطب علی راحلتہ انہا لتقصع بجرتہا۔ ۱۲ منتہی الارب

اور کسی کو اپنا باپ مقرر کیا یا یہ کہ جیسے اکثر لوگ شیخ سے سید بن جاتے ہیں یا بزرگوں کی اولاد اپنے تئیں بناتے ہیں اور منیحہ وہ جانور ہیں کہ کسی کو دیا اسکے واسطے کہ اسکے دودھ سے منتفع ہو پھر مالک جب چاہے اسے پھیر لے یا کسی درخت سے پھل کھانے کی یا کسی زمین میں زراعت کی اجازت دے۔

١٣٦٦: بَابُ مَاجَآءَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

باب: اِس بیان میں کہ ادائے دین وصیت پر مقدم ہے

۲۱۲۲: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَؤُنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ۔

۲۱۲۲: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا انہوں نے حکم کیا نبی ﷺ نے ادائے دین کا قبل وصیت کے اور تم پڑھتے ہو قرآن میں وصیت کو قبل دین کے یعنی اگرچہ وصیت قراءۃ مقدم ہے مگر اداءً مؤخر ہے۔

ف: اسی حدیث پر عمل ہے تمام اہل علم کے نزدیک کہ ادائے دین ضرر ہے قبل اجرائے وصیت کے۔

١٣٦٧: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ اَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: اِس کے بیان میں جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے موت کے قریب

۲۱۲۳: عَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ اَوْصٰى اِلَيَّ اَخِيْ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَالِهٖ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ اِنَّ اَخِيْ اَوْصٰى اِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهٖ فَاَيْنَ تَرٰى لِيْ وَضْعَهٗ فِي الْفُقَرَاءِ اَوِالْمَسَاكِيْنِ اَوِالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْكُنْتُ لَمْ اَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِيْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يَعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ۔

۲۱۲۳: روایت ہے ابی حبیبہ طائی سے کہا وصیت کی مجھے میرے بھائی نے ایک ٹکڑے کی اپنی مال میں سے پھر ملاقات کی میں نے ابا الدرداء سے اور کہا میں نے کہ میرے بھائی نے وصیت کی ہے مجھے تھوڑے مال کی اپنے مال سے پھر تم کہاں مناسب دیکھتے ہو خرچ کرنا اس کا فقراء یا مساکین یا مجاہدین میں جو اللہ کی راہ میں ہوں تو کہا ابوالدرداء نے میں اگر ہوتا یعنی تمہاری جگہ تو برابر نہ کرتا مجاہدوں کے ساتھ کسی کو یعنی انہیں میں خرچ کرنا اولیٰ ہے پھر بیان کی یہ حدیث کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے مثال اس کی جو آزاد کرے موت کے وقت مانند اس شخص کے ہے جو ہدیہ دے جب اپنا پیٹ بھر جائے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یعنی ثواب اس کا کم ہے اس مال کے ثواب سے جو حالت صحت اور عافیت میں اور محبت مال کے وقت میں دیا جائے جیسا انصار کی فضیلت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا یعنی کھلاتے ہیں کھانا جس وقت میں کہ کھانے کی ان کو محبت ہے مسکین و یتیم و اسیر کو چنانچہ اکثر مفسرین نے حبہ کی ضمیر کو طعام کی طرف راجع کیا ہے اور یہی اولیٰ ہے۔

١٣٦٨: بَابٌ

باب:

۲۱۲۴: عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَ تْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ

۲۱۲۴: روایت ہے عروہ سے کہ حضرت عائشہ ام المومنینؓ نے خبر دی ان کو کہ بریرہ آئیں تائید چاہتی تھیں حضرت عائشہؓ سے اپنی زر کتابت ادا

قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاءُ كِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاءُ كِ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

کرنے میں اور اس میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا سو فرمایا ان سے حضرت عائشہؓ نے لوٹ جاؤ تم اپنے لوگوں میں پھر کہو ان سے کہ اگر وہ چاہیں کہ ادا کروں زرِ کتابت تیرا اور ہوگا ولا میرے لئے تو میں ابھی کروں سو ذکر کیا بریرہ نے اپنے لوگوں سے اور نہ مانی انہوں نے یہ بات اور کہنے لگے کہ اگر چاہیں وہ ثواب تجھے زرِ کتابت دے کر اور ہوگی ولا تیری ہماری لئے تو خیر کریں، سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ان سے تم خرید کر کے آزاد کر دو اور ولا تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے اور فرمایا کیا حال ہے ان قوموں کا کہ شرط کرتے ہیں ایسی جو نہیں کتاب اللہ میں، جس نے شرط کی ایسی جو نہیں کتاب اللہ میں تو اس کی وفا اس کو نہ ملے گی اگرچہ سو بار اس نے شرط باندھی ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ **مترجم**: اس میں داخل ہیں وہ شرطیں کہ جو اکثر متفقہین بغیر استدلالِ شرعی کے عبادات و طاعات میں مقرر فرماتے ہیں جیسے شرائط صحت جمعہ کے یا شرائط طہارت بیر کے یا تفاوت فیما بین ماءِ قلیل وکثیر کے یا متصوفین وظائف و اوراد میں یوم وقت واثواب و ماکل و مشارب ہیں شروط بیجا مقرر فرماتے ہیں کہ سب کے سب از قبیل لا یلتفت الیها و لا ایعباء بها میں انتہی اور ولا کی تفصیل آگے آتی ہے۔

① **مسئلہ**: وصیت چار قسم ہے واجب ہے وصیت زکوٰۃ و کفارات اور فدیہ صیام اور مسائل ملحقہ۔ مترجم۔ صلوٰۃ کے جن کے ادا کرنے میں مسلمانوں نے قصور کیا اور وصیت مباح ہے مالدار کے واسطے اور مکروہ ہے فاسق و فاجر کے واسطے اور ان کے سوا مستحب ہے حموی نے قاضی خان سے نقل کیا ہے کہ جب آدمی نے وصیت کا ارادہ کیا اور اس کی اولاد صغار ہے شیخین نے کہا کہ مال کا چھوڑ جانا اپنی اولاد کے واسطے افضل ہے اور اگر اولاد کبار ہے اور مال تھوڑا ہے امام نے کہا کہ اس کو وصیت کرنا لائق نہیں اور اگر مال زیادہ ہے اور وارث غنی ہیں تو امور سے وصیت کی ابتدا کرے اور اگر اس پر کچھ واجب نہیں رہا تو اہل قرابت کے واسطے وصیت کرے اور اگر اقرباء اغنیاء ہیں تو پڑوسیوں کے واسطے وصیت کرے۔ (کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن الطحاوی)

② **مسئلہ**: نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ اجماع ہے ہمارے زمانہ کے علماء کا کہ جس کا وارث ہو اس کی وصیت جاری نہیں ہوتی ثلث سے زیادہ میں مگر باجازت ورثا اور اجماع ہے کہ اگر اجازت دے دیں وارث تو نافذ ہو جائے گی اگرچہ جمیع مال میں ہو اور لیکن جس کا کوئی وارث نہ ہو پس مذہب جمہور اور شافعیہ کا یہ ہے کہ صحیح نہیں وصیت اس کی ثلث سے زیادہ میں اور جائز رکھا ہے اسے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب ان کے نے اور اسحٰق اور احمد رحمۃ اللہ علیہما نے ایک روایت میں اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے۔

③ **مسئلہ**: ثواب صدقات میت کو پہنچتا ہے چنانچہ مسلم میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ میرا باپ انتقال کر گئے ہیں اور مال چھوڑ گئے ہیں اور کچھ وصیت نہ کی کیا میں اگر صدقہ دوں تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور اسی طرح اور بھی روایتیں آئی ہیں۔ نووی نے کہا ہے ان احادیث سے میت کی طرف سے صدقہ دینا جائز ہوا بلکہ مستحب اور

معلوم ہوا کہ ثواب اس کا پہنچتا ہے میت کو اور نفع دیتا ہے اس کو اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور یہ احادیث مخصص ہیں عموم کو اس آیت کے: وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى اور اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ واجب نہیں وارث پر صدقہ دینا میت کی طرف سے اور مراد صدقہ تطوع ہے بلکہ مستحب ہے اس کا دینا لیکن حقوقِ مالیہ جو میت پر ثابت ہوں ان کی قضا واجب ہے اگر اس کا ترکہ ہو برابر ہے کہ وصیت کی ہو اس نے یا نہ کی ہو اور یہ سب راس المال سے ہوں گے عام ہیں کہ دیونِ الٰہی ہوں مثل زکوٰۃ اور حج اور نذر و کفارہ کے اور بدلِ صوم وغیرہ کے یا دیون مردم ہوں پھر اگر میت نے کچھ ترکہ نہ چھوڑا تو وارث پر قضائی دین لازم نہیں مگر استحباباً اور تبرعاً۔

۴ **مسئلہ**: وصیت اللہ تعالیٰ کی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا۔ یعنی وصیت کی ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنے کی اور ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کی مگر یہ کہ شرک میں اُن کی اطاعت نہیں اور اسی طرح اور امورِ خلافِ شرع میں اور وصیت یہاں بمعنی امر و حکم کے ہے اور وصیت ابراہیم و یعقوب علیہ السلام کی اس آیت میں جو آخر پارہ الٓم میں ہے مذکور ہے وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ اور یہ وصیت ہے توحید پر قائم رہنے کی اور وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی: الصلوة وما ملکت ایمانکم یعنی نماز کی حفاظت کرو اور لونڈی غلام کی رعایت پس مؤمن متبع سنت کو تعلیم وصیت کی انہیں آیات و احادیث میں ہو گی اور چاہیے کہ اسی طرح دینیات کی وصیت کرے علی الخصوص اہل پاک کو اس وقت اس امر کی وصیت ضرور ہے کہ عزیز و اقارب پر نوحہ نہ کریں اور تیجہ دسواں بطور بدعت نہ کریں پھولوں کی چادر جنازہ اور قبر پر نہ ڈالیں اور اسی طرح جمیع منکرات و بدعات سے محترز رہیں انتہی چنانچہ مترجم کی بھی وصیت یہی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْھِبَۃِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں ولاء اور ہبہ کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

لغوی تشریح ولا لغت میں بمعنی نصرت اور محبت کے ہیں اور مشتق ہے ولی بفتح واؤ وسکون لام سے اور شرع میں عبارت سے باہم کی مددگاری سے بسبب ولاء عتاقت کے یا بسبب ولاء موالات کے اور ولاء عتاقت سے مراد وہ حقوق ہیں جو آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتے ہیں آزاد کئے ہوئے کی نسبت جیسے وارث ہونا اسکا اور اسکے نکاح کرنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ولایت کہ آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتی ہے اور ولا موالات بقول استیجابی یہ ہے کہ مراد مسافر دوسرے شخص سے کہے کہ میری برداری نہیں اور نہ کوئی مددگار سو مجھ کو اپنی طرف بلالے اور اپنی قوم کی طرف تاکہ میں تیری جماعت میں گنا جاؤں سو تو میری مدد کیجیو اور میرے اوپر سے نوائب اور مصائب دور کیجیو اور اگر میں مرجاؤں تو میرے مال کا وارث ہے تو دونوں شخصوں میں عقد موالات منعقد ہوگی یعنی بشرط قبول شخص ثانی۔ (غایۃ الاوطار)

١٣٦٩: بَابُ مَاجَآءَ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

باب: اِس بیان میں کہ ولا معتق کا حق ہے

٢١٢٥: عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَۃَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَی الثَّمَنَ اَوْلِمَنْ وَلِیَ النِّعْمَۃَ۔

٢١٢٥: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کو خریدنے کا اور شرط کی ان کے مالکوں نے ولاء کی سو فرمایا نبی ﷺ نے ولاء اُسی کا حق ہے جو قیمت دے یا یہ فرمایا کہ جو ولی نعمت ہو یعنی متکفل ہو آزاد کرنے کا نعمت سے۔

ف: اِس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک

١٣٧٠: بَابُ النَّھْیِ عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَھِبَتِہٖ

باب: ولاء کی بیع اور ہبہ کی نہی میں

٢١٢٦: عَنْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَھِبَتِہٖ۔

٢١٢٦: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے

اور روایت کی یہ شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبداللہ بن دینار سے اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا انہوں نے کہ عبداللہ بن دینار جب یہ روایت بیان کرتے ہیں اگر مجھے اجازت دیں تو میں کھڑا ہو کر ان کا سر چوموں اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سلیم نے عبیداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ کہا انہوں نے نبی ﷺ سے اور وہ وہم ہے وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح یہ سند ہے عن عبیداللہ بن عمر عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی ﷺ اسی سند سے روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے عبیداللہ بن عمرو سے اور متفرد ہوئے عبداللہ بن دینار اس حدیث کی روایت کے ساتھ۔

١٣٧١: بَابُ مَا جَآءَ فِي مَنْ تَوَلّٰی غَيْرِ مَوَالِيْهِ اَوِادَّعٰی اِلٰی غَيْرِ اَبِيْهِ

باب: معتق اور باپ کے سوا اور کسی کو معتق اور باپ کہنے کی برائی میں

٢١٢٧: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ صَحِيْفَةٌ فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءٌ مِّنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَابَيْنَ عَيْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْآوٰی مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْتَوَلّٰی غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ۔

٢١٢٧: روایت ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے خطبہ پڑھا ہم پر حضرت علیؓ نے اور فرمایا جو دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس کوئی چیز ہے کہ جسے پڑھتے ہیں ہم کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا کہ جس میں سن لکھے ہوئے ہیں اونٹوں کے اور کچھ حکم ہیں جو جراحتوں کے تو بے شک اس نے جھوٹ بولا یعنی کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا ہمارے پاس کوئی چیز نہیں اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے درمیان پھر جس نے جگہ دی کسی نئے کام خلاف سنت کو یا جگہ دی کسی نئے کام کرنے والے بدعتی کو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کوئی فرض نہ نفل اور جس نے اپنے کو منسوب کیا اپنے باپ کے سوا اور کسی کی طرف یا مولیٰ بنایا اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور تمام فرشتے اور تمام آدمیوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض اور نہ نفل اور پناہ دینا مسلمانوں کا ایک ہے کہ چلتا ہے اسکے ساتھ ادنیٰ کا یعنی ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے تو اسکی رعایت سب کو لازم ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارثؓ سے انہوں نے علی سے مانند اس کے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔

١٣٧٢: بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهٖ

باب: لڑکے کی نفی کے بیان میں

٢١٢٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ

٢١٢٨: وایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ آیا ایک مرد بنی فزارہ کے قبیلہ سے

بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ امْرَأَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِیْهَا اَوْرَقُ قَالَ نَعَمْ اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا قَالَ اَنّٰی اَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهٗ۔

آنحضرتؐ کے پاس اور کہا یارسول اللہؐ! میری بیوی نے جنا ہے ایک لڑکا کالا تو فرمایا اس سے نبی نے آیا ہیں تیرے پاس کچھ اونٹ؟ عرض کی اس نے کہ ہاں! فرمایا آپؐ نے کیا رنگ ہیں ان کے؟ اس نے کہا سرخ۔ فرمایا کیا اس میں کوئی کالا بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں! ان میں کالے بھی ہیں فرمایا پھر کالا ان میں کہاں سے آیا؟ اس نے کہا کہ شاید آ گئی ہوگی اس میں کوئی رگ یعنی ان اونٹوں کے باپ دادوں میں کوئی کالا ہوگا اس کی رگ سے سرخ اونٹوں میں کچھ کالے پیدا ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا شاید تیرے لڑکے میں بھی کوئی رگ آ گئی ہوگی اس کے باپ دادوں کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۳۷۳: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقَافَةِ

باب: قیافہ شناس کے بیان میں

۲۱۲۹: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلَیْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا اِلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔

۲۱۲۹: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ آئے ان کے پاس خوشی خوشی کے چمک رہی تھیں جھریاں ان کی پیشانی کی اور فرمایا آپ ﷺ نے تم نے دیکھا کہ مجزز نے دیکھا اس وقت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو پھر کہا یہ پیر بعض ان کے بعض سے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور زیادہ کیے اس میں یہ الفاظ: اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا مَرَّ عَلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ وَقَدْ غَطَّیَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔ یعنی فرمایا آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے کہ مجزز گذرا زید بن حارثہ اور اُسامہ بن زید پر سے اور وہ دونوں ڈھانکے ہوئے تھے اپنے سروں کو اور کھلے تھے ان کے پیر سو کہا مجزز نے کہ یہ اقدام بعض ان کے بعض سے ہیں انتہی اسی طرح روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی لوگوں سے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے اور استدلال کیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے امر قیافہ کے معتبر ہونے میں۔ مترجم: اہل جاہلیت قدح کرتے تھے نسب میں اُسامہ بن زید کے اس لیے کہ اسامہ کالے تھے اور باپ ان کے زید گورے تھے جب قیافہ شناس کہ نام ان کا مجزز تھا اس نے کہا دونوں کے پیر دیکھ کر کہ ان دونوں میں ابوت اور نبوت ثابت ہے تو آنحضرت ﷺ بہت خوش ہوئے کہ قادحین کی تکذیب اور اُن کے نسب کی تصدیق ہوئی۔

۱۳۷۴: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَثِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْهَدِیَّةِ

باب: آنحضرت ﷺ کی ترغیب دلانے میں ہدیہ پر

۲۱۳۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ

۲۱۳۰: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں ہدیہ بھیجو اس لیے کہ ہدیہ لے جاتا ہے دِل کی خفگی اور حقیر نہ سمجھے کوئی عورت اپنی ہمسایہ کی عورت کو اگرچہ

شَاةٍ۔ ایک ٹکڑا ہو بکری کے کھر کا یعنی ہدیہ دینے میں شرمائے نہیں اگرچہ ادنیٰ چیز ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ابو معشر کا نام نجیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے اور بعض اہل علم نے ان میں کلام کیا ہے بسبب حافظہ ان کے۔

۱۳۷۵: بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

باب: ہدیہ یا ہبہ دے کر پھیر لینے کی کراہت میں

۲۱۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَآءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۲۱۳۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مثال اس شخص کی کہ دیتا ہے کوئی چیز پر پھیر لیتا ہے مانند اکتے کے ہے کہ کھایا اس نے یہاں تک کہ خوب آسودہ ہو گیا اور قے کی پھر لوٹا اور رجوع کیا اپنی قے کی طرف یعنی کھالی۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۲۱۳۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَآءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۲۱۳۲: روایت ہے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے دونوں مرفوع کرتے ہیں اس حدیث کو کہ فرمایا آپ ﷺ نے حلال نہیں کسی مرد کو کہ دے کوئی چیز پھر پھیرے اس کو مگر والد کو درست ہے پھیر لینا اس چیز کا کہ دے اپنے ولد کو مثال اس شخص کی کہ دے کر پھیر لے مانند کتے کے ہے کہ کھا کر جب آسودہ ہو تے کرے اور پھر اپنی قے کو کھا جائے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا امام شافعیؒ نے حلال نہیں کسی کو ہبہ کا لوٹا لینا مگر باپ کو حلال ہے جو بیٹے کو دیا ہو اس کا لوٹا لینا اور استدلال کیا شافعی نے اسی حدیث سے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْقَدَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب قدر کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

مترجم: قدر بحرکت دال قضا و حکم اور نہایہ میں ہے کہ قدر وہ ہے جو حکم کیا باری تعالیٰ شانہ نے اور سکون دال سے بھی آیا ہے اور لیلۃ القدر وہ رات ہے کہ جس میں حکم فرمایا اور اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے کاموں کا اور بندوں کے رزق و عمر اور خیر و شر کا اور صراح میں ہے کہ قدر اندازہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا بندہ کے اوپر حکم ہے اور اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ قضا و قدر دونوں کے ایک ہی معنیٰ ہیں اور کبھی دونوں میں فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قضا حکم ازلی ہے اور قدر وقوع اس کا اور اس معنی سے قضا سابق ہوئی قدر پر جیسا کہ فرمایا: یمحوا الله ما یشاء و یثبت و عنده ام الکتاب۔ محو و اثبات عبارت ہے قدر سے اور عندہ ام الکتاب میں اشارہ ہے طرف قضا کی اور اس کے برعکس بھی اطلاق ہوتا ہے ایمان قدر پر لانے سے یہ مراد ہے کہ یقین کریں ہم کہ جو کچھ عالم میں واقع ہوتا ہے خیر و شر سے یا افعال سے بندوں کے اور سوا اس کے اور چیزوں سے سب تقدیر الٰہی سے ہے اور پروردگار تعالیٰ شانہ نے کائنات کو ازل میں اندازہ کر رکھا تھا اور کوئی ذرّہ اس کی تقدیر اور اندازہ سے باہر نہیں اور باوجود اس کے بندوں کو اپنے کام میں اختیار بھی ہے کہ ثواب و عقاب اسی پر مرتب ہوتا ہے اور تقدیر اور اختیار کے جمع ہونے میں جو اشکال ہے وہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور جس کا جاننا یہاں ضرور ہے وہ اتنا ہے کہ آدمی میں ایک صفت ہے کہ اسے اختیار کہتے ہیں کہ دیدہ و دانستہ ایک فعل کو اس کے ترک پر اختیار کرتا ہے اور کبھی اس کے ترک کو فعل پر ترجیح دیتا ہے۔ بخلاف حرکت مرتعش کے اصلاً اس میں اختیار نہیں ہے پس مذہب جبریہ کا کہ کہتے ہیں حرکات آدمی کے مثل حرکات جماد کے ہے باطل ہے اور یہ خود مشاہدہ سے بھی معلوم ہوا اور کتاب و سنت کی گواہی سے بھی ثابت ہوا کہ ہر چیز کا ازل میں اندازہ ہوا ہے اور ہر چیز ارادہ اور مشیت الٰہی سے ظہور میں آئی ہے اور اس سے مذہب قدریوں کا کہ کہتے ہیں آدمی اپنے افعال کا آپ خالق ہے باطل ہے پس حقیقت میں حال درمیان قدر و جبر کے ہے جیسا کہ امام عارفین ابوعبداللہ جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں لا جبر و لا قدر و لکن امر بین امرین اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے خلق و ایجاد و اشیاء میں اسباب و شرائط بطریق جریان عادت کے پیدا کیے ہیں جیسے کہ آگ جلانے کو اور پانی بجھانے کو اور کھانا کھانے کو اور تلوار سر اڑانے کو یہ سب اس کی خلق و ایجاد سے ہے لیکن اس میں اسباب کو بھی دخل ہے پھر جب چاہے بغیر اسباب کے بھی جسے چاہے پیدا کر دے اور چاہے تو باوجود جمعیت اسباب کے ایجاد نہ کرے آدمی اور قصد اور اختیار اس کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے افعال پیدا کرنے کا اور پیدا کرنے والا وہی ہے ہر چیز کا اور وجود اسباب مسببات اور شرائط اور مشروطات کا سب اس کے حیطہ قضا و قدر میں داخل ہے اور اس کے قضا و قدر سے منافات نہیں رکھتا اور امر و نہی کا مبنیٰ ربوبیت و عبودیت پر ہے اور ثواب و عقاب تصرف اس کا ہے اپنے ملک میں: من یفعك ما یشاء و یحکم ما یرید و لا یسال عما یفعل و هم یسالون ہے۔ (انتہی ما ذکرہ الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

۱۳۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّشْدِیْدِ فِی الْخَوْضِ فِی الْقَدَرِ

باب: تقدیر میں خوض کرنے کی برائی میں

۲۱۳۳: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰی کَاَنَّمَا فُقِیَٔ فِی وَجْنَتَیْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِی هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَلَّا تَنَازَعُوْا فِیْهِ۔

۲۱۳۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا نکلے ہمارے اوپر رسول اللہ ﷺ اور ہم بحث کر رہے تھے قدر میں سو غصے ہو گئے آنحضرت ﷺ یہاں تک کہ سرخ ہو گیا آپ ﷺ کا منہ ایسا کہ گویا توڑا ہے آپ ﷺ کے گالوں پر انار کے دانوں کو پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا اس کا حکم کیے گئے ہو تم یا میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف سوا اس کے نہیں ہے کہ ہلاک ہوئیں میں تم سے اگلی قومیں جبکہ بحث کی انہوں نے اس اَمر میں قسم دیتا ہوں میں تم کو کہ مت بحث و تکرار کرو تم اس میں۔

ف: اِس باب میں عمر اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کے بہت غرائب ہیں کہ وہ متفرد ہیں ان کے ساتھ۔

۲۱۳۴: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی یَا اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِیْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَنَفَخَ فِیْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ اَغْوَیْتَ النَّاسَ وَ اَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَی الَّذِیْ اِصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِکَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی عَمَلٍ عَمِلْتُهٗ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ قَالَ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰی۔

۲۱۳۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تقریر کی آدم و موسیٰ علیہما السلام نے سو کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے آدم! آپ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آپ کو اپنے ہاتھ سے اور پھونکی اپنی روح آپ میں پھر گمراہ کیا آپ نے لوگوں کو اور نکالا ان کو جنت سے فرمایا آپ نے پھر جواب دیا حضرت آدم علیہ السلام نے کہ تم موسیٰ ہو کہ خاص کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے واسطے کیا ملامت کرتے ہو مجھے اس عمل پر کہ کیا میں نے حالانکہ لکھ رکھا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسمان و زمین کی پیدائش کے قبل فرمایا حضرت ﷺ نے پھر جیت گئے آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تقریر میں۔

ف: اِس باب میں عمر اور جندب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی سلیمان تیمی کی روایت سے جو مروی ہے اعمش سے اور روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور بعضوں نے سند میں یوں کہا ہے عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی ﷺ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے روایت کی ہے نبی ﷺ سے۔ **مترجم**: مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی تعریف میں یہ بھی کہا تم کو سجدہ کیا فرشتوں نے اور بسایا اللہ تعالیٰ نے تم کو جنت میں اور آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم وہ موسیٰ ہو کہ دی تم کو الواح کہ اس میں بیان ہے ہر چیز کا اور قریب کیا تم کو پروردگار نے کان میں باتیں کرنے کو پھر تم نے توراۃ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میری پیدائش کے کتنے سال آگے لکھا کہا موسیٰ علیہ السلام نے چالیس برس پھر فرمایا آدم علیہ السلام نے بھلا تم نے یہ بھی پڑھا اس میں وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی۔ انہوں نے کہا ہاں باقی گفتگو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی انتہی مگر اس حدیث میں ایک

اشکال ہے تقریر اشکال یہ ہے کہ ہر فاسق و فاجر اسی طرح تقدیر کے ساتھ متمسک ہو کر کہہ سکتا ہے کہ مجھے ملامت مت کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے لکھا تھا وہ مجھ سے صادر ہوا اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہ کہنے والا دار التکلیف میں ہے کہ جاری ہیں وہاں احکام تکلیفیہ شرعیہ عقوبت زجر و توبیخ سے اور اس لوم و عقوبت میں ایک فائدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں روکنا ہے اس عاصی کو عصیان سے اور وہ محتاج ہے زجر کا جب تک کہ مرا نہیں جیسے محتاج ہے تریاق کا زہر کھانے کے بعد جب تک کہ مرا نہیں بخلاف آدم علیہ السلام کے کہ ان سے جب یہ گفتگو ہوئی وہ خارج تھے دار تکلیف سے اور محتاج نہ تھے زجر و توبیخ کی بلکہ مغفور و مرحوم تھے اور کفارہ ہو چکا تھا ان کے خطا کا اب زجر کرنا ان کی خطا پر بے فائدہ ہے کہ بجز ان کے خجل اور شرمندہ کرنے اور کچھ حاصل نہیں اور ظاہر ہے کہ جب وہ بھی دارِ تکلیف میں تھے اس وقت تمسک اس قول کے ساتھ نہ ہو بلکہ عاجزانہ ربنا ظلمنا انفسنا کے سوا زبان پر کچھ نہ لائے اور ابوالحسن قالبسی نے کہا ہے کہ ارواح دونوں کی آسمان میں جمع ہوئیں اور وہاں یہ تقریر ہوئی۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی اشخاص کو مجتمع کر دیا ہو اور ثابت ہے کہ لیلۃ الاسراء میں مجتمع ہوئے انبیاء علیہم السلام آسمانوں اور بیت المقدس میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی ان کی نماز میں اور احتمال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دار التکلیف میں اور آدم علیہ السلام عالم ارواح میں اور یہ توجیہ فقیر کے نزدیک بہت پسند ہے اس لئے کہ اس صورت میں موسیٰ علیہ السلام نے مواخذہ خطا پر کیا یہ حق ہے دار التکلیف کا اور حضرت آدم علیہ السلام نے جو اپنے تئیں معذور کیا یہ حق ہے بندہ مغفور کا اور مناسب ہے دار السرور کے۔ (خلاصۃ ما فی النووی)

۱۳۷۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ

شقاوت اور سعادت کے بیان میں

۲۱۳۵: عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ فِيْهِ اَمْرٌ مُبْتَدَعٌ اَوْ مُبْتَدَاٌ اَوْفِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَابْنَ الْخَطَّابِ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ۔

۲۱۳۵: روایت ہے کہ عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! خبر دیجئے ہم کو کہ ہم جو عمل کرتے ہیں یہ ایک امر ہے نیا نکلا ہوا یا کہا نیا شروع ہوا یا ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے فرمایا آپؐ نے ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے اے ابن خطاب ہر ایک پر آسان کی گئی ہے وہ چیز کہ پیدا کیا گیا ہے وہ اس کیلئے سو جو اہل سعادت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے سعادت کے اور جو اہل شقاوت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے شقاوت کے۔

ف: اِس باب میں علی اور حذیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۳۶: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ اِذْ رَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَامِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ عُلِمَ قَالَ وَكِيْعٌ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا اَفَلَا نَتَّكِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ۔

۲۱۳۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا ایک دن ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے اور آپؐ زمین میں کرید رہے تھے کہ یکبارگی آپؐ نے سر اٹھایا آسمان کی طرف پھر فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں کہ جس کا حال معلوم نہ ہو چکا ہو یعنی مقرر ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہے یا جنتی کہا وکیع نے کوئی ایسا نہیں ہے مگر کہ لکھی ہے جگہ اسکی دوزخ سے یا جگہ اسکی جنت سے کہا صحابہ نے پھر کیا بھروسہ کریں ہم یا رسول اللہ! یعنی اپنی قسمت کے لکھے پر؟ فرمایا آپؐ نے نہیں عمل کرو کہ ہر ایک آسان کیا گیا ہے اس کام کیلئے کہ جس کیلئے وہ پیدا ہوا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔**مترجم**: اوّل روایت میں حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یہ عمل جو ہم کرتے ہیں یہ ایک اُمر ہے نیا......یعنی ہمارے اعمال پہلے سے مقدر اور مکتوب ہو چکے ہیں کہ اس کے موافق ظہور میں آتے ہیں یا اوّل کچھ تحریر و تقدیر نہ تھی تو حضرت نے جواب دیا کہ نہیں پہلے سے مکتوب تھی اور اس کی کتابت و اندازہ اور ہر صاحب عمل کا انجام و خمیازہ مقرر ہو چکا ہے اور دوسری روایت میں قولہ آپ زمین کرید رہے تھے یعنی جیسے کوئی تفکر کی حالت میں لکڑی وغیرہ سے زمین پر کچھ نقش بناتا ہے قولہ ہر ایک آسان کیا گیا ہے......یعنی سعید کو اعمالِ صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اور شقی کو اعمالِ سیئہ کی۔

۱۳۷۸: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيْمِ

باب: خاتمہ کے بیان میں

۲۱۳۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ فِي اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْسَعِيْدٌ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

۲۱۳۷: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا روایت کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور وہ سچے ہیں اور سچے کہے گئے یا سچی بات کہی گئے ان سے اور مراد اس سے وحی ہے کہ جمع کیا جاتا ہے نطفہ ایک تم میں کا ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک پھر ہو جاتا ہے وہ علقہ مثل اس کے پھر ہو جاتا ہے وہ مضغہ مثل اس کے یعنی چالیس روز کے بعد یہ حالتیں اس کی بدلتی رہتی ہی پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ سو وہ پھونکتا ہے اس میں روح اور حکم کیا جاتا ہے اس کو چار چیزوں کا یعنی لکھتا ہے وہ رزق اس کا اور موت اس کی اور عمل اس کا اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ ایک تم میں کا کرتا ہے کام جنت والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا ہے اس کے اور جنت کے بیچ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتی ہے اس کی تقدیر جو لکھی تھی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا دوزخیوں کے کام پر پھر داخل ہوتا ہے وہ اس میں اور ایک تم میں کا عمل کرتا ہے دوزخ والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا ہے اسکے اور دوزخ کے بیچ میں ایک ہاتھ پھر آگ بڑھتی ہے اس کی تقدیر سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا جنت والوں کے کام پر اور داخل ہوتا ہے وہ جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا بیان فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور ذکر کی حدیث مثل اس کے اس باب میں ابی ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے اعمش سے مانند اس کے روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید سے مانند اس کے۔

١٣٧٩: بَابُ مَاجَآءَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ عَلَى الْفِطْرَةِ

باب: اِس بیان میں کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر

٢١٣٨: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ وَیُنَصِّرَانِهٖ وَیُشَرِّكَانِهٖ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَاكَانُوْا عَامِلِیْنَ بِهٖ۔

٢١٣٨: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر مولود پیدا ہوتا ہے اوپر ملت اسلام کے سو ماں باپ اس کے یہودی کر دیتے ہیں اس کو اور نصرانی کر دیتے ہیں اس کو اور مشرک کر دیتے ہیں اس کو عرض کیا یا رسول اللہ! جو ہلاک ہو گیا اس سے پہلے یعنی قبل بلوغ کے اور یہودی نصرانی ہونے سے پہلے فرمایا آپ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب اور حسن بن حریث نے دونوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں اور اس میں ملت کی جگہ فطرت کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے شعبہ وغیرہ نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے یُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔ **مترجم** : ہر مولود پیدا ہوتا ہے ملت اسلام پر یا فطرت پر اور فطرت اور فطر لغت میں چیرنا ہے اور نو پیدا کرنا اور پیدا کرنا اور معنی فطرت کے یہاں وہ خلقت و ہیئت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا ہے انسان اور مستعد اور آمادہ ہے بسبب اس ہیئت کے معرفت حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لیے اور طیار ہے تمیز کرنے کو حق اور باطل میں اس لیے کہ ودیعت رکھی ہے اس میں صفت عقل کی اور مرکب کیا ہے اس کو اس کے جوہر ذات میں کہ اس کی وجہ سے قادر ہوتا ہے قبول حق پر اگر نظر صحیح اور فکر و غور کرے اور عوارض و موانع نہ آئیں اور انہی موانع کا بیان ہے **فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ** سے آخر تک قولہ کہ اگر وہ بڑے ہوتے کیا عمل کرتے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت میں جانا منوط بعمل ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو جنت کے لیے اور وہ اصلاب آباء میں ہیں اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لیے اور وہ اصلاب آباء میں ہیں اور اجماع اہل دین کا اس پر منعقد ہوا ہے کہ اطفال مسلمانوں کے بہشت میں ہیں اور کفار کے اطفال میں تین اقوال ہیں اوّل جانا دوزخ میں دوسرے توقف تیسرے جانا بہشت میں اور یہی قول صحیح تر ہے اس لیے کہ ضرورۃً معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ بے گناہ کسی کو عذاب نہ کرے گا اور اس حدیث میں آپ ﷺ نے تفویض کیا ان کے حال کو باری تعالیٰ کے علم پر پس صواب یہ ہے کہ صدور اس قول کا حضرت نبوت سے قبل اس کے تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کرے آپ ﷺ کی طرف کہ اطفال مشرکین بھی جنت میں جائیں گے اور بعد اس کے وحی آئی کہ وہ جنتی ہیں اور ماں باپ ان کے اگر مسلمان ہیں تو وہ ان کے شفیع ہیں۔ (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

نوٹ ☆ اور مؤید اس قول کا جو مروی ہے بخاری میں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شب معراج میں جنت میں اور گرد ان کے اولادِ ناس سے بہت کچھ تھے پوچھا صحابہؓ نے کہ یا رسول اللہ! وہ اولاد تھی مشرکین کی؟ کہا ہاں! اولاد مشرکین کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے: وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ یعنی ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک نہ بھیجیں اور ظاہر ہے کہ تکلیف شرعی نہیں ہوتی قبل بلوغ کے جیسے نہیں ہوتی قبل مجئی رسول کے۔١٢

۱۳۸۰: بَابُ مَاجَآءَ لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَآءُ

باب: اِس بیان میں کہ قدر کو رد نہیں کرتی مگر دُعا

۲۱۳۹: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمَرِ اِلَّا الْبِرُّ۔

۲۱۳۹: روایت ہے سلمان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رد کرتی ہے قضاء کو کوئی چیز مگر دعا اور نہیں بڑھاتی ہے عمر کو مگر نیکی۔

ف: اس باب میں ابی اسید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن ضریس کی روایت سے ابومودود ہیں ایک کو ان میں سے فضہ کہتے ہیں اور دوسرے کو عبدالعزیز بن سلیمان اور ایک ان میں سے بصری ہیں اور دوسرے مدنی دونوں ایک زمانہ میں تھے اور ابومودود جنہوں نے یہ روایت کی وہ فضہ بصری ہیں۔ مترجم: اس حدیث میں مبالغہ ہے تاثیر دعا کا اور دفع بلا کا گویا مراد یہ ہے کہ اگر ممکن ہوتا قضا کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو سوا دعا کے کوئی ایسی چیز نہ تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ردِ قضاء سے آسان اور سہل ہو جانا ہے مرد کثیر الدعاء پر کہ گویا قضاء نازل ہی نہیں ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد قضاء سے بلا ہے کہ اس کے مکروہ ہونے اور اس سے ایذا اٹھانے سے آدمی ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے مگر یہ سب تکلف ہے معنی حقیقی یہ ہیں کہ مراد قضا سے قضائے معلق ہے اور وہ قضا ہے کہ جس کا رد ہو جانا بسبب دعا کے علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے اس لیے کہ قضا منافات نہیں رکھتی ترتب مسببات سے اسباب پر اور یہ سب قضا ہے اور قضا میں ہو چکا ہے کہ یہ بلا اس دعا سے رد ہو جائے گی اگر کہیں پھر اس کلام سے کیا فائدہ ہوا آخر جو قضا میں ہے وہی وقوع میں آیا تو جواب اس کا یہ ہے کہ شائد مبالغہ اثر دعا میں منظور ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا' انتہی۔

۱۳۸۱: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اُصْبُعَیِ الرَّحْمٰنِ

باب: اِس بیان میں کہ قلوب رحمٰن کی دو انگلیوں میں ہیں

۲۱۴۰: عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُاَنْ یَّقُوْلَ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَیْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اَصْبُعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ یُقَلِّبُهَا کَیْفَ شَآءَ۔

۲۱۴۰: روایت ہے انسؓ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ اکثر فرماتے تھے اے مقلب القلوب ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر سو کہا میں نے اے نبی اللہ کے ایمان لائے ہم آپ ﷺ پر اور اس چیز پر کہ آپ ﷺ لائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ڈرتے ہیں ہم پر فرمایا آپ ﷺ نے ہاں! دِل دو انگلیوں میں ہیں اللہ کی انگلیوں میں سے پھیرتا ہے انہیں جیسا چاہتا ہے۔

ف: اس باب میں نواس بن سمعان سے ام سلمہؓ اور عائشہؓ اور ابی ذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے انسؓ سے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث ابی سفیان کی انسؓ سے صحیح تر ہے۔

۱۳۸۲: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ اللّٰهَ کَتَبَ

باب: دوزخیوں اور جنتیوں کی

كِتَابًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

کتابوں کے بیان میں

۲۱۴۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاهٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ وَقَالَ لِلَّذِيْ فِي شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَ اِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِّنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ۔

۲۱۴۱: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا نکلے ہم پر رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہیں یہ دونوں کتابیں؟ کہا ہم نے نہیں یا رسول اللہ! مگر آپ ﷺ خبر دیں ہم کو سو فرمایا آپ ﷺ نے اس کتاب کو جو ان کے داہنے ہاتھ میں تھی یہ کتاب ہے ربّ العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں جنت والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور ان کے قربیوں کے پھر میزان لگائی گئی ہے اس کے اخیر میں پھر نہ بڑھیں گے ان میں اور نہ گھٹیں گے ان سے ہرگز پھر فرمایا اس کو جو ان کے بائیں ہاتھ میں تھی یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں دوزخ والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور ان کے قبیلوں کے پھر میزان لگا دی گئی ہے اس کے آخر میں سو نہ بڑھیں گے ان میں اور نہ گھٹیں گے ان سے ہرگز سو کہا اصحاب نے پھر کیا فائدہ ہے عمل سے یا رسول اللہ! بے شک یہ تو ایک ایسا امر ہے کہ فراغت ہو چکی اس سے یعنی دوزخی جنتی جب مقرر ہو چکے پھر عمل سے کیا حاصل فرمایا آپ ﷺ نے متوسط چال چلو سیدھے رہو اور صواب کے قریب ہوتے جاؤ اس لیے کہ جنت والا ختم کیا جائے گا عمل پر جنت والوں کے اور اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کے کیسا ہی عمل اور دوزخ والا ختم کیا جائے گا دوزخ کے عمل پر اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کیسا ہی عمل پر پھر اشارہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور پھینک دیا ان دونوں کتابوں کو پھر فرمایا فارغ ہو چکا تمہارا رب بندوں سے ایک فرقہ جنت میں ہے اور ایک فرقہ دوزخ میں۔

۲۱۴۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ۔

۲۱۴۲: روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کسی بندے کی بھلائی عمل میں لگاتا ہے اس کو پوچھا کیسے عمل میں لگاتا ہے یا رسول اللہ! فرمایا توفیق دیتا ہے اس کو عمل نیک کی قبل موت کے۔

ف: یہ حدیث حسنؒ ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ دو کتابوں کا ہونا آنحضرت ﷺ کے دست مبارک میں تو تشبیہ و تمثیل ہے کہ ایک امر معنوی کو آپ ﷺ نے تشبیہ دی امر محسوس سے تھا کہ ذہن سامع مضمون اس کا بخوبی آ جائے اور کشاکش وہم سے مفہوم سخن کو نجات ہو اور اہل مشاہدہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں کتابیں خارج ہیں موجود و محسوس تھیں بلکہ صحابہ کرامؓ نے بھی دیکھیں مگر مضمون پر اطلاع بغیر آنحضرت ﷺ کے

فرمانے کے حاصل نہ ہوئی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

۱۳۸۳: بَابُ مَاجَآءَ لَا عَدْوٰی وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

باب: عدویٰ اور صفر اور ہامہ کی نفی میں

۲۱۴۳: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَايُعْدِىْ شَىْءٌ شَيْئًا فَقَالَ اَعْرَابِىٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَعِيْرُ اَجْرَبُ الْحَشَفَةِ نُدْبِنُهُ فَيُجْرِبُ الْاِبِلَ كُلَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا۔

۲۱۴۳: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا کہ کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا نہیں لگ جاتی ہے کسی کی بیماری کسی کو سو کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہؐ! ایک اونٹ جس کی فرج میں کھجلی ہو جب حظیرہ میں آتا ہے کھجلی والا کر دیتا ہے سب اونٹوں کو سو فرمایا یا رسول اللہ! نے کہ پھر کس کی کھجلی لگی پہلے اونٹ کو ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ صفر ہے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ہر جان کو اور لکھی اس کی زندگی اور رزق اور مصیبتیں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے اور سنا میں نے علی بن مدینی سے کہتے تھے اگر مجھے قسم دلائی جائے رکن اور مقام کے بیچ میں تو میں قسم کھاؤں کہ میں نے نہ دیکھا کسی کو علم میں زیادہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے۔ مترجم: تحقیق عدوی اور صفر کی اور ہامہ اور غول اور انوار کی کتاب الطب کے آخر میں گزری اور تطبیق حدیث عدوی کے ساتھ حدیث فر من المجزوم کی بھی کتاب الاطعمہ میں گزری فلا نطیل باعادتھا۔

۱۳۸۴: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

باب: تقدیر پر ایمان رکھنے کے بیان میں

۲۱۴۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ۔

۲۱۴۴: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں مؤمن ہوتا ہے کوئی بندہ یہاں تک کہ ایمان لائے ساتھ تقدیر کے کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے اور یہاں تک کہ یقین کرے کہ جو کچھ پہنچا اس کو اس سے خطا کرنے والا نہ تھا اور جس نے خطا کی اس سے وہ ہرگز اس کو پہنچنے والا نہ تھا۔

ف: اس باب میں عبادہ اور جابر اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے جابر کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن میمون کی اسناد سے اور عبداللہ بن میمون منکر الحدیث ہے۔

۲۱۴۵: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّىْ

۲۱۴۵: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں مؤمن ہوتا کوئی شخص جب تک ایمان نہ لائے چار چیزوں پر اوّل گواہی دے کہ کوئی معبود بحق نہیں سوائے اللہ عزوجل کے اور میں رسول ہوں

رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ وَ یُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ۔

اللہ تعالیٰ کا بھیجا اس نے مجھے حق کے ساتھ دوسرے ایمان لائے موت پر یعنی تیاری کرے اس کی عقائد صحیحہ اور اعمالِ صالحہ تیسرے ایمان لائے موت کے بعد زندہ ہونے پر اور حشر ونشر پر چوتھے ایمان لائے تقدیر پر کہ خیر وشر سب تقدیر سے ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اس کے لیکن کہا ربعی نے روایت ہے ایک مرد سے وہ روایت کرتے ہیں علی سے اور حدیث ابی داؤد کی جو شعبہ سے مروی ہے میرے نزدیک صحیح تر ہے نضر کی حدیث سے اور اسی طرح روایت کی ہے کئی لوگوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے علی سے روایت کی ہم سے جارود نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے خبر پہنچی ہے مجھے کہ ربعی بن خراش نے کبھی جھوٹ نہ بولا اسلام میں ایک بار بھی۔

١٣٨٥: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ النَّفْسَ تَمُوْتُ حَيْثُ مَا كُتِبَ لَهَا

باب: اس بیان میں کہ ہر شخص کی موت وہیں آتی ہے جہاں لکھی تھی

٢١٤٦ - ٢١٤٧: عَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً۔

٢١٤٦ - ٢١٤٧: روایت ہے مطر بن عکامس سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کہ حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے لیے موت کا کسی زمین میں مقرر کر دیتا ہے اس کے لیے وہاں کوئی حاجت یعنی وہ اس حاجت کے لیے وہاں جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔

ف: اس باب میں ابی عزۃ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مطر بن عکامس کی کوئی حدیث ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے مومل اور ابی داؤد حضرمی سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی روایت کی ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اور معنی دونوں کی روایتوں کے ایک ہی ہیں دونوں نے کہا روایت کی ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے ابی الغرۃ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تقدیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے مرنا کسی زمین میں مقرر کرتا ہے اس کے لیے کوئی حاجت طرف اس کی اِلَيْهَا حَاجَةً کی جگہ بِهَا حَاجَةً کہا۔ یہ شک راوی ہے یہ حدیث صحیح ہے اور ابوغرۃ کو صحبت ہے یعنی رسول اللہ ﷺ کی اور نام اس کا یسار بن عبد ہے اور ابوالملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ ہے اور اسامہ بیٹے ہیں عمیر ہذلی کے۔

١٣٨٦: بَابُ مَاجَآءَ لَا تَرُدُّ الرُّقٰى وَلَا الدَّوَاءُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا

باب: اس بیان میں کہ رقیہ اور دوا اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتے

٢١٤٨: عَنِ ابْنِ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ۔

٢١٤٨: روایت ہے ابی خزامہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد آیا نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی بھلا خبر دیجئے ہم کو کہ یہ رقیہ جن سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوائیں جن سے علاج کرتے ہیں ہم اور وہ بچاؤ کی چیزیں جن سے بچاؤ اپنا کرتے ہیں ہم یعنی مثل زرہ اور سپر کیا لوٹا دیتے ہیں یہ اللہ کی تقدیر میں سے کچھ فرمایا آپ ﷺ نے یہ خود اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں۔

ف: یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں جانتے اسے ہم مگر زہری کی روایت سے روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ مترجم: یعنی یہ سب چیزیں اللہ کی تقدیر سے بنی ہیں اور ان میں اور ان کی مقاصد و اغراض میں علاقہ سبب اور مسبب کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سبب ٹھہرایا ہے پھر وہ مسبب الاسباب ان کے بعد مسبب کو ظاہر فرماتا ہے اور جہاں چاہتا ہے باوجود سبب کے مسبب کا ظہور نہیں کرتا اور جب چاہتا ہے بغیر سبب کے مسبب کو ظاہر فرماتا ہے۔ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اس کی شان ہے۔

۱۳۸۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ

باب: قدریوں اور مرجیوں کی مذمت میں

۲۱۴۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ۔

۲۱۴۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں میری امت سے ان کو حصہ نہیں اسلام میں سے کچھ۔ ایک مرجیہ دوسرے قدریہ۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور ابن عمرؓ اور رافع بن خدیجؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے سلام بن ابی عمرہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا محمد بن رافع نے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے علی سے انہوں نے نزار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ مترجم: مرجیہ ایک فرقہ ہے فرق ضالہ میں سے کہ اعتقاد رکھتا ہے کہ افعال سب اللہ کی تقدیر سے ہیں اور بندے کو کسی طرح کا مطلق اختیار نہیں بلکہ جمادات کی طرح اپنے افعال میں مجبور محض ہے اور کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ کوئی معصیت ضرر نہیں کرتی جیسے کفر کے ساتھ کوئی طاعات نفع نہیں دیتی (لمعات) اور قدریہ منکران تقدیر ہیں کہتے ہیں کہ افعالِ عباد مخلوق عباد ہیں کہ بقدرت ان کے مخلوق ہوئے ہیں نہ بقدرت و ارادۂ الٰہی اور ان کو قدریہ اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے عقیدۂ تقدیر میں افراط کی جیسے مرجیوں نے تفریط کی اور مرجیہ کو مرجیہ اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے رجا میں افراط کی یعنی کہا مؤمن کو کوئی گناہ نقصان ہی نہیں کرتا ہے اور عقیدۂ اہلسنّت کا بین الافراط والتفریط اور بین الغالی والجای چنانچہ کچھ تفصیل اس کی ابتدائے باب میں گزری۔

۲۱۵۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ۔

۲۱۵۰: روایت ہے عبداللہ بن الشخیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویر بنائی گئی ابن آدم کی اس طرح پر کہ اس کے بازو میں ننانوے موت ہیں اگر بچا وہ ان موتوں سے تو گرفتار ہوا بڑھاپے میں یہاں تک کہ مرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے۔ مترجم: منیہ یعنی موت اور مراد اس سے بلیات نہ آفات مہلکہ ہیں کہ ہر ایک میں ہلاکت اور فنا متصور ہے اگر ان سب بلیات و آفات سے بچا تو بڑھاپے نے لیا۔ مصرعہ پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔ رسول اللہ ﷺ نے ہرم یعنی بڑھاپے سے اپنی ادعیات میں پناہ مانگی ہے اور اللہ تعالیٰ نے لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا بوڑھوں کی شان میں ارشاد کیا ہے شاید یہ مثل یہیں سے لوگوں نے نکالی ہے کہ بوڑھا بالا برابر ہے۔

۱۳۸۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرِّضَآءِ بِالْقَضَآءِ

باب: رضاء بالقضاء کے بیان میں

۲۱۵۱: عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهٗ اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سُخْطُهٗ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ۔

۲۱۵۱: روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعادت سے ابن آدم کے ہے راضی رہنا اس کا اللہ کی تقدیر پر اور شقاوت سے آدم کے ہے اللہ تعالیٰ سے طلب خیر نہ کرنا اور شقاوت سے ابن آدم کے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ناراض ہونا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن ابی حمید کی روایت سے اور ان کو حماد بن ابی حمید بھی کہتے ہیں اور وہ ابو ابراہیم مدنی ہیں اور وہ اہلحدیث کے نزدیک قوی نہیں۔

۱۳۸۹: بَابٌ

باب: (قدریوں پر سلام نہ کرنے کے بیان میں)

۲۱۵۲۔ ۲۱۵۳: عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهٗ بَلَغَنِي اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْفِي اُمَّتِي اَلشَّكُّ مِنْهُ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْقَذْفٌ فِي اَهْلِ الْقَدَرِ۔

۲۱۵۲۔ ۲۱۵۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ آیا انکے پاس ایک شخص اور کہا کہ فلانا تم کو سلام کہتا ہے سو کہا ابن عمرؓ نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے نیا عقیدہ نکالا ہے دین میں پھر اگر اس نے نیا عقیدہ نکالا ہو دین میں تو میرا سلام ان کو نہ کہنا اسلئے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے اس امت میں یا میری امت میں راوی کو شک ہے خسف ہوگا یا مسخ یا قذف منکرانِ قدر میں۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے۔

۲۱۵۴۔ ۲۱۵۵: عَنْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدْرِ قَالَ يَا بُنَيَّ اَتَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَءِ الزُّخْرُفَ قَالَ فَقَرَاْتُ: ﴿حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهٗ فِي اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾ [الزخرف: ۱ ۔ ۴] قَالَ اَتَدْرِيْ مَا اُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَآءَ وَقَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْاَرْضَ فِيْهِ اِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَفِيْهِ ﴿تَبَّتْ يَدَا اَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ [اللهب: ۱] قَالَ عَطَآءٌ فَلَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۲۱۵۴۔ ۲۱۵۵: روایت ہے عبدالواحد بن سلیم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں مکہ میں اور ملاقات کی میں نے عطاء بن ابی رباح سے اور کہا میں نے ان سے اے ابو محمد اہل بصرہ کچھ گفتگو کرتے ہیں تقدیر میں یعنی بر سبیل انکار کچھ کہتے ہیں کہا انہوں نے اے بیٹے میرے کیا تو قرآن پڑھتا ہے؟ میں نے کہا ہاں! فرمایا پڑھ تو سورۂ زخرف پھر پڑھی میں نے حٰم سے علی حکیم تک تو فرمایا انہوں نے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ام الکتاب کہا میں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا وہ ایک کتاب ہے کہ لکھی اللہ نے آسمان پیدا کرنے سے پیشتر زمین پیدا کرنے سے پیشتر اس میں لکھا ہے کہ فرعون دوزخیوں میں سے ہے اور اس میں لکھا ہے کہ ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ کہا عطا نے پھر ملا میں ولید بن عبادہ بن صامت سے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پوچھا میں نے ان سے کیا تھی وصیت تمہارے والد کی موت کے وقت کہا انہوں نے بلایا مجھ کو اور کہا میرے بیٹے ڈر اللہ

فَسَاَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّةُ اَبِيْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ دَعَا فِي فَقَالَ يَابُنَيَّ اِتَّقِ اللّٰهَ وَاعْلَمْ اَنَّكَ اَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ تُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ فَاِنْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ اُكْتُبْ قَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ۔

سے اور جان رکھ کہ تو نہ ڈرے گا اللہ سے یہاں تک کہ ایمان لائے تو اس پر اور ایمان لائے تقدیر پر کہ خیر وشر سب اسی سے ہے سو اگر مرا تو اس کے سوا اور عقیدہ پر داخل ہوا تو دوزخ میں بے شک میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ پہلے جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قلم ہے پھر فرمایا اس کو لکھ عرض کیا اس نے کیا لکھوں فرمایا لکھ اندازہ ہر چیز کا جو ہوئی اور ہونے والی ہے ابد تک یعنی قیامت تک۔

مترجم: ان آیتوں کے معنی یہ ہیں قسم ہے کتابِ مبین کی ہم نے کیا ہے اس کتاب کو قرآنِ عربی تا کہ تم سمجھو اور بے شک وہ امّ الکتاب میں ہمارے نزدیک بلند قدر حکمت بھرا ہے اور امّ الکتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے امّ الکتاب اس کو اس لیے کہا گیا کہ گویا وہ اصل ہے ان سب کتابوں کی جیسی ماں اصل ہوتی ہے اولاد کی ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ صدر میں اس لوح کے مرقوم ہے کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے دین اس کا اسلام ہے اور محمد ﷺ بندہ اس کا ہے اور رسول اس کا جو ایمان لایا اللہ عزوجل پر اور سچا جانا اس کے وعدے کو اور اطاعت کی اس کے رسولوں کی داخل ہوا جنت میں اور کہا ابن عباسؓ نے لوحِ محفوظ ایک تختہ ہے موتی کا سفید طول اس کا ہے برابر آسمان زمین کے اور چوڑان اس کی مشرق سے مغرب تک کنارے اس کے در و یاقوت کے ہیں اور دونوں دفتی اس کے یاقوت سرخ سے ہے اور قلم اس کا نور ہے اور کلام اس کا قدیم ہے اور ہر شئی اس پر لکھی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا ہے اعلیٰ اس کا عرش میں لٹکا ہوا ہے اور اصل اس کی ایک فرشتہ کی گود میں ہے اور مقاتل نے کہا ہے لوحِ محفوظ عرش کے داھنی طرف ہے۔ (بغوی) اور ابد سے مراد قیامت ہے نہ وہ زمانہ کہ جس کی انتہا نہ ہو اس لیے کہ انحصار بے انتہا چیز کا فی الحال محال ہے چنانچہ درمنثور میں اس کی تصریح وارد ہوئی ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پہلے جو چیز بنائی اللہ تعالیٰ نے قلم ہے پھر نون یعنی دوات پھر فرمایا قلم سے لکھ اس نے کہا کیا لکھوں فرمایا لکھ: مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ یعنی جو ہوا ہے اور ہونے والا ہے قیامت کے دن تک۔ (مرقاۃ)

۲۱۵۶: عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ۔

۲۱۵۶: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ سے کہ فرماتے تھے اندازہ کیا اللہ نے مخلوقات کا آسمان اور زمینیں پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پیشتر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۲۱۵۷: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر: ۴۸، ۴۹]

۲۱۵۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ آئے مشرکین قریش کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے تقدیر میں سو اتری یہ آیت: يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ سے اخر تک یعنی جس دن گھسیٹے جائیں گے آگ میں اپنے مونہوں پر اور کہیں گے ان سے فرشتے چکھو مزہ دوزخ کا ہم نے جو پیدا کیا سو تقدیر کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اس آیت کریمہ میں تصریح ہے اثباتِ تقدیر کی اور تصریح ہے اس کی کہ تقدیر عام ہے اور سب کچھ اندازہ کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا اور معلوم ہے اس کو اور کوئی مخلوق اس کے اندازہ سے باہر نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں فتنوں کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

لغوی تشریح ❁ مترجم: فتن جمع ہے فتنہ کی جیسے محن جمع ہے محنت کی بمعنی آزمائش اور خوش رکھنا کسی شئی کا اور فریفتہ ہونا اس پر اور گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا اور گناہ اور کفر اور فضیحت اور عذاب اور پگھلانا سونا چاندی کا اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف آدمیوں کی رائے میں اور فعل اس کا باب نصر ینصر سے آتا ہے اور فتن بفتح فاء دسکون تا حال وگونہ اسی سے ہے قولِ عرب کا العیش فتنان یعنی عیش دو قسم ہے شیریں اور تلخ اور تفتین فتنہ میں ڈالنا کسی کو اور یہی معنی ہیں افتنان کے۔ (منتہی) اور پناہ مانگی ہے رسول اللہ ﷺ نے فتنہ دنیا اور فتنہ قبر اور فتنہ دجال اور فتنہ غنی وفقر اور فتنہ محیا وممات اور فتنہ نار وغیرہ سے اور فتنہ دنیا یہ ہے کہ محبت میں اس کی اللہ کو بھول جانا اور حرام وحلال میں پرہیز نہ کرنا اور اس کی زینت اور لذات وشہوات میں مشغول ہو کر لذت ذکر ومناجات سے محروم رہنا اور تدبیر آخرت سے غافل ہو جانا اور اس کو اپنا گھر اور وطن ٹھہرانا اور سرائے فانی نہ جاننا اور بازارِ آخرت نہ سمجھنا اور معبر نہ جاننا اور فتنہ قبر سوال ہے منکر ونکیر کا اور عذاب ہے عرض نار کا غدواً اور عشیاً اور حسرت ہے ذہاب عمر اور دولت و مال و جاہ و حشم پر اور غم ہے عزیز و اقارب کے فراق اور جدائی کا الی غیر ذلک من التکالیف والشدائد اور فتنہ دجال بچانا ہے دین سے اور پھسلنا ہے صراطِ مستقیم سے اور سستی وتہاون ہے ادائے فرائض وواجبات میں اور گھس جانا ہے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ کا قلوب عوام وخواص میں اور غافل ہو جانا ہے اکثر ناس کا کتاب وسنت سے بلکہ طعن کرنا اس کے متمسکین اور عاملین پر اور مشغول ہونا ایک جم غفیر کا معازف ومزامیر میں اور غنا اور لبس حریر میں اور کثرتِ زنا کی اور قلت علم وحیا کی اور رفع امانت قلوب سے اور کثرتِ شرب وخمر کی اور وفور مسکرات کا اور ہجوم مغنیات کا اور نفرت زوجات صالحات سے اور رغبت زانیات سے الی غیر ذلک من الفتن ما ظہر منہا وما بطن اور فتنہ غنا رتجھنا ہے مال پر اور عجب کرنا ہے اپنے حال پر اور حقیر جاننا فقیر کا اور مداہنت فی الدین کرنا امیر سے اور مجالست امراء کی اور مجانبت غرباء سے اور غفلت و بطر آخرت سے اور قلت فرصت عبادت کے لیے الی غیر ذلک من الافات والبلیات اور فتنہ فقر راضی نہ رہنا تقدیر پر اور معترض ہونا تقسیم رب قدیر پر اور پریشانی قلت کی اور کثرت خیالاتِ فاسدہ اور انکار کاسدہ کی یہاں تک کہ خوف ہے اس میں کفر کا معاذ اللہ من ذلک اور فتنہ محیا جو کچھ مذکور ہوا سوائے فتنہ قبر کے اور فتنہ ممات سدت سکرات کی اور سوء خاتمت اور ظلم فی الوصیت وغیر ذلک اور فتنہ نار احراق اور عذاب اس کا اور تبدیل جلود محرقہ مکرر سہ کر کر آنا فانا اعاذنا اللہ من ذلک کلہا۔

۱۳۹۰: بَابُ مَاجَاءَ لَايَحِلُّ دَمُ

باب: حرمت میں خونِ

امرئٍ مُسلمٍ اِلّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ — مسلم کے

۲۱۵۸: عَنْ اَبِی اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ اِرْتِدَادٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْقَتْلَ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُبَا يَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنِيْ۔

۲۱۵۸: روایت ہے ابی امامہ سے کہ عثمان بن عفان چڑھے کوٹھے پر ان دنوں میں کہ وہ بیٹھ رہے تھے اپنے گھر میں بخوف اہل فتنہ اور فرمایا قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہیں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا مگر تین باتوں کے عوض اوّل زنا ہے احصان کے بعد دوسرے مرتد ہونا ہے اسلام کے بعد تیسرے مار ڈالنا کسی کا ناحق پس قتل کیا جاتا ہے وہ شخص اس کے بدلے سو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں زنا کیا میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہ مرتد ہوا میں جب سے کہ بیعت کی رسول اللہ ﷺ کی اور نہ قتل کیا میں نے کسی نفس کو کہ حرام کیا ہو اللہ نے قتل اس کا سو تم کس کے عوض میں مجھے قتل کرتے ہو۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث اور مرفوع کیا اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث سو موقوف کیا انہوں نے اور مرفوع نہیں کیا اس روایت کو اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عثمان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رعایت کی نبی ﷺ سے۔

مترجم: خلاصہ قصہ حضرت عثمانؓ کے محبوس و مقتول ہونے کا یوں مروی ہے ابی سعید سے کہ سنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ وفد اہل مصر آئے ہیں اور ان کے استقبال کو آپ مدینہ سے باہر تشریف لے گئے اور جب ان سے ملے انہوں نے کہا قرآن منگاؤ اور سورۂ یونس میں یہ آیت نکالی: قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَ حَلَالًا آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ اور کہا یہ جو آپ نے رمنہ مقرر کیے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم کیا ہے یا آپ جھوٹ باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر فرمایا حضرت عثمان ذی النورین نے کہ یہ آیت فلاں باب میں اتری ہے اور رمنہ مقرر کیا ہے حضرت عمرؓ نے اور میں نے صدقہ کے اونٹوں کی کثرت کے سبب سے اور بڑھا دیا غرض اسی طرح جو انہوں نے اعتراض کیا آپ نے معقول جواب دیا اور کچھ شرط بھی انہوں نے چاہی آپ نے وہ بھی ان کو لکھ دی پھر انہوں نے فرمائش کی کہ اموال غنیمت میں سے کسی کو کچھ نہ جائے بلکہ وہ سب کا سب مقاتلین کا حق سمجھا جائے اور شیوخ اصحاب کا آپ نے اس کا بھی خطبہ پڑھ دیا اور لوگوں کو حکم کیا کہ تجارت وغیرہ کریں اور اس مال سے کچھ نہ لیں جب ان سب امور سے وہ وفد فارغ ہو کر مصر کو لوٹے راہ میں ایک شخص کو پایا اور اس کو تہمت لگائی کہ تیرے پاس کوئی خط ہے غرض کہ اس کے پاس سے ایک خط نکالا کہ اس پر مہر تھی حضرت عثمانؓ کی اور وہ خط حاکم مصر کے نام تھا اور مضمون اس کا یہ تھا کہ یہ گروہ وفود جب تمہارے پاس پہنچیں تو ان کو قتل کرنا یا ہاتھ پیر کاٹنا غرض جب ان لوگوں نے یہ خط پایا لوٹے اور حضرت عثمانؓ سے کہا کہ یہ خط آپ نے لکھا انہوں نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ دو امر ہیں اثبات کے اوّل یہ کہ تم دو گواہ اس پر لاؤ کہ میں نے یہ خط بھیجا ہے دوسرے یہ کہ مجھ سے قسم لو اور یہ بھی قرینہ فرمایا اگر میرا خط ہوتا تو میری لسان میں ہوتا اور نقش خاتم کا خاتمہ کتاب میں ہوتا اور یہ دونوں باتیں اس میں نہ تھیں پس ان نالائقوں کا فریب ثابت ہوا مگر انہوں نے آپ کو گھیرا اور ایک مدت محاصرہ کیا آپ اس عرصہ میں کوٹھے (چھت) پر چڑھتے تھے اور اپنی براءت کی احادیث اور فضائل کی روایات ارشاد کرتے تھے چنانچہ وہ روایت جو اوپر مذکور ہوئی ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے مگر لوگوں کا یہ حال تھا کہ پہلے پہل ان کو نصیحت اثر کرتی تھی اور پھر دوبارہ جب آپ

نصیحت فرماتے تھے اثر نہ کرتی تھی آپ نے دروازہ کھول دیا اور قرآن شریف لے کر گھر میں بیٹھے کہ اتنے میں محمد بن ابی بکر آئے اور آپ کی ریش مبارک پکڑی اور چھاتی پر چڑھے حضرت ذی النورینؓ نے فرمایا کہ تم ایسی جگہ بیٹھے ہو کہ تمہارے باپ ابوبکرؓ کبھی ایسی جگہ نہ بیٹھے تھے غرض یہ کہ وہ میرا احترام فرماتے تھے اور تم اس طرح پیش آتے ہو اس پر وہ لوٹ گئے اور حضرت کو چھوڑ دیا اور دوسرا شخص گھر میں گھسا کہ اس کا نام موت الاسود تھا اس بے ادب نے آپ کا گلا گھونٹا اور باہر نکال کر لوگوں سے کہنے لگا میں نے ایسی نرم چیز کوئی نہ پائی جیسا گلا عثمان کا اور میں نے اس کا گلا یہاں تک گھونٹا کہ جان ان کی سانپ کی طرح بدن میں تڑپنے لگی پھر تیسرا شخص گھسا اور آپ نے اس سے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اس مردود نے تلوار نکال کر آپ پر حملہ کیا آپ نے ہاتھ سے روکا اور دست مبارک اس سے کٹ کر جدا ہوا یا زخمی ہوا راوی کو شک ہے۔ پس آپ نے فرمایا یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل (سورۂ حجرات سے آخر تک کو مفصل کہتے ہیں) قرآن کو لکھا ہے اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کنانہ بن بشر گھسا اور اس نے مشقص سے آپ کو شہید کیا اور مشقص ایک تیر ہوتا ہے چوڑی بھال کا اور خون مبارک آپ کا اس آیت پر گرا: فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور اس کا ایک داغ مدور مصحف مطہر میں ہو گیا اور آپ کی زوجہ پاک بنت القرافصہ نے آپ کو گود میں لے لیا تھا قبل قتل کے اور بعد قتل کے ان میں سے بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی مار اس پر کیا بڑے سرین ہیں اس کے راوی کہتے ہیں مجھے یقین ہوا کہ نہ مارا انہوں نے اس خلیفہ رسول کو مگر دنیائے دنی کے واسطے معاذ اللہ من ذلك انا لله و انا الیه راجعون رضی الله عنه و خذل الله اعداء ہ۔ (ازالۃ الخفاء)

۱۳۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَحْرِيْمِ الدِّمَاءِ وَالْاَمْوَالِ

باب: جان و مال کی حرمت میں

۲۱۵۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَايَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُعْبَدَ فِي بِلَادِكُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَّلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ۔

۲۱۵۹: روایت ہے عمرو بن احوص سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حجۃ الوداع میں آدمیوں سے کونسا دن ہے یہ بولے حج اکبر کا فرمایا آپ ﷺ نے سو بے شک خون تمہارے اور مال تمہارے سو عزتیں تمہاری ایک دوسرے پر حرام ہیں اور حرمت ان کی ایسی ہے جیسی حرمت تمہاری اس دن کی اس تمہارے شہر میں آگاہ ہو کہ جنایت کرنے والا جنایت نہیں کرتا مگر اپنے نفس پر یعنی اس کا وبال و سزا اسی پر ہوتے ہیں آگاہ ہو کہ کوئی جنایت کرنے والا جنایت نہیں کرتا ہے اپنے لڑکے پر نہ لڑکا اپنے والد پر آگاہ ہو کہ شیطان مایوس ہو گیا ہے اس سے کہ عبادت کی جائے اس کی تمہارے ان شہروں میں کبھی لیکن کچھ اطاعت اس کی ہوگی ان عملوں میں کہ جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو اور اس پر وہ راضی ہوگا۔

ف: اس باب میں ابی بکرہ اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم اور خذیم بن عمرو السعدی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے شبیب بن غرقدہ کی سند سے۔ مترجم: جنایت یعنی زخمی کرنا قتل وغیرہ اور عرب قدیم الایام سے یوم عرفہ اور بلد مکہ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اسلئے حرمت دماء وغیرہ کو اس کے ساتھ تشبیہ دی کہ سامعین کے خوب ذہن نشین ہو جائے اور شیطان مایوس ہو گیا... یعنی

جیسے زمان جاہلیت بت پرستی پھیلی تھی اور شعائر ملت حنیفیہ کے یک قلم منہدم ہو گئے تھے ایسا کبھی نہ ہو گا اگر چہ بعض افراد میں محقرات ذنوب مصغرات عیوب کا ارتکاب پایا جائے۔

۱۳۹۲: بَابُ مَاجَاءَ لَایَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا

باب: مسلمان کو ڈرانے کی حرمت میں

۲۱۶۰: عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذْ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا اَوْجَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ۔

۲۱۶۰: روایت ہے عبداللہ بن السائب سے آخر بسند تک کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ لے کوئی شخص لاٹھی اپنے بھائی کی دِل لگی سے اس کے ستانے کے لئے اور جس نے لی ہو لاٹھی اپنے بھائی کی تو چاہیے کہ پھیر دے اس کو۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور سلیمان بن صرد اور جعدہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے اسے ہم مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے اور سائب بن یزید کو صحبت ہے اور سنا ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اور وفات ہوئی آنحضرت ﷺ کی جب سائب سات برس کے تھے اور ابو یزید بن سائب وہ اصحاب نبی ﷺ سے ہیں اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے کئی احادیث۔

۱۳۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِشَارَةِ الْمُسْلِمِ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ

باب: ہتھیار سے اشارہ منع ہونے کے بیان میں

۲۱۶۱۔ ۲۱۶۲: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ۔

۲۱۶۱۔۲۱۶۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اشارہ کیا اپنے بھائی پر لوہے سے یعنی چھری' تلوار وغیرہ سے لعنت کرتے ہیں اس پر فرشتے۔

ف: اس باب میں ابی بکرہ اور عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور غریب سمجھی جاتی ہے خالد حذاء کی روایت سے اور روایت کی گئی محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور زیادہ کئے اس کو اور زیادہ کئے اس میں یہ لفظ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے میں فرشتے لعنت کرتے ہیں اگر چہ حقیقی بھائی پر اشارہ کرے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے یہی حدیث۔ مترجم: اور حقیقی بھائی کی قید اس لیے فرمائی کہ مستبعد ہے ان میں عداوت اور خواہ مخواہ ان میں ڈرانا علی سبیل الاستہزاء ہو گا مگر اسے بھی احتیاطاً موجب لعن فرمایا پھر کسی اور پر اشارہ بدرجہ اولیٰ منع ہوا اور جب استہزاء میں یہ لعن ہو تو پھر عداوت کی راہ سے اگر اس کا مرتکب ہو گا تو کیا عذاب ہو گا۔ معاذ اللہ من ذالک۔

۱۳۹۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

باب: ننگی تلوار لینے دینے کے بیان میں

۲۱۶۳: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۱۶۳: روایت ہے جابرؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تلوار کے ننگا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا۔

لینے اور دینے سے بغیر میان کے۔

ف: اور اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن سلمہ کی روایت سے اور روایت کی ابن لہیعہ نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے بنۃ الجہنی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث حماد بن سلمہ کی میرے نزدیک صحیح ہے۔ مترجم: تلوار ننگی لینے دینے کی نہی سے یا تو مجازاً قتل وقمع مراد ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ ماریں اور یا حقیقتاً بغیر قتال کے بھی تلور کسی کو نہ دینا چاہیے بلکہ ضرور ہے کہ میان میں کر دے کہ اس میں اندیشہ ہے کہ پھیل جائے تو زخمی کرے یا لینے والا عدو ہو اور بے محابا مار بیٹھے۔

١٣٩٥: بَابُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اِس بیان میں کہ جس نے نماز صبح (فجر) پڑھی امانِ الٰہی میں آیا

٢١٦٤: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَتَّبِعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ۔

٢١٦٤: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پھر دیکھو درپے نہ ہو اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کا اس کی پناہ توڑنے کے سبب سے۔

ف: اس باب میں جندب اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

١٣٩٦: بَابُ فِي لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

باب: لزومِ جماعت میں

٢١٦٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ مَنْ اَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَآءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ۔

٢١٦٥: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر حضرت عمرؓ نے جابیہ میں پھر کہا اے لوگو! میں تمہارے بیچ میں کھڑا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کرتا ہوں میں اپنے اصحاب کے اطاعت پر پھر ان کی جو ان سے ملے ہوں یعنی تابعین کی پھر ان کی جو ان سے ملے ہوں یعنی تبع تابعین کی پھر ان زمانوں کے بعد مروج ہو جائے گا کذب یہاں تک کہ قسم کھانے لگے گا آدمی بے قسم کھلائے اور گواہی دینے کو موجود ہوگا بے بلائے خبردار ہو تنہا نہیں ہوتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر یہ کہ ہوتا ہے تیسرا ان کا شیطان لازم پکڑو تم جماعت مذکور کو جس کو خوش لگے اس کی نیکی اور بری لگے اس کی برائی وہی مؤمن ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بوسطہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔

٢١٦٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

٢١٦٦: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمع نہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ اِلَى النَّارِ۔

کرتا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ضلالت پر اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جماعت پر اور جو جدا ہوا جماعت سے گرا آگ میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور میرے نزدیک سلیمان بن مدنی سلیمان بن سفیان ہیں اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۱۶۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُاللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ۔

۲۱۶۷: (روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباسؓ کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

۱۳۹۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي نُزُوْلِ الْعَذَابِ اِذَا لَمْ يُغَيَّرِ الْمُنْكَرُ

باب: نزولِ عذاب میں جب تغییر منکر نہ ہو

۲۱۶۸: عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَااَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدہ:۱۰۵] وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ۔

۲۱۶۸: روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ انہوں نے فرمایا اے آدمیو! تم پڑھتے ہو یہ آیت: اے ایمان والو لازم پکڑو اور فکر کرو اپنی جانوں کی نہیں ضرر کرے گا تم کو جو گمراہ ہوا جبکہ تم نے ہدایت پائی اور خیال کرتے ہو بمنطوق آیہ مذکورہ کے کہ امر معروف ضرور نہیں حالانکہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے لوگ جبکہ دیکھیں ظلم یعنی فسق و فجور اور نہ روک لیں ہاتھ اس کے مرتکب کے قریب ہے کہ عام کر دے اللہ تعالیٰ ان پر عذاب کو یعنی عذاب عام بھیجے کہ ظالم و غیر ظالم سب ہلاک ہوں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے اسماعیل بن خالد سے یہی حدیث مانند اس کے اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبداللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل سے یزید کی روایت کی مانند اور مرفوع کیا اس کو بعضوں نے اسماعیل سے اور موقوف کیا اس کو بعضوں نے۔ مترجم: ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ امر معروف اور نہی عن منکر ضرور نہیں ہے بلکہ جب آدمی خود ہدایت پا چکا پھر سارا عالم اگر گمراہ رہے تو اسے کچھ نقصان نہیں مگر علماء نے اس آیت میں کئی تاویلیں ذکر کیں ہیں تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہوئیں گویا انہوں نے اشارہ کیا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور نسخ کتاب کا حدیث سے جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ نسخ کچھ ضرور نہیں بلکہ آیت سے مراد افعال ہیں ذمیوں کے اور شرک ان کا انکار اس پر ضرور نہیں اس لیے کہ صلح کی ہے مسلمانوں نے ان سے اسی پر باقی رہے فسق فجور اہل اسلام کے وہ اس آیت میں داخل نہیں پس کچھ منافات نہ رہی آیت و حدیث میں اور یہ قول ہے ابو عبیدہ کا اور مجاہد اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہود و نصاریٰ ہیں گویا ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم مسلمان ہو گئے تو ان کا یہودیت نصرانیت پر قائم رہنا تم کو مضر نہیں ان سے جزیہ لو اور ان کے حال پر چھوڑ دو اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا امر معروف اور نہی منکر کرو جب تک امید ہو قبول کی اور جب مایوسی ہو جائے قبول سے اور رد کیا جائے قول تمہارا تم پر تو لازم پکڑو اپنی جانوں کو پس گویا مراد آیت کی وقت مایوسی ہے اور مراد حدیث کی وقت قبول ہونے

کا امر معروف اور نہی منکر کے جب بھی منافات نہ رہی پھر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ قرآن کی آیات کئی قسم ہیں۔ اول وہ آیات ہیں کہ تاویل ان کی گزر گئی قبل نزول کے دوسرے وہ کہ تاویل ان کی واقع ہوئی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تیسرے وہ کہ واقع ہوئی تاویل ان کی بعد زمانہ مبارک کے چوتھے وہ ہیں کہ واقع ہوگی تاویل ان کی آخر زمانہ میں اور پانچویں وہ ہیں کہ واقع ہوں گی تاویل ان کی قیامت کے دن جیسے وہ آیتیں جن میں حساب وکتاب و جنت و نار کا مذکور ہے پھر جب تک کہ قلوب اور خواہشیں تمہاری ایک رہیں اور پھوٹ نہ ہو تمہارے درمیان اور لڑائی نہ ہو ایک دوسرے سے جب تک معروف کرو اور نہی منکر اور جب مختلف ہو جائیں دل اور جدا ہو جائیں خواہشیں اور لڑائی پڑے آپس میں پس لازم کرے ہر شخص فکر اپنی جان کی اور جان لو کہ اس وقت آئی تاویل اس آیت کی اور ابو امیہ شعبانی سے روایت ہے کہ آیا میں ابوثعلبہ خشنی کے پاس اور کہا میں نے اے ابوثعلبہ کیا کہتے ہو تم اس آیت میں پوچھا انہوں نے کونسی آیت؟ کہا میں نے قول اللہ عزوجل کا: عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ...... سو کہا انہوں نے آگاہ ہو کہ میں نے پوچھی میں آیت جبیر سے انہوں نے کہا میں نے پوچھی رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے امر معروف کرا اور نہی منکر یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ اطاعت کی جاتی ہے اور ہوائے نفسانی ایسی کہ اتباع کیا جاتا ہے اس کا اور دنیا مقدم سمجھی جاتی ہے آخرت پر اور مقاصد دینیہ پر اور معجب ہے ہر شخص اپنی رائے پر اور دیکھے تو ایسا کام کہ لابد ہے وہ پس لازم پکڑ لے تو اپنے نفس کی تہذیب کو اور چھوڑ دے خیال عوام کا اس لیے کہ بعد تمہارے دن ہیں صبر کے پھر جس نے کہ صبر کیا ان دونوں میں یعنی باوجود کثرت منکرات کے حق پر ثابت رہا ہوگا مانند اس شخص کے کہ لیے ہو آگ اپنی مٹھی میں عامل سنت کو ان دونوں میں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو اس کے مانند عمل کرتے ہوں۔ کہا ابن مبارک نے اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راوی نے یہ عبارت بھی کہ پوچھا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! پچاس آدمیوں کا اس زمانہ کے لوگوں میں سے یعنی جو ثابت قدم رہے گا آخر زمانہ میں دین پر اس کو پچاس صحابہ کے برابر اجر ہوگا اور بعضے لوگوں نے کہا مراد آیت کی یہ ہے کہ ضرر نہیں کریں گے تم کو اہل ہوا یعنی اصحاب فرق باطلہ چنانچہ ابوجعفر سے مروی ہے کہ داخل ہوا صفوان بن محرز ایک جوان اہل ہوا سے اور اس نے ذکر کیا کچھ اپنے ہوائے باطل کا پس پڑھی صفوان نے یہی آیت اور فرمایا خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو اسی آیت میں یعنی ان کو اہل اہوا سے کچھ ضرر نہیں۔ (بغوی) اور صاحب مدارک نے کہا ہے اہل اسلام کفار کے حال پر افسوس وغم کرتے تھے اور حسرت کھاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسکین اس آیت میں فرمائی کہ تم کو ان کی گمراہی کچھ مضر نہیں ہے اور مراد آیت یہ نہیں ہے کہ ترک امر معروف کرے بلکہ باوجود قدرت کے ترک اس کا جائز نہیں انتہیٰ اور ابن مسعودؓ سے پوچھا اس آیت کو تو فرمایا انہوں نے کہ یہ زمانہ نہیں ہے اس آیت کا ابھی مقبول ہوتا ہے امر معروف اور نہی منکر زمانہ اس کا بعد چندے آئے گا کہ امر بالمعروف کے ساتھ ایسا ایسا کیا جائے گا اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ پڑھی میں نے یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے آگے تو فرمایا ابھی تاویل اس کی آئی نہیں ہے نہ آئے گی تاویل اس کی جب تک کہ قریب نہ ہو نزول عیسیٰ بن مریم کا یعنی نہ آ جائے زمانہ فتن کا جیسا کہ اب ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جس قدر تاکید امر معروف کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے ایسی تو کسی سے ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنی فکر کرو اور تدبیر کرو تم سب اہل اسلام کی جانوں کی تو ہر ایک کو ضرور ہوا ہر مسلمان کی فکر کرنا اور نصیحت اور خیر خواہی اس کی لازم سمجھنا اور ہر ایک کو رغبت دلانا خیر کی اور نفرت دلانا شر سے اور روکنا قبائح اور منکرات سے اور باز رکھنا زمائم اور سیئات سے (فتح البیان) اور احادیث امر معروف میں بہت ہیں اور اس قدر نقل سے تطبیق ان احادیث میں اور آیہ مبارکہ میں معلوم ہوگئی الحمد اللہ علی ذالک۔

۱۳۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب: امر معروف اور نہی منکر کے بیان میں

۲۱۶۹: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْلَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ فَتَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ۔

۲۱۶۹: روایت ہے حذیفہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے امر کرو ساتھ اچھی بات کے اور منع کرتے رہو بری بات سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا تم پر عذاب بہت بڑا اپنی درگاہ سے پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ قبول نہ کرے گا تمہاری دعا کو۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی اسناد سے مانند اس کی یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۷۰: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَا كُمْ شِرَارُكُمْ۔

۲۱۷۰: روایت ہے حذیفہ بن یمان سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اسکے مبارک ہاتھ میں ہے نہ قائم ہوگی قیامت جب تک نہ قتل کرو گے تم امام اپنے کو اور آپس میں ایک دوسرے کو نہ مارو گے اپنی تلواروں سے اور وارث نہ ہوں گے جب تک تمہاری دنیا کے تم میں سے بدتر لوگ یعنی حکومت اور امارت فساق کو ہوگی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۷۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِيْ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيْهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ اِنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔

۲۱۷۱: روایت ہے امّ سلمہ سے کہ نبیؐ نے ذکر کیا ایک لشکر کا کہ وہ دھنس جائے گا یعنی بسبب اپنے ذنوب کے عذاب عام سے ہلاک ہوگا تو عرض کی امّ سلمہ نے کہ شاید اس میں بعضے لوگ مجبور ہوں اور گناہ سے اپنے ساتھیوں کے ناراض ہوں فرمایا آپ نے اٹھائے جائینگے وہ اپنی نیتوں پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی گئی یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ **مترجم**: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو قوم امر معروف اور نہی منکر ترک کرنے سے یا اپنے گناہ اور شامت اعمال سے عذابِ عام میں ہلاک ہوتے ہیں اور اس میں کچھ لوگ صالحین ان کے ذنوب اور عیوب سے بدل ناراض ہوتے ہیں اگرچہ وہ بھی اس وقت عذاب میں گرفتار ہو جاتے ہیں مگر آخرت میں ان کی نیتوں کے موافق ان کا حشر ہوگا اور اپنی نیک نیتی سے نجات پائیں گے۔ الحمد اللہ علی ذالک۔

۱۳۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ اَوْ بِاللِّسَانِ اَوْبِالْقَلْبِ

باب: تغیر منکر کے درجات میں

۲۱۷۲: عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ

۲۱۷۲: روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز

الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَاكَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِ يْمَانِ۔

سے پیشتر مروان تھا سوکھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے مروان سے خلاف کیا تو نے سنت کا تو کہا مروان نے اے فلانے چھوڑ دی گئی یعنی وہ سنت جسے تو ڈھونڈتا ہے سوکہا ابی سعید نے آگاہ ہو کہ اس شخص نے پورا کردیا جو اسکے ذمہ تھا یعنی حق امر معروف کا سنا میں نے نبیؐ سے فرماتے تھے جو کوئی منکر دیکھے تو چاہیے کہ بدل دے اسکو اپنے ہاتھ سے اور جو نہ ہو سکے تو اپنی زبان سے یعنی اسکی برائی بیان کردے اور جو نہ ہوسکے تو اپنے دل سے اسے برا جانے اور یہ سب سے کم درجہ ہے ایمان کا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۰۰: بَابٌ مِّنْهُ

باب: دوسرا اسی بیان میں

۲۱۷۳: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْمُدْهِنِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فِي الْبَحْرِ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي الْبَحْرِ اَسْفَلَهَا يَصْعَدُوْنَ فَيَسْتَقُوْنَ الْمَآءَ فَيَصُبُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُوْذُوْنَنَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا فَاِنَّا نَنْقُبُهَا فِيْ اَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِيْ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ فَمَنَعُوْهُمْ نَجَوْا جَمِيْعًا وَاِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرِقُوْا جَمِيْعًا۔

۲۱۷۳: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس کی جو قائم ہے حدود الٰہی پر اور جو سستی کرتا ہے اس میں اس قوم کی مانند ہے کہ قرعہ ڈال کر دریا میں ایک کشتی پر سوار ہوئے سو ملی بعضوں کو جگہ اوپر کی اور بعضوں کو نیچے کی پھر نیچے والے چڑھ کر پانی لینے کو اوپر آتے تھے اور گر جاتا تھا پانی اوپر والوں پر سو اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں نہ چھوڑیں گے کہ تم چڑھ کر ہمیں تکلیف دو سو نیچے والوں نے کہا ہم ایک سوراخ کرلیں کشتی کے نیچے اور اس میں سے پانی لے لیں پھر اگر سب کشتی والے ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور روکیں نجات پائیں سب کے سب اور اگر چھوڑ دیں ان کو ڈوبیں سب کے سب۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: امر معروف اور نہی منکر واجب ہے باجماع امت اور کتاب و سنت اس کے ساتھ ناطق ہے اور مراتب اس کے تین ہیں جیسا حدیث میں مذکور ہے یعنی بالید واللسان والقلب اور جس نے ادائے واجب کیا اور مخاطب نے قبول نہ کیا واجب اس کے ذمہ سے ساقط ہو گیا اور علماء نے کہا ہے کہ فرضیت اس کی بطریق کفایت ہے چنانچہ آیت: ولتکن منکم امۃ بھی اسی پر دال ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے آثم ہے اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے ایک زمین میں کوئی شخص ہو اور اس کے سوا کوئی اس مسئلہ سے واقف نہ ہو پس اسی کے ذمہ فرض ہے نہ غیر کے اوپر اور وجوب امر معروف میں یہ شرط نہیں کہ آمر خود بھی عامل ہو بغیر عمل بھی امر معروف درست ہے۔ اس لیے کہ امر کرنا اپنے نفس کو ایک واجب ہے اور امر کرنا دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر اول فوت ہو تو ضرور نہیں کہ ثانی کو بھی چھوڑ دے اور جو کہ مذکور ہے اس آیہ مبارک میں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ اگر تسلیم بھی کیا جائے کہ ورود اس کا امر معروف اور نہی منکر میں ہے تو مراد اس سے زجر کرنا اپنے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کر کے دوسرے کو امر کرنا نہایت مستحسن ہے اس لیے کہ امر اس شخص کا جو خود عامل نہیں چنداں اثر نہیں رکھتا اور امر معروف اور نہی منکر حکام کے ساتھ مخصوص

نہیں ادنیٰ مسلمان بھی کرسکتا ہے لیکن مار پیٹ کے لیے امر والی ضرور ہے اور امر نہی ضرور ہے کہ امور متفق علیہ میں ہو نہ مختلف میں علی الخصوص اس کے نزدیک جو کہتا ہے ہر مجتہد مصیب ہے اور ضرور ہے کہ رفق و ملائمت سے ہو اور اللہ کے لیے نہ طلب جاہ و مال اور جلب عزو منال کے لیے کہ ثواب اس پر مرتب ہو اور کہا ہے کہ نصیحت ملا مین فضیحت ہے۔ (شرح مشکوٰۃ)

۱۴۰۱: بَابُ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

باب: اِس بیان میں کہ کلمہ خیر سلطان ظالم سے کہہ دینا افضل جہاد ہے

۲۱۷۴: عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ۔

۲۱۷۴: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد کلمہ عدل ہے سلطان ظالم کے سامنے۔

ف: اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: سلطان ظالم بدمزاج متکبر مغرور کے آگے کلمہ حق کہنا اور اس پر خلاف شرع میں انکار کرنا ایک کمال جرأت اور بہادری اور تصلب فی الدین کی بات ہے اور چونکہ اس مین اتلاف جان و مال کا اور عزت و جاہ کا یقین ہے اس لیے افضل جہاد ہے۔ اللّٰھم و فقنا بہ۔

۱۴۰۲: بَابُ سُوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِي اُمَّتِهِ

باب: آنحضرت ﷺ کے سوالات ثلاثہ کے بیان میں

۲۱۷۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ ابْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَّمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلَاثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضُهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا۔

۲۱۷۵: روایت ہے خباب بن ارت سے کہ ایک نماز پڑھی رسول اللہؐ نے اور دراز کیا اس کو سو عرض کی صحابہؓ نے یارسول اللہؐ! آج آپؐ نے ایسی نماز پڑھی کہ روز نہ پڑھتے تھے فرمایا آپؐ نے ہاں! بے شک یہ نماز تھی امید و خوف کی میں نے مانگیں اللہ سے اس میں تین چیزیں سو عنایت کیں مجھے دو اور باز رکھی مجھ سے ایک سو سنو کہ مانگا میں نے اس سے یہ کہ ہلاک نہ ہو میری ساری امت' قحط میں سو عنایت کیا مجھے اور مانگا میں نے یہ کہ مسلط نہ ہو ان پر کوئی دشمن انکے غیر میں کا سو عنایت کیا مجھ کو اور مانگا میں نے کہ نہ چکھا انکے بعض کو مزہ بعض کی لڑائی کا سو نہ دیا مجھے یہ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعد اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۱۷۶: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ

۲۱۷۶: رویت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ نے لپیٹ دی میرے لیے زمین اور میں نے دیکھا اس کے مشرق اور مغرب کو اور میری امت کی سلطنت پہنچے گی جہاں تک کہ لپیٹی گئی ہے میرے لیے زمین اور دیئے گئے مجھے دو خزانے ایک سرخ اور

الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكُهَا لِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا يُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْقَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

ایک سفید اور میں نے مانگا اپنے پروردگار سے کہ ہلاک نہ کرے میری امت کو قحط عام میں اور نہ مسلط ہو ان پر کوئی دشمن سوا ان کے لوگوں کے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا اور تحقیق کہ میرے رب نے کہا اے محمد جب مقرر کر چکا میں کوئی حکم تو پھر وہ لوٹتا نہیں اور میں نے عنایت کی تیری امت کو کہ ہلاک نہ کروں گا میں ان کو قحط عام سے اور مسلط نہ کروں گا ان پر کوئی دشمن ان کے غیر میں سے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا یعنی ہلاک کر دے ان کی ساری جماعت کو اگرچہ جمع ہو جائیں زمین کے کناروں کے لوگ یا یہ فرمایا کہ جو لوگ ہیں زمین کے کناروں میں یہاں تک کہ انہیں کے لوگ بعض ہلاک کریں گے بعض کو اور قید کریں گے بعض کو یعنی باہر کا دشمن ان پر مسلط نہ ہوگا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم:** لپیٹ دی میرے لیے زمین اس میں استدلال ہے اہل مکاشفہ کو اور آپ کو بوحی معلوم ہوا کہ جہاں تک زمین دیکھی ہے وہاں تک سلطنت آپ ﷺ کی امت کی ہوگی از منہ مختلفہ میں اور دیئے گئے مجھے دو خزانے یعنی روپیہ اور اشرفی یا چاندی سونے کی کہ برکات اس کی ظاہر ہوئی امت پر اور وہ خزانہ عالم مثال میں آپ ﷺ کو عنایت ہوئے تھے اور حقیقت اس کی بعد میں ظاہر ہوئی اور ایسا قحط آپ ﷺ کی امت میں نہ ہوا ہے نہ ہوگا کہ جس سے ساری امت ہلاک ہو جائے اور کوئی دشمن ان پر مسلط ہونے سے ارادہ ہلاک مراد ہے کسی کافر صاحب شوکت کا یہ ارادہ نہیں کہ تمام امت کو ہلاک کرے اور اگر ہو بھی تو بھی وہ قادر نہ ہوگا قولہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا مراد اس سے ساری جماعت کا ہلاک ہونا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب جانور کے انڈے تلک توڑ ڈالے جائیں تو ان کی نسل منقطع ہو جاتی ہے اور بیخ و بنیاد باقی نہیں رہتی۔ پس انڈے کا توڑنا کنایہ ہے ساری جماعت کے ہلاک کرنے سے قولہ۔ یہاں تک کہ ہلاک کریں گے بعض ان کے بعض کو یعنی آپس میں جنگ و جدال رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ کفار کے ہاتھ سے صالحین امت کو اتنی ایذا نہیں پہنچی ہے جتنی کلمہ گویوں سے۔

۱۴۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنہ کے بیان میں

۲۱۷۷: عَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِيْ مَا شِيَتِهٖ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ۔

۲۱۷۷: روایت ہے ام مالک سے کہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اس کا ظاہر ہونا کہا راویہ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ! کون شخص بہتر ہوگا سب لوگوں میں اس وقت فرمایا آپ نے ایک تو وہ شخص کہ اپنے جانوروں میں ہو ادا کرتا ہو حق اس کا یعنی چراتا ہو اور عبادت کرتا ہو اپنے رب کی اور دوسرا وہ کہ پکڑے ہو سر اپنے گھوڑے کا ڈراتا ہو دشمن کو یعنی کافروں کو اور ڈراتے ہوں وہ اس کو۔

ف: اس باب میں ام مبشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کی لیث بن ابی سلیم نے طاؤس سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۲۱۷۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَكُوْنُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اَللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ۔

۲۱۷۸: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ گھیرے گا عرب کو مقتول اس کے دوزخی ہیں زبان کھولنا اس میں تلوار مارنے سے زیادہ ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے فرماتے تھے نہیں جانتے ہم زیاد بن سمیین گوش کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے لیث سے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث لیث سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی حماد بن زید نے لیث سے اور موقوف کیا۔ **مترجم**: مراد اس فتنہ سے وہ حروب ہیں جو سلاطین و حکام میں فقط بغرض دنیا واقع ہوئے نہ بہ نیت اعلائے کلمۃ اللہ اور زبان تلوار سے زیادہ ہے یعنی کلمہ حق کہنا اس وقت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر ہے یا وہ لوگ ایسے بدمزاج و مغرور و متکبر ہیں کہ اپنے طاعن کو مار ڈالتے ہیں جیسے کوئی اپنے او پر تلوار کھینچنے والے کو مارے۔

١٤٠٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي رَفْعِ الْاَمَانَةِ

باب: رفع امانت کے بیان میں

۲۱۷۹: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلُ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظِلُّ مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفَطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلٰى رِجْلِهٖ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِي بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَحَتّٰى يُقَالَ لِرَجُلٍ مَا اَجْلَدَهٗ وَاَظْرَفَهٗ وَاَعْقَلَهٗ وَمَا فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ قَالَ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ

۲۱۷۹: روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا انہوں نے کہ بیان فرمائیں ہم سے رسول اللہ نے دو حدیثیں کہ دیکھ لی میں نے ان میں سے حقیقت ایک کی اور منتظر ہوں میں دوسری کا پہلی حدیث ان میں کی یہ کہ فرمایا آپ نے اتری ہے مردوں کے دلوں میں امانت پھر اترا قرآن اور پہچانا انہوں نے حق امانت کا قرآن سے اور پہچانا سنت سے یعنی دونوں میں تاکید ہے ادائے امانت کی دوسری حدیث ان میں کی یہ ہے ذکر کیا ہم سے رفع امانت کا اور فرمایا سوئے گا آدمی ایک بار بس چھین لی جائے گی امانت اسکے دل سے سو رہ جائیگا اثر اس کا مثل دھبہ کے پھر سوئے گا ایک بار اور چھین لی جائیگی امانت اور رہ جائیگا اثر اس کا مثل گھٹے کی جیسے کہ گھمائے اور پھیرے تو اپنے پیر پر چنگاری اور چھالا پڑ جائے اس سے پھر دیکھے تو اسے اٹھا ہوا اور اس میں کچھ نہیں ہے پھر لی آپ نے ایک کنکری اور پھیرا اسکو اپنے پیر پر اور فرمایا پھر صبح کریں گے لوگ خرید و فروخت کرتے ہونگے کوئی ایسا معلوم نہ ہوگا کہ ادا کرے امانت کو یہاں تک کہ کہا جائیگا تحقیق فلانے قبیلے میں ایک شخص امین ہے اور کہا جائیگا مرد کو یعنی اسکی تعریف میں کیا چست و چالاک آدمی ہے یعنی کاروبار دنیا میں اور کیا ہوشیار و خوش تقریر ہے اور کیا عقلمند اور دانا ہے اور اسکے دل میں ایک رائی کے برابر

بَايَعْتُ فِيْهِ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلٰى دِيْنِهٖ وَلَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَّفُلَانًا۔

ایمان نہیں اور بے شک آ چکا مجھ پر ایک زمانہ کہ میں پرواہ نہ رکھتا تھا جب کسی سے معاملہ کروں کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تھا دلواتا تھا حق میرا تدین اس کا اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تھا تو دلواتا تھا مجھ کو حق میرا سردار اسکا مگر آج کے دن میں معاملہ کرنے والا نہیں ہوں کسی سے مگر فلاں فلاں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: قولہ دیکھ لی میں نے الخ یعنی جیسے حضرت نے خبر دی تھی ویسا ہی وقوع میں آیا قولہ اتری ہے مردوں کے دل میں امانت الخ مراد امانت سے ایمان ہے جیسا کہ اشارہ کیا اس کی طرف آخر حدیث میں کہ فرمایا و ما فی قلبه من خردل من ایمان۔ قولہ سورہ جائے گا اثر اس کا مثل دھبہ کے الخ یہ مثال فرمائی آپ نے امانت کے دل سے نکل جانے کی کہ جیسے آگ کا اثر اور چھالا بدن پر رہ جاتا ہے اور اونچا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا ہی آدمی بلند رتبہ معلوم ہوگا مگر اس میں امانت کا نام نہ ہوگا۔ قولہ اور بے شک آ چکا مجھ پر زمانہ الخ یعنی وہ زمانہ تھا رسول اللہ ﷺ کا کہ اس میں بلا خوف وخطر ہر ایک سے معاملہ کرتا تھا اور اگر میرا حق کسی مسلمان پر ہوتا تو وہ اپنی دینداری اور امانت کی وجہ سے میرا حق تلف نہ کرتا اور اگر یہودی یا نصرانی پر ہوتا تو سردار اس کے دلواتے تھے اور اب کوئی لائق اطمینان نہیں مگر فلاں فلاں۔

١٤٠٥: بَابُ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

باب: امم سابقہ کے عادات اس امت میں منتشر ہونے کے بیان میں

٢١٨٠: عَنْ اَبِي وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

٢١٨٠: روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نکلے حنین کو گزرے ایک درخت پر مشرکوں کے کہ اس کو ذات انواط کہتے تھے لٹکائے تھے اس میں مشرک لوگ ہتھیار اپنے پس عرض کی صحابہؓ نے یا رسول اللہؐ! مقرر کر دیجئے ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط جیسا کہ مشرکوں کا ایک ذات انواط ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے یہ تو ویسی بات ہوئی جیسے موسیٰ کی قوم نے کہا: اِجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا یعنی بنا دے ہمارے لیے ایک معبود قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے تم مرتکب ہو گے اپنے اگلوں کے افعال کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ **مترجم**: ذات انواط ایک درخت تھا جھاؤ کا اور حضرت ﷺ کو برا معلوم ہوا سوال صحابہ ؓ کا ایسی چیز کے لیے جس میں مشابہت ہو مشرکین کی اور فرمایا کہ مرتب ہو گے تم افعال امم سابقہ کے اور متبع ہو گے ان کی عادات کے ویسا ہی ہوا کہ اس جز و زمان میں محافل علماء سوء کے مثل محافل یہود کے ہیں اور محافل مشائخان مبتدعین کے مثل محافل نصاریٰ کے اور عقائد اور اعمال ان کے طابق النعل بالنعل مثل اہل کتاب کے ہو گئے ہیں اور شادی اور بیاہ اور موت و غمی میں ہزاروں رسمیں یہود و نصاریٰ کی مسلمانوں نے اختیار کر لیں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اور تفصیل اس کی دراز ہے کہ یہ ترجمہ مختصر محل اس کا نہیں۔

١٤٠٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَلَامِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کے کلام کے بیان میں

۲۱۸۱: عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَتُخْبِرُهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ۔

۲۱۸۱: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح جس کے قبضہ میں ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ بات نہ کریں درندے آدمیوں سے اور جب تک کلام نہ کرے مرد سے پھندنا اس کے کوڑے کا اور تسمہ اس کی نعل کا اور خبر دے گی ران اس کی اس نئے کام سے کہ کیا اس کی بیوی نے اس کے بعد یعنی اس کی غیبت میں

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر قاسم بن فضل کی روایت سے اور قاسم بن فضل ثقہ ہیں مامون میں اہلحدیث کے نزدیک اور ثقہ کہا ان کو یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے۔

١٤٠٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِنْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب: چاند کے شق ہونے کے بیان میں

۲۱۸۲: عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اشْهَدُوْا۔

۲۱۸۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے پھٹ گیا چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے گواہ رہو۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور انس اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی بھی ہے اور آنحضرت ﷺ کا معجزہ بھی تفصیل اس کی یہ ہے کہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے کہ ہم کو کوئی معجزہ دکھاؤ پس دکھایا آپ ﷺ نے ان کو پھٹنا چاند کا یہاں تک کہ دیکھا انہوں نے حرا کو اس کے بیچ میں اور قتادہ سے مروی ہے کہ دکھایا ان کو شق القمر دوبار اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ پھٹا چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا نظر آتا تھا جبل پر اور ایک ٹکڑا اس کے نیچے پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے گواہ رہو۔ عبداللہ سے مروی ہے کہ یہ معاملہ مکہ میں ہوا اور مروی ہے کہ قریش نے پوچھا مسافروں سے اس گمان پر کہ شاید محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا ہو پھر مسافروں نے کہا ہم نے بھی چاند پھٹتے دیکھا پھر یہ آیت اتری: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔ پس پھٹنا چاند کا مقدمہ ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ خرق والتیام اجرام لو یہ میں جائز ہے۔ اس نظر سے یہ نشانی قیامت کی ہے اور چونکہ کفار نے فرمائش کی تھی معجزہ کی اور اس کے بعد اس کا ظہور ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا یہی کہ گواہ رہو اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت ﷺ کا اور ہزاروں درجہ یہ معجزہ بڑھ کر ہوا دریائے نیل کے شق ہونے سے اس لیے کہ اول تو دریا کا پھٹنا چنداں خلافِ عادت نہیں ہے دوسرے خرق والتیام اجزائے ارضیہ چنداں مستبعد نہیں بخلاف اجرام علوم کے۔ و ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم۔

١٤٠٨: بَابٌ فِي الْخَسْفِ

باب: خسف کے بیان میں

۲۱۸۳: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ قَالَ اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۲۱۸۳: روایت ہے حذیفہ بن اسید سے کہا جھانکا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے عرفہ سے اور ہم آپس میں چرچہ کر رہے تھے قیامت کا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک نہ دیکھو گے تم اس سے پیشتر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْا عَشْرَ اٰيَاتٍ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَيَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَالدَّابَّةُ وَثَلٰثُ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِعَدْنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اَوْتَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْ اوَتَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا۔

دس نشانیاں اوّل نکلنا آفتاب کا مغرب سے دوسرے یاجوج ماجوج تیسرے نکلنا دابۃ الارض کا اور تین جگہ زمین کا دھنسنا ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا جزیرۂ عرب میں اور یہ چھ نشانیاں ہوئیں ساتویں نکلنا ایک آگ کا عدن کی جڑ سے کہ ہانکے گی آدمیوں کو یا فرمایا جمع کرے گی لوگوں کو یعنی ملک شام میں شب کو ٹھہرے گی ان کے ساتھ جب وہ ٹھہریں گے اور دوپہر کو ٹھہرے گی ان کے ساتھ جب وہ قیلولہ کریں گے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کے اور بڑھائی اس میں آٹھویں چیز دخان یعنی دھواں روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے فرات قزاز سے جیسے حدیث وکیع کی ہے انہوں نے سفیان سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان سے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے اور مسعودی سے دونوں نے منافرات قزاز سے مثل حدیث عبدالرحمٰن کے جو مروی ہے سفیان سے انہوں نے روایت کی ہے فرات سے اور زیادہ کی اس میں نویں نشانی دجال کا ظاہر ہونا اور ذکر کیا دخان کا بھی روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے ابوالنعمان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے فرات سے ابوداؤد کی روایت کے مانند جو مروی ہے شعبہ سے اور زیادہ کی اس میں دسویں چیز ہوا کہ اڑا کر پھینک دے گی ان کو دریا میں یا اترنا عیسیٰ بن مریم کا فقط اس باب میں علی اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور صفیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۸۴: عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِى النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُ وَ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ اَوْبِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خَسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى فِى اَنْفُسِهِمْ۔

۲۱۸۴: روایت ہے صفیہ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے باز نہ رہیں گے لوگ لڑنے سے اس گھر میں یہاں تک کہ آئے گا ایک لشکر اور جب پہنچے گا بیداء میں یا یہ فرمایا کہ پہنچے زمین بیداء میں دھنس جائیگا اسکا اوّل اور آخر اور نہ بچے گا اسکا بیچ یعنی سب ہلاک ہونگے عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ! جو برا جانتا ہے ان میں سے انکے فعلوں کو فرمایا آپؐ نے اٹھائے گا اللہ تعالیٰ انکو اس حال پر جو انکے دِلوں میں ہے یعنی وہاں نیک و بدممتاز ہونگے مگر یہاں سب ہلاک ہونگے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۸۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ فِى اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنُهْلَكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ۔

۲۱۸۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگا آخر میں اس امت کے زمین میں دھنسنا اور صورت کا بدلنا اور پتھروں کا آسمان سے برسنا کہا انہوں نے عرض کی ہم نے یا رسول اللہؐ! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے باوجود اس کے کہ ہم میں صالحین ہوں؟ فرمایا آپؐ نے ہاں جب کہ غالب ہوجائے خباثت یعنی فسق و فجور۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عمرؓ میں کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔ **مترجم**: ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ہمیشہ جاری رہے گی آفتاب کا نکلنا

مطلع سے اور جانا مغرب کو یہاں تک کہ وہ وقت آئے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اپنے بندوں کی توبہ کے لیے پس اجازت چاہے گا آفتاب کہ کہاں سے طلوع کرے اور اسی طرح چاند اذن مانگے گا کہ کہاں سے نکلے سو اذن نہ ملے گا ان میں سے کسی کو اور محبوس رکھے گا آفتاب تین شب اور چاند دو شب اور نہ پہچانیں گے مقدار جس کو مگر تھوڑے لوگ بقیۃ الارض حاملان قرآن کو پڑھ لے گا ہر شخص ورد اپنا پھر دیکھے گا کہ رات اپنے اپنے حال پر ہے اور نہ معلوم ہوگا مقدار رات کا مگر حاملان قرآن عظیم الشان کو اور پکارے گا بعض ان کا بعض کو اور جمع ہو جائیں گے مسجدوں میں اور کاٹیں گے بقیہ شب آہ و زاری و تضرع و بکار میں بعد اس کے بھیجے گا اللہ جل جلالہ جبرئیل کو سورج اور چاند کی طرف اور کہیں گے وہ کہ امر فرماتا ہے تم کو باری تعالیٰ شانہ کہ تم دونوں لوٹ جاؤ اپنے مغارب کی طرف اور طلوع کرو وہاں سے اور نہیں ہے آج تمہارے لیے ہماری درگاہ میں نور اور نہ چمک دمک سو رونے لگیں سورج اور چاند قیامت کے خوف سے اور اپنی موت کے ڈر سے لوٹ کر طلوع کریں گے دونوں مغرب پس سو اسی حال میں کہ لوگ تضرع و زاری کر رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور غافل اپنے نشہ غفلت میں مست ہوں گے کہ یکبارگی آواز آئے گی بار تعالیٰ شانہ کی طرف سے کہ آگاہ ہو دروازہ توبہ کا بند ہو گیا اور مہر و ماہ نے مغرب سے طلوع کیا سو لوگ دیکھیں گے ان دونوں کو کہ وہ دونوں عکم کی مانند ہیں کہ نہ ان میں روشنی ہے اور نہ آب و تاب اسی کی خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے قول مبارک میں وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یعنی اکٹھا کیے گئے مہر و ماہ اور عکم خرجی ہے اونٹ پر لادیں گے یا گٹھری کپڑوں کی سو بلند ہوں گے یہ دونوں مانند دو اونٹوں کے کہ نزاع کرتا ہے ہر ایک دوسرے سے اور چاہتا ہے ہر ایک کہ میں آگے بڑھ جاؤں اس وقت فریاد کرنے لگیں گے دنیا کے لوگ اور غافل ہو جائیں گے مائیں اپنی اولاد سے اور گر پڑیں گے حمل اور صالحوں اور ابرار کو نفع دے گا رونا اور لکھی جائے گی ان کی عبادت مگر ظالموں اور فاجروں کے رونے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور لکھی جائے گی ان پر حسرت و ندامت اور جب یہ دونوں مہر و ماہ ناف آسمان میں پہنچیں گے جبرئیل آکر ان دونوں کے قرون پکڑ کر مغرب کی طرف لوٹا دیں گے اور مشرق کو جانے نہ دیں گے بلکہ مغرب ہی میں لوٹ کر ڈوب جائیں گے جہاں وہ دروازہ ہے توبہ کا۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دروازہ توبہ کا کیا ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عمر! پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک دروازہ توبہ کے لیے مغرب کے پیچھے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے ہے۔ اس کے دو پیٹ ہیں سونے کے مکلل جواہرات سے ان دونوں پٹوں میں مسافت ہے چالیس برس کی راہ کی سوار تیز رو کے لیے اور یہ دروازہ کھلا ہوا ہے جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ہے اور کھلا رہے گا اس شب کو صبح تک کہ شمس و قمر مغرب سے طلوع کریں اور توبہ نہ کی کسی بندے نے خدا کے بندوں میں سے توبہ نصوح آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اس دن تلک مگر یہ کہ توبہ آتی ہے اسی دروازہ سے اور اوپر چڑھ جاتی ہے باری تعالیٰ شانہ کی طرف پوچھا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اے رسول اللہ کے کیا ہے توبہ نصوح؟ فرمایا نادم ہوتا ہے بندہ اپنے گناہوں پر اور بھاگتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف اور پھر نہیں لوٹتا گناہوں کی طرف جیسے دودھ پستان سے نکل کر پھر عود نہیں کرتا اس کی طرف پس ڈوبا دیں گے جبرئیل ان دونوں کو اس دروازہ میں پھر بند کر دیئے جائیں گے وہ دونوں پٹ اور مل جائیں گے وہ دونوں ایسے کہ گویا کبھی ان میں شگاف و دراڑ نہ تھی اور جب دروازہ توبہ کا بند ہوگا قبول نہ ہوگی کسی بندے کی توبہ اس کے بعد اور فائدہ نہ دے گا اسے کوئی حسنہ مگر وہ حسنہ کہ اس سے پہلے کیا ہے کہ وہ جاری رہے گا ان کے لیے بعد اس کے جیسا کہ جاری تھا قبل اس کے اور اسی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں: يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ..... پھر عرض کی ابی بن کعب نے اے رسول اللہ تعالیٰ کے میرے ماں باپ فدا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا معاملہ ہوگا اس کے بعد سورج اور چاند سے اور کیا حال ہوگا آدمیوں کا اور دنیا کا اس کے بعد فرمایا آپ نے اے ابی پہنایا جائے گا شمس و قمر کو اس کے بعد جامہ نور و ضیا اور پھر طلوع کریں گے آدمیوں پر اور ظاہر ہوں گے جیسا کہ اس سے پیشتر تھے لیکن لوگ جب اس آیہ کبریٰ کو دیکھ لیں گے اور عظمت اس کی مشاہدہ کر لیں گے پھر مشغول ہوں گے دنیا میں اور آباد کریں گے اس کو اور جاری کریں

گے اس میں نہریں اور لگائیں گے اس میں درخت اور بنائیں گے اس میں لیکن عمر دنیا کی ایسی ہوگی بعد طلوع شمس کے مغرب سے کہ اگر جنے گی کسی کی گھوڑی تو وہ بچہ سواری کے لائق نہ ہوگا کہ صور پھونکا جائے گا انتہیٰ اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ اشرار بعد اخیار کے ایک سوبیس سال تک ہیں یعنی بعد طلوع آفتاب کے مغرب سے کہ وہ زمانہ اشرار کا ہے ایک سوبیس سال تک عمر دنیا ہے اور روایت اس باب میں مختلف ہیں وجہ تطبیق یہ ہے کہ باعتبار بقائے مؤمنین مدت قلیل ہے اور باعتبار بقائے کفار وشرار ایک صد و بست سال اور دابۃ الارض ایک مخلوق ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات عجیبہ سے کہ ابن زبیرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے وصف کیا اس کا اس طرح پر کہ سر اس کا گائے کا سا ہے اور چشم خوک کی سی اور کان فیل کے اور سینگ بزکوہی کے اور گردن شتر مرغ کی اور سینہ شیر کا اور رنگ پلنگ کا اور کمر بلی کی اور دم بکری کی اور پیر اونٹ کے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ گردن اس کی دراز ہے کہ دیکھے گا اس کو جو مشرق میں ہے جیسا کہ دیکھتا ہے اسے جو کہ مغرب میں ہے اور اس کا منہ ہے مثل انسان کے منہ کے اور چونچ ہے مثل طائر کے بر وریش ہے یعنی پشم و پر رکھتا ہے اور ہر رنگ میں موجود ہے اور اس کے چار پیر ہیں اور حذیفہ نے کہا: لن یدر کھا طالب و لا یفوتھا ھارب۔ یعنی نہ پائے گا اسے ڈھونڈنے والا یعنی بسبب تیز روی کے اور نہ بھاگ سکے گا اس سے کوئی بھاگنے والا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ لوگوں کو گمان ہے کہ دابۃ الارض آپ ہی ہیں انہوں نے فرمایا کہ واللہ دابہ کو پر وموئے کو چک زرد ہوں گے اور مجھے پر وزغب نہیں اور اسے سم ہوگا مجھے سم نہیں اور وہ نکلے گا سپ تیز رو کے مانند تین باز اور ابھی دو ثلث بھی اس کے باہر نہ آئے ہوں گے اور عمر بن عاص سے مروی ہے کہ سر اس کا آسمان میں لگے گا اور باہر نہ آئے ہوں گے پیر اس کے زمین سے اور ابن عمرؓ نے کہا وہ نکلے گا دوڑتے گھوڑے کی مانند تین دن تک اور ابھی اس کا ایک ثلث بھی نہ نکلا ہوگا یعنی تین دن کے عرصہ میں اور ابو ہریرہؓ نے کہا: مابین قرنیھا فرسخ للراکب المجد۔ یعنی درمیان دونوں شاخ اس کے کے فاصلہ ہے ایک فرسخ کا سوار تیز رو کے لیے اور یہ سب قدرت ہے مصورِ حقیقی کی کیونکہ تصویر کی اس کی اور نقش طرازی اور عجوبہ کاری ہے اس باری تعالیٰ شانہ کی کہ کیونکہ تقدیر کی اس کی فتبارك اللہ احسن الخالقین اور نکلنا اس کا سو وارد ہوا ہے کہ خروج اس کا عالم میں تین بار ہوگا ایک بار اقصائے بادیہ میں اور ایک روایت میں منتہائے یمن میں اور داخل نہ ہوگا ذکر اس کا قریہ میں یعنی مکہ میں پھر چھپا رہے گا زمانہ دراز تک پھر دوبارہ نکلے گا اول سے کمتر اور پہنچے گا ذکر اس کا اہل بادیہ میں اور آئے گی خبر اس کی مکہ میں پھر تیسری بار نکلے گا ایسے وقت میں کہ لوگ مجتمع ہوں گے افضل مساجد میں اور مراد اس سے مسجد الحرام ہے اور نہ ڈرائے گا ان کو مگر یہ کہ وہ چرتا ہوگا رکن و مقام میں اور جھاڑتا ہوگا اپنے سر پر خاک اور جدا ہو جائیں گے اس سے ایسا ہی مروی ہوا ہے ابن عباسؓ اور حذیفہؓ سے اور حذیفہؓ کی روایت کے بعض طرق صحیح ہیں اور ابن عباسؓ نے کہا کہ باہر آئے گا دابہ بعض اودیہ تہامہ سے اور ابن عمرؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا آپ ﷺ نے میں دیکھتا ہوں اس جگہ کو کہ نکلے گا جہاں سے دابہ اور وہ جگہ شگاف ہے صفا کا اور ابن عمرؓ نے کہا کہ خروج اس کا صفا سے ہوگا منیٰ کی شب میں اور صبح کریں گے لوگ اس کے سر اور دُم کے بیچ میں اور نہ پھسلے گا کوئی پھسلنے والا اور نہ باہر آئے گا اس سے کوئی باہر آنے والا یہاں تک کہ فارغ ہوگا اس کام سے کہ حکم فرمایا ہے اس کا حکم الحاکمین نے پھر ہلاک ہوگا ہلاک ہونے والا اور نجات پائے گا نجات پانے والا اور اول قدم جو رکھے گا وہ انطاکیہ میں رکھے گا اور رسالہ حشریہ میں ہے کہ ظلوع شمس مغرب سے جب ہوگا اسی دن کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور دابۃ الارض نکلے گا اور ایک ہاتھ میں اس کے عصائے موسیٰ اور دوسرے میں خاتم سلیمان ہوگی سیر کرے گا تمام شہروں میں کمال سرعت سے اور نشان کرے گا عصائے موسیٰ سے مؤمن کی پیشانی پر اور ایک خط نورانی کھینچ دے گا کہ تمام چہرہ اس کا نورانی ہو جائے گا اور کافر کے ناک پر یا گردن پر مہر کردے گا سلیمان کی کہ سارا چہرہ اس کا ظلماتی اور مکدر ہو جائے گا انتہیٰ اور دخان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دھواں آسمان سے ظاہر ہوگا اور زمین پر اترے گا اور مؤمنوں کو اس سے زکام ہو جائے گا اور تشنگی دماغ اور کدورت حواس کی لاحق ہوگی اور منافقوں اور کافروں کو بے ہوشی آ

جائے گی اور بعضے ایک روز اور بعضے دو روز اور بعضے تین روز میں افاقہ پائیں گے اور وہ دھواں چالیس روز تک رہے گا بعد اس کے آسمان صاف ہو جائے گا ہکذا فی الرسالۃ الحشریہ اور احمد اور مسلم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد ایک ہوائے سرد شام کی طرف سے روئے زمین پر کہ جس کے دِل میں ایک ذرّہ بھی ایمان ہو گا اس کی روح قبض ہو جائے گی یہاں تک کہ اگر کوئی پہاڑ کے جگر میں گھس جائے گا وہاں بھی وہ ہوا پہنچے گی اور اس کی روح قبض کرے گی اور باقی رہ جائیں گے لوگ بدترین خلق کے چڑیوں اور درندوں کی عقل والے نہ نیکی کو پہچانیں گے نہ برائی سے انکار کریں گے اور متمثّل ہوں گے ان کے آگے شیطان اور کہیں گے تم قبول نہیں کرتے وہ کہیں گے کیا حکم کرتے ہو تم پس سکھا دیں گے وہ انہیں عبادت بتوں کی اور بت پرستی کریں گے اور رزق دیا جائے گا انہیں اس حال میں بھی بہت اور عیش خوش کہ ناگاہ صور پھونکے گا۔ انتہیٰ۔

اور روایت حذیفہ بن اسید کی جو ابتدائے باب میں مذکور ہے اصحابِ ستہ نے روایت کی سوا بخاری کے صاحب اشاعہ نے کہا ہے کہ یہ تینوں خسف واقع ہو چکے چنانچہ سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں ابن ہبیرہ نے انہیں لکھا کہ بخارا میں صبح کے وقت ایک آوازِ عظیم آسمان سے آئی اور ایک صوت مہیب مثل رعد کے مسموع ہوئی کہ اس سے حاملہ عورتوں کے حمل گر گئے جب نظر کی تو آسمان میں ایک شگاف عظیم تھا اور اس میں بڑے بڑے قد و قامت کے لوگ اترے کہ سر اُن کے آسمان میں تھے اور پیر زمین میں اور ان میں ایک کہنے والا کہتا تھا اے اہل زمین عبرت پکڑو اور اے اہل آسمان ڈرو کہ یہ صفوائیل فرشتہ ہے کہ نافرمانی کی اس نے اللہ عزوجل کی اور معذب ہوا جب روزِ روشن ہوا لوگ اس جگہ جمع ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک خسف عظیم ہے کہ اس کو قرار نہیں ہے اور اس سے سیاہ دھواں نکل رہا ہے۔ قاضی بخارا نے اس واقعہ کو چالیس شخصوں کی گواہی سے پایہ ثبوت کو پہنچایا صاحب اشاعہ نے کہا ہے کہ اس قصہ میں نظر ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ مگر ہو سکتا ہے کہ جس طرح مستثنیٰ ہیں ان سے ہاروت و ماروت اسی طرح جائز ہے کہ یہ بھی ہو اور اللہ ہر شے پر قادر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قول اللہ کا باعتبار غالب و اکثر ملائکہ کے ہو نہ باعتبار ہر ہر فرد کے ملائکہ سے واللہ اعلم۔

اور ۲۰۸ء میں دو سو آٹھ ہجری میں تیرہ دیہہ خسف ہو گئے مغرب میں اور ۳۲۴ھ تین سو چوبیس میں ماہ شعبان میں غرناطہ میں زلزلہ واقع ہوا کہ اس سے اماکن اور بہت جگہ خسف ہو گئیں اور بعض قلاع منہدم ہوئے اور ۳۴۶ھ میں بلدہ رے اور اس کے نواحی میں زلزلہ عظیم واقع ہوا کہ ڈیڑھ سو قریہ اس سے خسف ہو گئے اور نقصان اس کا حلوان تک پہنچا اور اکثر لوگ حلوان کے بھی خسف ہو گئے اور زمین نے مردوں کی ہڈیاں باہر پھینک دیں اور مقام خسف سے چشمے پانی کے جاری ہوئے اور بلدہ طالقان تمام خسف ہو گیا قریب تیس آدمیوں کے اس سے نجات پائی اور پھٹ گیا رے میں ایک پہاڑ اور معلق ہوا ایک قریہ آسمان و زمین میں مع اہل قریب دو پہر کے وقت اور پھر خسف ہو گیا اور زمین پھٹ گئی اور اس سے پانی بہنے لگا بدبودار دھوں نکلنے لگا بہت۔ کذا نقلہ السیوطی عن ابن الجوزی اور ۵۹۷ھ میں ایک قریہ نواحی بصرہ سے خسف ہوا اور ۵۳۳ھ میں بلدہ بحیرا خسف ہوا اور اس جگہ کالا پانی ہو گیا صاحب اشاعہ نے کہا کہ اس کے بعد ہمارے زمانہ میں نواحی آذربائی جان کے دیہات خسف ہوئے جو دیارِ عجم سے تھے۔ انتہیٰ اور نار کی تفصیل یہ ہے کہ نکلے گی وہ نار قریہ عدن میں سے چنانچہ ایک روایت میں من قعر عدن ابین وارد ہوا ہے اور ابین بروزن احمر نام ہے اس بادشاہ کا جس نے اسے آباد کیا ہے اور کھینچ لے جائے گی لوگوں کو محشر میں مراد محشر سے زمین شام ہے کہ اسے ارضِ مقدس بھی کہتے ہیں اور مراد اس سے وہ زمین ہے جو درمیان عرفات اور بحر قلزم کے واقع ہوئی اسے طول میں اور ساحل بحر عمان سے بحر اسود تک عرض میں اور کیفیت اس کے ہانکنے کی لوگوں کو خود حدیث میں مذکور ہے اور دجال اور یاجوج ماجوج کا حال آگے مذکور ہے۔ (حج الکرامۃ)

۱۴۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي طُلُوْعِ — باب: مغرب سے آفتاب طلوع

الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

ہونے کے بیان میں

۲۱۸۶: عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَاْذِنَ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِیْلَ لَهَا اطْلُعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّلَهَا وَقَالَ ذٰلِكَ قِرَآءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ۔

۲۱۸۶: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا داخل ہوا میں مسجد میں جب ڈوب گیا آفتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اباذرؓ! آیا جانتا ہے تو کہ کہاں گیا یہ آفتاب؟ کہا راوی نے عرض کی میں نے کہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جاتا ہے تاکہ اجازت مانگے سجدہ کی سو اجازت ملتی ہے اس کو اور گویا اس کو حکم ہوتا ہے پھر طلوع کر جہاں سے آیا تو پس طلوع کرے گا وہ مغرب سے کہا راوی نے پھر پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت: وَ ذٰلِكَ اور کہا راوی نے یہی ہے قراءت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی۔

ف: اس باب میں صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: تفصیل اس کی اوپر خوب مذکور ہوئی۔

۱۴۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ خُرُوْجِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

باب: یاجوج و ماجوج کے بیان میں

۲۱۸۷: عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اِسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ وَهُوَ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلَ هٰذِهٖ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَیْنَبُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلَكُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ۔

۲۱۸۷: روایت ہے زینب بنت جحش سے کہا جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب سے کہ سرخ تھا چہرۂ مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور فرماتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین بار لا الٰہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس شر سے جو قریب ہو گیا ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ کھل گیا آج کے دن ایک سوراخ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں مثل اس کے اور عقد کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس کا یعنی دائرہ بنایا کلمہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے کہا زینب نے عرض کی میں نے یارسول اللہؐ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! جب زیادہ ہو جائے گی خباثت یعنی فسق و فجور۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے جید کہا سفیان نے اس حدیث کو اور کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان نے یاد کیا میں نے اس اسناد میں زہری سے چار عورتوں کو زینب بنت ابی سلمہ کو کہ وہ راویہ ہیں حبیبہ سے اور یہ دونوں ربیبہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کرتی ہیں حبیبہ ام حبیبہ سے وہ زینب بنت جحش سے کہ دونوں بیبیاں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کی معمر نے یہی حدیث زہری سے اور انہیں ذکر کیا حبیبہ کا۔ **مترجم**: یاجوج و ماجوج اولاد سے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی بقول صحیح چنانچہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیٹے نوح علیہ السلام کے تین تھے سام اور حام اور یافث۔ پس اولاد سام کی عرب اور فارس اور روم اور اولاد حام کی قبط اور بربر اور سوڈان اور اولاد یافث بن نوح کی یاجوج

و ماجوج وترک وصقالبہ رسالہ حشریہ میں ہے کہ ملک ان کا اقصائے بلادِ شمالیہ میں ہے ہفت اقلیم سے باہر اور جانب شمال ان کے دریائے شور ہے کہ پانی اس کا بسبب شدت برد کے ایسا غلیظ ہے کہ گزارہ کشتی کا دشوار ہے اور جانب میں شرق وغرق کے دو کوہ عظیم ایسے واقع ہیں کہ چڑھنا اترنا بھی ان پر ممکن نہیں اور جڑیں ان کی پانی میں ہیں اور جنوب کی طرف وہ دونوں پہاڑ آہستہ آہستہ قریب ہوتے جاتے ہیں کہ درمیان ان کے فاصلہ قلیل رہ گیا ہے اسکندر یہ ذوالقرنین نے اسی فاصلہ پر دیوارِ آہنی بنائی ہے جو سد سکندری معروف ہے بلندی اس کی قلہ کوہ کے برابر ہے اور عرض اس کا ساٹھ گز ہے اور وہ خبیث ہمیشہ اسے کودتے ہیں مگر باری تعالیٰ شب کو پھر درست فرما دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں دو انگشت کے حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا تھا جیسا کہ اوپر گزرا اور وہ تین قسم ہیں: ایک قسم مانند درخت صنوبر کے بلند بالا' دوسرے چار بالشت طول وعرض میں' تیسرے اپنا ایک کان بچھاتے ایک اوڑھتے ہیں اور قتادہ سے مروی ہے کہ یاجوج وماجوج بائیس قبیلہ ہیں۔ ذوالقرنین نے اکیس پر سد بنائی ہے اور ایک قبیلہ کہ غائب تھا اور جہاد کو گیا تھا وہ باہر رہ گیا اور وہی ترک ہیں روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور کثیر اولاد ایسے کہ کوئی نہیں مرتا ان میں سے جب تک کہ نہیں دیکھ لیتا اپنے ہزار فرزند صلبی اور نہایت کثیر الجماع ہیں چنانچہ ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ یاجوج وماجوج کی عورتیں ہیں وہ جماع کرتے ہیں جب چاہتے ہیں بلکہ وہ مانند درخت کے ہیں کہ پھل لاتے ہیں جب چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں۔ انتہیٰ۔

اور ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے الجن و الانس عشرۃ اجزاء فتسعۃ اجزاء یاجوج و ماجوج و جزء سائر الناس۔ یعنی جن وانس سب دس حصہ ہیں نو حصے ان میں سے یاجوج وماجوج ہیں اور ایک حصہ اور سب لوگ اور جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا نکلنا ان کا کہے گا حاکم ان کا شام کو کہ چھوڑ دو جو باقی ہے سد سے ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کل پوری کھود لیں گے پس ان شاء اللہ تعالیٰ کی برکت سے وہ درست نہ ہوگی اور ویسی ہی رہے گی کہ دوسرے روز جب وہ آئیں گے بخوبی کھود کر اپنی راہ بنائیں گے چنانچہ کیفیت ان کے خروج کی جو بہ روایت نواس بن سمعان مروی ہے ایک حدیث طویل میں مفصل آگے مذکور ہے۔ ابن عربی نے کہا ہے کہ حدیث استثناء سے تین آیاتِ الٰہی معلوم ہوئی ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو باوصف اس قوت کے اس پر قادر نہ کیا کہ روز وشب برابر سد کو کھود یں اور نکل آئیں دوسرے یہ بھی قدرت نہ دی کہ وہ نردبان وغیرہ سے اوپر چڑھ کر ادھر اتر آئیں اور بندگانِ الٰہی کو ضرر پہنچائیں تیسرے یہ کہ قدرت نہ دی ان کو ان شاء اللہ کہنے کی جب تک کہ وقت معہود نہ پہنچے۔ حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اہل صناعات اور اہل ولایت وسلطنت ورعیت ہیں اور ان میں سے ایسے بھی لوگ ہیں کہ اللہ عزوجل کو پہچانتے ہیں اور اقرار اس کی قدرت ومشیت کا رکھتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ ان شاء اللہ ان کی زبان سے بے ساختہ نکل جائے اگرچہ اس کے معنی و مطلب سے واقف نہ ہوں اور برکت اس کلمہ مطہرہ کی باوجود جہالت کے بھی اپنا کام کر جائے اور اختلاف ہے اسباب میں کہ اشتقاق یاجوج وماجوج کا کس مادہ سے ہے بعضوں نے کہا ہے اجیج نار سے مشتق ہے اور اجیج التہاب اور شعلہ مارنا ہے آگ کا اور بعضوں نے کہا اجہ سے کہ بمعنی اختلاط اور شدتِ گرما کی ہے اور بعضوں نے کہا اج سے کہ تیز دوڑنے کے معنی ہیں اور بعضوں نے کہا اجاجہ سے کہ بمعنی آبِ شور کے ہے اور بہت تقدیر دونوں یفعول اور مفعول کے وزن پر ہیں اور بعضوں نے کہا وزن ان کا فاعول ہے۔ تج اور مج سے اور بعضوں نے کہا وزن ان کا فاعول ہے اماج سے بمعنی اضطراب کے فقط اور پوچھنا زینب کا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے تعجب سے ہے کہ یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ باوصف صالحین نزولِ عذاب ہم پر ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اعتبار کثرت کا ہے جب صالحین کی کثرت ہوتی ہے طالحین ان کے ذیل میں عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔ اسی طرح جب طالحین کی کثرت ہوتی ہے صالحین ان کے ساتھ معذب ہو جاتے ہیں اور آفاتِ دنیا مثل قحط ووباء وخسف ومسخ میں گرفتار ہو جاتے ہیں پھر آخرت میں اپنے بواطن کے موافق محشور ہوتے ہیں۔ عادتِ الٰہی یونہی جاری ہے اور یہ جو فرمایا خرابی ہے عرب کی الخ بنظر مزید عنایت ہے ورنہ فساد خروج یاجوج کا ساری دنیا میں منتشر ہو جائے گا اور ظاہر ہے کہ اس وقت اسلام عرب ہی میں تھا آپ کو بھی انہی کی فکر تھی۔ (مج)

۱۴۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ الْمَارِقَةِ

باب: فرقہ خوارج کے بیان میں

۲۱۸۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

۲۱۸۸: روایت ہے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گی آخر زمانہ میں ایک قوم ہوں گے لوگ ان کے جوان ہلکی عقلوں والے پڑھیں گے قرآن نیچے نہ اترے گا ان کے گلوں سے کہیں گے بات خیر البریۃ کی نکل جائیں گے دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے۔

ف: اس باب میں علی اور ابی سعید اور ابی ذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اس کے سوا اور حدیثوں میں نبی ﷺ سے وصف اس قوم کا کہ وہ پڑھتے ہیں قرآن نہیں تجاوز کرتا ان کے چنبر گردن (حلق) سے نکل جاتے ہیں دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور حقیقت میں وہ خوارج حروریہ ہیں یا اور خوارج ان کے سوا۔ **مترجم**: فرقہ جاریہ کو فرقہ مارقۃ اس لیے کہتے ہیں کہ حدیث میں ان کی صفت یمرقون من الدین آئی ہے کیفیت ان کے ظہور کی اور حقیقت ان کے خروج کی اس طرح ہے کہ جب حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہؓ نے جنگ صفین میں ابوموسیٰ اور عمر بن العاص کو حکم کیا اور بعد اس کے حضرت علی ؓ کوفہ اور حضرت معاویہؓ شام کو لوٹ گئے اور لڑائی موقوف ہوگئی اسی درمیان میں ایک جماعت قاریان قرآن کی اس حکم کرنے سے ناراض ہوئی اور معاذ اللہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ دونوں کی تکفیر کرنے لگے اور حضرت علیؓ کی رفاقت سے منہ موڑ کر رشتہ بیعت توڑ کر حرورا چلے گئے کہ نام ہے ایک موضع کا اور خوارج کو حروریہ کہنے کا سبب بھی یہی ہے کہ اوّل اقامت ان کی وہاں ہوئی اور وہ جماعت دس ہزار سے کچھ زیادہ تھی۔ ابن عباسؓ نے ان کی طرف آدمی بھیجا اور پیغام بھیجا کہ تم لوٹ آؤ اور خلیفہ برحق سے نقض بیعت نہ کرو انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ ہم ڈرتے ہیں فتنہ سے آخر الامر کچھ لوگ حضرت علی ؓ کی اطاعت میں آ گئے اور اس ضلالت سے تائب ہوئے اور باقیوں نے بغاوت پر کمر باندھی اور کہنے لگے کہ اگر حضرت علیؓ اور معاویہؓ قضیہ تحکیم کو قبول کریں گے ہم دونوں سے لڑیں گے غرضیکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تم ان سے لڑو گے تو دس شخص بھی تم میں سے مارے نہ جائیں گے اور ان میں کے دس بھی نجات نہ پائیں گے اور بعونہ تعالیٰ ویسا ہی ہوا کہ عند المقابلہ فتح و فیروزی نصیب اصحاب علی کرم اللہ وجہہ ہوئی اور وہ سب مقتول ہوئے پھر بعد فتح آپ ﷺ نے فرمای اڈھونڈو اس شخص کو جس کی صفت بیان کی تھی رسول اللہ ﷺ نے اور دوبارہ ڈھونڈا تیسری بار میں وہ ملا اور خبر دی تھی کہ آنحضرت ﷺ نے فرقہ مارقہ کی علامت یہ ہے کہ ہوگا ان میں ایک مرد کہ شانہ پر اس کے ہاتھ نہیں بلکہ مثل پستان ہے اور اس پر کچھ بال ہیں سفید اور حسن سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ سے پوچھا آیا یہ کفار ہیں اے امیر المومنین! فرمایا آپ نے نہیں یہ تو کفر سے بھاگے ہیں پوچھا منافق ہیں۔ فرمایا آپ نے منافق ذکر نہیں کرتے خدا کا مگر تھوڑا اور یہ تو خدا کو بہت یاد کرتے ہیں یعنی منافق بھی نہیں پھر پوچھا کون ہیں فرمایا حضرت علیؓ نے ایک لوگ ہیں کہ پہنچا ان کو فتنہ اور یہ کوڑا کرکٹ ہو گئے۔ اشاعہ میں ہے کہ بقایائے جمہور یہ میں سے ہیں قرامطہ اور باطنیہ اور اسماعیلیہ اور فتنہ ان کا مشہور ہے ہلاک کیا انہوں نے عباد کو تباہ کیا بلاد کو۔ (حج الکرامۃ)

اور خوارج کو خوارج اس لیے کہا کہ خروج کیا انہوں نے امام برحق یعنی حضرت علیؓ پر اور حکمیہ بھی انہیں کہتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے انکار کیا حکم ہونے پر ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص کے اور کہا: لا حکم الا الله اور شراۃ بھی انہی کہتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے کہا شربنا انفسنا فی الله۔ یعنی بیچ ڈالا ہم نے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مارقہ اور حروریہ کی وجہ تسمیہ اوپر گزری اور انہوں نے مفارقت کی ملت کی چھوڑ دیا جماعت کو خروج کیا سلطان پر نکالی تلوار اپنی ائمہ پر اور حلال کیا ان کے دماء و اموالی کو اور کافر کہا اپنے مخالف کو

اور تبرا کیا اصحابِ رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصہار پر اور نسبت کی ان کی طرف کفر کے معاذ اللہ من ذالک اور قائل نہیں وہ عذابِ قبر کے اور نہ حوض کے اور نہ شفاعت کے اور قائل نہیں اس بات کے کہ کوئی دوزخ میں سے جا کر پھر نکلے گا اور کہتے ہیں کہ جس نے جھوٹ بولا ایک بار یا مرتکب ہوا کسی صغیرہ یا کبیرہ کا گناہوں میں سے اور بغیر توبہ کے مرگیا ہے وہ کافر ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور نماز جماعت کسی کو جائز نہیں جانتے مگر اپنے امام کے پیچھے اور جائز جانتے ہیں تاخیر کرنا نماز کا اس کے وقت سے اور روا جانتے ہیں تقدیم صوم رمضان کی رؤیت ہلال پر اور فطر کے بھی اسی طرح اور روا جانتے ہیں نظر اور نکاح بغیر ولی کے اور حلال جانتے ہیں متعہ کو اور بیع درہم کو بعوض درہمین کے اور جائز نہیں کہتے موزے پہن کر نماز پڑھنے کو اور نہ مسح موزے کو اور نہ اطاعت سلطان کو اور نہ خلافت قریش کو اور اکثر خوارج جزیرۂ عمان اور موصل اور حضرت موت اور نواحی عرب میں ہیں اور اصحابان کتاب ان میں عبداللہ بن زید اور محمد بن ہرب اور یحییٰ بن کامل اور سعید بن ہارون ہیں اور وہ پندرہ گروہ ہیں نجدات کہ منسوب ہیں نجدہ بن عامر کی طرف اور وہ اصحاب ہیں عبداللہ بن ناصر کے عقیدہ ان کا یہ ہے کہ جس نے ایک جھوٹ بولا ایک صغیرہ کا مرتکب ہوا وہ مشرک ہے اگر اس پر اصرار کیا اور اگر زنا اور چوری اور شرب خمر کا مرتکب ہوا بغیر اصرار کے تو وہ مسلم ہے اور کہتے ہیں کہ حاجت نہیں کسی امام کی فقط علم کتاب اللہ کافی ہے اور ازارقہ کہ اصحاب ہیں نافع بن ازرق کے مذہب ان کا یہ ہے کہ ہر کبیرہ کفر ہے اور تمام دنیا دار کفر ہے اور معاذ اللہ ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب تحکیم کی انہوں نے حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے بیچ میں اور جائز جانتے ہیں قتل اولاد مشرکین کا اور حرام جانتے ہیں رجم کو اور قاذف محصن کو حد نہیں مارتے بخلاف قاذف محصنات کے کہ اُسے حد مارتے ہیں۔

اور فونکیہ کہ منسوب ہیں ابن فرنک کی طرف اور عطرویہ کہ منسوب ہیں عطیہ بن اسود کی طرف اور عجاردہ کہ منسوب ہیں عبدالرحمٰن بن عجرد کی طرف اور یہ بہت فرقے ہیں اور مواقف میں کہا ہے کہ دس گروہ ہیں اور میمونیہ کہ اصحاب ہیں میمون بن عمر کے یہ سب حلال جانتے ہیں پوتیوں کے ساتھ نکاح کرنے کو اور نواسیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں کے ساتھ اور کہتے ہیں کہ سورۂ یوسف قرآن میں داخل نہیں اور حازمیہ کہ اصحاب حازم بن عاصم کے منفرد ہوئے اس کے ساتھ کہ ولایت اور عداوت دو ذاتی صفتیں ہیں باری تعالیٰ شانہ کی اور منشعب ہوئے حازمیہ سے معلومیۃ وہ کہتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کو بجمیع اسماء نہ جانے وہ جاہل ہے اور کہا انہوں نے کہ افعالِ عباد مخلوق الٰہی نہیں اور کہتے ہیں کہ قدرت اور توانائی فعل کے مقارن نہیں بلکہ اس پر مقدم ہیں اور مجھولیہ کہتے ہیں کہ جس نے بعض اسماء الٰہیہ کو جانا وہ عالم بخدا ہے نہ جاہل اور صلتیہ کہ منسوب ہے عثمان بن صلت کی طرف انہوں نے دعویٰ کیا کہ جس نے ہمارے مذہب کو مانا اس کے اطفال صغار کو اسلام نہیں جب تک کہ بالغ نہ ہوں اور ہماری دعوت مذہب کو قبول نہ کریں اور اخنسیہ کہ منسوب ہیں ایک شخص کی طرف کہ اخنس اس کا نام تھا۔ ان کا مذہب ہے کہ سید لے لے زکوٰۃ اپنے غلام کی اور دے اس کو اپنی زکوٰۃ اگر محتاج ہو اور ظفریہ کو حفصیہ بھی ایک طائفہ انہیں میں سے ہے کہتے ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اگرچہ منکر ہوا اس کے سوا اور چیزوں کا مثلاً رسالت آنحضرت ﷺ کا اور جنت اور نار کا اور مرتکب ہوا تمامی جنایات کا مثل قتل نفس اور استحلال زنا وغیرہ کے پاس وہ شرک سے بری ہے اور مشرک وہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو نہ جانے اور انکار کرے اس کا فقط اور عقیدہ رکھتے ہیں وہ کہ حیران جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے: کالذی استھوته الشیاطین فی الارض له اصحاب یدعونه الی الھدٰی ...... مراد اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حزب و اصحاب ان کے ہیں اور یدعون الی الھدیٰ سے اہل نروان ہیں اور اباضیہ کہ اصحاب عبداللہ بن اباض کے ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرض کیا ہے اپنے بندوں پر وہ ایمان ہے اور ہر کبیرہ کفر نعمت ہے نہ کفر و شرک اور بہنسیہ کہ منسوب ہے بہنس بن جابر خارکی کی طرف منفرد ہوئے ہیں وہ اس میں کہ آدمی مسلمان نہیں ہوتا ہے جب تک کہ جمع حلال و حرام سے واقف نہ ہو جو اس کے نفس پر ہیں اور بعضے بہنسیہ قائل ہیں کہ جو مرتکب ہوا احرام کا کافر نہیں جب

تک کہ نہ لے جائیں سلطان کی طرف پھر جب سلطان کی طرف لے گئے اور اس پر حد قائم کی حکم کیا جائے گا اس پر کفر کا اور شمراخیہ منسوب ہیں عبداللہ بن شمراخ کی طرف وہ کہتے ہیں کہ قتل ابوین حلال ہے اور جب اس کا دعویٰ کیا اس نے دارالتقیہ میں خوارج اس سے بیزار ہو گئے اور ایک گروہ خوارج کا بدعیہ ہیں کہ قول ان کا ازارقہ کے قول کے مانند ہے مگر متفرد ہوئے ہیں وہ اس کے ساتھ کہ نماز دو رکعت ہے صبح اور شام اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اقم الصلوٰة طرفي النهار و زلفًا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ...... اور متفق ہوئے وہ ازارقہ سے قید زنان کفار کے جواز میں اور قتل اطفال کفار میں بقولہ تعالیٰ: لا تذر على الارض من الكفرين ديارًا اور متفق ہوئے ہیں جمیع خوارج کفر پر علی رضی اللہ عنہ کے بوجہ تحکیم کے اور تکفیر پر مرتکب کبیرہ کے مگر نجدات کہ وہ ان سے موافق نہیں اس میں یہ عقائد ان کے ہیں مفصلاً۔ (غنیۃ الطالبین) فقیر کہتا ہے منشاء ان کی گمراہی کا اعراض کرنا ہے حدیث رسول معصوم سے اور نہ لینا قرآن کو اور نہ سمجھنا اس کو حسب تفہیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اکتفا کرنا اپنی فہم پر اور بہتر جاننا اس کو اصحاب کرام کے فہم بلکہ نبی علیہ السلام کے فہم سے معاذ اللہ من ذلک کلہا اور دیکھے تو ہر گمراہ کو ان مرضوں میں سے ایک نہ ایک میں گرفتار ہوگا۔ اللّٰهم اعصمنا من الفتن ما ظهر منها و ما بطن۔

١٤١٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَثَرَةِ

باب: اثرہ کے بیان میں

۲۱۸۹: عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

۲۱۸۹: روایت ہے اسید بن حضیر سے کہ ایک مرد نے انصار میں سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! عامل کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانے شخص کو اور مجھ کو عامل نہ کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ پس صبر کرو تم یہاں تک کہ ملاقات کرو مجھ سے حوض کوثر پر۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۹۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَاُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ۔

۲۱۹۰: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم دیکھو گے میرے بعد اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہیں تم برا جانو گے پوچھا صحابہؓ نے پھر کیا حکم فرماتے ہیں آپ ہم کو اس وقت میں؟ فرمایا آپؐ نے دو تم حق ان کا یعنی حاکموں کا ان کے تئیں اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: اثرہ لغت میں مقدم کرنا ہے کسی کو کسی پر اور یہاں یہ مراد ہے کہ میرے بعد اور حاکم تمہارے اوپر غیروں کو مقدم کریں گے مال غنیمت اور فئی میں اور جو میں تم کو دیتا ہوں وہ اوروں کو دیں گے حالانکہ تم زیادہ تر مستحق ہو گے قولہ فرمایا دو تم حق ان کا یعنی حکام کا جو حق ہے کہ ان پر خروج نہ کرنا اور اطاعت ان کی بجالانا جب تک کہ وہ خلاف شرع حکم نہ کریں یہ تم ادا کرو اور بیت المال وغیرہ میں جو تمہارا حق ہے وہ اگر نہ دیں تو صبر کرو اور اللہ سے اس کی جزا چاہو فقط۔

١٤١٣: بَابُ مَا اَخْبَرَ نَا النَّبِيُّ ﷺ اَصْحَابَهٗ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب: قیامت تلک کی اخبار (واقعات) میں

۲۱۹۱: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ

۲۱۹۱: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن عصر کی پھر کھڑے ہوئے ہمارے درمیان خطبہ

الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَ نَا بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَاوَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا اِنَّهٗ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلَا غَدْرَةَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ اِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاءُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ وَكَانَ فِيْهَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ اِلَّا اِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيُّ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيُّ الْفَيْءِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيُّ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيُّ الْفَيْءِ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَآءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَآءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَآءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّئَ الْقَضَآءِ السَّيِّئَ الطَّلَبِ اَ لَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنَ الْقَضَاءِ الْحَسَنَ الطَّلَبِ اَ لَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ

پڑھنے کو اور نہ چھوڑی کوئی چیز قیام ساعت تک مگر خبر دی ہم کو اس کی یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا سو اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا بے شک دنیا ہری ہری ہے میٹھی میٹھی اور اللہ تعالیٰ تم کو اگلوں کا خلیفہ کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیا عمل کرتے ہو آ گاہ ہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ خبردار نہ باز رکھے کسی شخص کو ہیبت لوگوں کی حق کہنے سے جبکہ وہ جان لے حق کو کہا راوی نے کہ رو لئے ابو سعید جب روایت کرنے لگے یہ بات اور کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم بہت چیزوں کو دیکھ کر ڈر گئے اور تھا ان مقولوں میں سے جو حضرت نے فرمایا کہ آ گاہ ہو بے شک ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہے قیامت کے دن اس کی عہد شکنی کے موافق اور کوئی عہد شکنی نہیں امام عام کی عہد شکنی سے بڑھ کر کھونس دیا جائے گا وہ جھنڈا اس عہد شکن کے سرین کے پاس اور تھی ان حدیثوں میں جو ہم نے یاد کر لی اس دن کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ گاہ ہو بے شک بنی آدم پیدا ہوئے ہیں کئی درجوں پر پھر بعضا ان میں سے پیدا ہوتا ہے مؤمن اور جیتا ہے مؤمن اور مرتا ہے مؤمن (اور یہ سب کامل تر ہے ایمان میں) اور بعضا ان میں پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے کافر (اور یہ سب سے زیادہ ہے کفر میں) اور اس میں بعضا پیدا ہوتا ہے مؤمن زندہ رہتا ہے مؤمن اور مرتا ہے کافر (اور یہ سب سے زیادہ عذاب میں ہے) اور ان میں سے بعضا پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے مؤمن (اور وہ مغفور مرحوم ہے) آ گاہ ہو ان میں سے بعضا شخص دیر میں غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے اور بعضا جلدی غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے سو یہ برابر برابر ہے اور بعضا ان میں جلدی غصہ کرتا ہے دیر میں ملتا ہے آ گاہ ہو بہتر ان میں وہ ہے جو دیر میں غصہ کرے جلد ملے اور بدتر ان میں وہ ہے جو جلدی غصہ کرے دیر میں ملے۔ (مترجم باقی رہی ایک صورت یعنی دیر میں غصہ کرے اور دیر میں ملے سو وہ برابر برابر ہے انتہی) اور فرمایا کہ ان میں سے بعضا قرض جلد ادا کرتا ہے اور تقاضا سہولت اور سہولت اور خوبی سے ادا کرتا ہے اور بعضا اچھی طرح ادا کرتا ہے شدت سے تقاضا کرتا ہے اور بعضا اچھی طرح ادا کرتا ہے شدت سے تقاضا کرتا ہے سو وہ برابر

الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ مَارَاَ يْتُمْ اِلٰى حَمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ۔

ہے اور آ گاہ ہو بعض ان میں بری طرح ادا کرنے والا ہے اور بری طرح تقاضا کرنے والا ہے اور یہ سب سے بدتر ہے کہ اپنا حق لے لے اور پرایا نہ دے اور آ گاہ ہو بہتر ان میں اچھی طرح ادا کرنے والا اور سہولت سے تقاضا کرنے والا اور آ گاہ ہو کہ بدتر ان میں بری طرح ادا کرنے والا بری طرح شدت سے تقاضا کرنے والا آ گاہ ہو کہ غضب ایک چنگاری ہے آگ کی ابن ادم کے دل میں کیا تم دیکھتے نہیں اسی کی آنکھوں کی سرخی اور اس کی رگہائے گردن کے پھولنے کو پھر جس کو کچھ بھی اس کا اثر معلوم ہو تو چاہیے زمین سے لپٹ جائے تاکہ یقین ہو کہ میں خاکی ہوں نہ ناری۔ کہا راوی نے اور ہم کنکھیوں سے دیکھتے تھے آفتاب کو کہ کچھ باقی ہے یا نہیں سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آ گاہ ہو باقی نہ رہا دنیا سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا مگر اتنا کہ جتنا باقی ہے تمہارے دن سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا اس میں سے۔

ف: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور ابی زید بن اخطب اور حذیفہ اور ابی مریم سے بھی روایت ہے اور ذکر کیا ہے ان راویوں نے کہ نبی ﷺ نے خبر دی ان کو اس چیز کی کہ ہونے والی تھی قیامت تک۔

مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں اوّل مسنون ہونا خطبہ کا قیاماً دوسرے جائز ہونا نسیان کا انسان کے لیے حتی کہ صحابہؓ رسول اللہ ﷺ کے لئے بھی تیسرے مذمت دنیا چوتھے اخبار ساتھ خلافت اور حکومت امت کے کہ ویسا ہی واقع ہوا پانچویں یہ کہ حکومت میں آزمائش ہے بندے کی چھٹے تخویف دنیا اور عورتوں کے شر و فساد و مکر و عناد سے ساتویں نہ ڈرنا خلق سے اظہارِ حق میں اور مامور ہونا ہر انسان کا اس کے ساتھ آٹھویں مذمت نقض عہد کی نویں درجاتِ مردم کفر و ایمان میں اور تفاوت فیما بینھم دسویں تفاوت درجات غضب و فئی میں گیارہویں تفاوت درجات ادائے دین اور تقاضا میں بارہویں مذمت غضب کی تیرہویں دوا اس کی چودہویں استدلال جائز ہونا حالت قلبی پر آثار سے چہرہ کے پندرہویں قلت عمر باقیہ دنیا۔

۱۴۱۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَهْلِ الشَّامِ

باب: اہل شام کی فضیلت میں

۲۱۹۲: عَنْ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔

۲۱۹۲: روایت ہے قرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب بگڑ جائیں شام کے لوگ پھر خیر نہیں تم میں ہمیشہ رہے گا ایک فرقہ میری امت سے مدد کیا گیا نہ ضرر کرے گا جو ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ قائم ہوگی قیامت کہا محمد بن اسمٰعیل نے کہا علی بن مدینی نے وہ فرقہ اصحابِ حدیث ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۹۲ (ا): عَنْ بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ هٰهُنَا

۲۱۹۲ (ا): بسند مذکور کے دادا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کہا حکم فرماتے ہیں آپ مجھ کو یعنی ہجرت کا یا قیام کا؟ فرمایا آپ

وَنَحَا بِيَدِهٖ نَحْوَا لشَّامِ۔ نے اس طرف اور اشارہ کیا آپؐ نے مبارک ہاتھ سے شام کی طرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم: طول وعرض ملک شام کا باب الخسف کے آخر میں گزرا اور فضیلت میں اس کی بہت سی احادیث وارد ہوئیں ہیں اللہ تعالیٰ اس کی شان میں فرماتا ہے: وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ یعنی نجات دی ہم نے ابراہیم اور لوط علیہما السلام کو اس زمین کی طرف کہ برکت رکھی ہے ہم نے اس میں تمام جہان والوں کے لیے۔ ف: برکت رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ارزانی غلہ کے اور کثرت اشجار وثمار کے اور جریان عیون وانہار کے اور مبعوث ہوئے اکثر انبیاء وہیں سے اور ابی بن کعب نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو مبارک اس لیے فرمایا کہ کوئی میٹھا پانی دنیا میں نہیں مگر جڑ اس کی پھوٹی ہے صخرہ بیت المقدس کے نیچے سے حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کعب احبار سے فرمایا کہ تم سکونت کیوں نہیں اختیار کرتے مدینہ مبارک کی کہ مہجر رسول اللہ ﷺ ہے اور مدفن مطہر آپ ﷺ کا انہوں نے جواب دیا کہ اے امیر المؤمنین میں نے کتاب منزل من اللہ یعنی تورات میں پایا ہے کہ ارض شام کنز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا زمین میں اور اس میں ایک خزانہ ہے اللہ کے بندوں کا یعنی عمدہ عمدہ بندگانِ خدا کی بود وباش ہے اور عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے قریب ہے کہ ہوگی ہجرت پر ہجرت سو بہترین مہاجرین وہ ہیں کہ ملک شام کو ہجرت کریں جو مہجر ہے ابراہیم علیہ السلام کا۔ (بغوی) یہ فقیر بفضل رب قدیر حرم محرم میں پہنچا اور یہاں کی برکات سے فیضاب ہوا۔ اب آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ مہجر ابراہیم کو بھی دکھلا دے کہ اسکی زیارت سے آنکھیں اس مسکین کی روشن اور نورانی ہوں آمین یارب العالمین۔

۱۴۱۵: بَابُ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب: مقاتلہ بین المسلمین کی نہی میں

۲۱۹۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۲۱۹۳: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہو جانا تم بعد میرے کافر کہ مارنے لگو گردن ایک دوسرے کی۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور جریر اور ابن عمر اور کرز بن علقمہ اور واثلہ بن اسقع اور صنابحی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم: حضرت نے مقاتلین فیما بینہم کو کافر تنبیہاً اور تشدیداً فرمایا ہے مراد ہے مستحل اس قتال کا۔

۱۴۱۶: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّهٗ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

باب: اِس فتنہ کے بیان میں کہ قاعد اس میں بہتر ہے قائم سے

۲۱۹۴: عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ قَالَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَیَّ وَبَسَطَ

۲۱۹۴: روایت ہے بسر بن سعید سے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا اس فتنہ کے وقت میں جو واقع ہوا تھا حضرت عثمان ذی النورین کے عہد مبارک میں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ اس میں بیٹھ رہنے والا بہتر ہوگا کھڑے رہنے والے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے کہا راوی نے عرض کی میں نے خبر دیجئے مجھ کو کہ اگر گھس آئے کوئی میرے گھر

يَدَهُ إِلَيَّ لِيَقْتُلَنِي قَالَ كُنْ كَابْنِ ادَمَ۔ میں اور چلائے مجھ پر اپنا ہاتھ کہ قتل کرے مجھے تو میں کیا کروں؟ فرمایا آپ نے ہو جا تو مانند ابن آدم کے یعنی مثل ہابیل کے کہ مقتول ہو گیا اور اپنے بھائی پر ہاتھ نہ اٹھایا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور خباب بن ارت اور ابی بکرہ اور ابن مسعود اور ابی واقد اور ابی موسیٰ اور خرشہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور زیادہ کیا اس اسناد میں ایک مرد اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے بواسطہ سعد کے کئی سندوں سے سوا اس سند کے۔ مترجم: قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقتول اور شہید ہونے کا اوپر مذکور ہو چکا۔

۱۴۱۷: بَابُ مَاجَآءَ سَتَكُونُ فِتَنَةٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

باب: اس فتنہ کے بیان میں کہ مشابہ ہے شب تاریک کے

۲۱۹۵: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَحَدُهُمْ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔

۲۱۹۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرلو اعمالِ صالحہ ان فتنوں سے پہلے کہ شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند ہیں صبح کو ہوتا ہے مرد مؤمن اور شام کو ہوتا ہے کافر اور شام کو ہوتا ہے مؤمن اور صبح کو ہوتا ہے کافر بیچے گا ایک ان میں کا اپنا دین سامان دنیا کے بدلے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۱۹۶: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَارُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ۔

۲۱۹۶: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاگے ایک رات اور فرمایا سبحان اللہ! کتنے اترے ہیں آج کی رات فتنہ کتنے اترے ہیں خزانہ کون ہے کہ جگا دے حجروں کی عورتوں کو یعنی امہات المؤمنین کو کہ بہت سی اوڑھنی پہننے والیاں ہیں دنیا میں کہ ننگی ہوں گی آخرت میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: بہت سی اوڑھنی والیاں...... مراد اس سے وہ عورتیں ہیں جو باریک کپڑے پہنتی ہیں کہ بدن نظر آتا ہے یا مالِ حرام سے لباس بناتی ہیں کہ آخرت میں لباسِ تقویٰ سے محروم رہیں گی یا بہت سے کپڑے پہنتی ہیں زینت کے لیے لیکن اپنے اعضاء نہیں ڈھانپتی ہیں جیسے اکثر اس زمانہ کی عورتیں ہیں۔

۲۱۹۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ اَقْوَامٌ دِيْنَهُمْ بِعَرَضِ الدُّنْيَا۔

۲۱۹۷: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوں گے قیامت کے قبل بہت سے فتنے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند صبح کو ہوگا مرد اس میں مؤمن اور شام کو کافر اور شام کو ہوگا مؤمن اور صبح کو کافر بیچیں گی بہت سی قومیں اپنے دین مالِ دنیا کے عوض میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور جندب بن نعمان بن بشیر اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۲۱۹۸: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ

۲۱۹۸: روایت ہے حسن سے کہ وہ کہتے تھے یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ صبح کو ہوگا مرد مؤمن اور شام کو کافر اور شام کو مؤمن اور صبح کو کافر

كَافِرًا وَّيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَّيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيْهِ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ وَيُمْسِيْ مُسْتَحِلًّا لَّهٗ وَيُمْسِيْ مُحَرِّمًا لِدَمِ اَخِيْهِ وَعِرْضِهٖ وَمَالِهٖ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَّهٗ۔

مطلب اس کا یہ ہے کہ صبح کو حرام سمجھے گا خون اپنے بھائی کا اور عزت اور مال اس کا اور شام کو حلال سمجھے گا ان تینوں کو اور شام کو ہو گا حرام سمجھنے والا اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو اور صبح کو ہو گا حلال سمجھنے والا ان تینوں کو۔

ف: خلاصہ حسن کے قول کا یہ ہے کہ استحلال محرمات کا کفر ہے۔ انتہی

۲۱۹۹: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَسْاَ لُهٗ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا وَيَسْاَلُوْنَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ۔

۲۱۹۹: روایت ہے وائل بن حجرؓ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور ایک مرد آپ ﷺ سے پوچھتا تھا پھر کہا اس سائل نے خبر دیجئے مجھے اگر ہوں تم پر ایسے حاکم کہ نہ دیں ہمارا حق اور طلب کریں ہم سے اپنا حق تو میں کیا کروں؟ فرمایا آپ ﷺ نے سنو تم ان کی بات اور کہا مانو ان کا کہ ان پر ہے جو کچھ انہوں نے اٹھایا یعنی جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اٹھایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: غرض یہ کہ اگر وہ تمہارا حق نہ دیں اموالِ غنیمت وغیرہ میں سے جب بھی تم ان کی اطاعت کرو اور ان پر خروج مت کرو اور تمہارا حق آخرت میں ملے گا جیسے ان کو ان کے ظلم کی سزا ملے گی۔

۱۴۱۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْهَرَجِ

باب: قتل کے بیان میں

۲۲۰۰: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ۔

۲۲۰۰: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے بعد ایک زمانہ ہے کہ اٹھا لیا جائے گا اس میں علم اور زیادہ ہو گا اس میں ہرج عرض کی صحابہؓ نے یا رسول اللہؐ! کیا ہرج ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۰۱: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ۔

۲۲۰۱: روایت ہے معقل بن یسار سے پہنچائی انہوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے عبادت ایام قتل میں ایسی ہے جیسے ہجرت کرنا میری طرف۔

مترجم: ایام قتل سے ایام فتنہ مراد ہیں۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جانتے ہیں ہم اسے فقط معلیٰ بن زیاد کی روایت سے۔

۲۲۰۲: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۲۲۰۲: روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب رکھی جائے گی تلوار میری امت میں نہ اٹھائی جائے گی ان کے درمیان سے قیامت تک۔

۱۴۱۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي اِتِّخَاذِ

باب: لکڑی کی تلوار بنانے

السَّيفِ مِنْ خشَبٍ — کے حکم میں

۲۲۰۳: عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ اُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيّ الْغِفَارِيّ قَالَتْ جَآءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اِلٰى اَبِي فَدَعَاهُ اِلَى الْخُرُوْجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ اَبِي اِنَّ خَلِيْلِيْ وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ اِلَيَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهٖ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهُ۔

۲۲۰۳: روایت ہے عدیسہ سے کہا انہوں نے کہ آئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ میرے باپ کے پاس اور بلایا ان کو کہ نکلیں وہ ان کے ساتھ یعنی لڑائی میں تو کہا ان سے میرے باپ نے کہ میرے دوست اور تمہارے ابن عم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا مجھ سے کہ جب اختلاف پڑے لوگوں میں تو بناؤں میں تلوار لکڑی کی پھر اگر آپ چاہیں تو میں نکلوں آپ کے ساتھ کہا راویہ نے پھر چھوڑ دیا ان کو حضرت علیؓ نے۔

ف: اس باب میں محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن عبید کی روایت سے۔

۲۲۰۴: عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ۔

۲۲۰۴: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں توڑ ڈالو اپنی کمانیں اور کاٹ ڈالو ان کی زین اور لازم پکڑو گوشہ مکان کو اور ہو جاؤ ابن آدم کی مانند یعنی ہابیل کی مثل کہ مقتول ہونے پر صبر کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن ثروان ابوقیس اودی کا نام ہے۔ مترجم: لکڑی کی تلوار بنانا کنایہ ہے ترکِ قتال سے اور زمانہ فتن میں خلوت بہتر ہے جلوت سے۔

۱۴۲۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَشْرَاطِ السَّاعَةِ — باب: علاماتِ قیامت کے بیان میں

۲۲۰۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِيْ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَ يَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ۔

۲۲۰۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا کہ بیان کروں میں ایک حدیث کہ سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہ بیان کرے گا کوئی تم سے بعد میرے تحقیق کہ سنی میں نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں سے ہے علم کا اٹھ جانا اور جہل کا پھیل جانا اور زنا کا فاش ہو جانا اور شراب بہت پیا جانا اور کثرتِ نساء کی اور قلت رجال کی یہاں تک کہ ہوگا پچاس عورتوں پر حاکم ایک مرد۔

ف: اس باب میں ابی موسیٰ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۰۶: عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۲۰۶: روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک کے پاس اور شکایت کی ہم نے ان امور کی جو پہنچی ہم کو حجاج سے سو کہا انس نے کوئی سال ایسا نہیں ہے کہ بعد اس کے اس سے بدتر نہ ہو یہاں تک کہ ملاقات کرو گے تم اپنے ربّ سے سنا میں نے یہ تمہارے نبی ﷺ سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۰۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالُ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ ۔

۲۲۰۷: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین ایسی جہل سے بھر نہ جائے کہ کہا جائے گا اس میں اللہ اللہ[1]۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے خالد بن حارث سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے مانند اس کی اور مرفوع نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اوّل سے۔

۲۲۰۸: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ ۔

۲۲۰۸: روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بڑا نصیب ور دنیا میں لکع بن لکع ہو۔ (یعنی آبائی احمق و بیوقوف)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے۔ مترجم: لکع بضم لام۔ وفتح کاف لئیم اور غلام اور احمق و بیوقوف کو کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ حمقا کو امارت اور تونگری ہوگی جن کی پشت ہا پشت سے بیوقوفی اور حماقت وراثتاً چلی آتی ہو۔

۲۲۰۹: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ وَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِي قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا ۔

۲۲۰۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے قے کر دے گی زمین اپنے جگر گوشوں کو مثل کھنبوں کے سونے اور چاندی سے فرمایا آپ نے پھر آئے گا چور اور کہے گا اسی کیلئے کاٹا گیا میرا ہاتھ اور آئے گا قاتل اور کہے گا اسی کیلئے میں نے خون کیا اور آئے گا قاطع رحم اور کہے گا اسی لیے میں نے قطع رحم کیا پھر چھوڑ دینگے یہ سب لوگ اور کچھ نہ لینگے اس میں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

۲۲۱۰: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ اُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيْقَهُ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ اَوْ خَسْفًا اَوْ مَسْخًا ۔

۲۲۱۰: روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کرنے لگے میری امت پندرہ کام اتریں گی اس پر بلائیں پوچھا صحابہ نے کونسے کام ہیں وہ یا رسول اللہؐ! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو جائے مالِ غنیمت دولت اور ہو جائے امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور کہا مانے آدمی اپنی بیوی کا اور ناراض کرے اپنی ماں کو اور احسان کرے اپنے دوست سے اور ظلم کرے اپنے باپ پر اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور چودھری قوم کا رذالہ ہو اور تعظیم کی جائے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے اور پئے جائیں شراب اور پہنے جائیں ریشمی کپڑے اور لے جائیں گانے والی لونڈیاں اور باجے اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا کے یا خسف و مسخ کے۔

[1] اس حدیث سے ذاکرین کی کمال فضیلت معلوم ہوئی گویا عالم انہی کے لیے ہے اور سب طفیلی ہیں ۱۲

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے سوا فرج بن فضالہ کے اور کلام کیا ہے ان میں بعض اہلحدیث نے اور ضعیف کہا بسبب حافظہ ان کے اور روایت کی ان سے وکیع اور کئی اماموں نے۔

۲۲۱۱: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِیْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْیَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِیْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَ خَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰیَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ۔

۲۲۱۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ٹھہرایا جائے مالِ غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی (جرمانہ) اور علم سیکھا جائے غیر دین کے لئے اور (ناجائز) کہا مانے مرد اپنی بیوی کا اور نافرمانی کرے ماں کی اور ملے دوستوں سے اور دور بھاگے باپ سے اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق ان کا اور چودہری ہوں قوم کا رذالہ ان میں کا اور تعظیم کی جائے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے اور پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی جائے شراب اور لعنت کرے آخر امت اوّل کو پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا اور زلزلہ اور خسف اور مسخ اور آسمان سے پتھر برسنے کے اور ظہور آیات کے کہ پے در پے ظاہر ہوں گویا کہ ٹوٹ گیا پرانا تاگا کسی لڑی کا۔ سو پے در پے گرنے لگیں دانے یعنی ایسا جلدی جلدی آثارِ قیامت کا ظہور ہوگا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

۲۲۱۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَتٰی ذٰلِكَ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْقِیَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ۔

۲۲۱۲: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں خسف و مسخ و قذف ہے سو عرض کی ایک مرد نے مسلمانوں میں سے یا رسول اللہ! کب ہوگا یہ؟ فرمایا جب کہ پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی جائے شراب۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ اعمش سے انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

۱۴۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَیْنِ

باب: بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے قرب میں

۲۲۱۳: عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِیِّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا فِیْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ لِاِصْبَعَیْهِ السَّبَّابَةِ وَ الْوُسْطٰی۔

۲۲۱۳: روایت ہے مستورد بن شداد سے روایت کی انہوں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا ہوں میں نفس قیامت میں پھر آگے بڑھ گیا میں اس سے جیسا کہ آگے بڑھ گئی یہ انگلی اس انگلی سے اور اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف۔

ف: یہ حدیث غریب ہے مستورد بن شداد کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ مترجم: نفس قیامت سے مراد ہے وقت

قیام وقرب اس کا اور بعضوں نے کہا کہ مجازاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کو ذی نفس ٹھہرایا مثل انسان کے یعنی قرب سے گزرنے والا اپنے نزدیک والے کے دم سے آگاہ ہوتا ہے ویسا ہی میں قیامت کے دم سے آگاہ ہوا بسبب قرب کے اور مبعوث ہوا میں اس کے ظہور واشراط کے وقت میں اور بعض روایتوں میں نسم الساعة بھی وارد ہوا ہے۔

۲۲۱۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ اَبُوْدَاوُدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَمَا فَضْلُ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى۔

۲۲۱۴: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا میں اور قیامت مانند اس کے اور اشارہ کیا ابوداؤد نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے پھر کیا ہے زیادتی ایک کی دوسرے پر یعنی بہت تھوڑی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے قرب قیامت کی طرف مجازاً اور اگر ساری دنیا کی عمر کو زمانِ آدم سے قیامت تک مثل ایک انسان کے فرض کریں تو جو فرق اس کی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں نکلے گا اتنا ہی زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے قیامت تک ہے۔

۱۴۲۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي قِتَالِ التُّرْكِ

باب: تُرک سے قتال کے بیان میں

۲۲۱۵: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمُجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

۲۲۱۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایک قوم سے کہ نعلین ان کی بالوں کی ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لڑو تم ایک قوم سے کہ منہ ان کے مثل ڈھالوں تہ برتہ کے ہیں۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بریدہ اور ابی سعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں خطاب ہے عرب کو اور کئی روایتوں میں عرب اور ترک کے مقاتلہ کی خبر آئی ہے اور بخاری میں مروی ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑو گے تم خود وکرمان سے کہ ایک قوم ہے اعاجم سے سرخ رو اور ایک لفظ میں چوڑے منہ چھوٹی ناک خورد چشم آیا ہے گویا کہ منہ ان کے ڈھالیں ہیں تہ برتہ اور اشاعہ میں کہا ہے کہ نعلین ان کی جلود موئے دار سے ہے جو غیر مدبوغ ہو اور احتمال ہے کہ کثرت بالوں کی مراد ہو کہ بال ان کے پامال ہوتے ہیں جیسے کہ نعل پامال ہوتی ہے انتہی مگر یہ احتمال اخیر ظاہر حدیث سے بعید معلوم ہوتا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ترک کرو ترک کو جب تک کہ ترک کریں وہ تم کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اصحاب باس شدید ہیں اور صاحبانِ غنائم قلیلہ اور چھٹی صدی میں خروج کیا چنگیز خان نے اور فتنہ اس کا تمامی قریٰ وامصار میں پہنچا اور اس کے قبل بھی عرب اور ترک کے درمیان کئی مقابلے ہوئے اور تاج الدین سبکی نے طبقات میں کہا ہے کہ نہیں ہوا کوئی فتنہ مثل فتنہ تاتار کے جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اس لیے کہ ویران کیا انہوں نے مساجد کو خراب کیا معابد کو بے چراغ کیا امصار کو برباد کیا دیار کو جلایا مصاحف کو اور کتب کو قتل کیا مردوں کو قید کیا عورتوں کو پیٹ پھاڑ ڈالے مستورات کے اور نکالا اولاد کو ان کے بطنوں سے۔ انتہی۔ (نج)

۱۴۲۳: بَابُ مَاجَآءَ اِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ

باب: کسریٰ کے بیان میں

۲۲۱۶: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

۲۲۱۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہلاک ہو جائے گا کسریٰ تو کسریٰ نہیں اس کے بعد اور جب ہلاک ہو جائے گا قیصر تو پھر کوئی قیصر اس کے بعد نہیں اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اس کے قبضہ قدرت میں ہے بے شک تم خرچ کرو گے خزانے کسریٰ و قیصر کے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: کسریٰ لقب ہے شاہِ فارس کا اور قیصر لقب ہے سلطانِ روم کا اور زمانہ میں حضرت عمر و عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہما کے اکثر ممالک روم و فارس فتح ہوئے بعض صلحاً بعض عنوۃً کہ تفصیل اس کی کتب تواریخ میں مذکور ہے۔

۱۴۲۴: بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

باب: نارِ حجاز کے بیان میں

۲۲۱۷: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَ مَوْتَ اَوْمِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَا تَاْمُرُنَا فَقَالَ عَلَیْكُمْ بِالشَّامِ۔

۲۲۱۷: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے کہ نکلے گی ایک آگ حضر موت سے یا یہ فرمایا کہ نکلے گی حضر موت کے دریا کی طرف سے روزِ قیامت کے پہلے کہ جمع کر دے گی لوگوں کو عرض کیا صحابہؓ نے پھر آپؐ کیا حکم فرماتے ہیں ہم کو فرمایا آپؐ نے لازم پکڑو تم سکونت شام کی۔

ف: اس باب میں حذیفہ بن اسید اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی ذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ ابن عمر کی روایت سے۔

۱۴۲۵: بَابُ مَاجَآءَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ كَذَّابُوْنَ

باب: خروجِ کذابین کے بیان میں

۲۲۱۸: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَنْبَعِثَ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلَاثِیْنَ كُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۲۲۱۸: رویت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ نہ اٹھیں کذابون دجالون قریب تیس شخصوں کے کہ ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ رسول ہے اللہ تعالیٰ کا۔

ف: اس باب میں جابر بن سمرہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: انہیں میں سے ہے اسود عنسی صاحب صنعا اور مسیلمہ کذاب صاحب یمامہ کہ آنحضرت ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں دو کنگن ہیں سونے کے پھر برے لگے وہ آپ ﷺ کو تو حکم ہوا کہ پھونک دو اس کو پھر پھونک دیا آپ ﷺ نے اور وہ اڑ گئے سو تاویل کی آپ ﷺ نے کہ یہ دونوں کنگن سے مراد کاذبان مذکور ہیں پس اسود عنسی ایک مرد شعبدہ باز تھا اور دو شیطان اس کے مسخر تھے کہ احوال مردم سے خبر دیتے تھے ایک شقیق دوسرا سحیق نامی اور ایک خر معلم اس کے ساتھ تھا کہ جب اسے کہتے کہ اپنے رب کو سجدہ کر اسے سجدہ کرتا تھا اس لئے اسے ذوالحمار کہتے تھے اہل نجران مرتد ہو کر اس کے مطیع ہوئے اور وہ اس میں سے چھ سو آدمی لے کر صنعا میں اترا اور فیروز کے ہاتھ سے مارا گیا نام اس کا عیہلہ

بن کعب تھا دوسرا مسیلمہ کذاب کہ وحشی قاتل حمزہ کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور وہ جہنم میں پہنچا اور وہ معلوم سجع ہائے ناموزون گھڑتا تھا اور مقابلۂ قرآن کا قصد کرتا تھا۔ چنانچہ یہ عبارت کفر اشارت اسی کی ہے۔ الفیل ما الفیل له خرطوم طویل ان ذلك من خلق ربنا الجلیل ۔تیسرا ان میں ابن صیاد ہے مگر اسے دجال کبیر نہ کہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ترجیح بھی اسی کو دی ہے کہ وہ دجال کبیر نہیں چنانچہ روایت تمیم داری کی بھی اسی پر دال ہے چوتھا طلیحہ بن خویلد اسدی کہ بنی اسد میں ظاہر ہوا کہ نواحی خیبر میں ہے اور غطفان نے اس کی مدد کی اور بعد دعویٰ نبوت کے تائب ہوا اور رجوع کیا اسلام کی طرف زمان ابوبکر میں اور پانچویں سجاع بنت سوید عورت نے دعویٰ نبوت کیا تمام قبیلہ تمیم اس کی نصرت پر مجتمع ہو گئے وہ مسیلمہ کذاب کے نکاح میں آئی اور اپنی نبوت باطلہ اپنے خصم کو بخش دی اور اپنے مہر میں نمازِ عصر اپنی امت ملعونہ پر معاف کر دی رشاطی نے کہا بنو تمیم اب تک نمازِ عصر نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ یہ مہر ہے ہماری کریمہ کا اس کو ہم ہاتھ سے نہ دیں گے پھر سجاع زمانِ معاویہ میں مشرف باسلام ہوئی۔ چھٹا مختار ثقفی کہ ابن زبیرؓ کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ مجھ پر وحی آتی ہے اور میں رسول اللہ ﷺ کا مختار ہوں چنانچہ اسماءؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نکلیں گے ثقیف سے تین اشخاص کذاب وزیال ومبیر روایت کیا اس کو ابونعیم بن حماد نے اور ایک روایت میں ہے کہ نکلے گا ثقیف سے کذاب ومبیر کہا گیا ہے کہ مراد کذاب سے مختار بن عبید ثقفی ہے اور مراد مبیر سے حجاج بن یوسف۔ساتواں متنبی شاعر مشہور کہ بعد نبوت تائب ہوا۔آٹھواں یہود بہبود کہ معتمد باللہ کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ مجھے خلق کی طرف بھیجا ہے مگر رسالت کو رد کیا اور دعویٰ کرتا تھا کہ مجھے مغیبات پر اطلاع حاصل ہے۔نواں یحییٰ زکرویہ قرمطی کہ مکتفی باللہ کی خلافت میں ظاہر ہوا۔دسواں بعد اس کے بھائی اس کا ظاہر ہوا حسین اس کے بعد ابن عم اس کا عیسیٰ بن مہرویہ کہ اس نے گمان کا کہ آیت :یاایھا المدثر میں لفظ مدثر خطاب اسی کو ہے اور غلام مطوق کو اپنے نور کے ساتھ مسمیٰ کر کے ملک شام پر غالب ہوا۔اور بہت تباہی وخرابی کی اور لوگوں نے اس کے لیے منابر پر بددعا کی کہ وہ مارا گیا لعنہ اللہ علیہ اور زمانہ مقتدر میں ابوطاہر قرمطی ظاہر ہوا کہ حجر اسود کو کعبہ سے کھود کر لے گیا اور زمانہ راضی باللہ میں محمد بن علی شلمعانی ظاہر ہوا کہ اسے ابن ابی العراق کہتے تھے اور اس نے مشہور کیا کہ مدعی الوہیت ہے اور زندہ کرتا ہے مردہ کو پس ایک جماعت کے ساتھ مقتول ومصوب ہوا اور خلافت مطیع باللہ میں ایک قوم ظاہر ہوئی قائل تناسخ اور اس میں ایک جوان تھا کہ گمان کرتا تھا کہ روح حضرت علیؓ کی نے اس میں انتقال کی ہے اور اس کی بیوی حضرت فاطمہ کے انتقال روح کی مدعی تھی اپنے میں اور اس نے یہ بھی گمان کیا تھا کہ میں جبرئیل ہوں اور پھر بعد زدوکوب کے اس نے اپنے کو سیدوں میں منسوب کیا اور بحکم معز الدولہ رہا ہوا اور خلافت مستظہر میں ایک شخص ظاہر ہوا نواحی نہاوند میں اور دعویٰ نبوت کیا اور ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی پھر وہ بعد گرفتاری مقتول ہوا اور ایک جماعت مردوں عورتوں کی نے مغرب میں ظہور کیا ان میں ایک مرد تھا موسوم بہ لا اور مدعی تھا کہ حدیث میں جو وارد ہوا ہے لا نبی بعدی اس لا سے میں ہی مراد ہوں یعنی مسمیٰ باسم لا نبی ہے اور نہی میں ہے غازاری ساحر کہ ابوجعفر کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور انہی میں ایک عورت ہے کہ مدعیہ نبوت تھی جب اس سے کہتے تھے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے لا نبی بعدی وہ کہتی کہ حضرت ﷺ نے نفی کی ہے نبی کی نہ نبیہ کی اور میں تو نبیہ ہوں۔

بیت المقدس میں ایک یہودی نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہا السلام ہے مرد خوش باش شیریں زبان تھا جب اسے گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ گیا بعد گرفتاری مسلمان ہوا۔ایک اور مرد نے دعویٰ مہدی ہونے کا کیا اور مقتول ہوا اور ہندوستان میں ۱۰۰۰ھ میں اکبر بادشاہ ظاہر ہوا دعویٰ نبوت بلکہ خدائی کا کیا اور علماء ومشائخان دیندار پر ظلم وجفا کیا اور ایک نیا دین نکال کر دین الٰہی کے ساتھ موسوم کیا اور فتنہ عظیم اور غوغائے فخیم اس سے ظاہر ہوا ابوالفضل اور فیضی دونوں اس کے خوشامد خوروں میں سے تھے اور لوگوں کو اس کے باطل کی طرف دعوت کرتے تھے۔چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے۔

خدپناہ و بداز جلیس بد مذہب ☆ خراب کرد ابوالفضل شاہ اکبررا

اور از انجملہ رتن ہندی ہے کہ اس نے دعویٰ صحابیت کیا حالانکہ ظہور اس کا قرن سادس میں ہوا اور بہت سی خرافات لوگوں نے اس کے باب میں کہیں اور وہ ایک جھوٹا خبیث تھا اور منجملہ مدعیانِ نبوت اسحٰق اخرس کہ آخر میں خلافت سفاح کے ظاہر ہوا اور دعویٰ نبوت کیا اور خلق کثیر اس کے تابع ہوئی اور بصرہ اور عمان وغیرہ میں غالب ہوا۔ آخر مقتول ہوا اور فارس بن یحییٰ سا باطی خلافت معز میں بلدۂ تنیس میں مدعی نبوت ہوا اور بذریعہ شعبدہ احیاء اموات وابراء برص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا اور ایک مرد راعی نے ایک عصا بنایا اور مسلک موسوی اختیار کیا اور عصا نظر خلائق میں اژدہا ہو جاتا تھا اور نظارگی مسحور ہو جاتی تھی اور مامون کے زمانہ میں عبداللہ بن میمون نے دعویٰ نبوت کیا مامون نے اس کو قید کیا یہاں تک کہ قید ہی میں دارلبوار کو واصل ہوا۔ (حج)

۲۲۱۹: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى يَعْبُدُ والْاَوْثَانَ وَاَنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِي اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

۲۲۱۹: روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ملحق ہو جائیں گے کئی قبیلہ میری امت کے مشرکوں سے اور یہاں تک کہ پوجیں اوثان کو اور قریب ہے کہ ہوں گے میری امت میں تیس جھوٹے کہ ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا میں خاتم النبیین ہوں کوئی نبی نہیں میرے بعد۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: اوثان جمع ہے وثن کی جیسے اوطان جمع ہے وطن کی اور وثن وہ ہے کہ جس کو جثہ ہے بنایا گیا جواہر ارض سے یا خشب وحجارہ سے مثل صورت آدمی کی اور صنم تصویر ہے بغیر جثہ کے کاغذ یا دیوار پر کھچی ہو یا کسی اور چیز پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ دونوں برابر ہیں اور کبھی وثن کو غیر صورت کے لیے استعمال کرتے ہیں اس صورت میں عام ہوگا معنیٰ اوّل سے اور اسی قبیل سے ہے حدیث عدی کی کہ کہا انہوں نے حاضر ہوا میں خدمت میں آنحضرت ﷺ کے اور میرے گلے میں صلیب تھی سونے کی سو فرمایا آپ ﷺ نے الق هذا الوثن عنك یعنی دور کر اس وثن کو اپنے سے اور بعضوں نے کہا ہے ہر معبود باطل اگر جسم وصورت رکھتا ہے صنم ہے ورنہ وثن ہے اور جمع اس کی اوثان بھی آتی ہے چنانچہ ابن عباسؓ نے ان يدعون من ادونه الا انثا پڑھا ہے کہ اصل میں وثنا تھا واؤ ہمزہ سے بدل گیا اور قراءت مشہور اناثا ہے اور داخل ہیں اس خبر میں بے جثہ پرست ستارہ پرست گور پرست پیر پرست شجر پرست حجر پرست چلہ پرست جھنڈا پرست چھڑی پرست غرضیکہ جو غیر خدا کے ساتھ افعالِ عبادت بجالاتے ہیں مثل سجدہ ورجوع وغیرہ کے جو مخصوص ہیں باری تعالیٰ کے ساتھ سب ملحق بالمشرکین ہیں۔ نعوذ باللہ منهم ومن افعالهم اور تفصیل کذابوں کی اوپر گزری۔

۱۴۲۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ

باب: بنی ثقیف کے کذاب و مبیر کے بیان میں

۲۲۲۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ۔

۲۲۲۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بنی ثقیف کے قبیلہ میں ایک کذاب ہوگا اور دوسرا ہلاک کرنے والا۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن واقد نے انہوں نے شریک سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمرؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے تھے راوی کا نام عبدالرحمٰن بن عصم اور اسرائیل کہتے تھے عبداللہ بن عصمہ اور کہا گیا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے اور مبیر سے مراد حجاج

بن یوسف ثقفی روایت کی ہم سے ابوداؤد سلیمان بن سلم بلخی نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہ کہا ہشام نے شمار کیا مقتولان حجاج کو جن کو اس نے باندھ کر مارا تھا تو پہنچی گنتی ان کی ایک لاکھ بیس ہزار تک۔ معاذ اللہ من ھذا الظلم۔

۱۴۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ

باب: قرن ثالث کے بیان میں

۲۲۲۱: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاتِيْ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْئَلُوْهَا۔

۲۲۲۱: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے بہتر سب لوگوں میں میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جوان کے بعد ہوں پھر جوان کے بعد ہوں پھر آئیں گے بعد ان کے ایک لوگ کہ فربہی چاہیں گے اور دوست رکھیں گے فربہی کو گواہی دیں گے قبل طلب کے۔

ف: ایسی ہی روایت کی محمد بن فضیل نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے علی بن مدرک سے انہوں نے ہلال بن یسف سے اور روایت کی کئی لوگوں نے حفاظ سے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے اور نہیں ذکر کیا اس میں علی بن مدرک کا روایت کی ہم سے حسین بن حریث نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ذکر کی حدیث مانند اس کے اور یہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور تحقیق کہ روایت کی گئی یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۲۲۲۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ يَنْشَوُّ اَقْوَامٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَفْشُوْ فِيهِمُ السِّمَنُ۔

۲۲۲۲: روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے میری امت کے لوگوں میں بہتر اس زمانہ کے لوگ ہیں جس میں مبعوث ہوا میں اور پھر جوانکے بعد ہیں کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا تیسرے زمانہ کا بھی یا نہیں یعنی ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ایک بار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا پیدا ہونگے اسکے بعد قومیں کہ گواہی دینگی اور کوئی طلب نہ کریگا ان سے گواہی اور خیانت کرینگے اور امین نہ ہونگے اور ظاہر ہوگی ان میں فربہی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: یلسمنون فربہی چاہیں گے یا دعویٰ کریں گے ان بزرگیوں کا کہ ان میں نہ ہونگی اور بعضوں نے کہا جمع کریں گے مال کو اور بعضوں نے کہا کہ بہت ہوتے جائینگے یا دوست رکھیں گے توسع کو آکل و مشارب میں کہ موجب فربہی ہے۔

۱۴۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخُلَفَآءِ

باب: خلفاء کے بیان میں

۲۲۲۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ۔

۲۲۲۳: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہوں گے میرے بعد بارہ امیر کہا راوی نے پھر کلام کیا حضرت نے کہ میں نہ سمجھا سو پوچھا میں نے اپنے پاس والے سے تو کہا اس نے کہ فرمایا آپ ﷺ نے وہ بارہ امیر سب کے سب قریش میں سے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے جابر بن سمرہؓ سے روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے

نے عمرو بن عبید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بکر بن ابی موسیٰ سے انہوں نے جابرؓ بن سمرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کے یہ حدیث غریب ہے، غریب سمجھی جاتی ہے جابرؓ کی روایت سے بواسطہ ابی بکر بن ابی موسیٰ کے اور اس باب میں ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

۲۲۲۴: عَنْ زِيَادِ ابْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلَى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔

۲۲۲۴: روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا کہ تھا میں ساتھ ابی بکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑھتا تھا اور اسکے بدن پر باریک کپڑے تھے۔ سو کہا ابو بلالؓ نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے سو کہا ابوبکرہ نے چپ رہ کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین میں ذلیل کرے گا اسکو اللہ تعالیٰ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۴۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْخِلَافَةِ

باب: خلافت کے بیان میں

۲۲۲۵: عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخِلَافَةُ فِي اُمَّتِي ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ اَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِيْنَ سَنَةً قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ بَنِي اُمَيَّةَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْخِلَافَةَ فِيْهِمْ قَالَ كَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَآءِ بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ۔

۲۲۲۵: روایت ہے سفینہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت راشدہ میری امت میں تیس برس تک ہے پھر ہو جائے گی سلطنت بعد اس کے پھر کہا مجھ سے سفینہ نے گن لے تو خلافت ابی بکر کو پھر خلاف عمر اور عثان کو پھر گن لے خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سو گنا ہم نے اور پایا اسے تیس سال کہا سعید نے پھر کہا میں نے سفینہ سے کہ بنی امیہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خلافت ان میں ہے کہا سفینہ نے جھوٹے ہیں بنی الزرقاء بلکہ وہ بادشاہ ہیں بدترین بادشاہوں میں سے۔

ف: اس باب میں عمر اور علی سے بھی روایت ہے اور کہا ان دونوں نے کہ ولی عہد مقرر نہیں کیا کسی کو رسول اللہ ﷺ نے خلافت کے واسطے یہ حدیث حسن ہے روایت کی اس کو کئی لوگوں نے سعید بن جمہان سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی روایت سے۔

۲۲۲۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ اَبُوْبَكْرٍ وَاِنْ لَمْ اَسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

۲۲۲۶: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا گیا حضرت عمرؓ سے کاش کہ خلیفہ کر دیتے آپ کسی کو تو فرمایا انہوں نے اگر میں خلیفہ کروں تو خلیفہ کیا ہے ابوبکرؓ نے یعنی ان کی اقتداء ہوگی اور اگر نہ خلیفہ کروں تو خلیفہ نہیں کیا ہے رسول اللہؐ نے یعنی انکی سنت ہوگی اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی گئی کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے۔

۱۴۳۰: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

باب: خلافت قریش میں ہونے کے بیان میں

۲۲۲۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْهُذَیْلِ یَقُوْلُ کَانَ نَاسٌ مِّنْ رَّبِیْعَةَ عِنْدَعَمْرِو وبْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَکْرِ بْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَهِیَنَّ قُرَیْشٌ اَوْ لَیَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ فِی جُمْهُوْرٍ مِّنَ الْعَرَبِ غَیْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو وبْنُ الْعَاصِ کَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ قُرَیْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

۲۲۲۷: روایت ہے عبداللہ بن ابی الہذیل سے کہتے تھے کہ کچھ لوگ ربیعہ کے عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ایک مرد نے بکر بن وائل سے چاہیے کہ باز رہیں قریش نہیں تو کر دے گا اللہ تعالیٰ نے اس امر خلافت کو جمہور عرب میں سوا انکے سو کہا عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا تو نے سنا ہے میں نے نبیؐ سے فرماتے تھے قریش حاکم ہیں آدمیوں کے خیر و شر میں قیامت کے دن تک یعنی مستحق حکومت ہیں۔ **ف**: اس باب میں ابن عمر، ابن مسعود و جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن، صحیح، غریب ہے۔

۲۲۲۸: عَنْ عُمَرَو بْنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَذْهَبُ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰی یَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِیْ یُقَالُ جَهْجَاهُ۔

۲۲۲۸: روایت ہے عمرو بن حکم سے کہا کہ سنا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جائیں گے رات اور دن یہاں تک کہ سلطنت کرے گا ایک مرد موالی میں سے کہ کہتے ہوں گے اسے جہجاہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: طبرانی میں علیاء سلمی سے بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ مالک ہو آدمیوں کا غلاموں سے جہجاہ نامی۔ شیخین سے مروی ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک مرد بنی قحطان سے کہ ہانکتا ہو لوگوں کو اپنے عصا سے اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے قیس بن جابر سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہوں گے میرے بعد خلیفہ اور ان کے بعد امیر اور ان کے بعد ملوک جبارین پھر نکلے گا میرے اہل بیت سے ایک مرد کہ بھر دے گا زمین کو عدل سے جیسا کہ بھر گئی ہوگی ظلم سے پھر امیر ہوگا قحطانی سو قسم ہے اس پروردگار کی جس نے مجھے بھیجا ہے ساتھ حق کے کہ وہ کچھ مہدی سے کم نہیں یعنی حسن سیرت میں پس احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہجاہ قبیلہ بنی قحطان سے ہے اور ملک اس کا بعد امام مہدی کے ہے اور وہ سلاطین صالحین میں سے ہے۔ (حجج الکرامۃ)

۱۴۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّیْنَ

باب: حکام مضلین (گمراہ حکمران) کے بیان میں

۲۲۲۹: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ اَئِمَّةً مُضِلِّیْنَ قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَّنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ۔

۲۲۲۹: روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر گمراہ حاکموں سے کہا راوی نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری امت سے حق پر غالب اپنے اعداء پر ضرر نہ کرے گا ان کو جو کہ ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ آ جائے حکم اللہ تعالیٰ کا یعنی قیامت۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: ائمہ مضلین میں داخل ہے وہ حاکم جو قرآن کے خلاف حکم دے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ اور قانونِ عقلی پر چلے اور انفصال مقدمات میں قواعد عقلیہ کو ضوابط نقلیہ پر مقدم رکھے

اور ترویج بدعات اور تشہیر سیئات اور احداث فی الدین اور تاویہ مبتدعین اور اعزاز فاسقین کا مرتکب ہوا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے اور اپنی رعایا اور توابع و برایا کو کتاب و سنت کے موافق نہ کھینچے معاذ اللہ من ذلک۔

۱۴۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَهْدِيِّ

باب: مہدی کے بیان میں

۲۲۳۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ۔

۲۲۳۰: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں جائے گی دنیا یعنی ملک عدم میں یہاں تک کہ حاکم ہوگا ایک مرد میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

ف: اس باب میں علی اور ابی سعید اور اُم سلمہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۳۰ (ل): عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ۔

۲۲۳۰ (ل): روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا والی ہوگا ایک مرد یعنی دنیا کا میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

۲۲۳۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ۔

۲۲۳۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا اگر باقی نہ رہی دنیا میں سے مگر ایک دن تو دراز کرے گا اللہ تعالیٰ اس دن کو تا کہ حکومت کرلے وہ شخص یعنی مہدی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۳۲: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَشِيْنَا اَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَاَلْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ اُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْسًا اَوْسَبْعًا اَوْتِسْعًا زَيْدُ الشَّاكُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ سِنِيْنَ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَحْمِلَهٗ۔

۲۲۳۲: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ڈرے ہم اس سے کہ ہو ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نئی بات سو پوچھا ہم نے نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے میری امت میں مہدی نکلے گا' زندہ رہے گا پانچ یا سات یا نو زید جو راوی حدیث ہے وہی شک کرنے والا ہے اس عدد میں۔ کہا راوی نے وہ گنتی کس کی ہے کہا برسوں کی فرمایا آپ ﷺ نے پھر آئے گا آدمی ان کے پاس اور کہے گا یا مہدی دو مجھے دو مجھے فرمایا آپ نے پھر لپ بھر دے گا وہ اس کے کپڑے میں یعنی دینار و درہم جہاں تک کہ وہ اٹھا نہ سکے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور ان کو بکر بن قیس بھی کہتے ہیں۔

۱۴۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ

باب: نزول عیسیٰ بن مریم کے بیان میں

۲۲۳۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ

۲۲۳۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کہ اترے گا تمہارے

اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمْ اِبْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ ۔

درمیان ابن مریم حاکم عادل اور توڑے گا صلیب کو اور مارے گا خنزیر کو اور موقوف کر دے جزیہ کو اور یہاں تک کہ کثرت سے دے گا لوگوں کو مال کہ قبول نہ کرے گا کوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: حلیہ حضرت عیسیٰ بن مریم کا جو احادیث متفرقہ میں وارد ہوا ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ وہ ایک مرد سرخ رنگ میں مرغوں موئے پہنا سینہ خوبصورت ترین مردم بال سر کے لٹکے ہوئے اور کنگھی کیے ہوئے گویا پانی ان سے ٹپک رہا ہے اور ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا دیکھا میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو میانہ قد سرخ وسفید رنگ لٹکے ہوئے موئے سر اور ابو ہریرہؓ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ گویا نکلے ہیں حمام سے اور سیرت پاکیزہ ان کی یہ ہے کہ صلیب کو توڑ دیں گے خوک کو ماریں گے اور بوزینہ کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور قبول نہ کریں گے مگر اسلام کو اور ایک ہو جائے گا ان کے وقت میں دین اور عبادت نہ ہو گی کسی کو سوا اللہ کے اور نہ دی جائے گی زکوٰۃ اس لیے کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ہو گا اور ظاہر ہو جائیں گے کنوز وخزائن ان کے زمانہ میں اور رغبت نہ کرے گا کوئی جمع اموال میں بسبب قربِ قیامت کے اور جاتا رہے گا لوگوں کے دِل سے بغض وکینہ وعداوت وحسد بسبب فقدانِ اسباب ان کے اور جاتی رہے گی سمیت ہر ذی سم کی یہاں تک کہ اطفالِ حیات وعقارب سے کھیلیں گے اور گرگ وگوسفند ایک جگہ پر چریں گے اور بھر جائے گی زمین صلح سے اور منعدم ہو جائے گا جنگ وجدال اور اُگائے گی زمین اپنی روئیدگی آدم علیہ السلام کے زمانہ کی مانند یہاں تک کہ لوگ جمع ہوں گے ایک خوشہ انگور پر اور سیر کرے گا وہ ان کو آسودہ ہو گی ایک انار سے جماعت اور ارزاں ہوں گے گھوڑے بسبب عدم قتال کے اور گراں ہوں گے بیل بسبب حرث کے کہ ساری زمین محروث ہو گی اور مدت حکومت ان کی اس میں روایات مختلف ہیں چنانچہ طبرانی اور ابن عساکر کے نزدیک ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے اتریں گے عیسیٰ بن مریم اور ٹھہریں گے زمین میں چالیس سال اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابی داؤد اور ابن جریر اور ابن حبان نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ چالیس برس تک رہیں گے وہ زمین میں پھر وفات پائیں گے اور نماز پڑھیں گے ان پر مسلمان اور دفن کریں گے ان کو نبی ﷺ کے پاس اور حضرت عائشہؓ سے بھی چالیس ہی برس مذکور ہے اور ایک روایت میں پینتالیس برس آئے ہیں اور قلیل منافی کثیر نہیں ہے اور شاید کہ چالیس کا ذکر کسر کو محذوف کر کے فرمایا ہو اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آئیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام موضوع روحا میں اور وہاں سے عمرہ لائیں گے یا حج کریں گے یا دونوں کو جمع فرمائیں گے اور روحاء ایک مقام کا نام ہے مابین مدینہ طیبہ اور وادیٔ صفرا کے راہ میں مکہ کے ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اے بھتیجو! اگر دیکھو تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو کہو کہ ابو ہریرہؓ نے تم کو سلام کہا ہے اور حاکم نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پائے تم میں سے عیسیٰ بن مریم کو تو میرا اسلام کہے ملا علی قاریؒ نے مشرب وردی میں کہا ہے ان روایات سے ثابت ہوا کہ تمنا رویت انبیاء کی اور صلحاء کی ہر آدمی کو ضرور ہے اور اس میں بڑے فوائد اخروی ہیں۔

۱۴۳۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدَّجَّالِ

باب: دجال کے بیان میں

۲۲۳۴: عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَ اِنِّيْ اُنْذِرُ كُمُوْهُ فَوَصَفَهٗ لَنَا

۲۲۳۴: روایت ہے ابو عبیدہ بن جراح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں ہوا بعد نوح علیہ السلام کے مگر ڈرایا اس نے اپنی قوم کو دجال لعین سے اور میں بھی تم کو ڈراتا ہوں اس سے پھر بیان کیا حال اس کا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اور فرمایا شاید

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهٗ سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِیْ اَوْسَمِعَ كَلَامِیْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلُهَا يَعْنِی الْيَوْمَ اَوْخَيْرٌ۔

کہ پائے اس کو ہمارے دیکھنے والوں میں سے کوئی یا ہماری بات سننے والوں میں سے کوئی پھر پوچھا صحابہؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا ہوگا اس دن ہمارا دِل؟ سو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اس کے یعنی جیسا کہ آج ہے یا اس سے بہتر۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن معقل اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابوعبیدہ بن جراح کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر خالد حذا کی سند سے اور ابوعبیدہ بن عامر کا نام عامر بن عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں جراح کے۔

۲۲۳۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ وَلَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِیٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُوَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِیُّ فَاَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهٗ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ لَنْ يَّرٰی اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهٗ حَتّٰی يَمُوْتَ وَاَنَّهٗ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهٗ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهٗ۔

۲۲۳۵: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول اللہ یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ کی جیسے اسکے لائق ہے پھر ذکر کیا دجال کا اور فرمایا کہ میں تم کو ڈراتا ہوں اس سے اور کوئی نبی نہیں جس نے ڈرایا نہ ہوا اپنی قوم کو اس سے اور ڈرایا نوح نے اپنی قوم کو اس سے لیکن میں اسکے باب میں ایک ایسی بات کہتا ہوں کہ نہیں کسی نبی نے اپنی قوم سے اور وہ یہ ہے کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہیں یعنی پس دعویٰ الوہیت اس کا باطل ہے کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو عمر بن ثابت نے کہ ان کو خبر دی بعض اصحاب نبیؐ نے کہ آپؐ نے فرمایا اسی دن ایسے حال میں کہ وہ ڈرا رہے تھے اس کے فتنے سے کہ تم لوگ بخوبی جانتے ہو کہ نہ دیکھے گا کوئی شخص اپنے پروردگار حقیقی کو یہاں تک کہ مرے یعنی اس نظر سے بھی اس کا دعویٰ باطل ہے کہ وہ حیاۃ دنیا میں نظر آئے گا اور اسکی دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھا ہوا ہے لفظ کافر کا پڑھ لے گا اسکو جو برا جانے گا اسکے کرتوت کو یعنی وہی لوگ اسکے کفر سے آگاہ ہونگے جو اسکے عمل سے بیزار ہونگے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۳۶: عَنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰی يَقُوْلُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا الْيَهُوْدِیُّ وَرَائِیْ فَاقْتُلْهُ۔

۲۲۳۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑیں گے تم سے یہود اور مسلط ہو جاؤ گے تم ان پر یہاں تک کہ کہے گا پتھر اے مسلم! یہ یہودی ہے میرے پیچھے سو قتل کر تو اس کو۔

۱۴۳۶: بَابُ مَاجَاءَ مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

باب: اِس بیان میں کہ دجال کہاں سے نکلے گا

۲۲۳۷: عَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ

۲۲۳۷: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال نکلے گا مشرق کی ایک زمین سے کہ اسے خراسان

يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ۔

کہتے ہیں ساتھ ہوں گی اس کے قو میں گویا کہ منہ ان کے ڈھالیں ہیں تہ بہ تہ۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اور عائشہؓ سے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ عبداللہ بن شوذب نے انہوں نے ابو التیاح سے اور معلوم نہیں ہوتی یہ روایت مگر ابو التیاح سے۔ مترجم: مجاج جمع ہے مجن کی بمعنی ڈھال اور مطرقہ بضم میم وفتح راء مخففہ طارقت النعل سے مشتق ہے عرب کہتا ہے طارقت النعل یعنی ایک چمڑے پر دوسرا چمڑہ جوڑا میں نے مراد اس سے یہ ہے کہ منہ ان کے چوڑے چوڑے ہوں گے۔

۱۴۳۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي عَلَامَاتِ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ

باب: علامات خروجِ دجال میں

۲۲۳۸: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِنِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ اَشْهُرٍ۔

۲۲۳۸: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور خروجِ دجال سات مہینے میں ہیں۔

ف: اس باب میں صعب بن جثامہ اور عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

۲۲۳۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنَةُ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ۔

۲۲۳۹: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتح قسطنطنیہ قیام ساعت کے قریب ہے۔

ف: کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ وہ مدینہ روم ہے فتح ہوگا نزدیک خروج دجال کے اور قسطنطنیہ فتح ہو چکا ہے یعنی اصحاب کے زمانہ میں۔ مترجم: یعنی ایک بار مسلمانوں کے قبضہ میں قسطنطنیہ اصحاب کے وقت سے آ چکا ہے اور فی الحال اہل اسلام ہی کے ہاتھ میں ہے مگر امام مہدی کے وقت میں نصاریٰ کے قبضہ میں ہوگا تب قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے اور اس کے فتح کے بعد دجال خروج کرے گا چنانچہ احادیث باب میں یہی فتح مراد ہے نہ فتح اول۔

۱۴۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

باب: فتنہ دجال کے بیان میں

۲۲۴۰: عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُحْنَا اِلَيْهِ فَعَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ وَرَفَّعْتَ

۲۲۴۰: روایت ہے نواس بن سمعان کلابی سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک دن پس ذلت اور حقارت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ اور خوارق عادت کی یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ وہ کھجوروں کے آڑ میں ہے کہا راوی نے پھرے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پھر گئے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پہچانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں اثر خوفِ دجال کا سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے تمہارا کہا راوی نے عرض کی ہم نے یا رسول اللہ! ذکر کیا آپ نے

حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ لِي عَلَيْكُمْ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ قَائِمَةٌ شَبِيْهٌ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَاٰهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ قَالَ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ اثْبُتُوْا قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَّيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَّيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِيْ كَالسَّنَةِ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اقْدُرُوْا لَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا سُرْعَتُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُكَذِّبُوْنَهٗ وَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَتَتْبَعُهٗ اَمْوَالُهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ وَيُصَدِّقُوْنَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ اَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ وَيَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَاَطْوَلِ مَا كَانَتْ ذُرًى وَّاَمَدِّهٖ خَوَاصِرَ وَاَدَرِّهٖ ضُرُوْعًا ثُمَّ يَاْتِي الْخَرِبَةَ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَيَتْبَعُهٗ كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جِزْلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هَبَطَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ

دجال کا کل اور اہانت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ کی یہاں تک کہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے یعنی یہاں تک اس کے آنے کا یقین ہو گیا فرمایا آپ ﷺ نے دجال کے سوا اور چیزوں کا خوف تم پر اس سے زیادہ ہے اور وہ تو اگر نکلا اور میں تمہارے درمیان ہوا تو میں حجت کرنے والا ہوں اس سے تمہارے سوا اور اگر وہ نکلا اور میں نہ ہوا تو ہر شخص اپنے نفس کی طرف سے حجت کرنے والا ہے اس سے اور اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان کے نزدیک تحقیق کہ وہ جوان ہے گھونگرالے بالوں والا ایک آنکھ اس کی قائم ہے یعنی باقی ہے اپنے حقہ میں ہمشکل ہے عبدالعزیٰ بن قطن کے پھر جو دیکھ پائے اسے تم میں سے ضرور ہے کہ پڑھ دے شروع سورۂ کہف کا اس پر پھر فرمایا کہ نکلے گا شام و عراق کے درمیان سے پھر خراب کر دے گا داہنے اور بائیں۔ اے بندو اللہ کے ثابت رہو یعنی دین حق پر عرض کی ہم نے کہ یا رسول اللہ! کتنی مدت ٹھہرنا اس کا ہے زمین میں فرمایا آپ ﷺ نے چالیس دن ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے سب دنوں کے برابر کہا راوی نے پھر عرض کی ہم نے یا رسول اللہ! بھلا خبر دیجئے ہم کو کہ وہ دن جو سال کے برابر ہو گا کیا کافی ہو گی ہم کو نماز ایک دن کی فرمایا آپ ﷺ نے نہیں لیکن اندازہ کر لینا تم اوقات نماز کا غرضیکہ پورے سال کی نماز پڑھنا عرض کی ہم نے یا رسول اللہ! کیسی ہے چال اس کی زمین میں فرمایا مانند مینہ کے ہے کہ پیچھے رہ جاتی ہے اس سے ہوا یعنی لمبا تیز رو ہو گا اور آئے گا ایک قوم کے پاس اور دعوت کرے گا ان کو اپنی خرافات کی طرف سو وہ جھٹلائیں گے اس کو اور رد کریں گے اس کی بات کو پس پھرے گا وہ ان کے پاس سے سو اس کے ساتھ ہو جائیں گے اموال اس قوم کے پھر صبح کو وہ دیکھیں گے کہ ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں پھر آئے گا دوسری قوم کے پاس پھر دعوت دے گا ان کو اور قبول کر لیں گے اس کی بات کو اور تصدیق کریں گے اس کی سو وہ حکم کرے آسمان کو کہ برسائے ان پر پھر وہ برسائے گا اور حکم کرے گا زمین کو کہ اگائے پھر وہ اگائے گی پھر پھریں گے ان پر جانور ان کے یعنی چراگاہ سے بہت لمبے کوہان والے اور کوکھیں

مَهْرُ وْدَتَيْنِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ قَالَ وَلَا يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهٖ يَعْنِيْ اَحَدًا اِلَّا مَاتَ وَرِيْحُ نَفْسِهٖ مُنْتَهٰى بَصَرِهٖ قَالَ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلَهٗ قَالَ فَيَلْبَثُ كَذٰلِكَ مَاشَآءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ يُوْحِي اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ حَوِّزْعِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَ انِ لَاَ حَدٍ بِقِتَا لِهِمْ قَالَ يَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْ جُوْجَ وَ هُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ قَالَ وَيَمُرُّ اَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِ يَّةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيْهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْقَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّا بِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّا بَهَمْ مُحْمَرًّا دَمًا وَيُحَاصَرُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِيَوْمَئِذٍ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَ حَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا وَقَدْ مَلَاَتْهُ زَهْمَتُهُمْ وَ نَتْنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسٰى اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ قَالَ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ وَيُرْسِلُ اللّٰهُ

پھلائی ہوئے اور دو ڈھیرے تھن والے پھر آئے گا ویرانہ پر اور کہے گا: کہ نکال تو اپنا خزانہ پھر وہ پھرے گا وہاں سے اور خزانے اس کے ساتھ ہوں گے۔ یعاسیب نحل کی مانند۔ پھر بلائے گا ایک مرد جوان کو کہ بھرا ہوگا جوانی سے پھر مارے گا اسے تلوار سے اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا پھر پکارے گا اسے اور وہ زندہ ہو کر سامنے آ جائے گا کہ چمکتا ہوگا منہ اس کا اور ہنستا ہوگا پھر وہ اسی حال میں ہوگا کہ اتریں گے عیسیٰ بن مریم جانب شرقی میں دمشق کے سفید منارہ کے نزدیک دو کپڑوں زرد میں ہاتھ رکھے ہوئے بازوؤں پر دو فرشتوں کے جب جھکائیں گے سر عرق ٹپکے گا اور جب سر اٹھائیں گے اترے گا ان سے مثل جمان کے کہ چمک ان کی مانند موتی کے ہوگی کہا نہ پائے گا ہوا ان کے دم کی یعنی کوئی شخص کافروں میں سے مگر مر جائے گا اور پہنچتی ہے ہوا ان کے دم کی جہاں تک پہنچتی ہے نظر ان کی فرمایا سو وہ ڈھونڈیں گے دجال کو اور پائیں گے اس کو باب لد پر اور قتل کریں گے اس کو فرمایا پھر رہیں گے وہ زمین پر اسی حال میں جب تک چاہے گا اللہ فرمایا پھر وحی کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی طرف کہ جمع کرو میرے بندوں کو طور کی طرف اس لیے کہ میں نے اتارے ہیں اپنے کچھ ایسے بندے کہ نہیں تاب ہے ان سے کسی کو لڑنے کی فرمایا آپ ﷺ نے پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج اور وہ اس طرح چلے آئیں گے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ: وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ یعنی وہ ہر بلندی سے پھیل پڑیں گے۔ فرمایا اور گزرے گا پہلا فرقہ ان کا بحیرہ طبریہ پر اور پی جائے گا جو کچھ اس میں ہے پانی پھر گزرے گا اس پر سے دوسرا گروہ ان کا اور وہ کہیں گے کہ کبھی تھا اس مقام میں پانی پھر چلیں گے وہ یہاں تک کہ پہنچیں گے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر اور کہیں گے بے شک قتل کیا ہم نے تمام زمین والوں کو سو آؤ قتل کریں ہم آسمان والوں کو پھر پھینکیں گے اپنے تیر آسمان کی طرف اور لوٹا دے گا اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو سرخ کر کے خون سے اور گھرے رہیں گے عیسیٰ بن مریم اور اصحاب ان کے یعنی کوہ طور پر یہاں تک کہ ہووے گی ایک سری گائے کی بہتر اس دن سو دینار سے فرمایا پھر متوجہ ہوں گے عیسیٰ بن مریم اللہ تعالیٰ کی طرف اور اصحاب ان کے فرمایا پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر نغف کہ نکیل

عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكُنَّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ اَخْرِجِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ الرُّمَّانَةَ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى إِنَّ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْإِبِلِ وَاِنَّ الْقَبِيْلَةَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَاِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا فَقَبَضَتْ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقٰى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

گا ان کی گردنوں میں سو صبح کو ہو جائیں گے وہ سب مقتول مردہ گویا ایک آدمی تھا کہ مر گیا فرمایا پھر اتریں گے عیسیٰ اور اصحاب ان کے پھر نہ پائیں گے ایک بالشت بھر جگہ کہ بھری نہ ہوگی ان کی چربیوں سے اور بدبوؤں سے اور خونوں سے فرمایا آپ ﷺ نے پھر التجا کریں گے عیسیٰ علیہ السلام اور اصحاب ان کے پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر چڑیاں کہ ہوں گی گردنیں ان کی جیسے گردنیں اونٹوں کی پھر اٹھائیں گے وہ ان کی لاشوں کو اور پھینک دیں گے انہیں مہبل میں اور ایندھن جلائیں گے مسلمان ان کی کمانوں اور تیروں اور ترکشوں سے سات برس اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک مینہ ایسا کہ نہ روک سکے گا اس کو گھر پشم کا یعنی خیمہ اور نہ گھر مٹی کا فرمایا پھر دھو جائے گی زمین اور صاف کر دے گا مینہ اسے مانند آئینہ کے فرمایا پھر حکم ہوگا زمین کو کہ نکال تو پھل اپنا اور پھیر لا اپنی برکت کو یعنی جو بذنوب عباد کم ہو گئی تھی پھر اس دن کھائے گا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کریں گے اس کے چھلکے اور برکت دی جائے گی دودھ میں یہاں تک کہ ایک جماعت آدمیوں کی سیر ہو جائے گی ایک اونٹنی کے دودھ میں اور ایک قبیلہ کو کفایت کرے گا دودھ ایک گائے کا اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا دودھ ایک بکری کا پھر وہ لوگ اسی خیر و برکت میں ہوں گے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک ہوا پس قبض ہو جائے گی روح ہر مؤمن کی اور باقی رہ جائیں گے ایسے لوگ کہ جماع کریں گے راہوں میں جیسا کہ جماع کرتے ہیں گدھے پھر انہیں پر قائم ہوگی قیامت۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم:** قولہ اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے الخ۔ یعنی وہ اس کے شر سے محفوظ رکھنے والا ہے اور اس کے شبہات کا جواب تفصیل سے ہر مسلم کو الہاماً تعلیم کرنے والا ہے قطط لغت میں ان بالوں کو کہتے ہیں جو انبوہ کے ساتھ ہو بہت گھنگر والے اور قط بھی آیا ہے عینہ قائمۃ یعنی آنکھ اس کی حدقہ چشم میں باقی ہے مگر بے نور اور عبدالعزیٰ ایک شخص تھا خزاعہ سے کہ بادشاہ تھا عہد جاہلیت میں اور بعضوں نے کہا کہ نام ہے ایک یہودی کا اور مضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک تھا اور فاتحہ سورۂ کہف کا مشتمل ہے اوپر توحید الٰہی کے اور اثبات رسالت کے اور انزال قرآن کے اور عقیدہ ان تینوں کا پاش پاش کر دیتا ہے جمیع فتنوں کو کہ واقع ہوں دین میں اور ایک روایت میں آیا ہے: فانها جوار من فتنته۔ یعنی ان آیتوں کا پڑھنا پناہ ہے اس کے فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ دقیانوس منحوس سے پناہ ہوئی قولہ وہ نکلے گا شام و عراق کے درمیان سے اور ایک روایت میں آیا ہے: خارج خلة من الشام و العراق۔ یعنی وہ نکلنے والا ہے اس راہ سے کہ جو درمیان ہے شام و عراق کے اور خل بفتح خار اور تشدید لام وہ راہ ہے کہ درمیان ریگستان کے ہو فقط قولہ فعاث يمينًا و شمالاً بعضے لوگوں نے اس کو بصیغہ ماضی پڑھا ہے اور بعضوں نے بصیغہ اسم فاعل یعنی فساد کرنے والا ہے وہ داہنی اور بائیں اور اس میں عموم فساد اس کا بیان کرنا مقصود ہے کہ فساد اس کا ایسا نہیں کہ فقط اس کے ممر پر اثر کرے یمیناً و شمالاً خلق اس سے متضرر ہو رہی ہے۔ قولہ ایک دن ایک سال کے برابر طول ایام کا سبب یہ ہوگا کہ وہ ملعون باستدراج اپنے آفتاب کو کبد سماء میں روک دے گا اور یہ قدرت اللہ تعالیٰ نے اس لیے دی ہوگی کہ بندوں کا امتحان ہو جیسے عرب کہتا ہے: وعند الامتحان يعز الرجل او يهان پھر جو اس امتحان میں صراط مستقیم پر قائم رہا نعمت ابدی کا مستحق ہوا اور جو بچلا ہاویہ جحیم میں گرا قولہ یعاسیب نحل کے یعاسیب جمع۔ ہے یعسوب کے اور نحل شہد کی مکھی اور یعسوب نام ہے

ان مکھیوں کے سردار کا قاعدہ ہے کہ یعسوب جہاں کہیں جاتا ہے سب مکھیاں اس کے ساتھ ہوتی ہیں آپ ﷺ نے تشبیہ دی کہ خزانے دجال کے ساتھ بھی ایسے ہی پھریں گے چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں یعسوب ہوں مؤمنوں کا اور مال یعسوب ہے کافروں کا کہ کفار درپے مال ہیں اور مؤمن میری صحبت میں خوشحال قولہ جب جھکائیں گے سر عرق ٹپکے گا الخ۔ جمان بروزن غراب دانے چاندی کے کہ مثل موتی کے بنائیں اور بعضوں نے بہ تشدید میم چھوٹے موتی کو کہتے ہیں اور یہاں معنی اول مراد ہیں یعنی جب وہ سر جھکا دیں گے تو ان کے موئے سر سے قطراتِ نورانی ٹپکتے ہیں اور جب سر اونچا کرتے ہیں تو نیچے اتر آتے ہیں وہ قطرات اور یہ کنایہ ہے نہایت نورانیت اور نضارت اور طراوت سے ان کے جمال با کمال کے قولہ باب لد پر اور لد نام ہے ایک قریہ کا بیت المقدس کے قریٰ سے اور قاموس میں کہا ہے کہ ایک قریہ ہے فلسطین میں کہ ماریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اسی جگہ قولہ پر پھینک دیں گے انہیں مہبل میں الخ قاموس میں باب اللام اور فصل الہم میں ہے بروزن منزل گرنا سر کوہ سے اور بعضوں نے بنون مفتوحہ اور بسکون ہاء اور بفتح باء کہا ہے کہ ایک موضع ہے بیت المقدس اور بعضوں نے کہا نام ہے اس جگہ کا جہاں سے آفتاب نکلتا ہے۔ مگر صحیح بمیم ہے اور نون سے تصحیف ہے کاتبوں کی کذا قال الشیخ شرح المشکوٰۃ قولہ فلیترکہا کالزلفہ۔ زلفلہ کے کئی معنی ہیں کہ یہاں مناسب ہیں اول وہ جگہ ہے کہ جہاں پانی ٹھہرے اور اسے پاک کر دے دوسرے کاسئہ سبز اور خم سبز رنگ کا جب اس میں پانی بھر و سبز معلوم ہوتا ہے اس تشبیہ سے بھی صفائی زمین کی مراد ہے تیسرے صدف و سنگ ہموار اور زمین جھاڑو دی ہوئی:۔ قولہ تاکل العصابة الرمانة۔ یعنی کھائے گا ایک گروہ ایک انار سے عصابہ و جماعت ہے کہ عدد اس کے دس سے چالیس تک ہوں قولہ اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا الخ فخذ بفتح فاء وسکون خاء چھوٹی جماعت بطن سے اور بطن چھوٹا ہے قبیلہ سے اور فخذ جو بمعنی ران کے ہے وہ بکسر خاء ہے احوذی نے کہا ہے کہ احادیث باب میں کئی فوائد ہیں۔

اوّل یہ کہ ہر نبی نے امت کو فتنہ دجال سے ڈرایا ہے اس میں بہت تحذیر ہے قلوب کے فتن سے۔ دوسرے یہ کہ نبی ﷺ نے بھی براہ زیادت تحذیر اس سے خوف دلایا کہ اگر فتنہ دجال قریب نہ بھی ہو تو اتباع ائمہ مضلین اس کے فتنہ سے کم کیا ہے تیسرے یہ کہ جب اصحاب نے یہ بات سنی پوچھا کہ ہمارا دن اس دن کیسا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے جیسا یا اس سے بہتر یہ روایت ساقط الاعتبار ہے اور کیوں کر نہ ہو کہ دجال اس کے مستور الحال ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قلوب مفارقت کے وقت نبی ﷺ کے ویسے نہیں رہے تھے نہ کہ بعد موت آنحضرت ﷺ کے اور وقت ظہور فتن کے بلکہ انسؓ سے مروی ہے کہ نہیں جھاڑے ہم نے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی تربیت مبارک سے یعنی بعد دفن کے مگر فرق پایا ہم نے اپنے دِلوں میں یعنی وہ انوار و برکات جو آنحضرت ﷺ کی زندگی میں تھے نہ رہے چوتھے یہ کہ وہ دجال اعور ہے پس وہ درست نہیں کر سکتا اپنی صورت و خلقت کو تو پھر دعویٰ کیا کرے گا الوہیت کا مگر بات اتنی ہے کہ استدراج اس کا امتحان ہے بندوں کا۔ پانچویں یہ کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ داھنی آنکھ اس کی کانی ہے اور مسلم میں بائیں آنکھ مذکور ہے اور ابوداؤد میں بھی بائیں آنکھ کا ذکر ہے تطبیق اس میں یوں ہے کہ یہ عیوب مختلف ہوتے رہیں گے اس پر باختلافِ اوقات تاکہ جن کی چشم بصیرت وا ہو دیکھ لیں کہ یہ اپنے نقصان کو درست نہیں کر سکتا اور کیا کر سکے گا چھٹے یہ کہ فرمایا کہ نہ دیکھے گا کوئی تم میں سے اپنے رب کو جب تک نہ مرے اس میں کئی فائدے ہیں۔

اول ابطال اس کی الوہیت کا۔ دوسرے اثبات خدا تعالیٰ کی رویت کا آخرت میں بچشم سر جیسا مذہب ہے اہل سنت کا۔ تیسرے ابطال مثبتان رویت الٰہی کا دنیا میں جیسا مذہب ہے جہلہ صوفیاء کا۔

ساتویں یہ جو فرمایا کہ تم اندازہ کر لینا اوقاتِ نماز کا اس سے معلوم ہوا کہ اشکال کے وقت تحری اور تقدیر اوقات صلوٰۃ میں جائز ہے۔
انتہی بتغییر یسیر۔

۱۴۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ

باب: صفت میں دجال کے

۲۲۴۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا وَاِنَّهُ اَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔

۲۲۴۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کسی نے حال دجال کا سو فرمایا آپ ﷺ نے آگاہ ہو کہ رب تمہارا کانا نہیں اور بے شک اس کی تو داھنی آنکھ کانی ہے۔ گویا کہ وہ ایک انگور ہے پھولا ہوا۔

ف: اس باب میں سعد اور حذیفہ اور ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابوبکرہ اور عائشہ اور انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور فلتان بن عاصم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

۱۴۴۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَنَّ الدَّجَّالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ

باب: اس بیان میں کہ دجال مدینہ طیبہ میں دخل نہ ہو سکے گا

۲۲۴۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ الْمَلَآئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔

۲۲۴۲: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے گا دجال قریب مدینہ کے سو پائے گا فرشتوں کو کہ حفاظت کر رہے ہیں اس کی پس داخل نہ ہوگا مدینہ میں طاعون اور نہ دجال اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور فاطمہ بنت قیس اور محجن اور اسامہ بن یزید اور سمرہ بن جندب سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۴۳: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَآءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلُ الْخَيْلِ وَاَهْلِ الْوَبَرِ يَاْتِي الْمَسِيْحُ اِذَا جَآءَ دُبُرَ اُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلَآئِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ۔

۲۲۴۳: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان یمن کی طرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے اور تسکین بکری والوں میں ہے اور فخر و ریاء فدادین میں ہے گھوڑے والے ہوں یا اونٹوں والے آئے گا مسیح دجال جب پیچھے احد کے پھیر دیں گے فرشتے مُنہ اس کا شام کی طرف اور وہیں ہلاک ہوگا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم**: فدادون جمع ہے فداد کی بمعنی شتربان اور چوپان اور جو کہ ہمیشہ اونٹوں میں رہے اور جو کہ آوز بلند درشت رکھے کھیتوں میں اور اپنے بیلوں میں اور ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں ان الفجاء و القسوة فی الفدادین ۔ یعنی جفا اور سختی دِل کی فدادین میں ہے اور تخفیف دال بھی مروی ہے۔ معنی اسکے اہل بقر ہیں کہ حراثت کرتے ہیں اور وہ جمع ہے فدان کی کہ نام ہے ہل وغیرہ کا کہ بیل جس سے حراثت کرتے ہیں اور وبر اونٹ کے بالوں کو کہتے ہیں۔ اہل وبر سے مراد اونٹ والے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بکری والوں میں عجز ہے اور گھوڑے اور اونٹ والوں مین تکبر اور غرور۔ **لطیفہ**: جانور کی صحبت میں یہ اثر ہے افسوس ہے کہ آدمی کی صحبت میں کچھ اثر نہ ہو۔

۱۴۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي قَتْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

باب: قتل دجال میں

۲۲۴۴: عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَقُوْلُ

۲۲۴۴: روایت ہے مجمع بن جاریہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ ـ

اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے قتل کریں گے ابن مریم دجال کو باب لد میں اور تحقیق باب لد کی اوپر گزری۔

ف: اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابی برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابی امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۴۵: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ـ

۲۲۴۵: روایت ہے قتادہ سے بواسطہ انس کے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں کوئی نبی مگر ڈرایا اس نے اپنی امت کو اعور کذاب سے آگاہ ہو وہ یعنی دجال کانا ہے اور بے شک رب تمہارا کانا نہیں لکھا ہوا ہے دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنی پیشانی پر کافر۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٤٤٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

باب: ابن صیاد کے ذکر میں

۲۲۴۶: عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبَنِي ابْنُ صَيَّادٍ اِمَّا حُجَّاجًا وَاِمَّا مُعْتَمِرِيْنَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِكْتُ اَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهِ اقْشَعْرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهُ ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَاَبْصَرَ غَنَمًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ اَتَانِيْ بِلَبَنٍ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِشْرَبْ فَكَرِهْتُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهٖ شَيْئًا لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ فِيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ صَائِفٌ وَاِنِّيْ اَكْرَهُ فِيْهِ اللَّبَنَ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُوْثِقَهٗ اِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ اَخْتَنِقَ لِمَا يَقُوْلُ النَّاسُ لِيْ وَفِيَّ اَرَاَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيْثِيْ فَلَنْ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اَنْتُمْ اَعْلَمُ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ

۲۲۴۶: روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ ساتھ رہا میرے ابن صیاد حج میں یا عمرہ میں اور آگے بڑھ گئے لوگ اور میں اور وہ پیچھے رہ گئے پھر جب میں اکیلا رہ گیا اس کے ساتھ روئیں کھڑی ہوگئی میری اور متوحش ہوا میں اس سے بسبب اس چیز کے کہ لوگ کہتے تھے اسکے حق میں یعنی یہ کہتے تھے کہ دجال وہی ہے پھر جب میں اترا کہا میں نے رکھ دے اپنا اسباب یعنی تو بھی ٹھہر اس درخت کے پاس کہا ابوسعید نے پھر دیکھا اس نے کچھ بکریوں کو پس اٹھا لیا ایک پیالہ اور گیا اور دودھ دوہا اور لایا وہ دودھ میرے پاس اور کہا مجھ سے اے ابوسعید پیو سو برا معلوم ہوا مجھے کہ میں اسکے ہاتھ سے کچھ پیوں۔ اس خیال سے کہ لوگ اس کے حق میں کہتے تھے یعنی اسے دجال جانتے تھے سو کہا میں نے کہ آج کا دن گرمی کا دن ہے اور میں بہتر نہیں جانتا آج دودھ پینے کو سو کہا اس نے اے ابوسعید میں نے قصد کیا کہ لوں میں ایک رسّی اور باندھوں اسے درخت میں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں میں اس خیال سے جو بدگمانی کرتے ہیں لوگ میرے لئے اور کہتے ہیں وہ میرے حق میں بھلا دیکھو تو میری بات کسی پر پوشیدہ رہی تو رہی مگر تم پر پوشیدہ نہ رہے گی اسلئے کہ تم خوب جانتے ہو حدیث رسول اللہ کے اے گروہ انصار کے کیا نہیں کہا ہے رسول اللہ نے کہ دجال کافر ہے اور میں تو مسلمان ہوں اور کیا نہیں کہا ہے رسول اللہ نے کہ وہ بجونٹا ہے کہ اسکی اولاد نہ ہوگی اور میں نے چھوڑی ہے اپنی اولاد مدینہ میں اور کیا نہیں کہا

عَقِيْمٌ لَايُوْلَدُ لَهُ وَقَدْخَلَّفْتُ وَلَدِیْ بِالْمَدِيْنَةِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَهُ مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوْذَا اَنْطَلِقُ مَعَكَ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَازَالَ يَجِیْءُ بِهٰذَا حَتّٰی قُلْتُ فَلَعَلَّهٗ مَكْذُوْبٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا وَاللّٰهِ لَاَ عْرِفُهٗ وَاَعْرِفُ وَالِدَهٗ اَيْنَ هُوَ السَّاعَةُ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ۔

ہے رسول اللہؐ نے کہ نہ اتارے گا اسکو مکہ یعنی اس میں داخل نہ ہو سکے گا اور میں تو اہل مدینہ سے ہوں اور میں تو تمہارے ساتھ چلا جاتا ہوں مکہ تک کہا ابو سعید نے پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ وہ ایسی ہی دلیلیں لاتا رہا کہ میں نے کہا شاید لوگ اس پر جھوٹی باتیں باندھتے ہیں پھر کہا اس نے اے ابا سعید! قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم کو خبر دوں سچی قسم اللہ تعالیٰ کی میں پہچانتا ہوں دجال کو اور اسکے باپ کو اور جانتا ہوں یہ بھی کہ وہ اس گھڑی کس زمین میں ہے جب اس نے یہ کہا تب میرا وہ حسن خیال بالکل جاتا رہا اور میں نے کہا خرابی ہو تیری سارے دن یعنی اخیر میں تو نے ایک بات کہہ دی کہ پھر مجھے تجھ سے بدگمانی ہو گئی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۴۶ (ل) : عَنِ ابْنِ عَمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّبِابْنِ صَيَّادٍ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُ مِّيِّيْنَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِیِّ ﷺ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِیْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَأَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَقَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِیْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ يَكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَايَكُ فَلَا خَيْرَلَكَ فِیْ قَتْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِی الدَّجَّالَ۔

۲۲۴۶ (ل) : روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ابن صیاد پر اور آپ ﷺ کے ساتھ چند اصحاب تھے کہ تھے ان میں عمرؓ بن خطاب بھی اور ابن صیاد کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ لڑکا تھا سو اس کو خبر نہ ہوئی آنحضرت ﷺ کے آنے کی یہاں تک کہ مارا رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر اور فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا پس نظر کی آپ ﷺ کی طرف ابن صیاد نے اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ تم رسول ہو امتیوں کے کہا راوی نے پھر کہا ابن صیاد نے نبی ﷺ سے آپ ﷺ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ کا فرمایا نبی ﷺ نے ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر پھر پوچھا اس سے نبی ﷺ نے کیسے آتی ہیں تجھ پر خبریں کہا ابن صیاد نے آتی ہیں میرے پاس جھوٹی بھی سچی بھی۔ سو فرمایا نبی ﷺ نے مختلط ہو گیا تیرا کام۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے کچھ دل میں بات لی ہے تیرے لیے اور آپ ﷺ نے اپنے دل میں اس آیت کا خیال کیا: يَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۔ پس کہا ابن صیاد نے وہ دخ ہے پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پھٹکار رہی ہے تجھ کو تیری قدر کچھ زیادہ نہ ہو گی عرض کی عمرؓ نے یا رسول اللہؐ! اجازت دیجئے مجھ کو کہ گردن ماردوں میں اس کی فرمایا رسول اللہؐ نے اگر حقیقت میں یہ وہی ہے تو تم اس پر قادر نہ ہو سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے مارنے میں تمہارے کچھ خیر نہیں کہا عبد الرزاق نے مراد لیا آپؐ نے اس شخص سے دجال کو۔

مترجم: ابن صیاد ایک ایسا شخص تھا کہ جن اس کو جھوٹی سچی خبریں جیسے کاہنوں کو دیتے ہیں دیا کرتے تھے اور حضرت ﷺ نے آیہ مذکورہ اپنے دِل میں چھپائی اور اس سے فرمایا کہ بتاؤ میرے دِل میں کیا ہے؟ تو گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یا آپ ﷺ کے اصحاب نے کسی نے اس کے ساتھ تکلم کیا تھا شیطان نے اس پر مطلع ہو کر اسے خبر کر دی مگر خبر کامل اس کو نہ پہنچی یا وہ قراءت آیت پر بسبب شامت نفس کے قادر نہ ہو سکا مگر اس ناقص بے معنی لفظ دخ پر کہ جز ہے دخان کا۔

۲۲۴۷: عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ فِی بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ فَاحْتَبَسَهٗ وَهُوَ غُلَامٌ یَهُوْدِیٌّ وَلَهٗ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاتَرٰی قَالَ اَرٰی عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقًا وَکَاذِبَیْنِ اَوْ صَادِقَیْنِ وَکَاذِبًا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لُبِّسَ عَلَیْهِ فَوَدَعَهٗ۔

۲۲۴۷: روایت ہے ابی سعید سے کہ ملے رسول اللہ ﷺ ابن صیاد کو بعض راہوں میں مدینہ کے سو روکا اس کو اور وہ ایک لڑکا تھا یہودی اور اس کے سر پر چوٹی تھی اور حضرت کے ساتھ تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا تو کہا اس نے آپ ﷺ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا فرمایا نبی ﷺ نے ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر اور آخرت کے دن پر پھر فرمایا اس سے نبی ﷺ نے کیا دیکھتا ہے تو یعنی مغیبات سے کہا اس نے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر فرمایا نبی ﷺ نے دیکھتا ہے وہ تخت ابلیس لعین کا دریا پر پھر فرمایا اور بھی کچھ دیکھتا ہے یعنی اخبار مغیبات سے کہا اس نے دیکھتا ہوں ایک سچ اور دو جھوٹ یا دو سچ اور ایک جھوٹ فرمایا نبی ﷺ نے مشتبہ ہو گیا ہے اس کا کام پھر چھوڑ دیا اس کو۔

ف: اس باب میں عمر اور حسین بن علی اور ابن عمر اور ابی ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: صحابہ و من بعد ہم نے اختلاف کیا ہے اس باب میں کہ ابن صیاد وہی موعود ہے یا دوسرا سوا اس کے فتح الباری نے دونوں قول میں تطبیق دی ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جابرؓ سے مروی ہے کہ وہ قسم کھاتے کہ ابن صیاء وہی دجال موعود ہے اور کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ وہ بھی اس بات پر قسم کھاتے تھے آنحضرت ﷺ کے آگے اور آپ ﷺ ساکت تھے اور ابوسعید سے جو کیفیت سفر میں ابن صیاد کی گزری اوپر مذکور ہوئی ہے اور ایک روایت میں اسی کی اخیر میں وارد ہوا ہے کہ ابن صیاد نے کہا کہ اگر مجھ پر عرض کریں کہ میں دجال ہوں تو میں مکروہ نہ رکھوں بلکہ قبول کرلوں۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ سب احادیث نص صریح نہیں ہیں اس کے دجال ہونے پر اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے حق میں ایک شبہ کی بات فرمادی کہ ان یکن ھو۔ چنانچہ یہ لفظ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں ابھی اوپر گزرا اور یہ سب اس وقت کی حدیثیں ہیں کہ جب آپ ﷺ نے اوّل مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تھا اور امر دجال میں متردد تھے پھر جب تمیم داری نے آپ کو دجال محبوس کی خبر دی آپ نے جزم کیا کہ دجال وہی ہے اور حلف عمر کی بنا پر غلبہ ظن تھی اور سکوت حضرت کا مبنی بر تردد اور حلف جابر کی مبنی بر حلف عمر اور رغایت حدیث ابوسعید یہ ہے کہ ابن صیاد ایک دجاجلہ کذابین سے ہو یا اتباع دجال کبیر سے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابوسعید نے حدیث تمیم داری کی نہ سنی ہو اور اسی طرح جو لوگ ابن صیاد کے دجال ہونے کی طرف گئے ہیں ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور حافظ نے کہا کہ بعضوں نے گمان کیا ہے کہ تمیم داری کی حدیث کے ساتھ منفرد ہوئی ہیں فاطمہ بنت قیس حالانکہ ایسا نہیں ہے اس لئے کہ فاطمہ کے ساتھ ہیں ابو ہریرہ اور عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم کہ ان سب نے بھی روایت کیا ہے اور وہ روایت مفصل آگے آتی ہے۔ غرض خلاذ مقصود او،

حاصل کلام ابن حجر کا یہ ہے کہ دجال غیر ابن صیاد ہے اور بقیہ تحریر ابن صیاد تمیم داری کی روایت کے باب میں مذکور ہوگی ان شاء اللہ۔ (نج)

۲۲۴۸: عَنْ اَبِی بَکْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبُو الدَّجَّالِ وَ اُمُّهُ ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَاُمُّهُ اِمْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الثَّدْيَيْنِ قَالَ اَبُوْبَكْرَةَ فَسَمِعْتُ بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِمَا قُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيْفَةٍ لَهُ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

۲۲۴۸: روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رہیں گے ماں باپ دجال کے تیس برس اس طرح کہ نہ ہوگا ان کو لڑکا پھر ہوگا ان کو ایک لڑکا کہ کانا کہ جس میں ضرر زیادہ ہوگا اور منفعت کم سوئیں گی آنکھیں اس کی اور نہ سوئے گا دِل اس کا پھر حال وحلیہ بیان کیا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اس کے ماں باپ کا اور فرمایا باپ اس کا بہت دراز قد ہے دبلا پتلا یعنی بدن میں گوشت کم ہے ناک اس کی گویا مرغ کی چونچ ہے اور ماں اس کی ایک عورت ہے لمبی چوڑی دراز پستان اور مشکٰوۃ کے بعض نسخوں میں طویل الیدین ہے یعنی لمبے ہاتھوں ڈالی کہا ابوبکرہ نے پھر سنا ہم نے ایک لڑکے کا حال یہود مدینہ میں سو گیا میں اور زبیر بن عوام یہاں تک کہ داخل ہوئے ہم دونوں اس کے ماں باپ پر بس ناگہاں وہ تو ویسے ہی تھے جیسی تعریف کی تھی رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کی پھر پوچھا ہم نے ان سے کہ تمہارے کوئی لڑکا ہے انہوں نے کہا تیس برس تک تو ہمارے کوئی لڑکا نہ ہوا اب ایک لڑکا ہوا ہے کانا جس میں ضرر زیادہ ہے منفعت کم۔ سوتی ہیں دونوں آنکھیں اس کی اور نہیں سوتا دِل اس کا کہا راوی نے پھر نکلے ہم ان کے پاس سے تو یکا یک وہ پڑا ہوا تھا دھوپ میں ایک موٹی روئیں دار چادر میں اور وہ کچھ گنگناتا تھا سو اس نے اپنا سر کھولا اور پوچھا کہ کیا کہا تم نے ہم نے کہا کہ تو نے سن لیا جو ہم نے کہا اس نے کہا ہاں سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا دِل میرا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال یہی مولود ہے اور تمیم داری کی روایت باطل صوت پکارتی ہے کہ وہ محبوس ہے جزائر میں پس جواب اس روایت کا بیہقی نے یوں دیا ہے کہ منفرد ہوا ہے اس کے ساتھ علی بن زید بن جدعان اور وہ قوی نہیں ہے پس یہ روایت قابل احتجاج نہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ ایک وجہ اس روایت کے ضعف کی یہ بھی ہے کہ اسلام ابوبکرہ کا طائف سے نزول کے وقت میں ہے جب محاصرہ ہوا اس کا ۸ھ میں اور صحیحین میں مروی ہے کہ جب مجتمع ہوئے اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نخلستان میں تو وہ مختلم تھا یعنی قریب البلوغ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ قد قارب الحلم۔ پس ابوبکرہ نے زمان مولد اس کا کہاں سے پایا حالانکہ وہ مدینہ میں ساکن نہیں ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دو برس پیشتر پس کیونکر زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے مختلم ہوگا پس جو کچھ صحیحین میں ہے وہ معتبر ہے انتہیٰ ما قال ساقط ابن حجر کذا فی انجاح۔

۲۲۴۹۔۲۲۵۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ يَعْنِي الْيَوْمَ

۲۲۴۹۔۲۲۵۰: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نفس منفوسہ نہیں ہے یعنی آج کے دن کہ گزرے اس پر یعنی سو برس تک

تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ۔

سب ہلاک ہو جائیں گے۔

ف: اس باب میں ابی عمر اور ابی سعید اور بریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۵۱: عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَايَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَهٗ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ نَحْوَمِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ۔

۲۲۵۱: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی اپنے آخر حیات میں پھر جب سلام پھیرا کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا بھلا دیکھو تو تم اس رات کو اپنی کہ اس کے سو برس کے بعد کوئی باقی نہ رہے گا پشت زمین پر ان میں سے جو اس پر اب موجود ہیں کہا ابن عمرؓ نے پھر غلطی کی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرنے میں سو برس کی اور یہ جو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باقی نہ رہے گا زمین کی پیٹھ پر کوئی شخص مراد اس سے یہ تھی کہ تمام ہو جائیں گے اس قرن کے لوگ۔

مترجم: غرض یہ کہ لوگوں نے سمجھا کہ سو برس کے بعد قیامت ہوگی حالانکہ ان کی غلطی تھی حضرت ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ سو برس کے بعد اس قرن کے لوگ نہ رہیں گے بلکہ سب مر جائیں گے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۴۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ

باب: ہوا کو برا کہنے کی نہی میں

۲۲۵۲: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِمَا فِيْهَا وَخَيْرِمَا اُمِرَتْ بِهٖ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّمَا فِيْهَا وَشَرِّمَا اُمِرَتْ بِهٖ۔

۲۲۵۲: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے برا مت کہو ہوا کو پھر جب دیکھو تم اس سے کچھ مکروہ تو کہو اللھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: یا اللہ! ہم مانگتے ہیں بہتری اس ہوا کی اور جو بہتری کہ اس میں ہے اور بہتری اس چیز کی جس کی وہ مامور ہے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی سے اس ہوا کی اور جو برائی کہ اس میں ہے اور برائی اس چیز کی جس کا اسے حکم ہوا ہے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ اور عثمان بن العاص اور انس اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۵۳: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ اِنَّ تَمِيْمَ الدَّارِيَّ حَدَّثَنِيْ بِحَدِيْثٍ

۲۲۵۳: روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہ نبیؐ چڑھے منبر پر اور ہنسے اور فرمایا کہ تمیم داری نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث اور میں اس سے خوش ہوا پس آرزو کی میں نے کہ تم سے کہوں اور وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ فلسطین

فَفَرِحْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ رَكِبُوْا سَفِيْنَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ فِي جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَا شِرَةٌ شَعْرُهَا فَقَالُوْا مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا فَاَخْبِرِيْنَا قَالَتْ لَا اُخْبِرُكُمْ وَلَا اَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ فَاَتَيْنَا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُوْثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلْاٰى تَدْفُقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ الْبُحَيْرَةِ قُلْنَا مَلْاٰى تَدْفُقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِيْ بَيْنَ الْاُرْدُنِّ وَفِلَسْطِيْنَ هَلْ اَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ فِيْ كَيْفَ النَّاسُ اِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ قَالَ فَنَزٰى نَزْوَةً حَتّٰى كَادَ قُلْنَا فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ وَاِنَّهٗ يَدْخُلُ الْاَمْصَارَ كُلَّهَا اِلَّا طَيْبَةَ وطَيْبَةُ الْمَدِيْنَةُ۔

کے سوار ہوئے کشتی میں دریائے شور میں پس وہ طوفان میں آ گئے یہاں تک کہ ڈال دیا انکو دریا نے ایک جزیرہ میں جزائر بحر سے پھر انہوں نے دیکھا ایک چلنے والی فربہی عورت کو لمبے لمبے تھے بال اسکے پھر لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا میں جساسہ ہوں اور جساسہ شاید اسے اسلئے کہا گیا ہے کہ وہ جاسوسی کرتی ہے اور لے جاتی ہے خبریں دجال کے پاس کہا انہوں نے پھر تو ہم کو خبر دے اس نے کہا نہ میں تم کو کچھ خبر دونگی اور نہ تم سے خبر پوچھوں گی لیکن تم آ ؤ کنارہ پر قریہ کے کہ وہاں ایک شخص ہے کہ تم کو خبر دیگا اور خبر تم سے پوچھے گا بھی پھر گئے ہم کنارہ پر قریہ کے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مرد ہے زنجیروں میں بندھا ہوا سو اس نے پوچھا خبر دو مجھے چشمہ زغر سے کہا ہم نے وہ بھرا ہوا ہے چھلک رہا ہے کہا اس نے خبر دو مجھ کو بحیرہ سے کہا ہم نے وہ بھرا چھلک رہا ہے کہا اس نے خبر دو مجھ کو بیسان کی کھجوروں سے جو کہ اُردن و فلسطین کے درمیان ہیں کہ وہ میوہ لاتی ہیں یا نہیں کہا ہم نے ہاں کہا خبر دو ہم کو نبی [1] سے کہ مبعوث ہوئے یا نہیں کہا ہم نے ہاں مبعوث ہوئے کہا خبر دو مجھ کو کہ لوگ انکی طرف کیسے آتے ہیں کہا ہم نے دوڑتے ہوئے کہا تمیم نے پھر جنبش کی اس نے بہت بڑی یہاں تک کہ قریب ہوا یعنی قید سے نکل جانے کے پھر پوچھا ہم نے کہ تو کون ہے؟ کہا اس نے کہ میں دجال ہوں اور وہ یعنی میں داخل ہونگا سب شہروں میں مگر طیبہ میں اور طیبہ سے مراد مدینہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے۔ **مترجم:** تمیم داری کی روایت صحیح مسلم میں بھی ہے اور ابوداؤد میں بھی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ملاقات کی ان سے دابہ اہلب نے یعنی ایک حیوان نے کہ بہت بال تھے اس کے بدن پر اور نہایت غلیظ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ناگاہ ملی ان کو ایک عورت کہ کھینچتی تھی وہ بالوں اپنے کو اور جساسہ بفتح جیم اور تشدید سین اول مشتق ہے تجسس سے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ دابۃ الارض جو آخر زمانہ میں نکلے گا وہی ہے اور مروی ہے کہ جب پہنچی کشتی دجال کے پاس دیکھا اسے کہ ایک مرد ہے عظیم الجثۃ دونوں ہاتھ اس کے گردن میں بندھے ہوئے ہیں اور دونوں گھٹنوں سے ٹخنوں تک زنجیر میں کسا ہے اور پوچھا اس نے چشمہ زغر سے زغر بضم زاء وغین معجمہ بروزن صرد ایک بلدہ معروف ہے جانب مشرقی میں دمشق کے اور اس میں ایک چشمہ آب ہے کہ اہل بلدا سے زراعت کرتے ہیں پھر پوچھا اس نے حال آنحضرت ﷺ کے نازل ہونے کا یثرب میں اور بہتر کہا عرب کے حق میں اطاعت رسول کو اور آخرت میں اس روایت کے ہے کہ کہا اس نے میں مسیح ہوں اور نزدیک ہے کہ اذن دیا جائے مجھے نکلنے کا اور باہر نکلوں میں اور سیر کروں زمین میں اور نہ چھوڑوں

[1] یعنی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم۔

میں کوئی قریہ کہ نہ اتروں وہاں چالیس شب میں سوا مکہ اور طیبہ کے اور میں چاہوں گا کہ داخل ہوں ان میں مگر انقاب پر ان کے ملائکہ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں ان کی پھر اشارہ کیا اور کونچا رسول اللہ ﷺ نے اپنی چوبدستی کو جو ہاتھ میں تھی تین بار اور فرمایا یہی ہے طیبہ پھر فرمایا آپ ﷺ نے آگاہ رہو تم کہ میں نے بیان کر دیا تم سے حال اس کا کہا لوگوں نے ہاں پھر فرمایا وہ بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں نہیں بلکہ جانب مشرق میں ہے پھر اشارہ کیا آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اپنے دست مبارک سے اور بعض طرق میں بیہقی کے وارد ہوا ہے کہ یہ بھی فرمایا آپ ﷺ نے وہ کہنہ سال ہے اور سند اس کی صحیح ہے اور بیہقی نے کہا اس میں تصریح ہے کہ دجال اکبر جو آخر زمانہ میں خروج کرے گا وہ غیر ابن صیاد ہے اور ابن صیاد دجالین کذابین میں سے ہے نہ دجال اکبر اور جن لوگوں نے اسے دجالِ اکبر کہا ہے گویا تمیم کے روایت ان کے گوش مبارک میں نہیں پہنچی ورنہ جمع دونوں روایت میں بہت دشوار ہے اس واسطے کیونکر ہو سکتی ہے یہ بات کہ اثنائی حیات میں نبی ﷺ کے وہ قریب الاحتلام ہو جیسا کہ حال میں ابن صیاد کے مروی ہے اور آنحضرت ﷺ سے اس نے ملاقات بھی کی ہو مدینہ میں پھر آپ ﷺ کے آخر حیات میں وہ شیخ کبیر السن مسجون ہو جزیرۂ عرب میں جزائر بحر سے اور موثوق بحدید ہو اور پھر لوگوں سے نبی ﷺ کا حال پوچھتا ہو کہ آیا ان کا ظہور ہوا یا نہیں پس اولیٰ یہی ہے کہ وہ غیر ابن صیاد ہو الی آخر ما قال البیہقی۔ (ج ج)

۲۲۵۴: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ۔

۲۲۵۴: روایت ہے حذیفہ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے لائق نہیں مؤمن کو کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو پوچھا لوگوں نے کہ کیونکر ذلیل کرے اپنے نفس کو فرمایا ذلیل کرنا اپنے نفس کا یہ ہے کہ اپنے کو معرض بلا میں ڈال دے کہ جسکے اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ **ف**: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۲۵۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَصَرْتُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهٗ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ۔

۲۲۵۵: روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مدد کر تو اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم پوچھا کسی نے یا رسول اللہ! مدد کی میں نے اس کے مظلوم ہونے کے وقت پھر کیونکر مدد کروں میں اس کے ظالم ہونے کے وقت فرمایا روک تو اس کو ظلم سے پس یہی اس کا مدد کرنا ہے۔

ف: اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۵۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى اَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ۔

۲۲۵۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے سکونت اختیار کی جنگل کی سخت خو اور بدخلق ہو گیا اس لیے کہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق نہ ہوا اور جس نے پیچھا کیا شکار کا غافل ہو گیا اور جو گیا دروازوں پر سلاطین کے فتنہ میں پڑا یعنی مداہنت میں گرفتار ہوا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباسؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر ثوری کے اسناد سے۔

۲۲۵۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ

۲۲۵۷: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہؐ سے فرماتے تھے تم کو مدد دی جائیگی یعنی تمہارے دشمنوں پر اور تم کو ملنے والے ہیں یعنی اموالِ کثیرہ اور تمہارے لیے کھولے جائینگے یعنی حصون مستحصنہ و

وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذَاكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْ مُرْبِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِوَمَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

بلا دمتعددہ پھر جو شخص پائے تم میں سے مال و امارت وغیرہ کو تو چاہیے کہ ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور حکم کرے اچھے کام کا اور منع کرے برے کام سے اور جو جھوٹ باندھے گا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے گا دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم:** اس حدیث میں پیشینگوئی ہے امت مبارک کے لیے کہ تم کو بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوں گی اور غنائم اور فئی میں اموالِ کثیرہ ہاتھ آئیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب اس زمانہ میں زمین پر کوئی حاکم نہیں سوائے امت محمدیہ کے یا نصاریٰ کے اور جمیع اقوام اور اہل مذاہب سے حکومت مسلوب ہے اور نصاریٰ بھی تھوڑے عرصہ سے اہل اسلام کے شریک حکومت ہوئے ہیں ورنہ ایک مدت تک اس امت نے بلا شرکت غیر زمین پر حکومت کی اور ظہورِ مہدی کے وقت سے پھر آخر دنیا تک یہی زمین پر حاکم رہے گی مگر افسوس ہے کہ باوجود اس حکومت طویلہ کے آمران بالمعروف و ناہیان عن المنکر بہت کم ہوئے اور تھوڑوں نے اس وصیت پر حضرت ﷺ کے عمل کیا اور جھوٹ باندھنا حضرت ﷺ پر احادیث موضوعہ بیان کرنا ہے یا اس پر عمل کرنا اور تحریض و ترغیب کرنا عوام کو۔

۲۲۵۸: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْأَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ اَيُفْتَحُ اَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَا يُغْلَقُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِي حَدِيْثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوْقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ۔

۲۲۵۸: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ نے کون شخص یاد رکھتا ہے حضرت ﷺ کے قول کو جو فتنہ کے باب میں ہے کہا حذیفہ نے پھر بیان کیا حذیفہ نے فتنہ مرد کا اس کے اہل و مال میں اور ولد و ہمسایہ میں کہ کفارہ ہو جاتے ہیں ان کے فتنوں کے نماز و روزہ و صدقہ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کہا عمر نے میں اس کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا مثل دریا کے موج کے کہا حذیفہ نے اے امیر المؤمنین! تمہارے اور اس فتنہ عظیم الشان کے بیچ میں ایک دروازہ ہے قفل دیا ہوا پوچھا عمرؓ نے کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ حذیفہ نے کہا کہ توڑا جائے گا۔ فرمایا عمرؓ نے پھر بند نہ ہوگا قیامت کے دن تک کہا ابو وائل نے حماد کی روایت میں کہا میں نے مسروق سے پوچھو حذیفہ سے کہ وہ دروازہ کون ہے؟ سو پوچھا انہوں نے اور کہا حذیفہؓ نے کہ وہ دروازہ حضرت عمرؓ کی ذاتِ مقدس ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم:** قولہ فتنہ مرد کا اس کے اہل و عیال و مال میں الخ یعنی آدمی گرفتار اور مبتلا ہے ان کے ادائے حقوق میں اور واقع ہوتی ہے اس میں تقصیریں اور مرتکب ہوتا ہے ان کے سبب سے منہیات کا اور محنت و تعب کھینچتا ہے ان کی پرورش میں قولہ جو موج مارے گا مثل دریا کے الخ مراد اس فتنہ سے محاربہ و مقاتلہ ہے کہ واقع ہوا درمیان امت کے اور رکھی گئی تلوار ان کے بیچ میں کہ نہ اٹھی قیامت تک اور پھیل گیا اس کا شر اور محنت سائر امت میں قولہ اے امیر المؤمنین تمہارے اور اس فتنہ کے بیچ میں ایک دروازہ ہے الخ۔ یعنی وجود یا وجود تمہارا جب تک درمیان ہے اس فتنہ عظیم الشان سے امن و امان ہے اور جب آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے وہ فتنہ اٹھے گا اور دنیا میں پھیل پڑے گا قولہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یہ پوچھا حضرت عمرؓ نے اس لیے کہ دروازہ جب کھولا جائے تو پھر بند ہو سکتا ہے اور اگر توڑ دیا جائے تو امید بند ہونے کی نہیں مراد اس سے یہ کہ حضرت عمرؓ نے کنایہ کیا فتح باب سے طرف اپنی موت کے اور کسر باب سے طرف اپنے قتل کے اور گویا یہ پوچھا کہ میں اپنی موت سے مروں گا یا مقتول ہوں گا کہا حذیفہؓ نے آپ مقتول ہوں گے اور صحیحین کی روایت میں یہ بھی

ہے کہ حذیفہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ پہچانتے تھے اس دروازہ کو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ایسا پہچانتے تھے جیسا جانتے تھے کہ فردا سے پہلے رات ہے۔

۲۲۵۹: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اِسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

۲۲۵۹: روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا نکلے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ اور ہم نو آدمی تھے پانچ اور چار اور ایک گنتی[1] والے اس میں سے عربی تھے اور دوسرے عجمی سو فرمایا آپ ﷺ نے آیا سنا تم نے کہ ہوں گے بعد میرے حاکم پھر جو داخل ہوا ان پر اور تصدیق کی ان کی جھوٹی باتوں کی اور اعانت کی ان کے ظلم میں پس وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں اور نہ وہ میرے حوض پر آنے والا ہے یعنی کوثر پر اور جو نہ داخل ہوا ان پر اور نہ اعانت کی ان کے ظلم پر اور نہ تصدیق کی ان کے جھوٹ کی پس وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ آنے والا ہے میرے حوض پر۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مسعر کی روایت سے مگر اسی سند سے اور کہا ہارون نے حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن عبدالوہاب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عاصم عدوی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے کہا ہارون نے اور روایت کی مجھ سے محمد نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابراہیم سے اور وہ ابراہیم نخعی نہیں ہیں یعنی کوئی اور ابراہیم ہیں انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث مسعر کے مانند اور اس باب میں حذیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۲۲۶۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ۔

۲۲۶۰: رویت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صابر اس وقت اپنے دین پر ایسا مصیبت میں ہوگا جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمر بن شاکر سے روایت کی ہے کئی لوگوں نے اہل علم سے اور وہ شیخ بصری ہیں۔

۲۲۶۰ (ل) : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى اُنَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ

۲۲۶۰ (ل) : روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ کھڑے ہوئے چند آدمیوں کے پاس جو بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا کیا خبر نہ دوں میں تم کو تمہارے اچھوں کی بروں سے یعنی کون اچھا ہے کون برا ہے کہا راوی نے پس چپ ہو رہے سب لوگ پھر فرمایا نبیؐ نے اس بات کو تین بار تب عرض کی ایک مرد نے یا رسول اللہ! خبر دیجئے ہم کو کہ کون ہم میں نیک ہے کون بد ہے؟ فرمایا آپؐ نے نیک تم میں وہ ہے جس کی نیکی کی اُمید رکھی جائے اور اسکے شر سے لوگ بے خوف ہوں اور بد وہ ہے کہ جسکی نیکی کی امید نہ رکھی

[1] یعنی راوی کو شک ہے کہ چار عجمی تھے پانچ عربی یا اس کے برعکس۔ ۱۲

شَرُّهٗ۔

جائے اور لوگ اسکے شر سے بے خوف نہ ہوں۔ **ف:** یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۶۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِى الْمُطَيْطِيَاءَ وَخَدَمَهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰى خِيَارِهَا۔

۲۲۶۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کہ چلے امت میری اکڑ اکڑ کر اور خدمت کریں ان کی بادشاہوں کی اولاد یعنی بادشاہانِ فارس وروم کی اولاد تب مسلط کر دیئے جائیں گے بدترین لوگ امت کے نیکوں پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسماعیل نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور نہیں معلوم ہوتی ہے ابی معاویہ کی حدیث کے لیے جو مروی ہے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے روایت کی ہے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کچھ اصل یعنی معتبر نہیں اور مشہور حدیث موسیٰ بن عبیدہ کی ہے اور روایت کی مالک بن انسؒ نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں عبداللہ بن دینار کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے۔

۲۲۶۲: عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِى اللّٰهُ بِشَىْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا ابْنَتَهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَاَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ يَعْنِى الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَصَمَنِىَ اللّٰهُ بِهٖ۔

۲۲۶۲: روایت ہے ابی بکرہ سے کہا کہ بچایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی برکت سے جو سنی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک فتنہ سے اور وہ چیز یہ ہے کہ جب ہلاک ہوا کسریٰ یعنی بادشاہ فارس کا فرمایا آپ ﷺ نے کسی کو خلیفہ کیا گیا لوگوں نے کہا اس کی بیٹی کو تب فرمایا نبی ﷺ نے کبھی مراد کو نہ پہنچے گی وہ قوم جس کے کام کی متولی ہو عورت کہا ابی بکرہ نے جب آئیں عائشہؓ بصرہ میں یاد کیا میں نے آنحضرت ﷺ کے اس قول کو پس اللہ نے بچایا مجھ کو ان کی معیت سے اس قول کی برکت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم:** اس حدیث میں اشارہ ہے قصہ جمل کی طرف اور مختصر کیفیت اس کی یہ ہے کہ جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے اور حضرت علیؓ اپنے گھر سے نکلے اشتر نے اور چند لوگوں نے آپؓ سے بازار میں بیعت کی بعد اس کے آپ نے کسی کو طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا انہوں نے بھی آپ ﷺ سے بیعت کی اور پھر یہ دونوں بیعت علیؓ سے اور خذلان عثمان سے نادم ہو کر طالب قتل قاتلانِ عثمان ہوئے اور حضرت علیؓ منتظر تھے کہ لوگ اس کی فریاد کریں تو دریافت عمل میں آئے ان میں طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما دونوں نے اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی۔ آپ نے ان سے اقرار واثق لے کر اجازت دی اور یہ دونوں حضرت عائشہؓ سے متفق ہو کر حضرت عثمان کے قصاص کے طالب ہوئے اور یعلی بن امیہ کہ آدمی متمول تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے عامل تھا صنعاء پر وہ حج کے لیے آیا ہوا تھا اس نے ان کی تائید کی اس طرح پر کہ چار لاکھ اور ستر مرد کو سواری دی قریش سے اور حضرت عائشہؓ کے واسطے ایک اونٹ خریدا کہ اسے عسکر کہتے تھے پس یہ سب متوجہ ہوئے بصرہ کی طرف اور اترے ایک پانی پر ابن عامر کے اور وہاں آواز کرنے لگے کتے' پوچھا حضرت عائشہؓ نے کہ اس مقام کا کیا نام ہے حواب لوگوں نے کہا بروزن کوکب صاحب قاموس نے کہا ہے کہ ایک موضع ہے بصرہ میں اور دمیری نے کہا ایک نہر ہے قریب بصرہ کے غرض حضرت عائشہؓ نے یہ سن کر فرمایا کہ یقین ہے کہ میں لوٹ جاؤں اور اس لڑائی میں شریک نہ ہوں اس لیے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کیا حال ہوگا تم میں سے ایک بی بی کا جبکہ آواز کریں گے اس کے پاس کتے حواب کے روایت کیا اس کو احمد اور یعلی بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے پھر جب بصرہ میں داخل ہوئے آدمی بصرہ کے تعجب

کرنے لگے اور پوچھنے لگے ان سے وجہ آنے کی انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عثمان کے قصاص لینے کو خشمناک ہوئے ہیں اور ابن الاحنف جو حضرت علیؓ کی طرف سے حاکم بصرہ تھے ان کو قید کر لیا اس طرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ نو اسی سوار سے نہضب فرما ہوئے اور امام حسن اور عمار کو کوفہ کی طرف بھیجا کہ وہاں سے مدد لائیں۔ امام حسن کوفہ میں داخل ہو کر منبر پر چڑھے اور عمار نیچے کھڑے رہے پھر امام حسنؓ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین حضرت عائشہؓ کی دنیا اور آخرت میں لیکن خدائے تعالیٰ ہم کو آزماتا ہے کہ ہم اطاعت کرتے ہیں ان کی یا اطاعت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی اور فرمایا ہے حضرت علیؓ نے تم میری طرف نکلو اگر میں مظلوم ہوں تو میری مدد کرو اگر ظالم ہوں تو مجھ سے انتقام لو اور طلحہ اور زبیر نے اوّل مجھ سے بیعت کی اور پھر نقض بیعت کیا حالانکہ میں نے نہیں لیا کسی مال کو اور نہیں بدلا کسی حکم کو پس آئے حضرت علیؓ کی طرف کوفہ سے بارہ ہزار آدمی جنگی پھر انہوں نے بعد ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حال پوچھا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کا۔ حضرت امیر نے فرمایا ان دونوں نے بیعت کی میری مدینہ میں پھر خلع کیا مجھ سے بصرہ میں پھر دعوت کی ان کی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلانِ عثمانؓ کے دونوں لشکروں میں تھے۔ ڈرے اس امر سے کہ یہ دونوں لشکر اتفاق نہ کر لیں ہمارے قتل پر۔ پس لڑائی شروع کروا دی انہوں نے اور حضرت علیؓ نے فرمایا اپنے ساتھیوں سے کہ اگر لڑو تم تو پیچھا نہ کرو بھاگنے والے کا اور حملہ نہ کرو زخمی پر اور نہ لو ان کے اموال سے کچھ مگر جو پاؤ مقتل میں باقی سب ان کے وارثوں کا ہے۔ پھر حضرت علیؓ نے حضرت زبیرؓ کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ تم کو امان ہے جب وہ آئے آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تمہیں یاد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ لڑو گے تم علیؓ سے اور تم ظالم ہو گے۔ پھر مدد کی جائے گی علیؓ کی پس زبیرؓ نے کہا یاد دلائی تم نے مجھے وہ بات کہ میں بھول گیا تھا پس پھرے وہ لڑائی سے اور ان کے صاحبزادہ نے کہا نہیں آئے تھے تم لڑائی کو بلکہ آئے تھے صلح کو اب ایک غلام آزاد کر دو اور لوٹ جاؤ پس انہوں نے اپنا غلام آزاد کیا اور لوٹ گئے اور جب دیکھا کہ ہنگامہ جنگ گرم تھا اور صلح سے ناامید ہوئے دونوں لشکروں سے جدا ہو گئے اور اصحاب امیر المؤمنین غالب آئے طلحہ پر اور تیرہ ہزار آدمی ہمراہیانِ طلحہؓ سے مقتول ہوئے حاکم نے ثور بن مجزاہ سے روایت کی ہے کہ جب طلحہ مجروح ہوئے میں ان کے پاس گیا حالانکہ آخر رمق ان میں باقی تھا مجھ سے پوچھا کہ تم کس کے ہمراہیوں میں سے ہو؟ میں نے کہا امیر المؤمنین علیؓ کے انہوں نے اللہ اکبر صدق رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہوا کہ طلحہ جنت میں جائے بغیر اس کے کہ بیعت میری اس کے گلے میں ہو پھر جمع کیا حضرت علیؓ نے باقی لوگوں کو اور بیعت لی ان سے اور گئے عبداللہ بن یزید بن ورقاء خزاعی حضرت ام المؤمنین کے پاس اور کہا میں حاضر ہوا تھا آپ کے پاس جبکہ مقتول ہوئے تھے حضرت عثمانؓ اور پوچھا تھا آپ سے کہ میں کس کے ساتھ رہوں تو آپ نے وصیت فرمائی تھی حضرت علیؓ کی رفاقت کی پس ام المؤمنین چپ ہو گئیں پس کونچیں کاٹ دیں اونٹ کی اور بٹھا لیا اس کو اور ابوبکر ان کے بھائی اور ایک اور مرد اترے اور ہودج مبارک ان کا لا کر حضرت علیؓ کے روبرو رکھ دیا اور آپ نے باکرام تمام اور تعظیم تام مدینہ طیبہ میں ام المؤمنین کو روانہ فرمایا اور کسی طرح کی سرزنش اور توبیخ نہ کی اور جب زبیر دونوں لشکروں سے باہر گئے عمر بن جرموز ان کے پیچھے گیا اور ان کو قتل کیا پھر جب حضرت علیؓ کے پاس آن کر ظاہر کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے ابن صفیہ کو قتل کیا اور فخر کرتا ہے لی اپنی جگہ دوزخ میں عدروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ سے میں نے عرض کیا کہ کیا سبب تھا آپ کے خروج کرنے کا حضرت علیؓ پر فرمایا کہ کیا سبب تھا جو تیری ماں کو جورو بنایا تیرے باپ نے انہوں نے عرض کی تقدیر الٰہی آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر الٰہی تھے ابوبکرہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے خروج کرے گی ایک قوم ہلاک ہونے والی کی نجات نہ پائے گی قائد ان کی ایک عورت ہو گی اور قائد جنتی ہے مراد اس سے حضرت ام المؤمنین اور پوچھا حضرت علیؓ سے اہل جمل کا فرمایا آپ نے نہ وہ کافر ہیں نہ منافق بلکہ ہمارے بھائی ہیں لیکن ہم پر بغاوت کی انہوں نے اخواننا بغوا علینا یہ تھا اصل قصہ جس کی طرف اشارہ ہوا ابی بکرہ کی روایت میں نقل کیا ہم نے اس کو حجج الکرامہ سے باختصارِ تلخیص۔

۲۲۶۳۔۲۲۶۴: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ اُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِ هِمْ وَخِيَارُهُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَدْعُوْنَ لَكُمْ وَشِرَارُ اُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ۔

۲۲۶۳۔۲۲۶۴: روایت ہے عمرؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو تمہارے نیک حاکموں کی اور بد کی نیک حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دوست رکھتے ہو تم انکو اور دوست رکھتے ہو وہ تم کو اور دعائے خیر کرتے ہو تم انکے واسطے اور وہ تمہارے واسطے اور بد حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دشمن رکھتے ہو تم انکو اور وہ تم کو اور لعنت کرتے ہو تم ان پر اور لعنت کرتے ہیں وہ تم پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور محمد بن حمید ضعیف ہیں حافظہ کی طرف سے۔

۲۲۶۵: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَانُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوْا۔

۲۲۶۵: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ ہوں گے تم پر کچھ حاکم کہ اچھا جانو گے تم ان کو یعنی بسبب بعض افعال کے اور برا جانو گے تم ان کو یعنی بسبب بعض دوسرے فعلوں کے پھر جس نے کہ برا جانا انکے منکرات کو پس وہ پاک ہوا اور جس نے برا جانا انکے سیات کو وہ بچا انکی آفتوں سے یا انکی شراکت کے گناہ سے لیکن جو راضی ہو گیا اور انکے ساتھ ہو گیا یعنی پس وہ ہلاک ہو گیا پھر پوچھا کسی نے یا رسول اللہ! کیا نہ لڑیں ہم ان سے فرمایا نہ لڑو ان سے جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۲۶۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ اُمَرَاءُ كُمْ خِيَارُكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءُ كُمْ وَاُمُوْرُ كُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَ كُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَاءِ كُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌلَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا۔

۲۲۶۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوں حاکم تمہارے نیک لوگ تم میں کے اور غنی تمہارے سخی تر تم میں کے اور کام تمہارے آپس کے شوریٰ سے تو زمین کی پیٹھ بہتر ہے تمہارے لیے اس کے پیٹ سے یعنی زندگی اولیٰ ہے موت سے اور جب ہو جائیں حاکم تمہارے بدتر لوگ تم میں کے اور امیر تمہارے بخیل تم میں کے اور کام تمہارے سپرد ہوں عورتوں کے تو پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے یعنی موت بہتر ہے زندگی سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر صالح مروی کی روایت سے اور صالح مری کی روایتوں میں ایسی غریب روایتیں ہیں کہ ان کو کسی اور نے روایت نہیں کیا اور وہ مرد صالح نیک ہیں۔

۲۲۶۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا۔

۲۲۶۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جو شخص چھوڑ دے دسواں حصہ اس چیز کا جس کا حکم کیا گیا ہے ہلاک ہو جائے پھر آئے گا ایک زمانہ کہ جو عمل کرے گا دسویں حصہ پر اس کے جس کا حکم ہوا ہے نجات پائے گا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر نعیم بن حماد کی روایت سے کہ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے اس باب میں ابی ذر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

٢٢٦٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ هٰهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ اَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

٢٢٦٨: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا اس طرف ہے زمین فتنوں کی اور اشارہ کیا مشرق کی طرف جہاں سے نکلتا ہے سینگ شیطان کا یا کہا جہاں سے نکلتا ہے سینگ آفتاب کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٢٦٩: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُوْدٌ فَلَا يَرُدُّهَا شَىْءٌ تُنْصَبُ بِاِيْلِيَآءَ۔

٢٢٦٩: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکلیں گے خراسان سے سیاہ جھنڈے پس نہ دور کرے گی ان کو کوئی چیز یہاں تک کہ نصب ہوں گی بیت المقدس[1] میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ مترجم: چونکہ قیامت نہایت قریب ہے اور اشراط متوسطہ ساعت نے بدرجہ کمال رواج پایا ہے کہ کوئی قریہ اور مصر و بدو خالی نہیں جہاں اشراط مشتہر نہ ہو چکے ہوں اور مردانِ زماں سے فقیر و نمیر و صغیر و کبیر کوئی ایسا نہیں رہا جس میں یہ اثر نہ کر چکے ہوں لہٰذا کچھ تفصیل اشراط متوسطہ کی بغایت اختصار بیان کی جاتی ہے کہ اہل بصیرت کو عبرت ہو اور اہل اوراک کو خبرت منجملہ ان اشراط کے ہے (۱) کثرتِ عباد جہال کی اور (۲) قاریانِ فاسق کی اور (۳) فخر و مباہات لوگوں کا ساتھ مساجد کے اور (۴) فحش و تفحش و (۵) قطیعت رحم و (۶) خیانت (۷) امین ہونا خائن کا اور (۸) انتفاخ[2] اہلہ اور (۹) کثرتِ باراں اور قلت نبات اور (۱۰) کثرت قراء یعنی عباد و قلت فقہاء و (۱۱) کثرت امراء و قلت امناء اور (۱۲) باقی رہنا ان لوگوں کا جو مانند سلبوس جو کے ہیں یا تمر کے اور (۱۳) زہد کا ریائیت[3] ہو جانا اور (۱۴) ورع کا تقشع ہو جانا اور (۱۵) ہونا فرزند[4] کا غیظ اور (۱۶) باران کا قیظ اور (۱۷) ہونا کاذب کا صادق اور صادق کا کاذب یعنی لوگ صادق کو کاذب جانیں و برعکس اور (۱۹) پیوند کریں اباعد و اجانب سے اور (۲۰) قطع کریں عزیز و اقارب سے اور (۲۱) سردار ہوں ہر قبیلہ کے منافق اور ہر (۲۲) بازار کے فاجر و فاسق اور (۲۳) مؤمن قبیلہ میں ذلیل ہو نقد سے اور (۲۴، ۲۵) تزئین محارب و تخریب قلوب اور (۲۶) مشغول ہونا مردوں کا مردوں سے اور (۲۷) عورتوں کا عورتوں سے اور (۲۸) آبادی ویرانہ اور (۲۹) ویرانی آبادی اور (۳۰) ظہور معازف و (۳۱) شراب خمور اور (۳۲) کثرتِ شرائط اور (۳۳) ہمازون (۳۴) غمازون اور (۳۵) لمازون اور (۳۶) کثرت اولاد زنا کی اور (۳۷) فشو تجارت اور (۳۸) فشو قلم یعنی کثرت کاتباں اور (۳۹) ظہور شہادت زور اور (۴۰) کتمانِ شہادت حق اور (۴۱) تحلیل شراب بہ تسمیہ بہ نبیذ و تحلیل (۴۲) ربا بہ تسمیہ بہ بیع و تحلیل (۴۳) سحت بہ تسمیہ بہ ہدیہ اور (۴۴) تجارت کرنا مالِ زکوٰۃ میں اور (۴۵) مالِ غنیمت کا دولت ہونا اور (۴۶) امانت کا غنیمت ہونا اور (۴۷) زکوٰۃ کا تاوان ہونا اور (۴۸) علم سیکھنے جانا غیر دین کے لیے اور (۴۹) اطاعت زوجات اور عقوق امہات اور (۵۰، ۵۱) نزدیک کرنا یار و رفیق کا اور (۵۲) دور کرنا پدر شفیق کا اور (۵۳) رفع اصوات مساجد میں اور (۵۴) اعزاز و اکرام یاروں کا اور (۵۵) توہین اور تذلیل ماں باپ کی اور (۵۶) کثرتِ کلام دنیا کی مساجد میں اور (۵۷) زعیم قوم ہونا اور اراذل کا اور (۵۸) سردار ہونا فاسق کا اور (۵۹) باہر پھرنا عورتوں کا ساتھ زینت اور زیور کے اور (۶۰) لعنت

---

[1] یہ رایات سود امام مہدی کے وقت نکلیں گے اور صاحب رایات ان کے مددگاروں میں ہوں گے جب وہ سنیں گے کہ امام نے مکہ میں ظہور کیا وہ لوگوں کو جمع کر کے شام میں آکر حضرت سے مل جائیں گے۔

[2] یعنی پہلی رات کا چاند معلوم ہو کہ دوسری یا تیسری شب کا۔

[3] یعنی فقط زبانی جمع خرچ رہ جائے یا حکایتیں اس کی زبانوں پر ہوں۔

[4] یعنی فرزند فقط والدین کے غصہ دلانے کا سبب ہو اور کسی کام کا نہ ہو

کرنا آخر امت کا اول امت کو اور (۶۱) کثرت لبس طیلسان کے اور (۶۲) کثرتِ تاجراں اور (۶۳) کثرت مال اور (۶۴) تعظیم کیے جانا لوگوں کی بسبب مال کے اور (۶۵) امارت لڑکوں کی اور (۶۶) کثرت عورتوں کی اور (۶۷) جور بادشاہ کا اور (۶۸) کمی مکیاں اور میزان کی اور (۶۹) متمثل ہونا شیطان کا بصورت آدمی اور آنا کلام کرنا اور پھر جب متفرق ہو جائیں گے لوگ کہیں ہم نے سنا ہے ایسے شخص سے کہ پہچانتے ہیں ہم اس کی صورت اور نہیں جانتے نام اس کا۔ رواہ مسلم۔ اور (۷۰) نکلنا ان شیاطین کا لوگوں پر جن کو بند کیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریا میں اور پڑھنا ان کا قرآن کا لوگوں پر رواہ مسلم۔ اور (۷۱) تقارب زمان اور (۷۲) بہتر ہونا بچہ سگ کی پرورش کا اپنی اولاد کی پرورش سے (۷۳) اور توقیر نہ ہونا کبیر کی۔ (۷۴) اور رحم نہ کیے جانا صغیر پر اور (۷۵) اور زنا کرنا لوگوں کا شاہراہوں میں اور (۷۶) پہننا چمڑوں کا اور (۷۷) ہونا دلوں کا مانند گرگوں کے اور (۷۸) افضل ہونا ان لوگوں کا جو مداہن ہوں دین میں اخرجہ الحاکم والطبرانی عن ابی ذر اور (۷۹) ہونا فواحش کا کبار میں اور (۸۰) ملک کا صغار میں اور (۸۱) علم کا رذال میں اور (۸۲) مداہنت کا خیار میں (احمد) (۸۳) اور تنقیہ کرنا موت کا اخیار امت کو جیسے چنتا ہے ایک تم میں کا خیار رطب کو طبق سے اور (۸۴) تطاول مردم بنیان میں ماور (۸۵) تفاخر کرنا ننگے پیر برہنہ تن چرواہوں کا بنیاد و مکان میں اور (۸۶) تفویض امور بہ نااہل و بے شعور اور (۸۷) تدافع اہل مساجد کا امامت کے لیے یہاں تک کہ نہ پائیں کسی کو نماز پڑھائے ان کو اور (۸۸) لوٹنا اہل اسلام کا قبروں پر اور آرزو کرنا کہ کاش میں اندر ہوتا اور (۸۹) نہ ہونا دین کا سوا بلا کے اور (۹۰) قتال کرنا امت کا اپنے امام سے اور (۹۱) وارث دنیا ہونا بدوں کا اور (۹۲) قتل کرنا بھائی کا اور (۹۳) کثرت وعاظ کی منابر پر اور (۹۴) میلان علماء کا والیان ملک پر اور (۹۵) تحلیل محرمات کی ان کے لیے اور (۹۶) برعکس اور (۹۷) دینا فتووں کا موافق خواہش ان کی کے اور (۹۸) سیکھنا علم کا طلب دراہم و دنانیز کے لیے (۹۹) اور بنا لینا قرآن کو آلہ تجارت اور (۱۰۰) پڑھنا قرآن کا اجرت پر اور (۱۰۱) مقبوض ہونا علم کا اور (۱۰۲) کثرت سقارون[1] کی اور (۱۰۳) نکاح کرنا کمینہ عورتوں سے۔ بطمع مال اور ترک کرنا بنت عم کو اور (۱۰۴) قطع ارحام اور (۱۰۵) اخذ مال بوجہ ناجائز اور (۱۰۶) وفور قتل ناحق اور (۱۰۷) جریان شکایات مابین اہل قرابات اور (۱۰۸) گردش سائل کے اور نہ ہاتھ آنا کسی شئے کا رواہ ابن ابی شیبہ عن عبداللہ اور (۱۰۹) کتاب اللہ کا عار ہو جانا اور (۱۱۰) اسلام کا غریب ہو جانا اور (۱۱۱) ظہور عداوت مردم میں اور (۱۱۲) کم ہونا عمروں کا اور (۱۱۳) قلت اولاد کی اور ثمرات کی اور (۱۱۴) امین ہونا اہل تہمت کا اور (۱۱۵) متہم ہونا امین کا اور (۱۱۶) کثرت غرف اور مکانات کی اور (۱۱۷) غمگین ہونا زنانِ صاحبان اولاد کا یعنی بسبب عقوق اولاد کے اور (۱۱۸) شاد ہونا زنان عقیمہ کا (۱۱۹) اور کثرت بغی اور (۱۲۰) حمیت اور (۱۲۱) بخل اور ہلاک اور (۱۲۲) صدق اور کثرت (۱۲۳) دروغ کی (۱۲۴، ۱۲۵) اتباع ہوا کا اور (۱۲۶) حکم کرنا گمان پر اور (۱۲۷) کثرتِ باران اور قلت بار اور (۱۲۸) گم ہونا علم کا اور (۱۲۹) زیادہ ہونا جہل کا اور جہر بالفحشاء اور قیام خطباء کا ساتھ کذب کے اور تسافد جماع مردم مانند بہایم اور پر شوارع عام کے چنانچہ حاکم نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ عورتوں سے دن کو جماع نہ کیا جائے راستوں کے بیچ میں اور انکار نہ کرے اس پر کوئی شخص افضل ان میں کا وہ ہوگا کہ کہے گا کاش کہ راہ سے ذرا الگ ہو جاتے پس یہ شخص ان میں ایسا ہوگا جیسے تم میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما۔ انتہی دیلمی نے حذیفہ سے روایت کی کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ تین چیز کمیاب نہ ہو جائیں اور درہم حلال کا اور علم مفید اور دوستی اللہ کے واسطے اور گراں و کم ہونا صدقات کا اور خراب ہونا عمر اناث کا اور بازی کرنا مرد کا امانات سے یا دین سے جیسا کہ اونٹ بازی کرتا ہے شجر سے اور حیف ائمہ اور تصدیق نجوم اور تکذیب قدر کی اور از انجملہ یہ

[1] وہ لوگ ہیں کہ تحیت ان کی ملاقات کے وقت آپس میں لعنت کرنا ہے اشاعہ میں کہا ہے کہ یہ فلاحین نعالین سفلوں میں بہت ہے اور اس زمانہ میں تو شرفاء میں بھی اس کثرت سے ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں بجائے سلام سب وشتم کرتے ہیں۔

ہے کہ نہ جائیں گے مردم جب تک کہ نہ کہیں کہ قرآن مخلوق ہے نہ خالق لیکن کلام خدا ہے کہ اسی سے ظاہر ہوا اور اسی کی طرف عود کرے گی رواہ اللالکائی والاصبہانی عن علی کرم اللہ وجہہ اور یہ امام احمد بن حنبل کے وقت واقع ہوا اور فتنہ عظیم اس امر پر برپا ہوا اور بہت لوگ مقتول و محبوس و مسجون ہوئے اور ازانجملہ یہ ہے کہ جمع ہوں گے بیس شخص یا ان سے زیادہ اور ایک ان میں ایسا نہ ہوگا کہ جو اللہ سے ڈرا ہو۔

اور ازانجملہ یہ ہے کہ گزرے گا مرد مسجد میں اور ادا نہ کریگا وہاں دو رکعت اور جماع کرنا بی بی یا لونڈی سے اسکے دبر میں اور مشورہ کرنا لونڈیوں سے اور حکومت عورتوں کی اور امارت نادانوں کی اور منحصر ہونا سلام کا موقت پر اور راستہ ٹھہرانا مسجدوں کو اور سجدہ نہ ہونا ان میں خالص اللہ کے واسطے اور بھیجنا لڑکوں کا بڈھوں کو بطور قاصد کے درمیان دونوں افق کے اور پھرنا سوداگر کا دونوں افق میں اور نہ پانا فائدہ کا اور قائم ہونا خیار عراق کا شام میں اور شرار شام کا عراق میں اور سلامتی نہ ہونا دین کی مگر اس میں کہ بھاگے آدمی شاہق بشاہق اور سوراخ بسوراخ مانند روباہ کے کہ اپنے بچوں کو لے بھاگتی ہے اور ہو ہلاک مردم کا ماں باپ کے ہاتھ سے اگر اسکے ماں باپ ہوں ورنہ بیوی کے ہاتھ سے ورنہ عزیز و اقارب اور جار کے ہاتھ سے اور عار دیں اسکو یہ لوگ تنگی معاش پر اور تکلیف دیں مالا یطاق کی یہاں تک کہ جان اپنی ہلاکت میں ڈالے۔

ازانجملہ چھپتے پھرنا مؤمن کا جیسے پھرتے تھے زمان سابق میں منافق رواہ ابن السنی۔ ازانجملہ یہ کہ آئے گا آدموں پر ایک زمانہ کہ ہوگی ہمت ان کی شکم پروری اور خواہش ان کی متاع دنیا اور قبلہ ان کا عورتیں اور دین ان کا درہم و دینار اور وہ بدترین خلق ہیں نہیں بہرہ ان کا اللہ سے رواہ السلمی عن علیؓ اور ازانجملہ یہ کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ قتل کئے جائیں گے علماء جیسے قتل کیے جاتے ہیں کتے سو کاش کہ علماء اس وقت تحامق کریں رواہ الدیلمی وابن عساکر عن علیؓ اور آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ علماء کو موت عزیز ہوگی زر سرخ سے زیادہ۔ (رواہ ابو ہریرہؓ عن نعیم عن ابی ہریرہ) اور بخادے رات اور دن یہاں تک کہ پرانا ہو جائے گا لوگوں کے سینوں میں جیسا کہ پرانا ہو جاتا ہے کپڑا اور ماسوای قرآن عجب ہوگا ان کی طرف اور بالکل طمع ہوگی ان کے دلوں میں کہ نہ ملے گا اس سے خوف اگرچہ حقوق الٰہیہ میں کمی کرتے ہوں اور منتہای نفس ان کا آرزوئیں ہوں اگرچہ متجاوز ہو جائیں وہ منہیات الٰہی تک اور کہیں گے کہ امید رکھتے ہیں ہم اللہ سے کہ درگزر کرے گا وہ ہم کو پہنیں گے پوست گوسفندوں کے گرگوں کے دلوں پر افضل ان کا وہ ہوگا کہ مداہن ہو نہ امر معروف کرے اور نہ نہی عن المنکر رواہ ابو نعیم عن معقل بن یسار اور آئے گا لوگوں پر ایک وقت کہ پیروی نہ کیا جائے گا علیم اور شرم نہ کیا جائے گا حلیم اور توقیر نہ ہو کبیر کی اور رحم نہ ہو صغیر پر ماریں بعض ان کے بعض کو دل ان کے عجمی اور زبان عربی نہ پہچانیں معروف کو اور نہ انکار کریں منکر کا صالحین ان کے پوشیدہ ہیں وہ بدترین خلق خدا ہیں نظر نہ کرے گا خداوند تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن رواہ الدیلمی عن علیؓ اور جب کہ مزخرف کرو تم مسجدوں کو اور محلی کرو مصحفوں کو ہلاکی ہے تمہاری رواہ الحکیم عن ابی الدرداء اور نماز پڑھیں گے پچاس آدمی اور قبول نہ ہوگی کسی کی ایک بھی نماز رواہ ابوالشیخ عن ابن مسعود اور قیامت قائم نہ ہو جب تک کہ تقسیم نہ ہو میراث اور خوشی نہ ہو ساتھ غنیمت کے۔ (رواہ مسلم)

اور تقارب[1] اسواق اور افشای غیبت اور ظہور اہل منکر اور سوء جواز اور تعطیل سیف جہاد ہے اور اختیار دینا بعوض دین اور سوء خلق و موت بدار نا گہاں ہونا عورتوں کا کاسیات عاریات کا سر اُن کے مانند کوہان شتر بختی کے ہیں لعنت کرو ان کو کہ وہ ملعونات ہیں اخرجہ احمد اور نکلیں گے اس امت میں وہ کہ ان کے ساتھ تازیانہ ہیں مانند دم گاؤ[2] کے صبح کرتے ہیں وہ خدا کے سخط میں اور شام کرتے ہیں اس کے غضب میں اخرجہ احمد اور باقی نہ رہنا اسلام سے سوا نام کے اور قرآن کے سوا نقش کے اور تحلیہ مصحف بزر اور فربہی ذکور امت اور خطبہ پڑنا لڑکوں کا تیروں پر اور کثرت صفوف[3] کی دلہائے متباغضہ اور السنہ مختلفہ اور ہواہائے متکاثرہ کے ساتھ حذیفہ بن

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ ایک دوسرے سے شکایت کریں گے قلت نفع کی۔۱۲

[2] مراد اس سے چوبدار ہیں کہ امراء اور حکام اور ملوک وقضات ونواب کے دروازوں پر مقرر ہیں کہ فریادیوں اور مظلوموں کو ہانکتے ہیں اور کسی کو ان کے پاس جانے نہیں دیتے کہ اپنا عرض حال کرے۔۱۲

حاشیہ اگلے صفحہ پر =

الیمان سے مروی ہے کہ اقتراب ساعت سے ہیں بہتر خصلتیں جب دیکھو تم لوگوں کو کہ مارتے ہیں نماز کو ضائع کرتے ہیں امانت کو کھانے میں ربوا اور کہتے ہیں دروغ کو سبک جانتے ہیں خونریزی کو مشغول ہیں ساتھ بنا تعمیر کے بیچتے ہیں دین کے ساتھ دنیا کے اور قطع کرتے ہیں رحم کو اور ہوا حکم ضعف اور کذب صدق اور حریر لباس اور ظاہر ہوا جور اور بہت ہوئی طلاق اور بہت ہوا قذف اور بہت ہوئے لئام اور کم ہوئے کرام اور امیر ہوئے فاجر اور وزیر کاذب اور عرفاء ظلمہ اور قراء فسقہ اور ظاہر ہوئے اشرفی اور مطلوب ہوئے بیضاء روپیہ اور دراز ہوئیں منابر اور خراب ہوئیں قلوب اور مشرد ب سو شراب اور معطل ہوں حدود اور جنئے لونڈی اپنے مالک کو اور پیادہ پا برہنہ تن سلطان ہوں اور شریک ہو عورت مرد کی تجارت میں اور تشبہ کریں مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے اور قسمیں کھائیں غیر خدا کی اور گواہی دیں بدون طلب اور نفقہ کریں برائے غیر خدا اور طلب کی جائے دنیا عمل آخرت سے اور لے جائیں مغنیات اور معارف اور ظلم پر فخر کریں اور حکم[1] بیچا جائے، قرآن کو مزامیر ٹھہرائیں پس انتظار کرو بادِ سرخ اور مسخ وقذف کا الحدیث وفیہ آیاتِ کثیرۃ حذفتھا لتکرار اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور اظہار علم اور تضیع عمل اور دوستی بزبان اور دشمنی بدل رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم اور حضرت علیؓ سے مروی ہے علامات اقتراب ساعت میں (۱۲۶) استحلال کبائر کا ور (۱۲۷) اکل ربوا اور (۱۲۸) اکل رشا اور (۱۲۹) تشید بنیان اور تہاوان (۱۳۰) بطلاق و (۱۳۱) استحلال معازف و (۱۳۲) نقص شہور (۱۳۳) ونقض مواثیق اور (۱۳۴) صعود جہاں کا منابر پر اور (۱۳۵) پہننا مردوں کا ٹوپیوں کو یعنی بغیر عمامہ کے اور (۱۳۶) تضییق طرقات اور (۱۳۷) رکون علماء بسوی ولاۃ اور (۱۳۸) لعب ساتھ میسر کے اور (۱۳۹) بجانا طبل وساز مزامیر کا اور اختلاف اہواء کا اور سوا اس کے اور بہت علامات ہیں کہ اگر جمع کیے جائیں ایک بحر طویل درکار ہو عاقل بصیر کو اتنا کافی ہے اور عالم خبیر کو اس قدر وافی غرض بہر حال ظہورِ منکرات ورواج سیئات ونشر بدعات اور فشو سیئات اور احداث محدثات روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے اور بہت کم لوگ ہیں جو ان امراض سے آگاہ ہوں اور ان سے بھی کم وہ ہیں جو ان سے نفور ہوں اور ان سے بھی کم وہ ہیں جو ان امراض سے دور ہوں غرض صلحاء اقل قلیل ہیں اور نظر خلائق میں اذل ذلیل ہم لوگ انہی فتنوں کے ذیل میں بازارِ دنیا میں آئے ہیں دیکھئے آگے اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے حتیٰ المقدر بندوں کو خوفِ خدا ضرور ہے اور عزلت عن الخلق موجب فروح وسرور دیکھئے وخالق کون ومکان پردہ غیب سے اس امت مظلومہ کی استمالت کب فرماتا ہے اور بظہورِ مہدی مقدس اور بہ نزول عیسیٰ علیہ السلام غربت اسلام کا علاج کب کرتا ہے۔ اللھم اجعلنا من رفقاء المھدی و اجعلنا من خدم العیسٰی اللھم احینا معھم و امتنامعھم و احشرنا فی الاٰخرۃ معھم و ادخلنا فی الجنۃ معھم امین یا رب العلمین و یا مجیب دعوۃ المفطرین و الصلوۃ و السلام علی خیر الخلائق محمد و الہ و اصحابہ اجمعین۔

...... = حاشیہ برصفحہ گزشتہ

[2] مراد اس سے صفوں کا تمام نہ کرنا ہے اور قبل اتمام صفوف مقدمہ صف نماز کا قائم کرتا ہے۔ ۱۲

[1] مسئلہ نہ بتائیں جب تک کہ کچھ روپیہ نہ لے لیں یا حاکم فیصلہ نہ کرے جب تک کہ رشوت نہ لے۔ ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَبْوَابُ الرُّؤْيَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں خوابوں کے بیان میں جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

مترجم: رؤیا اصل میں مصدر ہے بمعنی رؤیت کے مگر مستعمل ہو گیا ہے اس چیز کے لیے کہ دیکھی جائے خواب میں صورتوں سے قاموس میں ہے الرؤيا ما رايته في منامك یعنی رویا وہ ہے جو کہ دیکھے تو خواب میں اور رؤیا مقصور و مہموز ہے اور کبھی ہمزہ کو واو سے بدل کر دیتے ہیں تخفیف کے لیے اور رؤیا میں اختلاف ہے عقلاء کا بسبب ایک اشکال وارد کے اور وہ اشکال یہ ہے کہ نوم ضد ادراک ہے پس جو کوئی مرئی ہوتا ہے وہ کیا ہے اکثر متکلمین اشاعرہ سے اور معتزلہ اس طرف گئے ہیں کہ وہ خیالِ باطل ہے نہ حقیقت ادراک لیکن معتزلہ کہتے ہیں کہ دیکھنے کے شرائط ہیں مثلاً مقابلہ رائی اور مرئی میں اور خروج شعاع باصرہ سے اور توسط ہوائی شفاف کا مانند اس کی اور یہ سب مفقود ہیں منام میں پس سوائے خیالاتِ فاسدہ اور اوہامِ باطلہ کے اور کچھ نہیں اور اشاعرہ کہتے ہیں چونکہ نوم ضد ادراک ہے اور جاری نہیں ہوئی عادتِ الٰہی ساتھ خلق ادارک کے نائم ہیں پس جو مدرک ہوتا ہے حقیقت ادراک نہیں ہے بلکہ خیالِ باطل اور وہم باطل ہے اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مراد بطلان سے ان کے نزدیک اتنا ہے کہ رؤیا حقیقت ادراک نہیں ہے بلکہ ایک چیز ہے مشابہ ادارک اور یہ مراد نہیں کہ رؤیا صحیح نہیں یا اعتبار اس کا کچھ نہیں۔

اِس لیے کہ صحت پر رؤیا صالحہ کے اور حقیقت پر اس کے اجماع اہل حق منعقد ہے پس گویا وہ کہتے ہیں کہ رؤیا حقیقت ادارک نہیں ہے لیکن باوجود اس کے ثبوت رکھتا ہے اور اس کی تعبیر ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ لفظ باطل رؤیا کی حق میں نہ کہیں بلکہ بجائے اس کے محض یا صرف کا استعمال کریں تو اولیٰ ہے اور ابو اسحٰق اسفرائی نے کہا ہے کہ رؤیا ادراک ہے حقیقتاً بے شبہ اس لیے کہ کچھ فرق نہیں اس چیز میں جو پاتا ہے نائم نوم میں اور مستیقظ یقظہ میں ادراکات سے پس تشکیک ادراک نائم میں مستلزم ہے وقوع شک کو ادراک مستیقظ میں اور یہ مستلزم ہے انکار بدیہی کو اور استاد مذکور بھی قائل ہے کہ نوم ضد ادراک ہے مگر کہتا ہے کہ نوم قائم ہے بعض اجزائے انسان سے اور ادراک قائم ہے بعض دوسرے کے ساتھ اس کے اجزاء سے اس لیے اجتماع ضدین مقام واحد میں لازم نہ آیا۔ کذا فی المواقف وشرحہ اور طیبی نے کہا ہے حقیقت رؤیا کی پیدا کرنا ہے حق تعالیٰ کا دلِ نائم میں علوم و ادراکات کو جیسا کہ پیدا کرتا ہے اس کا دل یقظان میں اور وہ تعالیٰ خالق ہے علوم و ادراکات کا نہ یقظہ موجب اس کا نہ نوم مانع اس کا خلق ان ادراکات کا نائم میں علامات اس کی دوسرے امور ہیں کہ عارض ہوتے ہیں ثانی الحال میں جیسے کہ تعبیر اس کی ہے اور خواب مانند ابر کے ہے کہ دلیل ہے باران کی اور اس قول کی رو سے رؤیا حقیقت ادراک ہے اور نوم اور ادراک میں ضدیت نہیں اور فقیر یعنی مترجم کے نزدیک یہی قول کتاب وسنت سے قریب تر معلوم ہوتا ہے۔ شرح مشکوٰۃ

١٤٤٤: بَابُ اَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

باب: اِس بیان میں کہ خواب مؤمن کا چھیالیسواں حصہ ہے نبوت کا

٢٢٧٠ـ ٢٢٧١: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ. وَاَصْدَ قُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِ يْنِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَامِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهٗ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُ كُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ ـ

٢٢٧٠ـ ٢٢٧١: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب قریب ہو جائے زمانہ نہ ہوں گا خواب مؤمن کا جھوٹا اور سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے یعنی جو صادق ہے اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصہ ہے نبوت کا اور خواب تین قسم ہے ایک خواب نیک کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور دوسرا وہ خواب حدیث نفس ہے مرد کی یعنی خیالات ہیں کہ متصور ہوتے ہیں پھر جب دیکھے کوئی خواب میں وہ چیز کہ مکروہ رکھے تو کھڑا ہو جائے اور تھوکے اور نہ بیان کرے لوگوں سے اور فرمایا دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو دیکھنا خواب میں اور مکروہ جانتا ہوں طوق کو دیکھنا یعنی گلے میں اور زنجیر کی تعبیر دین پر ثابت رہنا ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٢٧٢: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ـ

٢٢٧٢: عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی رزین عقیلی اور انس اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمر اور عوف بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔ **مترجم**: قولہ جب قریب ہو جائے زمانہ اس میں تین قول ہیں بعضوں نے کہا مراد قربِ ساعت ہے کہ جب قیامت قریب ہو گی خواب صحیح بہت کثرت سے ہوں گی اور یہ پہلا قول ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اقتراب زبان سے برابر ہونا دن اور رات کا ہے چنانچہ معبرین کا قول ہے: اصدق الا زمان للعبارة وقت انفتاق الانوار و ادراك الثمار وحينئذٍ يستوى الليل والنهار۔ تیسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے زمانہ کا چھوٹا ہونا ہے قریب قیامت کے ہوگا کہ سال برابر ہوگا ماہ کے اور ماہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور دن برابر ایک گھڑی کے۔ قولہ اور سچا خواب اس کا جس کی بات سچی الخ یعنی جو شخص عادت کرے صدق کی اور بچے کذب سے اور حاصل کرے عقائد صحیحہ اور اعتقادات صادقہ اور صدق احوال و افعال و اقوال کا اس کا خواب روز بروز سچا ہوتا جاتا ہے اور بشاراتِ غیبیہ سے اس کی تائید ہوتی جاتی ہے اور بڑے بڑے عدم علوم اور پسندیدہ فہوم بذریعہ رؤیا اسے تعلیم ہوتے ہیں اور لقاء انبیاء و صلحاء اور فیوض ارواحِ شہداء اور طرح طرح کے نعماءِ غیبیہ اور الاءِ لاریبیہ سے حاصل ہوتے ہیں کہ ابنائے زمان اس کے سننے سے متحیر اور اخوان دوران اس کے استماع سے ششدر ہوں۔ قولہ اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصہ ہے اس میں روایات مختلف ہیں چنانچہ مسلم کی روایت میں پینتالیسویں حصہ کا ذکر ہے اور ایک روایت میں جزء من سبعين جزءًا من النبوة مذکور ہے اربعین جزوًا بھی وارد ہوا ہے اور تسعة و اربعین بھی اور حضرت عباسؓ سے ایک روایت میں خمسین بھی آیا ہے اور ابن عمرؓ کی روایت میں ستة وعشرین اور عبادہ کی روایت میں اربعة و اربعین قاضی عیاض سے مروی کہ طبریؒ نے کہا کہ یہ اختلاف ہوتا ہے بسبب اختلاف رائی کہ مؤمن صالح کا رؤیا چھیالیسواں جزء ہے اور

مؤمن فاسق کا ستر اجزاء کا ایک جزء ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس کی تعبیر جلی ہو وہ چھیالیسواں جزء ہے۔ خطابی نے کہا ہے کہ بعضے علماء نے فرمایا کہ ایام وحی کے رسول اللہ ﷺ پر تیئس برس ہیں دس برس مدینہ میں اور تیرہ برس مکہ میں اور اس سے قبل چھ مہینے خواب صالح میں آپ ﷺ کو وحی ہوتی تھی اور چھ مہینے چھیالیسواں حصہ ہیں تیئس برس کا پس اس حدیث میں اشارہ اس کی طرف ہے اور بعضوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ مدت رؤیا صالح کی نقل سے ثابت نہیں اور بصورتِ ثبوت بھی بعد اس کے بہت سے خواب آنحضرت ﷺ نے دیکھے ہیں پھر ان خوابوں کی مدت اگر ملائی جائے تو چھ مہینے سے زیادہ ہوں گے اور نسبت متغیر ہو جائے گی مگر مازری نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض باطل ہے اس لیے کہ بعد وحی کے خواب چونکہ بارہ سال ملک ہوئے ہیں وہ وحی میں داخل ہیں اور بعضوں نے کہا چونکہ خواب میں اکثر اخبار بالغیب بھی ہوتا ہے اس لیے آپ نے اسے جزو نبوت فرمایا ہے خطابی نے کہا یہ حدیث موکد ہے امر رؤیا کی اور محقق ہے اس کی منزلت کی اور کہا جز نبوت ہونا رؤیا کے حق میں ہے یعنی انہیں کے خواب جزو نبوت ہیں نہ ان کے غیر کے اس لیے کہ انبیاء پر وحی بھیجی جاتی ہے خواب میں جیسا کہ جاگنے میں اور خطابی نے کہا بعض علماء کا قول ہے کہ مراد حدیث سے یہ ہے کہ رؤیا آتے ہیں موافقت پر نبوت کے اس لیے کہ وہ ایک جزو باقی ہے نبوت کا یعنی قیامت تک اور مترجم کے نزدیک یہی قول صحیح تر ہے اور مؤید ہے اس کی بہت حدیثیں یعنی تخصیص رؤیا انبیاء کی جز نبوت ہونے میں خوب نہیں' واللہ اعلم۔ (نووی)

قولہ جب دیکھے خواب میں کوئی چیز مکروہ الخ۔ نوویؒ نے کہا ہے کہ مناسب ہے کہ جمع کرے سب روایتوں کو یعنی جب کچھ مکروہ دیکھے تو تھوکے بائیں طرف تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شرہا پڑھتا جائے اور کروٹ بدل لے اور اٹھ کر دو رکعت پڑھ لے پھر جس نے ایسا کیا اس نے سب روایتوں پر عمل کیا جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں اور اگر اقتصار کیا بعض پر تو بھی دفع ضرر کو کافی ہے جیسا کہ مصرح ہے حدیثوں میں انتہی۔ قولہ اور نہ بیان کرے لوگوں سے اس لیے کہ شاید اگر تعبیر دی اس کی کسی دشمن نے خواب تو واقع ہوگی اس لیے کہ کہا گیا ہے کہ رؤیا بمنزلہ طائر کے ہے جب تعبیر دی گئی اس کی اتر آیا اور اگر تعبیر نہ دی گئی اڑ گیا۔ قولہ دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو الخ۔ اس لیے کہ زنجیریں پیروں میں ہوتی ہیں اور اشارہ ہے اس میں معاصی اور شرور اور انواع باطل سے باز رہنے کا اور طوق کا محل گردن ہے اور وہ زیور ہے اہل نار کا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا اور فرمایا: اِذَا الْاَغْلَالُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اور اہل تعبیر نے اس میں ایک تفصیل کی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دیکھے کوئی شخص زنجیرا اپنے میں اور وہ مسجد میں ہے یا کسی مشہد خیر میں یا کسی اور اچھی حالت میں پس وہ دلیل ہے اثبات کی اس کی حالت مذکورہ پر اور اسی طرح اگر دیکھے اسے صاحب ولایت تو وہ دلیل ہے اس کے اثبات ولایت پر اور اگر دیکھے مریض و مسجون و مسافر و مکروب وغیرہ تو دلیل ہے اس کے ثبات پر ان حالتوں میں اور کہا ہے کہ اگر ملحق ہو جائے اس کے ساتھ کوئی اور مکروہ بھی مثلاً زنجیر کے ساتھ طوق بھی دیکھا تو تعبیر ہے زیارۃ مکروہ کی اس لیے کہ وہ صفت ہے معذبین کی اور طوق اگر گردن میں ہے مذموم ہے اور اگر ہاتھ میں ہے تعبیر اس کی کف عن الشر ہے اور کبھی دلالت اس کے بخل پر بھی ہے اور کبھی منع پر ان فعلوں کے جس کی نیت کی ہے۔ (نووی) فقیر کہتا ہے دونوں ہاتھوں کو اپنے مغلول دیکھنا گردن میں اشارہ ہے بخل کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ...... اشارہ ہے مواخذہ الٰہی کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ۔

١٤٤٥: بَابُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

باب: ذہاب نبوت اور بقائے مبشرات کے بیان میں

۲۲۷۲ (ل): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۲۲۷۲ (ل): روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ وَهِیَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔

کہ رسالت اور نبوت تمام ہوگئی پس اب کوئی رسول نہیں میرے بعد اور نہ کوئی نبی۔ کہا راوی نے پس گراں ہوئی لوگوں پر یہ بات تب فرمایا آپ ﷺ نے لیکن مبشرات باقی ہیں عرض کی لوگوں نے یا رسول اللہ! مبشرات کیا چیز ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے خواب مسلمان کا اور یہ ایک ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکڑوں سے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہ، حذیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرز رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی مختار بن فلفل کی روایت سے۔

۲۲۷۳: عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا﴾ [یونس : ٦٤] فَقَالَ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ غَیْرَكَ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ غَیْرَكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِیَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْتُرٰى لَهٗ۔

۲۲۷۳: روایت ہے عطاء بن یسار سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل مصر کے کہا اس مرد نے پوچھا میں نے ابوالدرداء سے معنی اس قول اللہ تعالیٰ عزوجل کے لَهُمُ الْبُشْرٰى ...... سو فرمایا ابوالدرداء نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے سوا تیرے مگر ایک شخص نے جب سے کہ پوچھ رکھا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے جب سے اتری یہ آیت سوا تیرے مراد بشریٰ سے اس آیت میں خواب نیک ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا فرمایا دکھایا جاتا ہے اس کو یعنی من جانب اللہ۔

ف: اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: بشریٰ قرآن عظیم الشان میں پندرہ جگہ آیا ہے اور منجملہ اس کے یہ آیت ہے کہ گیارہویں سپارے کے بارہویں رکوع میں واقع ہے۔ لهم البشرى فى الحيٰوة الدنيا فى الاخرة اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے بشریٰ میں کہ مراد اس سے کیا ہے پس ایک قول تو وہی ہے جو اوپر گزرا اور عبادہ بن صامت سے بھی یہی مروی ہے یعنی وہ خوابِ صالح ہے اور ابو ہریرہؓ سے بھی ایک روایت میں آیا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے ثناء حسن ہے دنیا میں اور جنت ہے آخرت میں چنانچہ ابوذرؓ سے منقول ہے کہ پوچھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آدمی عمل کرتا ہے اپنے نفس کے لیے اور لوگ دوست رکھتے ہیں اس کو فرمایا آپ نے تلك عاجل بشرى المؤمنين۔ یعنی یہ دنیا میں بشریٰ ہے مؤمن کا اور زہری اور قتادہ سے مروی ہے کہ مراد اس سے نزولِ ملائکہ ہے ساتھ بشارت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کے قریب۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تتنزل عليهم الملئكة ان لا تخافوا و لا تحزنوا وابشروا بالجنة التى كنتم توعدون۔ اور عطا نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ بشریٰ دنیوی سے مراد ہے آنا فرشتوں کا قریب قریب موت کے بشارت کے ساتھ اور آخرت میں بعد خروج نفس مؤمن کے کہ لے چڑھتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف اور بشارت دیتے ہیں اسے رضوانِ الٰہی کی غرض یہ تیسرا قول ہے اور چوتھا حسن بصری سے منقول ہے کہ مراد اس سے وہ بشارتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کے لیے اپنی کتاب کریم میں فرمائی ہیں ثوابِ عظیم سے اور انواعِ نعیم سے جیسا ان آیتوں میں و بشر الذين امنوا و عملوا الصالحات و بشر المؤمنين وابشروا بالجنة الى غيرها من الايات۔ (بغوی) فقیر کہتا ہے۔ قولین اولین مؤید بالحدیث ہیں پس وہی اولیٰ ہیں قبول کے لیے اگرچہ قولین آخرین میں بھی استدلال کتاب اللہ سے موجود ہے۔

۲۲۷۴ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ۔

۲۲۷۴: روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ سچی وہ خواب ہیں جو سحر کے وقت دیکھے جائیں۔

ف: سحر چھٹا حصہ اخیر ہے رات کا اور وہ وقت ہے نزولِ برکات کا اور قبولِ ادعیات اور ہوتا ہے اس وقت باری تعالیٰ شانہ آسمانِ اوّل پر اور رجوع ہے تمام عالم قدس اور عالم ملکوت عالم شہادت کی طرف اور نورانی ہوتے ہیں اس وقت دِل اور نکلتی ہیں اس وقت دعائیں صالحین کی اور مشغول بعبادت ہوتے ہیں اس وقت مخلصین بے ریا صاحبانِ اخلاص بندگانِ باوفا پس ایسی تاثیر ہے اس وقت میں کہ اثر کر جاتی ہے نائمین میں یعنی وہ صداقت ہے خوابوں کی پس جو فائدہ حاصل ہوگا اس وقت میں بیداروں کو وہ کب تحریر میں آ سکتا ہے۔

۲۲۷۵ : عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْتُرٰى لَهٗ۔

۲۲۷۵: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ پوچھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے مراد آیہ لَهُمُ الْبُشْرٰى کی فرمایا آپؐ نے وہ خواب صالح ہیں کہ دیکھتا ہے اسے مؤمن یا دکھایا جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ف: حرب نے اپنی روایت میں حدثنا یحییٰ کہا یعنی بجائے عن یحییٰ کے۔

١٤٤٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ

باب: رؤیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں

۲۲۷۶ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ۔

۲۲۷۶: روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ کو دیکھا خواب میں سو بے شک مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت کے ساتھ۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم اور ابی مالک اشجعی سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ابی بکرہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: الفاظ اس حدیث کے کئی طرح مروی ہیں چنانچہ ایک روایت میں: من رانی فی المنام فقد رانی اور ایک روایت میں لا ینبغی للشیطان ان یتمثل فی صورتی اور من رانی فقد رای الحق اور من رائی فی المنام فبیر انی فی الیقظة او کانما رانی فی الیقظة۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ فقد رانی سے کیا مراد ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا اور وہ خواب اس کا اضغاث احلال سے نہیں اور نہ تشبیہات شیطانیہ سے اور مؤید ہے اس معنی کی روایت فقد رای الحق کہ مراد اس سے رؤیت صحیحہ ہے اور کبھی دیکھتا ہے دیکھنے والا ان کی صفت کے خلاف اور حلیہ مبارک کے مخالف اور اس میں کچھ اشکال نہیں اس لیے کہ ذاتِ مقدس ان کی مرئی ہے اور صفاتِ متخیلہ غیر مرئی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض صور متخیلہ کو گمان کرتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے حالانکہ اس نے دیکھا نہیں ہوتا اور اسی طرح کچھ اشکال نہیں اس میں کہ وقت واحد میں دیکھا دو شخصوں نے اپنی جگہوں میں اور ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں اس لیے کہ خواب فقط ادراک ہے اور شرط نہیں اس میں تصدیق ابصار کی اور نہ قرب مسافت کا اور نہ مدفون ہونا مرئی کا زمین میں اور نہ ظہر زمین پر ہونا فقط کافی ہے ادراک صحیح واقعی کے لیے وجود جسم مبارک کا اور موجود ہونا جسم مبارک کا اور فنا سے محفوظ ہونا اس کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اگر دیکھا کسی نے کہ آپ نے حکم کیا کسی کے قتل کا کہ حرام ہے اس کا قتل پس دیکھنا اس کا ذاتِ مقدس کو صحیح ہے اور وہ فرمان تخیل اس کا ہے اور قصور ہے رائی کا نہ مرئی کا اور قاضی نے کہا احتمال ہے کہ فقد رانی اور فقد رای الحق سے یہ مراد ہو کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت میں

یعنی جب کہ دیکھا آپ کو اس صفت پر جو معروف تھی آپ کی حیوۃ مبارک میں پھر اگر اس کے خلاف دیکھا تو رؤیا تاویل ہوا نہ رؤیا حقیقی مگر یہ قول قاضی کا ضعیف ہے صحیح یہی ہے کہ رؤیت آپ کی بہر حال حقیقی ہے خواہ صفت معروفہ پر دیکھیں یا اور طرح پر جیسا کہ ذکر کیا مازری نے کہا قاضی نے کہ قول ہے بعض علماء کا کہ خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس فضیلت سے کہ رؤیت آپ ﷺ کی صحیح اور صدق ہے اور روکا شیطان کو کہ متصور ہو آپ ﷺ کی صورت میں تاکہ جھوٹ نہ باندھ سکے آپ ﷺ پر خواب میں بھی جیسے کہ خرق عادت ہے انبیاء کے واسطے معجزہ کے لیے اور جیسے کہ محال کیا متصور ہونا شیطان کا ان کی صورت میں بیداری میں اور اگر واقع ہوتا یہ امر تو مشتبہ ہوتا حق ساتھ باطل کے اور وثوق نہ ہوتا انبیاء کے فرمودوں کا پس روک دیا اللہ تعالیٰ نے نزغ شیطان کو اور وسوسہ اور القاء اور کید اس کے کو ع اور کہا قاضی نے اتفاق کیا ہے علماء نے جوازِ رؤیت الٰہی پر اور صحت پر اور اس کے خواب میں اگر چہ بندہ دیکھے اس صفت پر کہ جو اس کے حال کے لائق نہیں صفاتِ اجسام سے اس لیے کہ یہ مرئی غیر ذاتِ الٰہی ہے اور جائز نہیں اس تعالیٰ پر تجسیم غرض جو کچھ کہ مرئی ہے وہ تجلیاتِ الٰہیہ ہے نہ ذاتِ الٰہیہ اور وہ قادر ہے کہ جس طرح پر چاہے تجلی فرمادے اور جس صورت میں چاہے متجلی ہو ابن باقلانی نے کہا ہے کہ رؤیت الٰہی خواب میں خواطر قلبیہ ہیں یا دلالات ہیں رائی کو امور ما کان او یکون کی طرف مانند سائر مرئیات کی انتہیٰ اور قول آنحضرت ﷺ کا من رانی فی المنام نسیرانی فی الیقظۃ۔ اس میں تین اقوال ہیں:

اوّل یہ کہ مراد اس سے حضرت کے ہم عصر لوگ ہیں گویا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری طرف ہجرت نہ کی اور مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ موافق ہجرت کے ہوگا اور عالم بیداری میں مجھے دیکھے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تصدیق اس خواب کی آخرت میں ہوگی کہ وہاں سب لوگ آپ کو دیکھیں گے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ جس نے آپ کو یہاں خواب میں دیکھا اس کو آخرت میں ایک رؤیت خاص ہوگی اور قرب واختصاص بہ نسبت سائر ناس کے زیادہ ہوگا اور دولت شفاعت سے بھی فیض یاب ہوگا۔ (نووی)

۱۴۴۷: بَابُ مَاجَآءَ اِذَا رَاٰی فِی الْمَنَامِ مَایَکْرَہُ مَا یَصْنَعُ

باب: بدخوابی کے علاج میں

۲۲۷۷: عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا یَکْرَہُہٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّھَا فَاِنَّھَا لَا یَضُرُّہٗ۔

۲۲۷۷: روایت ہے ابو قتادہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی ایسی چیز کو کہ بری لگے اسکو تو تھوکے اپنی بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے اللہ سے اس خواب کے شر سے پس وہ ضرر نہیں کرے گا اس کو۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: کچھ بیان اس کا ابھی اوپر گزرا اور خاص کیا آپ نے بائیں طرف کو کہ جانب ہے شیطان کے آنے کی اور نجاسات کی اور منسوب کیا خواب بد کو شیطان کی طرف منسوب کرنا مسببات کا اسباب کی طرف اور منسوب کیا خواب نیک کو باری تعالیٰ کی طرف تادبا حالانکہ خلق ادراک کا دونوں قسم کے خوابوں میں باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے بلا شرکت احدی وھوالح الصریح۔

۱۴۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِی تَعْبِیْرِ الرُّؤْیَا

باب: تعبیر خواب میں

۲۲۷۸: عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۲۲۷۸: روایت ہے ابی رزین سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خواب

اللّٰهِ ﷺ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلٰى رَجُلٍ طَائِرٍ مَالَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا تُحُدِّثَ بِهَا سَقَطَتْ قَالَ وَاَحْسَبُهٗ قَالَ وَلَا تُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا لَبِيْبًا اَوْحَبِيْبًا۔

مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور یہ مرد پر ایسا ہے جیسے کہ کسی کے سر پر چڑیا ہو جب تک کہ بیان نہیں کیا اس کو پھر جب بیان کر دیا اس کو گر پڑی کہا راوی نے اور گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی فرمایا آپ نے کہ مت بیان کر خواب کو مگر کسی عقلمند سے یا کسی دوست سے۔

۲۲۷۹ : عَنْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ يُحَدِّثْ بِهَا وَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ۔

۲۲۷۹: روایت ہے ابی رزین سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خواب مسلمان کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور وہ مرد پر بمنزلہ ایک پرندہ کے ہے جب تک کہ بیان نہ کرے اور جبکہ بیان کیا وہ گر پڑا یعنی واقع ہوئی جو تعبیر اس کی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے اور کہا روایت ہے وکیع بن حدس سے اور کہا شعبہ اور ابو عوانہ اور ہشیم نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے وکیع بن عدس سے اور یہ صحیح تر ہے۔ مترجم: خواب بمنزلہ ایک پرندہ کے ہے یہ کنایہ ہے عدم استقرار سے یعنی ساقط ہے اور قرار پانے والا نہیں جب تک کہ دل میں پوشیدہ ہے اور زبان پر نہیں آیا اس کا اعتبار نہیں اور وقوع نہیں پاتا جب اسے زبان پر لایا اور غیر سے ذکر کیا اور اس نے تعبیر دی واقع ہوا پس اسے کسی سے کہنا نہ چاہیے اور یہ اس خواب کا حکم ہے کہ جس کے وقوع سے آدمی ڈرتا ہے اور متضمن ہے وہ کسی شر کا اور باقی رہا خواب نیک اس کو بھی دشمن اور بدخواہ اور سفیہ اور بے شعور سے نہ کہنا چاہیے کہ وہ الٹی تعبیر دے گا کہ موجب حزن ہوگا بلکہ اپنے خیر خواہ ذی علم فہمیدہ آدمی سے ذکر کرنا چاہیے کہ وہ تعبیر نیک دے اور طبیعت اس سے محظوظ ہو۔

۲۲۸۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَرُؤْيَا حَقٌّ وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهٗ وَرُؤْيَاتَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى مَايَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَكَانَ يَقُوْلُ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِيْ فَاِنِّيْ اَنَا هُوَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ لِلشَّيْطٰنِ اَنْ يَتَمَثَّلَ بِيْ وَكَانَ يَقُوْلُ لَا تَقُصُّ الرُّؤْيَا اِلَّا عَلٰى عَالِمٍ اَوْ نَاصِحٍ۔

۲۲۸۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خواب تین ہیں ایک سچا خواب ایک وہ کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں اور ایک غم دلانا ہے شیطان کا پھر جس نے دیکھا ایسا خواب کہ برا جانتا ہے اسے تو اٹھے اور نماز پڑھے اور فرماتے تھے پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا خواب میں دیکھنا اور برا لگتا ہے مجھے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کی تعبیر ثبات فی الدین ہے اور فرماتے تھے جس نے مجھ کو دیکھا پس میں ہی ہوں وہ اس لیے کہ شیطان کی یہ مجال نہیں کہ میری صورت بنے اور فرماتے تھے مت بیان کر خواب کو مگر عالم سے یا ناصح سے۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابی بکرہ اور ام علاء اور ابن عمرؓ اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: تفصیل ان سب کی اوپر گزری۔

١٤٤٩: بَابُ مَاجَآءَ فِي الَّذِيْ — باب: جھوٹا خواب بیان کرنے کی

يَكْذِبُ فِي حُلُمِهٖ — مذمت میں

۲۲۸۱ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهٖ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيْرَةٍ۔

۲۲۸۱: روایت ہے علی سے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ روایت کی انہوں نے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ جس نے جھوٹ باندھا اپنی خواب کا مضمون حکم دیا جائے گا اسکو قیامت کے دن کہ دو جو میں گرہ لگا دے۔

ف: روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی شریح اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے پہلی حدیث ہے۔

۲۲۸۲ ۔ ۲۲۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا ۔

۲۲۸۲۔۲۲۸۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے جھوٹا خواب بیان کیا حکم کیا جائے گا قیامت کے دن کہ گرہ لگائے دو جو میں اور گرہ نہ لگا سکے گا کبھی وہ ان میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: چونکہ خواب محل ہے اخبار غیبیہ کا اور خصوصاً خوابِ صالح ایک شعبہ ہے نبوت کا پس جھوٹ باندھنا اس میں گویا شعبہ ہے دعویٰ کاذبہ نبوت کا یہی سبب ہے اس میں وعید وارد ہونے کا انتہیٰ اور بعضوں نے کہا سبب وعید شدید کا یہ ہے کہ رؤیا کاذبہ میں جھوٹ باندھنا ہے اللہ تعالیٰ پر اور تخصیص شعیر کے گرہ لگانے کے لیے اس واسطے کہ مادہ اس کا اور شعور کا قریب قریب ہے گویا اشارہ ہے کہ یہ تیری بے شعوری کی سزا ہے کہ عقد شعیر گلے پڑا۔

۱۴۵۰: بَابٌ ۔ باب: (دودھ خواب میں دیکھنے کے بیان میں)

۲۲۸۴ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ ۔

۲۲۸۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے اس حال میں کہ میں سوتا تھا کہ لایا گیا میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا سو پیا میں نے پھر دیا بچا ہوا اپنے عمر بن خطابؓ کو لوگوں نے پوچھا کہ کیا تعبیر فرمائی آپ ﷺ نے اس کی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا تعبیر کی اس کی میں نے علم۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی بکرہ اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سنجرہ اور سمرہ اور ابی امامہ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمرؓ کی صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دودھ کی تعبیر علم ہے اور اسی طرح داخل ہے اس میں ہر خیر و برکت و نیکی و صلاح اور خوبی دنیا و آخرت اور ترقی دین اور بہبودئ دارین اور اہل تعبیر نے کہا ہے کہ لبن بقر کی تعبیر مال و خصب و غنا ہے اگر اسے لیتے ہوئے دیکھے اور اگر دیکھے کہ دودھ دوہا اور پیا تو مرد فقیر امیر ہوگا اور مطلق لبن فطرہ اسلام ہے اور سنت ہے نبی ﷺ کی اور مال حلال اور رزق حسن اور دہی کا دیکھنا ہے ہم و غم ہے اور ضرر و حزن۔

١٤٥١: بَابٌ

باب: (قمیص کی تعبیر میں)

٢٢٨٥ :عَنْ اَبِی اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وِمِنْهَا مَايَبْلُغُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ۔

٢٢٨٥ : روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں بعض اصحاب سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس درمیان میں کہ میں سورہا تھا' دیکھا میں نے آدمیوں کو کہ پیش کیے جاتے ہیں مجھ پر ان پر کرتے ہیں سو بعضے ان میں سے پہنچتے ہیں چھاتی تک اور بعضے اس سے نیچے یعنی ناف یا گھٹنے تک فرمایا آپ نے پھر جب پیش کیے گئے مجھ پر حضرت عمرؓ تو ان پر ایک کرتہ تھا کہ کھینچتے تھے وہ اس کو یعنی زمین پر لٹکتا تھا لوگوں نے پوچھا کیا تعبیر سوچی آپ نے فرمایا تعبیر اس کی دین ہے۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انکھوں نے نبی ﷺ سے ہم معنی اس کے اور یہ صحیح تر ہے پہلی روایت سے۔ مترجم: قمیص میں جیسا فرق تھا حضرت عمرؓ کے اور لوگوں کے وہی فرق تھا ان کے دین میں اور لوگوں کے دین میں یعنی تدین میں آپ اور لوگوں سے ایسے زیادہ تھے کہ جیسا لٹکتا ہوا قمیص اور قمیصوں سے زیادہ تھا اور اس سے لازم نہیں آتی فضیلت آپ کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس لیے کہ حدیث میں تصریح نہیں اس کی اور فضیلت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور حدیثوں سے معلوم ہو چکی تھی اس لیے یہاں سکوت فرمایا اس سے اور اگر کوئی کہے کہ کیا مناسبت ہے قمیص کو دین سے تو کہیں گے کہ جیسا قمیص ساتر عورت ہے ویسا ہی دین ساتر عیوب و ذنوب ہے اور دین اور تقویٰ قریب سے قریب ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: و لباس التقوىٰ ذلك خير۔ پس تقویٰ لباس فرمایا دال ہے اس پر کہ قمیص اور دین میں مناسبت ہے۔

١٤٥٢: بَابُ مَاجَآءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمِيْزَانِ وَالدَّلْوَ

باب: میزان اور دلو کے بیان میں

٢٢٨٦ :عَنْ اَبِی بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَارَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَ اَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَ وُزِنَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَرَاَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

٢٢٨٦ : روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک دن کسی نے دیکھا ہے تم میں سے کوئی خواب تو کہا ایک مرد نے میں نے دیکھا خواب کہ گویا ایک ترازو اترا ہے آسمان سے اور تولے گئے اس میں آپ ﷺ اور ابوبکرؓ سو بھاری نکلے آپ ﷺ اور پھر تولے گئے اس میں آپ ﷺ اور ابوبکرؓ سو بھاری نکلے ابوبکرؓ اور تولے گئے اس میں عمرؓ اور عثمانؓ پس بھاری نکلے عمرؓ پھر اٹھالی گئی میزان پھر دیکھی ہم نے کراہت چہرے میں رسول اللہ ﷺ کے یعنی اس خواب کے سننے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: شاید کراہیت کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ نے سمجھا خلافت حضرت عثمانؓ ہی تک ہوگی اور یہ سمجھنا بھی آپ کا موافق واقع کے ہوا یعنی وہ خلافت کہ جو باتفاق اصحاب ہوا اور مؤمنوں میں اختلاف نہ ہو حضرت عثمانؓ ہی کے زمانہ تک ہوئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اختلاف اصحاب رہا اگرچہ شروط خلافت راشدہ باجمعہا ذاتِ مقدس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مجتمع تھے اور جس نے خلاف کیا آپ سے اس کی خطا اجتہادی تھی اور بھی دلالت کرتا ہے یہ خواب مراتب اصحاب اور فضیلت ان کی علی ترتیب الخلافت یعنی اوّل سب سے ابوبکر ہیں بعدان کے عمرؓ بعدان کے عثمان اور یہی ہے عقیدہ اہلسنّت کا۔

۲۲۸۷ ۔ ۲۲۸۸ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ اَنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَاَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ۔

۲۲۸۷ ۔ ۲۲۸۸ : روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ورقہ بن نوفل کا سوعرض کی خدیجہؓ نے کہ انہوں نے تصدیق کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی اور انتقال کر چکے وہ قبل اس کے کہ ظاہر کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسالت اپنی سوفرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے گئے مجھے وہ خواب میں اور ان کے بدن پر کپڑے سفید تھے اور اگر ہوتے وہ اہل نار سے تو ہوتے ان پر اور طرح کے کپڑے سواس کے سوا اس کے یعنی سیاہ وغیرہ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبدالرحمٰن اہلحدیث کے نزدیک قوی نہیں۔ مترجم : ورقہ بن نفل چچیرے بھائی تھے ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اور تصدیق کی تھی انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سن کر اور کہا تھا کہ وہ فرشتہ جو تم پاس آتا ہے وہ قاموس اکبر ہے اور افسوس کیا تھا انہوں نے اپنے بڑھاپے پر اور آرزو کی تھی کہ میں اس وقت جوان ہوتا جبکہ قوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالے گی تو آپ کی مدد کرتا چنانچہ تفصیل اس کی ابتدائے بخاری میں مذکور ہے اور قبل اشتہار رسالت کے انتقال فرمایا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اہل نار سے نہیں اس لیے کہ ان کے بدن پر میں نے سفید کپڑے دیکھے خواب میں اس حدیث میں تصریح ہے کہ سفید کپڑوں میں کسی میت کو دیکھنا دلالت رکھتا ہے اس کے حسن خاتمہ پر اور ان کو کوئی عاقبت پر اور رنگوں میں پسندیدہ تر سفید رنگ ہے۔

۲۲۸۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَنَزَعَ اَبُوْبَكْرٍ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ فِيْهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَعَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ۔

۲۲۸۹ : روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا انہوں نے خواب نبیؐ سے جس میں دیکھا تھا آپؐ نے ابی بکر و عمر کو سوفرمایا حضرتؐ نے کہ دیکھا میں نے لوگوں کو کہ مجتمع ہوئے ہیں یعنی ایک کنوئیں پر پھر پانی کھینچا ابوبکر نے ایک یا دو ڈول اور انکے کھینچنے میں ضعف ہے اور اللہ تعالیٰ بخشے گا انکو پھر کھڑے ہوئے عمر اور کھینچا انہوں نے اور وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا پھر نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو کہ کام کرے مثل اسکے کام کرنے کو یہاں تک کہ جگہ پکڑی لوگوں نے اپنی آرامگاہوں میں یعنی بخوابی سیراب ہو گئے۔

ف : اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابن عمرؓ کی روایت سے۔ مترجم : اس حدیث میں اشارہ ہے خلافت کی طرف خلفائے راشدین یعنی شیخین کے قولہ کھینچا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک یا دو ڈول یعنی خلافت ان کی ایک یا دو سال ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کہ خلافت ان کی دو سال اور تین ماہ تھی قولہ اور ان کے کھینچنے میں ضعف سے اشارہ ہے کہ ان کے ایام میں اضطراب اور ارتداد واقع ہوگا یا اشارہ ہے لین اور مدارات اور قلت سیاست کی طرف یا اجرا کرنا امورِ سلطنت کا تامل و تانی کے ساتھ قولہ اور اللہ تعالیٰ بخشے گا یعنی ارتداد امت وغیرہ ان کے منصب عالی میں کچھ نقصان نہ پہنچائے گی اور امر خلافت میں مخل نہ ہوں گے بلکہ عنایت الٰہی تائیدات غیبیہ سے

اس کی مکافات کردے گی اور غرب بڑا ڈول ہے اونٹوں کے پانی پلانے کا فاستحالت غربا یعنی مستحیل ہوگیا اور بدل گیا چھوٹا ڈول بڑے سے قولہ نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو الخ اس میں اشارہ ہے تعظیم دین کا اور اعلائے کلمۃ اللہ کا اور کثرتِ فتوحات اور فتح کنوز وخزائن اور جمع رجال اور نصب قتال کا جو حضرت عمرؓ کے زمان فیض توامان میں منصۂ شہود پر آیا کہ اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن سعی اور خوبی عزم اور صحت نیت اور جہد کثیر کا مشارق الارض سے مغارب تک پہنچا اور عبقری کا معنی رجل قوی شدید القوۃ قولہ ضرب الناس بعطن۔ عطن اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ مراد اس سے کلمہ سے یہ ہے کہ لوگ یہاں تک سیر ہوئے اور اپنے اونٹوں کو آسودہ کیا کہ کسی کو حاجت نہیں رہی پانی کی اور بٹھا دیا اونٹوں کو ان کے مقاموں میں اور کھول دیا اپنے رجال کو بسبب فراغت حال اور بشاشت بال کے اور مقصود اس سے کمال سیرابی ہے الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو خواب میں پانی پلاتے دیکھے تو تعبیر اس کی فیضان علوم ہے اور ایصالِ منافع دینیہ اور انتشار سنن نبویہ اور ترویج حسنات اور تشییر واجبات اور اجرائے احکام اور اقامت حدود وغیر ذلک من الامور التی ظہرت فی زمان الخلافۃ علی ایدی الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم۔

۲۲۹۰ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَاَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ يُنْقَلُ اِلَى الْجُحْفَةِ ۔

۲۲۹۰: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ روایت کرنے لگے وہ خواب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے ایک عورت سیاہ فام کو بکھرے ہوئے بال سر کے نکلی مدینہ سے یہاں تک کہ ٹھہر گئی مہینہ میں اور نام ہے جحفہ کا کہ وہ بستی ہے سو تعبیر کی میں نے اس کی کہ وہ وباء ہے مدینہ کی کہ چلی جائے گی جحفہ میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت سیاہ فام کی تعبیر وباء ہے یا اور کوئی بلائے عام کہ جس سے اکثر خلائق متضرر ہو جیسے ظلم حکام کا جفا قضاۃ کی جور کسی قوم کا چنانچہ حدیث میں آیا ہے: الظلم ظلمات یوم القیمۃ۔ پس ظلم بصورت زن سیاہ فام ظاہر ہوتا ہے خواب میں یا وہ کثرت ہے ذنوب کی اور جفا ہے اپنے نفس پر غرض تاریکی اور سیاہی مشعر ہے ذنوب وعیوب سے اور معبر ہے جور و جفا سے جیسے کہ انوار و بیاض معبر بہ طاعت وسعادت سے و معبر باقبال و دولت اور نور معبر ہے بعلم وفہم وصفائی ذہن وصفائی باطن اور ظلمت وسیاہی معبر ہے بکدورت طبع وقساوت قلب جہل وحمق وعقائد خبیثہ وارتکاب بدع وغیر ذالک۔

۲۲۹۱ : عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ الْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ قَالَ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

۲۲۹۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں جھوٹ نہ ہوگا رؤیا مؤمن کا یعنی جو دیکھے گا وہی وقوع میں آئے گا اور سب سے سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے اور خواب تین ہیں ایک اچھا خواب کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ایک خواب وہ ہے کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں اور ایک خواب غم میں ڈالنا ہے شیطان کا پھر جب دیکھے کوئی تم میں سے ایسے خواب کو کہ مکروہ رکھے اس کو پس نہ بیان کرے اس کو کسی سے اور چاہیے کہ اٹھ کر نماز پڑھے کہا ابوہریرہؓ نے پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا دیکھنا اور برا لگتا ہے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کا دیکھنا تعبیر اس کی ثابت رہنا دین میں۔ کہا راوی نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ۔

اور فرمایا نبی ﷺ نے خواب مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں کا نبوت کے۔

ف: اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی نے یہ حدیث ایوب سے مرفوعاً اور روایت کی حماد بن زید نے ایوب سے موقوفاً۔ **مترجم**: تفصیل اس کی اوپر گزری۔

۲۲۹۲ : عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَانَ فِى يَدَىَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِىْ شَانُهُمَا فَاُوْحِىَ اِلَىَّ اَنْ اَنْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَ اَفَاَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِىْ يُقَالُ لِاَ حَدِهِمَا مُسَيْلَمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِىُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ۔

۲۲۹۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا میں نے کہ میرے دونوں ہاتوں میں دو کنگن ہیں سونے کے پس فکر میں ڈال دیا مجھ کو ان کے حال نے سو وحی بھیجی گئی مجھ پر یعنی خواب ہی میں کہ پھونک دوان دونوں کو سو پھونک دیا میں نے ان کو سو وہ دونوں اڑ گئے پھر تعبیر دی میں نے ان دونوں کی ساتھ دو جھوٹوں کے کہ نکلیں گے بعد میرے کہ ایک کو ان میں سے مسلمہ کہتے ہیں وہ نکلے گا یمامہ سے اور دوسرا عنسی کہ ہے خروج اس کا صنعاء میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ **مترجم**: اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ دیکھنا زیور کا جو ممنوع ہے۔ مرد کو اپنے بدن پر تعبیر اس کی کسی کا تہمت باندھنا اور جھوٹ لگانا اور طوفان باندھنا ہے اور دور ہونا اس کا یا اتارنا اس تہمت سے بچنا ہے۔

۲۲۹۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّى رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَ الْعَسَلُ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَيْتُ سَبَبًا وَاصِلاً مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَبِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهٖ ثُمَّ وَصَلَ لَهٗ فَعَلَابِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ وَاللّٰهِ لَتَدَعُنِىْ اَعْبُرُهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهٰذَا الْقُرْاٰنُ لِيْنُهٗ وَحَلَاوَتُهٗ وَاَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ

۲۲۹۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ابوہریرہؓ بیان کرتے تھے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میں نے دیکھا آج کی رات ایک چھتا کہ ٹپکتا ہے اس سے گھی اور شہد اور دیکھا میں نے لوگوں کو کہ وہ پیتے ہیں اپنے ہاتھوں میں لے کر پھر ان میں بہت پینے والے بھی ہیں اور تھوڑے پینے والے بھی اور دیکھی میں نے ایک رسّی لٹکتی ہوئی آسمان سے زمین تک سو دیکھا میں نے آپ ﷺ کو یا رسول اللہ! کہ پکڑا آپ ﷺ نے اس کو اور چڑھ گئے آپ ﷺ پھر پکڑا آپ ﷺ کے بعد ایک مرد نے پس ٹوٹ گئی وہ اور پھر جوڑی گئی اس کے لئے پھر وہ بھی چڑھ گیا سو عرض کی ابوبکرؓ نے اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہیں آپ ﷺ پر قسم ہے اللہ کی آپ ﷺ مجھے رخصت دیں کہ میں تعبیر کہوں اس کی سو فرمایا آپ ﷺ نے اچھا تعبیر کہو اس کی سو کہا ابوبکرؓ نے وہ چھتا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے کہ نرمی اور شیرینی اس کی گھی اور شہد سے مناسبت رکھتی ہے اور بہت پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد قرآن کے بہت سیکھنے والے اور کم سیکھنے والے ہیں اور وہ رسّی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے پس وہ حق ہے کہ جس پر

اَلْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِىْ اَنْتَ عَلَيْهِ فَاَخَذْتَ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ بَعْدَكَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْبِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بَعْدَهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْبِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ فَيَعْلُوْبِهٖ اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِىْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَقْسَمْتُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْبِرَ نِىْ مَا الَّذِىْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ ۔

آپ ہیں اور پکڑا اس حق کو آپ ﷺ نے اور چڑھادے گا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ یعنی آپ ﷺ مقبوض ہوں گے حالانکہ ثابت ہوں گے اسی حق پر پھر لے گا اور تمسک کرے گا یعنی خلیفہ ہوگا آپ ﷺ کے بعد اسی حق پر ایک مرد دوسرا اور چڑھ جائے گا وہ پھرے گا اس حق کو ایک مرد تیسرا اور ٹوٹ جائے گا وہ پھرے گا اس حق کو ایک مرد تیسرا اور ٹوٹ جائے گا وہ یعنی اس کی خلافت میں کچھ رخنہ واقع ہوگا پھر جوڑ دیا جائے گا اس کے لئے یعنی مکافات اس رخنہ کی ہو جائے گی پھر چڑھ جائے گا وہ بھی اور تعبیر ہوئی پھر عرض کی ابوبکرؓ نے اے رسول اللہ کے خبر دیجئے مجھ کو ٹھیک کہی میں نے یہ تعبیر خواب کی یا خطا کی میں نے فرمایا نبی ﷺ ٹھیک کہا تم نے کچھ اور خطا کی تم نے کچھ عرض کی ابوبکرؓ نے قسم دیتا ہوں میں آپ کو فدا ہیں آپ ﷺ پر میرے ماں باپ اے رسول اللہ کے خبر دیجئے مجھے کہ کیا خطا کی میں نے فرمایا آپ ﷺ نے مت قسم دو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم**: قولہ ایک چھتا مشابہ بہ بدلی کے اور لغت میں ظلہ اس چیز کے تئیں کہتے ہیں کہ جو تجھے ڈھانپے اور جس کے سایہ میں آدمی ہو جائے بعضے اہل شروح نے اس کا ترجمہ بدلی کیا ہے یعنی ایک ٹکڑا بدلی کا دیکھا کہ اس میں سے شہد وغیرہ ٹپکتا ہے قولہ ٹھیک کہی تم نے کچھ اور خطا کی تم نے کچھ اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ مراد اس خطا سے کیا ہے۔ سو ابن قتیبہ اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ٹھیک کہی تم نے تعبیر خواب کی مگر بغیر میری اجازت کے جو کہی یہ خطا ہوئی اور اس معنی کو بعضوں نے فاسد کہا ہے اس لیے کہ حضرت ﷺ نے ان کو اجازت دی تھی اور فرمایا تھا اعبر بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ ترک کی تم نے تعبیر بعض چیز کی چنانچہ خواب دیکھنے والے نے دیکھا تھا کہ ٹپکتا ہے اس میں سے گھی اور شہد اور تعبیر دی تم نے فقط قرآن سے حالانکہ ضرور تھا کہ قرآن وحدیث کہتے کہ تعبیر دونوں کی آ جاتی گھی اور شہد سے اور اسی طرف اشارہ کیا طحاویؒ نے اور بعضوں نے کہا کہ فرمائش کرنا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا یا قسم دینا آنحضرت ﷺ کو یہی خطا تھی۔ انتہیٰ مافی النووی۔

فقیر کہتا ہے غلطی اتنی تھی کہ آنحضرت ﷺ پر اس کی تعبیر تفویض نہ کی اور خود اس کے متکفل ہوئے حالانکہ اگر زبان فیض ترجمان سے اس کی تعبیر بیان ہوتی علم اس کا یقینی ہوتا نہ ظنی واجتہادی اور جو بشارت خلافت آپ کے بیان سے حاصل ہوتی وہ زیادہ موجب اثباتِ فضیلت اور سبب اطمینان امت ہوتی تو فقط اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابراء قسم کا جب ہی ضرور ہے کہ اس کے ابراء میں کچھ مفسدہ نہ ہو اور درصورتیکہ اس میں کچھ مفسدہ متصور ہو ابراء اس کا کچھ ضرور نہیں جیسے کہ ابراء نہ کیا آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قسم کا اور شاید کہ مفسدہ وہی تھا جو کہ جانا اس کو رسول اللہ ﷺ نے رسّی کے ٹوٹنے سے کہ ظہور اس کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا جواز تعبیر کا اور یہ جابر مصیب اور مخطی ہوتا ہے اور قاضی عیاض نے کہا جس نے اتنا کہا کہ قسم کھاتا ہوں میں اس پر کفارہ نہیں جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا مگر قاضی عیاض نے جو یہ کہا ہے عجب ہے اس لیے کہ صحیح مسلم کے جمیع نسخوں میں وارد ہوا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یارسول اللہ لتحدثنی اور یہ صریح یمین ہے انتہیٰ۔

۲۲۹۴ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ۔

۲۲۹۴: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا تھے نبی ﷺ جب نماز پڑھ چکتے ہمارے ساتھ صبح کی متوجہ ہوتے آدمیوں پر اور فرماتے آیا دیکھا ہے کسی نے تم میں سے کوئی خواب آج کی رات۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے عوف اور جریر بن حازم سے انہوں نے روایت کی ابی رجاء سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ایک قصہ طویلہ کے ساتھ اور ایسی ہی روایت کی ہے بندار نے یہ حدیث وہب بن جریر سے مختصراً۔ **مترجم**: آپ کا پوچھنا خواب کو تعبیر دینے کے واسطے تھا پھر جب کوئی صحابی کوئی خواب بیان کرتا آپ ﷺ اس کی تعبیر ارشاد فرماتے اور قصہ اس حدیث کا مفصلاً بخاری میں مذکور ہے یہاں بخوف طویل ذکر نہ کیا معلوم کرنا چاہیے کہ تعبیر رؤیا کی کبھی قرآن سے ہوتی ہے کبھی حدیث سے اور کبھی ان امثلہ سے جو زبان زد خلائق ہیں قرآن سے مثلاً تعبیر بیض یعنی انڈے کی عورتوں سے بدلیل قولہ تعالیٰ: كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اور تعبیر پتھر کی قسوتِ قلوب سے جیسے قول اللہ تعالیٰ: ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ ... اور جیسے قول اللہ تعالیٰ کا: اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ...... ۔اور تعبیر مفاتیح کی خزانوں سے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا: وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَا اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ اور تعبیر سفینہ کی نجات سے جیسے قول اللہ تعالیٰ: وَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ اور فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ اور تعبیر دخولِ ملک کے دار یا بلدہ یا محلّہ میں ساتھ فساد اور خرابی اور بربادی اس دار و بلد کے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا: اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً۔ اور تعبیر لباس کی ساتھ عورتوں کے اگر نائم مرد ہو اور ساتھ مردوں کے اگر نائم عورت ہو جیسے قول اللہ تعالیٰ کا هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ اور مروی ہے ابن سیرینؒ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے کوئی پکارتا ہے پس دیکھا اس کی طرف ابن سیرینؒ نے اور کہا کہ تیرا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر آیا دوسرا شخص اور اس نے بھی یہی خواب کہا آپ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ تجھے حج نصیب ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ پھر پوچھی لوگوں نے علت اس کی فرمایا انہوں نے دیکھی میں نے پہلے شخص کے چہرے پر علامت فسق کی پس یاد کیا میں نے قرآن کی ندا اس کو فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ اور دیکھی میں نے دوسرے میں سیما صالحین کی پس یاد کی میں نے ندا قرآن کی وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ ۔پس ویسا ہی واقع ہوا جیسے تعبیر دی تھی اسی طرح تعبیر اکل نار کی ساتھ اکل مالِ یتیم کے بقولہ تعالیٰ: اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۔اور تعبیر رعد مع الریح کے ساتھ سلطان جابر قوی کے اور برق کی ساتھ خوف کے مسافر کے لیے اور ساتھ طمع کے مقیم کے لیے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَهُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا اور تعبیر حدیث سے جیسے غراب کے رجل فاسق سے کہ حدیث میں اس کو حضرت نے فاسق فرمایا ہے اور فارہ کی زن فاسقہ ہے اور ضلع کی عورت سے کہ حدیث میں آیا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور آستانِ در کے ساتھ بیوی کی چنانچہ مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ بدل دو آستان دَر اپنا اور مراد اس سے بیوی کا بدلنا تھا اور امثلہ متعارفہ سے جیسے لمبے ہاتھ والا مرد سخی ہے اور لمبے ہاتھ والی عورت منیحہ ہے اس لیے کہ عرب کہتا ہے: هذا اطول منك باعًا او يدًا پھر امثلہ میں جس ملک کا خواب دیکھنے والا ہو اس ملک کے امثلہ کا اعتبار ہے اور تعبیر عین جاریہ کی عمل صالح سے اور ذبح بقر کی کثرت مقتولین سے اور امرأۃ سوداء کی وباء سے اور انقطاع صدر سیف کی مؤمنوں کے مقتول ہونے سے احادیث صحیحہ سے بروایت بخاری ثابت ہے اور علم تعبیر رؤیا علوم انبیاءؑ سے ہے۔ و هذا اخر ما اردنا ايراده في هذا المقام والله لملك العلام۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں شہادت کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

لغوی تشریح ۞ معترجم: شہادات جمع ہے شہادت کی اور شہادت اور شہود اور مشاہدات اصل میں بمعنی حضور اور ادراک بصر کے ہیں اور کبھی اطلاق ہوتا ہے اس کا اوپر علم یقینی کے جو حاصل ہو ساتھ بصیرت کے اور کبھی آتا ہے بمعنی خبر قاطع کے کہ صادر ہو ساتھ موافقت قلب کے اور شریعت میں خبر دینا ساتھ حق غیر کے جو ہو اوپر دوسرے کے جیسا کہ اقرار اخبار ہے ساتھ حق غیر کے اوپر اپنے اور دعویٰ اخبار ہے ساتھ حق اپنے کے اوپر غیر کے اور بعضوں نے شہادت کی تعریف میں کہا ہے: هي الاخبار عند الحاكم بما يعتقد الانسان اور گواہ کو شاہد کہتے ہیں اور شاہد ایک نام ہے رسول اللہ ﷺ کے نامہائے مبارک سے اور شہود اور شہداء اس کی جمع آتی ہے اور اشہاد بھی اور شاہد بمعنی زبان، اور فرشتہ اور روز جمعہ اور ثریا بھی وارد ہے اور شہود ناقہ آثار ولادت اس کے خون وغیرہ سے اور صلوٰۃ شاہد نماز مغرب شاہدہ زمین ہے اور احکام اس کے ضمن احادیث میں مذکور ہوں گے اور وجوب شہادت کا سبب درخواست ہی ہے صاحب حق کی یا خوف ہے صاحب حق کے حق فوت ہونے کا اور شرائط شہادت بالاستیعاب اکیس ہیں جن میں سے پانچ وجوب قبول کی ہیں یعنی (۱) بلوغ اور (۲) حریت اور (۳) بصارت اور (۴) نطق اور (۵) عدالت اور شاہد کا (۶) محدود فی القذف نہ ہونا اور (۷) اپنی ذات کے واسطے جز منفعت نہ کرنا اور (۸) دفع تاوان اپنی ذات سے نہ کرنا اور (۹) شاید کا خصم وعدو نہ ہونا پس شہادت وصی کی تیم کے واسطے اور وکیل کی مؤکل کے واسطے درست نہیں اور (۱۰) یاد ہونا مشہود بہ کا اور اگر شاہد متعدد ہوں تو دونوں کا اتفاق ہونا اور یہ (۱۱) شروط عام ہیں جمیع انواع شہادت میں اور جو بعض انواع سے مخصوص ہیں ان میں سے (۱۲) اسلام ہے اگر مشہود علیہ مسلم ہو اور (۱۳) ذکورت حدود وقصاص میں اور تقدیم دعویٰ حقوق عباد میں اور (۱۴، ۱۵) موافقت شہادت کا دعویٰ سے جس میں توافق شرط ہے اور قیام رائحہ شرب خمر کی شہادت میں مگر بُعد مسافت سے اور (۱۷) اصالۃ ادائے شہادت کرنا حدود وقصاص کی شہادت میں اور حضور اصل کا متعذر رہونا شہادت علی الشہادت میں سو یہ ادائے شہادت کے مشروط شرطیں ہیں اور مکان شہادت یعنی مجلس قضا اور (۱۸، ۱۹) عقل و بصارت یہ دونوں تو تحمل اور ادا دونوں میں شرط ہے اور (۲۰) معائنہ مشہود بہ فقط تحمل کی شرط ہے نہ ادا کی تو یہ سب بیس شرطیں ہوئیں کذا فی الطحاوی اور امتیاز کرنا سماعت سے جو بہ تسامع ثابت ہوتی ہے (۲۱) اکیسویں شرط ہے۔

۲۲۹۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ‏ ۲۲۹۵: روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا

ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّسْاَلَهَا ۔ خبر دوں میں تم کو بہترین گواہوں میں وہ ہے جو گواہی دے قبل سوال کے۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے یہ حدیث اور کہا ابن ابی عمرہ نے یہ حدیث حسن ہے اور اکثر آدمیوں نے کہا ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ اور اختلاف کیا مالک پر اس حدیث کے روایت کرنے میں۔ سو روایت کی بعضوں نے ابی عمرہ سے اور بعضوں نے ابن ابی عمرہ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ راوی ہیں اور یہ صحیح ہے نزدیک ہمارے ١٢، واسطے کہ ایسا ہی مروی ہوا ہے مالک کی روایت کے سوا اور روایتوں میں بھی یعنی روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے اس حدیث کے سوا اور وہ بھی صحیح ہے اور ابوعمرہ مولیٰ ہیں زید بن خالد جہنی کے اور ان کی ایک حدیث ہے کہ جس میں ذکر ہے غلول کا اور مروی ہے وہ ابی عمرہ سے۔ **مترجم**: قولہ بہترین گواہوں کے وہ ہیں کہ گواہی دے قبل سوال کے مراد اس سے وہ شخص ہے کہ صاحب حق نہ جانتا ہو کہ یہ میرے اثباتِ حق کا گواہ ہے پس اس صورت میں صاحب حق اس کو طلب نہ کر سکے گا تو اس کو بغیر طلب کے گواہی دینا موجب ثواب ہے کہ اس کا حق تلف نہ ہو پس کچھ منافات نہ رہی حدیث مذکور میں اور حدیث یاتی قوم یشهدون و لا یستشهدون میں اور بعضوں نے کہا مراد اس حدیث سے گواہانِ کاذب ہیں اور بعضوں نے کہا حدیث باب سے مراد ہے امانت اور ودیعت کی گواہی کہ اسے کوئی نہ جانتا ہو سوا اس گواہ کے اور بعضوں نے کہا حدیث باب خاص ہیں اور حدیث یاتی قوم عام ہے۔

٢٢٩٦ ۔ ٢٢٩٧ : عَنْ زَیْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ خَیْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ اَدّٰی شَهَادَتَهٗ قَبْلَ اَنْ یُّسْاَلَهَا۔

٢٢٩٦ ۔ ٢٢٩٧: روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین گواہوں میں وہ ہے جو گواہی دے قبل سوال کے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

٢٢٩٨ ۔ ٢٢٩٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا مَجْلُوْدَةٍ وَلَا ذِیْ غِمْرٍ لِاَخِیْهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ وَلَا الْقَانِعِ اَهْلَ الْبَیْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِیْنٍ فِیْ وِلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ قَالَ الْفَزَارِیُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ۔

٢٢٩٨ ۔ ٢٢٩٩: روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جائز نہیں اور مقبول نہیں شہادت خائن مرد کی اور نہ عورت کی جو خیانت کرنے والی ہو اور نہ اس کی جس کو پڑ چکی ہو حد خواہ مرد ہو یا عورت اور نہ عداوت رکھنے والا اپنے بھائی سے یعنی دشمن کی گواہی دشمن پر اور نہ اس کی گواہی کہ جس کی ایک گواہی جھوٹی آزما چکے ہیں اور نہ گھر کے قانع کی اور نہ تہمت زدہ کی جو جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے۔ ولاء یا قرابت میں[1] فزاری نے کہا قانع اہل بیت سے مراد ہے تابع کسی کے گھر کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن زیاد دمشقی کی روایت سے اور یزید ضعیف ہیں حدیث میں اور یہ حدیث معلوم نہیں ہوئی کسی کی روایت سے کہ اس نے زہری سے روایت کی ہو سوا ان کے اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور نہیں جانتے ہم مراد اس حدیث کی اور ہمارے نزدیک یہ قبیل اسناد سے بھی صحیح نہیں اور عمل اہل علم کے نزدیک یوں ہے کہ شہادت قریب کی جائز ہے قریب کے واسطے اور اختلاف ہے اہل علم کا شہادت میں والد کی ولد کے لیے اور شہادت میں ولد کی والد کے لیے۔ سو اکثر اہل علم نے کہا جائز نہیں شہادت اولاد کی والد کے لیے اور نہ شہادت والد کی اولاد کے لیے اور بعض اہل علم نے کہا کہ جائز ہے شہادت والد کی ولد کو اور اسی طرح شہادت ولد کی والد کو اگر عدل ہوں اور جائز ہے شہادت بھائی کی بھائی کے واسطے اس میں کچھ اختلاف نہیں اور اسی طرح اور قرابت والوں کی آپس میں اور شافعی نے کہا کسی کی شہادت کسی پر جائز نہیں جب ان دونوں میں عداوت ہو اگرچہ شاہد عادل بھی ہو اور گئے

[1] یعنی جس کا قریب نہ تھا اس سے قرابت ظاہر کی اور جس کا آزاد کیا ہوا نہ تھا اس کو اپنا معتق کہا اور اس جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے اس کی گواہی قبول نہیں اس لیے کہ وہ عدل نہیں۔ ١٢

ہیں وہ عبدالرحمٰن کی روایت کی طرف کہ نبیؐ سے مرسلاً مروی ہے کہ فرمایا آپؐ نے لَا یَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ حِنَةٍ یعنی جائز نہیں گواہی صاحب عداوت کی اور یہی مراد ہے اس حدیث کی جس کا متن اوپر مذکور ہوا کہ فرمایا اس میں نبیؐ نے کہ جائز نہیں شہادت ذی عمر یعنی صاحب عداوت کی۔

۲۳۰۰ : عَنْ اَبِی بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُهَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَهٗ سَکَتَ۔

۲۳۰۰: روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ کی۔ بولے ہم ہاں! یا رسول اللہ کہا شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور ناراض کرنا والدین کا اور گواہی جھوٹی یا بات جھوٹی کہا راوی نے پھر فرماتے رہے حضرت یعنی شہادت زور کو بار بار یہاں تک کہ ہم نے کاش کہ آپ ﷺ چپ ہوتے۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۰۱ : عَنْ اَیْمَنَ بْنِ خُرَیْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ قَامَ خَطِیْبًا فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاکًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ [الحج : ۳۰]

۲۳۰۱ : روایت ہے ایمن بن خریم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو سو کہا اے آدمیو! برابر کی گئی ہے جھوٹی گواہی اشراک باللہ کے ساتھ پھر پڑھی یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فَاجْتَنِبُوا ...... یعنی بچو تم پلیدی سے اوثان کی اور بچو تم جھوٹی بات سے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر سفیان بن زیاد کی روایت سے اور اختلاف کیا ہے اس حدیث کی روایت کرنے میں سفیان بن زیاد سے اور ایمن بن خریم کو ہم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ سے سماع ہو۔

۲۳۰۲ ـ ۲۳۰۳ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ یَجِیْئُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ یَتَسَمَّنُوْنَ وَیُحِبُّوْنَ السِّمَنَ یُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ یُسْاَلُوْهَا۔

۲۳۰۲ـ۲۳۰۳: روایت ہے عمران سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے بہتر سب زمانوں کے لوگوں سے میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں۔ یہ فرمایا آپ نے تین بار پھر آئے گی ایک قوم ان کے بعد کہ موٹا ہونا چاہیں گے اور دوست رکھیں گے موٹا ہونے کو ادائے شہادت کو موجود ہوں گے قبل درخواست کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے بروایت اعمش عن علی بن مدرک اور اصحاب اعمش نے اس سند سے روایت کی ہے عن الاعمش عن ہلال بن یساف عن عمران بن حصین چنانچہ روایت کی ہم سے ابوعمار نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبیؐ سے مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور اس حدیث سے بعض اہل علم کے نزدیک وہ شاہد مراد ہیں کہ بغیر سوال کے جھوٹی گواہی دیں چنانچہ محدثین نے کہا ہے کہ یہ لفظ جو حضرتؐ سے مروی ہیں: شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُسْتَشْهَدَ وَا بیان اس کا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب زمانوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر ظاہر ہو جائے گا جھوٹ یہاں تک کہ گواہی دے گا آدمی اور گواہی طلب نہ کی جائے گی اس سے اور قسم کھانے لگے گا آدمی قبل اس کے کہ قسم لی جائے اس سے اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین شہداء وہ ہیں کہ قبل درخواست کے گواہی دیں مراد اس سے یہی ہے کہ جب درخواست کرے صاحب حق فوراً گواہی دینے کو حاضر ہوں اور حیلہ وحوالہ نہ کریں یہ نہیں کہ بغیر بلائے دوڑیں یہ تطبیق ہے ان حدیثوں میں نزدیک بعض اہل علم کے۔ مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے ایک وجہ تطبیق یہ بھی بیان فرمائی ان حدیثوں میں اور وجوہ تطبیق اس کی ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔

جامع ترمذی

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

رسول اللہ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

جلد دوم

مؤلف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مترجم

یگانۂ زماں علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماں برادر علامہ وحید الزماں

تسہیل وتخریج آیات

حافظ خالد سلفی فاضل جامعہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن، لاہور

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ ۰ چوک اردو بازار ۰ لاہور

Ph:7223506-7230718

نام کتاب ——— جامع ترمذی جلد دوم

مصنف ——— امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مترجم ——— یگانۂ زماں علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماں برادر علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ تعالیٰ

تسہیل و تخریج آیات ——— حافظ خالد سلفی
فاضل جامعہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن، لاہور

طابع ——— ممتاز احمد

پرنٹر ——— لٹل سٹار پرنٹرز

ناشر ——— اسلامی کتب خانہ

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔ شکریہ!

(ادارہ)

فہرست جلد دوم ابواب جامع الترمذی مترجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں زُہد کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم ☆ زَہد بالفتح لغت میں بمعنی قدر روا رد ہوا ہے چنانچہ عرب کہتا ہے: خُذْ زَهْدَ مَا يَكْفِيْكَ اور زُہد بالضم بے رغبتی اور طیب کسب اور قصر اَمل اور زَہد اور زاہد بفتحتین زکوٰۃ بے رغبتی کرنے والا اور زاہد بن عبداللہ اور ابوزاہد نام ہے دو بڑے محدثوں کا اور زہادہ وہ زمین کہ بغیر آب کثیر کے روال نہ ہو اور زہید ہر چیز سے تھوڑے کو کہتے ہیں اور زَہد فیہ یعنی بے رغبتی کی ایک اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا: ﴿وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ﴾ [یوسف : ۲۰] یعنی بے رغبتی کرنے والے تھے یوسف علیہ السلام سے بھائی اس کے اور تزہید کسی کو زہد پر برانگیختہ کرنا (منتہی الارب) اور اصطلاحِ شرع میں زہد بے رغبتی کرنا ہے دنیائے فانی سے واسطے حصول نعماء باقیہ اخروی کے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور بے رغبتی کرنا ہے غیر خدا سے واسطے تحصیل وصال الٰہی کے اور قرب اس کے اور یہ اعلیٰ درجہ ہے اور ترک کرنا ہے حظِ نفس کا باختیار خود اور وہ مرکب ہے حال اور علم اور عمل سے مراد حال سے رغبتِ قلبی کا پھیرنا ہے ایک ادنیٰ چیز سے طرف اعلیٰ چیز کے پس جس طرف سے پھیرا ہے اس کو مرغوب عنہ کہتے ہیں اور مزہود فیہ اور جدھر پھیرا ہے اسے مرغوب فیہ کہتے ہیں اور مزہود لہ تو ضرور ہوا کہ جس طرف سے دل کو پھیرا ہے وہ بھی مرغوب شئی من وجہ ہو ورنہ یہ پھیرنا زہد نہ کہلائے گا جیسا کہ تارک حجر و تراب کا زاہد نہ کہلائے گا برخلاف تارک دراہم و دنانیر کے اور شرط مرغوب فیہ کی یہ ہے کہ بہتر ہو اس کے نزدیک مرغوب عنہ سے اس لیے کہ بائع اقدام نہیں کرتا بیع پر جب تک کہ نہیں سمجھ لیتا کہ ثمن بہتر ہے مبیع سے پس وہ کہا جاتا ہے باعتبار بیع کے زاہد اور باعتبار ثمن کے راغب اسی طرح کہا جاتا ہے زاہد کو زاہد باعتبار دنیا کے اور راغب باعتبار عقبیٰ کے یا زاہد کہا جاتا ہے باعتبار ماسوا کے اور راغب باعتبار مولیٰ کے اور مراد علم سے اس مقام میں وہ علم ہے کہ متمر ہوئے اس حال کا جو اوپر مذکور ہوا اور وہ یہ ہے کہ شئے متروک کو حقیر جانے باعتبار شئے ماخوذ کے اور جب تک یہ علم حاصل نہیں ہوتا جیسے بائع جب تک کہ ثمن کو مبیع سے بہتر نہ سمجھ لے تب تک ترک مبیع اور اخذ ثمن جائز نہیں رکھتا اسی طرح جس شخص نے بخوبی جان لیا کہ دنیا فانی ہے بمنزلہ برف کے اور عقبیٰ باقی اور بہتر ہے بمنزلہ دراہم و دنانیر کے پس اس کو بدلنا برف کا دینا سے دشوار نہیں خصوصاً ایسے حال میں کہ برف دھوپ میں گھلتی ہو اور قیمت ہزار گنی لاگت سے ملتی ہو اور مشتری اس کا امین ہو اور خازن برف خائن۔ پس یہ علم جب درجہ یقین کو پہنچتا ہے حالت مذکورہ کو کمال قوت دیتا ہے اور واقع میں دنیا برف سے

جلدی فانی ہونے والی ہے۔ اس لئے کہ وہ فقط گرمی میں گھلتی ہے اور یہ گرمی جاڑے برسات بلکہ دن اور رات معرضِ زوال میں ہے اور عقبیٰ دراہم و دینار سے ہزار درجہ اولیٰ اس لئے کہ یہ بھی فانی ہیں اگرچہ برف سے فنا ان کی متاخر ہو بخلاف عقبیٰ کے کہ ابدالآباد ہے اور فنا و زوال کا ہرگز اس میں مجال نہیں اور مراد عمل سے ترکِ مطلق ہے اور بدل دنیا اس چیز کا جو ادنیٰ ہے اور لے لینا اعلیٰ کا اس کے عوض میں اسی طرح زہد واجب کرتا ہے مزہود فیہ کے ترک کو بالکلیہ اور وہ ساری دُنیا ہے مع اسباب اور متعلقات اور مقدمات اپنے کے پس نکال دے اپنے دِل سے محبت اس کی بتمامہا اور داخل کرے اس کے عوض میں محبت طاعات و عبادات کی اور اتباعِ سنن اور ریاضات کی اور نکال دے اس چیز کو ہاتھ سے اور آنکھوں سے جیسے نکال دیا دِل سے اور مشغول کرے چشم و دِل کو وظائف طاعات میں جیسا کہ مشغول تھے پہلے دُنیا کی لذت میں اور مستبشر ہو اس بیع و بدل کے ساتھ۔ (کذا ذکرہ الغزالی) اور باقی احکام زہد کے ضمن میں احادیث میں مذکور ہوں گے۔

۲۳۰۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔

۲۳۰۴: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتیں ہیں کہ بھولے ہوئے ہیں ان میں بہت سے لوگ۔ ایک تندرستی دوسرے فراغت۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے اور مرفوع کیا اس کو اور موقوفاً روایت کی بعضوں نے عبداللہ بن سعید بن نہد سے۔ مترجم: یعنی ان دونوں نعمتوں کی اکثر لوگ قدر نہیں جانتے اور قدردانی نہیں کرتے حالانکہ لازم ہے کہ تندرستی کو قبل مرض کے اور فراغت کو قبل شغل کے غنیمت جانیں۔

۲۳۰۵: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّىْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْيُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ۔

۲۳۰۵: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص یاد کرتا ہے مجھ سے سن کر پانچ باتیں پھر عمل کرتا ہے ان پر یا سکھاتا ہے کسی ایسے شخص کو جو عمل کرے ان پر سو کہا ابو ہریرۃؓ نے میں نے عرض کی کہ میں سیکھتا ہوں ان کو یا رسول اللہ پس پکڑا آپ نے ہاتھ میرا اور گنا پانچ باتوں کو اور فرمایا بچ تو حرام چیزوں سے ہو جائے گا تو سب لوگوں سے زیادہ عابد اور راضی رہ تو اللہ کی تقسیم پر ہو جائے گا سب سے زیادہ بے پرواہ اور احسان کر اپنے ہمسایہ پر ہوگا تو مؤمن اور دوست رکھ لوگوں کے لیے وہ چیز جو کہ دوست رکھتا ہے تو اپنے لیے ہوگا تو مسلمان اور بہت نہ ہنس اسی لیے کہ بہت ہنسنا مار ڈالتا ہے دِل کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور حسن کو سماع نہیں ابی ہریرۃؓ سے مطلق ایسا ہی مروی ہے ایوب سے اور یونس بن عبید سے اور علی بن زید سے ان سب نے کہا کہ حسن کو ابی ہریرۃؓ سے سماع نہیں اور روایت کی ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث اور ٹھہرایا اسے قول حسن اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۱۴۵۳: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْمُبَادَرَةِ

باب: عمل خیر میں تاخیر نہ کرنے کے

بِالْعَمَلِ

بیان میں

۲۳۰۶ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تُنْظَرُوْنَ اِلَّا اِلٰی فَقْرٍ مُّنْسٍ اَوْغِنًی مُّطْغٍ اَوْمَرَضٍ مُّفْسِدٍ اَوْهَرَمٍ مُّفْنِدٍ اَوْ مَوْتٍ مُّجْهِزٍ اَوِالدَّجَّالِ فَشَرٌّ غَائِبٌ یُّنْتَظَرُ اَوِالسَّاعَةُ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰی اَمَرُّ۔

۲۳۰۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیکی کرنا ہو سات چیزوں سے پہلے کرلو اس لیے کہ منتظر نہیں ہو تم مگر محتاجی متحیر کرنے والی کے یا غنا غافل کرنے والے کے یا مرض مفسد کے یعنی جو طاعت میں خلل ڈالے یا بڑھاپے عقل کھونے والے کے یا موت جلدی آنے والی کے یا دجال کے پس شر غائب کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کے اور قیامت نہایت سخت ہے اور کڑوی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے اعرج کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہوں مگر محرز بن ہارون سے اور روایت کی معمر نے یہ حدیث اس شخص سے کہ جس نے سنی سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسکے۔

۱۴۵۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ذِکْرِ الْمَوْتِ

باب: موت کے ذکر میں

۲۳۰۷ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِی الْمَوْتَ۔

۲۳۰۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد لذتوں کو مٹانے والی کو یعنی موت کو۔ ف : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

۲۳۰۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بُجَیْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ کَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ یَبْکِیْ حَتّٰی یَبُلَّ لِحْیَتَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ تُذْکَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْکِیْ وَتَبْکِیْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَیْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ یَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ۔

۲۳۰۸: روایت ہے عبداللہ بن بجیر سے کہ انہوں نے سنا ہانی سے جو مولیٰ تھے عثمانؓ کے کہا تھے حضرت عثمانؓ کہ جب کھڑے ہوتے کسی قبر پر روتے یہاں تک کہ تر ہو جاتی ریش مبارک ان کی سو کہا ان سے کسی نے یاد کرتے ہیں آپ جنت کو اور دوزخ کو اور بیان فرماتے ہیں ان کا اور نہیں روتے اور روتے ہیں آپ قبر کو دیکھ کر کہا انہوں نے یہ فرمایا رسول خداؐ نے کہ قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے سو اگر نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے کسی نے تو جو بعد اس کے ہے آسان ہے اس سے اور اگر کسی نے نہ نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے توجہ بعد اس کے ہے سخت تر ہے اس سے اور کہا عثمان نے فرمایا رسول خدا ﷺ نہیں دیکھی میں نے کوئی دیکھنے کی جگہ قبر سے بڑھ کر گھبراہٹ میں اور سختی ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہشام بن یوسف کی روایت سے۔

۱۴۵۵: بَابُ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ

باب: ملاقاتِ الٰہی کی آرزو میں

۲۳۰۹ : عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ۔

۲۳۰۹: روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دوست رکھے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اللہ بھی دوست رکھتا ہے اسکی ملاقات کو اور جو مکروہ جانے اللہ عزوجل کی ملاقات کو اللہ بھی مکروہ جانتا ہے اس کی ملاقات کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور ابی موسیٰ اور انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔

۱٤٥٦: بَابُ مَاجَآءَ فِي اِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهٗ

باب: انذار[1] میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی قوم کو

۲۳۱۰ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ [الشعراء : ۲۱٤] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَاشِئْتُمْ۔

۲۳۱۰: روایت ہے عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت: وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ ...... فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈرادے اے نبی اپنے ساتھیوں قرابت والوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ بیٹی عبدالمطلب کی (اور یہ پھوپھی ہیں آنحضرت کی) اے فاطمہؓ بیٹی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی، اے اولاد عبدالمطلب میں اختیار نہیں رکھتا ہوں تمہارے نفع وضرر کا اللہ کی درگاہ میں کچھ مانگ لو مجھ سے جو چاہو میرے مال سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔ مترجم: اس حدیث میں بہت خوف دلاتا ہے اقربائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمامی امت کو چنانچہ حضرت نے جب آیت مذکور اتری ایک ایک عزیز کو پکارا اور فرمادیا کہ میں آخرت میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا، دنیا میں میرے سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو آخرت میں سوا تمہارے عملوں کے اور سوا رحمت کے صرف میری قرابت کچھ کام نہ آئے گی تو تم میری قرابت پر بھروسہ مت کرو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے بعض سفہاء ولیوں کی اولاد میں ہونے کو فخر جانتے ہیں اور عمل نیک میں سستی کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ ہم خواہ عمل کریں یا نہ کریں ہم تو بزرگ زادے ہیں خدا ہم کو خواہ نخواہ بخش دے گا اور ان کے معتقد باوجود فسق و فجور کے ان سے تبرک ڈھونڈتے ہیں وہ محض سفیہ اور بے عقل ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرباء کو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا تو اور کسی کی کیا حقیقت رہی۔

۱٤٥٧: بَابُ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: خدائے تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت میں

۲۳۱۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَ

۲۳۱۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل نہ ہوگا دوزخ میں وہ مرد کہ رویا اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہاں تک کہ دوبارہ چلا جائے دودھ پستان میں اور نہیں جمع ہوتا غبار اللہ کی راہ میں

[1] انذار: بمعنی امت کو خوف دلانا اللہ رب العزت کی پکڑ سے۔

لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ ۔ یعنی جہاد کا اور دھواں جہنم کا۔

ف: اس باب میں ابی ریحانہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ہیں آلِ طلحہؓ کے مدنی ہیں ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان ثوری اور شعبہ نے۔ مترجم: اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے تعلیق بالمحال فرمائی یعنی جسے دودھ کا پستانِ زن میں دوبارہ جانا محال ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والے کا دوزخ میں جانا محال ہے یعنی بسبب رحمت اور فضل باری تعالیٰ کے کہ وہ رونے سے اس قدر مہربان ہوتا ہے نہ باعتبار قدرت وامکان کے اور جس کے بدن و کپڑوں وغیرہ پر غبارِ جہاد پڑے اس پر دھواں جہنم کا حرام ہے پھر دخول جہنم کا کیا ذکر ہے اس میں بڑی فضیلت ہے جہاد کی اور معلوم ہوا کہ جہاد کفارہ ہو جاتا ہے گناہوں کا اور سبب ہے نارِ دوزخ سے محفوظ رہنے کا۔ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا فِي الْمُجَاهِدِيْنَ وَاَحْيِنَا مَعَهُمْ وَاَمِتْنَا مَوْتَ الصَّالِحِيْنَ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ۔

۱۴۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا

باب: اس بیان میں کہ مزید علم موجبِ قلت ضحک ہے

۲۳۱۲: عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي اَرٰى مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَاَطَّ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَاللّٰهِ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ۔

۲۳۱۲: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے چرچراتا ہے آسمان اور حق ہے اسکو کہ چرچرائے اسلئے کہ نہیں ہے اس میں چار انگل کی جگہ ایک فرشتہ سر رکھے ہوئے نہ ہو سجدہ کرنے کو اللہ عزوجل کے واسطے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر جانو تم جو میں جانتا ہوں میں تو ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت اور لذت نہ اٹھاؤ عورتوں سے بچھونے پر اور بے شک نکل جاؤ تم میدانوں میں فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یعنی اپنے ذنوب کی مغفرت کیلئے اور ابو ذرؓ کہتے ہے کہ کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ اسے کاٹ ڈالتے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے کو ابوذرؓ فرماتے تھے کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ مجھے کاٹ ڈالتے اور مروی ہے یہ روایت ابوذرؓ سے موقوفاً۔

۲۳۱۳: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

۲۳۱۳: روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانتے تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ

باب: ہنسی کی بات کے بیان میں

۲۳۱۴: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۳۱۴: روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَأْسًا يَهْوِىْ بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِي النَّارِ۔

بے شک آدمی کلام کرتا ہے ساتھ ایک بات کے اور نہیں دیکھتا اس میں کچھ مضائقہ حالانکہ گر جاتا ہے اس کی شامت سے ستر برس کی راہ دوزخ میں۔ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۳۱۵: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ ثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلَّذِىْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ۔

۲۳۱۵: روایت ہے بہز بن حکیم کے دادا سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبیؐ کو کہ فرماتے تھے کہ خرابی ہے اس شخص کو کہ ایک بات ایسی کہتا ہے کہ ہنستی ہے اس کو سن کر قوم اور وہ بات جھوٹی ہوتی ہے خرابی ہے اس کیلئے خرابی ہے اس کیلئے۔ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۱٤٦٠: بَابُ

باب: بے فائدہ باتوں کی برائی میں

۲۳۱۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَعْنِىْ رَجُلًا اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِىْ فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ اَوْبَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ۔

۲۳۱۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا وفات پائی ایک مرد نے اصحاب سے سو کہا ایک مرد نے بشارت ہو تجھ کو جنت کی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو نہیں جانتا شاید کہ اس نے کہی ہو کوئی بات بے فائدہ یا بخل کیا ہو ایسی چیز کے ساتھ جس کے خرچ کرنے سے اس کا کچھ نقصان نہ ہوتا۔ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۱۷۔ ۲۳۱۸: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ۔

۲۳۱۷۔ ۲۳۱۸: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی خوبی اسلام سے ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابی سلمہؓ کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے مگر اسی اسناد سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسینؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک خوبی اسلام سے مرد کی ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے اصحاب زہری سے انہوں نے علی بن حسینؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مالک کی روایت کی مانند۔

۱٤٦١: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قِلَّةِ الْكَلَامِ

باب قلت کلام کی خوبی میں

۲۳۱۹: عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَابَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ۔

۲۳۱۹: روایت ہے بلال بن حارثؓ سے جو صحابی ہیں رسول خداؐ کے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول خداؐ سے کہ فرماتے تھے کلام کرتا ہے ایک تم میں کا ساتھ ایک بات کے اللہ کی رضامندیوں سے یہ نہیں جانتا کہ اس کا رتبہ کہاں تک پہنچے گا پھر لکھی جاتی ہے اسکے لیے رضامندی اللہ تعالیٰ کی اس دن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور ایک تم میں کا نکالتا ہے ایک بات اللہ تعالیٰ کے غصے کی نہیں جانتا کہ کہاں تک پہنچے گا

وبال اسکا پھر لکھا جاتا ہے غصہ اللہ تعالیٰ کا اس کیلئے اس دن تک کہ ملاقات کرے گا وہ اس سے یعنی قیامت تک۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے محمد بن عمروؓ سے مانند اس کے اور کہا انہوں نے سند میں عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن جدہ بلال بن الحارث اور روایت کی مالک بن انسؒ نے یہ حدیث اس سند سے عن محمد بن عمروؓ عن ابیہ عن بلال بن الحارث اور ذکر نہ کیا اس میں محمد بن عمرو کے دادا کا یعنی عن جدہ نہ کہا۔ مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہوا کہ شرائط زہد سے ہے فضول کلام سے پرہیز کرنا جیسے فضول مال سے پرہیز کرنا اس کی ضروریات سے ، ہے اور خوفناک رہنا کلام کے حساب سے اور ہمیشہ رضا جوئے الٰہی رہنا اپنے کلمات میں بھی اس لیے کہ زبان معبر جنان ہے اور جنان میں یوں فرمان رحمٰن ہے: اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ وَكُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا۔ [الأسراء: ٣٦]

١٤٦٢: بَابُ مَاجَآءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللهِ

باب: ذلت میں دُنیا کے خدائے عزوجل کے آگے

٢٣٢٠: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةَ مَآءٍ۔

٢٣٢٠: روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں ایک پرِ پشہ کے برابر عزت رکھتی ہوتی تو نہ پلاتا اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی یعنی سب مؤمنوں کو عنایت فرمایا چونکہ نہایت ذلیل تھی اس لیے کفار کے حصہ میں آئی۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: اس حدیث میں اور آگے کی دونوں حدیثوں میں اشارہ ہے مزہود فیہ کی حقارت کی طرف اور موجب ان تینوں حدیثوں کا وہ علم ہے جو زاہد کو ضرور ہے وہ یہ کہ حقارت اور ذلت اور ہوان دنیا کا آخرت کے سامنے اس کی ذہن نشین ہو جاتا ہے اور اسی طرح ہوان سارے جہان بلکہ تمامی کون و مکان کی ذلت مقدس باری تعالیٰ کے سامنے اسی طرح یقین کو پہنچنا کہ ترک کرنا تمام عالم کا رب العالمین کے واسطے دشوار نہ ہو اور ابھی یہ ادنیٰ درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ ابھی اس کی کچھ قدر باقی ہے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کے ترک کو کچھ کام نہ جاننا اور یہ نہ سمجھنا کہ میں نے کوئی چیز عمدہ ترک کی اور اس پر متفخر نہ ہونا بلکہ اس امر کے اضافت کرنے سے اپنی جانب شرمانا جیسے کوئی جواہر بیش بہا کے آگے ایک کلوخ گلی کی ترک کو کچھ کام نہیں جانتا اور اگر ثنا کیا جائے اس پر تو شرماتا ہے اور یہ متوسط درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ مزہود فیہ کے وجود کی خبر بھی زاہد کو ہے اگر چہ برابر کلوخ کے ہو اور تیسرا درجہ کہ وہ سب سے اعلیٰ ہے یہ ہے کہ زاہد کو اپنے زہد سے خبر نہ ہونا اور یہ مقام ہے وصال الٰہی کا حقیقت اس کی یہ ہے کہ جب متلذذ ہوتا ہے وہ ساتھ ذکر الٰہی کے اور تلذذ اٹھاتا ہے وہ ساتھ قرآن کے اور خوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کی ہمکلامی سے اور بھر جاتا ہے قلب اس کا اور نورانی ہو جاتی ہے روح اس کی اور دمک جاتا ہے جسم اس کا پس خبریں رہتی اس کو موجودات کی اور یقین کرتا ہے کہ عالم میں کوئی شے باری تعالیٰ کے ذکر سے لذیذ نہیں اور کوئی ذات اس ذاتِ مقدس کے آگے موجود نہیں بلکہ معرض فنا میں ہے اور جہان مقام زوال میں اور مستغرق ہے زاہد مخلص باری تعالیٰ کے جاہ و جلال میں زبان حال میں یوں گویا ہے اور مقام قرب میں ہردم پویا۔

ہرچہ گویم از تو گویم اے عزیز ☆ ہرچہ جویم از تو جویم اے عزیز
اے مریض عشق راہر دم طبیب ☆ مے ندانم غیر ذاتت اے حبیب
از جہاں صائم شدم اے بحر نور ☆ تابقائے تو شود مارا حضور

۲۳۲۱ :عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَانَتْ عَلٰى اَهْلِهَا۔

۲۳۲۱:روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا کہ تھا میں ان سواروں کے ساتھ کہ کھڑے ہوئے وہ رسول خداؐ کے ساتھ ایک چھوٹے بچہ مرے ہوئے پر بکری کے اور فرمایا رسول خداؐ نے کیا دیکھتے ہو تم اسکو ذلیل اور حقیر ہو گیا یہ اپنے لوگوں کے سامنے جب تو پھینک دیا انہوں نے اسکو عرض کی صحابہؓ نے کہ ہاں بسبب ذلیل وحقیر جاننے کے پھینک دیا اسکو یا رسول اللہؐ! فرمایا دنیا اللہ کے سامنے اس سے زیادہ ذلیل ہے جیسا یہ اپنے مالکوں کے سامنے ذلیل ہے۔ ف :اس باب میں جابر اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث مستورد کی حسن ہے۔

۲۳۲۲ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَافِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ۔

۲۳۲۲:روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول خداؐ سے کہ فرماتے تھے بیشک دنیا معلون ہے معلون ہے جو کچھ اس میں ہے مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا اور جو اس کی مدد کرے اور عالم یا شاگرد عالم کا۔

ف :یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم : جناب مولانا نار دم قدس اللہ اسرارہم نے خوب کہا ہے شعر

اہل دنیا کافرانِ مطلق اند ☆ روز وشب درزق زق در بق بق اند

دنیا ایک رن مکارہ ہے فریفتہ کرنے والی اپنے لوگوں کو اور دغا دینے والی ہے اپنے اہل کو غافل کر دیتی ہے باری تعالیٰ کے ذکر سے روک دیتی ہے زادِ آخرت کے حاصل کرنے سے' تارک اس کی زینت کا مرحوم ہے مشغول اس کے تکلفات میں مرجوم وہ رحمت کا مستحق یہ زحمت کا مستوجب' اس کو جنت بے منت اس کو ذلت بے ضنت' غرض دنیا ملعونہ ہے اور اہل اس کے ملعون انہیں کے حق میں ہے ویمنعون الماعون۔ فرعون بے عون یہی ہیں اور مردود دو گون یہی دین بد نیا فروش ابطالِ حق میں پر جوش مساکین سے دور غرباء سے مہجور نبویہ سے نفور بدعت میں بھرپور اور احقاقِ حق سے دل چرائیں امر بالمعروف سے جان بچائیں جہاں جائیں ویسے بن جائیں مداہنت کیش بظاہر درویش شارع نے ان سب کو ملعون فرمایا اور زہد وریاضت کا نسخہ بتایا۔

۲۳۲۳:عَنْ مُسْتَوْرِدًا اَخَابَنِیْ فِهْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الدُّنْيَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِی الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا ذَا تَرْجِعُ۔

۲۳۲۳:روایت ہے مستوردؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے دنیا آخرت کے سامنے مگر اتنی کہ جتنی ڈالے انگلی اپنی کوئی تم کا دریا میں اور دیکھے کہ اس میں کتنا پانی آتا ہے۔

ف :یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم :افسوس صد افسوس بلکہ ہزار افسوس اس بندۂ حقیر پر جو ایسی ادنیٰ چیز بھی اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے نہ چھوڑے اور اس عزیز غنی بے پرواہ شہنشاہ کی درگاہ میں پھر عزت وجاہ کا طالب ہو اور بندگی کا دعویٰ کرے' معاذ اللہ من ذلک ثم معاذ اللہ من ذالک ایک انگشت تر کہ جس سے حلق تر نہ ہو سکے اس کے لیے تر دامنی اختیار کرے اس سے زیادہ ابتری کیا ہوگی۔

۱۴۶۳ :بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

باب :اِس بیان میں کہ دُنیا مؤمن کا قید خانہ ہے کافر کی جنت ہے

۲۳۲۴ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔

۲۳۲۴:روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے دنیا قید خانہ ہے مؤمن کا (با اعتبار نعمائے اخروی کے) اور جنت ہے کافر کی (با اعتبار عذابِ اخروی کے)۔

ف :یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے مترجم :مؤمن کو ہر چیز میں قید ہے موکولات میں حرام سے ملبوسات میں حریر سے معاملات میں ملک غیر میں تصرف کرنے سے پھر قید ہے فرائض واجبات کی اور سنن ومستحبات کی غرض ان سب قیود کی تفصیل پر غور کرو تو مؤمن بمنزلہ قیدی کے ہے کہ اس کو رزق تول کر ملتا ہے اور محنت ومشقت علیٰ قدر طاقت مقرر ہوتی ہے بخلاف کافر

کے کہ وہ بے نتھا بیل ہے باغ میں چر رہا ہے جہاں چاہتا ہے ہگ دیتا ہے جہاں چاہتا ہے پھر جب موت آتی ہے پکڑا جاتا ہے اور مؤخذہ باغیان میں گرفتار ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمالِ ایمان زہد میں ہے اور مؤمن وہی ہے جو زاہد ہو اس لیے کہ قید زاہد کو زیادہ ہے

١٤٦٤: بَابُ مَاجَاءَ مِثْلُ الدُّنْيَا مِثْلُ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ

باب: دُنیا کی مثال چار شخصوں کے مانند ہونے کے بیان میں

۲۳۲۵: عَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ مَانَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ اَوْكَلِمَةٍ نَحْوَهَا وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِیْ رَبَّهٗ فِيْهِ وَيَصِلُ بِهٖ رَحِمَهٗ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْاَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِیْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِیْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْاَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهٖ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ۔

۲۳۲۵: روایت ہے ابی کبشہؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں اور بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک بات کہ یاد رکھو تم اس کو پھر فرمائی آپ نے ان تین باتوں میں سے پہلی یہ بات کہ نہ گھٹا مال کسی بندہ کا صدقہ دینے سے یعنی زکوۃ مفروضہ یا جمیع خیرات سے اور نہ ہوا کسی شخص پر کسی طرح کا ظلم کہ صبر کیا ہو اس نے اس پر مگر بڑھا دی اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت اور یہ دوسری بات ہے اور نہ کھولا کسی بندہ نے اپنے اوپر دروازہ سوال کا مگر کھول دیا اللہ تعالیٰ نے اس پر دروازہ محتاجی کا اور یہ تیسری بات ہے اور فرمایا آپ نے دروازہ محتاجی یا کوئی اور کلمہ اسی کے ہم معنی پھر فرمایا اور بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک بات کہ یاد رکھو اس کو فرمایا دنیا چار شخصوں کی ہے۔ یعنی ہر ایک کا معاملہ اس کے ساتھ چار قسم میں سے ایک قسم میں سے ہوگا ایک بندہ وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم سو وہ ڈرتا ہے اپنے پروردگار سے اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں اور حسن سلوک کرتا ہے اس مال سے اپنے ناتہ داروں کے ساتھ اور پہچانتا ہے یعنی ادا کرتا ہے اس میں حق اللہ تعالیٰ کا یعنی زکواۃ دیتا ہے۔ صدقہ فطر ادا کرتا ہے اور غربا و مساکین کی خدمت ادا کرتا ہے کہ جن کا حق اللہ نے مال میں رکھا ہے سو اس کا درجہ سب درجوں سے افضل ہے اور دوسرا وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے علم اور نہ دیا اس کو مال حالانکہ وہ صادق النیۃ ہو کہتا ہے کاش کہ اگر مجھے مال ملتا تو میں ایسے ہی عمل کرتا جیسے فلانا شخص کرتا ہے یعنی شخص اول پس وہ اپنی نیت کا اجر پانے والا ہے اور اجر ان دونوں کا برابر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو مال اور نہ دیا اس کو علم خراب کرتا ہے اپنے مال کو بغیر علم کے یعنی خرچ کرتا ہے شہواتِ نفسانیہ اثر بدعاتِ شیطانیہ میں نہیں ڈرتا اس کے کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے پروردگار سے اور نہیں حسن سلوک کرتا اس سے کسی اپنے قرابت والے سے اور نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کا اس میں کچھ حق یعنی اس کی رضا کی راہ میں ایک دمڑی نہیں دیتا پس اس کا درجہ سب درجوں سے بدتر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ نہ دنیا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور نہ علم اور وہ کہتا ہے ہائے اگر مجھے مال ملتا تو میں عمل کرتا جیسے فلانہ عمل کرتا ہے یعنی وہ جاہل مالدار سو وہ اپنی نیت کا وبال پانیوالا ہے اور عذاب اور بارِ گناہ ان دونوں کا برابر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: الغرض اس حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کے ساتھ جو لوگ معاملہ رکھتے ہیں وہ چار طرح کے ہیں ایک عالم مالدار دوسرا عالم حرام مال کی آرزو کرنے والا کہ اس میں پہلے کا درجہ اوّل ہے اور دوسرا اس کا رفیق ہے وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيقًا۔ تیسرے جاہل مالدار حرام خوار نابکار چوتھا جاہل مفلس پورا نکھٹو لوکا ٹو باوجود جہل و افلاس کے فسق و فجور کی آرزو کرنے والا وہ اس کا عشیر ہے۔ وَبِئْسَ الْعَشِيْرُ۔

١٤٦٥: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْهَمِّ الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

باب: محبتِ دُنیا اور اِس کی فکر کے بیان میں

۲۳۲۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ وَاٰجِلٍ۔

۲۳۲۶: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے جس کو ہوا فاقہ پھر بیان کیا لوگوں سے اس نے اور چاہا اس کا آدمیوں سے نہ بند کیا جائے فاقہ اسکا اور جس کو ہوا فاقہ پھر اتارا اسکو اللہ تعالیٰ کی طرف یعنی صبر کیا اور رضائے الٰہی پر راضی ہوا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق دے اسکو جلدی یا دیر میں یا دنیا میں رزق دے یا آخرت میں ثواب دے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۲۳۲۷: عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ يَاخَالُ مَا يُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ۔

۲۳۲۷: روایت ہے ابی وائل سے کہا کہ آئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس اور وہ مریض تھے عیادت کے لیے پھر کہا معاویہ نے اے خال کس چیز نے رلایا تم کو کیا کوئی درد ہے کہ اذیت دیتا ہے تم کو یا حرص ہے دنیا کی فرمایا ابی ہاشم نے یہ کچھ نہیں لیکن رسول خداؐ نے وصیت کی تھی مجھ کو ایک ایسی وصیت کہ بجا نہ لایا میں اس کو اور وہ وصیت یہ کہ فرمایا تھا آپؐ نے کافی ہے تجھ کو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری کہ جو کام آئے اللہ کی راہ میں اور میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں کہ میں نے بہت کچھ جمع کیا۔

ف: روایت کیا اس کو زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے سمرہ بن سہم سے کہ داخل ہوئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس پس ذکر کی حدیث مانند اس کے اور اس باب میں بریدہ اسلمی سے بھی روایت ہے نبی ﷺ سے۔

۲۳۲۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا۔

۲۳۲۸: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت جمع کرو ضیعہ کہ رغبت ہو جائے گی تم کو دنیا کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: ضیعہ سے مراد ہے باغ اور کھیت اور گاؤں اور جائیداد غیر منقولہ کہ جب یہ قبضہ میں آتی ہیں آدمی اپنی زندگی کو دوست رکھتا ہے اور موت کو مکروہ رکھتا ہے اور دنیا کی محبت زیادہ ہو جاتی ہے۔

١٤٦٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي طُوْلِ الْعُمْرِ لِلْمُؤْمِنِ

باب مؤمن کے لیے طولِ عمر کے بیان میں

۲۳۲۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ۔

۲۳۲۹: روایت ہے عبداللہ بن قیسؓ سے کہ ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ کون شخص سب لوگوں میں بہتر ہے فرمایا جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل نیک۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۲۳۳۰: عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ۔

۲۳۳۰: روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہا کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا آپؐ نے جس کی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہو پھر پوچھا اس نے کونسا آدمی سب میں بدتر ہے فرمایا آپؐ نے جس کی عمر دراز ہو اور عمل بد ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَنَاءِ اَعْمَارِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلٰى سَبْعِيْنَ

باب: اُمت کی عمر کے بیان میں

۲۳۳۱: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمْرُ اُمَّتِي مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰى سَبْعِيْنَ۔

۲۳۳۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی صالح کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے۔ مترجم: اس باب میں پیشین گوئی ہے باعتبار اکثر افراد امت کے۔

۱۴۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَانِ وَقِصَرِ الْاَمَلِ

باب: تقارب زمان اور قصر امل کے بیان میں

۲۳۳۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَيَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ۔

۲۳۳۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قریب ہو جائے زمانہ اور ہو سال برابر ایک ماہ کے اور ایک مہینہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور ہوگا دن برابر ایک ساعت کے اور ساعت برابر داغ دینے کے آگ سے۔ (یعنی وقت پلک جھپکنے میں گزر جائے ۱۲)

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور سعد بن سعید بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے۔

۱۴۶۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي قِصَرِ الْاَمَلِ

باب: قصر امل کے بیان میں

۲۳۳۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي قَالَ كُنْ

۲۳۳۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا اور فرمایا کہ رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ چلنے

فِی الدُّنْیَا کَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ لِیْ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحدِثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَاِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تُحَدِثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَیَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ لَا تَدْرِیْ یَا عَبْدَاللّٰهِ مَا اِسْمُكَ غَدًا۔

والا اور گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں سو کہا مجھ سے ابن عمرؓ نے جب صبح کرے تو یقین مت رکھ اپنے دل میں شام کا اور جب شام کرے تو تو بھروسا مت رکھ دل میں صبح کا اور توشہ لے صحت وتندرستی کی حالت میں قبل بیماری کے اور زندگی کی حالت میں قبل موت کے اس لیے کہ تو نہیں جانتا اے عبداللہ کہ کیا نام ہوگا تیرا کل یعنی کل معلوم نہیں کہ زندہ کہلائے گا یا مردہ یا عاصی یا مطیع۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن عبیدہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی یہ حدیث اعمشؒ نے مجاہدؒ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے مانند اس کے۔

۲۳۳۴ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ یَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهٗ وَثَمَّ اَمَلُهٗ۔

۲۳۳۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے اور ہاتھ رکھا گدی پر پھر کھولا اور پھیلایا ہاتھ اور دراز کیا اور فرمایا یہ اس کی امید ہے اور یہ اس کی امید ہے۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حدیث اوّل میں جو فرمایا راوی نے پکڑا آنحضرتؐ نے بدن میرا الخ جیسے شانہ یا ہاتھ پکڑ کر بات کہتے ہیں اور یہ مزید اہتمام اور وفور عنایت اور کمال اعتناء کے واسطے ہوتا ہے تا کہ وہ امر خوب یاد رہے قولہ رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے مراد اس سے اتباع سنت سلف صالح ہے اور اجتناب کلی عمل کرنے سے مسائل واہیہ پر کہ جن کی سند کتاب وسنت سے نہ ہو اسلئے کہ اہلسنّت اور اتباع سلف ہمیشہ غریب رہے ہیں دنیا میں گویا کہ وہ یتامیٰ ہیں کہ پرورش نہ کی انکے باپ نے اور دودھ نہ دیا ان کو ماؤں نے اور ساتھ نہ دیا ان کا رفیقوں نے اور صلہ رحم نہ کیا ان سے قرابت والوں نے دور ہیں قریب انکے مہجور ہیں حبیب ان کے شمشیر ظلم ان پر آ ہیختہ ہے اور خون ان کا بیختہ شہداء ہیں وہ اللہ کی زمین پر اور نجوم ہیں وہ آسمانِ دین پر دنیا میں گمنام آخرت میں عالی مقام اے فقیر مسکین محمد بدیع الزمان اگر تو چاہے نجات اپنی عذاب ابدی سے تو ساتھ ہو انکے رجال اور رفیق بن انکے رجال کا آگے بڑھ گئے قوافل انکے دور ہو گئے مراحل ان کے السَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُوْلٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ان کا کوس ہے اور ناموس اکبر جو رب اکبر سے لائے ہیں ان کا ناموس ہے کَفَانَا کِتَابُ اللّٰهِ۔ ان کی سیف قاطع ہے اور انوار سنت ان کے سیماء ساطع خود را پیش رسول معصوم محجوب نکنند یعنی خویشتن راآ جادامت منسوب نہ کنند سنت سے قریب بدعت سے دور احداث فی الدین سے مہجور اتباع رسول ﷺ سے پرنور قول رسول پر مریں قیل وقال پر نظر نہ کریں۔ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنَا مَعَهُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ نَعِیْمِ رِضْوَانِكَ مَعَهُمْ۔ قولہ گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں یعنی زندگی کا بھروسا نہ رکھ یا دموت کا مزہ چکھ وجود تیرا بین العدمین ہے۔ کَالطُّهر المتخلل بین العدمین ہے توشہ آخرت ساتھ لے شمع سنت ہاتھ لے راہ تیرہ وتاریک ہے پل صراط نہایت باریک ہے اے مجہول موت کو نہ بھول صبح کو جو تیری صف میں تھے اب ملک الموت کے کف میں ہیں ظہر میں جن کا ظہور تھا اب نام ان کا اہل قبور ہے عصر میں جو وحید تھے عاصر موت نے ان کو چھوڑا اور اہل عشاء کو غدا تک نہ چھوڑا۔

حریفاں باد ہا خورد تدور فتند ☆ تہی خمخانہ ہا کر دند ور فتند

توئی بے پاؤ سرا فتادہ بر راہ ☆ رفیقان رختہا بردند ورفتند

حدیث ثانی میں جو فرمایا یہ اس کی موت ہے یہ اس کی امید یعنی موت قریب ہے گردن سے لگی امید تا بفلک پہنچی مدامی حضرآ بادحضرو

کری انہار و تعمیر اماکن و ترمیم مساکن میں اور ترتیب باغ و تہذیب راغ میں گزارتا ہے اور اپنا جنم اسی لغویات فانیہ میں ہارتا ہے نیو مکان کی زمین ہضم پر رکھتا ہے اور بلندی اس کی اوج فلک تک پہنچاتا ہے ہیشگی کے سامان کرتا ہے آخر اسی حال میں مرتا ہے نشہ غفلت دردسر ہے ندائے غیبی سے کور دکر ہے۔

ابیات

لَهٗ مَلَكٌ يُّنَادِيْ كُلَّ يَوْمٍ ☆ لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

اِلَا يَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰى ☆ سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِيْبٍ فِي التُّرَابِ

۲۳۳۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهِيَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهٗ فَقَالَ مَا اُرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۲۳۳۵: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا کہ گزرے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم گارا[1] بنا رہے تھے اپنے مکان کے لیے سو پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا ہے عرض کی ہم نے یہ گھر بودا ہو گیا ہے سو اسے ہم مرمت کرتے ہیں۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں دیکھتا ہوں امر موت کو اس سے بھی جلدی یعنی اس سے بھی جلد آنے والی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالسفر کا نام سعید بن محمد ہے اور ان کو ابی احمد ثوری بھی کہتے ہیں۔

۱۴۷۰: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْمَالِ

باب: اس بیان میں کہ فتنہ اس اُمتِ مرحومہ کا مال ہے

۲۳۳۶: عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ۔

۲۳۳۶: روایت ہے کعب بن عیاضؓ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ ہر امت کی آزمائش اور امتحان اور ابتلاء ایک چیز میں ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر معاویہ بن صالح کی روایت سے۔ مترجم: یعنی ہر امت ایک ابتلا میں گرفتار ہو کر ذلیل و خوار ہوئی چنانچہ پہلا فتنہ جو زمین پر ہوا وہ قتل تھا ہابیل مرحوم کا وہ بسبب نساء کا واقع ہوا اور فتنہ قوم نوح کا تعظیم اولیاء میں حد سے بڑھ جانا اور آداب صلحا اور عبادت خدا میں فرق نہ رکھنا اور فتنہ قوم لوط کا امارد کے ساتھ اختلاط کرنا اور ان سے دور نہ رہنا اور فتنہ قوم موسیٰ علیہ اسلام کا سحر اور افعال طیبہ میں توغل کرنا اور فلسفیات میں غرق ہوتا چنانچہ اقوال فرعون اس پر دال ہیں اور تفصیل اس کی یہاں موجب تطویل ہے اسی طرح فتنہ اس امت کا کثرت مال اور فراغت حال کہ اس میں کیا کیا ظلم ہوئے اور کیسے کیسے لوگوں کے خون بہئے گئے شاید یہ مثل یہیں سے ہو کر فساد کا سبب تین چیزیں ہیں زر زمین وزن اور چونکہ فتنہ اس امت کا مال ہے اور یہ مثل اسی کی حسب حال ہے اس لیے کہ زر عین مال ہے زمین وزن پر مقدم ہوا اور واقع میں زمین وزن بغیر زر کے میسر نہیں اس لیے اصل فساد زر ہے باقی اس سے مؤخر ہے۔

---

[1] بلبان مدارس چلکر کلار ہے تھے۔۱۲

۱۴۷۱: بَابُ مَاجَاءَ لَوْكَانَ لِاِ بْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَبْتَغِي ثَالِثًا

باب: سیر نہ ہونے میں انسان کے کثرتِ مال سے

۲۳۳۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْكَانَ لِاِ بْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ ثَانِيًا وَلَا يَمْلَاءُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

۲۳۳۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوا بن آدم کا ایک جنگل سونے کا تو بھی وہ چاہے کہ دوسرا جنگل اور ہوتا اور نہ بھرتی منہ اس کا مگر خاک اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے یعنی حرص اور جمع مال سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے مترجم مراد حدیث یہ ہے کہ بغیر موت کے آدمی قانع نہیں ہوتا جب تلک جیتا ہے مال پر مرتا ہے جب مرتا ہے جب ہی قناعت کرتا ہے کسی نے خوب کہا ہے۔

گفت چشم تنگ دنیا دار را ☆ یا قناعت پر کند یا خاک گور

اور جو بندہ توفیق الٰہی ہدایت پاتا ہے اور زہد و قناعت پر مستعد ہو جاتا ہے تو اب حقیقی اسے افکار دنیوی سے اور آخرت میں شدت حساب سے بچاتا ہے سختی جان کندن بھی اس پر آسان ہے امراء سے آگے فقراء کا نشان ہے یہ شراب طہور میں سرشار ہوں گے وہ حساب و کتاب میں گرفتار رہ گئے یہ پانچ سو برس پہلے جنت کو سدھارے وہ سیکڑوں برس جان ہارے بہتر مال مؤمن کا زوجہ صالحہ ہے یا لسان ذاکر اور بہتر خزانہ قناعت ہے یا قلب شاکر زاہد دنیا میں راحت گور میں استراحت آخرت میں روح و ریحان دنیا دار زندگی میں گرفتار افکار گور میں حسرت شعار آخرت میں فانی النار نہ نفس رام نہ راحت نہ آرام۔

۱۴۷۲: بَابُ مَاجَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

باب: اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل جوان ہے دو چیزوں کی محبت سے

۲۳۳۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ۔

۲۳۳۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا دل بوڑھے کا جوان ہے دو چیزوں کی محبت میں زندگی کی درازی اور مال کی کثرت پر۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۳۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ۔

۲۳۳۹: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص زندگی کی دوسرے حرص مال کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

باب: تفسیر زہد میں

۲۳۴۰: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ

۲۳۴۰: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ زہد اور ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ آدمی حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ کہ مال کو

الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَافِي يَدَيْكَ اَوْثَقُ مِمَّا فِي يَدِاللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبُ فِيْهَالَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ۔

ضائع کرے، لیکن زہد کے معنی یہ ہیں کہ تجھے وثوق اور اعتماد اور بھروسہ زیادہ ہواس چیز پر جواللہ کے ہاتھ میں ہے بہ نسبت اس چیز کے جو تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھے اس قدر ثواب مصیبت کی رغبت ہو جب تو مصیبت میں گرفتار ہو کہ خواہش کرے تو کہ یہ مصیبت باقی رہے یعنی تو تجھے ثواب ملا کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہیں۔

۲۳۴۱: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِا بْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٍ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٍ يُوَارِيْ عَوْرَتَهُ وَ جِلْفِ الْخُبْزِ وَ الْمَاءِ۔

۲۳۴۱: روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ابن آدم کا کچھ حق یعنی دنیا کی چیزوں میں سوا ایک گھر کے کہ جس میں بقدر کفالت بسر کر سکے اور اتنے کپڑے کہ اپنا ستر ڈھانپ سکے اور روٹی اور پانی کے برتن۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے یعنی حریث بن سائب کی اور سنا میں نے ابوداؤد اور سلیمان بن سلم بلخی سے کہتے تھے کہ نضر بن شمیل نے کہا جلف الخبز یعنی اس کے سالن نہ ہو۔

۲۳۴۲: عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اِنْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَا مْضَيْتَ اَوْاَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ۔

۲۳۴۲: روایت ہے مطرف سے وہ روایت کرتے ہے اپنے باپ سے کہ وہ پہنچے نبیؐ کے پاس اور آپ پڑھ رہے تھے الہاکم التکاثر پھر فرمایا کہتے ہے ابن آدم یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور نہیں ہے مال تیرا مگر جو تو نے صدقہ دیا اور جلدی کر دیا اس کو یعنی اس کا اجر اللہ کے یہاں پائے گا یا کھایا اور فنا کر دیا یا پہنا اور پرانا کر دیا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۴۳: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اِنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَاَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِا السُّفْلٰى۔

۲۳۴۳: روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا نبیؐ نے اے بیٹے آدم کے اگر خرچ کر دے تو اپنی حاجت سے زیادہ چیز کو یعنی صدقات وخیرات میں یا بھائیوں کی مدارات میں تو بہتر ہے تیرے لیے اور اگر روک رکھے تو بدتر ہے تیرے لیے اور ملامت نہ کیا جائے گا تو اپنے بقدر کفالت خرچ کرنے میں اور صدقات و خیرات میں شروع کرا سکے دینے سے جسکے تو خرچ کا متکفل ہوتا ہے اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے یعنی لینے والے ہاتھ سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابو عمار ہے۔

۲۳۴۴: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔

۲۳۴۴: روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم توکل کرو اللہ پر جو حق ہے توکل کرنے کا تو رزق ملے تم کو جیسا کہ ملتا ہے چڑیوں کو صبح کو نکلتی ہیں بھوکی اور شام جو آتی ہیں پیٹ بھرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابو تمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

۲۳۴۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُ هُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْاٰ خَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ۔

۲۳۴۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا تھے دو بھائی زمانہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک ان میں سے حاضر رہتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا پس شکایت کی مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبیؐ کے پاس سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید کہ تجھے اسی کی برکت سے روٹی ملتی ہو۔

۲۳۴۶: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِي سِرْبِهٖ مُعَافًى فِي جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا۔

۲۳۴۶: روایت ہے عبیداللہؓ سے اور ان کو صحبت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے صبح کی تم میں سے فارغ البالی اور خوش حالی کے ساتھ اپنے نفس پر تندرستی کے ساتھ اپنے جسد سے اس کے پاس قوت ہے اس دن کا تو اس کے لیے گویا سب دنیا سمیٹی گئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مروان بن معاویہ کی روایت سے اور مراد حیزت سے یہ کہ جمع کی گئی یعنی لذت اور خوش وقتی دنیا کی روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے حمیدی سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے مانند اس کے۔ مترجم: خلاصہ باب اور سلالہ تفسیر زہد یہ ہے کہ اعتماد علی رب العباد اس قدر ہو کہ اپنے ہاتھ کی چیز سے چندیں ہزار درجہ بڑھ کر اطمینان ہو خزانہ غیبی پر اور وہ ایک صفت قلبی ہے کہ مزید یقین سے حاصل ہوتی ہے اور جب یقین اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ہو جاتا ہے تو رزق کی طرف سے آدمی مطمئن ہو جاتا ہے اس وقت خرچ کرنا مال کا رضائے الٰہی میں اور صبر کرنا مصیبت میں بنظر حصول صلوٰت الٰہی اور رحمت کے نہایت آسان ہو جاتا ہے یہ حقیقت ہے زہد کی نہ وہ کہ سمجھ رکھی ہے بعض ابنائے زمان نے اور اپنی طرف سے گھڑ رکھی ہے کتنے اخوان دوران نے اور یہ خیال کیا ہے کہ گوشت اور گھی اور دودھ دہی چھوڑ دینا اور حلال چیزوں سے متمتع نہ ہونا اسی کا نام زہد ہے یا ترک نکاح یا ترک جماعات صلوٰۃ یا ترک حقوق نفس کو زہد سمجھنا ہے سو باطل کیا حدیث اول نے اس زہد مخترع کو اور انکار کیا زاہدان جاہل پر کہ جو حقوق نفسی اور حظوظ نفس میں تمیز نہ کر سکے۔ اس بلا میں گرفتار ہوئے ہیں اور مباح کیا نفس انسان کے لیے حقوق ضروریہ کو اور جائز کیا اس سے منتفع ہونے کو حدیث ثانی نے مثل سکنی اور ثوب و ظروف ضروری وغیرہ کے پس منتفع ہونا اس سے خلاف زہد نہیں مگر یہ کہ ان اشیاء میں اس قدر تکلف کرے اور تکاثر کا خواہاں ہو کر حد شرعی سے بڑھ جائے اور جمع اثواب و ظروف و دیگر متاع خانگی میں اپنی اوقات خراب کرے کہ اس صورت میں زہد سے نکل جائے گا اور لہو میں گرفتار ہو جائے گا بیان کیا اس کو حدیث ثالث نے بلکہ یہ تعلیم فرمائی کہ اصل مال انسان کا تین قسم ہے جو صدقہ دیا یا کھایا یا پہنا اور باقی سب وارثوں کا ہے کہ خرچ وہ کریں گے اور حساب اسے دینا پڑے اور مال خرچ کرنے اور اپنے پاس جمع رکھنے کی تفصیل حدیث رابع میں فرما دی کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اس سے اور بھائیوں کو منتفع ہونے دے اور حاجت کے موافق اپنے پاس رکھے اور حاجتوں کی تفصیل وہ ہے جو حدیث ثانی میں گزری پس حد باندھ دی شارع نے انفاق و امساک مال کی حدیث رابع میں اور اجازت دی امساک کی بادر کفاف کے اور یہ بھی فرما دیا کہ پہلے انکو دینا جن کی روٹی اپنے ذمہ ہے پھر فرمایا کہ اگر اس فضل مال کے خرچ کرنے میں یہ خیال آئے کہ رہے گا تو ہمارے کام آئے گا اور شاید ہم کو نہ ملے تو حدیث خامس میں فرما دیا کہ اگر توکل کرو گے تو جڑیوں کی طرح تم کو رزق ملے گا بغیر محنت و مزدوری و مشقت کے اسلئے کہ جو ان کا رزق ہے وہی تمہارا بھی

ہے پھر وہ ہر روز بھوکے اٹھتے ہیں پیٹ بھرے آشیانوں میں آتے ہیں تعجب ہے کہ تو انسان ہوکر توکل میں ان سے کم ہو پھر یہ بھی فرمایا کہ فضل مال سے اپنے بھائیوں کی مدارات کرنے میں اور رزق میں برکت ہوتی ہے نہ حرکت چنانچہ حدیث سادس جس میں دو بھائیوں کا ذکر ہے اسی پر دال ہے پھر جمع مال کی ایک حد معین کر دی کہ ایک روز کا قوت آدمی کے پاس ہو تو سمجھے کہ ساری دنیا کی نعمت ہے نہ یہ کہ طالب ہو ہزار برس کے رزق کا کہ خلاف زہد ہے چنانچہ یہی مضمون ہے حدیث سابع کا انتہی مافی الباب۔

١٤٧٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

باب: کفاف (گزارے لائق روزی) پر صبر کرنے کے بیان میں

۲۳۴۷: عَنْ اَبِی اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِيَائِي عِنْدِي كَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُوحَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِاِصْبَعِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَارَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا وَاَجُوْعُ يَوْمًا اَوْ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْوَ هٰذَا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ فَاِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ۔

۲۳۴۷: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا رشک کرنے کے لائق میرے دوستوں میں میرے نزدیک ہلکی بار برداری والا نماز میں بہت حصہ رکھنے والا کہ اچھی کی اس نے عبادت اپنے رب کی اور فرمانبرداری کی اس نے خلوت میں اور دبا ہوا رہا لوگوں میں کہ اشارہ نہیں کیا جاتا اس کی طرف انگلیوں سے یعنی بسبب شہرت کے اور ہو رزق اس کا بقدر کفایت پھر صبر کیا اس نے اس پر پھر ٹھونکا زمین کو اپنے ہاتھ سے اور فرمایا جلدی آئی موت اس کی تھوڑی ہوئیں رونے والیاں اسکی کم ہوئی میراث اس کی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبیؐ سے کہ فرمایا آپ نے پیش کیا میرے رب نے مجھ پر اس بات کو کہ کر دے کنکریلی زمین مکہ کی سونا، کہا میں نے نہیں اے پروردگار میرے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آسودہ سیر رہوں ایک دن اور بھوکا رہوں ایک دن یا فرمایا تین دن یا اسکی مانند اور کچھ فرمایا جب میں بھوکا ہوں عاجزی اور مسکنت ظاہر کروں تیری طرف اور یاد کروں تجھ کو اور جب میں آسودہ سیر ہوں شکر کروں تیرا اور حمد بجالاؤں تیری۔

ف: اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے قاسم بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے اور کنیت ان کی ابا عبدالرحمٰن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ شامی ہیں ثقہ ہیں اور علی بن زید ضعیف ہیں حدیث میں اور کنیت ان کی عبدالملک ہے مترجم قولہ ہلکی بار برداری والا یعنی اہل وعیال اور دنیا کے اشغال اور ساز وسامان کم رکھتا ہے قولہ نماز میں الخ یعنی نماز میں دل لگا کر خلوص سے باداے سنن ومستحبات وحفظ فرائض وواجبات ادا کرتا ہے اور جمعہ اور جماعات میں بطیب خاطر حاضر رہتا ہے قولہ اور دبا ہوا رہا الخ یعنی لوگوں میں شہرت اور نام نہیں چاہتا اور ان پر غلبہ اور تسلط اور سلطان کا خواہاں اور جویاں نہیں بلکہ گوشہ خمول میں اپنے رب کی عبادت میں جلوۃً وخلوۃً اس کی اطاعت میں مشغول ہے قولہ پھر ٹھونکا زمین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توریشتی نے کہا مراد اس سے نوک انگشت کا مارنا ہے زمین پر یا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں پر غرض بہر حال بیان کرنا تقلیل شے کا جب منظور ہوتا ہے تب ایسا کرتے ہیں پس بیان فرمائی آپ نے اس کے بعد کی عمر کی اور قلت عورتوں کی جو اس پر رودیں خواہ بیبیاں ہوں یا اور عزیز واقارب اور قلت اسکی میراث کی کہ بہت سامان ومتاع جمع نہ کیا اور بہت ساز وسامان دنیا کا نہ چھوڑا کچھ ضروری چیزیں اپنے استعمال میں لایا اور چل بسا قولہ فرمایا آپ

نے پیش کیا میرے رب نے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقر رسول ﷺ کا اختیاری تھا نہ اضطراری اور یہی موجب فضیلت ہے اور سبب فخر اور اضطراری کہ جس سے بندہ مضطر ہے اسکو سبب کفر فرمایا۔

۲۳۴۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ۔

۲۳۴۸: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا مراد کو پہنچا اور عذاب اُخروی سے نجات پائی اس شخص نے کہ اسلام لایا اور رزق ملا اسکو بقدرِ کفایت اور قناعت دے اسے اللہ عزوجل۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۴۹: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنِعَ۔

۲۳۴۹: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ انہوں نے سنا رسول خداؐ سے کہ فرماتے تھے، مبارکبادی ہے اس شخص کو کہ ہدایت پائی اس نے طرف اسلام کے اور روٹی ملی اس کو بقدرِ کفایت اور قناعت کی اس نے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

۱۴۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ

باب: فضیلتِ فقر میں

۲۳۵۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ۔

۲۳۵۰: روایت ہے عبداللہ بن مغفلؓ سے کہ کہا ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ سمجھ تو کیا کہتا ہے اس نے کہا میں دوست رکھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو، کہا یہ تین بار، فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تو مجھے دوست رکھتا ہے تو تیار کر فقر کے لیے ایک جھول اس لیے کہ فقر بہت جلد آنے والا ہے اس کی طرف جو مجھے دوست رکھے بھیا سے بھی زیادہ اپنے منتہا کی طرف۔

ف: روایت کی ہم سے نضر بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے شداد بن ابی طلحہ سے اس کی مانند ہم معنی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوداز ع راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور وہ بصری ہیں مترجم اعد للفقر تجفافاً یعنی تیار کر فقر کے لیے تجفاف کو تجفاف بکسر تا وسکون جیم ایک چیز ہے مثل زرہ کی اس کو لڑائی کے وقت گھوڑے کو پہناتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ فقر کے لیے مستعد ہو اگر مجھے دوست رکھتا ہے۔

۱۴۷۶: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ

باب: فقیروں کے مقدم ہونے میں امیروں پر دخول جنت میں

۲۳۵۱: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَا

۲۳۵۱: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقراء مہاجرین داخل ہوں گے جنت میں اغنیاء سے پانچ

نِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ ۔

سو برس پیشتر ۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عبداللہؓ بن عمر اور جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ۔

۲۳۵۲ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِىْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِىْ فِىْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّى الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَاعَائِشَةُ اَحِبِّى الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۲۳۵۲: روایت ہے حضرت انس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ زندہ رکھ مجھے مسکین اور مار مجھے مسکین اور اٹھا مجھے مسکینوں کے گروہ سے قیامت کے دن سو کہا عائشہؓ نے کیوں یا رسول اللہ! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوں گے مساکین جنت میں اغنیاء سے چالیس برس پیشتر اے عائشہؓ مت پھیر مسکین کو اور دے اسے اگر چہ ایک کھجور کی پھانک ہو اے عائشہؓ دوست رکھ مساکین کو اور نزدیک ہو تو ان سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نزدیک کرے گا تجھ کو قیامت کے دن یعنی اپنی درگاہ میں مراتب ومناقب عنایت فرمائے گا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے مترجم اختلاف ہے علماء کا مساکین اور فقراء کی تعریف میں' سو ابن عباسؓ اور قتادہؓ اور عکرمہؒ نے کہا فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اور مسکین جو سوال کرے اور ابن عمرؓ نے کہا فقیر وہ نہیں جو درہم پر درہم جوڑ جوڑ کر رکھے اور تمر پر تمر ولیکن فقیر وہ ہے جو اپنے نفس سے متقی ہو اور نہ ہو اس کے پاس مگر کپڑا واسطے عورت کے اور قدرت نہ رکھتا ہو کسی شئے پر جہال اس کو عدم سوال کے سبب غنی جانتے ہوں اور قتادہؓ نے کہا فقیر محتاج زمن اور مسکین محتاج تندرست ہے اور عکرمہ سے مروی ہے کہ فقراء مسلمین میں سے ہیں اور مساکین اہل کتاب سے اور امام شافعیؒ نے فرمایا کہ فقیر وہ ہے جو مال اور حرفہ نہ رکھتا ہوں زمن ہو خواہ غیر زمن اور مسکین وہ ہے جسے مال وحرفہ ہو مگر کفائت نہ کرتا ہو سائل ہو خواہ غیر سائل اور مسکین ان کے نزدیک خوشحال ہے فقیر سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ [الکھف : ۷۹] پس مسکین کہا ان کو باوجود اس کے کہ ان کے مال سے تھا سفینہ اور وہ اس میں اہل حرفہ تھے اور یہ قول مستند بکتاب اللہ ہے اور اصحاب رائے کے نزدیک فقیر خوشحال ہے مسکین سے اور قتیبی نے کہا فقیر وہ ہے جو بقدر کفایت روٹی رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو اور بعضوں نے کہا فقیر وہ ہے کہ جس کا مسکن وخادم ہو اور مسکین وہ جو کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے کہا جو کسی شئے کا مفتقر ہو وہ فقیر ہے اگر چہ اپنے غیر سے غنی ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ [فاطر : ۱۵] اور مسکین وہ ہے جو ہر شئے کا محتاج ہو کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی اسکے طعام کی اور طعام کفارہ کا مستحق اس کو کیا اور کوئی محتاجی زیادہ نہیں ہے اس سے کہ بشر سد جوع کا محتاج ہو اور ابراہیم نخعی نے کہا فقراء وہ ہیں جو ہجرت کر چکے ہوں اور مساکین جنہوں نے ہجرت نہ کی ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ فقر ومسکنت دونوں عبادت ہیں حاجت سے اور ضعف حال سے سو فقیر وہ ہے کہ حاجت نے اس کی فقار ظہر توڑ دی ہو اور مسکین وہ ہے کہ ضعیف ہو گیا نفس اس کا اور ساکن ہو گیا طلب قوت کی حرکت سے' غرض فقیر فقار سے مشتق ہے اور مسکین سکون سے (زاہد ماذکر البغوی رحمہ اللہ) فیہ قولہ تعالیٰ: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ [التوبۃ : ۶۰]۔

۲۳۵۳ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ۔

۲۳۵۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوں گے فقراء جنت میں پانچ سو برس پیشتر اغناء سے کہ وہ آدھا دن ہے قیامت کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۵۴ : عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفاً۔

۲۳۵۴: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں، ان کے اغنیاء سے چالیس برس پیشتر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۵۵ : عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ هِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ۔

۲۳۵۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پیشتر اور وہ پانچ سو برس ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم بعضی روایتوں میں مدت تقدیم فقراء کی اغنیاء پر پانچ سو برس وارد ہوئے ہیں اور بعضے میں چالیس برس تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ فقیر دو قسم کے ہیں ایک قانع دوسرے غیر قانع پس اوّل پانچ سو برس تقدم رکھتے ہیں اور دوسرے چالیس برس۔

۱۴۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَعِيْشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِهِ

باب: نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں کی معاش میں

۲۳۵۶ : عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَااَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُا لْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍوَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ۔

۲۳۵۶: روایت ہے مسروقؒ سے کہا داخل ہوا میں عائشہؓ ام المؤمنین کی خدمت میں، سومنگوایا انہوں نے میرے لیے کھانا اور فرمایا میں سیر نہیں ہوتی ہوں کسی کھانے سے کہ پھر رونا چاہوں پھر روتی ہوں۔ کہا مسروقؒ سے میں نے عرض کی کیوں فرمایا انہوں نے یاد کرتی ہوں میں اس حال کو کہ چھوڑا اس پر رسول خداؐ نے دنیا کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہ سیر ہوئے آپؐ روٹی اور گوشت سے دو بار ایک دن میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے

۲۳۵۷ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِشَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ۔

۲۳۵۷: روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں سیر نہ ہوئے رسول خداؐ جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہاں تک کہ وفات پائی۔ ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۵۸ :عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ ثَلَا ثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّحَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

۲۳۵۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے نہ سیر ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والے آپ کے تین روز پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ چھوڑا دنیا کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۵۹ :عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ يَقُوْلُ مَاكَانَ يَفْضُلُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ۔

۲۳۵۹: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہتے تھے کہ نہ زیادہ ہوتی تھی رسول خداؐ کے گھر سے روٹی جو کی، یعنی حاجت سے نہ بڑھتی تھی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۳۶۰ : عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ

۲۳۶۰: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاٹتے تھے پے در پے راتوں

طَاوِيًا وَاَهْلُهٗ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزُ الشَّعِيْرِ۔

کو خالی پیٹ نہ پاتے تھے کھانا رات کا اور اکثر خوراک ان کی جو کی روٹی تھی۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۶۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔

۲۳۶۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے یا اللہ کر دے رزق آلِ محمد کا بقدر کفایت کے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۶۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ۔

۲۳۶۲: روایت ہے انسؓ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ رکھ نہ چھوڑتے کل کے لیے کچھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے جعفر بن سلیمان کے سوا اور لوگوں سے کہ روایت کی انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۲۳۶۳: عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ۔

۲۳۶۳: روایت ہے انسؓ سے کہ نہ کھایا ہے رسول اللہؐ نے خوان پر کھانا رکھ کر اور نہ کھائی روٹی باریک یعنی چپاتی یہاں تک کہ وفات پائی۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سعید بن ابی عروبہ کی روایت سے۔

۲۳۶۴: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ يَعْنِی الْحُوَّارَیَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ حَتّٰى لَقِیَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُثَرِّيْهِ فَنَعْجِنُهٗ۔

۲۳۶۴: روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ ان سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھایا ہے نقی یعنی میدہ سو کہا سہل نے نہ دیکھا رسول اللہؐ نے میدہ یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی کھانے کا کیا ذکر ہے آنکھ سے بھی نہیں دیکھا پھر پوچھا ان سے آیا تمہارے پاس چھلنیاں رسول خداؐ کے زمانہ مبارک میں تھیں کہا نہیں تھیں ہمارے پاس چھلنیاں، پوچھا کیا کرتے تھے جو کے آٹے کو کہا پھونک لیتے ہم اسے پھر اڑتا تھا جو اڑنا ہوتا تھا پھر پانی ڈالتے ہم اس پر اور گوندھ لیتے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انسؓ نے ابی حازم سے۔

١٤٧٨: بَابُ مَاجَاءَ فِی مَعِيْشَةِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: معیشت اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں

۲۳۶۵: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِیْ اَغْزُوْ فِی الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْكُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ يُعَزِّ

۲۳۶۵: روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ فرماتے تھے میں پہلا شخص ہوں کہ بہایا خون اللہ کی راہ میں یعنی کفار کو قتل کیا اور میں پہلا شخص ہوں کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے ایک جماعت میں اصحاب ﷺ سے نہ کھاتے تھے ہم مگر پتے درختوں کے مگر حبلہ یہاں تک کہ ایک ہم میں مینگنیاں کرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہے بکری یا اونٹ اور اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے طعن کرنے دین میں اگر میں ان کے طعن کے لائق ہوں تو بڑا محروم ہوں اور ضائع گئے میرے

رُوْنِی فِی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِیْ۔

عمل ۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۲۳۶۶ : عَنْ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنِّی اَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْزُوْمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلاَّ الْحُبْلَةَ وَهٰذَا السَّمُرُحَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْاَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ فِی الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِیْ۔

۲۳۶۶: روایت ہے سعد سے کہتے تھے میں پہلا آدمی ہوں عرب سے کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ تھا ہمارے واسطے کھانا مگر حبلہ اور سمر یہاں تک کہ ایک ہم کا مینگنیاں کرتا تھا جیسا کہ مینگنی کرتی ہے بکری پھر اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے ملامت کرنے دین میں اگر میں ان کی ملامت کے لائق ہوا تو محروم ہوا اس وقت اور ضائع ہو گئیں میری سب نیکیاں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوان سے بھی روایت ہے۔ مترجم حبلہ بالضم انگور اور بیخ انگور اور میوہ خاردار درختوں کا یا میوہ درخت سلم اور طلح وسیال کا کہ ایک نوع ہے درخت پر خار سے حبل بروزن قفل اس کی جمع ہے اور معنی ثالث مراد ہے اور سمر بھی ایک درخت کا نام ہے کہ طلح کی قسم سے ہے واحد اس کا سمرہ ہے اور حضرت سعد امام تھے قبیلہ بنی اسد میں اور انہوں نے ان کی شکایت بے جا کی اور شکوہ کیا حضرت عمرؓ کے پاس کہ[1] ان کو نماز خوب نہیں آتی اس کے جواب میں حضرت سعد نے یہ مضمون فرمایا اور اپنا سابقہ اسلام حسن تائید اسلام میں بیان کیئے۔

۲۳۶۷ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِی هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَمَخَطَ فِی اَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِی الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِی وَاِنِّی لَاَخِرُّفِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوْعِ مَغْشِيًّا عَلَیَّ فَيَجِیْءُ الْجَائِیْ فَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰى عُنُقِیْ يُرٰى اَنَّ بِیَ الْجُنُوْنَ وَمَالِیْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلاَّ الْجُوْعُ۔

۲۳۶۷: روایت ہے محمد بن سیرینؒ سے کہا تھے ہم ابو ہریرہؓ کے پاس اور ان کے دو کپڑے تھے رنگے ہوئے مشق میں بنے ہوئے کتان سے پس ناک پونچھی انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے میں پھر کہا واہ واہ ناک پونچھتا ہے ابو ہریرہؓ کتان میں بیشک میں نے دیکھا اپنے کو کہ گر پڑا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے آگے اور حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے پاس مارے بھوک کے بیہوش ہو کے پھر آنے والا آتا تھا اور میری گردن پر پیر رکھتا تھا اور مجھے سمجھتا تھا کہ جنون ہے اور مجھے کچھ جنون نہ تھا سوائے بھوک کے۔

ف: یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے مترجم کتان بالفتح وتشدید تا ایک نبات ہے بقدر ایک ذراع کے پتا اس کا باریک اور پھول لاجوردی پوست اس کا مانند روئی کے کات کر کپڑا بناتے ہیں اور کپڑا اس کا معتدل ہوتا ہے گرمی اور سردی میں اور بدن میں نہیں لپٹتا اور رافع حرارت اور باعث ہے تقلیل عرق کا اور کھجلی اور ورم کو نافع ہے اور جوئیں اس میں کم پڑتی ہیں اور تخم کو اس کے ہندی میں السی کہتے ہیں اور ملک شام اور دمشق سے اس کی چھال کے کپڑے بہت آتے ہیں اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً میں اکثر قمیص اس کے بناتے ہیں اور مشق بکسر میم گل سرخ رنگ کہ اس میں کپڑے رنگتے ہیں۔

۲۳۶۸ : عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۲۳۶۸: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

[1] حالانکہ وہ جھوٹے تھے شاکی ان کے۔

كَانَ اِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَ هُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُوْلَ الْاَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ اَوْمَجَانُوْنَ فَاِذَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَالَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ لَاَحْبَبْتُمْ اَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَ حَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ اَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

جب نماز پڑھاتے لوگوں کو گر پڑتے بہت لوگ کھڑے کھڑے نماز میں بھوک کے سبب سے اور وہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ اعراب کہتے یہ مجنون ہیں پھر جب نماز پڑھ چکتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ان کے پاس اور فرماتے اگر تم کو معلوم ہو جو مرتبہ تمہارا ہے اللہ کے نزدیک اور جو ثواب ہے اس فقر و فاقہ کا اس کی درگاہ میں تو دوست رکھتے تم کہ زیادہ ہو تم کو فاقہ اور حاجت، کہا فضالہ نے میں اس وقت ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم صفۃ الدار پیش دالان اور اصحاب صفہ کچھ صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ مسجد کے پیش دالان میں رہتے تھے اور کسی طرح کا حرفہ اور امور دینوی میں مشغول نہ ہوتے بلکہ شبانہ روز تحصیل علوم دین اور حفظ احادیث نبوی میں شامل رہتے' ابو ہریرہؓ بھی انہی میں تھے اور عدد ان کے باختلاف زمان مختلف ہوتے تھے لفظ صوفی بھی اسی سے مشتق ہے اور اعراب گاؤں کے رہنے والے جن کو عربی میں بدوی اور ہندی میں گنوار کہتے ہیں۔

۲۳۶۹: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُفِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكَ يَاعُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهِ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ وَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيْهِ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ

۲۳۶۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نکلے نبیؐ ایسے وقت میں کہ نکلتے تھے اور نہ ملاقات کرتا تھا کوئی شخص ان سے اس وقت میں یعنی آرام اور راحت اور گھر میں رہنے کا وقت تھا پھر آئے ان کے پاس ابوبکر سو پوچھا آپ نے کیا چیز لائی تم کو اے ابوبکر! سو عرض کی انہوں نے نکلا میں اس لئے کہ ملاقات کروں رسول خدا سے اور نظر کروں ان کے چہرۂ مبارک کی طرف اور سلام کروں ان پر پھر ان باتوں کو کچھ دیر نہیں ہوئی کہ اتنے میں حضرت عمرؓ بھی حاضر ہوئے سو پوچھا کیا چیز لائی تم کو اے عمرؓ! عرض کی انہوں نے بھوک لائی مجھ کو یا رسول اللہ! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا پس مل کر گئے ابی الہیثم بن التیہان کے گھر جو انصار میں سے ایک مرد تھے کہ کھجور اور بکریاں بہت رکھتے تھے اور کوئی ان کا خادم نہ تھا سو نہ پایا ابوالہیثم کو گھر میں پس پوچھا ان کی بی بی سے کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں؟ سو عرض کی اس نے کہ گئے ہیں میٹھا پانی لینے کو ہمارے واسطے اور کچھ دیر نہ ٹھہرے یہ لوگ کہ اتنے میں ابوالہیثمؓ آئے ایک مشک لیے ہوئے کہ اٹھائے ہوئے تھے اس کو سو رکھ دیا انہوں نے مشک کو پھر آ کر لپٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ فدا ہیں آپؐ پر پھر لے گئے ابوالہیثم ان

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّیْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَرَدْتُ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْقَالَ تَخَیَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَکَلُوْاوَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مِنَ النَّعِیْمِ الَّذِیْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَ رُطَبٌ طَیِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَیْثَمِ لِیَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًافَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّفَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْجَدْیًا فَاَتَا هُمْ بِهَافَاَکَلُوْافَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّکَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَاسَبْیٌ فَاْتِنَا فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَیْنِ لَیْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَیْثَمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْهُمَا قَالَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اخْتَرْلِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَمُؤْتَمَنٌ خُذْھٰذَا فَاِنِّیْ رَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَیْثَمِ اِلٰی اِمْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ اِمْرَاَتُهٗ مَااَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِیْهِ النَّبِیُّ ﷺ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهٗ قَالَ هُوَعَتِیْقٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَبْعَثْ نَبِیًّا وَلَا خَلِیْفَةً اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْکَرِوَ بِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا وَمَنْ یُّوْقَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْوُقِیَ۔

سب کو اپنے باغ میں اور ایک بچھونا بچھایا ان کے لیے پھر گئے کھجور کے درخت کے پاس اور لے آئے وہاں سے ایک گچھا کھجوروں کا اور رکھ دیا ان کو نبیؐ کے آگے اور فرمایا آپؐ نے تم چن کر کیوں نہ لائے رطب ہمارے لیے سو عرض کی انہوں نے یارسول اللہ میں نے چاہا کہ آپؐ خود پسند کرلیں ان میں سے یا کہا کہ آپؐ کر لیجئے پکی اس کی کچوں سے پس کھالی وہ کھجور اور پیا اس پانی سے یعنی جو وہ لائے تھے پس فرمایا رسول خداؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے یہ ان نعمتوں سے ہے کہ جس کا سوال کیا جائے گا تم سے قیامت کے دن، تفصیل ان کی یہ ہے سایہ ٹھنڈا یعنی باغ کا اور کھجور خوش مزہ پکی ہوئی پاکیزہ اور پانی سرد، پھر گئے ابوالہیثمؓ کہ کچھ کھانا تیار کریں آپؐ کے واسطے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح نہ کرنا تم دودھ والا جانور پھر ذبح کیا انہوں نے ایک بکری کا بچہ مادہ یا نر پھر اسے پکا لائے پھر کھایا سب بزرگواروں نے پھر فرمایا نبیؐ نے ابوالہیثمؓ سے کیوں تمہارے پاس کوئی خادم ہے انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا آپؐ نے پھر جب آئیں ہمارے پاس قیدی یعنی غنیمت کے تو تم آؤ ہمارے پاس پھر آئے نبیؐ کے پاس دو نفر قیدی کہ نہ تھا ان کے ساتھ کوئی تیسرا پھر حاضر ہوئے ان کے پاس ابوالہیثم یعنی حسب الارشاد آنحضرتؐ کے سو فرمایا نبیؐ نے پسند کرلو ان دونوں میں سے سو عرض کی انہوں نے کہ آپؐ ہی پسند کر دیجئے ان میں سے یارسول اللہ، سو فرمایا نبیؐ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے یعنی امانت اس کو ضرور ہے اور خیر خواہی اور اچھی بات پر اطلاع دینا سو تم اس کو یعنی اشارہ کیا ایک غلام کی طرف اور وجہ ترجیح یہ بیان فرمائی کہ میں نے دیکھا ہے اس کو نماز پڑھتے ہوئے اور حسن معاملت کرو اسکے ساتھ یعنی آرام و راحت سے رکھو، سو آئے ابوالہیثمؓ اپنی بیوی کے پاس اور خبر دی ان کو رسول خداؐ کے قول مبارک کی یعنی حضرتؐ نے فرمایا کہ اس غلام کو آرام سے رکھنا سو کہا ان کی بی بی نے کہ تم پوری نہ کرسکو گے وصیت رسول خداؐ کی جو اس غلام کے باب میں انہوں نے فرمایا ہے یعنی حق تربیت اس غلام کا ادا نہ کرسکو گے مگر یہ کہ آزاد کرو تم اس کو کہا ابوالہیثم نے کہ اسی وقت آزاد ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نہیں بھیجتا کسی نبی اور کسی خلیفہ یعنی سلطان کو مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں ایک ایسے کہ حکم کرتے ہیں اس کو اچھے کاموں کا اور روکتے ہیں اسے برے کاموں سے، یعنی مشورہ نیک دیتے ہیں اور برائی بھلائی سے

آ گاہ کرتے ہیں اور دوسرے قسم وہ کہ قصور کرتے ہیں اس کے خراب کرنے میں پھر جو بچایا گیا رفیقوں کی برائی سے وہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہؒ نے انہوں نے ابوعوانہؒ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیرؒ سے انہوں نے ابی سلمہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ایک دن اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوہریرہؓ سے روایت ہونے کا اور حدیث شیبان کی اتم ہے اور اطول ابوعوانہ کی حدیث سے اور شیبان ثقہ ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور صاحب کتاب ہیں یعنی صاحبِ تعلیم مترجم اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں یہ کہ نصرت اور زہد آنحضرت ﷺ کا اور آپ ﷺ کے اصحاب مبارک کا اور قلت دنیا کی ان کے پاس اور امتحان ان کا جوع اور ضیق عیش میں کسی کسی وقت اور بعضوں نے خیال کیا ہے کہ یہ حال قبل فتوح بلاد تھا اور بعد فتوح یہ حال نہ رہا حالانکہ زعم باطل ہے اس لیے کہ راوی حدیث ابوہریرہؓ ہیں اور معلوم ہے کہ وہ اسلام لائے ہیں بعد فتح خیبر کے پھر اگر کوئی کہے کہ ممکن ہے کہ راوی نے یہ حال بچشم خود نہ دیکھا ہو بلکہ حضرت سے سن کر بیان کیا ہو اور اس صورت میں جائز ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ پیشتر کا ہو تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ خلاف ظاہر ہے ومن ادعیٰ خلاف الظاہر فعلیہ البیان بلکہ امر صواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ راحت و تکلیف میں زندگی گزارتے رہے اور کبھی وسعت خرچ کی پاتے تھے اور کبھی سب خرچ کر کے صبر فرماتے تھے جیسا کہ ابی ہریرہؓ سے بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ نکلے رسول اللہ ﷺ دنیا سے اور آسودہ نہ ہوئے تھے خبز شعیر سے اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آل محمد جب سے مدینہ میں آئے تین روز پے در پے سیر نہ ہوئے کسی کھانے سے یہاں تک کہ وفات پائی چنانچہ اس مضمون کی کچھ روایتیں اوپر بھی مذکور ہو چکی ہیں، غرض آنحضرت ﷺ کو کبھی فارغ البالی ہوتی تھی پھر بعد تھوڑے عرصہ کے آپ ﷺ جو کچھ موجود ہوتا تھا سوا طاعت الٰہی میں اور وجوہ بر وایثار میں صرف فرما دیتے تھے اور ضیافت اور دین اور اطعام مساکین اور ایتاء طارقین میں خرچ کر دیتے تھے اور یہی عادت تھی شیخین بلکہ اکثر اصحاب کی اور اہل یسار مہاجرین و انصار سے باوجود اس کے کہ خیال خدمت گزاری آپ ﷺ کی کا بہت رکھتے تھے مگر کسی وقت آپ ﷺ کی حاجت سے مطلع نہ ہوتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وقت اطلاع کے وہ خود تنگی میں ہوتے تھے اور جو خبردار ہوتا تھا آپ کی حاجت مبارک سے اور قدرت اس کے رفع کی رکھتا تھا فوراً مبادرت فرماتا تھا اس کے پورا کرنے میں لیکن آنحضرت ﷺ باوصف اس کے کبھی اپنا حال ان سے چھپاتے بھی تھے اور ان کی سیکساری چاہتے تھے اور مبادرت کی ابوطلحہؓ نے جب سنی آواز حضرت کی اور پہچانی بھوک آپ کی اور ایسی ہی ہے روایت جابرؓ کی خندق میں، اور روایت ابوشعیب انصاریؓ کی کہ انہوں نے پہچانا اثر بھوک کا آپؐ کے چہرۂ مبارک میں اور حکم کیا کھانا پکانے کا در مانند اس کے بہت سی روایتیں اس باب میں مشہور ہیں اور ایسا ہی معاملہ اصحاب کا تھا آپس میں کہ نہ واقف ہوتا تھا ایک بھائی دوسرے کی خواہش پر مگر یہ کہ سعی کرتا تھا اس کے اس کے انجاح مرام میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ نے انکی اور فرمایا: يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ...... [الحشر: ۹] اور فرمایا: رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ [الفتح: ۲۹] دوسرے یہ کہ جمع ہونا اور نکلنا ان کا رفع گرسنگی کے لیے سو سبب اس کا یہ ہے کہ جب وہ مراقبہ الٰہی میں مستغرق اور مشاہدہ صفات لامتناہی میں غرق تھے اور بھوک نے ان کو قلق میں ڈالا اور نشاط عبادت میں حارج و مانع ہوئی تو سعی کی انہوں نے اس کے ازالہ میں بطریق مباح اور یہ اکمل طاعات اور ابلغ انواع مراقبات ہے اس لیے منع ہے ادائے صلوٰۃ مدافعت اخبثین کے وقت اور جب کھانا حاضر ہو اسلئے کہ نفس اس طرف میلان رکھتا ہے اور اسی طرح منع ہے نماز پھولدار کپڑے میں کہ مانع حضور قلب ہو اور باتیں کرنے والوں کے سامنے وغیر ذالک اور قاضی کو منع ہے کہ حکم نہ کرے غضب کے وقت اور جوع وہم وشدت فرح کے وقت میں جو چیزیں کہ اسکو غور و تفکر سے روکتی ہوں۔

قولہٗ عرض کی انہوں نے کہ بھوک لائی اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اگر کسی طرح کا الم و رنج پہنچے تو اس کا ذکر کرنا دوسرے سے روا

ہے مگر یہ کہ ذکر کرنا بہ نیت تصبیر و تسلی ہو نہ بہ نیت شکوہ و تشکی جیسے کہ حضرت سے ذکر کرنے میں امید تھی کہ آپ ﷺ دعا فرمادیں گے اور مساعدت کریں گے اس کے ازالہ اور دفع پس یہ مذموم نہیں بلکہ جائز اور مباح ہے قولہ فرمایا آپ ﷺ نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ قسم ہے اس پروردگار کی جان میری اس کے ہاتھ میں ہے الخ اور اس میں ثابت ہوا کہ جواز حلف کا بغیر استحلاف کے اور یہ تیسرا فائدہ ہے اور ابوالہیثم کا نام مالک ہے اور اگر گھر جانے میں جائز ہوا دلالت کرنا ایسے شخص کی طرف جو انجاح مرام کرے صاحب حاجت کا اور آنحضرت ﷺ کا ان کو مخلص و جانثار اور یار و فادار سمجھنا اس میں کمال شرف ہے ان کا اس لیے کہ یہ معاملہ نہیں ہوتا ہے مگر نہایت دوست کے ساتھ پس جائز ہوا بغیر بلائے کسی دوست کے گھر جانا اور اس سے طالب اطعام ہونا اگر یقین ہو کہ وہ اس سے خوش ہوگا اور یہ چوتھا فائدہ ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب دیکھا ابوالہیثم کی بی بی نے آپ ﷺ کو کہا مرحباً و اہلاً اور یہ دونوں کلمے معروف ہیں عرب میں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ایسے اہل میں کہ انس کرے گا تو ان سے اور ابوالہیثم جب آئے تو انہوں نے کہا الحمدللہ آج کسی کے گھر میں میرے گھر سے بہتر مہمان نہیں اس سے ثابت ہوا کہ اظہار سرور مہمان کے آنے سے اور الحمدللہ کہنا اس کے دیکھنے سے مسنون ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور یہ پانچواں فائدہ ہے قولہ پھر پوچھا ان کی بی بی سے اس میں ثابت ہوا جواز کلام اجنبیہ کے ساتھ اور جواب دینا اس کا وقت ضرورت کے اور یہ چھٹا فائدہ ہے اور ثابت ہوا جواز اجازت دینے کا عورت کو اپنے گھر میں ایسے شخص کو یقین رکھتی ہو کہ اس کے آنے سے شوہر خوش ہوگا اس طرح پر کہ خلوت محرمہ لازم نہ آئے اور یہ ساتواں فائدہ ہے قولہ گئے ہیں میٹھا پانی لینے اس میں میٹھا پانی لانے کا جواز ثابت ہوا اور اس کے پینے اور طلب کرنے کا اور یہ آٹھواں فائدہ ہے قولہ اور لے کر آئے ایک گچھا کھجوروں کا اس سے ثابت ہوا کہ تقدیم فاکہہ خبز و لحم پر مستحب ہے اور مبادرت کرنا اور جلدی حاضر کرنا مہمان کے لیے جو میسر ہو علی الخصوص جب اس کی حاجت شدید معلوم ہو مستحب ہے اور بے تکلفی نہایت عمدہ چیز ہے چنانچہ مکروہ رکھا ہے اکثر سلف نے مہمان کے لیے تکلف کرنا اور مراد اس سے وہ تکلف ہے جو تکلیف میں ڈالے میزبان کو کہ جب مہمان اس سے آگاہ ہوتا ہے وہ بھی اس کی مشقت کو دیکھ کر تکلیف برا جانتا ہے اور دونوں کو ایذا ہوتی ہے اور یہ نواں فائدہ ہے۔ قولہ پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے مسلم کی روایت میں ہے کہ آسودہ ہو گئے اور سیر ہو گئے اس سے ثابت ہوا کہ گاہ گاہ سیر ہو کر کھانا بھی جائز ہے مگر دوام اس کا موجب قسوت قلب ہے اور نہی آسودگی اور سیری پر محمول ہے دوام پر اور یہ دسواں فائدہ ہے قولہ یہ ان نعمتوں سے ہے کہ سوال کیا جائے گا ان سے قیامت کے دن یعنی سوال اظہار امتنان کا اور تعداد احسان کا نہ سوال توبیخ و تہدید کا اور یہ گیارہواں فائدہ ہے قولہ فرمایا آپ نے پھر جب آئیں ہمارے پاس قیدی الخ اس میں ثابت ہوا کہ بدلہ کرنا اور عوض دینا احسان اور نیکی کا جائز ہے بقدر طاقت کے اور پہلے سے وعدہ کرنا اس چیز کا جس کی توقع ہو جائز ہے اور یہ بارہواں فائدہ ہے قولہ میں نے دیکھا اسے نماز پڑھتے ہوئے اس سے فضیلت نمازی کی بے نمازی پر ثابت ہوئی اور ثابت ہوا کہ حتی المقدور آدمی کے لونڈی غلام نوکر چاکر نمازی ہوں تو بہتر ہے اور یہ تیرہواں فائدہ ہے قولہ اور حسن معاملت کر و اس کے ساتھ ثابت ہوا اس سے موکد اور ضروری ہونا حسن معاملت کا غلام و لونڈی سے خصوصاً جب کہ وہ مائل ہوں دین کی طرف اور نمازی یا متقی ہوں اور یہ چودھواں فائدہ ہے قولہ مگر یہ آزاد کر دو تم اس کو کہا ابوالہیثم نے وہ اسی وقت آزاد ہے ثابت ہوا اس سے کمال علو ہمت ازواج صحابہ کا اور جلد مبادرت کرنا امر خیر میں اور بہت ڈرنا حقوق عباد سے حتیٰ کہ عبید و اماء کے حقوق سے اور یہ پندرہواں فائدہ ہے قولہ مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں الخ اس میں احتیاط کی تعلیم کرنا ہے رفیق بد سے اور حذر کرنا اس کے شر سے اور دلجوئی کرنا اور قدردانی رفیق نیک کی اور امتحان کرتے رہنا اور پہچاننا ان کا کہ مرد کی دانائیوں سے ہے پرکھنا آدمیوں کا قولہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے اس

سے معلوم ہوا کہ شرور فسادات سے رفقاء کے بچنا طاقت بشری سے خارج ہے جب تک تائید غیبی نہ ہو ممکن نہیں پس پناہ مانگنا اللہ تعالیٰ سے اور بھروسا کرنا اس پر ضرور ہے اور یہ سولہواں فائدہ ہے انتہیٰ ۔ (بعضہا نی النودی)

۲۳۷۰ ۔ ۲۳۷۱ : عَنْ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ وَ رَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَيْنِ۔

۲۳۷۰، ۲۳۷۱: روایت ہے ابی طلحہؓ سے کہا بیان کیا ہم سے رسول خداؐ سے حال بھوک کا اٹھایا ہم نے کپڑا اپنے پیٹوں سے کہ ایک ایک پتھر بندھا تھا ان پر سو اٹھایا' آپؐ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا کہ دو پتھر بندھے تھے آپ کے پیٹ پر۔ ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۲۳۷۲ : عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلاَءُ بِهٖ بَطْنَهٗ۔

۲۳۷۲: روایت ہے سماک بن حربؓ سے کہا سنا میں نے نعمان بن بشیر سے کہ فرماتے تھے تم جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو حالانکہ میں نے دیکھا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ پاتے تھے وہ کھجور ادنیٰ قسم کی اس قدر کہ بھریں وہ شکم مبارک اپنا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے سماک بن حرب سے مانند حدیث ابوالاحوص کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔

۱۴۷۹ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

باب: اس بیان میں کہ غنیٰ دل سے ہے

۲۳۷۳ : عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۳۷۳: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے غنا اسباب و سامان کے بہت ہونے سے بلکہ غنا دل کی ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۸۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِي اَخْذِ الْمَالِ بِحَقِّهٖ

باب: اخذ مال کے بیان میں

۲۳۷۴ : عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ۔

۲۳۷۴: روایت ہے ابوالولیدؓ سے کہا سنا میں نے خولہ بنت قیسؓ سے اور تھیں وہ نکاح میں حمزہ بن عبدالمطلبؓ کے فرماتی تھیں وہ کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا، جس نے لیا اس کو حق کے ساتھ برکت دی گئی اس کے لیے اس میں اور بہت سے گھسنے والے ہیں اس چیز میں کہ چاہتا ہے اس کا دل اللہ اور اس کے رسول کے مال سے نہیں ہے قیامت میں ان کے لیے مگر دوزخ کی آگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالولید کا نام عبید سنطاء ہے مترجم مال ہرا ہرا ہے میٹھا یعنی مرغوبِ خاطر ہے جس نے بوجہ حلال حاصل کیا تھا اس کو برکت ہوئی اور جس نے بوجہ ناجائز لیا وہ دوزخ میں گرا۔

۱۴۸۱: بَابٌ

باب: ملعون ہونے میں درہم و دینار کے

۲۳۷۵: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ۔

۲۳۷۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے بندہ دینار کا ملعون ہے بندہ درہم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے سوا اس کے اور سند سے بھی بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے اور اس سے زیادہ پوری ہے۔

۱۴۸۲: بَابٌ

باب: حرص مال و جاہ کی مذمت میں

۲۳۷۶: عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَافِی غَنَمٍ بِاَفْسَدَلَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِهٖ۔

۲۳۷۶: روایت ہے کعب بن مالکؓ انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بھیڑیے بھوکے اگر چھوڑ دیے جائیں بکریوں میں تو اتنا فساد اور خرابی نہ کریں جتنا آدمی کا دین مال و جاہ کی حرص خراب کرتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اس باب میں ابن عمرؓ سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مگر ان کی اسناد صحیح نہیں۔

۱۴۸۳: بَابٌ

باب: دُنیا کی مثال پیغمبروں اور نیکوں کے واسطے

۲۳۷۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَفِی جَنْبِهٖ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوِاتَّخَذْنَالَكَ وِطَآءً فَقَالَ مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا مَا اَنَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔

۲۳۷۷: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا کہ سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر پھر اٹھے اور اثر کر گیا تھا نقش بوریا آپ کی کروٹ میں پس عرض کی صحابہؓ نے کہ بنا دیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک بچھونا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سوار سایہ کے لیے اترا ایک درخت کے نیچے پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ گیا۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۸۴: بَابٌ

باب: دیندار سے دوستی کرنے کے بیان میں

۲۳۷۸: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلٰى دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ یُخَالِلُ۔

۲۳۷۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے سو چاہیے کہ خیال رکھے کہ کس سے دوستی ہے یعنی دیندار سے دوستی کرے نہ بے دین سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۴۸۵: بَابُ

۲۳۷۹ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَ مَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ۔

باب: اہل و مال کی بے وفائی میں

۲۳۷۹: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پھر لوٹ آتی ہیں دو اور باقی رہ جاتی ہے اسکے ساتھ ایک ساتھ جاتے ہیں اہل و مال و عمل پھر لوٹ آتے ہیں اہل و مال اور باقی رہتا ہے اسکے ساتھ عمل اسکا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۴۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْاَكْلِ

۲۳۸۰ : عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مُحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ۔

باب: کثرتِ اکل کی برائی میں

۲۳۸۰: روایت ہے مقدام بن معدیکربؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں بھری انسان نے کوئی تھیلی بدتر پیٹ سے کافی ہے ابن آدم کو چند لقمے کہ سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ پھر اگر ضرورت ہو اس سے زیادہ کی تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی پانی پینے کو اور تہائی دَم لینے کے لئے مقرر رکھے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن عرفہ نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے مانند اس کے اور کہا مقدام نے روایت ہے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس کا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۴۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۲۳۸۱ : عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ۔

باب: ریا اور سمعہ کے بیان میں

۲۳۸۱: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے جو شخص دکھانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو اللہ تعالیٰ دکھائے اسکی عبادت لوگوں کو اور جو اور شخص سنانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو سنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی عبادت لوگوں اور کہا راوی نے کہ فرمایا نبیؐ نے جو رحم نہ کرے لوگوں پر اللہ نہ رحم کرے اس پر۔

ف: اس باب میں جندب اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۳۸۲ : عَنْ شُفَيَّا الْاَصْبَحِيِّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهٗ اَسْاَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لِمَا حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۲۳۸۲: روایت ہے شفیا الاصبحی سے کہ وہ داخل ہوئے مدینہ میں سو یکایک دیکھا ایک شخص کو کہ جمع ہوئے اسکے پاس لوگ سو پوچھا کون شخص ہے یہ لوگوں نے کہا ابو ہریرہؓ ہیں سو قریب ہوا میں ان کے یہاں تک کہ بیٹھا ان کے آگے اور وہ حدیث بیان کرتے تھے لوگوں سے پھر جب چپ ہو گئے اور اکیلے رہ گئے کہا میں نے ان سے پوچھتا ہوں میں آپ سے اللہ کے واسطے کہ البتہ آپ بیان کیجئے مجھ سے ایک ایسی حدیث کہ سنی ہو آپ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ ثُمَّ نَشَغَ
اَبُوْهُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثْنَا قَلِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ
اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَامَعَنَا
اَحَدٌ غَيْرِىْ وَغَيْرُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً
شَدِيْدَةً ثُمَّ اَفَاقَ وَ مَسَحَ وَجْهَهٗ وَقَالَ اَفْعَلُ
لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا
اَحَدٌ غَيْرِىْ وَغَيْرُهٗ ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً
شَدِيْدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهٖ فَاَسْنَدْتُهٗ
طَوِيْلًا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ ثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ
يَنْزِلُ اِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِىَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ
فَاَوَّلُ مَنْ يَّدْعُوْابِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ
قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ فَيَقُوْلُ
اللّٰهُ لِلْقَارِئِ اَلَمْ اُعَلِّمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰى
رَسُوْلِىْ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا
عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ
النَّهَارِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ الْمَلَآئِكَةُ
لَهٗ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُّقَالَ
فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ وَيُؤْتٰى بِصَاحِبِ
الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ
اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰى اَحَدٍ قَالَ بَلٰى يَارَبِّ
قَالَ فَمَا ذَا عَمِلْتَ فِيْمَا اٰتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ
اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ كَذَبْتَ

رسول اللہؐ سے اور خوب سمجھا اور بوجھا ہواسے آپ نے سو کہا ابو ہریرہؓ نے اچھا کرتا ہوں میں جو کہا تم نے بے شک بیان کروں گا میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے نبیؐ نے اور میں سمجھا بوجھا اس کو پھر چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے۔ ابو ہریرہ ایک بار پھر ٹھہرے ہم تھوڑی دیر پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک حدیث کہ بیان کی مجھ سے رسول اللہؐ نے اسی گھر میں کہ نہ تھا ہمارے ساتھ ان کے اور میرے سوا کوئی اور پھر چیخ ماری ابو ہریرہؓ نے بڑے زور سے اور بے ہوش ہو گئے اور پھر ہوش میں آئے اور پونچھا اپنا منہ اور کہا کرتا ہوں جو تم نے کہا بیان کرتا ہوں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول اللہؐ نے اور میں اور وہ اسی گھر میں تھے نہ تھا ہمارے ساتھ کوئی سوا میرے اور ان کے پھر چیخ ماری ابو ہریرہؓ نے بڑے زور سے اور بیہوش ہو گئے پھر گر پڑے بیہوش ہو کر اپنے منہ کے بل سو میں ٹیکا دیئے رہا ان کو بڑی دیر تک اور بیہوش رہے وہ پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان فرمایا مجھ سے رسول اللہؐ نے کہ بے شک اللہ جل جلالہ جب ہو گا قیامت کا دن نزول فرمائے گا اپنے بندوں کے پاس تا کہ فیصلہ کرے ان کے درمیان اور ہر گروہ اس وقت گھٹنوں پر پڑا ہو گا سو اول جس کو بلائے گا پروردگار تعالیٰ شانہ ایک مرد ہو گا کہ اس نے جمع کیا ہو گا قرآن اپنے سینہ میں اور ایک مرد ہو گا کہ قتل کیا گیا ہو گا اللہ کی راہ میں یعنی شہید ہو گا اور ایک مرد ہو گا کہ بہت مال رکھتا ہو گا سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ قاریٔ قرآن سے کیا نہ سکھلایا میں نے تجھ کو جو اتارا میں نے اپنے رسول پر اس نے عرض کی کہ ہاں اے پروردگار میرے فرمایا پھر کیا عمل کیا تو نے اس علم میں سے کہ تو نے حاصل کیا تھا کہا اس نے میں قیام کرتا تھا اس کے ساتھ رات کے وقتوں اور دن کے وقتوں میں یعنی تہجد اور نمازوں میں قرآن پڑھتا تھا سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی بول اٹھیں گے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ ارادہ کیا تو نے یہ کہ کہا جائے گا فلانا قاری ہے یعنی تو اپنا نام چاہتا تھا سو یہ تو دنیا میں کہا گیا اور لائیں گے صاحب مال کو پھر فرمائے گا اس سے اللہ عز و جل کیا نہ وسعت دی میں نے تجھ کو اور چھوڑا میں نے تجھ کو کہ تو کسی کا محتاج ہو عرض کی اس

وَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِيْ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ فِيْمَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُوْلُ اَمَرْتَ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَ يَقُوْلُ اللّٰهُ بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَرِيْئٌ فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتِيْ فَقَالَ يَاۤ بَاهُرَيْرَةَ اُوْلٰئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُبِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَاصَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [هود: ۱۵، ۱۶]

نے کہ ہاں اے رب میرے فرمادے گا پھر کیا عمل کیا تو نے اس چیز میں کہ میں نے دی تجھ کو عرض کرے گا وہ صلہ رحم کیا میں نے اور صدقہ دیتا رہا سو فرما دے گا اللہ تعالیٰ اس سے جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جائے فلانا جواد ہے اور یہ تو کہا گیا یعنی دنیا میں، پھر لائیں گے اس کو جو قتل کیا گیا اللہ کی راہ میں سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس سے تو کس لیے قتل کیا گیا وہ عرض کرے گا کہ تو نے حکم فرمایا تھا جہاد کا اپنی راہ میں پس لڑا میں یہاں تک کہ قتل کیا گیا میں پس فرمائے گا اس اللہ جلالہ جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جائے کہ تو بہادر ہے سو کہا گیا پھر مارا نبیؐ نے یعنی ہاتھ میرے زانو پر اور کہا اے ابو ہریرہؓ یہ تین تو پہلے شخص ہیں کہ بھڑکائی اور سلگائی جائے گی ان سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن یعنی جو ارادہ کرے دنیا کی زندگی کا اور اس کی زندگی کا پورا دیں گے ہم بدلا انکے عملوں کا دنیا میں اور وہ انکے عملوں سے کچھ کم نہ دیئے جائیں گے وہ لوگ ہیں کہ نہیں انکو آخرت میں مگر دوزخ اور ضائع ہو گئے ہو جو کیا تھا انہوں نے دنیا میں اور باطل ہے جو وہ کرتے تھے۔

ف: کہا ولید ابو عثمان مدائنی نے کہ خبر دی مجھ کو عقبہ نے کہ شفیا وہی ہیں کہ داخل ہوئے معاویہ کے پاس اور خبر دی ان کو اس روایت کی کہا ابو عثمان نے اور روایت کی مجھ سے علاء بن ابی حکیم نے کہ وہ سیاف یعنی جلاد تھے معاویہؓ کے انہوں نے کہا داخل ہوا معاویہؓ کے پاس ایک مرد سو خبر دی ان کو اس روایت کی ابو ہریرہؓ سے سو کہا معاویہؓ نے یہ معاملہ تو ہوا ان تینوں کے ساتھ پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا پھر روئے معاویہؓ بہت رونا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کہا ہم نے لایا شخص اپنے ساتھ ایک شر پھر ہوش میں آئے معاویہؓ اور پونچھا اپنا منہ اور فرمایا سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پڑھی یہ آیت۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: قولہ اللہ کے واسطے مقرر کیا اس قول کو تاکید کے واسطے' قولہ پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوف اللہ تعالیٰ اور دہشت اس کی جو کچھ اصحاب کے قلوب میں تھی اور لرزاں اور ترساں تھا وہ باوجود تقوی کے اور کمال ورع کے تھی' قولہ نزول فرمائے گا اللہ تعالیٰ آہ' نزول فرمانا باری تعالیٰ کا قیامت کے دن اور اسی طرح ہر شب کے اخیر میں جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے ایمان لانا چاہیے اس پر اور جاننا چاہیے کہ یہ صفات ہیں باری تعالیٰ شانہ' کی معلوم المعنی مجہول الکیفیت پس اس کے لفظ اور معنی پر ایمان لانا ضرور ہے اور کیفیت اس کی علام الغیوب کو سونپنا چاہیے اور یہی مسلک صحیح محدثین و اکابر سلف کا نہیں خلاف کیا اس کا مگر جہلائے جہمیہ اور ان کے اتباع معتزلہ وغیرہ نے قول معاویہؓ کا پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا یعنی جب قاری شہید سخی کہ جو فضائل دینیہ میں ممتاز تھے ان کا یہ حال ہوا اور لوگوں کا کیا حال ہوگا اور پڑھی یہ آیت مبارک کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے اعمال سے حیوۃ دنیا اور زینت طلب کی اور آخرت کے روز رضائے الٰہی کے طالب نہ ہوئے ان کے اعمال ضائع' حسنات حبط' خیرات وصدقات ضبط۔

۱۴۸۸: بَابٌ

باب: ریا کار قاریوں کے عذاب میں

۲۳۸۳: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحَزَنِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَّاءُ وْنَ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ۔

۲۳۸۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جُب حزن سے عرض کی صحابہؓ نے کیا چیز ہے جُب حزن اے اللہ کے رسول، فرمایا ایک نالہ ہے جہنم میں کہ پناہ مانگتی ہے اس سے جہنم ہر دن سو بار عرض کی یارسول اللہ ﷺ کون داخل ہوگا اس میں فرمایا قاری جو اپنے عملوں میں ریا کرنے والے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: اس وقت میں اکثر حفاظ اس بلا میں گرفتار ہیں الا ماشاء اللہ یہاں تک کہ یہ نوبت ہے کہ آپس میں فخر ہوتا ہے کہ میں ایسا ختم کرتا ہوں اور وہ کیا میرے سامنے پڑھ سکتا ہے اس کے استاد کا دَم میرے آگے بند ہو گیا ایک ہی لقمہ میں میں نے ان کا گلا دبا دیا پھر لقمہ دینے سے وہ بزرگ ایسا ناراض ہوتا ہیں کہ گویا اس امر کو ہتک عزت سمجھتے ہیں اور ضد کے مارے غلط پڑھنا بہتر جانتے ہیں مگر لقمہ لینے سے پیٹ بھر کر عار ہے اور بغیر اُجرت ٹھہرائے ہوئے کہیں ایک آیت نہیں پڑھتے پنج آیت پڑھ کر اگر دوسرا حصہ نہ پائیں تو پنچایت کی نوبت پہنچائیں ختموں کی دُکان لگائے ہوئے بیٹھے رہتے ہیں' خریدار آ کر پوچھتا ہے کیوں حافظ جی میری اماں جان کا انتقال ہو گیا ہے آپ کے پاس کوئی ختم ہے پھر قیمت چکا کر لے لیتا ہے۔ معاذ اللہ من ذالک اور قبائح ان کے اگر لکھے جائیں تو ایک بحر طویل ہو جائے ان سب کے حق میں وہی وعید ہے جو اوپر مذکور ہوئی' اللہ تعالیٰ اس سے نجات دے۔

۱۴۸۹: بَابٌ

نیکیوں کی اطلاع سے خوش ہونے کے بیان میں

۲۳۸۴: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسِرُّهُ فَاِذَا اُطُّلِعَ عَلَيْهِ اَعْجَبَهُ ذٰلِكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ۔

۲۳۸۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آدمی عمل کرتا ہے اور چھپاتا ہے وہ اس عمل نیک کو پھر جب لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جاتی ہے دوست رکھتا ہے اس بات کو اور پسند آتی ہے اس کو یہ بات کہا راوی نے فرمایا رسول خداؐ نے اس کو دو ثواب ہیں ایک ثواب نیکی کے چھپانے کا اور دوسرا اس کے ظاہر ہو جانے کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس حدیث کی اس طور پر کہ مراد اطلاع ناس کے دوست رکھنے سے یہ ہے کہ پسند آتی ہے اس کو تعریف لوگوں کی اور ثنائے خیر جو اس کے لیے کرتے ہیں اس لیے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں پس خوش آتی ہے اس کو ثنائے خیر اپنے لیے جو لوگوں کی زبان سے سنتا ہے یعنی جب نیک لوگ اسے اچھا کہتے ہیں تو امید ہوتی ہے اس کو حسن آخرت کی لیکن جو شخص لوگوں کے مطلع ہونے کو اسلیے دوست رکھے کہ لوگ اس کے خیر سے مطلع ہو کر اس کی تعظیم و تکریم کریں گے پس یہ ریا ہے اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب لوگوں کو اس کی نیکی سے اطلاع ہو وہ اس نظر سے خوش ہو کہ اور لوگ بھی اس کے امر نیک میں اقتداء کریں گے اور اس کو ان عملوں کے اجور ملیں گے تو یہ بھی ایک راہ ہے یعنی یہ خوشی مناسب ہے۔

١٤٩٠: بَابُ اَنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب: اس بیان میں کہ آدمی اُس کے ساتھ ہے جسے دوست رکھے

٢٣٨٥ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهٗ مَا اكْتَسَبَ۔

۲۳۸۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھے قیامت کے دن اور اس کو اجر ملے گا جو عمل کرے۔

ف: اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابی ہریرۃؓ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حسن بصری کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

٢٣٨٦ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا كَبِيْرَ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا۔

۲۳۸۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ آیا ایک مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اس نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب ہے قائم ہونا قیامت کا سو کھڑے ہو گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف پھر جب تمام فرما چکے اپنی نماز، فرمایا آپؐ نے کہاں ہے وہ سائل جو قیام ساعت کا وقت پوچھتا تھا سو عرض کی اس نے کہ میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا تیار کیا تو نے قیامت کے لیے؟ عرض کی اس نے رسول ﷺ نہیں تیار کی میں نے اس کے لیے بڑی بڑی نمازیں نہ بہت روزے مگر اتنا ہی کہ میں دوست رکھتا اللہ کو اور اس کے رسولؐ کو فرمایا رسول خداؐ نے آدمی اسی کے ساتھ ہوگا یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے اور تو بھی اس کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھتا ہے۔ راوی کہتا ہے نہ دیکھا میں نے مسلمانوں کو کہ خوش ہوئے ہوں بعد اسلام کے اتنا جتنا کہ خوش ہوئے اس حدیث سے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٣٨٧ : عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ الصَّوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ هُوَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

۲۳۸۷: روایت ہے صفوان بن عسالؓ سے کہ آیا ایک اعرابی بلند آواز اور عرض کی اس نے یا محمدؐ! آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملا ان سے یعنی عمل میں انکے برابر نہیں یا وہ اس پر زماناً مقدم ہیں۔ فرمایا رسول اللہؐ نے آدمی اسی کے ساتھ ہے یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث محمود کی مانند ہے۔ مترجم: قولہ فرمایا آپ نے کیا تیار کیا آہ یعنی سوال کرنا قیامت کے وقت سے دلالت کرتا ہے کہ تو نے بہت کچھ عبادت اور حسن اطاعت طیار کی ہے اسکے اجور ملنے کیلئے قیامت میں جلدی کرتا ہے اور یہ سوال حضرت کا کمال حکمت اور غایت فطانت اور نہایت ذکاوت پر دال ہے پھر اس نے عاجزانہ جواب دیا کہ سوائے محبت الٰہی کے اور الفت

رسول الٰہی کے جیب عمل خالی ہے نہ کثرتِ صلوٰۃ ساتھ ہے نہ وفورِ صیام فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ملحق ہے اپنی محبوب قوم سے گویا اشارہ کیا اس آیت مبارکہ کی طرف: فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا (النساء: ٦٩) یعنی اطاعت کرنے والے اللہ اور رسولؐ کے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر انعام کیا اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں سے اور نیک ہے ان کا رفیق انتہیٰ ایسا ہی ذکر کیا طیبی نے اور مجمع میں ہے کہ معیت مستلزم تساوی درجات کے نہیں انتہیٰ اور شرح مسلم میں بھی کہا ہے کہ محبّ قوم جو اس قوم کے ساتھ ہوگا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مرتبہ اور جزا اس کی مثل ان کے ہو جائے من جمیع الوجوہ واللہ اعلم فقیر کہتا ہے جیسے کوئی کسی بادشاہ کے قافلہ میں ہو اسے کہہ سکتے ہیں کہ بادشاہ کے ساتھ ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بھی بادشاہ ہو جائے مگر یہ معیت جب بھی فضیلت سے خالی نہیں۔

١٤٩١: بَابُ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ عز وجل کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے بیان میں

٢٣٨٨: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِيْ۔

٢٣٨٨: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے کہ اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں وہ جب مجھے پکارے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٤٩٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

باب: نیکی بدی کی پہچان میں

٢٣٨٩: عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ۔

٢٣٨٩: روایت ہے نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک مرد نے پوچھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت نیکی اور بدی کی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی حسن خلق ہے اور بدی جو تیرے دل میں چھپے اور برا جانے تو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

ف: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے مانند اس کے مگر انہوں نے اس روایت میں کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٤٩٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

باب: حبّ فی اللہ کے بیان میں

٢٣٩٠: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ۔

٢٣٩٠: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ محبت کرنے والے آپس میں میری بزرگی کے لیے ان کے واسطے منبر ہیں نور کے کہ رشک کرتے ہیں ان پر پیغمبر اور شہید۔

ف: اس باب میں ابی الدرداء اور ابن مسعود اور عبادہ بن صامت اور ابی مالک اشعری اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے

صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

۲۳۹۱: عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِی ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاءَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ۔

۲۳۹۱: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا سات شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس کے سایہ کے پہلے ان میں امام عادل ہے دوسرے وہ جوان کہ بڑھا ہوا ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تیسرے وہ کہ دل لگا ہوا ہو اس کا مسجد میں جب وہ نکلا مسجد میں سے جب تک کہ لوٹ کر نہ جائے اس میں چوتھے وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے جمع ہوتے ہیں اسی کے واسطے اور جدا ہوتے ہیں اسی کے واسطے پانچویں وہ شخص کہ یاد کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خالی مکان میں اور جوش کر آئیں اس کی آنکھیں یعنی خوفِ الٰہی! یا ذوق شوق سے رونے لگا چھٹے وہ شخص کہ بلایا اس کو ایک عورت حسب و جمال والی نے یعنی زنا کی طرف اور اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں اللہ عزوجل سے ساتویں وہ شخص کہ صدقہ دیا اس نے کچھ اور چھپایا اس کو یہاں تک کہ نہ جانا اس بائیں ہاتھ نے کہ کیا دیتا ہے داہنا ہاتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث مالک بن انسؓ سے کئی سندوں سے مثل اس کی اور اس میں شک کیا اور کہا روایت ابی ہریرہؓ سے یا ابی سعیدؓ سے اور روایت کی عبداللہ بن عمرؓ نے خبیب بن عبدالرحمٰنؒ سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے سوار بن عبداللہ اور محمد بن مثنیٰ نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عبیداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مالک بن انسؓ کی حدیث کے مانند معنوں میں مگر اس میں اتنا کہا ہے کہ تیسرا شخص وہ ہے کہ دل اس کا لگا ہو مساجد میں اور ذات حسب کی جگہ ذات منصب کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱٤٩٤: بَابُ مَاجَاءَ فِی اِعْلَامِ الْحُبِّ

باب: اعلامِ محبت کے بیان میں

۲۳۹۱ (ل): عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْیُعْلِمْهُ اِیَّاهُ۔

۲۳۹۱ (ل): روایت ہے مقدام بن معدیکربؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دوست رکھے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو چاہیے کہ اس کو خبر کر دے۔

ف: اس باب میں ابی ذرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث مقدام بن معدیکربؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۲۳۹۲: عَنْ یَزِیْدَ بْنِ نُعَامَةَ الضَّبِّیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْاَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ۔

۲۳۹۲: روایت ہے یزید بن نعامہ ضبی سے کہ فرمایا رسول اللہ خدا ﷺ نے جب بھائی چارہ کرے ایک مرد دوسرے مرد سے تو پوچھ لے ہر ایک دوسرے سے نام اس کا اور نام اس کے باپ کا اور کس قبیلہ سے ہے وہ اس لیے کہ یہ خوب ملانے والا ہے محبت کا یعنی ترقی دینے والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ یزید بن نعامہ کو سماع ہو نبی ﷺ سے اور مروی ہوا ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کی اور اس کی سناد صحیح نہیں۔

۱۴۹۵: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمِدْحَةِ وَالْمَدَّاحِيْنَ

باب: مدح کی کراہت میں

۲۳۹۳: عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَاَثْنٰى عَلٰى اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ يَحْثُوْفِي وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَحْثُوَ فِي وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ۔

۲۳۹۳: روایت ہے ابی معمر سے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد تعریف کرنے لگا کسی امیر کی امیروں میں سے سوڈالنے لگے مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے منہ میں مٹی اور فرمایا حکم کیا ہے ہم کو رسول ﷺ نے کہ مٹی ڈالیں ہم مدح کرنے والوں کے منہ میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور حدیث مجاہد کی ابی معمر سے صحیح تر ہے یعنی جس کا متن مذکور ہوا اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور مقداد بن اسود وہ مقداد بن عمرو کندی ہیں اور کنیت ان کی ابو معبد ہے اور منسوب ہیں وہ اسود بن عبد یغوث کی طرف اس لیے کہ انہوں نے ان کو متبنیٰ کیا تھا لڑکپن میں۔

۲۳۹۴: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَحْثُوَفِي اَفْوَاهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ۔

۲۳۹۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ حکم کیا ہم کو نبیؐ نے کہ خاک ڈالیں ہم مداحوں کے منہ میں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے ابی ہریرہؓ کی حدیث سے۔

۱۴۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

باب: صحبت مؤمن کے بیان میں

۲۳۹۵: عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ اَوْ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ۔

۲۳۹۵: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مت صحبت میں رہ مگر مؤمن کی اور نہ کھائے کھانا تیرا مگر متقی۔ ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے۔

۱۴۹۷: بَابُ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب: بلاء میں صبر کرنے کے بیان میں

۲۳۹۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ

۲۳۹۶: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندے کے ساتھ خیر کا جلدی گرفتار کرتا ہے اس کو دنیا کے عذاب میں اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ شر کا روک رکھتا ہے اس کے گناہوں کو سزا کو یہاں تک کہ پوری کر دیتا ہے اسے سزا قیامت کے دن اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا ثواب

الرِّضٰى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ۔

بڑی بلا کے ساتھ ہے یعنی جس کا ثواب زیادہ ہے آخرت میں اس کی بلا زیادہ ہے دنیا میں اور بے شک اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے کسی قوم کو گرفتار کرتا ہے ان کو بلا میں پھر جو راضی رہے تقدیر الٰہی پر اس کے لیے رضا اس کی اور جو ناراض ہو اس سے اس کے لیے ناراضی ہے اس کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۹۷ : عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ یُحَدِّثُ یَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَارَاَیْتُ الْوَجَعَ عَلٰی اَحَدٍ اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۹۷: روایت ہے ابو وائل سے کہتے تھے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کا درد سخت تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درد سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۳۹۸ : عَنْ سَعْدٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسَبِ دِیْنِهٖ فَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِهٖ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاءُهٗ وَ اِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِهٖ رِقَّةٌ اُبْتُلِیَ عَلٰی قَدْرِ دِیْنِهٖ فَمَا یَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی یَتْرُکَهٗ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ۔

۲۳۹۸: روایت ہے سعدؓ سے کہا عرض کی میں نے یارسول اللہؐ! کون لوگ زیادہ ہیں از روائے بلا کے فرمایا پیغمبر پھر جو ان کی مثل ہوں پھر جو ان کی مثل ہوں یعنی اطاعت الٰہی اور سنت میں، بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے آدمی موافق اپنے دین کے پھر اگر وہ اپنے دین میں سخت ہے زیادہ ہوتی ہے بلا اس کی اگر وہ اپنے دین میں نرم ہے مبتلا ہوتا ہے اپنے دین کے موافق پھر ہمیشہ رہتی ہے بلاء بندہ پر یہاں تک کہ چھوڑ دیتی ہے اس کو کہ زمین پر چلتا ہے اور کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: پیغمبروں میں سے ہر ایک اکیلا سارے جہان سے مقابل ہوتا ہے اور کمال علو ہمت اور وفور شجاعت سے کسی وقت کسی طرح دعوت سے باز نہیں آتا اور سارے جہان کے مبتدعین فساق فجار ہر طرف سے اس پر ہجوم کرتے ہیں اور منافق بھی ہر جانب سے اسے گھیر لیتے ہیں اور مخلصین اور موافقین ان مخالفین کی بہ نسبت اتنے بھی نہیں ہوتے کہ جیسے کالے بیل کے پیٹھ پر ایک دو بال سفید ہوں یہی سبب ہے ان کی شدت بلاء اور کثرت ابتلاء کا اور پھر جب وہ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں ہر طرف سے مبتدعین اور فساق جو اس کی صولت وشوکت سے سر دبائے گوشہ میں منزوی تھے سب بر سر میدان آتے ہیں اور جس کو اس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ مسنونہ پر اور صراط محمودہ پر پاتے ہیں طرح طرح کی تکالیف ومصائب پہنچاتے ہیں غرض یہی سلسلہ ان کے اتباع اور اتباع اتباع میں جاری رہتا ہے' خوب کہا ہے کسی بزرگ نے کہ سنت ہمیشہ ظالم اور مظلوم کے بیچ میں رہتی ہے مظلوم اس کا عامل ہوتا ہے اور ظالم اپنا ختم کھوتا ہے مظلوم مرحوم ہے ظالم مرجوم علیٰ ہذا القیاس اخوان زمان بھی اسی اوصاف سے موصوف ہیں اور انہیں کمالات میں معروف واللہ کہ ان کے سامنے منکر معروف ہے اور معروف منکر' سنت کے عدو بدعت خو عقیدۂ حقہ کے دشمن جانی' عقائد باطلہ کے دوست جاودانی محدثین کے عقائد پاکیزہ کی مذمت اور ان کے پیروں کی تکفیر کو بکو ہے اور ہمیشہ محدثات امور اور بدعات بے نور کی جستجو۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ۔

۲۳۹۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ۔

۲۳۹۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے مؤمن مرد پر بلاء اور مؤمن عورت پر اس کی ذات اور اولاد اور مال میں یہاں تک کہ ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں ابو ہریرہؓ اور حذیفہؓ بن

یمان کی بہن سے بھی روایت ہے۔

۱۴۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي ذَهَابِ الْبَصَرِ

باب: آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں

۲۴۰۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِيْ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِيْ اِلَّا الْجَنَّةَ۔

۲۴۰۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب لیں میں نے دو پیاریاں اپنے بندے کی دنیا میں یعنی آنکھیں نہیں ہے اس کا کچھ بدلہ میرے نزدیک مگر جنت۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔

۲۴۰۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ۔

۲۴۰۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو رسول خدا تک کہ فرمایا آپؐ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کی دونوں پیاریاں لے جاؤں میں یعنی آنکھیں اور وہ صبر کرے اور ثواب چاہے یعنی تقدیر پر راضی رہے یعنی شکایت نہ کرے نہیں راضی ہوں گا میں اس کے لیے کسی بدلا دینے پر سوائے جنت کے۔

ف: اس باب میں عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۴۰۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْاَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ۔

۲۴۰۲: روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھیں گے اہل عافیت قیامت کے دن جب ملے گا بلا والوں کو ثواب کہ کاش کہ کتری جاتیں کھالیں ان کہ دنیا میں قینچیوں سے یعنی تاکہ وہ بھی ثواب مذکور کے مستحق ہوتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر اسی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اعمشؒ سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے مسروق سے کچھ مضمون اس کا۔

۲۴۰۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَايَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَايَكُوْنَ نَزَعَ۔

۲۴۰۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہیں ہے کہ مر کر نادم نہ ہو پوچھا اصحاب نے کیا سبب ہے ندامت کا یا رسول اللہ! اگر نیک ہے اسلیے نادم ہے کہ میں نے نیکی زیادہ نہ کی اور اگر بد ہے نادم ہے کہ میں نے اپنے نفس کو کیوں نہ نکالا اس بدی سے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور یحییٰ بن عبید اللہ میں کلام کیا شعبہ نے۔

۲۴۰۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ

۲۴۰۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا نے نکلیں گے آخر زمانہ میں کچھ لوگ اور طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے یعنی کمالات دینیہ حاصل کریں گے طلب دنیا کے واسطے پہنیں گے لوگوں کو معتقد

جُلُوْدَ الضَّانِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّيَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ تَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِءُ وْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا ۔

کرنے کو کھالیں دنبوں کی نرمی سے زبانیں ان کی میٹھی ہیں شکر سے زیادہ دِل ان کے بدتر ہیں بھیڑیوں کے دلوں سے فرماتا ہے اللہ عزوجل کیا تم ساتھ میرے مغرور ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو سو میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ اٹھاؤں گا ان پر ایک ایسا فتنہ کہ حیران رہ جائے گا اس میں انکا عقلمند بھی۔ ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۴۰۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُ تِيْحَنَّهُمْ [1] فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ۔

۲۴۰۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پیدا کی ہے میں نے ایک خلق کہ زبانیں ان کی شیریں ہیں شہد سے زیادہ اور دِل ان کے کڑوے ہیں صبر سے زیادہ سو میں قسم کھاتا ہوں اپنی ذات مقدس کی کہ اٹھاؤں گا میں ان کے لیے ایسا فتنہ کہ عقلمند بھی اس میں حیران ہو جائے سو وہ کیا میرے ساتھ غرور کرتے ہیں یا مجھ پر جرأت کرتے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمرؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ مترجم: اگر چہ محدثین نے ان احادیث کا مورد خوارج وغیرہ کو کہا ہے مگر عموم الفاظ میں ہمارے زمانہ کے مبتدعین مشائخ بھی اس میں داخل ہیں کہ شیریں زبانی ان کی اس قدر ہے کہ کسبیوں تک سے بھی سوائے اماں جان کے بات نہیں کرتے اور غایت شیریں زبانی اور خوش خلقی انہوں نے امر معروف اور نہی منکر کے ترک میں سمجھ رکھی ہے بلکہ آمرانِ بالمعروف کو بدخلق و تر شرو قرار دیتے ہیں اور قلوب ان کے بسبب عقائد فاسدہ اور معتقداتِ شرکیہ کے گرک دین ہیں اور باجود کثرت ابتداع اور ترک اتباع کے اپنے حال پر ایسے مغرور ہیں اور اعمال پر اس قدر معجب ہیں کہ خدا کی پناہ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ مرگی چھالا ان کا بچھونا ہے شب و روز اسی پر سونا ہے اللہ عزوجل کے ساتھ ہزاروں بے ادبیاں کرتے ہیں اور اس منتقم حقیقی کی خدمت میں سینکڑوں گستاخیاں۔

۱۴۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ

باب: زبان کی حفاظت میں

۲۴۰۶: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ۔

۲۴۰۶: روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا صورت ہے نجات کی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار میں کر اور روک رکھ اپنی زبان اور جگہ دے تجھ کو گھر تیرا یعنی خانہ نشین ہو جا اور روتا رہ اپنی خطا پر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۰۷: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ

۲۴۰۷: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی قول رسول اللہ ٹھہرایا کہ فرمایا آپؐ نے جب صبح کرتا ہے آدمی سب اعضا اسکے عاجزی کرتے ہیں زبان کے آگے اور کہتے ہیں ڈر تو اللہ تعالیٰ سے ہمارے مقدمہ میں اسلئے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہوئی

[1] اَتَاحَ لَهُ كذا اى قَدَّرَ لَهُ وَاَنْزَلَهُ بِهٖ۔ ۱۲ مجمع

اِعْوَجَجْنَا۔ تو ہم سب سیدھے ہوئے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم سب ٹیڑھے ہوئے۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے حماد بن زید سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن موسیٰ کی حدیث سے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد کی روایت سے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۲۴۰۸: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَتَوَكَّلُ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَتَوَكَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ۔

۲۴۰۸: روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ضامن ہو مجھ سے اپنے دونوں ڈاڑھوں اور دونوں پیروں کے بیچ کی چیز کا ضامن ہوں گا میں اس کے لیے جنت کا۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ سے اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: ڈاڑھوں کے بیچ میں زبان ہے اس کا ضامن ہونا یہ کہ کذب وغیبت و بہتان وافتراء وکلماتِ کفر سے اسے بچاؤ اور پیروں کے بیچ میں عورت غلیظہ اس کا ضامن ہونا یہ کہ زنا ولواطت وسحاق وزلق سے بچائے چونکہ ان دونوں اعضاء سے بڑے بڑے گناہ واقع ہوتے ہیں اس لیے خاص کر لیا ان کو ساتھ ذکر کے اور یقین ہے کہ جب آدمی ان اعضاء کی آفات سے محفوظ رہے گا تو اور بلیات سے بھی غالب ہے کہ بچتا رہے۔

۲۴۰۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ شَرَّمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۲۴۰۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو بچایا اللہ تعالیٰ نے دونوں ڈاڑھوں کے درمیان اور دونوں پیروں کے درمیان کی چیز کے فساد سے داخل ہوا وہ جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحازم جو سہل بن سعد سے راوی ہیں وہ ابوحازم زاہد مدینی ہیں نام ان کا سلمہ بن دینار ہے اور وہ ابوحازم جو ابوہریرہؓ سے راوی ہیں نام ان کا سلمان بن اشجعی ہے وہ مولیٰ ہیں غرۃ الاشجعیۃ کے اور وہ کوفی ہیں۔

۲۴۱۰: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا۔

۲۴۱۰: روایت ہے سفیان بن عبداللہؓ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ بیان فرمائیں مجھ سے ایک ایسی بات کہ مضبوط پکڑوں میں اس کو فرمایا آپ ﷺ نے کہہ تو رب میرا اللہ ہے پھر قائم رہ اس بات پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ! کیا چیز ہے خوف کی اور کس چیز سے ڈرتے ہیں آپؐ مجھ سے؟ سو پکڑی آپؐ نے اپنی زبان اور فرمایا یہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے۔ مترجم: یعنی اللہ تعالیٰ ربوبیت کا قائل ہونا اور اس پر استقامت کرنا اس میں سب دینداری کا معاملہ داخل ہو گیا اس لیے کہ ربوبیت اس کی مستلزم ہے اس کی عبادت وطاعت کو اور عبادت اس کی دو قسم ہے ایک دل سے یعنی عقائد صحیحہ حاصل کرنا دوسرے جوارح سے یعنی اعمال صالحہ بجالانا۔

۲۴۱۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ

۲۴۱۱: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت کلام زیادہ کرو سوا ذکر الٰہی کے اس لئے کہ کثرتِ کلام کی بغیر ذکر الٰہی کے سبب ہے دل کی سختی اور دور

مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ۔ تر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ سے سخت دِل والا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی النضر نے انہوں نے ابی النضر سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے۔

۲۴۱۲: عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ قَالَ كُلُّ كَلَامُ ابْنِ اٰدَمَ عَلَیْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ۔

۲۴۱۲: روایت ہے ام حبیبہؓ سے جو بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا جتنی باتیں انسان کی ہیں سب اس کی گردن پر ہیں نہیں ہے اس کو کچھ ثواب مگر امر بالمعروف اور نہی منکر یا ذکر الٰہی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے۔

۱۵۰۰: بَابُ ان حقوق کے بیان میں جو سلمانؓ بیان کرتے ہیں

۲۴۱۳: عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً قَالَ مَاشَاْنُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ اِنَّ اَخَاكَ اَبَا الدَّرْدَاءِ لَیْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِی الدُّنْیَا قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ اِلَیْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَاِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰی تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّیْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لِیَقُوْمَ فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَقُوْمَ قَالَ لَهٗ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَقَامَا فَصَلَّیَا فَقَالَ اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَ لِرَبِّكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَلِضَیْفِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَیْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَیَا النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

۲۴۱۳: روایت ہے ابی جحیفہؓ سے کہا کہ بھائی چارہ کروا دیا رسول خداؐ نے سلمان اور ابی الدرداء میں پھر ملاقات کو آئے سلمان ابی الدرداء کے یہاں اور دیکھا ام الدرداء یعنی انکی بیوی کو میلی کچیلی پوچھا کیا حال ہے تمہارا تم میلی کچیلی ہو رہی ہو وہ بولیں تمہارے بھائی ابوالدرداء کو کچھ رغبت نہیں دنیا کی کہا انہوں نے پھر جب آئے ابوالدرداء کھانا سامنے لائے سلمان کے اور کہا ابوالدرداء نے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں تو سلمان نے کہا میں ہرگز کھانے والا نہیں جب تک کہ تم نہ کھاؤ میں۔ کہا راوی نے پھر کھایا ابوالدرداء نے بھی پھر جب رات ہوئی گئے ابوالدرداء کہ نماز شب ادا کریں یعنی نوافل سو کہا ان سے سلمان نے سو جاؤ پھر وہ سو گئے پھر اٹھے کہ چلیں اور نماز پڑھیں پھر کہا سلمان نے سو جا پھر سو رہے پھر جب صبح نزدیک ہوئی یعنی تھوڑی شب رہی تو کہا سلمان نے کہ اٹھو اب پھر دونوں اٹھے اور نماز تہجد ادا کی پھر کہا سلمان نے ابوالدرداء سے کہ تمہارے نفس کا تم پر حق ہے یعنی کھانا' پینا' سونا وغیرہ ذالک اور تمہارے رب کا تم پر حق ہے یعنی صوم وصلوٰۃ وغیرہ اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے یعنی اطعام طعام وغیرہ اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے یعنی جماع و مباشرت وغیرہ پس ادا کرو ہر صاحب حق کا حق پھر دونوں حاضر ہوئے نبیؐ کے پاس اور ذکر کیا دونوں نے اس گفتگو کا جو آپس میں ہوئی تھی تو فرمایا آنحضرتؐ نے سچ کہا سلمان نے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے حاضر ہے اور ابوالعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے اور وہ بھائی ہیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ المسعودی کے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں: اوّل یہ کہ عبادت وہی ہے کہ موافق سنت کے ہو اور جو شخص سنت کی حد سے متجاوز ہوا اتلاف حقوق میں پھنسا

اور واللہ کہ کوئی پیر اور مرشد تجھ کو نہ ملے گا جو توسط حقیقی پر تجھے چلا دے اور جمیع اطراف کی رعایت رکھے اور ہر حقوق کی مراعات کرے سنت رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر دوسرے یہ کہ حق اخوت یہ ہے کہ تفقد کرنا بھائی کے حالات کا اور نصیحت کرنا جس میں بھلائی ہو دارین کی اور اپنے بھائی کی نصیحت کو قبول کرنا اور اس کی خاطر کے لیے نفل روزہ کھول دینا تیسرے مسنون ہے اول شب میں آرام فرمانا آخر شب کو زندہ رکھنا چوتھے تفصیل حقوق کی اور حقوق دو حال سے خالی نہیں یا اپنے نفس کے یا غیر اپنے کے، نفس کے حقوق جیسے اکل وشرب و نوم ولباس اور بول وبراز سے فارغ ہونا کہ بعض اوقات مقدم ہے ان کا ادا کرنا حقوق الٰہیہ پر چنانچہ مدافعت اخبثین کے وقت نماز نہ پڑھنا چاہیے جب تک فارغ نہ ہو اور اسی طرح جب کھانا سامنے آئے تو پہلے کھانا کھالیتا اور جب نیند کا غلبہ ہو سو رہنا شارع نے اس کی اجازت دی اسی لیے سلمان بھی اسی کو مقدم کیا اور چونکہ مشکوٰۃ نبوت سے قلب ان کا نورانی تھا پہلے اسی کو ذکر کیا دوسرے قسم حقوق غیر ہیں کہ اس میں سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور وہ تین قسم ہے ایک متعلق ہے قلب سے اور وہ معرفت اس کی اور پہچاننا اس کی ذات و صفات کو اور مرد معرفت سے اس مقام میں وہ معرفت ہے جو انبیاء نے اپنی امتوں کو تعلیم کی ہے اور بندے اسی معرفت کے مکلف ہیں اور بروایات صحیحہ باخبار صریحہ ہم تک پہنچے ہیں، نہ وہ معرفت کہ منکران نبوت اور اہل بدعت نے خود بخود گھڑ لی ہے اور فلاسفہ یا ملاحدہ نے تصور کی لی ہے دوسرے اطاعت اس کی جوارح سے جیسے صوم وصلوٰۃ تیسرے اطاعت اس کی مال سے جیسے ادائے زکوٰۃ وصدقات و میراث وانفاق مال فی سبیل اللہ اور اطعام طعام یتامیٰ ومساکین وارامل کو اور دوسرے قسم حق غیر کے حقوق الٰہیہ کے بعد اپنے گھر والوں کے حق ہیں کہ لفظ اہل کا ان کو شامل ہے اور وہ نان ونفقہ ہے بیوی کا اور حسن معاشرت اور جماع ومباشرت اسکی اور سکنیٰ اور لباس موافق طاقت کے اور پرورش عیال کی۔

۱۵۰۱: بَابٌ

باب: اس بیان میں کہ رضائے الٰہی کو رضائے خلق پر مقدم رکھنا ضرور ہے

۲۴۱۴: عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ عَلَيَّ قَالَ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَّلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ۔

۲۴۱۴: روایت ہے عبدالوہاب بن ورد سے کہ ایک مرد نے مدینہ کے کہا کہ لکھ بھیجا معاویہ نے ام المؤمنین عائشہؓ کی طرف کہ مجھے ایک خط لکھئے اور اس میں وصیت کیجئے مجھ کو اور بہت نہ لکھئے۔ کہا راوی نے پھر لکھوا بھیجا۔ حضرت ام المومنینؓ نے معاویہ کو کہ سلام علیک کے بعد معلوم کہ میں نے سنا رسول اللہ کو کہ فرماتے تھے جو ڈھونڈے اور طلب کرے رضامندی اللہ کی لوگوں کے غصہ میں کفایت کرے گا اللہ لوگوں کی تکلیف کو اس سے اور جو ڈھونڈے رضامندی لوگوں کی اللہ کے غصہ میں اللہ تعالیٰ مقرر کر دیگا انہیں لوگوں کو اس کے تکلیف دینے کیلئے اور سلام ہے تم پر۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لکھ بھیجا انہوں نے حضرت معاویہؓ کو پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث اوّل کے

اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: یعنی ایک امر ایسا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور لوگ غصہ ہوں گے تو اس میں جو اللہ کی رضامندی کے لیے قدم رکھے اور لوگوں کے غصہ ہونے سے خوف نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضامندی بھی عنایت کرے گا اور لوگوں کے شر سے بھی محفوظ رکھے گا اور اگر لوگوں کی رضامندی سے اسے ترک کر دے اور خدا کی رضامندی کی پرواہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کے ہاتھ سے اسے ایذاء تکلیف پہنچائے گا اور اپنے فیض مدد سے محروم کرے گا اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کی جو بخوف خلق امر معروف اور نہی منکر چھوڑ کر بیٹھ رہیں اور ڈر کے مارے زبان نہیں کھولتے آخر جب وہ لوگ ہدایت پا جاتے ہیں خود ان کے دشمن ہو جاتے ہیں کہ یہ مولوی اتنے دن سے ہمارے شہر یا محلہ میں ہے اور ہم اس کو راہ نیک کی خبر نہ دی اور چاہ ضلالت سے نہ نکالا بے شک یہ ہمارا دشمن ہے اور اگر یہ معاملہ دنیا میں نہ ہو تو آخرت میں ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابِ صِفَةِ الْقِيَامَةِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں قیامت کے بیان میں جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم: لُغوی تشریح ۞ قیامت اور قیام مصدر ہے کھڑا ہونا اور اصل اس کی قوام تھی واؤ بسبب کسرہ ما قبل کے مبدل بیاء ہوا۔ یوم القیامۃ روزِ رستخیز یعنی قیامت کا دن اور روزِ قیامت شاید اس لئے کہا: لِاَنَّ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهِمْ ۔ کہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دن اپنے پروردگار کے آگے یا مشتق ہے قامت السوق سے عرب جب بازار گرم ہوتا ہے اور خوب چلنے لگتا ہے تو کہتا ہے: قامت السوق چونکہ اس دن بھی بازارِ دارو گیر گرم ہوگا اور مار دھاڑ کی راہ نکلے گی اور اعمال مقوم باجر ہوں گے اور خریدارانِ حور و قصور اور مشتریانِ نار و نور جمع ہوں گے اس لئے وہ دن مسمّی بقیامت ہوا یا مشتق ہے قام الامر سے جب کسی کا کام درست ہو جاتا ہے عرب کہتا ہے: قام امرہ چونکہ اس دن اہلِ حق کا سب کام درست ہو جائے گا جنت میں ان کا مقام اور روح و ریحان ان کا مکان ہو جائے گا' اعداء ان کے فنافی النار دشمن داخل دار البوار ہو جائیں گے اس لئے وہ دن معروف بیوم القیامۃ ہوا یا مشتق ہے یہ لفظ قامت المرأۃ تنوح سے جب کوئی عورت نوحہ کرنے کھڑی ہوتی ہے عرب وہی کلمہ کہتا ہے چونکہ اس دن طالبانِ دُنیا کو مؤنثانِ حقیقی ہیں سر پر ہاتھ رکھ کر روئیں گے اور اپنا منہ اشکِ ندامت سے دھوئیں گے اس لئے یہ دن مشہور بیوم القیامۃ ہوا۔ اسراء الفاتحہ میں ہے کہ قیامت کے ایک سو ایک نام ہیں۔ از انجملہ قرآن عظیم الشان میں سے چونتیس مذکور ہیں' گیارہ ناموں میں یوم کا لفظ نہیں وہ یہ ہیں: ①ساعہ ②حاقہ ③صاخہ ④خافضہ ⑤رافعہ ⑥واقعہ ⑦راجفہ ⑧رادفہ ⑨طامسہ ⑩غاشیہ ⑪قارعہ۔ قال اللّٰہ تعالٰی: یوم تقوم الساعۃ الحاقۃ ما الحاقۃ فاذا فاذا جاء ت الصاخۃ خافضۃ الرافعۃ اذا وقعت الواقعۃ ترجف الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ فاذا جاء ت الطامۃ الکبرٰی ھل اتٰک حدیث الغاشیۃ القارعۃ ما القارعۃ اور تئیس ناموں میں یوم کا لفظ ہے وہ یہ ہیں: ① آخر ②ازفہ ③تلاق ④تغابن ⑤تناد ⑥جمع ⑦حسرت ⑧حساب ⑨حق ⑩خروج ⑪خلود ⑫عبوس ⑬قمطریر ⑭عظیم ⑮عسیر ⑯فصل ⑰قیامت ⑱معلوم ⑲ مجموع ⑳مشہود ㉑وعید ㉒موعود ㉓ دین۔ قال اللّٰہ تعالٰی: من امن باللہ والیوم الاخر انذرھم یوم الازفۃ یوم الثلاق ذلک یوم التغابن انی اخاف علیکم عذاب یوم التناد یوم یجمعکم لیوم الجمع وانذرھم یوم الحسرۃ ما توعدون لیوم الحساب ذلک الیوم الحق ذلک یوم الخروج ذلک یوم الخلود یوما عبوسا قمطریرًا انھم مبعوثون لیوم عظیم یوم عسیر علی الکفرین غیر یسیر یوم الفصل جمعنکم لا اقسم بیوم القیامۃ الی میقات یوم معدوم ذلک یوم

جموع له الناس' ذلك يوم مشهود' ذلك يوم الوعيد' واليوم الموعود' ملك يوم الدين۔

اور خلاصہ احوال قیامت کئی چیزیں ہیں نفخ صور اور بعث یعنی قبروں سے اٹھنا اور حشر یعنی محشر کے میدان میں چلنا اور اطارت نامۂ اعمال اور میزان اور صراط اور حوضِ کوثر اور شفاعت اور اعراف اور نار اور درکات اور جنت اور درجات اور تفصیل ان اشیاء کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔

۱۵۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ شَانِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

باب: حساب وقصاص کے بیان میں

۲۴۱۵: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ النَّارِ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

۲۴۱۵: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے کوئی تم میں سے ایسا شخص نہیں ہے مگر کلام کرے گا وہ اپنے پروردگار سے قیامت کے دن اور نہ ہوگا اس کے اور اس کے بیچ میں کوئی ترجمان پھر دیکھے گا وہ اپنی داھنی طرف پس دکھائی نہ دے گی اسے کوئی چیز مگر وہ جو آگے بھیجی اس نے یعنی عمل اپنے اور دیکھے گا اپنے بائیں طرف پس نہ دیکھے گا کوئی چیز مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی اس نے پھر دیکھے گا اپنے منہ کے سامنے سو آگے نظر آئے گی اسکو دوزخ۔ کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خداؐ نے جو طاقت رکھے تم میں سے اور جس سے ہو سکے بچائے اپنا منہ دوزخ سے اگرچہ ایک پھانک کھجور کی دے کر بچا سکے پھر جس سے ہو سکے اب کرے۔

ف: مترجم جہمیہ ایک فرقہ ہے فرق باطلہ سے اور جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے اور منکر ہے صفاتِ الٰہی کا ور رؤیت وکلام واستواء و نزول ونزول وتجلی کا کہ قرآن واحادیث میں مذکور ہے اور اکثر اہل اسلام میں خصوصاً اس زمان پرفتن میں عقائد باطلہ اس کے لیے ایسے سمائے ہیں کہ چندیں ہزار عوام کالانعام بلکہ بعض خاص ناس بھی ان عقائد کو اہل سنت کے عقائد خیال کیے ہوئے ہیں حالانکہ وہ اسی گمراہ فرقہ کے عقائد باطلہ ہیں اور ساتھ ہو گیا ہے اس فرقہ باطلہ کے ایک گروہ متکلمین کا کہ ترجیح دی انہوں نے عقائد فلاسفہ اور مفہوماتِ حکماء کو کتاب وسنت پر اور انکار کیا انہوں نے نصوص قرآنیہ اور روایاتِ صحیحہ کا جو وارد ہوئے تھے صفاتِ الٰہیہ میں اور پھیل گیا فتنہ ان عقائد باطلہ کا ایک جہان میں' اور بہت بڑا مسئلہ کہ جس میں خلاف کیا جہمیہ نے اہل سنت کا یہی مسئلہ صفات ہے اور آیات واحادیث صفات میں تین قول ہیں اہل قبلہ کے اور ہر قول پر دو جماعتیں قائم ہیں' قول اوّل یہ کہ جاری کر دان آیات واحادیث کو ظاہر پر۔ قول ثانی یہ کہ کل آیات و احادیث صفات خلاف ظاہر ہیں قول ثالث یہ کہ ان آیات واحادیث میں سکوت کرنا ضرور ہے۔ اب' قول اوّل کی رو سے جو جاری کرنے والے ہیں ان آیات واحادیث کو ظاہر پر دو جماعتیں ہیں پہلی جماعت جاری کرتی ہے آیات کو اور اوپر ظاہر ان کے اور ٹھہراتی ہے ان کے ظاہر کو جنس سے صفات مخلوقات کے اور یہ لوگ مشبہ ہیں اور مذہب ان کا باطل ہے انکار کیا ان پر سلف نے اور اہل حق ان کی طرف متوجہ ہوئے رد کرنے کو دوسری جماعت ان دونوں میں سے وہ ہے کہ جاری کرتی ہے ان آیتوں کو اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ بزرگی اللہ تعالیٰ کے جس طرح کہ جاری کرتی ہے اسم علیم وقدیر اور رب اور اللہ اور موجود اور ذات کا اور سوا ان کے اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ جلال اللہ عزوجل کے کیونکہ ظاہر ان صفات کا بیچ حق مخلوق کے یا جوہر ہیں نو پیدا یا عرض ہیں قائم ساتھ اس جوہر کے پس علم اور

قدرت اور کلام اور مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل ان کے بندوں کے حق میں اعراض ہیں اور مُنہ اور ہاتھ اور آنکھ بندوں کے حق ہیں اجسام ہیں اور جب موصوف ہوا اللہ عزوجل اہل اثبات کے نزدیک ساتھ علم اور قدرت اور کلام ومشیت کے اگرچہ ان میں سے کوئی ایسا عرض نہیں کہ جاری ہوں اس پر صفتیں مخلوقین کی پس جائز ہوا یہ کہ ہو اللہ تعالیٰ کا منہ اور دونوں ہاتھ ایسی صفت اس کی کہ جاری نہ ہوں اس پر صفات مخلوقین کی اور یہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اس کو خطابی نے اور اور لوگوں نے سلف سے اور اسی پر دلالت کرتا ہے کلام جمہور سلف کا اور کلام باقی اماموں کا بھی اس کے مخالف نہیں اور یہ امر واضح ہے کیونکہ ذات مثل صفات ہوتی ہیں پس جب ذات الٰہی ثابت ہے حقیقۃً بغیر اس امر کے جنس سے ذوات مخلوقات کی ہو اسی طرح صفات اللہ کی ثابت ہیں حقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے صفات مخلوقات کے ہوں پس اگر کوئی شخص کہے کہ نہیں سمجھتا ہوں میں علم اور ید کو مگر جنس سے اس علم اور ید کے جو مقرر اور مشہور ہیں کہا جائے گا اس سے کس طرح سمجھتا ہے تو ذات الٰہی کو بغیر جنس مخلوقات کے اور یہ بات تو معلوم ہے کہ صفات ہر موصوف کے مناسب ہوتے ہیں اس کی ذات کے اور مناسب ہوتے ہیں اس کی حقیقت کے پس جو شخص یہ نہ سمجھے صفات رب کو کہ لیس کمثله شئی ہیں مگر مشابہ صفات مخلوقین کے پس گمراہ ہوا اپنی عقل میں اور دین میں' کیا خوب کہا ہے بعضوں نے جس وقت کہے تجھ کو جہمی کہ استواء کس طرح ہے اور کس طرح ہے اترنا رب کا آسمان دنیا میں اور کس طرح ہیں دونوں ہاتھ اس کے یا مثل اسکے اور صفتوں کو کہے تو کہہ تو اس کو کہ کس طرح ہے وہ ذات اپنی میں جب کہے جہمی اس کے جواب میں کہ نہیں جانتا کوئی اس کو مگر وہی اور کنہ باری تعالیٰ کی غیر معلوم ہے واسطے بشر کے پس تو کہہ اس کو کہ علم کیفیت صفات کا مستلزم ہے علم کیفیت موصوف کو پس کیونکر معلوم ہو کیفیت اس کی صفت کی جس کی خود کیفیت معلوم[1] نہ ہو اور وہ دو گروہ کہ نفی کرتے ہیں ان آیات کے ظاہر کی یعنی کہتے ہیں کہ ان آیتوں کے باطن میں کوئی معنی ایسے نہیں ہیں کہ وہ صفت ہوں باری تعالیٰ کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی ثبوتی صفت نہیں ہے بلکہ صفات اس کے یا سلبی ہیں یا اضافی یا مرکب ہیں ان دونوں سے اور ثابت کرتے ہیں بعض صفات کو کہ وہ صفات سبعہ ہیں یا ثمانیہ یا خمسہ یعنی سات یا آٹھ یا پندرہ ہیں اور ثابت کرتے ہیں احوال کو نہ صفات کو جیسا کہ معلوم ہے مذاہب سے متکلمین کے پس یہ بھی دو قسم ہیں ایک قسم تاویل کرتے ہیں آیات کی اور مقرر کرتے ہیں مراد کو جیسے کہتے ہیں استواء بمعنی استولی ہے یعنی غالب اور کہتے ہیں مراد استواء سے علو مکانی ہے اور قدر اور ظہور نور اس کے کا واسطے عرش کے یا بمعنی انتہا ہے خلق کی طرف اس کے اور سوا اس کے اور معانی جو متکلمین ذکر کرتے ہیں اور دوسری قسم کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے اور ارادہ اپنا ان آیات سے لیکن قدر جانتے ہیں ہم کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے اثبات ایسی صفت کا جو خارج ہو جائے ہمارے علم سے۔

اب رہا تیسرا قول یعنی سکوت اور توقف کرنا ان آیتوں میں ایک گروہ ان میں سے کہتا ہے جائز کہ ہوئے مراد ان آیات سے ظاہر معنی انکے کہ لائق ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جائز ہے کہ نہ ہو صفت اللہ تعالیٰ کی اور اسی طرح کے اور اقوال ہیں انکے اور یہ طریقہ ہے اکثر فقہاء وغیرہ کا اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ہم بالکل خاموش ہیں ان سے اور نہیں پڑھتے اوپر تلاوت قرآن کے اور اوپر تلاوت حدیث کے معنی اسکی قسمت میں صرف تلاوت کرنا ہے قرآن کا بے سمجھے اور روکتے ہیں دل اور زبان کو اپنی سب باتوں سے اور صواب اکثر آیات واحادیث کی رو سے قول اوّل میں طریقہ دوسرے گروہ کا ہے کہ دلالت کرتے ہیں آیات واحادیث کہ وہ تعالیٰ عرش پر ہے انتہیٰ ما قال ابن تیمیہ فی الحمویہ۔

اقول غرض مذہب صحیح صفات میں یہی ہے کہ یہ سب صفات محمول ہیں اپنے معنی ظاہری پر جیسا کہ شان الوہیت کے لائق ہیں بالتشبیہ وتاویل وبلا کیف وتعطیل اور یہی مذہب ہے اکابر سلف اور صلحائے خلف کا اور صفات الٰہی سے کہ ناطق ہوا اسکے ساتھ قرآن اور وارد ہوئیں اسکے ساتھ روایات صحیحہ نفس ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ناقلاً عن عیسیٰ: تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ [المائدة: ١١٦] اور اصابع چنانچہ وارد ہوا حدیث میں: قلوب العباد بين اصبعين من اصابع الرحمن، يقلبها كيف يشاء۔ اور مجئی یعنی آنا اس باری تعالیٰ کا قیامت کے دن جیسا کہ فرمایا: وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا [الفجر: ٢٢] اور قریب ہوتا ہے وہ اپنی خلق سے جیسا چاہے۔ چنانچہ فرمایا: وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ [ق: ١٦] اور اسی قبیل سے ہے دونوں ہاتھ یعنی فرمایا: بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ [المائدة: ٦٤] اور: اور يمين والسموٰت مطويات بيمينه اور قبضہ یعنی مٹھی۔ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [الزمر: ٦٧] اور قدم اور رجل اور وجہ اور عین اور نزول اور اتیان اور کلام اور اقول

[1] غرض یہی مذہب ہے محدثین اور اکابر سلف اور محققین خلف رحمہم اللہ کا جمیع صفات الٰہیہ میں کہ حقائق ان کے ثابت ہیں اور کیفیات مجہول یعنی کہ حقیقت ذات ثابت ہے اور کیفیت اس کی مجہول۔١٢

اور ساق اور حقو اور جنب اور فوق اور استواء اور قوۃ اور قرب اور بعد اور ضحک اور تعجب اور حب اور کراہت اور مقت اور رضا اور غضب اور سخط اور علم اور حیوۃ اور قدرت اور ارادہ اور مشیت اور سمع اور بصر اور معیت اور فرح وغیرہ کہ وارد ہوئے ہیں احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ میں، اور داخل ہوا جہم بن صفوان امام مالک کی مجلس میں اور پڑھا الرحمٰن علی العرش استوی کو اور پوچھا کیف استوی یعنی کیونکہ استوی کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر آپ نے فرمایا: الاستواء معلوم والکیف مجھول والایمان به واجب والسوال عنه بدعة یعنی استواء اعتبار معنی ظاہری کے معلوم ہے اور کیفیت اسکی مثل کیفیت سائر صفات کے مجہول ہے اور ایمان اس کے لفظ و معنی پر واجب ہے اور سوال وکیفیت سے بدعت ہے اور یہ ایک کلیہ ہے جمیع صفاتِ الٰہیہ میں مثل ید و وجہ وغیرہ کے جو اوپر مذکور ہوئے۔

۲۴۱۶: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْئَالَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَا ذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ۔

۲۴۱۶: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا نہ ہٹیں گے دونوں قدم ابن آدم سے قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے یہاں تک کہ پوچھی جائیں اس سے پانچ چیزیں، اوّل عمر اس کی کہ کس میں صرف کی، دوسرے جوانی اس کی کہ کس میں خرچ کی، تیسرے مال اس کا کہ کہاں کمایا اور چوتھے کس کام میں لگایا، پانچویں کیا عمل کیا اپنے علم میں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن مسعود کی روایت سے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مگر حسین بن قیس کی اسناد سے اور حسین ضعیف ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابی برزہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

۲۴۱۷: عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْئَالَ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ۔

۲۴۱۷: روایت ہے ابی برزہ اسلمیؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہٹیں گے قدم کسی بندے کے یہاں تک کہ پوچھا جائے اس سے کہ عمر اپنی کس میں فنا کی اور علم سے اپنے کس پر عمل کیا اور مال کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا اور جسم کو کس میں لگایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن عبداللہ بن جریج مولیٰ ہیں ابی برزہ اسلمی کے اور ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

۲۴۱۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُقْعَدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا اُخِذَ مِنْ

۲۴۱۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا بھلا خبر دو مجھے کہ مفلس کون ہے، عرض کی صحابہؓ نے کہ مفلس ہماری اصطلاح میں یا رسول اللہ! وہ ہے کہ درہم و متاع خانگی نہ رکھتا ہو فرمایا رسول خدا ﷺ نے مفلس میری امت میں وہ ہے کہ قیامت کے دن روزہ، نماز اور زکوۃ لے کر آدمی اس صورت سے آئے گا کہ برا کہا ہو کسی کو اور گالی دی ہو کسی کو اور کھا گیا مال کسی کا اور بہایا گیا ہو خون کسی کا اور مارا ہو کسی کو پس بٹھائیں اس کو بدلہ میں دیں مظلوموں کو نیکیاں اس کی پھر اگر نیکیاں اس کی تمام ہو گئیں اس سے پیشتر کہ بدلہ پورا ہو اس کے ظلموں کا تو لیے جائیں گناہ مظلوموں کے اور رکھ دیے جائیں اس پر اور ڈال دیا جائے

خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔

دوزخ میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۴۱۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِاَ خِيْهِ عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ فِیْ عِرْضٍ اَوْمَالٍ فَجَاءَهٗ فَاسْتَحَلَّهٗ قَبْلَ اَنْ يُّوْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَمِنْ حَسَنَاتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ حَمَلُوْا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّاٰتِهِمْ۔

۲۴۱۹: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس بندے پر کہ جس پر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی کا اس کی عزت یا مال میں پھر آیا وہ اور اس سے معاف کروالیا قبل مؤاخذہ آخرت کے اور وہاں تو نہ ہوگا درہم اور دینار پھر اگر ہوئیں ظالم کی نیکیاں رکھ دیئے جائیں گے گناہ مظلوم کے ظالم کی گردن پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انسؓ نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

۲۴۲۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَتُؤَدَّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰی اَهْلِهَا حَتّٰی تُقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ۔

۲۴۲۰: راویت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے فرمایا پورے دیئے جائیں گے اہل حقوق کو حق ان کے یہاں تک بدلہ لیا جائے گا بے سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے۔

ف: اس باب میں ابی ذر اور عبداللہ بن انیس سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۴۲۱: عَنِ الْمِقْدَادُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اُدْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰی تَكُوْنَ قِيْدَ مِيْلٍ اَوِاثْنَتَيْنِ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ لَا اَدْرِیْ اَیُّ الْمِيْلَيْنِ عَنٰی اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيْلُ الَّذِیْ يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَصْهَرُ هُمُ الشَّمْسُ فَيَكُوْنُوْنَ فِی الْعَرَقِ بِقَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهٗ اِلٰی عَقِبِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهٗ اِلٰی رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّاْخُذُهٗ اِلٰی حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ الْجَامًا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰی فِيْهِ اَیْ يُلْجِمُهُ الْجَامًا۔

۲۴۲۱: روایت ہے مقدادؓ سے جو صحابی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب ہوگا قیامت کا دن قریب کیا جائے گا آفتاب بندوں سے یہاں تک کہ ہو جائے گا بقدر ایک میل کے یا دو میل کے یعنی اتنے فاصلے پر ہو گا، کہا سلیم بن عامرؓ نے نہیں جانتا میں کونسی میل مراد لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا مراد لی مسافت زمین کی یعنی جسے کوس کہتے ہیں یا سلائی جس سے سرمہ لگاتے ہیں آنکھ میں پس فرمایا آپ ﷺ نے پس پگھلا دے گا ان کو آفتاب پھر ڈوب جائیں گے وہ پسینے میں اپنے اعمال کے موافق سو کسی کو پہنچے گا پسینہ ایڑی تک کسی کو دونوں گھٹنوں تک کسی کو کمر تک کسی کو منہ تک کہ لگام کی مانند ہو جائے گا پھر دیکھا میں نے رسول خدا ﷺ کو کہ اشارہ فرماتے تھے اپنے دست مبارک سے اپنے منہ کی طرف یعنی پسینہ یوں لگ جائے گا اس کے منہ تک جیسے لگام لگی ہوتی ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو زکریا نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی: يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [المطففین: ٦] یعنی جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوں گے پسینے میں کہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

۱۵۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي شَانِ الْحَشْرِ

باب: حشر کے میدان میں

۲۴۲۲۔ ۲۴۲۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً كَمَا خُلِقُوْا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَ أْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ [الأنبياء : ۱۰٤] وَاَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى مِنَ الْخَلَائِقِ اِبْرَاهِيْمُ وَيُؤْخَذُ مِنْ اَصْحَابِيْ بِرِجَالٍ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [المائدة : ۱۱۸]

۲۴۲۲۔ ۲۴۲۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر میں لائے جائیں گے لوگ قیامت کے دن ننگے بدن ننگے پیر بغیر ختنہ کے پھر پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت: كَمَا بَدَ أْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ ...... یعنی جیسے پہلے پیدا کیا ہم نے دوبارہ ویسے ہی پیدا کریں گے ہم وعدہ ہے ہمارے ذمہ پر بے شک ہم کرنے والے انتہی اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے خلائق میں سے ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور لے جائیں گے بعض اصحاب کو میری داہنے طرف یعنی عرش کے اور بعض کو بائیں طرف پھر میں کہوں گا یعنی بائیں طرف والوں کے لیے اے ربّ یہ اصحاب ہیں میرے پھر کہا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے اور ہمیشہ رہے گا پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر جب سے کہ جدا ہوا تو ان سے سو کہوں گا میں جیسے کہا بندے صالح نے یعنی عیسیٰ نے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ ...... یعنی اگر عذاب کرے تو ان کو تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشے تو زبردست ہے حکمت والا۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنیٰ نے دونوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ سے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔ مترجم اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے ابراہیم ہوں گے اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے راہ خدا میں سب سے پہلے اتارے گئے اور آگ میں ڈالے گئے قولہ اور بعض کو بائیں طرف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک عمل وایمان درست نہ ہو آدمی عذاب سے بچ نہیں سکتا اگر چہ صحبت یافتہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوں پھر اور کسی صحبت پر متفخر ہونا اور مغرور ہو کر عمل میں سستی کرنا محض جہالت ہے اکثر صحبت یافتہ مشائخین کے اس مرض مہلک میں گرفتار ہیں قولہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے آہ معلوم ہوا کہ دین میں نئی بات نکالنا اور اس پر عامل اور مصر ہونا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں چنانچہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے مقام میں شر الامور محدثاتها قولہ اور ہمیشہ رہے پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر یعنی مرتد ہو گئے ہیں دین سے یعنی جیسے حضرت ابو بکرؓ کے وقت مانعان زکوۃ مرتد ہو گئے تھے۔

۲۴۲۴: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ رِجَالاً وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوْهِكُمْ۔

۲۴۲۴: بسند مذکور روایت ہے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم میدان حشر میں لائے جاؤ گے پیدل اور سوار اور گھسیٹے جائیں گے بعض لوگ اپنے مونہوں پر۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَرْضِ

باب: آخرت کی روبکاریوں کے بیان میں

۲۴۲۵: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ۔

۲۴۲۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جائیں گے اور روبکاری میں آئیں گے لوگ قیامت کے دن پھر دو بار میں گفت وشنید اور عذر ومعذرت ہے اور تیسرے بار اڑیں گے نامہ اعمال ہاتھوں میں تو کوئی داہنے ہاتھ میں لینے والا ہے کوئی بائیں میں۔

ف: اور صحیح نہیں یہ حدیث اس نظر سے کہ حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہؓ سے پس کوئی راوی دونوں کے بیچ میں چھوٹ گیا ہے اور سند متصل نہیں اور روایت کی بعضوں نے علی بن علی سے اور وہ رفاعی ہیں انہوں نے حسن سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۱۵۰۵: بَابُ مِنْهُ

باب: مناقشہ حساب کے بیان میں

۲۴۲۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ۔

۲۴۲۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو سختی کیا گیا اور نقیر وقطمیر سے پوچھا گیا حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! بے شک اللہ تو فرماتا ہے کہ جس کو کتاب ملی داہنے ہاتھ میں اس سے حساب لیا جائیگا آسانی سے فرمایا آپؐ نے وہ فقط عملوں کا روبرو کر دینا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے۔

۱۵۰۶: بَابُ مِنْهُ

باب: بندہ بے خیر کے بیان میں

۲۴۲۷: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَاكَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ فَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ۔

۲۴۲۷: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لائیں گے ایک ابن آدم کو قیامت کے دن گویا کہ بچہ ہے بھیڑیا کا یعنی کمال ذلت سے لائیں گے پھر کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے پھر فرمائے گا اللہ تعالیٰ دیا میں نے تجھ کو مال واسباب اور عنایت کیے تجھ کو لونڈی اور غلام اور انعام کیا میں نے تجھ پر پھر کیا عمل کیا تو نے سو کہے گا جمع کیا میں نے اس مال کو اور بڑھایا اس کو اور چھوڑا اسے دنیا میں اس سے زیادہ کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر بھیج دنیا میں کہ اسے لے کر آؤں سب کا سب تب فرما دے گا اللہ تعالیٰ دکھا مجھے جو تو نے آگے بھیجا ہو یعنی صدقات وخیرات میں دیا ہو پھر وہ کہے گا اے رب میں نے تو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا اسے زیادہ اس سے کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر دنیا میں پھیر کہ میں سب لیکر آؤں اور یہ اس بندے کا حال ہوگا کہ اس نے کسی امر خیر میں مال نہ خرچا ہوگا پھر لے جائیں گے اسے دوزخ میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حسن ہے اور کہا اس کو انہیں کا قول اور مرفوع نہ کیا یعنی آنحضرت ﷺ کا مقولہ نہ ٹھہرایا اور اسماعیل بن مسلم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابی ہریرۃؓ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے۔

۲۴۲۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُ لَهٗ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَكَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ یَوْمَكَ هٰذَا فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ لَهُ الْیَوْمَ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِیْتَنِیْ۔

۲۴۲۸ : روایت ہے ابی ہریرۃؓ اور ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے لائیں گے ایک بندہ کو قیامت کے دن اور فرمائے گا باری تعالیٰ اس سے کیوں میں نے تجھ کو نہ دیئے تھے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد اور تابع نہ کر دیا تیرا چار پایوں کو اور کھیتی کو اور چھوڑ دیا تجھے کہ رئیس بنا پھرے قوم کا اور چوتھ لیا کرے ان سے پھر تجھے خیال تھا کہ ایک دن مجھ سے ملنا ہے تجھ کو اور وہ دن ہے آج کا سو وہ کہے گا مجھے تو خیال نہ تھا اسکا فرماویگا اللہ تعالیٰ سو آج میں تجھے بھول جاتا ہوں جیسے تو مجھے بھول جاتا تھا دنیا میں۔

مترجم: بھولنے سے مراد ہے کہ آج کے دن چھوڑ دونگا میں تجھے عذاب میں پڑا رہیگا تو جیسے بھولی چیز پڑی رہتی ہے ایسے ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیت کی بھی فَالْیَوْمَ نَنْسٰهُمْ [الاعراف: ۵۱] یعنی آج کے دن ہم انکو بھول جائیں گے یعنی چھوڑ دیں گے انکو عذاب میں پڑا ہوا۔

۱۵۰۷: بَابٌ مِنْهُ

باب: زمین کی گواہی کے بیان میں

۲۴۲۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ﴿یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ [الزلزلة: ۴] قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰی كُلِّ عَبْدٍ اَوْاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰی ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَلٰی كَذَا وَكَذَا فِیْ یَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ بِهٰذَا اَمَرَهَا۔

۲۴۲۹ : روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پڑھی رسولؐ نے یہ آیت یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ... یعنی اس دن بیان کرے گی زمین اپنی خبریں پھر فرمایا اصحاب سے جانتے ہو تم کیا ہیں خبریں اسکی عرض کی انہوں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے اخبار اسکے یہ ہے کہ گواہی دیگی ہر غلام اور باندی پر اللہ تعالیٰ کے آگے اس عمل کے جو کیا اس نے کی پیٹھ پر اس طرح پر کہ کہے گی وہ عمل کیا اس نے ایسا اور ایسا فلاں فلاں دن میں فرمایا آپ نے اس کا حکم دیا اس زمین کو اللہ تعالیٰ نے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۵۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصُّوْرِ

باب: صور کے بیان میں

ف: مترجم صور کی حقیقت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا وہ ایک قرن ہے کہ پھونکا جاتا ہے جس میں مجاہد نے کہا صوت اسکی مانند بوق کے بعضوں نے کہا صور جمع ہے صورت کی اور یہ قول ہے حسن کا اور اصح قول اول ہے اور احادیث باب اس کی مؤید ہیں۔

۲۴۳۰ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْهِ۔

۲۴۳۰ : روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ آیا ایک گنوار نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا صور کیا ہے فرمایا آپ نے ایک نرسنگا ہے کہ اس میں پھونکا جائے گا قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث سلمان تیمی سے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر انہی کی روایت سے۔

۲۴۳۱ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ كَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَ اسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰى یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَیَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ عَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔

۲۴۳۱: روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے کیونکر آرام کروں میں اور صاحب قرن یعنی اسرافیل علیہ السلام قرن کو منہ میں لئے ہوئے اور کان لگائے ہوئے ہے کہ کب حکم ہو پھونکنے کا کہ اسی وقت پھونک دے سو گیا یہ امر سخت گزرا اصحاب رسول ﷺ پر۔ پس فرمایا آپ نے کہو تم: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ عَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا یعنی کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ اور اچھا ہے وکیل اللہ پر توکل کیا ہم نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے مروی ہے کئی سندوں سے عطیہ سے اور انہوں نے روایت کی ابی سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۵۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ شَاْنِ الصِّرَاطِ

باب: صراط کے بیان میں

۲۴۳۲ : عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ۔

۲۴۳۲: رویت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول ﷺ کہ شعار مؤمنوں کا پل صرط پر یہی ہے اے رب سلامت رکھ اے رب سلامت رکھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے۔

۲۴۳۳ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَنْ یَّشْفَعَ لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَیْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِیْ اَوَّلَ مَاتَطْلُبُنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عَلَی الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْمِیْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِیْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّیْ لَا اُخْطِیُٔ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ۔

۲۴۳۳: روایت ہے انسؓ سے کہا سوال کیا اور درخواست کی میں نے نبیؐ سے کہ آپ شفاعت کریں میری قیامت کے دن فرمایا آپ نے میں کرنے والا ہوں پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ کہا ڈھونڈوں میں آپ کو فرمایا پہلے تو مجھے پل صراط پر ڈھونڈوں میں نے کہا اگر وہاں نہ ملوں میں آپ سے فرمایا آپ نے ڈھونڈو میزان کے پاس میں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملوں میں آپ سے فرمایا ڈھونڈھو مجھے حوض کوثر پر اور میں خطا نہ کروں گا ان تین مواطن سے یعنی خواہ نخواہ ملوں گا تین مقاموں میں سے کسی مقام پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے سند سے۔

۱۵۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الشَّفَاعَةِ

باب: شفاعت کے بیان میں

مترجم: شفع اور شفاعت مصدر ہے معنی اس کے سوال کرنا واسطے تجاوز کے جرائم و ذنوب سے اور مشفع بکسر فا وہ شخص ہے کہ شفاعت قبول کرے اور بفتح فاء جس کی شفاعت قبول کی جائے اور تشفیع قبول کرنا شفاعت اسی سے ہے۔ حدیث اشفع تشفع یعنی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پس تشفع کا مصدر تشفیع ہے اور شفاعت پر جب الف لازم آتا ہے تو شفاعت عظمٰی مراد ہوتی ہے چنانچہ حدیث اعطیت الشفاعة میں شکر یہ ہے شفاعت عظمٰی کے عنایت ہونے کا ورنہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیاء بلکہ علماء اور شہداء کو بھی یا مراد ہے شفاعت کبائر کی کہ مخصوص ہے بخاتم رسالت ﷺ کے ساتھ یا شفاعت مقبولہ کہ کبھی رد نہ ہو یا شفاعت اس کی کہ جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو اور شفاعت مطلق کئی قسم ہے یعنی سوا شفاعت عظمٰی کے کبھی تثقیل اعمال امت کے لیے ہے میزان پر کبھی خروج کے لیے ہے نار

نار سے کبھی ادخال جنت کے لئے بغیر حساب و کتاب کے کبھی تخفیف عذاب کے لئے اور تخفیف کبھی انواع عذاب میں ہے کبھی تقلیل مکث میں اسی طرح شفاعت کبھی رفع درجات کے لیے ہے جنت میں کبھی اسم جہنمی کے لیے بہشت میں کبھی اقامت قدم کے لیے صراط پر کبھی تکثیر حور کے لیے جنان میں اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا انا اول شافع واول مشفع بفتح فاء ہے یعنی میں پہلے باب شفاعت کھولنے والا ہوں اور پہلا وہ شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی' اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انا اول شافع فی الجنۃ مراد اس سے دخول جنت ہے یا رفع درجات جنت میں اور نزول برکات بہشت میں' اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں فیوذن لہ فی الشفاعۃ مراد اس سے مقام محمود ہے اور پہلے شفاعت اور راحت اہل موقف کے لیے ہوگی ہول اور خوفِ قیامت سے اور اس شفاعت کے منکر معتزلہ بھی نہیں اور اسی طرح رفع درجات کے لیے جو شفاعت ہے معتزلہ کو انکار اسی شفاعت کا ہے جس میں خروج عن النار مذکور ہے اور اہلسنّت کے نزدیک خروج عن النار بشفاعت انبیاء صلحاء علی الخصوص بشفاعت سید النبیاء و سند الاصفیار باسانید صحیحہ ثابت ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں کہ ابو طالب کو میری شفاعت نفع دے گی مراد اس سے تخفیف عذاب ہے نہ خروج عن النار اور شفاعت جیسے مفید ہے مشفع لہٗ کو ویسی ہی موجب ثواب واجر ہے شفیع کو چنانچہ وارد ہوا ہے: اشفعوا فلتوجروا یعنی شفاعت کرو تا کہ اجر حاصل ہو اور آیت: ﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً﴾ [النساء: ۸۵] بھی شاہد اس مقصود کی ہے اور شفع کے معنی لغت میں جوڑے کے ہیں چنانچہ والشفع والوتر میں یہی مراد ہے یعنی جفت اور طاق اور حدیث امر بلال ان یشفع الاذان میں بھی یہی مراد ہے یعنی اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار اور بعض مفسرین نے کہا کہ والشفع والوتر میں یوم النحر مراد ہے کہ ایام تشریق سے مل کر جفت ہو جاتا ہے اور وتر سے یوم عرفہ یا وتر سے ذات مقدس باری تعالیٰ مراد ہے کہ ثانی و نظیر اس کا مقصود ہے اور شفع سے مخلوقات کہ ہر ایک کا جفت و جوڑا موجود ہے۔

۲۴۳۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهٗ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوا الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَتَحَمَّلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَاقَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَمَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَاقَدْ بَلَغَنَا

۲۴۳۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت پھر اٹھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے دست اور اچھا لگتا تھا اور پسند آتا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو' پھر نوچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اس میں سے اپنے دندانِ مبارک یا ڈاڑھوں سے پھر فرمایا میں سردار ہوں آدمیوں کا قیامت کے دن تم جانتے ہو کہ کیوں اس لیے کہ جمع کرے گا اللہ عزوجل اگلے پچھلے لوگوں کو ایک پٹپڑ (بنجر) زمین پر پھر اس طرح اکھٹے ہوں گے کہ سنا سکے گا ان کو آواز ایک پکارنے والا اور دیکھ سکے گا ان کو صاحب بصر اور قریب ہوگا ان سے آفتاب اور لوگوں میں غم و کرب اس درجہ پہنچ جائے گا کہ طاقت نہ رکھ سکیں گے اور متحمل نہ ہو سکیں گے وہ اس کے کہیں گے بعضے لوگ بعض سے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ کہاں تک پہنچی مصیبت تمہاری کیا دیکھتے نہیں تم ایسے شخص کو جو شفاعت کرے تمہارے رب کے پاس' سو کہیں گے بعضے بعض سے چلو تم آدم علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ آدم علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے تم ابوالبشر ہو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے اور پھونکی آپ میں اپنی پیدا کی ہوئی

فَيَقُوْلُ لَهُمْ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَانُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَاقَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ نُوْحٌ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّيْ قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْ حَيَّانَ فِي الْحَدِيْثِ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَامُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَاعِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

روح اور حکم فرمایا فرشتوں کو کہ انہوں نے سجدہ کیا آپ کو سو شفاعت کیجیے ہماری اپنے رب کے پاس کیا دیکھتے نہیں آپ کہ ہم سب کس بلا میں گرفتار ہیں کیا دیکھتے نہیں آپ کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان کو آدم علیہ السلام کہ میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہے ایسا کبھی اس سے پہلے اور نہ غصہ ہو گا کبھی اس کے بعد اور اس نے مجھے منع فرمایا تھا ایک درخت سے سو نافرمانی کی میں نے اس تعالیٰ شانہٗ کی نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے نوح تم پہلے رسول ہو کہ بھیجے گئے زمین والوں کی طرف اور نام رکھ دیا تمہارا اللہ جل جلالہ نے بندۂ شکرگزار شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم ہم کس بلا میں ہیں کیا نہیں دیکھتے تم کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان سے نوح علیہ السلام میرا رب آج کے دن غصہ میں ہے ایسا کہ کبھی غصہ میں نہ ہوا اس سے پہلے اور نہ غصہ ہو گا اس کے بعد اور میرے واسطے ایک دعائے مقبول و مستجاب تھی تو وہ خرچ کر دی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے ابراہیم تم نبی اللہ کے ہو اور خلیل یعنی دوست اس کے زمین والوں میں سے سو شفاعت کرو ہمارے واسطے اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک میرا رب ایسا غضب ناک ہے آج کے روز کہ کبھی ایسا نہ ہوا اور نہ ہو گا اور میں نے تین جھوٹ بولے پھر ذکر کیا ابو حیانؒ نے اپنی روایت میں نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس سوا میرے جاؤ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے موسیٰ تم رسول ہو اللہ کے فضیلت دی تم کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اپنی رسالت کے اور کلام کے تمام لوگوں پر تم شفاعت کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک رب میرا آج کے روز اس قدر غضبناک ہے کہ کبھی ایسا نہ ہوا نہ ہو گا اور میں نے مار ڈالی ہے ایک جان یعنی قبطی کہ نہیں حکم ہوا

وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَ كَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَ لَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَغُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِيْ يَارَبِّ اُمَّتِيْ يَارَبِّ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ يَامُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَاحِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَابَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى۔

تھا مجھے اس کے مارنے کا مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور پاس جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے سب عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے عیسیٰ تم رسول ہو اللہ تعالیٰ کے اور کلمہ اس کا کہ ڈالا اس نے مریم کی طرف یعنی بغیر اسباب ولادت کے فقط اللہ کے کن فرمانے سے پیدا ہوئے ہو اور روح اس کی طرف سے اور کلام کیا تم نے لوگوں سے گود میں یعنی اپنی ماں کے تم شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس بلا میں ہیں پھر کہیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے شک آج میرا رب غصہ ہوا ایسا کہ کبھی نہ ہوا تھا اور نہ ہوگا اور نہ ذکر کیا حضرت عیسیٰ نے کسی اپنی خطا کا اور کہا نفسی نفسی ...جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس، جاؤ محمدؐ کے پاس سو آئیں گے وہ سب محمدؐ کے پاس اور کہیں گے اے محمدؐ! تم رسول ہو اللہ عزوجل کے خاتم الانبیاء ہو اور بخشے گئے تمہارے لیے گناہ تمہارے اگلے پچھلے شفاعت کرو تم ہماری اپنے پروردگار کے پاس کہیں نہیں دیکھتے آپ کہ ہم کس مصیبت اور بلا میں ہیں سو میں چلوں گا اور آؤں گا نیچے عرش کے اور گر پڑوں گا سجدہ میں اپنے رب کی تعظیم کیلئے پھر کھولے گا اللہ تعالیٰ میری جنان ولسان پر اپنی محامد اور حسن وثنا کو اس قدر کہ نہ کھولا ہوگا کسی پر مجھ سے پہلے پھر کہا جائے گا مجھ سے اے محمدؐ! اٹھاؤ سر اپنا اور سوال کرو تم پاؤ گے اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائیگی پھر اٹھاؤ نگا میں اپنا سر اور کہوں گا اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی پھر فرمائیگا باری تعالیٰ شانہٗ اے محمدؐ! داخل کرو تم اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن پر حساب وکتاب نہیں ہے داہنے دروازے میں جنت کے اور وہ لوگ شریک ہوں گے اور دروازوں میں سے بھی لوگوں کے یعنی داخل ہونے میں، پھر فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ دو پٹ میں جنت کی پٹوں سے ایسا فاصلہ ہے جیسا مکہ اور ہجر میں یا جیسا مکہ اور بصریٰ میں۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم قولہٗ اٹھایا دست اور اچھا لگتا تھا آپ ﷺ کو الخ دست چونکہ نجاست سے دور ہوتا ہے اس لیے حضرت ﷺ کو پسند تھا قولہٗ فنھش نھشۃ یعنی نوچا ایک بار نوچنا اور یہ فلط بسین مہملہ بھی وارد ہوا ہے اور اگر بسین معجمہ پڑھا جائے تو معنی اسکے نوچنا گوشت کا ہڈی پر سے دانت کے کناروں سے اور بسین مہملہ نوچنا گوشت کا ڈاڑھوں سے (علی ما قالہ الطیبی) قولہ میں سردار ہوں آدمیوں کا، غرض سید کے دو معنی ہیں اول مالک و متصرف کہ جو چاہے سو کرے اس معنی کو رسول اللہ کسی چیز کے سید نہیں بلکہ سو باری تعالیٰ کے یہ معنی کسی میں پائے نہیں جاتے اس معنی سے

حدیث میں وارد ہوا ''السید ہواللہ'' یعنی سید اللہ ہی ہے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب مالک کا حکم مملوکوں کی طرف اترے تو پہلے اس شخص پر اترے اور وہ سب لوگوں کو سنا دے اس معنی کو رسول اللہ ﷺ سارے جہان کے سردار ہیں چنانچہ اس حدیث میں اس معنی کی تفصیل مذکور ہے قولہٗ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے دستِ مبارک سے الخ اللہ جل جلالہٗ کی صفات میں سے ہے ید و وجہ وغیرہ اور ثابت ہیں وہ اس ذات مقدس کے لیے جیسے کہ ثابت ہیں سمع اور بصر اور ایمان ان سب پر ضرور ہے اور بلا تشبیہ اور بلا کیف ان کو ثابت کرنا پر ضرور ہے نہیں انکار کیا ان کا مگر ملاعنہ جہمیہ نے خذلہم اللہ اور فرمایا اللہ عزوجل نے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ [ص : ۷۵] اور نہ انکار کیا اس کا آدمؑ کے شیطان نے بھی اور اگر مراد ہوتی ید سے قدرت بغیرہ تو فوراً کہتا وہ کہ کیا میں تیری قدرت سے نہیں بنا ہوں پس باطل ہوا قول ان کا جو تاویل کرتے ہیں اسکی ساتھ قدرت اور قوت وغیرہا کے اور نہ انکار کیا اسکا یہود نے بلکہ عیب لگایا اسکو مغلول ہونے کا باوجود اثبات ید کے اور ملعون ہو گئے وہ فقط عیب لگانے سے اس میں پھر کیا حال ہوگا ان کا جو بالکل اس کی نفی کے درپے ہیں اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے: يد الله صفة من ذاته كالسمع والبصر والوجه و قال جل ذكره لما خلقت بيدى و قال النبى صلى الله عليه وسلم كلما يديه يمين والله اعلم بصفاته فعلى العباد فيها الايمان والتسليم و قال ائمة السلف واهل السنة فى هذه الصفات امروها كما جاءت بلا كيف۔ یعنی ید ایک صفت ہے اللہ تعالیٰ کی اس صفات میں سے مانند سمع و بصر و وجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ عزوجل نے: لما خلقت بيدى اور فرمایا نبی ﷺ دونوں ہاتھ اس تعالیٰ شانہٗ کے برکت والے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے اپنی صفتوں کو اور واجب ہے بندوں پر ایمان لانا اس پر اور مان لینا اور کہا ائمہ سلف اور اہل سنت نے ان صفتوں کے باب میں کہ جاری کرو ان کو جیسے آئی ہیں بلا کیف انتہی

قولہٗ نفسی نفسی الخ میرا نفس خود مستحق ہے کہ کوئی شفاعت اس کی کرے (مجمع) وہ خرچ کی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے آہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے میں نے اپنی دعا کو رکھ چھوڑا ہے کہ اپنی امت کی شفاعت میں خرچ کروں گا اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے مراد ہے یہ دعا: لا تذر على الارض من الكفرين ديارًا اور میں نے تین جھوٹ بولے الخ پہلا یہ کہ کفار سے آپ ﷺ نے فرمایا جب انہوں نے اپنے میلہ میں بلایا انی سقيم یعنی میں بیمار ہوں اور جب کفار نے پوچھا بتوں کو تم نے توڑا تو آپ نے فرمایا بل فعله كبير هم یعنی بڑے بت نے توڑا اور جب ایک بادشاہ جابر کے ملک سے آپ کا گذر ہوا تو سارہ کو اپنی بہن فرمایا انتہی ۔ ف: نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اہل سنت کا جواز شفاعت ہے عقلاً اور وجوب اس کا سمعاً بدلیل قولہٗ تعالیٰ: يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا [طٰهٰ: ۱۰۹] اور روایات صحیحہ اس قدر ثبوت شفاعت میں وارد ہوئی ہیں کہ تواتر معنوی کو پہنچ گئی ہیں اور اجماع ہے سلف صالح کا اس پر اور انکار کیا بعض خوارج اور معتزلہ نے اس لیے کہ ان کا مذہب ہے کہ مذنبین مخلد فی النار ہیں اور استدلال کیا انہوں نے ان آیتوں سے: مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ [المؤمن: ۱۸] اور آیت: فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ [المدثر: ۴۸] سے اور جواب دیا ہے اہل سنت نے مراد آیت اوّل میں ظلم سے شرک ہے اور آیت ثانی کفار کے حق میں ہے اور معتزلہ احادیث شفاعت کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد ان سب شفاعتوں سے زیادت درجات ہے نہ خروج عن النار حالانکہ یہ باطل ہے اور الفاظ احادیث صراحتہً ان کے بطلان مذہب پر دال ہیں اور مثبت ہیں خروج مذنبین کے نار سے اور شفاعت پانچ قسم ہے اول واسطے نجات اہوال موقف سے اور یہ مخصوص ہے آنحضرت ﷺ کے ساتھ دوسرے دخول جنت کے لیے تیسرے مستوجبان نار کے لیے چوتھے خروج مذنبین کے لیے نار سے کہ خروج ان کا ثابت ہے بہ شفاعت نبی ﷺ اور شفاعت ملائکہ اور اخوان مؤمنین کے پانچوں رفع درجات کے لیے۔

۱۵۱۱: بَابٌ مِنْهُ — دوسرا باب اسی بیان میں

۲۴۳۵ :عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ۔

۲۴۳۵: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے شفاعت میری ہے اہل کبائر کے لیے میری امت سے۔

ف: اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اس سند سے۔

۲۴۳۶ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهٗ وَلِلشَّفَاعَةِ۔

۲۴۳۶: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے شفاعت میری میری امت کے اہل کبائر کے لیے ہے کہا محمد بن علی نے کہا مجھ سے جابرؓ نے اے محمد ﷺ جو نہ ہوئے اہل کبائر سے اسے شفاعت سے کیا تعلق۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: یہاں وہی شفاعت مراد ہے جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص ہے اہل کبائر کے ساتھ یہی مطلب ہے جابرؓ کے قول کا۔

۲۴۳۷ :عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّيْ۔

۲۴۳۷: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے پروردگار نے کہ داخل کرے گا جنت میں میری امت سے ستر ہزار شخص کہ نہ حساب ہے ان پر نہ عذاب ہر ہزار شخص کے ساتھ پھر ستر ہزار اور تین لپ بھر کر میرے پروردگار کے ہاتھوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم جہمیہ اس حدیث کو سن کر کف افسوس ملتے ہیں معتزلہ اپنے ہاتھوں آپ جلتے ہیں غرض منکران صفات ہرطرف ہاتھ پیر ماتے ہیں اور موؤلین بہرحال جان ہارتے ہیں محدثین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہے وہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم حثیات پر اپنے پروردگار کے اور سونپا ان کی کیفیت کو علم الٰہی پر اور یہ الفاظ مجہول ہیں اپنے معنی ظاہر پر بلاتاویل و بلاتشبیہ و تعطیل۔

۲۴۳۸ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِإِيْلِيَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَ قَالَ سِوَايَ فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا ابْنُ أَبِي الْجَذْعَاءِ۔

۲۴۳۸: روایت ہے عبداللہ بن شقیقؓ سے کہا تھا میں ایک جماعت کا ساتھ ایلیاء میں سو کہا ایک مرد نے ان میں سے سنا میں نے رسول خدا ﷺ سے فرماتے تھے کہ داخل ہوں گے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میری امت سے ہوگا بنی تمیم کے لوگوں سے بڑھ کر عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ! وہ مرد سوا آپؐ کے ہے فرمایا آپؐ نے ہاں میرے سوا ہے پھر جب کھڑا ہوا وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کون ہے یہ جس نے یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابن ابی الجذعاء ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن ابی الجذعاء کا نام عبداللہ ہے اور ان کی یہی ایک حدیث معلوم ہوتی ہے۔ مترجم: مراد اس شخص سے عثمانؓ ہیں یا اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ۔

۲۴۳۹ ۔ ۲۴۴۰ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔

۲۴۳۹۔۲۴۴۰: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے میری امت میں سے کوئی شفاعت کرے گا کئی جماعتوں کی آدمیوں سے اور کوئی ان میں سے شفاعت کرے گا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک عصبہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک مرد کی یہاں تک کہ داخل ہوں گے جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: فئام کہا ہے بعضوں نے کہ جمع ہے فئہ کی اور فئہ بمعنی جماعت اور بعضوں نے کہا فئام بمعنی جماعات متعددہ اور واحد اس کا لفظ سے کوئی نہیں اور عصبہ وہ جماعت ہے کہ افراد اس کے دس سے چالیس تک ہوں۔

۲۴۴۱ : عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَيَّرَنِیْ بَيْنَ اَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِی الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِیَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔

۲۴۴۱: روایت ہے عوفؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے ایک آنے والا میرے پاس آیا میرے رب کی طرف سے اور مجھے مخیر کیا اس باب میں کہ داخل ہو میری نصف امت جنت میں یا ملے مجھے درجہ شفاعت کا تو میں نے اختیار کیا درجہ شفاعت کا اور وہ شفاعت اس کے واسطے ہے جو مرے اور شریک نہ کیا ہو اس نے اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو۔

ف: اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں ایک اور صحابی سے رسول اللہ ﷺ کے وہ آنحضرت ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عوف بن مالک کا۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پنجہ پرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت سے کچھ بہرہ نہیں اور جب تک آدمی میں ایک ذرہ شرک کا باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور بات بھی یہی ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ شفیع المذنبین ہیں نہ شفیع المشرکین۔

۱۵۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ الْحَوْضِ

باب: حوض کوثر کے بیان میں

۲۴۴۲ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔

۲۴۴۲: روایت ہے روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک میرے حوض میں صراحیاں ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے برابر۔

ف: حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۴۴۳ : عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّیْ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً۔

۲۴۴۳: روایت ہے سمرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر نبی کا ایک حوض ہے اور فخر کرتے ہیں آپس میں ایک دوسرے پر اس باب میں کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں یعنی اللہ کے فضل سے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ جمع ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن ہے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور نہ ذکر کیا اس میں سمرہ کا اور وہ صحیح تر ہے۔

۱۵۱۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ اَوَانِي الْحَوْضِ

باب: ظروف حوض کے بیان میں

۲۴۴۴: عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ الْحُبْشِيِّ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِيْدِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيْدُ فَقَالَ يَا اَبَا سَلَّامٍ مَا اَرَدْتُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ وَلٰكِنْ بَلَغَنِيْ عَنْكَ حَدِيْثٌ تُحَدِّثُهٗ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِهَنِيْ بِهٖ قَالَ اَبُوْ سَلَّامٍ ثَنِيْ ثَوْبَانُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُؤُسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَاجَرَمَ اَنِّيْ لَا اَغْسِلُ رَاْسِيْ حَتّٰى يَشْعَثَ وَلَا اَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِيْ حَتّٰى يَتَّسِخَ۔

۲۴۴۴: روایت ہے ابی سلام حبشی سے کہا انہوں نے بھیجا میری طرف عمر بن عبدالعزیز نے پیغام اور میں سوار کیا گیا برید پر پھر جب داخل ہوا میں ان پر کہا اے امیرالمومنین شاق گذری مجھ پر سواری برید کی فرمایا عمر بن عبدالعزیز نے ابو سلام مجھے یہ منظور نہیں کہ تم پر مشقت ہو مگر میں نے تمہیں اسلئے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ تم ایک حدیث بیان کرتے ہو بواسطہ ثوبان کے رسول اللہؐ سے حوض کوثر کے باب میں تو میں نے چاہا کہ تم سے بالمشافہ سن لوں کہا ابو سلام نے روایت کی مجھ سے ثوبان نے کہ فرمایا رسولؐ نے حوض میرا عدن سے عمان تک ہے پانی اسکا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور زیادہ میٹھا ہے شہد سے آبخورے اسکے جتنے آسمان کے تارے جس نے ایک بار اس میں سے پیا پیاسا نہ ہوگا بعد اسکے کبھی پہلے جو لوگ اس پر آئینگے فقراء مہاجرین ہونگے گرد آلود سر انکے میلے کچیلے کپڑے نکاح نہیں کرتے ناز پروردہ عورتوں سے اور نہیں کھولے جاتے انکے لیے دروازے کہا عمر بن عبدالعزیز نے لیکن میں نے تو نکاح کیا ناز پروردہ عورتوں سے اور کھولے گئے میرے لیے دروازے نکاح کیا میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے مگر اتنی بات ضرور ہے کہ میں نہیں دھوتا اپنا سر جب تک کہ چکٹ نہ جائے اور نہیں دھوتا اپنے وہ کپڑے کہ میرے بدن سے لگے ہیں جب تک کہ میلے کچیلے نہ ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ سے انہوں نے روایت کی ثوبان سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ابو سلام حبشی کا نام ممطور ہے۔ مترجم: برید لفظ فارسی ہے اصل میں خچر کو کہتے ہیں اور ترجمہ ندوی میں کہا ہے برید وہ خچر ہے کہ بارہ میل کی سواری کے لیے مستعد رکھیں اور عمان بفتح عین اور بہ تشدید میم ایک موضع ہے شام میں اور بضم عین اور بہ تخفیف میم ایک موضع بحرین میں اور بلقاء ایک شہر ہے شام میں اور عدم جزیرہ مشہور ہے کہ ممر ہے حجاج کا اور یہ لفظ منصرف ہے اور غیر منصرف بھی وارد ہوا ہے اور اختلاف احادیث کا تقدیر حوض میں مبنی اس پر ہے کہ سامع کے ذہن میں اس کی بڑائی آ جائے یہ مقصود نہیں کہ مقدار اس کا بعینہ مذکور ہوا اس لیے ہر مقام میں حسب ادراک مخاطب جیسا مناسب ہوا ویسا ارشاد ہوا قولہ، نکاح نہیں کرتے یعنی خود بھی صحبت ناز پروردہ عورتوں کی نہیں چاہی اور اگر چاہیں اور طلب کریں تو کوئی ان کے خطبہ کو قبول نہ کرے قولہ اور نہیں کھولے جاتے دروازے یعنی کسی کے دروازے پر اذن

مانگیں داخل ہونے کو تو اذن نہ ملے غرض یہ کہ نہایت ابتذال و عجز سے وہ دنیا میں رہے ہیں اور کسی طرح کا جاہ منزلت اور علو مرتبت زمین پر نہیں چاہتے مظہر عبدیت ہیں اور معدن کسر و انکسار نہ طالب حشمت ہیں نہ راغب جاہ افتخار۔

۲۴۴۵ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِیَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاٰنِیَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِیْ لَیْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ مُّصْحِیَةٍ مِنْ اٰنِیَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرَمَا عَلَیْهِ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَابَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَةَ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ۔

۲۴۴۵: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ کیسے ہیں برتن حوض کوثر کے؟ فرمایا آپؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے بے شک برتن اسکے آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اس رات میں کہ اندھیری ہو اور ابر فلک سے کھل گیا ہو اور وہ برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جس نے پیا اس میں سے کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ آخر وقت تک عرض اس کا طول کے برابر ہے یعنی چوکور ہے عمان سے ایلہ تک پانی اس کا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں حذیفہ بن الیمان اور عبداللہ بن عمرو اور ابی برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حوض میرا کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔ مترجم: قولہ برتن اس کے آسمان کے تاروں سے الخ یعنی جب شب میں اندھیرا ہو چاندنی نہ ہو اس لیے کہ چاندنی میں اکثر چھوٹے تارے نظر نہیں آتے اور ابر فلک سے کھل گیا یعنی مینہ برس کر بدلی کھل گئی ہو کہ جو ساگرد و غبار سے پاک ہو اور کوئی شئی حائل نہ ہو رائی اور فلک کے درمیان اس رات میں جیسے تارے کثرت سے چھٹکے ہوئے ان گنت نظر آتے ہیں اس سے زیادہ برتن ہیں اس حوض کے۔

۱۵۱۴: بَابٌ ان لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت میں ہوں گے

۲۴۴۶ : عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَمُرُّ بِالنَّبِیِّ وَالنَّبِیَّیْنِ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِیِّ وَالنَّبِیَّیْنِ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِیِّ وَالنَّبِیَّیْنَ وَلَیْسَ مَعَهُمْ اَحَدٌ حَتّٰی مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِیْمٍ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قِیْلَ مُوْسٰی وَقَوْمُهٗ وَ لٰكِنْ اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَانْظُرْ قَالَ فَاِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِیْمٌ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ مِنْ ذَاالْجَانِبِ وَمِنْ ذَاالْجَانِبِ فَقِیْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَسِوٰی هٰؤُلَاءِ مِنْ اُمَّتِكَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ یَسْاَلُوْهُ وَلَمْ یُفَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُوْنَ هُمْ اَبْنَاءُ الَّذِیْنَ

۲۴۴۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ جب شب معراج میں تشریف لے گئے نبیؐ تو گذرے آپؐ ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکے ساتھ ایک رہط تھی اور گزرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ کوئی ایک قوم تھی یعنی انکی امت اور گذرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا یہاں تک کہ گذرے آپؐ ایک بڑے گروہ پر سو پوچھا میں نے کہ کون ہے یہ کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اور انکی قوم و لیکن بلند کرو سر اور نظر کرو تو یکا یک دیکھا میں نے ایک گروہ بہت بڑا کہ گھیر لیا اس نے کناروں کو آسمان کی اس جانب سے اور اس جانب سے سو کہا گیا مجھ سے کہ یہ تمہاری امت ہے اور اسکے سوا تمہاری امت کے ستر ہزار اور ہیں کہ داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے یہاں تک کہ فرما کر نبیؐ گھر میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے نہ پوچھا کہ ستر ہزار کون لوگ ہیں اور آپؐ نے تفسیر بھی نہ کی انکی سو بعض اصحابؓ

وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْاِ سْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَاءَهُ اٰخَرُ فَقَالَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

کہنے لگے شاید وہ ہم لوگ ہوں یعنی اصحاب آپ کے اور بعضوں نے کہا وہ لڑکے ہیں کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے پھر نکل آئے نبیؐ اور فرمایا وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں اور نہ منتر کرواتے ہیں اور نہ بدفالی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں سو کھڑے ہو گئے عکاشہؓ بن محصن اور عرض کی کہ میں ان میں ہوں یارسول اللہ آپ نے ہاں پھر آئے دوسرے صاحب اور عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں فرمایا آپؐ نے سبقت کی تم پر عکاشہؓ نے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: رہط جماعت مردوں کی جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے کہا چالیس تک اور نہ ہو اس میں کوئی عورت اور واحد اس کا اس کے لفظ سے نہیں اور جمع اس کی ارہط اور ارہاط اور جمع الجمع اراہط آئی ہے اور تصغیر اس کی رہیط ہے اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کی اور توکل لغت میں اظہار عجز اپنا اور شرع میں عبارت ہے اس سے کہ بندہ اپنا کام کارساز حقیقی پر چھوڑ دے اور اس کی تقدیر پر مفوض کرے اور حرکات وسکنات میں کسی کو متصرف نہ جان کر کالمیت فی ید الغسال اس فعال لما یرید کے سامنے ہو جائے اور نظر اپنی اسباب پر نہ رکھے اور اسباب تین قسم ہیں یقینی ظنی وہمی یقینی جیسے لقمہ منہ میں رکھنا اور چبانا کہ سبب ہے سیری کا مباشرت ان افعال کی منافی توکل نہیں بلکہ ترک اس کا جہل وسفاہت ہے اور موجب اثم ومعصیت اور ظنی وہ کہ جاری ہوئی سنت الٰہی اور تقدیر اس کی عامہ خلائق میں جیسے کسب قوت اور معالجت اور مداومت بادویہ طبیہ کہ حاصل ہوا ہے ظن اس کے نفع کے ساتھ اور مانند احتیاط نفس کے اس چیز سے کہ غالب اس میں ہلاک ہے جیسے خواب کرنا ایسی چیز میں کہ عادت ہے وہاں سیل اور شیر وغیرہ کے آنے کی مثلاً اور یہ قسم کبھی ساقط ہو جاتی ہے نظر سے اہل توکل کے اور یقین ہوتا ہے ان کو قدرت حق کے مشاہدہ پر اور اس کی تقدیر پر اور یقین ہوتا ہے کہ ایک ذرہ بے اذن پروردگار کے نہیں ہل سکتا اور کوئی چیز بے تقدیر اور اندازہ اس کے وقوع نہیں آسکتی اور اسباب وہمی واجب ہے ترک اس کا مرد متوکل کو اور مباشرت اس کی منافی توکل ہے بالکل جیسے کہ قیام ومقام نہ کرنا ایسے مقام میں کہ جہاں کبھی سیل اور شیر نہیں آتا اور مجرد تو ہم اس سے محترز ہونا اور افسونہائے جاہلیت اور نظیر اور مانند اس کے جن چیزوں کی شارع نے نفی کی ہے اس قسم سے ہیں اور ترک تدبیرات اور معالجات عادیہ کا قسم ثانی سے ہے فافہم کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

ف: قولہ وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں الخ اس لیے کہ داغ اسباب وہمیہ سے ہے اور وارد ہوئی ہے اس سے نہی قولہ اور نہ منتر کرواتے ہیں الخ اداس سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ جس میں احتمال ہے شرک کا اور داخل ہیں اس میں جمیع منتر کہ جس کے معنی معلوم نہ ہوں کہ احتمال ہے اس میں کفر وشرک کا قولہ سو کھڑے ہوئے عکاشہ بن محصنؓ الخ اس میں دلالت ہے اوپر مسارعت اور مسابقت کے نیکیوں میں اور طلب دعا کی صالحین سے دوسری روایتوں میں تصریح وارد ہوئی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے اس گروہ میں داخل کر دے قولہ سبقت کی تم پر عکاشہؓ نے دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مرد دوسرے سعد بن عبادہؓ تھے گویا آپ ﷺ کو وحی خفی ہوئی کہ ایک شخص اسی مجلس میں اس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے پھر جو سابق ہو وہ مقدم ہے اور مستحق اور عکاشہؓ صحابی مشہور ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور جو مشاہد کہ بعد اس کے ہیں اور ٹوٹ گئی ان کی تلوار بدر کے دن پس دی آنحضرت ﷺ نے ان کو ایک چوب یا شاخ خرمائے خشک شک راوی ہے سو ہو گئی ان کے ہاتھ میں شمشیر اور وہ پہلے شخص ہیں کہ بیعت رضوان کی اور بشارت دی آنحضرت ﷺ نے ان کو بہشت کی اور وہ فضلائے صحابہ سے تھے اور وفات پائی خلافت صدیقؓ میں زمن ردت میں (یعنی جب عرب کے لوگ مرتد ہو گئے تھے) اور عمر مبارک ان کی پینتالیس سال ہے روایت کی ان سے ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ نے بہن ان کی ام قیسؓ بنت محصن ہیں۔ (شرح مشکوٰۃ)

۲۴۴۷ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَيْنَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِيْ صَلٰوتِكُمْ مَاقَدْ عَلِمْتُمْ۔

۲۴۴۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے نہیں دیکھتا میں اب کوئی شے ان میں سے جس پر تھے رسول اللہؐ کے زمانہ میں ہم لوگ ابوعمران جونی کہتے ہیں کہا میں نے کہاں ہے نماز فرمایا انسؓ نے کیا تم نے نہیں نماز میں ایسی چیز کہ تم جانتے ہو یعنی اس میں بھی تم سستی اور کاہلی کرتے ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے انسؓ سے۔ مترجم : اللہ اللہ! اس حدیث سے تغیر زمان اور اہل زماں معلوم ہوتا ہے اور ذہاب علم و کمال ایمان کا ظہور قصور القان کا کہ صحابی جلیل القدر قریب العہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی کوئی چیز نہیں دیکھتا افسوس صد افسوس پھر اس زمانہ کا کیا حال خیال کیا جائے کہ وفات مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو برس کامل ہونے کو ہیں دو چار سال باقی ہیں وہ بھی فتن و زلازل و رنج و محن سے دو چار ہیں اور اکثر بلاد اہل اسلام کے نصاریٰ کے قبضہ اقتدار میں آ گئے ہیں اور انہدام شعائر اسلام کا اور انسداد حدود شرعیہ کا بدرجہ اتم ہے تنفر لوگوں کے امزجہ میں اثر کرتا جاتا ہے تسنن مثل عنقا گم ہے بندگان بیدار روتے ہیں اور نا مان غفلت سوتے ہیں اور نہ ان میں جوش مردانہ ہے نہ ان میں ہوش عاقلانہ قوانین ریاست اہل سلام سے مسلوب اور قواعد سیاست ان کے پاس معیوب نہ اس پر وقوف نہ اس پر شعور ہزار ہا مساجد بے چراغ اور معابد آشیانہ زاغ ہو رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون الھم اجرنا فی مصیبتنا واخلف لنا خیرًا منھا

۲۴۴۸ : عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ۔

۲۴۴۸: روایت ہے اسماء بنت عمیسؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ برا ہے وہ بندہ کہ خیال خام پکایا اور اترایا اور بھول گیا خدائے بزرگ و برتر کو اور برا ہے وہ بندہ کہ تکبر کیا اس نے اور زیادتی کی اور بھول گیا جبار برتر کو برا ہے وہ بندہ کہ کھیل میں مشغول ہو گیا اور بھول گیا قبروں کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو برا ہے وہ بندہ کہ حد سے تجاوز کیا اس نے اور سرکشی کی اور بھول گیا اپنی ابتدائے خلقت کو اور انتہائے کار کو برا ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا کو امور دین سے برا ہے وہ بندہ کہ ملاتا ہے دین اپنا ساتھ شبہوں کے برا ہے وہ بندہ کہ کہ اسکو طمع کھینچے پھرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو ہوائے نفسانی گمراہ کرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو حرص ذلیل کرتی ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہنچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

۲۴۴۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ

۲۴۴۹: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مؤمن کھلائے کسی مؤمن کو بھوک کے وقت کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے میووں سے اور جو مؤمن کہ پلائے کسی مؤمن کو پیاس کے وقت پلائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحیق مختوم

الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَامُؤْمِنًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ۔

سے اور جو مؤمن پہنائے کسی مؤمن کو ننگے بدن ہونے کے وقت پہنائے گا اسے اللہ تعالیٰ سبز حلّوں سے جنت کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابی سعید سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے میرے نزدیک اور اشبہ۔ مترجم: رحیق نام ہے شراب کا، مختوم مہر لگی ہوئی اس کے شیشے پر۔

۲۴۵۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَااِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَااِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ۔

۲۴۵۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ڈرا اوّل شب سے چلا اور جو اوّل شب سے چلا منزل کو پہنچا آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی گراں قیمت ہے آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی جنت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی النضر کی روایت سے۔ مترجم: جو ڈرا شبخون سے کہ ایک قوم رات کو آن کر اپنی بستی اور شہر اور زن بچوں کو قتل کرے پھر اول شب سے بستی چھوڑ بھاگا اور صبح تک امن کی حد میں پہنچ گیا یہ حضرت ﷺ نے بطور مثال کے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کہ لیلا اور نہارا سر پر کھڑا ہے یا موت سے ڈرا کہ دائما سر پر سوار ہے اور نیک عمل میں سعی کرنے کا طریقہ اختیار کیا اور عاداتِ سابقہ اور معاصی ماضیہ کے شہر سے بقدم توبہ نکلا اور بقیہ عمر چلتا رہا طریق حسنات میں سے صبح قیامت کو یا صبح موت کے وقت منزل مقصود کو پہنچ گیا اور راحت پائی اور جو نہ نکلا نہ چلا فوج نے آ کر اس کا مال لوٹا اور اس کے اہل و عیال اسیر کیے اور وہ ہلاک ہو گیا اور سلعہ متاع خانگی یا جو چیز کہ معرض بیع میں لائی جائے اسی طرح جنت کہ مسلمانوں کے اعمالِ صالحہ کے عوض میں بیع ہوتی ہے مگر قیمت اس کی بہت گراں ہے جب تک رضائے مولیٰ نہ ہو اس کا ملنا دشوار ہے۔

۲۴۵۱: عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَالَا بَأْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَأْسٌ۔

۲۴۵۱: روایت ہے عطیہ سعدیؓ سے اور تھے وہ اصحاب نے رسول اللہ ﷺ کے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نہ پہنچے گا بندہ درجہ پر متقیوں کے جب تک کہ نہ چھوڑے اس چیز کو جس میں شبہ نہیں ہے اس چیز سے بچنے کے لیے کہ جس میں شبہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

۲۴۵۲: عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْاَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَاَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا۔

۲۴۵۲: روایت ہے حنظلہ اُسیدی سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے اگر تمہارے دل ویسے رہیں جیسا کہ میرے پاس رہتے ہیں تو سایہ کریں تم پر فرشتے اپنے پروں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا کئی سندوں سے حنظلہ اسیدی سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اس حدیث میں دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول مکرمؐ کی اور علیٰ ہذا القیاس اثر صحبت پر صالحین کے اور اشارہ ہے فضیلت بشر پر کہ حاصل ہوتی ہے بہ صحبت انبیاء علیہم التحیۃ والثناء۔

۲۴۵۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ

۲۴۵۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر شے کی ایک حرص و نشاط ہے اور ہر حرص و نشاط کی ایک فترت ہے پھر اگر صاحب اس

فَتْرَةٌ فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَإِنْ أُشِيْرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَلَا تَعُدُّوْهُ۔

کا متوسط چال چلا اور حق سے نزدیک ہوتا رہا تو امید رکھو اس کی بہتری کی اگر اشارہ کیا جائے اس کی طرف انگلیوں سے تو اسے کچھ شمار میں نہ لاؤ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ انس بن مالکؓ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ اشارہ کیا جائے انگلیوں سے دنیا میں یا دین میں مگر جس کو بچائے اللہ تعالیٰ۔ مترجم یعنی ہر شے کی ابتداء میں ایک نشاط وخوشی وفرحت وجوش ہوتا ہے اسی طرح عبادت وزہد وریاضت کی ابتداء میں بھی آدمی کو خوب شوق وذوق رہتا ہے پس اگر مجتنب رہا آدمی افراط وتفریط سے اور ثابت رہا صراطِ مستقیم پر اور قریب ہوتا گیا حق سے تو امید ہے کہ منزل مقصود کو پہنچے اور اگر شہرت اس کی ایسی ہوئی کہ جدھر نکلا انگلیاں اٹھنے لگیں کہ یہ بڑا زاہد ہے تو فتنہ سے بچنا اور زلت سے محفوظ رہنا متعذر ہے مگر جیسے اللہ تعالیٰ بچائے غرض اقتصاد فی الامور یعنی بیچ کی چال پر مستقیم رہنا اور مشہور ہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام حسرت وندامت ہے۔

۲۴۵۴ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِيْ وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ الْإِنْسَانُ وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ عُرُوْضُهٗ إِنْ نَجَامِنْهُ هٰذَا يَنْهَشُهٗ هٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ۔

۲۴۵۴: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ کھینچی نبیؐ نے ایک لکیر مربع اور مربع لکیر کے اندر ایک لکیر اور کھینچی اور لکیر اس مربع کے باہر اور کھینچی اس خط کے گرد جو وسط مربع میں واقع تھا کئی لکیریں کھینچیں پھر فرمایا ابن آدم ہے یعنی وسط مربع میں اور یہ اجل اسکی ہے یعنی وہ خطوط جو اسے ہر طرف سے گھیرے ہیں اور یہ جو بیچوں بیچ میں ہے انسان ہے اور یہ خطوط بلیات وآفات اسکے ہیں اگر ان سے بچا تو لیا اس خط عریض نے اسکو اور خط خارج اسکی امید ہے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے مترجم خط مربع جو الف ب ج د سے مرکب ہے موت انسان ہے جو جوانب اربعہ سے اسے گھیرے ہوئی ہے اور ف ک کا جو خط وسط مربع میں ہے انسان ہے اور خطوط صغار اس کے یمین ویسار عوارض و بلیات وآفات وامراض وحوادث ہیں کہ اس سے احتراز ممکن نہیں اور خط بیرون مربع جو م ن سے مرکب ہے امل اور امید دراز اس کی ہے کہ اس خیال خام میں دوڑتا دھوپتا ہے اور سعی اور کوشش کرتا ہے آخرش مرجاتا ہے اور کفِ افسوس ملتا ہے۔

۲۴۵۵ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ۔

۲۴۵۵: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بوڑھا ہوجاتا ہے آدمی اور جوان ہوجاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص مال کی دوسرے حرص زندگی کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۴۵۶ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً إِنْ اَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ۔

۲۴۵۶: روایت ہے عبداللہؓ بن شخیر سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے صورت بنائی گئیں انسان کی اور اس کے بازو پر ننانوے موتیں ہیں اگر ان موتوں سے بچ گیا تو گرفتار پیری ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم صورت بنائی گئی یعنی عالم مثال میں اس طرح ممثل ہوا یا خلقت اس کی مستلزم ہے ان امراض و آفات کی جس کا انجام موت ہو پھر اگر ان سب سے بحفاظتِ الٰہی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو ایک اور مرض لا دوا میں گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسی نے خوب کہا ؎ پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور آنحضرت ﷺ نے ہرم سے یعنی پیری سے پناہ مانگی ہے۔

۲۴۵۷ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَااَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا اللّٰهَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَ تِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ قَالَ اُبَيٌّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَخَيْرٌ بِهِ قُلْتُ فَا لِنِّصْفُ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ فَثُلُثَيْ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ۔

۲۴۵۷: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ رسول اللہؐ اٹھتے جب دوثلث رات گزر جاتی اور فرماتے اے آدمیو! یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آ گئی کھڑ کھڑانے والی ساتھ لگی ہے اس کے دوسری' آ گئی موت اپنی فوج لے کر آ گئی موت اپنی فوج لے کر کہا ابی نے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ میں بہت درود پڑھا کرتا ہوں آپؐ پر سو کتنا وقت مقرر کروں آپؐ پر درود پڑھنے کیلئے یعنی اپنے وظیفہ کے وقت میں سے فرمایا آپؐ نے جتنا تم چاہو میں نے کہا چوتھائی آپؐ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے حق میں' میں نے کہا نصف آپؐ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر اور زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے میں نے کہا دوثلث آپؐ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے کہا میں نے تمام وقت میں وظیفہ کے درود ہی پڑھا کرونگا آپؐ پر آپؐ نے فرمایا تو اب کفایت کریگا درود تمہارے سب فکروں کو اور بخشے جائینگے گناہ تمہارے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۵۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا لَنَسْتَحْيِيْ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَاوَعٰى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَمَنْ اَرَادَالْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى يَعْنِيْ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ۔

۲۴۵۸: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا کرو اللہ تعالیٰ سے جیسا حق ہے حیا کا ہم نے کہا اے نبی اللہ کے ہم حیا کرتے ہیں اور شکر ہے اللہ کا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حق ہے ولیکن حیا کرنا اس سے جو حق ہے حیا کا یہ ہے کہ حفاظت کرلے تو سر کی اور جو سر میں ہے یعنی چشم و گوش ولسان کی اور حفاظت کرے تو پیٹ کی اور جس کو اس نے جمع کیا اور یاد رکھے تو موت کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو اور جس نے ارادہ کیا فوز آخرت کا چھوڑ دے زینت دنیا کی پس جس نے یہ سب پورا کیا اس نے حیا کی اللہ تعالیٰ سے یعنی جیسا حق ہے اس سے حیا کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے یعنی روایت سے ابان بن اسحاق کی روایت کرتے ہیں صباح بن محمد سے۔

مترجم: قولہ ہم حیا کرتے ہیں یعنی محرمات سے بچتے ہیں اور کبائر سے اور یہ پہلا درجہ ہے حیا کا' اصحاب نے اس کو بیان کیا' حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری غرض یہ نہیں بلکہ میں اعلیٰ درجہ کی حیا کی تعلیم دینا چاہتا ہوں پھر اسے بیان فرمایا قولہ' حفاظت کرے تو سر کی اور جو اس میں ہے یعنی آنکھ کو نظر بد سے اور گوش کو استماع غیبت سے اور ملاہی وغیرہ سے اور لسان کو کلام لغو بیہودہ اور کذب وافتراء سے باز رکھے اور اس حفاظت کا خوگر ہو قولہ' اور حفاظت کرے تو پیٹ کی یعنی حرام وشبہات سے نہ بھرے بلکہ ورع وزہد اختیار کرے' قولہ' اور جس کو اس نے جمع کیا یعنی پیٹ نے مراد اس سے اعضاء باقیہ ہیں مثل فرج اور ہاتھ اور پاؤں کے کہ ان کو لواطت' سحاق' زنا مباشرت اجنبیہ سے بچائے اور ان سب اعضاء کو رضائے الٰہی میں اور خوشنودی باری تعالیٰ میں لگا دے اور اس پر موت کو یاد کرتا رہے اور زینت دنیا اور جاہ منزلت کا طالب نہ ہو اس نے حق اللہ سے حیا کرنے کا پورا کیا اور جس میں کچھ نقصان ہے اس کی حیا میں اتنا ہی زیاں ہے۔

۲۴۵۹ : عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰهِ۔

۲۴۵۹: روایت ہے شداد بن اوسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ عقلمند وہ ہے کہ عبادت میں لگا دے اپنے نفس کو اور عمل کرے مابعد موت کے واسطے اور بے وقوف وہی ہے کہ پیچھے پڑا رہے خواہش نفس کے اور غرور کرے اللہ کی رحمت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور یہ جو فرمایا: مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ یعنی حساب کرے اپنے نفس کا دنیا میں قبل اس کے کہ حساب کیا جائے قیامت کے دن اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا انہوں نے حساب کرو اپنے نفسوں کا قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے اور تدبیر کرو پہلے سے عرض اکبر کے لیے یعنی روبکاری آخرت کے لیے اور حساب ہلکا ہوگا قیامت کے دن اس شخص پر جو حساب کرتا رہا اپنے نفس کا دنیا میں اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہا متقی نہیں ہوتا بندہ جب تک کہ حساب نہ کرے اپنے نفس سے اس طرح کہ جیسے کہ حساب کرتا ہے اپنے شریک سے اور خیال کرے کہ میرا کھانا کہاں سے ہے یعنی حلال سے یا حرام سے یا شبہات سے۔ مترجم: قولہ اور غرور کرے یعنی گناہ سے باز نہ آئے اور اللہ تعالیٰ پر بطور حکومت اپنی مغفرت کا حق ثابت کرے جیسے بعضے بے وقوف کہتے ہیں کہ آخر اس کو اپنے کیے کی شرم آئے گی اور ہم کتنا گناہ کریں اس کی مغفرت سے بخش دیتے جائیں گے اور ہمارا وسیلہ بہت بڑا ہے یہ سب باتیں بیوقوفی کی ہیں۔

۲۴۶۰ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُصَلَّاهُ فَرَاٰی نَاسًا كَاَنَّهُمْ یَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰی فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَةِ اَنَا بَیْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُكَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِكَ فَیَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ وَیُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَ لَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَمْشِیْ عَلٰی ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُكَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِكَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْهِ حَتّٰی یَلْتَقِیَ عَلَیْهِ وَتَخْتَلِفُ

۲۴۶۰: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ اپنے مصلیٰ میں اور دیکھا کئی شخصوں کو کہ وہ ہنس رہے تھے فرمایا آپ ﷺ نے آگاہ ہو اگر یاد کرو تم بہت ہاذم لذات کو تو باز رکھے تم کو اس سے کہ جس میں تمہیں دیکھتا ہوں سو بہت یاد کرو تم ہاذم لذات کو یعنی موت کو اس لیے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن مگر کلام کرتی ہے، سو کہتی ہے میں گھر ہوں غربت کا، میں گھر ہوں تنہائی کا، میں گھر ہوں خاک کا، میں گھر ہوں کیڑوں کا پھر جب دفن ہوتا ہے بندہ مؤمن کہتی ہے قبر اس سے مرحبا واہلاً آگاہ ہو بے شک تو بہت پیارا تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو میری طرف آگیا تو دیکھے گا تو میرے حسن سلوک کو جو میں تیرے ساتھ کروں گی پھر کشادہ ہو جاتی ہے اس کیلئے جہاں تک کہ اس کی نظر پہنچتی ہے اور کھول دیا جاتا ہے اس کے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر کہتی ہے اس کو قبر لا مرحبا ولا اہلاً بے شک تو بڑا دشمن تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں، پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو آن پڑا میری طرف سو دیکھے گا تو میری بدسلوکیاں جو تیرے ساتھ کروں گی پھر دباتی ہے وہ اس کو اور زور ڈالتی ہے ہر طرف سے اس

اَضْلَاعُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعِيْنَ تِنِّيْنًا لَوْاَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْحُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ۔

پر اور مختلف ہو جاتی ہیں پسلیاں اس کی' کہا راوی نے اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اور داخل کیا بعض کو بعض میں' فرمایا اور مقرر کیے جاتے ہیں اس پر ستّر اژدہا اگر ایک ان میں سے پھونک دے زمین پر ایک بار تو کبھی گھاس نہ اُگے جب تک کہ دنیا باقی رہے پھر کاٹتے ہیں اس کو دانتوں سے اور نوچتے ہیں یہاں تک کہ لے جائیں گے اُسے حساب کی طرف کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے بے شک قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے مترجم قولہ باذم اللذات یہ لفظ بذال معجمہ اور مہملہ دونوں طرح مروی ہے اور دونوں طرح صحیح ہیں' قولہ مرحبا واہلاً یہ کلمہ ہے کہ عرب قادم کو کہتے ہیں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ملا تو ایسے اہل سے کہ جن سے انس کرے گا' قولہ بے شک تو بہت پیارا تھا' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خدا کا دوست ہے اس کو جمادات و نباتات سب دوست رکھتے ہیں اور اس کے دشمن کی سب چیز دشمن ہے۔

۲۴۶۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَاَيْتُ اَثَرَهٗ فِيْ جَنْبِهٖ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

۲۴۶۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرماتے تھے کہ خبر دی مجھ کو عمر بن خطابؓ نے کہا داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور تکیہ لگائے ہوئے تھے رمل حصیر پر سو دیکھا میں نے کہ اثر کر گیا تھا وہ آپ ﷺ کے بازو میں اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے طویل۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہ رمل حصیر رمل بفتح راء و سکون میم بمعنی نسج یعنی بناوٹ اور حصیر بوریا مراد یہ ہے کہ بوریے کے اور آپؐ کے بیچ میں کوئی اور فرش نہ تھا اور بوریا کی بناوٹ کے نقش نے آپؐ کے بدن میں چبھ کر اثر کیا تھا اور بعض روایتوں میں رمالِ حصیر آیا ہے اور من قبیل اضافت جنس کے ہے نوع کی طرف ای رمال من حصیر منسوج من ورق النخل یعنی بناوٹ حصیر کی جو بنا ہوا تھا ورق نخل سے اور وہ قصہ بخاری میں اس طرح مروی ہے کہ فرمایا ابن عباسؓ نے میں آرزو رکھتا تھا کہ پوچھوں عمرؓ سے حال ان دو عورتوں کا ازواج نبیؐ سے جن کے باب میں اللہ فرماتا ہے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا [التحریم: ۴] یعنی اگر توبہ کرو تم دونوں تو جھک رہے تمہارے دل سو حج کیا میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ اور راہ سے کنارے ہوئے وہ اور کنارے ہوا میں ان کے ساتھ چھاگل لے کر پھر وہ پاخانہ گئے اور آئے اور ڈالا میں نے انکے ہاتھوں پر پانی چھاگل سے اور وضو کیا انہوں نے پھر کہا میں نے اے امیر المومنین وہ دو عورتیں کون ہیں ازواج نبیؐ سے کہ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر توبہ کرو تم تو جھکے ہیں تمہارے دل تو انہوں نے کہا تعجب ہے تم کو اے عباس تم کو اب تک یہ بات معلوم نہیں وہ دونوں عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں پھر بیان کرنے لگے عمرؓ قصہ ان کا اور کہا انہوں نے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا انصاری بنی امیہ کے قبیلہ سے اور میں اور وہ عوالی مدینہ سے نوبت بہ نوبت آتے تھے رسول اللہؐ کے پاس یعنی ایک دن وہ اور ایک دن میں پھر جب میں حضرتؐ کے پاس آتا تھا تو لوٹ کر اس دن کی کیفیت سے اس کو اطلاع دیتا تھا اور وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا اور ہم معشر قریش تھے کہ دبا رکھتے تھے اپنی عورتوں کو پھر جب انصار میں آئے تو وہ ایسے تھے کہ عورتیں ان پر غالب تھیں تو ہماری عورتیں انکی عادتیں سیکھنے لگیں سو ایک دن ڈانٹا میں نے اپنی عورت کو تو وہ مجھے جواب دینے لگی تو میں نے تعجب کیا اسکے جواب دینے پر سو اس نے کہا تم کو کیوں تعجب ہوتا ہے میرے جواب دینے کا

قسم ہے اللہ کی کہ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کو جواب دیتی ہیں اور ایک ایک ان میں کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو بیٹھتی ہے یعنی خفا ہو کر سارے دن رات تک سو میں یہ سن کر گھبرایا اور میں نے کہا وہ بڑی کم بخت ہے جو ایسا کرے پھر لیے میں نے اپنے کپڑے یعنی باہر جانے کے اور داخل ہوا میں حفصہؓ کے پاس اور کہا میں نے اے حفصہ تم میں سے ایک ایک خفا کر دیتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے دن رات تک سو انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا محروم ہوئی خیر سے اور نقصان پایا اس نے کیا تو نہ ڈرتی اس سے کہ غصہ کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ بسبب غصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہلاک ہو جائے تو مت زیادہ مانگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی جواب نہ دے ان کو کسی بات کا اور مت جدا ہوا کر ان سے اور مانگ لے مجھ سے جو تجھے ضرورت ہو اور دھوکا مت کھا تو اس پر کہ ساتھی تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیاری ہے رسول اللہ کو یعنی عائشہؓ۔ مراد یہ ہے کہ تو اس کی برابری مت کر اور انہیں دنوں میں چرچا تھا کہ بنی غسان کے لوگ تیاری کر رہے ہیں ہم سے لڑنے کی سو گیا میرا ہمسایہ اپنی باری کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ ٹھونکا بہت زور سے اور کہا کیا سو گئے ہو سو میں گھبرایا اور نکل کر اس کے پاس آیا اس نے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا کیا آئے بنی غسان اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا اور طویل ایک حادثہ یہ ہے کہ طلاق دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو میں نے کہا محروم ہوئی اور نقصان پایا حفصہؓ نے میں پہلے ہی خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا سو لیے میں نے اپنے کپڑے اور نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی اور داخل ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں اور اکیلے بیٹھ گئے وہاں سو گیا میں حفصہؓ کے پاس اور وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیوں روتی ہے میں تجھے ڈراتا نہیں تھا اور منع نہیں کرتا تھا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گستاخی کرنے سے کیا طلاق دی تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اس نے میں نہیں جانتی اور وہ اس غرفہ میں تشریف رکھتے تھے سو نکلا میں اور آیا منبر کے پاس یعنی مسجد میں اور منبر کے پاس کچھ لوگ تھے کہ بعض ان میں رو رہے تھے سو تھوڑی دیر بیٹھا میں ان کے ساتھ پھر غالب ہوا مجھ پر جو خیال مجھے تھا اور میں غرفہ کے پاس جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے سو کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سیاہ سے کہ اجازت مانگ تو عمرؓ کے لیے آندر آنے کی سو وہ اندر گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی پھر نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے پھر میں لوٹا اور بیٹھ گیا منبر کے پاس لوگوں میں' پھر غالب ہوا مجھ پر وہی خیال اور آیا میں اور کہا میں نے اسی غلام سے اور اس نے آ کر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر بیٹھا میں منبر والوں کے پاس پھر غالب ہوا مجھ پر یہی خیال اور گیا میں غلام کے پاس اور کہا میں نے اجازت مانگ عمرؓ کے لیا سو پھر اس نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر جب میں نے پیٹھ پھیری لوٹنے کو تو غلام نے مجھے بلایا اور کہا کہ اجازت دی تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر داخل ہوا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ لیٹے ہوئے تھے رومال حصیر پر کہ حصیر کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اور اثر کر گئی تھی اس کی بناوٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازوئے مبارک پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تکیہ پر کہ چمڑے کا تھا اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی پھر سلام کیا میں نے اور کہا کھڑے کھڑے کیا طلاق دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو پھر نظر اٹھا کر دیکھا میری طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا نہیں' پھر میں نے کہا اور میں کہتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل بہلانے کو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلا دیکھیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم گروہ قریش دبا کر رکھتے ہیں اپنی عورتوں کو یعنی ذرا دھمکا کر پھر جب آئے ہم ایک قوم پر تو وہ قوم ایسی ہے کہ ان کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں پھر یاد کیا آپ نے اور مسکرائے نبی پھر میں نے عرض کی کاش کہ آپ دیکھتے جب میں داخل ہوا حفصہؓ کے پاس اور میں نے کہا تو اس بھروسے نہ رہ کہ سوت تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد سوت سے عائشہؓ ہیں تو پھر دوبارہ مسکرائے اور میں بیٹھ گیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے دیکھا پھر میں آپ کے گھر میں نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کہ کوئی چیز نہ پائی کہ جس کو دیکھ کر میری نگاہ لوٹے بجز تین چمڑوں کے سو کہا میں نے دعا کیجئے آپ کہ اللہ وسعت دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس لیے کہ فارس و روم کو فراخی دی گئی ہے اور دنیا عنایت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے تھے پھر کہا ابھی تم

شک میں ہو اے ابن خطاب فارس و روم وہ لوگ ہیں کہ دیئے گئے طیبات ان کے دنیا کی زندگی میں یعنی آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں سو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ استغفار کیجئے میرے واسطے سو کنارہ کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے یعنی عورتوں سے اس بات کے سبب سے جو پہنچایا حفصہؓ نے عائشہؓ تک اور فرمایا تھا کہ میں داخل نہ ہوں گا تم پر ایک مہینہ اور آپ ﷺ کو غصہ اس لیے آیا کہ عتاب کیا باری تعالیٰ نے آپ ﷺ پر یعنی گویا سبب عتاب وہی ہوئیں پھر جب گزر گئے انتیس روز داخل ہوئے آپ ﷺ حضرت ﷺ عائشہؓ پر اور شروع کیا آپ ﷺ نے عائشہؓ سے❶ اور عرض کی عائشہؓ نے کہ قسم کھائی تھی آپ ﷺ نے کہ داخل نہ ہوں گے ہم پر ایک مہینہ تک اور آج ہم نے صبح کی ہے انتیسویں رات کی اور میں تو ایک ایک دن گنتی تھی سو فرمایا نبی ﷺ نے مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا کہا عائشہؓ نے پھر نازل ہوئی یہ آیت تخییر سو شروع کیا حضرت ﷺ نے مجھ سے یعنی اس کا بیان کرنا سب عورتوں سے پیشتر اور فرمایا میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم جلدی نہ کرنا اس کے جواب دینے میں جب تک کہ مشورہ نہ کر لینا اپنے ماں باپ سے کہا عائشہؓ نے یہ آپ ﷺ نے اس لیے فرمایا کہ خوب جانتے تھے آپ ﷺ کہ میرے ماں باپ مجھے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے آپ ﷺ سے پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ﴾ سے ﴿عَظِيْمًا﴾ [۲۸، ۲۹] تک پس میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں نے اختیار کیا اللہ کو اور رسول اللہ ﷺ اس کے کو اور دار آخرت کو پھر تخییر فرمائی رسول اللہ ﷺ نے اپنی سب بیبیوں کو اور سب نے وہی جواب دیا جو عائشہؓ نے جواب دیا تھا یعنی سب نے ترک دنیا اور تحصیل آخرت اختیار کی اور رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا۔

۲۴۶۲: عَنْ مِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو ابْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔

۲۴۶۲: روایت ہے مسور بن مخرمہؓ سے کہ عمرو بن عوف کہ حلیف تھے بنی عامر بن لوی کے اور حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انہوں نے خبر دی مسور کو کہ رسول اللہ نے بھیجا ابو عبیدہ کو پھر وہ کچھ مال لے کر آئے بحرین سے اور سنا انصار نے کہ ابو عبیدہ آئے ہیں پھر وہ حاضر ہوئے صلوٰۃ فجر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ ﷺ پھر کر بیٹھے اور انصار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوئے سو مسکرائے رسول اللہ ﷺ جب ان کو دیکھا اور فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ سنا تم نے کہ ابو عبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا آپ ﷺ نے پھر خوشخبری سنو اور امید رکھو جو تمہیں خوش کرے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا ہوں ولیکن ڈرتا ہوں اس سے کہ کشادہ کی جائے تم پر دنیا جیسے کہ کشادہ کی گئی تم سے اگلوں پر اور رغبت اور حرص کرو تم اس کی جیسے کہ رغبت کی تم سے اگلوں نے پس ہلاک کرے وہ تم کو جیسا کہ ہلاک کیا اس نے تم سے اگلوں کو۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴۶۳: عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ

۲۴۶۳: روایت ہے حکیم بن حزامؓ سے کہا مانگا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یعنی کچھ مال سو عطا کیا مجھ کو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھ کو پھر مانگا میں

❶ یعنی بیان کرنا آیات تخییر کا۔۱۲

فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِیْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَقَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدْعُوْا حَكِيْمًا اِلَى الْعَطَاءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَقْبَلَهٗ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهٗ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ اُشْهِدُ كُمْ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّیْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهٗ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تُوُفِّیَ۔

نے پھر دیا مجھ کو پھر فرمایا آپ ﷺ نے اے حکیم تحقیق یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا میٹھا پھر جس نے لیا اسے سخاوت نفس سے برکت دیا جاتا ہے اس میں اور جس نے لیا اپنے نفس کو ذلیل کر کے برکت نہ دی جائے گی اس کو اور اس کو مثال ایسی ہوگی کہ جیسے کھائے کوئی شخص اور پیٹ نہ بھرے اس کا اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنی لینے والے سے سو عرض کی حکیم نے اے رسول اللہ ﷺ کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کسی کا مال نہ گھٹاؤں گا میں آپ کے بعد یعنی کسی سے سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ چھوڑوں میں دنیا کو پس تھے ابوبکر کہ بلاتے تھے حکیم کو کہ کچھ دیں پس وہ انکار کرتے تھے اس کے قبول کرنے سے پھر عمرؓ نے کہا میں گواہ کرتا ہوں تم کو اے گروہ مسلمانوں کے حکیم پر اس بات کا کہ میں پیش کرتا ہوں اس پر اس کا حق فیئے سے اور وہ انکار کرتا ہے اسکے لینے سے پھر نہ گھٹایا (یعنی نہ لیا) حکیم نے کسی شخص کے مال سے کچھ بعد نبیؐ کے یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے مترجم زہد اور بے رغبتی دنیا سے اس کا نام ہے کہ مال دنیا باوجود اپنے کے بھی قبول نہ کرے نہ یہ کہ عصمت بی بی از بے چادری فقر اضطراری کو بصورت زہد ظاہر کرے اور دل میں محبت اموال دنیوی کی بھری ہو فقط۔

۲۴۶۴: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِيْنَا بَعْدَهٗ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ۔

۲۴۶۴: روایت ہے عبدالرحمن بن عوفؓ سے کہ کہا انہوں نے آزمائے گئے ہم ساتھ رسول اللہؐ کے تکلیف اور تنگی میں سو صبر کیا ہم نے پھر آزمائے گئے ہم بعد انکے ساتھ وسعت اور خوشی کے سو صبر نہ کر سکے ہم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۶۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهٗ وَلَمْ يَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَهٗ۔

۲۴۶۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے بے پروائی اس کے دل میں اور جمع کر دیتا ہے خاطر اس کی اور آتی ہے دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر اور جس کا مقصود دنیا ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے اور پریشان کر دیتا ہے خاطر اس کی اور نہیں آتی دنیا اس کے پاس مگر جتنی مقدر ہو۔

ف: مترجم یعنی طلب دنیا سے کچھ زیادہ نہیں ملتا اور طلب آخرت سے کچھ کم نہیں ملتا جتنا مقدر ہے اتنا ہی ملتا ہے مگر طالب دنیا کو ذلت سے اور طالب عقبیٰ کو عزت سے۔

۲۴۶۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًی وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَاْتُ یَدَیْكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ۔

۲۴۶۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا بے شک فرمایا ہے اللہ جل جلالہ اے بیٹے آدم کے مشغول رہ تو میری عبادت میں بھر دوں گا میں تیرا سینہ غنا سے اور دور رکھوں گا تجھ سے محتاجی کو اور اگر نہ کرے گا تو میری عبادت تو بھر دوں گا میں دونوں ہاتھ تیرے محنت مزدوری میں اور نہ دور کروں گا تجھ سے محتاجی تیری۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

۲۴۶۷ ـ ۲۴۶۸ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ عَلٰی بَابِیْ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْزِعِیْهِ فَاِنَّهٗ یُذَكِّرُنِی الدُّنْیَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِیْفَةٍ عَلَمُهَا حَرِیْرٌ كُنَّا نَلْبَسُهَا۔

۲۴۶۷ـ۲۴۶۸: روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا کہ اس میں تصویریں تھیں اور میرے دروازے پر پڑا تھا سو دیکھا اس کو رسول اللہؐ نے اور فرمایا اس کو دور کر دو اس لئے کہ وہ یاد دلاتا ہے مجھے دنیا کو کہا انہوں نے کہ تھی ہمارے یہاں ایک چادر پرانی روئی دار کہ اس میں نشان بنے ہوئے تھے ریشم سے کہ ہم اسے اوڑھتے تھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: قرام ستر یعنی پردہ باریک اور بعضوں نے کہا کہ قرام وہ ہے کہ خوب گف ہو صوف سے اور رنگ برنگ ہو اور اضافت اس کی مثل ثوب قمیص کے ہے اور بعضوں نے کہا قرام پردہ باریک ہے پردہ غلیظ کے سوا۔

۲۴۶۹ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِیْ یَضْطَجِعُ عَلَیْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِیْفٌ۔

۲۴۶۹: روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ تھا ایک چمڑے کا تکیہ رسول اللہ ﷺ کا کہ اس پر لیٹتے تھے بھرتی اس کی کھجور کی چھال تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۴۷۰ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنْهَا قَالَتْ مَابَقِیَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِیَ كُلُّهَا غَیْرَ كَتِفِهَا۔

۲۴۷۰: روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے ذبح کی ایک بکری سو نبی ﷺ نے پوچھا کیا باقی رہا اس میں سے کہا حضرت عائشہؓ نے نہیں باقی رہا اس میں سے مگر دست اس کا فرمایا آپ ﷺ نے باقی رہا سب سوا دست کے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے مترجم وہ بکری ذبح کر کے خیرات دیدی اور ایک دست باقی تھا سو حضرتؐ نے فرمایا جو خدا کی راہ میں دے دی وہی باقی ہے اور جو ہمارے خرچ میں آئے گی وہ فانی ہے گویا اشارہ کیا آپؐ نے اس آیت کی طرف مَا عِنْدَكُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ [النحل : ۹۶] یعنی جو تمہارے نزدیک ہے فنا ہوتی ہے اور جو اللہ کے نزدیک ہے وہ باقی ہے۔

۲۴۷۱ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَانَسْتَوْقِدُ نَارًا اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ۔

۲۴۷۱: روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم آل محمدؐ ایسے تھے کہ ایک ایک مہینہ نہ جلاتے تھے آگ یعنی کچھ نہ پکاتے ہماری خوراک تھی فقط پانی اور کھجور۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴۷۱ (ا) : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۴۷۱ (ا): روایت ہے عائشہؓ سے کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيْرٍ فَاَكَلْنَا مِنْهُ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ كِيْلِيْهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ فَنِيَ قَالَتْ فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَاَكَلْنَا مِنْهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

ہمارے پاس کچھ جو تھے پھر کھایا ہم نے اس میں سے جتنی مدت اللہ نے چاہا پھر کہا میں نے جاریہ سے ماپ تو اس کو پھر ماپا اس نے پھر نہ دیر کی اس نے تمام ہونے میں یعنی جو نے' فرمایا عائشہؓ نے اگر ہم چھوڑ دیتے اس کو یعنی نہ ماپتے تو کھاتے اس میں سے اس سے زیادہ مدت تک۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ شطرًا من شعیر یعنی قدرے جو۔

۲۴۷۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ[1] اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ذُوْكَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ۔

۲۴۷۲: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں ڈرایا گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسا کہ نہیں ڈرایا گیا کوئی اور بے شک ایذا دیا گیا ہوں میں ایسی کہ نہیں ایذا دیا گیا کوئی اور گزرے ہیں مجھ پر تیس دن اور رات کہ میرے اور بلال کے لیے کوئی کھانا نہیں تھا کہ جس کو ذوکبد کھائے مگر کچھ قدرے کہ چھپاتی تھی اس کو بغل بلالؓ کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس حدیث سے وہ دن ہیں کہ جب نکلے ہیں رسول اللہ ﷺ بیزار ہو کر اہل مکہ سے آپ ﷺ کے ساتھ بلال تھے اور کے ساتھ کچھ کھانا تھا کہ وہ اپنے بغل میں دبائے تھے مترجم یہ خروج سوائے ہجرت مدینہ ہے اس لیے کہ مدینہ کی ہجرت میں بلال ساتھ نہ تھے آنحضرت ﷺ کے اور شاید اس سے وہ سفر مراد ہو کہ جب آپ ﷺ ابتدائے نبوت میں طائف کی طرف تشریف لے گئے عبد یالیل کے پاس جو حاکم طائف تھا اس لیے کہ وہ حمایت کرے آپ ﷺ کی اہل مکہ کے مقابلہ میں کہ آپ ﷺ پوری کریں رسالت باری تعالیٰ شانہٗ کی پھر مسلط کر دیا اس نے آپ ﷺ پر لڑکوں کو کہ وہ ڈھیلے مارتے تھے اور زخمی ہو گئے آپ ﷺ کے ٹخنے اور اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ زید بن حارثہؓ تھے نہ بلالؓ واللہ اعلم بمرادہ ورسولہٗ (لمعات)

سوال عمر مبارک آپ ﷺ کی بہ نسبت اکثر انبیاء کے کم تھی پھر یہ فرمانا آپ ﷺ کا کہ کسی کو راہ خدا میں اس قدر اذیت نہ ہوئی جیسی مجھ کو ہوئی کیونکر صحیح ہوگا حالانکہ مرض حضرت ایوبؑ کا سنگ زنی کفار کی حضرت نوحؑ کو آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیمؑ کا نہایت مشہور ہے۔

جواب اس کا کئی طور پر ہے' اولاً یہ کہ فرمانا آپ ﷺ کا بہ نسبت اپنے زمانہ کے لوگوں کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں جو تکلیف کہ آپ ﷺ کو ہوئی کسی کو نہ ہوئی ہوگی ثانیاً یہ کہ آپ ﷺ بہ نسبت اکثر انبیاء کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپ ﷺ کے مہاجرین وانصار سے سب نے کچھ نہ کچھ اذیت پائی ہے اور وہ اذیت گویا بعینہٖ آپ ﷺ کو ہوئی اس لیے کہ عربی کی مثل ہے ضرب الغلام اھانته المولٰی بلکہ رئیس مشفق اور امیر شفیق رعیت کی مصیبت اور تکلیف کو اپنی ذاتی مصیبت سے بڑھ کر جانتا ہے اور استاد شفیق شاگرد رفیق کی اذیت اپنی اذیٰ نفسی سے وہ چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپ کی سائر انبیاء سے صد چنداں زیادہ ہوگی اور حقیقت میں آپؐ کے اصحاب نے وہ وہ اذیتیں پائی ہیں اور آپ کی رفاقت میں وہ وہ بلائیں اٹھائی ہیں کہ قلم کا سینہ ان کی تحریر سے شق ہوتا ہے اور زبان کا چہرہ اسکے بیان سے فق' سینکڑوں کفار کے ہاتھ سے مقتول ومصلوب ہوئے ہزاروں مسجون ومضروب کتنوں نے زن وبچہ شہادت کو پہنچے کتنوں کے اب وجد اس سعادت پر فائز ہوئے پھر قیامت تک جو کچھ علمائے حقانی اور فقہاء ربانی پر آلام ومصائب امر معروف اور نہی منکر اور قامت حدود اللہ میں گزری اور گزرے گی وہ سب گویا آپ ﷺ کے نفس نفیس پر تھی جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہ کا حیات مبارک میں اور شہادت حسینؓ کی خبر دینا ایسی اذیت ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اور پھر لطف یہ کہ ان مصائب میں آپؐ راضی برضا تھے اور شاکر بقضاء بلکہ جالب فقر واذیٰ وطالب اذیت وبلا چنانچہ فرمایا: اشد الناس بلاءً النبیاء ثم الا مثل فالامثل۔

[1] ظاہر یہ ہے یعنی ان دونوں میں اور کوئی اللہ کے دین میں نہیں ڈرایا جاتا تھا کہ مسلمان کوئی نہ تھا' واللہ اعلم۔۱۲

۲۴۷۳: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجْتُ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَخَذْتُ اِهَابًا مَعْطُوْفًا فَجَوَّبْتُ وَسْطَهٗ فَاَدْخَلْتُهٗ عُنُقِيْ وَشَدَدْتُ وَسْطِيْ فَحَزَمْتُهٗ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَاِنِّيْ لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ وَلَوْكَانَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ اَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِيْ مَالٍ لَهٗ وَ هُوَيَسْقِيْ بِبَكْرَةٍ لَهٗ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَالَكَ يَااَعْرَابِيُّ هَلْ لَّكَ فِيْ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى اَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَ خَلْتُ فَاَعْطَانِيْ دَلْوَهٗ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِيْ تَمْرَةً حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ كَفِّيْ اَرْسَلْتُ دَلْوَهٗ وَقُلْتُ حَسْبِيْ فَاَ كَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ۔

۲۴۷۳: روایت ہے علی ابن بن طالب سے فرماتے تھے کہ نکلا میں جاڑے کے دنوں میں رسول ﷺ کے گھر سے اور لیا میں نے ایک چمڑا بدبودار جس کے بال جھڑے ہوئے تھے پھر کاٹ ڈالا میں نے اس کو بیچ سے اور ڈال لیا میں نے اس کو گردن میں اور باندھی میں نے اپنی کمر سو باندھا میں نے اس کو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بھوک تھی اور اگر رسول ﷺ کے گھر میں کچھ کھانا ہوتا تو میں کھاتا اس میں سے سو نکلا میں طالب کرتا ہوا کسی چیز کو سو گزرا میں ایک یہودی پر کہ وہ اپنے باغ میں تھا اور پانی دے رہا تھا ساتھ ایک بکرہ کے سو جھانکا میں نے اس کو ایک دیوار کے سوراخ سے سو کہا اس نے کیا ہے اے اعرابی کیا تو ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچے گا میں نے کہا ہاں پس کھول دے دروازہ کہ میں داخل ہوں پھر کھولا اس نے دروازہ سو میں داخل ہوا اور دیا مجھے اس نے ڈول اپنا کہ جب میں ایک ڈول نکالتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہاں تک کہ جب بھر گئی میری مٹھی چھوڑ دیا میں نے اس کا ڈول اور کہا میں بس ہے مجھ کو اور کھائی میں نے وہ اور دو تین گھونٹ پیا پھر آیا میں مسجد میں اور پایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: اہاب چمڑا ہے معطوناً یعنی بدبودار کہ جس کے بال جھڑ گئے ہوں، بکرہ ایک خشب مستدیرہ ہے کہ اس کے بیچ میں ایک لکڑی ڈال کر پانی کھینچتے ہیں۔ فارسی میں اسے چرخ اور ہندی میں اسے گراری کہتے ہیں اس حدیث سے کسب حلال اور قناعت اصحاب اور فقر رسالت مآب ﷺ اور زہد اہل بیت رضی اللہ عنہم ثابت ہوا۔

۲۴۷۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرَةً تَمْرَةً۔

۲۴۷۴: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ پہنچی اصحاب کو بھوک اور دی ان کو رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک کھجور۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم ابو ہریرہؓ اصحاب صفہ میں ہیں اور صاحب صفہ حاضر باش خدمت تشریف میں تھے اس لیے اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا، پھر غلبہ جوع کے وقت جو حاضر ہوتا تھا آنحضرت ﷺ ان سب کو تقسیم فرماتے اکیلے تناول نہ فرماتے۔

۲۴۷۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَا ثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَتْ تَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهٗ يَااَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ

۲۴۷۵: روایت ہے جابر بن عبد اللہؓ سے کہا کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور ہم تین سو تھے اٹھائے ہوئے اپنا اپنا توشہ اپنی گردنوں پر یعنی قلیل الزاد تھے یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہوتی تھی ہر آدمی کے حصہ میں ایک ایک کھجور سو لوگوں نے کہا اے ابا عبد اللہ اور کیا ہوتا ہوگا ایک آدمی کا ایک کھجور میں فرمایا انہوں نے پایا ہم نے فقدان اس کا بھی جب کہ وہ ہو چکی

مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَا هَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا نَحْنُ بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا اَحْبَبْنَا۔

یعنی وہ ایک ملنا بھی موقوف ہوگئی پھر پہنچے ہم دریائے شور کے کنارہ پر اور یکا یک وہاں ایک مچھلی ہے کہ پھینک دیا ہے اس کو دریا نے سو کھایا ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن جس قدر چاہا یعنی خوب سیر ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ روایت صحیح مسلم اور مؤطا میں بھی ہے مسلم میں بھی مروی ہے کہ امیر اس سریہ پر ابوعبیدہ تھے اور تلاش تھی ان کو ایک قافلہ قریشی کی کہ ان کو لوٹیں اور جراب (تھیلہ) اتمر ان کے ساتھ تھی اور ایک ایک تمر روز بٹتا تھا پھر راوی سے پوچھا کہ تم کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم سے ہر ایک اسے چوستا تھا جیسے لڑکا پستان چوستا ہے پھر اس پر پانی پی لیتے تھے پھر سارا دن ہم کو کفایت کرتا تھا اور اپنی لاٹھیوں سے ہم پتے درختوں کے جھاڑ لیتے اور پانی میں بھگو کر کھاتے سو جب گزرے ہم کنارہ دریا پر وہاں ایک اونچی چیز مثل ٹیلے کے نظر آئی پھر جب ہم نے اس کو پاس جا کر دیکھا تو وہ ایک دابہ ہے یعنی دریائی جانور کہ اسے عنبر کہتے ہیں ابوعبیدہؓ نے کہا وہ میتہ ہے پھر کہا نہیں بلکہ ہم بھیجے ہوئے ہیں رسول اللہؐ کے اور اللہ کی راہ میں ہیں یعنی جہاد میں اور تم لوگ بھوک کے مارے مضطر ہو سو کھاؤ‘ کہا راوی نے کہ ہم اس کے پاس ایک ماہ کامل ٹھہرے اور ہم تین سو تھے اور یہاں تک کھایا کہ موٹے ہو گئے ہم کہا راوی نے کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ بھر بھر لاتے تھے اس کے ہدقہ چشم سے بڑے بڑے مٹکے چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتے تھے اس میں سے ٹکڑے بیل کے برابر اور لیا ہم سے ابوعبیدہؓ نے تیرہ آدمیوں کو اور بٹھلایا ان کو ہدقہ چشم میں اور لی ایک پسلی کی ہڈی اس کی ہڈیوں سے اور اسے بطور محراب کھڑا کیا پھر سب سے بڑا اونٹ کس کر اس کے نیچے سے نکالا تو نکل گیا پھر توشہ لے لیا ہم نے اس کے گوشت سے ابال کر پھر جب ہم مدینہ میں آئے ذکر کیا ہم نے رسول اللہؐ سے اور فرمایا آپؐ نے وہ رزق تھا کہ نکالا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے پھر فرمایا اس کے گوشت سے کچھ ہو تو ہم کو کھلاؤ پھر بھیجا ہم نے کچھ گوشت اور کھایا آپ ﷺ نے تمام ہوئی روایت مسلم کی اور اس جیش کو جیش خبط کہتے ہیں اور خبط اصل میں جھاڑے ہوئے پتے ہیں درختوں کے چونکہ وہ اس لشکر مبارک میں کھائے گئے تھے اس لیے اسی نام سے مشہور ہوا اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاً ابوعبیدہؓ نے بطور اجتہاد فرمایا کہ یہ میتہ ہے اور میتہ حرام ہے پھر متغیر ہوا اجتہاد ان کا اور انہوں نے کہا وہ حلال ہے اگرچہ میتہ ہو اس لیے کہ تم جہاد میں ہو اور مضطر ہو اور مباح کیا اللہ تعالیٰ نے میتہ مضطر غیر باغ ولا عاد کو سو کھاؤ اس میں سے اور طلب کرنا نبی ﷺ کا اس کے گوشت میں سے اور کھانا اس واسطے تھا کہ خوش ہوں ان کے دل اور اطمینان کامل ہو ان کو اس کی اباحت اور حلت اور شک نہ رہے اس میں کسی طرح کا یا اس واسطے ہو کہ قصد کیا آپؐ نے اس سے تبرک کا اس لیے کہ وہ طعمہ غیبی تھا کہ منجانب اللہ بطور خرق عادت کے عنایت ہوا تھا گویا ضیافت تھی رب العباد کی طرف سے قاصدانِ جہاد کے لیے‘ اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا ایسی شے کا کہ دینے والے کو ناگوار نہ ہو بلکہ خوش ہو اپنے رفیق سے جائز ہے اور یہ سوال منہی عنہ سے نہیں اس لیے کہ سوال منع وہ ہے جو بہ نیت تکثیر مال ہو اجانب سے اور یہ سوال تو ملاطفت اور موانست کی نیت سے تھا‘ اور اس سے ثابت ہوا جواز اجتہاد کا زمان نبی ﷺ میں جیسا کہ ثابت ہے جواز اس کا بعد آپ ﷺ کے اور ثابت ہوا استحباب اس امر کا کہ مفتی کو ضرور ہے کہ کوئی چیز جس میں شک ہو مستفتی کو اس سے مانگ کر خود استعمال کرے تا کہ مستفتی کو تشفی اور تسلی کامل ہو جیسا آنحضرت ﷺ نے گوشت مانگ کر کھالیا اور ثابت ہوئی اس حدیث سے اباحت جمیع میتات بحر کی‘ برابر ہے یہ کہ وہ جانور خود مر گیا ہو یا شکار کرنے سے مرا ہو اور اجماع ہے مسلمانوں کے اباحتِ سمک میں‘ کہا اصحاب شافعیؒ نے کہ حرام ہے مینڈک اس سے کہ نہی وارد ہوئی ہے حدیث میں اس کے قتل کی اور اس کے ماسوا میں تین قول ہیں‘ قول اصح یہی ہے کہ حلال ہے سب چیز دریا کی اسی حدیث کی رو سے جو ابھی گزری اور دوسرا قول عدمِ حل ہے تیسرا قول یہ ہے کہ جس کا نظیر بَر میں ماکول ہے وہ حلال ہے والا فلا تو اس قول کی رو سے گھوڑا دریائی اور بکری اور ہرن کھایا جائے اور کلب وخنزیر اور حمار نہیں‘ اور اصحاب شافعیؒ نے کہا کہ حمار بَر میں اگرچہ

ماکول بھی ہے یعنی حمار وحشی مگر غالب اس میں غیر ماکول ہے پس قیاس کیا حمار بحری کو حمار غیر ماکول بری پر یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور جو لوگ قائل ہیں جمیع حیوانات دریائی کی حلت کے سوا مینڈک کے ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ اور ابن عباسؓ اور امام مالک نے ضفدع اور جمیع حیوانات بحری کو حلال کہا ہے اور ابوحنیفہؒ نے کہا حلال نہیں سوا سمک کے اور لیکن سمک طافی یعنی جو دریا میں مرجائے بغیر کسی سبب کے تو مذہب شافعی کا اس کی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علمائے صحابہؓ کا اور جو ان کے بعد ہیں انہیں میں ہیں ابوبکرؓ صدیق اور ابوایوب اور عطا اور مکحول اور امام نخعی اور امام مالک اور امام احمد اور ابوثور اور داؤد وغیرہم اور کہا جابر بن عبداللہ اور جابر بن زید اور طاؤس اور ابوحنیفہ نے کہ طافی حلال نہیں دلیل ان کی جو حلال کہتے ہیں قول ہے اللہ تعالیٰ کا: اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ [المائدۃ : ۹۶] کہا ابن عباسؓ نے اور جمہور کہ وہ صید وہ ہے کہ جسے تم شکار کرو اور طعام وہ ہے جسے دریا نے پھینک دیا یعنی طافی دوسرے بھی حدیث جو اوپر گزری تیسری حدیث هو الطهور ماءه والحل ميتته' اور یہ حدیث صحیح ہے اور سوا اس کے اور اشیاء مشہورہ کہ جس کو ہم نے ذکر نہیں کیا اور وہ حدیث جو جابر سے مروی ہے یعنی حنفیہ نے جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ما القاه البحر او حرز عنه فكلوه وما مات فيه فطفا فلا تاكلوه.

پس باتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لائق نہیں اگر کوئی حدیث اس کے معارض بھی نہ ہو اور جب کہ معارض ہوئیں وہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں آیات و احادیث سے تو پھر کب لائق احتجاج رہی' کہا نووی نے بیان کیا ہے میں نے اس کا ضعف اور حال شرح مہذب کے باب الاطعمہ میں اور اگر کوئی کہے حدیث عنبر سے حلت طافی کی ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اس میں خود مذکور ہے کہ وہ مضطر ہے تو ہم کہیں گے احتجاج اس میں اصحاب کے کھانے سے نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے لیے ضرورت مانگ کر نوش فرمانے سے ہے اور یہ جو کسی روایت میں مذکور ہے کہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھایا کسی میں ہے کہ مہینہ بھر تک تطبیق اس کی یوں ہے کہ مراد ایام اوّل میں تر و تازہ گوشت اس کا ہے اور مراد ایام ثانی میں قدید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینہ بھر تک کھاتے رہے بلکہ مدینہ طیبہ تک پہنچا اور وہاں بھی ماکول و مستعمل ہوا۔ (خلاصہ مافی النووی)

فقیر کہتا ہے کہ مذہب صحیح قرآن و حدیث کی رو سے حلت جمیع حیوانات بحر کی ہے اور طافی حلال ہے بہر حال حق یہی ہے وما ذا بعد الحق الا الضلال اور حرمت اسکی جو بروایت صحیحہ ماکول نبیؐ ہو چکی ہو اور آپؐ کے لب ہائے مبارک تک پہنچ چکی ہو بلکہ جزو بدن مقدس و مکرم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب اور ترک تادب کے اور کیا ہوگا غرض مذہب حنفیہ کا اس باب میں نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوسع اور اوفق بالقرآن چنانچہ لکھا شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ مسوّیٰ شرح موطا میں کہ ظاہر قرآن و حدیث اباحت ہے میتاتِ بحر کی اور مراد اس سے وہ جانور ہے کہ جو زندہ رہے دریا میں اور جب نکالا جائے تو زندگی اسکی مثل مذبوح و بسمل کے ہو یعنی تڑپ تڑپ کر جان دینے لگے جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم کے سب جانور حلال ہیں بغیر ذبح کے برابر ہے کہ مثل اس کا بر میں کھایا جائے جیسے بقر و غنم یا نہ کھایا جائے جیسے کلب و خنزیر اور یہ سب کے سب سمک ہیں یعنی کلب و خنزیر دریائی بھی مچھلی میں داخل ہے اور حکم ان کا بھی حالت میں مثل مچھلی کے ہے اگرچہ صورت میں مختلف ہوں بخلاف اس جانور کے جو دریا میں زندگی کرتا ہے مگر جب خشکی پر نکالا جائے پھر بھی اسکی حیات باقی رہتی ہے پھر اگر وہ طائر ہے جیسے بط اگر ذبح کی جائے حلال ہے اور میت اسکی حلال نہیں اور اگر غیر طائر ہے مثل ضفدع اور سرطان اور سلحفاہ اور ذوات سموم کے جیسے حیہ اور عقرب پس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعی کا میں کہتا ہوں اس تقدیر پر قول اللہ تعالیٰ کا اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ [المائدۃ : ۹۶] مراد صید سے شکار ہے کہ لوگ باختیار و بقصد شکار کریں اور طعام سے میتاتِ بحر کہ باختیار و بقصد شکار نہ ہوں اور اس کو طعام فرمایا اور میتہ نہ فرمایا اسلئے کی میتہ کا ذکر کھانے پینے کے مقام میں کراہت سے خالی نہیں اور متاعًا لكم سے مراد اباحت اہل حضر کو اور للسیارہ سے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابوحنیفہ نے کہا کہ جمیع حیوانات بحر حرام ہے مگر سمک معروف' امام محمدؒ نے کہا کہ مچھلیاں جب مر

جائیں گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالے ایک ان کی تو کچھ مضائقہ نہیں ان کے کھانے میں پھر اگر وہ خود مر جائے اور طافی ہو جائے وہ مکروہ ہے اگر مچھلی کی قسم سے ہو اور ماسوا مچھلی کی اگر ہو تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں علی العموم حلال کہا امام شافعیؒ نے دریائی میتہ کو (انتہی ما قال شاہ ولی اللہ فی المسوی)۔

اور موطا میں نافع سے مروی ہے عبدالرحمن بن ابی ہریرہؓ نے سوال کیا عبداللہ بن عمرؓ سے اس چیز سے کہ پھینک دیا اسے دریا نے یعنی طافی سے پس منع کیا انہوں نے اس کے کھانے سے نافع نے پھر پھرے عبداللہ اور منگایا قرآن پھر پڑھی یہ آیت: اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ...... [المائدۃ: ۹۶] یعنی طعام عام ہے خواہ شکار کر دیا نہ یعنی طافی بھی اس میں داخل ہے پھر کہا نافع نے کہ بھیجا مجھے عبداللہ بن عمرؓ نے عبدالرحمن بن ابی ہریرہؓ کی طرف اور کہلا بھیجا کہ طافی کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور روایت ہے سعد جاری سے کہ پوچھا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ان مچھلیوں کے کھانے سے کہ قتل کرے بعض ان کا بعض کو یا مر جائیں سردی سے تو فرمایا ان میں کچھ مضائقہ نہیں کہا سعدؓ نے پھر پوچھا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے تو انہوں نے بھی مثل اس کے کہا جیسا سعد نے کہا تھا اور ابی ہریرہؓ اور زید بن ثابت سے مروی ہے کہ یہ دونوں اس کے کھانے میں مضائقہ نہ کرتے تھے جسے دریا نے باہر ڈال دیا ہو۔ (کما فی الموطا)

۲۴۷۶: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ۔

۲۴۷۶: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے فرماتے تھے ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں کہ آئے ہم پر مصعب بن عمیر کہ نہ تھی ان کے بدن پر مگر ایک چادر کہ پیوند لگے ہوئے تھے اس میں پوستین کے پھر جب دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے رونے لگے اس ناز و نعمت کو خیال کر کے جس میں وہ پہلے تھے اور ان دنوں کا حال ان کا دیکھ کر پھر فرمایا رسول اللہؐ نے کیا حال ہوگا تمہارا کہ تم میں شخص صبح کرے گا ایک جوڑے میں اور شام کرے گا دوسرے جوڑے میں یعنی صبح و شام کو کپڑے بدلے گا اور رکھا جائے گا اس کے آگے ایک برتن کھانے کا اور اٹھایا جائے دوسرا یعنی قسم قسم کے کھانے ہوں گے اور پردہ ڈالو گے تم اپنے مکانوں میں جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کعبہ میں عرض کی صحابہؓ نے اس دن ہم بہت اچھے ہوں گے آج سے فارغ ہوں گے عبادت کے لیے اور بچیں گے محنت و مشقت سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو ان دنوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یزید بن زیاد مدنی ہیں روایت کی ان سے مالک بن انسؓ نے اور کئی اہل علم نے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جن سے زہری نے روایت کی ہے ان سے وکیع نے اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ابی زیاد کوفی ہے کہ روایت کی ان سے سفیان نے اور شعبہ نے اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ائمہ سے مترجم اس حدیث میں زہد اور بے رغبتی ہے اصحابؓ کی دنیا سے اور شفقت اور رافت اور محبت آنحضرت ﷺ کی ان کے حال پر اور فضیلت فقر کی غنا پر کہ اس میں راحت ہے جسم کی اور قلت بے فکری دنیا میں اور خفت ہے حساب کی آخرت میں اور دوست رکھنا مال کا فراغ عبادت کے لیے نہ اتباع شہوات کے لیے اور کراہیت تکلف کی لباس اور طعام میں اور مکروہ ہونا دونوں کی کثرت کا۔

٢٤٧٧: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّمَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَاِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِیْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُّ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِیْ يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ فَمَرَّبِیْ اَبُوْبَكْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّوَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّعُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاسَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّوَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِیْ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهٗ وَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِیْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِّنَ اللَّبَنِ قَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ قِيْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ اِذَا اَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهُمَا وَ اَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَاءَنِیْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَا هٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا رَسُوْلُهٗ اِلَيْهِمْ فَسَيَاْمُرُنِیْ اَنْ اُدِيْرَهٗ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسٰى اَنْ يُّصِيْبَنِیْ مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ اُصِيْبَ مِنْهُ مَا يُغْنِيْنِیْ وَلَمْ يَكُ بُدٌّمِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ قَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ خُذْ

۲۴۷۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ اہل صفہ مہمان تھے مسلمانوں کے نہیں جگہ پکڑتے تھے وہ اہل کی طرف نہ مال کی طرف اور قسم ہے اس معبود برحق کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ میں البتہ ٹیکتا تھے اپنا کلیجہ زمین پر مارے بھوک کے اور باندھتا تھا پتھر اپنے پیٹ پر بھوک سے اور ایک دن میں بیٹھا تھا مسلمانوں کی راہ میں کہ نکلتے تھے وہ اسی طرف سے سو گزرے مجھ پر ابوبکرؓ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کلام اللہ کی نہیں پوچھی میں نے مگر اس لیے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں پھر وہ چلے گئے اور مجھے ساتھ نہ لے گئے پھر گزرے مجھ پر حضرت عمرؓ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کتاب اللہ کی اور نہ پوچھی تھی میں نے مگر اس لیے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں مگر وہ بھی ساتھ نہ لے گئے پھر گزرے مجھ پر ابوالقاسمؐ اور مسکرائے آپؐ مجھے دیکھ کر اور کہا ابو ہریرہؓ ہیں میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا آپ نے ہمارے ساتھ چلو اور چلے اور میں ساتھ ہولیا ان کے اور داخل ہوئے آپؐ اپنے گھر میں، پھر اجازت چاہی میں نے پس اجازت دی مجھے اندر آنے کی سو پایا آپؐ نے یعنی اپنے گھر والوں سے ایک پیالہ دودھ کا فرمایا آپؐ نے کہاں سے ملا یہ دودھ تم کو کہا گیا ہدیہ بھیجا ہم کو کسی نے سو فرمایا رسول اللہؐ نے اے ابو ہریرہؓ! عرض کی میں نے لبیک فرمایا جا ملو اہل صفہ سے اور بلاؤ ان کو اور وہ مہمان تھے اہل اسلام کے نہ رکھتے تھے اہل اور نہ مال، جب آنحضرتؐ کے پاس موقعہ آتا تھا انکے پاس بھیج دیتے تھے اور اس میں سے آپ بھی نہ لیتے اور جب ہدیہ آتا تو ان کو بلا بھیجتے اور آپ بھی اس میں سے کچھ لیتے تھے اور ان کو بھی شریک فرماتے پھر یہ بھیجنا آپ کا مجھ کو ذرا سے دودھ کے لیے ناگوار ہوا اور میں نے کہا کیا حقیقت ہے اتنے سے قدح کی اہل صفہ کے سامنے اور میں انہیں بلانے جاؤں پھر مجھے حکم فرمادیں گے حضرتؐ کہ ان پر دورہ کروں اس قدح کو لے کر سو یقین ہے مجھے اس میں سے کچھ نہ ملے گا اور مجھے تو امید یہ تھی کہ اس میں سے مجھے اتنا ملے گا کہ مجھے کفایت کرے گا اور وہ تھا بھی اتنا ہی مگر کچھ چارہ نہ تھا اطاعت سے اللہ اور رسولؐ کے یعنی چارنا چار اہل صفہ سے دوچار ہونا پڑا سو آیا میں ان کے

الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّهُ فَاُنَاوِلُهُ الْاٰخَرَحَتّٰى اِنْتَهَيْتُ بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِىَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَاَخَذَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَ ضَعَهُ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ اَبَا هُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اِشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اِشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَااَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ۔

پاس اور بلایا ان کو پھر جب داخل ہوئے وہ اور اپنی اپنی جگہوں میں بیٹھ گئے فرمایا مجھ سے آپؐ نے اے ابا ہریرہؓ لو وہ پیالہ سو دوان کو سولیا میں نے وہ پیالہ اور دینے لگا میں ایک ایک شخص کو پھر جب پی لیتا وہ یہاں تک کہ سیر ہو جاتا تو پھر دیتا میں دوسرے کو یہاں تک کہ پہنچ گیا میں رسول اللہؐ تک اور ساری قوم سیر ہو چکی تھی سو لیا رسول اللہؐ نے وہ پیالہ اور رکھا اسے اپنے ہاتھ پر پھر اٹھایا سر مبارک اپنا اور مسکرائے اور فرمایا اے ابا ہریرہؓ پیو سو پیا میں نے پھر فرمایا پیو پس میں پیتا رہا اور آپؐ یہی فرماتے رہے پیو آخر میں نے کہا قسم ہے اس پروردگار کی کہ بھیجا اس نے آپؐ کو حق کے ساتھ نہیں پاتا میں اب جگہ پینے کی یعنی یہاں تک کہ سیر ہو گیا کہ اب گنجائش نہیں، پس لیا آپؐ نے پیالہ اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور بسم اللہ کہی اور پیا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اوّل دوام ضیافت اہل سلام کہ عمدہ ترین سنت ہے ابراہیم علی السلام کی دوسرے حقیر ہونا اہل و مال کا تحصیل علم کے سامنے اس لیے کہ اصحاب صفہ حضرت ﷺ کی خدمت میں تحصیل علم کرتے تھے اور احادیث یاد کرتے تھے اور حضرت ﷺ کی سنتیں سیکھتے تھے، تیسرے واجب ہونا مسلمانوں پر کہ جو طلب علم میں ہو اس کی حوائج ضروریہ کی خبر گیری کریں تاکہ وہ پریشان خاطر نہ ہو جیسے کہ اصحاب کی عادت تھی اہل صفہ کے ساتھ چوتھے کنایہ کرنا اپنے اظہار حاجت ضروری کا اس شخص سے کہ جس سے امید تائید جو جیسے ابو ہریرہؓ کرتے تھے پانچویں تبسم اپنے دوست سے ملتے وقت کہ مسنون ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے کیا ابو ہریرہؓ کے سامنے چھٹے مسنون ہونا استیذان کا گھر میں داخل ہوتے وقت، ساتویں حکم ہدیہ کا اور اباحت اس کی آنحضرتؐ کے لیے اور حرمت صدقہ کی آپؐ پر اور یہ کمال شرف ہے آپ ﷺ کے واسطے کہ عالی ہے حوصلہ آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے اہل بیت کا اور ساخ مالی سے لوگوں کے آٹھویں مسنون ہونا شراکت احباب کی اور مواساۃ ان کے ہدیہ کی چیز میں، نویں ظہور اعجاز کا آنحضرت ﷺ سے اور وہ کفایت کرنا ہے شیر قلیل کا جماعت کثیر کو اور سیر ہونا ان کا اتنے سے شیر میں دسویں ضرور سمجھنا اطاعت خدا اور رسول اللہ ﷺ کو اگرچہ امر ان کا خلاف نفس ہو جیسا کہ بجالائے حق فرمانبرداری کا ابو ہریرہؓ اور ضرور ہے یہی ہر اہل سلام کو گیارہویں کہ مسنون ہے ایک پیالہ یا ایک برتن بطور دورہ پیتے آنا ایک جماعت کا اور ضرور نہیں کثرت پیالوں ظروف صغار کی جیسے کہ عادت متکلفین دنیادار کی بارہویں اخیر میں پینا ساقی کا چنانچہ مروی ہے ساقی القوم آخرہم شربا تیرہویں مسنون ہونا حمد کا اطعام کے بعد کہ آنحضرتؐ نے جب دیکھا کہ یہ سب کو کفایت کر گیا اور عنایت الٰہی نے برکت بے اندازہ عطا کی اس پر حمد فرمائی، چودھویں مسنون ہونا بسم اللہ کا اکل و شرب کی ابتداء میں۔

۲۴۷۸ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِى الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۴۷۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ڈکار لی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے آگے تو فرمایا آپؐ نے دور رکھ ہم سے اپنی ڈکار اس لیے کہ بہت پیٹ بھر کھانے والا دنیا میں بہت دیر تک بھوکا رہے گا قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: ڈکار کے دور رکھنے سے مراد ہے منع کرنا پیٹ بھر کر کھانے سے اور دوام شبع کا مکروہ ہے کہ موجب ہے فقیروں کو بھول جانے اور ان کی طرف التفات نہ کرنے کا اگرچہ احیاناً پیٹ بھر کر کھانا روا ہے۔

۲۴۷۹ : عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ یَابُنَیَّ لَوْرَاَیْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِیْحَنَا رِیْحُ الضَّاْنِ۔

۲۴۷۹: روایت ہے ابوموسیٰ سے کہا انہوں نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو ہم کو اور ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر مینہ تو یقین کرتا کہ بو ہماری جیسے بو بھیڑ کی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ کپڑے اصحاب کے صوف کے تھے پھر جب ان پر مینہ پڑتا تو بھیڑ کی سی بو آنے لگتی تھی

ف: اس حدیث میں زہد و قناعت ہے اصحاب کی اور قلت ان کے ثیاب کی دنیا میں کہ موجب ہے کثرت ثواب کا عقبیٰ میں۔

۲۴۸۰ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلَیْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَهٗ مِنْ اَیِّ حُلَلِ الْاِیْمَانِ شَاءَ یَلْبَسُهَا۔

۲۴۸۰: روایت ہے معاذ بن انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص چھوڑ دے لباس زینت کا واسطے تواضع کے اللہ تعالیٰ کے لیے اور وہ قدرت رکھتا ہے لباس زینت کی بلا دے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام خلائق کے سامنے تا کہ پسند کر لے وہ لباس اہل ایمان سے جسے چاہے۔

۲۴۸۱ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَاخَیْرَ فِیْهِ۔

۲۴۸۱: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نفقہ شرعی سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے مگر جو خرچ ہوتا ہے عمارت میں پس اس میں خیر نہیں ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن حبیب نے شبیب بن بشیر سے اور وہ شبیب بن بشیر ہیں۔

۲۴۸۲ : عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ اَتَیْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهٗ وَقَدْ اِكْتَوٰی سَبْعَ كَیَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِیْ وَلَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَمَنَّوُاالْمَوْتَ لَتَمَنَّیْتُهٗ وَقَالَ یُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِیْ نَفَقَتِهٖ اِلَّا التُّرَابَ اَوْقَالَ فِی التُّرَابِ۔

۲۴۸۲: روایت ہے حارثہ بن مضربؓ سے کہا کہ آئے ہم خباب کے پاس عیادت کو اور انہوں نے سات داغ لگوائے تھے سو کہا انہوں نے دراز ہوا مرض میرا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ آرزو مت کرو موت کی تو بے شک میں آرزو کرتا اس کی اور فرمایا کہ اجر و ثواب ملتا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کرنے میں مگر مٹی کا یا فرمایا جو مٹی میں خرچ ہو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں مذمت ہے بنا کی اور عدم اجر عمارات کے خرچ پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے ویرانہ دیگراں مرا بس است۔

۲۴۸۳ : عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَیْكَ قُلْتُ اَرَاَیْتَ مَالَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ لَا اَجْرَوَلَا وِزْرَ۔

۲۴۸۳: روایت ہے ابراہیم سے کہ کہا انہوں نے ہر بنا وبال ہے تجھ پر کہا میں نے خبر دیجیے مجھے اس عمارت سے جو ضروری ہو اور بغیر اس کے کام نہ چلے کہا نہ اس میں اجر ہے نہ وزر۔

۲۴۸۴ : حُصَیْنٌ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا

۲۴۸۴: روایت ہے حصینؒ سے کہ آیا ایک سائل اور سوال کیا اس نے تو پوچھا ابن عباسؓ نے اس سے کہ تو گواہی دیتا ہے اس امر کی کوئی معبود

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَاَلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ اِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْنَا اَنْ نَّصِلَكَ فَاَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ مَادَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ۔

برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اس نے کہا ہاں پھر کہا گواہی دیتا ہے تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اس کے ہیں اس نے کہا ہاں پھر پوچھا کہ روزے رکھتا ہے تو رمضان کے کہا ہاں فرمایا ابن عباسؓ نے سوال کیا تو نے اور سائل کا حق ہے اور ہم پر ضرور ہے کہ ہم کچھ سلوک کریں تیرے ساتھ پھر دیا اس کو ایک کپڑا پھر فرمایا سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ پہنا دے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر وہ رہے گا اللہ تعالیٰ کی امان میں جب تک کہ وہ کپڑے سے رہے اس کے بدن پر ایک پارچہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: اس سائل نے جب کچھ مانگا تو ابن عباسؓ نے اس کا سلام دریافت کیا اس لیے کہ حدیث میں مسلمان کو پہنانے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

۲۴۸۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اِنْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَ نْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

۲۴۸۵: روایت ہے عبداللہ بن سلامؓ سے کہ کہا جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مدینہ میں لوگ دوڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کہا گیا کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو میں بھی آیا لوگوں کے ساتھ کہ دیکھوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر جب ظاہر ہوا مجھ پر چہرہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہچانا میں نے کہ یہ چہرہ جھوٹ بولنے والے کا نہیں اور پہلے جو کلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تھا کہ فرمایا اے لوگو! افشاء کرو سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں تہجد کی داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: عبداللہ بن سلامؓ کبار علماے یہود سے تھے اور کتب سابقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ثنا دیکھ کر مشتاقِ قدوم تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ قولہ افشا کرو یعنی پھیلاؤ اور رواج دو اور خوگر ہو سلام کے اور سلام کرو جس کو پہچانو اس پر بھی اور جسے نہ پہچانو اس پر بھی اور سلام کے فضائل احادیث میں بہت ہیں اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے تحیۃً مبارکۃً طیبۃً فرماتا ہے اور عبداللہ بن سلام کو دیکھتے ہی سلام کا بیان فرمانا اور ختم کلام بھی لفظِ سلام پر کرنا عجیب لطافت لفظی ہے کہ فصیحانِ عرب و عجم پر پوشیدہ نہیں ہے مگر فطرتِ سلیم چاہیے۔

۲۴۸۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمَؤُنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاءِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهِ

۲۴۸۶: روایت ہے انسؓ سے کہا جب آئے نبیؐ مدینہ میں حاضر ہوئے ان کے پاس مہاجرین اور عرض کی کہ اے رسول اللہؐ کے نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم بڑی خرچ کرنے والی مال کثیر سے اور حسن مواساۃ کرنے والی مال قلیل سے اس قوم سے بڑھ کر جس کے درمیان ہم اترے ہیں اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ باز رکھا انہوں نے ہم کو محنت و مشقت سے اور شریک کیا ہم کو آرام و راحت میں یہاں تک کہ ہم ڈر رہے ہیں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَادَ عَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ۔

کہ سب ثواب ہماری نیکیوں کا وہی نہ لے جائیں فرمایا نبیؐ نے نہیں جب تک تم دعا کرتے رہو گے انکے لیے اور شکر یہ ادا کرتے رہو گے انکا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: قولہ نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم الخ مراد قوم سے انصار ہیں کہ جب مہاجرین انکے وطن میں ائے اور ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بھائی چارہ ہو گیا تو انہوں نے اپنے مال تقسیم کر دیئے بلکہ اپنی حاجات پر ان کی حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں کی تعریف میں فرمایا: وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ [الحشر: ۹] تو مہاجرین نے ان کا شکریہ حضرت کے سامنے بیان کیا کہ اگر ان کے پاس مال بہت ہوتا تو بھی بے دریغ خرچ کرتے اور اگر تھوڑا ہوتا ہے تو بھی مروت اور مدارات سے بھائیوں سے کنارہ نہیں کرتے چنانچہ تفصیل اس کی یہ کہی کہ انہوں نے محنت و مشقت کسب و تجارت و زراعت وغیرہ کی تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور چرندم خوردم میں ہم کو بھی شریک کیا ہے۔ قولہ ہم ڈر رہے ہیں آہ یعنی آخرت میں ہماری سب نیکیوں کا ثواب انہیں کو مل جائے اور ہم محروم رہیں' حضرت نے فرمایا ان کی محنت اور مشقت کا بدلہ اگر تم کرتے رہو گے تو یہ بات نہ ہوگی اور وہ دو چیزیں فرمائیں ایک دعائے خیر ان کے واسطے' دوسری ثنائے خیر کہ ہر ممنون کو اپنے محسن کے لیے ضرور ہے۔

۲۴۸۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ۔

۲۴۸۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کھانے والا شکر گزار ثواب میں برابر ہے صابر روزہ دار کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۴۸۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ۔

۲۴۸۸: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو کہ کون حرام ہے آگ پر اور کس پر حرام ہے آگ یعنی دوزخ کی اوپر ہر قریب سکینہ اور وقار اور آسانی کرنے والے کے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۴۸۹: عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قُلْتُ يَا عَائِشَةُ اَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰى۔

۲۴۸۹: روایت ہے اسود بن یزیدؓ سے کہا انہوں نے عرض کہ میں نے اے عائشہ ام المومنین کیا کرنے لگتے تھے رسول اللہؐ جب داخل ہوتے اپنے گھر میں' فرمایا انہوں نے کام کاج کرنے لگتے اپنے گھر کا پھر جب وقت آتا نماز کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگتے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴۹۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهٗ لَا يَنْزِعُ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَصْرِفُهٗ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهٗ۔

۲۴۹۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا تھے نبی ﷺ جب سامنے آتا آپ ﷺ کے کوئی مرد اور مصافحہ کرتا آپ ﷺ سے نہ نکالتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے یہاں تک کہ وہی نکالتا اپنا ہاتھ اور نہ پھیرتے اس کی طرف سے منہ اپنا یہاں تک کہ وہی پھیرتا اپنا منہ' اور نہ دیکھے ان کے پیر پھیلے کسی نے ان کے ہم نشین کے آگے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۴۹۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِيْ حُلَّةٍ لَهٗ يَخْتَالُ فِيْهَا فَاَمَرَ اللّٰهُ

۲۴۹۱: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نکلا ایک مرد تم سے اگلوں میں کا ایک جوڑا اپنا پہن کر اتراتا تھا وہ اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو پس پکڑا اس کو زمین نے اور وہ دھنستا چلا

الْاَرْضَ فَاَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اَوْقَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک' راوی کو شک ہے کہ يَتَجَلْجَلُ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا يَتَلَجْلَجُ ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے ۔ مترجم: يَتَجَلْجَلُ کا مصدر جلجلہ ہے اور جلجلہ وہ حرکت ہے کہ جس کے ساتھ آواز ہو اور يَتَلَجْلَجُ کا مصدر تلجلج بمعنی تردد کے ۔ غرضیکہ وہ اِدھر اُدھر کروٹیں لیتا مثل غریق کے دھنستا چلا جاتا ہے اور کہیں قرار نہیں پاتا' معاذ اللہ من ذالک ۔

۲۴۹۲ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ ۔

۲۴۹۲ : بسند مذکور روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حشر میں لائے جائیں گے متکبر لوگ قیامت کے دن مانند چھوٹی چیونٹیوں کی صورتوں میں مردوں کی ڈھانپے گی ان کو ذلت ہر جگہ سے ہنکائے جائیں گے جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف کہ اس کا نام بوس ہے ابالے گی اور جوش میں لائے گی ان کو آگ آتشوں کی پلائے جائیں گے عصارہ دوزخیوں کا جسے طِيْنَةَ الْخَبَالِ کہتے ہیں ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے ۔ مترجم: مانند چھوٹی چیونٹیوں کے الخ بعضوں نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے کہ لوگ ان کو روندیں گے جیسے چیونٹیوں کو روندتے ہیں پس ان کو چیونٹی کی مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے چنانچہ آگے بھی یہی فرماتے ہیں کہ ڈھانپے گی ان کو ذلت پس یہ قرینہ ہے مجاز کا اور بعضوں نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ ان کا چیونٹیوں ہی کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردوں کی ہو اور بوس بفتح باء اکثر شروح میں وارد ہوا ہے اور قاموس میں بضم باء نام ہے جہنم میں ایک قید خانہ کا ہے جو مخصوص ہے متکبروں کے واسطے' قولہ تعلو ہم یعنی ابالے گی' علی اس کا مصدر ہے بمعنی جوش دینے اور کھولنے کے قولہ نار الانیار آگ آگوں کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس سجن میں وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ بھی اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہیں سو وہ آگوں کی آگ ہے' قولہ عصارہ دوزخیوں کا' عصارہ ہر چیز کا وہ ہے جو اس کے نچوڑنے سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اس کا' مراد اس مقام میں وہ پیپ اور لہو اور زرد آب ہے کہ دوزخیوں کے زخموں اور دماميل سے بہہ رہا ہے ۔ قولہ طينة الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی مل کر سڑ گئی ہو اور خبال بمعنی فساد ہے یعنی بگڑی ہوئی چیز یعنی وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہوئی متعفن ہو گئی ہے اور عصارہ اہل نار سے مرکب ہے جو ان کی خوراک ہوگی' معاذ اللہ من ذالک ۔

۲۴۹۳ ۔ ۲۴۹۴ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَ الشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْاِحْسَانُ اِلَى الْمَمْلُوْكِ ۔

۲۴۹۳ : ۲۴۹۴ روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں جس میں ہوں پھیلائے گا اس پر اللہ تعالیٰ کنف اپنا یعنی قیامت کے دن اور داخل کرے گا اس کو جنت میں' پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈی غلام پر ۔ ف: یہ حدیث غریب ہے ۔

۲۴۹۵ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَاعِبَادِیْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلاَّ مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُوْنِی الْهُدٰی اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيْرٌ اِلاَّ مَنْ اَغْنَيْتُ فَسَلُوْنِیْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلاَّ مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَی الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَ كُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْاَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَا بِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَيَا بِسَكُمْ اِجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَابَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِیْ اِلاَّ كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّبِا لْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ بِاَنِّیْ جَوَّادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِیْ كَلَامٌ وَعَذَابِیْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتٌّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

۲۴۹۵ : روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھ سے مانگو ہدایت تاکہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھ سے تاکہ میں تمہیں رزق دوں اور تم گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشنے پر اور مجھ سے مغفرت مانگے بخش دوں گا میں اس کو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر وخشک تمہارے جمع ہو جائیں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میری سلطنت ایک مچھر کے پر کے برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر وخشک جمع ہو جائیں اشقی قلب عبد پر میرے بندوں سے نہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک مچھر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن و انس تمہارے اور زندے اور مردے اور تر وخشک تمہارے جمع ہو جائیں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ منتہائے آرزو ہو اس کی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گزرے دریا پر اور ڈبو دے اس میں ایک سوئی پھر نکالے اس کو اور یہ اس سبب سے ہے کہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں دین دنیا میرا فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے بے شک میرا حکم کسی چیز کے لیے جب میں چاہتا ہوں تو یہی ہے کہ میں کہتا ہوں ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے معدیکرب سے انہوں نے ابی ذرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ مترجم : قولہٗ جمع ہو جائیں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے یعنی اگر تمام جہان کے لوگ محمد ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام کے برابر تقویٰ میں ہو جائیں تو سلطنت اس شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ کی مچھر کے پر برابر نہ بڑھے اور اگر سارے جہان کے لوگ دجال اور فرعون کے برابر شقی اور بدبخت ہو جائیں تو ایک مچھر کے پر برابر اس کی سلطنت نہ گھٹے' قولہٗ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں' جواد سخی برابر ہے اس میں مذکر و مؤنث اور اجواد اور اجاود اور جوداء اور جود داس کی جمع ہے (منتہی) بعضوں نے کہا سخی وہ ہے جو مانگنے اور سوال کرنے سے دے اور جواد وہ ہے کہ اگر نہ مانگو تو خفا ہو جائے اور بے مانگے عطا کرے اور یہ صفت باری تعالیٰ شانہٗ کی ہے نہیں پا

سکتے یہ کسی مخلوق میں اس لیے کہ خزانہ اس کا بے حد ہے اور عطا اس کی بے عد نہ اس کی انتہا ہے نہ اس کی منتہا اور واجد وہ غنی ہے کہ مفتقر نہ ہو اور وہ امیر ہے کہ کبھی فقیر نہ ہو اور یہ شان ہے باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ وہ تمام مخلوقات سے بے پراوہ ہے اور سائر موجودات سے مستغنی اور ماجد صاحب فضیلت وشرافت اور مجد لغت میں شرف واسع کا نام ہے اور مجید میں زیادت معنی ہے ماجد سے اس لیے کہ لفظ مجید گویا جامع ہے معنی جلیل وو ہاب وکریم کو اور یہ صفت ہے باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ شرف اس کا غیر منتہی ہے اور فضل اس کا غیر متناہی قولہٗ دین میری فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے یعنی جیسے اور مخلوقات کے عطا کے وقت ہزاروں چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً۔

اولاً موجود ہونا اس چیز کا جسے دینا منظور ہو دوسرے زاہد ہونا اپنی حاجت سے تیسرے متعلق نہ ہونا حق غیر کا اس میں اور بغیر اس کے اور کو مشکل ہوتی ہے اور باری تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں اس لیے کہ وہاں فقط کُن کے کہنے سے معدوم موجود ہو جاتا ہے اور پھر اس موجود سے کمال بے پروائی اس ذات مقدس کو ہوئی ہے چنانچہ فرمایا: وَاللّٰهُ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ [آلِ عمران: ۹۷] اور متعلق نہیں ہوتا اس میں حق کسی غیر کا بلکہ ملک خاص ہوتی ہے وہ شئی باری تعالیٰ شانہٗ کی اور اسی طرح عذاب میں فقط حکم دینے کی حاجت ہوتی ہے چاہے شئے مولم اور مایعذب بہ موجود ہو یا نہ غرض اس حدیث میں بڑی عظمت اور کبریائی باری تعالیٰ شانہٗ کی مذکور ہے اور ہادی ورزاق وقادر وغفور ہونا اس ذات مقدس کا مسطور ہے۔ افسوس ہے ان بندوں پر جو اس درگاہ کی بندگی کا اقرار کر کے اپنی حاجات اوروں سے مانگتے ہیں اور اسکی عطا اور رزاقیت کا حال سن سمجھ کر اولیاء اور انبیاء اور پیر وشہید سے التجا کرتے ہیں معاذ اللہ من ذالک گویا مضمون اس شعر کا انکے گوش ہوش میں نہیں پڑا۔

حاجت طلبی بغیر مولے ☆ عیب است غلام باوفارا

۲۴۹۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْلَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ اُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ اَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهٗ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهٗ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهٖ اِذْهَبِيْ فَهِيَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلٰى بَابِهٖ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ الْكِفْلَ۔

۲۴۹۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے ایک حدیث کہ اگر سنی ہوتی میں نے ایک یا دو بار یہاں تک کہ گنا سات تک تو نہ بیان کرتا میں بلکہ سنی ہے میں نے اس سے ہے اس سے زیادہ مرتبہ سنا میں نے ان کو کہ فرماتے تھے ایک مرد بنی اسرائیل سے کہ نام اس کا کفل تھا کہ وہ پرہیز نہ کرتا تھا کسی گناہ سے سو آئی اس کے پاس ایک عورت اور دیئے اس نے اس کو ساٹھ دینار اس بات پر کہ جماع کرے اس عورت سے پھر جب بیٹھا وہ اسکے آگے جیسا کہ بیٹھتا ہے مرد اپنی عورت کے آگے' کانپی وہ اور رونے لگی سو پوچھا اس نے کیوں روئی تو کیا میں نے زبردستی کی تجھ پر؟ وہ بولی کہ نہیں آج میں وہ کام کرتی ہوں جو کبھی نہیں کیا اور باعث اس کا کوئی نہیں سوا حاجت کے ۔سو کہا اس نے تو یہ کام کرتی ہے اور کبھی تو نے نہیں کیا جا وہ تیرے دینار تیرے لیے ہیں اور کہا اس مرد نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی' نافرمانی نہ کروں گا میں اللہ تعالیٰ کی اس کے بعد کبھی سو انتقال کر گیا وہ اسی رات کو سو صبح کو اس کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے بخش دیا کفل کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شیبان اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے اور

مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت کی ابوبکر بن عیاش نے یہ حدیث اعمش سے اور خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبداللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر اور وہ غیر محفوظ ہے اور عبداللہ بن عباد اللہ الرازی کوفی ہیں اور جدہ ان کی سریہ تھیں علی بن ابی طالب کی اور روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبیدہ ضبی اور حجاج بن ارطاط اور کئی لوگوں نے۔

۲۴۹۷ ـ ۲۴۹۸ : عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بِحَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلٰى اَنْفِهٖ قَالَ بِهٖ هٰكَذَا فَطَارَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَطَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا يُصْلِحُهٗ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ اَضْلَلْتُهَا فِيْهِ فَاَمُوْتُ فِيْهِ فَرَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَ رَأْسِهٖ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ وَمَا يُصْلِحُهٗ۔

۲۴۹۷ـ۲۴۹۸: روایت ہے حارث بن سوید سے کہا انہوں نے کہ بیان کیں ہم سے عبداللہؓ نے دو حدیثیں ایک اپنی جانب سے یعنی موقوف اور دوسری نبی ﷺ کی طرف سے یعنی مرفوعاً کہا عبداللہؓ نے مؤمن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی جڑ میں ہے اور ڈرتا ہے کہ وہ اس پر گر پڑے یعنی عذاب الٰہی کا پہاڑ سامنے نظر آتا ہے اور فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہ کو مانند ایک مکھی کے کہ بیٹھی اس کی ناک پر اور اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی اور یہ حدیث موقوف تھی اور حدیث مرفوع یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ عزوجل بے شک زیادہ خوش ہونے والا ہے تم میں سے ایک کی توبہ پر بہ نسبت اس مرد کے کہ تھا وہ چٹیل زمین میں کہ جس میں گھاس نہ تھی یا ہلاک کرنے والی تھی وہ زمین اس کے ساتھ تھی اونٹنی اس کی کہ اس پر تھا توشہ اس کا اور کھانا پینا اس کا اور جس کی اس کو حاجت ہو پس کھو دیا اس نے اس اونٹنی کو سو نکلا وہ اس کے ڈھونڈنے کو یہاں تک کہ جب وہ قریب ہلاک کے پہنچا کہا اس نے کہ لوٹوں میں اس جگہ میں کہ جہاں کھویا میں نے اس اونٹنی کو اور مر جاؤں وہیں پس لوٹا وہ اس مکان کی طرف سو لگ گئی اس کی آنکھ پھر جاگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کی اس کے سر کے پاس موجود ہے اس پر ہے اس کا کھانا اور پینا اور جس کی اسے حاجت ہو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ مترجم: مسلم میں باختلاف یسیر یہ روایت انسؓ سے مروی ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب وہ اونٹنی اس کو مل گئی پکڑلی اس نے مہار اس کی اور خوشی کے مارے کہنے لگا۔ اللھم انت عبدی و انا ربك۔ یعنی یا اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب' خطا کی اس نے شدتِ فرح سے انتہیٰ اور یہ ایک مثال ہے اور تشبیہ ہے باری تعالیٰ کے خوش ہونے کی جیسے وہ بندہ اپنی جان دینے پر مستعد ہو گیا تھا اور کوئی صورت حیٰوۃ کی نظر نہ آتی تھی پھر یکبارگی سب سامان راحت اور استراحت مجتمع ہو گیا اور خوشی کے مارے کچھ کا کچھ زبان سے نکل گیا' حالانکہ ایسی خطا باری تعالیٰ پر محال ہے مگر یہ اسکے خوش ہونے کے باعتبار فضل و کرم کے ایک مثال ہے غرض یہ کہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسی ہی باری تعالیٰ اس کی زندگی ابدی پر کہ بسبب توبہ کے حاصل ہوئی ہے اور بلاکت گناہ سے بندہ کہ نجات ملی ہے خوش ہوتا ہے۔ وذٰلك هو الفوز العظيم۔

۲۴۹۹ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ ۔

۲۴۹۹: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر بیٹا آدم کا خطاء کار ہے اور بہتر خطا کاروں کے توبہ کرنے والے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں ہم جانتے اس کو مگر علی بن مسعدہ کی روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۵۰۰ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ۔

۲۵۰۰ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر پس چاہیے کہ اکرام و تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر پچھلے دن پر تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں عائشہؓ اور انسؓ اور ابی شریح کعبی سے بھی روایت ہے اور ابی شریح عدوی ہیں اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔

۲۵۰۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا۔

۲۵۰۱ روایت ہے عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

۲۵۰۲ : عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

۲۵۰۲ روایت ہے ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمانوں میں افضل کون شخص ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابی موسیٰ کی روایت سے۔

۲۵۰۳ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ قَالَ اَحْمَدُ قَالُوْا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ۔

۲۵۰۳ روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے عار دلایا اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک کہ اس سے وہ گناہ صادر نہ ہو کہا احمدؒ نے کہ محدثین کا قول ہے کہ مراد اس سے وہ گناہ ہے کہ جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو یعنی بعد توبہ کے پھر عار دلانا نہ چاہیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں خالد بن معدان نے نہیں پایا معاذ بن جبلؓ کو اور مروی ہے خالد بن معدان نے ملاقات کی ہے ستر صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

۲۵۰۴ : عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ۔

۲۵۰۴ روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے مت ظاہر کرو شماتت اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ رحم کرے گا اس پر اور مبتلا کرے گا اس پر مبتلا کرے گا تجھ کو یعنی اس بلا میں کہ جس پر تو نے شماتت کی تھی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مکحول نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے اور انس بن مالکؓ اور ابی ہندداری سے بعضوں نے کہا کہ ان کو کسی صحابی سے سماع نہیں مگر ان تین شخصوں سے اور مکحول شامی کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور وہ غلام تھے پس آزاد کیے گئے اور مکحول ازدی بصری نے سنا ہے عبداللہ بن عمر سے اور روایت کرتے ہیں ان سے عمارہ بن زاذان روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے تمیم سے انہوں نے عطیہ سے کہا انہوں نے کہ بہت سنا میں نے مکحول سے کہ لوگ ان سے کوئی مسئلہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے تھے ندانم یعنی میں نہیں جانتا۔

۲۵۰۵ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا۔

۲۵۰۵ روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں دوست رکھتا ہوں میں کہ ذکر کروں کسی شخص کا اگرچہ مجھے اتنا اتنا ہو یعنی مال دنیا سے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۵۰۶ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ حَكَيْتُ رَجُلًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَفِيَّةَ اِمْرَاَةٌ وَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَاَنَّهَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْمُزِجَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمُزِجَ۔

۲۵۰۶ روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا میں نے رسول اللہ کے آگے ایک مرد کا سو فرمایا آپؐ نے کہ نہیں پسند آتا مجھ کو کہ میں ذکر کروں کسی مرد کا اگرچہ مجھے ملے اتنا اور اتنا یعنی مال کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ بے شک صفیہ ایک عورت ہے اور اشارہ کیا حضرت عائشہ نے اپنے ہاتھ سے اسی طرح یعنی وہ ٹھگنی ہے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیشک تو نے ایسی بات ملائی اپنی باتوں میں کہ اگر ملائی جائے وہ دریا کے پانی میں تو بدل جائے یعنی خراب ہو جائے۔

ف: مترجم: یہ ہاتھ سے اشارہ کرنے کو بھی آپ نے غیبت قرار دیا معلوم ہوا کہ غیبت ہاتھ سے یا منہ سے یا آنکھ سے اشارہ کرنے سے بھی ہو جاتی ہے اور پھر اس کی خرابی بیان فرمائی کہ اگر دریا میں ملا دی جائے تو وہ بھی متغیر اور خراب ہو جائے یہ ایک تمثیل ہے اس کی خرابی کی۔

۲۵۰۷ :عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ۔

۲۵۰۷ روایت ہے یحییٰ بن وثاب سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ سے جو اصحاب نبیؐ سے ہیں کہا یحییٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ اس شخص نے کہا فرمایا نبیؐ نے جو مسلمان کہ ملے لوگوں سے صبر کرے انکی تکلیف پر بہتر ہے اس مسلمان سے کہ نہ ملے لوگوں سے اور نہ صبر کرے انکی تکلیف پر۔ف: کہا ابن عدی نے گمان کرتا ہوں میں کہ وہ راوی ابن عمرؓ ہیں۔

۲۵۰۸ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ۔

۲۵۰۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بچو تم آپس کی برائی سے یعنی پھوٹ اور بغض وعداوت سے کہ وہ مونڈنے والی ہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے یہ اس سند سے اور سوء ذات البین سے مراد عداوت وبغضاء آپس کی اور یہ جو فرمایا کہ مونڈنے والی ہے یعنی دین کی مونڈنے والی ہے۔

۲۵۰۹ :عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ۔

۲۵۰۹: روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خبر نہ دوں میں تم کو ایسی چیز کی جو درجہ میں افضل ہے صیام وصلوٰۃ وصدقہ سے؟ کہا صحابہؓ نے کیوں نہیں فرمایا آپ ﷺ نے ملاپ اور محبت آپس میں اس لئے کہ پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتی ہے بال کو بلکہ مونڈتی ہے دین کو یعنی استیصال کرتی ہے دین کا۔

۲۵۱۰ : عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَفَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذٰلِكَ لَكُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

۲۵۱۰ روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا گھس گیا ہے تم میں مرض اگلی امتوں کا یعنی حسد اور بغض اور مونڈنے والا ہے نہیں کہتا ہوں میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو ولیکن مونڈتا ہے دین کو اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے داخل نہ ہوں گے تم جنت میں جب تک مؤمن نہ ہو گے اور مؤمن نہ ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے اور بتادوں میں تم کو ایسی چیز کہ جو جمائے تم کو محبت میں رواج دو سلام کو آپس میں۔

۲۵۱۱ : عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ۔

۲۵۱۱ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی گناہ لائق تر نہیں کہ سزا اس کے مرتکب کو جلد دنیا میں ملے اور کچھ جمع بھی رہے آخرت میں بغی اور قطع رحم سے زیادہ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم : یعنی خروج کرنا حاکم اسلام کی اطاعت سے کہ اس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی دیتا ہے۔ قتل واسر ونہب اموال وغیرہ سے اور آخرت میں بھی اس پر عذاب ہوگا اور اسی طرح قطع رحم کا حال ہے یعنی ناتے داروں سے بدسلوکی کا بھی یہی منوال (روعمل) ہے۔

۲۵۱۲ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهٗ بِهٖ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَافَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا۔

۲۵۱۲ : بسند مذکور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں گی لکھے گا اللہ تعالیٰ اسے شاکر صابر اور جس میں نہ ہوں گی نہ لکھے گا اسے شاکر اور نہ صابر تفصیل ان کی یہ ہے کہ جس نے نظر کی دین میں اس شخص کی طرف جو اس سے بڑھ کر ہے اور پیروی کی اس کی اور نظر کی دنیا میں اس شخص کی طرف جو اس سے کم ہے اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اس فضل پر کہ اس پر ہوا۔ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور صابر اور جس نے نظر کی دین میں اپنے سے کم پر اور نظر کی دنیا میں اپنے سے زیادہ پر اور افسوس کیا اس دنیا پر جو اسے نہ ملی نہ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور نہ صابر۔

مترجم : یعنی دین میں اپنے سے زیادہ پر نظر کرنے سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور رغبت مزید عبادت پر ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے جو دین میں اپنے سے کم ہو اس پر نظر کرنے سے عجب اور خوش پسندی اپنی نظر میں آتی ہے اور تھوڑی عبادت بھی اپنی بہت دکھائی دیتی ہے اور دنیا میں جو مال ومتاع اپنے سے زیادہ رکھتا ہے اس پر نظر کرنے سے نہ شکری اللہ کی ہوتی ہے اور رغبت تحصیل دنیا کی زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمت حق اپنے پاس موجود ہے وہ نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور اپنے سے کم پر نظر کرنے سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہے اور تھوڑی نعمت بہت نظر آتی ہے انتہیٰ کلام المترجم۔

روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے علی بن اسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے مثنیٰ بن صباح سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ذکر کیا سوید نے عمروؓ بن شعیب کے بعد ان کے باپ کا اپنی روایت میں۔

۲۵۱۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔

۲۵۱۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نظر کرو اس کی طرف جو تم سے کم ہے یعنی نعماء دینوی میں اور مت نظر کرو اس کی طرف جو تم سے زیادہ ہے اس لیے اس میں امید ہے کہ تم حقیر نہ جانو گے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو تمہارے پاس ہے۔

۲۵۱۴ : عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاَسَيْدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَرَّ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِیْ فَقَالَ مَالَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا اَبَابَكْرٍ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْیَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنَّا كَذٰلِكَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَالَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْیَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَى الْحَالِ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ بِهَا مِنْ عِنْدِیْ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِیْ مَجَالِسِكُمْ وَعَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِیْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً۔

۲۵۱۴: روایت ہے ابی عثمان سے کہ حنظلہ اسیدی جو کاتب تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ روتے ہوئے گزرے ابوبکرؓ پر سو فرمایا ابوبکرؓ نے کیا ہوا تم کو اے حنظلہ کہا انہوں نے کہ منافق ہو گیا حنظلہ اے ابوبکرؓ اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب رہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ یاد دلاتے ہیں ہم کو دوزخ اور جنت تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر جب لوٹتے ہیں ہم ان کے پاس سے اور ملتے ہیں اور مشغول ہوتے ہیں ہم بیبیوں اور سامانِ دنیوی میں بھول جاتے ہیں ہم بہت کچھ ان نصیحتوں میں سے پس کہا ابوبکرؓ نے قسم ہے اللہ کی ہمارا بھی یہی حال ہے چلو ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف پھر گئے ہم پھر جب دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا اے حنظلہ! عرض کی کہ حنظلہ منافق ہو گیا یا رسول اللہ ہوتے ہیں ہم آپؐ کے پاس اور آپ خوف دلاتے ہم کو نار سے اور امید دلاتے ہیں جنت کی یہاں تک کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں ان دونوں کو یعنی ایسا یقین ہوتا ہے' پھر جب لوٹتے ہیں ہم آپ کے پاس اور ملتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں عورتوں سے اور مشغول ہوتے ہیں سامان دنیا میں بھول جاتے ہیں بہت سی باتیں ان میں کی' کہا راوی نے پھر فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اگر تم مداومت کرو اور ہمیشہ رہو اسی حال پر کہ اٹھتے ہو جس حال میں میرے پاس سے تو مصافحہ کریں تم سے فرشتے تمہاری مجلسوں میں اور تمہارے بچھونوں پر اور

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ کمال ایمان تھا صحابہؓ کا کہ غفلت اور نسیان کو منجملہ نفاق گنا اور اپنے نفس پر نفاق سے ڈرے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم دوام حضور کے ساتھ مکلف نہیں مگر ساعت فساعت۔

تمہاری راہوں میں ولیکن اے حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے کوئی کیسی۔

۲۵۱۵ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

۲۵۱۵: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مؤمن کامل نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لئے جو دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لئے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۵۱۶ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ اِنِّيْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ۔

۲۵۱۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھا میں پیچھے نبیؐ کے ایک دن سو فرمایا آپؐ نے اے لڑکے سکھاؤں میں تجھے چند کلمہ یاد رکھ تو اللہ کو کہ وہ یاد رکھے گا تجھ کو یاد رکھ اللہ کو کہ پائے گا تو اس کو اپنے آگے اور جب مانگے تو مانگ اللہ سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ تعالیٰ سے اور جان تو کہ اگر لوگ جمع ہو جائیں اس پر کہ نفع پہنچائیں تجھ کو کچھ تو ہرگز نہ پہنچا سکیں گے مگر اتنا کہ لکھا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اور اگر مجتمع ہو جائیں اس پر کہ ضرر پہنچائیں تجھ کو کچھ تو ضرر نہ پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اتنا کہ اللہ نے لکھا ہے تیرے لیے اٹھا لیے گئے قلم اور سوکھ گئے صحیفے یعنی کتابت تقدیر کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یاد رکھنا بندہ کا اللہ کو ذکر لسان اور جان ہے اور اطاعت اور فرمانبرداری اس کی اور یاد رکھنا اللہ کا بندہ کو بچانا ہے اسے معاصی سے اور توفیق خیر بخشنا اس کا اور مدد و اعانت کرنی اس کی نوائب و مصائب میں اور فرمایا جب مانگے تو مانگ اللہ سے اس میں رد ہوا ان مبتدعین و مشرکین پر جو اولیاء و انبیاء سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور دور دور سے ان کو پکارتے ہیں اور ان کی تائید اور مدد کی امید پر نذریں نیاز کرتے ہیں کوئی پڑھتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ کوئی کہتا ہے یا سید احمد مدد دے کوئی کہتا ہے یا علی مدد یا پیر مدد حالانکہ یہ سب عاجز ہیں اللہ تعالیٰ کے روبرو اور ایک ذرہ نفع و ضرر پر اختیار نہیں رکھتے' قولہ اٹھا لیے گئے قلم یہ کنایہ ہے تقدیر کے تمام ہو جانے سے اور اس سے فراغت تام حاصل ہونے سے۔

۲۵۱۷ : اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْاُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ قَالَ اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ۔

۲۵۱۷: روایت ہے انسؓ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا باندھوں میں پیر اونٹ کا اور توکل کروں یا اس کو چھوڑ کر توکل کروں فرمایا آپؐ نے اونٹ کا پیر باندھ اور توکل کر۔

ف: کہا عمروؓ بن علی نے کہا یحییٰ نے اور یہ میرے نزدیک حدیث منکر ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے انسؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے بلکہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو بجا لا کر مسبب الاسباب پر بھروسہ کرنا اور نظر اور اعتماد اسباب پر نہ کرنا۔

۲۵۱۸ : عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

۲۵۱۸: روایت ہے ابی الحور سعدی سے کہا انہوں نے حسن بن علی سے کیا یاد کیا تم نے نبیؐ سے فرمایا انہوں نے کہ یاد کیا میں نے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

نے چھوڑ دے وہ چیز کہ شک میں ڈالے تجھ کو طرف اس چیز کے کہ شک میں ڈالے تجھ کو طرف اس چیز کے کہ شک میں نہ ڈالے تجھ کو اسلئے کہ صدق اطمینان ہے دل میں اور کذب اضطراب ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالحور کا نام ربیعہ بن شیبان ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے برید سے مانند اس کے۔ مترجم: یعنی چھوڑ دے شک کی بات کو جیسے کہ محرمات کو چھوڑ دیا تو نے کہ جس میں شک نہیں اور صدق پر دل مطمئن ہو جاتا ہے اور قلب کو تسلی ہو جاتی ہے اور کذب میں اضطراب اور بیقراری اور دل میں حرکت رہتی ہے۔

۲۵۱۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعِبَادَةٍ وَ اجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْدَلُ بِالرِّعَةِ۔

۲۵۱۹: روایت ہے جابرؓ سے کہا ذکر کیا گیا ایک مرد کا نبی ﷺ کے سامنے ساتھ عبادت اور ریاضت کے اور ذکر کیا گیا دوسرے کا ساتھ ورع کے فرمایا نبی ﷺ نے برابر نہیں کی جاتی ہے کوئی عبادت ساتھ ورع کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی وجہ سے۔ مترجم: اس حدیث سے فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شبہات سے بچے اس خوف سے کہ محرمات میں نہ پڑے اور چونکہ شر سے بچنا مقدم ہے اس لیے عبادت کثیرہ کی کچھ حقیقت نہیں ورع قلیل کے آگے اور مثال اس کی یہ ہے کہ ایک مریض پرہیز کرتا ہوا گرچہ دوا کا کم استعمال کرے اکثر تندرست ہو جاتا ہے اور دوسرا اگرچہ دوا بہت کرے مگر بدپرہیزی کرے تو دوا ضائع ہوتی ہے اور مرض بڑھتا ہے۔

۲۵۲۰: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيْرٌ قَالَ فَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ۔

۲۵۲۰: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھایا حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن میں رہے لوگ اس کے شر سے داخل ہوا جنت میں سو عرض کی ایک شخص نے یا رسول اللہ ایسے لوگ تو اس زمانہ میں بہت ہیں آپؐ نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہوں گے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اسرائیل کی روایت سے روایت کی ہم سے عباسؒ نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ہلال بن مقلاص سے مانند حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے مروی ہے۔

۲۵۲۱۔۲۵۲۲: عَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهُ۔

۲۵۲۱۔۲۵۲۲: روایت ہے معاذ جہنی سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے دیا اللہ کے لیے اور روکا اللہ کے لیے اور محبت کی اللہ کے لیے اور عداوت کی اللہ کے لیے اور نکاح کیا اللہ کے لیے سو پورا ہو گیا ایمان اس کا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

۳۶

أَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں صفت میں جنت کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

مقدمہ من المترجم ☆ جنت اصل لغت میں بمعنی چھپانے کیلئے ہے اور ترکیب ان حروف کی ستر و اخفا کے واسطے ہے چنانچہ جنین اسی سے مشتق ہے کہ بطن مادر میں پوشیدہ ہے اور جنون بھی اس سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چھپانے والا ہے اور جنان بھی کہ بمعنی قلب ہے کہ سینہ میں پوشیدہ ہے اور جنت نام ہو گیا ہے سایہ دار درختوں کا کہ وہ بھی اپنے ماتحت کی زمین کو چھپاتے ہیں یا اپنے جوانب کو مستور کر دیتے ہیں بعد اسکے نام ہو گیا ہے بستان و باغ کا کہ درختان سایہ دار رکھتا ہو اور اصطلاح شرع میں نام ہے دار الثواب کا جیسے جہنم نام ہے دار العذاب کا اور صراح میں کہا ہے کہ جنت باغ و بہشت ہے انتہیٰ۔ اور جنت کو جنت اس لیے کہا کہ وہ بھی نظر خلائق سے پوشیدہ ہے چنانچہ اس سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا: جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ۔ یعنی ڈھانپا اس کو رات نے اور جن کو جن کہا ہے اسی لئے کہ وہ نظر انس سے مستور و مختفی ہیں اور اسی سے ہے حدیث: ((وَلِيَ دَفْنَهُ وَاِجْنَانَهُ عَلِيٌّ وَّ عَبَّاسٌ)) یعنی متولی ہوئے آپ کے دفن و اخفاء کے علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اور اسی لئے قبر کو جان کہتے ہیں کہ وہ مردوں کو چھپاتی ہے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا: اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً [المجادلة: ۱۶] یعنی ٹھہرایا منافقوں نے اپنے قسموں کو ستر اور اسی سے ہے حدیث: اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یعنی امام موجب ستر ہے اور اسی سے ہے جُنَّةٌ کہ بمعنی سپر ہے اس لیے کہ وہ چھپاتی اور بچاتی ہے اہل اپنے کو شمشیر و تیر سے (مجمع) اور قرآن عظیم الشان میں جو تعریف و توصیف جنت کی وارد ہوئی ہے اگر تمام جہان کے عقلاء اور بلغاء جمع ہو کر ہزاروں برس فکر و تدبیر کریں ممکن نہیں کہ اس سے بہتر یا برابر اس کے کوئی مکان قیاس میں آسکے چنانچہ خلاصہ اسکا ہم اس مقام میں تحریر کرتے ہیں اور جمیع صفات قرآنیہ دو قسم ہیں ایک ثبوتی دوسرے سلبی۔ اوّل ہم ذکر کرتے ہیں ثبوتی کو بعد اسکے سلبی کو دو فصلوں میں۔

فصل اوّل:

در صفاتِ ثبوتیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ تبیان آں پرداختہ است

اللہ تعالیٰ نے دار الثواب کو جنت فرمایا: اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور روضہ بھی فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ اور جنت عالیہ میں فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ اور ماکولات میں سے ذکر کیا ہے آٹھ چیزوں کا، فواکہ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ و وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ سدر فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ موز وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ خوشہا قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ثمرات كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ لحم طیر یعنی گوشت پرندوں کا وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ اور صبح و شام اس کا وقت بیان فرمایا کہ اکثر بلاد متوسط میں متنعمین کی عادت یہی ہے: وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا اور نخل و رمان فِيْهِمَا

فَاكِهَاتِهٖ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ اور مشروبات کے ذیل میں بارہ چیزوں کا ذکر فرمایا: اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور تفصیلاً: فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور تفجیر ان کی عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا اور جریان ان کا فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ اور سکوب پانی کا وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ اور اسماء ان کے ذکر کیا سلسبیل کو عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا اور تسنیم کو وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ اور ذکر کیا تین کاسوں کا' کاس معین يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ اور کاس کافور اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا اور کاس زنجبیل وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا اور سقایت میں وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا اور مشروبات کے ختم میں يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ اور متاع خانگی میں سے ذکر کیا اکواب و اباریق و کاس کا بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ اور ثیاب و حلیہ کا عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ اور ارائک کا مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ اور عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ اور هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ اور فرشوں کا مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ اور زرابی کا وَزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ اور نمارق کا وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ اور لباس کا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ اور صحاف کا يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ اور رفرف و عبقری کا مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ اور اساور اور لؤلؤ کا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا اور مکانوں سے ابواب کا جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ اور غرفوں کا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ اور اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا اور مساکن وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ اور امن کا مقام اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ اور ساکنانِ جنت سے ازدواج اہلِ جنت کے وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور حور و زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور بیان کی حیاء ان کی وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اور رنگ بدن ان کا' كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۔ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ و وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ اور ہم عمری ان کی فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور سایہ پروردگی ان کی حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ اور بکارت ان کی فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا اور لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ اور حسن ان کا فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ اور تکعب ان کا وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا اور پیار ان کا اپنے شوہروں پر عُرُبًا اَتْرَابًا اور نشوونما ان کا بطور عجیب برخلاف دوسری مخلوقات کے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً اِنْشَآءً عَجِيْبًا غَرِيْبًا اور تزویج ان کی غیبی طور پر وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور ذکر کیا ساکنانِ جنت سے غلامان کو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ اور ولدان کو وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اور تشبیہ دی لولو منثور سے اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا اور خازن کو وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۔

جنتیوں کے افعال و احوال سے ذکر کیا نصرت و سرور کو وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا اور حمد باری تعالیٰ کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ' وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ و وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور سلام اللہ تعالیٰ کا ان پر سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ اور سلام خزانہ جنت کا ان پر وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ اور سلام دوسرے فرشتوں کا ان پر وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اور سلام ان کا آپس میں وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ' لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا و وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا کلام ان کا آپس میں اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ اور جھانکنا ان کا اہل نار پر فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ اور پکارنا ان کا دوزخیوں کو وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ...... اور ہنسنا ان کا کفار پر۔ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ اور مطلق ہنسی خوشی ان کی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ اور عیش خوش ان کا فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

رَّاضِيَةٍ اور خلود ان کا هُمْ فِيهَا خَالِدُوْنَ خَالِدِيْنَ فِيهَا اَبَدًا اور صاف دلی ان کی آپس میں وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ اور راضی ہونا باری تعالیٰ شانہٗ کا ان سے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اور نظر کرنا ان کا اس تعالیٰ شانہ کی طرف چشم سر سے بجہت فوق میں وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔ یہ ہیں صفات ثبوتیہ جنت اور اہل جنت کے قرآن عظیم الشان نے ان کو مقامات متعددہ میں اسالیب مختلفہ سے بیان فرمایا اور عبارات بلیغہ اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے اس کا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اس سے پُر شوق ہیں اور کام جان حافظین کی اس سے پُر ذوق ہزاروں نے اس مژدہ کے استماع سے جام شہادت پی لئے اور لاکھوں بصدور ریاضت وعبادت جی لئے غرض شوق نے مؤمنوں کو بے قرار کیا اور اشتیاق نے پُر از اضطرار۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ☆ بسا کین دولت از گفتار خیزد

فصل دوئم:

در صفاتِ سلبیہ جنت کے قرآن عظیم الشان بہ نفی آں پرداختہ است

اور وہ بارہ چیزیں ہیں کہ قرآن نے دامن جنت کو اس سے پاک کیا اور برأت ساخت اہل جنت کی ان چیزوں سے فرمائی اس میں لغو ہے۔ چنانچہ فرمایا: لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً۔ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيهَا لَغْوًا اِلَّا سَلَامًا اور مرگ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى اور رجوع اور عریانی وَاَنَّ لَكَ اَنْ لَّا تَجُوْعَ فِيهَا وَلَا تَعْرٰى اور تشنگی اور دھوپ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيهَا وَلَا تَضْحٰى اور کذب لَا يَسْمَعُوْنَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذّٰبًا اور تاثیم یعنی گناہ کی بات لَا يَسْمَعُوْنَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا اِلَّا قِيْلًا سَلَامًا سَلَامًا اور سردی اور گرمی لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا اور تکلیف اس میں اور خروج اس سے لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ۔ یہ صفات ہیں جنت کے کہ وارد ہوئے ہیں قرآن عظیم الشان میں اور نہ پائے گا تو اکثر مقام میں اس اختصار کے ساتھ تفصیل اس کی کہ موافق ہوا یہ فقیر اس کے بیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم سے واللہ ذو الفضل العظیم اور مزید تفصیل اس کی وارد ہوئی ہے احادیث میں یا اقوال مفسرین میں پائے گا تو اسے ابواب ذیل میں ان شاء اللہ تعالیٰ انتہیٰ قول المترجم بفضل خالق المتمم۔

۱۵۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ

باب: جنت کے درختوں کے بیان میں

۲۵۲۳: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ۔

۲۵۲۳: روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنت میں ایسے درخت ہیں کہ چلا جائے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک اور پورا نہ ہو سایہ اس کا فرمایا آپ ﷺ نے مراد ظل ممدود ہے جو قرآن میں مذکور ہے وہی سایہ ہے۔

۲۵۲۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ۔

۲۵۲۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ چلا جائے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابی سعیدؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۵۲۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ۔

۲۵۲۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں کہ جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ مترجم: ایک روایت میں آیا ہے یسیر الراکب الجواد المضمر السریع۔ یعنی اگر چلے سوار مضمر گھوڑے کا تیز رو سو برس تو بھی قطع نہ کرے مسافت اس کی ظل کی اور مضمر وہ گھوڑا ہے کہ جس کو اوّل دانہ چارہ دے کر خوب موٹا تازہ کریں اور بعد اس کے بتدریج خوراک اس کی کم کریں کہ دبلا ہو مگر قوت غذائے سابق کے باقی رہے اور بدن ہلکا ہو جائے اور اس کے برابر کوئی گھوڑا دوڑ نہیں سکتا اور مراد سایہ درخت سے وہ مقام ہے کہ جہاں تک اس کی شاخیں پھیلی ہوں اور اغصان منتشر ہوں۔ (نووی)

۱۵۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِیْمِهَا

باب: نعیم جنت کے بیان میں

۲۵۲۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا اِذَا کُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَزَهِدْنَا وَکُنَّا مِنْ اَهْلِ الْاٰخِرَةِ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَاٰنَسْنَا اَهَالِیْنَا وَشَمَمْنَا اَوْلَادَنَا اَنْکَرْنَا اَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّکُمْ تَکُوْنُوْنَ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِیْ کُنْتُمْ عَلٰی حَالِکُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْکُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ کَیْ یُذْنِبُوْا فَیَغْفِرَلَهُمْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَابِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاءُ هَا اللُّؤْلُؤُ وَالْیَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ یَّدْخُلُهَا یَنْعَمُ لَا یَبْاَسُ وَیَخْلُدُ لَا یَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰی ثِیَابُهُمْ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثٌ لَا یُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ

۲۵۲۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا عرض کی ہم نے کہ اے رسول اللہؐ کے کیا حال ہے ہمارا کہ جب ہوتے ہیں ہم آپؐ کی خدمت میں نرم رہتے ہیں دل ہمارے اور بیزار ہوتے ہیں ہیں آپؐ یعنی دنیا سے اور ہوتے ہیں ہم اہل آخرت سے پھر جب کہ ہم نکل جاتے ہیں آپ کے پاس سے اور انس کرتے ہیں ہم اپنے گھر والوں سے اور سونگھتے ہیں یعنی پیار کرتے ہیں اولاد کو بدلا ہوا پاتے ہیں ہم اپنے دلوں کو پس فرمایا رسول اللہؐ نے اگر تم اسی حال پر رہو جس حال سے میرے پاس سے نکلتے ہو تو ملاقات کریں تم سے فرشتے تمہارے گھروں میں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ لائے اور مخلوقات کو یعنی تمہارے سوا کہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف کرے یعنی بعد ان کے استغفار کے یا قبل اسکے کہا راوی نے پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ کس سے پیدا کی گئی مخلوق فرمایا پانی سے عرض کی میں نے جنت کا ہے سے بنی ہے اسکی فرمایا آپؐ نے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سونے کی اور گارا اس کا مشک اذفر ہے اور کنکر اس کے موتی اور یاقوت ہے اور خاک اس کی زعفران جو داخل ہوگا اس میں عیش کرے گا اور تکلیف نہ پائے گا اور ہمیشہ رہے گا اور

وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعِزَّتِىْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ۔

مرے گا نہیں نہ پرانے ہوں گے کپڑے اس کے اور نہ فنا ہوگی جوانی اس کی پھر فرمایا آپؐ نے تین شخصوں کی دعا پھیری نہیں جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے امام عادل کی اور صائم کی جب افطار کرے اور مظلوم کی کہ بلند کر لیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ بدلی کے اوپر یعنی جاتی ہے آسمان پر اور کھولے جاتے ہیں اسکے لیے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ قسم ہے مجھے اپنی عزت کی میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد کروں۔

ف: اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی قوی نہیں اور میرے نزدیک وہ متصل نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی ہریرہؓ سے اسناد سے۔

۱۵۱۷: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

باب: جنت کے غرفوں کے بیان میں

۲۵۲۷: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اِلَيْهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِىَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِىَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَ صَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔

۲۵۲۷: روایت ہے علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جنت میں جھروکے ہیں کہ نظر آتا ہے ان کا باہر ان کے اندر سے اور ان کا اندر ان کے باہر سے سو کھڑا ہو گیا آپؐ سامنے ایک اعرابی اور عرض کی کہ وہ کن لوگوں کے لیے ہیں اے نبی اللہ کے؟ فرمایا آپ نے وہ ان کے واسطے ہیں کہ اچھا کیا انہوں نے کلام یعنی شیریں زبانی سے حق گوئی کی اور کھلایا کھانا اور پے در پے ہمیشہ روزے رکھے یعنی سوائے ایام ممنوعہ کے اور نماز پڑھے اللہ کے لیے رات کو جب لوگ سوتے ہوں یعنی تہجد کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل حدیث نے عبدالرحمٰن بن اسحاق میں ان کے حافظہ کی طرف سے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمٰن بن اسحاق قرشی مدینہ کے رہنے والے ہیں اور وہ اثبت ہیں عبدالرحمٰن کوفی سے۔

۲۵۲۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِىْ جَنَّةِ عَدْنٍ وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِىْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ۔

۲۵۲۸: روایت ہے عبداللہ بن قیس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک جنت میں دو باغ ہیں ایک چاندی کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب چاندی کی ہیں۔ اور دوسرا سونے کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب سونے کی ہیں اور جنت کے لوگوں میں اور ان کے پروردگار میں اگر نظر کریں تو کوئی چیز مانع نہیں مگر چادر اس کی بڑائی کی کہ ہے اس کے مبارک منہ پر جنت عدن میں اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے جنت میں ایک خیمہ ہے ایک موتی کا اندر سے تراشا ہوا کہ چوڑان اس کی ساٹھ میل ہے ہر کونے میں اسکے کچھ لوگ ہیں کہ نہیں دیکھتے دوسرے کو طواف کرے گا ان پر مومن۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابو بکر بن ابی موسیٰ کا نام معلوم نہیں ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبلؒ نے اور ابی موسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ مترجم: سورہ رحمٰن کے اور اخیر رکوع میں بھی اللہ جل جلالہ نے بالتفصیل دو باغوں کا ذکر فرمایا ہے اور ہر ایک کی نعمتیں جدا جدا شمار کی ہیں یہ حدیث اس کی مصداق ہے قولہ ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں یعنی حوریں ہیں' قولہ طواف کرے گا یعنی جماع کرے گا۔

۱۵۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

باب: درجاتِ جنت کے بیان میں

۲۵۲۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔

۲۵۲۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں سو درجے ہیں ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کا فاصلہ ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۵۳۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ الزَّكٰوةَ اَمْ لَا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّغْفِرَلَهٗ اِنْ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْمَكَثَ بِاَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ اَلَا اُخْبِرُ بِهٰذَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَرِالنَّاسَ يَعْمَلُوْنَ فَاِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَ اَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَاِذَاسَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ۔

۲۵۳۰: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے روزہ رکھا رمضان کا اور نماز پڑھی اور حج کیا بیت اللہ کا کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا زکوٰۃ کا یا نہیں پھر فرمایا حق ہے اس کا اللہ تعالیٰ پر یعنی براہِ فضل و کرم یہ کہ بخشے اس کو خواہ وہ ہجرت کرے اللہ کی راہ میں یا رہے اسی زمین میں جہاں پیدا ہوا ہو کہا معاذؓ نے کیا نہ خبر دوں میں اس کی لوگوں کو فرمایا رسول اللہؐ نے چھوڑ دو لوگوں کہ عمل کرتے رہیں' اس لیے کہ جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر ہے جنت میں اور سب کے بیچوں بیچ اور اس کے اوپر ہے عرش رحمٰن کا اور اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی پھر جب تم مانگو اللہ تعالیٰ سے تو فردوس مانگو۔

ف: ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث ہشام سے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے معاذ بن جبل سے اور یہ حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ہمام کی روایت سے جو زید بن اسلم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ عبادہ بن صامت سے اور عطا نے نہیں پایا معاذ بن جبلؓ کو اور معاذ مدت ہوئی تھی کہ انتقال کر چکے۔ انتقال کیا زمانہ میں خلافت عمرؓ کے۔

۲۵۳۱: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةِ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ۔

۲۵۳۱: روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر کا درجہ ہے کہ اس میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی چاروں اور اس کے اوپر عرش ہے پھر جب سوال کرو تم اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرو فردوس کا۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے زید بن اسلم سے مانند اس کے۔

۲۵۳۲: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْاَنَّ الْعَالَمِیْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ۔

۲۵۳۲: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجہ ہیں اگر سارے جہان کے لوگ جمع ہو جائیں ایک درجہ میں تو سما جائیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: اللہ جل جلالہ نے بھی کئی مقام میں درجات مؤمنین کے بیان فرمائے ہیں منجملہ اس کے یہ آیت ہے: فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً [النساء: ۹۵] یعنی مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے قاعدین پر ایک درجہ فضیلت عنایت فرمائی ہے اور فرمایا: فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً...... [النساء: ۹۵، ۹۶] اور کہا ابن محریز نے مجاہدین اور قاعدین کے درمیان ستر درجہ ہیں ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ اگر فردوس جواد مضمر دوڑایا جائے تو ستر برس میں پہنچے اور سلمہ بن نبیط سے مروی ہے کہ ضحاک نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کہ بعض اصحاب درجہ میں افضل ہیں بعض سے اور افضل ان میں کا دیکھتا ہے اپنے فضل کو اور ادنیٰ نہیں دیکھتا کہ مجھ سے کوئی افضل ہے اور اوپر کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر اولا ایک درجہ افضل فرمایا پھر درجات فرمائے اس میں یہ نکتہ ہے کہ مراد اول سے قاعدین معذورین ہیں اور ثانی سے غیر معذوفین اور ابی سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت دیکھیں گے غرفہ والوں کو اپنے اوپر جیسا دیکھتے ہیں کوکب دری کو جو ڈوبنے کو جاتا ہو مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بسبب اس تفاضل کے کہ ان کے درمیان ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ منازل انبیاء ہیں کہ نہ پہنچے گا ان پر غیر ان کا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ پر اور تصدیق کی ہے انہوں نے پیغمبروں کی یعنی پیغمبر نہیں بلکہ ان کے مصدقین و مؤمنین ہیں اور مسند میں ابی سعیدؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں اللہ کے واسطے محبت کرنے والوں کے لیے غرفہ ہیں جنت میں اور وہ ایسے نظر آئیں گے جیسے کوکب طالع مشرق میں یا غرب میں اور کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں کہ محبت رکھتے تھے آپس میں اللہ کے واسطے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جائے گا صاحب قرآن کو جب داخل ہو گا جنت میں پڑھ اور چڑھ پھر پڑھے گا وہ قرآن اور چڑھے گا فی آیت ایک درجہ یہاں تک کہ پڑھے آخر آیت کہ اس کے ساتھ ہے انتہیٰ اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ درجات جنت سو سے زیادہ ہیں اور ابو ہریرہؓ کی روایت اور اسی طرح اور روایات باب دال ہیں کہ درجے اس کے سو ہیں پس تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ درجات اگرچہ زیادہ ہیں مگر شارع نے ان حدیثوں میں سو کا ذکر فرمایا یہ کہ سو درجے بہت بڑے بڑے ہیں اور ان کے بیچ میں اور درجات ہیں صغار لا تعد و لا تحصیٰ کہ مؤمن ترقی کریں گے ان پر اپنے اعمال کے موافق بفضل الٰہی۔ (حادی الارواح لابن القیم)

۱۵۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: نساء اہل جنت کے بیان میں

۲۵۳۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَیُرٰی بَیَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ سَبْعِیْنَ

۲۵۳۳: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کی عورتوں سے ہر ایک عورت کی بیاض ساق نظر آتی ہے ستر حلوں کے اندر سے یہاں تلک کہ دکھائی دیتا ہے گودا اس کی ہڈیوں کا اور یہ اس

حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ فَاِنَّهٗ حَجَرٌ لَوْ اَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهٗ لَاُرِيْتَهٗ مِنْ وَرَائِهٖ۔

لیے کہ اللہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ یاقوت اور مونگا ہیں سو یاقوت ایک پتھر ہے اگر اس میں ڈورا ڈالا تو نے اور اس کو صاف کیا تو نے نظر آئے گا وہ ڈورا باہر سے یعنی جب پتھر میں دنیا کے یہ صفت ہے تو حور میں عقبیٰ کے کیا کچھ نہ ہوگا۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اس کے معنوں میں اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے عبیدہ بن حمید کی روایت سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا اور ایسی ہی روایت کی جریر نے اور کئی لوگوں نے عطاء بن سائب سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۲۵۳۴: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِی السَّمَاءِ بِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا۔

۲۵۳۴: روایت ہے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں قیامت کے دن چمک ان کے چہروں کی مانند چودھویں رات کے چاند کی ہے اور دوسرا گروہ چمک ان کی چاند و بہتر ستارے چمکتے ہوئے کی ہے آسمان میں ہر ایک مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر حلے ہیں اور پھر نظر آتی ہے پنڈلی اس کی ان حلوں کے باہر سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۵۳۵: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالثَّانِيَةُ عَلٰى لَوْنِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِی السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يَبْدُوْ مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا۔

۲۵۳۵: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی سی ہے اور دوسرا بہتر ستارہ روشن جو آسمان میں ہے اس کے رنگ پر ہے ہر مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر حلے ہیں کہ دکھائی دیتا ہے مغز اس کی پنڈلی کا باہر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ازواج اہل جنت کا حال اور ان کی دس صفتیں ہم نے ابتدائے ابواب میں لکھ دیں بعونِ اللہ وقوتہ اور یہاں تفصیل اور تفسیر ان آیتوں کی مستعیناً باللہ تحریر کرتے ہیں سو آیت اول: وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ...... ہے۔ پس اللہ جل جلالہ نے ان کو مطہر فرمایا یعنی پاک ہیں وہ غائط اور بول اور حیض اور نفاس اور بصاق اور مخاط اور منی اور ولد اور ہر قذر اور نجس سے۔ ابراہیم نخعی نے کہا جنت میں جماع ہے مگر ولد نہیں، حسن نے کہا یہ دنیا کی عورتیں چندھی دھندھی کہ پاک ہوگئی ہیں قذراتِ دنیا سے اور بعضوں نے کہا کہ پاک ہیں مساوی اخلاق سے (بغوی) اور یہ آیت الم کے پارہ اوّل میں وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہٗ نے اس آیت مبارکہ میں جمع فرمایا نعیم بدن کو جنات سے اور انہار وثمار سے اور نعیم نفس کو ازواج مطہرہ سے اور نعیم قلب کو قرۃ عین وغیرہ سے اور دوام اس عیش کا اور ابدیت اور عدم الانقطاع اس کا اور ازواج جمع کے زوج کی عورت زوج ہے مرد کی اور مرد زوج ہے عورت کا اور یہی لغت فصیح ہے قریش کی کہ نازل ہوا ان کی زبان میں قرآن اور عبدالرحمٰن بن زید سے مروی ہے کہ حوا کو پیدا کیا اللہ جل جلالہ نے اور وہ حائضہ نہ ہوتی تھی پھر جب نافرمانی ہوئی ان سے فرمایا باری تعالیٰ نے میں تجھ سے جاری کروں گا خون جیسے جاری کیا تو نے شجرہ منیہ۔ دوسری آیت: وَزَوَّجْنَاهُمْ

بِحُوْرٍ عِيْنٍ [الدخان : ٥٤] یعنی قرین کر دیا اور نزدیک کر دیا ہم نے ان کو حورعین سے اور مراد اس سے عقد تزویج نہیں ہے اس لیے کہ عرب نہیں کہتا زوجته بامراءة ابوعبیدہؒ نے کہا جوڑا لگا دیا ہم نے مؤمنوں کا ان کے ساتھ جیسے نعل کا جوڑا ہوتا ہے نعل کے ساتھ اور حورنقیات بیاض عورتیں ہیں مجاہد نے کہا حورانہیں اس لیے کہا کہ آنکھیں دیکھنے سے حیران اور متحیر ہوتی ہیں اور بیاض اور صفائی لون سے ان پر نظر نہیں ٹھہرتی ابوعبیدہؒ نے کہا حور وہ عورت ہے کہ اس کی آنکھ کی سفیدی اور سفیدی دونوں بشدت ہوں واحد اس کا احور ہے اور عین جمع ہے عیناء کی اور عینا بڑی آنکھ والی عورت ہے (بغوی) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حور کلام عرب میں گوری عورت ہے اور قتادہؒ کا بھی یہی قول ہے ور مقاتل نے کہا بیض الوجوہ ابوعمرؒ نے کہا حور سیاہی آنکھ ہے جیسے چشم آہو میں ہوتی ہے۔ (حادی الارواح)

تیسری آیت: وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ [الصّٰفّٰت ٤٨، ٤٩] یعنی نیچی نگاہ والیاں روکی ہوئی ہیں نگاہیں اپنی کہ نظر نہیں کرتیں سوا اپنے شوہر کے اور ارادہ نہیں کرتیں ان کے سوا غیر کا ابن زید نے کہا وہ اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ قسم ہے میرے پروردگار کی عزت کی میں جنت میں کوئی چیز تم سے بہتر نہیں دیکھتی سب تعریف ہے اس اللہ کو کہ جس نے تم کو میرا جوڑا بنایا اور مجھ کو تمہاری بیوی (بغوی) قولہ تعالیٰ کا كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ [الصّٰفّٰت : ٤٩] یعنی وہ گویا انڈے ہیں محفوظ و مستور تشبیہ دی اللہ جل جلالہ نے ان کو بیض نعامہ سے کہ مکنون و مستور ہوا سکے پروں میں اور محفوظ ہو گرد و غبار سے سو رنگ اس کا سفید ہے زردی مائل اور کہا ہے کہ یہ احسن الوانِ نساء ہے کہ گوری ہو تو ملی ہو ساتھ مصفرۃ کے اور عرب عورت کو تشبیہ دیتا ہے بیضہ نعامہ سے اور بیض جمع ہے بیضہ کی۔

چوتھی آیت: كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ [الرحمٰن : ٥٨] قتادہؒ نے کہا صفائی بدن ان کی مثل یاقوت کے ہے اور بیاض ان کی مثل مرجان کے، عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا حورعین ستر حلّے پہنے ہے اور مخ ساق اس کا اوپر سے نظر آتا ہے جیسے شراب سرخ شیشہ سپید میں نظر آتی ہے۔

پانچویں آیت: وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ [صٓ : ٥٢] وعدیا اترابا اور اتراب مستویات الانسان ہیں یعنی جن کی عمریں برابر ہوں اور وہ سب تینتیس برس کی ہیں اور اتراب جمع ہے ترب کی کہ مشتق ہے تراب سے عرب دولڑکے جو وقتِ واحد میں پیدا ہوں ان کو اتراب کہتا ہے اس لیے کہ دونوں کو ایک وقت میں تراب نے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ آپس میں محبت کرنے والیاں ہیں بغض و مغائرت نہیں رکھتیں (بغوی) اور عربا میں دو قرائتیں ہیں، حمزہ اور اسماعیل نے نافع اور ابوبکر سے بسکون رواء روایت کیا ہے او رباقیوں نے بضم راہ پڑھا ہے اور وہ جمع ہے عروب کی یعنی عاشق اور پیار کرنے والی ہیں اپنے شوہروں کو یا چہیتیاں کہ بے حد ہے سہاگ ان کا عکرمہ نے کہا غنج و دلال والیاں ہیں، اسامہ بن زیدؓ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خوش تقریر ہیں شیریں زبان۔

چھٹی آیت: حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ [الرحمٰن : ٧٢] اور کچھ تفسیر اسکی قاصرات کے ضمن میں تیسری آیت کے ذیل میں گذری۔

ساتویں آیت: فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا [الواقعة : ٣٦] ابکار جمع ہے بکر کی مسیب بن شریک نے کہا وہ دنیا کی بوڑھیاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخلق جدید باکرہ کر دیا ہے جب ان کے شوہران کے پاس آتے ہیں باکرہ پاتے ہیں اور مقاتل وغیرہ نے کہا کہ وہ حورعین ہیں کہ پیدا کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے نہیں واقع ہوئی ان پر ولادت اور اللہ نے ان کو باکرہ کیا ہے اور نہیں درد نہیں ہوتا۔

آٹھویں: فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ [الرحمٰن : ٧٠] حسن نے اپنے باپ سے انہوں نے ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ سے کہ خبر دیجیے مجھے خیرات سے فرمایا آپ ﷺ نے وہ خیرات الاخلاق ہیں اور حسان الوجوہ۔

نویں: كَوَاعِبَ اَتْرَابًا [النبأ: ٣٣] بغوی نے فرمایا جواری نواہد قد تکعبت ثدیھن واحد تہا کا عب یعنی وہ نوجوان نوعمر ہیں کہ اونچی ہیں چھاتیاں ان کی اور کواعب جمع ہے کاعب کی اور مراد یہ ہے کہ چھاتیاں ان کی گول ہیں اور بلند نیچے لٹکی ہوئی نہیں ہیں۔

دسویں گیارہویں عربا اترابا اس کی شرح اوپر گذری انا انشاء ناھن انشاء اس میں ضمیر ہن کی حوروں کی طرف راجع ہے اگرچہ اوپر اس کا ذکر نہیں اس لیے کہ اوپر اس کے مذکور ہے وفرشٍ مرفوعة اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حوروں کے اس لیے کہ وہ محل ان کا ہے اور بعض مفسرین نے کہا بھی ہے کہ فرش فرفوعہ سے مراد ازواج جنت ہیں اور رفعت سے ان کی رفعت شان مراد ہے اور بلندی قدر اور عرب فرش سے کنایہ کرتا ہے عورتوں کی طرف جیسے قواریر وغیرہ سے مگر قول صائب یہی ہے کہ مراد اس سے بستر ہیں قتادہؓ نے کہا خلقفا ہن خلقاً جدیداً اور مراد اس سے عورتیں دنیا کی ہیں یا حوریں اس میں مفسرین کے دو قول ہیں۔

۱۵۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ جِمَاعِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: جماع اہل جنت کے بیان میں

۲۵۳۶: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ۔

۲۵۳۶: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دی جائے گی جنت میں قوت اتنی اتنی جماع کی کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا طاقت رکھے گا وہ اس کی فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی جائے گی اس کو قوت سو آدمیوں کی۔

ف: اس باب میں زید بن ارقم سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے قتادہؓ کی روایت سے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہوں مگر عمران قطان کی روایت سے۔ مترجم: فرمایا اللہ عزوجل نے اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ [يس: ۵۵] ابن کثیر اور نافع نے شغل بسکون غین پڑھا ہے اور باقیوں نے بضم شین وغین اور لغت میں دونوں وارد ہوئے ہیں مثل سحت اور سحت کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے معنی شغل میں ابن عباسؓ نے کہا مراد اس سے افتضاص جماع ابکار ہے اور وکیع بن جراح نے کہا سماع ہے قلبی نے کہا مشغول ہیں وہ اہل نار سے یعنی غافل ہیں کہ ان کو یاد نہیں کرتے ہیں اور ان کی فکر میں نہیں ہیں حسن نے کہا مشغول ہیں نعماء جنت میں غافل ہیں عذاب نار سے ابن کیسان نے کہا ملاقات میں ہیں بعض بعض کی، بعض نے کہا ضیافت الٰہی میں ہیں۔ (بغوی)

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا انہوں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ جماع کریں گے ہم جنت میں فرمایا آپ ﷺ نے ہاں قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جماع کریں گے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پھر جدا ہوں گے اپنی بی بی سے وہ پاک ہوگی اور باکرہ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا جماع کریں گے اہل جنت فرمایا آپ ﷺ نے دحماً دحماً اور دحم لغت میں بمعنی نکاح و وطی واقع ہوا ہے کہ کمال انزعاج کے ساتھ ہو اور تکرار تاکید کے لیے ہے ولیکن نہ منی ہے نہ منیہ یعنی موت مراد یہ ہے کہ نہ انزال ہے نہ موت۔ (الارواح لابن القیم)

۱۵۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: صفت میں اہل جنت کے

۲۵۳۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ

۲۵۳۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگی

الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا مِنَ الذَّهَبِ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے، برتن ان کے جنت میں سونے کے ہیں اور کنگھیاں ان کی سونے اور چاندی کی ہیں اور انگیٹھیاں ان کی عود سے ہیں اور پسینہ ان کا مشک ہے ہر ایک کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں کہ دکھائی دیتا ہے گودا ان کی رانوں کا گوشت کے باہر سے بسبب کمال حسن کے ان لوگوں اختلاف نہیں ہے اور نہ عداوت ہے دل ان کے مانند ایک دل کے ہیں تسبیح کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صبح و شام۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہٗ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ ۔ مجمر بالکسر مفرد ہے مجامر اس کی جمع ہے اور معنی اس کے موضع نار ہیں یعنی انگیٹھی اور مجمر بضم میم جو چیز کہ انگیٹھی میں جلائی جائے۔

۲۵۳۸: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَابَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْاَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهٗ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ۔

۲۵۳۸: روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نخون کے برابر اگر ظاہر ہوں جنت کی چیزوں میں سے تو چمکا دے جو کچھ آسمان و زمین کے کناروں میں ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جھانکے اور ظاہر ہوں اس کے کنگن تو مٹا دیں روشنی آفتاب کی جیسے آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تاروں کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور روایت کی یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے اور کہا اس میں عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی ﷺ۔

۱۵۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ ثِيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں

۲۵۳۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كَحْلٰى لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ۔

۲۵۳۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت کے لوگ جرد مرد ہیں کحلی نہیں فنا ہو گی جوانی ان کی اور نہ پرانے ہوں گے کپڑے ان کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: جرد وہ شخص ہے کہ اس کے بدن پر بال نہ ہوں اور مراد اس کے بغل کے بال اور زیر ناف وغیرہ کے ہیں کہ جس کا نہ ہونا موجب حسن ہے اور مرد جمع ہے امرد کی اور امرد وہ کہ داڑھی مونچھ نہ رکھتا ہو اور جوان ہو عالم شباب میں کحلی جمع ہے کحیل کی بمعنی اکحل مراد اس سے وہ شخص ہے کہ پلکیں اسکی دراز ہوں اور منبت اس کے سیاہ گویا بغیر سرمہ لگائے معلوم ہوتا ہے کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ (لمعات)

۲۵۴۰: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ:

۲۵۴۰: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تفسیر میں قول الٰہی

﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ [الواقعة : ۳٤] قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ۔ کے وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ کہ بلندی ان کی فرشوں کی زمین سے آسمان تک ہے پانچ سو برس کی راہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور بعض اہل علم نے تفسیر اس کی یوں کی ہے کہ مراد فرش سے درجات جنت ہیں کہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں۔ مترجم: علیؓ سے منقول ہے کہ فرش مرفوعة علی الاسرة یعنی بچھونے ہیں کہ بلند پلنگوں پر بچھے ہوئے ہیں اور ایک جماعت نے مفسرین کی کہا ہے کہ ایک دوسرے پر بچھے ہوئے اس لیے مرفوع وعالی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد فرش سے عورتیں ہیں اور عرب عورت کو فرش ولباس کہتا ہے بطور استعارہ کے اور مرفوعہ سے مراد رفعت ان کے حسن وجمال کی کہ نساء دنیا سے ان کا درجہ بلند ہے چنانچہ آیت لاحقہ: اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاۗءً [الواقعة: ۳۵] اسی کی مؤید ہے اس لیے کہ ضمیر ''ہن'' کی عورتوں کی طرف راجع ہے اور فرش سے اگر عورتیں مراد نہ لیں تو اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے مگر اس کے جواب میں کہا ہے کہ فرش سے اگر بستر مراد لیں تو بھی اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا اس لیے کہ قرینہ فرشوں کا دلالت کرتا ہے عورتوں پر اس لیے کہ وہ محل ہے ان کا پس اس قرینہ سے اضمار اس کا جائز ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے: مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰي فُرُشٍۢ بَطَاۗىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ [الرحمن : ٥٤] اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر دو امر کے اوّل کے یہ کہ بطائن اسکے استبرق کے ہیں اور بطائن استر ہے جو اندر ہوتا ہے پھر جب بطائن استبرق سے ہے تو ظہار اس سے بھی عمدہ اور بہتر ہے اس لیے کہ ظہار سے مقصود ہوتا ہے جمال وتزئین اور مراد ہوتی ہے اس پر مباشرت اور استراحت پھر وہ خواہ مخواہ بطائن سے بہتر ہوتا ہے پس فرمایا باری تعالیٰ نے حال بطائن کا کہ بدرجہ اولیٰ معلوم ہو جائے حال ظہائر کا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ فرش عالیہ ہیں کہ ان میں حشو اور بھرن ہے اور اسکی بھرن اور بلندی میں آثار مروی ہیں منجملہ انکے حدیث باب جو رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین صاحب مناکیر ہے دارقطنی نے کہا وہ قوی نہیں احمد نے کہا اسے احتیاط نہیں ہر ایک سے روایت کرتا ہے مگر وہ لا باس بہ ہے رقاق میں اور کہا انہوں نے کہ امید ہے مجھے کہ وہ صالح الحدیث ہو اور یحییٰ بن معین نے کہا لیس بشئی اور ابوزرعہ نے کہا ضعیف ہے۔

۱۵۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

باب: جنت کے پھلوں کے بیان میں

۲۵۴۱: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيٰى فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ۔

۲۵۴۱: روایت ہے اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ سے اور ذکر کیا آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کا اور فرمایا راکب اس کی شاخوں میں چلا جائے سو برس تک یا فرمایا رہیں اس کے سایہ میں سو سوار شک کیا اس میں یحییٰ نے اس پر پتنگے ہیں سونے کے گویا کہ پھل اس کے مٹکے ہیں بڑے بڑے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: سدرۃ لغت میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں منتہیٰ اسے اس لیے کہا کہ جو چیز اوپر سے اترتی ہے وہیں ٹھہر جاتی ہے اور نیچے سے جو اوپر چڑھتی ہے وہیں تک منتہیٰ ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ منتہیٰ ہو علم خلق کا وہیں تک اور پوچھا ابن عباسؓ نے حال سدرۃ المنتہیٰ کا تو کہا کعب نے وہ ایک درخت ہے اصل عرش میں حملہ عرش کے سر پر منتہیٰ ہوتا ہے علم خلائق کا اس تک کہ اس کے بعد غیب ہے کہ نہیں جانتا اس کو مگر اللہ تعالیٰ مقاتل نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ حامل ہے زیور کا اہل جنت کے لیے اور حلوں کا اور پھلوں کا جمیع الوان سے اگر ایک پتہ اس کا رکھ دیا جائے زمین پر تو روشن کر دے اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طوبیٰ

لہم وحسن مآب میں طوبیٰ سے وہی شجر پُر ثمر مراد ہے چنانچہ ابی امامہ اور ابی ہریرہؓ اور ابی الدرداءؓ سے مروی ہے کہ وہ ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ کر رہا ہے تمام جنتیوں کو اور عبید بن عمیرؓ نے کہا وہ درخت ہے جنت عدن میں کہ جڑ اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ نور کاشانہ میں ہے اور ہر گھر میں جنت کے اور غرفہ میں اس کے ایک شاخ ہے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی رنگ اور رونق نہیں پیدا کی کہ اسمیں نہ پائی جاتی ہو مگر سیاہی اور کوئی قوا کہ اور ثمر نہیں پیدا کیا کہ اس میں موجود نہیں اور اس کی جڑ میں دو نہریں بہتی ہیں ایک کافور کی اور دوسری سلسبیل کی اور مقاتل نے کہا اس کے ہر پتہ میں اتنی وسعت ہے کہ گھیر لیے ایک امت کو اور ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے کہ تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کی بانواع تسبیح اور ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طوبیٰ سے کیا مراد ہے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ اس کا سو برس کی راہ تک ہے کپڑے اہل جنت کے اسی کے گابھوں سے نکلتے ہیں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ راکب اسکے سایہ میں سو برس تک چلا جائے اور قطع نہ کر چکے پڑھو اگر تم چاہو: وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ [الواقعۃ: ۳۰] سو پہنچی یہ خبر کعب کو انہوں نے فرمایا کہ سچ کہا ہے قسم ہے اس پروردگار کی جس نے توراۃ اتاری موسیٰ پر اور قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جوان تین برس کی اونٹنی پر سوار ہو کر چلے تو بڈھا ہو کر گر جائے مگر اس کی جڑ کا دورہ پورا نہ کر سکے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے ہاتھ سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اس میں روح پھونکی ہے اور شاخیں اس کی فصیل جنت سے باہر نکلی ہوئی ہیں جنت میں کوئی نہر نہیں جو اس کی جڑ سے نہ نکلی ہو نام اس کا طوبیٰ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تجھ سے مانگیں اہل جنت اور فرمائش کریں تو شق ہو جا اور ان کو نکال دے سو نکلتے ہیں اس میں سے گھوڑے زین لگے ہوئے اور لجام بندھے ہوئے جیسا جنتی چاہتا ہے اور نکلتی ہے اس میں سے اونٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کپڑے جو درخواست کرے جنتی۔ (بغوی)

۱۵۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ طَیْرِ الْجَنَّةِ

باب: طیورِ جنت کے بیان میں

۲۵۴۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاالْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا۔

۲۵۴۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کوثر کیا چیز ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ایک نہر ہے کہ دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے یعنی جنت میں پانی اس کا سفید زیادہ ہے دودھ سے اور شیریں زیادہ ہے شہد سے اس میں چڑیاں ہیں کہ گردنیں ان کی اونٹوں کی سی ہیں عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت میں ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم بھتیجے ہیں ابن شہاب زہری کے۔ مترجم: قولہ تعالیٰ: وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ [الواقعۃ: ۲۱] ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب جی چاہتا ہے جنتی کا پرندوں کے گوشت کھانے کو تو اسی وقت وہ ممثل ہو جاتا ہے اس کے سامنے جیسا چاہتا تھا اور کہتے ہیں کہ گر پڑتی ہے چڑیا برتن میں جنتی کے اور وہ کھاتا ہے جتنا چاہتا ہے اس میں سے پھر وہ زندہ ہو کر اڑ جاتا ہے۔ (بغوی)

اور اللہ جل جلالہٗ نے ماکولات میں سے ذکر کیا آٹھ چیزوں کا کہ جس کو ہم اجمالاً مقدمہ ابواب میں ذکر کر چکے ہیں اور اس مقام میں ہم تفسیر اسکی تحریر کرتے ہیں، چنانچہ پہلی چیز ان میں کی فاکہہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ [الواقعۃ: ۳۲، ۳۳] ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ منقطع اور تمام نہیں ہوتا اگر میوہ توڑا جائے اور کسی کو اس میوہ کا لینا مشکل نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا مقطوع نہیں طول زبان سے اور ممنوع بالاثمان یعنی فصل اسکی تمام نہیں ہوتی اور کچھ قیمت اس میں نہیں لگتی جیسے ثمار دنیا میں، اور وارد ہوا ہے

کہ جب توڑ لیا جاتا ہے کچھ میوہ اس میں سے فوراً پیدا ہو جاتا ہے بدل اس کا دونا اس سے اور مسلم میں جابرؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ
نے کھائیں گے اہل جنت اور پئیں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ پاخانے جائیں گے اور نہ پیشاب کریں گے کھانا ان کا ہضم ہو جائے گا ڈکار
میں کہ خوشبو اس کی مثل مشک کے ہے لہام ہو گی ان کو تسبیح اور تکبیر جیسے دنیا میں دم آتا جاتا ہے اور حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ آیا
نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی اور اس نے کہا ابا القاسم تم کہتے ہو کہ جنتی جنت میں کھاتے پیتے ہیں اور اپنے لوگوں سے وہ یہودی کہتا تھا کہ
اگر وہ اقرار کریں اس بات کا تو میں ان سے تقریر کروں گا یعنی آنحضرت سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری
جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اہل جنت کو دی جائے گی ہر ایک کو ان میں سے قوت سو مردوں کے کھانے پینے اور جماع کی سو کہا یہودی نے
کہ جو کھائے گا اور پیئے گا ہو گی اس کو حاجت یعنی بول و براز کی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حاجت ان کی رفع ہو گی اس طرح کہ ایک پسینا
ن کا بہے گا ان کی جلدوں میں مثل مشک کے پھر پیٹ ان کا خالی ہو جائے گا اور لحم طیر سو ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے
جب تو نظر کرے گا جنت کے پرندوں کی طرف اور خواہش کرے گا تو ان کی سو اسی وقت گر پڑے گا تیرے آگے بھونا ہوا۔ (حادی)
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا نبیؐ نے ہو گی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کہ تھپکے گا اسے جبار اپنے ہاتھ سے
جیسا کہ تھپکتا ہے ایک تم میں سے اپنی روٹی سفر میں مہمان کیلئے اہل جنت کے پھر آیا مرد یہود سے اور اس نے کہا بارک الرحمٰن یا ابا القاسم کیا
خبر دوں میں تم کو اہل جنت کی مہمانی کی قیامت کے دن۔ کہا آپؐ نے ہاں' کہا اس نے ہو جائیگی ساری زمین ایک روٹی جیسا کہ حضرت
فرما چکے تھے سو دیکھا آپؐ نے اصحاب کی طرف اور ہنسے یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپؐ کی۔ پھر کہا اس یہودی نے کیا خبر دوں میں تم کو
اسکے سالن کی کہ بالام ونون ہے اصحابؓ نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا بیل اور مچھلی کہ کھالے گا اسکے زائد کبد سے ستر ہزار آدمی۔ (متفق علیہ)
اور سدر مخضود یعنی جس میں کانٹا نہیں گویا کہ چن ڈالے گئے ہیں کانٹے اس کے' یہ قول ہے ابن عباسؓ اور عکرمہؒ اور حسنؒ نے کہا ہاتھ کو
زخمی نہیں کرتا ابن کیسان نے کہا اس میں اذیت نہیں اور میووں پر جنت کے غلاف اور چھلکا اور اندر اس کے گٹھلی نکمی نہیں جیسا کہ دنیا کے
میووں میں ہے بلکہ سب چیز ان میں ماکول ومشموم منظور ہے اور قابل اکل اور لائق تلذذ سعید بن جبیر نے کہا ثمار اس کے مٹکوں کے برابر
ہیں بلکہ اس سے بڑے' اور ابو العالیہ اور ضحاک سے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانوں نے طرف وادی وج کی طائف میں اور پسند آئے ان کو
بیر وہاں کے اور آرزو کی انہوں نے اسکے مثل پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ [الواقعة : ۲۸'
۲۹] یعنی موز اور طلح کا واحد طلحۃ ہے اکثر مفسرین کا یہ قول ہے اور حسن نے کہا وہ موز نہیں ہے بلکہ ایک درخت ہے کہ ظل بارد وطیب رکھتا
ہے فراء اور ابو عبیدہؒ نے کہا طلح عرب میں ایک درخت ہے بڑا کہ اس میں کانٹا ہے اور منود کے معنی متراکم وتہ بتہ' مسروق نے کہا اشجار جنت
سر سے لے کر جڑ تک ثمر میں لائق اکل اور خوشوں میں جنت کے فرمایا: قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ [الحاقة : ۲۳] یعنی میوہ اس کا سہل الوصول ہے کہ
جنتی تناول کرتا ہے اسے قَآئِمًا قَاعِدًا مُّضْطَجِعًا اور توڑ لیتا ہے جس طرح چاہتا ہے چنانچہ کہا گیا ہے کہ اصول ان کے فوقانی اور فروع
نیچے لٹکتے ہوئے اور پھیلے ہوئے اور اوقات طعام میں دو وقت بیان فرمائے باری تعالیٰ نے چنانچہ فرمایا: وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا
[مریم ۶۲] اہل تفسیر نے کہا جنت میں رات نہیں کہ بکرہ اور عشی معلوم ہو بلکہ اہل جنت نور میں ہیں دائماً ولیکن رزق ان کو دن کے دونوں
کناروں کے انداز پر اور مقدار پر پہنچتا ہے جیسے متنعمین کی دنیا میں عادت تھی غرض اللہ تعالیٰ نے اس مقدار کو بکرہ وعشی فرمایا نہ یہ کہ وہاں صبح و
شام ہے حقیقۃً اور بعضوں نے کہا کہ پہچان لیں گے جنتی دن کو پردوں کے اٹھ جانے سے اور رات کو پردوں کے گر جانے سے اور بعضوں
نے کہا مراد اس سے رفاہیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جس میں تنگی نہ ہو نہ اوقات مذکور اور حسن بصری فرماتے ہیں کہ عرب اس سے
افضل کوئی عیش نہیں جانتا کہ صبح وشام اطعام طعام ہو اور بکرۃً وعشی رزق پائیں پس اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کو موصوف کیا اسی صفت کے ساتھ اور

فرمایا نَخْلٌ وَّرُمَّانٌ کے بیان میں فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ [الرحمٰن : ٦٨] مفسرین نے کہا ہے کہ نَخْلٌ وَّرُمَّانٌ، فَاكِهَةٌ میں داخل نہیں اسلئے عطف کیا اس کا اللہ تعالیٰ نے فَاكِهَةٌ پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگرچہ یہ دونوں فواکہ میں داخل ہیں مگر عطف انکا فواکہ پر تخصیص اور تفصیل کیلئے ہے جیسے عطف جبرئیل و میکائیل کا ملائکہ پر اس آیت میں مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ [البقرة : ٩٨] (بغوی) اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کہا جائیگا اہل جنت سے: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا ۢبِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ [الحاقة : ٢٤] یعنی کھاؤ پیو گوارا، عوض میں ان عملوں کے کہ کیے تم نے ایام ماضیہ میں یعنی دنیا میں۔ یہ تفسیر ان آیات کی جن کا ذکر کیا تھا ہم نے مقدمہ ابواب میں۔

۱۵۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ خَيْلِ[1] الْجَنَّةِ

باب: خیل جنت کے بیان میں

۲۵۴۳: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَاقَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔

۲۵۴۳: روایت ہے بریدہؓ سے ایک مرد نے پوچھا نبیؐ سے اور کہا اس نے یا رسول اللہ! آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا آپؐ نے اگر تجھ کو داخل کیا اللہ تعالیٰ نے جنت میں تو جب چاہے گا تو سوار کیا جائیگا گھوڑے پر یاقوت سرخ کے کہ وہ تجھے لے کر اڑتا پھرے گا جنت میں جہاں تو چاہے گا کہا راوی نے پھر پوچھا آپؐ سے ایک اور مرد نے کہ یا رسول اللہ! آیا جنت میں اونٹ ہیں کہا راوی نے پھر جواب نہ دیا آپ نے اسکو جیسے جواب دیا تھا اسکے صاحب کو یعنی سائل اول کو اور فرمایا اگر داخل کرے گا تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں ہوگی تیرے لیے جو چیز کہ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پائیں۔

ف: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن باسط سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے ہم معنی اور یہ روایت تر ہے حدیث مسعودی سے۔

۲۵۴۴: عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ لَهٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَبِكَ حَيْثُ شِئْتَ۔

۲۵۴۴: روایت ہے ابی ایوبؓ سے کہا کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں دوست رکھتا ہوں گھوڑوں کو آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر داخل کیا جائے گا تو جنت میں تو ملے گا تجھے گھوڑا یاقوت کا کہ اس کے دو بازو ہیں اور سوار کیا جائے گا تو اس پر پھر وہ تجھے لے کر اڑے گا جہاں تو چاہے۔

ف: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور نہیں جانتے ہم اسے ابی ایوب کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابوسورہ بھتیجے ہیں ابی ایوب کے اور ضعیف ہیں حدیث میں بہت ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے کہ ابوسورہ یہ منکر الحدیث ہیں روایت کرتے ہیں ایسی مناکیر ابوایوب سے کہ کوئی متابعت نہیں کرتا ان کے راویوں کی۔

---

[1] قاموس میں ہے خیل جماعت گھوڑوں کی کہ اس کا واحد نہیں یا واحد اس کا خائل ہے کہ اس میں اختیال ہوتا ہے یعنی تکبر۔۱۲

۱۵۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی سِنِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: اہل جنت کے سن کے بیان میں

۲۵۴۵: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُکَحَّلِیْنَ اَبْنَاءَ ثَلَاثِیْنَ اَوْثَلَاثٍ وَثَلَاثِیْنَ سَنَةً۔

۲۵۴۵: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا داخل ہوں گے جنت کےلوگ جنت میں کہ بدن پر انکے بال نہ ہونگے اور نہ داڑھی مونچھ ہے سرمہ گوں آنکھیں انکی بغیر سرمہ لگائے تیس یا تینتیس برس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اصحاب قتادہ نے روایت کی یہ مرسلاً اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۱۵۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی کَمْ صَفُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: اہل جنت کی صفوں کے بیان میں

۲۵۴۶: عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ۔

۲۵۴۶: روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت کے لوگ ایک سو بیس صفیں ہیں اسی صفیں اس امت کی اور چالیس اور امتوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی علقمہ بن مرثد سے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبیؐ سے مرسلاً اور بعضوں نے کہا روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور حدیث ابی سنان کی محارب بن وثار سے حسن ہے اور ابی سنان کا نام ضرار مرہ ہے اور ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن نسان ہے اور وہ بصری ہیں اور ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور وہ قسملی ہے۔

۲۵۴۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ اَرْبَعِیْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا یَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِی الشِّرْکِ اِلَّا کَالشَّعْرَةِ الْبَیْضَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْکَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ۔

۲۵۴۷: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب چالیس آدمی کے سو فرمایا ہم سے رسول اللہ نے کیا راضی ہو تم اس پے کہ ہو چوتھائی جنت والوں کی' کہا انہوں نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو تہائی جنت والوں کی کہا صحابہؓ نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو نصف جنت والوں کے بے شک جنت میں داخل نہ ہو گا مگر نفس مسلمان اس لیے کہ نہیں ہو تم اہل شرک کی نسبت مگر اتنے کہ جیسے ایک بال سفید ہو کالے بیل کی کھال پر یا ایک بال سیاہ ہو سرخ بیل کی کھال پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصین اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے۔

۱۵۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

باب: ابوابِ جنت کے بیان میں

۲۵۴۸ :عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِي الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ۔

۲۵۴۸: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ دروازہ کہ میری امت داخل ہوگی اس سے جنت میں چوڑان اس کی برابر ہے راکب مجود کے سیر کی جو تین دن تک چلا جائے پھر باوجود اس کے ایسی مزاحمت ہوگی ان کو کہ قریب ہے کہ ان کے بازو اتر جائیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کی بہت منکر روایتیں ہیں کہ سالم بن عبداللہ سے مروی ہیں۔

۱۵۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ

باب: بازار جنت کے بیان میں

۲۵۴۹ :عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهَا مِنْ اَدْنٰى عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يَرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمًا قُلْتَ كَذَا وَكَذَا

۲۵۴۹: روایت ہے سعید بن مسیبؒ سے کہ ملے وہ ابو ہریرہؓ سے سو کہا ابو ہریرہؓ نے سوال کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کر دے مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں سو کہا سعید نے کیا جنت میں بازار ہے کہا ابو ہریرہؓ نے ہاں خبر دی مجھ کو رسول اللہؐ نے کہ اہل جنت جب داخل ہوں گے جنت میں اتریں گے وہاں اپنے اعمال کے موافق پھر پکارے جائیں گے مقدار پر جمعہ کے ایام دنیا سے سو زیارت کریں گے وہ اپنے رب کی اور ظاہر ہوگا ان کو عرش اس کا اور نظر آئے گا وہ ان کو ایک باغ میں جنت کے باغوں سے اور رکھے جائیں گے ان کے لیے منبر نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے اور بیٹھیں گے ادنیٰ درجہ والے اگرچہ ان میں ادنیٰ کوئی نہیں ٹیلوں پر مشک اور کافور کے اور نہ خیال کریں گے وہ لوگ کہ کرسی والے ان سے افضل جگہ بیٹھے ہیں یعنی کوئی اپنے تئیں ادنیٰ سمجھ کر محزون نہ ہوگا کہا ابو ہریرہؓ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے رب کو؟ فرمایا آپؐ نے کہ ہاں بھلا تم کچھ شک کرتے ہو سورج اور چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات میں ہم نے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپؐ نے ایسا ہی شک نہ کرو گے اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور باقی نہ رہے گا اس مجلس میں کوئی مرد کہ رو برو نہ ہوگا اس کے اللہ تعالیٰ بالمشافہ یہاں تک کہ فرمائے گا کسی مرد کو ان میں سے اے فلانے بیٹے فلانے کے تجھے یاد ہے جس دن تو نے ایسا ویسا کیا تھا پھر یاد دلائے گا اسکو بعض گناہ اسکے جو صادر ہوئے تھے اس

فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْلِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَااشْتَهَيْتُمْ فَنَاتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مَالَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ اِلَيْنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُوالْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَدُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَايَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَ حِدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَا زِلِنَا فَتَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا۔

سے دنیا میں، سووہ عرض کریگا کیا تو نے مجھے بخش دیا اے رب میرے تب فرمائیگا اللہ کیوں نہیں میری ہی وسعت مغفرت کے سبب سے تو تو اس مرتبہ کو پہنچا سووہ اسی قیل وقال میں ہوں گے کہ ڈھانپ لیگی انکو ایک بدلی اور برسے گی ان پر ایسی خوشبو کہ نہ پائی ہوگی انہوں نے اسکے برابر کوئی بو کبھی اور فرمائیگا ان سے رب ہمارا کہ اٹھو جاؤ اسکی کرامت کی طرف کہ تیار کی ہے میں نے واسطے تمہارے سوتم جو چاہو لو پھر آئینگے ہم ایک بازار میں کہ گھیرے ہوئے ہونگے اس کو فرشتے اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ نہیں دیکھیں ان کی مثل کبھی آنکھوں نے اور نہ سنی کانوں نے اور نہ خیال آیا اس کا کسی دل میں سولائی جائے گی ہمارے پاس جو چیز کہ ہم چاہیں گے کہ نہ ہوگی وہاں بیع اور نہ شراء اور اسی بازار میں ملاقات کرینگے بعض جنتی بعض سے فرمایا آپؐ نے پھر متوجہ ہوگا اور ملیگا ایک مرد بلند رتبہ والا اپنے کم درجہ سے اور نہیں ہے ان میں کوئی کم درجہ والا سو پسند کرے گا اور عجیب معلوم ہوگا اس کو وہ لباس جو بلند رتبہ والے پر ہے سو نہیں پوری ہوگی بات اسکی کہ ظاہر ہوگا اسکے بدن پر اس سے بہتر لباس یعنی جسکی آرزو کی تھی اور یہ ایسے ہوگا کہ شان نہیں کسی کی کہ غمگین ہو وہاں پھر لوٹیں گے ہم سب اپنے مکانوں کی طرف اور ملاقات کریں گے ہم اپنی بیبیوں سے سو کہیں گی وہ مرحبا واہلا ہمارے پاس اس سے بہتر جمال لے کر آئے ہو کہ جس پر جدا ہوئے تھے ہم سے سو ہم کہیں گے مجالست کی ہے ہم نے آج اپنے پروردگار جبار کے ساتھ اور مستحق ہیں ہم کہ ایسا ہی جمال لے کر پھریں جیسا لے کے پھرے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ مترجم :قولہ پھر پکارے جائیں گے مقدار پر جمعہ کے الخ یعنی جیسے ہر ہفتہ میں دنیا میں ایک دن جمعہ کا ہوتا ہے اسی طرح اس اندازہ اور مقدار پر وہاں ہمیشہ وہ ندا اور پکار ہوگی اگر چہ جنت میں دن اور رات نہیں اور اس میں فضیلت ہے جمعہ کی اور ترغیب وتحریض ہے اس کے ادائے حقوق کی سنن وواجبات سے اور حضور صلوٰۃ وجماعات سے وغیر ذالک، قولہ سو زیارت کریں گے یعنی دیکھیں گے اپنے رب کو چشم سر سے جیسا کہ مذہب ہے محدثین اور سلف کا اور باتیں کریں گے اس سے سنے گا ہر ایک ان میں سے کلام پاک اس تعالے شانہ کا حروف اور اصوات کے ساتھ نہ جیسا کہ سمجھ رکھا ہے بعض متکلمین متفقشہ نے یا فلاسفہ قشیریہ نے۔ قولہ مگر ان میں ادنیٰ کوئی نہیں الخ یعنی اگر چہ تفاوت درجات کا ان کے درمیان ہے مگر دنی اس میں کوئی نہیں یعنی خسیس اور بخیل کہ مشتق ہے دناءت سے کہ بمعنی خساست کے ہے، قولہ اور نہیں ہے کوئی ان میں کم درجہ والا یعنی خسیس نہیں۔

۲۵۵۰ :عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَافِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا

۲۵۵۰: روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جنت میں ایک بازار ہے کہ نہیں ہے اس میں خرید اور نہ فروخت مگر اس

الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهٰى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا۔

میں تصویریں ہیں مردوں اور عورتوں کی پھر جب پسند کرے گا آدمی کسی صورت کو داخل ہو جاویگا وہ اس میں یعنی وہی صورت اسکی ہو جائے گی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۵۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رُؤْيَةِ الرَّبِّ

باب: دیدارِ الٰہی کے بیان میں

۲۵۵۱: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهٗ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ﴾ [ق: ۳۹]

۲۵۵۱: روایت ہے جریر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی ﷺ کے پاس سو نظر کی آپ ﷺ نے چاند کی طرف کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا پیش کیے جاؤ گے تم اپنے پروردگار پر سو دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو اور زحمت نہ اٹھاؤ گے تم اس کی رؤیت میں سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم اس نماز میں کہ قبل طلوع شمس ہے اور اس نماز میں کہ قبل غروب ہے تو کرو پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ یعنی تسبیح کر تو ساتھ حمد رب اپنے کے قبل طلوع شمس اور قبل غروب کے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہ دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو یہ تشبیہ ہے فقط اوپر نظر آنے میں اور عدم زحمت میں اور ثابت ہے اس سے فوقیت باری تعالیٰ شانہ کی حقیقۃً اور اوپر ہونا اس خالق اکبر کا جمیع مخلوقات کے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ [النحل: ۵۰] یعنی ڈرتے ہیں فرشتے اپنے رب سے کہ اوپر ان کے ہے اور وارد ہوا حدیث اوعال میں ثم اللہ فوق ذلك یعنی اللہ ہے اوپر ان سب مخلوقات کے اور فرمایا الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ یعنی اس کی طرف چڑھتے ہیں کلمۂ پاک اور عمل صالح کو بلند کرتا ہے وہ اور فرمایا بل رفعہ اللہ الیہ یعنی بلکہ اٹھالیا اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو اور کہا حضرت زینبؓ نے زوجنیك الرحمٰن فوق العرش۔ یعنی نکاح کر دیا میرا تم سے اللہ تعالیٰ نے عرش کے اوپر اور یہی ہے عقیدہ سلف صالحین کا اور ائمہ و محدثین کا اور تمامی کبرائے صالحین کا کہ وہ تعالیٰ شانہ بائن ہے مخلوقات سے بلند ہے موجودات سے مستقر ہے عرش عظیم الشان پر مستوی ہے بذاتہٖ اس پر بلند و عالی ہے اور متعالی و برتر نہ مخلوق اس کے اندر ہے نہ وہ مخلوق کے اندر اور نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر جہلائے جہمیہ اور سفہائے فلاسفہ نے خذلہم اللہ نے قولہ سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم آہ۔ یعنی اگر ہو سکے تم سے کہ مانع نہ ہو تم کو اس کے ادا سے کوئی چیز تو بجالاؤ اور ادا کرو اس کو بجمیع سنن و مستحبات و فرائض و واجبات اور مراد ان سے نماز صبح ہے اور عصر کہ ان وقتوں میں سستی اور اشغال دنیوی مانع حضوری جماعت ہوتے ہیں اور پڑھی آپ نے یہ آیت کہ اشارہ ہے اس میں انہی نمازوں کی طرف اور مراد تسبیح سے نماز ہے۔

۲۵۵۲: عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ [یونس: ۲۶] قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

۲۵۵۲: روایت ہے صہیبؓ سے کہ نبیؐ نے آیت: لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ کی تفسیر میں فرمایا جب داخل ہونگے جنت میں جنت والے پکارے گا ایک پکارنے والا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے ایک چیز اور ملنے والی ہے کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے تو وہ کہیں گے کہ کیا نہیں روشن کیا اس

مَوْعِدًا قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وَجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا بَلٰى فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ۔

نے ہمارے موہنوں کو اور نجات دی ہم کو یعنی عذاب نار وغیرہ سے اور داخل کیا ہم کو جنت میں یعنی ہمیں اب کس چیز کی حاجت ہے تو جواب دیں گے پکارنے والے کہ ہاں پھر کھولا جائیگا پردہ فرمایا آپ نے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی چیز انکو پیاری نہیں اس جل شانہ کی طرف نظر کرنے سے۔

ف: اس حدیث کو مسند اور مرفوع کیا حماد بن سلمہ نے اور روایت کی سلمان بن مغیرہ نے یہ حدیث ثابت بنانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے قول ان کا۔ مترجم: آیہ مبارکہ: لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ [یونس: ۲۶] یعنی جن لوگوں نے عمل نیک کیے ان کیلئے حسنیٰ یعنی جنت اور زیادہ اور زیادہ سے مراد زیادہ سے نظر کرنا ہے وجہ مبارک پر اس تعالیٰ و تبارک کے اور یہ حدیث بھی مؤید اسی معنی کی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا کہ اسی میں ہیں ابو بکر صدیق اور حذیفہ اور ابو موسیٰ اور عبادہ بن صامت اور یہی قول ہے حسن اور عکرمہ اور عطا اور مقاتل اور ضحاک اور سدی کا اور ابن عباس سے یہ بھی مروی ہے کہ حسنیٰ سے مراد ہے مثل اس کا جزا سے اور زیادہ سے مراد ہے تضعیف اس کی دس گنا یا سات سو تک اور مجاہد نے کہا حسنیٰ حسنہ ہے اور زیادہ مغفرت اور رضوان، فقیر کہتا ہے کہ قول اول بہت صحیح اور مؤید باحادیث (بغوی) اور بیضاوی نے فرمایا حسنیٰ صفت ہے مثوبۃ کی یعنی تقدیر آیت یوں ہے: للذین احسنوا المثبوۃ الحسنیٰ اور زیادہ سے مراد ہے وہ زیادتی کہ جو براہ فضل جزاء سے زیادہ عنایت ہو جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے: وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِه۔ [النساء: ۱۷۳]

۲۵۵۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَزَوْجَاتِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَ سُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ [القیامۃ: ۲۲، ۲۳]

۲۵۵۳: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں ادنیٰ درجہ والا وہ ہے کہ نظر کرے گا اپنے باغوں اور بیبیوں اور نعمتوں اور خدمت گاروں اور تختوں کی طرف کہ ہیں وہ ایک ہزار برس کی مسافت تک اور سب سے زیادہ نزدیک وہ ہوگا کہ نظر کرے گا اس تعالیٰ شانہ کے درجہ کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول اللہؐ نے یہ آیت وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ یعنی بہت سے منہ اس دن تازہ ہیں اپنے رب کی طرف نظر کرنے والے۔

ف: اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل سے انہوں نے روایت کی سویر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً اور روایت کی یہ عبدالملک بن الجر نے سویر سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً اور روایت کی عبید اللہ اشجعی نے سفیان سے انہوں نے سویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ روایت کی یہ ہم سے ابو کریب محمد بن علا نے انہوں نے عبید اللہ اشجعی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ مترجم: آیت مبارک کی تفسیر میں ابن عباسؓ نے کہا ناضرۃ سے مراد حسنہ یعنی چہرے ان کے خوبصورت ہیں مجاہد نے کہا، مسرورہ ابن زید نے کہا ناعمہ، مقاتل نے کہا بیض یعلو ہا النور، سدی نے کہا مضیئہ، یمان نے کہا مسفرۃ، فراء نے کہا مشرقۃ بالنعم الیٰ ربھا ناظرۃ ابن عباسؓ اور اکثر مفسرین نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے رب کی طرف عیاناً بغیر حجاب کے حسن نے کہا نظر کریں گے اپنے خالق کی طرف اور کیوں نہ تازہ ہوں وہ چہرے کہ دیکھتے ہوں اپنے خالق کو (بغوی) بعد اس کے ذکر کی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے وہی حدیث جو اوپر گذری۔

۲۵۵۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۲۵۵۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا مزاحمت

تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ۔

ہوتی ہے تم کو رؤیت قمر میں چودھویں رات کو یا مزاحمت کی جاتی ہے تم پر رؤیت شمس میں عرض کی صحابہؓ نے کہ نہیں فرمایا بے شک دیکھو گے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند چودھویں رات کا نہیں مزاحمت ہوگی اس میں تم کو کسی طرح۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی عبداللہ بن ادریس نے اعمش سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کئی سندوں سے مثل اسی حدیث کے اور یہ روایت بھی صحیح ہے۔

۱۵۳۱: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رِضَى اللّٰهِ

باب: رضائے الٰہی کے بیان میں

۲۵۵۵ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَ سَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَالَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَنَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ اَبَدًا۔

۲۵۵۵: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ فرما دے گا جنت والوں کو اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے لبیک اے رب ہمارے اور سعدیک پھر فرمادے گا آیا تم راضی ہوئے سو وہ عرض کریں گے کیا ہوا ہم کو کہ ہم راضی نہ ہوں گے اور تو نے عنایت فرمائی ہم کو ایسی چیز کہ نہیں دی کسی کو اپنی مخلوقات سے سو فرمادے گا باری تعالیٰ میں دوں گا تم کو اس سے بھی افضل وہ کہیں گے کہ وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہو فرمائے گا اللہ تعالیٰ اتارتا ہوں میں تم پر رضامندی ایسی کہ ناراض نہ ہوں گا میں تم سے کبھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم یعنی اللہ جل جلالہ کی ناراضی فسق و فجور اور اس کی نافرمانی سے ہوتی ہے اور مدار اس کا تکلیف شرعی پر ہے اور تکلیف کے ایام تمام ہو گئے پس رضامندی الٰہی ابدی ان کیلئے ثابت ہوئی اور نہیں ہے یہ مگر فضل اس تعالیٰ شانہٗ کا وھو ذوالفضل العظیم۔ اللّٰھم ادخلنا الجنتم بفضلك و کرمك وارض عنا برحمتك رضآءً الا تسخط ابعده ابداً رب العالمین۔

۱۵۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَرَائِيْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْغُرَفِ

باب: اہل جنت کا غرفوں سے دیکھنے میں

۲۵۵۶ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَ وْنَ فِي الْغُرْفَةِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ وَالْكَوْكَبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِي الْاُفُقِ اَوِ الطَّالِعَ فِيْ تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُولٰئِكَ النَّبِيُّوْنَ قَالَ بَلٰى

۲۵۵۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے غرفوں میں جیسے دکھائی دیتا ہے تارہ شرقی یا غربی غروب ہونے والا کنارہ آسمان میں یا طلوع کرنے والا تفاضل درجات میں سو عرض کی صحابہؓ نے کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ لوگ انبیاء ہیں فرمایا نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ وَاَقْوَامٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ۔

ہاتھ میں ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تصدیق کی ہے پیغمبروں کی یعنی مؤمنین ہیں انبیاء نہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔مترجم :اس حدیث میں آپ نے تشبیہ دی تفاضل درجات کی کہ آپس میں ایسا فرق رکھتے ہیں کہ جیسے تارہ دور نظر آتا ہے اسی طرح وہ ایک دوسرے کو نظر آتے ہیں پھر صفت کی اس تارہ کی کہ کنارۂ شرق میں ہے یا غرب میں اور قریب الغروب ہے یا قریب الطلوع تا کہ دلالت کرنے کمال بعد پر اس لیے کہ دیکھنے والے کے سر پر جو تارہ ہے اس کی بہ نسبت نزدیک ہے اور دنیا میں کوئی چیز مرئیات میں اسے بڑھ کر نہیں۔

۱۵۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ خُلُوْدِ اَھْلِ الْجَنَّةِ وَاَھْلِ النَّارِ

باب: اہل جنت اور اہل نار کے خلود میں

۲۵۵۷ :عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ یَجْمَعُ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ یَطَّلِعُ عَلَیْھِمْ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اَلَا یَتْبَعُ کُلُّ اِنْسَانٍ مَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فَیُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِیْبِ صَلِیْبُہٗ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِیْرِ تَصَاوِیْرُہٗ وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُہٗ فَیَتْبَعُوْنَ مَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ وَیَبْقَی الْمُسْلِمُوْنَ فَیَطَّلِعُ عَلَیْھِمْ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اَلَا تَتْبَعُوْنَ النَّاسَ فَیَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی نَرٰی رَبَّنَا وَھُوَ یَاْمُرُھُمْ وَ یُثَبِّتُھُمْ قَالُوْا وَھَلْ نَرَاہُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّکُمْ لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ تِلْکَ السَّاعَةَ ثُمَّ یَتَوَارٰی ثُمَّ یَطَّلِعُ فَیُعَرِّفُھُمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّبِعُوْنِیْ فَیَقُوْمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَیُوْضَعُ الصِّرَاطُ فَیَمُرُّ عَلَیْہِ مِثْلَ جِیَادِ الْخَیْلِ وَالرِّکَابِ وَقَوْلُھُمْ عَلَیْہِ سَلِّمْ سَلِّمْ وَیَبْقٰی اَھْلُ النَّارِ فَیُطْرَحُ مِنْھُمْ فِیْھَا فَوْجٌ فَیُقَالُ ھَلِ امْتَلَاْتِ فَتَقُوْلُ: ﴿ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ﴾ [ق : ۳۰] ثُمَّ

۲۵۵۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جمع کرے گا اللہ تعالیٰ آدمیوں کو قیامت کے دن ایک زمین پر پھر جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمائے گا کیوں نہیں چلا جاتا ہے ہر انسان اپنے معبود کے ساتھ پس صورت بن کر آئے گی صاحب صلیب کے آگے صلیب اس کی اور صاحب تصویر کے آگے تصویریں اس کی اور صاحب نار کے آگے نار اس کی یعنی جسے وہ پوجتے تھے سو ساتھ ہو جائیں گے تمام لوگ جن کو پوجتے تھے اور باقی رہ جائیں گے میدان حشر میں مسلمان سو جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمائے گا تم کیوں نہیں ساتھ گئے لوگوں کے وہ عرض کریں گے نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک یعنی اللہ کی پناہ تجھ سے اللہ کی پناہ تجھ سے ہمارا معبود تو اللہ ہے ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کرے گا ان کو اور ثابت قدمی دے گا ان کو پھر چھپ جائے گا پھر مطلع ہو گا اور فرمادے گا تم کیوں نہ گئے آدمیوں کے ساتھ پھر وہ کہیں گے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے ہمارا معبود تو اللہ ہی ہے اور ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اس تعالیٰ شانہٗ کو یا رسول اللہ فرمایا آپؐ نے کیا تم پر کچھ مزاحمت ہوتی ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو انہوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا اسی طرح تم کو کچھ مزاحمت نہ ہو گی اس کے دیکھنے میں اس وقت پھر چھپ جائے گا پھر مطلع ہو گا اور معرفت اپنی ذات کی عنایت فرمائے گا ان کو پھر فرمانے گا میں ہوں رب تمہارا سو

يُطْرَحُ فِيهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُولُ ﴿هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ﴾ حَتّٰى اِذَا اُوْعِبُوْا فِيْهَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ قَدَمَهٗ فِيْهَاوَ اُزْوِیَ بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطْ قَالَتْ قَطْ قَطْ فَاِذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ اُتِیَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَیُوْقَفُ عَلَی السُّوْرِ الَّذِیْ بَیْنَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَطَّلِعُوْنَ خَائِفِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَهْلَ النَّارِ فَیَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ یَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَیُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَلِاَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِیْ وُکِّلَ بِنَا فَیُضْجَعُ فَیُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَی السُّوْرِ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَیَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ۔

میرے ساتھ چلو تب کھڑے ہو جائیں گے مسلمان اور رکھی جائے گی صراط یعنی پشت دوزخ پر سو گزرے گا اس پر ایک گروہ مثل عمدہ گھوڑوں کے اور ایک گروہ مثل عمدہ اونٹوں کے اور ان کا یہی کہنا ہو گا اس پر سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی سلامت رکھ سلامت رکھ اور باقی رہ جائیں گے اہل نار سو ڈالی جائے گی ایک فوج اس میں اور کہا جائے گا نار سے کیا تو سیر ہو گئی سو وہ کہے گی کہ اور کچھ پھر ایک فوج ڈالی جائے گی اس میں اور کہا جائے گا تو سیر ہوئی وہ کہے گی کچھ اور ہے یہاں تک کہ جب سب ڈالے جائیں گے اس میں جب بھی وہ سیر نہ ہو گی تو رکھ دے گا اس میں رحمٰن قدم اپنا اور سمٹ جائے گا ایک ٹکڑا اس کا دوسرے پر پھر فرما دے گا یعنی رحمٰن بس ہے وہ کہے گی بس ہے بس ہے پھر جب داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو نار میں لائیں گے موت کو کھینچتے ہوئے سو کھڑا کریں گے اسے دیوار پر کہ اہل جنت اور اہل نار کے بیچ میں ہے اور پکارا جائے گا اے جنت والو سو وہ جھانکنے لگیں گے ڈر کر پھر پکارا جائے گا اے دوزخ والو سو جھانکنے لگیں گے خوش ہو کر امید ہو گی ان کو شفاعت کی پھر کہا جائے گا اہل جنت اور اہل نار کو تم پہچانتے ہو اس کو تو کہیں گے یہ بھی اور وہ بھی کہ ہم نے خوب پہچانا ہے اسے وہ موت ہے کہ ہم پر مؤکل تھی سو لٹائی جائے گی وہ اور ذبح کر دی جائے گی ایک بارگی اس دیوار پر اور منادی کی جائے گی اے اہل جنت تمہیں ہمیشہ رہنا ہے جنت میں اور موت نہیں اور اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے دوزخ میں اور موت نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں کہ بعد شرح حدیث تحریر ہوں گے قولہ، سو جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرما دے گا تم کیوں نہ ساتھ گئے لوگوں کے الخ اس تجلی اور اطلاع میں دو قول ہیں محدثین کے اوّل یہ کہ یہ جھانکنے والا ملک ہے نہ مالک الملک اور اسناد جھانکنے کا اللہ تعالیٰ کی طرف مجازاً ہے گویا مامور کے فعل کو آمر کا فعل فرمایا اب جو انہوں نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ منک یعنی ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اس میں کچھ اشکال نہ رہا اور دوسرا قول یہ کہ فرمانے والا اور مطلع خود باری تعالیٰ ہے اور اس میں امتحان مؤمنین کا منظور ہے اور امتحان کے جواز میں قیامت کے دن تک کچھ اختلاف نہیں چنانچہ نووی نے کہا ہے یہ آخر امتحان ہے مؤمنین کا پھر جب منظور ہو گا باری تعالیٰ کو کہ میں اپنی معرفت ان کو عنایت کروں اس وقت پہچانیں گے اور کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ چلیں گے' قولہ اور رکھی جائے گی صراط الخ اس میں ثبوت ہے صراط کا اور مذہب اہل حق کا ہے اثبات اس کا اور اجماع ہے سلف کا اس کے اثبات پر اور وہ ایک پل ہے کہ رکھا جائے گا پشت دوزخ پر اور متکلمین وغیرہم نے کہا ہے کہ صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے قولہ' رکھ دے گا رحمٰن اس میں قدم اپنا' اپنا قدم ایک صفت ہے باری تعالیٰ کی معلوم المعنی مجہول الکیف اس کے لفظ اور معنی پر بلا تشبیہ ایمان ہے مؤمنین کا اور نہیں انکار کیا ان صفتوں کا مگر چند افراخ فلاسفہ اور بعض متکلمین قشیریہ نے کہ لازم کر لی جنہوں نے اپنے نفسوں پر تقلید معتزلہ کی اور چھوڑ دی صراط مستقیم سنت کی اور پکڑ گئے بادیہ جحیم بدعت میں' اعاذنا اللہ منہا۔ قولہ' لائیں گے موت کو' بعض روایات میں

ہے کہ موت کو بصورت دنبہ ارزق لائیں گے اور بعد تعریف مردم ذبح فرمائیں گے' قولہ' اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس میں اثبات خلود نار کا ہے جیسا کہ خلود ہے اہل جنت کو جنت میں اور انہیں اختلاف اس میں اہل حق کا اور نہیں ثابت ہے خروج کفار و مشرکین کا نار سے ہرگز' تمام ہوئی شرح حدیث کی۔

اس حدیث میں اثبات ہے کلام الٰہی کا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلام ایسے حروف و اصوات سے مرکب ہے کہ سامعین کو مفہوم ہوتا ہے محض تخیل اور خیال نہیں جیسا کہ سمجھا ہے بعض لوگوں نے اور داخل ہیں صاحب تصاویر میں' وہ لوگ کہ تصاویر اولیاء اور انبیاء کی تعظیم بجالاتے ہیں اور آداب عابدانہ ان کے سامنے کرتے ہیں اور اسی طرح داخل ہیں عابدانِ نار میں اکثر اہل دکن جو محرم میں اَلاوہ کے گرد گھومتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اور اس کی نذر و نیاز منت کرتے ہیں۔ رویت الٰہی کی تشبیہ قمر سے دینے میں اثبات ہے مرئی کے فوقیت کا اور ثابت ہے فوقیت باری تعالیٰ کی آیاتِ متکاثرہ اور احادیث متواترۃ المعنیٰ سے نہیں انکار کیا اس کا مگر افراخ فلاسفہ نے۔

۲۵۵۸ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ یَرْفَعُهٗ قَالَ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْاَمْلَحِ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیُذْبَحُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ۔

۲۵۵۸: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ مرفوع کرتے تھے وہ اس روایت کو یعنی کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جب ہوگا دن قیامت کا لائینگے موت کو مانند چتکبری کے بھیڑ کے سوکھڑی کی جائیگی جنت اور دوزخ کے درمیان اور ذبح کی جائیگی اور وہ نظر کرتے ہونگے سو اگر کوئی مرتا ہوتا ان دنوں خوشی تو مرجاتے جنت والے اور اگر کوئی مرتا ہوتا غم سے تو مرجاتے دوزخ والے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہیں نبی ﷺ سے بہت سی روایتیں مثل اس کے کہ جن میں مذکور ہے دیدار الٰہی کا کہ اس طرح دیکھیں گے لوگ اپنے پروردگار کو اور مذکور ہے قدم کا اور جو مشابہ ہے ان اشیاء کے یعنی ید و وجہ و ساق و جنب و عین و سمع و بصر وغیرہ اور مذہب ائمہ اہل علم کا مثل سفیان ثوری اور مالک بن انسؒ اور سفیان بن عیینہؒ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا یہ ہے کہ روایت کیں انہوں نے یہ چیزیں اور کہا روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور نہیں کہی جاتیں یہ صفتیں کہ کیسے ہیں اور کیونکر ہیں اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا کہ روایت کی جائیں یہ اشیاء جس طرح کہ آئی ہیں اور اس پر ایمان رکھا جائے اور تفسیر اس کی نہ کی جائے اور وہم نہ کیا جائے اس میں اور نہ کہا جائے کہ وہ کیسے ہیں اور یہی مذہب مختار ہے اہل علم کا کہ گئے ہیں اس طرف اور مراد فیعرفہم نفسہ' سے جو اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا ہے کہ تجلی کرے گا ان پر۔ مترجم : قولہ' اور روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے یعنی ایمان لاتے ہیں ہم ان کے لفظ اور معنی پر اس لیے کہ یہ الفاظ معلوم اور المعنیٰ ہیں کہ عرب ہمیشہ اپنی لسان میں استعمال کرتا ہے اور عوام اور خواص ہر ایک ان کے مفہوم کو بخوبی جانتا ہے اس لیے کہا ہے علماء نے کہ یہ آیات و احادیث متشابہ الکیفیت ہیں اور محکم المعنیٰ اور فرق کیف اور معنی میں ظاہر ہے کہ اوّل میں سے مجہول ہے اور ثانی معلوم اور اگر دونوں مجہول ہوتے تو ایمان ان آیات و احادیث پر ممکن نہ تھا اس لیے کہ ایمان فرع ہے معرفت کی پھر معرفت اس لفظ کی کہ جو واضع نے معنی کے لیے وضع کیا ہے بغیر پہچاننے معنی کے کچھ معنی نہیں رکھتے اور اگر کیف و معنی دونوں مجہول ہوتے تو اوائل سور اور آیت صفات دونوں یکساں ہو جاتے حالانکہ تصریح کی ہے علماء نے کہ ان دونوں میں بون بائن ہے چنانچہ کہا فخر الاسلام بزدوی نے اثبات الید والوجه عنه نالكنه معلوم باصله و متشابه بوصفه ولا يجوز ابطال الاصل بالعجز عن درك اصفات بالكيف و انما ضلت المعتزلة من هذا الوجه فانهم ردوا الاصول بجهلهم بالصفات على الوجه المعقول فصار و امعطلة (كذا فى المخ الازهر شرح الفقه الاكبر) یعنی اثبات ہاتھ اور منہ کا اللہ تعالیٰ کے واسطے حق ہے نزدیک ہمارے لیکن معلوم ہے اصل اس کی اور متشابہ ہے وصف ان کا یعنی کیف ان کا اور جائز ہے باطل کرنا اصل کا بسبب عجز کے کیف صفات کی ادراک سے اور گمراہ ہوگئے

معتزلہ اسی سبب سے کہ انہوں نے رد کر دیا اصول صفات کو بسبب نہ جاننے صفتوں کے علیٰ وہ المعقول اور ہو گئے معطلہ' اور ایسا ہی ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نے اور پھر فرمایا اھل السنته و الجماعة اثبتوا ماهو الاصل المعلوم بالنص اے بالآیات القطعية والد لالاتِ اليقينية و توقفوا فيما هو المتشابه و هو الكيفية و لم يجوز و الا شتغال بطلبِ ذالك انتهىٰ یعنی اہلسنت و جماعت نے ثابت کیا اس اصل کو کہ معلوم ہے ساتھ نص کے یعنی ساتھ آیات قطعیہ کے اور دلالات یقینیہ کے اور مراد اس سے معنی معلوم ہے اور توقف کیا اس میں جو متشابہ ہے اور وہ فقط کیفیت ہے اور جائز نہ رکھا اشتغال اس کی طلب میں انتہی۔

اور فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں وهى صفته لازمة له و لا يلقيه به كاليد و الوجه والعين والسمع والبصر والحيوة والقدرة و كونه' خالقاً و رازقاً و محيياً و مميتاً موصوفاً بها ولا يخرج من الكتاب والسنته فقرات الآيته والخبر ونومن بها فيها و نكل الكيفية في الصفات الىٰ الله انتهىٰ۔ یعنی یہ صفت یعنی استوا وغیرہ لازم ہے اس کو اور لائق ہے اسکے مانند ید و وجہ و سمع و بصر و حیوۃ و قدرت کی اور لازم ہے ایسے جیسے لازم ہے ان کا خالق و رازق و محی و ممیت ہونا موصوف ہے وہ ساتھ ان کے اور نہ نکالے جائیں کتاب و سنت سے وہ فقرے آیتوں اور حدیثوں کے اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور سونپتے ہیں ہم کیفیت صفتوں کی اللہ پاک کے علم پر انتہیٰ اس قول میں بھی تصریح ہے کہ مفوض بعلم الٰہی فقط کیفیت ہے نہ لفظ و معنی پس مدار ایمان ان دونوں پر ہے اور فرمایا امام ابوعبید قاسم بن سلام معاصر امام احمد بن حنبل نے هذه احاديث صحاح حملها اهل الحديث والفقهاء بعضهم عن بعض وهى عند ناحق لاشك فيها ولا كن اذا قيل كيف بضحك قلنا لا نفسير هذا و لاسمعنا احدا يفسره (رواہ الذہبی فی کتاب العرش باسنادہ) یعنی یہ احادیث صحیح ہیں روایت کیا ان کو اہل حدیث نے فقہاء نے بعض نے بعض سے اور وہ ہمارے نزدیک حق ہے یعنی موصوف ہونا باری تعالیٰ کا ان صفات سے کہ ان حدیثوں میں مذکور ہے' حق ہے کسی طرح شک نہیں اس میں ولیکن جب کہا جاوے کہ کیونکر ہنستا ہے باری تعالیٰ اور کیا کیفیت ہے اسکی' کہیں گے ہم تفسیر نہیں کرتے ہم اس کی اور نہیں سنی ہم نے تفسیر اس کی کسی سے کہ کوئی کرتا ہو انتہیٰ اس قول سے معلوم ہوا کہ مراد اس تفسیر سے جو اس مقام میں منع ہے بیان کرنا کیفیت کا اور یہی مراد ہے ترمذیؒ کی نہ یہ کہ ترجمہ اس کا نہ کیا جائے قولہ اور وہم نہ کیا جائے اس میں یعنی کیفیت اس کی جو وہم و خیال ہو آئے اس سے تنزیہہ باری تعالیٰ کی ضرور ہے اور نفی ان صفات کی اس خیال سے کہ اس میں تشبیہ یا تجسیم لازم آتی ہے ہرگز نہ چاہیے جیسے سمع و بصر کا اثبات بلاتشبیہ و تکلف کہا جاتا ہے اسی طرح ید و وجہ کا اثبات بلاتشبیہ و تکلیف و تجسیم ضرور ہے' تعجب ہے اس لوگوں سے کہ اثبات سمع و بصر بلا تکلیف کرتے ہیں اور ثبوت ید و وجہ میں تجسیم سے ڈرتے ہیں حالانکہ شارع نے ثبوت ان جمیع صفات کا برابر کیا ہے۔

۱۵۳٤: بَابُ مَاجَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَ حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

باب: گھیرنے میں جنت و دوزخ کے

۲۵۵۹: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔

۲۵۵۹: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھیری گئی جنت ساتھ تکلیفوں کے اور گھیری گئی دوزخ ساتھ شہوتوں کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: یعنی جنت عبادات شاقہ اور ریاضات شرعیہ کے بجالانے سے ملتی ہے اور مصائب و بلیات میں اور زہد و طاعات میں صبر کرنا اس کی تحصیل کے لیے ضرور ہے پھر شہوات نفسانیہ اور تلذذات محرمہ جسمانیہ سے بھی دور رہنا اس کے طالب کا دستور ہے گویا ان مکارہ کے کانٹے اس کے گرداگرد لگائے گئے ہیں جیسے باغ و راغ کے گرد کانٹے لگاتے ہیں اسی طرح اتباع شہوات نفسانیہ اور انہماک تلذذات جسمانیہ موجب دخول نار ہے۔

۲۵۶۰ :اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرَئِیْلَ اِلَی الْجَنَّةِ فَقَالَ اُنْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَ هْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَجَاءَ هَا فَنَظَرَ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَ هْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَا نْظُرْاِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَ هْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَا یَدْ خُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَی النَّارِ فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا اَعْدَدْتُّ لِاَ هْلِهَا فِیْهَا فَاِذَا هِیَ یَرْ كَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَیَدْ خُلَهَا فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَا یَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔

۲۵۶۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کو اور دوزخ کو بھیجا جبرائیل کو جنت کی طرف اور فرمایا نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا ہے میں نے اس کے رہنے والوں کے لیے جنت میں فرمایا آپ نے پھر آئے جبرائیل اور دیکھا اس کو اور جو تیار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے اہل کے لیے اس میں کہا پھر لوٹ کر آئے اللہ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا کوئی اس کا حال مگر ہو گا اس میں پھر حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وہ گھیر دی گئی ساتھ تکلیفوں کے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا اس کی طرف اور دیکھو کیا تیار کیا ہے میں نے اس میں اسکے اہل کیلئے فرمایا آپ نے پھر گئے جبرائیل اس کی طرف دیکھا کہ وہ گھیری ہوئی ہے تکلیفوں سے اور لوٹ کر آئے باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی میں خوف کرتا ہوں کہ داخل نہ ہو گا اس میں کوئی یعنی ان تکلیفوں کے سبب سے جو اسکے گرد ہیں پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی جبرائیل کو جا طرف دوزخ کے اور نظر کر اسکی طرف اور جو تیار کیا میں نے اسکے اہل کیلئے اس میں پھر گئے وہ اسکی طرف اور دیکھا کہ چڑھا جاتا ہے ایک ٹکڑا اسکا دوسرے پر سو لوٹ کر آئے وہ باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا اس کا حال کوئی شخص کو پھر داخل ہو اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ گھیر دی گئی وہ شہوتوں سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جا وٗ اس کی طرف اور وہ پھر گئے اس کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی کہ میں خوف کرتا ہوں کہ نہ نجات پائے گا اس سے کوئی شخص مگر یہ کہ داخل ہو جائے گا اس میں۔

۱۵۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِحْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: جنت اور نار کے احتجاج میں

۲۵۶۱ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ یَدْ خُلُنِی الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِیْنُ وَقَالَتِ النَّارُ یَدْ خُلُنِی

۲۵۶۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے تکرار ہوئی جنت اور نار میں سو کہا جنت نے داخل ہوں گے مجھ میں ضعیف اور مسکین اور کہا دوزخ نے داخل ہوں گے مجھ میں ظالم اور متکبر سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے

اَلْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ فَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِيْ اَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ۔

فیصلہ کرنے کو انکے درمیان دوزخ سے کہ تو عذاب میرا ہے میں بدلہ لوں گا ساتھ تیرے جس سے چاہوں اور فرمایا جنت سے تو رحمت میری ہے رحم کرونگا تیرے ساتھ جس پر چاہوں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۳۶: بَابُ مَاجَاءَ مَا لِاَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

باب: ادنیٰ جنتی کی ملک وسلطنت کا بیان

۲۵۶۲: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَ تُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ زَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلَاثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَ كَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ اَنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ۔

۲۵۶۲: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ادنیٰ جنتی وہ ہے کہ جس کے اسّی ہزار خادم ہیں اور بہتر بیبیاں ہیں اور لگایا جائے گا اس کے لیے ایک خیمہ موتی اور زمرد اور یاقوت سے جابیہ سے صنعا تک اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو مرتا ہے اہل جنت سے چھوٹا ہو یا بڑا یعنی دنیا میں ہو جائے گا تینتیس برس کا جنت میں اس پر زیادہ نہ ہوں گے کبھی بھی یعنی یہی سن رہے گا اور یہی عمر ہوگی اہل دوزخ کی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ان پر تاج ہیں کہ کم سے کم اس میں موتی ایسا ہے کہ چمک ہو اس سے مابین مشرق و مغرب کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے۔

۲۵۶۳: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ۔

۲۵۶۳: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مومن جب خواہش کرے گا ولد کی جنت میں تو حمل اور جننا اور عمر اس کی یعنی برابر جنتیوں کے ہو جائے گی ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس میں سو بعضوں نے کہا جنت میں جماع ہے اولاد نہیں ایسا ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی سے اور کہا محمد نے اسحاق بن ابراہیم سے روایت میں نبی ﷺ سے کہ جب خواہش کرے گا مومن ولد کی جنت میں ہوگا ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہتا ہوگا ولیکن وہ نہ چاہے گا اور آرزو نہ کرے گا ولد کی' کہا محمد نے اور مروی ہے بواسطۂ ابی رزین عقیلی کے نبی ﷺ سے کہ اہل جنت کے ولد نہ ہوگا اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی انہیں کہتے ہیں۔
مترجم: ظاہراً ولد میں کچھ اختلاف نہیں اس لیے کہ جو لوگ اس کی نفی کرتے ہیں مراد ان کی یہ ہے کہ ولد معتاد نہیں جیسے دنیا میں عادت ہے کہ ولد نتیجہ جماع و نکاح ہے اور جنہوں نے اثبات ولد کیا ہے مراد ان کی یہ ہے کہ علیٰ سبیل الشذوذ اگر کوئی جنتی خواہش کرے تو امکان رکھتا ہے اس لیے کہ جنتیوں کی سب خواہشیں پوری کی جائیں گی اور کسی آرزو میں تاخیر و تاجیل نہ ہوگی۔

۱۵۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَلَامِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

باب: حور عین کی کلامِ شیریں کے بیان میں

۲۵۶۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ۔

۲۵۶۴: روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں حور عین جمع ہوتی ہیں اور آواز بلند کرتی ہیں کہ خلائق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا ہونے والی نہیں اور ہم ناز و نعمت میں رہنے والی ہیں کبھی تکلیف اٹھانے والی نہیں اور ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض ہونے والی نہیں مبارکباد ہے جو ہمارے لیے ہوا اور ہم اس کے لیے ہوں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی سعید اور انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث علیؓ کی غریب ہے۔ مترجم :اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حور عین کی صورتِ ظاہری موزوں اور حسین ہے ویسی ہی طبیعت بھی ان کی کمال موزوں ہے اور نہایت فصاحت خیز اور بلاغت انگیز کہ تھوڑا سا کلام ان کا جو منقول ہوا عجیب قوافی اور اسباع سے بھرا ہوا ہے اگرچہ شعر نہیں مگر وزن شاعرانہ ہے اور ان کا یہ فرمانا مجاز نہیں بلکہ محققانہ ہے ناز پروردگی اور خلود میں دعویٰ انہیں کا سچا ہے اور مبارکبادی کا مستحق ہونا انہی کے لیے اچھا ہی ہیں خالدات بے فنا اور ناعمات بے عنا۔

۱۵۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ

باب: انہارِ جنت کے بیان میں

۲۵۶۵: عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ۔

۲۵۶۵: روایت ہے معاویہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنت میں دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر نکل رہی ہیں نہریں اسکے بعد یا نکلیں گی جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ وہ والد ہیں بہز کے۔ مترجم :یعنی تو یہ بمنزلہ دریا کے چاروں بھری ہیں جب جنتی جنت میں جائیں گے بہتی نہریں پائیں گے کہ ہر ایک کے گھر میں ایک نہر ہوگی۔

۲۵۶۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔

۲۵۶۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مانگی اللہ تعالیٰ سے جنت تین بار کہتی ہے جنت یا اللہ داخل کر اس کو جنت میں اور جس نے پناہ مانگی دوزخ سے تین بار کہتی ہے دوزخ یا اللہ پناہ دے اس کو دوزخ سے۔

ف: اسی طرح روایت کی یہ یونس نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابن برید بن مریم سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبیؐ سے مانند اس کے اور مروی ہوئی ابی اسحٰق سے انہوں نے روایت کی برید بن ابی مریم سے انہوں نے انس بن مالک سے قول انکا۔ مترجم :اس حدیث میں فضیلت ہے تین کی اعداد میں سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتے ہیں اس پر فوائد معتد بہا اور ترغیب و

تحریض ہے جنت کے طلب کرنے پر اور دوزخ سے پناہ مانگنے پر اور معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ عقل وفہم رکھتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے کہ ثابت ہے احادیث صحیحہ سے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صالحین مشتاق جنت ہیں ویسی ہی جنت بھی مشتاق صالحین ہے۔

۲۵۶۷: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَعَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ۔

۲۵۶۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپ ﷺ نے قیامت کے دن کہ رشک کریں گے ان پر اگلے اور پچھلے ایک وہ مرد کہ اذان دیتا ہے نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن میں دوسرے وہ مرد کہ امامت کرے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ کا اور حق اپنے آقاؤں کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سفیان ثوری کی روایت سے اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ان کو ابن قیس بھی کہتے ہیں۔

۲۵۶۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا قَالَ اُرَاهُ عَنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ۔

۲۵۶۸: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوع کرتے تھے وہ اس حدیث کو یعنی فرمایا آنحضرت ﷺ نے تین شخص ہیں دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل ایک وہ مرد کہ کھڑا ہو کر رات کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی دوسرے وہ کہ صدقہ دیتا ہے داہنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہے اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے تیسرے وہ مرد کہ ایک چھوٹے لشکر میں تھا اور شکست کھائی اصحاب اس کے نے اور اس نے مقابلہ کیا دشمن کا یعنی اکیلے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہے اس سند سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعبہ وغیرہ نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے زید بن ظبیان سے انہوں نے ابی ذرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ابوبکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں۔ مترجم: سریہ ایک ٹکڑا ہے بڑے لشکر سے کہ جسے جیش کہتے ہیں انتہائی عدد اس کا چار سو تک ہے جمع اس کی سرایا ہے مسمّٰی ہوا وہ اس نام سے اس لیے کہ وہ خلاصہ لشکر ہے اور چنا ہوا ان میں کا عرب کہتا ہے: اسری النفیس والسری خلاصة الشئی اور جو بعض اہل لغت نے کہا ہے وہ بھیجا جاتا ہے سرا یعنی خفیۃ اس لیے اسے سریہ کہا ہے سو یہ غلط ہے اس لیے کہ سر جو بمعنی اخفا ہے وہ مضاعف ہے اور سریہ ناقص ہے ہفت اقسام میں سے پس اشتقاق اس کا سر سے باطل ہے۔ قولہ اور چھپایا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے مراد اس سے چھپانا اس شخص سے ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا مبالغہ ہے کمال اخفاء ہیں۔

۲۵۶۹۔۲۵۷۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِنَ الذَّهَبِ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

۲۵۶۹۔۲۵۷۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے کہ کھولے گا فرات ایک خزانہ سونے کا پھر جو حاضر ہو اس پر نہ لے اس میں سے کچھ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوسعید اشج نے انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے مثل اس کے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا یحسر عن

جبل من ذهب یعنی کھول دے گا ذات ایک پہاڑ سونے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۵۷۱۔۲۵۷۲ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ یُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ یَسْأَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَهُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُؤُسَهُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْیُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ۔

۲۵۷۱۔۲۵۷۲: روایت ہے ابو ذرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل سو جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان میں پہلا وہ مرد ہے کہ ایک سائل آیا کسی قوم کے پاس اور سوال کیا بواسطہ اللہ تعالیٰ کے اور نہیں سوال کیا بواسطہ کسی قرابت کے جو اس کے اور قوم کے بیچ میں ہو سو نہ دیا قوم نے اسے کچھ پس پیچھے پھرا ایک شخص ان میں سے اور دیا اس سائل کو ایسا چھپا کر کہ نہ جانا اس کے عطیہ کو مگر اللہ تعالیٰ نے یا اس نے کہ جس کو دیا اور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم رات کو یہاں تک کہ جب نیند ان کو پیاری ہوئی ان چیزوں سے کہ جو نیند کے برابر ہیں اور رکھے انہوں نے سر اپنے کھڑا ہوا وہ شخص اور عاجزی اور چاپلوسی کرنے لگا میری اور پڑھنے لگا آیتیں اور تیسرا وہ مرد کہ لشکر میں تھا اور مقابلہ ہوا عدو کا اور شکست کھائی لشکر نے سو وہ سینہ سپر ہو کر دشمن کے مقابل میں گیا کہ قتل کیا جائے یا کہ فتح ہو اس کے ہاتھ پر اور وہ تین شخص جن کو دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پہلا بوڑھا زانی' دوسرا فقیر متکبر اترانے والا' تیسرا غنی ظالم۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اس کی' یہ حدیث ہے اور ایسی ہی روایت کی شیبان نے منصور سے مانند اس کے اور صحیح تر ہے ابی بکر بن عیاش کی روایت سے۔ مترجم: مؤلفؒ نے اگر چہ چند احادیث متفرقہ اس باب میں ذکر کیں مگر منعقد کیا تھا اس باب کو انہار جنت کے بیان میں اور انہار منجملہ مشروبات ہیں پس تفصیل مشروبات کی حسب اجمال مقدمہ سابق مذکور ہوئی ہے قولہٗ تعالیٰ: تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ [البقرة : ۲۵] یعنی بہتی ہیں نیچے ان باغوں کے نہریں' ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ انہار جنت بہتی ہیں جبال مسک کے نیچے سے اور انہار جمع ہے نہر کی اور وہ مجری واسع ہے جدول سے زیادہ اور بحر سے کم مانند نیل اور فرات کے اور مراد جریان انہار سے جریان ان کے پانیوں کا ہے اور اسناد جریان کا انہار کی طرف مجازاً ہے مسروق سے مروی ہے کہ وہ بغیر اخدود کے بہتی ہیں یعنی پانی ان کا زمین سے اونچا بہتا ہے نہ گڑھے کے اندر اور بیضاوی نے فرمایا ہے: تجری من تحت اشجارها یعنی مضاف اس جگہ محذوف ہے مراد یہ ہے کہ بہتی ہیں نہریں جنات کے درختوں کے نیچے سے یا تقدیر عبارت یہ ہے کہ من تحت اهلها یعنی بہتی ہیں نہریں جنت والوں کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ناقلاً عن فرعون هذا الانهار تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا ای بامری. اور نہر اصل لغت میں وسعت اور ضیاء کو کہتے ہیں چنانچہ نہار اسی سے مشتق ہے اسی لیے نہر کو نہر کہا بسبب کمال وسعت صفائی آپ کے قولہٗ تعالیٰ: فیها انهار من ماءٍ غیر آسن یعنی اس میں نہریں ہیں پانی سے جو بگڑا اور سڑا نہیں لفظ آسن بعضوں نے بمد اور بعضوں نے بقصر پڑھا ہے' مصدر اس کی آسون ہے اور اسن اور اجون دونوں بمنزلہ تغیر وارد ہوئے ہیں' آسن یعنی آجن مراد اس سے متغیر اللون منتن الریح ہے قولہٗ تعالیٰ وانهار من لبن لم تیغیر طعمه' یعنی نہریں ہیں دودھ کی کہ نہیں بدلہ مزہ ان کا

یعنی محفوظ ہے وہ پھٹ جانے سے اور دہی ہو جانے سے اور مٹھا بن جانے سے قولہ تعالیٰ و انھار من خمر لذۃ للشاربین یعنی اور نہریں ہیں شراب سے کہ لذت ہے پینے والوں کے لئے انتہیٰ اور لذت اگر چہ مصدر ہے مگر محمول کیا اس کو کمال مبالغہ کے واسطے اور بیان فرمایا کمال تبائن اس کا خمور دنیا سے اس لیے کہ خمور دنیا کراہت غائلہ اور ریح متنہ رکھتی ہیں بدمزہ بدبودار ہوتی ہیں اور اگر اس کو مقصود نہ ہو تو کبھی کوئی اس کا استعمال نہ کرے بخلاف خمر جنت کے کہ کمال لذت اور خوش مزگی سے ممتاز ہیں اور سکر اور خمار سے بے نیاز اور لفظ لذت کو بعضوں نے مرفوع پڑھا ہے اس لیے کہ صفت ہے انہار کی اور بعضوں نے منصوب اس لیے کہ علت ہے جیسے ضربۃ تادیبا' قولہ وانہار من عسل مصفی یعنی اور نہریں ہیں عسل مصفیٰ سے کہ صاف ہے اور پاک ہے موم سے اور فضلات نحل وغیرہ سے اور محفوظ ہے گرد و غبار سے اور مصئون ہے خس وخار سے نہیں ڈالا اس میں کسی نے ہاتھ اپنا اور نہیں ماکول و مشروب ہوا کسی آکل و شارب کا اور ان چیزوں کو بضمن انہار بیان فرمایا کہ دلالت ہو کمال ضیاء اور صفا پر اور دلیل ہو اس کے وفور و تکاثر کی اس لیے کی جریان موجب صفا و نور ہے جیسے کہ مستلزم تکاثر و وفور قولہ تعالیٰ: یفجرونھا تفجیرا بہاتے ہیں اس کو جیسا حق ہے بہانے کا بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کھینچ لے جاتے ہیں ان کو جہاں چاہتے ہیں اپنے منازل اور قصور میں یعنی وہ نہریں جنتیوں کے اختیار میں ہیں جیسے کہ ناقہ مہار دار قائد اختیار میں ہے قولہ تعالیٰ: فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ [الغاشية: ۱۲] یعنی اس میں نہر ہے بہنے والی یعنی ہمیشہ بہتی ہے کہ منقطع نہیں ہوتا جریان اس کا' قولہ تعالیٰ: وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ [الواقعة: ۳۱] یعنی مصبوب یعنی پانی بہایا گیا کہ بہتا ہے دائما بغیر اخدود کے موقوف نہیں ہوتا بہنا اس کا گویا بطور چادر کے اوپر سے گر رہا ہے نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا' قولہ تعالیٰ عینا فیہا تسمی سلسبیلا یعنی ایک نہر ہے اس میں کہ نام ہے اس کا سلسبیل قتادہ نے فرمایا کہ وہ سلسلہ ہے کہ مطیع و منقاد جنتیوں کے پھیرتے ہیں اسے جس طرف چاہتے ہیں مجاہد نے کہا حدیدۃ الجریہ یعنی تیز بہنے والی' ابو العالیہ اور مقاتل بن حبان نے کہا سلسبیل اسے اس لیے کہا کہ سیلان ہوتا ہے اس کا راستوں میں جنتیوں کے اور ان کے مکانوں میں یعنی مثل سیل کے بہتے ہیں نہایت زور سے منبع اس کا اصل عرش ہے جنت عدن میں بہتی ہیں اہل حبان کی طرف اور مشروب ہے وہ اہل جنت کی برودت اس کی کافور کی ہے اور مزہ زنجبیل کا اور بو مسک کی زجاج نے کہا وہ موسوم بہ سلسبیل اس لیے ہوئی کہ پانی اس کا غایت سلاست میں ہے کہ نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا حلق میں اترنے کے وقت یعنی بکمال آسانی بغایت خوشگواری گلو میں اترتا ہے اور تسمی بمعنی توصف ہے اس لیے کہ اکثر علماء قائل ہیں کہ سلسبیل صفت ہے اسم نہیں (بغوی) قولہ تعالیٰ ومزاجہ من تسنیم اور ملونی اس کی تسنیم سے ہے انتہیٰ اور تسنیم سنام سے مشتق ہے اسی سے سنام بعیر یعنی کوہان اونٹ کا کہ اس کے اعضاء میں سب سے زیادہ بلند ہے۔ اس لیے بعضے مفسرین نے کہا کہ وہ ایک نہر ہے کہ ہوا میں بہتی ہے بلند اور جنتیوں کے غرفوں اور منازل میں انصباب اس کا ہوتا ہے حسب خواہش ان کے اور اسی طرح اوانی اور ظروف ہیں اہل جنت کے علیٰ قدر ملئہا پانی اس کا اترتا ہے پھر جب وہ بھر جاتے ہیں ٹھہر جاتا ہے یہ مضمون ہے قتادہ کے قول کا اور ضحاک نے کہا وہ ایک اشرف شراب ہے' ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا وہ خالص ہے مقربین کے لیے کہ وہ اس کو بغیر ملونی کے پیتے ہیں اور سائر اہل جنت اسے مثل گلاب اور کیوڑے کے اور مشروبات میں ملا کر استعمال کرتے ہیں قولہ تعالیٰ: وکاس من معین یعنی پیالہ ہے شراب جاری سے کہ جس کی نہریں بہتی ہیں اور وہ دنان میں دھرا ہوا نہیں کہ کیڑے پڑیں اور بہ تمدد زماں سڑیں اور پینے والوں کو اس سے بدبو آئے اور طبیعت متنفر ہو جائے بلکہ بسبب جریان کے کمال صفائی اور نظافت اس میں ہے او شارب اس کا صداع' خمار' غول' اور سکر و نزف سے مبرا ہے اور غفلت اور غلیان اور بیہوشی اور ہذیان سے معرا قولہ تعالیٰ: یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا اور مہر لگائی جائے گی اس میں مسک کی' عکرمہ نے کہا مزاج سے اس کا مزہ مراد ہے اہل معانی نے کہا کہ بیاض اسکی مثل کافور کے ہے اور طیب ریح اور برودت اس لیے کہ کافور منجملہ مشروبات نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حَتّٰى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا [الكهف: ۹۶] یعنی کنار یہ مضمون ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہد نے کہا خوشبو اس میں کافور کی ملائی جائیگی ابن کیسان نے کہا مطیب کیا ہے اسکو کافور و مسک و زنجبیل سے' عطاء اور کلبی نے کہا کافور نام ہے ایک چشمہ آب کا جنت میں۔ (بغوی)

قولہ تعالیٰ: وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا [الانسان : ۱۷] یعنی پلایا جائے گا ان کو وہ پیالہ کہ مزاج اس کا زنجبیل ہے اور زنجبیل مہیج ہے طبائع کی طرف جماع کے وقت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور نعوظ لاتی ہے اور گرم کرتی ہے امزجہ باردہ کو اور انزعاج اور ہیجان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے اور عرب اس کو اپنے خوشبوؤں اور قہوؤں میں استعمال کرتا ہے سو وعدہ کیا رازق حقیقی نے کہ پلائی جائے گی وہ جنت میں مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا سے مشابہ نہیں ابن عباسؓ نے کہا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے قرآن میں جنت کی چیزوں کا اور نام لیا ہے اس کا مثل دنیا میں کوئی شئی نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت میں کہ پایا جاتا ہے اس میں مزہ زنجبیل کا قتادہ نے کہا کہ مقربین اس کو بغیر ملونی کے صرفاً استعمال کریں گے اور سائر اہل جنت بطور ملونی کے جیسا کہ ذکر کیا ہم نے تسنیم میں۔

قولہ تعالیٰ: وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا [الأنسان : ۲۱] یعنی پلایا ان کو رب نے شراب طہور یعنی پاک وصاف ومطہر کہ اپنے شارب تک کو اخلاق ردیہ اور عادات قبیحہ سے پاک کردے اور قلب وروح میں ایک طہارت ابدی اور نظافت سرمدی بخشے اور طبائے میں نشہ محبت الٰہی اور مودت لا متناہی پیدا کرے دماغ میں علو اور طبیعت میں لینت اور حسن خو کا سبب ہو بدن میں جا کر مولد نجاست واقذار نہ ہو بلکہ موجد قویٰ وانوار ہو مفسرین نے کہا کہ متدنس نہیں کیا اس کو ایدی اور ارجل نے مثل خمر دنیا کی ابو قلابہ اور ابراہیم نے کہا ہے کہ بطن میں جا ربول نجس نہیں ہوتا بلکہ پسینہ ہو جاتا ہے کہ خوشبو اس کی مثل مسک کے ہے اور عادت اہل جنت کی یہ ہے کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہیں اور جب اس سے فارغ ہوتے ہیں شراب طہور پلائے جاتے ہیں کہ بطون ان کے پاکیزہ ہو جاتے ہیں اور وہ کھانا ایک پسینہ خوشبودار ہو کر جلود سے بہہ جاتا ہے اور پیٹ ان کا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتی ہے مقاتل نے کہا وہ ایک نہر ہے باب جنت پر جس نے اس میں سے پیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل سے بغض وحسد اور غل وغش نکال لیا قولہ تعالیٰ یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک یعنی پلائے جائیں گے شراب صاف کہ اس پر مہر مسک کی انتہی، رحیق خمر صافی طیب ہے مقاتل نے کہا خمر بیضاء یعنی سفید، مختوم یعنی مہر لگایا ہوا ہے تا کہ کسی کا ہاتھ اس میں نہ لگے اور تصرف غیر سے بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین اور امراء کی توروں اور صراحیوں پر ان کے داروغۂ معتبر مہر لگاتے ہیں کہ وہ ان کے سامنے کھولی جاتی ہے مجاہد نے کہا مختوم سے مراد مطین ہے ختام یعنی طین کہ جس پر مہر لگائی جائے گی مسک سے یہ مراد ہے کہ اخیر میں اس کے مزہ مسک کا آجاتا ہے یعنی ختام سے ختم اس کا مراد ہے قتادہ نے کہا اس میں کافور ملا کر مسک کی مہر لگا دیتے ہیں اور قرءات عامہ ختامہ ہے بہ تقدیم تاء اور کسائی نے خاتمہ پڑھا ہے بتقدیم الف اور یہی قرءات ہے علی اور علقمہ کی اور معنی ان دونوں کے ایک ہیں جیسے عرب کہتا ہے فلاں کریم الطابع والطباع اور خاتم اور ختام آخر ہر شئی کا یہ ہے تفسیر ان آیتوں کی کہ ذکر کی تھی ہم نے مقدمۂ ابواب میں بحمد اللہ والمنۃ کا تمام ہوا بیان جنت کا اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب کے ساتھ بجمیع احباب اس فقیر کو جنت میں پہنچائے اور عذاب دوزخ سے بچائے اور سائر مؤمنین ومسلمین کو اس نعمت ابدیت سے سرفراز فرمائے آمین یارب العالمین۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابِ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں بیان میں جہنم کے جو وارد ہوئے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقدمہ عن المترجم: صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ جہنم لفظ عجمی ہے اور بعضوں نے کہا عربی موسوم ہوا وہ اس نام سے بسبب بعد قعر اپنے کے اسی سے ہے قول عرب کا رکیہ جہنام بکسر جیم و ہاو تشدید نون یعنی کنواں بعیدۃ القعر اور اسی سے ہے حدیث یقال الھم الجھنمیون یعنی ان کو جہنمی کہیں گے مراد ان سے وہ لوگ ہیں کہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے اور عتقاء اللہ کہلائیں گے اور ان کو جہنمی کہتے ہیں' تنقیص شان منظور نہیں بلکہ تذکیر ہے ان کے نجات کی تا کہ سبب ہو مزید شکر و فرح کا اور حاصل ہو ان کو مسرت فوز و نجات پر اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم اعلیٰ درکات نار ہے کہ مختص ہے عصاۃ امت محمد ﷺ کے لیے اور وہی ہے کہ چند روز میں اپنے ساکنوں سے خالی ہو جائے گی اور ہوائیں اس کے دروازوں کو بجائیں گی غرض وہ پہلا طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف اور العذاب بہ نسبت اور طبقات کے' پھر اس کے تیئں جہنم اس لیے کہا کہ وہ تجہیم کرتی ہے عورتوں اور مردوں کے موہنوں پر اور کھا جاتی ہے ان کے گوشتوں کو اور دوسرا طبقہ لظیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نزاعۃ للشوی یعنی کھا جانے والی ہے اطراف یدین اور جلین کو لغت میں شویٰ ہاتھ پیر کے کناروں کو کہتے ہیں مجاہد نے کہا شویٰ سے مراد سر کی کھال ہے ابراہیم نے کہا کھینچ لیتی ہے لحم کو غظام سے' ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کھینچ لیتی ہے۔ ابن عباس ؓ نے فرمایا عصب اور عقب کو کھینچ لیتی ہے۔ کلبی نے کہا خوراک اس آگ کی ام دماغ ہے کہ جب وہ اسے کھا جاتی ہے پھر از سر نو عود کرتا ہے یہی اس کا ادب ہے قتادہ نے کہا مکارم خلق کھا جاتی ہے ابو العالیہ نے کہا محاسن وجہ نگل جاتی ہے بلاتی ہے جو پیٹھ موڑے حق سے اور تولی کرے شریعت محمد یہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ سے۔

تیسرا طبقہ سقر ہے اور سقر اسے اس لیے کہا کہ کھا جاتی ہے گوشت عورتوں اور مردوں کے کہ نہیں باقی رہتا ان کی ہڈیوں پر گوشت اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حال میں فرمایا: لاتبقی و لا تذر یعنی نہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے انتہیٰ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں باقی رکھتی کوئی چیز مگر کھا جاتی ہے اسے اور ہلاک کر دیتی ہے' مجاہد نے کہا نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے دیتی ہے۔ سدی نے کہا نہ باقی رکھتی ہے لحم کو نہ چھوڑتی ہے عظم کو ضحاک نے کہا جب وہ انہیں پکڑتی ہے باقی نہیں رکھتی کوئی جگہ اور جب یہ اس کی طرف جاتے ہیں نہیں چھوڑتی ان کو اور ہر شئی کو ملالت اور فترت ہے مگر جہنم کو لواحۃ للبشر یعنی چمکنے والی ہے پنڈے پر اور مغیر ہے جلد کی کہ اس کو کالا کر دیتی ہے عرب کہتا ہے لاحہ السقم والحزن یعنی رنگ بدل دیا اور صورت متغیر کر دی اس کی مرض اور غم نے مجاہد نے کہا جھلسا دیتی ہے جلد کو یہاں تک کالی ہو جاتی ہے وہ شب تاریک سے زیادہ ابن عباس ؓ اور زید بن اسلم نے فرمایا محرقۃ للجلد ابن کیسان نے کہا دور سے نظر پڑے گی ان کو جہنم لواحہ یعنی دور سے نظر آنے والی جیسے فرمایا: وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ [الفرقان : ۹۱] اور بشر جمع ہے بشرہ کی۔

چوتھا طبقہ حطمہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ [الھمزۃ: ٤] یعنی ڈالا جائیگا وہ حطمہ میں انتہیٰ اور حطمہ حطم سے مشتق ہے حطم لغت میں توڑنے کو کہتے ہیں حطمہ اسے اسلئے کہا کہ وہ ہڈی پسلی کفار کی توڑے گی اور عظام راس ہر خناس کا پھوڑے گی بیضاوی نے فرمایا اس

کی شان یہ ہے کہ جوڑ الو توڑ ڈالے' اللہ تعالیٰ نے خود اس کی شان میں فرماتا ہے: نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ [الهمزة ۶' ۷] یعنی وہ آگ ہے اللہ تعالیٰ کی بھڑ کائی ہوئی کہ چمکتی ہے دلوں پر انتہی اور اس آیت میں کمال تخویف ہے اس نار سے اور نہایت مبالغہ ہے اس کے ایقاد اور بھڑ کانے کا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہماری بھڑ کائی ہوئی ہے پھر کس کی کیا مجال ہے کہ اسے بجھا سکے یا اس کے التہاب اور اشتعال کو مٹا سکے اللھم اجرنا منہ (کذا قال البیضاوی) چمکتی ہے دلوں پر یعنی اثر اس کے الم اور وجع کا اور درد اس کے لہب اور احراق کا پہنچتا ہے دلوں تک اور اطلاع اور بلوغ اور تطلع سب کے ایک معنی ہیں عرب کہتا ہے: متی طلعت ارضنا ای بلغت یعنی کب پہنچے تم ہمارے ملک میں مراد آیت یہ ہے کہ وہ جلا دیتی ہے عظم ولحم وجلد کو یہاں تک کہ پہنچ جاتی ہے دل تک یہی قول ہے قرطبی اور کلبی کا۔ انها عليهم موصدة یعنی مطبقة مغلقة في عمدٍ ممددةٍ۔ حمزہ اور کسائی اور ابوبکر نے عمد بضم عین ومیم پڑھا ہے اور دوسرے قاریوں نے بفتحما یعنی وہ مندی ہوئی ہے لمبے لمبے ستونوں میں انتہی اور عمد بضم اولین وبفتحما جمع ہے عمود کی مثل ادیم کے کہ جمع ہے اس کی ادم اور آدم دونوں آتی ہے یہ قول ہے فراء کا اور ابوعبیدہ نے کہا جمع عماد کی ہے مثل اہاب اور اہب اور اہب کے بیضاوی نے فرمایا باندھے گئے وہ عمودے میں کہ مثل مقاطر کے ہے کہ جس میں قید کیے جاتے ہیں' الصوص اور مقاطر وہ لکڑی دراز ہے کہ اس میں سوراخ ہوتے ہیں موافق پیروں کے اس میں چوروں کا پیر ڈال کر قفل لگا دیتے ہیں اہل ہند اسے کاٹ ٹھوکنا بولتے ہیں' بعض اسے لاٹ کہتے ہیں قتادہ نے کہا پہنچا ہے ہم کو کہ وہ ستون ہیں کہ معذب ہوں گے اہل نار اس سے اور بعضوں نے کہا وہ میخیں ہیں قفل درکی کہ بند کیے جائیں گے اس سے دروازے۔ مقاتل نے کہا بند کیے گئے دروازے ان پر' پھر ماری گئیں اس میں میخیں لوہے کی جو آگ سے تھیں یہاں تک کہ گھٹن اور گرمی نے اس کی گھیر لیا محبوسین کو اور نہ کھلے گا ان پر کوئی دروازہ اور نہ داخل ہوگی ان پر ہوائے بیرونی اور ممددہ صفت ہے عمد کی یعنی مطولہ کہ دراز میخ زیادہ مظبوط ہوتی ہے قیصر سے۔

پانچواں طبقہ جحیم ہے۔ وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ وہ عظیم الجمرہ چنگاری ہے کہ ایک ایک چنگاری اسکی ساری دنیا سے بڑھ کر ہے بیضاوی نے فرمایا الجحیم المتاجج من النار یعنی آگ شعلہ دار۔ اور بغوی نے کہا الجحیم معظم النار' بعضوں نے کہا نار شدیدۃ التاجج یعنی آگ بہت زور سے شعلہ مارنے والی اور اوہ آگ کہ بعض اس کا اوپر نار کے ہے کہ تہ بہ تہ ڈھیر لگی ہوئی ہے۔ ابو مالک نے کہا جحیم ما عظم من النار۔ (یقظہ)

چھٹا طبقہ سعیر ہے اس لیے اسے سعیر کہا کہ وہ سلگانے والی ہے آگ کی اس میں تین سو قصر ہیں ہر قصر میں تین سو بیت ہیں ہر بیت میں تین سو طرح کا عذاب ہے اور اس میں سانپ اور بچھو ہیں اور قیود اور سلاسل اور اغلال اور نکال اور اسی میں ہے جب الحزن اور اس سے اشد عذاب کسی طبقہ میں نہیں جب جب الحزن کھولا جاتا ہے اہل نار حزن شدید ہوتا ہے۔ (یقظہ)

ساتواں طبقہ ہاویہ ہے کہ جو اس میں گرا کبھی نہ نکلا۔ اسی میں ہے بیر الہب کہ جب کھولا جاتا ہے دوزخ اس سے پناہ مانگتی ہے اور اسی میں ہے صعود کہ وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑھیں گے دشمنان خدا اس پر اپنے منہ کے بل بندھے ہوں گے ہاتھ ان کے گردنوں میں اور زبانیہ کھڑے ہوں گے ان کے سروں پر ان کے ہاتھوں میں مونگریاں ہیں لوہے کی جب ایک چوٹ مارتا ہے سنتے ہیں آواز اس کی ثقلین اور دروازے اس کے لوہے کے ہیں فرش اس کا چنگاریاں ہیں غشا وہ اس کا ظلمت ہے زمین اس کی تانبے کی ہے اور رصاص اور زجاج کی [illegible] نیچے اس کے آگ ہے اوپر ان کے ظل ہیں نار کے اور نیچے ان کے ظل ہیں۔ سلگائے گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ سرخ ہو گئے پھر ہزار [illegible] تک کہ سپید ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئے۔ اب وہ نہایت تیرہ تاریک ہے اور ممزوج ہے ساتھ غضب الٰہی کے [illegible] تفصیل اس کے طبقات کی اور تفصیل اس کے احوال واہوال کی ضمن ابواب میں کچھ خاتمہ میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۵۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ

باب: بیان میں نار کے

۲۵۷۳ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔

۲۵۷۳: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لائی جائے گی جہنم اور اس دن اس کی ستر ہزار لگا میں ہوں گی ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کہ کھینچ رہے ہوں گے اس کو۔

ف: کہا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اور ثوری‘ سے مرفوع نہ کرتے تھے روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن حمید نے انہوں نے عبدالملک سے اور ابو عامر عقدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علاء سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۲۵۷۴ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهٗ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ۔

۲۵۷۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکلے گی ایک گردن دوزخ سے قیامت کے دن اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھتی ہوں گی اور دو کان ہوں گے کہ سنتے ہوں گے اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی کہے گی کہ میں مقرر ہوئی ہوں‘ تین شخصوں کے نگلنے کو ایک جبار عبید دوسرے جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارا تیسرے مصور لوگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے‘ غریب ہے۔ مترجم :اس حدیث میں بڑی مذمت اور تخویف ہوئی مصوروں کی جو جاندا چیزوں کی تصویر بناتے ہیں کہ حضرت ﷺ نے ان کو مشرکوں کے ساتھ ذکر کیا اور وہ مشرکوں کے ساتھ ایک ہی گردن کا لقمہ ہوں گے اس وقت میں بعض سفہاء تصویروں کی طرف بہت راغب ہیں بلکہ اس کے جواز میں تحریر وتقریر سے پیش آتے ہیں ہداہم اللہ۔ مگر تعجب ہے کہ کتا اور تصویر دونوں حکم میں برابر ہیں کہ جس گھر میں ہوں فرشتہ رحمت قدم نہ رکھے اور آدمی اشرف المخلوقات ہو کر اس سے دل لگائے معاذ اللہ من ذالک اور مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا اس باب میں جہنم کے میدان حشر میں لانے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم الشان میں کئی مقام میں یہ مضمون فرمایا: وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا اِۨلَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا [الکہف : ۱۰۰‘ ۱۰۱] یعنی ہم سامنے لائیں گے جہنم کو اس دن کافروں کے لیے کہ آنکھیں ان کی پردہ میں تھیں ہمارے ذکر سے اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے کی انتہیٰ‘ قولہ‘ سامنے لائیں گے یعنی سب لوگ اسے بخوبی دیکھیں گے عیاناً اور غطاً اور غشا جو چیز کہ ڈھانپے کسی کو اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے یعنی سمع قبول نہ رکھتے تھے۔

۱۵۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

باب: قعر جہنم کے بیان میں

۲۵۷۵ : عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ [1] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِيْ اِلٰى قَرَارِهَا

۲۵۷۵: روایت ہے حسنؒ سے کہا فرمایا عتبہ بن غزوان نے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہے ہماری نماز کا کہ فرمایا نبی ﷺ نے اگر ایک بڑا پتھر ڈالا جائے کنارہ جہنم سے اور چلا جائے وہ گرتا ہوا ستر برس تک تو بھی نہ پہنچے اس کی جڑ میں کہا عتبہ نے اور تھے حضرت عمرؓ کہ فرماتے تھے بہت یاد

[1] ترمذی کے نسخہ مطبوعہ میں البصرۃ کا لفظ ہے اور مترجم نے الصلوٰۃ کا لفظ لکھا ہے اور ترجمہ بھی اسی کے موافق کیا ہے‘ واللہ اعلم۔ ۱۲

قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَاِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ۔

کرو دوزخ کی آگ کو کہ گرمی اس کی شدید ہے اور قعر اس کا بعید موگریاں اس کے ہیں حدید۔

ف: ہم نہیں جانتے کہ حسن کو سماع ہو عتبہ بن غزوان سے اور آئے تھے عتبہ بصرہ میں حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں اور پیدا ہوئے حسن جب باقی رہی خلافت عمرؓ دو برس۔

۲۵۷۶ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِيْ فِيْهِ كَذٰلِكَ اَبَدًا۔

۲۵۷۶: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑھتا ہے اس پر کافر ستر برس تک پھر گرتا ہے اتنی ہی مدت میں ہمیشہ اسی عذاب میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔ مترجم: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا [المدثر: ۱۷] چڑھائیں گے ہم اسے صعود پر اور صعود کو صعود اس لیے کہا کہ کافر اس پر صعود کرتا ہے یا مکلف کریں گے ہم اسے ایسی مشقت کا کہ اسے راحت نہ ہو اس میں اور مروی ہے حضرت ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ وہ پہاڑ ہے دوزخ میں آگ کا کہ کافر کو اس پر چڑھائیں گے پھر جب وہ ہاتھ رکھے گا پہاڑ پگھل جائے گا پھر جب اٹھا لے گا ویسا ہی ہو جائے گا جیسا تھا۔ کلبی نے کہا صعود ایک سنگ املس (چکنا) ہے کہ کافر کو اس پر چڑھنے کی تکلیف دیں گے اور اس کو سانس نہ لینے دیں گے چڑھنے میں اور آگے کھینچیں گے اسے سلاسل حدید سے اور پیچھے سے ماریں گے مقامع حدید سے پھر چڑھے گا وہ چالیس برس میں پھر جب اس کی ذروہ چوٹی پر پہنچ جائے گا دھکیل دیا جائے گا نیچے کو پھر اسی طرح چڑھایا جائے گا اسی طرح ہوتا رہے گا ہمیشہ اور ضمیر سَاُرْهِقُهٗ کی ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف راجع ہے کہ عرب میں وہ وحید مشہور تھا اور اپنی قوم میں کثیر المال والاولاد یہ آیات سورۂ مدثر میں اسی کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ (بغوی)

۱۵۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ عَظْمِ اَهْلِ النَّارِ

باب: اہل نار کے حبثہ کے بیان میں

۲۵۷۷۔۲۵۷۸ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةَ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ قَوْلُهٗ مِثْلُ الرَّبَذَةِ يَعْنِيْ بِهٖ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ۔

۲۵۷۷۔۲۵۷۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن احد کے برابر ہے اور ران اس کی بیضاء کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ دوزخ میں تین دن کی راہ تک ہے مثل ربذہ کے اور یہ جو فرمایا آپ ﷺ نے کہ مثل ربذہ کی یعنی جتنا فاصلہ ہے مدینہ سے ربذہ تک اور بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے مصعب بن مقدام سے انہوں نے فضیل سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مرفوع کیا انہوں نے اس کو کہ فرمایا آپ ﷺ نے ڈاڑھ کافر کی مثل احد کے ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابوحازم اشجعی ہیں اور نام ان کا سلمان ہے اور وہ مولیٰ ہیں عزۃ الاشجعیہ کے۔

۲۵۷۹ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاهُ النَّاسُ۔

۲۵۷۹: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک کافر کھینچے گا اپنی زبان ایک یا دو فرسخ تک روندیں گے اس کو لوگ۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور فضل بن یزید کوفی روایت کی ان سے کئی اماموں نے اور ابوالمخارق کچھ مشہور نہیں۔

۲۵۸۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْکَافِرِ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاَنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاَنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ کَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ۔

۲۵۸۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کافر کی کھال کا ڈل بیالیس گز ہے اور اس کی ڈاڑھ احد کے برابر اور ان کے بیٹھنے کی جگہ جہنم میں جیسے مکہ سے مدینہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اعمش کی روایت سے ۔مترجم: جلد اور اعضاء کی مقدار میں جو روایات مختلف ہیں محمول ہیں اختلاف اعمال پر یعنی جس قدر کفر و بطر اور فساد و شر کافر کا زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا جسم عریض و طویل زیادہ ہوگا کہ جمع کرے اقسام عذاب اور انواع نکال کو اپنے بدن پر اور یہی حال ہے عصاۃ مؤمنین کا چنانچہ حارث بن قیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کسی شخص کا بدن اتنا بڑا ہو جائے گا دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا بھر جائے گا۔ انتھیٰ یہی مضمون ہے قرطبی کے قول کا۔ (یقظہ)

۱۵۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ اَهْلِ النَّارِ

باب: اہل نار کے مشروبات کے بیان میں

۲۵۸۱: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ: ﴿کَالْمُهْلِ﴾ [الکهف: ۲۹] قَالَ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰی وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِیْهِ۔

۲۵۸۱: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی ﷺ نے مہل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب دوزخی اپنے منہ کے پاس لے جائے گا گر پڑے گی کھال اس کے منہ کی اس پیالہ کے اندر۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور رشدین میں کلام کیا گیا ہے ان کے حافظہ کی طرف سے۔مترجم: فروہ اصل میں کھال ہے سر کی معہ بالوں کے پھر استعارہ کیا اس لفظ کو منہ کی کھال کے لیے اور قولہٗ مہل کی تفسیر یعنی قرآن میں جو وارد ہوا ہے: وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ...... [الکهف: ۲۹] اس کی تفسیر میں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ تیل کے تلچھٹ کے مانند ہے یعنی رنگ میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ وہ آب غلیظ ہے مثل دردزیت کے مجاہد نے کہا کہ وہ قیح دم ہے اور ابن مسعودؓ سے پوچھا کہ مہل کیا چیز ہے سو منگوایا انہوں نے سونا اور چاندی پگھلایا اسے اور کہا کہ یہ بہت اشبہ ہے مہل سے۔

۲۵۸۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُؤُسِهِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِهٖ فَیَسْلُتُ مَافِیْ جَوْفِهٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ۔

۲۵۸۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا حمیم ڈالا جائے دوزخی جوف میں اور کاٹ ڈالا جائیگا انکے سروں پر سو نفوذ کر جائیگا یہاں تک کہ پہنچ جائیگا جو کچھ انکے جوف میں یعنی آنتوں اور کلیجے اور گردوں وغیرہ کو یہاں تک کہ نکل جائینگی یہ چیزیں انکے قدموں کے نیچے سے یعنی دبر سے اور یہی مراد ہے صہر سے جو مذکور ہے قرآن میں پھر ہو جاتا ہے اسکا جوف جیسا تھا۔

ف: ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمٰن بن حجیرہ مصری ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔مترجم: قولہٗ نفاذ کر جائے گا یعنی اندر سما جائے گا اور دماغ و دل و بطن میں اتر جائے گا' قولہٗ اور یہی مراد ہے صہر سے' صہر کے معنی اصل لغت میں پگھلنے کے ہیں چنانچہ عرب کہتا ہے صہرت الشحم اصہرہ اذا اذبتہ یعنی پگھلایا میں نے چربی کو اور پگھلاتا ہوں میں اس کو جب پگھلائے تو اس کو اور یہاں اشارہ ہے اس آیۂ مبارکہ کی

طرف ﴿يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ﴾ [الحج : ۱۹، ۲۰] یعنی ڈالا جائے گا ان کے سروں پر حمیم کہ پگھل جائے گا اس سے جو کہ ان کے پیٹوں میں ہے اور کھالیں انتہیٰ بغوی نے فرمایا حمیم گرم پانی ہے کہ انتہا کو پہنچ گئی ہو حرارت اس کی یصهر ای یذاب بالحمیم پگھل جائے گا بسبب حمیم کے یعنی جب ان کے سروں پر پڑے گا شحوم اور احشاء اور جلود کو پگھلا دے گا اور بھون دے گا کہ وہ جل کر بدن سے جدا ہو جائیں گے۔ بیضاوی نے فرمایا حرارت اس کی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر کرتی ہے ظاہر میں سو پگھل جاتا ہے اس سے احشاء اس کا جیسے کہ پگھل جاتی ہے جلود اور یصهر کو بعضوں نے بہ تشدید ہا' پڑھا ہے تا کہ دلالت کرے کثرت لفظ کثرت معنی پر جیسے شغدف مصری کو عرب نے شغنداف کہا بسبب بڑا ہونے کے۔ شغادیف سے کما ذکرہٗ صاحب الکشاف فی تفسیرہٖ۔

۲۵۸۳ : عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ : ﴿وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ﴾ [إبراهيم : ۱٦، ۱۷] قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : ﴿وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ﴾ [محمد: ۱۵] وَيَقُوْلُ : ﴿وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا﴾ [الكهف : ۲۹]

۲۵۸۳: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں وَيُسْقٰى ...... فرمایا کہ قریب کیا جائے گا ماء صدید اس کے منہ کے اور وہ کراہت کرے گا اس سے پھر جب اور نزدیک کیا جائے گا بھن جائے گا اس سے منہ اس کا اور گر پڑے گی کھال اس کے سر کی پھر جب اسے پئے گا کٹ جائیں گی اس سے آنتیں اس کی یہاں تک کہ نکل جائیں گی اس کی دُبر سے۔ چنانچہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ وجل شانہ وَسُقُوْا ...... یعنی پلایا جائے گا ان کو گرم پانی سو کٹ جائیں گی آنتیں ان کی اور فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہ: وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا ...... یعنی اگر فریاد کریں گے وہ ملے گا پانی ان کو مانند مہل کے کہ بھون دے گا ان کے منہ کو بری ہے پینے کی چیز اور بری ہے آرامگاہ انتہیٰ اور باقی تفسیر اس کی اوپر گزری۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے روایۃ عبیداللہ بن بسر سے اور عبیداللہ بن بسر پہچانے نہیں جاتے مگر اسی روایت سے اور روایت کی صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بسر سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اس کے سوا اور حدیثیں اور عبداللہ بن بسر کے ایک بھائی ہیں کہ انہوں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے اور ایک بہن بھی کہ ان کو بھی سماع ہے آنحضرت ﷺ سے اور عبیداللہ بن بسر کہ جن سے صفوان بن عمرو نے روایت کی حدیث ابی امامہ کی یعنی جس کا متن اوپر گزرا شاید بھائی ہوں عبداللہ بن بسر کے۔

۲۵۸۴ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا۔

۲۵۸۴: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کالمهل کی تفسیر میں کہ مہل تیل کے تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب قریب کیا جائے گا دوزخی کے گر پڑے گا اس کے منہ کا گوشت اور پوست اس پیالہ میں اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے سرادق نار چار دیواریں ہیں کہ ہر ایک کا دَل چالیس برس کی راہ تک ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اگر ایک ڈول غساق کا ڈال دیا جائے دنیا میں تو سڑ جائیں سب اہل دنیا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن [illegible] روایت سے اور رشدین بن سعد میں مقال ہے چنانچہ اوپر کئی جگہ مذکور ہوا کہ وہ

ضعیف ہیں۔ مترجم : سرادق ما احاط الشئ من حائط وغیرہ یعنی سرادق وہ چیز ہے جو گھیر لے کسی چیز کو دیوار وغیرہ سے اور بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے السرادق الحجرۃ التی تطیف بالفساطیط یعنی سرادق وہ چیز ہے کہ گھیر لیتی ہے خیموں کو جسے قنات کہتے ہیں پھر بعد اس کے نقل کی یہی روایت باب کی پھر کہا کہ فرمایا ابن عباسؓ نے وہ دیوار ہے نار کی کلبی نے کہا کہ وہ ایک گردن ہے کہ دوزخ سے نکل کر کافروں کی مثل حظیرہ کے گھیر لے گی اور حظیرہ وہ دیوار ہے جو کانٹوں سے جنگلوں میں گھیر دیتے ہیں کہ اس میں جانور درندوں سے محفوظ رہیں مگر یہ قول بعید ہے اور بعضوں نے کہا وہ دخان ہے کہ گھیر لے گے دوزخیوں کو اسی کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں: اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ [المرسلات : ۳۰] انتہیٰ ما فی البغوی اور غساق کے لفظ میں دو قرأتیں ہیں حمزہ اور کسائی اور حفص نے بہ تشدید سین پڑھا ہے جہاں کہیں وارد ہوا ہے اور دوسرے قاریوں نے بہ تخفیف سو جنہوں نے بہ تشدید پڑھا ہے اسم ٹھہرایا خباز اور طباخ کے وزن پر اور جنہوں نے بہ تخفیف پڑھا انہوں نے عذاب وثواب کے وزن پر کہا اور غساق کے معنوں میں مفسرین کے کئی قول ہیں ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ زمہریر ہے کہ جلائے گا ان کو بسبب کمال برودت کے جیسے جلاتی ہے آگ بسبب اپنی حرارت کے۔ مقاتل اور مجاہد نے کہا غساق وہ ہے کہ حد کو پہنچ گئی ہو برودت اس کی اور بعضوں نے کہا غساق زبان ترک میں بدبو ہے۔ قتادہ نے کہا ہو ما یغسق یعنی وہ چیز ہے کہ بہے دوزخیوں کے لحوم وجلود سے از جنس قیح یا صدید یا بہے فرجوں سے زانیوں کے عرب کہتا ہے: غسقت عینہ اذا نصبت یعنی بہی اور جاری ہوئی نہر اس کی اور غسقان لغت میں انصباب وجریان ہے (بغوی)

۲۵۸۵ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ : ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران : ۱۰۲] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِ الدُّنْيَا لَا فْسَدَتْ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَهٗ۔

۲۵۸۵ : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت: ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ ......﴾ یعنی ڈرو اللہ تعالیٰ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرو تم مگر مسلمان۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکا دیا جائے دنیا کے گھر میں تو بگڑ جائے اہل دنیا پر معیشت ان کی پھر کیا حال ہوگا اس کا جس کی وہ غذا ہوگی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : زقوم کا بیان اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا: اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ [الصفت : ٦٢ تا٦٦] یعنی بھلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم کا ہم نے اس کو رکھا ہے خراب کرنے اور آزمانے کے لیے ظالموں کو وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں اس کا خوشہ جیسے سر شیطانوں کے سو وہ کھائیں گے اس میں سے پھر بھریں گے اس سے پیٹ انتہیٰ اور زقوم ایک شجرہ خبیثہ ہے کہ بہتہ الطعم ذی مرارہ کہ مکروہ رکھیں گے اہل نار اس کے تناول کو سو زبردستی کھلایا جائے گا وہ ان کو چنانچہ عرب کہتا ہے تزقم الطعام یعنی جب کہ تناول کرے اس کو کراہت اور مشقت سے اور معلوم ہوا اس سے اشتقاق اس کا قولہٗ ہم نے اس کے آزمانے کو آہ یعنی کفار کہتے ہیں کہ درخت سبز نار میں کیونکر ہوگا حالانکہ نار محرق اشجار ہے چنانچہ ابن الزبعری کا فرصنادید قریش سے کہتا تھا کہ محمد ڈراتے ہیں ہم کو زقوم سے حالانکہ زقوم لسان بربر میں زبد اور تمر کا نام ہے سو لے گیا اس کو ابوجہل اپنے گھر میں اور کہا اپنی باندی سے یا جاریۃ زقمنا سو وہ زبد اور تمر سامنے لائی اور کہا ابوجہل نے فزقموا فھذا ما یوعد کم بہ محمد یعنی زقم کھاؤ کہ اس سے ڈراتے ہیں تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم قولہٗ وہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ سے انتہیٰ یعنی قعر نار سے اور حسن نے کہا اصل اور بیخ اس کی قعر جہنم میں ہے اور اغصان اس کی مرتفع ہیں تمام درکات نار میں قولہٗ طلعھا مراد طلع سے ثمر ہے مسمی ہوا ساتھ طلع کے بسبب طلوع کرنے اسکے کے اغصان

سے مثل طلوع آفتاب کے مشرق اور کنارۂ آسمان سے' قولہ' جیسے کہ سرہیں شیطانوں کے آہ' مراد شیاطین سے حقیقۃً جن اور شیطان ہیں کہ تشبیہ دی اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں کے ساتھ اس سبب سے کہ قبح اور برائی ان کے آدمیوں کے ذہن میں ہے اگرچہ دیکھا نہیں۔ چنانچہ عرب کسی کی مذمت کرتا ہے اور اس کا قبح بیان کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے کانہ' شیطان گویا شیطان ان کے ذہنوں میں نہایت ڈراؤنی اور خوفناک اور پرعیوب مذموم وقبیح شئی ہے اگرچہ ان کی نگاہوں نے اسے احاطہ نہ کیا ہو اور آنکھوں نے کبھی دیکھا نہ ہو مگر صورت قبیح اس ملعون کی بغایت قبح اس کی تصور وخیال میں موجود ہے پس تشبیہ صحیح ہوگئی اور رفع ہو گیا اس تقریر سے ہمارا وہ اعتراض کہ جو علمائے بیان کی طرف سے قرآن عظیم الشان پر وارد ہوتا ہے اور تقریر اعتراض یہ ہے کہ تشبیہ زقوم کی کیونکر صحیح ہوگی اس لیے کہ مخاطبین نے نہیں دیکھا سر شیطانوں کا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ نہیں دیکھا مگر ان کے اذہان میں قبح اس کی صورت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت تشبیہ کو۔ یہی مراد ہے ابن عباسؓ اور قرطبی کے قول کی اور بعضوں نے کہا مراد شیاطین سے حیات ہیں اس لئے کہ عرب حیہ قبیحہ المنظر کریہہ المرئی کو شیطان کہتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے۔ قبیح منتن بدمزہ کہ بادیہ عرب میں ہوتا ہے اور اہل بوادی اسے رؤس الشیاطین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے تشبیہ دی اور شاید اہل ہند اسی کو سینڈھ کہتے ہوں' قولہ فمالون لغت میں ملو کہتے ہیں ظرف۔ کے اس قدر بھرنے کو کہ متحمل نہ ہو پھر زیادت کا پس بھرے جائیں گے اسی طرح بطون ان کے معاذ اللہ من ذالک (بغوی) اور بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ زقوم ایک شجر ہے کہ ثمر اس کا نزل ہے اہل نار کا اور منصوب ہے نزلاً اس لیے کہ تمیز ہے یا حال ہے اور لفظ نزل میں اشارہ ہے کہ جو کچھ نعمائے جنت اوپر مذکور ہوئے یعنی ان آیتوں سے قبل تو وہ بمنزلہ اس چیز کے ہیں کہ جلد تیار کر کے مسافر کے لیے قبول از طعام پیش کی جاتی ہے عرب اسے نزل کہتا ہے اس لیے کہ وقت نزول نازل سامنے آتی ہے اور جو اس کے ماوراء ہے وہ ذہن بشر سے بعید ہے اسی طرح زقوم نزل اہل نار ہے اور اور عذاب جو اس کے سوا ہے خیال سے دور ہے کہ احاطۂ بیان میں نہیں آسکتا اور زقوم نام ہے ایک شجرہ صغیرۃ الورق بدبو مزہ تلخ وناگوار کا کہ ملک تہامہ میں ہوتا ہے۔ انتہیٰ

١٥٤٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ

باب: دوزخیوں کے طعام کے بیان میں

٢٥٨٦ : عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُلْقَى عَلَى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَاهُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمَ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ

٢٥٨٦: روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے ڈالی جائیگی اہل نار پر بھوک سو برابر ہو جائیگی تکلیف بھوک کی دوسرے اور عذابوں کی کہ وہ اس میں گرفتار ہونگے سو فریاد کریں گے وہ اور ملے گا ان کو طعام صریع سے کہ نہ فربہ کرے گا وہ بدن کو اور نہ دُور کرے گا وہ بھوک پھر فریاد کریں گے وہ کھانے کیلئے سو ملے گا ان کو کھانا گلے میں اٹکنے والا سو فریاد کریں گے کہ وہ دنیا میں اتارا کرتے تھے اٹکے ہوئے نوالے سو فریاد کریں گے وہ کچھ پینے کے سو دیا جائیگا انکو حمیم کلالیب حدید سے پھر جب نزدیک کیا جائے گا انکے موہنوں کے بھون دے گا انکے موہنوں کو پھر جب داخل ہوگا انکے بطون میں کاٹ ڈالے گا جو کچھ ہے انکے بطون میں سو کہیں گے پکارو جہنم کے

قَطَّعَتْ مَافِي بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿اَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَادُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ﴾ [غافر: ۵۰] قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا يَا مَالِكُ فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ: ﴿اِنَّكُمْ مٰكِثُوْنَ﴾ [الزخرف: ۷۷] قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ اِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ﴾ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ: ﴿اخْسَؤُا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ﴾ [المؤمنون: ۱۰۶-۱۰۸] قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ۔

خزانچیوں کو سو وہ جواب دیں گے ان کو اور کہیں گے کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول کھلے معجزے اور روشن دلیلیں لے کر کہیں گے وہ کیوں نہیں آئے یعنی آئے تھے ہمارے پاس رسول سو کہیں گے فرشتے پھر پکارو اور نہیں ہے پکار کافروں کی مگر گمراہی میں فرمایا حضرت ؐ نے پھر کہیں گے وہ کہ پکارو مالک کو اور کہیں گے وہ اے مالک چاہیے کہ فیصلہ کر دے ہمارا رب تیرا فرمایا حضرت ؐ نے کہ مالک انکو جواب دیگا کہ تمہارا تو فیصلہ ہو گیا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو دوزخ میں۔ اعمش راوی حدیث نے کہا کہ خبر دی گئی ہے مجھے کہ انکی پکاریں اور مالک کے جواب میں ہزار برس کا فاصلہ ہے فرمایا آپ نے سو وہ کہیں گے کہ پکارو تم اپنے رب کو اسلئے کہ کوئی بہتر نہیں رب سے سو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے غالب ہو گئی ہم پر شقاوت ہماری اور ہم گمراہ لوگ تھے اے رب ہمارے نکال ہم کو اس سے اگر ہم پھر وہی کام کریں تو ہم ظالم ہیں' فرمایا آپ ؐ نے پھر جواب دیگا ان کو اللہ کہ دور ہو پھٹکار ہے تم پر مجھ سے بات نہ کرو فرمایا پھر اس وقت مایوس ہو جائینگے وہ ہر خیر سے اور اس وقت وہ گدھے کی طرح ڈینکنے لگیں گے اور حسرت اور ویل پکاریں گے۔

ف: کہا عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے لوگ مرفوع نہیں کرتے اس حدیث کو یعنی رسول اللہ ﷺ تک نہیں پہنچاتے کہا اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے عن الاعمش عن شمر بن عطیۃ عن شہر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء اور روایت کی گئی قول ابو درداء کا اور مرفوع نہ ہوئی اور قطبہ بن عبدالعزیز ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ مترجم :معلوم ہوتا ہے یقیناً یہ حال مشرکوں کا ہے اس لیے کہ مشرک کی عادت ہے کہ جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو دہلہ اولیٰ میں کبھی خدا کو نہیں پکارتا اور اس سے دعا نہیں کرتا بلکہ غیر خدا کی نذر و نیاز و منت شروع کرتا ہے اور انہیں سے گڑگڑا کر مدد مانگتا ہے اعانت چاہتا رہتا ہے اور ایک پیر سے حاجت روائی نہیں ہوتی تو دوسروں کے پیر پکڑتا ہے اور ایک چلہ سے کامیابی نہیں ہوتی تو دوسرے پر چلا جاتا ہے ایک نال سے بے نیل مراد رہتا ہے تو دوسروں کے آگے نالہ کرتا ہے غرض جب سب طرف سے راندہ آ ز ہر جانب ماندہ ہو جاتا ہے باری نیاؤ خداوند تعالیٰ کو پکارتا ہے بخلاف موحد پاک سیرت صاف سر برت کے کہ سوا خدا کے کسی کو جانتا ہی نہیں دفع مصائب اور رفع معایب میں بجز اس کے کسی کو مانتا ہی نہیں اول و آخر اسی کے در اجابت پر مستقیم ہے اور ظاہر و باطن اسی کے اعانت پر قائم نہ کسی کی نذر مانے نہ منت' نہ کسیں سے حور چاہے نہ جنت' مجیب الداعین پر اس کا بھروسہ ہے اور رب العالمین پر اس کا تکیہ اب مشرکوں کا سر دھنئے اور شرح حدیث سنیے۔ قولہ ملے گا ان کو طعام ضریع سے مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نے کہا ہے کہ ضریع ایک نبات ہے کانٹے دار زمین میں لگی ہوئی کہ قریش اس کو شبرق کہتے ہیں پھر جب سوکھ جاتی ہے اسے ضریع کہتے ہیں اور وہ بہت بدمزہ ہے نہایت بکٹھی۔ کلبی نے کہا کہ جب سوکھ جاتی ہے جب بھی کوئی جانور اس کے پاس نہیں جاتا' ابن زید نے کہا دنیا میں ضریع سوکھا ہوا کانٹا ہے کہ جس میں پتا نہ ہو اور آخرت میں کانٹے ہیں آگ کے اور ایک روایت مرفوع میں ابن عباس سے مروی ہے کہ ضریع نار میں ایک چیز ہے مشابہ کانٹے کے تلخ تر ایلوہ سے بدبو زیادہ مردار سے گرم زیادہ آگ سے اور مفسرین نے کہا ہے جب نازل ہوئی یہ آیت: ﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ﴾ [الغاشیة: ۶] اور کچھ کھانا نہیں سوائے ضریع کے تو مشرکین نے کہا کہ ضریع کھا کھا کر تو ہمارے اونٹ خوب فربہ

ہوتے ہیں حالانکہ یہ انہوں نے جھوٹ کہا اس لیے کہ اونٹ اسے جب ہی کھاتا ہے کہ وہ تر ہے اور اسے شبرق کہتے ہیں جیسا کہ اوپر گزرا پھر جب سوکھے اور ضریع ہوئی پھر اس کے پاس نہیں جاتا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں اتارا: لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ [الغاشیۃ: ۷] انتہیٰ (بغوی) قولہ کلالیب حدید کلالیب جمع ہے کلوب کی اور کلوب بہ تشدید لام وہ لوہا ہے کہ جس پر عرب گوشت لٹکاتا ہے اور یہاں مراد وہ آلے ہیں کہ جن میں حمیم بھر کر ان کے منہ میں ڈالیں گے' قولہ: یاخذون فی الزفیر زفیر گدھے کی پہلی آواز ہے جیسے شہیق اس کی آخری آواز' قولہ غلبت علینا شقوتنا' شقوت میں دو قرائتیں ہیں حمزہ اور کسائی نے بفتح شین اور بالف پڑھا ہے اور باقیوں نے بکسر شین و بسکون قاف بغیر الف پڑھا ہے قولہ اخسئو فیہا۔ اخساء ایک کلمہ ہے زجر و توبیخ کا کتے کے دھتکارنے کو موضوع ہے قولہ ولا تکلمون یعنی مجھ سے بات نہ کرو تخفیف عذاب اور طلب ثواب میں اور نہ مانگو کسی طرح راحت اپنے نفسوں کے لیے اس لیے کہ عذاب تمہارا ابدی ہے اور نکال سرمدی حسن نے کہا کہ یہ آخر کلام ہے اہل نار کا نہ کلام کریں گے وہ اس کے بعد سوا شہیق و زفیر کے اور اس کے بعد عواء ہوگی مثل عواء کلب کے کہ نہ خود سمجھیں گے نہ دوسرا' قرطبی نے کہا منقطع ہو جائے گی اس کے بعد امید ان کی اور بھونکے گا ہر ایک ان میں کا دوسرے کے منہ کے آگے اور بند کر دی جائے گی دوزخ ان پر۔ (بغوی)

۲۵۸۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ۔

۲۵۸۷: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ یعنی وہ اس میں بدشکل اور ترشرد ہو رہے ہیں کہ حقیقت ان کی بھن جانا آگ میں ہے کہ سکڑ جائے گا اس کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ پہنچے گا سر کے بیچ میں اور لٹک پڑے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگنے لگے گا ناف تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابوالہیثم کا نام سلیمان بن عمر بن عبد العتواری ہے اور وہ یتیم تھے کہ پرورش پائی تھی انہوں نے ابی سعید کے پاس۔

۲۵۸۸: عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ قَعْرَهَا۔

۲۵۸۸: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک رصاص کا گولہ مثل اس کے اور اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کی طرف یعنی برابر سر کے صبح کو چھوڑ دیا جائے آسمان سے زمین کی طرف اور مسافت ان دونوں میں پانچ سو برس کی ہے تو پہنچ جائے گا زمین تک رات سے پہلے اگر وہی گولہ چھوڑا جائے سلسلہ سر پر سے تو چلا جائے چالیس برس تک رات اور دن قبل اس کے پہنچے اس کی اصل میں یا فرمایا اس کے قعر میں۔

ف: اس حدیث کی اسناد حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: طیبی نے کہا مراد اس سے قعر جہنم ہے کہ وہ رصاص کا گولہ قعر جہنم میں نہ پہنچے اور چالیس برس گزر جائیں اس لیے کہ زنجیر کا قعر نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا مراد اس سے وہ زنجیر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمائی ہے۔ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا [الحاقہ: ۳۲] الغرض اگر زنجیر مراد ہے تو قعر سے اس کا طول مقصود ہے یعنی وہ اس قدر لمبی ہے کہ اگر لٹکائی جائے تو وہ رصاص اوپر سے نیچے تک مدت مذکور میں نہ پہنچے واللہ اعلم۔

١٥٤٤: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

باب: اس بیان میں کہ نارِ دنیا نارِ آخرت کے اجزا سے کتنی جزء ہے

٢٥٨٩: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوْقِدُ بَنُوْ آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْأً مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْأً كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

۲۵۸۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری یہ آگ کہ جس کو بنی آدم سلگاتے ہیں ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں، صحابہ نے عرض کی قسم ہے اللہ کی یہی آگ دنیا کی کافی تھی جلانے کو معذبین کے اے رسول اللہ ﷺ فرمایا زیادہ ہے اس سے انہتر درجہ حرارت میں ہر درجہ دنیا کی آگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمام بن منبہ بھائی ہیں وہب بن منبہ کے اور روایت کی ہے ان سے وہب نے۔

٢٥٩٠: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا۔

۲۵۹۰: روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ ایک ٹکڑا ہے نار جہنم کے ستر ٹکڑوں میں سے کہ ہر ٹکڑے میں ایسی ہی گرمی ہے جیسے تمہاری نار میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی سعید کی روایت سے۔

٢٥٩١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ۔

۲۵۹۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دھونکائی اور روشن کی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس تک کہ سرخ ہوگئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سفید ہوگئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سیاہ ہوگئی سو وہ اب سیاہ و تاریک ہے۔

ف: روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے یا کسی اور مرد سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور حدیث ابی ہریرہؓ کی موقوفاً اس باب میں صحیح تر ہے اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو سوا یحییٰ بن بکیر کے انہوں نے شریک سے روایت کی ہے۔ مترجم: ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے سو ٹکڑوں میں سے، روایت کیا اس کو احمد نے اور رجال اس کے رجال صحیح کے ہیں اور سلمان سے مروی ہے کہ نار دوزخ سوداء ہے کہ نہیں چمکتا شعلہ اور انگارہ اس کا اور ابو ہریرہؓ موقوفاً مروی ہے کہ اگر اس آگ پر نہ مارا جاتا پانی دوبارہ تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس سے منفعت اٹھاتا روایت کیا اس کو سفیان بن عیینہ نے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اس آگ پر سات مرتبہ دریا مارا گیا ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو کوئی شخص اس آگ سے متمتع نہ ہوتا ذکر کیا اس کو ابو عمرو نے اور عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر اس پر دس بار دریا کو نہ جھونکتے تو تم ہرگز متمتع نہ ہو سکتے اس سے اور سوال کیا گیا ابن عباسؓ سے کہ دنیا کی آگ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو فرمایا انہوں نے نار جہنم سے کہ بجھایا اس کو پانی سے ستر بار اور اگر نہ بجھاتے تو کوئی اس کے نزدیک نہ جا سکتا اس لیے کہ اصل اس کی نار جہنم ہے۔ انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کوئی جہنمی اہل جہنم سے نکالے اپنی ہتھیلی اہل دنیا کی طرف کہ دیکھ لیں اس کو لوگ تو فوراً جل جائے دنیا اس کی حرارت سے اور اگر کوئی خازن خازنان جہنم سے نکلے اہل دنیا کی طرف کہ اس کو دیکھ لیں تو

مرجائیں اہل دنیا جب کہ نظر پڑے ان کی اس پر غضب الٰہی کے خوف سے روایت کیا اس کو ابراہیم بن بدیہ نے اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اگر جمع ہوں کسی مسجد میں ایک لاکھ آدمی یا اس سے زیادہ پھر سانس لے ایک مرد اہل نار سے ان پر تو پھونک دے ان کو یعنی اپنی گرمی سے روایت کی یہ بزار نے۔ (یقظ)

١٥٤٥: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ

باب: نارِ دوزخ کے دو دم لینے اور موحدوں کے اس میں سے نکلنے کے بیان میں

٢٥٩٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا وَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِي الصَّيْفِ فَاَمَّا نَفَسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيْرٌ وَاَمَّا نَفَسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسَمُوْمٌ۔

٢٥٩٢: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے' شکایت کی اور عرض حال کیا اپنا نارِ دوزخ نے اپنے پروردگار کے سامنے اور کہا کہ کھا گئے بعض اجزا میرے بعض کو سو اجازت دی اور مقرر کر دیئے اللہ تعالیٰ نے اس کی لیے دو سانس' ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں سو سانس اس کے جاڑے میں سبب ہے شدت برود کا اور سانس اس کی گرمی میں سبب ہے سوم کا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کئی سندوں سے اور مفصل بن صالح اہل حدیث کے نزدیک کچھ ایسے صاحب حفظ نہیں۔

٢٥٩٣: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَايَزِنُ شَعِيْرَةً اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَايَزِنُ بُرَّةً۔

٢٥٩٣: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہشام کی روایت میں ہے کہ نکلے گا دوزخ سے شعبہ کی روایت میں ہے کہ حکم ہوگا نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں جو کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں گیہوں کے دانہ برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس نے کہا ہو لا الٰہ الا اللہ اور اسکے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی ہو اور شعبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ اسکے دل میں ایک جوار[1] کے دانہ کے برابر نیکی ہو۔

اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذُرَةً مُخَفَّفَةً ۔

ف: اس باب میں جابر اور عمران بن حصین بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٥٩٤: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْخَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ۔

٢٥٩٤: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمایئگا یعنی قیامت میں نکالو آگ سے دوزخ کی اس شخص کو جس نے مجھے یاد کیا ہو ایک دن یا ڈرا ہو مجھ سے کسی جگہ میں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

٢٥٩٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ

٢٥٩٥: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے میں خوب

[1] بضم الذال و خفه الراء وهو بالفارسية ارزن۔ ١٢

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَ عْرِفُ اٰخِرَاَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُوْلُ يَارَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اِنْطَلِقْ اِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَذْكُرُالزَّمَانَ الَّذِیْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ الَّذِیْ تَمَنَّيْتَ وَعَشْرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُبِیْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

پہچانتا ہوں اس شخص کو کہ آخر میں نکلے گا اہل نار سے کہ ایک مرد ہو گا نکلے گا اس سے گھٹنوں پر چلتا ہوا اور کہے گا اے رب لوگوں نے لے لیے ہوں گے جنت کے سب گھر فرمایا حضرت نے سو کہا جائے گا اس کو جا تو جنت میں اور داخل ہو اس میں فرمایا آپؐ نے پھر وہ چلے گا کہ اس میں داخل ہو سو لوگوں کو پائیگا کہ لے لیے انہوں نے سب مکان جنت کے یعنی اور نہ چھوڑی اسکے لیے کوئی جگہ سو پھر لوٹے گا وہ اور عرض کرے گا اے رب میرے لوگوں نے تو لے لیے سب مکان جنت کے فرمایا آپؐ نے پھر کہا جائیگا اس سے تجھے یاد ہے وہ وقت کہ جس میں تو تھا یعنی[1] عذاب دوزخ کا وہ کہے گا کہ ہاں سو کہا جائیگا اس سے کہ اب تو آرزو کر فرمایا حضرتؐ نے کہ پھر وہ آرزو کرے گا اور کہا جائیگا اس سے تیرے لیے ہے جو تو نے آرزو کی اور دس گنا ساری دنیا کا فرمایا آپؐ نے وہ عرض کرے گا تعجب کی راہ سے نہ انکار سے کہ کیا مسخری کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو مالک الملک ہے کہا راوی نے اور بے شک دیکھا میں نے رسول اللہ کو کہ ہنسے آپؐ یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپؐ کی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۵۹۶: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَاَ عْرِفُ اٰخِرَاَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنَ النَّارِ وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ يُؤْتٰى بِرَجُلٍ فَيَقُوْلُ سَلُوْا عَنْ صِغَارِ ذُنُوْبِهٖ وَاَخْبِؤْا كِبَارَهَا فَيُقَالُ لَهٗ عَمِلْتَ كَذَاوَكَذَا يَوْمَ كَذَاوَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِیْ يَوْمِ كَذَاوَكَذَا قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ مَا اَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

۲۵۹۶: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں اس کو کہ آخر میں نکلے گا دوزخ سے اور آخر میں داخل ہو گا جنت میں کیفیت مفصل اس کی یہ ہے کہ لائیں گے ایک مرد کو اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہ اس سے سوال کرو چھوٹے گناہوں کا اور چھپاؤں بڑے گناہوں کو سو کہا جائے گا اس سے کیوں تو نے ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن اور ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن فرمایا آپ نے کہ کہا جائے گا اس سے کہ تیرے لئے ہر بدی کے عوض ایک نیکی ہے فرمایا آپ نے پھر وہ عرض کرے گا اے ربّ میں نے تو اور بھی بہت ہی گناہ کئے تھے کہ ان کو میں یہاں نہیں دیکھتا کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپؐ کی یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کے بڑے گناہوں کو بخش دیا ہے ور چھوٹوں کو حسنات سے بدل دیا اور یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا واللہ ذو الفضل العظیم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اللہ تعالیٰ تبدیل سیئات بحسنات کے باب میں فرماتا ہے: مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا [الفرقان: ۷۰] جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے وہ لوگ ہیں کہ بدل دیگا اللہ تعالیٰ انکی برائیوں کو بھلائیوں سے اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے انتہیٰ ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ یہ تبدیل

[1] یا مراد ملک ہے دنیا کی جو دنیا میں سلطنت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

دنیا میں ہوتی ہے چنانچہ ابن عباسؓ اور سعید بن جبیر اور حسن اور مجاہد اور سدی اور ضحاک نے فرمایا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ بشرف اسلام اس کے قبائح اعمال کو جو حالت شرک وکفر میں کیے تھے ساتھ محاسن اعمال کے اسلام میں اور بدل دیتا ہے شرک کو توحید سے اور قتل مؤمنین کو قتل مشرکین سے اور زنا کو عفت واحسان سے اور بدعت کو سنت سے اور قبائح اخلاق کو محاسن عادات سے اور ملکات ردیہ کو عادات سجیہ سے علیٰ ہذا القیاس غرض جس طرح سیئات میں شاغل تھا قبل اسلام کے اسی طرح حسنات میں مشغول رہتا ہے بعد اسلام کے پس یہی تبدیل ہے سیئات کی حسناء سے اور ایک جماعت نے کہا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ سیئات دنیا کو جو بعد اسلام کے اس سے صادر ہوئی ہیں قیامت کے دن حسنات سے اور یہ قول ہے سعید بن مسیّب اور مکحول کا اور روایت باب بھی اس پر دال ہے پس یہی قول راجح ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے سیئات کو بسبب ندامت کے اور عنایت کرتا ہے اس کے عوض میں ہر سیئہ کے ایک حسنہ ا (انتہٰی ما فی البغوی)

ف: فقیر کہتا ہے شرطیں اس تبدیل کی اللہ تعالیٰ نے تین فرمائیں اوّل توبہ دوسرے ایمان تیسرے عمل صالح پھر جب بندہ ان تینوں کو بجالایا اور حقوق ان تینوں کے بخوبی ادا کیے دنیا میں بھی جیسا کی سیئات میں گرفتار تھا اب موفق بحسنات ہوتا ہے اور آخرت میں بھی وہ فضل الٰہی کا مستحق ہے۔ انتہٰی

۲۵۹۷ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِي النَّارِ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِيْهَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُوْنَ وَيُطْرَحُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِيْ حُمَالَةِ السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ۔

۲۵۹۷ : روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے معذب ہوں گے کچھ لوگ اہل توحید سے دوزخ میں جہاں تک کہ وہ ہو جائیں اس میں کوئلہ پھر تدارک کرے گی ان کا رحمتِ الٰہی سو نکالے جائیں گے وہ اور ڈالے جائیں گے وہ دروازوں پر جنت کے فرمایا آپ ﷺ نے سو چھڑکیں گے ان پر جنت کے لوگ پانی اور اگیں گے وہ جیسے کہ اُگتا ہے دانہ کنارہ سیل کے پھر داخل ہوں گے جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ مروی ہوئی کئی سندوں سے جابرؓ سے۔ مترجم : مترجم غثا بالضم والمد جو سیل کے اوپر بہہ کر آ جائے کوڑے کرکٹ سے اور حمالۃ السیل بہا لے جائے سیل مثل زبد وغیرہ کے پھر اگر اس میں کوئی دانہ اتفاقاً آ جاتا ہے تو ایک رات دن میں آگ جاتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے اس طرح پر وہ دوزخی جنت کے پانی پہنچنے سے جلد سرسبز ہو جائیں گے اور تر و تازہ حسین خوبصورت بن جائیں گے وہ سواد کون بیاض وحسن سے متبدل ہو جائے گا اور جنت میں داخل ہوں گے۔

۲۵۹۸ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَاْ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ [النساء: ٤٠]

۲۵۹۸ : روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نکلے گا دوزخ سے جس کے دِل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا کہا ابوسعید نے اور جس کو شک ہو اس میں تو پڑھ لے یہ آیت : اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ .... یعنی اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا ایک ذرہ کے برابر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : ذرہ ایک چھوٹی چیونٹی ہے یا وہ غبار جو روشن دانوں کی روشنی میں اڑتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہر جز اس کا ذرہ ہے گویا مراد آیت یہ ہوئی کہ اللہ کچھ ظلم نہیں کرتا چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا [یونس: ٤٤] چنانچہ انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا مؤمن کی کسی حسنہ پر بلکہ رزق دیتا ہے اسے حسنہ پر دنیا میں اور بدلہ دیتا ہے اسکا آخرت میں مگر کافر سو وہ اپنی نیکیوں کا بدلہ کھا جاتا ہے دنیا میں پھر جب آخرت میں پہنچتا ہے کوئی نیکی اسکی نہیں رہتی کہ جس کے عوض

میں کچھ بھلائی کی جائے اس کے ساتھ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندے کو لائیں گے اور منادی اولین و آخرین میں ندا کرے گا کہ یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے پھر جس کا اس پر کچھ حق ہو وہ آ کر اپنا حق لے لے گا پھر کہا جائے گا اس سے کہ دے دے ان سب لوگوں کو حقوق وہ کہے گا کہاں سے دوں اے رب اور دنیا تو رہی نہیں فرمادے اللہ عزوجل فرشتوں کو کہ نظر کرو اس کے اعمال صالحہ میں اور دو اس کے اہل حقوق کو سو باقی رہ جائے گا اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا کہیں گے فرشتے اے رب ہمارے باقی رہ گیا ہے اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا تو فرمائے گا اللہ تعالیٰ دوگنا چوگنا کر دو میرے بندے کے لیے اس ایک ذرہ کو اور داخل کرو میرے فضل ورحمت سے جنت میں اور مصداق اس کا کتاب اللہ میں موجود ہے: إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا [النساء : ٤٠] (بغوی) اور وجہ استدلال اس آیت سے خروج نار پر اس طرح ہے کہ جب اللہ نے ذرہ برابر نیکی کو ضائع نہ کیا اور صاحب اس کا اپنے اعمال کی شامت سے دوزخ میں ہے تو ضرور ہے کہ وہ اس نیکی کا ثواب پائے اور وجود ثواب کا دوزخ میں ممکن نہیں اس لیے کہ وہ دار العذاب ہے نہ دار الثواب پس ضرور ہوا کہ وہ دار الثواب میں جائے اور بفضل الٰہی اپنا ثواب پائے۔

٢٥٩٩ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَا النَّارَ اِشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَلَمَّا اُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اِشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ رَحْمَتِي لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِي اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِي نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تُعِيْدَنِي فِيْهَا بَعْدَمَا اَخْرَجْتَنِي فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَكَ رَجَاءُكَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيْعًا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔

٢٥٩٩ : روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخصوں کا ان لوگوں میں جو داخل ہو چکے تھے دوزخ میں بلند ہوا چیخنا سو فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے نکالو ان دونوں کو پھر جب نکالا ان دونوں کو فرمایا اس سے کیوں بلند ہوا چیخنا تمہارا ان دونوں نے عرض کی تا کہ رحم کرے تو ہم پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری رحمت یہی ہے واسطے تمہارے کہ تم دونوں چلے جاؤ اور ڈال دو اپنی جانوں کو اسی عذاب میں دوزخ کے جہاں تم تھے سو دونوں جائیں گے اور ڈال دے گا ایک شخص اپنی جان کو آگ میں سو اللہ تعالیٰ کر دے گا اس پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی اور کھڑا رہے گا دوسرا اور نہ ڈالے گا اپنی جان آگ میں سو فرمائے گا اس سے پروردگار تعالیٰ شانہٗ کہ کس چیز نے روکا تجھ کو اس سے کہ ڈال دے تو اپنی جان کو آگ میں جیسا کہ ڈال دی تیرے صاحب نے سو وہ عرض کرے گا اے رب میں امید رکھتا ہوں کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجھ کو دوبارہ دوزخ میں اس کے بعد کہ نکالا تو نے مجھے اس میں سے سو فرمائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ تیرے لیے ہے امید تیری اور داخل ہوں گے دونوں جنت میں برحمتِ الٰہی یعنی اول بسبب بجالانے حکم الٰہی کے اور ثانی بسبب اپنی رجاء کے جو ساتھ اللہ تعالیٰ کے رکھتا تھا۔

ف : اس حدیث کو اسناد ضعیف ہے اس لیے کہ وہ مروی ہے رشدین بن سعد سے اور رشدین بن سعد ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور رشدین روایت کرتے ہیں ابن انعم سے اور وہ افریقی ہیں اور افریقی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

٢٦٠٠ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ

٢٦٠٠ : روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک نکلے گی ایک قوم میری امت سے دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے

هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا ۔ کہ نام ان کا جہنمی ہو گا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اور ان کو ابن ملحان بھی کہتے ہیں۔

۲۶۰۱ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا۔

۲۶۰۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے نہ دیکھا میں نے دوزخ کے برابر کسی کو کہ اس سے بھاگنے والا سو جائے اور نہ جنت کے برابر کسی کو کہ اسکا طالب سو جائے جنت اور دوزخ کے ہوتے سونا جائے تعجب ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہنچانتے ہم مگر یحییٰ بن عبید اللہ کی روایت سے اور یحییٰ بن عبید اللہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے۔ مترجم :خروج موحدین میں نار سے بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اور اتفاق ہے اس پر اہل سنت کا نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر معتزلہ نے کہا انہوں نے نہ نکلیں گے ارباب کبائر دوزخ سے حالانکہ تکذیب کرتی ہیں ان کے قول کی روایات باب اور بہت روایتیں اور دیکھا ہے فقیر نے بعض احباب معتزلہ کو اس زمانہ میں کہ ان کا بھی یہی دعویٰ باطل ہے کہ نہ نکلے گا کوئی دوزخ میں جا کر اور مناظرہ کیا اس باب میں مگر نہ دیکھا ان میں سوا انکار حدیث کے اور کچھ اللہ ہدایت کرے ان کو اور ان کی ذریات کو آمین یا رب العالمین۔

١٥٤٦: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ

باب: اس بیان میں کہ اکثر اہل نار نساء ہیں

۲۶۰۲ :عَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

۲۶۰۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر لوگ اس کے فقراء ہیں اور جھانکا میں نے دوزخ میں تو دیکھا کہ اکثر ان کی عورتیں ہیں۔

۲۶۰۳ :عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ۔

۲۶۰۳: روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے دوزخ میں سو دیکھا کہ اکثر اس کی رہنے والی عورتیں ہیں اور جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر اہل اس کے فقراء ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس طرح کہتے عوف کہ روایت ہے ابی رجاء سے وہ روایت کرتے ہیں عمران بن حصین سے ایوب کہتے تھے روایت ہے ابی رجاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے اور دونوں اسنادوں میں کچھ گفتگو نہیں ہے اور ممکن ہے کہ ابو رجاء نے دونوں سے سنا ہو یعنی عمران اور ابن عباسؓ سے اور روایت کی عوف کے سوا اور لوگوں نے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے بواسطہ ابی رجاء کے۔ مترجم :عورتیں جیسے دوزخ میں زیادہ ہیں ویسی ہی جنت میں بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہے چنانچہ ہر مرد [1] کی دو عورتیں تو ضرور رہوں گی اہل دنیا کی عورتوں سے اور بعضوں کی اس سے زیادہ ہوں گی پس تتبع روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کی تولید اولاد آدم میں مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہے خصوصاً آخر زمانہ میں اور ان احادیث سے معلوم ہوئی فضیلت فقر کی اور خوف دلانا ہوا عورتوں کو فقط۔

---

[1] یہ فقط رجماً بالغیب ہے کہ دو عورتیں ہر جنتی کے واسطے اہل دنیا سے ہوں گی اس تقریر میں جو مقصود تھا شارع کا صریح فوت ہوا تعجب ہے ایسی دلیری سے اللہ تعالیٰ عفو کرے غرض یہ ہے کہ مردوں سے عورتیں زیادہ ہیں گناہ میں یعنی ناشکری اور لعن میں اس سبب سے اکثر وہ دوزخ میں ہوں گی۔

۱۵۴۷: بَابٌ

باب: دوزخ کے عذابِ خفیف کے بیان میں

۲۶۰۴ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَادِ مَاغُهٗ۔

۲۶۰۴: روایت ہے نعمان بن بشیرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خفیف تر عذاب میں دوزخ والوں سے ایک مرد ہوگا کہ اس کے دونوں پیروں کے تلووں میں دو چنگاریاں ہوں گی کہ جوش کرتا ہوگا ان سے دماغ اس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عباسؓ بن عبدالمطلب اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔مترجم: روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے بھی اور بخاری میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خفیف تر عذاب میں اہل دوزخ میں سے ابو طالب ہیں اور ان کو دو نعل پہنائے گئے ہیں کہ پک رہا ہے اس سے دماغ ان کا۔انتہیٰ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبت اور رفاقت رسول اللہ ﷺ کی مستفید ہوتے ہیں اس سے کفار بھی کہ یہ تخفیف عذاب میں ابو طالب کو فقط آنحضرت ﷺ کی تائید اور حمایت کی برکت سے ہے پھر کیا مرتبہ ہوگا اس مؤمن کامل کا جو حالت ایمان میں پھیلا دے احادیث رسول اللہ ﷺ کی اور مؤید ہو آپ کی سنن متبرکہ کا اور نشر علوم دینیہ اور انتشار احکام نبویہ میں مال اور جان خرچ ۔ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

۲۶۰۵ : عَنْ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَ بَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ۔

۲۶۰۵: روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعیؓ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اہل جنت سے اہل جنت میں ہے ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اسے لوگ اگر قسم کھائے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ تعالیٰ سچی کردے قسم اس کی اور کیا نہ خبر دوں میں تم کو دوزخ والوں کی دوزخ والا ہے ہر عتل و جواظ و متکبر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم: یہ فرمانا آپ کا باعتبار اکثر افراد کے ہے یا مقصود بیان کرنا ان صفتوں کے نتائج کا ضعیف سے مراد کم قوت متذلل اور خاشع اور متحمل اور بردبار شخص ہے کہ اظہار اپنے زور و قوت کا اور اشتہار اپنا لوگوں میں نہ چاہتا ہو۔متضعف وہ ہے کہ جس کو لوگ ضعیف سمجھیں اور رقیق القلب اور لین دین نرم خو نرم دل نرم زبان ہو عتل بضمتین وتشدید لام سخت مزاج اہل جفا تندخو بدگو۔ جواظ بفتحتین کثیر المال بخیل کہ نہ آپ کھائے نہ کسی کو دے کسی کو دیتے دیکھے تو منہ کیا پیٹ تک پھول جائے اور بعضوں نے کہا کہ کثیر اللحم یعنی خریطۂ بلغم اترانے والا متکبر اپنی بڑائی چاہنے والا پھر اگر یہ سفارت ایک فرد میں جمع ہوں تو کریلا اور نیم چڑھا اور زیادہ تلخ کلامی کا سبب ہے اور اگر ایک فرد صفت سے متصف نہ ہو جو بھی ڈرے اور تائب ہو کہ اللہ تعالیٰ نار دوزخ سے بچائے۔(آمین یارب العالمین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْاِیْمَانِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں ایمان کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

مقدمہ از مترجم: ایمان افعال ہے امن ہے اور مؤمن کو مؤمن اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کو امن میں کرتا ہے۔ عذاب الٰہی سے یا بچاتا ہے انکار ہے انکار سے اور ایمان اصل لغت میں بمعنی تصدیق بھی وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ یوسف میں: وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا [۱۷] یعنی تو مصدق نہیں ہے ہماری بات کا اور یہ مقولہ ہے برادران یوسف کا کہ خطاب کیا انہوں نے اس کے ساتھ اپنے باپ سے' پھر کبھی وہ متعدی ہوتا ہے ساتھ با کے چنانچہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ میں اس لیے کہ وہ متضمن ہے معنی اعتراف اور اقرار کو یا شامل ہے معنی وثوق کو اور المؤمن ایک نام مبارک ہے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں سے' مراد اس سے بھی تصدیق کرنے والا کہ سچا کرتا ہے اپنے بندوں سے اپنے وعدوں کو دنیا اور آخرت میں' یا امن دیتا ہے ان کو عذاب سے آخرت میں اور کفر و بطر سے دنیا میں اور اسی سے ہے حدیث: اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ❶ سَاعَةً یعنی بیٹھو ہمارے ساتھ تا ہم یہ حرکت ذکر الٰہی مامون رہیں وساوس و خطرات سے یا اور ہواجس نفسانیہ سے اور اسی سے ہے حدیث یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول: اٰمَنْتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ كَذَّبْتُ نَفْسِيْ۔ یعنی تصدیق کی میں نے کتاب اللہ کی اور جھٹلایا اپنے نفس کو خطاب کیا آپ نے اس کے ساتھ ایک چور سے' اور اسی سے ہے: مَنْ قام رمضان ایمانًا۔ یعنی جس نے قیام کیا رمضان کا درآنحالیکہ تصدیق کرنے والا ہے اس کی فضیلت کا' اور شریعت میں ایمان سے مراد ہے تصدیق ان چیزوں کی کہ خبر دی اسکی رسول اللہ ﷺ نے اشراط ساعت اور عذاب قبر اور حشر و نشر اور صراط و میزان و جنت و نار وغیرہ سے' اور یہ ایمان شرعی ہے کہ اشارہ کیا اس حدیث میں اسکی طرف جہاں فرمایا نبی ﷺ نے **فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ و ملئکۃ و کتبہ و رسلہ ولیوم الاخر و تؤمن بالقدر خیرہ و شرہ قال صدقت** انتہی اور تابعین کی تعریف ایمان شرعی میں کئی قول ہیں ابن کثیر نے کہا ہے کہ ایمان جو شرع میں مطلوب ہے وہ نہیں ہوتا بغیر اعتقاد اور قول اور عمل کے یعنی اعتقاد قلبی اور قول لسانی اور عمل جوارح جب یہ تینوں پائے جائیں گے مطلوب شرعی حاصل ہوگا اور اس طرف اکثر ائمہ گئے ہیں بلکہ حکایت کی اسکی شافعی اور احمد اور ابو عبید اور کئی لوگوں نے اجماعاً اور کہا کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے ساتھ زیادت اعمال اور نقصان اسکے کے' اور وارد ہوئے ہیں اس قول کے مؤید آثار کثیرہ انتہی اور انکار کیا ہے اکثر متکلمین نے زیادت ایمان اور اسکے نقصان کا' اور اہل سنت نے کہا کہ نفس تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان شرعی بڑھتا اور گھٹتا ہے ساتھ زیادت اعمال کے اور نقصان اعمال کے اور اس تقریر سے ممکن ہے توفیق اور جمع مابین ظواہر نصوص کتاب و سنت کے کہ وارد ہوئے ہیں ساتھ زیادت اور نقصان ایمان کے اور درمیان اصل لغت کے کہ تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان داخل ایمان ہیں

❶ بلکہ بمعنی زیادت ایمان کے ہے کہ اس کے اجزاء ہیں' واللہ اعلم ۱۲

اس پر یہ حدیث دال ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ ایمان کے ستر درجے اوپر کئی شاخیں ہیں افضل ان کا قول لا الٰہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ اس کا دور کرنا اذی کا طریق سے اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا کہ روایت کیا اس کو شیخین نے ابوہریرہؓ سے (فتح البیان فی مقاصد القرآن) اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ میں فرمایا ہے کہ چونکہ مبعوث تھے نبی ﷺ خواص و عام بلکہ کافہ نام کی طرف اور منظور الٰہی تھا کہ دین کا غالب ہوا جمیع ادیان پر بعز عزیز یا بذل ذلیل اور داخل ہوئے آپ ﷺ کے دین میں قسم قسم کے لوگ تو ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جو متدین بدین اسلام ہوئے اور درمیان غیر ان کے کے اور اسی طرح ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جنھوں نے بدل قبول کیا ہدایت کو اور رنگ چڑھ گیا ان پر انوار ہدایت اور ایمان کا ان لوگوں سے کہ داخل نہیں ہوئی بشاشت ایمان کی ان کے دلوں پس اس تمیز کے حاصل ہونے کو آپ ﷺ نے ایمان کی دو قسمیں ٹھہرائیں۔

قسم اول وہ ایمان کہ دائر ہوں اس پر احکام دنیا کے یعنی محفوظ رہے خون اور مال اس کے صاحب کا غازیوں کے ہاتھ سے اور اسیر نہ ہو اور رقیت نہ آئے اس میں اور ضبط کیا اس کو ساتھ ان امور کے کہ ظاہر ہو اس سے انقیاد اور فرمانبرداری چنانچہ فرمایا: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ اور فرمایا آپ ﷺ نے: مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهِ اور فرمایا آپ ﷺ نے: قُلْتُ مِنْ أَصْلِ الْإِيْمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرُهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلِ الْحَدِيْثِ اور ثانی وہ کہ دائر ہوں اس پر احکام آخرت کے نجات اور فوز بدرجات وغیر ذلک اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حقہ کو اور عمل پسندیدہ اور ملکہ فاضلہ کو یعنی ہر ایک کو ان میں سے کہہ سکتے ہیں اور لفظ ایمان ان سب کو شامل ہے اور وہ زیادہ ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے اور عادت شارع کی اس طرح جاری ہے کہ مسمی کرتا ہے ہر ایک چیز کو ان میں سے ساتھ ایمان کے تاکہ تنبیہ بلیغ ہو اس پر کہ یہ بھی جز ہے ایمان کا مثلاً فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَّا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهُ اور فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ اَلْحَدِيْثِ اور اس کے شعبے بہت ہیں اور مثال اس کی ایک شجر پرثمر کے مانند ہے کہ اس کے دوحہ (تنہ درخت) اور اغصان (شاخیں) اور ثمار (پھل) اور اوراق (پتے) اور ازہار (شگوفہ) سب کو شجر کہہ سکتے ہیں۔ پھر جب اس کی اغصان کاٹ ڈالیں اور اوراق توڑ ڈالیں اور ثمار چن لیں تو کہا جائے گا شجرہ ناقصہ غرضیکہ اطلاق شجر کا اب بھی اس پر ہوسکتا ہے اگرچہ مقید بہ نقص ہو پھر جب اس کا دوحہ کاٹ پھینکیں تو شجر کا نام ونشان نہ رہا۔ چنانچہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ [الأنفال : ۲] یعنی اس آیت میں مؤمنان کامل الایمان مراد ہیں کہ ان کے شجرۂ ایمان میں ذکر الٰہی کے ثمر اور توکل کی بہار ہو رہی ہے اور تلاوت آیات بمنزلہ آب باراں کے اس کی سرسبزی اور شادابی میں ترقی بے پایاں دے رہی ہے۔ پھر جب ہر عقیدہ حقہ اور عمل پسندیدہ ایمان کامل کے شاخ ٹھہرا تو نبی ﷺ نے ان شاخوں کو سو قسم کیا۔ **قسم اول:** ارکان ہیں کہ وہ عمدہ ترین اجزاء ہیں ایمان کے اسی طرف اشارہ کیا ہے اس حدیث میں: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ اور قسم ثانی اور شعبہ ہیں انکے کہ فرمایا آپؐ نے: اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ اور ایمان اوّل کے مقابل میں عین کفر ہے اور ایمان ثانی کے مقابل میں اگر صدیق قلبی معدوم ہے اور انقیاد بغلبۂ سیف ہے تو نفاق اصلی ہے اور منافق میں اس معنی سے اور کافر میں کچھ فرق نہیں آخرت میں اور انہیں کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ درکۂ اسفل میں ہیں نار کے اور اگر تصدیق قلبی موجود ہے مگر وظیفہ جوارح اس نے فوت کیا ہے مثلاً ترک کیا نماز کو یا صوم فرض کو تو نام اسکا فاسق ہے۔ یا

وظیفہ جنان کو فوت کیا سو اتصدیق کے پس وہ منافق بہ نفاق آخر اور بعض سلف نے اس کو نفاق عمل کیا ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ غالب ہو جائے حجاب طبع کا یا رسم یا سوء معرفت کا پس منہمک ہو جائے وہ دنیا کی محبت میں اور عشائر اور اولاد کی الفت میں اور آ جائے اس کے دل میں استبعاد مجازات کا اور ہو جاتے جراءت معاصی پر اگر چہ معترف ہو آخرت وغیرہ کا بنظر برہانی یاد یکھا اس سے شدید اسلام کو اور مکروہ رکھا اس کو یا کافروں سے دوستی ہو گئی اس کو کہ اعلاء کلمۃ اللہ سے باز رہا وہ بسبب ان چیزوں کے اور ایمان کے دو معنی اور بھی ہیں **اول** تصدیق جنان کی ان چیزوں کے لیے کہ جن کی تصدیق ضرور ہے چنانچہ جواب جبرائیل میں جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایمان ہی ہے کہ ایمان لائے تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر الحدیث اسی پر دال ہے۔ **دوسرے** سکینہ اور ہیئت وجدانیہ اور وقار اور طمانیت دل کی اور نورانیت روح کی کہ حاصل ہوتی ہے مقربین کو کہ حدیث: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ میں یہی مراد ہیں اور حدیث: اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلُ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ وہی معنی مقصود ہیں اور اسی طرح قول معاذ میں اجلس بنا نومن ساعة۔ پس ایمان کے یہ چار معنی ہیں کہ مستعمل ہیں شرع میں اور اگر اتارے تو ہر حدیث کو اس کے محل پر تو جو حدیثیں کہ بادی النظر میں متعارض معلوم ہوتی ہیں ان میں توفیق و تطبیق ہو جائے اور کسی طرح کا شک وشبہ راہ نہ پائے اور اسلام کا استعمال اکثر معنی اول میں ہوتا ہے اسی لیے فرمایا اللہ صاحب نے: قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا [الحجرات: ۱۴] اور فرمایا نبی ﷺ نے سعد سے اور مسلماً اور احسان کا استعمال اکثر معنی رابع ہیں اور چونکہ نفاق عملی اور اخلاص دلی ایک امر خفی تھا ضرور ہوا کہ علامات ہر ایک کی ان میں سے بیان کی جائیں چنانچہ فرمایا آپ ﷺ نے اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ اور فرمایا: ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ (انتہی ما قال سیدنا و شیخنا رحمۃ اللہ علیہ فی حجۃ اللہ) باقی دلائل زیادت اور نقصان ایمان کے اور علامات مؤمناں کامل کے قرآن عظیم الشان سے اور تفسیر ان آیتوں کو ابواب کے ذیل میں اور خاتمہ میں وارد ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۵۴۸: بَابُ مَاجَاءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب: مامور ہونے میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ قتال کے یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہیں

۲۶۰۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا هَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

۲۶۰۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ پھر جب وہ اس کے قائل ہوئے بچالیا انہوں نے اپنی جانوں کو اور مالوں کو میرے ہاتھ سے مگر ساتھ حقوق جان و مال کے اور حساب ان کا اللہ پر ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: پس اس حدیث میں حسب تحقیق مقدمہ جناب شاہ صاحب رحمۃ اللہ آنحضرت ﷺ نے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرمادیا قولہ مگر ساتھ حقوق آ دیعنی اگر کسی نے کسی کی جان ماری ہے تو اس کا قصاص ہوگا یا کسی کا مال کسی نے چھین لیا تو اس کے مال میں سے میں دلوادوں گا باقی اور کسی طرح کسی کے جان و مال سے تعرض نہیں قولہ اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے یعنی مجھے یہ تفتیش ضرور نہیں کہ ان کے دل میں بھی توحید ہے یا فقط بخوف سیف توحید کا اقرار

کرتے ہیں بلکہ اس کا حساب و کتاب اللہ تعالیٰ ان سے آخرت میں لے گا۔

۲۶۰۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَاَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

۲۶۰۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے جب وفات پائی نبیؐ نے اور خلیفہ ہوئے ابوبکرؓ بعد آپؐ کے کافر ہو گئے جو لوگ سو کہا عمرؓ بن خطاب نے ابوبکرؓ سے کیوں کر لڑیں گے آپ لوگوں سے اور حالانکہ فرمایا نبیؐ نے کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں وہ لا الٰہ الا اللہ اور جس نے کہہ دیا لا الٰہ الا اللہ بچایا اس نے اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسکے کے اور حساب اس کا اللہ تعالیٰ پر ہے سو جواب دیا ابوبکرؓ نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بے شک میں لڑوں گا اس شخص سے کہ پھوٹ ڈالے اور فرق کرے نماز و زکوٰۃ میں اس لئے کہ زکوٰۃ وظیفہ مال ہے یعنی جیسے کہ نماز وظیفہ بدن ہے کہا عمرؓ نے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے یہ مگر یہ کہ دیکھا میں نے کہ اللہ نے کھول دیا سینہ ابی بکرؓ کا قتال کیلئے اور جان لیا میں نے کہ یہی حق ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے' اور روایت کی عمران قطان نے یہ حدیث معمر سے' انہوں نے زہری سے' انہوں نے انسؓ بن مالک سے' انہوں نے ابی بکرؓ سے اور سند میں خطا ہے اس لیے کہ خلاف کیا گیا عمران کا معمر سے روایت کرنے میں۔ مترجم: قولہ کافر ہو گئے جو لوگ کافر ہو گئے۔ واضح ہو کہ اہل ردت دو قسم تھے' ایک گروہ نے بالکل دین سے انکار کیا اور نبذ ملت محمد یہ صاحبہا الصلوٰۃ التحیہ یک قلم اختیار کیا اور ابو ہریرہؓ نے اپنے قول و کفر من کفر من العرب' اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دو قسم تھا ایک اصحاب مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تھے' اور دونوں کی مفصل کیفیت اوپر مذکور ہو چکی ہے دوسری قسم نے جمیع شرائع کا انکار کیا تھا اور نماز' زکوٰۃ وغیرہما کو بالکل چھوڑ دیا تھا اور مذہب جاہلیت پر ہو گئے تھے اور یہاں تک ارتداد کا زور اور کفر کا شور ہوا کہ تین مسجدوں کے سوا کہیں اللہ عزوجل مسجود نہ تھا اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہ کے سوا موجود نہ تھا اوّل مسجد مکہ' دوسری مسجد مدینہ تیسری مسجد عبدالقیس بحرین میں قریہ میں واقع ہے کہ نام اس قریہ کا جواثا تھا کہ وہاں کچھ لوگ دین حق پر ثابت تھے اور بخوبی کفار محصور و مجبور' چنانچہ بنی بکر بن کلاب سے ان کے ایک شاعر نے حضرت ابوبکرؓ سے فریاد کرتے ہوئے کہا

الا ابلغ ابابكر رسولا ☆ وفتيان المدينة اجمعينا
فهل الم الى قوم فرام ☆ قعود فى جواثا محصرينا
كان دمائهم فى كل فج ☆ دمآء البدن تغشى الناظرينا
توكلنا على الهٰن انا ☆ وجدنا النصر للمتر كلينا

اور دوسرے گروہ نے فرق کیا تھا صلوٰۃ و زکوٰۃ میں کہ مقر تھے صلوٰۃ کے اور منکر تھے فرضیت زکوٰۃ کے' اور اس کے امام وقت کو ادا کرنے کے اور یہ حقیقت میں اہل بغی تھے مگر اس وقت میں ان کو باغی نہ کہا گیا بلکہ مرتد کا خطاب دیا گیا اسلئے انہوں نے بھی گویا شراکت کی تھی مرتدین کی کیونکہ ارتداد اعظم امر تھا بغی سے اور بعضی مانعین زکوٰۃ میں ایسے تھے کہ وہ قبول کرتے تھے زکوٰۃ دینا مگر انکے رؤسا اور سرداروں نے

نہیں روکا تھا کہ وہ زکوٰۃ امام برحق تک پہنچا دیں۔ چنانچہ بنی یربوع نے اموال زکوٰۃ مجتمع کیے اور چاہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں پہنچیں کہ روک دیا ان کو مالک بن نویرہ نے۔ انہی لوگوں کے بارے میں شبہ پڑا حضرت عمرؓ کو اور مراجعت وتکرار کی انہوں نے ابوبکرؓ سے اور خیال نہ فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں مامور ہوا ہوں ساتھ مقاتلہ ناس کے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ مشروط بشرائط ہے یعنی مراد ہے اس سے قبول کرنا جمیع شرائع اسلام کا' چنانچہ دوسری روایت میں تصریح اس کی آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند سے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ يُؤْمِنُوْا بِیْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآئَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا اور دوسری روایت انسؓ سے: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاَنْ يَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَنْ يَّاْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَاَنْ يُّصَلُّوْا صَلٰوتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَآءُ هُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔ مگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتوں سے اطلاع نہ ہوئی اس وقت شیخین کو' ورنہ حضرت عمرؓ مراجعت نہ فرماتے اور حضرت ابوبکرؓ قیاس نہ کرتے' پھر قیاس ابوبکرؓ کا جب مدلل بدلیل ہوا یعنی انہوں نے فرمایا کہ میں لڑوں گا جو فرق کرے گا نماز وزکوٰۃ میں' تو قبول کیا اس کو حضرت عمرؓ نے تحقیقاً تقلیداً کہ تقلید ایک مجتہد کی دوسرے کو جائز نہیں اور اس قول سے ابوبکرؓ کے یہ بھی واضح ہوا کہ مانع صلوٰۃ سے قتال کرنا صحابہؓ ضرور جانتے تھے۔ چنانچہ اسی پر قیاس کیا ابوبکر نے مانع زکوٰۃ کو' گویا یوں کہا کہ جب صلوٰۃ وزکوٰۃ دونوں فرض ہیں تو قتال دونوں کے تارک سے ضرور ہے ورنہ لازم آئے گی ترجیح بلا مرجح پس قیاس کیا مختلف فیہ کو متفق علیہ پر قولہ 'منعونی عقالاً' بعضوں نے عقال سے زکوٰۃ عام مراد لی ہے مگر یہ قول خطا ہے صحیح وہی ہے کہ مراد اس سے اونٹ باندھنے کی رسّی ہے جیسا ترجمہ کیا ہم نے بعون اللہ وقوتہٖ چنانچہ خطابی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ عقال بھی لیا جائے ساتھ فریضہ کے اس لئے کہ اس کے صاحب پر تسلیم اس کی ضرور ہے اور وہ کامل نہیں ہوتی جب تک کہ اسکے باندھنے کا سامان نہ ہو اور خطابی نے کہا کہ ابن ابی عائشہؓ نے کہا کہ عادت مصدق کی تھی کہ جب صدقہ کا جانور لیتا اس کے ساتھ ایک قرن بھی لیتا تھا اور قرن وہ رسّی ہے کہ قرین کردے دو اونٹوں کو آپس میں' یعنی اس کے دونوں سروں میں ایک ایک اونٹ باندھ دیا جاتا ہے کہ پھر دونوں بھاگ نہیں سکتے اور ابوعبیدہ نے کہا کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ لینے کو تو وہ ہر دو اونٹ میں ان کا عقال اور قرن لیتے تھے اور حضرت عمرؓ بھی ہر فریضہ کے ساتھ عقال لیتے تھے اور یہ حدیث بطرقہ مشتمل ہے انواع علوم اور اقسام فوائد پر اولاً اس میں دلیل ہے کمال شجاعت پر حضرت ابوبکرؓ کے اس موطن عظیم انہوں نے کمر ہمت قتال کے کس کے باندھی اور ساتھ دقت نظر اور رصانت فکر کے استنباط ایسے علوم کا کیا کہ اس قوت میں کوئی ان کا شریک نہ ہوا اگرچہ بعد اس کے سب پر حقیقت اس کی ظاہر ہوئی اور علماء نے ان کے دلائل رجحان اور حجج تقدم میں سائر صحابہؓ پر تصانیف کثیرہ کیے ہیں کہ عمدہ تر اس میں کتاب فضائل صحابہؓ ہے امام ابی المظفر منصور بن محمد السمعانی شافعی کو ثانیاً اس میں جواز ہے تقریر ومناظرہ کرنے کا بڑوں سے اور سرداروں سے اظہار حق کے لیے جیسا کہ حضرت عمرؓ وغیرہ نے کیا حضرت ابوبکرؓ سے ثالثاً اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی صحت کے لیے اقرار شہادتین کے ساتھ اعتقاد جمیع ما آتی بہ الرسول کا بھی ضرور ہے چنانچہ روایت اس کی اوپر گذری رابعاً اس سے معلوم ہوا کہ جریان احکام ظاہر پر ہے اور اللہ تعالیٰ متولی سرائر ہے سابعاً اس میں جواز قیاس ہے اور جواز اس پر عمل کرنے کا ثامناً وجوب قتال مانع صلوٰۃ وزکوٰۃ وغیرہما سے اور مانع واجبات اسلام سے قلیل ہو یا کثیر تاسعاً وجوب قتال اہل بغی عاشراً اجتہاد ائمہ کا نوازل میں اور دو مناظرہ اہل علم کا اس میں تاکہ ظاہر ہو حق اور رجوع کرنا ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد کی طرف جب حق ظاہر ہو اور دلیل اس کی ساتھ ہو اس سے ترک تخطیہ مجتہدین کا کہ اختلاف کرتے ہوں فروع میں ایک دوسرے کے ساتھ یہ ہیں فوائد اور شرح اس حدیث کہ کہ التقاط کیا ہم نے اس کو نووی سے بعونہ تعالیٰ وفضلہ۔

۱۵۴۹: بَابُ مَاجَاءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

باب: مقاتلہ مردم میں یہاں تک کہ وہ موحد اور مصلّی ہوں

۲۶۰۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَنْ یَسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَیَاْکُلُوْا ذَبِیْحَتَنَا وَاَنْ یُصَلُّوْا صَلَاتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَیْنَا دِمَاءُ هُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَلَیْهِمْ مَا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ۔

۲۶۰۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول ﷺ نے حکم کیا گیا ہے مجھے کہ لڑوں میں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور محمد ﷺ بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں اور یہ کہ منہ کریں وہ ہمارے قبلہ کی طرف یعنی نماز ادا کریں ہمارے طریق پر اور کھائیں ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی سی۔ پھر جب وہ یہ سب کام بجا لائیں' حرام ہو گیا ہم پر ان کا خون اور ان کا مال' مگر ساتھ حق اس کے کے اور ان کا حق ہے ہم پر جو سب مسلمانوں کا ہے اور ان پر حکم ہے جو سب مسلمانوں پر ہے۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبلؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے' روایت کیا یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انسؓ سے مانند اس کے۔

۱۵۵۰: بَابُ مَاجَاءَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ

باب: ارکانِ اسلام کے بیان میں

۲۶۰۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ۔

۲۶۰۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بنایا گیا ہے اسلام پانچ چیزوں پر' اول گواہی دینا اس کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد رسول اس کے ہیں اور دوسرے قائم کرنا نماز کا' تیسرے ادا کرنا زکوٰۃ کا' چوتھے روزے رمضان کے' پانچویں حج بیت اللہ کا۔

ف: اس باب میں عبداللہ سے بھی رویت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے انہوں نے روایت کیا نبی ﷺ سے مانند اس کے اور سعیر بن الخمس ثقہ ہیں' اہل حدیث کے نزدیک روایت کیا ہم سے ابو کریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے حنظلہ بن سفیان سے انہوں نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَصْفِ جِبْرَئِیْلَ لِلنَّبِیِّ ﷺ الْاِیْمَانَ وَالْاِسْلَامَ

باب: بیان میں ایمان و اسلام کے

۲۶۱۰: عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ تَکَلَّمَ

۲۶۱۰: روایت ہے یحییٰ بن یعمرؓ سے کہ کہا اس نے پہلے پہل جو گفتگو کی

فِي الْقَدْرِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَحُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِيْنَا رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَمَّا اَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَلَقِيْنَاهُ يَعْنِي عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ اَنَا وَصَاحِبِي فَقُلْتُ يَااَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ قَوْمًا يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ وَ يَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنْ لَا قَدَرَ وَاَنَّ الْاَمْرَاُنُفٌ قَالَ فَاِذَا لَقِيْتَ اُولٰئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّي مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَاَنَّهُمْ مِنِّي بُرَآءُ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْاَنَّ اَحَدَ هُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَاقُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاءَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَايُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُكْبَتَهٗ بِرُكْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِوَالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ فَمَا الْاِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهٗ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا

انکار میں تقدیر کے تو معبد جہنی نے کی سو کہا یحییٰ نے کہ نکلا میں اور حمید بن عبدالرحمٰن یہاں تک کہ آئے ہم دونوں مدینہ میں سو کہا ہم نے کہ اللہ کرے کہ ملاقات ہو ہم سے کسی مرد کی اصحاب نبیؐ سے تا کہ ہم پوچھیں ان سے حقیقت اس مسئلہ کی کہ نئی نکالی ہے اس میں گفتگو ان لوگوں نے سو ملاقات کی ہم نے اس سے یعنی عبداللہ بن عمرؓ سے اور وہ نکل رہے تھے مسجد سے کہا یحییٰ نے سو گھیر لیا میں نے اور میرے صاحب نے ان کو یعنی ہم میں سے ایک ان کے داہنے ہو گیا ایک بائیں سو میں نے کہا اے ابا عبدالرحمٰن کچھ لوگ ہیں کہ پڑھتے ہیں قرآن اور طلب کرتے ہیں علم کو اور باوجود اس کے عقیدہ رکھتے ہیں کہ تقدیر نہیں ہے اور امر مخلوقات کا ابتدائی ہے کہ پہلے سے اس کا اندازہ نہیں ہوا تو جواب دیا عبداللہ بن عمرؓ نے کہ جب تو ان لوگوں سے ملے تو خبر دے ان کو کہ ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں یعنی بسبب مخالفت عقیدہ کے اور قسم ہے اس ذات کی کہ عبداللہؓ جس کی قسم کھاتا رہتا ہے اگر کوئی ان میں کا احد برابر سونا خرچ کرے ہرگز اس میں سے کچھ مقبول نہ ہوگا یہاں تک کہ ایمان لائے قدر پر اور اس کے خیر و شر پر کہا یحییٰ نے کہ پھر حدیث بیان کرنے لگے عبداللہ اور کہا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ ہم حاضر تھے خدمت میں رسول اللہؐ کے، سو آیا ایک مرد بہت سفید کپڑے والا اور بہت سیاہ بالوں والا کہ نہ دیکھا جاتا تھا اس پر اثر سفر کا اور نہ پہچانتا تھا ہم میں سے اس کو کوئی یہاں تک کہ آیا وہ قریب نبیؐ کے، اور ملا دے اپنے گھٹنے حضرتؐ کے گھٹنوں سے یعنی بیٹھنے میں پھر کہا اے محمدؐ! کیا حقیقت ہے ایمان کی، فرمایا آپؐ نے ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تصدیق کرے تو اللہ کی اور فرشتوں کی اور اسکی کتابوں اور رسولوں کی اور تصدیق کرے پچھلے دن کی اور تقدیر کی اس کے خیر و شر کی، پھر کہا اس نے اور کیا ہے اسلام؟ فرمایا آپؐ نے سلام گواہی دینا ہے اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اللہ کے اور محمدؐ بندے اس کے ہیں اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور حج بیت اللہ کا اور روزہ رمضان کا کہا اس نے پھر کیا ہے احسان؟ فرمایا آپؐ نے احسان یہ ہے کہ پوجے اور عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی اس خشوع خضوع سے کہ گویا تو اسے

الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا اَمَا رَتُهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مَنِ السَّائِلُ ذَاكَ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ اَمْرَ دِيْنِكُمْ۔

دیکھتا ہے پھر اگر یہ تجھ سے نہ ہو سکے تو یہ یقین کر کہ وہ تجھے دیکھتا ہے' کہا راوی نے کہ پھر وہ سائل ہر بات میں حضرتؐ کی کہتا جاتا تھا کہ سچ فرمایا آپؐ نے کہا راوی نے سو تعجب کیا ہم نے کہ کیسا پوچھتا ہے یہ اور جلدی سے مان لیتا ہے پھر کہا اس سائل نے کب ہے قیامت' تو فرمایا آپؐ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں اس کا تم سے' یعنی جیسے تم اس کا وقت نہیں جانتے ویسا ہی میں بھی نہیں جانتا پھر کہا سائل نے کہ کیا ہے نشانی اس کی' فرمایا آپؐ نے نشانی اس کی یہ ہے کہ جنے گی لونڈی اپنی بی بی کو اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن محتاج بکریوں کے چرانے والوں کو کہ لمبی لمبی عمارتیں بناتے ہوں گے کہا عمرؓ نے سو ملے مجھ سے نبیؐ اسکے تین دن کے بعد اور فرمایا اے عمرؓ تم جانتے ہو کہ کون تھا یہ پوچھنے والا' البتہ یہ جبرئیل تھا کہ آیا تھا تمہارے پاس کہ سکھلا دے تم کو دین تمہارا۔

ف: روایت کیا ہم سے احمد بن محمد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے کہمس بن الحسن سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور روایت کیا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے کہمس سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں اور اس باب میں طلحہ بن عبید اللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے اسی کے مانند' اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے بھی' انہوں نے روایت کیا نبی ﷺ سے' اور صحیح یہ ہے کہ روایت ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ مترجم: پہلے پہل جو گفتگو کی تھی انکار تقدیر میں تو معبد جہنی نے یعنی نئی نکالی اس نے بدعت اور احداث فی الدین کیا اور اختلاف کیا اہل حق کا' حالانکہ اہل حق اثبات کرتے ہیں قدر کا' اور قدر بفتح دال اور باسکان دونوں طرح لغت مشہور ہے اور مراد اثبات قدر سے یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اندازہ کیا اشیاء کا ازل میں اور محیط تھا علم قدیم اس کا اس پر کہ یہ واقع ہوں فلاں فلاں اوقات معلومہ میں فلاں فلاں صفات مخصوصہ پر' پھر وہ اشیاء انہی اوقات میں انہی صفات پر منصۂ شہود میں آتی ہیں اور کتم عدم سے مطابق علم الٰہی ساخت وجود پر مصور ہوتی ہیں اور قدریہ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی اندازہ نہیں کیا قبل مخلوقات کے اور نہیں متعلق ہوا علم اس کا اشیاء موجودہ سے قبل وجود کے بلکہ جانا اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو بعد موجود ہونے کے اور جھوٹ باندھا انہوں نے اللہ پر اور انکار کیا اخبار رسولؐ کا تعالیٰ اللّٰہ عن اقوالھم الباطلۃ علواً کبیراً۔ اور موسوم ہوا یہ فرقہ بہ قدریہ بسبب انکار قدر کے' صاحب مقالات نے کہ متکلمین میں سے ہے کہا ہے کہ باقی نہ رہے وہ قدریہ کہ جن کا یہ قول شنیع تھا اور اہل قبلہ سے اب کوئی اس کا قائل نہیں اور نئی زمانا جو قدریہ پائے جاتے ہیں وہ معتقد ہیں اثبات قدر کے مگر کہتے ہیں کہ غیر خدا کی طرف سے ہے اور شر اس کے غیر کی طرف سے تعالیٰ اللہ عن قولھم امام الحرمین نے فرمایا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد کیا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہیں اور تشبیہ دی آنحضرتؐ نے ان کو مجوس سے اس لیئے کہ انہوں نے بھی خیر وشیر کی تقسیم کی ہے چنانچہ کہا ہے خیر یزدان کی طرف سے ہے اور شر اہرمن کی طرف سے اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمرؓ نے رسول خداؐ سے' اخراج کیا اس کو ابوداؤد نے اپنے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے خیر وشر سب کا نہیں موجود ہوتی ہے کوئی چیز مگر اس کی مشیت سے سو وہ دونوں منسوب ہیں اسکی طرف خلقاً اور ایجاداً جیسے منسوب ہیں فاعلین کی طرف اسکے بندوں سے فعلاً اور اکتساباً خطابی نے فرمایا ہے کہ بعض عوام کے خیال خام میں ہے کہ معنی قضا کے جبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا بندے پر اس چیز کے ساتھ کہ مقدر کیا اسکے لیے اور سلب کرنا ہے اسکے اختیار کا' حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ مراد اثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہے اللہ تعالیٰ شانہ کے علم قدیم کا قبل اکتساب عبد کے

خیر وشر کواور قبل پیدا کرنے خیر وشر کے اپنی قدرت کاملہ سے اور قدر اسم ہے اس چیز کا صادر ہوئی مقدر بقدرت قادر کہا جاتا ہے قدرت الشئی وقدرتہ بہ تخفیف و تثقیل ایک ہی معنے کے لیے اور قضا کے معنی پیدا کرنا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے :فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ...... [حٰمٓ السجدة : ۱۲] یعنی پیدا کیا ان کو سات آسمان دو روز میں اور ظاہر ادلہ قطعیہ کتاب وسنت کے اور اجماع ہے صحابہؓ کا اور اتفاق اہل حل وعقد کا سلف خلف سے اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہیں تصانیف اس باب میں چنانچہ احسن اور مفید تر اس میں سے کتاب حافظ فقیہ ابی بکر بیہقی کی ہے۔قولہ ویتقفرون العلم تقفر یقدیم قاف علی الفاء بمعنی طلب ہے، یہی مشہور ہے اور بعضوں نے کہا ہے معنی اس کے جمع کرنا ہے یتقفرون العلم یعنی جمع کرتے ہیں علم کو اور بعض شیوخ مغاربہ نے بتقدیم فا کہا ہے یعنی بحث کرتے ہیں غوامض علم سے اور استخراج کرتے ہیں اس کے خفیات کا یہ روایتیں مسلم کی ہیں اور غیر مسلم میں یتقفون بہ تقدیم قاف و بحذف را وارد ہوا ہے اور وہ بھی صحیح ہے معنی اس کے تتبع کے ہیں اور قاضی عیاض نے کہا میں نے بعضوں سے یتقعرون بعین مہملہ بعد القاف سنا ہے یعنی طلب کرتے ہیں قعر علم کو اور ڈھونڈتے ہیں اس کے غوامض اور خفیات کو محاورہ ہے تقعر فی کلامہ جب کسی کے کلام میں غرابت پائی جائے اور ابو یعلی موصلی کی روایت میں یتفقھون مروی ہے اور معنی اس کے ظاہر میں قولہ اور امر مخلوق کا ابتدائی ہے یعنی قبل وقوع وقائع کے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہ تھا اور اس کے علم قدیم میں اس کا اندازہ اور مقدار معین نہ ہوا تھا بلکہ بعد وقوع کے اس کا علم بطور ابتداء کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے تجہیل اللہ پاک کی قبل وقوع وقائع کے اللہ تعالیٰ عن ذالک علواً کبیرا اور یہ قول ہے ان کے غلاۃ کا اور جو قائل ہے اس کا کافر ہے بلا خلاف ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور بے شک منکر اس قدر فلاسفہ ہیں ۔قولہ جواب دیا عبداللہ نے کہ جب تو ان سے ملے آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبداللہ کی تکفیر تھی ان قدریوں کی جو نفی کرتے ہیں علم قدیم کی اللہ تعالیٰ کے اور شاید مراد اس سے کفرانِ نعمت ہو اور جائز ہے کہ عمل مسلم کو غیر مقبول کہیں باوصف صحت کے جیسے نماز مکان مغصوبہ میں صحیح ہے کہ اس کی قضا واجب نہیں' باوجود اس کے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہیں اس کا جماہیر علماء کے نزدیک اور باجماع سلف اس پر مترتب نہیں اجرا اور ایسا ہی شافعیہ کے نزدیک ہے اور نفطویہ نے کہا ہے ذہب کو ذہب کہا ہے لسرعۃ ذہابہ یعنی بسبب جلد چلے جانے اس کے کے قولہ لا یری علیہ اثر السفر' اور بعضی روایتوں میں لانری نون سے مروی ہے یعنی نہیں دیکھتے ہم اس پر اثر سفر کا اور دونوں صحیح ہیں۔قولہ فرمایا آپؐ نے احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اور یہ کلام آپ کا جوامع الکلم سے ہے یعنی تھوڑے لفظوں میں وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبارات طویلہ میں ادا نہ ہو سکے اور یہاں پر جاننا چاہئے کہ عبادت تین قسم ہے :اوّل اس طرح بجالانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جائے اور شاعا اس کا تارک نہ رہے یعنی بجالانا اس کا باستیفاء شرائط اور ارکان اور مقام دوسرا مراقبہ کا ہے اور وہ بجالانا عبادت کا ہے اس طور پر کہ یقین ہو اسکو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہو گا تو بندہ کوئی چیز نہ چھوڑے گا خشوع وخضوع وحسن سمت اور اجتماع ظاہری اور باطنی سے کہ بجالائے اسکو اور تیسرا مقام اس سے ارفع ہے کہ وہ مقام مشاہدہ ہے اور وہ مقام ہے نبیؐ کا اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ بجالائے عبادت بشرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اس کے ساتھ بحار مکاشفہ میں گویا کہ وہ دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ وجل شانہ اور یہ مقام آپ کا ہے کہ فرمایا آپ نے ''جعلت قرہ عینی فی الصّلٰوۃ'' بسبب حصول استلذاد کے ساتھ طاعت کے اور وصول راحت کے ساتھ عبادت کے اور مسدود ہونے مسالک التفات الی الغیر کے بسبب استیلاء انوار مکاشفہ کے اور یہ ثمرہ ہے امتلاء زوایا قلب کا محبوب سے اور اشتغال باطن کا ساتھ اس سے اور نتیجہ اسکا نسیان احوال معلوم ہے اور اضمحلال رسوم اور ہر ایک ان درجات ثلاثہ سے احسان ہے مگر مقام اول ان میں سے شرط ہے صحت اعمال کی اور مقامین اخرین شرط ہیں کمال کی اور لفظ احسان کا اکثر مستعمل ہوتا ہے مقامین اخرین کیلئے اور کمال ایمان کے واسطے چنانچہ تحقیق اسکی مقدمہ میں گذری اور آخر میں سوال کیا اسکا جبرئیل نے کہ اہل اسکے قلیل ہیں وقلیل ماھم ماھم اللھم اجعلنا من القلیل' اور ایک وجہ یہ بھی

ہے کہ احسان صفات افعال سے ہے یا شرائط سے، اور صفت اور شرط کا درجہ متاخر ہے اور مشروط کے درجہ سے قولہ فرمایا آپ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں آہ اس سے معلوم ہوا کہ مسئول اور مفتی کو ضرور ہے کہ جو چیز اسے معلوم نہ ہو تو لا اعلم و لا ادری کہہ دے اور اس میں شرمائے نہیں اور یہ خیال نہ کرے کہ میری کسر شان ہوگی بلکہ اس سے اور اس کا ورع و تقویٰ اور محتاط ہونا لوگوں میں ظاہر ہوگا اسی لئے کہا گیا ہے کہ لا ادری نصف العلم اور یہ سوال جبرئیل کا اس نظر سے نہ تھا کہ لوگ اس کے وقت کو جان لیں بلکہ اس مقصود کے لئے تھا کہ لوگ اس کا وقت پوچھنے سے باز رہیں۔ چنانچہ یہ سوال و جواب حضرت عیسیٰ اور حضرت جبرئیل کے درمیان میں ہو چکا تھا مگر فرق اتنا تھا کہ وہاں جبرئیلؑ مسئول عنہ تھے اور یہاں سائل اور جبرئیلؑ نے بھی وہی جواب دیا تھا جو آنحضرت ﷺ نے ان کو دیا اور اس میں عجیب لطف ہوا کہ لبیب ذکی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ قولہ فما امارتہا بعضی روایتوں میں امارات کا لفظ ہے اور بعضی میں اشراط کا امارات جمع ہے امارت کی امارت باثبات ہا و حذف ہا بمعنی علامت ہے اور اشراط جمع ہے شرط کی وہ بھی بمعنی علامت ہے مگر یہاں امارت سے امارات وسطیٰ قیامت مراد ہیں کہ مقدمہ قیامت اور مقارن اس کے ہیں قولہ ان تلد الامتہ ربتہا بعضی روایتوں میں ربہا آیا ہے بغیر تا کے اور رب کے معنی سید اور ربتہ کے معنی سیدہ یعنی جنے گی لونڈی اپنی بی بی اور مالکہ کو یا اپنے میاں اور مالک کو چنانچہ بعضی روایتوں میں بعلہا ہے اور بعل سے مراد بھی سید اور مالک ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اولاد سراری سے، کہ جب لونڈیوں سے اولاد ہوگی تو ماں ان کی گویا اولاد کی لونڈی ہے اس لیئے کہ ملک ہے ان کے باپ کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کنیز زادے ہوں گے کہ ان کی ماں رعیت ہوگی اور وہ اس کے حاکم اور سید اور بعضوں نے کہا مراد اس سے فساد حال ہے اور کثرت بیع امہات اولاد کہ آخر ام ولد بکتے بکتے اپنی اولاد کے ملک میں آ جاوے گی اور وہ نہ جانے گا کہ یہ میری ماں ہے تا کہ اس کی تعظیم و تکریم کرے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے کثرت عقوق ہے یعنی اولاد ماں سے ایسا معاملہ کرے گی اور کام خدمت لے گی کہ جیسے لونڈیوں سے لیتے ہیں اور نووی نے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں دلیل نہیں ہے جواز بیع پر ام ولد کے اور نہ اس کے منع پر، اور لطف یہ ہے کہ دو بڑے کبار علماء نے اس سے استدلال کیا ہے، ایک نے جواز پر اور ایک نے منع پر۔ قولہ اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن کو الخ مراد اس سے ارتفاع اسافل ہے اور تمول اراذل کہ کمینے لوگ اور خبیث امیر ہوں گے چنانچہ شاعر عرب نے کہا ہے شعر اذا التحق الاسافل بالاعالی۔ فقد طابت منادمۃ المنایا اور اس قول میں حضرت کے اخبار ہے انتشار اسلام سے اور استیلاء اہل اسلام سے کہ وہ غالب ہوں گے ملکوں پر اور قید کریں گے کفار کی عورتوں کو اور کثرت سے ہوگی ان کی اولاد قولہ سکھلا دے گا تم کو دین تمہارا اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام و ایمان و احسان کو جیسا کہ ہم نے تصریح کی ہے مقدمہ میں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جبرئیلؑ جب میرے پاس آئے ہیں میں نے ان کو پہچانا ہے مگر اس بار کہ نہ پہچانا میں نے ان کو مگر جب پیٹھ پھیری انہوں نے (وھذا اخر ما اردنا ایرادہ فی شرح ھذا الحدیث و التقطنا کلہ من النووی و القسطلانی)۔

۱۵۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِضَافَةِ الْفَرَائِضِ اِلَى الْاِيْمَانِ

باب: اس بیان میں کہ فرائض ایمان میں داخل ہیں

۲۶۱۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَاْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مِنْ وَّرَاءَ نَا

۲۶۱۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ آئے قاصد عبدالقیس کے رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کیا کہ ہمارے آپ کے درمیان یہ قبیلہ ہے ربیعہ کہ اس کے سبب سے ہم ہمیشہ حاضر نہیں ہو سکتے آپ کی خدمت میں مگر حرام کے مہینوں میں یعنی اشہر حج میں کہ عرب ان دنوں کسی کو لوٹتے مارتے نہ

فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ۔

تھے سو آپ حکم کر دیجئے ہم کو ایسی چیز کا کہ ہم اس پر عمل کریں اور ترغیب و تحریض کریں اس کی اور لوگوں کو اپنے سوا سو فرمایا آپ نے کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیزوں کا' اول ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر اور تفسیر کی آپ نے ایمان کی کہ ایمان گواہی دینا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے' اور میں رسول اللہ تعالیٰ کا اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور یہ کہ دو تم خمس غنیمت سے' یعنی آنحضرت نے تفسیر ایمان کی ان عملوں سے کی۔

ف: روایت کیا ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو جمرہ ضبعی کا نام نضر بن عمران ہے روایت کیا شعبہ نے ابی جمرہ سے بھی اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ: اتدرون ماالایمان شهادة ان لااله الاالله وانی رسول الله فذکر الحدیث یعنی کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان' گواہی دینا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا' پھر ذکر کیا آخر حدیث تک سنا میں نے قتیبہ سے کہ وہ فرماتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل ان چار فقہاء بزرگ کے کسی کو مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی کہا قتیبہ نے اور راضی تھے ہم اس پر کہ ہر دن لوٹیں ہم عباد بن عباد کی پاس سے دو ہی حدیث سن کر اور عباد بن عباد اولاد سے ہیں مہلب بن ابی صفرہ کی مترجم غرض مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات سے یہ ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے چنانچہ بخاری نے تعریف ایمان میں فرمایا ہے الایمان قول وفعل ویزید وینقص اور حاکم کے نزدیک یہ لفظ ہیں الایمان قول وعمل ویزید وینقص اور ایسا ہی نقل کیا اللالکائی نے' کتاب السنۃ' میں شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ سے بلکہ قائل ہیں اس کے اصحاب رسول ﷺ میں سے عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور معاذ بن جبلؓ اور ابوالدرداء اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور عمارؓ اور ابو ہریرہؓ اور حذیفہؓ اور عائشہؓ وغیرہم اور تابعین سے کعب احبار اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہم اور روایت کیا اللالکائی نے بسند صحیح بخاری سے کہ فرمایا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ملاقات کی میں نے ہزار مردوں سے زیادہ علماء امصار اور فقہائے دیار سے پھر ایک کو بھی نہ دیکھا میں نے کہ وہ اختلاف کرتا ہو اس قول میں کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے اور لیکن مالک نے جو توقف کیا ہے اس کے نقصان میں تو فقط اس خیال سے کہ کوئی ان پر موافقت خوارج کی تہمت نہ لگا دے اور یہ نہ سمجھے کہ وہ موافق خوارج ہیں اور استدلال کیا ہے بخاریؒ نے زیادت ایمان پر کتنی ہی آیتوں سے چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ نے سورہ فتح میں: لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ [الفتح : ٤] اور سورہ کہف میں وَزِدْنٰهُمْ هُدًى (الكهف : ١٣] اور سورہ مریم میں: وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى [مريم : ٧٦] اور سورہ مدثر میں: وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا [مدثر : ٣١] اور سورہ برأت میں: اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا [التوبة : ١٢٤] اور آل عمران میں: فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا [ال عمران : ١٧٣] اور سورہ احزاب میں: وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا (الأحزاب : ٢٢) پھر اگر کوئی معترض ہو اور کہے کہ ایمان تصدیق باللہ کا نام ہے اور تصدیق بالرسول کا اور تصدیق ایک شئے واحد ہے کہ متجزی نہیں ہوتی۔ پس اس میں زیادت اور نقصان کیونکر جائز ہوگا۔ جواب دیا جائیگا کہ درصورت یہ کہ قول اور فعل تعریف ایمان میں داخل ہوں پس زیادتی اسکی اظہر من الشمس ہے کہ افعال سنہ جتنے بڑھتے جائینگے ایمان بڑھتا جائیگا اور درصورت یہ کہ قول وفعل اس میں داخل نہ ہوں تب بھی کمی بیشی اسکی مشاہدہ میں آتی ہے اسلئے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو تصدیق اسکے قلب میں ہے وہ کم وبیش ہوتی رہتی ہے اس طرح پر کہ بعض احیان میں یقین اور اخلاص قلب میں زیادہ معلوم ہوتا ہے اور توکل مسبب الاسباب پر زیادہ ہو جاتا ہے اور آخرت گویا سامنے نظر آتی ہے چنانچہ محافل علماء اور صلحاء میں اسکا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقات میں بحسب ظہور براہین وسطوح دلائل مزید یقین ہوتا ہے اور بعض احیان میں کم۔ اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ ایمان صدیقین کا اقوی ہے ایمان غیر سے اور اس مضمون پر حدیث حنظلہ دال ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یارسول اللہ! جب ہم آپ ﷺ کی خدمت میں ہوتے ہیں

گویا آخرت کو دیکھتے ہیں پھر جب اپنے اموال واولاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ تصدیق نہیں پاتے اور وہ یقین اپنے دلوں میں مشاہدہ نہیں فرماتے اور اسی پر مبنی ہے محققین اشاعرہ کا قول کہ نفس تصدیق کم وبیش نہیں ہوتی مگر ایمان شرعی کم وبیش ہوتا ہے بزیادت وکمی ثمرات اس کی کے کہ وہ اعمال ہیں اور اس تقریر سے حاصل ہوتی ہے توفیق ظواہر نصوص میں جو دال ہیں زیادت پر اور اقاویل سلف میں اور اصل وضع لغوی میں اور اکثر متکلمین کے قول ہیں ہاں البتہ زیادتی قوت اور ضعف کی راہ سے اور اجمال وتفصیل کے راہ سے اور تعدد کی راہ سے باعتبار کثرت افراد مسلمین کے مسلم الطرفین ہے اور پسند کیا اس تقریر کو نووی نے اور منسوب کیا علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں اس قول کو طرف بعض محققین کے اور مواقف میں کہا کہ یہی حق ہے اور انکار کیا اکثر متکلمین نے اور حنفیہ نے اور کہا انہوں نے کہ اگر یہ قول قبول نہ کیا جائے تو لازم آتا ہے شک اور کفر یعنی جب تصدیق کم ہو جائے تو منجر ہو طرف شک کے اور وہ کفر ہے اور جواب دیا آیات وغیرہ کا جیسا کہ نقل کیا ہے انہوں نے اپنے امام سے کہ زیادت ایمان کی مخصوص تھی آں حضرت کی زبان مبارک کے ساتھ اس لیے کہ ہمیشہ فرائض واحکام وہاں زیادہ ہوتے تھے۔ پھر جو فرض زیادہ ہوتا تھا اس پر وہ لوگ ایمان لاتے تھے پس یہی زیادتی ایمان تھی اور بعد آپ کے یہ ممکن نہیں۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ زیادتی ایمان بزیادتی ما یجب بہ الایمان تھی اور یہ اس زمانے کے سوا متصور نہیں مگر اس میں نظر ہے اس لیے کہ اطلاع تفاصیل فرائض پر ممکن ہے غیر زمان مبارک میں اور ایمان واجب ہے اجمالاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے اجمالاً اور واجب ہے تفصیلاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے تفصیلاً اور یہ امر پوشیدہ نہیں کہ تفصیلی زیادہ ہے اجمالی سے پس ممکن ہوئی زیادتی ایمان کی بعد زمانہ مبارک کے بھی مثلاً ایک شخص امی ایمان لایا۔ اجمالاً اور بعد اس کے تحصیل علم میں مشغول ہوا اور وہ اجمال روز بروز تفصیل سے منشرح ہوتا رہا اور ایمان تفصیلی حاصل ہوتا رہا۔ پس یہ زیادتی ہے اصل ایمان کی اور انکار اس کا انکار بدیہی ہے۔ (قسطلانی مع شے زائد)

۱۵۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِسْتِكْمَالِ الْاِيْمَانِ وَزِيَادَتِهٖ وَنُقْصَانِهٖ

باب: استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان کے بیان میں

۲۶۱۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ

۲۶۱۲: روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کامل تر مؤمنین میں ایمان کی رو سے اچھے خلق والا ہے اور اپنے اہل سے نرمی کرنے والا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور مالک سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کہ ابی قلابہ کو سماع ہو حضرت عائشہؓ سے اور روایت کی ہے ابی قلابہ نے عبداللہ بن یزید سے جو کہ رضیع ہیں حضرت عائشہؓ کے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے اس روایت کے سوا اور روایتیں اور ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمرو نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر کیا ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا اور کہا واللہ وہ فقہائے ذوی الالباب سے تھے۔ مترجم: یہ حدیث دال ہے کمال ایمان پر اور جس میں کمال ہوتا ہے اس میں نقصان بھی راہ پاتا ہے اور یہی مقصود ہے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا۔

۲۶۱۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ

۲۶۱۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور نصیحت کی ان کو پھر فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو کہ تم اکثر اہل نار ہو عرض کی ایک عورت نے ان میں سے اور کیوں ہے یہ یا رسول اللہ! فرمایا بسبب کثرت لعن تمہارے کے یعنی اور ناشکری کرتی ہو

يَعْنِي وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيْرَ قَالَ وَمَا رَاَيْتُ مِنْ نَا قِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِي الْاَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ قَالَتْ اِمْرَأَةٌ مِنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِيْنِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَ نُقْصَانُ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضَةُ فَتَمْكُثُ اِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّيْ۔

تم شوہر کی اور فرمایا میں نے نہ دیکھا کسی ناقص عقل، ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عقلمندوں پر اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ، پھر عرض کی ایک عورت نے ان میں سے کہ کیا ہے نقصان عورتوں کی عقل کا، فرمایا دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے یعنی یہ نقصان ہے اس کی عقل کا اور نقصان ان کے دین کا حیض ہے ایک جب حائضہ ہوتی ہے رک جاتی ہے ایک تم میں کہ تین یا چار دن کی نماز نہیں پڑھتی۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۶۱۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا فَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَ اَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۲۶۱۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایمان کے ستر پر کئی باب ہیں سو ادنیٰ باب دور کرنا اذیٰ کا ہے راہ سے اور اعلیٰ باب قول لا الٰہ الا اللہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی سہیل بن ابی صالح نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے، اور روایت کی عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے ایمان کے چونسٹھ باب ہیں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے، انہوں نے بکر بن مضر سے، انہوں نے عمارہ سے جو بیٹے غزیہ کے ہیں انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مترجم: اس حدیث سے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا کہ ایمان ذی اجزاء شئے ہے اور جو ذی اجزاء ہو اس میں باجتماع اجزاء تکمیل اور بہ تنقیص اجزاء نقص راہ پاتا ہے پس ایمان کی زیادتی و کمی بیشی ثابت ہوئی و ذلک المقصود۔ قولہ بضع وسبعون آہ بضع بکسر موحدہ وقد تفتح فرا نے کہا ہے کہ خاص ہے ساتھ عشرات کے تسعین تک، سو نہ کہا جائے گا بضع ومآتہ اور نہ بضع والف اور قاموس میں ہے کہ بضع ما بین ثلاث وتسع ہے یا خمس یک یا واحد سے چار تک یا چار سے نو تک، یا مراد اس سے سات ہیں اور جب متجاوز ہوا عشر سے گیا بضع سو نہیں کہا جاتا بضع وعشرون اور دوسرا قول یہ ہے کہ کہا جاتا ہے مگر مذکر میں بہا اور مؤنث میں بے ہا کے سو کہے گا تو بضعۃ وعشرون رجلاً وبضع وعشرون امراۃ اور اس کا عکس نہیں ہوتا (قسطلانی) اور مسلم میں سہل بن ابی صالح نے عبداللہ بن دینار سے بضع وسبعون اور بضع وستون بر سبیل شک روایت کیا ہے اور اصحاب سنن ثلاثہ نے ان کے طریق سے بضع وسبعون بغیر شک کے روایت کیا ہے اور بیہقی نے روایت بخاری کو ترجیح دی ہے اس لیے کہ سلیمان نے بغیر شک کے بضع و ستون روایت کیا ہے اور ترجیح اس طرح بھی ہے کہ وہ متیقن ہے اور ماعدا اس کا بضع وسبعون مشکوک ہے اور بیہقی کی ایک کتاب ہے شعب الایمان کہ اس میں ایمان کے شعبوں کا بیان ہے اور وہ نہج پر منہاج کے تالیف ہوئی ہے اور منہاج ایک عمدہ کتاب ہے ابی عبداللہ حلیمی کی کہ وہ امام ہیں شافعیوں کے، قاضی عیاض نے کہا ہے کہ بضع اور بضعۃ بفتح با اور بکسر با دونوں ہے عدد میں بخلاف بضعۃ اللحم کے کہ وہ بالفتح ہے لا غیر امام حافظ ابو حاتم بن حبان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا تتبع کیا میں نے طاعات کا تو وہ بہت ہو جاتے تھے پھر رجوع کی میں نے سنن کی طرف اور گنا ان طاعتوں کو کہ آنحضرتؐ نے جنہیں ایمان سے شمار کیا ہے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے، پھر ڈھونڈھا میں نے قرآن سے اور قراءت کی اس تدبیر سے اور گنا ان طاعتوں کو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انکو ایمان سے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے پس ملا میں نے ستر پر سے ان چیزوں کو کہ گنا ان کو حضرت نے ایمان سے ساتھ طاعت قرآن کے اور گرایا مکرر ان کو پس وہ ستر پر گئے نہ بڑھے اس سے نہ گھٹے سو یقین کر لیا میں نے کہ یہی مراد ہے رسولؐ کے اور ذکر کیا ابو حاتم نے ان سب کو کتاب وصف الایمان میں۔ (نوویؒ)

١٥٥٤: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب: اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے

٢٦١٥: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

٢٦١٥: روایت ہے سالمؒ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ گذرے ایک مرد پر اور وہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حیا تو ایمان میں داخل ہے یعنی منع کرنا اس سے بے محل ہے۔

ف: کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں کہ نبی ﷺ نے سنا ایک مرد کو کہ وہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے الحدیث' یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا اس حدیث سے اس پر کہ اعمال داخل ایمان ہیں چنانچہ حیا ایک عمل ہے اس کو آں حضرتؐ نے ایمان سے فرمایا پس اور افعال بھی اسی طرح اس میں داخل ہوئے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی۔

١٥٥٥: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

باب فضیلت میں نماز کے

٢٦١٦: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة: ١٦، ١٧] ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِرَاْسِ الْاَمْرِ كُلِّهٖ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

٢٦١٦: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہا انہوں نے کہ تھا میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں سو صبح کو ایک دن میں قریب تھا حضرتؐ کے اور ہم سب لوگ چلے جاتے تھے سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ خبر دیجئے مجھے ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجھے وہ جنت میں اور دور کر دے مجھے دوزخ سے' فرمایا آپ ﷺ نے تم نے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے جس پر اللہ آسان کر دے عبادت کرے تو اللہ کی اور شریک نہ کرے اس کا کسی کو اور قائم کرے تو نماز کو اور ادا کرے تو زکوٰۃ کو اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا خبر نہ دوں میں تجھ کو خیر کے دروازوں کی' روزہ سپر ہے صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا کہ پانی بجھاتا ہے آگ کو' اور نماز مرد کی رات کے بیچ میں یعنی یہ بھی اور خیر ہے پھر پڑھی آپ ﷺ نے آیت تَتَجَافٰی سے یَعْمَلُوْنَ تک' پھر فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو راس الامر کی اور اس کی عمود اور ذروہ سنام کی' عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپ ﷺ نے راس الامر تو اسلام ہے اور عمود اس کا نماز

قَالَ رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَ هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔

اور ذروہ سنام اس کا جہاد ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا خبر نہ دوں میں ان سب کے جڑ کی کہا میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے کہا راوی نے سو پکڑی رسول اللہ ﷺ نے زبان اور فرمایا روک رکھ اس کو اپنے اوپر سو عرض کی میں نے اے نبی اللہ کے کیا ہم پکڑے جائیں گے اپنی باتوں پر بھی جو کرتے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے رو وے تجھ پر تیری ماں اے معاذ کیا اور کوئی چیز گراتی ہے لوگوں کو دوزخ میں ان کے مونہوں کے بل یا ان کے نتھنوں کے بل سوا حصائد لسان ان کے کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم: قولہ خیر کے دروازوں کی کہ خیر اس راہ سے داخل ہوا اور اپنے بجالانے والے کو موفق بخیر کرے یا اس کے فاعل ان کے افعال کی برکت سے ارباب خیر میں داخل ہو۔قولہ روزہ سپر ہے۔یعنی روزہ رکھنے سے آدمی گناہ سے بچتا ہے اس لیے کہ اکثر گناہ بنی آدم کے شہوت اور غضب سے ہوتے ہیں اور روزے سے دونوں کا زور گھٹ جاتا ہے۔پس گویا وہ سپر ہے دنیا میں آفات شہوت وغضب سے اور آخرت میں عذاب رب سے قولہ پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت : تَتَجَافٰی سے يَعْمَلُوْنَ تک پوری آیت یہ ہے: تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (السجدة: ۱۷) یعنی الگ رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔ف: اللہ سے لالچ برا نہیں نہ اس سے ڈر اور اس واسطے بندگی کرے تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف ورجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھ قبول نہیں ۱۲ (موضح القرآن) سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دھرا ہے ان کے واسطے ٹھنڈک سے آنکھوں کے بدلا اس کا جو کرتے تھے۔ف: اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ مراد اس آیت سے کیا ہے چنانچہ انسؓ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان معشر انصار میں اتری ہے کہ ہم مغرب پڑھ کر مسجد میں حاضر رہتے تھے گھر نہ جاتے تھے یہاں تک کہ عشاء پڑھ لیتے آنحضرتؐ کے ساتھ پڑھتے رہتے تھے اور یہی قول ہے ابو حازم اور محمد بن منکدر کا کہ ان دونوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے صلوٰۃ اوابین ہے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ملائکہ گھیر لیتے ہیں ان کو جو نماز پڑھتے رہتے ہیں مغرب اور عشاء کے درمیان اور وہ صلوٰۃ اوابین ہے عطاء نے کہا یہ لوگ ہیں کہ نہیں سوتے جب تک کہ عشاء نہیں پڑھ لیتے۔ابی درداء اور ابی ذرؓ اور عبادہ بن صامتؓ نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں چنانچہ مروی ہے نبیؐ سے کہ جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی گویا نصف شب جاگا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی گویا ساری رات عبادت میں جاگا مگر ان سب قولوں میں مشہور وہی قول ہے جس پر حدیث باب دال ہے اور وہی قول ہے حسنؒ اور مجاہدؒ اور مالکؒ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت مفسرین کا اس کے بعد بغوی نے ذکر کیا حدیث باب کو اور پھر کہا روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا لازم پکڑو تم قیام لیل کو کہ وہ داب ہے اگلے صالحوں کا اور موجب قربت ہے تمہارے رب کی طرف اور مکفر ہے سیئات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے اور کہا روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول خداؐ نے تعجب کیا ہمارے رب نے دو مردوں پر ایک وہ مرد کہ اٹھا اپنے بچھونے اور لحاف سے اپنے محبوب واہل کے درمیان سے نماز کی طرف سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھو میرے بندے کی طرف کہ اٹھا اپنے بچھونے اور بستر سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے طرف نماز کی برابر ارغبت طرف اس چیز کی جو میرے پاس ہے یعنی جنت اور دیدار الٰہی سے اور خوف سے اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنی دوزخ اور عذاب حشر وغیرہ سے۔دوسرے وہ مرد کہ اللہ کی راہ میں اور شکست کھا گئے رفیق اس کے سو جانا اس نے اور خیال کیا جو

عذاب ہے بھاگ جانے میں اور ثواب ہے لوٹ جانے میں، سو لوٹا اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ بہادیا گیا خون اس کا، سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہ دیکھو میرے بندے کو لوٹا رغبت کر کے اس کی طرف جو میرے پاس ہے یعنی ثواب شہادت سے اور خوف کر کے اس چیز سے کہ جو میرے پاس ہے عذاب سے یہاں تک کہ بہادیا گیا خون اس کا، اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے افضل صیام بعد رمضان کے شہر اللہ المحرم ہے اور افضل صلوٰۃ بعد فریضہ کی صلوٰۃ اللیل ہے۔ (بغوی)

۲۶۱۷: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ: ﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ﴾ [التوبة: ۱۸] اَلْاٰیَةَ۔

۲۶۱۷: روایت ہے سعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ خدمت کرتا ہے مسجد کی حاضر باشی اور صفائی اور جاروب کشی وغیرہ سے تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک آباد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ مسجدوں کو وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم کی جنہوں نے نماز اور دی زکوٰۃ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: آیت مبارک: اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ (التوبة: ۱۸) سورۂ برأت میں ہے یعنی آباد نہیں کرتے ہیں اللہ کی مسجدوں کو مگر جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم رکھی نماز اور دیا کیے زکوٰۃ اور نہ ڈرے سوا اللہ کے کسی سے، سو یقین ہے کہ وہ ہو دیں ہدایت پائے ہوؤں سے انتہی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عسیٰ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یقینی ہے پس وہ لوگ مہتدین میں سے ہیں یقیناً اور مستمسک ہیں طاعت الٰہی کے ساتھ حتماً کہ آخرکار اس کا جنت ہے پھر اس کے بعد حدیث باب نقل فرمائی پھر فرمایا روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو صبح کو چلا مسجد کو یا شام کو تیار کرے گا اللہ تعالیٰ مہمانی اس کی جنت سے صبح اور شام اور محمود بن لبید سے روایت ہے کہ ارادہ کیا حضرت عثمان نے مسجد بنانے کا اور لوگوں نے مکروہ جانا اس کو اور دوست جانا اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور مراد اس سے ظاہراً مسجد نبویؐ ہے سو فرمایا آپؐ نے کہ سنا میں رسول خدا ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو بنا دے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر اسی نقشے کا جنت میں۔ (انتہیٰ ما قال سیدنا وشیخنا البغوی رحمۃ اللہ علیہ)

۱۵۵۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ

باب: ترکِ صلوٰۃ کی وعید میں

۲۶۱۸: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

۲۶۱۸: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کفر میں اور ایمان میں ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے یعنی ادا اسکا ایمان ہے اور ترک اسکا قریب الکفر۔

۲۶۱۹: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الشِّرْكِ اَوِ الْکُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

۲۶۱۹: اور باسناد حدیث اوّل مروی ہے اعمش سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بندہ کے اور کفر یا شرک کے درمیان ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۲۶۲۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

۲۶۲۰: ترجمہ اوپر کی حدیث کے موافق ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

۲۶۲۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِی بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔

۲۶۲۱ : روایت ہے عبداللہ بن بریدہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ عہد کہ ہمارے اور کافروں کے درمیان میں ہے نماز ہے' پھر جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۲۶۲۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔

۲۶۲۲ : روایت ہے عبداللہ بن شقیق عقیلی سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نہ جانتے تھے سوا نماز کے۔

۱۵۵۷ : بَابُ حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ

باب : حلاوتِ ایمان کے بیان میں

۲۶۲۳ : عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا۔

۲۶۲۳ : روایت ہے عبداللہ بن عبدالمطلب سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے چکھا مزا ایمان کا اس شخص نے کہ راضی ہوا اللہ' کو رب ٹھہرا کر اور اسلام کو دین قرار دے کر اور محمد ﷺ کو نبیؐ جان کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: تفسیر اس کی آگے آتی ہے۔

۲۶۲۴ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ۔

۲۶۲۴ : روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا تین چیزیں جس میں ہونگی پائے گا وہ انکے سبب سے مزا ایمان کا ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہوں اسکی طرف ماسوا انکے سے اور دوسرے یہ کہ جسے دوست رکھے نہ دوست رکھے مگر اللہ کے واسطے' اور تیسرے یہ کہ مکروہ جانے کفر میں گرنے کو بعد اسکے کہ نکالا اسکو اور بچایا اسکو اللہ نے جیسا کہ مکروہ جانتا ہے آگ میں گرنے کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو قتادہ نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ مترجم: یہ دونوں حدیثیں اصول ایمان سے ہیں اور مذکور ہے ان میں کمال ایمان کا اور مراد طعیم ایمان سے حلاوت اور شرینی ہے ایمان کی یعنی متلذذ ہونا طاعات سے اور لذت روحانی پانا مناجات سے اور راضی ہونا تحمل مشاق پر اللہ کی رضامندی اور خوشنودی میں ایثار کرنا رضائے الٰہی کا عرض دنیا پر اور مراد محبت خدا اور رسولؐ سے اطاعت اور فرمان برداری ان کی ہے اور ترک کرنا مخالفت کا اور علامات اس محبت کی مکروہ جاننا افعال کفر کا اور حب فی اللہ اور بغض فی اللہ اور راضی رہنا اس کی تقدیر پر اگر چہ نا گوار ہوں نفس شقی پر اور پسند و اختیار کرنا سنت رسول کو بدعات جہول پر اور نصرت دین اسلام کی قول و فعل و مال سے اور ذب عن الشریعۃ المقدسۃ اور علامات سے اس محبت کے ہے تخلق باخلاق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جود و ایثار و حلم و صبر و تواضع و شکر و غیر ذالک میں۔

۱۵۵۸ : لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب : زانی کو مؤمن نہ کہنے کے بیان میں

۲۶۲۵ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَزْنِیْ الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰکِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوْضَةٌ۔

۲۶۲۵ :روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زنا کرتا ہے زانی درآنحالیکہ وہ مؤمن ہے اور نہیں چوری کرتا ہے چور درآنحالیکہ وہ مؤمن ہے ولیکن توبہ مقبول ہے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور عبداللہ بن ابی اوفی سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب زنا کرتا ہے بندہ نکل جاتا ہے اس سے ایمان اور ہو جاتا ہے اس کے سر پر مانند چھتری کے، پھر جب نکل جاتا ہے وہ اس عمل سے لوٹ آتا ہے اس کی طرف ایمان، اور مروی ہے ابی جعفر محمد بن علی سے کہ انہوں نے کہا مراد اس حدیث سے خروج ہے زانی کا ایمان سے طرف اسلام کے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے زنا اور سرقہ کے باب میں کہ جو مرتکب ہوان کا اور قائم کی جائے اس پر حد وہ کفارہ ہو گیا اس کا یعنی باقی نہ رہا گناہ اس کا اور جو مرتکب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ ڈھانپا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے، چاہے عذاب کرے اسے قیامت کے دن چاہے بخش دے۔ روایت کی یہ علی بن ابی طالب اور عبادہ بن صامت اور خذیمہ بن ثابت نے نبی ﷺ سے۔ مترجم :غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی اس تقریر سے یہ ہے کہ زانی اور سارق سے جو نام مؤمن کا سب کیا گیا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کافر مخلد فی النار ہو جائے جیسا معتزلہ وغیرہم کہتے ہیں بلکہ مراد اس سے نفی ہے کمال ایمان کی اور لفظ مؤمن علی الاطلاق دلالت کرتا ہے مؤمن کامل پر جیسے لفظ مولوی عالم فاضل طیب کا، اور ابی جعفر کے قول میں تصریح ہے اسی پر اور حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسی معنی پر چنانچہ تفصیل اس کی بخوبی اوپر گذری۔

۲۶۲۶ :عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِی الدُّنْیَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ یُّثَنِّیَ عَلٰی عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ۔

۲۶۲۶ :روایت ہے ابی طالبؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جو مرتکب ہو کسی ایسے کام کا کہ آئی اس پر حد اسکو سزا مل گئی دنیا میں یعنی جلد و قطع وغیرہ سے سو اللہ تعالیٰ عادل زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ اپنے بندے کو سزا دے آخرت میں اور جس نے ایسا کام کیا کہ حد اس پر آئی اور پردہ ڈھانپ دیا اسکا اللہ تعالیٰ نے اور معاف کر دیا اس کا قصور تو اللہ تعالیٰ بزرگ زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ سزا دے اس قصور کی جو ایک بار معاف کر دیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا، نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کافر کہا ہو اس نے مرتکب زنا اور سرقہ اور شراب پینے والے کو۔ مترجم :مرتکب کبائر کے باب میں یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا کہ وہ خارج عن الملۃ اور کافر نہیں جیسا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اسی پر دلالت کرتی ہیں آیات واحادیث اور تصریحات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قاضی عیاض نے فرمایا ہے کہ اختلاف کیا لوگوں نے حق میں عاصی کے جو اہل شہادتین میں سے ہو پس مرجیہ نے کہا ہے کہ معصیت اس کو ضرر نہیں کرتی ایمان کے ہوتے ہوئے اور خوارج نے کہا ہے ضرر کرتی ہے یہاں تک کہ کافر ہو جاتا ہے اس کے سبب سے معتزلہ نے کہا ہے وہ خالد فی النار ہے اگر معصیت کبیرہ ہے اور نہ اس کو مؤمن کہیں گے نہ کافر بلکہ فاسق کہیں گے اور اشاعرہ نے کہا ہے بلکہ وہ مؤمن ہے اور اگر اس کا گناہ نہ بخشا جائے تو معذب ہوگا وہ نار میں پھر نکلے گا اور داخل ہوگا جنت میں اور مراد مؤمن سے ناقص الایمان ہے نہ کامل غرض یہ کہ خروج اہل کبائر کا نار سے اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے اور اختلاف اہل بدعت کا قابل اعتبار نہیں چنانچہ تفصیل اس کی آگے آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ (نووی)

۱۵۵۹ : بَابُ مَاجَاءَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

باب : کفِ لسان میں مؤمن کے

الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ — حق میں

۲۶۲۷۔۲۶۲۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

۲۶۲۷۔۲۶۲۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے مسلمان کامل وہ ہے کہ بچے رہیں مسلمان اسکی زبان اور ہاتھ سے' اور مؤمن کامل وہ ہے کہ امین سمجھیں اسکو لوگ اپنی جانوں اور مالوں کا اور مروی ہے نبیؐ سے کہ کسی نے پوچھا آپ سے کہ کون مسلمان افضل ہے؟ تو فرمایا آپؐ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچے رہیں۔

ف: روایت کی ہم سے یہ ابراہیم بن سعید جوہری نے' انہوں نے ابو اسامہ سے' انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا بردہ سے' انہوں نے ابی موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے نبیؐ سے کہ سوال کیا کسی نے آپ سے کہ کون سے مسلمان افضل ہے' فرمایا آپؐ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ ابی موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں جابرؓ اور ابی موسیٰ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑی فصاحت ہے۔ گویا استدلال کیا آپؐ نے کہ مسلم کا لفظ سلامت سے نکلا ہے پھر مسلمان جسکی آفت سے سلامت رہیں وہ مسلم ہے اور ایسے ہی مؤمن کا لفظ امانت سے ہو پھر جس میں امانت ہو وہ مؤمن کامل ہے اور مخصوص کیا بیان میں ہاتھ اور زبان کو کہ اکثر ایذاء دو قسم کی ہوتی ہے فعلی یا قولی۔ پس پہلی ہاتھ سے ہے دوسری زبان سے۔

۱۵۶۰: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا

باب: غربت اسلام کے بیان میں

۲۶۲۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ۔

۲۶۲۹: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے غریب اور پھر دوبارہ عنقریب ہو جائے گا غریب جیسا کہ پہلے ظاہر ہوا تھا سو مبارک بادی ہے غرباء کو۔

ف: اس باب میں سعدؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ اور انسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابن مسعودؓ کی روایت سے اور نہیں جانتے اسے ہم مگر حفص بن غیاث کی روایت سے کہ وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور متفرد ہوئے اس روایت میں حفص یعنی اور کسی نے روایت نہ کی سوا ان کے۔

۲۶۳۰: عَنْ كَثِيْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ فِي الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ۔

۲۶۳۰: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین پناہ پکڑے گا ملک حجاز کی طرف جیسا کہ سانپ پناہ پکڑتا ہے اپنے سوراخ کی طرف' اور پناہ لے گا دین ملک حجاز میں مثل پناہ لینے جنگلی بکری کے پہاڑ کی چوٹی پر' بے شک دین شروع ہوا ہے غریب اور پھر ہو جائے گا غریب' سو مبارکبادی ہے ان غریبوں کو کہ درست کرتے ہیں اس چیز کو جسے بگاڑ دیا لوگوں نے میرے بعد میری سنت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غریبوں سے مراد پیروان سنت ہیں کہ جو مری ہوئی سنتوں کے جاری کرنے میں جان و مال سے لگے ہوئے ہیں اور دشمنوں کی ایذاء سہتے ہیں مگر جادہ مستقیم سنت پر رہتے ہیں، قدم ان کا احکامِ نبویؐ پر مضبوط ہے اور دل احادیثِ محمدیؐ سے مربوط واقع میں وہی عاشقانِ رسول ہیں اور دشمن ان کے فاسقان بوالفضول۔

۱۵۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

باب: منافق کی علامت میں

۲۶۳۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

۲۶۳۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نشانی منافق کی تین ہیں، ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت رکھی جائے اس کے پاس خیانت کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے علاء کی روایت سے، اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے ابی سہل سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور ابو سہل وہ چچا ہیں مالک بن انس کے اور نام ان کا نافع بن مالک بن ابی عامر الخولانی الاصبحی ہے۔

۲۶۳۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ كَانَ مُنَافِقًا وَاِنْ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ۔

۲۶۳۲: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا چار چیزیں جس میں ہوں وہ منافق ہے یعنی از روئے عمل کے اور اگر اس میں ایک خصلت ہے ان چاروں میں کی تو ایک خصلت ہے اس میں نفاق کی جب تک کہ نہ چھوڑے اسکو ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک مراد اس سے نفاق عمل ہے۔ رہا نفاق تکذیب تو وہ رسولِ خدا ﷺ ہی کے زبان مبارک میں تھا ﷺ ایسا ہی کچھ مروی ہے حسن بصری سے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۶۳۳: عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَیَنْوِیْ اَنْ یَفِیَ بِهٖ فَلَمْ یَفِ بِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ۔

۲۶۳۳: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، جب وعدہ کرے آدمی اور نیت کرے کہ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا پھر وہ پورا نہ کیا یعنی کسی عذر سے تو اس پر گناہ نہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں اور علی بن عبداللہ ثقہ ہیں اور ابو نعمان مجہول اور ابو وقاص۔ مترجم: تفصیل نفاق عمل اور نفاق اعتقاد کی ابن قیم رحمۃ اللہ کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ فلیرجع الیہ۔

۱۵۶۲: بَابُ مَاجَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ

باب سبِ مسلم کے فسق ہونے کے

فُسُوقٌ بیان میں

۲۶۳۴ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ۔

۲۶۳۴ :روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قتل کرنا مسلمان کا اپنے بھائی مسلمان کو کفر ہے اور گالی دینا اس کو فسق ہے۔

ف: اس باب میں سعد اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعودؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کئی سندوں سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود ؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے کہ گالی دینا کسی مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اس کا کفر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ رَمٰى اَخَاهُ بِكُفْرٍ

باب: مسلمان کی تکفیر کی برائی میں

۲۶۳۵۔۲۶۳۶ : عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهٖ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهٖ نَفْسَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۶۳۵۔۲۶۳۶ :روایت ہے ثابت بن ضحاکؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ نہیں واجب ہوتی بندہ پر نذر اس چیز کی جس کا وہ مالک نہیں اور لعنت کرنے والا مؤمن کا گناہ میں اسکے قاتل کے برابر ہے اور جس نے نسبت کی مؤمن کی طرف کفر کی سو وہ بھی گناہ میں اسکے قاتل کے مانند ہے جس نے قتل کیا اپنے تئیں کسی چیز سے یعنی ہتھیار وغیرہ سے عذاب کرے گا اسے اللہ تعالیٰ اسی چیز سے جس سے اس نے اپنی جان ماری قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں ابی ذرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۶۳۷ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا۔

۲۶۳۷ :روایت ہے روایت ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو آدمی کافر کہے اپنے بھائی مسلمان کو سو کما لایا ایک ان کا کفر کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم: تحقیق اس کی ابن قیم کی کتاب الصلوۃ میں واضح ہے۔

۱۵۶٤: باب : فِيْ مَنْ يَّمُوْتُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب: اس کے بیان میں جو توحید پر مرے

۲۶۳۸: عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِيْ فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَاَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَكَ

۲۶۳۸:روایت ہے صنابحیؒ سے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن صامتؓ سے کہا صنابحی نے داخل ہوا میں عبادہ کے پاس اور وہ قریب الموت تھے سو میں رویا سو کہا عبادہ نے چپ رہو کیوں روتے ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر مجھ سے گواہی پوچھی گئی یعنی تمہارے ایمان کی آخرت میں تو بے شک میں گواہی

وَلَإِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَ نْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا وَسَاُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

دوں گا تمہارے لیے اور اگر مجھے اجازت شفاعت کرنے کی ملے گی تو میں شفاعت بھی کرونگا تمہاری اور مجھے اگر کچھ استطاعت ہوئی تو نفع پہنچاؤں گا میں تمہیں پھر کہا قسم ہے اللہ پاک کی کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں نے سنی ہو رسول اللہؐ سے کہ اس میں تمہارے لیے خیر ہو مگر بیان کر دی میں نے تم سے مگر ایک حدیث اور بیان کرتا ہوں میں اسکو اب آج کے دن، اور اب موت نے گھیرا ہے میری جان کو سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے جو گواہی دے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور بے شک محمدؐ رسول اسکے ہیں حرام کر دیگا اللہ اس پر آگ دوزخ کی یعنی دوام اسکا۔

ف: اس باب میں ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور ابن عمرؓ اور زید بن خالدؓ سے بھی روایت ہے اور صنابحی کا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے زہری سے کہ ان سے پوچھا کسی نے کہ حضرتؐ نے جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں اس کا مطلب کیسا ہے تو فرمایا انہوں نے یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ جب تک فرائض اور امر و نہی نازل نہ ہوئے تھے اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ اہل توحید داخل ہوں گے جنت میں اگرچہ معذّب ہوں دوزخ ہو میں اپنے گناہوں کی شامت سے مگر ہمیشہ نہ رہیں گے وہ دوزخ میں اور مروی ہے ابن مسعودؓ اور ابی ذرؓ اور عمران بن حصینؓ اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ اور ابی سعید خدریؓ اور انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نکلے گی ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے اور داخل ہوں گے وہ جنت میں، اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیرؓ اور ابراہیم نخعی اور کئی لوگوں سے تابعین کی تفسیر میں اس آیت کے: رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ [الحجر: ۲] یعنی آرزو کریں گے ایک دن کفار کہ کاش مسلمان ہوتے انتہیٰ اور کفار کو یہ آرزو اس دن ہوگی کہ اہل توحید نار سے نکلیں گے اور داخل ہوں گے جنت میں، تب یہ کفار پچھتائیں گے اور کہیں گے کہ ہم بھی مسلمان ہوتے کہ آج کے دن دوزخ سے نکلنا ہمیں بھی نصیب ہوتا۔ مترجم: مؤلفؒ نے اس حدیث کی شرح میں یعنی جو کہے لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں، دو قول ذکر کیے ہیں اول یہ کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اس وقت میں سوا توحید اور اقرار رسالت ہمارے نبی ﷺ کے اور کچھ فرض نہ تھا اور رسالت کا ذکر اس لئے نہ کیا کہ وہ مستلزم ہے توحید کا، یعنی جب توحید کو اس نبیؐ سے سیکھے گا تو خواہ مخواہ اقرار رسالت بھی کرے گا اور دوسری یہ کہ یہ فرمانا حضرتؐ کا باعتبار حالت اخیرہ کے ہے کہ جو توحید پر مرا ہے اور منکر رسالت بھی نہیں وہ اگرچہ اپنے گناہوں کی شامت سے گرفتار ہوگا مگر آخر کار نجات پائے گا۔ چنانچہ مذہب اہل سنت کا اور جس پر گذرے ہیں اسلاف صالحین اور سائر صحابہؓ اور تابعین یہی ہے کہ جو شخص موحد مرے گا داخل ہوگا جنت میں قطعاً بہرحال پھر اگر سالم ہے معاصی سے مانند صغیر اور مجنون کے کہ متصل ہوگیا جنون اسکا بلوغ کے ساتھ یا تائب ہے بتوبہ صحیحہ شرک وغیرہ اور جمیع معاصی سے اور پھر حادث نہ ہوئی اس سے توبہ کے بعد کوئی معصیت یا ایسا موفق ہے کہ ملوث معصیت نہ ہو بفضل الٰہی اصلاً سو یہ صنف داخل ہو جائیگی جنت میں بغیر دخول نار کے لیکن وُرُود ان کا نار پر ہے ضرور ہے علی الاختلاف المعروف فیہ اور صحیح یہ ہے کہ ورود سے دخولِ نار مراد نہیں بلکہ مرور بر صراط مراد ہے کہ وہ منصوب ہے نار پر، اور جو لوگ مرتکب کبیرہ ہیں اور بغیر توبہ مرے ہیں پس وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہیں چاہے عفو کر دے اور داخل کر دے انکو جنت میں ایک بارگی اور ملا دے انکو قسم اول سے اور چاہے عذاب کرے جب تک اسکا ارادہ ہو اور اسکے بعد داخل کرے جنت میں غرض یہ کہ خالد و دائم وابداً نہ رہے گا کوئی شخص نار میں، جو مرا ہوگا توحید پر اگرچہ اس نے معاصی کبیرہ سے کچھ بھی کیا ہوگا جیسا کہ نہ داخل ہوگا جنت میں کوئی شخص ان میں سے

جو مرے ہوں گے کفر پر اگر چہ اس نے اعمال حسنہ میں سے کچھ بھی کیا ہو یہ مختصر مذہب ہے اہل حق کا اس باب میں اور متظاہر ہیں اس پر ادلہ کتاب وسنت کے اور منعقد ہوا ہے اس پر اجماع ان لوگوں کا کہ جن کا اجماع معتبر ہے پھر جب یہ قاعدہ ٹھہر چکا اب ظاہراً اگر کوئی روایت اس کے خلاف پائی جائے تو وہ تاویل طلب ہے اور ضروری ہے کہ اس کو اپنے معنی ظاہری سے مؤول کر کے اس کی طرف پھیر لیں۔

هذا ما ذكره النووى رحمة الله فى شرح مسلم

۲۶۳۹ : عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلاًّ كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً اِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ فَاِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ۔

۲۶۳۹: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے نبی کو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جدا کرے گا ایک مرد کو میری امت سے اور سامنے لائیگا اس کو لوگوں کے قیامت کے دن پھر کھولے جائینگے اسکے ننانوے دفتر گناہوں کے کہ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نظر پہنچے پھر فرمائے گا تو انکار کرتا ہے اس میں سے کسی گناہ کا کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے کاتبوں حفاظت کرنے والوں نے کہے گا وہ نہیں اے رب میرے سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ کیا تجھے کچھ عذر ہے وہ کہے گا نہیں اے رب میرے فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ نہیں تیری نیکی بھی ہے ہمارے پاس اور تحقیق نہیں ہے تجھ پر کچھ ظلم سو نکالے گا اللہ تعالیٰ ایک پرچہ کہ اس میں لکھا ہوگا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمدؐ بندے اسکے ہیں اور رسولؐ اسکے پھر فرمائے گا کہ جا اپنے اعمال تولانے کو سو وہ عرض کرے کہ اے رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہوگا ان دفتروں کے روبرو سو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہ کیا جائیگا فرمایا آپؐ نے پھر رکھ دیے جائینگے وہ دفتر ایک پلہ میں میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ میں سو ہلکے ہو جائینگے وہ دفتر اور بھاری ہو جائے گا وہ پرچہ اور برابر نہیں ہو سکتی کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے آگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عامر بن یحییٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور بطاقہ پرچہ ہے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید رسالت اصل اصول ہے نجات کا مگر افسوس ہے ہمارے اخوان زمان نے انہیں دونوں چیزوں کو نہایت ادنیٰ اور کمتر سمجھ رکھا ہے توحید کو تو یوں خراب کیا کہ پنجہ پرستی اور شدہ پرستی میں عمر گذاری اور چلہ گور پوجنے میں اوقات خراب کیئے اولیاء انبیاء کی نذر مانتے رہے شادی بیاہ موت غمی میں شیخ سدو کا بکرا شاہ راول کا مینڈھا کبھی ان کے گھر سے باہر نہ گیا کنگنہ ان کا دستگیر اور سہرہ گلوگیر رہا اولا دکی پرورش میں ہر ایک چھٹی چلہ میں پابزنجیر رہا بڈھے باپ کے روٹ اور رابعہ بصری کی کھچڑی نے کبھی ان کا تو اہنڈیا نہ چھوڑا نعوذ باللہ منہا اور اتباع سنت کو جو شعبہ اقرار رسالت تھا اس کو یوں برباد کیا کہ کوئی مہنیہ اور ہفتہ بدعت سے خالی نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا اہتمام کیا کہ ممکن نہیں کہ قضا ہو جائے قرض لے سودے لائے مگر طعام بدعت ضرور پکواوے۔ یتامیٰ اور مساکین کو نہ کھلادیں اور امراء اور اغنیاء کے یہاں جیسے خوان بھجوادیں چنانچہ تفصیل بعض بدعات کی

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں تکرار کی مہلت نہیں۔ اللھم جنبنا من کلھا وارزقنا اتباع السنة وامتنا علیھا۔

۱۵۶۵: بَابُ اِفْتِرَاقِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

باب: افتراقِ امت کے بیان میں

۲۶۴۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً اَوِ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً۔

۲۶۴۰: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا متفرق ہو گئے یہود اکہتر، بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی اسی کی مانند اور ہو جائے گی میری امت تہتر فرقے۔

ف: اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرۃؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۶۴۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِیَةً لَكَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا وَ مَنْ هِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ۔

۲۶۴۱: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے گا میری امت پر ایک ایسا زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی سرائیل پر اور مطابق ہوں گے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسرے نعل کے یہاں تک کہ اگر ہوگا اُن میں کوئی شخص ایسا کہ وہ زنا کرے اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری امت میں سے ایسا شخص کہ مرتکب ہو اس امر شنیع کا، اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبوں پر اور متفرق ہوگی میری امت تہتر مذہبوں پر، سب اہل مذہب دوزخی ہیں مگر ایک مذہب والے عرض کی صحابہؓ نے کہ وہ کون ہیں یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب یعنی کتاب وسنت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر ہے نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر اسی سند سے۔ مترجم: شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے فرقہ ناجیہ وہ ہے کہ تمسک ہو اس نے عقیدہ اور عمل میں بالکلیہ ظاہر کتاب وسنت پر اور جس پر گذرے ہیں جمہور صحابہؓ و تابعین اگر چہ مختلف ہوں وہ فیما بینھم ان چیزوں میں کہ جس میں نص جلی نہ ہو اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہؓ سے اس میں کوئی امر متفق علیہ اور وجہ ان کے اختلاف کی استدلال کرنا ہو ان کا بعض کتاب وسنت پر سے یا تفسیر ہو ان میں سے کسی مجمل کی اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ منتحل ہو گیا ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدۂ سلف کے یا کسی عمل میں سوا ان کے عملوں کے انتہیٰ اور یہ قول گویا بعینہٖ تفسیر ہے آنحضرت ﷺ کے قول مبارک کی (جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ) اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ کہ تفصیل اس کی مذکور ہے (یقظة اولی الاعتبار مما ورد فی ذکر النار واصحابؓ النار) میں اور یہ کتاب بیان نار میں بے نظیر ہے کہ اسلام میں شاید اس کا ثانی تصنیف نہ ہوا ہو۔

۲۶۴۲: عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ۔

۲۶۴۲: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے بے شک اللہ بزرگ و برتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو، یعنی جن وانس کو تاریکی میں پھر ڈالا ان پر نور سو جس پر پہنچا وہ نور اس نے راہ پائی اور جس کو نہ پہنچا وہ گمراہ ہو گیا اس لیے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گیا قلم علم الٰہی پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔مترجم : مراد ان سے جن وانس ہیں کہ جن میں مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونوں رکھے گئے ہوں اور تخم ضلالت جومعبر الظلمت ہے مراد ہے اس سے شہوتیں نفس امارہ کی اور بری عادتیں بشریت کی اور مذموم خصلتیں جہالت کی اور مراد ہے نور سے نور علم کا اور تدین وتشرع وعبادت وتوحید واحسان وطاعت کا۔(مرقات)

۲۶۴۳ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّهٗ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا قَالَ اَفَتَدْرِیْ مَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ۔

۲۶۴۳: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر عرض میں نے کی اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔فرمایا آپ ﷺ نے حق اللہ کا بندوں پر یہ ہے کہ عبادت کریں خاص اس کی اور شریک نہ کریں اس کا کسی کو فرمایا آپؐ نے بھلا جانتا ہے تو کہ کیا ہے حق ان کا اللہ پر جب وہ بجالائیں یہ کہا معاذ نے کہ اللہ ورسول اللہؐ اس کو خوب جانتے ہیں فرمایا آپؐ نے یہ ہے حق ان کا اللہ پر کہ ان کو عذاب نہ کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے معاذ بن جبلؓ سے۔

۲۶۴۴ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ۔

۲۶۴۴: روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور بشارت دی مجھ کو کہ جو مر جائے یعنی میری امت سے کہ نہ شریک کرتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو داخل ہوگا جنت میں کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہو اس نے اور چوری کی اس نے فرمایا ہاں یعنی اگرچہ مرتکب زنا وسرقہ ہو مگر انجام اس کا جنت ہے اگر موحد امر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی الدرداءؓ سے بھی روایت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۹

اَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب علم کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

مقدمہ مترجم: علم بالفتح پیدا کرنا اور جو کچھ کہ احاطہ آسمان میں ہے اور علم بالکسر جاننا علوم جمع اور کبھی علم بمعنی معلوم کے بھی آتا ہے۔ چنانچہ بعضوں نے کہا ہے: وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِيْ مَعْلُوْمِهٖ اور علم بفتحتین حد فاصل درمیان دو زمینوں کے اور نشانی کہ راہ کی شناخت کے واسطے بناویں اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا: وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ [الزخرف : ٦١] یعنی ظہور حضرت عیسیٰ کا نشان قیامت ہے اور ایام معلومات سے مراد ہیں عشرۂ ذی الحجہ اور علم بفتحتین کی جمع اعلام آتی ہے اور علم السعد ایک پہاڑ کا نام ہے اور علیم اسم فاعل ہے علم بالکسر سے یعنی جاننے والا اور نو ونہ نام باری تعالیٰ میں سے ہے کہ علم اس کا محیط ہے جمیع اشیاء کو ظاہراً اور باطناً اور کوئی نقیر و قطمیر اس کے علم سے باہر نہیں شامل ہے جزئیات وکلیات کو اعلم افعل التفضیل داناتر اور زیادہ جاننے والا اعلام جمع علم نشان وعلامت علامہ صیغہ مبالغہ خوب جاننے والا ولا یجوز اطلاقہ علی اللہ سبحانہ بالتاء وتشبیہ بالتانیث معلم وہ نشان کہ راہ میں رکھ دیں اور علم جو جاننے کے معنی میں ہے وہ باب سمع یسمع سے ہے اور جو بمعنی نشان کرنے کے ہے وہ باب نصر ینصر سے اور ضرب یضرب سے ہے اعلام آگاہ کرنا اور خبردار کرنا باب افعال سے تعلیم سکھانا اور آگاہ کرنا تعلم سیکھنا اور جاننا اور مضبوط کرنا کام کا اور اسی سے ہے حدیث من تعلم القرآن آہ یعنی بہتر تم میں سے وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے اور علوم مدونہ علم صرف ہے اور علم نحو علم لغت، علم معانی علم بیان کہ آلات ہیں علوم دینیہ کے اور علوم دینیہ علم عرض قراءت ہے اور علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ اور علم فرائض اور علم اول اور علم کلام اور علوم دنیا سے ہے علم عروض اور علم قافیہ، علم انشا، علم رسم الخط علم معما، علم منطق، علم حکمت شامل ہے بہت سے علوم کو چنانچہ علم ہیئت، علم ہندسہ، علم عدد علم طب، علم فلاحت، علم کیمیا، علم نجوم، علم موسیقی، علم مناظرہ اور ہرایا علم جر اثقال، علم جبر ومقابلہ علم رمل، علم جعفر، علم طلسم علم قیافہ، علم مساحت، علم اصطرلاب، علم محاضرات اسی میں داخل ہیں اور ان میں سے بعض منہی عنہ ہیں اور بعض جائز اور بعض مفید ہیں اور بعض غیر مفید دین بلکہ مضر باعتبار تضیع اوقات کے اور علوم منہیہ سے ہے منطق کہ قول مشرق نے تحریم المنطق میں کہا ہے فن منطق فن مذموم ہے حرام ہے اشتغال بعض مافیہ کا چنانچہ قائل ہونا ہے ولی کا کہ وہ کفر ہے کہ مجر ہوتا ہے فلسفہ اور زندقہ کی طرف اور کچھ اس کا ثمرہ نہیں دین میں بلکہ نہ دنیا میں تنصیص کی ہے اس پر ائمہ دین اور علماء شریعت نے سو اول جس نے بیان کیا اسکی حرمت کو امام شافعیؒ ہیں اور بیان کیا انکے اصحابوں میں سے امام الحرمین نے اور غزالی نے اپنے آخر امر میں اور بیان کیا ابن صباغ صاحب شامل اور ابن قشیری نے اور تنصیص کی اس پر مقدسی اور عمار بن یونس اور سلفی اور ابن مندہ اور ابن اثیر اور ابن الصلاح اور ابن عبد السلام اور ابواسامہ اور نووی اور ابن دقیق العید اور برہان جویری اور ابوحیان اور شرف ومیاطی اور ذہبی اور ملوی اور راستوی اور اوزاعی اور الوی العراقی اور شرف ابن مقری نے اور فتوی دیا اسکی حرمت پر ہمارے شیخ قاضی مناوی نے اور نص کیا اس پر

ائمہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب الرسالۃ اور قاضی ابوبکر بن عربی اور ابوبکر طوسی اور ابن الولید الباجی اور ابوطالب المکی صاحب القوت نے اور ابوالحسن بن الحصاری اور ابوعامر بن الربیع اور ابوالحسن بن الحبیب اور ابوالمنیر اور ابن رشید اور ابن حمزہ اور عامہ اہل مغرب نے اور تخصیص کی اس کی حرمت پر ائمہ حنفیہ میں سے ابوسعید شیرازی اور سراج قزوینی اور عرفی نے مدون کی ایک کتاب اس کی تحریم پر اور تخصیص کی۔ اس کی حرمت پر ائمہ حنابلہ سے ابن الجوزی اور سعید الدین الحارثی اور شیخ الاسلام التقی بن تیمیہ رحمہ اللہ نے اور تالیف کی شیخ قدس سرہ نے اس کے ذم میں ایک کتاب۔ انتہیٰ اور یہ علم زمانہ صحابہ اور تابعین میں ملت اسلامیہ میں موجود نہ تھا بلکہ عمر بن خطاب نے کتاب خانہ فلسفہ کا جلوا دیا کذافی ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل اور ظاہر اًاور علوم دنیاویہ بھی جو بکار آمد نہیں ہیں اور موجب غفلت اور کبر و غرور و عجب ہوتے ہیں ایسے ہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان علوم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دیں چہ جائیکہ موجب ضرر ہوں باقی تحقیقات متعلقات علم کے اور فضائل اور برکات اور نتائج اور ثمرات علوم دینیہ کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۵۶۶: بَابُ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ

باب: تفقہ کے فضیلت میں

۲۶۴۵ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

۲۶۴۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کی بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور ابی ہریرۃؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: قولہ دین کی سمجھ دیتا ہے یعنی اس کو علم دین عنایت فرماتا ہے اور بصیرت کامل اور فہم راشد اور ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ میں علوم دینیہ سے سرفراز ہو کر اپنے اقران میں ممتاز ہو جاتا ہے اور احکام شریعت اور اسرار طریقت اور انوار حقیقت و معرفت سے اس کا سینہ نورانی ہو جاتا ہے اور نہیں خاص ہے یہ حدیث ساتھ فقہ مصطلحہ کے جیسا کہ گمان کیا ہے بعض اشخاص نے اس لیے کہ مروی ہے دارمی میں عمران سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حسن بصری سے کہا ایک دن کہ ایسا ہی کہا فقہاء نے انہوں نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے فقیہ تو وہی ہے جو زاہد ہو دنیا سے راغب ہو آخرت کا بصیر ہو امر دین کا مداوم ہو عبادت الٰہی پر اور ایک روایت میں ہے کہ فقیہ وہ ہے کہ کھل گئیں جس کی دونوں آنکھیں دل کی اور دیکھا اس نے اپنے رب کو یعنی چشم دل سے انتہیٰ اور منقول ہے محدثین سے کہ فقہ الرجل بصیرتہ بالحدیث یعنی فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث میں اور بخوبی پہچاننا اس کے ناسخ و منسوخ اور ضعیف و قوی اور مقدم اور مؤخر کو اور واقف ہونا جرح و تعدیل سے رواۃ کے اور حالات سے ثقات کے اور مروی ہے مرفوعاً کہ جس نے یاد کیا میری حدیثوں میں سے چالیس حدیثوں کو سنت سے ملاقات کرے گا وہ اللہ عزوجل سے قیامت کے دن فقیہ و عالم ہو کر اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے یاد کیں چالیس حدیثیں امر دین میں اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن زمرۂ فقہاء اور علماء میں اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے باتفاق محدثین مگر مؤید قول مذکور ہے۔

۱۵۶۷: بَابُ فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ

باب: طلب علم کی فضیلت میں

۲۶۴۶ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ۔

۲۶۴۶: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چلا کسی راہ میں طلب کرتا ہو علم کی آسان کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک راہ جنت کی طرف۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۶۴۷ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

۲۶۴۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نکلے طلب علم میں وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ لوٹے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ بعضوں نے اور مرفوع نہ کی۔

۲۶۴۸ :عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى۔

۲۶۴۸: روایت ہے سخبرہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے طلب کیا علم کو اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔

ف: یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے اور ابوداؤد کا نام نفیع اعمیٰ ہے وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نہیں معلوم ہوئی ہیں عبداللہ بن سخبرہ کی زیادہ حدیثیں اور نہ ان کے باپ کی۔

۱۵۶۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ

باب: کتمانِ علم کی مذمت میں

۲۶۴۹ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ۔

۲۶۴۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو سوال کیا جائے اس علم سے کہ جانتا ہے اس کو پھر چھپائے اس کو لجام لگائی (یعنی لگام ڈالی) جائے گی اس کو قیامت کے دن آگ سے۔

ف: اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے' حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے۔ مترجم: مراد اس سے بقول علماء علم ضروری ہے اور چھپانا اس کا ایسے وقت میں کہ دوسرا کوئی بتانے والا نہ ہو اور کوئی مانع صحیح بھی نہ ہو بلکہ نہ بتانا فقط براہ بخل ہو زیادہ برا ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے انسؓ سے۔

۱۵۶۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْتِيْصَاءِ بِمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

باب: طالب علم کی خیر خواہی کے بیان

۲۶۵۰ :عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا يَاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا۔

۲۶۵۰: روایت ہے ابی ہارون سے کہ کہا ہم آتے تھے ابوسعید کے پاس یعنی علم حدیث کیلئے سو وہ فرماتے تھے مرحبا تم کو موافق وصیت رسول اللہ ﷺ کے اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا یعنی اپنے اصحاب سے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے مرد آئیں گے تمہارے پاس کناروں سے زمین کے سمجھ حاصل کرنے کو دین کی پھر جب وہ تمہارے پاس آئیں پس طلب کرو ان کے لیے خیر کو یعنی ان کو نصیحت و وعظ کرو اور شیریں زبان سے ان کی دل جوئی کرو کہ وہ طالب دین ہیں۔

ف: علی بن عبداللہ نے نقل کی کہ یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ شعبہ ضعیف کہا کرتے تھے ابو ہارون عبدی کو اور کہا یحییٰ نے کہ ہمیشہ ابن عون روایت کرتے رہے ابی ہارون عبدی سے یہاں تلک کہ انتقال کیا انہوں نے اور ابو ہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ مترجم: عمار بن

جوین جیم مصغر کہ کنیت ان کی ابو ہارون ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ متروک الحدیث ہے اور بعض محدثین نے ان کے تئیں منسوب کیا کذب کی طرف اور وہ شیعی ہے طبقہ رابعہ سے مرے سنہ ۱۳۴ھ میں (تقریب)

۲۶۵۱ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَاْتِیْکُمْ رِجَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یَتَعَلَّمُوْنَ فَاِذَا جَاءُ وْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَیْرًا قَالَ فَکَانَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا رَاٰنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۶۵۱: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا آئینگے تمہارے پاس مشرق کی جانب سے بہت لوگ علم حاصل کرنا کو پھر جب وہ تمہارے پاس آئیں تو بھلی بات کہو ان کیلئے سو ابو سعید جو راوی حدیث ہیں ہمیشہ جب دیکھتے ہم کو مرحبا کہتے تھے موافق وصیت رسول اللہ کے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ہارون بن عبدی کی روایت سے کہ وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔

۱۵۷۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ ذِهَابِ الْعِلْمِ

باب: ذہاب علم کے بیان میں

۲۶۵۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَّنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَتْرُکْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُ وْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔

۲۶۵۲: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ قبض نہ کرے گا علم کو اس طرح کہ یکبارگی چھین لیں اسکو لوگوں سے بلکہ قبض کریگا علم کو ساتھ وفات دینے علماء کے یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہیگا بنالینگے لوگ جاہلوں کو سردار سو ان سے پوچھیں گے اور وہ فتویٰ دینگے بغیر علم کے سو آپ بھی گمراہ ہونگے اور انکو بھی گمراہ کرینگے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور زیاد بن لبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اور عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

۲۶۵۳ : عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانٌ یُّخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰی شَیْءٍ فَقَالَ زِیَادُ بْنُ لَبِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ کَیْفَ یُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَاْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَاَنَّهٗ وَلَنُقْرِاَنَّهٗ نِسَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ نَا قَالَ ثَعِلَتْکَ اُمُّکَ یَازِیَادُ اِنْ کُنْتُ لَاَ عُدُّکَ مِنْ فُقَهَآءِ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ هٰذِهِ التَّوْرٰةُ وَالْاِنْجِیْلُ عِنْدَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَمَا ذَا تُغْنِیْ عَنْهُمْ قَالَ جُبَیْرٌ فَلَقِیْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ اَخُوْکَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ قَالَ صَدَقَ اَبُو الدَّرْدَآءِ اِنْ شِئْتَ لَاُحَدِّثَنَّکَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ یُّرْفَعُ مِنَ

۲۶۵۳: روایت ہے ابی الدرداء سے کہا کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سو نظر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ چھینا جارہا ہے علم آدمیوں سے یہاں تک کہ نہ قادر ہوں گے اس میں سے کسی چیز پر سو کہا زیاد بن لبید انصاری نے کیونکر چھینا جائے گا ہم سے علم اور ہم نے پڑھا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہم پڑھیں گے اور پڑھائیں گے اپنی عورتوں کو اور لڑکوں کو یعنی یہی سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ جاری رہے گا تو فرمایا آپ ﷺ نے روئے تجھ پر ماں تیری اے زیاد میں تجھ کو مدینہ کے سمجھداروں میں گنتا تھا کیا توراۃ وانجیل یہود ونصاریٰ کے پاس نہیں مگر کیا کام آتی ہے ان کو کہا جبیر نے سو ملا میں عبادہ بن صامت سے اور کہا میں نے سنا تم نے کہ کیا کہتے ہیں بھائی تمہارے ابوالدرداءؓ اور خبر دی میں نے ان کو ابوالدرداءؓ کے قول کی تو کہا انہوں نے کہ سچ کہا ابوالدرداءؓ نے اگر چاہے تو تو بیان کروں میں تجھ سے کہ علم سے پہلی جو چیز اٹھے گی لوگوں

النَّاسِ الْخُشُوْعُ يُوْشِكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرٰى فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا۔

کے پاس سے وہ خشوع ہے قریب ہے ایسا وقت کہ داخل ہوگا تو جامع مسجد میں اور نہ دیکھے گا تو اس میں مرد خاشع۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معاویہ بن صالح ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کلام کیا ہو اس نے ان میں، مگر یعلی بن سعید قطان نے اور روایت کی معاویہ بن صالح نے مانند اس کے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عوف بن مالک سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ مترجم: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر نام اس کا اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر رسم اس کی۔ مساجد ان کی آباد ہیں یعنی نقش دار ہیں اور چونہ گچ کی ہوئی اور مناروں سے اور ویران ہیں ہدایت سے یعنی ہدایت کا نام نہیں علماء ان کے بدترین خلائق ہیں نیچے آسمان کے اور انہیں سے نکلتا ہے فتنہ اور انہیں کی طرف عود کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں، اور ابن خباب سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا سعید بن جبیر سے کہ اے ابا عبداللہ کیا علامت ہے لوگوں کے ہلاک ہونے کی کہا انہوں نے کہ ہلاک ہونا علماء کا اور سلمان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیشہ رہیں گے لوگ خیر کے ساتھ جب تلک کہ باقی رہیں اگلے یہاں تلک کہ تعلیم پالے پچھلے اور اگر ہلاک ہو جائے اگلے قبل اس کے کہ تعلیم پالے پچھلے تو ہلاک ہو گئے لوگ۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ فرمایا انہوں نے تم جانتے ہو کیا ہے ذہاب علم کا ہم نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا ذہاب علماء کا ابوالدرداء سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کیا ہے علماء کو میں دیکھتا ہوں کہ چلے جاتے ہیں اور جاہل لوگ حاصل نہیں کرتے ان سے تعلیم کو سو حاصل کرو علم کو قبل اس کے کہ کہ اٹھایا جائے اس لیے کہ رفع علم جانا ہے علماء کا اور انہی نے فرمایا کہ آدمی عالم ہیں یا متعلم اور اس کے بعد پھر کچھ خیر نہیں اور انہوں نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر میں برابر ہیں اور ان کے سوا اور لوگوں میں کچھ خیر نہیں اور عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا متفقہ ہو قبل سردار ہونے کے اور تمیم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت مکان بنانے لگے حضرت عمرؓ کے وقت میں تو فرمایا آپ نے اے گروہ عرب کے بچو زمین سے یعنی بچو تعمیر سے بے شک اسلام نہیں ہے مگر جماعت سے اور جماعت نہیں مگر امارت سے اور امارت نہیں مگر اطاعت سے، پھر جو سرداری اس کی اور لوگوں کی ہلاکت کا سبب ہے۔ (کلها فی الدارمی)

۱۵۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

باب: علم سے دُنیا طلب کرنے کی مذمت

۲۶۵۴: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَآءَ اَوْلِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَآءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ النَّارَ۔

۲۶۵۴: روایت ہے کعب بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو طلب کرے علم اس لیے کہ فخر کرے اس کے ساتھ علماء میں یا تکرار کرے اس کے ساتھ سفہاء سے اور متوجہ کرے اپنی طرف منہ لوگوں کا داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ کچھ ایسے قوی نہیں نزدیک محدثین کے کلام کیا گیا ہے ان میں حافظہ کی طرف سے۔ مترجم: یہ فرمانا حضرت ﷺ کا معنی اس کے یا دعا ہے یا خبر ہے۔

۲۶۵۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ

۲۶۵۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو سیکھے دین کا کوئی

عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْاَرَادَبِهٖ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

علم غیر اللہ کے لیے یا فرمایا ارادہ کرے اس سے غیر اللہ کا تو ڈھونڈ لے جگہ اپنی دوزخ میں۔

ف: یہ فرمانا حضرت ﷺ کا معنی اس کے یا دعا ہے یا خبر ہے۔

۱۵۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى تَبْلِيْغِ السَّمَاعِ

باب: تبلیغ احادیث کی فضیلت میں

۲۶۵۶ : عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ اِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا بِشَيْءٍ يَسْاَلُهٗ عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَاَلَنَا عَنْ اَشْيَاءَ سَمِعْنَا هَامِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نَضَّرَاللّٰهُ امْرَءً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرُهٗ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ۔

۲۶۵۶: روایت ہے ابان بن عثمانؓ سے کہا کہ نکلے زید بن ثابت صحابی مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت میں دن کو سو کہا ہم نے کہ نہیں بلایا تھا انکو مروان نے مگر کسی چیز کے پوچھنے کو سو کھڑے ہوئے ہم سو پوچھا ہم نے زید بن ثابتؓ سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں پوچھیں ہم نے کتنی ہی چیزیں کہ سنی تھیں ہم نے نبیؐ سے پھر بیان کی ان میں سے ایک روایت کہ سنا میں نے نبیؐ سے کہ فرماتے تھے کہ تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہماری کسی حدیث کو اور یاد رکھے اس کو یہاں تک کہ پہنچائیں اسکو دوسرے تک اسلئے کہ بہت سے اٹھانے والے فقہ کے لے جاتے ہیں فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کے پاس اور بہت سے فقہ کے اٹھانے والے خود فقیہ نہیں ہیں۔

ف: اس باب میں عبد اللہ بن مسعودؓ اور معاذ بن جبلؓ اور جبیر بن مطعمؓ اور ابی الدرداءؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے۔ مترجم: اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ فقہ نام ہے حدیث رسول ﷺ کا اور اسی کے جاننے اور تحقیق سے آدمی عند اللہ فقیہ ہوتا ہے اور بشارت ہے اس میں کہ بعد زمانہ صحابہؓ کے تابعین میں بکثرت فقہا ہوں گے اور احادیث جمع کریں گے اور حفاظت کریں گے اور ید طولیٰ اور کعب علیا اس علم میں حاصل کریں گے اور امور دین میں تفقہ اور تدبر انہیں عنایت ہوگا اور دعائے خیر ہے اس میں تمامی خادمانِ حدیث کو کہ مدام ان کے چہرے تروتازہ رہیں گے اور قلوب مسرور اور چشم پرنور۔ الحمد لله على ذلك اللهم اجعلنا منهم بفضلك و كرمك آمين۔

۲۶۵۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَاللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ۔

۲۶۵۷: روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے تروتازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہم سے کوئی بات اور پہنچا دے اس کو جیسا کہ سنا ہے اسے اسلئے کہ بہت سے لوگ کہ جن کو حدیث پہنچے گی زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے سننے والے سے۔

مترجم: اس حدیث میں دعائے خیر ہے تمام اہل حدیث کے لیے اور دعا آنحضرت ﷺ کی مقبول ہے اور بشارت ہے اس کی کہ بعد قرن صحابہ کے اور قرون میں حفاظ اور حراس حدیث پیدا ہوں گے کہ وہ ایک ایک حدیث بحفاظت تامہ و حراست جمع کریں گے اور ان کے تدوینات اور تالیفات سے ایک عالم کو فائدہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔

۱۵۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْظِيْمِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: حضرت ﷺ پر جھوٹ باندھے کی مذمت میں

۲۶۵۸۔۲۶۵۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۲۶۵۸۔۲۶۵۹: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈے دوزخ میں۔

۲۶۶۰: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجُ النَّارَ۔

۲۶۶۰: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مت جھوٹ باندھو مجھ پر اس لئے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر داخل ہوگا دوزخ میں۔

ف: اس باب میں ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور سعد بن زیدؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور انسؓ اور جابرؓ اور ابن عباسؓ اور ابی سعیدؓ اور عمرو بن عنبہؓ اور عقبہ بن عامرؓ اور معاویہؓ اور بریدہؓ اور ابی موسیٰ اور ابی امامہؓ اور عبداللہ بن عمر اور منفع اور اوس ثقفیؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی وکیع نے ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہ بولا۔

۲۶۶۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ۔

۲۶۶۱: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قصداً ڈھونڈ لے اپنا گھر دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انسؓ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ مترجم: ابن صلاح نے کہا ہے کہ حدیث مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ متواتر ہے اور نہیں ہے احادیث میں کوئی حدیث اس مرتبہ کی کہ پہنچی ہو تواتر میں اس کے برابر اس لیے کہ ناقلین اس کے صحابہ سے ایک جم غفیر ہیں یہاں تک کہ بعض نے کہا ہے کہ راوی اس کے باسٹھ (۶۲) اصحاب ہیں کہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم بھی ان میں داخل ہیں اور پھر اسی طرح عدد اس کے رواۃ کے ہر قرن میں بڑھتے گئے۔ (کذا فی المرقاۃ والطیبی)

۱۵۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ

باب: احادیثِ موضوعہ کی راویت کے مذمت میں

۲۶۶۲: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔

۲۶۶۲: روایت ہے مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ ہے پس وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹ ہے۔

ف: اس باب میں علیؓ بن ابی طالب اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اور روایت کی اعمش اور ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی جو مروی ہے سمرہ سے اہل بث کے نزدیک صحیح ہے۔ کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے جن کی کنیت ابو محمد ہے مراد اس کی جو فرمایا نبی ﷺ نے کہ جو بیان

کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے اور کہا میں نے کہ جس نے روایت کی کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند میں اس کے کچھ خطا ہے تو میں خوف کرتا ہوں کہ داخل ہو گیا وہ وعید میں اس حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے جیسے کہ بعضے لوگ حدیث مرسل کو مرفوع کر دیتے ہیں یا بدل دیتے ہیں اس کی اسناد کو تو وہ بھی داخل ہو گا اس وعید میں اور یہ سب تقریر تھی سائل کی پس جواب دیا عبداللہ نے کہ نہیں یہ لوگ جن کا تم نے ذکر کیا داخل نہیں اس وعید میں بلکہ وہ داخل ہے جو روایت کرے ایسی حدیث کو کہ نہیں جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کچھ اصل اور روایت کر دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے سو مجھے خوف ہے کہ داخل ہو گا وہ شخص اس وعید میں۔ مترجم: اس وعید میں داخل وہ لوگ ہیں کہ احادیث موضوعہ برسر وعظ بیان کرتے ہیں یا ترغیب و ترہیب کے لیے جھوٹی حدیثیں بناتے ہیں جیسے انگلیاں چومنے کی روایت وقت اذان کے کہ باتفاق محدثین موضوع ہے اور سخاوی وغیرہ اکابرین محققین نے اس کے وضع پر تصریح کر دی ہے اور اسی طرح موضوع ہیں وہ حدیثیں کہ فضائل سور میں صاحب کشاف نے ہر ہر سورۃ کے ذیل میں نقل کر دی ہیں۔ اہل علم کو لازم ہے کہ ان کو روایت نہ کریں۔

۱۵۷۵: بَابُ مَانُهِيَ عَنْهُ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: استماعِ حدیث کے آداب میں

۲۶۶۳: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمِ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ وَغَيْرُهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ اَمْرٌ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

۲۶۶۳: روایت ہے محمد بن المنکدر اور سالم سے وہ دونوں روایت کرتے ہیں عبید اللہؓ سے وہ ابورافع سے اور ابورافع کے سوا اور راویوں نے اس کو مرفوع کیا یعنی یوں کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو تکیہ لگائے ہوئے اپنی مسند پر کہ آئے اس کو حکم میرا کہ امر کیا ہو میں نے یا نہی کی ہو اس سے اور وہ کہنے لگے کہ میں نہیں جانتا جو کچھ اللہ کی کتاب میں پائیں ہم تابع ہوں گے اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے ابن المنکدر سے انہوں نے نبیؐ سے اور روایت کی سالم ابی النضر نے عبیداللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبیؐ سے اور ابن عیینہ جب روایت کرتے اس حدیث کو علیحدہ تو جدا کر دیتے حدیث محمد بن المنکدر کی سالم کی حدیث سے اور جب جمع کر دیتے دونوں روایتوں کو اسی طرح روایت کرتے اور ابورافع مولیٰ ہیں نبیؐ کے نام ان کا اسلم ہے۔

۲۶۶۴: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَاهُ فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

۲۶۶۴: روایت ہے مقدام بن معدیکربؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے آگاہ ہو کہ قریب ہے کہ پہنچے گی ایک آدمی کو حدیث میری اور وہ تکیہ لگائے ہو گا اپنی مسند پر اور کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پھر ہم جو اس میں حلال پائیں گے اسی کو حلال کہیں اور جس کو حرام پائیں گے اسی کو حرام کہیں گے اور بے شک جس کو حرام کہا اللہ کے رسولؐ نے اللہ کی رحمت ہو ان پر اور سلام حرمت میں اس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ نے حرام فرمایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے مقلدین متعصبین کو اور ان لوگوں کو کہ آراء رجال کو ترجیح دیتے ہیں احادیث مطہرہ پر اور احاد امت کے اقوال کو جو صریح احادیث سے مخالفت رکھتے ہیں ان کو توجیہات باردہ سے مزین کر کے قبول

فرماتے ہیں اور احادیث صحیحہ غیر منسوخہ کو تاویلات فاسدہ سے رد کرنا چاہتے ہیں۔ معاذ اللہ من ذالك یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ حالانکہ اکابر امت اور ائمہ ملت نے ان کو وصیت کی ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤ تو ہمارے اقوال کو وراء جدر پھینک دو اور بالکل ان سے قطع نظر کرو چنانچہ محی السنۃ نے نقل کی حدیث ابی رافع کی اور کہا کہ اس حدیث میں دلالت واضحہ ہے کہ حاجت نہیں پیش کرنے کی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب اللہ پر اس لیے کہ جب ثابت ہوگئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز پس وہ حجت ہے امت پر بنفسہ حاجت نہیں اس کو کسی پر پیش کرنے کی میں کہتا ہوں کہ جب حدیث کا پیش کرنا کتاب اللہ پر ضرور نہ ہوا بلکہ بمجرد سماع اس کو قبول کرنا اور ماننا چاہیے تو غیر کتاب پر عرض کرنے کی بدرجہ اولیٰ حاجت نہیں مگر کسی حدیث کا اس نظر سے دیکھنا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ صحیح ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں' پھر اللہ کی طرف شکایت ہے ان لوگوں کی کہ جن کے خیال خام ہیں یہ امر مستقر ہیں کہ احادیث صحیحہ محتاج ہیں بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کی جائے قول امام پر جن کے ہم تابع ہیں سو اگر انہوں نے قبول کیا تو لائق حجت ہیں اور نہیں تو نہیں سو ان کے عقیدہ باطل میں یہ بات ہے کہ احادیث ثابتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت نہیں بذاتہٖ بلکہ قول امام حجت ہے سو حلت اور حرمت اور وجوب اور نہی ثابت نہیں ہوتی ان کے نزدیک احادیث سے بلکہ ثابت ہوتے ہیں یہ امور قول امام سے اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے اور مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کررہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحیاء لایاتی الابخیر تو بشیر بن کعب نے کہا کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے کتب حکمت میں کہ اسی سے ہے وقار اور سکینہ تو عمران نے فرمایا کہ میں تجھ کو سناتا ہوں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تو مجھے سناتا ہے بات اپنے صحیفہ کی اور دوسری روایت میں ہے کہ غصے ہوگئے عمران یہاں تک کہ سرخ ہوگئیں ان کی دونوں آنکھیں اور کہا کہ کبھی نہ دیکھوں میں تجھے اس حال میں کہ میں روایت کرتا ہوں تیرے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو درمیان میں لائے اور بات انتہیٰ اور مستنبط ہوئی اس حدیث سے شناعت اور برائی اس کی جو کہتا ہے حدیث سن کر کہ یہ موافق نہیں ہے فقہ ابوحنیفہؒ کے مثلاً یا نقل کردیتا ہے اس کے خلاف میں قول کسی کا چہ جائیکہ وہ مرتکب ہو اس خطائے کبیر کا کہ کہہ بیٹھے کہ یہ حدیث مخالف ہے فقہ کے اور ہم فقہ جانتے ہیں حدیث نہیں جانتے یا اسی طرح کی اور گستاخی اور بے ادب بات کہے اور اس زمانہ پرفتن میں تو یہ عادت ہوگئی ہے اکثر طلبہ علم کی اور دیدن ٹھہر گیا ہے خواص کا' عوام کا تو کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہیے کہ بشیر بن کعب نے عمران کے سامنے جو ذکر کیا قول حکمت کا اس سے منظور نہ تھی مخالفت حدیث کی بلکہ مطلوب تھی تائید اس کی مگر خفا ہوئے اس پر عمران اور جھڑکا اور عتاب اور غصہ کیا ان پر اس لیے کہ ذکر کرنا مجلس حدیث میں قول کسی کا مشغول کرنا ہے سامعین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے غیر کی طرف اور مانع ہونا ہے تفکر اور تدبر سے آپ کے کلام نور التیام میں اور متفرق کرنا ہے ان کے قبلہ توجہ کو جناب سے شارع علیہ السلام کے اور خلل اور زلل ڈال دینا ہے ان انوار میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول میں توجہ کرنے سے امت کو حاصل ہورہے تھے اور محروم کرنا ہے ان برکات سے سامعین اور ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ ان کی کے حدیث مطہرہ کی طرف ان کے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہورہے تھے۔ پس انہیں وجوہ سے عمران نے نام رکھا اس کا معارضہ اور مزاحمہ ساتھ کلام رسول علیہ السلام کے جو ناطق ہیں وحی الٰہیٰ کے ساتھ اور گنا اس گستاخی کو جنایت باریہ اور خطاء ظاہرہ' یہاں تک کہ سرخ ہوگئیں انکی آنکھیں اور غیرت کھائی انہوں نے واسطے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور غضب کیا سوء ادب پر ناقل کے۔ پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو نقل کردیتا ہے احکام حلال و حرام میں صاحب وحی کے مقابلہ میں قول مخالف زید و عمرو کا اور کیا فضیحت ہوتی اس کی اگر ہوتا وہ عمرانؓ کے سامنے اور مسلم میں مروی ہے کہ حاصرین نے تسکین دی عمران کے غصہ کو یہ کہہ کر کہ بشیر منافق نہیں ہے یعنی مؤمن ہے اور یقین کیا حاضرین نے کہ عمران نے اس گستاخی کے سبب سے اسے منافق سمجھا ہے۔ پھر جب ایسی بات سے صحابہ کو منطنہ نفاق کا ہو جائے کہ جس میں کسی طرح کی مخالفت حدیث نہ تھی' تو کیا حال ہوتا اگر وہ سنتے گستاخیاں اور بے ادبیاں متعصبین زمان کی کہ

کوئی کہتا ہے: قال قال بسیاراست تراقال ابو حنیفه در کاراست اور کوئی کہتا ہے اس حدیث کو ہمارے امام نے نہیں لیا ہم کیونکر عمل کریں اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانیں حدیث کیا ہے ہم کو فقہ کافی ہے یا قول امام وافی ہے۔ معاذ الله من ذالك كلهاو تحسبوه هينا وهو عند الله عظيم اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے روایت کی حدیث مرفوع کہ وضو کرو اس چیز سے کہ جس کو آگ نے چھوا ہے تو ابن عباسؓ نے کہا کیا وضو کریں ہم گھی اور پانی گرم سے تو کہا ابو ہریرہؓ نے اے ابن اخی جب تو سنے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو باتیں مت بنا یعنی بلا عذر قبول کر اور تقریریں مت چھانٹ رواہ الترمذی اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہا انہوں نے جب روایت کیا قول رسول ﷺ کا کہ فرمایا ہے آپ نے جب کوئی سو کر اٹھے تو نہ ڈبوئے ہاتھ اپنا برتن میں جب تک کہ نہ دھو لے اسے تین بار تو کہا قین اشجعی نے کہ کیا کریں ہم مہراس کے ساتھ تو فرمایا ابو ہریرہؓ نے نعوذ باللہ من شرک یعنی خدا کی پناہ تیرے فساد سے اور مہراایک سنگ منقور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اسے کوئی اٹھا نہیں سکتا اور یہ جو فرمایا ابو ہریرہؓ نے کہ ابن اخی جب سنے تو حدیث تو باتیں مت بنا اس میں اشارہ ہے کہ جب سنے تو اس کے مقابلہ میں معانی قیاسیہ نہ لائے اور معارضات عقلیہ نہ پیش کرے اور نصوص قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رد نہ کرے اور اس طرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہیں کہ اگر جمع کی جائے تو اس کے لئے ایک دفتر طویل کی حاجت ہو اور تابعین وغیرہم سے بھی ایسے اقوال بہت مروی ہیں چنانچہ امام مالکؒ نے فرمایا ہر ایک شخص کہ بعض قول اس کا ماخوذ ہوگا اور بعض قول اس کا اس پر پھیر دیا جائے گا یعنی قابل قبول نہ ہوگا مگر صاحب اس قبر کے اور اشارہ کیا قبر مبارک کی طرف آنحضرت ﷺ کے اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کی کوئی کتاب فقہ میں اور حفظ کیا ان سے لوگوں نے جو حفظ کیا سینوں میں اور ان سے عرض کی ایک بار لوگوں نے کہ کیوں نہیں تصنیف کرتے آپ فقہ میں تو فرمایا انہوں نے کس کی مجال ہے کہ کلام کرے اللہ کے کلام کے آگے یا اس کے رسول کے کلام کے آگے اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر وصلاح سے رہیں گے جب تک کہ ان میں طالبان حدیث ہوں گے پھر جب طلب کریں گے علم کو غیر حدیث سے بگڑ جائیں گے اور امام شعراوی نے کہا منہج میں کہ اجماع امت ہے اس پر کہ سنت حاکم ہے کتاب اللہ پر اور نہیں ہے کتاب حاکم سنت پر۔ انتہیٰ یعنی کتاب اللہ اور حدیث میں اگر تعارض ہو بادی النظر میں تو سنت اور حدیث قابل قبول ہے اس لیے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اس کی مفسر اور فرمایا امام اعظمؒ نے اترکوا قولی بقول الرسول ﷺ یعنی چھوڑ دو میرا قول رسول ﷺ کے قول کے آگے اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے شافعی سے کہ وہ فرماتے تھے جب صحیح ہو جائے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے اور فرماتے تھے جب دیکھو کلام میرا کہ مخالف ہے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو پھینک دو کلام میرا دیوار پر۔

(هذا خلاصة ما في الدراسات)

۱۵۷۶: باب فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ
باب: کتابتِ علم کی کراہت میں

۲۶۶۵: عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَاْذَنْ لَنَا.

۲۶۶۵: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ اجازت چاہی ہم نے نبیؐ سے حدیث لکھنے کی تو اجازت نہ دی ہم کو یعنی ابتدائے اسلام میں۔

ف: اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے اس سند کے سوا بھی زید بن اسلم سے اور روایت کیا اسکو ہمام نے زید بن اسلم سے۔ مترجم: یعنی ابتدائے اسلام میں حکم تھا کہ کوئی چیز مت لکھو سوا قرآن کے اس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن میں مل جائے اور زمانہ صحابہ جب منقرض ہو جائے تو جو کچھ لکھا ہو سب کو لوگ قرآن ماننے لگیں، پھر اخیر میں جب صحابہ محتاط اور فقیہ ہو گئے اور وحی متلو اور غیر متلو میں فرق بین جاننے لگے تو آپؐ نے حدیث لکھنے کی بھی اجازت دیدی تب بھی بعض احادیث بر سبیل ندرت کتابت میں آئیں نہ یہ کہ تدوین ان کی شروع ہوگئی۔

۱۵۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ

باب کتابتِ حدیث کی رخصت میں

۲۶۶۶: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ يَجْلِسُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ الْحَدِيْثُ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي لَا سْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيْثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا اَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ وَاَوْمَاءَ بِيَدِهِ الْخَطَّ۔

۲۶۶۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ بیٹھتا تھا مجلس میں رسول اللہ کے اور سنتا تھا نبیؐ سے حدیثیں اور پسند آتی تھیں اس کو اور یاد نہ رہتی تھیں سو شکایت کی اس نے اپنی یاد نہ رہنے کی رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! میں سنتا ہوں آپؐ کی حدیثیں اور مجھے اچھی لگتی ہیں اور یاد نہیں رہتیں مجھ کو سو فرمایا رسول اللہؐ نے مدد لے تو اپنے داہنے ہاتھ سے اور اشارہ کیا آپؐ نے ہاتھ سے لکھنے کی طرف۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں یعنی قوی نہیں سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے کہ خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہیں۔

۲۶۶۷: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيْثِ فَقَالَ اَبُوْ شَاهٍ اُكْتُبُوْا لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اُكْتُبُوْا لِاَبِي شَاهٍ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

۲۶۶۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث میں یعنی خطبہ کی تقریر بیان کی تو کہا ابو شاہ نے لکھوا دو ابو شاہ کو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے مانند اس کے۔ مترجم: پوری روایت صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے یوں مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ پر کھڑے ہوئے آپ لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اس پر پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے روکا مکہ سے اصحاب فیل کو اور مسلط کیا اس پر اپنے رسول کو اور مومنوں کو اور وہ حلال نہیں ہوا کسی کے لیے قبل میرے اور میرے لیے حلال ہوا ایک ساعت دن کی اور نہ حلال ہو گا بعد میرے کسی کے لیے سو نہ بھگایا جائے شکار اس کا اور نہ توڑا جائے کانٹے دار درخت اس کا اور حلال نہیں گری پڑی چیز اس کی اٹھانا مگر جو بتاتا پھرے اور جس کا کوئی شخص مارا جائے وہ دو امر میں مختار ہے یا دیت لے لے یا قصاص میں قاتل کو قتل کرے، سو ابن عباسؓ نے عرض کی مگر اذخر یا رسول اللہ ہم اس کو اپنی قبور اور بیوت میں ڈالتے ہیں تو فرمایا آپؐ نے کہ خیر اذخر کے اکھڑنے کا مضائقہ نہیں سو کھڑے ہوئے ابو شاہ کہ ایک مرد تھے یمن کے اور عرض کی انہوں نے کہ مجھے لکھوا دیجیے یا رسول اللہ تو فرمایا آپؐ نے لکھ دو ابو شاہ کو ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ کیا چیز وہ لکھواتے تھے کہا انہوں نے یہی خطبہ جو رسول ﷺ نے فتح مکہ میں پڑھا۔ انتہیٰ پس اس حدیث سے اجازت ہوئی اصحاب کو تحریر حدیث کی اور یہ آخر امر تھا رسول ﷺ کا پس نہی اول منسوخ ہے جیسا ہم نے باب گذشتہ میں اشارہ کیا تھا طرف اس کی۔

۲۶۶۸: عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ۔

۲۶۶۸: روایت ہے ہمام بن منبہؒ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابو ہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ کوئی نہیں اصحاب رسول اللہ ﷺ سے مجھ سے زیادہ حدیث جاننے والا آنحضرت ﷺ کی مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور وہب بن منبہ جو راوی ہیں اپنے بھائی سے تو ان کے بھائی کا نام ہمام بن منبہ ہے۔

۱۵۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

باب: بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے بیان میں

۲۶۶۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۲۶۶۹: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک آیت ہو یعنی غائبین کو اور روایت کرو بنی اسرائیل سے کہ اس میں کچھ حرج نہیں اور جو مجھ پر جھوٹ باندھے قصداً وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابی کبشہ سلولی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہ پہنچاؤ مجھ سے اگرچہ ایک آیت ہو ظاہراً آیت سے مراد آیات کلام اللہ ہیں اور احادیث بھی اسی میں داخل ہیں اس لیے جب قرآن باوجود اس کے کہ مشتہر و منتشر ہے اور حاملین اور ناقلین اس کے بہت ہیں اور رب العالمین نے اس کی حفاظت کا وعدہ بھی کیا ہے اس کے پہنچانے کا ہم کو حکم ہوا تو حدیث کا پہنچانا تو بدرجہ اولیٰ ضرور ہوا۔ یا مراد آیت سے کلام مفید جامع احکام شرعیہ ہے جواز قبیل جوامع الکلم ہو جیسے کہ اکثر احادیث ہیں رسول خدا ﷺ کی تو معنی حدیث یہ ہوں گے کہ پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک حدیث ہو اور وجہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالیٰ خود حافظ ہے اب امت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہے کہ وہ تفسیر کتاب پرنور ہے۔ قولہ اور روایت کرو بنی اسرائیل سے الخ یعنی حکایت کرو اور خبر دو ان چیزوں کی کہ ان سے سنتے ہو اور تنگ نہ کرو ان سے روایت کرنے میں اس خیال سے کہ حمل روایت میں احتیاط واجب ہے اور رعایت اتصال سند کی پر ضرور تھی اور نقل کرنا عدل ثقہ ضابطہ سے لازم تھی اور چونکہ قبل اس کے لکھنے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم متحیر ہوا چاہتے ہو اپنے دین میں جیسے کہ یہود نصاریٰ متحیر ہیں چنانچہ جابرؓ سے یہ مضمون مروی ہے۔ اس حدیث میں اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و مواعظ و امثال ان کے ان سے نقل کرو اور ان سے عبرت لو تو کچھ مضائقہ نہیں نہ شرائع اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ سے منسوخ ہو چکے ہیں اور اگر ان کی سند متصل انبیاء تک نہ ملے تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ مقصود عبرت لینا ہے نہ اثبات کسی حکم جدید کا یا تحصیل کسی عقیدہ کی کہ اس کے لیے شریعت محمدیہ کافی ہے۔ (کذا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

۱۵۷۹: بَابُ مَاجَاءَ إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

باب: تعلیم خیر کے اجر میں

۲۶۷۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ فَدَلَّهُ عَلَى اٰخَرَ فَحَمَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ۔

۲۶۷۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک مرد سواری مانگنے کو سو نہ پائی آپ ﷺ کے پاس سواری کہ سوار ہوتا اس پر سو بھیج دیا آپ ﷺ نے اس کو ایسے شخص کے پاس کہ سواری دی اس نے اس شخص کو اور خبر دی اس کی آنحضرت ﷺ کو تو فرمایا آپ ﷺ نے بتلانے والا خیر کا ثواب میں مثل کرنے والے کے ہے۔

ف: اس باب میں ابی مسعودؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی انسؓ کی روایت سے کہ وہ رسولؐ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۶۷۱ : عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ اَنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَحْمِلُہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْ اُبْدِعَ بِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِئْتِ فُلَانًا فَاَتَاہُ فَحَمَلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ اَوْ قَالَ عَامِلِہٖ۔

۲۶۷۱: روایت ہے ابی مسعود بدریؓ سے کہ ایک مرد آیا نبی ﷺ کے پاس سواری مانگتا ہوا اور عرض کی اس نے کہ میرا جانور مر گیا ہے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جاؤ تم فلانے شخص کے پاس سو گیا وہ اس کے پاس اور سواری دی اس نے اس شخص کو تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو دلالت کرے کسی چیز پر اس کو ثواب ہے مثل کرنے والے کے یا فرمایا مثل عامل کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعید بن ایاس ہے اور ابو مسعود بدریؓ کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے ابی مسعود سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور کہا اس میں مثل اجر فاعلہ کے اور شک نہ کیا اس میں۔

۲۶۷۲ : عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْفَعُوْا وَلْتُؤْجَرُوْا وَلْیَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مَاشَآءَ

۲۶۷۲: روایت ہے ابی موسیٰ اشعریؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا شفاعت کرو تا کہ اجر پاؤ اور جاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور برید بن عبداللہ بن ابی بردہ ابن ابی موسیٰ ہیں کہ روایت کی ان سے ثوری اور سفیان بن عیینہ نے اور برید کی کنیت ابو بردہ ہے وہ بیٹے ہیں ابی موسیٰ اشعری کے۔

۲۶۷۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلاَّ کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ کِفْلٌ مِنْ دَمِھَا وَذٰلِکَ لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ اَسَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ۔

۲۶۷۳: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ قتل کیا جائے ظلم کی راہ سے مگر یہ کہ ہوتا ہے ابن آدم پر ایک بار گناہ اس کے خون سے اور یہ اس لیے ہے کہ اس نے پہلی راہ ڈالی قتل کی اور عبدالرزاق نے کہا سن اور معنی اسن اور سن کے ایک ہی ہیں۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی فَاتُّبِعَ

باب: اس شخص کے ثواب میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی

۲۶۷۴ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ یَّتَّبِعُہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ

۲۶۷۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف اسکو ثواب ہوگا مانند ثواب ان لوگوں کے جنہوں نے اسکی فرمانبرداری کی بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں سے کچھ گھٹے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ غیب سے دعوت دینے والے کو ماننے والوں کے

اٰثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا۔ برابر ثواب دے گا یہ نہیں کہ ان کے ثواب سے کاٹ کر اسے دیا جائے اور جس نے بلایا ضلالت کی طرف اس کو گناہ ہوگا ان لوگوں کے گناہ کے مانند جنہوں نے اس کی بات مانی نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف یعنی ایمان وتوحید اور اتباع سنت کی طرف اور تائید کی اقامت سنت اور احیاء امور ملت میں اور پھیلایا دینیہ کو تصنیف و تالیف و طبع و کتابت سے بصرف اموال و بذل سعی لساناً و جناناً اس کو اجر ہے قیامت تلک ان سب کا جتنے تابع ہوں اس کے قبول کریں اس کی دعوت کو اور داخل ہیں اس میں محدثین بابرکت کہ جن کی تالیف سے ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک ان کے ثمرات و برکات سے سائر امت مالا مال ہے اور شامل ہیں اس میں مجتہدین امت کہ جن کے استنباطات صحیحہ سے ایک عالم مستفید ہوا اور حشر تک ان کے انوار اجتہادات سے ہر ایک خوش حال ہے اور اسی طرح ہر واعظ و ناصح و داعی الی الخیر و مؤید ملت و متبع سنت کو اس بشارت سے اپنے حوصلہ کے موافق اور سعی کے مطابق حصہ ہے قولہ جس نے بلایا ضلالت کی طرف یعنی بدعت نکال کر سنت مٹائی، ظلم و جور و جفا کی رسم ڈالی۔ افعال شرکیہ امت میں پھیلائے امور بدعیہ اور محرمات شرعیہ اور قوانین جور یہ لوگوں کو سکھائے، فسق و فجور کی ترغیب، کذب و زور کی ترخیص محدثات امور کی تزئین لوگوں نے ذہن نشین کی اس نے اپنے بار گناہ کے ساتھ اپنے اتباع کا بھی وبال و نکال گردن پر لیا اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ ہوا۔ معاذ اللہ من ذالک اور داخل ہے اس وعید میں ہر داعی بدعت اور ماحی سنت اور رافع احکام ملت اور مروج محدثات اور مزین محرمات مثیر فتن باعث آفات موجد سیئات و خطیئات۔

۲۶۷۵: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهٗ اَجْرُهٗ وَمِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِّنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاُتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهٗ وَمِثْلُ اَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهٗ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا۔

۲۶۷۵: روایت ہے جریر بن عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے اچھا طریقہ پھیلایا اور لوگ تابع ہو گئے اسکے اس طریقہ حسن میں سو اس کیلئے ثواب ہے اپنے عمل کا اور ثواب ہے اسکے تابعین کے مانند بغیر اسکے کہ گھٹایا جائے انکے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نکالا برا طریقہ اور لوگوں نے تابعداری کی اسکی ہوگا اس پر بوجھ اس کے عمل کا اور بوجھ ان لوگوں کا کہ تابع ہوئے اس کے بغیر اسکے کہ گھٹایا جائے انکے بار گناہ سے کچھ۔

ف: اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے جریر بن عبداللہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے اور مروی ہوئی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبداللہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبیؐ سے اور مروی ہوئی عبیداللہ بن جریر سے بھی انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبیؐ سے۔ مترجم: قولہ اچھا طریقہ پھیلادیا یعنی کسی مری ہوئی سنت کو جلادیا یا کسی شعار اسلام کو جاری کر دیا یا صدقات وخیرات کو موافق طریقہ مسنون کے جاری کروا دیا رواج دے دیا کہ لوگ اس کے خوگر اور معتاد ہو گئے اور یہ مراد نہیں کہ کوئی بدعت نئی نکالی یا کوئی طریقہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدید احداث کی اس لیے کہ حضرتؐ نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے شر الامور محدثاتہا پھر طریقہ محدث کو حضرتؐ سنت خیر کیوں فرمائیں گے؟ قولہ اور جس نے نکالا برا طریقہ یعنی احداث فی الدین کیا اور رسم جدید نکالی اس پر قیامت تک اتباع کا وبال پڑے گا اس میں بڑی تہدید ہے جہلا صوفیہ کو اور بطلہ مبتدعہ کو جو رات اور دن ہزار ہا بدعات نکالتے چلے جاتے ہیں اور ان کے اتباع بلاتامل قبول کرتے ہیں اور رسوم مشائخین کو سنت رسول ﷺ سے افضل واکمل جانتے ہیں اور اعراس واعیاد میں ان کا اجراء موجب برکت اور ترک موجب ہلاکت جانتے ہیں۔

١٥٨١ : بَابُ الْاَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ

باب: سنت کی پابندی اور بدعت سے بچنے کا

٢٦٧٦ : عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا وَ اِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔

٢٦٧٦: روایت ہے عرباض بن ساریہؓ سے کہ نصیحت کی ہم کو نبیؐ نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد بڑی کامل اور پوری نصیحت کہ بہنے لگیں اس سے آنکھیں یعنی ہم سب رونے لگے اور کانپ گئے اس سے دل یعنی خوفِ خدا سے سو عرض کی ایک مرد نے کہ یہ نصیحت تو رخصت ہونے والے کی ہے سو کیا وصیت فرماتے ہیں آپؐ ہم کو اے رسول اللہ کے فرمایا آپؐ نے وصیت کرتا ہوں میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور بات سننے اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک بندہ حبشی اسلئے کہ جو زندہ رہے گا تم میں سے دیکھے گا اختلاف کثیر سو بچو تم نئے نکلے ہوئے کاموں سے اسلئے کہ نئے کام پر چلنا گمراہی ہے سو جس نے پایا تم میں سے اس وقت کو تو لازم پکڑے میری سنت کو اور خلفائے راشدینؓ ہدایت والوں کی سنت کو مضبوط پکڑو دانتوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عرباض سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے روایت کی ہم سے یہ حسن بن علی خلال نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے کہ روایت کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی سے انہوں نے عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور عرباض بن ساریہ کی کنیت ابو نجیح ہے اور روایت کی گئی یہ حدیث حجر بن حجر سے انہوں نے روایت کی عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

٢٦٧٧ : عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اِعْلَمْ قَالَ مَا اَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا۔

٢٦٧٧: روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلال بن حارث سے کہ جانو اور معلوم کرو عرض کی انہوں نے کہ جانتا ہوں میں اے رسول اللہ ﷺ کہ فرمایا آپ نے بے شک جس نے زندہ کی ایک سنت میری سنتوں سے کہ مرگئی ہو وہ میرے بعد ہوگا اس کو ثواب ان لوگوں کے برابر کہ عمل کیا انہوں نے اس پر بغیر اس کے کہ گھٹے ان کے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نئی بدعت نکالی گمراہی کی کہ نہیں پسند کرتا اس کو اللہ اور رسول اس کا ہوگا اس پر وبال اور گناہ مثال گناہ ان لوگوں کے کہ عمل کیا انہوں نے اس پر نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عیینہ وہ مصیصی ہیں شامی اور کثیر بن عبداللہ وہ بیٹے ہیں عمرو بن عوف مزنی کے۔

۲۶۷۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحْيٰى سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَ مَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ۔

۲۶۷۸: روایت ہے انس بن مالک ؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے میرے بیٹے اگر قدرت رکھے تو اس امر کی کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اور نہ ہوئے تیرے دل میں بدخواہی اور حسد اور بغض کسی کی طرف سے تو کر پھر فرمایا مجھ سے اے میرے بیٹے اور یہ میری سنت ہے جس نے زندہ کیا میری سنت کو اس نے زندہ کیا مجھ کو ہوگا میرے ساتھ جنت میں۔

ف: اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور محمد بن عبداللہ انصاری ثقہ ہیں اور باپ ان کے ثقہ ہیں اور علی بن زید صدوق ہیں مگر یہ کہ وہ اکثر مرفوع کہہ دیتے ہیں اس روایت کو جسے اور راوی موقوفا روایت کرتے ہیں' سنا میں نے محمد بن بشار سے کہتے تھے کہ کہا ابوالولید نے کہ کہا شعبہ نے روایت کی ہم سے علی بن زید نے اور وہ رفاع تھے یعنی موقوف روایتوں کو مرفوع کر دینے والے اور نہیں جانتے ہم سعید بن مسیب کی انس ؓ سے کوئی روایت مگر یہی حدیث طویل اور روایت کی عباد منقری نے یہ حدیث علی سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے انس سے اور نہ ذکر کیا اس میں سعید بن مسیب کا اور ذکر کیا میں نے اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری سے تو نہ پہچانا انہوں نے سعید بن مسیّب سے یہ حدیث کہ وہ روایت کرتے ہوں انس ؓ سے اور نہ غیر ان کے اور انتقال کیا انس بن مالک ؓ نے ۹۳ھ میں اور سعید بن مسیّب نے ان کے دو برس بعد ۹۵ھ میں۔

۱۵۸۲: بَابُ فِي الْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

باب: مناہی سے احتراز کرنے کے بیان میں

۲۶۷۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّيْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ۔

۲۶۷۹: روایت ہے ابی ہریرہ ؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دو تم مجھے اس پر جس پر چھوڑ دوں میں تم کو پھر جب بیان کروں میں تم سے کوئی چیز تو سیکھ لو تم اس کو مجھ سے اور پکڑ و اس کو اس لیے کہ ہلاک ہو گئے تم سے اگلے لوگ اپنے نبیوں سے بہت سوال اور اختلاف کرنے کے سبب سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: چھوڑ دو مجھے اس پر جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں۔ یعنی بغیر ضرورت کے مجھ سے سوال نہ کرو اور جس کو میں حکم کر دوں اس کو بجا لاؤ اور جس سے منع کروں اس سے باز رہو اس لیے کہ ہر چیز پوچھنے سے احکام زیادہ ہوں گے پھر ان کی بجا آوری مشکل ہوگی' حدیث سے معلوم ہوا کہ سلف نے جس میں سکوت کیا ہے اس میں ساکت رہنا اولیٰ ہے اور بنی اسرائیل پر کثرتِ سوال سے جو بلا آئی سورۂ بقرہ میں موجود ہے۔

۱۵۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

باب: عالم مدینہ کی فضیلت میں

۲۶۸۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا

۲۶۸۰: روایت ہے ابی ہریرہ ؓ سے مرفوعاً کہ قریب ہے کہ ماریں گے لوگ کلیجے اونٹوں کے طلب کرتے ہوں گے علم کو پھر نہ پائیں گے کسی کو علم

يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ۔ میں زیادہ مدینہ کے عالم سے بڑھ کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے یعنی جو ابن عیینہ سے مروی ہے اور ابن عیینہ سے یوں مروی ہے کہ انہوں نے کہا مراد عالم مدینہ سے امام مالک بن انسؒ ہیں کہا اسحاق بن موسیٰ نے سنا میں نے ابن عیینہ سے کہ وہ عمری زاہد ہیں اور نام ان کا عبدالعزیز بن عبداللہ ہے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے کہ کہا عبدالرزاق نے مراد اس سے مالک بن انسؒ ہیں۔ مترجم: امام مالکؒ امام المحدثین ہیں اور افضل المجتہدین کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے پیدا ہوئے سنہ ۹۵ ہجرت میں اور حمل میں رہے تین برس اور بعضوں نے کہا دو برس اور سترہویں سال میں بیٹھے وہ مجلس تدریس میں یعنی لوگوں کو درس دینے لگے اور پہنچائی گئی ان کے لیے امامت' ابن خلکان نے کہا وفات پائی انہوں نے ربیع الاول میں سنہ ۱۷۹ھ پس عمر مبارک ان کی چوراسی سال ہے اور مدفون ہوئے بقیع میں شیخ عبدالحق دہلوی نے کہا کہ وہ ثقہ تھے مامون تھے نہایت پرہیز گار تھے اور فقیہ تھے اور محدث حجت الٰہی تھے خلق پر اور کبار تبع تابعین تھے ابن خلکان نے کہا لیا انہوں نے علم قراءت نافع بن ابی نعیم سے اور سنا انہوں نے زہری سے اور نافع سے جو مولیٰ تھے ابن عمر کے اور روایت کی ان سے یحییٰ نے اور اوزاعی اور یحییٰ بن سعید نے۔ امام مالک نے فرمایا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جس سے میں نے علم حاصل کیا وہ نہ مرا یہاں تک کہ میرے پاس آیا اور فتویٰ پوچھا ابن وہب نے کہ میں نے ایک منادی کو سنا کہ ندا کرتا تھا مدینہ میں کہ فتویٰ نہ دے لوگوں کو سوا مالک بن انس کے اور ابن ابی ذئب کے اور تیسیر الاصول میں ہے کہ علم حاصل کیا امام مالک سے ایک خلق کثیر نے کہ انہی میں ہیں شافعیؒ اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور ابن عبدالرحمٰن مخزومی اور عبدالعزیز بن ابی حازم اور یہ لوگ ان کی نظیر ہیں اصحاب سے اور لیا ان سے علم کو معین بن عیسیٰ فراء اور عبدالملک بن عبدالعزیز ماجشون اور یحییٰ بن یحییٰ اندلسی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبداللہ بن وہب اور اصبغ بن فرج اور یہ لوگ استاد ہیں بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جو امام ہیں حدیث کے اور وہب بن خالد نے کہا مشرق سے مغرب تک کوئی زیادہ امین نہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا امام مالک سے بڑھ کر۔ یحییٰ بن سعد نے کہا قوم میں کوئی اصح نہیں امام مالک سے زیادہ' امام شافعی نے فرمایا کہ اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے تو علم اہل حجاز کا تشریف لے جاتا اور کہا کہ جہاں کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن ہیں اور اس قدر علم حدیث کا ادب ان کی نظر میں تھا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک دن میں امام مالک کی محفل میں ان کی منزل میں حاضر تھا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے اور ان کے کپڑوں میں ایک بچھو تھا کہ اس نے سولہ جگہ ڈنگ مارا اور چہرہ ان کا متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ زرد ہو جاتا تھا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منقطع نہ کرتے تھے پھر جب فارغ ہوئے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوئے میں نے کہا اے ابا عبداللہ میں نے تمہارا عجب حال دیکھا انہوں نے فرمایا ہاں اور مجھے خبر کی اور کہا کہ میں نے صبر کیا اس بلا پر بنظر جلال حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور جعفر بن سلیمان سے لوگوں نے کہا کہ امام مالک تمہاری بیعت کو کچھ نہیں سمجھتے سو وہ غضبناک ہوا اور ان کو بلایا اور بہت ایذا دی اور کوڑے مارے اور ہاتھ کھینچے یہاں تک کہ شانہ ان کا اتر گیا اور اس کے بعد ان کی بزرگی اور عزت لوگوں میں اور زیادہ ہو گئی چنانچہ اس شانہ کے عذر سے وہ ہاتھ نہ باندھ سکتے تھے نہ یہ کہ کسی دلیل سے متمسک ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ یہ امر پوشیدہ رہا اکثر مالکیہ پر اور قعنبی نے کہا میں داخل ہوا امام مالک پر مرض موت میں ان کو روتے دیکھا سو میں نے سبب رونے کا پوچھا انہوں نے فرمایا کیوں نہ روؤں البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جو فتویٰ میں نے اپنی رائے اور قیاس سے دیئے ہیں ہر ایک عوض میں ایک ایک کوڑا دنیا میں کھا لیتا اور آخرت کے خوف سے بچ جاتا اور کاش کہ میں نے کوئی فتویٰ اپنی رائے سے نہ دیا ہوتا اور یہ قول دلالت کرتا ہے ان کے کمال ورع اور تقویٰ اور احتیاط پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان پر اور بلند کرے درجہ ان کا اعلیٰ علیین میں اور داخل کرے اس فقیر کو ان کے محبین اور مخلصین میں اور جگہ دے جنت الماویٰ میں بمعیت ان کے آمین یارب العالمین۔

۱۵۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

باب: علم کے افضل ہونے میں عبادت سے

۲۶۸۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْهٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔

۲۶۸۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے ایک فقیہ یعنی عالم بالحدیث سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ولید بن مسلم کی روایت سے۔

۲۶۸۲: عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلَى اَبِي الدَّرْدَآءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا اَقْدَمَكَ يَا اَخِيْ قَالَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَاجِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَاجِئْتُ اِلَّا فِيْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًى لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِهٖ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔

۲۶۸۲: روایت ہے قیس بن کثیر سے کہ آیا ایک مرد مدینہ سے ابی الدرداء کے پاس اور وہ دمشق میں تھے تو پوچھا ابودرداء نے کیوں آئے تم اے بھائی میرے کہا اس نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے ایک حدیث کی کہ تم بیان کرتے ہو اسے رسول اللہؐ سے کہا ابوالدرداء نے کیا تم نہیں آئے کسی اور حاجت کو اس نے کہا نہیں، کہا ابوالدرداء نے نہیں آئے تم تجارت کو کہا نہیں، کہا نہیں آئے تم مگر اس حدیث کے طلب کو پھر کہا ابوالدرداء نے کہ بے شک میں نے سنا ہے نبیؐ سے کہ فرماتے تھے جو چلے کوئی راستہ ڈھونڈتا ہوا اس علم کو آسان کر دے گا اسی کے لیے اللہ تعالیٰ بسبب اس کے ایک راستہ طرف جنت کے اور بے شک فرشتے بچھاتے ہیں اپنے بازو طالب علم کی رضامندی کیلئے اور عالم کیلئے مغفرت مانگتے ہیں جو لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چاند کی تاروں پر اور بے شک علماء وارث ہیں پیغمبروں کے اور پیغمبروں نے ورثہ نہ چھوڑا دینا دو درہم کا بلکہ ورثہ چھوڑا ہے علم کا سو جس نے علم حاصل کیا اس نے حصہ وافر لیا۔

ف: اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن رجا بن حیوٰۃ کی روایت سے اور اسناد اس کی میرے نزدیک متصل نہیں اسی طرح روایت کی ہم سے محمود بن خداش نے یہ حدیث اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن رجاء بن حیوٰۃ سے انہوں نے روایت کی داؤد بن جمیل سے انہوں نے کثیر بن قیس سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح تر ہے محمود خداش کی روایت سے۔

۲۶۸۳: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَخَافُ اَنْ يُّنْسِيَ اَوَّلَهٗ اٰخِرُهٗ فَحَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا قَالَ

۲۶۸۳: روایت ہے یزید بن سلمہ سے کہ عرض کی انہوں نے یا رسول اللہؐ میں سنتا ہوں آپؐ سے بہت سی حدیثیں اور ڈرتا ہوں میں کہ بھلا دیں مجھے آخر انکا اول انکے کو یعنی جب میں پچھلی حدیثوں کو یاد کرنے لگوں تو خوف ہے کہ پہلی بھول جائیں پس فرما دیجئے مجھ سے ایک ایسی بات کہ وہ

اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا تَعْلَمُ۔ جامع ہو فوائد کثیرہ اور احادیث وافرہ کے باعتبار معنی اور مطلب کے تو فرمایا آپ نے ڈر تو اللہ سے ان چیزوں میں کہ جسے تو جانتا ہے یعنی محرماتِ شرعیہ سے جو تجھے معلوم ہیں اس سے محترز رہ بخوف خداوند تعالیٰ۔

ف: یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اس کی متصل نہیں اور میرے نزدیک وہ مرسل ہے اور میرے خیال میں یوں ہے کہ ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے۔

۲۶۸۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ۔

۲۶۸۴: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو خصلتیں ہیں کہ کبھی جمع نہیں ہوتیں منافق میں ایک حسن اخلاق اور دوسری سمجھ دین میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو عوف کی اسناد سے مگر خلف بن ایوب کی روایت سے اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو ان سے سوا محمد بن علا کے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کہ وہ کیسے شخص ہیں۔

۲۶۸۵: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔

۲۶۸۵: روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ کے آگے دو مردوں کا ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت میری تمہارے ادنیٰ پر پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے اور آسمان اور زمین کے سب لوگ یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی یعنی پانی میں دعائے خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں اس شخص کے لیے جو لوگوں کو نیک بات سکھادے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا میں نے ابو عمار حسین بن حریث خزاعی سے کہ فرماتے تھے سنا میں نے فضیل بن عیاض سے کہ عالم معلم خیر بڑا شخص پکارا جاتا ہے ملکوت سماوات میں۔

۲۶۸۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَّسْمَعُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ۔

۲۶۸۶: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سیر نہیں ہوتا مؤمن خیر سے کہ جس کو سنتا ہے یہاں تک کہ ہو جاتی ہے جگہ اس کی جنت میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۶۸۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔

۲۶۸۷: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کلمہ حکمت کا کھوئی ہوئی چیز ہے مؤمن کی سو جہاں پائے وہ اس کو مستحق ہے وہ اس کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن فضل مخزومی ضعیف ہیں حدیث میں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْاِسْتِيْذَانِ وَالْاٰدَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں استیذان اور آداب کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

مقدمہ مترجم: اذن بالکسر دستوری اور جاننا' عرب کہتا ہے فعلہ باذنی یعنی یہ کام اس نے میری اجازت اور حکم سے کیا اور عرب کہتا ہے: اَذِنَ بِالشَّيْءِ اِذْنًا وَاِذْنًا وَاَذَنًا وَاَذَانَةً یعنی آگاہ وخبردار ہوا اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا: فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ [البقرة: ۲۷۹] یعنی خبردار ہو اور آگاہ اور ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور رسول سے لڑنے کو اَذِنَ لَهٗ فِي الشَّيْءِ اِذْنًا وَاَذِيْنًا۔ اجازت اور دستوری دی اس کو فلاں چیز کی اور فلانے کام کی اور ائذن لی علی الامیر یعنی اجازت دے مجھے امیر کے پاس جانے کی اور اس پر داخل ہونے کی اور اسی سے استیذان یعنی دستوری اور اجازت چاہنا' اور مراد اس مقام میں یہ ہے کہ قارم جب دروازہ پر آئے بغیر اجازت گھر میں نہ جاتے اور یہ امر منصوص ہے کہ تفصیل اس کی ضمن ابواب میں مذکور ہے' اور آداب جمع ہے ادب کی اور ادب بالفتح شگفت اور عجب اور بفتحتین زیرکی اور نگاہ رکھنا ہر چیز کی حد کا اور ظاہر ہے کہ یہاں معنی اخیر مراد ہیں۔ اس سے ادبہ کہ تعجب اور شگفت کے معنی میں آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کتخدائی کا اسی سے ہے مآدبہ یعنی طعام دعوت چنانچہ حدیث میں آیا ہے: وَجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً یعنی طیار کیا اس میں ایک طعام دعوت کا اور یہاں مراد ہے نگہداشت حدود شرعیہ اور حفاظت سنت سنیہ' نشست و نرخاست و عادات وغیرہا میں کہ تفصیل اسکی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔

۱۵۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب: افشائے سلام کے بیان میں

۲۶۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

۲۶۸۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ داخل ہو گے تم جنت میں جب تک مؤمن نہ ہو گے اور مؤمن نہ ہو گے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو گے اور کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک ایسی چیز کہ جب تم اس کو بجالاؤ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو پھیلاؤ اسے آپس میں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن سلام اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۸۶: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ السَّلَامِ

۲۶۸۹ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثُوْنَ۔

باب: فضیلت میں سلام کے

۲۶۸۹: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے کہا السلام علیکم تو فرمایا نبی ﷺ نے دس نیکیاں ہیں یعنی اس قائل کے لیے پھر آیا دوسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو فرمایا نبی ﷺ نے بیس پھر آیا تیسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو فرمایا نبی ﷺ نے تیس یعنی ہر لفظ کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عمران بن حصین کی روایت سے اور اس باب میں ابی سعید اور علی اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے۔

۱۵۸۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي اَنَّ الْاِسْتِيْذَانَ ثَلَاثٌ

۲۶۹۰ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ اَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَ اَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَيَّ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهٗ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ وَبَيِّنَةٍ اَوْ لَاَ فْعَلَنَّ بِكَ قَالَ فَاَتَانَا وَ نَحْنُ رُفْقَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُوْنَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا اَصَابَكَ فِيْ هٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ فَاَنَا

باب: استیذان کے بیان میں

۲۶۹۰: روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ اذن مانگا ابوموسیٰ نے عمرؓ کے گھر میں آنے کا اور کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں سو کہا عمرؓ نے ابھی تو ایک بار اذن مانگا ہے انہوں نے پھر چپ رہے ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں تو کہا عمر نے دوبارہ ہوا انکا اذن پھر چپ رہے ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کہا داخل ہوں میں تو کہا عمرؓ نے تین بار ہوا ان کا اذن مانگنا پھر لوٹ چلے ابوموسیٰ سو عمرؓ نے اپنے دربان سے کہا کیا ابوموسیٰ نے دربان نے کہا لوٹ گئے فرمایا عمرؓ نے میرے پاس لاؤ ان کو پھر جب لایا وہ ابوموسیٰؓ کو عمر کے پاس کہا عمرؓ نے کیوں کیا تم نے یہ کام انہوں نے کہا یہ سنت ہے کہا سنت ہے قسم اللہ کی کہ لاؤ تم میرے پاس دلیل اس کی سنت ہونے کی یا گواہ' نہیں تو میں بہت کچھ تنبیہ کروں گا تم کو' کہا ابوسعید نے پھر آئے ابوموسیٰ ہمارے پاس اور ہم ایک جماعت کے ساتھ انصار سے بیٹھے ہوئے تھے سو کہا انہوں نے کہ اے گروہ انصار کے کیا تم نہیں سب سے زیادہ جاننے والے رسول اللہؐ کی حدیث کو' کیا نہیں فرمایا ہے رسول اللہؐ نے کہ اذن مانگنا چاہیے تین بار پھر اگر اذن ملا تو داخل ہو گھر میں ورنہ لوٹ جائے' پھر لوگ ابوموسیٰ سے خوش طبعی کرنے

شَرِيْكُكَ قَالَ فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَاكُنْتُ عَلِمْتُ بِهٰذَا۔

لگے یعنی کہنے لگے کہ بہتر ہے کہ عمر تمہیں خوب تنبیہ کریں اور ایسی ہی باتیں ظرافت کی کہنے لگے۔ کہا ابوسعید نے سو اٹھایا میں نے اپنا سر انکی طرف اور کہا میں نے کہ میں شریک ہوں تمہارا اس سزا میں یعنی جو عمر سے تم کو پہنچے کہا راوی نے کہ پھر آئے ابوسعید عمرؓ کے پاس اور خبر دی انکو اس امر کی یعنی کہا کہ حضرت ایسا ہی فرمایا ہے کہ تین بار اذن مانگے پھر اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے تب فرمایا عمرؓ نے کہ میں یہ جانتا تھا۔

ف: اس باب میں علی اور ان طارق مولاۃ سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور کنیت ابومسعود اور روایت کی یہ حدیث اور لوگوں نے بھی ان کے سوا ابی نضرہ سے اور ابونضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

۲۶۹۱ : عَنْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيْ۔

۲۶۹۱: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا انہوں نے کہ اذن مانگا میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین بار پس مجھ کو اذن دیا اندر آنے کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے اور حضرت عمرؓ نے جو اعتراض کیا ابوموسیٰ پر تو اس امر میں کہ انہوں نے روایت کیا کہ اذن مانگنا تین بار چاہیے پھر اگر اذن ملا تو خیر نہیں تو لوٹ جائے اور عمرؓ نے اذن مانگا نبی ﷺ سے تین بار پھر اذن ملا ان کو اور نہیں معلوم تھی حضرت عمرؓ کو یہ بات جو روایت کی ابوموسیٰ نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے غرض یہ کہ حضرت عمرؓ کو معلوم نہ تھا کہ حضرت نے تین استیذان کے بعد لوٹ جانے کا حکم فرمایا ہے اسی لیے وہ ابوموسیٰ پر معترض ہوئے۔

۱۵۸۸: بَابُ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

باب: جواب سلام کے بیان میں

۲۶۹۲ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ۔

۲۶۹۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ داخل ہوا ایک مرد مسجد میں اور رسول اللہ بیٹھے ہوئے تھے مسجد کے ایک کنارے میں پھر نماز پڑھی اس نے یعنی جلدی جلدی بغیر تعدیل ارکان کے پھر آیا آنحضرت کے پاس اور سلام کیا آپ پر سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وعلیک یعنی تجھ پر بھی سلام ہے اور جا پھر نماز پڑھ اس لیے کہ تو نے نماز کامل ادا نہیں کی اور ذکر کی راوی نے حدیث طویل۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے، سو اس میں یوں کہا کہ روایت ہے سعید مقبری کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے اور حدیث یحییٰ بن سعید کی اصح ہے۔

۱۵۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَبْلِيْغِ السَّلَامِ

باب: سلام کہلا بھیجنے اور سلام لے جانے کے بیان میں

۲۶۹۳ : عَنْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامُ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

۲۶۹۳: روایت ہے ابی سلمہ سے کہ عائشہؓ نے بیان کیا ان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا حضرت عائشہؓ سے کہ جبریل تم کو سلام کہتے ہیں سو جواب دیا حضرت عائشہؓ نے ان لفظوں سے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

برکاتہٗ یعنی ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی۔

ف: اس باب میں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے کہ وہ ابن نمیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے بھی ابی سلمہؓ سے انہوں نے عائشہؓ سے۔

۱۵۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

باب: اس کی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے

۲۶۹۴: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَانِ یَلْتَقِیَانِ اَیُّهُمَا یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ اَوْ لَا هُمَا بِاللّٰهِ۔

۲۶۹۴: روایت ہے ابی امامہ سے کہ پوچھا کسی نے رسول اللہؐ سے کہ یارسول اللہؐ دو مرد جب ملیں آپس میں تو کون ان میں سے پہلے سلام کرتا ہے فرمایا جو نزدیک تر ہے ان میں سے اللہ کی طرف یعنی وہی پہلے سلام کرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا محمدؒ[1] نے ابوفروہ راوی مقارب الحدیث ہیں لیکن بیٹے ان کے محمد بن یزید ان سے مناکیر روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ اِشَارَةِ الْیَدِ فِی السَّلَامِ

باب: سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت میں

۲۶۹۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَیْرِنَا لَاتَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ۔

۲۶۹۵: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو تشبیہ کرے ہمارے غیر کے ساتھ مت تشبیہ کرو یہود اور نصاریٰ کے ساتھ اس لیے کہ تسلیم یہود کی اشارہ کرنا انگلیوں سے اور تسلیم نصاریٰ کی اشارہ کرنا ہتھیلیوں کے ساتھ یعنی پس تم ایسا مت کرو۔

ف: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور روایت کی ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ مترجم: یعنی مشابہت نہ کرو یہود و نصاریٰ کی کسی فعل میں خصوصاً ان دو خصلتوں میں اور شاید وہ اکتفا کرتے ہوں گے سلام میں یا جواب میں یا اشارہ پر بہ ترک لفظ سلام کہ سنتِ انبیاء ہے اور یہ حدیث جامع صغیر میں بھی مذکور ہے۔ (شرح مشکوٰۃ)

۱۵۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّسْلِیْمِ عَلَی الصِّبْیَانِ

باب: لڑکوں پر سلام کرنے کے بیان میں

۲۶۹۶: عَنْ سَیَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ فَمَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

۲۶۹۶: روایت ہے سیار سے کہا انہوں نے کہ چلا جاتا تھا ثابت بنانی کے ساتھ سو گذرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے ثابت نے کہ میں چلا جاتا تھا انس کے ساتھ سو گذرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور مجھ سے انس نے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جاتا تھا سو گذرے

[1] یعنی محمد بن اسماعیل بخاری ؒ ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ثابت سے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے انسؓ سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

۱۵۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

باب: عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں

۲۶۹۷: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتَ يَزِيْدَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَ عُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَآءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيمِ وَاَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بِيَدِهٖ۔

۲۶۹۷: روایت ہے اسماء بنت یزید سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مسجد میں اور ایک گروہ عورتوں کا وہاں بیٹھا تھا پس اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے سلام کا اور اشارہ کیا عبدالحمید راوی نے اپنے ہاتھ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا احمد بن حنبل نے عبدالحمید بن بہرام کی روایت شہر بن حوشب سے لا بأس ہے اور کہا محمد نے شہر بن حوشب حسن الحدیث ہے اور قوی کہا ان کو اور کہا کہ کلام کیا ان میں ابن عون نے پھر روایت کی انہوں نے بلال بن ابی زینب سے انہوں نے شہر بن حوشب سے، روایت کی مجھ سے ابوداؤد نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ شہر کو چھوڑ دیا محدثین نے کہا نضر نے نزکوہ [1] یعنی طعن کیا ان پر۔

۱۵۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيمِ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ

باب: گھر میں آنے کے وقت سلام کرنے کے بیان میں

۲۶۹۸: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَابُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ تَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ۔

۲۶۹۸: روایت ہے سعید بن مسیّب سے کہا انہوں نے کہ بیان کیا مجھ سے انس نے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے جب داخل ہو تو اپنے گھر والوں پر تو سلام کر ان پر کہ برکت ہوگی تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس زمانہ کے بعض نادانوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو یا بی بی بہن اور عورتوں کو سلام کرتے نہایت شرماتے ہیں اور اگر کسی نے مردانگی کر کے سلام کہہ بھی لیا تو عورتیں جواب دینے کو عار جانتی ہیں، انکی شرم کو سلام ہے۔

۱۵۹۵: بَابُ السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

باب: قبل کلام سلام کرنے کا بیان میں

۲۶۹۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ۔

۲۶۹۹: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کلام سے اوّل کرنا چاہیے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے مت بلاؤ کسی کو کھانے کی طرف جب تک سلام نہ کرے۔

[1] نزکوہ: بنون وزائے معجمہ یعنی طعن نمودند بر آں۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسے اس سند سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عنبسہ بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں حدیث میں ذاہب ہیں اور ذاہب ہیں اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہیں۔

۱۵۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّسْلِیْمِ عَلَی الذِّمِّیِّ

باب: ذمی پر سلام کرنے کی کراہت میں

۲۷۰۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبْدَأُ والْیَهُوْدَ وَ النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَهُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰی اَضْیَقِه۔

۲۷۰۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شروع کرو تم یہود و نصاریٰ پر سلام کو یعنی ان سے پہل مت کرو اور جب ملو تم ان سے راہ میں تو لاچار کرو اس کو راہ تنگ کی طرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ابتداء بسلام یہود و نصاریٰ سے بظاہر حدیث مذکور مکروہ ہے اور جواب دینا ان کے آگے مستون ہے اور لاچار کرو یعنی وسط طریق میں ان کو چلنے نہ دو بلکہ کناروں میں راہ کے چلیں۔

۲۷۰۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَهْطًا مِّنَ الْیَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا السَّلَامُ عَلَیْكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ عَلَیْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاعَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ كُلِّهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَیْكُم۔

۲۷۰۱: روایت کے عائشہؓ سے کہ کئی لوگ یہود سے داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا انہوں نے السام علیک یعنی بجائے سلام علیک کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیکم یعنی تمہیں پر سو کہا حضرت عائشہؓ نے جب سنی ان کی بے ادبی تو کہا میں نے تم پر ہی سام اور لعنت‘ تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نرمی کو سب کاموں میں عرض کیا حضرت عائشہؓ نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا بے ادب بات کہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بھی ان کا جواب دے دیا تھا کہ تم ہی پر ہے یعنی اتنا ہی کافی ہے زیادہ سختی ضرور نہ تھی۔

ف: اس باب میں ابی بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبدالرحمٰن جہنی سے بھی روایت ہے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کے جواب میں وعلیکم فقط کہنا چاہئے اور وہ حضرت سے براہِ عداوت السام علیکم کہتے تھے یعنی تم پر موت پڑے۔

۱۵۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّلَامِ عَلٰی مَجْلِسٍ فِیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَیْرُهُمْ

باب: جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں اس پر سلام کرنے کے بیان میں

۲۷۰۲: عَنْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِیْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْیَهُوْدَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِم۔

۲۷۰۲: روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک مجلس پر کہ اس میں مسلمان اور یہود ملے ہوئے بیٹھے تھے پھر سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۹۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَسْلِیْمِ الرَّاکِبِ عَلَی الْمَاشِیْ

باب: اس بیان میں کہ سوار سلام کرے پیادے پر

۲۷۰۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰی فِیْ حَدِیْثِهٖ وَیُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ۔

۲۷۰۳: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑی جماعت کے لوگ بڑی جماعت پر اور زیادہ کہا ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر۔

ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل سے بھی روایت ہے اور فضالہ بن عبید اور جابر سے بھی اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے اور ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن یزید نے کہا ہے کہ حسن کو ابو ہریرہؓ سے سماع نہیں۔

۲۷۰۴: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَائِمِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ۔

۲۷۰۴: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے پر اور پیادہ کھڑے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

۲۷۰۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ۔

۲۷۰۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۵۹۹: بَابُ التَّسْلِیْمِ عِنْدَ الْقِیَامِ وَالْقُعُوْدِ

باب: مجلس میں بیٹھتے اُٹھتے وقت سلام کے بیان میں

۲۷۰۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰی اَحَدُ کُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ۔

۲۷۰۶: روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پہنچے کوئی تم میں سے کسی مجلس پر تو چاہیے کہ سلام کرے وہاں کے لوگوں پر پھر اگر اس کا جی چاہے بیٹھنے کو تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور پہلا زیادہ ضرور نہیں ہے پچھلے سے یعنی دونوں ضرور ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے بھی انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۱۶۰۰: بَابُ الْاِسْتِیْذَانِ قُبَالَةَ الْبَیْتِ

گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اذن مانگنے کے بیان میں

۲۷۰۷ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَہٗ فِی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ یُّؤْذَنَ لَہٗ فَرَاٰی عَوْرَۃَ اَھْلِہٖ فَقَدْاَتٰی حَدًّا لَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَاتِیَہٗ لَوْاَنَّہٗ حِیْنَ اَدْخَلَ بَصَرَہٗ اِسْتَقْبَلَہٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَیْنَیْہِ مَاعَیَّرْتُ عَلَیْہِ وَاِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی بَابٍ لَا سِتْرَلَہٗ غَیْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِیْئَۃَ عَلَیْہِ اِنَّمَا الْخَطِیْئَۃُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ۔

۲۷۰۷: روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے کھولا پردہ کسی کے دروازہ کا اور داخل کی نظر اپنی اسکے گھر میں قبل اسکے کہ اجازت ملے اسکو اندر آنے کی اور دیکھ لی اس نے چھپی چیز گھر والوں کی تو اس نے وہ کام کیا کہ اسکو حلال نہ تھا کرنا اسکا اور اگر ایک مرد نے جب نظر کی اور جھانکا اس نے تو پھوڑ دیں اس کی دونوں آنکھیں تو میں بدلہ لونگا اسکے کام کو یعنی پسند کرونگا اسکے پھوڑ دینے کو اور اگر گزرا ایک مرد دروازہ پر سے کہ اس پر پردہ نہیں اور وہ دروازہ بند بھی نہیں اور نظر پڑ گئی اس کے گھر والوں پر تو اس کی کچھ خطا نہیں بلکہ خطا اس صورت میں گھر والوں کی ہے کہ انہوں نے پردہ کیوں نہ ڈالا اور دروازہ کیوں نہ بھیڑا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مثل اس کے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور ابو عبدالرحمٰن جعلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

۱۶۰۱: بَابُ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ دَارِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِھِمْ

باب: بغیر اذن کسی کے گھر میں جھانکنے کی سزا میں

۲۷۰۸ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَیْتِہٖ فَاطَّلَعَ عَلَیْہِ رَجُلٌ فَاَھْوٰی اِلَیْہِ بِمِشْقَصٍ فَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ۔

۲۷۰۸: روایت ہے انسؓ سے کہ نبیؐ اپنے گھر میں تھے کہ جھانکا ایک مرد نے آپؐ کے گھر میں سو جھکے آپؐ اسکی طرف تیر کے گانسے لے کر کہ پھوڑ دیں اسکی آنکھ پس پیچھے ہٹ گیا وہ شخص۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۰۹ : عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِیْ حُجْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِدْرَاۃٌ یَحُکُّ بِھَا رَاْسَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّکَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِھَا فِیْ عَیْنِکَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

۲۷۰۹: روایت ہے سہل سے کہ ایک مرد نے جھانکا رسول اللہؐ کے گھر میں ایک سوراخ در سے اور نبیؐ کے ہاتھ میں پشت خار تھا کہ اس سے کھجا رہے تھے آپؐ اپنے سر مبارک کو سو فرمایا نبیؐ نے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں کونچ دیتا بے شک اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے یعنی ہماری شریعت میں تو آنکھ کے سبب سے یعنی سارا پردہ آنکھ کیلئے ہے جب آدمی نے جھانکا تو اندر داخل ہو گیا اور پردہ نہ رہا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

۱۶۰۲: بَابُ التَّسْلِیْمِ قَبْلَ الْاِسْتِیْذَانِ

باب: اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں

۲۷۱۰ :عَنْ کَلَدَۃَ بْنِ حَنْبَلٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ

۲۷۱۰: روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا ان کو

اُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَاءٍ وَضَغَابِيْسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِاَعْلَى الْوَادِيْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ وَلَمْ اُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَاَدْخُلُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو وَاَخْبَرَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ۔

دودھ اور پیوسی (بمعنی بوہلی) اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر نبیؐ کے پاس اور نبی ﷺ ان دنوں اعلیٰ وادی میں تھے کہا راوی نے داخل ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں اور نہ اذن مانگا میں نے اور نہ سلام کیا سو فرمایا نبی ﷺ نے پھر باہر جا اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں اور یہ واقعہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے کہا عمروؓ نے اور خبر دی مجھ کو اس حدیث کی امیہ بن صفوان نے اور نہیں کہا امیہ نے کہ سنی میں نے یہ حدیث کلدہ سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن جریج کی روایت سے اور روایت کی یہ ابو عاصم نے بھی ابن جریج سے مثل اس کی۔

۲۷۱۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ۔

۲۷۱۱: روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا انہوں نے اجازت مانگی میں نے نبی ﷺ کے گھر میں حاضر ہونے کی کہ کچھ عرض کروں اس قرض کے باب میں جو میرے باپ پر تھا اور وہ شہید ہو چکے تھے جنگ احد میں سو پوچھا آپؐ نے یعنی اندر سے کہ کون ہے تو عرض کیا میں نے کہ میں ہوں تو فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں میں گویا مکروہ جانا اس لفظ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: آپ نے پوچھا کہ کون ہے' جابر نے کہا "میں" اس میں کو حضرت ﷺ نے مکروہ جانا اس لیے کہ یہ تعریف مجہول بالمجہول ہے سائل کی غرض اس سے حاصل نہیں ہوتی اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے اور یہ لفظ مشعر انانیت بھی ہے یہ بھی موجب کراہت ہے۔

۱۶۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ طُرُوْقِ الرَّجُلِ اَهْلَهُ لَيْلًا

باب: سفر سے آ کر رات کو گھر میں داخل ہونے کی کراہت میں

۲۷۱۲: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ اَنْ يَّطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا۔

۲۷۱۲: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ جب سفر سے آئیں تو رات کو اپنی عورتوں کے پاس داخل ہوں۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے جابر سے کہ انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ رات کو داخل ہوں اپنی عورتوں پر جب سفر سے آئے اور فرمایا ابن عباسؓ نے کہ داخل ہوئے دو شخص رات کو اپنے گھر میں حضرتؐ کے منع فرمانے کے بعد سو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس ایک مرد کو یہ وبال ہوا ان پر حضرت کی نافرمانی کے سبب سے۔

۱۶۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَتْرِيْبِ الْكِتَابِ

باب: مکتوب کو خاک آلود کرنے کے بیان میں

۲۷۱۳: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْ

۲۷۱۳: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لکھے کوئی تم میں سے کچھ تو چاہیے کہ اس کو خاک آلود کرے اس لیے کہ اس میں امید

بِهٖ فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ۔

ہے انجاحِ مرام کی۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو ابی الزبیر سے کی روایت سے مگر اسی سند سے اور حمزہ بیٹے ہیں عمرو نصیبی کے اور وہ ضعیف ہیں حدیث ہیں۔

۲۷۱۴ : عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ اَذْكَرُ لِلْمُمْلِيْ۔

۲۷۱۴: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہا کہ داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کے آگے ایک کاتب تھا' سو سنا میں نے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے رکھ لے تو قلم اپنے کان پر اس لیے کہ وہ خوب یاد دلاتا ہے مضامین بتانے والے کو۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی ضعیف ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں۔

۱۶۰۵: بَابُ فِيْ تَعْلِيْمِ السُّرْيَانِيَّةِ

باب: سریانی زبان سیکھنے کے بیان میں

۲۷۱۵ :عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ لَهٗ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُوْدٍ وَقَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِيْ قَالَ فَمَا مَرَّبِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُهٗ لَهٗ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهٗ كَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ اِلَيْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَاْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ۔

۲۷۱۵: روایت ہے زید بن ثابت سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ سیکھ لوں میں ان کے واسطے چند کلمات کتاب یہود سے اور فرمایا کہ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بالکل اطمینان نہیں یہود کی تحریر پر جو میرے لیے کرتے ہیں کہا راوی نے کہ پھر نہ گزرا مجھ پر نصف ماہ کہ سیکھ لی میں نے زبان سریانی ان کے لیے کہا راوی نے پھر جب سیکھ لیا میں نے اس کو تو حضرت ﷺ جب یہود کو کچھ لکھنا چاہتے تو میں ان کو لکھ بھیجتا اور جب وہ کچھ لکھ کر بھیجتے تو میں اسے آپ ﷺ کے آگے پڑھ دیتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے زید بن ثابت سے سوا اس سند کے اور روایت کی یہ اعمش نے ثابت بن عبید سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہتے تھے زید بن ثابت کہ مجھے حکم دیا رسول خدا ﷺ نے زبان سریانی سیکھنے کا۔ مترجم: ابتدائے ہجرت میں حضرت کے اصحاب میں چونکہ کوئی کاتب نہ تھا اکثر خط و کتابت یہود کرتے تھے اور حضرت ان سے بوقت ضرورت جو چاہتے لکھواتے پھر جب صحابہ کتابت سے خود واقف ہو گئے یہود سے لکھوانا موقوف کیا اور زبان سریانی ایک زبان ہے زبان عربی سے مشابہ کتب سماویہ میں بعض اسی زبان میں نازل ہوئی ہیں اس وقت وہ زبان یہود میں مشہور اور متعارف تھی اور اس حدیث سے سیکھنا ہر زبان کا جائز ہوا جب تک کہ اس میں کوئی مفسدہ شرعی نہ ہو۔

۱۶۰۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب: مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے بیان میں

۲۷۱۶ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهٖ اِلٰى كِسْرٰى

۲۷۱۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہؐ نے خط لکھے اپنی وفات سے قبل کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر جابر حاکم کو دعوت دیتے تھے

وَاِلٰی قَیْصَرَوَاِلَی النَّجَاشِیِّ وَاِلٰی کُلِّ جَبَّارٍ یَدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْہِ۔

ان کو اللہ پر ایمان لانے کی اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر نماز جنازہ پڑھی تھی نبیؐ نے یعنی وہ نجاشی جن کی نماز پڑھی حاکم حبش تھے حضرت پر ایمان لائے تھے اور جس کو خط لکھا تھا وہ کافر تھا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۰۷: بَابُ کَیْفَ یُکْتَبُ اِلٰی اَھْلِ الشِّرْکِ

باب: مشرکوں کو خط لکھنے کی کیفیت میں

۲۷۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ ھِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَیْہِ فِیْ نَفَرٍ مِنْ قُرَیْشٍ وَکَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَاَتَوْہُ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِکِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقُرِیَٔ فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلٰی ھِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی اَمَّا بَعْدُ۔

۲۷۱۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ابوسفیان نے خبر دی ان کو ہرقل نے پیغام بھیجا ابوسفیان کی طرف اور وہ قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بر سبیل تجارت شام کو گئے تھے پس یہ سب قریشی حاضر ہوئے دربار میں ہرقل کے اور ذکر کیا ابوسفیان نے حدیث کو پھر کہا کہ منگوایا ہرقل نے خط مبارک آنحضرت ﷺ کا اور وہ پڑھا گیا اس کے آگے تو اس میں یہ عبارت تھی بسم اللہ سے اخیر تک یعنی شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ رحمٰن و رحیم کے یہ تحریر ہے محمدؐ کی طرف سے جو بندے ہیں اللہ کے اور رسول ﷺ ہیں اس کے بھیجی گئی ہے ہرقل کی طرف جو بڑا حاکم ہے روم کا' سلام ہے اس پر جو تابع ہو راہِ حق کا' امابعد الخ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔ مترجم: پوری روایت ابتدائے بخاری میں موجود ہے۔

۱۶۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ خَتْمِ الْکِتَابِ

باب: مکتوب پر مہر کرنے کے بیان میں

۲۷۱۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ نَبِیُّ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یَّکْتُبَ اِلَی الْعَجَمِ قِیْلَ لَہٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا یَقْبَلُوْنَ اِلَّا کِتَابًا عَلَیْہِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا قَالَ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِہٖ فِیْ کَفِّہٖ۔

۲۷۱۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ جب ارادہ کیا نبیؐ نے کہ خط لکھیں عجم کی طرف تو لوگوں نے عرض کی عجم خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو تو بنوائی آپ ﷺ نے مہر راوی نے کہا گویا کہ میں اب دیکھتا ہوں چمک اس انگوٹھی کی جس میں مہر تھی ان کی ہتھیلی میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت ﷺ جب انگوٹھی پہنتے نگینہ اس کا ہتھیلی کی طرف کرتے۔

۱۶۰۹: بَابُ کَیْفَ السَّلَامُ

باب: کیفیت میں سلام کے

۲۷۱۹: عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِیْ قَدْ ذَھَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَ اَبْصَارُنَا مِنَ الْجَھْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ

۲۷۱۹: روایت ہے مقداد بن اسودؓ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں اور دو رفیق میرے یعنی مدینہ میں کہ ضعیف ہو گئے کان اور آنکھیں ہماری فقر اور فاقہ سے اور پیش کرتے تھے اپنے نفسوں کو اصحابؓ نبی ﷺ پر سو کوئی

ﷺ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَاَتٰی بِنَا اَهْلَهٗ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِحْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُهٗ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ نَصِيْبَهٗ وَنَرْفَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَصِيْبَهٗ فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَايُوْقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَاْتِيْ شَرَابَهٗ فَيَشْرَبُهٗ۔

ہم کو قبول نہ کرتا تھا سو آئے ہم نبی ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ ہم کو اپنے گھر لے آئے اور وہاں تین بکریاں تھیں سو فرمایا نبی ﷺ نے دودھ دوہو ان کا پس ہم دوہتے تھے دودھ کو اور پیتا تھا ہر آدمی اپنا حصہ اور اٹھا رکھتا تھا آنحضرت ﷺ کا حصہ سو آنحضرت ﷺ تشریف لائے رات کو اور اس طرح سلام کرتے تھے کہ نہ جگاتے تھے سونے والے کو اور سنائی دیتی تھی جاگتے کو پھر تشریف لائے مسجد میں اور نماز پڑھتے تھے یعنی تہجد کی پھر آتے تھے اپنے حصہ کی طرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ حسن آداب تھا حضرت ﷺ کا کہ اس طرح سلام کرتے کہ سوتا نہ جاگے اور جاگتا سن لے۔

۱۶۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلٰی مَنْ يَّبُوْلُ

جو پیشاب کرتا ہو اس پر سلام کی کراہت میں

۲۷۲۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔

۲۷۲۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ایک مرد نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ پر اور آپ ﷺ پیشاب کرتے تھے پھر جواب نہ دیا آپ ﷺ نے اس کو سلام کا۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس باب میں علقمہ بن فغواء اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: بحر میں کہا ہے کہ مکروہ ہے سلام کرنا مصلے پر اور قاری پر اور جو مجلس قضا پر حکم دے رہا ہو یا بحث کر رہا ہو فقہ و تفسیر وغیرہ کی یا پائخانہ پیشاب کرتا ہو اور اگر سلام کیا بھی ان پر تو ان کو جواب دینا واجب نہیں اس لئے کہ سلام اس کا غیر محل میں ہے۔

۱۶۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّقُوْلَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِيًا

باب: ابتداء میں علیک السلام کہنے کی کراہت میں

۲۷۲۱: عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيْهِمْ وَلَا اَعْرِفُهٗ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهٗ بَعْضُهُمْ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ اِذَا

۲۷۲۱: روایت ہے ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اپنی قوم کے کہا اس مرد نے کہ طلب کیا میں نے نبیؐ کو اور نہ پا سکا میں ان کو سو بیٹھ گیا میں، پھر چند لوگ آئے کہ ان میں آپؐ بھی تھے اور میں آپ کو نہ پہچانتا تھا اور آپؐ صلح کراتے تھے انکے بیچ میں، پھر جب فارغ ہوئے آپ کھڑے ہوئے۔ آپؐ کے ساتھ کچھ لوگ ان میں سے اور کہنے لگے یارسول اللہ! پھر جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو میں کہنے لگا علیک السلام یارسول اللہ علیک السلام یارسول اللہ علیک السلام یارسول اللہ تو فرمایا آپؐ

لَقِيَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ قَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔

نے یہ دعا ہے میت کی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب ملے آدمی اپنے بھائی مسلمان سے تو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، پھر جواب دیا مجھے نبیؐ نے یعنی سلام کا اور فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تین بار۔

ف: روایت کی یہ حدیث ابوغفار نے ابوتمیمہ ہجیمی سے انہوں نے ابی جری سے کہ جن کا نام جابر بن سلیم ہے، سے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی ﷺ کے پاس پھر ذکر کی حدیث آخر تک اور ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے ابی غفار مثنی سے انہوں نے ابی تمیمہ ہجمی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے انہوں نے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور کہا میں نے علیک السلام مت کہو بلکہ السلام علیکم کہو اور ذکر کیا قصہ طویل یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۲۷۲۲۔ ۲۷۲۳: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا۔

۲۷۲۲۔۲۷۲۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہؐ جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اسے تکرار کرتے یعنی تا کہ مخاطب خوب سمجھ لیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۱۶۱۲: بَابٌ

باب: مجالس پر گذرنے کے بیان میں

۲۷۲۴: عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذَا قَبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اِثْنَانِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْ بَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۲۷۲۴: روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول اللہؐ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور لوگ آپؐ کے پاس تھے کہ اتنے میں تین شخص سامنے سے آئے سو آگے بڑھ آئے دو شخص رسول اللہ کی طرف اور چلا گیا ایک ان میں سے پھر جب کھڑے ہوئے وہ مجلس پر آنحضرتؐ پر سلام کیا ان دونوں نے اور ایک نے ان میں سے دیکھی کچھ جگہ حلقے کے اندر سو داخل ہوا وہ مجلس میں اور بیٹھ گیا وہ اس جگہ میں اور دوسرا بیٹھ گیا اس مجلس کے پیچھے اور تیسرا تو پیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا پھر جب فارغ ہوئے رسول اللہؐ اس وعظ نصیحت سے جو فرما رہے تھے تو فرمایا آپؐ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ان تینوں کے حال کی سو ایک نے ان میں سے جگہ چاہی اللہ کی طرف سو جگہ دی اس کو اللہ تعالیٰ نے یعنی حلقہ میں صاحبین کے داخل ہوا اور انوار حدیث سے قرب الٰہی حاصل کیا اور دوسرے نے شرم کی یعنی حلقہ میں داخل ہونے سے سو شرم کی اللہ تعالیٰ نے اس سے یعنی بخش دیا اس کو اور مواخذہ نہ کیا اس کے ذنوب کا اور تیسرا سو اس نے منہ پھرا اس سے اللہ تعالیٰ نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابومرہ مولیٰ ہیں ام ہانی بنت ابی طالب کے اور نام ان کا یزید ہے اور بعضوں نے کہا مولیٰ ہیں عقیل بن ابی طالب کے۔

۲۷۲۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا

۲۷۲۵: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہا انہوں نے کہ جب آتے ہم نبیؐ کے

النَّبِیَّ ﷺ جَلَسَ اَحَدُنَا حَیْثُ یَنْتَهِیْ۔

پاس بیٹھ جاتا ہر ایک ان میں سے جہاں پہنچتا یعنی محفل میں جہاں جگہ پاتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ زہیر بن معاویہ نے سماک سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت صحابہؓ یہی تھی کہ محفل میں جہاں جگہ پاتے وہیں بیٹھ جاتے طالب مقاماتِ عالیہ اور راغب مسندات علیہ نہ ہوتے جیسے اب ہمارے ابنائے زمان اور اخوان دوران اس پر مرتے ہیں اور مراتب جلوس میں تکرار کرتے ہیں نعوذ باللہ منہا۔

۱۶۱۳: بَابُ مَاجَاءَ عَلَی الْجَالِسِ فِی الطَّرِیْقِ

باب: راہ پر بیٹھنے کے بیان میں

۲۷۲۶: عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ یَسْمَعْهُ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّفَا عِلِیْنَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَاَعِیْنُوا الْمَظْلُوْمَ وَاهْدُوا السَّبِیْلَ۔

۲۷۲۶: بسند مذکر مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گذرے چند لوگوں پر انصار کے وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے راہوں میں سو فرمایا آپ ﷺ نے اگر تم کو ضرور ہے یہاں بیٹھنا تو جواب دو سلام کرنے والے کا اعانت کرو مظلوم کی اور راہ بتاؤ بھولے ہوئے کو یعنی ان شروط سے بیٹھو تو خیر روا ہے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی شریح خزاعیؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: راہوں میں بیٹھنا موجب فتنوں کا ہے اور مشابہت ہے قطاع الطریق کی اور سبب ہے غفلت کا ذکر الٰہی ہے اس لئے کہ بازار مساجد ہیں شیطان کی اور بدترین جگہ ہے دنیا کی، پھر وہاں بضرورت بیٹھے بھی تو یہ امور اپنے اوپر لازم جانے ورنہ بہر حال اس سے اجتناب اولیٰ ہے۔

۱۶۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُصَافَحَةِ

باب: مصافحہ کے بیان میں

۲۷۲۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاهُ وَ صَدِیْقَهٗ اَیَنْحَنِیْ لَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَلْتَزِمُهٗ وَیُقَبِّلُهٗ قَالَ لَا قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدِهٖ وَیُصَافِحُهٗ قَالَ نَعَمْ۔

۲۷۲۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا کہ عرض کی ایک مرد نے کہ یا رسول اللہ! ایک آدمی ہم میں سے ملے اپنے بھائی یا دوست سے تو کیا جھکے اس کیلئے فرمایا آپؐ نے نہیں اس نے عرض کی کیا لپٹ جائے اس سے اور بوسہ دے فرمایا آپؐ نے کہ نہیں عرض کی اس نے پکڑے ہاتھ اسکا اور مصافحہ کرے اس سے فرمایا آپؐ نے ہاں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۲۸: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

۲۷۲۸: روایت ہے قتادہؓ سے کہا انہوں نے انسؓ سے کہ کیا مصافحہ مروج تھا اصحاب رسول اللہ میں تو کہا انسؓ نے کہ ہاں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۲۹: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِیَّةِ الْاَخْذُ بِالْیَدِ۔

۲۷۲۹: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تحیہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ ہاتھ پکڑے یعنی مصافحہ کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے محفوظ نہیں گنا اور کہا انہوں نے کہ میرے نزدیک شاید ارادہ کیا یحییٰ نے حدیث سفیان کی جو روایت کی ہے سفیان نے منصور سے انہوں نے خیثمہ سے انہوں نے اس شخص سے کہ سنا اس نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ

سے کہ فرمایا آپؐ نے رات کو باتیں کرنا جائز نہیں مگر اس کو جو ارادہ نماز کا رکھتا ہو یا مسافر ہو کہا محمد نے اور روایت کی گئی ہے منصور سے انہوں نے روایت کی ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے یا کسی اور سے سوا ان کے فرمایا تمام تحیہ سے ہاتھ پکڑنا یعنی مصافحہ کرنا۔

۲۷۳۰ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَنْ يَضَعَ اَحَدُكُمْ يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَوْقَالَ عَلٰى يَدِهٖ فَيَسْاَلُهٗ كَيْفَ هُوَ وَ تَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ۔

۲۷۳۰: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پوری عیادت مریض یہ ہے کہ رکھے ایک تم میں کا اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر یا فرمایا اس کے ہاتھ پر پھر پوچھے کہ کیسا ہے وہ اور پورا تحیہ تمہارا تمہارے درمیان مصافحہ ہے۔

ف: اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں کہا محمد نے عبیداللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف اور قاسم بیٹے عبدالرحمٰن کے ہیں اور کنیت ان کی ابا عبدالرحمٰن ہے اور وہ ثقہ ہیں اور مولا ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور قاسم شامی ہیں۔

۲۷۳۱ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا۔

۲۷۳۱: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی دو مسلمان نہیں ہیں کہ وہ آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں مگر یہ کہ بخشے جاتے ہیں وہ دونوں قبل اس کے کہ جدا ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ براءؓ سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے براءؓ سے مترجم: مصافحہ کہ صفح سے مشتق ہے یعنی صفحہ ید کو صفحہ ید سے ملانا ایک ہی ہاتھ سے سنت ہے اور لغت بھی اسی کا مؤید ہے چنانچہ قاموس میں ہے: المصافحة الاحد باليد اور مجمع البحار میں ہے: المصافحة مفاعلة من الصاق الكف بالكف واقبال الوجه بالوجه اور قسطلانی نے شرح بخاری میں کہا ہے: المصافحة الافضاء بصفحته اليد الى صفة اليد۔

۱۶۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

باب: معانقہ اور بوسہ کے بیان میں

۲۷۳۲ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِیْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللّٰهِ مَارَاَيْتُهٗ عُرْيَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ۔

۲۷۳۲: روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول اللہ میرے گھر میں تھے پس حاضر ہوئے وہ اور دروازہ ٹھونکا سو کھڑے ہو گئے آنحضرت ﷺ کی طرف جانے کو برہنہ کھینچتے تھے کپڑے اپنے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دیکھا میں نے ان کا بدن کھلا ہوا قبل اسکے اور نہ بعد اس کے پس باہر جا کر ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ مترجم: زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ متبنیٰ تھے رسول خدا ﷺ کے اور صحابہ جلیل القدر ہیں قرآن عظیم الشان میں ان کے سوا اور کسی صحابی کا نام مذکور نہیں حضرت ان کو بہت چاہتے تھے یہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں حضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے یہ اس وقت کا ذکر ہے اور برہنہ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ چادر مبارک کندھوں سے گر گئی اور خوشی کے مارے آپ نے پوری چادر نہ اوڑھی جلدی دوڑے کہ ان سے ملیں اور معانقہ سنت ہے اس شخص سے کہ سفر سے آیا ہو۔

١٦١٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

باب: ہاتھ پیر پر بوسہ دینے کے بیان میں

٢٧٣٣ : عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهِ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْسَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصِنَةً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدِ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ وَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ يَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ۔

٢٧٣٣: روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا انہوں نے کہ ایک یہودی نے کہا اپنے رفیق سے کہ چل ہمارے ساتھ اس نبی کی طرف تو جواب دیا اس کے رفیق نے کہ ان کو نبی نہ کہو کہ اگر وہ سن لیں گے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہوں گے غرض وہ دونوں حاضر ہوئے خدمت میں رسول اللہ ﷺ کے اور سوال کیا انہوں نے ان نو باتوں کا جو کھلے ہوئے احکام تھے اللہ تعالیٰ کے اور توراۃ کے سرے پر لکھے جاتے تھے سو فرمایا آپ ﷺ نے کہ وہ نو حکم یہ ہیں کہ شریک مت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اور چوری مت کرو اور زنا مت کرو اور مت مارو وہ جان کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا مارنا مگر ساتھ حق کے اور مت لے جاؤ بے گناہ بے قصور شخص کو حاکم کے پاس تا کہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت باندھ کے کسی کا خون ناحق مت گراؤ اور سحر مت کرو اور سود مت کھاؤ اور پارسا عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ اور کافروں کے مقابلہ سے جہاد میں مت بھاگو غرض یہ حکم تو سب بندوں کے لیے ہیں اور خاص تمہارے لیے اور اے یہود یہ بھی حکم ہے کہ تم ظلم و زیادتی اور حد سے مجاوزت مت کرو ہفتہ کے دن' کہا راوی نے کہ پس چوم لیے انہوں نے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر آنحضرت ﷺ کے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک تم نبی ہو' تب فرمایا آپ نے کہ پھر کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ تابع ہو تم میرے کہا راوی نے انہوں نے کہا کہ یہود قائل ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں نبی ہوا کریں اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر تمہارے تابع ہوں تو یہود ہم کو قتل کر ڈالیں۔

ف: اس باب میں یزید بن اسودؓ سے اور ابن عمرؓ اور کعب بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ جو یہود نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی آہ یہ مکر ہے ان کا اور صریح ان کے قول میں تناقض ہے اس لیے کہ وہ خود حضرت ﷺ کی رسالت پر گواہی دے چکے پھر عذر ان کا سوائے مکر و فریب اور کیا تصور کیا جائے اور شرنبلالی نے رسالہ دہ خود میں کہا ہے کہ مستفاد ہوتے ہیں کلام مذکور سے یعنی جو اس رسالہ میں سابقاً گذرا ہے اور بوسہ دینے میں یعنی ہاتھ پر یا سر پر پانچ قول ہیں اول تو کراہت مطلقاً اور یہ قول ہے امام کا دوسرے لا باس بہ مطلقاً اور یہ قول ہے صاحبین کا تیسرے تفصیل کہ اگر بوسہ دینا تبرک کے ہے جیسا کہ بوسہ دینا عالم متورع یا سلطان عادل کے ہاتھ پر تو رخصت دی ہے اس کی بعض متاخرین نے چوتھے بوسہ دینا اسکے ہاتھ کا کہ اس سے تبرک مراد نہیں بلکہ غرض فاعل کی طلب دنیا اور اکرام اہل دنیا ہے اور یہ مکروہ ہے۔ پانچویں اگر ارادہ کیا اسکے فاعل نے تعظیم مسلم اور اکرام اسلام کا تو لا باس بہ ہے۔ انتہی' فقیر کہتا ہے کہ

احادیث بوسہ کے باب میں دو ۲ طور پر وارد ہوئے ہیں بعض میں ان کی نہی وارد ہے چنانچہ حدیث انس بن مالکؓ کی کہ ابتدائے باب میں مصافحہ میں گذری اور بعض میں جواز اس کا جیسا کہ حدیث عائشہؓ کی زید بن حارث کے حال میں، پس دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ بوسہ دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مصافحہ اور سلام کی طرح رائج نہ تھا اور بسبیل ندرت واقع ہوا ہے پس تطبیق اس کی دو طرح پر ہے اول یہ کہ نہی کو محمول کریں اس بوسہ پر جو موجب فتنہ ہو اور برسبیل شہوت اور جواز کو حمل کریں اس پر جو برسبیل کرامت ہو۔ دوسرے یہ کہ نہی کو حمل کریں اور فعل کو بیان جواز پر غرض عادت اس کی خلاف عاداتِ زمان رسالت ہے۔

١٦١٧ : بَابُ مَاجَاءَ فِي مَرْحَبًا

باب: مرحبا کہنے کے بیان میں

۲۷۳۴ : عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِیءٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ یَغْتَسِلُ وَ فَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِیءٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِیءٍ فَذَكَرَ قِصَّةً فِی الْحَدِیْثِ۔

۲۷۳۴: روایت ہے ام ہانی سے وہ کہتی ہیں کہ گئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا سو پایا میں نے کہ وہ غسل کرتے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اُن کی آڑ کر رہی تھیں ایک کپڑے سے، کہا ام ہانی نے پھر سلام کیا میں نے ان پر اور فرمایا انہوں نے کون ہے یہ؟ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحبا ام ہانی کو اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ اس حدیث میں۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۳۵ : عَنْ عِكْرَمَةَ ابْنِ اَبِیْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ۔

۲۷۳۵: روایت ہے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا انہوں نے کہ جس دن میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحبا ہے سوار مہاجر کو۔

ف: اس باب میں بریدہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن مسعود کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں اور موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مصعب بن سعد کا اور یہ صحیح تر ہے اور سنا میں نے محمد بشار سے کہتے تھے موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں کہا محمد بن بشار نے کہ لکھیں میں نے بہت سی حدیثیں موسیٰ بن مسعود سے پھر چھوڑ دیا میں نے ان کو یعنی بسبب ضعف کے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابِ الْاَدَبِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں آداب کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

۱۶۱۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ

۲۷۳۶: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ اِذَا مَاتَ يُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

باب: چھینک کا جواب دینے کے متعلق

۲۷۳۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں اول یہ کہ جب ملے اس سے سلام کرے اور دوسرے یہ کہ قبول کرے اور حاضر ہو جب بلائے اس کو تیسرے یہ کہ جواب دے اسکی چھینک کا جب وہ چھینکے یعنی یرحمک اللہ کہے جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے چوتھے یہ کہ عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو۔

۱۶۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ بُعِثَ

۲۷۳۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ۔

باب: اس بیان میں کہ آپ ﷺ کس سن میں مبعوث ہوئے؟

۲۷۳۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ پر وحی اتری جب وہ چالیس برس کے تھے پھر مکہ میں تیرہ برس رہے اور مدینہ میں دس برس اور وفات ہوئی آپ ﷺ کی جب تریسٹھ برس کے تھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۳۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ

۲۷۳۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آپ ﷺ کی وفات ہوئی جب پینسٹھ برس کے تھے۔ ف: ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور

وَسِتِّيْنِ سَنَةً۔

روایت کی ان سے محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے اسی کی مثل۔

۲۷۳۹ : عَنْ اَنَسِ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَابِا لْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَابِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَسِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

۲۷۳۹: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دراز قد نہ تھے اور نہ بہت کوتاہ اور رنگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت سفید نہ تھا اور نہ بالکل گندم گوں اور بال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے نہ بہت ژولیدہ تھے اور مکہ میں دس برس رہے اور مدینہ دس اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور بیس بال سفید نہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں اور ریش میں یعنی اس سے کم تھے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۲۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اٰيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

باب: معجزات اور خصائص نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں

۲۷۴۰ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَا عْرِفُهُ الْاٰنَ۔

۲۷۴۰: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مکہ میں ایک پتھر ہے کہ وہ مجھ پر سلام کرتا تھا جن راتوں میں مبعوث ہوا تھا کہ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۷۴۱ : عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلَ تَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَاكَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّاِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ۔

۲۷۴۱: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا انہوں نے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ کھاتے رہے ایک کونڈی سے صبح سے رات تک کہ دس آدمی بیٹھتے تھے اور دس اٹھتے تھے ہم نے کہا سمرہؓ سے کہ پھر اس کونڈی میں کچھ بڑھایا نہ جاتا تھا' انہوں نے کہا تم کو تعجب کیوں آتا ہے اس میں کہیں سے بڑھایا نہ جاتا تھا مگر وہاں سے اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کی طرف یعنی خدا کی طرف سے اسکی امداد ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ خدائے رزق آسمانوں پر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر ہے۔

۲۷۴۱ (ل) : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔

۲۷۴۱ (ل): روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض نواحی مکہ میں نکلے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا اس نے کہا سلام ہے تم پر رسول اللہ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عباد بن ابی یزید سے انہیں میں ہیں فروہ کہ جن کی کنیت ابوالمغراء ہے۔

۲۷۴۱ (ب) : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۷۴۱ (ب): روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے

ﷺ خَطَبَ اِلٰی لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَتَ۔

ایک کھجور کی ٹنڈ ھ سے تکیہ لگا کر پھر جب آپ ﷺ کے لیے منبر تیار کیا اور آپ ﷺ نے اس پر خطبہ پڑھا وہ ٹنڈ ھ رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے پھر اترے نبی ﷺ اور اس کو چھوا وہ چپ ہو رہا۔

ف: اس باب میں ابی اور جابرؓ ابن عمر اور سہل بن سعدؓ اور ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: وہ ستون چونکہ ذکر الٰہی سے مست و سرشار تھا اور ہمیشہ لذت یاد الٰہی سے شاد و فرحال تھا جب منبر تیار ہوا۔ وہ درد ہجراں اور فراق سے رونے لگا جب حضرت کی جدائی سے چوب خشک کا یہ حال ہو تو انسان کی جدائی کا درد نہ پائے کیا معنی اور یقین جانو کہ تلطخ بہ محدثات امور و تعلق بہ بدعات بے نور آپ ﷺ کی جدائی کا سبب ہیں کہ آپ ﷺ ان سے نفور ہیں سو جو مومن ان چیزوں سے نفرت نہ کرے وہ چوب خشک سے بدتر ہے۔

۲۷۴۱ (ج): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ۔

۲۷۴۱ (ج): روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا کیونکر جانوں میں کہ آپ ﷺ نبی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں بلا دوں اس شاخ کو کھجور کی اور وہ گواہی دے کہ میں رسول اہوں جب تو تو جانے گا پھر بلایا آپ نے اور وہ کھجور سے اتر کر حضرت کے آگے گر پڑی اور پھر فرمایا کو لوٹ جا وہ چلی گئی پس وہ اسلام لایا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۲۷۴۱ (د): عَنْ اَبِیْ زَيْدِ بْنِ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهٗ عَلٰی وَجْهِیْ وَدَعَالِیْ قَالَ عَزْرَةُ اِنَّهٗ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِیْ رَاْسِهٖ اِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيْضٌ۔

۲۷۴۱ (د): روایت ہے ابو زیدؓ سے کہ ہاتھ پھیرا رسول اللہ ﷺ نے میرے منہ پر اور دعا کی میرے لیے غرزہ نے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ ابو زید ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے کئی ایک بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔

۱۶۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِيْجَابِ التَّشْمِيْتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

باب: واجب ہونے میں تشمیت کے بعد حمد عاطس کے

۲۷۴۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِیْ لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ۔

۲۷۴۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ دو شخصوں کو چھینک آئی نبی ﷺ کے پاس پس جواب دیا آپ ﷺ نے ایک کو اور نہ جواب دیا دوسرے کو پھر جس کو جواب نہ دیا تھا آپ ﷺ نے اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے جواب دیا اسکو اور مجھے جواب نہ دیا تو فرمایا آپ ﷺ نے اس نے حمد کی اللہ تعالیٰ کی یعنی الحمد للہ کہا اور تو نے حمد نہ کی اللہ تعالیٰ کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٢٢: بَابُ مَا جَآءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسَ

باب: تعداد تشمیت میں

۲۷۴۳: عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ۔

۲۷۴۳: روایت ہے سلمہؓ سے کہ چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد نے اور میں حاضر تھا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ پھر چھینکا وہ دوبارہ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کو زکام ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ایاس سے انہوں نے اپنے باپ سلمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی' مگر اس میں یہ مروی ہے کہ تیسری بار حضرتؐ نے فرمایا یہ شخص مزکوم ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن مبارک کی حدیث سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا اور روایت کی شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث مانند یحییٰ بن سعید کے روایت کی ہم سے یہ حدیث احمد بن حکم نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے۔ انہوں نے عکرمہ بن عمار سے۔

۲۷۴۴: عَنْ عُمَرَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُشَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَاِذَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا۔

۲۷۴۴: روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند مذکور[1] کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دو چھینک والے کا تین بار پھر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی مجہول ہے۔

١٦٢٣: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَ تَخْمِيْرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

باب: چھینکنے کے وقت آواز پست کرنے اور منہ چھپا لینے کے بیان میں

۲۷۴۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْبِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ۔

۲۷۴۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ کو جب چھیک آتی تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے اور پست فرماتے اپنی آواز کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٢٤: بَابُ مَاجَآءَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

باب چھینک کی مدح اور جمائی کے ذم میں

۲۷۴۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَاِذَا قَالَ اٰهْ اٰهْ فَاِنَّ

۲۷۴۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھینکنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی لینا شیطان کی طرف ہے پھر جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیے کہ رکھ لے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اور جب کہتا ہے جمائی لینے والا آہ آہ تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے اور

[1] یعنی جو سند متن میں ہے۔ ۱۲

الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ وَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ اٰهْ اٰهْ إِذَا تَثَاءَ بَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ۔

بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب کہ کوئی شخص آہ آہ کہتا ہے جمائی لیتے وقت تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: بعض نسخوں میں جو مطبوعہ دہلی ہیں ان میں یہ روایت یہیں تک مروی ہے کہ جب کہتا ہے جمائی لینے والا تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے اور بعض نسخوں میں اس کے بعد بھی عبارت تحریر ہوئی موجود ہے۔

۲۷۴۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ أَنْ يَقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِذَا تَثَاءَ بَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ وَ لَا يَقُوْلُ هَاهَ هَاهَ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ يَضْحَكُ مِنْهُ۔

۲۷۴۷: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب چھینکے کوئی تم میں سے اور کہے الحمدللہ تو لازم ہے کہ جو سنے اس کو کہے یرحمک اللہ یعنی رحمت کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور رہی جمائی سو جب جمائی آئے تم میں سے کسی کو تو چاہیے کہ اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اس لیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور یہ صحیح تر ہے ابن عجلان کی روایت سے یعنی جو اس کے اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی ذئب خوب یاد رکھنے والے ہیں سعید مقبری کی روایت کو اور اثبت ہیں ابن عجلان سے اور سنا میں نے ابی بکر عطاء بصری سے روایت ہے علی[1] بن مدینی سے وہ یحییٰ سے اور وہ ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں کہ سعید مقبری نے اپنی بعض روایات براہ راست حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں جبکہ بعض روایات ایک شخص کے واسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں اور یہ روایتیں مجھ پر خلط ملط ہوگئیں لہٰذا میں نے سب کو اسی طرح روایت کیا: "عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ"۔

۲۷۴۸۔ ۲۷۴۹: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهٗ عَلَيَّ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

۲۷۴۸۔ ۲۷۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے آپ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس طرح آتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کبھی مجھے گھنٹی کی سی آواز سنائی دیتی ہے[2] اور یہ مجھ پر سخت ہوتی ہے۔ اور کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں آجاتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے کہ میں اسے یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہ سے فرمایا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سخت جاڑوں میں جب وحی اترتی اور تمام ہو جاتی تو ان کے ماتھے پر پسینہ آجاتا تھا یعنی بسبب شدت کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابو جہل کے بھائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے ہیں اور فضلائے صحابہ سے ہیں اور فتوح شام میں شہید ہوئے۔ پندرہویں سال ہجرت کے اور احتمال ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ کے آگے

[1] [2] یہاں پر مترجم نسخہ میں عبارت موجود نہیں تھی اور آگے بھی احادیث کا تسلسل عربی کتب جیسا نہیں لیکن بندہ پوری سعی کے باوجود کوئی توجیہ کرنے سے قاصر ہے کہ مترجم رحمہ اللہ نے عربی نسخہ میں اور مترجم نسخے کے چند درج ذیل ابواب میں ترتیب کا اتنا فرق کیوں ڈالا۔ ماسوا اس کے کہ سہو کتابت ہو۔ واللہ اعلم۔ حافظ

حضرتؐ سے سوال کیا ہو یا ان کو خبر دی ہو اور اس صورت میں یہ مرسل ہے صحابی کی مگر حکم موصول میں ہے جمہور کے نزدیک اس لیے کہ عقل اور قیاس کو اس میں دخل نہیں قولہ آپؐ پر کیونکر وحی آتی ہے یعنی نفس وحی سے سوال کیا یا اس کے اوصاف سے اور بہرحال مراد یہ ہے کہ وحی لے کر فرشتہ کیونکر آتا ہے اور دو قسمیں وحی کی فرمائیں ایک اواز جرس دوسرے متمثل ہونا فرشتہ کا۔ بصورت مردم اول شدید ہے اس لئے کہ حال متصف باوصاف سامع نہیں ہے اور ثانی آسان اس لیے کہ متصف باوصاف سامع ہے۔

۱۶۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ میں

۲۷۵۰: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَارَأَيْتُ مِنْ ذِىْ لِمَّةٍ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ۔

۲۷۵۰: روایت ہے براءؓ سے کہ کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا کسی لمہ والے کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے بال ایسے تھے کہ کندھے سے لگتے تھے اور دونوں شانوں میں آپ ﷺ کے بہت فرق تھا نہ تھے کوتاہ قد نہ بہت لمبے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: لمہ وہ بال ہیں کہ کان کی لو سے نیچے ہوں اور دونوں شانوں کی دوری دلالت کرتی ہے سینہ کے چوڑے ہونے پر اور وہ علو ہمت اور وسعتِ علم اور فراخ حوصلگی پر دال ہے اور قد آپؐ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے سب سے اونچے معلوم ہوتے۔

۲۷۵۱ ـ ۲۷۵۲: عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ۔

۲۷۵۱ـ۲۷۵۲: روایت ہے ابواسحاق سے کہ ان سے پوچھا کسی نے چہرہ آپ ﷺ کا مثل تلوار کے تھا یعنی طولانی انہوں کے کہا نہیں مثل چاند کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپؐ کا لمبا ہوگا براء نے کہا نہیں گول تھا۔

۲۷۵۳ ـ ۲۷۵۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشَاتَكَفَّا تَكَفِّيًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۷۵۳ـ۲۷۵۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نہ تھے نبی ﷺ بہت لمبے اور نہ بہت ٹھنگنے پر گوشت تھیں، ہتھیلیاں آپ ﷺ کی اور تلوے بڑے سر والے بڑے جوڑوں والے یعنی گھٹنے اور کہنیاں پر گوشت اور فربہ تھیں سینہ سے ناف تک باریک بال تھے جب چلتے آگے جھکتے چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہو نہ دیکھا میں نے ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کوئی ان کے برابر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے ابی سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۲۷۵۵: عَنْ عَلِيٍّ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ

۲۷۵۵: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ جب وہ حلیہ بیان فرماتے نبی ﷺ کا کہتے کہ آپ ﷺ بہت لمبے نہ تھے اور نہ بہت ٹھنگنے، میانہ قد

وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدَ ذُوْمَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ﷺ۔

والے تھا لوگوں میں اور بہت گھونگھر والے نہ تھے بال آپ ﷺ کے اور بالکل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگھر لیے اور بہت فربہ بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ اس میں کچھ گولائی تھی گوری رنگ سپیدی اور سرخی ملی ہوئی سیہ چشم لمبی پلکوں والی بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے بیچ پر گوشت تھا بدن پر آپ ﷺ کے بال نہ تھے مگر ایک خط سینہ سے ناف تک کھنچا تھا بالوں کا' پر گوشت تھیں ہتھیلیاں اور تلوے آپ ﷺ کے جب چلتے زمین پر پیر گاڑ کر رکھتے گویا وہ نیچے اترتے ہیں اور جب کسی کی طرف پھر کر دیکھتے تو پورے بدن سے پھرتے فقط آنکھ چرا کر نہ دیکھتے جیسے متکبروں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پھیر کر جیسے ہلکے لوگوں کی عادت ہے' ان کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والے یعنی بغض وحسد کسی سے نہ رکھتے تھے اور سینہ چوں آئینہ صاف رکھتے اور سب سے زیادہ سچے بات میں اور نرم طبیعت والے بزرگ عیش جوان کو یکبارگی دیکھتا ڈر جاتا اور جوان سے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکھتا ان کی تعریف کرنے والا کہتا تھا کہ میں نے کبھی ان کے مثل نہ دیکھا نہ قبل ان کے نہ بعد ان کے' رحمت اور سلامتی بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر۔

ف: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہا ابوجعفر نے سنا میں نے اصمعی سے کہتے تھے تفسیر میں صفت رسول خدا ﷺ کے کہ ممغط بہت لمبا کہا انہوں نے اور سنا میں نے ایک اعرابی سے کہ وہ اپنی باتوں میں کہتا تھا تمغط فی نشابته یعنی بہت کھینچا اپنا تیر۔ اور متردد ہے کہ جس کا بعض بدن بعض میں گھسا ہوا ہو ٹھگنے پن کی وجہ سے اور قطط وہ بال ہیں جس میں بہت گھونگر ہو اور رجل وہ کہ جس کے بالوں میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مطهم نہایت فربہ کثیر اللحم اور مکلثم جس کا چہرہ گول اور بدور ہو اور مشرب وہ جس کے رنگ میں سپیدگی اور سرخی ملی ہوئی ہو اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور ادعج وہ جس کی آنکھوں کی سیاہی خوب کالی ہو اهدب جسکی پلکیں لمبی ہوں اور کتد دونوں شانوں کے ملنے کی جگہ اور کو کاہل بھی کہتے ہیں اور مسربه ایک خط دراز مستقیم سینہ سے ناف تک ہے بالوں کا اور شثن وہ شخص جس کی انگلیاں ہاتھ پیروں کی اور ہتھیلی اور قدم فربہ پر گوشت ہوں اور تقلع قوت سے چلنا پیر گاڑھ کر اور حبب اترنا عرب کہتا ہے اترے ہم صبرب اور عبب سے یعنی بلندی سے اور جلیل المشاش یعنی بڑے جوڑوں والے مراد اس سے شانوں کا سر ہے یعنی شانہ بلند تھے اور عشرت سے صحبت مراد اس لیے کہ عشر ہم صحبت ہے اور بدیهة یکبارگی اچانک عرب کہتا ہے بدهته بامر یعنی اچانک یکبارگی گھبرا دیا میں اس کو کسی کام سے۔ ف: اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابی مجلز سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ مترجم: سبحان اللہ تقویٰ اور پرہیز گاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنی خلاف سنت گوارا نہ کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے بھی جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا ان کو روک دیا اور باز رکھا۔ افسوس ہے ہمارے اخوان زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر ان کی تعظیم کو کوئی بھولے سے کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جان کر ترک کرے تو ان کے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیز۔

١٦٢٦: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ

باب: ناخون تراشنے کے بیان میں

٢٧٥٦ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْاِ سْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ۔

٢٧٥٦: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پانچ چیزیں فطرت سے ہیں زیر ناف کے بال لینا اور ختنہ اور مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٧٥٧ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلاَّ اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ۔

٢٧٥٧: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دس خصلتیں فطرت سے ہیں کترنا مونچھوں کا دوسرے بڑھانا داڑھی کا اور توقیر اس کی تیسرے مسواک کرنا چوتھے ناک میں پانی ڈالنا پانچویں ناخن کترنا چھٹے پشتہائے انگشتان دھونا ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھواں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں پانی سے استنجا کرنا زکریا نے کہا کہ مصعب نے کہا بھول گیا میں دسویں چیز مگر یہ کہ وہ کلی کرنا ہو۔

ف: اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے کہا ابو عیسیٰ نے انتقاص ماء سے مراد ہے استنجاء کرنا پانی سے۔

١٦٢٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَوْقِيْتِ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ

باب: ناخون اور مونچھیں تراشنے کے وقت میں

٢٧٥٨ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً تَقْلِيْمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ۔

٢٧٥٨: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ نے مقرر کر دیا لوگوں کیلئے چالیس دن ناخون کاٹنے اور لبیں لینی اور زیر ناف کے بال مونڈنے کو یعنی اس مدت سے متجاوز نہ ہو۔

٢٧٥٩ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

٢٧٥٩: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا کہ وقت مقرر کیا گیا ہمارے لیے مونچھیں کترنے اور ناخون تراشنے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغل کے بال اکھاڑنے کا یہ کہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ یعنی اسکے اندر اگر مکرر کریں تو نہایت خوب ہے مگر اس سے متجاوز نہ ہوں کہ اشد کراہت ہے۔

ف: یہ حدیث حدیث اوّل سے زیادہ صحیح ہے اور ورقہ بن موسیٰ جو حدیث اوّل کی سند میں ہیں محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔

١٦٢٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي قَصِّ

باب: مونچھیں کترنے کے

الشَّارِبِ

بیان میں

۲۷۶۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ أَوْيَا خُذُمِنْ شَارِبِهِ قَالَ وَكَانَ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ إِبْرَاهِيمُ يَفْعَلُهُ۔

۲۷۶۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تھے نبی ﷺ کہ کترتے تھے اور لیتے تھے اپنے لب مبارک یعنی مونچھیں اور فرماتے تھے کہ خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۷۶۱ : عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۲۷۶۱: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نہ لیے اپنے لب یعنی مونچھیں نہ تراشیں وہ ہم میں سے نہیں ہماری سنت کے مخالف ہے۔

ف: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے یوسف بن صہیب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۱۶۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

باب: داڑھی کے اطراف سے کچھ بال لینے کے بیان میں

۲۷۶۲ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا۔

۲۷۶۲: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی ﷺ کچھ تراشا کرتے تھے اپنی ریش مبارک عرض وطول کی طرف سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاری رحمہ اللہ کو کہتے تھے عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہیں ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا کہ جس کی اصل نہ ہو یا یہ کہا کہ ان کی کوئی حدیث نہیں جانتا جس میں وہ متفرد ہوں سوا اس حدیث کے کہ نبی ﷺ کچھ بال تراشتے تھے اپنی داڑھی کے عرض سے اور طول سے اور نہیں جانتا میں اس کو مگر عمر بن ہارون کی روایت سے اور دیکھا میں نے ان کو یعنی بخاری کو بہتر رائے والا یعنی اچھا عقیدہ رکھنے والا عمر بن ہارون کے باب میں اور سنا میں نے قتیبہ سے کہ عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے کہا قتیبہ نے روایت بیان کی ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے ثور بن یزید سے کہ نبی ﷺ نے کھڑے کئے منجنیق اہل طائف پر کہا قتیبہ نے پوچھا میں نے وکیع [1] سے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ عمر بن ہارون ہیں۔

۱۶۳۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ كَمْ كَانَ حِينَ مَاتَ

باب: نبی ﷺ کے سن میں

۲۷۶۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ۔

۲۷۶۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔

ف: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عمار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے

[1] یہاں پر عبارت مہمل تھی اصل عربی عبارت کو دیکھ کر تکمیل کی گئی اور یہ حالت کتاب الادب میں کافی جگہ پر وقوع پذیر ہوئی۔ حافظ

کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے یہ حدیث حسن الاسناد ہے' صحیح ہے۔

۲۷۶۴ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَعْنِي يُوْحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ۔

۲۷۶۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تشریف رکھی رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں تیرہ برس یعنی بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ تریسٹھ برس کے تھے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہ اور حضرت انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور دغفل کا سماع نبی ﷺ سے صحیح نہیں ہوا اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن ہے' غریب ہے عمرو بن دینار کی روایت ہے۔

۲۷۶۵ : عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ۔

۲۷۶۵: روایت ہے جریرؓ سے کہ انہوں نے کہا خطبہ میں معاویہؓ بن ابی سفیان نے فرمایا کہ وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ تریسٹھ برس کے تھے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی تریسٹھ برس کے تھے اور میں بھی تریسٹھ کا ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۶۶ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ۔

۲۷۶۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات تریسٹھ پر ہوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَاسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهُ عَتِيْقٌ

اور نام ان کا عبداللہ بن عثمان ہے اور لقب ان کا عتیق ہے

۲۷۶۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْرَاُ اِلٰى كُلِّ خَلِيْلٍ مِنْ خُلَّةٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيْلُ اللّٰهِ۔

۲۷۶۷: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں ہر دوست کی دوستی سے باز آیا اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے مراد لیتے تھے وہ اپنے باپ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے اور ابن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۷۶۸ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۷۶۸: روایت ہے عمرؓ بن خطاب سے کہ فرمایا انہوں نے بے شک ابوبکرؓ سردار ہمارے اور بہتر اور محبوب تر تھے ہم سب لوگوں سے زیادہ نبیؐ کو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

۲۷۶۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ

۲۷۶۹: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ انہوں نے کہا میں نے کہا

لِعَائِشَةَ اَیُّ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ اَبُوْ بَکْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَکَتَتْ۔

حضرت عائشہؓ سے کہ اصحابؓ سے سب سے زیادہ پیارا کون تھا رسول اللہ ﷺ کا انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمرؓ میں نے کہا پھر کون فرمایا ابوعبیدہ بن جراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۷۰: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی لَیَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ کَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا۔

۲۷۷۰: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بلند درجوں والے جنت میں دیکھیں گے ان کو نیچے درجے والے جیسے تم دیکھتے ہو تارا نکلا ہوا آسمان کے کناروں میں اور ابوبکر اور عمرؓ انہیں بلند درجے والوں میں ہیں اور کیا خوب ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابوسعید سے۔

۲۷۷۱: عَنِ ابْنِ اَبِی الْمُعَلّٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا خَیَّرَهُ رَبُّهٗ بَیْنَ اَنْ یَعِیْشَ فِی الدُّنْیَا مَاشَاءَ اَنْ یَعِیْشَ وَیَاْکُلَ فِی الدُّنْیَا مَاشَاءَ اَنْ یَاْکُلَ وَبَیْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ ﷺ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّیْخِ اِذْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا صَالِحًا خَیَّرَهُ رَبُّهٗ بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ بَلْ نَفْدِیْكَ بِآبَائِنَا وَاَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۷۷۱: روایت ہے ابوالمعلیٰ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہے جئے دنیا میں اور کھائے اور جب چاہے اپنے رب سے ملے سو اختیار کی اس نے ملاقات اپنے رب کی سو رونے لگے ابوبکرؓ اور اصحابؓ نے کہا تم کو تعجب نہیں آتا اس بوڑھے پر کہ یہ کیوں روتا ہے جب ذکر کیا حضرت ﷺ نے ایک بندہ کا اس کو مخیّر کیا تھا اللہ نے دنیا کی زندگی اور رب کے ملنے میں سو اس کے اختیار کی ملاقات اپنے رب کی کہا راوی نے کہ واقعی ابوبکرؓ ہم سے زیادہ علم رکھتے تھے کہ وہ حضرت ﷺ کا قول سمجھ گئے کہ مراد اس سے آپ ﷺ ہی کی ذات ہے سو ابوبکرؓ نے کہا بلکہ ہم فدا کریں گے آپ ﷺ پر باپ دادا اور مال اپنے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہا جابرؓ نے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کا ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۷۲: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤَمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا یُجْلَسُ عَلٰی تَکْرِمَتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

۲۷۷۲: روایت ہے ابی مسعودؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مقتدی نہ بنایا جائے آدمی اپنی حکومت میں یعنی گھر یا محلّہ میں اور نہ بٹھایا جائے اس کی مسند پر اس کے گھر میں مگر اس کے حکم سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۳۱: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ

باب: اس بیان میں کہ مالک صدر سواری کا زیادہ حقدار ہے

۲۷۷۳: عَنْ بُرَیْدَةَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلّٰی

۲۷۷۳: روایت ہے بریدہؓ سے کہتے تھے کہ ایک بار رسول اللہؐ چلے جاتے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ وَّمَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهٗ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ۔

تھے راہ میں کہ ناگہاں آ گیا ان کے پاس ایک آدمی کہ اس کے ساتھ ایک گدھا تھا اور اس نے عرض کی کہ یارسول اللہؐ سوار ہو لیجیے آپؐ اس پر اور وہ پیچھے ہٹ گیا تاکہ حضرتؐ آگے سوار ہوں تب فرمایا رسول اللہؐ نے نہیں تو زیادہ مستحق ہے اپنی سواری کے صدر کا یعنی آگے کا مگر یہ کہ بخش دے تو مجھے حق اپنا تب اس نے عرض کی کہ میں نے بخش دیا آپؐ کو حق اپنا' کہا راوی نے پھر سوار ہو لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۶۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اِتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

باب: انماط کے بیان میں

۲۷۷۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاَنّٰى تَكُوْنُ لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَنَا اَقُوْلُ لِامْرَاَتِيْ اَخِّرِيْ عَنِّيْ اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَدَعُهَا۔

۲۷۷۴: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تمہارے پس انماط ہیں تو میں نے عرض کی کہ کہاں سے آئے ہمارے پاس انماط' فرمایا آپؐ نے قریب ہے کہ ہوں گے تمہارے پاس انماط کہا جابرؓ نے اب میں اپنی بی بی سے کہتا کہ دور رکھ مجھ سے انماط اپنی تو وہ کہتی ہے کیا خبر نہ دی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ ہوں گے تمہارے پاس انماط کہا جابرؓ نے پھر چھوڑ دیتا ہوں میں یعنی کچھ نہ کہتا اس کو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔ مترجم: انماط جمع نمط کی ایک قسم ہے قالین کی کہ اس پر روئیں ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ایک بساط لطیف ہے کہ ہودج پر ڈالتے ہیں اور کبھی اس کا پردہ بنا رہے ہیں کذا فی المجمع غرض اس حدیث میں بطور پیشین گوئی آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری امت کو وسعت ہوگی اور فرشوں اور لباسوں میں لوگ تکلف اور زینت کریں گے۔

۱۶۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰى دَابَّةٍ

باب: ایک جانور پر تین شخص سوار ہونے کے بیان میں

۲۷۷۵: عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتّٰى اَدْخَلْتُهٗ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهٗ وَهٰذَا خَلْفَهٗ۔

۲۷۷۵: روایت ہے سلمہؓ سے کہا انہوں نے کھینچا میں نے خچر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس کا نام شہبا تھا اور اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اور حسنؓ اور حسینؓ یہاں تک کہ لے گیا میں خچر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنگن میں یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سوار تھے اور وہ پیچھے یعنی امام حسنؓ آگے اور حسینؓ پیچھے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور عبداللہ بن جعفر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۶۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نَظْرَةٍ

باب: ناگہاں نظر پڑ جانے کے

الْمُفَاجَأَةِ — بیان میں

۲۷۷۶ : عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِىْ۔

۲۷۷۶: روایت ہے جریرؓ بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے حکم اس نگاہ کا کہ یکبارگی پڑ جاتی ہے یعنی کسی عورت اجنبیہ پر، سو فرمایا مجھ کو پھر لے تو نگاہ اپنی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوزرعہ کا نام ہرم ہے۔

۲۷۷۷ : عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَفَعَهٗ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ ۔

۲۷۷۷: روایت ہے بریدہؓ سے انہوں نے مرفوع کیا اس کو یعنی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی ؑ! پہلی نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت کر اس لیے کہ پہلی نگاہ تیرے لیے ہے یعنی چونکہ اچانک پڑ گئی معاف ہے اور نہیں ہے تیرے لیے دوسری یعنی اس میں مؤاخذہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

۱۶۳۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِىْ اِحْتِجَابِ عَنِ النِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ

باب: عورتوں کو مردوں سے پردہ کے بیان میں

۲۷۷۸ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَيْمُوْنَةُ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ۔

۲۷۷۸: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ وہ بیٹھی تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میمونہؓ بھی، سو کہا ام سلمہؓ نے کہ سامنے آئے عبداللہ بن مکتوم اور داخل ہوئے آپ ﷺ پر اور یہ قصہ بعد اس کے ہے کہ ہم کو حکم ہو چکا تھا پردہ کا رسول ﷺ نے چھپو تم دونوں عبداللہ سے۔

مترجم: کھول بضم کاف جمع ہے کھل کی اور کھل عربی میں اس کو کہتے ہیں جو مرد تیس برس کی عمر سے تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہنچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرت ﷺ نے ان کو ادھیڑ فرمایا باعتبار دنیا کے کہ وہ دنیا میں ادھیڑ تھے اس لیئے کہ جنت میں کوئی ادھیڑ نہیں سب نوجوان ہم عمر ہوں گے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمانوں میں ادھیڑ ہو کر انتقال کرتے ہیں یہ ان کے سردار ہوں گے اور بعضوں نے کہا ادھیڑ سے مراد عقیل اور ہوشیار لوگ ہوں گے کہ اس سن میں آدمی کے شعور و عقل کامل ہوتے ہیں۔ ملا علی قاری نے کہا ہے کہ ادھیڑ سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل و معرفت کے ہیں۔

۲۷۷۹ : عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا اَلَسْتُ صَاحِبَ

۲۷۷۹: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ ابوبکرؓ نے کہا کیا میں سب لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں ہوں، شاید خلافت مراد ہو کیا میں اول سب لوگوں سے ایمان نہیں لایا ہوں یعنی احرار لوگوں میں نہیں ہوں

كَذَا۔ صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا۔

ف: اس حدیث کو بعضوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے کہا کہ ابوبکرؓ نے کہا اور یہ صحیح تر ہے روایت کی یہ ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے کہا ابی نضرہ نے کہ فرمایا ابوبکرؓ نے اور ذکر کی حدیث ہم معنی اس اور نہیں نام لیا ابوسعید کا سند میں اور یہ صحیح تر ہے۔

۲۷۸۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهٗ اِلَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ اِلَيْهِ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا۔

۲۷۸۰: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلتے تھے اپنے اصحابؓ پر مہاجرین اور انصار سے اور اصحاب بیٹھے ہوتے اور ان میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی ہوتے پھر کوئی آپ ﷺ کی طرف نظر نہ اٹھاتا یعنی ہیبت سے مگر ابوبکر و عمرؓ کہ تھے نظر کرتے حضرت ﷺ کی طرف اور مسکراتے اور حضرت ﷺ بھی ان کی دیکھ کر مسکراتے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکم بن عطیہ کی روایت سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حکم بن عطیہ ہیں۔

۲۷۸۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۷۸۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ایک دن اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں آپ ﷺ کے ساتھ تھے ایک داہنی دوسرے بائیں اور آپ ﷺ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپ ﷺ نے اسی طرح اٹھائے جائیں گے ہم قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے۔

۲۷۸۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ۔

۲۷۸۲: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہ تم رفیق ہو میرے حوضِ کوثر پر اور رفیق تھے میرے غار میں یعنی ہجرت میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۲۷۸۳: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

۲۷۸۳: روایت ہے عبداللہ بن حنطب سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ابوبکرؓ و عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے اور عبداللہ بن حنطب نے نہیں پایا رسول خدا ﷺ کو یعنی بیچ میں کوئی روای چھوٹ گیا ہے۔ مترجم: اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمرؓ کو وزیر کیا تھا رسول خدا ﷺ کا زمین میں جیسے کہ وزیر تھے آپ کے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ آسمان میں اور کمال شرافت شیخین کی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں یہ دونوں ایسے ہیں بدن میں سمع و بصر اور اس سے اشارہ ہے ان کی وزارت اور وکالت پر اور تصریح ہے اس پر کہ وہ اتباع حق اور استماع اوامر الٰہیہ میں اور مشاہدہ انوار غیبیہ اور آیات الٰہیہ میں یگانہ آفاق ہیں اور استحقاق خلافت میں ان پر مقدم کوئی نہیں۔

۲۷۸۴: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۷۸۴: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ نماز

وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِىْ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ فِىْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَاكُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

پڑھائیں لوگوں کو یعنی امامت کریں سو عائشہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابوبکر جب کھڑے ہوں گے آپؐ کی جگہ تو لوگوں کو رونے کے سبب سے قراءت نہ سنا سکیں گے یعنی نرم دل میں سو آپؐ حکم دیجئے عمرؓ کو کہ وہ اقامت کریں لوگوں کی پھر آپؐ نے فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ امامت کریں لوگوں کی' تب عائشہؓ نے حفصہؓ سے کہا کہ تم عرض کرو حضرتؐ سے کہ ابوبکرؓ جب کھڑے ہونگے آپؐ کی جگہ میں تو لوگوں کو قراءت نہ سنا سکیں گے رونے کے سبب سے' سو حکم دیجئے کہ عمرؓ امامت کریں لوگوں کی' سو عرض کی حفصہؓ نے اور فرمایا نبیؐ نے کہ تم وہی تو ہو جنہوں نے یوسف کو تنگ کیا یعنی یہاں تک کہ انہوں نے لاچار قید خانہ میں جانا قبول کیا اور پھر فرمایا آپؐ نے کہ حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ امامت کریں لوگوں کی' سو حفصہؓ نے کہا عائشہ سے یعنی بطور شکایت کے کہ تمہاری طرف سے مجھے کبھی خیر نہ پہنچی یعنی ایسی بات بتائی کہ حضرتؐ کی خفگی سنوائی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوموسیٰؓ اور ابن عباسؓ اور سالم بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اس حدیث میں بھی اشارہ ہے کہ احق بالخلافت ابوبکرؓ ہیں اس لیے کہ وہ احق بالامامت ہیں نماز میں اور نماز افضل ارکان دین ہے۔ پس اور امور دین میں بھی وہی امام ہیں اور سارے صحابہ مقتدی اور رد ہے اس میں روافض متمردہ پر جو احق بالخلافت حضرت علیؓ کو کہتے ہیں۔

۲۷۸۵ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِىْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ۔

۲۷۸۵: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں پہنچتا ہے کسی قوم کو کہ ان میں ابوبکرؓ ہو اور پھر امام بنائیں کسی شخص کو سوا ابوبکرؓ کے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۷۸۶ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ۔

۲۷۸۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول اللہؐ نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور جو تشبیہ کرے مردوں سے عورتوں میں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: عورت مرد کی مشابہت کرے یعنی لباس' بولی اور وضع وغیرہ میں جو چیز مردوں کے ساتھ خاص ہے اختیار کرے مثلاً انگرکھا پہنے یا عمامہ باندھے' کھڑی بولی بولے سر پر پٹی رکھے یا سر منڈا دے وغیر ذلک۔

۱۶۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً

باب: عورت کو خوشبو لگا کر نکلنے کی کراہت میں

۲۷۸۷ : عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِىَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِىْ زَانِيَةً۔

۲۷۸۷: روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگائے اور مردوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گزرے سو وہ ایسی تیسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ہر آنکھ زانیہ ہے یعنی آنکھ کا بچانا کہ غیر عورت پر نہ پڑے نہایت مشکل ہے اور بہت کم لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ اکثر ایسے ہیں جن کی نظر نامحرم پر براہ شہوت پڑتی ہے اور یہ ہی آنکھ کا زنا ہے۔

۱۶۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

باب: مرد و زن کی خوشبو کے بیان میں

۲۷۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طِيْبُ الرِّجَالِ مَاظَهَرَ رِيْحُهٗ وَ خَفِيَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَآءِ مَاظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ۔

۲۷۸۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور چھپا ہو رنگ اس کا اور خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور چھپی ہو بو اس کی۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے طفاوی سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور یہ حدیث حسن ہے لیکن طفاوی کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور حدیث اسماعیل بن ابراہیم کی اتم ہے اور اطول ہے اور اس باب میں عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔

۲۷۸۹: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ خَيْرَ طِيْبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَخَيْرَ طِيْبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ وَنَهٰى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ۔

۲۷۸۹: روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بہتر خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور پوشیدہ ہو رنگ اس کا اور بہتر خوشبو عورتوں کی وہ کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور پوشیدہ ہو بو اس کی اور منع فرمایا آپ ﷺ نے زین پوش سرخ یعنی ریشمی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: مراد ان حدیثوں کی یہ ہے کہ مرد کو ایسی خوشبو لگانا چاہئے کہ جس میں بو ہو اور رنگ نہ ہو مثل عطر وغیرہ کے اور عورت کو وہ کہ جس میں رنگ ہو اور بو نہ ہو مثل حنا وغیرہ کے۔

۱۶۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيْبِ

باب: خوشبو پھیر دینے کی کراہت میں

۲۷۹۰: عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ۔

۲۷۹۰: روایت ہے ثمامہ بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ انسؓ کی عادت تھی کہ خوشبو کی چیز نہ پھیرتے تھے اور کہا انسؓ نے کہ نبی ﷺ بھی خوشبو نہ پھیرتے تھے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۷۹۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ۔

۲۷۹۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین چیزیں ہیں کہ وہ پھیری نہیں جاتیں ایک تکیہ دوسری خوشبو تیسری دودھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم بیٹے ہیں جندب کے اور وہ مداین کے رہنے والے ہیں۔

۲۷۹۲ : عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُكُمُ الرَّیْحَانَ فَلَا یَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ۔

۲۷۹۲: روایت ہے ابی عثمانؒ نہدی سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب دی جائے تم میں کسی کو خوشبو تو نہ پھیرے اس کو اس لیے کہ وہ جنتؑ سے نکلی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور نہیں جانتے ہم حنان کی کوئی روایت سوا اس کے اور عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے اور پایا انہوں نے زمانہ مبارک نبی ﷺ کا اور نہیں دیکھا ان کو اور نہ سنی آپ سے کوئی حدیث۔

۱۶۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ مُبَاشَرَةِ الرِّجَالِ الرِّجَالَ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ

مباشرتِ ممنوعہ کے بیان میں

۲۷۹۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ حَتّٰی تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهَا۔

۲۷۹۳: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ ملے عورت سے عورت اور نہ ملاقات کرے کہ بیان کرے اس کا اپنے شوہر کے آگے اس طرح کہ گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یعنی عورت کو نہ چاہیے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گویا وہ اس کو دیکھتا ہو کہ اس میں خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زنا میں گرفتار ہو جانے کا اور مباشرت مشتق ہے بشرہ سے بشرہ ظاہر بدن اور جلد کو کہتے ہیں مباشرت لغوی اپنا بدن دوسرے کے بدن سے لگانا مگر یہاں ملاقات اور ملنا مراد[1] ہے۔

۲۷۹۴ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرِ الْمَرْاَةُ اِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَ لَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

۲۷۹۴: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کی طرف اور نہ ملے کوئی مرد کسی مرد سے ایک کپڑے میں یعنی دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر اندر سے برہنہ ہو کر نہ لیٹیں اور نہ ملے کوئی عورت کسی عورت سے ایک کپڑے میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: یعنی ستر ڈھانپنا عورت کو مرد سے ضرور ہے اسی طرح عورت سے بھی ضرور ہے اکثر عورتیں آپس میں بے ستری کو حرام نہیں جانتی اور اس میں تساہل کرتی ہیں معاذ اللہ من ذلک اللہ اس بلا سے بچائے۔

۱٦٤٠: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ

باب سترعورت کے بیان میں

۲۷۹۵ : عَنْ بَهْزُ بْنُ حَكِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ یَانَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَوْرَاتُنَا مَانَاْتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْمَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ

۲۷۹۵: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ ان کے دادا نے کہ پوچھا میں نے رسول اللہؐ سے کہ یا رسول اللہ! ستر ہمارے کیا چھپائیں ہم اس میں سے اور کیا چھوڑ دیں یعنی کس سے ستر ڈھانپیں اور کس سے نہ ڈھانپیں فرمایا آپؐ نے کہ چھپا تو ستر اپنے کو

[1] میں نے اپنے تدریسی دور میں ایسے بے شمار جوڑوں کا حال دیکھا یا سنا جہاں پر فقط عورتوں کی اس لا پرواہی سے ہنستے بستے گھر تباہ ہو گئے۔ کاش کہ میری پیاری فرمانبردار حدیث کو اپنے پلے باندھ لیں اور اپنی سہیلیوں کی جا بیجا تعریف اور انہیں اپنے گھر میں بے محابا آنے جانے اور بے تکلف نہ ہونے دیں۔ حافظ

قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَلَا تُرِيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ۔

مگر اپنی بی بی سے یا جسکے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی باندی سے کہا راوی نے عرض کی میں نے یارسول اللہ! جب کہ لوگ ملے جلے ہوں آپس میں فرمایا آپؐ نے اگر ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے شرمگاہ تیری کوئی شخص تو نہ دکھلا تو اسکو کسی کو کہا میں نے یا نبی اللہ! جبکہ کوئی ہم میں سے اکیلا یعنی خلوت میں ہو فرمایا آپؐ نے اللہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت آدمیوں کے کہ حیا کی جائے اس سے یعنی تنہائی میں بھی برہنہ نہ ہونا چاہیے اور اللہ سے شرم کرنا چاہیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

١٦٤١: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

باب اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے

٢٧٩٦: عَنْ جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّالنَّبِيُّ ﷺ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهٗ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَا اَرٰى اِسْنَادَهٗ بِمُتَّصِلٍ۔

٢٧٩٦: روایت ہے جرہدؓ سے کہا کہ نبی ﷺ گزرے ان کے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی سو فرمایا آپ ﷺ نے کہ ڈھانپ لو تم اپنی ران کو وہ ستر میں داخل ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے مگر اس کی اسناد میں متصل نہیں دیکھتا۔

٢٧٩٧: عَنْ جَرْهَدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّبِهٖ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ۔

٢٧٩٧: روایت ہے جرہد سے کہ گزرے نبیؐ انکے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی سو فرمایا آپؐ نے کہ ڈھانپ لو تم اپنی ران کو وہ ستر میں داخل ہے۔ف: یہ حدیث حسن ہے مگر اسکی اسناد میں متصل نہیں دیکھتا۔

٢٧٩٨: عَنْ جَرْهَدِ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ۔

٢٧٩٨: روایت ہے جرہد سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔ف: یہ حدیث حسن ہے۔ (یہی حدیث ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے)

١٦٤٢: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّظَافَةِ

باب: پاکیزگی کے بیان میں

٢٧٩٩: عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِيْ حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَّادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

٢٧٩٩: روایت ہے صالح سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے سعید بن مسیب سے کہ فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی کو اور لطیف ہے دوست رکھتا ہے نظافت کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو جواد ہے دوست رکھتا ہے جود کو سو تم پاک و صاف رکھو کہا صالح نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا سعید بن مسیب نے صاف و پاک رکھو اپنے صحنوں کو اور مشابہت نہ کرو ساتھ یہود کے یعنی وہ اپنے صحنوں میں کوڑا جمع کرتے ہیں تم نہ کرو کہا صالح نے ذکر کی میں نے یہ روایت مہاجر بن مسمار سے کہا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّآ اَنَّهٗ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ۔

انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبیؐ سے مثل اس کی مگر یہ کہ کہا کہ صاف کرو تم اپنے صحنوں کو یعنی گمان کرتا ہوں کے الفاظ نہیں ذکر کیے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن ایاس ضعیف سمجھے جاتے ہیں اور انکو ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔ مترجم: اللہ تعالیٰ نظیف ہے الخ نظافت کے معنی کمال طہارت اور صفائی کے ہیں اور یہاں مراد ہے پاک ہونا باری تعالیٰ شانہ کا صفات حدوث سے اور سمات زوال ونقص سے اور نظافت کرو یعنی صاف وپاک کرو مکانوں کو کوڑے کرکٹ سے اور بدن کو نجاست سے اور دل کو کبر وحسد سے اور عقائد فاسدہ سے اور روح کو ماسوی اللہ تعالیٰ سے۔

۱٦٤٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

باب: جماع کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں

۲۸۰۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَ حِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَ اَكْرِمُوْهُمْ۔

۲۸۰۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم برہنہ ہونے سے اس لیے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں کہ نہیں جدا ہوتے ہیں تم سے مگر پائخانے کے وقت اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سو تم حیا کرو اس سے اور تعظیم کرو ان کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابومحیاۃ کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔ مترجم: وہ ساتھی ملائکہ ہیں کہ حفاظت عباد کے لیے ہر ایک کے ساتھ ہیں اور تحریر اعمال وغیرہ کے واسطے۔

۱٦٤٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

باب: حمام میں جانے کے بیان میں

۲۸۰۱: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهِمُ الْخَمْرُ۔

۲۸۰۱: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر تو نہ بھیجے اپنی عورت کو حمام میں کہ وہاں بے ستری اور بے حیائی اور کشف ستر ہوتا ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہمت کے یعنی برہنہ نہ نہاؤ جیسے کہ جہال اور سفہاء کی عادت تھی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بیٹھے ان لوگوں کے دسترخوان پر کہ جس پر دور چلتا ہو شراب کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر طاؤس کی روایت سے کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسماعیل نے لیث بن ابی سلیم صدوق ہیں مگر اکثر وہم کر جاتے ہیں کسی روایت میں اور کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ لیث کی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔

۲۸۰۲: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۸۰۲: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا مردوں اور

وَسَلَّم نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَآءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ۔

عورتوں کو حمام میں جانے سے پھر رخصت دی مردوں کو کہ تہ بند باندھ کر جائیں۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ مضبوط نہیں۔

۲۸۰۳: عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ اَنَّ نِسَآءً مِنْ اَهْلِ حِمْصَ اَوْمِنْ اَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَآءُ كُنَّ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ اِمْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا۔

۲۸۰۳: روایت ہے ابی الملیح ہذلی سے کہ کچھ عورتیں اہل حمص سے یا اہل شام سے داخل ہوئیں حضرت عائشہؓ کے پاس سو فرمایا آپؓ نے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں تمہاری یہاں حماموں میں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہیں ہے کہ اتارے اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر مگر یہ کہ پھاڑ ڈالا اس نے وہ پردہ کہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان تھا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۱٦٤٥: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ

باب: جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں ملائکہ کے نہ داخل ہونے کے بیان میں

۲۸۰۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيلَ۔

۲۸۰۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہتے تھے سنا میں نے ابو طلحہؓ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتے ہیں فرشتے اس گھر میں کہ جس میں کتا یا تصویر ہو جاندار چیزوں کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۰۵: عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُوْدُهُ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ اَوْصُوْرَةٌ شَكَّ اِسْحَاقُ لَا يَدْرِي اَيُّهُمَا قَالَ۔

۲۸۰۵: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے داخل نہیں ہوتے اس گھر میں کہ جس میں تمثال ہو یا تصویر شک کیا اسحق نے کہ ان میں سے کیا کہا یعنی تماثیل کہا یا صورت۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۰٦: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِي جَبْرَئِيلُ فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْبِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ

۲۸۰٦: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا انہوں نے کہ آیا تھا میں آپ ﷺ کے پاس کل کی رات کو سو نہ روکا مجھے اس سے کہ داخل ہوتا میں نزدیک آپ ﷺ کے گھر میں کہ جس میں آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویریں تھیں مردوں کی اور گھر میں کپڑا تھا پردہ کا کہ اس میں تصویریں تھیں اور تھا گھر میں ایک کتا سو حکم کریں آپ ﷺ کہ سر اس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا جائے کہ حکم اس کا شجر کا سا ہو جائے اور پردہ کے لیے حکم کریں کہ اس کو قطع کر کے دو تکیے بنائے جائیں کہ پڑے رہیں اور روندے

مُنْتَبِذَتَيْنِ تُوْطَآنِ وَمُرْبِالْكَلْبِ فَيُخْرَجُ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جِرْوًا لِلْحُسَيْنِ اَوْلِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ۔

جائیں اور حکم کریں کتے کو کہ نکال دیا جائے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک بچہ تھا کتے کا امام حسینؓ کا یا امام حسنؓ کا یعنی ان کے کھیلنے کے لیے تھا ان کے پلنگ کے نیچے سو حکم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وہ نکالا گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تصویر ذی روح کی کہ سر اس کا کٹا ہو رکھنا اس کا جائز ہے اور اسی طرح درختوں اور پھولوں وغیرہ غیر ذی روح کی تصویریں۔

۱۶۴۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرَّجُلِ وَالْقَسِّيِّ

باب: ثوب معصفر کے کراہت میں

۲۸۰۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔

۲۸۰۷: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور اس پر دو کپڑے تھے سرخ رنگ کے اور سلام کیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو جواب نہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو سلام کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مراد حدیث کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکھا آپؐ نے کسم کے رنگ کا کپڑا امرد کو پہننا اور تجویز کیا ہے علماء نے کہ جو رنگا جائے مدر وغیرہ میں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں جب کہ وہ کسم کا نہ ہو۔ مترجم: مدر یعنی گیرو وغیرہ میں۔

۲۸۰۸: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ قَالَ اَبُوالْاَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيْرِ۔

۲۸۰۸: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو سونے کی انگوٹھے پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے اور ربعہ سے اور ابوالاحوص نے کہا وہ ایک شراب ہے مصر کی جو سے بناتے ہیں۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۰۹: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَ نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْحَلْقَةِ الذَّهَبِ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَ الدِّيْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْقِسِّيِّ۔

۲۸۰۹: روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہوں نے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہؐ نے سات چیزوں کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے حکم کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ چلنے سے اور مریض کی عیادت کا اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا اور بلانے والے کی بات قبول کرنے کا اور اور مظلوم کی مدد کا اور قسم کھانے والے کی قسم سچا کرنے کا اور سلام کے جواب دینے کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے سونے کی انگوٹھی پہننے سے یعنی مردوں کو اور سونے کے چھلے پہننے سے یعنی مردوں کو چاندی کے برتنوں سے اور حریر اور دیباج اور استبرق اور قسی کے پہننے سے کہ یہ سب ریشمی کپڑے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اشعث بن سلیم بیٹے ہیں ابی الشعثاء کے یعنی ابی الشعثاء کا نام سلیم ہے اور سلیم بیٹے ہیں اسود کے۔

١٦٤٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ

باب: سفید کپڑے پہننے کے بیان میں

۲۸۱۰: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

۲۸۱۰: روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ نے پہنو تم سفید کپڑے اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور کفن دو اس میں اپنے مردوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

١٦٤٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

باب: سرخ کپڑوں کی اجازت میں مردوں کے لیے

۲۸۱۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا هُوَ عِنْدِيْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

۲۸۱۱: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو چاندنی رات میں سو میں نظر کرنے لگا رسول اللہ ﷺ کی طرف اور چاند کی طرف اور آپ ﷺ پر جوڑا تھا سرخ رنگ کا اس وقت میرے نزدیک وہ زیادہ حسین تھے چاند سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اشعث کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابی اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول خدا ﷺ کے جسم مبارک پر سرخ جوڑا یعنی اس میں خطوط سرخ تھے نہ یہ کہ بالکل سرخ ہو روایت کی ہم سے یہ محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے یہی روایت اور اس حدیث میں یہی ذکر ہے اور اس سے زیادہ پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اور کہا میں نے کہ حدیث ابی اسحاق کی جو مروی ہے براء سے وہ زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کی تو تجویز کیا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور اس باب میں براء اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے۔

١٦٤٩: بَابُ مَاجَاءَ فِي الثَّوْبِ الْاَخْضَرِ

باب: سبز کپڑوں کے بیان میں

۲۸۱۲: عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ۔

۲۸۱۲: روایت ہے ابی رمثہؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور ان پر دو کپڑے سبز تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید اللہ بن ایاد کی روایت سے اور رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور بعضوں نے کہا کہ رفاعہ بن یثربی ہے۔

١٦٥٠: بَابُ مَاجَاءَ فِي الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ

باب: سیاہ کپڑوں کے بیان میں

۲۸۱۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ۔

۲۸۱۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نکلے نبی ﷺ ایک دن صبح کو اور ان پر چادر تھی کالے بالوں کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۶۵۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الثَّوْبِ الْاَصْفَرِ

باب: زرد کپڑوں کے بیان میں

۲۸۱۴: عَنْ قِيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتَا رَبِيْبَتَيْهَا وَقَيْلَةُ جَدَّةُ اَبِيْهِمَا اُمٌّ اُمِّهِ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتِ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ حَتّٰى جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ اِرْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهٗ عُسَيْبُ نَخْلَةٍ۔

۲۸۱۴: روایت ہے قیلہ سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ذکر کی انہوں نے اس کے بعد حدیث بہت لمبی یہاں تک کہ کہا انہوں نے کہ آیا آپ ﷺ کے پاس ایک مرد اور بلند ہو چکا تھا آفتاب سو کہا السلام وعلیک یا رسول اللہ ﷺ تو فرمایا آپ ﷺ نے و علیک السلام و رحمۃ اللہ اور آنحضرت ﷺ پر دو کپڑے تھے پرانے بے سیئے ہوئے رنگے گئے تھے زعفران میں اور جھڑ گیا تھا ان سے رنگ زعفران کا یعنی بسبب کثرت استعمال کے اور آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شاخ تھی کھجور کی۔

ف: قیلہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبداللہ حسان کی روایت سے۔ مترجم: مراد حدیث یہ ہے کہ رنگ زعفران کا ان کپڑوں سے جھڑ گیا تھا اور کچھ اثر باقی نہ رہا تھا۔

۱۶۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوْقِ لِلرِّجَالِ

باب: تزعفر اور خلق کی کراہت میں مردوں کے لیے

۲۸۱۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ۔

۲۸۱۵: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تزعفر سے مردوں کو

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث اسمٰعیل بن علیہ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا زعفران لگانے سے یعنی مردوں کو۔

۲۸۱۶: عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اِذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۲۸۱۶: روایت ہے یعلیٰ بن مرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے تب فرمایا جا تو اور دھو اس کو اور پھر دھو اور پھر دوبارہ نہ لگا اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا بعضوں نے اس کی اسناد میں جو مروی ہے عطاء بن سائب سے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے جس نے کو سنا ہے عطاء بن سائب سے زمانہ قدیم میں یعنی ان کی اول عمر میں سو سماع اس کا صحیح ہے اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطاء بن سائب

سے صحیح ہے مگر دو حدیثیں کہ جو مروی ہیں عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں راذان سے کہا شعبہ نے سنا میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطاء سے آخر عمر میں اور کہا جاتا ہے کہ عطاء بن سائب کا آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا اس باب میں عمار اور ابی موسیٰ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: خلوق ایک خوشبو ہے کہ مرکب ہے زعفران وغیرہ سے اور غالب ہوتی ہے اس پر سرخی یا سفیدی اور اکثر احادیث میں اس سے نہی وارد ہوتی ہے کہ وہ خوشبو مخصوص ہے نساء کے واسطے۔

۱۶۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ

باب: حریر اور دیباج کی کراہت میں

۲۸۱۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

۲۸۱۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے پہنا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ نہ پہنے گا اسے آخرت میں یعنی جنت میں۔

ف: اس باب میں علی اور حذیفہ اور انس اور کئی لوگوں سے روایت ہے جن کا ذکر کیا ہے ہم نے کتاب اللباس میں اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے اور اسماء جو بیٹی ابوبکر صدیقؓ کی ہیں ان کے مولیٰ کا نام عبداللہ اور کنیت ان کی ابوعمر ہے اور روایت کی ہے ان سے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے۔

۲۸۱۸: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِيْ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَاْتُ لَكَ هٰذَا قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

۲۸۱۸: روایت ہے مسور بن مخرمہؓ سے کہا انہوں نے کہ تقسیم کیں رسول اللہ ﷺ نے قبائیں اور نہ دیا مخرمہ کو ان میں سے کچھ سو کہا مخرمہ نے کہ اے میرے بیٹے چلو میرے ساتھ نبی ﷺ کے پاس کہا مسور نے کہ گیا میں ان کے ساتھ تو کہا انہوں نے کہ داخل ہو تو اور بلا لے آنحضرت ﷺ کو میرے لیے سو بلایا میں نے ان کو مخرمہ کے لیے اور نکلے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اوپر ایک قبا تھی ان ہی قباؤں میں سے سو فرمایا آپؐ نے مخرمہ سے کہ یہ بچا رکھی تھی میں نے تمہارے لیے کہا راوی نے پھر دیکھا آنحضرتؐ نے مخرمہ کی طرف اور فرمایا راضی ہو گئے مخرمہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

۱۶۵۴: بَابُ مَا جَاءَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يَّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ

باب: اظہار آثار نعمت کے بیان میں

۲۸۱۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ۔

۲۸۱۹: بسند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ دیکھا جائے اثر اس کی نعمت کا اس کے بندے پر یعنی کپڑے سفید ہوں اور زینت شرعی سے بدن آراستہ ہو۔

ف: اس باب میں ابی الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمران بن حصین اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ

باب: موزہ سیاہ کے بیان میں

۲۸۲۰ : عَنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

۲۸۲۰: روایت ہے بریدہؓ سے کہ نجاشی والے حبش نے ہدیے میں بھیجا نبی ﷺ کو ایک جوڑا موزے کا کہ وہ دونوں سیاہ تھے اور ان میں کچھ نقش نہ تھے پھر پہنا آپ ﷺ نے ان کو اور وضو کیا اور مسح کیا ان پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر دلہم کی روایت سے اور روایت کی یہ محمد بن ربیعہ نے دلھم سے کہ نام ہے راوی کا۔

۱۶۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

باب: بوڑھے بال نکالنے کی نہی میں

۲۸۲۱ :عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ اِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ۔

۲۸۲۱: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ نور ہے مسلمان کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عبدالرحمٰن بن حارث نے اور کئی لوگوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے۔

۱۶۵۷: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

باب: صاحب مشورہ کے امانت دار ہونے کے بیان میں

۲۸۲۲ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

۲۸۲۲: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امانت داری ضرور ہے یعنی اس کو افشائے راز نہ کرنا چاہیے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ام سلمہ کی روایت سے۔

۲۸۲۳ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

۲۸۲۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امانت داری ضرور ہے۔

ف: اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی سے اور شیبان صاحب کتاب ہیں اور صحیح الحدیث ہیں اور کنیت ان کی ابو معاویہ ہے روایت کی ہم سے عبدالجبار بن علاء عطار نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا سفیان نے کہ کہا عبدالملک نے جو راوی ہیں ابی ہریرہؓ کی حدیث کے کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اس میں سے کوئی حرف کاٹ نہیں رکھتا یعنی پوری پوری بیان کرتا ہوں۔

۱۶۵۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الشُّوْمِ

باب: نحوست کے بیان میں

۲۸۲۴ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الشُّوْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ والدَّابَّةِ۔

۲۸۲۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہے عورت اور گھر اور جانور میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض اصحاب زہری نے سند میں اس حدیث کے ذکر نہیں کیا۔ حمزہ کا اور یوں کہا کہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے یہ حدیث انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے ان دونوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ روایت ہے سعید بن عبدالرحمٰن سے وہ روایت کرتے ہیں حمزہ سے اور روایت سعید کی صحیح تر ہے اس واسطے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں نے روایت کی سفیان سے اور نہ روایت کی زہری نے ہم سے یہ حدیث مگر سالم سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی مالک بن انسؒ نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اس کی سند میں کہ روایت کی زہری نے سالم سے اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے۔ انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور اس باب میں سہل بن سعد اور عائشہؓ اور انسؓ سے روایت ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی کسی چیز میں تو عورت اور جانور اور گھر میں ہوتی یعنی کسی چیز میں نحوست نہیں اور روایت کی حکیم بن معاویہ نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے شوم یعنی نحوست نہیں ہے کسی شئے میں اور کبھی ہوتی ہے برکت گھر میں عورت اور گھوڑے میں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن بحر نے انہوں نے اسمٰعیل بن عیاش سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے یحیٰی بن جابر سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے اپنے عم حکیم بن معاویہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۱۶۵۹ : بَابُ مَاجَاءَ لَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ

باب: آدابِ تناجی کے بیان میں

۲۸۲۵ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا وَ قَالَ سُفْيَانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهٗ۔

۲۸۲۵: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم تین شخص ہو تو نہ کان میں باتیں کریں ان میں سے دو شخص ایک اپنے رفیق کو چھوڑ کر اور سفیان نے اپنی روایت میں لَا يَنْتَجِيْ کی بجائے لَا يَتَنَاجٰى کہا ہے اس لیے کہ یہ بات اس کو غم میں ڈالتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا کان میں باتیں نہ کریں دو شخص ایک کو اکیلا چھوڑ کر اس لیے کہ اس مؤمن کو ایذا ہوتی ہے یعنی بسبب اکیلے رہ جانے کے اور اللہ تعالیٰ کو بری معلوم ہوتی ہے ایذاء مؤمن کی اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: یہ سرگوشی سے ممانعت تین ہی شخصوں کے ساتھ مخصوص ہے کہ اس میں ایک شخص اکیلا رہ کر گھبراتا ہے اور بدظنی میں گرفتار ہوتا ہے اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہوں تو سرگوشی منع نہیں۔

١٦٦٠: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعِدَةِ

باب: عہدہ اقرار کے بیان میں

۲۸۲۶ : عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوْصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَاَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَمَرَلَنَا بِهَا۔

۲۸۲۶: روایت ہے ابی جحیفہؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو کہ گورے تھے اور بڑھاپا آ چلا تھا آپ پر یعنی قریب بیس بالوں کے سفید ہو چکے تھے اور حسن بن علی مشابہ تھے آپ ﷺ سے یعنی صورت میں اور حکم کیا تھا ہمارے لیے تیرہ اونٹیوں کا جوان کا تو ہم ان اونٹیوں کے لینے کو گئے سو آ گئی ہم کو خبر ان کی وفات کی سو نہ دیا ہم کو لوگوں نے کچھ پھر جب قائم ہوئے ابوبکرؓ امور خلافت پر تو کہا ابوبکرؓ نے کہ جس سے کچھ وعدہ ہو رسول اللہ کا تو وہ ہمارے پاس آئے سو اٹھا میں اور خبر کی میں نے ان کو حضرت ﷺ کے وعدہ کی سو حکم فرمایا ہم کو ان اونٹیوں کے دینے کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی اسناد سے ابی جحیفہ سے مانند اس کے اور روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا ابی جحیفہ نے دیکھا میں نے رسول خدا ﷺ کو اور حسن بن علی مشابہ ان کے تھے یعنی شکل وصورت میں اور اس سے زیادہ کچھ روایت نہ کیا یعنی اونٹیوں کا ذکر اس روایت میں نہیں۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے ابی جحیفہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں رسول خدا ﷺ کو اور حسن بن علی مشابہ تھے ان کے اور ایسے ہی روایت کیا کئی لوگوں نے اسماعیل سے مانند اس کی اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور ابی جحیفہ کا نام وہب السوائی ہے۔

١٦٦١: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ

باب: فداک ابی وامی کہنے کے بیان میں

۲۸۲۷ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ۔

۲۸۲۷: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے کہ نہیں سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ جمع کیا ہو آپ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو یعنی یہ کہا ہو کہ فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے سوا سعد بن ابی وقاص کے۔

۲۸۲۸ : عَنْ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَاهُ وَاُمَّهُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهُ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔

۲۸۲۸: روایت ہے سعید بن مسیبؒ سے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہیں جمع کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ فرمایا ان کا کو جنگ احد کے دن مار تو ایک تیر فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے اور کہا ان سے مارو تیر اے جوان پہلوان۔

ف: اس باب میں زبیر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا سعد نے کہ جمع کیا میرے لیے رسول خدا ﷺ نے اپنے ماں باپ کو دن احد کے یعنی فدک ابی وامی فرمایا۔

۱۶۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی یَا بُنَیَّ

باب: کسی کو شفقتاً بیٹا کہنے کے بیان میں

۲۸۲۹: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهٗ یَابُنَیَّ۔

۲۸۲۹: روایت ہے انسؓ سے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے اپنا بیٹا فرمایا۔

ف: اس باب میں مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے سوا اس سند کے انسؓ سے اور ابوعثمان شیخ ثقہ ہیں اور نام ان کا جعد بن عثمان ہے اور ان کو ابن دینار بھی کہتے ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں اور روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور کئی ائمہ حدیث نے۔

۱۶۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی تَعْجِیْلِ اسْمِ الْمَوْلُوْدِ

باب: تسمیہ مولود میں جلدی کرنا

۲۸۳۰: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَ بِتَسْمِیَةِ الْمَوْلُوْدِ یَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰی عَنْهُ وَالْعَقِّ۔

۲۸۳۰: بسند مذکور مروی ہے کہ نبیؐ نے حکم فرمایا لڑکے کا نام رکھنے کا ساتویں دن یعنی ولادت سے اور اسکے بال وغیرہ جدا کرنے کا جو موجب اذیت ہیں اور عقیقہ کرنے کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۶۶۴: بَابُ مَاجَاءَ مَایُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب: اسماء مستحبہ کے بیان میں

۲۸۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَی اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

۲۸۳۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی نے فرمایا سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں یعنی اسلئے کہ اس میں اقرار ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱۶۶۵: بَابُ مَاجَاءَ مَا یُکْرَهُ مِنَ الْاَسْمَاءِ

باب: اسمائی مکروہ کے بیان میں

۲۸۳۲: عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْهَیَنَّ اَنْ یُّسَمّٰی رَافِعٌ وَبَرَکَةُ وَیَسَارٌ۔

۲۸۳۲: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک میں منع کرتا ہوں کہ نام رکھا جائے کسی کا رافع اور برکت اور یسار۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ایسی ہی روایت کی ابواحمد نے سفیان سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمر سے اور ابو احمد ثقہ ہیں حافظ ہیں اور مشہور لوگوں کے نزدیک روایت ہے جابر کی نبی ﷺ سے اور نہیں ہیں اس سند میں عمر۔ مترجم: رافع کے معنی بلند کرنے والا اور برکت معروف ہے اور یسار کے معنی آسانی اور راحت پس ان ناموں میں یہ نقصان ہے کہ کبھی اس نام والا نہ ہوا تو زبان پر آتا ہے کہ برکت نہیں یا آسانی نہیں اور یہ غیر مستحسن ہے۔

۲۸۳۳ : عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحَ وَلَا اَفْلَحَ وَلَا يَسَارَ وَلَا نَجِيْحًا يُقَالُ اَثَمَّ هُوَ فَيُقَالُ لَا۔

۲۸۳۳: روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مت نام رکھ تو اپنے غلام کا رباح یعنی زندہ دینے والا اور نہ افلح یعنی نجات والا اور نہ یسار اور نہ نجیح افلح کے مرادف ہے اس لیے کہ کہا جائے گا کہ وہ یہاں پھر جواب دیا جائیگا نہیں۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۳۴ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تُسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانِ شَاهْ۔

۲۸۳۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ پہچانتے ہیں اس روایت کو آنحضرت ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے بدترین سب ناموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن اس شخص کا نام ہے کہ جس نے نام رکھا ملک الاملاک کہا سفیان نے کہ معنی اس کے شہنشاہ ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اخنع کے معنی قبیح تر ہیں۔

۱۶۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَغْيِيْرِ الْاَسْمَاءِ

باب: نام بدلنے کے بیان میں

۲۸۳۵ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ اَنْتِ جَمِيْلَةٌ۔

۲۸۳۵: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے بدل دیا عاصیہ کا نام اور فرمایا کہ تو جمیلہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مرفوع کیا یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو اور روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کیا بعضوں نے یہ حدیث عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عمر سے مرسلاً اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف سے اور عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن مطیع اور عائشہؓ اور حکیم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور خثیمہ بن عبدالرحمٰن سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۳۶ :عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ۔

۲۸۳۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ بدل دیا کرتے تھے برے نام کو۔

ف: کہا ابوبکر بن نافع نے جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ کبھی کہا عمر بن علی نے اس حدیث کی سند میں کہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہؓ کا۔ مترجم: عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار ہیں اس نام کو حضرت نے پسند نہیں کیا مگر تعجب ہے گمراہ اہل تحریر سے کہ وہ اپنے لئے عاصی کو پسند کرتے ہیں۔

۱۶۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ ﷺ

باب: اسمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں

۲۸۳۷ :عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ

۲۸۳۷: روایت ہے جبیر بن مطعمؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ۔

میرے بہت سے نام ہیں میں محمدؐ ہوں اور میں احمدؐ ہوں اور میں مٹانے والا ہوں کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب میرے کفر کو اور میں حاشر یعنی جمع کرنے والا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کیے جائیں گے یعنی میرے پیچھے ہوں گے پہلے میں میدانِ حشر میں آؤں گا اور میں عاقب یعنی پیچھے آنے والا ہوں کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٦٨: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اِسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهٖ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت جمع کرنے کی کراہت میں

۲۸۳۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اِسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ وَيُسَمِّيْ مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ۔

۲۸۳۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہؐ نے اس سے کہ جمع کرے کوئی شخص آپؐ کے نام اور کنیت کو اور نام رکھے اپنا محمد ابوالقاسم یعنی اگر محمد نام رکھے تو چاہیے کہ کنیت کچھ اور رکھے اور کنیت ابوالقاسم رکھے تو محمد نام نہ رکھے غرض دونوں کے جمع کرنے سے منع فرمایا۔

ف: اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۳۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِيْ فَلَا تَكَنَّوْا بِيْ۔

۲۸۳۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ نام رکھو تم میرے نام کے ساتھ یعنی محمد تو کنیت نہ رکھو میری یعنی ابوالقاسم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مکروہ رکھا ہے بعض علماء نے جمع کرنا نام مبارک اور کنیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعضوں نے ایسا کیا بھی ہے یعنی انہوں نے کراہت کو تنزیہی جانا یا مخصوص جانا آپؐ کی حیات کے ساتھ اور مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے سنا ایک شخص کو بازار میں کہ پکارتا ہے یا ابا القاسم تو مخاطب ہوئے اس کی طرف آنحضرتؐ تو کہا اس نے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پکارا تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ رکھو میری کنیت روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث سے معلوم ہوئی کراہت اس کی کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے۔

۲۸۴۰: عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ وُلِدَ لِيْ بَعْدَكَ اُسَمِّيْهِ مُحَمَّدًا وَاُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِّيْ۔

۲۸۴۰: روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ عرض کی انہوں نے یا رسول اللہؐ! بھلا فرمایئے تو اگر ہوا میرے لیے کوئی لڑکا آپؐ کے بعد تو نام رکھوں میں اسکا محمد اور کنیت رکھوں اسکی جو آپؐ کی کنیت ہے یعنی ابوالقاسم تو فرمایا آپؐ نے کہ ہاں! کہا علیؓ نے کہ پھر یہ رخصت خاص میرے ہی لیے تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٦٩: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ

باب: شعر کے

حِكْمَةٌ بیان میں

۲۸۴۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

۲۸۴۱: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک بعضے شعر حکمت ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا اس کو فقط ابو سعید اشج نے ابن ابی عینیہ کی روایت سے اور روایت کی اور لوگوں نے ان کے سوا ابن ابی عینیہ کی روایت سے یہ حدیث موقوفاً اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابن عباسؓ اور بریدہؓ اور کثیر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور کثیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے۔

۲۸۴۲ ۔ ۲۸۴۳ : عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

۲۸۴۲: روایت ہے ترجمہ اوپر گزرا ہے۔

۲۸۴۳: روایت ہے ترجمہ اوپر گزرا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۷۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ
باب: شعر پڑھنے کے بیان میں

۲۸۴۴ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَوْقَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَايُفَاخِرُ اَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۸۴۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ تھے نبی ﷺ رکھتے حسان کے لیے منبر کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر فخر کرتے تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے یا کہا حضرت عائشہؓ نے ینافح یعنی جواب دیتے تھے اور ردوفع اعتراضات کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یعنی راوی کو شک ہے اور فرماتے تھے رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے حسان بن ثابت کی روح القدس یعنی جبرائیل کے ساتھ جب تک کہ وہ فخر کرتے رہتے ہیں یا جواب دیتے رہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

ف: روایت کی ہم سے اسمٰعیل اور علی بن حجر نے دونوں نے ابن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور براءؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے یعنی حدیث ابن ابی الزناد کی۔

۲۸۴۵ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَآءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِيْ وَهُوَ يَقُوْلُ ۔

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ

۲۸۴۵: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ داخل ہوئے مکہ میں عمرۂ قضا کے سال اور عبداللہ بن رواحہ ان کے آگے تھے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے یعنی چھوڑ دو اور خالی کر دو اے اولاد کفار کی راستہ اس کا آج کے دن ماریں گے ہم تم کو اس کے اترنے پر۔ ایسی مار کہ ہلا دے دماغ کو اس کی جگہ اور بھلا دے اور غافل کر دے دوست کو دوست سو کہا حضرت

ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ
فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَلِّ عَنْهُ يَاعُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ۔

عمرؓ نے اے ابن رواحہ آگے رسول اللہ کے اور اللہ تعالیٰ کے حرم محترم میں تم شعر پڑھتے ہو تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دو اس کو اے عمرؓ اس لیے کہ یہ شعر پڑھنا کافروں میں زیادہ اثر کرتا ہے تیر مارنے سے یعنی ان کو بہت گراں گزرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر سے بھی انہوں نے زہری سے انہوں نے انسؓ سے مانند اس کی اور مروی ہے اور حدیث میں کہ نبی ﷺ داخل ہوئے مکہ کو عمرہ قضا میں اور کعب بن مالک ان کے آگے تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے بعض اہل حدیث کے نزدیک اس لیے کہ عبداللہ بن رواحہ مقتول ہوئے موتہ کے دن اور عمرہ قضاء اس کے بعد ہوا اور موتہ ایک موضع ہے شام میں۔ مترجم: حافظ ابن حجر نے ترمذی کے اس قول پر ایراد کیا ہے اور کہا کہ عمرۂ قضاء کو بعد یوم موتہ کے کہنا صریح غلطی ہے اور تعجب ہے کہ امام ترمذی سے کیونکر یہ ذہول وغفلت واقع ہوئی اس لیے کہ عمرۂ قضاء میں اختصام ہوا ہے جعفر کا اور ان کے بھائی کا بنت حمزہ کے لیے اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ سب ایک جگہ میں مقتول ہوئے ہیں سو یہ امر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پر کیوں کر مخفی رہا۔

۲۸۴۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قِيْلَ لَهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ بْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ:
وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

۲۸۴۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے تو کہا آپ ﷺ نے کہ ہاں پڑھتے تھے شعر ابن رواحہ کا اور فرماتے تھے ویاتیک الخ۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: پوار شعر ابن رواحہ کا یہ ہے۔
''یعنی کھول دیں گے تجھ پر اس دن وہ چیزیں کہ جس سے تو جاہل تھا اور لائے گے تیرے پاس وہ شخص خبریں کہ جن کے تو نے طیاے رنگے تھے۔''

۲۸۴۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ قَوْلُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ۔

۲۸۴۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ بہترین کلام کہ متکلم ہوئے اسکے ساتھ شعرائے عرب یہ قول ہے لبید کا الاکل سے اخیر تک یعنی آگاہ ہو کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سوا باطل ہے یعنی بر سبیل فنا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے۔

۲۸۴۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ۔

۲۸۴۸: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ کہا بیٹھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو بار سے زیادہ سو آپ ﷺ کے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور مذاکرہ کرتے تھے امور جاہلیت کا اور آنحضرت ﷺ چپ بیٹھے رہتے تھے اور کبھی مسکراتے تھے ان کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سماک سے بھی۔

۱۶۷۱: بَابُ مَاجَاءَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا

باب: مذمت میں اشعار مذمومہ کے

۲۸۴۹ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔

۲۸۴۹: روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اگر بھرا جائے پیٹ کسی کا پیپ سے تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جائے شعروں سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۵۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔

۲۸۵۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ اگر بھرا جائے پیٹ کسی کا ایسی پیپ سے کہ سڑا دے اور فاسد کر دے اس کے پیٹ کو تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جائے شعروں سے۔

ف: اس باب میں سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

باب: فصاحت کے بیان میں

۲۸۵۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ ۔

۲۸۵۱: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بلیغ کو مردوں میں سے جو زبان سے اپنی لپیٹتا ہے باتوں کو جیسا کہ گائے لپیٹتی اپنی زبان سے چارہ کو یعنی بہت کثیر الکلام ہے اور بے فائدہ یاوہ گوئی کرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس اسناد سے اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔

۱۶۷۳: بَابُ

باب: برتنوں کے بند کر دینے کے بیان میں

۲۸۵۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ۔

۲۸۵۲: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ڈھانپ دو برتنوں کو یعنی شب کو اور باندھ دو منہ مشکوں کا اور بھیڑ دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغوں کو اس لیے کہ چوہا اکثر لے جاتا ہے بتی اور جلا دیتا ہے گھر والوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہوئی ہے جابر سے کئی سندوں سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

١٦٧٤: بَابُ آدابِ سفر کے بیان میں

۲۸۵۳ ۔ ۲۸۵۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا بِنِقْيِهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ ۔

۲۸۵۳۔۲۸۵۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب تم سفر کرو بہار کے ایام اور نباتات کے دنوں میں تو دو تم اونٹوں کو حصہ انکا زمین یعنی خوب چرنے دو کہ فربہ ہو جائیں اور جب سفر کرو تم خشکی اور خزاں کے دنوں میں تو جلدی کرو تم اسکی قوت باقی رہنے تک یعنی خشکی میں جب وہ چارہ نہ پائے گا قوت جاتی رہے گی تو جلد اس زمین سے نکل جاؤ اور جب آخر شب میں آرام کیلئے اترو' تو راہ سے الگ ہو جاؤ اسلئے کہ وہ راستے ہیں جانوروں کے اور ٹھکانا ہے کیڑوں مکوڑوں کا رات میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۵۵ ۔ ۲۸۵۶ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ۔

۲۸۵۵۔۲۸۵۶: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہؐ نے کہ آدمی ایسے کوٹھے پر سوئے کہ جس کے گرد۔ منڈیر یا دیوار نہ ہو یعنی خوف ہو لنڈھک کر گر جائے گا نیند کی حالت میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم بروایت محمد بن منکدر کہ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبدالجبار بن عمر ایلی ضعیف ہیں۔

۲۸۵۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِی الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

۲۸۵۷: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ فرصت دیتے تھے ہم کو ساتھ نصیحت کے دنوں میں یعنی ہر وقت وعظ و نصیحت نہ کرتے اس خوف سے کہ ہم ملول نہ ہو جائیں اور اُکتا نہ جائیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اس کے۔

۲۸۵۸ : عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ اَیُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتَا مَادِيْمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ۔

۲۸۵۸: روایت ہے ابی صالح سے کہا انہوں نے کہ کسی نے پوچھا حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے کہ کونسا عمل پیارا تھا رسول اللہ ﷺ کو؟ تو فرمایا ان دونوں نے کہ جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوا ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عروہ سے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل آنحضرت ﷺ کو وہ تھا کہ جس پر ہمیشگی کی جائے روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی کے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَبْوَابُ الْاَمْثَالِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں مثالوں کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۶۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَثَلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لِعِبَادِهٖ

باب: مثال میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے

۲۸۵۹: عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا عَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ زُوْرَانِ لَهُمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ عَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ وَّدَاعٍ عَلٰى رَاْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُوْ فَوْقَهٗ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَالْاَبْوَابُ الَّتِيْ عَلٰى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا يَقَعُ اَحَدٌ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ حَتّٰى يُكْشَفَ السِّتْرُ وَالَّذِيْ يَدْعُوْ مِنْ فَوْقِهٖ وَاعِظُ رَبِّهٖ۔

۲۸۵۹: روایت ہے نواس بن سمعان سے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ؐ نے کہ نے البتہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کی کہ وہ ایسی راہ ہے کہ اسکے دونوں جانب یعنی داہنے بائیں دو دیواریں ہیں اور ان دیواروں میں جا بجا دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ایک بلانے والا بلا رہا ہے اس راہ کے سرے پر اور ایک بلا رہا ہے اس کے اوپر پھر آپ ؐ نے آیت پڑھی: وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ آخر تک یعنی اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت کی طرف اور وہ راہ بتاتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ اور وہ دروازے جو راہ کے داہنے بائیں کناروں پر ہیں وہ حدود ہیں اللہ تعالیٰ کی یعنی محرمات میں مثل زنا اور شراب خمر وغیرہ کے سو نہیں گرفتار ہوتا ان حدود میں اللہ تعالیٰ کی جب تک کہ پردہ نہ کھولے یعنی پہلے صغائر میں گرفتار ہوتا ہے بعد کبائر میں اور اسی طرح اور شبہات میں پڑتا ہے بعد محرمات میں گرتا ہے اور جو پکارنے والا ہے اس راہ کے اوپر ایک فرشتہ ہے نصیحت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یعنی ہر مؤمن کے دل میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ کہتے تھے کہ سنا میں نے زکریا بن عدی سے وہ کہتے تھے کہ کہا ابواسحاق فزاری نے کہ لو تم روایتیں بقیہ بن ولید کی جو روایت کریں وہ ثقہ لوگوں سے اور مت لو تم روایت اسمٰعیل بن عیاش سے خواہ وہ روایت کریں ثقہ سے خواہ غیر ثقہ سے۔

۲۸۶۰: عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ جِبْرِيْلَ عِنْدَ رَاْسِيْ وَمِيْكَائِيْلَ عِنْدَ رِجْلَيَّ يَقُوْلُ اَحَدُ هُمَالِصَاحِبِهٖ اِضْرِبْ لَهٗ مَثَلاً فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعَتْ اُذُنُكَ وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُكَ اِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ اُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنٰى فِيْهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلاً يَدْعُوالنَّاسَ اِلٰى طَعَامِهٖ فَمِنْهُمْ مَنْ اَجَابَ الرَّسُوْلَ وَ مِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهٗ فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالدَّارُ الْاِ سْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَاَنْتَ يَامُحَمَّدُ رَسُوْلٌ فَمَنْ اَجَابَكَ دَخَلَ الْاِ سْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْاِ سْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَكَلَ مَافِيْهَا۔

۲۸۶۰: روایت ہے جابرؓ بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ہماری طرف رسول اللہؐ ایک دن اور فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ جبرائیل میرے سرہانے ہیں اور میکائیل میرے پائینتی کہتا ہے ایک ان میں کا اپنے ساتھی سے کہ بیان کر واس نبی کے لیے کوئی مثال تو کہا دوسرے نے کہ سن تو یعنی خطاب کیا اس نے آنحضرتؐ کی طرف ہمیشہ سنتے رہیں کان تیرے یہ دعا ہے اور سمجھ تو ہمیشہ سمجھتا رہے دل تیرا البتہ مثال تیری اور تیری امت کی ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک کٹڑہ بنایا اور اس میں ایک گھر تیار کیا پھر اس گھر میں دسترخوان چنا یعنی انواع ماکولات اور مشروبات سے پھر بھیجا ایک رسول کو بلائے لوگوں کو اسکے طعام کی طرف سو بعضوں نے قبول کیا بلاوا رسول کا اور بعضوں نے چھوڑ دیا اور نہ مانا اس کے بلاوے کو اب حقیقت اس مثال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بادشاہ ہے اور کٹڑہ اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور تم اے محمد رسولؐ ہو سو جس نے تمہارے بلاوے کو قبول کیا داخل ہوا اسلام میں اور جو داخل ہوا اسلام میں داخل ہوا جنت میں اور جو داخل ہو جنت میں کھایا جو کچھ اس میں ہے۔

ف: یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے نہیں پایا جابر بن عبداللہ کو یعنی درمیان میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے سوا اس سند کے اور وہ سند صحیح تر ہے اس سے۔

۲۸۶۱: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى اِذَا خَرَجَ بِهٖ اِلٰى بَطْحَآءِ مَكَّةَ فَاَجْلَسَهٗ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّكَ فَاِنَّهٗ سَيَنْتَهِيْ اِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَنْ يُّكَلِّمُوْكَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَرَادَ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِيْ خَطِّيْ اِذْ اَتَانِيْ رِجَالٌ كَاَنَّهُمُ الزُّطُّ اَشْعَارُهُمْ وَاَجْسَامُهُمْ لَا اَرٰى عَوْرَةً وَلَا اَرٰى قِشْرًا اَوْيَنْتَهُوْنَ اِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُوْنَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

۲۸۶۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی یعنی ایک دن اور پھرے پھر پکڑ لیا ہاتھ عبداللہ بن مسعودؓ کا یہاں تک کہ نکل گئے کنکریلی زمین کی طرف مکہ کی سو بٹھلا دیا ان کو پھر کھینچا ان کے گرد ایک خط اور فرمایا رہیو تو اسی خط میں یعنی باہر نہ نکلنا اس سے اس لیے آئیں گے تیرے پاس بہت سے مرد سو نہ بات کرنا تو ان سے اور نہ بات کریں گے وہ تجھ سے پھر چلے گئے رسول اللہؐ جہاں کا ارادہ رکھتے تھے سو اس درمیان میں کہ بیٹھا ہوا تھا اپنے خط میں کہ آئے میرے پاس بہت سے مرد گویا کہ وہ زط (قوم) ہیں بال ان کے اور بدن ان کے نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ ان پر کپڑا اتھا آتے تھے وہ میری طرف مگر نہ آگے بڑھتے تھے میرے خط سے پھر چلے جاتے تھے رسول اللہؐ کے پاس یہاں تک کہ جب ہوئی آخر شب کوئی نہ آیا مگر رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ لٰكِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَآءَ نِيْ وَاَنَا جَالِسٌ فَقَالَ قَدْ اُرَانِيْ مُنْذُ اللَّيْلَةَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِيْ خَطِّيْ فَتَوَسَّدَ فَخِذِيْ وَرَ قَدَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَقَدَنَفَخَ فَبَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِيْ اِذَا اَنَا بِرِ جَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ اَللّٰهُ اَعْلَمُ مَابِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا اِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوْا بَيْنَهُمْ مَارَاَيْنَا عَبْدًا قَطُّ اُوْتِيَ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَا مَانِ وَقَلْبُهُ يَقْظَانُ اِضْرِبُوْالَهُ مَثَلًا مَثَلُ سَيِّدٍ بَنٰى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَائِدَ ةً فَدَعَاالنَّاسَ اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ فَمَنْ اَجَابَهُ اَكَلَ مِنْ طَعَامِهٖ وَ شَرِبَ مِنْ شَرَابِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ اَوْ قَالَ عَذَّ بَهُ ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتَ مَاقَالَ هٰؤُلَآءِ وَهَلْ تَدْرِيْ مَنْ هُمْ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَتَدْرِيْ مَا الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ الرَّحْمٰنُ بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا اِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ اَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ اَوْعَذَّبَهُ۔

اللہ آئے میرے پاس اور میں بیٹھا ہوا تھا سو فرمایا آپؐ نے دیکھا اپنے تئیں آج کی رات یعنی نہیں سویا میں بالکل پھر داخل ہوئے مجھ پر میرے خط میں اور تکیہ لگایا میری ران پر اور سو گئے اور رسول اللہؐ جب سو جاتے تھے تو خراٹے لینے لگتے تھے سو اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہؐ تکیہ لگائے ہوئے تھے میری ران پر یکایک آئے میرے پاس چند مرد کہ ان کے بدن پر سفید کپڑے تھے اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ خوبصورتی ان میں تھی یعنی نہایت حسین تھے سو پہنچ گئے وہ مجھ تک سو بیٹھ گیا ایک گروہ ان میں رسول اللہؐ کے سرہانے اور ایک گروہ ان کے پیروں کے پاس اور وہ آپس میں کہنے لگے نہیں دیکھا ہم نے کوئی بندہ ایسا کہ اس کو ملا ہو جو کچھ کہ ان کو ملا ہے تحقیق کہ آنکھیں اس نبی کی سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے یعنی ادراک رکھتا ہے جیسا بیداری میں ہو تو بیان کرو اس کے لیے ایک مثل سردار کی کہ اس نے بنایا ایک محل پھر تیار کیا اس میں ایک دسترخوان اور بلایا لوگوں کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف سو جس نے قبول کیا اس کے بلاوے کو کھایا اس کا کھانا اور پیا اس کا پانی اور جس نے قبول نہ کیا بلاوا اس کا عذاب کرے گا وہ سردار اس کو راوی کو شک ہے کہ عاقبہ کہا یا عذبہ معنی دونوں کے ایک ہیں پھر اٹھ گئے وہ لوگ یعنی میرے پاس سے اور جاگ اٹھے نبیؐ اسی وقت اور فرمایا آپؐ نے سنا تو نے جو کچھ ان لوگوں نے کہا اور تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کون تھے کہا میں نے اللہ اور رسول اس کو خوب جانتا ہے فرمایا آپؐ نے وہ فرشتے تھے اور تم سمجھتے ہو جو مثل انہوں نے بیان کی میں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے کہا وہ مثل جو انہوں نے بیان کی حقیقت اس کی یہ ہے کہ رحمٰن نے بنائی جنت یعنی سردار سے رحمٰن اور محل سے جنت مراد ہے اور بلایا اپنے بندوں کو سو جس نے قبول کیا اسکے بلاوے کو داخل ہوا جنت میں اور جس نے نہ مانا عذاب کرے گا اسکو راوی کو شک ہے کہ عاقبہ فرمایا یا عذبہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابو تمیمہ کا نام طریف ہے اور وہ بیٹے ہیں مجالد کے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن ہے اور وہ بیٹے ہیں مل کے اور سلیمان تیمی وہ بیٹے ہیں طرخان کے اور وہ اترا کرتے تھے قبیلہ بنی تمیم میں اسلیے تیمی مشہور ہو گئے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے میں نے نہیں دیکھا کسی کو اللہ سے ڈرتے ہوئے سلیمان سے زیادہ۔ مترجم: وہ لوگ جو اول ابن مسعود پر ظاہر ہوئے جن تھے اور زط ایک ملک ہے آدمیوں کا کہ زطی اس طرف منسوب ہے جیسے زنج کی طرف زنجی اور روم کی طرف رومی اور نہایہ میں

ہے کہ وہ ایک قسم ہے سوداں کی اور ہنود کی اور صاحب قاموس نے کہا کہ زط ایک قسم ہے آدمیوں کی ہند کے لوگوں میں سے اور وہ معرب ہے جٹ کا۔

١٦٧٦: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلِ النَّبِيِّ وَالْاَنْبِيَآءِ ﷺ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ

باب: آنحضرت ﷺ کی اور انبیاء علیہم السلام کی مثال میں

٢٨٦٢ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَ اَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔

۲۸۶۲: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ مثال میری اور مثال سب انبیاء کی ایسی ہے جیسے ایک شخص نے بنایا ایک گھر اور اس کو کامل کیا اور خوبصورت بنایا یعنی زیب و زینت بخوبی کی مگر چھوڑ دی اس میں جگہ ایک اینٹ کی سو لوگ داخل ہونے لگے اس میں اور تعجب کرتے تھے اس کی خوبی پر اور کہتے تھے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی تو کیا خوب ہوتا مراد یہ ہے کہ اینٹ گویا کہ نفس نفیس آپ ﷺ کا ہے کہ جس سے قصر انبیاء پورا ہو گیا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

١٦٧٧: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

باب: نماز روزہ اور صدقہ کی مثال میں

٢٨٦٣ ـ ٢٨٦٤: عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَيَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهَا وَاِنَّهٗ كَادَ اَنْ يُّبْطِئَ بِهَا فَقَالَ عِيْسٰى اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهَا فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ وَاِمَّا اَنْ اٰمُرَهُمْ فَقَالَ يَحْيٰى اَخْشٰى اَنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا اَنْ يُّخْسَفَ بِيْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَاَ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرَكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ

۲۸۶۳ـ۲۸۶۴: روایت ہے حارث اشعری سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا یحییٰ علیہ السلام کو پانچ باتوں کا کہ وہ عمل کریں اس پر اور حکم کریں بنی اسرائیل کو وہ بھی عمل کریں اس پر اور وہ ان کے پہنچانے میں کچھ تاخیر کرتے تھے یعنی سوچتے تھے کہ بنی اسرائیل کو کس طرح پہنچاؤں تب کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے تم کو پانچ باتوں کا کہ تم عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی اس پر عمل کریں سو تم بنی اسرائیل کو حکم کر دو نہیں تو میں حکم کر دیتا ہوں سو کہا یحییٰ نے کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر سبقت کی تم نے مجھ پر ان امور کی تبلیغ میں تو دھنس نہ جاؤں میں یا کہیں عذاب نہ کیا جاؤں میں تو جمع کیا یحییٰ علیہ السلام نے لوگوں کو بیت المقدس میں سو بھر گئے وہ لوگ اس میں اور بیٹھے بلندیوں پر سو فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو پانچ باتوں کا تا کہ عمل کروں میں ان پر اور حکم کروں میں تم کو کہ تم بھی عمل

وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِشْتَرٰى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْوَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِىْ وَهٰذَا عَمَلِىْ فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَىَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّىْ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِىْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَاَمَرَكُمْ بِالصِّيَامِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِىْ عِصَابَةٍ مَّعَهٗ صُرَّةٌ فِيْهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يُعْجَبُ اَوْيُعْجِبُهٗ رِيْحُهَا وَاِنَّ رِيْحَ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاَمَرَكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا يَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَقَالَ اَنَا اَفْدِيْهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ فَفَدٰى نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَاَمَرَكُمْ اَنْ تَذْكُرُوْا اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِىْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰهُ اَمَرَنِىْ بِهِنَّ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْجِهَادِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجَمَاعَةِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يَّرْجِعَ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ اِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِىْ سَمَّاكُمْ

کرو ان پر پہلی ان کی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور مت شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور بے شک مثال اس شخص کی جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو مانند اس شخص کی ہے کہ خریدا اس نے ایک غلام اپنے خالص مال سے یعنی بلا شرکت غیر سے سونے سے یا چاندی سے اور کہا اس غلام سے کہ یہ گھر میرا ہے اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کر تو اور نفع اس کا مجھ کو دے سو وہ پیشہ کرتا ہے اور نفع اس کا کسی اور کو دیتا ہے اپنے آقا کے سوا سو کون راضی ہوگا تم میں سے کہ اس کا غلام ایسا نا کام ہو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو نماز کا سو جب تم نماز پڑھو تو ادھر اُدھر نہ دیکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنا منہ کیے رہتا ہے بندے کی طرف اس کی نماز میں جب تک کہ وہ ادھر اُدھر نہ دیکھے اور حکم کیا تم کو روزہ کا سو مثال روزہ دار کی اس شخص کی مانند ہے جو ایک گروہ میں ہے اور اس کے ساتھ ایک تھیلی ہے کہ اس میں مشک ہے سو سب کو اچھی لگتی ہے بو اس کی اور اس کو پسند آتی ہے بو اس کی اور بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو صدقہ کا سو بے شک مثال صدقہ دینے والے کی مانند اس شخص کے ہے کہ قید کیا اس کو دشمن نے اور باندھے اس کے ہاتھ اس کی گردن میں اور لے چلے اس کو تاکہ اس کی گردن ماریں سو اس نے کہا کہ میں فدیہ دیتا ہوں جو کچھ میرے پاس ہے قلیل کثیر سے سو فدیہ دے کر چھڑا لی اس نے اپنی جان یعنی اسی طرح صدقہ دینے والا عذاب الٰہی سے نجات پاتا ہے اور حکم کیا اس نے تم کو کہ یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ مثال اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے کی ایسی ہے جیسے ایک شخص ہے کہ نکلا دشمن اس کے پیچھے دوڑتا ہوا اور وہ بھاگا یہاں تک کہ آیا وہ ایک قلعہ مضبوط میں اور بچالی اس نے اپنی جان اس سے اسی طرح بندہ نہیں بچا سکتا اپنی جان شیطان سے مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں حکم کرتا ہوں تم کو پانچ باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجھ کو ان کا اول بات سننا ہے دوسری کہا ماننا حاکم کا یعنی جو خلاف اللہ حکم نہ کرے تیسرے جہاد چوتھے ہجرت پانچویں التزام جماعت مسلمین کا اس لیے کہ جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت

الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ۔

کے برابر اس نے نکال دی رسی اسلام کی اپنی گردن سے مگر یہ کہ پھر آ جائے جماعت کی طرف اور جس نے پکارا پکارنا زمانہ جاہلیت کا یعنی لوگوں کو بغی وفساد و خانہ جنگی کے لیے جمع کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہے سوعرض کیا ایک مرد نے کیا رسول اللہ اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے یعنی تب بھی جہنمی ہے فرمایا اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے سو پکارو تم اللہ تعالیٰ کی پکار کے موافق جب کہ نام رکھا تمہارا اس نے مسلمان بندے اللہ کے یعنی جب مجتمع ہو تو اطاعت الٰہی کے لیے نہ بغی نہ فساد کے واسطے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے کہا محمد بن اسماعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کی بھی حدیثیں ہیں سوا اس کے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابوداؤد طیالسی نے ان سے ابان بن یزید نے ان سے یحییٰ نے ان سے زید بن سلام نے ان سے ابی سلام نے ان سے حارث اشعری نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوسلام کا نام ممطور ہے اور روایت کی یہ حدیث علی بن مبارک نے یحییٰ بن کثیر سے۔

۱۶۷۸: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

باب: قاریٔ قرآن اور غیر قاری کے بیان میں

۲۸۶۵ : عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُنْجَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيْحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔

۲۸۶۵: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس مومن کی کہ قرآن پڑھتا ہے مانند ترنج کی ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا اچھا ہے اور مثال اس مومن کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند کھجور کے ہے کہ اس میں خوشبو نہیں اور مزہ اس کا میٹھا ہے اور مثال اس منافق کی کہ پڑھتا ہے قرآن مانند مثال ریحان کے ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند مثال حنظل کے ہے کہ بو اس کی بد ہے اور مزہ اس کا برا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے۔ شعبہ نے قتادہ سے بھی۔

۲۸۶۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفَيِّئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاُرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ۔

۲۸۶۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال مومن کی مانند کھیتی کے ہے کہ ہمیشہ اس کو ہوا جھکاتی رہتی ہے یعنی کبھی داہنے اور بائیں اور مومن ہمیشہ رہتا ہے کہ پہنچتی ہے اس کو بلا اور مثال منافق کی مانند درخت صنوبر کے ہے کہ ہرگز ہلتا نہیں یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ ڈالا جائے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۶۷ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

۲۸۶۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں

اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُوْنِيْ مَاهِيَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هِيَ فَاسْتَحْيَيْتُ يَعْنِيْ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِيْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ كَذَا وَ كَذَا۔

میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ ایام خزاں میں اس کی پتی نہیں جھڑتی اور وہ مؤمن کی مانند ہے یعنی کثرت منافع اور وفور مصالح میں سو بیان کرو تم مجھ سے کہ وہ کونسا درخت ہے کہا عبداللہ نے کہ لوگ خیال کرنے لگے جنگل کے درختوں میں اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ وہ کھجور ہے اور حیا کی میں نے یعنی اس سے کہ میں بول اٹھوں یعنی چھوٹا ہو کر بڑوں کے سامنے شرمایا' کہا عبداللہ نے کہ پھر ذکر کیا میں نے عمرؓ سے اس درخت کا کہ میرے دل میں آیا تھا تو فرمایا مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اگر تو کہہ دیتا یعنی آنحضرت ﷺ کے آگے تو مجھے زیادہ دوست ہوتا اس سے کہ مجھے ایسا ایسا مال ملتا ہے یعنی حضرت کے آگے ذکر کرنے سے آپ ﷺ خوش ہوتے اور خوشی آپ ﷺ کی ساری دنیا کے مال سے بہتر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۷۹: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب: نماز پنجگانہ کی مثال میں

۲۸۶۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

۲۸۶۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر دن میں پانچ بار غسل کرتا ہو آیا باقی رہے گا اس کے بدن پر میل؟ عرض کی صحابہؓ نے کہ نہ باقی رہے گا اس کے بدن پر کچھ میل تب فرمایا آپ ﷺ نے کہ یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو۔

ف: اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے ابن ہاد سے مانند اس کی۔

۱۶۸۰: بَابُ

باب: اس اُمت کی مثال میں

۲۸۶۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ۔

۲۸۶۹: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مثال میری امت کی مانند مینہ (بارش) کی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اوّل اس کا بہتر ہے یا آخر اس کا۔

ف: اس باب میں عمار اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہ وہ ثبت کہتے تھے حماد بن یحییٰ کو اور کہتے تھے کہ وہ ہمارے استادوں سے ہیں۔

۱۶۸۱: بَابُ مَاجَاءَ مَثَلِ ابْنِ اٰدَمَ

باب: آدمی کی اجل اور

وَاَجَلِهٖ وَاَمَلِهٖ

امید کے بیان میں

۲۸۷۰ :عَنْ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَامَثَلُ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَرَمٰی بِحِصَا تَیْنِ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَاكَ الْاَمَلُ وَهٰذَا الْاَجَلُ۔

۲۸۷۰: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مثال ان کی اور ان کی اور پھینکی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کنکریاں عرض کی صحابہ نے کہ اللہ اور رسولؐ اس کا خوب جاننے والا ہے۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تیری امید ہے اور یہ تیری اجل ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۸۷۱ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِیْمَا خَلَامِنَ الْاُ مَمِ كَمَابَیْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالاً فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَا رٰی عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلاً وَاَقَلُّ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَآءُ۔

۲۸۷۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مدت بقا تمہاری یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مقابلہ میں ان امتوں کے جو گزر گئیں ایسی ہے جیسے عصر سے غروب شمس تک یعنی تھوڑی ہے اور البتہ مثال تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مانند ایک مرد کے ہے کہ اس نے کام میں لگایا کئی مزدوروں کو اور کہا ان سے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دو پہر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا یہود نے ایک ایک قیراط پر پھر کہا اس نے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دو پہر سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر پھر اب تم عمل کرتے ہو نماز عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط پر یہ خطاب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی طرف سو غضبناک ہوئے یہود اور نصاریٰ اور کہا انہوں نے کہ ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری کم پائی سو کہا اس شخص نے کہ آیا میں نے کاٹ رکھا تھا تمہارا کچھ حق انہوں نے کہا نہیں سو کہا اس مرد نے کہ یہ فضل میرا ہے جسے چاہوں دوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے سعید نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور اس میں کہا کہ نہ پائے تو یعنی ان اونٹوں میں ایک اونٹ قابل سواری کے۔

۲۸۷۲ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا یَجِدُ الرَّجُلُ فِیْهَا رَاحِلَةً۔

۲۸۷۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ مانند سو اونٹوں کے ہیں کہ نہ پائے تو اس میں ایک بھی اونٹ قابل سواری کے یا فرمایا کہ نہ پائے تو اس میں مگر ایک اونٹ قابل رکوب و حمل اور یہ بھی حضرت کے زمانہ میں تھا کہ سو میں ایک کام کا نکل آتا تھا اب لاکھوں میں بھی ایک کام کا نکلنا مشکل ہے۔

۲۸۷۳ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۸۷۳: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً اَوْ لَا تَجِدُ فِيْهَا اِلَّا رَاحِلَةً۔

ﷺ نے کہ البتہ لوگ ایسے ہیں جیسے سو اونٹ کہ اس میں نہ پائے آدمی ایک اونٹ بھی قابل سواری کے اور لادنے کے یعنی اسی طرح کام کا آدمی نہیں ملتا۔

۲۸۷۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ اُمَّتِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا ۔

۲۸۷۴: روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرد نے آگ سلگائی سو کیڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے سو میں پکڑتا ہوں کمر تمہاری اور تم گرے پڑتے ہو آگ میں یعنی معاصی میں کہ جو سبب ہیں دخولِ نار کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : مراد حدیث یہ ہے کہ آپ کی امت کی عمریں تھوڑی ہیں اور عمل قلیل مگر بفضل ربّ جلیل مستحق اجر جذیل ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں فضائل میں قرآن کریم کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

۱۶۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۲۸۷۵۔۲۸۷۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّیْ فَا لْتَفَتَ اُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْهُ وَصَلّٰى اُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَ فَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَامَنَعَكَ يَا اُبَيُّ اَنْ تُجِيْبَنِیْ اِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَمْ تَجِدْ فِيْمَا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ اَنْ ﴿اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ قَالَ بَلٰى وَلَااَعُوْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً لَمْ يُنْزَلْ فِی التَّوْرٰةِ وَلَا فِی الْاِ نْجِيْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ

باب: سورۂ فاتحہ کی فضیلت میں

۲۸۷۵۔۲۸۷۶: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ابی بن کعبؓ کے پاس ہو کر سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے ابیؓ اور وہ نماز پڑھتے تھے سو پھر کر دیکھا ابیؓ نے اور جواب نہ دیا آنحضرت ﷺ کو نماز تمام کی اور جلدی پڑھی پھر آئے آنحضرت ﷺ کی طرف اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ یعنی سلامتی ہو تم پر اے رسول اللہ کے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلام ہے تجھ پر کس چیز نے روکا تجھ کو اے ابی اس سے کہ تو جواب دے مجھ کو میں نے پکارا تھا تجھ کو سو عرض کی انہوں نے اے رسول اللہ کے میں نماز میں تھا تب فرمایا آپ ﷺ نے کہ نہیں پایا تو نے اس میں کہ وحی کی میری طرف اللہ تعالیٰ نے یعنی قرآن میں اس آیت کو اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ سے آخر آیت تک یعنی قبول کرو اور جواب دو اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول ﷺ کو جب پکارے وہ تم کو اس چیز کے لیے کہ زندہ کرے تم کو کہا ابی نے کہ ہاں پایا میں نے اس مضمون کو اور اب دوبارہ نہ کروں گا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی ادائے جواب میں دیر نہ کروں گا اگرچہ نماز میں ہوں پھر فرمایا آپؐ نے کیا دوست رکھتا ہے تو کہ سکھاؤں میں تجھ کو ایسی سورت کہ نہیں توراۃ میں اور نہ انجیل میں

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ تَقْرَأُفِی الصَّلٰوۃِ قَالَ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا اُنْزِلَتْ فِی التَّوْرٰۃِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلُھَاوَاِنَّھَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُعْطِیْتُہٗ۔

اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اسکے مثل عرض کی انہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہؐ یعنی ضرور سکھایئے سوفرمایا رسول اللہؐ نے کیوں کر پڑھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے نماز میں کہا راوی نے کہ پڑھی ابی نے ماں قرآن کی یعنی سورت فاتحہ سوفرمایا رسول اللہؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے کہ نہیں اتری توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اسکی مثل کوئی سورت اور وہی سبع مثانی ہے کہ سات آیتیں ہیں کہ بار بار ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور وہی قرآن عظیم ہے کہ جو مجھے دیا گیا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ مترجم :اس سورہ مبارک کے بہت سے نام ہیں منجملہ ان کے تین نام اس حدیث میں مذکور ہیں ایک ام القرآن یعنی اصل اور جڑ قرآن کی اور اساس اور بنیاد اس کے مضامین عظیم الشان کی کہ اصل در منشاء اس کا ہے اور وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ یہ سورہ شامل ہے مطالب قرآنیہ اور مقاصد فرقانیہ کو مثل ثناء وحمد الٰہی کی اور تعبد اور وعدو وعید کی اور اجمالاً مشتمل ہے اور حکمتوں نظریہ اور احکام عملیہ پر کہ وہی سلوک ہے صراط مستقیم کا اور متضمن ہے اوپر مراتب سعدا اور منازل اشقیا کے دوسرے سبع مثانی یعنی سات آیتیں دوبار اتری ہوئی ہیں اس لیے کہ یہ سورت ایک بار مکہ میں نازل ہوئی ایک بار مدینہ میں جب کہ قبلہ متحول ہوا اور تیسرے قرآن عظیم اور یہ دونوں نام آخر کے سورہ حج میں مذکور ہیں اور اس کو سورۃ الحمد اور سورۃ الشکر اور سورۃ الدعا اور شافیہ بھی کہتے ہیں اور کثرت اسماء کی دلالت کرتی ہے عظمت شان پر مسمٰی کے سو معلوم ہوا کہ یہ سورہ مبارک رحمٰن کے نزدیک بڑی شان رکھتی ہے اور حضرت نے خود اس کو بھی مثل فرمایا اس سے زیادہ کیا ہوگا مگر افسوس ہے کہ جو لوگ اس کو بدعات محدثہ اور اوقات مبتدعہ کے وقت پڑھتے ہیں وہ اس کی برکات سے لایعقل محض ہیں اور غافل بحت۔

۱۶۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ وَاٰیَۃِ الْکُرْسِیِّ

باب: سورۂ بقرا اور آیت الکرسی کی فضیلت میں

۲۸۷۷ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ تُقْرَأُ الْبَقَرَۃُ فِیْہِ لَا یَدْخُلُہُ الشَّیْطَانُ۔

۲۸۷۷: روایت ہے ابی ہریرۂ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ بناؤ تم اپنے گھروں کو قبریں یعنی مثل موتی کے غافل اور تارک الذکر مت بن جاؤ اور تحقیق وہ گھر کہ جس میں سورۂ بقر پڑھی جاتی ہے شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۷۸ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامٌ وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَفِیْھَا اٰیَۃٌ ھِیَ سَیِّدَۃُ اٰیِ الْقُرْاٰنِ ھِیَ اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ۔

۲۸۷۸: روایت ہے ابی ہریرۂ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر چیز کا ایک کوہان ہے اور کوہان قرآن عظیم الشان کا سورۂ بقر ہے اور اس میں ایک آیت ہے کہ وہ سردار ہے قرآن کی سب آیتوں کی اور وہ آیہ الکرسی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکیم بن جبیر کی روایت سے اور کلام کیا ہے اس میں شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے ان کو۔

۲۸۷۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ اَلْمُؤْمِنَ اِلَی اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ وَاٰیَةَ الْكُرْسِیِّ حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ حَتّٰی یُصْبِحَ۔

۲۸۷۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی حٰمٓ اَلْمُؤْمِنَ سے اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ تک اور آیت الکرسی جب کہ صبح کی اس نے تو حفاظت کیا جائے گا وہ ان کی برکت سے یہاں تک کہ شام کرے اور جس نے پڑھا ان کو جب کہ شام کی حفاظت کیا جائے گا وہ یہاں تک کہ صبح کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل علم نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

۲۸۸۰ : عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ سَهْوَةٌ فِیْهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِیْئُ الْغُوْلُ فَتَأْخُذُمِنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِذْهَبْ فَاِذَا رَاَیْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَجِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَافَعَلَ اَسِیْرُكَ قَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ قَالَ كَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَاَخَذَهَا مَرَّةً اُخْرٰی فَحَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ قَالَ فَحَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَاَخَذَهَا فَقَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِكَ حَتّٰی اَذْهَبَ بِكِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ ذَاكِرَةٌ لَكَ شَیْئًا اٰیَةَ الْكُرْسِیِّ اِقْرَأْهَا فِیْ بَیْتِكَ فَلَا یَقْرَبُكَ شَیْطَانٌ وَلَا غَیْرُهٗ فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَافَعَلَ اَسِیْرُكَ قَالَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَتْ صَدَقَتْ وَهِیَ كَذُوْبٌ۔

۲۸۸۰: روایت ہے ابی ایوب انصاریؓ سے کہ ان کا ایک کھتا [1] تھا اس میں کھجوریں بہترین تھیں سو غول آتا تھا اور اس میں سے لے جاتا تھا سو شکایت کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے' سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاؤ تم جب دیکھو تم اس کو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے حکم مان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابوایوب انصاری نے یعنی تا کہ لے جائیں اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو اس نے قسم کھائی کہ پھر نہ آئے گا سو چھوڑ دیا انہوں نے اس کو اور آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی اس نے قسم کھائی کہ اب نہ آئے گا سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اس نے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ کی کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے سو پھر قسم کھائی اس نے کہ میں اب نہ آؤں گا سو پھر چھوڑ دیا اس کو اور آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے' عرض کی انہوں نے کہ قسم کھائی اس نے کہ اب نہ آئے گا فرمایا کہ جھوٹا ہے وہ اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ بولنے کی سو پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے اور کہا میں تجھے ہرگز چھوڑنے والا نہیں یہاں تک کہ لے جاؤں گا میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سو کہا اس نے کہ میں ذکر کرتا ہوں ایک چیز کا اور وہ آیت الکرسی ہے پڑھ تو اس کو اپنے گھر میں سو قریب نہ آئے گا تیرے شیطان اور نہ کوئی اور یعنی بلیات سو حاضر ہوئے ابوایوب خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے؟ کہا کہ راوی نے کہ خبر دی اس کے حال سے تب فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہا اس نے اگرچہ وہ جھوٹا ہے [2]۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

[1] کھتا: بمعنی طاق۔ حافظ [2] جھوٹا ہے۔ یعنی اگرچہ یہ بات تو سچ کہی مگر ویسے دیگر باتوں میں وہ جھوٹا ہے۔ حافظ

۲۸۸۰ : (ل) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُوْعَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ یَعْنِیْ مَامَعَهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَتٰی عَلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَامَعَكَ یَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِیَ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ اَمَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِیْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِیْ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ اِلَّا خَشْیَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَؤُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَ قَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا یَفُوْحُ رِیْحُهٗ فِیْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَیَرْقُدُ وَهُوَ فِیْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِیَ عَلٰی مِسْكٍ۔

۲۸۸۰ (ل): روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر اور وہ گنتی کے لوگ تھے سو ان سے قرآن پڑھوایا آپ ﷺ نے سو پڑھوایا ہر ایک شخص سے ان میں سے یعنی جتنا اس کو یاد تھا قرآن سے سو گزرے آپ ﷺ ایک مرد پر ان میں سے کہ وہ نوسن تھا ان سب میں، سو پوچھا آپ ﷺ نے کہ تیرے ساتھ کیا ہے قرآن سے اے فلانے! سو عرض کی اس نے کہ مجھے یاد ہے فلاں فلاں سورۃ اور سورہ بقرہ سو فرمایا آپ ﷺ نے یعنی بطریق شاباشی کے کہ تیرے ساتھ سورۂ بقر بھی ہے اس نے عرض کی کہ ہاں فرمایا آپ ﷺ نے کہ جا تو ان سب لشکریوں کا امیر ہے سو کہا ایک مرد نے اس کے اشراف میں سے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں روکا مجھے کسی نے اس سورۃ کے سیکھنے سے مگر اس امر کے خوف نے کہ میں تہجد میں ہمیشہ نہ پڑھ سکوں گا اس کو، سو فرمایا رسول اللہؐ نے سیکھو قرآن کو اور پڑھو اس کو اس لیے کہ مثال اس شخص کی کہ جس نے سیکھا اور پڑھا اس کو یعنی تہجد وغیرہ میں اور عمل کیا اس پر مانند ایک کیسہ (تھیلی) کے ہے کہ بھرا ہوا ہے مشک سے کہ خوشبو اس کی پھیل رہی ہے ہر مکان میں اور مثال اس کی جس نے سیکھا قرآن اور سو رہا یعنی تہجد میں نہ پڑھا اس کو اور وہ اس کے دل میں ہے یعنی محفوظ ہے مانند اس کیسہ کے ہے کہ باندھ دیا منہ اُس کا اِس میں مشک بھر کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے روایت کی عطاء سے جو مولی ہیں ابی احمد کے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً مانند اس کی، روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً مانند اس کی ہم معنی اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابو ہریرہؓ کا اور اس باب میں ابی بن کعب سے بھی روایت ہے۔

۱۶۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

باب: خاتمہ سورۂ بقر کی فضیلت میں

۲۸۸۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۲۸۸۱: روایت ہے ابی مسعود انصاریؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جس نے کہ پڑھیں دو آیتیں سورۂ بقر کے آخر سے ایک رات میں کافی ہو گئیں اس کو یعنی قیام شب سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۸۸۲ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ

۲۸۸۲: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے لکھی ایک کتاب آسمان و زمین پیدا کرنے سے دو ہزار برس

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا یُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا شَیْطَانٌ۔

پیشتر اتاریں اس کتاب میں سے دو آیتیں کہ ختم کیا اس کے ساتھ سورہ بقر کو اور نہ پڑھی جائیں گی مکان میں تین رات کہ پھر اس میں شیطان آئے۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۶۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ

باب: سورۂ آلِ عمران کی فضیلت میں

۲۸۸۳۔ ۲۸۸۴ :عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِی الْقُرْاٰنُ وَاَهْلُهُ الَّذِیْ یَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِی الدُّنْیَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَ ضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَانَسِیْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ یَاْتِیَانِ کَاَنَّهُمَا غِیَابَتَانِ وَبَیْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْکَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ اَوْکَاَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَا نِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔

۲۸۸۳۔۲۸۸۴: روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ نبیؐ نے فرمایا آئیگا قرآن اور لوگ اس کے جو عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں آگے اس کے ہوگی سورۂ بقر اور آلِ عمران' سو کہا نواس نے کہ بیان کیں رسول اللہؐ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں کہ پھر میں نہ بھولا ان کو اس کے بعد فرمایا آپؐ نے وہ دونوں آئینگی گویا کہ وہ چھتریاں ہیں کہ ان کے بیچ میں ایک فرجہ (روشنی) ہے یا فرمایا گویا کہ وہ ٹکڑے ہیں کالی بدلی کے اور فرمایا کہ وہ گویا سائبان ہیں پرندوں سے کہ صف باندھے ہوئے ہیں جھگڑتے ہیں اپنے صاحب کی طرف سے یعنی شفاعت کرتے ہیں اسکی۔

ف: اس باب میں ابی امامہ اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معنی اس حدیث کے بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ آئے گا ثواب ان سورتوں کا یعنی سورتوں کے آنے سے ثواب آنا مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کی اور جو مشابہ اس کے ہیں احادیث سے کہ آئے گا ثواب قراءت قرآن کا اور نواس بن سمعان کی روایت میں جو نبی ﷺ سے مروی ہے اشارہ ہے اس معنی کی طرف اس لیے کہ حضرت نے فرمایا ہے اس میں کہ آویں گے لوگ اہل اس قرآن کے کہ یہ عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں پس اس میں دلالت ہے کہ مراد قرآن کے آنے سے ثواب ہے ان کے عملوں کا اور خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل نے ان کو حمیدی نے کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان بن عینیہ نے عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر میں جس میں یہ مذکور ہے کہ نہیں پیدا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی سے انتہی سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالیٰ کا اور کلام اللہ تعالیٰ کا بڑا ہے اس کے پیدا کئے ہوئے زمین و آسمان سے۔ مترجم: غرض یہی ہے کہ آیۃ الکرسی مخلوق نہیں قدیم ہے اور آسمان و زمین وغیرہ مخلوق ہیں۔

۱۶۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ سُوْرَةِ الْکَهْفِ

باب: سورۂ کہف کی فضیلت میں

۲۸۸۵ : عَنِ الْبَرَاءِ یَقُوْلُ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْکَهْفِ اِذْرَاٰی دَابَّتَهٗ تَرْکُضُ فَنَظَرَفَاِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ وَ السَّحَابَةِ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۲۸۸۵: روایت ہے براء سے کہ وہ کہتے تھے اس حالت میں کہ ایک مرد سورۂ کہف پڑھتا تھا یعنی تہجد میں کہ دیکھا اس نے اپنی سواری کے جانور کو کہ وہ کودتا ہے سو نظر کی اس نے آسمان کی طرف سو یکایک دیکھا مثل ابر کے راوی کو شک ہے کہ غمامہ کہا یا سحابہ سو آیا وہ رسول اللہ ﷺ

وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْنَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ۔

کے پاس اور ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تب فرمایا رسول اللہ نے کہ یہ تسکین ہے کہ نازل ہوئی ساتھ قرآن کے یا فرمایا اوپر قرآن کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے۔

۲۸۸۶ : عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

۲۸۸۶: روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھیں تین آیتیں سورۂ کہف کی اول سے بچایا گیا ہو وہ دجال کے فتنے سے۔

ف: کہا محمد بن بشار نے خبر دی ہم کو معاذ بن ہشام نے انہوں نے خبر دی مجھ کو میرے باپ نے قتادہ سے اس اسناد کے ساتھ مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِی یٰسٓ

باب: سورۂ یٰسین کی فضیلت میں

۲۸۸۷ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَيٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔

۲۸۸۷: روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کا ایک دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورۂ یٰسین ہے اور جس نے پڑھی سورۂ یٰسین لکھے گا اللہ تعالیٰ بعوض اسکے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت سے اور بصرہ میں یہ روایت قتادہ سے مروی ہونا نہیں جانتے ہیں لوگ مگر اس سند سے اور ہارون کہ جن کی کنیت ابو محمد ہے شیخ مجہول ہیں روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے ان سے احمد بن سعید نے ان سے قتیبہ نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے یہی حدیث اور اس باب میں ابوبکر سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں ہے حدیث ابی بکر کے از روئے اسناد کے اور اسناد اس کی ضعیف ہے۔

۱۶۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی حٰمٓ الدُّخَانِ

باب: سورۂ دخان کی فضیلت میں

۲۸۸۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُلَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔

۲۸۸۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی سورہ دخان کسی رات میں صبح کرے گا وہ اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت مانگتے ہوں گے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور عمر بن ابی خثعم ضعیف ہیں کہا محمد نے کہ وہ منکر الحدیث ہیں۔

۲۸۸۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهٗ۔

۲۸۸۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی حم دخان شب جمعہ کو بخشے جائیں گے اس لیے گناہ اس کے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ہشام کہ جن کی کنیت ابو المقدام ہے ضعیف ہیں اور ان کو ابی ہریرہؓ سے سماع نہیں ایسا ہی کہا ایوب نے اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے۔

۱۶۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي سُوْرَةِ الْمُلْكِ

سورہ ملک کی فضیلت میں

۲۸۹۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسَبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ اِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَائِي وَاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۸۹۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ بعض اصحاب نے نبی ﷺ سے ایک خیمہ لگایا کسی قبر پر اور وہ نہ جانتے تھے کہ یہاں قبر ہے اور وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے سورہ مبارک کو سوآئے وہ صحابی اور عرض کی انہوں نے کہ یارسول اللہ ﷺ لگایا میں نے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور میں نہ جانتا تھا کہ وہاں قبر ہے سو وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ اس میں سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے اس کو فرمایا نبی ﷺ نے یہ مانع ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دیتی ہے اپنے قاری کو عذاب قبر سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۹۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

۲۸۹۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ایک سورۃ قرآن میں تیس آیتوں کی ہے شفاعت کی اس نے ایک مرد کی یہاں تک کہ بخشا گیا اور وہ سورت تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۹۲ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

۲۸۹۲: روایت ہے جابر سے کہ نبی ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ وہ پڑھ لیتے سورہ الم تنزیل اور سورہ تبارک الذی بیدہ الملک۔

ف: اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے لیث بن ابی سلیم سے مثل اس کے اور روایت کیا ہے اس کو مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی زہیر نے کہا انہوں نے کہ کہا میں نے ابی الزبیر سے کہ سنا تم نے جابر سے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو سو کہا ابوالزبیر نے کہ مجھے تو خبر دی ہے صفوان نے یا ابن صفوان نے اور گویا کہ زہیر نے انکار کیا کہ یہ حدیث مروی ہو ابوالزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہوں۔ روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابوالاحوص نے ان سے لیث نے ان سے ابی الزبیر نے ان سے جابر نے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے روایت کی ہم سے ہریم بن مسعر نے ان سے فضیل نے ان سے لیث نے ان سے طاؤس نے کہا طاؤس نے کہ یہ دونوں سورتیں یعنی الم تنزیل اور سورہ ملک فضیلت رکھتی ہیں قرآن کی ہر سورت پر ستر نیکیاں یعنی ستر درجے۔

۱۶۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِذَا زُلْزِلَتْ

باب: اذا زلزلت کی فضیلت میں

۲۸۹۳ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ

۲۸۹۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی سورہ اذا زلزلت برابر ہوگا ثواب اس کا آدھے قرآن کے اور جس نے پڑھی قل یا ایہا الکفرون تو ثواب اس کا چوتھائی

عُدِلَتْ لَهٗ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عُدِلَتْ لَهٗ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ۔

قرآن کے برابر ہے اور جس نے پڑھی سورہ قل ھو اللہ احد ثواب اس کا برابر تہائی قرآن کے ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس شیخ یعنی حسن بن سلم کی روایت سے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۹۴ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَا اَتَزَوَّجُ بِهٖ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ۔

۲۸۹۴: روایت ہے انس بن ملکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے ایک مرد کو اپنے اصحاب میں سے کہ نکاح کیا تو نے اے فلانے کہا اس نے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اے رسول اللہ کے اور نہیں میرے پاس اتنا کچھ کہ نکاح کروں میں کہا آپؐ نے کیا نہیں ہے تیرے پاس قل ھو اللہ یعنی تجھے یاد نہیں اس سے، عرض کی کہ کیوں نہیں آپؐ نے فرمایا کہ دو تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں پھر پوچھا آپؐ نے کہ آیا نہیں ساتھ تیرے اذا جاء نصر اللہ والفتح عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپؐ نے کیا نہیں تیرے ساتھ قل یا ایہا الکافرون عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپؐ نے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ اذا زلزلت الارض عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر فرمایا آپؐ نے نکاح کر تو نکاح کر تو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ وَفِيْ سُوْرَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ

باب: سورۂ اخلاص اور اذا زلزلت کی فضیلت میں

۲۸۹۵ : عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ۔

۲۸۹۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا زلزلت برابر ہے نصف قرآن کے یعنی ثواب و اجر میں اور قل ھو اللہ احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یمان بن مغیرہ کی روایت سے۔

۱۶۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

سورۂ اخلاص کی فضیلت میں

۲۸۹۶ : عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۸۹۶: روایت ہے ابی ایوبؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَاَ اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

نے کیا تھکتا ہے تم میں سے کوئی کہ پڑھ لیا کرے ایک رات میں تہائی قرآن جس نے پڑھی اللہ الواحد الصمد یعنی سورۂ اخلاص سو اس نے بے شک پڑھا تہائی قرآن۔

ف: اس باب میں ابی الدرداء اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہؓ اور انسؓ اور ابن عمرؓ اور ابی مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے یہ حدیث زائدہ سے بہتر اور متابعت کی زائدہ کی اس روایت میں اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اور روایت کی شعبہ اور کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث منصور سے اور اضطراب کیا اس میں۔

۲۸۹۷: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ۔

۲۸۹۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ یعنی کسی مقام میں تھا تو سنا آپ ﷺ نے ایک مرد کو کہ پڑھتا تھا وہ قل ہو اللہ احد سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے واجب ہوگئی پس پوچھا میں نے کہ کیا واجب ہوئی فرمایا آپ ﷺ نے جنت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مالک بن انسؓ کی روایت سے اور ابو حنین وہ عبید بن حنین ہیں۔

۲۸۹۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَاَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ۔

۲۸۹۸: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھی ہر دن میں دو سو بار قل ہو اللہ احد مٹائے جائیں گے اسکے گناہ پچاس سال کے مگر یہ کہ ہو اُس پر قرض اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے جو ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر اور پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر اور پڑھے قل ہو اللہ احد سو بار تو جب دن ہوگا قیامت کا فرمائے گا پروردگار تبارک وتعالیٰ اے میرے بندے داخل ہو تو اپنے داہنی طرف پر جنت میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ثابت کی روایت سے کہ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے بھی ثابت ہے۔

۲۸۹۹ : عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ لَاَرٰى هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهٗ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ قُلْتُ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ

۲۸۹۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمع ہو جاؤ تم کہ میں پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن کہا راوی نے کہ پھر جمع ہو گئے اصحاب میں سے جو جمع ہو سکے پھر نکلے رسول اللہ ﷺ اور پڑھی آپ ﷺ نے سورۂ قل ہو اللہ احد پھر داخل ہو گئے اپنے حجرہ میں سو کہنے لگے بعض ہمارے بعض سے کہ فرمایا تھا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں پڑھوں تم پر تہائی قرآن سو میں گمان کرتا ہوں کہ یہ داخل ہونا آپ ﷺ کا کسی خبر کے واسطے ہے جو آئی ہے ان کے پاس آسمان سے پھر نکلے نبی ﷺ اور فرمایا آپ ﷺ نے میں نے تم سے کہا تھا کہ پڑھوں گا تم پر تہائی

ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ۔

قرآن آگاہ ہو کہ یہ سورۃ برابر ہے تہائی قرآن کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

۲۹۰۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

۲۹۰۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۰۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَؤُمُّهُمْ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً یَقْرَاُلَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ یَقْرَاُبِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ یَقْرَاُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی مَعَهَا وَكَانَ یَصْنَعُ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهٗ اَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَقْرَاُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰی اَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰی تَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی فَاِمَّااَنْ تَقْرَاَ بِهَا وَاِمَّااَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰی قَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوْا یَرَوْنَهٗ اَفْضَلَهُمْ وَ كَرِهُوْا اَنْ یَؤُمَّهُمْ غَیْرُهٗ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَالَ یَا فُلَانُ مَا یَمْنَعُكَ مِمَّا یَاْمُرُبِهٖ اَصْحَابُكَ وَ مَا یَحْمِلُكَ اَنْ تَقْرَاَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُبَّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔

۲۹۰۱: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا انہوں نے کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ امامت کرتا تھا ان کی مسجد قبا میں اور عادت تھی اس کی کہ جب ارادہ کرتا کہ شروع کرے کوئی سورت کہ پڑھے اس کو ان کے لیے نماز میں تو شروع کرتا قل ہو اللہ احد کے ساتھ یعنی بعد فاتحہ کے پہلے قل ہو اللہ احد پڑھ لیتا یہاں تک کہ فارغ ہو جاتا اس سے پھر پڑھتا دوسری سورۃ اس کے ساتھ اور ایسا ہی کیا کرتا وہ ہر رکعت میں سو کلام کیا اس سے اس کے اصحاب نے اور کہا کہ تم پہلے پڑھ لیتے ہو سورۃ اخلاص پھر گمان کرتے ہو کہ یہ کافی نہیں تمہاری صحت نماز کے لیے یہاں تک کہ پڑھتے ہو تم دوسری سورت سو یا پڑھا کرو تم اسی سورت کو یا اس کو چھوڑ کر دوسری سورت پڑھو سو کہا ان صحابی نے نہیں ہوں میں اس کا چھوڑنے والا اگر دوست رکھتے ہو تم امامت کروں میں تمہاری اس سورت کو پڑھ کر تو خیر امامت کروں گا میں تمہاری اور اگر برا مانو تم تو چھوڑ دوں گا میں تم کو یعنی نہ کروں گا اور انصار ان کو اپنے لوگوں میں افضل جانتے تھے اور برا جانتے تھے کہ کوئی اور امامت کرے ان کی سوا اس کے پھر جب آئے آنحضرت ﷺ کے پاس خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صحابی کے حال کی سو فرمایا آپ ﷺ نے کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ جو حکم کرتے ہیں تم کو اصحاب تمہارے اور کیا سبب ہے کہ تم پڑھا کرتے ہو سورۂ اخلاص کو ہر رکعت میں سو عرض کی اس نے اے رسول اللہ ﷺ! میں بے شک دوست رکھتا ہوں اس سورت کو سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ بے شک محبت اسکی لے جائے گی تجھ کو جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی عبیداللہ بن عمر کی روایت سے کہ وہ ثابت بنانی سے روایت کرتے ہوں اور روایت کی مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں اس سورت کو یعنی قل ہو اللہ احد کو فرمایا آپ ﷺ نے کہ محبت اس کی تجھ کو داخل کرے گی جنت میں۔

١٦٩٣: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کی فضیلت میں

۲۹۰۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِهَا لِلسُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

۲۹۰۲: روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اتاریں ہیں مجھ پر کچھ آیتیں کہ نہیں دیکھا کسی نے ان کا مثل وہ قل اعوذ برب الناس ہیں آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق ہے آخر سورت تک۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۰۳: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۹۰۳: روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو نبیؐ نے کہ پڑھا کروں معوذتین ہر نماز کے پیچھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

١٦٩٤: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ

باب: قاریٔ قرآن کی فضیلت میں

۲۹۰۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهُ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيْدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔

۲۹۰۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے یعنی خوب یاد رکھتا ہے اس کو وہ ہے بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو عہدہ سفارت رکھتے ہیں یعنی رسول ہوتے ہیں آدمیوں کی طرف اور جو پڑھتا ہے قرآن ہشام نے اپنی روایت میں کہا اور وہ قرآن اس پر سخت ہے یعنی دشوار ہے اور کہا شعبہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا اس پر شاق ہے اس کے لئے دونا اجر ہے یعنی ایک قراءت کا دوسرے مشقت کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۰۵: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔

۲۹۰۵: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے پڑھا قرآن اور یاد کر لیا یا پشت پناہ کیا اپنا اسکو اور حلال کیا اسکے حلال کو اور حرام کیا اسکے حرام کو داخل کرے گا اسکو اللہ تعالیٰ بسبب اسکے جنت میں اور شفاعت قبول کریگا اس کی دس شخصوں کے حق میں اسکے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کیلئے ان میں سے دوزخ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی کوئی اسناد صحیح نہیں اور حفص بن سلیمان جن کی کنیت ابوعمر ہے اور وہ بزاز ہیں کوفہ کے رہنے والے اور ضعیف ہیں حدیث میں۔

١٦٩٥: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ

باب: قرآن عظیم الشان کی فضیلت میں

۲۹۰۶: عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ

۲۹۰۶: روایت ہے حارث اعور سے کہا انہوں نے کہ گزرا میں مسجد میں سو لوگ باتیں بنا رہے تھے پھر داخل ہوا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے

يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوْا فِي الْاَحَادِيْثِ قَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ خُذْهَا اِلَيْكَ يَا اَعْوَرُ۔

پاس اور کہا میں نے اے امیر المؤمنین! کیا نہیں دیکھتے آپ لوگوں کو کہ باتیں بنا رہے ہیں فرمایا آپ نے ہاں انہوں نے نے ایسا کیا میں نے کہا ہاں فرمایا حضرت علیؓ نے آگاہ ہو کہ تحقیق سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہو گا ایک فتنہ سو کہا میں نے کیا ہے راستہ اس سے نکلنے کا اے رسول اللہ کے فرمایا آپ ﷺ نے کتاب اللہ یعنی قرآن سبب ہے اس سے بچنے کا اس لیے کہ اس میں خبر ہے تم سے اگلوں کی اور خبر ہے جو تم سے بعد ہوں گے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا یعنی جو معاملات کہ تمہارے فیما بین ہوں اور وہ دوٹوک ہے نہیں ہے اس میں ہنسی ٹھٹھے کی بات جس نے چھوڑا اس کو حقیر جان کر ٹکڑے کر ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اسکی غیر میں گمراہ کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ اور وہ رسی ہے اللہ تعالیٰ کی مضبوط اور وہ ذکر ہے محکم کیا ہوا اور وہ سیدھی راہ ہے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہیں کج کر سکتی اسکو ہوائے نفسانی اور نہیں مل سکتیں اس میں زبانیں اور پیٹ نہیں بھرتا اس سے عالموں کا اور پرانا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اور تمام نہیں ہوتے عجائب اسکے وہی ایسی کتاب ہے کہ وہ رہ سکے جن جب سنا انہوں نے اسکو یہاں تک کو بول اٹھے کہ ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سو ایمان لائے ہم اس پر جس نے کلام کیا مطابق اس کے سچ کہا اور جس نے عمل کیا موافق اسکے ثواب دیا گیا اور جس نے حکم کیا اس پر عدل کیا اور جس نے بلایا اس کی طرف راہ بتایا گیا وہ سیدھی راہ لے لو تم اس حدیث کو اے اعور۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو حمزہ زیات کی روایت سے اور اسناد اس کی مجہول ہے اور حارث کی روایت میں مقال ہے۔

١٦٩٦: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ

باب: تعلیم قرآن کی فضیلت میں

٢٩٠٧: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

٢٩٠٧: روایت ہے عثمانؓ بن عفان سے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا بہتر تم میں سے وہ ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اوروں کو کہا ابو عبدالرحمٰن جو راوی اس حدیث کے ہیں اسی روایت نے مجھے بٹھایا اس جگہ اور قرآن سکھلاتے رہے وہ لوگوں کو حجاج بن یوسف کے زمانہ تک۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٢٩٠٨: عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ اَوْ اَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ

٢٩٠٨: روایت ہے عثمانؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر تم میں سے یا افضل تم میں سے وہ شخص ہے کہ جس نے سیکھا قرآن

الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ اور سکھایا یا اس کو اور لوگوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور کئی لوگوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمانؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اور سفیان نہیں ذکر کرتے اس سند میں سعد بن عبیدہ کا اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث سفیان سے اور شعبہ سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے سفیان اور شعبہ نے کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا اس روایت کو یحییٰ بن سعید نے انہوں نے روایت کی سفیان سے اور شعبہ سے کئی مرتبہ انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعید بن ابی عبیدہ سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نبیؐ سے کہا محمد بن بشار نے اور اصحاب سفیان کے نہیں ذکر کرتے اس روایت میں اس بات کا کہ روایت ہے سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں سرد بن عبیدہ سے کہا محمد بن بشار نے اور یہ صحیح تر ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور تحقیق کہ زیادہ کیا شعبہ نے اس حدیث کی سند میں سعد بن عبیدہ کو اور حدیث سفیان کی اشبہ ہے یعنی صحت کے ساتھ کہا علی بن عبداللہ نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے کہ میرے نزدیک کوئی شعبہ کے برابر نہیں یعنی ثقاہت اور حفظ روایت مین اور جب مخالفت کرتے ہیں شعبہ کی سفیان تو میں لے لیتا ہوں قول سفیان کا سنا میں نے ابوعمار سے کہ وہ ذکر کرتے تھے وکیع سے کہ کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھ سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں اور نہیں روایت کی مجھ سے سفیان نے کسی شخص سے کوئی چیز پھر پوچھا میں نے اس شخص سے مگر پایا میں نے اس روایت کو جیسا سفیان نے روایت کیا تھا اور اس باب میں علی اور سعد سے بھی روایت ہے۔

۲۹۰۹: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

۲۹۰۹: ترجمہ اوپر گزرا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم علی بن ابی طالب کی روایت سے کہ وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہوں مگر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی سند سے۔

۱۶۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْاٰنِ مَالَهٗ مِنَ الْاَجْرِ

باب: قراءت قرآن کی فضیلت میں

۲۹۱۰: عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ۔

۲۹۱۰: روایت ہے عبداللہؓ بن مسعود سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھا اللہ کی کتاب سے ایک حرف اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا ہوں کہ الف لام میم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے یعنی الف لام میم کہتے ہیں تیس نیکیوں کا اجر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے سنا میں نے قتیبہ بن سعید سے کہتے تھے کہ پہنچا ہے مجھ کو کہ محمد بن کعب قرظی پیدا ہوئے حیات میں نبیؐ کے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اسکے ابن مسعود سے روایت کیا اس کو ابوالاحوص نے عبداللہ بن مسعود سے اور مرفوع کیا اسکو بعضوں نے اور موقوف کیا بعضوں نے ابن مسعودؓ سے یعنی انہیں کا قول ٹھہرایا اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابوحمزہ ہے۔

۲۹۱۱ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ حَلِّهِ فَیُلْبَسَ تَاجَ الْکَرَامَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَارَبِّ زِدْهُ فَیُلْبَسَ حُلَّةَ الْکَرَامَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَرْضَ عَنْهُ فَیَرْضٰی عَنْهُ فَیُقَالُ لَهٗ اِقْرَاْ وَارْقَاْ وَیُزَادُ بِکُلِّ اٰیَةٍ حَسَنَةٌ۔

۲۹۱۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ آئے گا صاحب قرآن قیامت کے دن پھر کہے گا قرآن کہ اے رب میرے اسکو جوڑا پہنا پس اسے پہنایا جائے گا تاج کرامت کا پھر کہے گا قرآن عظیم الشان اے رب! زیادہ دے اس کو تو پہنایا جائے گا اس کو جوڑا کرامت کا پھر کہے گا اے رب راضی ہو اس سے سو راضی ہوگا اس سے پروردگار پھر کہا جائے گا اسے پڑھ تو اور چڑھ اور زیادہ کی جائے گی ہر آیت کے بدلے ایک نیکی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عاصم بن بہدلہ نے ان سے ابی صالح نے ان سے ابو ہریرہؓ نے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے ہمارے نزدیک عبدالصمد کی روایت سے کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۱۲ : عَنْ اَبِی اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاَاذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍفِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ صَلَاتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِ مَاخَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ۔

۲۹۱۲: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبیؐ نے نہیں کان لگا کر سنتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بات کو کسی چیز میں افضل دو رکعتوں سے کہ پڑھتا ہے وہ انکو اور نیکی چھڑکی جاتی ہے بندے کے سر پر جب تک کہ وہ نماز میں ہوتا ہے اور نزدیک نہیں ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ نزدیک ہوتے ہیں بسبب اس چیز کے جو نکلی ہے اللہ تعالیٰ شانہ سے کہا ابوالنضر نے مراد لیتے تھے آپؐ اس قول سے قرآن عظیم الشان کو یعنی جیسا قرب الٰہی قرآن پڑھنے سے بندوں کو حاصل ہوتا ہے ایسا کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور بکر بن خنیس میں کلام کیا ہے ابن مبارک نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت آخر امر میں یعنی بسبب ضعف کے۔

۲۹۱۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ۔

۲۹۱۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک جس کے اندر قرآن میں سے نہیں یعنی کچھ یاد نہیں وہ ویران گھر کے مانند ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۱۴۔۲۹۱۵ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُقَالُ یَعْنِی لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْوَ ارْقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّ مَنْزِلَتَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَةٍ تَقْرَاُبِهَا۔

۲۹۱۴۔۲۹۱۵: روایت ہے عبداللہ عمروؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کہا جائے گا یعنی صاحب قرآن سے کہ پڑھ تو اور چڑھتا جا یعنی درجات جنت میں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا جا جیسے تو ٹھہر ٹھہر پڑھتا تھا دنیا میں اس لیے کہ منزل تیری آخر آیت تک ہے کہ تو اس کو پڑھے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۲۹۱۶ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيْهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

۲۹۱۶ : روایت ہے انس ؓ بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پیش کیے گئے میرے آگے ثواب اور نیکیاں میری امت کی یہاں تک کہ تنکا بھی جو نکال کر پھینک دیا ہو کسی آدمی نے مسجد میں سے اور پیش کی گئیں مجھ پر برائیاں اور گناہ میری امت کے سو نہ دیکھا میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر کہ دی گئی ہو کسی کو کوئی سورت یا آیت قرآن شریف کی یعنی یاد ہو پھر اسے بھول جائے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل سے سو نہ پہچانی انہوں نے اور غریب کہا اس کو اور کہا محمد نے نہیں جانتا میں کہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے مگر یہ کہ قول مطلب کا کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جو حاضر ہوا تھا خطبہ میں رسول ﷺ کے یعنی یہی قول دلالت کرتا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع ہے اور سوا اس کے اور کوئی چیز دال نہیں اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ وہ کہتے تھے نہیں جانتے ہم مطلب کو کہ سماع ہوا ان کو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے کہا عبداللہ نے اور انکار کیا علی بن مدینی نے اس امر کا کہ مطلب نے سنا ہو کچھ انس ؓ سے۔

۲۹۱۷ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَارِئٍ يَقْرَاُ ثُمَّ سَاَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرُ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

۲۹۱۷ : روایت ہے عمران بن حصین سے کہ وہ گزرے ایک قاری پر کہ وہ پڑھ رہا تھا قرآن پھر مانگا اس نے کچھ تب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس نے پڑھا قرآن چاہیے کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اس لیے کہ آئیں گی کچھ قومیں کہ وہ قرآن پڑھیں گی پھر طلب کریں گی آدمیوں سے اور کہا محمود نے کہ یہ خیثمہ بصری جس سے روایت کی جابر جعفی نے وہ خیثمہ بن عبدالرحمٰن نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور خیثمہ شیخ بصری ہیں کہ کنیت ان کی ابونصر ہے روایت کی ہیں انہوں نے انس بن مالک سے کتنی حدیثیں اور روایت کی ہے جابر جعفی نے ان خیثمہ سے بھی۔

۲۹۱۸ : عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ۔

۲۹۱۸ : روایت ہے صہیب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ ایمان لایا وہ شخص قرآن پر جس نے حلال جانا یا مرتکب ہوا اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کا۔

ف: روایت کی محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے یہ حدیث سو زیادہ کیا انہوں نے اس کی اسناد میں یہ کہ کہا روایت کی مجاہد نے سعید بن مسیب سے انہوں نے صہیب سے اور متابعت نہ کی محمد بن یزید کی روایت کی کسی نے اور وہ ضعیف ہیں اور ابوالمبارک ایک مرد مجہول ہیں اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی نہیں اور خلاف کیا گیا وکیع کا ان کی روایت میں اور محمد نے کہا ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہیں مگر جو روایت کریں ان سے ان کے بیٹے محمد اس لیے کہ وہ روایت کرتے ہیں ان سے مناکیر۔

۲۹۱۹ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

۲۹۱۹: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے آشکارا صدقہ دینے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے اس لئے کہ چھپا کر صدقہ دینا افضل ہے آشکارا سے اہل علم کے نزدیک اور اہل علم نے اس کو اس لیے افضل کہا ہے کہ صدقہ سر میں آدمی عجب سے بچتا ہے اس لیے کہ چھپا کر نیکی کرنے والا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا اس پر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ پر۔

۲۹۲۰ : عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ۔

۲۹۲۰: روایت ہے ابی لبابہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عائشہ ام المؤمنین نے کہ آنحضرت ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر نہ پڑھ لیتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابولبابہ شیخ بصری ہیں کہ روایت کی ان سے حماد بن زید نے کتنی حدیثیں اور کہتے ہیں کہ نام ان کا مروان ہے روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسمٰعیل نے کتاب التاریخ میں۔

۲۹۲۱ : عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ۔

۲۹۲۱: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول اللہ پڑھا کرتے تھے وہ سورتیں کہ شروع ہیں سبحان اللہ اور سبح اور یسبح سے قبل اس کے کہ سوئیں اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو بہتر ہے ہزار آیت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۲۹۲۲ : عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَاَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔

۲۹۲۲: روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھا صبح کو تین بار اعوذ باللہ سے رجیم تک اور پڑھیں تین آیتیں سورۂ حشر کی اخیر سے متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے کہ وہ مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے شام کو اور اگر مر جائے اس دن میں تو مرا وہ شہید اور جس نے کہا ان کو جب شام کرتا ہے ہوگا وہ بھی اس درجہ میں یعنی شب کو بھی یہی ثواب پائے گا اور اگر مرے گا تو شہید ہو گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے۔

١٦٩٨: بَابُ مَاجَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آنحضرت ﷺ کی قراءت میں

۲۹۲۳: عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهُ وَكَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَمَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَمَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَمَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

۲۹۲۳: روایت ہے یعلیٰ بن مملک سے کہ انہوں نے پوچھا ام سلمہ سے جو بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی کہ کیسی تھی قراءت اور نماز رسول اللہ ﷺ کی؟ سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ کیا نسبت ہے تم کو ان کی نماز سے یعنی تم ویسے کہاں ادا کر سکتے ہو پھر کہا کہ آپ ﷺ کی عادت تھی کہ نماز پڑھتے تھے یعنی شب کو پھر سو جاتے تھے اس قدر کہ جتنی دیر نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اس قدر کہ جتنا سوتے تھے پھر سوتے جس قدر کہ نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر بیان کی کیفیت ان کی قراءت کی تو وہ کہتی تھیں کہ قراءت ان کی جدا جدا تھی حرف حرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر لیث بن سعد کی روایت سے کہ وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ یعلیٰ سے اور وہ ام سلمہ سے اور روایت کی ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی ﷺ الگ الگ کرتے تھے یعنی ایک ایک حرف جدا جدا معلوم ہوتا تھا اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے۔

۲۹۲۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ اَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ اَمْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً۔

۲۹۲۴: روایت ہے عبداللہ بن ابی قیس سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین سے حال رسول اللہ ﷺ کے وتر کا کہ کیونکر پڑھتے تھے اول شب میں یا آخر شب میں سو فرمایا حضرت عائشہ نے کہ دونوں طرح بجالاتے کبھی وتر پڑھتے اول شب میں اور کبھی آخر شب میں کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ جس نے امر دین میں وسعت رکھی پھر کہا میں نے کی کیسی تھی قراءت آپ ﷺ کی یعنی نماز شب میں کیا چپکے سے پڑھتے تھے یا جہر کرتے تھے ساتھ قراءت کے سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے تھے کبھی چپکے پڑھتے کبھی جہر فرماتے کہا راوی نے کہ کہا میں نے سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی کہا راوی نے پھر کہا میں نے کیا کرتے تھے جنابت میں کیا غسل کرتے قبل سونے کے یا سو جاتے قبل نہانے کے کہا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی فقط وضو کر کے سو جاتے کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۲۹۲۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

۲۹۲۵: روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى قَوْمِهِ فَاِنَّ قُرَيْشًا مَنَعُوْنِيْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّيْ۔

پیش کرتے اپنی ذات کو موقف عرفات میں اور فرماتے کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ مجھے لے چلے اپنے قوم کی طرف اس لیے کہ قریش نے باز رکھا ہے مجھ کو اس سے کہ پہنچاؤں میں کلام اپنے رب کا یعنی اس کے بندوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۲۹۲۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْأَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ۔

۲۹۲۶: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے اور مجھ سے سوال کرنے سے دوں گا میں اس کو بہتر اس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام اللہ کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ عزوجل کی اپنی مخلوق پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے یعنی اوراد اور وظائف میں مشغول نہ ہو بلکہ قرآن ہی کی قراءت اور فہم معانی اور ورک مطالب اور تحصیل مآرب میں سعی اور کوشش کرتا رہا تو اس کو اجر و ثواب دینا اور آخرت میں تمام سائلین سے زیادہ عنایت ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ کرنا سب وظیفوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور یہ ان وظیفوں کا حال ہے جو شارع سے تعلیم ہوئے ہیں کہ قرآن ان سب سے بہتر ہے وائے او پر حال ان لوگوں کے کہ جنہوں نے قرآن کو بھی چھوڑا اور وظائف مسنونہ سے بھی منہ موڑا اور اوراد مبتدعہ اور وظائف محدثہ میں اپنے اوقات کاٹے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ الْقِرَاءَتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

یہ ابواب ہیں قراءتوں کے جو وارد ہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے

۲۹۲۷: عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُقَطِّعُ قِرَاءَتَہٗ یَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ یَقِفُ وَکَانَ یَقْرَأُ ھَا مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

۲۹۲۷: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے اپنی قراءت کو پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمٰن الرحیم پھر ٹھہر جاتے اور پڑھتے ملک یوم الدین۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور یہی پڑھتے تھے ابو عبیدہ اور اختیار کرتے تھے اسی کو یعنی مالک یوم الدین کی جگہ ملک یوم الدین پڑھتے ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن سعید اموی نے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں اس لیے کہ لیث بن سعد نے روایت کی ابی ملیکہ سے انہوں نے یعلیٰ بن مملک سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے وصف کیا قراءت نبی ﷺ کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے اور لیث کی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ملک یوم الدین پڑھتے۔

۲۹۲۸: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَاُرَاہُ قَالَ وَعُثْمَانَ کَانُوْا یَقْرَءُوْنَ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

۲۹۲۸: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور راوی کہتا ہے کہ گمان کرتا ہوں میں انسؓ کو کہ انہوں نے عثمانؓ کا نام بھی لیا اور کہا کہ یہ سب لوگ پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہو مگر شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے مالک یوم الدین اور روایت کی عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے کہ نبی ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔

۲۹۲۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِا

۲۹۲۹: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ سو کہا سوید بن

لُعَيْنٍ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِ سْنَادِ نَحْوَهُ۔

نضر نے خبر دی ہم کو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

ف: کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے سوید بن نضر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور ابو علی بن یزید بھائی ہیں یونس بن یزید کے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد نے متفرد ہوئے ابن مبارک اس حدیث کے ساتھ یونس بن یزید سے روایت کرنے میں اور اسی طرح پڑھا ابوعبید نے والعین بالعین بنظر اتباع اسی حدیث کے۔

۲۹۳۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ۔

۲۹۳۰: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا: هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ یعنی بتاء مثناۃ فوقانیہ اور نصب لفظ رب کے اور مراد ہے کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ مانگے اپنے رب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہیں حدیث میں۔

۲۹۳۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَؤُهَا ﴿اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرُ صَالِحٍ﴾ [هود: ٤٦]

۲۹۳۱: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرُ صَالِحٍ یعنی عمل کیا سے نے غیر صالح مراد فرزند نوح ہے جو غرق ہو گیا۔

ف: اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ثابت بنانی سے مانند اسکے اور یہ حدیث بنانی کی ہے اور روایت کی یہی حدیث شہر بن حوشب نے بھی اسماء بنت یزید سے اور سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے اسماء بنت یزید یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک ایک ہیں اور روایت کی شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ سے اور وہ اسماء بنت یزید ہیں اور روایت کی انہوں نے نبیؐ سے مانند اسکے۔

۲۹۳۲-۲۹۳۳: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ: ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا﴾ [الكهف: ٧٦] مُثَقَّلَةً۔

۲۹۳۲-۲۹۳۳: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا: قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ثقل کے ساتھ یعنی بضم ذال عذراً کے جو بسکون ذال سے ثقیل ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور امیہ بن خالد ثقہ ہیں اور ابوالجاریہ عبدی شیخ مجہول ہیں کہ نہیں جانتے ہم نام اس کا۔

۲۹۳۴: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ: ﴿فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ﴾ [الكهف: ٨٦]

۲۹۳۴: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قراءت ان کی اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا اس آیت کی قراءت میں اور مرتفع کیا انہوں نے اپنے اختلاف کو کعب احبار کی طرف سوا گر اس بارہ میں روایت ہوتی نبی ﷺ سے تو وہ محتاج نہ ہوتے کعب احبار کی طرف اور کافی ہوتی روایت نبی ﷺ کی۔

۲۹۳۵: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ

۲۹۳۵: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ جب تھا دن بدر کا

بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ ﴿الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ [الروم : ۱ - ۴] قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ۔

غالب ہوئے اہل روم یعنی نصاریٰ مشرکانِ فارس پر سو پسند آئی یہ بات مؤمنوں کو پس نازل ہوئی یہ آیت الٓمّٓ سے يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ تک سو خوش ہوئے مؤمن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر اس لئے کہ روم اہل کتاب تھے اور مسلمانوں سے موافقت رکھتے تھے انبیاء کے ماننے میں اور مشرکانِ فارس موافقت رکھتے تھے مشرکانِ مکہ سے بت پرستی اور شرک میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور پڑھا گیا ہے لفظ غلبت بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے پس غلبت بفتح غین میں خبر ہے ان کے طالب ہونے کی ایسا ہی پڑھا ہے نضر بن علی نے غلبت بفتح غین و باء۔

۲۹۳۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ﴾ [الروم : ۵۴] فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ۔

۲۹۳۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے پڑھا نبی ﷺ کے آگے خَلَقَكُمْ ...... تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مِنْ ضُعْفٍ یعنی بضم ضاد معجمہ۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے فضیل بن مرزوق سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضیل بن مرزوق کی روایت سے۔

۲۹۳۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ : ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ [القمر : ۱۷]

۲۹۳۷: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ یعنی بدال مہملہ اور قراءت مشہور بھی یہی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۳۸ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فُرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِيْمٍ۔

۲۹۳۸: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبیؐ پڑھتے تھے فُرُوْحٌ .... یعنی بضم را لفظ روح کو قرأت کرتے تھے اور یہ قرأت شاذ ہے قرأت مشہور بفتح را ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ہارون اعور کی روایت سے۔

۲۹۳۹ : عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ يَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَاَشَارُوْا اِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ [اللیل:۱] قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهٗ يَقْرَاُهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْرَاُهَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَنِيْ اَنْ اَقْرَاَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ۔

۲۹۳۹: روایت ہے علقمہؓ سے کہا کہ پہنچے ہم شام میں سو آئے ہمارے پاس ابو الدرداء اور کہا انہوں نے کہ ہے تم میں کوئی ایسا شخص کہ پڑھتا ہو یعنی قرآن عبداللہ بن مسعودؓ کی قراءت سے کہا علقمہؓ نے کہ لوگوں نے اشارہ کیا میری طرف اور میں نے کہا کہ ہاں میں پڑھتا ہوں عبداللہ کی قراءت پر کہا ابو الدرداء نے کیوں کر سنا تم نے عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى کہا علقمہؓ نے کہ میں نے سنا ہے عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى سو کہا ابو الدرداء نے اور میں نے بھی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ آپؐ بھی ایسا ہی پڑھتے تھے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وَمَا خَلَقَ ..... پڑھوں سو میں ان کا کہنا نہ مانوں گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی ہے قرات عبداللہ بن مسعود کی یعنی وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَمَاخَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی۔

۲۹۴۰ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَأَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ﴾ [الذاریات : ۵۸]

۲۹۴۰: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کہ پڑھایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنی.... اور قراءت مشہور اِنّ.... ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۴۱ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ وَ تَرَی لنَّاسَ سُكَارٰی وَمَاهُمْ بِسُكَارٰی۔

۲۹۴۱: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا: وَ تَرَی لنَّاسَ .....

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی حسن بن عبدالملک نے قتادہ سے اور نہیں جانتے ہم کہ قتادہ کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے مگر انس سے اور ابی الطفیل سے اور یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے یعنی پوری اسناد اس کی یوں ہے کہ روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ [النساء: ۱] آخر حدیث تک اپنے طول کے ساتھ مروی ہے اور حدیث حکم بن عبدالملک کی میرے نزدیک اسی روایت سے مختصر ہے۔

۲۹۴۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِاَ حَدِهِمْ اَوْلِاَ حَدِ كُمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَةَ كَیْتَ وَكَیْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ فَاسْتَذْ كِرُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ۔

۲۹۴۲: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا نبی ﷺ نے فرمایا برا ہے ان میں سے کسی کے واسطے یا فرمایا برا ہے تم میں سے کسی کے واسطے یہ کہ کہے بھول گیا میں فلانی آیت کلام اللہ کی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا میں فلانی آیت اور یاد کرتے رہو قرآن شریف کو کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ قرآن بہت بھاگنے والا ہے لوگوں کے سینے سے بہ نسبت چارپاؤں کے اپنے باندھنے کی رسّی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۶۹۹ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

باب: اس بیان میں کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے

۲۹۴۳ : عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّةٍ اُمِّیِّیْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّیْخُ الْكَبِیْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِیَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ یَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔

۲۹۴۳: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہا انہوں نے کہ ملاقات کی نبیؐ نے جبرئیل سے اور فرمایا کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو ان پڑھی ہے کہ اس میں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والے اور لڑکے اور لڑکیاں اور ایسے لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرائیل نے اے محمدؐ! بے شک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنی جس سے جس طرح ادا موجب ثواب ہے اور اسکی قراءتوں میں آسانی اور وسعت ہے۔

ف:اس باب میں عمر اور حذیفہ بن الیمان اور ابی ہریرہؓ اور ام ایوب سے بھی روایت ہے اور ام ایوب یہ بی بی ہیں ابوایوب انصاری کی اور سمرہ اور ابن عباسؓ اور ابی جہم بن حارث بن صمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی بن کعب سے کئی سندوں سے۔

۲۹۴۴: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَ تَهٗ فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكِدْتُّ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَنَظَرْتُهٗ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَقَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ لَهٗ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَهُوَ اَقْرَاَنِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَءُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ لَّمْ تُقْرِئْنِيْهَا وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اِقْرَاْ يَا هِشَامُ فَقَرَاَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَ ةَ الَّتِيْ سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اِقْرَاْ يَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ الْقِرَاءَ ةَ الَّتِيْ اَقْرَاَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُ وْامَا تَيَسَّرَمِنْهُ۔

۲۹۴۴: روایت ہے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن عبدالقاری سے کہ ان دونوں نے سنا عمر بن خطابؓ سے کہتے تھے گزرا میں ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورۂ فرقان پڑھتے تھے کئی حرفوں پر ایسے کہ نہیں پڑھایا تھا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ان حرفوں پر سو قریب تھا کہ میں لڑوں ان سے نماز میں سو انتظار کیا میں نے یہاں تک کہ سلام پھیرا انہوں نے پھر جب سلام پھیرا ان کی گردن میں ڈال دی میں نے یعنی چادر ان کی اور کہا میں نے کس نے پڑھائی تم کو یہ سورت جو میں نے سنی تم سے ابھی کہ تم پڑھتے تھے اس کو سو کہا ہشام نے کہ پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت رسول اللہ ﷺ نے سو کہا میں نے جھوٹ کہا تم نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت کہ جو پڑھی تم نے پس چلا میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی طرف اور کہا میں نے اے رسول اللہ کے میں نے سنا اس کو سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے ایسے حرفوں پر کہ نہیں پڑھائی آپ ﷺ نے مجھ کو ان حرفوں پر اور آپ ﷺ ہی نے پڑھائی مجھ کو سورۂ فرقان سو فرمایا نبی ﷺ نے چھوڑ دو اس کو اے عمرؓ اور فرمایا کہ پڑھ تو اے ہشام سو پڑھا انہوں نے اسی قراءت پر کہ میں نے سنا تھا ان سے سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ ایسی ہی نازل ہوئی ہے یہ سورت پھر فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے پڑھ تو اے عمرؓ سو پڑھی میں نے اس قراءت پر جو پڑھائی مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے سو فرمایا نبی ﷺ نے ایسی ہی اتری ہے پھر فرمایا نبی ﷺ نے کہ یہ قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں[1] پر سو پڑھو تم اس میں سے جو تم پر آسان ہو ان میں سے۔

ف:یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اسکے مگر ذکر نہ کیا اس میں مسور بن مخرمہ کا۔

۲۹۴۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا

۲۹۴۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھول دی اپنے بھائی سے ایک مصیبت دنیا کی مصیبتوں سے کھول دے

[1] سات حرفوں پر۔ یعنی سات قراءتوں پر۔ اس پورے باب میں جہاں بھی حرف آیا ہے مراد اس سے انداز قراءت لیا جائے۔ (حافظ)

نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَا رَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ اَبْطَاَبِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک مصیبت روزِ قیامت کی مصیبتوں سے اور جس نے پردہ ڈھانپا کسی مسلمان کا یعنی اس کا عیب چھپایا پردہ ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ اس کا دنیا میں اور آخرت میں اور جس نے آسانی کی کسی تنگ دست پر یعنی اپنا قرض وصول کرنے میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے اور جو چلا ایسی راہ کہ ڈھونڈتا ہے اس میں علم کو یعنی دین کی آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر ایک راہ جنت کی اور نہ بیٹھی کوئی قوم مسجد میں کہ پڑھتے ہوں وہ کتاب اللہ کی یا درس لیتے ہوں وہ اس کا آپس میں مگر نازل ہوئی ان پر تسکین اور ڈھانپ لیا ان کو رحمت الٰہی نے اور گھیر لیا ان کو فرشتوں نے اور جس کو عمل نے سست کیا نہیں بڑھایا اس کو نسب اس کے نے۔

ف: ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کے اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ پہنچی مجھ کو روایت ابی صالح سے اور ان کو ابو ہریرہؓ سے ان کو نبی ﷺ سے پھر ذکر کی تھوڑی حدیث اس میں سے۔

۲۹۴۶ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كَمْ اَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِيْ۔

۲۹۴۶: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کتنے دنوں میں ختم کروں میں قرآن شریف کو فرمایا آپ ﷺ نے ختم کر تو اس کو ایک مہینے میں عرض کی میں نے کہ میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپ ﷺ نے ختم کرو تم بیس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپؐ نے ختم کرو تم اس کو دس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپ ﷺ نے کہ ختم کرو تم اس کو پانچ دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی سو اجازت نہ دی آپؐ نے مجھے اس سے کم دنوں میں ختم کرنے کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابی بردہ کی روایت سے کہ جو عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن عمرو سے اور روایت کی عبداللہ بن عمرو نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا اس کو تین دن سے کم میں اور مروی ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پڑھو قرآن کو چالیس دن میں اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ گزر جائے آدمی پر چالیس دن کہ نہ پڑھا ہو اس نے قرآن کو موافق اس حدیث کے یعنی ہر چلہ میں ختم کرنا بہتر ہے اور

بعض علماء نے کہا کہ نہ پڑھے قرآن کو تین دن سے کم میں مطابق اس حدیث کے جو مروی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رخصت دی بعض اہل علم نے اس کی اور مروی ہے عثمان بن عفان سے کہ وہ پڑھتے تھے قرآن ایک رکعت میں وتر کی اور مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ انہوں نے قرآن پڑھا دو رکعتوں میں کعبہ کے اندر اور ترتیل قرآن کی مستحب ہے اہل علم کے نزدیک۔

۲۹۴۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهٗ اِقْرَاَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَرْبَعِیْنَ۔

۲۹۴۷: روایت ہے عبداللہ عمروؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم پڑھا کرو قرآن چالیس دن میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے معمر سے انہوں نے سماک بن فضیل سے انہوں نے وہب بن منبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبداللہ بن عمرو کو کہ پڑھیں قرآن چالیس روز میں۔

۲۹۴۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ۔

۲۹۴۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ پوچھا ایک شخص نے اے رسولؐ اللہ کے کونسا شخص از روئے عمل کے بہتر ہے اللہ کے نزدیک فرمایا آپؐ نے کہ اترنے والا اور کوچ کرنے والا یعنی ختم قرآن کر کے شروع کرنے والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے صالح مری سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے معنوں میں اور نہیں ذکر ہے اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے نضر بن علی کی روایت سے جو ہیثم بن ربیع سے مروی ہے۔

۲۹۴۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَمْ یَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

۲۹۴۹: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا تین دن سے کم میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَبْوَابُ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں تفسیر قرآن کریم کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَاجَاءَ فِي الَّذِيْ يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ

۲۹۵۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

۲۹۵۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

۲۹۵۲ : عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔

باب: تفسیر بالرائے کی مذمت میں

۲۹۵۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں بغیر جانے بوجھے تو چاہیے کہ وہ ڈھونڈ لے اپنی جگہ دوزخ میں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۵۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا مت بیان کرو میری طرف سے کوئی بات مگر یہ کہ تم اس کو خوب جان لو یعنی یقین ہو کہ یہ میری کہی ہوئی ہے اسلئے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر قصداً سو چاہیے اسکو جگہ ڈھونڈھ لے اپنی دوزخ سے اور جس نے قرآن میں کچھ کہا اپنی عقل سے یعنی بغیر علم کے تو چاہیے کہ وہ جگہ اپنی ڈھونڈھ لے دوزخ میں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۵۲: روایت ہے جندب بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں اپنی رائے سے اور ٹھیک پڑی اسکی رائے جب بھی اس نے خطا کی یعنی بے جانے کہنے پر کیوں مبادرت کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کہ کلام کیا بعض اہل حدیث نے سہیل بن ابی حزم میں یعنی ان کو ضعیف کہا اور ایسے ہی مروی ہے بعض اہل علم سے اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور علما سے کہ انہوں نے بہت برا کہا ہے اس شخص کو کہ قرآن کی تفسیر کرے بغیر علم کے اور جو روایت آئی ہے مجاہد اور قتادہ وغیرہما سے کہ انہوں نے تفسیر کی تو یہ گمان ان کی ذوات ستودہ صفات پر نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے تفسیر کی ہو یا اپنے دل سے کچھ بات بنا کر کہہ دی ہو اور مروی ہوا ہے ان سے ایسا کچھ دلالت کرتا ہے ہمارے اس قول پر کہ انہوں نے اپنے

دل سے کچھ نہیں کہا بغیر علم کے ہم سے حسین بن مہدی نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے کہ فرمایا قتادہ نے نہیں ہے قرآن شریف میں کوئی آیت کہ سنی نہیں میں نے اس کی تفسیر میں کوئی بات یعنی ہر آیت کے متعلق روایت موجود ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہ کہا مجاہد نے اگر پڑھتا میں قراءت ابن مسعود کی تو نہ محتاج ہوتا کہ سوال کروں میں ابن عباسؓ سے بہت جگہ قرآن میں جس کا کہ میں نے سوال کیا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۲۹۵۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ فَهِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اِنِّیْ اَحْیَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ یَاابْنَ الْفَارِسِیِّ فَاقْرَاْهَا فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ فَنِصْفُهَا لِیْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَاَلَ یَقُوْمُ الْعَبْدُ فَیَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ فَیَقُوْلُ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَهٰذَالِیْ وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ وَاٰخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ یَقُوْلُ اِهْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

فاتحہ الکتاب کی تفسیر میں

۲۹۵۳: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھا اس میں ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے اور ناتمام ہے کہا راوی نے ابو ہریرۃؓ سے کہ میں کبھی ہوتا ہوں پیچھے امام کے کہا ابو ہریرۃؓ نے اے فارسی کے بیٹے پڑھ لیا کر اس کو تو اپنے دل میں یعنی چپکے چپکے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقسیم کی میں نے نماز اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ سو آدھی میری ہے اور آدھی میرے بندے کی اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے پھر جب بندہ کھڑا ہوتا ہے نماز میں اور کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا تب فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ حمد کی میرے بندے نے پھر جب بندہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ثنا کی میرے لیے میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین یعنی مالک ہے قیامت کے دن کا تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تعظیم کی میری میرے بندے نے اور یہ میرے لیے ہے یعنی خاص میری تعریف ہے بندے کا سوال نہیں اور میرے لیے ہے یعنی بندے کے بیچ میں ہے: اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ یعنی تجھ ہی کو پوجتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم اور آخر سورت میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو وہ مانگے کہتا ہے بندہ اِهْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے اور اسمٰعیل بن جعفر نے اور کئی لوگوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرۃؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس حدیث کے اور روایت کی ابن جریج اور مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابی السائب سے جو مولی ہیں ہشام کے انہوں نے ابی ہریرۃؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے یعنی یہ کہ نماز بغیر

سورۂ فاتحہ کے ناقص ہے اور روایت کی ابن اویس نے اپنے باپ سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے کہ روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابوالسائب نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

۲۹۵۳ : (ل) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ وَاَبُو السَّائِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيْسَيْنِ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ۔

۲۹۵۳ (ل) : روایت ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابی السائب نے جو مولیٰ ہیں ہشام بن زہرہ کے اور یہ دونوں ہم نشین تھے ابو ہریرہؓ کے کہا ابو ہریرہؓ نے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھی اس میں سورۂ فاتحہ پس وہ ناقص ہے ناتمام ہے۔

ف: اسمٰعیل بن ابی اویس کی روایت میں اس سے زیادہ نہیں ہے اور پوچھا میں نے ابو زرعہ سے اس حدیث کو سو کہا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اور سند پکڑی انہوں نے ابن اویس کی روایت سے جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ علاء سے۔

۲۹۵۴ : عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ اَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ اِلَيْهِ اَخَذَ بِيَدِیْ وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهٗ فِیْ يَدِیْ قَالَ فَقَامَ بِیْ فَلَقِيَتْهُ امْرَاَةٌ وَصَبِیٌّ مَعَهَا فَقَالَا اِنَّ لَنَا اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰی قَضٰی حَاجَتَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِیْ حَتّٰی اَتٰی بِیْ دَارَهٗ فَاَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيْدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفِرُّكَ اَنْ تَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ اِلٰهٍ سِوَی اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا تَفِرُّ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَعْلَمُ شَيْئًا اَكْبَرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ الْيَهُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِمْ وَاِنَّ النَّصَارٰی ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ حَنِيْفٌ مُّسْلِمٌ قَالَ فَرَاَيْتُ وَجْهَهٗ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ ثُمَّ اَمَرَبِیْ فَاُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

۲۹۵۴ : روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ مسجد میں بیٹھے تھے سو لوگوں نے کہا یہ عدی بن حاتم ہے اور آ گیا میں آپ ﷺ کے پاس بغیر امان کے اور بغیر تحریر کے پھر جب لوگ مجھے آپ ﷺ کے پاس لے گئے پکڑ لیا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ اور پہلے سے آپ ﷺ یہ خبر دے چکے تھے یعنی اپنے اصحاب کو کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے گا پھر کہا عدیؓ نے پھر کھڑے ہوئے آپ ﷺ مجھے لے کر سو ملاقات کی ان سے ایک عورت نے اور ایک لڑکا اس کے ساتھ تھا سو عرض کی انہوں نے کہ ہم کو آپ ﷺ سے کچھ کام ہے سو کھڑے ہو گئے آپ ﷺ ان کے ساتھ اور ان کا کام پورا کر دیا پھر پکڑا میرا ہاتھ یہاں تک کہ لائے مجھے اپنے گھر میں سو بچھا دیا ان کے لیے ایک چھوکری نے بچھونا سو بیٹھے آپ ﷺ اس پر اور بیٹھا میں سامنے آپ ﷺ کے سو تعریف کی آپ ﷺ نے اللہ کی اور ثنا کی اس کی پھر فرمایا کیا چیز بہکاتی ہے تجھ کو اس سے کہ تو لا الٰہ الا اللہ کہے کیا تو جانتا ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے کہا عدیؓ نے کہ کہا میں نے نہیں کہا راوی نے کہ پھر باتیں کیں حضرت نے ایک گھڑی پھر فرمایا تو بھاگتا ہے اس سے کہ کہے تو اللہ اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شے بڑی اللہ تعالیٰ سے کہا عدیؓ نے کہ کہا میں نے نہیں فرمایا آپ ﷺ نے کہ یہود پر غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اور نصاریٰ گمراہ ہیں کہا عدی

فَجَعَلْتُ أَغْشَاهُ طَرَفِي النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِنَ الصُّوفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قُبْضَةٌ وَلَوْ بِبَعْضِ قُبْضَةٍ يَقِي أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوِ النَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهَ وَقَائِلٌ لَهُ مَا أَقُولُ لَكُمْ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَوَلَدًا فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ أَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَقِي بِهِ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ لِيَقِ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتّٰى تَسِيرَ الظَّعِينَةُ فِيمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيرَةِ أَوْ أَكْثَرَ مَا يَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي فَأَيْنَ لُصُوصُ۔

نے پھر کہا میں نے کہ میں ایک طرف کا ہوں مسلمان کہا عدیؓ نے پس دیکھا میں نے آپ ﷺ کا منہ چمکتا ہے خوشی سے کہا عدیؓ نے کہ پھر حکم کیا میرے لیے کہ میں اتارا گیا انصار کے ایک مرد کے پاس اور میں حاضر ہونے لگا آپ ﷺ کے پاس دن کے دونوں کناروں میں یعنی صبح اور شام کہا عدیؓ نے کہ پھر اس درمیان میں کہ میں اس کے پاس تھا ایک رات کو کہ آئی ایک قوم کپڑوں میں صوف کی اپنی چادروں سے جو مخطط ہوتی ہیں کہا عدیؓ نے کہ پھر نماز پڑھی آپ ﷺ نے اور کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور رغبت دلائی ان کے لیے صدقہ دینے کی یعنی اصحاب کو پھر فرمایا اگر چہ ایک صاع ہو یعنی صدقہ سے اور اگر چہ نصف صاع ہو اور اگر چہ ایک مٹھی اور اگر چہ ایک مٹھی سے بھی کم ہو بچائے ایک تم میں سے اپنے مُنہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا آگ کی گرمی سے اگر چہ ایک کھجور دے کر ہو یا ایک کھجور کا ٹکڑا اس لیے کہ ہر ایک تم میں کا ملاقات کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ سے اور فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جو میں تم سے کہتا ہوں اور فرما دے گا نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے کان اور آنکھیں سو عرض کرے گا وہ کہ ہاں کیوں نہیں پھر فرمائے گا اللہ تعالیٰ نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے مال اور لڑکا وہ کہے گا کیوں نہیں پھر فرما دے گا کیا آگے بھیجا تو نے اپنی ذات کے لیے سو دیکھے گا وہ اپنے آگے اور پیچھے اور دہنے اور بائیں اور نہ پائے گا کوئی چیز کہ بچائے اس کے ساتھ اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے چاہیے کہ بچائے ایک تم میں سے اپنا منہ آگ سے اگر چہ ایک ٹکڑا کھجور کا دے کر ہو سو اگر وہ بھی پناہ دے تو ایک اچھی بات کے ساتھ یعنی کلمہ خیر سے جس سے کسی کا بھلا ہو اس لیے کہ میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر فاقہ سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور تم کو دینے والا ہے۔ یہاں تک کہ چلی جائے گی اکیلی عورت یثرب یعنی مدینہ سے حیرہ تک اور نہ ڈرے گی کہ اس کی سواری چور لے جائے یعنی عملداری اسلام کی اس امن و امان سے قائم ہو جائے گی پھر کہا عدی نے کہ میں اپنے دِل میں کہنے لگا کہ چور قبیلہ بنی طے کے کہاں ہوں گے یعنی اُس وقت میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سماک بن حرب کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے سماک سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لمبی روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ اور محمد بن جعفرؒ نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصاریٰ گمراہ ہیں پس ذکر کی حدیث لمبی۔ مترجم: عدی کی روایت سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ میں مغضوب علیہم سے یہود مراد ہے اور ضالین سے نصاریٰ غرض ان دونوں کی راہیں اور طریقے مردود ہیں حالانکہ یہ اہل

کتاب ہیں پھر جو مشرکین بے کتاب ہیں مثل ہنود وغیرہ تو ان کے رسم و رواج تو ان سے بھی بدتر ہوئے مگر تعجب ہے ان مسلمانوں سے کہ سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھر رسوم ہنود اپنی شادی بیاہ میں کیا کرتے ہیں معاذ اللہ من ذلک اور ابو ہریرہؓ کی روایت سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی اپنے امام کے پیچھے فاتحہ خفیاً پڑھ لے اور یہی مذہب صحیح و ثابت ہے اور دلالت کرتی ہیں اسی پر اکثر احادیث اور اختیار کیا ہے اسی کو محققین محدثین نے جن کو منظور ہے اتباع حدیث مطہر کی اور یہ سورۂ خلاصہ ہے سارے قرآن کا۔ دو بار نازل ہوئی ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں اسی لیے اس کو مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے اور شروع ہوتی ہے اس سے نماز اور ابتدا کی جاتی ہے اس سے کتاب اللہ کی اسی لیے اس کا نام فاتحہ ہے کہ کھول دیتی ہے دروازہ قراءت کا قاری پر اور تلاوت کا تالی پر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۵۵ : عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَ شْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قُبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ۔

۲۹۵۵ : روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی سے کہ لیا اس کو ساری زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ السلام کی انواع زمین کے موافق سو آئے بعض ان کے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کے درمیان میں اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک۔ **ف**: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۵۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوْا مُتَزَحِّفِیْنَ عَلٰی اَوْرَاكِهِمْ اَیْ مُنْحَرِفِیْنَ۔

۲۹۵۶ : روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا داخل ہوئے بنی اسرائیل کھسکتے ہوئے اپنے چوتڑوں پر یعنی گھٹنوں پر چلتے ہوئے۔

ف: اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے اس قول کی تفسیر میں فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ کہا بنی اسرائیل نے حَبَّةٌ فِیْ شَعِیْرَةٍ انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۵۷ : عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَیْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰی كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰی حِیَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

۲۹۵۷ : روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہا انہوں نے کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شب تاریک میں کہ نہ جانتے تھے ہم کہ قبلہ کس طرف ہے سو نماز پڑھ لی ہر آدمی نے ہم میں سے اپنے سامنے پھر جب صبح ہوئی ذکر کیا ہم نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتری یہ آیت: فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اشعث بن سمان ابی الربیع کی روایت سے کہ وہ عاصم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اور اشعث ضعیف ہیں حدیث میں۔

۲۹۵۸: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ یُصَلِّی عَلٰی رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَیْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ وَهُوَ جَاءٍ مِنْ مَکَّةَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَ قَالَ ابْنُ عَمَرَ فِیْ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ۔

۲۹۵۸: روایت ہے بن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ نماز پڑھتے اپنی اونٹنی پر نفل جدھر وہ منہ پھیرتی ان کو لے کر اور وہ آنے والے تھے مدینہ کی طرف یعنی ظاہر ہے کہ اکثر مکہ کی طرف پیٹھ ہوگی پھر پڑھی ابن عمرؓ نے یہ آیت وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ یعنی اللہ کا ہے مشرق اور مغرب جدھر منہ پھیرو تم ادھر منہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی خواہ مشرق کی طرف ہو یا مغرب کی طرف اور کہا ابن عمرؓ نے اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت یعنی نماز علی الدابہ کے باب میں الغرض آیت کا خلاصہ یہی ہے کہ جدھر تم بحکم الٰہی متوجہ ہو گے نماز ادا کرو قبول ہوگی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے قتادہ سے کہ انہوں نے کہا اس آیت کی تفسیر میں وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ [البقرة: ۱۱۵] یہ آیت منسوخ ہے ناسخ اسکی یہ آیت ہے: فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ [البقرة: ۱۴۵] یعنی پھیر لے تو اپنا منہ طرف مسجد الحرام کی روایت کی یہ ہم سے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب نے ان سے یزید بن زریع نے ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی جدھر منہ کرو ادھر قبلہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی مقبول ہوگی نماز اس طرف روایت کی یہ ہم سے ابوکریب نے ان سے وکیع نے ان سے نضر بن عربی نے ان سے مجاہد نے یہی مضمون جو اوپر مذکور ہوا۔

مترجم: بعض ضلال پرضلال اس آیت شریفہ کو اپنے مقصود باطل پر دال سمجھتے ہیں اور اسکی تفسیر پر تنویر میں اپنی ظلمت نفسانی کو شریک کر کے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جدھر منہ کرو ادھر ذات ہے اللہ تعالیٰ کی یعنی وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس تقریر سے ابطال استویٰ کا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ یہ تفسیر انکی کئی طرح مردود ہے اولاً یہ کہ خلاف ہے تمامی علمائے سلف کے کہ اقوال ان کے اوپر مذکور ہوئے ثانیاً یہ کہ انکار کرتا ہے اس سے شان نزول اس کا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثالثاً یہ کہ اگرچہ وجہ کے معنی ذات کیلئے جائیں تو بھی مراد جانبین ہوں گی جو آیت میں مذکور ہیں یعنی مشرق اور مغرب اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں اوپر ہیں پس مراد آیت یہ ہوئی کہ اوپر کی جانب میں جدھر توجہ کرو وہ ذات باری موجود ہے کہ علو ذاتی اور استعلائے مکانی سے موصوف ہے غرض بہرنوع یہ آیت آیہ استویٰ سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی نہ مقصود اہل ضلال پر دال ہے۔

۲۹۵۹۔۲۹۶۰: عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْصَلَّیْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّی۔

۲۹۵۹۔۲۹۶۰: روایت ہے عمرؓ بن خطاب سے کہ انہوں نے عرض کی اے رسول اللہ تعالیٰ کے کاش کہ ہم نماز پڑھتے مقام ابراہیم کے پیچھے پس نازل ہوئی یہ آیت: وَاتَّخِذُوْا ...... یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے حمید طویل نے ان سے انسؓ نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ کاش کہ مقرر فرماتے آپؐ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پس اتری یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی [البقرة: ۱۲۶] یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اس میں بڑی فضیلت ہے حضرت عمر بن خطابؓ کی کہ ان کی فرمائش اور آرزو کے موافق قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ سے جو لفظ نکلے تھے وہی قبول فرمائے مگر افسوس ہے روافض نامقبول پر کہ وہ ان کی فضیلت قبول نہیں کرتے۔

۲۹۶۱ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا قَالَ عَدْلاً۔

۲۹۶۱: روایت ہے ابی سعید سے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: وَكَذٰلِكَ.... اسی طرح ٹھہرایا تم کو ہم نے امت بیچ کی یعنی عادل مراد یہ ہے کہ علم و عمل سے آراستہ ہے اور افراط و تفریط سے برخاستہ ملکہ عقائد و اعمال میں عین توسط سے پیراستہ۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۱ : (ل) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُدْعٰی نُوْحٌ فَیُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُدْعٰی قَوْمُهٗ فَیُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِیْرٍ وَمَا اَتَانَا مِنْ اَحَدٍ فَیُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ قَالَ فَیُؤْتٰی بِكُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ۔

۲۹۶۱(ل): روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلائے جائیں گے حضرت نوح علیہ السلام یعنی قیامت میں سو کہا جائے گا ان سے کہ آیا تم نے پیغام پہنچایا یعنی اپنی امت کو کہیں گے وہ کہ ہاں پھر بلائی جائے گی امت ان کی اور کہا جائے گا ان سے کہ آیا پہنچایا تم کو پیغام نوح نے سو وہ کہیں گے کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا اور نہیں آیا ہمارے پاس اور کوئی کہا جائے گا حضرت نوح علیہ السلام سے کہ کون گواہ ہے تمہارا یعنی تم مدعی ہو اور گواہ مدعی کو ضرور ہے سو عرض کریں گے حضرت نوح کہ گواہ میرے محمدؐ! اور انکی امت ہے فرمایا آنحضرتؐ نے پھر لائے جائیں گے تم پھر گواہی دو گے تم بے شک نوح نے پیغام الٰہی پہنچایا ہے یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا وَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا یعنی فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہٗ کہ اسی طرح بنایا ہم نے تم کو امت بیچ کی تا کہ تعدیل اور تزکیہ کریں گے کہ گواہی ان کی قابل قبول ہے اور یہ شاہد عدل ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے جعفر بن عون سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔

۲۹۶۲ : عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ صَلّٰی نَحْوَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْسَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ اَنْ یُّوَجَّهَ اِلَی الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَكَانَ یُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰی رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰی قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ یَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ

۲۹۶۲: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے جب آئے رسول اللہؐ مدینہ میں نماز پڑھتے رہے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے رسول اللہؐ کہ پھیر دیئے جائیں کعبہ کی طرف سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ.... یعنی دیکھتے ہیں ہم پھرنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلہ کی طرف جسے تو دوست رکھتا ہے سو پھیر لے منہ اپنا مسجد حرام کی طرف سو متوجہ ہو گئے آپؐ کعبہ کی طرف اور یہی چاہتے تھے سو نماز پڑھی آپؐ کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی کہا راوی نے کہ پھر وہ گزرا کچھ لوگوں پر انصار سے اور وہ رکوع میں تھے عصر کی نماز میں بیت المقدس کی طرف سو کہا اس نے کہ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے رسول اللہؐ کے ساتھ اور آپؐ پھیرے گئے کعبہ کی طرف کہا راوی نے کہ فوراً پھر گئے وہ لوگ جب انہوں نے یہ بات سنی حالانکہ وہ رکوع میں تھے سبحان اللہ

قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ۔

اطاعت رسولؐ کی ایسی ہی چاہیے کہ حدیث سنتے ہی اپنے قبلہ سے پھر گئے یہ نہیں کہ قبلہ وکعبہ کی خاطر سے حدیث میں تاویلیں کرنے لگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے ان سے عبداللہ بن دینار نے ان سے ابن عمر نے کہا ابن عمر نے کہ وہ لوگ رکوع میں تھے نماز فجر میں اور اس باب میں عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمر اور عمارہ ابن اوس اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۳۔۲۹۶۴ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ الْاٰيَةَ۔

۲۹۶۳۔۲۹۶۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ جب پھیر دیئے گئے رسول اللہؐ کعبہ کی طرف تو صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا حال ہوگا ہمارے ان بھائیوں کا کہ جو مر گئے اور وہ نماز پڑھتے تھے بیت المقدس کی طرف اور اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ... یعنی اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کردے ایمان تمہارا یعنی قبول نہ کرے تمہاری۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۵ : عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا اَرٰى عَلٰى اَحَدٍ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا اُبَالِيْ اَنْ لَّا اَطُوْفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَاابْنَ اُخْتِيْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ لِمَنَاةِ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا كَانَ مَنْ لَّا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنَّمَا

۲۹۶۵: روایت ہے عروہؓ سے کہ کہا انہوں نے عائشہؓ سے کہ میں کچھ حرج نہیں دیکھتا اس شخص پر جو طواف نہ کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا کہ نہ طواف کروں میں ان میں یعنی کچھ مضائقہ نہیں جانتا انکے ترک میں سو جواب دیا حضرت عائشہؓ نے کہ برا کہا تو نے اے بیٹے میری بہن کے حالانکہ طواف کیا ہے رسول اللہؐ نے اور طواف کیا ہے مسلمانوں نے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ جو لبیک پکارتا تھا مناۃ سرکش کے لیے کہ وہ مشلل میں تھا نہیں طواف کرتا تھا صفا اور مروہ کے بیچ میں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ... یعنی جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لائے سو اس پر کچھ گناہ نہیں یہ کہ طواف کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں پھر فرمایا عائشہؓ نے کہ اگر وہی ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی جیسا تم کہتے ہو تو یہاں فرماتا: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ یعنی گناہ نہیں حاجی اور معتمر پر اگر طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا کہا زہری نے کہ پس ذکر کیا میں نے اس کا ابی بکر بن عبدالرحمٰن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں بڑا علم ہے یعنی نہایت عمدہ بات ہے علم کی اور میں نے سنا ہے علم والے لوگوں سے کہ کہتے تھے عرب میں وہ لوگ کہ طواف نہ کرتے تھے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور کہتے تھے کہ طواف ہمارا ان دو پتھروں کے بیچ میں

اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَیْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِیْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ۔

امور جاہلیت سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں سے کہا کہ ہم کو حکم ہوا ہے فقط بیت اللہ کے طواف کا اور صفا و مروہ میں حکم نہیں طواف کا سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ کہا ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیت انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے یعنی جنہوں نے طواف صفا اور مروہ میں حرج سمجھا تھا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۶: عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِیَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ۔

۲۹۶۶: روایت ہے عاصم احول سے کہ کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے انس بن مالکؓ سے حال صفا اور مروہ کا تو کہا انہوں نے کہ وہ شعائر جاہلیت میں سے تھا پھر جب اسلام آیا تو باز رہے ہم ان میں طواف کرنے سے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ یعنی صفا اور مروہ شعائر الٰہی سے ہیں سو جس نے حج کیا بیت اللہ کا یا عمرہ لایا سو گناہ نہیں اس پر کہ طواف کرے ان دونوں کے بیچ میں کہا انسؓ نے کہ طواف ان کا تطوع ہے سو جو شخص کہ خوشی سے بجالائے تو اللہ تعالیٰ قدردان ہے جاننے والا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی فَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَی الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ وَقَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔

۲۹۶۷: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے جب کہ آئے مکہ میں طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور پڑھا: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ سو نماز پڑھی آپؐ نے پیچھے مقام ابراہیم کے پھر آئے حجر اسود کے پاس اور بوسہ لیا اس کا یعنی بعد رکعتیں طواف کے پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم جس کے ساتھ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور پڑھی یہ آیت: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۸: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ یُّفْطِرَ وَلَمْ یَاْكُلْ لَیْلَتَهٗ وَلَا یَوْمَهٗ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنَّ قَیْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِیَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْاِفْطَارُ اَتَی امْرَاَتَهٗ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنِ انْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ یَوْمَهٗ

۲۹۶۸: روایت ہے براءؓ سے کہ تھے اصحاب النبیؐ کے کہ جب ان میں کوئی شخص روزہ دار ہوتا اور وقت آجاتا افطار کا اور وہ سو جاتا قبل افطار کے تو پھر نہ کھاتا وہ کچھ ساری رات اور سارا دن یہاں تک کہ شام کرتا یعنی روزہ پر روزہ رکھتا اور قیس بن صرمہ انصاری روزے سے تھے پھر جب افطار کا وقت آیا اپنی بی بی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے سو انہوں نے کہا کہ نہیں لیکن میں جاتی ہوں اور تمہارے لیے کہیں سے مانگ لاتی ہوں اور یہ انکی محنت مزدوری کا دن

يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَ تْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ فَفَرِحُوْبِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ۔

تھا سو غالب ہوگئی آنکھ قیس کی یعنی آنکھ لگ گئی اور آئیں بی بی ان کو پھر جب ان کو سوتا دیکھا کہا کہ ہائے محرومی تیری پھر جب دوپہر دن چڑھا بیہوش ہوگئے وہ اور ذکر کیا گیا اسکا نبیؐ سے پس اتری یہ آیت احل لکم سے آخر تک یعنی حلال کیا گیا واسطے تمہارے روزوں کی راتوں میں بے پردہ ہونا اپنی عورتوں سے تو نہایت خوش ہوئے لوگ اس امر سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کھاؤ پیؤ یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفید تاگا سیاہ تاگے سے یعنی روشنی نمایاں ہو جائے تاریکی شب سے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۶۹ :عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَأَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ دَاخِرِيْنَ۔

۲۹۶۹: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت وقال... کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا یہی تو اصل ہے اور پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت سورۂ مؤمن کی وقال .. سے داخرین تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم: آیت مذکورہ جو حدیث میں وارد ہوئی ہے سورۂ مؤمن کی ہے اور پوری آیت یوں ہے: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ [المؤمن: ٦٠] یعنی فرمایا پروردگار تمہارے نے کہ پکارو مجھ کو اور دعا کرو مجھ سے کہ میں قبول کروں گا تمہاری دعا کو بے شک جو لوگ کہ تکبر کرتے ہیں میری عبادت کرنے سے عنقریب داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر انتہی لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس آیت اور اس کی تفسیر کو یہاں اس لئے لائے کہ مناسب تھی اجیب دعوۃ الداع کی جو سورۂ بقر میں وارد ہے۔

۲۹۷۰ :عَنِ الشَّعْبِيِّ نَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ۔

۲۹۷۰: روایت ہے شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عدی بن حاتم نے کہ جو نازل ہوئی یہ آیت :حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ یعنی کھاؤ پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو سفید تاگا سیاہ تاگے سے فجر سے تب فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مراد اس سے روشنی دن کی ہے ظاہر ہوتا ریکی شب سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔

۲۹۷۱ :عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ فَاَخَذْتُ عِقَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ

۲۹۷۱: روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبیؐ سے روزہ کا فرمایا یہ آپؐ نے کہ رات کو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہو تم پر سفید تاگا سیاہ تاگے سے کہا راوی نے کہ لی میں نے دو رسیاں کہ ایک ان میں سفید دوسری سیاہ سو میں انکو دیکھ لیا کرتا تھا یعنی آخر شب میں سو کہا مجھ سے رسول اللہؐ نے کچھ کہ یاد نہ رہا سفیان کو سو کہا کہ مراد

سُفْيَانُ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔

اس سے رات اور دن ہے یعنی تاریکی اور نوران کا۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۷۲ :عَنْ اَسْلَمَ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ فَاَخْرَجُوْا اِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِّنَ الرُّوْمِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ اَوْاَكْثَرَ وَعَلٰى اَهْلِ مِصْرَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى صَفِّ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِیْ بِيَدَيْهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ اَبُوْاَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَتُأَوِّلُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذَا التَّاْوِيْلَ وَاِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا اَعَزَّاللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَنَا صِرُوْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَكَثُرَ نَا صِرُوْهُ فَلَوْا قَمْنَا فِیْ اَمْوَالِنَا فَاَصْلَحْنَا مَاضَاعَ مِنْهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْاِ قَامَةَ عَلَى الْاَمْوَالِ وَاِصْلَا حَهَاوَ تَرَكْنَا الْغَزْوَفَمَا زَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ شَاخِصًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ۔

۲۹۷۲: روایت ہے اسلم ابی عمران سے کہا کہ تھے ہم شہر روم میں سو نکلی ہماری طرف ایک صف بڑی روم کی لوگوں سے یعنی لڑنے کو سو نکلے ان کی طرف مسلمانوں سے مثل ان کے یا زیادہ اور اہل مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور باقی جماعت پر فضالہ بن عبیدہ سو حملہ کیا ایک مرد نے مسلمانوں میں سے روم پر یعنی نصاریٰ کی صف پر یہاں تک کہ گھس گیا ان میں سو لوگ پکارنے لگے اور کہنے لگے کہ سبحان اللہ یہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ [البقرة: ۱۹۵] پس یہ اس کے خلاف کرتا ہے سو کھڑے ہوئے ابوایوب انصاری اور پکارا اے آدمیوں تم یہ معنی کرتے ہو اس آیت کے اور یہ آیت ہمارے انصار کی جماعت میں اتری ہے اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت گئے مددگار اسکے سو کہا بعض ہمارے نے بعض سے آہستہ رسول اللہؐ سے چھپا کر کہ اموال ہمارے ضائع ہو گئے یعنی کھیت باڑیاں اور اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اسکے سو اگر ہم مشغول ہوں اپنے اموال کی طرف اور درست کریں جو اس میں سے ضائع ہو گیا ہے تو بہتر ہو سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اپنے نبیؐ پر اس بات کی رو میں جو ہم نے کہی تھی: وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنی خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور مت ڈالو اپنے ہاتھ ہلاکت میں سو مراد ہلاکت سے اموال کی درستی میں مشغول ہونا اور اس کی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑ دینا تھا ہم لوگوں کا یعنی جیسا ارادہ تھا بعض کا سو ہمیشہ رہے ابی ایوب نکلے ہوئے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں یہاں تک کہ مدفون ہوئے زمین روم میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: غرض یہ لوگ انفاق جان و مال فی سبیل اللہ کو جہاد میں ہلاکت اور تہلکہ جانتے ہیں اور یہ ان کی نافہمی ہے۔ اصل تہلکہ ترک جہاد ہے اور مشغولی بکون وفساد۔

۲۹۷۳ :عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَفِیَّ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلِاِ يَّایَ عَنٰى بِهَا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ

۲۹۷۳: روایت ہے مجاہد سے کہا انہوں نے کہ کہا کعب بن عجرہ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے میرے ہی حق میں اُتری ہے یہ آیت اور میں ہی مراد ہوں اس آیت سے فَمَنْ كَانَ

أَذًى مِّنْ رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانَتْ لِيْ وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِيْ فَمَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ هَوَامُّ رَأْسِكَ تُؤْذِيكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ اَلصِّيَامُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا۔

مِنْكُمْ مَرِيْضًا یعنی تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کو دُکھ دیا ہوا اس کے سر نے تو بدلا دے روزہ یا خیرات یا ذبح کرنا انتہی کہا راوی نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اور ہم محرم تھے اور محاصرہ کیا ہمارا مشرکوں نے اور میرے بال تھے کانوں تک سو لگیں جوئیں جھڑنے میرے منہ پر سو گزرے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ شائد جوئیں تمہارے سر کو تکلیف دے رہی ہیں اور کہا کعب نے کہ ہاں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال مونڈ ڈالو اور وہیں اتری یہ آیت مبارک کہا مجاہد نے روزہ اگر رکھے تو تین رکھے یعنی حلق کی جنایت میں اور کھانا چھ مساکین کو دے اور قربانی میں ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے ابی بشر نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ان سے کعب بن عجرہ نے ان سے ہشیم نے ان سے اشعث بن سوار نے ان سے شعبی نے ان سے عبداللہ بن معقل نے اور عبداللہ بن معقل بھی روایت کرتے ہیں کعب بن عجرہ سے مانند اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسمٰعیل نے ان سے ایوب نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن نے ان سے کعب بن عجرہ نے کہا کعب نے کہ تشریف لائے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگاتا تھا اور جوئیں جھڑتی تھیں میری پیشانی پر یا کہا میری بھنوؤں پر سو فرمایا آپؐ نے کیا تکلیف دیتی ہیں تم کو جوئیں تمہاری کہا میں نے کہ ہاں سو فرمایا آپؐ نے کہ مونڈ ڈالو اپنا سر اور کچھ قربانی دے دو یا روزہ رکھو تین یا کھلا دو چھ مساکین کو کھانا کہا ایوب نے کہ یہ یاد نہ رہا مجھ کو کہ کون سی چیز پہلے فرمائی انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۷۴۔۲۹۷۵: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَيَّامُ مِنٰى ثَلَاثٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ۔

۲۹۷۴۔۲۹۷۵: روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج عرفات میں حاضر ہوتا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے ایام منیٰ کے تین ہیں سو جو جلدی کر کے دو ہی دنوں میں چلا گیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور تین دن ٹھہرا اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جس نے پالیا وقوف عرفات کو قبل طلوع فجر کے سو اس نے پالیا حج کو۔

ف: کہا ابن عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ بہت عمدہ حدیث ہے جو روایت کی ہے ثوری نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بکیر سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر بکیر کی سند سے۔ مترجم: قولہ حج عرفات ہے یعنی بڑا رکن حج کا عرفات ہے کہ اس کے مل جانے سے اور اس کے فوت ہو جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے اور اتفاق ہے اہل علم کا اس پر اور وقت اس کا نویں تاریخ کے زوال سے یوم نحر کے طلوع فجر تک ہے۔

۲۹۷۶ : عن عائشه قالت قال رسول الله ﷺ ابغض الرجال الی الله الدالخصم۔

۲۹۷۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دشمن ترین لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت جھگڑالو ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث سے تفسیر اس آیت کی منظور ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ﴾ [البقرة: ۲۰٤] یعنی بعضا آدمی ایسا ہے کہ تجھ کو خوش لگے بات اس کی دُنیا کی زندگی میں اور گواہ ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کی بات پر اور وہ سخت جھگڑالو ہے انتہی اور یہ آیت اخنس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی کہ اس میں ایسے خصال بد تھے معاذ اللہ من ذالک۔

۲۹۷۷ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُشَارِبُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهَا فِي الْبُيُوْتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُوَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَاَنْ يَكُوْنُوْا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاَنْ يَفْعَلُوْا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ اَمْرِنَا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ قَالَ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ وَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيْضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اٰثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا۔

۲۹۷۷: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود کہ جب حائضہ ہوتی ان کے یہاں کوئی عورت تو اس کو ساتھ کھانا نہ کھلاتے' ساتھ پانی نہ پلاتے اور ایک ساتھ گھر میں بھی رہنے نہ دیتے سو سوال کیا گیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتاری اللہ تعالیٰ و تبارک نے یہ آیت مبارک وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ .... سو حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ساتھ کھلاؤ حائضہ کو اور ساتھ پلاؤ ان کو اور ان کے ساتھ رہو گھروں میں اور سب کچھ کرو ان کے ساتھ یعنی بوسہ و کنار وغیرہ سوا جماع کے سو کہنے لگے یہود کہ نہیں ارادہ کرتا یہ شخص ہمارے کام میں سے کسی کا مگر یہ کہ خلاف کرتا ہے ہمارا اس میں کہا راوی نے پس آئے عبادہ بن بشیرؓ اور اسید بن حضیرؓ آپ ﷺ کی خدمت میں اور خبر کی آپ ﷺ کو اس کی اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں ہم ان سے حیض میں یعنی تا کہ پوری مخالفت یہود سے ہو جائے سو متغیر ہو گیا چہرہ رسول اللہ ﷺ کا یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ غضبناک ہوئے ان پر آپ ﷺ سو وہ اٹھ کھڑے ہوئے یعنی اپنے گھر چلے سو سامنے آیا ان کے ایک ہدیہ دودھ کا اور بھیجا نبیؐ نے ان دونوں کے پیچھے یعنی دودھ لے کر کسی کو سو پلایا اس نے ان دونوں کو سو جانا ہم لوگوں نے کہ آپ ﷺ ان دونوں پر غصہ نہیں ہوئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن عبدالاعلیٰ نے ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے حماد بن سلمہ نے مانند اس کے معنوں میں۔ مترجم: قولہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں الخ یہ ان صحابی نے اس نظر سے پوچھا کہ اگر حضرت حیض میں جماع کی بھی اجازت دے دیں تو یہود کی پوری مخالفت ہو جائے اور آپؐ کو غصہ اس پر آیا کہ مرتکب معاصی کے ہو کر کفار کا خلاف کرنا کب درست ہے۔

۲۹۷۸ : عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ اَتٰى امْرَاَتَهٗ فِيْ قُبُلِهَا

۲۹۷۸: روایت ہے ابن منکدر سے کہ سنا انہوں نے جابرؓ سے کہتے تھے کہ یہود کا مقولہ تھا کہ جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت سے پیچھے سے اگر چہ

مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ۔

دخول کرے اسکی قبل میں تو لڑکا بھینگا ہوتا ہے سو اس پر اتری یہ آیت نساء.... یعنی عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم: یعنی جس راہ سے چاہو جاؤ لیکن کھیتی میں۔کھیتی وہی ہے جہاں تخم ڈالو تو اگے نہ یہ کہ اندھے کنویں میں گر جاؤ کہ تخم بھی ضائع ہو اور محنت برباد گناہ لازم ہو۔

۲۹۷۹: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ يَعْنِي صِمَامًا وَاحِدًا۔

۲۹۷۹: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت نساء.. کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد اس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ میں یعنی قبل میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن خثیم کا نام عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں عثمان کے وہ خثیم کے اور ابن سابط کا نام عبدالرحمٰن ہے وہ بیٹے ہیں عبداللہ کے جو جمحی مکی ہیں اور حفصہؓ بیٹی ہیں عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق کی ہے اور بعضی روایت میں فی سمام واحد مروی ہوا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔

۲۹۸۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِيَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّعَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَاُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْاحَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ۔

۲۹۸۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ آئے حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلاک ہوا میں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز نے ہلاک کیا تجھ کو کہا کہ پھیر دی میں نے سواری اپنی آج کی رات سو کچھ جواب نہ دیا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہ پھر اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت: نِسَآءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ سامنے سے صحبت کر تو اور پیچھے سے صحبت کر مگر بچ دُبر میں دخول کرنے سے اور حیض میں صحبت کرنے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یعقوب بیٹے ہیں عبداللہ اشعری کے اور وہ یعقوب قمی ہیں۔مترجم: قولہ پھیری میں نے اپنی سواری آہ مراد سواری سے بیوی ہے کہ آدمی اس کو وقت جماع کے ڈھانپ لیتا ہے مثل سواری کے اور پھیرنا اس کا یہ کہ صحبت کی اس کی قبل میں پیٹھ کی طرف سے غرض یہ کہ حضرت عمرؓ ڈرتے کہ اس میں شائد معصیت ہو اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی خوف زائل ہوا قولہ سامنے سے صحبت کر آہ یہ خطاب عام ہے غرض بہر حال دخول قبل میں ہو پھر چاہے صحبت کسی طرف سے ہو۔

۲۹۸۱: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ زَوَّجَ اُخْتَهٗ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهٗ مَاكَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهٗ يَا لُكَعُ اَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّ

۲۹۸۱: روایت ہے معقل بن سیارؓ سے کہ انہوں نے نکاح کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانوں میں سے زمانے میں رسول اللہؐ کے پھر رہیں وہ اسکے نزدیک جب تک رہیں پھر طلاق دی اس نے انکو ایک اور رجعت نہ کی یہاں تک کہ عدت گزر گئی پھر خواہش کی اس مرد نے انکی اور خواہش کی انہوں نے اسکی پھر پیغام دیا انکا اس مرد نے اور پیغام دینے والوں کے ساتھ سو کہا ان سے معقل نے اے دیوانے میں نے بزرگی دی تھی تجھ

جُتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللّٰهِ لَا تَرْجِعُ اِلَيْكَ اَبَدًا اٰخِرُمَا عَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَاجَتَهُ اِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا اِلٰى بَعْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعًا لِرَبِّيْ وَطَاعَةً ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ اُزَوِّجُكَ وَاُكْرِمُكَ۔

کو اسے دے کر اور نکاح کر دیا تھا اس کا تجھ سے سو طلاق دے دی تو نے اس کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ نہ رجوع کرے گی تیری طرف آخر عمر تک کہا راوی نے پھر جانی اللہ تعالیٰ نے حاجت اس مرد کی طرف اس عورت کے اور اس عورت کی طرف اپنے شوہر کے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ سے وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تک پھر جب سنا اس کو کہا بات سنی چاہیے اپنے رب کی اور اطاعت کرنی چاہیے اسکی پھر بلایا انکے شوہر کو اور کہا کہ نکاح کر دیتا ہوں میں تجھ کو اور بزرگی دیتا ہوں میں تجھ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے حسن سے اور اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ نہیں جائز ہے نکاح بغیر ولی کے اس لیے کہ بہن معقل کی ثیبہ تھیں اگر اختیار نکاح کا انہیں کو ہوتا تو وہ اپنا نکاح آپ کر لیتیں اور محتاج نہ ہوتیں ولی کی یعنی معقل بن یسار کی اور خطاب کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اولیاء کو سو فرمایا کہ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ [البقرة : ۲۳۲] یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت کو تو اب نہ روکو ان کو کہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے سو اس آیت میں بھی دلالت ہے کہ اختیار نکاح اولیاء کو ہے مع رضا مندی عورتوں کی۔ مترجم: قولہ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت آہ پوری آیت یوں ہے: ﴿وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ [البقرة : ۲۳۱،۲۳۲] یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت تک تو اب نہ روکو ان کو کہ وہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے جب راضی ہو جائے آپس میں موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے اس کو جو کوئی تم میں سے یقین رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور اسی میں سنوار زیادہ ہے تم کو اور ستھرائی اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے انتہی۔

۲۹۸۲ : عَنْ اَبِیْ يُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَةَ قَالَ اَمَرَتْنِیْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّیْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَیَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۹۸۲: روایت ہے ابی یونسؒ سے جو مولیٰ ہیں عائشہؓ کے کہا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو عائشہؓ نے کہ لکھوں میں انکے واسطے ایک مصحف اور فرمایا انہوں نے کہ جب پہنچے تو اس آیت پر تو مجھے خبر کر دینا حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ...... پھر جب پہنچا میں اس آیت پر تو خبر کر دی میں نے انکو سو لکھایا انہوں نے مجھ کو حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا... یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور نماز عصر کی اور کھڑے رہو اللہ تعالیٰ کیلئے ادب سے یعنی سکوت و خشوع سے اور فرمایا عائشہؓ نے کہ ایسا ہی سنا میں نے اس کو رسول اللہؐ سے۔

ف: اس باب میں حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۸۳ : عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

۲۹۸۳: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیچ کی نماز نمازِ عصر ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۸۴ : عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ امْلَأْ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ۔

۲۹۸۴: روایت ہے عبیدہ سلمانی سے کہ علیؓ نے بیان کیا ان سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دن احزاب کے' یا اللہ! بھر دے ان کی قبریں اور گھر آگ سے جیسا کہ انہوں نے باز رکھا ہم کو نماز وسطیٰ سے یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

۲۹۸۵ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ۔

۲۹۸۵: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ صلوٰۃ وسطیٰ صلوٰۃ عصر ہے۔

ف: اس باب میں زید بن ثابت اور ابی ہاشم بن عتبہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: صلوٰۃ وسطیٰ یعنی بیچ کی نماز میں کئی قول ہیں محدثین کے چنانچہ ابراہیم نخعی اور قتادہؒ اور حسن اور ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول ہے کہ مراد صلوٰۃ وسطیٰ سے صلوٰۃ عصر ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ نماز فجر ہے اور یہی قول ہے عمرؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور معاذؓ اور جابرؓ کا اور اسی کے قائل ہیں عطاء اور عکرمہ اور مجاہد اور اسی طرف گئے ہیں مالک اور شافعی کذا فی شرح الموطا للقاری۔

۲۹۸۶ : عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ۔

۲۹۸۶: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم باتیں کرتے تھے زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے نماز میں سو اتری یہ آیت مبارک وقوموا للہ... یعنی کھڑے رہو اللہ کے لیے ادب سے پس حکم کیے گئے ہم چپ رہنے کا۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے مانند اس کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ ونھینا عن الکلام یعنی منع کیے گئے ہم باتیں کرنے سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

۲۹۸۷ : عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ كُنَّا اَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْ مِنْ نَخْلِهٖ عَلٰى قَدْرِ كَثْرَتِهٖ وَ قِلَّتِهٖ وَكَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْ بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهٗ فِي الْمَسْجِدِ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا جَاءَ اَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهٗ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَ

۲۹۸۷: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ آیت: لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ اتری ہے ہمارے انصار کے گروہ میں کہ ہم تھے کھجوروں والے سو ہر شخص لاتا تھا اپنی کھجوروں میں سے بہت یا تھوڑی اپنے مقدور کے موافق یعنی حضرت کے پاس اور بعضے لوگ لاتے تھے گچھا یا دو گچھے اور لٹکا دیتے تھے مسجد میں اور اہل صفہ کا کہیں سے کھانا مقرر نہ ہوتا تھا سو ان میں کا کوئی آدمی جب آتا تھا گچھے کے پاس اور مارتا تھا اپنی لاٹھی تو گر پڑتی تھی گدر کھجور اور پکی ہوئی پس وہ کھا لیتا اور بعض لوگ

التَّمْرُفِيْنَا كُلٌّ وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَاتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيْهِ الشِّيْصُ وَالْحَشْفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِانْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ قَالَ لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ اُهْدِيَ اِلَيْهِ مِثْلَ مَااَعْطٰى لَمْ يَاْخُذْهُ اِلَّا عَلٰى اِغْمَاضٍ اَوْحَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَاْتِيْ اَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهٗ۔

ایسے تھے کہ وہ خیرات دینے کی رغبت نہ رکھتے تھے سو ان میں کا آدمی لاتا تھا ایسا گچھا کہ اس میں خراب گز رہوتے تھے اور خراب پکی ہوئی کھجور اور بر ضا گچھا ایسا لاتا کہ ٹوٹا ہوا ہوتا تھا سولٹکا دیتا اس کو مسجد میں' سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ ..... یعنی اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ چیزیں اس میں سے کہ کمائیں تم نے اور جو نکالی ہم نے تمہارے لیے زمین سے اور نیت نہ رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ نہ لو گے مگر جو آنکھیں موند لو انتہی کہا راوی نے کہ اگر کوئی کسی کو تم میں سے ہدیہ دی جائے ایسی چیز جو اس خیرات میں دی ہے تو ہرگز نہ لے مگر براء چشم پوشی یا حیا کہا راوی نے کہ پھر تھے ہم بعد اس کے کہ لاتا تھا ہم میں کا ہر شخص عمدہ چیز جو اس کے پاس ہوتی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو مالک وہ قبیلہ بنی عقار سے ہیں اور کہتے ہیں نام ان کا غزوان ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے سدی سے کچھ اس روایت میں سے۔

۲۹۸۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَاَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ۔

۲۹۸۸: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے تحقیق کہ شیطان کا ایک اثر ہے آدم کے بیٹے میں اور ایک اثر ہے فرشتے کا سو اثر شیطان کا وعدہ دینا ہے شر کا یعنی زینت دنیا اور اسکا جھٹلایا ناحق کو اور اثر فرشتے کا وعدہ دینا خیر کا اور تصدیق حق کی سو جو شخص کہ یہ پائے یعنی اپنے دل میں اثر فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو چاہیے کہ حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اور جو پائے اثر دوسرا یعنی شیطان کا تو چاہیے کہ پناہ پکڑے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت: الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ.... یعنی شیطان تم کو ڈراتا ہے تم کو محتاجی سے یعنی خیرات دینے کے وقت اور حکم کرتا ہے تم کو بے حیائی کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ روایت ہے ابی الاحوص کی نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع کیا مگر ابی الاحوص کی روایت سے۔

۲۹۸۹ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا

۲۹۸۹: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے لوگو اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مومنوں کو جس کا حکم کیا ہے پیغمبروں کو سو فرمایا: يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ ...... یعنی اے رسول کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور عمل کرو نیک میں تمہارے عمل جانتا ہوں اور فرمایا: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِا لْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ۔

اٰمَنُوْا.... یعنی اے ایمان والو کھاؤ تم پاکیزہ چیزیں جو ہم نے دی ہیں تم کو کہا راوی نے پھر ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کا کہ لمبا سفر کرتا ہے پریشان ہیں بال اس کے خاک پڑی ہے اس پر پھیلاتا ہے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اور کہتا ہے اے رب اے رب اور کھانا اس کا حرام ہے اور پینا اس کا حرام ہے اور کپڑے اس کے حرام کے ہیں اور خوراک دی جاتی ہے اس کو حرام کی پھر کیوں کر دعا قبول ہو اس کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسناد سے فضیل بن مرزوق کے اور ابوحازم وہ قبیلہ بنی اشجع سے ہیں نام ان کا سلمان ہے وہ مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

۲۹۹۰ : عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ ثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ لَمَّا نُزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰ يَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْتُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ اَ لْاٰ يَةِ اَحْزَ نَتْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ اَحَدُ نَا نَفْسَهُ فَيُحَا سِبُ بِهَلَا نَدْرِيْ مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰ يَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔

۲۹۹۰: روایت ہے سدی سے کہا کہ بیان کیا مجھ سے اس شخص نے کہ جس نے سنا حضرت علیؓ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ جب اتری آیت : اِنْ تُبْدُوْا.... یعنی اگر ظاہر کرو تم جو تمہارے دل میں ہے یا چھپاؤ اسکو حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ عزوجل پھر بخشے گا جس کو چاہے گا اور عذاب کرے گا جس کو چاہے گا آخر آیت تک انتہیٰ غمگین کر دیا اس نے ہم کو اور کہا ہم نے کہ خیال کرتا ہے ایک ہم میں کا اپنے دل میں یعنی کسی گناہ کا سو اس پر بھی حساب ہوگا پھر معلوم نہیں کہ کیا بخشا جائے اس میں سے اور کس پر عذاب کیا جائے پھر اتری بعد اس کے یہ آیت: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا.... یعنی تکلیف نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کسی کو مگر اس کی طاقت کے موافق اس کے لیے ہے ثواب اس کی نیکی کا جو کمائے اور اس پر ہے عذاب اس بدی کا جو کمائے یعنی خیال پر پکڑ نہیں انتہیٰ سو فرماتے ہیں حضرت علیؓ کہ منسوخ کر دیا اس آیت نے آیت سابق کو۔

۲۹۹۱ : عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَا سِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهٖ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَبِهٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ مَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتّٰى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اَنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرَ

۲۹۹۱ : روایت ہے امیہ سے کہ انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مطلب ان دونوں آیتوں کا اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ ... اور مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَبِهٖ ... یعنی جو برائی کرے گا اس کی سزا پائے گا پس فرمایا عائشہؓ نے نہ پوچھا کسی نے مجھ سے مطلب ان کا جب سے کہ پوچھا میں نے اس کو آنحضرت ﷺ سے سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے مراد ان سے گرفتار کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو ان مصیبتوں میں جو پہنچتی ہیں بخار اور بدبختیوں سے یہاں تک کہ کوئی چیز رکھ دیتا ہے اپنے کرتے کی بانہہ میں پھر خیال کرتا ہے کہ کھوگئی اور گھبرایا کرتا ہے اس کے لیے یعنی اس گھبراہٹ سے بھی گناہ مٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ نکل جاتا ہے

مِنَ الْكِيْرِ۔ بندہ اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے سونا سرخ انگیٹھی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے حضرت عائشہؓ کی نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ مترجم: غرض یہ کہ ان دونوں آیتوں میں جو مذکور ہے کہ ہر بدی کی سزا ملے گی تو آپؐ نے فرمایا کہ مراد اس سے سزا دنیاوی ہے نہ عذاب اخروی پھر آگے اس کی تفسیر کی اس صورت میں آیت اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ کو منسوخ کہنے کی حاجت نہ رہی جیسے کہ اوپر علیؓ کے قول میں مذکور ہے۔

۲۹۹۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ قَالَ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاَلْقَى اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا الْاٰيَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ۔

۲۹۹۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ... یعنی اگر ظاہر کرو گے تم جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ گے اس کو جب حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ تعالیٰ انتہی واخل ہوا اصحاب کے دلوں میں اس سے ایسا خوف وخطر کہ کسی چیز سے نہ ہوا تھا سو عرض کیا یہ مقدمہ آنحضرتؐ سے سو فرمایا آپؐ نے کہو تم سنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے سو ڈالا اللہ نے ایمان اُنکے دلوں میں یعنی قبول وتسلیم پھر اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں: اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ ... یعنی ایمان لایا رسول اس پر جو اتاری گئی اسکی طرف اسکے رب سے اور ایمان لائے مؤمن لوگ آخر آیت تک لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا ... یعنی نہیں تکلیف دیتا اللہ تعالیٰ کسی جی کو مگر اسکی طاقت کے موافق اسی لیے ہیں جو نیکیاں کمائیں اور اسی پر ہے وبال ان برائیوں کا جو کمائیں اے رب ہمارے مت پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں نے قبول کیا یعنی تمہاری اس دعا کو رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا... یعنی اے رب ہمارے اور مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ جیسا رکھا تو نے ہم سے اگلوں پر یعنی احکام شدیدہ اور اوامر مشکلہ انتہی فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ میں نے ایسا کیا ہے یعنی سخت احکام تم پر نہ رکھوں گا۔ وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا .... یعنی مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ کہ جس کی طاقت نہ ہو ہم میں اور عفو کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر آخر آیت تک انتہی سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں نے ایسا ہی کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے ابن عباسؓ سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور آدم بن سلیمان کہا جاتا ہے کہ وہ والد ہیں یحییٰ کے۔ مترجم: مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں اور آنحضرت ﷺ نے اصحابؓ پر پڑھیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہر دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑھتا ہے اللہ جل جلالہ جواب دیتا ہے اور قبول فرماتا ہے اور فضیلت اس خاتمہ سورۂ بقرہ کی احادیث میں بہت آئی ہے چنانچہ وارد ہے جبیر بن نضیر سے کہ رسول خدا ﷺ نے ختم کیا ہے سورۂ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر کہ عنایت ہوئیں مجھے ہیں اس خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے سو سیکھو ان کو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اس لیے کہ وہ رحمت ہیں اور موجب قرب الٰہی ہیں اور دعا ہیں روایت کیا اس کو دارمی نے مرسلاً اور ایفع بن عبد کلاعی سے مروی ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کونسی سورت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپؐ نے قل ہو اللہ احد پھر کہا اس نے کونسی آیت قرآن میں بڑی ہے

فرمایا آپؐ نے آیت الکرسی اللہ لا الہ ھوالحی القیوم۔ پھر عرض کی اس نے کہ کس آیت کو دوست رکھتے ہیں آپ کہ پہنچے وہ آپ کو اور آپ کی امت مرحومہ کو یعنی اس کے موافق معاملہ کیا جائے فرمایا آپؐ نے خاتمہ سورۂ بقرہ کا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان خزائن رحمت سے ہے جو اس کے عرش کے نیچے ہیں۔ عنایت کیا اس خاتمہ کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نہ چھوڑی اس خاتمہ نے کوئی خیر دنیا اور آخرت سے کہ جس پر شامل نہ ہو یہ روایت کیا اس کو بھی دارمی نے انتہی اب جاننا چاہیے کہ یہ سورۂ اکبر سور قرآنی ہے اور مشتمل بر مضامین کثیرہ ومعانی اس میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے۔ قصہ آدمؑ کا اور حالات اہل کتاب کے اور جواب ان کے احتراضات کے اور قصہ گائے کا اور قصہ بتلائے ابراہیم اور بنائے کعبہ اور قصہ طالوت و جالوت اور گزرنا حضرت عزیر کا بیت المقدس پر اور تقریر ابراہیمؑ کی نمرود سے توحید کے باب میں اور فرمائش ابراہیمؑ کی اللہ تعالیٰ سے واسطے احیائے موتی کے اور تمثیلات سے مذکور ہیں۔ دو مثالیں منافقوں کی اور تمثیل مصارف جہاد کی سبع سنابل سے اور تمثیل ریاکاروں کی ساتھ اس مزارع کے جو سنگ سخت پر دانہ ڈالے اور تمثیل مصارف اہل اخلاص کی ساتھ باغ بلند کے کہ وہ چند میوہ دے اور تمثیل ریاکاروں کے مصارف کی ساتھ اس باغ کے جو پیرانہ سالی میں صاحب باغ کے جل جائے اور تمثیل تشبیہ سودخواروں کی ساتھ اس شخص کی کہ جس پر شیطان سوار ہوا اور احکام و اوامر میں سے حکم عبادت الٰہی کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور حکم مقام ابراہیم کے مصلے ٹھہرانے کا اور امر کتب سابقہ پر ایمان لانے کا اور امر استقبال قبلہ کا اور سبقت ڈھونڈھنے کا نیکیوں میں اور امر ذکر اور شکر کا اور امر استعانت ڈھونڈنے کا صبر و تحمل کے ساتھ اور امر اکل حلال کا اور امر ادائے شکر کا اور امر قصاص کا مقتولین کے اور امر وصیت کا جو منسوخ ہو چکا ہے اور امر قتال فی سبیل اللہ کا اور حکم کافروں کے اخراج کا اور ان کی لڑائی کا مسجد حرام کے پاس اور حکم قتال کا اشہر حرم میں اور امر مال خرچ کرنے کا جہاد میں اور احکام حج کے اور امر تکمیل اسلام کا اور حکم مرتد کا اور حکم حیض اور طلاق اور عدت اور خلع اور حکم رضاعت کا اور عدت اس عورت کی جس کا شوہر مر گیا ہو اور حکم نکاح کے پیغام دینے کا اور حکم طلاق کا قبل مس کے اور امر محافظت صلوٰۃ کا علی الخصوص صلوٰۃ وسطی کا اور حکم سواری پر نماز ادا کرنے کا خوف کے وقت اور امر متعہ کا مطلقات کے لیے اور امر پاکیزہ مال سے خرچ کرنے کا اور امر صدقہ دینے کا ان لوگوں کو کہ راہ خدا میں محصور ہیں اور حکم ان لوگوں کا جو بعد نزول حرمت ربوا اس سے باز رہے اور امر تقویٰ کا اور مابقی سود کے ترک کا اور امر قرض دار کو مہلت دینے کا اگر تنگ دست ہو اور امر قرض کے لکھ لینے کا اور حکم رہن کا اور نواہی سے نہی راعنا کہنے سے اور امتراء یعنی شک کرنے سے اور خوف سے غیر خدا کے اور شہداء کو موتی کہنے سے اور اتباع خطوات سے شیطان کے اور باطل کے ساتھ لوگوں کا مال کھا جانے سے اور نہی رفث و فسوق و جدال سے حج میں اور نہی مشرکوں میں نکاح کرنے سے اور کثرت سے قسم کھانے کے اور نہی صدقات کے ابطال سے من واذی کے ساتھ اور نہی کتمان شہادت سے اور فضائل اعمال سے فضیلت اتباع ہدیٰ کی اور جماعت اور صبر و صلوٰۃ کی اور ایمان اور عمل صالح کی اور فضیلت طالب رضائے حق کی اور فضیلت اصلاح یتامیٰ اور طہارت کی اور نکاح ثانی کی اور مصارف جہاد کی اور فضیلت ان لوگوں کی جو جہاد میں مال خرچ کرتے ہیں اور فضیلت حکمت کی اور فضیلت اہل خانہ کی اور ذمائم افعال سے رد شرک کا اور مذمت اتباع امانی کی اور سوال بے ضرورت کے اور مذمت اس کی جو مساجد میں ذکر الٰہی سے مانع ہو اور مذمت اتباع اہل کتاب اور مذمت اس کی جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے اور مذمت تقلید آباء کی اور مذمت اشتراک فی الدعاء کی اور مذمت کتمان آیات الٰہی کی اور ثمن قلیل اس پر لینے کی اور کتاب اللہ میں اختلاف کرنے کی اور مذمت لداد اور فساد کی اور اعتدی کی کہ حد و شرعیہ سے وغیر ذلک اسی طرح سے اور بھی بہت سے عمدہ احکام اس سورۂ متبرکہ میں مذکور ہیں کہ فہم اس کی تحریر سے عاجز ہے بیان کیے ہم نے بعض اس میں سے سبیکۃ الذہب الابریز میں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۹۹۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

۲۹۹۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی تفسیر کا هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ ..... تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم دیکھوان لوگوں کو کہ پیچھے پڑتے ہیں آیات متشابہات کے پس وہی لوگ ہیں کہ نام لیا ان کا اللہ تعالیٰ نے سو پرہیز کرو ان سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے۔

مترجم: اللہ جل جلالہ نے کہیں ساری کتاب کو متشابہ فرمایا ہے جیسے اس آیت میں: اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا [الزمر: ۲۳] یعنی مشابہت رکھتی ہے ہر آیت اس کی دوسری آیت سے فصاحت اور بلاغت اور صحت معنی اور جزالت الفاظ میں اور دوسرے مقام میں ساری کتاب کو محکم فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اس میں عبث اور ہزل نہیں اور صدق وعدل سے بھری ہے اور اس مقام میں یعنی آل عمران میں تقسیم کی کہ بعض آیات محکم ہیں اور بعض متشابہ پس اس میں کئی قول ہیں اکابرین کے چنانچہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ محکمات تین آیتیں ہیں سورۂ انعام کی: قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ [الأنعام: ۱۵۱] اور نظیر ان آیتوں کی بنی اسرائیل میں ہے وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ [بنی اسرائیل: ۳۰] اور انہی کا قول ہے کہ حروف تہجی جو اوائل سورہ میں ہیں یہی متشابہ ہیں اور مجاہدؒ اور عکرمہؒ نے کہا کہ جن آیتوں میں حلال وحرام مذکور ہے وہ محکم ہیں اور باقی سب متشابہ کہ شبیہ ہے ہر ایک دوسرے کی صدق وحسن میں اور قتادہ اور ضحاک اور سدی نے کہا کہ محکم ناسخ ہے کہ جن پر عمل ہے اور متشابہ منسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہے اس پر اور عمل نہیں کیا جاتا اور روایت کی علی بن ابی طلحہ نے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ محکمات قرآن اس کی ناسخ اور حلال وحرام اور حدود وفرائض ہیں کہ ان پر ایمان بھی لایا جاتا ہے اور متشابہ منسوخ اس کے اور مقدم ومؤخر اور امثال اور اقسام کہ اس پر ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہیں ہوتا اور بعض مفسرین نے کہا کہ محکم وہ ہیں کہ جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہ ہے کہ اس کا علم کسی مخلوق کو نہ دیا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج دجال اور نزول عیسیٰ اور طلوع شمس مغرب سے اور قیام ساعت اور فنائے دنیا کہ اوقات ان کے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں اور محمد بن جعفر بن زبیر نے کہا کہ محکم وہ ہے کہ محتمل ایک ہی معنی کے ہو اور متشابہ وہ ہے کہ معانی متعددہ کے محتمل ہو کذا فی البغوی اور بعض اکابرین نے آیات صفات کو جیسے ید اللہ فوق ایدیہم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی ان کے واضح ہیں اور مطالب لائح مگر کیفیات ان کی مجہول جیسے کہ اشراط ساعت میں اوقات مجہول ہیں پس اس خفا کی وجہ سے ان کو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہیں الاستواء معلوم والکیف مجہول یعنی استواء باعتبار معنی کے معلوم ہے اور باعتبار کیف کے مجہول ہے مگر بعضے جہول بوالفضول اس کے معنوں کو بھی مجہول قرار دے کر اپنے تئیں جاہل ٹھہراتے ہیں اور ان کے معانی واضحہ پر ایمان نہیں لاتے ہداہم اللہ الیٰ صراط مستقیم۔

۲۹۹۴: عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ عَامِرٍ الْقَاسِمُ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهٖ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاوِيْلِهٖ قَالَ فَاِذَا رَاَيْتِهِمْ فَاعْرِفِيْهِمْ وَقَالَ يَزِيْدُ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَاعْرِفُوْهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

۲۹۹۴: روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ پوچھی میں نے نبیؐ سے تفسیر اس آیت کی فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ...... یعنی جنکے دلوں میں کجی ہے پس وہ پیچھے لگتے ہیں اسکے متشابہ کے فتنہ اور اسکی تاویل ڈھونڈھنے کو انتہیٰ پس فرمایا آپؐ نے کہ جب دیکھے تو انکو تو پہچان رکھ انکو اور کہا یزید نے اپنی روایت میں کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دیکھو تم انکو تو پہچان رکھو اسکو دو بار کہا یا تین بار۔ **ف**: یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور نہیں ذکر کیا ابن ابی ملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط یزید بن ابراہیم نے اور ابن ابی ملیکہ نام ان کا عبداللہ ہے وہ بیٹے ہیں عبیداللہ بن ابی ملیکہ کے اور ان کو سماع ہے حضرت عائشہؓ سے بھی۔

۲۹۹۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّيْ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

۲۹۹۵: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر نبی کے دوست ہیں نبیوں میں سے اور میرے دوست باپ میرے ہیں اور خلیل میرے رب کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ یعنی زیادہ قریب آدمیوں سے ابراہیم کی طرف وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے تابعداری کی ان کی یعنی توحید پر چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائے یعنی اس نبی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دوست ہے مؤمنوں کا۔

ف: روایت کی ہم سے محمود نے ان سے ابونعیم نے ان سے سفیان نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابی الضحیٰ نے ان سے عبداللہ نے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مسروق کا اور یہ سند صحیح تر ہے۔ روایت ہے ابی الضحیٰ کی جو مروی ہے مسروق سے اور ابوالضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبیؐ سے ابونعیم کی روایت کے مطابق اور اس میں بھی مسروق کا ذکر نہیں۔

۲۹۹۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَنْ

۲۹۹۶: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے قسم کھائی کسی امر پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ کاٹ کر لے جائے اس قسم سے مال مرد مسلمان کا وہ ملے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا سو کہا اشعث بن قیسؓ نے کہ میرے باب میں ہے یہ حدیث قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اور تفصیل اس کی یہ ہے کی میری اور یہودی کی شراکت تھی ایک زمین میں سو وہ منکر ہو گیا یعنی میرے حصہ کا پس لے گیا میں اس کو نبی ﷺ کی طرف سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کی کہ نہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے

يَحْلِفُ فَيَذْهَبَ بِمَا لِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً۔

یہودی سے کہ تو قسم کھا سو میں عرض کی یہ یا رسول اللہ اب وہ قسم کھا کر میرا مال مارے گا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ ...... سے آخر تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن اوفیٰ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً اُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ [آل عمران: ۷۷] جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مول تھوڑا وہ لوگ ہیں کہ ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ نظر کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک انتہی۔

۲۹۹۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَائِطِيْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهُ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ قَرَابَتِكَ اَوْاَقْرَبِيْكَ۔

۲۹۹۷: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کہا ابوطلحہؓ نے (اور ان کا ایک باغ تھا) کہ یا رسول اللہ! میرا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور اگر میں اس امر کو چھپا سکتا تو ہرگز ظاہر نہ کرتا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تقسیم کر دو اس کو اپنے قرابت والوں میں راوی کو شک ہے کہ قرابتک فرمایا یا اقربیک معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے۔

۲۹۹۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔

۲۹۹۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور اس نے عرض کی کہ کون حاجی افضل ہے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا سر گردآلود ہو اور کپڑے میلے کچیلے ہوں پھر کھڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اس نے کہ ارکان! حج میں کیا افضل ہے یا رسول اللہ! فرمایا آپ ﷺ نے آواز بلند کرنا یعنی لبیک کے ساتھ اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا پھر کھڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اس نے کہ آیت: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ میں سبیل سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کہ توشہ اور سواری یعنی جو اس پر قادر ہو اس پر حج فرض ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی روایت سے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

۲۹۹۹: عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّانَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا

۲۹۹۹: روایت ہے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت: نَدْعُ اَبْنَآءَ ...... بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَنِسَآءَ كُمْ اَلْاٰيَةَ دَعَارَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي۔

علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو اور کہا یا اللہ! یہ لوگ میرے اہل ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس آیت مبارک کو آیت مباہلہ کہتے ہیں شان نزول اس کا یہ ہے کہ نصاریٰ نجران جب حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے شبہات کے جواب باصواب آنحضرت ﷺ سے سن چکے تب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ [آل عمران: ٦١]

یعنی جو شخص حجت کرے تم سے اے نبی عیسیٰ کے باب میں بعد اس کے کہ آچکا تم کو علم سو کہو آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پھر دعا کریں ہم سب اور ڈالیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر۔ انتہا پس آنحضرت ﷺ علیؓ وغیرہ کو لے کر حاضر ہوئے مگر عاقب جو ان میں عقیل و ہوشیار تھا اس نے اپنے صاحب سے کہا کہ اے عبدالمسیح تیری کیا رائے ہے اس نے کہا کہ محمد بے شک مرسل ہیں اور جس نے مباہلہ کیا نبی ﷺ سے نہ ان کا بڑا جیا اور نہ چھوٹا بڑھا' غرض مباہلہ سے وہ لوگ ڈر گئے اور دو ہزار حلون پر صلح ٹھہری کہ وہ ہر سال حضرت کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے انتہی خلاصۃ ما فی البغوی۔

۳۰۰۰: عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ رَاٰى اَبُوْ اُمَامَةَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَاَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ۔

۳۰۰۰: روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے کہ دیکھا ابوامامہ نے سروں کو لٹکے ہوئے سیڑھی پر دمشق کے تو کہا انہوں نے کہ یہ کتے ہیں دوزخ کے اور بدترین مقتولین آسمان کے چہرے کے نیچے اور بہتر مقتول وہ ہیں جو ان کے ہاتھ سے مارے گئے یعنی خوارج یا مبتدعین یا مرتدین کے ہاتھ سے پھر پڑھی انہوں نے یہ آیت: يَوْمَ تَبْيَضُّ ..... کہا ابی غالب نے کہ کہا میں نے ابی امامہ سے کہ کیا سنا ہے تم نے اس امر کو رسول اللہ سے فرمایا انہوں نے اگر میں نے نہ سنا ہوتا اس کو یعنی ان لوگوں کی برائی کو مگر ایک بار یا دو بار یا تین یہاں تک کہ گنا انہوں نے سات تک تو میں ہرگز بیان نہ کرتا تم سے غرض یہ کہ بیسیوں بار میں نے حضرت ﷺ سے سنا ہے (تب کہیں جاکر) جب تم سے بیان کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ابوغالب کا نام حزور ہے اور ابوامامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور وہ سردار ہیں قبیلہ باہلہ کے۔

۳۰۰۱: عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ۔

۳۰۰۱: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ سنا انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے تفسیر میں اس آیت: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ.... کہ تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو اور بزرگ ہو ان سب میں اللہ تعالیٰ کے آگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث بہز بن حکیم سے مانند اس کی اور ذکر نہ کیا اس میں آیۃ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کا۔

۳۰۰۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۰۰۲: روایت ہے انسؓ سے وہ نبی ﷺ کی کچلی توڑی گئی احد کے دن اور

وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِي جَبْهَتِهِ حَتَّى سَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْيُعَذِّبَهُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا۔

سر مبارک زخمی کیا گیا اور زخم لگا آپ ﷺ کی پیشانی میں یہاں تک خون بہا آپ ﷺ کے روئے مبارک پر سو فرمایا آپ ﷺ نے کیوں کر نجات پائے گی وہ قوم کہ انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو اور وہ بلاتا ہو ان کو اللہ کی طرف پس اتری یہ آیت: لَيْسَ لَكَ ..... یعنی تجھے اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے ان کو یا عذاب کرے۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۰۰۳ :عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِيْ وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلٰى كَتِفِهِ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْيُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

۳۰۰۳: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہؐ کی پیشانی مبارک میں زخم لگا اور توڑی گئی کچلی آپؐ کی اور مارا گیا ایک پتھر آپؐ کے شانۂ مبارک پر اور بہنے لگا خون آپؐ کے منہ پر اور آپؐ خون پونچھتے تھے اور کہتے تھے کیونکر نجات پائے گی وہ امت کہ جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ بدسلوکی کی اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ لَيْسَ لَكَ ..... یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ عطا کرے ان کو یا عذاب کرے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۰۴ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَاَسْلَمُوْا فَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ۔

۳۰۰۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر ابوسفیان پر اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر۔ کہا راوی نے کہ پس نازل ہوئی یہ آیت مبارکہ: لَيْسَ لَكَ ..... یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے ان کو انتہیٰ پس توبہ دی ان کو اور وہ لوگ اسلام لائے اور اچھا ہوا اسلام ان کا یعنی مضبوط ہو گئے اسلام میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے غریب سمجھی جاتی ہے عمر بن حمزہؓ کی روایت سے کہ وہ سالم سے روایت کرتے ہیں اور ایسی ہی روایت کی ان سے زہری نے بروایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

۳۰۰۵ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْا عَلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ۔

۳۰۰۵: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بددعا کرتے چار شخصوں کے لیے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: لَيْسَ لَكَ ..... اور ہدایت کی ان کو اسلام کی طرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب سمجھی جاتی ہے اس سند سے یعنی نافع کی روایت سے کہ وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کیا اس کو یحییٰ بن ایوبؒ نے ابن عجلان سے۔

۳۰۰۶ : عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَنْفَعَنِيْ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ وَ اِنَّهُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غُفِرَلَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۳۰۰۶: روایت ہے اسماء بن حکم فزاری سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب سنتا میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث تو نفع بخشا مجھ کو اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا کہ نفع دے مجھ کو اور جب بیان کرتا کوئی شخص آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی حدیث تو قسم دیتا میں اس کو پھر جب وہ قسم کھاتا میرے لیے تب میں تصدیق کرتا اسکی اور بے شک بیان کیا مجھ سے ابوبکرؓ نے اور سچ کہا ابوبکرؓ نے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت بجا لائے یعنی وضو وغیرہ پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ سے مگر بخش دیا جاتا ہے وہ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا ......

ف: اس حدیث کو روایت کیا ہے شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے اور مرفوع نہ کیا ان دونوں نے اور نہیں جانتے ہم اسماء کی مگر یہی حدیث۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ [البقرۃ: ۱۳۵] یعنی اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور کون ہے گناہ بخشتا اللہ کے سوا اور اڑ نہ رہیں اپنے کئے پر اور وہ جانتے ہیں۔

۳۰۰۷ : عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ رَفَعْتُ رَاْسِيْ يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ وَمَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا يَمِيْدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النُّعَاسِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا۔

۳۰۰۷: روایت ہے ابی طلحہؓ سے کہا انہوں نے کہ اٹھایا میں نے سر اپنا احد کے دن تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی ان میں سے اس دن ایسا نہیں ہے جو جھکا نہ جاتا ہو اپنے سر کے نیچے اونگھ کے سبب سے پس یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی ثُمَّ اَنْزَلَ ......

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبادہ نے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الزبیر سے مثل اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۰۸ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غُشِيْنَا وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ حَدَّثَ اَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَاٰخُذُهُ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِيْ وَاٰخُذُهُ وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى الْمُنَافِقُوْنَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ اَجْبَنَ قَوْمٍ وَاَرْعَبَهُ وَاَخْذَ لَهُ

۳۰۰۸: روایت ہے انسؓ سے کہا ابوطلحہ نے کہا کہ بے ہوش ہو گئے تھے ہم اور ہم تھے اپنی لڑائی کی جگہ میں احد کے دن پھر بیان کیا ابوطلحہ نے کہ وہ بھی تھے ان لوگوں میں کہ جن کو ڈھانپ لیا تھا اونگھ نے اس دن سو کہا انہوں نے کہ تلوار میری گرنے لگی میرے ہاتھ سے اور میں اسے پکڑتا تھا اور دوسرا گروہ منافقوں کا تھا ان کو کچھ فکر نہ تھی سوا اپنی جان کے وہ لوگ ساری قوم سے زیادہ نامرد تھے اور نہایت ڈرنے والے اور چھوڑنے

لِلْحَقِّ۔ والے مدد حق کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: پوری آیت جس میں نعاس کا ذکر ہے یوں ہے: ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ [البقرة: ۱۵۴] یعنی پھر تم پر اتاری گئی تنگی کے بعد امن اونگھ کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضوں کو اور بعض کو فکر پڑا تھا اپنے جی کا خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے اپنے جی میں چھپاتے ہیں جو تیرے لیے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں اگر ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو یہ یہاں قتل نہ ہوتے تو یہ کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات۔ ف: جنگ احد میں جب شکست کے آثار مسلمانوں پر ظاہر ہوئے اور جن کو شہید ہونا تھا ہو چکے اور جن کو ہٹنا تھا ہٹ چکے پھر جو میدان جنگ میں باقی رہے ان پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ اتاری کہ اس سے رعب اور دہشت جاتی رہی اور اتنی دیر حضرت ﷺ کو بھی غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے حضرت ﷺ کے پاس جمع ہوئے اور لڑائی قائم کی اور سست ایمان والے کہنے لگے کہ کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ ظاہر یہ معنی کہ اس شکست کے بعد کچھ بھی ہمارا کام بنا رہے گا یا بالکل بگڑ چکا یا یہ معنی کہ اللہ نے جو چاہا سو کیا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی تھے کہ ہمارے مشورے پر عمل نہ کیا جو اتنے لوگ مرے اللہ تعالیٰ نے دونوں معنی کا جواب فرما دیا اور بتایا کہ اللہ کو اس میں حکمت منظور تھی تا صادق اور منافق معلوم ہوں۔

۳۰۰۹: عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ فِيْ قَطِيْفَةٍ حَمْرَآءَ افْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۳۰۰۹: روایت ہے مقسم سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ابن عباسؓ نے نازل ہوئی یہ آیت ما کان... ایک روئیدار چادر کے باب میں کہ سرخ رنگ تھی اور کھوئی گئی وہ بدر کے دن یعنی مال غنیمت میں سے سو کہا بعض لوگوں نے کہ شائد رسول اللہ ﷺ نے لے لی ہو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: وَمَا كَانَ......

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے مانند اس کی اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث خصیف سے انہوں نے مقسم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباسؓ کا اس روایت میں۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ [البقرة: ۱۶۱] یعنی اور نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپائے گا لائے گا اپنا چھپایا قیامت کے دن پھر پورا پائے گا ہر کوئی اپنا کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ ف: اس سے مراد مسلمانوں کی خاطر جمع کرنی ہے تا یہ نہ جانیں کہ حضرت نے ہم کو ظاہر میں معاف اور دل میں خفا ہیں پھر کبھی خفگی نکالیں گے یا مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ حضرت پر گمان نہ کریں کہ غنیمت کا مال کچھ چھپا رکھیں گے یا بدر کی لڑائی میں جو چادر گم ہوگئی تھی وہی مراد ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا۔

۳۰۱۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ

۳۰۱۰: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہتے تھے ملے مجھ سے رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالاً وَدَيْنًا قَالَ اَلاَ اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ اَبَاكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلاَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ اَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا وَقَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِيْكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لاَ يَرْجِعُوْنَ قَالَ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اَلْاٰيَةَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا مجھ سے کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں تجھ کو شکستہ خاطر عرض کی میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے باپ میرے یعنی جنگ احد میں اور چھوڑ گئے لڑکے بالے اور قرض' فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بشارت دوں میں تجھ کو اس چیز کی کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ تمہارے باپ سے انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ! فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی سے کبھی مگر پردہ کے پیچھے سے اور زندہ کیا تمہارے باپ کو پھر کلام کیا ان سے آمنے سامنے اور فرمایا اے بندے میرے آرزو کر مجھ سے کسی چیز کی کہ دوں میں تجھ کو عرض کی انہوں نے کہ اے رب آرزو یہ ہے کہ تو زندہ کر مجھ کو اور پھر قتل کیا جاؤں تیری راہ میں دوبارہ' فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پہلے ہو چکی ہے تقدیر میری کہ جنت کے لوگ دنیا کی طرف نہ لوٹیں گے کہا راوی نے کہ اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت مبارکہ: وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ......

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے اور روایت کی یہ علی بن عبداللہ بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے کبار محدثین سے اسی طرح موسیٰ بن ابراہیم سے اور روایت کیا عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ تھوڑا مضمون اس میں سے۔ مترجم: پوری آیت جو اس بارہ میں نازل ہوئیں یہ ہیں: وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لاَ يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ (آل عمران: ۱۶۹ ۰ ۱۷۰ ' ۱۷۱) یعنی اور نہ خیال کر تو ان لوگوں کو کہ قتل ہوئے اللہ کی راہ میں مردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس' روزی پاتے خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور خوش وقت ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے ان میں پیچھے سے اس واسطہ کے نہ ڈر ہے ان پر اور نہ غم خوش وقت ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کی۔ **ف**: شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مردوں کو نہیں کھانا پینا اور عیش اور خوشی پوری ہے اوروں کو قیامت کے بعد ہوگی۔

۳۰۱۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَا تًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَاُخْبِرْنَا اَنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَ تْ وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَا طَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ

۳۰۱۱: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ان سے پوچھی گئی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول مبارک کی وَلاَ تَحْسَبَنَّ ...... سو کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو ہم نے پوچھی تھی تفسیر اس کی یعنی رسول اللہ سے اور خبر دی گئی ہم کو کہ ارواح شہیدوں کی یعنی جن کا ان آیتیں میں بیان ہے سبز چڑیوں کے اندر ہیں کہ وہ سیر کرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور آرام کرتے ہیں قندیلوں میں جو عرش میں لٹکے ہیں پھر جھانکا ان پر پروردگار تیرے نے ایک بار اور فرمایا ان سے کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تم کو

اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ قَالُوْا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيْدُ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُوْنَ قَالُوْا تُعِيْدُ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى۔

زیادہ دوں عرض کی انہوں نے کہا نے کہ اے رب ہمارے اب ہم کیا چاہیں اور ہم ہیں جنت میں کہ سیر کرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر جھانکا ان پر پروردگار نے دوبارہ اور پھر فرمایا کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ تم کو زیادہ دوں پھر جب دیکھا ان شہیدوں نے کہ ہم نہ چھوٹیں گے یعنی جب تک کہ کچھ فرمائش نہ کریں تب عرض کی پھیری جائیں روحیں ہماری ہمارے بدنوں میں یہاں تک کہ لوٹیں ہم دنیا کی طرف اور پھر قتل کیے جائیں تیرے راہ میں یعنی یہی آرزو ہے سوا اس کے کچھ آرزو نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: عبداللہ بن مسعود سے ایک اور ایسی ہی روایت میں مزید مروی ہے کہ فرمائش کی ان روحوں نے کہ خبر دی جائے نبی کو۔

۳۰۱۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْاٰيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهٗ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِيْنٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ۔

۳۰۱۲: روایت ہے عبداللہؓ سے وہ پہچانتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے کوئی آدمی نہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر بنا دے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک اژدہا یعنی اس کے مال کو پھر پڑھی آپ ﷺ نے ہم پر اسکے مصداق میں یہ آیت اللہ کی کتاب سے وَلَا تَحْسَبَنَّ ...... اور کہا راوی نے دوسری بار میں کہ پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اس کے مصداق میں یہ آیت سَيُطَوَّقُوْنَ ..... اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ جو لیے مال اپنے بھائی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر وہ ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ اس پر غصہ ہو گا پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت اس کے مصداق میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد شجاع اقرع سے سانپ ہے یعنی گنجا کہ جس کی چوٹی زہر کے سبب سے گر گئی ہو۔ مترجم: بعضی روایتوں میں شجاع اقرع بھی وارد ہوا ہے اگرچہ اس روایت میں اقرع مذکور نہیں اسی لیے مصنف نے شجاع اقرع کہا اور پوری آیت جو حدیث میں اولاً مذکور ہوئی یوں ہے: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ [البقرۃ: ۱۸۰] یعنی اور نہ سمجھیں جو لوگ بخل کرتے ہیں ایک چیز پر کہ اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ برا ہے ان کے واسطے آگے طوق پڑے گا ان کے واسطے جس پر بخل کیا تھا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان و زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہے انتہیٰ اور آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ ...... مع ترجمہ اوپر گزری۔

۳۰۱۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ

۳۰۱۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے پڑھ لو تم اگر چاہو یہ آیت مبارک فمن .... آخر تک یعنی پھر جو سرکا

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔

دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اس کا کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے دعا کی جس نے۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۱۴: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ اِذْهَبْ يَارَافِعُ لِبَوَّابِهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهُ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَالَكُمْ وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ

۳۰۱۴: روایت ہے حمید سے کہ مروان نے کہا اپنے بواب سے کہ اے رافع جا تو ابن عباسؓ کے پاس اور کہہ ان سے کہ اگر ہر شخص معذب ہوا اس پر کہ خوش ہوا اس پر جو اسے ملے اور دوست رکھے کہ شاباشی دیا جائے اس کام پر جو اس نے نہیں کیا تو ہم سب معذب ہوں سو فرمایا ابن عباسؓ نے کہ تم کو کیا مطلب اس آیت سے یہ تو نازل ہوئی اہل کتاب کے حق میں پھر پڑھی ابن عباسؓ نے یہ آیت یعنی اوپر سے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ ...... تک پھر فرمایا ابن عباسؓ نے کو پوچھی اہل کتاب سے رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز پس چھپائی انہوں نے اور خبر دی اور چیز کی اس کے سوا اور چلے گئے اور حضرت سے ظاہر کیا کہ خبر دی اس چیز کی جو حضرت ﷺ نے پوچھی تھی ان سے اور اپنی تعریف چاہی اور خوش ہوئے اور پھولے اس پر جو خبر دی انہوں نے اپنی کتاب سے اور اس چیز سے کہ حضرت نے پوچھی تھی۔

فَخَرَجُوْا وَقَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ وَمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ [آل عمران: ۱۸۷، ۱۸۸] یعنی اور جب اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا کتاب والوں سے کہ اس کو بیان کرو لوگوں کے پاس اور نہ چھپاؤ پھر پھینک دیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے مول تھوڑا سو کیا بری خرید کرتے ہیں تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور تعریف چاہتے ہیں بن کیے پر سو نہ جان کہ وہ خلاص ہونے والے ہیں عذاب سے اور ان کو دکھ کی مار ہے۔

ف: وہی یہود مسئلہ غلط بتاتے اور رشوتیں کھاتے اور پیغمبر کی صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہم کو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب عالم اور دیندار حق پرست ہیں (موضح القرآن) غرض ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان آیتوں سے یہود مراد ہیں اور جاننا چاہیے کہ سورۂ آل عمران جامع اکثر مضامین قرآن ہے اس میں تذکیرات اور قصص ہے حال فرعون کا اور حال جنگ بدر کا اور قصہ عمران کی بیوی کی نذر کرنے کا مریم کو اور قصہ ولادت یحییٰ کا اور ولادت حضرت عیسیٰ کا مذکور ہے اور امر سے مذکور ہے امر رسول خدا ﷺ کی اطاعت کا اور ایمان لانے کا خداوند تعالیٰ پر اور کتب سابقہ پر اور اتباع ملت ابراہیم کا اور توکل خداوند تعالیٰ پر اور جنت کے طلب کرنے کا اور زمین میں سیر کرنے کا اور مشورہ کا اور صبر اور گھوڑے باندھنے کا شعور پر اور نواہی سے مذکور ہے نہی کافروں کی محبت سے اور اختلاف اور تفریق سے اور خفیہ محبت سے کافروں کی اور ان پر حسرت کھانے سے اور سوا اس کے بڑے بڑے فوائد عمدہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۰۱۵ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى نَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ۔

۳۰۱۵ : روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے جابر بن عبداللہؓ سے کہتے تھے کہ بیمار ہوا میں سو آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میں بے ہوش تھا پھر جب مجھے فاقہ ہوا میں نے کہا کہ کیا حکم کروں میں اپنے مال کا' سو حضرت ﷺ چپ ہو رہے یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت مبارک : يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ ......

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور فضل بن صباح کی روایت میں کچھ زیادہ کلام ہے اس روایت سے۔مترجم: پوری آیت یوں ہے: يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (النساء : ۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ برابر دو عورت کے پھر اگر عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اس کو آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو دونوں میں چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا اگر میّت کی اولاد ہے پھر اگر اس کی اولاد نہیں اور وارث اس کے ماں باپ ہیں تو اس کی ماں کو تہائی ہے پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کو چھٹا یہ پیچھے وصیت کے جو دلوا مرا یا قرض کے تمہارے باپ اور بیٹے تم کو معلوم نہیں کون شتاب پہنچے ہیں تمہارے کام میں حصہ باندھا اللہ کا ہے اللہ تعالیٰ خبردار ہے حکمت والا۔ف: اس آیت میں دو میراثیں فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملی ہے مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ اور عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتیں ہیں تو ایک کو آدھا مال اور زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لے اور ماں کا حصہ اور اگر میت کی اولاد ہے یا بھائی بہن ہیں ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونوں نہیں تو تہائی اور باپ کا حصہ اگر میت کی اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہیں تو عصبہ ہوا اور میت کا مال اس کے دفن اور کفن میں لگائے جو کچھ بچے وہ اس کے قرض میں دیجئے جو کچھ بچے تو اس کی وصیت میں ایک تہائی تک لگائے اس کے بعد میراث کے حصہ ہیں اور ان حصوں میں عقل کا دخل نہیں اللہ صاحب نے مقرر فرمائے وہ سب سے دانا تر ہے انتہی موضح القرآن۔

۳۰۱۶ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اَوْطَاسٍ اَصَبْنَا نِسَآءً لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ

۳۰۱۶ : روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن اوطاس کی لڑائی کا غنیمت میں پایا ہم نے ایسی عورتوں کو کہ انکے شوہر تھے

فَكَرِهْهُنَّ رِجَالٌ مِنْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُم۔

مشرکوں میں سومکروہ جانا یعنی ان سے صحبت کرنے کو بعض مردوں نے سو اتاری اللہ نے یہ آیت مبارک والمحصنات ... **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۱۷ :عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِيْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُم۔

۳۰۱۷: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ غنیمت میں لے لیں ہم نے کچھ عورتیں اوطاس کے دن کہ ان کے شوہر تھے ان کی قوم میں سو ذکر کیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتری یہ آیت: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ ......

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند حدیث مذکور کے اور روایت میں ابی علقمہ کا ذکر نہیں اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ اس نے ذکر کیا ہو اس سند میں ابی علقمہ کا مگر ہمام نے بروایت ابی قتادہؓ اور ابوالخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔مترجم: پوری آیت یوں ہے: وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا [النساء: ٢٤] یعنی اور نکاح بندھی عورتیں بھی حرام ہیں مگر جن کو مالک ہو جائے تمہارے ہاتھ حکم ہوا اللہ تعالیٰ کا تم پر اور حلال ہوئیں تم کو جوان کے سوا ہیں یوں کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید میں لانے کو نہ مستی نکالنے کو پھر جو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے ان کو دو ان کے حق مہر جو مقرر ہوئے اور گناہ نہیں تم کو اس میں جو ٹھہرالو دونوں کی رضا سے مقرر کیے پیچھے اللہ ہے خبر دار حکمت والا۔

۳۰۱۸ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ قَوْلُ الزُّوْرِ۔

۳۰۱۸ : روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسی جان کا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور کہا روایت ہے عبداللہ بن ابی بکر سے مگر یہ صحیح نہیں۔

۳۰۱۹ :عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَازَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔

۳۰۱۹: روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اکبر کبائر کی صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ خبر دیجئے ہم کو فرمایا آپؐ نے بڑے سے بڑا گناہ شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپؐ اور تھے قبل اس کے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا آپؐ نے کہ کبائر میں داخل ہے جھوٹی گواہی فرمایا جھوٹی بات کہا راوی نے کہ پھر بار بار آپؐ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپؐ چپ رہتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۰۲۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةٌ فِيْ قَلْبِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۳۰۲۰: روایت ہے عبداللہ بن انیس جہنی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اکبر کبائر شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قسم جھوٹی گزری ہوئی بات پر جانے بوجھے اور نہیں قسم کھائی کسی قسم کھانے والے نے اللہ کی کہ موقوف ہوا اس پر فیصلہ پھر داخل کر دیا مچھر کے برابر یعنی جھوٹ مگر ہو جائے گا ایک نکتہ اس کے دل پر قیامت کے دن تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوامامہ انصاری بیٹے ہیں ثعلبہ کے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں۔

۳۰۲۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ اَوْقَالَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ شَكَّ شُعْبَةُ۔

۳۰۲۱: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے شریک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور ناراض کرنا والدین کا یا فرمایا قسم جھوٹی شک کا اس میں شعبہ نے۔

۳۰۲۲: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَاِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيْرَاثِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَاَنْزَلَ فِيْهَا اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَّلَ ظَعِيْنَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ مُهَاجِرَةً۔

۳۰۲۲: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ انہوں نے کہا بطور غبطہ کے کہ جہاد کرتے ہیں مرد اور نہیں جہاد کرتیں عورتیں اور ہم عورتوں کیلئے ہے آدھی میراث یعنی اور مرد کو دوہرا حصہ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: لَا تَتَمَنَّوْا ...... یعنی مت آرزو کر اس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے بسبب اس کے بعض کو بعض پر کہا مجاہد نے اور اتری ہے ام سلمہؓ کے بارہ میں یہ آیت اور تھیں ام سلمہؓ پہلی عورت کہ جو آئیں مدینہ میں ہجرت کر کے۔

ف: یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کی بعض راویوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے مرسلاً کہ ام سلمہؓ نے ایسا ایسا کہا۔

۳۰۲۳: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَالنِّسَاءَ فِي الْهِجْرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۳۰۲۳: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ نہیں سنا میں نے اللہ تعالیٰ کو کہ ذکر کیا ہو اس نے عورتوں کا ہجرت کے باب میں یعنی ان کو ہجرت کا کچھ ثواب ہے یا انہیں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: اَنِّيْ لَا اُضِيْعُ ...... یعنی میں ضائع نہیں کرتا عمل کسی عامل کا تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تم میں سے ہیں بعض سے آخر تک۔

۳۰۲۴: عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ

۳۰۲۴: روایت ہے ابراہیم سے وہ راویت کرتے ہیں علقمہؓ سے کہا انہوں نے کہ کہا عبداللہ نے حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑھوں میں آپ کے آگے قرآن اور آپ ﷺ منبر پر تھے سو پڑھی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ جب پہنچا میں اس آیت پر فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا ...... اشارہ

وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا غَمَزَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ۔

کیا رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے یعنی بس کرو سو نظر کی میں نے ان کی طرف اور آنکھیں ان کی آنسو بہاتی تھیں۔

ف: ایسی ہی روایت کی ابوالاحوص نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے اور حقیقت میں وہ سند یوں ہے کہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے۔

۳۰۲۵ : عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِىْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَىِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ۔

۳۰۲۵ : روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہؐ نے کہ پڑھو تم مجھ پر قرآن سو عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے میں پڑھوں آپ ﷺ کے آگے اور آپ ﷺ ہی پر تو نازل ہوا ہے تو فرمایا آپ ﷺ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ سنوں اس کو اپنے غیر سے کہ کہا عبداللہؓ نے کہ پڑھی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ پہنچا میں اس آیت تک کہا عبداللہ نے کہ پھر دیکھا میں نے دونوں آنکھوں کو نبی ﷺ کے کہ آنسو بہاتی تھیں۔

ف: یہ روایت صحیح تر ہے ابی الاحوص کی روایت سے روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے اعمش سے معاویہ بن ہشام کی روایت کی مانند۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے : فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا [النساء : ٤١] یعنی پھر کیا حال ہوگا جب بلائے گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلائے گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتانے والا انتہیٰ اور اس آیت میں خطاب ہے رسول خدا ﷺ کی طرف اور کمال فضیلت ہے آپ ﷺ کی۔

۳۰۲۶ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِىْ فَقَرَاْتُ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔

۳۰۲۶ : روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ تیار کیا ہمارے لیے عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے کچھ کھانا اور دعوت دی ہم کو اور پلائی ہم کو کچھ شراب سولی شراب نے عقل ہماری اور نماز کا وقت آیا سو لوگوں نے مجھے آگے کیا یعنی امام بنایا پس پڑھی میں نے سورہ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ..... یعنی کہہ دے تو اے نبی کہ کافرو نہیں پوجتا میں جو تم پوجتے ہو اور ہم پوجتے ہیں جو تم پوجتے ہو اور یہ غلطی کی علیؓ نے پس اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ ... سے آخر تک یعنی اے ایمان والو امت نزدیک جاؤ تم نماز کے اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو جب تک کہ نہ جانو تم کہ کیا کہتے ہو یعنی ہوش نہ آئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ دوسری آیت ہے کہ شراب کے باب میں نازل ہوئی اس کے بعد پھر تیسری آیت میں حرمت نازل ہوئی۔

۳۰۲۷ : عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ

۳۰۲۷ : روایت ہے عروہؓ بن زبیر سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن زبیر سے کہا عبداللہ نے کہ ایک مرد انصار میں سے لڑا زبیرؓ سے جھگڑے

خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَازُبَيْرُ وَاَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَ حْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

پانی کے لیے جو پتھریلی زمین سے آتا تھے کہ جس سے وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے سو انصاری نے کہا زبیرؓ سے کہ پانی چھوڑ دو چلا جائے سو نہ مانا انہوں نے پس جھگڑتے آئے وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زبیرؓ سے کہ تم سینچ لو پہلے اپنے کھیت اے زبیرؓ اور پھر چھوڑ دو پانی اپنے ہمسایہ کے کھیت کی طرف اور زبیرؓ کا کھیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا اور اس کے بعد انصاری کا کھیت تھا سو غصہ ہوا انصاری اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ بات آپ ﷺ نے اس لیے فرمائی کہ زبیرؓ آپ ﷺ کے پھوپھیرے بھائی ہیں یعنی آپ ﷺ نے ان کی طرفداری کی پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول اللہ ﷺ کا' اور پھر فرمایا آپ ﷺ نے کہ اے زبیرؓ تم سینچ لو اپنا کھیت اور روک رکھو پانی کو یہاں تک کہ پہنچ جائے کھیت کے منڈیر تک سو کہا زبیرؓ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اسی مقدمہ میں فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ...... سے آخر تک۔

ف: سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت کی ابن وہب نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے مانند اسی روایت کے شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عبداللہ بن زبیرؓ کا۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا [النساء: ٦٥] یعنی سو قسم سے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پائے اپنے جی میں خفگی تیری چکوتی سے اور قبول رکھیں مان کر اور وہ شخص منافق تھا اگرچہ قبیلہ انصار میں تھا اور آنحضرت ﷺ نے اولاً ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیرؓ کو فرمایا کہ تم کچھ پانی لے کر پانی اپنے ہمسایہ کے لیے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھ امر شرعی تھا بعد اس کے جب انصاری نے جہالت کی حضرت نے زبیرؓ کو فرمایا کہ اپنا حق پورا لے لو کہ یہ قابل احسان نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کی سزا تھی اور اس کی جہالت کا عوض اور بدلا مگر قول اول ظاہر تر ہے (لمعات)

۳۰۲۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِمْ فَرِيْقَيْنِ فَرِيْقٌ مِنْهُمْ يَقُوْلُ اُقْتُلْهُمْ وَفَرِيْقٌ يَقُوْلُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ فَقَالَ اِنَّهَا طَيْبَةُ وَقَالَ

۳۰۲۸: روایت ہے زید بن ثابت سے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں فَمَا لَكُمْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ ...... کہا کہ لوٹ گئے چند لوگ اصحاب سے نبی ﷺ کے احد کے دن یعنی جہاد سے سو لوگ ان میں دو فریق ہو گئے ایک فریق کہنے لگا کہ ان کو قتل کریں گے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں یعنی ان کو مارنا نہ چاہیے کہ کلمہ گو ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی پھر کیا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دور کرتا ہے ناپاکی کو جیسے دور

اِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ ۔

کرتی ہے آگ میل لوہے کا یعنی مدینہ پاک ہے اللہ تعالیٰ ان ناپاکوں کو وہاں سے نکال دے گے انشاء اللہ تعالیٰ ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے : فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلاً [النساء : ۸۸] یعنی پھر تم کو کیا پڑا ہے منافقوں کے واسطے دو جانب ہو رہے ہو اور اللہ نے الٹ دیا ان کو ان کے کاموں پر کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جس کو بچلایا اللہ تعالیٰ نے اور جس کو اللہ تعالیٰ راہ نہ دے پھر تو نہ پائے اس کے لیے کوئی راہ انتہٰی اور اس آیت کے شان نزول میں کئی قول ہیں اول تو یہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہوا یعنی جو لوگ جنگ احد میں جہاد سے پھر گئے دوسرے مجاہد نے کہا ہے کہ کچھ لوگ مدینہ میں آ کر مسلمان ہوئے اور حضرت سے اجازت چاہی کہ ہم مکہ جا کر کچھ مال تجارت لائے اور وہاں بیٹھ رہے اور مرتد ہو گئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں تھے اور مسلمان ہوئے مگر ہجرت نہ کی اور کافروں کے مددگار رہے ۔

۳۰۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيُّ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهٗ وَرَاْسُهٗ بِيَدِهٖ وَاَوْدَاجُهٗ تَشْخَبُ دَمًا يَقُوْلُ يَارَبِّ قَتَلَنِيْ هٰذَا حَتّٰى يُدْنِيَهٗ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوْا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ قَالَ وَمَا نُسِخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ ۔

۳۰۲۹ : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آئے گا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور مقتول کے گلے کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے رب میرے اس نے مجھے قتل کیا یہاں تک کہ لے جائے گا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر ذکر کیا لوگوں نے ابن عباسؓ سے توبہ کا یعنی توبہ اس کی قبول ہے یا نہیں تو پڑھی انہوں نے آیت : وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا ...... آخر تک اور کہا کہ منسوخ نہیں ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو یعنی حضرت کا قول نہیں ٹھہرایا۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے : وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا [النساء : ۹۳] یعنی اور جو کوئی مارے مسلمانوں کو قصد کر کے تو اس کی سزا دوزخ ہے پڑا رہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب ۔

ف: ابن عباسؓ کا قول اوپر مذکور ہوا اور بعضے علماء نے کہا ہے کہ سزا اسی کی یہی ہے جو یہاں مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنی چاہے عفو کرے یا نہ کرے لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے نزدیک پاک ہوا اور بیضاوی نے کہا ہے کہ ابن عباسؓ نے جو توبہ قبول نہ ہونا بیان کیا شائد اس سے تشدید مراد ہو اور ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے اور جمہور قائل ہیں کہ یہ عذاب جو آیت میں مذکور ہے یہ اسی کے ساتھ مخصوص ہے جس نے توبہ نہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ ...... [التوبۃ : ۸۲] اور یہ عذاب اہل سنت کے نزدیک اسی کے واسطے ہے جس نے قتل مؤمن کو حلال جان کر ارتکاب کیا جیسا کہ عکرمہؓ وغیرہ نے ذکر کیا ہے یا خلود سے مدت دراز ہے نہ دوام اس لیے کہ بہت سی دلیلوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ عذاب عصاۃ مؤمنین لا دائم نہیں ۔

۳۰۳۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ مَعَهٗ غَنَمٌ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوْا وَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهٗ فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔

۳۰۳۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک مرد بنی سلیم کے قبیلے کا ایک گروہ پر اصحاب رسول اللہ ﷺ سے اور اس کے ساتھ اس کی بکریاں تھیں پھر سلام کیا اس نے اصحاب پر تو اصحاب بولے کہ اس نے سلام کیا اس لیے تاکہ بچ جائے تم سے پھر کھڑے ہوئے اصحاب اور قتل کیا اس کو اور چھین لیں بکریاں اس کی اور لائے ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ...... سے آخر تک یعنی اے ایمان والو جب تم چلو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کو تو دریافت کرو اور نہ کہو اس کو جو تم پر سلام کرے کہ تو مؤمن نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے۔

۳۰۳۱: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاٰيَةَ جَاءَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنِيْ اِنِّيْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ الْاٰيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِيْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ۔

۳۰۳۱: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے جب کہ نازل ہوئی یہ آیت: لَا يَسْتَوِي ..... آئے عمرو بن ام مکتوم نبی ﷺ کے پاس اور وہ نابینا تھا سو کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں اور میں نابینا ہوں پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ ..... یعنی سوا ان لوگوں کے جن کو مرض ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے لاؤ تم میرے پاس شانہ کی ہڈی اور دوات یا فرمایا تختی اور دوات۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا گیا ہے اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم اور بعضوں نے عبداللہ بن ام مکتوم کہا ہے اور عبداللہ بیٹے ہیں زائدہ کے اور ام مکتوم ان کی ماں ہے۔

۳۰۳۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ اِلٰى بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِنَّا اَعْمَيَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا فَهٰؤُلَاءِ الْقَاعِدُوْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ مِنَ

۳۰۳۲: روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا تفسیر میں اس آیت کی لَا يَسْتَوِي..... یعنی برابر نہیں ہیں بیٹھنے والے مؤمنوں میں سوا بیماری والوں کے انتہی کہ مراد اس سے یہ ہے کہ برابر نہیں جو لوگ جنگ بدر سے بیٹھ رہے اور جو اس میں نکلے اور جب پیش آیا غزوہ بدر عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتومؓ نے کہا کہ ہم دونوں نابینا ہیں یا رسول اللہؐ سو ہم کو رخصت ہے کہ جہاد میں نہ جائیں پس اتری یہ آیت: لَا يَسْتَوِي ..... یعنی برابر نہیں جہاد سے بیٹھ رہنے والے مؤمنوں میں سے مگر جو بیمار اور معذور ہیں اور فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر ایک درجہ فضیلت انتہی سو کہا ابن عباسؓ نے کہ بیٹھنے والوں سے مراد اس آیت میں غیر معذور لوگ ہیں یعنی باقی رہے معذور لوگ وہ مجاہدوں کے برابر ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ۔ فضل اللہ..... یعنی فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر اجر عظیم ہے بہت درجے اپنی طرف سے انتہیٰ کیا ابن عباسؓ نے کہ یہاں بھی قاعدین سے وہی مؤمن مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے بروایت ابن عباسؓ اور مقسم کو بعض محدثین نے کہا ہے کہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن الحارث کے اور بعض نے کہا ہے کہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن عباسؓ کے اور کنیت مقسم کی ابوالقاسم ہے۔ مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں : لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا (۹۵) دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا [النساء : ۹۶] یعنی نہیں برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانوں میں سے سوائے ضرر والوں کے یعنی جو بیمار اندھے لنگڑے ہیں اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں کا ایک درجہ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا یعنی جنت کا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ثواب ہے بڑا کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے انتہیٰ اور غرض ابن عباسؓ کی روایت مذکور میں یہ ہے کہ پہلی اور دوسری آیت میں قاعدین سے وہی لوگ مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں باقی رہے بیمار و معذور وہ اجر وثواب میں مجاہدوں کے برابر ہیں اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ پہلی آیت میں قاعدین سے لنگڑے لولے معذور مراد ہوں کہ عزم نیت جہاد کی اور ذوق وشوق اس کا رکھتے ہیں مگر اپنی معذوری سے مجبور ہیں پس مجاہدین ان سے ایک درجہ افضل ہیں اس لیے کہ نیت عزم میں دونوں برابر ہیں فقط انواع مشقت وتعب اٹھانے سے مجاہد کو ایک درجہ فضیلت ہے اور دوسری آیت میں قاعدین سے اچھے تندرست لوگ مراد ہیں کہ باذن امیر شریک جہاد نہ ہوئے خواہ اس نظر سے کہ اور لوگ جو ان کے سوا ہیں جہاد کو کافی ہیں یا کسی اور ضرورت دینی سے پس ان پر مجاہدین کو کئی درجہ فضیلت حاصل ہے انتہیٰ اور صاحب جلالین نے یہی توجیہ اختیار کی ہے غرض ان آیتوں میں بڑی فضیلت ہے مجاہدین کی تمام مؤمنین پر۔

۳۰۳۳ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ أَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ حَتّٰى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ

۳۰۳۳ : روایت ہے سہلؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے مروان کو مسجد میں بیٹھا ہوا سو آیا میں یہاں تک کہ بیٹھ گیا اس کے بازو میں سو خبر اس نے ہم کو کہ خبر دی اس کو زید بن ثابتؓ نے کہ نبی ﷺ نے بتلایا ان کو یعنی لکھنے کے لیے لَا يَسْتَوِي ...... یعنی برابر نہیں ہوتے قاعدین مؤمنوں میں سے اور جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کے راہ میں انتہیٰ کہا راوی نے کہ آ گئے ان کے پاس ابن ام مکتومؓ اور آپ ﷺ بتا رہے تھے مجھ کو سو عرض کی ابن امّ مکتومؓ نے کہ یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اللہ کی اگر میں طاقت رکھتا تو بے شک جہاد کرتا اور تھے وہ مرد نابینا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر اور آپ ﷺ کی ران میری ران پر تھی سو بھاری ہو گئی کہ قریب تھی کہ کچلی جائے میری ران پھر کھل گئی طبیعت آپ ﷺ کی سو

عَلَيْهِ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ۔ اتارے اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ آپ ﷺ پر غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک مرد صحابی نے روایت کی ایک تابعی سے اعنی روایت کی سہل بن سعد نے مروان بن حکم سے اور مروان کو سماع نہیں ہے نبی ﷺ سے اور وہ تابعین میں سے ہے۔ مترجم: قولہ سو بھاری ہوگئی آہ وحی کے نزول کے وقت آپ کا جسم مبارک بھاری ہو جاتا تھا اور کچھ غشی سی طاری ہو جاتی پھر جب وہ کیفیت کم ہوتی آپ اصحاب کو جو اترا ہوتا بتلا دیتے۔

۳۰۳۴: عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ اٰمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔

۳۰۳۴: روایت ہے یعلیٰ بن امیہؓ سے کہا انہوں نے کہ میں نے کہا حضرت عمرؓ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قصر کرو نماز میں اگر تم کو خوف ہو یعنی کافروں کا اور اب تو لوگ امن میں ہیں یعنی اب قصر کیوں کر جائز ہوگا تو کہا عمرؓ نے تعجب کیا میں نے بھی اس چیز سے کہ جس سے تم نے تعجب کیا سو ذکر کیا میں نے اسکا رسول اللہؐ سے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا تم کو سو قبول کرو تم اسکے صدقے کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۳۵: عَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَاِنَّ جِبْرَائِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰى وَرَاءَهُمْ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَاْتِي الْاٰخَرُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَاْخُذُ هٰؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةً رَكْعَةً۔

۳۰۳۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ اترے ضجنان اور عسفان کے بیچ میں سو مشرکوں نے کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے کہ وہ ان کو باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر ہے سو تم درست کرو اپنا کام اور دھاوا کرو ان پر ایک بارگی اور بتحقیق جبرئیل آئے نبی ﷺ کے پاس اور حکم کیا آپ ﷺ کو کہ دیں آپ ﷺ اصحاب کو دو گروہ سو نماز ادا کرے ایک گروہ آپ ﷺ کے ساتھ اور کھڑا ہو دوسرا گروہ ان سے الگ اور لے لیں اپنی ڈھالیں اور ہتھیار پھر آئیں دوسرے گروہ کے لوگ اور پڑھیں آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پھر لے لیں یہ لوگ اپنی ڈھالیں اور ہتھیار سو ہوئی اصحاب کی ایک ایک رکعت اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن شقیق کی روایت سے کہ وہ ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابت اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور ابی عیاش زرقی اور ابن عمرؓ اور حذیفہؓ اور ابی بکرہؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ سے بھی روایت ہے اور ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے۔

۳۰۳۶: عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ اَهْلُ بَيْتٍ مِنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَبُشَيْرٌ وَمُبَشِّرٌ فَكَانَ بُشَيْرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُوْلُ الشِّعْرَ

۳۰۳۶: روایت ہے قتادہؓ بن نعمان سے کہا انہوں نے کہ ایک گھر والے لوگ تھے ہم میں سے یعنی انصار میں سے کہ ان کو بنو ابیرق کہتے تھے اور وہ تین بھائی تھے بشیر اور بشر اور مبشر اور بشیر ایک مرد منافق تھا کہ شعر کہتا تھا ہجو

يَهْجُوْبِهٖ اِصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهٗ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُوْلُ قَالَ فُلَانٌ كَذَاوَكَذَا فَاِذَا سَمِعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الشِّعْرَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الشِّعْرَ اِلَّا هٰذَا لْخَبِيْثُ اَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوْا ابْنُ الْاُ بَيْرِقِ قَالَهَا وَكَانُوْا اَهْلَ بَيْتِ حَاجَةٍ وَفَا قَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ اِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ لَهٗ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهٗ وَاَمَّا الْعِيَالُ فَاِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُوَ الشَّعِيْرُ فَقَدِ مَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّيْ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلاً مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهٗ فِيْ مَشْرَبَةٍ لَهٗ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ دِرْعٌ وَسَيْفٌ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَنُقِبَتِ الْمَشْرَبَةُ وَ اُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَانِيْ عَمِّيْ رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّهٗ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِيْ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَنُقِبَتْ مَشْرَبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَا حِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَاَلْنَا فَقِيْلَ لَنَا قَدْ رَاَيْنَا بَنِيْ اُبَيْرِقٍ اِسْتَوْقَدُوْا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا نَرٰى فِيْمَا نَرٰى اِلَّا عَلٰى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ قَالُوْا وَنَحْنُ نَسْاَلُ فِي الدَّارِ وَاللّٰهِ مَا نُرٰى صَاحِبَكُمْ اِلَّا لَبِيْدَبْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَّا لَهٗ صَلَاحٌ وَاِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيْدٌ اِخْتَرَطَ سَيْفَهٗ وَقَالَ اَنَا اَسْرِقُ فَوَاللّٰهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هٰذَا السَّيْفُ اَوْلَتُبَيِّنُنَّ هٰذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوْا اِلَيْكَ عَنَّا اَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا اَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَاَلْنَا فِي الدَّارِ حَتّٰى لَمْ نَشُكَّ اَنَّهُمْ اَصْحَابُهَا فَقَالَ عَمِّيْ يَا ابْنَ اَخِيْ

میں اصحاب نبیؐ کے پھر منسوب کر دیتا تھا ان شعروں کو بعض عرب کی طرف اور کہتا تھا کہ فلانے نے ایسا کہا پھر جب سنتے تھے اس کو اصحاب نبیؐ کہتے تھے قسم ہے اللہ کی نہیں کہا یہ شعر مگر اسی خبیث یعنی بشیر نے یا جیسا کہا ہو راوی نے اور کہتے اصحاب کہ یہ شعر ابن ابیرق نے کہا ہے راوی نے کہا کہ وہ لوگ محتاج اور فاقہ والے تھے جاہلیت میں بھی اور اسلام میں بھی اور مدینہ میں لوگوں کا کھانا کھجور اور جو ہی تھا اور آدمی کو جب کچھ میسر ہوتا اور کوئی بنجارہ آ جاتا ملک شام سے میدہ لے کر تو وہ اس میں سے خرید لیتا کچھ خاص اپنے لیے اور لڑکے بالوں کا تو کھانا وہی کھجور اور جو رہتے سو آیا ایک بنجارہ شام سے اور خریدی میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک گون میدہ کی اور رکھ دیا اس کو ایک جھروکے میں اور اس جھروکے میں ہتھیار بھی تھے زرہ اور تلوار پھر زیادتی کی گئی اس پر گھر کے نیچے سے اور سرنگ لگائی گئی جھروکے میں اور لے لیا گیا وہی میدہ اور ہتھیار یعنی چوری ہو گیا پھر جب صبح ہوئی آئے میرے پاس چچا میرے رفاعہ اور کہا اے میرے بھائی کے بیٹے ہم پر ظلم ہوا آج کی رات اور نقب لگائی گئی ہمارے جھروکے میں اور ہمارا میدہ اور ہتھیار کوئی لے گیا کہا راوی نے پھر دریافت کیا ہم نے محلّہ میں اور پوچھا سو کسی نے ہم سے کہا کہ ہم نے دیکھا بنی ابیرق آگ جلا رہے تھے آج کی رات اور ہم تو یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ہی طعام پر ہوگی یعنی جو چوری کیا ہے کہا روای نے کہ بنی ابیرق کہتے تھے کہ ہم نے جو پوچھا محلّہ میں تو قسم ہے اللہ کی ہمارے خیال میں نہیں آتا چور تمہارا مگر لبید بن سہل اور وہ ایک مرد صالح اور مسلمان تھا ہم میں سے پھر جب سنی لبید نے یہ بات کہ بنو ابیرق مجھے چوری لگاتے ہیں نکال لی اپنی تلوار اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں سو قسم ہے اللہ کی کہ میں بھی تلوار لگاؤں گا نہیں تو تم دریافت کرو اس چوری کو وہ لوگ بولے کہ تو اپنی تلوار تک رہ اے مرد سو تو چوری کرنے والا نہیں پھر اور پوچھ پاچھ کی ہم نے محلّہ میں یہاں تک کہ ہم کو کچھ شک نہ رہا اس میں کہ بنی ابیرق ہی چور ہیں سو مجھ سے کہا میرے چچا نے اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تم جاتے ہو نبیؐ کے پاس اور ذکر کرتے ان سے یعنی تو شائد ہماری چیز مل جاتی کہا قتادہؓ نے کہ آیا میں نبیؐ کے پاس اور عرض کی میں نے کہ ایک گھر والے ہم میں سے کہ ظالم ہیں

لَوْاَتَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَهْلَ بَیْتٍ مِنَّا اَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوْا اِلٰی عَمِّیْ رِفَاعَةَ بْنِ زَیْدٍ فَنَقَبُوْا مَشْرَبَةً لَهٗ وَاَخَذُوْا سِلَاحَهٗ وَطَعَامَهٗ فَلْیَرُدُّوْا عَلَیْنَا سِلَاحَنَا فَاَمَّا الطَّعَامُ فَلَاحَاجَةَ لَنَا فِیْهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُ فِیْ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُوْا بُیْرِقٍ اَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ یُقَالُ لَهٗ اُسَیْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَکَلَّمُوْهُ فِیْ ذٰلِكَ وَ اجْتَمَعَ فِیْ ذٰلِكَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهٗ عَمَدَا اِلٰی اَهْلِ بَیْتٍ مِنَّا اَهْلِ اِسْلَامٍ وَصَلَاحٍ یَرْمُوْنَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَیْرِ بَیِّنَةٍ وَلَا ثَبْتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمْتُهٗ فَقَالَ عَمَدْتَ اِلٰی اَهْلِ بَیْتٍ ذُکِرَ مِنْهُمْ اِسْلَامٌ وَصَلَاحٌ تَرْمِیْهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلٰی غَیْرِ ثَبْتٍ وَبَیِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُّ اَنِّیْ خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِیْ وَلَمْ اُکَلِّمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ ذٰلِكَ فَاَتَانِیْ عَمِّیْ رِفَاعَةُ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ مَا صَنَعْتَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْكَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا بَنِیْ اُبَیْرِقٍ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ رَحِیْمًا اَیْ لَوِ اسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ لَغَفَرَلَهُمْ وَمَنْ یَکْسِبْ

آئے میرے چچا رفاعہ بن زید کے گھر اور نقب لگائی جھروکے میں اور لے گئے ہتھیار اور غلہ ان کا سو ہم چاہتے ہیں کہ پھیر ملے ہم کو ہتھیار ہمارے اور غلہ ہم کو حاجت نہیں سو فرمایا نبیؐ نے کہ اب میں فیصلہ کرتا ہوں اس کا پھر جب سنا بنی ابیرق نے آئے ایک مرد کے پاس اپنی قوم میں سے کہ اس کا نام اسیر بن عروہ تھا اور گفتگو کی اس سے اس باب میں اور جمع ہوئے اس کے لیے بہت سے لوگ محلّہ کے اور عرض کی اے نبی اللہ کے! تحقیق قتادہؓ بن نعمان اور انکے چچا ہمارے ایک گھر والوں پر جو اہل اسلام اور اہل صلاح ہیں تہمت لگاتے ہیں چوری کی بغیر گواہ اور وجہ ثبوت کے کہا قتادہؓ نے پھر آیا میں نبیؐ کے پاس اور گفتگو کی میں نے سو فرمایا آپؐ نے کہ تو ایک گھر والوں پر کہ جن کے اسلام اور صلاح کا چرچا ہوتا ہے چوری لگاتا ہے بغیر کسی وجہ ثبوت اور گواہ کے کہا قتادہؓ نے کہ پھر میں لوٹا اور دوست رکھتا تھا کہ جاتا رہتا کچھ مال میرا مگر نہ کلام کرتا میں نبیؐ سے اس باب میں پھر آئے میرے چچا رفاعہ اور کہا اے بھتیجے میرے کیا کیا تم نے سو خبر دی میں نے ان کو حضرت کے قول کی سو کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ مددگار ہے پھر کچھ دیر نہ ہوئی کہ اتری یہ آیت قرآن کی انا انزلنا.... یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اتاری ہم نے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ تاکہ حکم کرے تو لوگوں میں جیسا دکھلاوے تجھ کو اللہ اور نہ ہو تو چوروں کی طرف سے جھگڑنے والا اور مراد چوروں سے بنی ابیرق ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واستغفر اللہ.... یعنی مغفرت مانگ اللہ تعالیٰ سے اس بات کی کہ کہی تو نے قتادہؓ سے اور فرمایا ان اللہ کان.... سے رحیما تک کہ یعنی اگر مغفرت مانگیں وہ اللہ تعالیٰ سے تو بخش دے وہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یکسب.... یعنی جو کماتا ہے گناہ اس کا عذاب اسی کی جان پر ہے اثما مبینا.... تک اور مراد اس سے بنی ابیرق کا قول ہے لبید بن سہل کے لیے یعنی جو اوپر مذکور ہوا اور فرمایا ولولا.... پھر جب اترا قرآن لے آئے نبیؐ کے پاس ہتھیار اور دے دیے آپؐ نے وہ رفاعہ کو پھر کہا قتادہؓ نے جب لایا میں اپنے چچا کے پاس ہتھیار اور وہ بوڑھے تھے کہ انکی بینائی میں ضعف تھا اور ابو موسیٰ کو شک ہے کہ عشا بشین معجمہ کہا یا بسین مہملہ اور ان کی بینائی میں ضعف ہو گیا تھا ایام جاہلیت میں اور میں گمان کرتا تھا کہ اسلام میں ان کے کچھ خلل ہے پھر

اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِثْمًا مُّبِيْنًا قَوْلُهُمْ لِلَبِيْدٍ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهٗ اِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا اَتَيْتُ عَمِّيْ بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشٰى اَوْعَسٰى الشَّكُّ مِنْ اَبِيْ عِيْسٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ اَرٰى اِسْلَامَهٗ مَدْخُوْلًا فَلَمَّا اَتَيْتُهٗ بِالسِّلَاحِ قَالَ يَابْنَ اَخِيْ هِيَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّ اِسْلَامَهٗ كَانَ صَحِيْحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَنَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَيَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِاَبْيَاتٍ مِّنْ شِعْرٍ فَاَخَذَتْ رَحْلَهٗ فَوَضَعَتْهٗ عَلٰى رَاْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهٖ فَرَمَتْ بِهٖ فِي الْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ اَهْدَيْتَ لِيْ شِعْرَ حَسَّانَ مَاكُنْتَ تَاْتِيْنِيْ بِخَيْرٍ۔

جب میں لایا ان کے پاس ہتھیار کہا انہوں نے کہ اے بھتیجے میرے یہ صدقہ ہے اللہ کے راہ میں پس جان لیا میں نے اسلام ان کا صحیح تھا پھر جب اترا قرآن مل گیا بشیر مشرکوں میں اور اترا وہ سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں یہ آیت ومن...بعیداً تک یعنی جو نافرمانی کرے رسول کی بعد اس کے کہ کھل گئی اس پر ہدایت اور چلے مؤمنوں کے راہ سے الگ پھر دیں گے ہم اس کو جدھر پھرا اور داخل کریں ہم اس کو جہنم میں اور وہ برا ٹھکانا ہے اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا یہ کہ شریک کیا جائے اس کے ساتھ اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے اور جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ گمراہ ہوا پھر جب اترا بشیر سلافہ کے پاس ہجو کی اس کی حسان بن ثابت نے شعروں میں تب اٹھایا اس نے سامان بشیر کا اپنے سر پر پھر نکلی اور پھینک آئی اس کو میدان میں۔ اور کہا بشیر سے کہ ہدیہ لایا تو میرے لیے حسان کا شعر یعنی تیرے سبب سے میری ہجو ہوئی تجھ سے کبھی مجھے خیر نہ پہنچے گی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا اس کو سوا محمد بن سلمہ حرانی کے اور روایت کی یونس بن بکیر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہؓ سے مرسلاً نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عاصم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے اور قتادہ بن نعمان اخیافی بھائی ہیں ابی سعید خدریؓ کے اور ابوسعیدؓ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

۳۰۳۷: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَافِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔

۳۰۳۷: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ نہیں ہے قرآن میں کوئی آیت مجھے زیادہ پیاری اس آیت سے ان اللہ...یعنی بے شک اللہ تعالیٰ بخشے گا اس کو کہ شریک کیا جائے ساتھ اس کے اور بخش دے گا اس کو سوا جس کو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوفاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابوجہم ہے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ان کو ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ سے سماع ہے اور ابن مہدی ان پر کچھ طعن کرتے تھے۔ مترجم: اس آیت کے پیارے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں امید ہے شرک سے سوا سب گناہوں کے معاف ہونے کی اور شرک بدترین معاصی ہے ہرگز قابل بخشائش نہیں معاذ اللہ من ذالک۔

۳۰۳۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَبِهٖ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ قَارِبُوْا وَ سَدِّدُوْا وَفِیْ كُلِّ مَایُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتّٰی الشَّوْكَةِ یُشَاكُهَا وَالنَّكْبَةِ یُنْكَبُهَا۔

۳۰۳۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت: مَنْ یَّعْمَلْ ......یعنی جو کوئی برا کرے گا ضرور بدلہ پائے گا گراں گزرا مسلمانوں پر اور بیان کیا اس کو رسول اللہ ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ نے نزدیک ہوتے جاؤ حق کے اور سیدھے رہو اور مؤمن کو ہر مصیبت میں کفارہ ہے گناہوں کا یہاں تک کہ کانٹا چبھے یا کوئی بلا آئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن محیصن کا نام عمر ہے جو بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے وہ بیٹے ہیں محیصن کے۔

۳۰۳۹ : عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَةُ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً ا یُّجْزَبِهٖ وَلَا یَجِدْلَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَااَبَا بَكْرٍ اَلَا اُقْرِئُكَ اٰیَةً اُنْزِلَتْ عَلَیَّ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَقْرَأَنِیْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّآ اَنِّیْ وَجَدْتُّ اِقْتِصَامًا فِیْ ظَهْرِیْ فَتَمَطَّأْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُكَ یَا اَبَابَكْرٍ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاَیُّنَا لَمْ یَعْمَلْ سُوْءً وَاِنَّا لَمَجْزِیُّوْنَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ یَا اَبَابَكْرٍوَ الْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی تَلْقَوُااللّٰهَ وَلَیْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَیَجْتَمِعُ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰی یُجْزَوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

۳۰۳۹: روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا تب اتری یہ آیت مَنْ یَّعْمَلْ ......یعنی جو برائی کرے گا بدلہ پائے اور نہ پائے گا اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار انتہیٰ پاس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے ابی بکرؓ آیا نہ پڑھاؤں میں تجھ کو ایک آیت جو اتری ہے مجھ پر عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے کہا ابو بکرؓ نے پھر پڑھائی مجھ کو آیت مذکورہ تو میں کچھ نہیں جانتا مگر پایا میں نے اپنی کمر کا ٹوٹنا سو انگڑائی لی میں نے اس کے سبب سے پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا حال ہے تمہارا اے ابی بکرؓ عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہیں آپ ﷺ پر کون ہم میں سے ایسا ہے کہ برائی نہ کی ہو اس نے تو کیا ضرور ہم بدلہ پائیں گے اپنے عملوں کا تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو اے ابی بکرؓ تجھے اور مؤمنین کو بدلہ مل جائے گا برائیوں کا دنیا میں یہاں تک کہ ملاقات کریں گے اللہ تعالیٰ سے اور نہ ہوگا ان پر کوئی گناہ اور دوسرے لوگ یعنی منافق وغیرہ جو ہیں جمع ہوں گی ان کی برائیاں یہاں تک کہ وہ بدلہ پائیں گے ان کا قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور مولیٰ بن سباع مجہول ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے ابی بکرؓ سے اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بلیات دنیاوی کامل الایمان لوگوں کے واسطے کفارہ ذنوب ہیں اور دافع عیوب وہوالمطلوب ہے۔

۳۰۴۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِیَتْ سَوْدَةُ اَنْ یُّطَلِّقَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِیْ وَاَمْسِكْنِیْ وَاجْعَلْ یَوْمِیْ لِعَائِشَةَ

۳۰۴۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ خوف ہوا سودہؓ کو کہ طلاق دیں اس کو نبی ﷺ یعنی بسبب بڑھاپے کے سو عرض کی انہوں نے کہ طلاق نہ دیجئے آپ مجھ کو اور اپنی بیبیوں میں رکھیے اور معاف کر دیتی

فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ۔

ہوں میں باری اپنی عائشہ رضی اللہ عنہا کو سو حضرتؐ نے ویسا ہی کیا پس اتری یہ آیت: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ ...... یعنی گناہ نہیں شوہر اور بی بی پر کہ صلح کر لیں دونوں اور صلح بہتر ہے سو جس امر پر انہوں نے صلح کر لی جائز ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۰۴۱: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اَوْ اٰخِرُ شَيْءٍ اُنْزِلَ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

۳۰۴۱: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے کہ آخر آیت جو نازل ہوئی یا آخر جو چیز نازل ہوئی یہ آیت ہے: يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ......۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضوں نے ابن یحملہ ثوری کہا ہے۔

۳۰۴۲: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ تُجْزِئُكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ۔

۳۰۴۲: روایت ہے براءؓ سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! کیا تفسیر ہے اس آیت کی يَسْتَفْتُوْنَكَ...... سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کافی ہے تجھ کو اس کی تفسیر کے لیے وہ آیت جو گرمی میں نازل ہوئی۔

مترجم: بغوی فرماتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے راہ میں ایام گرما میں نازل ہوئی اس لیے آیۃ الصیف مشہور ہوئی اور پوری آیت یوں ہے: يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ [النساء: ۱۷۶] یعنی تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو کلالہ کا اگر کوئی مر جائے اور نہ ہو اسکی اولاد اور اسکی ایک بہن ہو سو اسکے لیے آدھا ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا ہے اس بہن کا اگر نہ ہو اسکی اولاد پھر اگر ہیں اسکی دو بہنیں تو ان دونوں کیلئے دو تہائی ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور اگر ہوں وہ وارث جماعت مرد اور عورتیں تو مرد کیلئے برابر حصہ دو عورتوں کے ہے انتہیٰ اور کلالہ کا اطلاق تین شخصوں پر آتا ہے ایک وہ میت کہ والد اور ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور دوسرے ان وارثوں پر کہ جو میت کے والد و ولد نہ ہوں تیسرے اس قرابت پر جو ولدیت اور والدیت کے نسبت سے نہ ہو پس قول اول پر ہیں ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور جمہور اہل علم کہ کہتے ہیں کہ کلالہ سے وہی میت مراد ہے جو والد و ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور اسی پر اجماع ہے اور مراد بہن سے اس آیت میں حقیقی بہن ہے یا علاتی یا اخیافی۔

خاتمہ: سورۂ نساء۔ ایک دفتر نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے آسمان سے اتارا ہے اس میں بڑے بڑے عمدہ فوائد مذکور ہیں اور بہتر بہتر فوائد مسطور چنانچہ احکام فقہیہ میں سے احکام پرورش یتامیٰ کے اور تعداد منکوحات کی اور امر ادائے مہر کا اور امر یتامیٰ کی آزمائش کا وقت تفویض مال کے اور اس پر شاہد کر لینے کا وقت تفویض کے اور حصہ وارثوں کے ترکہ کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نہی و مذمت مال یتیم کے کھا جانے کی اور حصہ ذوی الفرائض کے اور حق اصبات کے اور حکم ان بیبیوں کا کہ مرتکب فواحش ہوں قبل نزول حد زنا اور حکم اذیت دینے کا زانیوں کے اور یہ دونوں حکم بعد نزول حد زنا منسوخ ہو گئے اور نہی بجبر عورتوں کے وارث ہو جانے سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحہ پدر کی اور بیان ان چودہ عورتوں کا جن سے نکاح درست نہیں اور فرضیت مہر کی اور جواز لونڈیوں کے نکاح کا باذن مالکان اور آدھا ہو جانا حد زنا کا لونڈیوں پر اور احکام عورتوں کے زد و کوب کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے جھگڑے میں اور

امر عبادت الٰہی کا اور نہی شرک سے اور امر احسان کرنے کا والدین اور اقرباء اور یتامیٰ اور مساکین اور ہمسایہ ذی قرابت اور ہمسایہ اجنبی اور رفیق سفر اور مسافر اور کنیز اور غلام کے ساتھ اور نہی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز تیمم کا واسطے مریض و مسافر اور صاحب غائط اور لامس نساء کے جو پانی نہ پائے اور امر ادائے امانات اور عدل کا اور امر اطاعتِ خدا اور رسول و اولی الامر کا اور امر تحریض مؤمنین کا قتال کے لیے اور حکم او لوگوں کا جو اپنی قوم سے اور مسلمانوں سے امن چاہتے ہیں اور حکم کافروں سے صلح کرنے کا اور حکم قتل خطا اور عمد کا اور نہی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم نماز کے قصر کا سفر میں اور حکم نماز کا اور حکم ذکر الٰہی کا قیام و قعود وغیرہ میں اور موقوت ہونا نماز کا اور نہی سستی کرنے سے تعاقب کفار میں اور حکم نکاح زنانِ یتامیٰ اور حکم نشوز و اعراض زن کا اور حکم خلع کا اور نہی معلق چھوڑ دینے سے عورتوں کو اور جواز تفریق کا زوجین میں اور امر عدل و انصاف کا ادائے شہادات میں اور نہی کفار کی محبت سے اور حکم ایمان لانے کا رسول ﷺ پر اور نہی دین میں غلو کرنے سے اور نہی تثلیث سے اور شرح کلالہ کی اور حکم اس کا انتہیٰ گویا کہ یہ سورۂ کافل جمیع مہمات فقہیہ ہے اور شامل تمام احکام دینیہ اور قصص و حکایات سے اس میں کچھ مذکور نہیں فضائل سے اس میں مسطور ہے فضیلت مجاہدین کی قاعدین پر اور فضیلت اطاعت حدود اللہ کی اور فضیلت و ضرورت قتال کی واسطے رہائی مستضعفین کے اور فضیلت مجاہدین کی قاعدین پر اور فضیلت استغفار کی اور فضیلت اسلام کی اور ملت ابراہیمی کی اور فضیلت و اجر مؤمنوں کا اور فضیلت کتاب اللہ کے ساتھ چنگل مارنے کی اور ذمائم سے مذمت اکل مال یتیم کی اور مذمت عصیان کی اور مذمت حرام خور کی اور مذمت بخیل کی اور مذمت افتراء کی خداوند تعالیٰ پر اور مذمت منافقوں سے دوستی کرنے کی اور مذمت تارکانِ ہجرت کی اور نہی ان سے محبت کرنے سے اور خرابی اور رسوائی تارکانِ ہجرت اور مذمت خائنین کی اور مذمت اس کی جو مرتکب گناہ ہو کر دوسرے پر تہمت باندھے اور مذمت نافرمانی رسول کی اور مذمت کفر کی اور مذمت مرتدین کی اور عدم مغفرت ان کی اور مذمت غیبت کی اور جواز اس کا مظلوم کے لئے اور خصائل مذمومہ یہود کے یعنی نقض میثاق اور کفر اور قتل انبیاء اور غلف کہنا اپنے قلوب کا اور بہتان باندھنا مریم علیہا السلام پر اور دعویٰ قتل عیسیٰ علیہ السلام اور چار خصلتیں ان کی یعنی ظلم اور اللہ کی راہ سے روکنا اور کھا جانا لوگوں کے مال فریب سے اور سود لینا اور مذمت اللہ کی عبادت سے تکبر کرنے کی اور بہت سے امور ضروری اور بکار آمد اس میں مذکور ہیں چنانچہ پیدائش انسان کی ایک جان سے اور بیان توبہ کا اور شرائط اس کے قبول ہونے کی اور ارادۂ الٰہی متعلق ہونا واسطے بیان سنن اسلام و ایمان کے اور برائی ہوس اور رشک کی اور پاک ہونا اللہ تعالیٰ کا ظلم سے اور ضلالت سے اور اضلال اہل کتاب کا اور تحریف یہود کی سمعنا اور عصینا کہنے میں اور خطاب اہل کتاب سے اور حکم ایمان لانے کا قبل اس کے کہ چہرے ان کے مسخ ہو جائیں اور بخشے نہ جانا شرک کا اور شکایت جبت اور طاغوت کی اور لڑنا کافروں کا طاغوت کے لئے اور مؤمنوں کا اللہ تعالیٰ کے لئے اور برائی ان کی جو پہلے سے مشتاق جہاد تھے اور بعد فرض ہونے کے قیل و قال کرنے لگے اور پہنچنا موت کا بہر حال اور نسبت کرنا منافقوں کا خیر کو خدا کی جانب اور شر کو نبی ﷺ کی جانب اور جواب اس کا عین اطاعت خدا ہونا اطاعت رسول کا اور بیان اس کا کہ منافق بے تحقیق خبر بد مشہور کر دیتے ہیں اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا کہ کفار کی لڑائی بند ہو جائے گی یعنی ان کو تمہارے ساتھ تاب مقاومت نہ رہے گی اور بیان اچھی اور بری شفاعت کا اور بہتر نہ ہونا اکثر مشوروں کا مگر جو صدقہ وغیرہ کے لئے ہو یا صلح کے واسطے اور منعم علیہم ہونا پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کا اور برہان اور نور ہونا قرآن کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

سورۃ المائدہ کی تفسیر

۳۰۴۳ : عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ

۳۰۴۳: روایت ہے طارق بن شہاب سے کہ کہا ایک مرد نے یہود میں

مِنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

سے عمر بن خطابؓ سے کہ اے امیر المؤمنین اگر ہمارے اوپر اترتی یہ آیت: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ ..... یعنی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ آج کے دن پورا کر دیا میں نے تمہارا دین اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین انتہیٰ تو بے شک ہم اس دن کو عید ٹھہراتے یعنی کہ میں خوب جانتا ہوں کہ آیت کس دن اتری ہے یہ آیت عرفہ کے دن جمعہ کے روز یعنی ہم کو عید ٹھہرانے کی ضرورت نہیں وہ خود عید ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۴۴ : عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا وَعِنْدَهٗ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ۔

۳۰۴۴ : روایت ہے عمار بن ابی عمار رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ پڑھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ ..... اور ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگر یہ آیت اترتی ہم پر تو ہم بے شک اس دن کو عید مقرر کرتے تب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا یہ نازل ہوئی ایسے دن میں کہ اس دن ہمارے یہاں عیدیں تھیں ایک جمعہ دوسرا عرفہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباسؓ کی روایت سے۔ مترجم: اس آیت مبارک میں بڑی بشارت ہے اول تو دین کامل ہونے کی دوسرے نعمت الٰہی پوری حاصل ہونے کی تیسرے عمدہ ترین ادیان جو اسلام ہے اس کی عنایت ہونے کی الحمدللہ علی ذالک۔ معالم میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن پانچ عیدیں جمع تھیں جمعہ اور عرفہ دو عیدیں مسلمانوں کی اور یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی ایک ایک عید اور ایسا اجتماع عیدوں کا کبھی نہ اس سے قبل ہوا اور نہ ہوگا فقیر کہتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دین کامل ہو گیا معلوم ہوا کہ اب دین میں کسی امر جدید اور بدعت غیر سدید کے نکالنے کی حاجت نہ رہی اب جو نیا کام نکالے وہ گویا کہ چھٹی انگلی ہے کہ وہ موجب عیب ہے اور معیب لاریب اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں کہ قرآن اس آیت پر گویا تمام ہو گیا اس کے بعد کوئی حکم اور فرض نہ اترا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد تھوڑے ہی دن زندہ رہے پھر گلزار دنیا سے تشریف لے گئے۔

۳۰۴۵ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ الرَّحْمٰنِ مَلْاٰى سَحَّاءُ لَا يُغِيْضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرَى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔

۳۰۴۵ : روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا اللہ کا داہنا ہاتھ یا برکت کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنے والا اور بہانے والا ہے نعمتوں کا اور رزق کا نہیں کم ہوتا ہے کسی طرح اور دن میں فرمایا آپؐ نے کہ خیال تو کر کہ کتنا خرچ کر چکا ہوگا جب سے پیدا کیے آسمان سوا ب تک کچھ کم نہیں ہوا جو اسکے ہاتھ میں ہے اور عرش اسکا پانی پر تھا یعنی قبل پیدائش سماوات کے اسکے ہاتھ میں ترازو ہے یعنی اعمال اور رزق کے جھکاتا ہے جس کیلئے چاہے اور بلند کرتا ہے جس کیلئے چاہے یعنی جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی: وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ [المائدۃ: ٦٤] یعنی یہود نے کہا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے یعنی ہم کو کچھ نہیں دیتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندھے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ اور لعنت کئے گئے وہ اس کہنے سے بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے الآیۃ اور اس حدیث میں ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ ایمان لائے یعنی صفات الٰہی پر مثل ید و وجہہ وغیرہ کے بغیر اس کے کہ تفسیر کرے اس کی یا وہم کرے اس میں ایسا ہی کہا ہے بہت سے ائمہ ہدیٰ نے انہیں میں ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انسؒ اور ابن عیینہؒ اور ابن مبارک کہ کہتے ہیں روایت کی جائیں یہ چیزیں اور اس پر ایمان رکھا جائے اور نہ بیان کی جائے کیفیت ان کی یعنی یہ نہ کہا جائے کہ اس کا ہاتھ ایسا ہے یا ویسا بلکہ صرف ایمان لایا جائے کہ جیسے اس کی ذات ہے ویسا ہی اس کا ہاتھ ہے۔

۳۰۴۶ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِي اللّٰهُ۔

۳۰۴۶ : روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے تھے نبی ﷺ کہ پہرہ مقرر کیا جاتا آپ ﷺ کی نگہبانی کے لیے یہاں تک کہ اتری یہ آیت: وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنی اللہ نگہبان ہے تیرا لوگوں کے شر سے سو نکالا رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا اپنے پہرہ والوں سے اے لوگو! چلے جاؤ میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا خود نگہبان ہے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے جریری سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے کہ رسول خدا ﷺ کی نگہبانی کی جاتی تھی اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

۳۰۴۷ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاءُ هُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا۔

۳۰۴۷ : روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ پڑ گئے بنی سرائیل گناہوں میں منع کیا ان کو عالموں نے اور وہ باز نہ آئے پھر علماء ان کے ساتھ بیٹھنے لگے ان کی مجلسوں میں اور کھانے پینے لگے ان کے ساتھ سو ملا دیئے اللہ نے بعضوں کے دل بعض سے اور لعنت کی ان پر داؤد اور عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کی زبان سے یہ سزا اس امر کی تھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد شرعی سے بڑھ جاتے تھے کہا راوی نے پھر اٹھ بیٹھے رسول اللہ ﷺ اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ نجات پاؤ گے تم یہاں تک کہ بخوبی نہ روکو ظالم کو ظلم سے اور نہ دلوا دو حق مظلوم کا اس سے۔

ف : عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ یزید نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت میں عبداللہ بن مسعودؓ کا نام نہ لیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث محمد بن مسلم بن ابی الوضاح سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ ابو عبیدہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے اور بعضوں نے کہا روایت ہے ابی عبیدہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۳۰۴۸ : عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَمَّا وَقَعَ فِیْهِمُ النَّقْصُ کَانَ الرَّجُلُ فِیْهِمْ یَرٰی اَخَاهُ یَقَعُ عَلَی الذَّنْبِ فَیَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا کَانَ الْغَدُلَمْ یَمْنَعْهُ مَارَاٰی مِنْهُ اَنْ یَکُوْنَ اَکِیْلَهٗ وَشَرِیْبَهٗ وَخَلِیْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِیْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ وَقَرَأَحَتّٰی بَلَغَ وَلَوْکَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِیِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ وَکَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتّٰی تَاْخُذُوْا عَلٰی یَدِ الظَّالِمِ فَتَاْطِرُوْهُ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا۔

۳۰۴۸ : روایت ہے ابی عبیدہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جب نقصان ایمان آ گیا تو یہ حال تھا کہ آدمی ان میں سے اپنے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور اس کو روکتا تھا پھر جب دوسرا روز ہوتا اور وہ دیکھتا کہ یہ باز نہیں آتا تو نہ روکتا ان کو وہ گناہ جو دیکھتا تھا گنہگار سے اس کے ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ اور شریک ہونے سے پھر ملا دیئے اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے دل بعض سے اور اترا ان کے حق میں قرآن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کئے گئے جو منکر ہوئے بنی اسرائیل سے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد پر نہ رہتے اور پڑھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیتوں کو یہاں تک کہ پہنچے: وَلَوْکَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ سے آخر تک یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ ایمان رکھتے ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اترا اس پر تو نہ بناتے گنہگاروں کو دوست ولیکن اکثر ان میں بے حکم ہیں کہا راوی نے اور نبی اللہ کے تکیہ لگائے ہوئے تھے سو اٹھ بیٹھے اور فرمایا نہ نجات پاؤ گے تم عذاب الٰہی سے جب تک کہ نہ پکڑلو ہاتھ ظالم کا اور نہ مائل کر دو اسے حق کی طرف بخوبی۔

ف : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا کہ لکھوا دیا مجھ کو ابو داؤد نے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن مسلم بن ابی الوضاح نے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ عبیدہ سے وہ عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔ **مترجم** : ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اہل بدع اور اہل ہوا اور فساق و فجار سے مخالطت اور محبت رکھتے ہیں اور بنی اسرائیل کے ہلاکت کا یہی سبب ہوا کہ جب اہل حق نے اہل باطل سے ملنا جلنا اختیار کیا اور ان سے اجتناب اور احتراز نہ رکھا اللہ تعالیٰ نے عذاب عام ساری قوم پر بھیج دیا کہ سب نیک و بد ہلاک ہو گئے جیسے نیکوں کو نیکی ضرور ہے اسی طرح بدوں سے اجتناب و احتراز پر ضرور ہے۔

۳۰۴۸ (ل) : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِیْ شَهْوَتِیْ فَحَرَّمْتُ عَلَیَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَ کُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا۔

۳۰۴۸ (ل) : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد آیا نبیؐ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول للہ کے میں جب گوشت کھاتا ہوں تو پریشان پھرتا ہوں عورتوں کیلئے اور پکڑ لیتی ہے مجھ کو شہوت میری سو میں نے حرام کیا ہے اپنے اوپر گوشت پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو مت حرام کرو پاکیزہ چیزیں جو حلال کیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور حد سے نہ بڑھو اللہ دوست نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کھاؤ اس میں سے کہ دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے حلال پاک۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے عثمان بن سعد کی سند کے سوا اور سند سے مرسلاً کہ اس میں ذکر نہیں ابن عباسؓ سے روایت ہونے کا اور روایت کی یہ حدیث خالد حذاء نے عکرمہؓ سے مرسلاً۔

۳۰۴۹ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَةِ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ اَلْاٰيَةَ فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِأَتْ عَلَيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی النِّسَاءِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی الْمَائِدَةِ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِأَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنْتَهَيْنَا اِنْتَهَيْنَا۔

۳۰۴۹: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف سو اتری وہ آیت جو سورۂ بقر میں ہے یعنی يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ پوچھتے ہیں تجھ سے حکم شراب کا اور جوئے کا کہہ دے تو کہ ان دونوں میں گناہ ہے بڑا اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو اور گناہ ان کا بڑا ہے ان کے فائدوں سے پھر بلائے گئے عمرؓ اور پڑھی گئی انکے آگے یہ آیت پھر کہا انہوں نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف پھر اتری وہ آیت جو سورۂ نساء میں ہے: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ یعنی اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ نشہ کے حال میں پھر بلائے گئے عمرؓ اور پڑھی گئی آپ کے آگے یہ آیت پھر کہا آپ نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پس اتری وہ آیت جو سورۂ مائدہ میں ہے: اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ یعنی شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ ڈال دے تمہارے درمیان عداوت اور بغض شراب اور جوئے کے سبب سے اور اتری یہ آیت: فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب تو تم باز رہو گے یعنی شراب اور جوئے سے یا اس کا حکم پوچھنے سے پس کہا عمرؓ نے باز رہے ہم باز رہے ہم۔

ف: اور مروی ہوئی یہ حدیث اسرائیل سے مرسلا روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی میسرہ سے کہ عمر بن خطابؓ نے کہا یا اللہ بیان کر ہمارے لئے حکم شراب کا صاف صاف پھر ذکر کی روایت مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن یوسف کی روایت سے۔

۳۰۵۰ : عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔

۳۰۵۰: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے کہ مر گئے چند لوگ نبیؐ کے یاروں سے قبل شراب حرام ہونے کے پھر جب شراب حرام ہوئی کہنے لگے لوگ کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے پس اتری یہ آیت لیس.... سے آخر تک یعنی کچھ گناہ نہیں ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک اس چیز میں جو کھائی انہوں نے یعنی قبل حرمت کے جب تقویٰ کیا انہوں نے اور ایمان لائے اور عمل کیے اچھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی اسحاق سے بھی روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے کہا ابی اسحاق نے کہ کہا براء بن عازبؓ نے انتقال کیا کئی شخصوں نے نبیؐ کے یاروں سے اور وہ شراب پیا کرتے تھے پھر جب نازل ہوئی حرمت شراب کی کہا کئی شخصوں نے نبیؐ کے یاروں میں سے کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے کہا راوی نے کہ پھر نازل ہوئی یہ آیت: لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا [المائدة: ۹۳] آخر آیت تک۔

۳۰۵۱ ۔ ۳۰۵۲ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔

۳۰۵۱۔۳۰۵۲: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اصحاب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے تو کہ جو لوگ مر گئے شراب پیتے ہوئے اور یہ سوال جب کیا کہ شراب کی حرمت اتر چکی تھی پس اتری یہ آیت: لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۵۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا لصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَاٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْتَ مِنْهُمْ۔

۳۰۵۳: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب اتری یہ آیت: لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بھی ان میں سے ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۵۴ ۔ ۳۰۵۵: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَ لَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

۳۰۵۴۔۳۰۵۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب آیت اتری: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ یعنی لوگوں پر فرض ہے ارادہ کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھتا ہو اسکے راہ کی عرض کی صحابہؓ نے کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے پس چپ ہو رہے آپؐ پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے فرمایا آپؐ نے نہیں اور فرمایا اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں تو ہر سال فرض ہو جاتا پس اتاری اللہ نے یہ آیت اے ایمان والو مت سوال کرو بہت سی چیزوں سے کہ اگر بیان کی جائیں تو تم کو ناگوار ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حضرت علیؓ کی روایت سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۰۵۶ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

۳۰۵۶: روایت ہے انسؓ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا فلانا شخص کہا راوی نے پھر اتری یہ آیت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا .... اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی چیزیں کہ اگر بیان کی جائیں تم کو برا لگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۰۵۷ : عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ

۳۰۵۷: روایت ہے ابی بکرؓ سے کہ انہوں نے فرمایا اے لوگو تم پڑھتے ہو یہ آیت: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا .... یعنی اے ایمان والو فکر کرو تم اپنی جانوں کی تم کو ضرر نہ پہنچائے گا جو گمراہ رہے گا جب تم ہدایت پا چکے اور حالانکہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے جب لوگ دیکھیں ظالم کو اور اسکے دونوں ہاتھ نہ پکڑ لیں تو قریب ہے کہ اللہ کی طرف سے ان پر عام عذاب

يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْهُ۔

آ جائے یعنی اس آیت سے یہ مرادنہیں کہ امر معروف نہ کرنا چاہیے بلکہ یہ مراد ہے کہ امر معروف اور نہی منکر پر اگر وہ نہ مانیں تو آمرین ماخوذ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے اسماعیل بن خالد سے مانند اس حدیث کے مرفوعا اور روایت کی بعضوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابی بکر سے قول ابوبکر کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۳۰۵۸: عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ تَصْنَعُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَالَ اَيَّةُ اٰيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِيْ غَيْرُ عُتْبَةَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنَّا اَوْمِنْهُمْ قَالَ لَا بَلْ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْكُمْ۔

۳۰۵۸: روایت ہے ابی امیہ شعبانیؒ سے کہ کہا انہوں نے کہ آیا میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور میں نے کہا کیا کہتے ہو تم اس آیت میں انہوں نے کہا کونسی آیت؟ میں نے کہا قول اللہ تعالیٰ کا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے پوچھا بڑے خبردار سے میں نے پوچھا تھا اس آیت کو رسول اللہؐ سے تو فرمایا آپؐ نے کہ تم اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے منع کرتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی ہے کہ جس کا کہا مانا جائے اور ہوائے نفسانی کہ جس کی تابعداری کی جائے اور دنیا ایسی کہ آخرت پر مقدم رکھی جائے اور ہر عقل والا اپنی ہی عقل کو پسند کرے تو لازم کرو تم فکر اپنی جان کی اور چھوڑ دو تم عوام کو اسلئے کہ انکی ہدایت ایسی بیماریوں کے سبب سے محال ہے اسلئے کہ بے شک بعد تمہارے ایسے دن ہے کہ ان میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چنگاری ہاتھ میں لینا یا عامل سنت کو ان دنوں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو عمل کرتے ہوں مثل تمہارے کہا عبداللہ بن مبارکؒ نے جو راوی اس حدیث کے ہیں اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راویوں نے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے ثواب پچاس آدمیوں کا ہم میں سے یا پچاس آدمیوں کا اس زمانے کا لوگوں سے فرمایا آپؐ نے نہیں بلکہ پچاس آدمیوں کا تم میں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: غرض یہ ہے کہ جب عوام کا یہ حال ہو کہ بخیل و کنجوس مکھی چوس ہو جائیں اور اپنی ہوائے نفسانی اور وساوس شیطانی کے سوا کسی کی بات ان میں اثر نہ کرے اور طلب دنیا کے پیچھے ایسے پڑ جائیں کہ آخرت سے کچھ غرض نہ رکھیں اور ہر شخص اپنی ہی زٹ ہانکنے لگے خود رائی کے سوا کسی کا کہنا نہ سنے اور ان کی ہدایت سے مایوسی کامل حاصل ہو اس وقت آدمی کو چاہیے کہ ان سے کنارہ کرے اور آپ سنت حقہ اور ملت منورہ پر قائم رہے اور ان نابکاروں کا ساتھ چھوڑ دے اور آیت مذکورہ کے ظاہر پر عمل کرے اور سمجھے کہ اگر یہ ہماری بات نہ مانیں گے تو ہمارا کیا بگڑے گا۔

۳۰۵۹: عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰٓاَيُّهَا

۳۰۵۹: روایت ہے تمیم داری سے اس آیت کے شان نزول میں يٰٓاَيُّهَا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ قَالَ بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِيْ وَ غَيْرَ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ اِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ فَاَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِيْ سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيْدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهِ فَمَرِضَ فَاَوْصٰى اِلَيْهِمَا وَاَمَرَهُمَا اَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكَ اَهْلَهُ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا مَاتَ اَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ اَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءَ فَلَمَّا اَتَيْنَا اِلٰى اَهْلِهِ دَفَعْنَا اِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَاَلُوْنَا عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ اِلَيْنَا غَيْرَهُ قَالَ تَمِيْمٌ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ تَاَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ اَهْلَهُ فَاَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَ اَدَّيْتُ اِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَ اَخْبَرْتُهُمْ اَنَّ عِنْدَ صَاحِبِيْ مِثْلَهَا فَاَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتَحْلِفُوْهُ بِمَا يُعْظَمُ بِهِ عَلٰى اَهْلِ دِيْنِهِ فَحَلَفَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِلٰى قَوْلِهِ اَوْ يَخَافُوْا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ یعنی اے ایمان والو! گواہی تمہاری درمیان اپنے جب آ جائے تم میں سے کسی کو موت وقت وصیت کے تم میں سے دو شخص ہیں معتبر کہا تمیم نے بری رہے اس سے سب لوگ سوا میرے اور عدی بن براء کے اور یہ دونوں نصرانی تھے کہ شام کو آتے جاتے تھے اسلام سے پہلے سو دونوں گئے شام کو تجارت کیلئے اور انکے پاس ایک رفیق بنی سہم کا کہ اس کو بدیل بن ابی مریم کہتے تجارت کیلئے اسکے ساتھ ایک پیالہ چاندی کا تھا کہ وہ ارادہ رکھتا تھا کہ بادشاہ کو دوں اور وہ اسکے تجارت کے مال میں بڑی چیز تھی سو وہ بدیل بیمار ہوا اور وصیت کی اس نے ان دونوں کو اور حکم کیا ان کو کہ پہنچا دینا تر کہ میرا میرے گھر والوں کو کہا تمیم نے جب وہ مر گیا لے لیا ہم نے وہ پیالہ اور بیچا اس کو ہزار درہم اور تقسیم کر لیا اسکو میں نے اور عدی بن بداء نے پھر جو آئے ہم اسکے گھر والوں میں دے دیا جو کچھ ہمارے پاس تھا اور نہ پایا انہوں نے وہ پیالہ پھر پوچھا انہوں نے ہم سے تو ہم نے کہا کہ نہیں چھوڑا اس نے اس کے سوا کچھ اور نہیں دیا ہم کو اس نے کچھ سوا اسکے کہا تمیم نے پھر جب میں اسلام لایا بعد اسکے کہ رسول اللہؐ مدینہ میں تشریف لائے اس گناہ سے ڈرا اور اسکے گھر والوں کے پاس آیا اور خبر دی میں نے انکو پیالہ کی اور ادا کر دیئے میں نے ان کو پانچ سو درہم اور خبر دی میں نے انکو کہ میرے رفیق یعنی عدی پر مثل اس کے ہیں سو پکڑ لائے وہ لوگ عدی کو نبیؐ کے پاس اور مانگا آپؐ نے انکو کہ عدی سے قسم لو اس چیز کی کہ اسکے دین والے بڑا جانتے ہوں پس قسم کھائی اس یعنی جھوٹی سو اتاری اللہ نے یہ آیت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے اَوْ يَخَافُوْا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ تک پس کھڑے ہوئے عمروؓ بن العاص اور ایک اور مرد یعنی بدیل کے وارثوں میں سے اور قسم کھائی انہوں نے یعنی اس بات پر کہ عدی جھوٹا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تھا پس چھین لیئے پانچ سو درہم عدی بن بداء سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور ابوالنصر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ حدیث روایت کی ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے کہ کنیت ان کی ابوالنصر ہے اور چھوڑ دیا اس سے اہل علم نے حدیث لینا اور وہ صاحب تفسیر ہیں یعنی مفسرین میں جو کلبی مشہور ہے وہ یہی شخص ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ کہتے تھے کہ محمد بن سائب کی کنیت ابوالنصر ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابی النضر مدنی کی ابی صالح سے جو مولیٰ ہیں ام ہانی کے اور مروی ہوئی کچھ تھوڑی چیز اس روایت میں سے ابن عباسؓ سے بطور اختصار کے اور سند سے۔

۳۰۶۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَ عَدِيِّ بْنِ بَدَّآءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهٖ فَقَدُوْا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوْا الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقِيْلَ اِشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيْمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ اَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَاِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيْهِمْ نَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ۔

۳۰۶۰ : روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ نکلا ایک مرد بنی سہم کے قبیلہ کا تمیم داری اور عدی کے ساتھ سو سہمی ایسی جگہ میں مر گیا کہ وہاں کوئی مسلمان نہ تھا پھر جب تمیم داری اور عدی اس کا ترکہ لے کر آئے تو سہمی کے وارثوں نے اس میں ایک پیالہ چاندی کا نہ پایا جو جڑاؤ تھا سونے سے پھر قسم کھلائی تمیم اور عدی کو رسول اللہ ﷺ نے پھر پایا وہ پیالہ مکہ میں اور کہا ان لوگوں نے ہم نے تمیم اور عدی سے خریدا ہے سو کھڑے ہوئے سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص اور انہوں نے قسم کھائی اللہ کی اور کہا کہ ہماری گواہی سچی ہے ان دونوں کی گواہی سے اور پیالہ ہمارے ہی آدمی کا ہے کہا ابن عباسؓ نے کہ اس بارے میں یہ آیت اتری: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ ......۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہے ابن ابی زائدہ کی۔ مترجم: پوری آیت مع ترجمہ یہ ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ [المائدة : ۱۰۶۔۱۰۷] یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! گواہ تمہارے اندر جب پہنچے کسی کو تم میں سے موت جب لگے وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہئیں تم میں سے یا دو اور ہوں تمہارے سوا اگر تم نے سفر کیا ہو ملک میں پھر پہنچے تم پر مصیبت موت کی دونوں کو کھڑا کر و بعد نماز کے پھر وہ قسم کھائیں اللہ تعالیٰ کی کہ اگر تم کو شبہ پڑے کہیں ہم نہیں بیچتے قسم مال پر اگر چہ کسی کو ہم سے قرابت ہو اور ہم نہیں چھپاتے اللہ تعالیٰ کی گواہی نہیں تو ہم گنہگار ہیں پھر اگر خبر ہو جائے کہ وہ دونوں حق دبا گئے گناہ سے تو دو اور کھڑے ہوں ان کی جگہ کہ جن کا حق دبا ہے ان میں سے جو بہت نزدیک ہیں پھر قسمیں کھائیں اللہ کی کہ ہماری گواہی ٹھیک ہے ان کی گواہی سے اور ہم نے زیادتی نہیں کی اگر ایسا کریں تو ہم بے انصاف ہیں۔

۳۰۶۱ : عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَاُمِرُوْا اَنْ لَا يَخُوْنُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ۔

۳۰۶۱ : روایت ہے یاسر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اترا دسترخوان آسمان سے کہ اس میں روٹی اور گوشت تھا اور حکم ہوا کہ خیانت نہ کریں اس میں اور جمع نہ کریں کل کے لیے پھر خیانت کی انہوں نے اور جمع کیا اور اٹھا رکھا کل کے لیے سو ہو گئی ان کی صورت بندر اور سور کی۔

ف: اس حدیث کو روایت کیا ابو عاصم اور کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہؒ سے انہوں نے خلاس سے انہوں نے عمار سے موقوفاً اور ہم اس کو مرفوع نہیں جانتے مگر حسن بن قزعہ کی سند سے روایت کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے انہوں نے سفیان بن حبیب سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا انہوں نے اس کو اور یہ صحیح تر ہے حسن بن قزعہ کی روایت سے اور حدیث مرفوع کی کوئی اصل ہم کو معلوم نہیں ہوئی۔ مترجم: مائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کی امت پر اترا تھا اور مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں کہ اس میں کیا چیز تھی۔

۳۰۶۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَلَقَّى عِيْسٰى حُجَّتَهٗ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِیْ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَكَ مَايَكُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَالَيْسَ لِیْ بِحَقٍّ الْاٰيَةَ كُلَّهَا۔

۳۰۶۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ سکھلا دے گا اللہ عیسیٰ کو حجت انکی اور تعلیم کردی اللہ نے اور یہ بات اس آیت کی تفسیر میں کہی: وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيْسٰى یعنی جب فرمادیگا اللہ قیامت میں کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ ٹھہرالو مجھ کو اور میری ماں کو معبود اللہ کے سوا کہا ابو ہریرہؓ نے کہ فرمایا نبیؐ نے کہ پھر سکھلا دیا اللہ نے جواب اس کا عیسیٰ کو۔ یعنی پاک ہے تو میری طاقت کہاں ہے میں کہوں جو میرا حق نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: بغوی میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام سے یہ سوال کرے گا ان کے ہر بن مُو سے خون کی ندیاں بہنے لگیں گیں اور مارے خوف کے تھرانے اور کانپنے لگیں گے۔ سبحان اللہ! کیا عظمت ہے باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ جس کے سوال میں دہرے اڑے جاتے ہیں کیا مجال ہے کسی نبی و ولی کی کہ معبودیت میں اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کا دعویٰ کر سکئے معاذ اللہ من ذالک اور اللہ تعالیٰ یہ تماشہ مشرکوں کے ذلیل وخوار کرنے کے لئے میدانِ قیامت میں دکھلا دے گا کہ سب معبودانِ باطل کی مدد اور نصرت سے مایوس ہو جائیں اور جان لیں کہ ہم نے جو کچھ کہ نذر نیازیں اولیاء اور انبیاء کی کی تھیں اور سجدے اور رکوع قبروں اور چلوں کو کیے تھے وہ سب ضائع ہو گئے۔ اب حسنات ہماری ہباءً منثورا اور خیرات وصدقات ہمارے رماءً منثورا ہو گئے۔

۳۰۶۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ۔

۳۰۶۳: روایت ہے عبد اللہؓ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا انہوں نے اخیر سورت جو نازل ہوئی سورۂ مائدہ اور فتح ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آخر سورت جو نازل ہوئی۔ مترجم: سورۂ مائدہ ایک خوانِ نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے آسمان سے زمین پر بچھایا ہے اور الوان' الوان نعمائے دینی و دُنیوی اس میں چن دیئے ہیں حفاظ وقراء بلکہ تمامی علماء وفقہاء اس کے زلہ رُبا ہیں احکام فقہیہ سے اس میں بہت کچھ مسطور ہے کہ خلاصہ اس کا یہاں لکھنا منظور ہے ان میں سے امر بوفائے عہد اور حلت انعام کے اور حرمت صید حالت احرام میں اور نہی احلال سے شعائر اللہ کے اور نہی مسجد الحرام میں روکنے سے کافروں کو ضد سے اور حرمت دس چیزوں کی یعنی میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اُحل بہ بغیر اللہ اور منخنقہ اور موقوذہ اور متردیہ اور نطیحہ اور ما اکل السبع اور ماذبح علی النصب اور تقسیم بالازلام کے اور حکم مضطر کا اور جواز شکاری کتے کے صید کا اور حلت اہل کتاب کی عورتوں اور کھانے کی اور تفصیل فرائض اربعہ وضو کی اور حکم تیمم کا اور امر تقویٰ کا اور امر عدل کا ادائے شہادت میں اور امر قطع ید سارق وسارقہ اور توبہ ان لوگوں کی اور کفارہ قسم کا ساتھ کھانا کھلانے دس مسکینوں کے یا کپڑا پہنانا ان کو یا آزاد کرنا ایک غلام کا یا لونڈی کا اگر یہ تینوں نہ ہوسکیں تو تین روزے حرمت خمر اور میسر اور انصاب وازلام کی اور جزائے صید جو حالت احرام میں مارا جائے اور حلت صید بحر کی محرم کے لئے اور حکم گواہ کرنے کا وصیت پر اور قسم ان کی بعد نماز عصر اور قصص واخبار ماضیہ سے حکم کرنا موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جانے کا اور ان کا عذر کرنا اور پریشان پھرنا چالیس برس تک جنگل میں اور قصہ ہابیل وقابیل کا اور تفصیل ان تیرہ معجزوں کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو عنایت ہوئے تھے اور روبکاری عیسیٰ علیہ السلام کی امر معبودیت میں جس کی تفصیل اخیر حدیث میں ابھی گزری اسی طرح کے اور بہت فوائد ومضامین عمدہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

سورۃ الانعام کا بیان

۳۰۶۴: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔

۳۰۶۴: روایت ہے علیؓ سے کہ ابوجہل نے کہا پیغمبر رسول اللہؐ سے کہ ہم تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں بلکہ جو تو لایا ہے اسے جھٹلاتے ہیں یعنی قرآن کو پس اتاری اللہ نے یہ آیت: فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ سے آخر تک یعنی وہ لوگ تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں ولیکن ظالم لوگ اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے عبدالرحمٰنؒ بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ناجیہ سے کہ ابوجہل نے نبیؐ سے کہا اور ذکر کی حدیث مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں حضرت علیؓ کا اور یہ روایت صحیح تر ہے۔

۳۰۶۵: جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْيَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ هَاتَانِ اَيْسَرُ۔

۳۰۶۵: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ وہ کہتے تھے جب اتری یہ آیت قُلْ هُوَ الْقَادِرُ سے اَرْجُلِكُمْ تک یعنی کہہ اے محمدؐ کہ وہ پروردگار قادر ہے اس پر کہ بھیج دے عذاب تم پر اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے تب فرمایا نبی ﷺ نے یا اللہ میں پناہ میں آتا ہوں تیرے منہ کی پھر جب اتری یہ آیت: قُلْ هُوَ الْقَادِرُ سے آخر تک یعنی قادر ہے وہ اس پر کہ کر دے تم کو فرقہ فرقہ اور چکھا دے لڑائی بعض کی بعض کو تب فرمایا نبیؐ نے یہ دونوں باتیں آسان ہیں راوی کو شک ہے کہ اَهْوَنُ فرمایا یا اَيْسَرُ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۶۶: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَاْتِ تَاوِيْلُهَا بَعْدُ۔

۳۰۶۶: روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: قُلْ هُوَ الْقَادِرُ یعنی کہہ دے تو اے محمدؐ کہ اللہ قادر ہے اس پر کہ بھیجے تم پر عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے سو فرمایا نبی ﷺ نے آگاہ ہو بے شک یہ عذاب آنے والا ہے اور ابھی تک نہیں آیا۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۰۶۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْاوَ لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِاِبْنِهٖ يَابُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

۳۰۶۷: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا انہوں نے جب نازل ہوئی یہ آیت: اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْاوَ لَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے تب گراں ہوا مسلمانوں پر اور عرض کی لوگوں نے کہ اے رسول اللہ کے کون ہم میں سے ایسا ہے کہ ظلم نہیں کرتا اپنی جان پر فرمایا آپؐ نے اس کا یہ مطلب نہیں مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا نہیں سنا تم نے کہ لقمان علیہ السلام نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے مت شریک تو اللہ کا کسی کو اس لیے کہ

شرک بڑا ظلم ہے یعنی مراد ظلم سے گناہان صغیرہ نہیں بلکہ اکبر کبائر شرک مراد ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۶۸ : عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْمِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْظِرِيْنِيْ وَلَا تُعْجِلِيْنِيْ اَلَيْسَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ قَالَتْ اَنَا وَاللّٰهِ اَوَّلُ مَنْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذَا قَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرَئِيْلُ مَا رَاَيْتُهٗ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ خُلِقَ فِيْهَا غَيْرَهَا غَيْرَ الْمَرَّتَيْنِ رَاَيْتُهٗ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عُظْمُ خَلْقِهٖ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا اَكْتَمَ شَيْئًا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۳۰۶۸: روایت ہے مسروق سے کہ انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھا تھا سو فرمایا انہوں نے کہ اے عائشہ تین باتیں کہ جس نے کہی ان میں سے ایک بھی اس نے جھوٹ باندھا اللہ تعالیٰ پر جس نے کہا کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یعنی شب معراج میں تو اس نے بڑا جھوٹ باندھا اللہ پر حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ یعنی نہیں پا سکتیں اس کو آنکھیں اور وہ لے لیتا ہے آنکھوں کو اور وہ لطیف و خبردار ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں طاقت ہے کسی بشر کی کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی بھیجنا یعنی بواسطہ جبرئیل کے یا کلام کرنا پردہ کے پیچھے سے اور میں تکیہ لگائے ہوئے تھا سو اٹھ بیٹھا اور کہا میں نے کہ اے مؤمنوں کی ماں مجھے مہلت دیجئے اور جلدی مت کیجئے کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ہے وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى یعنی بے شک دیکھا اس کو محمدؐ نے دوبارہ اور فرماتا ہے یعنی بے شک دیکھا اس کو محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے روشن کنارہ پر آسمان کے تب فرمایا حضرت عائشہؓ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں نے سب سے پہلے پوچھیں یہ آیتیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے تو فرمایا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کہ مراد ان آیتوں سے دیکھنا ہے جبرئیل کا اور نہیں دیکھا میں نے جبرئیل کو اس صورت میں کہ وہ پیدا کیے گئے ہیں مگر انہیں دو مرتبہ میں دیکھا میں نے ان کو آسمان سے اترتے کہ بھر لیا تھا اس کے جسم کی بڑائی نے آسمان و زمین کے بیچ اور فرمایا حضرت عائشہؓ نے جس نے کہا کہ محمدؐ نے چھپا لی وہ چیز اس میں سے جو اتاری اللہ تعالیٰ نے ان پر پس جھوٹ باندھا اس نے اللہ تعالیٰ پر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسولؐ! پہنچا دے جو اترا تیرے اوپر تیرے رب کی طرف سے اور جس نے کہا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو معلوم ہے جو کل ہونے والا ہے تو اس نے جھوٹ باندھا اللہ پر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں جانتا کوئی آسمان و زمین والوں میں سے غیب کو سوا اللہ تعالیٰ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ ہے۔

۳۰۶۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَى نَاسٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَاْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَاْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا

۳۰۶۹ : روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ چند لوگ آئے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا کھائیں ہم اس چیز کو کہ قتل کی ہم نے یعنی جانور مذبوح کو اور نہ کھائیں

ذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيَاتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ۔

ہم اس کو کہ قتل کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے یعنی میتہ کو سوا تاری اللہ تعالیٰ نے آیت فَكُلُوْا سے مُشْرِكُوْنَ تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابن عباسؓ سے اور روایت کی بعضوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔ مترجم: پوری آیت معہ ترجمہ یوں ہے: فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ [الأنعام : ۱۱۸] یعنی سو تم کھاؤ اس میں سے جس پر نام لیا گیا اللہ کا اگر تم اس کی آیتوں پر یقین رکھتے ہو اور اس کے بعد کئی آیتوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ [الأنعام : ۱۲۱] اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر نام نہ لیا گیا ہو اللہ کا اور وہ گناہ ہے اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے یعنی یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ تم لوگ اپنا مارا کھاتے ہو اور اللہ کا مارا یعنی میتہ نہیں کھاتے اللہ نے اس کا جواب سکھا دیا کہ میتہ پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور ذبیحہ اس کے نام سے کاٹا گیا اس لئے میتہ حرام ہے ذبیحہ حلال اور پھر یہ بھی فرما دیا کہ اب بھی اگر تم اس شبہ میں پڑے رہو گے تو مشرک ہو جاؤ گے اس لئے کہ شرک فقط یہی نہیں کہ غیر خدا کو پوجے بلکہ غیر خدا کی اطاعت حلال و حرام میں کرنا یہ بھی اشراک فی الاطاعت ہے۔

۳۰۷۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الصَّحِيْفَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

۳۰۷۰: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا انہوں نے جس کا جی چاہے کہ نظر کرے اس صحیفہ کی طرف جس پر مہر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو چاہے کہ پڑھ لے یہ آیتیں قُلْ تَعَالَوْا سے تَتَّقُوْنَ تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ [الأنعام : ۱۵۱ تا ۱۵۳] یعنی تو کہہ آؤ میں سنا دوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور نزدیک نہ ہو بے حیائی کے کام سے جو کھلا ہو اس میں سے اور جو چھپا ہو اور مار نہ ڈالو جان جس کو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر یہ تم کو کہہ دیا ہے شائد تم سمجھو اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہے جب تک وہ پہنچے اپنی قوت کو اور پورا کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم کسی کو وہی کہتے ہیں جو اس کو مقدور ہو اور جب بات کہو تو حق کہو اگر چہ وہ ہو اپنے ناتے والا اور اللہ کا قول پورا کرو یہ تم کو کہہ دیا ہے شائد تم دھیان رکھو یہ راہ ہے سیدھی سو اس پر چلو اور مت چلو کئی راہ پر تم کو بھٹکا دیں گے اس کی راہ سے یہ کہہ دیا ہے تم کو شائد تم بچتے رہو۔

۳۰۷۱: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْيَأْتِىَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ قَالَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔

۳۰۷۱: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: اَوْيَأْتِىَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ یعنی آ جائیں بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی سو فرمایا آپؐ نے کہ مراد ان نشانیوں سے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے اور مرفوع کیا اس کو۔

۳۰۷۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَلْاٰيَةَ الدَّجَّالُ وَ الدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا اَوْمِنَ الْمَغْرِبِ۔

۳۰۷۲: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب ظاہر ہوں گی تین چیزیں نفع نہ دے گا کسی کو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا پہلا ان میں دجال ہے دوسرا دابۃ الارض تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب اس کے سے یا فرمایا مغرب سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۷۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ اِذَا هَمَّ عَبْدِىْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَاهَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا فَاِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَمَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

۳۰۷۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اور اس کا فرمانا سچ ہے کہ جب میرا بندہ قصد کرے کسی نیکی کا لکھو اس کی ایک نیکی پھر اگر وہ کر چکے تو لکھو اس کی دس نیکیاں اور جب قصد کرے برائی کو تو مت لکھو اس کے لے پھر اگر کرے وہ تو لکھو اس کی ایک برائی پھر اگر چھوڑ دے اور کبھی فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نہ کرے وہ برائی یعنی بعد ارادے کے تو لکھو اس کے لیے ایک نیکی پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت من جاء سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لائے ایک نیکی اس کے لیے دس گنی ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: سورۂ انعام اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے جو اس کی قدر نہ جانے وہ بدترین انام بلکہ کہترین انعام ہے اس میں احکام فقہیہ سے مذکور ہے حلت ذبیحہ کی جو اللہ کے نام پر ذبح ہوا ہو اور حرمت میتہ کی اور حرمت دَم مسفوح اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ بغیر اللہ کی اور حرمت ہر ذی ظفر اور شحوم غنم و بقر کی یہود پر بطور اخبار اور نہی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نہی مال یتیم سے اور اتباع سبل متفرقہ سے اور حکم والدین سے احسان کرنے کا اور وکیل و میزان کے پورا کرنے کا اور باتوں میں عدل کرنے کا اور عہد الٰہی کے پورا کرنے کا اور اتباع صراطِ مستقیم کا اور یہ دس احکام ابتداء سے توراۃ میں لکھے جاتے تھے اور حکم اتباع قرآن کا اور قصص ماضیہ سے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا معبودِ حقیقی کے تلاش کرنے کا اور رؤیت کوکب وقمر وشمس کے اور توحید ان کی اور برأت شرک سے اور اسامی مبارک اٹھارہ پیغمبروں کے اور اصلاح اور احسان اور توحید ان کی اور حبط ہو جانا ان کے عملوں کا اگر خدانخواستہ وہ شرک کرتے اور نادانیوں سے کفار ناہنجار کی اعراض ان کا آیاتِ الٰہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہ نازل ہوا اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی سے اور حقیر سمجھنا ان کا مؤمنوں کو اور جھٹلانا قرآن کو اور چھپانا یہود کا احکام توراۃ کو اور قسمیں کھانا ان کا اگر ہم کوئی معجزہ دیکھیں تو فوراً ایمان لائیں اور نکالنا مشرکوں کا اپنے معبودوں کے حصے حرث وانعام میں سے جیسے اس وقت کے مشرک پیروں کے نام کی چنگی مٹھی نکالتے ہیں اور قتل کرنا اپنی اولاد کو اور بحیرہ اور سائبہ اور حجر مقرر کرنا اور حرام ٹھہرانا جنین کا عورتوں پر اور حلال کرنا میتہ کا عورت اور مرد پر اور تحریم اشیاء کی

اپنے جانب سے اور تذکیر بالآ اللہ سے مذکور ہے برکاتِ سماویہ اور ارضیہ جو اگلے لوگوں پر تھے اور سولہ قدرتیں اللہ تعالیٰ کی کہ فلق حب ونوی اور اخراج حی کا میت سے اور عکس اس کا اور فلق الاصباح اور اسکان لیل اور حسبان شمس وقمر اور بنائے نجوم اور انشائے انسان ایک جان سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور نکالنا نبات کا اور نکالنا سبزوں کا اور حب متراکب اور نخیل کا اور پیدا کرنا باغوں کا انگور سے اور زیتون اور انار سے اور تذکیر ساتھ خلق جنات ونخل وزرع مختلف الاکل وزیتون ورمان وغیرہ کے دوسرے مقام میں اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے چار پایوں کے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کے دو بھیڑ سے دو بکری سے اور دو اونٹ سے اور دو گائے سے اور تمکن ساتھ خلیفہ کرنے ہم لوگوں کے زمین میں وغیر ذالک من النعماء الکثیرۃ والالآء الوافرۃ۔ غرض اس سورۂ مبارک میں تذکیر بالآء اللہ میں بہت اہتمام کیا گیا ہے اور ہزاروں نعمتیں دینی اور دنیوی جا بجا بیان کی گئی ہیں اور صفاتِ الٰہی سے آیاتِ قدرت اس کی جیسے زمین و آسمان کا بنانا اور ظلمات ونور کا پیدا کرنا اور الوہیت کا مستحق ہونا اور سر وجہر اور اعمال عباد کا جاننا اور سماوات وارض کا مالک ہونا اور اپنے بندوں کا مشکل کشا ہونا اور حاکم ہونا اور حفظہ کا ان پر بھیجنا اور ارواح کا سلب ہو کر اسی کی طرف جانا اور نجات دینا بندوں کو ظلمات بحر و بر میں اور پکارنا بندوں کا اسی کو تضرعاً وخفیہ اور قادر ہونا عذاب فوقانی اور تحتانی پر اور شفیع وولی نہ ہونا کسی کا بجز اس تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ارادۂ الٰہی اور مالک ہونا اس کا قیامت کے دن اور علم وحکمت اس کی قیامت کے دن اور دس صفتیں ایک مقام میں مذکور ہیں یعنی ابداع سماوات والارض اور نہ ہونا لڑکے اور جورو کا اس کے لئے اور پیدا کرنا سب چیزوں کا اور علم کامل اور الوہیت اور ربوبیت اور وکیل ہونا ہر شئے پر اور دور ہونا نظروں سے اور لطیف وخبیر ہونا اور اثباتِ معبودیت کا ان سب صفتوں سے اور غنا اور رحمت اور قدرت اس کی کہ چاہے تم کو فنا کر کے اوروں کو پیدا کرنا اور اسی طرح کے اور فوائد ومنافع عمدہ عمدہ مذکور ہیں کہ جس کی تفصیل کو بڑے بڑے دفتر کفایت نہ کریں علماء اور وعاظ کو چاہیے کہ غور وتامل سے اس سورۂ مبارک میں نظر فرمائیں اور حظوظِ رحانیہ اور لذات ایمانیہ اٹھائیں تاکہ بعد مردن حسرت وافسوس سے بچیں اور لقمہ ندامت نہ کھائیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ

سورۃ الاعراف کا بیان

۳۰۷۴ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَاَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ اِبْهَامِهٖ عَلٰى اَنْمُلَةِ اِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا۔

۳۰۷۴: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھی یہ آیت: فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ یعنی جب تجلی کی موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر کر دیا اس کو ڈھایا ہوا کہا حمادؒ نے اس طرح اور سلیمان جو راوی حدیث ہیں انہوں نے رکھی نوک اپنے انگوٹھے کے داہنی انگلی کے پور پر کہا راوی نے کہ پس پھٹ گیا پہاڑ اور گرے موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حمادؒ بن سلمہ کی روایت سے روایت کی ہم سے عبدالوہاب وراق نے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

۳۰۷۵ : عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ

۳۰۷۵: روایت ہے مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ سے کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا: وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ یعنی جب نکالی تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے اولاد ان کی اور گواہ کیا ان کو ان کی جانوں پر اور فرمایا کیا نہیں ہوں میں معبود تمہارا تو کہا سبھوں نے کہ کیوں نہیں تو ہمارا معبود ہے گواہی دیتے ہیں ہم یہ اس لیے کہ کہیں کہنے لگو تم

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔

قیامت کے دن کہ ہم تو اس سے غافل تھے سو کہا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ کسی نے پوچھی آپ ﷺ سے یہی آیت تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا ان کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ اور نکالی ان سے اولاد اور فرمایا کہ پیدا کی ہے میں نے یہ جنت کے لیے اور جنت ہی کا کام کریں یہ لوگ پھر پھیرا اپنا ہاتھ ان کی پیٹھ پر دوبارہ اور نکالی ان سے ایک اولاد اور فرمایا دوزخ کے لیے بنایا میں نے ان کو دوزخ ہی کا کام کریں گے یہ لوگ تب عرض کی ایک شخص نے کہ پھر کیا ضرور ہے عمل یا رسول اللہ ﷺ جب دوزخی اور جنتی وہیں سے مقرر ہو گئے تو عمل کی کیا حاجت ہے کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ جب پیدا کرتا ہے بندے کو جنت کے لیے کام لگاتا ہے اس کو جنت والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے جنت والوں کے عمل پر پھر داخل کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں اور جب پیدا کرتا ہے اللہ کسی بندے کو دوزخ کے لیے کام میں لگاتا ہے اس کو دوزخ والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے وہ اوپر کسی عمل کے دوزخ والوں کے عملوں سے پھر داخل کرتا ہے اس کو دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو سماع نہیں ہے عمرؓ سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس اسناد میں مسلم بن یسار اور عمر کے بیچ میں ایک مرد کو۔

۳۰۷۶ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيْصًا مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهٗ دَاوٗدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَيْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِيْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضٰى عُمْرُ اٰدَمَ

۳۰۷۶ : روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چھوئی ان کی پیٹھ اور نکلیں ان کی پیٹھ سے وہ سب روحیں جن کو اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے ان کی اولاد سے قیامت کے دن تک اور رکھ دی تھی ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک چمک نور کی پھر سامنے لایا اللہ تعالیٰ ان سب کو آدم علیہ السلام کے اور کہا آدم نے رب یہ کون لوگ ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ تمہاری اولاد ہیں پھر دیکھا ایک مرد کو ان میں سے اور بہت پسند آئی آدم کو چمک ان کی آنکھوں کی بیچ کی اور کہا انہوں نے کہ اے رب یہ کون شخص ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ ایک مرد ہے اخیر امتوں کا تیری اولاد میں سے کہ اس کو داؤد کہتے ہیں آدم نے کہا کہ اے رب کتنی ٹھہرائی تو نے عمر اس کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی کہا آدم نے اے رب زیادہ دے اس

جَآئَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا لِابْنِكَ دَاوُدَ قَالَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ اٰدَمُ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِئَ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ۔

کو میری عمر کے چالیس برس پھر جب گزر گئی آدم کی باقی عمر اور ملک الموت آئے کہا آدم نے کہ کیا باقی نہیں میری عمر کے چالیس برس کہا ملک الموت نے کہ وہ تو دے دی تم نے اپنے بیٹے داؤد کو فرمایا حضرت نے کہ پھر مکر گئے آدم اور مکرنے لگی اولاد انکی اور بھول گئے آدم اور بھول گئی اولاد ان کی اور چوک گئے آدم اور چوک گئی اولاد ان کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے۔

۳۰۷۷: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّآءُ طَافَ بِهَا اِبْلِيْسُ وَكَانَ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَاَمْرِهٖ۔

۳۰۷۷: روایت ہے سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کہ حاملہ ہوئیں حوا آنے لگا ان کے پاس شیطان اور ان کا کوئی لڑکا نہ جیتا تھا تو کہا شیطان نے نام رکھو تم اپنے لڑکے کا عبدالحارث سو یہی نام رکھا انہوں نے اور جیتا رہا اور یہ شیطان کے سکھلانے سے اور اس کے قلم سے تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمر بن ابراہیم کی روایت سے کہ وہ قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی بعضوں نے عبدالصمد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ مترجم: کہتا ہے سورۂ اعراف ایک دفتر معرفت ہے کہ عمدہ عمدہ معارف اس میں بھرے ہیں اور عجیب وغریب جواہر مضامین اس میں دھرے ہیں قصص ماضیہ سے اس میں مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کے جنت سے اترنے کا اور زمین میں جینے اور مرنے کا اور قصہ نوح علیہ السلام کی دعوت کا اور قوم کے ہلاک اور مؤمنین کی نجات کا اور قصہ ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور لوط اور شعیب علیہما السلام کا اور قصہ موسیٰ علیہ السلام کا نہایت تفصیل سے اور مقابلہ سحرہ کا اور آنا طوفان و جراد و قمل و ضفادع و دم کا فرعون پر اور غرق ہونا اس کا اور تجلی باری تعالیٰ کی کوہِ طور پر اور بنانا بنی اسرائیل کا گوسالہ کو اور عذاب ان کا اور فضیلت اس امت کے آمران معروف اور ناہیان عن المنکر کی اور وعدہ فلاح ونصرت کا ان کے لئے اور قصہ اصحاب سبت کا اور مسخ ہو جانا ان کی صورتوں کا اور قصہ اخراج ذریت کا ظہر آدم علیہ السلام سے اور قصہ بلعم باعور کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے سوال کرنا امتوں سے ان کے رسولوں کا اور وزن اعمال اور موقوف ہونا نجات کا ثقل اعمال خیر پر اور مشرکوں اور مفتریوں کا اور خطاب کرنا ملائکہ کا ان سے سکراتِ موت کے وقت اور داخل ہونا امم کا دوزخ میں اور لعنت کرنا ایک کا دوسرے کو اور نہ کھلنا ابوابِ سماوات کا منکروں کے لئے اور مہاد وغواش دوزخیوں کا آگ سے اور وعدہ جنت کا نیکیوں کے لئے اور نکالنا حسد وبغض کا ان کے سینوں سے اور ندا کرنا اصحاب جنت کا اصحاب نار کو اور عکس اس کا اور بیان اعراف کا اور بہت سے منافع وفوائد مذکور ہیں کہ تفصیل ان کی ایک بحر طویل ہے عاشقانِ قرآن کو ضروری ہے کہ اس سورت میں غور وتامل فرمائیں اور حظوظ روحانیہ اٹھائیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ

سورۃ الانفال کا بیان

۳۰۷۸۔ ۳۰۷۹: عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِیْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَوْنَحْوَ هٰذَا

۳۰۷۸۔ ۳۰۷۹: روایت ہے سعد سے کہ کہا انہوں نے کہ جب ہوا بدر کا دن لایا میں ایک تلوار اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے یعنی خوب مارا میں نے ان کو پس دے دیجئے مجھے یہ تلوار یعنی مال غنیمت سے سو

هَبْ لِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِيْ وَ لَا لَكَ فَقُلْتُ عَسٰى اَنْ يُّعْطٰى هٰذَامَنْ لَا يُبْلِي بَلَائِيْ فَجَاءَ نِي الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّكَ سَاَلْتَنِيْ وَلَيْسَ لِيْ وَاِنَّهٗ قَدْ صَارَلِيْ وَهُوَ لَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ الْاٰيَةَ۔

فرمایا آپؐ نے کہ یہ نہ میرا حق ہے نہ تیرا پس میں نے دل میں کہا کہ یہ ایسے شخصوں کو مل جائے گی جس نے میری سی بلا نہ اٹھائی ہو پھر آیا میرے پاس قاصد رسول اللہ کا اور کہا آپ ﷺ کی طرف سے کہ تو نے مجھ سے وہ تلوار مانگی تھی اور تب میری نہ اور اب مجھے اختیار ہو گیا پس وہ تیری ہے کہا راوی نے کہ تب یہ آیت اتری: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ .....

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو سماد نے مصعب بن سعد سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ [الأنفال: ۱] یعنی تجھ سے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کر دو آپس میں اور حکم میں چلو اللہ کے اور اس کے رسول ﷺ کے اگر ایمان رکھتے ہو انتہی اللہ تعالیٰ نے یہاں اتنا ہی فرمادیا ہے کہ فتح و ظفر اللہ ہی کی مدد سے ہوئی ہے غنیمت اسی کا مال ہے تم اپنا نہ جانو پھر آگے واعلموا میں فرمادیا کہ ایک خمس غنیمت کا اللہ کی نذر نکالو کہ وہ نبی کے اختیار سے خرچ و تقسیم ہو اور رہے چار حصے وہ مجاہدین پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو دو۔

۳۰۸۰: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهٗ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّيَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِيْ مَاوَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ مَا دًّايَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاءُهٗ مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ وَرَآئِهٖ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَا شَدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهٗ سَيُنْجِزُلَكَ مَاوَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ فَاَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلٰئِكَةِ۔

۳۰۸۰: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہا نظر کی رسول اللہؐ نے مشرکوں کی طرف اور وہ ہزار تھے اور اصحاب آپؐ کے تین سو اور چند آدمی سومنہ کیا نبی اللہ نے قبلہ کی طرف اور پھیلائے اپنے دونوں ہاتھ اور پکارنے لگا اللہ تعالیٰ کو کہ اے اللہ پورا کر دے وہ وعدہ جو تو نے مجھ سے کیا ہے یعنی ظفر کا وعدہ یا اللہ اگر ہلاک کر دے گا تو اس جماعت کو مسلمانوں سے تو نہ عبادت کی جائیگی تیری زمین میں پھر اسی طرح پکارتے رہے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے یہاں تک کہ گر گئی چادر مبارک آپؐ کے کندھوں سے اور آئے ابو بکر صدیقؓ اور اٹھائی چادر اور ڈال دیا اس کو آپؐ کے کندھوں پر پھر لپٹ گئے پیچھے سے اور کہا کہ اے نبی اللہ کے کافی ہے تمہارا عرض کرنا پروردگار کے درگاہ میں اور بے شک وہ پورا کرے گا جو وعدہ کیا ہے اس نے تم سے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ یعنی یاد کرو اس وقت کو کہ فریاد کرتے تھے تم اپنے رب سے اور قبول کر لی اس نے اور فرمایا کہ میں مدد دینے والا ہوں تم کو ہزار فرشتوں سے کہ آگے پیچھے سوار چلے آتے ہیں پھر مدد دی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عکرمہ بن عمار کی روایت سے کہ وہ ابو زمیل سے روایت کرتے ہیں اور ابو زمیل کا

نام سماک حنفی ہے اور یہ بدر کے دن تھا۔

۳۰۸۱ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِيْلَ لَهٗ عَلَيْكَ الْعِيْرَلَيْسَ دُوْنَهَا شَيْءٌ قَالَ فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِيْ وَثَاقِهٖ لَايَصْلُحُ وَقَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَ قَدْ اَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ۔

۳۰۸۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ جب فارغ ہوئے نبیؐ جنگِ بدر سے کسی نے کہا کہ چلئے آپؐ قافلہ پر یعنی جوشام سے آتا تھا کہ اس طرف کوئی آپؐ سے لڑنے والا نہیں کہا راوی نے کہ آواز دی آپؐ کو عباسؓ نے کہ وہ اپنے زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور کہا کہ آپؐ کو لائق نہیں اور کہا اللہ نے آپؐ سے ایک گروہ کا وعدہ فرمایا تھا یعنی قافلہ کا یا لشکر کا سو دے چکا وہ ایک پر فتح جس کا وعدہ فرمایا تھا فرمایا آپؐ نے کہ تم نے سچ کہا۔ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۸۲ :عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اَمَانَيْنِ لِاُمَّتِيْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَاكَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ فَاِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيْهِمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۳۰۸۲: روایت ہے ابی موسیٰ ؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اتاری ہیں اللہ تعالیٰ نے دو امان کی چیزیں میری امت کے لیے چنانچہ فرمایا اس نے کہ اللہ عذاب کرنے والا نہیں ان کو اور تو ان میں ہو اور عذاب کرنے والا نہیں جب وہ مغفرت مانگتے ہوں پھر جب میں چلا جاؤں گا چھوڑ جاؤں گا استغفار ان کے امان کے لیے قیامت تک۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہیں حدیث میں۔ مترجم: یعنی دو چیزیں عذاب الٰہی سے بچنے کا سبب ہیں ایک وجود باوجود آنحضرت ﷺ کا دوسرے استغفار۔

۳۰۸۳ :عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْاَرْضَ وَ سَتُكْفَوْنَ الْمُؤْنَةَ فَلَا يَعْجِزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ۔

۳۰۸۳: روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی یہ آیت منبر پر: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ یعنی تیار کرو کافروں کے مقابلہ کو جہاں تک ہو سکے تم سے قوت اور فرمایا آگاہ ہو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے کہا اس کو آپ ﷺ نے تین بار آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا تم کو زمین میں اور کفایت کرے گا تم سے محنت کو سو نہ تھکے کوئی تم میں اپنے تیر کھیلنے سے یعنی اس میں سستی نہ کرو۔

ف: اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسامہ بن زید سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے اور حدیث وکیع کی صحیح تر ہے اور صالح بن کیسان نے نہیں پایا عقبہ بن عامر کو اور پایا ہے ابن عمر ؓ کو۔

۳۰۸۴ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّءُوْسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَاْكُلُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ فَمَنْ يَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاٰنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ

۳۰۸۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کالے سر والے کو یعنی کسی بشر کو تم سے پہلے زمانہ سابق میں یہ دستور تھا کہ اترتی تھی ایک آگ آسمان سے اور اس کو کھا جاتی تھی کہا سلیمان نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابو ہریرہؓ کے اس وقت میں اور جب بدر کا دن ہوا لوگ گرے غنیمتوں پر قبل اس کے کہ حلال کی جائیں ان پر سو

وَقَعُوْا فِی الْغَنَائِمِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔

اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: لَوْلَا كِتَابٌ ...... یعنی اگر نہ لکھا ہوتا پیشتر سے اللہ کے حکم سے کہ غنیمتیں تم پر حلال ہوں گی تو پہنچتا تم کو اس کے لینے کی سبب سے بڑا عذاب۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۰۸۵ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ بَدْرٍ وَجِیْءَ بِالْاُ سَارٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰی فَذَكَرَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَایَنْفَلِتَنَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا بِفِدَاءٍ اَوْضَرْبِ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا سُهَیْلَ بْنَ بَیْضَاءَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُهٗ یَذْكُرُ الْاِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَمَا رَاَیْتَنِیْ فِیْ یَوْمٍ اَخْوَفَ اَنْ تَقَعَ عَلَیَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّیْ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ حَتّٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا سُهَیْلَ بْنَ الْبَیْضَاءِ قَالَ وَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِقَوْلِ عُمَرَ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَاتِ۔

۳۰۸۵: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن بدر کا اور قیدی آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے حق میں پھر ذکر کیا اس حدیث میں ایک قصہ یعنی اصحاب کے مشورہ دینے کا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ بچے گا کوئی ان میں سے مگر ساتھ فدیہ دینے کے یا گردن مارے جانے کے سو عرض کی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مگر سہیل بن بیضاء کو میں نے سنا ہے کہ وہ یاد کرتا ہے اسلام کو کہا عبداللہ نے کہ نہ دیکھا میں نے اپنے کو کسی دن ڈرنے والا اس سے کہ برسیں مجھ پر آسمان سے پتھر اس دن سے زیادہ اور مجھے یہی ڈر رہا یہاں تک کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مگر سہیل بن بیضاء کہا عبداللہ نے اور اترا قرآن عمر کے قول کے موافق ماکان سے آخر آیات تک یعنی کسی نبی کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ بہادے خون لان کا زمین میں یعنی فدیہ لے کر چھوڑنا نبی کی شان سے بعید ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے۔ خاتمہ: چونکہ سورۂ انفال سورۂ توبہ کے ملحقات سے ہے اور اسی سبب سے دونوں کے بیچ میں بسم اللہ تحریر نہیں ہوئی اس لئے فہرست اس کے مضامین کی سورۂ توبہ کے خاتمہ میں لکھی جائے گی۔

وَمِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَه

سورۃ التوبہ کا بیان

۳۰۸۶ : عَنْ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَی الْاَنْفَالِ وَهِیَ مِنَ الْمَثَانِیْ وَاِلٰی بَرَاءَةَ وَهِیَ مِنَ الْمِئِیْنَ فَقَرَنْتُمْ بَیْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَیْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِی السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا یَاْتِیْ عَلَیْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ یُنْزَلُ عَلَیْهِ السُّوَرُذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْهِ الشَّیْئُ

۳۰۸۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا انہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہ کیا سبب ہوا تم کو ارادہ کیا تم نے طرف انفال کے اور وہ مثانی میں ہے اور طرف براءۃ کے اور مئین میں ہے پس ملا دیا تم نے ان دونوں کو اور نہ لکھی تم نے ان دونوں کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور رکھ دیا تم نے ان دونوں کو سبع طول میں کیا سبب ہوا تمہارے ایسا کرنے کا تو جواب دیا حضرت عثمانؓ نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ کہ گزرتا تھا ان پر زمانہ اور اترتی تھیں ان پر سورتیں گنتی کی پھر جب اترتی تھی ان پر کچھ آیتیں کہتے تھے بعض لکھنے والے کو اور فرماتے تھے لکھ دو ان آیتوں کو اس

دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُفِيْهَا كَذَا وَكَذا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَ ةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ وَ كَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ

سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور ہے پھر جب اترتی ان پر کوئی آیت رکھ دو اس آیت کو اس سورت میں جس میں ایسا ایسا مذکور ہے اور تھی انفال کہ مدینہ میں اوّل اوّل نازل ہوئی تھی اور تھی سورۂ براءۃ کہ قرآن کے آخر میں اتری تھی اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا پس گمان کیا میں نے کہ یہ اسی میں سے ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا اور نہ بیان کیا ہمارے لیے کہ وہ اس میں سے ہے پس اسی سبب سے میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور نہ لکھی ان کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور رکھ دیا میں نے ان کو سبع طول میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عوفؒ کی روایت سے کہ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباسؓ سے اور یزید فارسی تابعین میں ہیں بصرے والوں میں اور یزید بن ابان رقاشی وہ بھی تابعین سے ہیں بصرے والوں میں اور وہ چھوٹے ہیں یزید فارسی سے اور یزید رقاشی روایت کرتے ہیں انس بن مالکؓ سے۔ مترجم: مثانی وہ سورتیں ہیں کہ مئین سے چھوٹی ہیں اور مفصل سے بڑی اور مئین سو سو آیتوں والی پھر اس کے بعد مثانی میں پھر اس کے بعد مفصل قولہ اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا یعنی سورۂ انفال میں ذکر ہے عہود و مواثیق کا جو کافروں اور مسلمانوں میں تھا اور سورۂ برأت میں اسی عہدوں کو ان کے آگے ڈال دیا اور ان دونوں سورتوں میں تعلیم جہاد کے احکام قتال کے مذکور تھے اس لئے ان دونوں کو ایک کر دیا اور بسم اللہ اس لئے نہ لکھی کہ شائد دونوں ایک ہوں اور حضرت نے یہ بیان نہ فرمایا کہ دونوں ایک ہیں۔

۳۰۸۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ اَنَّهٗ شَهِدَحَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ اَیُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَیُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَیُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِيَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِّنْ اَخِيْهِ شَیْءٌ اِلَّا مَا اَحَلَّ مِنْ نَفْسِهٖ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ

۳۰۸۷: روایت ہے عمروؓ بن احوص سے کہ وہ حاضر ہوئے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر حمد کی آپ ﷺ نے اللہ کی اور ثنا کیا اس پر یعنی خطبے میں اور نصیحت کی اور وعظ فرمایا پھر فرمایا آپ ﷺ نے کون سا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کہا راوی نے کہ لوگوں نے عرض کی کہ دن ہے حج اکبر اے رسول اللہ کے فرمایا آپ ﷺ نے کہ بے شک خون اور مال اور عزتیں تمہاری تم پر حرام ہیں جیسی حرمت آج کے دن کی ہے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں آگاہ ہو کہ کوئی قصور نہیں کرتا مگر اس کا وبال اور سزا اسی کی جان پر ہے اور نہیں قصور کرتا کوئی باپ کی سزا اس کی اس کے بیٹے پر ہو اور نہیں قصور کرتا کوئی بیٹا کہ سزا اس کی باپ پر ہو آگاہ ہو کہ مسلمان بھائی مسلمان کا ہے پھر نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو اس کے بھائی کی کوئی چیز مگر جو چیز کہ حلال کی اس نے اپنی جان سے آگاہ ہو کہ سب سود جاہلیت کا باطل ہے تمہارے لیے حلال ہے فقط مال تمہارا نہ تم ظلم کرو نہ تم پر کوئی

غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ اَلَاوَاِنَّ كُلَّدَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلَا وَ اسْتَوْصُوْابِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَاوَاِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَ لِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَاوَاِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ۔

ظلم کرے اور سود عباسؓ بن عبدالمطلب کا سب معاف ہے یعنی اس کی اصل بھی معاف ہے آگاہ ہو کہ ہر خون جاہلیت کا باطل ہے یعنی اس کا قصاص نہ لیا جائے گا اور پہلا خون جس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں اور اس کا قصاص نہیں طلب کرتے حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتے تھے بنی اللیث کے قبیلہ میں اور قتل کر دیا ان کو ہذیل نے آگاہ ہو کہ نیک سلوک کرو عورتوں کے ساتھ اس لیے کہ وہ قیدی ہیں تمہارے پاس تم ان کے مالک نہیں ہو سوا اس کے مگر یہ کہ وہ کریں کھلی ہوئی بے حیائی پھر اگر ہو نافرمانی کریں تمہاری تو الگ رکھو ان سے بستر اور مارو ان کو ایسا کہ ہڈی پسلی نہ ٹوٹے پھر اگر وہ تمہارے کہے میں آ جائیں تو پھر نہ الزام رکھو ان پر آگاہ ہو کہ تحقیق کہ تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر ان لوگوں کو کہ جن کو تم برا جانتے ہو اور اجازت نہ دیں اپنے گھروں میں ان لوگوں کو کہ جن کو تم برا جانتے ہو آگاہ ہو کہ حق ان کا تم پر احسان کرنا ہے ان پر کپڑے اور کھانے میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی یہ ابوالاحوصؒ نے شبیب سے۔ مترجم: یوم النحر اور مکہ حرام کے مہینوں کی حرمت تمام عرب کے ذہنوں میں جمی ہوئی تھی کہ ان دنوں میں ظلم وزیادتی سے بہت بچتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسی طرح ہر مسلمان کے خون اور مال اور عزت کی حفاظت ضرور ہے اور جہان عرب میں دستور تھا کہ جب کسی سے قتل ونہب وخون ہوتا تھا اس کے عزیز واقارب پکڑتے تھے اور ایک جرم میں دوسرے سے مواخذہ کرتے تھے آنحضرت ﷺ نے اس دستور کو نامنظور کہا کہ یہ صریح ظلم وتعدی ہے اور جاہلیت میں سود و بیاج کا معاملہ ہوتا تھا آپ ﷺ نے بعد حرمت سود کے فرمایا کہ جس پر کسی کا سودی روپیہ آتا ہو وہ اپنا اصل اور راس المال لے لے سود چڑھا ہوا نہ مانگے کہ ظلم ہے اور اگر وہ قرضدار اصل مال بھی نہ دے تو یہ اس کا ظلم ہے اور ترمذی کی روایت میں حارث بن عبدالمطلب کا مقتول ہونا مذکور ہے اور بخاری میں ربیعہ بن حارث کا اور صواب وہ ہے جو مشکوٰۃ میں ہے کہ وہ مقتول ابن ربیعہ بن حارث تھا طیبی نے کہا کہ جمہور کا قول ہے کہ نام اس کا ایاس تھا اور وہ بیٹا تھا ربیعہ بن حارث عبدالمطلب کا اور یہ ایاس چھوٹا تھا کہ اس کو ایک پتھر لگ گیا بنی سعد اور لیث کی لڑائی میں اور ربیعہ بن حارث صحابی ہے رسول اللہ ﷺ کا اور وہ بڑا تھا عباسؓ سے وفات پائی اس نے خلافت عمرؓ میں۔

۳۰۸۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

۳۰۸۸: روایت ہے علیؓ سے کہ کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبیؐ سے کہ حج اکبر کس دن ہے؟ فرمایا آپؐ نے نحر کے دن یعنی اسلئے کہ اکثر امور حج جیسے طواف زیارت اور رمی اور ذبح اور حلق وغیرہ اسی دن ہوتے ہیں۔

۳۰۸۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ۔

۳۰۸۹: روایت ہے حضرت علیؓ نے فرمایا حج اکبر نحر کا دن ہے۔

ف: یہ روایت صحیح تر ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی اس لئے کہ مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابی اسحاق سے

وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر محمد بن اسحاق نے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اکبر سے حج مراد ہے اور اسی طرح حج اصغر عمرہ ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ عرفہ کے دن اگر جمعہ پڑے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے غلط ہے۔

۳۰۹۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِرَاءَ ةَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِيْ فَدَعَا عَلِيًّا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

۳۰۹۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا نبی ﷺ نے براءت کو ابوبکرؓ کے ساتھ بلایا انکو اور فرمایا کہ نہیں لائق ہے کسی کو کہ پہنچا دے یہ پیغام مگر کوئی مرد میرے گھر والوں میں سے پھر بلایا علیؓ کو اور دی وہ براءۃ انکو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے انسؓ کی روایت سے۔

۳۰۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ اَبَا بَكْرٍ وَاَمَرَهُ اَنْ يُّنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اِذْسَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَصْوٰى فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَدَفَعَ اِلَيْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يُّنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادٰى ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بَرِيْئَةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَدْ خُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِيْ فَاِذَا عَيِيَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰى بِهَا۔

۳۰۹۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ بھیجا نبی ﷺ نے ابوبکر صدیقؓ کو اور حکم کیا ان کلمات کو جو سورۂ توبہ کے ابتداء میں مذکور ہیں حج میں پکار دیں پھر پیچھے بھیجا علیؓ کو سو ابوبکرؓ راہ میں تھے کہ سنی انہوں نے آواز رسول اللہؐ کے ناقہ قصویٰ کے بلبلانے کی اور نکلے ابوبکرؓ گھبرائے ہوئے اور خیال کیا کہ شائد رسول اللہؐ تشریف لائے کہ ناگہاں وہ علیؓ تھے سو دیا انہوں نے ابوبکرؓ کو خط رسول اللہ کا اور اس میں حکم تھا کہ پکار دیں ان کلمات علی پھر چلے دونوں اور حج کیا اور کھڑے ہوئے ایام تشریق میں علیؓ اور پکارا کہ ذمہ اللہ اور رسول کا پاک ہے ہر مشرک سے یعنی کسی مشرک کو پناہ نہیں سو پھر لو زمین میں چار مہینے اور حج کو نہ آئے اس سال کے بعد کوئی مشرک اور طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا اور نہ داخل ہوگا جنت میں مگر مومن اور علیؓ پکارتے رہے پھر جب وہ تھک گئے ابوبکرؓ کھڑا ہو کر پکارنے لگے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباسؓ کی سند سے۔

۳۰۹۲: عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ اِلٰى مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ عَهْدٌ فَاَجَلُهٗ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُوْنَ وَالْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔

۳۰۹۲: روایت ہے زید بن یثیع سے کہا انہوں نے کہ پوچھا ہم نے علیؓ سے کہ کیا پیغام لے کر تم بھیجے گئے تھے حج میں تو کہا انہوں نے چار باتیں ایک یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا (جیسے ایام جاہلیت میں تھا) اور جس کافر کے اور نبی ﷺ کے درمیان صلح تھی ایک مدت تک جس کی صلح قائم ہے مدت معینہ تک اور جن سے کچھ صلح و پیمان نہ تھا ان کی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہ ہوگا جنت میں مگر ایمان لانے والا شخص اور جمع نہ ہوں مشرک اور مسلمان حج میں اس سال کے بعد۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی روایت ابوعینیہ کی ابی اسحاق سے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابی اسحٰق کے بعض اصحاب سے انہوں نے علیؓ سے اور وہ روایت مروی ہے ابی ہریرہؓ سے۔ **مترجم**: ابتدائے سورۂ براءت میں براءۃ من اللہ و رسولہ سے غفور رحیم تک جب یہ آیتیں نازل ہوئیں حضرت نے ان کی تعمیل کی اور چھٹے سال ہجرت کی حضرت کی مکے کے لوگوں سے صلح ہوئی تھی اور بھی کئی فرقوں سے جو انا فتحنا میں مذکور ہے اور عرب کے بہت سے فرقوں سے صلح تھی جب مکہ فتح ہوا اس سے ایک سال کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ کرو اور آیاتِ حج میں پکار دو اور صلح کا جواب دے کر چار مہینے فرصت دی کہ اس میں خواہ وطن چھوڑ جائیں یا لڑائی کا سامان کریں یا مسلمان ہوں اور جن سے وعدہ ٹھہر گیا اور دغا ان سے نہ دیکھی ان سے صلح قائم رہی اور جن سے کچھ وعدہ نہ تھا ان کو چار مہینے کی رخصت ملی اور پہلے حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تھا پھر اصحابؓ نے حضرت سے کہا کہ متولی عہد و میثاق کا اور صلح توڑنے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں سے ضرور ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔

۳۰۹۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔

۳۰۹۳: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ دیکھو تم کسی آدمی کو کہ عادت رکھتا ہے مسجد میں آنے کی تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی اس لیے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ تعالیٰ کی وہی لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

ف: روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے عبداللہ بن وہبؓ سے انہوں نے عمر بن حارث سے انہوں نے دراج سے انہوں نے ابی الہیثم سے انہوں نے ابی سعیدؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا یتعاھد السجد یعنی خیال رکھتا ہے مسجد میں آنے کا اور غیر حاضر نہیں رہتا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوالہیثم کا نام سلیمان ہے وہ بیٹے عمرو کے وہ بیٹے عبدالعنواری کے اور سلیمان یتیم تھے ابی سعید کی گود میں پرورش پائی۔

۳۰۹۴: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَّزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ۔

۳۰۹۴: روایت ہے ثوبان سے کہ کہا جب کہ نازل ہوئی یہ آیت وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ہم ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں تو عرض کیا بعض صحابہ نے کہ چاندی اور سونے کی تو مذمت اتری اگر ہم جانتے کہ کون سا مال بہتر ہے تو اسی کو جمع کرتے تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مال زبان ہے خدا کی یاد کرنے والی اور دل شکر کرنے والا اور بیوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ سالم بن ابی الجعد کو سماع ہے ثوبان سے تو انہوں نے کہا نہیں پھر پوچھا میں نے کسی اور صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا انہوں نے کہ سماع ہے ان کو جابر بن عبداللہ اور انسؓ سے اور ذکر کیا انہوں نے کئی شخصوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے۔

۳۰۹۵: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ عُنُقِيْ صَلِيْبٌ مِّنْ

۳۰۹۵: روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میری گردن میں ایک چلیپا تھی سونے کی تو فرمایا آپ

ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ اتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اِسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عدی دور کر تو اپنے پاس سے اس بت کو اور سنا میں نے ان کو کہ پڑھتے تھے سورہ براءت میں سے یہ آیت: اتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ یعنی ٹھہرالیا انہوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو معبود اللہ کے سوا تب فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ لوگ ان کی عبادت نہ کرتے تھے ولیکن جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو وہ حلال مان لیتے اور جب وہ حرام ٹھہرادیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالسلام بن حرب کی روایت سے اور غطیف بن اعین مشہور نہیں حدیث میں۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام وحلال ٹھہرانا اللہ ہی کا کام ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار میں نہیں اور جو کسی عالم اور مجتہد کو اس کا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے۔

۳۰۹۶: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْاَنَّ اَحَدَهُمْ يَنْظُرُ اِلٰى قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

۳۰۹۶: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں نے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم دونوں غار میں تھے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کافروں میں سے کوئی نظر کرے اپنے قدموں کی طرف تو بے شک دیکھ لے ہم کو اپنے قدموں کے نیچے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا گمان ہے تیرا ان دو شخصوں کے ساتھ کہ اللہ ان کا تیسرا ہے یعنی مدد اور نصرت اس کی ہمارے ساتھ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ہمام ہی سے اور روایت کی ہے یہ حدیث حبان بن ہلال اور کئی لوگوں نے ہمام سے مانند اس کی۔

۳۰۹۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلٰى عَدُوِّ اللّٰهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا يَعُدُّ اَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ اِنِّيْ قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ قَدْ قِيْلَ لِيْ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ

۳۰۹۷: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے جب کہ مرا عبداللہ بن ابی (کہ منافقوں کا سردار تھا) بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس کی طرف پھر جب کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس ارادہ رکھتے تھے نماز کا پھرا میں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ کے سامنے کھڑا ہوا میں اور عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کیا نماز پڑھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دشمن پر جس کا نام عبداللہ بن ابی ہے فلانے فلانے دن ایسی ایسی باتوں کا کہنے والا بیان کرتے تھے عمر رضی اللہ عنہ بے ادبی اس کی دن دن گن گن کر کے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تھے یہاں تک کہ جب میں نے بہت کچھ کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو مجھ سے اے عمر رضی اللہ عنہ مجھے اختیار دیا گیا سو میں نے اختیار کیا اس

لَهُمْ لَوْاَعْلَمُ اَنِّی لَوْزِدْتُ عَلَی السَّبْعِيْنَ غُفِرَلَهٗ لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی عَلَيْهِ وَمَشٰی مَعَهٗ فَقَامَ عَلٰی قَبْرِهٖ حَتّٰی فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فَعَجَبٌ لِّیْ وَجُرْاَتِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَوَاللّٰهِ مَاكَانَ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰی نَزَلَتْ هَاتَانِ الْاٰيَتَانِ وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اِلٰی اٰخِرِالْاٰيَةِ قَالَ فَمَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهٗ عَلٰی مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلٰی قَبْرِهٖ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ۔

کیلئے مغفرت مانگنا کہا گیا ہے مجھ سے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَسْتَغْفِرْ لَهُمْ...... یعنی مغفرت مانگے تو منافقوں کے لیے یا نہ مانگے اگر تو مغفرت مانگے گا تو ان کے لیے ستر بار تب بھی ہرگز نہ بخشے گا ان کو اللہ تعالیٰ انتہی اگر میں جانتا کہ اگر ستّر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخش دیا جائے گا تو میں زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخش دیا جائے گا تو میں زیادہ مانگتا یعنی نماز کی اب تک ممانعت نہیں آئی کہا عمرؓ نے کہ پھر نماز پڑھی آپؐ نے اس پر اور چلے اس کے جنازے کے ساتھ اور کھڑے ہوئے آپؐ اس کی قبر پر یہاں تک کہ فراغت ہوگئی اس کام سے کہا عمرؓ نے کہ تعجب ہوا مجھے اپنی جرأت پر جو میں نے کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسولؐ بہتر جاننے والے ہیں پھر قسم ہے اللہ کی تھوڑی سی دیر ہوئی کہ دونوں آیتیں اتریں۔ یعنی مت نماز پڑھ کسی منافقوں میں سے ہرگز اگر مر جائے کوئی ان میں کا کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نماز نہیں پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد کسی منافق پر اور نہ کھڑے ہوئے کسی کی قبر پر یہاں تک کہ اٹھا لیا ان کو اللہ نے یعنی وفات پائی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے۔

۳۰۹۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ اَبُوْهُ فَقَالَ اَعْطِنِیْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْلَهٗ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهٗ وَقَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَاٰذِنُوْنِیْ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّیَ جَذَبَهٗ عُمَرُوَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ نَهَی اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَی الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ الْخِيَرَتَيْنِ اِسْتَغْفِرْلَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ فَصَلّٰی عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ۔

۳۰۹۸: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ آیا بیٹا عبداللہ بن اُبی کا رسول اللہؐ کے پاس جب کہ مرا باپ اس کا اور عرض کی اس نے کہ عنایت کیجئے مجھ کو اپنا کرتہ کہ میں کفن دوں اس کو اور نماز پڑھیے اور استغفار کیجیے آپؐ اسکے لیے پھر دیا آپؐ نے اس کو اپنا کرتا اور فرمایا جب فارغ ہو تم یعنی اس کے غسل وغیرہ سے تو خبر دو مجھ کو پھر جب آپؐ نے چاہا کہ نماز پڑھیں اس پر کھینچ لیا آپؐ کو حضرت عمرؓ نے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے سو فرمایا آپؐ نے مجھے دونوں امر میں اختیار ہے کہ خواہ مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں منافقوں کے لیے پھر نماز پڑھی آپؐ نے اس پر اور اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ یعنی نماز نہ پڑھ ہرگز ان میں سے کسی پر اگر مر جائے اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر پھر چھوڑ دی آپؐ نے منافقوں پر نماز پڑھنی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: عبداللہ بن ابی بڑا منافق تھا اور قرآن میں جابجا اس کی شکایت مذکور ہے اور آنحضرتؐ نے جو اس پر نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قیاس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ اگر تو ستّر بار مغفرت مانگے جب بھی بخشش نہ ہوگی مراد اس سے تحدید ہے یعنی اس سے زیادہ میں شاید مغفرت کی امید ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب اتار دیا کہ مراد اس سے تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے یعنی کسی قدر مغفرت مانگی جائے ہرگز مفید نہ ہوگی اور آپؐ نے جو اپنی قمیص عنایت فرمائی اور نماز پڑھی یہ سب کمال اخلاق اور عموم اشفاق

کے سبب تھا اور منظور تھی اس میں دلجوئی اس کے فرزند کی کہ وہ مؤمن تھا پھر جب نہی وارد ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم باز رہے معلوم ہوا کہ قیاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صائب نہ رہا پھر مجتہدوں کے قیاس کا کیا ذکر ہے وہاں بدرجہ اولیٰ احتمالِ خطا ہے۔

۳۰۹۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ تَمَارٰی رَجُلَانِ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ مَسْجِدِیْ هٰذَا۔

۳۰۹۹: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ انہوں نے کہا تکرار کی دو مردوں نے کہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقویٰ پر اوّل دن سے کونسی ہے تو ایک نے کہا کہ وہ مسجد قباء ہے دوسرے نے کہا وہ مسجد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ میری ہی مسجد ہے یعنی جو مدینہ میں ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے سوا اس سند کے اور سند سے بھی روایت کیا اس کو انیس بن ابی یحییٰ نے اپنی ماں سے انہوں نے ابی سعید سے۔

۳۱۰۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ اَهْلِ قُبَاءَ فِیْهِ رِجَالٌ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ قَالَ کَانُوْا یَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْهِمْ۔

۳۱۰۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتری ہے یہ آیت قباء کے لوگوں میں رِجَالٌ یُحِبُّوْنَ ...... یعنی مسجد قباء میں وہ لوگ ہیں کہ پاک رہیں اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پاکوں کو اور ان کی عادت تھی استنجاء کرتے تھے پانی سے سو اتری یہ آیت انہیں کی شان میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی ایوبؓ اور انس بن مالکؓ اور محمد بن عبداللہ بن اسلام سے بھی روایت ہے۔

۳۱۰۱: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا یَّسْتَغْفِرُ لِاَبَوَیْهِ وَهُمَا مُشْرِکَانِ فَقُلْتُ لَهٗ اَتَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَیْكَ وَهُمَا مُشْرِکَانِ فَقَالَ اَوَ لَیْسَ اِسْتَغْفَرَ اِبْرَاهِیْمُ لِاَبِیْهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ۔

۳۱۰۱: روایت ہے علیؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ایک شخص کو کہ مغفرت مانگتا تھا اپنے مشرک ماں باپ کے لیے سو میں نے اس سے کہا کہ کیوں تو مغفرت مانگتا ہے اپنے ماں باپ کے لیے اور وہ مشرک تھے تو اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے مغفرت نہیں مانگی اپنے باپ کے لیے اور وہ مشرک تھا ذکر کیا میں نے اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری اس پر یہ آیت: مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ ...... یعنی نبی کو اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مغفرت مانگیں مشرکوں کے لیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعید بن مسیب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ مترجم: پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ انہوں نے فقط بنظر ایفائے وعدۂ استغفار کی تھی پھر جب ان کو معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کا دشمن ہے اس سے باز رہے۔

۳۱۰۲: عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰی کَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ اِلَّا بَدْرًا

۳۱۰۲: روایت ہے کعب بن مالکؓ سے کہ انہوں نے کہا میں کبھی پیچھے نہیں رہا نبیؐ کو چھوڑ کر کسی غزوہ میں کہ جہاد کیا اس میں آنحضرتؐ نے مگر غزوہ بدر میں غزوہ تبوک تک اور خفا نہیں ہوئے نبیؐ کسی پر جو نہ گیا بدر

وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ ﷺ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ اِنَّمَا خَرَجَ يُرِيْدُ الْعِيْرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيْثِيْنَ لِعِيْرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَعَمْرِيْ اِنَّ اَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا اُحِبُّ اَنِّيْ كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِيْ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ اَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوْكَ وَهِيَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَاٰذَنَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ هُوَ يَسْتَنِيْرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ اِذَا سُرَّ بِالْاَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَبْشِرْ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ اَتٰى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَلَا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰى بَلَغَ وَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ قَالَ وَفِيْنَا اُنْزِلَتْ اَيْضًا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ قَالَ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهٖ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ

میں اور حضرتؐ ارادہ کرتے تھے قافلہ کے لوٹنے کا (جو شام سے آتا تھا) سو نکلے قریش فریاد رسی کیلئے اپنے قافلہ کی اور ملے دونوں لشکر وعدہ کی جگہ کے سوا اور مقام میں جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور قسم ہے میری جان کی سب سے عمدہ جگہ حاضر ہونے کی رسول اللہؐ کے لوگوں میں بدر ہے اور میں نہیں دوست رکھتا کہ حاضر ہوتا بدر میں عوض میں لیلۃ العقبہ کے اسلئے کہ مضبوط ہو گئے ہم اس دن اسلام پر پھر میں پیچھے نہیں رہا اس کے بعد نبیؐ کو چھوڑ کر یہاں تک کہ ہوا غزوۂ تبوک اور یہ اخیر غزوہ ہے جس میں تشریف لے گئے آپؐ اور خبر کر دی رسول اللہؐ نے آدمیوں میں کوچ کی اور ذکر کیا قصہ لمبا کہا کعبؓ نے کہ پھر حاضر ہوا میں نبیؐ کی خدمت میں (یعنی غزوۂ تبوک سے لوٹنے کے بعد نزول توبہ کے) اور وہ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور گرد اُن کے مسلمان تھے اور چہرہ ان کا چمک رہا تھا (خوشی سے فتح وظفر کے) جیسے چاند چمکتا ہو اور جب خوش ہوتے آپؐ تو چہرہ آپؐ کا چمکنے لگتا سو میں آیا آپؐ کے آگے بیٹھ گیا سو فرمایا آپؐ نے کہ اے کعبؓ بیٹے مالک کے بشارت ہے تجھ کو سب دنوں سے بہتر دن کی جو گزرے ہیں تجھ پر جب سے جنا ہے تجھ کو تیری ماں نے سو عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بشارت آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے فرمایا آپ نے نہیں کہ اللہ کی طرف سے ہے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیتیں لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ...... سے آخر تک یعنی رجوع ہوا باری تعالیٰ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تابعداری کی کٹھن گھڑی میں بعد اس کے کہ قریب تھا کہ پھر جائیں دل ایک فرقے کے ان میں سے پھر رجوع ہوا ان پر اور بے شک وہ نرمی والا ہے مہربان کہا کعبؓ نے اور ہمارے ہی باب میں اتری ہیں آیتیں اور آیت یعنی ڈرو اللہ سے اور ساتھ رہو سچوں کے کہا کعبؓ نے کہ پھر عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بھی میری توبہ میں ہے کہ نہ بولوں گا میں مگر سچ اور جدا ہو جاؤں گا میں اپنے سب مال سے وہ سب صدقہ ہے اللہ اور رسول کی راہ میں فرمایا آپؐ نے روک رکھو تم تھوڑا مال اپنا کہ وہ بہتر ہے تم کو میں نے عرض کی تو میں رکھ چھوڑتا ہوں اپنا حصہ خیبر

الْإِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ صَدَقْتُهٗ اَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُوْنُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوْا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ لَا يَكُوْنَ اللّٰهُ اَبْلٰى اَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِيْ اَبْلَانِيَ مَا تَعَمَّدْتُّ لِلْكَذِبَةِ بَعْدُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَّحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيَ۔

کا کہا کعب نے پھر کوئی نعمت نہ دی ہے مجھے اللہ نے میرے نزدیک اسلام کے بعد اس سے بڑی کہ میں نے سچ بولا رسول اللہ سے اور میرے دونوں ساتھیوں نے اور جھوٹ نہ بولے ہم کہ ہلاک ہوں ہم جیسے ہلاک ہوئے اور لوگ اور مجھے خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہ آزمایا ہوگا سچ میں جیسا مجھے آزمایا ہے اور قصداً جھوٹ نہ بولا میں اس کے بعد کبھی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ رکھے گا باقی عمر میں جھوٹ سے۔

ف: مروی ہوئی یہ حدیث اس اسناد کے سوا اور سند سے زہری سے اس میں یہ ہے کہ روایت ہے عبدالرحمٰنؒ بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کعب سے اور اس کے سوا اور بھی کچھ کہا گیا ہے یعنی اس کی سند میں اور روایت کی یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مالک سے کہ ان کے باپ نے روایت کی کعب بن مالک سے۔ مترجم: قولہ میں کبھی پیچھے نہیں رہا یعنی غزوۂ تبوک تک کوئی غزوہ ایسا نہیں ہوا کہ جس میں حاضر نہ رہا ہوں سوائے غزوۂ بدر کے جس لڑائی میں حضرت ﷺ تشریف لے گئے وہ غزوہ ہے نہیں تو سریہ قولہ اور ملے دونوں لشکر آہ یعنی شام سے قافلہ کفار کا آتا تھا حضرت ﷺ کے لوٹنے کو نکلے اور قریش اپنے قافلہ کو بچانے ہزار جوان مسلح زرہ پوش کے ساتھ نکلے اتفاقاً قافلہ الگ سے چلا گیا اور دونوں لشکر مقابل ہو گئے قولہ میں نہیں دوست رکھتا آہ لیلۃ العقبہ وہ رات ہے کہ انصار نے مکہ میں حضرت ﷺ سے بیعت کی اسلام اور تائید پر مراد ان کی یہ ہے کہ بیعت مذکور میرے نزدیک غزوۂ بدر سے اولیٰ ہے کہ اس دن عالی ہمتی انصار کی اور جرأت اور نصرت رسول اللہ ﷺ کی ظاہر ہوئی قولہ اور ذکر کیا قصہ لما آہ بغوی نے اس قصہ کو یوں روایت کیا ہے کہ مسلمان غزوۂ تبوک میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ بہت تھے اور کوئی دفتر تو آپ ﷺ کے ساتھ رہتا نہ تھا کہ نام حاضرین کے لکھے جائیں پھر جو حضرت ﷺ کے ساتھ نہ ہوا اس نے یہی خیال کیا کہ میرا حال حضرت ﷺ کو کیونکر معلوم ہوگا جب تک وحی نہ اترے اور یہ غزوہ ایسے وقت ہوا کہ پھل پک رہے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے اسی کی طرف میل تھا کہ تیاری کر دی رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے پھر میں نے قصد کیا تیاری کا مگر کچھ تیاری نہ کی اور میں کہتا تھا جب چاہوں گا کر لوں گا یہاں تک کہ وہ روانہ ہو گئے اور میں نے کہا کہ میں ایک دو روز میں تیاری کر کے ان سے جا ملوں گا پھر میں اسی تردد میں رہا کہ غزوہ شروع ہو گیا اور میں قصد کرتا تھا کہ ان سے جا ملوں اور کاش میں جا ملتا اور میں جب حضرت ﷺ کے بعد نکلتا تو اپنے ساتھ کسی کو نہ پاتا تھا مگر اس کو جو نفاق میں ڈوبا ہوا تھا یا معذور تھا اور حضرت ﷺ نے مجھے یاد نہ کیا تھا یہاں تک کہ پہنچے تبوک میں پھر جب وہ تبوک میں پہنچے فرمایا آپ ﷺ نے کیا کیا؟ کعب نے عرض کی ایک شخص نے بنی سلمہ سے کہ روک رکھا اس کو محبت زن و مال کی نے۔ کہا معاذ بن جبل نے کہ ہم اس کو اچھا جانتے ہیں پھر اتنے میں ایک شخص دور سے نظر آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ابو خیثمہ ہے پھر وہ ابو خیثمہ ہی تھے اور وہ صحابی تھے کہ صدقہ دیا تھا انہوں نے ایک صاع تمر اور طعن کیا تھا ان پر منافقوں نے کہا کعب نے جب خبر پہنچی مجھ کو حضرت کے لوٹنے کی تو میں نے ارادہ کیا جھوٹ بولنے کا۔ مشورہ لیا میں نے ہر عاقل سے پھر حضرت ﷺ تشریف لائے میرا وہ خیال باطل جاتا رہا اور میں یقین لایا کہ میں ہرگز نہ بچوں گا آپ ﷺ سے جھوٹ بول کر اور مصمم ارادہ کیا میں نے سچ کا اور حضرت ﷺ کی عادت تھی کہ جب تشریف لاتے سفر سے پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور لوگوں میں بیٹھتے پھر جب حضرت ﷺ بیٹھے مخالفین آئے اور جھوٹی قسمیں کھانے لگے اور وہ اسی پر کئی آدمی تھے۔ پھر ان کے اظہار کو حضرت ﷺ نے قبول فرمایا اور اسرار ان کا اللہ تعالیٰ کو سونپا اور جب میں حاضر ہوا آپ ﷺ غضبناک شخص کے طور پر مسکرائے اور فرمایا آؤ میں گیا اور آپ ﷺ کے آگے بیٹھا آپ ﷺ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے نہیں

خریدی تھی سواری اپنی میں نے عرض کیا کہ البتہ یارسول اللہ! اگر میں کسی دنیادار کے پاس ہوتا تو اس کے غضب سے کوئی عذر کر کے بچ جاتا اور مجھے بہت تقریر آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر میں جھوٹ بولوں گا تو آپ ﷺ سے تو آپ راضی ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو پھر مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر میں سچ کہوں تو آپ ﷺ مجھ سے گراں خاطر ہوں گے مگر امید ہوگی کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے عفو کی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں بہت قوی اور مالدار تھا جب پیچھے رہا آپ ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اس نے سچ کہا جاتو جب تک اللہ حکم کرے تیرے حق میں اور کئی لوگ بنی سلمہ کے میرے ساتھ ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس سے قبل تو نے کوئی گناہ کیا ہو اور تو نے کیوں نہ عذر نہ کر دیا اور پیچھے رہنے والوں کی طرح اور کافی ہو جاتا تیرے گناہ کے لئے استغفار رسول اللہ ﷺ کا۔ اور یہاں تک انہوں نے مجھے ابھارا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اب جاؤں اور جھوٹ بولوں حضرت ﷺ سے پھر میں نے پوچھا کہ میرا سا حال کسی اور کا بھی ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں! دو شخصوں کا اور ان کو بھی حضرت ﷺ نے یہی کہا جو تجھے کہا۔ میں نے کہا وہ کون ہیں؟ کہا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور وہ دونوں نیک تھے۔ حاضر ہوئے تھے بدر میں اور ان کی تابعداری بہتر تھی پھر منع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ہم تینوں سے بات کرنے کو پھر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہاں تک کہ زمین مجھ پر تنگ ہوگئی اور گزریں ہم پر پچاس راتیں اور وہ دونوں صاحب گھر بیٹھے روتے تھے اور میں جوان اور کڑے دل کا تھا سو میں نکلتا اور نماز پڑھتا' سابقون کے ساتھ اور بازار میں جاتا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا اور حضرت ﷺ کے ساتھ حاضر ہوتا اور سلام کرتا جب آپ ﷺ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل میں کہتا کہ حضرت ﷺ نے ہونٹ ہلائے میرے جواب کے لئے یا نہیں اور آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپ ﷺ کو دیکھتا پھر جب میں اپنی نماز میں لگ جاتا آپ ﷺ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا آپ ﷺ اور طرف دیکھنے لگتے یہاں تک کہ جب اس کو مدت گزر گئی میں ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کے پاس گیا اور وہ چچیرے بھائی تھے میرے اور میرے بڑے دوست تھے اور سلام کیا میں نے اور انہوں نے جواب نہ دیا۔ سو میں نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اے ابی قتادہ اللہ کی کیا تم نہیں جانتے کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ کو اور اس کے رسول (ﷺ) کو۔ پھر وہ چپ رہے پھر میں نے ان کو دوبارہ قسم دی پھر چپ رہے پھر قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) خوب جانتا ہے۔ پھر میری آنکھیں بھر آئیں اور میں لوٹا اور راہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک شخص شام کے لوگوں میں سے جو غلہ لایا تھا اور مدینہ میں بیچتا تھا کہہ رہا تھا کہ بتادو مجھے کعب بن مالک کو پھر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اس نے بادشاہ غسان کا۔ اس میں لکھا تھا کہ ہم نے سنا ہے تمہارے صاحب نے (یعنی نبی ﷺ نے) تم پر ظلم کیا سو تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری بہت خاطر کریں گے پھر جب میں نے اسے پڑھا' میں نے کہا یہ اور بلا آئی۔ سو میں نے اسے چولہے میں ڈال دیا پھر جب مجھ پر چالیس راتیں گزر گئیں اسی وقت ایک قاصد رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تو دور رہ اپنی بیوی سے۔ میں نے کہا طلاق دوں؟ کہا نہیں بس جدا رکھو اس کو اور پاس نہ جا اس کے اور میرے رفیقوں کو بھی یہی پیغام بھیج دیا۔ تب میں نے اپنی بیوی سے کہا تو اپنے میکے جا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ کرے اور ہلال بن امیہ کی بیوی حضرت ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کی یارسول اللہ! ہلال بوڑھا نکما ہے اور کوئی اس کا خادم نہیں پھر آپ ﷺ کو ناگوار ہے کہ میں اس کی خدمت کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مگر وہ تجھ سے صحبت نہ کرے اس نے عرض کی کہ وہ کسی طرف ہلتا بھی نہیں اور ہمیشہ روتا رہا ہے جب سے یہ امر ہوا ہے۔ کہا کعب نے کہ مجھ سے بھی لوگوں نے کہا کہ تم بھی عذر کرو کہ تمہیں بھی اجازت مل جائے جیسے ہلال کی بیوی کو اجازت مل گئی خدمت کرنے کی۔ کہا قسم ہے اللہ کی میں آپ ﷺ سے اجازت نہ مانگوں گا اور معلوم نہیں کہ جب میں اجازت مانگوں تو حضرت ﷺ کیا فرمائیں اور میں بھی جوان ہوں۔ پھر ٹھہرا میں اسی حال پر دس راتیں اور پوری ہوگئیں پچاس راتیں ہم پر جس دن

فرمایا تھا حضرت ﷺ نے ہم سے بات نہ کرنے کا۔ پھر جب میں نے نماز پڑھی فجر کی پچاسویں رات کی اور میں اپنے کوٹھے پر تھا اور میں اسی حال میں تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ زمین مجھ پر تنگ آ گئی تھی۔ سنی میں نے آواز ایک پکارنے والے کی کہ جب سلع پر پکارتا تھا کہ اے کعب! خوشخبری ہو تجھ کو اور میں سجدہ میں گر پڑا۔ باری تعالیٰ کے آگے اور جانا میں نے کہ آئی میرے لئے کشادگی اور خبر دی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور ہماری توبہ قبول ہونے کی جب نماز پڑھ چکے اور لوگ دوڑے مجھے بشارت دینے کو اور ایک سوار نے گھوڑا دوڑایا مجھے خبر دینے کو اور بنی اسلم میں کا ایک مرد دوڑا مگر آواز پکارنے والے کی مجھے سوار سے پہلے پہنچی۔ پھر جب میرے پاس آیا وہ شخص جس نے مجھے بشارت دی تھی میں نے اپنے کپڑے اتار کر اس کو پہنا دیئے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میرے پاس وہی کپڑے تھے اور وہ کپڑے میں نے مانگ کر پہنے تھے اور حاضر ہوا میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اور ملے لوگ مجھ سے فوج فوج۔ مبارکباد دیتے تھے مجھے توبہ قبول ہونے کی یہاں تک کہ میں داخل ہوا مسجد میں اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے گرد لوگ جمع تھے۔ باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا۔

۳۱۰۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ قَدْ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَاِنِّيْ لَاَخْشٰى اَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ قُرْاٰنٌ كَثِيْرٌ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ عُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْهِ الَّذِيْ رَاٰى قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَهُمَا صَدْرَ اَبِيْ

۳۱۰۳: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ ابوبکر صدیقؓ نے بلا بھیجا ان کو جب لڑائی ہوئی تھی یمامہ کی اور عمر بن خطاب بھی ان کے پاس بیٹھے تھے پھر ابوبکر صدیقؓ نے کہ عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ قتل کی گرم بازاری ہوئی قراء قرآن کے ساتھ یمامہ کے دن اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر بہت ہوا قتل قاریوں کا ہر ہر مقام میں تو جاتا رہے بہت سا قرآن (یعنی امت کے ہاتھ سے) اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم حکم کرو قرآن کے جمع کرنے کا ابوبکرؓ نے کہا کیونکر کروں میں وہ کام کہ نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے عمرؓ نے کہا یہ واللہ بہتر ہے سو اسی طرح وہ مجھ سے تکرار کرتے رہے اس بارہ میں یہاں تک کہ کھول دیا اللہ نے میرے سینہ پر جو کھول دیا تھا عمرؓ کے سینے پر اور مناسب جانا میں نے جو مناسب جانا انہوں نے زید نے کہا کہ پھر ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا کہ تم جوان عاقل ہو اور ہم تم کو متہم نہیں کرتے کسی بات میں اور تم رسول اللہ کے وقت میں قرآن لکھتے تھے سو درپے ہو تم قرآن کے کہا زید نے قسم ہے اللہ کی اگر حکم دیتے مجھے کسی پہاڑ کے پہاڑوں میں سے تو مجھ پر اتنا گراں نہ گزرتا میں یہی کہتا تھا کہ کیونکر کرو گے تم اس کام کو جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا ابوبکرؓ نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ بہتر ہے پھر مجھے سمجھاتے رہے دونوں یہاں تک کہ کھول دیا اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ پر جو کھول دیا تھا ابوبکرؓ و عمرؓ کے سینہ پر اور درپے ہوا میں قرآن کے جمع کرنے کے اکٹھا کرتا تھا میں پرچوں سے کھجور کے پتوں اور لخاف یعنی نرم پتھروں پر سے (حضرت کے وقت میں

بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ بَرَاءَةَ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

۳۱۰۴: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ اَرْمِيْنِيَّةَ وَاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاٰى حُذَيْفَةُ اِخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكَ فَاَرْسَلَتْ حَفْصَةُ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتّٰى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِيْ نَسَخُوْا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

انہیں چیزوں پر لکھا ہوا تھا) اور جمع کرتا تھا میں لوگوں کے سینہ سے سو پایا میں نے اخیر سورۂ براءت کا خزیمہ بن ثابت کے پاس لقد جاءکم رسول سے آخر تک یعنی آیا تمہارے پاس رسول تم میں کا گراں ہے اس پر جو چیز تمہیں تکلیف میں ڈالے آرزو رکھتا ہے تمہاری ہدایت کی مؤمنوں پر شفقت رکھنے والا ہے مہربان اور پھر اگر پھر جائیں تو کہہ دے تو کافی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کسی کی عبادت نہیں سوائے اس کے اس پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ مالک ہے بڑے تخت کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۰۴: روایت ہے انسؓ سے کہ حذیفہؓ آئے عثمانؓ بن عفان کے پاس اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے آرمینیہ اور آذربیجان کی فتح میں اہل عراق کے ساتھ پھر دیکھا حذیفہ نے اختلاف ان کا قرآن میں تو کہا عثمانؓ بن عفان سے کہ اے امیر المؤمنین خبر لیجیے اس امت کی اس سے پہلے کہ مختلف ہو جائیں وہ قرآن میں جیسے کہ مختلف ہو گئے یہود و نصاریٰ اپنی کتابوں میں سو عثمانؓ نے پیغام بھیجا حفصہؓ کی طرف کہ بھیج دو تم ہم کو مصحف کہ نقل کر لیں ہم اس سے اور مصحفوں میں پھر پھیر بھیجیں گے ہم اس کو تمہارے پاس پھر بھیج دیا حفصہؓ نے مصحف حضرت عثمانؓ کے پاس اور بھیجا عثمان نے زید بن ثابت کو اور سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس کہ نقل کریں یہ لو مصحف کی مصاحف میں اور کہا تینوں فرشتوں سے کہ جب زید بن ثابت اور تم میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس لیے کہ قرآن انہی کی زبان میں اترا ہے پھر یہاں تک ہوا کہ نقل کی انہوں نے اس مصحف کی کئی مصحفوں میں اور بھیجا حضرت عثمانؓ نے ایک ایک مصحف ہر جانب ان مصحفوں میں سے کہ جو نقل کیے گئے تھے کہا زہری نے اور روایت کی مجھ سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت نے کہا نہ ملی مجھے ایک آیت سورۂ احزاب کی جو میں سنا کرتا تھا رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا ...... پھر ڈھونڈھا میں نے اس کو اور پایا اسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابی خزیمہ کے پاس سو ملا دی میں نے اس کی سورت میں کہا زہری نے کہ پھر اختلاف کیا اس دن لفظ تابوت میں تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُ وَاللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُّهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَوْاَبِيْ خُزَيْمَةَ فَاَلْحَقْتُهَا فِيْ سُوْرَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاخْتَلَفُوْا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوْتِ وَالتَّابُوْهِ فَقَالَ الْقُرَشِيُّوْنَ التَّابُوْتُ وَقَالَ زَيْدٌ اَلتَّابُوْهُ فَرُفِعَ اخْتِلَا فُهُمْ اِلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ اُكْتُبُوْهُ التَّابُوْتَ فَاِنَّهٗ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُعْزَلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمُصْحِفِ وَيَتَوَلاَّ هَا رَجُلٌ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَسْلَمْتُ وَاِنَّهٗ لَفِيْ صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيْدُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَلِذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِيْ عِنْدَكُمْ وَغُلُّوْهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَالْقُوا اللّٰهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ ذٰلِكَ كَرِهَ مِنْ مَّقَالَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رِجَالٌ مِنْ اَفَاضِلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔

قریشیوں نے کہا تابوت اور زید نے کہا تابوہ اور لے گئے اس اختلاف کو عثمانؓ کے پاس اور فرمایا آپ نے کہ تابوت لکھو اس لیے کہ قرآن اترا ہے قریش کی زبان میں زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو ناگوار ہوا زید بن ثابت کا قرآن لکھنا اور کہا انہوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے میں تو معزول کیا جاؤں قران لکھنے سے اور متولی ہوا اس کا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اسلام لا چکا تھا اور وہ کافر کی پیٹھ میں تھا مراد لیتے تھے اس قول سے زید بن ثابت کو اور اسی لیے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ اے عراق والو! چھپا رکھو تم اپنے قرآن اپنے پاس اور مقفل کر رکھو ان کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چھپا رکھے گا کوئی چیز لائے گا اسکو قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے اپنے قرآن لے کر زہری نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ بات ابن مسعود کی بڑے بڑے افضل اصحاب رسولؐ کو ناگوار ہوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی حدیث زہری کی اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے۔

خاتمہ: سورۂ انفال اور براءت گویا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اس میں احکام جہاد کا ایسا اہتمام کیا گیا ہے جیسے سورۂ حج میں احکام حج اور سورۂ یوسف میں ان کے قصہ کا ضروریاتِ جہاد اس میں بکثرت مذکور ہیں اور احکام قتل واسر بہ تفصیل مسطور مجاہد کے لئے یہ پروانہ ہے جنت کا اور غازی کے لئے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اس میں مذکور ہے انفال کا اور مملوک ہونا اس کا اللہ اور رسول کے اور تذکیر وعدۂ الٰہی کے ساتھ ایک گروہ کے یعنی قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دعا اور استغاثہ رسول اللہ ﷺ کا جنگ بدر میں اور تائید ملائکہ کی باذن الٰہی اور تذکیر بغشیان نعاس اور انزال ماء اور اثباتِ ملائکہ کا قلوب مؤمنین کے لئے اور رعب ڈالنا اللہ تعالیٰ کا قلوبِ کفار میں اور ملائکہ کو وحی ہونا کہ کافروں کے سروں پر اور ہر جوڑوں پر ماریں اور نہی کافروں کے مقابلے سے بھاگنے کی اور ہونا کافروں کے قتل اور رمی کا اللہ کی جانب سے اور تخویف فتنہ عامی سے اور یاد دلانا اہل اسلام کے ضعف کا مکہ میں اور وعدہ فیصلہ کا کافروں اور مؤمنین کے بیچ میں اور ذکر کافروں کے مشورہ کا جو دارالندوہ میں ہوا تھا۔ حضرت کے قید وقتل واخراج کے بارہ میں اور دعا ابوجہل کی جنگ بدر میں نکلتے وقت باب کعبہ پر اور خطاب کافروں سے کہ جنگ سے باز رہو ورنہ بدر کی طرح پھر شکست پاؤ گے اور دوستی اللہ تعالیٰ کی اور مددگار رہنا اس کا مسلمانوں کے لئے اور حکم غنیمت کے خمس نکالنے کا رسول اللہ ﷺ اور ذوی القربیٰ اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافر کے واسطے اور حال جنگ بدر کا اور ملاقات دو لشکروں کی اور قلیل دیکھنا ہر لشکر کا دوسرے کو اور حکم ذکر کثیر اور ثباتِ قدمی کا وقت مقابلہ کفار کے اور امر خدا کی اطاعت کا اور نہی تنازع سے اور ہونا جبن کا بسبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا اور جائز ہونا نقض صلح کا اس شخص سے کہ خوفِ

خیانت نہ ہو اور امر تیاری کا سامانِ جہاد کے اور گھوڑے باندھنے اور مال خرچ کرنے کا جواز اور قسم ساتھ کفار کے اور دشمن اللہ تعالیٰ کا تائید مؤمنین اور ان کی تالیف قلوب کے ساتھ کافی ہونا اللہ کا نبی ﷺ کو اور تابعدار مؤمنوں کو اور امر مؤمنوں کی ترغیب وتحریص کا قتال و جہاد پر۔ وعدہ بیس نصر کے غلبہ کا دوصد کافر پر اور تخفیف اس حکم کی اور وعدہ ایک سو کے غلبہ کا دوسو کافر پر۔ انکار فدیہ لینے پر اساریٰ بدر سے۔ تحلیل مالِ غنیمت کی۔ محبت مؤمنین ومہاجرین ومجاہدین وانصار کی ایک دوسرے سے اور محبت وولایت کافروں کی آپس میں سچے مؤمن ہونا مہاجرین ومجاہدین اور انصار کا اور الحاق مجاہرین واپسین کا ساتھ سابقین کے تمام ہوئے مضامین جہاد سورۂ انفال کے اس کے سوا اور بہت سے فوائد عمدہ مذکور ہیں چنانچہ سات صفتیں مؤمنوں کی خوفِ الٰہی اور زیادتی ایمان کے وقت تلاوت قرآن کے اور توکل اور قائم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ مغفرت کا ان کے لئے اور عزت کی روزی کا امر جواب دینے اور لبیک کہنے کا جب خدا اور رسول کسی کو بلائے۔ حرمت خیانت کی اور فتنہ مال اور اولاد کا اساطیر الاولین کہنا کافروں کا قرآن کو مانع ہونا کافروں کا مسلمانوں کو مسجد حرام سے۔ مشرکوں کی نماز بیت اللہ میں سیٹی بجانا اور تالیاں تھیں۔ نہی ان کی تشبیہ سے جو بطر اور ریا کی راہ سے اپنے گھروں سے نکلے۔ کافروں کا حال وقت مرگ کے۔ اللہ کسی کو نعمت دے کر بدلتا نہیں جب تک وہ اپنی نیت نہ بدلے۔ ہلاک آلِ فرعون کا اور تبدیل نعمت کی عذاب سے بسبب ذنوب کے۔ خیانت رسول ﷺ کی عین خیانت خدا کی ہے۔ ہونا وراثت کا اولوا الارحام میں انتہیٰ اور سورۂ توبہ میں متعلقات جہاد سے مذکور ہے براءت خدا اور رسول ﷺ کی ان مشرکوں سے کہ جن سے صلح تھی اور رخصت چار مہینے کی جن سے صلح نہ تھی اور قتل کا حکم بعد گزرنے مشہور مذکورہ کے۔ حکم ہاتھ اٹھانے کا مشرکوں کے قتل سے بشرطِ توبہ اور ادائے نماز وزکوٰۃ کے حکم مستامن کا۔ امر عہد کے پورا کرنے کا اور ان کافروں سے جن سے خیانت سرزد نہ ہوئی۔ لحاظ عہد وقرابت نہ رکھنا مشرکوں کا۔ حکم اس ذمی کے قتل کا جو نقض عہد اور دین پر ہمارے طعن کرے۔ تحریض قتل پر کفار مکہ کے۔ ضرر ہونا مؤمنوں کے امتحان کا ساتھ جہاد کے۔ برابر نہ ہونا سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مہاجرین اور مجاہدین کی دوسرے مؤمنوں پر۔ بشارت رحمت و رضوان و جنات و اجر عظیم کی مجاہدین ومہاجرین کے لئے۔ نہی کافروں سے صحبت رکھنے کی اگرچہ اقرباء ہوں اور عتاب غیر خدا کی محبت پر اباء اور ابناء واخوان وغیرہ سے اور فسق ان لوگوں کا جو ان کی محبت میں جہاد سے باز رہیں۔ یاد دلانا نصرتِ الٰہی کا مواطن کثیرہ اور یوم حنین میں اور نزول سکینہ اور جنود ملائکہ کا۔ وعدۂ توبہ کا ان کافروں کے لئے جو جنگ حنین میں باقی رہے منع کرنا مشرکوں کا مسجد الحرام سے اور نجس ہونا ان کا۔ تحریض کافروں کے قتل پر یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں۔ وعدہ عذاب اور داغ دینے کا ان لوگوں کی پیشانی اور کروٹوں پر جو جہاد میں مال نہیں خرچتے۔ تعجب ان مسلمانوں کے حال پر جو جہاد میں نکلنے کے لئے سستی کرتے ہیں تخویف ان مسلمانوں کی جو جہاد میں کوچ نہیں کرتے عذاب الیم کے ساتھ فضیلت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور رفاقت ان کی غار میں وقت ہجرت کے۔ حکم کوچ کا جہاد کے لئے ہر حال میں عتاب ان صحابیوں پر جو غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہوئے مذمت عذر کرنے والوں کی جہاد میں۔ کامل الایمان لوگ گھر میں رہنے کا اذن نہیں مانگتے۔ مذمت جہاد سے بیٹھ رہنے والوں کی منافقوں کا جاسوس ہونا لشکر اصحاب میں فتنہ کرنا منافقوں کا جہاد میں۔ اذن طلب کرنا جد بن قیس کا جو منافق تھا گھر میں رہنے کے لئے جواب ان منافقوں کا جو مصائب پر مومنوں کے خوش ہوتے تھے۔ قبول نہ ہونا منافقوں کے صدقات کا۔ جہاد میں مال خرچ نہ کرنا اور نماز میں سستی کرنا نفاق ہے۔ جھوٹی قسمیں کھانا منافقوں کا کہ ہم مؤمن ہیں۔ عیب کرنا ذی الخویصرہ تمیمی کا کافروں اور منافقوں سے قصد کرنا منافقوں کا کہ رسول ﷺ کو قتل کریں۔ شب عقبہ میں غزوۂ تبوک سے لوٹتے وقت عہد کرنا منافقوں کا کہ اگر ہم مال پائیں صدقہ دیں اور حال ثعلبہ خوش ہونا منافقوں کا گھر بیٹھ رہنے پر جہاد چھوڑ کر۔ خطاب نبی ﷺ کو کہ اگر کوئی منافق پھر اجازت جہاد میں رفیق ہونے کی طلب کرے تو اسے اجازت نہ دو۔ مذمت امیروں کی اور اجازت چاہنا ان کا گھر میں بیٹھ رہیں اور جہاد میں نہ جائیں۔

وعدہ خیرات اور فلاح اور جنات وانہار وخلود اور فوزِ عظیم کا مجاہدین کے لئے۔ مذمت ان اعراب کی جو گھر میں رہنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ رخصت ترکِ جہاد کی بیماروں اور ضعیفوں اور مفلسوں کے لئے جو سواری نہیں پاتے۔ الزام اور مذمت ان گھر بیٹھنے والوں کی جو امیر ہیں۔ معذرین کا آنا حضرت ﷺ کے پاس بعد غزوۂ تبوک کے اور قبول نہ ہونا ان کے عذر کا فضیلت سابقین اولین کے مہاجرین و انصار سے فضیلت مجاہدوں کی اور خریدنا اللہ تعالیٰ کا ان کے جان و مال کو عوض میں جنت کے۔ صفت خریدارانِ جنت کی توبہ اور عبادت اور تحمید اور سیاست اور امر معروف اور نہی منکر وغیرہ سے۔

قبول توبہ مہاجرین وانصار جو غزوۂ تبوک میں مطیع رسول ﷺ ہے۔ نزول توبہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع یا ابن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ کا۔

اہل مدینہ کو جائز نہیں کہ نبی ﷺ سے تخلف کریں یا اپنی جان ان کی جان سے عزیز رکھیں۔ اجر مجاہدوں کی تشنگی اور گرسنگی اور زمین طے کرنے کا اور مال خرچ کرنے کا۔

فرض کفایہ ہونا جہاد کا۔ امر ان کافروں سے لڑنے کا جو مسلمانوں کے ملک سے قریب ہیں۔ یہ مضامین سب متعلق جہاد ہیں اور چونکہ منافقوں کا امتحان کامل جہاد میں ہوتا ہے اس لئے منافقوں کے احوال بہت اس میں مذکور ہیں۔ چنانچہ منجملہ اس کے ناگوار ہونا بہبودی رسول ﷺ کا ان پر اور خوش ہونا ان کا مصیبت سے رسول ﷺ کے اور مؤمنوں کے اور مقبول نہ ہونا ان کے مال کا اور سستی ان کی نماز میں اور وعید ان کی عذاب کے ساتھ اموال و اولاد کی اور بھاگ جانا ان کا رسول ﷺ کے پاس سے اگر کہیں پناہ پائیں اور اذیت دینا ان کا نبی ﷺ کو کہ یہ فقط کان رکھتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھانا ان کا نبی ﷺ اور مؤمنوں کو راضی کرنے کو اور ڈرنا ان کا نزولِ قرآن سے کہ اس میں اسرار ان کے طشت از بام ہو جاتے تھے اور استہزاء کرنا ان کا خدا اور رسول ﷺ سے اور حیلہ کرنا لہو ولعب کا اور کافر ہو جانا ان کا بری بات سکھانا اور اچھی بات سے منع کرنا ان کا وعید نارِ جہنم کی ان کے لئے اور لعنت خدا کی ان پر اور تشبیہ حضرت ﷺ کے زمانے کے منافقوں کی اگلے منافقوں سے اور ہلاک اور حبط اعمال اور خسرانِ دارین ان کا۔ تحریض منافقوں کے واسطے توبہ کی طعن کرنا منافقوں کا ان مؤمنوں پر جو اپنے مشقت کے مال سے صدقہ لاتے تھے اور وعید عدم مغفرت کی ان کے لئے۔ نہی نمازِ جنازہ پڑھنے سے منافقوں کی اور ان کے مال و اولاد کے پسند کرنے سے۔ خبر دینا اللہ کا پیشتر سے کہ منافق اپنے معذور ہونے پر جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ اشد ہونا اعراب کا کفر اور نفاق میں اور تاوان جاننا ان کا اس مال کو جو راہ الٰہی میں خرچ ہو۔ منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ میں' خطاب منافقوں کو کہ تم عمل کرو اللہ تمہارے عمل دیکھتا ہے۔ مسجد ضرار بنانا منافقوں کا اور نہی نبی ﷺ کو اس مسجد میں کھڑے ہونے سے اور کہنا منافقوں کا وقت نزولِ سورۃ کے کہ ایمان کس کا زیادہ ہوا امتحان منافقوں کا ہر سال میں ایک یا دوبار۔ نظر کرنا بعض منافقوں کا بعض پر وقت نزولِ سورہ کے اور سوا اس کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔

چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانے سے اور بنانا اور آباد کرنا مسجد کا شامل ہے مؤمنین کے اور کہنا یہود و نصاریٰ کا کہ عزیر علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام فرزند ہیں خدا کے اور معبود ٹھہرالینا ان کا اپنے احبار و رہبان کو سوا خدا کے اور ارادہ کافروں کا کہ نورِ خدا اپنے منہ سے بجھادیں اور تمنن ارسال رسول ﷺ پر اور وعدۂ غلبہ دین کا۔ خطاب مؤمنوں کو اور حرام خور ہونا اکثر احبار اور رہبان کا۔ بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب میں جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے مقرر کرنا کافروں کا ایک مہینے کی جگہ دوسرے کو۔ یاد دلانا قوم نوح اور در عاد و ثمود اور قوم ابراہیم اور اصحاب مدین اور موتفکات کی ہلاک کا بسبب گناہوں کے۔ محبت اور دوستی مؤمنوں کی مؤمنوں سے اور امر معروف اور نہی منکر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت خدا اور رسول کرنا ان کا اور وعدۂ محبت کا ان کے لئے۔ حال اعراب مؤمنین کا اور موجب قربت الٰہی ہونا

دعائے رسول کا ان کے لئے۔ حال ان لوگوں کا کہ جو اعمال نیک و بد رکھتے ہیں۔ صفاتِ باری تعالیٰ کی قبول توبہ عباد اور اخذ صدقات اور تواب و رحیم ہونا اس کا، فضیلت مسجد قباء کی اور بناء اس کی تقویٰ پر مالکیت اور احیاء اور امانت اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور قبول توبہ ان اصحاب کی کہ غزوۂ تبوک میں رفیق رہے خبر دینا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی اور حریص ہونا اس ہماری ہدایت پر اور رافت اور رحمت کی مومنوں پر۔

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

سورۂ یونس کا بیان

۳۱۰۵: عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا وَ يُرِيْدُ اَنْ يُّنْجِزَكُمُوْهُ قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّيْنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ۔

۳۱۰۵: روایت ہے صہیب سے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ یعنی جو لوگ نیک ہیں ان کو اچھا بدلہ ہے اور زیادتی فرمایا آپؐ نے کہ جب داخل ہونگے جنتی جنت میں ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو پورا کرنے والا ہے جنتی کہیں گے کیا روشن نہیں ہوئے چہرے ہمارے اور نجات نہیں ہوئی ہم کو دوزخ سے اور داخل نہیں کیے گئے ہم جنت میں یعنی اب کونسی نعمت باقی رہی فرمایا آپؐ نے پھر کھول دیا جائے گا پردہ (جو خالق اور مخلوق کے بیچ میں ہوگا) فرمایا آپؐ نے کہ پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دی انکو کوئی چیز زیادہ پیاری نظر کرنے سے اس تعالیٰ کے جمال مبارک پر۔

ف: حدیث حماد بن سلمہ کی اسی طرح روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے مرفوعاً اور روایت کی سلیمان بن مغیرہ نے یہی حدیث ثابت سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے قول انہیں کا اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ یہ روایت ہے صہیبؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۱۰۶: عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ۔

۳۱۰۶: روایت ہے ایک مرد مصری سے اس نے کہا میں نے پوچھی تفسیر اس آیت کی ابوالدرداء سے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنی انکو بشارت ہے دنیا کی زندگی میں تو فرمایا نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ جب سے پوچھا میں نے نبیؐ سے سوا تیرے جب سے یہ نازل ہوئی، مراد اس بشارت سے نیک خواب ہے کہ دیکھتا ہے اسکو مسلمان یا دکھایا جاتا ہے وہ یعنی اللہ کی جانب سے۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے ابی صالح سمان سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ایک مرد مصری سے انہوں نے ابی الدرداء سے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مانند اس کے روایت کی ہم سے احمد نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور اس سند میں روایت نہیں عطاء بن یسار سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔

۳۱۰۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ

۳۱۰۷: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب ڈبویا اللہ تعالیٰ نے فرعون کو تو اس نے کہا میں ایمان لایا کہ بے شک نہیں کوئی معبود مگر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَقَالَ جِبْرَآئِيْلُ يَامُحَمَّدُ لَوْرَاَيْتَنِیْ وَاَنَا اٰخُذُمِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَاَدُسُّهٗ فِیْ فِيْهِ مَخَافَةَ اَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ۔

وہی جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ جبرئیل نے کہا کاش اے محمدؐ آپؐ مجھے دیکھتے اس وقت جب وہ کہتا تھا اور میں لیتا تھا کیچڑ دریا سے اور ڈالتا تھا اسکے مُنہ میں اس خوف سے کہ گھیر نہ لے اس کو اللہ کی رحمت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۰۸: عَنْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَاَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِیْ فِیْ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ خَشْيَةَ اَنْ يَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ اَوْخَشْيَةَ اَنْ يَّرْحَمَهٗ۔

۳۱۰۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا کہ جبرئیل ڈالتے تھے فرعون کے منہ میں مٹی اس ڈر سے کہ وہ یہ نہ کہہ دے لا الٰہ الا اللہ اور گھیرے اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت یا فرمایا اس ڈر سے کہ رحمت کرے اس پر اللہ تعالیٰ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔غریب ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ یونس ایک دریائے معرفت ہے کہ تشنہ کامان معارف الٰہیہ اس سے سیراب ہیں اور طالبانِ عقاد حقہ اس کی طلب میں ماہی بے آب۔ اس میں صفاتِ الٰہی اور اس کی الوہیت کا بیان زمین و آسمان کا چھ دنوں میں پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا عرش پر مستویٰ ہونا۔ تمام کائنات کے امور کی تدابیر کا مالک ہونا۔ اس کے فیصلوں میں کسی ایک کا بھی شفیع نہ ہونا۔ تمام مخلوقات کا وہی مرجع و ماویٰ ہے جہان کو پیدا کرنا اور پھر جزائے اعمال کے لئے دوبارہ پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر سورج‘ چاند کو روشن کرنا اور چاند کی منزلوں کا مقرر کرنا۔ دن رات کا بڑھنا اور گھٹنا‘ زمین و آسمان کا پیدا کرنا۔ ہمارے تمام اقوال و اعمال اور احوال پر اپنے علم سے احاطہ کرنا۔ کائنات ارض و سما میں سے کسی ذرّہ کا بھی اس سے مخفی نہ ہونا۔ اس کے اختیارات میں کسی ایک کا بھی شریک نہ ہونا اور عقائد ضروریہ کا ذکر کیا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کو یوں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے رات کو پرسکون بنایا اور دن کو روشن اور آخرت میں نیکوں کے لئے جنات و انہار اور گوناگوں بے شمار نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ کراماً کاتبین کا بندوں کے اعمال لکھنے کا بیان اور محسنین کے لئے وعدہ حسنٰی اور زیارت کا بیان اور قرآن مجید کا من جانب اللہ ہونا اور پہلی تمام کتابوں کا مصدّق ہونا اور اس سورہ میں دین کر ہر مسئلہ کی تفصیل ہے اور کفار سے قرآن کی مثل ایک سورت کے لانے کا مطالبہ اور ان کا اس کی مثل لانے سے عاجز ہونے کا بیان اور ایمان لانا بعض کا اس پر اور منکر ہونا بعض کا اور اس میں بیان ہے کہ قرآن مجید ایک بہت بڑی نصیحت و ہدایت اور رحمت ہے اور سینوں کی تمام بیماریوں کے لئے شفا ہے اور دنیا کے تمام خزانوں سے بہتر ہے اور مشرکوں کے حال کا ذکر ہے اس طرح کہ وہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے ہاتھ میں نہ نفع ہے اور نہ نقصان اور معبودانِ باطلہ کو شفعاء کہتے ہیں اور ان سے خالص دعا کرتے ہیں جبکہ کشتی ڈوبے اور نجات کے وقت سرکشی اور شرک میں مبتلا ہونا اور روبکاری مشرکوں کی حشر میں اور انکار کرنا ان کے معبودوں کا اپنی معبودیت سے اور اقرار کرنا مشرکوں کا رزاق اور مالک ہمارے سمع و بصر کا اور نکالنے والا زندہ کا مردے سے اور مردے کا زندہ سے اور مدبر امر وہی اللہ ہے اور پھر شریک کرنا غیروں کو اور اتمام حجت کا ان پر اور سوال مشرکوں سے کہ کوئی تمہارے معبودوں میں ایسا ہے کہ خلق اور اعادہ اس کا کر سکے اور بے دلیل ہونا اور اپنے گمان پر چلنا مشرکوں کا اور نفی شرک سے۔ نفی اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادت اور اشراک فی الدعا کی اخیر رکوع میں اور انسان کی شکایت سے مذکور ہے بہت دعا کرنا اس کا مصیبتوں میں اور غافل ہونا اس کا راحت میں اور ناشکری اس کی راحت میں جو مصیبت کے بعد حاصل ہو اور قصص ماضیہ سے مذکور ہے خطاب نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے اور نجات ان کی اور غرق ہونا قوم کا اور حالات موسیٰ علیہ السلام سے بعثت ان کی اور ہارون علیہ السلام

کی فرعون کی طرف اور ساحر کہنا اس کا اور پھیلانا ساحروں کا اپنے خرافات کو اور حکم الٰہی واسطے بنائے مساجد کے مصر میں اور واسطے قائم کرنے نماز کے اور بددعا موسیٰ علیہ السلام کی واسطے سخت ہو جانے قلب فرعون کے اور تجاوز کرنا بنی اسرائیل کا بحر سے اور ایمان لانا فرعون کا غرق کے وقت اور قبول نہ ہونا اس کے ایمان کا اور وعدہ ان کے بدن کی نجات کا اور اختلاف بنی اسرائیل کا علم آنے کے بعد اور معلوم ہونا ان کو محامد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور سوا اس کے اور فوائد عدیدہ اور مضامین پسندیدہ مذکور ہیں منجملہ ان کے نفع نہ دینا کسی قوم کے ایمان کا عذاب دیکھنے کے وقت سوا قوم یونس علیہ السلام کے اور موقوف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی پر اور نفع نہ دینا آیات کا بے ایمان کے لئے اور ہونا رسولوں اور مؤمنوں کی نجات کا اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر بنظر فضل و احسان کے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

سورۂ ہود کا بیان

۳۱۰۹: اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ يَزِيْدُ الْعَمَاءُ اَیْ لَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ۔

۳۱۰۹: روایت ہے ابی زرین سے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے کہاں تھا پروردگار ہمارا اپنی مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عماء میں تھا کہ اس کے نیچے بھی کچھ نہ تھا اور اس کے اوپر بھی کچھ نہ تھا اور پیدا کیا اس نے عرش اپنا پانی پر احمد نے کہا عماء کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

ف: اسی طرح کہتے تھے حماد بن سلمہ اس سند میں کہ روایت ہے وکیع بن حدس سے اور شعبہ و ابو عوانہ اور ہشیم وکیع بن حدس کہتے تھے یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۱۰: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُمْلِيْ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ۔

۳۱۱۰: روایت ہے ابو موسیٰ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو فرصت دیتا ہے اور کبھی حضرت نے يُمْلِيْ کی جگہ يُمْهِلُ فرمایا یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے اس کو پھر ہرگز نہیں چھوڑتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت: وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ سے آخر تک پڑھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی ابو اسامہ نے یزید سے مانند اس کے اور يُمْلِيْ کا لفظ کہا روایت کی ہم سے ابراہیم نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مانند اور يُمْلِيْ کا لفظ کہا اور شک نہیں کیا۔ مترجم: پوری آیات یوں ہے: وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ [هود: ۱۰۲] یعنی ایسا ہی پکڑنا ہے تیرے رب کا جبکہ وہ پکڑتا ہے کسی گاؤں والوں کو اور وہ ظالم ہوتے ہیں اور پکڑ اس کی سخت دردناک ہے۔

۳۱۱۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَ سَعِيْدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ فَعَلٰى مَا نَعْمَلُ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَوْعَلٰى شَيْءٍ لَّمْ

۳۱۱۱: روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت: فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَ سَعِيْدٌ یعنی آدمیوں میں بدبخت ہیں اور نیک بخت پوچھا میں نے نبی سے اور کہا میں نے اے اللہ کے نبی کس چیز کے موافق عمل کرتے ہیں ہم کیا ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہیں کہ جس سے فراغت

يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ۔

ہو چکی ہے یا ایسی چیز کہ جس سے فراغت نہیں ہوئی فرمایا آپؐ نے بلکہ ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہو تم کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے اور قلم جاری ہو گئے اس پر اے عمرؓ! لیکن ہر شخص پر وہی آسان ہے جس کیلئے وہ پیدا ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالملک کی روایت سے۔ **مترجم**: غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور ان کی سعادت اور شقاوت پہلے ہی سے لکھ چکا ہے اور اس کے مطابق بندے عمل کرتے ہیں البتہ نیک کو نیک عملی کی اور برے کو برے عمل کی توفیق دی جاتی ہے ہر شخص سے وہی بن پڑتا ہے جس کے لئے وہ بنتا ہے۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند ☆ میل او اندر دلش انداختند

۳۱۱۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَأَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا وَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ فَلَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاَتْبَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

۳۱۱۲: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی اس نے کہ میں نے چھوا ایک عورت کو مدینہ کے کنارہ پر اور میں نے اس سے سب کچھ کیا سوا جماع کے اور میں حاضر ہوں آپ ﷺ جو حکم فرما دیں (سبحان اللہ کیا ایمان تھا کہ سزا کے قبول کرنے کے لیے حاضر ہے) پھر عمرؓ نے کہا اللہ نے تیرا پردہ ڈھانپا تھا اگر تو بھی پردہ ڈھانپتا اور حضرت ﷺ نے اسے کچھ جواب نہیں دیا اور وہ چلا گیا پھر ایک مرد کو رسول اللہ ﷺ نے اس کے پیچھے بھیجا اور اسے بلایا اور اس کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اَقِمِ الصَّلٰوةَ ...... آخر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے وقت میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کو پھر صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی یہ بشارت اس شخص کے لیے خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ سب کے لیے ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کی اسرائیل نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور روایت کی سفیان ثوری نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی اور ان لوگوں کی روایت زیادہ صحیح ہے سفیان ثوری کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نیساپوری نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش سے اور سماک سے ان دونوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند معنوں میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند معنوں میں اور نہیں کہا انہوں نے اس سند میں عن سفیان عن الاعمش اور سلیمان تیمی نے روایت کی یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۱۱۳: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنْ

۳۱۱۳: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ایک مرد نے بوسہ لیا ایک

اِمْرَاَةٍ قُبْلَةَ حَرَامٍ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّیْلِ الْاٰیَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ اِلٰی هٰذِهٖ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَامِنْ اُمَّتِیْ۔

عورت کا کہ وہ حرام تھا اور آیا وہ نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا اس نے کفارہ اس کا پس اتری یہ آیت: اَقِمِ الصَّلٰوةَ ...... آخر تک پھر عرض کی اس مرد نے کیا یہ کفارہ میرا ہی ہے اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیرے لیے بھی ہے اور جو عمل کرے اس پر میری امت سے یعنی جو نماز پنجگانہ ادا کرے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۱۴: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ رَجُلًا لَقِیَ اِمْرَاَةً وَلَیْسَ بَیْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَیْسَ یَاْتِی الرَّجُلَ اِلٰی اِمْرَاَتِهٖ شَیْئًا اِلَّا قَدْاَتٰی هُوَاِلَیْهَا اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یُجَامِعْهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَتَوَضَّاَ وَیُصَلِّیَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِیَ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَامَّةً۔

۳۱۱۴: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا کہ اے رسول اللہ کے خبر دیجئے مجھے کہ ایک مرد ملا ایک عورت سے اور دونوں میں جان پہچان نہیں یعنی نکاح وغیرہ نہیں اور نہیں کرتا مرد اپنی عورت سے کوئی کام مگر کیا اس نے اس اجنبیہ کے ساتھ یعنی چھونا بوسہ لینا اور سوا اس کے مگر جماع نہ کیا اس سے کہا معاذؓ نے کہ پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: اَقِمِ الصَّلٰوةَ ...... آخر تک پھر حکم کیا آپ ﷺ نے اس کو کہ وضو کرے اور نماز پڑھے معاذؓ نے عرض کی اے رسول اللہ کے یہ بشارت خاص اسی کو ہے یا سب مؤمنوں کے لیے عام ہے فرمایا آپ ﷺ نے نہیں سب مؤمنوں کے لیے عام ہے۔

ف: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں ہے اس لئے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو سماع نہیں معاذ بن جبلؓ سے اور معاذ بن جبلؓ نے وفات پائی حضرت عمرؓ کی خلافت میں اور جب حضرت عمرؓ شہید ہوئی ہیں تو اس وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے بچے تھے اور روایت کی ہے انہوں نے عمرؓ سے اور دیکھا ہے ان کو اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث عبدالملک بن عمر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۳۱۱۵: عَنْ اَبِی الْیَسَرِ قَالَ اَتَتْنِی اِمْرَاَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ اِنَّ فِی الْبَیْتِ تَمْرًا اَطْیَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِیَ فِی الْبَیْتِ فَاَهْوَیْتُ اِلَیْهَا فَقَبَّلْتُهَا فَاَتَیْتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اُسْتُرْعَلٰی نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْاَحَدًافَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَیْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اُسْتُرْعَلٰی نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْاَحَدًافَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَخَلَفْتَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فِیْ اَهْلِهٖ بِمِثْلِ هٰذَا

۳۱۱۵: روایت ہے ابی الیسرؓ سے کہا انہوں نے کہ میرے پاس آئی ایک عورت کھجور لینے کو سو میں نے کہا کہ اس سے اچھی کھجور گھر میں ہے سو داخل ہوئی وہ میرے گھر میں سو جھکا میں اس کی طرف اور بوسہ لیا میں نے اس کا پھر آیا میں ابوبکرؓ کے پاس اور ذکر کیا میں نے اس کا تب فرمایا انہوں نے تو پردہ ڈھانپ اپنا اور توبہ کر اور کسی خبر مت کر پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں عمرؓ کے پاس آیا اور میں نے ذکر کیا اس کا ان سے انہوں نے بھی یہی کہا کہ تو پردہ ڈھانپ اپنا اور توبہ کر اور مت خبر کر کسی کو پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا آیا میں پیغمبر خدا ﷺ کے پاس اور ذکر کیا میں نے آپ ﷺ سے تب فرمایا آپ ﷺ نے کیا تو نے ایک غازی کے پیچھے

حَتّٰى تَمَنّٰى اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ وَاَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلًا حَتّٰى اُوْحِيَ اِلَيْهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ قَالَ اَبُو الْيَسَرِ فَاَتَيْتُهٗ فَقَرَاَهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً۔

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا تھا ایسا کام کیا اس کے گھر والوں کے ساتھ یہاں تک کہ آرزو کی اس نے کہ کاش میں اسلام نہ لایا ہوتا مگر اسی وقت اور گمان کیا اس نے کہ وہ دوزخ والوں سے ہے کہا راوی نے کہ سر جھکا لیا رسول اللہ ﷺ نے بڑی دیر تک یہاں تک کہ وحی بھیجی گئی آپ ﷺ کی طرف اَقِمِ الصَّلٰوةَ ...... سے آخر تک کہا ابوالیسرؓ نے پھر آیا میں آپ ﷺ کے پاس اور پڑھی میرے سامنے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پھر عرض کی آپ ﷺ کے اصحاب نے کہ اے رسول اللہ کے یہ بشارت خاص اس کے لیے ہے یا سب آدمیوں کے واسطے فرمایا آپ ﷺ نے نہیں سب آدمیوں کے لیے ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور قیس بن ربیع کو ضعیف کہا ہے وکیع وغیرہ نے اور شریک نے روایت کی یہ حدیث عثمان بن عبداللہ سے قیس بن ربیع کی روایت کے مانند اور اس باب میں ابی امامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے اور ابوالیسر کا نام کعبؓ بن عمرو ہے۔

خاتمہ : سورۂ ہود عجیب وغریب سورۃ ہے اس میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ نوح علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی قوم سے اور بنانا کشتی کا اور جوش مارنا تنور کا اور غرق ہونا قوم کا اور ان کے فرزند کنعان کا اور ٹھہرنا کشتی کا جودی پہاڑ پر اور قصہ ہود علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی اور ہلاک قوم کا عذاب غلیظ سے اور نجات ہود کی اور مؤمنوں کی اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور دعوت ان کی اور کونچے کاٹنا ناقہ کی اور ہلاک قوم کا جبرئیل علیہ السلام کی چنگھاڑ سے اور قصہ اضیاف ابراہیم علیہ السلام کا اور بشارت دینا اسحٰق اور یعقوب کی اور آنا ان کا لوط علیہ السلام کے پاس اور ہلاک قوم کا صبح کے وقت پتھر برسنے سے اور نجات لوط علیہ السلام کی اور قصہ شعیب علیہ السلام کا اور منع کرنا ان کا مکیال اور میزان کے کم کرنے سے اپنی قوم کو اور ہلاک کرنا ان کا چنگھاڑ سے اور نجات شعیب علیہ السلام کی اور مؤمنوں کی اور اس کے سوا اور بہت سے فوائد مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ

سورۂ یوسف کا بیان

۳۱۱۶ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَوْلَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَالَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ جَاءَنِي الرَّسُوْلُ اَجَبْتُ ثُمَّ قَرَاَ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ اِنْ كَانَ لَيَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ

۳۱۱۶ : روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بزرگ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے یوسف بیٹے یعقوب کے اور وہ بیٹے اسحاق کے اور وہ بیٹے ابراہیم کے ہیں (یعنی چار پشت) تک جن کی نبوت اور شرافت چلی آتی ہے وہ یوسف علیہ السلام ہیں اور فرمایا آپؐ نے اگر میں قید خانہ میں رہتا جتنی دیر یوسف علیہ السلام رہے اور پھر میرے پاس قاصد آتا ہے (بلانے کو جیسے یوسف علیہ السلام کے بلانے کو بادشاہ مصر لا قاصد آیا تھا) تو بے شک میں قبول کر لیتا اس کے بلانے کو پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: قَالَ

بَعْدِهٖ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ذِرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ۔ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ یعنی کہا یوسف علیہ السلام نے قاصد شاہی سے کہ تو لوٹ جا اپنے بادشاہ کے پاس اور پوچھ اس سے کہ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ اللہ کی رحمت ہو لوط علیہ السلام پر کہ وہ آرزو کرتے تھے کہ پناہ پکڑیں کسی مضبوط قلعہ میں پھر نہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد کوئی نبی مگر اسی کے اشراف قوم میں سے یعنی غیر قوم میں کا نبی کسی کی طرف نہ بھیجا۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے عبدہ سے اور عبدالرحیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے فضل بن موسیٰ کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر مذکور ہے مگر اس میں یہ کہا: ما بعث اللہ بعدہ نبیا الا فی ثروۃ من قومہ یعنی ذروہ کی جگہ ثروہ کہا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں محمد بن عمر نے کہا کہ ثروہ کے معنی کثرت اور قوت کے ہیں اور یہ فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور حدیث حسن ہے۔

خاتمہ: عکرمہؓ کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ سات برس قید خانہ میں رہے۔ کلبی کہتے ہیں پانچ برس۔ پھر جب بادشاہ کا قاصد آیا آپ نے چاہا میری براءت بخوبی ثابت ہو جائے جب نکلوں اور جلدی نہ کی اور یہ کمال صبر کی بات ہے اور جب زلیخا نے دیکھا کہ عورتیں مجھے ملامت کرتی ہیں ان کی دعوت کی اور گوشت کاٹنے کو چھریاں ان کے ہاتھ میں دیں اور یوسف کو حکم دیا کہ ان پر نکلیں۔ انہوں نے آپ کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ لئے اللہ تعالیٰ نے ایسا حسن آپ کو عنایت فرمایا تھا سبحان اللہ! ایک مخلوق اس خالق اکبر کی ایسی ہے اس کی تجلی مبارک کیسی ہوگی اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب اہل توحید کو اپنے جمالِ مبارک کے دیدارِ فرحت آثار سے مشرف فرمادے آمین یا احسن الخالقین اور آنحضرتؐ نے اپنی کسرِ نفسی سے ایسا فرمایا ورنہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی صبر جمیل اور ثباتِ جزیل عطا فرمایا مگر بڑے لوگوں کا اور مہذب شخصوں کا یہی قاعدہ ہے کہ دوسروں کو بڑھاتے ہیں اور اپنے نفس کو ان سے کم بتاتے ہیں یہی اخلاقِ حسنہ ہم سب لوگوں کے لئے ضروری ہے اور لوط غیر قوم پر مبعوث ہوئے پھر انکے بعد اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا اسکی قوم کی طرف مبعوث کیا کہ اسکی قوم مددگار رہے اگرچہ انکو اللہ کی مدد کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں فقط ان کے قصہ پر اکتفا فرمایا کہ اس میں بڑی عبرت ہے شہوت پرستوں کو اور بڑی حکمتیں ہیں اور ایسے فوائد ہیں کہ جن سے دنیا اور دین اصلاح پائے اور آدمی اگر اس سورۂ مبارک میں غور و تامل فرمائے تو فوراً دارین پر فائز ہو جائے اور اس میں حسن سیرت ہے بادشاہوں کی اور نصیحت ہے غلاموں کی اور عبرت ہے علماء کی اور بیان ہے عورتوں کے مکر کا اور صبر ہے اذیت اعداء پر اور حسن تجاوز ہے خطا سے خالد بن سعدان نے فرمایا ہے کہ سورۂ یوسف اور سورۂ مریم ایسی ہیں کہ جنتی جنت میں اس سے لذت پائینگے اور عطاء نے فرمایا کہ سورۂ یوسف جو محزون و غمگین سنے اور اس میں تامل فرمائے شاد و خرم ہو جائے اور تسکین و راحت پائے۔

سورۃ رعد کی تفسیر

۳۱۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَتْ يَهُوْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهٗ مَخَارِيْقُ مِنْ نَارٍ يَسُوْقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ تَسْمَعُ قَالَ زَجْرُهٗ بِالسَّحَابِ اِذَا زَجَرَهٗ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى حَيْثُ اُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ

۳۱۱۷: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آئے یہودی نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی آپؐ سے کہ اے ابوالقاسم بتاؤ ہم کو رعد کیا چیز ہے آپؐ نے فرمایا ایک فرشتہ ہے فرشتوں میں کا مقرر ہے بادل کے ہانکنے پر اس کے ساتھ کوڑے ہیں آگ کے ہانکتا ہے اس سے بدلی کو جہاں اللہ چاہتا ہے سو انہوں نے عرض کی کہ یہ آواز کس کی ہے جو ہم سنتے ہیں فرمایا یہ اس کا جھڑکنا ہے بدلی کو وہ جھڑکتا ہے جب تک نہ پہنچے جہاں حکم ہوا ہو کہا یہود نے کہ سچ فرمایا آپؐ نے پھر عرض کی بتائیے ہم کو کیا چیز حرام کی تھی

فَقَالُوْا فَاَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقَ النِّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهٗ اِلَّا لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَهَا فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ۔

یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر فرمایا آپ ﷺ نے ان کی عرق النساء (ایک رگ کا نام ہے) بیمار ہوگئی تھی اور ان کو تمام چیزوں میں سے اونٹوں کا گوشت ان کا دودھ زیادہ پسند تھا اسی لیے انہوں نے اپنے اوپر اس کو حرام کیا تھا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۱۱۸: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهٖ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ۔

۳۱۱۸: روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ...... یعنی ہم بعض پھلوں کو بعض پر لذت میں فضیلت [1] دیتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ردی کھجوروں اور عمدہ میں اور میٹھی اور کڑوی میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس روایت کو زید بن انیسہ نے بھی اعمش سے اس کی مثل روایت کیا ہے اور سیف بن محمد جو اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں وہ عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عمار اس سے ثقہ ہیں اور یہ امام ثوریؒ کے بھانجے ہیں۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ اِبْرَاهِيْمَ

سورۂ ابراہیم کا بیان

۳۱۱۹: عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ تُؤْتِىْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِىَ النَّخْلَةُ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ هِىَ الْحَنْظَلَةُ۔

۳۱۱۹: روایت ہے شعیب بن حجاب سے وہ انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ کے پاس کھجوروں کا ایک خوشہ لایا گیا آپؐ نے فرمایا جملہ طیبہ یعنی پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور اسکی شاخیں آسمان میں ہیں اپنے رب کی توفیق سے ہر وقت پھل دیتا ہے آپؐ نے فرمایا وہ درخت کھجور ہے اور بری بات کی مثال برے درخت کی طرح ہے اسکی جڑ زمین کی اوپر کی سطح پر ہے جو کہ بالکل مضبوط نہیں آپؐ نے فرمایا وہ اندرائن [2] ہے۔ شعیب بن حجاب نے کہا میں نے حضرت انسؓ کی حدیث کو ابو العالیہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا: ''آپ نے سچ اور صحیح فرمایا''۔

قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَاَحْسَنَ ۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِى الْعَالِيَةِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَفَعَهٗ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوْهُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّىُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

---

[1] ایک دوسرے پر پھلوں کی فضیلت یہ ہے کہ ایک شکل اور ایک قسم کے ہوتے ہوئے بعض کا مزہ عمدہ اور بعض کا برا بعض میٹھے اور بعض کڑوے اور بدذائقہ ہوتے ہیں۔ اس میں پروردگار کی کمال قدرت ہے۔ [2] پنجابی میں اسے ''تما'' کہتے ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کی اس عبارت سے غرض یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کی بصورت مثل جو تفسیر کی گئی ہے وہ تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ وہ موقوف ہے۔ یعنی خود حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے کیونکہ حماد بن سلمہ نامی راوی کے علاوہ شعیب بن حبحاب کے جتنے بھی شاگرد ہیں وہ سب موقوف یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خود بیان کی ہوئی تفسیر روایت کرتے ہیں لہٰذا یہ حدیث موقوف ہے مرفوع نہیں ہے۔

٣١٢٠: عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ فِي الْقَبْرِ اِذَا قِيْلَ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ۔

٣١٢٠: روایت ہے حضرت براءؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ..... یعنی اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں۔ ساتھ بات آپؐ نے فرمایا یہ ثابت رکھنا قبر میں ہے جب کہ اسے کہا جاتا ہے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣١٢١: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ۔

٣١٢١: روایت ہے مسروق سے کہ مائی عائشہؓ نے یہ آیت پڑھی: يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ ..... مائی صاحبہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پل صراط پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور بھی بہت سی سندوں سے مروی ہے۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

سورہ حجر کا بیان

٣١٢٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ اِمْرَاَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَّا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبِطَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ۔

٣١٢٢: روایت ہے حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں ایک بہت خوبصورت عورت (عورتوں کی صفوں) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی بعض لوگ پہلی صف میں آگے ہو جاتے تاکہ اس کو نہ دیکھ سکیں اور بعض پچھلی صف میں (جو کہ عورتوں کی صفوں کے قریب ہوتی) پیچھے ہٹ جاتے جب رکوع کرتے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے اس کو دیکھتے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ ..... یعنی ہم خوب جانتے ہیں تم میں سے ان لوگوں کو جو آگے بڑھنے والے ہیں اور ان لوگوں کو جو پیچھے رہنے والے ہیں۔

وَرَوٰى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا اَشْبَهُ اَنْ يَكُوْنَ اَصَحَّ مِنْ حَدِيْثِ نُوْحٍ۔

٣١٢٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْقَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ۔

٣١٢٣: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہیں اسکا ایک دروازہ ان لوگوں کیلئے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائیں گے یا آپؐ نے فرمایا: امت محمدؐ پر۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۱۲۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِیْ۔

۳۱۲۴: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سورۂ الحمد للہ ام القرآن اور ام الکتاب ہے اور دہرائی ہوئی سات آیتیں ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۲۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَهِیَ مَقْسُوْمَةٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَأَلَ۔

۳۱۲۵: ابوہریرہؓ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں نازل کی اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں کوئی سورت الحمد کی مثل اور یہ سات آیتیں ہیں کہ دہرائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے اور میرے بندے میں تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لیے وہی چیز ہے جو مانگے۔

حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَیٍّ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ حَدِیْثُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَطْوَلُ وَاَتَمُّ وَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهٰكَذَا رَوٰى غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

۳۱۲۶: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ قَالَ لِلْمُتَفَرِّسِیْنَ۔

۳۱۲۶: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبیؐ نے مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ یعنی یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو (خداداد صلاحیتوں کی بنا پر) نشان لگانے والے ہیں۔

۳۱۲۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ لَنَسْاَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۳۱۲۷: روایت ہے حضرت انس بن مالکؓ نبیؐ سے اس آیت کی تفسیر میں لَنَسْاَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ عَمَّا ... یعنی ہم تمام لوگوں سے انکے اعمال کے متعلق ضرور سوال کرینگے آپؐ نے فرمایا اس سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ مراد ہے۔

هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ لَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ لَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ۔

مِنْ سُوْرَةِ النَّحْلِ

سورۂ نحل کا بیان

۳۱۲۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلَاةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَیْسَ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا وَهُوَ یُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةِ ثُمَّ قَرَاَ یَتَفَیَّؤُ ظِلَالُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ الْاٰیَةَ كُلَّهَا۔

۳۱۲۸: روایت ہے عمرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا زوال کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنی تہجد کی چار رکعتوں کے ثواب کے برابر درجہ رکھتی ہیں فرمایا رسول اللہؐ نے زوال کے وقت ہر چیز اللہ کی تسبیح کہتی ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: یَتَفَیَّؤُ ظِلَالُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ یعنی پھرتے ہیں سائے انکے داہنی طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ کرتے ہوئے اور وہ نہایت ہی عاجز ہیں الخ۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۱۲۹ بعَابی بْنُ کَعْبٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ اُصِیْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَسِتُّوْنَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ یَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِیَنَّ عَلَیْهِمْ قَالَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ فَتْحِ مَکَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصَّابِرِیْنَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَیْشَ بَعْدَ الْیَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً۔

۳۱۲۹: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ احد ہوئی تو انصار کے چونسٹھ آدمی شہید ہو گئے اور مہاجرین کے چھ ان میں حضرت حمزہؓ بھی تھے اور حضرت حمزہؓ کو کفار نے مثلہ کر دیا تھا پس انصار نے کہا اگر ہم بھی کسی دن اس طرح سے پہنچے تو ہم بھی ان لوگوں کو مثلہ کریں گے (ناک، کان کاٹیں گے) کہا ابی بن کعبؓ نے پھر جب فتح مکہ کا دن ہوا اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَاِنْ عَاقَبْتُمْ سے صَابِرِیْنَ تک یعنی اگر بدلہ لو تم تو وہ بہتر ہے صابروں کے لیے تب ایک مرد نے کہا آج سے قریش کا نام نہ رہے گا فرمایا یا رسول اللہ ﷺ ہاتھ روکے رہو (قتل سے) قوم کے مگر چار شخص سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابی بن کعب کی روایت سے خاتمہ سورہ نحل میں صفات الٰہی سے مذکور ہے تزیہہ باری تعالیٰ کی اور قدرتیں اس کی فرشتوں کے اتارنے سے اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے اور انسان کے پیدا کرنے سے اور منافع انعام کے خیل و بغال وغیرہ سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور اگانا کھیتوں کا اور زیتون اور کھجور اور انگور اور کام میں لگانا اور لیل و نہار کا اور شمس و قمر کا اور اختلاف الوان ان کا اور کام میں لگانا دریا کا اور نکالنا گوشت تازہ کا اس سے اور زیور کا اور بہانا کشتی کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور اسی طرح کی اور قدرتیں اور اکیلا ہونا اس کا الوہیت میں اور جھکنا پرچھائیوں کا اس کے سجدے کے لئے اور سجدہ جانوروں اور فرشتوں کا اور دوڑنا ان کا کہ رب ہمارا اوپر ہے اور صورتیں اس کی انزال ماء اور احیاء ارض اور خلق انعام و لبن اور نخیل اور اعناب وغیرہ سے اور پیدا کرنا شہد کی مکھی اور وحی کرنا اس کی طرف اور بہت سی نعمتیں اور شریک کرنا لوگوں کا اس کے ساتھ اور مالک ہونا اس کا سماوات والارض کی چھپی چیزوں کا اور درتیں اور انعام اس کے جیسے نکالنا ہماری ماں کے پیٹوں سے اور عنایت فرمانا آنکھ اور کان اور دل کا اور پیدا کرنا طیور کا اور بنانا گھروں اور خیموں کا جلود انعام سے اور بنانا اثاث البیت کا اور متاع کا اصواف و اوبار اور اشعار سے ان کے اور پیدا کرنا سایوں کا اور بنانا گھاٹیوں کا پہاڑوں میں اور انکار کرنا کافروں کا ان نعمتوں پر اور امر کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ عدل و احسان کے اور ذوی القربیٰ کو دینے کا اور نہی فحشا اور منکر اور بغی سے اور امر عہد پورا کرنے کا اور نہی نقض عہد سے اور نہی تشبیہ سے اس عورت سے کہ سوت کات کر کھول لیتی تھی اور نہی جھوٹی قسموں سے اور عہد الٰہی کے بیچنے سے اور امر اعوذ پڑھنے کا قرأت قرآن کے وقت اور جواز کلمہ کفر کہہ دینے کا جب کفار جبر و اکراہ کریں اور مارا اکل حلال اور ادائے شکر کا اور حرمت میتہ اور ردم اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ کے اور رخصت مضطر کے اور نہی بجائے خود حرام و حلال ٹھہرا لینے سے اور امر اتباع ملت ابراہیم کا اور حنیف ہونا ان کا اور امر نبی ﷺ کو دعوت کا حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ اور یہ سب احکام فقیہہ ہیں اور سوا اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ ہیں جیسے منکر ہونا ان لوگوں کا جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور مکر یہود بنی قریظہ کا اور خطاب ملائکہ کا ارواح کفار سے موت کے وقت اور خطاب ان کا مومنوں کی روح سے اور انتظار کرنا کافروں کا قیامت اور ملائکہ کے دیکھنے کا اور تمثیل معبودان باطل کی ساتھ عبد مملوک کے اور معبود حقیقی کے ساتھ حر مالک و متصرف کے اور تمثیل دوسری معبود باطل کی گونگے اور عاجز کے ساتھ وغیر ذلک۔

وَمِنْ سُوْرَةِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ

سورۃ بنی اسرائیل کا بیان

۳۱۳۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُسْرِيَ بِي لَقِيْتُ مُوْسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ الرَّجِلِ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى قَالَ فَنَعَتَهُ قَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ وَأُتِيْتُ بِإِنَائَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ لِي هُدِيْتَ لِلْفِطْرَةِ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ۔

۳۱۳۰: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جب لے گئے مجھ کو شب معراج میں ملا میں موسیٰ علیہ السلام سے کہا راوی نے کہ حلیہ بیان کیا آپؐ نے انکا راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپؐ نے موسیٰ علیہ السلام بکھرے ہوئے بال تھے سر کے گویا کہ وہ ایک مرد ہیں شنوہ کے قبیلہ میں سے اور فرمایا کہ ملا میں عیسیٰ علیہ السلام سے اور صورت بیان کی انکی تو فرمایا کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ رگ گویا ابھی نکلے ہیں یماس سے یعنی حمام سے اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا کہ میں انکی اولاد میں بہت مشابہ ہوں ان سے اور فرمایا کہ آئے میرے پاس دو برتن کہ ایک دودھ کا تھا اور دوسرے میں شراب تھی کہا گیا مجھ سے کہ لے تو اس میں سے جو چاہے سو لے لیا میں دودھ اور پیا سو کہا مجھ سے کسی نے کہ راہ پائی تو نے فطرت کی یا کہا پہنچا تو فطرت کو اور بے شک اگر لیتا تو شراب کو تو گمراہ ہو جاتی امت تیری۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت نے دودھ پسند کیا اس میں بشارت ہے علم اور کمالات دینیہ کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت مرحومہ کو حاصل ہوئے اگر شراب لیتے تو فساد و عناد اور گمراہی امت میں پھیل جاتی۔

۳۱۳۱: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيْلُ أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔

۳۱۳۱: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے براق آیا جس شب کو معراج ہوئی ان کو اور وہ لگام لگا ہوا تھا کاٹھی ڈالا ہوا اور اس نے شوخی کی تب فرمایا جبرئیل نے کیا تو محمدؐ کے ساتھ ایسی شوخی کرتا ہے آج تو کوئی تجھ پر سوار نہیں ہوا جو ان سے زیادہ بزرگ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر پسینہ ٹپکنے لگا براق کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرزاق کی روایت سے۔

۳۱۳۲: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهَا الْبُرَاقَ۔

۳۱۳۲: روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنچے ہم بیت المقدس میں یعنی شب معراج میں اشارہ کیا جبرئیل نے اپنی انگلی سے اور چیر دیا پتھر اور باندھ دیا اس سے براق۔

۳۱۳۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

۳۱۳۳: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جھٹلایا مجھ کو قریش نے یعنی معراج کے باب میں کھڑا ہوا میں حطیم میں اور ظاہر کر دیا مجھ پر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو سو میں ان کو خبر دینے لگا اس کی نشانیوں سے اور میں اسے دیکھتا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مالک بن صعصعہ اور ابی سعید اور ابن عباسؓ اور ابی ذرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۱۳۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ۔

۳۱۳۴: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے: وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا یعنی نہیں دکھایا ہم نے تجھ کو جو کچھ خواب دکھایا مگر لوگوں کے جانچنے کو تو مراد اس سے دیکھنا آنکھ کا ہے کہ دکھایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات میں کہ گئے وہ بیت المقدس کو کہا ابن عباسؓ نے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے: وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ یعنی ملعون درخت جس کا مذکور ہے قرآن میں مراد اس سے زقوم کا درخت ہے۔

۳۱۳۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا تَشْهَدُهٗ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ۔

۳۱۳۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ آخر آیت تک یعنی پڑھنا قرآن کا فجر کو حاضر ہونے کا سبب ہے فرمایا آپ ﷺ نے کہ حاضر ہوتے ہیں اس پر فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے ان دونوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۱۳۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ قَالَ يُدْعٰى اَحَدُهُمْ فَيُعْطٰى كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَيُمَدُّ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَيُبَيَّضُ وَجْهُهٗ وَيُجْعَلُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَأْلَأُ فَيَنْطَلِقُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَرَوْنَهٗ مِنْ بُعْدٍ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنَا بِهٰذَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَبْشِرُوْا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُسَوَّدُ وَجْهُهٗ وَيُمَدُّ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَ يُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ اَصْحَابُهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا اَللّٰهُمَّ لَا تَاْتِنَا بِهٰذَا قَالَ فَيَاْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَخِّرْهُ

۳۱۳۶: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ یعنی جس دن بلایا جائے گا ہر شخص اپنے امام کے ساتھ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلایا جائے گا ایک آدمی ان میں کا جنتی اور ملے گا نامہ اسکا داہنے ہاتھ میں اور بڑھا دیا جائیگا بدن اسکا ساٹھ گز اور روشن کیا جائیگا چہرہ اس کا اور اسکے سر پر پہنایا جائیگا ایک تاج موتیوں کا کہ چمکتا ہوگا اور وہ جائیگا اپنے یاروں کی طرف اور وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے یا اللہ ایسی ہی نعمتیں ہم کو عنایت کر اور اس میں ہمیں برکت دے یہاں تک کہ وہ آئیگا اور ان سے کہے گا کہ تم کو خوش خبری ہو ہر مرد کو تم میں سے ایسا ہی انعام ہے اور کافر کا منہ کالا ہو گا اور اسکا بدن ساٹھ گز بڑھایا جائیگا جیسے آدم علیہ السلام کا قد و قامت تھا اور پہنایا جائے گا اس کو تاج سو دیکھیں گے رفیق اس کے اور کہیں گے

فَيَقُوْلُ اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا۔

پناہ ہے اللہ کی اسکی شر سے یا اللہ یہ ہمارے پاس نہ آئے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر وہ انکے پاس آئے گا اور کہیں گے وہ کہ یا اللہ اسکو ذلیل کر اور وہ کہے گا یا اللہ ان کو مجھ سے دور کر اسلئے کہ ہر ایک کو ان میں سے عذاب ہے مثل اسکے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سدی کا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑی بشارت ہے مجتہدانِ شریعت اور امامانِ طریقت کو جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ انہوں نے خلق اللہ کو اللہ کی طرف بلایا اور اتباع سنت اور توحید کی طرف دعوت کی اور عباد صالحین نے ان کی اتباع پر کمر باندھی اور بڑی تہدید اور تنبیہ ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دین میں احداث کیا اور بدعتیں نکالیں اور خلق نے ان کو بے وقوفی سے پیشوا اور مقتداء قرار دیا اور متبوع ٹھہرایا۔

۳۱۳۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِیَ الشَّفَاعَةُ۔

۳۱۳۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں اور کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ یعنی قریب ہے کہ اٹھا دے گا تجھے اللہ تعالیٰ مقام محمود میں سو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد اس سے شفاعت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زغافری داؤدادوی ہیں اور وہ چچا ہیں عبداللہ بن ادریس کے۔ مترجم: مقام محمود کے معنی تعریف کی جگہ چونکہ اس مکان والے کی تعریف سارے جہان کے لوگ بدل و جان کریں گے لہٰذا اس کا نام مقام محمود ہوا اور اللہ نے اس کا وعدہ خاتم النبیین اور شفیع المذنبین سے فرمایا ہے کہ آپؐ اس مقام میں باب شفاعت اصحاب توحید پر وا کریں گے۔

۳۱۳۸: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِیْ يَدِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ بِعُوْدٍ وَيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ۔

۳۱۳۸: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ جب داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں جس سال مکہ فتح ہوا کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ پتھر گڑے تھے (کہ ان کی پرستش ہوتی تھی) سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارنے لگے ان پتھروں کو ایک چھڑی سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھی اور کبھی عبداللہ نے کہا ایک لکڑی سے اور فرماتے تھے آیا حق اور بھاگ گیا باطل باطل بڑا بھگوڑا ہے آیا حق اور نہیں شروع ہوگا اب باطل اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ سے بھی۔

۳۱۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ بِمَكَّةَ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۔

۳۱۳۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے کہ نبیؐ مکہ میں تھے پھر حکم ہوا آپؐ کو ہجرت کا اور اتری آپؐ پر یہ آیت: وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ...... سے آخر تک یعنی کہہ تو اے رب میرے داخل کر مجھے پسندیدہ مقام میں اور نکال مجھے بزرگی سے اور ٹھہرا دے میرے لیے قوی مددگار۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۴۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُوْدَ اَعْطُوْنَا شَيْئًا نَسْاَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا قَالُوْا اُوْتِيْنَا عِلْمًا كَبِيْرًا اُوْتِيْنَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ اُوْتِيَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا فَاُنْزِلَتْ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۳۱۴۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہم کو ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اس شخص سے (حضرتؐ) سے پوچھیں تب انہوں نے کہا اس سے پوچھو حقیقت روح کی پس پوچھی انہوں نے حقیقت روح کی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوال کرتے ہیں تجھ سے روح کا تو کہہ روح ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوئی اور تم کو تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے یہود کہتے تھے ہم کو بڑا علم ملا ہے ہم کو تورات ملی ہے اور جس کو تورات ملی اس کو بڑی خیر ملی۔ سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا ...... سے آخر آیت تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا [الکھف: ۱۰۹] یعنی کہہ تو اگر ہوئے دریا ہی میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے البتہ تمام ہو جائے دریا اس سے پہلے کہ تمام ہوں باتیں میرے رب کی اگر چہ لائیں برابر دریا کے اور مدد۔

۳۱۴۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَاَلْتُمُوْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ فَاِنَّهٗ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوْحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ حَتّٰى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا۔

۳۱۴۱: روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ میں جاتا تھا رسول اللہؐ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں اور آپؐ ایک لکڑی پر کھجور کے ٹیکا دیتے تھے سو گزرے آپؐ ایک گروہ پر یہود کے کہا انکے بعض نے کاش کہ تم ان سے کچھ سوال کرتے تو بعضوں نے کہا ان سے کچھ مت پوچھو اسلئے کہ وہ تم کو جواب سنائیں گے کہ تمہیں برا لگے گا پس پوچھا انہوں نے اور کہا اے ابو القاسم بیان کرو تم ہم سے حقیقت روح کی سو کھڑے رہے رسول اللہؐ ایک گھڑی تک اور اٹھایا اپنا سر آسمان کی طرف اور میں نے جانا کہ آپؐ کی طرف وحی بھیجی جاتی ہے یہاں تک کہ وحی کے آثار آپؐ پر ظاہر ہوئے پھر فرمایا آپؐ نے الروح من امر ربي یعنی روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تم کو نہیں ملا ہے مگر تھوڑا علم۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۴۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

۳۱۴۲: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لائے جائیں گے لوگ تین قسم سے ایک قسم پیادہ اور ایک سوار اور ایک قسم اپنے مونہوں پر کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ پر کیوں کر چلیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یَمْشِیَهُمْ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَشَوْکَةٍ۔

نے فرمایا جس نے پیروں پر چلایا ہے وہ منہ پر بھی چلا سکتا ہے آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنے منہ ہی سے ہر بلندی اور کانٹے سے بچ کر چلیں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی وہب نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس روایت میں سے کچھ مضمون۔

۳۱۴۳: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ رِجَالاً وَّرُکْبَانًا وَّ تُجَرُّوْنَ عَلٰی وُجُوْهِکُمْ۔

۳۱۴۳: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر میں آؤ گے پیادہ اور سوار اور گھسیٹے جائیں گے بعض تم میں کے اپنے مونہوں پر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۴۴: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِیِّ اَنَّ یَهُوْدِیَّیْنِ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰی هٰذَا النَّبِیِّ نَسْاَلُهٗ قَالَ لَا تَقُلْ لَهٗ نَبِیٌّ فَاِنَّهٗ اِنْ یَسْمَعُهَا تَقُوْلُ نَبِیٌّ کَانَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی سُلْطَانٍ فَیَقْتُلَهٗ وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَلَا تَفِرُّوْا مِنَ الزَّحْفِ شَکَّ شُعْبَةُ وَعَلَیْکُمُ الْیَهُوْدِ خَاصَّةً اَلَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ فَقَبَّلَا یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمَا اَنْ تُسْلِمَا قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا اللّٰهَ اَنْ لَا یَزَالُ فِیْ ذُرِّیَّتِهٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ اَسْلَمْنَا اَنْ تَقْتُلَنَا الْیَهُوْدُ۔

۳۱۴۴: روایت ہے صفوان کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا چلو اس نبی کی طرف کچھ پوچھیں اس نے کہا ان کو نبی نہ کہو اگر وہ سنیں گے کہ تو ان کو نبی کہتا ہے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہوں گے پھر وہ دونوں آپ ﷺ کے پاس آئے اور اس آیت کی تفسیر پوچھی یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ دیں ہم نے موسیٰ کو نو نشانیاں یعنی پوچھا کہ وہ کیا تھیں آپؐ نے فرمایا کہ شریک نہ کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اور نہ قتل کرو اس جاندار کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا مگر قصاص وغیرہ میں اور چوری مت کرو اور جادو مت کرو اور نہ لے جاؤ بے قصور کو بادشاہ کے پاس کہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت خون کی لگا کر اور مت کھاؤ سود اور تہمت زنا کی نہ لگاؤ پاک عورت کو اور نہ بھاگو جہاد سے اور شعبہ کو شک ہے کہ نویں بات یہی تھی کہ فرمایا آپؐ نے اور تم پر اے یہود خاصۃً منع ہے کہ زیادتی نہ کرو تم ہفتہ کے دن سو چومنے لگے وہ دونوں ہاتھ پیر آنحضرتؐ کے اور کہا گواہی دیتے ہیں ہم کہ بے شک تم نبی ہو آپؐ نے فرمایا کہ پھر کیا چیز مانع ہے تم کو اسلام سے انہوں نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے ہمیشہ ان کی اولاد میں ایک نبی ہو اور ہم اس سے بھی ڈرتے ہیں کہ اگر مسلمان ہوں تو یہود ہمیں مار ڈالیں گے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۴۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ بِمَکَّةَ کَانَ

۳۱۴۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے کہا: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا یعنی مت پکار کر پڑھ نماز اپنی اور مت چپکے سے پڑھ یہ آیت مکہ میں اتری اور رسول اللہ ﷺ آواز بلند سے قرآن

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَ مَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ بِاَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتّٰى يَاْخُذُوْا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ۔

پڑھتے گالیاں دیتے مشرک لوگ قرآن کو اور جس نے اسے اتارا اور جو لایا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مت پکار کر پڑھ قرآن نماز میں کہ مشرک لوگ اسے اور اس کے اتارنے والے کو گالیاں دیں اور مت آہستہ پڑھو اتنا کہ صحابہ نہ سنیں ایسا پڑھو کہ وہ سنیں اور سیکھ لیں تمہاری زبان سے قرآن کو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۴۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا قَالَ نَزَلَتْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا شَتَمُوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّ الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔

۳۱۴۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ یہ آیت: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ...... یعنی پکار کر مت پڑھ نماز اپنی اور مت آہستہ پڑھ اور ڈھونڈ لے اس کے بیچ کی راہ' مکہ میں اتری اور رسول اللہ چھپے ہوئے تھے اور جب آپؐ یاروں کے ساتھ نماز پڑھتے قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک گالیاں دیتے قرآن کو جب سنتے اور جس نے اتارا اور لایا اس کو (یعنی خدا و جبرئیل کو) تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ یعنی مت زور سے پڑھ تو نماز کو یعنی قرآن کو کہ مشرک سن کر قرآن کو گالیاں دینے لگیں اور ایسے چپکے سے بھی مت پڑھ کہ تیرے اصحاب نہ سنیں اور اسکے درمیان کی راہ اختیار کر۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۴۷: عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَنْتَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَصْلَعُ بِمَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْاٰنِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ اَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ قَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ فَلَجَ فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى قَالَ اَفَتَرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ قَدْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ

۳۱۴۷: روایت ہے زر بن حبیش سے کہ انہوں نے حذیفہ بن یمان سے کہ کیا نماز پڑھی ہے رسول اللہؐ نے بیت المقدس میں حذیفہ نے کہا نہیں میں نے کہا بے شک پڑھی ہے حذیفہ نے کہا تو ایسا ہی کہتا ہے اے گنجے کیا دلیل ہے تیری جس سے تو یہ دعویٰ کرتا ہے میں نے کہا دلیل میری قرآن ہے میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے حذیفہ نے کہا قرآن سے جس دلیل پکڑی تو مراد کو پہنچا سفیانؒ کہتے ہیں کہ تو کبھی ہمارے شیخ مصعر نے کہا کہ جس نے قرآن سے دلیل پکڑی وہ حجت میں غالب آیا اور کبھی کہا کہ مراد کو پہنچا پھر کہا زر بن حبیش یک پکڑی میں نے یہ آیت سبحان الذی اسریٰ یعنی پاک ہے وہ پروردگار کہ لے گیا رات ہی رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کہا حذیفہ نے پھر پاتا ہے تو اس آیت میں کہ نماز پڑھی آپؐ نے بیت المقدس میں میں نے کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ اگر آپؐ وہاں نماز پڑھتے تو تم پر نماز وہاں ادا کرنا فرض ہو جاتا جیسے کہ مسجد حرام میں فرض ہے پھر کہا حذیفہ نے لائے رسول اللہؐ

طَوِيْلَةِ الظَّهْرِ مَمْدُوْدَةٍ هٰكَذَا خَطْوُهٗ مَدُّ بَصَرِهٖ فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَاَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْاٰخِرَةِ اَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا قَالَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّهٗ رَبَطَهٗ لِمَا لِيَفِرَّ مِنْهُ وَاِنَّمَا سَخَّرَهٗ لَهٗ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ۔

کے پاس ایک جانور (یعنی براق) لمبی پیٹھ والا قد اس کا وہاں پڑتا جہاں نظر پہنچتی ہے پھر نہ اترے یعنی جبرئیل اور آپؐ براق کی پیٹھ پر سے یہاں تک کہ دیکھ لیں جنت اور دوزخ اور آخرت کی وعدہ کی چیزیں سب پھر الٹے پاؤں لوٹے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس کو باندھ دیا تھا یعنی بیت المقدس میں کیا ضرورت تھی اس کے باندھنے کی کیا وہ بھاگ جاتا اس کو تو عالم الغیب والشہادۃ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسخر کر دیا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حذیفہ نے انکار کیا ہے بیت المقدس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کا اور براق کے باندھنے کا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ چونکہ اثبات ان دونوں کو اور رواۃ کرتے ہیں اور مثبت کو نافی پر تقدم ہے یعنی جو روایت کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی اور براق باندھا اس کے پاس ایک شے کا علم زیادہ ہے اور قول اس کا قابل قبول ہے۔ رہا حذیفہ نے جو کہا کہ اگر آپؐ وہاں نماز پڑھتے تو ہم پر نماز وہاں کی فرض ہو جاتی اگر اس سے فرضیت مراد ہے تو یہ تلازم صحیح نہیں اور اگر تشریع مراد ہے تو وہ ثابت ہے چنانچہ حدیث شد رحال کی اور وہاں نماز کی ادا کی فضیلت میں جو وارد ہوئی ہے اس کے مشروع ہونے پر صاف دلالت کرتی ہے۔

۳۱۴۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوْنَا اٰدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اُهْبِطْتُ مِنْهُ اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ دَعَوْتُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ دَعْوَةً فَاُهْلِكُوْا وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ اِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى

۳۱۴۸: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں سردار ہوں تمام اولاد آدم کا قیامت کے دن اور اس میں کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں ہوگا نیزہ حمد کا اور اس میں کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہ ہوگا اس دن آدم اور اور نبی انکے سوا سب میرے ہی نیزے کے نیچے ہونگے اور پہلے میرے ہی لیے زمین شق ہوگی (یعنی بعث کے وقت) اور اس میں کچھ فخر نہیں فرمایا آپؐ نے اور تین بار لوگ بہت گھبرائیں گے تو آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ ہمارے باپ ہیں سو سفارش کیجئے ہماری اپنے رب کے پاس وہ کہیں گے مجھ سے ایسا گناہ ہوا ہے کہ اتارا گیا میں اسکے سبب سے زمین پر لیکن تم نوحؑ کے پاس جاؤ پھر نوحؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں نے ساری زمین والوں کیلئے بددعا کی اور وہ ہلاک ہوئے لیکن تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ پھر وہ ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے اور وہ کہیں گے میں نے تین جھوٹ بولے پھر فرمایا رسول اللہؐ نے کوئی جھوٹ نہیں بولا انہوں نے مگر مقصد تھی اس سے تائید دین پھر فرمادیں گے حضرت ابراہیم تم جاؤ موسیٰ کے پاس اور وہ آئیں گے موسیٰ کے پاس اور وہ کہیں گے میں نے ایک شخص کو بے قصور مار ڈالا ہے لیکن تم جاؤ عیسیٰ کے پاس پھر آئیں گے سب لوگ عیسیٰ کے پاس اور وہ کہیں

فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ عُبِدْتُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ اَنَسٌ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِيْ وَيُرَحِّبُوْنَ بِيْ فَيَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا فَاَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللّٰهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا۔

گے مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنایا گیا تھا لیکن تم جاؤ محمدؐ کے پاس فرمایا آپؐ نے پھر سب لوگ میرے پاس آئیں گے سو میں انکے ساتھ جاؤں گا (دربارِ الٰہی) میں ابن جدعان جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ انسؓ نے کہا ہے میں گویا کہ دیکھ رہا ہوں رسول اللہؐ کو کہ آپؐ فرماتے تھے کہ پکڑے کھڑا ہوں گا میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا اس کو سو اندر سے کوئی پوچھے گا کون ہے کہ محمدؐ آئے ہیں آؤ بھگت کریں گے میری اور مجھے مرحبا کہیں گے پھر میں سجدے میں گر پڑوں گا (شکر کے لیے) سو سکھائے گا مجھے اللہ تعالیٰ حمد وثنا اپنی اور مجھے حکم ہوگا کہ اپنا سر اٹھا اور مانگ تیرا سوال پورا ہوگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی اور کہہ تیری بات سنی جائے گی اور وہ مقام (جہاں یہ باتیں ہوں گی) مقام محمود ہے کہ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا: عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ ...... یعنی قریب ہے کہ اٹھائے گا اللہ تعالیٰ مقام محمود میں سفیان نے کہ اس روایت میں انسؓ سے بھی روایت ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے پکڑوں گا میں دروازہ جنت کا اور اسے ٹھونکوں گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابی نضرہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے پوری حدیث۔ **مترجم**: اس حدیث میں یہ تفصیل مذکور ہے کہ شفاعت بغیر اذن الٰہی کے نہ ہوگی اور جو جہاں اپنی جہالت سے اہل حق کو تہمت لگاتے ہیں انکار شفاعت کا محض غلط ہے تابع حدیث کب اس کا منکر ہوسکتا ہے۔ **خاتمہ**: سورہ بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور ہے دوبار غالب آنا ان کا زمین میں اور غالب ہونا بخت نصر کا یا سخاریب کا اہل نینوای سے یا جالوت جزری کا ان پر وعدہ رحمت کا اور وعید تباہی کے بصورت ارتکاب جرائم اور عطا ہونا معجزوں کا موسیٰ علیہ السلام کو اور اخبار سے خبر آنحضرتؐ کے اسراء کی بیت المقدس تک اور خبر ہلاک اقوام کثیرہ کی بعد نوح علیہ السلام کے اور بیان رؤیائے رسول کا کہ مراد اس سے معراج ہے بقول مقبول اور قصہ آدمؑ کا اور خباثتیں شیطان کی اور فضائل قرآن سے ہدایت کرنا اس کا طرف راہ راست کے اور بشارت دینا مومنوں کو اور مذکور ہونا اس کا اور حجاب ہو جانا قاری قرآن اور منکر آخرت کے درمیان اور بوجھ ہونا ان کے دلوں اور کانوں پر اور بھاگ جانا منکروں کا توحید قرآن سن کر اور شفا و رحمت مومنوں کے لئے اور خسران ظالموں کے لئے نزول قرآن میں اور عاجز ہونا جن وانس کا اس کے مقابلہ سے اور ہر مثل کا ہونا قرآن سے اور اترنا قرآن کا حق کے ساتھ اور مبشر اور نذیر ہونا رسول کا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا قرآن کا آسانی قرأت کے لئے اور سجدہ میں گر پڑنا اہل علم کا اسے سن کر اور خاشع ہونا ان کا اور اوامر ونواہی سے امر ادائے حقوق ذوی القربیٰ اور مساکین اور ابن سبیل کا اور نہی اسراف وتبذیر سے اور امر نرم بات کہنے کا اقرباء اور مساکین سے اور تعلیم بطور مناسب خرچ کرنے اور نہی قتل اولاد سے اور نہی زنا سے اور نہی قتل نفس سے بغیر حق کے اور نہی مال یتیم کے کھانے سے اور امر وفائے عہد کا اور وفائے کیل ومیزان کا اور نہی اتباع سے ظنون فاسدہ کے اور آراء کاسدہ کے اور نہی تکبرانہ چال سے اور منحصر ہونا حکمت کا ان امور میں اور امر نرم بات کرنے کا اور اقامت صلوٰۃ کا زوال شمس سے غسق لیل تک اور امر قرأتِ قرآن کا

وقت فجر کے اور امر نبی کو اس دعا کے پڑھنے کا: رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ ...... [الأسراء: ۸۰] اور امر توسط کا سر و جہر میں وقت قرأت قرآن اور امور آخرت سے ذکر اعمالناموں کا اور مذمت طالب دنیا کی اور فضیلت طالب عقبیٰ کی اور حشر سب آدمیوں کا اپنے اپنے اماموں کے ساتھ اور حشر اہل ضلال کا مونہوں پر اندھے بہرے ہو کر اور اسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں چنانچہ عجلت انسان کی اور طلب کرنا اسکا شر کو اور نہ آنا عذاب کا جب تلک رسول نہ آئے اور عادت الٰہی ہونا کہ جب کسی قوم کی ہلاکت چاہتا ہے اسکے امراء کو امر فرماتا ہے اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ہیں اور ان پر عذاب آ جاتا ہے اور تفاوت درجات دنیا کا نمونہ ہے آخرت کے تفاوت کا اور نہی اشراک فی الالوہیت سے اور تسبیح سماوات والارض اور ہر شے کی اور مسحور کہنا کفار کا نبی کو اور ضلال انکا اور تفصیل بعض انبیاء کی بعض پر اور تذکیر کشتی کے حال کی اور غافل ہو جانا مشرکوں کا اپنے معبودوں سے وقت غرق کے اور پھر کنارے پر مشرک ہو جانا اور کرامت بنی آدم کی اور سوار لئے پھرنا اسکا بحر و بر میں اور فضیلت اسکی اکثر مخلوقات پر اور قصد کفار کا واسطے اخراج رسول کے مکہ سے اور شکایت حال انسان کی راحت اور تکلیف میں اور پوچھنا لوگوں کا روح کی حقیقت کو اور فرمائش کافروں کی رسول سے نہریں جاری کرنے کی اور باغوں کی وغیر ذالک اور جواب اسکا۔

وَمِنۡ سُوۡرَةِ الۡكَهۡفِ

۳۱۴۹: عَنۡ سَعِيۡدِ بۡنِ جُبَيۡرٍ قَالَ قُلۡتُ لِاِ بۡنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوۡفًا الۡبِكَالِيَّ يَزۡعُمُ اَنَّ مُوۡسٰى صَاحِبَ بَنِيۡ اِسۡرَائِيۡلَ لَيۡسَ بِمُوۡسٰى صَاحِبِ الۡخَضِرِ قَالَ كَذِبَ عَدُوُّاللّٰهِ سَمِعۡتُ اُبَيَّ بۡنَ كَعۡبٍ يَقُوۡلُ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوۡلُ قَامَ مُوۡسٰى خَطِيۡبًافِيۡ بَنِيۡ اِسۡرَائِيۡلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعۡلَمُ قَالَ اَنَا اَعۡلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ اِذۡلَمۡ يَرُدَّ الۡعِلۡمَ اِلَيۡهِ فَاَوۡحَى اللّٰهُ اِلَيۡهِ اَنَّ عَبۡدًا مِنۡ عِبَادِيۡ بِمَجۡمَعِ الۡبَحۡرَيۡنِ هُوَ اَعۡلَمُ مِنۡكَ قَالَ مُوۡسٰى اَيۡ رَبِّ فَكَيۡفَ لِيۡ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ احۡمِلۡ حُوۡتًا فِيۡ مِكۡتَلٍ فَحَيۡثُ تَفۡقِدُ الۡحُوۡتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانۡطَلَقَ وَانۡطَلَقَ مَعَهٗ فَتَاهُ وَ هُوَيُوۡشَعُ بۡنُ نُوۡنٍ فَجَعَلَ مُوۡسٰى حُوۡتًا فِيۡ مِكۡتَلٍ فَا نۡطَلَقَ هُوَ وَ فَتَاهُ يَمۡشِيَانِ حَتّٰى اِذَا اَتَيَا الصَّخۡرَةَ فَرَقَدَ مُوۡسٰى وَفَتَاهُ فَاضۡطَرَبَ الۡحُوۡتُ فِي الۡمِكۡتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الۡمِكۡتَلِ فَسَقَطَ فِي الۡبَحۡرِ فَقَالَ فَاَمۡسَكَ اللّٰهُ عَنۡهُ جِرۡيَةَ الۡمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثۡلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلۡحُوۡتِ سَرَبًاوَّكَانَ

سورۂ کہف کی تفسیر

۳۱۴۹: روایت ہے سعید بن جبیرؓ سے کہ میں کہا ابن عباسؓ سے کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل والے وہ موسیٰ نہیں ہیں جن کا قصہ خضر کے ساتھ مذکور ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ جھوٹ کہا اللہ کے دشمن نے میں نے ابی بن کعب سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے سنا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے موسیٰ علیہ السلام ایک دن خطبہ پڑھتے تھے بنی اسرئیل میں سو کسی نے پوچھا ان سے کہ کون شخص علم میں زیادہ ہے کہا موسیٰ نے میں۔ سو عتاب کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف کہ ایک بندہ میرے بندوں میں سے جہاں دو دریا ملتے ہیں کہ وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض کی کہ اے ربّ! میں کیونکر اس تک پہنچوں سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لے لو ایک مچھلی ایک زنبیل میں پھر جہاں وہ کھو جائے وہ اسی جگہ ملے گا پھر موسیٰ چلے اور ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی تھے اور رکھ لی موسیٰ نے ایک مچھلی ایک زنبیل میں سو چلے جاتے تھے رفیق ان کے اور وہ یہاں تک کہ پہنچے ایک پتھر پر اور دونوں سو گئے اور مچھلی کودنے لگی زنبیل سے نکل کر دریا میں چلی گئی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کو اس کے چلنے کی جگہ میں روک دیا بہنے سے یہاں تک کہ ایک طاق سا بن گیا اور اس کا رستہ وہی بنا رہا اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفیق کے لیے ایک

لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى اَنْ يُّخْبِرَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰى قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ فَكَانَا يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَزْعُمُ نَاسٌ اَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيٰوةِ لَا يُصِيْبُ مَاءُهَا مَيِّتًا اِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحُوْتُ قَدْ اُكِلَ مِنْهُ فَلَمَّا قُطِرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى قَالَ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ فَقَالَ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَالَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَا هُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ

تعجب کی چیز ہوگئی اور دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے باقی دن اور رات تک اور بھول گئے رفیق موسیٰ کے کہ خبر دے ان کو مچھلی کے حال سے پھر جب صبح ہوئی موسیٰ نے اپنے رفیق سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی کہا راوی نے کہ نہیں تھکے موسیٰ مگر جب کہ آگے بڑھ گئے مکان مامور سے کہا رفیق نے دیکھئے آپ جب ٹھہرے تھے ہم پتھر پر تو میں بھول گیا مچھلی اور نہیں بھلائی مجھے مگر شیطان نے کہ میں اس کا ذکر کروں آپ سے اور ان سے اپنی راہ لی دریا میں عجیب طور سے موسیٰ نے کہا اسی کو تو ہم ڈھونڈتے تھے اپنے قدموں کے نشان کو (تاکہ اسی جگہ لوٹ کر پہنچیں) سفیان نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اسی پتھر کے پاس ہے نہر آب حیات کی جس مردہ کو پہنچتا ہے پانی اس کا فوراً زندہ ہو جاتا ہے اور اس مچھلی سے کچھ کھا پی چکے تھے پھر جب اس پر پانی ٹپکا وہ زندہ ہوگئی۔ غرض الٹے پاؤں چلے یہاں تک کہ اس پتھر پر پہنچے سو دیکھا ایک شخص کو کہ اپنا منہ چادر سے ڈھانپے ہوئے ہے موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کہا تو انہوں نے کہا تمہارے اس ملک میں سلام کہاں ہے تو کہا انہوں نے کہ میں موسیٰ ہوں کہا خضر نے کہ موسیٰ بنی اسرائیل کے کہا ہاں کہا اے موسیٰ تم کو ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ اللہ نے سکھایا تم کو اور میں نہیں جانتا اس کو اور مجھے ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ مجھے سکھایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں جانتے تم اس کو سو موسیٰ نے کہا کہ بھلا تمہارے ساتھ چلوں میں کہ تم مجھے سکھاؤ اس میں سے کہ جو سکھائی ہے تم کو اللہ نے کام کی بات خضر نے کہا تم صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے تم ایسی بات پر جس کی تم کو خبر نہیں موسیٰ نے کہا اللہ چاہے گا تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا کسی بات میں خضر نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے کوئی خبر نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود بیان نہ کروں موسیٰ نے کہا اچھا پھر خضر اور موسیٰ چلے دریا کے کنارے پر اور ان کے پاس ایک کشتی گذری اور دونوں نے کشتی والوں سے کہا کہ ہمیں چڑھا لو پھر پہچان لیا انہوں نے خضر کو اور چڑھا لیا انہوں نے

مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسٰى قَوْمٌ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدْتَ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَاِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَ هٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ يَقُوْلُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوسٰى وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَا تَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَالَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوَدِدْنَا اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاُوْلٰى كَانَتْ مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَفِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيْدٌ

ان دونوں کو بغیر کرایہ کے سوخضر نے ایک تختہ اس کشتی کا توڑ ڈالا پس موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے ہم کو بغیر کرایہ کے چڑھایا اور تم نے ان کی کشتی توڑ ڈالی کہ اس کے لوگ ڈوب جائیں یہ تو بڑا برا کام کیا تم نے خضر نے کہا تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے موسیٰ نے کہا خیر تم مجھ پر الزام نہ رکھو جس کو میں بھول گیا اور میرے کام میں مشکل مت ڈالو پھر دونوں کشتی سے نکلے اور کنارے دریا کے چلے جاتے تھے کہ ایک لڑکا لڑکوں میں کھیل رہا تھا سوخضر نے اس کا سر پکڑا اور اکھاڑ لیا اپنے ہاتھ سے اور وہ مر گیا موسیٰ نے کہا تم نے ایک بے قصور جان مار ڈالی بغیر قصاص کے یہ بہت برا کام کیا خضر نے کہا میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکو گے راوی نے کہا یہ بات (یعنی بے قصور خون کرنا) پہلی بات سے بہت زیادہ تعجب کی تھی موسیٰ نے کہا اگر میں اب کچھ پوچھوں اس کے بعد تم مجھے اپنے ساتھ نہ رہنے دینا میرا عذر اب پورا ہو چکا (یعنی اب عذر نہ کروں گا) پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے ضیافت طلب کی سوانہوں نے ان کی ضیافت سے انکار کر دیا اور کچھ نہ کھلایا اور اس میں ایک دیوار دیکھی کہ وہ گری پڑی تھی راوی کہتا ہے کہ وہ جھکی ہوئی تھی سوخضر نے ہاتھ سے اشارہ کر دیا وہ سیدھی ہوگئی موسیٰ نے کہا یہ ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس اترے اور انہوں نے ہماری ضیافت تک نہ کی اور نہ کھلایا اگر تم اس دیوار بنانے پر ان سے مزدوری لیتے تو بہت مناسب ہوتا خضر نے کہا لو اب میری تمہاری جدائی ہے میں تمہیں ان سب باتوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جس پر تم صبر نہ کرسکے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ رحمت کرے موسیٰ پر ہم چاہتے تھے کہ وہ ذرا اور صبر کرتے کہ ان کی عجیب وغریب خبریں ہم سنتے کہا راوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا سوال تو حضرت موسیٰ نے سہواً کیا اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک چڑی آئی کشتی کے کنارے پر اور اس نے اپنی چونچ ڈبوئی دریا میں سو خضر نے فرمایا میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے کچھ نہیں

بْنُ جُبَيْرٍ وَ كَانَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ: وَ كَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّا خُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا۔

گھٹایا مگر جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے گھٹایا ہے سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کو یوں پڑھتے تھے :وَ كَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّا خُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ابو اسحٰق ہمدانی نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابی بن کعبؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی یہ زہری نے عبید اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابومزاحم سمرقندی نے کہا کہ میں نے حج کیا فقط اسی نیت سے کہ میں سفیان سے یہ حدیث سنوں کہ میں اس میں ایک چیز بیان کرتے تھے یہاں تک کہ سنا میں نے ان کو کہتے تھے کہ روایت بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور میں نے سنا کرتا تھا سفیان سے اس سے پہلے اور ذکر نہیں کیا انہوں نے اس چیز کو۔ مترجم :اس قصہ میں بڑی فضیلت ہے علم کی اور معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ چاہئے اور اس کے لئے سفر اور طے منازل ضروری ہے اور اطاعت استاد کی موجب مزید علم ہے اور عصیان اس کا موجب حرمان اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ اگر استاد یا پیر سے اگر کوئی امر خلاف شرع سرزد ہو تو موسیٰ کی طرح ضرور اس سے دریافت کرے اور ہرگز نہ شرمائے اور اسے بے مروتی اور بے ادبی نہ جانے بڑا ادب اللہ کا ہے کہ اس کا علم بے حد ہے اور معلومات بے عدد۔

۳۱۵۰: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا۔

۳۱۵۰ (ل): اُبی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس لڑکے کو خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا۔

ف: یہ حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۱۵۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضِرًا۔

۳۱۵۱: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خضر اس لیے ان کا نام ہوا کہ وہ بیٹھے خشک زمین پر جس پر گھاس نہ تھے پھر وہ ان کے نیچے ہری ہوگئی اور خضر ہری چیز کو کہتے ہیں۔

ف: یہ حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۱۵۲۔ ۳۱۵۳: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّدِّ قَالَ يَحْفِرُوْنَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوْا يَخْرِقُوْنَهُ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا قَالَ فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ كَاَمْثَلِ مَا كَانَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ ارْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاسْتَثْنٰى قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ فَيَجِدُوْنَهُ كَهَيْئَةٍ حِيْنَ تَرَكُوْهُ فَيَخْرِقُوْنَهُ

۳۱۵۲۔ ۳۱۵۳: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ دیوار سکندر کے باب میں مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا یاجوج ماجوج اسے روز کھودتے ہیں یہاں تک کہ قریب پھٹنے کے ہو جاتی ہے پھر کہتا ہے جو ان پر حاکم ہے کہ پھر چلو کہ کل اس کو گرا دیں گے فرمایا آپ نے کہ اللہ اسے پھر اوّل روز سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب انکا وقت آ جائیگا اور اللہ کا ارادہ ہوگا کہ ان کو لوگوں پر نکالے کہے گا حاکم ان کا کہ پھر چلو کل اسے توڑ لیں گے اگر چاہے گا اللہ تو وہ ان شاء اللہ کہے گا فرمایا آپ نے پھر دوسرے تو لوٹ کر آئیں گے اور اسکو ویسا ہی ناقص پائیں گے جتنا اول روز توڑ گئے تھے پس سوراخ کر ڈالیں گے اس میں اور نکل پڑیں گے

وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُوْنَ الْمِيَاهَ وَ يَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخْضَبَةً بِالدِّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ قَسْوًا وَعَلْوًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِيْ أَقْفَائِهِمْ فَيَهْلِكُوْنَ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكُرُ شُكْرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ۔

لوگوں پر اور سب دریاؤں کا پانی پی ڈالیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اور ان پر گرے گا تیر خون میں ڈوبا ہوا سو بولیں گے کہ دبا لیا ہم نے زمین والوں کو اور چڑھائی کی آسمان والے یعنی خداوند تعالیٰ پر کہیں گے یہ اپنے دل کی سختی اور غرور سے سو بھیجے گا ان پر اللہ تعالیٰ ایک کیڑا کہ پیدا ہوگا ان کی گردنوں میں اور وہ سب مر جائیں گے فرمایا آپ نے قسم ہے اس پروردگار کی جان محمد کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ زمین کے جانور اس کا گوشت کھا کھا کے موٹے ہو جائیں گے اور مٹکتے پھریں گے اور شکر کریں گے بخوبی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی طرح پر ہم نہیں جانتے اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم: یاجوج ماجوج دونوں اجیج نار سے مشتق ہیں اور اجیج کے معنی ضو اور شرر اس کا بسبب کثرت اور شدت ان کے مسمّی ہوئے وہ اس نام سے اور وہ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں ضحاک نے کہا کہ وہ ایک گروہ ہیں ترک میں سے اور سدی نے کہا کہ ترک یاجوج وماجوج کا ایک گروہ ہے جب حضرت سکندر نے وہاں سدّ تیار کی تو یہ گروہ باہر رہ گیا اور حذیفہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ یاجوج ایک گروہ ہیں اور ماجوج ایک گروہ ہیں اور ہر گروہ چار لاکھ کا ہے اور نہیں مرتا ان میں سے کوئی جب تک نہ دیکھ لے اپنے ہزار لڑکے قابل ہتھیار باندھنے کے اور وہ تین قسم ہیں ایک قسم درخت صنوبر کی مانند ہیں کہ طول ان کا ایک سو بیس گز ہے اور ایک گروہ ان میں ایسا ہے کہ عرض وطول ان کا برابر ہے ایک سو بیس گز ہے قد ان کا اور کوئی پہاڑ اور لوہا ان کی برابری نہیں کر سکتا اور تیسرا گروہ ایک کان بچھاتا ہے ایک اوڑھتا ہے نہیں پاتا وہ ہاتھی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سوّر اور کتے کو مگر کھا جاتا ہے اور جو ان میں سے مر جاتا ہے اسے بھی کھا جاتے ہیں جب وہ نکلیں گے سر ان کے لشکر کا شام میں ہوگا اور ساقہ ان کا خراسان میں پی جائیں گے وہ نہریں مشرق کی اور بحیرہ طبریہ کہ ایک دریا ہے بہت بڑا غرض خروج ان کا بڑی نشانیوں سے ہے قیامت کے۔

۳۱۵۴: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ۔

۳۱۵۴: روایت ہے ابی فضالہ انصاری کہ اصحاب سے ہیں سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ جمع کرے گا لوگوں کو قیامت کے دن کہ جس میں شک نہیں پکارے گا ایک پکارنے والا کہ جس نے شریک کیا ہو اللہ کا کسی عمل میں کسی کو کہ کیا ہو اللہ کے واسطے تو چاہئے کہ مانگ لے وہ ثواب اس کا اسی شریک سے کہ اللہ تعالیٰ بڑا بیزار ہے بہ نسبت اور شرکاء کے شرک سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن بکر کی روایت سے۔

۳۱۵۴ (ا): عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَّ فِضَّةٌ۔

۳۱۵۴ (ا): روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی ؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا یعنی اس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر نے بنائی تھی خزانہ تھا ان یتیموں کا فرمایا آپ نے سونا اور چاندی تھا۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے صفوان بن صالح سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے یزید بن یوسف

صنعانی سے انہوں نے یزید بن یزید بن جابر سے انہوں نے مکحول سے اسی اسناد سے مانند اس کے کہ خاتمہ سورہ کہف میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ اصحاب کہف کا اور قصہ دو بھائیوں کا کہ ایک صاحب باغ تھا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسیٰ اور خضر علیہ السلام کا اور قصہ سکندر ذی القرنین کا اور اوامر سے حکم انشاء اللہ کہنے کا مستقبل کے ارادہ پر اور امر تلاوت قرآن کا اور امر نبی کو ان کے خدا کے ساتھ رہنے کا اور نواہی سے نہی اطاعت سے غافلوں کے احوال آخرت سے اور وعید نار کی ظالموں کے لئے اور بیان دوزخ کے پردوں کا اور وعدہ جنات عدن اور انہار وغیرہ کا مومنین صالحین کے لئے اور تسخیر کرنا پہاڑوں کا اور سامنے آنا بندوں کا اور خطاب وعتاب اور تقسیم نامہ اعمال کی اور خوف عاصیوں کا حشر میں اور مشرکوں کو خطاب ہونا کہ اپنے معبودوں کو پکارو اور جواب نہ دینا ان کا حشر میں اور آثار قیامت سے نفخ صور اور عرض جہنم وغیرہ اور وعید جہنم کی مشرکوں کے لئے اور ان کے لئے جو انبیاء سے ٹھٹھا کرتے ہیں اور وعدہ جنت کا صالحین کے لئے اور مضامین توحید سے رد اشراک فی الحکم کا اور رد اشراک فی العبادت کا اور اثبات توحید کا اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔

مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ

سورہ مریم کی تفسیر

۳۱۵۵: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى نَجْرَانَ فَقَالُوْا لِيْ أَلَسْتُمْ تَقْرَؤُوْنَ يَا أُخْتَ هَارُوْنَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى مَا كَانَ فَلَمْ أَدْرِ مَا أُجِيْبُهُمْ فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ۔

۳۱۵۵: روایت ہے مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہؐ نے نجران کے نصاریٰ کی طرف (مناظرہ کو) تو انہوں نے مجھ نے کہا کہ تم پڑھتے ہو یَآ اُخْتَ هَارُوْنَ یعنی اے بہن ہارون کی (اور اس آیت میں خطاب ہے مریم کو) اور موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان بہت کچھ مدت تھی مغیرہؓ نے کہا میں نے ان کا جواب نہ جانا اور لوٹا میں نبیؐ کی طرف اور آپؐ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا کہ تو نے کیوں نہ خبر دی ان کو کہ عادت تھی اگلے لوگوں کی کہ پیغمبروں کے نام رکھا کرتے تھے اور جو صالحین ان سے پیشتر ہوتے (یعنی یہ ہارون مریم کا بھائی ہیں اور موسیٰ کا بھائی اور)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ادریس کی روایت سے۔

۳۱۵۶: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِأَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا فَرَحًا وَلَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِأَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَاءَ لَمَا

۳۱۵۶: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا نبیؐ نے آیت پڑھی: وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ یعنی ڈرا دے تو ان کو اے نبی! حسرت کے دن سے فرمایا آپؐ نے کہ موت کو لائیں گے ایک چتکبری بھیڑ کی صورت میں اور کھڑی ہوگی وہ دوزخ اور جنت کے بیچ کی دیوار پر اور کہا جائیگا اے جنت والو! سو وہ سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے اور کہا جائیگا اے دوزخیوں تو وہ بھی سر اٹھا کر دیکھنے لگے گے' ان سب سے کہ تم اسے پہچانتے ہو وہ کہیں گے کہ ہاں یہ موت ہے پھر اسے لٹائیں گے اور ذبح کر دیں گے سو اگر اللہ حکم کر چکا ہوتا جنت والوں کیلئے زندگی اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ خوشی کے مارے مر جاتے اور اگر حکم نہ کر چکا ہوتا سو زخیوں کیلئے اس میں زندہ اور

تُوْا تَرَحًا۔

ہمیشہ رہنے کا تو وہ غم کے مارے مر جاتے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۵۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَاَيْتُ اِدْرِيْسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ۔

۳۱۵۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب میں آسمان پر گیا معراج میں دیکھا میں نے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعیدؓ سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے بھی روایت کرتے ہیں اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی لوگوں نے قتادہؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث معراج کی طول کے ساتھ اور میرے نزدیک وہ اس سے مختصر ہے۔

۳۱۵۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرَئِيْلَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۳۱۵۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا جبرئیل سے کہ تم کیوں نہیں آتے ہمارے پاس اس سے زیادہ جتنا اب آتے ہو؟ راوی نے کہا پھر اس پر یہ آیت اتری: وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ یعنی نہیں اترتے ہیں ہم مگر تیرے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور پیچھے ہے آخر آیت تک (جبرئیل کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اترتے وقت آسمان پیچھے ہو جاتا ہے زمین آگے چڑھتے وقت زمین پیچھے آسمان آگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۱۵۹: عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ۔

۳۱۵۹: روایت ہے سدی نے کہا پوچھا میں نے مرہ ہمدانی سے مطلب اس کا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر وارد نہ ہو تو کہا مجھ سے مرہ نے کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن مسعود نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وارد ہوں گے لوگ دوزخ میں پھر اس سے نکلیں گے اپنے عملوں کے موافق سو پہلا گروہ ایسا جائے گا جیسے بجلی چمکتی ہے دوسرا جیسے ہوا تیسرا جیسے گھوڑا دوڑے چوتھا جیسے سوار اونٹ پا پانچواں جیسے آدمی دوڑتا ہوا چھٹا جیسے آدمی چلتا ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے شعبہ نے سدی سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو۔

۳۱۶۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ يَرِدُوْنَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ۔

۳۱۶۰: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا کہ وارد ہونگے لوگ دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اپنے عملوں کے مطابق۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سدی سے اس کی مانند عبدالرحمٰن نے کہا میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھ سے بیان کیا کہ سدی نے روایت کی مرہ سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے شعبہ نے کہا اور سنی ہے میں نے یہ روایت سدی سے مرفوعاً لیکن میں چھوڑتا ہوں اس کو قصداً یعنی رفع نہیں کرتا۔

۳۱۶۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيْلَ اِنِّیْ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُنَادِیْ فِی السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِیْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَائِيْلَ اِنِّیْ قَدْ اَبْغَضْتُ فُلَانًا فَيُنَادِیْ فِی السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِی الْاَرْضِ۔

۳۱۶۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ دوست رکھتا ہے کسی بندے کو جبرئیل سے فرماتا ہے کہ میں نے فلانے کو دوست کیا ہے سوتم بھی اسے دوست رکھو پھر جبرئیل پکار دیتے ہیں آسمان میں پھر اتاری جاتی ہے اس کی محبت زمین والوں میں یہی مطلب ہے اس آیت کا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیئے رحمٰن ان کی محبت ڈال دے گا آخر آیت تک اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو فرماتا ہے جبرئیل سے میں نے فلانے کو دشمن کیا تم بھی اسے دشمن رکھو پھر جبرئیل پکار دیتے ہیں آسمان میں اور اتاری جاتی ہے عداوت اس کی زمین والوں کے دل میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن عبداللہ دینار نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

۳۱۶۲: عَنْ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ يَقُوْلُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلِ السَّهْمِیَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِیْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّیْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ لِیْ هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا الْاٰيَةَ۔

۳۱۶۲: روایت ہے خباب بن ارت سے، کہتے ہیں کہ آیا میں عاص بن وائل کے پاس اپنے حق لینے کو وہ کافر تھا سو اس نے کہا میں تجھے ہرگز نہ دوں گا جب تک کہ تو منکر نہ ہوگا محمدؐ کا میں نے کہا ان کا کبھی منکر نہ ہوں گا یہاں تک تو مر کر اٹھے اس نے کہا میں مر کر پھر اٹھوں گا میں نے کہا ہاں کہا وہاں میرا مال ہوگا اور اولاد سو میں وہاں تیرا حق ادا کروں گا اس پر آیت اتری اَفَرَاَيْتَ ...... سے آخر تک یعنی بھلا دیکھ تو اس کو جو منکر ہوا ہماری آیتوں کا اور کہا اس نے کہ ملے گا مجھ کو مال اور اولاد۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ مریم میں مذکور ہے قصص ماضیہ سے قصہ زکریا علیہ السلام کا اور پیدا ہونا حضرت یحییٰ علیہ السلام کا اور قصہ مریم علیہا السلام اور پیدا ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ ان کے باپ کے ساتھ اور تذکیر موسیٰ اور اسمٰعیل اور ادریس علیہم السلام کے حال کی اجمالاً اور سوا اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ

سورۃ طٰہٰ کی تفسیر

۳۱۶۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى لَيْلَةً حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْكُرٰى اَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ اكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلّٰى بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ

۳۱۶۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ نے کہا جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے لوٹے رات کو چلے جاتے تھے کہ پہنچی آپ ﷺ کو نیند اور آپ نے اونٹ بٹھائے اور سو رہے اور فرمایا اے بلال تم ہمارے لیے ہوشیار ہو رات کو کہا راوی نے کہ پھر نماز پڑھی بلالؓ نے پھر تکیہ لگایا اپنے کجاوے کا اور منہ کیا

مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ أَحَدًا مِنْهُمْ وَكَانَ أَوَّلُهُمُ اسْتِيقَاظًا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِأَبِيْ أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِيْ أَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوْا ثُمَّ أَنَاخَ فَتَوَضَّأَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَ صَلَاتِهِ فِي الْوَقْتِ فِيْ تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔

مشرق کی طرف پھر آنکھ جھپک گئی اور سو گئے اور کوئی نہ جاگا ان میں سے اور پہلے رسول اللہ ﷺ جاگے اور کہا اے بلالؓ (یہ کیا کیا) سو بلالؓ نے عرض کی میرا باپ فدا ہو آپ ﷺ پر اے رسول اللہ کے کہ میرے روح کو اسی نے پکڑ رکھا تھا جس نے آپ ﷺ کے روح کو پکڑ رکھا تھا سو آپؐ نے فرمایا چلو اونٹوں کو لے چلو پھر آپ ﷺ نے آگے جا کر اونٹ بٹھائے اور وضو کیا اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی جیسے وقت میں پڑھا کرتے تھے ٹھہر ٹھہر کر پھر فرمایا آپؐ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قائم کر نماز کو میری یاد کے لیے (یعنی جو بھول جائے نماز کو جب یاد آئے پڑھ لے)۔

ف: یہ حدیث غیر محفوظ ہے روایت کیا اس کو کئی حافظانِ حدیث نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیبؒ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی ہریرہؓ کا اور صالح بن ابی الاخضر ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے اور لوگوں نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔ **خاتمہ**: سورۂ طٰہٰ میں قصص ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے بالتفصیل اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور صفاتِ الٰہی سے استواء اللہ تعالیٰ کا عرش پر اور ملکیت اس کی آسمان و زمین پر اور علم اس کا اور توحید الوہیت اور خوبی اس کی اور صفات قرآن سے نازل ہونا اس کا رفع مشقت کے لئے اور نصیحت کے واسطے اور عربی ہونا اس کا اور نہی جلد پڑھنے سے اس کے اور ضال اور شقی نہ ہونا کسی کا اس کے تابعون سے اور وعید تنگی رزق اس لئے جو قرآن سے منہ موڑے اور اندھا ہونا اس کا قیامت میں اور مذمت اس پر ایمان نہ لانے کی اور آثارِ قیامت سے مذکور ہے نفخ اور حدیث گنہگاروں کی اور گفتگو ان کی دنیا کی زندگی کی مقدار میں اور پہاڑوں کا اُڑنا اور زمین کا برابر ہونا اور اتباع داعی کا یعنی عزرائیل کا اور آوازوں کا بیٹھ جانا رحمٰن کے خوف سے اور نہ ہونا شفاعت کا بغیر اذن الٰہی کے اور ذلیل ہونا مونہوں کا اس کے آگے اور محرومی ظالم کی اور جزاء صالح کی اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَنْبِيَاءِ

تفسیر سورۂ انبیاء

۳۱۶۴: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يَكْذِبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَبُوْكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ

۳۱۶۴: روایت ہے عائشہؓ سے کہ ایک شخص حضرتؐ کے پاس بیٹھا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میرے غلام ہیں کہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور میرے مال میں خیانت کرتے اور میرا کہنا نہیں مانتے اور میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں سو میرا ان کا کیا حال ہوگا فرمایا آپؐ نے شمار کی جائے گی خیانت اور نافرمانی اور جھوٹ ان کا اور سزا دینا تیرا انکے لیے سو اگر سزا تیری ان کو موافق ان کی تقصیر کے ہوئی تو تو اور وہ برابر ہو گئے نہ تیرا حق ان پر رہا اور نہ ان کا تجھ پر اور اگر سزا تیری ان کے قصور سے کم پہنچی تو تیرا حق ان پر باقی رہا اور اگر سزا تیری ان کی تقصیر سے زیادہ ہوئی تو تجھ سے بدلہ لیا جائے گا زیادتی کا کہا راوی نے پھر جدا ہوا

مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحّٰى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا اَلْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُلِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ كُلُّهُمْ۔

وہ شخص روتا اور چلاتا اور فرمایا رسول اللہؐ نے کیا نہیں پڑھی تو نے کتاب اللہ کی کہ فرماتا ہے اس میں وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا یعنی رکھیں گے ہم ترازو انصاف کی قیامت کے دن سو ظلم نہ ہوگا کسی شخص پر کچھ سو اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ کے میں نہیں پاتا کوئی امر اپنے اور ان کیلئے بہتر اس سے کہ جدا ہوں وہ مجھ سے سو میں آپؐ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن غزوان کی روایت سے۔

۳۱۶۵: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَيْلُ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهٗ۔

۳۱۶۵: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ویل ایک نالہ ہے کہ جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے کافر اس میں چالیس برس تک اور نہیں پہنچتا اس کے گہراؤ میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

۳۱۶۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ قَوْلِهٖ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيْمًا وَ قَوْلِهٖ لِسَارَةَ اُخْتِيْ وَقَوْلِهٖ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ۔

۳۱۶۶: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کبھی جھوٹ نہیں بولے کسی مقام میں مگر تین جگہ ایک تو کہا ان کافروں سے جو انکو اپنی عیدگاہ میں لے جانا چاہتے تھے (کہ میں بیمار ہوں) اور بیمار نہ تھے دوسرے کہا انہوں نے سارہ کو کہ بیوی آپؑ کی تھیں کہ یہ (میری بہن ہے) تیسرے کہا بت پرستوں سے (جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارے بت تم نے توڑے ہیں) بلکہ توڑے ہیں انکے بڑے بت نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: طیبی نے کہا کہ اصل میں یہ سب معارض ہیں مگر چونکہ صورت ان کی کذب ہے اس لئے حضرت ﷺ نے اس کو کذب فرمایا کہ شانِ انبیاء سے یہ بعید ہے اور ہر ایک امر کی تاویل صحیح ہو سکتی ہے۔ مثلاً آپ نے کہا میں سقیم ہوں یعنی سقیم القلب یعنی رنجیدہ ہوں تمہاری گمراہی دیکھ کر اور سارہ کو جو اپنی بہن فرمایا وہ مؤمنہ تھیں اور آپ مؤمن اور مؤمنین و مؤمنات بھائی بہن ہیں اور بت شکنی کی نسبت جو بڑے بت کی طرف کی اس میں یہ کہا کہ اسی نے توڑا ہوگا اگر یہ بولتے ہوں تو یہ جملہ شرطیہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نہیں بولتے تو اور نے توڑا ہوگا مگر وہ بیوقوف اس تعریض کو نہ سمجھے۔

۳۱۶۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ

۳۱۶۷: روایت ہے ابن عباسؓ نے کہ نبیؐ وعظ کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! تم حشر میں آؤ گے اللہ تعالیٰ کے سامنے ننگے بغیر ختنہ کے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت: كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جیسے پیدا کیا ہم نے آدمی کو پھر دوبارہ ویسا ہی پیدا کریں گے آخر آیت تک فرمایا آپؐ نے پہلے جس کو کپڑے پہنائے جائیں گے

وَاِنَّهٗ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّادُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ اَلْاٰيَةَ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔

قیامت کے دن ابراہیمؑ ہوں گے اور کچھ اور لوگوں کو لائیں گے میرے اصحاب سے اور ان کو بائیں طرف لے جائیں گے (جدھر دوزخ ہے) میں کہونگا اے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں سو مجھ سے فرشتے کہیں گے تم نہیں جانتے کہ کیا کیا نئی باتیں نکالیں انہوں نے (دین میں) تمہارے بعد سو میں کہونگا جیسے اس نیک بندے نے کہا (یعنی عیسٰی) نے وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا سے آخر تک یعنی میں واقف تھا انکے حال سے جب تک ان میں تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو نگہبان تھا انکے حال پر اور تو ہر چیز سے واقف ہے اگر عذاب کرے تو انکو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخشے تو ان کو تو تُو زبردست ہے حکمت والا پھر کہا جائیگا مجھ سے کہ یہ لوگ پھر گئے اپنی حالتِ اولیٰ پر جب سے تو نے انکو چھوڑا تھا انہوں نے دین میں بدعتیں نکالیں اور رسومِ جاہلیت کے پابند ہو گئے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اس حدیث کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اسکے۔ **مترجم:** اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اپنے رسوم آبائی کے پابند ہیں یا دین میں جنہوں نے نئی باتیں نکالیں ہیں جیسے مولود کی مجلسیں' تعزیت کی مجلسیں' مردوں کے عرس' قبور کے حیلے' فاتحہ کے جھمیلے' شادیوں کی دھوم' غمی کی رسوم۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو حضرتؐ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور حضرتؐ کو بچشم خود دیکھا جب بسبب احداث فی الدین کے دوزخ میں گئے تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ معاذ اللہ من ذالک۔

خاتمہ: سورۂ انبیاء میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ ان کا باپ سے اور اپنی قوم سے اور گلزار ہونا آگ کا ان پر اور تذکیر لوط علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کی احوال کے اور قصہ داؤد علیہ السلام کے فیصلہ کا بکریوں کے باب میں اور ترمیم کرنا سلیمان علیہ السلام کا اس فیصلہ کو اور تذکیر ایوب علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور ذوالکفل علیہ السلام اور ذوالنون علیہ السلام اور زکریا علیہ السلام کے حال کی اور اوصافِ مشترکہ انبیاء ممدوحین کے جیسے نیکیوں میں دوڑنا' اللہ کو خوف وامید سے پکارنا اور اس سے ڈرنا اور تذکیر احسان مریم کے اور پھونک دینا روح کا ان کی طرف اور علاماتِ قیامت سے قریب ہونا بندں کے حساب کا اور اثبات حشر کا اور نفی ولد کی پروردگار سے اور رکھنا س ترازوں کا اور تولنا بندوں کے عملوں کا اور وعدہ یاجوج ماجوج کے خروج کا اور حسرت کافروں کی اپنے حالوں پر اور اُترنا معبودانِ باطل کا جہنم میں اور دُور رہنا نیکوں کا جہنم سے اور خوش رہنا ان کا اور نہ گھبرانا نفخ صور سے اور ملاقات ملائکہ کی اور بشارت دینا ان کا آسمانوں کو خط کی طرف لپیٹ لینا اور وعدہ نیک بندوں کے وارث کر دینے کا زمین میں اور معلوم نہ ہونا قیامت کے وقت کا نبیؐ کو اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔ چنانچہ مشورہ کرنا کفارِ مکہ کا رسولؐ کی ایذاء دہی کے باب میں اور تذکیر ارسالِ رجال کی طرف امتوں کے تضمن انزال کتاب پر اور قذف حق اوپر باطل کے اور ردِ اشراک فی الالوہیت کا اور طلب دلیل مشرکوں سے اور اجماع تمام پیغمبروں کا توحید الوہیت پر اور نفی ولد اللہ تعالیٰ سے اور سبقت نہ کرنا بندگانِ مقبولین کا اللہ تعالیٰ کے آگے کلام میں اور رتق وفتق آسمانوں کا اور پہاڑوں اور راہوں کا ہونا زمین میں اور پیدا کرنا لیل ونہار و شمس وقمر کا اور ٹھٹھا کرنا کافروں کا نبیؐ کے ساتھ اور اجماع سب امتوں کا جو آسمانی دین رکھتے ہیں توحید پر اور اختلاف نالائقوں کا اس اَمر اجماعی میں مشکور ہونا صالحوں کی سعی کا اور دُور رہنے محسنین کے جہنم سے اور نہ سننا اس کے آواز کا اور رحمۃ للعالمین ہونا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۱۶۸: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا نَزَلَتْ يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ اِلٰی قَوْلِهٖ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاٰدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَی الْجَنَّةِ فَاَنْشَاَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنْ تَمَّتْ وَاِلَّا كُمِّلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْاُمَمِ اِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِیْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ اَوْ كَالشَّامَةِ فِیْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا قَالَ وَلَا اَدْرِیْ قَالَ الثُّلُثَيْنِ اَمْ لَا۔

۳۱۶۸: روایت ہے عمران بن حصینؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اتری یہ آیت اے آدمیوں! ڈرو تم تحقیق کہ زلزلہ قیامت کا بڑی ڈراؤنی شے ہے وَلٰكِنَّ عَذَابَ .... اور ان دنوں آپ ﷺ سفر میں تھے فرمایا آپ ﷺ نے تم جانتے ہو کہ وہ کون دن ہے صحابیوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اُس کا خوب جانتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرمادے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہ چھانٹو تم لشکر دوزخ کا اور وہ عرض کریں گے اے پروردگار میرے کیا ہے لشکر دوزخ کا فرمادے گا اللہ تعالیٰ نوسو ننانوے شخص دوزخ میں ہے اور ایک جنت میں سو مسلمان سب یہ سنکر رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ڈھونڈتے رہو نزدیکی اللہ تعالیٰ کی اور بیچ کی چال چلو اس لیے کہ کبھی نبوت نہیں ہوئی مگر قبل اس کے زمانہ تھا جاہلیت کا (یعنی کفر کا) فرمایا آپ ﷺ نے کہ پوری کی جائے گی گنتی (دوزخیوں کی) جاہلیت کے لوگوں سے پھر اگر پوری ہوگئی گنتی تو خیر، نہیں تو تمام کی جائے گی منافقوں سے اور تمہاری مثال اگلی امتوں کے آگے ایسی ہے جیسے سفید و سیاہ تل کے بازو میں یا ایک تل اونٹ کی پسلی میں پھر فرمایا آپ ﷺ نے میں امید کرتا ہوں کہ ہو تم تہائی جنت والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا پھر فرمایا آپؐ نے میں امید رکھتا ہوں کہ ہو تم نصف جنت والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا راوی نے کہا میں نہیں جانتا کہ حضرتؐ نے دو تہائی بھی فرمایا یا نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حسن سے انہوں نے روایت کی عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۱۶۹: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فِی السَّيْرِ

۳۱۶۹: روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا سفر میں سو آگے پیچھے ہو گئے اصحاب آپ ﷺ کے چلنے میں

فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهٗ بِهَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلٰكِنْ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ اَصْحَابُهٗ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوْا اَنَّهٗ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُوْلُهٗ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَيَّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ فَيُنَادِيْهِ رَبُّهٗ فَيَقُوْلُ يَا اٰدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُوْلُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَ وَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتّٰى مَا اَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ بِاَصْحَابِهٖ قَالَ اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيْقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ وَبَنِيْ اِبْلِيْسَ قَالَ فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِيْ يَجِدُوْنَ قَالَ اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ۔

سو آواز بلند کی رسول اللہ ﷺ نے ان دو آیتوں کے ساتھ یا ایہا..... سے عذاب اللہ شدید تک پھر جب حضرت کے یاروں نے سنا اپنی سواریوں کو دوڑایا اور جان لیا کہ حضرت ﷺ کچھ فرمانے والے ہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے جانتے ہو تم کہ یہ کون دن ہے انہوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ وقت ہے کہ پکارے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو اور وہ جواب دیں گے اپنے رب کو پھر فرمادے گا اللہ اے آدم چھانٹ تو لشکر دوزخ کا وہ عرض کریں گے اے رب میرے کتنا ہے لشکر دوزخ کا فرمادے گا اللہ تعالیٰ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے دوزخ والے ہیں اور ایک جنت والا سو قوم کے لوگ مایوس ہو گئے جنت میں جانے سے یہاں تک کہ یقین ہوا کہ یہ اب کبھی نہ ہنسیں گے پھر جب دیکھی حضرت ﷺ نے گھبراہٹ اصحاب کی فرمایا آپ ﷺ نے عمل کرو اور بشارت دو سو قسم ہے اس پروردگار کی جان محمد کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی کہ وہ جن کے ساتھ ہوں وہ بے شک بڑھ جائیں اول یا جوج ماجوج دوسرے جو مر گیا بنی آدم سے یا اولاد سے ابلیس کے (یعنی کفر پر) کہا راوی نے دور ہو گیا کچھ تھوڑا رنج ان لوگوں کا فرمایا آپؐ نے عمل کرو اور خوشخبری دو ایک دوسرے کو سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ محمد کی جان اسکے ہاتھ میں ہے نہیں ہو تم اور لوگوں کی بہ نسبت مگر جیسے ایک دھبہ ہو اونٹ کے بازو میں یا ایک داغ ہو جانور کے پیر میں (یعنی تم بہت تھوڑے ہو کفار کی بہ نسبت)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۷۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتُ الْعَتِيْقَ لِاَنَّهٗ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ۔

۳۱۷۰: روایت ہے عبداللہؓ بن زبیر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا نام بیت العتیق اس لیے ہوا کہ غالب نہیں آج تک اس پر کوئی ظالم (عتیق کے معنی آزاد)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی زہری سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۳۱۷۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ

۳۱۷۱: روایت ہے ابن عباسؓ نے کہا جب کہ نکالے گئے نبی ﷺ مکہ سے ابوبکرؓ نے کہا انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نکال دیا بے شک یہ ہلاک

اَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ لَيُهْلِكُنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ اَلْاٰيَةَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ۔

ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اذن ..... سے آخر تک یعنی اجازت ہوئی ان لوگوں کو جن سے کفار لڑتے ہیں لڑنے کہ اس سبب سے کہ ان پر ظلم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے سو ابوبکرؓ نے کہا کہ جانا میں نے اب لڑائی ہوگی (یعنی کافروں مؤمنوں میں)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور اس میں ابن عباسؓ سے روایت نہیں۔ **خاتمہ:** سورہ حج میں اوامر سے مذکور ہے امر تقویٰ کا اور امر تطہیر بیت اللہ کا طائفین و قائمین وغیرہ کے لئے اور امر حج کے لئے پکار دینے کا اور امر خود کھانے اور کھلانے کا فقیر کے قربانی سے اور میل کچیل اتارنے کا اور نذروں کے پورا کرنے کا اور طواف کا اور امر اوثان اور قول زور سے بچنے کا اور نہی شرک سے اور نہی کافروں سے نزاع کرنے کی اور دوسرے متعلقات حج اور قربانی کے اور مذمت سے مذکور ہے مذمت مجادلہ بے دلیل کی اور مذمت عابدان خام طمع کی کہ ادنیٰ مصیبت میں دین سے پھر جائیں اور مذمت ان کافروں کی کہ مسجد سے باز رکھتے ہیں اور فضائل سے مذکور ہے فضیلت تعظیم حرمات اللہ کی اور فضیلت مہاجروں اور شہیدوں کی اور عقاید سے مذکور ہے زلزلہ قیامت کا اور ہول ان کا اور اثبات بعث کا اولاً خلق انسان سے اور ثانیاً ہرے ہو جانے سے زمین خشک کے اور رد اشراک فی الدعاء کا اور نفع نہ دینا مدعوان باطل کا اور وعدہ جنات وانہار کا صالحین کے لئے اور وعید آگ کے کپڑوں کی اور حمیم کی اور لوہے کی موگریوں کی اور عذاب حریق کے کافروں کے لئے اور وعدہ جنات وانہار کا اور سونے کے کنگنوں کا اور موتی اور لباس حریر اور جنات نعیم کا مومنوں کے لئے اور وعید عذاب مہین کی کافرین ومکذبین کے لئے اور وعدہ رزق حسن اور دخول جنت کا مہاجروں اور شہیدوں کے لئے اور وعدہ فیصلہ کا بندوں کے بیچ میں قیامت کے دن کے اور بہت سے عمدہ عمدہ فوائد اور پسندیدہ پسندیدہ مطالب ایسے مذکور ہیں کہ دوسری سورتوں میں نہیں چنانچہ تشبیہ اس شخص کی جو مدد الٰہی پر یقین نہ کرے اس کے ساتھ جو آسمان کی طرف رسی باندھ کر لٹکے اور پھر اسے توڑ دے اور سجدہ سماوات والارض کا اور سجدہ شمس وقمر کا اور نجوم وجبال وشجر ودواب اور اکثر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ کے لئے اور مخاصمہ مومن وکافر کا رب الارباب میں اور تذکیر بیت اللہ میں ابراہیمؑ کو جگہ دینے کی اور آنا لوگوں کا فجاج عمیقہ سے شہود منافع کے لئے اور بہت سے متعلقات بیت اللہ کے اور حج کے اور دفع کرنا اللہ تعالیٰ کا بعض آدمیوں کے ساتھ بعض کو اور نصرت خدا کی ناصران دین کے لئے اور تسکین نبی ﷺ کی اگلے کافروں کی تکذیب سنا کر اور جلدی کافروں کی ساتھ عذاب کے اور ہونا پروردگار کے ایک دن کا برابر ہزار سال کے اور القاء شیطان کا ہر نبی کے ساتھ اور شک کافروں کا قیامت میں اور وعدہ نصرت الٰہی کا مظلومان مومنین کے لئے اور تذکیر ایلاج لیل کی نہار میں اور عکس اس کا اور تذکیر انزال ماء اور سبزہ زمین کی اور دوسری قدرتوں کے ساتھ اور اجتباء اور مقبولیت خدا کے مومنوں کے لئے اور نہ ہونا حرج کا ہمارے دین میں کہ ملت ہے ہمارے باپ ابراہیم کی اور نام رکھنا انہیں کا مسلمان ہمارے واسطے اور ہونا نبی ﷺ کا گواہ ہم پر اور ہونا ہمارا گواہ دوسروں پر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اعتصام باللہ کا اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور خوبی اس جل جلالہ جل شانہ کی۔

مِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ

سورۃ مؤمنون کی تفسیر

۳۱۷۲۔ ۳۱۷۳: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ

۳۱۷۲۔ ۳۱۷۳: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَ اَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْعَلَيْنَا وَ اَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُاٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَاَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشَرَ اٰيَاتٍ۔

ﷺ پر جب وحی اترتی تھی آپ ﷺ کے منہ کے پاس ایک گنگناہٹ سنی جاتی تھی شہد مکھی کی سی سو ایک دن ان پر وحی اتری اور ٹھہرے ہم ایک گھڑی پھر آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی اے اللہ! زیادہ دے ہم کو اور کم مت کر اور عزت دے ہم کو اور ذلیل مت کر اور عنایت کر ہم کو نعمتیں اپنی اور محروم مت کر اور مقدم کر ہم کو اوروں پر اور نہ مقدم کر ہم پر کسی کو (فوز دارین میں) اور راضی کر ہم کو اور راضی ہو تو ہم سے پھر فرمایا آپ ﷺ نے اتری ہیں مجھ پر دس آیتیں کہ جو ان پر عمل کرتا رہے داخل ہو جنت میں پھر پڑھیں آپ ﷺ نے آیتیں: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ سے دس آیتوں تک۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث اول سے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے روایت کی ہم سے احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے عبدالرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور جس نے سنا عبدالرزاق سے پہلے اس حدیث کو وہ یونس بن سلیم کے بعد کہتے ہیں روایت ہے یونس بن یزید سے اور بعضوں نے ذکر نہیں کیا یونس بن یزید کا اور جس نے ذکر کیا ہے یونس بن یزید کا وہ روایت زیادہ صحیح ہے عبدالرزاق کبھی یونس بن یزید کا ذکر کرتے اور کبھی نہیں۔ مترجم: پوری آیتیں یہ ہیں: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ [المؤمنون: ۱ تا ۱۱] یعنی فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور جو لوگ بے فائدہ کاموں سے منہ پھیرنے والے ہیں اور جو زکوۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیبیوں پر یا جن کے مالک ہوئے ان کے ہاتھ سو ان پر ملامت نہیں اور جو کوئی اس کے سوا چاہے وہ لوگ ہیں حد سے گزرنے والے اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت کرنے والے ہیں اور جو نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں یہی لوگ ہیں وارث فردوس کے وہ اس میں ہمیشہ رہ پڑیں گے۔

۳۱۷۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ اُصِيْبَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ اَصَابَ خَيْرًا اِحْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَاِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَا جْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ

۳۱۷۴: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ ربیع بنت نضر آئیں نبی ﷺ کے پاس اور ان کا بیٹا حارثہ بن سراقہ شہید ہو چکا تھا بدر کے دن اس کو ایک تیر غیبی لگا تھا کہ معلوم نہ ہوا کس نے مارا پھر آئیں ربیع رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ خبر دیجیے مجھ کو حارثہ کے حال سے اگر وہ خیر کو پہنچا ہے تو میں امیدوار ثواب رہوں اور صبر کروں اور اگر نہیں پہنچا وہ خیر کو تو کوشش کروں میں دعا میں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي جَنَّةٍ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى وَ الْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَافْضَلُهَا۔

حارثہ کی ماں بے شک جنت میں کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا داخل ہوا بلند فردوس میں اور فردوس بلند زمین ہے جنت کی اور جنت کے بیچ اور بہتر ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے انس کی روایت سے۔

۳۱۷۵: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَابِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ۔

۳۱۷۵: روایت ہے عائشہؓ نے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ سے مطلب اس آیت کا والذین ...یعنی جو لوگ دیتے ہیں جو دیا ہے اور دل انکا ڈر رہا ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں عرض کی عائشہؓ نے کیا وہ لوگ شراب پیتے ہیں یا چوری کرتے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے کہ نہیں اے بیٹی صدیق ؓ کی بلکہ وہ لوگ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور باوجود اس کے دوڑتے ہیں نیکیوں کی طرف اور وہ آگے بڑھنے والے ہیں۔

ف: روایت کی یہ حدیث عبدالرحمٰن بن سعید نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۳۱۷۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعَالِيَةُ حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ۔

۳۱۷۶: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ یعنی اور وہ اس میں تیوری چڑھاتے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے کہ جھلس دے گی کافروں کے منہ کو آگ پس جل کر سکڑ جائے گا ان کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ پہنچ جائے گا سر کے بیچ میں اور لٹک جائے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگے گا گا ناف میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ **خاتمہ**: سورہ مؤمنوں میں صفات مؤمنین میں سے مذکور ہے ایمان وصلوٰۃ وخشوع واعراض لغو سے اور دینار زکوٰۃ کا اور حفاظت فروج کی اور رعایت امانتوں اور عہدوں اور حفاظت صلوٰۃ کی اور وعدہ فردوس کا ان کے لئے اور بدخلق سے تفصیل خلق انسان کی مٹی سے اور نطفہ اور علقہ اور مضغہ ہونا اس کا اور پہنانا گوشت کا ہڈیوں پر اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے پیدا کرنا آسمان کا اور اتارنا پانی کا اور ٹھہرانا پانی کا زمین میں اور پیدا کرنا باغوں کا کھجور وانگور سے اور نکالنا اکثر میووں کا اس سے اور نکالنا درخت زیتون کا طور سینا سے اور پلانا دودھ کا بطون انعام سے اور خوراک آدمیوں کی اس سے اور سوار ہونا جانوروں پر اور کشتی پر اور قصص ماضیہ سے قصہ نوح علیہ السلام کا اور ہود اور موسیٰ اور ابن مریم علیہم السلام اور خطاب جمیع انبیاء کی طرف اور حکم طیبات کے کھانے کا اور عمل صالح اور تقویٰ اور توحید کا ان کو اور صفات اہل خیر سے خوف خدا اور یقین کرنا اللہ کی آیتوں پر اور احتراز کرنا شرک سے اور خوف کرنا خدا سے باوجود انفاق مال کے اور احوال آخرت سے گمراہ ہونا منکروں کا آخرت سے اور انکار اہل مکہ کا اور حشر کے اور حسرت کافروں کی وقت موت کے اور آرزو حیات کی واسطے عمل صالح کے اور اثبات برزخ کا اور اٹھ جانا نسبوں کا نفخ صور سے اور موقوف ہونا فلاح کا عمل نیک کے گراں ہونے پر اور جھلس جانا مونہوں کا دوزخ کی آگ سے اور اقرار کرنا دوزخیوں کا اپنی شقاوت کا اور دعا کرنا ان کا اور خطاب کرنا اللہ تعالیٰ کا بلفظ: اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ [المؤمنون : ١٠٨] اور یاد دلانا اللہ تعالیٰ کا ان کی مسخری کو جو مومنوں کے ساتھ کی تھی اور عتاب اللہ کا ان پر اور بہت سے فوائد متفرقہ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النُّوْرِ

٣١٧٧: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مَرْثَدُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ وَكَانَ رَجُلًا يَحْمِلُ الْاَسْرٰى مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى يَاْتِيَ بِهِمُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيْقَةً لَهٗ وَاَنَّهٗ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ اُسَارٰى مَكَّةَ يَحْمِلُهٗ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقُ فَاَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّيْ بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ اِلَيَّ عَرَفَتْ فَقَالَتْ مَرْثَدٌ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا قَالَتْ يَا اَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ اُسَرَاءَكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِيْ ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى غَارٍ اَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءُوْا حَتّٰى قَامُوْا عَلٰى رَاْسِيْ فَبَالُوْا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلٰى رَاْسِيْ وَاَعْمَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّيْ قَالَ ثُمَّ رَجَعُوْا وَرَجَعْتُ اِلٰى صَاحِبِيْ فَحَمَلْتُهٗ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيْلًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى الْاِذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ اَكْبُلَهٗ فَجَعَلْتُ اَحْمِلُهٗ وَيُعْيِيْنِيْ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحُ عَنَاقًا فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتِ الزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا مَرْثَدُ الزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ فَلَا تَنْكِحْهَا۔

تفسیر سورۂ نور کی

٣١٧٧: روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا نے کہا ایک شخص کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا اور وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینے لے جاتا تھا اور مکہ میں ایک عورت زنا کار تھی کہ اس کا نام عناق تھا اور وہ مرثد کی دوست تھی اور اس نے وعدہ کیا تھا مکہ کے قیدیوں میں سے ایک شخص سے کہ لے جائے گا اس کو (مدینہ میں) کہا مرثد نے کہ آیا میں ایک دیوار کے نیچے مکہ کی دیواروں سے چاندنی رات میں اور عناق آ گئی اور اس نے دیکھی کالک میرے سائے کی دیوار کے بازو میں پھر جب وہ میرے پاس پہنچی مجھے پہچانا اور کہا تو مرثد ہے میں نے کہا مرثد ہوں اس نے کہا شاباش مبارک ہو آ تو رات کو رہ ہمارے پاس میں نے کہا اے عناق اللہ نے حرام کی زنا سو وہ پکار اُٹھی اے خیمہ والو یہ شخص تمہارے قیدیوں کو اٹھا لے جاتا ہے سو میرے پیچھے دوڑے آٹھ مرد اور میں نے خندمہ کی راہ لی (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے) سو میں پہنچ گیا ایک غار یا کہف کے طرف (راوی کو شک ہے کہ غار کہا یا کہف) اور اس میں گھس گیا اور وہ بھی گھسے اور میرے سر کے پاس آن کھڑے ہوئے اور انہوں نے پیشاب کیا اور پیشاب ان کا میرے سر پر پڑنے لگا اور اللہ نے ان کو اندھا کر دیا کہ انہوں نے مجھے نہ دیکھا پھر وہ لوٹ گئے اور میں بھی اپنے رفیق کے پاس آیا (جس سے وعدہ کیا تھا مدینہ لے جانے کا) اور میں نے اس کو اٹھایا اور وہ بھاری آدمی تھا یہاں تک کہ پہنچا میں اذخر تک (ایک موضع کا نام ہے مکہ مدینہ کے بیچ میں) اور توڑیں میں نے زنجیریں اس کی اس کو پیٹھ پر لاد لیا اور وہ مجھے تھکائے دیتا تھا یہاں تک کہ میں مدینہ پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے عناق سے میرا نکاح کر دیجئے اور حضرت ﷺ چپ رہے اور مجھے جواب نہ دیا اور یہ آیت اتری کہ زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ سے یا مشرک عورت سے اور زانیہ نکاح نہیں کرتی مگر زانی یا مشرک سے تب فرمایا حضرت ﷺ نے اس سے نکاح نہ کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۱۷۸: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَادَرَيْتُ مَااَقُوْلُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِيْ اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَفَا سْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِيْ فَقَالَ لِيْ اِبْنُ جُبَيْرٍ اُدْخُلْ مَاجَاءَ بِكَ اِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَ خَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْاَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى امْرَاَةً عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَاتِ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَ ذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ

۳۱۷۸: روایت ہے سعید بن جبیرؓ سے کہ کسی نے مجھ سے پوچھا لعان کرنے والے مرد اور عورت کا حکم مصعب بن زبیر کے زمانۂ امارت میں کہ ان دونوں میں جدائی کر دی جائے تو میں نے نہ جانا کہ کیا جواب دوں سو میں اپنے گھر سے چلا عبداللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف اور اجازت مانگی میں نے ان کے گھر میں جانے کی سو مجھ سے ان لوگوں نے کہا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں اور انہوں نے میری بات سن لی سو مجھے پکارا کہ کیا ابن جبیر ہیں آ ؤ تم نہیں آئے ہو مگر کسی کام کو کہا ابن جبیرؓ نے کہ پھر داخل ہوا میں اور وہ ایک ٹاٹ بچھائے ہوئے جو کجاوے کے نیچے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالا جاتا ہے سو کہا میں نے اے ابوعبدالرحمٰن! عورت اور مرد لعان کرنے والے جدائی ڈالی جائے ان کے بیچ میں سو کہا سبحان اللہ ہاں پہلے جس شخص نے یہ مسئلہ پوچھا فلاں بیٹے فلانے کے تھے آئے وہ نبیؐ کے پاس اور کہا اس نے کہ اے رسول اللہ کے بتائیے مجھ کو کہ ایک نے ہم میں سے دیکھا اپنی عورت کو ایک بے حیائی پر یعنی زنا پر کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات بولی اور اگر چپ رہے تو بڑی بات پر چپ رہے سو چپ ہو رہے رسول اللہؐ اور کچھ جواب نہ دیا اس کو پھر اسکے بعد آیا وہ نبیؐ کے پاس اور کہا اس نے کہ میں نے جو بات آپ سے پوچھی تھی میں اس میں مبتلا ہوا ہوں اور اتاریں اللہ نے یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں والذین.... سے دس آیتوں تک کہا راوی نے پھر بلایا حضرت نے اس مرد کو اور پڑھیں اس پر یہ آیتیں اور سمجھایا بجھایا اس کو اور خبر دی اس کو کہ عذاب دنیا کا بہت سہل ہے آخرت کے عذاب سے سو اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے اس عورت پر جھوٹ نہیں باندھا پھر آپؐ دوبارہ عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو سمجھایا بجھایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آخرت کے عذاب سے سہل ہے اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپؐ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ میرے شوہر نے سچ نہیں کہا پھر آپؐ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار بار گواہی دی کہ اللہ گواہ ہے کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ لعنت ہے اللہ کی او پر اس کے اگر وہ ہی جھوٹوں میں ہو پھر متوجہ

عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ۔

ہوئے عورت کی طرف اور گواہی دی اس نے چار بار کہ اللہ گواہ ہے کہ شوہر اسکا جھوٹوں میں ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ غصہ اللہ کا ہو اس پر اگر شوہر اسکا سچوں میں ہو پھر جدائی کر دی آپؐ نے ان دونوں میں۔ ف: اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۷۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا رَجُلًا عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَيَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ فِيْ اَمْرِيْ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ فَقَرَاَ اِلٰى اَنْ بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَالَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ قَالُوْا لَهَا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَ نَكَسَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ

۳۱۷۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی لگائی اپنی عورت کو نبی ﷺ کے آگے شریک بن سحماء کے ساتھ سو حضرت ﷺ نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے کہ جب دیکھے کوئی ہم میں کا ایک مرد کو اپنی عورت کے پاس تو کیا گواہ ڈھونڈتا پھرے گا پھر حضرت ﷺ یہی فرماتے تھے کہ گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے قسم ہے اس پروردگار تعالیٰ کی جس نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کہ وہ شخص (یعنی میں) سچا ہے اور بے شک اترے گی میرے حق میں ایسی آیت کہ بچائے گی پیٹھ میری حد سے پھر اتری یہ آیت والذین... اور پڑھیں آپ ﷺ نے یہ آیتیں یہاں تک کہ پہنچے آپ ﷺ والخامسۃ..... تک کہا راوی نے کہ جب فارغ ہوئے ان کے پڑھنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا بھیجا ان دونوں کو اور وہ آئے سو کھڑے ہوئے ہلال اور گواہیاں دیں انہوں نے (جس طرح قرآن میں وارد ہوئی ہیں) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ ایک تم میں کا جھوٹا ہے سو کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہے پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہی اللہ کے پھر جب وہ یہ کہنے لگی پانچویں گواہی میں کہ غضب ہے اللہ تعالیٰ کا اس عورت پر اگر وہ مرد (یعنی شوہر میرا) سچوں میں ہو لوگوں نے کا یہ گواہی اللہ کے غصہ کو واجب کر دینے والی ہے اور ابن عباسؓ نے کہا کہ وہ ٹھہر گئی یعنی خوف خدا سے اور پھری یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ اپنی گواہی سے لوٹ جائے گی (یعنی اقرار زنا کرے گی) پھر کہنے لگی میں برادری کو سارا دن ذلیل نہ کروں گی (یعنی اگر اقرار زنا کروں تو برادری کو دھبہ لگے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو اگر اس کا لڑکا کالی آنکھوں والا ہو موٹے چوتڑ والا بھری ہوئی رانوں والا

اَلاَ لْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَ تْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْلَامَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لَنَاوَلَهَا شَانٌ۔

تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے (یعنی زنا سے ہوا ہے) پھر وہ ایسا ہی ہوا سو حضرت ﷺ نے فرمایا اگر نہ ہو چکتا حکم اللہ کا پہلے سے (یعنی لعان کا) تو میرا اور اس کا عجیب حال ہوتا یعنی میں اس کو حد مارتا)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی طرح روایت کی عباد بن منصور نے یہ حدیث عکرمہؓ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی یہ ایوب نے عکرمہ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس کا۔

۳۱۸۰ ـ ۳۱۸۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّاذُكِرَمِنْ شَانِيْ الَّذِيْ ذُكِرَوَمَاعَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ اُنَاسٍ اَبَنُوْااَهْلِيْ وَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْا بِمَنْ وَاللّٰهِ مَاعَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِيْ قَطُّ اِلاَّ وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِيْ سَفَرٍ اِلاَّ غَابَ مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ اُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ اَمَاوَاللّٰهِ اَنْ لَوْكَانُوْا مِنَ الْاَوْسِ مَااَحْبَبْتَ اَنْ تَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ حَتّٰى كَادَاَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ وَمَعِيَ اُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمِّ تُسَبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمِّ تُسَبِّيْنَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَا نْتَهَرْ تُهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ اُمِّ تُسَبِّيْنَ ابْنَكِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَااَسُبُّهٗ اِلاَّ فِيْكِ فَقُلْتُ فِيْ

۳۱۸۰ـ۳۱۸۱: روایت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا جب چرچا ہونے لگا میرے حال کا اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور شہادتیں پڑھیں اور تعریف اور ثنا کی اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کی ذات کو لائق ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے مشورہ دو مجھے ان لوگوں کے باب میں جنہوں نے میری بی بی پر تہمت لگائی ہے اور قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اپنی بی بی میں کوئی برائی کبھی اور متہم کیا ہے ایسے شخص کے ساتھ کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اس میں کوئی برائی کبھی اور کبھی داخل نہ ہوا وہ میرے گھر میں مگر جب کہ میں موجود ہوتا اور نہ باہر گیا میں کسی سفر میں مگر وہ بھی میرے ساتھ باہر گیا' سو سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ حکم دیجئے مجھے اے رسول اللہ کے کہ ماریں ہم گردنیں ان کی (یعنی جنہوں نے تہمت لگائی ہے) اور کھڑا ہوا ایک مرد خزرج کے قبیلہ کا اور حسان بن ثابت کی ماں اس شخص کی قوم میں سے تھی اور کہا اس شخص نے سعد سے کہ جھوٹ کہا تو نے آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اگر وہ ہوتا (یعنی تہمت لگانے والا) اوس میں سے تو کبھی درست نہ رکھتے تم کہ اس کی گردن مارو (یعنی اپنی قوم کی رعایت سے غرض یہاں تک نوبت پہنچی کہ فساد عظیم ہو جائے اوس اور خزرج کے درمیان دونوں قبیلے تھے انصار کے) اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی (یہ قول ہے ام المؤمنین کا) پھر جب اس دن شام ہوئی نکلی میں اپنے کسی کام کو یعنی پاخانے کو اور مسطح کی ماں میرے ساتھ تھی اور اس نے ٹھوکر کھائی اور کہنے لگی مسطح مرے سو میں نے کہا اے اماں! تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر وہ ٹھہر گئی پھر دوبارہ ٹھوکر کھائی اور کہا اس نے مسطح مرے اور پھر میں نے کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر ٹھہر گئی پھر ٹھوکر

اَىِّ شَانِىْ قَالَتْ فَبَقَرَتْ اِلَىَّ الْحَدِيْثَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِى وَكَانَ الَّذِىْ خَرَجْتُ لَهٗ لَمْ اَخْرُجْ لَا اَجِدُ مِنْهُ قَلِيْلاً وَلَا كَثِيْرًا وَوَعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْنِىْ اِلٰى بَيْتِ اَبِىْ فَاَرْسَلَ مَعِىَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ اُمَّ رُوْمَانَ فِى السِّفْلِ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَاُ فَقَالَتْ اُمِّىْ مَا جَاءَ بِكِ يَابُنَيَّةُ قَالَتْ فَاَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيْثَ فَاِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَابَلَغَ مِنِّىْ فَقَالَتْ يَابُنَيَّةُ خَفِّفِىْ عَلَيْكِ الشَّاْنَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ اِمْرَاَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيْلَ فِيْهَا فَاِذَا هِىَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّىْ قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهٖ اَبِىْ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَتْ نَعَمْ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ صَوْتِىْ وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَاُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِاُمِّىْ مَا شَاْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِىْ ذُكِرَ مِنْ شَاْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ يَا بُنَيَّةُ اِلَّا رَجَعْتِ اِلٰى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَيْتِىْ وَسَاَلَ عَنِّىْ خَادِمَتِىْ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ خَمِيْرَتَهَا اَوْ عَجِيْنَتَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَصْدُقِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ فَبَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِىْ

کھائی اس نے تیسری بار اور کہا مسطح مرے پھر میں نے اس کو جھڑکا اور کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو تب اس نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں کوستی مگر تیرے واسطے میں نے کہا میرے کس حال کے لئے تو اسے کوستی ہے کہا عائشہؓ نے پھر کھولی اس نے ساری حقیقت اس بات کی اور میں نے اس سے پوچھا کہ لوگوں میں اس کا چرچا ہو چکا اس نے کہا ہاں اور قسم ہے اللہ کی لوٹی میں اپنے گھر کو اور گویا میں جس کے لیے نکلی تھی اس کے لیے نکلی ہی نہیں پائی میں نے حاجت اس کی تھوڑی نہ بہت یعنی پاخانے کی اور بخار آ گیا مجھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مجھے میرے باپ کے گھر بھیج دیجئے پھر میرے ساتھ حضرت نے ایک لڑکا کر دیا اور میں گھر پہنچی اور پایا میں نے ام رومان کو (یہ ماں ہیں حضرت عائشہؓ کی) نیچے کے گھر میں اور ابوبکرؓ اوپر قرآن پڑھ رہے تھے سو میری ماں نے کہا کیوں آئی تم اے میری بیٹی کہا عائشہؓ نے کہ خبر دی میں نے ان کو اور ذکر کیا میں نے اس قصہ کو اور ان کو اس قصہ سے اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی سو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے میری بیٹی اپنے حال پر تخفیف کرو (یعنی گھبراؤ نہیں) اس لیے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کم ہوتا ہے کہ جس مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو اور وہ اسے چاہتا ہو اور اس کے سوتیں بھی ہوں کہ حسد نہ کریں اس پر اور باتیں نہ بنائیں اس کے لیے غرض ان کو اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی کہا ام المؤمنین نے کہ جانتے ہیں یہ بات باپ میرے جواب دیا ان کی ماں نے کہ ہاں کہا میں نے اور رسول اللہ کہا انہوں نے کہ ہاں پھر میں غمگین ہوئی اور رونے لگی اور ابوبکرؓ نے میری آواز سنی اور کوٹھے پر قرآن پڑھتے تھے پھر وہ اترے اور کہنے لگے اس کا کیا حال ہے ان کی ماں نے کہا خبر ہو گئی اس کو اپنے حال کی جس کا چرچا ہو رہا ہے سو پھر آئیں اس کی آنکھیں تب کہا ابوبکرؓ نے میں تجھے قسم دیتا ہوں اے بیٹی کہ تو پھر جا اپنے گھر میں سو میں پھر گئی اور رسول اللہ میرے گھر تشریف لائے اور میرا حال پوچھا میری خادمہ سے اس نے کہا قسم ہے اللہ کی نہیں جانتی میں اس میں کوئی عیب مگر اتنا ہے کہ سو جاتی ہے وہ اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے راوی کو شک ہے کہ خَمِيْرَتَهَا

قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاَصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِيْ فَلَمْ يَزَا لَا عِنْدِيْ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِيْ اَبَوَايَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَتَشَهَّدَ النَّبِيُّ ﷺ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوْءًا اَوْظَلَمْتِ فَتُوْبِيْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ قَالَتْ وَ جَاءَ تْ اِمْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْتَحْيِيْ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ اَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَوَعَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا لْتَفَتُّ اِلٰى اَبِيْ فَقُلْتُ اَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا اَقُوْلُ فَا لْتَفَتُّ اِلٰى اُمِّيْ فَقُلْتُ اَجِيْبِيْهِ قَالَتْ اَقُوْلُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يُجِيْبَا تَشَهَّدْ تُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَاَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنِّيْ لَصَادِقَةٌ مَاذَاكَ بِنَافِعِيْ عِنْدَكُمْ لِيْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَاُشْرِبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ اِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ لَمْ اَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ اَنَّهَا قَدْبَاءَ تْ بِهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ مَااَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَ الْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوْبَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ اِلَّا اَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ قَالَتْ وَاُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهٖ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَاِنِّيْ لَاَتَبَيَّنُ السُّرُوْرَفِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَهٗ وَيَقُوْلُ

کہا یا عَجِیْنَتَھَا معنی دونوں کے ایک ہیں اور گھر کا اس کو بعض یاروں نے آپ کے اور کہا کہ سچ کہہ رسول اللہ سے یہاں تک کہ سخت سست کہا اس کو اس بات کے لیے اس نے کہا پاک ہے اللہ قسم ہے اللہ کی میں ان کا کچھ حال نہیں جانتی مگر جتنا جانتا ہے سنار سونے خالص سرخ رنگ کو اور اس مرد کو بھی خبر پہنچی جس کے اوپر تہمت لگائی گئی تھی اس نے کہا اللہ پاک ہے میں نے کبھی ستر نہیں کھولا ہے کسی عورت کا کبھی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر وہ شہید مارا گیا اللہ کی راہ میں کہا امّ المؤمنین نے کہ صبح کو میرے ماں باپ میرے پاس آئے اور وہ میرے ہی پاس تھے کہ رسول اللہ بھی آئے اور نماز عصر پڑھ کر وہ تشریف لائے تھے اور میرے ماں باپ داہنے بائیں بیٹھے تھے پھر تشہد پڑھا نبیؐ نے اور حمد وثنا کی اللہ تعالیٰ کی جیسی اس کو لائق ہے پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے اے عائشہؓ اگر تو مرتکب ہوئی ہو برائی کی یا ظلم کیا ہو تو نے (یعنی اپنی جان پر) تو توبہ کر اللہ کی طرف اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی کہا ام المومنینؓ نے کہ آئی ایک عورت انصار میں سے اور وہ دروازہ پر بیٹھی تھی میں نے کہا آپؐ شرماتے نہیں اس عورت سے کہ ذکر کرتے ہیں اس کے سامنے غرض نصیحت کی رسول اللہؐ نے اور میں متوجہ ہوئی اپنے باپ کی طرف اور میں نے کہا حضرت کو جواب دو انہوں نے کہا میں حضرتؐ سے کیا کہہ سکتا ہوں (یہ کمال ادب تھا) حضرت ابوبکر کا اور مؤمن کو انبیاء کا ایسا ہی ادب ضرور ہے خصوصاً سید الانبیاء کا کہ آپؐ کی حدیث کے آگے بات نہ نکلے اور جواب نہ آئے) پھر میں متوجہ ہوئی اپنی ماں کی طرف اور میں نے کہا تم جواب دو حضرت کو انہوں نے بھی کہا میں آپؐ کے آگے کیا عرض کروں کہا ام المومنینؓ نے کہ پھر جب کچھ جواب نہ دیا ان دونوں نے تشہد پڑھا میں نے اور حمد وثنا کی اللہ کی جیسے اسی کی ذات مقدس کے لائق ہے پھر میں نے کہا اللہ کی قسم ہے اگر میں کہوں کہ میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں جب بھی یہ بات مجھے فائدہ نہ دے گی تمہارے آگے اس لیے کہ تم بول چکے اور تمہارے دل اس سے رنگ گئے اور اگر میں کہوں کہ میں نے کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم

اَبْشِرِیْ یَاعَائِشَةُ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَ تَكِ قَالَتْ فَكُنْتُ اَشَدَّ مَاكُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِیْ اَبَوَایَ قُوْمِیْ اِلَیْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَیْهِ وَلَا اَحْمَدُهٗ وَلَا اَحْمَدُ كُمَا وَلٰكِنْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِیْ اَنْزَلَ بَرَاءَتِیْ لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ فَمَا اَنْكَرْ تُمُوْهُ وَ لَا غَیَّرْ تُمُوْهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ اَمَّا زَیْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِ یْنِهَا فَلَمْ تَقُلْ اِلَّا خَیْرًا وَاَمَّا اُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِیْمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِیْ یَتَكَلَّمُ فِیْهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ وَكَانَ یَسْتَوْشِیْهِ وَیَجْمَعُهٗ وَ هُوَ الَّذِیْ تَوَلّٰی كِبْرَهٗ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ لَا یَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَا فِعَةٍ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَلَایَاْتَلِ اُوْلُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ یَعْنِیْ اَبَا بَكْرٍ اَنْ یُؤْتُوْا اُوْلِی الْقُرْبٰی وَ الْمَسَاكِیْنَ وَالْمُهَاجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَعْنِیْ مِسْطَحًا اِلٰی قَوْلِهٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰی وَاللّٰهِ یَا رَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَلَنَا وَعَادَلَهٗ بِمَا كَانَ یَصْنَعُ۔

کہو گے کہ اقرار کرلیا اس نے اپنے قصور کا اور اللہ کی قسم ہے میں نہیں جانتی تمہارے اور اپنے لیے کوئی کہاوت کہا ام المومنینؓ نے اور سوچا میں نے یعقوب کا نام پھر اس وقت میرے خیال میں نہ آیا مگر میں نے کہا یوسف کے باپ کی (یعنی ان کی کہاوت برابر ہے) جب کہا انہوں نے فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ یعنی صبر ہی بہتر ہے اور اللہ مددگار ہے اس پر جسے تم بیان کرتے ہو کہا ام المومنینؓ نے اور وحی نازل ہوئی رسول اللہؐ پر اسی وقت اور ہم چپ ہو رہے پھر جاتے رہے آثار وحی کے اور دیکھی میں نے خوشی آپؐ کے منہ پر اور وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے تھے اور فرماتے تھے بشارت ہو تجھ کو اے عائشہؓ کہ اللہ نے اتاری پاکیزگی تیری' کہا ام المومنین نے (رضی اللہ عنہا) کہ میں بڑے غصہ میں تھی کہ مجھ سے میرے ماں باپ نے کہا کہ کھڑی ہو حضرتؐ کے آگے (یعنی شکریہ حضرت کا ادا کر) میں نے کہا کبھی نہیں قسم ہے اللہ کی میں ان کا شکرادا کرنے کبھی کھڑی نہ ہوں گی اور نہ تعریف کروں گی اور نہ تمہاری دونوں کی تعریف کروں گی' پر تعریف کروں گی اللہ تعالیٰ کی جس نے میری پاکیزگی اتاری تم لوگوں نے تو میری تہمت اور غیبت سنی اور انکار نہ کیا اور نہ اسکو روکا اور ام المومنینؓ فرمایا کرتی تھیں کہ زینب بنت جحش کی بیٹی کو اللہ نے بچالیا اسکی دینداری کے سبب سے اور نہ کہی اس نے اس مقدمہ میں مگر اچھی بات' پر بہن اسکی حمنہ وہ ہلاک ہو گئی ہلاک ہونے والوں کے ساتھ یعنی شریک بہتان ہوگئی اور جو اس کا چرچا کرتے تھے وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور عبداللہ بن ابی منافق اور وہ اس کا ذکر نکالتا تھا پھر اسے پھیلاتا تھا اور اسی نے اس بات کا بڑا بوجھ اٹھایا حمنہ نے' کہا ام المومنین نے کہ قسم کھائی ابوبکرؓ نے کہ اب نفع نہ دینگے کسی طرح کا مسطح کو کبھی سو اتاری اللہ نے اس پر یہ آیت یعنی قسم نہ کھائیں بزرگی اور کشائش والے تم میں سے مراد اس سے ابوبکرؓ ہیں کہ نہ دینگے: وَلَایَاْتَلِ اُوْلُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ بت والوں کو اور مساکین اور مہاجرین کو جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور مراد اس سے مسطح ہے یہاں تک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ بخش دے تم کو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کہا ابوبکرؓ نے بے شک قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے ہم دوست رکھتے ہیں کہ تو بخشے ہم کو اور پھر دینے لگے مسطح کو جو دیتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیّب سے اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ سے ان سب نے حضرت عائشہؓ سے یہی حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے پوری اور لمبی حدیث روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے محمد بن اسحاق

سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکرؓ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے جب نازل ہوئی طہارت میری کھڑے ہوئے رسول خدا ﷺ منبر پر اور ذکر کیا اس کا اور قرآن پڑھا پھر جب منبر سے اترے دو مردوں اور ایک عورت کو حکم کیا کہ ان کو مار پڑی حد قذف کی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔ مترجم: اس روایت میں قصہ افک مذکور ہے کیفیت مفصلہ اس کی یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ جب کسی سفر میں جاتے قرعہ ڈالتے پھر جب غزوہ مریسیع پیش آیا قرعہ حضرت عائشہؓ کے نام نکلا پھر وہ حضرت کے ساتھ نکلیں بعد نزول حجاب کے اور ہودج میں لوگ حضرت عائشہ ﷺ کو اٹھا لیتے تھے اور ہودج سمیت اونٹ سے اتار لیتے پھر جب حضرت ﷺ غزوہ سے لوٹے اور مدینہ کے قریب پہنچے حکم دیا رسول خدا ﷺ نے رات کو چلنے کا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں لشکر کے باہر قضائے حاجت کو گئی اور جب وہاں سے لوٹ کر اپنے فرودگاہ میں پہنچی تو میں نے اپنے سینہ کو ٹٹولا اور ایک ہار جو میرے گلے میں تھا اس کو نہ پایا اور میں اسے ڈھونڈنے نکلی اور جو لوگ میرا ہودج اٹھا لیتے تھے وہ آئے اور ہودج میرا اونٹ پر لاد دیا اور سا وقت عورتیں قلت طعام کے سبب سے نہایت ہلکی پھلکی تھیں کہ لوگوں کو نہ معلوم ہوا ہودج کا ہلکا ہونا غرض انہوں نے ہودج لاد دیا اور لشکر چلا گیا جب میں اپنی جگہ پہنچی مجھے خیال ہوا کہ لوگ ڈھونڈنے آئیں گے اور میں سوگئی اور صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے تھے پھر جب وہ صبح کو میری جگہ پہنچے اور انہوں نے مجھے پہچانا کہ قبل نزول حجاب مجھے دیکھا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ان کی آواز سے میں جاگی اور سوا اس کے کچھ کلام انہوں نے مجھ سے نہ کیا اور میں ان کے اونٹ پر سوار ہوگئی انہوں نے اونٹ لشکر میں پہنچا دیا اور منافق لوگ اپنا منہ کالا کرنے لگے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا اور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جو لوگ اس تہمت میں شریک تھے اسی اسی کوڑے حد ماری اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی طہارت اور برأت میں کتنی ہی آیتیں اتاریں اور ازواج مطہرات کو طیبات فرمایا اور مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا اور مروی ہے کہ ام المومنین عائشہؓ فرماتی تھیں کئی باتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نہیں عنایت فرمائیں سوا ان کے پہلے یہ کہ جبرئیلؑ ان کی تصویر ایک پارہ حریر پر آنحضرت ﷺ کے پاس لائے اور کہا یہ تمہاری بیوی ہیں اور مروی ہے کہ تصویر ان کی ہتھیلی میں منقش ہوئی تھی دوسرے یہ کہ حضرت ﷺ نے کسی باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا سوا ان کے تیسرے یہ کہ وفات ہوئی رسول خدا ﷺ کی اور سر آپ کا ان کی گود میں تھا چوتھے یہ کہ آپ انہیں کے گھر میں دفن ہوئے پانچویں یہ حضرت پر وحی اترتی تھی اور آپؐ ان کے لحاف میں ہوتی تھیں چھٹی یہ کہ اتری برأت ان کی آسمان سے ساتویں یہ کہ وہ بیٹی ہیں رسول خدا ﷺ کے خلیفہ اول کی آٹھویں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو طیبہ فرمایا نویں یہ کہ اللہ نے وعدہ کیا ان کے لئے مغفرت اور رزق کریم کا اور مسروق جب روایت کرتے تھے حضرت عائشہؓ سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے صدیقہ نے جو صدیق کی بیٹی ہیں رسول اللہ ﷺ کی پیاری ہیں جن کی برأت اللہ نے فلک سے اتاری ہذا خلاصۃ ما فی البغوی ابی مسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ نے کہا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ یہ جبرائیلؑ ہیں کہ تم کو سلام کہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی (الحدیث) روایت کیا اس کو بخاری نے اور مسلم نے اور انہیں سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا میں نے تین بار تم کو خواب میں دیکھا اور فرشتہ تمہاری تصویر پارہ حریر پر لایا تھا اور کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے پھر جب میں نے تمہارا منہ کھولا تو وہی صورت پائی جو خواب میں دیکھی تھی پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور اس کا ظہور ہوگا روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اسی طرح بہت سی روایتیں آپ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ہم قصورواروں کا حشر یوم النشور میں ان کے ساتھ کرے اور ہمارے خطیات اور سیئات کو بخشے آمین یا رب العالمین احب الصالحین ولست منهم لعل الله یرزقنی صلاحا۔ ام المومنین کو اللہ نے علم ایسا عنایت فرمایا تھا کہ ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ کے یاروں پر جو حدیث مشکل ہوتی عائشہؓ سے پوچھتے اور ان کے پاس اس کا علم وافر پاتے اور موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی شخص نہ دیکھا فصیح تر عائشہؓ سے

روایت کیا ان دونوں کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اللهم ارفع درجتها في اعلى عليين واكرم نزلها يوم الدين وانزلها منزلا مبركا فانك خير المنزلين آمين يا رب العالمين ۔

خاتمہ: سورہ نور چشم بددور آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور ہے اس کی آیات گویا خالی چہرہ حور ہیں اور معانی ومطالب شراغ بیت المعمور اشارات وکنایات نمونہ تجلی طور سیاست منزلی سے اس میں بہت کچھ مذکور ہے اور حدود شرعیہ سے اکثر مسطور منجملہ اس کے حد ہے زانیہ اور زانی کی اور حکم ان کے نکاح کا اور اسّی کوڑے ہونا حد قاذف کے اور حکم لعان کا اور آداب گھر میں جانے کے سلام واستیذ ان سے اور نہی خالی گھروں میں جانے سے بغیر اذن مالک کے اور جواز بیوت غیر مسکونہ میں جانے کا کہ جس میں اپنا سامان رکھا ہوا اور حکم غض بصر کا اور حفظ فرج کا اور نہی عورتوں کو اپنی زینت ظاہر کرنے کی اور امر گھونگٹ لٹکانے کا اور بیان محرموں کا جیسے شوہر یا باپ دادے یا خسر وغیرہ ہیں اور نہی پیر پٹخ کر چلنے کی عورتوں کہ آواز زیور کی معلوم ہو اور حکم رانڈوں کے نکاح کا اور امر مکاتب کر دینے کا لونڈی غلام کو اور نہی لونڈیوں سے زنا کرانے کی اور امر اجازت چاہنے کا گھر میں آنے کے لئے تین وقتوں میں قبل صلوٰۃ فجر کے اور دوپہر کے وقت اور بعد نماز عشاء کے اور اس کے سوا اور وقتوں میں جواز آمد ورفت کا اہل بیت کے لئے اور امر اطفال کے اجازت مانگنے کا مثل بالغوں کے جب وہ بالغ ہو جائیں گھر میں آتے وقت اور جواز قناعت کرنے کا تھوڑے کپڑوں پر بڑھیوں کے لئے اور جواز کھانا کھانے کا اپنے گھروں میں اور اپنے باپ دادوں کے اور ماؤں وغیرہ کے گھروں میں اور جواز مل کر کھانے کا اور جدا جدا کھانے کا اور حکم سلام کا وقت گھر میں آنے کے اور جائز نہ ہونا ایمانداروں کو بغیر اذن کے چلے جانا آپ ﷺ کی محفل سے اور قصص سے مذکور ہے قصہ افک و برأت ام المومنین کا اور صفات الٰہیہ سے مذکور ہے تمثیل اس کے نور مبارک کی ساتھ ایک طاق کے کہ جس میں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہو اور موجود ہونا اس کے نور کا ان گھروں میں جہاں صبح وشام اس کی پاکی بولی جاتی ہے اور صلوٰۃ وتسبیح اہل سمٰوٰت وارض کی اور مالکیت اس تعالیٰ کی سب پر اور قدرتیں اس کے جیسے بدلیوں کا چلانا اور پانی کا ان سے برسانا اور برف اور اولوں کا گرانا اور لیل ونہار کا بدلتے آنا اور مالکیت اور علم اس کا ساتھ اور مخلوقات کے اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے انزال آیات بینات کا اس صورت میں اور احسان رکھنا نزول آیات کے ساتھ اور ہونا نور الٰہی کا ان لوگوں میں جن کو تجارت اور بیع ذکر الٰہی سے غافل نہیں رکھتی اور تمثیل اعمال کفار کی سراب سے اور تمثیل دوسرے ظلمات سے اور پھر جانا مدعیان ایمان کا خدا اور رسول کی اطاعت سے اور فضیلت ان لوگوں کی جو خدا اور رسول کے حکم پر سمعنا واطعنا کہتے ہیں اور قسم کھانا منافقوں کا رسول ﷺ کے آگے کہ اگر آپ ﷺ جہاد کا حکم فرمائیں تو ہم بھی چلیں اور وعدہ خلیفہ کرنے کا اس زمین پر صالحون کو اور امر اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت رسول کا اور وعید نار کی کافروں کے لئے اور جمعہ اور حج وجہاد واجب نہ ہونا اعمیٰ اور اعرج پر۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ

۳۱۸۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ۔

تفسیر سورۂ فرقان

۳۱۸۲: روایت ہے عبداللہؓ سے انہوں نے کہا اے رسول اللہ کے کونسا گناہ بڑا ہے آپؐ نے فرمایا یہ کہ ٹھہرا دے تو اللہ کا شریک اور اسی نے پیدا کیا ہے تجھ کو (یعنی بلا شرکت غیرے) میں نے کہا پھر کونسا گناہ بہت بڑا ہے آپ نے فرمایا کہ قتل کرے لڑکے کو اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا میں نے کہا اور فرمایا آپؐ نے یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی بی بی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اور اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبیؐ سے مثل اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۸۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَ هُوَ خَلَقَكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَاْكُلَ مَعَكَ اَوْمِنْ طَعَامِكَ وَاَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَتَلَاهٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَوَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا۔

۳۱۸۳: روایت ہے عبداللہ سے کہ میں نے پوچھا رسول اللہ سے کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ ٹھہرادے تو اللہ کا شریک اور اس نے تجھے پیدا کیا اور قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس خوف سے کہ وہ کھائے گا تیرے ساتھ یا تیرے کھانے سے اور یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی عورت سے کہا راوی نے کہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت والذین ...... سے آخر تک یعنی رحمان کے وہ بندے ہیں کہ نہیں پکارتے اللہ کے سوا دوسرے کو معبود جان کر اور نہیں قتل کرتے اس جان کو کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنی قصاص وغیرہ میں اور زنا نہیں کرتے اور جس نے یہ کام کیا پہنچے گا وہ اپنے گناہوں کی سزا کو دونا ہوگا اس پر عذاب قیامت کے دن اور داخل ہوگا دوزخ میں ذلیل ہو کر۔

ف: حدیث سفیان کی منصور واعمش سے صحیح زیادہ ہے اس حدیث سے جو شعبہ نے واصل سے روایت کی ہے اس لئے کہ واصل کی اسناد میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے، روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبداللہ سے اور نہ ذکر کیا اس میں عمر بن شرحبیل کا' خاتمہ: سورۂ فرقان میں صفات قرآن سے مذکور ہے اترنا اس کا تمام اہل جہان کے ڈرانے کو اور افک اور مفتری اور اساطیر الاولین کہنا کافروں کا اس کو اور کہنا کافروں کا کہ قرآن سارا ایک بارگی کیوں نازل نہ ہوا اور ہونا کافروں کے جمیع اعتراضات کا جواب قرآن میں اور پھیر پھیر کر سمجھانا قرآن کو اور متعلقات نبوت سے مذکور ہے اعتراض کافروں کا نبی ﷺ کے کھانے اور بازاروں میں پھرنے پر اور نہ ہونا خزانہ اور باغ کا ان کے لئے اور جواب اس کا کہ سارے انبیاء سابقین کھاتے اور بازاروں میں پھرتے تھے اور معترض ہونا منکران قیامت کا کہ ہم پر ملائکہ کیوں نہ نازل ہوئے اور استہزاء کافروں کا رسول ﷺ کے ساتھ اور کہنا ان کا کہ یہ ہم کو ہمارے معبودوں سے چھڑانا چاہتا ہے اور مبشر اور نذیر ہونا ہمارے رسول ﷺ کا اور کوئی اجر نہ چاہنا دعوت پر اور حالات ماضیہ سے تذکیر موسیٰ اور ہارون کے حال کی اور قوم نوح اور ان کے ہلاک ہونے کی اور ہلاک عاد وثمود و اصحاب رس اور ہلاک قوم لوط کی قریوں کی اور صفات الٰہی سے مالکیت اس تعالیٰ کی اور نفی ولد اور شریک کی اس سے اور مخلوق ہونا معبودان باطل کا اور قادر نہ ہونا ان کا نفع وضرر اور امانت واحیاء پر اور پیدا کرنا آسمانوں کا چھ روز میں استواء عرش پر اور بنانا برجوں کا آسمان میں اور رکھنا سراج اور قمر منیر کا ان میں اور پھیر و بدل کرنا لیل ونہار کا اور احوال قیامت سے مذکور ہے جھٹلانا کافروں کا قیامت کو اور وعید سعیر کی ان کے واسطے اور غصہ اور غیظ اور زفیر سعیر کا اور وعدہ جنت کا متقیوں کے لئے اور روبکاری معبودان باطل کی حشر میں اور انکار کرنا ان کا اپنی معبودیت سے اور خوبی اصحاب جنت کے مقاموں کی اور فرشتوں کا اترنا اور کافروں کا اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھانا اور تمنا کرنا اطاعت رسول کی اور حسرت کھانا غیر رسول کی اطاعت پر اور شکایت کرنا رسول اللہ ﷺ کا کہ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا اور دشمن نبی ہونا ایسے مجرموں کا اور محشور ہونا کافروں کا منہ کے بل اور قدرتوں سے اس تعالیٰ کے بیان مدظل کا اور پھیرنا رات اور دن کا اور لباس کر دینا رات کو اور نشور کر دینا دن کو اور بھیجنا ہواؤں کا مینہ کی خوشخبری کے لئے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور زندہ کرنا شہر مردہ کا اس سے اور پلانا بہت سی مخلوق کو اور یہ سب ایک مقام میں مذکور ہیں اور صفات صالحین سے بارہ خصال حمیدہ عباد الرحمٰن کی جیسے زمین پر آہستہ چلنا اور جاہلوں سے اعراض کرنا وغیرہ ذلک اور یہ مقام نہایت قابل وعظ ہے اور اسی طرح کے فوائد عمدہ عمدہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الشُّعَرَاءِ

تفسیر سورۂ شعراء

۳۱۸۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَافَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ۔

۳۱۸۴: روایت ہے ام المؤمنین عائشہؓ سے کہ جب یہ آیت اتری: وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی ڈرادے تو اے نبیؐ اپنے قرابت والوں کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے صفیہ (یہ حضرت کی پھوپھی ہیں) بیٹی عبدالمطلب کی اے فاطمہ بیٹی محمدؐ کی اے بیٹو عبدالمطلب کے بے شک میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے لیے کسی چیز کا مانگ لو تم میرے مال میں سے جو چاہو یعنی آخرت کا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے شفاعت بھی بغیر اسکے حکم کے نہیں ہوسکتی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی وکیع اور کئی لوگوں نے یہی حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی کی روایت کے مانند اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عائشہ کا اور اس باب میں علی اور عباس (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایت ہے۔

۳۱۸۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًايَا مَعْشَرَبَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًايَا مَعْشَرَ بَنِيْ قُصَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًايَا مَعْشَرَ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًايَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِنَّ لَكِ رَحِمًا وَسَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا۔

۳۱۸۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت: وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی ڈرا تو اے نبیؐ اپنی قرابت والوں کو جمع کیا رسول اللہؐ نے قریش کو اور خاص کی نصیحت ہر ایک کو الگ الگ اور عام بھی کی اور فرمایا اے گروہ قریش کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اسلیئے کہ میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی عبد مناف کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اسلیئے کہ میں اختیار رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی قصی کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اسلیئے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے لیے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی عبدالمطلب کے چھڑاؤ اپنی جان آگ سے اسلیئے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے لئے ضرر کا نہ نفع کا اے فاطمہؓ بیٹی محمد کی چھوڑا تو اپنی جان کو آگ سے اسلیئے کہ میں نہیں اختیار رکھتا تیرے لیے ضرر کا نہ نفع کا تیرے قرابت کا مجھ پر حق ہے سو میں اسکو ادا کرونگا (یعنی دنیا میں باقی رہی آخرت اسمیں مجھے کچھ اختیار نہیں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبیؐ سے اسی کے معنوں کے موافق۔

۳۱۸۶: عَنِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۱۸۶: روایت ہے اشعری سے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت یعنی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ڈرادے تو اے نبیؐ اپنی قرابت والوں کو رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَقَالَ يَابَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ۔

اللہؐ نے اپنی انگلی کانوں میں رکھی (جیسے مؤذن رکھتا ہے آواز بلند ہو جائے) اور اپنی آواز کو بلند کیا اور فرمایا اے اولاد عبد مناف کی ڈرو تم لشکر آن پہنچا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ بعضوں نے عوف سے انہوں نے قسامہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلا اور یہ روایت صحیح تر ہے اور اس میں ابی موسیٰ کا ذکر نہیں۔ مترجم :عرب کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص ان میں کا قوم کو ڈراتا ہے یا صباحاہ کہتا ہے اور چونکہ لشکر لوٹ کرا کثر صبح کو پہنچتا ہے اس لئے مطلق لشکر کے لئے یہ کلمہ کہتے ہیں۔ خاتمہ: سورۂ شعراء میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کی طرف جانے کا اور گفتگو ان کی اور ہارون کی فرعون سے ربوبیت الٰہی کے باب میں اور مقابلہ سحر کا اور نکلنا بنی اسرائیل کا اور پار ہو جانا دریا سے اور غرق ہونا فرعون کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی اصنام کے باب میں اور توصیف باری تعالیٰ کی خلق اور اہدیٰ اور اطعام اور سقی اور شفاء دینا مرض کے وقت اور مارنا اور جلانا اور طلب باپ کی مغفرت کی اس اللہ تعالیٰ سے اور قصہ نوح علیہ السلام اور دعوت ان کی اور قصہ ہود اور صالح اور لوط اور شعیب علیہم السلام کا اور بہت سے فوائد متفرقہ جیسے خطاب ہمارے نبی ﷺ کو کہ لوگوں کے ایمان لانے کے لئے اپنی جان مارو گے اور اعراض کافروں کا ذکر جدید سے اور بیان قیامت کا اور نفع نہ دینا مال اور اولاد کا اس دن مگر قلب سلیم کا اور خطاب مشرکوں کے ساتھ کہ معبود تمہارے کہاں گئے اور کوئی شفیع حمیم نہ ہونا مشرکوں کے واسطے اور نزول قرآن کا بواسطہ روح الامین کے قلب رسول پر اور ذکر آپ کا موجود ہونا کتب سابقہ میں اور پہنچانا بنی اسرائیل کا آپ کو اور ہونا نذیر کا ہر قریہ میں اور خطاب نبی ﷺ کو اور نہی اشراک فی الالوہیت اور حکم اقرباء کے ڈرانے کا اور بازو جھکانے کا اور مؤمنوں کے لئے اور امر ساتھ توکل کے خدا پر اور دیکھنا اس کا نبی ﷺ کا وقت قیام شب کے اور نزول شیاطین کا افاک واثیم پر اور غاوی ہونا متبعان شعراء کا اور سرگردانی ان کی ہر جنگل میں اور مذمت ان کی باستثنائے مؤمنین صالحین کے اور ڈرانا شاعران ظالمین کو۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النَّمْلِ

تفسیر سورہ نمل

۳۱۸۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوْسٰى فَتَجْلُوْا وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْخُوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَا كَافِرُ۔

۳۱۸۷: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دابۃ الارض نکلے گا اور اس کے پاس سلیمان کی مہر ہوگی اور موسیٰ کا عصا اور لکیر کھینچ دے گا وہ مؤمن کے منہ پر کہ وہ چمک جائے گا (یعنی عصائے موسیٰ سے) اور مہر کر دے گا کافر کے ناک پر مہر سلیمان سے یہاں تک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہوں گے اور یہ پکارے گا اے مؤمن اور وہ پکارے گا اے کافر! یعنی کافر اور مؤمن ممتاز ہو جائیں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث ابی ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے اس سند کے سوا اور سند سے دابۃ الارض کے بیان میں اور اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے۔ **خاتمہ**: سورۂ نمل میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کا اور گزرنا ان کا چیونٹوں کے جنگل پر اور آنا ہدہد کا ملک سبا سے اور خبر دینا بلقیس کی اور خط بھیجنا سلیمانؑ کا بلقیس کو اور ہدیہ بھیجنا بلقیس کا اور اسلام لانا بلقیس کا اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور پندرہ قدرتیں اس کی اور رد اشراک فی الوہیت کا ان کے استدلال سے جیسے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور اتارنا پانی کا اور نکالنا باغوں کا اور قرار دینا زمین کا اور بہنا نہروں کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور سوا اس کے اور متعلقات قیامت سے انکار کافروں کا بعث پر اور متیٰ ہٰذا الوعد کہنا ان کا اور توزیع امم ﷺ کی حشر میں اور نفخ صور اور فزع اہل سماوات وارض

وغیرہ ذلک اور خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہیں مامور ہوں میں کہ عبادت کروں میں اس شہر مکہ کے مالک کی اور سوائے اس کے بہت سے فوائد مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْقَصَصِ

تفسیر سورۂ قصص

۳۱۸۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهٖ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِيْ قُرَيْشٌ اِنَّمَا يَحْمِلُهٗ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ۔

۳۱۸۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا رسول اللہ نے فرمایا اپنے چچا (ابی طالب) سے کہ کہو تم کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ سے کہ گواہی دوں میں تمہارے ایمان کی اس کے سبب سے قیامت کے دن ابو طالب نے کہا اگر نہ عار دلاتے مجھے قریش وہ کہیں گے کہ اس کلمہ کو کہلا دیا اس سے موت کی گھبراہٹ نے تو میں ٹھنڈی کر دیتا یہ کہہ کر تمہاری آنکھوں کو سو اتاری اللہ نے آیت: اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ سے آخر تک یعنی اے نبیؐ تو ہدایت نہیں کر سکتا جس کو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یزید بن کیسان کی روایت سے۔ **خاتمہ**: سورہ قصص میں مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا مفصلاً اور قصہ قارون کا اور معاملات حشر سے روبکاری مشرکوں کی دو جگہ اور فضائل سے فضیلت توبہ اور ایمان اور عمل صالح کی اور سوا اس کے اور فوائد متعددہ مذکور ہیں جیسے وعدہ فتح مکہ کا وغیرہ ذلک۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْعَنْكَبُوْتِ

تفسیر سورۂ عنکبوت

۳۱۸۹: سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَقَالَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِالْبِرِّ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَمُوْتَ اَوْ تَكْفُرَ قَالَ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ الْاٰيَةَ۔

۳۱۸۹: روایت ہے سعد نے کہا میرے باب میں چار آیتیں نازل ہوئیں پھر ایک قصہ ذکر کیا اور سعد کی ماں نے کہا کیا اللہ نے ذکر نہیں کیا احسان کا قسم ہے اللہ کی نہ میں کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں یا تو پھر کافر ہو جائے (یعنی جیسے پہلے تھا) کہا راوی نے جب اس کو کھلانا چاہتے اس کا منہ چیرتے (یعنی لکڑی وغیرہ ڈال کر) پھر یہ آیت اتری وَوَصَّيْنَا ...... یعنی حکم کیا ہم نے انسان کو ماں باپ سے احسان کرنے کا اور اگر وہ چاہیں کہ تو شریک کرے میرے ساتھ اس چیز کو کہ جس کی تجھے کچھ خبر نہیں سو کہنا نہ مان ان کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: حضرت سعد سابقین اولین میں سے ہیں اور اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے تھے ماں نے ان سے کہا کہ تو نے جو دین اختیار کیا ہے اس سے باز نہ آئے گا میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی یہاں کہ مر جاؤں اور لوگ تجھے ہمیشہ برا کہا کریں گے کہ اس نے اپنی ماں کو مار ڈالا غرض دو دن کچھ نہ کھایا نہ پیا تیسرے دن سعد نے کہا اے ماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے نکل جائیں جب بھی میں دین محمدی سے نہ پھروں گا واہ واہ کیا محبت دین کی تھی پھر جب وہ مایوس ہوئیں کھانے پینے لگیں اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری حدیث میں آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت درست نہیں اللہ کی نافرمانی کر کے۔

۳۱۹۰: عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ قَالَ کَانُوْا یَخْذِفُوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ وَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ۔

۳۱۹۰: روایت ہے ام ہانی سے کہا کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ یعنی کرتے ہو تم اپنی محفلوں میں گناہ (اور اس آیت میں شکایت ہے قوم لوط کی) سو فرمایا حضرت نے کہ وہ کنکریاں پھینکتے تھے زمین والوں پر اور ٹھٹھا کرتے ان سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت سے کہ وہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔ ف: سورہ عنکبوت میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے حال حضرت ابراہیم کا اور ایمان لانا لوط کا ان پر اور ہلاک ہونا قوم لوط کا اور نجات ان کی اور تذکیر شعیب علیہ السلام کے حال کی اور تذکیر عاد وثمود وقارون وفرعون وہامان کے ہلاک ہونے کی اور تذکیر نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو برس دعوت کرنے کی اور ہلاک قوم کا ساتھ طوفان کے اور تذکیر ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کی اور معبودان باطل کی مذمت کی اور مضامین متفرقہ سے ضرور ہونا مسلمانوں کے امتحان کا اور بقائے الٰہی کا اور مجاہدہ کا مجاہد کو اور وعدہ تکفیر سیئات کا صالحین کے لئے اور وصیت الٰہی واسطے احسان والدین کے اور نہ ماننا ان کی بات کا شرک میں حال مدعیان خام کا کہ فتنہ ناس کو عذاب الٰہی سمجھیں کافروں کا مومنوں سے کہنا کہ تم ہمارے تابع ہو جاؤ تمہارا گناہ ہم پر ہے اور جواب اس کا تسلی ہمارے نبی ﷺ کی تکذیب امم سابقہ سنا کر آسان ہونا خلق اول وثانی کا اللہ تعالیٰ پر حکم زمین میں سیر کرنے کا موقوف ہونا عذاب ورحمت کا مشیت ایزدی پر مایوس ہونا کافروں کا رحمت حق سے تمثیل شرک کی اور معبودان باطل کی مکڑی کے جالے کے ساتھ حکم قرآن کی تلاوت کا اور نماز کے قائم کرنے کا اور مانع ہونا نماز کا بے حیائی اور ہر برائی سے اور بزرگی ذکر الٰہی کی اور امر اہل کتاب سے اچھی طرح مجادلہ کرنے کا احسان رکھنا اللہ تعالیٰ کا نزول کتاب سے اور صدور علماء میں محفوظ رہنا اور رحمت اور ذکریٰ ہونا قرآن کا خطاب اصحاب سے اور ترغیب ہجرت کی اور فضیلت مہاجرین کی مشرکوں کا کشتی میں موحد بن جانا حرم کے امن کا بیان ظالم ہونا اس کا جو اللہ پر جھوٹ باندھے وعدہ ہدایت کا مجاہد کے لئے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرُّوْمِ

تفسیر سورہ روم

۳۱۹۱: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰی فَارِسَ۔

۳۱۹۱: روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ جب بدر کا دن ہوا روم فارس پر غالب ہوئے مؤمنوں کو یہ امر پسند آیا (اسلئے کہ روم کے لوگ اہل کتاب نصاریٰ تھے اور مسلمان بھی کتاب والے ہیں بخلاف فارس کے کہ وہ مشرک تھے) پھر یہ آیت اتری: الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ سے یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ تک سو مسلمان خوش ہوئے روم کے فارس پر غالب ہونے سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسی طرح پڑھا ہے نصر بن علی نے غلبت الروم یعنی غین اور لام کی زبر سے۔

۳۱۹۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ قَالَ غُلِبَتْ وَ غَلَبَتْ قَالَ کَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّظْهَرَ اَهْلُ فَارِسَ عَلَی الرُّوْمِ لِاَنَّهُمْ وَاِیَّاهُمْ اَهْلُ الْاَوْثَانِ وَکَانَ

۳۱۹۲: روایت ہے ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا الم غلبت الروم کہا انہوں نے کہ غُلِبَتْ اور غَلَبَتْ دونوں پڑھا گیا ہے اور کہا مشرکین دوست رکھتے تھے کہ غالب ہوں فارس کے لوگ روم پر اس لیے کہ مشرک اور فارس دونوں بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے

الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّظْهَرَ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوْهُ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرَهٗ اَبُوْبَكْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ سَيَغْلِبُوْنَ فَذَكَرَهٗ اَبُوْبَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوْا اِجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ اَجَلاً فَاِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَاوَكَذَا وَاِنْ ظَهَرْ تُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَاوَكَذَا فَجَعَلَ اَجَلَ خَمْسَ سِنِيْنَ فَلَمْ يَظْهَرُوْا فَذَكَرُوْاذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَلاَّ جَعَلْتَهٗ اِلٰى دُوْنِ قَالَ اَرَاهُ الْعَشْرِ قَالَ قَالَ سَعِيْدٌ وَالْبِضْعُ مَادُوْنَ الْعَشْرِقَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدُ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ا لٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِاللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ اَنَّهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ۔

تھے کہ روم غالب ہوں فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے سو ذکر کیا اس کا ابوبکرؓ سے اور ابوبکرؓ نے رسول اللہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ غالب ہو جائیں گے (یعنی روم) پھر ذکر کیا ابوبکرؓ نے مشرکوں سے انہوں نے کہا ہمارے اور اپنے درمیان کوئی مدت ٹھہراؤ سو اگر اس مدت میں ہم غالب ہوں (یعنی فارس) تو ہم کو تم اتنا اتنا دینا اور اگر تم غالب ہوئے تو ہم اتنا اتنا کچھ دیں گے سو پانچ برس مدت ٹھہری اور اس مدت میں روم غالب نہ ہوئے سو اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا آپ ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ مدت ٹھہرائی قریب کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ کہا دس کے قریب کہا راوی نے کہ سعید نے کہا بضع دس سے کم کو کہتے ہیں کہا راوی نے پھر غالب ہو گئے روم اور اس کے بعد (یعنی دس دن کے اندر) ابن عباسؓ نے کہا کہ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا: الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ سے يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ تک سفیان نے کہا میں نے سنا ہے کہ غالب ہوئے روم بدر کے دن۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے کہ وہ حبیب بن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں۔

۳۱۹۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مُنَاحَبَةِ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اَلاَّ احْتَطْتَّ يَااَبَابَكْرٍ فَاِنَّ الْبِضْعَ مَابَيْنَ ثَلَاثٍ اِلٰى تِسْعٍ۔

۳۱۹۳: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہ تم نے شرط میں الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ کی احتیاط کیوں نہ کی اے ابی بکر اس لیے کہ بضع تین سے نو تک ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ عبیداللہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔

۳۱۹۴: عَنْ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ كُلِّ بِضْعِ سِنِيْنَ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَاهِرِيْنَ لِلرُّوْمِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ ظُهُوْرَ الرُّوْمِ عَلَيْهِمْ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّا هُمْ اَهْلُ كِتَابٍ وَفِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِاللّٰهِ يَنْصُرُمَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُوْرَفَارِسَ لِاَنَّهُمْ وَاِيَّاهُمْ لَيْسُوْا

۳۱۹۴: روایت ہے نیار بن مکرم اسلمی سے کہ انہوں نے کہا جب نازل ہوئی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ یعنی مغلوب ہو گئے روم تھوڑی زمین میں (یعنی تھوڑا ملک ان کا فارس نے دبا لیا) اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں تو فارس کے لوگ جب یہ آیت اتری غالب تھا روم پر اور مسلمان چاہتے تھے غلبہ روم کا فارس پر اس لئے کہ روم اور مسلمان دونوں کتاب والے تھے (اور دین آسمانی رکھتے تھے) اور اسی باب میں اتری یہ آیت: وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ سے الرَّحِيْمُ تک یعنی اس دن خوش ہوں گے مومن اللہ کی مدد پر مدد کرتا ہے وہ جس کی چاہتا ہے اور وہ زبردست ہے مہربان اور قریش چاہتے تھے غلبہ فارس کا اس

بِاَهْلِ كِتَابٍ وَلَا اِيْمَانٍ بِبَعْثٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ يَصِيْحُ فِيْ نَوَاحِيْ مَكَّةَ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قَالَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَذٰلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ اَنَّ الرُّوْمَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ اَفَلَا نُرَاهِنُكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى وَ ذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ اَبُوْبَكْرٍ وَّالْمُشْرِكُوْنَ وَتَوَاضَعُوْا الرِّهَانَ وَقَالُوْا لِاَبِيْ بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ اِلٰى تِسْعِ سِنِيْنَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهِيْ اِلَيْهِ قَالَ فَسَمُّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِيْنَ قَالَ فَمَضَتْ سِتُّ سِنِيْنَ قَبْلَ اَنْ يَّظْهَرُوْا فَاَخَذَ الْمُشْرِكُوْنَ رَهْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَعَابَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِيْنَ قَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قَالَ وَاَسْلَمَ عِنْدَ ذٰلِكَ نَاسٌ كَثِيْرٌ۔

لیے کہ وہ اور فارس دونوں اہل کتاب نہ تھے اور نہ ایمان رکھتے تھے قیامت پر پھر جب اللہ نے یہ آیت اتاری ابوبکرؓ پکارتے تھے مکہ کے گرد الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ یعنی مغلوب ہو گئے روم تھوڑی زمین میں اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں سو کچھ لوگوں نے قریش میں سے کہا (ابوبکرؓ سے کہ ہمارے تمہارے درمیان شرط ہے تمہارے صاحب کہتے ہیں (یعنی نبی علیہ السلام) کہ روم غالب ہو گا فارس پر چند سال میں سو کیا ہم شرط نہ کریں تم سے اس بات پر انہوں نے کہا کیوں نہیں اور یہ شرط حرام ہونے کے قبل کی بات ہے سو شرط باندھی ابوبکرؓ نے اور مشرکوں نے اور دونوں نے اپنی شرط کا مال کہیں رکھوا دیا اور ابوبکرؓ سے کہا مشرکوں نے کہ تم بضع کو تین سال سے نو تک قرار دیتے ہو سو ہمارے تمہارے درمیان ایک بات قرار دے لو بیچ کی کہا راوی نے کہ ٹھہرایا انہوں نے اپنے درمیان چھ سال کو اور چھ سال گزر گئے قبل اس کے کہ غالب ہو روم سو مشرکوں نے ابی بکرؓ کا مال شرط لے لیا پھر جب ساتواں سال لگا روم فارس پر طالب ہوا اور مسلمانوں نے ابی بکرؓ پر الزام رکھا کہ تم نے چھ برس کیوں قرار دیئے کہا راوی نے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے بضع سنین فرمایا تھا اور وہ نو برس تک ہے کہا راوی نے کہ اسلام لائے یہ پیش گوئی دیکھ کر بہت لوگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی روایت سے۔ **مترجم:** خلاصہ یہ ہے کہ غلبت میں دو قرأتیں ہیں جنہوں نے بضم غین بصیغہ مجہول پڑھا انہوں نے کہا جب روم مغلوب ہوئے یہ آیت اتری اور انہوں نے سیغلبون بصیغہ معروف پڑھا ہے کہ آئندہ بشارت ہے اس میں روم کے غالب ہونے کی اور قرأت مشہور بھی یہی ہے اور بغوی نے بھی اسی کو اصح کہا ہے اور بعضوں نے بفتح غین پڑھا ہے اور انہوں نے کہا جب روم فارس پر غالب ہوئے یہ آیت اتری اور انہوں نے سیغلبون بضم یا بصیغہ مجہول پڑھا ہے اور معنی یہ کہے کہ روم ابھی غالب ہو گئے مگر عنقریب مغلوب ہو جائیں گے یعنی مسلمانوں کے ہاتھ سے اور نزول آیت سے دس برس کے اندر مسلمانوں نے روم سے لڑنا شروع کیا اور آخر روم مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے اور بغوی نے فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ اور ابی بن خلف سے شرط ٹھہری قبل تحریم قمار دس اونٹوں پر اور سات برس کی مدت پر پھر حضرت ﷺ نے فرمایا کہ بضع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے سو تم مال اور مدت دونوں زیادہ کرو پھر سو اونٹ اور نو برس مدت ٹھہری اور حدیبیہ کے دن روم فارس پر غالب ہوئے اور ابوبکرؓ نے سو اونٹ ابی کے وارثوں سے لئے کہ وہ مر چکا تھا انتہیٰ۔ **مترجم:** سورہ روم میں خداوند تعالیٰ شانہ کی قدرتوں سے انیس قدرتیں ایک جگہ مذکور ہیں جیسے نکالنا زندہ کا مردہ سے اور مردہ کا زندہ سے اور زمین کا زندہ کرنا بعد موت کے اور انسان کا پیدا کرنا مٹی سے اور پھیلانا ان کا زمین میں اور پیدا کرنا ان کے جوڑوں کا اور مودت اور رحمت ان میں ڈالنا اور پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور اختلاف زبانوں اور رنگوں کا

وغیرہ ذالک اور چار قدرتیں اس کی اور مقام میں یعنی خلق اور رزق اور امانت اور ندرتیں اس کی جیسے کشتی کا بہانا اور ہواؤں کا بھیجنا اور بدلیوں کا اٹھانا اور تہ برتہ کرنا بدلیوں کا اور نکلنا مینہ کا ان کے بیچ سے اور زندہ کرنا مردہ زمین کا اس سے اور بشارت بعث موتی کی اس دلیل سے اور تحریضات سے تحریض سیر پر اور تفکر پر اور مضامین توحید سے شفیع نہ ہونا مشرکوں کے لئے اور تنزیہ باری تعالیٰ کی اور تحریض اس کی تسبیح پر صبح اور شام اور تمثیل معبودان باطل کی غلاموں اور کنیزان دنیا کے ساتھ اور حکم نبی ﷺ کو کہ دین حنیف اور فطرت الٰہی پر ثابت رہو اور رجوع ہونا مشرکوں کا اس کی جانب مصیبت کے وقت اور شرک اور کفران کا رحمت کے بعد اور سوا اس کے اور بہت سے فوائد مذکور ہیں کہ حافظ و تالی اور متفکر پر غیر مستور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ

تفسیر سورہ لقمان

۳۱۹۵: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِيْ مِثْلَ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

۳۱۹۵: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بیچو گانے والی لونڈیوں کو اور مت خرید و اُن کو اور مت سکھاؤ ان کو گانا اور ان کی تجارت میں بہتری نہیں اور قیمت ان کی حرام ہے اور اسی باب میں اتری ہے یہ آیت: وَمِنَ النَّاسِ ...... آخر تک یعنی بعض آدمی ایسا ہے کہ خریدتا ہے کھیل کی بات کو تا کہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے سوا اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ قاسم سے انہوں نے روایت کی ابی امامہ سے اور قاسم ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں حدیث میں کہی ہے یہ بات محمد بن اسماعیل بخاری نے۔ مترجم: کلبی اور مقاتل نے کہا کہ یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ قصہ عجم کے خرید کر لاتا تھا اور عرب کو سنا کر کہتا تھا کہ محمد ﷺ تم کو عاد و ثمود کی کہانیاں سناتا ہے اور میں تم کو رستم و اسفندیار کے قصے سناتا ہوں اور سفہاء اور حمقاء اس کی باتوں پر فریفتہ ہو کر استماع قرآن سے محروم رہتے سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی اپنی آواز کو بلند کرتا ہے گانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس پر دو شیطان مقرر فرماتا ہے ایک اس شانہ پر ایک اس شانہ پر پھر وہ اس کو اپنی لاتوں سے مارتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ چپ نہ رہے اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے منع فرمایا کتے کے اور گانے والی عورت کے کسب سے مکحول نے کہا جس نے گانے بجانے والی لونڈی خریدی کہ وہ اس کے آگے گائے بجائے اور وہ اسی حال میں مر گیا میں اسکے جنازہ کی نماز نہ پڑھوں گا اسلئے کہ باری تعالیٰ فرماتا ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ...... اور عبداللہ بن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور حسن اور عکرمہؓ اور سعید بن جبیرؓ سب کا یہی قول ہے کہ لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے گانا مراد ہے ابراہیم نخعی نے فرمایا گانا دل میں نفاق لگاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنی گانا زنا کا منتر ہے تعجب ہے ان مشائخوں سے کہ دعویٰ تقویٰ کا رکھتے ہیں اور پھر غنا کو کہ زنا کا منتر ہے افضل عبادات اور احسن طاعات جانتے ہیں و ما ہذا الا ضلال بعید۔ **خلاصہ**: سورہ لقمان میں بڑی بڑی حکمتیں اور نصیحتیں بھری ہیں چنانچہ صفات الٰہی اور اس کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانوں کا بغیر ستون کے اور ڈالنا زمین میں میخوں یعنی پہاڑوں کا اور پھیلانا دواب کا اور اتارنا مینہ کا اور اگانا نباتات کا اور پیدا نہ کر سکنا معبودان باطل کا کسی چیز کو اور ظلم مشرکوں کا اور تسخیر آسمان و زمین کی چیزوں پر اور آیات قدرت سے داخل کرنا اوقات لیل کا اوقات نہار میں اور اوقات نہار کا لیل میں اور تسخیر شمس و قمر کی اور اثبات توحید کا اور ابطال شرک کا ان سب قدرتوں سے اور مخصوص ہونا پانچ چیزوں کا علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے یعنی وقت قیامت اور وقت نزول باراں اور کیفیت ارحام کے اندر کی اور احوال کل کا اور کس زمین پر موت ہوگی اور حال لقمان کی عطائے حکمت کا اور نصیحت انکی یعنی منع کرنا شرک سے اور وصیت ماں باپ سے احسان کرنے کی اور حکم انکی تابعداری کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو اور امر اقامت صلوٰۃ کا

اور امر معروف کا اور نہی عن المنکر اور صبر کرنا مصیبتوں پر اور نہی منہ پھیلانے اور مکڑ کر چلنے سے اور امر راہ متوسط کا اور آواز کے نیچے رکھنے کا اور انکار سچ نہ بولنے پر اور اسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں جیسے بے علم اور کتاب اور ہدیٰ کے مجادلہ کرنا اور مذمت باپ دادوں کی تقلید کی اور تمام نہ ہونا کلمات الٰہی کا اگرچہ اشجار قلم ہو جائیں اور دریا سیاہی اور توحید مشرکوں کی کشتی میں اور خوف دلانا قیامت سے اور کام نہ آنا والد وولد کا اس دن اور نہی مغرور ہونے سے زندگی دنیا پر وغیرہ ذالک من الفوائد۔

وَمِنْ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ

تفسیر سورہ سجدہ

۳۱۹۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِيْ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ۔

۳۱۹۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ یہ آیت: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ ..... یعنی جدا رہتی ہیں ان کی کروٹیں خوابگاہوں سے اتری ہے اس نماز کے انتظار کی فضیلت میں جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں یعنی عشا کی نماز۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم: پوری آیت یہ ہے: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ [السجدة: ۱۶] یعنی جدا رہتی ہیں کروٹیں ان کی خوابگاہوں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف سے اور طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضیلت ان کی اس آیت میں فرمائی جو آگے کی حدیث میں آتی ہے اور اس آیت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے تہجد گزار ہیں جو رات کو اپنی خوابگاہوں سے اٹھ کر اللہ کو پکارتے ہیں اور انسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ یہ ان لوگوں کی فضیلت میں اتری ہے جو مغرب سے عشاء تک نوافل پڑھتے تھے اور ابی حازم اور محمد بن منکدر نے کہا ہے کہ یہ نماز اوابین ہے جو مغرب اور عشاء کے بیچ میں پڑھی جاتی ہے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو ڈھانپ لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے بیچ میں نماز پڑھتے ہیں اور یہی صلوٰۃ اوابین ہے اور عطاء نے کہا مراد ان سے وہ لوگ ہیں جو بغیر عشاء پڑھے سوتے نہیں ابی الدرداء اور ابی ذر اور عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرتے ہیں خلاصۃ ما فی البغوی۔

۳۱۹۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِي الصّٰلِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

۳۱۹۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیار کیا میں نے اپنے بندوں کے لئے ایسا کچھ انعام کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے کہ وہ فرماتا ہے: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ ..... سے آخر تک یعنی کوئی شخص نہیں جانتا جو چھپا رکھی ہے ہم نے ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا ہے ان کے عملوں کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۱۹۸: عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰى سَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ اَيْ

۳۱۹۸: روایت ہے شعبی سے کہ انہوں نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے سنا کہ وہ منبر پر کھڑے اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اپنے رب سے کہ اے رب

رَبِّ اَیُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰی مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ یَاْتِیْ بَعْدَ مَایَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَیُقَالُ لَهٗ اُدْخُلْ فَیَقُوْلُ کَیْفَ اَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَیُقَالُ لَهٗ اَتَرْضٰی اَنْ یَّکُوْنَ لَکَ مَاکَانَ لِمَلِکٍ مِنْ مُلُوْکِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ قَدْ رَضِیْتُ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَکَ هٰذَا وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ فَیَقُوْلُ قَدْرَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَکَ هٰذَا وَعَشْرَةَ اَمْثَالِهٖ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَکَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُکَ وَلَذَّتْ عَیْنُکَ۔

میرے کون جنت والا درجہ میں سب سے کم ہوگا فرمایا وہ ایک مرد ہوگا کہ جنت میں آئے گا بعد اس کے کہ جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے سو اس سے کہا جائے گا کہ داخل ہو تو جنت میں وہ کہے گا کیونکر داخل ہوں میں جنت میں اور لوگوں نے لے لیے اپنے اپنے گھر اور لے لیں اپنی اپنی لینے کی چیزیں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر کہا جائے گا اس سے کہ تو راضی ہوگا اس پر کہ تجھ کو اتنی دولت ملے گی کہ جتنی تھی ایک بادشاہ کو بادشاہان دنیا میں سے وہ کہے گا ہاں اے رب میرے میں راضی ہوگیا سو کہا جائے گا کہ لے تیرے لیے ہے اتنا اور مثل اس کی اور مثل اس کی اور مثل اس کی وہ کہے گا میں راضی ہوا اے رب میرے کہا جائے گا کہ تیرے لیے یہ بھی ہے اور اس کا دس گنا سو وہ کہے گا کہ راضی ہوں میں اے رب میرے پھر کہا جائے گا کہ تیرے لیے اس کے ساتھ وہ بھی ہے جو تیرا جی چاہے اور تیری آنکھیں جس سے مزہ پائیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے مغیرہ سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع صحیح تر ہے۔ **خلاصہ:** سورہ سجدہ میں اللہ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان اور زمین کا چھ دن میں اور مستوی ہونا اس اللہ تعالیٰ کا عرش عظیم الشان پر اور نہ ہونا شفیع اور ولی کا سوا اس کے اور تدبیر کرنا ہر ایک امر کے انسان کے زمین پر اور چڑھ جانا اس کا ایک دن میں کہ مدت اس کی ہزار سال ہے اور علم ہونا اس کو غیب اور شہادت کا اور پیدا کرنا ہر چیز کا حسن کے ساتھ اور پیدا کرنا انسان کا مٹی سے اور نسل اس کی منی سے اور برابر کرنا اس کے اعضاء کا اور روح پھونکنا اور کان اور آنکھیں اور دل عنایت فرمانا اور بہت تھوڑا ہونا ہمارے شکر کا اور سوا اس کے فوائد متفرقہ سے تعجب کرنا کافروں کا بعث پر اور روح قبض کرنا ملک الموت کا اور صفات مومنین سے سجدہ اور تسبیح اور تحمید ان کی جب آیات الٰہی سے انہیں سمجھائے اور فضیلت تہجد گزاروں کی اور برابر نہ ہونا مومن اور فاسق کا اور تذکیر ساتھ ہلاک قرون سابقہ کے اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے کھیتوں کے متیٰ ہذا الوعد کہنا کافروں کا اور نفع نہ دینا کافروں کے ایمان کا قیامت کے دن۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ

تفسیر سورہ احزاب

۳۱۹۹: عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَیْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ مَاعَنٰی بِذٰلِکَ قَالَ قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یُصَلِّیْ فَخَطَرَ خَطْرَةً قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ لَهٗ قَلْبَیْنِ قَلْبًا مَعَکُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ

۳۱۹۹: روایت ہے ابوظبیان نے کہا ابن عباسؓ سے کہ بھلا خبر دیجئے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی مَاجَعَلَ اللّٰهُ یعنی نہیں بنائے اللہ تعالیٰ نے کسی سینہ میں دو دِل کیا مطلب ہے اس کا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن کھڑے تھے نماز پڑھتے تھے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سہو ہوا نماز میں اور منافق کہنے لگے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے ایک دوسرے سے دیکھو لو تو ان کے دو دل ہیں ایک تمہارے ساتھ ایک اور لوگوں کے ساتھ پھر اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہیں پیدا کیے اللہ

قَلْبَيْنِ فِیْ جَوْفِهٖ۔ نے کسی کے سینہ میں دو دِل۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے زہیر سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: بغوی نے کہا ہے کہ یہ آیتیں ابی معمر کے حق میں نازل ہوئیں وہ مرد عقیل اور قوی حافظہ تھا اور جو سنتا یاد رکھتا اور کہتا میرے دو دِل ہیں ہر ایک سے سمجھتا ہوں محمد ﷺ سے اچھا پھر جب اللہ نے بدر کے دن کافروں کو شکست دی وہ الوایسا گھبرا کر بھاگا کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک ہاتھ میں اور رستے میں اسے ابوسفیان ملا پوچھا کیا حال ہے لوگوں کا کہا شکست کھا کر بھاگے ہیں ابوسفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر میں ہے اور ایک ہاتھ میں تب اس بے ہوش نے کہا مجھے خبر نہ تھی میں جانتا تھا کہ دونوں پیر میں ہیں اس دن سے لوگ جان گئے کہ یہ جھوٹا ہے اس کا بھی ایک ہی دل ہے اور زہری اور مقاتل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی متبنّی اور مظاہر کے لئے کہ جیسے کسی کے دو دل نہیں ہوتے ایسے ہی اپنی بیوی کو ماں کہنے سے ماں نہیں ہوتی اور کسی کو بیٹا کہنے سے وہ بیٹا نہیں ہو جاتا۔

۳۲۰۰: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عَمِّیْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سُمِّيْتُ بِهٖ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ اَمَاوَاللّٰهِ لَئِنْ اَرَانِی اللّٰهُ مَشْهَدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ اَنْ يَّقُوْلَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَااَبَا عَمْرٍو اَيْنَ قَالَ وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهَا دُوْنَ اُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَوُجِدَفِیْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَتْ عَمَّتِی الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ اَخِیْ اِلَّا بِبَنَانِهٖ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔

۳۲۰۰: روایت ہے انسؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ میرے چچا انس بن نضر کہ جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور یہ امر ان کو نہایت گراں ہوا اور کہا انہوں نے کہ پہلے حاضر ہونے کی جگہ کہ جس میں حضرت تشریف لے گئے میں اس سے غائب رہا' آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اگر اللہ مجھ کو دکھائے کوئی حاضر ہونے کی جگہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور دیکھے اللہ تعالیٰ کہ میں کیا کرتا ہوں کہا راوی نے کہ ڈرے وہ اس کے سوا اور کچھ کہیں' پھر حاضر ہوئے وہ رسول اللہؐ کے ساتھ احد کے دن ایک سال کے بعد سو ملے ان کو راہ میں سعد بن معاذؓ اور انہوں نے کہا اے ابوعمروؓ! کہاں چلے انہوں نے کہا واہ واہ جنت کی خوشبو میں کوہ احد کی طرف پا رہا ہوں پھر لڑے وہ یہاں تک قتل ہوئے سو ان کے بدن میں اسّی پر کئی زخم تھے چوٹ اور نیزہ اور تیر کے سو میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا میں نے نعش نہ پہنچانی اپنے بھائی کی مگر بسبب انکے پوروں کے اور یہ آیت اتری رجال...یعنی وہ ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دیا انہوں نے جو اقرار کیا اللہ سے سو ان میں سے بعضا وہ ہے کہ پورا کر چکا اپنا کام اور ان میں سے بعضا وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور نہیں بدل ڈالا اپنے اقرار کو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۰۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ لَاِنَّ اللّٰهَ اَشْهَدَنِیْ قِتَالًا لِلْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ كَيْفَ

۳۲۰۱: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ انکے چچا جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے اور کہا انہوں نے براہ افسوس کے کہ حاضر نہ ہوا میں پہلی لڑائی میں کہ لڑے اس میں رسول اللہؐ مشرکوں سے اگر اللہ تعالیٰ مجھے لے جائے کسی لڑائی میں مشرکوں کے تو اللہ تعالیٰ دیکھے کہ میں کیا کرتا ہوں پھر جب احد کا

اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاءُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءُ وْا بِهٖ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي اَصْحَابَهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ يَا اَخِيْ مَا فَعَلْتَ اَنَا مَعَكَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوَجَدَ فِيْهِ بِضْعًا وَّ ثَمَانِيْنَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَ رَمْيَةٍ بِسَهْمٍ فَكُنَّا نَقُوْلُ فِيْهِ وَفِيْ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ قَالَ يَزِيْدُ يَعْنِي الْاٰيَةَ۔

دن ہوا شکست کھائی مسلمانوں نے انہوں نے کہا یااللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس بلا سے کہ جسے یہ لوگ لائے ہیں یعنی مشرک لوگ اور میں تیری طرف عذر کرتا ہوں اس کام سے کہ ہوا ہے ان لوگوں سے یعنی اصحاب سے پھر وہ آگے بڑھے اور ملے اس سے سعد اور کہا اے بھائی کیا کیا تم نے میں تمہارے ساتھ ہوں مگر مجھ سے نہ ہو سکا جو انہوں نے کیا اور انکی لاش ملی کہ اس میں اسّی پر کئی زخم تھے تلوار کی مار کے اور نیزے کے بھونکنے کے اور تیر کے لگنے کے اور ہم لوگ کہتے تھے کہ انہیں کے اور انکے یاروں کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ ان میں سے بعضے ایسے ہیں کہ پورا کر چکے اپنا کام اور بعضے منتظر ہیں یزید نے کہا مراد اس سے آیت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور انس بن مالکؓ کے چچا کا نام بھی انس ہے اور وہ بیٹے ہیں نضر کے۔

۳۲۰۲: عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ۔

۳۲۰۲: روایت ہے موسیٰ بن طلحہؓ سے کہ انہوں نے کہا میں گیا معاویہ کے پاس انہوں نے کہا میں تمہیں ایک بشارت سناؤں میں نے کہا ہاں کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے طلحہ ان لوگوں میں ہے کہ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو معاویہ سے مگر اسی سند سے اور سوا اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے۔

۳۲۰۳: عَنْ طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَنْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِؤُنَ عَلٰى مَسْئَلَتِهٖ يُوَقِّرُوْنَهٗ وَيُهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِيُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّيْ اِطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ۔

۳۲۰۳: روایت ہے طلحہؓ سے کہ رسول اللہؐ کے یاروں نے ایک گنوار نادان سے کہا کہ آپؐ سے پوچھے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے حق میں فرمایا ہے کہ پورا کر چکے اپنا کام وہ کون لوگ ہیں اور حضرتؐ کے یاروں کو جرأت نہ ہوتی تھی سوال کرنے کی وہ آپؐ کی توقیر کرتے تھے اور ڈرتے تھے سو اس گنوار نے پوچھا آپؐ نے التفات نہ کیا اس نے پھر پوچھا آپؐ نے التفات نہ کیا اس نے پھر پوچھا آپؐ نے التفات نہ کیا پھر میں دروازہ سے مسجد سے نکلا یعنی اندر آیا میرے بدن پر سبز کپڑے تھے پھر جب مجھ کو آپؐ نے دیکھا فرمایا کہاں ہے وہ سائل جو پوچھتا ہے ان لوگوں کو کہ اپنا کام تمام پورا کر چکے گنوار نے کہا میں ہوں یارسول اللہ! سو فرمایا رسول اللہؐ نے یہی وہ شخص کہ پورا کر چکا اپنا کام۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مگر یونس بن بکیر کی روایت سے۔

۳۲۰۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَأَبِيْ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تَسْتَعْجِلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَ قَدْعَلِمَ اَنَّ اَبَوَايَ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَا لَيْنَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قُلْتُ فِيْ اَيِّ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ فَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ۔

۳۲۰۴: روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ جب حکم ہوا رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیبیوں کے اختیار دینے کا کہ چاہیں دنیا اختیار کریں اور رفاقت رسول چھوڑیں دولت عقبیٰ لیں اور خدمت رسول ﷺ سو شروع کیا آپؐ نے میرے ساتھ اور فرمایا اے عائشہؓ! میں تم سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں سو تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ مشورہ لے لینا اپنے ماں باپ سے' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی مجھے حضرتؐ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے' حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ پہلے آپؐ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ ...... تک یعنی اے نبی کہہ دے تو اپنی بیبیوں کو کہ اگر تم ارادہ رکھتی ہو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا تو آؤ میں تم کو کچھ دے دوں (یعنی طلاق کا جوڑا) اور رخصت کروں میں تم کو اچھی طرح اور اگر ارادہ کرتی ہو تم اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا اور آخرت کے گھر کا تو تیار رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوں کے لیے بہت بڑا اجر' انتہیٰ تب میں نے کہا کہ میں اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں تو اللہ اور رسول اور آخرت کے گھر ہی کو چاہتی ہوں اور پھر اور بیبیوں نے بھی یہی کہا جو میں نے کہا تھا (یعنی میرے دیکھا دیکھی)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ زہری سے بھی انہوں نے روایت کی ہے عروہ سے انہوں نے ام المومنینؓ سے۔

مترجم: ان آیتوں کو آیات تخییر کہتے ہیں کہ اس میں اختیار دیا گیا حضرت کی عورتوں کو اور شان نزول اس کا بغوی وغیرہ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ بیبیوں نے آپس کی رشک سے حضرت ﷺ سے نفقہ زیادہ مانگا اور تنگ کیا حضرت ﷺ نے ان سے خفا ہو کر ایک ماہ تک بات نہ کی اور قسم کھائی کہ ان کے پاس نہ جائیں گے پھر یہ آیت اتری اور اس دن آپ ﷺ کے پاس نو عورتیں تھیں پانچ قریش میں سے عائشہ صدیقہ حضرت ابوبکر کی صاحبزادی' حفصہ حضرت عمر کی بیٹی' ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی' ام سلمہ امیہ کی بیٹی' سودہ زمعہ کی بیٹی' اور غیر قرشیات چار تھیں زینب بنت جحش بنی اسد کے قبیلہ کی' میمونہ حارث کی بیٹی بنی ہلال کے قبیلہ کی اور صفیہ حی بن اخطب کی بیٹی خیبر والی اور جویریہ حارث کی بیٹی بنی مصطلق کے قبیلہ کی اور حکم تخییر میں علماء کا اختلاف ہے مثلاً کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہے چاہے جدا ہو جا تو عمر اور ابن مسعود اور ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا تو کچھ واقع نہ ہوگا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوگی اور یہی قول ہے عمر بن عبدالعزیز اور ابن ابی لیلیٰ اور سفیان اور شافعیؒ اور اصحاب رائے کا لیکن اصحاب رائے یعنی حنفیہ کے نزدیک اس صورت میں طلاق بائن ہوتا ہے اور دوسروں کے نزدیک رجعی اور زید بن ثابت نے کہا کہ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوا اور اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو تین طلاق پڑی اور حسن بصری اور مالک کا بھی یہی قول ہے مگر قول اول صحیح تر ہے کل ذالک فی البغوی۔

۳۲۰۵: عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ

۳۲۰۵: روایت ہے عمر بن ابی سلمہؓ جو ربیب ہیں نبی ﷺ کے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت نبیؐ پر اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ ...... یعنی ارادہ رکھتا ہے اللہ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَانَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ۔

تعالیٰ کہ دور کر دے تم سے نجاست گناہ کی اے گھر والو اور پاک کرے تم کو بخوبی پاک کرنا ام سلمہؓ کے گھر میں بلایا آپ ﷺ نے فاطمہؓ اور حسن اور حسینؓ کو اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی اور آپ ﷺ کے پیچھے حضرت علیؓ تھے پھر ان پر بھی چادر ڈال دی پھر عرض کی آپ ﷺ نے کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں سو ان کی نجاست گناہ کی دور کر دے اور ان کو پاک کر دے بخوبی پاک کرنا ام سلمہؓ نے عرض کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں اے نبی اللہ ﷺ کے (یعنی ارادہ کیا چادر میں آنے کا) فرمایا آپؐ نے کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو (یعنی تمہارے تئیں چادر میں آنے کی بھی کچھ ضرورت نہیں گھر والوں کا لفظ خود تم کو شامل ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی عطاء کی روایت سے کہ وہ عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۲۰۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِذَا خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ يَقُوْلُ اَلصَّلٰوةَ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔

۳۲۰۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی چھ مہینے تک یہ عادت تھی جب آپ ﷺ صبح کو نماز فجر کے لیے نکلتے اور دروازہ پر حضرت فاطمہ ؓ کے گزرتے فرماتے نماز کو چلو اے گھر والو اللہ ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری نجاست دور کر دے اور پاک کر دے تم کو بخوبی پاک کرنا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں ابی الحمراء اور معقل بن یسار اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔

۳۲۰۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَعْنِي بِالْاِسْلَامِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ يَعْنِيْ بِالْعِتْقِ فَاَعْتَقْتَهٗ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوْا تَزَوَّجَ حَلِيْلَةَ ابْنِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ

۳۲۰۷: روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا اگر رسول اللہؐ وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے وَاِذْ تَقُوْلُ ....سے آخر تک یعنی جب تو کہتا تھا اس سے کہ انعام کیا اس پر اللہ نے یعنی اسلام کے ساتھ اور انعام کیا تو نے بھی آزاد کرنے کے ساتھ کہ تو نے اس کو آزاد کر دیا' روک رکھ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس اور ڈر اللہ سے اور چھپاتا تھا تو اے نبیؐ اپنے دل میں جس کو اللہ تعالیٰ کھول دینے والا تھا اور ڈرتا تھا تو لوگوں سے اور اللہ تعالیٰ بہت مستحق ہے تو اس سے ڈرے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا تک اور رسول اللہؐ نے جب زینبؓ سے نکاح کر لیا لوگ کہنے لگے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ.... یعنی محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ تو

اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ فَلَبِثَ حَتّٰى صَارَرَجُلًا يُقَالُ لَهٗ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَاَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ تَعْلَمُوْا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٌ اَخُوْفُلَانٍ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ يَعْنِيْ اَعْدَلُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

رسول اللہ کا ہے اور مہر نبیوں پر اور نبیؐ نے انکو متبنّٰی یعنی منہ بولا بیٹا کہا تھا جب وہ چھوٹے تھے پھر حضرتؐ کے پاس رہے یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئے اور انکو زید بن محمد کہتے تھے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے آیت اُدْعُوْهُمْ یعنی منہ بولے بیٹوں کو پکارو انکے باپ کی طرف منسوب کر کے یعنی جنکے وہ نطفہ ہیں یہی انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر تم کو معلوم نہ ہوں انکے باپ تو وہ تمہارے بھائی ہیں دین میں اور تمہارے رفیق ہیں یعنی یوں پکارو کہ فلانا رفیق ہے فلانے کا یہی قسط کی بات ہے اللہ کے نزدیک یعنی عدل کی۔

ف: یہ حدیث مروی ہوئی ہے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے اگر نبی ﷺ وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو بے شک یہ آیت چھپاتے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ سے آخر آیت تک اور اس حدیث کو اپنے طول کے ساتھ روایت نہیں کیا روایت کی ہم سے حدیث مذکور عبداللہ بن وضاح کوفی نے انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہؓ سے فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ اگر نبی ﷺ وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو اس آیت مبارکہ کو چھپاتے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ سے آخر تک یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۰۸۔ ۳۲۰۹ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَاكُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَاَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

۳۲۰۸۔۳۲۰۹: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نہ پکارتے تھے زید بن حارثہ بلکہ جب پکارتے یہی کہتے زید بن محمدؐ یہاں تک کہ قرآن اترا کہ پکارو تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

۳۲۱۰: عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ قَالَ مَاكَانَ لِيَعِيْشَ لَهٗ فِيْكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ۔

۳۲۱۰: روایت ہے عامر بن شعبیؒ نے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ کی تفسیر میں کہا کہ حضرت ﷺ کی شان سے یہ بات ہے کہ کوئی لڑکا ان کا تمہارے درمیان زندہ نہ رہا یعنی تاکہ مضمون اس آیت کا صادق آجائے کہ محمد (ﷺ) کسی کے باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے۔

۳۲۱۱: عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ مَا اَرٰى كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا اَرَى النِّسَاءَ يُذْكَرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاٰيَةَ۔

۳۲۱۱: روایت ہے عمارہ انصاریہ کی ماں آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتی ہوں کہ سب چیزیں مردوں کے لیے ہیں اور قرآن میں عورتوں کا ذکر کہیں نہیں اس پر یہ آیت اتری: اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ سے آخر تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس حدیث کو ہم اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۲۱۲ ۔ ۳۲۱۳ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ

۳۲۱۲۔۳۲۱۳: روایت ہے انسؓ سے کہ کہا جب یہ آیت اتری زینب بنت جحشؓ کی شان میں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ ...... یعنی

مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَا كَهَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ اَهْلُوْكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ۔

جب زید اپنی خواہش اس سے پوری کر چکا یعنی زینب سے بیاہ دیا ہم نے اس کو تیرے ساتھ کہا راوی نے کہ پھر وہ فخر کرتی تھیں ازراہِ شکر کے حضرت ﷺ کی سب بیویوں پر کہ نکاح کیا تمہارا تمہارے عزیزوں نے اور میرا نکاح کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان کے اوپر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور حضرت کی بیبیوں کا جو امہات المؤمنین ہیں یہی عقیدہ تھا کہ سب اس بات کو سن کر پسند کرتی تھیں اب جو اس خلاف عقیدہ رکھے وہ ناخلف ہے۔

۳۲۱۴: عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِيْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ الْاٰيَةَ قَالَتْ فَلَمْ اَكُنْ اُحِلُّ لَهٗ لِاَنِّيْ لَمْ اُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ۔

۳۲۱۴: روایت ہے ام ہانیؓ سے جو بیٹی ہیں ابی طالب کی (یعنی حضرت ﷺ کی چچیری بہن) انہوں نے کہا کہ حضرت ﷺ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میں نے عذر کیا (کہ میرے پاس چھوٹے چھوٹے لڑکے ہیں روتے پیٹتے شاید آپ کو ناگوار ہو) آپ ﷺ نے میرا عذر قبول فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ سے آخر تک ام ہانی نے کہا کہ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حلال نہیں ہوئی اس لیے کہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی، میں ان لوگوں میں تھی جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سدی کی روایت سے اسی سند سے۔ **مترجم**: پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حلال کیں ہم نے تیرے لئے بیبیاں تیری جن کا مہر تو نے دے دیا اور وہ جن کے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی لونڈیاں جو غنیمت میں عنایت فرمائیں اللہ نے تجھ کو اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں ان میں سے جو ہجرت کر کے آئیں تیرے ساتھ یعنی جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ حلال نہیں آخر آیت تک۔

۳۲۱۵: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ فِيْ شَاْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُوْ فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَاْمَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ۔

۳۲۱۵: انسؓ نے کہا جب یہ آیت اتری: وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ یعنی چھپاتا تھا تو اے نبیؐ! اس چیز کو کہ اللہ اس کا کھولنے والا تھا اور یہ آیت زینب بنت جحش کی شان میں اتری اور زید ان کے شوہر تھے اور ارادہ کیا انہوں نے طلاق دینے کا اور مشورہ طلب کیا نبیؐ سے تو آپؐ نے فرمایا روک رکھو تم اپنی بیوی اپنے پاس یعنی طلاق مت دو اور ڈرو اللہ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: یعنی حضرت کے دل میں تھا اگر زید ان کو طلاق دے گا تو میں ان کی دلجوئی کے لئے ان سے نکاح کر لوں مگر لوگوں سے شرم کے مارے اس امر کو ظاہر نہ کرتے تھے اللہ نے اس کو ظاہر کر دیا اللہ کسی سے شرماتا نہیں ہے۔

۳۲۱۵ (ل): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ نُهِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ

۳۲۱۵ (ل): روایت ہے ابن عباسؓ نے کہا منع کیے گئے رسول اللہ ﷺ عورتوں کی اقسام سے مگر جو مومنہ ہوں ہجرت کرنے والیاں فرمایا اللہ

اِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ وَاَحَلَّ اللّٰهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِيْنٍ غَيْرَ الْاِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَرَّمَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ اَصْنَافِ النِّسَآءِ۔

تعالیٰ نے: لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ یعنی حلال نہیں تجھے اس کے بعد اور عورتیں اور نہ یہ کہ بدل دے ان عورتوں میں سے یعنی جواب تیرے نکاح میں ہیں اگر چہ تجھ کو پسند آئے خوبصورتی ان کی مگر جو عورتیں کہ مالک ہوں ان پر تیرے ہاتھ (یعنی وہ حلال ہیں) اور حلال کیں اللہ تعالیٰ نے جوان عورتیں ایمان والیاں اور وہ عورت ایمان والی کہ بخش دے اپنی جان نبی ﷺ کو اور احرام کیا اللہ تعالیٰ نے ہر دین والی عورت کو سوا اسلام کے پھر فرمایا اللہ نے جو منکر ہوا ایمان کا ضائع ہو گئے اس کے عمل نیک اور آخرت میں وہ خسارہ والوں میں ہے اور فرمایا اللہ نے اے نبی حلال کیں ہم نے تیرے لیے بیبیاں تیری کہ جن کا مہر تو نے دے دیا اور جو تیرے ہاتھ کے ملک ہوں جو اللہ نے غنیمت میں عنایت فرمائیں تجھ کو یہاں تلک کہ فرمایا خالصۃً یعنی یہ امر کہ جو عورت مؤمنہ بخش دے اپنی جان اور ارادہ کرے نبی ﷺ اس کے نکاح کا وہ حلال ہے نبی ﷺ کو یہ حکم خاص تیرے لیے ہے نہ اور مؤمنوں کے لیے (یعنی اوروں کا نکاح بغیر مہر نہیں ہو سکتا) اور حرام کیں اللہ تعالیٰ نے ان کے سوا اور قسمیں عورتوں کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے ہم اس کو عبدالحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہیں سنا میں نے احمد بن حسن سے وہ کہتے تھے کہ احمد بن خلیل نے کہا کہ عبدالحمید بن بہرام جو روایت کرتے ہیں حوشب سے اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

۳۲۱۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَامَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ۔

۳۲۱۶: روایت ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا وفات نہیں ہوئی رسول اللہ ﷺ کی یہاں تک کہ حلال ہو گئیں آپ ﷺ کے لیے سب عورتیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: صحابہ کرام کا اختلاف تھا آنحضرتؐ پر اور عورتیں بھی حلال ہوئیں یا نہیں حضرت عائشہؓ کا مذہب اس حدیث میں گزرا انس فرماتے ہیں کہ آخر عمر تک عورتیں آپ پر حرام ہی رہیں یعنی موجود بیبیوں کے سوا اور سے نکاح جائز نہ تھا جیسے فرمایا اللہ نے لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ [الأحزاب : ٥٢] یعنی اب ان کے بعد اور عورتیں تجھے حلال نہیں عکرمہؓ اور ضحاک کہتے ہیں کہ عدم حلت سے یہ مراد ہے کہ سوائے ان عورتوں کے جن کا آیہ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ [الأحزاب : ٥٠] میں حلال ہونا مذکور ہے اور عورتیں حرام ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس میں بھی کہ یہ نکاح بلفظ ہبہ امت کے حق میں جائز ہے یا نہیں مثلاً عورت کہے کہ میں نے اپنی جان تجھے ہبہ کی تو نکاح صحیح ہوگا یا نہیں پس اکثر اس طرف گئے ہیں کہ نکاح صحیح نہ ہوگا جب تک نکاح یا تزویج کا لفظ نہ کہا جائے اور سعید بن مسیب اور زہری اور مجاہد اور عطاء کا یہی قول ہے اور ربیعہ اور مالک اور شافعی بھی اسی کے قائل ہیں اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ بلفظ ہبہ اور تملیک بھی صحیح ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ یعنی احناف کا اور جن کے نزدیک نکاح بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے جائز نہیں ہوتا ان کا اختلاف ہے نکاح میں نبیؐ کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ نبیؐ کا نکاح بلفظ ہبہ بھی جائز ہو جاتا ہے اور یہ خاصہ ہے رسول اللہ ﷺ کا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ [الأحزاب : ٥٠] اور دوسرا گروہ اس طرف گیا ہے کہ صحیح نہیں ہوتا بغیر

لفظ نکاح یا تزویج کے اسلئے کہ اللہ فرماتا ہے: اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۚ [الأحزاب: ۵۰] یعنی نبیؐ کے واسطے بھی اللہ نے نکاح ہی کا لفظ فرمایا مگر مخصوص نبیؐ کے ساتھ فقط ترک مہر ہے یعنی بغیر مہر کے آپؐ کا نکاح درست ہے اور باقی رہا لفظ نکاح اس میں آپ اور امت دونوں کا ایک حال ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ ایسی بھی کوئی بیوی تھی آپ کی جنہوں نے اپنی جان ہبہ کر دی ہو یا نہیں عبداللہ بن عباس اور مجاہد نے کہا ایسی کوئی بیوی نہ تھی اور جو بیبیاں آپ کے پاس تھیں وہ منکوحہ تھیں یا مملوکہ اور ان وہبت نفسہا جملہ شرطیہ ہے اور وہ لازم الوقوع نہیں اور دوسروں نے کہا ہے کہ آپ کے پاس موہوبہ بھی تھیں اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کون تھیں علی بن حسین اور ضحاک اور مقاتل نے کہا کہ وہ ام شریک بنت جابر تھیں عروہ بن زبیر نے کہا کہ وہ خولہ بنت حکیم تھیں بنی سلیم کے قبیلہ سے ہذا خلاصۃ ما فی البغوی بنوع تقدیم وتاخیر۔

۳۲۱۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَنِیْ فَدَعَوْتُ قَوْمًا اِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا اَكَلُوْا وَخَرَجُوْا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قِبَلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَاٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَانْصَرَفَ رَاجِعًا فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ۔

۳۲۱۷: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ زفاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں میں سے ایک عورت سے اور مجھے بلا بھیجا اور میں نے ایک گروہ کو بلایا کھانے کی طرف پھر جب وہ کھا چکے اور باہر نکلے کھڑے ہوئے رسول اللہؐ چلتے ہوئے حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف سو دیکھا آپؐ نے کہ دو شخص بیٹھے ہوئے ہیں پھر آپؐ لوٹ گئے سو کھڑے ہوئے وہ دونوں اور باہر چلے گئے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو گھروں میں نبی کے مگر جب وہ اجازت دیں اور لائیں کھانے کو نہ یہ کہا انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا۔

ف: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے بیان کی روایت سے اور روایت کی ثابت نے انس سے یہ حدیث اپنے طول کے ساتھ۔

۳۲۱۷ (ل): عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى بَابَ امْرَاَةٍ عَرَّسَ بِهَا فَاِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَاحْتُبِسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوْا قَالَ فَدَخَلَ وَاَرْخٰى بَيْنِیْ وَ بَيْنَهٗ سِتْرًا قَالَ فَذَكَرْتُهٗ لِاَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ فَقَالَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَيَنْزِلَنَّ فِیْ هٰذَا شَیْءٌ قَالَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ۔

۳۲۱۷ (ل): روایت ہے انس بن مالکؓ نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بی بی کے دروازے پر تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیوی بنایا تھا سو ان کے پاس ایک گروہ کو پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور اپنا کچھ کام کیا اور پھر آئے اور وہ لوگ باہر جا چکے تھے انسؓ نے کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے اور میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال دیا کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابی طلحہؓ سے انہوں نے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو بے شک اس بارہ میں کچھ اترے گا کہا راوی نے کہ پھر آیت حجاب اتری۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور عمرو بن سعید کو اصلع کہتے ہیں۔ مترجم: جن بی بی کا زفاف تھا وہ زینب بنت جحش تھیں اور حضرت کئی بار آئے گئے کہ یہ لوگ جو اس گھر میں بیٹھے ہیں چلے جائیں اور آیت حجاب وہی ہے جو اوپر کی حدیث میں گزری ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ان مسلمانوں کے حق میں کہ منتظر رہتے تھے آنحضرت کے کھانا پکنے کے پھر جب پک جاتا قبل

بلانے کے جا بیٹھتے اور کھا کر باہر نہ جاتے حضرت کو تکلیف ہوتی آپ کا کوئی آرام کرنے کا مقام سوا اس کے نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

۳۲۱۸ ـ ۳۲۱۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ فَصَنَعَتْ اُمِّي اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَااَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهٗ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّيْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا مِنَّا لَكَ قَلِيْلٌ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَ فُلَانًا وَمَنْ لَقِيْتَ فَسَمّٰى رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ عَدَدَكَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ قَالَ وَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااَنَسُ هَاتِ بِالتَّوْرِ قَالَ فَدَخَلُوْا حَتّٰى امْتَلَاَتِ الصُّفَّةُ وَ الْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَ دَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهٗ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا اِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۲۱۸ـ۳۲۱۹: روایت ہے انس بن مالکؓ نے کہا نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک بی بی سے (یعنی زینب سے) پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے (یعنی بی بی کے پاس) سو میری ماں ام سلیم نے کچھ حیس پکایا اور ایک پیتل کے یا پتھر کے برتن میں رکھ کے مجھے کہا اے انسؓ لے جا اس کو نبی ﷺ کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اس کو میری ماں نے اور وہ آپ ﷺ کو سلام کہتی ہے اور عرض کرتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ ﷺ کو نہایت قلیل ہے اے رسول اللہ ﷺ کے انس نے کہا پھر میں اسے لے کر حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ میری ماں آپ ﷺ کو سلام کہتی ہے یہ آپ ﷺ کو ہماری طرف سے بہت قلیل ہے آپ ﷺ نے فرمایا رکھ دو پھر فرمایا جاؤ اور فلانے فلانے فلانے شخصوں کو اور جو تم کو ملے ان کو بلا لاؤ اور کئی آدمیوں کے نام فرمائے انسؓ نے کہا پھر ان سب کو میں نے بلایا جن کا نام آپ ﷺ نے لیے تھے اور جو مجھے مل گیا راوی کہتا ہے کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کتنے لوگ ہوں گے انہوں نے کہا کہ تین سو کے قریب انسؓ نے کہا پھر مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے انسؓ وہ برتن لاؤ انسؓ نے کہا پھر سب گھر میں داخل ہوئے یہاں تک کہ دالان اور کوٹھڑی سب بھر گئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس دس آدمی کا حلقہ باندھ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کھائے۔ انسؓ نے کہا کہ پھر سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا داخل ہوتا تھا یہاں تلک کہ سب کھا چکے پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے انسؓ اٹھاؤ (یعنی یہ برتن) انسؓ نے کہا پھر میں نے اٹھایا سو میں نہیں جانتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا کہا راوی نے اور بیٹھے رہے کئی آنے والے ان میں سے باتیں کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں اور رسول اللہ بھی بیٹھے تھے اور آپ ﷺ کی بی بی دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھی تھیں اور آنحضرت ﷺ پر لوگوں کا بیٹھنا گراں گزرا اور آپ ﷺ

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَاَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوْا عَلَيْهِ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوْا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَاَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى خَرَجَ عَلَيَّ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ بِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ اَنَسٌ اَنَا اَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نکلے اور سلام کیا آپ ﷺ نے عورتوں پر یعنی ہر بی بی کے حجرے پر تشریف لے گئے پھر لوٹے پھر جب دیکھا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ لوٹے گمان کیا انہوں نے کہ حضرت ﷺ کو ہمارا بیٹھنا گراں گزرا سو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر گئے اور رسول اللہ ﷺ نے آن کر پردہ ڈال دیا اور اندر آئے حجرے کے اور میں بیٹھا ہوا تھا سو کچھ دیر نہ ہوئی کہ نکلے آپ ﷺ میری طرف اور یہ آیتیں اتریں سو آپ ﷺ نے نکل کر لوگوں پر پڑھیں یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو نبی ؐ کے گھروں میں مگر یہ کہ بلائے جاؤ تم کھانے کو نہ یہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا ولیکن جب تم بلائے جاؤ تو داخل ہو پھر جب کھا چکو پھیل پڑو اور نہ بیٹھے رہو باتیں بنانے کو اس سے ایذا ہوتی ہے نبی کو اور وہ تم سے شرماتا ہے اور اللہ سچی بات سے نہیں شرماتا اور جب مانگو کوئی چیز تو مانگ لو پردہ کے باہر سے یہ بہت پاک کرنے والا ہے تمہارے دلوں کو اور بیبیوں کے دلوں کو اور تم لائق نہیں کہ اذیت دو رسول اللہ کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اس کے بعد اسکی بیبیوں سے یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے انتہیٰ جعد نے کہا انس ؓ کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں سے مجھ کو پہنچی ہیں یہ آیتیں اور اسی دن سے پردہ کرنے لگیں بیبیاں نبی ﷺ کی۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جعد بیٹے ہیں عثمان کے اور ان کو ابن دینار کہتے ہیں اور کنیت ان کی ابو عثمان بصری ہے اور وہ ثقہ ہیں اہلحدیث کے نزدیک روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور حماد بن زید نے۔

۳۲۲۰: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ

۳۲۲۰: روایت ہے ابی مسعود انصاری ؓ نے کہا کہ ہمارے پاس آئے رسول اللہ ﷺ اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے سو عرض کی آپ ﷺ سے بشیر بن سعد نے حکم دیا ہے ہم کو اللہ تعالیٰ نے کہ درود بھیجیں آپ ﷺ پر سو کیونکر درود بھیجیں آپ ﷺ پر کہا راوی نے کہ آپ ﷺ چپ ہو رہے یہاں تک کہ آرزو کی ہم نے کہ اس نے نہ پوچھا ہوتا (یعنی گمان ہوا کہ شاید حضرت ﷺ خفا ہوئے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہو تم اللھم سے مجید تک یعنی یا اللہ رحمت کر محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے رحمت کی تو نے آلِ ابراہیم پر اور برکت دے محمد کو اور محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے آلِ ابراہیم کی آل کو جہانوں میں تو بڑی خوبیوں والا ہے بزرگی رکھتا

حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ۔

اور فرمایا سلام تو جیسا تم پہلے جان چکے ہو (یعنی التحیات میں)۔

ف: اس باب میں علی بن حمید اور کعب بن عجزہ اور طلحہ بن عبیداللہ اور ابی سعید اور زید بن خارجہ سے بھی روایت ہے اور ان کو ابن جاریہ بھی کہتے ہیں اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: حضرت پر درود بھیجنے کا حکم اس آیت میں ہوا ہے: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا [الأحزاب: ٥٦] یعنی اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں نبی ﷺ پر اے ایمان والو درود بھیجو تم بھی اس پر اور سلام بھیجو بخوبی سلام بھیجنا اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کمال تحریض اور ترغیب کی درود بھیجنے پر کئی طرح سے ایک تو یہ کہ فرمایا اللہ درود بھیجتا ہے دوسرے فرشتے بھی اس کے پس معلوم ہوا کہ اقتداء ان کی ضرور ہے تیسرے صیغہ مضارع کا فرمایا یعنی يُصَلُّونَ کہا کہ جو دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرے یعنی عادت الٰہی اور عادت ملائکہ ہے کہ درود نبی ﷺ پر بھیجتے ہیں نہ یہ کہ علی سبیل الشذ وذ یہ امران سے صادر ہو چوتھے خطاب کیا لوگوں کو بتوصیف ایمان معلوم ہوا کہ درود بھیجنا صفات مؤمنین سے ہے اور شیوہ ہے کامل الایمان لوگوں کا پانچویں صیغہ امر کا فرمایا یعنی صلوا کہ مثبت وجوب کا ہے چھٹے منضم کیا اس کے ساتھ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمون کا ساتویں تسلیما سے اس کی تاکید کی اور یہ اہتمام شاید کسی اور نیکی کے لئے نہ فرمایا ہوگا پس معلوم ہوا کہ درود افضل الحسنات ہے اور احسن العبادات ہے وذالک المقصود۔

۳۲۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا مَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَسْتَتِرُ هَذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا وَإِنَّ مُوسَى خَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَأَبْرَأَهُ مِمَّا كَانُوا يَقُولُونَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا

۳۲۲۱: ابی ہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرد باحیا پردہ پوش تھے کہ ان کے بدن کو کوئی دیکھتا نہ تھا مارے شرم کے سو ان کو ایذا دی جس نے ایذا دی بنی اسرائیل میں سے اور کہنے لگے یہ جو اپنا بدن ڈھانپتے ہیں تو اس لیے کہ ان کے بدن میں کوئی عیب ہے برص ہو یا خصیے بڑے ہوں یا کوئی اور آفت ہو اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی تہمت سے بری کر دے سو موسیٰ ایک دن اکیلے اپنے کپڑے پتھر پر رکھ کر نہا رہے تھے (یعنی برہنہ) پھر جب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے تو پتھر بھاگا آپ کے کپڑے لے کر سو موسیٰ نے اپنا عصا لیا اور اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر یہاں تک کہ پہنچ گیا وہ نبی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور انہوں نے آپ کو ننگا دیکھ لیا کہ صورت شکل میں سب لوگوں سے بہتر ہیں اور اللہ نے ان کو بری کر دیا اس کی تہمت سے آپ نے فرمایا کہ وہ پتھر کھڑا ہو گیا اور موسیٰ نے اپنے کپڑے لے کر پہن لیے اور پتھر کو عصا مارنے لگے سو قسم ہے اللہ کی پتھر میں برتیں پڑ گئیں ان کے عصا کے اثر سے تین یا چار یا پانچ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یعنی اے ایمان والو مت ہو مثل ان لوگوں کے جنہوں نے ایذا دی موسیٰ کو اور پاک کر دیا اللہ نے ان کو تہمت سے کہ انہوں نے لگائی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا آبرو

قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔ والا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے۔ خاتمہ: سورہ احزاب میں بہت سے فوائد جدیدہ اور مضامین پسندیدہ اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ خطاب نبی ﷺ کو اور امر تقویٰ کا ورنہی منافقوں اور کافروں کی اطاعت سے اور نہ ہونا دو دل کا کسی کے سینہ میں اور حکم زنان مظاہر کا اولیٰ اور مقدم ہونا نبی ﷺ کا مؤمنوں کی جان سے اور مؤمنوں کی ماں ہونا آپ کی بیبیوں کا اقرار لینا تمامی انبیاء سے ازل میں قصہ جنگ احزاب کا اور آ جانا کفار کی فوجوں کا ہر طرف سے اور ابتلاء مؤمنین کی اور مداہنت اور گھبرانا منافقین کا آیت تخییر ازواجِ مطہرات سے بات کرنے کی آیۃ تطہیر اور وعدہ اجر عظیم اور مغفرت کا دس چیزوں پر یعنی اسلام اور ایمان اور قنوت اور صدق اور صبر اور خشوع اور صدقہ اور صوم اور حفظ فروج اور ذکر الٰہی بے اختیار ہو جانا مومنوں کا جب خدا اور رسول کا حکم آ جائے اور باطل ہو جانا تقلید کا جب حدیث پہنچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثانی کی امر ذکر کثیر کا اور تسبیح کا صبح اور شام اور درود بھیجنا اللہ کا اور ملائکہ کا مؤمنوں پر شاہد اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ اور سراج منیر ہونا رسول کا قبل مس جس کو طلاق دیں اس کی عدت کا نہ ہونا تحلیل ازواجِ مطہراتؓ اور لونڈیوں کی نبی کے لئے اور تحلیل مہاجرات کی جو آپ کی قرابت رکھتی ہوں اور تفصیل ان کی اور تحلیل اس کی جو اپنے نفس کو ہبہ کرے خاص نبی ﷺ کے واسطے اور آداب گھر میں آنے جانے کے اور حکم چلے جانے کا بعد کھانا کھانے کے اور حکم ازواج مطہراتؓ کے لئے اور بیان ان لوگوں کا جن سے پردہ نہیں ہے اور فضیلت اور امر درود کا اور لعنت ان پر جو نبی ﷺ کو ستائیں اور امر بڑی چادریں اوڑھنے کا عورتوں کو نکلنے کے وقت ڈرانا منافقوں کا کہ مدینہ سے نکال دیئے جاؤ گے قیامت کا علم خدا ہی کو ہے اور وعید سعیر کی کافروں کے لئے اور حسرت کھانا ان کا اطاعت رسول ﷺ کے فوت ہونے پر اور خرابی تقلید کی ان آیتوں میں بیان موسیٰ علیہ السلام کی برأت کا امر تقویٰ کا بیان عرض امانت کا سماوات وارض پر وعید عذاب کی منافقوں کے لئے اور وعدہ مغفرت کا مؤمنوں کے واسطے۔

سُوْرَةُ السَّبَا

تفسیر سورہ سبا

۳۲۲۲: عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اُقَاتِلُ مَنْ اَدْبَرَ مِنْ قَوْمِيْ بِمَنْ اَقْبَلَ مِنْهُمْ فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قِتَالِهِمْ وَاَمَّرَنِيْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ سَاَلَ عَنِّيْ مَا فَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ فَاُخْبِرَ اَنِّيْ قَدْ سِرْتُ قَالَ فَاَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرَدَّنِيْ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتّٰى اُحْدِثَ اِلَيْكَ قَالَ وَاُنْزِلَ فِيْ سَبَاٍ مَا اُنْزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا سَبَاٌ اَرْضٌ اَوِامْرَاَةٌ قَالَ لَيْسَ بِاَرْضٍ وَلَا امْرَاَةٍ وَلٰكِنَّهٗ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

۳۲۲۲: فروہ بن مسیک مرادی نے کہا کہ آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا نہ لڑوں میں اس شخص سے جو اسلام سے منہ موڑے میری قوم میں سے ان لوگوں کو ساتھ لے کر جو ان میں قبول کر چکے تو آپؐ نے اجازت دی مجھے اور امیر کیا اپنی قوم کا پھر جب میں آپ کے پاس سے نکلا میرا حال آپ نے پوچھا کہ غطیفی کہاں گیا اور خبر ملی آپ کو کہ چلا گیا کہا راوی نے کہ پھر میرے پیچھے بھیجا کسی کو کہ وہ مجھے لوٹا لایا اور میں حاضر ہوا آپ چند اصحاب میں بیٹھے تھے پھر آپ نے فرمایا بلا تو قوم کو پھر جو اسلام لائے قبول کر اور جو اسلام نہ لائے جلدی نہ کر یہاں تک کہ میں تازہ حکم بھیجوں تجھ کو کہا راوی نے اور اتر چکے تھے کیفیت سبا کی سو ایک شخص نے پوچھا اے رسول اللہ کے سبا کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام ہے آپ ﷺ نے فرمایا نہ زمین ہے نہ عورت مگر ایک مرد تھا عرب کا اس کے دس لڑکے تھے چھ کو ان میں سے

تَشَاءَ مُوْا فَلَخْمٌ وَجُذَامٌ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةُ وَاَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا فَالْاَزْدُ وَالْاَشْعَرِيُّوْنَ وَحِمْيَرُ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجُ وَاَنْمَارُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَنْمَارُ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيْلَةُ۔

مبارک جانا اور چار کو منحوس پھر جو منحوس جانا وہ لخم ہیں اور جذام اور غسان اور عاملہ اور جن کو مبارک سمجھا وہ ازد ہیں اور اشعری اور حمیر اور کندہ اور مذحج اور انمار پھر ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ کے انمار کونسا قبیلہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا جن میں خثعم اور بجیلہ ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ مترجم: سبا بیٹا ہے یشجب کا وہ بیٹا ہے یعرب کا وہ بیٹا ہے قحطان کا اور مساکن ان کے یمن میں تھے اللہ نے ان کی طرف تیرہ نبی بھیجے اور ان کے شہر نہایت کثیر الفواکہ تھے اور پاکیزہ ان میں مکھی اور مچھر اور کھٹکے اور سانپ اور بچھو نہ تھا پھر ان کے پیغمبروں نے اللہ کی طرف بلایا اور اس کی نعمتیں بیان فرمائیں ان نالائقوں نے کہا اللہ کی کوئی نعمت ہم کو نہیں معلوم ہوتی پھر اللہ نے ان کا تالاب توڑ دیا کہ جس سے تمام ملک سینچا جاتا تھا اور اس میں تاثیر زہر کی دے دی کہ وہ پانی جس زمین پر گزر گیا وہ بنجر ہو گئی۔ کذا ذکرہ البغوی۔

۳۲۲۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ فِي السَّمَاءِ اَمْرًا ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خَضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَاَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ قَالَ وَالشَّيَاطِيْنُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ۔

۳۲۲۳: ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمانوں پر کوئی حکم فرماتا ہے فرشتے اپنے پر مارتے ہیں عاجزی کی راہ سے اللہ کے قول کے لیے اور ایک آواز آتی ہے جیسے ایک زنجیر کھڑکانے کی پتھر پر پھر جب فرشتوں کو جوش آتا ہے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے تمہارے رب نے کیا کہا دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ سچ کہا اور وہ بلند ہے بڑا اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ شیطان آسمان و زمین کو بیچ میں ایک دوسرے پر جمع ہو جاتے ہیں (تا کہ احکام الٰہی اور خبر آسمانی میں سے کچھ چرائیں) ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۲۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ اِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لِمِثْلِ هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذْ رَاَيْتُمُوْهُ قَالُوْا كُنَّا نَقُوْلُ يَمُوْتُ عَظِيْمٌ اَوْ يُوْلَدُ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهُ لَا يُرْمٰى بِهِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالٰى اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اِلٰى هٰذِهِ السَّمَاءِ ثُمَّ سَاَلَ اَهْلُ السَّمَاءِ

۳۲۲۴: عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب میں بیٹھے ہوئے تھے کہ یکبارگی ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہوگئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کو جاہلیت میں کیا کہتے تھے جب دیکھتے تھے انہوں نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص بڑا مرتا ہے یا کوئی بڑا پیدا ہوتا ہے تب یہ ٹوٹتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کسی کو موت و حیات کے سبب سے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا پروردگار کہ بڑی برکت والا ہے نام اس کا اور بلند ہے ذات اس کی جب وہ حکم کرتا ہے کسی کام کا تسبیح کرتے ہیں حاملان عرش پھر تسبیح کرتے ہیں اس آسمان والے فرشتے جو عرش کے قریب ہیں پھر جو اس کے قریب ہیں یہاں تک کہ شہرہ اور غلغلہ سبحان اللہ کا اس آسمان تک پہنچتا ہے پھر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے پھر ان کو وہ خبر

السَّادِسَةِ اَهْلَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ اَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبْرُ اَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَتَخْتَطِفُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَيُرْمَوْنَ فَيَقْذِفُوْنَهُ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ فَمَا جَاءُ وْابِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُوْنَهُ وَيَزِيْدُوْنَ۔

دیتے ہیں پھر اسی طرح ہر نیچے والے اوپر کے آسمان والوں سے پوچھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ دنیا کے آسمان تک خبر پہنچتی ہے اور جن اچک کر سننا چاہتے ہیں سو ان پر مار پڑتی ہے اور وہ کچھ بات لاکر ڈال دیتے ہیں اپنے یاروں کی طرف یعنی جو کاہن ہیں پھر جس کو وہ جیسے ہے ویسے پہنچاتے ہیں وہ خبر تو سچ ہوتی ہے مگر وہ اس کو بدلتے ہیں اور بڑھا گھٹا دیتے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی علی بن حسین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے انصار کے کئی مردوں سے کہ ان انصاریوں نے کہا کہ ایک دن حاضر تھے ہم نبی ﷺ کے پاس آخر حدیث تک خاتمہ سورہ سبا میں عمدہ عمدہ مضامین اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ پہلے حمد باری تعالیٰ کی بعد اس کے انکار کرنا کافروں کا قیامت پر اور وعدہ مغفرت اور رزق کا مؤمنین صالحین کے لئے جاننا عالموں کا کہ قرآن حق ہے اور ہدایت کرتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف تعجب کافروں کا اور خبر بعث کے ڈرانا کافروں کو زمین پھٹنے سے اور آسمان گرنے سے قصہ داؤد علیہ السلام کا اور تسبیح جبال کی ان کے ساتھ اور قصہ سلیمانؑ کے صبح و شام کی سیر کا اور تانبے کا چشمہ بہنا ان کے لئے اور بنانا جنوں کا محاریب اور تماثیل اور جفان اور قدور راسیات وغیرہ ذالک اور قصہ اہل سبا کا اور کیفیت ان کے باغوں کی مالک نہ ہونا معبودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان و زمین کے سے اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن خدا کے کیفیت اللہ تعالیٰ کے حکم اترنے کی عرش سے قائل ہونا مشرکوں کا بھی اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر اور فیصلہ مشرکوں اور موحدوں کا قیامت میں عام ہونا حضرت ﷺ کی رسالت کا کافہ ناس کے لئے اور بشیر و نذیر ہونا ان کا اور جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لئے انکار کافروں کا قرآن اور کتب سابقہ سے تکبر کرنا ہر قریہ کے امیروں کا کثرت اموال و اولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا اموال و اولاد کا موجب قرب الٰہی نہ ہونا ماسوائے ایمان و عمل صالح کے وعید عذاب کی منکر آیات کے لئے پوچھنا اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے کہ لوگ تم کو پوجتے تھے اور جواب ان کا کافروں کا قرآن سننے کے وقت کہنا کہ یہ شخص ہمارے باپ دادا کے معبودان سے روکتا ہے عطا نہ ہونا اہل مکہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے ہلاک ہونا اگلے جھٹلانے والوں کا باوجود کثرت اموال و اولاد کے خطاب کافروں کو کہ ایک ایک اور دو دو تفکر کریں امر رسول میں اور جانیں کہ اسے جنون نہیں حق کا اترنا آسمان سے حق آتے ہی باطل کا بھاگ جانا کہنا نبی ﷺ کا کہ اگر میں گمراہ ہوں وبال مجھ پر ہے میری اطاعت میں تمہارا کیا نقصان ہے کافروں کا گھبرانا آخرت میں۔

سُوْرَةِ فَاطِرٍ

تفسیر سورہ فاطر

۳۲۲۵: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِى الْجَنَّةِ۔

۳۲۲۵: ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ سے بِاِذْنِ اللّٰهِ تک یعنی پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو جن کو پسند کیا ہم نے اپنے بندوں میں سے سو ان میں سے بعضے ظالم ہیں اپنی جان کے لئے اور ان میں سے بعضے متوسط ہیں اور ان میں سے بعضے آگے بڑھنے والے ہیں نیکیوں کے ساتھ اللہ کے حکم سے سو فرمایا آپؐ نے یہ سب اسلام میں برابر ہیں اور سب جنت میں ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ **مترجم:** اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا یہ تینوں گروہ اسی امت سے ہیں اس آیت سے بڑی فضیلت قرآن پڑھنے والے کی ثابت ہوئی اور عمرؓ بن خطاب نے یہ آیت منبر پر پڑھی اور فرمایا کہ میں نے حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے آگے پڑھنے والا ہم میں سے وہ تو آگے بڑھنے والا ہی ہے اور متوسط نجات پانے والا اور ظالم بخشا ہوا ہے ابی ثابت سے روایت ہے کہ ایک مرد داخل ہوا مسجد میں اور اس نے دعا کی کہ اے اللہ رحم کر میری غربت پر اور انس دے میری وحشت میں اور عنایت کر مجھ کو ایک ہم نشین نیک سو ابو داؤد جو صحابی تھے انہوں نے فرمایا اگر تو نے سچے دل سے یہ دعا کی ہے تو تیری صحبت سے ہم زیادہ سعادت پائیں گے بہ نسبت تیرے پھر کہا ابو درداء نے سنا میں نے نبیؐ سے کہ آپ نے پڑھی یہ آیت: ثُمَّ اَوْرَثْنَا [فاطر: ۳۲] اور فرمایا سابق بالخیرات داخل ہوگا جنت میں بغیر حساب کے اور مقتصد کا حساب ہوگا آسانی سے اور ظالم لنفسہ روکا جائے گا قیامت کے میدان میں اور فکر میں پڑ جائے گا پھر داخل ہوگا جنت میں پھر پڑھی آپ نے یہ آیت: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ [فاطر: ۳۴] وہ بعد فکر کے جنت میں جا کر یہ کہے گا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جس نے دور کیا مجھ سے فکر کو میرا رب بخشنے والا ہے قدر دان اور عقبہ بن صہبان نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے یہ آیت پوچھی ثم اورثنا تو انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ تینوں جنت میں ہیں اور سابق بالخیرات وہ لوگ ہیں کہ حضرتؐ زمانہ میں گزر گئے اور حضرتؐ نے ان کو جنت کی بشارت دی اور متوسط وہ لوگ ہیں کہ قدم بقدم اصحاب کے چلے یہاں تک کہ ان سے مل گئے اور رہے ظالم لنفسہ سو جیسے میں اور تم پس حضرت عائشہؓ نے اپنے نفس نفیس کو ہمارے ساتھ شمار کیا رہے نصیب ہمارے انتہیٰ فقیر کہتا ہے کہ کمال کسر نفس تھا ام المومنینؓ کا ورنہ وہ سابقین بالخیرات میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طہارت اور برأت قرآن میں اتار دی۔ الروایات کلها من المعالم۔ خاتمہ سورہ فاطر کہ اسے سورہ ملائکہ بھی کہتے ہیں مضامین عمدہ پر شامل ہے جیسے حمد باری تعالیٰ کی اور قدرت اس کی سماوات کے پیدا کرنے سے اور رسول کرتے سے ملائکہ کے اور بیان فتح اور امساک رحمت کا بیان رزق کا تسکین ہمارے پیغمبر کی اگلی قوموں کی تکذیب سنا کر حق ہونا وعدہ الٰہی کا اور ڈرانا فریب دنیا سے بیان شیطان کی عداوت کا انسان سے وعید عذاب شدید کی کافروں کے لئے وعدہ مغفرت اور اجر کبیر کا مومنوں کے لئے ہونا ہدایت اور ضلالت کا اللہ کی مشیت سے بیان ہواؤں کے چلانے اور بدلیوں کے اٹھانے کا ہونا پوری عزت کا اللہ کے لئے اور چڑھنا پاک کلموں کا اس کی طرف اور عمل صالح کا پیدا ہونا انسان کا مٹی سے اور نطفہ سے بیان اس کی قدرتوں کا جیسے پیدا کرنا میٹھے اور کھاری دریاؤں کا اور پیدا کرنا تر گوشت کا یعنی مچھلی کا اس سے اور نکالنا زیور کا اور چلانا کشتی کا اس میں منکر ہونا مشرکوں کا حشر کے دن اپنے شرک سے محتاج ہونا انسان کا اور غنی ہونا رحمٰن کا بیان اس کا کہ کوئی کسی کا گناہ نہ اٹھائے گا قیامت کے دن اگر چہ عزیز ہو بیان اس کا کہ ڈرانا نفع نہیں دیتا مگر انہیں کو جنہیں خدا کا خوف ہے برابر نہ ہونا اندھے اور انکھیاری کا بیان موتی کے نہ سننے کا بیان اگلی قوموں کے جھٹلانے کا تذکیر آلاء الٰہی کی جیسے مینہ کا برسانا پھلوں کا نکالنا جبال و دواب و انعام کا پیدا کرنا ڈرتے رہنا عالموں کا پروردگار سے فضیلت قرآن پڑھنے والوں کی تصدیق قرآن کی بیان تین قسم کے وارثان کتاب کا ظالم اور مقتصد اور سابق بالخیرات شکر جنتیوں کا غم کے جانے پر وعدہ جہنم کا کافروں کے لئے ثبوت علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لئے غصہ اور نقصان کافروں پر رد اشراک فی الدعاء کا بیان آسمان کے تھامنے کا جھوٹی قسمیں کھانا کافروں کا کہ اگر ہمارے پاس نبی ﷺ آئیں تو ہم اوروں سے زیادہ ہدایت پائیں تحویل و تبدیل نہ ہونا عادت الٰہی میں تحریض اور ترغیب زمین میں سیر کرنے کی اللہ اگر مواخذہ کرے تو کوئی رینگنے والا زمین پر نہ چھوڑے۔

سُوْرَۃُ یٰسٓ — تفسیر سورۂ یٰسین

۳۲۲۶ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَتْ

۳۲۲۶: ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا بنی سلمہ مدینہ کے

بَنُوْسَلِمَةَ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَدِیْنَةِ فَاَرَادُوا النُّقْلَةَ اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اِنَّمَا نَحْنُ نُحْیِی الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اٰثَارَکُمْ تُکْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوْا۔

کنارے سے مسجد کے قریب اٹھ آنا چاہتے تھے تو یہ آیت اتری: اِنَّمَا نَحْنُ نُحْیِی الْمَوْتٰی ہم زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور دیکھتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور قدم ان کے اور فرمایا حضرت ﷺ نے قدم تمہارے لکھے جاتے ہیں سو تم اپنے گھر نہ بدلو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے اور ابوسفیان وہ طریف سعدی ہیں۔

۳۲۲۷: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَ کَاَنَّهَا قَدْ قِیْلَ لَهَا اطْلُعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِکَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا قَالَ وَذٰلِکَ فِیْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

۳۲۲۷: ابی ذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا داخل ہوا میں مسجد میں جب آفتاب غروب ہوا اور نبی ﷺ بیٹھے ہوتے تھے سو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابی ذرؓ تو جانتا ہے کہ آفتاب کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے فرمایا آپ ﷺ نے وہ جا کر اجازت مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے سجدہ کی اور اس کو اجازت ملتی ہے اور گویا کہ اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نکل وہیں سے جہاں سے آیا ہے یعنی جہاں غروب ہوا ہے سو وہ نکلے گا مغرب سے یعنی قیامت کے قریب' کہا راوی نے کہ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَذٰلِکَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ہے کہا راوی نے کہ قراءت عبداللہ کی یہی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **خاتمہ**: یہ سورۃ کہ قلب قرآن ہے عمدہ عمدہ مطالب پر مشتمل ہے اور پسندیدہ مضامین پر متضمن ہے جیسے اثبات رسالت ہمارے نبی ﷺ کے لئے اور نزول قرآن کا واسطے انذار اہل مکہ کے اور منحصر ہونا فوائد انذار تابعون کے لئے بیان مردوں کے زندہ کرنے کا اور لکھنا اعمال و آثار عباد کو قصہ اصحاب قریہ انطاکیہ اور گفتگو حبیب نجار کی توحید کے باب میں اور قدرتیں اس تعالیٰ کی زمین کے زندہ کرنے سے اور حبوب کے نکالنے سے اور کھجور اور انگور کے باغ پیدا کرنے سے اور اسی طرح جیسے نہروں کا جاری کرنا اور دن کا رات سے نکالنا اور سورج کا جاری کرنا اور منازل قمر مقرر کرنا اور کشتی میں انسان کا چڑھانا اور اعراض کافروں کا آیات قدرت سے اور حالات قیامت سے کافروں کا عاجز ہونا کا وصیت سے اور پھونکنا سور کا نکلنا لوگوں کا قبروں سے اور تکیہ لگانا جنتیوں کا ارائک پر اور میوہ خوری ان کی اور سلام ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور خطاب اللہ تعالیٰ کا مشرکوں سے کہ ہم نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کو نہ پوجنا اور مہر ہو جانا ان کے مونہوں پر اور کلام کرنا ان کے ہاتھوں کا اور گواہی ان کے پیروں کی اور تعلیم نہ ہونا شعر کی ہمارے نبی ﷺ کو بیان چارپایوں کا قادر نہ ہونا معبودان باطل کا اپنے عابدوں کی نصرت پر پیدائش انسان کا بیان سبز درخت سے آگ نکلنے کا بیان بعث کا اثبات کن سے ہو جاتا ہر چیز کا۔

سُوْرَۃُ وَالصَّافَاتِ

سورۂ والصافات کی تفسیر

۳۲۲۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰی شَیْءٍ

۳۲۲۸: انس بن مالکؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کوئی بلانے والا کسی چیز کی طرف ایسا نہیں جو روکا نہ جائے قیامت کے دن اور لازم نہ

اِلاَّ كَانَ مَوْقُوْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَ زِمًا لَهٗ لاَ يُفَارِقُهٗ وَاِنْ دَعَارَجُلٌ رَجُلاً ثُمَّ قَرَاءَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ مَالَكُمْ لاَ تَنَاصَرُوْنَ۔

ہو اس کو وبال اس کی دعوت کا ایسا نہ چھوڑے اس کو اگر چہ ایک آدمی نے ایک ہی کو بلایا ہو (مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو معاصی کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت ﷺ پڑھی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَقِفُوْهُمْ سے آخر تک' یعنی کھڑا کرو ان کو یہ پوچھے جائیں گے اور کہا جائے گا ان سے کیا ہوا ہے تم کو جو تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۲۲۹ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا۔

۳۲۲۹: ابی بن کعبؓ نے حضرت ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی وَاَرْسَلْنَاهُ یعنی اللہ فرماتا کہ بھیجا ہم نے اس کو (یعنی یونس علیہ السلام) کو ایک لاکھ آدمیوں بلکہ زیادہ کی طرف آپ ﷺ نے ایک لاکھ سے بیس ہزار زیادہ تھے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۲۳۰ : عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبَاقِيْنَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ بِالثَّاءِ۔

۳۲۳۰: سمرہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبَاقِيْنَ یعنی ہم نے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکھا فرمایا آپؐ نے وہ تین بیٹے تھے نوح کے حام اور سام اور یافث ثے سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے کہ یافت اور یافث تے اور ثے دونوں سے کہا جاتا ہے اور یفث بھی کہا جاتا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعید بن بشیر کی روایت سے۔

۳۲۳۱ : عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَامُ اَبُو الْعَرَبِ وَحَامُ اَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ۔

۳۲۳۱: سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سام عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا اور یافث روم کا۔

ف: خاتمہ: جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اترے سب لوگ جو آپ کے ساتھ تھے ہلاک ہو گئے مگر آپ کے تین بیٹے اور ان کی بیبیاں اب ساری دنیا انہیں کی اولاد ہے انتہی سورہ صافات میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں قسم صافات اور زاجرات اور تالیات کی توحید الوہیت اور ربوبیت پر بیان آسمان کی تزئین کا کواکب سے اور حفاظت اس کی شیاطین سے پیدا کرنا انسان کا چپکتی مٹی سے بیان قیامت کا اور روبکاری ظالموں کی' بیان جنتیوں کا' بیان زقوم کا دوزخ میں جانا بسبب تقلید کے بیان حضرت نوحؑ کی نجات کا اور قوم کے ہلاک کا گفتگو ابراہیم علیہ السلام کی باپ سے اور قوم سے قصہ ذبح اسماعیل علیہ السلام کا قصہ موسیٰ و ہارون علیہ السلام کا قصہ الیاسؑ کا قصہ لوطؑ کا قصہ یونس علیہ السلام کا رد ان مشرکوں کا جو خدا کی بیٹیاں ٹھہراتے ہیں کلام ملائکہ کا اور تسبیح ان کے وعدہ غلبہ عباد مرسلین کا تخویف کافروں کی ساتھ عذاب کے تنزیہ اور عزت باری تعالیٰ کی۔

سُوْرَةُ صٓ

سورہ ص کی تفسیر

۳۲۳۲ ـ ۳۲۳۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَجَاءَ تْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَ هُ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ كَيْ

۳۲۳۲۔۳۲۳۳: ابن عباسؓ نے کہا ابو طالب بیمار ہوئے اور قریش آئے اور نبی ﷺ بھی آئے اور ابو طالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی سو ابو جہل اٹھا کہ آپ ﷺ کو منع کرے (یعنی وہاں بیٹھنے کو)

يَمْنَعُهٗ قَالَ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَاتُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اِنِّيْ اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ يَا عَمِّ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰهًا وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ صٓ وَ الْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَ شِقَاقٍ اِلٰى قَوْلِهٖ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔

راوی نے کہا کہ شکایت کی لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی ابوطالب سے انہوں نے اے میرے بھائی کے بیٹے تم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو آپ ﷺ نے فرمایا میں چاہتا ہوں ایک کلمہ اگر اس کو قبول کریں تو عرب پر حاکم ہوں اور عجم سے جزیہ لیں ابوطالب نے کہا ایک ہی کلمہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک ہی کلمہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے چچا کہو تم لا الہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کہا انہوں نے کیا پوجیں ہم اکیلے ایک اللہ کو ہم نے تو یا گلے لوگوں میں نہیں سنا یہ بنائی ہوئی بات ہے راوی نے کہا پھر اترا ان کے حق میں صٓ وَ الْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَ شِقَاقٍ تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں: صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ وَعَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ [ص ۱ تا ۷] یعنی قسم ہے قرآن نصیحت کرنے والے کی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں سرکشی میں ہیں اور ضد میں کتنی ہلاک کیں ہم نے پہلے ان سے سنگتیں پس پکارتے پھرے اور نہیں تھا وقت خلاص کا اور تعجب کیا انہوں نے کہ آیا ان کے پاس ڈرانے والا ان میں کا اور کافروں نے کہا یہ جادوگر ہے جھوٹا کر دیا انہوں نے سب معبودوں کو ایک معبود بے شک یہ ایک چیز ہے تعجب کی اور چلے سرداران میں کے کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اپنے معبودوں پر تحقیق اس بات میں کچھ غرض معلوم ہوتی ہے نہیں سنی ہم نے یہ بات پچھلے دین میں نہیں ہے یہ مگر دل کی بنائی ہوئی بات۔

۳۲۳۴۔ ۳۲۳۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ اَوْقَالَ فِيْ نَحْرِيْ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوٰتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ

۳۲۳۴۔۳۲۳۵: ابن عباسؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ رات کو میرا پروردگار آیا اچھی صورت میں راوی نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ آپ ﷺ نے فرمایا خواب میں اور فرمایا کہا اے محمد ﷺ جانتا ہے تو کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا کہ نہیں پھر اپنا ہاتھ اللہ نے میرے شانوں کے بیچ میں رکھا کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں یا فرمایا اپنی ہنسلی میں سو معلوم کر لیا میں نے جو ہے آسمانوں میں اور زمین میں پھر فرمایا اے محمد ﷺ تو جانتا ہے کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا ہاں کفاروں میں اور کفارہ مسجد میں بعد نماز کے ٹھہرنا ہے اور جماعتوں کی طرف پیدل چلنا ہے اور تکلیفوں میں وضو کا پورا کرنا ہے جس نے یہ کام کیا یعنی ہمیشہ زندہ رہا خیریت سے اور مرا خیریت سے اور اپنے گناہوں سے پاک رہا جیسے

بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَةٍ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔

اسی دن ماں نے جنا' پھر فرمایا اے محمد ﷺ جب تو نماز پڑھ چکے تو کہہ اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے نیک کام کرنا اور برے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینوں کی اور جب ارادہ کرے تو اپنے بندوں کو بچلانے کا تو موت دے مجھے بغیر بچلائے فرمایا آپ ﷺ نے اور درجات سلام کا پھیلانا اور کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں۔

ف: ذکر کیا ہے یعنی بعض رواۃ نے ابی قلابہ اور ابن عباسؓ کے بیچ میں ایک امر کا اس سند میں اور قتادہؒ نے ابی قلابہ سے روایت کی انہوں نے خلاد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا آیا میرے پاس پروردگار میرا اچھی صورت میں اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ میں نے عرض کی کہ حاضر ہوں میں اے رب میرے اور مستعد ہوں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا اے رب میں نہیں جانتا سو رکھا ہاتھ اپنا میرے شانوں کے بیچ میں کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں سو جان لیا میں نے جو مشرق اور مغرب میں ہے سو فرمایا اے محمد ﷺ میں نے عرض کی حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں میں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا درجات میں اور کفارات میں اور جماعتوں کی طرف پیدل جانے میں اور تکلیفوں میں پورا وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار کرنے میں اور جو اس کی حفاظت کرے خیریت سے زندہ رہے اور خیر پر مرے اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک رہے گویا اسی دن جنا اس کی ماں نے۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث معاذ بن جبلؓ نے نبی ﷺ سے اپنی طول کے ساتھ اور فرمایا آپ نے اس روایت میں کہ میں سو گیا اور خوب سو گیا تو میں نے دیکھا یعنی رب کو اچھی صورت میں اور فرمایا اس تعالیٰ نے کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے آخر حدیث تک خاتمہ سورۂ ص میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ داؤد علیہ کا اور محراب میں دو فرشتوں کے آنے کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے روبرو گھوڑے پیش ہونے کا اور ایوب علیہ السلام کے بیمار ہونے اور شفا پانے کا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ سے غرور اور ضد کا کافروں کی اور تشدد ان کا شرک میں اور بیان قوم نوح اور ثمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تسخیر جبال اور طیور کا داؤد علیہ السلام کے لئے برابر نہ ہونا متقیوں اور فاجروں اور صالحون کا اور مفسدوں کا مبارک ہونا قرآن کا تذکیر ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل علیہم السلام کے حال سے طلب نہ کرنا نبی ﷺ کا دعوت پر کوئی اجر۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ

تفسیر سورۂ زمر

۳۲۳۶: عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اِذَنْ لَشَدِيْدٌ۔

۳۲۳۶: زبیر نے کہا جب اتری یہ آیت ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے زبیر نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا دوبارہ ہوگی ہم میں خصوصیت بعد اسکے کہ ہمارے بیچ میں دنیا میں ہو چکی تھی آپ نے فرمایا ہاں زبیر نے کہا پھر کام بہت مشکل ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۳۷ : عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِي۔

۳۲۳۷: اسماء یزید کی بیٹی نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ پڑھتے تھے: يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ یعنی اے اللہ میرے بندو جنہوں نے زیادتی کی اپنی جانوں پر یعنی گناہ کیے ناامید مت ہو اللہ کی رحمت سے بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشتا ہے اور پرواہ نہیں رکھتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ثابت کی روایت سے کہ وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں۔

۳۲۳۸ - ۳۲۳۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

۳۲۳۸-۳۲۳۹: عبداللہؓ نے کہا ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ اٹھاتا ہے آسمان ایک انگلی پر اور پہاڑ ایک انگلی پر اور زمین ایک انگلی پر پھر کہتا ہے میں بادشاہ ہوں کہا راوی نے کہ پھر ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ ﷺ کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدر نہ پہچانی جیسے اس کی قدر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے معصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہؓ سے انہوں نے عبداللہ سے کہا عبداللہ نے کہ حضرت ﷺ ہنسے تعجب اور تصدیق کی راہ سے یعنی اس یہودی کی بات سن کر یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۴۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ يَهُوْدِيٌّ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَا يَهُوْدِيُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی ذِهْ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰی ذِهْ وَالْمَاءِ عَلٰی ذِهْ وَالْجِبَالَ عَلٰی ذِهْ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰی ذِهْ وَاَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ جَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰی بَلَغَ الْاِبْهَامَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

۳۲۴۰: ابن عباسؓ نے کہا ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور نبی ﷺ نے فرمایا اے یہودی کچھ بات ہے کہ ہم سے اس نے کہا کیا کہتے ہو تم اے ابوالقاسم جب اللہ تعالیٰ رکھتا ہے آسمان کو اوپر اس کے اور زمین کو اوپر اس کے اور پانی کو اوپر اس کے اور پہاڑوں کو اوپر اس کے اور ساری مخلوق کو اوپر اس کے اور اشارہ کیا محمد بن ابی صلت ابوجعفر نے اپنی چھنگلیا سے پہلے پھر لگاتار اشارہ کیا یہاں تک کہ پہنچا انگوٹھے تک سو اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یعنی نہ پہچانی اللہ کی قدر جیسی اس کی قدر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور دیکھا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ روایت کی انہوں نے یہ حدیث حسن بن شجاع سے انہوں نے محمد بن صلت سے۔

۳۲۴۱ - ۴۲ - ۳۲۴۳ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰی جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰی

۳۲۴۱-۳۲۴۲-۳۲۴۳: ابی سعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیونکر آرام کروں میں حالانکہ نرسنگے والا نرسنگا منہ میں لیے ہوئے ہے (یعنی صور) اور اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے اور کان لٹکائے

سَمْعَهُ يَنْتَظِرُانْ يُؤْمَرَانْ يَنْفُخَ فَيَنْفُخُ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ فَكَيْفَ نَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلَ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔

ہوئے منتظر ہے پھونکنے کے حکم کا کہ فوراً پھونک دے مسلمانوں نے کہا کیا کہیں ہم یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا کہو کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا وکیل ہے توکل کیا ہم نے اللہ پر وہ پروردگار ہمارا ہے اور کبھی آپ ﷺ نے فرمایا اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہم نے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۲۴۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ اَعْرَابِيٌّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ۔

۳۲۴۴: عبداللہ بن عمروؓ نے کہا کہ ایک اعرابی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے صور کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایک سینگ ہے کہ اس میں پھونکا جائیگا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلیمان تیمی کی روایت سے۔

۳۲۴۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ لَا وَ الَّذِي اِصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَدَهُ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ تَقُوْلُ هٰذَا وَفِيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاِذَا مُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي اَرَفَعَ رَاْسَهُ قَبْلِي اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

۳۲۴۵: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا قسم ہے اس اللہ کی جس نے پسند کر لیا موسیٰ کو سب آدمیوں پر کہا راوی نے ایک مرد نے انصار میں سے ہاتھ اٹھا کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو ایسا کہتا ہے اور ہمارے درمیان اللہ کا نبی ﷺ موجود ہے (اور وہ دونوں حضرت کے درمیان حاضر ہوئے) آپ ﷺ نے فرمایا جب صور پھونکے گا آسمان و زمین کے لوگ گھبرا جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ پھونکا جائے گا سو سی وقت وہ کھڑے دیکھتے ہوں گے سو سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا (یعنی قبر سے) اور موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے سو میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے سر اٹھایا انہوں نے یا ان میں داخل تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ کر دیا (یعنی بے ہوش نہ ہوئے نفخ صور سے) اور جس نے کہا میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس نفخہ سے مراد نفخ فرع کہ بعد بعث کے ہوگا بے ہوش ہو جائیں گے اس کے سبب سے لوگ اور موسیٰ علیہ السلام اس وقت بے ہوش نہ ہوں گے اس لئے کہ وہ طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں اور اس میں ایک فضیلت خاصہ جزئیہ سے بالکل افضل ہونا ان کا حضرت لازم نہیں آتا اس لئے کہ فضائل خاصہ آنحضرت ﷺ کے اس سے زیادہ ہیں انتہیٰ مختصراً بنوع تغیر قولہ اور جس نے کہا کہ میں یونس بن متیٰ سے...... اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آنحضرت ﷺ کو یونس بن متیٰ سے افضل کہے وہ جھوٹا ہے یعنی باعتبار اصل نبوت کے کہ اس میں سب نبی برابر ہیں دوسرے یہ کہ اپنے تئیں ان سے افضل کہے اور یہ پر ظاہر ہے کہ غیر نبی نبی ﷺ سے افضل نہیں ہو سکتا۔

۳۲۴۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ اَنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا

۳۲۴۶: ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک پکارنے والا پکارے گا (یعنی جنت میں) کہ تمہارے لیے زندگی ہے کہ

أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

کبھی نہ مرو گے تم اور تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو گے اور تم جوان رہو گے کہ کبھی بڈھے نہ ہو گے اور تم ہمیشہ آرام میں رہو گے کہ کبھی تکلیف نہ پاؤ گے یہی مراد ہے اس قول سے اللہ تعالیٰ کی وَتِلْكَ الْجَنَّةُ ...... یعنی یہی جنت ہے کہ وارث ہوئے تم اس کے اپنے عملوں کے بدلے۔

ف: ابن مبارکؒ وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے روایت کی اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۳۲۴۶ (ل) : عَنْ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ قَالَ أَتَدْرِي مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ مَاتَدْرِي حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهِ قَالَتْ قُلْتُ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰى جَسْرِ جَهَنَّمَ۔

۳۲۴۶: (ل) ابن عباسؓ نے مجاہد سے کہا تو جانتا ہے کہ جہنم کتنی بڑی ہے مجاہد نے کہا جہنم کتنی بڑی ہے ابن عباسؓ نے کہا اللہ کی قسم میں بھی نہیں جانتا مگر بیان کیا مجھ سے عائشہؓ نے کہ میں نے نبیؐ سے اس آیت کا مطلب پوچھا وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا ...... یعنی ساری زمین ایک مٹھی میں ہے اس پروردگار کے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اسکے سیدھے ہاتھ میں سوام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ لوگ اس دن کہاں ہونگے اے رسول اللہ کے آپؐ نے فرمایا جہنم کے پل پر۔

ف: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ **مترجم** : وہ قصہ بروایت عبداللہ عنقریب اوپر گزرا کہ ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ آسمان کو ایک انگلی پر اٹھاتا ہے۔ **خاتمہ** : سورہ زمر میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور لپیٹنا رات کا دن پر اور دن کا رات پر اور کام میں لگانا شمس و قمر کا اور پیدا کرنا لوگوں کا ایک جان سے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کا جانوروں کے اور پیدا کرنا انسان کا رحم مادر سے اور اثبات توحید ربوبیت کا ان قدرتوں سے یہ سب ایک مقام میں مذکور ہے اور دوسرے رکوع میں اتارنا پانی کا اور بہانا ندیوں کا اور نکالنا کھیت کا اور چورا کر دینا اس کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے نقصان مشرکوں کا اور آگ کے مکانوں میں ہونا ان کا اور بچانا اللہ کا اپنے بندوں کو ان عذابوں سے اور بصورت موتی کے ہونا دین میں سستی کرنے سے اور تین قول ان کے قیامت کے دن اور منہ کالا ہونا اہل جہنم کا اور بشارت نجات کی متقیوں کو اور مضامین توحید سے امر اخلاص عبادت کا اور رد ان مشرکوں کا جو عبادت غیر خدا کو موجب قرب الٰہی کہتے ہیں اور ان لوگوں کا جو خدا کے لئے بیٹا ٹھہراتے ہیں اور وعید عذاب جہنم کی مشرکوں کو اور مثال مشرک کی ساتھ عبد مشترک کے اور موحد کی ساتھ عبد سالم کے جو خاص ایک شخص کا ہو دعا کرنا مشرکوں کا غیر خدا سے رد ان مشرکوں کا جو اپنے معبودوں کو شفیع جان کر پوجتے ہیں تنگدل ہونا مشرکوں کا توحید کے ذکر سے رد اشراک فی العبادت کا نہ جاننا مشرکوں کا اللہ کی قدر کو اور آخر سورہ میں آثار قیامت سے مذکور ہے پھونکنا صور کا اور زندہ ہونا مردوں کا اور چمکنا زمین کا اللہ کے نور سے اور لانا نامہ اعمال کا اور روبکاری انبیاء اور شہداء کی اور ہانکے جانا کافروں کا جہنم کی طرف اور متقیوں کا جنت کی طرف اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے غنا اس تعالیٰ کی اور رضا اسکی شکر سے اور عدم رضا کفر سے شکایت انسان کی اور بہت دعا کرنا انکا مصیبتوں میں بھول جانا اور شرک کرنا اس کا آرام میں تحریض اور ترغیب رات کے جاگنے پر اور قیام و سجود پر تحریض ہجرت پر اور وعدہ جنت کی غرضوں کا واسطے متقیوں کے روئیں کھڑے ہو جانا قرآن سے اور ہر مثل ہونا قرآن میں خبر آنحضرتؐ کی وفات کی فضیلت قرآن لانے والے کی اور اسکے تصدیق کرنے والے کی کافی ہونا پروردگار کا اپنے بندوں کو اور ہدایت اور ضلالت اس تعالیٰ کی اختیار میں ہے تحریض توکل پر

پھیر لینا روحوں کا سوتے وقت قبول نہ ہونا کافروں کے فدیہ کا قیامت میں خطاب ان بندوں سے جو حد شرعی سے تجاوز کریں اور نہی اللہ کی زحمت سے ناامید ہونے سے اور وعدہ جمیع ذنوب کی مغفرت کا وغیر ذلک من الفوائد۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

تفسیر سورۂ مؤمن

۳۲۴۷ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ۔

۳۲۴۷: نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے دعا وہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: وَقَالَ رَبُّكُمُ ...... اور فرمایا تمہارے پروردگار نے دعا کرو مجھ سے قبول کروں دعا تمہاری جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے یعنی میری دعا سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **خاتمہ** :اس سورت میں صفات الٰہی سے مذکور ہے غافر الذنب اور قابل التوب اور شدید العقاب اور ذی الطول ہونا اس تعالیٰ کا اور رفیع الدرجات اور ذی العرش اور مالک ہونا اس کا اور جاننا اس کا آنکھوں کی چوری کو اور عادت الٰہی کہ ہمیشہ مدد کرتا ہے نبیوں کی اور مؤمنین کی اور احیاء اور امانت اور تعبیر اس کے ارادہ کی ساتھ کن کے اور قصص ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ارسال کا اور ظلم فرعون کا اور ہامان اور قارون کا اور قصہ مومن آل فرعون کا اور نصیحت اس کی فرعون کو اور قوم کو اور احوال آخرت سے ندا کرنا کافروں کو قیامت میں کہ غصہ خدا کا اور دشمن رکھنا اس کا بڑھ کر ہے تمہارے غصہ سے اور کہنا تابعان کفار کا اپنے متبوعین سے واسطے تخفیف عذاب دوزخ کے اور جواب ان کا کہنا دوزخیوں کا مالک دوزخ سے کہ رب ہمارا ایک دن عذاب سے ہم پر تخفیف کرے قبول نہ ہونا ظالموں کی معذرت کا قیامت کے دن اغلال اور سلاسل اور تسجیر مجادلان فی الآیات کی جہنم میں اور احوال ملائکہ سے تسبیح اور تحمید اور استغفار حاملان عرش کا تائبین اور متبعین قرآن کے لئے اور قدرتوں سے اس تعالیٰ کے لئے رزق کا اتارنا آسمان سے اور تمنن ساتھ سکون لیل اور ابصار نہار کے اور تمنن ساتھ قرار دینے زمین کے اور بناء سماء کی اور صورت بنانی آدم کی اور اثبات توحید الوہیت کا ان صفتوں سے اور چھ مرتبے انسان کی پیدائش کے مٹی سے ہونا اور نطفہ اور علقہ اور طفل اور جوان اور پیر ہونا اس کا اور تمنن کشتی اور جانوروں پر سوار ہونے کی ساتھ اور مضامین متفرقہ سے تذکیر قوم نوحؑ اور احزاب کے تکذیب کی اور حملہ کرنا ہر امت کا اپنے نبی پر اور ہلاک قوم کا اور نجات نبی کی اور تذکیر عطا تورات کی موسیٰ علیہ السلام کو اور امر صبر اور استغفار اور تسبیح وتحمید کا صبح اور شام اور برابر نہ ہونا اعمیٰ اور بصیر اور صالح اور مسیئی کا اور امر دعا کا اور وعدہ اس کے قبول کا اور امر نبی کو کہ کہے منع کیا گیا ہوں میں عبادت سے غیر خدا کے بیان کرنا بعض انبیاء کے قصوں کو قرآن میں اور نہ بیان کرنا بعض کا اور عادت الٰہی ہونا کافروں کے ہلاک کرنے کی۔ وغیر ذلک۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

تفسیر سورۂ سجدہ

۳۲۴۸ :عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ

۳۲۴۸: عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ جھگڑے تین شخص بیت اللہ کے پاس دو قریشی تھے اور ایک ثقفی یا دو ثقفی تھے ایک قریشی دل میں انکے سمجھ تھوڑی تھی اور پیٹ پر انکے چربی بہت تھی ایک نے کہا بھلا دیکھو تو کیا اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں دوسرے نے کہا سنتا ہے اگر ہم پکاریں اور نہیں

يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ۔

سنتا ہے تو اگر ہم چپکے سے بولیں' تیسرے نے کہا اگر ہماری پکار کو بھی سنتا ہوگا سو اللہ تعالیٰ نے اتارا وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ سے یعنی نہ تھے تم پرواہ کرتے اس خیال سے کہ گواہی دینگے تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نہ تھی کہ اعضا گواہی دینگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۴۹: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ كَثِيْرٌ شُحُوْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ اَوْثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَتَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّا اِذَا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا سَمِعَهٗ وَاِذَا لَمْ نَرْفَعْ اَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهٗ كُلَّهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔

۳۲۴۹: عبدالرحمٰن بن یزیدؒ سے روایت ہے کہ عبداللہؓ نے کہا کہ میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا تین شخص آئے کہ انکے پیٹ پر چربی بہت تھی اور دل میں سمجھ کم ایک قرشی تھا اور دو اس کے داماد ثقفی یا ایک ثقفی دو داماد اسکے قرشی انہوں نے ایسی بات کہی کہ میں نہ سمجھا پھر ایک بولا بھلا دیکھو کیا اللہ ہماری یہ بات سنتا ہے دوسرے نے کہا جب ہم آواز بلند کرتے ہیں سنتا ہے اور جب بلند نہ کریں نہیں سنتا' تیسرے نے کہا اگر تھوڑی سنتا ہے تو سب سن سکتا ہے عبداللہؓ نے کہا میں نے نبیؐ سے اسکا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ سے خَاسِرِيْنَ تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند اس کے۔ مترجم: پوری آیت یہ ہے: وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ [حم السجدة: ۲۲' ۲۳] یعنی تم پرواہ نہ کرتے تھے اس خیال سے کہ گواہی دیں گے تم پر کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ کھالیں تمہاری لیکن یقین کیا تم نے کہ اللہ نہیں جانتا تمہارے بہت سے عملوں کو اور اسی گمان نے کہ گمان کیا تم نے اپنے رب کے ساتھ ہلاک کیا اس نے تم کو سو ہو گئے تم آج نقصان والوں میں۔

۳۲۵۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ اَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ۔

۳۲۵۰: انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ معبود ہمارا اللہ ہی ہے پھر اس پر قائم رہے فرمایا آپ ﷺ نے بہت لوگوں نے کہا پھر منکر ہو گئے سو جو اسی پر مراد قائم رہا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے سنا میں نے ابوزرعہ سے کہتے تھے عفان نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی ہے خاتمہ سورہ حم سجدہ میں بڑے بڑے فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں تفصیل آیات قرآن عربی کی بشیر و نذیر ہونا رسول کا اعراض بہت لوگوں کا قرآن سے بشیر ہونا نبی ﷺ کا اور توحید خدا کی اور امر استقامت اور استغفار کا خرابی زکوٰۃ نہ دینے والوں کی وعدہ اجر غیر ممنون

کا مؤمنین صالحین کے لئے قدرتیں اس کی جیسے دو روز میں زمین بنانا اور پہاڑ گاڑنا اور برکت دینا اور اندازہ کرنا وقتوں کا چار روز میں اور استواء الی السماء اور آنا زمین و آسمان کا طلوع و رغبت سے ایک دوسرے کی طرف اور سات عدد کرنا آسمان کا دو روز میں اور اترنا حکم کا ہر آسمان میں اور زینت آسمان کی ستاروں سے عاد و ثمود کے صاعقہ کا بیان اللہ کے دشمنوں کا حشر اور سمع اور بصر اور جلود کی گواہیاں غل مچانا کافروں کا قرآن پڑھتے وقت مشرکوں کا حشر میں آرزو کرنا کہ اگر ہم اپنے معبودوں کو پائیں پیر کے نیچے روند ڈالیں بشارت جنت کی اور اترنا فرشتوں کا موحدین کے لئے فضیلت داعی الی اللہ کی امر بدی کو دفع کرنے کا نیکی کے ساتھ امر شیطان سے استعاذہ کرنے کا حرمت غیر خدا کو سجدہ کرنے کا زمین کا تازہ کرنا اور ثبات بعث کا اس دلیل سے مذمت الحاد کی نہ آنا باطل کا قرآن کے آگے پیچھے سے ہدیٰ اور شفا ہونا قرآن کا شک و اختلاف یہود کا توراۃ میں نفی ظلم کی خدا کی ذات سے گم ہونا معبودان باطل کا حشر میں ناامیدی انسان کی مصیبت کے وقت انکار قرآن کا جواب آیات قدرت دکھانا انفس و آفاق میں احاطہ اور شہادت اللہ کی ہر شے پر۔

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی

تفسیر سورۂ شوریٰ

۳۲۵۱ : عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ۔

۳۲۵۱: طاؤس نے کہا ابن عباسؓ سے کسی نے آیت کا مطلب پوچھا: قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا یعنی کہہ تو اے نبی ﷺ میں تم سے دعوتِ اسلام کا کچھ اجر نہیں چاہتا مگر حق قرابت کا' سعید بن جبیرؓ نے کہا کہ قرابت آل محمدؐ کی ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ تو نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی گھرانہ نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی اس میں قرابت نہ ہو سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہہ تو میں نہیں چاہتا تم سے کچھ مگر یہ کہ حسن سلوک کرو تم اس قرابت کے سبب سے جو میرے تمہارے بیچ میں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابن عباسؓ سے۔

۳۲۵۲ : عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِيْ مُرَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَاُخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ فَقُلْتُ اِنَّ فِيْهِ لَمُعْتَبَرًا فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ مَحْبُوْسٌ فِيْ دَارِهِ الَّتِيْ قَدْ كَانَ بَنٰى قَالَ وَاِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَاِذَا هُوَفِيْ قُشَاشٍ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَاَيْتُكَ وَاَنْتَ تَمُرُّبِنَا وَتُمْسِكُ بِاَنْفِكَ مِنْ غَيْرِغُبَارٍ وَاَنْتَ فِيْ حَالِكَ هٰذِهِ الْيَوْمَ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ عُبَادٍ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَكَ بِهٖ فَقُلْتُ هَاتِ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ

۳۲۵۲: بنی مرہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں کوفے میں آیا اور مجھے خبر ہوئی بلال بن ابی بردہؓ کے حال کی سو میں نے کہا ان کے حال میں عبرت ہے اور میں ان کے پاس آیا وہ قید تھے اپنے اسی گھر میں جو بنوایا تھا اور سب چیز ان کی شکل وصورت کی بدل گئی تھی مار پیٹ سے اور ان کے بدن پر ایک پرانا چیتھڑا تھا میں نے کہا الحمد اللہ اے بلالؓ! میں نے تم کو دیکھا تھا کہ جب تم ہمارے اوپر سے گزرتے تھے ناک بھوں چڑھاتے تھے بغیر دھول کے اور آج تم اس حال میں ہو' انہوں نے کہا تو کس قبیلہ کا ہے میں نے کہا بنو مرہ بن عبادہ کا کہا کیا بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ شاید اللہ تجھے اس سے فائدہ دے میں نے کہا لاؤ کہا روایت کی مجھ سے ابی بردہؓ نے انہوں نے اپنے باپ

عَنْ اَبِیْهِ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اَوْدُوْنَهَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا یَعْفُوا اللّٰهُ عَنْهُ اَکْثَرُ قَالَ وَقَرَاَ وَ مَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ۔

سے جو ابو موسیٰ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں پہنچتی ہے کسی کو کوئی چوٹ کم ہو یا زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور اللہ جو معاف کر دیتا ہے وہ بہت ہے (یعنی اس سے جس کا بدلہ ملا) کہا راوی نے پھر پڑھی انہوں نے مَا اَصَابَکُمْ...... یعنی پہنچتی تم کو کوئی مصیبت مگر تمہارے ہاتھ کے عملوں سے اور معاف کر دیتا ہے بہت گناہوں کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے خاتمہ سورہ شوریٰ میں عمدہ عمدہ فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں تشبیہ اس وحی کی پہلی وحیوں سے مالک ہونا اللہ کا آسمان وزمین پر قریب ہونا آسمان کے پھٹ جانے کا کثرت سے ملائکہ کے ایک فرقہ جنتی ہے اور ایک ناری ہدایت اور رحمت اس کی مشیت پر ہے اعتراض شرک پر اور مختلف فیہ امر میں خاص اللہ ہی کا حکم ہے اور رد تقلید کا قدرت خدا کی آسمان اور زمین اور چار پایوں کے پیدا کرنے سے اور مقالید سماوات وارض اس کے ہاتھ میں ہونا ناگوار ہونا مشرکوں پر توحید اور اتباع سنت مختلف ہونا علم آنے کے بعد امر دعوت اور استقامت کا دین پر واضح ہو جانا حق اور باطل کا نہ ہونا علم قیامت کا نبی ﷺ کو لطف اور رزاقیت اور قوت وعزت خداوند تعالیٰ کی دنیا وآخرت کی کھیتی کا حال ظالموں کا ڈرنا حشر میں جزا نیکی کی زیادت کے ساتھ خدا کی رحمت کا بیان اور توبہ قبول کرنا اور گناہ بخشنا وعید عذاب شدید کی کافروں کے لئے اگر رزق میں وسعت ہو تو بندے بغاوت کریں مینہ اترنے کا بیان آسمان وزمین اور دواب کا پیدا کرنا کشتی کا بیان وعید مجادلہ کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ تحقیر دنیا اور فضیلت توکل واعتماد کی اللہ تعالیٰ پر صفات مومنوں کی فضیلت صبر وعفو کی حال ظالموں کا حشر میں انسان کی شکایت نبی ﷺ پر احسان رکھنا فرشتوں کے بھیجنے کا اور وحی اتارنے کا اور راہ سیدھی بتانا ان کا۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

تفسیر سورۂ زخرف

۳۲۵۳ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًی کَانُوْا عَلَیْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْاٰیَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ۔

۳۲۵۳: ابی امامہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی قوم گمراہ نہیں ہوئی راہ پانے کے بعد جس پر وہ تھی مگر جب کہ ان کو جھگڑنا ملا پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: مَا ضَرَبُوْهُ لَکَ یعنی وہ تجھ پر نام نہیں رکھتے مگر جھگڑنے کو اور وہ لوگ جھگڑالو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حجاج بن دینار کی روایت سے اور حجاج ثقہ ہیں مقارب الحدیث ہیں اور ابو غالب کا نام حزور ہے خاتمہ سورہ زخرف میں فوائد عمدہ ہیں چنانچہ سوگند قرآن کی اور عربی اور علی اور حکیم ہونا اس کا لوح محفوظ میں موقوف نہ ہونا نزول وحی کا مسرفون کے اسراف کے سبب سے بیان ارسال انبیاء کا قدرتیں اس تعالیٰ کی آسمان کے پیدا کرنے سے اور زمین کے بچھانے سے اور اسی طرح راہیں بتانا اور پانی اتارنا وغیرہ ذلک۔ ردان مشرکوں کا جو خدا کے ولد ٹھہراتے ہیں تمسک ہر قوم گمراہ کا تقلید آباد کے ساتھ ابراہیم کی بیزاری تقلید آباء سے انبیاء کو ساحر کہنا کافروں کا اعتراض کہ قرآن کسی سردار پر کیوں نہ اترا جو قرآن سے غافل ہوا ایک شیطان اس کے پیچھے لگا نبی ﷺ کو طاقت نہیں کہ بہرے کو سنادے امر قرآن کے ساتھ چنگل مارنے کا توحید انبیاء کی قصہ موسیٰ علیہ السلام کا عیسیٰ علیہ السلام کا حال سن کر مشرکین قریش کا رکنا نشان قیامت ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا عداوت شیطان کی انسان سے یکبارگی آجانا قیامت کا خوف وحزن نہ ہونا عباد مخلصین کو اور سونے کا بیان اور صراحیوں کا وعدہ نیکوں کے لئے جنت وعذاب جہنم کا مجرموں کے لئے اور پکارنا ان کا

مالک کو اور جواب ان کا کراماً کاتبین کا بیان کہنا نبی ﷺ کا کہ خدا کا بیٹا ہوتا تو میں اول پوجتا معبود ہوتا اس تعالیٰ کا آسمان وزمین میں بطلان معبودان باطل کی شفاعت کا قائل ہونا کافروں کا خدا کی خالقیت پر نبی ﷺ کو حکم معاف کا اور سلام کا۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

تفسیر سورۂ دُخان

۳۲۵۴ :عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ يَقُوْلُ اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ الدُّخَانُ فَيَاْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ اِذَا سُئِلَ اَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهٖ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْيُخْبِرْ بِهٖ وَاِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ اِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ اَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا اِسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَاَحْصَتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ اَحَدُهُمَا الْعِظَامَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ فَهٰذَا لِقَوْلِهٖ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ مَنْصُوْرٌ هٰذَا لِقَوْلِهٖ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ قَالَ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالدُّخَانُ وَقَالَ اَحَدُهُمَا الْقَمَرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الرُّوْمُ۔

۳۲۵۴: مسروق نے کہا ایک شخص آیا عبداللہؓ کے پاس اور کہا کہ ایک وعظ بیان کرتا تھا کہ نکلے گا زمین میں سے ایک دھواں یعنی قیامت کے قریب اور کافروں کے کان بند کر لے گا اور مؤمنوں کو زکام سا ہو جائے گا' مسروق نے کہا کہ غصہ ہو گئے عبداللہؓ اور تکیہ لگائے ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور کہا جب کسی سے پوچھا جائے اس بات سے کہ نہیں جانتا تو تو کہہ دے اللہ خوب جانتا ہے اس لیے کہ یہ بھی آدمی کے علم کی بات ہے کہ جب سوال ہو اس سے ایسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہہ دے اللہ خوب جاننے والا ہے اس لیے کہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ سے کہا کہہ دے تو نہیں مانگتا میں تم سے مزدوری اور نہیں ہوں میں اپنے دل سے بات بنانے والا' اصل اس دخان کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھا کہ قریش میرا کہنا نہیں مانتے دعا کی یا اللہ مدد کر میری ان پر سات برس کے قحط سے یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی مانند سو ان پر قحط پڑا اور سب چیزیں ختم ہو گئیں یہاں تک کہ کھالیں اور مردے کھانے لگے اور اعمشؒ اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا ہڈیاں بھی کھانے لگے اور کہا عبداللہؓ نے زمین سے دھواں بھی نکلنے لگا راوی نے کہا پھر آیا آنحضرت ﷺ کے پاس ابوسفیان اور عرض کی کہ آپ کے لوگ ہلاک ہو گئے اللہ سے دعا کرو ان کے لیے کہا عبداللہؓ نے یہی مراد ہے اس آیت سے يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ یعنی جس دن لائیگا آسمان کھلا دھواں کہ ڈھانپ لے گا لوگوں کو یہ دکھ کی مار ہے منصور نے کہا یہی مراد ہے اس آیت سے رَبَّنَا اكْشِفْ یعنی کھول دے ہم سے عذاب سو کیا کھولا جائے گا عذاب آخرت کا یعنی وہی قحط کا دھواں مراد ہے عبداللہؓ نے کہا گزر گیا بطشہ اور لزام اور دخان اور اعمشؒ اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا کہ گزر گیا شق ہونا قمر کا اور دوسرے نے کہا اور مغلوب ہونا روم کا' کہا ابوعیسیٰ نے کہ لزام سے مراد ہے وہ قتل جو بدر کے دن ہوا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: دخان یعنی دھواں جس کا ذکر يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ میں ہے اس میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک وہی جو اس

روایت کے آخر میں مذکور ہوا دوسرا یہ کہ وہ دخان قریب قیامت کے ظاہر ہوگا اور سے مؤمنوں کو زکام اور کافروں کو انسداد مسام ہوگا جیسا اول روایت میں مذکور ہے اور بطشہ سے اشارہ ہے اس آیت کی طرف یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى [الدخان : ۱۵] یعنی جس دن پکڑیں گے ہم ان کو سخت پکڑنا مراد اس سے واقعہ ہے بدر کا اور لزام میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف: فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا [الفرقان : ۷۷] یعنی اب ہوگی پکڑ دھکڑ اس سے بھی مراد معاملہ بدر ہے اور روم میں اشارہ ہے: الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ [الروم : ۲،۱] کی طرف یعنی خبر ہے اس میں روم کے مغلوب ہونے کی اور یہ بھی حضرتؐ کے وقت میں ہو چکا۔

۳۲۵۵ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ۔

۳۲۵۵ : انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ اس لیے نہ ہوں دو دروازے یعنی آسمان میں ایک دروازے سے اس کے نیک عمل چڑھتے ہیں دوسے سے رزق اترتا ہے جب وہ مر جاتا ہے دونوں اس پر روتے ہیں یہی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہ روئے ان پر یعنی کفار پر آسمان اور زمین اور نہ تھے وہ مہلت پانے والے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سند سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں خاتمہ سورہ دخان میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں نزول قرآن کا شب قدر میں یا شب برات میں ربوبیت اور الوہیت اور احیاء اور اماتت اس تعالیٰ کی بطش کبریٰ کا بیان بیان قوم فرعون کا کچھ تھوڑا سا حال قوم منکران بعث کا پیدا نہ ہونا آسمان و زمین کا کھیل کیلئے اور اثبات بعث کا اس سے بیان شجرہ زقوم کا بشارت مقام امین اور جنات اور عیون اور سندس اور استبرق کے لباس کی اور حور عین کے تزویج کی اور فواکہ کی متقیوں کیلئے آسان ہونا قرآن کا نبیؐ کی زبان پر سورہ جاثیہ کو اگرچہ مؤلفؒ نے نہیں لکھا مگر اس کا خلاصہ مضامین یہ ہے اترنا کتاب کا رب الارباب کی طرف سے قدرتیں اسکی جیسے آسمان و زمین کا بنانا اور انسان اور چارپایوں کا پیدا کرنا اور رات دن کا بدلتے آنا اور رزق کا آسمان سے اترنا خرابی جھوٹے گنہگاروں کی قدرتیں اسکی جیسے دریا کا کام میں لگانا کشتی کا چلانا وغیرہ مومنوں کو کافروں کے قصور معاف کرنے کا حکم نیکی بدی کا بدلہ ضرور ہے بنی اسرائیل کی فضیلتیں اس نبی کو شریعت کا عطا ہونا قرآن میں عبرت اور ہدایت اور رحمت پیدا کرنا زمین آسمان کا اسلئے کہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے مذمت ہوا پر چلنے والے کی فرقہ دہریہ کا رد منکران بعث کا کہنا کہ ہمارے ماں باپ کو زندہ کر دو مالک ہونا اس تعالیٰ کا آسمان و زمین پر روبکاری ہر امت کی اپنی کتاب کے ساتھ حشر میں حمد اور ربوبیت اور کبریا اور حکمت اس تعالیٰ شانہ کی۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ

تفسیر سورۂ احقاف

۳۲۵۶ : عَنِ ابْنِ اَخِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيْدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِيْ نُصْرَتِكَ قَالَ اخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِيْ مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اسْمِي

۳۲۵۶ : عبداللہ بن سلامؓ کے بھتیجے سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے امیر المؤمنین عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا عبداللہ بن سلام آئے حضرت عثمانؓ نے ان سے کہا تم کیوں آئے انہوں نے کہا آپ کی مدد کو آپ نے فرمایا کہ جا تو لوگوں کے پاس اور ان کو مجھ سے دور رکھ اور تیرا باہر رہنا مفید ہے میرے لیے اندر رہنے سے کہا راوی نے کہ عبداللہ بن سلامؓ نکلے لوگوں کی طرف اور کہا اے آدمیو میرا نام جاہلیت میں فلانا تھا (یعنی حصین) پھر

فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ اٰيَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَآئِيلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ وَنَزَلَتْ فِيَّ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِي نَزَلَ فِيْهِ نَبِيُّكُمْ فَاللّٰهَ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ اِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلٰئِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ۔

رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ نام رکھا اور میرے بارہ میں کئی آیتیں اتریں اللہ کی کتاب سے میرے ہی بارہ میں اتری وشہد... یعنی گواہی دی ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل میں سے اس کے مثل پر یعنی اس پر کہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہے اور ایمان لایا اور تکبّر کیا تم نے اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالموں کو اور میرے ہی حق میں یہ آیت اتری وکفی... یعنی نبی ﷺ کو کہہ دو کہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا (مراد اس سے عبداللہ بن سلامؓ ہیں) اور اللہ کی ایک تلوار چھپی ہوئی ہے تم سے اور فرشتے تمہارے ہمسایہ رہے ہیں اس تمہارے شہر میں کہ اترے تمہارے نبی یہاں سو ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے اس مرد کے (یعنی حضرت عثمانؓ کے) قتل کرنے سے کہ قسم ہے اللہ کی اگر تم نے اسکو مار ڈالا دور ہو جائیں گے تمہارے ہمسایہ فرشتے اور نکل آئے گی تم پر تلوار اللہ کی جو چھپی ہوئی تھی تم پر پھر میان میں نہ جائے گی قیامت تک سو لوگوں نے عبداللہ کی بات سن کر کہا مار و اس یہودی کو (اور عبداللہؓ پہلے یہودی تھے پھر مشرف باسلام ہوئے) اور مارو عثمانؓ کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے روایت کیا اس کو شعیب بن صفوان نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابن محمد بن عبداللہ بن سلام سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے۔

۳۲۵۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى مَخِيْلَةً اَقْبَلَ وَ اَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ وَمَا اَدْرِي لَعَلَّهٗ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔

۳۲۵۷: روایت ہے عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ نبیؐ جب دیکھتے بدلی اندر آتے اور باہر جاتے پھر جب مینہ برسنے لگتا خوش ہو جاتے کہا عائشہؓ نے میں نے عرض کی کہ اس کا کیا سبب ہے آپؐ نے فرمایا نہیں معلوم ہے مجھ کو شاید ویسا ہی ہو جیسا اللہ نے فرمایا جب دیکھا انہوں نے ابر سامنے اپنے نالوں یا کھیتوں کے کہنے لگے کہ ابر ہے ہم پر برسنے والا اور اس میں بیان ہے اس عذاب کا جو قوم عاد پر آیا تھا آپؐ کو خوف ہوتا کہ ویسا ہی عذاب نہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۵۸: عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ هَلْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهٗ مِنَّا اَحَدٌ وَلٰكِنْ قَدِ افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اُغْتِيْلَ

۳۲۵۸: علقمہ نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ تم میں سے کوئی آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا جس رات جن آئے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر ایک رات حضرت ﷺ گم ہو گئے مکہ میں ہم نے کہا کسی نے آپ ﷺ کو پکڑ رکھا یا کوئی اڑا لے گیا ہے ہم سب لوگوں کی رات بہت بری کٹی یہاں تک کہ

اَسْتُطِيْرَمَا فُعِلَ بِهٖ فَبِتْنَا بِشَرِّلَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحْنَا اَوْ كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ اِذَا نَحْنُ بِهٖ يَجِيْئُ مِنْ قِبَلِ حَرَا قَالَ فَذَكَرُوْا لَهُ الَّذِي كَانُوْا فِيْهِ قَالَ فَقَالَ اَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَاَتَيْتُهُمْ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَاَرَانَااٰثَارَهُمْ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ لَمْ يُذْكَرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ اَيْدِيْكُمْ اَوْفَرَ مَاكَانَ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ اَوْرَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَاِنَّهُمَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔

جب صبح ہوئی اور صبح میں وہ چلے آتے تھے حرا کی طرف سے سولوگوں نے اپنا گھبرانا رات کا آپ ﷺ سے ذکر کیا کہا راوی نے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس بلاوا آیا جنوں کا سو میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان پر قرآن پڑھا پھر آپ ﷺ ہم کو لے گئے اور ان کی نشانیاں دکھائیں اور نشان دکھائے ان کی آگ کے شعبیؒ نے کہا کہ پھر جنوں نے آپ ﷺ سے توشہ مانگا اور وہ کسی جزیرے کے رہنے والے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام لیتے وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے گی خوب گوشت سے بھری ہوئی اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر چارہ ہے تمہارے جانوروں کا' پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تم استنجا مت کروان دونوں سے یعنی ہڈی سے وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: لیلۃ الجن میں حاضر ہونے کے باب میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایتیں متعارض آئی ہیں کسی میں ان کا ہونا مذکور ہے کسی میں نہ ہونا مطلب یہ ہے کہ عبداللہ حضرت کے ساتھ گئے تھے مگر جنوں کے جمع ہونے کی جگہ سے دور بیٹھے رہے اس لئے انہوں نے اپنا ہونا بھی ذکر کیا باعتبار جانے کے اور نہ ہونا ذکر کیا باعتبار نہ حاضر ہونے کے مجمع جن میں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ معاملہ دوبار ہوا ہو ایک میں حاضر ہوئے ایک میں نہیں خاتمہ سورہ احقاف میں فوائد ذیل مذکور ہیں کتاب کا اترنا شرک کا ابطال گمراہی اس کی جو غیر خدا سے دعا کرے جواب اس کا جو قرآن کو جھٹلائے علم غیب نہ ہونا نبی ﷺ کو شہادت ایک خبیر کی تصدیق قرآن پر کہ مراد اس سے عبداللہ بن سلام ہیں کافروں کا مؤمنوں سے کہنا کہ اگر ایمان اچھا ہوتا تو پہلے ہم کو ملتا امام ورحمت ہونا توراۃ کا موحدوں کو جنت وغیرہ کی بشارت والدین سے احسان کرنے کی وصیت اور تیس مہینے میں حمل وفصال لڑکے کا حال خلف کا جو موحد ہے اور ناخلف بے ایمان کا کافروں کی نیکی کا بدلہ دنیا میں مل جانا قصہ عاد کا قصہ جن نصیبین کا نہ تھکنا خدا کا آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے روبرو دوزخ کے جانا کافروں کا۔

سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تفسیر سورۂ محمد (ﷺ)

۳۲۵۹ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُاللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

۳۲۵۹: ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا مغفرت مانگ تو اپنے گناہوں کے لیے اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا میں مغفرت مانگتا ہوں ہر دن میں ستر بار۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں مغفرت مانگتا ہوں اللہ سے ہر دن میں سو بار روایت کیا اس کو محمد بن عمر نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے۔

۳۲۶۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۲۶۰: ابی ہریرہؓ نے کہا پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت ایک دن وان

هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا وَمَنْ يُّسْتَبْدَلُ بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ هٰذَا وَقَوْمُهٗ۔

.... یعنی اگر تم پھر جاؤ گے اے عرب کے لوگو! ایمان سے یا جہاد سے اللہ تمہارے بدلے لائے گا دوسری قوم کو کہ وہ تمہارے مانند نہ ہوں گے صحابہ نے پوچھا کہ کون لوگ آئیں گے ہمارے بدلے آپ ﷺ نے ایک ہاتھ مارا شانہ پر سلمان کے اور فرمایا اور اس کو قوم یہ اور اس کی قوم۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور عبدالرحمٰن بن جعفر نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے۔

۳۲۶۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هٰذَا وَاَصْحَابُهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ مَنُوْطًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ۔

۳۲۶۱: ابی ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض یاروں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کون لوگ ہیں وہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم لوٹ جائیں تو ہمارے بدلے ان کو لائے گا اور وہ ہمارے مانند نہ ہو گے کہا راوی نے کہ سلمان آپ ﷺ کے بازو میں تھے سو ہاتھ مارا رسول اللہ ﷺ نے سلمان کی ران پر اور فرمایا وہ یہی ہے اور اس کے یار قسم ہے اس کی جان میری اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان لٹکتا ہوتا ثریا میں (چند ستارے ہیں بلند تو بھی لے آئے اُس کو) چند فارس کے لوگ۔

ف: عبداللہ بن جعفر بن نجیح والد ہیں علی بن مدینی کے اور روایت کیا علی بن حجر نے عبداللہ بن جعفر سے بہت کچھ اور روایت کی ہم سے علیؒ نے یہ حدیث اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے۔ مترجم: عجیب لطف ہے کہ عرب کے لوگ اکثر علم سے بہرہ یاب کم ہوئے بڑے بڑے علماء جن سے دین کو ترقی علم کو فروغ ہوا اکثر عجمی ہوئے خواہ فارسی ہوں یا ہندی ترکی ہوں یا رومی چنانچہ امام بخاری اور مسلم اور ترمذی یہ سب فارس میں پیدا ہوئے اسی طرح اکثر علماء اکابر فارسی گزرے اس حدیث سے ان کی بزرگی اور بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ **خاتمہ**: سورہ محمد میں فوائد مصرحہ ذیل مذکور ہیں باطل ہونا کافروں کے عملوں کا وہ تکفیر سیئات اور اصلاح احوال کا مؤمنوں کے لئے امر کافروں کی گردن مارنے کا وقت مقابلہ کے شہیدوں کی فضیلت وعدہ نصرت ناصران دین کے لئے حبط ہونا کافروں کے عملوں کا ولی ہونا اللہ کا مؤمنوں کے لئے اور وعدہ جنت کا ان کے لئے چارپایوں کی طرح کھانا کافروں کا تفصیل جنت کی نہروں کی وعید خلود فی النار کی کافروں کے لئے مذمت احادیث کے بھول جانے کی استماع حدیث سے زیادہ ہونا ایمان کا توحید الوہیت نبی ﷺ کو حکم استغفار کا اپنے اور مؤمنوں کے لئے خوف منافقوں کا ایسی سورت اترنے کے وقت جس میں لڑائی کا حکم ہو مذمت زمین میں فساد کرنے والے کی قرآن میں غور و فکر کرنے کی ترغیب حال منافقوں اور مرتدوں کا وعدہ مؤمنوں کے آزمانے کا جہاد و صبر سے حبط اعمال کافروں کا امر خدا اور رسول کی اطاعت کا مغفرت نہ ہونا کافروں کی مؤمنوں سے غلبہ کا وعدہ مذمت بخل کا بیان اللہ کی غنا اور ہمارے فقر کا ڈرانا اس سے کہ اگر تم تائید نہ کرو گے تو ہم اور لوگ تمہارے بدلے لے آئیں گے کہ وہ تمہارے مانند سست نہ ہوں گے۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

تفسیر سورۂ فتح

۳۲۶۲ : عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ

۳۲۶۲: عمر بن خطابؓ نے کہا ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کسی سفر میں

النَّبِیِّ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَکَلَّمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَکَتَ ثُمَّ کَلَّمْتُہٗ فَسَکَتَ فَحَرَّکْتُ رَاحِلَتِیْ فَتَنَحَّیْتُ فَقُلْتُ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کُلَّ ذٰلِکَ لَا یُکَلِّمُکَ مَا اَخْلَقَکَ بِاَنْ یَنْزِلَ فِیْکَ قُرْاٰنٌ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا یَصْرُخُ بِیْ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ نَزَلَ عَلَیَّ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ سُوْرَۃٌ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِھَا مَا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔

سو میں نے کچھ کہا رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ چپ ہو رہے پھر میں نے کہا اور آپ ﷺ چپ ہو رہے تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا اور میں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے اے خطاب ؓ کے بیٹے تنگ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوال کر کے تین بار اور ہر بار انہوں نے جواب نہ دیا تجھ کو بہت لائق ہے تو اس سے کہ تیرے حق میں قرآن اترے سو میں کچھ ٹھہرا نہ تھا کہ سنا میں نے کہ کوئی مجھے پکارتا ہے پھر آیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے خطاب ؓ کے بیٹے آج کی رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے' کہ پیاری ہے وہ مجھے ان سب چیزوں سے جن پر سورج نکلتا ہے: اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۲۶۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَی النَّبِیِّ لِیَغْفِرَلَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ مَرْ جِعَہٗ مِنَ الْحُدَیْبِیَۃِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَیَّ اٰیَۃٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ قَرَاَھَا النَّبِیُّ ﷺ عَلَیْھِمْ فَقَالُوْا ھَنِیْئًا مَرِیْئًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ بَیَّنَ لَکَ اللّٰہُ مَاذَا یُفْعَلُ بِکَ فَمَا ذَا یُفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَیْہِ لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ حَتّٰی بَلَغَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔

۳۲۶۳: انس ؓ نے کہا نبی ﷺ پر اتری یہ آیت لِیَغْفِرَلَکَ یعنی تاکہ بخش دے اللہ تعالیٰ تیرے اگلے گناہ اور پچھلے جب آپ ﷺ لوٹ آتے تھے حدیبیہ سے تو فرمایا نبی ﷺ نے کہ مجھ پر ایک ایسی آیت آتری ہے کہ ساری زمین کی دولت سے زیادہ پیاری ہے پھر پڑھی آپ ﷺ نے اصحاب پر یہ آیت انہوں نے کہا مبارک مبارک اور خوش وقتی ہو آپ ﷺ کو اے رسول اللہ کے بیان کر دیا اللہ تعالیٰ نے جو آپ ﷺ کے ساتھ کرے گا (یعنی گناہ بخشے گا) مگر معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا کرے گا سو اتری یہ آیت: لِیُدْخِلَ سے عَظِیْمًا تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔ **مترجم:** پوری آیت یوں ہے: لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَیُکَفِّرَ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ ؕ وَکَانَ ذٰلِکَ عِنْدَ اللّٰہِ فَوْزًا عَظِیْمًا [الفتح: ۵] یعنی تاکہ پہنچائے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغوں میں نیچے بہتی ہیں ان کے نہریں سدا رہیں گے ان میں اور اتاریں ان سے ان کی برائیاں اور یہ ہے اللہ کے یہاں بڑی مراد ملنی۔

۳۲۶۴: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِیْنَ ھَبَطُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِیْمِ عِنْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَھُمْ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَقْتُلُوْہُ فَاُخِذُوْا اَخْذًا فَاَعْتَقَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

۳۲۶۴: انس ؓ نے کہا اسّی کافر اترے رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب کی طرف تنعیم کے پہاڑ سے صبح کی نماز کے قریب اور چاہتے تھے کہ قتل کریں آپ ﷺ کو سو سب کے سب پکڑے گئے اور آزاد کر دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت: وَھُوَ الَّذِیْ ......

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الْاٰيَةَ۔

یعنی وہ ایسا ہے کہ روک دیئے اس نے ہاتھ ان کے تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے آخر آیت تک۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۶۵ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۳۲۶۵: ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کلمہ تقویٰ سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس کو مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن قزع کی روایت سے اور پوچھا میں نے ابو زرعہ کی روایت سے اس حدیث کو تو انہوں نے بھی مرفوع نہ جانا مگر اسی روایت سے۔ **خاتمہ**: سورہ اِنَّا فَتَحْنَا میں فوائد ذیل مذکور ہیں بشارت صلح حدیبیہ کی مغفرت حضرت ﷺ کی نزول سے سکینہ مؤمنوں کے دل پر وہ جنات کا مؤمنوں کے لئے وعید عذاب کی منافقوں کے لئے شاہد و مبشر و نذیر ہونا رسول کا بیان بیعت کا اقوال منافقوں کے بایعان حدیبیہ کی فضیلت وعدہ فتح کا مومنوں سے پھیر دینا اور روکنا کفار مکہ کا مسجد الحرام سے حکمت تاخیر فتح مکہ میں نبی ﷺ کے خواب کا بیان فضیلت اصحاب کی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا صحابہؓ کے لئے۔

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

تفسیر سورۂ حجرات

۳۲۶۶ : عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَ اِلَّا خِلَافِيْ فَقَالَ مَا اَرَدْتُ خِلَافَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يُسْمَعْ كَلَامُهُ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ۔

۳۲۶۶: عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ابوبکرؓ نے کہا اے رسول اللہ کے اس کو عامل کر دیجئے اس کی قوم پر عمرؓ نے کہا نہ عامل کیجئے اے رسول اللہ کے سو دونوں میں تکرار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بلند ہوئیں دونوں کی آوازیں سو ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ سے تم ہر بات میں میرا خلاف چاہتے ہو انہوں نے کہا میں تمہارا خلاف نہیں چاہتا سو اتری یہ آیت اے ایمان والو مت بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر راوی نے کہا اس کے بعد عمرؓ کا یہ حال تھا کہ جب بات کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو سنائی نہ دیتی بات ان کی جب تک کہ سمجھا کر نہ بولتے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ذکر نہ کیا ابن زبیر نے اپنے دادا یعنی ابی بکر کا یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے ابن ابی ملیکہ سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں عبداللہ بن زبیر کا۔

۳۲۶۷ : عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ حَمْدِيْ زَيْنٌ وَاِنَّ ذَمِّيْ شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۲۶۷: براء بن عازبؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جو لوگ پکارتے ہیں تجھے اے نبی ﷺ اپنے حجروں کے باہر سے اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے سو کہا انہوں نے ایک شخص کھڑا ہوا یعنی آپ ﷺ کے دروازہ پر اور اس نے کہا اے رسول اللہ کے میری تعریف عزت ہے اور میری مذمت ذلت ہے سو نبی ﷺ نے فرمایا یہ شان اللہ کی ہی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۶۸: عَنْ اَبِیْ جُبَیْرَۃَ ابْنِ الضَّحَّاکِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ مِنَّا یَکُوْنُ لَہُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَۃُ فَیُدْعٰی بِبَعْضِھَا فَعَسٰی اَنْ یَکْرَہَ قَالَ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔

۳۲۶۸: ابی جبیرہ بن ضحاک نے کہ ہمارے ایک ایک آدمی کے دو دو اور تین تین نام تھے اور بعض سے پکارنا ان کو برا لگتا تھا اس پر یہ آیت اتری وَلَا تَنَابَزُوْا اور چڑاؤ نہیں لوگوں کو ناموں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوسلمہ نے انہوں نے بشیر بن مفضل سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابی شعبی سے انہوں نے ابی جبیرہ بن ضحاک سے مانند اس کے اور ابوجبیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن الضحاک انصاری کے۔

۳۲۶۹: عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ قَرَأَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یُطِیْعُکُمْ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ قَالَ ھٰذَا نَبِیُّکُمْ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَخِیَارُ اَئِمَّتِکُمْ لَوْ اَطَاعَھُمْ فِیْ کَثِیْرٍ مِنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّوْا فَکَیْفَ بِکُمُ الْیَوْمَ۔

۳۲۶۹: ابی نضرۃ نے کہا ابی سعید خدریؓ نے یہ آیت پڑھی: وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِیْکُمْ ...... یعنی جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول ہے اگر ہمارا کہا مانے تو بے شک تکلیف میں پڑو تم کہا انہوں نے کہ یہ نبی ﷺ تمہارے ہیں کہ ان پر وحی بھیجی جاتی ہے اور اچھے پیشوا تمہارے یعنی صحابہؓ اس کے تو اگر اطاعت کرتا نبی ﷺ ان صحابہ کے بہت کاموں میں تو تکلیف میں پڑتے پھر اب تم لوگوں کا کہنا مانے تو کیسی خرابی ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال مستمر بن ریان کا انہوں نے کہا ثقہ ہیں۔ مترجم: غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ائمہ صحابہ کے حق میں فرماتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہارا کہا مانے تو تم تکلیف پاؤ پھر ان کے بعد جو لوگ ہیں ان کی اطاعت اگر کی جائے تو خدا جانے کیا کیا خرابی ہو اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسائل قیاس واجب التسلیم نہیں ہیں اگر چہ جائز التسلیم ہوں اور حدیث کے مقابل میں فقہاء کے قول پر چلنا بڑی خرابی اور تکلیف کا سبب ہے۔

۳۲۷۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ فَقَالَ یَاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذْھَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَتَعَاظُمَھَا بِاٰبَائِھَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرٌّ تَقِیٌّ کَرِیْمٌ عَلَی اللّٰہِ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ ھَیِّنٌ عَلَی اللّٰہِ وَالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَخَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللّٰہُ یَاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔

۳۲۷۰: عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر فتح مکہ کے دن اور فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ لے گیا تم سے فخر و نخوت ایام جاہلیت کی اور تکبّر کرنا اپنے باپ دادوں کے ساتھ اب لوگ دو طرح کے ہیں ایک نیک متقی بزرگ اللہ کے یہاں اور دوسرا بدکار بدبخت ذلیل اللہ کے یہاں اور سب آدمی اولاد آدم ہیں اور اللہ نے آدم کو مٹی سے بنایا چنانچہ فرمایا اس نے اے لوگو! ہم نے پیدا کیا تم کو نر اور مادہ سے اور بنائے تمہارے لے کنبے اور قبیلے کہ پہچان پڑو بے شک تم میں سے بزرگ اللہ کے یہاں پرہیزگار ہے بے شک اللہ جاننے والا ہے خبردار یعنی اللہ کے یہاں بزرگی تقویٰ سے ہے نہ حسب نسب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو عبداللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن جعفر ضعیف ہیں ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سوا ان کے اور لوگوں نے اور وہ علی بن مدینی کے والد ہیں اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اس جگہ ایک بزرگ کی نقل یاد آئی کہ ان کے آگے ذاتوں کا ذکر ہوا انہوں نے فرمایا کہ ذاتیں دنیا میں دو ہی ہیں ایک نیک ذات دوسری بدذات۔

۳۲۷۱ : عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى۔

۳۲۷۱: سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسب مال ہے اور بزرگی کی چیز تقویٰ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سمرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلام بن ابی مطیع کی روایت سے خاتمہ سورہ حجرات میں فوائد ذیل مذکور ہیں نہی تقدیم کرنے سے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور امر تقویٰ کا نہی آواز بلند کرنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آواز پر وعدہ اجر و مغفرت کا ان لوگوں کے لئے جو آواز پست کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بیوقوفی ان لوگوں کی جو حجرات کے باہر سے آپ کو پکارتے تھے تکلیف میں پڑنا مسلمانوں کا اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اطاعت کرے اور ان آیتوں میں بڑی مذمت ہے تقدیم رائے کی کتاب و سنت پر اور اپنے قیاس کی جو مقابلہ میں حدیث کے ہو اور جھوٹی تاویلوں سے حدیث کو رد کرنے کی حکم صلح کا درمیان دو گروہ مسلمانوں کے جولڑتے ہوں ظلم تارکان توبہ کا نہی بدگمانی سے اور عیب جوئی اور غیبت سے انسان کی پیدائش اور قبائل اور شعوب کا ذکر ایمان اعراب کا مطیعون کے اعمال کا حبط نہ ہونا صفات مومنوں کی اعراب کے احسان رکھنے کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے ساتھ۔

سُوْرَةُ قٓ

تفسیر سورۂ ق

۳۲۷۲ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ۔

۳۲۷۲: انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کہتی رہے گی کہ کچھ اور ہو تو لاؤ یہاں تک کہ رکھ دے گا رب العزت اپنا قدم اس میں تو وہ کہنے لگے گی بس قسم ہے تیری ذات کی اور دب جائے گی ایک قسم اس کی دوسری میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے خاتمہ سورہ قاف میں مضامین ذیل مذکور ہیں چنانچہ قسم قرآن عظیم الشان کی تعجب کفار کا رسالت پر آیات قدرت کی تکذیب قوم نوح و اصحاب رس و ثمود و عاد و فرعون اور اخوان لوط و اصحاب ایکہ و قوم تبع کی اپنے اپنے رسولوں کو خدا تھکتا نہیں انسان کی پیدائش پر حاضر ہونا ملائکہ کا وقت سکرات موت کے نفخ صور وغیرہ حالات قیامت کا فرعید کا جہنم میں جانا انکار شیطان کا انسان کے گمراہ کرنے سے اللہ کی بات بدلتی نہیں ہل من مزید کہنا جہنم کا جنت کا قریب ہونا متقیوں سے اور صفات ان کی قرآن کا نفع صاحب دل کو ہے پیدا کرنا آسمان و زمین کو چھ دن میں حکم صبر اور تسبیح و تحمید کرنے کا طلوع شمس اور غروب کے قبل اور رات کو اور سجدوں کے بعد بیان منادی قیامت مارنا جلانا اس تعالیٰ کا آسان ہونا حشر کا اس تعالیٰ پر قرآن سے ڈرانے کا حکم اس شخص کو جو آخرت کا خوف رکھتا ہو۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ

تفسیر سورۂ الذاریات

۳۲۷۳ : عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ رَبِيْعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَهٗ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ

۳۲۷۳: ابی وائل سے روایت ہے کہ ربیعہ کے ایک مرد نے کہا میں مدینہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قوم عاد کے قاصد کا ذکر آیا اور میں نے کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ قاصد عاد کی مانند ہوں تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیسا تھا قاصد عاد کا تو میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خبردار سے ملے حقیقت یہ ہے کہ عاد پر جب قحط پڑا

فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَّ اِنَّ عَادًا لَمَّا اُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلاً فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي لَمْ اٰتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهُ وَلَا لِاَسِيْرٍ فَاُفَادِيَهُ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّذِيْ سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهُ سَحَابَاتٌ فَقِيْلَ لَهُ اخْتَرْ اِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ اِلَّا قَدْرُ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِيْ حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَاَ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَاتَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ۔

قیل (نام ہے ایک مرد کا) کو بھیجا اور وہ بکر بن معاویہ کے گھر اترا (اور گھر اس کا مکہ کے قریب تھا اور یہ لوگ پانی مانگنے کو مکہ گئے تھے۔ پھر بکر نے اسکو شراب پلائی اور دو لونڈیاں اس کے آگے گاتی رہیں پھر قیل نکلا اور ارادہ رکھتا تھا مہرہ کے پہاڑوں کا (مہرہ نام ہے ایک قبیلہ کے دادا کا) پھر اس نے کہا یا اللہ میں کسی بیماری کے لیے نہیں آیا ہوں کہ ادا کروں اس کی اور نہ کسی قیدی کے لئے آیا ہوں کہ فدیہ دوں اسکا مگر تو پلا اپنے غلام کو جو پلانا ہو اور پلا اس کے ساتھ بکر بن معاویہ کو اور شکریہ ادا کرتا تھا وہ اس قول سے اس شراب کا ہو اس کو پلائی گئی تھی سو اس کے سامنے آئیں کئی بدلیاں اور اس سے کہا گیا کہ تو پسند کر لے اس میں سے ایک کو سو پسند کر لی اس نے کالی سو ہاتف نے آواز دی کہ لے تو راکھ جلی ہوئی کہ نہ چھوڑے گی عاد کی قوم سے کس کو آنحضرتؐ نے ذکر کیا کہ عاد پر ہوا نہ چھوڑی مگر اس حلقہ کے برابر یعنی حلقہ انگوٹھی کا پھر پڑھی آپؐ نے اِذْ اَرْسَلْنَا یعنی یاد کرو جب بھیجی ہم نے ان پر بانجھ ہوا یعنی جس میں کچھ خیر نہ تھی نہ چھوڑتی تھی جس پر آتی تھی مگر کر دیتی تھی اسکو چورا سا۔ **ف:** روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے سلام ابی المنذر سے انہوں نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے حارث بن حسان سے اور انکو حارث بن یزید بھی کہتے ہیں۔

۳۲۷۴ : عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ غَاصٌّ بِالنَّاسِ وَاِذَا رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ وَاِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدَ السَّيْفَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَالُوْا يُرِيْدُ اَنْ يَبْعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ نَحْوًا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ۔

۳۲۷۴: حارث بن یزید بکری نے کہا میں مدینہ آیا اور مسجد میں گیا کہ لوگ اس میں بھرے ہوئے تھے اور کالے پھریرے اڑ رہے تھے اور بلالؓ تلوار پر تلے میں لٹکائے ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا کہا ارادہ ہے حضرت ﷺ کا کہ بھیجیں عمرو بن عاصؓ کو کسی طرف پھر ذکر کی حدیث اپنے طول کے ساتھ سفیان کی روایت کی مانند اسی کے ہم معنی اور حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہیں۔

ف: خاتمہ: سورہ الذاریات میں مضامین ذیل مذکور ہیں صدق وعدہ قیامت آسمان کی قسم کافروں کا سوال کہ قیامت کب ہوگی وعدہ جنت کا متقیوں کے لئے آیات قدرت اس کی زمین اور جان میں رزق آسمان میں ہے تمثیل کلام الٰہی کی ہمارے کلام کے ساتھ قصہ ضیف ابراہیم کا ہلاک قوم لوط کا تذکیر موسیٰ کے حال کی تذکیر عاد کے ہلاک کی تذکیر آسمان خانے دار کی اور امر اللہ کی طرف بھاگنے کا ساحر و مجنون کہنا انبیاء کو پیدا کرنا جن وانس کا عبادت کے لئے رزاقیت اور قوت اور متانت اس تعالیٰ کی بیان عذاب کا۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

تفسیر سورۂ طور

۳۲۷۵ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ

۳۲۷۵: ابن عباسؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نجوم کے پیچھے

وَسَلَّمَ قَالَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ اِدْبَارَ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔

مراد اس سے دو رکعتیں ہیں فجر کے قبل یعنی سنتیں اور سجدوں کے بعد مراد ہیں دو رکعتیں مغرب کے بعد کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر اس سند سے محمد بن فضل کی روایت سے کہ وہ رسیدین بن کریب سے روایت کرتے ہیں پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشدین کریب کے بیٹوں کا حال کہ کون ان میں زیادہ ثقہ ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ دونوں ایک سے ہیں اور محمد میرے نزدیک راجح تر ہے اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے حال ان دونوں کا تو انہوں نے کہا کہ وہ دونوں ایک سے ہیں اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں خاتمہ سورہ طور میں یہ مضامین مذکور ہیں قسم طور وغیرہ کی وقوع عذاب پر آثار قیامت مکذبین وخائضین کی خرابی فائدہ نہ دینا صبر کا دوزخ میں جنات ونعیم کا وعدہ متقیوں کیلئے وعدہ ذریت کے الحاق کا ان کے آباء کے ساتھ امداد جنتیوں کی فاکہہ اور لحم وغیرہ سے نفی کہانت اور جنوں کی نبیؐ سے شاعر ومفتری کہنا کافروں کا نبی کو پندرہ امر متعلق رسالت اور قرآن کے اور جواب انکا اگر آسمان ٹوٹ پڑے کافر ایمان نہ لائیں کام نہ آنا کافروں کے مکر کا قیامت میں صبر اور تسبیح وتحمید کا حکم۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ

تفسیر سورۂ نجم

۳۲۷۶ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ انْتَهٰى اِلَيْهَا مَا يَعْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقٍ فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهِنَّ نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهُ فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَ اُعْطِىَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِاُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ مَالَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ السِّدْرَةُ فِى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ فَاَرْعَدَهَا وَقَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ اِلَيْهَا يَنْتَهِىْ عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذٰلِكَ۔

۳۲۷۶: عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جب رسول اللہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے (شب معراج میں) کہا عبداللہؓ نے منتہیٰ ہوتی ہے اس تک جو چیز چڑھتی ہے زمین سے اور جو چیز اترتی ہے اوپر سے سو عنایت فرمائیں ان کو اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں کہ نہیں دیں وہ کسی نبی کو ان سے پہلے فرض ہوئیں ان پر پانچ نمازیں اور عنایت ہوا ان کو خاتمہ سورۂ بقرہ کا بخشے گئے ان کی امت کے کبیرہ گناہ جب تک شریک نہ کریں اللہ کے ساتھ کسی چیز کو ابن مسعودؓ نے پڑھا: اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ یعنی جب ڈھانپ رہی تھی کہا انہوں نے کہ سدرہ چھٹے آسمان میں ہے سفیان نے کہا ڈھانپ رہے تھے اس کو پروانے سونے کے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور ہلایا انکو یعنی اس طرح اڑ رہے تھے اور مالک بن مغول کے سوا اور لوگوں نے کہا کہ اسی تک منتہی ہوتا ہے علم خلق کا نہیں علم رکھتی کوئی مخلوق اسکے اوپر کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے کہ اس کو طوبیٰ بھی کہتے ہیں اور وہ بیری کا درخت ہے بیر اس کے مٹکوں کے برابر پتے جیسے ہاتھی کے کان جڑ اس کی حضرت ﷺ کے گھر میں ہے ایک ایک شاخ اس کی ہر جنتی کے گھر میں شب معراج میں اس پر سنہری پھٹکے اڑتے تھے اور بخشے گئے ان کی امت کے گناہ کبیرہ یعنی ان کے سبب سے خلود فی النار نہ ہوگا اگرچہ دوزخ میں کچھ دن عذاب ہو۔

۳۲۷۷ : عَنِ الشَّيْبَانِىِّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّبْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰى

۳۲۷۷: شیبانی نے کہا میں نے زر بن حبیش سے اس آیت کی تفسیر پوچھی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ یعنی پھر رہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بہت

فَقَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَای جِبْرَئِیْلَ وَلَهٗ سِتَّمَائَةِ جَنَاحٍ۔

نزدیک انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو ابن مسعود نے کہ نبی ﷺ نے دیکھا جبرئیل کو اور ان کے چھ سو پر تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس آیت میں دو مذہب ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا ملاقات ہے رسول اللہ ﷺ کی خداوند تعالیٰ شانہ سے اور بعضوں نے کہا جبرائیل سے یہ حدیث موید قول ثانی ہے اور آگے رؤیت الٰہی کی اور تفصیل مذکور ہے مطولات میں۔

۳۲۷۸: عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ فَکَبَّرَ حَتّٰی جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ کَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْیَتَهٗ وَکَلَامَهٗ بَیْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوْسٰی فَکَلَّمَ مُوْسٰی مَرَّتَیْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَیْنِ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَای مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَکَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِی قُلْتُ رُوَیْدًا ثُمَّ قَرَاْتُ لَقَدْ رَای مِنْ اٰیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی فَقَالَتْ اَیْنَ یُذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِیْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَای رَبَّهٗ اَوْکَتَمَ شَیْئًا مِمَّا اُمِرَبِهٖ اَوْیَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِی قَالَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَةَ وَلٰکِنَّهٗ رَای جِبْرَئِیْلَ لَمْ یَرَهٗ فِی صُوْرَةٍ اِلَّا مَرَّتَیْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَمَرَّةً فِی جِیَادٍ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ۔

۳۲۷۸: شعبیؒ نے کہا ملاقات کی عبداللہ بن عباسؓ نے کعبؓ سے عرفات میں اور پوچھی ان سے کوئی بات سو اللہ اکبر کہنے لگے وہ یہاں تک کہ پہاڑوں نے ان کو جواب دیا (یعنی گونجنے لگے) سو ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا اپنے دیدار اور کلام کو محمدؐ اور موسیٰ پر سو کلام کیا موسیٰ سے دوبار اور دیکھا اس تعالیٰ شانہٗ کو محمدؐ نے دوبار مسروق نے کہا میں گیا عائشہؓ کے پاس اور میں نے کہا محمدؐ نے اپنے رب کو دیکھا یا نہیں انہوں نے فرمایا کہ تو نے ایسی بات کی کہ میرے روئیں کھڑے ہوگئے میں نے کہا آپؐ تامل فرمادیں پھر میں نے یہ آیت پڑھی لَقَدْ رَای یعنی دیکھا حضرت نے اللہ تعالیٰ کی بڑی قدرتوں کو پھر کہا تیری عقل کہاں گئی ہے جن کو دیکھا ہے تو وہ جبریل ہیں جس نے خبر دی تجھ کو کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یا چھپائی کوئی چیز جس کا حکم فرمایا اللہ نے یا جانتے ہیں وہ پانچ چیزیں جن کی خبر دی اللہ نے اس آیت میں اِنَّ اللّٰهَ .... پس اس نے جھوٹ باندھا لیکن انہوں نے جبرئیل کو دیکھا ہے اور انکو اصلی صورت میں نہیں دیکھا ہے مگر دوبار سدرۃ المنتہٰی کے پاس بار جیاد[1] میں کہ ان کے چھ سو پر ہیں کہ ڈھانپ لیا ہے انہوں نے آسمان کے کناروں کو۔

ف: اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مانند اور حدیث داؤد کی مجالد کی حدیث سے چھوٹی ہے۔

۳۲۷۹: عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَای مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قُلْتُ اَلَیْسَ اللّٰهُ یَقُوْلُ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَیْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰی بِنُوْرِهِ الَّذِی هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْرَای مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ مَرَّتَیْنِ۔

۳۲۷۹: عکرمہؓ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا محمد ﷺ نے دیکھا ہے اپنے رب کو میں نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اس کو آنکھ نہیں پاسکتی اور وہ آنکھوں کو لے لیتا ہے ابن عباسؓ نے کہا خرابی ہو تیری یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ تجلّی فرمادے اور محمدؐ نے اس کو دوبار دیکھا ہے۔

[1] جیاد: ایک محلّہ ہے مکہ کے محلوں میں سے وہاں میدان تھا اب اس میں آبادی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

۳۲۸۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۲۸۰: ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: وَلَقَدْ رَاٰهُ ...... یعنی دیکھا اسکو دوبار سدرۃ المنتہٰی کے نزدیک اور وحی کی اس نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کی پھر رہ گیا دونوں کمانوں کے برابر فرق یا اس سے بھی کم ابن عباسؓ نے کہا کہ دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کو نبیؐ نے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۲۸۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى قَالَ رَاٰهُ بِقَلْبِهٖ۔

۳۲۸۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے پڑھا: مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ یعنی نہیں جھوٹ بولا دل نے اس میں کہ دیکھا اس نے کہا انہوں نے کہ دیکھا نبیؐ نے دل کی آنکھ سے یعنی رب کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۲۸۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ لَوْاَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَمَّا كُنْتَ تَسْاَلُهٗ قُلْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَ قَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ نُوْرٌ اِنِّيْ اَرَاهُ۔

۳۲۸۲: عبداللہ بن شقیقؒ نے کہا میں نے ابی ذر نے کہا اگر میں رسول اللہ ﷺ کو پاتا تو آپ ﷺ سے پوچھتا ابوذرؓ نے کہا کیا پوچھتے میں نے کہا پوچھتا کہ محمدؐ نے اللہ کو دیکھا انہوں نے کہا میں نے پوچھا اور آپ ﷺ نے فرمایا وہ نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: نورانی اراہ میں دو روایتیں ہیں ایک بہ تنوین نور اور بفتح ہمزہ اور تشدید نون مفتوحہ اور اراہ بفتح ہمزہ اور اس کے معنی وہی ہیں جو مذکور ہوئے یعنی پردہ اس کا نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں دوسرے بفتح رائے نور و کسر نون ثانی وتشدید یا یعنی میں اس کو نورانی دیکھتا ہوں اور اس میں اثبات رؤیت ہے جیسے معنی اول میں استبعاد اس کا یا معنی اس کے یوں ہیں کہ وہ خالق ہے ایسے نور کا جو مانع ہے اس کی رؤیت سے کذا فی مجمع البحار بادنیٰ زیادت اور رویت الٰہی میں ابن عباس اور ابوذر اور ابراہیم تیمی کا مذہب ہے کہ رؤیت قلب سے ہے اس طرح پر کہ بصر کو اللہ تعالیٰ نے قلب میں پیدا کر دیا کہ قلب سے آپ نے دیکھا ایسا جیسے آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ آپ نے بچشم سر دیکھا اور یہی قول ہے انس اور عکرمہ اور ربیع کا کذا ذکرہ الطیبی اور بغوی نے کہا حسن بصری کا بھی یہی مذہب ہے اور حضرت عائشہ ؓ اس پر انکار فرماتی ہیں چنانچہ اوپر مذکور ہوا واللہ اعلم وعلمہ احکم۔

۳۲۸۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

۳۲۸۳: عبداللہؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى یعنی جھوٹ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا کہا نبیؐ نے جبرئیل کو ریشمی جوڑا پہنے ہوئے کہ بھر لیا تھا انہوں نے آسمان وزمین میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۸۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا اَلَمَّا۔

۳۲۸۴: ابن عباسؓ نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر بخشتا ہے تو اے پروردگار تو بخش دے سب گناہ اور کون بندہ تیرا ایسا ہے کہ جو آلودہ نہ ہوا ہو گناہ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زکریا بن اسحاق کی روایت سے۔ مترجم: پوری آیت یوں ہے: وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ [النجم : ۳۱، ۳۲] یعنی اللہ ہی کا ہے جو

ہے آسمانوں میں اور زمین میں تاکہ وہ بدلہ دے برائی والوں کو ان کے کئے کا اور بدلہ دے بھلائی والوں کو بھلائی سے جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی بے شک تیرے رب کی بخشش میں سمائی ہے اور وہ تم کو خوب جانتا ہے۔ جب بنا نکالا تم کو زمین سے انتہیٰ اس آیت میں بشارت ہے کہ جو کبیرہ گناہوں سے اور فواحش سے بچتا رہا اس کے صغائر معاف ہیں اللّٰھم ادخلنا فیھم۔ **خاتمہ**: سورۂ والنجم میں قسم ہے نجم کی اور تعریف ہے جبرئیل علیہ السلام کی اور ملاقات ان کی نبی ﷺ کے ساتھ اور نفی کذب کی نبی سے اور ذکر لات وعزیٰ کا اور منات کا اور آخرت اور دنیا خدا کے ہاتھوں میں ہونا اور شفاعت نہ ہونا بغیر اذن کے اور انتہیٰ کہنا کافروں کا ملائکہ کو اور کام نہ آنا گمان کا حق کے روبرو امر دنیا سے اعراض کرنے کا وعدہ مغفرت صغائر کا علم خدا کا بیان مذمت اس کی جو حق سے منہ موڑے بیان ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں کا بیان انسان کی سعی کا ہنسنا رونا موت وزندگی اس اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا خلق انسان کا بیان عاد اولیٰ کے ہلاک کا اور ثمود اور قوم نوح اور موتفکات کا بیان نذیر ہونا ہمارے نبی ﷺ کا قرب قیامت امر سجدہ کا۔

سُوْرَۃُ الْقَمَرِ

تفسیر سورۂ قمر

۳۲۸۵ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَلْقَةٌ عَنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِشْهَدُوْا يَعْنِي اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

۳۲۸۵: ابن مسعودؓ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند شق ہو گیا (یعنی آپ ﷺ کے معجزہ سے اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک پہاڑ کے اس پار اور ایک اس پار اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا گواہ رہو مراد لیتے تھے آپ ﷺ اس کو کہ قریب آ گئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۸۶ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ ﷺ اٰيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اِلٰى قَوْلِهٖ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔

۳۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ نے کہا سوال کیا اہل مکہ نے نبیؐ سے ایک معجزہ کا پس شق ہو گیا چاند مکہ میں دو بار پس اتری آیت: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اِلٰى قَوْلِهٖ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ تک۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۸۷ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ اشْهَدُوْا۔

۳۲۸۷: ابن مسعودؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور نبی ﷺ نے فرمایا ہم سے گواہ رہو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۸۸ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِشْهَدُوْا۔

۳۲۸۸: ترجمہ مثل حدیث سابق کے لیے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۸۹ : عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ وَعَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ۔

۳۲۸۹: جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر ایک اس پہاڑ پر کافر کہنے لگے جادو کیا ہم پر محمد (ﷺ) نے اور بعضوں نے کہا ہم پر کیا ہوگا تو سب پر تھوڑا ہی کر سکے گا پھر جو لوگ باہر سے آئے انہوں نے خبر دی۔

ف: یہ حدیث روایت کی ہے بعضوں نے حصین سے انہوں نے جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یعنی جبیر بن مطعم سے مانند اس کے۔

۳۲۹۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوْ قُرَیْشٍ یُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ۔

۳۲۹۰: ابی ہریرہؓ نے کہا مکے کے مشرک قریش حضرت ﷺ کے پاس تقدیر کے باب میں لڑتے آئے اور یہ آیت اتری جس دن کھنچے جائیں گے وہ آگ میں اپنے مونہوں کے بل چکھو عذاب دوزخ کا ہم نے پیدا کی ہر چیز تقدیر کے مطابق۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: سورہ قمر ایک بدر منور ہے ہر ہر آیت اس کی نورانی اختر مضامین منورہ اس کے یہ ہیں قرب قیامت کا اور انشقاق قمر کا بیان حشر کا بیان کچھ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہونا قرآن کا ایک آیت سے چار بار بیان ہوا ہے قوم عاد کی ہلاکت تکذیب ثمود کی اور ہلاکت ان کی بیان قوم لوطؑ کا بیان آل فرعون کا تلخی روز قیامت کی لوح محفوظ کا ذکر جنات و نہر کا ذکر۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

تفسیر سورۂ الرحمٰن

۳۲۹۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَیْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَیْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَیْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ قَالُوْا لَا بِشَیْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ۔

۳۲۹۱: جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف نکلے اور ان کے آگے سورۂ رحمٰن اوّل سے آخر تک پڑھی اور اصحاب چپ رہے تب آپ ﷺ نے فرمایا میں نے یہ سورۃ جنوں کے آگے پڑھی تو وہ مجھے اچھا جواب دینے والے تھے تم سے جب میں پہنچتا اللہ تعالیٰ کے اس قول پر فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یعنی کس کس نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں وہ کہتے تھے نہیں جھٹلاتے تھے ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو اے رب ہمارے اور سب تعریف تجھی کو ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے کہ وہ زہیر بن محمد سے روایت کرتے ہیں احمد بن زہیر نے کہا زہیر بن محمد جو شام کو گئے ہیں شاید وہ نہیں ہیں جن سے عراق کے لوگ روایت کرتے ہیں گمان ہے کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ لوگوں نے ان کا نام بدل دیا اس لئے کہ وہ لوگ ان سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے شام کے لوگ روایت کرتے ہیں گمان ہے زہیر بن محمد سے منکر روایتیں اور اہل عراق ان سے روایت کرتے ہیں حدیثیں قریب بصحت خاتمہ سورہ رحمٰن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اس میں تذکیر بالآلاء سے بہت کچھ مذکور ہے چنانچہ مضامین اس کے بہ ترتیب یہاں مسطور ہیں تعلیم قرآن کی انسان کی پیدائش شمس و قمر و نجم و شجر کا بیان میزان و زمین کا بیان شکایت اللہ کی نعمتوں کو جھٹلانے کی اکتیس مقام میں ایک آیت سے پیدائش جن و انس و ربوبیت اللہ کی بہتا دریاؤں کا موتی و مرجان کا نکلنا کشتیوں کا چلنا زمین کے فنا کی خبر بقائے ذات الٰہی وعدہ قیامت قادر نہ ہونا انس و جن کا کہ آسمان و زمین سے نکل جائیں آسمان کا پھٹنا قیامت میں سوال نہ ہونا جن و انس سے حال مجرموں کا وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لئے اور بیان اس کی نعمتوں کا جیسے نہریں اور میوے اور فراش اور حوریں اور نخل اور رمان اور رفرف اور عبقری سے اور برکت اللہ کے نام کی۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

سورۂ واقعہ کی تفسیر

۳۲۹۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۲۹۲: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ

صَلَّی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَعَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ وَفِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَعَامٍ لَا یَقْطَعُهَا وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَوَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔

فرماتا ہے تیار کی ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیز کہ نہ کسی نے دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی کے دل میں اس میں اسکا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑھ لو فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ یعنی نہیں جانتا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اسکے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا اسکے عملوں کا اور جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اسکے سایہ میں سو برس تک چلا جائے اور اس کو طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے پڑھ لو وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ یعنی جنتیوں کیلئے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا سے اور جو اس میں ہے تم چاہو تو پڑھ لو فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ جو شخص دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل ہوا جنت میں وہ اپنی مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹی ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۲۹۳ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ یَقْطَعُهَا وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ وَمَاءٍ مَسْکُوْبٍ۔

۳۲۹۳: انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس چلا جائے اور اسے طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے تو پڑھ لو وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ وَمَاءٍ مَسْکُوْبٍ یعنی اور ان کے لیے سایہ دراز اور پانی بہایا گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

۳۲۹۴ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَمَسِیْرَةُ مَا بَیْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ۔

۳۲۹۴: ابی سعید نے نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا: وَ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ یعنی بچھونے اونچے (یعنی جنتیوں کے) فرمایا آپ ﷺ نے بلندی ان کی ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان اور ان دونوں کے بیچ میں فاصلہ ہے پانچ سو برس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین کی روایت سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کے معنی یوں کہے ہیں کہ بلندی ان بچھونوں کی ایک دوسرے سے ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان کہا بلندی فرش مرفوعہ کے درجوں میں ایسی ہے کہ ایک درجے سے دوسرا درجہ ایسا ہے جیسے زمین سے آسمان۔

۳۲۹۵ : عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ اَنَّکُمْ تُکَذِّبُوْنَ قَالَ شُکْرَکُمْ تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا۔

۳۲۹۵: علیؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ یعنی ٹھہراتے ہو تم رزق اپنا یہ کہ جھٹلاتے ہو فرمایا آپ نے یعنی ٹھہراتے ہو شکر اپنے رزق کا جھٹلانا کہ کہتے ہو مینہ برسا ہم پر فلانے ستارے کے سبب سے اور فلانے ستارے کے سبب سے اور ایسا ویسا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی سفیان نے عبدالاعلیٰ سے یہ حدیث اسی سند سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ **مترجم**: یعنی

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پانی دیتا ہے لوگ اس کے فضل سے منکر ہو کر نچھتروں اور تاروں کی طرف سے جانتے ہیں یہی ان کا جھٹلانا ہے اللہ کی نعمتوں کو۔

۳۲۹۶ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً قَالَ اِنَّ مِنَ الْمُنْشَاٰتِ الَّتِيْ كُنَّ فِي الدُّنْيَا عَجَائِزَ عُمْشًا رُمْصًا۔

۳۲۹۶: انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ...... کی تفسیر میں فرمایا کہ نئی اٹھان والی عورتوں میں سے ہیں وہ عورتیں بھی جو دنیا میں بڑھیاں چندھی دھندھی تھیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں۔ مترجم: اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً یعنی اٹھایا ہم نے ان کو نئی اٹھان اور اس آیت میں بیان ہے جنت کی عورتوں کا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دنیا ہی کی عورتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کو دوبارہ ایک عمدہ صورت میں پیدا کیا۔

۳۲۹۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔

۳۲۹۷: ابن عباسؓ نے کہا کہ ابوبکرؓ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے فرمایا آپ ﷺ نے بوڑھا کر دیا مجھ کو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے یعنی ان میں جو قیامت کی خبریں ہیں اور عذاب کی آیتیں ان سے میں بوڑھا ہو گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباسؓ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی علیؓ بن صالح نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے ابی جحیفہ سے مانند اس کے اور روایت کی کسی نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی میسرہ سے کچھ تھوڑی سی حدیث اس میں سے مرسلاً سورہ واقعہ میں احوال قیامت سے مذکور ہے خافضہ اور رافعہ ہونا اس کا اور زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہونا اور تقسیم اہل حشر کی اصحاب میمنہ اور میسرہ اور سابقین کی طرف اور حال تینوں گروہ کا اور جنت کی چیزوں سے بیان تختوں کا اور غلمان اور کوزوں اور صراحیوں اور پیالوں اور میووں اور پرندوں کے گوشت اور حور کا اور وعدہ سدر اور طلح اور ظل اور فواکہ وغیرہ کا ان کے لئے اور احوال نار سے بیان سموم و حمیم اور ظل کا اور زقوم اور شراب حمیم کا اور بیان انسان کی پیدائش کا منی سے اور بیان حرث و زراعت کا اور بیان درخت سے آگ نکلنے کا حکم تسبیح کا تذکیر موت کے ساتھ موت مقربین اور اصحاب یمین اور مکذبین کی امر تسبیح کا۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

تفسیر سورۂ حدید

۳۲۹۸ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهُ اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا للّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ

۳۲۹۸: ابی ہریرہؓ نے کہا ایک بار نبی ﷺ اور اصحاب آپ ﷺ کے بیٹھے تھے کہ ان پر ایک بدلی آئی آپ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے فرمایا آپ ﷺ نے یہ عنان ہے اور پنہر اونٹ ہیں زمین کے اللہ تعالیٰ ان کو ہانکتا ہے ایسے لوگوں کی طرف جو اس کا شکر نہیں بجا لاتے اور نہ اس کو پکارتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے تمہارے اوپر لوگوں نے عرض کی اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے فرمایا آپ ﷺ نے یہ رقیع ہے اونچی

فَإِنَّهَا الرَّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ سَمَائَيْنِ مَابَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ مَابَيْنَ كُلِّ السَّمَائَيْنِ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَافَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَابَيْنَ سَمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاالَّذِي تَحْتَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاالَّذِي تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوااللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ بِسَبْعِ أَرَضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرَضِينَ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

چھت جنوں سے حفاظت کی گئی ہے اور موج ہے روکی گئی ہے بغیر ستون کے ٹھہرے ہوئے ہے پھر فرمایا آپؐ نے کیا جانتے ہو تم کتنا فاصلہ ہے تمہارے اور اسکے درمیان لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپؐ نے تمہارے اور اسکے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے اسکے اوپر بولے اللہ اور رسول اس کا خواب جانتا ہے فرمایا اس پر دو آسمان ہیں جن کے بیچ میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے یہاں تک کہ گنے آپؐ نے سات آسمان ہر دو آسمان کے بیچ میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان وزمین کے بیچ میں پھر فرمایا آپؐ نے تم جانتے ہو کیا ہے اوپر اس کے انہوں نے عرض کیا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپؐ نے اوپر اس کے عرش ہے کہ عرش اور آسمان کے بیچ میں اتنی دوری ہے جتنی دو آسمانوں کے بیچ میں پھر فرمایا آپؐ نے کیا جانتے ہو تم کہ تمہارے نیچے کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپؐ نے یہ زمین ہے پھر فرمایا جانتے ہو تم کیا ہے اس کے نیچے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپؐ نے اس کے نیچے دوسری زمین ہے کہ ان دونوں کے بیچ میں پانچ سو برس کا راستہ ہے یہاں تک کہ گنی آپ نے ساتھ زمین ہر دو زمین میں پانچ سو برس کی راہ ہے پھر فرمایا آپؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمدؐ کی اس کے ہاتھ میں ہے اگر ڈالو تم ایک سی زمین کے نیچے کی طرف تو اترے وہ اللہ پر پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت: هُوَ الْأَوَّلُ سے عَلِيمٌ تک یعنی اول ہے اور آخر ہے اور وہی ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ہر چیز پر خبردار ہے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے کہ انہوں نے کہا حسن کو سماع نہیں ابی ہریرۃؓ سے اور تفسیر کی اس کی بعض اہل علم نے اور کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اتری وہ رسّی اللہ کے علم پر اور اس کی قدرت اور حکومت اس کی ہر جگہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے جیسا کہ اس نے وصف کیا اپنی ذات کا کتاب میں خاتمہ اس حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ماورائے عالم سے احاطہ ذاتی حاصل ہے اور یہ منافی نہیں استواء علی العرش کے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے اس لئے کہ اس سے ذات مقدس کا زمین پر ہونا یا عالم میں ہونا ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ مقصود ہے مستولین کا اور اس صورت میں تاویل کی بھی ضرورت نہیں اور اگر تاویل کی جائے تو وہی تاویل صحیح ہے جو ترمذیؒ نے اہل علم سے روایت کی اور اس آیت کا پڑھنا بھی مؤید اس تاویل کا ہے کہ اس میں بھی علم کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ مقصود آپ کو عموم علم بیان کرنا ہے اس تعالیٰ شانہ کا نہ ہر جگہ اس کی ذات کا ہونا جیسا کہ فرقہ ضالہ جہمیہ کا عقیدہ فاسدہ اور سورہ حدید میں مضامین ذیل مذکور ہیں تسبیح آسمان وزمین کی چیزوں کی چھ صفتیں اس تعالیٰ کی احیا اور امانت اور ملک اور استواء علی العرش اور خلق اور علم اور

چار نام اس تعالیٰ کے اول وآخر وظاہر وباطن بیان رات اور دن کا برابر نہ ہونا ان مجاہدین کا جنہوں نے فتح مکہ کے بعد جہاد کیا اور مال خرچا ان مجاہدین سے جنہوں نے قبل فتح یہ کام کیا ترغیب مال خرچ کرنے کی جہاد میں پل صراط پر سے مؤمنوں کے گزرنے کا بیان قبول نہ ہونا کافروں اور منافقوں کے فدیہ کا خشوع کا وقت آجانا مومنوں کے لئے قسوت قلب کا بیان فضیلت صدقہ اور انفاق مال کی صدیق اور شہداء کا بیان وعید جہنم کی کافروں کے لئے حیات دنیا کا بیان وعدہ جنت مؤمنوں کے لئے دخول جنت محض فضل رب العزت پر ہے لوح محفوظ میں جمیع مصائب کا مکتوب ہونا مختال وفخور وبخیل کی مذمت رسولوں کا بھیجنا بندوں کی ہدایت کے لئے لوہے کا بیان نوح وابراہیم کا مختصر بیان متبعان انجیل کی نرم دلی رہبانیت کا بیان اس تعالیٰ کے فضل کا بیان۔

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ

۳۲۹۹ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ رَجُلاً قَدْ اُوْتِيْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَالَمْ يُؤْتَ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنْ امْرَأَتِي حَتّٰى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِنْ اَنْ اُصِيبَ مِنْهَا فِيْ لَيْلِي فَاَتَتَابَعَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُدْرِكَنِي النَّهَارُ وَالنَّهَارُ وَاَنَالَا اَقْدِرُ اَنْ اَنْزِعَ فَبَيْنَمَاهِيَ تَخْدِمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْتَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِي فَاَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِيْ فَقُلْتُ اِنْطَلِقُوْا مَعِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَهُ بِاَمْرِيْ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا تَفْعَلْ تَتَخَوَّفُ اَنْ يَنْزِلَ فِيْنَا قُرْاٰنٌ اَوْ يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقٰى عَلَيْنَا عَارُهَا وَلٰكِنْ اِذْهَبْ اَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَالَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرِي فَقَالَ اَنْتَ بِذَاكَ فَقُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ قَالَ اَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ اَنَا بِذَاكَ وَهَا اَنَا ذَافَامْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَاِنِّي صَابِرٌ لِذٰلِكَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِي بِيَدَيَّ فَقُلْتُ لَا وَالَّذِي

تفسیر سورۂ مجادلہ

۳۲۹۹: سلمہ بن صخر انصاریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایسا مرد تھا کہ جماع میں میری ایسی حالت ہوتی کہ کسی کی نہ ہوتی پھر جب رمضان آیا ظہار کیا میں نے اپنی بیوی سے (یعنی کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ) یہاں تک کہ گزرے رمضان اس خوف سے کہ اگر کہیں شروع کروں میں اس سے جماع رات کو تو تار بندھا رہے گا اس کا میری طرف یہاں تک کہ آجائے مجھ پر دن اور نہ ہو سکے گا مجھ سے کہ میں اس کو چھوڑ دوں تو ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ کھل گئی اس کی کوئی چیز (بعض روایت میں ہے کہ کھل گئی پازیب اس کی) اور میں اس پر کودا (یعنی جماع کیا اس سے) پھر جب صبح ہوئی اپنی قوم کے پاس آیا اور ان کو اپنے حال کی خبر دی اور میں نے کہا میرے ساتھ چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تا کہ میں اپنے حال سے ان کو خبر دوں تو میری قوم نے کہا ہم نہ جائیں گے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو اترے ہمارے حق میں قرآن یا فرما دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی بات کہ اس کی عار باقی رہے ہم پر ولیکن تو جا اور جو مناسب ہو کر کہا راوی نے کہ پھر نکلا میں اور حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی میں نے ان کو اپنے حال کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا میں نے کہا میں نے ہی ایسا کیا اور تین بار فرمایا میں حاضر ہوں جاری کیجئے مجھ پر اللہ کا حکم میں اس پر ثابت رہنے والا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آزاد کر ایک بردہ کہا راوی نے کہ میں نے اپنے چنبر گردن پر ہاتھ مارا اور عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں مالک نہیں

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَااَصْبَحْتُ اَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ اَصَابَنِي مَا اَصَابَنِي اِلَّا فِي الصِّيَامِ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ وَحْشٰى مَالَنَا عَشَاءٌ قَالَ اذْهَبْ اِلٰى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهٗ فَلْيَدْ فَعْهَا اِلَيْكَ فَاَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَآئِرِهٖ عَلَيْكَ وَعَلٰى عَيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ وَسُوْءَ الرَّاْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ اَمَرَلِي بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوْهَا اِلَيَّ فَدَ فَعُوْهَا اِلَيَّ۔

سوااس کے کسی دوسرے کا فرمایا آپ ﷺ نے کہ پھر روزہ رکھ دو مہینے کا میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے مصیبت جو مجھے پہنچی ہے یہ روزے ہی میں تو پہنچی ہے فرمایا آپ ﷺ نے کہ پھر کھلا دے ساٹھ مسکینوں کو میں نے کہا قسم ہے اللہ کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ ہم خود آج کی رات بھوکے رہے کہ رات کا کھانا ہمارے پاس نہ تھا فرمایا آپ ﷺ نے کہ جا اس کے پاس جو بنی زریق کی زکوٰۃ تحصیلتا ہے اور کہہ اس کو کہ دے وہ تجھ کو سو کھلا دے تو اس میں سے اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو اور باقی اس میں سے خرچ کر تو اپنے او پر اور اپنے عیال پر کہا راوی نے کہ پھر گیا میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے کہ پائی میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری تجویز اور پائی میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کشادگی اور برکت' حکم کیا ہے مجھ کو کہ تم لوگ اپنی زکوٰۃ مجھے دو سو دی انہوں نے اپنی زکوٰۃ مجھ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے سلیمان بن یسار نے نہیں سنا میرے نزدیک سلمہ بن صخر سے اور کہا انہوں نے کہ سلمہ بن صخر کو سلمان بن صخر بھی کہتے ہیں اور باب میں خولہ بن ثعلبہ سے بھی روایت ہے۔ **مترجم**: اس حدیث میں تصریح ہے کہ یہ کفارہ ہے ظہار کا نہ روزہ رمضان کا اور بعض روایتوں میں سلمہ بن صخر کا نام نہیں آیا فقط راوی نے یہی کہا کہ ایک شخص آیا اور اس نے یوں بیان کیا الی آخر الحدیث پس جمہور نے ان دونوں روایتوں کو جدا جدا شخصوں کا قصہ سمجھا ہے اور ایک کو محمول کیا ہے ظہار پر ایک کو روزہ رمضان کے کفارہ پر اور بعض محققین کے نزدیک دونوں بار ایک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ بھی ایک ہے پس استدلال کیا ہے اس سے فقط کفارہ ظہار پر اور نہیں پائی کوئی تصریح روزہ رمضان کے کفارہ کی اور وسق ایک ٹوکرا ہے کہ ساٹھ صاع کھجور اس میں آتی ہے۔

۳۳۰۰ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتٰى عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهَا الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاقَالَ هٰذَا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ كَذَاوَكَذَا اَرُدُّوْهُ عَلَيَّ فَرُدُّوْهُ فَقَالَ قُلْتَ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكَ مَا

۳۳۰۰: انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبیؐ اور انکے یاروں کے پاس آیا اور اس نے کہا السام علیکم (یعنی مری پڑے تم پر) اور جواب دیا لوگوں نے اس کو تب فرمایا نبیؐ نے تم جانتے ہو کہ اس نے کیا کہا انہوں نے کہا اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے سلام کیا ہے اس نے اے نبی اللہ کے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے ایسا ویسا کہا سو تم مجھے جواب دو صحابہ نے آپ کو جواب دیا (یعنی نیت کی آپ کو جواب دینے کی کہ وہ لائق جواب نہ تھا) پھر آپ ﷺ نے اس یہودی سے پوچھا کہ تم نے السام علیکم کہا ہے اس نے کہا ہاں فرمایا اللہ کے نبیؐ نے اسی وقت سے کہ جب سلام کرے تم پر کوئی اہل کتاب سے تو تم اتنا ہی کہو اس کے

قُلْتُ قَالَ وَاِذَا جَاوُءُ وْكَ حَيُّوْكَ بِمَالَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ۔

جواب میں علیک ما قلت یعنی تجھی پر ہے جو تو نے کہا اور پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت: وَاِذَا جَاوُءُ وْكَ یعنی جب آتے ہیں تیرے پاس یعنی اہل کتاب دعا دیتے ہیں تجھ کو ایسی جو نہیں دی تجھ کو اللہ نے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۰۱ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَا جَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى دِيْنَارٌ قُلْتُ لَا يُطِيْقُوْنَهٗ قَالَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لَا يُطِيْقُوْنَهٗ قَالَ فَكَمْ قُلْتُ شَعِيْرَةٌ قَالَ اِنَّكَ لَزَهِيْدٌ قَالَ فَنَزَلَتْ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَاتٍ الْاٰيَةَ قَالَ فَبِیْ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔

۳۳۰۱: علی بن ابی طالبؓ نے کہا جب یہ آیت اتری: يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے ایمان والو جب کان میں بات کرو رسولؐ کے تو آگے بھیجو اس سے پہلے صدقہ مجھ سے فرمایا نبیؐ نے کہ کیا رائے ہے تیری (یعنی کیا صدقہ مقرر کیا جائے) ایک دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھیں گے اسکی فرمایا آدھا دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھیں گے اسکی' آپؐ نے فرمایا پھر کتنا میں نے کہا ایک جو' فرمایا آپؐ نے رو بہت کمی کرنے والا ہے پس یہ آیت اتری: ءَاَشْفَقْتُمْ کیا ڈر گئے تم کہ پہلے سے لا رکھو آگے مناجات اپنی کے صدقہ آخر آیت تک کہا علیؓ نے سو میرے اوپر فضل فرما کر ہلکا کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو (یعنی منسوخ ہو گیا)۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

تفسیر سورۂ حشر

۳۳۰۲ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِى النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِیَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِیَ الْفَاسِقِيْنَ۔

۳۳۰۲: عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جلا دیا رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے درختوں کو اور کاٹ ڈالے اور اس مقام کا نام بویرہ تھا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے آیت: مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ سے آخر تک یعنی نہیں کاٹا تم نے کوئی درخت کھجور کا اور نہ چھوڑا قائم اپنی جڑوں پر مگر اللہ کے حکم سے اور تا کہ ذلیل کرے وہ فاسقوں کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۰۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْتَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا قَالَ اللِّيْنَةُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْزِیَ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ اسْتَنْزَلُوْهُمْ مِنْ حُصُوْنِهِمْ قَالَ وَاُمِرُوْا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِیْ صُدُوْرِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَ تَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْاَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ لَنَا فِيْمَا قَطَعْنَا مِنْ اَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ

۳۳۰۳: ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں مَا قَطَعْتُمْ یعنی نہیں کاٹا تم نے کوئی لینہ یا چھوڑ دیا اس کو قائم اپنی جڑوں پر کہا ابن عباسؓ نے لینہ کھجور کا درخت ہے وَلِيُخْزِیَ الْفَاسِقِيْنَ یعنی تا کہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو کہا ابن عباسؓ نے اتار دیا ان کو مسلمانوں نے ان کے قلعوں سے کہا ابن عباسؓ نے اور جب حکم ہوا ان کو کھجور کے درختوں کے کاٹنے کا تو ان کے دل میں خیال آیا اور مسلمانوں نے کہا کہ کاٹے ہم نے بعضے درخت اور چھوڑ دیئے بعضے تو پوچھیں ہم رسول اللہ سے کہ جو درخت ہم نے کاٹے ہیں اس میں کچھ ثواب ہے اور جو چھوڑ دیئے ہیں اس میں کچھ عذاب ہے

اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا الْاٰيَةَ۔ پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مَا قَطَعْتُمْ سے آخر تک۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث حفص بن غیاث سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابن عباس کا روایت کی ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ہارون بن معاویہ سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حبیب بن ابی عمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث محمد بن اسماعیل بخاری نے مجھ سے سنی۔ **مترجم**: ترمذیؒ اس سند کی رو سے شیخ ہوئے بخاری کے فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

۳۳۰۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهٖ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا قُوْتُهٗ وَقُوْتُ صِبْيَانِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ نَوِّمِی الصِّبْيَةَ وَاَطْفِئِی السِّرَاجَ وَقَرِّبِیْ لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔

۳۳۰۴: ابی ہریرہؓ سے کہ ایک مرد انصاری کے پاس ایک مہمان آیا اور اس کے پاس کھانا نہ تھا مگر اس کا اور اس کے لڑکوں کا سو اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور مہمان کے آگے رکھ دے جو تیرے پاس ہو اس پر یہ آیت اتری: وَيُؤْثِرُوْنَ ...... یعنی مقدم رکھتے ہیں اپنی جانوں پر اگر چہ ان کو بھوک ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ خاتمہ سورہ حشر میں یہ مضامین ہیں حسب تفصیل ذیل تسبیح آسمان و زمین کی چیزوں کی قصہ یہود بنی نضیر کا اور کاٹ ڈالنا ان کے درختوں کا تقسیم فے کی حکم راضی رہنے کا رسول کے عطاء پر صفات مہاجرین اور انصار کے اور حسن نصرت انصار کی صفات ان مومنوں کی کہ بعد انصار و مہاجرین کے آئیں گے منافقوں کا وعدہ کرنا بنی نضیر کے یہود سے کہ ہم تمہارے رفیق ہیں امر تقویٰ اور فکر آخرت کا اور نہی اللہ سے غافل ہونے سے خاشع اور متصدع ہو جانا پہاڑ کا اگر اس پر قرآن اترے توحید الوہیت اور اسمائے الٰہی یعنی ملک و قدوس اور سلام و مہیمن و عزیز و جبار و متکبر وغیرہ تسبیح سماوات و ارض کی۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

سورۂ ممتحنہ تفسیر

۳۳۰۵ : عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَخَرَجْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِیْ مِنْ كِتَابٍ قُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ ابْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ مَا هٰذَا

۳۳۰۵: علیؓ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور زبیر اور مقداد بن اسود کو اور کہا جاؤ تم یہاں تک کہ پہنچو روضہ خاخ میں (اور وہ نام ہے ایک مقام کا) اور وہاں ایک عورت ہے اونٹ پر سوار اس کے پاس ایک خط ہے سو لو اس سے اور میرے پاس لاؤ پھر نکلے ہم دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے ہمیں لیے ہوئے یہاں تک کہ ہم روضہ میں پہنچے تو ہم کو ایک عورت ہودج میں ملی اور ہم نے کہا نکال تو خط اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا تو خط نکال نہیں تو سب کپڑے اتار کہا راوی نے پھر نکالا اس نے اپنی چوٹی میں سے کہا لائے ہم وہ خط آپ ﷺ کے پاس اور وہ حاطب بن بلتعہ کا لکھا ہوا تھا' مشرکین مکہ کے نام خبر دیتے تھے وہ اس کے ذریعہ سے آنحضرت ﷺ کے کسی بھید کی تب آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہے یہ اے حاطب انہوں نے عرض کی کہ

يَاحَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَأً مُلْصِقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَ لَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيْهِ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ السُّوْرَةَ قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ كَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ۔

جلدی نہ کریں آپ ﷺ مجھ پر اے اللہ کے رسول میں ایک آدمی ہوں ملا ہوا قریش میں اور نہیں ہوں ان کی قوم کا اور اور لوگ جو آپ ﷺ کے ساتھ مہاجرین ہیں ان کے قرابت والے مکہ میں کہ وہ حمایت کرتے ہیں ان کے اہل اور مال کی پھر جب میرا کوئی نسب ان میں نہیں ہے تو میں نے چاہا کہ ان پر احسان کروں کہ اس کی مروّت سے وہ میرے عزیزوں کی حمایت کریں اور یہ کام میں نے کفر وارتداد کی راہ سے نہیں کیا کہ اپنے دین سے پھر گیا ہوں اور نہ کفر سے راضی ہو کر پس نبی ﷺ نے فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا' عمرؓ نے عرض کی کہ اجازت دیجئے مجھ کو اے رسول اللہ کے کہ میں اس منافق کی گردن ماروں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ جنگ بدر میں حاضر ہو چکا ہے سو تم کیا جانو یقین ہے کہ اللہ نے جھانکا ہے بدر والوں پر اور فرمایا تم کچھ بھی کرو میں تم کو بخش چکا ہوں' کہا راوی نے اور اسی باب میں یہ آیت اتری: یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے ایمان والو میرے اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے آخر سورہ تک' عمرو جو راوی ہیں حدیث کے کہتے ہیں دیکھا میں نے ابی رافع کے بیٹے کو اور وہ کاتب تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث مانند اس کے سفیان بن عیینہ سے اور ذکر کیا انہوں نے یہی لفظ کہ علیؓ اور زبیر وغیرہ نے کہا نکال تو خط نہیں تو اتار سب کپڑے اور یہی حدیث مروی ہوئی ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے وہ روایت کرتے ہیں علیؓ بن ابی طالب سے مانند اسی روایت کے اور ذکر کیا بعضوں نے کہ انہوں نے کہا تو خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کریں گے۔

۳۳۰۶ : عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْتَحِنُ اِلَّا بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْاٰيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا امْرَاَةً يَمْلِكُهَا۔

۳۳۰۶: ام المومنین عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ کسی کو نہ آزماتے تھے مگر اس آیت سے اِذَا جَآءَكَ معمر نے کہا خبر دی مجھ کو ابن طاؤس نے اپنے باپ سے اور کہا ان کے باپ نے نہیں چھوا رسول اللہ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مگر جو آپؐ کے ملک ہوا یعنی اشترا یا نکاح سے' مراد یہ ہے کہ بیعت آپ ﷺ زبانی لیتے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۰۷ ـ ۳۳۰۸ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ امْرَاَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَاهٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَايَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَعْصِيَكَ فِيْهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ قُلْتُ يَا

۳۳۰۷ـ۳۳۰۸: ام سلمہ انصاریہؓ نے کہا کہ ایک عورت نے عرض کی کہ معروف سے کہا مراد ہے جس میں ہم کو آپؐ کی نافرمانی جائز نہیں آپؐ نے فرمایا وہ یہی ہے کہ نوحہ مت کرو تم' میں نے عرض کی اے رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِي فُلَانٍ قَدْ اَسْعَدُوْنِي عَلٰى عَمِّي وَلَا بُدَّلِي مِنْ قَضَآئِهِنَّ فَاَبٰى عَلَيَّ فَعَا تَبْتُهُ مِرَارًا فَاَذِنَ فِيْ قَضَائِهِنَّ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدَ قَضَا ئِهِنَّ وَلَا غَيْرِهٖ حَتّٰى السَّاعَةَ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَاَةٌ اِلَّا وَقَدْنَاحَتْ غَيْرِي۔

کے فلانے قبیلہ کی عورتیں نوحہ میں میرے شریک ہوئیں جب میں نے اپنے چچا پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اسکا بدلہ کرنا ضرور ہے۔ نبیؐ نے میری بات نہ مانی میں نے کئی بار عرض کیا تو مجھے اسکا بدلہ کرنے کی اجازت دی پھر نہ روئی میں انکے بدلہ کے بعد ان پر اور نہ کسی پر قیامت تک اور باقی نہ رہی کوئی عورت ان عورتوں سے جنہوں نے بیعت کی تھی مگر اس نے نوحہ کیا سوا میرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس باب میں ام عطیہ سے بھی روایت ہے عبداللہ بن حمید نے کہا ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء ہے اور وہ بیٹی ہیں یزید کے جو بیٹے ہیں سکن کے۔ مترجم :پوری آیت جس پر آپ ﷺ بیعت لیا کرتے تھے یہ ہے: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ [الممتحنة :١٢] یعنی اے نبی جب آئیں تیرے پاس مسلمان عورتیں قرار کرنے کو اس پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد نہ ماریں اور طوفان نہ لائیں اپنے ہاتھ پیروں میں باندھ کر (یعنی بے اصل جواز خود باندھ لیا ہو) اور نافرمانی نہ کریں وہ تیری کسی معروف میں (ام سلمہ ؓ کی روایت میں اسی معروف سے سوال ہوا ہے) کہ ان سے قرار لے اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا ہے مہربان انتہی اور اس حدیث سے نہی نکلی نوحہ کی اور نوحہ عرب میں ایسا مروج تھا کہ گویا صلہ رحم کا ایک جزوِ اعظم تھا اس لئے اس عورت نے اجازت مانگی کہ میں فلانے قبیلہ والوں کے شریک نوحہ ہوں گی کہ وہ میرے شریک ہوئی تھیں اور آپ نے اس کے عجز والحاح پر اجازت دی کہ بعد بدلہ اتارنے کے پھر کبھی نہ روئے شارع کو اختیار ہے کہ کسی کو براہ مصلحت اجازت دے مگر یہ سفہائے ہند کا معلوم نہیں اجازت کا پتہ کہاں سے آیا کہ ہر سال بارہ سو برس سے محرم میں روتے پیٹتے چلے آتے ہیں ان کا نوحہ تمام ہی نہیں ہوتا اب ان کے رونے پر ہمیں رونا آتا ہے معاذ اللہ من ذالک۔

سورہ ممتحنہ میں مضامین ذیل مندرج ہیں نہی دشمنان خدا کی دوستی سے اور موانع ان سے محبت کرنے کے نفع نہ دینا کسی کی اولاد و قرابت کا قیامت میں لازم ہونا پیروی ابراہیم کا ہم پر اور بے زار ہو جانا ان کا اپنی برادری کا بسبب ان کے شریک کے لازم ہونا مؤمنوں پر انبیاء کی پیروی کا اس امر میں کہ انہوں نے عداوت کفار سے کی رخصت حسن سلوک کی ان کافروں سے جنہوں نے مسلمانوں کو ایذا نہ دی مؤمنات کا امتحان حکم مؤمنوں کی بیبیوں کا جو کفار کے ہاتھ میں پڑ جائیں بیعت عورتوں کی نہی ان لوگوں کی محبت سے جو خدا کے غضب میں گرفتار ہیں مایوس ہونا کافروں کا اصحاب قبور سے۔

لطیفہ: گور پرست کافروں سے بدتر ہیں کہ ان کو اہل قبور سے امید ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّفِّ

سورۃ الصّف کی تفسیر

۳۳۰۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْ نَا نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ اَيَّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يَا

۳۳۰۹: عبداللہ بن سلامؓ نے کہا ہم چند یار رسول اللہؐ کے بیٹھے ہوئے تھے اور چرچا کیا ہم نے اس کا کہ اگر ہم جانتے کہ کونسا عمل اللہ کو پیارا ہے تو بیشک اس کو بجالاتے پس اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت :سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے آخر تک یعنی تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو ہے آسمان و زمین میں

أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيٰى فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ۔

اور وہ زبردست ہے حکمت والا اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو تم وہ جو کرتے نہیں' عبداللہ بن سلام نے کہا ہم پر پڑھی یہ سورۃ رسول اللہ ﷺ نے کہا ابو سلمہؓ نے کہ ہم پر پڑھی یہ سورت عبداللہ بن سلامؓ نے کہا یحییٰ نے ہم پر پڑھی ابو سلمہ نے کہا ابن کثیر نے کہ ہم پر پڑھی اوزاعی نے کہا عبداللہ نے کہ ہم پر پڑھی ابن کثیر نے۔

ف: اور محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے اس حدیث کی سند میں اوزاعی سے تو روایت کی ہے ابن مبارک نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے سلام کے ہیں یا روایت ہے ابو سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سلام سے اور روایت کی ولید بن مسلم نے یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کی روایت کی مانند۔

مترجم: یہ حدیث مسلسل بالقراۃ ہے کہ ہر شاگرد نے اپنے استاذ سے سورہ صف سنی ہے۔

سورہ صف میں فوائد پسندیدہ کا ایک پرا بندھا ہوا ہے کہ وصاف کی زبان اس کے وصف میں عاجز اور مدح کی لسان اس کی تبیان اوصاف سے قاصر یہ سورہ مجاہد فی سبیل اللہ کی فتح وظفر کا پروانہ ہے ہر قاتل فی سبیل اللہ اس کا دیوانہ ہے اس میں اول تسبیح سماوات وارض کی مسطور ہے پھر فضیلت قتال فی سبیل اللہ کی مذکور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب ہے اور ان کی اذیت دینے کا سوال و جواب پھر بشارت ہمارے نبی ﷺ کی عیسیٰ کی زبان سے اور ظلم مفتریوں کا اور ارادہ کفار کا کہ نور خدا کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور فضیلت جہاد کی جیسے دوزخ سے نجات پانا بہتر ہونا جہاد کا وعدہ مغفرت ذنوب کا دخول جنت کا اور وعدہ فتح وظفر کا مجاہدوں کے لئے اور خطاب مؤمنوں کو کہ انصار اللہ ہو جاؤ۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

تفسیر سورۃ الجمعہ

۳۳۱۰ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ فِيْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْكَانَ الْإِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَا وَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔

۳۳۱۰: ابو ہریرہ نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے جب سورہ جمعہ اتری اور پڑھا اس کو آپؐ نے پھر جب پہنچے اس لفظ پر وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی بھیجا اللہ نے نبی کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اسکی اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور ان لوگوں کیلئے جو ابھی ان سے نہیں ملے پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہؐ! وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے ابھی نہیں ملے پھر حضرتؐ نے اس سے کچھ نہ فرمایا اور سلمان ہمارے درمیان تھے پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک سلمان رکھا اور فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو اتار لاتے چند مردانِ خدا ان لوگوں میں سے یعنی اہل فارس سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحییٰ بن معین نے ان کو ضعیف کہا ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے اور ابو الغیث کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن زید مدینہ کے ہیں اور ثور بن یزید شام کے۔

۳۳۱۱ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا اِذْقَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْلَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا ۔

۳۳۱۱: جابرؓ نے کہا نبی ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کہ ایک بنجارہ آیا مدینہ میں (اور پہلے سے گرانی بہت تھی) سو دوڑ پڑے اس پر یار نبیؐ کے کہ ان میں ابوبکرؓ وعمرؓ بھی تھے۔ پس اتری یہ آیت: وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً یعنی جب دیکھتے ہیں کوئی سوداگری یا کھیل کود کی چیز دوڑ جاتے ہیں اُس طرف اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں آخر آیت تک۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **خاتمہ** : سورہ جمعہ میں تسبیح اللہ تعالیٰ کی اور اسمائے حسنیٰ میں سے ملک وقدوس وعزیز وحکیم مذکور ہے اور تمنن بعث رسول پر اور تمثیل علمائے بے عمل کی گدھے کے ساتھ یہود کو خطاب کہ اگر خدا کے دوست ہو موت کی آرزو کرو لقائے موت ضرور ہے نماز جمعہ کی طرف چلنے کا حکم اذان کے وقت بعد نماز کے منتشر ہو جانے کا حکم ذکر الٰہی کا حکم شکایت ان لوگوں کی جو لہو و تجارت کی طرف رسول ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے۔

سُوْرَةُ الْمُنَافِقِيْنَ

تفسیر سورۂ منافقون

۳۳۱۲ : عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَكُنْتُ مَعَ عَمِّيْ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيِّ ابْنَ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَمِّيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَكَذَّبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَدَّقَهٗ فَاَصَابَنِيْ شَيْءٌ لَمْ يُصِبْنِيْ شَيْءٌ قَطُّ مِثْلُهٗ لَمْ يُصِبْنِيْ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عَمِّيْ مَا اَرَدْتَّ اِلَّا اَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَبَعَثَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَاَهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَقَدْ صَدَّقَكَ ۔

۳۳۱۲: زید بن ارقمؓ نے کہا میں اپنے چچا کے ساتھ تھا تو سنا میں نے عبداللہ بن ابی کو کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتا تھا مت خرچ دو ان لوگوں کو جو رسول اللہؐ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ چلے جائیں اور اگر ہم پھر کر جائینگے مدینہ میں تو نکال دینگے عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو (اصحاب اور مہاجرین کو اس نے ذلیل کیا) پس ذکر کیا میں نے اسکا اپنے چچا سے اور انہوں نے ذکر کیا رسول اللہؐ سے پھر مجھ کو بلایا آپؐ نے اور میں نے آپؐ سے ذکر کیا آپؐ نے ایک شخص کو عبداللہ اور اسکے رفیقوں کے پاس بھیجا اور انہوں نے آ کر قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی اور رسول اللہؐ نے مجھے جھٹلایا اور ان کو سچا جانا سو مجھے ایسا رنج ہوا کہ کبھی ویسا نہ ہوا تھا اور میں اپنے گھر بیٹھ رہا سو میرے چچا نے کہا تو نے یہی چاہا تھا کہ نبیؐ تجھے جھٹلا دیں اور تجھ پر خفا ہوں سو اتاری اللہ نے یہ سورت: اِذَا جَآءَكَ.... سے آخر تک سو بلایا مجھے رسول اللہؐ نے اور پڑھی آپؐ نے یہ سورت فرمایا آپؐ نے اللہ نے تجھے سچا کیا۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۱۳ : عَنْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مَعَنَا اُنَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ الْمَاءَ وَكَانَ الْاَعْرَابُ يَسْبِقُوْنَا اِلَيْهِ فَسَبَقَ

۳۳۱۳: زید بن ارقمؓ نے کہا جہاد کو نکلے ہم رسول اللہؐ کے ساتھ (یعنی غزوہ بنی مصطلق میں) اور ہمارے ساتھ کچھ گاؤں کے لوگ تھے سو ہم پانی پر دوڑنے لگے اور گاؤں کے لوگ ہم سے آگے پانی پر پہنچے سو ایک گنوار

اَعْرَابِیٌّ اَصْحَابَهٗ فَيَسْبِقُ الْاَعْرَابِیُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهٗ حِجَارَةً وَيَجْعَلُ النِّطْعَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَجِيْءَ اَصْحَابُهٗ قَالَ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْرَابِيًّا فَاَرْخٰى زِمَامَ نَاقَتِهٖ لِتَشْرَبَ فَاَبٰى اَنْ يَّدَعَهٗ فَانْتَزَعَ قِبَاضَ الْمَاءِ فَرَفَعَ الْاَعْرَابِیُّ خَشَبَةً فَضَرَبَ بِهَا رَاْسَ الْاَنْصَارِيِّ فَشَجَّهٗ فَاَتٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ رَاْسَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَخْبَرَهٗ كَانَ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَغَضِبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ثُمَّ قَالَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ يَعْنِي الْاَعْرَابَ وَ كَانُوْا يَحْضُرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا انْفَضُّوْا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَاْتُوْا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَاْكُلْ هُوَ وَ مَنْ عِنْدَهٗ ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْكُمُ الْاَذَلَّ قَالَ زَيْدٌ وَاَنَا رِدْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ فَاَخْبَرْتُ عَمِّيْ فَانْطَلَقَ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَلَفَ وَ جَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَذَّبَنِيْ قَالَ فَجَاءَ عَمِّيْ اِلَيَّ فَقَالَ مَا اَرَدْتَ اِلٰى اَنْ مَقَتَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَاْسِيْ مِنَ الْهَمِّ اِذْ اَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَكَ اُذُنِيْ وَضَحِكَ فِيْ وَجْهِيْ فَمَا كَانَ يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الْخُلْدَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَحِقَنِيْ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ مَاقَالَ لِيْ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهٗ عَرَكَ اُذُنِيْ

اپنے اصحاب سے آگے پہنچا پس آگے بڑھتا ایک اعرابی اور حوض بھرتا اور گرداس کے پتھر لگاتا اور اس پر ایک چمڑا ڈال دیتا اس لیے کہ آجائیں یار اُس کے (اور تاکہ اور شخص پانی نہ لے سکے) پھر ایک انصاری اس گنوار کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کی مہار لٹکادی کہ وہ پانی پی لے اس گنوار نے پانی نہ پینے دیا اور نکال لیا انصاری نے پانی کی روک کو (یعنی پتھر وغیرہ دُور کردیئے کہ پانی بہ جائے) سو اعرابی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر ماری اور اس کا سر پھٹ گیا پس آیا وہ انصاری عبداللہ بن ابیؓ کے پاس جو سردار تھا منافقوں کا اور خبر کی اس کو اور وہ انصاری اس کے یاروں میں تھا تو غصہ میں آیا عبداللہ بن ابی اور کہا مت خرچ کرو ان لوگوں پر جو رسول اللہؐ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جائیں وہ اس کے پاس سے مراد لیتا تھا وہ ان سے اعراب کو اور حاضر ہوتے تھے اعراب رسول اللہؐ کے پاس کھانے کے وقت سو کہا عبداللہ بن ابیؓ نے جب اعراب چلے جائیں محمدؐ کے پاس سے تب تم کھانا لے کر جاؤ محمدؐ کے پاس کہ وہ اور جو ان کے پاس ہیں کھائیں پھر کہا اس نے اپنے یاروں سے کہ اگر ہم لوٹ کر جائیں مدینہ کی طرف تو چاہیے کہ نکال دیں عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو یعنی اعراب کو زیدؓ نے کہا اور میں رسول اللہؐ کے پیچھے سوار تھا اور میں نے عبداللہؓ کی بات سن کر اپنے چچا کو خبر دی اور انہوں نے جا کر رسول اللہ کو خبر دی سو رسول اللہؐ نے عبداللہؓ کی طرف کسی کو بھیجا اور اس نے آن کر قسم کھائی اور انکار کیا، کہا زیدؓ نے پھر سچا جانا اس کو رسول اللہؐ نے جھٹلا دیا مجھ کو کہا زید نے کہ پھر میرے چچا میرے پاس آن کر کہنے لگے تو نے یہی چاہا تھا کہ رسول اللہؐ تجھ پر غصے ہوں اور تجھے جھٹلا دیں وہ اور سب مسلمان کہا زید نے پھر مجھے ایسا رنج ہوا کہ کسی کو نہ ہوا ہوگا راوی نے کہا کہ پھر میں حضرتؐ کے ساتھ چلا جاتا تھا سفر میں اپنا سر جھکائے ہوئے کہ آئے میرے پاس رسول اللہؐ اور میرا کان اومیٹھا اور میرے سامنے ہنسے سو مجھے اگر ساری دنیا کی زندگی ملتی (ایک نسخہ میں ہے کہ ہمیشہ کی جنت ملتی) جب بھی میں اتنا خوش نہ ہوتا، پھر مجھے ابوبکرؓ ملے اور پوچھا کہ تم سے رسول اللہؐ نے کیا کہا میں نے کہا کچھ کہا تو نہیں مگر میرا

وَضَحِكَ فِيْ وَجْهِيْ فَقَالَ اَبْشِرْ ثُمَّ لَحِقَنِيْ عُمَرُ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ قَوْلِيْ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَرَأَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُوْرَةَ الْمُنَافِقِيْنَ۔

کان ملا اور میرے روبرو ہنسے تو کہا ابوبکرؓ نے کہ تجھے بشارت ہو پھر ملے عمرؓ ان سے بھی میں نے وہی کہا جو ابوبکرؓ سے کہا پھر جب صبح ہوئی رسول اللہؐ نے سورۂ منافقین پڑھی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۱۴ : عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ لَئِنْ رَجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَحَلَفَ مَا قَالَهٗ فَلَامَنِيْ قَوْمِيْ فَقَالُوْا مَا اَرَدْتَ اِلٰى هٰذِهٖ فَاَتَيْتُ الْبَيْتَ وَ نِمْتُ كَئِيْبًا حَزِيْنًا فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْاَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا۔

۳۳۱۴: حکم بن عتیبہ نے کہا سنا میں نے محمد بن کعبؓ قرظی سے چالیس برس ہوئے وہ کہتے تھے زید بن ارقم نے کہا کہ عبداللہ بن ابیؒ نے غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو عزت والے لوگ ذلت والوں کو نکال دیں گے یعنی غربائے اصحاب کو زید نے کہا پھر آیا میں نبیؐ کے پاس اور میں نے ان سے ذکر کیا اور عبداللہ قسم کھا گیا میں نے تو کہا ہی نہیں اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگے تو کیا چاہتا تھا یعنی اس جھوٹ بولنے سے' میں گھر آیا اور غمگین ہو کر سو گیا اور آئے میرے پاس نبیؐ یا میں آپؐ کے پاس گیا اور فرمایا آپؐ نے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے سچا کیا کہا زید نے اور اتری یہ آیت هُمُ الَّذِيْنَ آخر تک یعنی وہی لوگ ہیں کہ کہتے تھے مت خرچ کرو ان لوگوں پر جو رسولؐ کے پاس ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جائیں آخر آیت تک۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۱۵ : عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَرَوْنَ اَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِيْ مُصْطَلِقٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالُوْارَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلٍ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّمِنْهَا الْاَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا

۳۳۱۵: جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک جہاد میں تھے سفیان نے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ غزوہ بنی المصطلق تھا سو ایک مہاجر نے ایک انصاری کے چوتڑ پر گھونسا مارا اور مہاجری پکارا اے مہاجروں اور انصاری نے کہا اے انصار کے لوگو! حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پکار سن کر فرمایا جاہلیت کی پکار کیوں ہونے لگی لوگوں نے کہا ایک مہاجر نے کسی انصاری کے گھونسا مارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پکار کو جانے دو خراب ہے۔ جب عبداللہ بن ابی نے سنا کہا ان لوگوں نے ایسا کیا جب ہم مدینہ جائیں گے عزت دار لوگ ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ عمرؓ نے کہا اے رسول اللہ کے مجھ چھوڑ یئے کہ گردن ماروں اس منافق کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو لوگ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے یاروں کو مارتا ہے عمرو بن دینار کے سوا اور راویوں نے کہا کہ عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ نے کہا کہ ہرگز یہاں سے نہ جائیں گے جب تک تو

يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو فَقَالَ لَهٗ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ اَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَزِيْزُ فَفَعَلَ۔

اقرار نہ کرے کہ تو ذلیل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عزت والے اس نے اقرار کیا۔ (سبحان اللہ باپ منافق بیٹا مؤمن)۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۱۶ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يُبَلِّغُهٗ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهٖ اَوْيَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكٰوةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْاَلِ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللّٰهَ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ فَقَالَ سَاَتْلُوْ عَلَيْكَ قُرْاٰنًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ يَاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلُ رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الزَّكٰوةَ قَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْنِ فَصَاعِدًا قَالَ فَمَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَعِيْرُ۔

۳۳۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا جس کو اتنا مال ہو کہ حج کو جا سکے یا واجب ہو اس پر زکوٰۃ اور نہ ادا کرے حج اور نہ زکوٰۃ تو موت کے وقت آرزو کرے گا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا اے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما! اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو کفار کریں گے تو کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میں تم پر قرآن پڑھتا ہوں يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ سے بِمَا تَعْمَلُوْنَ تک۔ اے ایمان والو! غافل نہ کر دے تم کو مال و اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جس نے یہ کیا وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانے والے اور خرچ کرو جو دیا ہم نے تم کو پہلے اس سے کہ آئے تم کو موت اور وہ کہنے لگے اے پروردگار میرے کیوں نہ مہلت دی مجھ کو تو نے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا آخر آیت تک ایک نے پوچھا کہ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے زکوٰۃ کہا ابن عباسؓ نے جب دوسو درہم ہو جائیں یا زیادہ ایک نے پوچھا کب حج فرض ہوتا ہے کہا جب توشہ اور سواری ہو۔

ف: روایت کی ہم سے عبد حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے یحییٰ بن ابی حیہ سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے ایسی ہی روایت کی ابن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی خباب سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ عبدالرزاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور ابو خباب قصاب کا نام یحییٰ ہے اور وہ قوی نہیں حدیث میں۔ **خاتمہ**: سورہ منافقون میں جھوٹی گواہی منافقوں کی نبی ﷺ کی رسالت پر شکایت ان کے ایمان کی اور ارتداد ان کا شکایت ان کی فربہی کی شکایت ان کے جبن کی منع کرنا منافقوں کا انفاق مال سے خطاب مومنوں کو کہ تمہیں اموال وغیرہ غافل نہ کریں حکم انفاق مال کا تاخیر نہ ہونا اجل میں۔

سُوْرَةِ التَّغَابُنِ

تفسیر سورۂ تغابن

۳۳۱۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ رِجَالٌ اَسْلَمُوْا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَاَرَادُوْا اَنْ يَّاْتُوا النَّبِيَّ ﷺ

۳۳۱۷: ابن عباسؓ سے کسی نے یہ آیت پوچھی اے ایمان والو تمہاری بیبیوں اور اولاد سے بعض تمہارے دشمن ہیں سو ان سے بچو کہ یہ کس کے حق میں اتری انہوں نے کہا وہ کچھ لوگ تھے کہ اسلام لائے تھے مکہ میں اور ارادہ کیا انہوں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر

فَاَبٰی اَزْوَاجُهُمْ وَاَوْلَادُ هُمْ اَنْ يَدَعُوْهُمْ اَنْ يَاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوْا فِي الدِّيْنِ هَمُّوْا اَنْ يُّعَاقِبُوْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ الْاٰيَةَ ۔

ہوں اور ان کی عورتوں اور اولاد نے روکا پھر جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لوگوں کو دیکھا کہ دین میں بہت ہوشیار ہو گئے اور ارادہ کیا انہوں نے کہ اپنی اولاد کو سزا دیں سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یعنی فرمایا کہ ان کا قصور معاف کرو سو اللہ تعالیٰ نے یہی آیت اتاری۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **خلاصہ** : سورہ تغابن میں مذکور ہے تسبیح اور ملک اور حمد باری تعالیٰ کی' پیدا ہونا کافر اور مؤمن کا' کافران سابق کے عذاب کا ذکر' انکار بعث کرنا کافروں کا' حکم ایمان لانے کا' یوم التغابن یعنی قیامت کا بیان' مصیبت بے حکم اس کے نہیں آتی اطاعت خدا اور رسول کا حکم' توحید الوہیت' عدو ہونا بعض اموال و اولاد کا' امر خدا سے ڈرنے کا جہاں تک ہو سکے' وعدہ تضاعف اجر و مغفرت کا واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے جہاد میں مال خرچا' علم اس تعالیٰ کا غیب و شہادت پر۔

وَمِنْ سُوْرَةِ التَّحْرِيْمِ

تفسیر سورۂ تحریم

۳۳۱۸ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَ حَجَجْتُ مَعَهٗ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فَقَالَ لِيْ وَعَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَاَلَهٗ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ لِيْ هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيْثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْ نَا قَوْ مًا تَغْلِبُهُمْ نِسَا ؤُ هُمْ فَطَفِقَ نِسَآءُ نَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَآءِ هِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَاَتِيْ فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ مَاتُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَا جِعْنَهٗ

۳۳۱۸ : ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمرؓ سے کہ وہ کون عورتیں ہیں حضرت کی بیبیوں میں سے جن کے حق میں اللہ نے فرمایا اگر رجوع کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے دل یہاں تک کہ حج کیا عمرؓ نے اور میں نے ان کے ساتھ سو میں نے پانی ڈالا ان پر ڈولچی سے اور وضو کیا انہوں نے میں نے کہا اے امیر المؤمنین وہ عورتیں حضرتؐ کی بیبیوں میں سے کون ہیں جن کو اللہ فرماتا ہے اگر رجوع کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے دل سو مجھ سے کہا حضرت عمرؓ نے تعجب ہے اے ابن عباسؓ یعنی تمہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہا زہری نے برا لگا ان کو ابن عباسؓ کا پوچھنا مگر چھپایا نہیں پھر کہا انہوں نے کہ وہ عائشہؓ ہیں اور حفصہؓ پھر مجھ سے قصہ شروع کیا اس کا اور کہنے لگے ہم قریشی لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے کہ عورتیں ان کو دباتی ہیں سو ہماری عورتیں بھی ان کی عادتیں سیکھنے لگیں سو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے اس کا جواب دینا برا لگا اس نے کہا تم کیوں برا مانتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ حضرت کی بیبیاں ان کو جواب دیتی ہیں اور دن سے رات تک ان کو چھوڑ دیتی ہیں۔ کہا عمرؓ نے میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس نے ایسا کیا محروم ہو گئی اور نقصان پایا اور میں بنی امیہ کے محلے میں مدینہ کی

وَتَهْجُرُهُ اِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِيْ بِالْعَوَالِيْ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ وَاَنْزِلُ يَوْمًا فَاٰتِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَكُنَّا نُحَدِّثُ اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا قَالَ فَجَآءَنِيْ يَوْمًا عِشَآءً فَضَرَبَ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ اَجَآءَتْ غَسَّانُ قَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ قَالَ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُّ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا هِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِيْ هُوَذَا مُعْتَزِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَاَتَيْتُ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَّبْكُوْنَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا ضِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ اَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

بلندی پر تھا اور میرا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ باری باری آیا کرتے تھے ہم اور وہ رسول اللہؐ کے پاس تو ایک دن وہ آتا تھا اور اس کی خبر دیتا تھا اور ہم میں چرچا تھا کہ غسان اپنے گھوڑوں کے نعل لگا رہا ہے کہ ہم سے لڑے کہا نے عمرؓ نے کہ ایک دن رات کو آن کر اس انصاری نے دروازہ ٹھونکا اور میں نکلا اس نے کہا ایک بڑی بات ہوئی میں نے کہا کیا غسان آیا اس نے کہا نہیں اس سے بڑی' طلاق دی رسول اللہؐ نے اپنی بیبیوں کو میں نے اپنے دل میں کہا حفصہؓ محروم ہوئی اور ٹوٹے میں پڑی میں پہلے ہی سے خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا' کہا عمرؓ نے جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے لیے اور چلا اور حفصہؓ کے پاس گیا' وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیا تم کو رسول اللہؐ نے طلاق دی؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتی وہ اس جھروکے میں بیٹھے ہیں' کہا عمرؓ نے کہ پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ میرے لیے پھر وہ حضرت کے پاس گیا اور نکلا اور کہا کہ میں نے تمہاری خبر کی مگر حضرت کچھ نہ بولے کہا انہوں نے کہ میں مسجد میں گیا اور منبر کے پاس دو چار آدمی رو رہے تھے میں ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ پر وہی فکر غالب ہوئی اور میں لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ تو عمرؓ کے لیے وہ پھر گیا اور نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا اور حضرت کچھ نہ بولے پھر میں مسجد کو گیا اور بیٹھا پھر مجھے وہی فکر غالب ہوئی اور پھر آیا میں اس لڑکے کے پاس اور میں نے کہا اجازت مانگ عمرؓ کے لیے پھر وہ اندر گیا اور نکلا اور کہا میں نے حضرتؐ سے ذکر کیا اور وہ کچھ نہ بولے پھر میں نے پیٹھ موڑی چلنے کو اور لڑکا مجھے بلانے لگا اور کہا اندر آؤ تمہیں اجازت ملی حضرت عمرؓ نے کہا پھر میں نبیؐ کے پاس گیا اور آپؐ ایک بوریے پر تکیہ لگائے تھے کہ میں نے اس کا نشان دیکھا آپؐ کے دونوں بازوؤں میں اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا طلاق دیا آپؐ نے اپنی بیبیوں کو آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ بہت بڑا ہے یا رسول اللہ آپؐ! دیکھیے ہم قریش لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب مدینہ آئے ہم نے ایسے لوگ پائے جن کو عورتیں دباتی تھیں اور ہماری عورتیں بھی ان کی

قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَاِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِىْ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ اُذِنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَاَيْتُ اَثَرَهٗ فِىْ جَنْبَيْهِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَ نِسَآءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ رَاَيْتَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرُ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَآؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِ هِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَاَتِىْ فَاِذَا هِىَ تُرَاجِعُنِىْ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ مَاتُنْكِرُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَتَهْجُرُهٗ اِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ اَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهٗ اِحْدَانَا الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَتْ اَتَاْمَنُ اِحْدَ اكُنَّ اَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِىَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَا تُرَاجِعِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْاَلِيْهِ شَيْئًا وَسَلِيْنِىْ مَا بَدَالَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكِ اَوْسَمَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَبَسَّمَ اُخْرٰى فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَاْنِسُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعْتُ رَاْسِىْ فَمَارَاَيْتُ فِى الْبَيْتِ اِلَّا اُهْبَةً ثَلَاثَةً فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُوَسِّعَ عَلٰى اُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلٰى فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَهٗ

عادت سیکھنے لگیں۔ سو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی۔ مجھے بہت برا لگا اس نے کہا تم کو کیوں برا لگا اللہ کی قسم حضرت کی بیبیاں تو حضرت کو جواب دیتی ہیں اور ان میں کی ایک ایک حضرت سے خفا رہتی ہے دن سے رات تک عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے حفصہؓ سے کہا تو کیا جواب دیتی ہے رسول اللہؐ کو اس نے کہا ہاں اور خفا رہتی ہے ہم میں کی ایک ایک دن سے رات تک میں نے کہا بیشک جس نے ایسا کیا تم میں سے وہ تو خراب ہوگئی اور نقصان پایا' کیا تم میں سے ہر ایک اس بات سے ڈرتی نہیں کہ اللہ اس پر غصہ ہو اپنے رسول کے غصہ کے سبب سے اور وہ ہلاک ہو جائے پس نبیؐ مسکرائے اور میں نے کہا حفصہؓ سے مت جواب دے تو کبھی نبیؐ کو اور مت مانگ ان سے کوئی چیز اور مجھ سے مانگ لیا کر جو تیرا جی چاہے اور اس خیال میں مت رہ کہ (یاد رکھ) تیری سوت تجھ سے خوبصورت اور چہیتی ہے نبیؐ کی یعنی تو اسکی برابری نہ کر' نبیؐ پھر مسکرائے پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! میں آپ کا دل بہلاؤں آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو گھر میں کچھ نظر نہ آیا سوا تین چمڑوں کے میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے دعا کیجئے اللہ سے کہ وہ کشادگی دے آپؐ کی امت کو اس نے کشادگی دی ہے فارس اور روم کو حالانکہ وہ عبادت نہیں کرتے اسکی پھر آپؐ اٹھ بیٹھے اور کہا تم ابھی تک شک میں ہو اے ابن خطابؓ! وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ انکی نیکیوں کا بدلہ دُنیا میں مل گیا' کہا عمرؓ نے کہ آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ اپنی عورتوں کے پاس نہ جائیں گے مہینے تک سو عتاب کیا ان پر اللہ نے اور حکم کیا انکو کفارہ کا زہری نے کہا کہ عروہؓ نے مجھے خبر دی کہ عائشہؓ نے کہا جب انتیس دن گزر رہے آئے ہمارے پاس نبیؐ اور شروع کیا مجھ ہی سے اور فرمایا اے عائشہؓ میں تم سے ایک بات ذکر کرنے والا ہوں تم اسکا جواب بغیر ماں باپ کے مشورے کے نہ دینا' پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی' اے نبی کہہ دو اپنی بیبیوں سے آخر آیت تک عائشہؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھے انکے چھوڑنے کا حکم نہ کریں گے تو میں نے کہا اس میں ماں باپ سے مشورہ لینا کیا ضرور ہے میں اللہ اور

فَاسْتَوٰى جَالِسًا فَقَالَ اَفِي شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ اَقْسَمَ اَنْ لَا يَدْخُلَ عَلٰى نِسَائِهٖ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَجَعَلَ لَهٗ كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَبِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَامِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ الْاٰيَةَ قَالَتْ عَلِمَ وَاللّٰهِ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ فَقُلْتُ اَفِيْ هٰذَا اَسْتَامِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تُخْبِرْ اَزْوَاجَكَ اِنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَعَثَنِي اللّٰهُ مُبَلِّغًا وَلَمْ يَبْعَثْنِيْ مُتَعَنِّتًا۔

رسولؐ اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں معمر نے کہا خبر دی مجھے ایوب نے کہ عائشہؓ نے کہا اے رسول اللہ کے اپنی بیبیوں کو آپ خبر نہ دیجئے کہ میں نے آپؐ کو اختیار کیا نبیؐ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے پیغام پہنچانے کیلئے بھیجا ہے نہ مشقت میں ڈالنے کیلئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور کئی سندوں سے مروی ہے ابن عباسؓ سے۔ **خاتمہ**: سورہ تحریم میں مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہیں خطاب نبی ﷺ کو کہ حلال کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتا ہے ایسی قسم کہ جس کے سبب سے ایک حلال کو حرام کریں اس کے کھولنے کا حکم حضرت ﷺ نے جو خفیہ بات کہی اپنی بیبیوں سے اس کا بیان توبہ کی ترغیب عائشہؓ اور حفصہؓ کو دوستی اور حمایت خدا اور جبرائیل اور صالحین مومنین کی نبی ﷺ کے ساتھ نبی ﷺ اگر طلاق دے تو اس سے بہتر بیبیاں ملیں دوزخ کا بیان کافروں کا عذر قبول نہ ہونا توبہ نصوح کا حکم عزت نبی ﷺ کی قیامت میں پل صراط پر نور کا بیان کافروں اور منافقوں سے جہاد اور سختی کا حکم نوحؑ اور لوطؑ کی بیبیوں کا حال فرعون کی بی بی اور مریم علیہا السلام کا حال۔

سورۂ ملک کی تفسیر

سورۃ الملک کی تفسیر اگرچہ مؤلف نے بیان نہ فرمائی مگر مضامین اس کے حسب تفصیل ذیل ہیں:

برکت اور ہاتھ اور قدرتِ الٰہی کا بیان موت اور حیات کا بیان' خلق سماوات کا بیان' جہنم کے عذاب کا بیان' وعدہ مغفرت اور اَجر کا' اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے اللہ کے علم کا بیان' اللہ کا آسمانوں پر ہونا' مکذبانِ سابق کے ہلاک کا بیان' چڑیوں کے ہوا میں اُڑنے کا بیان' ناصر ورزاق نہ ہونا کسی کا سوا اس کے نیک راہ اور گمراہ کا بیان' سمع وابصار وافئدہ کا بیان' جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لئے قادر ہونا اس تعالیٰ کا ہلاک پر انبیاء کے ایمان اور توکل کا حکم' پانی سکھا دینے کا بیان۔

وَمِنْ سُوْرَةِ نٓ وَالْقَلَمِ

سورۂ نون والقلم کی تفسیر

۳۳۱۹: عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اُنَاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ

۳۳۱۹: عبدالواحد بن سلیم سے کہا میں مکہ میں آیا اور عطا ابن ابی رباح سے ملا اور میں نے کہا اے ابا محمد ہمارے یہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں' عطا نے کہا میں ولید بن عبادہ سے ملا انہوں نے کہا میرے باپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ اُكْتُبْ فَجَرٰى بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ وَ فِي الْحَدِيْثِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہلے اللہ نے قلم بنایا اور اس سے کہا لکھ جو ہونے والا ہے اب تک' اس نے لکھا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عباسؓ کی سند سے۔

خاتمہ: سورہ نون میں حسب تفصیل ذیل مضامین مندرج ہیں قلم اور مکتوب کی قسم نفی جنون کی نبی ﷺ سے' جاننا اس تعالیٰ کا نیکوں اور بدوں کو' نہی جھوٹے اور ست لوگوں کی اطاعت سے' دس برائیاں منکران آیات اور نافرمان رسول ﷺ کی' قصہ اصحاب باغ کا اور جل جانا' اس کا وعدہ جنت کا متقیوں کے لئے' کافروں سے سوال کہ تم اپنی نجات پر کوئی دلیل کتاب سے رکھتے ہو یا کوئی اقرار نامہ تمہارے پاس ہے یا تمہارے شرکاء بچا سکتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی ساق مبارک کھلنے کا وعدہ' کافروں کو مہلت دینے کا بیان' نبی ﷺ کو صبر کا حکم' نصیحت ہونا قرآن کا سارے جہان والوں کے لئے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَاقَّةِ

سورۂ حاقہ کی تفسیر

۳۳۲۰۔۳۳۲۱: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَآءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِيْهِمْ اِذْمَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بُعْدُ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِيْ قَالَ فَاِنَّ بُعْدَمَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْثَلَاثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَآءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَدَ هُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَ اَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْ عَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَابَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُوْرِ هِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ۔

۳۳۲۰۔۳۳۲۱: عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن المطلب نے کہا میں بطحاء میں ایک صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کی جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک بدلی آئی اور لوگ اسے دیکھنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو اس کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا ہاں یہ سحاب ہے آپ نے فرمایا مزن ہے لوگوں نے کہا ہاں مزن ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنان ہے لوگوں نے کہا عنان ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو زمین سے آسمان کتنی دور ہے لوگوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا فرق ہے اور جو آسمان کے اوپر ہے وہ بھی اتنی ہی دور ہے یہاں تک کہ سات آسمان گن دیئے پھر فرمایا ساتوں آسمان پر ایک دریا ہے کہ اس کے اوپر کا کنارہ نیچے سے ایسا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جنگلی بکروں کی صورت کہ ان کے کُھر سے ٹخنے تک اتنا فرق ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرا پھر ان کی پیٹھ پر عرش ہے کہ اس کا نیچے کا کنارہ اوپر سے اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے اوپر اللہ ہے۔

ف: عبد بن حمید نے کہا میں نے یحییٰ بن معین سے سنا ہے کہتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن سعد کیوں نہیں جاتے حج کو کہ لوگ اس سے یہ حدیث سن لیں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ولید بن ابی ثور نے روایت کی سماک سے اس کی مانند اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی شریک نے سماک سے اس حدیث میں سے کچھ تھوڑی سی اور موقوف کیا اس کو اور نہیں مرفوع کیا اس کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہیں روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی سے کہ ان کے باپ عبداللہ نے ان کو خبر دی کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں ایک خچر پر سوار اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا وہ کہتا تھا مجھے آنحضرت ﷺ نے پہنایا ہے۔ مترجم :شاید مؤلفؒ نے یحییٰ بن موسیٰ کی روایت اس لئے ذکر کی کہ معلوم ہو جائے کہ عبداللہ تابعی ہیں اور اس حدیث میں بخوبی تصریح ہے اس کی کہ وہ تعالیٰ بذاتہ عرش پر ہے اور یہی عقیدہ ہے سلف صالحین کا۔ **خاتمہ**: سورہ الحاقہ میں حال قیامت اور ہلاک ثمود و عاد و فرعون اور مؤتفکات اور ہلاک قوم نوحؑ اور نفخ صور اور قیامت کے حال اور اصحاب یمین وشمال کی کیفیت اور قرآن کی تصدیق اور قرآن کا تذکرہ ہونا متقیوں کے لئے مذکور ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ سَاَلَ سَائِلٌ

۳۳۲۲ : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ۔

سورۂ معارج کی تفسیر

۳۳۲۲: ابوسعیدؓ نے آنحضرتؐ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ [۸] یعنی جس دن آسمان مانند مہل کے ہو جائے گا آپؐ نے فرمایا مہل سے مراد یہ ہے کہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہو جائے پھر جب کافر کے منہ کے پاس لائیں اسکے منہ کہ کھال گر جائے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین کی روایت سے۔ مترجم :اس حدیث کو مؤلف نے جو اس سورت کی تفسیر میں ذکر کر دیا یہ مسامحہ ہے اس سورت میں مُهْلِ کا لفظ آسمان کی صفت میں مذکور ہے جو قیامت میں ہوگی اور حضرت اس مُهْلِ کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو کافروں کو پلایا جائے گا جس کا ذکر اس آیت میں ہے: كَالْمُهْلِ يَشْوِی الْوُجُوْهَ...... (الکھف : ۲۹)۔

خاتمہ: سورہ معارج میں عذاب کا ذکر ہے اور اللہ نے ذی المعارج ہونے کا اور چڑھنا ملائکہ اور روح کا اسی کی طرف اور پچاس ہزار برس کا ہونا روز قیامت کا صبر کا حکم قیامت کے آثار کافروں کی خرابی دوزخ کا مدبر اور متولی اور بخیل کو پکارنا ہلوع ہونا انسان کا آٹھ صفتیں جنتیوں کی ادائے نماز اور انفاق مال اور تصدیق قیامت اور خوف خدا اور فرجوں کی حفاظت اور امانت اور اقرار کی رعایت اور گواہی ادا کرنا اور نماز کی حفاظت کافروں کا نبی ﷺ پر اژدحام کرنا قادر ہونا اللہ کا اس پر کہ اور بندے ان سے اچھے پیدا کر دے محشر کی کیفیت۔

تفسیر سورۂ نوح

سورۂ نوح کی تفسیر میں اگرچہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ ذکر نہیں کیا مگر خلاصۂ مضامین اس کے یہ ہیں قصہ نوح علیہ السلام کا اور دعوت ان کی رات اور دن اور چھپی اور کھلی پانچ فضیلتیں استغفار کی آسمان سے مینہ کا برسنا' مال کا بڑھنا' بیٹوں کی کثرت' باغوں کا سرسبز ہونا' ندیوں کا بھرپور بہنا' بیان آسمان اور چاند اور سورج کا' بیان انسان کی پیدائش کا' بیان زمین کے بچھانے کا' قوم نوح کے بت ودو سواع ویغوث ویعوق ونسر کا بیان' بددعا کا نوح علیہ السلام کی مشرکوں کے لئے اور استغفار مؤمنوں کے لئے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

۳۳۲۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاقَرَأَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَارَاٰ هُمْ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَالَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ خَبَرِا لسَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوْا مَاحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَاهٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَاهٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوِ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَهُنَا لِكَا رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يَا قَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَاِنَّمَا اُوْحِيَ عَلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالَ لَمَّا رَاَوْهُ يُصَلِّيْ وَاَصْحَابُهٗ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ وَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهٖ قَالَ تَعَجَّبُوْا مِنْ طَوَاعِيَةِ اَصْحَابِهٖ لَهٗ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا۔

تفسیر سورۂ جن

۳۳۲۳: ابن عباسؓ نے کہا کہ نہ قرآن پڑھا رسول اللہ ﷺ نے جنوں پر نہ ان کو دیکھا رسول اللہ ﷺ اپنے یاروں کے ساتھ عکاظ کے بازار جاتے تھے (وہ مکہ مدینہ کے بیچ میں لگتا تھا) اور جنوں سے آسمان کی خبر رک رہی تھی اور ان پر شعلے چھوٹتے تھے (یعنی آسمان پر سے) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے انہوں نے کہا کیا ہے جنوں نے کہا کہ آسمان کی خبر ہم سے رک گئی ہے اور ہم پر شعلے مارے جاتے ہیں ان شوری والوں نے کہا یہ خبر کا رکنا کسی نئے امر کے سبب سے ہے سو تم مشرق اور مغرب میں زمین کے پھرو اور دیکھو کہ کیوں رکی ہے ہم سے خبر آسمان کی سو وہ چلے مشرق اور مغرب کو ڈھونڈتے ہوئے کہ کون چیز مانع ہوئی ہے ان کو خبر سے پھر جو گروہ ملک تہامہ کو چلا تھا حضرت ﷺ کے پاس پہنچا آپ ﷺ مقام نخلہ میں تھے عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے اور آپ ﷺ نماز پڑھتے تھے اپنے یاروں کے ساتھ فجر کی پھر جنوں نے قرآن سنا کان لگا کر سننے لگے اور بولے کہ اللہ کی قسم ہے یہی حائل ہوئی تمہارے اور آسمان کے خبر میں پھر اسی جگہ سے اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم اِنَّا سَمِعْنَا ...یعنی ہم نے سنا ایک قرآن عجیب کہ اچھی راہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے اور شریک نہیں کرتے ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو سو اللہ تعالیٰ نے اتار دیا انہیں کا قول اپنے نبی ﷺ پر قُلْ اُوْحِيَ ....اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا یہ بھی جنوں کا قول ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا لَمَّا قَامَ ......یعنی جب کھڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اس کو پکارنے لوگ اس پر ٹھٹھ ہو جاتے ہیں جب انہوں نے حضرت ﷺ کو دیکھا نماز پڑھتے اور اصحاب بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کے سجدہ کے ساتھ وہ بھی سب سجدہ کرتے سو تعجب کیا انہوں نے اصحاب کی اطاعت پر اور اپنی قوم سے کہنے لگے: لَمَّا قَامَ ...... ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۲۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُوْنَ اِلَى السَّمَآءِ يَسْتَمِعُوْنَ الْوَحْىَ فَاِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوْا فِيْهَا تِسْعًا فَاَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُوْنُ حَقًّا وَاَمَّا مَازَادَ فَيَكُوْنُ بَاطِلاً فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنِعُوْا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِاِبْلِيْسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُوْمُ يُرْمٰى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ اِبْلِيْسُ مَا هٰذَا اِلاَّ مِنْ اَمْرٍ قَدْ حَدَثَ فِى الْاَرْضِ فَبَعَثَ جُنُوْدَهُ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا يُصَلِّىْ بَيْنَ جَبَلَيْنِ اُرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الْحَدَثُ الَّذِىْ حَدَثَ فِى الْاَرْضِ۔

۳۳۲۴: ابن عباسؓ نے کہا جن آسمان کی طرف چڑھتے تھے آسمان کی خبر سننے کو جب وہ ایک بات سنتے تو نو باتیں اس میں بڑھا دیتے تو وہ ایک سچ ہو جاتی اور جو انہوں نے بڑھائی تھیں جھوٹ ہوئیں پھر جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے ان کی بیٹھکی چھن گئی انہوں نے ابلیس پر تلبیس سے اس کا ذکر کیا اور اس کے قبل تارے نہ ٹوٹے تھے ابلیس نے ان سے کہا یہ نہیں ہوا ہے مگر کسی نئے حادثہ کے سبب سے جو زمین میں ظاہر ہوا ہے سو اس نے اپنا لشکر سب طرف بھیجا' اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے نماز پڑھتے پایا دو پہاڑوں کے بیچ میں راوی کہتا ہے کہ شاید مکہ میں سو ملے وہ آپ ﷺ سے اور کہا یہی نیا حادثہ ہے جو زمین میں ظاہر ہوا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خلاصہ: سورہ جن میں مذکور ہے قول جنوں کا اور بیزاری ان کی شرک سے اور جورو لڑکا نہ ہونا خداوند تعالیٰ کا اور سرکشی ان کی' زیادہ ہونے کا بیان بسبب اس کے کہ آدمی ان کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں' آسمان کے چوکیدار اور شعلوں کی کثرت اور بیٹھکی مقرر کرنا جنوں کی خبر آسمان سننے کے لئے' نیک و بد جنوں کا ہونا' ایمان لانا ان کا قرآن پر' مسلمان اور کافر ہونا ان کا' وعدہ برکت کا ان لوگوں کے لئے جو دین پر ثابت رہیں' جو قرآن سے کنارہ کرے اس کا عذاب سجدہ اللہ کے لئے' اژدحام انس و جن کا نبی ﷺ پر وقت نماز کے' اشراک فی الدعا اور اشراک فی التصرف کا رد' وعید دوزخ کی عاصیوں کے لئے' نہ جاننا نبی ﷺ کا قیامت کے وقت کو اور خاص ہونا علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لئے' احاطہ الٰہی اور گن رکھنا اس تعالیٰ کا ہر چیز کو۔

سورۃ مزمل کی تفسیر

اگرچہ مؤلف رحمہ اللہ نے تفسیر میں اس کے لب نہ کھولا مگر خلاصہ مضامین اس کے یہ ہیں' خطاب نبی ﷺ کو لفظ مزمل سے اور حکم قیام شب کا یعنی تہجد کا حکم قرآن پڑھنے کا ترتیل سے اور ذکر کیا اور تبتل الی اللہ یعنی اللہ کی طرف لوٹ کر آ جانے کا حکم ربوبیت الٰہی و توحید الوہیت' صبر کا حکم' زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا قیامت کے دن' مثل موسیٰ کے ہونا ہمارے نبی ﷺ کا' ہلاک ہونا فرعون کا بسبب نافرمانی اپنے رسول کے جوانوں کا بوڑھا ہو جانا اور آسمانوں کا پھٹنا قیامت میں' تہجد کی فرضیت منسوخ ہونا قراءت قرآن اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور انفاق مال اور استغفار کا حکم۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ

سورۂ مدثر کی تفسیر

۳۳۲۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْىِ فَقَالَ فِىْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِىْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِىْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِىْ

۳۳۲۵: جابر بن عبداللہؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے تھے وہ حال بیچ میں وحی موقوف ہو جانے کا فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں چلا جاتا تھا کہ سنی میں نے ایک آواز آسمان سے اور اٹھایا میں نے اپنے سر تو وہ فرشتہ جو مجھے غار حرا میں ملا تھا آسمان و زمین کے بیچ میں کرسی پر

جَآءَ فِيْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَآ اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ثُمَّ فَاَنْذِرِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ۔

بیٹھا نظر آیا میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا اور میں نے کہا مجھے کمبل میں لپیٹ دو پھر مجھے کمبل اوڑھا دیا اور یہ آیت اتری یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ سے فَاھْجُرْ تک اور یہ معاملہ نماز فرض ہونے کے قبل تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے بھی۔ مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں: يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ [المدثر: ۱ تا ۵] اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا لوگوں کو اور اپنے پروردگار کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور پلیدی چھوڑ دے۔

۳۳۲۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ثُمَّ يَهْوِيْ بِهٖ كَذٰلِكَ اَبَدًا۔

۳۳۲۶: ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ میں کہ دوزخی اس پر چڑھایا جائے گا ستّر برس میں اور پھر دھکیل دیا جائے گا یہی عذاب ہوتا رہے گا اس پر ہمیشہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور اس کا کچھ مضمون عطیہ نے ابوسعید سے روایت کیا ہے موقوفاً۔

۳۳۲۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لِاُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ حَتّٰى نَسْاَلَهٗ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غُلِبَ اَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَ غُلِبُوْا قَالَ سَاَلَهُمْ يَهُوْدٌ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوْا قَالَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا قَالَ اَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوْا عَمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ فَقَالَ لَا نَعْلَمُ حَتّٰى نَسْاَلَ نَبِيَّنَا لٰكِنَّهُمْ قَدْ سَاَلُوْا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوْا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً عَلَيَّ بِاَعْدَآءِ اللّٰهِ اِنِّيْ سَائِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِيَ الدَّرْمَكُ فَلَمَّا جَآءُوْا قَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فِيْ مَرَّةٍ عَشَرَةٌ وَفِيْ مَرَّةٍ تِسْعٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمْ

۳۳۲۷: جابرؓ نے کہا کہ چند یہود نے اصحاب سے پوچھا کہ تمہارے نبی ﷺ کو معلوم ہے کہ خزانچی جہنم کے کتنے ہیں انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے مگر ہم پوچھیں گے رسول اللہ ﷺ کو پھر ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یا محمد تمہارے یار ہار گئے آج' آپ ﷺ نے فرمایا کیوں اس نے کہا یہود نے پوچھا ان سے کہ نبی ﷺ تمہارا جانتا ہے کہ خزانچی دوزخ کے کتنے ہیں پھر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور کہا ہم نہیں جانتے جب تک اپنے نبی ﷺ سے نہ پوچھ لیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہار گئے وہ لوگ جن سے پوچھی گئی ایسی چیز جسے وہ نہیں جانتے اور انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے جب تک کہ پوچھ لیں اپنے پیغمبر سے (یعنی اس میں ہارنے کی کوئی بات نہیں) یہود نے تو اس بڑھ کر بے ادبی کی بات اپنے نبی ﷺ سے پوچھی کہ دکھلا دو ہم کو اللہ کو کھلے لاؤ اللہ کے دشمنوں کو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جنت کی مٹی کا ہے کی ہے اور وہ میدہ ہے پھر جب یہود آئے آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ سے پوچھا اے ابوالقاسم جہنم کے خزانچی کتنے ہیں آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا دو بار ایک بار دسوں انگلیوں سے اور ایک بار نو سے (یعنی انیس ہوئے) انہوں نے کہا ہاں

النَّبِيُّ ﷺ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ فَسَكَتُوْا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوْا خُبْزَةٌ يَاأَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَكِ۔

پھر حضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا ہے کی ہے وہ تھوڑی دیر چپ ہو رہے پھر کہنے لگے روٹی کی ہے اے ابوالقاسم حضرت ﷺ نے فرمایا میدہ کی روٹی ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے مجالد کی روایت سے۔

۳۳۲۸ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَهْلُ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ اِلٰهًا فَاَنَا اَهْلُ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ۔

۳۳۲۸: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں: هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى ...... یعنی وہ اللہ تعالیٰ لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور لائق ہے بخشنے کے' فرمایا حضرت ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں لائق ہوں کہ بندے مجھ سے ڈریں اور جو مجھ سے ڈرا اور میرے سوا کسی کو معبود نہ ٹھہرا تو مجھے لائق ہے کہ میں اسے بخش دوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سہیل کچھ قوی نہیں حدیث میں اور سہیل ہی نے یہ حدیث ثابت سے روایت کی ہے۔ **خاتمہ** : سورہ مدثر میں ہے ڈرانے کا حکم اور تکبیر اور طہارت اور ترک شرک کا اور نہی تمنن سے بہ نیت استکبار کے نفخ صور اور تکلیف قیامت کی ندامت ایک کافر نے کی جس کا نام ولید بن مغیرہ تھا انیس خزانچی دوزخ کے قیامت کا بیان چار چیزیں دخول جہنم کی جو قرآن سے بھاگیں وہ گدھے ہیں مستحق ترس اور مغفرت کا ہونا پروردگار کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْقِيَامَةِ

سورۂ قیامت کی تفسیر

۳۳۲۹ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَحْفَظَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهٖ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ۔

۳۳۲۹: ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ پر جب قرآن نازل ہوتا اپنی زبان ہلاتے کہ اس کو یاد کرلیں سو اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت مت ہلا تو اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کے ساتھ موسیٰ جو راوی ہیں ہلاتے تھے اپنے دونوں ہونٹ اور سفیان نے ہلائے اپنے ہونٹ (یعنی اس طرح حضرت ﷺ ہلاتے تھے قبل نزول آیت کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچھا کہتے تھے موسیٰ بن ابی عائشہ کو۔

۳۳۳۰: عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمَهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔

۳۳۳۰: ابن عمرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنتیوں میں ادنیٰ درجہ والا دیکھتا ہے اپنے باغ اور بیبیوں اور خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی راہ سے اور ان میں بڑے رتبہ والا اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو دیکھتا ہے اللہ کے منہ کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت: وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ...... سے آخر تک یعنی بہت سے منہ اس دن تازہ ہوں گے اور اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے اسرائیل سے مثل اس کے مرفوعاً اور روایت کی عبدالملک ابن الجبر نے ثور سے انہوں نے ابن عمرؓ سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت کی اشجعی نے سفیان سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا انہوں نے اور کسی نے اس سند میں مجاہد کا نام نہیں لیا سوائے ثوری کے۔ **خلاصہ**: سورہ قیامہ میں مذکور ہے قیامت کا اور نہی قرآن جلدی پڑھنے سے اور آداب نزول وحی کے نبیؐ کیلئے شکایت دنیا کی محبت کی دیدار الٰہی کا بیان سکرات موت کا بیان شکایت انسان کی عدم تصدیق کی اور ترک صلوٰۃ اور تکذیب اور منہ موڑنے کی پیدائش انسان منی سے اور اثبات بعث کا۔

سورۂ دہر کی تفسیر

• سورۂ دھر کا خلاصہ مضامین یہ ہے بیان خلقت انسان کا شاکر و کافر ہونا انسان کا' وعید سلاسل و اغلال کی کافروں کے لئے' صفات ابرار کے جزائے نیکاں نجات اور سرور و نضرت و جنت و حریر وغیرہ بیس چیزیں' نزول قرآن کا بیان' امر بصبر و ذکر و سجدہ و تسبیح' مذمت محبت دنیا کی اور غفلت کرنے کی آخرت سے' خلق انسان کا بیان' موقوف ہونا ہدایت کا مشیت ایزدی پر' وعید عذاب الیم کی ظالموں کے لئے' غرض اس سورت میں جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہے۔

سورۂ مرسلات کی تفسیر

سورۂ والمرسلات میں قسم ہے فرشتوں کی اور آثار ہیں قیامت کے اور خرابی ہے جھٹلانے والوں کو دس جگہ اور ہلاک مجرماں اوّلین و آخرین' انسان کی پیدائش کا بیان' سما جانا احیاء اور موتی کا زمین میں تین کونے سایہ کا بیان جو قیامت میں ہوگا' قبول نہ ہونا عذر کافروں کا قیامت میں اور جمع ہونا اوّلین و آخرین کا اس دن ظلال اور عیون اور فواکہ کا وعدہ متقیوں کیلئے برخورداری مجرموں کی اور انکار رکوع سے۔

سورۂ نبا کی تفسیر

سورۂ نباء میں پوچھ پاچھ اور اختلاف لوگوں کا قیامت کے باب میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں جیسے پیدا کرنا زمین اور پہاڑوں کا اور پیدا کرنا جوڑوں کا اور سونا رات کا اور معاش کمانا دن کا اور پیدا کرنا سات آسمانوں کا اور سورج کا اور پانی کا اتارنا بدلیوں سے اور نکالنا حب و نبات کا اور باغوں کا میقات ہونا یوم الفصل کا آثار قیامت جیسے نفخ صور اور جینا مردوں کا اور کھلنا آسمان کے دروازوں کا اور چلنا پہاڑوں کا' وعید جہنم کی سرکشوں کیلئے اور حمیم وغساق کی' مکتوب ہونا ہر چیز کا لوح محفوظ میں' حدائق اعناب اور کواعب اتراب و کاس دہاق متقیوں کیلئے کھڑا ہونا روح و ملائکہ کا حشر میں اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن خداوند تعالیٰ کے' آرزو کرنا کافر کا کہ کاش میں خاک ہو جاتا قیامت کے دن۔

سورۂ نازعات کی تفسیر

اس میں ہے قسم فرشتوں کی' چند جماعتوں کی' بیان نفخ اولیٰ کا' تعجب کرنا کافروں کا مردوں کے جینے پر' قصہ موسیٰ کا اور پکارنا اللہ تعالیٰ کا ان کو وادی مقدس طویٰ میں اور حکم فرعون کی طرف جانے کا' بیان آسمان کے بلند کرنے کا اور رات کا اور زمین کا' بیان قیامت کا اور وعید جہنم کی سرکشوں کے لئے' وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لئے' نہ ہونا علم قیامت کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قلیل جاننا اہل محشر کا دنیا کی زندگانی کو۔

وَمِنْ سُوْرَةِ عَبَسَ

۳۳۳۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلّٰى فِيْ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمِ الْاَعْمٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

سورۂ عبس کی تفسیر

۳۳۳۱: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا: عَبَسَ وَتَوَلّٰى نازل ہوئی عبداللہ ابن مکتومؓ کے واسطے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے

فَجَعَلَ يَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْشِدْنِيْ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْاٰخِرِ وَيَقُوْلُ اَتَرٰى بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَيَقُوْلُ لَا فَفِيْ هٰذَا اُنْزِلَ۔

لگے یا رسول اللہ ﷺ مجھے دین کی راہ بتایئے اور آپ ﷺ کے پاس ایک بڑا مشرک تھا آپ ﷺ اسے سمجھا رہے تھے اور عبداللہؓ سے کنارہ کرتے تھے اور اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور عبداللہ کہتے تھے کہ کیا میری بات میں کچھ برائی ہے آپ ﷺ فرماتے تھے نہیں پھر آپ ﷺ پر یہ سورۃ اتری۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اتری عَبَسَ وَتَوَلّٰی عبداللہ بن ام مکتومؓ کے لئے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

۳۳۳۲ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ اِمْرَأَةٌ اَيُبْصِرُ اَوْيُرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُغْنِيْهِ۔

۳۳۳۲: ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگ حشر میں آئیں گے ننگے سر ننگے بدن بے ختنہ کے ایک عورت نے کہا کہ ہر ایک دوسرے کا ستر دیکھے گا آپ ﷺ نے فرمایا اے فلانی ہر ایک کو اس دن ایسا ایک دھندا ہوگا کہ غافل کر دے گا اسے غیر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے۔ **خاتمہ**: سورہ عبس میں تعلیم نبی کی اور تذکرہ ہونا اس کا قرآن کا اور تحریر اس کی صحف مکرمہ میں اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور ذکر انسان کے کھانے کا حبوب اور انگور اور زیتون وغیرہ سے حال قیامت کا اور کام نہ آنا ماں باپ بیٹے کا اور روشن ہونا بعض چہروں کا اور سیاہ ہونا بعض کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

سورۂ کوّرت کی تفسیر

۳۳۳۳ : عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَاِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ رَاْىَ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

۳۳۳۳: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے خوش لگے کہ قیامت کو آنکھوں سے دیکھ لے تو وہ پڑھے: اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

خاتمہ: سورہ تکویر میں آثار قیامت سے مذکور ہے لپیٹنا شمس کا کدورت تاروں کی سیر پہاڑوں کی کھلے پھرنا گابھن اونٹنی کا اکٹھا ہو جانا چرند کا جھونکے جانا دریاؤں کا جوڑے لگانا آدمیوں کا روبکاری موءودہ کی پھیلنا نامہ اعمالوں کا سرخ ہو جانا آسمانوں کا جھونکے جانا جحیم کا قریب ہونا جہنم کا علم ہر ایک کا اپنے عملوں پر صفت قرآن اور جبرئیلؑ کی اور قوت اور قرب حق ان کا اور مطاع اور امین ہونا نفی جنون کی نبی سے اور دیکھنا ان کا جبرئیل کو اور قول شیطان نہ ہونا قرآن کا بلکہ نصیحت ہونا سارے جہان کا اور موقوف ہونا استقامت کا مشیت ایزدی پر۔

سورۂ انفطار کی تفسیر

سورۂ انفطار میں آثار قیامت سے مذکور ہے پھٹنا آسمان کا' جھڑ پڑنا تاروں کا' مل جانا دریاؤں کا' اٹھنا مردوں کا' خطاب انسان کو اور حال اس کی پیدائش کا' شکایت قیامت کی تکذیب کی' بیان کراماً کاتبین کا' وعدہ نعیم ابرار کے لئے اور وعید جحیم فجار کے لئے' کل مختار ہونا اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِيْنَ

سورۂ مطففین کی تفسیر

۳۳۳۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَأَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِیْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَ اسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى يَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَ هُوَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّاكَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔

۳۳۳۴: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے ایک نکتہ سیاہ اس کے دل میں پڑ جاتا ہے پھر جہاں وہ اس نے چھوڑ دیا اور استغفار کی اور بیزار ہوا اس کے دل کی صیقل ہوگئی اور اگر پھر گناہ پر گناہ کیا سیاہی بڑھ گئی یہاں تک کہ سارے دل پر چھا گئی اور وہی ران ہے کہ اللہ نے ذکر کیا اس آیت میں کہ چھا گئی ان کے دلوں پر جو وہ کرتے تھے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۳۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوْعٌ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُوْنَ فِی الرَّشْحِ اِلٰى اَنْصَافِ اٰذَانِهِمْ۔

۳۳۳۵: ابن عمرؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے روبرو کہا کھڑے ہوں گے لوگ پسینے میں آدھے کانوں تک۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے ابن عوان سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ جس دن کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپ نے کھڑے ہوں گے آدھے کانوں تک پسینے میں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

خلاصہ: سورۂ تطفیف میں خرابی کیل ووزن میں کمی کرنے کی اور بیان سجین اور علیین کا' خرابی مکذبانِ قیامت کی اور متعدد اثیم ہونا ان کا اور اساطیر اولین کہنا کافروں کا قرآن کو اور محجوب ہونا پروردگار سے اور وعدۂ نعیم اور ارائک اور تازگی اور رحیق مختوم کا ابرار کے لئے جواز غبطہ کا امورِ آخرت میں ہنسنا اور اشارے کرنا مجرموں کا مؤمنوں سے اور ہنسنا مؤمنوں کا کافروں پر قیامت کے دن۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ کی تفسیر

۳۳۳۶ ـ ۳۳۳۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ يَسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ۔

۳۳۳۶ ـ ۳۳۳۷: عائشہؓ نے فرمایا کہ سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس سے پوچھ کچھ کی گئی حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے اللہ تو فرماتا ہے کہ جس کو داہنے ہاتھ میں کتاب ملے اس کا حساب آسانی سے ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا وہ حساب نہیں وہ تو فقط نیکیوں کا پیش کر دینا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن ابان اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوبؓ سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۳۳۳۸ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۳۳۸: انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کا حساب ہوا

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ۔ عذاب میں پڑا۔

ف : یہ حدیث غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے۔

سورۃ انشقاق : سورۂ انشقاق میں قیامت کے احوال کا مذکور ہے آسمانوں کا پھٹنا اور زمین کا اپنے خزانوں کو ڈال دینا اور خالی ہو جانا قیامت میں خطاب انسان کو اور بیان اس کی سعی اور کوشش کا اصحاب یمین اور شمال کا حال قسم شفق وغیرہ کی تعجب ایمان نہ لانے پر لوگوں کے اور انکار کرنا ان کا سجدہ سے وقت قرآن سننے کے عذاب کافروں کا اور ثواب صالحوں کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْبُرُوْجِ

سورۂ بروج کی تفسیر

۳۳۳۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْیَوْمُ الْمَوْعُوْدُ یَوْمُ الْقِیَامَةِ وَالْیَوْمُ الْمَشْهُوْدُ یَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی یَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ یَدْعُوا اللّٰهَ بِخَیْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا یَسْتَعِیْذُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ۔

۳۳۳۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یوم الموعود قیامت کا دن ہے اور یوم المشہود عرفہ کا اور شاہد جمعہ کا اور آفتاب نہ نکلا اور نہ ڈوبا کسی دن میں جو افضل ہو جمعہ سے اس میں ایک گھڑی ہے کہ مؤمن جو اچھی دعا کرے اللہ سے قبول کرتے ہے وہ اور جس سے پناہ مانگتا ہے اس سے پناہ دیتا ہے۔

ف : اس حدیث کو نہیں جانتے مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے ان کے حافظہ کے سبب سے اور روایت کی ہے شعبہ اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے قران بن تمام اسدی سے انہوں نے موسیٰ بن عبید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور موسیٰ بن عبیدہ زیدی کی کنیت ابو عبدالرزاق ہے اور کلام کیا ہے اس میں یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔

۳۳۴۰ : عَنْ صُهَیْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْعَصْرَ هَمَسَ وَ الْهَمْسُ فِیْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرُّکُ شَفَتَیْهِ کَاَنَّهٗ یَتَکَلَّمُ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا صَلَّیْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ قَالَ اِنَّ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اُعْجِبَ بِاُمَّتِهٖ فَقَالَ مَنْ یَقُوْمُ لِهٰؤُلَاءِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنْ خَیِّرْهُمْ بَیْنَ اَنْ اَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَیْنَ اَنْ اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلَّطَ عَلَیْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِیْ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا

۳۳۴۰ : روایت ہے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے آہستہ کچھ پڑھتے اور بعضوں نے کہا ہمس کے معنی ہونٹ ہلانا گویا وہ بات کرتے ہیں تو لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر پڑھ چکتے ہیں آہستہ ہونٹ ہلاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نبی کو عجب ہوا اپنی امت کی کثرت کا اور اپنے دل میں کہا ان سے کون مقابلہ کر سکتا ہے اللہ نے اس پر وحی بھیجی کہ ان کو اختیار دیں کہ میں ان کو ہلاک کروں یا ان پر کوئی دشمن مسلط کروں پھر انہوں نے ہلاکت کو اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر موت بھیجی تو ان میں سے ایک دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ حدیث بیان

قَالَ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ الْأٰخَرِ قَالَ كَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ وَكَانَ لِذٰلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهَنُ لَهُ فَقَالَ الْكَاهِنُ انْظُرُوا لِي غُلَامًا فَهِمًا أَوْقَالَ فَطِنًا لَقِنًا فَأُعَلِّمَهُ عِلْمِي هٰذَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُونُ فِيكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ قَالَ فَنَظَرُوا لَهُ عَلٰى مَا وَصَفَ فَأَمَرُوهُ أَنْ يَحْضُرَ ذٰلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلٰى طَرِيقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ أَحْسِبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوا يَوْمَئِذٍ مُسْلِمِينَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ ذٰلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى أَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَعْبُدُ اللّٰهَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُبْطِئُ عَنِ الْكَاهِنِ فَأَرْسَلَ الْكَاهِنُ إِلٰى أَهْلِ الْغُلَامِ إِنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِي فَأَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ أَهْلِي وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ أَيْنَ كُنْتَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ أَسَدًا قَالَ فَأَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَأَسْأَلُكَ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوا قَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ أَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمٰى فَقَالَ لَهُ إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ بَصَرِي فَلَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا أُرِيدُ مِنْكَ هٰذَا وَلٰكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ

کرتے تو اس کے ساتھ دوسری حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک کاہن تھا کہ وہ انہیں خبریں دیتا تھا پھر اس کاہن نے کہا میرے لیے ایک ہوشیار لڑکا تجویز کرو اور راوی کو شک ہے کہ فهمًا کہا یا فطنًا' تو میں اس کو اپنا یہ علم سکھا دوں اس لیے کہ اگر میں مر جاؤں تو یہ علم تم میں سے اٹھ جائے اور تم میں کوئی اس کا معلم نہ رہے پھر ان لوگوں نے ایسا لڑکا تجویز کیا اور اس کو کہا کہ ہر روز اس کے پاس حاضر ہوا کرے اور آیا جایا کرے وہ آنے جانے لگا اور اس کی راہ میں ایک راہب تھا ایک عبادت خانہ' معمر جو حدیث ہیں کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ عبادت خانوں کے لوگ ان دنوں مسلمان تھے سو وہ لڑکا جب ادھر سے جاتا اس راہب سے دین کی باتیں پوچھتا یہاں تک کہ اس نے خبر دی کہ میں اللہ کو پوجتا ہوں سو وہ لڑکا راہب کے پاس دیر لگانے لگا اور کاہن کے پاس دیر میں جاتا کاہن نے اس کے گھر والوں کو کہلا بھیجا کہ یہ لڑکا معلوم ہوتا ہے کہ اب میرے پاس نہ آئے گا سو لڑکے نے راہب کو خبر دی راہب نے کہا جب کاہن تجھے پوچھے تو کہنا گھر میں تھا اور جب گھر والے پوچھیں تو کہنا کاہن کے پاس تھا غرض وہ لڑکا اسی میں تھا کہ ایک دن ایک جماعت پر گزرا کہ ان کو کسی جانور نے روک رکھا تھا' بعضوں نے کہا وہ شیر تھا اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا اے اللہ راہب جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ اس کو قتل کروں یہ کہہ کر پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا لوگوں نے پوچھا کہ کس نے مارا' جنہوں نے دیکھا تھا کہا اس لڑکے نے لوگ گھبرائے اور کہنے لگے اس نے ایسا علم سیکھا کہ کسی کو نہیں' یہ بات ایک اندھے نے سنی اور اس نے کہا اگر مجھے آنکھیں مل جائیں تو بہت کچھ دوں اس نے کہا میں تجھ سے کچھ نہیں لیتا مگر جب تجھے آنکھیں ہو جائیں تو اس پر ایمان لا جس نے آنکھیں دیں اس نے کہا اچھا اس لڑکے نے دعا کی اور یہ بینا ہو گیا اور ایمان لایا اور اس کی خبر بادشاہ کو پہنچی اس نے ان تمام کو بلایا اور کہا میں تم سب کو ایک نئی نئی طرح سے ماروں گا پھر راہب کو آرے سے چروا ڈالا اور اندھے کو اور طرح مروا ڈالا اور لڑکے کے لیے حکم کیا اس کو فلانے پہاڑ پر لے جاؤ اور اس کی

رَجَعَ اِلَيْكَ بَصَرُكَ اَتُؤْمِنُ بِالَّذِىْ رَدَّهٗ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللّٰهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ فَاٰمَنَ الْاَعْمٰى فَبَلَغَ الْمَلِكَ اَمْرُهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ فَاُتِىَ بِهِمْ فَقَالَ لَاَ قْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قِتْلَةً لَا اَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهٗ فَاَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِىْ كَانَ اَعْمٰى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلٰى مَفْرِقِ اَحَدِهِمَا فَقَتَلَهٗ وَقَتَلَ الْاٰخَرَ بِقِتْلَةٍ اُخْرٰى ثُمَّ اَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاَلْقُوْهُ مِنْ رَاْسِهٖ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا بِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِىْ اَرَادُوْا اَنْ يُّلْقُوْهُ مِنْهُ جَعَلُوْا يَتَهَافَتُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ اَنْ يَّنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوْنَهٗ فِيْهِ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهٗ وَاَنْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِىْ حَتّٰى تَصْلُبَنِىْ وَتَرْمِيَنِىْ وَتَقُوْلَ اِذَا رَمَيْتَنِىْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهٗ عَلٰى صُدْغِهٖ حِيْنَ رُمِىَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهٗ اَحَدٌ فَاِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيْلَ لِلْمَلِكِ اَجَزِعْتَ اَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهٰذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوْكَ قَالَ فَخَدَّ اُخْدُوْدًا ثُمَّ اَلْقٰى فِيْهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَّمْ يَرْجِعْ اَلْقَيْنَاهُ فِىْ هٰذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيْهِمْ فِىْ تِلْكَ الْاُخْدُوْدِ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْهِ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ حَتّٰى بَلَغَ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ قَالَ فَاَمَّا الْغُلَامُ فَاِنَّهٗ دُفِنَ قَالَ فَيُذْكَرُ اَنَّهٗ اُخْرِجَ فِىْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاِصْبَعُهٗ عَلٰى صُدْغِهٖ كَمَا وَضَعَهَا حِيْنَ قُتِلَ۔

چوٹی پر سے پھینک دو سو اس کو اس پہاڑ پر لے گئے اور جب وہاں پہنچے جہاں سے گرانا چاہتے تھے وہ خود گرنے لگے یہاں تک کہ کوئی ان میں کا نہ رہا سوا لڑکے کے اور پھر وہ لوٹ کر بادشاہ کے پاس آیا اور اس نے حکم دیا کہ اس کو دریا میں لے جا کر ڈبو دو اسے دریا میں لے گئے اور اللہ نے اس کے ساتھیوں کو ڈبو دیا اور اسے بچا لیا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے کبھی نہ مار سکے گا جب تک باندھ کر تیر نہ مارے اور تیر مارتے وقت یہ کہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا معبود ہے غرض اس نے اسے باندھ کر تیر مارا اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ اور اس لڑکے نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھ لیا جب تیر لگا اور مر گیا اور لوگ بول اٹھے اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا کہ کسی کو نہ تھا ہم اسی کے معبود پر ایمان لائے تب لوگوں نے بادشاہ سے کہا تو تین ہی شخصوں کی مخالفت سے گھبراتا تھا لے یہ سارا عالم تیرا مخالف بن گیا پھر اس نے بڑی بڑی کھایاں کھدوائیں اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگا دی اور لوگوں کو جمع کیا اور کہا جو اپنے نئے دین سے پھرے اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دیں گے پھر مومنوں کو کھائیوں میں ڈالنے لگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھائیوں والے کہ آگ تھی بہت ایندھن والی یہاں تک کہ عزیز الحمید تک پہنچے اور لڑکا تو دفن کر دیا گیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کی نعش عمر بن خطابؓ کے زمانہ میں نکلی تھی اور وہ انگلی اپنی کنپٹی پر رکھے ہوئے تھا جیسے قتل کے وقت رکھی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ **خاتمہ**: سورہ بروج میں قسم ہے یوم موعود اور شاہد و مشہود کی اور قصہ ہے اصحاب اخدود کا اور اوصاف حمیدہ اس تعالیٰ کے اور وعید عذاب حریق کی ان کے لئے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالیں اور وعدہ جنت کا مومنوں کے لئے صفت اس تعالیٰ کی جیسے شدت بطش اور ابدا اور اعادہ اور مغفرت اور ودود صاحب عرش اور فعال و مرید ہونا اس کا اور تکذیب ثمود و فرعون کی اور احاطہ اس تعالیٰ کا ماوراء عالم سے اور لوح محفوظ میں ہونا قرآن کا۔

سورۂ اعلیٰ

سورۂ اعلیٰ میں حکم اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا اور پیدائش انسان وغیرہ کا بیان اور وعدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پڑھانے کا کہ کبھی نہ بھولے حکم وعظ و نصیحت کا وعدہ فلاح کا اہل تزکیہ کے لئے خیریت اور بقاء آخرت کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

۳۳۴۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَ هُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔

تفسیر سورۂ غاشیہ

۳۳۴۱: جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ قتل کروں لوگوں کو یہاں تک کہ وہ کہیں کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے پھر جب وہ یہ کہنے لگیں بچا لیا انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو اور حساب ان کا اللہ پر ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ یعنی نصیحت کرنے والا تو ان پر کچھ داروغہ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ غاشیہ میں میں دوزخیوں کا کھانا اور پینا مذکور ہے اور جنتیوں کی نعمتیں اور نہریں اور تخت اور صراحیاں اور تکئے اور مسندیں وغیرہ اور پیدائش اونٹ کی اور بلندی سماء کی اور نصب جبال کا اور بچھانا زمین کا اور داروغہ نہ ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بندوں پر اور وعید عذاب کی کافروں کے لئے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ

۳۳۴۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عِصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ قَالَ هِیَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وِتْرٌ۔

تفسیر سورۂ والفجر

۳۳۴۲: عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ جفت اور طاق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازیں ہیں کہ بعض جفت ہیں اور بعض طاق۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر قتادہؓ کی روایت سے اور روایت کیا اس کو خالد بن قیس نے بھی قتادہؓ سے۔

خاتمہ: سورہ فجر میں ہے قسم فجر کی اور دس راتوں کی اور شفع اور وتر کی اور ذکر عاد اور ان کی عمارتوں کا اور ثمود اور ان کے مکانوں کا اور فرعون اور اس کی میخوں کا اور حال انسان کی آزمائش کا نعمت اور تنگی میں اور شکایت عدم اکرام یتیم اور عدم اطعام مساکین اور آثار قیامت کے اور وعدہ جنت کا نفس مطمئنہ کے لئے۔

سورۃ البلد

سورۃ البلد میں قسم مکہ کی اور والد اور ولد کی اور پیدا ہونا انسان کا تکلیفوں میں اور فخر کرنا اس کا ہلاک مال پر اور بیان آنکھ اور زبان اور ہونٹ کا اور ترغیب غلام آزاد کرنے کی اور یتیم کے کھلانے اور مسکین کے اور بیان اصحاب میمنہ اور مشئمہ کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

تفسیر سورۂ الشمس

۳۳۴۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيْزٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَذْكُرُ النِّسَآءَ فَقَالَ اِلٰى مَايَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلٰى مَا يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَا يَفْعَلُ۔

۳۳۴۳: عبداللہؓ بن زمعہ نے کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا ایک دن کہ وہ ذکر کرتے تھے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا اور جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تھیں اور پڑھا آپ ﷺ نے اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا اور فرمایا اٹھا اس کے مارنے کو ایک شخص شریر بدذات زبردست قوت والا اپنی قوم میں مثل ابی زمعہ کے پھر سنا میں نے آپ ﷺ کو کہ ذکر کرتے تھے عورتوں کا اور فرمایا کیوں کوڑے مارے کوئی تم میں کا اپنی عورت کو غلام کی طرح اور شاید کہ وہ اس کے ساتھ سوئے آخر دن میں پھر نصیحت کی ان کو کہ نہ ہنسو گوز پر اور کیوں ہنستا ہے کوئی تم میں کا اس پر جو آپ کرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ والشمس میں مذکور ہے قسم شمس وقمر ونہار ولیل وغیرہ کی اور فلاح اہل تزکیہ کی اور محرومی اہل ضلال کی اور تکذیب ثمود کی اور عقر ناقہ کا اور ہلاک قوم کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَاللَّيْلِ

سورۂ واللیل کی تفسیر

۳۳۴۴ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيْعِ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَجَلَسْنَا مَعَهٗ وَ مَعَهٗ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَهُوَ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشِّقَآءِ فَاِنَّهٗ يَعْمَلُ لِلشِّقَآءِ قَالَ بَلْ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَاِنَّهٗ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشِّقَآءِ فَاِنَّهٗ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشِّقَآءِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى۔

۳۳۴۴: حضرت علیؓ نے کہا ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع میں تھے کہ آنحضرتؐ بھی تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اور آپؐ کے ساتھ ایک لکڑی تھی کہ اس سے زمین کو کریدتے تھے پھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہیں کہ جس کا ٹھکانا لکھا نہ ہو (یعنی دوزخ میں یا جنت میں) سو لوگوں نے کہا اے رسول اللہ کے ہم بھروسہ کیوں نہ کریں اپنے لکھے پر جو نیکی والا ہوگا اس سے اچھا معاملہ کیا جائے گا اور جو بد ہوگا اس سے برا معاملہ ہوگا آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرو تم ہر ایک پر آسان ہے وہی جس کیلئے وہ بنا ہے جو نیکی والا ہے اس کیلئے نیکی آسان ہے اور جو بدی والا ہے اس کو بدی آسان ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى سے لِلْعُسْرٰى تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **خاتمہ**: سورہ واللیل میں مذکور ہے قسم لیل ونہار وغیرہ کی وعدہ آسانی کا سخی اور متقی کیلئے اور وعید عسر کی بخیل کیلئے کام میں نہ آنا مکذبان قرآن کے مال کا تخویف شقی اور مکذب قرآن کی اور نجات سخی اور مزکی کی قبول نہ ہونا عمل کا بغیر اخلاص کے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى

۳۳۴۵ : عَنْ جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَارٍ فَدَمِيَتْ اِصْبَعُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ قَالَ وَاَبْطَاءَ عَلَيْهِ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْوُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔

سورۃ الضحیٰ کی تفسیر

۳۳۴۵: جندبؓ بجلی نے کہا میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک غار میں سو خون نکل آیا آپ ﷺ کی انگلی میں (یعنی کسی صدمہ سے) سو آپ ﷺ نے فرمایا تو ایک انگلی ہے تجھ سے خون نکلا خدا کی راہ میں ہے جو تجھ کو پہنچا راوی نے کہا اور دیر تک نہ آئے ان کے پاس جبرئیل تو مشرکوں نے کہا محمد چھوڑ دیئے گئے۔ اللہ نے اس پر یہ آیت اتاری: مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى یعنی چھوڑ دیا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ ناخوش ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے اسود سے جو بیٹے ہیں قیس کے۔

خاتمہ: سورہ والضحیٰ میں قسم ہے ضحیٰ کی اور رات اس کی کہ خدا نے نبی ﷺ کو چھوڑ نہیں دیا اور آخرت نبی ﷺ کی دنیا سے بہتر ہے اور وعدہ ان کے راضی کر دینے کا اور احسان جتانا ربوبیت اور ہدایت اور غنا کا اور ان پر اور نہی یتیم کے قہر سے اور سائل کے جھڑکنے سے اور نعمت الٰہی کے بیان کرنے کا حکم۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ

۳۳۴۶ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْسَمِعْتُ قَائِلاً يَقُوْلُ اَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَايَعْنِيْ قَالَ اِلٰى اَسْفَلِ بَطْنِيْ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِيْدَ مَكَانَهٗ ثُمَّ حُشِيَ اِيْمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

سورۃ الم نشرح کی تفسیر

۳۳۴۶: انس بن مالکؓ سے روایت کی جوان کے ایک آدمی ہیں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بیت اللہ کے پاس کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ میں نے ایک شخص کی آواز سنی کہ دو شخص اور اس کے ساتھ تھے اور میرے پاس ایک طشت لائے کہ جس میں زمزم تھا اور میرے سینے کو چاک کیا یہاں تک کہ سعید نے کہا میں نے قتادہؓ سے پوچھا کہاں تک انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ کے نیچے تک اور فرمایا کہ میرا دل نکالا اور زمزم سے دھویا پھر وہیں رکھ دیا اور ایمان وحکمت سے بھر دیا اور اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوذرؓ سے روایت ہے۔ **مترجم**: شرح صدر مقدمہ ہے معراج کا اس کے بعد راوی نے ذکر کیا معراج کا اور تفصیل اس کی کتب سیر میں مذکور ہے۔

خاتمہ: اور اس سورۃ میں نبی ﷺ کے شرح صدر کا بیان اور بوجھ اتارنے اور ذکر بلند ہونے کا بیان اور حکم پروردگار کی طرف رجوع ہونے کا مذکور ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالتِّيْنِ

سورۂ والتین کی تفسیر

۳۳۴۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَرْوِيْهِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ وَالتِّيْنَ وَالزَّيْتُوْنِ فَقَرَأَ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ۔

۳۳۴۷: ابو ہریرہؓ کہتے تھے جو پڑھے: وَالتِّیْن اور پڑھے: اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ تو چاہیے کہ کہے: وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ سے آخر تک یعنی میں اس پر گواہ ہوں۔

ف: یہ حدیث اسی اسناد سے مروی ہے اس اعرابی سے یعنی جو ابو ہریرہؓ سے روایت کرتا ہے اس کا نام نہیں کیا گیا۔

خاتمہ: اور اس سورۃ میں قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور بلد امین کی اور بیان ہے انسان کی پیدائش کا اور اسفل السافلین کا اور احکم الحاکمین ہونا رب العالمین کا۔

سُوْرَةِ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

سورۃ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

۳۳۴۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ فَعَلَ لَاَخَذَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عِيَانًا۔

۳۳۴۸: ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ یعنی بلائیں گے ہم دوزخ کے فرشتوں کو کہا انہوں نے کہ ابو جہل بولا اگر میں محمدؐ کو نماز پڑھتے دیکھوں تو اس کی گردن لاتوں سے روندوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اس کو دیکھتے ہی پکڑ لیں۔

۳۳۴۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فَجَآءَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَزَبَرَهٗ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَابِهَا نَادٍ اَكْثَرُ مِنِّيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْدَعَانَادِيَهٗ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ۔

۳۳۴۹: ابن عباسؓ نے کہا نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے اور ابو جہل آیا اور کہنے لگا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا' کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا' کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا۔ پھر جب حضرت نماز تمام کر چکے اس کو جھڑکا اور ابو جہل بولا تو جانتا ہے کہ کسی کے ہم نشین مجھ سے زیادہ نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت اتاری کہ وہ اپنے ہم نشین کو بلائے ہم دوزخ کے فرشتے بلاتے ہیں ابن عباسؓ نے کہا اللہ کی قسم اگر وہ اپنے ہم نشینوں کو بلاتا تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کو پکڑ لیتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ: سورہ اقراء میں مذکور ہے رب کے نام سے قرأت کرنے کا اور انسان کی پیدائش کا اور قلم کا بیان اور تعجب نماز کے مانع پر اور تحریص ہدیٰ پر اور کافروں پر فرشتوں کے بلانے کا بیان اور حکم سجدہ کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

سورۃ القدر

۳۳۵۰: عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَابَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِيْ

۳۳۵۰: یوسف بن سعدؓ نے کہا ایک شخص حسنؓ بن علی کے پاس کھڑا ہوا بعد اسکے کہ امام حسنؓ بیعت کر چکے تھے معاویہؓ سے اور اس نے کہا تو نے مومنوں کے منہ میں کالک لگادی آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر الزام نہ رکھ

رَحِمَكَ اللّٰهُ فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُرِيَ بَنِيْ اُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَآءَهٗ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ يَامُحَمَّدُ يَعْنِيْ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰكَ مَالَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْا اُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْ نَاهَا فَاِذَا هِيَ اَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيْدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ۔

اللہ تجھ پر رحمت کرے پھر فرمایا کہ نبی ﷺ کو بنی امیہ اپنے منبر پر نظر آئے تو آپ کو برا لگا اللہ نے یہ آیت اتاری: اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ محمد ہم نے تجھ کو کوثر دی اور کوثر سے مراد نہر ہے جنت کی اور یہ آیت اتری: اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ .... یعنی ہم نے اتارا قرآن شب قدر میں اور تو کیا جانے شب قدر کیسی ہے شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے کہ سلطنت کریں گے اس میں بعد تیرے بنی امیہ اے محمدؐ۔ قاسم نے کہا ہم نے ان کے ایام سلطنت کو گنا تو ہزار ہی مہینے پایا ایک دن کم نہ زیادہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے قاسم بن فضل کی روایت سے اور بعضوں نے کہا روایت ہے قاسم بن فضل سے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن مازن سے اور قاسم بن حدانی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن نے ان کو ثقہ کہا اور یوسف بن سعد ایک شخص مجہول ہے اور ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔ مترجم: اس شخص کو امام حسنؓ کا بیعت کر لینا ناگوار گزرا اور مسلمانوں کی جو حضرت امام کی امامت کے مؤید تھے سبکی جانی حالانکہ اس بیعت سے بڑا انسداد فساد ہوا اور ہزاروں مسلمانوں کی جان بچ گئی اور خلاصہ جواب امام کا یہ ہے کہ میں اس بیعت میں مجبور ہوں کہ منظور الٰہی یہی ہے کہ ان لوگوں کی سلطنت ہزار ماہ تک رہے گی اللہ تعالیٰ نے سورہ قدر میں اس کی خبر دی۔

۳۳۵۱: عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اَخَاكَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِيْبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ لَايَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَااَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ بِالْعَلَامَةِ اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا۔

۳۳۵۱: زرّ بن حبیش کہتے تھے کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے کہا کہ عبداللہؓ بن مسعودؓ تمہارے بھائی کہتے ہیں کہ جو سال بھر جاگے شب قدر پائے ابی نے کہا اللہ ابوعبدالرحمٰن کو بخشے (اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی) یہ جانتے ہیں کہ آخر کی دس تاریخوں میں رمضان کی شب قدر ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے ولیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں پھر ابی قسم کھاتے تھے بغیر استثناء کے کہ وہ ستائیسویں رات ہے میں نے کہا کس طرح کہتے ہو تم اے ابوالمنذر انہوں نے کہا اس نشان کے سبب سے جس کی خبر دی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ سورج اس کی صبح کو نکلتا ہے اور اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

خاتمہ: سورہ القدر میں نزول قرآن کا شب قدر میں اور بہتر ہونا اس کا ہزار مہینے کی راتوں سے اور نزول ملائکہ وروح مذکور ہے۔

سُوْرَةُ لَمْ يَكُنْ

سورۂ لم یکن

۳۳۵۲: عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ۔

۳۳۵۲: مختار بن فلفل نے کہا سنا میں نے انس بن مالکؓ کو کہتے ہوئے تھے کہ کہا ایک مرد نے نبی ﷺ سے اے تمام مخلوق سے بہتر آپ ﷺ نے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ لم یکن میں مذکور ہے ضرورت نبی ﷺ کے آنے کی اور صحف مطہرہ کے اترنے کی اور خبر ہے اہل کتاب کے متفرق ہونے کی بعد آنے دلیل کے اور امر اخلاص اور حنیفیت کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ کا وعید نار جہنم کی کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لئے اور سر البریہ ہونا ان کا اور خیر البریہ ہونا مومنین صالحین کا اور وعدہ جنت اور رضائے الٰہی کا ان کے لئے۔

سُوْرَةُ اِذَا زُلْزِلَتْ

۳۳۵۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَرَأَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا۔

سورۂ اذا زلزلت

۳۳۵۳: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اس دن بیان کرے گی یعنی زمین اپنی خبریں فرمایا آپ ﷺ نے تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا خبریں اس کی یہ ہیں کہ گواہی دے گی وہ ہر بندہ پر عورت ہو یا مرد اس کے عملوں کی جو اس نے اس کی پیٹھ پر کیئے ہیں کہے گی اس نے فلانے دن ایسا ایسا کیا ہے یہی اس کی خبریں ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں زلزلہ زمین کا مذکور ہے اور باہر ڈال دینا اس کا اپنے دفینوں کو اور تعجب انسان کا اس پر اور ہر ایک پر ظاہر ہونا عمل اس کا خیر وشر سے۔

سورۃ العادیات

سورۃ العادیات میں مذکور ہے قسم ایک جماعت ملائکہ کی یا غازیوں کے گھوڑوں کی اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور محبت مال کی اور غفلت اس کی بعث سے۔

سورۃ القارعۃ

سورۃ القارعۃ میں تخویف قیامت سے اور پراگندگی لوگوں کی اس دن اور اڑنا پہاڑوں کا اس دن اور جزا و سزا عملوں کی مذکور ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

۳۳۵۴ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اِنْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْاَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ۔

۳۳۵۴: عبداللہؓ بن شخیر پہنچے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھتے تھے پھر فرمایا آپ ﷺ نے کہ بیٹا آدم کا کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور تیرا مال کچھ نہیں ہے مگر جو صدقہ دیا تو نے اور جاری کر دیا یا کھایا تو نے اور فنا کر دیا یا پہنا تو نے اور پرانا کر دیا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۵۵ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَازِلْنَا نَشُكُّ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔

۳۳۵۵: حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہم کو عذاب قبر میں شک تھا یہاں تک کہ اتری: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔

ف: ابوکریب نے اپنی سند میں کہا روایت ہے عمرو بن قیس سے انہوں نے روایت کی ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے منہال سے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۳۵۶ : عَنْ زُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّ النَّعِيْمِ نُسْأَلُ عَنْهُ وَاِنَّمَاهُمَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَآءُ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ۔

۳۳۵۶: زبیر بن عوامؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری: ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ کہ پھر پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے عرض کی زبیر نے اے رسول اللہ کے کونسی نعمت کا ہم سے سوال ہوگا ہمارے پاس سوا کھجور اور پانی کے اور کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ اب ہوگا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

''یہ اب ہوگا'' کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ نعمتیں اب تم کو ملیں گی اور بڑے بڑے ملک فتح ہوں گے اور تم آرام و راحت میں ہو جاؤ گے دوسرے یہ کہ سوال ضرور ہوگا کہ کوئی وقت بندہ پر ایسا نہیں کہ ہزاروں نعمتیں اس منعم حقیقی کی موجود نہ ہوں صحت اور تندرستی اور سمع و بصر کتنی بڑی نعمتیں ہیں۔

۳۳۵۷ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ اَيِّ النَّعِيْمِ نُسْأَلُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَسُيُوْفُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ۔

۳۳۵۷: ابو ہریرہؓ نے کہا جب یہ آیت اتری لَتُسْأَلُنَّ یعنی سوال ہوگا تم سے نعمتوں کا لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کس نعمت کا سوال ہم سے ہوگا' ہماری یہی دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی اور دشمن ہمارے سر پر ہے اور تلواریں ہمارے دوش پر آپ ﷺ نے فرمایا یہ ضرور ہوگا (یعنی نعمتوں کا ملنا یا سوال)۔

ف: حدیث ابن عیینہ کی جو محمد بن عمرو سے مروی ہے (یعنی جو اس سے اوپر گزری) میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے اس لئے سفیان بن عیینہ زیادہ یاد رکھنے والے اور بہت صحیح تر ہیں از روئے حدیث کے ابوبکر بن عیاش سے۔

۳۳۵۸ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَايُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيْمِ اَنْ يُقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَ نُرْوِيْكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

۳۳۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے جس چیز کا سوال ہوگا بندے سے قیامت کے دن یہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا کیا ہم نے تیرا بدن درست نہ رکھا اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہ کیا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ضحاک عبدالرحمٰن کے بیٹے ہیں وہ عزرب کے اور ان کو ابن عزرم بھی کہتے ہیں۔

خاتمہ: اس سورت میں بیان ہے انسان کی غفلت کا اور اس کے طلب مال کا اور قیامت میں نعمتوں سے سوال ہوگا۔

سورۃ العصر

سورہ عصر میں قسم ہے عصر کی اور خسران میں ہونا ہر انسان کا سوائے صالحین' صابرین کے۔

سورۃ الہمزۃ

سورہ ہمزہ میں شکایت ہے ہر غیبت کرنے والے طعن کرنے والے اور بخیل کی اور وعید حطمہ کی اس کے لئے اور جھانکنا دوزخ کی آگ کا دلوں پر اور بند ہونا اس کا ساتھ ستونوں کے۔

سورۂ فیل

سورۂ فیل میں مذکور ہے قصہ اصحابِ فیل کا۔

سورۃ قریش

سورۂ قریش میں کوچ کرنا ان کا گرمی اور جاڑے میں اور امر رب کعبہ کی عبادت کا اور تمکن امن مکہ کے ساتھ۔

سورۃ ماعون

سورہ ماعون میں مذمت مکذب یوم الدین کی اور دور کرنا اس کا یتیم کو اور رغبت نہ دلانا اس کا مسکین کے کھلانے پر خرابی نماز سے غفلت کرنے والوں کی اور ریاکاروں کی اور جو مانگے کی چیز کوئی نہ دے۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

۳۳۵۹: عَنْ اَنَسٍ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ نَهْرًا فِی الْجَنَّةِ حَافَتَيْهِ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَاهٰذَا يَاجِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ۔

۳۳۵۹: انسؓ نے نبی ﷺ سے کوثر کی تفسیر میں روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت میں اور فرمایا آپ ﷺ نے دیکھی میں نے ایک نہر جنت میں کہ اس کے دونوں طرف خیمے تھے موتی کے میں نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تمہیں دی ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۶۰: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِی الْجَنَّةِ اِذْعُرِضَ لِیْ نَهْرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰی طِيْنَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِیْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی فَرَاَيْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِيْمًا۔

۳۳۶۰: انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں چلا جاتا تھا جنت میں کہ پہنچا ایک نہر پر کہ اس کے دونوں طرف خیمے تھے موتی کے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تم کو دی ہے پھر انہوں نے ہاتھ ڈالا اور اس کی مٹی نکالی تو مشک تھی پھر میرے آگے آئی سدرۃ المنتہٰی اور میں نے اس پر ایک بڑا نور دیکھا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی ہے۔

۳۳۶۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَی الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ تُرْبَتُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَآؤُهٗ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ۔

۳۳۶۱: عبداللہؓ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے جنت میں کنارے اس کے دونوں طرف سونے کے ہیں اور پانی اس کا موتی اور یاقوت پر بہتا ہے مٹی اس کی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اس کا شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ سفید۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

فائدہ: اس صورت میں بیان ہے کوثر کا اور حکم ہے نماز اور قربانی کا اور خرابی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کی۔

سورۃ الکافرون

سورۂ کافرون میں بیان ہے کہ کافروں کا معبود اور ہے مسلمانوں کا اور۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

۳۳۶۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِيْ مَعَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَتَسْأَلُهُ وَلَنَا بَنُوْنَ مِثْلَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ نَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ اِنَّمَا هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ اِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّوْرَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَاتَعْلَمُ۔

سورۂ الفتح

۳۳۶۲: ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ مجھ سے مسئلہ پوچھا کرتے تھے اصحاب کے سامنے سو کہا ان سے عبدالرحمٰن بن عوف نے آپ ان سے پوچھتے ہیں اور ہمارے بہت لڑکے ہیں مانند اس کے تو کہا ان سے حضرت عمرؓ نے تو خوب جانتا ہے جس وجہ سے میں پوچھتا ہوں اور پوچھا ان سے مطلب اس آیت کا: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔ سو میں نے کہا اس میں خبر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی کہ خبر دی اس کی اللہ نے اور پڑھی یہ سورت اخیر تک پھر کہا حضرت عمرؓ نے اللہ کی قسم میں بھی وہی جانتا ہوں جو تو جانتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی بشر سے اسی اسناد سے مانند اس کے مگر اس میں مذکور ہے کہ عبدالرحمٰن نے کہا اَتَسْئَلُهُ و لنا ابن مثله یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ تَبَّتْ

۳۳۶۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادٰى يَاصَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ اِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنِّيْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّيْكُمْ اَوْمُصَبِّحُكُمْ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّالَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔

سورۂ تبت

۳۳۶۳: ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن چڑھے صفا پر اور پکارا یَاصَبَاحَاهُ اور جمع ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو ڈرانے والا ہوں سخت عذاب سے بھلا دیکھو تم اگر میں تم کو خبر دوں کہ دشمن شام کو یا صبح کو تم پر آنے والا ہے تو تم مجھے سچا جانو گے ابولہب نے کہا تو نے اسی لیے ہم کو جمع کیا تھا ٹوٹ جائیں تیرے ہاتھ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ یعنی ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ خود۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

فائدہ: اس سورت میں ہلاکت ابی لہب کی اور کام نہ آنا اس کے مال کا اور وعید نار کی اور حبل ہونا اس عورت کے گلے میں مذکور ہے۔

❶: یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا ہے اور دعا کی ہے کہ یا اللہ اس کو اپنی کتاب سمجھا دے۔ ۱۲ منہ

❷: حبل بمعنی رسی۔ ۱۲

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

سورۂ اخلاص کا بیان

۳۳۶۴ : عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ فَالصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ لِاَنَّهٗ لَيْسَ شَىْءٌ يُّوْلَدُ اِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَيْسَ شَىْءٌ يَّمُوْتُ اِلَّا سَيُوْرَثُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَبِيْهٌ وَّلَا عِدْلٌ وَّلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ۔

۳۳۶۴: ابی بن کعب سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اپنے معبود کا نسب ہم سے بیان کیجیے اللہ نے اتاری قل ھو اللہ یعنی وہ اللہ اکیلا ہے اللہ صمد ہے اور صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا ہو نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اس لیے کہ جو کسی سے پیدا ہوگا ضرور مرے گا اور جو مرے گا اس کا کوئی وارث بھی ہوگا اور اللہ نہ مرے گا اور نہ کوئی اس کا وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی کفو ہے۔ کہا راوی نے یعنی اس کے مشابہ اور برابر کوئی نہیں اور نہ اس کے مثل کوئی چیز ہے۔

۳۳۶۵ : عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ اٰلِهَتَهُمْ فَقَالُوْا اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

۳۳۶۵: ابی العالیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا مشرکوں کے معبودوں کا تو انہوں نے کہا تو بیان کر نسب اپنے معبود کا جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ سورۃ لائے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی بن کعب کا۔

ف: یہ روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ابی سعد کی روایت سے (یعنی اوپر گزری) اور ابوسعد کا نام محمد ہے وہ بیٹے ہیں میسر کے۔

خاتمہ: اس سورت میں مذکور ہے احدیت اور صمدیت اور تنزیہ اس تعالیٰ کی والد و ولد اور کفو سے۔

سُوْرَةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۳۳۶۶ :عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ اِسْتَعِيْذِىْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ۔

۳۳۶۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چاند کو دیکھا اور فرمایا اے عائشہ پناہ مانگ اس کے شر سے اللہ کے ساتھ اس لیے کہ یہی غاسق ہے (یعنی اندھیرا کرنے والا)۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۶۷ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

۳۳۶۷: عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند آیتیں ایسی اتاری ہیں کہ ان کا مثل کسی نے نہ دیکھا قل اعوذ برب الفلق آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الناس آخر تک۔
ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

معوذتین میں امر ہے تعوذ کا فلق میں مخلوقات اور غاسق اور نفاثات اور حاسد کے شر سے اور ناس میں مذکور ہے ربوبیت اور مالکیت اور الوہیت اس تعالیٰ کی اور امر ہے تعوذ کا خناس کے وسواس سے تمام ہوئی فہرست کلام اللہ کی ہر ہر سورت کی بعون الملک الوہاب وبنصر العزیز التواب والحمد للہ علی ذالک۔

۳۳۶۸ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۳۶۸: ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ نے آدم

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ اِذْهَبْ اِلٰى اُولٰٓئِكَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِنْهُمْ جُلُوْسٌ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوْا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لَهٗ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اِخْتَرْ اَيُّهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَا هٰٓؤُلَآءِ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ ذُرِّيَّتُكَ فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَكْتُوْبٌ عُمْرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَاِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَاُهُمْ اَوْمِنْ اَضْوَئِهِمْ قَالَ يَارَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمْرَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ يَارَبِّ زِدْهُ فِيْ عُمْرِهٖ قَالَ ذَاكَ الَّذِيْ كُتِبَ لَهٗ فَقَالَ اَيْ رَبِّ فَاِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمْرِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ اُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ اٰدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ قَالَ فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِيْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ۔

کو بنایا اور ان میں روح پھونکی ان کو چھینک آئی اور کہا الحمدللہ پھر اللہ کی تعریف کی اس کے حکم سے پھر اس کے رب نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے اے آدم جا تو ان فرشتوں کی طرف جو بیٹھے ہوئے ہیں اور ان سے کہہ السلام علیکم انہوں نے جواب دیا آدم کو وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر لوٹے وہ اپنے رب کی طرف اور فرمایا رب نے یہ تیری دعا ہے اور تیری اولاد کی آپس میں (اس میں رد ہے بندگی اور گورنشات کا) پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے ان میں سے جسے چاہے تو اختیار کر آدم نے کہا اختیار کیا میں نے داہنا ہاتھ اپنے رب کا اور دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں برکت والے پھر اس مٹھی کو کھولا تو اس میں تمثال تھے آدم اور اس کی اولاد کے پوچھا آدم نے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے اور ہر ایک کی عمر دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھی ہوئی تھی اس میں ایک مرد تھا نہایت روشن چہرہ آدم نے کہا یہ کون ہے اے پروردگار! ارشاد ہوا یہ تمہارا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اس کی عمر چالیس برس لکھی ہے آدم نے کہا یا اللہ اس کی عمر زیادہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اتنی ہی لکھی ہے انہوں نے عرض کی خداوندا میں نے اپنی عمر سے اس کو ساٹھ برس دیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اور ایسی سخاوت پھر وہ جنت میں رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر وہاں سے اتارے گئے اور وہ اپنی عمر گنتے تھے پھر جب ملک الموت آئے تو آدم نے کہا تم نے جلدی کی میری عمر تو ہزار برس کی ہے انہوں نے کہا بے شک لیکن تم نے ساٹھ برس داؤد کو دیئے ہیں پھر وہ منکر ہو گئے اور ان کی اولاد بھی منکر ہونے لگی' اور بھول گئے آدم اور بھولنے لگی ان کی اولاد' فرمایا آپ ﷺ نے اس دن سے حکم ہوا عقود کے لکھنے کا اور گواہ ہونے کا۔

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔

۳۳۶۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ

۳۳۶۹: انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب اللہ نے زمین بنائی وہ جھکی پڑتی تھی تو پہاڑوں کو بنایا اور فرمایا تم زمین کو تھامے رہو پس وہ ٹھہر گئے تب فرشتوں کو تعجب آیا پہاڑوں کی مضبوطی سے اور عرض کی انہوں نے اے پروردگار کوئی چیز تیری مخلوق میں پہاڑ

اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ قَالُوْا يَارَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَآءُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمْ اَلرِّيْحُ قَالُوْا يَارَبِّ فَهَلْ فِي خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ۔

سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں لوہا' عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں لوہے سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں آگ۔ عرض کی اے ربّ! کوئی چیز تیری مخلوق میں آگ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں پانی عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں پانی سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں ہوا عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں ہوا سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں وہ آدمی جو صدقہ دے اس طرح کہ داہنے ہاتھ سے دے اور بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سند سے یہ آخر تفسیر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الدَّعْوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں دعاؤں کے بیان میں جو ثابت ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۷۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الدُّعَاءِ — باب: دعا کی فضیلت

۳۳۷۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ۔

۳۳۷۰: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا سے زیادہ بزرگ نہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر عمران قطان کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عمران قطان سے مانند اس کے۔

۳۳۷۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔

۳۳۷۱: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا مغز ہے عبادت کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی لہیعہ کی روایت سے۔

۳۳۷۲: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ [غافر: ۶۰]

۳۳۷۲: نعمان بن بشیرؓ سے روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا یہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت: وَقَالَ رَبُّكُمْ ...... یعنی فرمایا تمہارے رب نے پکارو مجھ کو قبول کروں گا میں تمہاری پکار کو جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ منصور اور اعمش نے ذر سے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ذر کی روایت سے۔

۱۷۰۱: بَابُ مِنْهُ — باب: دوسرا اسی بیان میں

۳۳۷۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ۔

۳۳۷۳: ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کیا اللہ اس پر غصہ ہوگا۔

ف: اور روایت کی وکیع نے کئی لوگوں سے انہوں نے ابی الملیح سے یہ حدیث اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۷۰۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

۳۳۷۴ ـ ۳۳۷۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

باب: ذکر کی فضیلت میں

۳۳۷۴ ـ ۳۳۷۵: عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اسلام کے حکم بہت ہو گئے سو مجھے بتایئے ایسی چیز پکڑوں ...... ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان تر رہے اللہ کے ذکر سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۷۰۳: بَابُ مِنْهُ

۳۳۷۶: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا اَفْضَلَ دَرَجَةً۔

باب: دوسرا اسی بیان میں

۳۳۷۶: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ کونسا بندہ افضل ہے درجہ میں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے انہوں نے کہا اے رسول اللہ کے اور وہ غازی سے بھی افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کافر اور مشرکوں کو مارے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے اور خون آلودہ ہو جائے تو بھی اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے افضل ہوا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر دراج کی روایت سے۔

۳۳۷۷: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاشَيْءٌ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

۳۳۷۷: ابو درداءؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا نہ خبر دوں تم کو سب عملوں سے بہتر کام کی اور نہایت پاکیزہ کی اپنے مالک کے نزدیک اور بہت بلند کرنے والا تمہارے درجوں کو اور بہتر تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر تم کو اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے اور تم گردنیں مارو ان کی اور وہ گردنیں ماریں تمہاری انہوں نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا وہ ذکر ہے اللہ کا۔ معاذ بن جبلؓ نے کہا کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر الٰہی سے بڑھ کر نہیں۔

ف: روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن سعیدؓ سے مثل اسی کے اس اسناد سے اور روایت کی بعضوں نے ان سے اور اسے مرسل کیا۔

۱۷۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَالَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

باب: مجلس ذکر کی فضیلت میں

۳۳۷۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَامِنْ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلاَّ حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۷۸: ابوسعید خدریؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی جماعت ایسی نہیں کہ یاد کرتی ہو اللہ کو مگر گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت اور اترتی ہے ان پر تسکین اور یاد کرتا ہے اللہ ان کو اپنے پاس والوں (یعنی فرشتوں کے آگے)۔

۳۳۷۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَةُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا یُجْلِسُکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلاَّ ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ مَا اَسْتَحْلِفُکُمْ تُهْمَةً لَکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ حَدِیْثًا عَنْهُ مِنِّیْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا یُجْلِسُکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ لِمَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَیْنَابِهٖ فَقَالَ آللّٰهِ مَااَجْلَسَکُمْ اِلاَّ ذَاكَ قَالُوْا آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلاَّذَاكَ قَالَ اَمَااِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ لِتُهْمَةٍ لَکُمْ اِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ وَاَخْبَرَنِیْ یُبَاهِیْ بِکُمُ الْمَلٰئِکَةَ۔

۳۳۷۹: ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ معاویہ مسجد میں آئے اور لوگوں سے کہا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ معاویہ نے کہا اسی لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اسی لئے قسم ہے اللہ کی معاویہ نے کہا میں نے تمہیں اس لئے قسم نہیں دی کہ تم جھوٹے ہو اور میں آنحضرت ﷺ کی حدیثیں بہت کم روایت کرتا ہوں (یعنی بسبب احتیاط کے) اور آنحضرت ﷺ نکلے اپنے یاروں کے حلقہ پر اور فرمایا تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں اس کی کہ ہدایت کی ہم کو طرف اسلام کے اور احسان کیا ہم پر' فرمایا آپ ﷺ نے قسم ہے اللہ کی کیا تم اسی لئے بیٹھے ہو انہوں نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم اسی لئے بیٹھے ہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے میں نے تم کو قسم نہیں دی اس لئے کہ تم پر گمان ہے جھوٹ کا' آگاہ ہو کہ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارا فخر بیان کرتا ہے فرشتوں پر (یعنی فرماتا ہے کہ کیا اچھے بندے ہیں میرے)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن ابن مل ہے۔

۱۷۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ

جس جلسہ میں ذکر نہ ہو اس کی مذمت میں

۳۳۸۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ

۳۳۸۰: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی مجلس ایسی نہیں کہ لوگ اس میں بیٹھ کر نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ درود پڑھیں اپنے

يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُمْ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مگر ہو جائے گی ان پر حسرت اور نقصان اگر چاہے اللہ عذاب کرے ان کو چاہے معاف کر دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے۔

۱۷۰۶: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

باب: دعا کی اجابت کے بیان میں

۳۳۸۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَآءٍ اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَاسَاَلَ اَوْكُفَّ عَنْهُ مِنْ سُوْءٍ مِثْلَهٗ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ۔

۳۳۸۱: جابرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ کوئی ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر اللہ دیتا ہے اس کو وہی چیز یا دور کر دیتا ہے اس کے برابر کوئی برائی جب تک کسی گناہ یا ناتا کاٹنے کے لیے دعا نہ کرے۔

ف: اس باب میں ابوسعید اور عبادہ بن ثابت سے بھی روایت ہے۔

۳۳۸۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَالشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَآءَ فِي الرَّخَآءِ۔

۳۳۸۲: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قبول کرے اللہ اس کی دعائیں سختیوں اور تکلیفوں میں تو بہت دعا کرے راحت میں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۸۳: عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلَ اَفْضَلُ الذِّكْرِلَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

۳۳۸۳: جابرؓ کہتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ سب ذکروں میں افضل ہے لا الہ الا اللہ اور سب دعاؤں میں افضل ہے الحمد للہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے اور روایت کی علی مدینی اور کئی لوگوں نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے۔

۳۳۸۴: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ۔

۳۳۸۴: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت یاد کرتے تھے اللہ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے اور یہی کا نام عبداللہ ہے۔

۱۷۰۷: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهٖ

باب: اس بیان میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے

۳۳۸۵: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَالَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ۔

۳۳۸۵: ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو یاد کر کے اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کر لیتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور ابو قطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے پہلے اپنے لئے دعا کرنے میں محتاجی اپنی اور بے پروائی اللہ کی بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔

۱۷۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي رَفْعِ الْاَيْدِيَ عِنْدَ الدُّعَآءِ

باب: دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

۳۳۸۶ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔

۳۳۸۶: عمر بن خطابؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے نہ اتارتے ان کو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے منہ پر اور محمد بن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہا نہ لوٹاتے ان کو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے منہ پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن عیسیٰ کی روایت سے اس نے اکیلے روایت کیا اس کو اور وہ قلیل الحدیث ہیں اور روایت کی ان سے کئی شخصوں نے اور حنظلہ بن ابی سفیان جمحی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ثقہ کہا ہے۔

۱۷۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي مَنْ يَّسْتَعْجِلُ فِي دُعَائِهٖ

باب: دعا میں جو جلدی کرتا ہے اس کے بیان میں

۳۳۸۷ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ۔

۳۳۸۷: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دعا قبول کی جاتی ہے تم میں سے ہر کسی کی جب تلک کہ وہ جلدی نہ کرے اور نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبید کا نام سعد ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن ازہر کے مولیٰ ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف کا مولیٰ بھی کہتے ہیں اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۷۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدَّعَآءِ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى

باب: صبح اور شام کی دُعا میں

۳۳۸۸ : عَنْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَآءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَايَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ وَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ

۳۳۸۸: عثمانؓ بن عفان کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ صبح اور شام یہ دعا پڑھے اور پھر کوئی چیز اسے ضرر کرے بسم سے علیم تک تین بار یعنی صبح کی ہم نے یا شام کی اللہ کے نام سے کہ ضرر نہیں کرتی اسکے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ آسمان اور نہ زمین میں اور وہ سننے والا ہے جاننے والا اور ابان جو راوی حدیث ہیں انکو فالج تھا اور وہ شخص جو حدیث سنتا تھا ان کی طرف دیکھنے لگا تو ابان نے اس سے کہا تو کیوں

طَرْفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اَبَانٌ مَا تَنْظُرُ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهٗ۔

دیکھتا ہے (یعنی تعجب سے) آگاہ ہو کہ جو حدیث میں نے تجھ سے بیان کی وہ اسی طرح ہے لیکن میں نے جس دن فالج ہوا یہ دعا نہ پڑھی کہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کا حکم مجھ پر جاری کر دے (یعنی میں اسکی قضا پر راضی ہوں)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۳۸۹ : عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهٗ۔

۳۳۸۹: ثوبانؓ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کہا کرے شام کو رضیت سے نبیا تک اللہ پر حق ہے اللہ راضی کر دے اس کو اور معنی دعا کے یہ ہیں راضی ہوا میں اللہ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۳۹۰ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اُرَاهُ قَالَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَسْاَ لُكَ خَيْرَ مَافِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَابَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَابَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذَالِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

۳۳۹۰: عبداللہؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی ﷺ جب شام ہوتی فرماتے اَمْسَيْنَا سے عَذَابِ الْقَبْرِ تک یعنی شام کی ہم نے اور شام کی ملک نے اللہ کے حکم سے' سب تعریف اللہ کو ہے کوئی معبود نہیں سوا اس کے' اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا راوی کہتا ہے خیال ہے مجھے کہ فرمایا اسی کے لیے ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر ہے مانگتا ہوں میں تجھ سے بہتری اس رات کی اور بہتری اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس رات کی اور برائی سے اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور برائی سے بڑھاپے کی اور پناہ مانگتا ہوں میں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے' اور جب صبح ہوتی جب بھی یہی فرماتے اور اس میں اَمْسَيْنَا کی جگہ اَصْبَحْنَا کہتے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابن مسعودؓ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

۳۳۹۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ اَصْحَابَهٗ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَاِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔

۳۳۹۱: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبیؐ اپنے یاروں کو سکھاتے کہ صبح کو کہا کرو اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تیرے حکم کے ساتھ صبح کی ہم نے اور تیرے ہی حکم کے ساتھ شام کی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی حکم سے مریں گے ہم اور تیری ہی طرف پھر جانا ہے اور جب شام ہو تو کہے یا اللہ تیرے ہی حکم سے صبح کی تھی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے زندہ ہیں اور مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۹۲ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ

۳۳۹۲: ابو ہریرہؓ نے کہا ابو بکرؓ نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز بتایئے کہ اس کو صبح کو اور شام کو پڑھا کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہا

وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ قَالَ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔

کروتم اَللّٰهُمَّ سے شرکہ تک یعنی یا اللہ جاننے والے چھپی اور کھلی کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے پالنے والے ہر چیز کے اور مالک اس کے گواہ ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے پناہ مانگتا ہوں میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور شرکت سے انتہیٰ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ لیا کرتو یہ دعا صبح کو اور شام کو اور جب اپنے بچھونے پر جائے تو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۹۳ :عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَا يَقُوْلُهَا اَحَدُكُمْ حِيْنَ يُمْسِيْ فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قَدْرٌ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

۳۳۹۳: شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ان سے کہ بتاؤں میں تم کو سردار سب استغفاروں کی اَللّٰهُمَّ سے الا انت تک یعنی یا اللہ تو پروردگار میرا ہے کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو ہی نے مجھے بنایا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے اقرار اور وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک میرے سے ہوسکتا ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اپنے کاموں کے شر سے اقرار کرتا ہوں میں تیرے احسانوں کا جو مجھ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہوں کا سو بخش دے تو گناہ میرے کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں سوا تیرے انتہیٰ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ یہ دعا شام کو پڑھے اور اسے موت آئے صبح کے قبل مگر واجب ہوگی اسکے لیے جنت اور کوئی ایسا نہیں کہ پڑھے اسکو صبح کو اور آئے اسکو موت شام سے پہلے مگر واجب ہوگی اسکے لیے جنت۔

ف: اور اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ اور ابن عمر اور ابن ابزیٰ اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور عبدالعزیز بن ابی حازم زاہد کے بیٹے ہیں۔

۱۷۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدُّعَآءِ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ

باب: بچھونے کی دعاؤں کے بیان میں

۳۳۹۴ :عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ وَقَدْاَصَبْتَ خَيْرًا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ

۳۳۹۴: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے کہ بتادوں میں تجھے ایسے چند کلمے کہ پڑھا کرے تو ان کو اپنے بچھونے پر یعنی سوتے وقت' پھر اگر تو اس رات میں مر جائے تو مرے تو اسلام پر اور صبح کرے اور پائی تو نے خیر کہہ اَللّٰهُمَّ سے ارسلت تک یعنی یا اللہ سونپی میں نے جان اپنی تجھ کو اور متوجہ ہوا میں طرف تیری اور سونپا میں نے اپنا کام تیرے تئیں خوشی اور ڈر سے اور پناہ

وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ لَا مَلْجَآءَ وَلَا مَنْجٰی مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَ بِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِیَدِهٖ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ قَالَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف، نہ کہیں پناہ کی جگہ ہے نہ ٹھکانہ ہے، تجھ سے بھاگ کر سوا تیرے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی ﷺ پر جو تو نے بھیجا براء بن عازبؓ نے کہا میں نے کہا یعنی نَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ کی جگہ وبِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ تو حضرت ﷺ نے اپنے میری چھاتی میں کونچا مارا اور فرمایا وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث براءؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے سعد سے انہوں نے براءؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند مگر اس نے یہ کہا کہ جب آئے تو اپنے بچھونے پر اور تو وضو سے ہو یعنی باوضو یہ دعا پڑھے۔

۳۳۹۵: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُكُمْ عَلٰی جَنْبِهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اُوْمِنُ بِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ فَاِنْ مَاتَ مِنْ لَیْلَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۳۳۹۵: رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی داہنے کروٹ پر لیٹ کر کہے اَللّٰهُمَّ سے برسولک تک اور اس رات میں مر جائے تو داخل ہو جنت میں یعنی یا اللہ سپرد کی میں نے اپنی جان تجھ کو اور متوجہ کیا میں نے اپنا منہ تیری طرف اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف اور سونپا میں نے اپنا کام تجھ کو نہیں جگہ پناہ کی تیرے عذاب سے سوا تیرے ایمان لایا میں تیری کتاب پر اور تیرے رسول پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی رافع بن خدیج کی روایت ہے۔

۳۳۹۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ كَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْدِیَ۔

۳۳۹۶: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب اپنے بچھونے پر آتے، الحمد للہ سے آخر تک فرماتے یعنی سب تعریف ہے اللہ کو جس نے کھلایا اور پلایا ہم کو اور بچایا ہم کو (یعنی خلق کے شر سے) اور جگہ دی ہم کو (یعنی رہنے سونے کی) اور بہت سے لوگ ہیں جن کا کوئی بچانے والا کہیں ٹھکانا نہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۳۹۷: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ

۳۳۹۷: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کہا کرے جب اپنے بچھونے پر جائے استغفر اللہ سے اتوب الیک تک تین بار، اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ دریا کی پھین کے برابر ہوں یا درخت کے پتے کے برابر یا ٹیلوں کی ریت کے برابر یا دنیا کے

رَمْلٍ عَالِجٍ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا۔

دنوں کے برابر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے اس حدیث کو مگر اسی روایت سے عبداللہ بن ولید وصافی کی سند سے۔

۳۳۹۸ : عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ يَنَامُ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَاْسِهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ اَوْتَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

۳۳۹۸: حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے اپنا ہاتھ اپنے سرہانے رکھ لیتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ بچا مجھ کو اپنے عذاب سے جس دن جمع کرے گا تو یا اٹھائے گا تو اپنے بندوں کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۳۹۹ : عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهٗ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَكَ۔

۳۳۹۹: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے ہوئے وقت فرماتے رَبِّ قِنِيْ سے آخر تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براءؓ سے اور نہیں ذکر کیا ابی اسحاق اور براء کے بیچ میں کسی راوی کا اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحاق سے اور مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔

۳۴۰۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا اَخَذَ اَحَدُنَا مَضْجَعَهٗ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَ رَبَّ الْاَرْضِيْنَ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّيْ الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔

۳۴۰۰: ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم فرماتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جائے تو کہے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ پالنے والے آسمانوں کے اور پالنے والے زمینوں کے اور پالنے والے ہمارے اور پالنے والے ہر چیز کے چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے (یعنی وہ چیرتا ہے جب درخت نکلتا ہے) اور اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے ہر فساد والی چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے اس کی پیشانی کے بالوں کو تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب سے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں تو سب سے نیچے ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں ادا کر دے میرا قرض اور غنی کر دے مجھے محتاجی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۰۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَاخَلَفَهٗ عَلَيْهِ بَعْدَهٗ

۳۴۰۱: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں کا اٹھے اور پھر اپنے بچھونے پر لوٹ کر آئے تو چاہیے کہ اپنے تہ بند کے کونے سے اپنا بچھونا تین بار جھاڑے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اسکے بعد کیا چیز اس پر آئی پھر جب لیٹے تو کہے باسمک ربی سے صالحین تک یعنی

فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَى رُوْحِي وَ اَذِنَ لِي بِذِكْرِهٖ۔

تیرے نام سے اے رب میرے رکھی میں نے کروٹ اپنی اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا سو تو اگر روک رکھے میری جان کو یعنی موت دی تو رحم کر اس پر اور اگر چھوڑ دے تو تو نگہبانی کر اسکی جیسے نگہبانی کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی انتہیٰ پھر جب جاگے تو چاہیے کہ کہے الحمدللہ سے آخر تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ عافیت دی اس نے میرے بدن میں اور پھیری مجھ پر میری روح اور حکم دیا مجھ کو اپنی یاد کرنے کا یعنی توفیق دی۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے۔

۱۷۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيمَنْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کی فضیلت میں

۳۴۰۲: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۳۴۰۲: عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات جب اپنے بچھونے پر آتے دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے پھونکتے اور پڑھتے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھ جہاں تک پہنچتے اپنے بدن پر شروع کرتے سر اور منہ اور آگے کے بدن سے' ایسا کرتے تین بار۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ اس حدیث میں تقدیم و تاخیر کی ہے راوی نے۔

۳۴۰۳: عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِي فَقَالَ اِقْرَأْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْيَانًا يَقُوْلُ مَرَّةً وَاَحْيَانًا لَا يَقُوْلُهَا۔

۳۴۰۳: فروہؓ بن نوفل آئے نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز سکھایئے کہ میں اس کو کہا کروں جب اپنے بچھونے پر آیا کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا پڑھا کر قل یا ایہا الکافرون اس لیے کہ اس میں نجات ہے شرک سے' شعبہ نے کہا ابی اسحاق کبھی کہتے کہ پڑھ ایک بار اور کبھی ایک بار کا لفظ نہ کہتے۔

ف: روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے اپنے باپ نوفل سے کہ وہ آئے نبی ﷺ کے پاس پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث سابق کے اور یہ روایت صحیح تر ہے اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی اسحٰق سے انہوں نے فروہؓ سے انہوں نے نوفلؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور یہ روایت اشبہ اور اصح ہے شعبہ کی روایت سے اور مضطرب ہوئے ہیں اصحاب ابی اسحاق کے اس حدیث میں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے روایت کی ہے عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور عبدالرحمٰن بھائی ہیں فروہ بن نوفل کے۔

۳۴۰۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ۔

۳۴۰۴: جابرؓ نے کہا نبی ﷺ نہ سوتے جب تک سورۂ تنزیل سجدہ اور تبارک نہ پڑھ لیتے۔

ف: ایسے ہی روایت کی ثوری اور کوئی لوگوں نے یہ حدیث لیث سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی زبیر نے یہ حدیث ابی الزبیر سے کہا زبیر نے ابی الزبیر سے کہ سنی ہے تم نے یہ حدیث جابرؓ سے انہوں نے کہا نہیں سنی میں نے جابرؓ سے میں نے سنی ہے صفوان سے یا ابن صفوان سے اور روایت کی شبابہ نے مغیرہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے حدیث لیث کی مانند۔

۳۴۰۵۔ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ۔

۳۴۰۵: ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ وہ سورۂ زمر اور بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے۔

ف: خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ ابولبابہ کا نام مروان ہے وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن زیاد کے اور ان کو سماع ہے حضرت عائشہؓ سے اور سنا ہے ان سے حماد بن زید نے۔

۳۴۰۶: عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُوْلُ فِيْهَا اٰيَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ۔

۳۴۰۶: عرباضؓ بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سوتے نہ تھے جب تک کہ وہ سورتیں نہ پڑھ لیتے جن کے سرے پر سبح یا یسبح یا سبحان ہے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت بہتر ہے ہزار آیتوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۰۷: عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا اَنْ تَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْاَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَ اَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاتَعْلَمُ وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَاتَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ يَقْرَاُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرُبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ۔

۳۴۰۷: بنی حنظلہ کے ایک مرد نے کہا میں شداد بن اوسؓ کے ساتھ سفر میں تھا تو انہوں نے کہا میں تجھے ایسی چیز سکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم کہیں اَللّٰھُمَّ سے علام الغیوب تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے مضبوطی کام کی اور پختگی ہدایت کی اور مانگتا ہوں تجھ سے شکر تیری نعمت کا اور خوبی تیری عبادت کی اور مانگتا ہوں تجھ سے زبان سچی اور دل چنگا اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس چیز کے شر سے کی جسے تو جانتا ہے اور مانگتا ہوں تجھ سے خیر اس چیز کی جسے تو جانتا ہے اور مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے ان گناہوں کی جسے تو جانتا ہے تو چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے انتہی اور فرمایا رسول اللہؐ نے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اپنے بستر پر جائے اور ایک سورت اللہ کی کتاب کی پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کر دیتا ہے اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ کہ نہیں آتی اس کے نزدیک ایسی کوئی چیز جو اسے ستائے یہاں تک کہ وہ جاگے جب جاگے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابوالعلاء کا نام یزید ہے اور وہ عبداللہ کے بیٹے ہیں اور وہ شخیر کے۔

۱۷۱۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ

باب: سوتے وقت تسبیح و تکبیر و تحمید کے

وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ — بیان میں

۳۴۰۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَتْ اِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجَلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِيْنِ فَقُلْتُ لَوْاَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَأَلْتِيْهِ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنَ الْخَادِمِ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُوْلَانِ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَاَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ مِنْ تَحْمِيْدٍ وَتَسْبِيْحٍ وَتَكْبِيْرٍ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

۳۴۰۸: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ شکایت کی ان سے فاطمہؓ نے اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی چکی پیسنے کے سبب سے سو کہا علیؓ نے کہ کاش تم جاتیں اپنے باپ کے پاس اور ان سے ایک غلام مانگتیں (سو وہ گئیں حضرت ﷺ کے پاس اور مانگا آپ ﷺ سے غلام) اور آپ ﷺ نے فرمایا میں بتادوں تم کو ایسی چیز کہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لئے جب تم دونوں اپنے بچھونوں پر جاؤ تو کہا کرو تینتیس بار الحمدللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے۔

۳۴۰۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا مَجَلَ يَدَيْهَا فَاَمَرَهَا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ۔

۳۴۰۹: حضرت علیؓ نے کہا فاطمہؓ حضرت ﷺ کے پاس آئیں اور شکایت کی اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی تو سکھائی ان کو آپ ﷺ نے تسبیح اور تکبیر اور تحمید۔

۳۴۱۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَنِ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهٗ وَتُكَبِّرُهٗ وَتَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْاَلْفُ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسُ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْكَذَا حَتّٰى يَنْتَفِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ وَهُوَ فِيْ

۳۴۱۰: عبداللہؓ بن عمروؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جو مسلمان ان پر ہمیشگی کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور جوان پر عمل کرے وہ بہت تھوڑے ہیں سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد دس بار اور الحمدللہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ گنتے تھے اپنی انگلیوں پر اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ ڈیڑھ سو ہیں زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں (اور یہ ایک خصلت ہوئی) اور جب جائے تو اپنے بچھونے پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمدللہ کہے سو بار یعنی اللہ اکبر چونتیس بار اور دونوں تینتیس بار سو یہ سو ہوں گی زبان پر اور ہزار ہوں گی میزان میں پھر کون تم میں کا رات اور دن ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے (یعنی اگر اتنی بھی برائیاں کرے معاف ہو جائیں) عرض کی صحابہؓ نے کیوں نہ ہمیشگی کریں ہم اس پر پھر فرمایا آپؐ نے کہ شیطان تمہارے ایک کے پاس آتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے پس شیطان کہتا ہے یاد کر تو فلانی چیز کو یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ چکتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا (یعنی جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا) اور پھر آتا ہے شیطان جو وہ اپنے بستر پر جاتا ہے پھر اسے تھپکتا ہے یہاں

مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ. تک کہ سو جاتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث مختصراً اور اس باب میں زید بن ثابتؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۱۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ.

۳۴۱۱: عبداللہ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبحان اللہ انگلیوں پر گنتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اعمش کی روایت سے۔

۳۴۱۲: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُهٗ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرُهٗ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ.

۳۴۱۲: کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کچھ چیزیں نماز کے پیچھے پڑھنے کی ایسی ہیں کہ ان کا کہنے والا محروم نہیں رہتا سبحان اللہ کہے تو نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تو چونتیس بار۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں حافظ ہیں اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حکم سے اور مرفوع نہ کی اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے حکم سے اور مرفوع کی۔

۱۷۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الدُّعَاءِ اِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

باب: رات کے جاگنے کی دعا میں

۳۴۱۳ ـ ۳۴۱۴: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ.

۳۴۱۳ـ۳۴۱۴: عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جاگے رات کو اور کہے لا الٰہ الا اللہ سے الا باللہ تک یعنی کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ سب چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی طرف سے پھر کہے رب اغفر لی یعنی یا اللہ مجھے بخش دے یا یہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ پھر دعا کرے قبول ہو جاتی ہے اور دعا اس کی پھر اگر ہمت کی اور وضو کیا اور نماز پڑھی' قبول ہوئی نماز اس کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے مسلمہ بن عمرو سے کہا مسلمہ نے کہ عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہتے تھے۔

۳۴۱۵ ـ ۳۴۱۶: عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَاُعْطِيْهِ

۳۴۱۵ـ۳۴۱۶: ربیعہ بن کعبؓ اسلمی نے کہا میں رات کو سوتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس اور دیتا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

وَضُوْءَهُ فَاَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَاَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

وضو کا پانی پھر بہت دیر تک سنتا رہتا تھا رات کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور بڑی دیر تک رات کو فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۱۷: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَاَنْ يَنَامَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيٰى نَفْسِيْ بَعْدَ مَا اَمَاتَهَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۱۷: حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے سونے کا' فرماتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تیرے نام سے مروں گا میں تیرے ہی نام سے جیئوں گا میں اور جب جاگتے فرماتے الحمدللہ سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے اللہ کو جس نے زندہ کیا میری ذات کو بعد اس کے کہ مارا اس کو اور اسی کی طرف ہے پھر جانا۔

۱۷۱۵: بَابُ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

باب: تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کے بیان میں

۳۴۱۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَ الْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

۳۴۱۸: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب رات کو اٹھتے فرماتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی روشنی ہے آسمانوں کی یعنی رونق ہے اور زمین کی اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تو قائم کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور تیرے ہی لیے سب تعریف تو پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو لوگ ان میں ہیں تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا ملنا سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے یا اللہ تیرے ہی لیے اسلام لایا میں اور تیرے اوپر ایمان لایا میں اور تجھ پر توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کیا میں نے اور تیرے واسطے لڑا اور تجھی کو حاکم بنایا میں نے سو بخش دے جو آگے بھیجے میں نے گناہ اور جو پیچھے کیے اور جو چھپائے اور جو کھولے تو ہی معبود ہے میرا نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباسؓ کے نبی ﷺ سے۔

۳۴۱۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْلَةً حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً

۳۴۱۹: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب فارغ ہوتے اپنی نماز سے رات کو (یعنی بعد تہجد کے) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ سے آخر تک یعنی یا اللہ مانگتا ہوں

مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِىْ بِهَا قَلْبِىْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِىْ وَتَلُمُّ بِهَا تَهْدِىْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِىْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِىْ وَتُزَكِّىْ بِهَا عَمَلِىْ وَتُلْهِمُنِىْ بِهَا عَمَلِىْ وَتُلْهِمُنِىْ بِهَا رُشْدِىْ وَتَرُدُّبِهَا اُلْفَتِى وَتَعْصِمُنِىْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِىْ اِيْمَانًا وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرْفَ كَرَامَتِكَ فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ فِى الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِىْ وَاِنْ قَصُرَرَاْيِىْ وَ ضَعُفَ عَمَلِىْ افْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ يَاقَاضِىَ الْاُمُوْرِ وَيَاشَافِىَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِىْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْيِىْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِىْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِىْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْخَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَاِنِّىْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْاَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَاالْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَ الْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَلْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ اَنْتَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ وَاِنَّكَ تَفْعَلُ مَاتُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِاَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّالِاَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِىْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءَ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةَ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِىْ نُوْرًا فِىْ قَلْبِىْ وَنُوْرًا فِىْ

میں تجھ سے ایسی رحمت تیرے پاس کی کہ راہ پر آ جائے اس سے میرا دل اور خاطر جمع ہو جائے میری اور جمعیت حاصل ہو مجھے پریشانی سے اور سنور جائے اس کی برکت سے میرا غائب اور بلند ہو جائے درجہ میرے حاضر کا اور پاک ہو جائے اس کے سبب سے میرا عمل اور سکھلا دے مجھے اس سیدھی راہ اور جمع کر دے تو اس سے میرے چہیتوں کو اور بچا تو اس سے مجھے ہر برائی سے یا اللہ دے ہم کو ایمان اور یقین ایسا کہ نہ ہو اس کے بعد کفر اور دے ایسی رحمت کہ پہنچوں میں اس سے تیری کرامت کے شرف کو دنیا اور آخرت میں یا اللہ مانگتا ہوں میں مراد کو پہنچنا قضا میں اور مہمانی شہیدوں کی اور زندگی نیکوں کی اور مدد دشمنوں پر یا اللہ میں تیرے آگے اپنی حاجت لایا ہوں اگرچہ میری عقل تھوڑی ہے اور عمل ضعیف ہے محتاج ہوں تیری رحمت کا سو تجھی سے مانگتا ہوں میں اے ہر کام کے بنانے والے اور سینوں کے درست کرنے والے کہ بچائے تو مجھ کو دوزخ کے عذاب سے جیسا بچاتا ہے تو دریاؤں کے ملنے سے اور بچائے تو ہلاک کرنے والی دعا سے اور قبروں کے فتنوں سے یا اللہ جو خیر میری عقل میں نہ آئے اور میری نیت اور سوال بھی اس تک نہ پہنچا اور وعدہ کیا تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے یا وہ چیز کہ تو اپنے کسی بندے کو دینے والا ہے سو میں وہ تجھ سے طلب کرتا ہوں اور مانگتا ہوں تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے اے پالنے والے عالموں کے یا اللہ بڑی قوت والے اور اچھے کام والے مانگتا ہوں میں تجھ سے چین قیامت کے دن کا جنت ہمیشگی کے دن میں نزدیکی والوں کے ساتھ جو گواہی دینے والے ہیں رکوع و سجدہ بجالانے والے اپنے اقراروں کو پورا کرنے والے' بے شک تو مہربان ہے دوستی کرنے والا اور تو کرتا ہے جو چاہتا ہے یا اللہ کر دے ہم کو ہدایت کرنے والے ہدایت پائے ہوئے نہ گمراہ اور نہ گمراہ کرنے والے تیرے دوستوں سے صلح رکھنے والے اور تیرے دشمنوں سے دشمنی' دوست رکھیں ہم تیری ہی محبت کے سبب سے جو دوست رکھے تجھ کو اور دشمنی رکھیں ہم تیرے دشمن رکھنے کے سبب سے جو تیرا مخالف ہو یا اللہ یہ تو دعا ہے اور

قَبْرِىْ وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِىْ وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِىْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِىْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِىْ وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِىْ وَنُوْرًا فِىْ سَمْعِىْ وَنُوْرًا فِىْ بَصَرِىْ وَنُوْرًا فِىْ شَعْرِىْ وَنُوْرًا فِىْ بَشَرِىْ وَنُوْرًا فِىْ لَحْمِىْ وَنُوْرًا فِىْ دَمِىْ وَ نُوْرًا فِىْ عِظَامِىْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِىْ نُوْرًا وَاَعْطِنِىْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِىْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِىْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِىْ لَبِسَ الْمَجْدَوَ تَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِىْ لَا يَنْبَغِىْ التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِى الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِى الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِى الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

تیرے ذمہ سے قبول کرنا (یعنی براہِ فضل واحسان کے) اور یہ تو کوشش میری ہے اور بھروسہ تجھی پر ہے یا اللہ ڈال دے میرے دل میں ایک نور اور میرے نیچے ایک نور، اور میرے کانوں میں ایک نور اور میری آنکھوں میں ایک نور اور میرے بالوں میں ایک نور اور میرے بائیں ایک نور اور میرے بدن پر ایک نور اور میرے گوشت میں ایک نور اور میرے داہنے ایک نور اور میرے خون میں ایک نور اور میری ہڈیوں میں ایک نور یا اللہ بڑھا دے میرا نور اور دے مجھ کو نور، اور ٹھہر دے میرے لیے نور، پاک ہے وہ جس نے عزت کی چادر اوڑھی، اور خاص کیا اس کو اپنی ذات کے لیے پاک ہے وہ جس نے بزرگی کا جامہ پہنا اور مکرم ہوا ساتھ بزرگی کے پاک ہے وہ کہ نہیں لائق ہے تسبیح کے کوئی سوا اسکے پاک ہے وہ فضل اور نعمتوں والا، پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کا ایک ٹکڑا اور نہیں ذکر کی اتنی لمبی۔

۱۷۱۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الدُّعَآءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ اللَّيْلِ

باب: تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کا بیان

۳۴۲۰ : عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَىِّ شَىْءٍ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِىْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

۳۴۲۰: ابوسلمہؓ نے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ سے کیا پڑھتے تھے نبی ﷺ اپنی نماز کے شروع میں (یعنی قبل قراءت اور بعد تحریمہ جب رات کو کھڑے ہوتے فرمایا انہوں نے جب رات کو کھڑے ہوتے اور نماز شروع کرتے فرماتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی اے رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو فیصلہ کرے گا اپنے بندوں کے بیچ میں جس میں وہ اختلاف کرتے تھے سیدھی راہ بتا دے مجھے جس میں اختلاف کیا گیا ہے سچی باتوں سے اپنے حکم سے تو ہی ہے سیدھی راہ پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۲۱ : عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ اِذَا قَامَ فِى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ

۳۴۲۱: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے فرماتے وَجَّهْتُ وَجْهِىَ سے اَتُوْبُ تک کہ متوجہ کیا میں

لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَایَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ اٰمَنْتُ بِكَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ فَاِذَا رَاکَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَكَ رَکَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِیْنَ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَکُوْنُ اٰخِرُ مَایَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

نے اپنا منہ اس کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو میں ایک طرف کا ہوں اور نہیں میں مشرکوں سے بے شک نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا' کوئی شریک نہیں اس کا اسی کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو رب میرا ہے اور میں غلام ہوں تیرا ظلم کیا میں نے اپنی جان پر اور اقرار کیا میں نے اپنے گناہ کا سو بخش دے میرے گناہ سب بے شک کوئی گناہ نہیں بخشتا مگر تو راہ بتا دے مجھے نیک خصلتوں کی کہ نہیں بتاتا کوئی اس کی راہ سوا تیرے اور دور کر دے مجھ سے بری خصلتیں کہ نہیں دور کرتا مجھ سے کوئی ان کو سوا تیرے ایمان لایا میں تجھ پر بڑی برکت والا ہے تو اور بلند ہے' مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے پھر جب رکوع کرتے فرماتے اَللّٰھُمَّ سے عصبی تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ رکوع کیا میں نے تیرے لیے اور ایمان لایا تجھ پر اور تابع ہوا میں تیرا جھک گئے تیرے لیے کان میرے اور آنکھ میری اور گودا میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میرے پھر جب سر اٹھاتے فرماتے اللھم ربنا سے من شیٔ تک یعنی اے اللہ رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف آسمان اور زمین بھرا اور جو اس کے بیچ میں ہے اور جتنی تو چاہے اس کے بعد پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لک سجدت سے الخالقین تک یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے سجدہ کیا میں نے اور تجھی پر ایمان لایا میں اور تیرا ہی تابع ہوا' سجدہ کیا میرے منہ نے اس کے لیے جس نے اسے بنایا اور اس کی تصویر کھینچی اور اس کے کان اور آنکھیں کھولیں سو بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا پھر سب کے آخر میں تشہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللھم اغفرلی سے آخر تک یعنی بخش دے اس کو جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو کھولا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے میرے عملوں میں سے تو ہے مقدم کرنے والا اور مؤخر کرنا والا' کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۲۲: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا

۳۴۲۲: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز میں یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے فرماتے وجہت وجہی سے اتوب الیک تک اور معنی اس کے اوپر گذرے مگر لبیک وسعدیک سے آخر دعا

وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلوتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّي وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي ذَنْبِي جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِي لِاَ حْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَ حْسَنِهَا اِلَّا اَنْت وَ اصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَ الشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَ عَصَبِي وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَمِلْءَ السَّمَآءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهٗ صَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

تک کے معنی یہ ہیں کہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور موافقت کی میں نے تیری اطاعت کے ساتھ اور خیر بالکل تیرے ہاتھ میں ہے اور شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی میں تیرے ہی اوپر اعتماد کرتا ہوں اے رب ہمارے اور بلند ہے تو مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے پھر رکوع کرتے اللھم لک رکعت سے عصبی تک پڑھتے اور معنی اس کے اوپر کی حدیث میں گذرے پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور اس کے معنی بھی اوپر گذرے پھر آخر میں بعد تشہد کے اور قبل سلام کے فرماتے اللھم اغفرلی سے آخر تک اور معنی اس کے بھی اوپر حدیث میں گذرے فقط اس میں ایک لفظ وما اسرفت زیادہ ہے اور اس کے معنی جو حد سے زیادہ بڑھا میں یعنی اس کو بھی بخش دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اَلشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ کے کئی معنی ہیں چنانچہ مجمع البحار میں ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی اور تیری رضامندی نہیں ملتی یا شر تیری طرف چڑھتا نہیں اور خیر تیری طرف چڑھ جاتی ہے اور اس کلمہ میں تعلیم ہے ادب کی کہ بندے کو لازم ہے کہ شر کا مرتکب اپنے کو جانے اور خیر اللہ کی طرف سے سمجھے کہ اس کی توفیق اسی کی جانب سے ہوئی یہ مقصود نہیں کہ شر اس کی تقدیر یا خلق سے باہر ہے بلکہ یہ محض ادب ہے اور اسی نظر سے اللہ تعالیٰ کو کتوں یا سور کا رب نہ کہنا چاہئے اگرچہ وہ رب العالمین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعضی بات واقعی ہوتی ہے مگر اس کی تعبیر میں ایک سوء ادب ہے پس ایسی تعبیر سے احتراز لازم ہے اور یہاں سے غلطی شطحیات صوفیہ کی معلوم ہوگئی کہ جو کلام ان کا مشعر سوء ادب کا ہے اس سے احتراز لازم ہے اور ایک یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ شر کی نسبت تیری طرف نہیں یعنی اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا شر نہیں تیرے لئے جیسے ارتکاب اور اکتساب شر کا ہمارے لئے شر ہے۔

۳۴۲۳: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَاءَ تَهٗ وَاَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهٗ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ

۳۴۲۳: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز فرض پر دونوں ہاتھ اٹھاتے برابر شانوں کے اور ایسا ہی کرتے جب قراءت تمام کر لیتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے یعنی تینوں وقت رفع یدین کرتے اور دونوں ہاتھ نہ

مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَكَبَّرَ وَيَقُوْلُ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَاَنَا بِكَ وَ اِلَيْكَ لَا مَنْجٰى مِنْكَ وَلَا مَلْجَاءَ اِلَّا اِلَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهٗ فِيْ رُكُوْعِهٖ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَإِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يُتْبِعُهَا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءُ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَيَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اٹھاتے نماز میں جب بیٹھے ہوتے یعنی سجدوں وغیرہ میں پھر جب دو رکعت پڑھ کر اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے' اور نماز کے شروع میں فرماتے بعد تکبیر تحریمہ کے وجہت وجھی سے اتوب الیک تک اور معنی اس کے انا بک والیک تک اوپر گذرے اور لا منجاء الیک سے آخر تک یہ ہیں کہ نہیں جنات کی جگہ تیرے عذاب سے اور نہ بھاگنے کا ٹھکانہ مگر تیری ہی طرف' مغفرت مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے پھر قراءت کرتے پھر رکوع کرتے اور رکوع میں آپ ﷺ کا یہ کلام ہوتا اللھم لک رکعت سے رب العالمین تک اور معنی اس کے اوپر گذرے' پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے فرماتے سمع اللہ یعنی سنا اللہ نے اس کی کلام کو جس نے اس کے تعریف کی پھر اس کے بعد فرماتے اللھم ربنا لک الحمد سے بعد تک' یعنی یا اللہ رب ہمارے ہمارے تجھ کو تعریف ہے آسمان بھر اور زمین بھر اور جتنی تو چاہے اس کے بعد پھر دسجدہ کرتے سجدہ میں فرماتے اللھم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور جب نماز ختم ہونے لگتی تو فرماتے یعنی قبل سلام کے اللھم اغفرلی سے آخر تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام شافعیؒ کا اور بعض ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض اہل علم نے کوفیوں وغیرہم سے کہ یہ ادعیات نوافل میں پڑھے اور فرائض میں نہ پڑھے سنا میں نے ابواسماعیل یعنی ترمذی سے کہ وہ کہتے تھے سنا میں نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہتے تھے جب ذکر کیا اس حدیث کا کہ یہ ہمارے نزدیک حدیث زہری کی مثل ہے جو انہوں نے سالم سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے۔

۱۷۱۷: بَابُ مَاجَاءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب: سجدۂ تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں

۳۴۲۴ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى

۳۴۲۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ آیا ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَ هِيَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اُكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلُ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ مِنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ ۔

اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ میں نے اپنے تئیں رات کو خواب میں دیکھا کہ میں نماز پڑھتا ہوں ایک درخت کے پیچھے اور میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا اور میں نے سنا کہ وہ کہتا تھا اَللّٰھُمَّ سے عبدک داؤد تک یعنی یا اللہ لکھ میرے لیے اس کا ثواب اور مٹا مجھ سے اسکے سبب سے بوجھ گناہوں کا اور جمع کر رکھ اس کا ثواب میرے لیے اپنے نزدیک اور قبول کر اس کو مجھ سے جیسا کہ قبول کیا تو نے اپنے بندے داؤد سے کہ ابن جریج نے کہ کہا مجھ سے تمہارے دادا یعنی عبید اللہ نے اور یہ خطاب کیا انہوں نے حسنؒ سے کہ کہا ابن عباسؓ نے پھر پڑھی رسول اللہؐ نے آیت سجدہ کی اور سجدہ کیا کہا ابن عباسؓ نے پس سنا میں نے انکو کہ پڑھتے تھے اس دعا کو جس کی خبر دی تھی اس مرد نے اور کہا تھا قول درخت کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس باب میں ابی سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۲۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ ۔

۳۴۲۵: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدہ تلاوت میں پڑھتے تھے سَجَدَ وَجْهِيَ سے آخر تک یعنی سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے بنایا منہ کو اور چیرے اس کے کان اور آنکھیں اپنے حول و قوت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت عائشہؓ کی یہ روایت دارقطنی اور حاکم اور بیہقی نے بھی روایت کی ہے اور ابن سکن نے اس کو صحیح کہا ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی زیادہ ہے کہ دعائے مذکور تین بار پڑھتے اور حاکم نے یہ بھی زیادہ کیا ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین اور بیہقی نے حلقہ کے بعد صورہ بھی زیادہ کیا ہے اور حدیث درخت کی جو اوپر مذکور ہوئی اس کو حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید ہے اور عقیلی نے کہا ہے کہ وہ مجہول ہے اور دونوں حدیثیں دال ہیں کہ سجود تلاوت میں کچھ پڑھنا مسنون ہے اور جتنی احادیث سجود تلاوت میں آئی ہیں سب قاطبۃً دلالت کرتی ہیں کہ اس کے ساجد کو وضو ضرور نہیں اور سجدہ تلاوت بے وضو بھی روا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تلاوت کے وقت جو ہوتا تھا بے تکلف سجدہ کرتا تھا اور کسی روایت میں مذکور نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا حکم فرمایا ہو اور یہ بھی بعید ہے کہ ہر وقت سب کے سب حاضرین مجلس با وضو ہوا کریں اور مشرکوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا ہے حالانکہ وہ نجس ہیں اور وہ وضو کے قابل نہیں اور بخاریؒ نے روایت کیا ہے کہ سجدہ نہ کرے آدمی مگر وہ طاہر ہو تو تطبیق ان دونوں میں اس طرح ہے کہ مراد طہارت سے طہارت کبریٰ ہے یعنی جنابت نہ ہو یا مراد اس سے یہ ہے کہ وضو بہتر ہے اور بے وضو بھی جائز ہے باعتبار ضرورت کے اور جیسے وضو کی ضرورت احادیث سے نہیں سمجھی جاتی ہے ویسی ہی طہارت ثیاب اور مکان کی بھی مفہوم نہیں ہوتی اور ستر عورت اور استقبال جب ممکن ہو تو بعضوں نے کہا ضرور ہے اتفاقاً اور فتح الباری میں ہے کہ جواز سجدہ تلاوت بغیر وضو کے اس میں ابن عمرؓ کے موافق کوئی نہیں مگر شعبی کہ روایت کیا ہے ابن شیبہ نے اس سے بسند صحیح اور روایت کیا گیا ہے ابی عبد الرحمٰن سلمی سے بھی کہ وہ سجدہ کی آیت پڑھتے اور بے وضو سجدہ کرتے غیر قبلہ کی طرف اور اگر راہ میں ہوتے تو سر سے اشارہ کرتے اور اہل بیت میں ابن عمرؓ کی موافقت بے

وضو سجدہ کرنے میں ابو طالب اور منصور باللہ نے بھی کی ہے اور مروی ہے بعض صحابہؓ سے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے سجدۂ تلاوت کو اوقات مکروہہ میں اور ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہیں اس لئے کہ سجدہ تلاوت نماز نہیں اور کراہت مخصوص بہ نماز ہے کذا فی نیل الاوطار۔

۱۷۱۸: بَابُ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ

باب: گھر سے نکلنے کی دعاؤں کا

۳۴۲۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِىْ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ۔

۳۴۲۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جو کہے گھر سے نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ...... کہا جاتا ہے اس سے کفایت کیا گیا اور بچایا گیا تو شر سے اور دور ہو جاتا ہے اس سے شیطان اور معنی اسکے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بھروسہ کیا میں نے اللہ پر، گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجالانے کی قوت کسی کو نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۱۷۱۹: بَابٌ مِنْهُ

باب: دوسرا اسی بیان میں

۳۴۲۷: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْنَضِلَّ اَوْنَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْنَجْهَلَ اَوْيُجْهَلَ عَلَيْنَا۔

۳۴۲۷: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی ﷺ جب گھر سے نکلتے تو بسم اللہ سے آخر تک پڑھتے یعنی شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے بھروسا کرتا ہوں میں اللہ پر یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس سے کہ پھسل جاؤں یا راہ بھول جاؤں یا ظلم کروں کسی پر یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا جہالت کروں میں کسی پر یا مجھ سے کوئی جہالت کرے۔

۱۷۲۰: بَابُ مَايَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ

باب: بازار میں جانے کی دعاؤں کا

۳۴۲۸: عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَ مَحَاعَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ۔

۳۴۲۸: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوا اور لا الہ الا اللہ سے قدیر تک پڑھے اس کے لیے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور ہزار ہزار درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے اس کو عمرو بن دینار نے جو خزانچی تھے زبیر کے گھر کے سالم بن عبداللہ سے مانند اسی روایت کے چنانچہ روایت کی ہم سے احمد بن عبدۃ الضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے اور معتمر بن سلیمان سے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور وہ زبیر کے گھر کے خزانچی تھے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سالم کے دادا سے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو کہے بازار جاتے لا الہ الا اللہ سے قدیر تک یعنی جیسا اوپر مذکور ہوا لکھی جاتی ہیں اس

کے لئے ہزار ہزار نیکیاں اور مٹائی جاتی ہیں اس کے لئے ہزار ہزار برائیاں اور بنایا جاتا ہے اس کے لئے ایک گھر جنت میں۔

۱۷۲۱: بَابُ مَاجَآءَ مَایَقُوْلُ الْعَبْدُ اِذَا مَرِضَ

باب: بیماری کی دعا کا

۳۴۲۹ ـ ۳۴۳۰ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمَا اَشْهَدُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا وَحْدِیْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْكَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ وَکَانَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ۔

۳۴۲۹ـ۳۴۳۰: روایت ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کہتا ہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تصدیق کرتا ہے اس کی اللہ تعالیٰ اور فرماتا ہے نہیں کوئی معبود سوا میرے اور میں ہی بڑا ہوں اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہٗ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں اکیلا ہوں اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں اکیلا ہوں کوئی شریک نہیں میرا اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں میرا ملک ہے اور مجھی کو ہے سب تعریف' اور جب کہتا ہے وہ لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ' فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی مگر میری ہی طرف سے اور فرماتے تھے جو ان کلمات کو بیماری میں کہے اور پھر مر جائے اس کو آگ نہ کھائے گی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی اسحاقؒ سے انہوں نے ایک اعرابی مسلم سے انہوں نے ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے مانند اسی روایت کے معنوں میں اور مرفوع نہ کیا اس کو شعبہ نے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے۔

۱۷۲۲: بَابُ مَاجَآءَ مَایَقُوْلُ اِذَا رَاٰی مُبْتَلًی

باب: اس بیان میں کہ جب کسی کو بلا میں دیکھے تو کیا کہے

۳۴۳۱: عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی صَاحِبَ بَلَآءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اِلَّا عُوْفِیَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَآءِ کَائِنًا مَاکَانَ مَاعَاشَ۔

۳۴۳۱: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دیکھے کسی کو بلاء میں اور کہے الحمد للہ سے تفضیلا تک یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جس نے بچایا مجھ کو اس بلاء سے جس میں مبتلا کیا تجھ کو اور فضیلت دی مجھ کو اپنی اکثر مخلوقات پر' بچایا جائے گا وہ اس بلاء سے جو بلا ہو جب تک زندہ رہے گا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ اور عمرو بن دینار سے جو خزانچی ہیں آل زبیر کے اور وہ ایک شیخ ہیں بصری اور حدیث میں وہ کچھ قوی نہیں اور منفرد ہوئے ہیں وہ اکثر روایتوں میں جو روایت کی ہیں انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے اور روایت کی ابوجعفر محمد بن علی نے کہ انہوں نے کہا جب کوئی کسی کو سخت بلا وغیرہ تکلیف میں دیکھے تو دل میں اس تکلیف سے پناہ مانگے اور اس تکلیف زدہ کو نہ

سنائے روایت کی ہم سے ابوجعفر سمنانی نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے مطرف بن عبداللہ مدینی نے انہوں نے عبداللہ بن عمر عمری نے انہوں نے سہل بن ابی صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے جو دیکھے کسی گرفتار بلاء کو اور کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اس کو وہ بلا کبھی نہ پہنچے گی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۱۷۲۳: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ

باب: مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا کا

۳۴۳۲ ـ ۳۴۳۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

۳۴۳۲ـ۳۴۳۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کسی مجلس میں بیٹھے اور بہت لغو اور بیہودہ باتیں کرے پھر اٹھنے سے پہلے سبحانک سے اتوب الیک تک کہے یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے تو بخشی جاتی ہیں اس کی باتیں جو اس مجلس میں کہیں۔

ف: اس باب میں ابی برزہؓ اور عائشہ الصدیقہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو سہیل کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

۳۴۳۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةُ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔

۳۴۳۴: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ گنا جاتا تھا ہر مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے کہ سو سو بار فرماتے تھے قبل اُٹھنے کے رب اغفرلی سے آخر تک یعنی اے رب میرے بخش دے مجھ کو تحقیق تو ہے توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑی ترغیب اور تحریض ہے استغفار اور توبہ پر کہ نبی ﷺ معصوم جن کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچایا بھی تھا اور اگلی پچھلی خطاؤں کو معاف بھی فرمایا تھا جب وہ ہر مجلس میں سو سو بار استغفار فرماتے تھے تو ہم گرفتار ذنوب پر عیوب لوگوں کو تو زیادہ اس کی ضرورت ہے۔

۱۷۲۴: بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ

باب: شدتِ غم کے وقت کی دعا کا بیان

۳۴۳۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَدْعُوْا عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْحَكِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ۔

۳۴۳۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ شدتِ غم کے وقت یہ دعا کرتے لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک یعنی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور وہ بردبار ہے حکمت والا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ صاحب ہے بڑے تخت کا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور مالک ہے بڑے تخت کا۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابن عدی نے ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے ان سے ابن عباسؓ نے انہوں نے

نبی ﷺ سے مثل روایت مذکور کے اور اس باب میں علی کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: واقع میں چونکہ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کا صاحب عرش ہونا اور عام ہونا اس کی پرورش کا آسمان و زمین میں مذکور ہے اس لئے موحدان عرشی دماغوں کا غم کھولنے کے لئے یہ اکسیر اعظم ہے اگرچہ جہمیہ لہبیہ کو اس سے کچھ بہرہ نہ ہوا اور اس میں صاف اشارہ ہوتا ہے اس کی ذات مقدس کے عرش پر ہونے کی طرف۔

۳۴۳۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَهَمَّهُ الْاَمْرُ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فِی الدُّعَآءِ قَالَ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔

۳۴۳۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ کو جب کسی امر کا فکر سخت ہوتا تو پنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے سبحان اللہ العظیم یعنی پاک ہے اللہ بڑائی والا اور جب کوشش کرتے دعا میں فرماتے یا حی یا قیوم یعنی اے زندہ سب کے تھامنے والے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: حقیقت میں حی و قیوم دونوں نام مبارک ایسے پیارے ہیں اور قدر روح کو ان سے راحت اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ سبحان اللہ تقریر و تحریر سے خارج ہے اور اس فقیر حقیر کو اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کی برکات سے ایک حصہ عنایت فرمایا ہے اور حقیقت میں یہ دونوں صفتیں ایسی ہیں کہ تمام عالم کا قیام اور حیات انہیں سے وابستہ ہے اگر ایک لحظہ وہ اپنی قیومیت کا اظہار نہ کرے تو سارا جہان کتم عدم میں فوراً چلا جائے اور اگر ان کی حیات کو جو اس کی حیات کاملہ کی ظل ہیں ایک لمحہ ان سے روک لے تو ساری ذوی الارواح میں سے ایک بھی زندہ نظر نہ آئے۔

۱۷۲۵: بَابُ مَاجَآءَ مَایَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب: منزل میں اترنے کی دعا کا

۳۴۳۷: عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِیْمِ السُّلَمِیَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔

۳۴۳۷: روایت ہے خولہؓ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اترے کسی منزل میں اور کہے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ یعنی پناہ میں آتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی مخلوق کے فساد سے تو ضرر نہ پہنچائے گی اس کو کوئی چیز یہاں تک کہ کوچ کرے اس منزل سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انسؓ نے یہی حدیث کہ پہنچی ان کو یہی روایت یعقوب بن اشج سے سو ذکر کی انہوں نے حدیث اس کی مثل اور مروی ہوئی ہے یہ ابن عجلان سے کہ انہوں نے بھی روایت کی یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے اور انہوں نے اس میں کہا کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں خولہ سے اور حدیث لیث کے یعنی جس سند سے اوپر مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ابن عجلان کی روایت سے۔

۱۷۲۶: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

باب: سفر کے وقت کی دُعا کا

۳۴۳۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ وَمَدَّ شُعْبَةُ اِصْبَعَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ

۳۴۳۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اپنی سواری پر اشارہ فرماتے اپنی انگلی سے یعنی آسمان کی طرف اور دراز کی شعبہ نے اپنی انگلی اور پھر فرماتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ ساتھ رہ میرے اپنی خیر

اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

خواہی سے اور لوٹا مجھ کو اپنے ذمہ میں یا اللہ لپیٹ دے ہمارے لیے زمین کو یعنی چھوٹا کر دے مسافت کو اور آسان کر دے ہم پر سفر کو یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور غمگین اور نامرادلوٹنے سے۔

ف: روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے شعبہؒ سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو ہریرہؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عدی کی کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۳۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔

۳۴۳۹: روایت ہے عبداللہؓ بن سرجس سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے' فرماتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ تو رفیق رہ ہمارا ہمارے سفر میں اور خلیفہ رہ تو ہمارے گھر میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقتوں سے اور رنجیدہ محروم و نامرادلوٹنے سے اور حور سے بعد کور کے اور بددعا سے مظلوم کی اور برائی دیکھنے سے اپنے اہل اور مال میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کہ حور بعد الکور کی جگہ بعد الکون بھی اور معنی اس کے یہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے سے یا طاعت سے معصیت کی طرف لوٹنے سے غرض یہ ہے کہ رجوع کرنا خیر سے شر کی طرف مراد ہے۔

۱۷۲۷: بَابُ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ

باب: سفر سے لوٹنے کی دعاؤں کا

۳۴۴۰ : عَنِ الْبَرَآءَ بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

۳۴۴۰: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ نبی ﷺ جب سفر سے آتے فرماتے آئبون سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم لوٹنے والے ہیں یعنی سفر سے سلامتی کے ساتھ اور توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے یہی حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براءؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ربیع بن براء کا اور روایت شعبہ کی زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ بن عبداللہ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۴۱ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَاَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدْرَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

۳۴۴۱: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے دوڑاتے اپنی اونٹنی اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اس کو بھی جلدی چلاتے مدینہ کی محبت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۷۲۸: بَابُ مَاجَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا وَدَّعَ اِنْسَانًا

باب: کسی کے رخصت کرنے کے بیان میں

۳۴۴۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَهُ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَالنَّبِيِّ ﷺ وَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَا نَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ۔

۳۴۴۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو رخصت کرتے' اس کا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے آپ ﷺ یہاں تک کہ چھوڑ دیتا وہ ہاتھ آپ ﷺ کا اور فرماتے اَسْتَوْدِعُ سے آخر تک یعنی امین کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین اور ایمان اور آخر اعمال کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے بھی ابن عمرؓ سے۔

۳۴۴۳: عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اُدْنُ مِنِّيْ اُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔

۳۴۴۳: روایت ہے سالم سے کہ ابن عمرؓ جب کسی کو رخصت کرتے فرماتے میرے نزدیک آ میں تجھے رخصت کروں جیسے رسول اللہ ﷺ ہم کو رخصت کرتے تھے پھر اَسْتَوْدِعُ سے آخر تک پڑھتے اور معنی اس کے اوپر گذرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے روایت سے سالم بن عبداللہ کی۔

۳۴۴۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ قَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ وَيَسَّرَلَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔

۳۴۴۴: روایت ہے انسؓ سے کہا کہ آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں سفر کو جاتا ہوں سو مجھے توشہ دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا توشہ دے تجھ کو اللہ تعالیٰ تقویٰ کا' عرض کی اور کچھ زیادہ کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا بخش دے اللہ تعالیٰ گناہ تیرے' عرض کی اور کچھ زیادہ کیجئے میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں فرمایا آسان کرے تیرے لیے خیر کو جہاں تو ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۴۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ التَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا اَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔

۳۴۴۵: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں کچھ وصیت فرمائیے آپ ﷺ نے فرمایا تجھے اللہ سے ڈرنا ضرور ہے اور تکبیر کہنا ہر بلندی پر' پھر جب وہ چلا آپ نے فرمایا اللہ لپیٹ سے اس کے لیے زمین کی دوری اور آسان کر دے اس پر سفر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۲۹: بَابُ مَاذُكِرَ فِيْ دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

باب: مسافر کی دعا مقبول ہونے میں

۳۴۴۵ (ل): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ

۳۴۴۵: (ل) روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ تین شخصوں کی دعائیں مقبول ہیں ایک مظلوم' دوسرے مسافر' تیسرے باپ کی دعا

وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ ۔ لڑکوں کے لیے۔

ف: روایت کی ہم سے علی نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحییٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور زیادہ کیا اس میں مستجابات لاشك فيهن یعنی تین دعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں اور یہ حدیث حسن ہے اور ابوجعفر وہی ہیں جن سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی اور وہ ابوجعفر ہیں مؤذن کہلاتے ہیں اور ان کا نام ہم نہیں جانتے۔

۱۷۳۰: بَابُ مَاجَآءَ مَايَقُوْلُ اِذَا رَكِبَ دَابَّةً

باب: سواری پر چڑھنے کی دعا میں

۳۴۴۶: عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ قَالَ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ [الزخرف: ۱۳، ۱۴] ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُكَ۔

۳۴۴۶: روایت ہے علی بن ربیعہ سے کہ حاضر ہوا میں حضرت علیؓ کے پاس اور ان کی سواری لائے تھے تا کہ وہ سوار ہوں، پھر جب پیر رکاب میں رکھا بسم اللہ کہا پھر جب اس کی پیٹھ پر چڑھ گئے الحمدللہ کہا، پھر سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ پڑھا یعنی پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے کام میں لگایا اس کو اور ہم اس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں پھر الحمدللہ تین بار کہا اور اللہ اکبر تین بار کہا، پھر کہا سُبْحَانَكَ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی پاک ہے تو اے اللہ بے شک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر سو بخش دے مجھ کو کہ نہیں بخشتا کوئی گناہوں کو مگر تو پھر ہنسے حضرت علیؓ اور میں نے کہا آپ کیوں ہنسے اے امیرالمؤمنین فرمایا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا پھر ہنسے سو میں نے عرض کی کیوں ہنسے آپ یارسول اللہؐ! فرمایا بے شک تیرا رب پسند کرتا ہے اپنے بندے سے جب وہ کہتا ہے اے رب میرے بخش دے گناہ میرے بے شک کوئی نہیں بخشتا گناہ سوا تیرے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۴۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَاَطْوِعَنَّا بُعْدَ

۳۴۴۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبیؐ جب سفر کرتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے اللہ اکبر کہتے تین بار اور سبحان الذی سے منقلبون تک کہتے یعنی ایک بار پھر اَللّٰهُمَّ سے فی اھلنا تک پڑھتے یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ اور وہ عمل جو تو پسند کرے یا اللہ آسان کر ہمارے اوپر چلنا اور لپیٹ دے ہمارے لیے زمین کی مسافت کو یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ! تو ہمارے ساتھ رہ سفر میں

الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ اٰئِبُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

اور خلیفہ رہ گھر میں اور جب گھر آتے فرماتے ہم لوٹنے والے ہیں اگر خدا نے چاہا تو توبہ کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۳۱: بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ

باب: آندھی کی دُعا میں

۳۴۴۸۔ ۳۴۴۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الرِّيْحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَافِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔

۳۴۴۸۔۳۴۴۹: روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ جب ہوا چلتی' یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں خیر اس کی اور جو خیر اس میں رکھی گئی ہے اور ہوا اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور جو شر اس میں رکھا گیا ہے اور جو شر اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔

ف: اور اس باب میں ابی بن کعب ؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۳۲: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

باب: گرج کی دعا میں

۳۴۵۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

۳۴۵۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سنتے تھے آواز گرج اور کڑک کی' فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ نہ مار ہم کو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر ہم کو اپنے عذاب سے اور بخش دے قبل اس کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۱۷۳۳: بَابُ مَايَقُوْلُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب: چاند دیکھنے کی دعا

۳۴۵۱: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

۳۴۵۱: روایت ہے طلحہؓ بن عبید اللہ سے کہ نبی ﷺ جب چاند دیکھتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک پڑھتے' یعنی یا اللہ مبارک کر ہم پر اس چاند کو ساتھ برکت اور ایمان کے اور سلامتی اور اسلام کے رب میرا اور تیرا اللہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۱۷۳۴: بَابُ مَايَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ

باب: غصہ کی دعا کا

۳۴۵۲: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ

۳۴۵۲: روایت ہے معاذؓ سے کہا دو شخص آپس میں سخت وست کہنے لگے نبی ﷺ کے پاس' یہاں تک کہ معلوم ہونے لگا غصہ ایک کے چہرہ پر سو

الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِ اَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَ عْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

فرمایا آپ ﷺ نے میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو غصہ جاتا رہے اور وہ اعوذ باللہ .... ہے یعنی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان راندے ہوئے سے۔

ف: اس باب میں سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی اور یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ عبدالرحمٰن بن لیلیٰ نے نہیں سنا معاذ سے اور معاذ نے انتقال کیا ہے عمرؓ بن خطاب کی خلافت میں اور عمرؓ بن خطاب جب شہید ہوئے تو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے تھے ایسی ہی روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور روایت کی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے عمرؓ بن خطاب سے اور دیکھا ہے ان کو اور عبدالرحمٰن کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور ابولیلیٰ یعنی ان کے باپ کا نام بسار ہے اور روایت کی گئی ہے عبدالرحمٰن سے کہ انہوں نے کہا دیکھا میں نے ایک سو بیس صحابہؓ کو انصار سے رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۱۷۳۵: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا رَاٰی رُؤْیَا یَكْرَهُهَا

باب: برا خواب دیکھنے کی دعا اور اچھے خواب کے بیان میں

۳۴۵۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمُ الرُّؤْیَا یُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَیْهَا وَلْیُحَدِّثْ بِمَا رَاٰی وَاِذَا رَاٰی غَیْرَ ذٰلِكَ مِمَّا یَكْرَهُهٗ فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا یَذْكُرْهَا لِاَ حَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ۔

۳۴۵۳: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا انہوں نے کہ فرماتے تھے جب دیکھے کوئی تم میں خواب میں جو دوست رکھتا ہے سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر تعریف کرے اللہ کی اور لوگوں سے بیان کرے جو دیکھا ہو اور جو دیکھے اس کے سوا ایسی چیز جس کو برا جانتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے پس پناہ مانگے اس کے شر سے اور کسی سے ذکر نہ کرے اس کا کہ وہ اس کو کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

ف: اس باب میں ابی قتادہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدنی ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک روایت کی ہے ان سے امام مالکؒ نے اور بہت لوگوں نے۔

۱۷۳۶: بَابُ مَایَقُوْلُ اِذَا رَاٰی الْبَاكُوْرَةَ مِنَ الثَّمَرِ

باب: نیا پھل دیکھنے کی دعا

۳۴۵۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْاَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُ وْابِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ

۳۴۵۴: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس لاتے پھر جب آپ ﷺ لیتے فرماتے اَللّٰهُمَّ سے وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ تک یعنی یا اللہ برکت دے ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور دے ہمارے صاع اور مد میں یا اللہ ابراہیم جو تیرا بندہ ہے اور

اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَ خَلِيْلُكَ وَ نَبِيُّكَ وَاِنِّي عَبْدُكَ وَ خَلِيْلُكَ وَ نَبِيُّكَ وَاِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَادَعَاكَ بِهٖ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ۔

دوست اور نبی تھا اس نے دعا کی مکہ کے لیے اور میں کہ تیرا بندہ ہوں اور نبیؐ ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں مدینہ کے لیے مثل اس کے کہ دعا کی انہوں نے مکہ کے لیے اور برابر اس کے اور بھی اس کے ساتھ پھر بلاتے جس چھوٹے لڑکے کو دیکھتے اور وہ پھل اسے عنایت فرماتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۳۷: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا

باب: کھانے پینے کی دعا

۳۴۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ فَجَآئَتْنَا بِاِنَآءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَاِنْ شِئْتَ اٰثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَاكُنْتُ اُوْثِرُ عَلٰى سُؤْرِكَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ۔

۳۴۵۵: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ داخل ہوا میں اور خالد بن ولید رسول اللہؐ کے ساتھ میمونہؓ کے گھر میں سو لائیں وہ ایک برتن دودھ کا اور پیا اس میں سے رسول اللہؐ نے اور میں آپؐ کے داہنے اور خالدؓ بائیں تھے۔ سو مجھ سے فرمایا کہ حق پینے کا تو تیرا ہے مگر تو چاہے تو مقدم کر اپنے اوپر خالدؓ کو میں نے عرض کی کہ میں مقدم نہ کروں گا آپؐ کے جوٹھے پر کسی کو پھر فرمایا رسول اللہؐ نے جس کو اللہ تعالیٰ کچھ کھلائے تو کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ یعنی اللہ برکت دے ہم کو اس میں اور کھلا اس سے اچھا اور جس کو اللہ دودھ پلائے تو چاہیے کہ کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ یعنی یا اللہ! برکت دے ہم کو بھی اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ کوئی شے ایسی نہیں کہ جو کھانے اور پینے دونوں کو کافی ہو سوا دودھ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث علی بن زید سے کہا انہوں نے روایت کی ہے عمر بن حرملہ سے اور بعضوں نے کہا عمرو بن حرملہ اور وہ صحیح نہیں۔ **مترجم**: اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں اول یہ کہ کھانے پینے کی چیزیں اصحابؓ حضرت ﷺ پر تقدیم نہ کرتے تھے اور یہی لازم ہے مسلمان کو کہ اپنے صلحاء اور علماء کے ساتھ یہی آداب رکھیں دوسری یہ کہ پینے کے بعد داہنی طرف سے دور کریں کہ داہنی جانب مقدم ہے بائیں سے تیسری یہ کہ جوٹھا رسول پاک ﷺ کا چونکہ برکات دینی کا سبب اعظم تھا اس لئے ابن عباسؓ نے اس میں ایثار نہ کیا معلوم ہوا کہ امور دینیہ میں ایثار اولیٰ نہیں جیسے صف اول کسی پر ایثار کرنا چوتھی دعا تمام کھانوں کی پانچویں دعا دودھ کی چھٹی یہ امر معلوم ہوا کہ دودھ سے بہتر دنیا میں کوئی شے نہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے اس میں یہ دعا نہ کی کہ اس سے بہتر دے بلکہ یوں کہا کہ اسی کو زیادہ دے اور کوئی شے طعام و شراب کے قائم مقام سوا اس کے نہیں۔

۱۷۳۸: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

باب: کھانے سے فارغ ہونے کی دعا کا

۳۴۵۶: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۴۵۶: روایت ہے ابوامامہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے سے جب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

دسترخوان اٹھاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت تعریف پاک برکت والی کہ نہیں بیزار ہم اس سے اور نہیں بے پروا ہم اس سے اے رب ہمارے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۵۷: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْشَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔

۳۴۵۷: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے یا پیتے فرماتے الحمد سے آخر تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے جس نے کھلایا اور پلایا ہم کو اور بنایا ہم کو مسلمان۔

۳۴۵۸: عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۳۴۵۸: روایت ہے معاذ بن انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھایا کچھ کھانا پھر کہا الحمد للہ سے ولاقوۃ تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے جس نے کھلایا مجھ کو یہ کھانا اور عنایت فرمایا بغیر میرے حول اور قوۃ کے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابومرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

۱۷۳۹: بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ نَهِيْقَ الْحِمَارِ

باب: گدھے کی آواز سننے کی دعا میں

۳۴۵۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَيْطَانًا۔

۳۴۵۹: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم آواز مرغ کی تو اللہ سے اس کا فضل مانگو اس لیے کہ اس نے دیکھا ہے فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی تو پناہ مانگو شیطان سے کہ اس نے دیکھا ہے شیطان کو۔

۱۷۴۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّحْمِيْدِ

باب: تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت میں

۳۴۶۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْكَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

۳۴۶۰: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی زمین پر ایسا نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ سے باللہ تک کہے مگر یہ کہ کفارہ ہو جاتا ہے اس کے چھوٹے گناہوں کا اگرچہ دریا کے کف کے برابر ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث ابی بلج سے اسی سند سے مانند اس کے مگر مرفوع نہیں کیا اس کو اور ابو بلج کا نام یحییٰ ہے اور وہ بیٹے ابی سلیم کے اور بعضوں نے ابن سلیم کہا ہے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے حاتم سے انہوں نے ابی بلج سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی بلج سے مانند اس کی اور مرفوع نہیں کیا انہوں نے اس کو۔

۳۴۶۱: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا اَشْرَفْنَا عَلَی الْمَدِیْنَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِیْرَةً وَرَفَعُوْا بِهَا اَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَبَّكُمْ لَیْسَ بِاَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ رُءُوْسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنِ قَیْسٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

۳۴۶۱: روایت ہے ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے ایک غزوہ میں پھر جب پھرے ہم اور قریب پہنچے مدینہ کے تکبیر کہی لوگوں نے اور بلند آواز کی اپنی اس کے ساتھ سوفرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک رب میرا ابہرہ نہیں ہے اور نہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے درمیان ہے اور لوگوں کی سواریوں میں ہے یعنی ایسا حاضر ہے جیسا کوئی لوگوں کے درمیان موجود ہو پھر فرمایا اے عبداللہ بیٹے قیس کے کیا نہ بتلا دوں تجھ کو خزانہ جنت کے خزانوں سے کہ وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل اور ابونعامہ کا نام عمرو ہے اور وہ بیٹے ہیں عیسیٰ کے اور مراد تمہارے درمیان اور لوگوں کی سواریوں میں ہونے سے یہ ہے کہ علم اور قدرت اس کی ہر جگہ ہے یعنی یہ مراد نہیں کہ ذات مقدس اس کی ہر جگہ موجود ہے جیسا کہ جہمیہ اور لہبیہ کا عقیدہ فاسد ہے۔

۳۴۶۲: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِیْتُ اِبْرَاهِیْمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَیِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِیْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

۳۴۶۲: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملے مجھ سے ابراہیم علیہ السلام شب معراج میں اور کہا اے محمد تم اپنی امت کو میرا اسلام کہو اور خبر دو ان کو کہ جنت کی زمین بہت اچھی ہے پانی بہت میٹھا ہے اور وہ خالی ہے اور درخت لگانا اس کا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا ہے۔

ف: اس باب میں ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ابن مسعودؓ کی روایت سے۔

۳۴۶۳: عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجُلَسَائِهٖ اَیَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّكْسِبَ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَیْفَ یَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ یُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ تُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ سَیِّئَةٍ۔

۳۴۶۳: روایت ہے سعدؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے ہم نشینوں کو کیا تھکتا ہے ایک تم میں کا اس سے کہ کمائے ہزار نیکیاں یعنی ہر روز' سوایک شخص نے پوچھا ان میں سے کیونکہ کمائے کوئی ہم میں کا ہزار نیکیاں فرمایا سبحان اللہ کہے سو بار لکھی جائیں اس کے لیے ہزار نیکیاں اور اتاری جائیں اس سے ہزار برائیاں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۶۴۔ ۳۴۶۵: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ۔

۳۴۶۴۔۳۴۶۵: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ اس کے لیے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابی الزبیر کی روایت سے کہ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبیؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ لگایا جاتا ہے اس کیلئے ایک درخت جنت میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۶۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

۳۴۶۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ سو بار بخشے جائیں گے اسکے گناہ اگر چہ کفِ دریا کے برابر ہوں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۴۶۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

۳۴۶۷: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں کہ ہلکے ہیں زبان پر' بھاری ہیں میزان پر' پیارے ہیں رحمٰن کو سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۴۶۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَكَانَ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۴۶۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک ہر روز سو بار اس کو ثواب ہوگا دس غلام آزاد کرنے کا' اور لکھی جائیں گی اس کے لیے سو نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس کے لیے سو برائیاں اور ایک پناہ ہوگی اس کے لیے شیطان سے اس دن شام تک اور آخرت میں کوئی اس سے اچھے عمل نہ لائے گا مگر جو اس سے زیادہ یہی عمل کرتا ہوگا اور اسی اسناد سے مروی ہے نبیؐ سے کہ آپؐ نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار مٹائے جاتے ہیں اسکے گناہ اگر چہ کفِ دریا سے بھی زیادہ ہوں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۶۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْزَادَ عَلَیْهِ۔

۳۴۶۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کہے صبح کو اور شام کو سبحان اللہ وبحمدہ سو بار نہ لاتے قیامت کے دن عمل نیک کوئی اس سے افضل مگر جو برابر کیا کرے یا اس سے زیادہ۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۴۷۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةً وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهٗ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غُفِرَ لَهٗ۔

۳۴۷۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے ایک دن اپنے یاروں سے کہو تم سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور جس نے یہ کلمہ ایک بار کہا اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جائینگی اور جس نے اس کو دس بار کہا اسکے لیے سو نیکیاں لکھی جائینگی اور جس نے سو بار کہا اسکے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے زیادہ بار کہا اس کو اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ ثواب دے گا اور جو بخشش مانگے اللہ اسکو بخش دیگا۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۷۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْقَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْزَادَ عَلٰى مَا قَالَ۔

۳۴۷۱: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ سو بار صبح اور شام کو تو گویا سو حج کیے اس نے اور جو الحمد للہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو گویا سو گھوڑوں پر غازیوں کو سوار کیا اللہ کی راہ میں یا فرمایا کہ سو جہاد کیے اور جو لا الٰہ الا اللہ کہے سو بار صبح اور سو بار شام کو گویا آزاد کیے اس نے غلام اولاد اسماعیل علیہ السلام سے اور جو اللہ اکبر سو بار کہے صبح اور سو بار شام نہ لائے گا کوئی شخص نیک عمل یعنی قیامت میں اس سے زیادہ مگر جس نے اس سے زیادہ کہا یا اس کے برابر۔

ف: یہ حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے حسین بن اسود نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے زہری سے کہ کہا زہری نے ایک بار سبحان اللہ کہنا رمضان میں افضل ہے ہزار بار سے غیر رمضان میں۔

۳۴۷۲۔ ۳۴۷۳: عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ۔

۳۴۷۲۔۳۴۷۳: روایت ہے تمیم داری سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کہے اشہد سے کفوا احد تک دس بار لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے چار کروڑ نیکیاں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور خلیل بن مرہ ایسے کچھ قوی نہیں محدثین کے نزدیک اور محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

۳۴۷۴: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ كُلَّهٗ فِيْ حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَحَرْسٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا الشِّرْكَ بِاللّٰهِ۔

۳۴۷۴: روایت ہے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد کہے اور وہ اپنے پاؤں موڑے ہو یعنی دو زانو بیٹھا ہو جیسے نماز میں بیٹھا تھا دس بار لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک لکھی جائیں گی اس کے لیے دس نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں اور بلند کیے جائیں گے اس کے دس درجے اور اس دن محفوظ رہے گا وہ ہر برائی سے اور نگہبانی کی جائے گی اس کی شیطان سے اور ہلاک نہ کرے گا اس کو اس دن کوئی گناہ سوا شرک کے یعنی اگر شرک کرے گا تو ہلاک ہو گا اور گناہ معاف ہو جائیں گے۔ **ف**: حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۷۴۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ جَامِعِ

باب: متفرق دُعاؤں کے

الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بیان میں

۳۴۷۵ : عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَدْعُوْا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهٗ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهٗ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ۔

۳۴۷۵: روایت ہے بریدہ اسلمیؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں رسول اللہؐ نے ایک شخص کو کہ وہ دعا کرتا تھا ان کلمات سے اَللّٰهُمَّ سے كُفُوًا اَحَدٌ تک یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا تیرے تو اکیلا ہے اور نرالا ہے ایسا کہ نہ جنا تو نے کسی کو اور نہ جنا تجھ کو کسی نے اور نہیں تیرا کوئی شریک ذات میں' کہا راوی نے کہ پھر فرمایا رسول اللہؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اس نے مانگا اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ کہ جب دعا کی جائے اس سے تو قبول کی جائے اور جب مانگا جائے اس کے وسیلہ سے تو عنایت کرے' کہا زید نے جو راوی حدیث ہیں کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث زہیر بن معاویہ سے کئی برس کے بعد تو کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے ابواسحاق نے انہوں نے روایت کی مالک بن مغول سے' کہا زید نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا سفیان سے تو انہوں نے بھی روایت کی مالک سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنی ہے یہ روایت ابواسحاق نے مالک بن مغول سے۔

۳۴۷۶ : عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ ﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ [البقرة : ۱۶۳] وَفَاتِحَةُ اٰلِ عِمْرَانَ: ﴿الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ [آل عمران : ۱، ۲]

۳۴۷۶: روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ...... کے شروع کی آیت: الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۷۷ ـ ۳۴۷۸ : عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَ صَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ۔

۳۴۷۷ ـ ۳۴۷۸: روایت ہے فضالہ بن عبیدؓ سے کہا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ...... یعنی یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر' سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جلدی کی تو نے اے نمازی جب نماز پڑھ کر بیٹھے تو حمد کر اللہ کی جیسے اس کو لائق ہے اور درود بھیج مجھ پر پھر دعا کر اللہ سے پھر نماز پڑھی دوسرے شخص نے اس کے بعد اور حمد کی اللہ کی اور درود بھیجا رسول اللہ ﷺ پر سو فرمایا اس سے آپ ﷺ نے اے نمازی دعا کر تیری دعا قبول ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اس کو حیوۃ بن شریح نے ابو ہانی سے اور ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی الجنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

۳۴۷۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُوا اللّٰهَ وَ اَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔

۳۴۷۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرو اللہ سے اور تم کو یقین ہو قبول ہونے کا اور یاد رکھو کہ اللہ قبول نہیں کرتا غافل اور کھیلتے ہوئے دل سے کچھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے۔

۳۴۷۹ (ل): عَنْ فَضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ رَجُلًا یَدْعُوْا فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَیْرِهٖ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلْیَبْدَأْ بِتَحْمِیْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لْیَدْعُ بَعْدَ مَاشَآءَ۔

۳۴۷۹: (ل) روایت ہے فضالہ بن عبیدؓ سے کہ انہوں نے کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا کرتا تھا اپنی نماز کے بعد اور نہ درود پڑھا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی اس نے پھر بلایا اس کو اور فرمایا اس سے یا اور کسی سے کہ جب نماز پڑھ چکے تو شروع کرے اللہ کے حمد اور ثنا سے پھر درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کرے جو چاہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۸۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

۳۴۸۰: روایت ہے عائشہ ام المومنینؓ سے کہ تھے رسول اللہؐ دعا کرتے ان لفظوں سے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تندرستی دے میرے بدن میں اور عافیت دے میری آنکھ میں اور کر دے میرا وارث مجھ سے کوئی معبود برحق نہیں ہے مگر اللہ حکمت والا بزرگ پاک ہے وہ پروردگار بڑے عرش کا اور سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے عالموں کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا میں نے محمد سے یعنی بخاریؒ سے کہ فرماتے تھے کہ حبیب بن ثابت کو سماع نہیں عروہ بن زبیر سے کچھ۔

۳۴۸۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِیَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔

۳۴۸۱: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے آئیں فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک خادم مانگیں، سو فرمایا ان سے آپ نے کہ کہو تم اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ پروردگار سات آسمانوں نے اور پروردگار بڑے عرش کے اے ربّ ہمارے اے رب ہر چیز کے اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے ان کی چوٹی تو اوّل ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں اور تو پوشیدہ ہے نظروں سے کہ تجھ سے مخفی کوئی نہیں، ادا کر دے میرا قرض اور بے پروا کر دے مجھ کو محتاجی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسے ہی روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے مانند اس کے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوہریرہؓ کا۔

۳۴۸۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَايَخْشَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ۔

۳۴۸۲: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ایسے دل سے جس میں خوف یعنی خدا کا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ان چاروں سے۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابوہریرہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۴۸۳: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِيْ سَبْعَةً سِتَّةً فِي الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَآءِ قَالَ فَاَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَّنِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ۔

۳۴۸۳: روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا میرے باپ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ کتنے معبودوں کو پوجتا ہے تو ان دنوں انہوں نے کہا سات ایک آسمان میں اور چھ زمین میں' فرمایا آپ ﷺ نے پھر کس سے تو امید اور خوف رکھتا ہے کہا انہوں نے اس سے جو آسمان میں ہے فرمایا آپ ﷺ نے اے حصین آگاہ ہو اگر تو اسلام لائے میں تجھے دو کلمے ایسے سکھاؤں کہ نفع دیں تجھ کو' کہا راوی نے پھر جب وہ مسلمان ہوئے عرض کہ یا رسول اللہ ﷺ اب سکھایئے مجھے وہ کلمے جن کا وعدہ کیا تھا آپ ﷺ نے کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک' یعنی یا اللہ سکھا مجھے دینداری اور بچا مجھے میرے نفس کے شر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ عمران بن حصینؓ سے اور سند سے بھی۔

۳۴۸۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُوْ بِهٰٓؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

۳۴۸۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا اکثر میں سنتا تھے رسول اللہ ﷺ سے کہ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر سے اور غم سے اور تھکن اور سستی اور بخیلی اور قرض کے غلبہ اور مردوں کے غصہ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عمرو بن عمرہ کی روایت سے۔

۳۴۸۵: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۳۴۸۵: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور فتنہ سے مسیح دجال کے اور عذاب قبر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عَقْدِ التَّسْبِيْحِ بِالْيَدِ

باب: اُنگلیوں پر گننے کے بیان میں

۳۴۸۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَدِهٖ۔

۳۴۸۶: روایت ہے عبداللہؓ بن عمروؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اعمش سے کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہوں اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے یہی عطاء بن سائب سے بڑے طول کے ساتھ اور اس باب میں یسیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے۔

۳۴۸۷ ـ ۸۸ ـ ۳۴۸۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَهٗ وَاَمَا كُنْتَ تَدْعُوْا مَاكُنْتَ تَسْاَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَا تُطِيْقُهٗ اَوْلَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا كُنْتَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

۳۴۸۷۔۳۴۸۸۔۳۴۸۹: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک صحابی کی کہ وہ سخت بیمار تھے کہ مانند چڑیا کے بچے کے ہو گئے تھے سو فرمایا ان سے آپؐ نے کہ تم اللہ سے دعا نہیں کرتے اور اس سے عافیت نہیں مانگتے تھے انہوں نے عرض کی کہ میں کہتا تھا یا اللہ جو تجھے عذاب کرنا مجھ پر آخرت میں وہ دنیا ہی میں کر لے سو فرمایا نبیؐ نے سبحان اللہ تو طاقت نہیں رکھ سکتا تجھ سے نہیں ہو سکتا تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ یا اللہ دے مجھے دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا مجھے عذاب دوزخ سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی وجہ سے انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۴۹۰: عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَ اَهْلِيْ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَاوٗدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَعْبَدُ الْبَشَرِ۔

۳۴۹۰: روایت ہے ابوالدرداءؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داؤد علیہ السلام کی دعا میں سے یہ ہے کہ وہ کہتے تھے اَللّٰهُمَّ سے الْمَآءِ الْبَارِدِ تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیری اور محبت اس کی جس کو تو چاہتا ہے اور وہ عمل کہ پہنچائے مجھے تیری محبت تک یا اللہ کر دے اپنی محبت میرے لیے زیادہ پیاری میری جان سے اور مال سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کا ذکر کرتے فرماتے وہ سب آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۴۹۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ

۳۴۹۱: روایت ہے عبداللہؓ بن یزید سے کہ رسول اللہؐ کی دعا تھی: اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ دے مجھے محبت اپنی اور محبت اسکی جو نفع دے مجھ کو تیری درگاہ میں یا اللہ جو دیا تو نے مجھے میری پیاری چیزوں سے سو کر دے اسکو قوت اس چیز کی جس سے تو محبت رکھتا ہے اور جو روک لیا تو نے مجھ سے میری پیاری چیزوں سے تو کر دے اس کو موجب فراغت اس چیز

وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ۔

کیلئے جسے تو دوست رکھتا ہے یعنی جو ملے وہ تیری مرضیات اور محبوبات میں خرچ ہو اور جو جائے وہ سبب ہو میرے خالی اور فارغ ہونے کا کہ میں تیری مرضیات میں مشغول رہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔ **مترجم:** حقیقت میں یہ دعا ہموم اور غموم کو ایسا پاش پاش کرتی ہے جیسا سنگ گراں شیشہ نازک کو اور فوات اور حصول مقاصد کے وقت اس قدر لذت بخش دل و جان ہوتی ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اللہ تعالیٰ ہر مؤمن کو اس کی لذت عنایت فرمائے اور اس فقیر کو بھی آمین یا مجیب الداعین۔

۳۴۹۲: عَنْ شَكَلٍ عَنْ اَبِيْهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُبِهٖ قَالَ فَاَخَذَ بِكَفِّيْ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ يَعْنِيْ فَرْجَهٗ۔

۳۴۹۲: روایت ہے شکل بن حمید سے انہوں نے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی میں نے کہ مجھے کوئی تعویذ ایسا بتایئے کہ میں اس کو پڑھا کروں سو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اَللّٰهُمَّ سے مَنِيِّيْ تک یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اپنے کانوں اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کے شر سے اور مراد منی سے فرج ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سعد بن اوس کی روایت سے کہ وہ بلال بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۹۳ ـ ۳۴۹۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَآءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۳۴۹۳ـ۳۴۹۴: روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے کوئی سورت سکھاتے ہوں قرآن کی اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذابِ دوزخ سے اور عذابِ قبر سے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے مسیح دجال کے اور پناہ میں آتا ہوں فتنہ سے زندگی اور موت کے۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۴۹۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا اَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ

۳۴۹۵: روایت ہے عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور امیری کا فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے یا اللہ دھو دے میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے اور صاف کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کرتا ہے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دوری ڈال دے میرے اور میرے گناہوں میں جیسے کہ دوری ڈال دی تو نے مشرق اور مغرب میں یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اکساہٹ اور بڑھاپے اور گناہ اور چٹی سے۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے

الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

صحیح ہے۔

۳۴۹۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ وَفَاتِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔

۳۴۹۶: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وفات کے وقت فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا مجھ کو رفیق اعلیٰ سے یعنی بلند گروہ یعنی فرشتوں سے یا جماعت انبیاءؑ سے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۹۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

۳۴۹۷: روایت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے میں سوتی تھی بازو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو نہ پایا اور ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں پر پڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے اعوذ سے آخر تک یعنی پناہ میں آتا ہوں میں تیری رضا کے تیرے غصہ سے اور پناہ میں آتا ہوں تیرے عفو کے تیرے عذاب سے نہیں پوری کر سکتا ہوں تعریف تیری تو ویسا ہی ہے جیسے آپ اپنی ذات مقدس کی تعریف کی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہم نے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اعوذبك منك لا احصی ثناء علي۔ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے ساتھ اور تعریف نہیں کر سکتا تیری۔

۳۴۹۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

۳۴۹۸: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہے کوئی تم میں سے دعا میں کہ اے اللہ میرے بخش مجھ کو اگر تو چاہے یا رحم کر مجھ پر اگر تو چاہیے کہ غیر معلق کرے سوال کو کیونکہ نہیں ہے کوئی اکراہ کرنے والا اس کے لیے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۴۹۸ (ل): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَلَهٗ۔

۳۴۹۸ (ل): روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُترتا ہے رب ہمارا ہر رات آسمان دنیا پر جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخری اور فرماتا ہے کون ہے کہ دعا کرے مجھ سے کہ میں قبول کروں دعا اس کی کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے تاکہ میں دوں اس کو اور کون ہے کہ مغفرت مانگے کہ بخش دوں میں اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی مسعودؓ اور جبیرؓ بن مطعم اور رفاعہ جہنی اور ابولدرداء اور عثمانؓ ابن ابی العاص سے بھی روایت ہے۔

۳۴۹۹: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۴۹۹: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی رسول اللہ

اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا آخر رات کی اور دعا فرض نمازوں کے بعد کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے مروی ہوئی ابوذر سے اور ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا اخیر رات کی بہت افضل ہے اور امید ہے قبول ہونے کی اور مانند اس کے۔

۳۵۰۰۔ ۳۵۰۱: عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَآئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔

۳۵۰۰۔ ۳۵۰۱: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کہا صبح کو اَللّٰهُمَّ سے رَسُوْلُكَ تک یعنی یا اللہ صبح کی ہم نے گواہ کرتے ہیں ہم تم کو اور گواہ کرتے ہیں ہم عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو اور ساری مخلوق کو اس پر کہ تو معبود برحق ہے نہیں کوئی معبود برحق سوائے تیرے اکیلا ہے تو کوئی شریک نہیں تیرا اور محمدؐ بندہ تیرا اور رسول تیرا ہے انتہیٰ تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس دن ہوں اور اگر کہے اس نے یہی کلمات شام کو تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے گناہوں کو جو اس رات کو ہوں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۰۱ (ل): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دُعَاءَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِيْ وَصَلَ اِلَيَّ مِنْهُ اَنَّكَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا۔

۳۵۰۱ (ل): روایت ہے ابوہریرہ سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سنی میں نے ایک دُعا آپؐ کی آج کی رات سو پہنچی مجھے اس دعا سے یہ کہ آپؐ فرماتے اَللّٰهُمَّ سے رَزَقْتَنِيْ تک یعنی یا اللہ بخش دے گناہ میرے اور کشادگی دے میرے گھر میں اور برکت دے میرے رزق میں فرمایا آپؐ نے پھر دیکھا تو نے اس دعا نے کچھ بھی چھوڑا یعنی دین و دنیا کی سب بھلائیاں اس میں آ گئیں۔

ف: ابوالیل کا نام ضریب بن نقیر ہے اور کوئی نفیر فا کے ساتھ کہتا ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۰۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ لِاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَ مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَاْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ

۳۵۰۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے آنحضرتؐ کم کسی مجلس سے اٹھتے بغیر اس کے کہ یہ دعا کر لیں اپنے اصحابؓ کے لیا اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ بانٹ دے ہمارے لیے اپنا خوف اتنا کہ حائل ہو جائے ہمارے گناہوں کے درمیان اور بانٹ دے فرمانبرداری اتنی کہ پہنچا دے ہم کو تیری جنت تک اور بانٹ دے یقین اتنا کہ آسان ہو جائیں ہم پر مصیبتیں دنیا کی اور برخورداری دے ہم کو ہمارے کانوں سے اور ہماری آنکھوں سے اور ہماری قوتوں سے جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اور کر دے ہمارا وارث ہماری نسلوں سے اور خاص کر دے انتقام ہمارا اسی پر جو

عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔

ہم پر ظلم کرے اور مدد دے ہم کو اس پر جو ہم پر زیادتی کرے اور مت کر مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور نہ کر دنیا کو بڑا مقصود ہمارا اور نہ انتہا ہمارے علم کی اور مسلط نہ کر ہم پر ایسے شخص کو جو رحم نہ کرے ہم پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ خالد بن ابی عمران سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمیر سے۔

مترجم: اس دعا میں سوا طلب مقصود کے بڑے بڑے عمدہ فائدے ہیں۔

اول: فضیلت خوف الٰہی کی کہ وہ حائل اور مانع ہو جاتا ہے بندوں کا گناہوں سے معلوم ہوا کہ جو جتنا نافرمان خدا کا ہے اتنا ہی خوف کم رکھتا ہے اور تقویٰ اور گناہوں سے بچنا یہی خوف ہے اور خوف خدا عمدہ چیز ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے لئے ہمیشہ مانگتے تھے **دوسری:** فضیلت یقین کی کہ بیان فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یقین سے مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں اس لئے کہ جب آدمی کو یقین کامل ہوا کہ ہم کو ایک دن مرنا ہے اور اس دار المصائب سے سفر کرنا ہے تو ہر مصیبت اس پر آسان ہو جاتی ہے۔ **تیسری:** اور جن کو یقین ہوا کہ عبادات پر اللہ تعالیٰ ثواب کثیر اور طاعات پر اجر جزیل عنایت فرمائے گا اس پر ریاضات شاقہ آسان ہو جاتی ہیں اور جس کو یقین ہوا کہ مصیبت میں اللہ تعالیٰ نے صابرین کے بڑے درجے رکھے ہیں اور اللہ صابرین کے ساتھ ہے اس کو بے شک مصیبت عین راحت نظر آتی ہے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی وعید اور عذاب قبر اور عذاب حشر و نار کا یقین ہو جاتا ہے تو آدمی کو ترک معاصی اور شہوات آسان ہو جاتا ہے غرض یقین بڑی مفتاح سہولت اور آسانی ہے۔ **چوتھی:** یہ جو فرمایا کہ خاص کر دے انتقام ہمارا اسی پر جو ظلم کرے ہم پر اس میں تعلیم کی کہ بے قصور سے انتقام نہ لیں اور ایک کی تقصیر پر دوسرے کو سزا نہ دیں جیسے جاہلیت کا دستور تھا کہ ایک کے بدلے دس کو مارتے۔ **پانچویں:** یہ جو فرمایا مت کر مصیبت ہماری دین میں اس سے مراد یہ ہے کہ مصیبت دو قسم ہے ایک دنیا کی کہ مثلاً فقر و محتاجی ہوئی یا دکھ درد بیماری ہوئی دوسری مصیبت دین میں کہ صحبت اہل بدع کی ہوئی یا رفاقت فساق کی یا معیت زانیوں کی یا گرفتاری معاصی میں کہ اس سے آدمی کی عاقبت خراب ہو جاتی ہے اور دین میں خلل آتا ہے اور اس میں ہرگز ثواب کی توقع نہیں پس اس سے پناہ مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ **چھٹی:** مذمت دنیا کی کہ دعا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس کو ہمارا بڑا مقصود نہ کر اس لئے کہ دنیا ملعون ہے اور طالب ملعون کا ملعون ہے چنانچہ مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو اس کی مدد کرے۔ **ساتویں:** مذمت حاکم ظالم بے رحم ناخدا ترس کی کہ اس سے پناہ مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۳۵۰۳: عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعَنِيْ اَبِيْ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَابُنَيَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُهُنَّ قَالَ اَلْزَمْهُنَّ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهُنَّ۔

۳۵۰۳: روایت ہے مسلم بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میرے باپ نے کہ میں کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر اور سستی اور عذاب قبر سے تو کہا انہوں نے اے میرے بیٹے کس سے سنی تم نے یہ دعا میں نے کہا تم سے کہا انہوں نے کہ گانٹھ میں باندھ رکھو اس دعا کو اس لیے کہ میں نے سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پڑھتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۰۴: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ

۳۵۰۴: روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤں میں تم کو ایسے کلمات کہ اگر تو ان کو کہے تو بخش دیا

غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَاِنْ كُنْتَ مَغْفُوْرًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فِيْ اٰخِرِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جائے اور بخشا ہوا ہو تو تیرے درجے بلند ہوں کہہ تو لا الٰہ الا اللہ سے رب العرش العظیم تک یعنی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے بلند ہے اور بڑا ہے نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ تحمل والا ہے بزرگی والا نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ پاک ہے اللہ صاحب بڑے عرش کا کہا علی بن خشرم نے خبر دی ہم کو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اس کے مگر انہوں نے آخر میں الحمد للہ رب العالمین بڑھایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ حارث سے روایت کرتے ہیں وہ علیؓ سے۔

۳۵۰۵: عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ۔

۳۵۰۵: روایت ہے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا ذوالنون کی جو پڑھی انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں ایسے ہے کہ جو مسلمان اس سے دعا کرے اللہ قبول کرے اور وہ لا الٰہ سے ظالمین تک یعنی نہیں کوئی معبود برحق مگر تو پاک ہے تو میں ظالموں میں سے ہوں۔

ف: محمد بن یوسف نے ایک بار یوں کہا ابراہیم بن محمد بن سعد سے روایت ہے اور وہ سعد سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یونس بن اسحاق سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے انہوں نے سعد سے اور نہیں ذکر کیا سند میں انہوں نے روایت کی ہو اپنے باپ سے اور روایت کی بعضوں نے کہ وہ ابو احمد زبیری ہیں یونس سے انہوں نے کہا روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سعد سے محمد بن یوسف کی روایت کی مانند۔

۳۵۰۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۳۵۰۶: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو یاد کرے داخل ہو جنت میں۔

ف: یوسف نے کہا خبر دی ہم کو عبدالاعلیٰ نے ہشام سے انہوں نے محمد بن حسان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی ہریرہؓ سے کئی سندوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

۳۵۰۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ

۳۵۰۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو احصاء کرے ان کا داخل ہو جنت میں ہو الذی سے آخر تک۔

دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِی الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِی الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِی الْمُتَعَالِی الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِی الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِی الْبَدِیْعُ الْبَاقِی الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے روایت کی ہم سے کئی لوگوں نے صفوان سے اور نہیں جانتے ہم یہ حدیث مگر صفوان سے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے اور نہیں جانتے ہم اکثر روایتوں میں ذکر اسمائے الٰہی کا مگر اسی روایت میں اور روایت کی آدم بن ابی ایاس نے یہ حدیث اور اسناد سے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ذکر کیا اس میں اسماء کا اور اس کی اسناد صحیح نہیں روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد رکھے داخل ہو جنت میں اور اس روایت میں بھی ذکر اسماء کا نہیں یعنی تفصیل اس کی مذکور نہیں غرض تفصیل اسماء کی کسی حدیث صحیح میں وارد نہیں ہوئی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے ابی الزناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔ **مترجم**: اس حدیث کے متعلق کئی فوائد ہیں کہ ان کا جاننا ضروری ہے اور نہایت مفید۔

اول: یہ کہ علماء میں یہاں ایک بحث مشہور ہے کہ اسم عین مسمیٰ ہے یا غیر مسمیٰ اور ہر طرف ایک جماعت گئی ہے مگر تحقیق اس مقام میں یہ ہے کہ ایسے مباحث خوض فی الباطل میں داخل ہیں اور گفتگو اس میں محض لا یعنی اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا خوبی اسلام کی یہ ہے کہ مالایعنی کو چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کے حال میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ کہیں گے: وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ [المدثر: ۴۵] پس مؤمن کامل کو چاہئے کہ ایسی مباحث میں لب نہ کھولے اور لا و نعم کچھ نہ بولے اور گفت و شنید اس میں خلاف سلف جانے۔

دوم: یہ کہ حصر اسماء میں علماء کے دو قول ہیں جمہور تو اسی طرف گئے ہیں کہ اسمائے الٰہی اس سے زیادہ بھی ہیں لیکن دخول جنت کا وعدہ انہیں ننانوے سے خاص ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسمائے حسنیٰ اسی عدد میں محصور ہیں مگر نووی نے جمہور کے اس قول پر اتفاق علماء کا نقل کیا ہے اور ابن مسعودؓ کی روایت جس کو احمد نے نکالا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے کہ اس میں یہ لفظ ہیں: وسالك بكل اسم سميت به نفسك اور ایک روایت میں ہے: وسالك باسمآئك الحسنى ما علمت منها و مالم اعلم کہ یہ صاف دلالت کرتے ہیں کہ اس ننانوے کے سوا اور بھی نام ہیں اس تعالیٰ شانہ کے۔

سوم: یہ کہ احصاء جو حدیث میں وارد ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے علماء کے اس میں کئی اقوال ہیں۔

اول یہ کہ احصاء اہل ظاہر کے نزدیک معرفت الفاظ اور معانی کی ہے۔

دوم اہل اللہ کے نزدیک متصف ہو جانا ان صفتوں سے اور متخلق باخلاق الٰہی ہو جانا اور ظہور ان کے حقائق کا اور بزدران کے نتائج کا قلب سالک پر ذکر کیا ان تینوں قول کو ساوی نے حاشیہ جلالین میں اور حافظ ابن حجرؒ نے اس میں چار قول ذکر کئے ہیں پہلا یاد کیا کہ یہی تفسیر کی ہے بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اور مسلم کے نزدیک بھی یہی ہے۔

دوسرا یہ کہ معنی اس کے پہچانے اور اس پر ایمان لائے۔

تیسرا یہ کہ جتنا ممکن ہے اس کے معنوں پر عمل کیا اور ان کے ساتھ متخلق ہوا۔

چوتھا یہ کہ سارا قرآن پڑھ گیا اس لئے کہ قرآن ان سب اسماء کو شامل ہے اور اسی طرف گئے ہیں ابوعبداللہ زبیری۔

چہارم: معانی اسمائے الٰہیہ میں اللہ حلیمی نے کہا ہے کہ یہ اکبر الاسماء ہے اور اجمع ان کا اور وہ مشابہ ہے اسمائے اعلام سے موضوع ہے غیر مشتق اور معنی اس کے قدیم پوری قدرت والا اور جائز نہیں کہ اس کے سوا کسی کو اللہ کہیں اور سیبویہ سے مروی ہے کہ وہ اسم مشتق ہے اور خلیل سے دو روایتیں ہیں اور بیضاوی نے اس کو کئی لفظوں سے مشتق کہا ہے کہ یہ مقام اس کے ذکر کا نہیں بوجہ طول کے غرض اقوال اصحابؒ عربیت اور نحو کے اس اسم مبارک میں بہت ہیں اور بیہقی نے کہا ان سب قوتوں سے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسم علم ہے اور مشتق نہیں مثل سائر اسماء مشتقہ کے۔ الرحمن الرحیم قول معتبر یہ ہے کہ یہ دونوں اسم رحمت سے مشتق ہیں اور رحمٰن میں زیادہ رحمت بوجھی جاتی ہے رحیم سے کہ اس میں پانچ حرف ہیں اور رحیم میں چار اور بعضوں نے کہا کہ رحمٰن اسم عبرانی ہے اور آثار میں وارد ہوا ہے کہ وہ دونوں اسم رفیق ہیں اور ایک میں وقت زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے کے الملك سب کا بادشاہ اور یہ نام حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں بھی القدوس ہر عیب و نقصان سے پاک السلام خود سلامت اور عالم کا سلامت رکھنے والا المومن اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مؤمنین کو ہول قیامت سے نجات دینے والا اور امن میں رکھنے والا المھیمن شاہد امانت دار محافظ العزیز غالب عزت والا الجبار زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا المتکبر عظیم الشان گھمنڈ والا الخالق عدم سے پیدا کرنے والا الباری بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا المصور صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت بنانے والا الغفار اپنے بندوں کے عیب اور گناہ بخشنے والا اور ان کی برائیوں کو ڈھکنے والا القھار سب پر غالب الوھاب بے عوض کثرت سے دینے والا الرزاق روزی دینے والا الفتاح رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا العلیم ہر چیز جاننے والا القابض بند کرنے والا ارواح اور روزی کا اور مخلوقات کو ایک مٹھی میں لے لینے والا الباسط کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا روحوں کا بدن میں الخافض پست کرنے والا مغروروں کا اور زیر کرنے والا سرکشوں کا الرافع بلند کرنے والا مؤمنین منکسرین کا بالا دست کرنے والا زیردستوں کا المعز عزت دینے والا المذل ذلیل کرنے والا السمیع ہر آواز کو سنتا البصیر ہر چیز کو دیکھتا الحکم فیصلہ کرنے والا العدل منصف مزاج حاکم اللطیف مہربان باریک دان الخبیر اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار الحلیم بردبار بری سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلدی نہیں پکڑتا العظیم بزرگ جس کی بڑائی وہم و خیال سے باہر ہو الغفور پردہ پوش الشکور شکر گزاروں کا قدردان العلی سب سے اونچا الکبیر سب سے بڑا الحفیظ اپنی مخلوق کا نگہدار اور محافظ المقیت محافظ باقدرت خلائق کا قوت دینے والا الحسیب تمام عالم کو کافی اس کے سوا دوسرے کی حاجت ہرگز نہیں الجلیل بڑے شان والا الکریم صاحب کرم کہ جس کے عطا کی انتہا نہیں الرقیب ہر شے کا نگہبان المجیب حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا الواسع کشادہ رحمت کشادہ عطاء الحکیم حاکم باحکمت استوار کار الودود نیکوں کا محبوب اہل معرفت کا محب المجید بزرگ ذات نیکو کار الباعث قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانے والا الشھید ہر چیز اس کے آگے حاضر الحق سچ مچ جسکی ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں الوکیل سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن القوی زبردست المتین استوار کار جس کو تھکن اور ماندگی نہیں الولی مددگار عالم کا کارساز الحمید ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود المحصی ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اسکے علم سے باہر نہیں المبدی

بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا المعید دنیا میں زندوں کا مارنے والا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا المحیی جلانے والا الممیت مارنے والا الحی بذات خود زندہ القیوم بذات خود قائم دوسروں کا تھامنے والا الواجد غنی جس کو کچھ احتیاج نہیں الماجد بزرگی والا الواحد اکا جس کا دوسرا کوئی نہیں الصمد سردار دائمی جو نہ کھائے نہ پیئے سب اس کے محتاج ہوں اور وہ سب سے بے نیاز القادر صاحب قدرت المقتدر بڑے اقتدار والا المقدم تقدیم بخشنے والا الموخر پیچھے ڈالنے والا الاول سب سے پہلا کہ اس سے قبل کوئی نہیں الاخر پچھلا جس کے بعد کچھ نہیں الظاہر قدرت کی راہ سے کھلا جس میں کچھ شک نہیں یا سب سے اوپر جس کے اوپر کوئی نہیں الباطن خلق کے وہم ونظر سے چھپا جس کی کنہ ذات پر کوئی آگاہ نہیں الوالی مالک صاحب حکومت المتعالی بلند شان اور بلند ذات والا یعنی ذات اس کی عرش پر ہے سب سے اوپر البر اپنے بندوں پر مہربان اور نیکوکار التواب توبہ قبول کرنے والا المنتقم بدکاروں کو سزا دینے والا العفو گناہوں کا ہٹانے والا گنہگاروں کا بخشنے والا الروف نہایت مہربانی والا مالک الملک سب جہانوں کا مالک جو چاہے سو کرے ذوالجلال والاکرام جلال والا صاحب تعظیم و تکریم المقسط عادل منصف الجامع قیامت میں خلائق کا جمع کرنے والا الغنی سب سے بے نیاز المغنی جس کو چاہے بے پروا بنا دے المانع روکنے والا الضار ضرر پہنچانے والا النافع نفع دینے والا النور بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جس کے نور سے ایمان کا ظہور ہے الھادی نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہنچانے والا البدیع خود بے نظیر اور نئی اونچ کا لینے والا بے نمونہ اختراع کرنے والا الباقی موجود دائمی ہمیشہ قائم الوارث فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا الرشید راہ نما الصبور بڑی سہار والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا۔

۳۵۰۸ ـ ۳۵۰۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَارِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ۔

۳۵۰۸ـ۳۵۰۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب گذرو تم باغوں پر جنت کے تو چرو وہیں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے باغ کون ہیں آپ ﷺ نے فرمایا مسجدیں' میں نے عرض کی کیونکر ہے چرنا ان میں فرمایا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۵۱۰ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ۔

۳۵۱۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب گذرو تم باغوں پر جنت کے تو چرو' پوچھا باغ جنت کے کیا ہیں' فرمایا حلقے وعظ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ثابت بن انس کی روایت سے۔

۳۵۱۱ : عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمْ مُصِیْبَةٌ فَلْیَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْهَا وَ اَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَیْرًا فَلَمَّا احْتُضِرَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِیْ اَهْلِیْ خَیْرًا مِنِّیْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّا لِلّٰهِ

۳۵۱۱: روایت ہے ام سلمہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں ابو سلمہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پہنچے کسی کو مصیبت تو کہے انا للہ سے خیرا تک یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں یا اللہ میں تیرے نزدیک سے اپنی مصیبت کا ثواب چاہتا ہوں سو ثواب دے مجھ کو اس میں اور بدل دے اس سے بہتر چیز یعنی جو فوت ہوگئی مجھ سے پھر جب موت حاضر ہوئی ابو سلمہؓ کی تو دعا کی انہوں نے کہ یا اللہ میرے پیچھے لا میرے گھر والوں میں مجھ سے بہتر شخص کو' پھر جب ان کی روح

وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ عِنْدَاللّٰهِ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيْهَا۔

قبض ہوگئی ام سلمہؓ نے کہا انا للہ سے آخر تک یعنی ہم اللہ کے مال ہیں ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بواسطہ ام سلمہؓ کے نبی ﷺ سے اور ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔ مترجم: اللہ تعالیٰ نے ام سلمہ کی دعا کو قبول فرمایا کہ وہ امہات المومنینؓ میں داخل ہوئیں اللہ راضی ہو ان سب سے۔

۳۵۱۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَاُعْطِيْتَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ۔

۳۵۱۲: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کا مانگنا اللہ سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت اور معافی دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ دوسرے دن اور اس نے ویسا ہی عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ویسا ہی فرمایا پھر آیا وہ تیسرے دن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا اور فرمایا کہ جب ملے تجھ کو عافیت دنیا میں اور آخرت میں تو تو مراد کو پہنچ گیا یعنی پھر کیا چاہیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ہم سلمہ بن وردان کی روایت اسی سے اسے جانتے ہیں۔

۳۵۱۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

۳۵۱۳: روایت ہے عائشہؓ سے کہ عرض کی انہوں نے کہ یارسول اللہ! بتائیے مجھ کو اگر میں جان جاؤں کہ کونسی رات شب قدر ہے تو کیا پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تو بخشنے والا ہے دوست رکھتا ہے بخشنے والے کو سو مجھ کو بخش۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۱۴: عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ قَالَ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَلَبِثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ فَقَالَ لِيْ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

۳۵۱۴: روایت ہے حضرت عباسؓ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے سکھائیے ایسی چیز کہ میں اللہ سے مانگوں آپ ﷺ نے فرمایا عافیت مانگو اللہ سے پھر تھوڑے دن میں ٹھہرا اور یہی عرض کی آپ ﷺ نے فرمایا اے عباسؓ رسول اللہ کے چچا مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ وہ بیٹے حارث کے ہیں وہ بیٹے نوفل کے اور ان کو سماع ہے عباسؓ سے۔

۳۵۱۵ ـ ۳۵۱۶: عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَمْرًا قَالَ اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَ اخْتَرْ لِيْ۔

۳۵۱۵-۳۵۱۶: روایت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب ارادہ کرتے کسی کام کا فرماتے: اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ اختیار کر میرے واسطے خیر کو اور پسند فرما اور خیر و برکت دے میرے کام میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زنفل کی روایت سے اور وہ ضعیف ہیں محدثین کے نزدیک ان کو زنفل بن عبداللہ العرنی

کہتے ہیں اور وہ عرفات میں رہا کرتے تھے اور اکیلے انہوں نے یہ روایت بیان کی ہے اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

۳۵۱۷ : عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْتَمْلَاُ مَابَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَیْكَ كُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا۔

۳۵۱۷: روایت ہے ابو مالکؓ اشعری سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے وضو نصف ایمان ہے اور الحمدللہ بھر دیتا ہے میزانِ اعمال کو یعنی ثواب سے اور سبحان اللہ اور الحمدللہ دونوں بھر دیتے ہیں یا ہر ایک ان میں کا بھر دیتا ہے آسمان اور زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے ایمان کی اور صبر روشنی ہے اور قرآن محبت ہے تیری نجات کی یا تیرے ہلاک کی اور ہر شخص صبح کرتا ہے اس حال میں کہ بیچنے والا ہے اپنے نفس کا پھر یا اسکا آزاد کرنے والا ہے یا ہلاک کرنے والا یعنی اگر اطاعت وعبادت کی اپنی جان کو عذاب سے نجات دی ورنہ ہلاک کیا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۱۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ یَمْلَؤُهٗ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَیْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْهِ۔

۳۵۱۸: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سبحان اللہ آدھی میزان بھر دیتا ہے یعنی ثواب سے اور الحمدللہ ساری میزان بھر دیتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے یعنی مقبول ہو جاتا ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں۔

۳۵۱۹ : عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ یَدِیْ اَوْفِیْ یَدِهِ اَلتَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ یَمْلَؤُهٗ وَالتَّكْبِیْرُ یَمْلَاُمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ۔

۳۵۱۹: روایت ہے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہیں کہ رسول اللہؐ نے گن دیئے میری پانچ انگلیوں پر ہاتھ کے یا اپنے ہاتھ پر کہ سبحان اللہ آدھی میزان ہے اور پہلی بات ہے اور دوسرے یہ کہ الحمدللہ بھر دیتی ہے اس کو تیسرے یہ کہ اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان وزمین کے بیچ کو چوتھا یہ کہ روزہ نصف صبر ہے پانچویں یہ کہ طہارت نصف ایمان ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحٰق سے۔

۳۵۲۰ : عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اَكْثَرُ مَا دَعَابِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشِیَّةَ عَرَفَةَ فِی الْمَوْقِفِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَ خَیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ

۳۵۲۰: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے کہ اکثر جو دعا کی رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن بعد دوپہر کے وقوفِ عرفات میں وہ یہ تھی: اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تجھ کو تعریف ہے جیسے تو کہے اور بہتر اس سے جیسے ہم کہیں یا اللہ تیرے لیے ہے نماز ہماری اور قربانی اور زندگی اور موت ہماری اور تیری ہی طرف ہے لوٹنا ہمارا اور تیرے ہی لیے یا اللہ میراث میری یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور وسوسہ سے سینہ کے اور پریشانی سے کام کے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں

إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ۔

اس شر سے جو ہوا لاتی ہے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

۳۵۲۱ : عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَارَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَاسَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

۳۵۲۱: روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ پڑھیں رسول اللہؐ نے بہت سی دعائیں کہ یاد نہ رہیں پھر عرض کی یارسول اللہؐ! آپؐ نے بہت سی دعائیں کیں کہ ہم کو کچھ یاد نہ رہیں آپؐ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتادوں جوان کی جامع ہو تم کہو اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے وہ خیر جو مانگی تجھ سے تیرے نبی محمدؐ نے اور پناہ میں آتے ہیں ہم تیری اسکے شر سے جس سے پناہ مانگی تیرے نبی محمدؐ نے' اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہے پہنچانے والا یعنی خیر اور شر کا اور طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت عبادت کرنے کی نہیں مگر تیری طرف سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۲۲ : عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَاكَانَ أَكْثَرُدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُدُعَائِهٖ يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِأَكْثَرِدُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ أَنَّهٗ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهٗ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مَعَ أَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْهَدَيْتَنَا﴾ [آل عمران : ۸]

۳۵۲۲: روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا ام سلمہؓ سے کہ اے ام المومنین حضرت ﷺ کی اکثر دعا کیا تھی دعا جب وہ آپ ﷺ کے پاس ہوتے' انہوں نے کہا یا مقلب القلوب یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے جمادے میرے دل کو اپنے دین پر' سو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ ﷺ اکثر یہ دعا کیوں کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے ام سلمہ کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ کی دو انگلیوں میں نہ ہو' پھر جسے وہ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے یعنی دین حق پر' اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر معاذؓ نے جو راوی حدیث ہیں یہ آیت پڑھی: رَبَّنَا لَا تُزِغْ ...... یعنی اے رب ہمارے مت ٹیڑھا کر ہمارے دلوں کو بعد اس کے کہ ہدایت کی تو نے۔

ف: اس باب میں عائشہ اور نواس بن سمعان اور انس اور جابر اور عبداللہ بن عمرو اور نعیم ﷺ بن تیمار سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۲۳ : عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ شَكٰى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّخَلْقِكَ كُلِّهِمْ

۳۵۲۳: روایت ہے بریدہؓ سے کہ شکایت کی خالدؓ نے نبیؐ سے کہ رات کو میں نہ سو سکا یعنی کسی وسوسہ یا خوف کے سبب سے سو فرمایا نبیؐ نے جب پہنچے تو اپنے بچھونے پر کہہ تو اَللّٰهُمَّ سے آخر تک' یعنی یا اللہ پالنے والے ساتوں آسمان کو اور جن پر انہوں نے سایہ کیا اور پالنے والے زمینوں کو اور جن کو انہوں نے اٹھایا اور پالنے والے شیطانوں کو اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہو جا تو ہمسایہ میرا اپنی ساری مخلوق کے شر سے بچانے کو نہ

جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْاَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔

زیادتی کرے ان میں سے کوئی مجھ پر یا بغاوت معزز ہے ہمسایہ تیرا اور بزرگ ہے ثنا تیری کوئی معبود نہیں سوا تیرے کوئی معبود نہیں مگر تو۔

ف: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور حکم بن ظہیر جواس کی سند میں ہے وہ متروک الحدیث ہے کہ چھوڑ دی اس سے حدیث لینا بعض محدثین نے اور مروی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس کے اور وہ مرسل ہے۔

۳۵۲۴ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ۔

۳۵۲۴: روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نیند میں چونک پڑے کہے اعوذ سے یحضرون تک یعنی میں اللہ کی پوری باتوں کے پناہ میں آتا ہوں اس کے غضب سے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے فساد سے اور وسوسوں سے شیطان کے اور اس سے کہ وہ ہمارے پاس آئیں سو وہ خواب اسے ضرر نہ کرے گا اور عبداللہ بن عمرو سکھا دیتے تھے اس کو جو بالغ ہوتا تھا ان کی اولاد سے اور جو نابالغ ہوتا تھا اس کو لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۲۴ (ل): عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَآ اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَ لِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ۔

۳۵۲۴ (ل): روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابووائل سے کہا انہوں نے کہ میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے عمرو بن مرہ کہتے تھے کہ میں نے پوچھا ابووائل سے کہ تم نے خود سنا عبداللہؓ سے انہوں نے کہا کہ ہاں مرفوع کی انہوں نے روایت یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اور اس لیے حرام کیا اس نے بے حیائیوں کو کھلی ہوں یا چھپی اور کسی کو تعریف اچھی نہیں لگتی جتنی اللہ کو اچھی لگتی ہے اور اس لیے اس نے خود تعریف کی اپنی ذاتِ مقدس کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۲۵ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَآءً اَدْعُوْبِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

۳۵۲۵: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ ﷺ مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے کہ میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہہ تو اَللّٰھُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت اور نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو' سو بخش دے مجھ کو اپنے نزدیک سے بخشنا اور رحمت کر مجھ پر بے شک تو ہی ہے بخشنے والے رحمت کرنے والے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۵۲۶ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

۳۵۲۶: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ وَ بِإِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلِظُّوْابِيَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

جب کوئی سخت کام ان پر آ تا فرماتے یا حی یا قیوم ...یعنی اے حی زندہ قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں میں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم ذوالجلال والاکرام کو یعنی اے بڑائی اور بزرگی والے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ انس سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے چنانچہ روایت کی ہم نے محمود بن غیلان نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم یاذاالجلال والاکرام یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں اور مروی ہوئی یہ حماد بن سلمہ سے انہوں نے روایت کی حمید سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح زیادہ ہے اور مؤمل نے اس میں غلطی کی کہ کہا روایت ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

۳۵۲۷ : عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُوْبِهَا الْخَيْرَقَالَ فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزُ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الصَّبْرَقَالَ سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْعَافِيَةَ۔

۳۵۲۷: روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا انہوں نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں پوری نعمت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہے پوری نعمت؟ اس نے عرض کی میں نے ایک دعا کی کہ امید رکھتا ہوں اس سے بہتری کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری نعمت سے ہے داخل ہونا جنت میں اور بچ جانا دوزخ سے اور سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا ذوالجلال والاکرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری دعا مقبول ہے اب سوال کر اور سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے صبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے بلا مانگی اب اللہ سے عافیت مانگ لے۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے جریری سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۲۸ : عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ۔

۳۵۲۸: روایت ہے ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جائے اپنے بچھونے پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ کو یہاں تک کہ سو جائے نہیں کروٹ لیتا ہے وہ کسی طرف مگر جو مانگتا ہے وہ اللہ سے خیر دنیا اور آخرت کی اللہ اسے عنایت فرماتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ شہر بن حوشب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۵۲۹ ـ ۳۵۳۰ : عَنْ أَبِيْ رَاشِدِ الْحُبْرَانِيِّ قَالَ

۳۵۲۹ـ۳۵۳۰: روایت ہے ابو راشد حبرانی سے کہا انہوں نے کہ

اَتَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَلْقٰى اِلَيَّ صَحِيْفَةً فَقَالَ هٰذَا مَا كَتَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَاِذَا فِيْهَا اَنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ مَا اَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ يَااَبَابَكْرٍ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكُهٗ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّالشَّيْطٰنِ وَ شِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءً ا اَوْاَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ۔

آیا میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس اور ان سے کہا کہ کوئی حدیث بیان کرو مجھ سے جو سنی ہو تم نے رسول اللہ ﷺ سے' سو انہوں نے میری طرف ایک صحیفہ یعنی ورق لکھا ہوا ڈال دیا اور کہا کہ لکھوا دیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہا راوی نے کہ میں نے اسے دیکھا اس میں لکھا تھا کہ ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ سکھایئے مجھ کو جو میں کہا کروں صبح اور شام تو فرمایا آپؐ نے کہو تم اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپی اور کھلی کے کوئی معبود برحق نہیں مگر تو رب ہے ہر چیز کا اور مالک پناہ میں آتا ہوں میں تیری اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے فساد اور شراکت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر برائی یا کھینچ لے جاؤں اس کو کسی مسلم کی طرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۳۱ ـ ۳۵۳۲ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تُسَاقَطَ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذَا۔

۳۵۳۱ـ۳۵۳۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ گذرے ایک درخت پر جس کے پتے سوکھے تھے سو مارا اس کو اپنی لاٹھی سے اور پتے اس کے جھڑ پڑے سو فرمایا آپ ﷺ نے کہ یہ چاروں کلمے الحمد للہ وغیرہ بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں جیسے جھڑتے ہیں پتے اس درخت کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اعمش کو کہ سماع ہوا ان کو انسؓ سے مگر انہوں نے دیکھا ہے انسؓ کو اور نظر کی ہے ان کی طرف۔

۳۵۳۳ـ۳۵۳۴ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيْبٍ السَّبَاءِ يِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰى اِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَمَحٰى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّاٰتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِرَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ۔

۳۵۳۳ـ۳۵۳۴: روایت ہے عمارہ بن شبیب السبائی سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جو کہے لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار بعد مغرب کے بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کہ حفاظت کریں گے وہ اس کی صبح تک اور لکھی جائیں گی اسکے لیے دس نیکیاں رحمت کی واجب کرنے والی' اور مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں' ہلاک کرنے والی اور ثواب ہوگا اس کو دس بردہ آزاد کرنے کا جو مسلمان ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کی ۔ اور ہم نہیں جانتے کہ عمارہ بن شبیب کو سماع ہو نبی ﷺ سے۔

۱۷۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ التَّوْبَةِ

باب. توبہ اور استغفار کی فضیلت کے

وَ الْاِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ

بیان میں اور اللہ کی رحمت کا اپنے بندوں پر

۳۵۳۵ : عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ اَسْأَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكَ يَازِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ قُلْتُ اَنَّهٗ حَكَّ فِيْ صَدْرِيَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ وَكُنْتُ امْرَأً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجِئْتُ اَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْمُسَافِرِيْنَ اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُفِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اِذْنَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهٗ جَهْوَرِيٍّ يَا مُحَمَّدُ فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى نَحْوٍمِنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمُ فَقُلْنَا لَهٗ وَ اُغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًاعَرْضُهٗ اَوْيَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ عَرْضِهٖ اَرْبَعِيْنَ اَوْسَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا يَعْنِيْ لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ۔

۳۵۳۵: روایت ہے زر بن حبیش سے انہوں نے کہا گیا میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس کہ پوچھوں ان سے مسح موزوں کا سو پوچھا انہوں نے کیوں آئے تم اے زر سو کہا میں نے علم حاصل کرنے کو سو کہا انہوں نے کہ ملائکہ اپنے بازو بچھاتے ہیں طالب علم کے لیے اس کی طلب سے راضی ہو کر پھر میں نے کہا کہ میرے دل میں خیال آیا موزوں کے مسح کا بعد پاخانے اور پیشاب کے کریں یا نہ کریں اور میں ایک اصحابی ہوں رسول اللہ ﷺ کا سو آیا میں تمہارے پاس کہ پوچھوں میں تم سے کہ کچھ سنا ہے تم نے حضرت ﷺ سے کہ ذکر کرتے ہوں اس کا کہا انہوں نے کہ ہاں ہم کو حکم کرتے تھے آپ ﷺ جب ہم مسافر ہوں کہ نہ اتاریں ہم موزے تین دن اور رات مگر غسل جنابت کے لیے اور نہ اتاریں ہم پاخانے یا پیشاب یا سونے کے بعد' پھر کہا میں نے کہ کچھ سنا تم نے ذکر کرتے تھے محبت کا انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے' ایک گنوار آیا اور اس نے بلند آواز سے پکارا یا محمدؐ سو حضرت ﷺ نے اس کو جواب دیا اسی آواز سے اور فرمایا کہ آؤ ہم نے اس سے کہا اے خرابی تیری پست کر اپنی آواز کو کہ تو پاس ہے نبی ﷺ کے اور منع ہے ان کے پاس آواز بلند کرنا سو کہا اس نے واللہ میں پست نہ کروں گا اپنی آواز کو اور کہا اس نے کہ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملتا ان سے فرمایا نبی ﷺ نے کہ آدمی قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس کو چاہتا ہے یعنی عمل میں اگر چہ ان کے برابر نہ ہو' پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ ذکر کیا ایک دروازہ کا کہ مغرب کی طرف ہے چوڑان اس کی ایسی ہے کہ سوار اونٹ کا چالیس یا ستر برس تک اس میں چلا جائے اور سفیان نے کہا کہ وہ شام کی طرف سے پیدا کیا ہے اس کو اللہ نے جس دن پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور وہ کھلا ہوا ہے یعنی توبہ کے لیے اور بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ آفتاب نکلے مغرب سے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۳۶: عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِيْ مَاجَآءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ اِنَّهُ حَاكَ اَوْحَكَّ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا سَفَرًا اَوْمُسَافِرِيْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ اَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ اِنَّكَ قَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَاَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِيْ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا﴾ اَلْاٰيَةَ۔[الأنعام: ۱۵۸]

۳۵۳۶: ترجمہ اس کا اوپر گذرا۔ اس میں عربی کو جِلْفٌ جَافٍ کہا یعنی احمق سخت و درشت مزاج اور باب توبہ کے بیان کے بعد یہ آیت پڑھی: يَوْمَ يَاْتِيْ ...... یعنی جس دن آ جائیں گی بعض نشانیاں تیرے رب کی نفع نہ دے گا اس دن کسی کو ایمان اس کا یعنی جب آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۳۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ۔

۳۵۳۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ توبہ قبول کرتا ہے بندے کی جب تک کہ غرغرانہ لگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عامر عقدی سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ ثابت سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے جبیر بن نضیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی روایت کے اسی کے ہم معنی۔

۳۵۳۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَآلَّتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا۔

۳۵۳۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنا کھویا ہوا اونٹ پا کر خوش ہو۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ اور نعمان بن بشیر اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ روایت حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۳۹: عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ۔

۳۵۳۹: روایت ہے ابو ایوب سے کہ جب ان کو موت سامنے آئی انہوں نے کہا میں نے ایک چیز سنی تھی رسول اللہ ﷺ سے اور وہ تم سے چھپاتا تھا سنا میں نے کہ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ ان کے گناہ معاف کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ محمد بن کعب سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ایوبؓ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کی

روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عمرو سے جو مولیٰ ہیں عفرہ کے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابوایوبؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

۳۵۴۰ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَادَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَاكَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَااُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔

۳۵۴۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے تو جب تک مجھے پکارے جائے گا اور مجھ سے امید مغفرت کی رکھے گا' میں تجھے بخشتا رہوں گا تو کسی کام میں ہو اور میں پروا نہیں رکھتا اے بیٹے آدم کے اگر پہنچ جائیں گناہ تیرے آسمان کے کناروں تک پھر بخشش مانگے تو مجھ سے تو بھی بخش دوں میں تجھ کو اور میں پروا نہیں رکھتا اے بیٹے آدم کے اگر تو زمین بھر گناہ لے کر مجھ سے ملے کہ شریک نہ کیا ہو تو نے میرے ساتھ کسی کو تو میں اتنی ہی بخشش لے کر تیرے آگے آؤں گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ **مترجم**: یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کئے ہیں فرعون بھی اسی دنیا میں تھا اور ہامان بھی اسی دنیا میں بلکہ شیطان بھی اسی میں پھر یوں سمجھئے کہ جتنے گناہ ان سب گناہگاروں سے ہوئے ہیں سوا ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارہ ہو جاتے ہیں اور یہی حق ہے اس لئے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوا کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور اس کے سوا کہیں بھاگنے کی جگہ نہ جانے اور یہ اس کے دل میں خوب ثابت ہو جائے کہ اللہ کے تقصیروار کو اس سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں اور اس کے مقابل کسی زور آور کا زور نہیں چلتا اور اس کے روبرو کسی کی حمایت کام نہیں آتی اور کوئی کسی کی سفارش اپنے اختیار سے نہیں کر سکتا سو جب یہ بات دل میں خوب ثابت ہو جائے پھر جتنے گناہ اس سے ہوں گے بشریت کی راہ سے ہوں گے یا بھول چوک کر اور ان گناہوں کا ڈر اس کے دل پر گھر کر رہا ہوگا اور ان سے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے بھی تنگ ہوگا اور بے شک ایسا آدمی اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور جوں جوں اس کا اضطرار اور بیقراری گناہوں کے سبب سے بڑھتی جاتی ہے دوں دوں رحمت الٰہی اس پر زیادہ ہوتی جاتی ہے سو یہ سمجھنا چاہئے کہ جس کی توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہیں کرتی فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے اور عیتی پر تقصیر لاکھ درجہ افضل ہے باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور۔

۳۵۴۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهٖ يَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا وَعِنْدَاللّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ رَحْمَةً۔

۳۵۴۱: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے پیدا کیا سو رحمتوں کو اور اتاری ایک رحمت اس میں سے یعنی دنیا میں کہ جس کے سبب سے لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں اور اس کے پاس ننانوے رحمتیں ہیں یعنی قیامت کے دن ان سے بخشے گا اپنے موحد بندوں کو۔

ف: اس باب میں سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۴۲ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

۳۵۴۲: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر جان

لَوْيَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ فِي الْجَنَّةِ اَحَدٌ وَلَوْيَعْلَمُ الْكَافِرُ مَاعِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدٌ۔

لے مؤمن اس عذاب کو جو اللہ کے پاس ہے ہرگز طمع نہ کرے جنت کی کوئی اور اگر تو جان لے کافر اس رحمت کو جو اللہ کے نزدیک ہے ناامید نہ ہو جنت سے کوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ **مترجم**: حقیقت میں اللہ کی رحمت اور اس کا عذاب بے حساب ہیں کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

بتہدید گر برکشد تیغ حکم ☆ بمانند کروبیان صم وبکم

دگر در دہد یک صلائے کرم ☆ عزازیل گوید نصیبے برم

۳۵۴۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ۔

۳۵۴۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے جب پیدا کیا مخلوقات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اپنی ذات کے واسطے کہ رحمت میری غالب ہے میرے غضب پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۴۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلّٰى وَهُوَ يَدْعُوْا وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَااللّٰهَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى۔

۳۵۴۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ داخل ہوئے نبی ﷺ مسجد میں اور ایک شخص نے نماز پڑھی اور وہ دعا کرتا تھا اور اپنی دعا میں کہتا تھا: اَللّٰهُمَّ سے الاکرام تک یعنی یا اللہ کوئی معبود برحق نہیں مگر تو' تو ہی ہے احسان کرنے والا' پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا' صاحب بزرگی اور بڑائی کا سو فرمایا نبی ﷺ نے آیا جانتے ہو تم جن لفظوں سے اس نے دعا کی اس نے اللہ کے اسم اعظم سے کہ جب دعا کی جائے قبول کرے اور جب اس سے مانگے اس نام سے عطا کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی انسؓ سے۔

۳۵۴۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَلَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَفَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَظُنُّهٗ قَالَ اَوْ اَحَدُهُمَا۔

۳۵۴۵: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ میرا ذکر ہو اس کے پاس اور درود نہ پڑھا مجھ پر اور ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ آیا اس پر رمضان اور چلا گیا قبل اس کے وہ بخشا گیا اور ناک میں خاک بھرے اس کے جس نے پایا اپنے ماں باپ کو بوڑھا اور نہ داخل کیا انہوں نے اس کو جنت میں یعنی ان کی خدمت سے مستحق جنت نہ ہوا' کہا عبدالرحمٰن نے اور گمان کیا میں نے کہ فرمایا ایک ان میں کا یعنی ماں باپ کا۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ربعی بن ابراہیم اور وہ بھائی ہیں اسماعیل

بن ابراہیم کے اور وہ ثقہ ہیں اور وہ ابن علیہ ہیں اور مروی ہے بعض اہل علم سے کہ کہا انہوں نے جب درود بھیجتا ہے آدمی نبی ﷺ پر ایک بار مجلس میں تو کافی ہے اس کو جب تلک اس مجلس میں رہے۔

۳۵۴۶ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔

۳۵۴۶: روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن طالب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخیل وہ ہے کہ جس کے آگے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۵۴۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

۳۵۴۷: روایت ہے عبداللہ بن اوفی سے کہا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یا اللہ ٹھنڈا کر دے میرے دل کو برف اور اولوں اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ صاف و پاک کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کیا تو نے سفید کپڑا میل سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۵۴۸ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَ مَاسُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ۔

۳۵۴۸: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے لیے کھولے گئے دروازے دعا کے کھولے گئے اس کے لیے دروازے رحمت کے اور کوئی چیز مانگنا اللہ کو اتنا پیارا نہیں معلوم ہوتا جتنی عافیت مانگنا اور فرمایا دعا نفع دیتی ہے اس بلا کو جو اتر چکی ہے اور جو اترے گی یا ابھی نہیں اتری سو لازم جانو اے بندو اللہ کے دعا کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمن بن ابی بکر قرشی سے اور وہ ملیکی ہیں اور ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک کلام کیا ہے ان میں بعض محدثین نے ان کے حافظہ کی طرف سے اور روایت کیا اسرائیل نے یہ حدیث عبدالرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اللہ سے نہیں مانگی کوئی شے پیاری زیادہ عافیت سے روایت کی یہ ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے اسرائیل سے۔

۳۵۴۹ : عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ وَ مَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَكْفِيْرٌ لِلسَّيِّاٰتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ۔

۳۵۴۹: روایت ہے بلالؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لازم پکڑو تم رات کا جاگنا کہ وہ طریقہ ہے تمہارے اگلے لوگوں کا اور رات کا جاگنا یعنی نماز پڑھنا نزدیکی ہے اللہ کی اور دوری ہے گناہوں سے اور کفارہ ہے برائیوں کا اور دور کرنے والا ہے مرض کو بدن سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو بلالؓ سے مگر اسی سند سے اور یہ صحیح نہیں ہے از روئے اسناد کے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے کہ کہتے تھے محمد القرشی محمد بن سعید شامی ہیں اور وہ بیٹے ہیں ابوقیس کے اور وہ محمد بن حسان ہیں اور چھوڑ دی گئی حدیث

ان کی اور روایت کی یہ حدیث معاویہ ابن صالح نے ربیعہ سے انہوں نے ابوادریس سے انہوں نے ابوامامہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہم سے یہ روایت محمد بن اسماعیل نے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے معاویہؓ سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے ابو امامہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا لازم جانو رات کا نماز پڑھنا کہ وہ طریقہ ہے تم سے اگلے نیکو کاروں کا اور نزدیکی ہے تمہارے رب کی طرف سے اور کفارہ ہے برائیوں کا اور مانع ہے گناہوں سے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابوادریس کی روایت سے جو انہوں نے بلالؓ سے روایت کی۔

۳۵۵۰ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَابَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِكَ۔

۳۵۵۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عمریں میری امت کی ساٹھ اور ستر برس کے بیچ میں ہیں اور بہت کم ہیں جو ان سے بڑھیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے روایت ہے محمد بن عمرو سے انہوں نے روایت کی ابو امامہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابو ہریرہؓ سے اور سند سے سوا اس کے۔

۳۵۵۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْعَلَیَّ وَامْكُرْلِیْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَیَّ وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرْلِی الْهُدٰی وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغَاعَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَكَ شَكَّارًالَكَ ذَكَّارًالَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَیْكَ اَوَّاهًا مُنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْلِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ۔

۳۵۵۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے رب اعنی سے آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری اور نہ مدد کر کسی کی میرے اوپر اور تائید کر میری اور نہ تائید کر میرے اوپر کسی کی اور مکر کر میرے لیے اور نہ مکر کر کسی کے لیے میرے نقصان اور ضرر کے واسطے اور ہدایت کر مجھ کو اور آسان کر میرے لیے ہدایت اور مدد کر میری اس شخص کے اوپر جو مجھ پر زیادتی کرے اور اے رب میرے کر دے تو مجھے اپنا ہی شکر کرنے والا اور تجھ سے ڈرنے والا اور تیری ہی اطاعت کرنے والا اور تجھی سے ڈرنے والا اور تیری ہی اطاعت کرنے اور تیرے ہی سے اپنا درد واندوہ بیان کرنے والا اور تیری ہی طرف رجوع ہونے والا اے ربّ قبول کر توبہ میری اور دھو دے گناہ میرا اور قبول کر دعا میری اور ثابت کر دے حجت میری اور سیدھا کر دے میری زبان کو اور ہدایت کر میرے دل کو اور نکال دے حسد میرے سینے کا۔

ف: کہا محمود بن غیلان نے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشر عبدی نے انہوں نے سفیان سے اسی اسناد سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۵۲ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَعَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَهٗ فَقَدِ انْتَصَرَ۔

۳۵۵۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے بددعا کی اپنے ظالم کے لئے اس نے بدلا لے لیا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابوحمزہ کی روایت سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابوحمزہ میں انکے حافظہ کی طرف سے اور وہ میمون اعور ہیں روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابوحمزہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے۔

۳۵۵۳ ۔ ۳۵۵۴ : عَنْ صَفِیَّةَ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَیَّ

۳۵۵۳و۳۵۵۴: روایت ہے صفیہؓ سے کہ داخل ہوئے ان پر رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيَّ اَرْبَعَةُ الْآفٍ نَوَاةٍ اُسَبِّحُ بِهَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذِهٖ اَلَا اُعَلِّمُكِ بِاَكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ بِهٖ فَقُلْتُ بَلٰى عَلِّمْنِيْ فَقَالَ قُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ۔

اللہ ﷺ اور ان کے آگے چار ہزار گٹھلیاں تھیں کھجور کی کہ وہ تسبیح کرتی تھیں سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تو نے تسبیح کی ان گٹھلیوں کے اوپر' میں نہ سکھا دوں تجھے ایسی تسبیح جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو میں نے عرض کی ضرور سکھائیے' فرمایا آپ ﷺ نے کہو سبحان اللہ عدد خلقہ یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم صفیہ کی روایت سے مگر اسی سند سے ہاشم بن سعید کوفی کی روایت سے اور اسناد اس کی معروف نہیں ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۵۵ : عَنْ جُوَيْرِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّعَلَيْهَا وَهِيَ فِيْ مَسْجِدٍ هَاثُمَّ مَرَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَاقَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَازِلْتِ عَلٰى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَخَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَخَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَخَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

۳۵۵۵: روایت ہے جویریہؓ سے کہا کہ نبی ﷺ ان کی مسجد میں ان کے اوپر گذرے پھر دوبارہ آئے دوپہر کے قریب اور پوچھا ان سے کہ تم جب سے اسی حال پر ہو یعنی تسبیح کرتی ہو میں تمہیں ایسے کلمات بتا دوں کہ تم اسے کہو یعنی تاکہ ثواب اس کے برابر پاؤ یا زیادہ پھر فرمایا آپ ﷺ نے سبحان اللہ سے آخر تک یعنی پاکی ہے اللہ کو اس کی مخلوق کی عدد کے برابر تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اس کی ذات مقدس کی خوشی کے برابر تین بار اور پاکی ہے اللہ کو اس کے عرش کے وزن کے برابر اس کو تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اس کے کلموں کی سیاہی کے برابر یہ بھی تین بار کہا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ہیں آل طلحہ کے اور وہ شیخ ہیں مدینہ کے رہنے والے ثقہ ہیں اور روایت کی ان سے مسعودی اور ثوری نے یہی حدیث۔

۳۵۵۶ : عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ۔

۳۵۵۶: روایت ہے سلمان فارسیؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بڑی شرم والا ہے اور شرم کرتا ہے جب آدمی اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے اس سے کہ خالی پھیرے ان کو اور محروم رکھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہی روایت اور مرفوع نہ کی۔

۳۵۵۷ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاُصْبُعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحِّدْ اَحِّدْ۔

۳۵۵۷: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ ایک شخص دعا کرتا تھا دو انگلیوں سے تو آنحضرت نے فرمایا ایک سے دعا کر ایک سے دعا کر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ جب اشارہ کرے آدمی دعا میں یعنی تشہد میں تو ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

اَحَادِيْثُ شَتّٰى مِنْ اَبْوَابِ الدَّعْوَاتِ

متفرق حدیثیں دُعاؤں کی دُعاؤں کا بیان

۳۵۵۸ : عَنْ رِفَاعَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَامَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْاَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ۔

۳۵۵۸: روایت ہے رفاعہ سے کہا انہوں نے کہ کھڑے ہوئے ابوبکرؓ منبر پر پھر روئے اور فرمایا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال میں یعنی ہجرت کے پھر روئے اور ارشاد فرمایا کہ مانگو اللہ سے عفو اور عافیت اس لیے بعد یقین کے کسی کو کوئی چیز نہ ملی بہتر عافیت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ابوبکرؓ سے۔

۳۵۵۹ : عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهٗ فِى الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

۳۵۵۹: روایت ہے ابوبکرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے استغفار کی اپنے گناہ پر اس نے اصرار نہ کیا اگر چہ مرتکب ہوا گناہ کا دن میں ستر بار۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابونصیرہ کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

۳۵۶۰ : عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ مَا اُوَارِىْ بِهٖ عَوْرَتِىْ وَ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِىْ حَيَاتِىْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ مَا اُوَارِىْ بِهٖ عَوْرَتِىْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِىْ حَيَاتِىْ ثُمَّ عَمَدَاِلَى الثَّوْبِ الَّذِىْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِىْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِىْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِىْ سِتْرِاللّٰهِ حَيًّا وَ مَيِّتًا۔

۳۵۶۰: روایت ہے ابوامامہؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے نیا کپڑا پہنا اور کہا الحمدللہ سے فی حیاتی تک پھر کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو پہنے نیا کپڑا اور کہے سب تعریف ہے اللہ کو پہنایا اس نے مجھ کو ایسا کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں اس سے اپنا ستر اور سنوارتا ہوں اس سے اپنی زندگی میں پھر پرانا کپڑا صدقہ دے دیا' ہوگا وہ اللہ کی حفاظت میں اور پناہ میں اور پردہ میں زندگی اور موت میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ یحییٰ بن ایوب نے عبید بن زحر سے انہوں نے روایت کی علی بن یزید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہؓ سے۔

۳۵۶۱ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَارَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ

۳۵۶۱: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا ایک لشکر نجد کی طرف اور انہوں نے بہت سی غنیمتیں حاصل کیں اور جلدی لوٹ آئے سو ایک شخص نے کہا جو ان کے ساتھ نہیں نکلا تھا میں نے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لائے اس سے بڑھ کر سو فرمایا نبی ﷺ نے کیا میں بتا دوں تم کو ایسے لوگ جو اس سے افضل غنیمت

اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَاَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَاَفْضَلُ غَنِيْمَةً۔

لائے ہوں اور ان سے جلد لوٹے ہوں اور وہ لوگ ہیں جو حاضر ہوئے نماز صبح میں یعنی جماعت میں پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب نکلا سو وہ لوگ ہیں ان سے جلد لوٹنے والے اور ان سے افضل غنیمت لانے والے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بن ابی حمید ہیں اور وہ ابوابراہیم انصاری مدنی ہیں اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔

۳۵۶۲ : عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ اَيْ اُخَيَّ اَشْرِكْنَا فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا۔

۳۵۶۲: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے اجازت مانگی نبی ﷺ سے عمرہ کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے چھوٹے بھائی شریک کرنا ہم کو بھی دعا میں اور بھولنا نہیں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۶۳ : عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

۳۵۶۳: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مکاتب اور اس نے کہا میں اپنی ادائے کتابت سے عاجز ہو گیا سو میری مدد کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا میں تجھے ایسا کلمات سکھاتا ہوں جو سکھائے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر تجھ پر کوہ صیر کے برابر قرض ہو تو بھی ادا ہو جائے تو کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ باز رکھ اور دور کر مجھ کو اپنے حرام سے حلال دے کر اور بے پروا کر دے۔

۳۵۶۴ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَاقَالَ قَالَ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوِاشْفِهٖ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ۔

۳۵۶۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ میں بیمار ہوا اور حضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ! اگر میری موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے اٹھا دے یعنی تندرست کر دے اور اگر امتحان منظور ہو تو صبر دے سو فرمایا آپ ﷺ نے کیونکر کہا تو نے کہ علیؓ نے پھر کہی میں نے وہی بات سو مارا مجھ کو آپ ﷺ نے اپنے پیر سے اور فرمایا یا اللہ اس کو عافیت دے یا فرمایا شفا دے شعبہ جو راوی حدیث ہیں ان کو شک ہے فرمایا حضرت علیؓ نے پھر میں نے اپنے مرض کی شکایت نہیں کی یعنی تندرست ہو گیا۔

۳۵۶۵ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

۳۵۶۵: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت فرماتے تو اذہب سے آخر تک پڑھتے یعنی یا اللہ دور کر مرض کو اے رب آدمیوں کے اور شفا دے اور تو ہی ہے شفا دینے والا نہیں شفا مگر تیری دی ہوئی ایسی شفا دے کہ کوئی مرض باقی نہ رہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۶۶: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ وِتْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

۳۵۶۶: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ اپنے وتر میں یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تیری رضا کی پناہ میں آتا ہے تیرے غصہ سے اور تیری بخشش کی پناہ میں آتا ہوں تیرے عذاب سے میں پوری تعریف نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف تو نے آپ اپنی ذات مبارک کی کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

۳۵۶۷: عَنْ سَعْدٍ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكَتِّبُ الْغِلْمَانَ وَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَالصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۳۵۶۷: روایت ہے کہ سعدؓ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جیسے کہ معلم لڑکوں کو سکھاتا ہے اور کہتے تھے کہ حضرت ﷺ ان کے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں بڑھاپے کی عمر سے یعنی جس میں عقل جاتی رہے اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ دنیا سے اور عذاب قبر سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے کہ عبداللہ ابواسحاق ہمدانی اضطراب کرتے تھے اس روایت میں کہ کبھی کہتے تھے روایت ہے عمرو بن میمون سے وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور کبھی اور کچھ کہتے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

۳۵۶۸: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِمْرَاَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَاةٌ اَوْ قَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا وَاَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَمَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَابَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۳۵۶۸: روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ وہ گئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس اور ان کے آگے گٹھلیاں یا کنکر تھے کہ وہ اس پر تسبیح کرتی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو اس سے سہل یا افضل تسبیح سکھاؤں یعنی ثواب میں اس سے بہتر ہو اور لفظوں میں کم سبحان اللہ سے آخر تک یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین کی مخلوقات کے برابر اور جن ان کے بیچ میں ہے اور پاکی ہے اس مخلوق کے برابر جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے یعنی ابد تک اور بڑائی ہے اسکو اسی کے برابر اور حول اور قوۃ نہیں مگر اللہ کے ساتھ یہ بھی اتنی ہی مخلوق کے برابر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سعد کی روایت سے۔

۳۵۶۹: عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ اِلَّا مُنَادٍ يُنَادِيْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ۔

۳۵۶۹: روایت ہے زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ کوئی صبح ایسی نہیں کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ تسبیح کرو ملک قدوس کی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۷۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ

۳۵۷۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ علیؓ بن ابی طالب رسول اللہ ﷺ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْجَاءَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِيْ فَمَا اَجِدُنِيْ اَقْدِرُعَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااَبَا الْحَسَنِ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهٗ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِيْ صَدْرِكَ قَالَ اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلِّمْنِيْ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَقُوْمَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ اَخِيْ يَعْقُوْبُ لِبَنِيْهِ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُلَكُمْ رَبِّيْ يَقُوْلُ حَتّٰى تَاْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ وَسْطِهَا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ اَوَّلِهَا فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةِ يٰسٓ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانَ وَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآلٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلَ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَاَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَاَحْسِنْ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِ خْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوْكَ بِالْاِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَ ارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِفِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں نکلا جاتا ہے قرآن میرے سینہ سے اور میں اس کے حفظ پر قادر نہیں' سو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوالحسن میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں کہ تم کو بھی نفع دیں اور جسے سکھاؤ اسے بھی اور جو سیکھو قرآن سے وہ سینہ میں رہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں سکھایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کی رات ہو اگر اٹھ سکے تو تہائی رات میں آخر کے تو وہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا اس وقت مقبول ہے اور میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وعدہ دیا کہ میں مغفرت مانگوں گا اپنے رب سے تمہارے لیے یعنی جب آئے رات جمعہ کی پھر اگر نہ ہو سکے تجھ سے تو کھڑا ہو بیچ رات میں ورنہ اوّل رات میں اور چار رکعت پڑھ کہ پہلی میں فاتحہ اور یٰسین اور دوسری میں فاتحہ اور حم دخان اور تیسری میں فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ اور چوتھی میں فاتحہ اور تبارک جو مفصل میں ہے پھر جب تشہد پڑھ کے تو حمد وثنا کر اللہ کی اور خوب درود بھیج مجھ پر اور تمام پیغمبروں پر اور مغفرت مانگ مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے اور ان بھائیوں کے لیے جو تجھ سے پہلے ایمان سے مشرف ہو چکے ہیں پھر آخر میں کہہ اَللّٰهُمَّ سے الا باللہ العظیم تک یعنی یا اللہ رحم کر مجھ پر ساتھ گناہ چھوڑ دینے کے جب تک مجھے زندہ رکھے اور رحم کر کہ بے فائدہ تکلف نہ کروں اور عنایت کر مجھے خوب غور کرنا تیرے پسندیدہ امور میں اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے صاحب جلال اور بزرگی کے اور ایسی عزت والے کہ کوئی اس عزت کی خواہش نہ کر سکے مانگتا ہوں تجھ سے اے بڑی رحمت کرنے والے تیرے جلال اور تیرے منہ کی روشنی کے وسیلہ سے کہ لازم کر دے میرے دل پر یاد رکھنا اپنی کتاب کا جیسے کہ سکھائی تو نے اور توفیق دے کہ اسے پڑھوں میں جس طرح تو پسند کرے یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جلال اور بزرگی والے اور ایسی عزت والے کہ جس کا کوئی ارادہ نہ کر سکے' مانگتا ہوں تجھ سے اے اللہ تیری بزرگی اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلے سے کہ پرنور کر دے تو میری آنکھیں اپنی کتاب سے اور جاری کر دے اس کو میری زبان پر اور کھول دے اس

وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَ نُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِالَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْأَلُكَ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَااَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْخَمْسًا اَوْسَبْعًا تُجَبْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَالَبِثَ عَلِيٌّ اِلَّا خَمْسًا اَوْسَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَالَا اٰخُذُ اِلَّا اَرْبَعَ اٰيَاتٍ اَوْنَحْوَ هُنَّ فَاِذَا قَرَاْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِيْ تَفَلَّتْنَ وَاَنَا اَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً وَنَحْوَهَا فَاِذَا قَرَاْتُهَا عَلٰى نَفْسِيْ فَكَاَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنِيْ وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَاِذَا رَدَّدْتُهٗ تَفَلَّتَ وَاَنَا الْيَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ فَاِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ اَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَبَا الْحَسَنِ۔

سے میرا دل اور کھول دے میرا سینہ اور دھو دے اس سے میرا بدن اس لیے کہ میری مدد حق پر کوئی نہیں کرتا سوا تیرے اور نہیں مدد کرتا کوئی مگر تو اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت نیکی کرنے کی مگر اللہ عظمت والے کی طرف سے' تمام ہوئی دعا پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوالحسنؓ ایسا ہی کرو تم تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کہ قبول ہوگی دعا تمہاری اللہ کے حکم سے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے بھیجا مجھ کو حق کے ساتھ کہ محروم نہ رہے گا اس کو پڑھ کر کوئی مؤمن کبھی ابن عباسؓ نے کہا کہ پانچ یا سات جمعہ کے بعد حضرت علیؓ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ویسے ہی مجلس میں اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے میں چار آیتیں یاد کرتا تھا اور جب پڑھتا تھا بھول جاتا تھا اور اب چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑھتا ہوں تو گویا قرآن میرے آگے ہے اور میں حدیث سنتا تھا اور بار بار اس کو کہتا تھا پھر دل سے اتر جاتی تھی اور اب جو سنتا ہوں جب بیان کرتا ہوں اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے رب کعبہ کی ابوالحسن بے شک مؤمن ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہیں ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے۔

۳۵۷۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ۔

۳۵۷۱: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ سے فضل کا اس لیے کہ دوست رکھتا ہے سوال کرنا اور افضل عبادت ہے انتظار کرنا دعا کے قبول ہونے کا۔

ف: ایسے ہی روایت کی حماد بن واقد نے یہ حدیث اور حماد بن واقد حافظ نہیں رکھتے اور روایت کی ابونعیم نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے حکیم بن جبیرؓ سے انہوں نے بواسطہ ایک مرد کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی نعیم کی اشبہ ہے کہ صحیح ہو بہ نسبت اس کی۔

۳۵۷۲: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ

۳۵۷۲: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یہ دعا یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور عجز اور بخیلی اور اسی اسناد

وَالْبُخْلِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے بڑھاپے اور عذابِ قبر سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۷۳ : عَنْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالٰى بِدَعْوَةٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْصَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَالَمْ يَدْعُ بِمَاْثَمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اِذًا نُكْثِرَ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ۔

۳۵۷۳: روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو وہ چیز یا دور کر دیتا ہے اس سے کوئی برائی اس کے برابر جب تک دعا نہ کرے ساتھ گناہ کے یا قطع رحم کے سوا ایک شخص نے کہا کہ اب تو ہم بہت دعائیں کریں گے آپ ﷺ نے فرمایا وہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ثوبان کا نام عبدالرحمٰن ہے وہ بیٹے ہیں ثابت کے وہ ثوبان کے وہ عابد شامی ہیں۔

۳۵۷۴ : عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَمِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهٗ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔

۳۵۷۴: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر لیٹ داہنی کروٹ پر اور کہہ اَللّٰهُمَّ سے ارسلت تک یعنی یا اللہ اپنا منہ کیا میں نے تیری طرف اور سونپ دیا میں نے کام اپنا تجھ کو اور پشت پناہ بنایا میں نے تجھ کو امید اور خوف کے وقت تیری ہی طرف رجوع ہونے والا ہوں اور نہیں چھٹکارا اور نجات تیرے عذاب سے مگر تیری ہی طرف ایمان لایا میں تیری اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور اس رسولؐ پر جو تو نے بھیجا' پھر اگر مرا تو اس رات میں تو مرا تو فطرتِ اسلام پر کہا راوی نے کہ پھر دوبارہ پڑھی میں نے یہ دعا کہ یاد ہو جاتے مجھے اور کہا میں نے اس میں بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ تو فرمایا آپؐ نے نہیں! کہہ تو اٰمَنْتُ.....۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے براء بن عازبؓ سے اور کسی روایت میں ہم وضو کا ذکر نہیں پاتے سوا اس روایت کے۔

۳۵۷۵ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا قَالَ فَاَدْرَكْتُهٗ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ

۳۵۷۵: روایت ہے عبداللہؓ سے کہا نکلے ہم مینہ کی رات تاریک میں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈتے تھے تاکہ امامت کریں ہماری نماز میں سو پایا میں نے اور فرمایا آپ ﷺ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر کہا کہہ میں نے کہا کیا کہوں آپ ﷺ نے فرمایا پڑھ تو قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَ تَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح اور شام تین بار کفایت کرے تجھ کو ہر چیز سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوسعید براد کا نام ابی اسید بن ابی اسید ہے۔

۳۵۷۶ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ فَقَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوٰى بِاِصْبَعَيْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّيْ فِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَاَلْقَى النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَ ارْحَمْهُمْ۔

۳۵۷۶: روایت ہے عبداللہؓ بن بسر سے کہ اترے رسول اللہ میرے باپ کے پاس اور لائے ہم ان کے نزدیک کھانا سو کھایا اس میں سے پھر کوئی لایا کھجور سو آپ ﷺ کھاتے تھے اور گٹھلی اپنے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے پھینکتے شعبہ نے کہا اور میرا گمان یہ ہے اور خدا چاہے صحیح ہو کہ آپ ﷺ انگلیوں سے گٹھلیاں پھینکتے تھے پھر کچھ پینے کی چیز لائے سو آپ ﷺ نے پی اور اپنے داہنے والے شخص کو دی پھر میرے باپ نے لگام آپ ﷺ کی سواری کی پکڑی اور عرض کیا کہ آپ ﷺ دعا فرمایئے ہمارے لیے آپ ﷺ نے دعا کی یا اللہ برکت دے ان کے رزق میں اور بخشش کر اور رحمت کر ان پر۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۷۷ : عَنْ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غَفَرَاللّٰهُ لَهُ وَاِنْ كَانَ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ۔

۳۵۷۷: روایت ہے زید سے کہ انہوں نے سنا نبیؐ سے جو کہے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک یعنی مغفرت مانگتا ہوں میں اس اللہ سے کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اس کے زندہ ہے سب کا تھامنے والا اور توبہ کرتا ہوں اس کے آگے بخش دیتا ہے اللہ اس کو اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۵۷۸ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَالْبَصَرِاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَيَدْعُوْبِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔

۳۵۷۸: روایت ہے عثمان بن حنیفؓ سے کہ ایک نابینا آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے عافیت دے آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر چاہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اس نے عرض کی کہ دعا ہی کیجئے میرے لیے سو حکم دیا آپ ﷺ نے کہ وضو کرے اچھی طرح اور یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اور متوجہ ہوں تیری طرف بوسیلہ تیرے نبیؐ کے جو محمدؐ ہیں نبی رحمتؐ میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں کہ پوری کر دی جائے حاجت میری یا پھر قبول کر میرے حق میں شفاعت ان کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابی جعفر کی روایت سے اور وہ خطمی کے سوا ہیں۔ مترجم: اس

روایت سے جو بعض ناداں یہ خیال کرتے ہیں کہ استعانت موتی سے جائز ہے یہ محض حماقت ہے اس لئے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اذا استعنت فاستعن باللہ یعنی جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ اللہ سے اور یہ دعا اس نابینا کی حضرت کی حیات میں تھی اور آپ ﷺ کی حیات میں آپ ﷺ سے شفاعت کا طالب ہونا جائز ہے مگر اس پر استعانت از موتی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور روایت طبرانی سے جو عموم حکم استعمال اس دعا کا لوگوں نے سمجھا ہے ضعیف ہے اس لئے کہ اس روایت میں روح بن صلاح راوی ضعیف ہے اور عابد سندھی نے اس پر تصریح کی ہے اور صاحب حصن حصین نے جو اس روایت میں یہ عبارت لکھی: من کانت له ضرورة فلیتوضا ولیصل رکعتین ثم لیقل ان کا ادراج ہے اور لفظ حدیث نہیں پس اس سے بھی استدلال کرنا عموم استعمال پر اس دعا کے محض باطل ہے غرض توسل احیاء سے جائز ہے نہ اموات سے چنانچہ شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم نے صراط مستقیم میں کہا ہے:

فعلم ان ذلك التوسل الذی ذکروه هو مما یفعل بالاحیاء دون الاموات والمیت لا یطلب منه شیء لا دعا لاغیره کذلك حدیث الاعمٰی فانه یطلب من النبی ﷺ ان یدعواله لیرداللہ علیه بصره فعلمه النبی ﷺ دعا عامره فیه ان یسال اللہ قبول شفاعة بنیه فهذا یدل علی ان النبی ﷺ شفع فیه وامره ان یسال اللہ فیؤذن شفاعه و ان قوله اسالك واتوجه الیك بنبیك بنی الرحمته ای بدعائه وشفاعته کما قال عمروانا نتوسل الیك بعدم نبینا فلقظ التوجه والتوسل فی الحدیثین بمعنی واحد انتھی۔ یعنی جو توسل حدیث میں مذکور ہے وہ توسل بالاحیاء ہے نہ بالاموات اور میت سے کچھ طلب نہیں کیا جاتا نہ دعا نہ غیر اس کا اور حدیث اعمٰی بھی اس پر دال ہے کہ اس نے نبی ﷺ سے طلب دعا کی یعنی حیات میں حضرت ﷺ نے اس کو دعا سکھائی اور اس نے اللہ ہی سے مانگا کہ وہ اپنے نبی ﷺ کی شفاعت قبول کرے اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت ﷺ نے اس کے لئے شفاعت کی اور یہی قول حضرت عمرؓ کا تھا کہ انہوں نے کہا ہم متوسل ہوتے ہیں اپنے نبی ﷺ کے چچا کے ساتھ۔

دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنا بر عدم جواز توسل بالاموات کے حضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ سے توسل نہ کیا اب ان گور پرستوں کا قول جو اموات سے طلب حاجات کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول و فعل کے آگے کیا اعتبار رکھتا ہے۔ انتھی خلاصة ما فی صواعق الالٰهیة بتقدیم و تاخیر۔

۳۵۷۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اَقْرَبُ مَایَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَّذْکُرُ اللّٰهَ فِیْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَکُنْ۔

۳۵۷۹: روایت ہے عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ بہت قریب جو ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب میں سو اگر تجھ سے ہو سکے کہ اس وقت ذاکران الٰہی میں ہو تو ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۸۰: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْکَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ اِنَّ عَبْدِیْ کُلَّ عَبْدِیَ الَّذِیْ یَذْکُرُنِیْ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهٗ یَعْنِیْ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

۳۵۸۰: روایت ہے عمارہ بن عکرہ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ پورا بندہ میرا وہ ہے جو یاد کرے مجھ کو اپنے برابر والے کا مقابلہ کے وقت یعنی لڑائی کے وقت جہاد میں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

۳۵۸۱ ـ ۳۵۸۲: عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ دَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۸۱ـ۳۵۸۲: روایت ہے قیس بن سعد سے کہ ان کے باپ نے ان کو سپرد کر دیا تھا نبی ﷺ کے کہ آپ ﷺ کی خدمت کریں سو انہوں نے کہا

وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَلاَ اَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

کہ حضرت مجھ پر گذرے اور مجھے اپنے پیر سے مارا اور فرمایا کہ بتا دوں تجھ کو ایک دروازہ جنت کا میں نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۸۳ : عَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْؤُلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ۔

۳۵۸۳: یسیرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور گنو انگلیوں کے پوروں پر اس لیے کہ ان سے سوال کیا جائے گا اور حکم ہوگا ان کو بولنے کا یعنی قیامت کے دن اور غافل نہ ہو کہ بھول جاؤ گے تم رحمت کو یعنی اسباب رحمت کو۔

ف: اس حدیث کو صرف روایت کیا ہانی بن عثمان سے اور روایت کیا اس کو محمد بن ربیعہ نے ہانی بن عثمان سے۔

۳۵۸۴ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَاَنْتَ نَصِيْرِيْ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔

۳۵۸۴: روایت ہے انسؓ سے کہا کہ نبیؐ جب جہاد کرتے کہتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ تو میرا قوت بازو ہے اور تو ہی ہے میرا مددگار اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں میں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۸۵ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ خَيْرُ مَاقُلْتُ اَنَاوَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

۳۵۸۵: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر دعا عرفہ کی دعا ہے اور بہتر قول میرا اور اگلوں پیغمبروں کا لا الہ الا اللہ سے آخر تک ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بیٹے ابی حمید کے ہیں اور کنیت ان کی ابو ابراہیم انصاری ہے اور وہ قوی نہیں محدثین کے نزدیک۔

۳۵۸٦ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ۔

۳۵۸٦: روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے اور ظاہر نیک کر دے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بہتر اس میں کا جو دیتا ہے تو لوگوں کو مال اور بیوی اور لڑکے کہ خود گمراہ ہوں نہ کسی کو گمراہ کریں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

۳۵۸۷ : عَنْ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ

۳۵۸۷: بسند مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھ کر انگلیوں کو بند کر کے اور انگشت کھولے کہتے تھے: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔ یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے

الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔

میرا دل اپنے دین حق پر جما دے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۸۸: عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِيْ يَا مُحَمَّدُ اِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِيْ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ مَنْ وَجَعِيْ هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ اَعِدْذٰلِكَ وِتْرًا فَاِنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ بِذٰلِكَ۔

۳۵۸۸: روایت ہے محمد بن سالم سے وہ روایت کرتے ہیں ثابتؒ سے کہ کہا انہوں نے مجھ سے کہ اے محمد جب درد ہو تجھے تو ہاتھ رکھ جہاں درد ہو پھر کہہ بسم اللہ سے اخیر تک یعنی اللہ کے نام سے پناہ میں آتا ہوں اس کی عزت اور قدرت سے اس درد کے شر سے جو میں پاتا ہوں پھر اٹھا اپنا ہاتھ پھر ایسا ہی کر طاق عدد یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اس لیے کہ انس بن مالکؓ نے روایت کی مجھ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے ان سے ایسا ہی بیان فرمایا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۸۹: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِيْ۔

۳۵۸۹: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ انہوں نے کہا سکھائی مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ یہ تیری رات کے آنے کا وقت ہے اور دن کے جانے اور تیرے پکارنے والوں کی آواز کا اور تیری نماز کے حاضر ہونے کا سو میں سائل ہوں تیری مغفرت کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حفصہ بنت ابی کثیر کو ہم نہیں جانتے نہ ان کے باپ کو۔

۳۵۹۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَااجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ۔

۳۵۹۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے خالص دل سے کھول دیے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے یہاں تک کہ وہ پہنچتا ہے عرش تک اور یہ چڑھنا کلمہ کا جب ہی ہوتا ہے کہ کبائر سے بچتا رہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۵۹۱: عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ۔

۳۵۹۱: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بری عادتوں اور برے عملوں اور بری خواہشوں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے اور وہ صحابی ہیں نبی ﷺ کے۔

۳۵۹۲: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ الْقَائِلُ كَذَاوَكَذَا

۳۵۹۲: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص نے کہا اللہ اکبر سے اصیلا تک یعنی اللہ بڑی بڑائی والا ہے اور اسی کو ہے ساری تعریف اور بہت پاکی ہے صبح اور شام سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کس نے کہا یہ کلمہ ایک شخص نے عرض کی میں

فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَ كْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

نے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا تعجب ہوا مجھ کو کہ اس کلمہ کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے ابن عمرؓ نے کہا جب سے میں نے حضرت ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے نہیں چھوڑا میں نے وہ کلمہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور حجاج بن ابی عثمان وہ حجاج بن میسرہ صواف ہیں اور کنیت ان کی ابوالعلت ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

۳۵۹۳: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهٗ اَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِهٖ۔

۳۵۹۳: روایت ہے ابوذرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے عیادت کی ابوذرؓ کی یا انہوں نے آنحضرت ﷺ کی عیادت کی کہا ابوذرؓ نے میرے ماں باپ تم پر فدا ہیں اے رسول اللہ کے کونسا کلام اللہ کو بہت پیارا ہے فرمایا جو پسند کیا اللہ نے اپنے فرشتوں کے لیے سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِهٖ یعنی پاک ہے رب میرا اور تعریف اسی کو ہے۔

۳۵۹۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالُوْا فَمَا ذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

۳۵۹۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا رد نہیں ہوتی اذان اور تکبیر کے درمیان تو عرض کی لوگوں نے پھر کیا کہیں ہم اس وقت فرمایا آپ ﷺ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ کی یحییٰ ہی نے اس حدیث میں یہ عبارت کہ کہا انہوں نے کیا کہیں ہم فرمایا آپ ﷺ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع اور عبدالرزاق سے انہوں نے ابواحمد اور ابونعیم سے انہوں سے سفیان سے انہوں نے زید عمی سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے دعا رد نہیں کی جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں اور ایسے ہی روایت کی ابواسحاق ہمدانی نے یہ حدیث برید بن ابی مریم نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور یہ صحیح تر ہے۔

۳۵۹۵۔۳۵۹۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِیْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا۔

۳۵۹۵۔۳۵۹۶: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے آگے بڑھ گئے ہلکے پھلکے لوگ' لوگوں نے عرض کی کہ کون ہلکے پھلکے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جو ذکر الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ ان سے بوجھ گناہوں کے اتار دیتا ہے اور وہ قیامت کے دن آئیں گے ہلکے ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۵۹۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔

۳۵۹۷: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا نبیؐ نے اگر میں کہوں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ...تو مجھے پیارا ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۹۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ اَلصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَیَفْتَحُ لَهَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْبَعْدَ حِیْنٍ۔

۳۵۹۸:روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین شخصوں کی دعا ہرگز رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی جب افطار کرتا ہے دوسرے امام عادل کی تیسرے مظلوم کی کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا کو ابر کے اوپر اٹھالیتا ہے اور اس کے لیے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے پروردگار کہ قسم ہے میری عزت کی میں تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور سعدان قمی وہ سعدان بن بشیر ہیں اور روایت کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے اور ابو عاصم وغیرہ نے بڑے بڑے لوگوں نے محدثین کے اور ابو مجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت ان کی ابو مدلہ ہے وہ مولیٰ ہیں ام المومنین حضرت عائشہؓ کے اور ہم ان کو اسی حدیث سے جانتے ہیں اور مروی ہے ان سے یہی حدیث بہت طول کے ساتھ اور پوری۔

۳۵۹۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَایَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔

۳۵۹۹:روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ نفع دے مجھ کو اس سے جو تو نے مجھے سکھائی یعنی اس پر عمل نصیب کر اور سکھا مجھ کو وہ چیز جو نفع دے اور زیادہ کر میرا علم سب تعریف اللہ کو ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ دوزخیوں کے حال سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۳۶۰۰ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا اَقْوَامًا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَا دَوْاهَلُمُّوْا اِلٰی بُغْیَتِكُمْ فَیَجِیْئُوْنَ فَیَحُفُّوْنَ بِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اَیَّ شَیْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ یَصْنَعُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَا هُمْ یَحْمَدُوْنَكَ وَیُمَجِّدُوْنَكَ وَیَذْكُرُوْنَكَ قَالَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَیَقُوْلُ فَكَیْفَ لَوْرَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْكَ لَكَانُوْااَشَدَّ تَحْمِیْدًا وَاَشَدَّ تَمْجِیْدًا وَاَشَدَّلَكَ ذِكْرًا قَالَ فَیَقُوْلُ وَاَیَّ شَیْءٍ یَطْلُبُوْنَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ یَطْلُبُوْنَ الْجَنَّةَ قَالَ

۳۶۰۰:روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ کے کچھ فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنے والے نامۂ اعمال لکھنے والوں کے سوا کہ جب وہ کسی قوم کو پاتے ہیں اللہ کے ذکر میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود کیلئے سو وہ آتے جاتے ہیں اور انکو ڈھانپ لیتے ہیں آسمان دنیا تک سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس کام میں چھوڑا تم نے میرے بندوں کو وہ کہتے ہیں جب ہم نے انکو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کرتے تھے اور تیری بزرگی بولتے تھے اور تجھے یاد کر رہے تھے پھر اللہ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ فرماتا ہے کیسا ہو جو وہ مجھے دیکھیں فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھیں تو اور بھی زیادہ تعریف اور بزرگی بیان کریں اور اور زیادہ تجھے یاد کریں پھر اللہ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں مانگتے ہیں وہ جنت اللہ فرماتا ہے کیا

فَيَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلَ فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْهَا لَكَانُوْااَشَدَّلَهَا طَلَبًا وَاَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالُوْايَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا لَكَانُوْا اَشَدَّمِنْهَا هَرَبًا وَاَشَدَّمِنْهَا خَوْفًا وَاَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُوْلُ اِنِّیْ اُشْهِدُ كُمْ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ فِيْهِمْ فُلَا نًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ هُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى لَهُمْ جَلِيْسٌ۔

جنت انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں' اللہ فرماتا ہے اگر دیکھیں وہ جنت کو' وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھیں تو اور زیادہ طلب اور حرص کریں پھر فرماتا ہے اللہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں وہ کہتے ہیں دوزخ سے' اللہ فرماتا ہے کیا دوزخ انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں' اللہ فرماتا ہے اگر دوزخ کو دیکھیں تو کیا ہو' عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھیں وہ تو اور زیادہ بھاگیں اور ڈریں اور پناہ مانگیں اس سے' پھر اللہ فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بخش دیا ان کو پھر وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ان میں یوں ہی آ گیا یعنی کسی ضرورت کو جاتا تھا انکو دیکھ کر بیٹھ گیا خاص ان سے ملنے کو نہیں آیا اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ رہنے والا بھی محروم نہیں ہوتا یعنی وہ بھی بخشا گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ ابو ہریرہؓ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی۔

۳۶۰۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَا هُنَّ الْفَقْرُ۔

۳۶۰۱: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ان سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت کہا کر اس لیے کہ وہ جنت کے خزانے سے ہے مکحول نے کہا جو یہ کلمہ کہتا ہے: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ستر طرح کے ضرر کو کہ ادنیٰ اس کا محتاجی ہے۔

ف: یہ حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لئے کہ مکحول کو سماع نہیں ابو ہریرہؓ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔

۳۶۰۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَاِنِّی اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ وَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔

۳۶۰۲: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے اور میں نے اپنی دعا اٹھا رکھی ہے اپنی امت کے شفاعت کے لیے اور وہ ان کو پہنچنے والی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جو ان میں سے مرے گا کہ نہ شریک کیا ہوگا اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۰۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ يَذْكُرُنِیْ فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ

۳۶۰۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرے اگر یاد کرے مجھے اپنے دل میں' میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اپنے دل میں' اور اگر یاد کرتا ہے مجھے ایک جماعت میں

ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا اِقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا اِقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

تو میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اس جماعت میں جو اس سے بہتر ہے یعنی فرشتوں کی جماعت میں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ آئے تو میں اس کی طرف ایک بام آتا ہوں اور اگر میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اعمش سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں مراد اس سے یہ ہے کہ مغفرت اور رحمت اپنی اس کے ساتھ کر دیتا ہوں اور یہی تفسیر کی ہے بعض علمائے محدثین نے کہ کہا ہے انہوں نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی طرف اس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اس کے مامورات اور احکام کو بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت اور مغفرت نازل ہوتی ہے۔ **مترجم**: غرض مؤلفؒ کی اس تفسیر سے رد کرنا ہے مذہب باطل جہمیہ لعبیہ کا کہ وہ فرقہ ناریہ ضالہ وہمیہ کا اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ میں ہے اور ایسی روایات متشابہات کو استدلال کے لئے پیش کرنا ہے حالانکہ یہ روایت خود ان کے عقائد فاسدہ کے رد کو کافی ہے اس لئے کہ اگر بالفرض موافق ان کے عقیدہ کے اللہ تعالیٰ بذات مقدس خود ہر جگہ موجود ہوتا تو تفاوت عباد کا اس کے قرب میں محض باطل تھا بلکہ دوری اس سے محال تھی اور طلب اس کے قرب کی محض تحصیل حاصل تھی اور جب قریب ہونا بندہ کا اللہ سے بجز اطاعت اور فرمانبداری کے اور کچھ نہیں ہے تو قریب ہونا اللہ کا بھی سوا قبول طاعت اور اثبات اجر اور عفو اور مغفرت کے اور کچھ نہیں غرض مؤلفؒ نے جو تاویل اور تفسیر اس کی ذکر کی ہے وہی صحیح اور احق بالقبول ہے ودونہ خرط القتاد۔

۳۶۰۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اِسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۳۶۰۴: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ سے عذابِ جہنم سے اور عذاب قبر سے اور فتنۂ مسیح دجال سے اور فتنۂ زندگی اور موت سے۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۰۴ (۱): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حَمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ اَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِّنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا۔

۳۶۰۴ (۱): روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو شام کو تین بار کہے اعوذ سے ماخلق تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں ان کلمات کے وسیلہ سے اس کی مخلوقات کے شر سے تو ضرر نہ کرے گا اس کو اس رات میں کوئی زہر سہیل نے کہا ہمارے گھر والے یہ کلمہ روز کہا کرتے تھے سو ایک لڑکی کو ہم میں سے کسی نے کاٹ کھایا سو اس کو بالکل درد نہ ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی مالکؒ نے یہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی عبید بن عمر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث سہیل سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ کا۔

۳۶۰۴ (۲): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ

۳۶۰۴ (۲): روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے میں کبھی نہ چھوڑوں

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔

گا ایک دعا جو سیکھی میں نے نبیؐ سے اور وہ اَللّٰھُمَّ سے آخر تک ہے یعنی یا اللہ مجھے ایسی توفیق دے کہ میں تیرا بڑا شکر بجالاؤں اور تیرا ذکر بہت کروں اور تیری نصیحت کی تابعداری کروں اور یاد رکھوں تیری وصیت کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۰۴ (۳) : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللّٰهَ بِدُعَاءٍ اِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِمَّا اَنْ يُّعَجَّلَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِمَّا اَنْ يُّدَّخَرَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يُّكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ اَوْيَسْتَعْجِلْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالَ يَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَمَا اسْتَجَابَ لِيْ۔

۳۶۰۴:(۳) روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسا آدمی نہیں کہ اللہ سے کوئی دعا کرے اور قبول نہ ہو یعنی ہر دعا قبول ہوتی ہے سو دنیا میں اس کو مل جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ رہتی ہے یا کفارہ ہو جاتی ہے اس کے گناہوں کا موافق اس کے جتنی دعا کی تھی اس نے اور یہ وہاں تک ہے کہ کسی گناہ کے لیے دعا نہ کرے یا قطع رحم کے لیے اور جلدی نہ کرے اس کے قبول ہونے میں لوگوں نے عرض کی کہ جلدی کیسے یا رسول اللہ فرمایا جلدی یہ ہے کہ آدمی کہے یا اللہ میں نے دعا کی اور تو نے قبول نہ کی۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۳۶۰۴ (٤) : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَاِبْطُهٗ يَسْاَلُ اللّٰهَ مَسْاَلَةً اِلَّا اٰتَاهَا اِيَّاهُ مَالَمْ يَعْجَلْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ عُجْلَتُهٗ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ سَاَلْتُ وَسَاَلْتُ فَلَمْ اُعْطَ شَيْئًا۔

۳۶۰۴:(٤) روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہیں جو بلند کرے اپنے ہاتھ یہاں تک کہ کھل جائے بغل اس کی اور پھر مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جب تک وہ جلدی نہ کرے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی کیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہتا ہے کہ میں نے بہت مانگا میں نے بہت مانگا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

ف: روایت کی یہ حدیث زہری نے ابی عبید مولیٰ ابن ازہر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقبول ہے دعا تم میں سے ہر ایک کی جب تک کہ جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

۳۶۰۴ (۵) :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ۔

۳۶۰۴:(۵) روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن ظن اللہ تعالیٰ کے ساتھ عمدہ عبادت ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ **مترجم**: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسن ظن یعنی نیک گمان رکھنا بھی ایک عبادت ہے ہر بندہ کو چاہئے کہ اللہ سے نیک گمان رکھے اور مغفرت اور نجات کی امید سے ہمیشہ اپنا دل مسرور رکھے کہ ناامیدی اس کی رحمت سے کفر ہے مگر اس کے ساتھ ہی بجالانا طاعات کا اور احتراز معاصی سے ضرور ہے اس لئے کہ ظن جانب راجح کا نام ہے نہ جانب مرجوع کا اور ایمان بین الخوف والرجا ہے اور جس نے اصلاح عقائد کی نہ کی اور توحید کو بخوبی حاصل نہ کیا وہ حسن ظن اللہ سے نہیں رکھ سکتا اس لئے کہ حسن ظن اللہ سے شعبہ ہے اس کی معرفت کا اور وہ معرفت و توحید سے محروم ہے پھر جب عقائد صالحہ حاصل ہوئے اب اعمال میں اس کے اگر قصور بھی ہے تو بھی امید مغفرت ہے۔

۳۶۰۴ (٦) : عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَنْظُرَنَّ اَحَدُکُمْ مَا الَّذِیْ یَتَمَنّٰی فَاِنَّهٗ لَایَدْرِیْ مَایُکْتَبُ لَهٗ مِنْ اُمْنِیَّتِهٖ۔

۳۶۰۴: (٦) روایت ہے ابوسلمہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے ہمیشہ چاہئے کہ نظر کرتا رہے ایک تم میں کا کہ کیا آرزو کرتا ہے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا لکھا جاتا ہے اسکی آرزوؤں میں سے یعنی ہمیشہ نیک آرزو کرنا ضرور ہے کہ وبال آخرت کا سبب نہ ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۰۴ (٧) : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا فَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا لْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَّظْلِمُنِیْ وَخُذْمِنْهُ بِثَارِیْ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۶۰۴: (٧) روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبیؐ یہ دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ برخورداری دے مجھے میری آنکھ اور کان سے اور دنوں کو میرا وارث کر دے یعنی باقی رکھ ان کو جب تک میں جیوں یا اس سے ایسے عمل ہوں کہ وہ آخرت میں کام آئیں اور ہمیشہ باقی رہیں اور مدد کر میری اس شخص پر جو مجھ پر ظلم کرے اور لے لے میرا بدلہ اس سے۔

۳۶۰۴ (٨) : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِیَسْاَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ کُلَّهَا حَتّٰی یَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ۔

۳۶۰۴: (٨) روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چاہیے کہ مانگا کرے ہر شخص تم میں کا اپنے رب سے اپنی سب حاجتیں یہاں تک کہ تسمہ اپنی چپل کا بھی اگر ٹوٹ جائے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی کئی لوگوں نے یہ حدیث جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے رسول خدا ﷺ سے اور نام نہ لیا انہوں نے سند میں انس رضی اللہ عنہ کا چنانچہ روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے چاہئے کہ مانگے ہر کوئی تم میں کا اپنی سب حاجتیں اپنے رب سے یہاں تک کہ مانگے اس سے نمک اور مانگے اس سے تسمہ اپنی چپل کا جب ٹوٹ جائے اور یہ روایت صحیح تر ہے قطن کی روایت سے جو انہوں نے جعفر بن سلیمان سے روایت کی یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

یہ ابواب ہیں مناقب کے جو مروی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۷۴٤: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: فضیلت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

۳٦۰۵ ۔ ۳٦۰٦: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وَلَدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَ اصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔

۳٦۰۵۔۳٦۰٦: روایت ہے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے چن لیا اولاد ابراہیم سے اسمٰعیل کو اور ان سے بنی کنانہ کو اور ان میں سے قریش کو اور ان میں سے بنی ہاشم کو اور ان میں سے مجھ کو یعنی آپ خلاصہ موجودات اور اشرف اولاد ابراہیم ہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳٦۰۷: عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرَ الْفَرِيْقَيْنِ ثُمَّ خَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ الْقَبِيْلَةِ ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا۔

۳٦۰۷: روایت ہے عباسؓ بن عبدالمطلب سے انہوں نے کہا عرض کیا میں نے نبیؐ سے کہ قریش بیٹھ کر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو آپ کی ایسے درخت سے مثال دی جو گھورے پر ہو سو فرمایا نبیؐ نے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ساری مخلوق کو اور مجھے ان سب گروہوں سے اچھے گروہ میں پیدا کیا اور پسند کیا دو گروہوں کو یعنی اولاد اسحٰق اور اولاد اسمٰعیل کو پھر چنا قبیلوں سے اور مجھے بہتر قبیلہ میں کیا پھر چنا گھروں کو اور مجھے سب گھروں سے بہتر گھر میں کیا سو میں اُن سب سے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ حارث کے بیٹے ہیں وہ نوفل کے۔

۳٦۰۸: عَنْ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا

۳٦۰۸: روایت ہے مطلب بن وداعہ سے کہ عباس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گویا وہ کچھ سن کر آئے تھے یعنی قریش وغیرہ سے سوکھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا کہ میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کی کہ

فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا۔

آپ رسول ہیں اللہ کے سلام ہے آپ ﷺ پر' فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں محمدؐ بیٹا ہوں عبداللہ کا وہ بیٹے ہیں عبدالمطلب کے' اور اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور ان کے اچھے لوگوں میں سے مجھے پیدا کیا پھر انکے دو گروہ کئے' سو مجھے بہتر گروہ سے نکالا پھر ان کے کئی قبیلے کئے اور مجھے بہتر قبیلہ سے پیدا کیا پھر ان کے کئی گھر کیے اور مجھے بہتر گھر میں پیدا کیا اور بہتر ذات میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے اس حدیث کی مانند جو اسماعیل بن ابی خالد سے مروی ہے اور انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عباسؓ بن عبدالمطلب سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔

۳۶۰۸ (ل) : عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَ اصْطَفٰى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ و اصْطَفٰى فِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ۔

۳۶۰۸: (ل) ترجمہ اسکا اوپر گذرا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۶۰۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔

۳۶۰۹: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا پوچھا نبی ﷺ سے کہ کب واجب ہوئی آپ ﷺ پر نبوت آپ ﷺ نے فرمایا جب آدم کی جسد اور روح تیار ہورہی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابوہریرہؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۶۱۰ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ۔

۳۶۱۰: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں سب سے پہلے نکلنے والا ہوں یعنی قبر سے اور میں خطیب ہوں ان کا جب وہ اللہ کی درگاہ میں میں حاضر ہوں گے اور میں خوشخبری سنانے والا ہوں ان کو جب وہ ناامید ہوں حمد الٰہی کا نیزہ قیامت میں میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں ساری اولاد سے بہتر ہوں اللہ کے نزدیک' اور کچھ فخر نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۶۱۱ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسَى الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِیْ۔

۳۶۱۱: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں پہلے ہوں ان میں کا جن کی قبر چیری جائے گی اور پہنایا جائیگا مجھے ایک جوڑا جنت کے جوڑوں سے پھر کھڑا ہوں گا میں عرش کے داہنی طرف کوئی وہاں کھڑا نہیں ہو سکے گا سوا میرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۶۱۲ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِیْلَةُ قَالَ اَعْلٰی دَرْجَةٍ فِی الْجَنَّةِ لَا یَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ۔

۳۶۱۲: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مانگو اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ' لوگوں نے عرض کی وسیلہ کیا چیز ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہ ملے گا وہ کسی کو مگر ایک شخص کو اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کعب جو اسکی سند میں ہیں وہ مشہور شخص نہیں اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ ان سے روایت کی ہو سوا لیث بن ابی سلیم کے۔

۳۶۱۳ :عَنْ اُبَیِّ بِنْ كَعْبٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَثَلِیْ فِی النَّبِیِّیْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَحْسَنَهَا وَاَكْمَلَهَا وَاَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَیَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَاَنَا فِی النَّبِیِّیْنَ مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَهُمْ وَ صَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَیْرَ فَخْرٍ۔

۳۶۱۳: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری مثال پیغمبروں میں ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ایک محل بہت خوبصورت اور اچھا اور پورا بنایا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی اور لوگ اس میں پھرتے تھے اور تعجب کرتے تھے یعنی اس کی خوبی کو دیکھ کر اور کہتے تھے کاش کہ یہ جگہ ایک اینٹ کی بھی پوری ہو جاتی پس میں پیغمبروں میں ایسا ہوں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا میں امام ہوں گا پیغمبروں کا اور ہوں گا خطیب اور صاحبِ شفاعت ان کا اور کچھ فخر نہیں باب شفاعت اول میں ہی کھولوں گا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۶۱۴ :عَنْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَوَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَوَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ۔

۳۶۱۴: روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے میں سردار ہوں اولادِ آدم کا قیامت کے دن اور کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں نیزہ حمدِ الٰہی کا اور کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہیں اس دن آدم ہو خواہ انکے سوا مگر وہ میرے نیزے کے نیچے ہوگا اور پہلے میرے لیے زمین شق ہوگی اور کچھ فخر نہیں یعنی اب اظہار ہے اللہ کے فضل کا اور یہ بیان فخر انہیں لہ اپنی بڑائی مقصود ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ ف: اور یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۱۵ :عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اِلَی الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَوَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ۔

۳۶۱۵: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جب سنو تم اذان تو کہو جیسا مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو' اس لیے کہ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے ایک بار اللہ اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے پھر مانگو میرے لیے وسیلہ کہ وہ ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہیں لائق اس کے مگر ایک بندہ اللہ کے بندوں سے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جس نے میرے لیے وسیلہ مانگا اس کو میری شفاعت ہوگی یعنی قیامت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن جبیر قرشی ہیں اور وہ مصر کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمٰن جو پوتے نفیر کے وہ شامی ہیں۔

۳۶۱۶ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهٗ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا اِتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ۔

۳۶۱۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ چند اصحابؓ حضرت ﷺ کے انتظار میں بیٹھیں باتیں کر رہے تھے سو آپ ﷺ نکلے اور ان کی باتیں سنیں سو کسی نے کہا تعجب ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنی مخلوق سے دوست بنالیا دوسرے نے کہا اللہ کا موسیٰ سے کلام کرنا اس سے عجیب تر ہے ایک نے کہا عیسیٰ صرف اللہ کے کلمہ کن سے پیدا ہو گئے اور روح ان کی اس کی طرف سے ہے اور کسی نے کہا آدم کو اللہ نے پسندیدہ کیا سو حضرت ﷺ ان پر نکلے اور سلام کیا اور فرمایا میں نے تمہاری باتیں سنیں اور تمہارا تعجب کرنا ابراہیم کی خلقت پر اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ چنے ہوئے اللہ کے اور وہ ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ کی روح اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے کلمہ سے پیدا ہوئے اور وہ ایسے ہی ہیں اور آدم کو مقبول کر لیا اللہ نے اور وہ ایسے ہی ہیں یعنی جو درجات ان کے بیان ہوئے سب حق ہیں سلام اللہ علیہم اجمعین اور آگاہ ہو میں محبوب ہوں اللہ کا اور کچھ فخر نہیں اور میں اٹھانے والا ہوں حمد کے جھنڈے کو قیامت کے روز اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلے جنت کی زنجیر دڑھوکوں گا اور کھل جائے گی وہ میرے لیے اور داخل کرے گا مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین ہوں گے اور کچھ فخر نہیں اور میں اگلوں پچھلوں سے بزرگ زیادہ ہوں اور کچھ فخر نہیں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۱۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔

۳۶۱۷: روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہ لکھا ہے تورات میں وصف محمد ﷺ کا اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم انکے ساتھ دفن ہوں گے اور ابو مودود نے کہا حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدنی ہیں۔

۳۶۱۸ : عَنْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ

۳۶۱۸: روایت ہے انسؓ سے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تھے سب چیز روشن ہوگئی تھی اور جس دن انتقال فرمایا ہر چیز تاریک ہوگئی اور ہم نے ابھی ہاتھوں سے خاک نہ جھاڑی تھی اور دفن میں مشغول

اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْاَيْدِيْ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا۔

تھے آپ ﷺ کے کہ بدل گئے دل ہمارے یعنی وہ نور ایمان نہ رہے جو آپ ﷺ کی حیات میں تھے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: سوچنا چاہئے کہ جب ایسا جلد انوار قلوب میں تغیر آ گیا تو اب کہ ہجرت قدسیہ سے چودہ سو چھ برس گزر گئے کیا کچھ فرق عظیم الشان آ گیا ہوگا۔

۱۷۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مِيْلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: میلاد النبی ﷺ کے بیان میں

۳۶۱۹: عَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَابَنِيْ يَعْمُرَ بْنِ لَيْثٍ أَ اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ قَالَ وَرَاَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا۔

۳۶۱۹: روایت ہے قیس بن مخرمہ سے کہا انہوں نے کہ پیدا ہوا میں اور رسول اللہ ﷺ جس سال ہاتھی کعبہ کو ڈھانے کو آئے تھے ابرہہ کے بھیجے ہوئے اور کہا کہ پوچھا عثمانؓ بن عفان نے قباثؓ بن اشیم سے جو قبیلہ بنی یعمر بن لیث سے تھے کہ تم بڑے ہو یا رسول اللہ ﷺ تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور پیدا ہونے میں میں ان سے پہلے ہوں اور میں نے دیکھی ہے بیٹ ان چڑیوں سبز کی یعنی جنہوں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو مارا تھا کہ رنگ اس کا بدل گیا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحٰق کی روایت سے۔ مترجم: قباثؓ نے کہا کہ رسول خدا ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور پھر اپنی عمر ولادت ان سے پہلے بیان کی اور یہ کمال ادب تھا ان کا رسول معصوم ﷺ کی خدمت مبارک میں کہ اتنا بھی کہنا گوارا نہ کیا کہ میں ان سے بڑا ہوں سبحان اللہ یہ آداب تھے رسول خدا ﷺ کے اصحاب کرام کے قلوب زکیہ اور طبائع سلیمہ میں بخلاف اخوان زمان کے کہ ان پر جب کوئی امر و نہی حضرت ﷺ کی پیش کی جاتی ہیں اور ان کے مذاہب محدثہ اور مشارب مبتدعہ کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سوء ادب کا اظہار کرتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر عمل کس سے ہو سکتا ہے اور اس میں یہ مطلب نکلا کہ حضرت محالات کا حکم فرماتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث کون سمجھ سکتا ہے اس کا یہ مطلب ہوا کہ حضرت ﷺ کی باتیں خلاف عقل ہوتی ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر چلنا سخت دشوار اور مشکل ہے اس کا یہ مطلب کہ حضرت ﷺ نے ہم کو سخت مشکل میں ڈالا کوئی کہتا ہے یہ حدیث ہمارے امام نے نہیں لی ہم اس پر کیونکر عمل کریں اس کا یہ مطلب کہ حضرت ﷺ کے قول کا اعتبار نہیں اور اس پر عمل جائز نہیں جب تک امام حکم نہ دیا دیں غرض ایسی ہی خرافاتیں بکتے ہیں اور محدثین متبعین کی طرف تعجب سے تکتے ہیں اور ہرگز آنحضرت ﷺ کے آداب و تعظیم پر نظر نہیں کرتے۔

۱۷۴۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: ابتدائے نبوت کے بیان میں

۳۶۲۰: عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ

۳۶۲۰: روایت ہے ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ابو طالب شام کی طرف یعنی تجارت کو اور نکلے نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ اور بوڑھے لوگ بھی قریش کے پھر جب پہنچے بحیرا راہب کے پاس وہ اپنے صومعہ سے اترا اور ان لوگوں نے اپنے کجاوے اونٹوں سے اتارے سو وہ

الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا خَرَّسَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ فَكَانَ هُوَفِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْااِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْااِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَقَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُ هُمْ اَنْ لَايَذْ هَبُوْابِهٖ اِلَى الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِنْ رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَاجَاءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ بِطَرِيْقِكَ هٰذَا قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ قَالَ اُنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ

راہب ان کے پاس آیا اور ہمیشہ یہ جب وہاں جاتے تھے تو وہ کبھی ان کے پاس نہ آتا تھا اور ان کی طرف التفات نہ کرتا تھا سو وہ اپنے کجاوے اتار رہے تھے کہ راہب ان کے بیچ میں گھس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ سردار سب جہاں کے لوگوں کا یہ رسولؐ ہے رب العالمین کا بھیجے گا اللہ اس کو سارے جہان کے لوگوں پر رحمت کیلئے سو بوڑھے بوڑھے قریش کے لوگوں نے کہا کہ تو کیا جانے اس نے کہا کہ جب تم اترے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور پتھر باقی نہ رہا مگر گر پڑا سجدہ میں اور یہ دونوں سجدہ نہیں کرتے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور میں پہچانتا ہوں اس کو مہر نبوت سے جو ایک غدہ ہے شانہ پر مثل سیب کے پھر صومعہ میں گیا اور تیار کیا ان کے لیے کھانا پھر جب ان کے پاس لایا اس وقت حضرت اونٹ چرانے گئے تھے پھر جب راہب نے کہا کسی کو بھیجو ان کو بلاؤ سو آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان پر بدلی سایہ کیے ہوئے تھی پھر جب ان کے پاس آئے تو لوگ درخت کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تو سایہ اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گیا سو راہب نے کہا کہ دیکھو درخت کا سایہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گیا کہا راوی نے پھر وہ ان کے پاس کھڑا ان کو قسم دے کر کہہ رہا تھا کہ ان کو روم نہ لے جاؤ اس لیے کہ روم کے لوگ آ کر ان کو دیکھیں گے پہچان لیں گے ان کے اوصاف سے' اور قتل کر ڈالیں گے' پھر متوجہ ہوا تو دیکھا تو سات آدمی تھے کہ آئے تھے وہ روم سے' سو متوجہ ہوا ان کی طرف اور ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آئے ہیں جو اس شہر سے آنے والا ہے اور ہر راہ پر کچھ کچھ لوگ بھیجے گئے ہیں اور جب ہم کو تمہاری طرف کی خبر لگی تو ہم تمہاری راہ پر بھیجے گئے اس نے کہا بھلا دیکھو تو جس کام کا اللہ ارادہ کرے اس کو کوئی پھیر سکتا ہے انہوں نے کہا نہیں' اس نے کہا پھر بیعت کرو یعنی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کی رفاقت میں رہو پھر وہ ان کی طرف مخاطب ہوا یعنی اہل مکہ کی طرف اور کہا کون ان کی خدمت کرتا ہے لوگوں نے کہا ابو طالب پس وہ ان کو قسم دیتا رہا یہاں تک کہ پھیرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طالب نے اور ابو بکرؓ نے ساتھ کر دیا آپؐ کے بلالؓ

بِلَالٌ وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ۔ کو اور توشہ دیا ان کو راہب نے کعک اور زیتون سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم: اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے چنانچہ بعض نے اس کو ضعیف کہا ہے اور بعض نے باطل اس لئے کہ بلالؓ تو اس وقت تک پیدا بھی نہ ہوئے تھے اور ابوبکرؓ حضرت ﷺ سے بھی چھوٹے تھے کہ وہ حضرت ﷺ سے دو برس چھوٹے ہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں کہا ہے کہ رجال تو ثقات ہیں اور اس میں انکار کی کوئی وجہ نہیں سوا اس کے یعنی بلالؓ کی معیت کے اور احتمال ہے کہ یہ کسی راوی کا ادراج ہو غرض باقی حدیث معتبر ہے کذا فی اللمعات۔

۱۷۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ بُعِثَ

باب: اس بیان میں کہ آپ ﷺ کس سن میں مبعوث ہوئے

۳۶۲۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِيْنَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ۔

۳۶۲۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی ﷺ پر وحی اتری جب وہ چالیس برس کے تھے پھر مکہ میں تیرہ برس رہے اور مدینہ میں دس برس اور وفات ہوئی آپ ﷺ کی جب تریسٹھ برس کے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۲۲: عَنْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً۔

۳۶۲۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آپ ﷺ کی وفات ہوئی جب پینسٹھ برس کے تھے۔

ف: ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور روایت کی ان سے محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے اسی کی مثل۔

۳۶۲۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

۳۶۲۳: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ بہت دراز قد نہ تھے اور نہ بہت کوتاہ اور رنگ آپ ﷺ کا نہایت سفید نہ تھا اور نہ بالکل گندم گوں اور بال آپ ﷺ کے سر کے نہ بہت ژولیدہ تھے نہ بالکل سیدھے مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو جب چالیس برس کے تھے اور مکہ میں دس برس رہے اور مدینہ میں دس اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور بیس بال سفید نہ تھے آپ ﷺ کے سر میں اور ریش میں یعنی اس سے کم تھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي آيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهِ

باب: معجزات اور خصائص نبی کریم ﷺ میں

۳۶۲۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ۔

۳۶۲۴: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مکہ میں ایک پتھر ہے کہ وہ مجھ پر سلام کرتا تھا جن راتوں میں مبعوث ہوا تھا کہ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۶۲۵: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلَ تَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ۔

۳۶۲۵: روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ کھاتے رہے ایک کونڈی سے صبح سے رات تک کہ دس آدمی بیٹھتے تھے اور دس اٹھتے تھے' ہم نے کہا سمرہؓ سے کہ پھر اس کونڈی میں کچھ بڑھایا نہ جاتا تھا' انہوں نے کہا تم کو تعجب کیوں آتا ہے اس میں کہیں سے بڑھایا نہ جاتا تھا مگر وہاں سے اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کی طرف یعنی خدا کی طرف سے اسکی امداد ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ خدائے رزق آسمانوں پر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعلا کا نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر ہے۔

۳۶۲۶: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ۔

۳۶۲۶: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ بعض نواحی مکہ میں نکلے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا اس نے کہا سلام ہے تم پر اے رسول اللہ! کے (ﷺ)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عباد بن ابی یزید سے انہیں میں ہیں فروہ کہ جن کی کنیت ابوالمغراء ہے۔

۳۶۲۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَتَ۔

۳۶۲۷: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کی ٹنڈھ سے تکیہ لگا کر پھر جب آپ ﷺ کے لیے منبر تیار کیا اور آپ ﷺ نے اس پر خطبہ پڑھا وہ ٹنڈھ رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے پھر اُترے نبی ﷺ اور اس کو چھوا' وہ چپ ہو رہا۔

ف: اس باب میں ابیؓ اور جابرؓ، ابن عمرؓ اور سہل بن سعدؓ اور ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم: وہ ستون چونکہ ذکر الٰہی سے مست و سرشار تھا اور ہمیشہ لذت یاد الٰہی سے شاد و فرحان تھا جب منبر تیار ہوا وہ درد ہجراں اور فراق سے رونے لگا جب حضرت ﷺ کی جدائی سے چوب خشک کا یہ حاصل ہو تو انسان ان کی جدائی کا درد نہ پائے کیا معنی اور یقین جانو کہ تلطخ بہ محدثات امور و تعلق بہ بدعات بے نور آپ ﷺ کی جدائی کا سبب ہیں کہ آپ ﷺ ان سے نفور ہیں سو جو مؤمن ان چیزوں سے نفرت نہ کرے وہ چوب خشک سے بدتر ہے۔

۳۶۲۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ۔

۳۶۲۸: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا کیونکر جانوں میں کہ آپؐ نبی (ﷺ) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں بلاؤں اس شاخ کو کھجور کی اور وہ گواہی دے کہ میں رسول ہوں جب تو تو جانے گا پھر بلایا آپؐ نے اور وہ کھجور سے اتر کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے گر پڑی اور پھر فرمایا کہ لوٹ جا وہ چلی گئی پس وہ اسلام لایا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۶۲۹ : عَنْ اَبِیْ زَیْدِ بْنِ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدَهٗ عَلٰی وَجْهِیْ وَدَعَالِیْ قَالَ عَزْرَةُ اِنَّهٗ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِیْنَ سَنَةً وَلَیْسَ فِیْ رَاْسِهٖ اِلَّا شُعَیْرَاتٌ بِیْضٌ۔

۳۶۲۹: روایت ہے ابوزیدؓ سے کہ ہاتھ پھیرا نبیؐ نے میرے منہ پر اور دعا کی میرے لیے' عزرہ نے کہا راوی حدیث ہیں کہ ابوزید ایک سوبیس برس تک زندہ رہے اور انکے سر کے کئی ایک سے زیادہ بال زیادہ سفید نہ تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوزید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

۳۶۳۰ : عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِیْ یَدِیْ وَرَدَّتْنِیْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلَیْهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَیْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهٗ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ یَااُمَّ سُلَیْمٍ قَدْجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَ نَامَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّیْ یَااُمَّ سُلَیْمٍ مَاعِنْدَكِ فَاَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ اِئْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔

۳۶۳۰: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ابوطلحہؓ نے کہا ام سلیمؓ سے کہ میں نے سنی آواز رسول اللہؐ کی ضعیف اور معلوم ہوتی ہے ان کو بھوک' سو کچھ تمہارے پاس ہے؟ انہوں نے کہا ہاں' نکالی گئی روٹیاں جو کی پھر اوڑھنی میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھپا دیں اور کچھ اوڑھنی مجھے اوڑھا بھی دی اور پھر بھیجا مجھے نبیؐ کے پاس اور میں جب انکے پاس گیا انکو مسجد میں بہت لوگوں کے ساتھ بیٹھا پایا پھر میں انکے پاس کھڑا ہوا اور رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تجھے ابوطلحہؓ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کھانا لے کر؟ میں نے عرض کی ہاں! آپؐ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اٹھو پھر چلے اور میں ان کے آگے تھا پھر جب ابوطلحہؓ کے پاس آیا میں اور میں نے انکو خبر دی ابوطلحہؓ نے کہا اے ام سلیمؓ نبیؐ لوگوں کے ساتھ تشریف لائے اور ہمارے پاس کچھ موجود نہیں کہ انکو کھلائیں ام سلیمؓ نے کہا کہ اللہ اور رسولؐ اسکا خوب جانتا ہے سو ابوطلحہؓ چلے یہاں تک کہ ملے نبیؐ سے سو آئے رسول اللہؐ اور ابوطلحہؓ انکے ساتھ تھے یہاں تک کہ اندر آئے سو فرمایا نبیؐ نے اے ام سلیمؓ لاؤ جو تمہارے پاس ہے سو وہی روٹیاں آپؐ کے آگے لائیں اور حکم کیا نبیؐ نے کہ وہ توڑی گئیں اور اوندھا دی اس پر ام سلیمؓ نے کپی گھی کی اور چکنا کر دیا اس کو پھر پڑھا اس پر نبیؐ نے' جو اللہ نے چاہا پھر فرمایا بلاؤ دس شخصوں کو پھر بلایا اور وہ کھا کر سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر فرمایا بلاؤ دس کو اور وہ بھی کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر بلایا دس کو' غرض سارے لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور سب لوگ ستر یا اسی تھے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۳۱: اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْ اَفَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَالنَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّؤُا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ۔

۳۶۳۱: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ نماز عصر کا وقت آ چکا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈھا اور نہ پایا سو لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک وضو کا پانی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں ہاتھ رکھ کر اور لوگوں کو فرمایا کہ وضو کریں پھر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی جوش مارتا تھا اور لوگ وضو کرتے تھے یہاں تک کہ جو ان کے آخر میں تھا اس نے بھی وضو کر لیا۔

ف: اس باب میں عمران بن حصینؓ اور ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۳۲: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهٗ وَ رَحْمَةَ الْعِبَادِبِهٖ اَنْ لَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا جَآءَتْ كَفَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَمْكُثَ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَخْلُوَ۔

۳۶۳۲: روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے کہ ابتدائے نبوت میں رسول اللہ ﷺ کی جب اللہ تعالیٰ نے بزرگی اور رحمت اپنے بندوں کی ان سے چاہی تو یہ ہوا کہ وہ جو خواب دیکھتے تھے اس کی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی پھر آپ ﷺ کا یہی حال رہا جب تک اللہ نے چاہا اور ان دنوں آپ ﷺ کو خلوت ایسی بھاتی تھی کہ کوئی شئی ایسی پیاری نہ تھی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۶۳۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عذابًا وَاِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَاْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَ الْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰى تَوَضَّاْنَا كُلُّنَا۔

۳۶۳۳: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ انہوں نے کہا تم قدرت کی نشانیوں کو عذاب جانتے ہو اور ہم ان کو حضرتؐ کے زمانہ میں برکت جانتے تھے اور ہم کھانا کھاتے تھے نبیؐ کے ساتھ اور تسبیح سنتے تھے اور لائے حضرتؐ کے پاس ایک برتن اور اس میں آپؐ نے ہاتھ رکھ دیا پھر پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے بیچ سے بہنے لگا اور آپ ﷺ نے فرمایا، آؤ وضو مبارک پر اور برکت آسمان سے ہے یعنی اللہ کی طرف سے کہ وہ آسمانوں پر عرش پر ہے یہاں تک ہم سب نے وضو کر لیا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۱۷۴۹: بَابُ مَاجَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب: نزولِ وحی کی کیفیت میں

۳۶۳۴: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا

۳۶۳۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ حارث بن ہشام نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پر وحی کیونکر آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کبھی سنائی دیتی ہے مجھے گھنٹے کی سی جھنجھناہٹ اور وہ سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے آگے آدمی کی صورت بن کر آتا ہے اور مجھ سے کلام

فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

کرتا ہے کہ میں اسے یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ سخت جاڑوں میں جب وحی اترتی اور تمام ہو جاتی تو ان کے ماتھے پر پسینہ آ جاتا تھا یعنی بسبب شدت کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابوجہل کے بھائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے ہیں اور فضلائے صحابہؓ سے ہیں اور فتوح شام میں شہید ہوئے پندرہویں سال ہجرت کے اور احتمال ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کے آگے حضرت ﷺ سے یہ سوال کیا ہو یا ان کو خبر دی ہو اور اس صورت میں یہ مرسل ہے صحابی کی مگر حکم موصول میں ہے جمہور کے نزدیک اس لئے کہ عقل اور قیاس کو اس میں دخل نہیں قولہ آپ ﷺ پر کیونکر وحی آتی ہے یعنی نفس وحی سے سوال کیا یا اس کے اوصاف سے اور بہر حال مراد یہ ہے کہ وحی لے کر فرشتہ کیونکر آتا ہے اور دو قسمیں وحی کی فرمائیں ایک آواز جرس دوسرے متمثل ہونا فرشتہ کا بصورت مردم اول شدید ہے اس لئے کہ حامل متصف باوصاف سامع نہیں ہے اور ثانی آسان اس لئے کہ متصف باوصاف سامع ہے۔

۱۷۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کے حلیہ میں

۳۶۳۵: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَارَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ۔

۳۶۳۵: روایت ہے براءؓ سے کہ کہا انہوں نے میں نے دیکھا کسی لمہ والے کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے بال ایسے تھے کہ کندھے سے لگتے تھے اور دونوں شانوں میں آپؐ کے بہت فرق نہ تھا' کوتاہ قد نہ بہت لمبے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم** لمہ وہ بال ہیں کہ کان کی لو سے نیچے ہوں اور دونوں شانوں کی دوری دلالت کرتی ہے سینہ کے چوڑے ہونے پر اور وہ علو ہمت اور وسعت علم اور فراخ حوصلگی پر دال ہے اور قد آپ ﷺ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے سب سے اونچے معلوم ہوتے۔

۳۶۳۶: عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ۔

۳۶۳۶: روایت ہے ابواسحاقؒ سے کہ ان سے پوچھا کسی نے چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل تلوار کے تھا یعنی طولانی انہوں نے نہیں مثل چاند کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپ ﷺ کا لمبا ہوگا براء نے کہا نہیں گول تھا۔

۳۶۳۷: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشَاتَكَفَّا تَكَفِّيًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۶۳۷: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نہ تھے نبی ﷺ بہت لمبے اور نہ بہت ٹھنگنے پُر گوشت تھیں ہتھیلیاں آپ ﷺ کی اور تلوے بڑے سر والے بڑے جوڑوں والے یعنی گھٹنے اور کہنیاں پُر گوشت اور فربہ تھیں سینہ سے ناف تک باریک بال تھے جب چلتے آگے جھکتے چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہو نہ دیکھا میں نے ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کوئی ان کے برابر۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے ابی سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۳۶۳۸: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطُ وَلَابِا لْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْمَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًابَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَا عِتُهٗ لَمْ اَرَقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۶۳۸: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ جب وہ حلیہ بیان فرماتے نبی ﷺ کا کہتے کہ آپ ﷺ بہت لمبے نہ تھے اور نہ بہت ٹھگنے' میانہ قد والے تھے لوگوں میں اور بہت گھونگروالے نہ تھے بال آپ ﷺ کے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگھر یلے' اور بہت فربہ بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ اس میں کچھ گلائی تھی گوری رنگ سپیدی اور سرخی ملی ہوئی سیہ چشم لمبی پلکوں والی بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے بیچ پُر گوشت تھا بدن پر آپؐ کے بال نہ تھے مگر ایک خط سینہ سے ناف تک کھنچا تھا بالوں کا' پر گوشت تھیں ہتھیلیاں اور تلوے آپؐ کے جب چلتے زمین پر پیر گاڑ کر رکھتے گویا وہ نیچے اترتے ہیں اور جب کسی کی طرف پھر کر دیکھتے تو پورے بدن سے پھرتے فقط آنکھ چرا کر نہ دیکھتے جیسے متکبروں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پھیر کر جیسے ہلکے لوگوں کی عادت ہے' ان کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبین تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والے یعنی بغض وحسد کسی سے نہ رکھتے تھے اور سینہ چوں آئینہ صاف رکھتے اور سب سے زیادہ سچے بات میں اور نرم طبیعت والے بزرگ عیش جو ان کو یکبارگی دیکھتا ڈر جاتا اور جو ان سے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکھتا ان کی تعریف کرنے والا کہتا تھا کہ میں نے کبھی ان کے مثل نہ دیکھا نہ قبل ان کے نہ بعد رحمت اور سلامتی بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر۔

ف: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہا ابوجعفر نے سنا میں نے اصمعی سے کہتے تھے تفسیر میں صفت رسول خدا ﷺ کے کہ ممغط بہت لمبا کہا انہوں نے اور سنا میں نے ایک اعرابی سے کہ وہ اپنی باتوں میں کہتا تھا تمغط فی نشابته یعنی بہت کھینچا اپنا تیر اور متردد ہے کہ جس کا بعض بدن بعض میں گھسا ہوا ہو ٹھگنے پن کی وجہ سے اور قطط وہ بال ہیں جس میں بہت گھونگر ہو اور رجل وہ کہ جس کے بالوں میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مطہم نہایت فربہ کثیر اللحم اور مکلثم جس کا چہرہ گول اور بدور ہو اور مشرب وہ جس کے رنگ میں سپیدگی اور سرخی ملی ہوئی ہو اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور ادعج وہ جس کی آنکھوں کی سیاہی خوب کالی ہو اھدب جس کی پلکیں لمبی ہوں اور کتد دونوں شانوں کے ملنے کی جگہ اور کو کاہل بھی کہتے ہیں مسربہ ایک خط دراز مستقیم سینہ سے ناف تک ہے بالوں کا اور ششن وہ شخص جس کی انگلیاں ہاتھ پیروں کی اور ہتھیلی اور قدم فربہ پر گوشت ہوں اور تقلع قوت سے چلنا پیر گاڑھ کر اور صبب اترنا عرب کہتا ہے اترے ہم صبرب اور صبب سے یعنی بلندی سے اور جلیل المشاش یعنی بڑے جوڑوں والے مراد اس سے شانوں کا سر ہے یعنی شانہ بلند تھے اور عشرت سے صحبت مراد ہے اس لئے کہ عشر ہم صحبت ہے اور بدیہۃ یکبارگی اچانک' عرب کہتا ہے بدھتہ بامر یعنی اچانک یکبارگی گھبرا دیا میں اس کو کسی کام سے۔

۳۶۳۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۶۳۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے اس

ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُّبَيِّنُهٗ فَصْلٌ يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ۔

قدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی ہوئی جدا جدا باتیں کرتے تھے کہ جو ان کے پاس بیٹھا ہو بخوبی یاد کر لے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید نے زہری سے۔

۳۶۴۰ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ۔

۳۶۴۰: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک کلمہ کو تین بار فرماتے تھے کہ لوگ سمجھ لیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن مثنیٰ کی روایت سے۔

۳۶۴۱ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۶۴۱: روایت ہے عبداللہؓ بن حارث سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو زیادہ مسکراتے نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ یزید بن حبیب سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن حارثؓ سے مثل اس کے روایت کی ہم سے یہ احمد بن خالد نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عبداللہؓ بن حارث سے کہ اکثر ہنسی رسول اللہ ﷺ کی مسکرانا تھی۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو لیث بن سعد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

۱۷۵۱ : بَابُ مَاجَآءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

باب: مہر نبوت کے بیان میں

۳۶۴۲ ـ ۳۶۴۳ :عَنِ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَاْسِيْ وَدَعَالِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

۳۶۴۲-۳۶۴۳: روایت ہے سائب بن یزید سے کہ لے گئیں مجھ کو خالہ میری نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی یارسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ سو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو کیا آپ ﷺ نے۔ سو پیا میں نے وضو کا بچا ہوا پانی اور پیچھے آپ ﷺ کے کھڑا ہوا تو دیکھی میں نے مہر نبوت دونوں شانوں کے بیچ میں جیسے گھنڈی ہوتی ہے چھپر کھٹ کی۔

ف: اس باب میں سلمان اور قرہ بن ایاس مزنی اور جابر بن سمرہ اور ابورمثہ اور بریدہ اسلمی اور عبداللہ بن سرجس اور عمر بن اخطب اور ابو سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۶۴۴ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةٌ حَمْرَاءُ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ۔

۳۶۴۴: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ مہر نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جو شانوں کے بیچ میں تھی وہ ایک غدود تھا سرخ رنگ جیسے انڈا کبوتر کا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۴۵ : عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ

۳۶۴۵: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں میں باریکی تھی اور آپ ﷺ کا ہنسنا نہ تھا مگر مسکرانا اور جب میں آپ ﷺ کو دیکھتا خیال کرتا کہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے ہیں حالانکہ سرمہ نہ تھا یعنی خود آنکھوں کے پپوٹے اندر سے سیاہ تھے کہ

بَاَكْحَل صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

معلوم ہوتا کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۶۴۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ۔

۳۶۴۶: روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کشادہ دہان تھے اور عرب کے نزدیک یہ محمود ہے اور آنکھوں کے ڈورے سرخ اور ایڑیوں میں گوشت کم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے محمد سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا کرتے تھے رسول خدا ﷺ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ شعبہ نے کہا میں نے سماک سے پوچھا ضَلِيْعَ الْفَمِ کیا ہے انہوں نے کہا کشادہ دہان میں نے کہا اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ انہوں نے کہا حدقہ چشم کلاں یعنی بڑی آنکھ والے اور یہ نہایت حسن ہے میں نے کہا مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ انہوں نے کہا ایڑی میں گوشت کم اور یہ بھی حسن ہے۔

۳۶۴۷۔۳۶۴۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَارَاَيْتُ اَحَدًااَسْرَعَ فِيْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔

۳۶۴۷۔۳۶۴۸: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو خوبصورت نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ سے گویا سورج ان کے چہرہ پر پھرتا تھا یعنی ایسا درخشاں اور تاباں تھا اور کسی کو نہ دیکھا میں نے ان سے زیادہ چلنے والا گویا زمین ان کے لیے لپٹتی جاتی تھی ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے یعنی ان کے ساتھ چلنے کو اور وہ بے پرواہ چلے جاتے تھے۔ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۴۹: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ۔

۳۶۴۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگے آئے میرے انبیاء یعنی شب معراج میں تو موسیٰ علیہ السلام ایک چھریرے جوان تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ ہوتے ہیں اور دیکھا میں نے عیسیٰ بن مریم کو تو ان سے بہت مشابہ لوگوں میں عروہ بن مسعودؓ ہیں اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو تو ان سے بہت مشابہ تمہارا صاحب ہے مراد لیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تئیں اور دیکھا میں نے جبرئیل علیہ السلام کو تو ان سے بہت مشابہ دحیہ کلبی ہیں اور وہ اصحابؓ میں بہت خوبصورت تھے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۱۷۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ سِنِّ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ مَاتَ

باب: نبی ﷺ کے سن میں

۳۶۵۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ۔

۳۶۵۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔

ف: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عمار سے انہوں نے ابن عباسؓ

سے کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے یہ حدیث حسن الاسناد ہے صحیح ہے۔

۳۶۵۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ۔

۳۶۵۱: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تشریف رکھی نبیؐ نے مکہ میں تیرہ برس یعنی بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ تریسٹھ برس کے تھے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ و انسؓ بن مالک اور دغفل بن حنظلہ سے بھی روایت ہے اور دغفل کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں ہوا اور حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے غریب ہے عمرو بن دینار کی روایت سے۔

۳۶۵۲: عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ۔

۳۶۵۲: روایت ہے جریرؓ سے کہ انہوں نے کہا خطبہ میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ تریسٹھ برس کے تھے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تریسٹھ برس کے تھے اور میں بھی تریسٹھ کا ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۵۳ ۔ ۳۶۵۴: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ۔

۳۶۵۳۔۳۶۵۴: روایت ہے حضرت عائشہؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تریسٹھ پر ہوئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری کی زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهٗ عَتِيْقٌ

مناقب ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نام ان کا عبداللہ بن عثمان ہے اور لقب ان کا عتیق ہے

۳۶۵۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْرَأُ اِلٰى كُلِّ خَلِيْلٍ مِنْ خُلَّةٍ وَلَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيْلُ اللّٰهِ۔

۳۶۵۵: روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ہر دوست کی دوستی سے باز آیا اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے مراد لیتے وہ اپنے باپ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے اور ابن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۵۶: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۶۵۶: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ فرمایا انہوں نے بے شک ابوبکرؓ سردار ہمارے اور بہتر اور محبوب تر تھے ہم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

۳۶۵۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَیُّ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى

۳۶۵۷: روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ انہوں نے کہا میں نے کہا حضرت عائشہؓ سے کہ اصحابؓ سے سب سے زیادہ پیارا کون تھا رسول

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ۔

اللہ ﷺ کا؟ انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ۔ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا عمرؓ۔ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا ابوعبیدہ بن جراحؓ۔ میں نے کہا پھر کون؟ تو وہ چپ ہو رہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۵۸: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا۔

۳۶۵۸: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بلند درجوں والے جنت میں دیکھیں گے ان کو نیچے درجے والے جیسے تم دیکھتے ہو تارا نکلا ہوا آسمان کے کناروں میں' اور ابوبکر اور عمرؓ انہیں بلند درجے والوں میں ہیں اور کیا خوب ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابوسعید سے۔

۳۶۵۹: عَنْ اَبِی الْمُعَلّٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ اَنْ يَعِيْشَ فِی الدُّنْيَا مَاشَاءَ اَنْ يَعِيْشَ وَيَاْكُلَ فِی الدُّنْيَا مَاشَاءَ اَنْ يَاْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ ﷺ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ اِذْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَائِنَا وَاَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ اِلَيْنَا فِیْ صُحْبَتِهٖ وَذَاتِ يَدِهٖ مِنِ ابْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ وُدٌّ وَاِخَاءُ اِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔

۳۶۵۹: روایت ہے ابوالمعلیٰؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہے جیئے دنیا میں اور کھائے اور جب چاہے اپنے رب سے ملے سو اختیار کی اس نے ملاقات اپنے رب کی سو رونے لگے ابوبکرؓ اور اصحابؓ نے کہا تم کو تعجب نہیں آتا اس بوڑھے پر کہ یہ کیوں روتا ہے جب ذکر کیا حضرت ﷺ نے ایک بندہ کا اس کو مخیّر کیا تھا اللہ نے دنیا کی زندگی اور رب کے ملنے میں' سو اس کے اختیار کی ملاقات اپنے رب کی کہا راوی نے کہ واقعی ابوبکرؓ ہم سے زیادہ علم رکھتے تھے کہ وہ حضرت ﷺ کا قول سمجھ گئے کہ مراد اس سے آپ ﷺ ہی کی ذات ہے سو ابوبکرؓ نے کہا بلکہ ہم فدا کریں گے آپ ﷺ پر باپ دادا مال اپنے' سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی آدمی مجھ پر زیادہ مال خرچ کرنے والا اور حقوقِ صحبت بخوبی ادا کرنے والا ابن قحافہؓ سے بڑھ کر نہیں اور اگر میں کسی کو دوست دِلی بناتا تو ابن ابی قحافہؓ کو بناتا لیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے فرمایا یہ کلمہ آپ ﷺ نے دو یا تین بار اور فرمایا آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا خلیل ہے اللہ کا' مراد لیا اس سے اپنے تئیں۔

ف: اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوعوانہ سے انہوں نے روایت کی عبدالملک بن عمیر سے اور اسناد سے اور مراد اَمَنَّ اِلَيْنَا سے یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے اوپر ہمارے یعنی ابوبکرؓ ہیں۔

۳۶۶۰: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ

۳۶۶۰: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو مختار کیا کہ دنیا کی چیزوں سے اور

بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَآءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَمَا عِنْدَهُ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِآبَائِنَاوَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَآءَ وَبَيْنَ مَاعِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ اَعْلَمُنَا بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ مِنْ اَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلاً وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِيْ بَكْرٍ۔

زینت سے جو چاہے لے یا اختیار کر لے جو اللہ کے نزدیک ہے یعنی جنت اور صفوں سے سوابوبکرؓ نے کہا فدا کیا ہم نے آپ ﷺ پر اپنے ماں باپ کو سولوگوں نے تعجب سے کہا دیکھو اس بوڑھے کو کہ رسول اللہ ﷺ تو خبر دیتے ہیں ایک بندے کی اللہ نے اس کو مخیّر کیا دنیا کی زینت اور عقبیٰ کی دولت میں اور یہ کہتا ہے فدا کیا آپ ﷺ پر ہم نے اپنے ماں باپ کو اور حقیقت میں وہ بندہ مخیّر رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور ابوبکرؓ ہم سے زیادہ جاننے والے تھے ان کے حال کو سوفرمایا نبی ﷺ نے کہ سب سے زیادہ میرے حقوقِ صحبت ادا کرنے والے اور اپنا مال خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا لیکن اخوتِ اسلام کافی ہے باقی نہ رہے کوئی کھڑکی مسجد میں مگر کھڑکی ابوبکرؓ کی یعنی سب کھڑکیاں بند کر دو سوا ابوبکرؓ کی کھڑکی کے اور یہ اشارہ ہے گویا ان کی خلافت کی طرف کہ خلیفہ کو اکثر ضرورت ہے مسجد میں آنے کی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

٣٦٦١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَالِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَأْنَاهُ مَاخَلَا اَبَابَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَ نَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلاً اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔

٣٦٦١: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کا احسان ہم پر ایسا نہیں جس کا بدلہ ہم نے نہ کر دیا ہو سوا ابوبکرؓ کے کہ ان کا احسان جو ہم پر ہے اس کا بدلہ ان کو اللہ قیامت میں دے گا اور اتنا نفع مجھ کو کسی کے مال نے نہ دیا جتنا نفع پایا میں نے ابوبکرؓ کے مال سے اور اگر میں دوست بناتا کسی کو تو دوست بناتا ابوبکرؓ کو آگاہ ہو کہ تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

٣٦٦٢: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

٣٦٦٢: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اقتداء کرو میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کا۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی کے مولیٰ سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ **مترجم**: اس حدیث میں اشارہ ہے ان دونوں کی خلافت راشدہ کا اور ویسا ہی خدا نے کیا کہ انعقاد خلافت ان کا باجماع صحابہؓ ہوا اور کسی نے اہلسنّت سے اس کا انکار نہ کیا سوائے کلاب ناس گرفتار وسواس شیاطین الانس روافض ملاحدہ کے۔

قول ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے اور کئی لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے مانند اس کے اور سفیان بن عیینہ کبھی تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں اور اکثر ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے زائدہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں عبدالملک بن عمیر سے اور کبھی زائدہ کا ذکر نہ کرتے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال سے جو مولیٰ ہیں ربعی کے انہوں نے ربعی سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

۳۶۶۳ :عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّيْ لَا أَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَأَشَارَ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

۳۶۶۳: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہوں سو تم اقتداء کرو ان دو کا جو میرے بعد ہوں گے یعنی خلیفہ ہوں گے اور اشارہ کیا ابوبکرؓ اور عمرؓ کی طرف۔

۳۶۶۴ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا۔

۳۶۶۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اے علیؓ! تو ان کو خبر نہ کرنا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہوئی یہ حدیث حضرت علیؓ سے اور سند سے بھی اور اس باب میں اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۶۵ ـ ۳۶۶۶ :عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ۔

۳۶۶۵-۳۶۶۶: روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اے علیؓ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے روایت کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر داؤد نے شعبی سے انہوں نے روایت کی حارث سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے خواہ اگلے ہوں خواہ پچھلے سوا انبیاء اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا ان کو اے علیؓ۔

مترجم : کھول بضم کاف جمع ہے کھل کی اور کھل عربی میں اس کو کہتے ہیں جو مرد تیس برس کی عمر سے تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہنچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرت ﷺ نے ان کو ادھیڑ فرمایا باعتبار دنیا کے کہ وہ دنیا میں ادھیڑ تھے اس لئے کہ جنت میں کوئی ادھیڑ نہیں سب نوجوان ہم عمر ہوں گے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمانوں میں ادھیڑ ہو کر انتقال کرتے ہیں یہ ان کے سردار ہوں گے اور بعضوں نے کہا ادھیڑ سے مراد عقیل اور ہوشیار لوگ ہوں گے کہ اس سن میں آدمی کے شعور و عقل کامل ہوتے ہیں ملا علی قاری نے کہا ہے کہ ادھیڑ سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل و معرفت کے ہیں۔

۳۶۶۷ : عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَلَسْتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا۔

۳۶۶۷: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ ابوبکرؓ نے کہا کیا میں سب لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں ہوں، شاید خلافت مراد ہو کیا میں اول سب لوگوں سے ایمان نہیں لایا ہوں یعنی احرار لوگوں میں نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا۔

ف: اس حدیث کو بعضوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے کہا کہ ابوبکرؓ نے کہا اور یہ صحیح تر ہے روایت کی یہ ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے کہا ابی نضرہ نے کہ فرمایا ابوبکرؓ نے اور ذکر کی حدیث ہم معنی اس اور نہیں نام لیا ابوسعید کا سند میں اور یہ صحیح تر ہے۔

۳۶۶۸ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهٗ اِلَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ اِلَيْهِ وَ يَنْظُرُ اِلَيْهِمَا وَ يَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا۔

۳۶۶۸: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے اپنے اصحابؓ پر مہاجرین اور انصار سے اور اصحاب بیٹھے ہوتے اور ان میں ابوبکرؓ وعمرؓ بھی ہوتے پھر کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر نہ اٹھاتا یعنی ہیبت سے مگر ابوبکر وعمرؓ کہ تھے نظر کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مسکراتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو دیکھ کر مسکراتے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکم بن عطیہ کی روایت سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حکم بن عطیہ ہیں۔

۳۶۶۹ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۳۶۶۹: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ایک دن اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابوبکرؓ وعمرؓ دونوں آپ ﷺ کے ساتھ تھے ایک داہنی دوسرے بائیں اور آپ ﷺ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپ ﷺ نے اسی طرح اٹھائے جائیں گے ہم قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے۔

۳۶۷۰ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ۔

۳۶۷۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہ تم رفیق ہو میرے حوضِ کوثر پر اور رفیق تھے میرے غار میں یعنی ہجرت میں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۶۷۱ :عَنْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔

۳۶۷۱: روایت ہے عبداللہ ﷺ بن حنطب سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ابوبکر وعمرؓ کو دیکھ کر کہ یہ دونوں سمع وبصر ہیں

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے یہ حدیث مرسل ہے اور عبداللہ بن حنطب نے نہیں پایا رسول خدا ﷺ کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔ **مترجم** :اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر وعمرؓ کو وزیر کیا تھا رسول اکرم ﷺ کا زمین میں جیسے کہ وزیر تھے آپ ﷺ کے جبرائیل اور میکائیل آسمان میں اور کمال شرافت شیخین کی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں یہ دونوں ایسے ہیں جیسے بدن میں سمع وبصر اور اس سے اشارہ ہے ان کی وزارت اور وکالت پر اور تصریح ہے اس پر کہ وہ اتباع حق اور استماع اوامر الٰہیہ میں اور مشاہدہ انوار غیبیہ اور آیات الٰہیہ میں یگانہ آفاق ہیں اور استحقاق خلافت میں ان پر مقدم کوئی نہیں۔

۳۶۷۲ :عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ

۳۶۷۲: روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ نماز پڑھائیں لوگوں کو یعنی امامت کریں سو عائشہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابوبکرؓ جب کھڑے ہوں گے آپؐ کی جگہ تو لوگوں کو رونے کے سبب سے قراءت نہ سنا سکیں گے یعنی نرم دل ہیں سو آپؐ حکم

بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهُ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَاكُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

دیجئے عمرؓ کو کہ وہ اقامت کریں لوگوں کی' پھر آپ ؐ نے فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ امامت کریں لوگوں کی' تب عائشہؓ نے ام المومنین حفصہؓ سے کہا کہ تم عرض کرو حضرت ؐ سے کہ ابوبکرؓ جب کھڑے ہوں گے آپ ؐ کی جگہ میں تو لوگوں کو قراءت نہ سنا سکیں گے رونے کے سبب سے سو حکم دیجئے کہ عمرؓ امامت کریں لوگوں کی سو عرض کی حفصہؓ نے' اور فرمایا رسول اللہ ؐ نے کہ تم وہی تو ہو جنہوں نے یوسف کو تنگ کیا یعنی یہاں تک کہ انہوں نے لاچار قید خانہ میں جانا قبول کیا اور پھر فرمایا آپ ؐ نے کہ حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ امامت کریں لوگوں کی سو حفصہؓ نے کہا عائشہؓ سے یعنی بطور شکایت کے کہ تمہاری طرف سے مجھے کبھی خیر نہ پہنچی یعنی ایسی بات بتائی کہ حضرت ؐ کی خفگی سنوائی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوموسیٰؓ اور ابن عباسؓ اور سالم بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بھی اشارہ ہے کہ احق بالخلافت ابوبکرؓ ہیں اس لئے کہ وہ احق بالامت ہیں نماز میں اور نماز افضل ارکان دین ہے پس اور امور دین میں بھی وہی امام ہیں اور سائر صحابہؓ مقتدی اور رد ہے اس میں روافض متمردہ پر جو احق بالخلافت حضرت علیؓ کو کہتے ہیں۔

۳۶۷۳ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ۔

۳۶۷۳: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں پہنچتا ہے کسی قوم کو کہ ان میں ابوبکرؓ ہو اور پھر امام بنائیں کسی شخص کو سوا ابوبکرؓ کے۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۷۴ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَاعَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذَا الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

۳۶۷۴: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خرچ کرے ایک جوڑا یعنی دو روپیہ یا دو پیسہ اللہ کی راہ میں پکارا جائے گا جنت میں اے بندے اللہ کے یہ خیر ہے یعنی تیرے لیے تیار کی گئی ہے پس جو نماز کو خوب ادا کرتا ہے اور دل اس کا شوق رکھتا ہے وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا یعنی جنت میں اور جو اہل جہاد سے ہے وہ باب جہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام سے ہے وہ ریان کے دروازہ سے بلایا جائے گا سو ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ سب دروازوں سے بلایا جانا ایک شخص کا تو کچھ ضرور نہیں اس لیے کہ ایک دروازہ سے طلب ہونا کافی ہے دخول جنت کے لیے مگر کوئی ایسا بھی ہے کہ براہ بزرگی اور شرافت سب دروازوں سے بلایا جائے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں ہو۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۷۵ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَمَرَنَا

۳۶۷۵: روایت ہے عمرؓ بن خطاب سے کہ ایک بار حکم کیا ہم کو رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِىْ مَالاً فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَاعِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا۔

ﷺ نے صدقہ کا اور اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا سو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بڑھ جاؤں گا ابوبکرؓ سے اگر آج کے دن بڑھ گیا' کہا عمرؓ نے کہ پھر میں آدھا مال آپ ﷺ کے پاس لے آیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے بالوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو میں نے کہا اسی کے برابر اور ابوبکرؓ لے آئے جو ان کے پاس تھا یعنی سب کا سب سو فرمایا آپ ﷺ نے ان سے کہ تم کیا چھوڑ آئے ہو انہوں نے کہا چھوڑ آیا ہوں میں ان کے لیے اللہ اور رسول کو' تب تو میں نے کہا کہ میں ان سے کبھی آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث سے فضیلت ابوبکرؓ کی سائر صحابہؓ پر عموماً اور حضرت عمرؓ پر خصوصاً ثابت ہوئی اور یہی عقیدہ ہے اہلسنّت اور جماعت کا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ افضل امت ہیں ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ۔

۳۶۷۶: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِىْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِىْ فَأْتِىْ اَبَابَكْرٍ۔

۳۶۷۶: روایت ہے جبیر بن مطعمؓ سے کہ ایک عورت آئی رسول اللہؐ کے پاس اور اس نے کچھ عرض کی اور آپؐ نے اس کو کچھ حکم کیا پھر اس نے عرض کی اگر میں آپؐ کو نہ پاؤں یا رسول اللہ! تو آپؐ نے فرمایا جب مجھ کو نہ پائے تو تو آ یا کر ابوبکرؓ کے پاس اور اس میں اشارہ ہے کہ حضرتؐ کے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہوں گے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۷۷: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِىْ بَكْرٍ۔

۳۶۷۷: روایت ہے حضرت امّ المومنین عائشہؓ سے کہ نبیؐ نے حکم فرمایا کہ مسجد میں جن لوگوں کے دروازے ہیں بند کر دیے جائیں مگر دروازہ ابوبکرؓ کا۔ (اس میں بھی اشارہ ہے کہ وہ خلیفہ ہیں رسول اللہؐ کے کہ خلیفہ کو مسجد میں بیٹھنے کی زیادہ ضرورت ہے قضا اور افتاء وغیرہ کے لیے)۔ ف: اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۳۶۷۸۔ ۳۶۷۹: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّىَ عَتِيْقًا۔

۳۶۷۸۔۳۶۷۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ابوبکرؓ داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم عتیق ہو' یعنی آزاد کیے ہوئے ہو اللہ کی آگ سے یعنی دوزخ سے' سو اس دن سے ان کا نام عتیق ہو گیا اے اللہ ہم کو بھی آزاد کر اپنے فضل سے دوزخ سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث معن سے اور کہا روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔

۳۶۸۰: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ

۳۶۸۰: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نبی ایسا نہیں جن کے دو وزیر نہ ہوں آسمان والوں سے اور دو زمین والوں سے اور میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرئیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوالحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا ابوالحجاف مرد پسندیدہ تھے۔

۳۶۸۰ (ل) : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً اِذْقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ۔

۳۶۸۰ (ل) : روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ اس نے کہا میں سواری کے لیے نہیں بنایا گیا میں تو کھیت جوتنے کے لیے بنایا گیا ہوں' پھر رسول اللہ ﷺ نے کہ یقین کیا اس پر میں نے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے اور وہ دونوں ان لوگوں میں حاضر نہ تھے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : اگرچہ سوابق اسلامیہ حضرت ابوبکرؓ کے اور فضائل ایمانیہ ان کے بہت ہیں مگر یہاں ہم بطور مشتے نمونہ از خروارے از بطور اختصار بیان کر دیتے ہیں اول یہ کہ وہ نہایت شریف النسب ہیں اور مصعب زبیری نے کہا ہے کہ اسی لئے ان کا نام عتیق ہوا کہ ان کے نسب میں کوئی عیب نہیں ثانیاً یہ کہ وہ نہایت فصیح و بلیغ تھے اور معارک عظیمہ اور مجامع کثیرہ میں ان کے خطب بلیغہ مشہور ہیں ثالثاً یہ کہ خمر کو جاہلیت میں انہوں نے اپنے اوپر حرام کیا تھا اور بت [illegible] نہ کیا اور صواعق میں مذکور ہے کہ انہوں نے اللہ میں کبھی شک نہ کیا اور ابن الدغنہ نے ان کی بزرگی اور شرافت اور جود و سخا [illegible] واری اور ہمدردی خلق پر گواہی دی اور شرفائے قریش نے اس کی تصدیق کی اور قبل اسلام آنحضرت ﷺ سے محبت اور الفت تامہ رکھتے تھے اور شام سے لوٹتے وقت آپ کے رفیق تھے چنانچہ تفصیل اس کی اوپر مذکور ہوئی۔

اور احرار بالغین میں سب سے اول آپ اسلام سے مشرف ہوئے جیسا صغار صحابہؓ میں حضرت علیؓ اور عبید میں حضرت بلالؓ اور نساء میں حضرت خدیجہؓ سباق مسلمین سے ہیں اور یہی قول محقق ہے محدثین کے نزدیک غرض حر بالغ مغرر و مطاع خلق ان سے پہلے کوئی سلام نہ لایا اور انہوں نے بعد اسلام ترغیب و تحریض اسلام پر یہاں تک کوشش کی کہ بہت لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور سبب ان کے اسلام کا فقط تنبیہ غیبی تھا چنانچہ انہیں سے مروی ہے کہ میں ایک دن جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور اس نے آواز دی کہ فلاں وقت میں ایک پیغمبر ظاہر ہوگا تو سب سے اول اس پر ایمان لانا پھر جب آپ پر وحی نازل ہوئی اس درخت نے مجھے خبر دی اور میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ کی رسالت کی تصدیق کی اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ اسلام لائے آپ ﷺ کی ترغیب سے عثمانؓ بن عفان اور زبیرؓ بن عوام اور عبدالرحمنؓ بن عوف اور سعدؓ بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہؓ اسلام سے مشرف ہوئے اور ان میں سے ہر ایک نجباء قریش اور ان اوسط بطون سے تھا اور حقیقت میں ان کے ایمان لانے سے کفر کی کمر ٹوٹ گئی اور ابتدائے اسلام اور غربت ایمان کے وقت چالیس ہزار درہم تقویت اسلام اور ترفیہ مسلمین کے لئے حضرت کی خدمت میں صرف کئے اور سات شخصوں کو غلامان قریش میں سے کہ تصدیق رسالت اور توحید الوہیت میں راسخ القدم تھے اور موالی ان کے طرح طرح کی تکالیف

اور شدائد اُن کو پہنچاتے تھے حضرت ابوبکرؓ نے خرید کیے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے آزاد کیے کہ انہیں میں ہیں بلالؓ اور عامرؓ بن فہیرہ اور جب آیت فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ [الحجر : ۹۴] اتری اور حضرتؐ نے اظہار دعوت کا قصد کیا ابوبکرؓ صدیق نے یہ امر خطیر اپنے ذمہ لیا اور خطبہ عجیبہ قریش پر پڑھا اور انہوں نے بہت ایذائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں اور اس پر صابر رہے اور یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام میں پڑھا گیا۔
اور قریش نے کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذائیں پہنچانے کا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیقؓ نے اپنی جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کی اور بلیات و آفات میں آپ کے نفس نفیس کا وقایہ اور سپر بنے چنانچہ تفصیل اس کی کتب احادیث اور ازالۃ الخفا وغیرہ میں مذکور ہے اور جب قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذاء پر مجتمع ہوئے حضرت صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک حال رہے اور پہلے جس نے اسلام میں مسجد بنائی ابوبکرؓ ہیں انہوں نے اپنے گھر کے انگنائی میں مکہ میں مسجد بنائی اور قرآن کی قرأت میں مشغول ہوئے روایت کیا اس کو بخاری نے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے محاربہ فارس اور روم میں انہوں نے شرط لگائی کہ روم فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا الحمدللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد و رفت جس قدر صدیقؓ کے گھر تھی اس قدر اور کہیں نہ تھی چنانچہ مکہ میں ہر روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام ان کے گھر تشریف لائے۔
مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو صدیق اکبرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی سے ہم بستر کیوں نہیں ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مہر کا خیال ہے پس ابوبکرؓ نے ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی ان کے پاس بھیج دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہمارے پاس روانہ کی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے اور نہ تصدیق کی معراج کی ابوبکرؓ سے اول کسی نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب موسم حج میں اپنے تئیں حیاء عرب پر پیش کیا کہ کون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرتا ہے تو ہر بار حضرت صدیقؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق رہے چنانچہ ریاض نفرت میں یہ قصص مفصل مذکور ہیں اور جنگ بدر میں جو افضل مشاہد اسلام سے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو آثار نمایاں حاصل ہوئے۔
اول یہ کہ حضرت کے عریش میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے دوسرے یہ کہ الہام عجیب آپ کے دل پر ہوا کہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ابوبکرؓ نے کہا کافی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر نکلے لڑائی پر اور فرماتے تھے سیھزم الجمع ویولون الدبر غرض حضرت صدیق کو الہام ہوا کہ دعا قبول ہوگئی۔
تیسرے یہ کہ لڑائی میں میمنہ لشکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو عنایت ہوا اور میکائیل کو ان کے ہمراہ فرمایا اور میسرہ حضرت علی مرتضیٰؓ کو اور اسرافیل کو ان کے ساتھ کیا۔
چوتھے یہ کہ اسیران بدر کے حق میں مشورہ حضرت صدیق اکبرؓ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند آیا اور اسی پر کاربند ہوئے اگرچہ آخر میں فضیلت حضرت عمرؓ کی ظاہر ہوئی اور اسی طرح جنگ احد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے آثار جمیلہ ہاتھ آئے چنانچہ حضرت کی خدمت میں اسی دن سعی جمیلہ بجالائے چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب اصحابؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منتشر ہوگئے پہلے جو لوٹ کر حضرت کے پاس آئے احد میں وہ ابوبکرؓ تھے یہی کہا ابوبکرؓ نے اور کہا کہ جب میں لوٹ میں نے دیکھا ایک اور شخص کو اپنے ساتھ کہ وہ بھی حضرت کی طرف آتا تھا اور وہ ابوعبیدہؓ بن جراح تھے روایت کیا اس کو حاکم نے اور کفار قریش بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ کو گنتے تھے چنانچہ ابوسفیانؓ نے تفحص حال لشکر اسلام کا کیا تو انہیں تین شخصوں کو پوچھا پہلے کہا کیا لشکر میں محمد ہیں تو آپ نے فرمایا اسے جواب نہ دو پھر پوچھا ابن قحافہؓ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جواب نہ دو پھر کیا ابن خطابؓ ہیں پھر اس نے کہا یہ تینوں قتل ہوگئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے پھر حضرت عمرؓ نہ رہ سکے اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹا ہے تو اے دشمن اللہ کے اللہ نے تیرے لئے بچا رکھا ہے ایسی چیز کو جو ذلیل کرے گی تجھ کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد احد تعاقب کفار کا کیا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس معرکہ میں حاضر تھے الذین استجابوا للہ والرسول کی بشارت میں شامل اور اسی طرح جنگ خندق میں ایک جانب لشکر کی حضرت صدیقؓ کو عنایت ہوئی کہ اب تک مسجد آپ کی خندق کے نزدیک موجود ہے اور

حقیقت میں وہ موضع نزول تھا حضرت صدیقؓ کا غزوہ خندق میں اور اسی طرح غزوہ مریسیع میں جب حضرت عائشہؓ پر منافقوں نے تہمت لگائی اور جن مسلمانوں نے برأت صدیقہ میں توقف کیا وہ معاتب ہوئے حضرت صدیقؓ کو اس میں فضائل نمایاں نصیب ہوئے چند وجوہ اول یہ کہ اس واقعہ ہوش ربا میں کمال انقیاد اور تسلیم اور فدا ان سے ظاہر ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں چنانچہ تتبع روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

ثانی یہ کہ جب برأت عائشہؓ نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس برأت میں ان کو بھی شریک کیا اور فرمایا اولئك مبرون مما يقولون ثالث یہ کہ حضرت صدیقؓ مسطح بن اثاثہ کو کچھ خرچ دیا کرتے تھے اور جب شرکت اس کی افک میں ظاہر ہوئی آپ نے ہاتھ روکا اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اولوالفضل اور یہ آیت نازل ہوئی: وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ [النور : ۲۲] اور پھر حضرت صدیقؓ نے کہا کہ میں اللہ کی مغفرت دوست رکھتا ہوں اور نفقہ جاری کر دیا اور اسی طرح صلح حدیبیہ میں ان کو مآثر جمیلہ حاصل ہوئے۔

اوّل یہ کہ عروہ بن مسعودؓ نے جب حضرت سے گستاخی کی حضرت صدیقؓ نے اس کو دشنام سخت اور اظہار جلاوت اور جرأت کو کام فرمایا کہ وہ منجر بصلح ہو گئے اور جب حضرت فاروقؓ کو غیرت نے گھیرا ابوبکرؓ نے ان کو وہی جواب دیا جو نبیؐ کے دیا تھا اس سے کمال قرب اور اتحاد ان کا نبیؐ کے ساتھ ظاہر ہوا اور صلح و جنگ میں جب صحابہؓ کا اختلاف ہوا حضرتؐ نے انہیں کے مشورہ پر عمل کیا اور اسی طرح غزوہ خیبر میں حضرت صدیقؓ حاضر رہے اور آپ ﷺ نے ان کو امیر لشکر کیا اور اسی طرح سریہ بنی فزارہ پر امیر کیا اور جب لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اطراف میں اور لوگوں کو تعلیم سنن و فرائض کے لئے روانہ فرماتے ہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو کیوں نہیں بھیجتے تو آپ نے فرمایا: لَا غِنٰى لِي عَنْهُمَا إِنَّهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔ یعنی مجھے ہر وقت ان سے کام رہتا ہے اور وہ دین کے سمع و بصر ہیں اور اس سے کمال فضیلت شیخین کی ثابت ہوئی روایت کیا اس کو حاکم نے اور حضرت صدیقؓ سے رسول خدا ﷺ راتوں کو امور مسلمین میں مشورہ فرماتے تھے اور صبح کو اس پر کاربند ہوتے تھے رواہ احمد اور جب ازواج طاہرات نے غیرت کی اور سورہ تحریم نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے شیخین کو صالح المؤمنین فرمایا رواہ الحاکم اور حضرت صدیقؓ غایت سعی کتمان اسرار میں آنحضرت ﷺ کے فرماتے تھے چنانچہ یہ امر اس قصہ میں مذکور ہے جس میں حفصہ رضی اللہ عنہا کو عثمانؓ پر عرض کرنا مسطور ہے رواہ البخاری۔

حضرت صدیقؓ ہر چیز میں سبقت فرماتے تھے یہاں تک کہ صحابہؓ میں آپ ﷺ کا لقب سباق الی الخیر ہو گیا اور حضرت عمرؓ نے ان کو سابق بالخیر فرمایا اور جب مدینہ میں قحط تھا اور کاروان شام پہنچا اور لوگ حضرت کو خطبہ پڑھتے چھوڑ گئے حضرت صدیقؓ نے نبی ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑا اور ثابت قدم رہے اور اسی طرح غزوہ فتح مکہ میں حضرت صدیقؓ کو فضائل نمایاں حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ ابوسفیانؓ قبل واقعہ حضرت صدیقؓ کے پاس حاضر ہوئے اور طلب شفاعت کی اس سے معلوم ہوا کہ کفار بھی جانتے تھے کہ حضرت صدیقؓ کو بڑی وجاہت مؤمنوں میں حاصل ہے مگر تعجب ہے کہ غلاۃ روافض اس کے منکر ہیں

دوسرے یہ کہ باپ صدیق اکبرؓ کے اس دن مشرف باسلام ہوئے اور یہ فضیلت سوا ابوبکرؓ کے اور کسی کو نصیب نہ ہوئی کہ چار پشت ان کی شرف صحبت سے رسول خدا ﷺ کے مشرف اور انوار ایمان سے منور ہوئے اور رسول خدا ﷺ کے پاس جب حضرت صدیقؓ کے والد کو لائے آپ ﷺ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اسلام لاؤ وہ مسلمان ہو گئے موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا چار پشت کسی کے شرف صحبت سے رسول خدا ﷺ کے سرفراز نہیں ہوئے سوا ابوبکرؓ کے اور ملے حضرت ﷺ سے ابوقحافہؓ اور ابوبکرؓ اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰنؓ اور ان کے بیٹے ابوعتیق اور قصہ حنین اور قضیہ ابی قتادہ میں مشورت ان کی شرف تصویب کو پہنچی۔

اورغزوہ طائف میں بھی آپ کوفضائل جمیلہ اور مآثر جلیلہ ہاتھ آئے۔
اول یہ کہ صاحبزادہ حضرت صدیقؓ کے اس میں مجروح ہوئے اور اسی زخم کے انتقاض سے وفات پائی۔
دوسرے یہ کہ بازگشت محاصرہ اہل طائف سے آپ کے مشورہ کے موافق ہوئی اور غزوہ تبوک میں بھی بہت سے فضائل آپ کو حاصل ہوئے چنانچہ مال خرچ کرنے میں سب سے سبقت لے گئے اور اپنا کل مال اللہ کی راہ میں حاضر کیا اور فارق اعظمؓ نے نصف مال۔
دوسرے یہ کہ امامت لشکر کی آپ رضی اللہ عنہ کو عنایت ہوئی۔
تیسرے کہ اثناء راہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند اصحابؓ کے ساتھ آرام کو اترے آخر شب میں اور وہاں قیام فرمایا کہ اگر لشکر ابوبکرؓ وعمرؓ کی اطاعت کرے تو راہ یاب ہوا اور نویں سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبرؓ کو امیر حاج کیا اور وہ اول شخص ہیں کہ اسلام میں حاجیوں کے امیر ہوئے۔
اور یہاں پر بعض علماء سے غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے سمجھا کہ حضرت علیؓ کو پیچھے سے روانہ کرنا بنظر عزل حضرت صدیقؓ تھا حالانکہ یہ غلط فہمی ہے حقیقت میں امیر حاج صدیقؓ ہی تھے اور حضرت علیؓ کو ابلاغ برأت تحویل ہوئی تھی اور اسی لئے نسائی نے خطبہ حج ابوبکرؓ ہی سے روایت کئے ہیں کہ حضرت صدیقؓ نے موسم حج میں پڑھے اور حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر تھے اور سامان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی سواری پر لادا تھا یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے حضرت صدیقؓ کے حق میں بڑی عنایات بجالائے چنانچہ نماز کا ان کو امام کیا تمام صحابہؓ اس سے سمجھ گئے کہ وہ خلیفہ ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو فضائل حضرت صدیقؓ کو حاصل ہوئے منجملہ اس کے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دفن ہوئے اور موت وحیات میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑا اور خلفائے اربعہ میں سب سے پہلے آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عالم برزخ میں حاضر ہوئے۔

اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ تَحْرِيرِ اَحْوَالِهِ يَوْمَنَا هٰذَا

مُنَاقِبُ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۳۶۸۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ بِاَبِیْ جَهْلٍ اَوْبِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرَ۔

۳۶۸۱: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ قوی کر اسلام کو ابوجہل اور عمر بن خطاب دونوں سے جو پیارا ہو اس کے ساتھ اور ان دونوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کو پیارے نکلے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمرؓ کی روایت سے۔ مترجم: بمنطوق حدیث مذکورہ بلاشبہ مسلمانوں کو حضرت عمرؓ کے اسلام سے بڑی تقویت حاصل ہوئی اور اس دن سے اہل اسلام مکہ میں کھل کر رہنے لگے اور کفار بہت دبے۔

۳۶۸۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَانَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اَوْقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكَّ خَارِجَةُ اِلَّانَزَلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ۔

۳۶۸۲: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جاری کر دیا حق کو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور دل پر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ کوئی واقعہ لوگوں پر نہ پڑا اور اس میں لوگوں نے کلام نہ کیا مگر اترا قرآن حضرت عمرؓ کے قول کے موافق۔

ف: اس باب میں فضل بن عباسؓ اور ابوذرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۶۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْبِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَاَصْبَحَ فَغَدَاعُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْلَمَ۔

۳۶۸۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی یا اللہ عزت دے اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب سے سو صبح کو عمرؓ اسلام لائے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے نضر میں جن کی کنیت ابو عمر ہے اور وہ مناکیر روایت کرتے ہیں۔

۳۶۸۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَكْرٍ یَاخَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ۔

۳۶۸۴: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ابوبکرؓ سے اے بہتر لوگوں کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے! تو ابوبکرؓ نے کہا کہ تم تو یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو عمرؓ سے بہتر ہو یعنی انبیاء علیہم السلام کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی کچھ خوب نہیں اور اس باب میں ابوالدرداء سے بھی روایت ہے۔

۳۶۸۵: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ مَا اَظُنُّ رَجُلًا یَنْتَقِصُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ یُحِبُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۶۸۵: روایت ہے ابن سیرینؒ سے کہا انہوں نے کہ میں نہیں خیال کرتا کسی کو کہ دوست رکھتا ہے نبی کو اور پھر تنقیص شان کرے ابوبکرؓ وعمرؓ کی۔ ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

۳۶۸۶: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَكَانَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ۔

۳۶۸۶: روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی نبی ہوتا میرے بعد تو عمرؓ ہوتا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شرح بن ہامان کی روایت سے۔

۳۶۸۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاَیْتُ كَاَنِّیْ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَاَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ۔

۳۶۸۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دیکھا میں نے خواب میں کہ لائے میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا پھر میں نے پیا اور باقی عمر بن خطابؓ کو دیا لوگوں نے عرض کی کہ کیا تعبیر کی اس کی آپ ﷺ نے فرمایا تعبیر اس کی علم ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوئی قوت علمیہ حضرت عمرؓ کی کہ کامل درجہ پر ہے اور نمونہ ہے قوی انبیاء کا۔

۳۶۸۸: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ مِّنْ قُرَیْشٍ فَظَنَنْتُ اِنِّیْ اَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ

۳۶۸۸: روایت ہے انس ؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنی عالم رؤیا میں سو دیکھا میں نے ایک محل سونے کا سو کہا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا ایک جوان کا کہ قریش میں ہے میں نے خیال کیا کہ میں ہوں پھر کہا میں نے کون ہے وہ فرشتوں نے کہا وہ عمر بن

فَقَالُوْا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ۔ خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم :اس حدیث سے مبشر بالجنۃ ہونا عمر بن خطاب کا اور کمال قرب ان کا حضرت کے درجہ سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے محل کو اپنا ہی خیال کیا۔

۳۶۸۹ : عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَابِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِيْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِيْ فَاَتَيْتُ عَلٰى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ اَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ اَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا اَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّاْتُ عِنْدَ هَا وَرَاَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمَا۔

۳۶۸۹: روایت ہے بریدہ سے انہوں نے کہا صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا بلال کو اور فرمایا کہ اے بلال کیا سبب ہے تم جنت میں میرے آگے ہوتے ہو کبھی داخل نہ ہوا میں جنت میں کہ نہ سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کی اپنے آگے داخل ہوا میں جنت میں آج کی شب اور سنی میں نے آواز تمہارے نعلین کی اپنے آگے پھر گذرا میں ایک چوکور اور بلند محل پر کہ سونے کا تھا سو پوچھا میں نے کہ یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ ایک مرد عربی کا میں نے کہا میں عربی ہوں کہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ایک مرد قرشی کا ہے میں نے کہا میں قرشی ہوں یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا ایک مرد کا ہے امت محمدؐ سے ہیں میں نے کہا میں محمدؐ ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا پھر عرض کیا بلالؓ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب اذان دیتا ہوں تو دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب مجھے حدث ہوتا ہے وضو کرتا ہوں اور اللہ کے لیے دو رکعت ادا کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہی دونوں باتوں کے سبب سے تو جنت میں میرے آگے ہوتا ہے۔

ف:اس باب میں جابرؓ اور معاذؓ اور انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے ایک محل سونے کا جنت میں سو پوچھا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مراد اس قول سے حضرت کی کہ میں داخل ہوا آج کی شب جنت میں یہ خواب ہے ایسا ہی مروی ہوا بعض روایتوں میں اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ خواب انبیاء کا وحی ہے۔
مترجم : اس حدیث سے بڑی فضیلت وضو اور تحیۃ الوضو کی ثابت ہوئی کہ وہ باعث ہے دخول جنت کا اور آگے چلنا بلالؓ کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا تھا جیسے کہ چوبدار اور نقیب بادشاہوں کے آگے چلتے ہیں نہ یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں۔

۳۶۹۰ : عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَآءَ تْ جَارِيَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا

۳۶۹۰: روایت ہے بریدہؓ سے کہا انہوں نے کہ نکلے رسول اللہؐ کسی جہاد میں پھر جب آئے لوٹ کر ایک لڑکی آئی کالی اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپؐ کو صحیح وسالم لائیگا تو میں آپؐ کے آگے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر کی ہے تو بجا نہیں تو نہیں اور وہ بجانے لگی پھر آئے ابو بکرؓ اور

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّیْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِیَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِیَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ۔

وہ بجاتی رہی پھر علیؓ آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عمرؓ آئے تو وہ دف اپنے نیچے بچھا کر اس کے اوپر بیٹھ گئی پھر نبیؐ نے فرمایا کہ شیطان تم سے ڈرتا ہے اے عمرؓ میں بیٹھا تھا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابوبکرؓ آئے تو وہ بجاتی رہی اور علیؓ آئے تو وہ بجاتی رہی اور عثمانؓ آئے تو وہ بجاتی رہی پھر جب تم آئے اے عمرؓ تو اس نے دف ڈال دی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بریدہؓ کی روایت سے اور اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ **مترجم**: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ حدیث دف بجانے کی اباحت پر دال ہے اور عورتوں کے غنا کی حلت پر جب خوف فتنہ کا نہ ہو اور وہ گانا مہیج شہوت اور زنا کا نہ ہو لیکن حدیث میں ایک اشکال یہ ہے کہ پہلے حضرت نے اس کو گانے دیا اور ابوبکرؓ و علیؓ و عثمانؓ نے پھر حضرت عمرؓ کے آنے وقت آپ ﷺ نے اسے کارِ شیطان فرمایا اور جواب اس کا بعض لوگوں نے یوں دیا ہے کہ پھرنا رسول خدا ﷺ کا غزا سے صحیح و سالم ایک بڑی نعمت تھی اور موجب سرور و فرحت اس لئے آپ ﷺ نے حکم دیا اس کو وفائے نذر کا اور اس نظر سے وہ فعل منجملہ لہو نہ ہوا اور کراہت سے نکل آیا مگر وفائے نذر چونکہ تھوڑا بجانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اس نے جب اس سے زیادہ بجایا گویا کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پس آپ ﷺ نے اس کو منع نہیں فرمایا کہ درجہ حرمت کو پہنچے اور برائی بھی اس کی فرما دی کہ ثبوت کراہت کا ہو جائے اور یہ سب جب ہے کہ خوف فتنہ کا نہ ہو اور جب خوف فتنہ کا ہو تو جو حکم فتنہ کا ہے وہی اس کے اسباب کا یعنی حرام ہے۔

۳۶۹۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا حَبْشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَیْ فَانْظُرِیْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَیَّ عَلٰی مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَابَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰی رَاْسِهِ فَقَالَ لِیْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَ نْظُرَ مَنْزِلَتِیْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَاَ نْظُرُ اِلٰی شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ۔

۳۶۹۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے کہ ہم نے ایک غل سنا اور آواز لڑکوں کی سو کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اور دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچتی ہے اور لڑکے اس کے گرد ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ آؤ دیکھو! سو رکھ دی میں نے اپنی ٹھوڑی رسول اللہ ﷺ کے شانے پر اور اس کو دیکھنے لگی اور میری ٹھوڑی حضرت ﷺ کے شانہ اور سر کے بیچ میں تھی پھر فرمایا آپ ﷺ نے مجھ سے کہ تیرا پیٹ بھرا یعنی تماشے سے اور میں کہنے لگی نہیں کہ دیکھوں حضرت ﷺ کو میری خاطر کس قدر ہے اسی عرصہ میں حضرت عمرؓ سامنے آئے اور سب لوگ بھاگ گئے اس عورت کے پاس سے اور فرمایا حضرت ﷺ نے کہ دیکھتا ہوں جن انس کے شیطانوں کو کہ بھاگ گئے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر میں لوٹ آئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ **مترجم**: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جوامر صورت ہو ہوا اگر چہ حرام نہیں کہ اس کو حضرت نے دیکھا ہے مگر تاہم اس پر شیاطین کا اجتماع ہوتا ہے اور جب اور منکرات جو مہیج شہوت حرام ہیں اس کے ساتھ ملحق ہو جائیں

تو پھر حرمت اس کی ظاہر ہے اگر کوئی کہے کہ شیاطین حضرت کو دیکھ کر نہ بھاگتے تھے اور عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ گئے یہ کیسی بات ہے تو یہ کچھ تعجب نہیں اس لئے کہ حضرت ﷺ بمنزلہ بادشاہ کے ہیں اور عمر بمنزلہ کوتوال کے اور کوتوال اور شحنہ سے چور زیادہ ڈرتے ہیں بہ نسبت بادشاہ کے اور یہ فضیلت بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ہی کے طفیل سے تو حاصل ہوئی۔

۳۶۹۲: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِی اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِی ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰی اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ۔

۳۶۹۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے میری قبر شق ہوگی پھر ابوبکرؓ کی پھر عمرؓ کی پھر آؤں گا میں بقیع والوں کے پاس اور وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے پھر انتظار کروں گا مکہ والوں کا یہاں تک کہ حشر ہوگا میرا حرمین کے بیچ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عاصم بن عمر عمری میرے نزدیک حافظ نہیں محدثوں کے آگے۔ مترجم: اس حدیث سے فضیلت شیخین کی اور قرب ان کا رسول اللہ ﷺ سے بخوبی ثابت ہوا۔

۳۶۹۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِی الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ فِی اُمَّتِی اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

۳۶۹۳: روایت ہے عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگلی امتوں میں محدثین ہوتے تھے اور میری امت میں محدث ہے تو عمر بن خطابؓ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور خبر دی مجھ کو بعض اصحاب نے ابن عیینہ سے یعنی سفیان بن عیینہ سے کہ انہوں نے کہا محدثین وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی فہم کامل عنایت کی۔ مترجم: قاموس میں ہے کہ محدث بروزن معظم بمعنی صادق کے ہے اور مجمع البحار میں ہے کہ محدث وہ شخص ہے جس کے دل میں بات فوراً آ جائے اور کمال حدس اور فراست سے کلام کرے اور یہ دولت اللہ جس کو عنایت کرے اور بعضوں نے کہا محدث وہ ہے جس کا ظن صحیح نکلے گویا اس سے کسی نے کہہ دیا اور بعضوں نے کہا محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کریں اور بعض روایتوں میں مکلمون بھی آیا ہے اور وہ اس معنی کا موید ہے اور بخاریؒ نے کہا محدث وہ ہے جس کی زبان پر حق اور صواب جاری ہو اور یہی تفسیر عمدہ ہے کہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا حضرت ﷺ نے کہ حق جاری ہوتا ہے عمرؓ کی زبان اور دل میں اور اسی لئے حضرت عمرؓ نے کہا موافقت کی میری رائے نے رب العالمین سے غرض محدث وہ ہے کہ جس کی رائے اقرب ترین آراء ہو حق سے اور سردار اس گروہ کے حضرت عمرؓ ہیں اگرچہ ہر عالم کتاب وسنت اور متبع احکام شریعت کو اس سے اپنے حوصلہ کے موافق بہرہ ہے اور معلوم ہوا کہ مقلدین کو اس نعمت عظمیٰ سے کچھ بہرہ نہیں اس لئے کہ وہ اپنی رائے کو راہ خدا میں صرف ہی نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی رائے پر تکیہ کئے ہوئے ہیں خطا ہو یا صواب اور اتباع حق سے مبرا ہیں کہ زبان وقلب پر ان کے ہرگز حق جاری نہیں ہوتا یعنی نہ قال اللہ نہ قال الرسول بلکہ رات دن ان کا وظیفہ ہے افتی فلان قد افتی فلان۔

۳۶۹۴: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ۔

۳۶۹۴: روایت ہے عبداللہؓ بن مسعود سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آتا ہے تم پر ایک جنتی سو آئے حضرت ابوبکرؓ صدیق پھر فرمایا آتا ہے تم پر ایک جنتی سو آئے حضرت عمرؓ۔

ف: اس باب میں ابوموسیٰ اور جابرؓ سے روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ابن مسعودؓ کی روایت سے۔

۳۶۹۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَرْعٰی غَنَمًا لَهٗ اِذْجَآءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَشَاةً فَجَآءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ کَیْفَ تَصْنَعُ بِهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَیْرِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِی الْقَوْمِ یَوْمَئِذٍ۔

۳۶۹۵ : روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا ایک چرواہا بکریاں چراتا تھا کہ ایک بھیڑیئے نے آکر ایک بکری پکڑی اور چرواہے نے اس سے چھڑالی وہ بولا کہ تو کیا کرے گا درندوں کے دن یعنی جس دن انسان مرجائیں گے اور درندے رہ جائیں کہ اس دن کوئی انکا چرواہا نہ ہوگا میرے سوا فرمایا آپؐ نے کہ یقین لایا میں اس پر اور ابوبکرؓ اور عمرؓ و ابوسلمہؓ نے کہا کہ شیخین اس وقت حاضر بھی نہ تھے قوم میں یعنی یہ کمال نوازش تھی کہ انکی غیبت میں بھی انکو یاد فرمایا اور کمال ایمان کی انکی تعریف کی۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعد سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۶۹۶ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَهِیْدَانِ۔

۳۶۹۶ : روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ چڑھے احد پر اور وہ لرزا تو فرمایا نبی ﷺ نے ٹھہر ارہ اے احد کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں اور دو شہید فرمایا عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم : مآثر جمیلہ حضرت عمرؓ کے بھی بے حساب ہیں چنانچہ آپ اشراف قریش میں سے ہیں اور قریش میں کمال عزت و وقار و وجاہت رکھتے تھے اور تدبیر غیبی اور دعائے محمدی ان کے اسلام کا سبب ہوئی مراد تھے نہ مرید اور مخلص تھے نہ مخلص شتان بین المرتبتین در و دیوار نے ان کو ندا کی اور رسول مختار نے ان کے اسلام کی دعا کی قبل اظہار دعوت نبوت آپ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص نے ایک گوسالہ ذبح کیا اور چیخ کر کہا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الٰہ الا اللہ غرض یہ گھبرا کر اٹھے اور انہیں دنوں دعوت نبوت شائع ہوئی اور محمد بن اسحاق نے کہا کہ فاطمہؓ حضرت فاروقؓ کی بہن اور ان کے شوہر سعیدؓ بن زید ان سے پیشتر ایمان لا چکے تھے جب ان کو خبر پہنچی تعصب آیا اور اپنے بہنوئی کی بہت اہانت کی اور بہن کا سر پھاڑ دیا کہ خون آلود ہوگئیں پھر ان کے دل میں رحم آیا اور سورہ طٰہٰ جو ان کے پاس تھی لے کر پڑھی اور داعیہ اسلام ان کے دل میں آیا اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوئے آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے دعا کی کہ یا اللہ ان کے دل سے بخل نکال دے اور ایمان بھر دے اور ان کے سینہ پر ہاتھ مارا روایت کیا اس کو حاکم نے اور جب اسلام لائے اپنے اسلام کو شائع اور ظاہر کیا اور ایک لحظہ نہ چھپایا اور جو تکالیف اس راہ میں پیش آئیں ان کو شہد و شکر کی طرح گوارا کیا یہاں تک کہ عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے جب وہ مسلمان ہوئے لوگوں سے کہا کون ایسا ہے جو بات کو جلدی مشہور کردے لوگوں نے کہا جمیل بن معمر حجمی حضرت فاروقؓ صبح کو اس کے پاس گئے اور کہا کہ اے جمیل میں مسلمان ہوگیا اور اس نے کچھ جواب نہ دیا اور چادر کھینچتا ہوا باہر نکلا۔ حضرت عمرؓ اس کے ساتھ ہوئے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ ہوا یہاں تک کہ جب وہ مسجد الحرام کے دروازہ پر پہنچا اس نے پکارا کہ اے گروہ قریش کے اور وہ اپنی مجلسوں میں بیٹھے تھے جو کعبہ کے گرد تھیں ابن خطابؓ صابی ہوگیا یعنی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ بیٹھا اور نیا دین اختیار کیا اور حضرت عمرؓ اس کے پیچھے تھے اور فرماتے تھے تو جھوٹا ہے میں مسلمان ہوا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق نہیں بجز اللہ کے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ﷺ ہیں اور لوگ ان کی طرف جھکے اور لوگوں سے لڑتے تھے اور لوگ ان سے لڑتے تھے یہاں تک کہ آفتاب انکے سر پر آگیا پھر جب آپ تھک گئے بیٹھ گئے اور لوگ انکو

گھیرے کھڑے تھے اور فرماتے تھے کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر ہم لوگ تین سو ہوتے یعنی مسلمان تو مکہ چھوڑ دیتے یعنی ہجرت کر جاتے یا تم کو نکال دیتے مکہ سے غرض وہ اسی حال میں تھے کہ ایک بوڑھا یمنی چادر کا جوڑا پہنے آیا اور اس کے بدن پر ایک منقش کرتا تھا اس نے کہا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا عمرؓ صابی ہو گیا اس نے کہا پھر کیا ہوا ایک مرد نے ایک کام اختیار کیا پھر تم کیا چاہتے ہو کیا تم بنی عدی بن کعب کو جانتے ہو کہ وہ اپنی قوم کے آدمی تم کو دے دیں گے ایسے حال سے کہ تم سے کچھ تعرض نہ کریں گے اگر اس کو ایذا دو گے چلو چھوڑ دو اس کو۔ کہا عبداللہ نے وہ ایسے ان کے پاس سے پھٹ گئے جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے اور میں نے اپنے باپ سے ہجرت کے بعد پوچھا کہ وہ بوڑھے کون تھے؟ انہوں نے فرمایا اے بیٹے وہ عاص بن وائل سہمی تھے اور اگر چہ حضرت عمرؓ کا اسلام بعثت سے چھٹے برس ہوا اور بہت سے سوابق ان سے فوت ہوئے مگر تائید الٰہی نے اس کے عوض قیام بحقوق خلافت بوجہ اتم اور توسط ان کا امت اور نبی ﷺ کے درمیان نشر علوم میں اور ترویج دین میں ایسا عنایت کیا کہ اول امر میں اگر چہ وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے مفضول تھے مگر آخر امر میں ان کے ہمعنان و سہیم ہو گئے چنانچہ رسول خدا ﷺ نے ان دونوں امروں کو بخوبی بیان فرمایا ہے۔

امر اول کو اس طرح کہ جب شیخین کی آپس میں تکرار ہوئی آپ نے حضرت عمرؓ کو خطاب باعتاب فرمایا کہ میں نے کہا تھا میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا تمہاری طرف سو تم نے مجھ کو جھٹلایا اور ابو بکر صدیقؓ نے میری تصدیق کی روایت کی یہ بخاری نے' غرض اس میں سبقت اسلامی ابو بکرؓ کی مذکور ہے اور رؤیائے قلیب کی روایت میں آپ نے فرمایا کہ پھر ابو بکرؓ نے ڈول لیا اور ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ ان کو بخش دے گا پھر عمرؓ نے ڈول لیا اور وہ بہت بڑا ہو گیا سو میں نے کوئی ایسا کڑیل جوان نہ دیکھا جو اس کے برابر کام کرتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے پانی کے گرد بٹھا دیا روایت کیا اس کو شیخین وغیرہما نے اور اس میں کارگزاری ایام خلافت عمرؓ کی مذکور ہے۔

اور جب سے حضرت فاروقؓ ایمان لائے مؤمنوں کی عزت بڑھ گئی ابن مسعودؓ سے مروی ہے ما زلنا اعزة منذ اسلم عمر رواہ البخاری اور انہیں سے مروی ہے کہ ہم حرم میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے اور انہوں نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی کعبہ کے نزدیک اور کمال شجاعت اور علو ہمت حضرت عمرؓ کی یہ ہے کہ حضرت سے پیشتر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی اور یہ گویا توطیہ اور مقدمہ ہوا آنحضرت ﷺ کی ہجرت کا غرض اور فضائل اور حسنات ان کے بہت ہیں کہ تفصیل اس کی دراز ہے۔ ومن شاء فلیرجع الی ازالة الخفا۔

مُنَاقِبُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ وَلَهٗ كُنِيَتَانِ يُقَالُ اَبُوْ عَمْرٍو وَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور ان کی دو کنیتیں ہیں ابو عمرو اور ابو عبداللہ

۳۶۹۷ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَآءٍ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْصِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ۔

۳۶۹۷: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کوہ حرا پر تھے کہ ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور ابو بکر اور عمر و عثمان و علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پس وہ پتھر ہلا یعنی جس پر یہ سب تھے اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہر ارہ کہ تجھ پر سوا نبی یا صدیق وشہید کے اور کوئی نہیں۔

ف: اس باب میں عثمان' سعید بن زیدؓ، ابن عباسؓ، سہل بن سعد، انسؓ بن مالک اور بریدہؓ اسلمی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۹۸ : عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ۔

۳۶۹۸: روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور رفیق میرا یعنی جنت میں عثمانؓ بن عفان ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور وہ منقطع ہے۔

۳۶۹۹ :عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَقَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ حِرَآءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلاَّ نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْشَهِيْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ بِئْرَ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلاَّ بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَاَشْيَآءَ عَدَّهَا۔

۳۶۹۹: روایت ہے ابوعبدالرحمٰن سے کہ جب محصور ہوئے حضرت عثمانؓ مدینہ میں چڑھے اپنے مکان کے کوٹھے پر اور فرمایا کہ میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا حوالہ دے کر آیا تم جانتے ہو کہ حرا کو جب وہ چلا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر رہ اے حرا کہ تجھ پر کوئی نہیں مگر نبی اور صدیق اور شہید ان لوگوں نے کہا ہاں پھر کہا حضرت عثمانؓ نے میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا حوالہ دے کر کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کے لیے پسندیدہ خرچ دے یعنی اس کے لیے جنت ہے اور لوگ ان دنوں مشقت اور تنگی میں تھے سو میں نے تیاری کر دی اس کی لوگوں نے کہا ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا حوالہ دے کر یاد دلاتا ہوں آیا تم جانتے ہو رومہ کو کہ نام ہے ایک کنوئیں کا مدینہ میں اور اس میں سے کوئی نہ پی سکتا تھا بغیر قیمت کے سو خریدا میں نے اس کو اور سبیل کر دیا غنی اور فقیر اور مسافر پر لوگوں نے کہا ہاں یا اللہ ہم جانتے ہیں اور اسی طرح بہت سے فضائل اپنے یاد کیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابوعبدالرحمٰن کی روایت سے کہ وہ عثمانؓ سے روایت کرتے ہوں۔

۳۷۰۰ : عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلاَسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلاَسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلاَسِهَا وَ اَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۳۷۰۰: روایت ہے عبدالرحمٰن بن خباب سے کہا کہ حاضر ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ ترغیب دے رہے تھے لشکر عسرت کے سامان کی سو کھڑے ہوئے عثمانؓ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ذمہ سو اونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لشکر کی پھر کھڑے ہوئے عثمانؓ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ذمہ دو سو اونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی پھر کھڑے ہوئے عثمانؓ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ذمہ تین سو اونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ میں سو دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اترے اوپر سے منبر کے

يَنْزِلُ عَنِ الْمِنبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَاعَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ۔

اور فرماتے تھے کہ اب عثمانؓ پر کسی عمل کا مواخذہ نہیں جو کچھ کرے وہ اس کے بعد یعنی قطعاً مغفور و مرحوم ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۰۱: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَآءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ فِي مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ كِتَابِيْ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

۳۷۰۱: روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے آئے حضرت عثمانؓ نبی ﷺ کے پاس ہزر دینار لے کر، حسن بن واقع جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ دوسری جگہ میری کتاب میں یوں ہے کہ لائے وہ اپنی آستین میں جب کہ تیاری کی لشکر عسرت کی اور ڈال دیا ان کی گود میں کہا عبدالرحمٰن نے پھر دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ ان کو الٹ پلٹ کرتے تھے اپنی گود میں اور فرماتے تھے اب ضرر نہ کرے گا عثمان رضی اللہ عنہ کو کوئی عمل آج کے بعد فرمایا یہ کلمہ دو بار۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۷۰۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَ نْفُسِهِمْ۔

۳۷۰۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ کہا انہوں نے جب حکم کیا نبیؐ نے بیعت الرضوان کا اور عثمانؓ نبیؐ کے قاصد بن کر گئے تھے اہل مکہ کی طرف راوی نے کہا پھر بیعت کی لوگوں نے نبیؐ سے اور فرمایا آپؐ نے کہ عثمانؓ اللہ اور رسول کے کام میں گیا ہے پس مارا آپؐ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر اور نبیؐ کا ہاتھ عثمانؓ کیلئے ہزار درجہ بہتر تھا لوگوں کے ہاتھوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عثمانؓ کی ثابت ہوئی کہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ گویا عثمانؓ کا ہاتھ ٹھہرایا اور آپ ﷺ کے نائب ہوئے بیعت میں اور بیعت الرضوان میں یہ بڑی فضیلت حاصل ہوئی الحمدللہ علی ذٰلک۔

۳۷۰۳: عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَحِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ اَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَجِيْئَ بِهِمَا كَاَنَّهُمَا جَمَلَانِ اَوْكَاَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَآءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَآءِ

۳۷۰۳: روایت ہے ثمامہ بن حزن سے کہ کہا انہوں نے حاضر ہوا میں مکان پر جب حضرت عثمانؓ اس پر چڑھے تھے اور فرمایا آپ ﷺ نے میرے سامنے لاؤ ان دونوں کو جن دونوں نے تم کو جمع کیا ہے مجھ پر سو لائے ان کو اور وہ گویا دو اونٹ تھے یا دو گدھے یعنی نہایت فربہ اور قوی شخص تھے سو متوجہ ہوئے ان کی طرف حضرت عثمانؓ اور فرمایا آپ ﷺ نے میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے یہاں میٹھا پانی پینے کو نہ تھا سوا بئر رومہ کے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو اس رومہ کو خریدے اور سب مسلمانوں کے برابر اپنا بھی ڈول سمجھے یعنی کچھ زیادہ تصرف اپنا نہ چاہے

الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ قَالَ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا لِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا۔

چن لیا جائے گا بدلہ اس کا جنت سے سو خریدا میں نے اس کو اپنے اصل مال سے اور تم مجھ کو آج روکتے ہو کہ میں اس میں سے پیوں یہاں تک کہ میں پیتا ہوں سمندر کا پانی یعنی کھاری شور کہا سب لوگوں نے یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ اور اسلام کا آیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ ہوئی اپنے لوگوں پر یعنی مسجد نبوی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو خرید ے فلانے لوگوں کی زمین اور بڑھا دے اس کو مسجد میں چن کر دیا جائے گا بدلا اس کا جنت سے سو خریدا میں نے اس کو اپنے مال سے اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت پڑھنے نہیں دیتے کہا لوگوں نے کہ یا اللہ! ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپؓ نے میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ تیار کر دیا میں نے سامان جیش عسرت کا یعنی غزوۂ تبوک کا اپنے مال سے لوگوں نے کہا ہاں! پھر فرمایا آپؓ نے واسطہ دیتا ہوں میں تم کو اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ ثبیر پر تھے جو ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکرؓ و عمرؓ اور میں تھا پھر وہ ہلا یہاں تک کہ بعض پتھر اس کے نیچے گر پڑے یعنی فخر کی راہ سے تو لات ماری اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا ٹھہرا رہ اے ثبیر تیرے اوپر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کون ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں تب فرمایا انہوں نے کہ لوگو اہی دے چکے یہ میرے لیے شہادت کی قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے حضرت عثمانؓ سے کئی سندوں سے۔

۳۷۰۴: عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ اَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيْهِمْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اٰخِرُهُمْ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ

۳۷۰۴: روایت ہے ابی الاشعثؒ صنعانی سے کہ بہت خطیب کھڑے ہوئے شام کے ملک میں کہ اس میں صحابی بھی تھے رسول اللہ ﷺ کے پھر ان میں سے مرہؓ بن کعب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اگر حدیث نہ سنی ہوتی میں نے رسول اللہ ﷺ سے تو میں ہرگز خطبہ کے لیے کھڑا نہ ہوتا پھر ذکر کیا انہوں نے فتنوں کا اور بیان کیا ظہور ان کا قریب ہے اور گزرے ایک شخص منہ پر کپڑا اڈالے ہوئے تو کہا مرہؓ نے یعنی حضرت کا قول نقل کیا کہ یہ اس دن ہدایت پر ہوگا سو میں کھڑا ہوا ان کے پاس تو وہ عثمانؓ بن عفان تھے پھر میں نے مرہؓ کی طرف منہ کیا اور کہا کہ وہ یہی ہیں

فَقُلْتُ هٰذَاقَالَ نَعَمْ۔ انہوں نے کہا کہ ہاں!

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور عبداللہ بن حوالہ اور کعبؓ بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ جو فتنہ حضرت عثمانؓ کے زمانِ خلافت میں ہوئے اس سے حضرت عثمانؓ پاک تھے اور ان کے اعدا و قاتلین سب گرفتارِ فتنہ۔ غرض خلیفہ برحق حق پر تھا اور وہ باطل پر۔

۳۷۰۵ :عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ یُقَمِّصُكَ قَمِیْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰی خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ۔

۳۷۰۵: روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے عثمانؓ شاید اللہ تجھ کو ایک کرتہ پہنائے اور لوگ اسکو اتارنا چاہیں تو تو ہرگز نہ اتاریو اور اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس کام کا متولی کرے اور منافقین چاہیں کہ تیرا قمیص اتار لیں جو تجھے اللہ نے پہنایا ہے سو تو ہرگز نہ اتاریو تین بار یہی فرمایا نعمان نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نے یہ حدیث لوگوں کو کیوں نہ سکھائی انہوں نے فرمایا میں بھول گئی روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔ شاید مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہو اور روایتیں اس باب میں بہت ہیں چنانچہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان بن عفان آئے اور جب ان کے قریب آئے آپؐ نے فرمایا اے عثمانؓ! تم مقتول ہو گے ایسے وقت میں کہ پڑھتے ہو گے سورہ بقرہ اور ایک قطرہ تمہارے خون کا فسیکفیکھم اللہ پر گرے گا کہ مشرق و مغرب کے لوگ اس پر تم سے رشک کریں گے اور شفاعت قبول کی جائے گی تیری ربیعہ اور مضر کے قبیلہ کے برابر اور مبعوث ہو گا تو قیامت کے دن امیر المؤمنین ہر محروم کے اوپر۔ روایت کیا اس کو حاکم نے اور ابن عمر سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اٹھے اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آج کی رات اور فرمایا آپ نے کہ اے عثمان آج تم ہمارے ساتھ افطار کرنا پھر صبح کو حضرت عثمانؓ روزہ دار تھے کہ مقتول ہوئے رضی اللہ روایت کیا اس کو حاکم نے۔

۳۷۰۶ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَیٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ۔

۳۷۰۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا انہوں نے ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات میں بڑے لوگوں میں گنا کرتے تھے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے غریب سمجھی جاتی ہے عبیداللہ بن عمرؓ کی روایت سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے۔

۳۷۰۷ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ یُقْتَلُ فِیْهَا هٰذَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ۔

۳۷۰۷: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ذکر کیا رسول اللہؐ نے ایک فتنہ کا اور فرمایا کہ عثمانؓ اس میں مظلوم قتل ہوں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۷۰۸ :عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَیْتَ فَرَاٰی قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا قُرَیْشٌ قَالَ فَمَنْ

۳۷۰۸: روایت ہے عثمانؓ بن عبداللہ بن موہب سے کہ ایک مرد مصری آیا حج بیت اللہ کو سو کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا اور کہا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں کہا یہ بوڑھا کون ہے کہا عبداللہ بن عمرؓ۔ سو وہ

هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّيَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ اَتَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتّٰى اُبَيِّنَ لَكَ مَاسَاَلْتَ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَاعَنْهُ وَغَفَرَلَهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَوْ تَحْتَهٗ اِبْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ اَجْرُرَجُلٍ شَهِدَبَدْرًا وَسَهْمُهٗ وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْكَانَ اَحَدٌ اَعَزَّبِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَاذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهٗ اذْهَبْ بِهٰذَا الْاٰنَ مَعَكَ۔

مصری ان کے پاس آیا اور کہا میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں سو تم مجھ سے بیان کروں تمہیں قسم ہے اس گھر کی حرمت کی کیا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بھاگ گئے تھے احد کے دن انہوں نے کہا ہاں پھر کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ وہ حاضر نہ تھے بیعت الرضوان میں انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ غیر حاضر رہے بدر میں انہوں نے کہا ہاں اس مصری نے کہا اللہ اکبر یعنی پھر تم ان کی فضیلت کے کیوں قائل ہو؟ سو ابن عمرؓ نے کہا آمیں تجھ سے بیان کروں تیرے سوالوں کو احد کے بھاگنے کا جو حال تو نے پوچھا تو گواہ رہ کہ وہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا اور بخش دیا اور غیر حاضری بدر کی اسکا سبب یہ کہ انکے نکاح میں صاحبزادی تھیں نبیؐ کی سو نبیؐ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں اس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر میں حاضر ہوا اور اسکا حصہ بھی تمہیں ملے گا اور غیر حاضری انکی بیعت الرضوان سے اسکا سبب یہ کہ اگر کوئی ان سے بڑھ کر مکہ میں عزت رکھتا ہوتا تو حضرت اسی کو بھیجتے عثمانؓ کے بدلے اور نبی نے انکو مکہ روانہ کیا اور بیعت الرضوان انکے بعد ہوئی اور حضرت نے اپنے دست مبارک کو کہا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور اسکو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ بیعت ہے عثمانؓ کی پھر کہا عبداللہؓ نے جا یہ جواب اپنے ساتھ لے جا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل وحصر امیر المؤمنین حضرت عثمانؓ کے ہوئے تھے اسی نظر سے اس مرد مصری کو بھی ان سے بدگمانی تھی مگر عبداللہ بن عمرؓ اللہ جزائے خیر دے کہ انہوں نے خوب اس کی تسلی کر دی اللہ ہمارے زمانہ کے روافض کو بھی ہدایت کرے کہ وہ اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی خدمات میں گستاخیاں نہ کریں۔ آمین یارب العالمین۔

۳۷۰۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَاَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ اِنَّهٗ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔

۳۷۰۹: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لائے نماز کے لیے آپ ﷺ نے نماز نہ پڑھی لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم نے کبھی نہ دیکھا آپ ﷺ کو کسی کی نماز نہ پڑھی آپؐ نے فرمایا وہ بغض رکھتا تھا عثمانؓ سے اور اللہ بغض رکھتا ہے اس سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ضعیف ہیں حدیث میں اور محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہؓ وہ ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابوالحارث ہے اور محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی کنیت ان کی ابوسفیان ہے۔
مترجم: یہ حدیث اگرچہ غریب ہے مگر روافض ملعونین کا حضرت ذی النورین سے عداوت رکھنا باوجود ان روایات کے اس سے زیادہ غریب تر ہے۔

۳۷۱۰: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا مُوْسٰی اَمْلِكْ عَلَیَّ الْبَابَ فَلَا یَدْخُلَنَّ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَآءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْ بَکْرٍ یَسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ یَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ یَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُهٗ۔

۳۷۱۰: روایت ہے ابوموسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں نبی ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک باغ میں اور پوری کی آپ ﷺ نے وہاں حاجت اپنی اور مجھ سے فرمایا اے ابوموسیٰ تم دروازہ پر رہو کہ کوئی داخل نہ ہونے پائے بغیر اذن کے سوا ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا ابوبکرؓ میں نے کہا یارسول اللہ! ابوبکرؓ اذن مانگتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ان کو اذن دو اور بشارت دو جنت کی سو وہ داخل ہوئے پھر دوسرے شخص آئے انہوں نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا عمرؓ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ عمرؓ اذن مانگتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور بشارت دو ان کو جنت کی اور دروازہ کھولا میں نے اور بشارت دی ان کو جنت کی پھر ایک شخص آئے انہوں نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون؟ انہوں نے کہا عثمانؓ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ عثمانؓ ہیں اذن مانگتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کھول دو ان کے لیے بشارت دو ان کو جنت کی ایک بلوے جوان پر ہوگا اور وہ بلوے وہی آخر خلافت کا جس میں آپ ﷺ شہید ہوئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے عثمان نہدی سے مروی ہوئی ہے اور اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۱۱: عَنْ اَبُوْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِیْ عُثْمَانُ یَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَیْهِ۔

۳۷۱۱: روایت ہے ابی سہلہ سے کہ فرمایا مجھ سے حضرت عثمانؓ نے جب وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے میں اس پر صابر رہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسمٰعیل بن ابی خالد کی روایت سے۔ مترجم: مآثر جمیلہ اور محامد حسنہ حضرت عثمان ذی النورین کے بھی بہت ہیں از انجملہ یہ ہے کہ قریش میں آپ کا نسب بہت عالی تھا ننہال اور ددھیال دونوں طرف سے۔ استیعاب وغیرہ میں ہے کہ عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی ہیں اور والدہ ان کی اروی بنت کریز بن ربیعہ بنت حبیب بن عبد الشمس اور ماں اروی کہ نام ان کا بیضاء ہے کہ وہ ماں ہیں حکیم بنت عبد المطلب کی جو پھوپھی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبل اسلام بھی قریش میں ثروت و وجاہت رکھتے تھے اور متصف بہ سخا تھے بعض لوگوں نے کہا ذی النورین ان کا لقب اسی لیے ہوا کہ دو سخاوتیں کیں ایک قبل اسلام ایک بعد اس کے اور فطرت سلیمہ ان کی بہت سے امور جاہلیت سے نفور و مہجور تھی اور یہ دلیل ہے اس پر کہ وہ اصل فطرت میں تشبہہ بالانبیاء رکھتے تھے۔

استیعاب میں ہے کہ جاہلیت میں شراب انہوں نے اپنے اوپر حرام کی تھی اور ریاض میں ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے زنا نہیں کیا نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں نہ چوری کی اور وہ سباق مسلمین سے ہیں ابوعبیدہؓ بن جراح اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے بھی ایک روز پہلے ایمان

لائے ہیں بدلالت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اس جماعت میں ہیں کہ انضمام عمرؓ سے ان کے چالیس عدد پورے ہوئے اور آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی رقیہؓ کو ان کے نکاح میں دیا اور ان کے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و مبتہج رہے اور جب کفار مکہ نے اہل اسلام کے ایذاء پر کمر باندھی انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہ پہلے شخص ہیں کہ اپنی زوجہ کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی بعد ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے اور حضرت ان کی خبر کے ہمیشہ منتظر رہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں رونق افروز ہوئے حضرت عثمانؓ انہیں دنوں حاضر خدمت ہوئے بخلاف اور مہاجران حبشہ کے کہ وہ بعد واقعہ خیبر کے آئے اور جب جہاد شروع ہوا جمیع غزوات میں آپ کے ہمرکاب رہے سوا بدر کے کہ اس میں تیمارداری رقیہؓ میں شاغل تھے بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے ان سے اجر و غنیمت دونوں کا وعدہ کیا اس لیے بدر میں بھی شمار ہوئے اور جب غزوۂ احد میں ذرا صحابہ پسپا ہوئے رحمت الٰہی نے ان کا تدارک کیا اور اس خطا کو بذیل عفا اللہ عنہم چھپا دیا اور آنحضرت ﷺ نے اسراء مسلمین کی تسلی کے لیے ان کو مکہ روانہ کیا اور وہ عسکر مشرکین میں آئے اور ابان بن سعید بن العاص نے ان کو امان دی اور مکہ جا کر ہر مسلمان کو تسلی دی اور پیغام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچایا اور جب صلح حدیبیہ میں آپ نے ان کو مکہ روانہ فرمایا اور آوازہ ان کے قتل کا بلند ہوا وہی باعث ہوا بیعت الرضوان کا اور آپ نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھا کہ یہ بیعت عثمان ہے اور اس لیے معدود ہوئے وہ اہل رضوان میں اور جب رقیہؓ نے انتقال فرمایا آپ نے ان کے نکاح میں ام کلثومؓ دیں رضی اللہ عنہما اور یہ عجیب فضیلت ہے کہ ان کے سوا کسی کو میسر نہیں اور جب ام کلثومؓ کا بھی انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا ان کے نکاح کی تجویز کرو کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں ایک ایک بیاہتا جاتا ان کے ساتھ اگرچہ ایک نہ رہتی۔

اور جیش کی تجہیز میں نصیب اوفیٰ اور اکمل ان کو عنایت ہوا اور حضرت نے ان کو اسی میں بشارت دی کہ اب کوئی عمل ان کو نقصان نہیں کرتا اور تسبیل کی انہوں نے بیر رومہ کی اور توسیع کی مسجد نبوی کی ایک مربد خرید کی بیس ہزار کو اور غزوۂ تبوک کے مخمصہ شدیدہ کو کہ ایک قافلہ کا قافلہ قوت وطعام وادم کا حضرت کی خدمت میں خرید کے حاضر کیا اور آپؐ نے اسے دیکھ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ یا اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوا تو بھی راضی ہو جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء ورضی عنا کما رضی عنہ اور اکثر احیان کتابت وحی آپ نے کی ہے اور وہ اول شخص ہیں کہ انہوں نے حضرت کے لیے خبیص پکایا اور وہ ایک قسم ہے حلوے کی کہ آٹے اور گھی اور شہد سے پکاتے ہیں اور حضرت نے اسے بہت پسند کیا اور کھایا اور ان کے لیے دعا کی۔

اور ریاض نضرہ میں ہے کہ ایک بار حضرت کے گھر میں عسرت ہوئی اور لڑکے رونے لگے اور حضرت نکلے کہ جابجا نماز پڑھتے اور دعا کرتے کہ حضرت عثمانؓ حاضر ہوئے اور اس پر مطلع ہو کر دنیا کو برا کہا اور چند بوجھ آٹا اور گیہوں اور کھجور اور چند بکریاں چھلے چھلائی اور تین سو درہم روانہ کیا اور کہا کہ کھانا دیر میں تیار ہوگا اس لیے روٹی اور بھنا ہوا گوشت بھی بھیجا اور حضرت جب گھر میں تشریف لائے اور اس پر مطلع ہوئے باہر نکلے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ میں راضی ہوا عثمانؓ سے سو تو بھی راضی ہو دو بار یہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال مقربہ سے حظ وافر اور نصیب کامل اللہ نے ان کو عنایت فرمایا تھا چنانچہ حضرت کے زمانہ میں انہوں نے قرآن حفظ کیا اور بغایت قوی الحفظ تھے اور طہارت کے مابین اعتنائے کامل رکھتے تھے۔

چنانچہ حدیث حمران کی اور ایک جماعت کی جو صحیحین میں ہے اس پر شاہد عادل ہے اور صیام وقیام میں ید طولیٰ رکھتے تھے چنانچہ حضرت مولاۃ سے عثمان کی مروی ہے کہ آپ صوم دہر رکھتے تھے اور قیام لیل بجالاتے تھے یعنی ساری رات جاگتے تھے سوا اول شب کے کہ تھوڑا سا سو جاتے تھے۔

اور صدقہ کا یہ حال تھا کہ ایک بار خلافت ابوبکرؓ میں مدینہ میں قحط ہوا اور ابوبکرؓ نے کہا شام تک اللہ تمہاری تکلیف کھول دے گا پھر

جب دوسرا دن ہوا ہزار شتر بار بر دطعام کے حضرت عثمانؓ کے یہاں شام سے آئے اور تاجران کے پاس آئے اور دس گون کے بارہ اور چودہ اور پندرہ کے دام دینے لگے آپ نے فرمایا اور لوگ اس سے زیادہ مجھے دیتے ہیں لوگوں نے کہا وہ کون ہے آپ نے فرمایا کہ یہ سب صدقہ ہے فقراء مدینہ پر کہ اللہ نے اس کا دس گنا دینے کا وعدہ کیا ہے عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ اس شب میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہیں اور ہاتھ میں ایک نورانی چھڑی ہے اور دو نعلین آپؐ کے پیر میں ہیں کہ تسمے اس کے نور کے ہیں سو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہیں مجھے آپ کی زیارت کا نہایت شوق تھا آپؐ نے فرمایا کہ میں عثمانؓ کی شادی میں جاتا ہوں کہ اللہ نے ایک حور سے ان کی شادی جنت میں کی ہے اور انہوں نے ہزار اونٹ اللہ کی راہ میں صدقہ کیے ہیں اور اللہ نے ان سے قبول کیا ہے اور اسی طرح اعتاق میں بلند پایہ رکھتے تھے چنانچہ فرمایا انہوں نے کہ جب سے میں اسلام لایا کوئی جمعہ نہیں گزرا کہ میں نے ایک غلام آزاد نہ کیا اور اگر کوئی جمعہ ناغہ ہوتا تو جمعہ آئندہ میں اس کو جمع کرتا اور ادائے حج وعمرہ میں بھی ماشاءاللہ ان کا یہی حال تھا کہ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عمرہ سے آتے اور پالان نہ اتارتے پھر چلے جاتے اور صلہ رحم میں بھی اپنے اقران سے ممتاز تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: لَقَدْ قَتَلُوْهُ وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَوْ صَلِهِمْ لِلرَّحِمِ وَاَتْقَاهُمْ لِلرَّبِّ۔ اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور اسی طرح مراتب سلوک پایہ عالی رکھتے تھے جزہ اللہ عنا خیر الجزاء آمین۔

مَنَاقِبُ عَلِيِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

يُقَالُ وَلَهٗ كُنْيَتَانِ اَبُوْ تُرَابٍ وَاَبُو الْحَسَنِ

۳۷۱۲ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا وَ اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً وَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنْ لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَّكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِيْ۔

مناقب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب

۳۷۱۲: روایت ہے عمرانؓ بن حصین سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابی طالب کو اس پر عامل کیا اور وہ گئے اس لشکر میں پھر لے لی انہوں نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لوگوں نے اسے برا جانا اور چار صحابیوں نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت حضرت کو خبر کریں گے اور مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہلے حضرت کو سلام کرتے پھر گھر جاتے غرض جب لشکر لوٹ آیا اور حضرت پر سلام کیا ایک ان چار کا کھڑا ہوا راوی اور وہی کہا اور تیسرا اور چوتھا آپؐ نے سب سے منہ پھیر لیا اور چوتھے سے متوجہ ہوئے اور غضب آپؐ کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا اور تین بار فرمایا کیا چاہتے ہو تم علیؓ سے، علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور وہ دوست ہے ہر مؤمن کا بعد میرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے۔

۳۷۱۳: عَنْ اَبِیْ سَرِیْحَةَ اَوْزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ۔

۳۷۱۳: روایت ہے ابی سریحہ یا زید بن ارقمؓ سے شعبہ کو شک ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ بھی دوست ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث میمون بن عبداللہ سے انہوں نے زید بن ارقمؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور ابوسریحہ کا نام حذیفہؓ ہے وہ بیٹے ہیں اسید کے اور وہ صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ مترجم: شیعہ جو اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں ثبوت خلافت بلافصل پر حضرت علیؓ کے یہ محض باطل ہے بچند وجوہ اول یہ کہ مولیٰ عربی میں بہت معنوں پر آتا ہے اور اطلاق اس کا کبھی رب پر اور کبھی مالک اور سید پر اور کبھی منعم ومعتق اور ناصر ومحب اور تابع اور جار اور ابن عم اور حلیف اور عقید اور صہر اور عبد اور معتق اور منعم علیہ پر آتا ہے پس تخصیص ایک معنی کی بغیر کسی مخصص کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنی سے خاص ایک ہی معنی مراد لینا خلاف ہر عاقل ہے۔

دوسرے یہ کہ قطع نظر ان معانی کثیرہ محتملہ کے ہم نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مولیٰ سے خلیفہ ہی مراد ہے مگر اس سے پھر ثبوت خلافت بلافصل کا محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت محل خلاف نہیں۔

تیسرے یہ کہ مولیٰ کا مصدر بھی مختلف ہے کبھی وہ مشتق ہوتا ہے ولایت سے جو بالفتح ہے اور یہ مستعمل ہے نصب اور نصرت اور عتق میں پس اس صورت میں دلالت اس کی امارت اور حکومت پر ہو ہی نہیں سکتی اور کبھی ولایت سے جو بالکسر ہے کہ اس کے معنی امارت کے ہیں اس صورت میں پھر وہی اشکال درپیش ہے کہ امارت مطلقہ سے اثبات امارت مقیدہ کا محال ہے۔ انتہیٰ ما قال المترجم۔

۳۷۱۴: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ زَوَّجَنِیْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ صَدِیْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْیِیْهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِیًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَیْثُ دَارَ۔

۳۷۱۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رحمت کرے اللہ ابوبکرؓ پر کہ بیاہ دی انہوں نے مجھے لڑکی اپنی اور لے آئے مجھ کو ہجرت کے گھر اور آزاد کیا بلالؓ کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ عمرؓ پر کہ حق بات کہتا ہے اگرچہ ناگوار ہو کسی کو حق نے اس کو ایسے حال میں چھوڑا کہ اس کا کوئی دوست نہیں یعنی سوا اللہ اور رسول ﷺ کے اور رحمت کرے اللہ عثمانؓ پر کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے رحمت کرے اللہ علیؓ پر کہ یا اللہ حق اس کے ساتھ رہے وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو معاملات حضرت علیؓ کے زمان خلافت میں ہوئے اور جن لوگوں نے آپ سے خلاف کیا مثل معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس میں حق حضرت علیؓ کی طرف تھا اس لیے کہ دعا آپ کی مقبول ہے اور ان لوگوں سے جنہوں نے آپ کا خلاف کیا خطائے اجتہادی ہوئی اور خطائے اجتہادی محل طعن نہیں پس طعن اصحاب پر مقدمہ رفض ہے خواہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہوں یا کوئی اور۔

۳۷۱۵: عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ الْحُدَیْبِیَةِ خَرَجَ اِلَیْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْهِمْ سُهَیْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ ۔۔

۳۷۱۵: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا رحبہ کوفہ میں کہ حدیبیہ کے دن ہماری طرف کئی مشرک نکلے کہ ان میں سہیل بن عمرو تھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کئی شخص

رَءُ وَسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْكَ نَاسٌ مِّنْ اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا خَرَجُوْا مِنْ اَمْوَالِنَا وَ ضِيَاعِنَافَارْدُدْ هُمْ اِلَيْنَا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ اَوْلَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَّضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ قَدْ اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْاِيْمَانِ قَالُوْا مَنْ هُوَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَ كَانَ اَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهٗ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے آپ ﷺ کی طرف نکلے ہیں کہ ان کو دین کی سمجھ نہیں اور ہمارے اموال اور ضیاع میں سے بھاگ گئے سو ہم کو پھیر دیجئے کہ اگر ان کو دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے کہ تم اپنی نفسانیت سے باز آ ؤ ورنہ اللہ ایسے لوگ تم پر بھیجے گا جو تمہاری گردن پر دین کی تلوار مارے اور اللہ نے آزمالیا ان کے دلوں کو ایمان پر لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ نے بھی اور عمرؓ نے بھی عرض کی کہ کون ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جوتی ٹانکنے والا اور حضرت نے علیؓ کو اپنی جوتی ٹانکنے کو دی تھی راوی نے کہا کہ پھر علیؓ ہم سے متوجہ ہوئے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے ربعی کی روایت سے کہ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۷۱۶ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ۔

۳۷۱۶: روایت ہے کہ ابوسعید خدریؓ نے فرمایا ہم لوگ انصار کے ہیں پہچانتے ہیں منافقوں کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں حضرت علیؓ بن ابی طالب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا شعبہ نے ابوہارون عبدی میں اور مروی ہوئی یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابوصالح سے انہوں نے ابوسعید سے۔

۳۷۱۷ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ۔

۳۷۱۷: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے دوست نہیں رکھتا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی منافق اور دشمن نہیں رکھتا ان کو کوئی مؤمن۔

ف: اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۷۱۸ : عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَّاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَّاَبُوْذَرٍّ وَّالْمِقْدَادُ وَ سَلْمَانُ وَاَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ

۳۷۱۸: روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ نے مجھے حکم کیا ہے چار شخصوں کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ان کے نام فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا علیؓ ان میں سے ہیں یہ تین بار فرمایا اور نام لیتے تھے ابوذرؓ اور مقدادؓ اور سلمانؓ کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھ کو ان کی محبت کا اور خبر دی

وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ۔

کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

۳۷۱۹ : عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْعَلِیٌّ۔

۳۷۱۹: روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور صلح اور عہد نقض وغیرہ کو میری طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر میں یا علیؓ اور یہ حضرت نے جب فرمایا کہا ابوبکرؓ کے ساتھ علیؓ کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ براءت کا سنادیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۷۲۰ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاهُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

۳۷۲۰: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں بھائی چارہ کروا دیا ایک کا دوسرے سے یعنی ایک مہاجر اور ایک انصار سے علیؓ روتے ہوئے آئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا اپنے اصحاب میں اور مجھے کسی کا بھائی نہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمارے بھائی ہو دنیا اور آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۲۱ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَیْرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَیْكَ یَاْكُلُ مَعِیْ هٰذَا الطَّیْرَ فَجَآءَ عَلِیٌّ فَاَكَلَ مَعَهٗ۔

۳۷۲۱: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ لے آ میرے پاس اس شخص کو جو ساری مخلوق سے زیادہ تیرا دوست ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کا گوشت کھائے پھر علیؓ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو سدی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث انسؓ سے کئی سندوں سے اور سدی کا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن ہے اور انہوں نے پایا ہے انسؓ بن مالک کو اور دیکھا ہے حسین بن علیؓ کو۔

۳۷۲۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِیِّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَانِیْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِیْ۔

۳۷۲۲: عبداللہ بن عمروؓ بن ہند جملی سے روایت ہے کہ علیؓ نے فرمایا جب میں رسول اللہؐ سے کچھ مانگتا عنایت فرماتے تھے اور جب میں چپ رہتا تب بھی مجھے پہلے دیتے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۷۲۳ : عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا۔

۳۷۲۳: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گھر ہوں حکمت کا اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے منکر ہے روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شریک سے اور ذکر نہ کیا اس میں صنابحی کا اور نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے اس کو سوا شریک کے ثقات سے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۲۴ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ

۳۷۲۴: روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ پوچھا معاویہؓ بن ابی

اَمَّرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهُ لِاَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَخْلُفُنِيْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْا لِيْ عَلِيًّا قَالَ فَاَتَاهُ وَبِهٖ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهٖ فَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَاءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ اَ لْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَّ حُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِيْ۔

سفیانؓ نے سعدؓ کو کہ تم برا کیوں نہیں کہتے ابوتراب کو یعنی حضرت علیؓ کو کہا جب تک یاد رکھوں گا میں تین باتوں کو کہ کہا تھا ان کو رسول اللہؐ نے تو نہیں برا کہوں گا ان کو ان میں سے ایک کو میرے واسطے ہونا اس سے اچھا ہے کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں سنا میں نے رسول اللہؐ کو اور مدینہ میں چھوڑا تھا ان کو آپ نے بعض مغازی میں سو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ مجھے چھوڑے جاتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ یعنی کیا میں جہاد کے لائق نہیں سو فرمایا آپؐ نے کیا تو راضی نہیں ہوتا اس درجۂ عالیہ پر کہ تو میری جانب سے ایسا ہو جیسا ہارون موسیٰ کی جانب سے یعنی وہ بھی کوہ طور جاتے وقت ہارون کو بنی اسرائیل میں خلیفہ کر گئے تھے مگر فرق اتنا ہے کہ نبوت میرے بعد کسی کو نہیں دوسرے یہ کہ سنا میں نے کہ فرماتے تھے خیبر کے دن کہ آج جھنڈا الرائی کا ایسے مرد کو دونگا کہ وہ اللہ اور رسول اللہ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہیں کہا راوی نے پھر رغبت کی ہم سب لوگوں نے اس کی اور آپؐ نے فرمایا کہ بلاؤ میرے پاس علیؓ کو اور وہ حاضر ہوئے اور انکی آنکھیں دکھتی تھیں پس آپؐ نے لب مبارک ڈال دیا انکی آنکھ میں اور دے دیا جھنڈا ان کو اور فتح دی اللہ نے ان کو تیسرے یہ کہ جب اتری آپؐ پر یہ آیت: نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ .... آخر تک بلایا رسول اللہؐ نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسن اور حسینؓ کو اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔ مترجم: یعنی حضرت معاویہؓ نے پوچھا کہ تم جو ان کے یعنی حضرت علیؓ کی خطائے اجتہادی کا اظہار اور ہمارے اجتہاد کی خوبی بیان نہیں کرتے اس کا کیا سبب ہے نہ یہ کہ حکم کیا ہو معاویہؓ نے کہ ان کو برا کہو اس لیے کہ صحابہؓ اس نفسانیت سے پاک تھے اور حقانیت کے پتلے صرف مراد ان کی یہی تھی کہ ان کی خطا لوگوں سے بیان کرو اور ہمارا صواب چنانچہ علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہؓ اور ان کے لوگوں کے حق میں یہی فرمایا کہ ہمارے بھائیوں نے ہم پر بغاوت کی نہ یہ کہ انکو منافق کہیں یا کافر افسوس ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے بھائیوں میں تکفیر کا بازار اس قدر گرم ہے اور تکفیر اس قدر ارزاں ہے کہ معاذ اللہ سعد نے ان کے جواب میں تین فضیلتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیان فرمائیں اور حضرت نے ان کو اپنا خلیفہ فرمایا جیسے موسیٰ ہارون کو خلیفہ کر کے کوہ طور تشریف لے گئے تھے اور آیت مذکور کو آیت مباہلہ کہتے پوری آیت یوں ہے: فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ كُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ [آل عمران: ۶۱] یعنی اگر پھر تجھ سے کوئی حجت کرے بعد اس علم کے جو تجھے آ چکا ہو کہہ ان سے کہ آؤ بلائیں ہم اپنے لڑکوں کو اور تمہارے لڑکوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو۔ پھر عاجزی کریں ہم دعا میں اور لعنت مانگیں ہم اللہ کی جھوٹوں کے لیے یعنی جو ہم میں سے جھوٹا ہو اس پر خدا

کی لعنت اور یہ آیت نصاریٰ نجران کے مقدمہ میں نازل ہوئی کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں ان سے اور حضرت سے تقریر ہوئی تو اللہ نے حکم مباہلہ کا اتارا اور انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور عاقب جوان کا سردار اور عاقل اور ہوشیار تھا اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو! تم بخوبی جانتے ہو کہ محمد (ﷺ) اللہ کا نبی ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ کسی نے نبی سے لعان نہیں کیا کہ آخر کو اس کا یہ حال نہ ہو کہ بڑا ان کا جینے نہ پایا اور چھوٹا ان کا بڑھنے نہ پایا اور اگر تم ان سے ملاعنہ کرو گے تو سب کے سب ہلاک ہو گے اور آنحضرت ﷺ اپنی گود میں حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر اور امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اس طرح حاضر ہوئے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے تھیں اور حضرت علیؓ ان کے پیچھے جب اسقف نجران نے ان کو دیکھا اپنی قوم سے کہا کہ میں ایسے پاکیزہ چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر اللہ سے سوال کریں تو پہاڑ ٹل جائے۔ سو تم مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک زمین پر کسی نصرانی کا وجود نہ رہے گا پھر انہوں نے حضرت سے عرض کی کہ ہم مناسب جانتے ہیں کہ آپؐ سے مباہلہ نہ کریں اور آپؐ ہم کو ہمارے دین پر اور ہم آپ کو آپؐ کے دین پر چھوڑ دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر مباہلہ سے تمہیں انکار ہے تو اسلام لاؤ کہ جو مسلمانوں کا حق ہے وہ تمہارا حق ہو اور جوان پر واجب ہے وہ تم پر واجب ہو اور اگر تمہیں اسلام سے انکار ہے تو ہم تم سے لڑیں گے انہوں نے کہا ہم کو عرب سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر آپؐ سے صلح کرتے ہیں کہ اگر آپ ہم سے نہ لڑیں اور ہمیں ہمارے دین سے نہ پھیریں تو ہم آپ کو ہر سال دو ہزار حلہ دیا کریں گے ایک ہزار صفر میں اور ایک ہزار رجب میں پھر اس پر صلح ٹھہر گئی اور مباہلہ اب بھی جائز ہے چنانچہ ابن تیمیہ وغیرہ رحمہ اللہ نے منکران صفات سے رکن و مقام کے بیچ میں مباہلہ کرنا چاہا ہے مگر وہ بھی نجرانیوں کی طرح مباہلہ سے ڈر گئے ہیں اور مثبتان صفات سے مباہلہ نہ کر سکے۔

۳۷۲۵: عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اِحْدٰهُمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيْ بِهٖ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ۔

۳۷۲۵: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ بھیجا نبی ﷺ نے دو لشکروں کو اور ایک پر علیؓ کو امیر کیا دوسرے پر خالدؓ کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو حاکم علیؓ ہیں سو فتح کیا حضرت علیؓ نے ایک قلعہ اور لے لی ایک لونڈی یعنی مال غنیمت سے سو لکھ بھیجا میرے ساتھ خالد نے ایک خط حضرت کی خدمت میں کہ چغل خوری کی اس میں یعنی حضرت علیؓ کی سو میں آیا آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ نے خط پڑھا یعنی پڑھوا کر سنا اور رنگ آپ ﷺ کا متغیر ہو گیا اور مجھ سے فرمایا کیا چاہتا ہے تو اس شخص کے حق میں جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں میں نے کہا اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے اور اس کے رسول کے غضب سے اور میں تو قاصد ہوں یعنی میرا کیا قصور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ امیر تھے ان کو اختیار تھا اگر ایک لونڈی لے لی تو کیا ہوا اور حضرت ان پر حاکم تھے آپؐ نے اسے جائز رکھا حاکم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت سے جس کو چاہے کچھ اس کے حسن خدمت کی نظر سے دے دے اور حضرت خالد کو یہ مسئلہ نہ معلوم ہو گا اس لیے حضرت سے اطلاع کر دی۔

۳۷۲۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا

۳۷۲۶: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے کہ بلایا رسول اللہؐ نے حضرت

يَوْمَ الطَّائِفِ فَا نْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ۔

علیؓ کو طائف کے دن اور ان سے سرگوشی کی سولوگ کہنے لگے آج آپؐ نے اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی تو آپؐ نے فرمایا میں نے اس سے سرگوشی نہیں کی اللہ نے خودان سے سرگوشی کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اجلح کی روایت سے اور روایت کی ابن فضیل کے سوا اور لوگوں نے بھی اجلح سے اور مراد اس قول کے کہ اللہ نے خودان سے سرگوشی کی یہ ہے کہ اس نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان سے کان میں کچھ کہہ دوں۔

۳۷۲۷ : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِیْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِیْ وَغَيْرُكَ۔

۳۷۲۷: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے کہ جائز نہیں میرے اور تیرے سوا کسی کو کہ جنب رہے اس مسجد میں۔ علی بن منذر نے کہا میں نے ضرار بن صرد سے اس کے معنی پوچھے تو انہوں نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ حلال نہیں کسی کو کہ حالت جنابت میں اس مسجد سے گذر جائے حضرت ﷺ اور علیؓ کے سوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اس حدیث کا مضمون سنا اور غریب جانا۔ مترجم بغرض یہ کہ یہ خصیصہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت علیؓ کا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد نبوی سے ہو کر چلے جائیں اور کسی کو جائز نہیں۔

۳۷۲۸ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ۔

۳۷۲۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ مبعوث ہوئے نبی ﷺ دو شنبہ کو اور نماز پڑھی حضرت علیؓ نے سہ شنبہ کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مسلم اعور کی روایت سے اور مسلم اعور محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث مسلم سے انہوں نے روایت کی حبہ سے انہوں نے علیؓ سے مانند اس کے۔

۳۷۲۹۔۳۷۳۰ : عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى۔

۳۷۲۹۔۳۷۳۰: روایت ہے سعدؓ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون، موسیٰ سے یعنی خلیفہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ سعدؓ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے یہ غریب سمجھی جاتی ہے۔

۳۷۳۱ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ۔

۳۷۳۱: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت علیؓ سے کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں یعنی جیسے ہارونؑ تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں سعد اور زید بن ارقم اور ابو ہریرہؓ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۳۲ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۳۷۳۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا ان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ۔ دروازوں کے بند کرنے کا جو مسجد نبوی میں تھے مگر دروازہ علی ؓ کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ کی روایت سے اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے۔

۳۷۳۳ : عَنْ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَا هُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۳۷۳۳: روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہ نبی ﷺ نے ہاتھ پکڑا امام حسنؓ اور امام حسینؓ کا اور فرمایا کہ جو دوست رکھے مجھ کو اور ان دونوں کو اور ان کے باپ اور ماں کو ہو گا میرے ساتھ میری جگہ میں قیامت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو جعفر بن محمد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ مترجم: اے اللہ تو گواہ ہے کہ یہ تیرا عاجز غلام تیرے فضل و کرم سے تیرے رسول کو اور حسن (وحسین) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور حضرت کی لخت جگر فاطمہ زہرا اور تمامی اصحاب رسول کو سارے جہان سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور ان کے سنن سنیہ کو تمامی عادات اور رسوم پر ترجیح دیتا ہے اور جب ان کی سنت مل جاتی ہے سارے عالم کے اقوال و افعال و مرغوبات پر پشت مارتا ہے اور یہ سب تیرا فضل ہے اور امید رکھتا ہے تیرے کرم سے کہ اسی پر میرا خاتمہ اور حشر و نشر ہو۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا جَمَعْتَنِيْ بَيْنَ حَدِيْثِ نَبِيِّكَ وَسُنَنِهٖ فِي الدُّنْيَا فَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ فِي الْعُقْبٰى بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ اٰمِيْنَ يَا مُجِيْبَ الدَّاعِيْنَ۔

۳۷۳۴ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰى عَلِيٌّ۔

۳۷۳۴: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پہلے جس نے نماز پڑھی مؤمنوں میں حضرت علیؓ ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ سے کہ وہ روایت کرتے ہوں ابی بلج سے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور بعض علمائے محدثین نے کہا ہے کہ پہلے جو اسلام لائے مردوں سے ابوبکر صدیق ہیں اور اسلام لائے حضرت علیؓ جب وہ آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے اول خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔

۳۷۳۵ : عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ۔

۳۷۳۵: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہا کہ اول جو اسلام لایا علیؓ ہیں عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اس کو منکر جانا اور کہا اوّل جو اسلام لائے ابوبکر صدیق ؓ ہیں یعنی لڑکوں میں اوّل حضرت علیؓ اور بوڑھے مردوں میں حضرت صدیقؓ ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

۳۷۳۶ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ ﷺ اَنَّهٗ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ۔

۳۷۳۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا مجھ سے نبیؐ نے جو نبی امی تھے کہ دوست نہ رکھے گا تجھ کو مگر وہی جو مؤمن ہو گا اور بغض نہ رکھے گا تجھ سے مگر وہی جو منافق ہو گا۔ عدی بن ثابتؓ نے کہا کہ میں اس قرن میں ہوں جن کیلئے حضرت نے دعا کی ہے یعنی قرون ثلاثہ مشہور بالخیر میں ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۳۷ :عَن اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا۔

۳۷۳۷: روایت ہے ام عطیہ سے کہ بھیجا نبیؐ نے ایک لشکر کہ اس میں علیؓ بھی تھے اور کہا انہوں نے کہ سنا میں نے کہ آپؐ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے کہ یا اللہ نہ مار مجھ کو جب تک نہ دکھا لے مجھ کو علیؓ کو یعنی آپؐ نے دعا کی کہ وہ زندہ لوٹ آئیں اسلئے کہ آخر میں ان سے بہت کام لینا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم: محامد حسنہ اور فضائل جمیلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھی بہت ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ سے آپ قرابت قریبہ رکھتے تھے اور شرافت نسب میں بہت عالی تھے چنانچہ نسب ان کا یہ ہے علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب اور ماں ان کی فاطمہ بیٹی اسد کی اور وہ بیٹے ہاشم کے ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ وہ پہلی ہاشمیہ ہیں کہ انہوں نے ہاشمی کو جنا غرض حضرت مرتضیٰؓ اور ان کے بھائی پدر اور مادر دونوں کی طرف سے ہاشمی ہیں اور ان کے بعد حسینؓ اور ان کے بعد امام محمد باقر اور عبداللہ محض اور بھائی ان کے سب دونوں طرف سے ہاشمی ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ یعنی فاطمہؓ کے لیے فرمایا کہ میری ماں کے انتقال کے بعد وہی میری ماں تھیں کہ ابوطالب کے ہاں جب دعوت ہوتی تو وہ ہم کو کھانے پر جمع کرتیں اور فاطمہ میرے لیے اس میں کچھ بچا رکھتیں کہ میں پھر کھاتا روایت کیا اس کو حاکم نے اور ان کے افضل مناقب سے عجیب امر یہ ہے کہ پیدائش جوفِ کعبہ میں ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صغرسنی سے ان کی پرورش کے متکفل ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا وقت آتا ابتدائے نبوت میں گھاٹیوں کی طرف مکہ کے نکل جاتے اور علیؓ بن ابی طالب بھی ان کے ساتھ اپنے باپ سے چھپ کر چلے جاتے اور وہاں نماز ادا کرتے شام تک ایک دن ابوطالب اس پر مطلع ہو گئے اور وہ دونوں نماز ادا کرتے تھے انہوں نے حضرت سے پوچھا کہ یہ کونسا دین ہے جس پر تم چلتے ہو؟ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے چچا یہ اللہ کا اور فرشتوں کا اور رسولوں اور ہمارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے اور اللہ نے مجھے اس کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور ان کو دعوت کی انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے ماں باپ کا دین چھوڑ دوں مگر قسم ہے اللہ کی جب تک جیوں گا کوئی تمہیں ایذاء نہ دے سکے گا اور مروی ہوا ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اے بیٹے یہ کیا دین ہے جس پر تم چلتے ہو انہوں نے کہا اے میرے باپ میں ایمان لایا ہوں رسول اللہ ﷺ پر اور تصدیق کی ہے ان کی اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں اور ان کا تابع ہوں تو ابوطالب نے کہا وہ تجھے خیر کے سوا اور کچھ نہ بتائے گا سو تو ان کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا۔ سبحان اللہ کیا اچھی بات کہی اور جب ابوطالب کا انتقال ہوا اور حضرت علیؓ نے ان کو غسل دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے لیے ایسی دعا خیر دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہیں وہ دعا مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ ہجرت مصمم کیا حضرت علیؓ کو فرمایا کہ میرے بستر پر سو رہو وہ سو رہے اور اپنی جانِ عزیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کی اور آپ کی ردائے مبارک اوڑھ لی کہ کافروں کو دھوکا ہوا اور حضرت تشریف لے گئے پھر بعد چند روز کے علیؓ بھی ہجرت کر کے حاضر خدمت ہو گئے اور جب صحابہ میں مواخات واقع ہوئی حضرت نے ان کو اپنا بھائی فرمایا چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری اور مشہد بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ جب موضع بدر میں پہنچے چند لوگوں کو آپؐ نے خبر کفار دریافت کرنے کو روانہ کیا حضرت علیؓ بھی ان میں تھے ثانیاً یہ کہ ہنگام مقاتلہ جب تین کفار لشکر سے نکلے اور مسلمانوں نے ان کا مدافعہ کیا حضرت علیؓ بھی ان میں تھے ثالثاً یہ کہ جبرائیل اور میکائیل ان کے ساتھ تھے روایت کیا اس کو حاکم نے اور بڑی فضیلت آپ کی یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اپنی لخت جگر نور چشم پدر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو ان کے نکاح میں دیا اور مشہد احد میں بھی آپ کو بڑے فضائل ہاتھ آئے چنانچہ جب مصعبؓ بن عمیر صاحب لواء شہید ہونے حضرت

نے لوائے محمدی آپ کے ہاتھ میں دیا اور حضرت علیؓ نے قریش کے صاحب لواء کو واصل جہنم کیا اور بعد ختم غزوہ کے جب زخم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دھویا جاتا تھا تو خدمت آبپاشی کی حضرت علیؓ کو تھی اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئے حضرت علیؓ نے بکمال شجاعت عمرو بن عبدود کو روانہ جہنم فرمایا اور اس سے کفار کی کمر ٹوٹ گئی۔

اور بیعت الرضوان میں بھی حاضر تھے اور نامہ صلح آپؓ کے دست مبارک سے لکھا گیا۔ فقیر مترجم کہتا ہے کہ میں نے اس روایت کو لکھا اللہ کا فضل بہت وسیع ہے امید ہے کہ مجھے بھی اس سے زلہ ربائی کا درجہ عنایت فرمائے اور غزوۂ خیبر میں رایت فتح آپ ہی کے ہاتھ میں تھا چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری اور اس غزوہ میں آپ نے بڑی شجاعت اور دلاوری فرمائی کہ سپر آپ کی ٹوٹ گئی تھی آپ نے اس کے عوض ایک دروازہ اکھاڑ لیا اور سپر بنالیا یہاں تک کہ فتح نمایاں ظاہر ہوئی ابورافع فرماتے ہیں کہ ہم سات آدمی چاہتے تھے کہ اس کو الٹیں تو اسے الٹ نہ سکے اور مباہلہ کے وقت آپؓ نے ان کو اپنا اہل فرمایا چنانچہ تفصیل اس کی اوپر گزری۔ غرض فضائل اور محامد آپ کے بہت ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب طلحہ بن عبید اللہؓ کے اور کنیت ان کی ابو محمد ہے

۳۷۳۸: عَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهٗ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ۔

۳۷۳۸: روایت ہے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں دو زرہیں پہنے ہوئے تھے اور ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے پس بٹھایا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے نیچے اور چڑھ گئے سو سنا میں نے کہ فرماتے تھے واجب ہو چکی طلحہؓ کے لیے یعنی جنت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ جنتی ہیں اور جو معاملات ان کے اور حضرت علیؓ کے درمیان گزرے اللہ اسے معاف کرنے والا ہے۔

۳۷۳۹-۳۷۴۰: عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنِیْ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّةِ۔

۳۷۳۹-۳۷۴۰: روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہا انہوں نے میرے کانوں نے سنا رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے کہ فرماتے تھے طلحہؓ اور زبیرؓ دونوں ہمسایہ ہیں میرے یعنی جنت میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے کہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۷۴۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰى شَهِیْدٍ یَّمْشِیْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ۔

۳۷۴۱: روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتا دیکھے تو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صلت بن دینار کی روایت سے اور کلام کیا اس سے ان میں بعض اہل علم نے اور ضعیف کہا ان کو اور کلام کیا ہے بعضوں نے صالح بن موسیٰ میں بھی۔

۳۷۴۱ : (ل) عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ۔

۳۷۴۱(ل): روایت ہے موسیٰ بن طلحہؓ سے کہا انہوں نے کہ میں داخل ہوا حضرت معاویہؓ کے پاس اور انہوں نے کہا میں تجھے ایک بشارت دوں میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے طلحہؓ ان میں ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے ہیں یعنی تائید دین پوری کر چکے ہیں اور حقوق ایمان پورے بجا لا چکے۔

۳۷۴۲ :عَنْ طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا لِلْاَعْرَابِيِّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلٰى مَسْئَلَتِهٖ يُوَقِّرُوْنَهٗ وَيَهَابُوْنَهٗ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِيُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ۔

۳۷۴۲: روایت ہے طلحہؓ سے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی نادان سے کہا کہ پوچھ تو حضرت ﷺ سے کہ وہ کون ہے جو اپنا کام پورا کر چکا اور وہ جرأت نہ کرتے تھے حضرت ﷺ سے پوچھنے کی حضرت کی توقیر کرتے تھے سو پوچھا آپ ﷺ سے اعرابی نے اور آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا پھر آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا طلحہؓ نے کہا کہ میں پھر دروازہ سے مسجد کے آیا اور میں سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا جب مجھ کو آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا کہ وہ پوچھنے والا کہاں ہے اعرابی نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا یہ طلحہؓ انہیں لوگوں میں ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابوکریب کی روایت سے کہ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی کئی کبار محدثین نے ابوکریب سے یہی حدیث اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ وہ بھی روایت کرتے تھے اس کو ابوکریب سے اور کہا انہوں نے اس حدیث کو کتاب الفوائد میں۔

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب زبیر بن عوام کے راضی ہوا اُن سے اللہ

۳۷۴۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ۔

۳۷۴۳: روایت ہے حضرت زبیرؓ سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ابوین بنی قریظہ کی لڑائی کے دن یعنی فرمایا کہ ماں باپ میرے تیرے اوپر فدا ہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۴۴ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَاَنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ۔

۳۷۴۴: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر نبی کے حواری ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوامؓ ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حواری نبی کے مددگار کہتے ہیں۔

۳۷۴۵ :عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ

۳۷۴۵: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری

حَوَارِيًّا وحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ وَزَادَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْهِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَّاتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا۔

زبیرؓ ہیں اور زیادہ کیا ابونعیم نے اس روایت میں یہ بھی کہ احزاب کے دن حضرت نے فرمایا کہ کون لاتا ہے میرے پاس خبر کافروں کی یعنی وہ بھاگ گئے یا نہیں تو زبیرؓ نے عرض کی کہ میں اور حضرت نے تین بار یہی فرمایا ہر بار زبیرؓ نے یہی جواب دیا کہ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یعنی جنگ احزاب میں کئی قوموں نے آ کر مدینہ کو گھیر لیا تھا اور حضرت نے بمشورہ سلمان فارسی مدینہ کے گرد خندق کھود لی اسی کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں غرض ایک شب نہایت سردی تھی اور مارے جاڑے کے کوئی سر باہر نہ نکال سکتا تھا اس وقت حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ کافروں کی خبر کون لا سکتا ہے کسی نے جواب نہ دیا سوا زبیرؓ کے پھر گئے اور کافروں کو دیکھا کہ مارے سردی کے اور ہوا کے پریشان ہیں اور خیمے ان کے اُکھڑ گئے اور ہانڈیاں الٹ گئیں اور سب بھاگ گئے اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بالکل سردی نہ معلوم ہوئی یہ معجزہ تھا حضرت کا۔

۳۷۴۶ : عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَوْصَى الزُّبَيْرُ اِلَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَبِيْحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّيْ عُضْوٌ اِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى ذَاكَ اِلٰى فَرْجِهٖ۔

۳۷۴۶: روایت ہے ہشام بن عروہؓ سے کہ وصیت کی زبیرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہؓ کو جمل کی صبح کو اور کہا کہ کوئی عضو میرا ایسا نہیں جو زخمی نہ ہوا ہو رسول اللہ کی رفاقت میں یہاں تک کہ میری فرج بھی اور یہ وصیت شائد اسلئے کی کہ غسل کے وقت کوئی نقصان کا گمان نہ کرے سبحان اللہ کیا جانثاریاں تھیں صحابہؓ کی آنحضرتؐ کے ساتھ کہ ساری امت کو ان سے فخر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن زید کی روایت سے۔ مترجم: جمل کہتے ہیں اونٹ کو اور یوم الجمل اس لڑائی کا نام ہے جس میں حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علیؓ سے مقابل ہوئی تھیں اور طلحہؓ اور زبیرؓ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور بعد قتال پھر اپنی خطا سے مطلع ہوئیں اور اللہ کی رحمت نے اس کا تدارک کیا چنانچہ مروی ہے ام المؤمنینؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کاش میں ایک شاخ سبز ہوتی کسی درخت کی اور اس محاربہ میں نہ جاتی اور حضرت طلحہؓ نے بھی انتقال کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت قبول کی اور زبیرؓ جب مقابل حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوئے آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں یاد نہیں کہ ایک دن میں اور تم چپکے چپکے باتیں کرتے تھے کہ حضرت نے فرمایا تو ان سے سرگوشی کرتا ہے اور ایک دن یہ تجھ سے لڑے گا اور ظالم ہوگا یعنی زبیرؓ۔ غرض جب ان کو وہ حدیث یاد آئی اپنی سواری جنگ سے پھیری اور لڑائی سے باز آئے۔ راہ میں پھر ایک شخص نے ان کو شہید کیا غرض صحابہ میں جو اختلاف اور قتال باہمی ہوا ہے وہ براہِ اجتہاد تھا اور مجتہد کو خطا میں بھی ایک ثواب ہے پس ہرگز وہ پاک لوگ قابل طعن نہیں بلکہ سب مرحوم و مغفور مرضی ہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

مَنَاقِبُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عبدالرحمٰن بن عوف کے راضی ہوا اللہ اُن سے

۳۷۴۷ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۷۴۷: روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور عثمان رضی اللہ عنہ

اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ۔

جنت میں ہیں اور علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں یعنی یہ دسوں جنتی ہیں اور انہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے ابومصعب نے کہ پڑھا انہوں نے عبدالعزیز بن محمد کے آگے انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰن بن حمید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعیدؓ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عبدالرحمٰن بن عوف کا اور مروی ہوئی یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عبید سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے سعیدؓ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے حدیث اول سے۔

۳۷۴۸ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ فِيْ نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْ تُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ۔

۳۷۴۸: روایت ہے سعید بن زیدؓ سے کہ انہوں نے چند لوگوں میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس شخص جنت میں ہیں ابوبکرؓ جنت میں ہیں اور عمرؓ جنت میں ہیں اور علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور عبدالرحمٰنؓ اور ابوعبیدہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ۔ کہا راوی نے کہ پھر گنا انہوں نے ان نو شخصوں کو اور چپ رہے دسویں پر پھر لوگوں نے کہا قسم دیتے ہیں ہم تم کو اے اباالاعور! وہ دسواں کون ہے تو انہوں نے کہا تم نے مجھ کو قسم دی اللہ کی ابوالاعور جنت میں ہیں کہا راوی نے وہ سعدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔ ف: سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ زیادہ صحیح ہے حدیث اول سے۔

۳۷۴۹ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَكُنَّ لَمَّا يُهِمُّنِيْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ تُرِيْدُ عَبْدَالرَّحْمٰنَ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا۔

۳۷۴۹: روایت ہے عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اپنی بیویوں سے کہ تمہارا کام ایسا ہے کہ مجھے فکر میں ڈالتا ہے کہ بعد میرے کیا ہوگا یعنی حال تمہارا اور نہ صبر کریں گے تمہارے ادائے حقوق اور خدمت میں مگر صابرین کہا راوی نے کہ پھر ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے سیراب کرے مراد لیتی تھیں وہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو اور انہوں نے سلوک کیا تھا حضرت کی بیبیوں کے ساتھ ایسے مال سے جو چالیس ہزار کو بکا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۷۵۰ : عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَوْصٰى بِحَدِيْقَةٍ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

۳۷۵۰: روایت ہے ابی سلمہؓ سے کہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے وصیت کی ایک باغ کی امہات مومنینؓ کے لیے کہ وہ چار لاکھ کا بکا شائد حدیث

بِيْعَتْ بِاَرْبَعِ مِائَةِ اَلْفٍ۔

اوّل میں دینار اور اس حدیث میں درہم مراد ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ

مناقب سعدؓ کے اور کنیت انکی ابی اسحٰق ہے وہ بیٹے ہیں ابی وقاصؓ کے اور نام انکا مالک ہے وہ بیٹے ہیں وُہیب کے

۳۷۵۱: عَنْ سَعْدِ بن ابی وقاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ۔

۳۷۵۱: روایت ہے سعدؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

ف: مروی ہوئی ہے یہ حدیث اسمٰعیل سے انہوں نے روایت کی قیس سے کہ رسول ﷺ نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعدؓ کی دعا کو جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

۳۷۵۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِیْ فَلْيُرِنِیْ اِمْرُؤٌ خَالَهٗ۔

۳۷۵۲: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ سعد آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں بھلا کوئی دکھائے مجھے اپنا ماموں یعنی جیسے میرے ماموں ہیں ایسا کسی کا ماموں نہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے مجالد کے اور سعد قبیلہ بنو زہرہ سے تھے اور ماں رسول ﷺ کی اسی قبیلہ سے تھیں اس لیے آپؐ نے ان کو اپنا ماموں فرمایا۔

۳۷۵۳۔۳۷۵۴: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَاجَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَ قَالَ لَهٗ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔

۳۷۵۳۔۳۷۵۴: روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ جمع نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعدؓ کے کہ ان سے فرمایا احد کے دن مار تو تیر میرے ماں باپ فدا ہیں تجھ پر مار اے جوان پٹھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سعدؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحیٰی بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے اور عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے سعدؓ بن ابی وقاص سے کہا جمع کیا میرے لیے رسول ﷺ نے اپنے ماں باپ کو احد کے دن۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث عبداللہ بن شداد بن الہاد سے انہوں نے روایت کی علیؓ سے انہوں نے رسول ﷺ سے روایت کی یہ ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے علیؓ بن ابی طالب سے کہا حضرت علیؓ نے نہیں سنا میں نے رسول ﷺ کو کہ فدا کیا ہو آپؐ نے اپنے ماں باپ کو کسی پر سوا سعد کے اور میں نے سنا ان کو احد کے دن کہ فرماتے تھے مار تو اے سعد ایک تیر میرے ماں باپ تیرے اوپر فدا ہیں۔

۳۷۵۵۔۳۷۵۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ

۳۷۵۵۔۳۷۵۶: روایت ہے عائشہؓ سے کہ ایک دن آنکھ نہ لگی رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَامَ۔

اللہ ﷺ کی مدینہ میں جب وہ کسی غزوہ سے لوٹ کر آئے تھے تو فرمایا آپ ﷺ نے کہ کوئی نیک مرد ہوتا کہ وہ باقی رات میری چوکیداری کرتا فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ ہم اسی خیال میں تھے کہ ایک شخص کے ہتھیاروں کی آواز سنی اور حضرت ﷺ نے پوچھا کون؟ انہوں نے عرض کی سعد بن ابی وقاصؓ آپ نے فرمایا تم کیوں آئے کہا انہوں نے میرے دل میں خوف آیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی ضرر نہ پہنچائے سو حاضر ہوا میں کہ پہرہ دوں آپ ﷺ کے لیے۔ سو دعا کی ان کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اور سو گئے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِي الْاَعْوَرِ وَاِسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب سعیدؓ کے اور کنیت ان کی ابوالاعور ہے اور وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عمروؓ کے وہ نفیل کے راضی ہوا اللہ ان سے

۳۷۵۷: زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِلَمْ اٰثَمْ قِيْلَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحِرَاءَ فَقَالَ اُثْبُتْ حِرَاءَ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قِيْلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ اَنَا۔

۳۷۵۷: روایت ہے سعید سے کہ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں نو شخصوں کی کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کو کہوں تو بھی گنہگار نہیں لوگوں نے کہا کیونکر انہوں نے کہا ہم ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے حرا میں تو آپ ﷺ نے فرمایا اے حرا ٹھہر ارہ کہ تیرے اوپر کوئی نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون لوگ ہیں یعنی جنہیں آپ ﷺ نے صدیق یا شہید فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکرؓ وعمرؓ و عثمانؓ وطلحہؓ وزبیرؓ اور سعد اور عبدالرحمنؓ بن عوف ہیں لوگوں نے کہا وہ دسواں کون ہے؟ سعید نے کہا میں ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے بواسطہ سعید بن زید کے ﷺ سے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حر بن صباح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اخنس سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے۔

مَنَاقِبِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

مناقب ابوعبیدہؓ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے

۳۷۵۷ (ل): عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَ السَّيِّدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۷۵۷ (ل): روایت ہے حذیفہؓ سے کہ آئے سردار اور اس کے نائب ایک قوم کے نبی ﷺ کے پاس اور ان دونوں نے کہا کہ بھیج دیجئے

وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنَكَ قَالَ فَاِنِّيْ سَاَبْعَثُ مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

ہمارے ساتھ ایک اپنے امین کو۔آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایک پورا امین بھیجتا ہوں سولوگ اس خدمت کی خواہش کرنے لگے پھر بھیجا آپ ﷺ نے ابوعبیدہؓ کو کہا راوی نے کہ ابواسحاق جب یہ حدیث روایت کرتے صلہ سے تو کہتے کہ سنی ہے میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ برس سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوا ابن عمرؓ اور انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہؓ بن الجراح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن قتیبہ اور ابوداؤدؒ سے انہوں نے شعبہؒ سے انہوں نے ابواسحاقؒ سے کہ کہا حذیفہؓ نے کہ کہا میں نے صلہ بن زفر سونے کا آدمی ہے یعنی بہت اچھا ہے۔

۳۷۵۷ (ب): عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ۔

۳۷۵۷ (ب): روایت ہے عبداللہ بن شقیقؒ سے کہ انہوں نے پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہ اصحاب میں بہت پیارا رسول اللہ ﷺ کا کون تھا؟ انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ میں نے کہا پھر کون کہا پھر عمرؓ میں نے کہا پھر کون کہا انہوں نے ابوعبیدہؓ بن الجراح میں نے کہا پھر کون تو چپ ہو رہیں۔

۳۷۵۷ (ج): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

۳۷۵۷ (ج): روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خوب شخص ہے ابوبکرؓ اور کیا خوب شخص ہے عمرؓ اور کیا خوب شخص ہے ابوعبیدہؓ بن جراح۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔

مَنَاقِبُ اَبِي الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ

مناقب عباسؓ کے اور کنیت انکی ابوالفضل ہے اور وہ چچا ہیں نبیؐ کے، بیٹے ہیں عبدالمطلب کے

۳۷۵۸: عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا وَ لِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ

۳۷۵۸: روایت ہے عبدالمطلب بن ربیعہؓ سے کہ عباسؓ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس غضب ناک اور میں بھی آپ ﷺ کے پاس تھا حضرت نے پوچھا تم کیوں غصہ ہوئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ قریش کو ہم سے کیا پڑی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں پھر غضب ناک ہوئے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ چہرہ آپ کا سرخ ہو گیا پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے یہ کہ کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اللہ و رسول کے لیے تم کو دوست نہ رکھے

وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ يَاأَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّىْ فَقَدْ اٰذَانِىْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِيْهِ۔

پھر فرمایا اے لوگو! جس نے اذیت دی میرے چچا کو اس نے مجھے اذیت دی اس لیے چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۵۹۔۳۷۶۰: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِيْهِ اَوْمِنْ صِنْوِاَبِيْهِ۔

۳۷۵۹۔۳۷۶۰: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ چچا ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابوالزناد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

۳۷۶۱: عَنْ عَلِىٍّ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ فِى الْعَبَّاسِ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِيْهِ وَكَانَ عُمَرُ كَلَّمَهٗ فِىْ صَدَقَتِهٖ۔

۳۷۶۱: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا حضرت عمرؓ سے عباسؓ کے باب میں کہ چچا آدمی کا اس کے باپ کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ نے ان سے کچھ گفتگو کی تھی صدقہ کے باب میں یہ حدیث حسن ہے۔

۳۷۶۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَاْتِنِىْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَلَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَاوَ غَدَوْنَا مَعَهٗ فَاَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِىْ وَلَدِهٖ۔

۳۷۶۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عباسؓ سے کہ دوشنبہ کی صبح کو تم اور تمہارا لڑکا دونوں میرے پاس آؤ کہ میں دعا کروں کہ اللہ نفع دے ان سے تم کو اور تمہارے لڑکے کو پھر ہم صبح کو گئے اور ہم کو آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھا دی اور دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر عباسؓ اور ان کے لڑکے کے لیے ظاہراً اور باطناً ایسی بخشش کر کوئی گناہ نہ چھوڑے اور یا اللہ توفیق دے وہ لڑکے کا خوب حق ادا کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مَنَاقِبُ جُعْفَرِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب جعفر کے اور وہ بیٹے ہیں ابی طالب کے راضی ہوا اللہ ان سے

۳۷۶۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِى الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ۔

۳۷۶۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے جعفرؓ کو دیکھا جنت میں اُڑ رہے ہیں فرشتوں کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ابو ہریرہؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہؓ بن جعفر کی روایت سے اور ضعیف کہا ہے یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو اور وہ والد ہیں علی بن مدینی کے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۶۴: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَ لَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ۔

۳۷۶۴: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ نہ جوتی پہنی کسی نے اور نہ سوار ہوا سواری پر اور نہ چڑھا کوئی کاٹھی پر اونٹ کی بعد رسول اللہ ﷺ کے افضل جعفرؓ سے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۷۶۵: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى

۳۷۶۵: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جعفرؓ سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

کہ تم میری صورت اور سیرت دونوں میں مشابہ ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۶۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاَ سْأَلُ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا اَسْاَلُهٗ اِلَّا لِيُطْعِمَنِيْ شَيْئًا فَكُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِيْ حَتّٰى يَذْهَبَ بِيْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَقُوْلُ لِاِ مْرَاَتِهٖ يَا اَسْمَآءُ اَطْعِمِيْنَا فَاِذَا اَطْعَمَتْنَا اَجَابَنِيْ وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي الْمَسَاكِيْنِ۔

۳۷۶۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ میں ہمیشہ لوگوں سے آیات قرآنی پوچھا کرتا تھا اگرچہ میں اس سے زیادہ واقف ہوتا صرف اس لیے پوچھتا کہ وہ مجھے کھلائے پھر جب میں جعفر سے کچھ پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے جب تک اپنے گھر نہ لے جاتے اور اپنی بی بی سے فرماتے کہ ہمیں کھانا دو پھر جب وہ کھلا چکتی تو مجھے جواب دیتے اور جعفرؓ مسکینوں کو چاہتے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتے تھے اور وہ بھی ان سے باتیں کرتے تھے' سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ابوالمساکین فرمایا کرتے یعنی مسکینوں کے باپ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ابواسحٰق مخزومی کا نام ابراہیم بن الفضل مدنی ہے اور بعض محدثین نے ان کے حافظہ میں کلام کیا ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

مناقب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے اور وہ بیٹے ہیں علیؓ کے اور وہ ابی طالب کے راضی ہو ان سے اللہ

۳۷۶۷۔۳۷۶۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۳۷۶۷۔۳۷۶۸: روایت ہے ابوسعید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ دونوں سردار ہیں جنت کے جوانوں کے۔

ف: روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے جریر اور ابن فضیل سے انہوں نے یزید سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم البجلی کوفی ہے۔

۳۷۶۹: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهٗ فَاِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا

۳۷۶۹: روایت ہے اسامہؓ سے کہ کہا انہوں نے میں ایک رات گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے کسی کام کو سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اپنی پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے کہ میں نہ جانتا تھا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولا تو وہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کولہے پر اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے یا اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی ان کو دوست رکھ اور جو ان کو دوست رکھے اس کو بھی دوست

فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا۔

رکھ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۷۷۰ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ نُعْمٍ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَسْاَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔

۳۷۷۰: روایت ہے عبدالرحمٰن ابن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے عراق سے پوچھا ابن عمرؓ سے مچھر کے خون کا حکم جو کپڑے میں لگ جائے تو ابن عمرؓ نے فرمایا دیکھو تو اس کو کہ یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور قتل کر ڈالا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرزند ارجمند کو یعنی امام حسینؓ کو اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں میرے پھول ہیں دنیا کے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کی ابو ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور ابن ابی نعم وہی عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہیں۔

۳۷۷۱ :عَنْ سَلْمٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا۔

۳۷۷۱: روایت ہے سلمٰی سے انہوں نے کہا میں گئی ام سلمہؓ کے پاس اور وہ رو رہی تھیں میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو یعنی خواب میں اور ان کے سر اور ریش مبارک پر خاک تھی میں نے سبب پوچھا تو فرمایا میں حاضر ہوا تھا قتل میں حسین کے ابھی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۷۷۲ :عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيْ اِبْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ۔

۳۷۷۲: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ وہ کہتے تھے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کو اپنے گھر والوں سے کون زیادہ پیارا ہے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ اور آپ ﷺ حضرت فاطمہؓ سے فرماتے تھے کہ بلاؤ ہمارے اپنے دونوں بیٹوں کو اور ان کو سونگھتے تھے اور اپنے کلیجے سے لگاتے تھے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے انسؓ کی روایت سے۔

۳۷۷۳ :عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ۔

۳۷۷۳: روایت ہے ابوبکرہؓ سے کہا کہ چڑھے رسول اللہ ﷺ منبر پر اور فرمایا یہ بیٹا میرا یعنی امام حسنؓ سید ہے کہ صلح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں سے دو گروہوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس سے امام حسنؓ ہیں۔ مترجم: یعنی دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں ان کے سبب سے صلح کر لیں گے اور وہ دو گروہ ایک حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھا ایک حضرت حسنؓ کے ساتھ اور خلافت کا نزاع تھا پھر حضرت امام حسنؓ نے اپنی خلافت چھوڑ دی اور مسلمانوں کو قتل و قمع سے بچایا اور بڑا کام کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزء۔

۳۷۷۴ :عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَخْطُبُنَا اِذَا جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا

۳۷۷۴: روایت ہے ابو بردہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھتے تھے کہ امام حسنؓ اور حسینؓ آئے اور وہ دونوں گرتے سرخ پہنے ہوئے تھے کہ

قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا۔

چلتے تھے اور گر پڑتے تھے یعنی صغرسنی اور ضعف کے سبب سے سو اترے رسول اللہ ﷺ منبر سے اور دونوں کو اٹھا لیا اور اپنے آگے بٹھا لیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے کہ مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہے یعنی آزمائش۔ دیکھا میں نے ان دونوں لڑکوں کو کہ چلتے تھے اور گرتے تھے سو میں نہ رہ سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹی اور ان کو اٹھا لیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے۔ مترجم: افسوس ہے کہ جن سے نبی ﷺ کو اس قدر محبت اور الفت تھی ان کے ساتھ اس امت کے ظالموں نے کیا بدسلوکی کی اور کیسی ایذاء اور تکلیف دی اناللہ وانا الیہ راجعون۔

۳۷۷۵: عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ۔

۳۷۷۵: روایت ہے یعلیٰؓ بن مرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے دوست رکھتا ہے اللہ اسکو جو دوست رکھے حسینؓ کو حسنؓ ایک نواسا ہے نواسوں میں سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۷۷۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ۔

۳۷۷۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہ حسینؓ سے زیادہ کوئی نہ تھا۔

۳۷۷۷: عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ۔

۳۷۷۷: روایت ہے ابوجحیفہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو ان کے مشابہ حسن بن علیؓ تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوبکر صدیقؓ اور ابن عباسؓ اور ابن الزبیرؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۷۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْئَ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُوْلُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ مَارَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا لِمَ يُذْكَرُ قَالَ قُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۷۷۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ میں ابن زیاد نابکار کے پاس تھا اور لائے وہاں سر امام حسینؓ کا یعنی کربلا سے سو وہ ان کے ناک میں چھڑی مارتا تھا اور کہتا تھا میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا اور یہ کیوں ذکر کیا جاتا ہے راوی نے کہا کہ میں بولا وہ سب لوگوں سے زیادہ مشابہ تھا رسول اللہ ﷺ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: بخاری کی روایت میں یہ لفظ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا یعنی چھڑی مارتا تھا اور ان کے حسن میں عیب لگاتا تھا اور اس روایت کی تطبیق ترمذی کی روایت سے اس طرح ہو سکتی ہے کہ جو اس نے کہا کہ میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا یہ کہنا اس نابکار کا بطریق طعن واستہزاء ہو۔

۳۷۷۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَابَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاكَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۳۷۷۹: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ امام حسنؓ سب سے زیادہ مشابہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے سر تک اور امام حسینؓ سینہ سے نیچے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۷۸۰: عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّاجِيْئَ بِرَاْسِ

۳۷۸۰: روایت ہے عمارہ بن عمیر سے کہ جب عبیداللہ بن زیادؒ اور اس

عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَاَصْحَابِهٖ نُضِدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَ تْ قَدْ جَاءَ تْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَ تْ تَخَلَّلُ الرُّءُ وْسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِيْ مِنْخَرَيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَاءَ تْ قَدْ جَاءَ تْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاَثًا۔

کے لوگوں کے سر مسجد میں لا کر ڈال دیئے جو رحبہ میں تھے اور وہ نام ہے ایک مقام کا سو میں وہاں گیا اور لوگ کہنے لگے آیا آیا اور وہ ایک سانپ تھا کہ لوگوں میں سے ہو کر آیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں تھوڑی دیر گھسا رہا پھر نکلا اور چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر لوگوں نے کہا کہ آیا آیا اور پھر گھسا اسی طرح تین بار گیا یا دو بار اور یہ نمونہ تھا اللہ کے عذاب کا اس نابکار کے واسطے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۸۱ : عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَاَلَتْنِيْ اُمِّيْ مَتٰى عَهْدُكَ تَعْنِيْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَالِيْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّيْ فَقُلْتُ لَهَادَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يَّسْتَغْفِرَلِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ قَالَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۳۷۸۱: روایت ہے حذیفہؓ سے کہا کہ پوچھا مجھ سے میری ماں نے کہ تو حضرت کی خدمت میں کب جایا کرتا ہے میں نے کہا اتنے روز سے میرا کوئی حاضری کا وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیر حاضر رہتا ہوں تو وہ مجھ سے بہت خفا ہوئیں میں نے کہا اب جانے دو میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر مغرب ان کے ساتھ پڑھوں گا اور حضرت سے سوال کروں گا میرے اور تمہارے لیے مغفرت مانگیں پھر میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور مغرب ان کے ساتھ پڑھی پھر آپ ﷺ نوافل پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء پڑھی اور لوٹے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چلا سو میری آواز سنی اور فرمایا کون؟ حذیفہؓ ہے میں نے کہا جی فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے بخشے تم کو اللہ اور تمہاری ماں کو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا کہ زمین پر کبھی نہ اترا آج کی رات اس نے اجازت مانگی رب سے کہ مجھ پر سلام کرے اور بشارت دی کہ فاطمہؓ سردار جنت کی عورتوں کی اور حسنؓ اور حسینؓ سردار ہیں جنت کے جوانوں کے یعنی جو دنیا میں جوان تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسرائیل کی روایت سے۔

۳۷۸۲ : عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا۔

۳۷۸۲: روایت ہے براءؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو اور کہا کہ یا اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان کو دوست رکھ۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۸۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ۔

۳۷۸۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر لئے ہوئے تھے سو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے اے لڑکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سوار بھی خوب ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور زمعہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے۔

۳۷۸۴: عَنِ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ۔

۳۷۸۴: روایت ہے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ حسن بن علیؓ کو اپنے کندھے پر لئے ہوئے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مناقب اہل بیت کے راضی ہوا اللہ ان سے

۳۷۸۵-۳۷۸۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ هُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَاالنَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ۔

۳۷۸۵-۳۷۸۶: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو حج میں عرفہ کے اور وہ اپنی اونٹنی پر تھے جس کا نام قصویٰ تھا اور خطبہ پڑھتے تھے سو سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے لوگو! میں تمہارے لیے ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ کی دوسرے عترت یعنی اہل بیت اپنے۔

ف: اس باب میں ابوذرؓ اور ابوسعیدؓ اور زید بن ارقمؓ اور حذیفہ بن اسیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور زید بن الحسن سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے روایت کی ہے۔ مترجم: تورپشتی نے کہا کہ عترت کے کئی معنی ہیں اس لیے حضرت نے فرما دیا کہ مراد اس سے اہل بیت ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ مقصود اس سے آپ کی نسل اور بیبیاں اور قرابت قریبہ والے ہیں اور پکڑے رہنے سے مراد ہے ان کی محبت رکھنا اور ان کی حرمت کی حفاظت کرنا اور ان کی روایات پر عمل کرنا اور ان کے اقوال حسنہ پر اعتماد کرنا اور یہی معاملہ کتاب سے ضرور ہے کہ اس کی حرمت نگاہ رکھنا اور اس پر عامل رہنا اوامر کو بجالانا اور نواہی سے باز رہنا۔

۳۷۸۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب: ۳۳] فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَ اَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ۔

۳۷۸۷: روایت ہے عمروؓ بن ابی سلمہ سے جو گیلڑ (پروردہ) تھے نبیؐ کے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری نبیؐ پر: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ .... یعنی اللہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تمہاری ناپاکی کو اے گھر والو سلمہ کے گھر میں سو بلایا نبی ﷺ نے فاطمہؓ اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی اور ان کے پیچھے علیؓ تھے سو ان سب پر ایک چادر ڈال کر آپؐ نے عرض کی کہ یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں سو ان کی ناپاکی دور کر دے اور ان کو بخوبی پاک کر دے اور ام سلمہؓ نے عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو تم نیکی پر ہو۔

ف: اور اس باب میں ام سلمہ اور معقل بن یسار اور ابی الحمراء اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: اللہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تمہاری ناپاکی مراد ناپاکی سے اخلاق رذیلہ اور عادات خسیسہ ہیں یا وہ معاصی جن کی اللہ تعالیٰ نے نہی

فرمائی یاوساوس وخطرات شیطانیہ اور ہواجس وشبہات نفسانیہ کہ ان سب سے اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو پاک کیا اور اہل بیت سے مراد آنحضرت ﷺ کی ازاوج مطہرات ہیں جو بیت نبی میں تھیں اور یہی روایت سعید بن جبیرؒ کی ابن عباسؓ سے اور یہی قول ہے عکرمہ اور مقاتل کا اور ابی سعید خدریؓ اور ایک جماعت تابعین کی اس طرف گئی ہے کہ مراد اہل بیت سے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنینؓ ہیں اور روایت مذکورہ بھی اسی کی موید ہے مگر بہرحال نساء نبی اس سے خارج نہیں اس لئے کہ لفظ قرآنی اور ارشاد رحمانی خود ان کو شامل ہے اور زیدؓ بن ارقم نے کہا ہے کہ اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ آل علیؓ اور آل عقیل اور آل جعفرؓ اور آل عباسؓ ہیں (من البغوی)

۳۷۸۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِىْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِىْ اَهْلُ بَيْتِىْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَىَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِىْ فِيْهِمَا۔

۳۷۸۸: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑ جاتا ہوں ایک ان میں سے دوسرے سے بڑی ہے وہ جو بڑی ہے اللہ کی کتاب ہے کہ گویا ایک رسّی ہے آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی اور دوسری میری عترت یعنی اہل بیت میرے کہ یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وارد ہوں گے میرے ساتھ حوض کوثر پر سو دیکھو میرے پیچھے ان کے ساتھ کیا کرتے ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم: افسوس ہے کہ امت نے ان دونوں کے ساتھ کچھ حسن سلوک نہ کیا ایک گروہ نے تو قرآن کو بک بک ٹھہرایا اور رسم ورواج کی طرح اس کی تعلیم جانی اور دستور العمل اپنا آراء رجال کو کیا اور دوسرے گروہ نے اہل بیت کے ساتھ جو بدسلوکی ظاہر وباہر ہے۔

۳۷۸۸ (ل): عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ اِنَّ كُلَّ نَبِىٍّ اُعْطِىَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ اَوْقَالَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَاىَ وَجَعْفَرٌ وَ حَمْزَةُ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَ سَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔

۳۷۸۸ (ل): روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نقیب عنایت فرمائے ہیں اور مجھے چودہ ہم نے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میرے دونوں بیٹوں اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور مقداد اور حذیفہ اور عبداللہ مسعود (رضی اللہ عنہم) کو فرمایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حضرت علیؓ سے موقوفاً۔

۳۷۸۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَايَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَ اَحِبُّوْنِىْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِىْ بِحُبِّىْ۔

۳۷۸۹: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوست رکھو اللہ کو اس لیے کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کے لیے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی سند سے ہم اسے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِىْ عُبَيْدَةَ

مناقب معاذ اور زید اور اُبی اور ابی عبیدہ رضی اللہ

بْنِ الْجَرَّاحِ عنہم کے

۳۷۹۰-۳۷۹۱ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّ هُمْ فِیْ اَمْرِاللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ اَقْرَؤُهُمْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

۳۷۹۰-۳۷۹۱: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ رحم کرنے والے میری امت پر ابوبکرؓ ہیں یعنی نرم دل اور سب سے زیادہ سخت اللہ کے کام بجالانے میں عمرؓ اور سب سے زیادہ سچے عثمانؓ بن عفان اور سب سے زیادہ حلال وحرام سے واقف معاذ بن جبلؓ اور سب سے زیادہ فرائض جاننے والے زید بن ثابتؓ اور سب سے زیادہ قراءت جاننے والے ابی بن کعب اور ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن جراح ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو قتادہ کی روایتؒ سے مگر اسی سند سے اور روایت کی ہے یہ ابوقلابہ نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔

۳۷۹۲ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ : ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ [البينة : ۱] قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰی۔

۳۷۹۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعبؓ سے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے آگے سورۂ لم یکن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ رونے لگے یعنی شکر کی راہ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہی حدیث ابی بن کعب سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔

۳۷۹۳-۳۷۹۴ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِیْ۔

۳۷۹۳-۳۷۹۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا قرآن کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چار شخصوں نے کہ سب انصار سے تھے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابتؓ اور ابوزیدؓ۔ راوی نے کہا میں نے کہا ابوزیدؓ کون ہیں؟ انسؓ نے کہا وہ میرے چچاؤں میں ہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۹۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ۔

۳۷۹۵: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خوب ہیں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسید بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الجموح۔ ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔

۳۷۹۶ : عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ

۳۷۹۶: روایت ہے حذیفہؓ بن الیمان سے کہا انہوں نے کہ آیا سردار

الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنًا قَالَ فَاِنِّيْ سَاَبْعَثُ مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

ایک قوم کا اور نائب اس کا نبیؐ کے پاس اور دونوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین روانہ فرمایئے آپؐ نے فرمایا میں تیرے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حق امانت بخوبی ادا کرے اور لوگوں نے اس خدمت کو طمع کی سو بھیجا آپؐ نے ان کے ساتھ ابوعبیدہؓ کو کہا راوی نے ابواسحاق جب اس حدیث کو صلہ سے روایت کرتے تھے کہتے تھے کہ میں نے ساٹھ برس ہوئے کہ یہ حدیث ان سے سنی تھی اور یہ ان کا کمال حافظہ تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ عمرؓ اور انسؓ سے دونوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہؓ۔

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ

مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے

۳۷۹۷ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَّ سَلْمَانَ۔

۳۷۹۷: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علیؓ اور عمارؓ اور سلمانؓ فارسی کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن صالح کی روایت سے۔ مترجم: سلمان فارسیؓ فارس کے تھے ان کے باپ آتش پرست تھے ان کو اللہ نے ہدایت کی دین کا شوق ہوا پھر یہودی ہوئے پھر نصرانی ایک مدت دین کی تلاش میں بسر کی کئی جگہ بکے آخر میں توفیق الٰہی حضرت کی خدمت میں کھینچ لائی۔ یہاں مشرف باسلام ہوئے بڑی عمر تھی چار سو برس کے اور جنگ احزاب میں خندق انہیں کی صلاح و مشورہ سے کھودی گئی۔ حضرت نے ان کو اہل بیت سے فرمایا جزاک اللہ عنا خیر الجزاء۔

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ اَبُوالْيَقْظَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابوالیقظان ہے

۳۷۹۸ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ۔

۳۷۹۸: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ عمارؓ حاضر ہوئے اور اجازت چاہی حضرت نے فرمایا ان کو آنے دو مرحبا مرد پاک ذات پاک خصلت کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۷۹۹ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَ هُمَا۔

۳۷۹۹: روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اختیار نہ دیا گیا عمارؓ کو کسی دو امروں میں کہ نہ اختیار کیا انہوں نے ان میں سے بہتر کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے اور وہ شیخ کوفی ہیں اور ان سے محدثین نے روایت کی ہے اور ان کا ایک لڑکا ہے کہ اس کو یزید بن عبدالعزیز کہتے ہیں اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے یحییٰ بن آدم نے۔

۳۷۹۹ : (ل) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَ اهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَ مَاحَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ۔

۳۷۹۹(ل): روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں میں جانتا کہ تم میں کب تک جیوں سو اقتداء کرو میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اور چلو چال عمارؓ کی اور ابن مسعودؓ جو حدیث بیان کریں اس کو سچ جانو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث سفیان ثوریؒ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال مولیٰ ربعی سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔

۳۸۰۰ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْشِرْ يَاعَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

۳۸۰۰: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بشارت ہو تجھ کو اے عمارؓ! کہ قتل کریں گے تجھ کو باغی لوگ۔

ف: اس باب میں ام سلمہ اور عبداللہ بن عمروؓ اور ابی الیسرؓ اور حذیفہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے۔ مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے جنگ و جدل میں حضرت علیؓ حق پر تھے اور حضرت معاویہؓ خطا پر مگر اصحاب سے چونکہ کف لسان واجب ہے اور خطا ان کی خطائے اجتہادی تھی۔ اس لیے محل طعن نہیں اور حضرت عمارؓ کو اصحاب معاویہؓ نے شہید کیا۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ ذَرِّ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ

مناقب ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے

۳۸۰۱ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَرٍّ۔

۳۸۰۱: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زیادہ سچا ہو ابی ذرؓ سے۔ ف: اس باب میں ابوالدرداءؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۳۸۰۲ : عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ۔

۳۸۰۲: روایت ہے ابوذرؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ میرے لیے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زبان کا سچا زیادہ ہو اور بہتر ہو ابوذرؓ سے اور بہت مشابہ ہے عیسیٰ بن مریم سے سو عمر بن خطابؓ نے حضرت سے پوچھا جیسے کسی کو رشک آتا ہے کہ کیا ان کو خبر کر دیں ہم اس کی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں کہہ دو اس سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اور کہا کہ حضرت نے یوں فرمایا کہ ابوذرؓ زمین پر ایسے زہد کے ساتھ بسر کرتا ہے جیسے عیسیٰ بن مریمؑ۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ

مناقب عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ

عنہ کے

۳۸۰۳ : عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيْدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَاجَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِيْ نَصْرِكَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِّيْ مِنْكَ دَاخِلاً فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَى النَّاسِ، فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اِسْمِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ اٰيَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ : ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الأحقاف : ١٠] وَنَزَلَ: ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ [الرعد : ٤٣] اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدِ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوْا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ۔

۳۸۰۳: روایت ہے عبدالملک سے کہ انہوں نے کہا جب ارادہ کیا لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا آئے عبداللہ بن سلام اور حضرت عثمانؓ نے ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے عرض کی کہ آپ کی مدد کو۔ آپ نے فرمایا جاؤ لوگوں کو میری ایذاء سے باز رکھو اس لیے کہ تمہارا باہر رہنا میرے لیے زیادہ مفید ہے اندر کے رہنے سے سو عبداللہؓ باہر نکلے اور لوگوں سے کہا اے لوگو! میرا نام جاہلیت میں فلاں تھا اور نام رکھا میرا رسول اللہ ﷺ نے عبداللہؓ اور کئی آیتیں کتاب اللہ کی میری شان میں نازل ہوئیں چنانچہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ..... اور ملائکہ تمہارے ہمسایہ ہیں اس شہر مدینہ میں جس میں اترے رسول اللہ ﷺ سو ڈرو اللہ سے اور بچو اس شخص کے قتل سے سو قسم ہے اللہ کی اگر تم نے اس کو قتل کیا یعنی حضرت عثمان کو تو تمہارے ہمسایہ ملائکہ تم سے دور ہو جائیں گے اور تلوار اللہ تعالیٰ کی تم پر میان سے باہر ہو جائے گی کہ پھر قیامت تک میان میں نہ آئے گی سو لوگوں نے ان کی نصیحت سن کر جواب دیا کہ قتل کرو اس یہودی کو بھی اور حضرت عثمانؓ کو بھی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالملک بن عمیر کی روایت سے اور روایت کی شعیب بن صفوان نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عمر بن محمد بن عبداللہ بن سلام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عبداللہؓ بن سلام سے۔

مترجم: دونوں آیتیں عبداللہ بن سلام کی شان میں نازل ہوئیں۔

اول: قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ [الأعراف : ١٠] یعنی کہہ تو اے نبی کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کے نزدیک سے ہو اور تم اس کے منکر ہوئے اور ایک گواہ نبی اسرائیل کا بھی اس کی گواہی دے چکا اور اس پر ایمان لا چکا اور تکبر کیا تم نے تو کتنا بڑا ظلم کیا بیشک اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو۔ انتہیٰ

اور اس گواہ سے مراد عبداللہؓ بن سلام بھی ہیں یہی قول ہے قتادہؒ اور ضحاک کا کہ انہوں نے گواہی دی کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور محمد ﷺ رسول ہیں۔

دوسری: وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ [الرعد : ٤٣]

یعنی کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں کہہ تو کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا اور مراد اس سے بھی عبداللہ بن سلام ہیں یہی قول ہے قتادہؒ کا اور ان نابکاروں نے ظلم کیا جو ایسے مؤمن کامل الایمان کو یہودی کہا اور حقیقت میں جب سے حضرت عثمانؓ خلیفہ برحق مقتول ہوئے اہل اسلام کبھی متفق ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑے اور اللہ کے غضب کی تلوار ان کے اوپر کھینچی گئی جو کہ آپس میں پھوٹ ڈالنے اور تحریش فیمابینہم کا سبب ہوگئی۔

۳۸۰۴: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيْلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا قَالَ اَجْلِسُوْنِيْ فَقَالَ اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ۔

۳۸۰۴: روایت ہے یزید بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو موت قریب ہوئی لوگوں نے کہا ہم کو وصیت کرو انہوں نے کہا مجھ کو بٹھاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہ میں موجود ہے جو ان کو ڈھونڈے بے شک پائے تین بار یہی کہا اور کہا کہ علم کو ڈھونڈو چار شخصوں کے پاس ایک ابوالدرداءؓ دوسرے سلمان فارسیؓ تیسرے عبداللہ بن مسعودؓ چوتھے عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) جو یہودی تھے اور اللہ نے ان کو شرف اسلام عنایت فرمایا اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ وہ ان دس میں ہیں جو جنتی ہیں۔ **ف**: اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ

مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

۳۸۰۵: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَ تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

۳۸۰۵: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پیروی کرو میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اور خصلت اختیار کرو عمارؓ کی اور وصیت اور نصیحت پر چلو ابن مسعودؓ کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے اور یحییٰ بن سلمہ ضعیف ہیں حدیث میں اور وہ ابوالزعرا کا نام عبداللہ بن ہانی ہے اور وہ ابوالزعراجن سے شعبہؒ اور ثوری اور ابن عیینہؒ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن عمرو ہے اور وہ بھتیجے ہیں ابوالاحوص کے رفیق ہیں ابن مسعودؓ کے۔

۳۸۰۶: عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نَرٰى حِيْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

۳۸۰۶: روایت ہے اسود بن یزیدؓ سے کہ انہوں نے سنا ابوموسیٰ سے کہ وہ کہتے تھے کہ آئے ہم اور بھائی ہمارے یمن سے اور ہم اکثر اوقات یہی دیکھتے تھے کہ عبداللہ مسعودؓ ایک شخص ہیں حضرت ﷺ کے گھر والوں سے اس لیے کہ ہم بہت ان کی اور ان کی والدہ کی آمد و رفت دیکھتے حضرت ﷺ کے گھر میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابواسحاق سے۔

۳۸۰۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَتَيْنَا

۳۸۰۷: روایت ہے عبدالرحمن بن یزیدؓ سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم

حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِاَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَاْخُذَ عَنْهُ وَ نَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ اَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِيْ بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى۔

حذیفہؓ کے پاس اور کہا ہم نے بتاؤ ہم کو کہ کون شخص زیادہ قریب تھا بہ نسبت لوگوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چال وچلن میں کہ ہم اس سے دین سیکھیں اور حدیثیں سنیں تو انہوں نے کہا سب سے زیادہ قریب لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چال چلن اور خصلت میں عبداللہ بن مسعودؓ ہیں وہ پوشیدہ حالات خانگی سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقف ہوتے تھے جو ہم نہ جانتے تھے اور بخوبی جانتے ہیں اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کذب سے محفوظ ہیں کہ بیٹا ام عبد کا یعنی عبداللہ بن مسعودؓ ان سب میں زیادہ نزدیک ہیں اللہ سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۰۸۔۳۸۰۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ۔

۳۸۰۸۔۳۸۰۹: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسی کو امیر کرتا ان میں سے مشورہ کے تو امیر کرتا عبداللہ بن مسعودؓ کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے یعنی کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اس لیے کہ خلیفہ قریش سے ہیں۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حارث کی روایت سے کہ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسی کو امیر کرتا بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا ابن ام عبد کو۔

۳۸۱۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ۔

۳۸۱۰: روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن سیکھو چار اشخاص سے عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبل اور سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۱۱: عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَلِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَوَ اَطْلُبُهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَمَّارُالَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ

۳۸۱۱: روایت ہے خیثمہ بن ابی سبرہؓ سے کہ کہا میں نے مدینہ میں آ کر دعا کی کہ مجھے کوئی رفیق صالح میسر ہو تو ابوہریرہؓ مل گئے میں ان کے پاس بیٹھا اور کہا میں نے دعا کی تھی کہ رفیق صالح میسر ہو سو تم مل گئے انہوں نے کہا کہاں کے ہو میں نے کہا کوفہ کا اور میں طلب خیر میں یہاں آیا ہوں تو انہوں نے کہا کیا تم میں سعید بن مالک مجاب الدعوات نہیں اور ابن مسعودؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی دینے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین اٹھانے والے نہیں اور حذیفہؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراز نہیں اور وہ عمارؓ نہیں جن کو بزبانِ رسول اللہ نے شیطان سے بچایا ہے اور سلمان صاحب دو کتابوں کے نہیں' قتادہؓ نے کہا یعنی انجیل اور قرآن کے کہ وہ

الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ الْقَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيلُ وَالْقُرْاٰنُ۔

پہلے نصرانی تھے اور انجیل پر ایمان لائے تھے اور پھر مشرف باسلام ہوئے اور قرآن پر ایمان لائے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور خیثمہ بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے وہ بیٹے ہیں ابوسبرہ کے اور سند میں وہ منسوب ہوئے اپنے دادا کی طرف۔

مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حذیفہ الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

۳۸۱۲ : عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاسْتَخْلَفْتُ قَالَ اِنْ اِسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لِاِسْحَاقَ بْنِ عِيْسٰى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ لَا عَنْ زَاذَانَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

۳۸۱۲: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ انہوں نے کہا لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کاش آپ ﷺ خلیفہ کر دیتے ہم پر کسی کو تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ کروں اور پھر تم اس کا کہنا نہ مانو تو تم پر عذاب ہو لیکن جو تم سے حذیفہ بیان کرے اس کو سچ جانو اور جو عبداللہؓ پڑھائیں پڑھ لو کہا عبداللہؓ نے جو راوی حدیث ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسٰی سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ مروی ہے ابی وائل سے انہوں نے کہا نہیں زاذان سے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور وہ شریک سے مروی ہے۔ مترجم: حضرت حذیفہؓ صاحب سر نبی ﷺ کہلاتے تھے اور حضرتؐ نے ان کو منافقوں کے نام بتلا دیئے تھے اور حضرت عمرؓ ان سے پوچھا کرتے تھے کہ میرا نام ان منافقوں میں تو نہیں' سبحان اللہ! یہ ان کا کمال ایمان اور غایت خوف تھا۔ جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ

مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۸۱۳ : عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ الْاٰفٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ وَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ۔

۳۸۱۳: روایت ہے اسلم سے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہؓ کو ساڑھے تین ہزار دیئے بیت المال سے اور عبداللہ بن عمرؓ کو تین ہزار تو عبداللہؓ نے کہا آپ نے اسامہؓ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی اور قسم ہے اللہ کی انہوں نے کسی مشہد خیر میں مجھ سے پیش قدمی نہ کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اس لیے کہ زیدؓ اسامہؓ کے باپ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ پیارے تھے تیرے باپ سے اور اسامہؓ زیادہ پیارے تھے ان کو تم سے سو مقدم کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر۔ ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

۳۸۱۴ : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا

۳۸۱۴: روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم زید بن حارثہؓ کو

كُنَّا نَدْعُوْا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآءِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ﴾ [الأحزاب: ٥]

حضرت ﷺ کا بیٹا کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت اتری کہ پکارو لڑکوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کرکے کہ یہ انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک۔ **ف:** یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۱۵ : عَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ اَخُوْ زَيْدٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَذَا قَالَ فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتُ رَأْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَأْيِيْ۔

۳۸۱۵: روایت ہے۔ جبلہ بن حارثہ سے جو بھائی ہیں زید بن حارثہؓ کے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کی کہ یارسول اللہؐ میرے بھائی زیدؓ کو میرے ساتھ روانہ فرمائیے آپؐ نے فرمایا وہ یہ موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جائے تو میں کب روکتا ہوں زیدؓ نے کہا یا رسول اللہ میں آپؐ کی صحبت چھوڑ کر کسی کی صحبت اختیار نہیں کرتا' جبلہ نے کہا میں نے دیکھا کہ رائے میرے بھائی کی افضل تھی میری رائے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

۳۸۱۶ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ۔

۳۸۱۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہؓ بن زید کو اس پر امیر کیا سو لوگ ان کے امیر ہونے پر طعن کرنے لگے تو آپؐ نے فرمایا تم اس کے امیر ہونے پر طعن کرتے ہو تو کیا ہوا اس کے باپ کے امیر ہونے پر بھی طعن کرتے تھے اوّل سے اور قسم ہے اللہ کی کہ وہ مستحق زیادہ تھا امارت کا اور بہت پیارا تھا میرا سب لوگوں میں اور یہ بھی یعنی اسامہؓ زیادہ پیارا ہے میرا سب لوگوں میں بعد اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند حدیث مالک بن انس کے یعنی جو اوپر عبداللہ سے مروی ہو چکی ہے۔

مَنَاقِبُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ

مناقب اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے

۳۸۱۷ : عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْلِيْ۔

۳۸۱۷: روایت ہے اسامہؓ بن زید سے کہ جب مرض شدید ہوا رسول اللہ ﷺ کا اترا میں اور چند لوگ مدینہ میں یعنی جرف سے جو ایک مقام ہے اور وہاں لشکر ان کا ٹھہرا ہوا تھا جو حضرت نے روانہ فرمایا تھا اور داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ کی زبان بند ہو چکی تھی یعنی مرض موت میں پھر آپ ﷺ نے کچھ کلام نہ کیا اور اپنا ہاتھ مجھ پر رکھتے تھے اور اٹھاتے تھے اور میں جانتا تھا کہ میرے لیے دعا کرتے ہیں۔

مترجم: اس حدیث معلوم ہو کہ مجیب الداعین اوپر ہے کہ دعا کیلئے آپ ہاتھ اوپر ہی اٹھاتے تھے اور یہی عقیدہ تھا تمام اصحاب و انبیاء کا۔

۳۸۱۸ : عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَرَادَ

۳۸۱۸: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا نبی ﷺ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ۔

نے کہ پونچھیں رینٹ اسامہؓ کی تو حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ آپؐ چھوڑ دیں میں پونچھ دیتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ ان کو دوست رکھو میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۸۱۹ : عَنْ اُسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا يَا اُسَامَةُ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ اَتَدْرِيْ مَاجَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ۔

۳۸۱۹: روایت ہے اُسامہ بن زیدؓ سے کہ میں بیٹھا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے اور اجازت مانگی اور مجھ سے کہا اے اسامہ اجازت لو ہماری نبیؐ سے میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! علیؓ اور عباسؓ اجازت چاہتے ہیں آپؐ نے فرمایا تو جانتا ہے کہ کیوں آئے ہیں میں نے عرض کی نہیں آپؐ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کیوں آئے ہیں اجازت دے انکو پھر ان دونوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! ہم اسلئے حاضر ہوئے کہ آپؐ سے دریافت کریں کہ اپنے اہل سے آپؐ کو کون زیادہ پیارا ہے آپؐ نے فرمایا فاطمہؓ بیٹی محمد کی انہوں نے کہا ہم آپ کی اولاد کو نہیں پوچھتے آپؐ کے گھر والوں سے سوال کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا گھر والوں میں مجھے وہ سب سے زیادہ پیارا ہے جس پر میں نے اور اللہ نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زیدؓ ہے پھر ان دونوں نے عرض کی انکے بعد کون پیارا ہے آپؐ نے فرمایا علیؓ بن ابی طالب، عباسؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ! آپؐ نے اپنے چچا کو سب سے آخر درجہ میں رکھا آپؐ نے فرمایا علیؓ نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔

مترجم: اور اسی طرح ایمان بھی ان کا عباسؓ سے اول ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے تھے۔

مَنَاقِبُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے

۳۸۲۰۔۳۸۲۱ : عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ۔

۳۸۲۰۔۳۸۲۱: روایت ہے جریر بن عبد اللہؓ سے کہا کہ کبھی نہ محروم رکھا مجھے کسی عطا سے رسول اللہ ﷺ نے جب سے میں ایمان لایا اور جب دیکھا مجھے آپ ﷺ نے ہنسے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے یحیٰی بن منیع نے انہوں نے معاویہ بن عمرو سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے کہا جریر نے کبھی محروم نہ کیا مجھ کو رسول ﷺ نے جب سے میں اسلام لایا۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ

مناقب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

اللّٰهُ عَنْهُمَا

تعالیٰ عنہما کے

۳۸۲۲ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَالَهُ النَّبِیُّ ﷺ مَرَّتَیْنِ۔

۳۸۲۲: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے دیکھا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی حضرت نے ان کے لیے دو بار۔

ف: یہ حدیث مرسل ہے ابوجہضم نے نہیں پایا ابن عباس کو اور نام ان کا موسیٰ بن سالم ہے۔

۳۸۲۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَالِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّؤْتِیَنِی اللّٰهُ الْحُکْمَ مَرَّتَیْنِ۔

۳۸۲۳: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے دو بار دعا کی میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے کہ عطا کرے اللہ مجھ کو حکمت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عطا کی روایت سے اور روایت کی یہ عطا نے ابن عباس سے چنانچہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا سینہ سے لگایا مجھ کو رسول خدا ﷺ نے اور فرمایا یا اللہ سکھا دے اس کو حکمت۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

۳۸۲۴۔۳۸۲۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّمَا بِیَدِیْ قِطْعَةُ اِسْتَبْرَقٍ وَلَا اُشِیْرُبِهَا اِلٰی مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّاطَارَتْ بِیْ اِلَیْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰی حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

۳۸۲۴۔۳۸۲۵: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے خواب میں کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی مخمل کا کہ مجھے جنت میں جدھر اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے لے اڑتا ہے اور میں نے بیان کیا حفصہؓ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بھائی نیک مرد ہیں یا فرمایا عبداللہؓ نیک مرد ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے

۳۸۲۶ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی فِیْ بَیْتِ الزُّبَیْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ یَا عَائِشَةُ مَا اُرٰی اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰی اُسَمِّیَهٗ فَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ وَحَنَّکَهٗ بِتَمْرَةٍ۔

۳۸۲۶: روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا رات کو زبیر کے گھر میں چراغ تو فرمایا کہ اے عائشہؓ میں یقین کرتا ہوں کہ اسماء یعنی بیوی زبیر کی جنے سو اسکا نام تم لوگ نہ رکھنا میں رکھونگا پھر ان کا نام عبداللہؓ رکھا اور کھجور چبا کر ان کے منہ میں دی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے

۳۸۲۷ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ صَوْتَهٗ فَقَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَیْسٌ قَالَ فَدَعَالِیْ

۳۸۲۷: [illegible]ت ہے انس بن مالکؓ سے کہا گزرے رسول اللہ ﷺ اور سنی میری ماں نے آواز ان کی تو عرض کی کہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپ ﷺ پر یا رسول اللہ ﷺ یہ انیس ہے پھر دعا کی میرے لیے رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعْوَاتٍ قَدْ رَاَیْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَیْنِ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِی الْاٰخِرَةِ۔

اللہ ﷺ نے تین دعائیں کی دو اس میں سے دنیا میں دیکھ چکا ہو اور تیسری کا امیدوار ہوں آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ انس بن مالک کے نبی ﷺ سے۔

۳۸۲۸-۳۸۲۹ : عَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَهٗ۔

۳۸۲۸-۳۸۲۹: روایت ہے ام سلیمؓ سے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! انس بن مالکؓ آپؐ کا خادم ہے سو اس کے لیے دعا کیجئے اللہ سے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ زیادہ کر اس کا مال اور اولاد اور برکت دے اسکو اُس میں جو تو نے اسے عنایت کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۳۰ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِیْهَا۔

۳۸۳۰: روایت ہے انسؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ کنیت رکھی میری رسول اللہ ﷺ نے ایک ساگ کے ساتھ کہ جس کو لیں چن رہا تھا اور اس ساگ کا نام حمزہ ہے اور کنیت ان کی ابوحمزہ ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے جابر بن جعفی کی روایت سے کہ وہ ابونصر سے روایت کرتے ہیں اور ابونصر کا نام خیثمہ ہے اور وہ بیٹے ہیں ابوخیثمہ کے جو بصری ہیں اور وہ انسؓ سے بہت روایت کرتے ہیں۔

۳۸۳۱ : عَنْ ثَابِتُ الْبُنَانِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ یَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّیْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّیْ اِنِّیْ اَخَذْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ جِبْرَئِیْلَ وَاَخَذَهٗ جِبْرَئِیْلُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۸۳۱: روایت ہے ثابت بنانیؒ سے کہ کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے اے ثابت تم مجھ سے علم دین حاصل کرو کہ مجھ سے زیادہ معتبر آدمی کوئی تم کو نہ ملے گا اس لیے کہ میں نے لیا ہے ان علوم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے لیا ہے جبرئیل سے اور انہوں نے رب جلیل سے۔

ف: روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے میمون ابوعبداللہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر گذری مگر اس میں یہ مذکور نہیں کہ لیا ہے ان علوم کو نبی ﷺ نے جبرئیل سے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن حباب کی روایت سے۔

۳۸۳۲ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا ذَاالْاُذُنَیْنِ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ یَعْنِیْ یُمَازِحُهٗ۔

۳۸۳۲: روایت ہے انسؓ سے کہ انہوں نے کہا اکثر مجھے نبیؐ فرماتے تھے اے دو کان والے ابواسامہؓ نے کہا یہ فرمانا آپؐ کا بطریق مزاح تھا اور لطف یہ ہے کہ باوصف مزاح کے یہ قول آپؐ کا واقعی تھا کہ ہر شخص کے دو کان ہوتے ہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

۳۸۳۳ : عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَةِ سَمِعَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَدَمَهٗ عَشْرَسِنِیْنَ وَدَعَالَهُ النَّبِیُّ ﷺ وَكَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ

۳۸۳۳: روایت ہے ابی خلدہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے ابوالعالیہ سے کہا کہ انسؓ نے احادیث سنی ہیں نبی ﷺ سے انہوں نے کہا سنا کیسا کہ انہوں نے تو حضرت کی خدمت کی ہے دس برس اور دعا کی ہے ان

يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ يَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الْمِسْكِ۔

کے لیے نبی ﷺ نے اوران کا ایک باغ تھا کہ ہر سال دومرتبہ پھل لاتا تھا اوراس میں ایک پودا تھا کہ اس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک اور انہوں نے پایا ہے انس بن مالک کو اور روایت کی ہے ان سے۔ مترجم: آنحضرت ﷺ کی دعائے خیر سے اللہ نے ان کو ایسی برکت عطا فرمائی کہ انہوں نے کہا میری زمین دوبار ہر سال بارآور ہوتی ہے اور میرا مال بہت ہے اور میری اولاد اور پوتے نواسے قریب سو کے ہیں کذا فی المشکوٰۃ۔

مَنَاقِبُ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے

۳۸۳۴۔۳۸۳۵: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَاءَ فَلَا اَحْفَظُهَا قَالَ اُبْسُطْ رِدَائَكَ فَبَسَطْتُ فَحَدَّثَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ۔

۳۸۳۴۔۳۸۳۵: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ عرض کی میں نے یارسول اللہ ﷺ آپؐ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں اور یاد نہیں رہتیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی چادر پھیلاؤ اور سو پھیلائی میں نے اپنی چادر اور آپ ﷺ نے بہت حدیثیں فرمائیں کہ میں اس میں سے کچھ نہ بھولا اور یہ معجزہ آپ ﷺ کا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابوہریرہؓ سے۔

۳۸۳۶: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عِنْدَهُ ثُمَّ اَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَى قَلْبِي قَالَ فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ۔

۳۸۳۶: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہا حاضر ہوا میں نبی کی خدمت میں اور پھیلا دی میں نے اپنی چادر انکے پاس اور آپ ﷺ نے اس کو اکٹھا کر کے میرے دل پر رکھ دیا اس دن سے میں کچھ نہ بھولا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۸۳۶: (ل) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْتَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَحْفَظَنَا لِحَدِيثِهِ۔

۳۸۳۶ (ل): روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا تم ہم سے زیادہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر رہنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ ان کی حدیثوں کو یاد رکھنے والے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۸۳۷: عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَيْتَ هٰذَا الْيَمَانِيَّ يَعْنِي اَبَا هُرَيْرَةَ اَهُوَ اَعْلَمُ بِحَدِيثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكُمْ نَسْمَعُ مِنْهُ مَالَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ اَوْ يَقُوْلُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ يَقُلْ قَالَ اَمَّا اَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهُ كَانَ مِسْكِينًا لَا شَيْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَدُهُ مَعَ يَدِ

۳۸۳۷: روایت ہے مالک بن ابی عامرؓ سے کہ انہوں نے کہا آیا ایک شخص طلحہ بن عبید اللہؓ کے پاس اور اس نے کہ اے ابومحمد دیکھے تو اس مردِ یمانی یعنی ابوہریرہؓ کو کیا وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث تم سے زیادہ جانتا ہے کہ ہم اس سے بہت حدیثیں سنتے ہیں کہ تم سے نہیں سنتے کیا وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ لگا دیتا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں بے شک اس نے بہت سی حدیثیں سنی ہیں حضرت ﷺ سے کہ ہم نے نہیں سنیں اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ مسکین تھے یعنی اصحابِ صفہ سے اور مہمان رہتے تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ ہاتھ ان کا ساتھ پڑتا تھا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنَّا نَحْنُ اَهْلَ بُيُوْتَاتٍ وَغِنًى وَكُنَّا نَاْتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ لَا اَشُكُّ اِلَّا اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ نَسْمَعْ وَلَا تَجِدُ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ يَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ يَقُلْ۔

کے یعنی کھانے پینے میں اور ہم گھر بار والے لوگ تھے اور مالدار اور ہم حاضر ہوتے تھے حضرت ﷺ کی خدمت میں صبح و شام اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس نے سنی ہیں رسول اللہ ﷺ سے بہت حدیثیں کہ ہم نے نہیں سنیں اور تو کسی نیک مرد کو نہ پائے گا کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے اور روایت کی یونس بن بکیر وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے۔

۳۸۳۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ۔

۳۸۳۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے عرض کی کہ بنی دوس سے آپ ﷺ نے فرمایا میں نہ جانتا تھا کہ دوس میں کوئی نیک مرد ہوگا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے۔

۳۸۳۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَالِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِيْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْفِيْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ۔

۳۸۳۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ لایا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کھجوریں اور عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں برکت کی دعا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جمع کر کے اس میں برکت کی دعا کی اور مجھ سے فرمایا کہ اس کو اپنے توشہ دان میں رکھ اور جب اس میں سے لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لو اور اس کو جھاڑ و مت تو میں نے اس میں کتنے ہی ٹوکرے اللہ کی راہ میں خرچ کئے اور اس میں سے ہم کھاتے تھے اور لوگوں کو کھلاتے تھے اور میری کمر سے وہ تھیلی کبھی جدا نہ ہوتی یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے وہ گر گئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے سوا اس سند کے۔ مترجم: یہ حضرت کی دعا کی برکت تھی کہ برسوں تک تھیلی میں سے کھاتے رہے اور کھلاتے رہے اور کئی بار وسق کے وسق اس میں سے خرچ کیے مگر تمام نہ ہوا اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑھے تین سیر کے ہے اور اکثر تبرکات آنحضرت ﷺ کے حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت تک دنیا سے مفقود ہو گئے چنانچہ وہ تھیلی اور حضرت کی انگوٹھی کہ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے کنویں میں گر گئی۔

۳۸۴۰ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِّيْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَا تَفْرَقُ مِنِّيْ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ اَرْعٰى

۳۸۴۰: روایت ہے عبداللہ بن ابی رافعؓ سے کہ میں نے پوچھا ابو ہریرہؓ سے کہ آپ کی کنیت ابو ہریرہؓ کیوں ہوئی انہوں نے کہا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو میں نے کہا ہاں تم سے ڈرتا ہوں انہوں نے کہا میں اپنے گھر والوں کی

غَنَمَ اَهْلِيْ وَكَانَتْ لِيْ هُرَيْرَةٌ صَغِيْرَةٌ فَكُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِيْ شَجَرَةٍ فَاِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِيَ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ۔

بکریاں چراتا تھا اور میری ایک بلّی تھی چھوٹی سی اور میں اسکو رات درخت پر بٹھا دیتا تھا اور جب چرائی پر جاتا اور اس سے کھیلتا سو لوگوں نے میری کنیت ابو ہریرہ رکھ دی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۸۴۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّيْ اِلَّا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ۔

۳۸۴۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ کوئی حدیث یاد نہیں رکھتا رسول اللہ ﷺ کی مگر عبداللہؓ بن عمروؓ کہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔

مترجم: حضرت ابو ہریرہؓ بڑے کثیر الروایۃ ہیں اور قوی الحافظ اور رسول خدا ﷺ کے خادم خاص تھے رات دن احادیث یاد کرتے حضرت نے ان کو اسی وجہ سے اول شب میں وتر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور اصحاب صفہ میں تھے نہ مال نہ متاع نہ راس مال' دن رات صرف احادیث نبویہ یاد کرنا ان کا شغل تھا رضی اللہ عنہ۔

مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے

۳۸۴۲ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَاهْدِبِهٖ۔

۳۸۴۲: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ اصحاب رسول اللہؐ میں تھے کہ نبی کریم ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے دعا کی یا اللہ اسکو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کر دے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

۳۸۴۳ : عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِبِهٖ۔

۳۸۴۳: روایت ہے ابو ادریس خولانی سے کہا جب معزول کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو حمص کی حکومت سے اور حاکم کیا معاویہ رضی اللہ عنہ کو تو لوگ کہنے لگے لو عمیر رضی اللہ عنہ معزول ہوئے اور معاویہ رضی اللہ عنہ حاکم ہوئے سو عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو کچھ نہ کہو مگر اچھی بات' کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ! ہدایت کر معاویہ رضی اللہ عنہ سے لوگوں کو۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ

مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے

۳۸۴۴ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔

۳۸۴۴: روایت ہے عقبہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان ہوئے لوگ اور مؤمن ہوئے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی ایمانِ قلبی اللہ نے ان کو عنایت فرمایا جس کا درجہ اسلام سے اوپر ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے کہ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

۳۸۴۵ : عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ

۳۸۴۵: روایت ہے طلحہؓ بن عبید اللہؓ سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِيْ قُرَيْشٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عمروؓ بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر نافع بن عمرو جمحی کی روایت سے اور نافع ثقہ ہیں اور اسناد اس کی متصل نہیں اس لیے کہ ابن ابی ملیکہ نے نہیں پایا طلحہ رضی اللہ عنہ کو۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ

مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے

۳۸۴۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلاً فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هٰذَا يَااَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ۔

۳۸۴۶: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ اترے ہم نبیؐ کے ساتھ کسی منزل میں یعنی کسی سفر میں اور لوگ نکلنے لگے ہمارے آگے سے سو نبیؐ فرمانے لگے کہ یہ کون ہے اے ابو ہریرہؓ اور میں کہنے لگا یہ فلاں شخص ہے پھر آپؐ کسی کو فرماتے کہ یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا اور کسی کو فرماتے تھے کہ یہ کیا برا بندہ ہے اللہ کا یہاں تک کہ خالد بن ولیدؓ بھی نکلے اور آپؐ نے فرمایا یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا خالد بن ولیدؓ کہا آپؐ نے کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا' خالد بن الولیدؓ ایک تلوار ہے اللہ کی تلواروں میں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہیں جانتے کہ زید بن اسلم کو سماع ہوا ابو ہریرہؓ سے اور یہ حدیث مرسل ہے میرے نزدیک اور اس باب میں ابو بکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم: فرمانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ نے سچا کیا کہ ایام خلافت عمرؓ میں حضرت خالد بن الولیدؓ سے بڑی تائید دین کی ہوئی اور فتوحات متعددہ حاصل ہوئے حقیقت میں اس ملت کی ایک تلوار تھے کہ اللہ نے کافروں کی بربادی کے لیے میان سے باہر نکالی تھی جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ

مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے

۳۸۴۷: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ حَرِيْرٌ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَا دِيْلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا۔

۳۸۴۷: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا انہوں نے ہدیہ میں آئے رسول اللہؐ کے پاس ریشمی کپڑے تو لوگ ان کی نرمی سے تعجب کرنے لگے اور نبیؐ نے فرمایا کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو بے شک رومال سعد بن معاذؓ کے جنت میں اس سے بہتر ہیں اس سے ان کا جنتی ہونا ثابت ہوا۔

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۴۸: عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اِهْتَزَّلَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

۳۸۴۸: روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور جنازہ سعد بن معاذؓ کا ان کے آگے تھا ہل گیا ان کے لیے عرش رحمٰن کا یعنی مارے خوشی کے جب روح مبارک ان کی وہاں پہنچی۔

ف: اس باب میں اسید بن حضیر سے اور ابو سعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۴۹ :عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَااَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَآئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ ۔

۳۸۴۹:روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے جب اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذؓ کا منافقوں نے کہا کیا ہلکا جنازہ ہے اس کا اور یہ طعن انہوں نے اس لیے کیا کہ سعد نے حکم کیا تھا بنی قریظہ کے قتل ونہب کا پھر جب خبر پہنچی اس کی رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ اس کو اٹھا رہے تھے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔مترجم: بنی قریظہ کے یہود ایک قلعہ میں محبوس تھے لشکرِ اسلام نے ان کو گھیرا تھا اور وہ سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور سعدؓ نے یہ حکم کیا کہ ان کے جوان مقاتلین قتل ہوں اور مال ان کا مسلمانوں میں تقسیم ہو اور عورت واطفال غلام و لونڈی بنیں اور آنحضرت ﷺ نے ان کا فیصلہ بہت پسند فرمایا اور اسی پر عمل ہوا اس پر منافقوں نے جل کر یہ طعن کیا کہ ان کا جنازہ کیسا ہلکا ہے ان احمقوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ

مناقب قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے

۳۸۵۰ :عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَعْنِيْ مِمَّايَلِيْ مِنْ اُمُوْرِهٖ۔

۳۸۵۰:روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ قیس بن سعد رسول اللہ ﷺ کے نزدیک بمنزلہ کوتوال امیر کے تھے انصاری جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا یعنی قیس حضرت ﷺ کے بہت کاموں کو بجا لاتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انصاری کی روایت سے' روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے انصاری مانند اس کے اور اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ

مناقب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے

۳۸۵۱ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ۔

۳۸۵۱:روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ کہ وہ نہ خچر پر سوار تھے نہ کسی ترکی گھوڑے پر یعنی پیدل تشریف لائے۔ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۵۲ :عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ مَرَّةً۔

۳۸۵۲:روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا مغفرت مانگی میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کی رات پچیس بار۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اونٹ کی رات سے وہ شب مراد ہے کہ جو کئی سندوں سے مروی ہے جابرؓ سے کہ وہ کسی سفر میں ساتھ تھے رسول خدا ﷺ کے اور انہوں نے اپنا اونٹ حضرتؐ کے ہاتھ بیچا اور شرط کی کہ مدینہ تک میں سوار رہوں گا اور جابرؓ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ جس رات میں نے آپؐ کے ہاتھ اونٹ بیچا اس رات حضرتؐ نے میرے لئے پچیس بار مغفرت مانگی اور جابرؓ کے والد ماجد کا عبداللہؓ بن عمرو بن حزام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے اور کئی لڑکیاں چھوڑ گئے تھے کہ جابر ان کی پرورش کرتے تھے اور ان کو خرچ دیتے تھے

اور نبی ﷺ آپ کے ساتھ ہمیشہ سلوک کیا کرتے تھے اور ان پر رحم فرمایا کرتے تھے اس وجہ سے۔ ایسی ہی مروی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں۔

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۳ : عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا وَ مِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَيَهْدِ بُهَاوَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلاَّ ثَوْبًا كَانُوْا اِذَا غَطَّوْابِهٖ رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّوْابِهٖ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْارَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ۔

مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے

۳۸۵۳: روایت ہے خبابؓ سے انہوں نے کہا ہجرت کی ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا مندی ڈھونڈنے کو اور اجر ہمارا اللہ پر ہے سو کوئی ہم میں سے ایسا مر گیا کہ اس نے اپنے اجر میں سے دنیا میں کچھ نہ کھایا اور کوئی ہم میں سے ایسا ہے کہ اس کا درخت امید بارآور ہوا اور اس میں پھل کھا رہا ہے اور مصعب بن عمیرؓ نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ چھوڑا انہوں نے کچھ مگر ایک کپڑا ایسا کہ جب ان کا سر ڈھانپتے تھے پیر کھل جاتے تھے اور جب پیر ڈھانپتے تھے سر کھل جاتا تھا سو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر رکھ دو کہ وہ ایک گھاس ہے مکہ کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابن ادریسؒ سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے خباب بن ارتؓ سے مانند اس کے۔ مترجم: یعنی بعض صحابہ مہاجرین نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ مسلمانوں کو فراغت مال کی نہ تھی اور بعضے جیسے کہ انہوں نے غنائم کثیرہ اور اموال وافرہ پائے۔

مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۴ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ۔

مناقب براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے

۳۸۵۴: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بہت سے پریشان بال غبار آلودہ دو پرانے کپڑے والے کہ جن کی طرف کوئی التفات نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ کی قسم سچی کر دے انہیں میں ہیں براء بن مالکؓ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مناقب ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ

۳۸۵۵ : عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔

مناقب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے

۳۸۵۵: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوموسیٰ! تم کو ایک آواز خوش دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں بریدہ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ

مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے

۳۸۵۶ :عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَ نَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَاعَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَةِ۔

۳۸۵۶:روایت ہے سہل بن سعد سے کہا انہوں نے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ خندق کھدواتے تھے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے تھے سو حضرت ﷺ ہمارے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا آخرت کی عیش کے سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے کہ رسولِ خدا ﷺ فرماتے تھے یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا عیش آخرت کے سو بزرگی دے انصار اور مہاجرین کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ انس سے کئی سندوں سے۔

مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهٗ

باب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں

۳۸۵۷۔۳۸۵۸ : عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِي اَوْرَاٰى مَنْ رَاٰنِي قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيٰى وَقَالَ لِيْ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتَنِيْ وَنَحْنُ نَرْجُوْا۔

۳۸۵۷۔۳۸۵۸:روایت ہے جابر بن عبد اللہؓ سے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے دوزخ کی آگ نہ لگے گی اس مسلمان کو جس نے دیکھا مجھ کو یا دیکھا اس کو جس نے دیکھا مجھ کو طلحہؓ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جابر کو اور موسیٰ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے طلحہ رضی اللہ عنہ کو اور یحییٰ نے کہا موسیٰ نے مجھے کہا کہ تم نے دیکھا ہے مجھ کو اور ہم سب امید رکھتے ہیں اللہ سے نجات کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے اور روایت کی یہ علی بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے محدثین کے موسیٰ سے۔مترجم اُمید رکھتا ہے اللہ سے نجات کی کہ اس نے خدمت کی ہے رسولِ خدا ﷺ کی حدیث مبارک کی اور پھیلایا ہے ان کی احادیث مطہرہ کو ایک قطر عالم میں اور لکھا ہے اور ترجمہ کیا ہے اس حدیث کا بھی اور یہ سب اللہ کے فضل اور توفیق سے ہے نہ اس فقیر حقیر کی سعی اور کوشش سے اور امید رکھتا ہے اس امیر المؤمنین کے لیے نجات و فلاح وفوز دارین کی جس کی دستگیری باعث ہوئی اس کے طبع ونشر کے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

۳۸۵۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمٌ بَعْدَ ذٰلِكَ تَسْبِقُ اَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ اَوْشَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ۔

۳۸۵۹: روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو اس کے بعد ہو پھر جو اس کے بعد ہو یعنی تابعین اور تبع تابعین کا پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی کے قبل قسم کھائیں گے اور قسم کے قبل گواہی دیں گے۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور عمران بن حصین اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: اس حدیث میں تین زمانوں کی خیریت حضرت نے ارشاد فرمائی اول اپنا زمانہ اور صحابہؓ کا زمانہ آپ ہی کا زمانہ ہے اس لیے کہ صحابہؓ رسول خدا ﷺ کے ہمعصر تھے اور اس کے بعد تابعین کا زمانہ اس کے بعد تبع تابعین کا اور اس کے بعد قرن رابع کی برائی اور شیوع کذب اور شہادتِ زور اور ایمان کا ذبہ اور افتراء اور فتن کی خبر دی پس مؤمن متبع کو ضرور ہے کہ دین کی سند انہیں تین زمانہ کی عادات اور مروجات کو جانے اور جو چیز ان تین زمانوں میں بلا نکیر اہل اسلام میں ہو بہتر سمجھے اور بعد اس کے جو امور مسلمانوں میں ایسے شائع ہوئے کہ اصل یا نظیر ان تین زمانوں میں نہ ہو ان کو لغو اور پوچ جانے اور ان فقہائے متقشفہ اور جہلائے متزہدہ اور فقرائے متسفہہ کے اقوال پر مغرور نہ ہو جنہوں نے بدعات کو حسنہ کہہ کے لوگوں میں پھیلا دیا اور ہزاروں تعصبات مذہبی اور نفسانیتوں کو عوام کیا بلکہ خواص کی نظروں میں ایسا جما دیا کہ انوار حقانیت باجمعہا ان کے دلوں سے منطفی ہو گئے۔ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ اور

بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تعصب مذہبی اور تصلب مشربی بھی اسی قرن رابع میں پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنا ایک نام گھڑا اور لقب جدا ٹھہرایا قبل اس کے تمامی اہل اسلام کا شعار محمدیتؐ خالصہ تھا اور احمدیتؐ مخلصہ مگر یہاں صحابہ اور تابعین کی تعریف وغیرہ جو اصولیوں نے کی ہے اور علم حدیث میں اکثر کام آتی ہے اس کا جاننا ضرور ہے سو صحابی محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے جس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے ابن الصلاح نے ایسا ہی کہا ہے اور نقل کیا ہے اس کو بخاری وغیرہ سے اور بعضوں نے کہا صحابی وہ ہے کہ جس کی مجاست طویل ہوئی رسول خدا ﷺ سے علی طریق المتبع اور صحابہؓ سب عدول ہیں کوئی ان میں ضعیف غیر معتبر نہیں اور ان میں کثیر الروایۃ سب سے زیادہ ابو ہریرہؓ ہیں کہ انہوں نے پانچ ہزار تین سو چوہتر حدیث روایت کی ہے کہ ان میں سے سوا تین سو پر شیخین متفق ہیں یعنی بخاریؒ اور مسلمؒ اور بخاریؒ نے انفراداً ترانوے حدیث روایت کی ہے اور مسلم نے ایک سو تراسی اور آٹھ سو سے زیادہ لوگوں نے ان سے حدیث سنی ہے اور وہ احفظ صحابہ تھے اور امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ ابو ہریرہؓ احفظ راویانِ حدیث تھے اپنے زمانہ میں اسناد کی اس قول کی بیہقی نے مدخل میں اور جب رسول خدا ﷺ کی وفات ہوئی اصحاب آپؐ کے جنہوں نے آپؐ سے روایت کی اور حدیثیں سنیں ایک لاکھ چودہ ہزار تھے اور ان کے طبقات میں محدثین کا اختلاف ہے بعضوں نے ان میں طبقہ کیے ہیں کہ مذکور ہیں مطولات میں اور تابعی محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ صحبت میں رہا ہو صحابی کے اور بعضوں نے کہا جس نے صحابی سے ملاقات کی اور یہی قول اظہر ہے کذا فی التدریب اور ان کے محدثین کے نزدیک پندرہ طبقے ہیں چنانچہ مذکور ہیں مطولات میں اور معلوم ہو گئی اس سے تعریف تبع تابعین کی انتہٰی۔

مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

باب: بیعت رضوان والوں کی فضیلت میں

۳۸۶۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

۳۸۶۰: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے بیعت کی درخت کے نیچے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ چھٹے سال ہجرت کے رسول خدا ﷺ دوشنبے کے روز غرہ ذی الحجہ کے چودہ سو آدمی یا کچھ کم وبیش لے کر بقصد عمرہ مدینہ سے لے کر حدیبیہ میں پہنچے اور حدیبیہ نام ہے ایک کنویں یا درخت کا کہ اس جگہ میں تھا اور اب نام ہو گیا اس مقام اور مکان حضرت کے فیض توامان میں معلوم تھا زمانہ صحابہ میں گم ہو گیا۔ غرض جب حدیبیہ میں پہنچے قریش دخول مکہ سے مانع ہوئے آپ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ روانہ فرمایا کہ قریش کو مطلع کریں کہ ہم صرف عمرہ کو

آئے ہیں نہ قتال کو اور یہاں شیطان نے خبر اڑادی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو کفار نے قتل کیا اس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت رنج ہوا اور تمام حاضرین سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیعت لی اور اللہ نے اس بیعت کو نہایت قبول فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی: لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ [الفتح : ۱۸] ترجمہ یعنی اللہ راضی ہوا ان مؤمنوں سے جو درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔

اور اس لیے اس کو بیعت الرضوان کہتے ہیں اور اللہ کی رضامندی سے حضرت نے ان کو بشارت دی کہ اس بیعت کے لوگوں کو دوزخ سے آزادی ہے۔

غرض اس بیعت میں بڑی بڑی برکات حاصل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے اِنَّا فَتَحْنَا ...... [الفتح : ۱] میں اسی کی بشارت دی بقول اکثر مفسرین۔

بَابُ فِيْ مَنْ يَسُبُّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: اصحاب کی خدمت میں جو بے ادبی کرے اس کے بیان میں

۳۸۶۱ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّاَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ نَصِيْفَهٗ.

۳۸۶۱: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہوں میرے یاروں کو اسلئے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے اگر کوئی تم میں کا احد کے برابر سونا خرچ کرے تو انکے ایک مد بلکہ آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا یعنی ثواب میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نصیفہ سے نصف مد مراد ہے روایت کی ہم سے حسنؒ بن علیؒ نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

۳۸۶۲ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ.

۳۸۶۲: روایت ہے عبداللہ بن مغفلؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے باب میں اور ان کو ہدف ملامت نہ ٹھہراؤ میرے بعد اسلئے کہ جس نے ان سے محبت رکھی اس نے میری محبت کی راہ سے ان سے محبت رکھی اور جس نے اس سے عداوت کی اس نے میری ہی عداوت کی نظر سے ان سے عداوت کی اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اس کو ضرور پکڑے گا یعنی عذاب میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۸۶۳ : عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ.

۳۸۶۳: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک داخل ہو جنت میں جس نے بیعت کی درخت کے نیچے یعنی حدیبیہ میں مگر سرخ اونٹ والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: مراد اونٹ والے سے جد بن قیس منافق ہے کہ وہ اپنا اونٹ بیعت کے وقت ڈھونڈتا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہ ہوا۔

۳۸۶۴: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ۔

۳۸۶۴: روایت ہے جابرؓ سے کہ غلام حاطبؓ کا رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حاطبؓ کی شکایت کرنے لگا اور کہا کہ یا رسول اللہ! حاطبؓ دوزخ میں داخل ہوگا آپؐ نے فرمایا جھوٹ کہا تو نے وہ دوزخ میں ہرگز نہ جائے گا اسلئے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۶۵: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۳۸۶۵: روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی صحابی میرا ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مر جائے مگر قیامت میں آئے گا وہ ان کا پیشوا اور نور ہو کر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن مسلم نے ابوطیبہ سے انہوں نے بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

۳۸۶۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ۔

۳۸۶۶: روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے اصحابؓ کو تو کہہ دو اللہ کی لعنت ہے تمہارے فساد پر۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبیداللہ بن عمر کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت میں

۳۸۶۷: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَ يَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّهَا بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يَرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَ يُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا۔

۳۸۶۷: روایت ہے مسور بن مخرمہؓ سے کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے اور وہ منبر پر تھے فرماتے تھے کہ بنی ہشام بن مغیرہؓ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی علیؓ کو بیاہ دیں سو میں اجازت نہیں دیتا، نہیں دیتا، نہیں دیتا مگر اگر ارادہ ہو ابن ابی طالب کا تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کرے اس لیے کہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے برا لگتا ہے مجھے جو اسے برا لگے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اسے ایذا ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۶۷: عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ اَحَبَّ النِّسَاءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنَ

۳۸۶۸: روایت ہے بریدہؓ سے کہ انہوں نے کہا سب سے زیادہ پیاری عورتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاطمہؓ تھیں اور مردوں میں

الرِّجَالِ عَلِيٌّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِىْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ۔

حضرت علیؓ۔ ابراہیم نے کہا یعنی اپنے اہل بیت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۸۶۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ اَبِىْ جَهْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّىْ يُؤْذِيْنِىْ مَا اٰذَا هَا وَيُنْصِبُنِىْ مَا اَنْصَبَهَا۔

۳۸۶۹: روایت ہے عبداللہ بن زبیرؓ سے کہ حضرت علیؓ نے ذکر کیا ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کا اور نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ فاطمہؓ میرا جگر گوشہ ہے اذیت دیتا ہے مجھے جو اسی اذیت دے اور تعب میں ڈالتا ہے مجھے جو اسے تعب میں ڈالے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی طرح کہا ایوب نے کہ روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسور سے اور احتمال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو اس کو اور روایت کی عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے لیث کی روایت سے۔

۳۸۷۰ : عَنْ زَيْدِبْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسَلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ۔

۳۸۷۰: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ سے کہ میں لڑنے والا ہوں اس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا ہوں اس سے جس سے تم ملو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور صبیح مولیٰ ام سلمہؓ کے کچھ معروف نہیں ہیں۔

۳۸۷۱ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِىْ وَحَامَّتِىْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْ هُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ۔

۳۸۷۱: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی ﷺ نے ایک چادر اوڑھا دی امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور علیؓ اور فاطمہؓ پر، پھر فرمایا یا اللہ! یہ لوگ میرے گھر والے ہیں اور خاص لوگ ہیں میرے سو تو ان کی نجاست دور کر دے اور پاک کر دے ان کو بخوبی یعنی اخلاقِ حسیبہ اور عاداتِ رذیلہ سے دُور رکھ۔ سو ام سلمہؓ نے عرض کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں اے رسول اللہ ﷺ کے آپ ﷺ نے فرمایا تم خیر پر ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ احسن ہے ان روایتوں میں جو مروی ہیں اس باب میں اور اس باب میں انس اور عمرو ابن ابی سلمہ اور ابی الحمراء سے بھی روایت ہے۔

۳۸۷۲۔۳۸۷۳ : عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِىْ قِيَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِىْ مَجْلِسِهٖ

۳۸۷۲۔۳۸۷۳: روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے کہ انہوں نے کہا نہیں دیکھا میں نے چال اور چلن اور خصلت اور عادت میں اور اٹھنے بیٹھنے میں مشابہ رسول اللہ ﷺ کا حضرت فاطمہؓ سے زیادہ جو بیٹی تھیں آپ ﷺ کی اور حضرت ﷺ کی یہ عادت تھی کہ جب وہ آتیں آپ ﷺ کھڑے ہوتے یعنی محبت کی راہ سے اور ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ میں بٹھاتے اور حضرتؓ بھی جب اُن کے پاس تشریف لے جاتے

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَاَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ مِنْ اَعْقَلِ نِسَاءِ نَا فَاِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ حِيْنَ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ اَكْبَبْتِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَتْ اِنِّيْ اِذَنْ لَبَذِرَةٌ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَسْرَعُ اَهْلِهِ لُحُوْقًابِهِ فَذَاكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں اور بوسہ لیتیں آپ ﷺ کا اور بٹھاتیں آپ ﷺ کو اپنی جگہ میں پھر جب حضرت ﷺ بیمار ہوئے حضرت فاطمہؓ آئیں اور آپ ﷺ پر گر پڑیں اور بوسہ لیا آپ ﷺ کا پھر اپنا سر اٹھایا اور رونے لگیں پھر آپ ﷺ پر گر پڑیں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں سو پہلے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ عقل والی ہیں مگر ان کے ہنسنے پر سمجھی کہ وہ بھی آخر عورت ہی تو ہیں یعنی یہ کونسا موقع ہنسنے کا ہے پھر جب حضرت ﷺ کی وفات ہوئی میں نے اسے پوچھا کہ کیا سبب تھا اس کا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم گریں حضرت ﷺ پر اور سر اٹھا کر رونے لگیں پھر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں انہوں نے کہا میں نے حضرت ﷺ کی حیات میں یہ بھید چھپایا کہ افشائے راز آپ ﷺ کا مناسب نہیں۔ بات یہ تھی کہ پہلے آپؐ نے مجھے خبر دی کہ ان کا انتقال ہونے والا ہے اس مرض میں پھر مجھے خبر دی کہ انکے گھر والوں میں سب سے اوّل میں اُن سے ملوں گی اس پر میں ہنسی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے۔

۳۸۷۴ : عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا۔

۳۸۷۴: روایت ہے جمیع عمیر تیمیؒ سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس اور پوچھا میں نے ان سے کہ کون شخص زیادہ پیارا تھا رسول اللہ ﷺ کو؟ انہوں نے فرمایا فاطمہؓ میں نے کہا مردوں سے انہوں نے فرمایا ان کا شوہر یعنی حضرت علیؓ اور پھر فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ میں خوب جانتی ہوں کہ وہ بڑے روزہ رکھنے والے اور تہجد پڑھنے والے تھے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

۳۸۷۵....۳۸۷۹ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُ عَائِشَةُ فَقُوْلِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ النَّاسَ يُهْدُوْنَ اِلَيْهِ اَيْنَ مَا كَانَ فَذَكَرَتْ

۳۸۷۵ تا ۳۸۷۹: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ لوگ دیکھتے تھے باری حضرت عائشہؓ کی کہ جس دن رسول اللہ ﷺ ان کے یہاں ہوتے اسی دن ہدیہ لاتے تو کہا حضرت عائشہؓ نے کہ میری سوتیں سب جمع ہوئیں ام سلمہؓ کے گھر اور سب نے کہا اے ام سلمہؓ لوگ اپنے ہدایا بھیجنے کو حضرت عائشہؓ کی باری ڈھونڈتے ہیں اور ہم سب ارادہ رکھتے ہیں خیر کا جیسا کہ ارادہ رکھتی ہیں عائشہؓ سو تم اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کرو کہ

ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ فَاَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ اِلَيْهَا فَاَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَوَاحِبَاتِيْ قَدْ ذَكَرْنَ اَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاْمُرِ النَّاسَ يَهْدُوْنَ اَيْنَ مَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ مَااُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرِهَا وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا۔

آپ ﷺ حکم دیں لوگوں کو کہ وہ ہمیشہ آپ ﷺ کو ہدیہ بھیجا کریں حضرت جہاں کہیں ہوں سو ذکر کیا اس کا ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ نے کچھ خیال نہ کیا' پھر دوبارہ کہا جب آپ ﷺ تشریف لائے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری سوتیں ذکر کرتی ہیں کہ لوگ اپنے ہدیے حضرت عائشہؓ ہی کی باری میں روانہ فرماتے ہیں سو آپ ﷺ لوگوں کو حکم فرمائیے کہ وہ ہدیہ بھیجا کریں آپ ﷺ کو جہاں کہیں ہوں پھر تیسری بار آپ ﷺ نے عرض کی آپؐ نے فرمایا اے ام سلمہؓ تم مجھے (حضرت) عائشہؓ کے بارے میں مت ستاؤ اس لیے کہ مجھ پر کسی عورت کے لحاف میں وحی نہ اتری سوا حضرت عائشہؓ کے یعنی محبت میری ان سے دنیا کے لیے نہیں بلکہ وہ اللہ کے نزدیک بھی مقبول ہے اور بعضوں نے اس حدیث کو حمادؒ سے انہوں نے ہشامؒ سے انہوں نے اپنے باپ عروہؒ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عوف سے وہ رمیثہ سے وہ ام سلمہ سے کچھ مضمون اس کا اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ہشام بن عروہ سے اور اس میں روایات مختلف ہیں اور روایت کی سلیمان بن ہلال نے ہشام بن عروہ سے حماد بن زید کی روایت کے مانند۔

۳۸۸۰ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

۳۸۸۰: روایت ہے عائشہؓ سے کہ جبرئیل علیہ السلام ایک پارہ حریر پران کی تصویر نبی ﷺ کے پاس لائے یعنی قبل نکاح کے اور فرمایا کہ یہ آپ ﷺ کی بیوی ہیں دنیا آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمروؓ سے اسی اسناد سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے عائشہ سے اور روایت کی ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں کا۔

۳۸۸۱ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يُقْرِئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰى لَا نَرٰى۔

۳۸۸۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے عائشہؓ یہ جبرئیل ہیں کہ تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی آپ ﷺ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۸۲ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ يَقْرَئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةٌ۔

۳۸۸۲: روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جبرئیل تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۸۳ : عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا۔

۳۸۸۳: روایت ہے ابوموسیٰ سے انہوں نے کہا جب ہم لوگ اصحاب رسول اللہؐ پر کوئی حدیث مشکل ہوتی اور عائشہؓ سے پوچھتے تو اس کا ایک علم پاتے ان کے پاس۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۸۸۴۔۳۸۸۵ :عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اسْتَعْمَلَہٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا۔

۳۸۸۴۔۳۸۸۵: روایت ہے کہ عمرو بن عاصؓ کو نبیؐ نے ایک لشکر پر امیر کیا اور انہوں نے کہا جب میں آیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون شخص زیادہ پیارا ہے آپ کو؟ آپ نے فرمایا عائشہؓ میں نے عرض کی مردوں میں فرمایا ان کا باپ یعنی ابوبکرؓ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۸۶ :عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا۔

۳۸۸۶: روایت ہے عمرو بن عاصؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون شخص آپ ﷺ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ انہوں نے عرض کی مردوں میں آپ ﷺ نے فرمایا ان کا باپ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اسماعیل کی روایت سے کہ وہ قیسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۸۸۷ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

۳۸۸۷: روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فضیلت عائشہؓ کی ساری عورتوں پر ایسی ہے جیسے فضیلت گوشت اور روٹی کو تمام کھانوں پر۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابوموسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر کی کنیت ابوطوالۃ الانصاری مدنی ہے اور وہ ثقہ ہیں۔

۳۸۸۸ :عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَۃَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ اَغْرُبْ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا اَتُؤْذِیْ حَبِیْبَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔

۳۸۸۸: روایت ہے عمروؓ بن غالب سے کہ ایک شخص نے عمارؓ بن یاسر کے آگے حضرت عائشہؓ کو کچھ کہا تو عمارؓ نے فرمایا جا مردود بدتر تو رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو ایذا دیتا ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۸۹ : عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادِ الْاَسَدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ یَقُوْلُ ھِیَ زَوْجَتُہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَعْنِیْ عَائِشَۃَ۔

۳۸۸۹: روایت ہے عبداللہؓ بن زیاد اسدی سے کہ کہا سنا میں نے عمار بن یاسرؓ کو کہتے تھے کہ وہ بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی دنیا اور آخرت میں یعنی حضرت عائشہؓ۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۹۰ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ قِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا۔

۳۸۹۰: روایت ہے حضرت انسؓ خادم رسول اللہ ﷺ سے کہ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ کون زیادہ پیارا ہے آپ ﷺ کو لوگوں میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ لوگوں نے عرض کی کہ مردوں میں آپ ﷺ نے فرمایا ان کے باپ یعنی ابوبکرؓ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے انسؓ کی روایت سے۔ مترجم: حضرت عائشہؓ ام المومنین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا رتبہ عالی عنایت فرمایا کہ قرآن عظیم الشان میں سورۂ نور کوان کی براءت سے نور علی نور کیا کہ قیامت تک برأت اور طہارت ان کی بلکہ سائر اہل بیت کی حفاظ قراء کی زبان سے صلوٰۃ اور خطب میں پڑھی جاتی ہے اور اسی لیے علماء اسلام نے فرمایا ہے کہ طاعن حضرت عائشہؓ کا کافر و مردود ہے اس لیے کہ وہ قرآن کا منکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال تفقہ اور زہد وورع وتقویٰ عنایت فرمایا تھا اور بعد رسول خدا ﷺ کے ایک مدت مدید تک اصحاب نے ان سے احادیث رسول کی سماعت کی اور آپ بیبیوں میں حضرت کی سب سے زیادہ کثیر الروایت ہیں اور اصحاب کو جو اشکال پیش ہوتا آپ کے پاس اس کا خزانہ نکلتا اور فوراً وہ مشکلات علمیہ حل ہو جاتیں جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

فَضْلِ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب: خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

۳۸۹۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَابِيْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ۔

۳۸۹۱: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھ کو کسی بی بی پر نہ آیا حضرت ﷺ کی بیبیوں میں سے جتنا خدیجہؓ پر رشک آیا اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں ان کو پاتی اور رشک کا سبب اور کچھ نہ تھا بجز اس کے کہ حضرت ﷺ ان کو بہت یاد کرتے تھے اور بکری ذبح کرتے تھے اور ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر خدیجہؓ کی سہیلیوں کو ہدیہ دیتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۹۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَاَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيْجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا بَعْدَ مَامَاتَتْ وَ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔

۳۸۹۲: روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھ کو کسی پر نہ آیا جتنا خدیجہؓ پر اور مجھ سے تو حضرت ﷺ نے جب نکاح کیا تھا وہ انتقال فرما چکی تھیں اور رشک کا سبب یہ تھا کہ حضرت ﷺ نے ان کو بشارت دی ایک گھر کی جو ایک موتی سے بنا ہوا ہے نہ اس میں غل غپاڑا ہے نہ ایذا و تکلیف۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۹۳: عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَاءِ هَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ۔

۳۸۹۳: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ دنیا کی عورتوں میں اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے بہتر حضرت خدیجہ تھیں اور بہتر عورتوں کی اپنے زمانہ میں مریم بنت عمران ہیں۔

ف: اس باب میں انسؓ سے اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۸۹۴: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ۔

۳۸۹۴: روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کافی ہے تجھ کو جہان کی عورتوں سے مریم بنت عمران اور خدیجہؓ بنت خویلد اور فاطمہؓ بنت محمدؐ اور آسیہ بی بی فرعون کی یعنی یہ چاروں سارے جہان سے افضل ہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: یعنی یہ چاروں عورتیں مراتب کمال پر فائز ہوئیں اور اقتداء اور پیروی کے لائق ہیں اور محاسن اور مناقب ہر ایک کے بہت ہیں مریم کو اللہ نے صدیقہ فرمایا اور انکے احسان کو بیان کیا ہے اور خدیجہؓ کو اللہ اپنا سلام بھیجتا ہے اور فاطمہؓ زنانِ جنت کی سردار ہیں اور آسیہؓ فرعون کی بی بی حضرت موسیٰ پر ایمان لائی تھیں اور جب فرعون بے عون انکے ایمان لانے پر آگاہ ہوا ان کو چومیخہ کر کے دھوپ میں لٹاتا اور بھاری پتھر سینہ پر رکھتا اور سلمان نے کہا ہے کہ انکو دھوپ عذاب کرتا تھا پھر جب لوگ ان سے دور ہو جاتے فرشتے ان پر سایہ کرتے آخر جب ان کی وفات قریب ہوئی انہوں نے دعا کی: رب ابن لی عندك بیتا فی الجنة و نجنی من فرعون و عمله و نجنی من القوم الظلمین۔ یعنی یا اللہ بنا میرے لیے جنت میں اپنے نزدیک ایک گھر اور نجات دے مجھے فرعون سے اور اس کے کاموں سے نجات دے مجھے ظالم لوگوں سے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا کہ جنت میں انہوں نے اپنا گھر دیکھ لیا اور اور حسن اور ابن کیسان سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت کی طرف اٹھا لیا کہ وہ اس میں کھاتی پیتی ہیں اور فرعون کے عمل سے شرک مراد ہے جیسے ظالموں سے موذی مشرک مراد ہیں غرض ایمان کامل اور صبر اور ثبات نے ان کو ایسے درجاتِ عالیہ پر پہنچایا۔ جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

فِیْ فَضْلِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب: آنحضرت ﷺ کی بیبیوں کی فضیلت میں

۳۸۹۵ : عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةٌ لِبَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ فَسَجَدَ قِیْلَ لَهٗ اَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ اَلَیْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَیْتُمْ اٰیَةً فَاسْجُدُوْا فَاَیُّ اٰیَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذِهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ۔

۳۸۹۵: روایت ہے عکرمہؓ سے کہ ابن عباسؓ سے کہا گیا نماز صبح کے بعد کہ فلاں بیوی نے نبی ﷺ کی انتقال فرمایا تو وہ سجدہ میں گر پڑے لوگوں نے کہا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں انہوں نے کہا حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو سو کونسی آیت بڑی ہے حضرت ﷺ کی بیبیوں کے جانے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۸۹۶ : صَفِیَّةُ بِنْتُ حُیَیٍّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ بَلَغَنِیْ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ اَلَا قُلْتِ وَكَیْفَ تَكُوْنَانِ خَیْرًا مِّنِّیْ وَزَوْجِیْ مُحَمَّدٌ وَاَبِیْ هَارُوْنُ وَعَمِّیْ مُوْسٰی وَ كَانَ الَّذِیْ بَلَغَهَا اَنَّهُمْ قَالُوْا نَحْنُ اَكْرَمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَ قَالُوْا نَحْنُ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهٖ۔

۳۸۹۶: روایت ہے صفیہؓ جو بیٹی ہیں حیی کی انہوں نے کہا میرے پاس رسول اللہ ﷺ آئے اور حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ سے مجھے ایک بات پہنچی تھی کہ وہ میں نے آپ ﷺ سے ذکر کی آپ ﷺ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ دونوں مجھ سے بہتر کیونکر ہوں گی اس لیے کہ شوہر میرے محمد ﷺ ہیں اور باپ میرے ہارون ہیں اور چچا میرے موسیٰ علیہ السلام ہیں اور وہ بات یہ تھی کہ حضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ ہماری آبرو حضرتؐ کے نزدیک زیادہ ہے صفیہؓ سے اس لیے کہ ہم پہلے تو بیبیاں ہیں نبیؐ کی اور دوسرے بیٹیاں ہیں اس کے چچا کی۔

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہاشم کوفی کی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ ایسی قوی نہیں۔ مترجم: صفیہؓ کا نسب یہ ہے صفیہؓ بنت حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن

النضیر ابن الخام بن تاخوم اور بعضوں نے تخوم اور بعضوں نے نخوم کہا اور اول قول یہود کا ہے اور اپنی زبان سے خوب واقف ہیں اور یہ لوگ بنی اسرائیل سے ہیں لاوی بن یعقوب کے نواسوں سے پھر اولاد سے ہارون بن عمران کے جو بھائی ہیں موسیٰ علیہ السلام کے اور اسی لیے حضرت نے حضرت ہارون کو ان کا باپ اور حضرت موسیٰ کو ان کا چچا فرمایا اور صفیہؓ کی ماں برہ بنت سموال ہیں کہ وہ بیوی تھیں سلام بن مشکم یہودی کی پھر اس کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کی اور وہ دونوں شاعر تھے اور کنانہ خیبر کے دن مقتول ہوا اور انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے جب خیبر فتح کیا اور قیدیوں کو اکٹھا کیا دحیہؓ بن خلیفہ آئے اور انہوں نے حضرت سے ایک لونڈی مانگی آپ نے فرمایا جاؤ ایک لونڈی لے لو انہوں نے صفیہ کو لیا اور لوگوں نے حضرت سے عرض کیا یہ سردار ہیں قریظہ اور نضیر کی اور یہ آپ ہی کے لائق ہیں' حضرت نے دحیہؓ سے فرمایا تم اور لونڈی لے لو ان کو حضرت نے پسند کیا اور ان کو پردہ میں رکھا اور نکاح کیا ان سے اور آزاد کیا اور ان کے لیے باری مقرر کی اور وہ بڑی عقل مند بی بی تھیں۔

اور اسحاق بن یسار سے مروی ہے کہ جب فتح کیا رسول خدا ﷺ نے قموص کو جو قلعہ تھا ابن ابی الحقیق کا صفیہؓ بنت حیی کو لائے اور ان کے ساتھ ایک چچیری بہن بھی تھی اور ان دونوں کو بلالؓ لے کر یہود کے مقتولین پر سے گزرے تو جب ان کو اس چچیری بہن نے دیکھا اپنا منہ پیٹنے لگی اور چیختی ہوئی اپنے سر پر خاک ڈالنے لگی اور حضرت نے فرمایا کہ اس شیطانی کو میرے آگے سے دور کرو اور صفیہ کے لیے یہی حکم فرمایا کہ ہمارے پیچھے جگہ دو اور آنحضرت ﷺ کا کپڑا ان کو اڑھا دیا اور لوگوں نے جان لیا کہ حضرت نے ان کو اپنے واسطے پسند فرمایا اور بلالؓ سے آپ نے فرمایا کہ اے بلالؓ کیا تمہارے دل سے رحم نکل گیا کہ تم عورتوں کو ان کے مقتولین پر سے لے کر چلے اور صفیہؓ نے اس سے پیشتر خواب دیکھا تھا کہ ایک چاند ان کی گود میں اتر آیا ہے اور جب یہ خواب اپنے باپ سے بیان کیا اس نے ایک طمانچہ ان کے منہ پر ایسا مارا کہ اس کا نشان ان کے چہرہ پر ہو گیا اور کہا کہ تو ایسی سرفراز ہوگی کہ بادشاہِ عرب تک پہنچ جائے گی اور وہ نشان ان کے چہرہ پر جب تک تھا کہ وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپؐ نے اس کا سبب پوچھا اور انہوں نے سب کیفیت خواب کی بیان کی۔

اور انسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے صفیہؓ کو آزاد کیا اور آزادی کو ان کا مہر ٹھہرایا اور اس حدیث سے جائز ہوا عتق کا مہر قرار دینا اور محدثین کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے جیسے اور احادیث کثیرہ کے وہ مخالف ہیں اور وفات حضرت صفیہؓ کی سن چھتیس ہجری میں ہے اور بعضوں نے پچاس ہجری کہی ہے۔ جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

۳۸۹۷ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاِنَّكِ لَا بْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ نَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اِتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ۔

۳۸۹۷: روایت ہے انسؓ سے کہ صفیہؓ کو خبر پہنچی کہ حفصہؓ نے ان کو یہودی کی بیٹی کہا اور صفیہؓ رونے لگیں اور حضرت ﷺ تشریف لائے اور وہ رو رہی تھیں سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو انہوں نے عرض کی کہ حفصہؓ نے مجھے یہودی کی لڑکی کہا تو حضرت ﷺ نے فرمایا تو نبی کی لڑکی ہے اور چچا تیرا بھی نبی ہے اور نکاح میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے وہ پھر تجھ پر کیا فخر کرتی ہے پھر فرمایا ڈر اللہ سے اے حفصہؓ

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

۳۸۹۸ : عن اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا

۳۸۹۸: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس سال مکہ فتح

فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ۔

ہوا حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور ان کے کان میں کچھ کہا کہ وہ رودیں پھر کچھ کہا کہ ہنس دی پھر جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی میں نے پوچھا ان کے رونے اور ہنسنے کا سبب تو انہوں نے کہا مجھے حضرت ﷺ نے اپنی وفات کی خبر دی سو میں رونے لگی پھر خبر دی کہ میں جنت کی سب عورتوں کی سردار ہوں سوا مریم کے سو میں ہنس پڑی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

۳۸۹۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِیْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ۔

۳۸۹۹: روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر تم میں وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک رکھے اور میں تم سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنے والا ہوں اپنے گھر والوں سے اور جب کوئی تم میں کا مر جائے تو اسے چھوڑ دو اس کی برائی نہ یاد کرو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ ہشام بن عروہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلاً۔

۳۹۰۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ شَيْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْهِمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِیُّ ﷺ فَانْتَهَيْتُ اِلٰی رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِیْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَتَثَبَّتُّ حِيْنَ سَمِعْتُهَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ دَعْنِیْ عَنْكَ فَقَدْ اُوْذِیَ مُوْسٰی بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

۳۹۰۰: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے یاروں میں کوئی کسی کی برائی مجھ تک نہ لائے اس لیے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جب ان کی طرف نکلوں تو صاف سینہ ہو میرا یعنی بے کینہ کہا عبداللہؓ نے کہ ایک بار حضرت ﷺ کے پاس کچھ مال آیا اور آپ ﷺ نے اس کو بانٹا تو میں دو شخصوں کے پاس پہنچا کہ وہ کہہ رہے تھے اللہ کی قسم اس تقسیم سے محمد ﷺ کو نہ رضائے الٰہی مطلوب ہے نہ خوبی آخرت پس برا جانا میں نے جب میں نے سنا اس کو تو آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میں نے ان کو خبر دی تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنی مارے غضب کے پھر فرمایا تم مجھے جانے دو اس لیے کو موسیٰ اس سے زیادہ ستائے گئے اور صبر کیا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی سند میں ایک مرد بڑھ گیا ہے روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ولید بن ابی ہشام سے انہوں نے زید بن زائدہ سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

فَضْلُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

فضیلت ابی بن کعبؓ کی

۳۹۰۱: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ

۳۹۰۱: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ میں تم کو قرآن سناؤں پھر پڑھا آپ ﷺ

عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ : ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ [البينة :١] وَقَرَأَ فِيْهَا اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِيَّةُ مَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهُ وَقَرَأَ عَلَيْهِ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَا بْتَغٰى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهٗ ثَانِيًا لَا بْتَغٰى اِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا تُرَابٌ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

نے ان کے آگے لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور پڑھا اس میں ان الذین سے یکفروہ تک یعنی دین اللہ کے نزدیک ایک طرف کی ملت ہے نہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو نیکی کرے گا رد نہ کی جائے گی یعنی اس کا بدلہ پائے گا اور پڑھا آپ ﷺ نے لو ان سے آخر تک یعنی اگر آدمی کا ایک جنگل پھرا ہوا ہو مال سے تو بھی دوسرا ڈھونڈتا ہے اور اگر دو جنگل ہوں تو تیسرا طلب کرتا ہے اور آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا مگر مٹی سے یعنی قبر کی اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جو توبہ کرے یعنی قناعت عنایت فرماتا ہے اس کو جو قناعت کرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بھی اور روایت کی ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بن کعبؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں اور روایت کی قتادہ نے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں مترجم: حقیقت میں انسان ایسا حریص ہے کہ کسی طرح مال و متاع دینوی سے سیر نہیں ہوتا بجز خاک گور کے کسی شاعر نے اسی مضمون کو نظم کیا ہے ؎

گفت چشم تنگ دنیا دار را ☆ یا قناعت پر کند یا خاک گور

اور دوسرے نے کہا ہے ؎

کاسۂ چشم حریصاں پر نشد ☆ تا صدف قانع نشد پر در نشد

فَضْلُ الْقُرَيْشِ وَالْاَنْصَارِ

باب: انصار و قریش کی فضیلت میں

۳۹۰۲ :عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ۔

۳۹۰۲: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے اگر ہجرت دین میں نہ ہوتی تو میں ایک مرد انصاری ہوتا اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا کھائی میں چلیں تب بھی انکے ساتھ رہوں یعنی انکی رفاقت نہ چھوڑوں۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے۔

۳۹۰۳ : عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَاَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ فَقُلْنَا لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ اِيَّايَ حَدَّثَ۔

۳۹۰۳: روایت ہے عدی بن ثابتؓ سے وہ روایت کرتے ہیں براء بن عازبؓ سے کہ انہوں نے سنا نبی سے یا کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی ﷺ نے انصار کے حق میں کہ نہیں دوست رکھتا ہے ان کو مومن اور نہیں بغض رکھتا ان سے مگر منافق اور جو ان کو دوست رکھے اللہ اس کو دوست رکھے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ ان سے بغض رکھے سو لوگوں نے عدیؓ سے کہا کہ تم نے سنی ہے یہ حدیث براءؓ سے انہوں نے کہا ہاں براءؓ نے مجھ ہی سے تو بیان کی۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے۔

۳۹۰۴ :عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۳۹۰۴: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا چند لوگوں کو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هَلُمَّ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِ كُمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْنَ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَ شِعْبَهُمْ۔

انصار کے اور فرمایا کہ تم میں کوئی غیر تو نہیں انہوں نے عرض کی کہ کوئی غیر نہیں مگر ایک بھانجا ہمارا آپ ﷺ نے فرمایا بھانجا قوم کا قوم میں داخل ہے پھر فرمایا کہ قریش اپنی نئی جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور انہوں نے مصیبت بھی پائی ہے یعنی قتل و اسر وغیرہ اور میں چاہتا ہوں کہ کچھ ان کی دل شکنی کا علاج کروں اور ان کا دل پر جاؤں یعنی اس لیے مالِ غنیمت میں سے میں نے ان کو کچھ دیا ہے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ لوگ دُنیا لے کر اپنے گھر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم راضی ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر لوگ کسی نالی میں یا کسی پہاڑ کی گھاٹی میں چلیں اور انصار اور نالی اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار ہی کا ساتھ دوں۔ **ف**: یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۹۰۵ :عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيْهِ فِيْمَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَهْلِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَا اُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ۔

۳۹۰۵: روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ انہوں نے لکھا انس بن مالک کو ایک خط تعزیت کا جب ان کے گھر والوں اور چچا کی اولاد سے کچھ لوگ کام آئے تھے دن حرہ کے اور اس میں یہ لکھا تھا کہ میں تم کو ایک بشارت دیتا ہوں اللہ کی طرف سے کہ سنی ہے میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرمایا آپؐ نے یا اللہ بخش دے انصار کو اور انکی اولاد کو اور انکی اولاد کی اولاد کو یعنی تین پشتوں تک سب کی مغفرت کے لیے آپ ﷺ نے دعا دی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ قتادہ نے نضر بن انس سے انہوں نے زید بن ارقم سے۔

۳۹۰۶ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ۔

۳۹۰۶: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ابوطلحہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہ سلام کہہ دو میرا تم اپنی قوم کو کہ ان کو میں پرہیزگار اور صابر جانتا ہوں۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے۔

۳۹۰۷ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَ اِنَّ كَرِشِي الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ۔

۳۹۰۷: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگاہ ہو کر میرے جامدانی کہ جس کی طرف میں لوٹ کر آتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میرے راز دار اور امین انصار ہیں سو معاف کر دو ان کی برائیوں کو بروں سے اور قبول کر لو نیکیوں کو ان کے نیکوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔ مترجم: عیبۃ جامدانی اور صندوق کو کہتے ہیں کہ جس میں کپڑے حفاظت سے رہیں آپ نے اہل بیت کو اپنی جامدانی فرمایا کہ وہ آپ کے خدمت گزار اور امانت دار تھے اور کرش جانور کے عضو کا نام ہے مثل معدہ کے آپ نے انصار کو کرش یعنی جیسے معدہ میں طعام و غذا تیار رہتی ہے اور مجتمع ہوتی ہے پھر اس سارے بدن کو نفع پہنچتا ہے اسی طرح میں خاطر جمعی سے انصار میں ہوں کہ نہایت دیانت اور امانت سے میرے عہود اور مواثیق اور اسرار کے حافظ و نگہبان ہیں اور دل و

جان سے مجھ پر قربان ہیں۔ جزاهم الله عنا خير الجزاء اللهم اغفرلهم وارحم والحقنا بهم۔

۳۹۰۸ : اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِيْ وَاِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَا قْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ۔

۳۹۰۸: روایت ہے انس بن مالکؓ سے فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انصار معدہ میرا ہیں اور جامدانی میری اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے سو قبول کرو ان کے نیکوں سے اور معاف کرو ان کے بدوں سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۰۹ : عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔

۳۹۰۹: روایت ہے سعدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جو ارادہ کرے قریش کی ذلت کا اللہ اس کو ذلیل کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے خبر دی ہم کو عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۳۹۰۹ (ل): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔

۳۹۰۹ (ل): روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بغض رکھتا انصار سے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۱۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَ هُمْ نَوَالًا۔

۳۹۱۰: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ دعا فرمائی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یا اللہ چکھایا تو نے قریش کو اوّل عذاب یعنی قتل واسر کا اور چکھا ان کو آخر میں مزا عنایت اور رحمت کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عبدالوہاب وراق نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔

۳۹۱۱ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْاَنْصَارِ۔

۳۹۱۱: روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخش دے انصار کو اور ان کی اولاد کو اور ان کی اولاد کی اولاد کو اور ان کی عورتوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مَاجَاءَ فِيْ اَيِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

باب: انصار کے گھروں کی فضیلت میں

۳۹۱۲ : عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ اَوْ بِخَيْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَنُوْا النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ عَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْا الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ سَاعِدَةَ ثُمَّ

۳۹۱۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو انصار کی یا فرمایا انصار کے بہتر لوگوں کی لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں اے رسول اللہ کے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنی نجار ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں بنی عبدالاشہل پھر جو ان کے قریب ہیں بنی الحارث جو اولاد ہیں خزرج کی پھر جو ان سے قریب ہیں بنی ساعدہ پھر اشارہ کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دونوں ہاتھوں سے اور بند کیا انگلیوں کو اور پھر

قَالَ بِيَدَيْهِ فَقَبَضَ اَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِيْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ۔

کھولا ان کو جیسے کوئی اپنے ہاتھوں سے کچھ پھینکتا ہے اور فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں خیر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں ابواسید ساعدی سے وہ نبی ﷺ سے۔

۳۹۱۳: عَنْ اَبِيْ اُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ۔

۳۹۱۳: روایت ہے ابواسیدؓ ساعدی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار کے سب گھروں میں بہتر گھر بنی نجار کے ہیں پھر بنی عبدالاشہل کے پھر بنی الحارث بن الخزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور سب گھروں میں انصار کے خیر ہے سو سعد نے کہا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ کو کہ بے شک آپ ﷺ نے فضیلت دیدی ہم پر اور لوگوں کو تو لوگوں نے ان سے کہا کہ تم کو بھی تو فضیلت دی اپنے بہت لوگوں پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

۳۹۱۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ دِيَارِ الْاَنْصَارِ بَنُوا النَّجَّارِ۔

۳۹۱۴: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بہتر بنونجار کے گھر ہیں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۹۱۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الْاَنْصَارِ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ۔

۳۹۱۵: روایت ہے جابرؓ سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ انصار میں بہتر گھر بنو عبدالاشہل کے ہیں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ کی فضیلت میں

۳۹۱۶: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى كَانَ بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِيْ كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَدَعَا لِاَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَ صَاعِهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ۔

۳۹۱۶: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہاں تک کہ جب پہنچے ہم حرہ سقیا میں جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلّہ تھا سعد بن ابی وقاصؓ کا وہاں فرمایا آپ ﷺ نے کہ وضو کا پانی مجھے لا دو پھر وضو کر کے قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم تیرا بندہ اور دوست تھا اور اس نے دعا کی مکہ والوں کے لیے برکت کی اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں دعا کرتا ہوں مدینہ والوں کے لیے برکت دے تو ان کے مد اور صاع میں اس برکت سے دونی جو مکہ والوں کو ہے اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں اور یعنی مکہ والوں سے چوگنی برکت عنایت کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہ اور عبداللہؓ بن زید اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔

۳۹۱۷: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۱۷: روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے اور ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر اور میرے منبر کے بیچ میں ایک باغ ہے جنت کا

مَابَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔ باغوں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے' روایت کی ہم سے محمد بن کامل مروزی سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے انہوں نے کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن رباح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے میرے گھر اور منبر کے بیچ میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول خدا ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کے مگر مسجد حرام کی ایک نماز حضرت کی مسجد کی ہزار نمازوں کے برابر ہے چنانچہ ذکر کیا اس کو ابن الملک نے' یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس کے۔

۳۹۱۷ (ل) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا۔

۳۹۱۷ (ل): روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہیں مرے اس لیے کہ میں شفاعت کروں گا اس کی جو وہاں مرے۔

ف: اس باب میں سبیعہ بنت حارث بن اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے۔

۳۹۱۸ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاةً لَهٗ اَتَتْهُ فَقَالَتْ اِشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ وَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا اِلَى الشَّامِ اَرْضِ الْمَنْشَرِ وَاصْبِرِيْ لُكَاعِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰى شِدَّتِهَا وَلَاْ وَآئِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۳۹۱۸: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ تھی ایک مولاۃ ان کی امین اور کہنے لگی کہ مجھ پر زمانہ کی گردش ہے اور میں چاہتی ہوں کہ عراق کو جاؤں انہوں نے کہا شام کو نہیں جاتیں تم کہ وہ زمین ہے حشر و نشر کی اور صبر کر اے نادان اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے مدینہ کی سختی اور بھوک پر میں اس کو گواہ اور شفیع ہوں گا قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں ابوسعیدؓ اور سفیانؓ بن ابی زہیر اور سبیعہؓ اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۹۱۹ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ۔

۳۹۱۹: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے شہروں میں سب سے اخیر میں جو ویران ہوگا وہ مدینہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جنادہ کی روایت سے کہ وہ ہشام سے روایت کرتے ہیں۔

۳۹۲۰ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهٗ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ

۳۹۲۰: روایت ہے جابرؓ سے کہ ایک گنوار نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر اور اس کو بخار آیا مدینہ میں اور وہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ﷺ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں یعنی تاکہ میں مدینہ سے چلا جاؤں آپ ﷺ نے نہ مانا پھر حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ ﷺ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں پھر نہ مانا آپ ﷺ نے اور نکلا وہ گنوار سو فرمایا آپ ﷺ نے مدینہ بمنزلہ بھٹی کے ہے دور کر دیتا ہے اپنی خباثت کو اور خالص کر دیتا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَ تُنَصَّعُ طَيِّبَهَا۔

ہے پاک کو یعنی جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے مدینہ برے لوگوں کو نکال دیتا ہے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۲۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْرَاَيْتَ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا حَرَامٌ۔

۳۹۲۱: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر دیکھوں میں ہرن کو حوالی مدینہ کے چرتا ہوا تو ہرگز نہ ڈراؤں میں اس کو اس لیے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ پتھریلی زمین کے بیچ میں حرم ہے۔

ف: اس باب میں سعدؓ اور عبداللہؓ بن زید اور انسؓ اور ابو ایوبؓ اور زیدؓ بن زید اور رافعؓ بن خدیج اور جابرؓ بن عبداللہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے مانند اس کے یعنی ابو ہریرہؓ کی روایت کی مانند اور ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: محدثین اور محققین کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ بھی حرم ہے اگرچہ حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے مگر مذہب حنفیہ کا بالکل حدیث کے خلاف ہے اور ان سب صحابیوں نے جن کے نام اوپر مذکور ہوئے حرم ہونا مدینہ کا بیان فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۳۹۲۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَاجَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا۔

۳۹۲۲: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہؐ کے سامنے آیا کوہ احد کو تو آپؐ نے فرمایا یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم بھی اس کو دوست رکھتے ہیں یا اللہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں دونوں پتھریلی زمین کے بیچ کو یعنی مدینہ کو حرام ٹھہراتا ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۲۳: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُهِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ۔

۳۹۲۳: روایت ہے جریر بن عبداللہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ ان تینوں مقاموں میں جہاں تو جائے وہ تیری ہجرت کا گھر ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے اور اکیلے ابو عامر نے اس کو روایت کیا ہے۔

۳۹۲۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۳۹۲۴: روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا نہیں کہ مدینہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرے مگر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور صالح بن ابی صالح بھائی ہیں سہم بن ابی صالح کے۔

بَابُ فِيْ فَضْلِ مَكَّةَ

باب: مکہ معظمہ کی فضیلت میں

۳۹۲۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُاَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ

۳۹۲۵: روایت ہے عبداللہ بن عدیؓ سے کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو حزورہ کے اوپر کھڑے ہوئے اور فرماتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی اے مکہ تو بہتر ہے اللہ کی ساری زمین سے اور پیارا ہے ساری

اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ۔

زمین سے اللہ کو اور اگر میں نہ نکالا جاتا تو ہرگز تجھ سے باہر نہ جاتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی یونس نے زہری سے مانند اس کے اور روایت کی یہ محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث زہری کی جو ابوسلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہؓ بن عدی بن حمراء سے روایت کی ہے وہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۳۹۲۶ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَیَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ۔

۳۹۲۶: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے کہ تو کیا اچھا شہر ہے اور مجھ کو سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں سوا تیرا کہیں نہ رہتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ فِیْ فَضْلِ الْعَرَبِ

باب: عرب کی فضیلت میں

۳۹۲۷ : عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تُبْغِضْنِیْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَبْغَضُكَ وَبِكَ هَدَانِی اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِیْ۔

۳۹۲۷: روایت ہے سلمان سے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے سلمان نہ بغض رکھ تو مجھ سے کہ تیرا دین ہاتھ سے جاتا نہ رہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ سے کیونکر بغض رکھوں گا اور آپ ﷺ ہی کے سبب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض رکھے گا عرب سے تو بغض رکھے گا مجھ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو بدر بن شجاع بن ولید کی روایت سے۔

۳۹۲۸ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِیْ۔

۳۹۲۸: روایت ہے عثمان بن عفانؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو خیانت کرے عرب سے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں اور نصیب نہ ہو گی اس کو محبت میری۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن عمر احمسی کی روایت سے کہ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں اور حصین محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں۔

۳۹۲۹ :عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ رَزِيْنٍ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ الْحَرِيْرِ اِذَا مَاتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهَا اِنَّا نَرَاكِ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَایَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ رَزِيْنٍ وَ مَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ۔

۳۹۲۹: روایت ہے محمد بن ابی رزینؓ سے کہ انہوں نے روایت کی اپنی ماں سے کہ انہوں نے کہا حریر کی ماں کا یہ حال تھا کہ جب عرب میں سے کوئی مرتا تو ان کو نہایت غم ہوتا تھا لوگوں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی عرب مرتا ہے تو تم کو نہایت غم ہوتا ہے انہوں نے کہا میں نے سنا ہے اپنے مولا سے کہ وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قریب ہونے کی نشانی ہے عرب کا مرنا، محمد بن ابی رزین نے کہا مولیٰ ان کے طلحہ بن مالکؓ تھے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے۔

۳۹۳۰: عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الرِّجَالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ۔

۳۹۳۰: روایت ہے ام شریکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ بھاگیں گے دجال سے یہاں تک کہ کوہستان میں جا رہیں گے۔ ام شریکؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ عرب اس دن کہاں ہوں گے آپ ﷺ نے فرمایا وہ ان دنوں بہت کم ہوں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۹۳۱: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَامُ اَبُو الْعَرَبِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ وَحَامُ اَبُو الْحَبَشِ۔

۳۹۳۱: روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام باپ ہیں عرب کے اور یافث روم کے اور حام حبش کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافت یعنی تاء مثناۃ سے اور یفث بھی کہتے ہیں۔

فِيْ فَضْلِ الْعَجَمِ

باب: عجم کی فضیلت میں

۳۹۳۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَاَنَا بِهِمْ اَوْبِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ۔

۳۹۳۲: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس عجم کا ذکر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ان کا یا ان کے بعض کا زیادہ اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو بکر بن عیاش کی روایت سے اور صالح وہ بیٹے ہیں مہران کے مولیٰ ہیں عمرو بن حریث کے۔

۳۹۳۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔

۳۹۳۳: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے جب سورہ جمعہ اتری سو پڑھا اس کو آپ ﷺ نے پھر جب پہنچے: وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی اور لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں جو ابھی ہم سے نہیں ملے آپ ﷺ نے کچھ نہ فرمایا اور سلمان فارسی ہمارے درمیان موجود تھے پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا کہ قسم ہے اس کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں لٹکا ہوتا تو اتار لاتے اس کو چند لوگ ان میں کے یعنی فارس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ مترجم: پوری آیت سورۂ جمعہ میں یہ ہے: هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ [۲] وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ [۳] یعنی وہ اللہ ایسا ہی ہے کہ اٹھایا اس نے

اُمیوں میں سے ایک رسول ان میں کا کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت اور تھے وہ اس سے پہلے البتہ صریح گمراہی میں اور وہ لوگ ہیں کہ ابھی ان میں نہیں ملے اور وہ زبردست ہے حکمت والا یعنی اس آیت میں بشارت ہے کہ ایک اور لوگ صحابہ سے آ کر ملیں گے اور دین کی تائید میں ان کے شریک ہوں گے۔

پس حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی اس آیت میں بشارت ہے فارس کے لوگ ہیں اور حقیقت میں ایسا ہی ہوا کہ اکثر عجم کے لوگوں نے بڑی تائید لوگوں کی کی اور بڑی خدمت قرآن و حدیث کی بجالائے اور ہزاروں محدثین اور مفسرین اور مؤیدان کتاب وسنت فارس سے پیدا ہوئے۔

فِي فَضْلِ الْيَمَنِ

باب: یمن کی فضیلت میں

۳۹۳۴: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔

۳۹۳۴: روایت ہے زید بن ثابتؓ سے کہ نبیؐ نے نظر کی یمن کی طرف اور کہا کہ یا اللہ انکے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت دے یعنی اگر وہ لوگ آئیں مدینہ میں تکلیف نہ پائیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے زیدؓ بن ثابت کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمرانؒ قطان کی روایت سے۔

۳۹۳۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ۔

۳۹۳۵ روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے تمہارے پاس لوگ یمن کے اور وہ نہایت نرم دل اور رقیق القلب ہیں ایمان بھی یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن سے نکلی ہے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۳۵ (ل): عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبْشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِيَعْنِي الْيَمَنَ۔

۳۹۳۵ (ل): روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلطنت اور بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں اور اذان حبشہ میں اور امانت ازد میں یعنی یمن میں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے مانند اس کے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے زید بن حباب کی روایت سے۔ مترجم: سلطنت اور خلافت اللہ نے قریش کو ہی دی اور ائمہ قریش میں ہوئے اور اذان حبشیوں کو کہ ان کی آواز بلند ہے اور حضرت بلال مؤذن آنحضرت ﷺ کے حبشی تھے اور ایمان و حکمت کو جو یمنی فرمایا اس لیے کہ ایمان و حکمت دونوں مکہ سے نکلے ہیں اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ زمین یمن میں داخل ہے۔

۳۹۳۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَزْدُ اَسَدُاللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا يَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً۔

۳۹۳۶: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ازد مددگار ہیں اللہ کے دین کے زمین میں لوگ چاہیں گے کہ ان کو زیر کریں اور اللہ ان کی ایک نہ مانے گا اور ازدیوں کو بلند کرے گا اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ ازدی ہوتا کاش میری ماں ازدی ہوتی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی انسؓ سے اسی اسناد سے موقوفاً اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۳۹۳۷ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنْ لَّمْ تَكُنْ مِنَ الْاَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ۔

۳۹۳۷: روایت ہے انسؓ سے کہ وہ کہتے تھے اگر ہم ازدی نہ ہوں تو بھلے آدمی نہیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح۔

۳۹۳۸ : عَنْ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسَبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ۔

۳۹۳۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا اور خیال کرتا ہوں میں کہ وہ بنی قیس کے قبیلہ سے تھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ حمیر کو لعنت فرمایئے سو آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپؐ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپؐ نے مُنہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اللہ رحمت کرے حمیر کے قبیلہ پر کہ منہ میں ان کے سلام ہے اور ہاتھ میں ان کے طعام اور وہ امن وایمان والے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبدالرزاق کی روایت سے اور میناء سے اکثر منکر روایتیں مروی ہوتی ہیں۔

فِيْ غِفَارٍ وَاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

باب: غفار اور اسلم اور جہنیہ اور مزینہ کی فضیلتوں میں

۳۹۳۹ : عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيْ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ۔

۳۹۳۹: روایت ہے ابوایوب انصاریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع اور غفار اور جو ہو قبیلہ عبدالدار سے وہ میرے رفیق ہیں کوئی ان کا رفیق نہیں سوا اللہ کے' اللہ اور رسول ﷺ ان کا رفیق ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب فِيْ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ

باب: ثقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت میں

۳۹۴۰ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا۔

۳۹۴۰: روایت ہے جابرؓ سے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جلا دیا ہم کو تیروں ثقیف نے سو بددعا کیجئے ان کے لیے سو فرمایا آپ ﷺ نے یا اللہ ہدایت کر ثقیف کو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

۳۹۴۱ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ۔

۳۹۴۱: روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ انہوں نے کہا وفات ہوئی نبی ﷺ کی اور وہ برا جانتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔ ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

۳۹۴۲ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۹۴۲: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قبیلہ بنی

فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ۔ ثقیف میں ایک جھوٹا ہے ایک ہلاک کرنے والا۔

ف: روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن واقد نے انہوں نے شریک سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور عبداللہ بن عصم کی کنیت ابا علوان ہے اور وہ کوفی ہیں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے ہیں کہ روایت ہے عبداللہ بن عصم سے اور اسرائیل نے جو روایت کی انہی شیخ سے تو عبداللہ بن عصمہ کہا اور اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی روایت ہے۔

ف: حضرت کا خبر دینا صحیح ہوا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا کذاب مختار بن عبید ثقفی پیدا ہوا کہ اس نے دعویٰ نبوت کیا اور دوسرا حجاج بن یوسف ظالم کہ جس نے ہزاراں ہزار صالحین اور اکابر دین کو قتل کیا۔

۳۹۴۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَكْرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

۳۹۴۳: روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ ایک گنوار نے ہدیہ میں دی رسول اللہ ﷺ کو ایک جوان اونٹنی اور آپ ﷺ نے اس کے عوض میں چھ اونٹنیاں عنایت فرمائیں پھر بھی وہ خفا رہا اور یہ خبر حضرت کو پہنچی تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا کی اور فرمایا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک اونٹنی دی ہے اور میں نے اس کے بدلے چھ اونٹنیاں دی ہیں جب بھی وہ خفا رہا تو اب میں نے قصد کیا کہ ہرگز قبول نہ کروں ہدیہ کسی کا سوا قریشی یا انصاری یا دوسی کے اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے۔

ف: یہ حدیث مروی ہوئی ابو ہریرۃؓ سے کئی سندوں سے اور یزید بن ہارون ایوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایوب بن مسکین ہیں ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں اور شاید کہ یہ حدیث وہی ہے جو مروی ہوئی ایوب سے انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے اور وہ ایوب ابو العلاء ہیں اور وہی ایوب بن مسکین ہے اور ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں۔

۳۹۴۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً مِنْ اِبِلِهِ الَّذِيْ كَانُوْا اَصَابُوْا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَهٗ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا مِّنَ الْعَرَبِ يُهْدِيْ اَحَدُهُمُ الْهَدِيَّةَ فَاُعَوِّضُهٗ مِنْهَا بِقَدْرِمَا عِنْدِيْ ثُمَّ يَتَسَخَّطُهٗ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ فِيْهِ عَلَيَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَا اَقْبَلُ بَعْدُ مَقَامِيْ هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ۔

۳۹۴۴: روایت ہے ابو ہریرۃؓ سے کہ ایک شخص نے بنی فزارہ سے کہ ہدیہ میں دی رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹنی اپنی ان اونٹنیوں میں جو ملی تھیں غابہ میں سو حضرت ﷺ نے اس کے بدلے میں کچھ عنایت فرمایا اور وہ خفا ہوا سو سنا میں نے رسول اللہ ﷺ نے کہ آپ ﷺ منبر پر فرما رہے تھے کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں اس کے بدلے میں جو میرے پاس ہوتا ہے دے دیتا ہوں پھر وہ خفا رہتے ہیں اور مجھ پر خفگی ہی جتاتے رہتے ہیں اور قسم ہے اللہ کی کہ اب اس کے بعد میں کسی عرب لوگوں کا ہدیہ نہ لوں گا مگر جو قریشی ہو یا انصاری یا ثقفی یا دوسی یعنی یہ لوگ فہمیدہ ہیں اور اعراب نادان۔

ف: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے یزید بن ہارون کی روایت سے۔

۳۹۴۵: عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ

۳۹۴۵: روایت ہے عامر بن ابی عامر اشعریؓ سے وہ روایت کرتے ہیں

اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُمْ مِنِّيْ وَاِلَيَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هٰكَذَا ثَنِيْ اَبِيْ وَلٰكِنَّهُ ثَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ اَبِيْكَ۔

اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خوب قبیلہ ہے بنی اسد کا اور قبیلہ بنی اشعر کا کہ وہ لوگ بھاگتے نہیں لڑائی سے اور چراتے نہیں مالِ غنیمت سے اور وہ مجھ سے ہیں میں ان سے کہا عامر نے کہ بیان کی میں نے یہ روایت حضرت معاویہؓ سے تو انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ہو میں نے کہا میرے باپ نے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں میں ان سے ہوں تب کہا حضرت معاویہؓ سے کہ تم ہی خوب واقف ہو اپنے باپ کی روایت سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے وہب بن جریر کے اور اسد اور از د دونوں قبیلہ ایک ہی ہیں۔ مترجم: اسد اور از د دونوں ایک ہی شخص کا نام ہے اور وہ یمن کے ایک قبیلہ کا باپ تھا اور انصار سب اسی کی اولاد ہیں اور اشعر بھی ایک شخص کا لقب ہے کہ عمرو بن حارثہ اس کا نام ہے اور وہ بھی باپ ہیں یمن کے ایک قبیلہ کے کہ اسی میں سے ہیں ابو موسیٰ اشعری اور اشعریین سب اسی کی اولاد ہیں۔

۳۹۴۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ اللّٰهُ لَهَا۔

۳۹۴۶: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اسلم کو اللہ صحیح وسالم رکھے اور غفار کی مغفرت کرے۔

ف: اس باب میں ابوذر اور برزہ اور اسلمی اور بریدہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۳۹۴۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ اللّٰهُ لَهَا وَ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔

۳۹۴۷: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی مغفرت کرے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ سے شعبہ کی حدیث کی مانند یعنی جو اس حدیث کے اوپر گزری اور اس میں زیادہ کیا کہ عصیہ نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۴۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْقَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَيِّ وَغَطْفَانَ۔

۳۹۴۸: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ کے لوگ اللہ کے نزدیک بہتر ہیں قیامت کے دن اسد اور طے اور غطفان کے لوگوں سے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۴۹: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَابَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَا

۳۹۴۹: روایت ہے عمرانؓ بن حصین سے کہا کہ چند لوگ آئے بنو تمیم کے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ نے فرمایا بشارت ہو تم کو اے بنی تمیم انہوں نے کہا آپ ﷺ ہم کو بشارت دیتے ہیں تو کچھ عنایت کیجئے

عُطِنَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَفَرٌ مِّنَ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى اِذَا لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا۔

پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور چند لوگ یمن کے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبول کرو تم بشارت کو اس لیے کہ بنو تمیم نے اس کو قبول نہ کیا سو انہوں نے عرض کی کہ ہم نے قبول کی' اس میں فضیلت اہل یمن کی نکلی اور بیوقوفی بنو تمیم کی۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۹۵۰ : عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ تَمِيْمٍ وَاَسَدٍ وَغَطْفَانَ وَبَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ يَمُدُّبِهَا صَوْتَهٗ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَهُوَ خَيْرٌ مِّنْهُمْ۔

۳۹۵۰: روایت ہے ابو بکرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسلم اور بنی غفار اور بنی مزینہ بہتر ہیں تمیم اور اسد اور غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے قبیلوں سے بلند کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ آواز اپنی۔ سو لوگوں نے کہا کہ یہ محروم ہوئے اور نقصان میں پڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو اسلم وغیرہ ان سے بہتر ہیں۔

۳۹۵۱ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَا لِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا اَوْقَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

۳۹۵۱: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ برکت دے ہمارے شام میں یا اللہ برکت دے ہمارے یمن میں لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں آپؐ نے فرمایا اللہ برکت دے ہمارے شام میں اور برکت دے ہمارے یمن میں لوگوں نے کہا ہمارے نجد میں آپؐ نے فرمایا ہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور اسی سے نکلے گا سینگ شیطان کا یعنی لشکر اور مددگار اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث سالم بن عبداللہ کی روایت سے کہ وہ بھی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۹۵۲ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَا تُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْلَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِیْ يُدَهْدِهُ الْخِرَآءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ۔

۳۹۵۲: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باز رہیں وہ لوگ کہ فخر کرتے ہیں اپنے باپ دادوں پر جو مر چکے یعنی حالت جاہلیت وکفر میں اور حقیقت میں وہ کوئلہ ہیں جہنم کا نہیں تو ذلیل ہو جائیں گے اللہ کے آگے گوبریلے سے بھی زیادہ جو اپنے ناک سے گوہ گوبر کی گولیاں بناتا ہے اور بے شک اللہ نے دور کی تم سے بڑا اور لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادوں پر' اب تو لوگ مومن متقی ہیں اور فاجر شقی اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ اولادِ آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۹۵۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۳۹۵۳: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔

نے دُور کی تم سے لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادا پر اب لوگ دو قسم کے ہیں مؤمن متقی یا بدکار شقی اور سب لوگ اولادِ آدم ہیں اور آدم (علیہ السلام) مٹی سے بنے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیں انہوں نے اپنے باپ سے بہت سی چیزیں کہ روایت کی تھیں ان کے باپ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ہشام بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عامر کی حدیث کی مانند جو ہشام بن سعد سے مروی ہے آخر سند تک۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَاتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۷

کِتَابُ الْعِلَلِ

یہ کتاب ہے حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح و تعدیل میں

خبر دی ہم کو کرخی نے ان کو قاضی ابو عامر ازدی نے اور شیخ غورجی اور ابوالمظفر دھان تینوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو محمد جراحی نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو ابو عیسیٰ ترمذی یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ فرمایا انہوں نے جو کچھ اس کتاب میں ہے حدیث ہے معمول بہ ہے اور تمسک کیا ہے اس کے ساتھ بعض اہل علم نے سوا دو حدیثوں کے ایک حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کی عصر اور ظہر مدینہ میں اور مغرب اور عشاء بغیر خوف اور سفر اور مطر کے اور دوسری حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا آپ نے کہ جب کوئی شراب پئے کوڑے مار واس کو پھر اگر پیئے چوتھی بار تو اسے قتل کر ڈالو اور بیان کر دی ہم نے علت دونوں حدیثوں کی کتاب میں۔

مترجم کہتا ہے کہ جمع بغیر عذر حرام ہے جمہور کے نزدیک بلکہ بحر زخار میں مذکور ہے بعض اہل علم سے کہ اس پر اجماع ہے یعنی حرام ہونا جمع بین الصلوٰتین کا بغیر عذر کے مجمع علیہ ہے اور بعضوں نے جواز اس کا بغیر عذر کے حضرت سے اور زید بن علی سے روایت کیا ہے اور وہ روایت صحیح نہیں ہے اور حاصل یہ کہ اگر اس پر اجماع نہ بھی ہو تو بھی مذہب جمیع صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین اور اہل بیت اور علماء امت رحمہم اللہ کا تو ہے اور بحر زخار میں کہا ہے کہ حرام ہے جمع بغیر عذر کے۔

غرض ادلہ ناطقہ وجوب توقیت پر اس قدر موجود ہیں کہ استیفا اس کا کتاب و سنت سے دشوار ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا [النساء : ۱۰۳] اور حضرت نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا: الوقت بین هذین اور ائمہ معانی کے نزدیک مقرر ہو چکا ہے کہ مبتدا جو محلّے بلام جنس ہو وہ مقصورہ ہوتی ہے خبر پر برابر ہے کہ خبر بھی معرف بلام ہو یا نہ ہو غرض الوقت یہاں مبتدا ہے اور وہ مقصورہ ہے بین هذین میں اور یہ آپ نے جب فرمایا کہ دو دن نماز سائل کے ساتھ پڑھ دی۔ پس معلوم ہوا کہ وقت اپنے اوقات کے بیچ میں ہے اور انہی وقتوں میں مقصور ہے اور ایسا ہی قول ہے آپ کا وقت صلوتکم بین ما رایتم اور یہ ترکیب بھی صیغۃً اور مقاماً مفید حصر ہے۔

غرض رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات صلوٰۃ کو قولاً اور فعلاً ایسا بیان کیا ہے کہ کسی مادر زاد اندھے پر بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ بصیر حافظ علی الصلوٰۃ پر اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کتاب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو دو نمازیں بغیر عذر جمع کرے وہ کبائر کے دروازہ میں آ گیا مگر اس کی سند میں حنش ہے اور وہ حسین بن قیس الرحبی ہے کہ ملقب بابی علی ہے اور وہ ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اس کو

ضعیف کہا ہے اور ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے بسند صحیح حضرت سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے خط میں ابوموسیٰ کو لکھا کہ جمع بین الصلوٰتین بغیر عذر کے کبائر سے ہے۔

اور بڑی دلیل مجوزین جمع کی مطلقاً یہی حدیث ابن عباسؓ کی ہے اور امہات میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ میں پڑھیں سات یا آٹھ رکعت ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی اور ابوایوب نے کہا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں میں ہو اور شیخین کی روایت میں ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے ظہر میں تاخیر کی ہو اور عصر میں تعجیل اور مغرب میں تاخیر کی ہو اور عشاء میں تعجیل' اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھی آپ نے ظہر اور عصر جمیعاً اور مغرب اور عشاء جمیعاً بغیر خوف وسفر کے اور روایت کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں اور کبیر میں اور روایت کی حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ابن مسعود سے کہ جمع کی رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء سو لوگوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا میں نے اس لیے کیا کہ تکلیف نہ ہو میری امت پر اور بعضے لوگوں نے جو اس کو ضعیف کہا ہے اس لیے کہ اس میں ابن عبدالقدوس ہے تو تضعیف ان کی مفر نہیں اس لیے کہ ابن عبدالقدوس میں جو محدثین کو کلام ہے تو صرف اسی نظر سے کہ وہ ضعفاء سے روایت کرتا ہے اور اہل تشیع سے ہے اور اوّل غیر قادح باعتبار مانحن فیہ کے اس لیے کہ اس کو کسی ضعیف سے روایت نہیں کیا بلکہ اعمش سے روایت کیا ہے' جیسا کہ حافظ ہیثمی نے کہا ہے اور تشیع بھی قادح نہیں ہوسکتا جب تک کہ حد معتبر سے تجاوز نہ کرے اور تجاوز اس کا حد معتبر سے منقول نہیں باوجود یہ کہ بخاری نے اس کو صدوق کہا ہے اور ابوحاتم نے لا باس بہ اور یہ دونوں بڑے امام ہیں جرح وتعدیل کے اور اس حدیث کو بزاز نے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مضمون اس کا یہ ہے۔

جمع کیا آنحضرت ﷺ نے دو نمازوں کو مدینہ میں بغیر خوف کے اور طحاوی نے روایت کیا ابوہریرہؓ سے کہ جمع کیا رسول خدا ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو اور وہ مسافر نہ تھے اور ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا تا کہ امت پر حرج نہ ہو اور روایت کیا اس کو مسلم نے ابن عباسؓ سے کہ جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر خوف اور مطر کے اور ترمذی نے بھی کہا بغیر خوف اور مطر کے اور اس روایت سے قول ابوایوبؓ کا رد ہو گیا یعنی جو انہوں نے کہا تھا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں کا ہو اور امام الحرمین سے تعجب ہے کہ انہوں نے کہا لفظ مطر متن حدیث میں وارد نہ ہوا حالانکہ مسلم اور ترمذی میں یہ لفظ صاف مذکور ہے اور جب یہ حدیث ابن عباسؓ کی جو بڑی دلیل ہے مجوز جمع کی بغیر تقیید باعذار تجھے جمیع طرق سے معلوم ہوگئی تو اب معلوم کرنا چاہئے کہ لفظ کالغیۃ ہیئت اجتماعیہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ ہیئت جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع صوری تینوں میں موجود ہے مگر ایک وقت میں دو صورتوں یا تین کو شامل نہیں ہوسکتا خواہ مخواہ ان میں ایک ہی مراد ہے۔

اس لیے کہ فعل مثبت جمیع اقسام پر اپنے عام نہیں ہوتا جیسے کہ مختصر المنتہیٰ اور اس کی شرح میں اس پر تصریح کی ہے اور غایۃ السوال میں اور اکثر کتب اصول میں مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو ان سے کوئی جمع متعین نہیں ہوسکتی مگر بدلیل اور روایت نسائی کی صاف دال ہے کہ یہ جمع جمع صوری تھی چنانچہ نسائی میں ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نماز پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی جمیعاً اور تاخیر کی آپ نے ظہر میں اور تعجیل کی عصر میں اور تاخیر کی مغرب میں اور تعجیل کی عشاء میں اور اس کی موید ہے جو ابوالشعثاء ابن عباسؓ کے راوی سے مروی ہے کہ ان سے ابن دینار نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ پہلی نماز میں تاخیر کی ہوگی اور دوسری میں تقدیم تو انہوں نے کہا میں بھی یہی گمان رکھتا ہوں اور اسی کی تائید کرتی ہے روایت ابن مسعودؓ کی بھی کہ مالک اور بخاری اور ابوداؤد اور نسائی نے اس کو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعودؓ نے کہ میں نے نہ دیکھا رسول خدا ﷺ کو کہ کبھی پڑھی ہو آپ نے کوئی نماز غیر میقات میں مگر دو نمازیں کہ جمع کیں آپ نے مغرب اور عشاء مزدلفہ میں اور نماز پڑھی اس دن فجر کی قبل میقات اس لیے کہ ابن مسعودؓ نے اس میں مطلقاً نفی

کی جمع کی اور حصر کیا جمع کو مزدلفہ میں باوجود اس کے کہ وہ جمع بالمدنیہ کے رواۃ سے ہے۔

غرض یہ سب مؤید ہیں اس امر کی کہ جمع بالمدنیہ صوری تھی اور اگر حمل کریں اس کو جمع حقیقی پر تو ابن مسعودؓ کی دونوں روایتوں میں تناقض لازم آئے گا اور گریز تناقض سے جمع کی طرف حتی الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمرؓ سے مروی ہے وہ بھی اس امر کی مصرح ہے چنانچہ مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ نکلے ہم پر رسول خدا ﷺ اور تاخیر کرتے تھے ظہر میں اور تعجیل کرتے تھے اور تاخیر کرتے تھے مغرب میں اور تعجیل کرتے تھے عشاء میں اور جمع کرتے تھے ان دونوں کو اور یہ وہی جمع صوری ہے اور ابن عمرؓ بھی جمع بالمدنیہ کے رواۃ سے ہیں غرض جمع بالمدینہ جمع صوری ہے ودونہ خرط القتاد انتہیٰ ما قال المترجم۔

اور کہا ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو ذکر کیا ہم نے اس کتاب میں مذہب فقہا کا اس میں سے جو قول سفیان ثوریؒ کا ہے تو اکثر اس میں سے روایت کیا ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے انہوں نے روایت کیا عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے اور بعض اس میں سے روایت کی ہم سے ابوالفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے انہوں نے روایت کی محمد بن یوسف فریابی سے انہوں نے سفیان سے اور جو اس کتاب میں مالک بن انسؒ کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہم سے تو اس کو اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن بن عیسیٰ فزاری سے انہوں نے مالک بن انس سے۔

اور جو اس کتاب میں ابواب صوم سے ہے اس کی خبر دی ہم کو ابومصعب مدینی نے انہوں نے روایت کی مالک بن انسؒ سے۔

اور بعض کلام مالکؒ کی خبر دی ہم کو موسیٰ بن حزام نے ان کو عبداللہ بن مسلم قعنبی نے ان کو مالک بن انس نے اور جو اس کتاب میں ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے روایت کی ابن مبارک کے اصحاب سے انہوں نے بن مبارک سے اور بعض روایات ہم کو بواسطہ ابووہب کے پہنچی ہیں ابن مبارک سے اور بعض بواسطہ علی بن الحسن اور بعض روایات کیں ہم سے عبدان نے انہوں نے سفیان بن عبدالملک سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض پہنچی ہم کو بواسطہ ابن حبان کے ابن مبارک سے اور بعض روایت کی ہم سے وہب بن زمعہ نے انہوں نے فضالہ سے انہوں نے عبداللہ بن المبارک سے ور عبداللہ بن مبارک سے روایت کرنے والے اور بھی ہیں سوا ان کے جو ہم نے ذکر کیے اور جو اس کتاب میں امام شافعیؒ کا قول ہے تو اکثر سے اس میں خبر دی ہم کو حسن بن محمد زعفرانی نے انہوں نے روایت کی امام شافعیؒ سے اور جو وضوء اور نماز کے باب میں ہے اس کی خبر دی ہم کو ابوالولید مکی نے امام شافعیؒ سے اور بعض روایات پہنچی ہم کو ابواسماعیل سے انہوں نے روایت کی یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی سے انہوں نے امام شافعیؒ سے اور ذکر کی ابواسماعیل نے اکثر چیز بواسطہ ربیع کے امام شافعیؒ سے اور کہا ابواسماعیل نے کہ اجازت دی ہم کو ان چیزوں کی ربیع نے اور لکھ بھیجا ہماری طرف۔

اور جو اس میں امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا قول ہے اس کی خبر دی ہم کو اسحاق بن منصور نے انہوں نے روایت کی امام احمد اور اسحاق سے مگر جو ان میں سے مذکور ہے ابواب حج اور دیات اور حدیث میں اس کو میں نے نہیں سنا اسحٰق بن منصور سے بلکہ خبر دی اس کی مجھ کو محمد بن موسیٰ الاصم نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے احمد اور اسحاق سے اور بعض کلام اسحاق کی خبر دی ہم کو محمد بن فلیح نے انہوں نے روایت کی اسحاق سے اور بیان کر دی ہم نے یہ اسانید بخوبی اس کتاب میں کہ اس کتاب میں موقوف روایتیں ہیں یعنی وہ اس سند ترمذی کے سوا ہے اور اس کتاب میں علتیں حدیثوں کی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اس کو لیا ہے میں نے کتاب التاریخ سے یعنی بخاری کی اور اکثر علل ایسی ہیں کہ میں نے خود مناظرہ کیا اس میں محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اور بعض ایسی ہیں کہ مناظرہ کیا میں نے اس میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ابوزرعہ سے اور اکثر چیزیں محمد بن اسماعیل بخاری سے لیں اور کچھ تھوڑی عبداللہ اور ابوزرعہ سے اور ہم نے بیان کیے اس کتاب میں اقوال فقہا اور علل احادیث کی تو اس کا سبب یہ ہوا کہ لوگوں نے ہم سے اس کی فرمائش کی اور ایک مدت

تک ہم نے اسے شامل نہ کیا پھر جب یقین ہوا کہ اس میں لوگوں کا نفع ہے تو شامل کر دیا ہم نے اس کو کتاب میں۔

مترجم: کہتا ہے کہ اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف کہ حدیث رسول کے ہوتے ہوئے اقوال فقہاء کی حاجت نہ تھی مگر اقوال فقہا اور علل احادیث کو دو سبب سے ہم نے شامل کتاب کیا ایک تو فرمائش لوگوں کی دوسرے علت احوال رجال کے بیان میں وثوق اور عدم وثوق روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقوال فقہا کے بیان میں معلوم ہو جاتا ہے کہ کس کے قول میں خطا ہے اور مخالفت حدیث کی اور کس کے قول میں خطا ہے اور موافقت حدیث کی اور چونکہ یہ امر موجب حصول کمال بصیرت ہے اس لئے ہم نے اس کو بھی شامل کتاب کیا' انتہی۔ ما قال المترجم

فرمایا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس لیے ہم نے دیکھا کئی اماموں کو کہ انہوں نے بکمال شفقت ایسی تصنیفات کیں کہ ان سے اگلوں میں سے کسی نے نہ کی تھیں ان ہی اماموں میں ہیں ہشام بن حسان عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج اور سعد بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبد اللہ بن مبارک اور یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم۔

اور یہ لوگ اہل علم وفضل ہیں کہ تصنیف کی انہوں نے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی تصنیف میں منفعت کثیر عنایت کی اور ان کو اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اجر جزیل ثابت ہوا اس لئے کہ نفع دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی تصنیف سے اور وہ پیشوا اور مقتداء ہیں فن تصنیف میں اور بعضے لوگوں نے جن کو حدیث کا فہم نہیں انہوں نے رجال میں گفتگو کرنے پر عیب لیا یعنی سمجھا اپنی نافہمی سے یہ کہ غیبت میں داخل ہے حالانکہ ہم نے کتنے ہی ائمہ کو تابعین سے پایا کہ انہوں نے کلام کیا ہے رجال میں کہ انہی میں ہیں حسن بصری اور طاؤس کہ کلام کیا انہوں نے معبد جہنی میں اور کلام کیا سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب میں اور کلام کیا ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور میں اور ایسے ہی رجال میں کلام کرنا مروی ہوا ہے ایوب سختیانی اور عبد اللہ بن عون اور سلمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبد اللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید قطان اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم سے جو اہل علم تھے کہ کلام کیا انہوں نے رجال میں اور ضعیف کہا ان کو اور سبب اس کا ہمارے نزدیک تو خیر خواہی تھی مسلمانوں کی آگے اللہ جانے اور ان اکابر دین پر ہرگز یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے لوگوں پر طعن یا ان کی غیبت کا ارادہ کیا ہو ہمارے نزدیک تو یہی بات ہے کہ ان کا ارادہ یہی تھا کہ بیان کر دیں ضعف ان لوگوں کا کہ مشہور ہو جائیں یعنی تاکہ لوگ ان کی حدیث سے احتراز کریں اور ضلالت سے بچیں اور جن لوگوں کا ضعف بزرگوں نے بیان کیا ہے ان میں سے کوئی صاحب بدعت تھا کوئی اپنی حدیث میں متہم تھا یعنی تہمت تھی کہ اس نے خود بنائی ہے یا کسی دوسرے وضاع سے لی ہے اور کوئی اصحاب غفلت اور کثیر الخطا تھا یعنی بسبب ضعف حفظ کے بھول جاتا تھا اپنی حدیث کو پس ان اماموں نے ارادہ کیا کہ ان کا حال بیان کریں کہ ان کو دین کا خیال بہت تھا اور ہمیشہ اس کے درپے ثبات تھے اور بات یہ ہے کہ گواہی دین زیادہ تر مستحق تحقیقات ہے حقوق واموال کی گواہی سے یعنی جب حقوق ناس اور ان کے اموال کی گواہوں میں تزکیہ اور تحقیق گواہوں کی ضرور ہوتی ہے تو رواۃ کی تحقیق جو امور دینیہ کے گواہ ہیں ضرورتر ہوئی۔

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے پوچھا میں نے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے کہ اگر کسی شخص میں تہمت یا ضعف ہو تو اس سے ساکت رہیں یا بیان کر دیں تو ان سب نے جواب دیا کہ بیان کر دو اور روایت کی ہم سے محمد بن رافع نیشاپوری نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے کہا یحییٰ نے کہ لوگوں نے ابو بکر بن عیاش سے کہا کہ بعضے لوگ حدیث بیان کرنے کو بیٹھتے ہیں اور لوگ ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں حالانکہ ان کو لیاقت حدیث بیان کرنے کی نہیں تو ابو بکر نے کہا کہ لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جو بیٹھے ان کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں مگر صاحب سنت جب مر

جاتا ہے اللہ اس کا ذکر و مذکور لوگوں میں جاری رکھتا ہے اور مبتدع کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔

روایت کی ہم سے محمد بن علی الحسن بن شقیق نے انہوں نے نضر بن عبداللہ بن اصم سے انہوں نے اسماعیل بن زکریا سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابن سیرین سے کہ ابن سیرین نے کہا کہ زمانۂ سابق میں اسناد کی پوچھ کچھ نہ ہوتی تھی یعنی اس لیے کہ لوگ سچے اور عادل تھے پھر جب فتنے واقع ہوئے محدثین نے اسناد پوچھنا شروع کیں لیکن وہ لے لیتے ہیں حدیث اہل سنت کی اور چھوڑ دیتے ہیں حدیث اہلِ بدعت کی اور روایت کی ہم سے محمد بن علی بن الحسن نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے عبدان سے کہ کہتے تھے عبداللہ بن مبارک کہ اسناد میرے نزدیک دین میں داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی جس کا جو دل چاہتا کہہ بیٹھتا اور اب جو اسناد ہے تو جب راوی سے پوچھو کہ تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ چپ رہ جاتا یعنی اگر جھوٹا ہے تو مبہوت ہو جاتا۔

اور روایت کی ہم سے محمد بن علی نے انہوں نے حبان بن موسیٰ سے کہ کہا حبان نے عبداللہ بن مبارک کے آگے ایک حدیث مذکور ہوئی انہوں نے کہا اس کی مضبوطی کے لیے اینٹوں کا پشتہ درکار ہے یعنی انہوں نے اس کی اسناد ضعیف سمجھی اور روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے وہب بن زمعہ سے کہ کہا وہب نے عبداللہ بن مبارک نے چھوڑ دی حدیث حسن بن عمارہ کی اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی کی اور مقاتل بن سلمان اور عثمان بری کی اور روح بن مسافر اور ابوشیبہ واسطی اور عمرو بن ثابت کی اور ایوب بن خوط اور ایوب بن سوید اور نصر بن طریف ابی جزء اور حکم اور حبیب حکم کی اور روایت کی عبداللہ بن مبارک نے ایک حدیث حبیب حکم سے کتاب الرقاق میں پھر چھوڑ دی اور حبیب کو میں نہیں جانتا کہا احمد بن عبدہ نے اور سنا میں نے عبدان سے کہ عبداللہ بن مبارک نے ایک پڑھیں حدیثیں بکر بن خنیس کی اور آخر عمر میں جب ان احادیثوں پر گزرتے تھے ان سے اعراض کرتے تھے اور پھر ان کا ذکر نہ کرتے تھے اور کہا احمد نے اور بیان کیا ہم سے ابو وہب نے کہ عبداللہ بن مبارک کے آگے لوگوں نے ایک شخص کا نام لیا کہ وہ حدیث میں وہم کرتا تھا تو عبداللہ نے کہا اگر میں رہزنی کروں تو بہتر ہے اس سے کہ اس شخص سے روایت کروں اور خبر دی مجھ کو موسیٰ بن حزام نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہتے تھے کسی کو حلال نہیں کہ روایت کرے سلمان بن عمرو نخعی کوفی سے اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے ہم احمد بن حنبل کے پاس تھے تو ذکر کیا لوگوں نے کہ جمعہ کس پر واجب ہوتا ہے پس ذکر کیا لوگوں نے قول بعض علماء کا تابعین وغیرہم سے تو میں نے کہا کہ اس بارے میں ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امام احمد نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں نے کہا ہاں اور کہا میں نے روایت کی ہم سے حجاج بن نصیر نے انہوں نے معلوک بن عبار سے انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ اس پر فرض ہے جو رات کو لوٹ کر اپنے گھر آ سکے کہا احمد بن حسن نے کہ غصے ہو گئے اس روایت کو سن کر امام احمد بن حنبل اور دوبار مجھ سے کہا کہ مغفرت مانگ اللہ سے اور انہوں نے اس لیے کہا کہ تصدیق نہ ہوئی ان کو اس روایت کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب ضعف اسناد کے غرض کہ نہ جانا انہوں نے اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حجاج بن نصیر ضعیف ہیں حدیث میں اور عبداللہ بن سعید مقبری کو بھی بہت ضعف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے غرض جس شخص سے حدیث مروی ہو اور وہ متہم ہو یعنی کذب و وضع کے ساتھ یا ضعف ہو بسبب غفلت اور کثرت خطا کے اور اس حدیث کا کوئی راوی نہ ہو سوا اس کے تو وہ قابل احتجاج نہیں اور روایت کی بہت سے اماموں نے ضعیف راویوں سے اور بیان کر دیا ہے احوال ان کا لوگوں سے۔

روایت کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے یعلی بن عبید سے کہا یعلی نے کہ کہا ہم سے سفیان نے کہ بچو کلبی سے سو لوگوں نے کہا کہ تم جو روایت کرتے ہو اس سے تو کہا انہوں نے کہ میں پہچانتا ہوں اس کے سچ کو جھوٹ سے اور خبر دی ہم کو محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن معین سے انہوں نے عفان سے انہوں نے ابوعوانہ سے کہا جب انتقال کیا حسن بصری نے میں نے ان کی کلام

کی خواہش کی سوڈھونڈ ناشروع کیا میں نے ان کے اصحاب سے سو آیا میں ابان بن عیاش کے پاس اور اس نے جو کچھ پڑھا سب حسن ہی سے روایت کیا یعنی جو اس سے پوچھتے تھے حسن سے روایت کر دیتا تھا اور وہ محض جھوٹا تھا کہا ابوعوانہ نے کہ پھر میں اس سے کوئی روایت کرنا حلال نہیں جانتا اور روایت کی ہے ابان بن عیاش سے کئی اماموں نے اگر چہ اس میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ بیان کیا ہے ابوعوانہ وغیرہ نے سو تو مغرور مت ہو اس پر کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہیں یعنی بعضے ائمہ تنقید اور اعتبار کے لئے ضعفاء کی حدیث بھی لکھ لیتے تھے کہ اس میں نظر اور غور کریں گے تو اس سے ان کا ثقہ ہونا لازم نہیں آتا اس لیے کہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا بعض شخص مجھ سے روایت بیان کرتا ہے اور میں اس کو متہم نہیں جانتا ولیکن متہم جانتا ہوں اس سے اوپر کے راوی کو (انتہیٰ قول کلام المترجم)

اور روایت کی کئی لوگوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ نبی ﷺ قنوت پڑھتے تھے وتر میں قبل رکوع کے ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے ابان بن عیاش سے اور روایت کی بعضوں نے ابان بن عیاش کے اسناد سے مانند اس کے اور اس میں زیادہ کیا کہ عبیداللہ بن مسعودؓ نے کہا خبر دی مجھ کو میری ماں نے کہ وہ رات رہیں نبی ﷺ کے پاس سو دیکھا انہوں نے آپ کو کہ قنوت پڑھتے آپ ﷺ نے قبل رکوع کے وتر میں اور ابان بن عیاش اگر چہ عبادت اور ریاضت کے ساتھ موصوف تھا مگر حدیث میں اس کا یہی حال تھا یعنی جھوٹ بول دیتا تھا اور بہت لوگ اصحاب حفظ ہوتے ہیں اور اکثر آدمی صالح ہوتے ہیں مگر شہادت کی لیاقت نہیں رکھتے نہ اس کو یاد رکھتے ہیں غرض جو متہم ہو کذب کے ساتھ حدیث میں یا غافل ہو کثیر الخطا پس لائق ہے کہ اس کی روایت کے ساتھ مشغول نہ ہوں یہی مختار ہے اکثر ائمہ حدیث کا یعنی اس سے روایت نہ کریں کیا دیکھا نہیں تو نے کہ عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا ایک قوم سے اہل علم سے اور پھر جب ان پر ان کا حال کھل گیا تو چھوڑ دیا ان سے روایت کرنا اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے بڑے بڑے علماء پر اور ان کو ضعیف کہا ہے سوء حفظ کے سبب اور توثیق کی ہے ان کی بعض ائمہ نے بسبب جلالت شان کے اور صدق کے اگر چہ ان سے وہم ہو گیا ہے بعض روایتوں میں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو میں اور پھر ان سے روایت بھی کی ہے۔

روایت کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد العطار نے انہوں نے علی بن مدینی سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن عمرو علقمہ کا تو کہا انہوں نے کہ تو ارادہ عفو کا رکھتا ہے یا تشدید کا میں نے کہا نہیں بلکہ تشدید چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا وہ ان میں نہیں ہیں جن کا تو ارادہ رکھتا ہے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اشیاخ ہمارے ابوسلمہ یعنی محمد بن عمرو اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب ہیں کہا یحییٰ بن سعید نے اور پوچھا میں نے مالک بن انس سے حال محمد بن عمرو کا سو ان کے حق میں انہوں نے بھی وہی بات کہی جو میں نے کہی تھی کہا علی نے کہ کہا اسحاق بن سعید نے کہ محمد بن عمرو بن بہتر ہیں سہیل بن ابی صالح سے اور وہ میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی درجہ میں اوپر ہے یعنی بہتر' کہا علی بن مدینی نے پھر کہا میں نے یحییٰ سے کیا دیکھا تم نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے کہا اگر چاہوں میں کہ تلقین کروں تو کر سکتا ہوں علی نے کہا کہ وہ تلقین کیے جاتے تھے یحییٰ نے کہا ہاں' کہا علی بن مدینی نے اور روایت نہ کی یحییٰ نے شریک سے اور نہ ابو بکر بن عیاش سے اور نہ ربیع بن صبیح سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے۔

کہا ابوعیسیٰ نے اور یحییٰ نے جو ان سے روایت لینا چھوڑ دیا تو اس نظر سے نہیں کہ وہ متہم بکذب تھے بلکہ اس نظر سے کہ ان کا حافظہ خوب نہ تھا اور نہ ذکر کیا گیا یحییٰ بن سعید سے کہ ان کا قاعدہ تھا کہ جب آدمی ایک بار اپنے حفظ سے روایت کرے ایک طور پر اور دوسری بار اور طور سے تو اس کی کوئی روایت ثابت نہیں جانتے تھے اور ان سے روایت لینا چھوڑ دیتے تھے اور جن لوگوں سے یحییٰ بن سعید قطان نے روایت لینا چھوڑ دیا ان سے عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ اور اماموں نے روایت کی ہے اور اسی طرح کلام کیا ہے بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحاق اور حماد بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور ان کی مانند اور لوگوں میں ان کے

قلت حافظہ کے سبب سے ان کی بعض روایتوں میں اور پھر ان سے روایت کی ائمہ حدیث نے

مترجم خلاصہ یہ کہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف اشارہ کیا کہ رواۃ دو قسم ہیں ایک وہ کہ متہم بکذب ہیں ان سے تو روایت نہ لینا چاہیے اور دوسرے وہ کہ متہم بکذب نہیں ہیں صدوق ہیں مگر ان کے حافظہ میں کچھ فرق ہے ان سے لوگوں نے روایت لی بھی ہے اور ان کا سوء حفظ بھی بیان کر دیا۔

قال المؤلف رحمہ اللہ: روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے انہوں نے علی بن مدینی سے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن صالح کو ثبت جانتے تھے حدیث میں روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ تھے مامون تھے حدیث میں اور کلام کیا یحییٰ بن سعید قطان نے ہمارے نزدیک محمد بن عجلان کی روایت میں جو انہوں نے سعید مقبری سے روایت کی ہے چنانچہ روایت کی ہم سے ابو بکر بن علی بن عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ کہا یحییٰ بن سعید نے محمد بن عجلان کی حدیثیں سعید مقبری کی روایت سے یعنی تو ایسی ہیں کہ محمد بن عجلان نے سعید سے روایت کی ہیں انہوں نے روایت کی ایک مرد سے انہوں نے ابو ہریرۃؓ سے تو کہا محمد بن عجلان نے کہ دو قسم کی حدیثیں گڈ مڈ ہو گئیں تو میں نے دونوں حدیثوں کو مسند کر دیا سعید سے انہوں نے روایت کی ابو ہریرۃؓ سے

مترجم: غرض مؤلف کی یہ ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے جو محمد بن عجلان پر طعن کیا سبب اس کا یہ تھا کہ انہوں نے کہا میرے پاس دو قسم کی حدیثیں تھیں ابو ہریرۃؓ کی ایک میں فقط سعید کا واسطہ تھا دوسری میں سعید اور ابو ہریرۃؓ کے بیچ میں ایک اور راوی تھا اور جب وہ دونوں قسم مجھ پر مشتبہ ہو گئیں تو میں سب کو ابو ہریرۃؓ سے فقط بواسطہ سعید روایت کرنے لگا اس لئے آگے پھر مؤلف اسی کی تصریح فرماتے ہیں انتہیٰ۔

قال المؤلف رحمہ اللہ: غرض میرے نزدیک یحییٰ بن سعید کا طعن ابن عجلان پر اسی سبب سے ہوا اور باوصف اس کی روایت کی ہیں یحییٰ نے ابن عجلان سے بہت حدیثیں اور اسی طرح جس نے کلام کیا ہے ابی لیلیٰ میں تو فقط سوء حفظ کے سبب سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی شعبہ نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی سے جو عیسیٰ ہیں انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے نبی ﷺ سے چھینک کے باب میں کہا یحییٰ نے کہ پھر ملا میں ابن ابی لیلیٰ سے تو روایت کی انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا ابوعیسیٰ نے اور ابن ابی لیلیٰ کی روایتوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کبھی روایت کرتے ہیں کبھی کچھ بغیر اسناد کے اور یہ فقط نقصان حافظہ کے سبب سے ہے اس لیے کہ اکثر سلف کے لوگ حدیث نہ لکھتے تھے اور جس نے لکھی تو بعد سماع نے لکھی۔

مترجم: غرض یہ کہ عدم کتابت حدیث موجب ہوتی تھی ایسی خطاؤں کا جیسے ابن ابی لیلیٰ نے ایک بار کی روایت میں ابوایوب کا نام لیا ایک بار علی کا اور کتابت بھی کہیں ہوتی تھی تو بعد سماع کے قال المؤلف اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے ابن ابی لیلیٰ ان میں ہیں جن کی روایت قابل احتجاج نہیں اور ایسا ہی کلام ہے ان علما کا جنہوں نے کلام کیا ہے مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہما میں کہ کلام کیا انہوں نے ان میں بسبب سوء حفظ کے اور بسبب کثرت خطا کے اور روایت کی ان لوگوں سے کتنے ہی اماموں نے غرض ایسے راوی جب منفرد ہوں کسی روایت کے ساتھ اور اس کا کوئی تابع نہ ہو تو وہ قابل احتجاج نہیں ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایت قابلِ احتجاج نہیں اور مراد اس سے وہی روایت ہے جو کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایت کریں اور ان کا متابع کوئی نہ ہو اور سب سے زیادہ وجہ ضعف اور عدم احتجاج کی اس کی روایت میں ہے جو اسناد یاد نہ رکھے اور اسناد میں کچھ بڑھا دے یا گھٹا دے یا اسناد بدل دے یعنی ایک حدیث کی اسناد دوسری اسناد میں لگا دے یا متن میں ایسی تغیر کر دے کہ جس کے معنوں میں فرق آ جائے پس اس کی روایت ہرگز قابل احتجاج نہیں اور جو شخص اسناد کو برابر بیان کرے اور اس کو یاد رکھے اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرے جس سے معنوں میں تغیر

نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں۔

مترجم: یہاں تصریح کی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت بالمعنی جائز ہے اور ایسے تغیر سے جس سے معنوں میں فرق نہ آئے روایت میں طعن نہیں وارد ہوتا تفصیل اس کی یہ ہے کہ راوی دو حال سے خالی نہیں ناواقف الفاظ کے مدلولات سے اور ان کے مقاصد سے اور خبر نہیں رکھتا ان کے معانی اور محامل سے اور معرفت کامل نہیں اس کو مصادیق الفاظ کی پس جائز نہیں اس کو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضرور ہے اس کو کہ وہی لفظ کہے جو سنا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ان سب سے واقف ہے تو ایک گروہ اصحاب حدیث اور فقہ اور اصول کا اس طرف گیا ہے کہ اس کو بھی روایت بالمعنی جائز نہیں اور ابن سیرین اور ثعلب اور ابوبکر رازی حنفیہ سے اسی طرف گئے ہیں اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور جائز کہا ہے بعض نے اس کے لیے روایت بالمعنی کو اور جمہور سلف وخلف نے کہ ائمہ اربعہ بھی اس میں ہیں اس کا جواز بیان فرمایا ہے اور مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور احوال صحابہ اور سلف میں غور کرنے سے اس کے جواز میں کسی طرح کا شک اور شبہ نہیں رہتا اس لیے کہ وہ قصۂ واحدہ کو الفاظ مختلفہ میں روایت کرتے تھے اور اس مسئلہ خاص میں ایک حدیث مرفوع بھی وارد ہوئی ہے کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن سلیمان بن اکتمہ لیثی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں اور یہ نہیں ہوسکتا کہ جیسے آپ سے سنوں ویسے ہی ادا کروں بلکہ اس میں کوئی حرف بڑھ جاتا ہے کوئی حرف گھٹ جاتا ہے سو فرمایا آپ نے کہ جب کسی حلال کو حرام نہ کردو اور کسی حرام کو حلال نہ کردو اور پہنچ جاؤ تم معنی کو تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی ایسا تغیر جس سے معنوں میں فرق نہ آئے اور تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم نہ آئے روایت میں کچھ قدح نہیں کرتا اور بیان کی گئی یہ روایت حسن سے تو انہوں نے کہا اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو ہم لوگ روایت ہی نہ کرتے اور استدلال کیا ہے امام شافعیؒ نے اس کے جواز پر انزل القرآن علی سبعۃ احرف ناقرء وا ما تیسر منہ اور کہا کہ جب اللہ کی رحمت اور آفت کا تقاضا یہ ہوا کہ اپنی کتاب کو سات لفظوں پر اتارا اور اس میں ایسا تغیر جائز رکھا کہ جس سے معنوں میں فرق نہ آئے تو غیر قرآن اس کے جواز کے لئے اولیٰ ہے اور بیہقی نے مکحول سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور ابوالازہر واثلہ بن اسقع پر اور کہا ہم نے کہ اے ابا الاسقع ہم سے ایسی حدیث روایت کرو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنی ہو اور نہ اس میں وہم ہو نہ زیادت نہ نسیان سو انہوں نے کہا کہ تم میں سے کسی کو قرآن یاد ہے ہم نے کہا پڑھا تو ہے ہم نے قرآن مگر خوب یاد نہیں بلکہ بڑھا دیتے ہیں ہم کہیں واؤ کو کہیں الف کو اور کہیں گھٹا دیتے ہیں تب انہوں نے کہا کہ قرآن تمہارے درمیان لکھا ہوا موجود ہے اور اس کو تم یاد نہیں کرسکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ ہم سے اس میں کچھ زیادت اور نقصان ہو جاتا ہے پھر بھلا حدیث کا حال دیکھو کہ وہ تو ہم نے سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض حدیث ایک بار سنی پس تم اسی کو کافی سمجھو کہ ہم روایت بالمعنی کرتے ہیں اور مدخل میں جابرؓ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حذیفہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں پھر بدل دیتے ہیں ہم باتوں کو اور مقدم و مؤخر کردیتے ہیں اور شعیب بن الحجاب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور عبدان حسن پر اور کہا ہم نے کہ اے ابا سعید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس میں کچھ کمی بیشی ہو جاتی ہے انہوں نے کہا جو قصداً ایسا کرے وہ کذب ہے اور جریر بن حازم نے کہا سنا میں نے حسن کو کہ وہ بہت حدیثیں بیان کرتے تھے کہ مضمون اس کا ایک ہوتا تھا اور کلام مختلف اور ابن عون نے کہا کہ حسن اور ابراہیم شعبی روایت بالمعنی کیا کرتے تھے اور ابوادریس نے کہا پوچھا ہم نے زہری سے تقدیم وتاخیر حدیث کو انہوں نے کہا کہ یہ قرآن میں جائز ہے پھر حدیث میں کیوں روا نہ ہوگی اور جب تو معنی حدیث پر واقف ہو جائے اور کسی حرام کو حلال نہ بنادے اور کسی حلال کو حرام تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہ نقل بالمعنی سماع میں جائز ہے نہ مصنفات میں اگرچہ لفظ مغیر بالکل ہم معنی ہو قطعاً اور راوی بالمعنی کو ضرور ہے کہ آخر روایت میں کہہ دے کہ اسی کے مانند ہے یا شبیہہ یا اشبہ ہے الفاظ اور اکثر صحابہؓ کا یہ قاعدہ تھا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے معانی کلام کو اور اہل لسان تھے۔

چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم اور احمد نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاغرو رقت عیناہ و انتفخت پھر کہا کہ حضرت نے یہی فرمایا مثل اس کے یا مانند وشبیہ اس کے اور مسند دارمی وغیرہ میں ہے کہ ابوالدرداء کی عادت تھی کہ وہ جب حضرت سے کچھ روایت کرتے تھے اس کے بعد نحوہ اور شبیہ کہتے تھے اور ابن ماجہ میں انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت سے کچھ روایت کی پھر گھبرائے اور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ انتہی کذا فی الترغیب۔

کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے علاء بن حارث سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا انہوں نے کافی ہے تم کو ہماری روایت بالمعنی اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ کہا محمد بن سیرین نے میں سنتا ہوں حدیث کو دس لفظوں مختلف سے کہ معنی اس کے ایک ہی ہوتے ہیں اور روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے انہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ ابراہیم نخعی اور حسن اور شعبی حدیثوں کو بالمعنی روایت کیا کرتے تھے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوۃ اعادہ حدیث کیا کرتے تھے انہیں حروف پر جن سے پہلے بیان کیا تھا روایت کیا ہم سے علی بن خشرم نے ان سے حفص بن غیاث نے انہوں نے عاصم احول سے کہا عاصم نے کہ کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے کہ آپ ایک بار حدیث بیان کرتے ہیں پھر اسی کو دوسری بار اور طرح بیان کرتے ہیں تو انہوں نے کہا اختیار کرلو سماع اوّل کو۔ روایت کی ہم سے جارود نے ان سے وکیع نے ان سے ربیع بن صبیح نے ان سے حسن نے کہا میں نے جب معنی حدیث ثابت ہوئی تو کافی ہے یعنی تتبع الفاظ ضرور نہیں۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے سیف سے کہ وہ بیٹے ہیں سلیمان کے کہا سیف نے سنا میں نے مجاہد سے کہ حدیث میں تو چاہے تو کچھ گھٹا دے مگر بڑھا مت یعنی گھٹانے میں کچھ نقصان نہیں کہ دوسرا راوی اسے بیان کردے گا تو یہی دوسرے وقت بیان کرسکتا ہے مگر اپنی طرف سے بڑھانے میں تو بڑا نقصان ہے۔

مترجم: اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت میں اس طرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جائز ہے یعنی ایک ہی حدیث میں سے راوی ایک ٹکڑا بیان کرے اور ایک نہیں اور اس میں کئی مذہب ہیں محدثین کے بعضوں نے تو اس کو مطلقاً منع کیا ہے بناءً علی الروایۃ بالمعنی اور بعضوں نے اس کو ناجائز کہا ہے اگرچہ روایت بالمعنی ان کے نزدیک جائز ہے مگر عدم جواز کے اس وقت قائل ہوئے ہیں کہ اس روایت کو اسی راوی نے یا کسی اور نے قبل اس کے بتمامہ بیان نہ کیا ہو اور اگر ایک بار اس نے یا اور کسی راوی نے پورا بیان کردیا ہے تو روا ہے کہ پھر دوبارہ اس کا ایک ٹکڑا بیان کریں اور بعضوں نے مطلقاً جائز رکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کی اور ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک غیر متعلق بخبر مروی ہو اور خبر متروک اور خبر مروی میں ایسا علاقہ نہ ہو کہ جز متروک کے ترک سے اختلال معنی کا لازم آئے مثلاً جزء متروک استثناء ہو یا غایت ہو یا شرط ہو غرض اس کے ترک سے دلالت مروی میں کچھ فرق نہ آئے تو حذف اس کا جائز ہے اور جواز اس کا بدیہی ہے جیسے اس کے غلام میں عدم جواز ضروری ہے اور اسی طرح تقطیع حدیث کے ابواب متفرقہ میں جیسے محدثین کا باب ہے اقرب الی الصواب ہے کذا فی التدریب انتہی ما قال المترجم۔

قال المؤلف رحمۃ اللہ علیہ روایت کی ہم سے ابوعمار حسن بن حریث نے ان سے زید بن حباب نے انہوں نے ایک مرد سے کہ کہا اس نے کہ نکلے ہماری طرف سفیان ثوری اور کہا اگر میں تم سے کہوں جیسا میں نے سنا ہے بعینہٖ ویسا بیان کرتا ہوں تو ہرگز تم سچ نہ جانو حقیقت میں وہ اس کے معنی ہیں روایت کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہ اگر معنی وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہو جاتے یعنی سد باب روایت لازم آتا اور علم منقول بالکل اٹھ جاتا اور تفاضل علماء کا حفظ و اتقان اور تثبت عند السماع کی جہت سے ہے اگرچہ

اکثر ائمہ باوجود حفظ کے خطا اور غلط سے نہیں بچے۔

روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم نخعیؒ نے جب روایت کرے تو تو روایت کر ابوزرعہ سے جو بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے اس لیے کہ انہوں نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی پھر پوچھی میں نے ان سے دو برس بعد تو برابر بیان کر دی انہوں نے سفیان سے اور نہ گھٹایا اس میں سے ایک حرف روایت کی ہم سے ابوحفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحیٰی بن سعید قطان سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے کہا منصور نے کہ کہا میں نے ابراہیم سے سالم بن ابی الجعد کی حدیث تم سے زیادہ پوری کیوں نہیں ہوتی انہوں نے کہا اس لئے کہ وہ لکھتے تھے۔

روایت کی ہم سے عبدالجبار نے انہوں نے سفیان سے کہا کہ کہا مجھ سے عبدالملک بن عمیر نے کہ میں جب حدیث لیتا ہوں تو اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا روایت کی ہم سے حسین بن مہدی نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے کہا کہ کہا قتادہ نے نہیں سنی میرے کانوں نے کوئی بات کہ یاد نہ رکھا ہو اس کو میرے دل نے روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہ کہا انہوں نے کسی کو نہ دیکھا میں نے خوب بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے روایت کی ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ایوب سختیانی نے میں کسی کو اہل مدنیہ سے علم حدیث میں بعد زہری کے یحیٰی بن کثیر سے بڑھ کر نہیں جانتا روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں سے حماد بن زید سے کہ کہا انہوں نے ابن عون حدیث بیان کرتے تھے پھر جب میں ان سے بروایت ایوب اس کے خلاف بیان کرتا تھا وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے تھے اور میں کہتا تھا کہ تم نے تو یوں ہی سنی ہے تو وہ کہتے تھے کہ ایوب ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے محمد بن سیرین کی حدیث کو روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا یحیٰی بن سعید سے کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثبت ہے تو انہوں نے کہا مسعر سب لوگوں سے زیادہ ثبت ہیں۔

روایت کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا سنا میں نے حماد بن زید سے کہ کہتے تھے شعبہ نے مجھ سے جس روایت میں خلاف کیا میں نے اس کو چھوڑ دیا یعنی شعبہ کے اعتماد پر کہا ابوبکر نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا مجھ سے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث کا ارادہ رکھتا ہے تو لازم کر صحبت شعبہ کی روایت کی ہم سے عبدحمید نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا کہ کہا شعبہ نے نہیں لی میں نے کسی سے کہ نہ گیا ہوں میں اس کے پاس ایک بار سے زیادہ اور نہیں لیں ہم میں نے کسی سے دس حدیثیں کہ نہ گیا ہوں میں اس کی خدمت میں دس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے پچاس حدیثیں حاضر ہوا میں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے سو حدیثیں اس کے پاس گیا میں سو بار سے زیادہ مگر جہاں کوئی بارقی سے میں نے یہ حدیثیں سنی تھیں اور پھر دوبارہ جو گیا میں ان کے پاس تو وہ انتقال کر چکے (قول المترجم) اور یہ نہایت قدردانی تھی حدیث کی انتہیٰ۔

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے عبداللہ بن اسود سے انہوں نے ابن مہدی سے کہ سنا میں نے سفیان سے کہتے تھے کہ شعبہ امیرالمؤمنین ہیں حدیث کے۔

روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے کہا سنا میں نے یحیٰی بن سعید سے کہتے تھے کوئی زیادہ پیارا نہیں مجھے شعبہ سے اور میرے نزدیک ان کے برابر کوئی نہیں اور جب سفیان ان کا خلاف کرتے ہیں تو میں سفیان کے قول پر اعتماد کرتا اور کہا میں نے یحیٰی سے کون ان دونوں میں طویل حدیث کو خوب یاد رکھنے والا ہے سفیان یا شعبہ تو انہوں نے کہا شعبہ زیادہ قوی تھے اس بارے میں اور کہا یحیٰی بن سعید نے شعبہ سب سے زیادہ واقف تھے احوال رجال سے اور خوب جانتے تھے کہ یہ فلاں سے مروی ہے اور اس نے فلاں

سے روایت کی ہے اور سفیان صاحب ابواب تھے‘ روایت کی ہم سے ابوعمار حسین بن حریث نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھ سے زیادہ حافظہ رکھتے ہیں اور جب میں نے کسی حدیث کو سفیان سے پوچھا تو انہوں نے ویسے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی اور سنا میں نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے کہا سنا میں نے معن بن عیسیٰ سے کہتے تھے مالک بن انس تشدد رکھتے تھے یعنی احتیاط کرتے تھے بے اور تے کی اور مانند اس کے یعنی اتنی بھی تحقیقات چھوڑتے نہ تھے روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری سے جو قاضی تھے مدینہ کے کہا کہ گزرے مالک بن انسؓ ابی حازم پر اور وہ بیٹھے حدیث بیان کررہے تھے پس نہ ٹھہرے امام مالک اور چلے گئے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو کہا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اور مکروہ جانا میں نے کہ لوں میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھڑے کھڑے۔

مترجم: اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت سے آداب محدث کی طرف جو اس کو طلب حدیث اور اخذ روایت کے وقت ضرور ہیں اسی میں سے ہے بیٹھ کر سماع کرنا حدیث کا اس لیے کہ کھڑے ہونے میں بخوبی تیقظ اور حفظ اور قدرتِ کاملہ سماع پر نہیں ہوتی اور اخلاص نیت اللہ کے واسطے اس کی طلب میں اس لیے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے جو کسی ایسے علم کو سیکھے کہ جس سے طلب کی جاتی ہے رضامندی اللہ کی اور نہ سیکھے اس کو مگر اس لیے کہ پائے وہ کوئی چیز دنیا کی نہ پائے گا وہ ہرگز بو جنت کی اور عمدہ وجہ حصول نیت خالصہ کی یہ ہے جو مروی ہوئی عمرو بن نجید سے کہ انہوں نے پوچھا ابوجعفر بن حمدان سے کہ میں کس نیت سے حدیث لکھوں انہوں نے کہا تم جانتے نہیں کہ صالحین کے ذکر [1] کے وقت رحمت اترتی ہے انہوں نے کہا ہاں ابوجعفر نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ تو سردار ہیں سب نیکوں کے اور ضرور ہے طلب توثیق اور تسدید اور تیسیر کی اللہ جل جلالہ سے اور ضرور ہے استعمال اخلاق جمیلہ اور عادات رضیہ اور خصائل بہیہ کا اور ضرور ہے افراغ جہد اس کی اور تحصیل میں اور غنیمت جاننا اس کے امکان کو چنانچہ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حریص رہ اس کی طلب پر جو تجھے نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور پہلے سماع کرے اپنے ارجح شیوخ بلد سے اسناد اور علمأ اور شہرۃ اور دینا اور جب ان سے فارغ ہو تو سائر بلدان کو رحلت کرے اور ہر جگہ اسانید عالیہ طلب کرے اور لقاء حفاظ اور ان کے مذاکرہ اور استفادہ پر حریص رہے چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ کی رحلت مدینہ سے شام تک ایک حدیث کے لیے مشہور ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رحلت حضرت خضر کی طلب میں حصول علم کے لیے قرآن میں مذکور ہے۔ ابراہیم ادہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ دفع کرتا ہے بلا کو اس امت سے اصحاب حدیث کے سفر اور نہایت حرص علم کے باعث نہ ہو اس کے تساہل کے تحمل حدیث میں کہ متروک ہو جائیں اس سے بعض شروط تحمل کی اور یہ بھی ضرور ہے کہ احادیث عبادات اور فضائل اعمال کی جو سنے اس پر کچھ عمل بھی کرے کہ یہ زکوٰۃ ہے ان حدیثوں کی اور سبب ہے ان کے یاد رہنے کا۔

بشر حافی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اے اصحاب حدیث ادا کرو زکوٰۃ حدیث کی عمل کرو دوسو حدیث میں سے پانچ حدیث پر یعنی جیسے دوسو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ایسے ہی دوسو حدیثوں سے پانچ پر تو عمل کرو اور احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نہ

[1] ذکر تو عبادت ہے زبان کی اس نیت سے تو عبادت غیر کی ہوگی رسول اللہ ﷺ کی عبادت بھی شرک ہے بندہ کے نام یا کلام سے اگر تبرک چاہے تو بغیر اس لحاظ کے کہ اللہ تعالیٰ کے دین سیکھنے میں اس کی رضامندی ہے اور کسی نیت سے نہ چاہے بندہ کے نام اور کلام پڑھنے سے خوف ہے کہ اور عمل بھی ضائع ہوگا جب اس میں تبرک چاہے جیسے اللہ کا نام یا کلام پڑھنا بڑا عبادت ہے ولذکر اللہ اکبر یہاں سے حکم ختم صحیح بخاری کا جو بلیات میں مروج ہے یا بعضے جو شمائل وقصائد کے وظیفہ کرتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ غلطی ہے بعضے بڑے مولویوں کی غرض کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ اکبر جیسے سجدہ‘ رکوع‘ طواف‘ اعتکاف‘ صوم عبادت ہیں اسی طرح نام وکلام پڑھنا ذکر سے بڑھ کر عبادت ہے اور سب عبادات خالص اللہ کے لئے چاہیں مالک نے کہا اللہ سے سوال بغیر اس کے نام وصفات سیکھنے نہ چاہیے۔

لکھی میں نے کوئی حدیث کہ عمل نہ کیا اس پر یہاں تک کہ پہنچا مجھ کو کہ حجامت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوطیبہ نے اور عنایت کیا آپ نے ان کو ایک دینار سو میں نے بھی حجامت کروائی اور حجام کو ایک دینار دیا اور حجامت سے مراد پچھنے لگانا ہے اور ضرور ہے طالب حدیث کو کہ تعظیم کرے اپنے شیخ کی اور جس سے حدیث سنے اس لیے کہ اس میں اجلال ہے علم کا اور سبب ہے اس سے منتفع ہونے کا چنانچہ مغیرہ سے مذکور ہے کہ ہم ابراہیم اپنے شیخ سے ڈرتے تھے جیسے کوئی حاکم سے ڈرتا ہے اور بخاری نے کہا ہم نے یحییٰ بن معین سے بڑھ کر کسی کو نہ دیکھا کہ تعظیم کرتا ہو محدثین کی اور حدیث میں ہے تواضعو لمن تعلمون منه رواه البیهقی مرفوعاً من حدیث ابی هریرةو ضعفه وقال الصحیح وقفه علی عمر اور اعتقاد کرے جلالت شیخ کا اور اس کے رجحان کا غیر پر اور طالب رہے اس کی رضا کا اور زیادہ طلب نہ کرے اس سے کہ تھکائے اس کو بلکہ قناعت کرے اس پر جتنا وہ روایت کرے اس سے اور اپنے شیخ سے مشورہ لے اپنے امور میں اور شیخ کو ضرور ہے کہ خیر خواہی اور بذل نصح کرے اس کے واسطے اور جب فارغ ہو جائے تلمیذ اس کا اس کی روایت کے سماع سے تو ضرور ہے شیخ کو کہ اپنے سے اکمل کی طرف ہدایت کرے تا کہ علم طلبہ کا کامل ہو اور افادہ نشر احادیث کا کامل ہو اور حیا اور کبر ہرگز مانع نہ ہو اس کو علم کے طلب کرنے سے اور تلمذ سے اس شخص کے جو کم ہو نسب اور عمر وغیرہ میں اس لیے کہ مجاہد سے مروی ہے کہ علم حاصل نہیں کرتا حیا کرنے اولا نہ متکبر اور صبر کرے جفائے شیخ پر اور اعتناء کرے مہم ضروری کے ساتھ اور فخر وغرور نہ کرے استکثار پر اور لکھے اور سماع کرے کتاب وخبر کو بالاستیعاب اور انتخاب کا ارادہ نہ کرے۔ خلاصہ ما فی التدریب انتہیٰ ما قال المترجم۔

قال المؤلف روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مالک کی روایت جو سعید بن مسیب سے مروی ہے مجھے زیادہ پیاری ہے اس سے جو بواسطہ سفیان ثوری کے ابراہیم نخعی سے مروی ہے پھر کہا یحییٰ نے قوم میں کوئی شخص حدیث میں زیادہ معتبر نہیں مالکؒ بن انس سے اور مالک امام تھے حدیث میں سنا نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے کسی کو یحییٰ بن سعید قطان کے برابر اور کہا احمد بن حسن نے کہ کسی نے پوچھا احمد بن حنبل سے وکیع اور عبد الرحمٰن بن مہدی کو تو انہوں نے فرمایا کہ وکیع اکبر ہیں قلب میں اور عبدالرحمٰن امام ہیں' سنا میں نے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے کہتے تھے سنا میں نے علی بن مدینی کو کہتے تھے اگر میں چاہوں تو قسم کھا سکتا ہوں رکن اور مقام کے بیچ میں کسی کو نہ دیکھا میں نے علم میں زیادہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہا ابوعیسیٰ نے اور کلام اس مقام میں اور روایت اہل علم سے بہت ہے اور بیان کیا ہم نے کچھ تھوڑا سا اس میں سے بطور اختصار کے تا کہ استدلال کیا جائے اس سے منازلِ علماء اور تفاضل فضلاء پر کہ بعض ان میں بعض سے افضل تھے حفظ واتقان میں اور جس میں کلام کیا ہے علماء نے تو کس وجہ سے کلام کیا ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ یہاں تک احوال تھے رجال کے خواہ ثقہ ہوں یا ضعیف اور ضعف ان کا سوء حفظ کے سبب سے ہو یا اس کے سوا اور سبب سے اور اس کو اصطلاحِ محدثین میں جرح وتعدیل کہتے ہیں اور تفصیل اس کی اور کتب مطولہ میں اس فن کی موجود ہے اور جزو اعظم ہے فن حدیث کا معلوم ہوتا ہے اسی سے حال قوت وضعف روایات کا اور وجوہ ترجیح بعض کے بعض پر اور وثوق عدم وثوق احادیث کا' انتہیٰ ما قال المترجم۔

کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اور قراءت عالم کے سامنے جب اس کو حفظ ہو جو چیز کہ پڑھی جاتی ہے یا حفظ نہ ہو تو اس کے اصل کو دیکھ رہا ہو یعنی جس کی نقل پڑھی جاتی ہے صحیح ہے نزدیک اہل حدیث کے چنانچہ روایت کی ہم سے حسین بن مہدی بصری نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے کہا کہ پڑھا میں نے عطا بن ابی رباح کے آگے اور ان سے کہا کہ میں اس کو کیونکر روایت کروں انہوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے اس کی عطا بن ابی رباح نے اور روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے ان سے علی بن حسین نے ان سے

ابی عصمہ نے انہوں نے یزید نحوی سے انہوں نے عکرمہ نے کہ چند لوگ ابن عباس کے پاس آئے اہل طائف سے ایک کتاب لے کر ان کی کتابوں میں سو ابن عباسؓ پڑھنے لگے ان پر بہ تقدم و تاخیر اور کہا انہوں نے میں تو بھائی اس مصیبت سے عاجز آ گیا سو تم لوگ میرے آگے پڑھو کہ میرا اقراء ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے اور روایت کی ہم سے سوید نے ان سے علی بن حسین بن واقد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب دی کتاب آدمی نے اپنی دوسرے کو اور کہا کہ مجھ سے روایت کر اس کو تو اسے جائز ہے کہ اس سے روایت کرے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث تو کہا انہوں نے تم پڑھ جاؤ اس حدیث کو میرے آگے تو میں نے چاہا کہ وہی پڑھیں میرے آگے تو انہوں نے کہا تم شیخ کے آگے تلمیذ کا پڑھنا روا نہیں رکھتے حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اس کو روا رکھتے تھے روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے ان سے یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری نے کہا کہ کہا عبداللہ بن وہب نے جس روایت میں حدثنا کہوں اس کو جان لو کہ میں نے لوگوں کے ساتھ سنی ہے اور جس میں حدثنی کہوں اس کو جان لو کہ میں نے اکیلے سنی ہے اور جس میں اخبرنا کہوں اس کو جان لو کہ استاذ پر پڑھی گئی ہے اور میں بھی حاضر تھا اور جس میں اخبرنی کہوں اسے جان لو کہ میں نے اکیلے استاذ کے آگے پڑھی ہے اور سنا میں نے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے کہتے تھے حدثنا اور اخبرنا ایک ہی ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے کہ ہم ابو مصعب مدینی کے پاس تھے کہ ان کے آگے پڑھی گئیں بعض حدیثیں ان کی سو میں نے ان سے پوچھا کہ ہم کیونکر اس کو روایت کریں انہوں نے کہا کہ کہو حدیث بیان کی ابو مصعب نے کہا ابو عیسیٰ نے اور جائز رکھا اہل علم نے اجازت کو کہ جب اجازت دی کسی عالم نے کسی کو کہ روایت کرے اس کی طرف سے کسی حدیث کو تو اسے جائز ہے کہ اس کی طرف سے روایت کرے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے وکیع نے ان سے عمران بن حدیر نے ان سے ابومجلز نے ان سے بشیر بن نہیک نے کہا انہوں نے کہ لکھی میں نے ایک کتاب میں روایتیں ابو ہریرہؓ کی اور کہا میں نے ان سے کہ روایت کروں میں اسے آپ سے انہوں نے کہا ہاں روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل واسطی نے ان سے محمد بن حسن نے کہ عوف اعرابی نے کہا کہ ایک مرد نے کہا حسن سے میرے نزدیک آپ کی چند حدیثیں ہیں ان کو روایت کروں انہوں نے فرمایا کہ ہاں کہا ابو موسیٰ نے اور محمد بن حسن معروف بمحبوب بن الحسن ہیں اور روایت کی ہے ان سے کئی ائمہ نے۔ روایت کی ہم سے جارود بن معاذ نے انہوں نے انس سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے کہا عبیداللہ نے کہ آیا میں زہری کے پاس ایک کتاب لے کر اور میں نے کہا یہ آپ کی حدیثیں ہیں انہیں میں آپ سے اس کو روایت کروں انہوں نے کہا کہ ہاں! روایت کی ہم سے ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے یحییٰ سے جو بیٹے ہیں سعید کے کہا کہ آئے ابن جریج ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر اور کہا کہ آپ کی حدیثیں ہیں میں آپ سے اس کو روایت کروں انہوں نے کہا کہ ہاں کہا یحییٰ نے کہ میں نے اپنے دل میں کہا میں نہیں جانتا کہ کون سا امر بہتر ہے یعنی قراءت یا اجازت اور کہا علی نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی حدیثوں کو جو وہ عطاء خراسانی سے روایت کرتے ہیں کہا کہ ضعیف ہیں میں نے کہا کہ وہ تو کہتے ہیں کہ خبر دی مجھ کو عطاء نے کہا ان کا اخبرنی کہنا کچھ نہیں اس لیے کہ عطاء نے ان کو فقط کتاب دے دی تھی۔

مترجم: یہاں مؤلف رحمۃ اللہ نے اخذ روایت کے طریقے بیان کیے اور ان میں سے کئی طرق ذکر کیے۔ اوّل یہ کہ شاگرد کتاب لے کر پڑھے اور استاد سنے حفظ سے یا اصل دیکھتا جائے' ثانی یہ کہ استاد کسی کو کتاب دے دے اور کہے کہ مجھ سے روایت کر یہ میرے مرویات ہیں جیسے منصور بن معتمر نے کہا' ثالث یہ کہ اجازت دے کوئی استاد کہ ہماری مرویات کو روایت کر' رابع یہ کہ شاگرد ایک کتاب لائے اور کہے کہ یہ تمہاری حدیثیں ہیں اور شیخ ان کی روایت کی اجازت دے' خامس یہ کہ کتاب نہ لائے بلکہ یونہی کہے کہ چند حدیثیں آپ کی میرے پاس

ہیں اور شیخ اس کی اجازت دے۔

اب سنو کہ صورت اوّل کو محدثین عرض کہتے ہیں اس لیے کہ قاری ما یقرأ کو شیخ پر عرض کرتا ہے جیسا کہ قرآن مقری پر عرض کیا جاتا ہے اور برابر ہے کہ تو خود پڑھے یا اور کوئی شاگرد پڑھے شیخ پر اور تو بھی سنتا ہو' غرض قائل ہوئے ہیں جواز وصحت عرض کے اصحاب میں سے انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور تابعین سے ابن مسیّب اور ابو سلمہ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اور خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار اور ابن ہرمز اور عطاء اور نافع اور عروہ اور شعبی اور زہری اور مکحول اور حسن اور منصور اور ایوب اور ائمہ سے ابن جریج اور ثوری اور ابن ابی ذئب اور شعبہ اور ائمہ اربعہ اور ابن مہدی اور شریک اور لیث اور ابو عبید اور بخاری اور ان کے سوا اور بہت سے محدثین متقنین اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عرض اس کے برابر ہے جس کا لفظ شیخ سے سماع ہے یا عرض راجح ہے یا مرجوح' سو اول یعنی مساوات مروی ہے مالک سے اور ان کے اشیاخ اور اصحاب اور معظم علمائے حجاز اور کوفہ اور بخاری وغیرہم سے اور حکایت کیا ہے اس کو رامہرمزی نے علی بن طالب سے اور ابن عباس سے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قراءت عالم پر بمنزلہ سماع کے ہے اس سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہ پڑھو تم مجھ سے کہ تمہارا پڑھنا میرے آگے ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے رواہ البیہقی فی المدخل وحکاہ ابوبکر الصیر فی عن الشافعی رحمہ اللہ۔

اور دوسرا مذہب یعنی عرض راجح ہے سماع سے مروی ہے ابو حنیفہ سے اور ابن ابی ذئب وغیرہما سے اور وہی مروی ہے امام مالک سے روایت کیا اس کو دارقطنی سے اور ابن فارس اور خطیب نے اور مذہب تیسرا یعنی راجح ہونا سماع کا عرض پر مروی ہے جمہور اہل مشرق سے اور تدریب میں اس کو صحیح کہا ہے اور صورت ثانی کو جس میں استاد کتاب دے دے محدثین مناولہ کہتے ہیں اصل اس میں روایت بخاری ہے جس کو تعلیقاً کتاب العلم میں ایراد کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امیر سریہ کو ایک خط دیدیا اور کہا کہ فلاں مقام پر پہنچ کر اس کی لوگوں کو اطلاع دینا (الحدیث) اور مناولہ دو قسم ہے ایک قرون باجازت اور دوسرے مجرد عن الاجازت اور اس کی کئی صورتیں ہیں کہ مذکور ہیں مطولات میں اور باقی تین صورتیں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت کی لکھی ہیں اور اجازت کی نو سورتیں ہیں کہ بیان کیں ہم نے بعض ان میں سے ارشاد اہل توحید میں جو مقدمہ ہے ترجمہ ترمذی کا۔ فمن شاء فلیر جع الیہ۔

کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث جب مرسل ہو تو اکثر اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور ضعیف کہا ہے اس کو کئی لوگوں نے چنانچہ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے عتبہ بن ابی حکیم سے کہا عتبہ نے کہ سنا زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو کہ وہ کہہ رہے تھے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو زہری نے کہا اللہ کی مار تجھ پر اے ابن ابی فروہ کہ تو ایسی حدیثیں لاتا ہے ہمارے پاس جس کی مہار اور لگام نہیں ہوتی یعنی سند معتمد علیہ نہیں اور روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مرسلات مجاہد کی میرے نزدیک بہت اچھی ہیں عطاء بن ابی رباح کی مرسلات سے اس لیے کہ عطاء ہر قسم کی حدیثوں کو مرسلاً روایت کرتے تھے اور کہا اس نے کہا یحییٰ نے مرسلات سعید بن جبیر کی مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں عطاء کی مرسلات سے اور کہا علی نے کہ کہا میں نے یحییٰ سے مرسلات مجاہد کی تمہارے نزدیک بہتر ہیں یا طاؤس کی انہوں نے کہا بہت قریب قریب ہیں دونوں' کہا علی نے اور سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے مرسلات ابی اسحاق کی نزدیک میرے لاشی محض ہیں یعنی غیر معتبر ہیں اور اعمش اور تیمی اور یحییٰ بن ابی کثیر کی اور مرسلات ابن عیینہ کی مثل ہوا کے ہیں یعنی غیر معتبر پھر کہا قسم ہے اللہ کی اور سفیان بن سعد کی مرسلات بھی ایسی ہیں اور کہا میں نے یحییٰ سے مرسلات مالک کی انہوں نے کہا یہ میرے نزدیک بہتر ہیں پھر کہا یحییٰ نے لوگوں میں کسی کی حدیث صحیح تر نہیں امام مالک سے روایت کی ہم سے سوار بن عبد اللہ العنبری نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے یحییٰ بن سعید کو کہ کہتے تھے حسن بصری نے جس حدیث میں کہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پائی ہم نے اس کی کوئی اصل سوا ایک یا دو حدیثوں کے' کہا ابو عیسیٰ نے اور جن بزرگوں نے مرسل کو ضعیف اس لیے کہا کہ احتمال ہے کہ اس

میں ائمہ ثقات نے اس کو غیر ثقہ سے لیا ہو اس لیے کہ کلام کیا ہے حسن بصری نے معبد جہنی میں اور پھر ان سے روایت بھی کی چنانچہ روایت کی ہم سے بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبدالعزیز عطاء سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا سے دونوں نے کہا سنا ہم نے حسن بصری سے کہ فرماتے تھے دور رہو معبد جہنی سے کہ وہ ضال اور مضل ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے شعبی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حارث اعور نے اور وکذاب تھا یعنی رافضی۔

مترجم: معبد جہنی وہ شخص ہے کہ جس نے پہلے تقدیر کا انکار کیا اور منسوب تھا رفض کی طرف اور خبیث رئیس تھا قدریہ کا جو مجوس ہیں اس امت کے۔

کہا مؤلف نے اور سنا میں نے محمد بن بشار سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے تھے تم تعجب نہیں کرتے ہو سفیان بن عیینہ پر کہ میں نے چھوڑ دیا جابر جعفی کو بہ سبب اس قول کے جو ان سے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث سے زیادہ میں یعنی ہزار حدیث سے زیادہ جوان سے مروی تھیں چھوڑ دیں اور پھر ان سے روایت کرتے تھے کہا محمد بن بشار نے اور چھوڑ دی عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث جابر جعفی کی اور احتجاج بھی کیا ہے بعض علماء نے مراسیل سے۔

مترجم: مرسل وہ حدیث ہے جس میں تابعی کہے قال رسول اللہ اور حضرت کے اور اس کے درمیان ایک راوی چھوٹ گیا ہو یعنی صحابی اور بعضوں نے کہا جس میں دو راوی متروک ہوئے وہ بھی مرسل ہے اور وہ ایک قسم ہے ضعیف حدیثوں میں سے جماہیر محدثین کے نزدیک اور اکثر فقہاء اور اصولیون کے نزدیک اور مالک اور ابوحنیفہ اور احمد نے کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا صحیح مراسیل سے وہ مراسل مراد ہیں جو قرون ثلاثہ مشہود بالخیر سے ارسال کی گئی ہوں اس لیے کہ بعد ان زمانوں کے خبر ہے افشائے کذب کی اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مراسیل پر اور کسی کا انکار اس پر مذکور نہیں اور نہ کسی نے ائمہ سے اس پر انکار کیا ہے دوسری صدی تک۔

قال المؤلف روایت کی ہم سے ابوعبیدہ بن ابی السفر الکوفی نے ان سے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے کہا سلیمان نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے کوئی روایت متصل بیان کر و مجھ سے جو مروی ہو عبداللہ بن مسعودؓ سے تو ابراہیم نے کہا جب میں تم سے کہوں عن عبداللہ تو جان لو کہ وہ میں نے خود ان سے سنی ہے اور جب کہوں قال عبداللہ تو میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں اور مختلف ہوئے ہیں اہل علم تضعیف رجال میں جیسے مختلف ہیں وہ اس کے ماسوا میں اور مذکور ہے شعبہ سے کہ انہوں نے ضعیف کہا ابوالزبیر مکی کو اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا پھر لے لی روایت شعبہ نے ان لوگوں سے جو کہ حفظ و عدالت میں ان سے بھی کم تھے چنانچہ لی انہوں نے روایت جابر جعفی سے اور ابراہیم بن مسلم ہجری اور محمد بن عبیداللہ العزرمی اور کئی لوگوں سے جو نہایت ضعیف ہیں حدیث میں روایت کی ہم سے محمد بن عمرو بن نبہان نے انہوں نے امیہ بن خالد سے کہا کہ کہا میں نے چھوڑ دیتے ہو تم روایت عبدالملک بن ابی سلیمان کی اور لیتے ہو روایت محمد بن عبیداللہ العزرمی سے انہوں نے کہا ہاں ابوعیسیٰ نے اور شعبہ روایت کرتے تھے عبدالملک بن ابی سلمان سے پھر چھوڑ دیا ان کو اور کہا گیا ہے کہ چھوڑ دیا ہے انہوں نے اس لیے کہ منفرد ہوئے وہ اس حدیث کے ساتھ جو روایت کی عبدالملک نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آدمی اپنے شفعہ کا مستحق ہے کہ اس کا انتظار کیا جائے اگر چہ غائب ہو جب کہ راہ ان دونوں کی ایک ہو اور ثابت کہا ہے ان کوئی اماموں نے اور روایت کی ہے ابوالزبیر اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر سے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حجاج اور ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا انہوں نے تھے ہم جب نکلتے جابر بن عبداللہؓ کے پاس مذاکرہ کرتے آپس میں ان کی حدیثوں کا اور ابوالزبیر ہم ...... سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے حدیث کو۔

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عینیہ سے کہ کہا ابوالزبیر نے عطاء مجھے آگے کرتے تھے جابر بن عبداللہ کے پاس تاکہ یاد رکھوں میں ان کے لیے حدیث کو روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سنا میں نے ایوب سختیانی سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے ابوالزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی کہا ابوعیسیٰ نے مراد اس سے یہ تھی کہ وہ اتقان وحفظ میں کامل تھے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان میزان تھے علم کے اور روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبیداللہ سے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال حکیم بن جبیر کا انہوں نے کہا ترک کر دیا ان کو شعبہ نے اس حدیث کے سبب سے کہ روایت کی انہوں نے صدقہ کے باب میں یعنی حدیث عبداللہؓ بن مسعود کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سوال کرے لوگوں سے اور اس کے پاس اتنا ہے کہ کام نکل جائے تو قیامت کے دن آئے گا کہ منہ اس کا چھلا ہوا ہوگا لوگوں نے کہا یارسول اللہ کتنا مال ہے کہ جس سے آدمی کا کام نکلتا ہے اور اس کو سوال کی حاجت ہوتی فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا انتہیٰ' کہا علی نے کہا یحییٰ نے اور روایت کی حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے کہا علی نے کہ یحییٰ ان کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہ دیکھتے تھے ۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی کہا یحییٰ بن آدم نے پھر کہا عبداللہ نے جو رفیق ہیں شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اس کو روایت کرتا تو کہا ان سے سفیان نے کیا شعبہ اس سے روایت نہیں کرتے انہوں نے کہا ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے زبید کو روایت کرتے تھے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے ۔

کہا ابوعیسیٰ نے اور جس حدیث کو ہم نے حسن کہا ہے تو حسن ہمارے نزدیک وہ حدیث ہے کہ اس کی اسناد میں کوئی متہم بکذب نہ ہو اور حدیث شاذ بھی نہ ہو اور مروی ہو اور سند سے بھی مثل اس کے سو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جو ذکر کی ہم نے اس میں حدیث غریب ہے' تو جاننا چاہیے کہ محدثین کو جانتے ہیں کئی وجوہ سے اور بہت سی حدیثیں جو غریب ہوتی ہیں اس لیے کہ مروی نہیں ہوتی مگر ایک سند سے جیسے حدیث حماد بن سلمہ کی جو مروی ہے ابوالعشراء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ عرض کی میں نے یارسول اللہ کیا ذبح ہیں روا ہے مگر حلق اور لبہ میں سو فرمایا آپ نے اگر بھونک دے اس کی ران میں تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ حماد بن سلمہ ابی العشراء سے روایت کرنے میں اور ابوالعشراء کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوا اس کے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی علماء کے نزدیک تو حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے یعنی اکثر ہوتا ہے کہ اماموں میں سے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہیں ہوتی وہ مگر اسی کی روایت سے پھر اس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں اور وہ مشہور ہو جاتی ہے' جیسے روایت عبداللہ بن دینار کی کہ روایت کی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سے ولاء کے اور اس کے ہبہ سے اور نہیں معلوم ہوتی یہ مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے اگر چہ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے جیسے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے سو وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح یہی ہے کہ وہ مروی ہے عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہی روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور روایت کی مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے تو شعبہ نے کہا بیشک میں آرزو رکھتا ہوں کہ اگر عبداللہ بن دینار نے مجھے اجازت دی تو میں کھڑا ہو کر اس کے سر میں بوسہ لوں کہا ابوعیسیٰ نے اور اکثر حدیثیں غریب سمجھی جاتی ہیں کہ ان میں کچھ زیادت ہوتی ہے یعنی ایسی زیادت جو ثقات سے مروی نہیں اور وہ زیادت صحیح جب ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہو یعنی اس وقت قابل [illegible] کہ روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ مقرر کیا رسول خدا ﷺ نے صدقہ فطر

رمضان سے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانوں سے ہو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث میں نقط من المسلمین کا یعنی جو مسلمانوں سے ہو اور روایت کی ایوب سختیانی اور عبید اللہ بن عمر اور کئی اماموں نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ من المسلمین کا اور روایت کی بعضوں نے نافع سے مثل روایت مالک کے مگر وہ ایسے لوگ ہیں ان کے حافظہ پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور تمسک کیا ہے کئی اماموں نے مالک کی حدیث سے اور احتجاج کیا ہے اس سے انہیں میں ہیں امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل کہ دونوں نے کہا جب کسی کے پاس غلام ایسے ہوں جو مسلمان نہیں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر نہ دے اور استدلال کیا انہوں نے امام مالک کی اسی روایت سے غرض جب زیادت ایسے حافظ کی طرف سے ہو جس کے حفظ پر اعتماد کیا جاتا ہے تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثیں ایسی ہیں کہ کئی سندوں سے مروی ہوئیں اور ایک اسناد سے غریب سمجھی جاتی ہیں جیسے کہ یہ روایت' روایت کی ہم سے ابو کریب نے اور ہشام اور ابوالسائب اور حسن بن اسود نے چاروں نے کہا روایت کی ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں اور مؤمن کھاتا ہے ایک آنت میں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسنادہ اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور صرف ابوموسیٰ کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے چنانچہ پوچھا میں نے محمود بن غیلان سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے کہا وہ روایت ہے ابو کریب کی ابو اسامہ سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس کا تو انہوں نے بھی یہی کہا یہ حدیث ہے ابو کریب کی جو مروی ہے ابو اسامہ سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو کریب کی روایت سے سو میں نے کہا مجھ سے کئی شخصوں نے روایت کی ہے کہ سب ابو اسامہ سے راوی ہیں سو وہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ میں نہیں جانتا کسی کو کہ روایت کی ہو یہ سوا ابو کریب کے اور کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ابو کریب نے یہ حدیث ابو اسامہ سے مذاکرہ میں یعنی بغیر روایت کرنے کے اور کسی بحث میں۔ روایت کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگوں نے شبابہ بن سوار سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمرؓ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا دباء اور مزفت کے استعمال سے یہ حدیث غریب ہے اسناد کی طرف سے اس لیے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ شعبہ سے روایت کرتا ہو سوا شبابہ کے اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے آپ نے منع فرمایا نبیذ بنانے سے دبا اور مزفت میں اور حدیث شبابہ کی اس لیے غریب لکھی جاتی ہے کہ اکیلے انہوں نے روایت کی ہے شعبہ سے اور روایت کی شبعہ نے اور سفیان ثوری نے اسی اسناد سے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا الحج عرفۃ یعنی حج وقوف عرفات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح تر ہے محدثین کے نزدیک اس اسناد سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہؓ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول خدا ﷺ نے جو ساتھ جائے جنازہ کے اور نماز پڑھے اس پر اس کو ایک قیراط ہے یعنی ثواب ہے اور جو اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ فراغت کی جائے اس کے کام سے سو اس کو دو قیراط ہیں لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ دو قیراط کتنے ہیں آپ نے فرمایا چھوٹا ان میں کا مثل احد کے ہے۔

روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن انہوں نے مروان بن محمد سے انہوں نے معاویہ بن سلام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابومزاحم سے کہ سنا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ساتھ جائے جنازہ کے اس کو ایک قیراط ہے پھر ذکر کی حدیث مانند اس کے معنوں میں کہا عبداللہ نے اور خبر دی ہم کو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہ کہا یحییٰ نے روایت کی مجھ سے ابوسعید مولی المہری نے حمزہ سے جو بیٹے ہیں سفینہ کے انہوں نے سائب سے کہ سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے مانند اس کے کہا میں نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ تمہاری وہ کون سی حدیث ہے جس کو محدثین نے غریب سمجھا ہے اور تم نے باسناد سائب بواسطۂ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے روایت کی ہے سو انہوں نے یہی حدیث مجھ سے بیان کی اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ روایت کرتے تھے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے۔

کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے اور غریب سمجھی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کی راہ سے یعنی سائب کی روایت سے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے۔ روایت کی ہم سے ابو حفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے مغیرہ بن ابی قرۃ السدوسی سے کہا انہوں نے سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ! میں اونٹ کا زانو باندھ کر اللہ پر بھروسہ کروں یا بے زانو باندھے بھروسا کروں؟ فرمایا آپ ﷺ نے زانو باندھے اس کا اور بھروسا کر کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو انس بن مالک کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور مروی ہوئی عمرو بن امیہ ضمری سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

وَقَدْ وَضَعْنَا هٰذَا الْكِتَابَ عَلَى الْاِخْتِصَارِ لِمَا رَجَوْنَا فِيْهِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ نَسْئَلُ اللّٰهَ النَّفْعَ بِمَا فِيْهِ وَاَنْ يَجْعَلَهٗ لَنَا حُجَّةً بِرَحْمَتِهٖ وَاَنْ لَا يَجْعَلَهٗ عَلَيْنَا بِرَحْمَتِهٖ اٰخِرُ الْكِتَابِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ عَلٰى اِنْعَامِهٖ وَاَفْضَالِهٖ وَصَلَاتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ الْاُمِّيِّ وَصَحْبِهٖ وَاٰلِهٖ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى التَّمَامِ وَعَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَى السَّلَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

اور ہم نے اس کتاب میں رعایت اختصار کی رکھی اس لیے کہ امید ہے اس سے نفع کی اور مانگتے ہیں ہم اللہ سے کہ نفع دے اس کے مضمون سے اور اس کو ہماری نجات وفلاح کی حجت ٹھہرادے اپنی رحمت سے اور اس کو وبال نہ ٹھہرائے ہمارے اوپر اپنی رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف ہے اللہ کو اکیلا ہے وہ جیسے اس نے انعام وافضال کیے اور صلوٰۃ وسلام ہو جیو اس کا سید المرسلین امی پر اور ان کے اصحاب وآل پر اور کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا کام بنانے والا ہے اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کرنے کی مگر اللہ کی طرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا اور اسی کو تعریف ہے پوری اور نبی اور ان کے آل واصحاب پر افضل صلوٰۃ اور ازکی سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا۔

(الحمدللہ ترمذی شریف مع کتاب العلل، ختم ہوئی)

حرف اعتذار: الحمدللہ آج ہی بندہ پر تقصیر حافظ خالد سلفی اس مترجم نسخے کی عربی بمطابق عربی نسخے کی تصحیح سے اور تسہیل وتخریج آیات سے فراغت حاصل کر پایا اور یہ کتنا محنت طلب کام تھا یہ فقط رب ذوالجلال والاکرام ہی کی ذات جانتی ہے جس نے اپنے فضل سے ہر کام آسان کر دیا۔ اب امید ہے کہ اگر کوئی طالب علم یا محقق عربی نسخے سے مراجعت کرے تو اس کو بعینہ نمبر دیکھنے کی سہولت بھی میسر آ گئی اور تشریح میں بھی جتنی آیات یا احادیث مترجم رحمہ اللہ کی جانب سے نقل کی گئی ہیں ان سب کے بھی حوالہ جات ساتھ ہی درج ہیں تا کہ دیگر کتب سے دیکھنا چاہے تو فوراً دیکھ سکے۔

جامع ترمذی